CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

فائل

اخبار ستیہ دھرم پرچارک جلد ۱۶

[illegible] — لودھیانہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

REGISTERED मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे No. A 204

सद्धर्म प्रचारक

سد دھرم پرچارک

(۱) ستیہ دھرم کا پرچار اور ستیہ اصولوں کا تعصب سے بچ کر پرچار کرنا (۲) ...

(۳) ... (۴) ... دیگر مضامین پرکاشت کرنا

جلد ۱۵ — ہر دوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے — جلد ۱۵

کلیات آریہ مسافر

مرحوم شہید مہان آریہ مسافر پنڈت لیکھرام جی اُپدیشک جو

تعداد میں ۳۳ ہیں اور جو آپ پنڈت جی کی زندگی میں یا بعد میں موجود

سو تھیں قریب ... صفحات میں ... قیمت قریب ... روپیہ تھی۔ اب

شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا نوسار مستند کلیات آریہ مسافر ایک مکمل ... صورت میں

تیار ہیں

جس میں دیباچہ اور آریہ مسافر ... کا مختصر جیون ... شامل کیا گیا ہے۔ اور اس کو مکمل بنانے کے لئے آریہ مسافر کی تصویر بھی چھپی ہے

ڈیمائی فولیو یعنی ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر یہ کلیات ۱۱ انچ لمبی اور ۹ انچ چوڑی ... ۷۰۰ صفحات

حجم میں چھپی ہے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) دس جلد یا زیادہ کے

خریدار کو ... فیصدی ۵۰ جلد یا زیادہ کے خریدار کو ... روپیہ فیصدی

اور سو جلد یا زیادہ کے خریدار کو ... روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا۔ درخواست

خریداری بنام گیشپ ... منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

شرح چندہ اخبار ہذا

وجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	ششماہی مع محصول
عام	...	...
طلبا	...	...

شرح اجرت اشتہارات

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جن کی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے لیجاویگی۔

اجرت ... اشتہارات ہمراہ ... دس آنہ فیصدی ... اجرت پیشگی آنی چاہیے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کیلئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لیمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہو گی مگر عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کام بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کا ناموں کے لئے درخواست بنام گیانچند منیجر و انچورری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا تیار کپڑا لنگی و ٹپکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت **المشتہر** لاہوریل بی انیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

کاشتکاران کیلئے مفید مطلب تصانیف

پھول اس کتاب کے مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ عوام الناس اسکی ہیئت کو بخوبی سمجھ سکیں۔ دیباچہ نظام نباتات میں پھولوں کا رتبہ۔ تہذیب و شائستگی کے ساتھ پھولوں کا تعلق پھولوں کا علم ادب پر اثر ابتدا ہندوستان کو پھول ہندوستان کا زمانہ سلف اور پھول زمانہ حال میں پھولوں کا شوق۔ پھولوں کا انسان کے اخلاق اور عادات پر اثر پھولوں کا جرائم پیشہ اشخاص پر اثر۔ پھولوں کا دیہات کے باشندوں پر اثر۔ قصبوں اور شہروں کے باشندوں پر پھولوں کا اثر۔ عورات اور پھولوں کی کاشت۔ بچے اور پھول۔ ایام پیری اور پھول۔ پھولوں کا سائنٹیفک مصرف۔ پھولوں کا تجارت پر اثر۔ پھولوں کا صنعت و حرفت پر اثر۔ پھولوں کا عوام کی مجلسی حالت پر اثر۔ پھولوں کی کاشت کا عوام کو شوق دلانے کی تدابیر۔ پھولوں کی کاشت کی تعلیم۔ ولائتی پھولوں کے ہندوستانی نام وغیرہ وغیرہ۔ گلستان یا فرحت باغ و فرحت باغ کے لوازمات۔ پھولوں کی کاشت کیلئے کھاد آبپاشی۔ اونچی کیاریاں۔ گرم کیاریاں۔ بیشتہ کے چوکھٹے بیج بونا۔ قلم لگانا۔ چشمہ باندھنا۔ داب کرنا۔ پنیری یا پودوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا اور انکی کاشت۔ آئینہ گھر۔ باڑ۔ تختہ گیاہ یا سبزہ زار۔ آبی چمن۔ ہندی سودی کیڑے مکوڑے اور ان کے دفعیہ کی تدابیر۔ مصنوعی پہاڑ بنانا۔ آلات ضروری و اوزار خانہ۔ باغبان اور اسکا مکان۔ پھولوں کے گملوں کو رنگنا۔ گملوں کے لئے روغن تیار کرنا۔ مونگا یا روغن مصنوعی مونگے خشک گھاس کو گلدستوں کے لئے رنگنا۔ پودوں کے ناموں کی تختیاں۔ موسم گرما میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنے کی ترکیب۔ اثنا سفر میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنا۔ پھول اور پتوں کو مصنوعی طور پر شبنم آلودہ کرنا۔ موسم گرما و برسات کے دیسی اور ولائتی پھول و آرائشی اشجار۔ بیلدار پودے۔ آرائشی گھاسیں۔ آرائشی پتوں کے پودے فرن۔ آرائشی ناگ پھنی۔ آرائشی کھجوریں اور تاڑ۔ آرائشی کدو۔ اقسام بید۔ آرائشی بانس آبی پودے۔ پھولوں کی کیاریوں کے نقشے وغیرہ وغیرہ۔

اس مختصر اشتہار میں تمام کتاب کے مضامین کا بالتفصیل درج کرنا محال ہے۔ کتاب کی خوبی اسکے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

درخت۔ اپنے ملک کی اصلی دولت سے واقف ہونے اور کمزور سے کمزور زمین سے زر کثیر پیدا کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے قیمت عہ۔

سبزی ترکاری۔ ہر قسم کی دیسی اور ولائتی ترکاریوں۔ ساگ اور مسالحہ جات کا بیان استعمال طریق کاشت اور موسم کاشت وضاحت کے ساتھ درج ہے ۲۰ **عروج۔** دنیا میں ترقی کرنے اور شاد کام

ٹریکٹرز

سدھرم پرچارک پریس ہردوار سے چھپ کر مفت

ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن صاحبوں یا سبھا پرتنیدھیوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے منظور ہوں وہ کرایہ کرکے منگوا لیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر میرا فی شادیں قیمت ہر پائی عہ
فقہ ہنود اسلام میں لقاوت (۱۰۰) عہ
ایپرچن سہاگ قیمت ۲ پائی (۱۰۰) ۴عہ
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۲ پائی (۱۰۰) ۴عہ
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج

بھارت کی شجاع و علم شہزادیوں کے کارنامے

یہ ست باد حصص ادو میں چھپ گیا ہے۔ اور بہادر و اولوالعزم واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جسمیں بھارت کی دیویات وِدوشی۔ وغیرہ کا۔ اور بہادر دیویوں کے آچرن اور ان کے برسیدہ برسیدہ کاریوں پر کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی زیادہ ستریوں کے علمی و عملی تصنیف کے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ دروپدی۔ ورد پدی سیتا۔ پدمنی کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ تارا بائی۔ کرشنا کماری۔ پالنی کی رانی اور بہت سی کشتریا ویر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف گارگی۔ ویانگیہ ولکیہ کا سمواد و گارگی و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ جنک کا اور شنی سولبھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے جگمگاتے ہوئے جوہر دکھائے ہیں۔ فی جلد خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے۔ ہمدردی خریدار کو رعایت دیتے ہیں۔ ہندی ایڈیشن بھی زیر طبع ہے جسمیں ان حالات کو تواریخی سلسلے کی ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔ ودیا پرچار فنڈ کو بھی قیمت کی بیس فیصدی کمیشن ملیگا۔

درخواست خریداری بنام گیانچند لیو منیجر سدھرم پرچارک پریس ہردوار

جلد ۱۶ | مطبوعہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء | ہردوار ضلع سہارنپور | نمبر ۱

واقعات اور مفید رائیں

شملہ کی سخت چڑھائی کے پہاڑ اب تک بھی بل جل گئی اور ٹیلیفون لائن ریل سے گاڑی پر بیٹھے ہوئے دونوں طرف سنداوٹے ہوئے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد تانگہ کا بالکل خاتمہ ہو جاویگا۔ ٹیروں کے ساتھ چھوٹے بھی ترتے ہیں۔ اگر شملہ وائسرائے ہند کا مستقل مسکن نہ ہو تو بیچارے صاحب لوگوں کے بیرا خانساماں وغیرہ کس طرح لطف اُٹھاتے۔

دُنیا میں سب سے زیادہ فوج روس کی ہے جو ہر وقت گیارہ لاکھ زیادہ رہتی ہے۔ اور سب سے کم فوج سلطنت متحدہ امریکہ کی ہے جسکے پاس ۳۸ ہزار ۷۲۴ جنگی آدمی ملیں۔ لیکن جہاں امریکہ میں کسی طرح کا بھی شور نہیں ہوتا وہاں روس سے آئے دن بغاوتوں اور سلوکوں کی خبریں کئی ... ہوتی ہیں۔

یوروپ میں سخت راج ہے۔ ہندوستان کا عموماً اور لکھنؤ کا تکلف تو برائے نام ہی رہ گیا ہے۔ یوروپ نیشن نے سکوبات کر دیا۔ مقناطیسی طاقت میں کرنیکی نمائشوں کے ذریعے سے اسوقت قومی روزیاں کما رہی ہیں اور کوئی شخص اُن سے کوئی ... نہیں اٹھا سکتا۔ جرمنی کی ایک میم صاحبہ نامی جو ایک سوداگر کی جورو ہیں۔ پروفیسر کے عمل کرنے سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔ اور پھر ناچتی ہیں۔ اُنکی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ پبلک کے سامنے تماشہ دکھا چکی ہیں اور ... بھی تماشہ کرنے کے لئے منظور ہونے بری رائے میں اس قسم کی نمائش اخلاق الٹی ہیں اور ... کے مذاق کو اعلیٰ درجے سے گرا دیتی ہیں۔ ہندوستان کو اگر یوروپین قوموں سے کچھ سبق لینا پڑے تو وہ اس قسم کا نہ ہونا چاہیے۔

امریکا کے ایک ڈاکٹر صاحب نے تجربہ سے یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ دفعتاً کسی شخص کو جگانے سے اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے صبح کے وقت جب کسی شخص کو جگایا جاوے تو اسکو آہستہ آہستہ اٹھانا چاہیے۔ تجربہ نے مجھے بھی یہ بتلایا ہے کہ کبھی بھی گھبراہٹ سے نہیں اُٹھنا چاہیے۔ بلکہ آرام سے دو چار انگڑائیاں لیکر اٹھنا چاہیے۔ اس سادہ ہدایت پر عمل کرنے سے بچوں کی تندرستی کو بھی مضبوط کیا جاسکتا ہے۔

یوروپین دماغ ہر وقت مادی ترقی میں لگے رہتے ہیں۔ حال میں ہی یوبیریا سے خبر آئی ہے کہ وہاں صنوبر کی لکڑی کی تاریں ریشم کی طرح کر کے خاص مل سے روئی کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اگر اس عمل میں وسیع کامیابی ہوگئی تو کوئی شک نہیں کہ کچھ عرصے کے بعد یوروپ کو امریکہ یا ہندوستان سے روئی منگانے کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ اور اگر ایسا ہوا تو سمجھا جاسکتا ہے کہ بازار نہ ملنے کے باعث ہندوستان کی روئی فروشوں اور روئی پیدا کرنیوالوں کو کس قدر نقصان ہوگا۔ کیا کوئی ہندوستانی سوداگر اور تجار ابھی سے سوچیں گے کہ ایسی حالت میں وہ اپنے ملک کی زاید روئی سے کیا فائدہ اُٹھا سکیں گے۔

راجپوتانہ کے راج گھرانوں کی جو بڑی بھاری سبھا اجمیر میں ہوئی تھی۔ اُس میں یہ تجویز منظور ہوئی ہے کہ ایک اچھوت کالج قائم کیا جاوے جسمیں جہاں غریب راجپوتوں کی سنتان کو اعلیٰ تعلیم دیجاوے وہاں جو ... اجمیر کے چیفس کالج کی پڑھائی ختم کر کے اعلیٰ ڈگری کے امتحان دینا چاہیں اُن کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنیکا موقعہ مل سکے۔ تعلیم کو عام کرنے کے لئے جس قدر درسگاہیں زیادہ ہوں اسی قدر غنیمت ہیں۔ لیکن ان درسگاہوں کی بنیاد رکھتے وقت ایک امر کو سب لوگ بھول جاتے ہیں۔ اگر کسی درسگاہ کی بنیاد کسی خاص غرض سے رکھی جاوے تو پہلا امر قابل غور یہ ہونا چاہیے کہ آیا وہ غرض پوری ہو جاویگی یا اُس کے پورا ہونے کے راستے گورنمنٹ وقت کے قومی قوانین موجودہ یا مجوزہ حارج تو نہ ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن باعثوں میں مجوزہ راجپوت کالج کی آگ رہی ہے ... امید نہیں ہوسکتی کہ جس غرض کے لئے کالج مذکور کھولا جاویگا وہ غرض اُس سے پوری ہوسکے۔

مشرق سے جنگ کی خبریں (بقول بعض حضرات کے) اسوقت کچھ دلچسپ نہیں آرہیں جب تک ہزاروں ... کی اور سینکڑوں تک مقتولوں کی خبریں نہ آویں تب تک بعض آدمی جنگ کی خبروں کو دلچسپ نہیں سمجھتے لیکن جن شخصوں کے دلوں میں انسانیت کا مادہ باقی ہے اُن کے لئے ہر ایک چال دلچسپی سے پر ہے۔ اور شطرنج کی چالوں کی طرح اگر دور سے ٹھیک کر ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاوے تو زیادہ تر باعث دلچسپی ہے۔ اسوقت ہر ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کا پلڑا بھاری ہے۔ اور روس کو ہر قدم پر ٹھوکر کھانی پڑتی ہے۔ لیکن جس خطرناک جنگ کے لئے کہ دریا کے پانی کی طرف موجیں اُمڈی چلی آتی ہیں اُس جنگ کے نتائج پر غور کرنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کس قدر خانہ بربادیاں ہونگی۔ کسقدر عورتیں بیوہ اور بچے یتیم بنا دیں گے۔ تاکہ بعض آدمیوں کو ایسے موقعہ پر انسانی ہمدردی کے جوہر دکھانیکا موقعہ ملیگا۔ لیکن ہزاروں جانوں کا تلف ہونا محض ایسی نمائش کے لئے تسلی بخش نہیں ہے۔ جو قومیں اسوقت بذریعہ ... جاپان کے زخمیوں کے لئے چندہ اکٹھے کر رہی ہیں اور وہ اپنا سارا زور روس اور جاپان کے درمیان صلح کرانے پر لگا دیویں تو اس سے بڑھکر ہی نوع انسان سے شکریہ کا اور کون

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاشے دہرم پال جی نے جب سے ویدک کی سچی شکشا کو اپنا راہبر بنایا ہے اور اس سے جو مسرت حاصل کیا اُسکی دعوت اپنے پُرانے ہم مذہبوں کو دینے کے لئے جب سے بواعث "ترک اسلام" کو جس فصاحت سے بیان کیا ہے تب سے اسلامی دنیا میں کھلبلی پڑی ہوئی ہے۔ محمدی صاحبوں کی طرف سے رسالہ "ترک اسلام" کے تین چار مختلف پیرایہ کے جوابات نکلنے شروع ہو چکے ہیں جن میں علاوہ مہاشے دہرم پال پر گالیوں کی بوچھاڑ کے اور آریہ سماج اور اسکی تعلیم پر سخت بد تہذیبی کی بھرمار کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن باینہمہ ہمارے محمدی بھائیوں کی تسلی نہیں ہوئی۔ اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء کو دہلی میں زینت محل کے اندر محمدیوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ تجویز ہوئی کہ رسالہ "ترک اسلام" کا کوئی جواب نہ دیا جاوے۔ بلکہ گورنمنٹ سے درخواست داد رسی کیجاوے۔ دوسرے الفاظ میں اس رزولیوشن کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ باوجود رسالہ "ترک اسلام" کے جواب میں ہزاروں گالیاں مہاشے دہرم پال اور آریہ سماج کو دے چکنے کے افسران گورنمنٹ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کیجاوے اور اُنپر اس غلط امر کا اظہار کر کے کہ محمدیوں نے اس رسالہ کا کوئی جواب نہیں دیا ہے آریوں کے برخلاف گورنمنٹ کو بھڑکایا جاوے جب یہ رزولیوشن پاس کر چکے تو پھر ۲۰ مارچ کو ایک جیّد جلسہ کیا گیا جس میں اس رزولیوشن کو دوہرانے کے بعد ان دہلی کے محمدی صاحبان کو یاد آیا کہ جب تک بادشاہ وقت کی خوشامد نہ کریں مطلب حل نہ ہوگا۔ پس حسب ذیل ایک اور رزولیوشن پاس کیا "ہم مسلمان چونکہ گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور چونکہ وہ ہماری جان ہمارے مذہب اور ہماری عزت کی نگہبان اور محافظ ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ مقصد معلوم کرنے کے لئے کام شروع کیا جاوے یعنی گورنمنٹ میں درخواست بھیجی جاوے ہماری خواہش ہے کہ آج اس جلسہ میں سب سے پہلے اپنے مشفق باپ ملک معظم قیصر ایڈورڈ کی درازی عمر بقائے صحت اور ترقی اقبال کی دعائیں مانگیں" اس سے آگے لکھا ہے کہ بڑے خوش از خلوص سے دعا مانگی گئی۔ کیا محمدی بھائی سمجھتے ہیں کہ شاہنشاہ ایڈورڈ صرف اُنہیں کے باپ ہیں اور دیگر رعایا کا اُنپر کوئی حق نہیں اور کیا اُنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ ان فقروں کے چسپت کرنے سے وے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ محمدی مذہب کے پاس دلیلوں کا جواب اس سے پہلے تلوار تھا لیکن جب سیاہ دل قاتل کی چھُری بھی سرکار برطانیہ کی سیاست کے دبدبہ سے کانپ اُٹھی۔ تو ان خوشامدانہ ہتھیاروں پر اُتر آئے معقولیت کا جواب تلوار یا دباؤ کا خوف ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس قسم کی دھمکیاں پلے ہوئے دلوں کو از سر نو محمدی مذہب کی زنجیر کے اندر گرفتار کرا سکتی ہیں۔

سناتن دہرم سبھا کی حالت اس وقت عجیب ہو رہی ہے۔ جسوقت آریہ سماج کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اُسوقت ہندو لوگ سینکڑوں فرقوں میں منقسم تھے۔ اُن فرقوں کی تفریق اب تک بھی دور نہیں ہوئی۔ لیکن چونکہ انسانوں کی خود غرضی کے باعث آریہ سماج میں بھی دو متضاد خیالات کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اس لئے سناتنی آرگن اپنی تمام کمزوریوں اور خرابیوں کو بھول کر آریہ سماج کو اُن کے تفرقہ کا طعنہ دیکر خوش ہو لیا کرتے تھے لیکن اب سناتنیوں میں بھی رجسٹرڈ منڈل اور ان رجسٹرڈ منڈل کا جھگڑا شروع ہے۔ ایک دوسرے کے برخلاف سخت طعنہ زنیاں ہو رہی ہیں۔ میں اس تفرقہ کو خوشی کے ساتھ نہیں دیکھتا بلکہ مجھے اس نظارہ سے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ یہ ویشنو شاکت شیو۔ آدی سینکڑوں فرقے ہی کیا کم تھے۔ کہ اب ایک منڈلی اُپدیشک کا ایک ایک جُدا فرقہ بننے لگا ہے۔ جواباً شاید کہا جاوے کہ آریہ سماج کا بھی تو یہی حال ہے۔ میں اس جواب سے ناراض نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ ایک امر واقعہ ہے۔ آریہ سماج کے تقریباً سب ممبر ہندو سوسائیٹی کے ممبر یا تو رہ چکے ہیں۔ اور یا اب تک ہیں۔ پس اُن میں بھی اس قسم کی خود غرضی کی موجودگی سے باعث کہ فرقہ در فرقہ ہوتے چلے جائیں۔ کوئی تعجب انگیز نظارہ نہیں ہے۔ یہ پتہ لگانا مجھ سے تجھ جیسو کے لئے ناممکن ہے کہ اس دن رات کی تفرقہ اندازی کا آخری نتیجہ کیا ہوگا۔

آریہ سماج نگینہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۶۔۷ ویشاکھ سمت ۱۹۷۱ء مطابق جیٹھ بدی ۷ و ۸ و ۹ کو قرار پایا ہے۔ اپدیشک سنیاسی مہاتماؤں و بھجن منڈلی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنے اپنے شُبھ آگمن سے کرتارتھ کریں اور نگر کیرتن تاریخ ... کو ہوگا۔ اور کھان پان نواس استھان کا پربندھ سماج نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور نگینہ خاص اسٹیشن ہے۔ سواری تیار ہوگی۔

فرانس میں اب دوبارہ صرف کاغذ کے بننے شروع ہو گئے ہیں۔ کاریگری ایسی کیجاتی ہے کہ لکڑی کے معلوم ہوں۔ اُن میں کسی قسم کا شکن نہیں پڑتا اور نہ ہی ٹوٹنا وغیرہ ہے۔ یورپ میں اسوقت یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ردی سے ردی چیز بھی ضائع نہ ہووے برخلاف اسکے اپنا دیش مفید سے مفید چیزوں کو بھی ضائع کرنے کا عادی بنا ہوا ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں من کاغذ ردی میں پھینکا جاتا ہے اور پُڑیہ وغیرہ باندھنے کے بعد تو بالکل ضائع جاتا ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی گریجویٹ کاغذ کے گھوڑے بنانے سیکھکر اس قسم کا کام جاری کرے تو کس قدر فائدہ اُسے اور اُسکے ملک کو پہونچے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہمو قعہ کو ہاتھ سے مت جانے دو

گورنمنٹ آف انڈیا کے حالیہ تعلیمی ریزولیوشن پر ریویو دیتے ہوئے ہمعصر پاونیر لکھتا ہے یہ ایک اجنبی گورنمنٹ کے لئے ممکن نہیں ہے کہ ہندوستانی جماعتوں کی ذہنی نشوونما کو خاص صورت عطا کر سکے " ایک عرصہ تک ہندوستانیوں کو خواب غفلت میں سلا کر آخر کار صاحبان انگریز نے انکی آنکھوں پر سے پردہ اوتار دیا ہے - گورنمنٹ آف انڈیا نے صاف الفاظ میں بتلا دیا ہے " ہم نے تعلیم اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے دی تھی یہ کالج اور سکول اس لئے قائم کئے تھے کہ ہمارے مطلب کے کلرک اور منتظم انگریزی زبان اور خیالات سے واقف کم قیمت پر مل سکیں - تم نے غلط سمجھا کہ ہم نے محض تمہیں اعلیٰ انسان بنانے کی نیت سے تعلیم دی تھی "

یونیورسٹی بل اب قانون بن گیا ہے - لارڈ کرزن کی تجاویز میں یہ صرف پہلی منزل ہے - قلم کی ایک چوٹ سے نہ معلوم کیا کیا بگاڑ دے - یونیورسٹی بل کی منظوری اور گورنمنٹ ہند کی تعلیمی ریزولیوشن نے سنجیدہ آدمیوں کو سنجیدگی سے سوچنے کے لئے ہلا دیا ہے - میرے پاس بہت سے خطوط آئے ہیں جنمیں اسی امر کا ذکر ہے - بڑے بڑے تجربہ کار آدمیوں نے مان لیا ہے - کہ اسوقت ان تعلیمی انسٹیٹیوشنوں پر جو کہ کسی نہ کسی طرح گورنمنٹ کے دائرہ اختیار کے اندر ہیں - بھارت ورش کو گری ہوئی حالت سے اٹھانے کے لئے کچھ بھی امید نہیں ہوسکتی - اور اس لئے عموماً لوگوں کی نظر گروکل کی طرف لگ رہی ہے - یہ تو پرماتما کو ہی معلوم ہے کہ اسکا انجام کیا ہوگا - لیکن جہاں تک تجربہ اور دلیل سے نتیجہ نکل سکتے ہیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ گروکل کے لئے بڑا بھاری کام کا میدان صاف ہوتا ہے - گمبیر ہے تو صرف یہ کہ اس میدان میں گروکل کو چلانے کے لئے آدمی بھی ملیں گے یا نہیں - ایک معزز - بیدار مغز پوپ نے آپ یہ لکھتے ہیں - " میرا خیال ہے کہ اگلے سالانہ جلسہ گروکل تک کم از کم لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہو جاوے اور دس سال میں پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو جاوے تو بہت اچھا ہے - کیونکہ اسکو (گروکل کو) تکمیل پر پہونچانے کی بڑی سخت ضرورت ابھی ہوتی جاتی ہے - یونیورسٹی بل آپ کو معلوم ہے کہ پاس ہو گیا پرائیوٹ مدرسے بہت سے بند ہو گئے - بہت کالج وغیرہ آئندہ بند ہو جاویں گے - عام لوگوں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم ملنی قریب ناممکن سی ہو جاویگی کالج بھی اپنا مشن پورا نہیں کر سکتے - اب آپ ہی کے گروکل کی طرف نظر ڈالی جاتی ہے - میری چٹھیات طبع کرا کر تمام ہندوستان کے آریہ سماجوں کے سکرٹریوں و پرتی ندھیوں کی سیوا میں بھیجی جاویں جو کہ ۵۵ - ۱۰ - ۲۰ - ۳۰ - ۴۰ - ۵۰ کتب ایک روپیہ فنڈ کی حتی المقدور لیویں نہ صرف ایک سال بلکہ سالانہ اُن کے تقسیم کرنے کا انتظام کریں اور ہر ایک سماج کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ ہمیشہ دیا کرے - اس سے زیادہ جو دیوے انکی مرضی - ہر شخص کو ہر وقت جس قدر چاہے دینے کا اختیار ہے - مگر ایک روپیہ سالانہ کسی کو ناگوار نہیں ہونا چاہئے اور باہر کے لوگوں سے جہاں تک جس جس کی طاقت ہو وہ جدا بذریعہ تقسیم کتب ایک روپیہ فنڈ کے . . . . . . میں کوشش میں ہوں کہ آئندہ جلسہ تک میں ایک ہزار روپیہ جمع کر سکوں - بیس کتب کے پانصد روپیہ تو ضرور ہو جاویں گے " اس خط پر مجھے حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں - فی الحقیقت ہر ایک سمجھدار آریہ سنتان کی نگاہ اسوقت گروکل کی طرف لگ رہی ہے - جن سکولوں اور کالجوں کی ہستی محض محکمہ تعلیم کے ایک اشارہ پر منحصر ہے اُن سے اب کسی قسم کی مطلب برآری کی اُمید نہیں ہوسکتی - اور تسپر اس قسم کی رکاوٹیں - پس کیا آریہ ماتر کا فرض نہیں کہ پرمیشر کی اپاسنا اور دیش اور سوابھو آدمی کو تیاگ کر سب بھائی ملکر ہمیشہ ایسا زور لگا دیں کہ گروکل سرمایہ بھارت ورش کی کسی قدر باشندوں کے پیدا کرنے کے قابل ہو جاوے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ چارک ہر ایک آریہ سماج کے منتری اور پردھان کے ہاتھوں میں پہونچتا ہے - اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو کوئی ضرورت علیحدہ خطوط بھیجنے کی معلوم نہیں ہوتی سب بھائیوں کی متفقہ کوشش سے یہ گروکل تھوڑے عرصہ میں ہی اس قابل بن سکتا ہے کہ اپنی شاخیں چاروں طرف پھیلا کر بھارت ورش کو پنے جنم داتا کے اُدھار کا ذریعہ بنا سکے - اس لئے اے آریہ بھائیو موقعہ ہاتھ آیا ہے اسے ضائع مت کرو - اگر اس وقت تین چار قابل گریجویٹ باہر نکل جاویں تو امید ہے کہ روپیہ کی کچھ کمی نہ رہے -

---

موجودہ تہذیب اور آزادی نسوان

یہ غلط خیال بیٹھا ہوا ہے کہ موجودہ تہذیب نے کچھ عورتوں کو بڑی آزادی بخشدی ہے عورتوں کے لئے آزادی کی پکار مچانا اور انکی جسمانی اور دماغی طاقتوں کو اُسی غلامی کی حالت میں رکھنا دو متناقض باتیں ہیں - اخباروں میں چھپا ہے کہ ایک جزیرہ موجود ہے جسمیں کل انتظام اور کاروبار عورتیں ہی کرتی ہیں اور بزرگ خاندان بھی عورتیں ہی سمجھی جاتی ہیں - اس جزیرے کے کل باشندگان پورانے وحشی ہیں - اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان عورتوں کی جسمانی اور دماغی حالت مردوں کے ہم پلہ نہ ہوتی تو یہ کیسے انتظامات سلطنت کر سکتی - اور اسکے مقابلہ میں امریکا میں تعلیم یافتہ لوگ عورتوں کو زدوکوب کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں - یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ عورتوں کو سچی آزادی وحشی پن کے زمانہ میں تھی یا کہ آجکل کی تہذیب کے زمانہ میں ہے -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

ستیہ دھرم پرچارک کا ۔۔ واں سال آرمبھ ہوتا ہے۔ معزز گراہکوں سے سوِنیہ نویدن ہے کہ گذشتہ سال کی مانند اپنا اپنا چندہ پیشگی ارسال فرمادیں۔ آشا ہے کہ ہمارے پرشار کتی پرچارک کے ہتیشیوں نے اپنے اپنے حلقہ کے گراہک مہاشیوں سے چندہ وصول کرنے کا خیال کر لیا ہوگا۔ اس پیمانہ پر نگرہی نئے سال کے چندہ کی فراہمی سے جہاں مجھے نہ کچھ گراہک مہاشیوں کو منی آرڈر وغیرہ میں بچت ہو گی۔ اُدھر جلد ہی چندہ کی وصولی سے مطبع کو ضروری اخراجات کے لیے اس باموقعہ امداد سے بہت کچھ سہولیت ہو جاوے گی۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان تمام مہاشیوں کے نام درج کروں۔ جو ہر سال پرچارک کے گراہک بنوں سے چندہ کی وصولی میں امداد دیتے ہیں۔ صرف مثال کے طور پر نویدن کرتا ہوں۔ کہ مہاشے نندرام جی لپتا در۔ مہاشے گوردیال جی جموں۔ لالہ بھولارام جی فیروزپور۔ مہاشے گنگا رام جی مظفر گڈھ وغیرہ اور دیگر سجن جن کے نام نامی جتلانے کی آوشیکتا نہیں۔ اس طرف جلد ہی دھیان دیویں ۔۔۔ اپریل کا پرچہ مستقل خریداروں کی خدمت میں بھیجنے کے پشچات ۲۹۔ اپریل کا پرچہ جن کا چندہ اس وقت تک وصول نہ ہوگا انکی سیوا میں وی۔ پی پارسل جاری ہوگا۔ امید ہے کہ اس عرصہ میں بہت سے مہربان گراہک اپنا فرض ادا کر مطبع کی اعانت فرمائیں گے۔

کیشب دیو منیجر

کلیات آریہ مسافر

کی

فروخت میں کاوٹ

ڈالنے کی پوشیدہ در پردہ مختلف اقسام کے اصحاب کی طرف سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ لیکن ایک خط میرے پاس معہ ایک اشتہار کے پہونچا ہے۔ جسے بجنسہٖ درج کرتا ہوں۔ خط کے لکھنے والے مہاشہ کرشن لال جی ہیڈ ماسٹر کمبل ضلع مرادآباد ہیں آپ لکھتے ہیں ”در اشتہار منسلکہ بھیجکر گذارش پرداز ہوں کہ اس اشتہار کا اندرونی مطلب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر بادی النظر میں یہ کلیات آریہ مسافر کی فروخت میں سدراہ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیئے عرض ہے کہ اگر آپ قرین مصلحت سمجھیں تو اس اشتہار کا پرچار بند کرا دیجیئے“

اشتہار حسب ذیل ہے۔

خدا کیواسطے آنکھیں بہت کھو و
آنکھیں بڑی نعمت ہیں

کا روپیہ میں کبھی ۔۔۔۔ صفحہ کی کتاب بک سکتی ہے اگر آنکھوں کو اندھا کرنا ہو اور پڑھ سکیں۔ پتلا حرف چھاپہ باریک۔ کاغذ نہایت ادنیٰ ہو گا۔ بلکہ پہلی تصنیفات کی شان میں دھبہ لگائیگا اگر یہ معلوم کرکے بھی آپ خریداری پر تیار ہیں تو اب آپ جانیں۔

پنڈت لیکھرام کی کلیات اس لائق نہیں کہ اسکی یہ قدر ہو۔

منیجر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ
جنرل ٹریڈنگ کمپنی لاہور

اس اشتہار پر کسی کیفیت کی ضرورت نہیں۔ مہاشے سری کرشن لال جی کی درخواست ہے کہ اس اشتہار کا پرچار بند کرادوں۔ میرے بھائی کو واضح ہو کہ اگر ہمارے کہنے پر اشتہار بند کرنیکی نیت ہوتی تو ایسے مشتہر ہی کیوں کرایا جاتا۔ کلیات آریہ مسافر کا ایڈیشن حسب اجازت شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نکالا گیا ہے۔ اور اسی معزز سبھا کے حکم کی تعمیل میں ہزارہا روپیہ اسپر خرچ کیا گیا ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ معزز سبھا کے ممبران اور منتری بذریعہ اخبارات کے اپنی رائے ظاہر کر دیں کہ کلیات آریہ مسافر کی چھپائی وغیرہ کی نسبت ایسی کیا رائے ہے۔“

منشی رام مالک مطبع
ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ریویو
آریہ سماج دیوریہ

ضلع گورکھپور اور مسلمانوں کے مابین جو شاستر ارتھ گذشتہ ماہ اگست میں ہوا تھا اسکا مفصل حال بصورت ایک دلچسپ ریویو پالی ہی آریہ چھپکر ملا ہے۔ اس شاستر ارتھ کے متعلق جس قدر جوش اسلام میں مولوی ثناء اللہ اور انکے ساتھیوں کی جانب سے پھیلایا گیا ہے۔ وہ اسلام کی جانب سے چھپے ہوئے شاستر ارتھ کی اس قدر قلیل عرصہ میں دوسرے ایڈیشن کے اشاعت کی نوبت پہونچنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس شاستر ارتھ کے سمبندھ میں آریہ سماج دیوریا کو بہت زیر بار ہونا پڑا۔ آشا ہے کہ آریہ پُرش اس کی اشاعت سے عملی طور پر انکی سہائتا کریں گے۔ ضخامت ۱۵۲ صفحہ۔ رائیل سائیز قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ

(۱) سیکرٹری آریہ سماج دیوریا
(۲) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتمک نظارے

دھارمک کون ہے؟

سنسار میں ہر منشیہ دھرم کا متلاشی ہے۔ ناستک ہو خواہ آستک۔ آریہ ہو یا برہمو۔ ہندو ہو خواہ مسلمان عیسائی ہو یا یہودی۔ کوئی بھی انسان ایسا دکھائی نہیں دیتا جو دھرم کی تلاش میں حیران اور سرگرداں نہ ہو۔ مذہبی فرقوں کے ممبر تو صاف الفاظ میں قبول کرتے ہیں کہ اُنہیں دھرم کی تلاش ہے لیکن زبان حال سے ناستک بھی دھرم کی تلاش کا اقبال کرتے ہیں۔ یہ جاننا کیسا ضروری ہے۔ کہ دھرم کا سوروپ کیا ہے؟ دُنیا کے عالم اس امر میں متفق ہیں کہ ستیہ کو ہی دھرم کہنا چاہئے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو ایشور پراپتی کے سادھن ہی ستیہ اور دھرم پالن کے سادھن ہیں۔ کیونکہ اس اسار سنسار اور انیکیہ جیو آتما کے مقابلہ میں ایک پرماتما ہی ستیہ اور ایکرس ہے۔ پھر دھارمک کون ہے؟ وہ شخص نہیں جو کہ پرمیشور کا کسی گزرے ہوئے زمانہ میں پرتیکش مانکر اپنے جیون کو گزشتہ زمانہ کیطرف رجوع کرتا ہے۔ نہ وہ شخص جو ایشور درشن کو کسی آئندہ زمانہ کے لئے ملتوی کرکے کام کرتا ہے۔ کیونکہ زمانہ ہائے ماضی اور مستقبل اُس پرماتما میں گھٹ نہیں سکتے۔ اُس پرماتما کے لئے زمانہ ایکرس ہے۔ اور اسلئے ہمارا سچا پتا وہی ہے۔ جس کے درشن ہم اب کر سکتے ہیں۔ ستیہ وہی ہے۔ جس کے ساتھ تھوڑا سا سپرش کرنے سے بھی مرجھائے ہوئے آتما کو تازگی ملتی ہے اور دھرم وہی ہے۔ جو جیون میں نمایاں تبدیلی پیدا کرے اس لئے وے غیر آریہ سماجی جو اپنے جیون میں نمایاں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ کہیں زیادہ تر نزدیک ہیں بہ نسبت اُن آریہ سبھاسدوں کے جو اپنی زندگی کو جھوٹھ مجسم بنا رہے ہیں۔

اودیا ہی کلیشوں کا مول ہے

اندھیرے میں کچھ کا نام نہیں۔ جب تک اندھکار کا ناش نہیں کیا جاتا۔ تب تک تینوں پرکار کے کلیش (آدھی بھوتک۔ آدھی دیوک۔ آدھیاتمک) منشیہ کو ستاتے رہتے ہیں۔ ایک عالیشان محل کو عمدگی سے سجا کر عیش و عشرت کے پورے سامان اُسکے اندر مہیا کر دیجئے۔ پھر ایک اجنبی آدمی کو (خواہ کیسا ہی رنگین مزاج کیوں نہ ہو) اندھیری رات میں اُسکے اندر جانے کیلئے اُسوقت مجبور کیجئے۔ جبکہ کمرہ میں روشنی کا نام و نشان نہیں ہے۔ کس طرح خوف زدہ ہو کر کانپتا ہوا وہی رنگین مزاج واپس بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ پاؤں ڈالتا ہے آگے کو پڑتے ہیں پیچھے کو گھبراہٹ میں دیاکُل ہو کر باہر نکل آتا ہے۔ کیسا آشچریہ جنک درشیہ ہے! اس قدر سامان عیش و آرام کے مہیا ہونے پر بھی اُسکی طبیعت اطمینان نہیں پکڑتی۔ لیکن اگر اُسی وقت اُس کمرہ کی اصلیت جاننے والا آدمی دیا سلائی گھس کر ایک شمع روشن کر دیتا ہے تو لڑکھڑاتے ہوئے اجنبی کے اُکھڑے ہوئے پیر جم جاتے ہیں اور وہ حیرانی سے اُس کمرہ کی شان و شوکت کو دیکھتا ہے۔ بجائے بھاگ نکلنے کے اُس کمرے کے نرم گدیلوں پر لیٹ جانے کی طرف طبیعت رجوع ہوتی ہے۔ ٹھیک یہی اوستھا اسوقت ستیہ دھرم کی ہو رہی ہے۔ اودیا اندھکار سے گھرے ہوئے ضعیف الاعتقادی کے گڑھے میں گرفتار سنساری منشیہ ویدک دھرم سماج سے دور بھاگنا چاہتے ہیں لیکن جب کوئی پرچارک مہاتما سد اپدیش روپی دیا سلائی کو گھس کر ویدک ودیا روپی پرکاش سے اُنہیں ستیہ دھرم کی اصلیت جتلاتا ہے۔ اُسی وقت دھرم کی کشش اُنہیں اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور پھر وہ پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔

آچرنوں کی پڑتال نتیہ کرو

سمندر میں جہاز اٹھکھیلیاں کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ لہریں اُسے اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر لیجا رہی ہیں۔ جہاز کا کپتان اُسکی طاقت رفتار کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنی ساری آنکھ پر نظر کرکے اسی میں سنتُشٹ رہتا ہے! ابھی دن ہے شام ہونے دو پھر دیکھنا سورج کے غائب ہوتے ہی وہ کمپاس سے حساب لگا کر معلوم کرتا ہے کہ جہاز سیدھے راستہ سے کس قدر ہٹ گیا۔ اسی وقت جہاز کا رُخ بدلکر اُسے مطلوبہ درجہ پر لاتا ہے۔ ٹھیک یہی حالت اس سنسار میں منشیہ کی ہے۔ سنسار روپی اگادھ سمندر میں شریر روپی جہاز بہہ رہا ہے۔ آتما روپی کپتان اُسکے چلانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اسلئے کیا ہر صبح و شام انسان کا فرض نہیں ہے کہ ایشور اوپاسنا روپی کمپاس سے ٹھیک معلوم کرے کہ کہاں تک وہ دھرم مارگ سے پتت ہوا ہے۔ دھنیہ ہیں وہ سجن پُرش جو اپنے آچرنوں کی ہر روز پڑتال کرتے اور اُس سے لابھ اُٹھاتے ہیں۔

اپنی بانی اور کرتویہ کو ایک کرو

منشیہ کی پرکرتی عجیب طرح کی ہے۔ آپ چاہے کسی راستے چلے دوسروں سے سدا یہی ابھلاشا رکھتا ہے۔ کہ وے ضرور سیدھے راستے چلیں۔ اپنے من میں گھُس کر جب دیکھتا ہے۔ تو من اور بانی میں بڑا انتر نظر آتا ہے۔ اور جب اُسی بانی کا اپنے اعمال سے مقابلہ کرتا ہے تو کچھ اور ہی کیفیت دکھائی دیتی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن یہ کبھی گوارا نہیں کرتا۔ کہ دوسرے انسان من بچن اور کرم کے درمیان برودھ دکھانے والے ہوتے ہوئے بھی جگت کے وشواس پاتر بن سکیں جن کی ٹھیک حالت کو تو جگدیشور کے سوائے کوئی جان ہی نہیں سکتا۔ منشیہ کی اندریاں محض دوسرے منشیوں کی بانی اور کرم کا ہی اندازہ لگا سکتی ہیں۔ پس جو منشیہ اپنے کرموں دوارا وہی درشیہ نہیں دکھلاتا جو کہ بانی سے کتھن کرتا ہے۔ اُس پر منشیہ سرشٹی کا وشواس کداپی نہیں ہو سکتا۔ اس اصول کے مطابق جن آریہ پرشوں میں یہ اتساہ ہے کہ ویدک دھرم کی بزرگی اور لطافت لوگوں کے دلوں پر کھینچ دیویں اُن کا فرض ہے کہ اپنے جیون میں ویدک دھرم کو سچا سدھ کر دکھلا دیں۔

وشواس کا بل

وشواس سے بڑھکر کوئی بھی ایسی شکتی دکھائی نہیں دیتی جس پر نربھر کر کے منشیہ اس سنسار میں کسی اُدیشیہ (مقصد) کو پورا کر سکے۔ جہاں اوشواس کا راج آیا وہیں اطمینان اور کرتویہ کا ناش ہو گیا اگر ہمیں یہ وشواس نہ ہو کہ ہمارا دوست اپنے وعدہ کو پورا کرے گا تو ہم کب اُسکے آنے کے منتظر رہکر اُس کے لئے بھوجن کا سامان طیار کرا سکتے ہیں۔ ایک منشیہ کو پرتگیا پالن کرتے ہوئے دیکھکر ہی ہمارا وشواس درڑھ ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر معمولی رکاوٹ نہ ہوئی۔ تو دوسرا منشیہ بھی اپنی پرتگیا پالن کرنے میں دریغ نہ کریگا۔ جب بیرونی دنیا کے معمولی کام بھی بغیر وشواس کے نہیں چل سکتے تو اندرونی آتمک دنیا کے بیوہار بغیر پرمیشور پر درڑھ وشواس کئے کب چل سکیں گے۔ جنکو اپنے آتما کے ہی پرم آتما پر وشواس نہیں وہ اُس منشیہ کی طرح ہے جو اوشواس میں پھنسکر اپنی کل جائداد کو برباد کر دیتا ہے۔ پس اگر ہم دھرم کی اعلیٰ اور پاک میراث کو جو ہمیں اپنے دھرماتما رشیوں سے ملی ہے قایم رکھکر اس میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہم پر واجب ہے کہ پرم آتما پر پورن وشواس کرنے کا ابھیاس کریں۔

سنتوش اور پرشارتھ کا میلاپ

منشیہ جیون کو آنند سے بتانے کے لئے سنتوش کی ضرورت کو بھارت ورش کے پراچین رشیوں نے ٹھیک طور پر محسوس کیا تھا۔ اُن کے جیون کی گھٹنائیں ہمیں بلند آواز سے سکھا رہی ہیں کہ بغیر سنتوش کے من کی شانتی کٹھن ہے لیکن سنتوش کی اوستھا کو اپنے اندر لانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی حاجتوں کو کم کیا جاوے۔ حاجتوں کا غلام سنتوش کے زیور کو پہن نہیں سکتا۔ اس لئے بھارت ورش کے پراچین مہاتما جن باوجود اول درجہ کی تہذیب کی موجودگی کے بھی اپنی حاجتوں کو بغیر ضرورت کے نہیں بڑھایا کرتے تھے۔ اس لئے سچا سنتوش انہیں بلاؤں کی استھیہ باسناؤں سے محفوظ رکھنے میں ایک مضبوط زرہ بکتر کا کام دیا کرتا تھا۔ مہابھارت کے زمانہ تک اس قسم کے سچے سنتوشی براہمن موجود تھے۔ جو قبل اسکے کہ بھوجن کا منتر اُچارن کریں یہ دیکھ لیا کرتے تھے آیا گھر میں ایک وقت کے بھوجن کے لئے سامان موجود ہے یا نہیں۔ لیکن جہالت میں پھنسکر انسان سنتوش کے اصلی ارتھ کو بھولکر پرشارتھ کی ہی جڑ کاٹ ڈالتے ہیں تا آلسی پرش کسی کام کی بھی ہمت نہ رکھتے ہوئے آلسیہ کو ہی سنتوش سمجھ بیٹھتے ہیں اور اپنی مورکھتا کی کارن ہر ایک پاپ اور برائی کے شکار ہوتے ہیں۔ دھنیہ ہیں وے پرشارتھی پرش جو اپنا سارا پرشارتھ لگاتے ہوئے بھی اپنے کرموں کے نتیجہ کو پرماتما پر چھوڑ دیتے ہیں۔

ستیہ کا بل

ہاتھی جب کبھی بستی میں آتا ہے تو اُس کے پیچھے کتنے کتے بھونکنے لگتے ہیں۔ لیکن کیا وہ اُن کے بھونکنے کی آواز سے گھبراتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ اپنی چال کو چلتا ہوا اُن کمزور جانوروں کے حال پر ہنستا ہے۔ اور کچھ جواب نہیں دیتا۔ اسی طرح ستیہ پر چلنے والے پرشوں کے پیچھے بھی ہزاروں سانسارک باسناؤں کے کتے بھونکتے رہتے ہیں لیکن ستیہ کے بل سے ستیہ سوروپ پرماتما کا بھگت وہ ستیہ پر پرش جانتا ہے کہ سانسارک منشیہ درحقیقت انگشت ہیں اور اس لئے ستیہ کے بل میں مگن رہتا ہے اور ان بھبکیوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔

جھکنا ہی بچنے کا سادھن ہے

پرماتما کی اُدبھت سرشٹی ہمیں ہر دم یہ سکھلا رہی ہے کہ جھکنا ہی بچنے کا سادھن ہے۔ آم کے پیڑ کو دیکھئے۔ جیوں جیوں اسکی ڈالیاں جھکتی ہیں تیوں تیوں وہ اپنے پھلوں کی حفاظت میں کامیاب ہوتا ہے۔ جگناتھ جا کر جن ہندوؤں نے ساگر میں اشنان کیا ہے۔ وے خوب جانتے ہیں کہ جب سمندر کی چھال آتی ہے سب کے سب منشیہ جھک کر اُسے اپنے سروں پر لیتے ہیں۔ چھال اوپر سے گزر جاتی ہے۔ اور کوئی نقصان نہیں پہنچاتی لیکن اُن یاتریوں میں سے بھی جو منشیہ اکڑ کر کھڑے رہتے ہیں چھال کا تھپیڑا اُن کے پیر اکھاڑ کر انہیں ساتھ ہی گھسیٹ کر لیجاتا ہے۔ اس سنسار روپی سمندر کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ جو شخص اکڑ کر زندگی گذارتا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور ہر شخص کی نکتہ چینی سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہی سنسار روپی ساگر میں سنان کر کے آنندت ہوتا ہے اور وہی آم کے درخت کی طرح شبھ گنوں کی رکشا کے قابل بنتا ہے لیکن افسوس کہ جیو آتما ابھیمان اور اہنکار میں پھنس کر اپنا جیون خراب کر لیتا ہے۔ ایک خیال پر جم کر باوجود اس کا بطلان ثابت ہونے کے بھی اس سے علیحدہ ہونا موت کے برابر سمجھتا ہے لوگوں کی طعنہ زنی کا خوف۔ کمزور دل مشہور ہونے کا خوف اخبار نویسوں کی پھبتیوں کا خوف۔ غرضیکہ ہر طرح کے دنیاوی خوف اسے اپنے تبدیل شدہ خیال کے اظہار سے روکتے ہیں۔ جب تک یہ اخلاقی کمزوری دور نہیں ہوتی۔ تب تک منشیہ اُنّتی کا سبق نہیں کما سکتا۔ ایشور کے پیارے سنسار کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے ستیہ کو گرہن کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور ہر نکتہ چینی کو بجائے بری نگاہوں سے دیکھنے کو اپنے سدھار کا خاص ذریعہ بناتے ہیں۔

آئندہ نسل کے بھروسے پہ کام مت چھوڑو

بہت عرصہ ہوا کہ سولہ سال کا لڑکا ایک ۴۵ سالہ جوان آدمی کے پاس کھڑا تھا۔ اس وقت اصلاح قومی پر بات چیت ہو رہی تھی۔ جوان آدمی نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور پاس کھڑے ہوئے لڑکے کے سر پر رکھ کر حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچی اور پریم بھرے لہجہ میں کہا "بلاشک ہماری حالت بہت خراب ہے لیکن ہمارے سنسکار ہی کھوٹے ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں! البتہ (لڑکے کی طرف اشارہ کر کے) یہ نسل کچھ کام کر دکھائیگی"۔

وہی لڑکا اب اٹھائیسویں سال میں قدم رکھتا ہے اس کے روبرو بھی وہی اصلاح کا مسئلہ پیش ہے لیکن وہ ایک دوسرے لڑکے کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہی پرانا جواب دیتا ہے "ہم سے کیا ہوتا ہے یہ نسل کچھ کر دکھائیگی"۔

آئندہ نسل کام کریگی۔ یہ ایک ڈھکوسلا ہے جو سست اور کم ہمت انسانوں نے اپنے آتمک تسکین کے لئے گھڑ رکھا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آئندہ نسل کو بھی تمہارے کارنامے دیکھ کر ہی کچھ کام کرنے کی ہمت پڑیگی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تم بنیاد رکھ کر تھوڑی سی عمارت بنا جاؤ اور آئندہ نسل انہیں کچھ اضافہ کرے۔ مگر یہ کب ہو سکتا ہے کہ تم تو مٹی کا ایک ڈھیلا بھی نہ اٹھاؤ اور آئندہ نسل سے عالیشان محل کی امید رکھو۔

جو کام کرنیوالے لوگ ہیں۔ وہ آئندہ نسل کے بھروسہ کام کو نہیں چھوڑتے دست بستہ نہیں بیٹھے رہتے بلکہ کام کرتے ہیں اور آئندہ نسل کے واسطے بہت سا سامان مہیا کر جاتے ہیں۔

پُنیہ اور پاپ

پُنیہ اور پاپ دونوں کی ٹھیک ٹھیک سمجھ جب تک منشیہ کو معلوم نہیں ہوتی۔ تب تک منشیہ جیون کا اُدیشیہ سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن انہیں دو لفظوں کے معنی کرنے میں سنسار کے بڑے پُرشوں کے بھاری حصے نے ہمیشہ غلطی کی ہے۔ اور اب بھی منشیہ سماج کا بڑا بھاری حصہ پُنیہ اور پاپ کی ماہیت نہیں سمجھتا۔ سنسار کے مت وادی عموماً پاپ کو ایک علیحدہ شکتی مانکر منشیہ کو کرموں کے بندھن سے جدا کر دیتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ ہر ایک انسان کو اپنے کرموں کا پھل بھوگنے والا مانتے ہیں۔ اگر منشیہ کرم کرنے میں سوتنتر (آزاد) نہیں بلکہ جبری کا

اصول اس نے برے کرم کرتا ہے تو ان اعمال کی سزا اسے کس انصاف کے اصول کے مطابق دیجاتی ہے۔ آج ودیا کے پرچار سے ہر ایک منشیہ یہ سویکار کرنے کے لئے مجبور ہے کہ کرم کرنے میں انسان آزاد ہے۔ لیکن افسوس انسانی آتما کو فعل مختار ماننے والے بھی بھرم میں پڑ کر نیکی اور بدی کی ترغیب دینے والی مختلف طاقتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ اس وشے میں ویدک دھرم کی یہی خدا داد ہدایت ہے کہ جیو آتما کرم کرنے میں جہاں سوتنتر ہے وہاں اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھل بھوگنے میں ایشور کے آدھین ہے اس لئے پرمیشور کی آگیا کے انوکول چلنا ہی دھرم ہے اور جو لوگ اس سیدھے راستہ پر چلتے ہیں۔ ان سے ادھرم کوسوں دور رہتا ہے۔

ستیہ دھرم پرچارک
کا
سولھواں جنم دن

پرچارک آج سولھویں سال میں قدم رکھتا ہے ایک سال اور ختم ہوا۔ لیکن کیا عام انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس عرصہ کے اندر اس حقیر پتر نے اپنا فرض ادا کیا یا نہیں۔ ترقی کی یا تنزل کی طرف قدم بڑھایا۔ اس قسم کی رائے غیر معمولی اشخاص ہی لگا سکتے ہیں۔ اور لگاویں گے۔ میرا کام صرف یہ ہے کہ جن بزرگ پرشوں کے ساتھ میرا پرچارک کے ذریعہ سے گورو شسیہ کا سمبندھ ہے انکو نمستے سالگرہ مبارک کیا جاوے دل پر سوار [illegible] اب [illegible] پرچارک کے متعلق [illegible] ہونا ہی تھا۔ چند دن اس مقام کو [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلسے اور مکتی کا ذریعہ مانتے ہیں۔ اور بلاشبہ اِس استھان پر کسی زمانہ میں (جبکہ یہ جگہ بندروں اور اُن کے ہم خصلت آدمیوں سے پاک تھی) عبادت کرنیوالے مہاتما جن سمادھی لگا کر سنسار کے دکھوں سے کچھ زمانہ کے لئے مُکت بھی ہو جاتے ہوں گے۔ لیکن اسوقت تو یہ جگہ نرک دھام بنی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال پریس کے ملازمین موسمی بخار اور ہیضہ وغیرہ سے ایسے دبے رہے کہ اکثر اوقات کام میں سخت حرج ہوا اور سینکڑوں روپیوں کا نقصان مطبع کو اوٹھانا پڑا۔ دوسری طرف اس جگہ کی اخلاقی آبہوا کا اثر بھی پریس کی حالت پر پڑا۔ ہردوار کے سرکاری ملازمین کے لئے یہ پہلا ہی نظارہ تھا کہ ایک کارخانہ مقررہ حقوق ملازمین سرکار کو رشوت ظاہر کر کے اُنکی ادائیگی سے انکار کرے۔ پریس کی اِس آزاد طبعی سے بھی جو نقصانات اِسے اُٹھانے پڑے اُن کا ذکر اِس جگہ لاحاصل ہے لیکن مختصر یہ کہ اس قسم کے جسمانی۔ مالی اور اخلاقی مصائب کا سامنا کرتے ہوئے بھی ستیہ دھرم پرچارک کا

اپنے فرض کی ادائیگی میں لگے رہنا

اُسکے چلانیوالوں کے لئے باعث فخر ہے۔ اخبار کیلئے کاغذ اعلیٰ قسم کا لگایا جاتا رہا۔ چھپائی بھی قابل تعریف رہی۔ اور **مضامین کے لحاظ سے بھی** کوئی شکایت کی جگہ نہیں رہی۔ چونکہ گُروکُل کی سیوا کی غرض سے ہی یہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک کے کارخانہ کو جالندھر شہر سے ہردوار میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اس لئے پہلا فرض اس اخبار کا یہ تھا کہ یہ **گُروکُل کی** سیوا اپنے سارے بل اور سارے اُتساہ کے ساتھ کرے جس طریقہ پر کہ پرچارک نے اپنے اس فرض کو ادا کیا ہے اُسکے بتلانے کی مجھے ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ لوگوں سے بڑھکر اُس کا اندازہ اور کون لگا سکتا ہے گُروکُل کے گزشتہ سالانہ جلسہ کی کامیابی میں اس پتر نے قابل قدر حصہ لیا تھا۔ باوجودیکہ آریہ پرتی ندھی سبھا

پنجاب نے ایک بھی باوقت ڈیپوٹیشن سرمایہ جمع کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔ پھر بھی گُروکُل کے سر ایک کام کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ اکٹھا ہو جانا زیادہ تر اِس پتر کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اپنے اِس کرتویہ کے ساتھ ساتھ پرچارک نے اپنے خاص نامہ نگاروں کے ذریعہ سچے دھرم کے خیالات پھیلانے کا کام بھی حتی المقدور کیا اور اِن خاص نامہ نگاروں میں سے بھی لالہ منشی رام جی سپرنٹنڈنٹ، پنڈت بھگت رام جی اور لالہ گوپال داس جی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنکے مضامین اپنی اپنی طرز کے مفید عام تھے۔ لالہ گوپال داس جی کے مضامین کا نتیجہ بہت ہی نیک برآمد ہوا۔ یعنی ستیارتھ پرکاش کا امتحان مقابلہ خیر یعنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے مقرر کیا گیا جسکی لئے بہت سے ہمدرد پرچار تیاریاں کر رہے ہیں۔ ستیہ دھرم پرچارک کو میں جو کچھ بنانا چاہتا تھا اور جو خواہش کہ اب تک میرے دل سے دور نہیں ہوئی اُس سے میرے ناظرین واقف ہی ہیں لیکن افسوس کہ حالات نے مجھے مجبور کر رکھا ہے جنکے باعث میں اِس پرچہ کو اسم بامسمیٰ بنانے میں اب تک کامیاب نہیں ہوا ہوں۔ ویدک تعلیم پرچارک کے لئے میں نے ویدپر کچھ لکھنا شروع کیا تھا لیکن یہ مضمون ایسا نہیں ہے کہ گُروکُل کے انتظام کا بڑا بھاری بوجھ سر پر رکھتے ہوئے مجھ جیسا تچھ بُدھی آدمی اسکو بخوبی ادا کر سکے آتک نظارے کیا پیش کر سکوں جبکہ آریہ سماج کے باہر تو در کنار آریہ سماج کے اندر بھی میرے آتما کو اشانت کرنیوالی سینکڑوں گھٹنائیں موجود ہوں۔ دُنیا میں پھیلی ہوئی غلط فلسفوں کی اصلیت دکھانے کے لئے بارہا تیار ہوا لیکن عدیم الفرصتی کے باعث کسی ایک مضمون کو بھی انجام تک نہ پہونچا سکا۔ یہ سب کمزوریاں پرچارک کے اندر میرے باعث رہیں اور میں اِن سے انکاری نہیں لیکن ایک امر ہے جسکی باعث پرچارک باوجود اپنی کمزوریوں کے بھی قابل قدر رہے اور وہ یہ ہے کہ **پرچارک ناپاک راضی نامے نہیں کرتا**۔ ایرشا اور دویش تو دور رہے۔ ان بچوں کا کہ پرچارک نے ہمیشہ ہی سچائی کا پرچار کیا ہے۔ دشمنوں کے ساتھ بے انصافی کا برتاؤ کیا اور نہ کسی کی دوستی کی وجہ سے طرفداری کی۔ پس اپنی خصوصیت کو قائم رکھنے کے باعث پرچارک انصاف پسندوں اور راستبازوں کی منظور نظر رہا

اور جب تک یہ اپنی خصوصیت قائم رکھیگا تب تک اُمید ہے کہ ساری دُنیا کی مخالفت برداشت کرتا ہوا بھی یہ اپنا اُدیشیہ پورن کرتا رہیگا۔ پرچارک کی شخصیت گو ایک خاص آدمی کی شخصیت پر قائم ہے اور اِس لحاظ سے اسکی کوششیں صرف ایک آدمی کی کوششیں سمجھی جاسکتی ہیں لیکن جو گور نہ ہمدردی اسکا اپنے ناظرین کے ساتھ ہے اور جس ہمدردی سے کہ ایسے ناظرین بعض اوقات اسے گرتے گرتے اپنے اشتیہ پر ثابت کرتے ہیں اُس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ پرچہ اُن قریب ہزار سو آدمیوں کے خیالات کا ہی اظہار نہیں کرتا جو کہ اسکے مستقل خریدار ہیں۔ بلکہ اُن پانچ چھ ہزار انسانوں کی اُمیدوں کا نمونہ ہے جو کہ ہر ہفتہ دلی شوق سے اسکا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی خیال نے مجھے ستیہ دھرم پرچارک اخبار کی اشاعت کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۵ء کے اخبار میں میری طرف سے درخواست چھپی تھی کہ پرچارک کی

اشاعت کم از کم دُگنی ہو جانی چاہئے

اس میں شبہ نہیں کہ پرچارک کے خاص ہمدردوں نے اُسکی اشاعت کے بڑھانے میں بڑی بھاری کوشش کی تاہم جیسی کہ مجھے اُمید تھی پرچارک کے پریوار کے ہر ایک ممبر نے پوری کوشش نہیں کی جسکی وجہ سے اب تک خریداروں کی تعداد دو ہزار تک بھی نہیں پہونچی۔ جو وقتیں میں نے ۱۱ ستمبر گزشتہ کو بتلائی تھیں اُن میں اسوقت کچھ اضافہ ہی ہوا ہے کمی ہرگز نہیں ہوئی۔ ملازمان کی تنخواہ میں پھر ترقی کرنی پڑی ہے۔ سامان کے بڑھانے میں بہت خرچ کرنا پڑا ہے اور آئندہ کرنا پڑیگا۔ لیکن جو فرض اپنے ذمہ لیا ہے اُسے پورا کرنا ہی ہے۔ اس لئے جو سجن پریمی پرچارک سے پریم رکھتے ہیں وے اُمید رکھیں کہ اسکو اسم بامسمیٰ بنانے کی کوششیں جاری رہینگی۔ اور باوجود اوپر بیان کی ہوئی دِقتوں کے بھی میں ہمیشہ اپنی طاقت اور فرصت کے مطابق آپ بھائیوں کی سیوا کرتا ہی رہونگا۔

نیا سال پھر نئی اُمیدوں کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور کامل اُمید رکھتا ہوں کہ اگر میری کوششیں نیک نیتی پر مبنی رہیں تو پرماتما اُنہیں ضرور برکت دیوینگے۔۔

میلہ کورکشیتر و ویدک دھرم پرچار

یہ میلہ بمقام تھانیسر بوجہ سورج گرہن ہوا کرتا ہے اور ہندوستان کے مشہور میلوں میں شمار کیا جاتا ہے جہاں کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ سے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں۔ دیگر میلوں کی طرح اس میلہ کی پورانک خوبی یہ بتلائی جاتی ہے کہ جو شخص بوقت سورج گرہن اس مقام پر کچھ دان دیتا ہے تو تیرہ روز تک اس کا تیرہ گنا حصہ روز بڑھتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ میلہ دان سے زیادہ خصوصیت رکھتا ہے اور اسی لالچ کی وجہ سے بہت سے [illegible] ہوگا۔ راجہ مہاراجہ وغیرہ بہت سا روپیہ سامان زیور وغیرہ حتیٰ کہ اپنی استریوں کو بھی دان کرنا داخل ثواب سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ کل دان وید شاستر کے احکام کے برخلاف پاتر و کپاتر کا خیال نہ کرکے دیا جاتا ہے۔ اس لئے کل دان شراب خوری وغیرہ اور ادھرم کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ [illegible] شہر تھانیسر کی آبادی چالیس پچاس ہزار کے قریب تھی۔ اب صرف ۳ یا ۴ ہزار کے قریب ہے۔ تقریباً تمام برہمن وید و شاستر سے ناواقف اور بھنگ [illegible] کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور یہی حال تقریباً ہر ایک تیرتھ کے پنڈوں کا ہے۔ اگر دیش کے سچے ہتیشی اور دھرماتما پرش دان کی پرتھا کو درست کرکے کسی دھرم کاریوں میں لگا دینے کا انتظام کر دیں تو بہت سے [illegible] اور ودھوا آشرم وغیرہ قائم ہونے سے دیش کا بہت جلدی سدھار ہو سکتا ہے ہندوستان [illegible] کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ [illegible] لاکھوں کروڑوں روپیہ دان ہوتا ہے کمی صرف [illegible] ہے کہ دان کی پرتھا درست نہیں ہے۔

چونکہ ایسے میلوں پر پبلک کے دور دراز حصوں سے ایسے پرش بھی آتے ہیں کہ جن کو دھرم کے اپدیشوں کے سننے کا کبھی موقعہ بھی نہیں ملا۔ اسلئے ایسے منشیوں تک ویدک دھرم کی روشنی پہنچانے کی غرض سے آریہ اپ سبھا منڈل کرنال کی طرف سے اس موقعہ پر پرچار کا انتظام کیا گیا۔ پنڈت دولت رام جی پنڈت دھرم دیو جی۔ پنڈت للتا پرشاد جی۔ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ۱۳ مارچ کو تشریف لائے۔ علاوہ ازیں سوامی برہمانند و سوامی پرمانند کی منڈلی جو عموماً سب میلوں پر سادھوؤں وغیرہ میں ویدک دھرم پرچار کی غرض سے جایا کرتی ہے وہ بھی یہاں آگئی تھی۔ اور پنڈت گنپتی شرما جی بھی (جنکی استری کا صرف ۸ روز پیشتر دیہانت ہو گیا تھا) بوجہ دھرم بھاؤ خود بخود کیتھل سے تشریف لائے تھے شاہ آباد آریہ سماج کے آنریری اپدیشک پنڈت جواہر لال اور ایک پنڈت میرٹھ سے بھی آکر شامل ہوتے تھے۔ کیمپ کے لئے جگہ کا لینا اسکی آراستگی و سجاوٹ اور جملہ ضروری سامان کا مہیا کرنا آریہ سماج تھانیسر کے ذمہ تھا۔ خیمہ و شامیانہ دریاں وغیرہ کرنال سے بہم پہونچائے گئے تھے۔ پرچار کا کام ۱۴ سے ۱۷ مارچ کی شام تک برابر ہوتا رہا۔

۱۴ مارچ کو اول پنڈت للتا پرشاد جی کا ویاکھیان ایشور وشے پر ہوا۔ دوران لیکچر میں پنڈت ٹیکا رام [illegible] نے مورتی پوجا کے متعلق یہ وید منتر

अश्मा मृन् काञ्चे त्या हि اور

हिरण्य गर्भ [illegible]

اچارن کرکے انکا ارتھ اسطرح سے کیا۔ کہ اول منتر میں پرماتما کہتا ہے کہ تو [illegible] دھاتو وغیرہ کی میری مورتی بنا کر اور دوسرے منتر میں یہ کہا ہے کہ سونے کی مورتی ہو [illegible] میری پوجا کرو۔ اس لئے ان منتروں سے مورتی پوجا سدھ ہوتی ہے۔

اسکا جواب پنڈت دھرم دیو جی نے [illegible] اول منتر [illegible] کا ہے [illegible] پہلے منتر [illegible]

[illegible] گئی ہیں۔ ان منتروں کے آخر میں

यत्नेन क त्य तो لکھا ہوا ہے

اس منتر کا اصلی مطلب یہ ہے کہ لوہا سے ہاون دستہ اور مٹی سے ویدی وغیرہ اور پتھر سے سلگری کو کوٹنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور ہرنیہ گربھ کا یہ ارتھ ہے کہ ایشور پرکاش سروپ ہے۔ اور اسی نے تمام پرکاش کرنے والے سورج چندر وغیرہ پدارتھ پیدا کرکے دھارن کر رکھے ہیں۔ اس لئے ان منتروں سے مورتی پوجا سدھ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ویدوں میں

अन्धन्तमः اور स पर्यगा०

وغیرہ ایسے منتر آتے ہیں جن سے مورتی پوجا کا کھنڈن ہوتا ہے۔ [illegible] پنڈت صاحب چلے گئے۔ بعد ازاں کچھ دیر ویاکھیان وغیرہ ہونے کے بعد کاروائی ختم ہوئی

۱۵ مارچ کو بوقت صبح پنڈت دھرم دیو جی کا ویاکھیان "میلہ کا اصلی مقصد کیا ہے" اس وشے پر ہوا جس میں یہ بتلایا گیا کہ میلوں پر آنے کا اصلی مقصد مہاتماؤں اور رشی منیوں سے ست سنگ کرنا اور انکے اپدیشوں سے لابھ اٹھانا ہے نہ کہ صرف سنان کرنا حاضری اسوقت پانچسو سے زیادہ تھی۔ پھر پنڈت للتا پرشاد جی اور سوامی برہمانند جی کے ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت ٹیکا رام [illegible] نے یہ سوال کیا کہ گیتا کو شری کرشن کا بنایا ہوا نہیں لکھا ہے۔ پھر پنڈت گنپتی جی نے [illegible] شلوک بھاگوت سے پڑھ کر سنائے جس پر پنڈت مذکور یہ کہہ کر کہ یہ شلوک بھاگوت میں نہیں ہیں۔ چلا گیا۔ بعد ازاں کئی اشخاص نے مختلف سوال کئے۔ جنکے جواب پنڈت دھرم دیو جی اور پنڈت للتا پرشاد جی اور پنڈت گنپتی شرما جی دیتے رہے۔ غرضیکہ شام تک سوال و جواب کا سلسلہ برابر جاری رہا حاضری بہت زیادہ [illegible] تھی جن میں بہت سے سادھو سنیاسی وغیرہ بھی شامل تھے۔

۱۶ مارچ کو بوقت صبح ہون یگیہ کرنے کے بعد پنڈت [illegible] کا ویاکھیان [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جنھوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق بہت سے پرشن کئے۔ جن کے جواب پنڈت لال پرشاد جی اور پنڈت گنپتی شرما جی نے دئے۔ پھر ایک سنیاسی سادھو نے برہم کی ایکتا پر شاستر ارتھ کیا۔ اور بہت سے وید منتر اور اُپنشد واک اپنے سوال کی تائید میں سنائے جن کا جواب پنڈت دھرم دیو جی نے بہت متین اور معقولیت کے ساتھ دیا اور ہر ایک وید منتر اور اُپنشد واک کے ارتھ کرکے حاضرین کو سمجھائے۔ یہ شاستر ارتھ دو تین گھنٹے ہوتا رہا۔ آخر کار سنیاسی مذکور یالی پیٹنے کا بہانہ کرکے چلا گیا۔ چونکہ لوگوں کی رُچی زیادہ تر پرشن کرنے اور جوابات سننے کے لئے معلوم ہوئی۔ اس لئے سب کو آزادی کے ساتھ سوالات کرنے کی اجازت دیدی گئی اور ہر ایک شخص کے سوال کا جواب معقولیت کے ساتھ دیا گیا۔ شام تک یہی سلسلہ برابر جاری رہا۔

۱۲ مارچ کو ۹ بجے کے قریب گرہن شروع ہوا جبکہ تمام یاتری ننگے ہو کر ہر ایک تیرتھ کے حوض میں حصہ لینے کے لئے دوڑتے پھرتے تھے۔ اسوقت آریہ کیمپ میں تمام پنڈتوں نے مل کر وید منتروں کے اونچے سروں سے ہون یگیہ شروع کیا۔ اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک برابر ہوتا رہا۔ جسکو بہت سے لوگوں نے دیکھا اور پرسنتا ظاہر کی۔ آج یہ خیال تھا کہ میلہ ختم ہونیکی وجہ سے نہ کوئی شخص آویگا اور نہ کچھ اُپدیش کا انتظام ہو سکیگا۔ مگر گرہن ختم ہوتے ہی لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ یہ حالت دیکھ کر ویاکھیان شروع کئے گئے۔ آج بھی پہلے کی طرح بہت سے سادھو سنیاسی وغیرہ آئے اور پرشن کرتے رہے جن کا جواب پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت دھرم دیو اور پنڈت لال پرشاد و سوامی مہانند جی اور پنڈت بہاری لال جی باری باری دیتے رہے۔ غرضیکہ شام تک لوگ برابر موجود رہے اور پرشن کرتے اور جواب سنتے رہے۔ دن چھپنے کی وجہ سے سب لوگ اپنے اپنے مقامات پر واپس چلے گئے۔ اور پرچار کی کارروائی ختم ہوگئی۔

چونکہ اس موقعہ پر اکثر ایسے اشخاص آتے تھے جو آریہ سماج کے سدھانتوں سے قطعی یا کم و بیش ناواقف تھے۔ اور جنکو کبھی اُپدیش سننے یا سوال کرنے یا سنشے دور کرنے کا موقعہ تک بھی نہیں ملا تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر سب لوگوں کو آزادی کے ساتھ سوالات کرکے اپنے اپنے سنشے دور کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اسی موقعہ پر بہت ہوئے۔ ان میں زیادہ تر سادھوؤں کی طرف سے جیو برہم کی ایکتا کا پرشن ہوتا تھا۔ دیگر اشخاص کی طرف سے معمولی پرشن ہوتے تھے۔ اور جٹ لوگوں کی طرف سے جیسے "ورن اوتار اور برہمن ایک ہیں" یہ سوال ہوا کرتے تھے مگر مورتی پوجا۔ تیرتھ اسنان سے مکتی اور مرتک شرادھ۔ بال وواہ۔ بدھوا وواہ وغیرہ کے متعلق بہت ہی کم پرشن ہوئے۔ سب پرشنوں کے جواب بہت معقولیت کے ساتھ پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت دھرم دیو۔ اور پنڈت لال پرشاد جی اور سوامی مہانند جی برابر دیتے رہے جنکو اکثر بہت سے اشخاص قبول کرتے تھے۔ بہت سے خاموش ہو کر چل دیتے تھے۔

علاوہ ازیں دو یا اڑھائی ہزار کے قریب مختلف مضامین کے ٹریکٹ اور دو سو آریہ جنتری سمبت ۱۹۸۰ زبان اردو و ناگری وغیرہ کئی مفت تقسیم کئے گئے۔ جنکو بہت سے ایسے خواندہ اشخاص کے ہاتھوں تک پہونچائے گئے۔ کہ جن تک کبھی آریہ سماج کے اُپدیش و پرچار تک بھی نہیں پہنچی تھی۔ اس طرح سے پرچار کا کام چار روز تک بڑی بڑی کامیابی کے ساتھ ہونے کے بعد ختم ہوا۔

عیسائی مشن پرچار کا حال

اس میلہ میں ویدک دھرم پرچار کے سوائے سناتن سبھا وغیرہ کی طرف سے تو پرچار کا کوئی انتظام نہ تھا مگر البتہ عیسائی پادریوں نے اس مرتبہ اپنے پرچار کا انتظام بہت زور شور کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر کیا تھا۔ اور کئی انگریز پادری اور بہت سے دیسی عیسائی چیلے میں تین چار مقامات پر پرچار کرتے نظر آتے تھے جب کبھی دیکھا گیا تو صرف کسی قدر ناواقف اور ناخواندہ اشخاص کھڑے ہوئے پائے گئے۔ اور انکی وعظ میں بھی وہی مرغی کی ایک ٹانگ سنائی دیتی تھی مثلاً عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اسپر ایمان لانے سے مکتی ہوتی ہے۔ تمام عیسائی گناہ سے پاک ہیں کوئی عیسائی کسی قسم کا عیب یا گناہ نہیں کرتا عیسائی مذہب کے سچا ہونے کی یہ دلیل ہے کہ اس کا راج تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر جبکہ آریہ سماج کے کیمپ میں ہر ایک شخص کو آزادی کے ساتھ سوال کرنے اور معقولیت سے جواب سننے کا موقعہ بڑی خوشی کے ساتھ دیا جاتا تھا۔ برخلاف اس کے مشن کیمپ میں ایسی مکروہ پالیسی اختیار کی گئی تھی کہ جو پرانے دھرم کے لئے شایان نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اگر کوئی شخص سوال کرتا تھا تو دیسی عیسائیوں کی طرف سے اول تو جواب دینے سے قطعی انکار کیا جاتا تھا۔ اگر وہ بر ضد ہوتا تو صرف یہی جواب دیا جاتا تھا کہ ہمارا کام صرف پرچار کا ہے۔ اگر اپنے سوال کا جواب چاہتے ہو تو ہمارے انگریز پادری صاحبان کے پاس جاؤ۔ جو کہ علیحدہ ایک جھونپڑی میں بیٹھے ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہوتا تھا کہ اول تو انگریزوں کی شکل دیکھ کر وہ خاموش ہو جائیگا۔ اگر پھر بھی سوال کرنیکی جرأت کریگا تو جو جواب وہ دیں گے اسکو قبول کرنا پڑیگا۔ ورنہ خاموش ہو کر واپس چلا جائیگا۔ غرضیکہ اس پالیسی سے بہت سے لوگوں کو خاموش کیا گیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے بر ضد ہو کر انہی دیسی عیسائی سے جواب چاہا۔ جسپر پادری صاحب نے کہا کہ "تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ ہمارا ہرج مت کرو۔ ورنہ ہم تم کو پولیس کے حوالہ کر دینگے" جب وہ شخص معہ اپنے کئی ہمراہیوں کے اٹھ کر چلنے لگا تو حاضری صرف تین چار اشخاص کی رہ گئی پادری صاحب نے اسی وقت پولیس والے کو آواز دی کہ اس شخص کو گرفتار کرو۔ کیونکہ یہ ہمارے پرچار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو بگاڑ دیا ہے۔ پھر ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے تمہارا کچھ نہیں لیا ہم صرف اپنے ڈیرہ پر جاتے ہیں پولیس ہم کو کسطرح گرفتار کر سکتی ہے۔ جبکہ ہم نے کچھ قصور نہیں کیا۔ پھر پادری صاحب خاموش ہو گئے ایک مرتبہ ہمارے اُپدیشک پنڈت للتا پرشاد جی اُن کے کیمپ میں گئے اور سوال کرنے کی اجازت چاہی۔ اول تو حیلہ و حُجت کی پھر آخر کار رضی ہو گئے مگر اُسی وقت کسی نے کان میں کہہ دیا کہ یہ تو آریوں کا پنڈت ہے۔ یہ سُنتے ہی فوراً پوچھا اور سوال کرنے سے منع کر دیا۔ پھر پنڈت جی نے کہا کہ آپنے شاید ہندو سمجھکر اجازت دی تھی۔ اور یہ امر خلاف انصاف ہے۔ کہ جو شخص اعتراض نہیں کر سکتے اُن کو تو اجازت دیجاوے اور جو معقول طور پر اعتراض کرتے ہیں اُن سے ڈر کر جواب دینے سے پہلو تہی کریں۔ رات کے وقت پادری صاحبان نے فوٹوگراف سنائے۔ میجک لالٹینوں کے تماشے بھی دکھلائے۔ مگر جس قدر آنند اور حاضری آریہ کیمپ میں ہوتی تھی۔ عیسائی کیمپ میں اُس کا سودواں حصہ بھی نہیں تھا۔

سادھوؤں کے حالات

ہندوستان میں سادھو فقیروں کی حالت بھی نہایت افسوسناک ہے جسکی طرف نہ گورنمنٹ توجہ دیتی ہے اور نہ کوئی ملکی لیڈر یا ریفارمر اُن کے سدھار کی کوئی تجویز کرتا ہے۔ بقولیکہ ہندوستان میں ایک چوتھائی کے قریب بھیک منگوں کی تعداد ہے اور یہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ قدیم زمانہ میں برہمچریہ۔ گرہست اور بان پرست آشرم پورن کرنے کے بعد سنیاسی ہوتے تھے۔ جو ہر طرح سے ودوان۔ تجربہ کار اور پروپکاری ہوا کرتے تھے۔ وہ مریادا بالکل نشٹ ہو جانے سے آجکل سادھو فقیر ہونے کے اور ہی طریقے ہو گئے ہیں۔ آجکل جس قدر سادھو فقیروں سے ملو گے تو بات چیت کرنے پر بہت ہی عجیب غریب و دردناک حالات معلوم ہوں گے۔ ان میں بہت سے

اپنے تکلیں گے۔ جو والدین سے ناراض ہو کر چلے آئے ہیں۔ یا روزی کمانے یا گرہست کے دھندوں سے لاچار ہو کر مفت کھانے کے ارادہ سے مونڈ منڈا لیا ہے۔ یا بہت سے بے رحم والدین نے اپنے معصوم بچوں کو فقیروں کی بھینٹ کر دیا ہے۔ یا کسی بیدرد اور ظالم فقیر نے والدینوں سے مخالف کرا کے یا کسی چیز کا لالچ دیکر ہمیشہ کے لئے اُن سے جُدا کر دیا ہے۔

اس میلہ پر بہت سے سادھو سنیاسی وغیرہ آئے تھے۔ پنڈت دولت رام جی و پنڈت گنپتی شرما جی نے تمام سادھوؤں میں بھجن کیا اور بہت سے سادھوؤں سے بات چیت بھی کی بدین خیال کہ اگر ان میں کوئی ودوان ہو تو اُس سے کچھ لابھ اُٹھایا جاوے۔ مگر افسوس سوائے سلفے پینے اور آگ تاپنے کے اور کوئی ہُنر اُن میں معلوم نہیں ہوا۔ ایک جگہ ایک سادھو سنسکرت بولتا ہوا ملا۔ پنڈت دولت رام جی ودوان سمجھ کر اُسکو کیمپ میں لے آئے اور ایک کمبل اوڑھنے کے لئے دیدیا۔ مگر تمام رات وہ آئند بلند بولتا رہا۔ اور کسی کو سونے بھی نہ دیا۔ معلوم ہوا کہ وہ مہا مورکھ ہے اور سلفہ کیوجہ سے اُس کے دماغ میں گرمی چڑھی ہوئی ہے۔ علی الصباح وہ معہ کمبل کے رفو چکر ہو گیا ہے۔

اگلے روز ایک لڑکا نوجوان بعمر ۱۸ سال ملا۔ اُسکے حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ساہوکار کا لڑکا ہے۔ جب اُس کا مکلاوہ ہوا۔ تو اُس مقام پر ایک فقیر ٹھیرا ہوا تھا۔ جو اُسکو طرح طرح کے داؤں پیچ دیکر فوراً گھر سے نکال اپنے ساتھ لیکر چلا آیا۔ اس لڑکے کے مفصل حالات سُنکر آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور اُسوقت جبکہ اُس کے والدین اور نوجوان استری کی حالت کا خاکہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ اس لڑکے کو جب دھرم اُپدیش دیا گیا اور اصلی حالات سے آگاہ کیا گیا تو وہ رونے لگا۔ اور سخت افسوس کرنے لگا۔ اب اُسنے پنڈت گنپتی شرما جی کے پاس رہکر کچھ ودیا پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ شاید کچھ سمجھنے پر اپنی مراد کو پہونچیں

جاوے۔ یہ صرف ایک ہی مثال ہے۔ اگر تلاش کیا جاوے تو اس قسم کی لاکھوں مثالیں مل سکتی ہیں۔

دیگر حالات

پچھلے میلوں پر پانچ چھ لاکھ یاتری جمع ہوا کرتے تھے مگر اس مرتبہ بہت کم لوگ آئے جنکی تعداد ڈیڑھ یا دو لاکھ سے زیادہ نہیں تھی کوئی بڑا سیٹھ ساہوکار یا راجہ وغیرہ بھی تشریف نہیں لائے محکمہ ریل اور پولیس وغیرہ کا انتظام نہایت عمدہ اور معقول تھا کسی قسم کی بیماری یا نقصان وغیرہ نہیں سُنا گیا۔

اخیر میں ہم لالہ کالا رام صاحب پردھان آریہ سماج تھانیسر کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پرچار کا کل انتظام بڑی خوبی کے ساتھ کیا۔ اور جملہ اشیاء ضروری مہیا کی اور ہر ایک کام میں بڑے شوق کے ساتھ امداد دی ٭

آپ کا سیوک
بنواری لال ازکرنال

آریہ سماج ننگل ابہیان ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

بڑی رونق و غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ۲۶-۲۷ و ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ دو ماہ پہلے سے ہی اس بالکل چھوٹے سے گاؤں میں ایک دھرم مہوتسو رچانے کی لئے مجھے جانا پڑا۔ اس عرصہ میں گاؤں بہ گاؤں پھرنے ویدک دھرم اور نیُتی وغیرہ پر مباحثہ کرنے لیکچر دینے اور بھکشا مانگنے کے متعلق جلسہ کا روائی معہ مفصل حالات پرچار جو ایام جلسہ میں ہوا۔ لکھی جاوے۔ تو شاید ایک خاصی طویل تحریر کی ضرورت ہو۔ جسکے لئے فرصت کافی نہیں۔ اس لئے مختصراً چند امور تحریر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ (۱) جلسہ سے پہلے وصولی چندہ وغیرہ کے لئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو سکرٹری یا پردھان سماج ہیں سے کسی ایک کو ساتھ لئے بعض دن۔ رات کے وقت دس دس بجے رات تک بھی دورہ کیا گیا اور کسی کسی دن میں ہی ۱۰ دس گانوں میں پرچار کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اخراجات میں بھاری امداد ملی۔ اور شدھی کے راستے میں جو رکاوٹیں دور ہونے کے علاوہ آریہ سماج کے عام لوگ ہمدرد ہو گئے یہ کل پرچار گویا جلسہ کے لئے تمام علاقے میں منادی کا کام بھی دے گیا۔

(۲) آمد آریہ بھائیوں کی ۲۵ مارچ سے ہی شروع ہو گئی۔ اور ۲۷ مارچ کے بعد کی رات کے ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ کل آریہ پرش جو شامل جلسہ ہوئے ۲۷۵ سے زیادہ تھے۔

(۳) بجائے ۲۸ کو جلسہ ہونے کے ۲۷ کو ہی تمام دن پرچار کیا گیا۔ کیونکہ ارد گرد دیہات سے اسی دن جوق در جوق ہندو مسلمان زمیندار آنے لگ گئے جو کل پانچہزار کے لگ بھگ تھے۔ اس قدر مجمع کو پنڈت للتا پرشاد جی۔ پنڈت تو تی رام جی۔ پنڈت ہیرانند جی۔ ماسٹر لچھمنداس۔ ماسٹر دینا ناتھ جی نے مختلف جگہوں اور وقتوں پر ویدک دھرم کی مہما درشاتے ہوئے لکچروں سے شانت کر کے بٹھائے رکھا۔ ورنہ انتظام اور تیاری کے کام میں سخت نقص واقع ہوتا۔

(۴) ۲۷-۲۸ کو پنڈت رشی رام جی۔ پنڈت آتما رام جی۔ پنڈت للتا پرشاد جی۔ لالہ گنیشداس جی۔ بابو گنگا رام جی۔ پنڈت بشمبھر دت جی کے لکچر منڈپ میں ہوئے اور باہر بھی کسی وقت پرچار ہوتا رہا۔ خاص کر عیسائیوں کے ساتھ (جو لیسر پتی ایک انگریز مشنری کے اس میلہ پر پرچار کرنے کو خیمہ وغیرہ لائے تھے) منڈپ سے باہر ماسٹر لچھمنداس کا مباحثہ ہوا۔ اور منڈپ میں انگریز مشنری و ایک دیسی عیسائی سے پنڈت آتما رام جی کی بردولی کے ساتھ مختلف اصحاب مختلف مضامین پر بحث کرتے رہے۔ آریہ سماج کے منتظم ہر وقت پر پوری کامیابی کا اثر لوگوں کے دلوں پر پہنچا۔ مباحثہ کے بعد عیسائیوں نے سڑک پر کھڑے ہو کر مباحثہ کی نسبت غلط فہمی پھیلانی شروع کی۔ اسی وقت رام نگر کے ودیارتھیوں کی منڈلی نے باہر آ کر بھجن بولنے شروع کئے اور پنڈت امرناتھ جی لاہوری پنڈت للتا پرشاد جی وغیرہ نے لکچر دیکر انجیل کا پول کھولا۔ کوئی آدمی عیسائیوں کے پاس کھڑا نہ رہا۔ اور وہ بیچارے ناکام ہو کر چلے گئے۔

(۵) میلہ ۲۷ کی دوپہر کو پوری رونق پر رہا جبکہ آدمیوں کا تخمینہ پچیس ہزار سے زیادہ کیا گیا۔ منڈپ میں حاضری زیادہ سے زیادہ پانچہزار کی رہی۔

(۶) شدھی کے لئے دو ہزار کا تخمینہ تھا۔ لیکن عین موقعہ پر اس قدر رکاوٹیں پیش آئیں۔ کہ انکا تدارک بوجہ مصروفیت پرچار و ضرورت انتظام نہایت مشکل ہو گیا۔ اسی لئے صرف چار سو کی شدھی ہو سکی حالانکہ میگھ چار ہزار تک آئے ہوئے تھے۔

شدھی ہونے کے وقت سیالکوٹ سکول کے ودیارتھیوں نے (جو پہلے شدھ ہوئے میگھوں کے لڑکے تھے) بھجن اور سندھیا سنا کر خاص اثر سامعین پر ڈالا اسی وقت مختلف اصحاب نے ۲۰۰ روپیہ انہیں مٹھائی کے لئے دئے۔

(۷) رام نگر کی منڈلی نے منڈپ میں بھجن بولنے کے علاوہ ہر موقعہ مناسب پر میلہ میں چکر لگا کر بھجن بولے اور سامعین پر اثر ڈالا۔ اس کے علاوہ لاہوری لالہ جانکی لال و سیالکوٹی لالہ نہال چند اور منڈلیوں نے بھی عمدہ کام کیا۔

(۸) اس چھوٹے سے گاؤں میں ضروریات کا مہیا ہونا سخت مشکل ہوتا تھا لیکن حلوائیوں اور نانبائیوں وغیرہ کی دوکانوں کا کافی انتظام کیا گیا تھا۔ آریہ بھائیوں کی خوراک وغیرہ کا پربندھ سماج کی طرف سے کیا گیا اور ہر طرح کا پربندھ اطمینان بخش رہا۔

(۹) خاص پل کرنا کئی کارنوں سے نامناسب گیا تاہم علاوہ ۵۰۰ روپیہ کے قریب خرچ ہونے کے سوروپیہ تک سامان مذکورہ قسم کو شتی وغیرہ لادار بہت کچھ بیت بھی۔

(۱۰) سیالکوٹ سماج نے جلسے کے کام میں شروع سے ہی نگرانی رکھنے کے علاوہ عین موقعہ پر دری سائبان خیمہ وغیرہ سامان بہم پہونچا کر اور ہر طرح سے امداد دیکر قابل تعریف کام کیا۔ لالہ ایشور داس سکرٹری سردار شام سنگھ پردھان۔ لالہ ہری رام جی خزانچی سماج پھگلہ ایں۔ لالہ گلزاری مل صاحب پردھان آریہ سماج قاضی بھاٹنگ۔ ادھکاریان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سب نے عین امید و فرض کے مطابق سہایتا دی۔ سب دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

(۱۱) علاوہ اور رکاوٹوں کے ارد گرد کے مسلمان بھائیوں نے جلسہ بند کرانے کی کوششوں سے اور ہر طرح سے بھی تکلیف دی۔ جلسے سے دو دن پہلے تک ۵ میل کے فاصلہ پر پولیس میں جانا پڑتا رہا۔ لیکن ضلع کے بیدار مغز حاکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے جلسہ کا التوائے بھی مناسب نہ سمجھا۔ اور اس طرح امید سے زیادہ ہمیں بھی امداد ملی۔ کہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے خود معہ کانسٹبلوں کے میلہ میں تشریف فرما رہ کر امن و انتظام کو قائم رکھا۔

(۱۲) پھگلہ ایں سے واپس ہوتے ہوئے قادیاں میں رام نگر کی منڈلی نے نگر کیرتن کیا ... کے ساتھ لکچر ہوئے۔ دوپہر کے وقت دھرمسالہ میں پنڈت للتا پرشاد جی۔ پنڈت آتما رام جی۔ ماسٹر لچھمنداس نے لکچر دئے۔ حاضری ۵۰۰ تک رہی۔ جگہ کشادہ ہوتی اور سایہ کا انتظام بھی ہو تو کئی گنی حاضری ہوتی۔ لکچروں کے بعد پنڈت آتما رام جی نے مختلف سوالوں کے تسلی بخش جواب دئے اور رام نگر و سیالکوٹ کے ودیارتھیوں نے بھجن گائے۔

ویدک دھرم کا سیوک

نیازمند لچھمنداس رام نگری

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرچارک کا سولھویں سال میں قدم

ناظرین! پرچارک کو جنم لئے پندرہ سال ختم ہوتے ہیں۔ اور اب یہ اپنا قدم سولھویں سال میں رکھتا ہے جو اصحاب اسکی گذشتہ پندرہ سالہ زندگی سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہونگے۔ کہ یہ پرچہ کس ہمت اور کوشش سے اپنے فرائض کی ادائیگی کو پورا کرتا چلا آیا ہے۔ بارہا مخالف ہواؤں کے جھونکوں نے اسکے لئے زندگی اور موت کا سوال پیدا کر دیا۔ لیکن پھر بھی جس جانفشانی خوبی اور خوش اسلوبی سے اپنے ناظرین کی سیوا یہ کرتا رہا۔ اسکا اندازہ بھی قدر دان اصحاب لگا سکتے ہیں۔ اردو اخبارات کے شائقین اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ اگر کسی اخبار کے ۱۶ صفحہ ہیں تو کم از کم ان میں سے آٹھ ضرور ایسے نکلیں گے۔ جو کہ نامردی سوزاک۔ اور آتشک وغیرہ کے اشتہارات سے سیاہ ہونگے۔ اور باقی کے جو آٹھ ہوں گے وہ بھی ہزاق لطائف اور نیز ایسے مضامین اور ایسی خبروں سے پُر ہونگے۔ کہ جن سے شائقین اور ناظرین اخبار پڑھنے کوئی مفید سبق نہیں حاصل کر سکتے نہ صرف عام اخباروں میں ہی ایسے نقائص پائے جاتے ہیں۔ بلکہ مذہبی اخبارات بھی ان سے خالی نہیں پس آپ پہچان سکتے ہیں۔ کہ فی ہزار کتنے اخبار ہونگے جو کہ انسانی بہبودی اور انسان کے خیالات اور اسکی زندگی کو بہتر اور مفید بنانے اور اسکو پلٹا دینے اور انسانوں کے اندر اخلاقی اور روحانی زندگی ڈالنے کا موجب ہو سکتے ہوں۔ اور پھر فی ہزار کتنے ہوں گے جنہوں نے اپنا اصل مدعا صرف دولت کمانے اور جمع کرنے کا سمجھ رکھا ہو۔ لیکن بمقابلہ دیگر اخبارات کے آپ پرچارک کو دیکھ سکتے ہیں کہ اخلاق کی ہیٹی پلید کرنیوالے کتب اور اشتہارات ادویات سے جیسا یہ اخبار صاف اور پاک ہے۔ شاید ہی کوئی دوسرا ہے کہ جب کبھی میں نے پرچارک کو کسی مخالف کے ہاتھ میں دیا۔ تو اسنے بھی اسکی سادگی اور اسکے دلچسپ مضامین پر تحسین کی۔ اور اگر مبالغہ نہ ہو تو کئی آدمی ایسے دیکھے۔ جو کہ صرف پرچارک کے پڑھنے ہی سے ویدک دھرم کی شرن میں آئے جہاں دیگر اخبار اِدھر آئے اور اُدھر ردی میں پھینکے گئے۔ وہاں کون دل ہے جو کہ پرچارک کو شروع سے لیکر اخیر تک پڑھے بغیر زمین پر رکھتا ہو اسکی ایک دو یوم کی دیری سے بھی جو انتظاری اور بیقراری اسکے شائقین اور ناظرین کو ہوتی ہے اُسکا اندازہ بھی وہی اصحاب لگا سکتے ہیں کہ جن کے مطالعہ و ملاحظہ اشرف سے پرچارک گزرا کرتا ہے۔ اور پھر کم از کم پرچارک ایک ہفتہ تک یا جب تک کہ اگلا پرچہ نہ آجاوے۔ اپنے معزز ناظرین کی دست بوسی کا فخر حاصل کرتا رہتا ہے۔ اسپر بھی خوبی یہ ہے کہ پورا لینے سے پورا پرچہ بھی اس کا ہاتھ میں لے کر جب کبھی پڑھو تو وہ بھی نیا کا نیا ہے۔

اس میں خبروں تک کو ایسی شکل میں پیش نہیں کیا جاتا کہ جن سے اُن کے پڑھنے والوں کو دھارمک اور اخلاقی سبق نہ مل سکے۔ بلکہ اسکی ایک ایک خبر کیا دھارمک کیا پولیٹیکل اور کیا در بارہ سوشل و مارل نہایت ہی معنی خیز اور نصیحت آمیز ہوتی ہے۔ واقعات بھی اس میں وہی ہوتے ہیں۔ جو کہ دیگر اخباروں میں ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں وہ حظ و دلچسپی کہاں جو کہ واقعات مندرجہ پرچارک میں ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ کہ ہر ایک واقعہ کو اسکے لائق اور مہاتما ایڈیٹر اپنی دھارمک اور شستہ رائے سے آراستہ و پیراستہ کر کے پیش کرتے ہیں۔ کہ جس سے پڑھنے والے کو نہ صرف خالی ایک خط ہی آتا ہے۔ بلکہ اس سے اعلیٰ درجہ کا سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اُن میں ایسی دھارمک گن و بھر دیتے ہیں۔ کہ جس سے اخبار بین کا دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ چاہے طبیعت کیسی ہی تھکی ہوئی اور ماندہ کیوں نہ ہو۔ ایک دفعہ پڑھنا شروع کیا جاوے۔ پھر دل نہیں چاہتا کہ بغیر پڑھے اسکو رکھا جائے۔ اسکے منوہر۔ دلکش اور دلفریب ایڈیٹوریل زنگ آلودہ دلوں کے لئے صیقل اور جلا کا کام کرتے ہیں اور انسان کو ناستکتا کی گہری اور اندھیری غار سے نکالکر ایشور کی ہستی کا قائل بنا دیتے اور جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ اور ایشور کے پریم سے خشک سے خشک دلوں کو بھی سیراب کرنے کا اعلیٰ سے اعلیٰ ذریعہ ہیں۔ سنسار کی گتی انسان کو زمانہ کی گردش کا حال بتلا کر اسکے دل پر ایک عجیب و نمایاں اثر پیدا کرنیوالی ہوتی ہے صداقت کے بے دھڑک اور بے لاگ ولپیٹ پرگٹ کرنے میں پرچارک اپنا نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر اوقات اپنی راستگوئی اور صاف بیانی کے سبب سے بلبل خوش لہجہ اور خوش گلو کے صیاد اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہونے کی مانند اسکے اپنے بھی دشمن بنجایا کرتے ہیں۔ اسکی سادہ لیکن موثر عبارت مخالف سے مخالف دلوں پر بھی اپنا اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہتی۔ میرا ذاتی تجربہ

الغرض پرچارک کیا ہے۔ گویا اپنے ناظرین کا سچا ناصح مشفق۔ اُن کا یار غمخوار۔ اُن کا سچا مونس اُنکی اوداسی اور اُن کے غم کو غلط کرنے والا۔ اشانتی کی اگنی سے جلے اور جلتے ہوؤں کو اپنے شانتی دایک لیکچر روپی ورشا سے تسلی اور ٹھنڈا کرنیوالا سچا تنہائی اُن کا دوست۔ آریہ سماج کا زبردست منادا اور ویدک دھرم کا پرچارک یہ **پرچارک** ہے۔

لیکن باوجود ان جملہ اعلیٰ صفات اور خوبیوں کے بھی اسکی اشاعت صرف سولہ سو ہے (اور وہ بھی اسکی عمر کے پندرھویں سال میں ہوئی۔ ورنہ ایک ہزار تھی) اور اس قدر قلیل اشاعت اس کے قدر دان ناظرین کے لئے کیسی افسوس اور رنج پیدا کرنیوالی ہے۔ اور خاصکر اس حالت میں جبکہ وہ تلو نیتو اخباروں کی اشاعت ہزار ہا بلکہ ۔۔۔ ہوئی دیکھتے ہیں۔

۔۔۔ ال میں پرچارک کے ناظرین ۔۔۔ سے کوئی ۔۔۔ ہوگا۔ جو اسکی ترقی اشاعت کا صدق

دل سے خواہاں نہ ہو - اور یہ نہایت ہی مسرت بخش
اور تسلی وہ بات ہے کہ ایک سب خریدار اور
ناظرین ایسے ہیں - جن کے دلوں میں کہ پرچارک کی
عزت اور قدر شامل ہے - اور وہ تمام کے تمام پرچارک
سے اس لئے پریم رکھتے ہیں - کہ اس کے کالم دلچسپ
مضامین اور وطن کے اچھوتوں اور اخلاقی سبق
سکھلانے والی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں - اور وہ پرچارک
پڑھ کر اس لئے فخر کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کی ادائگی
اس کو سمجھا ہے کہ لوگوں کی زندگیوں میں ایک
زبردست حرکت دیکر ان کے دلوں میں اچھوتوں پریم
پیدا کیا جاوے - اور جو یہ چاہتا ہے کہ نفشیہ
ناتر میں سے ایشا اور دولت کی اگنی کو بجھا کر ان
میں سچائی اور سیتری بھاو پیدا کر کے انکو بندا
اور سچے پریم کے آگے سر پر دیا جاوے - یہیں
سے ایسے قدردانوں اور پریمیوں کی سوجھوگی پرچارک
کی ترقی چاہنے والوں کے دلوں میں دعائیں پیدا
ہوتی ہے -

اس لئے اسے پرچارک کے ناظرین اور خریدار
مہاشیان! پرچارک صرف انکی قدردانی آپ کی
کوشش اور آپکی دلی توجہ سے اب سولہویں سال میں
قدم رکھتا ہے - اسکی اشاعت کا ۱۹۰۰ تک پہنچنا
بھی آپکی کوشش اور ہمت کا نتیجہ ہے - جو کہ پرچارک
کے ساتھ اپنا بے نظیر پریم رکھتے ہیں آپ جانتے
ہیں کہ دیگر اخبار کی طرح اسکی ترقی اشاعت کر چکا ہی
بیٹھے ہیں - بلکہ صرف آپ لوگوں کی قدردانی اور کوشش
ہی اسکی اشاعت کا سبب ہے - مجھے یقین ہے کہ آپ
بھی اپنی کوشش سے تھک نہیں گئے ہونگے - بلکہ اپنی
کوششوں کے بار آور ہونے یعنی اسکی ترقی اشاعت
کے ساتھ ساتھ آپکے دلوں میں اور بھی جوش اور
خیال بڑھتا گیا ہوگا - اور آپ چاہتے ہوں گے
کہ وہ دن جلد آسکے - جبکہ پرچارک ہر ایک تعلیم یافتہ
کے ہاتھ میں دکھائی دے - اس لئے آؤ پرچارک
کے سولہویں سال میں قدم رکھتے ہی ہم بھی اس کی
اشاعت بڑھانے کے لئے تیار ہو جاویں - اور اپنے
دوستوں - مہربانوں اور رشتہ داروں وغیرہ سے
اسکی خریداری کے لئے پریرنا کریں - تاکہ پرچارک
اور بھی آسانی سے ویدک دھرم کا ناد لوگوں کے
کانوں تک پہنچا سکے -

(گورو پیارا ازمنوں)

پرتگیا

دھن ہو دیالو پتا میرے جیسی کمزور آتما کی
بھی پرتگیا پوری کرتے ہو - یہ میرا پہلا ہی موقعہ
ہے کہ میں نے ایسے متبرک کام میں حصہ لیا اور اُن
روپیہ فنڈ کی ایک کاپی منگواکر اپنے دل میں خیال
کیا کہ میں کہاں تک اس کام میں کامیاب ہوتا ہوں
پرماتما کا - دھنیواد کرتا ہوں - جسنے میری آشا پوری
کی ساتھ ہی ان مہاپرشوں کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہوں - جنہوں نے میرے اس کام میں روپیہ
سے مدد کی -

کل مبلغ چالیس روپیہ منی آرڈر فیس اپنے پاس سے
دیکر بخدمت خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لاہور دچھووالی ارسال کر دئے ہیں -

چندہ دہندگان مہاشیوں کے نام ذیل میں درج ہیں:-

نہال سنگھ کلر حوالدار کمپنی نمبر ۱ پلٹن نمبر ۲۳ راجپوت ۲؍
ڈاکٹر حسین نیٹو فیلڈ ہاسپٹل نمبر ۱ عہ
ڈاکٹر رام پرشاد " " عہ
کشن سنگھ وارڈ اردلی پلٹن نمبر ۱۶ راجپوت عہ
پرکھیا رام اسپتال سٹور کیپر عہ
بابو متھرا پرشاد کلرک چیف سپلائی عہ
مہاشے رنا سنگھ حوالدار کمپنی نمبر ۶ پلٹن ۲۳ عہ
مہاشے سوہن سنگھ نائک کمپنی ۳ پلٹن ۲۳ عہ
سردار اتنور سنگھ سپاہی کمپنی ۳ پلٹن ۲۳ عہ
سردار دیسا سنگھ سپاہی کمپنی ۵ پلٹن ۲۳ عہ
سردار جگت سنگھ سپاہی کمپنی ۵ پلٹن نمبر ۲۳ ۴؍
مہاشے بشن سنگھ سپاہی " " ۱؍
سردار کشن سنگھ جمعدار کمپنی ۳ " ۲؍
سردار جیون سنگھ حوالدار " " ۱؍
سردار بھولا سنگھ سپاہی کمپنی ۵ " " ۸ر
سردار ہیرا سنگھ " ۵ " " ۸ر
بابو عبدالحمید سٹور کیپر عہ
مہاشے نرائن دت سٹور کیپر کلرک ۲؍
مہاشے لکشمی نرائن سداسی خزانچی لنگام ۱؍
ڈاکٹر جوالا پرساد جی پلٹن ۸ گورکھا عہ
مہاشے پرسرام جی ڈسپنسری اسسٹنٹ عہ
مہاشے نارکانتھ گھوش عہ
تارنی چرن ہوزدار عہ
ترلوک ناتھ گپتا عہ
گنیش پرشاد عہ
مہاشے راش بھوش عہ
مہاشے موتی لال ہوزدار عہ
ڈاکٹر پرمانند مہر عہ
بنتا سنگھ وارڈ اردلی پلٹن نمبر ۱۶ راجپوت عہ
نظام الدین سٹور کیپر عہ
جگت دان عہ

میران سنگھ
ویدک دھرم کا سیوک
کرپا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ کیمپ رنگمبی براشنک

اشتہار

ہر ایک شخص کا آدمی میرے سے فائدہ
کر سکتا ہے

جو کہ اس وقت میری عمر شروع سال ۲۸ ہے
پانچ ہزار روپیہ کا سرمایہ میرا ہے - جسکے کاروبار کو دوسری
کرنے میں مجھکو سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے - کیونکہ
وباء کے طاعون نے سب دنیا کو خصوصاً ہمارے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شہر کو سخت پریشانی کی حالت میں کر رکھا ہے۔ اور
نئے خیال سے سب کاروبار دنیاوی چھوڑ کر پرماتما
کی طرف خیال کیا جاوے۔ مگر چونکہ عیالداری زیادہ
ہے اسواسطے قطعی تعلق دنیا سے ہونا دشوار ہے
اس لئے تعداد ۹۶۰ روپیہ یعنی ۸۰ روپیہ ماہوار سالانہ
خرچ کی ضرورت ہے۔ جو صاحب میری زندگانی تک
خواہ میں کسی حالت میں ہوں تعداد ۹۶۰ روپیہ سالانہ
معہ ۸۰ روپیہ کا سود یعنی ۸۰ روپیہ ماہواری
دینا منظور کرے۔ وہ بعد وفات میرے کے مالک
ہو۔ لیکن میں پانچ ہزار روپیہ اس تاریخ سے اسکے
حوالہ کر دونگا۔ جس تاریخ سے وہ ۸۰ روپیہ اطمینان کا
روپیہ ماہواری بذریعہ سود پرامیسری نوٹ لینے
اس قدر رقم کو ضمانت میں میری حیاتی تک کرنا
ہوگا۔ جس رقم کا بذریعہ پرامیسری نوٹ کے سود
۸۰ روپیہ ماہواری ہوتا ہے۔ جو صاحب ایسی
تجویز میری اطمینان کے واسطے کر سکتے ہیں۔ وہ
میرے ساتھ خط و کتابت کر کے فیصلہ جلدی ہی
کر لیویں۔ ورنہ لاحاصل آپکو بھی اور مجھکو بھی
زیر بار تکلیف نفرماویں۔

مسمی ارجن سنگھ لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ

افسوس

رائے شب سنگھ بھنڈاری پریزیڈنٹ آریہ سماج بٹالہ کے
ہونہار فرزند منوہر لعل عمر قریباً چھ سال کا دیہانت ۲ مارچ
کو بعارضہ طاعون ہوا۔ لڑکا صرف دو دن طاعون سے
بیمار رہا۔ اسکی ایسی بیوقت اور ناگہانی موت سے بٹالہ شہر
کو عموماً اور بٹالہ سماج کو خصوصاً بڑا ہی رنج ہوا۔
بدقسمت والدین نے علاج میں انتہا کوشش کی مگر
کرم بلوان ہیں۔ پرماتما والدین کے دکھ ہردوں کو
شانت کریں۔ یہ صدمہ والدین پر انکی شوک دایک تھا۔ چنانچہ
اس صدمہ سے رائے صاحب خود کئی روز بخار آدمی سے بیمار
ہے۔ ایسی ناگہانی موت پر سماج انتہا شوک ظاہر
کرتا ہے۔ منتری آریہ سماج بٹالہ

ستیہ وادی

ہردوار ... اخبار

... ماہوار ...

... شائع ہوا ہے

... جیسے ...

سناتن دھرم ... پرچارک ...

پرتی ہفتہ نکلتے ہیں۔ سالانہ چندہ ۲ روپیہ

جنوری سنہ ۱۹۰۴ سے پرکاشت ہونے لگا ہے

دیش کے انیک پرسدھ سماچار پتروں نے اس کے
دلچسپ مضامین اور عمدہ ترتیب پر اتم اتم ریویو لکھے ہیں
گزشتہ ۳ مہینوں میں جو کامیابی اس پتر کو ہوئی ہے
اُس سے آشا پڑتی ہے۔ کہ آریہ پرش اس غرض سے
پتر کے گراہک بڑھا کر اس سے لابھ اوٹھاوینگے۔

نمونہ مفت منگواکر ملاحظہ کیجئے

مینیجر ستیہ وادی ہردوار

آریہ سماج کی خبریں

لودہانہ آریہ سماج (۱) امسال جتنا پرشاد آریہ
سکول لودہانہ کے انٹرنس کلاس کا نتیجہ شائع ہوا۔ دونوں کی سعی
و کوشش سے بہت عمدہ رہا۔ کل ۱۴ لڑکے شامل امتحان
ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک بوجہ بیماری کے امتحان
میں شریک نہ ہو سکا۔ باقی ۱۳ لڑکوں میں سے ۱۰ پاس ہوئے
(۲) آریہ کمار سبھا لودہانہ کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲ ماہ
مارچ سنہ ۱۹۰۴ کو بمکان آریہ سکول لودہانہ صبح ۷ بجے
سے شروع ہو کر رات کے ۱۰ بجے تک بڑی کامیابی کے
ساتھ منعقد ہوا۔
پنڈت گوبند لال جی شاستری ماسٹر سنسکرت و ہندی
بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول جالندھر شہر مرحوم
بہاشے جانے سے شریک جلسہ ہوئے اور سوامی پرنیانند
جی پہلے سے لودہانہ میں موجود تھے۔ جلسہ کے روز
صبح ۷ بجے کے قریب آریہ کمار سبھا لودہانہ کی بھجن منڈلی
آریہ سماج مندر سے بھجن گاتی ہوئی چلی اور بھجن کیرتن
کرتی ہوئی ایک بھیڑ کے ساتھ ۸ بجے کے قریب جلسہ
گاہ میں پہونچی۔ جلسہ کے لئے جو جگہ سجائی گئی تھی وہ تعریف
وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔
۷ بجے صبح کیرتن شروع ہوا۔ اسکے بعد ایک بھجن کے
ہونے پر شری سوامی پرنیانند جی نے پرارتھنا کروائی بعد
ازاں ایک بھجن ہو کر اوکت سوامی جی نے سرمن دیا
جو ہاتی سنسکرت اور پُر تاثیر تھا۔ یہ سرمن قریباً سوا گھنٹے
کے ہوتا رہا۔ اور ۱۰ بجے کے قریب ختم ہوا۔ ایک
بھجن کے بعد منتری لالہ جگن ناتھ جی پردھان
آریہ کمار سبھا لودہانہ نے سالانہ رپورٹ سنائی اور ایک
بھجن کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔
ممبران آریہ کمار سبھا لودہانہ کی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی
ہے اور چندہ ماہواری ۱۰ روپیہ کے قریب

قریب ہے۔
دوپہر کے ۲ بجے

تھے

خاص خاص اصحاب کو

روانہ کئے گئے تھے

اثنا میں

میں ٹھاکر جگن سنگھ جی ہارمونیم بجاتے رہے اور
اس کے بعد ہی شریمان لالہ بھگوان سنگھ جی پردھان
آریہ سماج سبھا لودہانہ نے بحیثیت پردھان ایک
انگریزی میں دی جو
نہائت ہی دلکش تھی۔ اثنائے
میں وکٹ مہاشے نے بتلا یا کہ ہر ملک کی ساری
امید یں اس ملک کے نوجوان بچوں پر ہوتی ہیں۔
اس لئے بھارت ورش کو سدھارنے کے لئے ہم
نوجوانوں کو کیا کرنا چاہئے۔ ۲ بجے بعد دوپہر جلسہ
کی کارروائی شروع ہوئی۔ چند عمدہ بھجنوں کے بعد
پنڈت گو جرمل جی شاستری کا ایک منوہر ویاکھیان
کھنڈن منڈن وشے پر ہوا۔ اثنائے لکچر میں اوکت
مہاشے نے بادلیل پورانوں کو جھوٹھا اور لغو ثابت
کیا۔ بعد ازاں ایک بھجن کے بعد سبھی ایک ممبران
سبھا نے باری باری سے اپنے اپنے جواب مضمون
مختلف وشیوں پر سنائے۔

ملتان آریہ سماج کا وارشکوتسب ۳۰ اپریل و یکم
مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۲۹۔ اپریل بروز
شکر۔ سب سجن مہاشیوں۔ مہاتماؤں اور ودوانوں
سے نویدن ہے کہ درشن دیکر کرتارتھ کریں۔

پیلی بھیت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸۔۲۹ و
۳۰ مئی کو ہوگا۔ پہلی تاریخیں تبدیل کردی گئیں۔

مہاشے ایس چند جی نے بتقریب شادی تلونڈی
ضلع فیروزپور میں مبلغ ۵ کا دان حسب ذیل دیا۔
گروکل ۲۔ وید پرچار ۱۔ یتیم خانہ ۱۔ ہندی آرو گین ۱
مہاشے نیلوان چند جی منتری آریہ سماج مردان لکھتے
ہیں کہ لاہور آریہ سماج کے لوکل اپدیشک رکھنے کی تجویز
کے ساتھ مردان آریہ سماج نے اتفاق ظاہر کیا ہے اور
مبلغ ماہانہ ۱ روپیہ لالہ دینا ناتھ کا لگایا گیا ہے۔

دسویہ آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا
لالہ پورن چند جی مختار پردھان (۲) لالہ منشی رام جی بی اے
اپ پردھان۔ (۳) مہاشے گنڈا رام جی منتری۔
(۴) لالہ جگن ناتھ بی اے مختار اپ منتری۔
(۵) ڈاکٹر لبنت رام جی خزانچی (۶) منشی کندن لال
جی لائبریرین۔

مہاشے منشی شیام سندر لال جی پر شہت سبھا سد آریہ
سماج جے پور نے اپنے پتر کی شادی میں بہت کچھ
رسمیات قبیحہ ترک کرکے ویدوکت سنسکار کرایا بمفصل
ذیل دان کیا۔ آریہ سماج جے پور ۵۔ آریہ سماج علیگڑھ ۵
ویدک آشرم علی گڈہ ۲۔ بھجن منڈلی علی گڈہ ۱۔
گروکل ہردوار ۵۔ دیانند اناتھ آلہ اجمیر ۲ روپیہ
وایک پگڑی۔ گروکل سکندر آباد ۲۔ گروکل بداون ۵
پتری پاٹشالا میرٹھ ۲۔ بورڈنگ ہوس بھاگرو آگرہ ۵
بیوہ خانہ بھاگرو الور ۱۔

۱۳ مارچ سنہ ۰۶ء کو لالہ بلدیو شرن جی آہلو والیہ کے
دو پتروں کا یگیوپویت اور منڈن سنسکار پنڈت دھرم دیو
جی نے کرایا سنسکاروں کے وقت مہاشے منتری سناتن
دھرم سبھا چند دیگر پورانک بھائیوں کے موجود تھے
لالہ ہری شرن جی نے جو بلدیو شرن جی کے چھوٹے بھائی
ہیں ۱ گروکل کو ۱ لوکل سماج۔ ۱ وید پرچار فنڈ
اور ۱ روپیہ پنڈت دھرم دیو جی کو دیا۔

۲۵۔ مارچ کی شام کو ۷ بجے سے ۹ بجے تک پنڈت
گنپتی شرما نے برمکان لالہ مکھن لال جی متصل سٹیشن
ایشور اور اسکی بھگتی پر ویاکھیان دیا شروتا گن
قریب ۳۰ یا ۳۵ کے ہوں گے۔ لکچر سے لوگوں کے
ہردے بہت پرسن ہوئے۔ (منتری آریہ سماج جیند)

شوک کہ ہمارے الستاہی۔ پرشارتھی اور دھارک
سیٹھ گھنشام داس جی پردہان آریہ سماج دلوریا ضلع گورکھپور
کا گزشتہ ۱۵۔ مارچ کو دیہانت ہوگیا۔ آپنے دلوریا شاستر ارتھ
میں بہت سہائتا دی تھی۔

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام ہرگز نہ ہوگی۔ مذہب فلاسفی کی
ہر دلعزیز جامع مستند کتاب

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مسیحی قوموں میں ہلچل مچا دی
وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ امریکہ کے ہزاروں
کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے۔
جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ یہی
مذہب بدھ دھرم کا سچا ہے وہ کلیان دھرم ہے جس غیر
مسیحی کتاب نے یورپ امریکہ کی زبانوں میں اس قدر
زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس
کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین وامریکن کھلم کھلا
بدھ مت بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔
یہ مشہور کتاب جو انگریزی میں بیسویں دفعہ چھپی ہے یورپ
والیشیا کے قریب قریب کل زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا اور
چینی۔ جاپانی۔ سیامی۔ تبتی۔ سیلونی وغیرہ جسکو اپنے
طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و
جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو
اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ
صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے
بہت بڑے مذہب کے صحیح خیالات و صحیح حالات سے معمور ہے۔
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نابہ فرماتے ہیں
اسکے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے
روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل
علم اخلاق۔ بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی کتاب ہے
آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی
خدمت انجام دی ہے۔ اور اسکے لٹریچر میں دلچسپ
اضافہ کیا ہے۔
ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۷۸ صفحہ قیمت ۱ اب
تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔
شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ

ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے منگوائے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سلسلۂ معلومات کا سلسلہ

(۱) سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارکا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے شرح مضمون وہی خیالات حجم ۔ صفحہ قیمت فیجلد ۔

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونو سے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والونکو کافی واقفیت ہو سکتی ہے حجم صفحہ قیمت فیجلد ا۔

مسیحی مذہب کا مخرج۔ بودھ مذہب سے مسیحی مذہب کی مشابہت۔ مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین و یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ا۔

پارسی مذہب کا مخرج۔ ویدک دھرم سے ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر سے حالات حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۔

اُپ نشد۔ جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپ نشد کی تشریح و تنقیح و تصحیح (۲) اُپ نشد کی تعداد قدیم و جدید اُپ نشد (۳) تمام کیفیت زمانہ تصنیف و مصنفین (۴) کُل اُپ نشدوں کے مضامین کا خلاصہ (۵) اُپ نشدوں کا عطر حجم صفحہ قیمت ا۔

سنسکرت زبان کی عظمت۔ جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کُل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت فیجلد ۔

اتہاس رو شنی۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی۔ اے۔ پرانے آریہ سماج کے نشان جسمیں جگہ بہ جگہ وید و کت پران ۔۔۔ قیمت ۔

سمدھی نا مہذیب۔ یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سفر۔ دربار۔ بیر شادی۔ وغیرہ کے متعلق آئین رسم و رواج جو خاص بھارت والوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے حجم ۶۸ صفحہ قیمت فیجلد ۔

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودۃ گنجینہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی۔ ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی۔ پران ناتھی۔ ساد سنت نامی۔ شیو نرائنی۔ رام سنہی۔ شونبہ وادی۔ شری رامی۔ ناستک۔ چاروا کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ا۔

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے زیر طبع ہیں۔ آریہ ورشن وینانتی فلاسفی قیمت ا۔ اردو کا مختصر جیون قیمت ا۔ درخواست منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے نام ۔

مختلف مصنفین کی تصانیف اردو

- تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فیجلد ۳۔
- ثبوت تبلیغ وید اردو ۴۔
- وید ادھوانت نواران اردو معہ نوٹس ۳۔
- سندھیا منظوم اردو ا۔
- نثر ا۔
- گنجینہ بھجن اردو ۸۔
- قادیانی ستیہ درپن اردو ا۔
- سنگیت رتن پرکاش اردو ۴۔
- آریہ ورت کا عروج اردو ۔
- جیون چرتر ہنومان حصہ اول ۔
- حصہ دوم ۔
- مخزن اسرار حصہ اول ۳۔
- حصہ دوم ۲۔
- سدا چار پرلوودہ ۔
- وصول ۔

کتب خط ناگری

- ایک اشٹرو ستری کی یاترا قیمت فیجلد ا۔
- پریم بھوشن پرکاش ا۔
- جیون چرتر ہنومان حصہ اول ۸۔
- برہمچریہ ۴۔
- ستری دھرم نیتی ۱۰۔
- ایش ورن پرکاش ا۔
- گنجینہ بھجن ناگری ۸۔

ستیہ دھرم پرچارک کا پہلا لائبل کیس

جسمیں پنڈت گوپی ناتھ سناتنی کی اندرونی زندگی کا پورا پورا فوٹو ہے۔ اردو ایڈیشن رعایتی قیمت ۸۔

ہندی ایڈیشن رعایتی قیمت ۔۔۔ ۱۳۔

اُپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت فیجلد ۵۔

آنند سردود

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت ا۔

مہرشی کرت گرنتھ ہندی میں

ویدک یتر الہ اجمیر کے سب گرنتھ اصلی قیمت پر یہاں فروخت ہوتے ہیں اور مبلغ دس روپیہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کو عوام تک پہونچانے کی غرض سے جن اصحاب کو گرنتھوں کی زیادہ مانگ ہوتی ہے۔ اُن کے لئے مستقل رعایت کردی ہے منگوا کر لابھ اُٹھائیے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیا صر وپ چپا پنکہ سکے ہندی گرنتھ

بہلا حصہ ..... دوسرا حصہ ..... تیسرا حصہ
چوتھا حصہ۔ ہندو لا سٹریوں کے گانے کے ۔
مہرشی جیون چرتر ۔ ... میں ... واس ہوا
کیرتن ۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم
پرچارک ہردوار۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی
خواہش رکھتے ہیں مگر جو ہیں اُن داستانوں کو
مجبوری کیا جاتا ہے ۔ کون نہیں جانتا کہ وہ اخلاق کو
... بد اثر ... اور ... اور بد عادتوں کے
... کا میاب ہوتی ہیں ضرورت ہے کہ ... تیار ہو
اور اعلیٰ خیالات کو ... واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ
داستانوں ... پڑھنے والے احباب کے ... دلچسپ
رکھتی ہیں ... لالہ ...
... دھرم پرچارک پریس ہردوار ... ہیں
... جن کی ... بھی ...
... ہیں

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی
بیوی کی شادی ... چندر گپت کے ...
... کرنا ... چانکیہ کے ...
... سکندر اعظم کے ...
... دوست ... دو شہزادے ...
... چندر گپت کی ... سکندر اعظم کی بیٹی
... و دیگر ... مہاراجہ چندر گپت
... وغیرہ واقعات ...
... صفحہ قیمت ...

(۲) ... دولت ... دربار ... اورنگزیب ...
... دلی ...
... دہلی سے ...

وغیرہ حالات ہیں حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر
(۳) حیرت انگیز واقعات ۔ مہاراجہ صاحبان
اندور ... کی نوشیروان عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے
تو ... کا مہربانو پارسی شاہزادی سے دواہ
کرنے و مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج
کنیاؤں سے دواہ کرنے کے حالات مع ... ۳۶
صفحہ قیمت فی جلد ار

(۴) مہربانو نوشیروان عادل کی پوتی کا مہاراجہ گوہ ... ہوا
کے حالات قیمت ۵ر یہ چھ چار ٹریکٹ ... و ... وغیرہ
... ہیں ... ہم ... کی الگ ... ہے
ہے ۔ اس لئے چاروں کے خریدار سے ... لیا جاوے گا
محصول ... ہر ...
درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر پال کارس صاحب کی تصنیف ...
... جس میں مہاتما بدھ کی زندگی کے حالات ۔ اُپدیش
... کی ترقی کے حالات درج ہیں
کا ترجمہ بنام کلیان دھرم اردو زبان میں تیار ہے ۔
مترجم مہاشے ... لال ... قیمت فی جلد ۸ر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک هردوار ۔

فہرست کلیات الکہ ہاری

(موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار)

کلیات الکہ ہاری نمبر ا حکمت نظری (علمی) کے بیان میں	۱۰
نمبر ۲ علم الٰہی ...	۳
نمبر ۳ السامیوں و خیال افعالی	...
نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق ...	۱۲
نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	...
نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال نفس و مرد	۲

نمبر ۲۱ قدرت اللہ ہاری ...	...
نمبر ۲۴ جسمانی و اخلاقی ...	...
نمبر ۲۹ طعام و شراب ...	...
نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات	...
نمبر ۳۸ شاستر و سمرتی وغیرہ ...	...
نمبر ۴۳ حکایات و روایات ...	...
نمبر ۴۹ ورج ...	۵ر
نمبر ۵۴ ... راج نیتی و دانشمندی ...	۸ر

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ
کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا
اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلے کے باقی نمبر بھی
از سر نو چھاپ کر ہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی
المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مشتہر ... آدھ ... گز ... کر
... کے ... فہرست ...
تقسیم کرتے ہیں ۔ المشتہر ...
احمد جان کا خانہ ... لدھیانہ پنجاب ۔

آریہ مسافر میگزین

مرحوم ... پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار
میں ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے
... مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع
ہوتا ہے ۔ ایڈیٹر ... صفحات
... قیمت ... روپیہ ...

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر ... بھگت ... رام
جی ساکن ... نے پنجابی زبان ... سے ... کیا
ہے جن احباب کو پنجابی ... کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک
... قیمت فی جلد ... علاوہ محصول مطبع ہذا سے
مل سکتی ہے ۔ المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ओ३म्

REGISTERED मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे No. A 204

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۱) ویدک ستیہ دھرم کا پرچار اور ستیہ استیہ کا بِد تسپشٹ کرنا
(۲) کبھی کبھی دھرماتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا
(۳) سائنس . فلاسفی . آتم گیانی وشیک مضامین شائع کرنا
(۴) ہر مہینہ جسی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا

جلد ۱۵ — ہریدوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے — جلد ۱۵

کلیات آریہ مسافر

پنڈت لیکھرام جی — شری مان آریہ مسافر کی جگہ تصانیف جو

تعداد میں ۳۳ ہیں اور جو اکثر پنڈت جی کی زندگی میں یا بعد میں طبع ہوئیں موجودہ صورت میں قریب ۲۰۰۰ صفحات میں تیار ہیں جنکی قیمت قریب ۲۰ روپیہ تھی۔ اب شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اگیا انوسار مستند کلیات آریہ مسافر نام سے ایک مکمل کی صورت میں

تیار ہیں

جسمیں دیباچہ اور آریہ مسافر شریمتی لکشمی دیوی کا مختصر جیون برتانت شری مان مہاتما منشی رام جی کے قلم سے شامل کیا گیا ہے۔ اور اس کو مکمل بنانے کے لئے آریہ مسافر کی تصویر بھی چھاپی گئی ہے ڈبل فولیو یعنی ۲۰×۳۰ کی تقطیع پر یہ کلیات ۱۱ انچہ لمبی اور ۹ انچہ چوڑی سائز میں ۷۰۰ صفحات کے حجم میں چھپی ہے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) دس جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی ۵۰ جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی اور سو جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۲۰ روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا ۔ درخواست خریداری بنام کیشب دیو منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

شرح چندہ اخبار ہذا

وجہ خریداران	چندہ سالانہ محصول	چندہ ششماہی محصول
عام سے	[illegible]	[illegible]
طلبا سے	[illegible]	[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے لیجاویگی

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار دس آنہ فیصدی بذریعہ اجرت پیشگی آنی چاہئے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو مہیر یہ گروکل اندر پرستھ آشرم میں پرورش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سامان لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (حسب احکام) کے ہو سکتا ہے جسقدر پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں لڑکے کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے ... کمپنی میں ہمیشہ جان و معاش و ضمانت ... کا بار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگوا کر ملاحظہ کیجئے ... بنام منیجر و ایجنٹ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ...

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ ... ایپرا لنگی ... کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** پھول چند منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

کاشتکاروں کے لئے مفید مطلب تصانیف

پھول اس کتاب میں مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ عوام الناس اسکی اہمیت کو بخوبی سمجھ سکیں۔ دیباچہ نظام کائنات میں پھولوں کا رتبہ۔ تہذیب و شائستگی کے ساتھ پھولوں کا تعلق پھولوں کا علم ادب پر اثر اور اقتدار ہندوستان کے پھول ہندوستان کا زمانہ سلف اور پھول زمانہ حال میں پھولوں کا شوق۔ پھولوں کا انسان کے اخلاق اور عادات پر اثر پھولوں کا جرائم پیشہ اشخاص پر اثر۔ پھولوں کا دیہات کی باشندوں پر اثر قصبوں اور شہروں کے باشندوں پر پھولوں کا اثر۔ عورات اور پھولوں کی کاشت۔ بچے اور پھول۔ ایام پیری اور پھول۔ پھولوں کا سالانہ جشن۔ پھولوں کی تجارت ہائے پھولوں کا صنعت و حرفت پر اثر۔ پھولوں کا عوام کی مجلسی حالت پر اثر۔ پھولوں کی کاشت کا عوام کو شوق دلانے کی تدابیر۔ پھولوں کی کاشت کی تعلیم۔ ولایتی پھول

کے ہندوستانی نام وغیرہ وغیرہ گلستان یا فرحت باغ وحت باغ کے لوازمات۔ پھولوں کی کاشت کے لئے کھاد آبپاشی۔ اونچی کیاریاں، گرم کیاریاں، سینیٹ کے چوکے بیج بونا۔ قلم لگانا۔ چشمہ باندھنا۔ داب کرنا۔ پنیری یا پودوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا اور انکی کاشت۔ آتشی گھر۔ باڑ۔ تختہ گیاہ یا سبزہ زار۔ آبی چمن۔ مہندی سوڈی کیڑے مکوڑے اور ان کے دفعیہ کی تدابیر مصنوعی پہاڑ بنانا۔ آلات ضروری و اوزار خانہ۔ باغبان اور اس کا مکان۔ پھولوں کے گملوں کو رنگنا۔ گملوں کے لئے روغن تیار کرنا۔ موم کا روغن مصنوعی مہنگے خشک گھاس کو گلدستوں کے لئے رنگنا۔ پودوں کے ناموں کی تختیاں۔ موسم گرما میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنے کی ترکیب۔ اثنائے سفر میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنا۔ پھول اور پتوں کو مصنوعی طور پر شبنم آلود کرنا۔ موسم گرما و برسات کے دیسی اور ولایتی پھول و آرائشی اشجار۔ بیلدار پودے۔ آرائشی گھاس۔ آرائشی پتوں کے پودے۔ فرن۔ آرائشی ناگ پھنی۔ آرائشی کھجوریں اور تاڑ۔ آرائشی گدھ۔ اقسام بید۔ آرائشی بانس آبی پودے۔ پھولوں کی کیاریوں کے نقشے وغیرہ وغیرہ۔ اس مختصر اشتہار میں تمام کتاب کے مضامین کا بالتفصیل درج کرنا محال ہے۔ کتاب کی خوبی اسکے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

درخت۔ اپنے ملک کی اصلی دولت سے واقف ہونے اور کمزور درختوں کو زرخیز بنانے کی ترکیب یاد کر لینے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے قیمت عہ

سبزی ترکاری۔ ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکاریوں۔ ساگ۔ اور مسالہ جات کا بیان استعمال طریق کاشت اور موسم کاشت وضاحت کے ساتھ درج ہے۔ ۱۰ **عروج** دنیا میں ترقی کرنے اور انسان ...

ٹریکٹ

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید

ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے جن سناتن یا سچن پرشوں کو اچھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں وہ کرپا کر کے منگوا لیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاویگی۔

ویدک توحید ... شہادتیں قیمت ہر دو فی نسخہ ... ہزار میں تفاوت (۱۰۰) عہ

ایشور شہادتیں قیمت ۶ پائی (۱۰۰) ۲ع

ہمیں ہندو میں یا آریہ ... قیمت لحہ ... پائی یا مع (۱۰۰) ... قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج ... ۲ع

بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ست یا وحصص اردو میں چھپ گیا ... واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دیہات و دیہی ... وغیرہ ... کے آچرنوں اور ان کے برسیدہ ... کی جیونیاں ... لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت دیہات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدوری۔ ورو پدی ... پاپنی کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ تارا بائی۔ کرشنا کماری۔ مالنی کی رانی آدی بہت سی کہنشیا یا سیر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف ... ویاگیہ ولکیہ کا سمواد ... گارگی ویاگیہ ولکیہ کا سمواد ... اور ... دیویوں کے ... خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ... خریدار کو ... ایڈیشن ... حالات کو ...

درخواست خریداری بنام کیشب جی مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

CC0. Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۱ بیساکھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۴ء بدھوار | نمبر ۲

واقعات و مفید آئیں

مقام ادھن (ملک انگلستان) میں ایک بکری نے اکٹھے چار بچے جنے ہیں جو سب زندہ اور اچھی حالت میں ہیں - پرماتما کی مہما کا پار کون لیسکتا ہی!

معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں سال گذشتہ کے اندر شراب وہسکی کی فروخت میں سولہ لاکھ گیلن کی کمی واقعہ ہوی ہے - اگر یہ خبر واقعی صحیح ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے - لیکن افسوس یہ ہے کہ جہاں صاحبان انگریز شراب خانہ خراب کے چھوڑنے کے درپے ہیں وہاں ہندوستان بہ تقلید انگلستان گزشتہ مے نوشی میں ترقی کر رہا ہے - کاش کہ ہندوستانی اپنے پہلو میں اپنے فرائض کو سمجھتے !

پیرس کے قبرستان میں ایک کتے کی قبر ہے جس پر لکھا ہے کہ اس کتے نے چالیس آدمیوں کی جانیں بچائیں اور اکتالیسویں کے ہاتھ سے مارا گیا - حضرت انسان کی ناشکر گذاری کا یہ ایک نمونہ ہے - جانور تو درکنار انسانوں کے احسان کو بھولکر بعض آدمیوں نے اپنے محسنوں کو برباد کر دیا ہے - ناشکر گذاری سے دور ہونا انسانیت کا پہلا خاصہ ہے ۔

مسٹر ہربرٹ سپنسر کی یادگار میں جو پروفیسر شپ قایم کرنے کا ارادہ مسٹر شیام جی کرشن ورما نے کیا تھا وہ پورا ہوگیا - آکسفورڈ یونیورسٹی نے ایکہزار پونڈ قبول کر لیا اور یہ منظور کر لیا ہے کہ ہر سال بنیل پونڈ کا وظیفہ دیکر لکچر کرایا جایا کرے گا - جو چھپایا جایا کریگا - مسٹر شیام جی کرشن ورما شری سوامی دیانند جی کے ششیہ تھے - جو عروج انہوں نے اسوقت حاصل کیا ہے وہ سب شری سوامی جی کی بدولت ہوا - سنسکرت ویاکرن میں وہ شری سوامی جی مہاراج کے ودیارتھی تھے -

افسوس کہ انہیں اپنے گرو کی یادگار قایم کرنے میں حصہ لینے کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوا ۔

شاہ فارس کی بیماری کی خبر سنی گئی اور فارس کے جملہ بڑے بڑے شہروں میں شور و شر اور فساد کا احتمال ہوگیا - امریکا اور فرانس میں ہر تیسرے سال پریسیڈنٹ بدلتا ہے - انگلستان وغیرہ ممالک میں ایک بادشاہ مرتا اور دوسرا تخت پر بیٹھ جاتا - اور فساد کا کسی کو خیال تک نہیں ہوتا لیکن ممالک ایشیا اب تک اپنی ابائی وصیت کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں ایک کابل تھا جسکی امیر عبدالرحمن خاں نے کایا پلٹ دی تھی - ورنہ جملہ ریاستہائے اسلام میں یہی حالت دکھائی دیتی ہے ۔

مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں و کشمیر کی نسبت اب تک اردو اخباروں میں چھپتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ان سے خطہ کشمیر طلب کیا تھا جس کے معاوضہ میں مہاراجہ صاحب نے علاقہ جات راولپنڈی - جہلم - گجرات سیالکوٹ - گوجرانوالہ - لاہور اور ہزارہ طلب کئے گپ بھی ابھی بانکھی جاتی ہے جسپر کوئی نہ کوئی اعتبار کریگے - اگر گورنمنٹ ہند کو کشمیر اپنے قبضہ میں لینا منظور ہو تو ایک اشارہ کافی ہوسکتا ہے - اور مہاراجہ صاحب کشمیر کا یہ حوصلہ کہاں کہ وہ معاوضہ میں دارالخلافہ پنجاب بھی مانگ لیں - بہرحال اخباروں کے لئے شغل اچھا ہے ۔

نہر دریائے گنگ - کو بنے ہوئے پچاس سال گزر چکے ہیں - ۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۵۴ع کو یہ نہر تیار ہوکر جاری کی گئی تھی - پہلے نہر کے ذریعہ سے آمد و رفت مال بھی ہوتی تھی - جسکی آمدنی ایک لاکھ تیس ہزار سالانہ تک پہونچ چکی ہے اور اب چودہ ہزار سالانہ کے قریب رہ گئی ہے - آبپاشی سے آمدنی ۴۶ لاکھ سالانہ کی ہوتی ہے - یہ نہر ہندوستان کی نہروں میں فرد ہے اور اسکی بدولت بڑی بھاری سیرابی اراضیات کی ہوتی ہے - ایسکے موجد سر پرٹلی کوٹلی صاحب انجینیر تھے جن کا نام اس نہر کے ساتھ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا ۔

شہر نیویارک (ممالک متحدہ امریکا) میں بدھ جاپانی روپیہ اکٹھا کر رہے ہیں جس سے انکا ارادہ اس جگہ ایک بودھ مندر بنانے کا ہے جو بدھ مذہب کے دھیانی کے جسے اندر ہکاریکی او تعمیر ہوگا ... تعصب بہت کچھ دور ہو رہا ہے - لیکن جہاں تک تجربہ ہے - شائستہ بے تعصبی کی ترقی کے ساتھ ساتھ اندرونی وتھی تعصب بڑھتا چلا جاتا ہے -

شاہنشاہ جرمنی نے حکم جاری کیا ہے کہ جو خاص لڑکے سکولوں میں ہوں - ان کو حضور پرنور کی تصویر مبارک انعام میں دیجایا کرے - خود بینی میں جو محو ہوں ان کے ہر کام میں اپنی شخصیت کو دخل ہے ہندوستان میں ایسے بہتوں فقیر اور غیر فقیر ہیں جو کہتی مارگ کا اصلی اصول اپنے آپکو ہی ظاہر کرتے ہیں - شاہنشاہ جرمنی ان ہندوستانی فقیروں سے بڑھکر کیا کر رہے ہیں ۔

شہر ... ایک چینی سوداگر ... اپنے ... کی یادگار قایم رکھنے کے لئے گیارہ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے جس سے پرانی چینی دھرم کی کتب معہ ہندی ترجموں کے شایع کرنیکا ارادہ ہے - کہ چینی صاحبان خود بخود اپنے گرنتھوں کو چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں - لیکن یہ سوال ہے کہ آیا وہ اپنی جملہ کتابوں کو چھپوا دینگے یا کہ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہونگی جنکو وہ عوام کی نظروں سے بچانا چاہینگے -

طاقت بھی عجیب چیز ہے - انسان ہو خواہ حیوان سبکو اندھا کر دیتی ہے - مشرقی افریقہ میں ممباسا سے نیروبی کو ایک ٹرین جا رہی تھی - دفعتاً ٹرین کو سخت دھکا لگا - اور کھڑی ہوگئی - مسافر معہ ... باہر نکل آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گینڈا انجن پر حملہ آور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے سینکڑوں فائر کئے گئے۔ لیکن گینڈا سب سے بچکر اکڑتا ہوا چلا گیا۔ لیکن کیا یہ طاقت جنگ کامیابی دیتی ہے؟؟

بنارس میں بھی ایک ہندوستانیوں کا بنک جاری ہوا ہے:۔

فیض آباد کے کشمیری بینکنگ کمپنی کا خزانچی نو ہزار روپیہ مار کر بھاگ گیا تھا۔ معرفت پولیس کے گرفتار ہوا۔ اسپر ایک نامہ نگار بڑا لمبا اپدیش آج کل کی تعلیم کے برخلاف لکھکر بھیجتے ہیں۔ ہمیں نے پورانے فارسی خواں سینکڑوں غبن کرکے بھاگتے ہوئے دیکھے ہیں۔ کیا وہ بھی تعلیم حال کا ہی قصور ہے۔ اور جو ہزاروں انپڑھ جرائم کرتے ہیں وہ کس کا قصور ہے اصل بات یہ ہے کہ

آدمیت اور شئے ہے علم ہے کچھ اور چیز
لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

روس کے تین افسر تھوڑے ہی عرصہ میں جاپانیوں کے پاس اپنے قلعوں وغیرہ کے حالات ظاہر کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ آخری افسر بڑا معزز تھا جو ابھی گولی سے مار دیا گیا۔ جن کے گھر میں وشواس گھاتی موجود ہوں انکی کامیابی کی آشا بڑی مشکل ہے:۔

ہندوستان کے نائب السلطنت کا عہدہ کچھ عرصہ کے لئے لارڈ ایمپٹہل بہادر گورنر مدراس کے سپرد ہو ہے۔ اُن کا پروانہ پہونچ گیا ہے۔ لیڈی کرزن کے یہاں ولایت میں لڑکی پیدا ہو چکی ہے۔ لارڈ کرزن ۳۰۔ اپریل کو اُدھر تشریف لیجا دینگے۔ آپ کے واپس تشریف لانے تک گورنر مدراس عہدہ وائسرائے ہند کا کام انجام دیں گے۔ یہ انگریزوں کا ہی انتظام ہے کہ مشین (کل) کی طرح کام ہوتا ہے ورنہ مغلیہ سلطنت کے وقت حاکم کے بدلنے کے معنی سینکڑوں ہزاروں کی بربادی اور سینکڑوں گرے ہوؤں کی خانہ آبادی ہوا کرتی تھی۔ انگریزی علم و حکمت کی نقل تو ہم لوگ بہت .... سے ..... کرتے ہیں لیکن یہ ..... سمجھ ہی نہیں آتا:۔

انگلستان کے ہاکنگہم نامی قصبہ میں ایک غسلخانہ ہے۔ وہاں کے غریب بوڑھے پندرھویں دن کے غسل کے برخلاف بھی بڑی زوردار آواز اٹھا رہے ہیں ہندوستان کے بوڑھوں کو اگر روزانہ سنان سے روکا جاوے تو وہ واویلا مچاویں۔ ولایت کے بوڑھے پندرہ روزہ غسل سے چلا رہے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک ولایتی جوڑہ جسمیں مرد کی عمر ۸۲ سال اور عورت ۷۸ سال کی ہے۔ لو زندہ بچوں کے والدین ہیں ۷۴ ان کے پوتے اور پانچ پڑپوتے ہیں۔ سر جنگ بہادر سابق وزیر اعظم نیپال کے صرف لڑکے لڑکیاں پچاس سے زیادہ تھے۔ لیکن انکی رانیاں بھی ڈیڑھ سو تھیں۔ ایک جوڑے کی اسقدر اولاد البتہ قابل توجہ ہے:۔

مقام دہاروار نک مدراس کے ایک دیسی عیسائی کو پانچ ہندوؤں نے دھوکہ دیکر کہا کہ تمہارے آم کے باغ میں دفینہ ہے۔ جسکے بالمقابل ۲۵۰ کا نیلو لگا ٹیو اور زمین کھودنے سے خزانہ ملجاویگا۔ مسیح کا پیرو اُس دھوکہ میں آگیا اور پانچوں عیار اڑھائی ہزار کا مال مار کر چلدئے۔ پولیس نے چار کو گرفتار کیا۔ جن کے پاس سے پانچ سو روپیہ کا پگھلا ہوا سونا چاندی نکلا ہے۔ پانچواں آدمی روپوش ہے جس کے پاس باقی دو ہزار کا سامان ہوگا۔ بچپن کے سنسکار بڑی مشکل سے دور ہوتے ہیں اگر آریوں کے پاس کوئی چھوٹا سا آدمی کو ایکدم سے سچا آریہ بنانے کا منتر ہے تو عیسائی بھی بپتسمہ سے جادو کا کام نہیں لے سکتے۔ اور عیسائی کی ضعیف الاعتقادی پر تعجب بھی نہیں کیونکہ جب ایک مچھلی یا ڈیڑھ روٹی ہزاروں آدمیوں کی تسلی کر سکتی ہیں تو عزیز زر گشتہ کا مسئلہ بھی عیسائی بھائی کے لئے ٹھیک ہی تھا۔

جنوبی فرانس میں ایک ہوٹل ہے۔ یہ ..... بنائی گئی ہے۔ کنکریٹ پر فولادی مکان بنایا گیا ہے۔ جسمیں شیش محل نہایت عمدہ ہے لوگ نہیں رکھکر شوق سے سمندر کی خوبیوں کو دیکھتے اور لطف حاصل کرتے رہتے ہیں۔ مادی عیش و عشرت کو فرانس والوں نے انتہا تک پہونچا دیا ہے:۔

مسٹر ضیاء الدین احمد ایک مسلمان نوجوان ہیں جنہوں نے دو سو پونڈ یعنی تین ہزار روپیہ کا ایک وظیفہ سر آئزک نیوٹن مشہور ریاضی دان انگلستان کے نام کا حاصل کیا ہے۔ انہوں نے اس وظیفہ کو لیکر عربی نجوم کی تفتیش میں عرصہ وظیفہ لگانیکا ارادہ کیا ہے اپنے بزرگوں کی تحقیقاتوں کی چھان بین کرنے اور محنتوں کی داد دُنیا سے دلوانے کے کام سے بڑھکر اور کیا بزرگ تر کام ہوسکتا ہے۔ ایسے نوجوانوں کو میں اس ملک کیلئے غنیمت سمجھتا ہوں۔

انگلستان کے ایک چھوٹے سے گرام میں چوہوں کا پلیگ بیان کیا جاتا ہے۔ اُس جگہ بڑے بڑے چوہوں کے اِدھر اُدھر دوڑتے پھرنے کا نام پلیگ ہے۔ اور اس جگہ چھوٹے چھوٹے چوہوں کے مرے ہوئے نکلنے کا نام پلیگ ہے۔ انسانی جماعت عجیب ہے نہ یوں رضی نہ دیوں رضی:۔

امریکا کی نمائش اعظم بابت ۱۹۰۴ء ۳۰ اپریل سے کو کھلیگی۔ چکاگو والی نمائش چونکہ اپنی قسم کی پہلی ہی تھی اس لئے اُس کا بڑا بھاری شور مچا ہوا تھا لیکن جو حالات انگریزی اخبارات میں چھپے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نمائش کا مکان بھی ایک خاص قسم کا عجوبہ ہوگا۔ ہاتھی دانت کی عجیب کاریگری مکانوں میں کی گئی ہے۔ جو کام ہے عظیم الشان کیا گیا ہے۔ ہندوستان مدت تک اس قسم کی عالمگیر نمائشوں سے محروم رہیگا ہاں اگر یورپ و امریکہ آریہ ورت کی عظمت کو سمجھنے والے اپنی حالت کو درست کرنے کی طرف رجوع کریں تو کیا بات ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اسجگہ کی نمائش ساری دنیا کو مات کر سکتی ہے کیونکہ اسقدر قدرتی سامان اور کسی جگہ موجود ہی نہیں:۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

سنسار گتی

خالصہ کالج کے لئے پرجوش کام

بیساکھ کی سنکرانت کو دن امرتسر میں خالصہ کالج کے تقسیم انعام کا جلسہ تھا۔ ہزآنر لفٹیننٹ گورنر پنجاب نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کیا اور جس کونسل میں کہ کالج کا سرمایہ بڑھانے کا دھیان ہونا تھا اُسکے صدر انجمن شری مہاراجہ صاحب بالا… مقرر ہوئے بزرگ مہاراجہ صاحب نابھہ نے تقریر کا خلاصہ جو پایونیر میں شائع ہوا۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے عین مناسب موقعہ تقریر کی آپنے اس بات پر زور دیا کہ ع

برداشت بہ یک دست قلم داد علم را

کو سچ کر دکھلانا اس کالج کی تعلیم کا نتیجہ ہونا چاہئے

گیارہ لاکھ روپیہ چندہ ہوا جب

خالصہ بہادر کے اس قدر راجے مہاراجے رئیس اور جاگیردار اکٹھے ہوئے تو گیارہ لاکھ چندہ کچھ بڑی بات نہ تھی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا درحقیقت اس کالج کی مدد حکام بالا دست اسلئے کرتے ہیں کہ اس میں سے قلم اور شمشیر دونوں کے بہادر نکلیں یا یہ کہ ایک ذریعہ اُن ایجیٹیشنوں سے روپیہ کو روکنے کا ہے جنکو اہلکاران انگریزی گورنمنٹ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اس قسم کا عوام کا شک گو کچھ بنیاد نہ رکھتا ہو تاہم خالصہ رئیسوں کو عموماً اور مہاراجہ صاحب نابھہ کو خصوصاً بموقعہ بہ بڑی احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔

یونیورسٹی فل اب بنگیا ہے۔ کوئی بھی پبلک کالج یا سکول اسوقت تعلیمی سسٹم سے بری نہیں جب الیسپیچ لکتہ ہے۔ تو گیارہ لاکھ روپیہ دس دن کے خلیہ میں اکٹھے کرکے اگر پھر بھی خالصہ صاحبان اپنے کالج کو اسی موجودہ سسٹم کا غلام بنائے رکھیں تو انہیں غفلت کون کہیگا۔ یونیورسٹی کی ڈگریاں طلبا کو دلوانا بھی کچھ جرم نہیں۔ لیکن اگر وہ ڈگریاں آپکی اولاد کی اصلی تربیت کی سد راہ ہوں تو ان سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یونیورسٹی کی غلامی سے خالصہ کالج کو آپ لوگ آزاد نہ کرسکیں۔ تب بھی کم از کم اُس کے انتظام کی باگ تو اپنے ہی ہاتھوں میں رکھئے اور یونیورسٹی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن والدین کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کا موقعہ دیجئے جو آپکے فرقہ میں بھی ڈگریوں کی نہ پرواہ کرتے ہوئے سچی تربیت کے خواہاں ہیں۔ میں خالصہ صاحبان کو اس کامیابی پر مبارکباد کہتا ہوں لیکن میرے دل سے مبارکباد تب نکلیگی۔ جبکہ اس سرمایہ سے خالصہ کالج کے کارکنان موجودہ طریقہ تعلیم کی خرابیوں کو کسی حد تک دور کرنے میں کامیاب ہونگے۔

سچائی ہی سب سے اعلیٰ پالیسی ہے

سلاطین کے کاروبار میں پالیسی کو ہمیشہ دخل رہا ہے لیکن اس لفظ کے معنی ہر زمانہ میں بلحاظ سلطنت داروں کے اخلاق کے بدلتے رہے ہیں سنسکرت میں اچھی پالیسی کے لئے لفظ "نیتی" کا استعمال ہوتا ہے لیکن پیچدار مکاری کی پالیسی کا نام کونیتی ہے محمدی بھائیوں کا تہوار محرم گزر گیا۔ مجھے اُن فسادوں سے کوئی مطلب نہیں جو کہ ہندو مسلمانوں یا خود مسلمانی فرقوں کے درمیان اسموقعہ پر ہوئے ان جملہ فسادوں کا باعث محض جہالت ہے۔ اور جب تک جہالت کی کثرت رہیگی۔ تب تک اس قسم کے فساد دور نہیں ہونگے لیکن محرم کے ایک پہلو سے مجھے خاص مطلب ہے۔ گوالیار کے مہاراج کے خاندان میں یہ دستور ہے کہ ریاست کی طرف سے خود مہاراجہ صاحب تعزیہ بنواتے ہیں۔ سبز پوشاک پہنتے ہیں۔ اور ماتم کا لباس پہنا سنگ ساتھ مہاراجہ سیندھیا ممکن ہے کہ نیک نیتی سے اعتقاد رکھتے ہوں کہ ریاست اُن کے بزرگوں کو ایک مسلمان فقیر نے بخشی تھی۔ اور اس لئے تعزیہ داری کو اپنا فرض سمجھتے ہوں لیکن کیا کوئی صحیح العقل آدمی اعتبار کریگا کہ موجودہ مہاراجہ صاحب گوالیار بھی تعزیہ داری کے قائل ہوسکتے ہیں۔ لیکن محمدی اخباروں میں اسپر ناز کیا گیا ہے کہ مہاراجہ گوالیار نے نہ صرف "امام حسین علیہ السلام کے نام پر نقارہ بجایا اور سبز دستار اور پوشاک پہنی" بلکہ پانچ یوم تک ماتمی تقریب کی وجہ سے پان بھی نہ کھائیں گے۔ اور یہ مہاراجہ صاحب کی مثال پر کل مرہٹہ روسا نے بھی سبز پوشاک پہنی" بڑودہ کی نسبت بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ قدیم رسم کے مطابق وہاں تعزیہ داری ریاست کی طرف سے ہوتی ہے لیکن یہ تحقیق نہیں ہوا کہ موجودہ آگینا شک مہاراجہ صاحب اس تعزیہ داری میں کچھ حصہ لیتے ہیں یا نہیں اندور میں اسی قسم کے رواج کا جاری ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس قسم کی پالیسی ہے جو کہ ایسے ایسے جلیل القدر روسا کو اپنے خیالات کے برخلاف عمل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب گوالیار نے بت پرستی کی نسبت جو خیالات رکھتے ہیں انکو آزادانہ طور پر کہہ دیتے ہیں مہاراجہ صاحب بڑودہ کی صاف بیانی تو محتاج بیان نہیں۔ پھر نہ معلوم مسلمانوں کا خوف کیسا زبردست غالب ہے کہ باوجود غیر مذہب ہونے کے بھی تعزیہ داری کی رسم کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے جسے کہ مسلمان علماء بھی بت پرستی سے تمیز نہیں کرسکتے کیا یہ وجہ تو نہیں ہے کہ بیچارے ہندو غریب آدمی ہیں اور اس لئے اُن کے عقیدہ کے برخلاف جسقدر چاہیں کہہ سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کو ناراض کرنیکا حوصلہ نہیں ہے … اس معاملہ پر ایک آریہ سماج کا جلسہ یاد آتا ہے۔ مکان جلسہ کے لئے ایک مہاشہ کا مانگا گیا تھا۔ دونوں طرف ضد تھے لیکن جو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اکچرار اٹھتا تھا۔ ہندؤوں کی ہی خبر لیتا تھا۔ سامعین میں سب ہندو تھے۔ چھٹی تہذیب چیتھڑا ان تھے۔ ایک لیکچرار نے بڑے تہذیب طریقہ پر اسلام کے غلط عقاید پر اعتراض شروع کئے۔ دو چار بڑے بڑے سماجیوں نے چٹ پر چٹ لکھ کر دینے شروع کئے کہ مضمون بدل دو۔ لیکچرار چٹوں کو پھاڑ کر پھینکتا رہا۔ خاتمہ لیکچر پر سامعین میں سے ایک مسلمان بھائی نے لیکچرار کی بڑی تعریف کی۔ تب چٹ دینے والے بہا شرمندہ ہوئے۔ حاصل کلام یہ کہ ہندو مسلمان عیسائی کوئی بھی کیوں نہ ہو اُس کا دل دکھانا نہیں چاہئے۔ لیکن سچائی کے اظہار اور اپنے عقاید کی پابندی میں کسی قوم یا فرقہ کا بھی لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے برخلاف عمل کرنے سے جو نقصان پہنچے ہیں وہ لیش کی آئندہ نسلی کو بڑا بھاری نقصان پہونچ رہا ہے۔

جدھر سے بڑے آدمی چلیں۔ وہی راستہ ہے انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب

[illegible]

بڑودہ کے ولیعہد نے جن کا ابھی وواہ ہوا ہے پردہ کی رسم کو توڑ دیا ہے۔ ستری پرش دونوں اکٹھے ہوا خوری کے لئے جاتے ہیں۔ اور معزز پارسی گھرانوں کے طریقہ پر رہتے ہیں۔ اخبار لکھتے ہیں یہ بھی امید کرتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب غالباً خود بھی ناجائز پردہ کی رسم کو خیرباد کہنے کے لئے تیار ہیں۔ جو مہاراج بڑودہ کے وواہ کے جلسہ کے ہال پر لونٹ دیتے ہوئے بیٹھے مہاراجہ صاحب کے آزادانہ اور دلہن کے پس پردہ ہونے پر کچھ تعجب ظاہر کیا تھا۔ میں یہ سنکر خوش ہوا ہوں کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ آن تعلیم یافتوں میں سے نہیں ہیں۔ جو کہتے بہت کچھ ہیں اور کرتے کچھ نہیں۔ یہ کہا نہیں جا سکتا کہ سرپرست راجکمار بڑودہ کے اس عمل کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن

کلام نہیں کہ اسوقت خواہ کیسا ہی شور مچے زمانہ آویگا جبکہ بڑودہ کی ریاست میں پردہ ایک دقیانوسی رسم سمجھی جائیگی۔ اور تعلیم یافتہ صاحب اپنی ستریوں کی دماغی اور جسمانی صحت کے سامان مہیا کر سکیں گے۔

ٹرانسوال کے سابق پریسیڈنٹ

ٹرانسوال کے گزشتہ پریسیڈنٹ پال کروگر کی نسبت کچھ عرصہ ہوا چھپا تھا کہ وہ سخت بیمار ہیں گویا آخری حالت میں ہیں۔ اُسکے بعد کچھ سنائی نہیں دیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اسوقت پال کروگر کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ لیکن ایک وقت تھا جبکہ ساری دنیا کی نگاہ اُسی پر پڑتی تھی اس بوڑھے کے گزر جانے کے بعد امید ہے کہ اسکی زندگی کے بہت سے رازوں کا پتہ لگیگا۔

عورتوں کے زدوکوب کرنے پر سزا

نیویارک (ملک امریکا) آخری جگہ سمجھی جا سکتی تھی جہاں کا بیویوں کو مرد زدوکوب کرتے ہوں لیکن معلوم ہوا ہے کہ بیویوں کو مارنے کا رواج عام ہونے کے باعث ایک قانون پیش ہونیوالا ہے۔ تاکہ مجسٹریٹ ایسے آدمیوں کو کافی سزا دے سکیں۔ مذہبی تعلیم کے ساتھ جب تک روحانی تعلیم شامل نہ ہو۔ تب تک انسان حیوان ہی رہتا ہے۔ گو حیوان مطلق نہیں ہوتا۔

انوکھی رائے

پائونیر کے ایک نامہ نگار کی رائے ہے کہ ہندوستان میں بودھ مذہب نے کبھی مستقل قیام ہی نہیں کیا تھا۔ موجودہ زمانہ کے لٹریچر کی موجودگی میں اس رائے کے ساتھ شاید ہی کوئی شخص اتفاق کرے۔

بائبل کی اشاعت

بائبل سوسائٹی کا ایک صدی کا جلسہ ہوا۔ [illegible] پاس بائبل کا ترجمہ پہونچ چکا ہے۔ ممالک متحدہ

امریکا کی سوسائٹی نے اپنا فرض مقرر کر رکھا ہے کہ آٹھ کروڑ باشندوں کو بائبل بہم پہونچائی جاوے وہ سوسائٹی ہر سال اسی ہزار لونڈ اردوں کو بھی بائبل بہم پہونچاتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں افسوس کہ آریہ سماج کو یہ بھی کہنے کا حوصلہ نہیں کہ اُس نے اسقدر سنکڑوں کے ہاتھوں میں ہی وید مقدس کا مستند ترجمہ دیا ہو جن میں وید یاد ہونا قابل ہے۔ انکو اس معاملہ پر غور کرنی چاہئے۔

گروکل سماچار

موسم گو بالکل تبدیل ہو گیا ہے۔ اور دن کو بارہ بجے سے شروع ہو کر پانچ بجے شام تک برابر لو چلتی رہتی ہے۔ لیکن رات حسب دستور سابق پرلطف ہوتی ہے۔ دن کی تھکاوٹ وغیرہ سب رات کو دور ہو جاتی ہے۔ امسال گنگا کی گرد گروکل دوبارہ آنے میں بہت دیر ہو گئی۔ جسکی وجہ سے باغ کی آبپاشی میں وقت ہوتی ہے۔ آئندہ سال کے موسم گرما سے پیشتر پیشتر کم از کم تین چاہ اور یا باگ جانے چاہئیں اور یہ تب ہو سکتا ہے جبکہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب محکمہ عمارات کا انتظام ایک خاص تجربہ کار انجنیر کے سپرد کرکے گروکل کے کمیلا و منشا تا کو اس کام سے بالکل سبکدوش کر دیوے۔

برہمچاریوں کی صحت عمدہ ہے۔ گو انکا دو ہوسٹل ہ[illegible] سامان وغیرہ سے زیادہ لگتا ہے اور اس لئے وہ زیرِ جسمانی کے لئے برہمچاریوں کو سے نہیں بیتا۔ [illegible] زمانہ قیمت ہے۔ پڑھائی اچھی طرح پر چل رہی ہے۔ جو کہ ماہوار امتحان کے باعث ہر ماہ دو دنوں کی پڑھائی بالکل ضائع جاتی تھی۔ [illegible] سہ ماہی وار امتحان لئے جاویں گے۔ چنانچہ پہلی سہ ماہی کا امتحان اسکے

CC0. Gurukul Kangri Collection

بدھی پرتی پدا کے دن سے شروع ہوگا۔ جبکہ برہمچاریوں کے سرپرستوں کے پاس نتیجہ امتحان کا بھیجا جاوے گا۔

ایک بھائی شائد اپنے برہمچاری کے داخلہ کی درخواست کی نامنظوری سے ناراض ہو کر گروکل میں داخلہ کی شرائط دریافت کرتے ہیں جس کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں "آیا ان لوگوں کا زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے پورے دس دل کی [illegible] ہی اپنے آپکو مشہور کیا ہوا ہے یا ان غریب آدمیوں کا بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جو بھارت ورش کے کسی گوشہ میں شانتی چت ہو کر اپنے جیون کو عملی طور پر بسر کرتے ہیں"۔ واضح ہو کہ نہ "دس دل" کا لحاظ ہوتا ہے اور نہ "شانتی چت عملی جیون" کا لحاظ۔ داخل ہونے والے برہمچاری کی جسمانی اور ذہنی حالت کا ہوتا ہے جس کے ساتھ ہی والدین کی عادات کا لحاظ بھی شامل ہے۔ آئندہ سال سے خاص قواعد ابتدائی امتحان کے بنا دیں گے جن سے امید ہے کہ غریب کھیمہ اودھ ستھاتا ایسے ہی دعتاب ہونے سے بچ جاویگا۔

مجھ سے اکثر بھائی دریافت کرتے ہیں کہ بعض آدمی کیوں گروکل کی برائی پر ہی کمر باندھ بیٹھے ہیں۔ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لمبا جواب دینے کے بجائے میں اس جگہ اختصار کے ساتھ اُن وجوہات کو درج کر دیتا ہوں جن کے باعث کچھ آدمی اُس گروکل کی بھی مخالفت کرتے ہیں جسکو مخالفوں نے بھی ملاحظہ کر کے بے اختیار پسند کیا ہے۔ کچھ آدمی تو وہ ہیں جو کہ جب اپنی کمزوری کے باعث اپنے لڑکوں کو واپس لیتے ہیں تو اپنی بہبودی کے لئے گروکل کی برائی کرتے ہیں۔ ایک صاحب باوجود کھیمہ اودھ ستھاتا کے بار بار کے انکار کے پیچھے پڑ کر اپنے لڑکے کا ویدآرمبھ سنسکار کرا کے لڑکے کو داخل کر گئے۔ لیکن بیوی کی سخت مخالفت پر اپنے بھائی کو بھیجا اور تاریں دے کر لڑکا واپس منگا لیا۔ گھر میں یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ چونکہ گروکل میں سردی اچھی نہیں ملتی اس لئے لڑکے کو واپس کر لیا۔ ایک دوسرے صاحب کے رشتہ دار تنگ کر رہے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر لڑکا بالکل غبی ہے تو میرے بھائی کے ساتھ روانہ کر دیا جاوے۔ میرے بھائی نے مجھ سے آپ کے نام کا خط حاصل کر لیا ہے۔ ایک تو اس قسم کے آدمی ہیں۔ دوم۔ ایسے آدمی جو گروکل میں رہ کر آنند سے زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن گروکل کا کام کچھ نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ الٹی ہانی پہونچاتے تھے۔ جب گروکل سے مجبوراً علیحدہ کئے گئے تو جس گروکل کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے تھے اسی کی برائی کرنے لگ گئے۔ آب و ہوا یہاں کی اچھی ہے۔ ایکانت ستھان ہے۔ کون اس جگہ رہنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر اس طرح سے لوگوں کو رہنے دیا جاوے تو گروکل کے کھولنے کا اصل مطلب ہی فوت ہو جاتا ہے۔ شہر بنانا اس جگہ کو منظور ہوتا تو کیوں نہ گروکل کسی بڑے شہر کے ہی پاس کھولدیا جاتا۔ اس قسم کے آدمی ہمیشہ ہی گروکل کی مخالفت کریں گے۔ خیر اس قسم کی مخالفتیں اسوقت تک برابر رہینگی جبتک کہ موجودہ حالت انسانی جماعت کی تبدیل نہیں ہوتی جس کے جلد تبدیل ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

میرے پاس صدہا خطوط آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ میری ذات کی نسبت لوگ عجیب عجیب طرح کی غلط فہمیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اکثر اصحاب مجھے وان پرستھی لکھتے ہیں اور بعض سنیاسی فرض کر لیتے ہیں۔ حالانکہ میں بمقابلہ سابق کے بھی اب زیادہ تر گرہستھ میں پھنس گیا ہوں۔ اگر میری پوشاک سے بھولتے ہیں تو رنگ تو برہمچاریوں کی ضد پر ہی اُن کے ساتھ کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس کے معنی یہ بھی ہیں کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ برہمچاریوں کی رکشا کے لئے اپنے جیون میں یتھا شکتی تبدیلی پیدا کروں۔ اور برہمچریہ کا ہر وقت دھیان رکھوں اور کپڑوں کی سادگی سمجھ لیجئے یہی کیا جو شخص اس ستھان میں آتا ہے مجبور ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ مجھے مہاتما شبد سے خطاب کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ کیسے پوتر شبد کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ میری اس صاف تحریر پر بھی شاید لوگ اسے کسر نفسی پر محمول کریں گے اور بعض اسکو بھی بہانہ بتلا دیں گے۔ لیکن سوائے اس کے اور کوئی صورت غلط فہمی کو دور کرنے کی نہیں ہے۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ جب ایسی حالت ہے تو ہزاروں تم کو مہاتما لکھتے سینکڑوں تمہاری بڑی بھاری عزت کرتے۔ اور تمہاری نسبت اخباروں میں بہت کچھ لکھتے ہیں اور تم نوٹس تک نہیں لیتے۔ پھر کیسے سمجھیں کہ تم اپنے آپکو اُن تعریفوں کا مستحق نہیں سمجھتے۔ میرا جواب یہ ہے کہ اگر اس قسم کی تحریروں کا نوٹس لیتا رہوں تو اپنا کوئی بھی فرض ادا نہ کر سکوں۔ میرے مشفق آریہ بھائی لالہ رلا رام جی نے غلط فہمی سے آریہ پترکا میں میری نسبت لکھ دیا کہ میں نے کبھی گرہستی نہیں کی۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ۱۸۹۵ء سے پہلے میرے آچرنوں کی کیا حالت تھی اور اس کے بعد بھی کیسی کشمکش میرے اندر رہی لیکن مجھے یہ بھی فرصت نہ ملی کہ لالہ رلا رام جی کو ان کی غلطی سے خبردار کروں۔ پس میں ایک ہی مرتبہ سب بھائیوں کی غلطی کو دور کرنے کے لئے لکھتا ہوں کہ میں گرہستی ہوں۔ چاہتا ہوں کہ میرا جیون پوتر ہو جاوے لیکن جیون کی کیا حالت ہے اسے میں ہی جانتا ہوں بہتر ہو کہ سب بھائی مجھے اپنا فرض ادا کرنے میں مدد دیں۔ بجائے اس کے کہ اس قسم کی تحریروں سے مجھے الٹا خطرناک ترغیبوں کا شکار بنا دیں۔

منشی رام کھیمہ اودھ ستھاتا گروکل

ریویو

بال ودھوا ولاپ۔ مصنفہ پنڈت [illegible] شرما [illegible] سیوک [illegible] آگرہ۔ قیمت [illegible]

نام تو ودھوا ولاپ ہے لیکن [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درج ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے سمجھوں کی اشاعت سے کیا فائدہ ہے۔ ہاں بڑھوا کے ذکر پر بہت ہی سنجیدہ تنقید ہونا چاہئے۔ بعض تنگ بندی سے بعض روایات نقصان پہنچتا ہے۔

ہسٹری سنگیت ساگر مصنفہ لال دیوا اگری اکشروں میں قیمت مجلد ۲۰ روپیہ زیادہ ہے۔ کتنوں کیا گر گئے ہیں پہلے حصہ میں صرف ۱۳ صفحوں کا ہی مضمون ہے دوام کے وقت سے بہتوں کی جگہ عیاشوں کو جلنے اور بیوپوں کی مذمت کے بھی کچھ سبب یا کوپہ دینے والے نہیں ہوں گے۔

قنوج آریہ سماج نے اپنے لیکچرکانے میں ۱۲۵ کتابیں رکھی ہیں۔ جنکی فہرست اور دانیوں کے نام لکھکر ایک سو صفحوں کا ٹریکٹ ہی ریویو کے لئے بھیج دیا ہے۔

ہندوستان گزشتہ اور حال یعنی ہندوستان کی پوشش۔ مذہبی۔ ملکی۔ دمالی حالت کا شروع زمانہ سے آج تک کا ایک تاریخی نظارہ مع ایک زمانہ کے مشہور آدمیوں کی سوانح عمری کے مصنفہ رائے بہادر بیجناتھ صاحب بی۔ اے جج خفیفہ الہ آباد قیمت فی جلد ایکروپیہ دفتر ولیش ہتکاری میرٹھ سے خرید کیجئے۔

اس کتاب کو میں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ واقعی اردو زبان میں اس قسم کی تصنیف کی بڑی بھاری ضرورت تھی۔ یوں تو وید کے زمانہ سے لیکر آج تک کی مختصر روداد یہ بھی دیگئی ہے۔ لیکن اس کتاب کی خاص خوبی آن مہاجگ مدراج نیتک اور آتمک صلاحوں کی نسبت رائے زنی ہے۔ جو کہ کتاب کے خاتمہ پر دی گئی ہے۔ وید کی نسبت مصنف کے دل میں اعلیٰ [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ وید کی اہلیت کے ظاہر کرنے میں مصنف نے خاص کوشش کی ہے بیتری کرنے کے چال چلن پر جو اعتراضات پورانک لوگوں نے مشہور کئے ہوئے ہیں۔ ان کو بڑی خوبی سے دور کر دیا گیا ہے۔ مہابھارت اور رامائن کے اقتباسوں کا [illegible] بڑی عمدگی سے دیا ہے۔ جو ایک کہانی ہے

کچھ نہ کچھ سبق اپنے ملک والوں کے لئے پیش کیا ہے ہر امر اصلاح کے معاملہ میں رائے بہتر بنا کر تمام صاحب کی ایک بڑے بھاری تجربہ اور دور اندیشی پر مبنی ہے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے ناظرین کی معلومات کو بڑھانے کے لئے اس کتاب میں سے خاص خاص انتخابات پیش کروں۔

"تعلیم حال کے بعض نقصانات"

..... حال کے تعلیم یافتہ ضعف دماغ و ضعف بصارت و ضعف معدہ وغیرہ بیماریوں میں ایسے مبتلا ہو رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے کسی کام کے لائق نہیں رہتے اور بعد مدرسہ چھوڑنے کے سوائے اپنی روٹی کمانے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ ان میں سے بعض جوانی میں ہی مرجاتے ہیں اور پچاس برس کی عمر تک تو بہت کم زندہ رہتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہاں کے بیشتر لڑکے شروع ہی سے برے طریقہ سے پرورش پاتے ہیں۔ انکے ماں باپ خود کمزور ہوتے ہیں اور بچپن سے ہی ان کو بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ ....

..... پہلے وقتوں میں جب تعلیم کی ایسی مشکلات یا امتحان پاس کرنے کی ایسی دوا دوش نہیں تھی لڑکے زیادہ تندرست ہوتے تھے۔ پڑھنے لکھنے کا وقت عموماً صبح یا بعد دوپہر کے ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد کچھ دیر تک آرام کرتے تھے۔ رات کو پڑھنا ضروری نہیں نہیں تھا۔ کتابیں کم تھیں۔ تعلیم زبانی زیادہ ہوتی تھی۔ اب تو لڑکے کھانا کھاتے ہی مدرسہ بھاگے جاتے ہیں۔ اور کھانا ہضم نہیں ہونے پاتا کہ وہ اپنے دماغوں کو صرف کرنے لگتے ہیں۔ باریک اور بُرے حرفوں میں چھپی ہوئی کتابیں انکو پڑھنی پڑتی ہیں۔ بلا سہارے بنچوں پر وہ تمام دن بیٹھتے ہیں۔ روشنی کے ٹھیک پڑنے کا بھی لحاظ نہیں ہوتا۔ مکانوں میں بھی رات کو وہ نامناسب روشنی سے پڑھتے ہیں اور کمزوری یا بیماری کی حالت میں امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ اور انکی شادی ہوکر بالی بچے ہو جاتے ہیں اور نسل کمزور پیدا ہوتی ہے۔ پہلے

زمانہ میں جب طالب علم اپنے گرو کے پاس بارہ برس کی عمر سے (منو کا منشا اور یہی سمجھا گیا ہے۔ آٹھ برس سے ہی لڑکے گروکل میں چلے جاتے تھے) چوبیس یا چھتیس۔ اڑتالیس برس تک رہتے تھے۔ اور جب اپنی تعلیم پوری کر چکتے تھے۔ تو گرو کی آگیا لیکر گرہستھ آشرم میں داخل ہوتے تھے۔ یہ آفت نہیں تھی لوگوں کی خواہشات کم تھیں۔ زندگی سادہ تھی اور تحصیل علم کے زمانہ میں وہ فضول اور کمزور کرنیوالی اشیاء خورد و نوش و آرائش بدن سے بچتے تھے۔ وہ ستیہ پرست سپاہی کرتے تھے۔ اور چونکہ دماغ پر ضرورت سے زیادہ زور نہیں پڑتا تھا۔ اس لئے وہ بہت تندرست ہوتے تھے۔ ...."

اس سے بڑھکر گروکل کے لئے اپیل کیا ہوگی پھر لکھا ہے: "پہلے زمانہ میں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ گرو ششیہ میں وہ تعلق ہوتا تھا کہ جس کا اثر طالب علم کی زندگی بھر رہا کرتا تھا۔ اب بوجہ اس کے کہ استاد و شاگرد کا تعلق صرف چند گھنٹے مدرسہ میں ہی رہتا ہے۔ استاد کا طریقہ برتاؤ کا طالب علم پر چنداں اثر نہیں ہوتا۔ اور ماں باپ بھی اولاد کی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی طرف بہت کم متوجہ نہیں ہوتے۔ نہ وہ اپنے طریقہ برتاؤ سے خود اپنی اولاد کے لئے نمونہ بنتے ہیں۔

..... ایک بڑے فلاسفر کا قول ہے کہ "تمہاری تمام تربیت کا یہ نتیجہ ہونا چاہئے کہ تم اپنی اولاد کو ایسی بنا دو کہ جس سے وہ خود اپنے تئیں چلا سکے۔ نہ کہ ایسی کہ چلانے کے لئے دوسروں کی ضرورت ہو۔ پس تم کو اپنی اولاد کی تعلیم دینے میں خود اپنی نیک عادت کو بڑھانا اور بری عادتوں کو روکنا پڑے گا۔ یعنی یہ کہ اپنے بچوں کی تعلیم دینے میں خود اپنے تئیں بھی تعلیم دینی پڑے گی۔" ہندوستان میں یہ بات پہلے تھی اب نہیں ہے۔ اور اس کے نہ ہونے سے آجکل لڑکوں میں بزرگوں کا ادب کم ہوگیا ہے۔ یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ اخلاقی اور مذہبی تعلیم ہو۔

لیکن اخلاقی یا مذہبی کتابیں پڑھانے سے اتنا فایدہ نہیں ہوگا۔ جتنا خود روزمرہ کے برتاؤ سے اور اخلاقی و مذہبی عقاید کو سکھلانے سے۔ پس جبکہ خود بہت سے والدین بھی اپنے مذہب سے ناواقف ہیں یا اس کا برتاؤ نہیں کرتے تو اگر لڑکے بھی اسکا برتاؤ نہ کریں تو کونسی تعجب کی بات ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

... پھر لکھا ہے "۔۔ اس زمانہ کے نیت سے پڑھے لکھے لوگ خود اپنے عقاید پر عمل کرنیکی جرأت نہیں رکھتے۔ اُن کے دلوں میں تو اعلیٰ خیالات جوش زن ہوتے ہیں۔ مگر وہ اُن کو بلا نقصان ذاتی کے اپنی روزمرہ کی زندگی میں عمل میں نہیں لا سکتے۔ اور چونکہ نقصان ذاتی اُٹھانا منظور نہیں ہوتا۔ اس لیے اُن کے دلوں میں بے ہمتی اور ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جب وہ اپنے تئیں ہر طرف سے ناکامیاب دیکھتے ہیں تو جتنا وہ کر سکتے ہیں اتنا بھی نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ ملک میں اتنے ڈگری یافتہ لوگ ہیں مگر انکی طرف سے عوام کے فایدہ کے لیے جیسی کوشش ہونی چاہیے ویسی نہیں ہوتی"۔ یہ فقرے ایک گریجوایٹ کے قلم سے نکلے ہیں جو کہ خود ایک نامی گریجوایٹ ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر ممتاز اور زندگی میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اس لیے اس تحریر کی عزت ہونی چاہیے۔

آپ طریقہ تعلیم کی نسبت پھر لکھتے ہیں:۔

"طریقہ تعلیم حال ملک کی حالت موجودہ کے مطابق پورا پورا مناسب نہیں ہے۔ چونکہ اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہیں ہے۔ اس لیے مجبوراً اسکو وہی اختیار کرنا پڑتا ہے" سوال پھر یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر حال کا طریقہ تعلیم ملک کے مناسب حال نہیں تو کیا بندوبست کوشش ملک کے مناسب حال طریقہ تعلیم کو رواج دینے کے لیے نہیں کرنی چاہیے۔ خاتمہ پر اسماعیل میں جو لیکچر [illegible] صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "یہاں کے لوگوں کو غور کرنا چاہیے۔ کہ آیا سب لڑکوں کو بلحاظ انکی تندرستی اور قوت دماغ اور منشاء

آخر کے صرف کثیر سے تعلیم و تجربہ اُن کے جیبوں کو خالی کرنا اور آخر کو مفلسی حالت میں کچھ بہتری نہ دیکھنا کہاں تک درست ہے"

خیالات فلاسفی کی ترقی کا حال لکھتے ہوئے مصنف نے آج کل کے سادھوؤں کی نسبت مفصل تحریر کیا ہے:۔ "فقیروں اور سادھوؤں کے حالات اور بھی خراب ہیں۔ ان میں سے بہت سے لباس ہی سنیاسی ہوتے ہیں۔ آج کل کے سادھوؤں میں کپٹ اور بغض بہت ہی بھرا ہوا ہے۔ [illegible] اور داسی۔ دنڈی وغیرہ سنیاسی ہر ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں۔ ان سب میں دوکانداری کی کمی بھی کچھ نہیں ہے۔ دوسروں کو بہت ذلیل سمجھنا اور اپنی بڑائی جتلانا انہیں برابر دیکھنے میں آتا ہے۔ روپیہ کے تیاگ کی بجائے اُس کے جمع کرنے کا زیادہ فکر رہتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شاستر تو کہتا ہے کہ زر و زن کو چھوڑو لیکن اچھے کھانے اچھے کپڑے۔ گدے تکیے سواری نوبت نشان وغیرہ جو گرہستیوں کو بھی میسر نہیں ہیں فقیروں میں ملیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کسی ملک میں تو یہ لوگ یا تو جیلخانہ یا محتاج خانہ میں ہی نظر آتے"

اسطرح پر آج کل کے سادھوؤں کا دو رنگ خاکہ کھینچتے ہوئے کمبھ میلہ کی نسبت لکھا ہے "ہم کو توقع تو یہ تھی کہ کمبھ جیسے موقعوں پر جہاں سینکڑوں سادھو اور پنڈت ملک ملک سے آکر جمع ہوتے ہیں دھرم کا کچھ وچار اور نشچے ہوگا لیکن بجائے اسکے ایک دوسرے کو بُرا کہتے دیکھا اور معمولی گرہستیوں سے بھی زیادہ کشمکش باہمی میں مبتلا پایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

پھر موجودہ جہالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "جگن ناتھ پوری میں مندر کے باہر ایک جگہ کو بیکنٹھ قرار دے رکھا ہے وہاں پر بیٹھنے کے کوئی نشانات [illegible] مگر بیچاری [illegible] کی خوب حجامت [illegible] تو [illegible] [illegible] اعمال [illegible]

میں داخل ہو گئے ہیں۔ مصنف کے جو بے کہتے ہیں کہ اور [illegible] اور جوتوں کی عادت ڈالی جس کے معنی [illegible] لڑکا [illegible] ایک آدھ بھولے بھٹکے کا [illegible] اور کبھی اسکو مار بھی ڈالتا ہے وہ جنم سے ہی [illegible] رنگے کپڑے پہننے سے ہی سادھو ہو لیتے بغیر سوچے [illegible] سے ہی جوگ لیتا ہے۔ ایسے خیالات بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر انکی اصلاح کی جاوے۔ تو بہت سا روپیہ جو فضول یا [illegible] کی ترقی میں [illegible] لگایا جاوے گا اور اس سے بہت سے نیک کام جو کہ روپیہ کی وجہ سے نہیں ہو سکتے پورے ہو جاویں گے۔ اور ملک میں دھرم اور [illegible] کی ترقی اور قوم کی بہبودی ہوگی"

گوشت خوری کی نسبت [illegible] صاحب کی رائے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہوگی "یورپ اور امریکہ میں تو بڑے بڑے ڈاکٹروں نے گوشت و شراب و سگرٹ وغیرہ کے نقصانات دکھلا کر لوگوں کو ان سے بچانے کی کوشش کی ہے اور وہاں پر صدہا آدمی نباتاتی کھانے پر اکتفا کرنے لگے ہیں۔ اور بہت سے مرض جو [illegible] لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ وہ نباتاتی کھانے سے دور کیے گئے ہیں لیکن اس ملک میں جہاں نباتاتی کھانا معمولی چیز تھی اب گوشت و شراب انگریزی کھانے سگرٹ سوڈا واٹر وغیرہ کا استعمال اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ شہروں کے باہر بھی پہنچ گیا ہے۔ انگریزوں کے ساتھ کھانے پینے کے آج کل کے تعلیم یافتہ اسقدر شائق ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس پر اتنا فخر کرتے ہیں کہ بعض اوقات یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے سامنے کھانے کی کیا کیا چیزیں آتی ہیں۔ تاہم انگریز اچھا نہیں سمجھتے [illegible] تعلیم یافتہ ہیں۔"

یہاں تک انتخابات پیش کریں [illegible] کہ [illegible] ہی آتا ہے۔ اور مصنف کی پوری [illegible] کا مطالعہ کرنے سے ہی اسکی تحریرات سے [illegible] [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible]

بعض بعض مقامات پر اصلیت کو سمجھتے ہوئے بھی رائے جیتیا نند صاحب سے خام غلط رائے سے مرہما خلاف کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور گو بلحاظ محاورہ کے دہلی اور لکھنؤ کے اردو دان اسکی طرز تحریر پر اعتراض قایم کریں۔ تاہم بلحاظ بہتری کے اردو زبان میں ایسا نادر نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ ضخامت ۲۵۴ صفحوں کے قریب اور باوجود قیمت ایک روپیہ فی جلد۔ بہت سستی ہے۔ ہر ایک گرہستہ میں اسکی ایک کاپی مطالعہ کے لیے ہونی چاہئے۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

سکرٹری آریہ سماج زوانہ (ریاست پٹیالہ)

اخبار میں نام چھپانے سے کچھ فایدہ نہیں۔ جن ودیا کھیا تاؤں کو آپ بلانا چاہتے ہیں ان کو نمنترن پتر بھیجیے۔ ایڈیٹر

مہاشے پیارے لعل جی

بجائے جگت پرشاد کے برخلاف بھجن بنوانے کے اگر ایشور اوپاسنا یا دھرم اوپدیش کے بھجن بنا کر بھیجیے تو درج اخبار ہو سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

مہاشے دوارکا داس جی (ڈنگہ نوہی)

آپ پُرجوش نظم میں رشی دیانند۔ پنڈت گورودت اور پنڈت لیکھرام جی کے نمونوں کو پیش کرتے ہوئے آپدیشک بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ایڈیٹر

ایک یوگیہ آریہ کا کرتویہ پالن

تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء ہمارے لایق پردھان

لالہ گنپت رائے ... لالہ گنیشی نتھا داس گپت نے اپنے چھوٹے پتر لالہ بشمبرلال کا جو آٹھ سال کا ہوا ہے۔ یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے شریمان پنڈت للتا پرشاد اگنی ہوتری جی نے بڑی دھوم دھام سے کرایا۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ بڑی پریم بھگتی سے لالہ گنیشی نتھا داس جی نے جو کچھ گروکل کو دان دیا ہے۔ اسکی تفصیل ذیل میں درج کرتا ہوں۔ نقد مبلغ مشٹ روپیہ۔ چادر شالہ پشمی زردار بقیمت مبلغ [illegible] روپیہ۔ ایک جھاڑ اور دو دیوار گیر بقیمت مبلغ [illegible] روپیہ کا ہے۔ یہ سب سامان مذکورہ شریمان پنڈت للتا پرشاد اگنی ہوتری جی کو اسی وقت دیکر پیل پر سوار کرا دیا تھا۔ اور دیگر یگیوپویت کے سمے پر بشمبرلال کی ماتا نے ایک زیور طلائی بقیمت مبلغ چار سو روپیہ کا اور نقد مبلغ [illegible] روپیہ جو کہ اسوقت بطور امانت کے رکھا ہوا ہے۔ اب جسوقت بشمبرلال کو گروکل پڑھانے کے واسطے لیجائیگا۔ اسی وقت یہ سب سامان معہ قیمت گروکل میں معہ لڑکے بشمبرلال کے داخل کر دیا جائیگا۔ اور دیگر اسیوقت لڑکے کے پتا و نانا و بہن نے مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار بھی گروکل کو لڑکے کی پڑھائی میں دینا سویکار کیا تھا جسکی تفصیل یہ ہے۔ پتا [illegible] ماتا [illegible] بہن [illegible]۔ یہ سب کارروائی دیکھ کر لوگ حیران ہوگئے اور منہ جوڑ جوڑ کر ایسی باتیں کرنے لگے۔ اور چپ چاپ دیکھ کر چلتے تھے۔ ہم کو یہ امید تھی کہ شریمان پنڈت للتا پرشاد اگنی ہوتری جی اخبار ستیہ دھرم پرچارک وغیرہ میں پرکاشت کرا دیں گے۔ پرنتو ابھی تک ہم نے کسی اخبار میں یہ لکھا نہیں دیکھا۔ اور ہم لوگوں کی غفلت بوجہ کثرت بیماری پلیگ کے ہوئی ہے اور ابھی تک سلسلہ بیماری جاری ہے۔ سماج میں کچھ کارروائی نہیں ہوتی ہے۔

اب جائے شوک ہے کہ ۶ مارچ کو یگیوپویت کرا کے تاریخ ۱۵ مارچ بروز سہ شنبہ ۱۹۰۶ء کو لالہ گنیشی نتھا داس گپت پردھان آریہ سماج دیوبند ضلع گورکھپور نے بعارضہ پلیگ وفات پائی اور ہماری کمزور سماج کو بڑی ہانی پہنچی ہے۔

آپ کا درشن ابھلاشی ہوکر بدرم گوتم گنیش لال ... بھارتی میمبر آریہ سماج تحصیل دیوریہ ضلع گورکھپور

آریہ سماج میں دین پستی

سیوا میں شریمان مہاشے اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک نمستے۔ آپ اس مضمون کو کرپا کر کے اخبار میں شایع کریں۔ کہ اب کی دفعہ گروکل کا جلسہ بہت کامیابی سے سماپت ہوا۔ مگر راستہ اور سٹیشن پر جدھر نظر پڑتی تھی ہاتھ دیکھے نہ ہی نظر آتے تھے اور گروکل بھومی میں لوٹے پتلون والوں کو جگہ رہنے کی ملتی تھی۔ اور غریب سماجک بھائیوں کو رہنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ غریب بیچارے گھوم گھوم کر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے آخر سردوار آرام لیتے تھے۔ گروکل کے جلسہ پر منیجر جھونپڑیاں کا انتظام ہونا چاہئے۔ کیونکہ منیجر صاحب نے جو نہ ملنے جگہ رہنے کے چار آدمی اپنی جھونپڑی میں ٹھیرائے ہوئے تھے۔ تو دوسرے روز رات کو کوئی دولتمند آدمی منیجر صاحب کے پاس آئے تو رات کے ۱۰ بجے منیجر صاحب نے چپراسی کو کہا کہ انکا بستر باہر پھینکدو جو کہ پہلے اس جگہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس سے کچھ پوچھا تو پنڈت رام بھجدت جی وکیل کا ان میں سے ایک آدمی واقف تھا۔ تو کر سمجھکر واقف آدمی کو اپنے پاس منگوا لیا اور رہنے کو جگہ دی جو غریب ناواقف تھے۔ ان کو رہنے کی لئے کسی آدمی نے نہ پوچھا۔ آپ خیال کریں کہ ان کو کیسی تکلیف ملی ہوگی۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ یہ بات سُنکر بھی پنڈت رام بھجدت جی

نے منیجر کو کچھ نہ کہا اور جو غریب پرش تھے ان کو بھی نہ پوچھا اور پرتی ندھی کا آدھ ہونا چاہیئے کہ جو شخص ممبر آریہ سماج کا ہو۔ جب کسی جلسہ میں جاوے تو بوٹ پتلون ضرور پہن کر جاوے۔ یا جو شخص غریب ہو انکو ممبر آریہ سماج کا نہ بنانا چاہیئے۔ پرتی ندھی سبھا ان دونو باتوں کو سوچ کر فیصلہ کرے اور ایک بات ضرور ہونی چاہیئے کیونکہ غریب پرشوں کو بہت تکلیف ملتی ہے۔ اور سب جگہ سے گروکل بھومی عالی جگہ ہے۔ مگر جس طرح دیگر سماجوں میں گھمنڈ مچا ہوا ہے اسی طرح گروکل میں نہ ہونا چاہیئے۔ اور میں بہت افسوس سے کہتا ہوں کہ دولتمندوں کو کھانا کھانے کے لئے گروکل فنڈ سے اور غریب پرشوں کو رہنے کے لئے جگہ بھی نہ ملے اور جن دولتمندوں کا زیادہ قدر ہوتا ہے ان میں سے ایک دو کا حال سنئے۔

(۱) ایک دولتمند نے ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں پر اپنے بیان یو سے تقریباً ۳۰ روپیہ گروکل کے واسطے جمع کئے اور گروکل میں اپنے نام پر دان دیا۔

(۲) ایک دولتمند نے گروکل سے بیل گاڑی کرایہ پر لی اور ایک آدمی نے کہا کہ میرا بستر اگر گاڑی پر رکھ دو تو دولتمند نے کہا کہ آٹھ آنہ کرایہ لگے گا۔ تو بستر والا نہیں ٹہرا۔ مگر اس وقت دولتمند نے کرایہ کا فیصلہ ٹھیک اچھی طرح کچھ نہ کیا۔ جب ہردوار آئے تو دولتمند نے کہا آٹھ آنہ دیدو۔ بستر والے نے جواب دیا کہ تم آریہ ہو میں آریہ ہوں۔ جو کرایہ مناسب ہو لے لو۔ مگر دولتمند اونچا بولے اور آٹھ آنے وصول کر لئے۔ اور ہم چار آدمی اور گاڑی کے ساتھ تھے۔ ہم نے سوچا کہ بستر والا کیا کہے گا۔ ایک آنہ فی آدمی اپنی گرہ سے ۴ بستر والے کو دئے۔

(۳) ایک دولتمند نے ہردوار سے ایک کپڑا خرید لیا اور خرید کر اپنے مکان پر لے آیا تین گھنٹے کے بعد پھر وہ کپڑا واپس لے گیا اور دوکان والے کو کہا کہ یہ کپڑا واپس لے لو۔ دوکاندار نے جواب دیا کہ میں واپس نہیں لیتا۔ تو دولتمند نے دوکاندار کا ایک اور کپڑا دور سے اوٹھا لیا۔ مگر دوکاندار کے دل میں خیال تھا کہ یہ آریہ پرش ہے میرا کپڑا نہ لیجاویگا۔ آخر دولتمند کپڑا دوکاندار کا جو دوسرا اٹھا لے آیا۔ آپ خیال کریں کہ جو دولتمند ایسا کرم کریں تو پھر انکو کیا نی دینا اچھا ہے یا فضول اور اسکو ضرور شائع کریں اگر آپ شائع نہیں کرتے تو آپ اپنی رسید اس کے ہمراہ روانہ کریں کہ ہم شائع نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی لفظ غلط لکھا گیا ہو تو ٹھیک کر لیویں۔

آپ کا داس
جیٹھ سنگھ سپاہی فروش ڈیرہ اسمٰعیلخاں

(نوٹ۔ یہ خط ہم نے بجنسہ اسلئے چھاپ دیا ہے کہ راقم کو تسلی ہو جاوے ایک بات تو بالکل غلط ہے کہ کسی دولتمند کو گروکل فنڈ سے مفت کھانا دیا گیا باقی کی نسبت مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا لیکن جو لوگ اپنا وقت اور روپیہ نثار کر کسی کام کے لئے دیں انکو ہمیشہ اس قسم کی نکتہ چینیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آشا ہے کہ بابو کرشن دیو منیجر کیمپ کی خدمات کو یہ غلط یا تردید کے والوں سے بھلا نہ سکیگا۔ ایڈیٹر۔)

پرشن

جنا پاپ ہے اور گوہتیا مہا پاپ ہے۔ نیل گائے کی دم کے چنور بھگتوں نے خیال کیا ہے ہیں اور چیتا وغیرہ کا مرگ چھالہ کو پوتر جانتے۔ بذریعہ اخبار اچھے ہیں۔ اگر شاستر وغیرہ کا پرمان ہو تو اسکا حوالہ دیکر کرتارتھ کریں۔ یہاں پولیس کی دھرم شالہ میں شبہ ہے کہ پرشن اتپن ہوا۔

آپکا داس
گیا پرشاد انسپکٹر پولیس

(نوٹ) نیل گائے کی دم کے چنور بنانے والوں سے پوچھئے۔ چیتا وغیرہ کا چمڑا پوتر نہیں مانا جاتا۔ بلکہ چونکہ جانور ہونیکی وجہ سے اُسے مار کر کے چمڑہ کو خاص طور پر صاف کرنے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا اسوقت سوکھا چمڑا کاٹھ کی مانند ہو جاتا ہے۔ اہنسک جانوروں کا مارنا ہمیشہ ہی پاپ ہے۔ البتہ ہنسک جانوروں کو دور کرنا کشتریوں کا دھرم ہے۔)

پرشن

کوئی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ پنڈت پرجو لال باندہ لوہی کے درشنوں کے بہاشیہ کہاں مل سکتے ہیں۔

دوارکا پرشاد شوق بدایون

آریہ پبلک کی آگاہی کے لئے

منتری مہاشے جی۔ کرپا کر کے یہ لکہت لیکہہ کو جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپنے پتر میں پرکاشت کر دیجیئے۔ تاکہ آریہ پبلک کو آگاہی جلد ہو جاوے۔ وہ لیکہہ یہ ہے اٹاوہ سے ستیہ ورت شرما سمپادک بھارت ہتیشی نوٹس دیتے ہیں کہ خریداران بھارت ہتیشی ماسک پتر کو میں دو روپیہ میں یجرویدبھاشیہ مع سہت اوپہار دونگا۔ لیکن یہ نہیں لکھتے کہ کس کا کیا ہوا بھاشیہ ہے اس لئے آریہ سماجک پرشوں کو اول ہی دیکھ اور دریافت کر لینا چاہیئے کہ جو بھاشیہ وہ دیتے ہیں انکی ان کو ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ یا سمپادک مہاشے کو آئندہ اپنے نوٹس میں خود دکھلا دینا چاہیئے کہ کونسا بھاشیہ اُپہار میں دیتے ہیں۔

آپکا
بھولا لال کھتری
آریہ سماج امروہہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سالانہ جلسہ آریہ سماج پشاور

جیسے کہ اخباروں میں پرکاشت کیا گیا تھا - آریہ سماج پشاور کا تیئسواں (۲۳) سالانہ جلسہ ۲-۳ اپریل ۱۹۰۴ء کو قرار پایا تھا - باوجودیکہ سماج کے منتری مہاشے گوروکل میں تھے - اور پردھان صاحب بھی موجود نہ تھے - لیکن جس خوبی اور خوش اسلوبی سے یہ جلسہ ختم ہوا - اسکے لئے ہمارے سماج کے اُپ پردھان بابو رلا رام صاحب اور ممبر بابو سرجن لال صاحب و پنڈت موہنچند صاحب وکیل تعریف کے لائق ہیں - جنہوں نے اپنی لگاتار محنت سے جلسے کو عمدہ اور بارونق بنانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا - پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی و پنڈت دولت رام جی و ٹھاکر پردمن سنگھ جی تشریف لائے تھے - پنجم اپریل کو نگر کیرتن بوقت ۷ بجے صبح شروع ہوا - چار بھجن منڈلیاں بنائی گئیں تھیں - جن میں دو پشاور سماج کے ممبران کی تھیں! اور تیسری چھاؤنی سماج کی - اور چوتھی سب سے پیچھے ٹھاکر پردمن سنگھ کی - یہ بھجن منڈلیاں شہر کے گلی کوچوں میں سے گزرتی ہوئیں قریباً ۱۱ بجے مندر سماج میں پہنچیں - راستہ میں جگہ بجگہ گلاب کیوڑا اور پھولوں کی برشا ہوتی رہی - لالہ رام ناتھ دہون کے مکان کے نیچے جب منڈلیاں پہنچیں تو انکی دھرم پتنی نے پانچ روپیہ اور انکی ہمشیرہ نے ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دیا - اور بابو سرجن لال جی نے بھجن گانیوالے بھائیوں کا دودھ سے ستکار کیا - ٹھاکر صاحب کے دلکش اور رسیلے بھجن تمام آدمیوں اور استریوں نے بہت ہی پسند کئے جس پتی برتا دھرم کے پالنے کا نقشہ ٹھاکر صاحب نے کھینچا وہ واقعی اُن ہی کا حصہ تھا - تمام آدمی اور استریاں سکتہ کے عالم میں ہو گئے تھے - آگے سماج مندر فرش - جھنڈیوں اور پھولوں اور سنہری دیگر وغیرہ سے خوب آراستہ کیا گیا تھا -

۲ - اپریل کو علی الصبح ہون ہوا - اور بعد ازاں بھجن ہو کر پنڈت دولت رام صاحب کا سرمن دھرم پر ہوا - جس خوبی سے پنڈت جی کو اپنے خیالات کے بیان کرنے کی قوت ہے - اور جو دلیلیں وہ دیتے ہیں - وہ واقعی اُن ہی کا حصہ ہے - بعد ازاں ماسٹر آتما رام صاحب کا لکچر ہندو دھرم کے کھنڈرات پر ہوا - فاضل لکچرار نے چوٹی - جنیو - لادان - بوقت شادی اور مردہ جلانا چار کھنڈرات بتلا کر سولہ سنسکاروں کی حمایت پر آ گئے - اور جس فاضلانہ طریق اور آہستگی سے ہر ایک سنسکار کو لوگوں کے ذہن نشین کرایا - اور یورپ اور امریکہ کے فلاسفروں کی رائے سے مطابقت دی - وہ واقعی اُن ہی کا حصہ تھا - لوگ بہت ہی دھیان سے سنتے رہے - لیکن افسوس کہ وقت کی تنگی کے باعث ۱ بج گئے تھے - اور مضمون کو نامکمل چھوڑنا پڑا -

بعد دوپہر پنڈت سیتا رام جی کا لکچر ہمارا دھرم پر ہوا - شاستری جی نے بتلایا - کہ ہمارا دھرم ویدک ہے اور وید ہی دھرم پستک ہیں - اور اُن میں تمام سچے اصول اور سائنس بھرے پڑے ہیں - بعدہٗ ماسٹر آتما رام جی اپنے مضمون کو مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ماسٹر جی جس عالمانہ طریق سے دیا کھیان کرتے ہیں اور آہستگی سے سمجھاتے ہیں - وہ واقعی کم دیکھنے میں آیا ہے - انہوں نے بتلایا کہ یورپ اور امریکہ کے فلاسفر ابھی اُس معراج پر نہیں پہنچے - جو ہمارے رشی منیوں کو حاصل تھے - اور جس بنا پر ہمارے سنسکار قائم ہوئے ہیں - وقت آئیگا - کہ وے ہر ایک بات کو ماننے کے لئے طیار ہونگے - اور جو نقص اُن میں پائے جاتے ہیں - وے آہستہ آہستہ چھوڑتے جاتے ہیں - میں ماسٹر جی سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ سنسکار ودھی کا ترجمہ جو اردو میں تیار کر رہے ہیں - انہیں اپنے لکچر کو وضع طور پر شامل کریں - تاکہ لوگوں کا اُپکار ہو - اور پرچار آدی

اور گنوں سے بچ جاویں - پھر بھجن ہو کر شام کی کارروائی ختم ہوئی -

۳ - اپریل کو بوقت صبح ہون ہوا - اور پھر بھجن ہو کر پنڈت دولت رام جی نے اوپاسنا کرائی - اور اُپدیش ایشور پر اپنی ہوا - بعد ازاں ترہم چرچا ہوا - لالہ ... رائے ستاتی نے پیش کیا - کہ وید میں ایشور کی پوجا کا ودھان اور نشیدھ دونوں کس طرح سے ہیں - جس کا جواب ماسٹر آتما رام جی نے بہت عمدگی سے دیا اور انکی تسلی ہو گئی - بعد ازاں ماسٹر لشبداس جی نے سوال کئے جنکا جواب ماسٹر آتما رام جی دیتے رہے اور بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی - بعد دوپہر ٹھاکر صاحب کے بھجن ہونے کے بعد ماسٹر آتما رام نے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کی - فاضل لکچرار نے اپنے مضمون کو بہت عمدہ سمجھایا - باوجودیکہ پردھان صاحب اور منتری صاحب دونوں موجود نہ تھے لیکن عمدگی سے یہ جلسہ ختم ہوا - اُس کے لئے ... پرمانما کے حضور میں سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے - لیکچر ختم ہی چاروں طرف سے روپیہ برسنا شروع ہوا - اور دانائیں سترہ سو روپیہ (۱۷۰۰) تھا اور قریباً ۳۰۰ روپیہ وعدہ ہوا - جو ویدپرچار فنڈ - گوروکل - اناتھالیہ وغیرہ مختلف فنڈات ... - آخیر میں بھجن ہو کر اور بادشاہ معظم اور حکام ضلع کا شکریہ ادا کر کے جلسہ برخاست ہوا -

خاکسار

چرنجیت لعل دہون آریہ سماج پشاور

آریہ مسافر

کی متواتر غیر حاضری پر شبہ ... کثرت سے شکایتی خطوط موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ فرداً فرداً ہر ایک کا جواب ... مشکل ہے سب مہاشیوں کی آگاہی کے ... عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ ... ناخیر کا باعث کاتب کی عدم دستیابی ہے - باوجود

ہے۔ دھرم کے الجھن تک کوئی کاتب دستیاب نہیں ہو سکا۔ ہردوار ایک ایسا مقام ہے کہ جہاں اول تو کوئی کاتب زیادہ تنخواہ پر بھی آنے کو رضامند نہیں ہوتا اور اگر کوئی ہوتا بھی ہے تو اس کے پریوار کے لئے رہائش کا انتظام نہ ہو سکنے کے باعث وہ آنے سے انکار کر دیتا ہے۔ ان حالات میں مجبوراً مضامین لکھنے کے لئے باہر بھیجنے پڑتے ہیں لیکن وہ بھی وقت پر نہیں ملتے۔ کئی ماہ کے رسالوں کے مضامین مرادآباد۔ میرٹھ وغیرہ کے کاتبوں کے پاس بھیج رکھے ہیں اور بار بار تاکیدی خطوط لکھنے کے بھی انہوں نے لکھ کر روانہ نہیں کئے۔ اب میرٹھ سے کوئی ہوشیار کاتب ڈھونڈ کر لانے کے لئے ایک خاص آدمی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک کہیں نہ کہیں سے کوئی کاتب آ جاوے گا تو ایک ماہ کے اندر اندر تمام پرچے یکے بعد دیگرے نکال دیئے جاویں گے۔ آپ اطمینان رکھیں گھبرائیں نہیں ہمیں خود اس بے قاعدگی کے دور کرنے کا خیال ہے اور شب و روز اسی فکر میں ہیں کہ جیسے ہو سکے جلد اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر سرخروئی حاصل کریں۔ سوائے ذکر العہد خاص رکاوٹ کے اور کوئی سبب آریہ مسافر کی بوقت روانگی کا نہیں ہے۔ مضامین لکھے پڑے ہیں۔ صرف کاتب کی انتظار ہے کاتب کا انتظام ہوتے ہی آئندہ جلدیں پایہ تکمیل تک پہنچ جاویں گی۔ جنوری کا رسالہ روانگی کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ اور فروری کا چھپ رہا ہے۔

آپکا خواستگار معافی

منیجر و ایڈیٹر آریہ مسافر ہردوار

سالانہ جلسہ آریہ سماج جامپور

آریہ سماج جامپور کا پانچواں سالانہ جلسہ (جیسا کہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو ہونا مشتہر کیا گیا تھا) رونق اور کامیابی سے سماپت ہوا۔ گو وہاں نیز گوروکل کا جلسہ ہونے کی وجہ سے امید نہ تھی کہ اس سال جلسہ کامیابی سے ہوگا۔ مگر تجربہ نے ظاہر کر دیا ہے کہ جو کام ہمت اور اُتساہ سے پرماتما کے آشریہ پر کیا جاتا ہے۔ پرماتما اُس کام کو ضرور بخوبی پورن کراتے ہیں۔

اس جلسہ کے لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسال سماج ہذا کے نویدن پر غور فرما کر پنڈت پورنانند جی۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی۔ پنڈت سرجودت جی اور سادھو پرمانند جی نیت کئے تھے جن میں سے صرف اول الذکر دو ہی صاحبان تشریف لائے جنہوں نے اس جلسہ پر سبھا کے چار اُپدیشکوں کے اگر کہا جاوے کہ دس اُپدیشکوں کا کام دیا تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مورخہ ۲۵ مارچ شام کو اور ۲۶ مارچ صبح کو شہر میں نگر کیرتن کرایا گیا۔ ہر دو نگر کیرتن اچھی رونق سے ہوئے۔ جن میں بڑا بھاری حصہ علی پور اور خیرپور کی بھجن منڈلیوں نے لیا۔ جن کو عین موقعہ پر تار دیکر بلوایا گیا تھا۔ ان کے نئے اور دھارمک سریلے بھجنوں کا نگر نواسیوں پر اچھا اثر پڑا۔ اثنا نگر کیرتن میں ہر دو پنڈت صاحبان کے بازار میں موقعہ بموقعہ لیکچر کرائے گئے۔ ان کے لیکچروں میں ایسی آکرشن شکتی بھری ہوئی تھی کہ لوگ متاثر ہو کر بڑے شوق سے جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔

باقی دو روز ۲۶-۲۷ مارچ کو علی الصباح ہون یگیہ ہو کر دھارمک اور ایشور پراتھنا کے اپدیش ہو کر ہر دو پنڈت صاحبان کے آٹھ لیکچر یکے بعد دیگرے ہوتے رہے۔ کیونکہ اور کوئی لیکچرار مہاشے سبھا کی طرف سے شامل نہیں ہوئے تھے۔ لیکچر مختلف مضامین استری سکھشا۔ چھوٹی عمر کی شادی برہمچریہ کی فضیلت ایشور پراپتی اور آتم بل وغیرہ پر تھے۔ جنکو لوگوں نے بڑے پریم اور شوق سے سُنا۔ سامعین بھجنوں اور لیکچروں کے وقت بُت کی طرح جمے بیٹھے رہتے تھے۔

گزشتہ سالانہ جلسوں پر ۵، ۷ سے ۱۵ تک مہاشے باہر سے شامل جلسہ ہوتے رہے۔ مگر امسال قریباً ۳۰ کے باہر سے تشریف لائے جس سے اُمید ہوتی تھی کہ جلسہ میں حاضری ہوگی اور جلسہ کامیابی سے ہوگا۔ کیونکہ پچھلے جلسوں میں شہر کے لوگ جن کی خاطر جلسہ منایا جاتا ہے۔ بالکل جلسہ میں قدم تک نہ رکھتے تھے۔ مگر امسال کوئی ایسی کایا پلٹی۔ یا بھجن منڈلیوں کے بھجنوں اور لائق لیکچرار مہاشیوں کے لیکچروں نے نگر نواسیوں کے دلوں کو ایسا بدلا کہ لوگ خود بخود جوق در جوق چھوٹے سے لیکر بڑے تک سب جلسہ میں آتے رہے۔

ایک اور امر بھی قابل ذکر ہے۔ سماج ہذا میں دستور ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر شہر اور شہر کے گرد نواح کے مواضعات کے بڑے بڑے معزز آدمیوں اور عہدہ داروں اور رئیسوں کی سیوا میں جلسہ کی دعوت کے نمنترن پتر بھیجے جاتے ہیں۔ پچھلے جلسوں میں باوجود اس قدر کارروائی کے کوئی بھی معزز مہاشے شامل نہ ہوا کرتے تھے۔ مگر امسال اچھے اچھے معزز صاحبان شامل ہو کر جلسہ کی کارروائی دیکھکر اور لیکچر سنکر محظوظ ہوتے رہے۔ جو کہ یہ بھی خوشی کا مقام ہے۔

ہر دو روز صبح کی کارروائی میں ۱۰۰ یا ۱۵۰ کے قریب حاضری اور شام کی کارروائی میں دوپہر سے رات کے گیارہ بجے تک اس قدر حاضری رہی کہ منڈپ جلسہ بھرا رہتا تھا۔ سمائی مشکل سے ہوتی تھی۔ جن میں سے اکثر حاضرین شہر کے لوگ تھے۔

ہر دو روز دھرم چرچا کے لئے پروگرام میں وقت رکھا گیا تھا۔ اور پورانکوں کو بذریعہ منادی شاسترارتھ کا نوٹس بھی دیا گیا تھا۔ مگر کوئی صاحب شاسترارتھ کے لئے نہ آئے۔ اس وقت میں سماج کے ممبروں و دیگر لوگوں کے شنکا سمادھان پنڈت پورنانند جی بڑی خوبی اور تشریح سے کرتے رہے۔

۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی رات کو کنفرنس ہوئی۔ جہاں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پچھلے سالانہ جلسوں پر کنفرنس میں سوائے آریہ بھائیوں کے ملاپ کے اور کوئی کارروائی نہ ہوا کرتی تھی امسال کنفرنس میں بجائے اس کارروائی کے لوکل اپدیشک کی نسبت وچار کیا گیا۔

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر یہ نیک تجویز پاس ہوئی۔ اس تجویز کی تکمیل و تعمیل کے لئے ڈیرہ غازیخان سماج نے ۱۲۰ اور کوٹ چھٹہ منہم سماج نے لگ ۱۲۰ اور جامپور سماج نے ۶۰ سالانہ دینے کا اقرار کیا۔ گویا ۳۰۰ کا اقرار اسی وقت ہو کر اس تجویز پر عملدرآمد کرانے کا وچار ڈیرہ غازیخان ضلع کی سماج کے سالانہ جلسہ کی کنفرنس میں ہونا پاس ہوا۔

۲۷۔ مارچ کو سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ جس سے پایا جاتا تھا کہ پچھلے سال جامپور سماج کے ممبران ڈھیلے رہے اور انتظام سے کام نہیں کیا۔

اس تاریخ رات کو پنڈت پورنانند جی ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کی۔ امسال سماج ادھکاریوں کا اپیل کرانے کا خیال نہ تھا۔ کیونکہ پچھلے سالانہ جلسوں پر اپیل کرانے پر پچیس یا تیس کے قریب یا اس سے کسی قدر کم وبیش روپیہ وصول ہوتا تھا۔ اس لئے اب مناسب نہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ پنڈت پورنانند جی جیسے لکچرار اپیل کرنیوالے ہوں اور ۲۰ یا ۲۵ روپیہ وصول ہوں۔ مگر شکر کا مقام ہے کہ انکی اپیل کرنے پر مبلغ ۸۸ روپیہ فنڈات ذیل کے لئے لکھے گئے جو کہ جامپور سماج اور جامپور شہر کے لحاظ سے کافی و معقول تعداد ہے۔ اور کام کرنیوالوں کے اُتساہ کو بڑھانیوالی ہے۔ ویدپرچار فنڈ ۶۵ لوکل اپدیشک فنڈ ۱۰ گوروکل فنڈ یتیم خانہ فنڈ للعہ لوکل فنڈات ۔ ان میں سے مبلغ ۵۵ روپیہ نقد وصول ہوئے۔ جو اسی وقت سیوا میں شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب معرفت شریمان پنڈت پورنانند جی بھیجے گئے۔

اس موقعہ پر اپیل کے بعد ایک پرتگیا پتر کلب میں پڑھکر سنایا گیا۔ جس میں ادھکاریان سماج کی طرف سے اقرار تھا۔ کہ ہم آیندہ کے لئے اپنی اولاد کی شادی صغر سنی میں نہیں کریں گے۔ اور حتے الامکان تمام سنسکار ویدکت کرنے کی کوشش کریں گے جو کہ انہوں نے ہر دو روزہ کے لیکچروں سے متاثر ہو کر لکھ دیا تھا۔

جلسہ کی اس تمام کارروائی سے کہا جاسکتا ہے کہ جلسہ امسال سوائے پہلے سالانہ جلسہ کے باقی پہلی گزشتہ تین سالانہ جلسوں کی نسبت بڑی بھاری رونق اور دھوم دھام اور اعلیٰ کامیابی سے ہوا۔ جو کہ ممبران کے پریم اور اُتساہ اور مہاتما کی کرپا والوگرہ اور شرمیتی سبھا کی سہایتا کا نتیجہ ہے۔ جس نے دو لائق لیکچرار اس سماج کے لئے بھیجکر سماج کو مشکور فرمایا۔

اوم شم

راقم آریہ دھرم کا سیوک

موہن لال سکرٹری آریہ سماج جامپور

مستند تاریخ آریہ سماج

اس بات سے کون بشر ناواقف ہے کہ ہر ایک قوم کی اُنتی کا کارن اُس کا اتہاس ہی ہوا کرتا ہے۔ اپنی قوم کے بُنیادی اصولوں و سابقہ کارناموں کو تواریخ میں پڑھکر گیدڑ بھی شیر بنجاتے ہیں اپنی نیوناؤں کو دور کرکے قوم ابھرنے میں پیشقدمی کرتی ہے۔ اس وقت ہندوؤں کی پورانی تواریخ کے ابھاو سے واستو میں سچے دھرم کا ابھاو ہو رہا ہے۔ تواریخ ایک شیشہ ہے کہ جس میں گورا اور کالا رنگ دونو نظر آتے ہیں۔ بشرطیکہ اُس کا مصنف تعصب اور پکشپات سے بری ہو۔ شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماج کو جنم لئے ہوئے پچیس برس گزر گئے ہیں۔ ارنتو اس کی تاریخ کی اوہی پورن ہو گئی۔ پرنتو ابھی تک کسی نے اس کی غیر متعصبانہ تاریخ ہی نہیں لکھا۔ ایک کلیجو ڈسٹھائی نے تاریخ آریہ سماج نام رکھکر کتاب تو لکھدی مگر اس میں مضر خیالات لکھکر اپنے پکشپات کا ثبوت دیا۔ آریہ دھرم جیسے عالمگیر دھرم کو ایک محدود فرقہ و قوم قرار دیدیا گیا یہ زہر اسی طرح پھیلتا جاوے گا۔ ایک کوئی مہاتما ڈاکٹر اس کا علاج کرنے کو تیار ہے میرے خیال میں شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ڈاکٹر بنا چاہئے۔ ارنتھات سبھا موصوف کو چاہئے کہ اپنی زیر نگرانی ایک مستند تاریخ آریہ سماج جلد جیسی دے ہی پہلے زہر کے واسطے جلاب کا کام دیگی ورنہ جب زہر تمام جسم میں پھیل گیا تو اگر مرتیو تک نوبت نہ بھی پہنچی تو دائم المریض ہونے میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔ آشا ہے کہ سبھا موصوف آوشیہ دھیان دیگی۔

نیازمند

لعل چند شرما انسپکٹر پولیس

نکورو مشرقی افریقہ

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا ستارہواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا ستارہواں سالانہ جلسہ جیسے کہ پہلے مشتہر کیا گیا تھا ۲۵۔ مارچ سے ۲۸ مارچ تک رہا۔ ذیل کے اپدیشک و لیکچرار اس جلسہ میں رونق افروز ہوئے۔

(۱) پنڈت دولت رام جی۔ (۲) ماسٹر آتما رام جی (۳) پنڈت سیتا رام جی شاستری (۴) مہتہ جیمنی جی (۵) ٹھاکر پروین سنگھ جی۔ (۶) لالہ کنہیا لال جی بھجنیک ملتان نواسی۔

۲۵ مارچ کو ۴ بجے کے بجائے ۵ بجے نگر کیرتن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہوا۔ اگرچہ غیر معمولی بارش اور کیچڑ اور راستے کی خرابی کی وجہ سے نگر کیرتن میں کامیابی کی بہت کم امید تھی مگر ایشور کی کرپا سے نگر کیرتن کے وقت بارش بند ہو گئی اور امید سے بڑھکر آنند ہوا۔ بھجنوں کے علاوہ مختلف موقعوں پر ہماری سماج کے سبھاسد سردار ایشور سنگھ جی نے اُپدیش بھی دیا۔ چوک بازار کے قریب ٹھاکر پردین سنگھ جی بھی اپنے ایک اور ساتھی کے آکر ملے اور نگر کیرتن کی رونق دوبالا ہو گئی۔ پرماتما کا بڑا شکر ہے کہ نگر کیرتن رونق اور آنند کے ساتھ ختم ہوا۔

دوسرے روز مورخہ ۲۶ مارچ کو پہلے صبح سویرے نگر کیرتن ہوا۔ پھر ہون وید پاٹھ اور بھجن ہوتے رہے بعدازاں پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کرا کے دھرم اُپدیش دیا۔ اور اچھی طرح درشایا کہ جب تک جیو اپنے سروپ کو نہیں جانتا وہ پرماتما کے درشن نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد ایک بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم کی گئی۔ شام کی کارروائی ۲ بجے بھجنوں سے شروع ہوئی۔ پہلے لوکل بھجن منڈلی اور گروکل کے برہمچاریوں نے بھجن سنائے۔ دھرم چرچا کا وقت تھا۔ بموجب پروگرام کے سوال کرنے کی آگیا دی گئی جس پر مہاشہ لالہ ہیلا رام جی منتری کیمبل پور سماج نے گوشت خوری پر چند سوالات کئے۔ جن کے معقول اُتر ماسٹر آتما رام جی نے دئے۔ پھر شریمان سوم پوری سنیاسی سادھو نے جو کہ باجا بجانے میں مشہور ہے۔ حاضرین کو باجے اور بھجن سے آنندت کیا۔ بعد اس کے مہتہ جیمنی جی بی۔اے کا لکچر شروع ہوا۔ آپ نے چار آشرموں پر ایک موثر اور دلچسپ ویاکھیان دیا۔ آپ نے تمہید میں لوگوں کی ویراگ پسند طبیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے اور آریہ سماج کا مرکز بیان کرتے ہوئے سدھ کیا کہ ان ساری موجودہ خرابیوں کا کارن چاروں آشرموں کا بگاڑ ہے۔ اس لئے آریہ سماج کا فرض ہے کہ وہ برہمچریہ ودیا کی تعلیم کے ساتھ آشرموں کی اصلاح کا اُپدیش کرے۔ پھر ٹھاکر پردین سنگھ جی نے گروکل کی سہائتا پر ایک بھجن گایا اور ماسٹر آتما رام جی کا ویدک

کی عظمت پر فاضلانہ لکچر ہوا۔ آپ نے بڑی فصاحت اور خوبی اور عمدگی سے مختلف لوگوں کی ویدوں پر مختلف نظر ڈالکر غلط نتائج اخذ کرنے کے وجوہات کو پرگٹ کیا۔ پھر ایک بھجن کے بعد پنڈت دیپ چند جی کا یگیہ وششے پر لیکچر شروع ہوا۔ جیسا کہ آپکا سبھاؤ ہے آپ نے نہایت سرلتا کے ساتھ شانتی اور امرت کی برشا کر کے حاضرین کو آنندت کیا بعدازاں بھجن ہو کر ۲۶ مارچ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء صبح کو ایک طرف لوکل سماج کی بھجن منڈلی اور ٹھاکر پردین سنگھ جی اور گروکل کے برہمچاری اپنے منوہر بھجنوں سے حاضرین کو آنندت کر رہے تھے۔ دوسری طرف ہون یگیہ اور وید منتروں کا پاٹھ ہو رہا تھا۔ اسوقت ملک بنیراج کے پتر کا مونڈن سنسکار کرایا گیا۔ پھر پنڈت دولت رام جی کا پرارتھنا کرنے کے بعد اُپنشد سے آتم گیان پر دھرم اُپدیش ہوا۔ اُپدیش کو سرلتا اور مدھرتا سے لوگوں کے دلوں پر نقش کرنا صرف آپکا ہی حصہ ہے۔ چونکہ اسوقت ماسٹر کنہیا لال جی ملتان نواسی کرپا کر کے ہماری بڑی انتظار کے بعد آپدھارے تھے۔ اسواسطے اسوقت کی کارروائی ماسٹر جی کے پریم بھری آواز سے بھجنوں کے آنند پر سماپت ہوئی۔ اور شام کی کارروائی ایک بجے شروع کی گئی۔ بھجن ہو کر لوکل آریہ کنیا پاٹھشالا کی کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا۔ پھر دھرم چرچا کا وقت تھا۔ اسوقت پنڈت گنگا دھر شاستری اور ایک اور براہمن نے جیو ایشور کے وشے میں پرشن کئے۔ اور ماسٹر آتما رام جی نے ان کے سوالوں کا یتھا یوگ اُتر دیا۔ پھر مہتہ جی کا لکچر شروع ہوا۔ آپ کا لکچر کل کے لیکچروں کا ضمیمہ تھا۔ اس میں آپ نے ویدک دھرم کا دیگر مذاہب کے ساتھ مقابلہ کر کے ویدک دھرم کی پانچ فضیلتوں کا خوبی کے ساتھ ذکر کیا۔ آپ نے اپنے لیکچر کو خوبی کے ساتھ ختم کر کے اسوقت ملتان کی طرف روانہ ہو گئے۔ بعدازاں بھجن ہو کر شریمان

ماسٹر آتما رام جی نے وید پرچار کی ضرورت اور اسکی اُتمتا درشا کر مختصر الفاظ میں اپیل کی۔

اپیل پر مبلغ ۱۸۲۲ روپیہ نقد اور مبلغ ۱۰۱۹ وعدہ کُل مبلغ [illegible] چندہ ہوا۔

اس دان میں سے جو دان کہ خاصکر قابل ذکر ہے وہ دان مبلغ [illegible] (۲۰۱)۔ نقد مندر فنڈ کا جو کہ واسطے بنانے پھاٹک بیرونی کے اور ایک قطعہ زمین قیمتی مبلغ ۴۰۰ روپیہ کا وعدہ ہے جو کہ ہماری آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کے ایک غریب چپراسی مسمی کیم چند نے جسکی تنخواہ کہ مبلغ آٹھ روپیہ ماہوار ہے دان دیا ہے۔ اور ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ ہماری آریہ سماج کا مندر ہندوستان بھر میں اپنی اعلیٰ قسم کا مندر ہے۔ اسپر جب پھاٹک باہر کا بن گیا جس کا کام جاری ہے۔ اسکے جلسہ پر آنیوالے مہاشے دیکھکر آنندت ہونگے۔ اپیل ہو چکنے کے بعد لالہ کنہیا لال جی نے موقعہ کے مناسب بھجن گاکر لوگوں کو خوش کیا۔ اسکے بعد شریمان پنڈت سیتا رام جی شاستری نے اپنا ویاکھیان شروع کیا۔ آپ نے اپنے اعلیٰ درجہ کے دلائل پر با غور کے ساتھ سدھ کیا کہ کیول آریہ سماج ہی جگت کا اپکار کر سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں وید ہے۔ اور یہی شاریرک اور آتمک اُنتی کا سرچشمہ ہے۔ اسوقت چونکہ آٹھ بج چکے تھے۔ اسواسطے بھجن ہو کر جلسہ سماپت کیا گیا۔

۲۸ مارچ ۱۹۱۶ء۔ چونکہ محرم کا دن تھا۔ اسواسطے ۲ بجے دوپہر کارروائی شروع ہوئی۔ ۲ بجے سے ۳ بجے تک بھجنوں کا آنند ہوتا رہا۔ چونکہ شاستر ارتھ کی تجویز چند دنوں سے پہلے ہو رہی تھی اور ۲۷ مارچ کو پنڈت کرم نرائن جی شاستری کی سیوا میں خاص طور پر درخواست کی گئی تھی۔ اسواسطے پنڈت جی نے کرپا کر کے سویکار کیا اور اپنی پرتگیا کے مطابق شاستر ارتھ کا سامان لاکر مع اپنے چند ساتھیوں کے ۲ بجے مندر میں تشریف لائے۔ شاستر ارتھ میں جلسہ کو با انتظام رکھنے کے لئے ہر دو پنڈت صاحبان کی سمتی سے لالہ بیندہ رام جی وکیل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔ شاستراتھ کا مضمون پنڈت کرم نراین جی نے یہ تجویز کیا کہ ویدوں میں جڑ پدارتھوں سے پرارتھنا موجود ہے۔ اور اپنے دعوے کی تائید میں سنسکار ودھی سے ایک منتر پیش کیا۔ جو کہ یگیہ کے متعلق تھا۔ جسکے ارتھ ہردو پنڈتان نے تحریری لکھ کر ایک دوسرے کو دیدئے پنڈت سیتارام جی نے کل منتر کے ارتھ لکھکر دیدئے لیکن پنڈت کرم نرائن جی نے چند ایک شبدوں کے ارتھ چھوڑ کر باقی لکھ دئے۔ جیسے کہ (آتما) شبد کے ارتھ پنڈت جی نے آتما ہی لکھ دیا۔ ایک طرف پنڈت سیتارام جی شاستری کی تمام کوشش یہ ہو رہی تھی کہ کسی طرح پنڈت جی کو اصل مضمون کی طرف لے چلوں۔ اور اپنے ارتھوں کو پرمانوں کے ساتھ صحیح ثابت کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں پر اچھی طرح نقش کیا کہ ویدوں میں جڑ پدارتھوں کی پرارتھنا ہرگز موجود نہیں۔ وہاں دوسری طرف پنڈت کرم نرائن جی مباحثے کو محض ویاکرن کے جھگڑے میں ختم کرنا چاہتے تھے۔ اگرچہ اثنا تقریر میں آپنے خود اقرار کر لیا کہ جڑ پدارتھوں کو تم (آریہ سماجی) جڑ لکھتے ہو ہم تو اُن کو چیتن مانکر پوجا کرتے ہیں۔ چونکہ سچ پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ آپنے خود ہی اقرار کر دیا کہ ویدوں میں جڑ پدارتھوں کی پوجا موجود نہیں۔ اب پنڈت سیتارام جی نے پنڈت کرم نرائن جی کو کہا کہ آپنے یہ تو مان لیا کہ ویدوں میں جڑ پدارتھوں کی پرارتھنا موجود نہیں ہے اسواسطے پہلا سوال ختم ہوا۔ اب آپ جڑ اور چیتن کو شق بیان کیجئے۔ پھر پنڈت کرم نراین جی اسکا جواب نہ دیتے ہوئے وہی ویاکرن کا جھگڑا لیکر کھڑے ہو گئے کہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا جاوے۔ علاوہ ازیں مباحثہ کے انجام تک جو کہ آٹھ بجے رات تک رہا پنڈت کرم نرائن نے جتنے سوالات پنڈت سیتارام جی پر کئے اُن کا جواب پنڈت سیتارام جی نے برابر دیا لیکن اخیر تک باوجود تین بار پرتگیا کرتے ہوئے بھی پنڈت کرم نرائن جی منتر (آتما) شبد کے ارتھ نہ کئے اور اپنی پرتگیا کو بھنگ کیا اور آتما شبد کے ارتھ نہ بتلاسکے۔ اور نہ ہی اُن کے ارتھوں کو جن کے غلط ثابت کرنے کے لئے آپ ہمہ تن کوشش کر رہے تھے کچھ غلط ثابت کر سکے۔ الغرض اس شاستراتھ کا عوام کے دلوں پر اچھا اثر پڑا۔ پھر بھجن ہو کر شری آریہ پرتی ندھی سبھا کا اور آپدیشکوں کا اور لالہ جینداسرام جی اور حاضرین اور اپنے سبھاسدوں کا جنہوں نے کہ اس قدر محنت سے کام کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گزشتہ تمام جلسوں سے یہ جلسہ بہت ہی رونق کے ساتھ ہوا۔ اور گورنمنٹ اور پرماتما کا شکریہ ادا کیا گیا۔ پھر مبارکباد اور آرتی کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اوم شم۔

آپ کا سیوک

سیتارام اُپ منتری آریہ سماج

ڈیرہ اسمعیل خان

آریہ سماجک خبریں

آریہ گورُوکُل سکول سکندرآباد کی کمیٹی کا جلسہ ۲۶- اور ۲۷ مارچ کو ہوا تھا۔ جس میں منتری پنڈت نارائن سیدہ سابق آچاریہ کل کی موت پر اظہار افسوس ہونے کے بعد دس روپیہ ماہوار پر ایسے ودیارتھی لینے بھی منظور ہوئے جو گورُوکُل یا آپ لنک منتری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ادھشٹاتا پنڈت بہاری لال جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ایک منتظم کارکن مقرر ہوئے اور تجویز ہوئی کہ گورُوکُل کمیٹی اور مکان کی رجسٹری بہت جلد کرائی جاوے۔ ان کے علاوہ اور بہت سی مفید تجاویز منظور ہوئیں۔

گورُوکُل سوسائٹی سورج کنڈ بدایوں کا جلسہ بھی ۲۶ مارچ کو ہوا جس میں ۳ ۹ ۸ ۱۲ [illegible] تجویز ... [illegible] کا بجٹ منظور ... اور علاوہ ۱۵ دیگر تجاویز

کی منظوری کے ایک صاحب کی درخواست پر ایک لڑکیوں کی پاٹھشالا کھولنا بھی قرار پایا لیکن شرط یہ مقرر ہوئی کہ جب تک بابو کشن لال جنکی تحریک سے یہ تجویز پاس ہوئی ہے پانچ روپیہ ماہوار دیتے رہیں گے تب تک پاٹھشالا جاری رہیگی اور صرف پاٹھشالا کا خرچ دس روپیہ ماہوار سے کسی حالت میں نہیں بڑھایا جاویگا۔

نروانہ ریاست پٹیالہ کے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ اور ۱۰ مئی ۱۹۲۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

ایک آریہ سماج کے دو سبھاسد ایک نوٹس اخبار میں درج کرنے کے لئے بھیجتے ہیں جس میں ظاہر فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبروں اور اپدیشکوں کے پردہ چلنے کے باعث وہ آریہ سماج سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر قبل اپنی علیحدگی کو شائع کرنے کے اپنے صوبہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی توجہ اُن نیم پردہ کارروائیوں کی طرف دلاتے۔

مقام شلانگ میں بھی نیا آریہ سماج قائم ہوا جس کے عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔ بابو ہری نارائن پردھان۔ بابو سرب جیت سنگھ اُپ پردھان۔ بابو اُودے راج سنگھ منتری۔ بابو برندابن جی کوشادھیکش۔

اُدّہار کارنی سبھا بھدوڑ (علاقہ ریاست پٹیالہ) کا نام بدلکر آریہ سماج رکھا گیا۔ کیونکہ اسکے نیم وہی تھے جو آریہ سماج کے ہیں۔ کل ممبر ۱۲ اور سہایک ۲۰ ہیں۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں:- لالہ برکت رائے بھلہ پردھان۔ لالہ دھالی رام خزانچی۔ لالہ رونق رام منتری۔ لالہ نند لال پستکادھیکش۔

رائے ناودھ لال جی صاحب بانی گورُوکُل کے دوسرے سالانہ جلسہ سے واپس جاکر ۲ مارچ کو بتقریب یادگار پنڈت لیکھرام جی کے یوم وفات آریہ سماج میں گورُوکُل کی مدد کے لئے اپیل کی جس پر

یکصد اٹھارہ روپیہ دو آنہ چندہ جمع ہوا ۔

پنڈت بوتا رام پردھان آریہ سماج شیخوپورہ لکھتے ہیں :- ۱۵ - جنوری ۱۹۱۱ء کو پنڈت سترودت جی اوپدیشک و آنریری پرچارک تشریف لائے اور ۱۷ - فروری ۱۹۱۱ء تک مختلف وشیوں پر ویاکھیان دیکر پرچار بہت عمدہ کیا ۔ پورانک پنڈتوں کے ساتھ مورتی پوجا و مرتک شرادھ و دیو پرتھوی کی اگنی پر مباحثہ بھی ہوا ۔ پنڈت جی نے ہر طرح بادلیل شاستر پرمانوں سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ۔ جس کا آخرکار پورانک پنڈتوں کو نیچا دیکھنا پڑا ۔ اور کوئی معقول اُتر نہ دے سکے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج میں چھ ممبر نئے داخل ہوئے ۔ اور لوگوں کی رُچی آریہ سماج کی طرف زیادہ بڑھی ۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ واقعہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء کو لالہ رام بھجپال ولد گنگا رام روڈہ ساکن موضع لاتہ تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم ملک پنجاب حال وارد مقام گریجام ڈاکخانہ جیبیرلی ضلع وزیگاپٹم نے مہاشے گنجو رام شرما کے تھوڑے سمجھانے پر پرتگیا کر لی ہے کہ ہم مانس و گوشت کا کبھی بھی استعمال نہ کریں گے ۔ نہ کبھی شراب پئیں گے ۔ حالانکہ بہت مدت سے ہر دو اشیاء کے استعمال کے عادی تھے ۔

منتری آریہ سماج قصور لکھتے ہیں کہ لالہ جے چند جی ساہوکار کھوال نے ۲ - پھاگن سنہ حال کو اوپکار یا سماج شرقپور کی پریرنا سے اپنی پیاری پُتری کا جو پچھلے سال ودھوا ہو گئی تھی ۔ پُنر لواہ کیا اور ضلع لاہور کی اروڑ بنس برادری میں زندہ مثال پیدا کی ۔ دوسرے روز انکی تقلید پر اُن کے بڑوس غازی پور گاؤں میں ایک پورانک برہمن نے بھی اپنی پُتری کا بواہ کیا ۔ پبلک کی طرف سے عموماً اور آریہ سماج شرقپور کی طرف سے خصوصاً لالہ جے چند جی شکریہ کے مستحق ہیں ۔ پندرہ یا سولہ روز کا عرصہ گزرا کہ انہوں نے اپنی صحت یابی پر سماج کی مختلف تنظیمات میں پانچ روپیہ دان دئے ہیں ۔

ودھی منتری جی لکھتے ہیں کہ ۲۰ - پھاگن کو پنڈت سترودت جی اوپدیشک شرقپور و آریہ بھائی نڈھی بھجا پنجابی نے موضع نرنجی میں لالہ سردیال جی کی لڑکی کا ویدک ریتی سے وواہ سنسکار کرایا ۔ سنسکار کے وقت پچاس ساٹھ کے قریب پورانک لوگ ستری پُرش بعض دیکھنے ویدک ریتی کے موجود تھے ۔ پنڈت صاحب نے جملہ دار جانب سنسکار نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کرائے اور آپ خود ہی اوپدیش دیا جس کا یہاں تک اثر پڑا کہ حاضرین نے ویدک سنسکاروں پر بڑی پرشنسا ظاہر کی ۔ بواہ کے موقعہ پر شرقپور سماج کی استریوں نے اپنے سوہرتیوں کے لوگوں کو تاکید کیا کہ کسی قسم کی فحش گیت گھنی وغیرہ نہیں بولی گئی اور مبلغ پانچ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان ہوا ۔

منتری آریہ سماج چوسانہ خبر دیتے ہیں :- ۱۱ - فروری ۱۹۱۱ء کو مہاشے منشی لال جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا ۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا ۔ پنڈ وغیرہ سب علیحدہ کر دئے گئے ۔ اور سجا دان بھی نہیں ہوا ۔ ہمارے پورانک بھائی سب ہم سے علیحدہ ہو گئے ۔ اور دان حسب تفصیل ہوا ۔ وید پرچار فنڈ مراد آباد عه یتیم خانہ بریلی عه چوسانہ سماج عه ۔

عنقریب ہے لالہ امیں چند نے اپنے فرزند کو بیاہنے بھائی کی لونڈی ضلع فیروزپور آئے ان کو دھرم کی پریرنا کر کے مبلغ ۔۔ روپیہ خیرات دان لئے گئے ۔ لالہ جی کا حوصلہ قابل تعریف ہے ۔ گروکل ۔ وید پرچار ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۔ کمیشن منی آرڈر ۔

منتری آریہ سماج پوریتی ضلع سیتھی لکھتے ہیں تاریخ ۱۵ - ۱۸ - مارچ ۱۹۱۱ء کو ٹھاکر سوہر سنگھ جی پردھان آریہ سماج کو اوا نے پدھار کر بھجن اور ویاکھیان دوارا بہت عمدہ پرچار کیا ۔ حاضری اگرچہ بمقابلہ آبادی کم تھی لیکن ویاکھیان سے سب متاثر ہو گئے ۔ یہاں تک کہ چند شخصوں نے اُسی وقت سے حقہ تیاگ دیا ۔ اور انکے حقے بھی نیلام کر کے قیمت گروکل میں روانہ ہو گئی ۔ جس کی تعداد شاید چار روپیہ کے قریب ہوگی ۔

آریہ سماج دھوبک ضلع گوجرانوالہ میں ہفتہ وار جلسے بارونق ہوتے ہیں ۔ اُپدیش وغیرہ کیا جاتا ہے ۔ پنڈت جگناتھ جی نے جو ایک دھنا دیہ پُرش ہیں سماج ہذا کو ایک مکان لکار بنامہ جو عرصہ سے رہن کیا تھا ۔ دان دیدیا ہے ۔ اور ساتھ ہی اپنی طرف سے باضابطہ تحریر لکھ دی ہے کہ سماج کو مکان کا اختیار ہے ۔ پنڈت جگناتھ جی کا کام دھنیاد کے یوگیہ ہے ۔

بیماری طاعون کا گرد و نواح میں زور ہے ۔ مگر اس جگہ آرام ہے ۔

۱۹ - فروری سے لغایت ۲۲ - فروری ۱۹۱۱ء تک چار ویاکھیان پنڈت رشی رام جی اُپدیشک نے بھولن منڈی پر دئے ۔ حاضری اچھی ہوتی رہی ۔ برہمچریہ وشے پر پوراٹنے اتہاس اور آجکل کے سکولوں کی تعلیم کا فوٹو کہ اخلاق سے گری ہوئی ہے دکھا کر اوگت مہاشے نے گروکل کا جھنڈا کے منڈی پر خوب ویاکھیان دیا ۔

لودھیانہ سے لالہ امراؤ سنگھ جی لکھتے ہیں : ہمارے معزز مہربان رائے بھگت رام صاحب ساہنی اسسٹنٹ انجینئر کے یہاں پرماتما کی کرپا سے لڑکا پیدا ہوا ۔ ۲۰ - مارچ ۱۹۱۱ء کو اسکے نام کرن سنسکار کا دن مقرر تھا ۔ لودھیانہ ۔ جڑانوالہ ۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ سماجوں سے بڑی تعداد میں یاجک پُرشوں کی اس موقعہ پر وہاں پہونچی ۔ سنسکار بڑی آنند پوروک ہوا ۔ سوامی ستیانند جی کا ویاکھیان سنسکاروں کی فضیلت پر بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا ۔ پنڈت رام رتن جی کا ویاکھیان "آریہ سماج کیا ہے" پنجابی زبان میں بڑا ہی ۔۔ ہوا ۔

گرد و نواح سے لقمہ بنا ہے ۔ ۔۔ [illegible]

مبارک موقعہ پر شریک ہونے کے واسطے آئے تھے انکی
تفریح طبع کے لئے کشتی کرائی گئی۔ اور کئی قسم کی
کھیلیں کرائی گئیں۔ کامیاب پُرشوں کو انعام دیا
گیا۔ آئے ہوئے پُرشوں کا بھوجن آدی سے آدر ستکار
کیا گیا۔ رائے صاحب نے خاطر تواضع میں کوئی
دقیقہ باقی نہیں رکھا۔

اس مبارک موقعہ پر رائے صاحب نے مندرجہ ذیل
دان دیا۔ گروکل صہ اناتھالیہ جالندھر ۲ع
کنیا مہاودیالیہ ے۔ اناتھالیہ اجمیر صہ
وید پرچار فنڈ صہ۔ لودھیانہ پتری پاٹھشالہ صہ
لودھیانہ آریہ سماج صہ کل ... روپیہ۔
اس کے علاوہ آٹھ روپیہ دکشنا سنسکار کرتا مہاشیوں
کو دئے گئے۔ جن میں سے دو مہاشیوں نے اپنے
دان کے روپیہ لودھیانہ پتری پاٹھشالہ کو دیدئے۔
اس مبارک موقعہ کی خوشی میں صاحبان موجودہ نے
بڑی فراخدلی سے مبلغ ... روپیہ مختلف فنڈوں کو
دان کئے۔ چنانچہ بتفصیل ذیل مختلف فنڈوں کے لئے جمع ہوا۔
گروکل ... وید پرچار فنڈ ...
کنیا اناتھالہ اجمیر صہ۔ کنیا اناتھالہ جالندھر ۲ع
لودھیانہ آریہ سماج صہ۔ لدھیانہ پتری پاٹھشالہ ...
برائے ترقی بھجن منڈلی آریہ سماج لودھیانہ ...
کنیا مہاودیالہ جالندھر ...۔

لودھیانہ سماج کی بھجن منڈلی کے بھجنوں کا بڑا
اثر ہوا۔

یہ رائے صاحب کی ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے کہ اس قدر
تعداد میں لوگ اس مبارک موقعہ پر جمع ہوئے۔
اور رائے صاحب کی خاطر و تواضع سے بہت خوش
آئے۔ رائے صاحب کے دان اور رائے صاحب کی
خوش اخلاقی نے لوگوں کو موہت کر رکھا ہے۔
رائے صاحب مختلف طریقوں پر دان کرتے ہیں اور
تقریباً انکی آمدنی ایسے ہی نیک کاموں میں جاتی
ہے۔ بھیرہ میں آریہ سکول و کنیا پاٹھشالہ آپکی
سہایتا سے چلتے ہیں۔ پرماتما رائے صاحب کی
ابھو ہو رہا ہو۔ ایسے مبارک کام پبلک کی امداد
سے کرتے رہیں ÷

منتری آریہ سماج مردان لکھتے ہیں:۔ مورخہ
۱۱۔ اپریل سوموار کو سماج مندر میں مہاشے نند گوپال
جی پردھان و پنڈت ہرنام سنگھ جی اپدیشک پرتی
ندھی سبھا نے مورتی پوجا (؟) وشے پر لیکچر دیا۔ آپنے اس
وشے کو وید منتروں اور ستشاستروں اور رشیوں
کے جیون چرتروں کے حوالے دیکر ثابت کیا۔ کہ
مورتی پوجا درحقیقت وید ورودھ ہے۔ پشچات
ٹھاکر پردین سنگھ جی نے اپنے دلکش بھجنوں اور
موثر نظم سے حاضرین کو آنند کیا۔ بھجن
کیا تھے۔ گویا لیکچر کو نظم میں بیان کرنا تھا۔ آرتی
کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری قریب ایک سو
کے تھی۔ دوسرے روز پھر پنڈت ہرنام سنگھ جی کا
لیکچر برہمچریہ پر ہوا۔ اور ٹھاکر پردین سنگھ جی
کے بھجن ہوئے۔ آپ نے مضمون (آریہ سماج کیا کرنا
چاہتی ہے۔ پہلے زمانہ میں ہم کیا تھے۔ اب کیا ہیں
یہ پستی کیوں ہوئی۔ اور اس کا علاج) کو ایک موثر
اور دلکش نظم میں بیان کیا۔ پشچات پبلک کی درخواست
پر آپنے گوشت خوری اور شراب نوشی کو نظم دوارا
بیان کیا جو قابل تعریف تھی۔ اور حاضرین اُسے سُنکر
نہایت خوش ہوئے ÷

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج نروانہ علاقہ پٹیالہ	۷۔۸۔۹ مئی سنہ ۲۶
آریہ سماج ملتان شہر	۳۰۔ اپریل و یکم مئی سنہ ۲۶
آریہ سماج پیلی بھیت	۲۸۔۲۹۔۳۰ مئی سنہ ۲۶
آریہ سماج ایٹہ	۲۲۔۲۳ و ۲۴ اپریل سنہ ۲۶
آریہ سماج گوریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	۳۰۔ اپریل و یکم مئی سنہ ۲۶

(نوٹ۔ ریلوے سٹیشن کریالہ اُترئے)

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی۔ مذہب فلاسفی کی
ہر دلعزیز جامع مستند کتاب

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دُنیا میں ہلچل مچا
دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ امریکہ باشندوں
کو بُدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے۔
جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی
مذہب بُدھ دھرم کا بچہ ہے۔ وہ کلیان دھرم ہے جس غیر مسیحی کتاب نے
یوروپ امریکہ کی زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و
شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی
وجہ سے اکثر یورپین و امریکن تعلیم یافتہ بُدھسٹ بن گئے
وہ کلیان دھرم ہے۔

یہ مشہور کتاب جو انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی یورپ
و ایشیا کے قریب قریب کل زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا اور
چینی۔ جاپانی۔ سیامی۔ تبتی۔ سلونی وغیرہ بھکشو اپنے
طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی
سے عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو اخبارات
و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ
درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دُنیا کے بہت بڑے
مذہب کے صحیح خیالات و صحیح حالات سے معمور ہے۔

ہزہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نابھہ فرماتے ہیں
اسکے مضامین دلچسپ ہیں۔ دُنیا کے ایک بہت
بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ
دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی
کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک
کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اسکے لٹریچر میں دلچسپ
اضافہ کیا ہے۔

ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت عہ اب
تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں ÷

ملنے کا پتہ
منیجر تحفہ دھرم (؟)
ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

مفید معلومات کا سلسلہ

(۱) سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارکا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فیجلد ۸ر

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت راہیں۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونو کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ قیمت فیجلد ۱ر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے یعنی سواد کامیں ہر دو مذاہب کی مشابہت۔ مطابقت وباہمی مناسبت کی مختصر مگر باتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

پارسی مذہب کا مخرج۔ ویدک دھرم ہے ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت ومشابہت پر مختصر سے حالات حجم ۹۶ صفحہ قیمت ۵ر

اُپ نشد جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) دیباچہ۔ لفظ اپ نشد کی تشریح وتنقیح وتصریح (۲) اپ نشد کی تعداد قدیم وجدید اپ نشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اپ نشدوں کے مضامین کا خلاصہ (۵) اپ نشدوں کا عطر حجم ۹۶ صفحہ قیمت ۱۰ر

سنسکرت زبان کی عظمت جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علما نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت فیجلد ۳ر

الہیشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی۔ اے پردھان آریہ سماج ملتان جسمیں جگہ بجگہ وید وکت پارن رشیکے ہیں حجم ۹۰ صفحہ

معدن التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سفر۔ دربار۔ سیر۔ شادی۔ وغیرہ کے متعلق آئین رسم ورواج۔ جوخاص بجماعت نوجیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کئیگئی ہے۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت فیجلد ۸ر

مختلف متعدد ہندو فرقوں کا تذکرہ سود گنپتہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی۔ گنج بخشی بیدارام لالی۔ ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگے۔ بابا لالی۔ پیران ناتھی۔ سلوسنت ناسی۔ شیو نرینی۔ رام سنیہی۔ شونیہ وادی۔ شتردھاری۔ نستاسہ چاروا کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱ر نوٹ۔ اسی قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے زیر طبع ہیں۔ آریہ ورشن فلاسفی قیمت ار بدھ کا مختصر جیون قیمت ار درخواست منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس مہردوار کے نام

مختلف صاحبان کی تصانیف اردو

تصدیق فت صد او ہرم آریہ قیمت فیجلد	۳ر
ثبوت تثلیث وید اردو	۴ر
وید اردو ہونت تواسن اردو معہ نوٹس	۳ر
سندھیا منظوم اردو	۱ر
" نثر "	۱ر
گنجینہ بھجن اردو	۸ر
قادیانی ست درپن اردو	۱ر
سنگیت رتن پرکاش اردو	۴ر
آریہ ورت کا عروج اردو	۲ر
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۷ر
" حصہ دوم	۷ر
مخزن اسرار حصہ اول	۳ر
" حصہ دوم	۲ر
سداچار پربودھ	۸ر
پھول	[illegible]

کتب بخط ناگری

دیگ ہیرہ منتری کی یاترا	قیمت فیجلد	۱ر
پریم بھوشن پرکاش	"	۱ر
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	"	۸ر
برہمچریہ	"	۴ر
ستری دھرم نیتی	"	۱۰ر
ایش ورن پرکاش	"	۱ر
گنجینہ بھجن ناگری	"	۸ر

ستیہ دھرم چارک پہلا لائبل کیس

جسمیں پنڈت گوپی ناتھ سناتنی کی اندرونی زندگی کا پورا پورا فوٹو ہے۔ اردو ایڈیشن رعایتی قیمت ۸ر ہندی ایڈیشن رعایتی قیمت ۱۲ر

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت فیجلد ۵ر

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت ۱ر

مہرشی کرت گرنتھ ہندی میں

دیگ ٹیپالہ اجمیر کے سب گرنتھ اصلی قیمت پر یہاں فروخت ہوتے ہیں اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اِن کتابوں کو عوام تک پہونچانے کی غرض سے جن اصولیہ گرنتھوں کی زیادہ مانگ ہوتی ہے اُن کے نیچے مستقل رعایت کردی ہے مگر کرایہ اُٹھانے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رام سروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ایلاسُدھار بھجن ستیہ پرکاش دوسرا حصہ تیسرا حصہ
چوتھا حصہ۔ ہنڈولا ستریوں کے گانے کے گیت
مہرشی جیون چرتر الاحجہ میں بھجن ولاس۔ بلوا
کیرتن۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم
پرچارک ہردوار۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ وہ اخلاق کو اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اوچھے جذبات کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤ اور اعلیٰ خیالات کو لے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھ میں پیش کی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال نے پلیشنر مہاشہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار کتب تیار کی ہیں جنکی بہت سی جلدیں بکنے کو ہی ہیں۔

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پہلی کی شادی یعنی مہاراجہ چندر گپت کی پہلی پہلی کشکش کنیا سے اسکی شادی وان چانک سے ملاقات۔ ہمالیہ کے سکندر اعظم سے دادکی بہادری۔ پڑھائی سیگھ، یونانی دوست کا آنا۔ وہ شہر ابیطہ ہم چراغ کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا روکنا سکندر اعظم کی لڑکی سے بیاہ (۲) اور یونانی سفیر میگھسنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا۔ وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم ترکٹ سائز ۸۰ صفحہ قیمت ۱ر

(۲) سیواجی و روشن آرا۔ [illegible]

دلچسپ حالات ہیں حجم ۸۰ صفحہ ترکٹ سائز قیمت ۳ر

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاراجہ صاحبان اودے پور کی نوشیروان عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے دواہ کرنے، مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے دواہ کرنے کے حالات ٹریکٹ سائز ۳۲ صفحہ قیمت فی جلد ۱ر

(۴) مہربانو نوشیروان عادل کی پوتی۔ مہارانا گوہ سے دواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چاروں ٹریکٹ اگرچہ فرداً فرداً خرید سے بک رہے ہیں۔ مگر چونکہ ہم کو انکی اکٹھی اشاعت منظور ہے اس لئے چاروں کے خریدار سے ۸ر لیا جاوے گا۔ مجلد ۱۰ر
درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر پال کاروس صاحب کی تصنیف گاسپل آف بدھا یعنی مہاتما بدھ کی زندگی کے حالات۔ اُپدیش اور بدھ مت کی ترقی کے حالات درج ہیں۔ کا ترجمہ بنام کلیان دھرم اردو زبان میں تیار ہے۔ مترجم مہاشے شو برت لال ورما قیمت فی جلد ۸ر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔

فہرست کلیات الکہ دھاری

(موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار)

کلیات الکہ دھاری نمبر احکمت نظری و عملی کے بیان میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰ر
نمبر ۲ علم الٰہی ۔ ۔ ۔ ۔	۳ر
نمبر ۳ السامیوں کے خیال و افعال	۳ر
نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق ۔ ۔ ۔ ۔	۱۲ر
نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳ر
نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال نطفہ و مرد	۴ر
نمبر ۲۱ قدرت الکہ دھاری ۔ ۔ ۔ ۔	۶ر
نمبر ۲۴ صحت جسمانی و اخلاقی ۔ ۔ ۔	۸ر
نمبر ۲۹ طعام و شراب ۔ ۔ ۔ ۔	۳ر
نمبر ۳۰ موت اور اس کے بعد کے حالات	۸ر
نمبر ۳۳ شاستر و مہتری وغیرہ ۔ ۔ ۔	نہم رسید
نمبر ۳۴ حکایات و روایات ۔ ۔ ۔ ۔	۸ر
نمبر ۳۹ ودیا چیتی ۔ ۔ ۔ ۔	۵ر
نمبر ۴۷ شعلہ راج بیتی	۶ر
دلہنا تیاگی ۔ ۔ ۔ ۔	۸ر

نوٹ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلے کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپنے مگر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی
المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔

مُفت پر ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لنگار ویسی کیڑے کے نمونے دستری مع فہرست ڈیگرالی تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** بشیر بخش احمد جان کا خانہ گیر دین لدھیانہ پنجاب

آریہ مُسافر میگزین

مرحوم قربان پنڈت لیکھ رام جی آریہ مسافر کی یادگار میں تھرسی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے پیدا ہوا ہی مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر منیجر مہاشے وزیر چند جی ضخامت .. صفحہ قیمت سالانہ پیشگی مبلغ سے روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن بہاولپور نے پنجابی زبان میں منتول شعروں میں ادا کیا ہے جن اصحاب کو پنجابی میں پڑھنے کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت فی جلد ۹ر علاوہ محصول مطبع ہذا سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

منیجر ستیہ دھرم ... [illegible] ... چھپا اور شائع ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

REGISTERED [illegible] No. A 204

सत्यधर्मप्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۱) ستیہ دھرم کا پرچار اور ویدِک مت کا تصفیہ کرنا
(۲) کتب و مضامین کا شائع کرنا
(۳) ملک و قوم کی بہبودی [illegible]
(۴) برہم چرج آشرم وغیرہ کے متعلق مضامین [illegible]

جلد ۵ — گروکل ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے — نمبر ۱۵

کلیات آریہ مسافر

مرحوم شری مان آریہ مسافر کی جملہ تصانیف جو پنڈت لیکھرام جی

تعداد میں ۳۳ ہیں اور جو کہ پنڈت جی کی زندگی میں یا بعد شائع ہوئیں ہو چکی ہوں

صورت میں قریب ۷۰۰ صفحہ جات میں تیار ہیں جنکی قیمت قریب ۶ روپیہ تھی اب

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اجازت سے کلیات آریہ مسافر کے نام سے ایک مکمل کتاب کی صورت میں

تیار ہیں

جسمیں دیباچہ اور آریہ مسافر مہاشے شریمتی لکشمی دیوی کا مختصر جیون بر تانت شریمان مہاتما منشی رام جی گورو وشتا کرم کی بابت شامل کیا گیا ہے۔ اور اس کو مکمل بنانے کے لئے آریہ مسافر کی تصویر بھی چھاپی ہے

ڈبل فولیو یعنی ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر یہ کلیات ۱۱ انچ لمبی اور ۹ انچ چوڑی سائز میں ۷۰۰ صفحات کے حجم میں چھپی ہے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) دس جلد یا زیادہ کے

خریدار کو ۱۲ فیصدی ۵۰ جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی

اور سو جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا۔ درخواست

خریداری بنام کیشب دیو منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

شرح چندہ اخبار ھذا

وجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ ششماہی مع محصول
عام سے	عہ	[illegible]
طلباء سے	ے	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

اندازہ جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰	۲۲۵	۱۵۰
نصف صفحہ	۲۲۵	۱۵۰	۱۰۰
ایک کالم	۱۲۰	۱۱	[illegible]
نصف کالم	۱۱۰	[illegible]	۵۰

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کرکے لیجاویگی۔

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار دس آنہ فیصدی۔ نقل اجرت پیشگی آنی چاہیے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیمی شادی فنڈ

اپنے بچوں کو پھر یہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے جس قدر پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہو گی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و ایجنٹ بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا تیار شدہ ... لنگی و پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت

المشتہر

... ایجنٹ کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

کاشتکاران کے لئے مفید مطلب تصانیف

پھول اس کتاب کے مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ عوام اس کی اہمیت کو بخوبی سمجھ سکیں۔ دیباچہ نظام کائنات میں پھولوں کا رتبہ۔ تہذیب و شائستگی کے ساتھ پھولوں کا تعلق ... پھولوں کا علم ادب پر اثر اور اقتدار ہندوستان کو پھول ... زمانہ سلف اور پھول زمانہ حال میں پھولوں کا شوق ... پھولوں کا انسان کے اخلاق اور عادات پر اثر ... پھولوں کا ... پیشہ اشخاص پر اثر۔ پھولوں کا دیہات کی باشندوں پر اثر۔ قصبوں اور شہروں کے باشندوں پر پھولوں کا اثر۔ عورت اور پھولوں کی کاشت۔ بچے اور پھول۔ ایام پیری اور پھول ... پھولوں کا ... پھولوں کا تجارت پر اثر۔ پھولوں کا صنعت و حرفت پر اثر۔ پھولوں کا عوام کی ... حالت پر اثر۔ پھولوں کی کاشت کا عوام کو شوق دلانے کی تدابیر ... کی کاشت کی تعلیم۔ ولایتی پھولوں کے ہندوستانی نام وغیرہ وغیرہ۔ گلستان یا فرحت باغ فرحت باغ کے لوازمات۔ پھولوں کی کاشت کے لئے کھاد آبپاشی۔ اونچی کیاریاں۔ گرم کیاریاں۔ شیشے کے چوکھٹے بیج بونا۔ قلم لگانا۔ چشمہ باندھنا۔ داب کرنا۔ پنیری یا پودوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا اور ان کی کاشت۔ آئینہ گھر۔ باڑ۔ تختہ گیاہ یا سبزہ زار۔ آبی چمن بندی موذی کیڑے مکوڑے اور ان کے دفعیہ کی تدابیر مصنوعی پہاڑ بنانا۔ آلات ضروری و اوزار خانہ۔ باغبان اور اس کا مکان۔ پھولوں کے گملوں کو رنگنا۔ گلدانوں کے لئے روغن تیار کرنا۔ موتیا روغن مصنوعی مونگے خشک گھاس کو تختہ بستوں کے لئے رنگنا۔ پودوں کے ناموں کی تختیاں۔ موسم گرما میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنے کی ترکیب۔ اثنائے سفر میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنا۔ پھول اور پتوں کو مصنوعی طور پر شبنم آلود کرنا۔ موسم گرما و برسات کے دیسی اور ولایتی پھول و آرائشی اشجار۔ بیلدار پودے۔ آرائشی گھاس آرائشی پتوں کے پودے۔ فرن۔ آرائشی ناگ پھنی۔ آرائشی کھجوریں اور تاڑ۔ آرائشی کدو۔ اقسام بید۔ آرائشی بانس آبی پودے۔ پھولوں کی کیاریوں کے نقشے وغیرہ وغیرہ۔

اس مختصر اشتہار میں تمام کتاب کے مضامین کا بالتفصیل درج کرنا محال ہے۔ کتاب کی خوبی اس کے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت فی جلد ...

درخت۔ اپنے ملک کی اصلی دولت ہے واقف ہونے اور کمزور زمین سے زر خیز پیدا کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے قیمت ...

سبزی ترکاری۔ ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکاریوں۔ ساگ اور مصالحہ جات کا بیان استعمال طریق کاشت اور موسم کاشت وضاحت کے ساتھ درج ہے ...

عروج۔ دنیا میں ترقی کرنے اور ...

ٹریکٹس

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جو سناتنیوں یا جینیوں پر تشفی کے اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے سوفیہ وغیرہ کے منگوالیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں سے جیسا کہ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید ... قیمت ... پالی ... ۱۰۰
فقہ ہنود اسلام میں لکھا ... (۱۰۰) ... ۱۲
اینٹی چین تہذیب قیمت ... پالی (۱۰۰) ... ۲
ہندوؤں میں ... قیمت ... پالی (۱۰۰) ...
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج ... ۲

بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے

یہ سٹ بار حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ ... اور ... واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دکھیات و ودشی و ... ویر دیویوں اور ان کے برگزیدہ کارناموں پر کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ استریوں کے عملی و علمی ... کارنامے ... ہیں جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت دکھیات استریوں کے مہارانی کیکئی۔ مندودری۔ ... کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ تارا بائی۔ کرشنا کماری ... کی زندگی آدی بہت سی کشتریا ویر دیویوں کے راجپوت بھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف ... دیا گیہ ... کا ... گارگی ... کا ... جنک کا ... مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا بھی ... دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ... ہے ... خریدار کو ... روپیہ ... بھی زیر طبع ہے ... ان حالات کو ... ترتیب دینے کی ... ہدیہ ... کمیشن ملیگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۸ بیساکھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء روز شکر ہفتہ وار | نمبر ۳

واقعات اور مفید رائیں

نامہ نگار جھنگ سے اطلاع دیتے ہیں کہ باہر سے آئے ہوئے لوگ جھنگ میں پلیگ لائے ہیں۔ جب ایسے آدمی مرنے لگے تو ہندوؤں نے محلے کے محلے خالی کر دیئے لیکن مسلمان باہر نہ گئے۔ اُن کے گھروں سے کوئی مرا ہوا چوہا نہ نکلا لوگ ایسے گھبرا گئے ہیں کہ کوئی کسی کی خبر نہیں لیتا۔ صاحب ڈسٹرکٹ جج اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بڑی ہمدردی سے لوگوں کی خبر لے رہے ہیں۔ ایک جھنگ پر کیا منحصر ہے ہر جگہ پلیگ کا زور ہے اور ہر جگہ شاذ و نادر ہی ایسے آدمی نکلتے ہیں جو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خبر لیں۔ آریہ سماجیوں کو خصوصاً ایسی مصیبت کے وقت عام سیوا کے دھیان سے کام کرنا چاہئے۔

گوروا سپور کے ضلع میں تحصیل تمبا گڈھ کے ایک گاؤں میں پلیگ پھیلی ہوئی ہے۔ ایک براہمن خاندان کے سب آدمی مر گئے۔ صرف ایک ۲ ماہ کی لڑکی رہ گئی۔ محلے کے سب لوگ بھاگ گئے۔ ڈیوڑھی میں فرش پر وہ لڑکی تو دو دن تک پڑی رہی۔ ایک کتی نے اُسکی حفاظت کی جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے بچوں تک کو کھا جاتی تھی دو دن کے بعد گرداور قانون گو نے اُسے اٹھا کر لڑکی کو پرورش کے لئے ایک عورت کے حوالہ کیا۔ تحصیلدار نے پانچ روپے اُسکے خرچ کے لئے خود دئے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے بجائے رپورٹ کی ہے کہ وہ کسی یتیم خانہ میں بھیج جاوے۔ اور یتیم کے واقعات بعض اوقات اشکوں کو بھیجتے ہیں یتیم خانہ کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

... ہندوستان کی گورنمنٹ ہند ... کی گئی ہے۔ اور ... ایک ... ابھی ... ایک غرض چند ممبران کی طرف سے اوٹھایا گیا جسے

بھی کہ گورنمنٹ وقت کی مخالف لبرل پارٹی والے اس اعتراض کی تائید کریں گے۔ لیکن اُن میں سے ایک بھی رائے زنی کے وقت کھڑا نہ ہوا۔ غالباً اس لئے کہ موجودہ حالت میں لبرل پارٹی کو آئیندہ انتخاب عام میں وزارت کی امید ہو گئی ہے۔ اور اس لئے وہ خیال کرتے ہیں کہ آج اس پالیسی کی مخالفت کر کے کل اُسی کی تائید کیسے کریں گے۔ اس نظارے نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹی پارٹیاں محض اسلئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو درست رکھیں۔ ورنہ بیرونی پالیسی سبکی ایک ہے۔ اس لئے لبرل پارٹی کا راجیہ ہو یا کنسرویٹو کا ہندوستان یا تبت یا دیگر ممالک کی نسبت گورنمنٹ برطانیہ کی پالیسی بدل نہیں سکتی۔ سچ ہے آزاد اور انصافانہ رائے سوائے بے تعلق آدمیوں کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

خالصہ کالج کے لئے خالصہ سرداروں راجوں اور مہاراجوں نے گیارہ لاکھ جو وقت جمع کیا۔ اسی دن جناب نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے گورنمنٹ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ کا وعدہ عمارت کالج کے لئے دینے کا کیا۔ بلحاظ مالی مدد کے خالصہ کالج بڑا خوش قسمت ہے۔ کیا سپر گورنمنٹ وقت کے سایہ کا ہاتھ ہے لیکن پبلک کو خبر ہے کہ آیا خالصہ کالج کی عالیشان عمارات اور شان و شوکت کے اندر سے خالصہ قوم کی اولاد کے لئے بہتری کے سامان پیدا ہوں گے یا نہیں۔ حضور نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے اپنی تقسیم انعام کے وقت کی سپیچ میں فرمایا کہ روپیہ جمع کرنے سے بڑھکر ضرورت یہ ہے کہ سکھوں کو اخلاقی اور مذہبی تعلیم دیجاوے۔ ایسے ساتھ ہی حضور ممدوح نے سکھوں کو یہ نیک صلاح دی کہ فرقہ بندی سے لاہور پارٹی۔ امرتسر پارٹی۔ نابھا پارٹی اور مالوہ پارٹی وغیرہ کے خیالات کو چھوڑ کر جب تک سب خالصہ اکیلے ہو کر اس کالج کو کامیاب کرنے کے لئے کوشش نہیں کریں گے۔ تب تک وہ ...

اپنے فرض کو پورا نہیں کر سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی اس نصیحت سے آریہ سماج بھی فائدہ اوٹھاوے۔ تا کہ جو عظیم کام کہ اُسنے اپنے سر پر لیا ہے اُس کے پورا کرنے کے قابل بنے۔

کلکتہ میں شراب خواری کے روکنے کی تجاویز سوچنے کے لئے ایک خاص کمیٹی قائم ہے جس نے اس بارے میں تحقیقات کرائی ہے کہ کس کس قسم کے آدمی شراب زیادہ پیتے ہیں۔ شراب خانوں کی نگرانی کے لئے ایک یوروپین اور ایک ہندوستانی دو ممبر مقرر ہوئے جنکی سات روزہ جانچ پڑتال کا نتیجہ یہ ہے کہ شام کے ایک گھنٹہ میں ہندوستانی ۸۲۶۳ مردوں - ۸ عورتوں اور ۵۲ بچوں نے اور یوروپین ۲۲۵ مردوں - ۲ عورتوں اور چار بچوں نے شراب خانوں پر شراب پی اور ۳۰۵ مرد - عورت اور بچے شراب خرید کر گھروں کو لے گئے دن کے وقت تحقیقات اور مشاہدہ سے معلوم ہوا۔ کہ جہاں بعض دوکانوں پر اعلیٰ ذات کے ہندو اور مسلمان کوئی بھی شراب پینے والے نہ تھے۔ وہاں بعض جگہ دو کانوں پر اعلیٰ درجہ کے ہندوؤں کے علاوہ بڑی کثرت مسلمان شراب پینے والوں کی بھی جو دن میں شراب خانہ کے اندر دور چلا رہے تھے۔ کلکتہ کی نسبت جو تحقیقات کی گئی ہے۔ اُسکا نمونہ دیگر شہروں کی تحقیقات سے بھی مل سکتا ہے۔ اسوقت تحقیقات سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ جن دونوں یا قوموں کے اندر ہے تو شی عنقا تھی اُن میں شراب خواری کا رواج بہت بڑھتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ غلامی کی زنجیروں کے کٹ جانے سے آزادی جائز حد سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سوات اور دیر کے ملا لوگ پھر سے جہاد کا جھنڈا بلند کرنے لگے ہیں۔ جب تک سرحدی مقامات کو سرکار انگریزی اپنے ماتحت لیکر اُن کے اندر اپنا انتظام جاری نہیں کرتی۔ تب تک ان لوگوں سے نقص امن کا خوف ہی بنا رہے گا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آسام کے سابق لفٹنٹ گورنر سر ہنری کاٹن صاحب کے دکھائے ہوئے چار کے کارخانوں والے انگریزوں نے جب سے لارڈ کرزن کی صلاح پر عمل شروع کر کے ہندوستان میں چار کا زیادہ رواج دینا چاہا تھا۔ اُسی وقت سے میں نے اِس کوشش کے برخلاف آواز اُٹھائی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ میونسپالٹی والوں نے چُنگی کا محصول چار پر بڑھا کر اُسے ایسی گران کرا دیا ہے کہ جسقدر امید تھی اُس قدر وسعت چار کی فروخت کو نہیں ہوئی۔ یہ سمجھنا تو حماقت ہوگی کہ میری تحریر کا اثر کہیں میونسپل ممبروں پر پڑا ہو لیکن مجھے یہ سُنکر خوشی ہوئی کہ میونسپل کمیٹیوں کے ممبروں نے چار کی اصلیت کو سمجھکر اسکی چاہ میں غرق ہونے سے اپنے مزاج کے ہندوستانیوں کو بچایا۔ میرا خیال یہ نہیں ہے کہ محض میونسپل کمیٹیوں کے عمل کے باعث ہی چار فروشی کی اشاعت میں رکاوٹ پڑی ہے۔ چار فروش انگریزوں کا خیال ہے کہ حضور والا وائسرائے ہند کے پاس عرضداشت بھیجکر اس رسم کے محصول چنگی کو بند کرا دیں لیکن میرا خیال ہے کہ اگر چار فروش اپنے اِس منصوبہ میں کامیاب بھی ہو گئے تب بھی انہیں کامیابی ہونی مشکل ہے اگر ہر ایک ہندوستانی تعلیم یافتہ شخص نہ صرف لوگوں کو ہی چار فروشی سے پرہیز کی نصیحت کرے بلکہ خود عملاً دوسروں پر پرہیزگاری کا اثر ڈالے۔

انگلستان میں ایک خاوند نے اپنی جورو پر پانچ پونڈ مہینے جہیز و پیوں کا دعوی بابت اجرت مزدوری کے کیا جو گو دعوے خارج کیا گیا تاہم ایسے دعاوی سے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ انگلستان کے نچلے درجہ کے آدمیوں کے اخلاق کی کیا حالت ہے۔

شراب خواری کو جب تک حکماً بند نہ کیا جاوے تب تک اُس کے بداثروں سے جاہلوں کو بچانا مشکل ہے میری رائے میں برٹش گورنمنٹ کا یہ اصول غلط ہے کہ لوگوں کو شراب نوشی کی آزادی ہونی چاہیئے میں نہیں سمجھتا کہ بدی کے کرنے میں آزادی کیوں ہونی چاہیئے۔ اگر اقدام خودکشی جرم ہے تو کیا شراب کی زہر رفتہ رفتہ بدن کے اندر جذب کرنا خودکشی کے لئے تیاری نہیں ہے۔ لنڈن کے پولیس کورٹ میں ایک پھیری والے سوداگر نے ظاہر کیا کہ اُسے اپنی آمدنی کا تہائی حصہ اُن گاہکوں کی خاطرداری میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جو اُس سے شراب خرید کرتے ہیں۔ گویا شراب فروش لوگوں کو شراب کا چسکہ ڈلوانے کے لئے خاص قسم کی ترکیبوں کو اُنہیں سکھا دیتے ہیں۔ جب تک شراب کی دوکانیں حکماً بند نہ کیجاویں گی اور گورنمنٹ شراب کی کمائی میں حصہ دار بنی رہیگی۔ تب تک ہزاروں بے گناہ ذی عزت عورتوں کے گھرانوں کا ناش ہوتا رہے گا۔

ہمعصر ہتکاری کے کانوں سے معلوم ہوا کہ خالصہ کالج کے لئے کرنل چندہ تیس لاکھ لکھا گیا جسمیں سے بیس لاکھ نقد تھا۔ نابھا نریش کی تقریر بڑی دلچسپ تھی۔

ہندوستان میں مشرقی شاعرانہ سپرٹ کا بڑا زور ہے۔ اور خصوصاً ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں اردو شاعری نے ستم ڈھا رکھا ہے مسٹر برن صاحب ان اضلاع کے کمشنر مردم شماری لکھتے ہیں کہ اُن کے ایک ہندوستانی ماتحت نے شمار کنندوں کے فرائض بھی نظم میں کر ڈالے تاکہ سبکو اُن کے فرائض یاد ہو جاویں مجھے اپنے یہاں کا تجربہ ہے کہ آریہ سماج میں جسقدر فروخت بھجن لیکھوں کی ہے اُس قدر اور کسی مضمون کی کتاب کی نہیں۔ نہ معلوم کیا وجہ ہے۔ لیکن وہی خیالات جو اعلٰی سے اعلٰی نثر میں معمولی دکھائی دیتے ہیں تک بندی کے اندر بند ہو جانے سے دلچسپ سمجھے جاتے ہیں۔

پنجم مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کی مردم شماری کے رو سے ہندوستان کی کل آبادی ۲۹ کروڑ ۴۳ لاکھ ۶۱ ہزار ۵۶ ہے جنمیں سے سرکار برطانیہ کی عملداری میں ۲۳ کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۹ ہزار پانچسو سات ہیں اور باقی دیسی ریاستوں میں۔

ہندوستان کی آبادی کا ۹/۱۰ حصہ گاؤں میں رہتا ہے اور محض دسواں حصہ شہروں میں بودوباش رکھتا ہے۔

ہندوستانیوں کے آرام کے لحاظ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے افسران نے بجانب لاہور کے ریلوے سٹیشن پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ریفریشمنٹ روم کھلوا دئے ہیں۔ اب تک تو میرے پاس ہندو بھوجن شالا کی نسبت یہ شکایتیں پہنچی تھیں کہ وہاں لسن خوروں اور ویشنووں میں تمیز نہیں اور کہ جو لوگ السن سے پرہیز کرتے ہیں اُنہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اب ہمعصر پیوپلز سرونٹ لاہور سے معلوم ہوا کہ چند ایک ہندو بیرسٹر اور دیگر انگلینڈ سے واپس آئے لوگ کچھ سکھوں کے ساتھ مشورہ کر کے ہندو بھوجن شالا کے ساتھ شراب کا رکھا جانا بھی لازمی کرانے لگے ہیں۔ ہمعصر پیوپلز سرونٹ اِس خبر سے سخت ناراض ہے۔ اور ہندوؤں کو اپیل کرتا ہے کہ ایسی بیجا کارروائی سے ہندوؤں کی عزت کو بچاویں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ایسی کارروائی سے منتظمان ریلوے کبھی بھی اپنی آمدنی کا خیال چھوڑ دیں گے۔ میری رائے میں زیادہ تر کوشش اُن ہندو بیرسٹروں وغیرہ پر ہی کرنی چاہیئے اور اُنہیں سے ہاتھ جوڑ کر مانگنا چاہیئے کہ اگر خود شراب کا شوق ہے تو ادھا اور گلاس اپنی جیب میں ڈالکر لیجایا کریں بجائے اسکے کہ دیگر ہندوؤں کو بھی شراب کا شوقین بنانے میں مدد دیں۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کی چھوٹی رانی کے بطن سے ۱۶ اپریل کو ایک لڑکی کا پیدا ہونا اخباروں میں درج ہوا ہے۔ کیا بڑی مہارانی شری بابو کیشب چندر سین جی کی لڑکی ہیں؟ اگر ہیں تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ آیا برہمو سماج کے عقائد کے مطابق ایک بیوی کی موجودگی میں دوسرا وواہ ہو سکتا ہے؟

تبت میں انگریزی فوج کے جانے میں اب کوئی رکاوٹ نہیں لیکن پایونیر کو شبہ ہے کہ جو ہزاروں مسٹنڈے بیکار ہے لاما مقام لاسا میں پالے ہوئے ہیں وہ شاید انگریزی فوج کو کچھ تکلیف دیں۔ پایونیر کا بیان ہے کہ یہ لاما لوگ بڑے جسیم اور مضبوط ہیں اور اگر تلوار یا چھری لیکر آپڑیں تو بڑے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

کیا پوشاک شخصیت بدل سکتی ہے۔

پوشاک کا سوال اکثر اخبارات میں اٹھتا رہتا ہے۔ سولہ ہیٹ کی قدر منزلت کو دیکھ کر بعض ہندوستانی

ہم سفر میں انگریزی ٹوپی کوٹ پتلون پہنتے ہیں اور اکثر اوقات اپنے سودیشی بھائیوں کو دھوکا بھی دے لیتے ہیں۔ لیکن جب سفر میں انٹر یا سیکنڈ کلاس میں زیادہ تر یورپین آجاتے ہیں تو ہنس کی چال چلنے والا کوا پکڑا جاتا ہے۔ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ جن صاحبان انگریز کی تقلید میں ہندوستانی لوگ "فسٹ کلاس سوٹ" زیب تن کرتے ہیں ان انگریزوں کا اگر بس چلے تو خود اس گرم ملک میں اپنی پوشاک کو بدل دیں۔ جب میں جالندھر میں وکالت کرتا تھا تو ایک بڑے مقدمہ میں اپنے ساتھ مسٹر [illegible] وکیل کو مقرر کرنے کی ضرورت پڑی۔ میرے موکل نے معاملہ مجھ پر ہی چھوڑ رکھا تھا اور چونکہ تاریخ پیشی دوسرے دن کی ہی تھی میں جالندھر چھاؤنی میں مسٹر سپنسر کی کوٹھی پر گیا۔ دربان بیرہ نے جواب دیا کہ صاحب باہر گئے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ صاحب بہادر کا پرلوار باہر گیا ہوا ہے ٹٹی چھڑکی جا رہی تھی اور پنکھا چل رہا تھا میں نے بلند آواز سے کہا "ضروری کام ہے جہاں سب گئے ہیں وہاں میرا خط لیجاؤ میں یہیں ٹھیرونگا۔" آواز مسٹر سپنسر کے کان میں پڑی اور فوراً صدا آئی۔ "کم ان"۔ بیرہ رستہ چھوڑ کر میں اندر گیا تو مسٹر سپنسر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ بابائے خاصہ کا کرتا اور تہذیب کا کرتہ زیب تن کئے آرام چوکی پر براجمان [illegible] "یہ بھی معاف کرنا کمبخت فیشن مجبور کرتا ہے انگریزوں کے روبرو موٹے کپڑے ہی پہن کر جلوہ [illegible] ورنہ پھر بھی انگریز ملنے والوں کے گئے تو میں مکان پر ہوتا ہی نہیں" زیادہ بات چیت سے معلوم ہوا کہ نہ صرف مسٹر سپنسر بلکہ بہت سے دیگر انگریز برسات کے موسم میں تو ضرور تہذیب پہننا چاہتے ہیں لیکن فیشن انہیں فلالین پہننے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اسی پوشاک کے معاملہ پر رائے بہادر بجیا ناتھ صاحب نے اپنی کتاب "داستان ہائے گزشتہ و حالی" میں اپنے ایک ذاتی معاملہ کا بڑے دلچسپ پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "میں انگریزی پوشاک کی جسکی بیشتر نقل کیجاتی ہے۔ اس ملک کے لئے ضروری نہیں ہے۔ بہت سے انگریز خود اسکو نامناسب کہتے ہیں۔ اور یہ بات تو عام ہے کہ ان ہندوستانیوں کو جو انگریزی پوشاک اختیار کرتے ہیں صرف کثیر کرنا پڑتا ہے تاہم بمقابلہ ان کے جو اپنی عادات کو تبدیل نہیں کرتے انگریزوں میں کوئی زیادہ وقعت نہیں ہوتی۔ چنانچہ مصنف کو انگلستان سے چند روز واپسی کے بعد گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں لارڈ ڈفرن صاحب مرحوم وائسرائے کے حضور میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے میری ہندوستانی پوشاک کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ نے انگلستان جا کر بھی اپنی پوشاک تبدیل کی۔ میں نے عرض کیا کہ اگر حضور کی نظر میں تبدیل پوشاک سے کچھ وقعت زیادہ ہو جاوے تو شاید میں تبدیل کر لوں۔ مگر میرے ہمجنس مجھے برا سمجھیں گے۔ اور میں ان سے علیحدگی اختیار کرنا گوارا نہ کرونگا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آپکو اس پوشاک میں دیکھ کر نہایت خوش ہوا۔ آج ہی ایک ڈیپوٹیشن جس میں چند ہندوستانی جو ولایت ہو آئے تھے انگریزی پوشاک سے آراستہ تھے میرے پاس آیا تھا۔ ان میں بعض صاحب میرے سامنے ایسے کھڑے ہوئے کہ جو خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ میں ان سے کہا کہ یہ بدتہذیبی جو مغرب میں سیکھی ہے۔ اس خوش تہذیب ملک میں نہ پھیلاویں"

لارڈ ڈفرن اور رائے بجیا ناتھ صاحب کے معاملہ کے کسی خاص حصے سے خواہ مجھے بھی کسی خاص اصول پر اختلاف ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنی پوشاک بدل کر مختلف قسم کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں انہیں اپنی ہندوستانی پوشاک کو ہی ایسا بنانا چاہئے کہ اس میں ہر قسم کی آسائش ہو سکے۔

ہندوستان میں ابتک جہالت کا راج ہے

باوجود صدیوں تک انگریزی سلطنت کی چھاؤں میں رہنے کے بھی ہندوستان کی جہالت ایسی گرگٹی ہے کہ

ابتک اس میں چاروں طرف جہالت کی کثرت نظر آتی ہے۔ اس جہالت کا ثبوت حال کی رپورٹ مردم شماری سے بہت کچھ ملتا ہے۔ مردم شماری کا طریقہ حال بہت ہی اچھا ہے۔ گورنمنٹ وقت کو تو اس کے انتظام میں یہ طریقہ مدد دیتا ہی ہے۔ لیکن دیگر کام کرنیوالوں کے لئے بھی بڑا اچھا ہی مصالحہ سوچنے اور کام کرنے کے لئے مہیا کر دیتا ہے۔ بلوچستان کی سرحدی قوموں کی جہالت مردم شماری کے سد راہ نظر آئی تھی۔ وہاں کے چیف کمشنر نے کسانوں کے ٹیکس کی وصولی کے ساتھ ہی نمبرداروں کی معرفت آبادی کا شمار کرا لیا۔ جیوٹا ناگپور میں بھیلوں وغیرہ کی مردم شماری بڑی مشکل تھی۔ وہ کھڑے ہی نہیں ہوتے۔ وہاں کے ایجنٹ گورنمنٹ نے مشہور کرا دیا کہ جو شخص اس مردم شماری میں شمار نہ ہوگا آئندہ قحط میں اس کو کوئی امداد کا حق گورنمنٹ پر نہ ہوگا۔ اس خبر کا مشہور ہونا ہی تھا کہ چاروں طرف سے بھیلوں کی سرشتی خود بخود اپنا نام لکھوا گئی۔ مجھے اس مردم شماری کی کہانی پر دوسری افریقہ کی کہانی یاد آتی ہے۔ ایک بور، دین گورنمنٹ نے افریقہ کے وحشیوں میں بہت سی بندوقیں بانٹ دی تھیں۔ اسکی بابت گورنمنٹ کی طرف سے حکم آیا کہ جملہ بندوقوں کا رجسٹر بناؤ جس سے معلوم ہو کہ کس نمبر اور قسم کی بندوق کس افریقی کے پاس ہے۔ گورنر نے لاکھ جتن کئے کوئی نزدیک کھڑا نہ ہوا۔ آخر کار انہوں نے ایک بہت ہی [illegible] ترکیب اپنی مطلب براری کی نکالی۔ نیلو گرانی کا ایک تیر لگوا دیا اور مشہور کیا کہ جو شخص اس کے سامنے بندوق سمیت آ جاوے گا [illegible] اسکی بندوق کبھی بھی چھپا کر کے نقصان [illegible]

نہ پہونچایئے گی اور نہ کھینچے گی۔ پھر کیا تھا ہر ایک حبشی معہ بندوق کے تصویر کھنچوانا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل بندوقوں کے ساتھ اُن کے مالکوں کے جسمانی حلیہ ہو بہو کھنچ گئے۔

جزیرہ انڈمان کے جنوبی حصہ میں قوم جیروا آوائے مردم شماری کرنیوالوں پر حملہ کیا۔ یہاں ایک آدم شماری کے اہلکار بندوق چلانے پر مجبور ہو گئے۔ اور ان جیروں نے پیچھا نہ چھوڑا جب تک کہ اُن کا ایک بھائی بندوق کی بھینٹ نہ ہو گیا۔ گورنمنٹ کی کوششیں بہا نتک کام کر سکتی ہیں۔ برابر جاہلوں اور وحشیوں کو مہذب بنانے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ لیکن یہ کام ہندوستانی مسلمان کا ہے۔ اور اُن میں سے بھی مذہبی مسلمان کا۔ کہ جاہل قوموں کے پاس جا جا کر اُنہیں راہ راست پر لانیکی کوشش کریں۔ میری رائے میں ہندوستان کی جاہل قوموں کو از سر نو مہذب بنانے کا کام بجز آریہ سماج کے اور کوئی سوسائٹی نہیں کر سکتی بھیلوں کے دیش میں ایک مرتبہ ایک ہندوستانی جج صاحب تعینات ہوئے۔ جن کے خیالات برہمو سماج کے ساتھ ملتے تھے۔ اُن کو بھیلوں کی جہالت دیکھ کر رحم آیا۔ لیکن کیا اُنہوں نے پرچارک برہمو سماج سے طلب کئے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُنہوں نے صاف اقبال کر دیا کہ سوائے آریہ سماج کے اپدیشکوں کے اور کوئی کام نہ کر سکیگا۔ مجھ سے آریہ سماج کے پرچارک مانگے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں پرچارک ہی ایسا بھیج سکا۔ جس نے جج صاحب کی شردھا کو بھی قائم نہ رہنے دیا۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ سے جہالت کو دور بھگانے میں سوائے آریہ سماج کے اور کوئی بھی سوسائٹی کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن موجودہ حالت میں آریہ سماج کے اُتم پرچارک نہیں ہیں۔ کسی زمانہ میں میرے دماغ میں یہ خبط سمایا تھا کہ سنیاسیوں کا ایک آشرم قائم کیا جاوے جس میں ویدک دھرمی سنیاسی چوماسہ کاٹا کریں اور آٹھ ماہ پورب پچھم اُتر دکشن چاروں

طرف پھر کر بغیر مدد دوسروں کے پرچار کرتے پھرا کریں۔ لیکن ایسے شیخ چلی والے ہر لوار کس قدر سپنے اور کس قدر سگریٹ سے ... ہیں سے تل کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ جنکو فرصت ہے اور جنہیں لیاقت اور ہمت بھی ہے۔ اُن سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو اس قسم کے آشرم کی بنیاد ڈالیں جس کی بدولت ... ورش کے تاریک حصوں کی حالت کے دور ... کرنے میں آریہ سماج کامیاب ہو سکے ؛

ہندوستان میں وہم پرستی کا زور

مسٹر برنی صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری ممالک متحدہ نے اپنی رپورٹ مذہب کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستانیوں کی مردم پرستی کا نہایت ہی واضح خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ بہت سے بادشاہ ہر دیال دھارنگ لوگی اور مشتبہ ڈاکو ہندوستانی۔ اکثر اور انگریز بیاہی۔ نوشہ جو اپنے بیاہ کے دن ہی مر گئے اور کنواری لڑکیاں جو بن بیاہی مر گئیں یہ سب گرام دیوتا بن کر پوجے جاتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں " انہیں سے بعض اشخاص کہ جو زمانہ حال کے ہیں چند مثالوں سے ظاہر ہو گا کہ ۱۸۹۴ء میں برہمو سماجکی مختلف جماعتوں میں سے ایک جماعت کا رہبر کیشب چندر اپنے چیلوں کے ہاتھ سے تقریباً دیوتا بنتا جاتا تھا۔ یہ مشہور ہوا کہ جس کرسی پر وہ اپنی زندگی میں بیٹھا کرتے تھے۔ اُسکی نسبت الہام ہوا کہ اسکو بطور یادگار کے متبرک رکھا جاوے اور اس معاملہ میں والیسرائے ہند کا قانونی ممبر ثالث مقرر کیا گیا۔ سر کورٹنی البرٹ صاحب نے ایسی شہادت پر غور کرنے سے انکار کر دیا جو کہ عدالت میں قابل پذیرائی نہیں فریقین نے آپس میں راضی نامہ کر لیا۔ اور اس مشہور مرحوم پرچارک کا دیوتا پن نامکمل ہی رہ گیا "۔ اسکے بعد مہاراجہ شیواجی مرہٹہ وغیرہ بہت سے آدمیوں کی مورتی پوجا کی پرستش کا ذکر کیا ہے مسٹر برنی سمجھتے ہیں کہ بابو کیشب چندر سین کی پرستش اسی طرح کی

بھی سوال پر خاتمہ ہو گیا۔ لیکن جو فساد بابو پرتاپ چندر موزمدار کے کیشب بابو کی دیدی سے لکچر دینے کی بابت کے وقت ہوا تھا وہ ثابت کرتا ہے کہ کچھ آدمی ایسے موجود ہیں جنکی تعداد خواہ ایکسو سے زیادہ نہ ہو جو کہ کیشب چندر سین کو بھی بطور خدا ہی مانتے ہیں۔ رادھا سوامی ست سنگ کے رہبر لالہ شیو دیال جی کھتری اور انکے چیلے رائے شالگرام صاحب مہتہ دونوں خدا کی طرح پوجے جاتے رہے اور اسوقت انکی کھڑاؤں وغیرہ کی پوجا ہوتی ہے۔ شیو نرائن اگنی ہوتری لیڈر دیو سماج سے منکر ہوتا ہوا بھی اپنے پیر پجواتا اور اپنے جنم دن کی تقریب میں جلسے کرتا ہے۔ پھر انکی مردم پرستی پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب تک اسکے سامان موجود ہیں گے جن مذاہب کی بنیاد مردم پرستی پر ہے انکے پیرو ہوتے ہوئے انسان عام طور پر مردم پرستی کی طرف ہی رجوع ہونگے اور جو مذہب ہیں اُن کے خیالات کی بنیاد بھی خاص شخصوں پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ پس تا وقتیکہ اُن کی تعلیم قائم ہوتے بھی ایسے معلم خود خدا بن بیٹھتے ہیں۔ ایک ویدک دھرم ایسا ہے جسکی بنیاد کسی خاص شخص کے خیالات پر مبنی نہیں ہے اور جب تک عالمگیر ویدک دھرم کی اشاعت عام نہیں ہو جاتی۔ تب تک امید نہیں ہے کہ ہندوستان سے یہ خطرناک مردم پرستی دور ہو سکے ؛

ہندوستانی برہمنوں انگلستان کو بھاگ رہے ہیں

کلکتہ کے مشہور ہائیکورٹ جج مسٹر امیر علی صاحب بھی پنشن لے کر اپنی مستقل بود و باش انگلستان میں کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ اسپر مولوی سید علی بلگرامی کے بھی لنڈن میں جم جانے کا ذکر کرتے ہوئے ... اخبار ... پوچھتے ہیں ... [illegible] ... چندر ... اور پنڈت ... کرشن ... بجا نے ... لیکن ... سوالات کرنے ... کیا فائدہ۔ اور اس ... بھی اطمینان ... کر سکیں گے ... [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیہ دھرم پرچارک

مباحثوں کے لئے قواعد کی ضرورت

آریہ سماج کے جیون میں اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جبکہ اُپدیشک کے پہنچنے میں ذرا سی دیر ہونے کے باعث آریہ سماج کے کام میں ہانی ہو جایا کرتی تھی۔ آریہ سماج ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب کے معلموں سے ساتھ دھرم کے شاستر ارتھ کر چکا ہے۔ پھر اگر مناسب قواعد کے عدم تقرر کے باعث کسی جگہ آریہ سماج کے اپدیشک عوام میں دکھلاوے کے لئے پہونچ جاتے ہیں تو آریہ سماج کے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ایسی صورت میں سمجھ میں نہیں آتا کہ بعض آریہ سماج اور ان کے اوہکاری کیوں جلد بازی کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا کا روپیہ سخت ضائع کراتے ہیں۔ اس قسم کا ضائع کیا ہوا دھن اگر دھرم پرچار میں خرچ کیا جاوے تو ویدک دھرم کے پرچار کو کسی قدر اور وسعت ہو سکتی ہے۔ ابھی سوامی آتما نند جی ودھ نے راجپوتانہ سے مجھے پتر لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ راجکوٹ میں لنکا چاریہ سے شاستر ارتھ کرنے کے لئے جو پنڈت آریہ منی کو بلایا گیا تو ویر پور آریہ سماج کا ۵۰۰ روپیہ خرچ آیا۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا یعنی شاستر ارتھ میں ہی بدتہذیبی طرفین سے ہاتھا پائی ہو کر دونوں فریق اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ لالہ منشا رام جی نے رودر پٹے سے سنی فرقوں کا ... باندھا کہ مسلمانوں سے مباحثہ ہونے والا ہے۔ سب بڑے بڑے لائق لیکچرار بھیجو۔ چنانچہ لالہ وزیر چند جی اور سوامی پال جی کشاں کشاں گئے بھی مگر نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جہاں آریہ سماج کے اپدیشکوں کو مفت کی زیر باری اوٹھانی پڑی۔ نہ صرف وقت اور روپیہ کا ہی بیجا خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات آریہ سماج کی تحریک کو بھی نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ جب تحریک بے ذمہ دار شخصوں کی طرف سے ہوتی ہے تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ شاستر ارتھ کرنے کے یوگیہ کون ہے۔ میری رائے میں جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو ملکر کچھ قواعد شاستر ارتھ کے بنا کر مشتہر کر دینے چاہئیں جن کی چھپی ہوئی کاپیاں ہر ایک آریہ سماج کے پاس موجود رہنی چاہئیں تاکہ جس وقت کسی جگہ شاستر ارتھ کی چھیڑ چھاڑ ہو انہیں قواعد کے مطابق بات چیت کی خط و کتابت شروع ہو جاوے۔ شنکر آچاریہ نے صرف گالیاں دیکر اور اپنے مخالف کو کم لیاقت کہہ کر ٹال دیا تھا قاعدہ یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہر فریق کو اپنا اپنا پرتی ندھی شاستر ارتھ کے لئے مقرر کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے وغیرہ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو نیم ایکبار تیار ہو جاویں ان کو ماننے پر ہی آریہ پرتی ندھی سبھا اپدیشک بھیجے تاکہ شاستر ارتھ سے دوسرے فریق کے گریز کرنے پر بھی کچھ نہ کچھ نتیجہ نکل سکے۔ اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے پرچار و مہوم سبھا کی ضرورت بڑے زور سے محسوس ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ادہر اسوقت آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی توجہ نہیں ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ موجودہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی خدمت میں نمبر وار سے نویدن کروں کہ وے سب ملکر بہت جلد شاستر ارتھ کے قواعد طیار کر لیں اور انہیں مشتہر کرکے اعلان دیدیں کہ جو شخص بغیر اجازت کسی آریہ پرتی ندھی سبھا کے خود بخود من چلے پن سے شاستر ارتھ کے لئے مت وادیوں سے جھگڑیگا اسکو عمل کا ذمہ دار آریہ سماج نہ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسا عمل کرنے سے وہ بے لطفی بھی کسی قدر کم ہو جاویگی جو آئے دن آریہ سماج کے مخالف دیگر مذہبوں کا دولیش بڑھا رہی ہے۔

انعامی مضامین

سوادھیا یعنی دھرم اور مکتی کے متعلق گرنتھوں کے مطالعہ کی کس قدر سخت ضرورت ہے۔ اس سے سبھی سمجھدار آدمی واقف ہیں۔ دنیا کی ہر ایک انسانی جماعت کے ذی فہم عالم نیک کتابوں کے باقاعدہ مطالعہ پر ہمیشہ زور دیتے رہے ہیں۔ آریوں کے بزرگوں نے تو سوادھیا کو دھرم کا ایک ضروری انگ قائم کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس بڑے بھاری فرض کی ضرورت اور اس کے بیشمار فائدوں کو جانتے ہوئے بھی آریہ پرش بہت کم توجہ سوادھیا کی طرف دیتے ہیں۔ اولاً تو سندھیا اور اگنی ہوتر باقاعدہ کرنے والے ہی کم ہیں اور ان میں سے دونوں نتیہ کرموں کا باقاعدہ سیون کرنے والے ان سے بھی کم اور سوادھیا کے پابند بہت ہی کم آریہ پرش ہیں۔ سندھیا اور اگنی ہوتر کے بعد میری رائے میں پہلا کام سوادھیا ہونا چاہئے۔ کیونکہ اسوقت طبیعت جیون کا ادیشیہ دریافت کرنے میں عمدگی سے لگ سکتی ہے۔ لیکن کتنے آریہ پرش ہیں جو سندھیا اور اگنی ہوتر کے بعد ستیارتھ پرکاش۔ وید بھومکا یا کوئی اور موکش سمبندھی گرنتھ لے کر وچار کے لئے بیٹھتے ہیں اور جب بزرگ خاندانوں۔ گرہستھوں کا یہ حال ہے تو طلبا کی تو حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بہت کم ودیارتھی ہیں جنہیں دھرم گرنتھوں کی طرف توجہ دینے کا موقعہ ملتا ہے۔ پس ودیارتھیوں کے اندر اپنے دھرم گرنتھوں سے پریم پیدا کرنے کے جسقدر وسائل سوچے جاویں کم ہیں۔ آج کے پرچارک کے میعنہ مراسلات میں ناظرین پڑھیں گے ہر اندر جی اسسٹنٹ ہسٹنٹ پلیڈر راجپوت ہائی سکول ... [illegible]

کا خط ملاحظہ فرما دیں گے جنہیں انہوں نے وہ تیاریں کے لئے کچھ مضامین تجویز کئے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اس اخبار کے خریدار وہ پارٹیوں کے اندر اس مضمون کو مشتہر کر دیں گے۔ تاکہ جب سے وہ پارٹیاں کو جواب لکھنے کے لئے اپنے دھرم کے گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کی ترغیب ہو ستیارتھ پرکاش وغیرہ کا جو امتحان مہرشی پرش کے لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مقرر کیا ہے۔ اس سے صرف یکطرفہ فائدہ ہو سکتا تھا لیکن جو تجویز مہاشے منشی رام جی نے پیش کی ہے۔ اسکو عمل میں لانے والے اگر جنت سے مہاشے ہو جاویں تو امید پڑتی ہے کہ آریہ سماج کے اصولوں کو سمجھنے والے بہت سے نوجوان اور بزرگ مہاشے بھارت ورشی ہو جاویں اور چونکہ بغیر ٹھیک عمل نہیں ہو سکتا ایسے عملی زندگی کے بڑھانے کا ایک مرحلہ طے ہو جاوے۔"

ریویو

کشف تر دھرم مرتبہ مسٹر جاگر اے فرسٹ اورئینٹل ٹیچر ایم۔ بی۔ ہائی سکول ملتان۔ زبان اُردو قیمت مجلد عہد مصنف کے پاس فروخت کے لئے موجود ہے۔ اس کتاب کا کاغذ چھپائی وغیرہ عمدہ ہے مضامین کے لحاظ سے اس میں کچھ خصوصیت نہیں اور اولاد پیدا کرنے والا والدین سے لیکر اُنکی معقول تدبیر کرنے کے بعد تربیت اولاد کی نسبت کچھ ہدایات ہیں۔ پھر دنیا کی اصلی غرض بتلائی ہے۔ ایک امر میں آریہ سماج کے منتویوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ پھر بھجنوں کے لئے مخصوص ہیں۔

اپدیشک ہی ایلچیروں کو خود ریویو کیا کروں۔ مہاشے ٹھاکر داس بھنڈاری جی ملتانی نولیس متر چابک دست زود نویس ہیں۔ آپنے میری کچھ مختلف تقریریں قلمبند کرلی تھیں۔ جنہیں انہوں نے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے۔ میں اپنی تقریروں کو پڑھکر خود شرمندہ ہوا۔ ایسی ٹوٹی پھوٹی عبارت اور اسطرح کے نامکمل خیالات کو نہ معلوم حاضرین نے اُس وقت پسند کیونکر کیا۔ یہ تقریریں اس قابل ہرگز نہ تھیں کہ انہیں کتاب کی شکل میں لایا جاتا۔ میرا خیال ہے۔ کہ میری تقریروں کو صبر کے ساتھ صرف اس لئے سُنا جاتا ہے کہ جو کچھ میں بیان کیا کرتا ہوں وہ اپنے سچے وشواس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ورنہ اپنی کمزوریوں کو میں خود ہی خوب محسوس کرتا ہوں۔ سپیکروں کے خاص ڈھنگ مجھے معلوم نہیں۔ سوائے اسکے اولاً تو کسی زبان کا بھی ماہر نہیں اور پھر اگر ماہر بھی ہوتا تب بھی بولتے وقت مجھے عبارت آرائی وغیرہ کا ہوش ہی کب رہتا ہے۔ خیر مہاشے ٹھاکر داس جی نے جو پرشرم کیا ہے۔ اس کے لئے محض رواجی شکریہ ادا کرسکتا ہوں قیمت اس کتاب کی فی جلد ۶ ہے۔

قواعد و ضوابط۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا منڈل کرنال۔ ضلع کرنال کے آریہ سماجوں نے اُپ پرتی ندھی سبھا قائم کرکے دیگر اضلاع کے آریہ سماجوں کو ویدک دھرم کے پرچار کا ایک سہل رستہ دکھلایا ہے لوکل پرچارک مقرر کرکے جو کامیابی کرنال آریہ سماج نے ویدک دھرم کے پھیلانے میں حاصل کی وہ پنجاب کے کسی دوسرے آریہ سماج کو اسوقت حاصل نہیں ہوئی۔ ان قواعد و ضوابط کو ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپوایا گیا ہے جس کا اخبار میں ذکر ضروری نہیں۔ کیونکہ تجربہ کے بعد یہ قواعد بدلے بھی جا سکتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور عہدہ داران آریہ سماجوں کا ٹیلا اوپکار کریں گے۔ اگر وہ ان نمونوں کو بہ تبدیلی مناسب اپنی سبھا میں پاس کرکے مشتہر کردیویں۔ تاکہ ہر ایک ضلع کے آریہ سماج بغیر وقت ضائع کئے ہوئے لوکل پرچار کے انتظام کو مکمل کرنے میں کامیاب ہوسکے فی الحال کرنال ... ... بھی کاروائی شروع ہو چکی ... تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پرچار کے کام میں ان سے بہت ہی مدد مل سکتی ہے۔

ٹمپرنس گائیڈ ماہوار رسالہ۔ شراب کی بُرائیاں دُور کرنے کے لئے امرتسر سے جاری ہوا ہے قیمت سالانہ ۱ ہے۔

مینیجر لالہ نند لال اینگلو ہندو میڈیکل ہال امرتسر

گُروکل سماچار

پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے سوائے اس کے کہ کھیلتے ہوئے ٹھوکر لگ کر کہیں انگلی وغیرہ میں چوٹ لگ جاوے۔ اور کوئی مرض برہمچاریوں کو اسوقت تکلیف نہیں دے رہا۔

گُروکل کو ملاحظہ کرنے کا شوق لوگوں میں بڑھتا جاتا ہے۔ کوئی آریہ یا ہندو ایسا ہر دوار نہیں آتا جو گُروکل کے دیکھنے کا شوق نہ رکھتا ہو۔ لیکن اسوقت چاروں طرف پلیگ کا خطرناک مرض پھیل رہا ہے۔ مجبوراً ایسے اصحاب کے ساتھ کسی قدر بے اعتنائی سے پیش آنا پڑتا ہے۔ جو پلیگ زدہ اطراف سے آتے ہیں جنکی وجہ سے اسوقت انکی دل شکنی ہوتی ہوگی۔ جس امر ضروری کے لئے پبلک سے بڑے ادب کیساتھ معافی مانگتا ہوں لیکن ساتھ ہی نویدن کرتا ہوں کہ جو صاحبان پلیگ زدہ رقبوں سے آویں وہ کرپا کرکے یہاں آکر خود بخود مجھے بتلا دیا کریں تاکہ انہیں باہر سے ہی سب کچھ دکھلا اور گُروکل کے حالات سمجھا کر واپس رخصت کر دیا جایا کرے۔ ایسے اصحاب کو خود بخود گُروکل بھومی میں شب باشی سے پرہیز کرنا چاہئے تاکہ انکی سنتان کی رکشا بخوبی ہو سکے۔

دھرمشالہ بنوانے کے لئے رائے پرشید داس صاحب دہلی سے تشریف لے آئے ہیں مصالحہ جمع ہو رہا ہے۔ بہت جلد کام شروع ہونے والا ہے۔

شری امن سنگھ جی گو اب اس مرض سے محفوظ ہیں جسکی بدولت گزشتہ زور آشت تکلیف رہی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

لیکن نقاہت بہت زیادہ ہوگئی - تبدیل آب و ہوا سے بھی بڑا فائیدہ نہیں ہوا - آشا ہے کہ آخر کار گرو کل بھومی کی آب و ہوا ہی اُن کو نیروگ کر دیگی ۔

ایکروڈ فنڈ کی کتابوں کی نسبت تقاضا شروع کر دیا گیا تھے - لیکن چونکہ اس جگہ کام کا بوجھ بڑھا ہوا ہے - اِس لئے بہت آہستہ آہستہ تقاضا ہوگا آشا ہے کہ جن مہاپرشوں نے پرتگیا کی تھی وے جھٹ جلد اپنی پرتگیاؤں کو پورا کر کے گروکل کی ایک بڑا بھاری بیگانی دھن اکٹھا کر دیں گے ۔

گروکل کے انتظام میں علاوہ دیگر دقتوں کے یہ بڑی بھاری وقت ہے کہ آریہ پرشوں کے اندر ابتک پورا سنسکاروں کی پرنالی ہے - آج ہی نو دن کا ذکر ہے کہ ایک مہاشے مع چار عورتوں اور دو بچوں کے شام کو تشریف لائے اور ایک سماج کے آپ وہاں کا خط پیش کیا جس میں لکھا تھا کہ حامل رقعہ اپنے لڑکے کا مونڈن سنسکار گروکل میں کرانا چاہتے ہیں اُن کو اجازت دیجاوے - اور سب برہمچاریوں کو سنسکار میں شریک کرایا جاوے - مجھے ایک آریہ سماج کے آپ پردھان کی واقفیت پر افسوس آیا - لاچار اُن بھدر پرش سے معافی مانگی اور سمجھایا کہ منڈن سنسکار کی جگہ اپنا گرہ ہے - گروکل میں تو صرف آرنبھ سنسکار ہو سکتا ہے - میرے خشک جواب سے مہاشے موصوف بہت ناراض ہوئے ہونگے - اور میری بداخلاقی کی ہر جگہ تعریف کریں گے - لیکن میں اپنے فرض سے مجبور تھا - میں اِس پتر کے ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ سب بھائیوں کو خبردار کریں تاکہ اس طرح پر تشریف لا کر وقت میں خلل نہ کریں ۔

گروکل کا دوسرا سالانہ جلسہ

(۱) گروکل کے دوسرے سالانہ جلسہ پر جو دھن اکٹھا ہوا تھا - اُسکی تفصیل اب تک کسی اخبار میں نہیں نکلی وجہ یہ تھی کہ نہ تو روپیہ ہی گروکل نے کرمچاریوں نے جمع کیا تھا اور نہ ہی فہرستیں اُنھوں نے بنائی تھیں روپیہ جمع کرنیوالے اور فہرستیں بنانے والے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے تینوں واسیں پردھان تھے ۔

(۲) لالہ رام کرشن جی نے آخری آمدنی وغیرہ کا مجمل حساب ایک کتاب میں بنایا تھا اور جو روپیہ سیدھا میری معرفت وصول ہوا تھا - اُس میں سے تقریباً چھ ہزار روپیہ اور ملا کر کل ساڑھے تین ہزار روپیہ حوالے پنڈت تارام سجیت سینیر دلیس ایجنیٹ کے کر دیا تھا - اور کل نامکمل فہرستیں میرے سپرد کر گئے - حالانکہ میں اُسکے برخلاف پروٹیسٹ کرتا رہا اور استدعا کی کہ وہ خود حساب تیار کریں میں ناواقف کیسے تیار کرونگا ۔

(۳) خوش قسمتی سے لالہ رام کرشن جی وہ ہر ایک چیز محفوظ کر گئے تھے جو رسیدوں کے ساتھ دانی لکھ کر بھیجتے تھے - یعنی دس دنوں کی بارہ بارہ گھنٹوں کی محنت سے اُن پرچوں اور لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری امرتسر نواسی کی کسی قدر مفصل اور لالہ لوالیم اور مہتہ جیمنی کی نامکمل اور جزوی فہرستوں سے بڑی مشکل سے حسب ذیل فہرست تیار کی ہے نقد کی نسبت اس طرح پر کارروائی کی گئی کہ جو رقوم میری معرفت وصول ہوئیں - اُن کو اُس میزان میں جوڑ دیا گیا - جو لالہ رام کرشن جی بدستخط خود کر کے چھوڑ گئے تھے - پھر جسقدر میزان فہرست ذیل کا ہوا اُسے اصل میزان میں سے گھٹا کر جسقدر بچا اُسے گپت دان یا لوگوں کی مختلف بھکشا سمجھکر درج کر دیا گیا جن بھائیوں کے دان علیحدہ درج نہ ملیں یا جنکے پتہ نامکمل ہیں اُن کو سمجھنا چاہئے کہ اُن کا روپیہ گپت دان میں درج ہوگیا ۔

(۴) بعض جگہوں میں ممکن ہے کہ ہجاں غلط لکھی گئی ہو - یا ایک نام دو مرتبہ آگیا ہو - اسکی نسبت آئندہ شریمان شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے غلطی کا بہت ہونی چاہئے - کیونکہ میں یہ اصل فہرست اپنی تیار کی ہوئی اُلٹ شریمان کی سیوا میں بھیجونگا ۔

(۵) اِس فہرست کی وجہ سے دیگر مضامین اِس ہفتہ ملتوی کر دئے گئے ۔

منشی رام مکھیہ ادھشٹاتا گروکل

فہرست چندہ

نقد بموقع دوم سالانہ جلسہ گروکل

لالہ گنیش رام امرتسر از جانب پتری سبھا مستقل فنڈ		[illegible]
دھرم پتنی وشا مند پتنچا سا کن بھرلپور ساوات ضلع مظفر گڑھ	〃	[illegible]
مسماۃ رادھا دیوی اور دیا بچا کنیا پاٹھشالہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں	〃	[illegible]
لالہ بیلی رام بھروال ساکن لعل سیالی	〃	[illegible]
دھرم پتنی لالہ سوایا رام جھنگ	〃	[illegible]
دھرم پتنی بھگت لالچند صاحب ازجھنگ	〃	[illegible]
دھرم پتنی لالہ رام کرشن صاحب جھنگ	〃	[illegible]
کنیا منشی رام کشن موصوف		[illegible]
لالہ ویر بھان مستار جھنگ	〃	[illegible]
لالہ حکم چند بکرٹری آریہ سماج کوئٹہ - (بلوچستان)	ایکروڈ فنڈ	[illegible]
حکیم دھرم سنگھ پشاور	مستقل فنڈ	[illegible]
لالہ کالو رام ہانسی ضلع حصار	〃	[illegible]
دھرم پتنی لالہ کالو رام ہانسی	گئو فنڈ	[illegible]
لالو لال ہانسی مستقل فنڈ		[illegible]
دس ستری پرش ہانسی	〃	[illegible]
ممبران آریہ سماج میانگر ضلع گوجرانوالہ مستقل فنڈ		[illegible]
طلباء لوئیر سیار ڈمنٹ کلاس رڑکی کالج	〃	[illegible]
طلباء میکنیکل کلاس رڑکی کالج	〃	[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طلبا ارپیاپلیڈ یونٹ کلاس گروکل کانگڑی مستقل فنڈ — صہ
طلبا انجینیرنگ کلاس ٹڑکی کالج " — لعہ
لالہ جھمی رام عرضی نویس مظفر گڑھ " — ۲ عہ
لالہ گوبند رام سیلارام مستقل فنڈ — عہ
گپت دان بسنت ہوم اُتسب فنڈ — عشہ
مسٹر سوتو لال بھوبو ڈاکٹر شکارپور مستقل فنڈ — صہ
لالہ گوردیپا باسماجی سکھن ہل ضلع سیالکوٹ " — ۱۵ روپیہ
ممبران جیٹھ آریہ سماج — ستہ
لالہ کمپیو چند طالبعلم ملتان یونیورسٹی امتحان مل " — ۸ ۲
بابو سری کرشن کی ستری — عہ
لالہ بصر نگہ مل لاہور " — ہہ
لالہ سوکھن مل تاتی " — للعہ
لالہ موہن لال جھنگ " — ہہ
لالہ نانک چند جہلم " — سے
لالہ سوکراج پلیڈر گجرات " — صہ
لالہ ادھو رام جی مصنف و دیگر صاحبان بنالہ " — عبہ
منشی سو لکھن مل ہیڈ ماسٹر کوہاٹ " — صہ
چودھری نوپ سنگھ جی رئیس شخوپور " — صہ
منشی دیوی دیال نمبردار جھنگ " — ۲ عہ
طلبا ہندو کالج پٹیالہ — صہ
ممبران سناتن دھرم سبھا گوجرانوالہ — صہ
لالہ منگت سبھا ولپوری — ۲ عہ
پنڈت رادہا کشن گوجرانوالہ " — للعہ
لالہ کرپا رام جی ٹیکا بخش پشاور آریہ سماج " — عشہ
لالہ روپچند خزانچی آریہ سماج پشاور — ۳۴
لالہ دیبی داس مختار مردان " — صہ
لالہ فتح چند ممبر آریہ سماج پشاور " — صہ
سردار ارجن سنگھ پشاور " — ۲ عہ
لالہ برجلال وکیل سہارنپور " — عشہ
چودھری کنہیا لال سیٹھ خزانچی ڈاک سہارنپور " — ۵۵
منشی دلپت رائے سہارنپور — ۲ عہ

پنڈت ملم رکھا لال و بابو بسنت رائے ٹھیکہ داران سہارنپور — صہ

بابو رام سہائے مل سہارنپور مستقل فنڈ — ۲ عہ
ڈاکٹر کندن سنگھ جی سہارنپور " — ۲ عہ
بابو جگل کشور " — عہ
چار ممبران سہارنپور آریہ سماج " — للعہ
متھرا پرساد ممبر آریہ سماج بھیلا ودہ " — عہ
پرتاب سنگھ بھیلا ودہ " — ۲ عہ
پنڈت جیون رام گوجرانوالی " — ۳ عہ
لعل چند بھاٹیہ " — سے
منبی لال کچھونخلہ " — عہ
آریہ سماج انگل " — ۲ عہ
بابو بھیرالی پرساد کلرک نہر " — ۲ عہ
مہاشے سروپ منشی ہرنگ " — ۲ عہ
پرتھوی سنگھ گھیپنہ " — ۸ سے
بابو گوپی چند اسسٹنٹ ڈاکٹر شیالہ پتھ " — صہ
گوپال بھارتی گوسائیں ساکن پوبانہ تحصیل مستقل فنڈ — عہ
لالہ جیون لعل ساکن سیالی سوہدرہ تیتی " — للعہ
گنشی سیلارام علاقہ روپڑ " — ۲ عہ
جیپال سنگھ ممبر آریہ سماج گڑھ افغانان اُتسب فنڈ — سے
ایضاً مستقل فنڈ — ۲ عہ

مہاشے اودھو رام ساکن بسی کالی ضلع ہوشیارپور " — صہ

بذریعہ مہاشے اودھو رام مختلف اصحاب سے " — ۱۵ عہ
لالہ کشن چند ہیڈ ماسٹر رائے ونڈ " — صہ
لالہ گیان چند بزاز منڈی بھٹیاں " — صہ
معرفت مہاشے ریلو رام سبھا سد آریہ سماج جلال آباد " — للعہ
چند مہاشے سیلبی لوہی " — صہ
چار ممبران آریہ سماج شاہجہانپور " — ۲ عہ
لالہ رجب داس روپڑ " — للعہ
لالہ سنساری مل دینانگر " — عہ
لالہ اجبر رام ساہو کار فیروزپور — صہ
لالہ منشی رام و مہر چند امرت سری — مہ

ممبران و حبیب ولیان آریہ سماج جسپال کلاں ضلع لعل سر — ۳ ہیہ

آریہ سماج ہانسی معرفت لالہ شیو ناتھ صاحب اودرسیر ایکرو پنشنڈ — صہ
ایضاً مستقل فنڈ — صہ
لالہ خوشحال چند سکرٹری آریہ سماج امرتسر " — ۵ صہ

ساہو تیشنر ناتھ جی رئیس نگینہ ضلع بجنور " — صہ

معرفت لالہ نارائن داس لاہور " — للعہ
لالہ بینی پرساد ساکن چھمولپور ضلع مرادآباد " — ۲ عہ
لالہ کنہیا لال ساکن گنگو سرائے ضلع مرادآباد " — ۲ عہ
لالہ کرپچند ساکن جالندھر " — عہ
بابو برج راج سنگھ جی اسسٹنٹ ایجنٹ تہسیل ہوشیارپور آریہ کرتا گاہی " — ۲۰ صہ
آریہ سماج ملتان شہر معرفت ودعدہ مستقل فنڈ — ۲۶ صہ
والدہ لالہ اندر بھان " — ۵۵

مہاشے رگھوناتھ سہائے جی و دیگر ممبران آریہ سماج بھرت پور " — صہ

جمع کردہ بابو الیشر داس ٹکٹ کلکٹر گوجرانوالہ " — صہ

مہاشے گنگا رام چاند گڑھ والے " — ۲ عہ
لالہ سندر لال امروہا لوہی " — عہ
جگوان داس متھرا " — عہ
جگن لال محمد پور " — عہ
لالہ پربھو لال بہرام پور " — ۲ عہ
موہن لال و چھجو لال علاولپور " — للعہ
لکھمی چند آریہ علی گڑھ " — عہ
جگجیل سنگھ راجپوت بٹاری ضلع ہوشیارپور " — ۲ عہ
بناری لال چوپڑہ روپڑ " — ۲ عہ
لالہ گیان چند بہرام پور " — عہ
بنارسی داس امروہا " — عہ
بنواری لال متھرا " — عہ
منشی رام جینی کوٹ والا " — ۲ عہ
جگن داس سکھتہ " — عہ

لالہ نانک رام شب کوہ فروش سیالکوٹ و دیگر اصحاب " — ۸ سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج امرتسر معرفت لالہ کریم چند سکرٹری سماج ۔ مکان گوشالہ

حکیم نند لال جی امرت سری ہاتھو تولی شفاخانہ کھولنے پر

آریہ سماج شاہپور ضلع گورداسپور مستقل فنڈ

سیٹھ اودن پرشاد جی بریلی نوادی برگھر خرید گائے

ممبران آریہ سماج دھرم کوٹ ضلع فیروزپور ۔ مستقل فنڈ

دینا ناتھ پرتاب چند اور اچھرو سکنائے باسیان ضلع جالندھر

پنڈت کرپا رام جی والیں پریسیڈنٹ آریہ سماج کھراوال

ایضاً ۔ بابت اکروبیہ فنڈ

لالہ دیوا سنگھ صاحب ضلعدار نہر منٹگمری ۔ مستقل فنڈ گروکل ۔ چار صد پچھلو ششماہی

پرتوار لالہ دیوا سنگھ ۔ مستقل فنڈ

نہر قصور آریہ سماج ۔ مستقل فنڈ

لالہ کانشی رام سنتو رام و دھرم چند سکنائے کرونڈی

آریہ سماج پیلی بھیت

پنڈت رام سروپ دھرم سنگھ

پنڈت رگھو ناتھ سنگھ ماسٹر میرانپور ضلع مظفرنگر

آریہ سماج سادھو والہ ضلع سیالکوٹ

آریہ سماج منٹگمری

لالہ مہر چند لاہور

آریہ سماج کوٹلی ضلع سیالکوٹ

جمع کردہ لالہ پیٹھو رام عرضی نویس بٹوں

بابو نانک چند ممبر آریہ سماج سیالکوٹ

لالہ کرپا رام ممبر آریہ سماج سیالکوٹ

لالہ گلزاری لال پردھان آریہ سماج قاضی چک ضلع سیالکوٹ

لالہ بالا مل ساہوکار

لالہ ہری چند

معرفت لالہ کیدار ناتھ پریسیڈنٹ آریہ سماج صدر میرٹھ ۔ مستقل فنڈ

لالہ امرناتھ صاحب امرتسر آریہ سماج

مہاشے گنپت رائے اپ پردھان آریہ سماج امیٹھہ ضلع سہارنپور

دھرم پتنی مہاشے موصوف

چند کرید بھائی ساکن بچھی ضلع گوجرانوالہ

مہاشے جے کرشن مینیجنگ ڈائریکٹر قادر ملز کمپنی امرتسر

پنڈت بھوانی نند وکیشو رام

فہرست آٹھ صاحبان بتہ بذاریہ

بلی رام بہادلپور

لالہ راجا رام ڈیرہ دون

لالہ شگت رائے ڈیرہ دون

لالہ گنگا رام ملتان

دھرم پتنی لالہ جوالا سہائے رئیس میانی ۔ خرید گائے

لالہ ٹھاکر داس مرحوم برادر لالہ جوالا سہائے صاحب

دھرم پتنی مہاشے دیو دت پسر لالہ جوالا سہائے صاحب

بی بی جوالا دیوی جی ہمشیرہ لالہ جوالا سہائے جی

بی بی سرسوتی

آریہ سماج سرجن نگر ضلع مرادآباد ۔ مستقل فنڈ

مہاشے دیا رام خزانچی دیہ سماج جنڈیالہ ضلع امرتسر

لالہ متھرا داس ساکن جنڈیالہ

ست سنگ سنگت سبھا دھرم پال بہاولپور

لالہ متھرا داس سکرٹری سماج راولپنڈی

لالہ دوارکا پرشاد بزاز میرٹھ

لالہ دیو سہائے بزاز میرٹھ

لالہ چھجو رام و شیو جی پور ضلع نینی تال

ٹھاکر بھگوان سنگھ ساکن گڑھی ضلع بجنور

درج نہیں ہے

ترقیات مہاشے سکھو ناتھ جی حیدرآباد دکن مستقل فنڈ

چتر سنگھ وغیرہ سکنائے نوہری ضلع سہارنپور مستقل فنڈ

آریہ سماج وڈوالہ بانگر ضلع گورداسپور

لالہ کشوری لال ساکن جھولا ضلع مظفرنگر

ایضاً بوجہ شادی بنارسی داس ساکن سوجھنی

بابو پرشوتم داس رئیس مرزا پور

مہاشے مہادیو مرزا پور

لالہ گیتا داس وگ پردھان آریہ سماج کوئٹہ

دھرم پتنی مہاشے موصوف ۔ دیسی خرید گائے

مہتہ جھنڈا رام جی عرائض نویس پی تو نمبر گوشالہ

ایضاً ۔ اتسب فنڈ

دھرم پتنی مہاشے موصوف ۔ مٹھائی فنڈ

مہاشے لبھا سنگھ زمیندار چک نمبر ۶

جمعیت رائے

معرفت مہاشے نند رام پریسیڈنٹ آریہ سماج ایٹہ ۔ مستقل فنڈ

لالہ سیلا رام سکرٹری آریہ سماج جموں

اس میں کیصد روپیہ پنجیار اتی بھی شامل ہے

دھرم پتنی لالہ فتح چند ممبر آریہ سماج پٹی ۔ مستقل فنڈ

دھرم پتنی وشیتری رو پا چند پٹ دھی

حکیم جیون لال جی ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔ دو دشوالہ علاوہ

مہاشے منا لال گھڑی ساز چوک کانپور

معرفت لالہ دولت رام منتری آریہ سماج گجرات

دھرم سنگھ و بدھ سنگھ زمیندار گھگھر بانگر

آریہ سماج علی خیل ضلع میانوالی

لالہ جمنا داس تحصیل تھانیسر

دھنراج سنگھ و سیا داس بھیرہ

لالہ رام لال

لالہ مہر بدل وکیل امرتسر

بی بی گنگا دیوی و ماتا کرم چند دایک ادہ دیوی

الیگزینڈر و ادیب کرم چند ولا رام جی وغیرہ

آریہ سماج ٹالہ کے ممبران نے جمع کیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رائے شیو سنگھ بھنڈاری پردھان آریہ سماج مستقل فنڈ
اقرار یافتہ سپاہ میں سے

مہاشے رام سنگھ چکوال مستقل فنڈ ۲ر
جمنا دیوی جی دھرم پتنی بابک گیا رچند
سب پوسٹ ماسٹر سیالہ ۲ر
ایضاً کنہیا مہادیو بالک دیال بھر ۲ر
ایضاً کنہیا ناتھ آسے ۱ر
ایضاً ویدپرچارک
ایضاً دیاشنکر ناتھ سیالہ جہر ۱ر
بی بی دروپدی دھرم پتنی لالہ جیون مل سیالی — برائے خرید گائے ۵ر
سیکرٹری آریہ سماج سیلہی ضلع ملتان مستقل فنڈ ۵ر
والدہ لالہ امیں چند سیالکجھ بھٹرانج برائے خرید گائے
بیشنتہ دلاں و مراد ام لالہ بس چند دوسا گجھ — مستقل فنڈ ۲۲ر
لالہ کشن دیال منتری آریہ سماج لوسہرہ جنوال ضلع امرت سر — برقیہ پرتھما پیامی ۱ر
ممبران آریہ سماج لوسہرہ جنوال ضلع امرت سر ۳ر
پنڈت گوجرمل سپروائزر انبالہ چھاؤنی کی دھرم پتنی ۵ر
لالہ دینا ناتھ صاحب سب انجنیر دہلی ۵ر
لالہ مراری لال تراوڑی ضلع کرنال ۲ر
لالہ ہینی پرساد ٹھیکیدار جگادھری ۲ر
سردار شیو شرن سنگھ رئیس گھنوری تحصیل روپڑ اکیرہ فنڈ ۵ر
پنڈت رام لال ولد پنڈت رگھوناتھ ہیڈ ماسٹر سکول بسپرہ علاقہ جموں — رام کا ذرت کے گئے ہو ۵ر
ایک مہاشے نام نہیں لکھا گیا مستقل فنڈ ۵ر
ہرویال سنگھ پانی پت ۴ر
ہنسراج برہمن ساکن کیسری ضلع انبالہ ۱ر
نیز انکے پرچہ کوٹلہ
بی بی بھاگیہ دیوی اہلیہ
مائی بھگوتی بیٹی مہاشے لہرانہ ۵ر

ایضاً مٹھائی فنڈ ۳ر
مہاشے ویربھان و مہاشے سنگولیری آریہ سماج حسنز — مستقل فنڈ ۵ر
ممبران آریہ سماج ہانسی ضلع حصار لالہ بدھا اول و بابو کشن لال وغیرہ ۵ر
ہیرا داس الور ۱ر
اوتم چند لاہور ۱ر
لالہ جوکھا رام ساکن کوٹ چھٹا ۲ر
دیوان چند صراف پشاور ۲ر
لالہ کاشی رام ممبر دھرم سبھا گھنوری علاقہ پٹیالہ ۵ر
صاحبزادہ لال وغیرہ سکنائے کلیران علاقہ مالیر کوٹلہ
آٹھ صاحبان سکنائے سلطانپور ریاست کپورتھلہ ۸ر
بابو امراؤ سنگھ ایجنٹ رام مل جی مقیم ہردوار ۵ر
لالہ لکھی رام خزانچی چھاؤنی فیروزپور
دولی چند دوکاندار بھاپڑا تحصیل بھیرا ضلع شاہ پور ۲ر
لالہ چونی لال و لالہ امیں چند مقام کھیمکرن ضلع لاہور ۵ر
لالہ سوہن لال وغیرہ سکنائے بھکر ۵ر
پنڈت گنگا رام جی خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ ۲ر
آریہ سماج ڈسکہ ۸ر
معرفت لالہ بندرابن ساکن جبدری ضلع لودھیانہ
پرتھی لاہور ۱ر
جگن ناتھ ساکن پانی پت ۱ر
منتری آریہ سماج احمدپور ریاست بہاولپور معرفت منشی برانند ۲۵ر ۱۵ر
آریہ سماج اوچ ریاست بہاولپور ۲۷ر
ڈاکٹر شنکر داس ایبٹ آباد ۱۲ر

ڈاکٹر گوپال داس مستقل فنڈ
لالہ ہنس داس امرت سر
منشی برکت رائے چھبر بھیرا
الیشر چند و بیر چند آریہ
مہاشے گوردھن داس پردھان آریہ سماج کرانہ ضلع مظفر نگر
جینت رام ساکن کمالیہ ۱ر
گومتی پرساد جکراتا ۱ر
ستیہ نرائن کنڈیرہ ضلع میرٹھ ۱ر
ٹھاکر دت شہرا ۵ر
سیکرٹری آریہ سماج جگادھری
چودھری تیلو رام جی سہائک آریہ سماج جگادھری — برائے خرید گائے
لالہ لچھمن رام مدرس ہائی سکول جہنگ مستقل فنڈ ۵ر
آریہ سماج سدھ بازار دہلی ۱۲ر
مہاشے یشپال ساکن لوادا
چیت شاہ شہرا
کیول رام ساکن شام پور ریاست پٹیالہ ۳ر
بنواری لعل ممبر آریہ سماج جیند ۵ر
دھرم پتنی مراری لال
ماتا پنڈت آتما رام جی — جلسہ پانی باغ — مستقل فنڈ
لالہ دینا ناتھ ممبر آریہ سماج
مہاشے شام داس دہلی ۱ر
مہاشے گوردتا رام پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ ۲ر
لالہ جوالا داس سرینگر ۱ر
لالہ ہیرا لال زمیندار فیض اللہ پور ضلع بریلی
راجہ رام ساکن اوڑ ضلع جالندھر ۱ر
گوبردھن داس بہرام پور ۱ر
مہاشے آتما رام وغیرہ کھرڑ ضلع انبالہ ۵ر
لالہ گوندا رام و ایک دیگر مہاشے ۱۴ر
گوکل چند ساکن پڑہا پورہ ۱ر
مہاشے منشی ہردرام پرساد ساکن بین ضلع علی گڑھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لالہ نرائن داس پانی پت مستقل فنڈ صہ
شیو نرائن و شیام لال مراد آباد 〃 سے
بھگوان داس ساکن کھالیہ 〃 عہ
پردھان آریہ سماج گھنگی بانگر 〃 سے
ماسٹر مہیش چند و کنہیا لال الور 〃 عہ
آریہ سماج عطروالی 〃 صہ
دھرم پتنی بابو گوپی ناتھ جی سب اوورسیر ہانسی 〃 صہ
شریمتی امراوتی تاجپور 〃 عہ
رام سنگھ زمیندار تیفروان 〃 عہ
لالہ کاشی رام کھتری رودوال تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر 〃 سے
لالہ کرپا رام 〃
مہاشے رامچند [illegible] 〃
[illegible] لال نگینہ 〃 عہ
شنکر داس وغیرہ آریہ سماج لاہور 〃
لالہ امبر داس گوٹیس کلرک ڈیرہ دون 〃
رام پرساد ڈیرہ دون 〃 عہ
[illegible] رام طالبعلم مظفر نگر 〃
آریہ سماج دوسوہا ضلع ہوشیارپور 〃
ٹھاکر سنگھ شرما جیونپور ضلع میرٹھ
چند ممبران آریہ سماج مظفر نگر
لالہ بھولا رام کلرک لاہور
لالہ کرم چند نارنگ ساکن ڈچکوٹ
دوارکا پرشاد و شیام لال [illegible] ضلع مراد آباد 〃
کنہیا لال کاندھلہ ضلع مظفر نگر 〃 عہ
رام پرساد سیہر پور ضلع بجنور 〃 عہ
لالہ کرپا رام حافظ آباد 〃
لالہ ہوری لال 〃
لالہ بھولا ناتھ ہلدرانی منڈی
شبد تارام شاہ آباد ضلع کرنال عہ
شبدت [illegible] نگلہ آریہ سماج عہ
مہاشے چند سجان ودیارتھی ملتان عہ

چمنا رام سنت پور ضلع مظفر نگر مستقل فنڈ سے
ماسٹر [illegible] ساکن پھلاودہ ضلع میرٹھ 〃
لالہ رام بھایا ٹھیکہ دار نہر جہلم گرو کل فنڈ صہ
چھجیر رام مہاجن شاہ آباد استقل فنڈ عہ
لالہ بخشی رام مراد آباد 〃
لالہ چمنا لال کھیوہ پھگواڑہ 〃 صہ
کاہن سنگھ مقام عیسل ضلع میانوالی 〃
پنڈت کرم چند میرٹھ 〃 عہ
شری رام جیپور ضلع نینی تال 〃 عہ
بھگوان سنگھ گیورتھلہ 〃 عہ
جیت رام نگینہ ضلع بجنور 〃 عہ
پلاتی سہائے پور بینی ضلع بجنور 〃 عہ
مہاشے بنواری لال سب اوورسیر گونڈا 〃
تیکھی شنو رام خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ 〃
رام جس پھگواڑہ 〃 عہ
ماسٹر راملال ہاپوڑ 〃 عہ
سردار اتم سنگھ راولپنڈی 〃 سے
بھولا ناتھ جمنا پرساد و جانکی رام احمد پور ضلع بریلی 〃
مہاشے رام کرشن اگروال لاہور 〃 صہ
مہاشے رام کرشن لاہور 〃
مہاشے گنپت داس ممبر آریہ سماج واسطے خریداری
لالہ لچھمن داس ہاسپٹل اسسٹنٹ ترکھانی مستقل فنڈ صہ
لالہ دولت رام سود نورمحل 〃
ننا لال طالبعلم لودھیانہ 〃 عہ
بابو بلاقی رام کلرک آفس اسٹیشن ماسٹر انبالہ چھاونی 〃
مہاشے میلہ چند کاشی 〃 عہ
لالہ سیتا رام بھنڈاری ممبر ضلع شاہپور 〃 سے
تارا چند گھڑی ساز چھاونی ملتان 〃
لبھو چند 〃 عہ
دربار یلال 〃
گردھاری لال وارجنداس ٹالہ 〃 سے

سوہن سنگھ راجپوت چھاری ضلع ہوشیارپور مستقل فنڈ
لالہ گوپال داس پھرالہ واسی 〃 صہ
لالہ [illegible] رام ساکن جھیرو 〃
چترنجی لال داس مل وغیرہ سکنائے لاہور 〃
شیام لال سعدپور ضلع مراد آباد
لالہ [illegible] لال ممبر آریہ سماج کاندھلہ ضلع مظفر نگر صہ
مہاشے رامچندر و وید ڈھنڈالی ضلع مظفر نگر 〃
بابو [illegible] امرتسر 〃 عہ
حکیم بہاری لال صاحب گنہولی ضلع انبالہ 〃 عہ
پیارے لال لوہاری ضلع مظفر نگر 〃
تارا رام ساکن مردان ضلع پشاور 〃
آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ 〃
پنڈت گنگا رام ڈھنگو والہ 〃
ماسٹر گوپال داس چھاونی ملتان 〃
بھوانی پرساد گپت ہلدور ضلع بجنور 〃
لچھمن داس ممبر آریہ سماج نروانہ 〃 عہ
معرفت گوکل چند چوہڑہ گوجرانوالہ 〃 صہ
لالہ دولت رام ولالہ بھگوان چند دہلی واسی 〃
لالہ دولت رام ضلع سیالکوٹ 〃
لالہ دولت رام منصرم سرائے بنجارہ ضلع ملتان — اگریہ فنڈ
دھرم پتنی شری امن سنگھ جی مستقل فنڈ ۲۰۰
گپت دان ایک پشاوری بھائی نے دیا مستقل فنڈ
شریمتی سرسوتی دیوی کے نام پر پنڈت گنگا رام سوم جی پشاور 〃
پنڈت موہن چند پشاور 〃
ڈاکٹر کاشی رام صاحب معہ دھرم پتنی و پریوار — علاوہ پارچات وغیرہ مستقل فنڈ
ڈاکٹر سکھ دیو
آریہ سماج کرنال 〃
پنڈت دھرم دیو پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب — ایکروپیہ فنڈ
منجملہ قیمت پستک نمبر ۱۶ و ۱۷

ٹھاکر گووند سنگھ جی منصبدار عثمانپورہ ریاست حیدرآباد دکن — سنسکرت فنڈ برائے تنخواہ جی ... بکان ورزش — ۱۳۰۰ المعا...
اسکے علاوہ بارہ سو کا وعدہ ہے

دھرم پتنی پنڈت گنیش اننت دھاریشور بی اے پروفیسر ریاضی گروکل — مستقل فنڈ

لالہ گوپی چند سب اوورسیر ہانسی ضلع حصار — واسطے پڑھائی اپنے پتر ستشی بھوشن — ۱۵۰۰ الصا...

ڈاکٹر سکھ دیو واسطے وظیفہ مہہ سو روپیہ ماہوار — شرمتی امرت کلا چھاتر برتی — ۱۵۰۰ الصا...
جب لڑکیوں کا گروکل کھلجاوے تو وظیفہ ادھر منتقل ہو گا

لالہ رام پرشاد اپ پروہان آریہ سماج امروہا ضلع مرادآباد — مستقل فنڈ
چودھری شیام سنگھ صاحب ساکن ایضاً — "
لالہ شنکر لعل ساکن ایضاً — "
آریہ سماج سیلبی — "
لالہ گنگا رام جھنگ نوہی — "
مکھن ہر داس ملتان — "
جگت رام پنڈال ضلع گوردداسپور — "
سنیل رام وویارتھی — "
گروکل مہاوتسو فنڈ مرادآباد — "
لالہ ٹیک چند خزانچی آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں — "
زیور پارچہ برتن علاوہ

مکھی گپت مگنے اینڈ سنز ملتان چھاؤنی
لالہ جگن ناتھ ضلعدار نہر گمٹو شالہ
علاوہ اسکے چار ... بغرض ...
لالہ گانیش ... نور محل ضلع جالندھر ایکروپیہ فنڈ ... مستقل فنڈ
لالہ دھیان رام منتری آریہ سماج ... ضلع مظفرگڑھ

مہاشے بھگوتی پرشاد ٹھیکہ دار — آمدنی سالانہ پانچ ایکڑ زمین جو گروکل کو دان دیگئی ہے — مستقل فنڈ
آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر — "
دھرم پتنی مہاشے کیسر سنگھ جی جلال آباد برائے گائے
مہاشے دیوا چند خزانچی آریہ سماج کوہاٹ — مستقل فنڈ
معرفت لالہ وزیر چند لائلپور — "
ڈاکٹر رڈ رائل گولاگانو — "
سکرٹری آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر
ایضاً — اتھ سب فنڈ
ایضاً — واسطے خرید گائے
لالہ ریلو رام صاحب آریہ سماج راولپنڈی — مستقل فنڈ
مہاشے منگل سین علی گڑھ — "
بودھ راج پنڈ دادنخاں — "
آریہ سماج قصبہ رادوہ — "
لالہ نرائن داس و شادی داس جالندھر چھاؤنی کے — "
راجہ رام گپت آریہ سماج شیوپورہ — "
ڈاکٹر وسندا رام ملتان — "
کمند لال راجا رام چوہڑپور — "
مہاشے راسنا نند — "
دھرم پتنی کنڈی اور جیوا رام مونڈیا ضلع بدایوں — "
لالہ میری رام منصرم بندوبست جسپور ضلع نینی تال — "
بھگوانداس خلف لاڈلی پرشاد چھدن لال — "
لالہ اتم چند بی اے گجرات ضلع مظفرگڑھ — "
ایضاً — کنیا مہاودیالے جالندھر
لالہ ... عرضی نویس مظفرگڑھ — مستقل فنڈ
لالہ رتن چند ساکن گوردانی ضلع مظفرگڑھ

دیگر نو مہاشے مظفرگڑھ کے — مستقل فنڈ
چیت لال و رام چند پٹواریان لاڈوہ — "
موتی رام کانسٹیبل پولیس جھنگ — "
لالہ بارو لال کرشن لال وغیرہ نو مہاشے — "
سورج مل بھبوانی — "
رام سرن سنبھل ضلع مرادآباد — "
بھگوانداس — "
ممبران آریہ سماج برانٹی ضلع دہلی — "
برجلال مہرا امرتسر — رقم درج نہ تھی
گووند سنگھ جھجر دہلی — مستقل فنڈ
ہر پرشاد آریہ سماج چکراتا — "
رائے کنور بہادر وکیل حیدرآباد دکن — "
مہاشے حاکم رائے دسکہ رام — "
لالہ مادھو رام جالندھر — "
لالہ سدھو مل جالندھر شہر — "
معرفت لالہ کشن لال روڑکی — "
وال سنگھ ایشر داس پٹیالہ — "
ضلع علی گڑھ کے کہان سنگھ وغیرہ چھ صاحبان — "
راجپوت لال اسلام نگر ضلع بدایوں — رقم درج نہیں ہے
مادھو رام کرتارپور — مستقل فنڈ
پنڈت دیا رام بھیرا — "
مول چند آریہ — "
ڈاکٹر گنگا بشن خانچی — "
لالہ پیارے لال اپ وویر خانچی — "
مہاشے رام رکھا مل جی ٹھیکیدار سہارنپور — "
لالہ بابو رام کوشادکھش آریہ سماج امروہا — "
لالہ منبی دھر مختار علی گڑھ — "
بابو کرپا شنکر ٹھیکیدار تہنبور — "
لالہ ہنپت رائے مالووالی ضلع سیالکوٹ — "
لالہ رام رائے لکھمی سنگھ صاحب — "
آریہ سماج سلاوا ضلع میرٹھ — "
ٹھاکر دت ڈھنگولی — "

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مہاشے بھوانی داس مہتہر } مستقل فنڈ ۵
دفتر پولیٹیکل ایجنٹ بٹالہ }
ایضاً ویدپرچار فنڈ ۲۵
ٹھاکر دیال ساکن رام داس ضلع امرتسر مستقل فنڈ ۲
چودھری ہربنس سنگھ رئیس دھیار سی ضلع مراد آباد ۵
درگا ناتھ مراد آباد ۲
سکھرام داس ساکن رام داس ضلع امرتسر ۵
مہاراج سنگھ کرتھل ضلع میرٹھ ۵
ہمشیرہ مہاشے موصوف مرحومہ } ۵
سے پہلے دان دیا }
ہیں دیگر مہاشے سومنت مہاراج سنگھ ۳
آریہ سماج کلانی ضلع علی گڑھ ۵
ہری شنکر ایٹہ ۱
پنا لال نیرنر علی گڑھ ۱
مہاشے کشن چند کلرک دھاریوال ۵
مہاشے روشن لال منتری آریہ سماج ضلع جہلم ۵
نیوگی وشنو رام خانگاہ ضلع مظفر گڑھ ۳
نیز ایک نقرہ
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گوجرانوالہ ۵
اننت رام سیالکوٹ ۱
بابو چھبیس سروپ منتری آریہ سماج بھرت پور ۲
نیز ایک گھڑی
بابو لکشمی نارائن آگرہ مستقل فنڈ ۱
شریمتی ہیرا دیوی بٹالہ باغ ۲
شریمتی بھاگونتی وشالہ ۱
شریمتی بھاگوانی دیوی بٹالہ نمشتہ آم ۱
ملازم لالہ دیوانچند ضلعدار ۱
دھرم پتنی انگنت سنگھ اسسٹنٹ ماں دیوی } ۱۰۰
کی یادگار واسطے جیون دی ٹیل کے }
مہاشے بھولا ناتھ اہلمد کلکٹری بجنور مستقل فنڈ ۵
آریہ سماج علی پور مظفر گڑھ ۵
ایک دیوی جو اپنے ہون سالگرہ مختلف فنڈ ۱
لالہ وسندھا مل کی دھرم پتنی امرت بوپا بچی کی سالگرہ ۵

ایضاً برائے بھوجن برہمچاریان ۱۰
جوالا سنگھ و لوٹا سنگھ مستقل فنڈ ۲
چودھری فتح سنگھ لکڑی پور ضلع میرٹھ ۲
باسدیو شیرکوٹ ۸
لالہ جیون مل ۲
عطر سنگھ ساکن جکیت امداس علاوہ یادگار
دانت چاندی ۲
جیون رام منتری آریہ سماج } اسٹولیٹ ۱۶ } ۲۵
بڈھانہ ضلع مظفر نگر } پچھلا سال گزشتہ شامل ہیں }
گنگا رام ذیلدار چھوٹی جھولی علاقہ روپڑ مستقل فنڈ ۵
منشی نانک رام گوپال رام والیتی رام بحناے ۵
آریہ سماج کہرواجلالپور ضلع میرٹھ ۵
آریہ سماج خیر پور سادات ضلع مظفر گڑھ ۵
آریہ سماج بھیرہ ضلع نینی تال ۸
لالہ بھاگیرت لعل رہتی ۱
پربوار لالہ موتی رام کھالیہ ۸
پنڈت لالہ ٹھاکر داس ڈیرہ غازیخان ۱
دیوی داس محلہ گنج کانپور ۲
تارا چند ۲
چولا رام تھانیسر ۵
رامچند امرتسر ۵
پنڈت موہن لعل وشکرام داس ۳
بابو رام آریہ سماج کاشی پور ۲
لکشمی پرتھی سنگھ سہارنپور ۳
شریمتی جمنا دیوی ۲
منوال مل اگروال پلول ضلع گوجرانوالہ ۲
درگا پرساد تیلی پور ضلع ڈیرہ دون ۲
آسا رام چوہڑ پور ۱
بابو مٹھن لال مظفر نگر ۱
دھرم پتنی نندلال منتری } ۱
آریہ سماج انبالہ چھاونی }
لالہ بھگوان داس سیالکوٹ ۵
بابو نتھا سنگھ ولد لالہ رام داس مروان ۳

مہاشے شام لال مراد آباد مستقل فنڈ ۲
چھجو سنگھ ممبر آریہ سماج ۱
آریہ سماج ببھو ضلع میرٹھ ۸
مہاشے منشی لال مختار سوتی ضلع بدایوں ۱
لالہ ہیرانند پوسٹ ماسٹر بہاولپور مع پریوار ۱۰
ٹھاکر بہادر سنگھ بھیرا ۲
لالہ پیارے لال آگرہ ۱
مہاشے سنت رام حصہ دار کوٹھی } ۵
ورکس سیالکوٹ }
اودھو شرا پانی پت ۱
لالہ رام کشن پولیٹیکل ایجنسی پٹیالہ درام نانکہ ۵
برجا ناتھ کرشن مراد آباد ۲
امرناتھ سوکھا ضلع گوجرانوالہ ۱
آریہ سماج ہریٹہ ضلع سہارنپور ۱۱
بابو تارا چند انبالہ چھاونی ۵
آریہ سماج پنڈ دادنخاں ۳
ایضاً ویدپرچار فنڈ ۱۶
لالہ لکشمی ناتھ پربھودیال } مستقل فنڈ ۳
وبہاری لال ضلع بجنور }
لالہ بیو مہراج اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج کوہاٹ ۳
لہنا سنگھ ذیلدار پچھاسر آریہ سماج امرتسر ۲
شیو رام پٹواری اتوڑ علاقہ پٹیالہ ۱
سر چند داس مظفر نگر ۱
مہاشے سندر سنگھ چوہڑ ضلع ہوشیارپور ۱۰
شری رام حکم چند ۲
رام داس کمہ پور ضلع جالندھر ۱
لالہ برکت رام گوجرانوالہ ۱
بچے رام ویرنگال ۲
اودھے رام پانی پت ضلع کرنال ۱
اننت رام و دو ہجو رام ۱
بہاری لال نجیب آباد ۱
چمن لال ضلع مظفر گڑھ ۱
تیدا رام بنالہ ضلع سیالکوٹ ۱

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نام	مد	رقم
لالہ شکت رام سود لودھیانہ	مستقل فنڈ	[illegible]
بالمکند اجی تھان آگرہ	〃	[illegible]
متھرا داس شیر کوٹ	〃	[illegible]
مرلی دھر ابا لا ضلع بجنور	〃	[illegible]
چندہ صاحب بھیرا ضلع شاہپور	〃	[illegible]
نارائن سنگھ	〃	[illegible]
تیرتھ رام	〃	[illegible]
ٹھاکر داس ددھو	〃	[illegible]
رام دیال الہ داد پور	〃	[illegible]
چندہ صاحب - نام پڑھے نہیں گئے	〃	[illegible]
چندہ صاحب - نام پڑھے نہیں گئے	〃	[illegible]
پنڈت ٹھاکر پرساد سکنائے ضلع ڈیرہ ددن	〃	[illegible]
چاندی رام آریہ سماج میانوالی	〃	[illegible]
شری رام کھٹیا ضلع نینی تال	〃	[illegible]
متصدی لال لسی ضلع پٹیالہ	〃	[illegible]
رام آدہا شاہ پور	〃	[illegible]
مہاشے رادھا کشن و منشی گنگا سہائے ممبران آریہ سماج بھالکا	〃	[illegible]
... چند خانپور ضلع ہوشیار پور	〃	[illegible]
قصبہ ... نگر ضلع میرٹھ	〃	[illegible]
لالہ ... ٹھیکہ دار ... ضلع میرٹھ	〃	[illegible]
گنگا سہائے ہیرا لال - میا لال	〃	[illegible]
گھنشام سنگھ ساکن ... اوڑہ	〃	[illegible]
بھاگی سنگھ ضلع جھنگ	〃	[illegible]
لالہ سنت رام و گنیش ... سیالکوٹ	〃	[illegible]
تیسر سنگھ دوکاندار گوگیرہ ضلع منٹگمری	〃	[illegible]
لالہ ٹھاکر داس ... فیروز پور	〃	[illegible]
لالہ بیلا رام خزانچی آریہ سماج ...	〃	[illegible]
آریہ سماج رائے پور ضلع سہارنپور	〃	[illegible]
دیال چند ساکن مراد آباد	〃	[illegible]
عطر چند	〃	[illegible]
لالہ ... داس ... لاہور	〃	[illegible]

نام	مد	رقم
لالہ لابھ چند ڈنڈوت کالری	مستقل فنڈ	[illegible]
لالہ تالی مل لسی علاقہ پٹیالہ	〃	[illegible]
مہاشے جگن ناتھ ضلع ایٹہ	〃	[illegible]
رام پرساد ساکن ٹیڑہ ضلع بریلی	〃	[illegible]
ٹھاکر شورن سنگھ سُرجن نگر	〃	[illegible]
لالہ گنگا رام ساکن اسمٰعیل آباد ضلع کرنال	〃	[illegible]
لالہ چندر بھان سنگھ	〃	[illegible]
چینا رام احمد آباد ضلع جہلم	〃	[illegible]
منشی مہتو سنگھ	〃	[illegible]
لالہ کیسو رام آنریری اپدیشک کرنال	〃	[illegible]
انگنے لال متھرا	〃	[illegible]
مہاشے جیوا رام شرما خانکی ضلع گوجرانوالہ	〃	[illegible]
لدھا رام جمعدار ساکن ایضاً	〃	[illegible]
دامودر داس امرتسر	〃	[illegible]
گوپال کرشن علی گڈھ	〃	[illegible]
شادی لال ہریانہ	〃	[illegible]
لالہ جگن ناتھ ولیشیہ چندوسی	〃	[illegible]
لچھمن پرساد اسلام نگر ضلع بدایوں	〃	[illegible]
آریہ سماج وڈالہ بانگر معرفت ڈاکٹر ... چند	〃	[illegible]
آریہ سماج الور (راجپوتانہ)	〃	[illegible]
شنکر داس لاہور	〃	[illegible]
لالہ رتن چند قانونگوئے ریاست ناہن	〃	[illegible]
راما نند جی ناہن	〃	[illegible]
برہم پرکاش جھٹو ریاست پٹیالہ	〃	[illegible]
بابا رام ریاست پٹیالہ	〃	[illegible]
دھالو رام و بہاری پرساد	〃	[illegible]
مہاشے کرپا رام سبھاسد آریہ سماج	〃	[illegible]
شریمتی رام دیوی امرتسر	〃	[illegible]
منشی پورن مل ددھا	〃	[illegible]
ممبر آریہ سماج دھرم پورہ (نام نہیں پڑھا گیا)		[illegible]
ماسٹر موہن چند ... ضلع جہلم		[illegible]
ماسٹر گوردھن داس دالموسے		[illegible]

نام	مد	رقم
آریہ سماج لبتی ستیخ	مندر فنڈ	[illegible]
شریمتی درگا دیوی چندوسی	مستقل فنڈ	[illegible]
بابو رام گوجرا	〃	[illegible]
لالہ متھرا داس چاہ سکنہ بھیرہ	خرید گائے	[illegible]
چودھری سنگھ جی ...	عمارت	[illegible]
برائے تیاری دروازہ		
آریہ سماج کروڑ	مستقل فنڈ	[illegible]
لالہ دولی چند مالک پبلک میڈیکل ہال جالندھر		[illegible]
اینگلو وید فنڈ - کتاب نمبر ۵		[illegible]
آریہ سماج جامپور	مستقل فنڈ	[illegible]
دروپدی دیوی	خرید گائے	[illegible]
ستری سماج دہلی	مستقل فنڈ	[illegible]
آریہ سماج فیروز آباد	〃	[illegible]
آریہ سماج لیہ	〃	[illegible]
بابو چمنا لعل ڈونگہ ضلع بریلی	〃	[illegible]
سکرٹری سناتن دھرم سبھا بھوں	〃	[illegible]
منشی دیوی چند نمبردار	〃	۱۰۰
ڈاکٹر چنی لعل	〃	[illegible]
لالہ نرائن داس پردھان آریہ سماج انبالہ	〃	۱۰۵
لالہ دینا ناتھ امرتسری	〃	[illegible]
مہاشے منگل سین لودھیانہ	〃	[illegible]
دھرم پتنی رائے رگھو رام صاحب	〃	۶۰۰
ستری سماج ترگوند پور	〃	[illegible]
ملتان شہر	اینگلو وید فنڈ	[illegible]
آریہ سماج جوانہ	مستقل فنڈ	[illegible]
مہاشے سرپال وکیل اجمیر	〃	[illegible]
بابو بھگت بہادر حیدر آباد دکن	〃	[illegible]
مشیر پنڈت بالمکند نجیب آباد	〃	[illegible]
دھرم پتنی پنڈت بالمکند	〃	[illegible]
یکم مارچ کی رات کو جمع ہوا بر ... فنڈ		[illegible]
ستریوں کے احاطہ آشرم دیکھنے کے وقت دان پاتر سے برآمد ہوا	مستقل فنڈ	[illegible]
پنڈت گنگا رام مظفر گڑھ	〃	[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت گنگا رام مظفر گڑھ ایکروپیہ فنڈ ۲۵
بابت کتاب نمبر ۹
لالہ بسنت لعل سکرٹری آریہ سماج کیتھل " ۲۵
بابت کتاب نمبر ۲۳
پنڈت مکند رام اوپدیشک بھرتپور " ۲۵
لالہ دلبا غرائے سکرٹری آریہ سماج گوجرانوالہ " ۳۰
بابت کتاب نمبر ۳۹۰ و ۳۹۹
بابو بادا سنگھ ٹائم کیپر لائے ونڈ ریلوے سٹیشن ۲۵
بابت کتاب نمبر ۴۳۹
لالہ ہرچند اسی لال مقام دادری چرخی ضلع حصار ۲۵
بابت کتاب نمبر ۹

معرفت مہیلہ ونشتہا تا گوروکل جمع ہوئے نہایت یکم مارچ ۱۹۰۴ء | دو ہزار تین سو چھتیس ۲۳۳۶
۱۳ ء

الیضاً بنہایت یکم مارچ سنہ مذ فنڈ ۲۵۷۶
الیضاً ایکروپیہ فنڈ ۱۸۰۶

بھکشا فنڈ

(۱) معرفت پنڈت وشنو متر جی ۱۳۱
(۲) بھکشا بمقام یگیہ شالا ۹۰
(۳) بھکشا بار سوم ۱۰

میزان بھکشا ۲۳۴

رقوم جو مختلف لوگوں نے بھیجی تھیں معہ ان رقوم کے جو گپت دان میں آئیں ۱۲۲

میزان کل ۲۴۶۳

فہرست اشیاء معہ قیمت جو گوروکل کے دوسرے سالانہ جلسہ پر دان ملیں

بذریعہ سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ چار حصص رین کمپنی لاہور ۱۰۰
بابو پرشوتم داس نیمبر زالوپرایک جنس وغیرہ تھا جو گوروکل میں لگی ۱۰
حکیم چمن لعل ڈیرہ اسمٰعیلخاں دو سوئی

پنڈت گوجرمل سوپروائزر ایک گائے ۶۰
ڈاکٹر ہنسراج داس ہسپتال ایک باجہ گوتھنیں ۶۲
ناتا سوامی دیشانند جی کتب ۴۰
آریہ سماج جگادھری تھالی وغیرہ برتن ۵
لالہ سورج بھان رئیس جلال آباد ضلع بجنور دو پانچ گائے ۲۵۰
سماۃ چنتا پالی زوجہ جیپال کھنوچی گلینہ ضلع بجنور ۵ ہ بیگھہ ارضی ۵۰۰
لالہ میلا رام ولد بھاناملی کھتری حصہ بالہ مکان ۱۰۰۰
لالہ سالگرام ساہوکار بھیگواڑہ قسمت ۸۰۰
پنڈت بحد لو پرساد دید پاپیچی ارضی چھ بیگھہ واقعہ کانشی پور ۲۰۰
مسماۃ کاکیا نوالی خیر پور سادات روپیہ نزد ساہوکار ۳۸
پرتھی سنگھ ممبر آریہ سماج سنچی دہلی - ارضی پانچ بیگھہ ۱۰۰
بابو خوشحالی رام جی حصہ سوپ کمپنی اجمیر واسطے دیانند اناتھ آسرم اجمیر ۱۰۰
مہاشہ ہر نند برہمن ساکن نیو آنہ ریاست پٹیالہ | چالیس بیگھہ ارضی ۱۰۰۰
گھڑیاں سات عدد ۱۰
لالہ جمعیت رام روپیہ ۵
زیور طلائی مختلف اشخاص سے مستقل فنڈ و بھکشا ۱۰۰۰
زیور نقرہ " ۵۰۰
پارچات مختلف اشخاص سے ۲۰۰
برتن مختلف اشخاص سے ۱۵

میزان کل ۶۴۶۲

فہرست عدد رقوم سالانہ جلسہ گوروکل

لالہ ٹھاکر داس ٹھیکہ دار وعدہ ایک ہفتہ برائے تیاری ایک کمرہ بیادگار لالہ نانک چند مرحوم پدر خود ۱۰۰۰
لالہ سنارام بھنڈاری بھیرا ضلع شاہپور | مستقل فنڈ ۱۰

ٹھاکر گوونگ جی منصف اعظم آباد علاقہ ریاست حیدرآباد دکن | عطائے فنڈ ۱۲۰۱ | نقد ۱۲۰۰
چودھری شیام سنگھ صاحب ممبر آریہ سماج امروہہ - ضلع مرادآباد | مستقل فنڈ ۵ | ایک پائی بھی ... ولد مہرچند
لالہ گلزاری مل چوہان آریہ سماج قانونگو ضلع سیالکوٹ و عطائیہ ٹائی اپنے لڑکے کے واسطے تیاری ایک کمرہ کے ۱۵۰۰ | ۵۰۰
شریمان لالہ جوالا سہائے جی کمیشن لون صاحب بہادر کا مع برادر خود - تیاری ایک کمرہ کلاں آشرم گوروکل ۵۰۰۰
رائے بہادر لالہ پورن مل صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس شاہ پور ضلع جالندھر - برائے تیاری ایک ولشیہ برہمچاری لنہایت ۵ سال | ہر سہ ماہی سرکاری حوالہ لالہ روشن لعل ... ۲۰
جگناتھ خلف جناتھ سنگھ میلسی ضلع ملتان | مستقل فنڈ ۲۰
لالہ گنگا رام پھتی جہنا لواری ۱۰
لالہ موتی رام ممبر آریہ سماج کنجاہ بنگالی لو ہٹکیت سنگھ ۲۵
سنگتی گنپت رائے ایڈیٹر ملتان چھاونی | اردو بھیجی گئے " ۲۰
مہاشہ گرودت پٹیل اسسٹنٹ مستقل فنڈ ۲۵
مہاشہ ٹیک چند آریہ سماج کھاسی " ۵
لالہ جیون رام منتری آریہ سماج ایرو سپار ضلع مظفر گڑھ وعدہ بھیجے والی ۳
دیوان انگلیس مینجر آرٹ کمپنی لاہور مستقل فنڈ برائے تعلیم بچہ یتیم ۱۰۰
مہنت پر بھوداس سلیم پور ضلع مرادآباد ۱۲
لالہ کھی چند ر کرن بوعمل لال شاہ دوری " سالیانہ
کنور لکھن سنگھ جی رئیس اعظم مقام ... ضلع بجنور ۵ سالانہ
آریہ سماج پرد دینی (۱۰۰۰) مستقل فنڈ ۱۰
ڈاکٹر روشن لال گورگا کو ۱ | داروپتہ ہوا
آریہ سماج ہراری ضلع دہلی ۴
ملک نرنگھ داس صاحب واسطے بیت الجی گرو کل ۲۰۰
ڈاکٹر پرمانند واسطے ایک کمرہ داراد کے نام سے ۵۰۰

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکرداس لاہور وعدہ مستقل فنڈ	۳۰
لالہ رتن چند صاحب "	۵
لالہ بھگت اگرداس ٹھیکہ دار مندو فنڈ کے لئے "	۵
مہتہ چندارام لالیمور (منڈی) "	۱۰۱
پنڈت بالمکند نجیب آباد (منڈی)	۵
مہاشے گوردتا مل ہیانوالی (منڈی)	۲۵
لالہ میلارام سکرٹری آریہ سماج جموں	۱
دھرم پتنی رائے صاحب راگھو رام صاحب	۵
میزان کل	[illegible]

نامہ نگاروں کو سوچنا

مہاشے گلزار سنگھ جی پردھان آریہ سماج قاضی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب میں پرچار صد سنگھ شدھ ہوئے ہیں اُن کے اور آریہ سماج کے ساتھ بہت سے ناعاقبت اندیش ہندو حد لیش کرتے ہیں۔ مجھے آشا ہے کہ سنگھ بھائی اور ان کے ساتھی ہر طرح کی مخالفت کو شانتی اور دھیرج کے ساتھ برداشت کر کے ہیتوں کا ادھار کرتے چلے جائینگے۔

لالہ انت رام بٹالوی پردوا رسکے بازار کی بڑی شکایت کرتے ہیں۔ جہاں ایک عورت کا بناؤ سنگار کر کے بازار میں پان بیچنے کو بیٹھنا اور لوگوں کا اس کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کرنا انہیں بہت ہی معیوب معلوم ہوتا ہے جب تک کہ گنگا کے پنڈے متوجہ نہ ہوں۔ تب تک اصلاح ہونا ناممکن ہے اور پنڈے متوجہ کیونکر ہوں جبکہ اصلاح سے وہ خود اپنی ہانی سمجھتے ہیں۔ پرشور ہر دوار کے پنڈوں کے ہر دیو نہیں شبہ پر بنا کر یہ اڈیٹر

ڈاکٹر رامانند جی کلیات آریہ مسافر کی چھپوائی وغیرہ کی تعریف کرتے ہیں۔

مہاشے گیتا رام امرت سر پور ایک سبھا کیطرف سے ایک ودوا ہوا وہ ناٹک کی شکل میں آریہ سماج کو کھنڈن کا ناٹک جو جاری ہوا ہے۔ اسپر ایک طویل

مضمون بھیجتے ہیں۔ جو بار ایک عذر پر دونوں طرف لکھا ہوا ہے۔ اس لیئے مجبنہ چھاپنے سے معاف رکھیں۔

مہاشے دوا کا پرشاد (شوق) میری رائے میں اس مضمون پر بحث اخبار میں چھیڑنے سے اس وقت نقصان ہوگا۔ کہ آپ اس وقت ایک سے زیادہ گروکل کھلنے چاہیں یا نہیں۔ بہتر ہو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا خود تجویز اس معاملہ کا فیصلہ کرنے دیا جاوے۔ آریہ پتر میں جو مضامین اس معاملہ پر نکلے تھے۔ انہوں نے بھی کچھ نیک نتیجہ پیدا نہیں کیا۔ اکتوبر ١٩٠۴ء کی بحث لکھی جاتی ہیں نتیجہ اکھڑو نگا۔ اور نہ کوئی مضمون ہی درج کرونگا۔

اڈیٹر

آریہ پبلک خبریں

چنگڑاوال آریہ سماج کے ممبر سورج گرہن کے دن سنکیرتن کرتے ہوئے نہر پر پہنچے۔ جہاں ہوں کے بعد بابو کشن گوپال جی پریذیڈنٹ نے سچے دان کی مہما پر لکچر دیا۔

مہاشے اودھو رام جی منتری آریہ سماج چنگڑاواں جھنگ دبیتے ہیں کہ انکی ٹولی کی لیس موقعہ سالانہ جلسہ گروکل کم ہو گئی تھی۔ اگر کسی بھائی کو ملی ہو۔ تو اُن سے بہتر ہو یا ر کریں۔

یتیم خانہ ڈیرہ غازیخاں کا ایک یتیم جسونت لعل نامی انٹرنس کا امتحان دیکر اب کسی جگہ صنعت و حرفت سیکھنے کے لئے جانا چاہتا ہے۔ اگر کوئی مہاشے اسکی مدد کرسکتے ہیں تو پریذیڈنٹ آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں سے اسکے چال چلن اور دیگر حالات کی نسبت دریافت کریں۔

تالی نگر سے ایک آریہ بھائی لکھتے ہیں کہ دھرم سبھا کے جلسہ میں جیشٹھ رام وشیک پرشن کیئے گئے۔ تو سبھا والوں نے بجائے جواب دینے کے پرشن کرتا کو باہر نکالنے پر زور دیا۔ اسپر بعض منصف مزاج ہندوؤں نے دیا کی [illegible]

کو جواب دینا چاہیئے۔ گڑبڑ مچ گئی اور سب اٹھ گئے یہ واقعہ کچھ نرالا نہیں ہے۔ آج کل کے بعض ہندوؤں نے سچائی کو دبانا ہی سناتن دھرم سمجھا ہوا ہے۔

بیساکھی کے دن پنجاب کے شہروں اور قصبوں میں عموماً لوگ جشن منایا کرتے ہیں۔ اور اس عادت کے باعث کو دیکھنے کو رام نگر (ضلع گوجرانوالہ) سکول کے ہونہار لڑکوں اور ماسٹروں نے سنکیرتن کیا۔ لالہ گوپال داس جی نے اپنے شہر کا ہون کر کے ہزاروں روپیہ دان میں دئے اور ڈاکٹر جے گوپال صاحب نے بھی بڑی بہادری سے روپیہ رام نگر سکول کی مدد میں بھیجے۔

آریہ سماج دینا نگر (ضلع گورداسپور) کا پانچواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ اور ۲۵ اپریل کو ہو چکا۔ حالات آئندہ پرچہ میں درج کئے جاوینگے۔

چنیوٹ دوابی مہاشے گوردتا مل جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا اور جلا انوامن آشٹی سنسکار کے سمجھانے سے کسی طرح مخالفت ہندو برادری کی طرف سے نہیں ہوئی یہ مہاشے سابق میں انبالہ کے دفتر انگریزی کے اکونٹنٹ تھے۔

آریہ سماج سیدن نگلی ضلع مراد آباد کا سالانہ جلسہ ۳۰-۲۹ اپریل اور یکم مئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر مکھن سنگھ جی منتری سوچنا دیتے ہیں کہ سنیاسی اور دیگر اپدیشک پدھار کر سماج کو درڑھ کریں۔

مقام سنام ریاست پٹیالہ میں نیا آریہ سماج قائم ہوا ہے۔ جسکے پردھان لالہ بھگوانداس صاحب ہیں اور لالہ ہیری رام صاحب منتری ہیں۔ انکے علاوہ تین اور ادھکاری ہیں۔ بیساکھی پر پنڈت رام رتن نے پرچار کیا۔ حاضری ۴۰۰ کی تھی۔

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو ہوگا۔

آرین ڈبیٹنگ کلب امرت سر کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ مئی کو ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

(۱) سانکھیہ فلاسفی ۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری خیالات حجم ۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۳/

یوگ فلاسفی ۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں ۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے ۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونو کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے حجم ۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۱/

مسیح مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے اس میں بتواریخ کا اس ہر دو مذاہب کی مشابہت ، مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر تشریح بالتوضیح بتشریح محققین یورپ ہین علماء کی منصفانہ رائے درج ہیں ۔ حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۱/

پارسی مذہب کا مخرج ۔ ویدک دھرم ہے ۔ دونوں مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر سے حالات حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۱/

اُپنشد ۔ جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ ، لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح (۲) اُپنشدوں کی تعداد قدیم و جدید اُپنشد (۳) تمام کیفیت زمانہ تصنیف و مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ (۵) اُپنشدوں کا عطر حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱/

سنسکرت زبان کی عظمت ۔ جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دُنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے ۔ اور دُنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں ۔ قیمت فی جلد ۳/

الہام وید ۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی ۔ اے پرنسپل آریہ سماج ملتان ۔ جسمیں جگہ بہ جگہ وید کے پرمان دئے ہیں ۔ قیمت ۴/

معدن التہذیب ۔ یعنی انگریزوں سے ملنے کے قاعدے ، سیکریٹری ، دربار ، بیمہ ، شادی ، وغیرہ کے متعلق آئین رسم و رواج ۔ جو خاص جماعت ہی کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے حجم ۶۸ صفحہ قیمت فی جلد ۷/

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ موسومہ گنجینہ ۔ نانک شاہی ۔ اودھی ۔ گنج بخشی ۔ رام لائی ۔ ستھرا شاہی ۔ گوبند سنگھی ۔ نرملے ۔ ناگا ۔ بابا لالی ۔ پیران ناتھ ۔ سلونت شاہی ۔ شیونرائنی ۔ رام سنہی ۔ شو نیہ وادی ۔ شیر شاہی ۔ ناستک ۔ چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱/ اور نوٹ ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے زیر طبع ہیں ۔ آریہ ورت میں فلاسفی کہتا اور بدھ مت کا مختصر بیان قیمت ۱/ درخواست منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے نام ۔

مختلف مصنفین کی تصنیفات اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ	قیمت مجلد	۳/
تحقیقات تثلیث وید اردو	”	۴/
ویدارتھ پرتاپ تواریخ اردو معہ نوٹس	”	۳/
سندھیا منظوم اردو	”	۱/
” نثر ”	”	۱/
گنجینہ بھجن اردو	”	۸/
نادیانی ست درپن اردو	”	۱/
سنگیت رتن پرکاش اردو	”	۱/
آریہ ورت کا عروج اردو	”	۸/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	”	۱/
حصہ دوم	”	۷/
مخزن اسرار حصہ اول	”	۳/
حصہ دوم	”	۳/
سندھیا چار پیالہ	”	۲/
پھول ” ” ” ”	”	۱/

کتب بخط ناگری

ایک انگریزہ ستری کی یاترا	قیمت فی جلد	۲/
پریم بھوشن پرکاش	”	۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	”	۱/
برہمچریہ	”	۴/
ستری دھرم نیتی	”	۱/
اپدیش ورن پرکاش	”	۱/
گنجینہ بھجن ناگری	”	۸/

ستیہ دھرم چارک پہلا البم

جسمیں پنڈت گوپی ناتھ صاحب کی اندرونی زندگی کا پورا پورا فوٹو ہے ۔ اردو ایڈیشن رعایتی قیمت ۸/
ہندی ایڈیشن رعایتی قیمت ۱/۴

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت فی جلد ۵/

آنند سروور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت ۱/

مہرشی کرت گرنتھ ہندی میں

ویدک یترالیہ اجمیر کے سب گرنتھ اصلی قیمت پر یہاں فروخت ہوتے ہیں اور مبلغ دس روپیہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے ۔ ان کتابوں کو عوام تک پہونچانے کی غرض سے جن امولیہ گرنتھوں کی زیادہ مانگ ہوتی ہے ۔ ان کے لئے مستقل رعایت کر دی ہے منگواکر لابھ اُٹھائیے ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رام سروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

بلاشد دھار بھجن جنیسی پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ ۔ تیسرا حصہ ۔ چوتھا حصہ ۔ ہنڈولا ستریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر ۔ ایک چند میں ۔ بھجن ولاس ۔ بلوہ کیرتن ۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو عبوس کیا جاتا ہے کون نہیں جانتا کہ وہ اخلاق کے اعلیٰ درجہ کا دائرہ لینے اور بہت حد تک اوچہ بھاوؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤ اور اعلیٰ خیالات کو لے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستانوں بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھ میں تحقیق رکھی جاویں ۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال نے پرلشرم مہاشا ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ لیا گئے ہیں جنکی برت سی جلدیں نکلنے ہی کم بکیں۔

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج بھر سلی کو لئے ۔ دس کنیا کے اپنے تیتی وان چانکیہ سے کامیابی ۔ پہلے الا سلوکس سکندر اعظم کے داد کی بھیانک رونق ۔ چڑھائی سیگستھنیز یونانی دوت کا آنا ۔ دوستی اسلطنت صلح کرنا ۔ راجہ چندر گپت کا رد کشنا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۳) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا ۔ وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں ضخیم ٹریکٹ سائز ۸۴ صفحہ قیمت ۱؍

(۲) شیواجی و روشن آرا ۔ مُعتر زانگیز سپہ کا نہ وواہ روشن آرا کا ارتکاب ہونا ۔ اپس کا میل شیواجی کا دربار میں قید ہونا ۔ اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے نکل بھاگنا

وغیرہ حالات ہیں ضخیم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳؍

(۳) حیرت انگیز واقعات ۔ مہاراجہ صاحب اندور کی نوشیروان عادل کی اولاد ہونے اور اُن سے ترت لینے کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ پاداتی جیوت کے مختلف اقوام کی راج کرنا دل سے وواہ کرنے کے حالات ضخیم ٹریکٹ سائز ۲۴ صفحہ قیمت فی جلد ۔

(۴) مہربانو نوشیروان عادل کی پوتی کا مہارانا آگرہ سے وواہ کے حالات قیمت ۔ یہ چاروں ٹریکٹ فی جلد ۔ ان میں ٹریکٹ ہیں یہ مگر چونکہ میں کی الگ الگ چھپی ہے ۔ بہتر ہے چاروں کے خریدار سے لیا جاوے بہ مجلد ۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر پال کاروس صاحب کی تصنیف جس کا نام سپیل جسمیں مہاتما بدھ کی زندگی کے حالات ۔ اُپدیش اور بدھ مت کی ترقی کے حالات درج ہیں کا ترجمہ بنام کلیان دھرم اردو زبان میں تیار ہے ۔ مترجم مہاشے شیو برت لال ورمن قیمت فی جلد ۸؍

منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

فہرست مُطبوعات الکھ دھاری

(موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار)

کلیات الکھ دھاری نمبر ا حکمت نظری و عملی کے بیان میں		۱؍
نمبر ۲	علم الٰہی	۴؍
نمبر ۳	السامیونج خیال و افعال	۴؍
نمبر ۱۵	تہذیب الاخلاق	۳؍
نمبر ۱۹	صفائی و طہارت جسم و جان	۳؍
نمبر ۲۰	پرورش و تربیت اطفال نسل و مرد	۲؍
نمبر ۲۷	فتوے الکھ دھاری	[illegible]
نمبر ۲۸	صفت جسمانی و افعالی	[illegible]
نمبر ۲۹	طعام و شراب	[illegible]
نمبر ۳۶	موت اور انسان کے بعد کے حالات	[illegible]
نمبر ۳۰	شاستر و سمرتی وغیرہ	[illegible]
نمبر ۳۸	حکایات و روایات	[illegible]
نمبر ۳۹	دوج بھگتی	۵؍
نمبر ۴۰	متعلقہ راج بھگتی	۶؍
	دھاتا بیاگی	۸؍

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصد کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی ۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔

مُفت

پتہ کا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر منشی گیر کے خط نمونے و جنتری مع فہرست دیگر ادویات تقسیم کرتے ہیں ۔ **المشتہر** منشی بخش دھرم جان کار خانہ گبرون لدھیانہ پنجاب ۔

آریہ مُسافر میگزین

مرحوم شہید پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں ماہواری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے ہر ماہ بخط مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے ۔ ایڈیٹر منیجر مہاشے نند کشور جی ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت ۲؍ آنہ ماہوار پیشگی سالانہ ۲ روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں عمدہ شعروں میں ادا کیا ہے جن اصحاب کو پنجابی میں پڑھنے کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک اچھوتی پستک ہے قیمت فی جلد ۔ علاوہ محصول مطبع ہذا سے مل سکتی ہے ۔ **المشتہر** منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection

REGISTERED No. 204

निःश्रेयसचतुष्पासमीक्षा...

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۲	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے	۱۶ جون ۱۹...

کلیات آریہ مُسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی جملہ تصانیف جو تعداد میں ۳۳ ہیں اور جو اوکت پنڈت جی کی زندگی میں بالعبطبع ہو کر موجود صورت میں ۷۰۰ صفحات میں تیار ملتی ہیں جنکی قیمت قریب ۸ آنے ...ت وپیہ تھی اب شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا نوسار مستند کلیات آریہ مسافر کے نام سے ایک مکمل سٹ کی صورت میں تیار ہے جسمیں دیباچہ او آریہ مسافر تھا شریمتی لکشمی دیوی کا مختصر جیون بزبانت شریمان مہاشے منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کیجانب سے شامل کیا گیا ہے۔ اور اس سٹ کو مکمل بنانے کے لئے آریہ مسافر کی تصویر بھی چھاپی ہے ڈیمائی فولیو یعنی ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر یہ کلیات ۱۱ انچ لمبی اور ۸ انچ چوڑی سائز میں ۷۰۰ صفحات کے حجم میں چھپ گئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ (عہ) دس جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۶ فیصدی ۵۰ جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ روپیہ فیصدی اور سو جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا۔

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

شرح چندہ اخبار ہذا

وجہ خریداران	چندہ سالانہ محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	للعہ	۳
طلباء سے	۲	۲

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۲۰۰	۱۵	۱۰
نصف صفحہ	۱۵	۱۰	۷
ایک کالم	۱۰	۷	۵
نصف کالم	۷	۵	۳

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور نیز ایسا جو تین ماہ سے کم ہو نرخ تین آنے فی کالم سطر کے لیا جائیگا

اُجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار دس آنہ فیصدی کل اجرت پیشگی آنی چاہئے۔

ستیہ دھرم پرچارک کی پہلا لائبل کیس

جسمیں پنڈت گوپی ناتھ شاستری کی اندرونی زندگی کا پورا پورا فوٹو ہے۔ اردو ایڈیشن رعایتی قیمت ... ۸
ہندی ایڈیشن رعایتی قیمت ... ۱۲

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری خیالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۷ر

یوگ فلاسفی یوگ وِدیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونو کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے حجم ۹۰ صفحے قیمت ۱ر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے جسمیں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۵۰ صفحہ قیمت ۱ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر سے حالات حجم ۴۰ صفحے قیمت ۲ر

اپنشد جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ۔ لفظ اپنشد کی تشریح تنقیح و تصریح (۲) اپنشدوں کی تعداد قدیم و جدید اپنشد (۳) نام کیفیت و زمانہ تصنیف مصنفین ۱۱۲ کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱ر

سنسکرت زبان کی عظمت۔ جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے ان دلیلوں سے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت مجلد ۳ر

الشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پرچارک آریہ سماج ملتان جسمیں جگہ بجگہ وید منتر پرمان دئے ہیں قیمت ۳ر

سعدان اپنہ مذہب یعنی انگریزوں سے ملنے والے کے قاعدے سیکار دربار منیر شادی وغیرہ کے متعلق

آئین رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے۔ حجم ۳۶ صفحہ قیمت ۲ر

مختلف ستعد ہندو فرقوں کا تذکرہ

گنیتہ۔ نانک شاہی۔ اودھاسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی بیراگی۔ ناتھی۔ ساد۔ سنت نامی۔ بشنوزائینی۔ رام سنہی۔ ستونیہ داسی۔ شیو نارائنی۔ ناتک۔ چاروا کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱ر

لوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں۔ آریہ ورش یونانی فلاسفی قیمت ۱ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ر **اسٹمنا کو** یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

بھارت کی تاریخ عام ستری کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص ارود میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جسمیں بھارت کی دیویات و دیوشنی۔ دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرستاوپریہ کاریوں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ استریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت و کھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مندودری۔ دروپدی ہینوگیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ تارا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے راجنیتک حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتریجی یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور دیودشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ہر ایک حصہ کی قیمت ۱ر ہے۔ پورے سٹ کو خریدار کو دو روپے میں دیجاتی ہے۔ **ہندی ایڈیشن** ایک حصہ چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۶ ر مجلد

درخواست خریداری بنام سپرنٹنڈنٹ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آجکل سے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے کون نہیں جانتا کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اوچھے جذبوں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر جذبوں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھ میں کچھ کتابیں رکھی جاویں۔ جسکے لئے مہاشے شیو برت لال نے پرلشرم اور ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشن گپتا کے اپنے نیتی ان چانک کے کامیاب بنانے۔ شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی۔ سیگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا دوکشا نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم معہ ٹائیٹل پیج سائز ۸۸ صفحہ قیمت ۱ر

(۲) سیواجی اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا وواہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کی دربار میں آتے ہونا۔ اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بھیک بھاگ جانا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۹۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاراجہ صاحبان اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلےٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ بپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات ٹریکٹ سائز ۴۴ صفحہ قیمت مجلد ۱ر

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گو سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار فرداً فرداً خریدنے میں ۱۲ر لگتے ہیں جو خریدنے سے ۸ر لیا جاویگا۔ **درخواست** خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

جلد ۱۷ | مطبوعہ ۵ بیساکھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعرات | نمبر ۱۶

واقعات و مفید اشتہار

ہندوستانی رؤسا کو جنگی قواعد وغیرہ سکھلانے کے لئے جو کیڈٹ کور بنایا گیا تھا اور جس کے افسر شہزادہ مہاراجہ سرجنرل پرتاب سنگھ جی رہ چکے ہیں۔ اور اُسکے پاس شدوں کے لئے بھی بہ ترقی کا موقعہ آن پہونچا ہے۔ اُن میں سے اکثر راجے تو اپنی ریاستوں کے کاموں میں لگ گئے۔ صرف سات رئیس ہیں جو اچھال اور تربیت پانے کے بعد افواج سرکاری میں اہل کمیشن آفیسر مقرر کئے جاویں گے۔ ان سات روسا میں ایک آغا خان کا بھتیجہ سر آغا خاں صاحب ہاشمی مت ہیں اور دوسرے نواب ولی الدین خاں خلف وقار الامرا حیدرآباد دکن ہیں۔ اگر ہندوستانی روسا جیسے چند بھی فوجی افسری میں لئے جاویں گے تو انکی زندگی اچھی کٹ جاویگی۔ لیکن امید نہیں ہے کہ انگریز افسران ان لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو اپنے ہمقوموں کے ساتھ کرتے ہیں۔

مدکن چند بدمعاش حیدرآباد دکن میں لڑکیاں فروخت کرتے پکڑے گئے ہیں۔ یہ لوگ گھروں سے لڑکیاں بھگا کر لیجاتے اور ریاستہائے حیدرآباد اور اندور میں انہیں فروخت کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کے پاس سے سترہ سو روپیہ برآمد ہوا۔ جو تین لڑکیوں کی قیمت تھی جنہیں یہ بدمعاش ظاہر کرکے بیاہ کر آئے تھے۔ پنجاب میں بھی اکثر جگہوں میں اسی طرح لڑکیوں کے نیلامات ہوا کئے جاتے ہیں۔ ضلع جالندھر میں ایک بدمعاش جاٹ کی آشنا کا جو خاوند تھا کہ اُس کا دوست آ کے اس کے گھر میں روپیہ کے عوض بیاہا۔

دو تین روز اپنے نئے شوہر سے محبت کرکے بہت سا زیور حاصل کرتی اور مع زیور کے بھاگ آتی۔ اس طرح پر اس عورت نے کئی گھر برباد کئے۔ میری رائے میں کوئی قانون بھی خواہ کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ اس قسم کی بدکاریوں کو روک نہیں سکتا۔ اس قسم کی برائیوں کو روکنے کے لئے لوگوں کے اخلاق میں اعلیٰ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ جیسا ہونا ممکن ہے۔ جب تک کہ سوسائٹی کے اندر اخلاق کو قائم رکھنے والی عام رائے پیدا نہ ہو۔

بنگال کے دیہاتی مدرسوں میں زور شور سے طریقہ کنڈرگارٹن پر تعلیم کا رواج کیا جا رہا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسطرح پر زبردستی جلدی کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ جب گورنمنٹ کا ہر ایک فعل ایک قسم کا جبر سمجھا جاتا ہے۔ تو زیادہ وقت گذرنے پر کچھ نہ کچھ لوگ اسے جبر سمجھنے سے باز آجاویں گے۔

چیف کمشنر ڈنسٹن صاحب نے جو پیداوار روئی کی نسبت تحقیقات کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں بہ نسبت برطانیہ کی پیداوار روئی زیادہ کام آتی تھی وہاں اب بوجہ ہندوستان کی روئی نہ ہونے کے کل کارخانجات برطانیہ کا دارو مدار صرف امریکا کی روئی پر ہے۔ اسوقت ہندوستان کی خاص توجہ اگر کاشت روئی کی درستگی کی طرف پہنچ جاوے۔ تو ملک کو بڑا بھاری فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس بڑی بھاری ضرورت کی طرف ہم پہلے بھی اپنے ناظرین کی توجہ کھینچ چکے ہیں۔ امید ہے کہ بڑے زمیندار و دل سے اس نفع کا تک اسوقت فائدہ اٹھاتے رہیں۔

پولیس کی حالت کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن لارڈ کرزن نے مقرر کی تھی۔ اسکی رپورٹ کا خلاصہ ولایت انگلستان کی مشہور اخبار

"ٹائمز" میں چھپ گیا ہے۔ جس پر پائیونیر لکھتا ہے کہ غالباً اُسی جگہ سرکاری تبدیل کی حفاظت کے قانون کی عدم موجودگی کے باعث نامہ نگار ٹائمز کو رپورٹ شائع کرنے کا موقعہ ملا ہوا۔ خیر یہ تو ان کا گھر کا معاملہ ہے لیکن جس بات کا تعلق ہندوستانیوں سے ہے وہ یہ ہے کہ کمیشن کی رائے میں ہندوستان کی پولیس رشوت اور ناقابلیت میں مشہور ہے کمیشن نے بہت سی اصلاحوں کی سفارش کی ہے جن میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ ابھی نسبت کچھ کہا نہیں جا سکتا لیکن ایک امر صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندوستانیوں کا مدتوں کا دعویٰ پایہ ثبوت کو پہونچ گیا۔

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ سنٹرل ہندو کالج کو ایک کثیر رقم سوا دو لاکھ روپیہ کی ایک انگریز فرشتہ سو کی مدد سے حاصل ہوئی ہے۔ ہندوستان کے چندہ کی مدد اور اڑھائی لاکھ تک پہلے ہی پہنچ گئی ہے گویا اسوقت سنٹرل ہندو کالج کا سرمایہ پونے پانچ لاکھ روپیہ تک پہونچ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے جبکہ مسز بیسنٹ کے مجوزہ دس لاکھ کی رقم پوری ہو جاوے۔

اس خوشخبری کے ساتھ ہی ایک عجیب ہمعصر ہندوستانی کے کالموں سے معلوم ہوئی۔ لاہور کے گورنمنٹ کالج کے پرنسپل نے حکم جاری کیا تھا کہ کھیل کے وقت لڑکے کرکٹ کوٹ پہنا کریں۔ اسپر ۲۲۸ ہندو و مسلمان طلباء نے درخواست دی کہ چونکہ وے سب حلف اٹھا چکے ہیں کہ سوائے اپنے دیش کے بنے ہوئے پارچات کے اور کوئی پارچہ استعمال نہیں کریں گے۔ اس لئے انہیں اس حکم کی پابندی سے بری کیا جاوے۔ اس درخواست پر مسٹر الفنسٹن صاحب پرنسپل صاحب نے [illegible] حکم صادر فرمایا جس میں اپنے دیش کی چیزوں کے استعمال [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ظاہر کرکے اپنا سا تو حکم بحال رکھا ہے۔ اگر ہندستان سرکار برطانیہ کی سلطنت کا ہی ایک حصہ ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی سرکار کی ساخت کی چیزوں کو ترجیح دینے والے بیوفا کیسے ہو سکتے ہیں ممکن ہے کہ پرنسپل صاحب جو کرکٹ کوٹ منگوا کر پہنانا چاہتے ہیں وہ مانچسٹر کی ساخت کا ہو لیکن اگر جرمنی والے سستے کرکٹ کوٹ بنا کر فروخت کے لئے بھیجیں تو پھر ہندوستانی ساخت کی چیز کو ترجیح دینے والا طالب علم بھی کیا سرکار برطانیہ کا بیوفا تصور سمجھا جاوے گا۔

اور اس ایکٹ سے ہندوستان کے پرائیوٹ کالجوں کو بڑا بھاری سبق لینا چاہئے۔ آج گورنمنٹ کالج میں یہ حکم جاری ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر "کنٹرول تعلیمی" کی مجوزہ تجاویز جاری ہو جاویں تو کیا سنٹرل ہندو کالج بنارس۔ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور اور محمڈن کالج علی گڑھ میں اس قسم کے احکام جاری نہیں ہو سکیں گے۔ ان اور دیگر پرائیوٹ انسٹیٹیوشنوں کے منتظم اپنی حفاظت کا انتظام جو کچھ ہو سکیگا خود کریں گے۔ لیکن جو انسٹیٹیوشن ان دقتوں سے بچنا چاہیں۔ انکی مدد کرنا اور انکو پایہ تکمیل پر پہنچانا ہر ایک ہندوستانی کا کام ہے۔

تبت والوں کو پہلے سرکاری فوج نے جھونٹا ڈالا اور پھر زخمیوں کے ساتھ ہمدردی شروع کی نتیجہ یہ ہوا کہ اب اس نواح کے تبتی سرکار انگریزی کے ہمدرد اور تابعدار بن گئے ہیں۔ اگر شروع میں ہی یہ ہمدردی کیجاتی اور سرکاری جنرل اعلان دیتے کہ جملہ بیماروں کا علاج مفت کیا جاوے گا تو کوئی شخص بھی پاس نہ کھڑا ہوتا۔ وہ تبتی لوگ سرکاری فوج کو کمزور اور خائف سمجھتے۔ راج نیتی اسی کا نام ہے۔ لیکن میری طبیعت ایسی راج نیتی کے ساتھ متفق نہیں ہوتی۔

سوامی ابھیدانند اور سوامی نرملانند نے امریکہ کی ویدانت سوسائٹی کو بڑی دولت دی چھوڑی ہے۔ سوامی ابھیدانند جی سنسکرت شلوک سور سے پڑھکر اور انکی شرح پر بحث کرنے اور اسکا انگریزی ترجمہ کرکے اپدیش دیتے ہیں۔ بہت سے ستری پرش انکی تعلیم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

سوامی رام تیرتھ جی بھی اسوقت اپنا کام امریکہ میں برابر کر رہے ہیں۔ اب لاس اینجلیز کے عالمگیر نمائش کے وقت بھی ویدک دھرم پر دیا کھیان دینگے اب امریکہ کی کوئی نمائش بھی بغیر شمولیت ہندو دھرم کے نہیں گذریگی۔

مہاراجہ صاحب میسور نے تین ہزار روپیہ گلیمگو وار انگلستان کالج میں ایک ہندوستانی بورڈنگ کے لئے دیا ہے۔ اس قسم کے دان ہیں تو اچھے اگر اس جگہ طلبا کی نگرانی کا عمدہ انتظام ہو

صومالی کے ملا چونکہ اپنا ملک چھوڑ گئے ہیں اس لئے سرکار انگریزی کی طرف سے مہم ختم کر دیجاویگی۔ اسپر پائنیر لکھتا ہے کہ واقعی سرکاری فوج کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ملا کا چلے جانا اس امر کا شاہد نہیں ہے کہ وہ موقع پاکر پھر واپس نہ آوے گا اور اودھم نہ مچاوے گا۔

ریاست میسور میں اسوقت بڑے دانا اور مہذب مہاراجہ حکمران ہیں۔ انہوں نے حرفت کے مدرسوں کو بہت ترقی دی ہے اور انجمنیں بن رہی ہیں جو نئے نئے حرفت کے مدرسے کھولتے جاتے ہیں۔

پنجاب کے سررشتہ تعلیم کیطرف سے شام کو تعلیم دینے کی جماعتیں کھولی گئی ہیں۔ جنہیں کامیابی بتلائی جاتی ہے۔ جو اہل حرفہ یا دیگر پیشہ ور یا ملازم دن کو مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں جا سکتے وہ رات کو ان جماعتوں میں تعلیم پا سکیں گے تین سو طالب علم درج رجسٹر ہو چکا ہے۔ میری رائے میں ایسے متعلق پنجاب میں آریہ سماج بڑا اچھا کام کر سکتی ہیں اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے خاص مقاموں مثلاً بنارس۔ الہ آباد۔ آگرہ۔ علی گڑھ۔ لکھنؤ۔ بریلی وغیرہ میں بڑا ہی قابل قدر کام ہو سکتا ہے۔ اور اس طریق پر عیسائیوں کی طرح آریہ سماج کی تعلیم پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ اس قسم کے رات کے مدرسے ہو سکتے ہیں۔

پروفیسر سیر بوٹانی صاحب نے مقام برلن میں ایک تقریر کے درمیان ایک مشین دکھلائی جس کی معرفت انسانوں کی تحریریں بذریعہ تار برقی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجی جا سکتی ہیں۔

ایک جزیرہ پر چند ایک عیسائی واعظ کہتے ہیں کہ روح القدس کو ہر ایک انسان کے اندر زبردستی گھسیڑتے پھرتے ہیں۔ وہ ایک جزائر ہیں تو ان کی دال نہ گلی۔ لیکن جزیرہ ویلز میں لوگ خصوصاً عورتیں اُنپر لٹو ہو گئے۔ جوش میں آکر بیسیوں اپنے گھر بار فروخت کر رہے ہیں۔ کتوں اور بلیوں کی قربانیاں ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک بچہ کو بھی قربان کرنے لگے تھے جو بھاگ کر چھپ گیا۔ اور اسطرح پر ان کے مذہبی جوش سے پنجاب کے مسلمانوں کے جاہل حصہ میں "حال" چڑھ جاتا ہے تو دیوانوں کی طرح ناچنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن عیسائی تہذیب کا یہ نظارہ جاہل مسلمانوں کی حالت سے بھی بڑھکر ہے بیکاری اور جہالت کسی خاص ملک یا فرقہ کی میراث نہیں ہے۔

مراد آباد کے ایک رئیس نے اپنے لڑکے کے بیاہ پر انگریز افسروں کو بھی دعوت دی اور انکے لئے شراب کی بوتلیں بھی مہیا کیں۔ صاحب کلکٹر صاحب نے شراب کے پیالہ سے انکار کیا اور کہا "آپکے مذہبی احکام کے یہ کام برخلاف ہے۔ میں اسلئے نہیں پیتا کہ آپکے خیالات کے برخلاف تحریک نہ دوں" اگر اسی قسم کے حکام ہندوستان میں ہوں تو بہت سے ہندوستانی ان بیہودگیوں سے بچتے رہیں۔

انگلستان کا مشہور مصنف سموئیل سمائلز مر گیا ہے جسکی کتابیں نوجوانوں کو اخلاق و محنت کا سبق دینے کے لئے بیشتر کام کرتی رہی ہیں۔

شاستر ارتھ مابین دھرم سبھا آریہ سماج بنالہ ریاست پٹیالہ

تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ شاستر ارتھ کے متعلق کارروائی بیان کیجاوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی حالات یہاں کے درج کر دیئے جاویں۔ تاکہ ناظرین کو اصلیت معلوم کرنے میں آسانی رہے۔

۸ فروری ۱۹۱۰ء کو بنالہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ تھا جو بڑی کامیابی سے سماپت ہوتے ہوئے دیکھ کر پورا تنگ خیال کے بعد پرشوں نے عین اپیل کے وقت بازاروں میں سناتن دھرم سبھا کی قائمی کے واسطے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اور اپنے خیال میں سماج کو کمزور کرنا چاہا۔ اور ایک ہفتہ بعد دھرم سبھا کا افتتاحی جلسہ رکھ دیا اور یہ بھی سماج نے اپنے سالانہ جلسہ میں خاص عام اپیل کرائے تھے۔ تو بھی سناتن سبھا کے جلسہ میں آریہ سدھانتوں کی مخالفت ہوتی رہی۔

سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۹ و ۱۰ اپریل کو ہونا نشچت ہوا۔ اور سماج کی طرف سے سناتن سبھا کو بدیں خلاصہ چٹھی لکھی گئی۔ کہ سبھا سدان سماج کا خیال ہے کہ سناتن دھرم سبھا کے پرتشٹت ممبران کے ساتھ پریتی پوروک ملکر جن جن وشیوں میں باہمی اختلاف خیال ہو اُن پر وچار کر لیا جاوے۔ عام مضامین مورتی پوجا اور مرتک شرادھ میں جنہیں گت ورش میں سناتن سبھا نے اپنے جلسہ میں زیادہ زور دیا تھا۔ بہتر ہوگا۔ کہ ان دو مضامین پر اور جن مضامین پر سناتن سبھا والے چاہیں ملکر وچار ہو جاوے۔ تاکہ اختلاف خیالی دور ہو کر بجائے کوشش سے دھرم پرچار کا کام بھلی پرکار ہمیشہ ایک ہو سکے۔ یہ بھی لکھا گیا۔ کہ سماج کے سالانہ جلسہ پر شاستر ارتھ کا انتظام ہو جاوے۔ آپس بہت سی خط و کتابت ہوتی رہی۔ گو وہ خط و کتابت بھی نتیجہ خیز ہے۔ اور خالی از دلچسپی نہیں ہے مگر زیادہ طوالت کی وجہ سے یہاں درج نہیں کیجاتی۔ تحت خط و کتابت کا اخیر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شاستر ارتھ ۴ لغایت ۶ بیساکھ مطابق ۱۵ لغایت ۱۷ اپریل کو قرار پایا۔ اور شرائط شاستر ارتھ حسب ذیل دونوں فریق نے منظور کی۔

(۱) شاستر ارتھ کا ایک سبھاپتی دونوں اور سے سمتی پوروک نیت ہوگا۔ جو نیچے لکھے ہوئے نیموں کے پالن پوروک شاستر ارتھ کرا دیگا۔

(۲) کوئی پرش اگر کسی کی شان کے خلاف یا دل دکھانے کے لئے کوئی الفاظ سبھا میں بولے سبھاپتی کو اُسی وقت روک دینے کا ادھکار ہوگا۔

(۳) سبھاپتی کیول پربندھ کرے گا۔ ہار جیت کا فیصلہ دینا اُس کا کام نہیں ہوگا۔

(۴) شاستر ارتھ میں دو پنڈت مقرر کیجاویں گے جو ہر ایک پکش کے پنڈت کے کتھن کو تحریر کرتے جائینگے۔ اور کتھن کی سماپتی پر سُنا کر بولنے والے اور سبھاپتی کے دونوں کاپیوں پر دستخط ہو جائینگے اور اخیر میں ہر ایک فریق کو شاستر ارتھ چھپوانے کا ادھکار حاصل ہوگا۔

(۵) دونوں فریق کے پنڈت اپنے پکش کے منڈن اور پرپکش کے کھنڈن میں چار وید اور برہمن گرنتھ کو ہی پرمان دے سکیں گے جو دونوں کے مانیہ ہیں۔

(۶) منتروں کا ارتھ کرنے میں چھ انگوں سے جو ارش پراچین ہیں امداد لیجائیگی۔

(۷) شاستر ارتھ۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ اوتار تیرتھ سنان سے پاپوں کی نورتی پر ہوگا۔

(۸) پورب پکشی پہلی دفعہ پندرہ منٹ اور اس کے بعد ہر ایک کو سوال و جواب کے واسطے دس دس منٹ دیئے جاویں گے۔ اور ہر ایک مضمون کیواسطے غائت درجہ سات سات دفعہ موقعہ دیا جائیگا پورب پکشی آرمبھ کرے گا۔ اور اُتر پکشی شاستر ارتھ کو سماپت کرے گا۔

(۹) شاستر ارتھ ۴ لغایت ۶ بیساکھ کو ہوگا۔ اور صبح آٹھ بجے سے لیکر گیارہ بجے تک اور شام کو چار بجے سے ۷ بجے تک ہوا کرے گا۔

(۱۰) شاستر ارتھ کی سبھا میں دونوں فریق کو ایک ہی موقعہ پر ایک جیسے بالمقابل جگہ دیجاویگی۔

(۱۱) سبھا میں سوائے اُن پنڈت صاحبان کے جو شاستر ارتھ کر رہے ہونگے اور کسی صاحب کو بولنے کا اختیار نہ ہوگا۔ اگر ایک پنڈت کسی کارن سے جو شاستر ارتھ کر رہا ہے۔ بولنا نہ چاہے۔ تو دوسرا پنڈت اُسی پکش کو دے سکتا ہے لیکن اُن میں منٹ کے اندر جبکہ ایک شخص بول رہا ہے۔ دوسرا پنڈت نہیں بول سکتا۔

(۱۲) ویدارتھ میں اگر چھ انگوں سے ارتھ کرنے میں اختلاف رائے رہے۔ تو اپنے اپنے منیہ بیاکرنوں کا پرمان ہر فریق کو ماننا پڑے گا۔

(۱۳) شاستر ارتھ کی سماپتی پر کسی فریق کو اپنے پکش کے منڈن میں شاستر ارتھ منڈپ میں لکچر کا ادھکار نہیں ہوگا۔ دوسری جگہ دے سکتے ہیں۔ اگر منڈپ پر کوئی فریق شاستر ارتھ سے پہلے لکچر دیگا تو سمجھا جائے گا۔ کہ وہ ہار گیا۔

(۱۴) اگر اور کوئی ضروری امر قابل انتظام ہوگا۔ تو دونوں فریق کی سمتی سے قبل از شاستر ارتھ طے کر لیا جائے گا۔

(۱۵) شاستر ارتھ کے شروع سے اخیر تک منڈپ میں کسی فریق کو (بول آریہ سماج کی جے) یا سناتن دھرم کی جے وغیرہ الفاظ بولنے کا ادھکار نہیں ہوگا۔

دونوں فریق کی درخواست پر جناب خان صاحب منشی عبدالحمید خان صاحب بہادر ناظم ضلع (ڈپٹی کمشنر) نے اس شاستر ارتھ کا سبھاپتی ہونا منظور فرمایا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے شریمان پنڈت پورنانند شریمان پنڈت شو شنکر جی۔ اور شریمان پنڈت گنیش جی شرما اور سوامی ستیانند جی شاستر ارتھ کے واسطے تشریف لائے تھے۔ اور دھرم سبھا کی طرف سے شریمان پنڈت ماون آریہ (جو کہ اپنے آپکو مہامنڈل کے اپدیشک [illegible]

کے تھے۔ ویاپک بیان کرتے تھے) اور شریمان پنڈت پریاگ دت اور شریمان پنڈت سری کرشن جی شاستری پنڈت ریاست پٹیالہ اور گوشائیں گھبرال تشریف آور ہوئے۔

یہاں پر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ گو شاستر ارتھ کا منڈپ دونوں فریق کی ہمتی سے تیار ہونا نشچت ہو چکا تھا۔ سماج کی طرف سے زور دیا گیا تھا کہ منڈپ کا انتظام دونوں ملکر کریں۔ مگر دھرم سبھا والوں نے منڈپ کا کل انتظام خود کیا۔ اور اسکو بجائے شاستر ارتھ منڈپ کے جلسہ کا منڈپ ظاہر کیا۔

۱۵۔ اپریل صبح کو وقت مقررہ پر دونوں فریق شاستر ارتھ منڈپ میں پہونچ گئے۔ گر سبھا پتی صاحب بوجہ طبیعت علیل ہو جانے کے خود تشریف نہ لا سکے۔ اور اپنی طرف سے شریمان دیوان گوپال چند صاحب نائب ناظم مجسٹریٹ ضلع کو اپ سبھا پتی تجویز کر کے بھیج دیا۔ پنڈت صاحبان اور ادھکاریان دھرم سبھا نے اس بات پر زور دیا کہ شاستر ارتھ سنسکرت میں کیا جاوے۔ چاہے پرچارن بھی نے کہا۔ کہ اس سے پبلک کو کوئی فائدہ نہیں پہونچیگا۔ پرمان سنسکرت میں دئے جاویں اور باقی شاستر ارتھ ہندی بھاشا میں ہو۔ مگر سناتن دھرم سبھا والے اسی ضد پر رہے۔ کہ ایک حرف بھی ہندی بھاشا میں نہ بولا جاوے۔ (لغو خیال ہمارے خیال میں سناتن والوں کے دل میں یا تو یہ خیال تھا کہ آریہ پنڈت سنسکرت بول نہ سکیں گے۔ یا یہ خیال ہوگا۔ کہ سنسکرت میں شاستر ارتھ کرنے سے پول چھپا رہیگا۔ مگر ان کے دونوں خیال غلط نکلے) آخر میں سبھا پتی کی رائے سے تجویز ہوا۔ کہ شاستر ارتھ سنسکرت میں۔ اور جو سنسکرت میں لکھا یا جاوے۔ اس کا ہندی بھاشا میں انوواد کر دیا جایا کرے۔ تاکہ پبلک کو فائدہ پہونچے۔

... آریہ سماج ... آریہ پنڈت ... نے مورتی پوجا ... ترتیب ...

استی۔ پھر اگنی ہوتر کرم تیار دی منتر پیش کر کے ان پر پرشن کیا کہ وید میں کوئی ایسا منتر بتاؤ۔ جس میں لکھا ہو۔ کہ مورتی سونا۔ چاندی پیتل پاشان آدی کی گھڑ کر لمبی چوڑی بنا کر کس طریق سے پوجی جاوے۔

اس کے بعد سناتن سبھا والوں کی طرف سے شریمان سوامی آچاریہ جی نے تسیہ پرتما وغیرہ کا الٹا ترجمہ کرتے ہوئے اور پنڈت جی کے پرشنوں کا کوئی معقول اتر نہ دیتے ہوئے اپنے پکش کے منڈن میں ہرنیہ گربھا اور سہسر شیرکھا والا منتر پیش کیا۔ اور اسی پر بار بار زور دیا جاتا رہا۔

دوسری بار آریہ پنڈت صاحبان نے ہرنیہ گربھا اور سہسر شیرکھا والے منتر کا صحیح ارتھ کر کے اپنے ارتھ کی صحت میں مہیدھر اور سائن بھاشیہ جو کہ سناتن دھرم سبھا کے مانیہ ہیں پرمان دئے۔ اور پھر اپنے پہلے سوال کو دوہرا کر کہا۔ کہ وید سے مورتی پوجا کا کوئی منتر دکھلایا جاوے جس میں لکھا ہو کہ سونا چاندی پاشان آدی کی مورتی بنائی جاوے۔ مگر جب رہے کیا کرتے کوئی وید منتر ہو تو پیش کرتے۔

یہاں مولی سبھا تو تھی نہیں کہ یونہی گپ ہانک دیجاتی۔ مول وید۔ اور سائن۔ مہیدھر بھاشیہ۔ نروکت نگھنٹو آدی سب بڑے بڑے گرنتھ موجود تھے۔ ان سے دکھلانا آسان کام نہ تھا۔ غرضیکہ تین تین باری متذکرہ بالا منتروں کے ارتھ اپنے سپکش کرنے میں سناتن سبھا کے پنڈت صاحبان نے گذار دئیے۔ اور کوئی ایسا وید منتر پیش نہ کر سکے اور صبح کی کارروائی ختم ہو گئی۔

نوٹ۔ واضح ہو۔ کہ جو شاستر ارتھ سنسکرت میں ہوا ہے۔ اسکی کاپی آریہ ورت ... میں طبع کرانے کے واسطے پنڈت شیو شنکر جی ... ہیں ... پر شائقین لفظ بلفظ وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں ... مختصر ... یہ بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دوسری باری میں پنڈت سری کرشن شاستری نے شاستر ارتھ کا ... پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ...

کی طرف سے ان کے دستخط کرایا جانے پر زور دیا گیا مگر انہوں نے باوجود سبھاپتی صاحب کے کہنے کے دستخط نہ کئے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے پکش کی کمزوری کو زیادہ محسوس کر رہے تھے۔ اور ان کے اس انکار نے پبلک میں سے تعلیم یافتہ اور سمجھدار آدمیوں پر بہت اچھا اثر ڈالا۔

بعد دوپہر چار بجے شاستر ارتھ کا وقت تھا۔ عام سننے اور دیکھنے والے لوگ تین بجے ہی سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ ساڑھے تین بجے کے قریب دونوں فریق کے پنڈت صاحبان بھی آموجود ہوئے۔ ہنوز ہمارے معزز دیوان لالہ گوپال چند صاحب اپ سبھا پتی تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ کہ لالہ ... دن لال صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس نے جو صبح کی کارروائی ختم ہونے سے کسی قدر پہلے تشریف لائے تھے۔ اور اپنی فراست اور لیاقت سے آتے ہی تھوڑی سی گفتگو سے سمجھ لیا کہ سناتن دھرم کا پکش بڑا کمزور ہو رہا ہے۔ اور آریہ سماج اپنا اثر غیر معمولی ڈال رہے ہیں۔ اور سماج کے شاستر ارتھ میں ہر پہلو سے کامیابی نظر آتی ہے۔ برخلاف شرائط مقررہ کے کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ کہ شاستر ارتھ تحریری نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ سنسکرت میں کیا جاوے۔ بلکہ ہندی بھاشا میں زبانی ہونا چاہئے یہ خیال عاقلانہ نکتہ چینی سے پُر اور سناتن سبھا کے واسطے بڑی مفید تھی۔ مگر افسوس کہ وہ سناتن سبھا کے واسطے الٹی غیر مفید ثابت ہوئی۔ چونکہ بموجب شرائط شاستر ارتھ تحریری تجویز ہو چکا ہوا تھا۔ اور صبح کے وقت سنسکرت میں بولنے کے واسطے سناتن والوں کی طرف سے زور دیا گیا تھا۔ اس لئے پنڈت پورنانند جی نے کہا۔ کہ لالہ صاحب کو عدم موجودگی سبھاپتی صاحب کے اس قسم کا لکچر دینے اور شرائط مقررہ کو ترمیم کرنے کی بابت پیش کرنے کا ادھکار نہیں ہے جس پر آریہ سماج والوں ... لالہ صاحب بطور ایک پبلک مین کے رائے پیش کرتے

CCO. Gurukul Kangri Collection

ہیں تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ انکی بات پر توجہ کر لیجاوے۔ پردھان جی کا یہ کہنا ہی تھا کہ سناتن سبھا والوں میں سے ایک شخص بول اُٹھا۔ کہ لالہ صاحب سناتن دھرم سبھا پٹیالہ کے پردھان ہیں۔ اُن کو سبھا کی طرف سے بولنے کا ادھیکار ہے۔ اس کے جواب میں پردھان جی نے کہا کہ اگر سناتن سبھا والوں کی طرف سے بولتے ہیں تو فی الواقعہ انکو کوئی اختیار بولنے کا بغیر اجازت سبھاپتی کے نہیں ہے۔

اس قیل و قال میں ہمارے معزز سبھاپتی صاحب دیوان جی تشریف لائے اور انکی خدمت میں بظاہر پبلک کی طرف سے اور در پردہ سناتن سبھا والوں کی طرف سے یہی سوال پیش ہوا۔ اس بات چیت میں زیادہ تر حصہ لالہ ساون مل صاحب کا تھا۔ آخرش یہ قرار پایا۔ کہ صبح گیارہ بجے تک تحریری شاسترارتھ ہوا کرے۔ اور بعدہ پھر اسی مضمون پر زبانی نصف نصف گھنٹہ ہر ایک فریق اپنے پکش کے منڈن اور پرپکش کے کھنڈن میں بولا کرے۔ اور دوباری دیگر آج کی کارروائی سماپت کیجاوے۔ چنانچہ پہلے سناتنی پنڈت شرمان باسن آچاریہ جی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے وہی پرانی جائداد جو ہر جگہ سناتن سبھا والونکی طرف سے پیش ہوتی ہے۔ صبح والے ہرنیہ گربھا و پہسر شر گبھا والے منتر مورتی منڈن میں پیش کئے۔ اور قریباً دس منٹ ان کے ارتھ کے ہیر پھیر میں لگا کر باقی بیس منٹ اپنی فضیلت اور مہامنڈل کے اُپدیشکوں کے گرو ہونے کی بابت ڈینگ مار مار کر گذار دئیے۔ اور زیادہ زور اس بات پر دیا۔ کہ آریہ پنڈت سنسکرت نہیں جانتے سمجھدار آدمیوں کے لئے وہ ایک عجیب سین تھا۔ اور سناتنی مہامنڈل کے گروہ کی لیاقت خوب ظاہر ہو رہی تھی۔ جب آچاریہ جی اپنے وقت کو ختم کر کے بیٹھ گئے۔ تو ہماری طرف سے پنڈت گنپتی جی

شرما کھڑے ہوئے۔ اور ہرنیہ گربھا اور پہسر شر گبھا والے منتروں کا پد چھید اور صحیح ارتھ کر کے اور مورتی کھنڈن میں بھی ایک وید منتر پیش کر کے اُن کا جواب مانگا۔ اور صبح والے سوال کا بوجھ پھر سناتن دھرم والوں پر ڈالا گیا۔ کہ کس منتر میں لکھا ہے۔ کہ سونا چاندی پیتل پاشان آدمی کی مورتی بناکر پوجو اور باقی وقت میں بتلایا کہ اگر سناتنی پنڈت جی کو اپنی سنسکرت وِدیا کا بل ہے تو ہم وید وغیرہ اُن کے ساتھ بولیں یا شاستر کے دو سو شلوک اُن کے ساتھ سنائیں یا کہ کسی گرنتھ کو ایک شخص بولتا جاوے۔ اور دونوں سنسکرت ترجمہ کرتے جاویں۔ اسطرح مقابلہ کیا جاوے اور یہ بھی کہا۔ کہ ہمکو بڑی خوشی اس بات کی ہے مہامنڈل کے عام اپدیشکوں سے پالا نہیں پڑا بلکہ کُل مہامنڈل کے گرو سے۔ اگر ہمکو جیتا تو گویا سارے مہامنڈل کو جیتا۔ گو یہ باتیں ہمارے پنڈت جی کی بھی غیر ضروری تھیں اور شاسترارتھ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر چونکہ باسن آچاریہ جی نے بے وجہ شیخی بگھاری تھی اس لئے اُن کا جواب دیا جانا انوچت نہ تھا اس کے بعد سناتنی پنڈت سری کرشن جی کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے یہ کہتے ہوئے کہ غیر ضروری امر کا جواب نہ دیا جاوے گا۔ آپنے خشک فلاسفی چھانٹنی شروع کی۔ اور ہرنیہ گربھا و پہسر شر گبھا والے منتر کے اُلٹے پلٹے ارتھ کر کے لوگوں کو دھوکھے میں ڈالنا چاہا۔ سناتن سبھا والوں کی طرف سے درمیان میں خلاف قاعدہ تیم وردہ تالی بجائی گئی۔ جو اُسی وقت روک دی گئی۔ پنڈت جی نے ایک شلوک اُپ لتد کا پڑھا اور کچھ اپنی سنسکرت بولکر کہا۔ کہ وید میں ایسا لکھا ہے یعنی وید کا نام لے کر لوگوں کو اپنی بات کا یقین دلانا چاہا۔ اس کے بعد میں دوسری دفعہ پنڈت گنپتی جی شرما کھڑے ہوئے۔ اور پنڈت سری کرشن

کے ارتھوں کو نرکت نگھنٹو اور لغات سے غلط ثابت کیا۔ نہ صرف زبانی بلکہ اپنے ارتھ کی صحت اور تائید میں ساین آچاریہ اور مہیدھر بھاشیہ کو نکالکر لفظ بلفظ پڑھکر سنایا اور عام پبلک کو بتلایا۔ کہ سناتنیوں کے مانیہ بھاشیہ اس کا کیا ارتھ کرتے ہیں۔ نہ صرف یہاں تک بلکہ اپنے پکش کے منڈن میں کئی ایک وید منتر اور براہمن گرنتھوں اور چھ شاستروں اور سمرتیوں کے پرمان مورتی کھنڈن میں پیش کئے۔ اور عام الفاظ میں کہا۔ کہ یہ لو چاروں وید اگر ایک بھی منتر مورتی پوجن کا نکال دو۔ جس کا ارتھ تمہارے کسی بھاشیہ میں مورتی پوجا میں لگایا ہووے۔ تو آج ہی میں آریہ سماج کو چھوڑتا ہوں۔ پنڈت جی کا عام پبلک میں یہ دعوے کرنا۔ لوگوں پر عجیب سماں باندھ رہا تھا۔ میرے خیال میں اُسوقت با فہم اشخاص میں سے کوئی ہی ہوگا۔ جو صحیح نتیجہ پر نہ پہونچا ہو۔ عام پبلک اُسوقت پنڈت جی کی سنسکرت کی فضیلت کو تسلیم کر رہے تھے۔ پنڈت جی نے یہ بھی بتلایا۔ کہ پنڈت سری کرشن نے اُپ لتد کا شلوک پڑھکر کچھ اپنی اور کچھ دیگر گرنتھوں کی سنسکرت پڑھکر وید کا نام لے دیا ہے۔ اور اس طرح جھوٹھ بولا ہے۔ اور اُپنشد نکالکر شلوک دکھلا دیا۔ اس دفعہ سبھاپتی صاحب کی تالی بجانے پر سماج کی طرف سے بھی خلاف قاعدہ چند نوجوان سامعین نے تالی بجائی۔ جو فوراً روک دی گئی۔ چونکہ حسب قرار داد باہمی دو دو بار ہو چکی تھیں۔ اس لئے سماج کی طرف سے زور دیا گیا۔ کہ آج کی کارروائی بند کیجاوے سناتن سبھا والوں نے کوشش کی کہ اُنکی طرف سے جواب لیا جاوے۔ گو یہ کارروائی نیم وردہ تھی۔ کیونکہ ہمیشہ پورب پکش شروع کر کے اُتر پکش ختم کیا کرتا ہے۔ لیکن سناتن سبھا کی امداد میں لالہ ساون مل صاحب کی غیر ضروری اور جوشیلی کوشش نے سبھاپتی صاحب نے سناتن والوں کو بولنے کی اجازت دیدی۔ اُسوقت ہمارے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پردھان جی نے کہا۔ کہ نصف گھنٹہ وقت مقررہ
سے باقی ہے۔ پندرہ پندرہ منٹ دونوں فریق
بولیں تاکہ دونوں کو ایک جیسا وقت دیا جاوے
مگر انکی اسوقت کی انصافانہ گفتگو کو پھر کون
سنتا تھا۔ اسوقت لالہ اسا ونل صاحب نے بڑے
جوشیلے الفاظ میں کہا۔ کہ پس سبھاپتی صاحب کا
حکم قطعی ہے۔ اب سری کرشن جی بولیں گے
اور پھر وقت نہیں دیا جاوے گا۔ مگر خیال یہ
تھا۔ کہ ایسا ہو نہیں سکتا۔ بہرحال سبھاپتی صاحب
ہم کو بھی پورا وقت دیویں گے۔ غرضیکہ پنڈت
سری کرشن جی بولنے لگے۔ اس میں کوئی شک
نہیں کہ پنڈت سری کرشن کی فصاحت خاص خاص
نظروں اور خیالوں میں اچھی سمجھی جاتی ہے اور
ان کے پیچھے سر ہلانے والے محبت رکھتے۔ مگر میں
کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ پنڈت گنپتی جی کے
سوالات کو بالکل نظر انداز کر کے ایک کا بھی قول
جواب نہیں دیا تھا۔ اور سوائے زبانی باتوں
کے ایک بھی وید منتر اپنے پکش کے منڈن میں
پیش نہ کیا۔ اور کہا۔ کہ دیکھو عام موٹی باتوں کو
نہیں بتلاؤ۔ تم بتلاؤ۔ کہ وید میں یگیوپویت
اور چوٹی رکھنا کس منتر میں ہے۔ اور یہ بھی کہا
کہ جو بات میں نے بولی تھی وہ سری [illegible] اپنی بھی
نہ کسی گرنتھ کی۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں
تو باپ کا بیٹا نہیں۔ درمیان میں لالہ سادھو رام
صاحب نے خلاف قاعدہ چھیڑ دیئے۔ گو
انکی پہلی بھی سب حرکات کیش بات کو ظاہر کر
رہی تھیں۔ مگر اب انہوں نے بڑی لغویت
کا برملا ئی کرنی شروع کر دی۔ سماج کے موجب
چھیڑ دینے پر سماج کی طرف سے شرم! شرم!
شرم! شریف آدمی کے واسطے کے نعرے
بلند ہوئے۔ جو روک دیئے گئے۔
پنڈت جی ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ کہ جناب
سبھاپتی صاحب نے لالہ [illegible] صاحب مختار

کی بجائے لالہ لچھمی نرائن صاحب مختار اپ منتری
دھرم سبھا کو کہلا بھیجا۔ کہ کوئی صاحب تالی
نہ بجاوے۔ اور قاعدہ کے برخلاف سناتن
سبھا کی جے وغیرہ نہ بولے۔ مگر دوسری طرف
سے جواب ملا۔ کہ ضرور بولیں گے۔ آخرش
ایسا ہی ہوا۔ کہ پنڈت جی کے ویاکھیان ختم کرنے
پر بولی سناتن دھرم سبھا کی جے کہہ کر سب لوگ
کھڑے ہو گئے۔ گو اسوقت سات بج چکے
تھے۔ مگر چونکہ صبح اور شام دونوں وقت ٹھیک
وقت کی پابندی نہیں ہوئی تھی۔ اور قاعدہ
کے مطابق ہم کو وقت ملنا چاہیئے تھا۔ اس لیئے
ہم کو امید تھی۔ کہ ضرور وقت دیا جاوے گا
مگر وقت دینا تو درکنار سب سناتنی اٹھ کر کے
اٹھ کھڑے ہوئے۔ پولیس کا انتظام کافی تھا
ورنہ شاید وہ لوگ اپنی عادت کے موافق دنگہ
بھی کرتے۔ چونکہ تکلیف بے صابطگی دھرم سبھا
کی طرف سے کی جا رہی تھی۔ اس لیئے سماج کی
طرف سے بھی جوشیلا مگر پورے سنجیدہ الفاظ
میں سبھاپتی کی سیوا میں نویدن کیا گیا۔ کہ اگر
سماج کو وقت برابر نہیں دیا جاتا۔ تو اس انیائے
کا بوجھ آپکے سر پر ہے۔ اور سماج اپنا انصاف
ان پر چھوڑتا ہے۔ چنانچہ صاحب موصوف
نے اسوقت فرما دیا۔ کہ صبح پہلے سماج کو آج کا
باقی وقت دیا جاکر بعد ازاں شاستر ارتھ تحریری
ہوگا۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہو کر آجکی کارروائی
سماپت ہوئی۔

صبح ۲۶ اپریل کو جب آریہ پنڈت صاحبان
معہ ممبران سماج کے شاستر ارتھ منڈپ میں
پہونچے۔ تو سناتن والے آریہ سماج کے کھنڈن
میں بھجن بول رہے تھے۔ اسپر ہمارے پردھان
جی نے کہا کہ اگر تم ایسا کرتے ہو۔ تو ہماری بھجن
منڈلی بھی تمہارے کھنڈن کا بھجن بولیگی
اس کا جواب کہنا تھا کہ سناتن بھائی نے جو ہر ایک

اسوقت سبھا نے خود پردھان اور منتری بنا ہوا
تھا۔ کہنے لگے کہ ہم کو اوبکار بھجن بولنے
ہے۔ اور ضرور بولیں گے۔ ادھر سے بیسیوں
آدمی دوڑ دوڑ رہے اور بولنے والے تھے سب سے
زیادہ لالہ سادھو رام صاحب ہیڈ ماسٹر وغیرہ زور
دیتے تھے۔ اور ادھر سے صرف ہمارے پردھان
جی جواب دینے والے تھے۔ کیونکہ انہی کی عمر
کو پردھان جی نے بولنے کی آگیا نہیں دی ہوئی
تھی۔ اور کوئی بھی بغیر انکی آگیا کے ہم میں سے
بول نہیں سکتا تھا۔ غرضیکہ آدھا گھنٹہ کے قریب
اس قیل و قال میں گزر گیا۔ جناب سپرنٹنڈنٹ
پولیس بھی وہاں تشریف لے آئے تھے انہوں
نے فریقین میں جوش دیکھ کر شاستر ارتھ کو بند
کرانا چاہا۔ اور سبھاپتی صاحب بھی تشریف
لائے۔ آخرش ہمارے پردھان جی اور لچھمی نرائن
صاحب آپ پردھان سناتن سبھا جناب دیوان
صاحب آپ سبھاپتی کے مکان پر گئے۔ انہوں
نے اس خیال پر کہ شاید دنگہ نہ ہو جاوے۔ یا
کسی اور مصلحت سے آنا منظور نہ کیا۔ اور جناب
ناظم صاحب ضلع سبھاپتی بوجہ علالت طبع تشریف
نہ لا سکتے تھے۔ اس لئے دوپہر تک بلا کسی کارروائی
کے شاستر ارتھ ملتوی رہا۔ اور وہ پھر کوئی جائے
سبھا کے وقت بلا موجودگی ہمارے پردھان
صاحب کے لالہ ساون رام صاحب نے کھڑے
ہو کر کہہ دیا۔ کہ شاستر ارتھ نہیں ہوگا۔ سناتن
سبھا کی طرف سے لیکچر ہونگے۔

واضح ہو۔ کہ دوسرے دن ہمارے پردھان جی کو
جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے کہا سنا تھا کہ سبھا
کے چند ممبران نے انکی خدمت میں عرض کیا
تھا کہ اگر شاستر ارتھ ہوگا۔ تو ضرور بھاری دنگہ
ہو جاوے گا۔ اور پولیس مقامی نے بھی اس
مضمون کی رپورٹ دی تھی۔ غالباً وہ رپورٹ
بھی سناتن والوں کی طرف سے یہ خیال ظاہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کرنے سے دیکھی ہوگی - ورنہ انتظام معمولی کام تھا اور کافی پولیس اور منتظم آدمی ہوتے ہوئے کوئی کسی قسم کا اندیشہ دنگے کا نہ تھا - خیر اسکے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے -

دوپہر کو سماج کی طرف سے ایک چٹھی سبھا میں لالہ بھیمی نرائین صاحب اُپ پردھان ہیں مضمون بھیجی گئی - کہ اگر لالہ ساون مل صاحب نے منڈپ میں لکچر دینے کا نوٹس دیا ہے تو بالکل خلاف قاعدہ اور خواہ مخواہ دونوں سوسائٹیوں میں رنجش بڑھانے کا نتیجہ ہے بہرحال آریہ جلسے وقت مقررہ پر منڈپ میں پہنچ گئی - اس لئے بہتر ہے - کہ تا فیصلہ اخیر آپ لکچر وغیرہ کا کوئی انتظام نہ ہونے دیویں یہ چٹھی میں خود لیکر گیا تھا - خزانچی صاحب نے کہدیا کہ انہوں نے قلعہ میں اپنے لکچر کا انتظام کرلیا ہے - منڈپ میں لیکچر نہیں کرایا جاویگا چنانچہ سناتن سبھا والوں نے قلعہ میں لیکچر کا انتظام کرلیا - اور شاستراتھ کی کارروائی نہ ہوئی -

صبح ۱۷ - اپریل کو سماج کی طرف سے چٹھی بھیجی گئی - کہ کل کا دن ضائع ہوا ہے - ہمارے پنڈت صاحبان محض شاستراتھ کے انتظار میں بیٹھے رہے ہیں - نہ معلوم آپکی طرف سے کیوں دیر ہو رہی ہے - آشا ہے کہ آپ کرپا کرکے آگیا دیویں گے - کہ ہم شاستراتھ کے لئے آجاویں اگر کوئی سبھاپتی منتخب نہیں ہوتا - تو لالہ بھیمی نرائین صاحب خزانچی (اُپ پردھان دھرم سبھا) اس شاستراتھ کے پردھان مقرر کئے جاویں آریہ سماج کی طرف سے ہر طرح انکے حکم کی تعمیل قواعد شاستراتھ کی پوری پابندی کیجاویگی آج کا دن باقی ہے دونوں طرف کے پنڈت صاحبان دُور دُور سے تشریف لائے ہوئے ہیں - اور بے اگر ہار جیت کا خیال چھوڑ کر ہم پرتی پُورک سنستکرت میں شاستراتھ ہو جاوے تو بڑا لابھ ہوگا - اُمید ہے کہ مجھے بیمار تھا کو سولکیار کرکے شیگھر اُتر دیویں گے - اس کا جواب دھرم سبھا کی طرف سے طول طویل بندیں خلاصہ موصول ہوا - کہ آپ لالہ بھیمی نرائین صاحب اُپ پردھان سبھا کو سبھاپتی مقرر کرتے ہیں جس حالت میں جناب مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی شان میں جبکہ وہ سبھاپتی سبھا میں تشریف رکھتے تھے - آپکی جانب سے سخت الفاظ نکلے تو لالہ بھیمی نرائین صاحب جو ان سے ایک ادنےٰ عہدہ دار ہیں سبھاپتی ہونا قبول نہیں کر سکتے کوئی اور سبھاپتی تجویز کرکے بھیجیں ہم شاستراتھ کرنے پر تیار بلکہ بیقرار ہیں - جلد مطلع فرماویں تاکہ باقی وقت بھی ضائع نہ جاوے - اس کے جواب میں پردھان سماج نے چٹھی لکھی - کہ شاستراتھ کی طرف سے دل وجان سے یہ کوشش اور خواہش ہے - کہ شاستراتھ ضرور ہو - مگر جو ٹالمٹولا سبھا کی طرف سے ہے سبھا والوں کو خود معلوم ہے - اس کے جتلانے کی ضرورت نہیں ہے سماج کی طرف سے لالہ بھیمی نرائین صاحب خزانچی اُپ پردھان دھرم سبھا سبھاپتی تجویز صبح چٹھی لکھی گئی تھی - جسکو سناتن سبھا منظور نہیں کرتی - اب آریہ سماج انکو پورا اختیار دیتی ہے کہ جسکو آپ چاہیں سبھاپتی منظور کر دیویں - سماج کا کوئی عذر نہ ہوگا - اگر پنڈت رنجیت رائے پریذیڈنٹ ممبر و پنڈت دھرم سبھا بٹالہ منظور کرلیویں - تو اُن کو کردیا جاوے - کہ جسکو آپ چاہیں - انت میں یہ نویدن کرتے ہیں کہ اگر آپ بطور خود کسی کو سبھاپتی منظور نہ فرماویں - تو سماج کیطرف سے یہ تجویز ہے - کہ دونوں سبھاپتی مل کر پولیس میں درخواست کر دیویں - کہ سوائے پنڈت صاحبان اور پردھان ہر دو سبھاؤں کے جو شخص وہاں بولے - اُسکو فوراً نکالدیا جاوے - اور باقی انتظام پولیس خود کرلیگی - اور شاستراتھ کے سبھاپتی ہر دو سبھاؤں کے پردھان نیت کر دئے جاویں - وہ دونوں ستی سے سبھاپتی کا کام کریں اگر کوئی بھی بات آپ منظور نہ کریں تو پھر مجبوری امر ہے - میں درخواست پولیس میں لکھکر اپنے دستخط کرکے بھیجتا ہوں - آپ اسپر دستخط کرکے پولیس میں بھیجدیویں -

میرا یہ بھی نویدن ہے - کہ اگر آپ کوئی انتظام بھی نہ کریں - تو بہتر ہوگا - کہ عام جلسہ میں نہ سہی خاص خاص آدمی آپکی طرف سے جمع ہوکر دونو فریق کے پنڈت صاحبان سے وید ارتھ کا نتیجہ نکال لیویں - بہرحال جبتک دونوں طرف کے پنڈت صاحبان موجود ہیں تو انکے آپنے کا فرور لابھ اوٹھانا چاہئیے - جس کا جواب سبھا کی طرف سے حسب ذیل موصول ہوا شاستراتھ و شیے میں دونوں طرف سے سبھاپتی مقرر کرنے کے لیئے ہم جو مقرر تو بیکس ہیں آپکو معلوم ہیں - اور جناب لالہ گوپال چند صاحب مجسٹریٹ بٹالہ نے جسطرح پر ایک ان تشریف لاکر پھر انکار فرما دیا - اُس کا حال بھی آپ سے پوشیدہ نہیں - اور یہ بھی ظاہر ہے - کہ جناب ممدوح کے انکار کے بعد اور کسی سرکاری عہدہ دار یا کسی اور معزز رئیس نے بھی منظور نہ کیا - اس انکار کے وجوہات عام خلائق کو معلوم ہو چکیں - اب آپکا لالہ بھیمی نرائین صاحب یا پنڈت رنجیت رام صاحب کا سبھاپتی منظور نہ فرمانا پولیٹیکل چال رکھتا ہے -

خلاف ورزی

(۱) پولیس میں دونوں طرف سے انتظام کی درخواست کرنا -

(۲) دونوں سبھاؤں کے پردھان سبھاپتی مقرر کئے جاویں -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(۳) جلسہ عام پبلک میں شاستر ارتھ ذکر نا خاص خاص آدمیوں کا ہیچ ہو کر ستیہ استیہ کا وچار کرنا یہ جملہ امور شرائط سفیرہ سے ہیچ بخلاف ہیں - اگر آپ سابقہ شرائط کو توڑ کر جدید شرائط جیسا کہ آپ کے پتر کا سے ظاہر ہے مقرر کرنا منظور کرتے ہیں - تو ہمیں بھی آج انکار نہیں ہے - آپ جدید شرائط تحریر فرما کر بھیج دیں - اور آپ کو جا کر بعد کمیٹی جنیتی ضروری دستخط کروا کے جاوینگے اور ہم شاستر ارتھ کے لئے ہر وقت تیار ہیں -

غرضیکہ اس خط و کتابت میں شام ہوگئی - اور تاریخ شاستر ارتھ گذر گئیں اور سناتن سبھا والوں نے شکر کیا - اور جوں توں کرتے آج کا دن ختم کیا - اور رات سب پنڈت چلے گئے واضح ہو وے کہ ۱۶ و ۱۷ کو جب کہ سناتن سبھا والے شاستر ارتھ منڈپ کو چھوڑ قلعہ میں جا کر لیکچر دے رہے تھے - اسوقت سماج کی طرف سے منڈپ میں لیکچر ہوتے رہے - اور ۱۸ اپریل کو پنڈت شیو شنکر جی و پنڈت پورنانند جی کا ویاکھیان وید ارتھ اور اشو میدھ پر نہایت ہی بڑا اثر ہوا -

ناظرین حالات بالا سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ دھرم سبھا والوں نے کیسے کیسے طریق سے شاستر ارتھ سے بھاگنا چاہا - درصل بات یہ ہے کہ لالہ لچھمی نرائن صاحب کی خواہش سے شاستر ارتھ کا ہونا تجویز ہوا تھا - اور جہاں تک دیکھا گیا ہے - اُن کی یہ خواہش رہی ہے کہ ستیہ ستیہ کا وچار ضرور ہو - مگر کسی پرورتا کو بے سُری فوج میں اتنا کون تھا - اور اُس شریف مزاج کو پوچھتا کون تھا جب اسادن رام صاحب اور پنڈت سری کرشن جی نے جب دیکھا کہ آریہ پنڈت صاحبان سنسکرت ودیا میں بڑے فاضل اور اس میں بہت ماہر ہیں - اگر شاستر ارتھ ہوا - تو کل کلا پول کھلی دے گا - کوشش کر کے شاستر ارتھ کو ٹال دیا - بلکہ اگر سچ پوچھا جاوے - تو دونوں سبھاؤں کی رنجش کا باعث بھی لالہ سادھو رام صاحب ہی ہوئے ہیں - انہوں نے اپنے خیال میں بڑا عمدہ کام کیا - مگر ان کے اس کام کو سنجیدہ صاحب بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - یہ بھی درج ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سناتن سبھا والوں نے بھی طرف سے ضلع کے بڑے بڑے افسروں کے پاس یہ کہا گیا کہ اگر شاستر ارتھ ہوا - تو بڑا بھاری فساد ہوگا - کسی طرح شاستر ارتھ نہ ہو - غرضیکہ جو جائز نا جائز طریقہ شاستر ارتھ نہ ہونے کا تھا کر کے شاستر ارتھ کو ٹال دیا -

اس میں کوئی کلام نہیں کہ شاستر ارتھ باقاعدہ نہیں ہوا - مگر ایک روز کے شاستر ارتھ اور پھر سماج کی طرف سے ہر ایک بات کے منظور کرنے پر بھی دھرم سبھا والوں کا شاستر ارتھ نہ کرنے سے عام پبلک نے جو نتیجہ نکالا ہے - وہ سماج کے حق میں بہت مفید ہے - اور بڑھکر جو فائدہ ہوا ہے وہ یہ کہ آئندہ کے واسطے دھرم سبھا برنالہ کبھی شاستر ارتھ کا نام نہ لیویں گے - اور سماج اپنا کام نڈر و گھنٹا سے کرتا رہے گا - آخرش ہم جناب والاشان ناظم صاحب ضلع کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی شریفانہ طبیعت سے انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ایک طرح کی امداد دی - اور دیوان گوپال چند صاحب مجسٹریٹ ضلع نے بھی ایک دن تشریف لا کر ممنون فرمایا اور پولیس کی کافی امداد کے واسطے ہم صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بھی تہ دل سے مشکور ہیں -

شاستر ارتھ رانجی میں چھپنے کے واسطے بھیج دیا گیا ہے - جو عنقریب چھپکر آجاویگا -

راقم

جیوا رام منتری آریہ سماج
برنالہ ریاست پٹیالہ

ستیہ وادی

دیوناگری کا ہفتہ وار اخبار جو ہردوار سے پرکاشت ہوا کرتا تھا ۲۷ - اپریل ۱۹۰۴ء سے بند ہوگیا ہے جن گراہک مہاشیوں سے پیشگی مبلغ ۲ سالانہ چندہ وصول ہو چکا ہے - انکی سیوا میں نویدن ہے کہ ۱۲ ار چندہ کا کر بقیہ ۲ آنہ منگوا لیویں - یا اگر منا سمجھیں تو مبلغ ۲ آنہ کی کتابیں منگوا لیویں -

(۲) جن گراہک مہاشیوں سے ابھی تک کچھ وصول نہیں کیا گیا تھا - اُن سے نویدن ہے کہ مہوار کی قیمت اخبار ستیہ وادی چار ماہ بھیجکر مطلع کی مدد فرما دیں -

مینیجر

منوسمرتی

میرٹھ کے پرسدھ پنڈت تلسی رام جی کی بنائی سرل بھاشا میں منوسمرتی چھپکر تیار ہے - یہ پستک اب تیسری بار چھپی ہے - کتاب کی ضخامت اور خوبی کے مقابلہ میں قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے - درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار بھیجیں -

عجیب و غریب دلکش مفید و نصیحت آموز کتابیں

(۱) مینتری دیوی و مہرشی یاگیہ ولکیہ کا سمباد - فلاسفی کے مالا مخل دقائق و رموز روحانی پر مدلل و عالمانہ بحث قیمت فی جلد ۲ آنہ

(۲) مہاراجہ جنک و سولابھا دیوی کا سمباد - جس نے راجہ کو دنیا میں جنک کو طفل مکتب بنا دیا - وشن کی دالی کو خاک میں ملا دیا -

(۳) گارگی دیوی و مہرشی یاگیہ ولکیہ کا سمباد و مشہور مباحثہ ہے قیمت ۳ آنہ

ملنے کا پتہ
مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گروکل سماچار

گنگا کی گروکل والی دھارا دن بدن نزدیک آتی جاتی ہے لیکن اب تک موضع کانگڑی کی حد میں نہیں آئی جسکی وجہ سے باغ کچھ سوکھ چلا ہے۔ حتی الوسع چاہ سے پانی دلایا جاتا ہے۔

برہمچاریوں کی صحت عموماً اچھی ہے۔ اور پڑھائی بھی باقاعدہ چل رہی ہے۔ ایک ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ شری پنڈت دولت رام جی ایم اے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمات مانگی گئی ہیں۔ امید ہے کہ پردھان جی آپکی خدمات گروکل کے سپرد کر دیں گے۔ جہاں وہ مفید ثابت ہو سکیں گے۔

لالہ خوشی رام جی بھی رخصت ملنے پر آ گئے ہیں اسوقت صرف سوا یا ڈیڑھ ماہ رہ سکیں گے لیکن امید کامل ہے کہ پنشن ملجانے پر اس استھان میں ہی آکر مقیم ہوں گے اور اپنے اعلےٰ تجربوں سے گروکل کے کام کرنیوالوں کے اُتساہ کو بڑھاتے رہیں گے۔

لالہ جیونداس جی معہ اپنی دھرم پتنی کے تشریف لے آئے ہیں۔ آپنے خزانچی اور اکاؤنٹنٹ کا کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایشور آپکو تندرست رکھے تاکہ مدت تک گروکل کی سیوا شردھا سے کرتے رہیں۔

شری منشی امن سنگھ جی اب تک جلال آباد سے واپس نہیں آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپکی طبیعت نسبت سابق اچھی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد واپس تشریف لے آویں گے۔

کانگڑی گرام میں فصل اچھی ہوئی ہے گویا بادی النظر میں اس کا اثر سبھا کے خزانہ پر کچھ نہ پڑے۔ کیونکہ یہاں شرح نقدی کی مقرر ہے۔ تاہم کاشتکاروں کے خوشحال ہونے کا اثر زمیندار پر آخر پڑتا ہے۔ افسوس کہ امسال نئے چاہ بنوانے کے لئے کاریگر بدقت میسر نہ آئے اور زمین اچھی حیثیت کی ہونے کے باوجود خود کاشت کرائی نہ جا سکی۔ ورنہ پارسال کے لئے کچھ اچھی حیثیت کی زمین خود کاشت کیجا سکتی۔ اس جگہ اراضی کی حیثیت میں ترقی کی بڑی گنجایش ہے۔ بشرطیکہ اب لائق اور مستقل آدمی ہر وقت موضع کانگڑی کے انتظام کے لئے موجود رہے۔ بابو گوری شنکر بھی بوجہ علالت طبع اپنے پتا جی کے غیر حاضر ہیں۔ اور اسی لئے موضع کا انتظام ویسا خاطرخواہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہو سکتا ہے۔

درشکوں کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے طاعون زدہ علاقوں کے آدمیوں سے اس جگہ کی خاص رکشا کیجاتی ہے۔ دوبارہ پھر التماس کرتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کے ساتھ ظاہرا بے لحاظی کا برتاؤ کیا جاوے تو معاف فرما دیں۔ کیونکہ ایسا عمل محض انہیں کی سنتان کی حفاظت کے لئے کرنا پڑتا ہے۔

نئے یونیورسٹی ایکٹ کے نافذ ہونے و نیز سررشتہ تعلیم کے دیگر برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض بڑے بڑے مدبر بھی بدظن ہو گئے ہیں۔ میری رائے میں انکی آنکھیں بھی اب کھلی ہیں۔ جو چند میرے پاس بعض تعلیم یافتہ سمجھدار اصحاب کے آئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سبکی آنکھیں اسوقت گروکل کی طرف لگ رہی ہیں یہ موقعہ ہے کام کرنے کا۔ اگر آریہ سماج کے ممبر دل سے کام کریں تو گروکل کے لئے اسوقت بہت سامان اکٹھا ہو سکتا ہے۔

ریویو

بال شکشا۔ مصنفہ لالہ بھگت رام سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول چھاؤنی فیروزپور۔ آریہ بھاشا اور دیوناگری اکشروں میں قیمت فی جلد ۲ر۔

ناری دھرم وچار۔ مرتبہ لالہ آنند جی اسسٹنٹ محافظ دفتر جی شاہجہانپور۔ زبان اردو قیمت فی جلد۔ اس کتاب میں ستریوں کا دھرم عام فہم زبان میں سمجھایا ہے۔ اگر دیوناگری اکشروں میں چھپتی تو زیادہ مفید ہوتی کیونکہ ہندوستریاں اردو سے بہت کم واقف ہوتی ہیں۔ لیکن اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اس کتاب کا آریہ بھاشا میں انوواد کر کے چھپوانے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اس کتاب سے بہی فایدہ ہو سکتا ہے کہ ستریوں کے اردو دان پتی اُن کے دھرم پڑھکر انہیں سُنا دیا کریں۔ خریداری کی درخواستیں مصنف کے نام بھیجنے چاہئیں۔

پرشنوتر

(الف)

سوالات از جناب ایک سچے جگیاسو از لاہور

سوال ۱۔ آریہ سماج کا ہندوؤں سے کیا تعلق ہے؟

جواب ۱۔ سوال صاف نہیں ہے۔ ایک طرح پر تو ہندوؤں کے ساتھ آریہ سماج کا وہی تعلق ہے جو کہ دیگر غیر آریہ مذہبی سوسائیٹیوں کے ساتھ۔ لیکن ہندوؤں کے ساتھ خاص تعلق آریہ سماج کا یہ ہے کہ آریہ سماج کے بانی ہندوؤں میں سے ہی پیدا ہوئے تھے اسوقت بھی آریہ سماج کے ممبر عموماً ہندوؤں میں سے آ کر ہوتے ہیں۔ اور جن مقدس کتابوں پر آریہ سماج کا اعتقاد ہے۔ اُن کو کسی نہ کسی حالت میں ہندو بھی متبرک اور قابل پیروی مانتے ہیں۔

سوال ۲۔ آریہ سماج ایک مذہب کے طور پر پرچار کرتا ہے یا کہ ایک ہندوستان یا صرف ہندوؤں میں قومیت اور ایکتا جیسے خیالات پیدا کرنے سے۔

جواب ۲۔ سوال یہ بھی صاف الفاظ میں نہیں کیا گیا۔ بہرکیف مطلب صاف ہے۔ میرے خیال میں آریہ سماج کے بانی کی تحریروں سے صاف عیاں ہے کہ آریہ سماج ہندوؤں یا ہندوستانیوں میں قومیت ایکتا وغیرہ کے خیالات پھیلانے نہیں آیا۔ بلکہ اس کا منشا روئے زمین کی دھارمک اوستھا کو سدھار کر سکو ایک وید کے

احکام کی فرمانبرداری کے تئے لانے کے لئے ضرور ہوا ہے۔

سوال ۳ - آپکے خیال میں ایک مہاد دشٹ پرستی فرما ہوا اپنے آپکو آریہ کہلا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ۳ - ہرگز نہیں۔

سوال ۴ - کوئی شخص کن کن امور میں کہاں تک اختلاف رکھتا ہوا آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے؟

جواب ۴ - سوال مبہم ہے۔ آریہ سماج کی ممبری کی بنیاد جن نیموں اور اُن کے اصولوں پر ہے جتنے آریہ سدھانت ہیں اُنکا ماننا لازمی ہے۔ ہر ایک معاملہ کا فیصلہ اُسکی نوعیت پر ہو سکتا ہے۔

سوال ۵ - اکثر غیر مذہب کے یا ہمارے مخالف لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہمیں آریہ سماج سے ہمدردی ہے لیکن ان کی عملی زندگی نہیں ہے۔ آیا یہ سچ ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجوہات خیال فرماتے ہیں۔ میں اصولاً جواب پوچھتا ہوں نہ کہ ذاتی طور پر۔

جواب ۵ - سوال آپکا عملی جیون کی نسبت ہے جو کہ بعض کی ہے۔ اور جواب آپ اصولاً چاہتے ہیں جو ناممکن ہے۔ میری رائے میں آریہ سماج کے بہت کم سبھاسدوں کا عملی جیون اپنے منتویہ کے انکول ہے اور کثرت سے ایسے ہیں جن کا عملی جیون کی طرف رجحان نہیں ہے۔ یہ واقعہ دلائل سے ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ واقعہ کے مشاہدے سے اس لئے آپ خود تجربہ کریں۔

ایڈیٹر

(ب)

سوالات از مہاشے اوجے سنگھ جی منتری آریہ سماج شلانگ (ملک آسام)

سوال ۱ - ستیارتھ پرکاش سمت ۱۹ کے شروع میں یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۴ کی ویاکھیا میں لکھا ہے کہ "اودیا یعنی کرم اور اپاسنا سے موت کو تیر جاتا ہے" اس میں اودیا کا ارتھ کرم اور اپاسنا ہے جو بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔

جواب ۱ - آپکو شبد کے ارتھ نہ جاننے کے کارن بھرم ہوا ہے (ودیا) جہاں اگیان کے معنوں میں لیا جاتا ہے وہاں بھید کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ جس جگہ (ودیا) کے معنی اگیان کے ہوں گے وہاں اودیا سے مراد بے علمی جہالت وغیرہ ہوگا۔ اور جہاں (ودیا) کے معنی بھید کے ہوں گے وہاں اودیا سے مراد غیر از علم ہوگا۔ چونکہ چاروید کے مضامین بلحاظ کرم، اپاسنا اور گیان کے تین حصوں میں منقسم ہے۔ اس لئے ودیا یعنی علم سے بھید کرنے پر کرم اور اپاسنا رہ جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ کرم اور اپاسنا کے ذریعہ تو مرتیو کو تر جاتا ہے اور گیان کے دوارا موکش کو پراپت ہوتا ہے۔

سوال ۲ - سوامی جی نے لکھا ہے کہ کرم اوشیہ بھوگنے پڑتے ہیں۔ پرنتو پنڈت ودیا رتن پنڈت آریہ منی جی کرت ادھیائے ۴ پاد اول سوتر ۱۳ میں لکھا ہے کہ سنچت کرم گیانی کو بھوگنے نہیں پڑتے میری سمجھ میں دونوں واکیوں میں پرسپر ورودھ ہے۔

جواب ۲ - اس پرشن کا جواب آپکو سب سے پہلے پنڈت آریہ منی سے دریافت کرنا چاہئے۔ اگر ان کو پتر لکھنے پر جواب حاصل نہ ہو سکے یا اُن کے جواب سے آپکی تسلی نہ ہوگی تب پھر پرچارک میں جواب درج کرانے کے لئے بھیج دیجئے گا۔ ایڈیٹر

(ج)

از مہاشے سُول چند آریہ ناظر دربار ریاست بہاولپور

آپکے ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۲ بیساکھ سنہ ۱۹۶۱ کے صفحہ ۱۵ میں ہم شری پنڈت پدم سنگھ صاحب کی جانب سے درج ہے کہ جیو، پرکرتی ایشور ازلی ہیں۔ اور دکھوں کے چھوٹ جانے اور خواہشات دُنیوی کے دور ہونے کا نام مکتی ہے جس سے جنم کا سلسلہ منقطع ہو جاوے۔ جیو بھی بیشمار ہیں اور لاانتہا رہیں گے۔ اس میں چند امور قابل دریافت ہیں۔

۱ - مکتی نام چھوٹنے کرموں کا ہے۔ جب جیو کرموں سے چھوٹا تو شانتی کو پراپت ہوا۔ شانتی کا پراپت ہونا جیو کا انتہا کو پہنچنا ہے۔ انتہا جیو کا مانا جاوے تو ابتدا بھی ماننی پڑیگی یعنی جیو ازلی نہ رہا۔

۲ - اگر خواہش کے عدم کو مکتی کہا جاوے تو خواہش دل کا فعل یعنی کرم ہے۔ فاعل یعنی کرتا اس کا جیو ہے کرم معدوم ہونے سے ابدی نہ رہے۔

۳ - کرم اور جیو دونوں کا وجود ازلی ہے۔ جب اُن کا وجود دُنیا میں نہ رہا تو یہ دونوں اناشی کس مقام میں قیام پذیر رہیں گے۔

۴ - اگر جیو ہر ایک جسم کے علیحدہ ہونے کی وجہ سے انیک ہیں تو لازم آتا ہے کہ ایک ہی پُرش سے ایک ہی پُرش کی اُتپتی ہو۔ حالانکہ برخلاف اس کے ایک ہی پُرش کے چار چار، پانچ پانچ بچے ہوتے ہیں۔

۵ - اگر ازل سے جیو انیک مقدار میں ابدالآباد تک ہوتے تو مکتی اور لاولد ہونے پر جیووں میں کمی نمودار ہو لیکن مردم شماری سے پایا جاتا ہے کہ ہمیشہ بیشی ہوتی رہتی ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء میں مردم سے سنہ ۱۹۰۱ء میں سنہ ۱۸۹۱ء سے سنہ ۱۹۰۱ء میں بیشی ہوئی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ حیوانات مطلق کی روح منتقل ہو کر حیوانات ناطق میں داخل ہوا تو قابل باور کرنے کے نہیں کیونکہ مال مویشی کی ترقی ہوجاتی ہے۔ اس میں بھی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس قیاس سے دوسرے پشوؤں میں بھی بیشی تصور کیجا سکتی ہے۔

۶ - اگر جیو انادی واناشی ہے تو اواگون کس طرح سے ہوا۔ جب تک کہ جیو کرموں کا وجود ماقبل ہو تو تب تک کرم نہیں ہو سکتے۔ بغیر فاعل فعل کرے

CC0. Gurukul Kangri Collection

نتیجہ اس کا (تناسخ) کیونکر مترتب ہو سکتا ہے یہ درشٹانت کہ جیسے پورانا کپڑا انسان تیاگ دیتا ہے۔ ویسے جیو ایک دیہہ کو چھوڑ دوسرے دیہہ کو اختیار کرتا ہے "تناسخ" کو ثابت نہیں کرتا۔ اور وجہ یہ کہ جب جسم فنا ہوتا ہے۔ اس مٹی سے دوسرا جسم بنتا ہے۔ وہ آتما جو مثل سمندر کے ہے اس سے مثل حباب کے ایک قطرہ اس میں پڑتا ہے یہ مطلب نہیں کہ وہی روح دوسرے قالب میں جاتی ہے۔ قطع نظر اسکے یہ درشٹانت انت وقت وستو پر ہے۔ ابناشی پر نہیں ہے۔

میرے ان سنشیوں کو نرمان یعنی دلیل سے رفع کریں۔ پرمان اور درشٹانت کی ضرورت نہیں کہ پرمان حسب مصلحت وقت اور موقعہ کے ہوتا ہے اور درشٹانت ایک انگ ہیں۔ دلیل مکمل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس میں جملہ معترضہ نہ ڈالا جاوے اور نہ طوالت ظہور میں آتی ہے۔

(نوٹ۔ پنڈت پدم سنگھ جی یا اور کوئی یوگیہ مہاشے اُتر دیویں۔ ایڈیٹر)

انتخابات ضروری

ہندوؤنکی ایک قوم کسطرح پر ہو سکتی ہے

ذاتوں کی تفریق۔ شادی صغر سنی کا رواج خیالات فاسدہ کا بڑھنا اور شادی وغیرہ کے موقعوں پر فضول روپیہ کا اڑانا۔ عورتوں کی جہالت ہندوؤں کو تباہ کر رہی ہے۔ اور ان سے وہ ایک قوم کیا بلکہ شاستر کی چاروں قوم (مراد برہمن۔ کشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ سے) بھی نہیں بنتے۔ (ایڈیٹر) چھوٹے چھوٹے فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔

کو بھی دور کرکے نہیں ہو سکتی یہاں پر صرف ذاتی تفرقہ ہی نہیں۔ بلکہ ملک میں اتنی مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں کہ جن کا کچھ شمار نہیں۔ تاہم مردم شماری ۱۹۰۱ء سے پایا گیا کہ کل ملک میں سب سے زیادہ ہندی۔ اردو بولی جاتی ہے۔ اضلاع شمالی مغربی میں تو یہ زبان عام ہے۔ خواہ اسکو اردو کہو یا برج بھاشا۔ یا پوربی ہندی یہاں کے سب لوگ اسی کو بولتے اور لکھتے ہیں چاہے ناگری حروف میں لکھتے ہوں۔ چاہے فارسی میں پنجاب میں بھی ۷۶ فیصدی اس زبان کو بولتے ہیں بنگال میں ۴۴ فیصدی آدمی تو خاص ہندی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ لیکن ۵۳ فیصدی جو بنگالی بولتے ہیں۔ وہ بھی ہندی سمجھتے ہیں۔ مدراس اور بمبئی جہاں تامیل ٹیلیگو۔ گجراتی۔ مرہٹی وغیرہ بھی اور بولی جاتی ہے۔ ہندی یا ہندوستانی برابر سمجھ میں آتی ہے۔ مذہبی کتابوں کی زبان سنسکرت ہے اور وہ سارے پڑھی جاتی ہے۔ لیکن سنسکرت سے تو لوگوں کو عموماً ناواقفیت ہوتی ہے اور دیسی زبان کو یہاں کے لوگ حقارت کے ساتھ دیکھتے ہیں برخلاف اس کے بنگال گجرات بمبئی میں وہاں کی دیسی زبانوں نے اب بڑی ترقی کی ہے۔ پس اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ ہم کسی وقت پر ایک ہو جاویں۔ تو ان کو ہندی کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑیگی اور گو ملک کے ہر حصہ میں وہاں کی مقامی زبان لوگوں کے لئے ہیگی تاہم تمام ملک کی زبان کے واسطے تبدیلی خیالات مذہبی و رفاہ ملک کے ہندی ہی ہوگی"۔

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

"ان کے (سوامی جی کے) خیالات سے بہت سے لوگوں کو اتفاق ہو یا نہ ہو۔ لوگ چاہے اس بات کو مانیں یا نہ مانیں کہ وید کا سنگتا بھاگ ہی ایشور کرت ہے۔ براہمن اُپ نشد بھاگ نہیں ہے۔ جیوآتما ایشور سے الگ ہے یا ایک ہی ہے۔ سکتی دُکھ اور آواگون سے چھوٹنا اور پرم آنند کی پراپتی ہے یا کوئی اور شئے۔ مورتی پوجن ویدوں میں ہے یا نہیں۔ تاہم ان کے ایسے مہاتماؤں میں کہ جو وقتاً فوقتاً اس ملک کو جگانے کو آتے ہیں ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے وید بھاشیہ یا ستیارتھ پرکاش پر چاہے نکتہ چینی کرو۔ چاہے اس بات کو قبول کرو یا نہ کرو۔ کہ جملہ ایجاد جو سائینس نے کی ہے اُس کا بیج ویدوں میں موجود ہے۔ تاہم انکی بدولت نہ صرف آریہ سماجی بلکہ ان کے مخالف ہندو بھی جاگ اٹھے۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ جزویات میں ہو سکتا ہے۔ اصلی چیزوں میں اگر اختلاف کیا جاوے تو وہ چاہے کسی کی طرف سے ہو ہمیشہ نادرست ہوگا۔ کیا کوئی شخص یہ کہیگا۔ کہ دنیا کی طبعی و عقلی و اخلاقی حالت میں بہتری کرنا یا علم کو پھیلانا یا خیالات قبیح کو دور کرنا۔ شادی صغر سنی کو بند کرنا یا عورتوں کو تعلیم دینا یا برہمچریہ کو قایم رکھنا یا پنچ مہا یگیہ کہ جنکی شاستر میں برابر ہدایت ہے کرنا درست نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ لوگ ذات کو اسطرح پر مانیں کہ ایسے لوگوں کو جو غیر مذہب کو چھوڑ کر ہونا چاہیں یعنی پاکیزہ شرادھ کو ایسے بزرگوں کے لئے جو مر گئے نہ کریں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج کی طرف سے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم اور یتیموں کی پرورش اور ہندوؤں کو غیر مذہب کے لوگوں کے حملے سے بچانے میں جو کوشش ہوئی ہے وہ معمولی ہندوؤں کی طرف سے نہیں ہوئی۔ سوامی دیانند جی نہ آتے تو وہ لوگ جواب پورانی رسموں کو صحیح ثابت کرنے پر کمر بستہ ہو گئے ہیں کبھی ایسی محنت نہ کرتے۔ آریہ سماج کا بہت بڑا کام سوشل اصلاح ہے اور انہیں اسنے بمقابلہ پرانے طریقہ پر چلنے والے لوگوں کے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے"۔

(نوٹ۔ آریہ سماج کا اصلی کام تو سوشل اصلاح سے بہت بڑھکر ہے۔ لیکن افسوس کہ اس سماج کے سبھاسد اپنے انتم ادیشیہ کو بھول گئے۔ ایڈیٹر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہماری سوشل حالت

اِس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ اِس مُلک کی رعایا روز بروز مفلس ہوتی جاتی ہے۔ روزگار کے ذریعہ کم اور خرچ بڑھتے جاتے ہیں۔ شادی صغرسنی سے برہم چریہ کا ناش ہوکر لڑکے تعلیم حال کی محنت کو بہت مشکل سے برداشت کرسکتے ہیں اور جب وہ مدرسہ سے نکلتے ہیں تو اُن کے جسم و دماغ بہت کمزور ہو جاتے ہیں۔ عورتوں میں بوجہ تعلیم نہ ہونے کے بچوں کی پرورش نہیں ہوسکتی۔ ہر ذات و قوم میں چھوٹے چھوٹے ذاتوں کی وجہ سے بہت نفاق و رنجش و ایک دوسرے سے علیحدگی بڑھتی ہے۔ اور رفاہ قوم کی کوشش محدود ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت سا روپیہ جو خیرات میں یا مندروں یا تیرتھوں میں دیا جاتا ہے وہ بجائے اچھے کاموں میں لگنے کے کاہل اور ناکارہ آدمیوں کی تعداد کو بیشتر بڑھاتا ہے۔ سچے دہرم کی ناواقفیت سے راستی اور ایمانداری روزمرہ کم ہوتی جاتی ہے۔ سوسائیٹیوں اور سبھاؤں میں جو لیکچر یا مباحثے رفاہ عام پر ہوتے ہیں اُن کے کرنے والوں کے طریقہ برتاؤ پر اُن کا اثر نہیں ہوتا پس وہ اوروں پر کیسے اثر ڈال سکتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بعض بعض تعلیم یافتہ ایسی صلاحوں کے کہ جن پر کوئی اختلاف نہیں ہے مخصوص خلاف ہوکر ملک کا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(از کتاب ہندوستان گزشتہ و حال مصنفہ بہادر بیجناتھ صاحب بی۔ اے جج عدالت خفیفہ الہ آباد)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشے مدن لعل سب اوورسیئر شاہدرہ بیان دیتے ہیں کہ آرین کمپنی کے اشتہار پہنچنے پر (جو کتابوں کے پیکٹ کے ساتھ روانہ کیا گیا تھا) انہوں نے نہ صرف خود کلیات آریہ مسافر خریدنے سے پرہیز کیا بلکہ چند دوستوں کو بھی باز رکھا لیکن جب کتاب دیکھی اور اُسے نہایت عمدہ پایا اور خرید کر اُس کا مطالعہ کرکے لطف اُٹھایا۔ اِسطرح کی اور بھی تحریریں آئی ہیں۔ جنکو درج کرنے کی ضرورت اب نہیں ہے۔

مہاشے پیارے لعل از کرانہ ضلع مظفرنگر پنڈت چرنجی لال اُپدیشک جین سبھا کے دیا کھیانوں کی غلطیوں کو ظاہر کرتے ہوئے اُن ناجائز اور غیر مہذب حملوں کا ذکر کرتے ہیں جو کہ پنڈت صاحب موصوف نے آریہ سماج پر کئے۔ اِس قسم کے حملے روزمرہ بیسیوں جگہ ہوتے ہیں بجائے اِن کا نوٹس لینے کے آریہ پُرشوں کو اپنا کام خوش اسلوبی سے کرنا چاہئے۔

لالہ بھجا رام زرگر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ آپکا خط سجنسہ وہی ہے جو کہ آپکے ہی شہر کے سپاہی فروش جی کا تھا۔ اُن کا خط چھپ گیا ہے اسلئے آپکے مراسلہ کو شائع کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

آریہ دُنیا میں ایک عُمدہ اخبار کا اضافہ

میں کیا دُنیا مانتی ہے کہ آریہ سماج نے ست دہرم

آدی اُتم گُنوں میں بہت نمایاں ترقی کی ہے بہت سا روپیہ کرکے آتمک۔ سماجک اُنتی کرتے ہوئے کئی ایک پوتر انسٹیٹیوشن بھی قائیم کئے اور آریہ اخباروں نے بھی جو کہ بمثل ستیہ دہرم پرچارک سیوک بھکاری وغیرہ جاری ہیں اپنے اپنے ستھان پر بہت لابھ پہونچایا ہے اور قابل قدر ہیں۔ مگر پھر بھی میری سمجھ میں ایک نقص ضرور ہے کیونکہ یہ اخبار آریہ پبلک تک ہی محدود ہیں۔ اگر میں بہ سبب فاصلہ دور کے غلطی نہیں کرتا تو ایک بھی ایسا آریہ اخبار نہیں ہے کہ جس کا نام (روحانی ڈاکٹر یا روحانی زندگی یا پوتر جیون یا ایسا ہی کوئی مترادف نام ہو) جسمیں کوئی جھگڑا کھنڈن منڈن وغیرہ نہ ہو اور ہر ایک شخص خواہ کسی فرقہ اور مذہب کا ہو محبت کی نگاہ سے دیکھے۔ نہ صرف دیکھے بلکہ خریدے اور پڑھے اور میرے خیال میں آسکے مقاصد اور اغراض حسب ذیل یا اسکے قریب قریب ہوں۔

(۱) ستسنگ پرارتھنا اوپاسنا۔ (۲) من اور اندریوں کو کام کرودھ آدی دشمنوں سے روک کر بھگتی۔ پریم ایشور پراپتی ست بھاشن آدی میں لگانا (۳) گیان دوارا دکھ دُنیا پرستی سے ہٹاکر ویراگ میں مگن رہنا (۴) آلس و سستی کے نقصانات اور پورشارتھ و پروپکار کے لابھ (۵) جسمانی روحانی علمی اخلاقی ترقی میں کوشش کرنا (۶) ہر دیہ کو آکرشن کرنے والے ست اُپدیش اور چیدہ درشٹانت (۷) یوگ ابھیاس پرانایام کے عام فہم سلیس عبارت میں مفید عام مضامین (۸) سائنس وغیرہ علوم کی مفید عام خبریں۔

میں نے اخبار ست اُپدیش لاہور کے چار پانچ پرچے دیکھے۔ اگرچہ اُس کا ایڈیٹر آریہ نہیں ہے مگر اخبار کی پوترتا نے زبردستی مجھے خریدار بنادیا بلکہ مختلف مذاہب کے لوگوں نے جنہے دیکھا موہت ہو گیا

CC0. Gurukul Kangri Collection

اور خریداری منظور کی۔ اس لئے میری ونتی پورک پرارتھنا ہے۔ کہ کوئی آریہ پرش ضرور ہی کوئی ایسا اخبار جاری کرے کہ جو شیشہ کو جیون رکت بنانے کے واسطے کٹی بد ہو اور شیشہ پاتر کیوا سطے (بلا امتیاز مذہب) کھلبان کاری ہو اور ہر ایک پرش آج ہو کر بڑی شوق سے خریداری کی درخواست بھیجے جس سے آریہ پرش اور آریہ سماج کی اور بھی وقعت دوبالا ہو اور آریہ سماج کو ایک بھاری فرض ادا کرنے کا فخر حاصل ہو۔ نیاز مند

لعل چند شرما انسپکٹر پولیس نکورو مشرقی افریقہ

ایک انوکھی ورانتی

تجربہ سے ظاہر ہے کہ اگر کبھی وقت کوئی بڑا آدمی زمانہ کے حالات کے موجب کوئی امر کر دیوے تو عوام میں وہ رسم قائم ہو جاتی ہے۔ اور اگرچہ عرصہ کے بعد وہی رسم نقصان رساں ہونے کے باعث قابل تنسیخ سمجھی جاوے۔ مگر اس رسم نے ایسی مضبوط جڑ پکڑی ہوتی ہے۔ کہ جڑ اکھاڑنا تو درکنار بلکہ اس کے برخلاف آواز اٹھانا بھی داخل گناہ سمجھا جاتا ہے۔ جاہلوں کو تو جانے دیجئے۔ معزز و تعلیم یافتہ اصحاب بھی بجائے اسکے کہ اس زنجیر کو توڑیں۔ خود کو معزز سمجھکر وہی زنجیر بڑی خوشی سے اپنے پاؤں میں ڈال لیتے ہیں۔ تمثیلاً ایک اپنے معزز اور تعلیم یافتہ دوست کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ انہوں نے اثنائے گفتگو میں! کہا کہ میرے برادر کے کیس بہت گھٹتے ہیں اور ایسے اسقاط رہیں کہ زرا نوبت پہنچتے ہیں وہ ہوش نہ سنبھالنے دیتے اُن کے باوجود اُن کا چھوٹا سا منہ نکل آیا ہے۔ ہر وقت گھبراتا رہتا ہے۔ اسکی کمی کے واسطے سوڈا وغیرہ بھی استعمال کیا گیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا باوجود اس قدر نقائص کے بھی یہ حوصلہ نہیں ہے کہ اسکے برخلاف آواز اٹھاؤں

کہ جس سے دماغ اور چہرہ و عقل درست ہو جاوے ایسے ہی ایک نازک زمانہ میں شاید اس طریق کا ہونا مناسب تھا مگر آج باوجود سخت مضر ہونے کے کوئی ہندوستانی بھائی اس کے برخلاف میں کوئی لفظ بول سکتا ہے۔ شہریان اور دیہات کے اُن جو پرش بھی پینے پیٹ سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ اب میرا مطلب ہے ایک آریہ سماج میں آئیت وار کے روز ہی ہفتہ وار جلسہ ہونا ہے اسوقت تو اس کا کارن یہ ہے کہ چونکہ آریہ سماج میں عموماً ملازمت پیشہ اصحاب ہی شامل ہیں۔ اور انکو دفاتر وغیرہ سے آئیتوار کے روز ہی چھٹی ملتی ہے۔ اس لئے اُسی روز ہی پرائیوٹ جلسوں کا ہونا اونچیت ہے پرنتو ہرشن اٹھتا ہے کہ جن دیہات کی سماجوں میں ملازمت پیشہ نہیں ہیں۔ وہ کیوں آئیتوار پر ہی لٹو ہیں اس کا سپشٹ اُتر یہ ہوگا کہ شہری سماجوں کی اوسط دیکھا دیکھی یہ رسم قائم ہو گئی ہے۔ میرا انتشکرن ساکشی دیتا ہے کہ ایک صدی گزرنے پر جبکہ آریہ سماج میں بھی بجز ہند و مسلمان سکھ کے ہزاروں اور دیگر بھائی شامل ہو جاوینگے اور قصبہ دیہات و جنگلوں میں کثرت سے سماجیں قائم ہونگی۔ اسوقت اگر کوئی پادری دیہاتی سماجیوں کو اثنائے وعظ میں یہ اُپدیش کرے گا۔ کہ خدا نے چھ روز دنیا سازی کا کام کر کے ساتویں روز آئیتوار کو آرام فرمایا اسی وجہ سے سرکاری دفتروں میں تعطیل ہو کر گرجا اور آریہ سماج وغیرہ میں جلسہ ہوتے ہیں۔ آریہ سماج بھی اس دن کو مبارک سمجھکر اسکی پیروی کرتی ہے ورنہ کیا کسی اور روز نہ اپنا جلسہ منایا کرتی۔ تو کیا اسوقت کوئی سجن اس کے برخلاف آواز اُٹھا دیگا اور وہ دان بھی بمصداق اس کے (نکوٹھی کی کون سنتا ہے جب بجتے ہوویں ڈھول) تمام و بزرگ خاموشی و سکوت اختیار نہیں کرے گا۔ بھلا میں فرض کر لیتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ مگر میں آپ تو ذرا بھی سندیہ نہیں کہ کوئی سماج یہ حوصلہ ہرگز نہ کر سکیگی کہ سوائے آئیتوار کے ہفتہ وار جلسہ کسی

دیگر روز کیا کرے۔ خواہ اس رسم کی پابندی میں کیسے ہی نقص ہوں جیسا کہ ساون کی شادی میں بارش وغیرہ سے خواہ کسقدر ہرج و نقصان ہو۔ پرنتو جب پاندھا جی نے ساہا مقرر کر دیا ہے تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ سو ہماری میری بلکہ سبھی آریہ پرش بھائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دیہاتی سماجوں کو کہ جہاں ممکن ہو اُپدیش کریں کہ سوائے آئیتوار کے کسی دیگر روز ہفتہ وار جلسہ کیا کریں۔ تاکہ آئیتوار کی رسم جڑ نہ پکڑ جاوے۔ اُمید ہے کہ معزز ایڈیٹر صاحب بھی آوشیہ اپنی سمتی پر کاشت کریں گے۔ اوم شم۔ نیاز مند

لعل چند شرما انسپکٹر پولیس
نکورو مشرقی افریقہ

آریہ سماج برنالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

پرماتما کی اپار دیا سے ہمارا جلسہ نرو گھنتا سے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ اس جلسہ پر شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت پورنانند جی و پنڈت دھرم دیو جی و پنڈت رام رتن جی اُپدیشک شریک ہوئے۔ سہارنپور سے پنڈت دھنی رام شاستری و مالیر کوٹلہ سے پنڈت لوزنگ رائے جی معہ اپنی بھجن منڈلی کے و لودھیانہ سے لالہ خوشی رام و منیا لال سے لالہ منگت رائے و پنڈت رامیشر داس معہ دیگر سبھاسدوں کے و لالہ ولتی رام جی منتری آریہ سماج بھدوڑ معہ اپنی بھجن منڈلی کے۔ اسکے علاوہ قریب پچاس معاشرہ بیرونجات سے شریک ہوئے تھے۔ نگر کیرتن ۱۲ اپریل کی شام کو پانچ بجے ریلوے سٹیشن سے شروع ہوا۔ شہر اور منڈی کے تمام بازاروں میں تین منڈلی کے ذریعہ ہری کیرتن کرتے ہوئے رات کے ۹ بجے واپس آئے۔ راستہ میں پنڈت رام رتن جی و پنڈت دھرم دیو جی و پنڈت لوزنگ رائے جی اُپدیش کرتے رہے۔ لوگ نگر کیرتن میں بھجنوں کو بڑی پریم سے

سنتے رہے۔ ایک موقعہ پر جبکہ ہمارے اوپدیشک پنڈت دھرم دیو جی راستہ میں اُپدیش کر رہے تھے ہمارے سناتنی بھائیوں نہیں بلکہ سناتن سبھا کی ادھکاریوں نے وگھن ڈالنا چاہا لیکن ہمارے اُس پر وہاں بابو شب چرنداس صاحب اس بھجن منڈلی کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے فوراً اس جگہ سے بھجن منڈلی کو آگے روانہ کر دیا۔ صرف اتنی دھرم سبھا کی طرف سے یہ کوشش بھی کی گئی۔ کہ کوئی سناتنی نگر کیرتن میں شریک نہ ہو۔ مگر شریک ہوئے ہی اور خصوصاً اُپدیش خواہ مخواہ لوگوں کو کھینچ رہے تھے۔ اور ہر ایک بھجن منڈلی کے ساتھ کثیر انبوہ رہتا تھا۔ غرضیکہ نگر کیرتن میں امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔

۱۹ اپریل کی صبح کو پہلے ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد پنڈت رام رتن جی نے اوپاسنا کر کے نت لیشچیات ایک منوہر اُپدیش دیا۔ ٹھیک اُسی وقت لائے صاحبان لالہ سیتا رام و لالہ بھگت رام اسسٹنٹ انجینئران نے معہ اپنے پریوار کے پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ اس کے بعد بھجن ہوکر لالہ سنگت رائے پٹیالہ نواسی کا لیکچر شدھ جیون پر ہوا۔ لیکچر بڑا سرل اور عام فہم تھا۔ لوگ بہت پرسن معلوم ہوتے۔ اسکے بعد بھجن ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کے پہلے شنکا سمادھان ہوتا رہا۔ کئی صاحبوں نے سوال کئے جن کا جواب پنڈت رام رتن جی دیتے رہے۔ اسکے بعد بھجن ہوئے۔ اور پھر لالہ رونق رام صاحب منتری آریہ سماج بھدوڑ نے اپنی تیار کردہ نہایت دلکش اور موثر نظم سنائی۔ لیبارشن پنڈت دھرم دیو جی کا لیکچر ویدک دھرم پر ہوا۔ لیکچرار نے اپنے لیکچر کے دوران میں پورانک تعلیم کا اچھا نقشہ کھینچا۔ اور آریہ دھرم کے مسئلوں کو لوگوں پر اچھی طرح سے پرگٹ کیا۔ اسکے بعد بھجن ہوکر پنڈت رام رتن جی کا ویاکھیان ہوا پنڈت جی کے ویاکھیان کی سرلتا آریہ سماج کی جانی ہی ہے۔ مگر عام لوگوں پر بھی اُن کا اثر نہایت ہی عمدہ رہا۔ اور سب نے پرشنسا کی۔ حاضری قریب چھ سو کے رہی۔ اس کے بعد آرتی ہوکر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

اگلے روز صبح پہلے ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد پنڈت پورنانند جی نے اوپاسنا کرا کر ایک اُپدیش دیا۔ اور سامعین پر شدھ جیون کا اُپدیش اچھی طرح سے ظاہر کیا۔ اس وقت حاضری قریب چار سو کے تھی۔ نت لیشچیات پنڈت دھنی رام جی شاستری نے ورن ویوستھا پر لیکچر دیا۔ جس کا اثر عمدہ رہا۔ پنڈت جی جیسے ودوان بیرزا فضل تھے۔ ویسے ہی پنڈت جی نے لیکچر میں وضاحت سے اس مضمون کو ادا کیا۔ اس کے بعد بھجن ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعد دوپہر پہلے شنکا سمادھان ہوتا رہا۔ اور شنکاؤں کا اُتر پنڈت رام رتن جی دیتے رہے۔ اس کے بعد سادھو پرمانند جی نے قریب ۴۰ منٹ کے ودیا پر لیکچر دیا۔ پھر منتری جی نے سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی اور شاستراتھ کی شرائط جو ۱۵ اپریل کو ہونا تھا بیان کیں۔ پھر پنڈت پورنانند جی نے دیش کی موجودہ حالت اور اس کے سدھار کا طریقہ بتلاتے ہوئے۔ اور آریہ انسٹیٹیوشن کی سہاورن کرتے ہوئے بڑے جوشدار الفاظ میں اپیل کی۔ جس پر چار سو بتیس روپئے تیرہ آنے مختلف فنڈوں کا چندہ ہوا۔ قریب دس روپیہ کے وعدہ ہوا اور نگینے قیمتی ۱۵ روپیہ گروکل کے لئے ایک مہاجن نے دان دی۔ اور ایک زمیندار نے پانچ بیگھہ اراضی (جو اُس کے پاس رہن ہے) کی آمدنی سالانہ گروکل کے واسطے دینے کا وعدہ کیا۔ اور اسی طرح ایک شخص نے اپنے گھر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ہمیشہ کے لئے نصف گروکل اور نصف ویدپرچار فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا۔ مجموں قسم کے دان سے ہر ایک بڑھ کر نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کو آریہ سدھانتوں کے ساتھ کیسا پریم ہے۔ اس کے بعد بھجن ہوکر پنڈت دھنی رام جی شاستری کا ویاکھیان ورن ویوستھا پر ہوا۔ پنڈت جی نے کہا کہ ہم شہر اپنے پہنچے ہوئے ہندو۔ مالش کھاتے ہوئے ہندو اور پرچار کرتے ہوئے ہندو۔ سوڈا برف پیتے ہوئے ہندو لیکن اگر غلطی سے مسلمان کے ہاتھ کا پانی پی لیویں تو ہندو پن سے خارج۔ غرضکہ اُنہوں نے اپنے مضمون کو اچھے عام فہم اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا جس لوگوں کو بڑی پرسنتا ہوئی۔ اسکے بعد مبارک کا بھجن ہوکر پردھان سماج نے آئے ہوئے بھائیوں اور بھجن منڈلی کا شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد رائے سیتا رام صاحب نے سماج کے ادھکاریوں کے اُتساہ کی تعریف کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کی مبارکباد دی اور جلسہ برخاست کیا۔ آج حاضری قریب آٹھ سو کے تھی۔ پرماتما کا دھنیواد دیتا ہوں اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت دھنی رام جی شاستری اور دیگر آئے ہوئے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس دھرم کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹا کر ممنون فرمایا۔ اور بالخصوص رائے صاحبان لالہ بھگت رام و لالہ سیتا رام کا جنکی وجہ سے ہمارے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی ہوئی۔ مالی مدد میں بھی زیادہ تر حصہ اُن صاحبان کی وجہ سے تھا اور ہم اُن سے آئندہ کے واسطے بھی امید کرتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً ہماری سماج کو اپنی تشریف آوری سے سہایتا دیتے رہیں گے۔ علاوہ ازیں سوامی برہمانند جی مہاودیالیہ کے بھی ہیں۔ جنہوں نے ایک ہفتہ پیشتر تشریف لاکر اپنے ویاکھیانوں کے ذریعہ سماج کو کامیاب کیا ہے۔

آپ کا کرپا پاتر ویدک دھرم کا سیوک
جیرنداس اپ منتری آریہ سماج بڑنالہ

ستیہ دھرم پرچارک اخبار کی ترقی کیلئے اسکے ناظرین سے ایک پرارتھنا

از لالہ ہردواری لعل

جس قدر اخبارات جاتے ہیں اُن سب کو نتیجتی گرنے رکھنا چاہئے۔ جو جو صاحبان شائقین اخبار

CC0. Gurukul Kangri Collection

ہوں۔ اُن کے پاس بھیجکر اُن کو دکھلا کر اسکا شائق بنانا چاہیے۔ کیونکہ جب مطالعہ کرتے کرتے شوق پیدا ہو جاوے گا۔ خود منگانے لگ جاویں گے اور پھر جب کبھی سفر میں جاویں تو اخبارات کی چند کاپی حال کی اپنے ساتھ رکھیں۔ جو کوئی صاحب پڑھے لکھے گاڑی میں ملیں یا سٹیشن پر۔ یا جہاں جا کر ٹھہریں۔ اُس جگہ پر اُن اخبارات کی کاپیوں کو تقسیم کرتے جاویں۔ ایسا کرنے سے ہر ایک نئی جگہ اخبار کا شوق بڑھکر اخبار کی اشاعت بڑھجاویگی۔ تیسرے جب کبھی میلہ ہو تو کل کا پی جمع شدہ لکھے پڑھے تعلیم یافتہ آدمیوں میں تقسیم کرنی چاہیے۔ اگر اس طرح ستیہ دھرم پرچارک اخبار کے خیر خواہ تھوڑا سا پرشرم کریں تو بہت جلد اشاعت دو ہزار ہو سکتی ہے۔ اور یہ ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ اس طرح سے ہمنے ستیہ دھرم پرچارک کے بہت سے خریدار بنائے ہیں۔ اور کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ اور سب سے آسان پرچار کی یہی ترکیب ہے ؞

آریہ سماجک خبریں

میرٹھ کے ضلع کے آریہ سماج بھی ملکر ضلع کے پرچار کے لئے علیحدہ انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ چندہ وغیرہ اکٹھا کرکے عہدہ داروں کا انتخاب شاید ہو چکا ہوگا لوکل پرچار کی طرف ہر ایک ضلع کے آریہ سماج کو دھیان دینا ضروری ہے ؞

اکثر آریہ سماجوں کے پردھان اور منتری گُروکل اور مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اپدیشکوں کیواسطے خطوط بھیجتے ہیں۔ ایسے اصحاب کی آگاہی کے لئے درج کرتا ہوں کہ ان جگہوں میں پرچارکوں کے لئے درخواست بھیجنا بے سود ہے کیونکہ گُروکل کسی اور ہی اصول پر چل رہا ہے۔ اور مطبع پرچارک میں کوئی اپدیشک موجود نہیں جو باہر بھیجا جا سکے ؞

پنڈت کالو رام جی مسافر میانمبر جس بہت سے گُروکل کا چندہ جمع کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں وہ قابل تقلید ہے۔ آپنے چالیس ایکروپیہ فنڈ کی کتابیں منگائی تھیں۔ اُن میں سے ۴۰۰ روپیہ جمع کر چکے ہیں۔ جن میں سے چار سو روپیہ اس جگہ بھیجے ہیں۔ پنڈت جی نے فہرست دانیوں کی بھیجی ہے۔ جو بہت لمبی ہے۔ اس لئے چھپ نہیں سکتی۔ لیکن فہرست کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی سب سے ہی پنڈت کالو رام جی نے چندہ وصول کیا ہے پرمیشور پنڈت جی کو ہمت دے کہ وہ اپنی ساری پرتگیا کو جلد پورن کریں ؞

لالہ چھوٹا رام جی پلیڈر حصار کے فرزند لالہ جسونت رائے ایم۔ اے کا وواہ ۲۲ برس کی عمر میں لالہ فتح چند صاحب سب ڈویژنل افسر کی پندرہ سالہ پتری سے سنسکار ودھی کے مطابق ہوا۔ ور اور کنیا۔ دونوں نے پرتگیا منتر خود پڑھے۔ فریقین سے آریہ سماجک فنڈوں کے لئے بڑا دان دیا گیا جس سے یکصد روپیہ گُروکل کے حصہ آیا ؞

پنڈت بھوجدت جی پرچارک کے پتر ڈاکٹر لکشمی دت جی کا وواہ شریمتی چندن دیوی پتری پنڈت مدن لال جی اپ پردھان آریہ سماج شاہجہانپور کے ہمراہ ہوا۔ سب کارروائی سنسکار ودھی کے مطابق ہوئی۔ پہلے نگر کیرتن بھی بڑا پُراثر تھا وواہ کے موقعہ پر ور پکش کی طرف سے ... روپیہ اور وَدھو کے پتا کی طرف سے ... روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا۔ دوسرے روز بڑے اُتم ویاکھیان ہوئے جن میں ور نے بھی حصہ لیا ؞

اوپر لکھا ہوا وواہ سنسکار ۱۶۔ اپریل کو ہوا اس سے پیشتر ۱۰۔ اپریل کی رات کو شریمان منشی بختاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج شاہجہانپور کے پتر بابو برہمانند جی کا وواہ سنسکار شریمتی برہم دیوی پتری لالہ گردھاری لال آریہ ہردو کے ساتھ ہوا۔ ۹۔ اپریل کو کماری برہم دیوی کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ جسکے بعد دیوی جی نے سبھا میں ایک ویاکھیان بھی دیا۔ وواہ کے موقعہ پر ور۔ اور بدھو نے خود پرتگیا منتر پڑھے اور سب کاریہ سوچ سمجھکر کیا۔ منشی بختاور سنگھ جی نے اُسوقت ایک ہزار روپیہ پتری پاٹھ شالا کے مستقل فنڈ کے لئے دان دیا۔ اور یکصد روپیہ مندر فنڈ میں دینے کے علاوہ یکصد روپیہ اور مختلف آریہ سماجک فنڈوں میں تقسیم کر دیا۔ منشی بختاور سنگھ جی اور انکے پتر کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ یہ آریہ جوڑا دن رات دھرم مارگ میں اُنتی کرتا چلا جائے ؞

پنڈت شیو چرن لال جی منتری آریہ سماج کالپی کی ماتا کا دیہانت ۷۰ برس کی عمر میں ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اُکت مائی جی نے ۵۲۵ دان کیا تھا جس سے نصف کے قریب آریہ سماجک فنڈوں کے حصہ آیا ؞

وہی کالپی کے منتری جی "آریہ ودیالے" کے لئے ادھیاپکوں کی ضرورت بتلاتے ہیں۔ جو درخواست آریہ ہوں انکو تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ منتری جی کالپی سماج سے پتر بیوہار کرکے کرنا چاہیئے ؞

پھگواڑہ آریہ سماج کیطرف سے پنڈت گوپال جی نے پورانک پنڈتوں کے ساتھ مورتی پوجا کے مضمون پر مباحثہ کیا۔ جس سے آریہ سماج کا بڑا اثر پھیل گیا ؞

ہرنال آریہ سماج کے اپمنتری خبر دیتے ہیں۔ کہ اُن کے پردھان لالہ نرسنگھداس جی کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے ؞

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج سنوانہ (علاقہ پٹیالہ) کا سالانہ جلسہ ۷-۸ و ۹ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو ہوگا۔

آریہ سماج پیلی بھیت کا سالانہ جلسہ ۲۸ لغایت ۳۰ مئی ہونا قرار پایا تھا لیکن بوجہ اس کے کہ ۳۰ کو تعطیل نہیں ہے۔ اب تاریخ جلسہ ۲۷ سے ۲۹ تک مقرر کی گئی ہیں۔

بنالہ (ریاست پٹیالہ) میں سوامی برہمانند کے اپدیشوں کے اثر سے ایک آریہ کمار سبھا قائم ہوئی ہے۔

پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک خیرپور اور علی پور کی طرف پرچار کر رہے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہو کے ان کے لکچروں کو سنتے ہیں۔ عام فہم ہونے کے باعث عوام پر ان کا عمدہ اثر پڑتا ہے۔

پنڈت پرشادی لال جی متر انوکل پرچارک ضلع گوڑگانوہ کے اپدیش سے مقام ہاتھین تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ میں شری مان بابو بلدیو سنگھ جی وکیل صاحب اور [illegible] کا یگیوپویت سنسکار ہوا تھا ان کے پتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی انوسار تاریخ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ ہوا جس میں تمام آریہ سماج کی بھجن منڈلی کے بشمول [illegible] سماج بھی شامل تھا۔ اور نوح آریہ سماج کے [illegible] پردھان لالہ گنگا سہائے جی بھی پدھارے اور اتفاق سے اس موقعہ پر جناب تحصیلدار صاحب نوح بھی بابو بلدیو جی کے یہاں موجود تھے۔ پنڈت جی کے اپدیش اور بھجن منڈلی کے بھجنوں کا اثر ایسا [illegible] اچھا ہوا کہ باوجود تحصیلدار صاحب کے [illegible] خیالات ہونے کے [illegible] ویدک دھرم کے [illegible] سے اتفاق ظاہر فرمایا۔ [illegible] شام کے [illegible] بھجن منڈلی [illegible] شروع کر دئے [illegible] مبلغ ۵ روپیہ نقد دان دیا۔

منیجر گروکل بابت تحریر فرماتے ہیں کہ: پنڈت سکھ آنند جی اور ماسٹر دھرم [illegible] کا پتہ جن صاحب کو معلوم ہو وہ کرپا کرکے منیجر گروکل کو اطلاع فرما دیں۔

آریہ سماج ہوشنگ آباد کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو ہوگا۔

سکرٹری آریہ سماج جگادھری سوچت کرتے ہیں کہ ان کا آریہ سماج ایک ستری ویدک آشرم کھولنے لگا ہے۔ جس میں کل انتظام ایک صد روپیہ ماہوار تک ہوگا والی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کریگی۔ فیس دس روپیہ ماہوار لگے گی۔ جس میں سب خرچ شامل ہونگے۔ جب تک مفصل قواعد وغیرہ مرتب ہو کر شائع نہ ہوں تب تک نہیں کہا جا سکتا کہ انتظام کیسا ہوگا۔

مقام نوح تحصیل تھانیسر ۱۰ اور ۱۱ اپریل کو ماسٹر رام دیو جی اپدیشک نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

بہرام پور۔ (ضلع گورداسپور) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بوجہ طاعون کے ملتوی ہو گیا ہے۔

آریہ سماج چوہڑپور کے سبھاسد پنڈت راجہ رام جی نے ایک بال بدھوا کے ساتھ وواہ کیا۔ [illegible]۔ سکرٹری آریہ سماج کروڑ لکھتے ہیں کہ بموقعہ بیساکھی بتاریخ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء آریہ سماج کروڑ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں) کی طرف سے میلہ میں ندی کے کنارے ہون یگیہ کیا گیا۔ اور اسی دن شام کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ پنڈت جانکی رام نے سوتر بھجنوں سے لوگوں کو آنند کیا۔ نگر کیرتن میں پردھان سماج لالہ گنگا رام نے بازار اور گلی کوچوں میں مختلف موقعوں پر موثر دھرم اپدیش دیا۔ اور گلی کوچوں میں ستریوں کو دھارمک اتہاس سنا کر اور ستریوں کی سابقہ حالت سے استریوں کی موجودہ درگت اور حالت کا مقابلہ کر کے ستری شکشا پر خاص توجہ دلائی۔ جس کا نگر بھر میں نہایت عمدہ اثر ہوا جس کامیابی اس آریہ سماج کو ہے وہ ہمارے پرچار کی تھی اور یوگیہ پردھان جی کے طفیل ہے دیگر آریہ سبھاؤں کو بھی زندہ مثال کی پیروی کرنی چاہئے۔ اگر اس طرح اس سماج کے سبھاسد ایام تعطیلات میں گرد و نواح میں آریہ سماج کا پرچار کریں۔ تو اس آریہ سماج کو اور کامیابی ہو سکتی ہے۔

ورکی ضرورت

ایک لڑکی کے لئے کپور کھتری۔ بڑے اعلےٰ خاندان کی۔ اپر پرائمری تک تعلیم یافتہ پڑھائی ابھی تک جاری ہے۔ عمر ۱۱ سال۔ لڑکے کی عمر ۱۶ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ خوبصورت۔ اور شریف خاندان ہو صحت جسمانی اچھی۔ گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ۔ یا معقول روزگار ہو۔ رنڈوے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں لالہ گنگا رام سٹیشن ماسٹر [illegible] کے نام جانی چاہئے۔

ودھوا وواہ کے لئے درخواست

ایک برہمن ذات کے جوان جنکی عمر ۲۲ سال کی ہے۔ اور جنکی بیوی ایک دس ماہ کی شیر خوار لڑکی چھوڑ مری ہے۔ ایک برہمنی بیوہ سے وواہ کرنا چاہتے ہیں۔ جسکے اولاد نہ ہو۔ خوبصورت ہو اور لکھی پڑھی ہو۔ اگر آریہ خیالات کی ہو۔ تو نہایت ہی عمدہ بات ہے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔

پنڈت نرنجن داس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست
سری نگر (کشمیر)

CC0. Gurukul Kangri Collection

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو پڑھانے گرو کل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی ہے۔ بلحاظ اس کے بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے رکھنا ہے جبکہ پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان وعطا تشریح ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و انچارج بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سبھاجوں یا سجن پرشوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں وہ کرپا کر کے منگوا لیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجا دیگی۔

ویدک توحید پیغمبری شہادتیں قیمت

فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	۱/
آرین تہذیب قیمت ۲ پائی ۱۰۰	۱۲
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ½ ۱ پائی یا ۱۰۰	۱۲
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۔	۱۲

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۔۱۰

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۔۱ ۔۱۰

درخواست منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے ہم کریں۔

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

۶	کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں ...	۱/ ۱۰
۶	نمبر ۲ علم الٰہی ...	۱۲
۶	نمبر ۳ الہامیہ مجموعہ خیال افعال	۱۲
۶	نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق ...	۱۳
۶	نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان ...	۳
۶	نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲
۶	نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری ...	۱۲
۶	نمبر ۲۷ صحت جسمانی و اخلاقی	۔
۶	نمبر ۲۹ طعام و شراب ...	۳
۶	نمبر ۳۶ موت اور اسکے بعد کے حالات	۸
۶	نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۱۲
۶	نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۔
۶	نمبر ۳۹ معراج نیتی	۵
۶	نمبر ۴۰ متعلقہ راج نیتی	۱۲
	دہار ناتیاگی	۔

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس جلد کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپ کر ہم پہنچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بلکہ ٹکٹ نصف آنہ کا آ کر ہے لگا کر بھیجی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری مع فہرست وغیرہ بالکل تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** مستری محمد احمد جان سکار خانہ گبرون لدھیانہ پنجاب

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی

ایڈگار میں شہیدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشہ ... جی ضخامت ... صفحہ قیمت سالانہ پیشگی ... مع محصول ...

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت موتی رام جی ساکن سیال والی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک عمدہ پستک ہے قیمت فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

رام سروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

اپلانشد بھاشیہ۔ جنم پتری پہلا حصہ دوسرا حصہ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ جہنڈے والا منتروں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر الہ بجنے میں بھجن مالا۔ وغیرہ وغیرہ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دل عزیز جامع مستند کتاب جس کتاب نے یورپ امریکا کی مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ و امریکا کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ سچی مذہب بدھ دھرم کا نچوڑ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس غیر مسیحی کتاب نے یورپ امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن بھائی کھلم کھلا بدھ مت بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپ چکی ہے

لالہ لاجپت رائے کی قریب قریب کل نو بالقوز میں اس کا ترجمہ کیا گیا اور چینی - جاپانی - سیامی - تبتی - سنگولی وغیرہ جنکو آپ ہر طریق کی اعلیٰ تعلیم تسلیم کرتے ہیں - اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے - اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ سبق آموز ہے - بلکہ دُنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے - مسٹر ہوم اینٹس ڈیوس صاحب ایل ایل ڈی فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں - دُنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ درحقیقت علم الاخلاق - بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی کتاب ہے - آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے - اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے"

ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱؎ ۸ر

اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں -

تیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودہیانہ کلا تھ - دکپڑا لنگی و چکنہ وغیرہ کفایت سے ملتا ہے نمونہ بلا درخواست آنے پر مفت - **اشتہار** ناموریل بی آئے

منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودہیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے - اُن میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں - اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں - اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں -

رگوید بھاشیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ [illegible]

یجروید بھاشیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ [illegible]

رگوید بھاشیہ بھومکا	۱؎ ۴ر
ستیارتھ پرکاش	۱؎ ۸ر
بڑھیا کاغذ	۲؎
سنسکار ودھی	۴ر
نروکت	۱۰ر
اشٹادھیائی مول	۱۳ر
آریہ ابھی ونے	۳ر
پنچ مہایگیہ ودھی	۱۰ر
سنسکرت واکیہ پربودھ	۲ر
ووہار بھانو	۱۰ر
شاستراتھ فیروزآباد	۱۰ر
ویدورودھ مت کھنڈن	۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱۰ر
بھرانتی نوارن	۱ر
ویدانت دھوانت نوارن	[illegible]
میلہ چاندپور	۱ر
شاستراتھ کاشی	[illegible]
آریہ اودیش رتن مالا	[illegible]
گوکرونا ندھی	۱ر
بھرم اچھیدن	[illegible]
انو بھرم اچھیدن	[illegible]
ہون منتر	[illegible]
سونتویہ انتویہ پرکاش	[illegible]
ویوہار پتر	[illegible]
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا - اور **دس روپیہ** یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی -

مینیجر

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصنیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳ر
ثبوت تثلیث وید	۴ر
ویدانت دھوانت نوارن	۳ر
سندھیا منظوم اردو	۱ر
،، نثر	۴ر
گنجینہ بھجن	۸ر
قادیانی مت درپن	۱ر
سنگیت رتن پرکاش	۱۳ر
آریہ ورت کا عروج	[illegible]
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۴ر
،، حصہ دوم	۴ر
مخزن اسرار حصہ اول	۳ر
،، حصہ دوم	[illegible]
سداچار پربودھ	۴ر
پھول	[illegible]

بخط ناگری

ایک انپڑھ ستری کی یاترا قیمت مجلد	۱۰ر
پرجھوشن پرکاش ،،	۱ر
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ،،	۸ر
برہمچریہ ،،	۴ر
ستری دھرم نیتی ،،	۱۰ر
الیش ورن پرکاش ،،	۱ر
گنجینہ بھجن ،،	۸ر

خریداران اخبار ستیہ دھرم پرچارک سے التماس ہے کہ تبدیل پتہ کیلئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف - منیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

REGISTERED [illegible] No. 204

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۶ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۹۶۱ بکرمی | ۱۹ [illegible]

کلیات آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی جملہ تصانیف جو تعداد میں ۳۳ ہیں اور جو اکثر پنڈت جی کی زندگی ہی میں طبع ہو چکی تھیں موجود رہتی ہیں ۷۰۰ صفحات میں تیار ملتی ہیں۔ جنکی قیمت قریب سات روپیہ تھی اب شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار مستند کلیات آریہ مسافر کے نام سے ایک مکمل سٹ کی صورت میں تیار ہیں جسمیں دیباچہ اور آریہ مسافر تھا شریمتی لکشمی دیوی کا مختصر جیون بزبانت شریمان مہاشے منشی رام جی مکھیا دھشٹھاتا گروکل کیجا نب سے شامل کیا گیا ہے۔ اور اس سٹ کو مکمل بنانے کے لئے آریہ مسافر کی تصویر بھی چھاپی ہے۔ ڈیمائی فولیو یعنی ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر کلیات ۱۱ انچ لمبی اور ۸ انچ چوڑی سائز میں ۷۰۰ صفحات کے حجم میں چھپ گئی ہے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) دس جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۶ ۱/۴ فیصدی ۵۰ جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ ۱/۲ روپیہ فیصدی اور سو جلد یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا۔

درخواست خریداری بنام گینشیڈ منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

شرح چندہ اخبار ہذا

وجہ خریداران	چندہ سالانہ مع محصول	چندہ سالانہ بلا محصول
عام سے	لاگت ۲	۳ روپے
طلبا سے	۲	۲

شرح اجرت اشتہارات

مقدار جگہ	ایک سالی	چھ ماہ	تین ماہ
سالم صفحہ	۳۰۰ [illegible]	۲ [illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت اور جنکی میعاد تین ماہ سے کم ہو نرخ فی آنے فی کالم شمار کیے لیجاویگی

اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار دس آنہ فیصدی کل اجرت پیشگی آنی چاہیے۔

ستیہ دھرم پرچارک کے پہلا لائیبل کیمیں

جسمیں پنڈت گوپی ناتھ شاستری کی اندرونی زندگی کا فوٹو یا فوٹو ہے۔ اردو ایڈیشن رعایتی قیمت ۸ ۔۔۔۔۔۔
ہندی ایڈیشن رعایتی قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۱۲

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۰ صفحہ قیمت فی جلد ۱۲ ؏

یوگ فلاسفی یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونو کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کیے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے۔ حجم ۰ صفحے قیمت ۱؍

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے دونوں کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر بحث بالتوضیح بتشریح محققین یورپین علما کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۰ صفحہ قیمت ۱؍

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر سے حالات حجم ۰ صفحے قیمت ۸؍

اپ نشد جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ۔ لفظ اپ نشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۲) اپنشد کی تعداد قدیم وجدید اپ نشد (۳) عام کیفیت و زمانہ تصنیف و مصنفین (۴) کل اپ نشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱؍

سنسکرت زبان کی عظمت۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین ہمارے ان لیاہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۳؍

الیشور درشن مصنفہ لالہ [illegible] جی بی۔ اے پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا [illegible] پنجاب۔ جس میں [illegible] وید [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

سیتیارتھ پرکاش [illegible]

[illegible]

آئین رسم و رواج جو خاص عبارت نویسیوں کی واقفیت معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۰ صفحہ قیمت ۱۲؍

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

گلینہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی سودو سنتھراشاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی پرانا ناتھی۔ سادھ۔ ست نامی۔ شیو نرائنی۔ رام سنہی۔ شیو دیانند والی۔ شیو نارائنی۔ نانک۔ چاروا کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۰ صفحہ قیمت ۱؍

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں۔ آریہ درشن یونانی فلاسفی قیمت ۱؍ اُپدیش کا مختصر جزو قیمت ۱؍ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ٹریکٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جسمیں بھارت کی ویکھیات ودوشی۔ دھرماتما اور بہادر دلیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسدھ بہادرانہ کارناموں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ استریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان پتی ورتا و کھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مندودری۔ دروپدی۔ سینوگیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ تارا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا ہیرو ئنوں کے راجپوتی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتریی یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲؍ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو ۱۲؍ میں دیجاتی ہے۔ **ہندی ایڈیشن** ایک حصہ چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۲؍ فی جلد۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی قصے و دلکش داستان

آجکل سے نوجوان بہت دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے کون نہیں جانتا کہ وہ اخلاق پر علی درجہ کا بداثر ڈالنے اور بہت حد تک اور بعض دفعہ گندگی کے نتیجہ سیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤ اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھ میں کچھ کتابیں رکھی جاویں۔ جسکے لئے مہاتما منشی رام جی ... لال نے پرشرم اور مہاشیہ دھرم ... بیرہ ... ہردوار کے لئے چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی بیٹی کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشنو گپتا کے اسکے منتری چانکیہ کے کامیاب ہونے۔ شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی۔ میگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا دربار چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۰ صفحہ قیمت ۱؍

(۲) سیواجی اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا وواہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا۔ اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳؍

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاراجہ صاحبان اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلیٰ کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے۔ مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات ٹریکٹ سائز ۰ صفحہ قیمت فی جلد ۱؍

(۴) مہر بانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۔۔ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۱۲؍ رکھے جاتے ہیں خریدنے سے ۱۰؍ لیا جاویگا۔ **درخواست خریداری** بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیہ دھرم پرچارک ہردوار
مطابق یکم جیٹھ ۱۹۶۱

جلد ۱۶ | مطبوعہ یکم جیٹھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ع شکروار ہردوار | نمبر ۵

واقعات و مفید رائیں

فتحپور بلوچ (ضلع دہلی) سے خاص نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ مس بیچلر ایک مشنری لیڈی نے اپنے ایک لڑکے کا مرتک سنسکار جلا کر کیا۔ اسوقت عیسائیوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ دفنانے پر جلانے کو ترجیح دینی چاہئے ۔۔

کلکتہ کے مہاجن دیر سے کوشش کر رہے تھے کہ کسی طرح گائیوں کے بچھڑوں کی جان بدبختوں کے ہاتھ سے بچے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے ایک خاص مکان بنانے کا انتظام کیا ہے جسکا نام "کرشن گوشالا" رکھا گیا ہے۔ کچراپارا کے مقام پر ایک پندرہ سو بیگہ ارضی کا قطعہ بارہ سو روپیہ سالانہ کرایہ پر لیا گیا ہے جسپر گوشالہ بن رہی ہے۔ ایکروپیہ ماہوار داخل کرنے پر گئو لیجا دینگی۔ اور جب دودھ دینے لگ جاوینگی تو معہ بچہ کے مالک کو واپس دیجاوینگی۔ مکان وغیرہ کے لئے بھی کچھ روپیہ بھی اکٹھا ہو گیا ہے۔ دھن کا پکا آدمی سب کچھ کر دکھاتا ہے ۔۔

سرکار انگریزی نے تو یہ سمجھکر کہ سمالی کا ملا لیس پا ہو گیا فوج کی واپسی کا حکم جاری کر دیا۔ اور تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے جس قوم پر اعتبار تھا کہ ملا کو روکے گی۔ اسکی ناکامیابی کے باعث اب ملا کے پاس پندرہ سو عمدہ بندوقچی موجود ہے۔ وحشیوں کی حرکتوں پر مہذب لوگ کیا رائے لگا سکتے ہیں ۔

پٹیالہ کی طرف گھگر کے دامن کوہ کے نیچے ایک جگہ ہے۔ جہاں کہ طاعون نے گزشتہ ایام میں سخت حملہ کیا تھا۔ اس جگہ کے باشندوں نے ایک مختصر سا خوبصورت مندر لبنتی دیوی کا حال ہی میں تعمیر کرا کے کھڑا کر دیا ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ دیوی موصوفہ نے اس لئے وبا طاعون بھیجی تھی کہ دیوی کی پوری عزت نہیں کیگئی۔ کیا اب امید کریں کہ دیوی اس جگہ سے طاعون کو ہمیشہ کے لئے دفع کر دیگی ۔۔

فیشن بھی عجیب قسم کی طاقت ہے۔ جو کام عقلاً بیہودہ معلوم ہوتے وہی فیشن کی پوشاک پہنکر مرغوب الطبع ہو جاتے ہیں۔ یوروپ میں ٹوپی پر پھول لگانے کا رواج تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ علاوہ خاص خوشبو کی شاخوں کے قسم قسم کے پھل بھی دنیتی ٹوپیوں کا سنگار بنتے ہیں۔ ہندوؤں کو بھی چاہئے۔ کہ اب پگڑی میں کلغی کی جگہ نارنگی۔ امرود۔ اور انار وغیرہ ٹانگ لیا کریں۔ اور اگر اپنے آپ کو بڑے آدمی ظاہر کرنا ہو تو تربوز یا سردا پگڑی کے درمیان میں کھڑا کر لیا کریں

بنگال کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے والد بزرگوار ریورینڈ جی۔ فریزر صاحب کا حضور ممدوح کی کوٹھی میں انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر ۹۲ برس کی تھی۔ آپ اچھے بھلے سوئے اور صبح بستر پر مرے ہوئے پائے گئے۔ سارا علاقہ بنگال اپنے لفٹنٹ گورنر کے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے ۔۔

انگلستان کے علاقہ مینچسٹر میں جو نئی بھرتی فوج کے لئے کیگئی۔ ان میں سے ۴۹ فیصدی اکثری ملاحظہ پر ناقابل ملازمت سمجھے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو انگلستان کے لوگوں کی صحت میں بڑا بھاری فرق آرہا ہے اور یا انگلستانی اب فوج کی نوکری سے اسقدر نفرت کرتے ہیں کہ ان کے اچھے آدمی اس طرف رجوع ہی نہیں ہوتے ۔۔

ٹرانسوال کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر پال کروگر کی نسبت انگریزی اخباروں نے ظاہر کیا تھا کہ شاید وہ جانکندنی کی حالت میں ہے۔ اب معلوم ہوا۔ کہ مسٹر کروگر کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور کہ وہ موسم گرما اور برسات گزارنے کے لئے سوئٹزرلینڈ کو جائیں گے ۔۔

پورٹسموتھ (انگلستان) کے ایک گدھے والے کر جناز کے ساتھ خاص غم کرنیوالا اس کا گدھا تھا جسکی پونچھ کے ساتھ سیاہ پارچہ باندھدیا گیا تھا۔ مالک نے وصیت کی تھی کہ اس طرح پر جنازہ نکالکر گدھے کو گولی سے مار دیا جاوے سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ کیسی محبت ہے۔ جو اپنے مرنے کے بعد محبوب کا زندہ رہنا گوارا نہیں کرتی۔ اس قسم کے ... حافظہ نتیجہ ہیں۔ جسے آج کل کی تعلیم زیادہ تر مضبوط بناری ہے ۔۔

ہندوستانی ریاستیں انگریزوں کے لئے خصوصاً ہنگامی کی کام دیتی ہو گئی ہے کا کام دیتی ہیں اور تو اور یورپین صطبل کے داروغہ تک وزارت پر چڑھکر اپنا دعوے چلا لیتے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ کوئی سرکاری ڈاکٹر ہندوستانی سرکار سے دو ماہ سے زیادہ فیس بلا منظوری حضور والیسرائے ہند نہ لیوے۔ دنیا میں قانونی پنجہ سے نکلنے کی کئی راہ کھلی ہیں۔ جن سے ایسے آفیسر ناواقف نہیں لیکن انگریز سوداگروں کے پنجہ سے دیسی ریاستوں کو بچانے کا گورنمنٹ آف انڈیا نے کیا سوچا ہے۔ میری رائے میں جہاں ایک فریق لائق۔ ہوشیار اور خبردار۔ اور دوسرا آلسی بیوقوف اور بے خبر ہو تو وہاں کوئی سرکاری قانون بھی نالائق کی حفاظت نہیں کرسکتا ۔

پیرس ۔ (دار الخلافہ فرانس) میں ایک آدمی نے شرط لگائی کہ وہ بارہ اوبالے ہوئے انڈے بغیر پانی یا دیگر عرق پینے کے کھا جائے گا۔ ساتواں انڈا کھاتا ہی مرگیا۔ لالچ بری بلا ہے۔ اسطرح بہت سی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور پھر بھی انسان بجبر اسی طرح کا عمل جاری رکھ رہے ہیں ۔۔

امریکا کی نمائش مقام سینٹ لوئیس کھلگئی۔ ۱۲۴۰ ایکڑ زمین میں مکانات بنائے گئے ہیں سب سلاطین غیر کیطرف سے نمائش کا سامان آیا ہی چنچیچ

انہیں نئے خاص مکانات بنوائے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نمائش چکاگو کی مشہور نمائش سے بھی بڑھکر ہوگی چکاگو میں سوامی وویکانند جی نے نام پیدا کیا تھا اس نمائش میں امید کیجاتی ہے کہ سوامی رام تیرتھ جی (سابق گوسائیں تیرتھ رام ایم۔ اے۔ پروفیسر مشن کالج لاہور) ویسی ہی شہرت حاصل کریں۔ فرق دونوں میں صرف اتنا ہے کہ سوامی وویکانند نے بمقابلہ عیسائیوں کے ثابت کیا تھا۔ کہ ہندو ایسے ضعیف الاعتقاد اور وہمی نہیں جیسا کہ عیسائی پادری جتلاتے ہیں اور سوامی رام تیرتھ جی کے رائے ہیں ہندوؤں کی موجودہ حالت بڑی ہی خطرناک و قابل افسوس ہے۔ امید کرنی چاہئے کہ سوامی رام تیرتھ جی ہندوستانیوں کو خطرناک ذات پات کے بندھنوں سے چھڑانے کے لئے کوئی عمدہ امریکن نسخہ لاویں گے میرا خیال چونکہ یہ ہے کہ ہندوؤں کی ذات پات کی زنجیر محض ویدک کھڑگ سے ہی کٹ سکتی ہے۔ اس لئے مجھے سوامی جی کے امریکن نسخہ پر اسوقت تک وشواس نہ ہوگا۔ جب تک وہ اسکو استعمال کرکے اسکے اثر سے ہندوستان کو بھلا چنگا نہ کردیں گے ۔۔

تبت کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی کی فوج کے گزشتہ کارناموں نے تبتیوں کو بالکل پسپا نہیں کیا۔ بلکہ انہیں زیادہ تر آمادہ فساد و جنگ کر دیا ہے۔ جو مغلوب ہوتے تھے اور چیونٹوں کی طرح بھونے گئے تھے۔ وہ زبردستی لڑائی کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اب جو مقابلہ پر آرہے ہیں وہ شوق سے آرہے ہیں۔ بدن کے گٹھے مضبوط ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ بزدل اول درجہ کے ہیں اور انومان بھی کہتا ہے کہ وہ بزدل ہی ہوں گے۔ متھرا کے چوبے بڑے قوی ہیکل جوان ہوتے ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ ان کا حوصلہ بڑا پست ہوتا ہے۔ اسوقت جو تبتی سرکار والا تبار کے مقابلہ پر آرہے ہیں وہ بھی لاسا کے مفت خور لاما ہی ہیں۔ اگر یہ نیا جنگ ہوا تو آئندہ کے لئے تبت اور اسکا دارالخلافہ لاسا مقدس گل بکاؤلی کا باغ نہ رہے گا بلکہ ہر ایک رعیت سرکار انگریزی اس کا سیر بے خوف و خطر کریگا۔ دنیا کی موجودہ رفتار کے یہ امر خلاف ہے کہ ایک قوم کی قوم اپنے آپکو چھپائے بیٹھی رہے ۔۔

پرانے زمانہ کے طبیب بہت سے امراض میں خون نکلوانے کو سب سے بڑھکر علاج سمجھتے تھے زمانہ حال کی ڈاکٹری کا فتوے اسکے بالکل برخلاف تھا جنہے انگریزی کتابیں پڑھی ہیں جن میں اس عمل کا بڑا مضحکہ اڑایا گیا ہے۔ لیکن اب یورپ کے ایک مشہور طبیب نے فتوی دیا ہے کہ بہت سی بیماریوں کا مجرب علاج خون نکلوانا ہے۔ پس وہ زمانہ دور نہیں ہے۔ جبکہ ایک امر میں موجودہ زمانہ کو اپنا قدم پھر صدیوں پیچھے ہٹانا پڑے گا ۔۔

کلکتہ کی مہاکالی پاٹھشالا کے جلسہ تقسیم انعام پر مہاراجہ صاحب بردوان نے جو تقریر کی۔ اس میں ایک عجیب سچائی کا اظہار کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے بیان کیا کہ اکثر بنگالی تعلیم یافتہ لوگ اپنی عورتوں کو بیہودہ ناول وغیرہ اور بیہودہ تصویروں اور خضاب کمانے والوں سے پر کاغذ و لفافہ پر بیہودہ خطوط لکھنا سکھلاتے ہیں۔ ایسی حالت بنگال کی نسبت سنکر افسوس ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ شروع شروع میں آزادی کا نتیجہ پنجاب میں بھی یہ ہوا تھا کہ کچھ انگریزی پڑھے ہوؤں نے اپنی بیویوں کو شراب پینا اور ڈانس کھانا سکھایا تھا لیکن جوں جوں تعلیم زیادہ پھیلی اور اس کے ساتھ آریہ سماج کے کام کا دائرہ فراخ ہوا توں توں اسطرح کا بیہودہ پن دور ہوتا گیا۔ یہاں تک مردوں میں سے بھی یہ برائیاں دور ہونے لگیں۔ بنگال سے میں امید رکھتا تھا کہ یہ خرابیاں ایک صدی سے دور ہو گئی ہونگی لیکن جس قدر انگریزی تعلیم اس جگہ زیادہ پھیلی اسی قدر اسطرح کے اعمال بڑھتے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں اسوقت معقولیت کا راجیہ ہندوستان میں پھیلا ہے۔ اس کا باعث انگریزی تعلیم نہیں ہے بلکہ دیگر وجوہات ہیں ...

ولایت انگلستان میں ایک بڑی بھاری سوسائیٹی کوشش کر رہی ہے کہ انسان اگر دائیں ہاتھ سے کام کریں۔ تو ثابت ہو جاویگا۔ کہ بائیں ہاتھ سے کام کا ابھیاس چھوڑ دینے سے وہ کمزور ہو گیا۔ عیسائیوں میں بائیں ہاتھ کی کمزوری کا باعث یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ہستی کا بت آدم خدا نے کھڑا کیا تو اسے یاد آیا کہ ابھی مادہ بھی بنانی چاہیئے تھی۔ چنانچہ بابا حوا کو اسکی بائیں پسلی میں سے مٹی نکالکر بنایا۔ غالباً اسی باعث سے عیسائی دنیا میں بائیں ہاتھ سے کام لینے کا معاملہ عجوبہ معلوم ہوتا ہے۔ آریوں کے یہاں تو مدت سے بائیں ہاتھ سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ اور اسکو عجوبہ نہیں سمجھا جاتا ۔۔

یورپ اور امریکہ میں بیاہ ایک دوسرے کی مرضی سے ہوتا ہے۔ انہیں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ امریکہ آزادی کا گھر ہے۔ اور اس لئے قیاس کرنا چاہئے کہ بیاہ کے جوڑے ملانے میں امریکہ میں جبر نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہ سنکر کیسا تعجب ہوتا ہے۔ کہ گزشتہ بیس سالوں میں امریکہ کے اندر پانچ لاکھ جوڑوں کے درمیان طلاق کے مقدمات ہوکر کسی نہ کسی فریق کو ڈگری ملی۔ اور نہ معلوم کسقدر مقدمات بعض کبھی قانونی نقص کیوجہ سے خارج ہوکر رہ گئے ہونگے۔ برخلاف اسکے ہندوستان میں بوہت جوڑوں کے لئے اسقدر آزادی نہیں ہے۔ پھر بھی باہمی اختلافات کے ثبوت کم ملتے ہیں۔ میری رائے میں امریکہ کی ایسی افسوسناک حالت کا باعث یہ ہے کہ وہاں وواہ کا مدار محض نفسانی جذبات کے اوپر ہے۔ اگر وواہت استری اور پرش کا ملاپ محض حیوانی خواہشات کے پورا کرنے سے بڑھکر کسی اُدیشیہ کے لئے ہو تو ایسا افسوسناک نظارہ دکھائی نہ دے۔ ہندوؤں کے اندر ایسے مقدمات کا نہ ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ ان کے وواہ اپنے اُدیشیہ کو پورا کرنیوالے ہوتے ہیں۔ یہاں قانون طلاق کی عدم موجودگی اور بیویوں کا علم دلوں کے بخار ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ وواہ کی ... بڑا کرسکتا ہے۔ جیسی کہ جہاں فریقین کی

سنسار کی گتی

جنگ روس و جاپان سے خاص سبق

جاپان کی بحری اور بری کامیابی سے مجھے بہت کم تعلق ہے۔ جنگ کس قواعد پر ہو رہا ہے اور اس میں کس کو فتح نصیب ہوگی۔ یہ سوالات ہیں جو میرے لئے بالکل باعث دلچسپی نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس جنگ میں فاتح اور مفتوح دونوں گورنمنٹیں اپنی اپنی رعایا کا بھرکس نکال دیں گے۔ دونوں طرف سے ہزاروں بیوائیں بیٹھیں گی۔ اور ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں یتیم ہو جاویں گے۔ کروڑوں کیا بلکہ اربوں کا نقصان ہوگا۔ پھر اس بات پر کامیابی کیونکر کسی بنی نوع انسان کے لئے باعث فخر ہو سکتی ہے۔ ہاں اس جنگ سے خاص سبق مل سکتا ہے۔ روس نے ملک کی وسعت اور اپنی افراد کی طاقت پرست ہو رہا تھا۔ جاپان کو حقیر سمجھتا تھا۔ امید تھی۔ کہ ایک معمولی دھاوے میں جاپان کا کام تمام ہو جاوے گا لیکن یہاں نظارہ ہی اور دکھائی دیا۔ دشمن کو حقیر ہرگز نہ سمجھنا چاہئے۔ ایک چیونٹی بڑے قوی ہیکل ہاتھی کی چیخ نکلوانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ جاپان نے فی الحال تو روس کا منہ توڑ دیا ہی صدیوں کے جمے ہوئے خیالات کو پلٹا دیا ہے۔ کل یورپ میں یہ مسئلہ مسلمہ تھا کہ ایشیائی قومیں یوروپین قوموں کے روبرو ہیچ ہیں۔ آج جاپان نے ثابت کر دیا ہے کہ کسی خاص ملک یا زمانہ میں رہنے سے انسان بہادر یا بزدل۔ لائق یا نالائق نہیں بن سکتے دوسرا سبق اس جنگ سے یہ ملتا ہے۔ کہ "گتی ہی سنسار کا نیم ہے" چلتا پھرتا ترقی کرتا ہوا جاپان باوجود مختصر زمین تعداد انسانوں کی اور چھوٹے ڈیل ڈول رکھنے کے بھی اسوقت روس دیو کے مقابلہ میں حیرتناک کام رہا ہے۔ چلنا زندگی ہے۔ ٹھہرے ہونا موت ہے۔ اس لئے جو سیاسی سنسار کے عالمگیر قاعدہ کو بھول کر ایک جگہ سست ہو جاتی ہے۔ وہ دنیاوی جد وجہد میں سر کے بل گر پڑتی ہے۔

تم اس بحث کو بھی ثابت کر دکھاؤ

لنڈن کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی میں کچھ عرصہ سے اس مضمون پر لمبا بحث ہو رہی ہے۔ کہ آیا سنسکرت کسی زمانہ میں اس ملک کے لوگوں کی مادری زبان تھی یا نہیں۔ مارچ کے ایک جلسہ میں پہلے بحث شروع ہوئی اب اپریل میں پھر اُسی مضمون پر بحث ہوئی۔ سب سے پہلی تقریر مسٹر ایف۔ ڈبلیو ٹامس صاحب لائبریرین انڈیا آفس کی ہوئی۔ جنہوں نے بڑے مدلل طریقہ پر یہ امر ثابت کیا کہ سنسکرت کسی زمانہ میں ہندوستان کی مادری زبان تھی۔ ان کا خیال ہے کہ نہ صرف عالم پنڈت لوگ ہی بلکہ عام لوگ اسی زبان میں بات چیت کرتے تھے مسٹر ٹامس کے اس خیال کی تردید محض ڈاکٹر گریرسن اور ان کے ایک اور دوست نے کی۔ جن سے کہ یہی امید کیجا سکتی تھی۔ کیونکہ انہوں نے عیسائیت کی بزرگی ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اور اس کے لئے ویدوں کے ٹھیک ارتھوں کو بگاڑنے کا انہیں ابھیاس ہو چکا ہے۔ دیگر جملہ مقرروں کی رائے یہی تھی کہ گو پراکرت بھی بولی جاتی تھی۔ لیکن پرانی کتابوں کے مطالعہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص سنسکرت زبان کو سمجھتا اور اس میں بات چیت کر سکتا تھا۔ اس بحث میں مسٹر شیامجی کرشن ورما نے بھی حصہ لیا تھا اور انکی یہ دلیل لاجواب تھی کہ پانینی نے اور کسی زبان کا ذکر نہیں کیا اور سنسکرت کے شبد اچارن کی صحت کے لئے ایک سارا ادھیایہ مخصوص کر دیا۔ جو وہ ہرگز نہ کرتا اگر یہ زبان عام طور پر بولی نہ جاتی مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی کہ پنڈت شیامجی کرشن ورما نے سنسکرت زبان کی عظمت کو اپنے دل سے نہیں بھلایا اور اپنی اپوربہ بدھی کا اس جگہ بھی ثبوت دیا۔ خیر یہ بحث تو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ویدک دھرم کے ماننے والوں کی خواہ کچھ ہی رائے کیوں نہ ہو غیر آریہ لوگ اس امر پر دو مخالف رائیں قائم کرتے ہوئے بحث کرتے ہی رہینگے۔ ہاں ویدک دھرمیوں کے لئے اس بحث کو ختم کر دینے کا موقعہ ہے۔ اگر وہ اس وقت سنسکرت بھاشا کی اُنتی پر کمربستہ ہو جاویں۔ یونیورسٹی ایکٹ کی بدولت جو خلل ہو چکی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھا کر گروکل کے طریقہ تعلیم کی کامیابی کے لئے نہ صرف دھن ہی اکٹھا کریں بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی مہیا کر دیویں کہ جب موجودہ گروکل اپنے سادھارن ودیالیوں کا کیندر بنکر اپنی شاخیں کم از کم سارے بھارت ورش میں پھیلاوے گا تو اسوقت یہ بحث ختم ہو جاویگی کہ آیا سنسکرت کبھی اس ملک کے باشندوں کی روزمرہ بول چال کی زبان تھی یا نہیں۔۔

انسانیت کی آزمائش کا یہی وقت ہے

یوں تو سارے ہندوستان میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ لیکن امسال گذشتہ سے پنجاب میں اپنے سخت آفت مچا رکھی ہے۔ اب تک زیادہ زور گاؤں ہی پر رہا ہے۔ اور بڑے شہر بچے ہی تھے۔ لاہور خصوصاً خوش قسمت تھا کہ سوائے تھوڑے سے بیماروں کے طاعون نے اپنا زور نہیں ڈالا۔ لیکن اسوقت لاہور سے بڑی ہولناک خبریں آ رہی ہیں۔ جالندھر میں بھی طاعون کا بڑا زور ہے۔ لیکن وہاں کے باشندے ایسی سختیوں کو جھیلنے کے عادی بن چکے ہیں۔ لاہور کے لئے یہ نظارہ نیا تھا۔ اور اس لئے وہاں کے باشندے گھبرا گئے ہمعصر ٹربیون کے کالموں سے معلوم ہوتا رہا ہے۔ کہ جہاں ہندو اوسان باختہ ادھر اُدھر ضعیف الاعتقادیوں میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں وہاں مسلمان "لا الہ الا اللہ" کے نعرے بلند کرتے پھرتے ہیں ہندوؤں کی حالت یہاں تک ردی بتلائی گئی کہ جہاں مسلمانوں کا کوئی بھی جنازہ بیس پچیس اور پچاس پچاس ہمراہیوں سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے خالی نہ دیکھا گیا وہاں ہندؤوں کے مردوں کو اٹھانے سے گھر والوں تک نے جواب دیدیا۔ یہاں تک کہ ایک مردہ محض عورتیں اٹھا کر لیگئیں۔ ایسے نازک موقعہ پر جن بہادروں نے انسانی ہمدردی کا ثبوت اپنے عمل سے دیا۔ اُن میں سب سے بڑھکر ہمارے پُرشارتھی چودھری سیتارام جی کا نام لیا جاتا ہے۔ لالہ سیتارام جی نے اس نازک موقعہ پر اہل ہنود کے تئیں جس اعلیٰ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ اُسے دیکھکر ہر شخص انکی تعریف کرتا ہے ہمعصر سمایک جالندھر کی رائے بڑی معقول ہے کہ اگر ہندو اور مسلمان بجائے چھینے کوٹنے اور سڑکوں پر نعرہ حیدری بلند کرنے پھرنے کے قواعد صحت کی طرف زیادہ رجوع ہوں تو اس آفت سے بہت کچھ چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ ایسے خطرناک موقعہ پر پرماتما پر وشواس کا اظہار خود گھر کے جاہلوں کو بھی تسلی دینا نہایت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے میں اپنے محمدی بھائیوں کا عمل بڑا قابل تعریف سمجھتا ہوں۔ لیکن ایسے حالات سمایک کی صلاح پر چلنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ وقت آزمائش کا وقت ہے۔ لاہور کے پُرجوش آریہ سماجستہ بندر پُرشوں کو چاہئے کہ اپنے عمل سے اپنے دھرم کی بزرگی کا ثبوت پیش کریں ورنہ بحث تو کون نہیں کر سکتا۔

مغربی توہمات

پایونیر کے ایک نامہ نگار نے مشرقی توہمات پر ایک خاص مضمون یکم مئی کے پرچہ میں لکھا ہے جس کا شروع کا فقرہ ہی بڑا معنی خیز ہے۔ نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ ایک طرف تو ہندو قسمت پرستا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ لکھا ہے وہی ہوتا ہے اور دوسری طرف سفر دور دراز کے کرکے گنگا میں غوطہ لگانا اور دھاولو کے پیپل اور پیل پتر چڑھانا۔ مطلب یہ ہے کہ جب گوسائیں تلسی داس کا قول ٹھیک مانا جاوے کہ

ہو سے وہی جو رام رچ راکھا

کو کر ترک بڑھاوے ساکھا

یعنی جو رام نے رچ رکھا ہے یعنی مقرر کر دیا ہے وہی ہوگا۔ اس لئے ترک کرکے کیوں شاخوں کو بڑھایا جاوے۔ اگر یہ قول ٹھیک مانا جاوے تو تیرتھوں میں مارے مارے پھرنے سے فایدہ کیا ہے۔ لیکن نامہ نگار پایونیر کی اور میری بھول یہ ہے کہ ہم نے فرض کر لیا ہے کہ وہی آدمی دلیل سے کام لیتا ہے۔ اگر دلیل سے کام لیتا تو اُسے وہمی آدمی ہی کیوں کہتے اور وہ توہمات میں پھنستا ہی کیوں۔ پایونیر کے نامہ نگار نے خاص توہمات کی نسبت کہاوتیں بھی پیش کی ہیں جو خالی از دلچسپی نہیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک ضرب المثل حسب ذیل ہے :-

تین کوس تک ملے جو کانا۔ لوٹ آئے وہ بڑا سیانا

کانے نے کھڑے کری پکار۔ پیچھے ٹلنے سے ہُشیار

خاص خاص جانوروں کا صبح درشن یا نام بھی نامبارک خیال کیا جاتا ہے۔ اُن میں نامہ نگار موصوف نے بندر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جسکے ساتھ گوسائیں تلسی داس کی حسب ذیل چوپائی بیان کردہ ہنومان جی دی ہے۔

پرات لئے جو نام ہمارا۔ تا دن تا ہے نہ ملے اہارا

بہت سی دیگر ضعیف الاعتقادیوں کا ذکر کرکے سفر کے متعلق مسلمانوں کے حسب ذیل اعتقاد کا ذکر کیا ہے :-

شرق ز شنبہ و دوشنبہ۔ جمع یکشنبہ غروب (؟)

سہ چہار و ز شمال و پنجشنبہ ز جنوب

یعنی ان دنوں میں ان سمتوں میں چلنا ممنوع ہے اسیطرح پر ہندؤوں کا یہ عقیدہ ہے کہ :-

سوم سنیچر پورب نہ چالو

منگل۔ بدھ۔ اُتر دیس کالو

جمعہ۔ اتوار۔ پچھم نہ چالو

دکھن بیفے ہے سنالو

اس تک بندی کو پڑھکر میرے ناظرین بے اختیار ہنس پڑینگے۔ لیکن اس میں ہنسنے کی کوئی بات ہے اور کچھ ہے تو رونے کی کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بھائی کس جہالت میں پھنسے ہوئے ہیں اور انکو اس جہالت سے نکالنے کے لئے کس قدر سخت محنت اور کوشش درکار ہے۔ اس ضمن میں مجھے اپنا ذاتی تجربہ اور حافظ بتلاتا ہے کہ اسیطرح ضرب المثل بڑا بھاری اثر انسان کی حالت پر رکھتی ہیں بعض اوقات اس حالت کا مقابلہ بہت سے لوگوں نے پالیسی سے کرکے لوگوں کو مصیبت سے بچایا ہے۔ الغرض ہنؤوں کو دیکھا ہے کہ جب تاخیر سے اپنا کام بگڑتا دیکھتے ہیں تو پنڈت سے جھٹ دو گھڑیا مہورت نکلوا لیتے ہیں۔ میرے پتاجی کو مہورت نکلوانے کی بہت عادت تھی اور وہ اپنے عقیدہ کے پکے تھے لیکن جب جلدی کام ہوتا تو فوراً دو گھڑیا مہورت نکلوا کر کام کر لیتے۔ ایک مرتبہ مجھے ان کے پاس سے کالج کو واپس آنا تھا لیکن مہورت کسی طرح کا بھی نہ نکلا۔ پتاجی چاہتے نہ تھے کہ کالج میں میری غیر حاضری لگ جاوے۔ اسوقت ایک اور پنڈت آپہونچے جو توہمات سے بری تھے انھوں نے پتاجی سے تشویش کی وجہ دریافت کی۔ بتلایا گیا کہ مہورت آجکا کوئی بھی نہیں نکلتا اور اگر لڑکا آج روانہ نہ ہو تو اُس کی ایک دن کی کم از کم غیر حاضری لگ جائیگی۔ پنڈت جی بولے میں حیران ہوں کہ جیوتشی جی نے آپکو عام اصول نہیں بتلایا ایسے ہی وقتوں کے لئے تو وہ اصول بزرگوں نے بنایا ہے۔ سُنئے۔

جو شور چلے وہی پگ دیجے
کاہے کو پوتھی پنڈت دیجے

پتاجی اپنی مشکل کا حل سنکر خوش ہوئے اور میری ناک پر ہاتھ رکھکر جانچا اور جدھر کا سُر چلتا تھا اُسی پیر کو پہلے اٹھا کر بنارس کالج کے لئے ریلوے سٹیشن کا راستہ پکڑا۔ میری رائے میں عوام کو پورانوں نے اسقدر قابو نہیں کیا جسقدر کہ ان توہمات نے۔ پورانوں کو تو آپ پڑھکر انکی تردید کر سکتے ہیں۔ کہ اُن کے دلایل کے مقابلہ میں دیگر دلایل پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ان ضرب المثلوں کا اول تو آپکو پتہ ہی نہیں لگتا۔ اور اگر پتہ لگتا بھی ہے تو آپ ان کے ماننے والوں تک پہونچنا عار سمجھتے ہیں

آریہ بھائیوں کی قابل توجہ

آریہ میتر - پراو پرچارک - مہاتما منشی رام جی - نمستے
مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج
فرما کر کرپا رکھشا فرماویں گے۔ آریہ بھائیوں کی عموماً اور
آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور اُپدیشکوں اور
لیکچراروں کی خصوصاً توجہ بذیل مضمون درکار ہے
امید ہے مہاتما جی اور دیگر میتر و جن پرشٹ اپنی
اپنی آخری رائے سے بذریعہ ستیہ دھرم پرچارک کے مشکور
شخصیر فرماویں گے۔ کو خصوصاً اور برما کے آریہ
بھائیوں کو عموماً ممنون فرماویں گے۔ کیونکہ آپ
مہاشیوں اور سجنوں اور دھرماتماؤں نے
اپنی قوم اور اپنے دیش اور اپنے دھرم کے
واسطے تن من دھن اپن کیا ہوا ہے۔ ہندو
مذہب کے پراگندہ فرقوں کو اکٹھا کر کے ایک
آریہ قوم بنانے پر کمر باندھی ہے۔ بلکہ بھولوں کو
آریہ دھرم سوئیکار کرنے کا اُپدیش کرتے ہو۔ اس
واسطے ذیل کی پرارتھنا کو غور سے سُنیں اور
کرپا کر کے واجب اُپدیش دیویں۔

دُنیا کے آج کل کے بڑے اور چلت مذہبوں
سے اگر کوئی مذہب آریہ دھرم کے برخلاف اور
اس سے بہت دور ہے تو وہ بدھ مذہب ہے۔ کیونکہ
وہ ناستک ہے۔ اور جگت کرتا پرمیشور کا قائل
نہیں۔ اگر کوئی مذہب بہت باتوں میں آریہ
دھرم کے مطابق اور اس سے بہت نزدیک ہے
تو وہ بدھ مذہب ہے۔ کیونکہ وہ مسئلہ تناسخ
اور کرموں کے پھل کا قائل ہے۔ اور جگت
انادی ہونے کو مانتا ہے۔ اور گئو وغیرہ جانوروں
کے مارنے ... کو بُرا خیال کرتا ہے۔ اور سب سے
بڑھکر بنارس کے رہنے والے آریہ کے دماغ
کی ایجاد ہے۔ گویا اس مذہب کی جو ہندو کہلاتا
ہے ایک شاخ ہے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے
برہما دیش بُدھ مذہب سے آباد ہے۔ برہما
میں اگرچہ کتنی ایک قومیں آباد ہیں۔ مگر برہما
کرین اور شان تین بڑی قومیں ہیں۔ برہما سب
سے بڑھکر ہے۔ یہ قوم ان آریوں کی ہے جنہوں
نے بُدھ مذہب قبول کیا ہے۔ اور شنکر آچاریہ کے
سبب سے برھما شہر سے پار گئے تھے۔ اس ملک
کی منگولین عورتوں سے شادی کرلی اولاد
ہے۔ اور سب بُدھ ہے۔ شان باشندے سیام
ملک ہیں۔ جو اس ملک میں آ گئے۔ اور آباد
ہو گئے۔ اور کرین وحشی منگولین قوم کی ایک
شاخ اصلی باشندے اس ملک کے ہیں۔ جن
میں بہت تو اپنی قدیم مذہب دیو۔ اور بھوت
پرست ہے۔ اور جو شہروں کے نزدیک ہیں بُدھ
مذہب میں آ گئے ہیں۔ اور باقی جب سے انگریز
آئے ہیں اور کرسچین مشنری ان پر خاص توجہ
کرتے ہیں۔ اس واسطے بہتوں نے اپنی مذہبی دلچسپی
چھوڑ کر کرسچین ہو گئے ہیں اور بہت ہوتے
ہیں۔ ان سب قوموں میں مذہب کی پابندی
نہیں۔ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب
میں چلا جانا۔ ان کے ہاں کوئی بڑی بات نہیں
اور دُنیا کی سب قوموں سے بڑھکر اس ملک میں
جو عورتوں کو آزادی حاصل ہے۔ عورت جس مذہب
یا قوم یا ذات میں چلی جاوے۔ تو اسکا ماں
باپ یا برادری وغیرہ کوئی نہیں روکتا۔ جب سے
انگریزوں نے اس ملک کو فتح کیا۔ تب سے
ہزار ہا ... مدراسی۔ سورتی مسلمان جو بھوکھ سے
مرتے اس ملک میں آ گئے۔ اس ملک کی عورت
سے شادی کی (اور چونکہ اس ملک کی عورت
کسی کام کے کرنے کو عیب خیال نہیں کرتی ہے)
اسکو دوکان پر بٹھا دیا۔ اور تھوڑی دیر میں کھا لیا
اور خاصے دولتمند بن گئے۔ چنانچہ آج ...
رنگون شہر جو کہ برہما کا دارالسلطنت ہونے
کے علاوہ (کل برہما دیش کا صدر مقام ہے) برہما
عورتوں کی مسلمان اولاد سے آباد ہے (جسکو زیر
بادی کہا جاتا ہے) ایک عالیشان سنی مسجد میں
ہے۔ اور کتنی مسجدیں موجود ہیں۔ اور بنتی چلی جا رہی
ہیں۔ برہما دیش کے ہر ایک گاؤں میں مسلمان
لوگ آبادی کا ایک حصہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔
بہت سے مدراسی ہندو اور بنگالی ہندوؤں نے
بھی برما عورتیں رکھیں۔ مگر ہندو مذہب کی خرابی کے
سبب بعض ہندو تو خود اپنا مذہب تبدیل کر کے
برہما بن گئے۔ اور بہت اگرچہ آپ ہندو رہے مگر
چونکہ عورتوں کو اپنے مذہب میں نہ لا سکے جو
اولاد کہ ان سے پیدا ہوئی اپنی ماں کے خاندان
سے مل گئی۔ صرف چند بنگالی بابوؤں کے بچے اپنے
کو برہمو کہتے ہیں۔ ۱۸۸۵ء سے انگریزوں نے
اپر برہما فتح کیا۔ اور کتنی ہزار پنجابی ہندو۔ سکھ
اور مسلمان اس ملک میں آئے۔ اور آتے جاتے
ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے شہروں میں جدھر
دیکھو پنجابی ہی پنجابی نظر آتے ہیں۔ اب مسلمان
جو برہما عورت سے شادی کرتے ہیں اُسکو مسلمان
بنا لیتے ہیں۔ مگر ہندو یا سکھ پوشیدہ طور سے عورت
رکھتے ہیں۔ اور جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو
اُسکو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا ظاہر طور پر رکھکر آپ
کھانا الگ پکاتے ہیں۔ اور وہ کھانا الگ پکاتی ہے
اور اولاد کو ماں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ یا خود برہما
ہو جاتے ہیں۔ اور اس ملک میں بود و باش اختیار
کر بیٹھتے ہیں۔ اور بسبب شرم اور بدنامی کے فالاد
اور بھائی بندوں کو جواب دے بیٹھتے ہیں اور
اپنے ملک میں واپس نہیں جاتے۔ اور سب سے
زیادہ خرابی کی بات یہ ہے۔ کئی ایک ہندوستانی
اور پنجابی سکھ وغیرہ جو برہما عورتیں رکھ لیتے ہیں
اور ان کو انکے خویش و اقارب یا بھائی بند الگ کر دیتے
ہیں۔ تو چونکہ بہت سے لوگ بُدھ مذہب کو اسلام
سے خراب جانتے ہیں۔ وہ مسلمان ہو جاتے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چنانچہ ایسے واقعات بہت مل سکتے ہیں۔ آج
تاج ہندوؤں کی بربادی ہو رہی ہے اور
روز بروز نیست و نابود ہوتے جا رہے جاوتا
اکثر ناہمواری وقوع میں آتے ہیں۔ افسوس
صد افسوس ہزار افسوس۔ قوموں کا قوموں
کے ساتھ میل جول ایسا ہی جاری رہا۔ جیسا
اب ہے۔ اور اگر بدھ مذہب میں آمد کا دروازہ
بند۔ اور خرچ کا دروازہ کھلا۔ اسی طرح رہا
جیسا اب ہے۔ تو کہنے سے چھاتی کانپتی ہے
اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مگر صاف معلوم ہوتا
ہے۔ کہ اکیسو برس کے اندر اندر جو آجکل
ویشنو اور برہمن کہلاتے ہیں۔ انکی اولاد
ہاں انکی اولاد جو بھوٹے سے کھانے پینے
کے قصور یا بہانہ سے ذاتی فائدہ کو دل
میں رکھکر اپنے بھائی کو قوم سے دھکا دے
دیکر نکال دیتے ہیں۔ اور ملیچھ اور بھرشٹ
اور مسلمان کہہ کر قوم میں پھر آنے کے راستہ
کو لوہے کی دیوار سے بند کرنا چاہتے ہیں
(جیسے مہامنڈل والے۔ اخبار عام کے ایڈیٹر
اور آلا رام) ہاں انکی اولاد ان کا خون
انکی پانچ چھ پشت کے بعد بیٹیاں بیٹے
سب ملیچھ اور بھرشٹ مسلمان بدھ یا
کرسٹان ہو جاویں گے۔ اور جیسا کہ پنجابی مثل
مشہور ہے۔ کوئی باقی نہ ہو۔ اور نام لیوا
نہ رہے گا۔ اگر ہندوؤں کا یہی حال رہا
جواب ہے۔ گر پرمیشور نہ کرے۔ کہ یہی حال
رہے۔ کیا جب دھرم کا ناش ہونے لگتا
ہے۔ تو پرمیشور آپ سہائتا نہیں کرتا۔
اور ریفارمروں کو نہیں بھیجتا ہمیشہ بھیجتا ہے
ہمیشہ ویدک دھرم کی رکشا کرتا ہے۔ کیا
راجہ رامچندر جی نے دکھن کے سیاہ رنگتوں
کو اور وحشی قوموں کو ویدک دھرم پر
نہیں کیا۔ سوامی شنکر آچاریہ نے بدھ مذہب

اور جینیوں کو راہ راست پر نہیں لائے۔ گورو
گووند سنگھ جی کو دیکھئے۔ جنہوں نے ترکوں کو مار کر
چوہڑوں اور چماروں کو رنگریٹے گوروں
کے بیٹے بنا لئے۔ اور سوامی دیانند سرسوتی
جی بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ذات پات پوچھے
نہ کو جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہو۔ اور کوئی شخص
جنم سے برہمن کشتری وغیرہ نہیں۔ بلکہ کرم
سے ہوتا ہے لیکن پیارے تھا پہ کہ اب
اس بات کی رائے دیویں کہ آیا ہمارا عورتیں
جو آریہ دھرم میں اور نیز مرد بھی آ سکتے ہیں
یا نہیں۔ اس کا پکا ہوا کھانا آریہ ورت کا
آریہ کھا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر ایسا ہو سکے
تو پرمیشور کی کرپا سے تھوڑی ہی مدد میں
کئی لڑکے ویدوں کی تعلیم حاصل کر کے برما
ولیش میں ویدک دھرم کا جھنڈا گاڑ دیں گے
ان اوپر والی باتوں پر غور کر کے ہم پرارتھنا
کرتے ہیں۔ کہ آپ کرپا کر کے نیچے لکھی ہوئی
باتوں کو آریہ سماج لاہور یا دیگر آریہ پنڈتوں
کے پیش کریں۔ اور آریہ سماج اجازت دیوے
کہ وہ باتیں ملک برما میں ہمارے آدمی بھجا دیں۔
ہم یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ کئی لڑکے گروکل
اور دیانند اینگلو ویدک کالج میں تعلیم کیواسطے
تیار ہو جاویں گے۔ اور چندہ بھی معقول
مل سکتا ہے۔

(۱) وہ برما استریاں جنکو ہندو آریوں
نے کیا ہوا ہے۔ یا جن کو آئندہ کریں
از سر نو آریہ بنا کر ویدک ریتی سے شادی
کیجاوے۔ اور وہی حقوق عطا ہوں۔ جو کہ
آریہ ورت کی عورتوں کو ہوتے ہیں۔

(۲) کیا وہ ہندو بھائی جو ناواقفیت سے
یا مجبوراً یا مجبور ہو کر بدھ مسلمان یا کرسچین
ہو گئے ہیں۔ پھر ان کو آریہ بنایا جاوے۔

(۳) کیا نمبر اول و دوم کی اولاد آریہ کہلائی
جاوے۔ ان کو وہی حقوق ہوں یا حاصل ہوں
جو آریہ ورت کی سنتان کو ہوں۔

(۴) نمبر اول و دوم کی اولاد آریہ ورت کی مرد
یا استری سے شادی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

آپ کا سیوک
ملتانی ۱۷ رنگون برما

تلاش

میرا بھائی رشب چند لال عمر ۱۶ سال میانہ قد
اوسطاً رنگ گندمی سخت چہرہ گول ناک
بھاری اوپر کے ہونٹھ کے بیچ چھوٹا کالا نشان
انگریزی اردو خواندہ ٹل "ک" اور "ر" کا
کام جانتا ہے۔ گیند بلا کرکٹ و ترباش
وغیرہ کھیلوں کا نہایت شائق ہے۔ ۲۴ مارچ
۱۹۰۶ء کو ہردوئی سے بے پتہ چلا گیا ہے جن
مہاشے کو پتہ لگے وہ کرپا کر کے اطلاع دیں
بھگوانداس آریہ چند لال تالوتگو کے
مکان نمبر ۲۸/۹۹ محلہ کنور پور بریلی پکچینہ

(۳) ## ضرورت ۱۱

کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لئے ایک
اچھے اوپدیشک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ
حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواست ذیل
پر آنی چاہئے۔

ہری داس منتری کنیا مہاودیالہ
جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

मक्षानेबैका म्यात्

منزلِ مقصود پر کیسے پہونچیں؟ یہ سوال ہر ایک انسان کے ہردے کو کسی نہ کسی سمے ویاکل کر چکا ہے۔ اس سوال پر کہ آیا کوئی منزل مقصود ہے یا نہیں۔ بحث کرنا بالکل ضروری نہیں کیونکہ بحث اُس مضمون پر ہو سکتی ہے جسکی لسبت شک ہو۔ لیکن کسیکو شک ہے کہ ہمیں کسی منزل پر ضرور پہونچنا ہے۔ مت وادیوں کو جانے دیجیے۔ آج کل جنہیں حقارت سے مذہبی خیالات کے غلام کہا جاتا ہے انہیں بھی چھوڑ دیجیے۔ کیا کوئی ناستک یا اناستک یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا کوئی بھی منزل مقصود نہیں؟ منزل مقصود کی سب سے زبردست شہادت انسان کے اندر سے ملتی ہے۔ اگر یقین نہ ہو کہ ہمیں کسی خاص منزل پر پہونچنا ہے تو کب ممکن ہے کہ انسان دن رات کی جد و جہد میں لگا رہے۔ جہاں ہر ایک انسان منزل مقصود کو ایک امر واقعہ سمجھکر اُسکی تلاش میں سرگردان ہے۔ وہاں افسوس کہ بہت کم ایسے ہیں جو کہ سمجھتے ہیں کہ وہ منزلِ مقصود کیا ہے۔ ہیں لئے منزل مقصود کی تلاش شروع کرنے کے پہلے اُس منزل کا جاننا ضروری ہے لیکن کوئی چیز بھی بغیر علم کے جانی نہیں جاتی۔ روزمرہ کی کثیف مادی چیزوں کے جاننے کے لئے بھی جب علم کی ضرورت ہے۔ اور اُس علم کے رہنے کی جگہ جب بدھی ہے تو ضروری ہے کہ لطیف چیزوں کے جاننے کے لئے اُس سے بھی باریک بین عقل سے کام لیا جاوے۔ پس منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے جس منزل تک کہ ہمارے حواس پہونچ نہیں سکتے سوکشم بدھی کی ضرورت ہے۔ تاکہ اُس سے دیکھ کر ہم سیدھے راستہ پر چل سکیں ؞

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

کسی مت نے کیا ہی کھری بات کہی ہے۔ لیکن کھری بات کو سننے کے لئے آج تیار کون ہے؟ دورنگی پن میں بھڑک بہت ہے۔ بلکہ درجہ اول کا ہے لیکن استقلال نہیں۔ دم دم پر اُسکی حالت بدلتی ہے۔ کسی کو کچھ اور کسی کو کچھ نظر آتی ہے۔ دہوپ چھاؤں کا کپڑا جنہوں نے دیکھا ہے اور سورج کی روشنی کے سامنے اُسے مختلف حالتوں میں لاکر جنہوں نے مشاہدہ کیا ہے۔ وے جانتے ہیں کہ اُس میں پل پل کے بعد کس قسم کی تبدیلیاں واقعہ ہوتی ہیں۔ لیکن لیپی گلبدن ریشم کی روشنی کے روبرو ایک ہی حالت میں نظر آتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنی عمر کے خاتمہ تک یکساں رہتا ہے۔ برخلاف اُس کے دہوپ چھاؤں کی بھڑک دس روز میں اوڑ جاتی ہے جڑ کپڑے کی اِس مثال کو منشیہ سرشٹی پر گھٹانے سے کیسا وچتر درشیہ نظر آتا ہے۔

اٹھک گن! اپنے آچرنوں کو اپنے منتویوں کے انوکول بناؤ۔ اور دورنگی کو چھوڑ دو کیونکہ یکرنگی میں ہی استقلال ہے ؞

رائے پیڑا رام جی کا بیوقت بچھوڑا

آریہ سماج سے اُسکا ایک اور سہایک بچھڑ گیا۔ آج ایک بجے کے قریب "تار" آیا کہ رائے صاحب ہم لوگوں سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئے۔ رائے پیڑا رام سے تجربہ کار اور مضبوط گرہستی آریہ سماج میں بہت کم ہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت کے کام سے ہی رائے پیڑا رام جی نے اپنی لیاقت کا بڑا بھاری ثبوت دیا تھا اِس گرے ہوئے زمانہ میں سنتان کی ہر طرح کے دشمنوں اور دُشمنوں سے رکشا کر کے انہیں آدرش منشیہ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہونا کسی مہا پُرش کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ رائے صاحب

نے اپنے پتروں اور بھتیجوں کو جسمانی اور دماغی دونوں پہلوؤں سے انسان بنانے کی کوشش کی اور اس میں جو کامیابی انہیں نصیب ہوئی۔ اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ان کے بھائی رائے ٹھاکر دت جی اسوقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان ہیں۔ جس پد کے مدت سے وہی یوگیہ تھے رائے ٹھاکر دت کے دھارمک پریم کے بھاؤ سے کون آریہ پرش ناواقف ہے۔ رائے ٹھاکر دت جی نے اپنی تصنیف میں مانا ہے کہ اُن کے استقلال اور ہمت میں۔ اُن کے بھائی نے انہیں بہت مدد دی تھی۔ لاہور میں جب تک رائے پیڑا رام جی رہے آریہ سماج کی رکشا کے کام میں خاص حصہ لیتے رہے۔ اب کچھ عرصہ سے آریہ سماج کی بھاؤں کے کام میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ ہر ایک ضروری کام میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے عہدہ داران اُن سے صلاح کر لیا کرتے تھے۔ اسوقت امید بندھنے لگی تھی۔ کہ رائے پیڑا رام جی آریہ سماج کی پیروی میں ایک چھوٹے سے آریہ سماج کے پردھان پد کو بخوشی سویکار کرنا ظاہر کر رہا تھا کہ پنشن لینے کے بعد۔ آپ کے صاحب آریہ سماج کی سیوا میں اپنا سروسیہ ارپن کر دیویں گے۔ دونوں بھائیوں کے لئے وان پرستھ آشرم کا زمانہ آگیا تھا۔ اور امید تھی کہ دونوں بھائی مل کر ویدک دھرم کی اشاعت میں بڑا بھاری حصہ لیں گے لیکن افسوس کہ بڑی بڑی کل امیدیں خاک میں ملتی سی نظر آتی ہیں۔ رائے پیڑا رام کی علیحدگی سے اُن کا سارا خاندان اس وقت اشانت چت اور دکھی ہوگا۔ نہ معلوم اُن کے پتروں اور بھتیجوں کے دلوں پر کیا کچھ گزرتی ہوگی۔ لیکن سب سے بڑھکر قابل مطالعہ رائے ٹھاکر دت کے ہردے کا نظارا ہو سکتا ہے۔ اُس وشال ہردے میں اشانتی تو کیا آسکتی ہے۔ دنیاوی محبت تو اُس آتما کو کیا ہلا سکتی ہے لیکن ہاں دھرم پتھ میں سہارا دینے والے بھائی کے بچھوڑے سے شائد اُن کے ارادوں میں اُداسینتا سی نظر آوے گوسائیں تلسی داس جی نے کہا ہے ؎

ملئے نہ جگت سہودر بھراتا

آہ! ایسے بھائی کہاں ملتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ رائے ٹھاکر دت کے دل میں دنیاوی اُداسینتا کا اثر نہ ہوگا۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اُن کا دل اسوقت انہیں کیا کہہ رہا ہوگا۔ اندر سے آواز آتی ہوگی۔ کہ ٹھاکر بے خبر نہ ہو۔ کیا کوئی عذر ہے کہ دھرم کا بوجھ اٹھانے والا سہودر بھائی چلا گیا پہلے تجھ پر آدھا بوجھ تھا۔ اب سارا بوجھ تجھ پر ہے۔ پرماتما نے تجھے یہ فرض سونپا ہے کیا تو رستہ نہ نبھائے گا۔" مجھے وشواس ہے کہ رائے ٹھاکر دت اسوقت اکیلے دونوں بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پرماتما اُنکو آوشیہ سہایتا دے گا۔

مجھے یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ سارے پریوار کے ساتھ میری کیسی ہمدردی ہے۔ رائے پیڑا رام جی کی موت کے واقعات ایسے ہیں۔ کہ آئندہ کام کرنے والوں کو دھرم پتھ پر چلنے کا حوصلہ دلائیں گے۔ طاعون سخت اُن کے علاقہ میں آرہا تھا۔ اُسکے مقابلہ میں کام کرتے ہوئے آپ نے جان دی کوئیٹہ کے پنڈت ہری کشن جی کی پیروی میں یہ دوسرا واقعہ آریہ سماج کے لئے قابل فخر ہے۔

لیکن باوجود ان سب باتوں کے بھی آریہ سماج کو جو نقصان پہونچا ہے۔ اُسے کوئی کوئی ہردے ہی محسوس کرتا ہے۔ پرماتما رائے صاحب کے پریوار کو شانتی دان دیں۔ اور آریہ سماج کے سبھاسدوں کو شکتی دیں کہ وے موت کو دھرم نزدیک سمجھتے ہوئے اپنے فرض کو ادا کر سکیں۔

مجھکو آپ سے بڑھکر شوک ہے

اخبار ستیہ وادی کے بند ہونے پر چاروں طرف سے میرے نام ہمدردی اور افسوس کے خطوط آرہے ہیں بعض بھائی اس جوش میں بیتاب ہوجاتے ہیں کہ ستیہ وادی کو ہنوز زندہ سمجھکر مجھے اُس کے قائم رکھنے کی پریرنا کرتے ہیں۔ ان سب پتروں کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ممکن نہیں ہے گو ستیہ وادی میں میرے قلم سے ایک سطر بھی لیکھ نہیں نکلا تاہم جس وقت اُس کے جاری کرنیکا خیال پیدا ہوا تہا اُس وقت مجھے کام کرنیکا بڑا بہاری اُتساہ تھا اُس پرچہ کو جو کچھ میں بنانا چاہتا تہا افسوس کہ اُس کے لئے مجھے ایک قدم اُٹھانے کا بھی موقع نہ ملا۔ اشتہارات وغیرہ جاری کرنے کے بعد ہی میں نے اپنی دقتوں کو محسوس کرلیا تہا اور جب مجھے اُمید ہوگئی کہ میں اُس کے متعلق تحریری کام کے لئے فرصت حاصل نہیں کرسکونگا تو ارادہ کرلیا تہا کہ فی الحال اس پرچہ کا اجراء بند کردیا جاوے۔ لیکن جس وقت میں گروکل سے مطلع میں اخبار کے ملتوی کرانے کے لئے پہنچا تو دو فارم اخبار کے چھپ چکے تھے آریہ بھاشا کے پرچار کے اوپر ہی اس وقت ویدک دھرم کے پرچار کا کام نربھر ہے اُس آریہ بھاشا کا پرچار پنجاب میں بہت کم ہے اگر خریدار کافی ہوجاتے اور مجھے اُمید ہوجاتی کہ میں جلد ستیہ وادی کو اسم بامسمیٰ بنانے کے لئے خود کام کرسکونگا تو ممکن تہا کہ اس کے قائم رکھنے کے لئے مالی نقصان بھی برداشت کرنیکی کوشش کی جاتی لیکن اس وقت مجبوری تہی۔ آپ نہ سمجھیں کہ مجھے اس پرچہ کے بند ہونے کا کم شوک ہوا ہے لیکن میں پھر بھی بالکل نراش نہیں ہوں کیونکہ ممکن ہے

کہ اس سے بہتر حالت کے موجود ہونے پر آپ "ستیہ وادی" کے ازسرِنو سندر روپ اور نئی پوشاک میں درشن کریں

گورو کل پاٹھشالا گوجرانوالہ

لالہ رلا رام جی اور لالہ حاکم رائے جی نے اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے خاص انتظام گوجرانوالہ کی ویدک پاٹھشالہ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اُسکا نام گورو کل پاٹھشالا گوجرانوالہ ہے۔ جس میں تین چار لڑکے اور شامل ہیں۔ ماسٹر سُندر سنگھ لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اس پاٹھشالا کی پریکشا لالہ شیو دیال صاحب ایم۔ اے سکرٹری آریہ سماج لاہور۔ لالہ موہن لال بی۔ اے ماسٹر بھیرا اور لالہ مُراری لال ایم۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے لی۔ اُن صاحبان کی رائے ایک علیحدہ کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ممتحن صاحبان لڑکوں کے طرزِ رہایش اور تعلیم سے خوش ہوئے ان لڑکوں کی رہایش کا انتظام گورو کل کے طریقہ پر ہے۔ طریقہ تعلیم میں البتہ فرق ہے کیونکہ انگریزی بہت جلد شروع کرائی گئی ہے چنانچہ لالہ شیو دیال جی نے رائے دی ہے کہ تیسرے سال سے پہلے انگریزی شروع نہیں ہونی چاہئے۔ گورو کل کا آدرش تو نہایت مشکل ہے لیکن اپنے دیش کے مختلف حصوں میں جس قدر یہ کوشش برہمچریہ کے قائم رکھنے اور بچوں کو سادہ زندگی کی عادت ڈالنے میں ہورہی ہے اُس کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور اُمید بندھتی ہے کہ کسی نہ کسی زمانہ میں آریہ سماج آدرش شکشہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوگا۔

پرشنوتر

(تنبیہہ۔ اُتر دینے والے سجن پرشنوں سے باہر جاویں)

(۱) از لالہ نتھو رام ٹھسکوئی خریدار نمبر ۲۲۶

پرشن اول۔ وید کا کوئی سپشٹ منتر بتلاویں جس میں یہہ ظاہر ہو کہ نیوگ کرنا آپت کال کا دھرم ہے۔

پرشن دوم۔ وید کا کوئی سپشٹ منتر بتلاویں جس میں یہ ظاہر ہو کہ رنڈوا کنواری کے ساتھ شادی نہیں کرسکتا

(۲) از مہاشے منشی رام ساکن گنگوہ

پرشن۔ جب مہاپرلے ہوگی تب پاپی جن اور شُبھ آتما جن ایک ہی جگہ رہینگے یا علیحدہ علیحدہ؟ (مفصل جواب ہونا چاہیئے کیونکہ میں ایک کم عقل آدمی ہوں)

(۳) از مہتہ گیان چند صاحب پولیس انسپکٹر فورٹ سنڈیمن

پرشن۔ گائے کی پونچھ کا چنور کیوں مقدس خیال کیا جاتا ہے اور مرگ چھالا کیوں پوتر خیال کرکے استعمال کیا جاتا ہے؟

(۴) از مہاشے شانتا رام جی ہیڈ ڈرافٹسمین پٹیالہ

پرشن۔ منو جی مہاراج لکھتے ہیں کہ بزرگوں کی سیوا کرنے سے آیو اور یش وغیرہ بڑھتے ہیں کیا آیو کم و بیش ہوسکتی ہے؟ مقرر نہیں ہوتی؟ (جواب میں یُکتی سے زیادہ کام لیا جاوے)

۵۔ از مہاشے ستیا رام صاحب ملک برہما

پرشن۔ برہما بابو کوئی صاحب مشکور فرماویں کہ زمانہ قدیم میں آریہ لوگوں کی پوشاک کیا تہی اور زمانہ حال میں کونسا لباس اختیار کرنا بہتر ہوگا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس سے ہر طرح سے آرام ۔ آسائش چستی و وضع و بناوٹ جو اپنے آپ کو مفید معلوم ہو اور نظر عام میں بھی کچھ وقعت رکھتا ہو ۔ کیونکہ لباس ۔ خوراک ۔ و دستورات قوم کا اعلیٰ فخر اور ہر دلعزیز اشیاء ہیں ۔ اور ان کا کچھ نہ کچھ لگاؤ مذہب سے پایا جاتا ہے ۔ یعنی جس قوم کے دستور اچھے ہوں ۔ لباس خوراک عمدہ ہو تو امر مذہب کی طرف بھی عام لوگ رجوع ہوتے اور غور کرتے ہیں ۔ پھر راستی اپنا اثر جلدی دکھلا دیتی ہے ۔ ذرکر ہماری پہچان کا عمدہ شیوہ ہے ۔ ہمارے موجودہ لباس پر غور کرنے سے کوئی حصہ لباس اہل اسلام کا کوئی حصہ اہل یورپ کا پایا جاتا ہے ۔ دنیا کی دوسری قوموں پر غور کرنے سے اہل یورپ والیشیا میں اہل جاپان وچاینا کا لباس بہت عمدہ ہے اور مرحوم امیر عبدالرحمٰن صاحب کابل نے جو لباس کہ اپنی فوجوں کے لئے مقرر کیا ہے بہ نسبت دیگر ممالک کے کچھ وقعت رکھتا ہے ۔ اور نظر عام میں بھی عمدہ دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی اگر ہمارے تجربہ کار آریہ بھائی لباس کے بارے میں اپنی اپنی رائے قائم کر کے کوئی خاص تجویز مقرر فرما دیں ۔ تو قوم کے لیے آنکی بڑی نوازش ہوگی ۔

تصحیح غلطی

(۱) ۔ فہرست دان دہندگان میں بجائے وڈالہ بانگر کے وڈالہ سندھوان پڑھئے ۔

(۲) ، دوم ۔ مشر بیان مانیہ ندہر تا جی ۔۔۔ ۔ گذشتہ ست دھرم پرچارک میں جو کہ ایک نوٹ تہکاری کی رپورٹ پر آپنے لکھا ہے اس میں شاید کتابت کی یا آپ کے پڑھنے سے غلطی ہوگئی ہے ۔ ساہنج رپٹ کرت اد اپریل تہکاری کے صفحہ ۲ پر یہ لکھا ہوا تہا کہ کل روپیہ نقد و وعدہ خالصہ کالج کے لئے تین لاکھ ہوا جس میں بیس ہزار نقد تہا ۔ آپ نے گذشتہ پرچارک کے نوٹ میں بیس لاکھ نقد چھپوا دیا ہے ۔ اگر مناسب سمجھیں تو تصحیح کرا دیں ۔

آپکا شبھ چنتک

ایڈیٹر تہکاری از امرتسر

قابل توجہ خریداران

(۱) کاغذ شروع سال سے باریک اس لئے لگایا گیا ہے کہ پہلا ذخیرہ کاغذ کا ختم ہوگیا تہا اور جو منگایا گیا تہا وہ اتبک پہنچا نہیں ہے ۔ جس وقت کاغذ نیا پہنچ گیا بدستور کاغذ عمدہ لگایا جاویگا ۔

(۲) پہلے نمبر کا ٹائیٹل پیج مینیجر نے غلطی سے نیا نہ لکھوایا اس لئے وہی پورانی لگی ہوئی کاپی چھپ گئی ۔ اس سہو کے لئے خریداران معاف فرما دیں ۔

(۳) پرماتما نے الوگرہ کی تو شاید اخبار کی درستی کے لئے مجھے پورا سمے مل سکیگا اُس وقت جملہ شکایتیں دور کر دونگا ۔ فی الحال بھی مینیجر وغیرہ کو خاص تاکید درستی کے لئے کر دی ہے ۔

منشی رام مالک مطبع
ستیہ دھرم پرچارک

از دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سبھا کا روپیہ سیدہا بینک میں جاتا ہے اور بینک والے سبھا کو صرف منی آرڈر کے کوپن بھیجتے ہیں اسواسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام دانی کوپن پر اپنا نام وپتہ بالتفصیل خوشخط لکھدیا کریں ہم رسیدیں بھی کیسے بھیج سکتے ہیں جبکہ نام دہندہ ہی کا نہ معلوم ہو ۔ روپیہ بھیجتے وقت اسکا ضرور ہماری خیال رکھنا چاہیئے ۔ رکدار ناتھ تہاپر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔

پراتھنا

کتاب سوسمرن ودبیگیہ اور آن کی شدھی کا پہلا غلط نامہ نامکمل معلوم ہونے پر جدید ٹائیٹل پیج چھپوا کر لگایا گیا ہے جن مہاشئوں کے پاس پہلے ٹائیٹل پیج والی کتابیں پہنچ چکی ہیں لیکن اُن کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے صفحہ ۱۰ کی سطر ۹ میں سے لفظ (اکٹھے) قلمزن کر کے صفحہ ۷ کی سطر نمبر ۲ میں بجائے رگوبند صاحب) ہرگوبند صاحب بنا لویں

الملتمس گنیشداس ورما حال
سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ

ضرورت

کوئٹہ راجپوتانہ سماج کو ایسے آریہ اپدیشک مہاشے کی ضرورت ہے جو ویاکرن اور دیگر سدہانت سے اچھی طرح ماہر ہوں سپیکر اچھے ہوں اور سنسکرت اچھی طرح لکھ پڑھ سکتے ہوں تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی جو مہاشے اسپر تیار ہوں جلد درخواست بھیجیں ۔

المشتہر
متھرا پرشاد منتری آریہ سماج کوئٹہ

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

کنیا کی عمر اس وقت تیرہ سال ہے ۔ تعلیم یافتہ ہندی گورمکھی ۔ اردو انگریزی سے واقفیت حاصل کر رہی ہے سینا پرونا ۔ خانگی امورات کے انتظام میں نپن ہے ذات میر چھیتری برن شنار ۔ بر اُسی جاتی کا ۔ تندرست تعلیم یافتہ برسر روزگار ۔ یا کالج کا طالب علم اور نیک چال

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

منتری آریہ سماج بھیرا - (ملک پربھا) آپکے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کا حال گزشتہ ہفتہ میں ایک نامہ نگار کا بھیجا ہوا چھپ چکا ہے۔ ایڈیٹر

مہاشے بھگیہ دت شرما کیا ماری (گرامی) گروکل کے سرمایہ کی ترقی کے لئے اپیل کرتے ہیں اور تجویز پیش کرتے ہیں کہ ایک روپیہ فی آریہ سماج سالانہ دیوے اور ایک روپیہ فنڈ کی کتابوں کی فروخت کا جدا انتظام کیا جاوے۔

منشی بختاور سنگھ جی - فہرست دان کی درج ہو چکی۔ جب آپ صحیح فہرست روانہ فرماویں گے وہ بھی درج ہو جاویگی۔

کیا گروکل ایک سیکٹیرین انسٹیٹیوشن ہے

شریمان پرم پوجنیہ مہاشے سمپادک ستیہ دھرم پرچارک جی نمستے۔

۲۲ - اپریل ۱۹۰۴ء کے ہتکاری کے ایڈیٹوریل کے نمبر میں بہ عنوان "خالصہ کالج" ایک نوٹ چھپا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ خالصہ پنتھ ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ ہندو قوم کا ایک جزو ہیں - اس نوٹ کا آخری فقرہ مندرجہ ذیل ہے -

"جہاں ہندو قوم کو ہندو کالج بنارس - کنیا مہا ودیالیہ جالندھر - ڈی - اے - وی کالج لاہور اور گروکل ہردوار کا فخر ہے - وہاں یہ اسکو خالصہ کالج کا بھی فخر ہونا چاہئے" اس فقرہ سے صاف ٹپکتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب گروکل کو بھی ہندوؤں کا ایک قومی انسٹیٹیوشن قرار دیتے ہیں جس میں

آج تک یہ سمجھتا رہا ہوں کہ چونکہ آریہ سماج ہندوؤں کا ایک فرقہ نہیں ہے اور نہ ہی ایک ہندو دھرم سبھا ہے بلکہ ایک عالمگیر دھرم کو پرچار کرنے کی جگت سدھار سبھا ہے - اس لئے اسکے کسی انسٹیٹیوشن کو محض ہندوؤں کا ہی انسٹیٹیوشن کہنا آریہ سماج کے گورو کو گرانا ہے - اور رشی کے پوتر اور عالمگیر مشن کو ایک تنگ دایرہ میں بند کرنے کی بے سود کوشش کرنا ہے - گروکل کی سکیم سے جو شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شایع ہوئی ہے یہی ظاہر ہوتا ہے - اسکے نیموں میں یہ کہیں درج نہیں کہ اس کل میں ہندوؤں کے بچوں کو کسی طرح پر ترجیح دیجاویگی بلکہ یہ لکھا ہے کہ جس بچہ کا ویدارمبھ سنسکار ہوا ہو وہ داخل ہونے کا مستحق ہے - اسکے دیباچہ میں جو کہ شریمان لالہ رلا رام جی سابق پردھان شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی حکم سے ہے صاف طور پر مندرج ہے کہ کل میں داخلہ کی اغراض کے لئے ہندو اور غیر ہندو میں کوئی تشخیص نہیں کیجاویگی - میرا آج تک یہی خیال رہا ہے کہ لفظ قوم بے معنی ہے اور مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ دو سال پیشتر آنریبل شریمان ماسٹر آتما رام جی ڈسٹرکٹ ہتکاری آریہ سماج لاہور کے پلیٹ فارم سے منطقہ کے طور پر "قوم" کی قواعد کرنا کر کلچرڈ سبھائیوں کے اس خیال کی پرزور اور پرمذاق تردید کیا کرتے تھے - لیکن میں نے افسوس سے دیکھا ہے کہ عرصہ ۲ یا ۳ ماہ سے ماسٹر جی کے خیالات میں دفعتاً ایک غیر معمولی تبدیلی واقع ہونی شروع ہو گئی ہے اب ان کے لکچروں اور تحریروں سے یہ ٹپکتا ہے کہ وہ آریہ سماج کو ہندو سماج کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں اور گروکل کو ہندوؤں کا ایک قومی کالج خیال کرتے ہیں - جہاں تک مجھے معلوم ہے - آپکے یہ خیالات نہیں ہیں - تاہم میں اپنی اور پبلک کی تسلی کی خاطر آپ سے درخواست کرونگا - کہ آپ بذریعہ اخبار تحریر فرماویں کہ آیا آپ بھی گروکل کو ہندوؤں کی ایک انسٹی ٹیوشن خیال کرتے ہیں اور ماسٹر جی سے متفق ہیں یا آپ اپنے پرانے خیال پر قائم ہیں - یا دی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فاضل پردھان بھی اس معاملہ پر اپنی رائے سے پبلک کو سوچت کریں تو اشیرباد کرپا ہوگی -

آریہ دھرم کا سیوک

(رادھیو - لاہور)

نوٹ - میں گروکل کو عالمگیر ویدک دھرم کی اشاعت کا ایک ذریعہ سمجھتا ہوں اور اس لئے اسکی سیوا کرتا ہوں نہ کہ ہندوؤں کی قومی انسٹیٹیوشن - کیونکہ میرا پورا خیال تبدیل نہیں ہوا کہ ہندوؤں کی کوئی قوم ہی نہیں ہے - ایڈیٹر

گروکل ڈیپوٹیشن اور ستیہ دھرم پرچارک

ناظرین اخبار عرصہ دو سال سے ستیہ دھرم پرچارک میں گروکل ڈیپوٹیشن کی بابت مطالعہ کر رہے ہوں گے اور بڑی بڑی سماجوں کے پلیٹ فارم سے بھی بارہا اسکا ذکر اذکار بڑے زور و شور سے سن رہے ہوں گے مگر جب اسکے عملی پہلو کی جانب نظر ڈالتے ہونگے تو صرف حصول کا پہلو ہی دیکھنا پڑتا ہوگا - دو سال سے معاصر بھی اسکی بابت لکھ رہے ہیں اور دیگر سبھائیں اسکی تقلید میں اس تجویز سے فایدہ اٹھا کر اپنے ڈیپوٹیشن ملک کے مختلف حصص میں بھرمن کرنے اور اپنے انسٹی ٹیوشنوں کی حرکت اور مضبوطی کے لئے چندہ جمع کرنے کو بھیج رہی ہیں - مگر تا ہنوز ہماری شرمتی پرتی ندھی سبھا کے ادھکاریوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی - سنٹرل ہندو کالج بنارس کے بنے سے مسز اینی بیسنٹ صاحبہ ہمیشہ پھر کر اپنی جادو بھری تقریروں سے پبلک کو محبت کر کے انکو کالج مذکور کی طرف کشش کر رہی ہیں - اور بحسن و خوبی ادا کر رہی ہیں اور اس کے پرچار میں کامیاب ہوئی ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

علی گڈھ محمڈن کالج کا ڈیپوٹیشن دو سے تیسرے سال حسب باقاعدہ نوابوں - راجوں مہاراجوں اور بڑے بڑے نگروں میں بھرمن کر رہا ہے اور کافی دھن جمع کر کے کالج کے سرمائیہ کو بڑھا رہا ہے - مگر ہمارے آریہ پُرش عموماً اور سبھاؤں کے ادھکاری اور لیڈر خصوصاً گہری نیند میں گھوک سوئے ہوئے ہیں - نامعلوم کب خوابِ غفلت سے بیدار ہوں گے اور اس اہم فرض اور ذمہ داری کو جو کہ انہوں نے اپنے سر پر لے رکھی ہے - پورا کرینگے - اپنے تئیں ستکدوش کرینگے اب مہرشی کے بتلائے ہوئے طریقۂ تعلیم یعنی گروکل کا آوازہ تو بھارت کی چار سو پھیل چکا ہے - لوگ اپنے بالکوں کو وہاں تعلیم دلانے کے لئے ہمہ تن تیار بیٹھے ہیں اور موجودہ طریقۂ تعلیم کے فوائد سے تو قطعی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جملہ مذہبی اور تعلیم یافتہ سوسائیٹیاں اب برہمچریہ دھارن کرنے اور تعلیم علم کی قائل ہو چکی ہیں - گروکل کا مشہور عوام الناس کے ہردیوں میں گھر کر گیا ہے - اور ہر کہ و مہ کو ذہن نشین ہو چکا ہے - گروکل کے سکیم کی پوری کی امیدیں بندھ چلی ہیں - ایجوکیشنل بل کے پاس ہونے نے بھارت نواسیوں کی رہی سہی امیدوں کو منقطع کر دیا ہے - اور بڑے بڑے دماغ والوں اور ریفارمروں کو سوچ و فکر میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو عام طور پر تراش کر رہا ہے - راجہ مہاراجے بھی کم و بیش محسوس کر رہے ہیں - آریہ لوگ تو پہلے بھی تیرت نہیں ہوئے - جدا گروکل اور دیگر برہمچریہ دھارن کرنیوالی پاٹشالہ بھی تیار و سوچ رہے ہیں الغرض میدان اب کام کے لئے خوب تیار ہے اور موقعہ غنیمت ہے - اس نا چیز کی ناقص رائے میں آریہ لیڈروں اور سنیاسیوں کو خانہ جنگی سے فرصت حاصل کر کے اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر جلد ہی ڈیپوٹیشن بنانا اور گروکل پرچار کا آرمبھ کرنا چاہئے - ملک کے بڑے بڑے نگروں میں بھرمن کرنا ضروری ہے - ورنہ بہت زیادہ ضرورت یہ ہے - کہ راجوں مہاراجوں کے کانوں تک ویدک دھرم کی دھونی پہنچائی جاوے - اور لازمی ہے کہ انکی توجہ ملک کے سدھار اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور گروکل کے مہتو کی جانب مبذول کی جاوے - جہاں اُن سے گروکل کے لئے کافی مدد حاصل کیجاوے - اور برہمچریہ آشرم کے فوائد ان پر منکشف کئے جاویں - وہاں انہیں مندرجہ ذیل امورات کے لئے اپیل یا درخواست کیجاوے اور اگر وہ ذرا سی نظر التفات و شفقت کریں - تو بہت ہی فائدہ متصور ہے - امورات حسب ذیل ہیں -

(۱) اول وہ نہ صرف یکمشت چندہ گروکل کو دیویں بلکہ سالانہ اور ماہواری چندہ کی سہائیتا سے دھنیواد کا پاتر بنا دیں -

(۲) اپنی اپنی ریاستوں میں گئو رکھشنی سبھا کا پربندھ کریں -

(۳) اپنی اپنی ریاستوں میں صنعت و حرفت کے لئے مدارس کھولیں یا موجودہ سکولوں میں صنعت و حرفت جاری کریں اور دیسی اشیا کی ترقی پر زور دیویں - تاکہ لوگ سرکاری ملازمت سے ہٹ کر تجارت اور پیشوں کی جانب متوجہ ہوں اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے وجہ معاش حاصل کریں - اور اپنے تئیں افلاس سے خلاصی کریں - خاص انعام و اکرام و خطاب دیکر انکی اس جانب حوصلہ افزائی کریں -

(۴) مذکورہ بالا مدارس میں ناگری کے لئے لازمی قرار دیجاوے اور سنسکرت کو پُنر جیوت کرنے کا خاص وچار ہووے - اور اصول زراعت میں بھی نمایاں ترقی درکار ہے -

(۵) انہیں حتی الوسع اپنی ریاستوں کی کورٹ کی زبان ناگری کر دینی چاہئے -

(۶) اپنی اپنی ریاستوں میں کم از کم ایک ایک کنیا پاٹشالہ ضرور کھولنی چاہئے - اور ان میں ناگری کی کتب کنیا مہاودیالہ کی سکیم کے بموجب پڑھائی جاتی ہیں - اور کنیا مہاودیالہ جالندھر کی کمیٹی کا بھی خیال دلانا ضروری ہے -

اگر ان چند مذکورہ بالا تجاویز کو مدنظر رکھکر پرچار کیا جاوے اور راجہ مہاراجے انکی جانب اپنی توجہ اشرف مبذول فرماویں - تو ملک سے بہت کچھ افلاس دور ہو سکتا ہے اور اودیا کی بیخکنی ہو سکتی ہے - جہاں آپ دھارمک بنیں گے وہاں اپنی پرجا کے لئے پتا سمان ثابت ہوں گے - امید کہ آریہ لیڈر آریہ سنیاسی ضرور اس ناچیز کی پرارتھنا پر وچار کریں گے اور ابھی سے ڈیپوٹیشن کی تجویز کر کے جلد ہی اس مہان یگیہ کا آرمبھ کریں گے -

ایشور پرماتما انکی بدھیوں کو ان اعلیٰ دھارمک کاریوں کی طرف پریرت کریں -

راقم آریہ لوکاسیوک
بندہ گوردتہ رام بی - اے مختار سکریٹری
آریہ سماج کھالیہ -

شریمان مہاشے ایڈیٹر ستیہ پرچارک جی

نمستے - آپنے اا اپریل کے پرچہ میں نوٹ دیا تھا کہ ایک بات تو بالکل غلط ہے - کہ کسی دولتمند کو گروکل فنڈ سے مفت کھانا دیا گیا ہے -

جب میں گروکل کے جلسہ میں شامل ہوا تو راستہ میں مہاشے لالہ جوالا سہائے قوم چدھہ سکنہ تون میانی کے ساتھ میری بات چیت ہوئی تو لالہ جوالا سہائے نے یہ بیان فرمایا کہ لالہ منشی رام جی کے ساتھ میں نے وعدہ کر لیا تھا کہ کھانا مجھ کو گروکل سے ملے - اور لالہ منشی رام جی نے منظور فرما لیا ہے - اور میں نے لالہ جوالا سہائے جی کو بہت لائق سچا دھرماتما جانکر لکھا ہے - مجھکو یہ معلوم نہیں کہ مہاشہ جی نے سچ بیان کیا ہے یا جھوٹھ - کرپا کر کے اس مضمون کو ضرور اشاعت فرما دیں -

آپ کا داس
جیٹھ سندسیاہی فرو بخش ڈیرہ اسمعیل خاں

(نوٹ - لالہ جوالا سہائے جی سخت بیمار ہیں)

وہ پوری وغیرہ کھا نہیں سکتے تھے۔ خشک مونگ کی دال اور پھلکا بھیجا گیا۔ اسطرح پر کئی دیگر بھائی بھی جو بوجہ بیماری تنگ تھے انہیں کھانا یا محض بچے اگر بھوکے تھے تو انہیں مٹھائی دی گئی۔ بعض شیر خوار بچوں کے لئے دودھ بھیجا گیا۔ یہ اس لئے نہیں کہ وہ امیر تھے۔ کیونکہ اُن میں بہت سے غریب تھے۔ بلکہ اس لئے کہ اُنکو ضرورت تھی۔ ایک تندرست مضبوط غریب کے مقابلہ میں ایک امیر کے ایک بیمار بچے کو میں دودھ مہیا کرنا میں فرض سمجھتا ہوں۔

(منشی رام)

مانیہ ور مہاشے ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جی

نمستے۔ مفصلہ کالم تبصرے میں لیکھ جی آریہ پترکا میں "پریتی" پرچہ ۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء میں منجانب مہاشے جگتا نند جی سیاہی فروش ڈیرہ اسمعیل خاں نکلا ہے۔ اُس کا اثر ضرور آپ کرپا کر کے چھاپدیں تا کہ لوگوں میں جو مغالطہ ڈالا گیا ہے وہ دور ہو۔

(۱) غریب لوگوں کو رہنے کی جگہ نہ ملتی تھی وغیرہ وغیرہ کا جواب یہ ہے۔ کہ جو یاتری جاتا تھا جہاں اُسکو جگہ ملی رہتا تھا۔ خواہ غریب ہو یا امیر۔ جو آدمی منیجر صاحب کے پاس پہلے ٹھہرے تھے اُنکے بسترے اُٹھوا کر باہر نہیں پھینکوائے گئے بلکہ دوسری جھونپڑی میں رکھوائے گئے۔ منیجر صاحب کے پاس بجائے خالص یاتریوں کے وہ لوگ آ گئے جو والنٹیر تھے۔ اس لئے اُن کا رہنا وہاں ضروری تھا اگرچہ پہلے رہنے والوں سے وہ جگہ لی گئی لیکن اُنکی غلطی تھی جس میں میں بھی تھا۔ اور کل مضمون کا اشارہ میری طرف ہے۔ رات کو مجھکو آدی پنڈت رام بھجدت جی نے اپنے خیمہ میں مہربانی کر کے جگہ دی اور ایک میرے ساتھی کو۔ لالہ جگتا نند تو باہر میدان میں نہیں سوئے۔ بلکہ وہ تو بالکل آرام میں میرے خیمہ میں سوئے تھے۔ اُنکی شکایت بیجا ہے کہ دیکھے کھاتے پھرے۔ اور کیا میں نے کوٹ پتلون پہنا ہوا تھا۔ صرف پنڈت جی مجھے اپنے خیمہ میں لے گئے کہیں اپنی غلطی سے سنبھالنے غصہ باہر ہو گیا تھا۔

(۲) دولتمندوں کو کھانا گروکل بھنڈار سے دیا جاتا ہے۔ انکا جواب ایڈیٹر صاحب دے چکے ہیں۔

(۳) ایک دولتمند نے ڈیرہ اسمعیلخاں کے پرانے یاتریوں سے ... روپیہ وصول کئے اور گروکل میں اپنے نام پر دئے۔

جواب۔ یہ بالکل صریح غلطی ہے بلکہ تعصب سے لکھا گیا ہے۔ کہ میں نے ... پرانے لوگوں سے جمع کئے اور اپنے نام پر گروکل میں دئے۔ میں نے پرچہ پرچیہرداں کی تفصیل لکھ دی تھی لکھا تھا کہ معرفت چمن لال حکیم بعوض ... دو خیمہ جو میرے اپنے تھے جو دان دئے۔ اُس پرچہ کے مطالعہ سے لالہ جگتا نند جی شاید شرمندہ ہونگے۔

(۴) ایک دولتمند نے گروکل سے گاڑی کرایہ پر لی اور ایک آدمی سے آٹھ آنہ صرف ایک بسترہ کا کرایہ ہردوار تک لیا (دروغگوئیم بر روئے تو) افسوس ایسے الفاظ لکھتے بھی لالہ جی نہیں شرمائے جب گاڑی کا کرایہ کیا میرے ساتھ اور آدمی بھی تھے جنہیں لالہ جگتا نند جی بھی شامل ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ بسترہ رکھ اور سوار ہو جاوینگے۔ چونکہ تین مہاشہ صاحبان آئے کہ ہمکو گاڑی نہیں ملتی ہمارے بسترہ وغیرہ آپ گاڑی پر رکھ لیجئے آخر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہم لوگ سوار نہیں ہونگے۔ آپ بسترہ اوپر رکھ دیں لیکن آٹھ آنہ آپ دیویں انہوں نے بخوشی منظور کیا۔ اور اسی طرح انہوں نے ہردوار پہونچکر آٹھ آنہ دئے۔ لالہ جی جنہوں نے مضمون لکھا کہ ایک ایک آنہ ہم نے اُن کو دیا یہ دولتمند ہیں یا میں۔ جو ایک ایک آنہ کے دانی ہوئے اور خصوصاً جو ۸ رتن صاحبان سے کرایہ لیا تھا۔ اُس کا حصہ بھی لالہ جگتا نند جی نے لیا اور پھر شکایت کر دی

(۵) ہردوار پر ایک دوکاندار سے کپڑا لیا گیا جو خرید۔ دوکاندار سے میں نے کہا کہ طول میں یہ کپڑا چھوٹا ہے۔ ہم اور جگہ سے لیتے ہیں اُسنے کہا کہ ہردوار میں اس سے زیادہ لمبا کپڑا نہیں ملیگا۔ میں ذمہ وار ہوں۔ جب دوسری جگہ پر تلاش کی گئی اُس سے طول اور اچھا کپڑا مل گیا جسنے پہلے دوکاندار کو بموجب اقرار کپڑا واپس کرنا چاہا۔ اُسنے انکار کیا ہم نے کہا کہ اگر تم انصاف اور شرافت سے نہیں مانتے تو ہم دوسری طرح لیں گے۔ چنانچہ اُس نے نہ مانا۔ ہم نے اُس سے ایک اور کپڑا بالعوض نقصان کے لیا۔ جسکی قیمت نہ دی۔ اور دو تین دفعہ پھر اُسکی دوکان پر گئے فیصلہ کر دو اُسنے نہ کیا لاچار ہم نے یہ سوچا کہ یہ بے انصافی کرتا ہے۔ تو ہم بھی اسکی پرواہ نہیں کرتے۔ جب ہم امرتسر پہونچے اُس کا بھائی جو اُسوقت ہردوار موجود تھا ملا اور کہا کہ جو پارچات میرے بھائی سے خریدے ہیں وہ مجھکو واپس کر دو۔ ہم رقم دیتے ہیں چنانچہ میں نے سب کپڑا اُسکو دیکر اپنی اصل رقم واپس لی سارا قصہ تو یہ ہے۔ ناحق لالہ جی نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ کہ اصل واقعہ کو مطالعہ کر کے شناخت چپ ہونگے۔

آپکا داس
چمن لعل حکیم ڈیرہ اسمعیلخاں

بہت جلد اپنی پرتگیا سے سبکدوش ہوں

۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو بہ تقریب سالانہ جلسہ گوروکل میں صاحبان نے پرتگیا پتر لکھ کر دئے تھے ان میں سے بہت سے صاحبان نے اپنی پرتگیا کا روپیہ ادا کر دیا ہے۔ اور تقریباً ۲۵ - صاحب ایسے ہیں کہ جنہوں نے باوجود تین تین دفعہ یاد کرانے کے بھی کچھ جواب نہیں دیا کہ اپنی پرتگیا سے سبکدوش ہو گئے ہیں یا نہیں۔ ان صاحبان کی سیوا میں سونے پوروک نویدن ہے کہ اگر انہوں نے اپنی پرتگیا کا روپیہ ادا کر دیا ہے تو وہ بھی

رسید کا نمبر و تاریخ تحریر فرماویں۔ ورنہ بہت جلد اپنی اپنی پرتگیا کا ۔ روپیہ دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرماویں۔

آریہ دھرم کا سیوک
سوم رام منتری آنند آشرم لودہانہ

اگرپنجاب کی صرف ایک ہی نہیں تو
یونیکٹ پراونس (صوبجات متحدہ
آگرہ و اودھ) کی تو ضرور ہی
پرتیکول تھی

اب کس امید پر کام جاری کیا جاوے۔ اخبار بھارت ورش کے بند ہونے پر بہت سجنوں کی ابھلاشا تھی کہ اگر ورش نہیں تو انہیں پنڈت رگھوور دت کی ایڈیٹری میں کسی لائق منتظم کی نگرانی تلے کوئی ناگری کا سستا پرچہ ضرور جاری ہونا چاہئیے۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا اپنے متعلق سرکار کو اسکے متر ایک سال بھر بھی نہ رکھ سکی۔ درمیان میں ہی آریہ پرشوں کی عدم توجہگی سے کا بند کرنا پڑا سماجوں کے رجسٹر فارسی حروف میں ہیں۔ سبھا کا انتظام اردو و انگریزی حروف میں چلتا ہے۔ خود پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب و منتری مہاشے اپنے آرڈر انگریزی میں ہی جاری کرتے ہیں۔ دیکھیں ناگری کا پرچار دیوناگری دیوناگری کی بوٹ لگانے سے ہوگا۔ شوک ہے کہ پنجاب بھر میں ہندو سبھاؤں و آریہ سماجوں میں سے کوئی بھی اخبار ناگری نہیں۔ ایک دو ماہواری پرچے نکل رہے ہیں وہ بھی بہت ہی بری حالت میں۔ خریداروں کی کمی کے باعث وہ بھی مرجھا رہے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت بھی ناگفتہ بہ۔ ان تمام حالات و ضروریات

کو مدنظر رکھ کر پنجاب و صوبجات متحدہ دونوں کی ملی جلی مدد سے دونوں صوبجات کے بھدر پرشوں کی آشا پر نہایت مبارک اور نیک حالات میں پورے طور پر پراسپکٹس شایع کرکے زیر اہتمام مہاشے ملشی رام جی پنڈت رگھوور دت جی کی ایڈیٹری میں نہایت ہی سستا ہفتہ وار ناگری کا پرچہ ستیہ وادی جاری کیا گیا۔ اور اسکو صرف چار ماہ کے قلیل عرصہ میں تین ہزار روپیہ کا خسارہ ہوا۔ اس ماہواری شرح پر کون سے اخبار کو جاری رہ سکنے کی آشا ہو سکتی تھی ناچار وہ بھی بند ہو رہا ہے۔ اور آریہ سماجوں اور نامدہاری آریہ پرشوں کی دیوناگری کی انتی کی زبانی پکار کی عملی طور پر تردید کرتا ہوا اپنی شروع زندگی میں ہی کوچ کر رہا ہے۔ ہا شوک کہ ہر دو صوبجات ایک پرچے کو بھی نہ سنبھال سکے۔ اس سے زیادہ امید کی کمر کو توڑنے والی کیا کارروائی ہو سکتی ہے۔ ناگری کا پرچار کیسے ہو جبکہ ناگری کا ایک بھی پرچہ اچھی حالت میں نہیں۔ اور جو نکلتا ہے فوراً کمی مدد کے باعث بند ہو جاتا ہے۔ اور اپنے مالکان کی پیٹھ پر بہت سا خسارہ کا بھی بوجھ بھی برداشت بوجھ دھر جاتا ہے۔ اردو کے بہت سے پرچے جاری ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے انہیں بہت اچھی حالت میں ہیں۔ ناگری کا ایک بھی پرچہ زندہ نہیں رہتا۔ اردو ہندی کا سوال آریہ پرشوں کے لئے زندگی موت کا سوال ہے۔ لیکن افسوس کہ اس بارہ میں جیسی چاہئیے توجہ نہیں دیجاتی۔ زبانی ہم کبھی بھی اردو زبان کی فضیلت کے قایل نہ ہوں گے لیکن عملی طور پر اسکی ادہاں ہو رہے ہیں اور بارہا جتلا چکے ہیں کہ اردو کے سامنے ہندی کی کچھ پیش نہیں چلتی۔ اور جو شخص ہندی کی مدد کریگا اسکو بہت خسارہ اوٹھانا پڑے گا۔ اس بارہ میں جلدی چند اور تجاویز پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ لیکن اسوقت ناظرین کی توجہ آریہ پتر کا کے ۲۳ - اپریل کے مضمون کی ضرورت ہے

ایک ناگری پرچار۔ نی سبھا کی پنجاب کے لئے قائم کرنا کی منعطف کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں لائق ایڈیٹر نے اس مضمون کو بہت اچھی طرح بتلایا ہے۔

آریہ پرشوں کا سیوک
مدن لعل سب پوسٹماسٹر شاہدرہ ضلع لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

بہت سی قوم سبھا کے دفتر میں آتی ہیں۔ جن کا ہم کو مفصل پتہ نہیں لگتا۔ کہ آیا کس لئے اور بعض اوقات پتہ نہیں لگتا کہ کس صاحب نے روپیہ ارسال کیا ہے کیونکہ منی آرڈر فارم ہمارے پاس نہیں پہونچتا۔ اس لئے نویدن ہے کہ آریہ سجنوں اور دیگر پبلک کو واضح رہے۔ کہ روپیہ روانہ کرتے وقت ایک پیسے کا کارڈ ساتھ ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ مفصل احوال معلوم ہو کر ان کا روپیہ ان کے منشا کے مطابق ٹھیک ٹھیک فنڈوں میں ڈالا جاوے اور کسی مہاشہ کو شکایت نہ رہے۔

آپکا شبھ چنتک
کرپا رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماج مجیٹھا کا پہلا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مجیٹھا کا پہلا وارشکوتسب ۱۰- ۱۱- ۱۲ اور ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء کو بڑی دھوم دھام اور کامیابی سے ہوا۔ جسکی کارروائی حسب ذیل ہے۔

۱۰- اپریل ۱۹۰۸ء کو بارہ بجے آریہ بھائی نگر کیرتن ۱۲ بجے سے شروع ہو کر شام کے ۷ بجے تک ختم ہوا۔ جس کا اثر پبلک پر بہت اچھا پڑا۔ بابو دولا مال جی اور بابو رام داس جی نے بھجن کا دھنیاں بہت اچھی طرح سے پڑھے جن کو نگر واسیوں نے بڑی محبت سے شروع کیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

باہر سے اور بھائی بھی آ گئے۔ اور بھجنوں وغیرہ اپدیشوں کی برشا ہونے لگی۔ ۸ بجے پنڈت بالکرشن جی نے پرارتھنا کرائی جس کے بعد بھجن ہو کر بابو رام داس جی کا لیکچر "آریہ سماج کیا ہے" پر ہوا۔ حاضری خاصی تھی لیکچر کا اثر اچھا رہا۔ اس کے بعد بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

پھر دو بجے دوپہر کو بھجن ہونے کے بعد پنڈت بال کرشن جی کا لیکچر "بدھ دیو کی لائف" پر ہوا۔ جو کہ برابر ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ پشچات بھجن ہو کر ایک مسلمان بھائی سے تھوڑے سے پرشن اتر ہونے کے بعد بابو وشوا دیال جی کا لیکچر "ہنسا اہنسا نشیدھ" پر ہوا۔ جس میں لائق لیکچرار نے بڑی خوبی سے لوگوں کو درشایا کہ انسان کو گوشت ہرگز نہ کھانا چاہئے۔ بلکہ یہ قدرتاً منع ہے۔ جس کا اثر کہ لوگوں پر بہت ہی اچھا رہا بلکہ بابو چھجو رام جی نے پرتگیا کی کہ وہ گوشت آئندہ نہ کھایا کریں گے۔ اس کے بعد چندا سنگھ جی کا لیکچر "سچا دھرم" پر ہوا حاضری خاصی تھی۔ سکھ بھائی ایک خاص جماعت میں موجود تھے۔ پشچات بھجن ہو کر ۱۱- اپریل ۱۹۲۴ء کی کارروائی ختم ہوئی۔

۱۲- اپریل کو صبح ۷ بجے ہون ہوا۔ جس کے بعد بھجن ہو کر پنڈت دیودت جی نے پرارتھنا کروائی اور اس کے بعد بابو وشوا دیال جی کا اپدیش ہوا۔ حاضری خاصی تھی۔ پھر بھجن ہو کر بابو متھرا داس جی کا لیکچر "سودیشی وستو پرچار" پر ہوا۔ لیکچر بہت ہی پرجوش اور پرمعنی تھا۔ ناظرین کا خون اندر ہی اندر جوش مار رہا تھا۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد بہت سے آریہ بھائیوں نے پرتگیائیں کیں کہ وہ حتی الوسع اپنے دیش کا بنا ہوا کپڑا اور دیگر اشیاء استعمال کریں گے۔ اس کے بعد بھجن ہو کر صبح کی کارروائی بڑی کامیابی سے ختم ہوئی۔

پھر دو بجے سے ۴ بجے تک مسلمان بھائی سے اتر پرشن ہوتے رہے۔ اس کے بعد بھجن ہو کر چندا سنگھ نے اپیل کی۔ جس سے اس وقت مختلف فنڈوں کے واسطے [illegible]

ہوا جس کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔ پشچات بھجن ہو کر پنڈت دیودت کا لیکچر "مہرشی سوامی دیانند اور ان کے اُپدیش" پر ہوا جس کا ترجمہ انگریزی میں دو انگریز پادریوں کے سمجھانے کی خاطر پنڈت بالکرشن جی ساتھ ساتھ کرتے جاتے تھے۔ پشچات پادریوں کو بہت سے ٹریکٹ انگریزی زبان کے دیئے گئے۔ پشچات بھجن ہو کر ۱۲ تاریخ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۱۳ تاریخ کو ہون ہو جانے کے بعد مہاشے لکھا سنگھ جی ممبر آریہ سماج مچھینا نے آریہ بھائیوں کی جو کہ اس وقت حاضر تھے نوٹو لی۔ بعد ازاں بابو وشوا دیال کا ہون ہوا۔ اور بھجن ہونے کے بعد ممبر آریہ سماج مچھینا کہ جنہوں نے کہ مچھینا شہر کے سب ہندو بھائیوں کو جو کہ تقریباً تین سو تھے پریتی بھوجن دیا۔ آریہ سماج مچھینا کے ممبر عموماً اور بابو اندر سنگھ جی خصوصاً اس لئے تعریف کے لائق ہیں کہ جنہوں نے ہر ایک بھائی کو بڑی پریتی سے آدر ستکار کرتے ہوئے بھوجن کرایا۔ بابو اندر سنگھ جی نے بھوجن کا تو اعلیٰ بندوبست کیا باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کو اتارے کا بہت عمدہ انتظام کیا۔ حتے کہ بابو جی موصوف نے ہر طرح بھلے پرکار پربندھ کیا۔ جو کہ انہیں کا حصہ تھا۔ دوپہر کے بعد چار بجے کے وقت بابو وشوا دیال جی کا لیکچر "چار آشرموں کی مہما" پر ہوا جس کا اثر کہ سامعین پر بہت ہی اچھا ہوا۔ اس کے بعد مہتہ رام چند اس کا لیکچر ہوا۔ لکچرار نے بڑی خوبی سے حاضرین پر درشایا کہ اس دیش میں ویدک دھرم کے پرچار کی اشد ضرورت ہے جس کا اثر کہ ہر ایک آدمی پر بہت ہی اچھا پڑا۔ بعد ازاں کانفرنس ہوئی۔ اور سالانہ رپورٹ آریہ سماج مچھینا سنائی گئی۔ کانفرنس میں پاس ہوا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بقدر جلدی ہو سکے حسب ضابطہ رجسٹری کرائی جاوے۔ بعد ازاں بھجن ہو کر جلسہ بڑی خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔

ویدک دھرم کا سیوک

چندا سنگھ از کھاری

آریہ سماجک خبریں

لالہ سالگ رام آریہ کراچی میں پلیگ سے دیہانت ہو گیا تھا۔ اُن کے پتا لالہ بھورام جی سٹیشن ماسٹر لاہور سے پہنچے اور سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ بھورام نے بڑی سادگی سے سب کام کیا اور اشانتی کو ذرا بھی دخل نہ دیا۔ ایشور ان کو سچی شانتی عطا کرے۔

رام گڑھ سرداران ضلع لودھیانہ میں آریہ سماج لالہ بابو رام جی نے قائم کی تھی۔ ان کا ۲۴ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ ستری پہلے مر چکی تھی۔ ایک بچہ چھوڑ گئے۔ ان کی ماتا نے پتر کی وصیت کے مطابق اُس کے مرتک شریر کا سنسکار ویدک ریتی سے کیا۔ نہ برادری کی مخالفت کی پرواہ کی اور نہ ہی جوان لڑکے کے افسوس نے دھرم کو بھلایا۔ کوٹلہ آریہ سماج کے ممبروں نے جا کر مرتک سنسکار کرایا تھا۔ لالہ بابو رام جی کی یادگار میں گیارہ روپیہ چندہ کر کے یجر وید بھاشیہ رام گڑھ آریہ سماج میں رکھا گیا۔ ہمارے سورگباشی بھائی کی ماتا نے گروکل، وید پرچار اور کنیا مہاودیالہ جالندھر کو ایک ایک روپیہ دان دیا۔

لالہ جگن ناتھ جی نوہمل لوہی نے اپنے کارخانہ دیسی کپڑوں کی آمدنی کا کچھ حصہ گروکل کو دینے کا وعدہ کیا تھا جس کی بدولت اب تک [illegible] روپیہ کے قریب دے چکے ہیں۔ کچھ عرصہ سے کام ڈھیلا پڑ گیا تھا اب پھر اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اور بدستور آمدنی کا مقررہ حصہ گروکل کو بھیجا کریں گے۔

آریہ ہون پرچارنی سبھا رڑکی کے پردھان بابو بالمکند کے چھوٹے بھائی کا یگیوپویت سنسکار پنڈت گھسی رام جی میرٹھ نواسی نے کرایا۔ بابو صاحب نے پانچ روپیہ

ہون پرچارنی سبھا اور پانچ روپیہ لوکل پتری پاٹھشالہ کو دان دیا۔ پنڈت تلسی رام جی کے لکچر پر لوگ ٹھیک وقت پر نہ آئے۔ باینہمہ لیکچر شروع ہو گیا۔ نامہ نگار لکھتے ہیں کہ سماپتی پر ۹۰ اصحاب شریک ہوئے تھے۔

سکھر آریہ سماج کے بیسویں سالانہ جلسہ کی کارروائی بہت دیر بعد آئی ہے۔ ۹ اپریل کو نگر کیرتن عمدگی سے ہوا۔ ۱۰ - ۱۱ - اور ۱۲ - کو لکچر وغیرہ ہوئے۔ شریمان پنڈت دولت رام جی۔ شری سادھو پرمانند جی۔ مہاشے ٹولارام سندھی۔ لالہ کیشو رام جی۔ منتری آریہ سماج حیدر آباد سندھ و مہتہ جیمنی جی بی اے پلیڈر ملتان کے ویاکھیان اور اپدیش مختلف دھرم کے مضامین پر ہوئے لوگوں کے دلوں میں آریہ دھرم کی طرف شردھا بڑھی۔ چندہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کے لئے ۷۰ روپیہ نقد اور ۹۵ روپیہ کا وعدہ ہوا۔ ۱۳ اپریل کو خاص پریتی بھوجن ہوا جسمیں ۷۰ کے قریب آریہ بھائی شریک تھے۔ اس موقعہ پر سال آئندہ کے لئے انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر ہری سنگھ صاحب پریذیڈنٹ۔ مہاشے ٹیلارام رائے وائس پریذیڈنٹ۔ مہاشے ہوتی لعل خزانچی لالہ حاکم رائے سکرٹری۔ پنڈت موتی لعل اسسٹنٹ سکرٹری وغیرہ پرتنشٹ ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔

کنگ خورد۔ (ضلع جالندھر) لالہ ٹھاکر داس جی نے مبلغ ۱۰ روپیہ گروکل ایک روپیہ فنڈ کے لئے بغیر کتاب منگائے جمع کرکے ۹ منی آرڈر کمیشن کاٹنے کے بعد بھیجے ہیں۔ دانیوں میں لالہ بوٹا مل ساہوکار مرحوم کی بیوہ شریمتی اندر دیوی نے ۱ روپیہ لالہ مادھو مل ساہوکار نے ۱ اور سردار بے نظیر سنگھ صاحب گرداور قانونگو نے ۱ روپیہ دئے ہیں اور باقی رقوم چار چار آنہ ہیں۔ اس طرح سینکڑوں جگت گروکل کے گمنام جگہوں میں پڑے ہیں۔ جنپر اگر کام کیا جاوے تو دھن کا کوئی فکر نہیں رہتا۔

کانگڑہ میں مہاشے منشی رام جی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پانچ روپیہ کنیا مہا آلہ جالندھر اور دو روپیہ گورو دت پاٹھشالہ دھرم شالہ کو دان ملا۔

کانگڑہ سے نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ وہاں ایک برہمنی مسلمان ہو گئی۔ ہندوؤں نے کچھ نہ کیا۔ پھر ایک شودر اسلامی ہونے لگی تھی کہ اسکے وارث پہنچ گئے اور بچ گئی۔ آریہ اپدیشکوں کی توجہ میرے نامہ نگار اس طرف کھینچتے ہیں۔

گوگیرہ آریہ سماج ابھی قائم ہوا ہے۔ اسکے پردھان لالہ کانشی رام جی اسسٹنٹ ویٹرنری اور منتری مہاشے شیر سنگھ جی دوکاندار ہیں۔ پرمیشور انکے آریہ سماج کو چرآیو کرے۔

علی پور (ضلع مظفر گڈھ) آریہ سماج کے دیوان رتن لعل جی نے امتحان انٹرنس میں پاس ہونیکی خوشی میں حسب ذیل دان دیا۔ لوکل پتری پاٹھشالہ کو ۲ وید پرچار ۱ گروکل ۱۔ لالہ چیلا رام جی سکول ماسٹر کی تبدیلی پر سماج مندر میں خاص جلسہ ہوا جسمیں ان کی خدمات کے لئے جو آریہ سماجک انسٹی ٹیوشن کی انہوں نے کی تھی شکریہ ادا کیا گیا۔

مردان آریہ سماج کے پردھان بابو نند گوپال جی کے کوہاٹ تبدیل ہو جانے پر خاص جلسہ سماج مندر میں ہوا۔ جسمیں پردھان موصوف نے اپنے سبھاسدوں کو بڑا عمدہ اپدیش دیا۔

لالہ چیلا رام جی ممبر آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں لکھتے ہیں:- بروز اتوار ۲۴ - اپریل کو ہماری سماج کے پردھان شریمان لالہ بیلی رام جی نے اپنی پتری کا نام کرن سنسکار پورن ریتی سے کرایا اور کنیا کا نام شکنتلا رکھا گیا۔ آپنے مبلغ ۱ روپیہ لوکل پرچار فنڈ کے واسطے نقد دان دئے۔

(۲) بروز سوموار ۲۵ - اپریل کو ہماری سماج کے سبھاسد سادھو سنگھ جی نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اور بالک کا نام سری کرشن رکھا گیا۔ آپنے دو روپیہ نقد لوکل کنیا پاٹھشالہ کو اور مبلغ چھ روپیہ کے پستک لائبریری کو دان دئے

اور سردو صاحبان نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔

(۳) سال آئندہ کیواسطے انتخاب عہدہ داران آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا حسب ذیل ہوا ہے:- شریمان لالہ گوردھا رام جی گوروداتہ پردھان۔ شریمان لالہ بیلی رام جی دھون وکیل اپ پردھان۔ شریمان سردار سادھو سنگھ جی منتری۔ شریمان ماسٹر کرم چند جی اپ منتری۔ مہاشے چیلا رام جی خزانچی۔ شریمان پنڈت تلسی رام جی منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ۔

اور ممبران انترنگ سبھا۔ چودھری لکھمی داس جی۔ لالہ دیوی داس جی۔ ماسٹر لچھمن داس جی۔ لالہ تخت رام جی مقرر ہوئے۔

اس سے اب نویدن ہے کہ آئندہ تمام خط و کتابت سردار سادھو سنگھ جی منتری کے نام ہونی چاہیے۔

اشتہار ضروری

منتری صاحبان آریہ سماجہائے ملک افریقہ کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ میرا بھائی بنام گنگا رام باشندہ موضع احمد نگر ضلع گوجرانوالہ جو کہ قریباً آٹھ سال سے افریقہ کی طرف گیا ہوا ہے۔ اور جو آجکل ضلع مچاکوس لین لوگنڈہ میں رہتا ہے اور دوکان وغیرہ کا کام کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب اسکو پھیرنا دیکر گھر کو روانہ کردیویں۔ تو یہ داس اُن کا تادم حیات مشکور و ممنون رہے گا۔

آپ کا داس

تخت رام دوکاندار از کوئٹہ بلوچستان

اشتہار

ایک آریہ اپدیشک کی ضلع سیالکوٹ کے واسطے ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں گنگا رام سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ آنی چاہئیں۔

آپ کا خیر خواہ

گنگا رام از سیالکوٹ۔

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو مہا ودیالیہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں
پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات کا سرمایہ لازمی

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا
والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵ر

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت
مجلد ۱ر

درخواست منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری مسمیٰ حکمت نظری

ان میں ...

علم الٰہی	۲ر
الٰہامیہ مجموعہ خیال افعال	۲ر
تہذیب الاخلاق	۱ر
صفائی و طہارت جسم و جان	۱ر
پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱ر
فتاوائے الکھ دھاری	۲ر
صحت جسمانی و افعالی	۱ر
طعام و شراب	۱ر
موت اور اسکے بعد کے حالات	۱ر
شاستر و سمرتی وغیرہ	۱ر
حکایات و روایات	۱ر
دروج نیتی	۱ر
متعلقہ راج نیتی	۱ر
ورانا تیاگی	۱ر

دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کے
... روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا
... والی پراس سلسلہ کے باقی تصنیفات بھی
... چھاپ کر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بلکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر ایسی
کپڑے کے نئے نمونے و جنتری مع فہرست وغیرہ بال
تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** مسٹر بشن سنگھ جالندھر
سکارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی

ادو گا رہیں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب
سے یہ ماہوار رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار
سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر شریمان ماسٹر پرچند جی
ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت سالانہ پیشگی مبلغ عہ روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر
بھگت جوتی رام جی کمن میان والی نے پنجابی زبان
میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو
پنجابی پڑھنے کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک الوبیہ
پستک ہے قیمت فی جلد ۵ر علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ
دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

راہسمہ و پاٹھک ہندی گرنتھ

الہامی بھجن منجری پہلا حصہ دوسرا حصہ تیسرا حصہ
چوتھا حصہ۔ ہندی دلا ستروں سے گانے کے لئے مہرشی
جیون چرتر اچھی ہیں بھجن ولاس۔ رواہ گیرتن
درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و
فلاسفی کی ہر دل عزیز جامع مستند کتاب

جس کتاب نے یورپ و امریکا کی دنیا میں ہلچل
مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ و امریکہ
کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے
جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ سچی
مذہب بدھ دھرم کا تجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس
سچی کتاب نے یورپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر
زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے جس
کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپ کے دانشمند
گھر بار چھوڑ کر بھکشو بن گئے وہ کلیان دھرم ہے
جو شخص کتاب ... ہیں

ہون پر چار نی سبھا اور پانچ روپیہ لوکل پتری پاٹھشالہ کو
دان دیا۔ پنڈت تلسی رام جی کے لکچر پر لوگ ٹھیک وقت
پر نہ آئے۔ باایں ہمہ لکچر شروع ہو گیا۔ نامہ نگار لکھتے
ہیں کہ سماپتی پر ۹۰ اصحاب شریک ہوئے تھے۔

سکھر آریہ سماج کے بیسویں سالانہ جلسہ کی کارروائی
بہت دیر بعد آئی ہے۔ ۹ اپریل کو نگر کیرتن عمدگی
سے ہوا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ اور ۱۲۔ کو لکچر وغیرہ ہوئے۔ شریمان
پنڈت دولت رام جی۔ شری سادھو پرمانند جی۔ مہاشے
گولا رام سندھی۔ لالہ کیشو رام جی۔ منتری آریہ سماج حیدرآباد
سندھ و مہتہ جیمنی جی بی اے پلیڈر ملتان کے ویاکھیان
اور اپدیش مختلف دھرم کے مضامین پر ہوئے لوگوں
کے دلوں میں آریہ دھرم کی طرف شردھا بڑھی۔ چندہ
مختلف آریہ سماجک فنڈوں کے لئے ۷۰۴ روپیہ نقد
اور ۹۵ روپیہ کا وعدہ ہوا۔ ۱۳۔ اپریل کو خاص
پریتی بھوجن ہوا جس میں ۷۰ کے قریب آریہ بھائی شریک
تھے۔ اس موقعہ پر سال آئندہ کے لئے انتخاب عہدہ داران
حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر ہری سنگھ صاحب پریذیڈنٹ۔ مہاشے
بسلاج رائے وائس پریذیڈنٹ۔ مہاشے ہوتل خزانچی
لالہ حاکم رائے سکرٹری۔ پنڈت موتی لعل اسسٹنٹ سکرٹری
و چیہ پر منتظمہ ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔

کنگ خورد۔ (ضلع جالندھر) لالہ ٹھاکر داس
جی نے مبلغ ۸۰ روپیہ گروکل ایک روپیہ فنڈ کے لئے
بغیر کتاب منگائے جمع کرکے ۹ مئی آرڈر کمیشن کاٹنے
کے بعد بھیجے ہیں۔ دانیوں میں لالہ بوٹا مل
ساہوکار مرحوم کی بیوہ شریمتی الندیوی نے ۵ روپیہ
لالہ مادھو مل ساہوکار نے ۵۔ اور سردار بے نظیر سنگھ
صاحب گرداور قانونگو نے ۱۰ روپیہ دئے
ہیں اور باقی تو ہم ۱ روپے سے بہت کم ہیں۔ اس
طرح سینکڑوں جگت گروکل کے گمنام جگہوں میں
پڑے ہیں۔ جنہیں اگر کام کیا جاوے تو دھن کا کوئی
فکر نہیں رہتا۔

کانگڑہ میں مہاشے منشی رام جی ہاسپٹل اسسٹنٹ
کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے

ہوا۔ پانچ روپیہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر اور دو روپیہ
گوروت پاٹھشالہ دھرم شالہ کو دان ملا۔

کانگڑہ سے نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ وہاں ایک
برہمنی مسلمان ہو گئی۔ ہندوؤں نے کچھ نہ کیا۔ پھر ایک
شودر اسلامی ہونے لگی تھی کہ اسکے وارث ...
او۔ بچ گئی۔ آریہ اپدیشکوں کی توجہ میرے
اس طرف کھینچتے ہیں۔

گوکیر آریہ سماج ابھی قائم ہوا ہے
پردھان لالہ کاشی رام جی اسٹیشن ماسٹر ...
شیر سنگھ جی دوکاندار ہیں۔ پر میشور ...
کو چرآیو کرے۔

علی پور (ضلع مظفر گڈھ) آریہ سماج کے ...
لعل جی نے امتحان انٹرنس میں پاس ہو ...
میں حسب ذیل دان دیا۔ لوکل پتری پاٹھ ...
وید پرچار ۱۰ گروکل ۱۰۔ لالہ چیلا رام جی ...
تبدیلی پر سماجمندر میں خاص جلسہ ہوا جس ...
خدمات کے لئے جو آریہ سماجک لسنی ...
نے کی تھی شکریہ ادا کیا گیا۔

مردان آریہ سماج کے پردھان بابو ...
جی کے کوہاٹ تبدیل ہو جانے پر خاص ...
مندر میں ہوا۔ جسمیں پردھان موصوف نے
سبھاسدوں کو بڑا عمدہ اپدیش دیا۔

لالہ چیلا رام جی ممبر آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل ...
ہیں:۔ بروز اتوار ۲۴۔ اپریل کو ہماری سماج
کے پردھان شریمان لالہ بیلی رام جی نے اپنی پتری
کا نام کرن سنسکار پورن ریتی سے کرایا اور کنیا
کا نام شکنتلا رکھا گیا۔ آپنے مبلغ ۱۰ روپیہ لوکل
پرچار فنڈ کے واسطے نقد دان دئے۔
(۲) بروز سوموار ۲۵۔ اپریل کو ہماری سماج کے سبھاسد
سادھو سنگھ جی نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار
ویدک ریتی سے کرایا اور بالک کا نام سری کرشن رکھا
گیا۔ آپنے دو روپیہ نقد لوکل کنیا پاٹھشالہ کو اور
مبلغ چھ روپیہ کے پران لائبریری کو دان دئے

اور دو صاحبان نے حاضرین کا مٹھائی سے
ستکار کیا۔
(۳) سال آئندہ کیواسطے انتخاب عہدہ داران آریہ
سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کا حسب ذیل ہوا ہے:۔
...
ان کا نام حیات مشکور و ممنون رہے گا۔
آپ کا داس
خت رام دوکاندار از کوئٹہ بلوچستان

اشتہار

ایک آریہ اپدیشک کی ضلع سیالکوٹ کے واسطے
ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں
گنگا رام سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ آنی چاہئیں۔
آپ کا خیر خواہ
گنگا رام از سیالکوٹ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات وسائل ایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلے کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا نشرح ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہی مفصل قواعد کار ناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند مینیجر واگینجیر ہی بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا سجن پرشوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں وہ کرپا کرکے منگوا لیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک لوحید یہ میری شہادتیں قیمت [illegible]

فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰ ۱/

اسرین تہذیب قیمت ۶ پائی ۱۰۰ [illegible]

ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱/۲ پائی یا ۱۰۰ [illegible]

قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت [illegible]

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵/

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱/

درخواست مینیجر ستیہ دھرم پرچارک سے نام کریں۔

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ا حکمت نظری و علمی کے بیان میں		۱۰/
۔	نمبر ۲ علم الٰہی	[illegible]
۔	نمبر ۳ الہامیہ بحر خیال و افعال	[illegible]
۔	نمبر ۵ تہذیب الاخلاق	۱۳/
۔	نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳/
۔	نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	[illegible]
۔	نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	[illegible]
۔	نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	[illegible]
۔	نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
۔	نمبر ۳۶ موت اور اسکے بعد کے حالات	[illegible]
۔	نمبر ۳۷ شاستر دھرتی وغیرہ	[illegible]
۔	نمبر ۳۸ حکایات و روایات	[illegible]
۔	نمبر ۳۹ دوج نیتی	[illegible]
۔	نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی	[illegible]
	دہارنا تیاگی	[illegible]

نوٹ - دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی ازسرنو چھاپ کر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت

بلکہ ٹکٹ نصف آنہ کا آرہ سے لگا کر بھیجی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری معہ فہرست رنگیال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** مسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گیرون لدھیانہ پنجاب۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی

اردو زبان میں شہرتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہوار رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر مہاشہ [illegible] چند جی ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت سالانہ پیشگی مبلغ [illegible] روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت ہوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے انکے لئے یہ ایک الوپ پستک ہے قیمت مجلد ۸/ علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

راجہ بھرتری ہری کے ہندی گرنتھ

ایلائنس ایک [illegible] [illegible] پہلا حصہ دوسرا حصہ تیسرا حصہ [illegible] [illegible] [illegible] سے اسکے معنے کے ساتھ بھرتری ہری کا جیون چرتر [illegible] جن میں [illegible] - [illegible]

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی بیحد عزیز جامع کتاب

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ و امریکا کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس غیر مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن بھلا بدھسٹ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب [illegible] انگریزی میں [illegible] [illegible]

اور دنیا کی قریب قریب کل زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہو
چینی۔ جاپانی مہاراشٹی۔ بنگالی وغیرہ۔ سب کو اپنے
طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و
جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو
اخبارات و اکثر ہندو و اہلِ تعلیم یافتوں کی رائے ہیں
یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ
دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح حالات سے
واقف ہے۔ ... صاحب ... لکھتے
ہیں۔ اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک
بہت بڑے روحانی استاد کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ
یہ در اصل علم الاخلاق ... اور عالمگیر مذہب
کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے
پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے
لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے"

ضخامت ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱۲/

اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں

ستیہ ورت لال ورما

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ وکپڑا لنگی و کھیس وغیرہ کفایت سے ملتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **الشتہر** نمونہ طلب کریں۔
منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے۔ ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ۳۶/
یجروید بھاشیہ ۱۶/

رگوید بھاشیہ بھومکا ۱/۴
ستیارتھ پرکاش ۱/۲
بڑھیا کاغذ ۲/
سنسکار ودھی ۱۸/
نروکت ۱۰/
اشٹادھیائی مول ۳۰/
آریہ بھونے ۳/
پنچ مہایگیہ ودھی ۱/
سنسکرت واکیہ پربودھ ۳/
ویوہار بھانو ۱/
شاستر ارتھ فیروزآباد ۱/
ویدورودھ مت کھنڈن ۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن ۱/
بھرانتی نوارن ۱/
ویدانت دھوانت نوارن ۱/
میلہ چاندا پور ۱/
شاستر ارتھ کاشی ۱/
آریہ اودیش رتن مالا ۱/
گوکرونا ندھی ۱/
بھرم اچھیدن ۱/
انو بھرم اچھیدن ۱/
ہون منتر ۱/
سوامی نارائن مت پرکاش ۱/
سوسکار پتر ۱/
ویدانگ پرکاش سمپورن ۱۰/

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان کتابوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

منیجر
ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

الہامی حمد اقدت دھرم آریہ قیمت فی جلد ۲/
شبرت نہیٹ ودیا ۱/
ویدانت دھوانت نوارن ۳/
سندھیا منظوم اردو ۱/
" نثر ۱/
گنجینہ بھجن ۱/
قادیانی مت درپن ۱/
سنگیت رتن پرکاش ۱/
آریہ مت کا عروج ۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ۱/
" حصہ دوم ۱/
مخزن اسرار حصہ اول ۳/
" حصہ دوم ۲/
سدا چار پربودھ ۱/
پھول ۱/

بخط ناگری

ایک امپرڈھ ستری کی یاترا قیمت فی جلد ۱/
پرجھوشن پرکاش " ۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول " ۱/
پرمیچھریہ " ۲/
ستری دھرم نیتی " ۱/
الیش ورن پرکاش " ۱/
گنجینہ بھجن " ۱/

خریداران اخبار ستیہ دھرم پرچارک سے التماس ہے کہ تبدیل پتہ کیلئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ منیجر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

REGISTERED — رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

No. A. 204 — رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ... روپیہ
طالبعلموں سے ... روپے

قیمت بلا پیشگی

جلد ۱۶ — ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے — سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم

پرچارک نے جو اپکار کیا ہے - اسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس اتم سنگرہ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے - آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے اس قدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ماتر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقع ہے - جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو پیشیقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے - اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی عموماً اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدردانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا - میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گذشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں چنانچہ لاہور ملتان شہر اور ملتان چھاونی کے بیبدل مغز سبھاسدوں نے تو اپنا کرتویہ جان قیمت بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دھرم ویر کے پوتر بھاؤں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آ کر ستیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا - میں بھی اپنا فرض جانکر اس سولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں -

شیر یمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کے لکچر شریمان مہاتمے ٹھاکر داس جی بھنڈاری عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں - اس کتاب کی قیمت متوازی ہے - جو اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے بھیجیں. وی. پی - کہ جو صاحب ۱۵ - جون ۱۹۰۴ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا خریدے گا - انکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی - لاگت کیول بمعہ محصولڈاک صرف ۸ؔ صرف ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر اور لکچروں کا سنگرہ ہر دو ان تک ملیگی - مگر یاد رہے کہ ۱۰ - جون ۱۹۰۴ تک

اطلاع پہونچنی چاہئے - اور ان درخواست کنندوں میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ رعایت دیجاویگی۔

راقم { امیر چند دوسالج

ستیہ دھرم پرچارک پریس

المشتہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی ۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۲ر

یوگ فلاسفی ۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں ۔ یوگ کے اغراض اور کریا و عمل کا درج ہے ۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مختلف لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے ۔ حجم ۹۰ صفحے قیمت ۱ر

تیج مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے ۔ متوازی کالم میں ہردو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین و یورپین علما کی انصاف پسند رائے درج ہیں حجم ۰ صفحہ قیمت ۱ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ۔ ہردو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۵ر

اُپنشد ۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۲) اُپنشد کی تعداد قدیم و جدید اُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۰ صفحہ قیمت ۱ر

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں ثابت کیا گیا ہے ۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دُنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے ۔ اور دُنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۰ر

اتیشور درشن ۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی ۔ اے ۔ پرنسپل آریہ کالج ملتان جس میں جگہ جگہ ... بیان دئے ہیں قیمت ۴ر

معدن التہذیب ۔ ... سے ہی تعلق رکھتا ہے ... قانون ۔ سرکار ۔ دربار ۔ سیر شکار وغیرہ کے متعلق ...

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے ۔ حجم ۱۸۰ صفحہ قیمت ۱ر

مختلف ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو ۔ گنیتہ ۔ نانک شاہی ۔ اودا سی ۔ کبیر پنتھی رام لالی ۔ ستھرا شاہی ۔ گوبند پنتھی ۔ نرملے ۔ ناگا ۔ بابا لالی پران ناتھی ۔ سادہ ۔ ست نامی ۔ شیو نرائنی ۔ رام سنیہی ۔ شیو نرائنی وادی ۔ سنیو نارائنی ۔ نانک ۔ چار واکیہ ۔ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے ۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱ر

نوٹ ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی ۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ر تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں قیمت

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ٹریکٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے ۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی پرکھیات وِدوشی ۔ دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے برگزیدہ کارناموں پر تھوڑا تھوڑا لکھی گئے ہیں ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں ۔ جہاں اعلیحضرت منجملہ ان کی گیت وکھیات ستریوں کے معارانی کیکئی ۔ مدوودری ۔ درو پدی سیتا ۔ پدمنی ۔ کرم دیوی ۔ اہلیا بائی ۔ کرشنا کماری ۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے پاک سوانح حیات کے حالات درج ہیں ۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد ۔ گارگی دیا گیہ ولکیہ کا سمواد ۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولبھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے بہت سی دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے فرداً فرداً خرید نے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ر ہے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۰ر میں دیجاتی ہے ۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۱ر

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

عجیب تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو طبع کیا جاتا ہے کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالتے اور بہت حد تک بچوں کے بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوئی ہیں ۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو عبرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں میں مجموعہ رکھے جاویں جس کی مناسبت سے شیوبرت لال نے ہیرلشرم اور کتاب ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جن کی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں ۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے ۔ وشن گپتا کے انتہی نیتی دل پر ... کے کامیاب جنگ نے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دوت کا آنا ۔ دونوں کے بیچ صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا ورکٹ نا سکندر اعظم کی پوتی کا وِواہ ۔ (۲) اور یونانی ۔ میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں ۔ حجم ٹریکٹ سائیز ۸۰ صفحے قیمت

(۲) **شیواجی** اور روشن آرا ۔ اورنگزیب کی دختر روشن آرا کا گرفتار ہونا ۔ اس کا شیواجی کے دربار میں آ قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے نکل بھاگنا وغیرہ حالات ہیں حجم ۸۰ صفحہ ۔ ٹریکٹ سائیز قیمت ۳ر

(۳) **حیرت انگیز واقعات** ۔ مہاراجہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے موروث لسلے کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیا ؤں سے وواہ کرنے کے حالات ۔ ٹریکٹ سائیز ۳۰ صفحے قیمت ۱ر

(۴) **مہربانو** ۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۱ر یہ چار فرداً فرداً خریدنے میں ہیں یہ رنگین چاروں خریدنے سے ۱۰ر لیا جاویگا

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور ۔

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۸ جیٹھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء شکروار ہردوار | نمبر ۶

واقعات و مفید رائیں

قادیان کے مرزا صاحب کے الہام بھی عجیب ہیں۔ آدمیوں کے لئے ایک خاص قسم کے مطالعہ کا کام دے سکتے ہیں حضرت محمد صاحب پر جب کسی نے اعتبار نہ کیا تو اُن پر اُنکی پہلی بیوی خدیجہ ایمان لائیں۔ اس لئے حضرت نے خود اپنے مابعد کی جوان بیویوں کو سمجھایا کہ باوجود انکی خوبصورتی اور جوانی کے خدیجہ کو اس لئے ترجیح دیگئی۔ کہ جس وقت کسی نے اُنپر اعتقاد نہ کیا تھا تو اُسنے اُنہیں رسول خدا قبول کیا۔ اب مرزا صاحب کے الہاموں کی تصدیق بھی انکی اہلیہ شریفہ ہی کرتی ہیں حضرت کے الہام میں الفاظ "رحمتہ منا" آئے تو بیوی صاحب کو خواب آیا کہ دعاؤں کا صندوق رحمت اللہ نے بھیجا ہے۔ لیکن لوگوں کو اعتبار کیسے آوے کہ بیوی صاحبہ نے سچ مچ کوئی خواب دیکھا ہے۔ میرے ناظرین کو یاد ہوگا۔ گو اس واقعہ کو مدت ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی نے گورنمنٹ سے وعدہ کر لیا تھا کہ اب موت وغیرہ کے الہام وہ اپنے اوپر نازل نہیں کیا کریں گے۔ مرزا صاحب کے ایک بھائی ہندوؤں میں بھی موجود ہیں۔ جن کا نام پنڈت دیودت شرما اگنی ہوتری ساکن داؤ دنگر علاقہ گیا ہے۔ آپ بھی جیوتش کے حساب لگا کر لوگوں کی نسبت برے بھلے فتوے لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ شاہنشاہ ایڈورڈ کی نسبت بیماری اور لارڈ کرزن کی نسبت وفات کی پیشگوئی کر دی۔ لیکن اب غالباً اشتہار جاری کیا ہے۔ کہ گزشتہ پیشگوئیوں کے لئے انہیں معاف فرمایا جاوے۔ آئندہ کے لئے وے کبھی بھی تحریری پیشگوئی کسی کی نسبت نہ کریں گے ہاں زبانی جو کوئی پیش کرے گا۔ اُس کا اُتر دیں گے۔ پنڈتوں اور ملہموں میں ایک خوبی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کبھی آفت آوے تو حکمت عملی سے اُسے ٹالکر لوگوں کے بھول جانے پر پھر خم ٹھوک کر کھڑے ہو جاتے ہیں:۔

ریلوے سٹیشن رُڑکی کا ایک واقعہ ایک نامہ نگار نے بھیجا ہے جو اگر صحیح ہے تو بڑا ہیبتناک ہے۔ ایک عورت اپنے خاوند سے بچھڑ کر معہ بچہ کے رُڑکی ریلوے سٹیشن پر آ پہونچی۔ گوشت روٹی کی دوکان والے نے اُس کا حال سُنکر اُسے کہا کہ میری دوکان پر چل بیٹھ ہر ایک مسافر پہلے یہاں آتا ہے۔ تیرا خاوند بھی جب گاڑی سے اُترے گا یہیں آوے گا۔ عورت دھوکھے میں آ کر اُس کے اندر چلی گئی۔ کواڑ بند کر کے ظالم سفاک نے ماں اور بچہ دونوں کا مُنہ بند کر دیا۔ عورت کو مار ڈالا اور اُس کے قابل شناخت حصہ جات ہضم کر گئے ہیں بند کر کے باقی گوشت پکا ڈالا اور دیگر گوشت میں شامل کر دیا۔ بچہ منہ بند بیہوش پڑا رہا۔ دوسرے دن شام کی گاڑی میں اُس کا خاوند بھی آگیا۔ اُسی دوکان پر گوشت روٹی کھانے لگا۔ گوشت میں اُنگلی نکلی تب پڑا دریافت کرنے لگا۔ اتفاق سے بچے کے منہ میں ٹھونسا ہوا کپڑا نکل پڑا۔ اور اُسنے زور سے باپ کو کہہ دیا کہ یہ گوشت میری ماں کا ہے۔ مت کھاؤ۔ دوکاندار گرفتار ہوا اور مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ واقعہ افریقہ کے حبشیوں کا خیال دلاتا ہے۔ تہذیب موجودہ کا فخر بیہودہ ہے۔ جب تک کہ ایسے واقعات ہو سکتے ہیں:۔

رانی گنج سے ایک نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ وہاں ایک برہمن کا لڑکا اپنے یجمان کی عورت کے لئے صابن کی ٹکیاں لے گیا۔ عورت نے خاوند سے شکایت کی۔ معاملہ بڑے آدمیوں تک پہونچا جنہوں نے برہمن کے لڑکے کو شرمندہ کر کے رفت گزشت کر دی۔ نامہ نگار برہمنوں کی حالت پر افسوس کرتے ہیں لیکن میری رائے میں اس وقت بھارت ورش کے برہمن کھشتری۔ ویشیہ اور شودر سبھی کی حالت ہی قابل افسوس ہے۔ چال چلن کا لحاظ بالکل دور ہوتا جاتا ہے۔ جسکی طرف اس مُلک کے رہبروں کو ضرور متوجہ ہونا چاہئے:۔

کلکتہ کے ایک دریائی حصہ میں ایک بڑا بھاری جلسہ وہاں کے تعلیم یافتہ اصحاب کا ہوا جسمیں مسٹر نریندر ناتھ سین ایڈیٹر روزانہ اخبار انڈین میرر نے کارروائی شروع کی۔ میر مجلس اس جلسہ کے آنریبل مسٹر ہلیٹن قرار پائے۔ مسٹر نریندر ناتھ جی نے ظاہر کیا کہ ہندوستانیوں کو حرفت سکھلانے کے لئے ضروری ہے کہ انکو دیگر ممالک یوروپ و امیرکا و جاپان میں بھیجا جاوے۔ تاکہ وے فن حرفت وغیرہ کو سیکھ کر اپنے مُلک کا بھلا کر سکیں اس غرض کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ہر سال ضرورت پڑا کرے گی جس سے ۳۰ نوجوان ہر سال حرفت کی تعلیم کے لئے بھیجے جا سکیں گے۔ مسٹر نریندر ناتھ جی نے یہ بھی ظاہر کیا کہ امداد کے وعدے بہت سے ہو چکے ہیں۔ مسٹر ہلیٹن نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جو نوجوان یوروپ کے ممالک میں تعلیم حرفت کے لئے جاویں۔ انہیں جسمانی محنت سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ انہیں ثابت کرنا چاہئے کہ اُن میں اعلیٰ درجہ کی مستعدی ہے۔ پرماتما اس اعلیٰ تحریک میں برکت دیوے:۔

ہمعصر پاینیر نہر والی تار خبر کی نسبت لکھتے ہیں کہ گو ہندوستانی اخباروں نے لکھا ہے کہ لوگوں نے اسکو پسند نہیں کیا۔ لیکن واقعات بتلاتے ہیں کہ لوگوں نے شوق کے ساتھ اس سے فائدہ اُٹھایا چنانچہ گزشتہ دو ماہ میں تار خبر کی تعداد دو لاکھ ۹۴ ہزار بڑھ گئی۔ اور آمدنی میں بھی ۹۴ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا صاحب پاینیر نے بعض ہندوستانی اخباروں کے واویلا کا مطلب الٹا سمجھا ہے۔ چنانچہ میری رائے یہ تھی کہ لوگوں کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہاں گورنمنٹ کی آمدنی بڑھ جاوے گی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے ایسا ہی ہوا۔ ڈیلفرڈ تار میں صرف چند لفظ اڈیٹر کے معاف ہیں اور کوئی بڑی خبر نہیں تھی۔ جب ہیں اڈیٹر کے ... لالچ تو ضرور ہو جاتا ہے کہ خبر ... لیکن واقعی خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ... اصول پر بھی ... خبر دینے میں فائدہ ... دیکھ کر بغیر ضرورت کے بھی خرید کر طبیعت جراتی ہے اسی طرح کم خرچ ہونے پر لوگ شوقیہ بھی تار میں بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ بہر صورت ... میں تار خبر کی قیمت کم کرنے سے ہندوستانیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ اصل فائدہ انگریزوں کو پہونچا ہے۔ جو ہمیشہ تار خبر بھیجنے کے عادی ہیں۔

لاہور سے ایک میم صاحبہ پر ایک ہندو پوجاری کے حملہ کرنے کی خبر آئی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہندو پوجاری نشہ میں چور تھا۔ جب اُس سے ایسی حرکت سرزد ہوئی۔ اگر چھوڑا باندھ جاتا تو وہ میم صاحبہ کا گلا گھونٹ لگا تھا۔ اس قسم کے واقعات سے لوگ بعض اوقات قوم کی قوم کو بدنام کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ جسطرح اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سب ہندو نشہ خوار اور بدچلن ہیں۔ اسی طرح بعض ناعاقبت اندیش شرابی گوروں کی حرکتوں سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ گوروں کے اندر انسانیت کا نشان نہیں۔

مشرقی ضعیف الاعتقادیوں کا حال لکھتے ہوئے پائینیر کے اڈیٹر نے مسلمانوں کی ایک دفعہ کا بھی ذکر کیا تھا ... سید ... صاحب پائینیر کے کالموں میں ظاہر کرتے ہیں کہ ضعیف الاعتقادی عرب کی تعلیم کا نتیجہ نہیں بلکہ پارسیوں اور ہندوؤں کی نقل کا نتیجہ ہے۔ سید صاحب نے ناحق اسقدر تکلیف اُٹھائی۔ اگر غور سے آریوں کے شاستر ... گے تو انہیں ظاہر ہو جاوے گا کہ ... ضعیف الاعتقادیوں اور توہمات کا منبع بھی ہندوؤں کے شاستر نہیں۔ بلکہ لوگوں کی جہالت ہے۔

کپتان ٹوڈ صاحب مدت تک جہاز کے کپتان رہے۔ خودکشی کرنے پر ظاہر ہوا کہ وہ اصل عورت تھے اسطرح کی صدہا مثالیں یورپ میں ملتی ہیں جہاں عورتوں نے برسوں تک مرد کا سوانگ اوتارا اور پتہ نہ لگا۔

آئیرلینڈ میں ایک مجسٹریٹ ہے جو یہاں تک سودیشی و سدیشی کا پرچار کرتا ہے۔ کہ سرکاری کاغذات پر بھی دستخط آئیرش زبان میں کرتا ہے۔ اس جرم میں اُسے مجسٹریٹی سے علیحدہ کیا گیا لیکن اُس نے اپنا اصول نہ بدلا۔ ادہر ہندوستانی دن رات بہتری ... تبدیل کرتے ہوئے بھی ترقی کی امید رکھتے ہیں۔

چین میں دستور ہے کہ جب کبھی کسی مجسٹریٹ کی خدمات اعلیٰ نیک نیتی پر مبنی اور عوام کی بہتری کے لئے تصور کی جاتی ہیں۔ تو اُن خدمات کی قدردانی کے لئے مجسٹریٹ کے پرانے پاپوش بطور یادگار محفوظ رکھے جاتے ہیں جن سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اُن کے جانشین بھی اپنی خدمات عمدہ طور سے سرانجام دیں۔

دہلی کے سیٹھیوں نے جین ست ... نامی پمفلٹ پر ناراض ہو کر مصنف پنڈت شمبھو دت جی ... کے برخلاف زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند ۷ مئی سنہ ۱۹۰۷ء سے ڈپٹی کمشنر دہلی کی عدالت میں مقدمہ فوجداری دائر کر دیا ہے۔

کینیڈا میں ایک مکان بنانے کی انجن کل ایجاد کی گئی ہے جس کے ذریعہ سے چار سو سے چھ سو تک اینٹیں ایک گھنٹے میں چُنی جا سکتی ہیں۔ جسپر صرف دو آدمی اور ایک لڑکا آسانی سے کام کر سکتا ہے۔

ہندوستان کے جملہ صوبوں کی ... پاس ... خاتمہ پر ... ۹۰ ہزار روپیہ ... ہندوستانی ... جاتے ہیں ...

گروکل

کانگڑی میں ہر وقت گروکل کے لئے ایک ہونہار ذہین۔ بالک کی ضرورت ہے۔ جو کسی آریہ پریوار میں اُتپن ہوا ہو۔ اور جس کے جنم سنسکار ... ہو چکے ہوں۔ عمر ۶ اور ۸ سال کے درمیان ہو۔ دیوناگری پڑھ سکتا ہو۔ ... وظیفہ ہو۔ یہ وظیفہ ایک فیاض دل آریہ پرش دینے پر تیار ہیں تمام خط و کتابت و درخواستیں مجھ جوالا ... کے پاس آنی چاہئیں۔

... گروکل ...

ضرورت

میرے ایک دوست عمر ۳۵ سال پنجابی کھتری آریہ سماجی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی نوکری کا چند روز ہوئے استعفیٰ ہو گیا ہے۔ علاوہ معقول جائداد کے ۵۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں۔ اولاد ... ہیں۔ ایک ایسی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو خوبصورت ہو اور عمر ۲۰ سال کے قریب ہو۔ مزید حالات میرے سے دریافت کر سکتے ہیں

المشتہر

بھورام ... آنند آشرم ... پنجاب

ضرورت

... ہائی سکول ... کے لئے ایک لائق ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ ٹریننگ کالج سند یافتہ ... تک اور تجربہ کار ... سے پچاس تک ماہوار تنخواہ دیجاوے گی۔

... مینیجر ... ہائی سکول ...

آریہ ... بک

... سالانہ ... ۲۰ ... ۱۹ ... ۲۰ ... گی ...

سنسار گتی

رعیت چوں بیخ است سلطاں درخت

دنیا کے ہر حصہ کا مالک اور روس اسوقت جس دقت میں مبتلا ہے۔ وہ اظہرمن الشمس ہے۔ تمام مخلوق کی نگاہیں اسوقت جاپان اور روس کی باہمی جنگ اور اُس کے خطرناک نتائج پر لگی ہیں۔ ہزارہا رعیت اس جنگ میں کٹ چکے ہیں اور ہشتگان ہمیشہ کے لیے اتھاہ سمندر میں غوطہ زن ہو چکے ہیں۔ بہت سے خوفناک یدھ ہو سکتا ہے اور نتائج کی تکمیل اب رعیت کے آخری فیصلے کا منتظر بنا رہے ہیں۔ جس دن انسانوں کے کٹ مرنے کے حوالے کیا جاتا اخباروں میں شائع ہوتے۔ اسی دن لڑائی کی خبریں بے مزہ تصور کی جاتی ہیں۔ آغاز جنگ سے روس کی مصائب ہر روز بڑھتی نظر آتی ہیں جہاں جاپان کی رعیت قومی ہستی کا سوال مدنظر رکھ بنا چوں چرا اپنے سب مال و جان مہربان رعایا پر در متبرک شہنشاہ کی بھینٹ کرنے پر تیار ہے۔ جہاں مشفق اپنی ہمدردی کے اظہار میں تمام دنیاوی جاہ و حشمت بلکہ عزیز و اقارب کو بھینٹ کرنے کے لیے تیار ہیں وہاں دوسری طرف روس کی خانہ جنگی شب روز متفکر بنائے ہیں۔ بہت کچھ حصے رہی ہے۔ روس میں شہنشاہ زار چاہتے ہیں کہ عوام کی ہمدردی حاصل کر سکے۔ اپنی جان کی حفاظت کے فکر میں سلطان بے رعایا فساد کرنے کے درپے ہے۔ باغی پیسے کے لیے اشتہار در و دیوار پر چسپاں کیے جاتے ہیں جہاں انکی ہی بغیر۔ جنگ جاری کے ساتھ جابجا سے معلوم ہوتے ہیں کہ قتل پٹرز بورغ کے قریب سخت بغاوت ہو رہی ہوتی ہیں۔ آپ افسر اپنی بغاوت کے رفع دفع کرنے میں جان بحق ہوا۔ جو جہازگاہ کا ملک روس میں دو جنگی جہاز جنگ

کی خاطر تیار کئے جا رہے تھے۔ جنکو ملیامیٹ کرنے کے لیے فنلینڈ کے دو باشندوں نے سازش کی تھی۔ اتفاقاً پول کھل گئی۔ ورنہ کروڑوں روپیوں کا آناً فاناً نقصان ہو جاتا۔ فنلینڈ میں اسوقت بغاوت اور سرکشی کے سامان موجود ہو گئے ہیں اور جب تک روسی گورنمنٹ اس سرکشی کے فرو کرنے کے لیے اندرونی جنگ کی تیاری نہیں کرتی خطرناک بتلائے جاتے ہیں۔

روس کے لیے جہاں مشرقی مقبوضات کا سوال ہر روز پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ وہاں اندرونی ملکی بہبودی و بھلائی کے حق میں نہایت مضر ثابت ہوگی۔ رعیت کی بہبودی بادشاہت کی مضبوطی کا کارن ہے۔ کوی نے سچ کہا ہے۔

رعیت چوں بیخ است سلطاں درخت

لارڈ کرزن کا رسوخ

لارڈ کرزن مہودے دائسرائے ہند ۳۰ اپریل کو بمبئی سے روانہ بجانب ولایت ہو کر اب ہمیں کو ڈوور میں پہونچے۔ ہمعصر بنگالی رقمطراز ہے کہ ڈوور میں لارڈ کرزن کی پیشوائی بجز لیڈی کرزن اور انکی اپنی دو لڑکیوں کے اور کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ریلوے سٹیشن پر بھی سوائے ایک دو افسران کے لارڈ کرزن کو کسی نے پیشوائی سے اعلیٰ اعزاز نہیں بخشا۔ شہنشاہ نے بکنگھم پیلیس میں یہاں کو مدعو کیا۔ جہاں آپ ایک گھنٹہ تک ضروری معاملات راجیہ نیتک پر وچار کرتے رہے۔ جہاں ایک طرف لارڈ کرزن کے لئے ظاہرا قدردانی کے سامان مہیا نہیں کئے گئے۔ وہاں ولایت کی اخبار اس سے آپ کے اعلےٰ انتظام اور عمدہ سلطنت کی نسبت تعریف اور تحسین کی تحریریں شائع کر رہے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ تبت کا سوال سرگرمی سے پارلیمنٹ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ لارڈ کرزن کی آمد کئی وجوہ سے باموقعہ خیال کیجا رہی ہے۔

قہر درویش بجان درویش

بہم تبتی سالی آج کل پیشہ وری غور سے دیکھا جاتا ہے۔ جیسا جنگ مابین روس اور جاپان۔ تبت کی سرحد پر ایک دو معمولی لڑائیاں ہوئیں نا عاقبت اندیش لامہ گورنوں نے انگریزی جاہ و حشمت کی تہ کو پہونچنے کے بنا ہی مقابلہ پر سامنے آنے کی دلیری کی۔ اگرچہ راجیہ نیتک معاملات کی وجہ سے اُن کا برٹش مہم کو روکنا وحشی بلکہ انصاف پر مبنی قیاس کیا جاوے۔ لیکن اپنی کمزوری کو مدنظر رکھ نہیں سوچا چاہئے تھا۔ کہ برٹش مہم کا مقابلہ کرنا گویا اپنی ہستی کو نیست و نابود کرنا ہے۔ گذشتہ سرد قوموں پر جو دشا تبت نواسیوں کی ہوئی ہے۔ اس سے برٹش مہم کو لاسہ تک پہونچانا منظوری آپس کی فوراً عاید شہر کیا گیا ہے نہایت ضروری ہو گیا ہے۔ انگریزی اخبار جہاں پہلے تبت والوں کی بیکسی پر نظر عاطفت رکھتے تھے۔ اُن میں سے قریب قریب سب نے اپنی رائے بدل لی ہے۔ پارلیمنٹ میں بھی یہ سوال بے رحمی اور جابرانہ دخل کا پیش ہو چکا ہے جسمیں اس مہم کی ضرورت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں تبت نواسیوں کا اپنے حقوق کی حفاظت میں مہم کو روکنا گویا اپنی سلطنت کی بیخکنی کرنا ہے۔ حالکی تاروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گیا نگسٹی پر تبتیوں نے اپنی توپیں نصب کی ہیں۔ اور راستہ کو روک لیا ہے۔ انگریزی افواج کی جانب سے امداد پہنچنے والی ہے۔ جو ۲۴ ماہ حال کو گیانگسٹی جا پہونچیگی۔ اب تبت مشن ایک باقاعدہ جنگی دستے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ایسی مجبوری اوستھا میں تبت کے فقیروں کا اپنے استحقاق کے لیے مقابلہ کرنا اپنی جان پر کھیلنے کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔

دل ہلا دینے والی حیرت

ہمعصر امرت بازار پتریکا نے بنگال کے ایک درد حسرتناک واقعہ کا ذکر کیا ہے بنگالی پرانت کے ضلع ڈھاکہ کے ایک گاؤں رائد نامی میں ایک ہستی نے اپنا جیون اپنے ہی ہاتھوں کی غمناک

مرتیو پر چھپا ور کر دیا۔ ایک شیخ الکامی نامی پرش کچھ مہینے گزرے۔ اس گاؤں میں مقیم ہوا۔ اس کے ہمراہ اسکی جورو اور ایک بارہ سالہ لڑکا تھے۔ ۲۰ روز گزرے کہ اکامی بیمار ہوگیا۔ گاؤں میں دوا کے میسر نہ ہونے کے کارن طبیعت بگڑ گئی۔ جب زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ یکم مئی کو اکالی کی حالت بدتر ہوگئی۔ اس دن اسکی جورو تندرست تھی۔ اپنے خاوند کی حالت کو دیکھکر پران تیاگنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ دس بجے تک وہ اپنے خاوند کے پاس بیٹھی رہی۔ صرف آدھی گھنٹے کے لئے کھانا کھانے گئی۔ دو گھنٹے بعد وہ سست سی ہوگئی اور اپنے بہرے پن کا حال ظاہر کیا تب شریر ڈھیلا ہوگیا۔ شام کے ہونے سے پہلے ہی اسنے اپنے پران تیاگ دئے۔ لڑکے نے اپنی ماتا کی ناگہانی مرتیو پر واویلا مچایا اور بھاگتا ہوا اپنے پتا کے پاس گیا۔ اکالی نے اپنی جورو کی موت کے سماچار سن ٹھنڈی سانس بھری اور تھوڑی دیر بعد مر گیا۔ دوسرے دن ہر دو کا جنازہ نکالا گیا۔ مالک و چاروں کا پریم بھاؤ کیسا پربل ہوتا ہے ۔۰

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

آریہ سماج لاہور اور دیگر آریہ سماجوں نے خصوصاً اضلاع پنجاب کے تعلیم یافتہ اصحاب نے عموماً رائے پیڑا رام صاحب کی موت کے دکھ کو محسوس کیا ہے اور اُن کے اوصاف کے لحاظ سے انکی مناسب یادگار بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ولایت انگلستان سے خبر آئی ہے کہ افریقہ کا مشہور سیاح اور اُس ملک کے جغرافیہ کو وسعت دینے والا سر ہنری مارٹن سٹینلی صاحب ۹ مئی کو مر گیا۔ دفنانے کے وقت نہ صرف ہمارے شاہنشاہ اور انکی ملکہ ہی موجود تھیں۔ بلکہ ایک اور تاجدار بھی شریک ماتم تھے۔ غالباً انکی بھی یادگار قایم کرنیکا خیال ہوگا اور وہ یادگار بھی کوئی خاص شکل پکڑیگی۔ یادگاریں نئی زمانہ مناسب ہیں ہر ایک گورنر جنرل اور ہر ایک لفٹنٹ گورنر یادگار کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ کمشنر اپنے صوبہ میں اور ڈپٹی کمشنر اپنے ضلع میں اس قابل سمجھا جاتا ہے کہ اسکی یادگار قایم کیجاوے۔ غریب دیہاتی آریہ بھائی کی یادگاریں ویدبھاشیہ یا ستیارتھ پرکاش خرید کر ہی لوکل سماج کے پستکالے میں داخل کردیتے ہیں۔ یادگار قایم کرنیکا خیال انسان کی طبیعت میں ایسا گھسا ہوا ہے کہ اُسے یہ کہکر کہ ؏ نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے۔ اس دھن سے باز نہیں رکھ سکتے۔ پرانی عالیشان سے عالیشان عمارتوں کے بنانے والوں کو آج کون جانتا ہے۔ اور اگر کسی کا نام اُس عمارت پر لکھا بھی رہگیا تو اُسے کون پہنچانتا ہے۔ لیکن کئے ہوئے نیک اعمال کبھی ضایع نہیں ہوتے۔ شریمان لالہ رلا رام جی نے آریہ پترکا میں سچ لکھا ہے کہ رائے پیڑا رام جی کی سچی یادگار سائن کے وہ لڑکے ہیں جنکو خاص طور پر رائے صاحب نے تربیت دی تھی۔ میری رائے میں یادگاروں کے قایم کرنے کے وقت اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ یادگار سچائی اور پاکیزگی اور انسانیت کے پھیلانے کا ذریعہ بن سکے۔ یادگار سے بچھڑے ہوئے کا کچھ بھی بھلا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اُس سے زندوں کا کیا بھلا ہوگا اس سوال پر وچار کر اسکی نوعیت کا فیصلہ کرنا چاہئے ۔۰

عملی کام ایسے کہتے ہیں

جنگ جاپان اور روس کے دیگر دردناک نظاروں میں سے ایک وہ بھی نظارا تھا جبکہ روس کا مشہور امیر البحر معہ سات سو جوانوں کے سمندر کے اندر غرق ہوگیا۔ جو جہاز غرق ہوا تھا۔ اُس کے اندر روس کا ایک مشہور مصور بھی تھا جسکا نام ولیسیلی ویریشاگن تھا۔ اُس مصور کا حال پاینیر کے ایک لنڈنی نامہ نگار نے بھیجا ہے۔ یہ شخص لارڈ نارتھ بروک صاحب سابق وائسرائے ہند کے عہد حکومت میں اس ملک میں آیا تھا۔ جبکہ اسے روسی جاسوس سمجھکر پہلے پہل آگرہ کے قلعہ میں جانے کی اجازت دینے میں بھی تامل ہوا تھا۔ لیکن اس شخص کا مشن ہی کچھ اور تھا۔ روسی مہموں کے ساتھ رہکر فتوحات خیوا اور سنجارا کی تصویریں اینچیں اور پھر جنگ روم و روس میں خاص طور پر جنگ کی ہیبتناک تصویریں لیتا رہا۔ ان تمام تصویروں پر محنت اس لئے کرتا تھا کہ یورپ کی قوموں کو جنگ کے خطرناک نتایج دکھلا کر انہیں جنگ سے متنفر کرے۔ یہ آخری سفر ایام جنگ میں بھی غالباً جنگ کی تصویروں سے اپنے مشن کے پورا کرنے کی غرض سے کیا گیا تھا۔ یورپ کے دیگر واقعات میں سے یہ ایک واقعہ ہے جس پر میرے ہموطنوں کو توجہ دینی چاہئے۔ یورپ میں صدہا آدمی اسوقت ایسے ملتے ہیں جو کہ اپنے خیالات کی اشاعت اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہروقت جان ہتھیلی پر رکھے پھرتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے گرے ہوئے ملک میں باتیں زیادہ اور عمل کم ہے۔ اگر کوئی شخص برہمچریہ کا حامی ہے تو اسکی خوبیوں پر لکچر دیتے ہوئے نقایص کا ہیبتناک نقشہ ضرور کھینچ دیتا ہے لیکن خود برہمچریہ کے مبارک اصول پر عمل کرنے کا عادی نہیں جو سندھیا کے فوائد پر روزانہ لکچر دیتے ہیں انہیں سندھیا کرتے کم دیکھا۔ اگنی ہوتر کی بزرگی پر بیان کرتے ہوئے جنھوں نے سائنس والوں کے منہ بند کردئے انہیں اگنی ہوتر کے روزانہ نیم کا پابند نہ دیکھا گیا یہ سب چھوٹی باتیں سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جاوے۔ تو ان سے بڑھکر انسان کو اوٹھانے یا گرانے والی بڑی باتیں کوئی ہو نہیں سکتیں۔ اور جب خود عمل نہیں تو دوسروں کو اپنے مانے ہوئے اصولوں کو منوانے میں آدمی کب کامیاب ہوسکتا ہے۔ ہندوستان کو از سر نو آریہ ورت بنانے کے لئے ویسیلی ویریشاگن سے ورڈ عملی آریہ سپرٹ کے آدمیوں کی ضرورت ہے تاکہ انکی پیروی کے خیال سے اس ملک کا بچہ بچہ اپنے پورانے دھرم کے گورو کو سمجھ سکے ۔۰

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

گُروکل سماچار

موسم کی اس مرتبہ عجیب حالت رہی ہے جب سارے دیش میں ماہ مئی کے درمیانی حصہ میں بجائے گرمی کا پارہ ایکسو دس درجہ پر پہونچنے کے سو سے بھی نیچے گرا ہوا رہا۔ اور جب کوہ شملہ پر موسم سرما کا سا سماں بندھ گیا۔ تو گروکل پر بھی اُس کا اثر ہونا ہی تھا بارش ہوتے ہی موسم ایسا ہو گیا کہ مکان کے اندر کمبل لے کر سونا شروع ہو گیا۔ صبح کو باہر جاتے ہوئے گرم کپڑوں کے پہننے کی ضرورت پڑی لیکن رفتہ رفتہ وہ سارے اثر دور ہو گئے اور دھوپ پھر زور سے پڑنے لگ گئی ہے۔

گنگا کی دھارا اس مرتبہ عجب سیر دکھاتی رہی ہے۔ آج آ گئی۔ کل پھر کم ہو گئی۔ پرسوں بالکل سوکھ گئی۔ پھر آ گئی۔ وغیرہ۔ سب برہمچاری ابتک بڑی گنگا پر ہی جاتے ہیں۔ صحت بہت اچھی رہی ہے۔ البتہ سردی کی وجہ سے سات آٹھ برہمچاریوں کو دس بارہ دنوں کے عرصہ میں ایک آدھ دن بخار آیا جو فوراً دور ہو گیا۔ پڑھائی عمدہ طرح سے ہو رہی ہے۔

شریمان ڈاکٹر کاشی رام جی کو آئے تین ماہ ہوئے۔ جس پریم سے اُنہوں نے برہمچاریوں کا علاج کیا اور سادہ طریقے سے آپ گروکل نواسیوں میں شامل ہو کر ان کے حصہ بن گئے۔ اُن اوصاف کا خیال کر کے ہم سب اُنہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ڈاکٹر صاحب اب اپنے گھر کو تشریف لیجاتے ہیں۔ ایشور اُن کے دل کو پریرت کرے کہ وہ پنشن یاب ہو کر پھر بھی گروکل کو یاد کریں اور اپنے تجربہ اور لیاقت سے برہمچاریوں کو فائدہ پہونچاتے رہیں۔ ڈاکٹر صاحب جاتے ہوئے خاص ہدایتیں برہمچاریوں کے علاج کے متعلق دے چلے ہیں۔

شری منشی امن سنگھ جی جلال آباد سے واپس گروکل آ گئے ہیں اب طبیعت اُن کی بہ نسبت سابق بہت اچھی ہے۔ پرماتما منشی جی کو نروگ کرے۔ تاکہ وہ اپنے اُتساہ کے مطابق گروکل کی سیوا ہمیشہ کر سکیں۔

لالہ پربھیشر داس جی ہلی نوہی کی دان کردہ دھرم سالہ کا کام جاری ہو گیا ہے۔ گنگا کا پل ٹوٹ جانے کے باعث مصالحہ کے لانے میں تکلیف ہو رہی ہے لیکن لالہ پربھیشر داس اپنے فرض سے جلد سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اس لیئے بڑی مشکل سے مصالحہ بہم پہونچانے کی کوشش جاری ہے۔

برہمچاریوں کے جو سنسکار یعنی دھرم پتنیوں کو پتروں سے ملانے کے لیئے لانا چاہیں اُنہیں اب اپنا ارادہ یکم نومبر ۱۹۰۴ء کے لیئے ملتوی کر دینا چاہیئے جس وقت کہ ان سپر نوئل طیار ہو جاوے گا۔ تمیڑیں طیار ہو رہی ہیں ممکن ہے کہ دو جن سے تمیڑ پڑنے لگ جاویں۔

لالہ جیونداس جی اسوقت خزانچی کا کام کرتے ہیں جنہیں سہولیت کے لیئے ڈاکخانہ کو اطلاع دیدی ہے کہ میری بجائے منی آرڈروں وغیرہ پر اُن کے دستخط کافی سمجھے جاویں۔ والی پتنیوں سے بھی نویدن ہے کہ رسیدوں پر لالہ جیونداس جی کے دستخط دیکھ کر سمجھ لیا کریں کہ روپیہ پہونچ گیا۔

ریویو

دان اپدیش مہنت جیمنی کرت۔ اس پستک میں دھرم شاستر اور نیتی شاستر کے کئی ایک پران دیگر گرنتھوں کا نے ایک اچھا سنگرہ کیا ہے جس میں دان کا لکھشن۔ دان کے پرکار۔ ادھکاری۔ ارتھات دان کا پاتر۔ ان وشیوں پر پرمان یکت دیا لکھا گیا ہے۔ آکار ڈیمائی آٹھ پیجی کا ۲۰ صفحہ ہے سوامی پریس میرٹھ میں چھپی ہے۔ پستک کا ادھکار ہیمراج۔ پریم دیوی سوسائیٹی ملتان کے آدھین ہے۔

قوانین صحت۔ یہ ضمیمہ موسوم بہ اخلاقی و جسمانی صحت جسکو شریمان لالہ کاشی رام جی وکیل پرتھان آریہ سماج ملتان نے ہیمراج پریم دیوی سوسائیٹی کے لیئے تصنیف کیا ہے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ یہ پستک اپنے پرکار کی نئی ہے اور سرو سادھارن کے ہتارتھ اچھی چھاپی گئی ہے مصنف نے پبلک کی خدمت گذاری کے لیئے جس اُتساہ سے اس رستے کو نبھایا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ اس میں کئی بیماریوں کا درشن اور روگ نورتی کے اوپائے بتلائے ہیں پستک ۱۰ × ۲۲ کے ۱۶۰ صفحوں میں ترتیب دی گئی ہے۔ لاگت کا کہیں ذکر نہیں۔ صرف اس قدر درج ہے۔ کہ عوام الناس کو اصلی لاگت پر دیجاویگی۔

اناتھ رکھشنی سبھا کی رپورٹ بابت ۱۹۰۴ء جسکو اناتھ رکھشنی سبھا اجمیر نے طبع کرایا۔ میرے پاس ریویو کے لیئے آئی ہے۔ گذشتہ بھیانک قحط میں شمالی ہند کی تمام اطراف سے اناتھ رکھشا کا سوال اُٹھایا گیا تھا۔ جن راجپوتانہ کی سبھاؤں نے اس اہم ذمہ داری کو اپنے سر پر لیا۔ اُنمیں سے اجمیر کے دیانند اناتھ آلیہ اور رکھشنی سبھا یہ دو سبھائیں عملی کام کرتی تھیں۔ جہاں دیانند اناتھ آلیہ میں بچوں کی پرورش اور جسمانی روگوں سے رکھشا کیجاتی تھی۔ وہاں اناتھ رکھشنی سبھا والے اناتھوں کو اکٹھا کر کے دلیش کے انیہ آلیوں میں بھیجتے جاتے تھے۔ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ۲۰۰ لڑکے اور ۱۳۳ لڑکیاں مختلف اشخاص یا انسٹیٹیوشنوں میں بھیجے گئے۔ اسوقت سبھا کے کوش میں ۶۰۰ روپیہ ۱۲ آنہ موجود ہیں۔

پبلک میگزین۔ اس ہی کے نام سے ایک نیا ہفتہ وار اخبار امرتسر سے ۹ مئی ۱۹۰۴ء سے نکلنا شروع ہوا ہے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر مہاشے ملسی رام جی ڈاکٹر مالک بھارت میڈیکل ہال امرتسر ہیں۔ مضامین کے لحاظ سے یہ نو جات پتر سادھارن ہے۔ اخبار کی پالیسی میں اعلے خیالات ظاہر کیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ عوام کے خیالات کو اعلے بنانا۔ پبلک کی ضروریات پر گورنمنٹ کو متوجہ کرنا۔ مفید تحریکوں کی حوصلہ افزائی۔ خرابیوں کے دفعیہ کا انتظام۔ وغیرہ۔ پہلے دو پرچوں کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس اہم ذمہ داری کے نبھانے میں پرچہ کا ایڈیٹر جنتا میں ہی کامیاب ثابت ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ فقیر چند ہردوار کے ایک ستیہ پریمی یاتری معلوم ہوتے ہیں۔ آپ قاعدہ کو چھوڑ کر محض اس سلوک کی شکایت کرتے ہیں جو پنڈوں سے اُن سے کیا۔ جب تک سلوک کی تشریح نہ ہو آپکی تحریر پر کوئی رائے نہیں ہوسکتی ۔ ایڈیٹر

ایک ہردوار کے دوسرے یاتری لکھتے ہیں کہ ایک مٹھ کے اندر ایک ہاتھی کی تصویر فحش حالت میں دیکھ کر انہیں بڑا افسوس ہوا۔ اگر کسی مٹھ میں کوئی ایسی تصویر ہے تو مہنت بھائیوں کو چاہئے کہ اسے علیحدہ کرادیں تاکہ ستریوں بچوں کا مُرا اثر نہ پڑے۔

بابو بھوجا رام جگراؤں۔ آریہ جین سادھو کے ساتھ گفتگو کا حال جو آپنے تحریر فرمایا ہے۔ وہ چھپ چکا ہے۔ اگر آپ حکیم مولا بخش صاحب کی تصدیق لکھوا کر بھیجیں +

شوک سماچار

اِس سمے کی دیش پرانی دیا شیل پرشوں کے لئے شوک جنک ہو رہی ہے۔ چاروں طرف سے ہر قسم کے بھیانک سماچار آرہے ہیں۔ کیول پنجاب پرانت میں گزشتہ مہینہ میں چھتیس ہزار سے زیادہ اموات طاعون کے باعث ہوئیں۔ سر شٹی نیم اٹل ہیں۔ ہم ادھوپتن کے کارن ہمارے ہی نحیف کرم ہیں اسلئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے کرموں پر وچار کریں اور پرماتما کے چرنوں کے آگے سر خم کریں ۔

مہاشے چانن مل شوک پرکاشن کرتا

(۱) ... ۸ مئی ۱۹۰۴ء کو اس سنسار سے چل بسے آپکی آیو ان دنوں قریب ۲۴ ورش کی تھی آریہ سماج کی گود میں پرورش پاکر اپنے جیون کو سُفل بنانے کے ادیش بھاو کو گرہن کر سکول کی تعلیم کے پشچات آپنے سنسکرت پڑھنے کے لئے بہت کچھ یتن کیا۔ اور سوامی ستیہ سکھ آنند کی گورو کل پاٹھشالا میں کچھ کال نواس رکھا۔ یہاں سے آپ شری سوامی دیانند ناتھ آلہ کی آریہ ڈی اپدیشک ہو کر اجمیر گئے۔ جہاں گزشتہ اڑھائی سال سے آپ سہایتا دے رہے تھے۔ جہاں ہزار ہا روپیہ کی پراپتی انا تھ آلہ کو ہوئی۔ وہاں مہاشے چانن مل جی کے اُدیوگ سے ویدک دھرم پرچار اور دیانند انا تھ آلہ کو ہر دلعزیز بننے کا موقعہ ملا۔ بمبئی پرانت، راجپوتانہ، مکت پرانت اور پنجاب میں بھرمن کرنے کا آپ کو اوسر ملا۔ آپنے ابھی تک باوجود عمدہ حالات کے بواہ نہیں کیا تھا۔ اور کبھی ایسے خیال آپ ظاہر کئے ہوئے تھے۔ جو آپکی موت پر افسوس سے ہی ہوسکتے۔ مہاشے چانن مل کی بوقت مرتو سے پہنچ کر بھی دیانند اناتھ آلہ اجمیر کو خصوصاً اور آریہ سماج کو عموماً رنج پہونچا ہے ۔

(۲) **مہاشے کُنج لال جی** لونگی لاک بلوچستان سے مہاشے گردہاری لال جی کی بوقت موت سماچار لکھتے ہیں۔ لالہ گردہاری لال جی مرحوم ... جی سابق پردھان آریہ سماج بٹالہ کے حقیقی بھائی تھے اپنے بڑے بھائی کی مرتیو پر جہاں آپنے سارے کٹمب کی ذمہ داری اپنے اوپر خوشی سے لی تھی۔ وہاں اپنے بزرگ بھائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپنے دیا نند کی سیوا کرنا بھی کرتویہ سمجھ رکھا تھا۔ آریہ سماج بٹالہ کے آپ اُپ پردھان تھے آپکی ہر دلعزیزی اس بات سے معلوم ہو سکتی تھی۔ جہاں نہ صرف آپکے دوست اور ملازم پیشہ اشخاص۔ حکام اعلیٰ بلکہ یوروپین افسران تک آپکی ارتھی کے ساتھ شہر کا آخری حصہ تک چلنے کے لئے گئے تھے آپکی عمر قریب ۴۰ برس کی تھی۔ شوک سوچک منتری آریہ سماج

(۳) ہمارے دکھنی پونہ ارہنی بھائی مہاشے لیکھو رام جی ہنگنڈہ پٹیالہ سے مرتیو کو پراپت ہوئے۔ آریہ سماج سبھا کی خصوصاً اور آریہ سماج کی عموماً آپ تن من سے سیوا کر رہے تھے۔ مرحوم ماہ گزشتہ کو آپنے حیدرآباد دکھن میں ایک مریض سے دوا کیا تھا جس سے مگر ہنگنڈہ کے ریلوے ملازمان نے آپکی ناگہانی موت پر افسوس کیا ۔ (منشی رام ہنگنڈہ)

مرحوم ماسٹر پیرا رام جی کی ناگہانی اور حسرتناک مرتیو پر حسبِ عادت عوام پہونچا ہے۔ اس کے اظہار میں چند مرحوم کی جلسوں کے حالات نیچے درج کئے جاتے ہیں ۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

نقل کاروائی جلسہ عام منعقدہ ۱۴ مئی ۱۹۰۴ء بوقت ۷ بجے شام دھرم شالہ تم چند بنا بر افسوس ناگہانی مرگ مرحوم ماسٹر پیرا رام سادھو منسٹ

افسر بحیثیت جلسہ

بموجب نوٹس جو کہ از جانب لالہ جیندا رام و لالہ گوند و لالہ تیوا نندا رام رنگا مہیں دیا گیا تھا۔ ایک عام جلسہ باستثناء ... ہندو و مسلمان کمیٹی ... بوقت ۷ بجے شام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ایک ہزار سے زیادہ مرتبہ و جماعت کے لوگ شامل تھے۔ خاں صاحب ... خاں افسر خزانہ لالہ ... داس منصف دیوان جگن ناتھ رئیس لالہ گھنشام داس منشی تحصیلدار ... خوشحال خاں و لالہ گوبند رام منشی ڈاکٹر داس رام بھائی ... رتن چند ... بھائی علم چند دکاندار ...

وغیرہ وغیرہ شامل تھے۔ سکاررواتی میٹنگ ۱/۲ ۶ بجے شام شروع ہوئی۔ خان حمید اللہ خاں میر مجلس تجویز کئے گئے۔

پہلا رزولیوشن جسکی تجویز لالہ بھوانیداس نے کی اور جسکی تائید لالہ گوردہارام مسٹر دنی رام وقاضی عبید اللہ وقاضی نصیر ڈیرہ اسمٰعیلخاں نے کی حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر اول۔ پاس ہوا کہ باشندگان ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا عام جلسہ میں جو اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ بالاتفاق رائے اپنے پیارے ہموطن رائے پیڑارام صاحب بہادر جو کہ ایک معزز گورنمنٹ افسر اور شہر کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کے سرتاج تھے۔ اور بہوقت اسسٹنٹ افسر نہر جہلم تھے کی افسوسناک قبل از وقت مرگ پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ اور صدق دل سے اُن کے بھائی رائے ٹھاکر دت اور آپکے فرزندان لالہ بیلی رام ولالہ سکھارام و دیگر فرزندان و پسماندگان خاندان کے ساتھ اظہار غم وہمدردی کرتے ہیں۔

دوسرا رزولیوشن جسکی تجویز وتائید بھائی سادھو سنگھ ووپنڈت کرم نرائن نے کی حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر دوم کہ مندرجہ بالا رزولیوشن کی کاپی بہ ثبت دستخط میر مجلس رائے ٹھاکر دت صاحب کی خدمت میں بھیجی جاوے۔ اور ان سے درخواست کیجائے کہ وہ براہ مہربانی دیگر ممبران خاندان کے ساتھ اظہار غم وہمدردی کریں۔

تیسرا رزولیوشن جسکی تجویز وتائید لالہ رامدتا مل و ڈاکٹر داس رام وولدان جگن ناتھ نے کی حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر سوم کہ ایک لائق یادگار مرحوم رائے صاحب کے نام کی ابتدائم کیجائے اور ایک سب کمیٹی جس میں اصحاب ذیل شامل ہوں۔ فراہمی چندہ وتجویز یادگار رکھنے کے لئے بنائی جاوے۔

لالہ جیندارام۔ لالہ بھوانیداس۔ ڈاکٹر داس مل۔ لالہ گوردہارام۔ بھائی عالم چند۔ ملک بھگوانداس۔ دیوان جگن ناتھ۔ قاضی عبید اللہ۔ ولالہ رامدتا مل یا اور دوسرے شخص جنکو کمیٹی شامل کرے۔

چوتھا رزولیوشن جسکی تجویز وتائید لالہ بھگت رام وپنڈت تلسی رام نے کی حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر چہارم۔ کہ ان رزولیوشنوں کی نقل اخبارات ذیل میں برائے اندراج بھیجی جاوے۔

(۱) سول وملٹری گزٹ۔ (۲) ٹریبون (۳) ابزرور (۴) آریہ پترکا۔ (۵) آریہ میسنجر (۶) اخبار عام۔ (۷) پیسہ اخبار (۸) آریہ گزٹ (۹) ستیہ دھرم پرچارک (۱۰) ہتکاری (۱۱) پنجاب کا چار۔

تمام جلسہ میں ایک سنجیدگی کا عالم چھایا ہوا تھا اور ہر فرد بشر کے چہرے پر علامات غم وافسوس ظاہر تھے۔ جلسے کا خاتمہ میر مجلس کی طرف سے ایک تقریر پر ہوا۔ اور ساتھ ہی میر مجلس وصاحب ڈپٹی کمشنر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ کیونکہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے تمام اہلکاران کو دو بجے رخصت دیدی تھی۔ تاکہ وہ جلسہ میں شامل ہوں۔

بھوانیداس وکیل سکرٹری

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں

آج بوقت ۱/۲ ۹ بجے صبح ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے دونو آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ جلسہ سماج کے ہتیشی اور کارکن شریمان رائے پیڑارام جی کے غمناک اور بیوقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے ہوا۔ جسمیں باوجود پہلے ان کا پبلک جلسہ ہوجانے پر بھی دوسو سے زیادہ حاضری تھی اور جسمیں مختلف تقریریں ہوکر مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔ میں حاضرین جلسہ کی آگیا انوسار انکی ایک نقل آپکی سیوا میں برائے اشاعت بھیجتا ہوں۔

۱۔ **رزولیوشن نمبر ۱** مجوزہ لالہ گوردہارام جی پردہان آریہ سماج بتائید لالہ بیلارام منتری کالج پارٹی وپنڈت گنگادھر جی شاستری وسیٹھ عالم چند پاس ہوا کہ آج کا جلسہ ہر دو سماجہائے ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے سبھاسدان ممبران وسہائکان وغیرہ کا رائے پیڑارام صاحب کی غمناک بیوقت مرتیو پر نہایت افسوس اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ رائے صاحب نہایت ہی دہارمک۔ اور سماج کے ہتکاری پریمی اور پرچارک پرجوش تھے۔ اور اُن کے پسماندگان وشریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور پرارتھنا کرتا ہے کہ پرماتما اُن کے آتما کو شانتی دیوے اور اُن کے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

۲۔ دوسری تجویز لالہ جیندارام جی وکیل پردہان آریہ سماج کالج پارٹی نے پیش کی اور بتائید پنڈت موتی چند سابق منتری آریہ سماج کلانجی پاس ہوئی یہ تھی کہ تجویز بالا کی ایک نقل رائے ٹھاکر دت جی کی سیوا میں اور ایک نقل لالہ بیلی رام جی ایم اے آپ پردہان آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی سیوا میں بھیجکر درخواست کیجاوے کہ وہ خاندان کے دیگر ممبران کو بھی اس سے آگاہ کریں اور نیز اسکی نقل منتری شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجی جاوے۔

۳۔ تیسری تجویز ماسٹر رام دتہ مل جی بی۔ اے نے پیش کی اور بتائید پنڈت تلسی رام جی پاس ہوئی کہ یہ جلسہ اُس ریزولیوشن پبلک جلسہ کی تجویز متعلقہ میموریل رائے صاحب کے ساتھ اتفاق رائے کرتا ہے۔ جو کل ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء کو سرائے اتم چند میں ہوا تھا۔

۴۔ چوتھی تجویز جو لالہ نرائنداس جی بی۔ اے وکیل نے پیش کی۔ اور بتائید ماسٹر رامدتہ مل جی و پنڈت تلسی رام جی وسردار سادھو سنگھ جی منتری آریہ سماج پاس ہوئی کہ اس جگہ کچھ عرصہ سے دو سماجیں ہیں۔ اس جلسہ کی رائے میں رائے صاحب کی یادگار میں نسبت اچھا میموریل ہوگا کہ ہر دو سماجیں ایک ہوجاویں۔ اس تجویز کے سوچنے کے لئے صاحبان ذیل کی ایک سب کمیٹی مقرر کیجاوے۔ لالہ جیندارام جی پردہان کالج پارٹی۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ لالہ بیلی رام جی۔ ایم اے۔ ماسٹر رامدتہ مل جی۔ لالہ

نرائن داس جی بی اے وکیل - لالہ دیوان داس جی درمانی لالہ نرملداس جی سہگل - ملک جگنداس جی وکیل - لالہ بیلا رام جی - سردار سادھو سنگھ جی - پنڈت تلسی رام جی - لالہ گودھا رام جی ۔

۵ - پانچویں تجویز جسے لالہ وزیر چند جی نے پیش کیا اور بتائید لالہ تیج بھان پاس ہوئی کہ ان تجاویز کی ایک ایک نقل اخبارات ذیل میں - آریہ پترکا - آریہ مسینجر - آریہ گزٹ - ستیہ دھرم پرچارک - ہتکاری - منشیہ سدھارک - آریہ بندھو - آریہ ورت - آریہ متر - آریہ مسافر - میں برائے اشاعت بھیجی جاوے -

آپ کا داس
سادھو سنگھ منتری
آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خاں

آریہ سماج بنوں

۲۱ مئی ۱۹۰۴ء کو بذریعہ تار یہہ وحشت اثر خبر پہونچی کہ لالہ پیڑا رام صاحب فوت ہو گئے ہیں - سماج کے ممبر سماج میں جمع ہوئے - اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے -

۱ - اس سماج کو لالہ پیڑا رام صاحب کی بے وقت موت پر نہایت سخت افسوس ہے - لالہ صاحب مرحوم پنجاب سماج کے بڑے پُر جوش اور سرگرم کام کرنیوالے تھے -

۲ - سماج لالہ ٹھاکر دت صاحب ای - اے - سی اور بالالہ سکھا رام صاحب و لالہ بیلی رام صاحب پلیڈر کے ساتھ صادق القلب ہمدردی کرتی ہے - اور انکے ساتھ اس ناگہانی غم میں شریک ہوتی ہے -

۳ - ایک تار اظہار ہمدردی لالہ سکھا رام صاحب کے پاس جو لالہ صاحب کے بڑے بیٹے ہیں بھیجا جاوے -

۴ - اسکارروائی کی نقل سماجک اخبارات اور ٹیبون میں ارسال کیجاوے ۔

(منتری آریہ سماج بنوں)

نگینہ میں ایک عظیم الشان مباحثہ

بخدمت جمیع پرتی ندھی سبھاؤں و اُپدیشکوں ماہران فن مناظرہ و عربی دانان و آریہ سماجان گذارش ہے کہ ما بین آریہ سماج نگینہ و مسلمانان عرصہ سے مباحثہ کے باب میں خط وکتابت شروع تھی - بالآخر جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ بعد طے و تصفیہ شرائط مباحثہ حسب ذیل از ابتدائے ۵ - جون ۱۹۰۴ء تا غایت ۱۴ - جون ۱۹۰۴ء مدت مباحثہ قرار پائی ہے - اور طرفہ تماشہ یہہ ہے کہ نگینہ کی ہندو سبھا بھی مثل ہند سبھا دیوبند اہل اسلام کی پشت پناہی کے لئے سینہ سپر کر کے میدان میں آئی ہے - اور اسنے پنڈت بھیم سین پنڈت گنیش دت و آلا رام وغیرہ کو شرکت کے لئے خصوصاً مدعو کیا ہے - اور جابجا دیگر اُپدیشکوں کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے جسکے باعث ایک بھاری شاسترارتھ ہونے والا ہے - مجسٹریٹ صاحب بہادر ضلع نے بھی اجازت دیدی ہے - گویا ایک جانب محمدیاں اور پورانک اور دوسری جانب محدودے چند آریہ سماجان ہیں - جنکی بضاعت و طاقت کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں - لہذا جمیع آریہ پنڈتان و ماہران دین محمدی سے بنویدن ہے کہ اس عظیم الشان مباحثہ میں ضرور شریک ہوں اور نگینہ آریہ سماج کو اپنے اپنے شبھ آگمن سے شبت جلد سوچیت کر کے حوصلہ افزائی کریں اگر آریہ ودوانوں نے اس نازک موقعہ پر خاطر خواہ امداد نہ دی تو اس طرح جا بجا شعلہ مخالفت روز بروز آتش خیز و شر انگیز ہوتے جاویں گے - اور آریہ سماج کو سخت دھکا لگیگا - عنقریب ہی مباحثہ دیوریا کی طرح ہمارے معزز ناظرین کے بخوبی کرتگت ہو چکے ہیں لہذا در طرح آشنا ہے کہ آریہ سجن جن اس تھوڑی سی پرارتھنا کو دستیش تصور نہ فرماکر بربل آریہ سماج نگینہ کو اپنی شرکت اور سہایتا سے بل پردان کرینگے -

شرائط مباحثہ

(۱) جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور سے فریقین کو اجازت مباحثہ لینی ہوگی (۲) مکان مباحثہ کا انتظام آریہ سماج کو کرنا ہوگا - لیکن رضا مندی اس مکان کی اہل اسلام سے بھی حاصل کرنا ضرور ہے -

(۳) مباحثہ ۵ جون ۱۹۰۴ء سے شروع ہوگا - اور ۱۴ جون ۱۹۰۴ء تک رہے گا - (۴) مباحثہ کا شروع الہام سے اولاً ہوگا - بعدہٗ دیگر مسایل میں بحث ہوگی (۵) مناظرہ تقریری ہوگا - فریقین کو اختیار ہے کہ وہ تقریر کو لکھتے جائیں اور دستخط مقررین کے کرنے اور کرانے ضرور ہونگے - اور وہ تحریر جلسہ عام میں سنانا ہوگا - (۶) وقت کی پابندی فریقین پر لازمی ہوگی جو کہ مناظرہ کیلئے مقرر کیا جاوے اور تقسیم اوقات میں فریقین برابر ساوی ہونگے - (۷) مباحثہ میں قرآن شریف اور وید مقدس یا کتب مسلمہ فریقین کے منقولات پیش کئے جاویں گے اور دلائل عقلی بھی - (۸) مباحثہ میں ہر فریق کی طرف سے وہ شخص تقریر کرنے کا مستحق ہوگا جسکو وہ فریق منتخب کرے گا - علاوہ اس کے اور کوئی شخص گفتگو کا مجاز نہ ہوگا - اگر کوئی شخص درمیانی گفتگو میں دخل دیگا وہ جلسے سے باہر کر دیا جاویگا - (۹) مباحثہ میں خلاف تہذیب الفاظ سے پرہیز کرنا لازم ہوگا - ہاں اصلی واقعات کے منقولات کی اصلی عبارت پیش کرنا اسمیں داخل نہیں - (۱۰) مباحثہ میں دو پریسیڈنٹ ایک فریق اول دوسرا فریق ثانی کا مقرر کیا جائے گا اور ان کے ذمہ انتظام مباحثہ ہوگا - ان کو کسی قسم کے فیصلہ دینے کا اختیار نہ ہوگا صرف انتظام جلسہ کا کریں گے - اور ہر فریق کو پریسیڈنٹ بدلنے کا اختیار ہوگا -

ویدک دھرم کا سیوک
سکرٹری آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

شہر راولپنڈی آریہ سماج کا چھبیسواں ۲۶

سالانہ جلسہ

۲۰-۲۱-و۲۲ فروری ۱۹۰۴ء کو نہایت ہی کامیابی کے ساتھ شگفتگی سے سماپت ہوا۔ ۱۹-فروری کی شام کو نگر کیرتن کا جلوس سرائے مہنگان سے قریب پونے چھ بجے شروع ہو کر نیشنل بنک کے پاس سے گزر کر راجہ بازار بزاز ہٹہ۔ بازار کسیریاں۔ وچھابڑ خانہ سے ہوتا ہوا پھر اتنہ پر بازار دینا محلہ قریب ۸ بجے شب لالہ کرپا رام ساہنی پرہان آریہ سماج کے مکان پر جا پہونچا سب سے آگے صدر آریہ سکول کے لڑکوں کی دو بھجن منڈلیاں ان کے بعد لوکل بھجن منڈلی اور پھر پنڈت گوبند رام جی اپنے منوہر بھجنوں اور شرابالس آدمی بیچاروں کے برخلاف اُپدیش وغیرہ شروتا گنوں کو محظوظ کر رہے تھے ان کے عقب میں ماسٹر لچھمنداس جی رام نگری بذریعہ بھجن و اُپدیش اعلان دیتے رہتے تھے۔ کہ آریہ سماج کے پوتر اصولوں کی پیروی کرنا ہی کیول اتم نجات تک کا ذریعہ ہو سکتا۔ وغیرہ۔ سب سے آخیر لالہ دھرم چند جی اپنی موہنی اور سُریلی آواز سے لوگوں کو جوق در جوق اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ کچھ تو بھجن نصیحت آمیز اور اُس پر آنجہانی آواز دلکش جادو کا اثر رکھتی تھی۔ غرضیکہ نگر کیرتن اتی اُتمتا سے سماپت ہوا۔ بعد اختتام لالہ کرپا رام جی نے جملہ حاضرین کا اپنے مکان پر چاہ پانی سے آدر ستکار کیا۔ اور لالہ صاحب موصوف اور ان کے چھوٹے بھائی لالہ ہری رام جی کی دھرم پتنیوں نے دس دس روپیہ بھجن منڈلی فنڈ کو دان دیا۔ گزشتہ سالوں میں اس سماج کا وارشکوتسب عموماً اخیر ماہ نومبر یا اس کے لگ بھگ ہوتا رہا ہے۔ مگر امسال کمبخت طاعون ملعون کی وجہ سے جنے ابتدائے ستمبر سے آخیر ماہ نومبر ۱۹۰۳ء تک راولپنڈی میں اپنا ڈیرا جما رکھا تھا جلسہ کا التوا کرنا پڑا۔ گو طاعون کے خوف اور اثر سے جو شہر میں پھیلا ہوا تھا جلسہ کا کسی نزدیک تر تاریخ پر کرنا دشوار معلوم ہوتا تھا۔ مگر "ہمت مرداں مدد خدا" کے اصول پر کمربستہ ہو کر اور باہر سے آنیوالے بھائیوں کی سہولیت کو مدنظر رکھ کر مذکورہ بالا تاریخوں پر جلسہ کرنے کا اعلان دیا گیا تھا سوائے اتوار کے اور کوئی تعطیل نہ ہونے کیوجہ سے اس اوسر پر بہت ہی کم مہاشہ تشریف لائے۔ مگر شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت رام بھجدت جی۔ ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ پنڈت پورنانند جی۔ ماسٹر لچھمنداس جی رام نگری۔ پنڈت بھوجدت جی اور سوامی سچدانند جی نے جلسہ کو رونق دیکر ہماری حوصلہ افزائی کی جس کے لئے میں سبھا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پشاور سے شریمان رائے ٹھاکر دت جی پردھان شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی رونق افروز ہوئے تھے۔

۲۰۔ کی صبح کو ہون آدی سے فراغت پاکر باقی کا سوائی معمولی طور پر کرکے صبح کی کارروائی ختم کی گئی۔ کیونکہ دفتروں میں بوجہ تعطیل نہ ہونے کی حاضرین کی بالکل اُمید نہ تھی۔ شام کی کارروائی ۲½ بجے شروع ہوئی۔ ماسٹر لچھمنداس جی اور ماسٹر آتما رام جی نے اپنے فاضلانہ اور پُرازتحقیقات لیکچروں سے آریہ سماج کا منتو جتلا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر پنڈت بھوجدت جی کا لیکچر اسلام پر ہوا جسمیں اُنہوں نے قرآن کی شہادتوں اور عمدہ عمدہ دلایل سے ثابت کر دکھایا کہ بجائے پانچ وقت کے دو وقت کی نماز جایز ہے یعنی سورج اودے اور استہ ہونے کے سمے۔ اور ختنہ کرنا روزہ رکھنا۔ اور قتل کرنا بموجب ہدایت قرآن ناجایز ثابت کر دکھایا۔ پھر سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ اور بعد ازاں پنڈت پورنانند جی نے ایک گھنٹہ تک پرمانوں اور دلیلوں سے ثابت کیا۔ کہ منش ماتر کے واسطے ویدک دھرم ہی سچا اور قابل تقلید دھرم ہو سکتا ہے۔ شام کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور رات کو ۸ بجے پنڈت رام بھجدت جی کا لیکچر اس مضمون پر ہوا۔ کہ ہندوستان کا اُدھار کس طرح ہو سکتا ہے" لیکچر ایسا عمدہ اور دلچسپ تھا۔ کہ شروتاگنوں کی گنتی اُمید سے زیادہ تھا۔ پنڈت صاحب نے بھلی بھانت درشایا۔ کہ ہندوستان کا اُدھار آریہ سماج کے ساتویں اصول کو پالن کرنے سے ہی ہو سکتا ہے

۲۱۔ کی صبح کو حسب معمول ہون اُپاسنا وید پاٹھ آدی ہونے کے بعد سوامی سچدانند جی کا اُتم اُپدیش ویدوں کی فضیلت پر ہوا۔ پھر پنڈت پورنانند جی کے لیکچر ہونے پر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ اسی روز صبح کے وقت صدر بازار میں نگر کیرتن کیا گیا جسکا اثر صدر باسیوں پر نہایت ہی عمدہ پڑا۔ اُس جگہ شروتا گنوں درخواست کرکے بھجن منڈلیوں کو روک کر آنند سے بھجن سُنتے اور آریہ سماج کی پرشنسا کرتے تھے۔

دوپہر کو ماسٹر لچھمنداس جی کا دیاکھیان "کہ آریہ سماج ہی گرے ہوؤں کو اُٹھاتا ہے" نہایت پرجوش تھا۔ اس کے بعد ماسٹر آتما رام جی کے عالمانہ لیکچر نے حاضرین کے دلوں پر نقش ہوئے خیالات کو مضبوط کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ سامعین جنکی تعداد اسوقت پانچ سو کے لگ بھگ تھی۔ خوشی شوق سے بیٹھے رہے۔ چار بجے پنڈت رام بھجدت جی نے اپنی گزشتہ شب والے لیکچر کو بطور تمہید یاد دلاتے ہوئے ہندوستان کی گری ہوئی حالت اور آریہ سماج کی دھارمک بیوستھا کا خاکہ کھینچتے ہوئے درشایا۔ کہ فی زمانہ آریہ سماج ہی ایک ایسی دھارمک سوسائٹی ہے۔ جو کہ سچا دھرم پریم تیرتا گرے ہوؤں کو اُٹھانے اور بے مددگاروں کی امداد کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ایسی دھارمک سوسائٹی کی تن من دھن سے مدد کرنے کی آوشکتا جتلاتے ہوئے پنڈت جی کی زبردست اپیل پر مبلغ الکانونے روپیہ چندہ مختلف فنڈات کے لئے اکٹھا ہوا جس میں زیادہ حصہ وید پرچار فنڈ کے لئے تھا۔ متعارد پیہ پنڈت پورنانند جی کی معرفت دوسرے دن آریہ پرتی ندھی سبھا کے کوش میں بھیجا گیا۔ رات کو ۸ بجے ماسٹر آتما رام جی کا دیاکھیان وید و گیت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسکاروں کی صلیت پر ہوا۔ ماسٹر جی کی بُرہان قاطع تو مشہور ہی ہے۔ اس مضمون کو آپنے پرمان اور یُکتی دوارا ایسی خوبی سے درشایا کہ حاضرین عش عش کرتے تھے۔ اور ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ اگر ان جملہ سنسکاروں کو ہم ریتی کے مطابق کیا جاوے تو ہم اپنی اولاد کو سچے آریہ بنا سکتے ہیں۔

۲۲ کی شام کو ۵ بجے سے دہرم چرچا شروع ہوا۔ تعداد حاضرین اور اسوقت کے مختلف مذاہب لوں کے سوالات کرنے سے یہ پرتیت ہوتا تھا۔ کہ دہرم جاننے کا ہر ایک کو شوق ہے۔ مگر افسوس کہ جب ان کے پاس کوئی دلیل یا پرمان نہیں رہتا۔ لفظی بحث میں اپنا وقت گذارتے ہیں۔ ساتھ ہی آریہ سماج کے قیمتی وقت کو ضائع کرتے ہیں۔ سناتنی بھائی صاحبان وتنڈاواد اگرچہ کوئی دلیل نہیں کہتے۔ تو بے مطلب اور بے بحث کرنے پر آمادہ ہو کر دہرم چرچا کے اصلی مطلب کو بگاڑ دیتے ہیں۔ نہ خود فائدہ اوٹھاتا اور نہ دوسروں کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیتا۔ اس موقعہ پر پنڈت پورنانند لالہ بھیم جی اور ماسٹر آتمارام جی نے ہر ایک بھائی کے سوال کا جواب نہایت ہی خوبی سے دیا۔ جن کا نتیجہ پبلک نے خود نکال لیا ہوگا۔ کہ راستی پر کون ہے۔ اور آریہ سماج کا مشن بھی یہی ہے کہ لوگ استیہ مارگ کو چھوڑ کر ویدک دہرم کے جھنڈے تلے آویں۔ اوشم۔

راقم { گوری شنکر سورج
منسٹری آریہ سماج راولپنڈی

انعامی سوالات

دہرم بندھو جی چند ذیل کے سوالات جن میں چیدہ علماء کیواسطے دئیے گئے ہیں ہر ایک طالب علم کو جو کسی ایک سوال کا جواب درست لکھ کر بھیجیگا اوسکو انعام دیا جاوے گا۔ اس سوال کے سامنے لکھی ہوئی چیز بطور انعام دیجائے گی۔

مقصد۔ اس سلسلہ اور حل سوالات وغیرہ سے جو ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں۔ طلباء کو دہرم سنبندھی پستکوں کے مطالعہ کی طرف رجوع کرانے کا او چند رنگ معاملات میں سوچنے وچارنے کے لئے میرے خیال میں یہ اچھا طریقہ ہے۔ آئندہ بھی حتی المقدور باقاعدہ اسی قسم کے سلسلہ جاری رکھنے کی کوشش کیجاویگی۔ امید کہ دیگر سجن صاحبان بھی اس تجویز کو پسند فرماویں گے۔ کیونکہ یہ بھی پرچار کی ایک حد تک ایک قسم کی تدبیر ہے۔ خیر میرا مطلب اس مضمون پر کوئی مضمون لکھنے کا نہیں ہے۔ صرف یہی پرارتھنا ہے کہ عام طلباء کی آگاہی کے لئے آپ ان موٹے موٹے سوالوں کے لئے جگہ دیویں۔ طالبعلموں کو چاہئے کہ اپنی اپنی عقل کے بموجب جواب ہر سوال کا میرے پاس نیچے لکھے پتہ پر ارسال کریں۔ حل یا جواب سوال کو پڑھکر فیصلہ دینے والا میں اکیلا نہیں ہونگا۔ بلکہ یہاں کی آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے ممبر اور دیگر لائق اصحاب (آریہ سماجی صاحبان) کی منظوری سے دیا جاوے گا۔

(۱) آدمی کے روزانہ فرائض (نتیہ کرم) کون کون سے ہیں۔ مختصراً ہر ایک کی تشریح لکھیں۔
انعام ستیارتھ پرکاش۔ پنچ مہایگیہ ودھی

(۲) کُل سنسکار کتنے ہیں سیمنتونین سنسکار کب کیا جاتا ہے۔ دواہ سنسکار کا مختصر برتانت
انعام سنسکار ودھی۔ اور ایک سال کے لئے ستیہ دھرم پرچارک مفت۔

(۳) ہون کے فائدے مفصل طور پر بیان کرو۔
انعام رگویدادی بھاشیہ بھومکا۔ یا آدرش

(۴) جیو آتما کے اوصاف کیا ہیں۔ شریر چھوڑنے پر جیو کی کیا گتی ہوتی ہے۔ جیو کو بار بار جنم لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (یعنی لینا پڑتا ہے یا نہیں) اگر ہے تو کیوں۔
انعام ثبوت تناسخ۔ آریہ مسافر مگزین ایک سال کے لئے مفت۔ اور ستیارتھ پرکاش۔

(۵) سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی زندگی مختصر اور موٹے موٹے واقعات۔ کمبھ پرو اور شاستر ارتھ کاشی۔ پونا والے لکچر۔ اور دیگر اسی قسم کے خاص خاص واقعات قابل خاص توجہ۔ کون کون پاٹھ شالائیں کہاں کہاں کھولی گئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔
انعام۔ جیون چرتر سوامی جی مہاراج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی ادتیہ دہرم پرچارک یا آریہ پترکا میں سے کوئی ایک اخبار مفت سال بھر کیلئے۔

کتب مذکورہ بالا میں سے بعض زبان میں درکار ہو دی جاویگی۔

راقم { مندرابن ہاسپٹل اسسٹنٹ
سیلانگ۔ آسام

بھوانی آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ

۲-۳-۴ اپریل کو ایشور کی اپار دیا سے آنند سماپت ہوا۔ جس کا برتانت حسب ذیل ہے۔

۲ اپریل کو نگر کیرتن تیسرے پہر سماج مندر سے شروع ہوا۔ اور شہر کے بازاروں میں ہو کر ایک بڑے حصہ سے ہوتا ہوا۔ رات کے ۸ بجے سے پہلے سماج مندر میں پہونچا۔ چار بھجن منڈلیاں ایشور پریم اور دھرم سنبندھی بھجن گاتی ہوئی تمام نگر میں آریہ سماج کے اُتسو اور آریہ دہرم کا سندیسا پہنچاتی تھیں۔ خاص خاص جگہ ہمارے پنڈت آتمارام جی دہرم دیوجی ویدک دہرم کا پرچار اور آریہ سماج کے اُتسو کا سندیسا بُھت بھلی پرکار پہنچاتے جاتے تھے۔ تیسری اپریل کو پراتہ کال ہون کے پشچات پنڈت شمبھودت جی کا دہرم اپدیش ہوا۔ اور ایک ویاکھیان پنڈت آتمارام جی کا ہو کر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سویرے کے سنسکار یہ سماپت ہوا۔ حاضری انومان ۵۰۰ سو کی تھی۔ تت پشچات دوپہر کے بعد ۱½ بجے سے ۳ بجے تک دھرم چرچا کا سمے تھا۔ دھرم چرچا کے سمے سب سے پہلے ایک ڈاکٹر صاحب نے جو کہ یہاں پلیگ ڈیوٹی پر آئے ہوئے تھے۔ پرشن کیا کہ آریہ سماج دھرم سبھا دونوں کے جبکہ ایک ہی وید دھرم انویائی ہیں تو دونوں ملکر کام کیوں نہ کریں اور دو نام کیوں رہیں ایک ہی نام کیوں نہ رکھیں۔ اس کا جواب پنڈت دھرم دیو نے تسلی بخش دیا۔ پھر بابو صاحب نے مورتی پوجا پر پرشن کیا اور اس کا جواب آتما رام جی اور دھرم دیو جی نے دیا۔ اور بابو صاحب دونوں پرشنوں کا اتر پاکر شانت اور پرسن چت ہوئے۔ بعد دھرم سبھا کے ایک پنڈت صاحب جن کا نام پنڈت ہردواری لال جی ہے معہ چند ایک ودیارتھیوں کے دھرم پرچار کے سے اپستھت ہوئے۔ پنڈت جی کو بہت آدر پورک بٹھلایا گیا۔ اور پنڈت جی نے شرادھ وشے پر واتالاپ شروع کی۔ پنڈت جی کے ساتھ اس وشے پر پنڈت آتما رام جی اور پنڈت بھگوت دت جی ہر ایک پرشن کا اتر دیتے رہے۔ پنڈت بھگوت دت جی نے بہت معقول جوابات ان کے پرشنوں کا دیا۔ انہوں نے شاستروں کا جن کو وہ شرادھوں کے پکش میں پیش کرتے تھے یکے بعد دیگرے پرمان ہت ٹھیک کر گئے جہاں سروسادھارن پر اتم پربھاو ڈالا۔ وہاں خود پنڈت جی کو بھی قائل ہونا پڑا۔ اور اس سمے ودھیمان انومان پانسو کے قریب ان سبھا ہی پر بھلی پرکار پرکاشت ہو گئی کہ آریہ سماج کی شکشا وستو میں کیسی دھرم یکت ہے اور شرادھ وستو میں نہ تو کچھ سنگت ہیں اور نہ ہی ان کا وِدھان کہیں وید میں ہے۔ دھرم چرچا کے پشچات پنڈت بھگوت دت جی کا ویاکھیان آرمبھ ہوا۔ آپ کے ویاکھیان کا پربھاو بہت ہی اتم رہا۔ پھر پنڈت دھرم دیو جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور اس کے پشچات پنڈت آتما رام جی کا ویاکھیان ہوکر پہلے دن کی کارروائی سماپت ہوئی۔

۱۶ اپریل کو پراتہ کال ہی ہون ہوا تت پشچات پنڈت بھگوت دت جی نے اپاسنا اور اپدیش کیا۔ پھر پنڈت دھرم دیو جی کا ایک اتم ویاکھیان دھرم کے وشے پر ہوا۔ اور بعد میں پنڈت بھگت رام کا ویاکھیان ہوکر سویرے کی کارروائی سماپت ہوئی۔

دوپہر کو ۱½ بجے سے پھر کاریہ آرمبھ ہوا۔ اور سب سے پہلے پنڈت آتما رام جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور پھر بعد میں بھجن ہوکر پنڈت بھگت رام جی کا لیکچر "ہندوستان کی موجودہ حالت" پر ہوا۔ اور آپ نے ہر ایک اپکار کا ذکر کرتے ہوئے مہرشی کی سچی ویدوں کی شکشا کا ورنن کرتے ہوئے سب کو رشی دیانند کے اپکار کا اور ویدوں کی رکشا اور دھرم پرائنتا کا ورنن کرکے آریہ سماج اور رشی کی سچی تعلیم کا ذکر کیا۔ ویاکھیان کا پربھاو اتی اتم ہوا۔ — پھر ایک بھجن ہوکر ہمارے سہودر کنا اور سویوگیہ پنڈت گنپتی شرما جی جو سوبھاگیہ وش اسی روز بھوانی حصار سے آگئے۔ پنڈت جی کو بذریعہ ٹیلیگرام پرارتھنا بھیجی گئی تھی۔ پر آنیکی آشا تو نہ رہی تھی۔ پر ایشور کی دیا سے پنڈت جی ایک دن اتسو کے سمے آہی گئے۔ یدیپی پنڈت جی کا چت اپنی استری اور پتر کے دیہانت ہونے سے سوستھ نہ تھا۔ تتھاپی آپ کا ویاکھیان اتی اتم اور سراہنیہ تھا۔ ساگر بہت تھا۔ پنڈت جی نے اپنشدوں اور پراچین سبھیتا کا ورنن اتی اتمتا سے کیا۔ اور بہت مشکل اور کٹھن واکیوں کو بہت ہی سرل شبدوں میں ورنن کرنے کی یوگیتا آپ ہی کی ہے جس کا اثر سب پر اچھا پڑا۔

اتسو پر اپیل نہیں کی گئی تھی۔ تتھاپی انومان اسی روپیہ نقد اسی وقت ہمارے دھرم پریمیوں نے دان دیا۔ اور دس روپیہ ہمارے دھرم بھائی بابو چھاؤ رام کلکتہ نواسی نے دان دیا جس کا انہوں نے کلکتہ سے سماج کے نام بھیجا۔ سماج نے اور دیگر حاضرین نے آپکا دھرم بھاؤ سنکر اور دیکھ کر بہت پرشنسا کی۔ ایشور آپ کے دھرم بھاؤ کو سدا بڑھاتا رہے۔ آرتی اور سنکلپ ہوکر۔ پرماتما کی اپاسنا اور سب بھائیوں کی سبھا کیا تھی آنند پورک سنگھن سماپت ہوا جن کا اس شرو کرتیان سے وہ بار بار شکریہ ادا کرتے ہیں۔ +

سیوک { جمنا پرساد منتری
آریہ سماج بھوانی ضلع حصار }

آریہ سماج کھیر پور سادات ضلع مظفر گڑھ کا دوسرا سالانہ جلسہ

تاریخ ۱۵-۱۶-۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۴ء بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ سبھا کی طرف سے شریمان پنڈت دیو شرما جی۔ اور شریمان پنڈت رام رتن جی و شریمان پنڈت ہر کرم جی تشریف لائے۔ علاوہ جیسمنی جی صاحب لاہور اور شریمان پنڈت گوپال کشن جی و شریمان پنڈت جوالا دت جی لوکل اپدیشک ضلع مظفر گڑھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ نگر کیرتن کے روز چار پنڈت موجود تھے۔ بازار اور گلی کوچوں میں اپدیشکوں نے بڑے زور شور کے ساتھ پرچار کیا۔ شریمان پنڈت دولت رام کے اپدیشوں کو شرون کر کے شردھالوؤں کا دل بڑا پرسن ہوا۔ اور بازار اور گلی کوچوں میں آنند کی ورشا ہو رہی تھی۔ اور گلی کوچے اور بازار میں بھرے رنگ برنگ کے سجائے گئے تھے۔ پورانک و دیگر مذاہب کے آدمی اپدیشوں کو سنتے رہے۔ گلیوں میں شری سکتا پر شریمان پنڈت گوپال کشن و شریمان پنڈت جوالا دت جی دونوں کے ویاکھیان بڑے زور و شور کے ساتھ ہوئے۔ جن کا اثر بہت اچھا ہوا۔ دوپہر کے تین بجے سے رات کے ساڑھے آٹھ بجے تک نگر کیرتن کی کارروائی ہوتی رہی۔ مستقبل بھجن منڈلیوں نے جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ علی پور کی بھجن منڈلیاں۔ سیت پور کی بھجن منڈلی۔ جتوئی کی بھجن منڈلی۔ چھوٹگیو الہ کھیر پور سادات کی دو بھجن منڈلی وغیرہ وغیرہ۔ اور

انگریزی باجوں نے بھی جلسہ کی رونق کو بڑھا دیا جو رامپور سے منگوائے گئے تھے۔ اور دوسرے دن ہارمونیم باجا بھی آگیا تھا جس نے جلسہ کی رونق کو بڑھا دیا۔ ساڑھے آٹھ بجے رات کے جلسہ کی جگہ پر بھجن و آرتی ہو کر سب آریہ بھائی سندھیا اپاسنا کرنے کو چلے گئے۔ نگر کیرتن میں شریمان جناب رائے دھارو مل صاحب نائب تحصیلدار صاحب علی پور اور پولیس والوں نے تشریف لا کر نگر کیرتن کو نربگھن سماپت کرایا۔ کوئی شر و فساد نہیں ہوا جو شکریہ کے مستحق ہیں۔

دوسرے دن ۱۶ - اپریل کو پراتہ کال ہون ہوا ہون کے بعد شریمان پنڈت دولت رام جی کا سرمن اور اپدیش ہوا۔ جسکو کہ شروتاگن بڑے شانتچت ہو کر شرون کرتے رہے۔ اس کے بعد بھجن ہو کر شریمان پنڈت جوالادت جی لوکل اپدیشک کا آریہ سماج کے نیموں پر بڑا پر اثر ویاکھیان ہوا۔ اسکے بعد بھجن ہو کر دوپہر کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر بعد دوپہر کے دو بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ دو بجے سے ۲½ بجے تک بھجن ہوئے۔ بھجن کے بعد ایک گھنٹہ دھرم چرچا کے واسطے وقت دیا گیا تھا جسمیں آریہ بھائیوں اور سناتنی بھائیوں نے سوال کئے۔ جن کا اتر شریمان مہتہ جیمنی جی صاحب نے بڑی شانتی سے دیا۔ اور شریمان پنڈت گوپال کشن جی کا ویاکھیان مذہب اسلام پر ہوا۔ جسمیں بتلایا کہ نماز اور گرجا کی پرارتھنا نوین ہے۔ کیول آریہ سندھیا ویدوکت ہے۔ اور اس کے بعد شریمان پنڈت ہرنام سنگھ جی کا ویاکھیان برہمچریہ کے اوپر ہوا۔ جسکو سنکر شروتاگن بڑے پرسن ہوئے۔ اور ہنسی کے مارے پیٹ میں بل پڑ جاتے تھے۔ اور تھوڑا سا ستری شکشا پر بھی ویاکھیان ہوا کیونکہ ستریاں اس وقت بھی حاضر تھیں۔ اور آگے پردہ لگا ہوا تھا۔ اس کے بعد بھجن اور آرتی ہو کر کارروائی ختم ہوئی پھر رات کے آٹھ بجے سے کارروائی شروع ہوئی پرتھم

بھجن ہو کر شریمان پنڈت دولت رام جی کا ویاکھیان رات کے دس بجے تک ہوا۔ بھجن آرتی ہو کر کارروائی ختم ہوئی۔

تیسرے دن تاریخ ۱۷ - اپریل پراتہ کال ہون ہو کر دو منشٹھن سنسکار ہوئے۔ اور شریمان پنڈت رام رتن جی کا سرمن اور اپدیش ہوا۔ اسکے بعد شریمان مہتہ جیمنی جی نے ویدک دھرم کی عظمت پر ویاکھیان دیا اور ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کی جسمیں ۵۲۴ کا تخمینہ تھا جسکی تفصیل ۱۱۵ روپیہ نقدوں کے لئے وصول ہوئے۔ بعد زیورات چاندی کے جو ستریوں نے تخمینا ۲۰ روپیہ کے قریب دان کئے۔

گروکل ۳۵ اناتھالہ ۱۲ اور لوکل سماج ۳۵ ویدپرچارفنڈ ۱۱ - ان کے علاوہ مبلغ ۳۵۷ کا وعدہ گوروکل ۱۲۵ ویدپرچارفنڈ ۲۰۷ اناتھالہ ۲۵۔

یہ بھی مبلغ ۳۵۷ روپیہ روانہ کئے جاویں گے۔

اور ستریوں نے بڑے پریم کے ساتھ زیور ہاتھوں اور کانوں سے اتار اتار کر دان دئے ستریوں کا پریم پرسنشنیہ ہے۔ پھر بھجن ہو کر کارروائی ختم ہوئی۔ دو بجے سے ۴ بجے تک دھرم چرچا کا وقت دیا گیا۔ سب سے پہلے وقت شہر کے مہنت ٹھاکر آسانند جی کے واسطے تھا۔ کیونکہ وہ پہلے دن دھرم چرچا کے وقت بھوت پریت چڑیل کے واسطے شنکا کر چکے تھے۔ کہ شریمان مہتہ جیمنی جی نے کہا۔ کہ کوئی وید منتر پیش کرو۔ ٹھاکر صاحب نے کہا کہ ہم ویداور گرہ سوتروں میں بھوت آدی کا ورنن دکھائینگے۔ جو آسمان وغیرہ پر رہتے ہیں۔ اس روز سمے ہو چکا تھا۔ اور ٹھاکر صاحب منتر بھی نہ سوچ سکے اور نہ ڈھونڈ سکتے تھے۔ اسواسطے دھرم چرچا کی کارروائی ختم کر کے دوسرے روز انکو کہا کہ پیش کرنا لیکن وہ دوسرے روز وقت پر نہیں آئے۔ کچھ وقت دیر کر کے پھر اوروں کو کہا گیا۔ کہ شنکا کریں۔ اسپر مصر واسمل جی اٹھے۔ اور جو سنسکرت گھوٹے

رٹ لائے تھے۔ طوطے کی طرح سنانے لگے۔ اور گیدڑ بھبکیاں دینے لگے۔ شیروں کے سامنے گیدڑ کیا کر سکتے تھے۔ اسپر شریمان پنڈت دولت رام جی اٹھے اور سنسکرت بول کر کہنے لگے۔ کہ آپ سنسکرت اشدھ بولتے ہیں۔ اور شدھ سنسکرت سے کچھ مطلب نہیں نکلتا۔ پرشن کرو۔ شریمان پنڈت دولت رام جی بیٹھ گئے۔ پھر مصر صاحب نے آریہ ودوانوں سے شنکا کی کہ سوامی جی مہاراج نے گلو کارس اور انیک آتم اتم پداستھاپن کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اس سے مورتی پوجا سدھ ہو گئی۔ اسکا جواب شریمان پنڈت جوالادت جی نے دیا۔ پھر شریمان مہتہ جیمنی جی نے کہا کہ باقاعدہ سوال کیجیئے۔ لیکن کوئی پرشن نہیں ہوا۔ پھر جلسہ کی کارروائی ختم ہو کر بھجن ہوتے۔ پھر پنڈت ہرنام سنگھ جی کا ویاکھیان ہو کر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر آٹھ بجے سے بھجن ہو کر کارروائی شروع ہوئی۔ شریمان پنڈت دولت رام جی نے اپدیش دیا۔ اس کے بعد سرکار حضور فلاشانی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور شہر میونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور ہارمونیم باجا والے نے بڑے آنند سے بھجن گائن کئے۔

منڈپ میں حاضری تخمیناً آٹھ یا نو سو کے قریب تھی۔ اور ستریاں بھی بہت تھیں۔ اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا بھوجن سے ستکار کیا گیا۔ اور ۱۸ - اپریل کو ستری سماج کا جلسہ ہوا۔ شریمان بھگت چیلا رام منتری آریہ سماج خیرپور اور مولچند خزانچی نے سارا کاروبار جلسے کا اپنے سر پر کیا جو شکریہ کے لائق ہیں۔ اور منشی کشوربھان ڈالیرام و جے کشن و نہال چند و گوپال چند اور چیلارام لشٹھ اور بھیری رام جیٹھل نے تن من اور دھن سے مدد دی ہے شکریہ کے لائق ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

اسی طرح پرینا رام گگڑ نے بھی بڑی امداد دی ہے وہ بھی شکریہ کے لائق ہے۔

آپ کا داس { بھگت چوہڑ لال پردھان
آریہ سماج خیرپور۔

آریہ سماج ڈسکہ کی ضروری رپورٹ

(۱) انتخاب عہدہ داران حسب ذیل۔ پردھان لالہ گوکل چند جی بی۔ اے وکیل۔ اُپ پردھان لالہ گوبند رام جی ہیڈ ماسٹر مشن سکول ڈسکہ۔ منتری لالہ دینا ناتھ مڈل بورڈ سکول ڈسکہ۔ اُپ منتری لالہ دیوی دیال جی عرضی نویس تحصیل ڈسکہ۔ جائنٹ سکریٹری لالہ سوہن لال تھرڈ ماسٹر بورڈ سکول ڈسکہ۔ خزانچی و پستک ادھیکش: لالہ [illegible] ڈسکہ۔

(۲) حسب تجویز مہاتما منشی رام جی منتری جیستھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ء سماج ہذا کی انترنگ سبھا منعقدہ ۶ فروری ۱۹۰۴ء میں نسبت دینے سفر خرچ پرتی ندھیوں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

(۱) پرتی ندھی کو سماج ڈیوڑھ کرایہ آمدورفت دیا جاوے۔ اگر وہ نہ لینا چاہیں تو [illegible] نہیں لیا جا سکتا ہے۔ لیکن سماج سے بطور کرایہ وصول کریوے۔ اور رسید داخل کرے۔ نیز اگر پرتی ندھی مہاشہ [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کسی جلسہ میں شامل نہ ہو تو انترنگ سبھا اس کا جواب طلب کرے گی اگر بغیر وجہ معقول کے تین جلاسوں میں شامل نہ ہوگا تو اور آدمی منتخب کیا جاوے گا۔

(۳) سنسکار چار ہوئے۔ اول ۱۲ فروری ۱۹۰۴ء کو لالہ گوبند سہائے عرائض نویس کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ برہمنوں نے لالہ صاحب کے پروہت گوسائیں گوبند کو خود بخود بلا لیا۔ اور سنسکار کے درمیان چمکا کر [illegible] دینے پر آمادہ کیا۔ آپ لوگوں نے ہر چند منع کیا کہ ہمارے کام میں دخل مت دو مگر برہمنوں نے

اسکی حمایت میں شور مچایا گیا۔ وہ اپنا حق گنوا لے؟ آخر لالہ گوبند سہائے نے اپنے استقلال سے گرج کر کہا کہ گوسائیں جی ویدک کرم میں پوپ لیلا کی کاروائی نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ نے کچھ لینا ہے۔ تو اس کام میں دخل مت ڈالیں۔ ورنہ جتنے آپکو [illegible] آپکے گھر جائیں۔ دوسری شرارت پوپ جی نے یہ کی کہ پنڈت کرپا رام کو ویدی سے اٹھا لیا۔ (جسکو ہم نے اسکی جگہ پڑھانے کے لئے بٹھایا ہوا تھا) کہ سماجی لوگ ہماری خوشامد کریں گے لیکن سماج ہذا میں دو تین مہاشہ سنسکار کرانا سیکھ چکے ہیں۔ لالہ گوبند رام ملاح دیو ویاس۔ اور نامہ نگار نے بڑی عمدگی سے سنسکار کو ختم کیا اور اخیر پر لالہ گوبند رام نے نہایت ستری پرشوں کی حاضری میں لیکچر بھی دیا۔ ایک روپیہ نقد ایک تھال مٹھائی کا لوکل سماج کو ملا۔ دوم ۴ اپریل ۱۹۰۴ء کو لالہ سوہن لال جائنٹ سکریٹری کے لڑکے کا مونڈن سنسکار ہوا۔ خاتمہ پر سنسکار فلاسفی پر لیکچر ہوا۔ جس کا ستری پرشوں پر بڑا اثر ہوا۔ سماج کی طرف سے ایک روپیہ اور پانچ پستک دیا گیا۔ لالہ سوہن لال نے وید پرچار فنڈ کو [illegible] لوکل سماج [illegible] ورتشنا [illegible] دان دیا۔ جو وید پرچار فنڈ کو دیا گیا۔

سوم۔ لالہ گنپت رائے عرائض نویس [illegible] کی ماتا کا دیہانت ان کے گاؤں موتاں میں ہوا تھا۔ برادری نے یہاں تک مخالفت کی کہ اگر پرانی طرز پر نہ کرو گے تو ہم ارتھی کو اٹھانے کے لئے بھی نہیں آویں گے لیکن لالہ گنپت رائے دو ڈھائی آریہ ہیں اور ڈسکہ سماج کے سالانہ جلسوں میں [illegible] رہتے ہیں۔ ان کے استقلال کے سامنے سب نے سر جھکایا۔ اور خود بخود آگے [illegible] کر کے لالہ موصوف ڈسکہ پہنچ گئے۔ ۴۔ اپریل کو شانتی کا ہون [illegible] ہوا۔ دو روپیہ گروکل اور [illegible] لوکل سماج کو دان ملا۔ کوئی کریا کرم اور پوپ لیلا نہیں ہوئی۔ چہارم لالہ کندن لال جی انسپکٹر ڈاک خانہ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔

(۴) پرچار۔ سماج نے دو لوکل جلسوں پر پرچار کیا

اول میلہ [illegible] پر ہمارے بالمقابل عیسائیوں کی چال تھا۔ لیکن ان کے لیکچر میں کوئی سننے والا نہ گیا جب لالہ دیو داس کا ایک لیکچر عیسائی مت کھنڈن پر ہو چکا تو مشنری لوگ ہمارے کیمپ میں آ کر کہنے لگے کہ ہم کھنڈن سننا نہیں چاہتے۔ کوئی آریہ سماج کا اپدیش سنائے۔ اگرچہ یہ انکی پالیسی تھی کہ ہمارا کھنڈن نہ ہو تاہم ان کو کہا گیا کہ خوشی سے آئے اور سنئے۔ لالہ گوبند رام منتری کا دھرم وشے پر نہایت عمدہ لیکچر ہوا جس کا اثر بہت اچھا پڑا۔ دوم میلہ [illegible] پر لالہ دیو داس نے میلہ کی اصلیت پر اور لالہ گوبند رام نے آریہ سماج کی فضیلت و دھرم وشے پر ویاکھیان دئے تمام لوگ زمینداروں تک بڑے شوق سے سنتے رہتے۔

(۵) ستسنگ [illegible] سماج [illegible] بھائی [illegible] کا [illegible] لالہ [illegible] سیوک تھے۔ ان [illegible] خوشی [illegible] کام لیا ہوا تھا [illegible] اور [illegible] سماج [illegible] جلسہ ہوا۔

(۶) ابتدائے ۱۶ مارچ لغایت ۱۷ اپریل ۱۹۰۴ء ہفتہ وار جلسوں میں مضمون [illegible] کا سلسلہ رہا۔ دوسری طرف سناتن دھرم سبھا میں لیکچر ہوتے تھے۔ سماج مندر میں لوگوں کے دلائل و [illegible] پر ان متعلقہ [illegible] سے [illegible] کی پڑتال ہوتی تھی۔ آخرکار سناتنی پنڈت ہار کر رہ گیا۔ جس نے پہلے شروع کیا تھا۔ (مہاشہ دینا ناتھ منتری آریہ سماج ڈسکہ)

فہرست چندہ دہندگان گروکل

[illegible]

گذشتہ [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاشے آسا رام گوکل ساہوکار جین۔ مٹھائی فنڈ عہ
مہاشے منشی رام جی ساکن موضع پھرالہ سندر فنڈ ۵
مہاشے بلاقی رام جی مختار چونیاں ، عہ
مہاشے گیانچند پوری معرفت مہاشے جگت رام جھونی ایک روپیہ فنڈ ۳۲
مہاشے سنت رام جی کلکتہ نواہی ایکروپیہ فنڈ
مہاشے ڈاکچند بابا ریلال لشنوئی پوار ریلوے۔ مستقل فنڈ
مہاشے پربھودیال جی نائب تحصیلدار بنگور مستقل فنڈ
مہاشے متصدی لال جی ساکن لیسی ، ۵
مہاشے پربھگوان ساکن بھوانی گڑھ ، عہ
، اندرداس سٹیشن ماسٹر سول گوسٹرپ ، عہ
، کاشی ناتھ معرفت مہاشے شیو پرساد تشنوگی کرت پور ، ۱۵
مہاشے کرپا رام پر جلال جی بدھوا غیرو زپور ،
مہاشے دوارکا پرشاد جی ساکن نانگل ،
مہاشے بلدیو پرساد جی ڈیرہ دون ،
مہاشے برجن کرشن داس ساہی جبل بلند گڑھ ، ۵
مہاشے راجپید اس ودیا دارو نہر فتحگڈھ ،
، بھگوتی پرساد معرفت لالہ سرام جی قرق امین مین پوری ،
مہاشے جگل کشور جی معرفت سٹیشن ماسٹر چناب ۔ ضلع جھنگ ، ۹
مہاشے متھرا پرساد وگوبند پرساد موضع محمد پور دیوبل ، ۲
مہاشے رلیا رام جی اودسیر گل ناگپور ایکروپیہ فنڈ ۱۲
مہاشے گنگا رام جی اوورسیر دیا منی پور آسام ،
مہاشے نالی رام جی ساکن موضع ککڑ خورد ضلع جالندھر گئے فنڈ ۲
مہاشے جنڈو نورنگ پو ضلع سہانپور مٹھائی فنڈ ۶
مہاشے سنتا لوہار ، ۴
گنپت داس ، ۲
مہاشے پرمیلم سنگھ سرہند نہر مستقل فنڈ

مہاشے کرتا کشن جی پیشکار کلکٹری اٹاوہ مستقل فنڈ ۲
مہاشے مرلی سنگھ جی نائب داروغہ جیل فتحپور ، ۱۰
مہاشے منگلسین جی چوہڑپور ، ۵
مہاشے ہری نارائن جی اوورسیر سیلانگ ایکروپیہ فنڈ ۱۲
مہاشے ہیری رام شتری آریہ سماج سونام ، ۲۵
بابو ہرایا رام جی داغہ جیل لائلپور ماہواری چندہ ۲
مہاشے ایشوراس سرگودا مٹھائی فنڈ ۲
مہاشے بیلی رام رام رکھا مل کھتری لاہور مستقل فنڈ ۲
مہاشے ہرجن ناتھ جی دفتر اگزیمینر لاہور ، ۱
لالہ ایشور داس جی ٹیلر لاہور ، ۲
مہاشے نارائن داس جی برہمن لون میانی معہ انشٹ نقرہ
مہاشے ایشور داس شہر ملتان مستقل فنڈ ۱
مہاشے پریچند جی صدر بازار نوشہرہ ، ۱
مہاشے ڈوگرمل جی ڈاکخانہ بھلاک ، ۱
سکھن لال۔ گیان چند معرفت ہرپرشاد جی منتری آریہ سماج جھجھر ، ۳
مہاشے منوبھاول لالہ دسوندھی رام موضع سانپلی مستقل فنڈ ،
مہاشے بنواری لال ولد لالہ رنپت رائے دلیشیا ساکن موضع موانہ ،
مہاشے دلیپ سنگھ و گنیشی لال جی معرفت لالہ پنالال جی میرٹھ ، ۴

نظر لگنے کا خیال بالکل وہم اور ڈھکوسلا ہے

اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰ء

کے صفحہ ۱۲ پر ایک مضمون بعنوان "نظر لگنے کا ایک ثبوت" چھپا ہے۔ اور نیز یہ بھی تحریر ہے۔ کہ جو نظر کا لگنا ایک وہم اور ڈھکوسلا مانتے ہیں وہ کان وانی اثر دیویں۔ لہذا اُسکا اثر ذیل میں دیا جاتا ہے

چارپایوں Quadrupeds میں ایک کو انگریزی میں Udder کہتے ہیں۔ اور انسان میں استھن کو انگریزی میں breast کہتے ہیں۔ اگر ہوا یا استھن کا سوجنا وغیرہ ایک قسم کی سوزشی بیماری ہے جسکو انگریزی میں انفلامیشن آف دی بریسٹ Mastites کہتے ہیں۔ یہ بیماری ہر انسان خواہ عورت ہو خواہ مرد۔ اور ہر عمر میں۔ نیز ننھے ننھے بچوں میں بھی پائی جاتی ہے جیسے ہی یہ بیماری انسانوں کی طرح چارپایوں میں بھی پائی جاتی ہے خاص گائے بھینس بکری میں زیادہ بہ نسبت اور چارپایوں کے ننھے ننھے بچوں میں یہ سوزشی بیماری اس سبب سے ہوا ہے کہ انکی چھوٹی چھوٹی اور نرم نرم بھٹنیوں سے جنکو انگریزی میں nipples کہتے ہیں۔ بعض اوقات ایک قسم کی سفید سی رطوبت جسکو انگریزی میں Milky discharge کہتے ہیں۔ نکلتی رہتی ہے۔ اور جس رطوبت کو بے سمجھ دائی یا والدہ کے ہاتھ سے ایسی لاپرواہی یا جہالت سے نکالا جاتا ہے۔ کہ جس کے سبب سے ذرا سی خراش ہونے پر انفلامیشن آف دی بریسٹ ہو جاتی ہے جسکی اگر جلدی خبرداری علاج نہ کیا جاوے تو خراب کرتی ہے۔ یعنی سوزش بڑھتے بڑھتے ابیسیس Abscess یا پھوڑا ہو جاتا ہے۔ بالغ اور نوجوان لڑکیوں کو بھی بعض اوقات یہ بہت ستاتی ہے۔ لیکن اکثر کرکے زیادہ لڑکیوں کو تا نہ بچہ جنی ہوئی ماتاؤں کو یہ بیماری استھن کی بھٹنی کو بچہ کے دودھ پینے کے سبب سے ذرا سی بھی خراش کے لگنے سے ہو جاتی ہے۔ خاصکر جبکہ استھن کی بھٹنی کسی سبب سے ذرا سی بھی پھٹی ہوئی cracked حالت میں ہو۔ اکثر کرکے بہت دودھ ہونے کے سبب سے بھی اور دودھ کی نالیوں کی

بہت زیادہ یا خراب ہونے کے نتیجہ سے بھی جسکو انگریزی میں Hyperaesthesia of lacteal ducts کہتے ہیں یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

کبھی یہ بیماری ہتھن میں کسی قسم کی چوٹ لگنے سے بھی ہو جاتی ہے۔ کبھی بہت دیر تک دودھ بلا سنے کے سبب سے جبکہ دودھ پلانے والی کی صحت میں فرق آگیا ہو اور کمزور ہو گئی ہو یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

ہتھن میں ایک قسم کی پھنسی بیل سے جیسی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد جاڑہ و دیگر بخار بھی چڑھ جایا کرتا ہے اور سوزش کے آثار زیادہ سے زیادہ نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اور اگر جلد ہی مناسب طور پر علاج معالجہ نہ کیا جاوے تو ایک قسم کا پھوڑا بنجاتا ہے۔ اگر سوزش یا سوجن بہت ہی خفیف ہوگی۔ تو ہتھن کو صرف آرام دینے سے ہی سوجن یا درد وغیرہ رفع دفع ہو جاویگی۔ اور ہو جاتی ہے۔ تو ایسے ہی جناب من میری ناقص عقل میں آپکی بکری کے ہوانا کا بھی سوجنا وغیرہ مفصلہ بالا اسباب میں سے کوئی سبب ہوگا۔ یعنی اُسکے ہتھن جسکو انگریزی میں [illegible] کہتے ہیں میں کسی قسم کی خفیف سی خراش وغیرہ کے لگنے سے بہت ہی خفیف سوزش اور سوجن ہو جاتی ہوگی یا ہو گئی ہوگی اور چونکہ آپکی بکری آپکے لکھنے کے مطابق زیادہ دودھ دیتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ زیادہ دودھ والوں کیا انسانوں کیا چارپایوں میں یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے کسی کو خفیف کسی کو شدید۔

چونکہ بے زبان بکری بیچارے ہوانا کو اس سوزش اور سوجن کی درد کے سبب سے آرام دینا چاہتی تھی اسواسطے لاتیں مارتی تھی کہ ہوانا میں درد ہوتی ہے۔ بلکہ شاید بچہ کو بھی دودھ منہ پینے دیتی ہوگی۔ اگر اُسکے زبان ہوتا تو زبان سے کہہ دیتا کہ میرے ہتھن میں درد ہے۔ اور دیگی ڈاکٹری بھی بیان کرتا۔ اور علاج کا خواہاں ہوتا۔ سو مہاشہ جی آپ تحریر فرماتے ہیں کہ جب مسمریزم کے پانی کرکے دیا اور اُس پانی سے اُس ہوانا کو دھویا۔ پھر دوسری دفعہ پانی کرکے دیا اور دھویا۔ وغیرہ وغیرہ۔

بھلا جناب من ایسا کرنے سے بکری کے ہوانا کو اندرونے علم آبتک نہیں ملا یعنی صرف یہ ہے کہ آپ نے کچھ عرصہ تک یا کچھ دنوں تک دودھ نہ نکالا ہوگا۔ اور پانی سے دھونے وغیرہ کا بھی ایک عمدہ علاج ہے۔ آپ نے شاید دیکھا ہوگا۔ یا سُنا ہوگا۔ کہ صرف پانی پٹی کرنے سے اور اُس جگہ یا عضو کو آرام دینے سے کئی قسم کے چھوٹے موٹے گھاؤ سوجن و سوزش وغیرہ تھوڑے ہی دنوں یا تھوڑے ہی عرصہ میں اچھے ہو جاتے ہیں۔ آپنے تو بھلا پانی سے دھویا اور دم ہو گئے ہے لیکن اگر آپ صرف ہوانا کو ایک کپڑے کی تھیلی سے یا [illegible] سے سہارا دیکر آرام سے کچھ مدت تک رہنے دیتے تو بھی وہ خفیف سی سوجن اور سوزش وغیرہ رفع دفع ہو جاتی۔ لیکن یاد رہے کہ اگر یہ بیماری ایسی ہی خفیف حالت میں بار بار عود کرتی ہے تو سمجھنا کچھ خفیف نہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ سوزش زیادہ ہوتی چلی اور پھوڑا بنتا چلا۔ اور آپنے بدنظر کے دھوکہ پر ہی جھاڑ پھونک کی تو بیمار بچانی صاحب مسمریزم نہیں اگر مسمریزم کا دادا بھی آجاویگا۔ تو بھی بیچاری بکری کو چاہے نہ سمجھا اور اس بیچاری بے زبان کو سخت سے سخت درد و تکلیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔

اگر مسمریزم یا منتر اور جنتر ایسے ہی سچے ہیں جیسا کہ آپکا خیال ہے اور اعتقاد ہے تو کیوں صرف جھنجھنا مارکر ہی فوراً اُسی دم بدنظر کو نہ ہٹایا گیا تھا۔ یعنی سوجن اور سوزش وغیرہ کیوں دم فوراً اُتاری گئی۔ جس کے رفع دفع کرنے کے واسطے آپکو از روئے حکمت ہوانا کو آرام دینے اور پانی وغیرہ کے استعمال کرنے کی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ صرف کیا چھو منتر بس نہیں تھا۔ کیا بھلا یہ بدنظر کا وہم اور ڈھکوسلا نہیں تو اور کیا ہے۔

جناب من پہلے بھی ان منتروں جنتروں اور مسمریزم وغیرہ کے پیچھے بہت سوالہ ہوا ہے۔ یہ صرف ٹائم ٹائم فش ہیں۔ اصل میں کچھ بھی نہیں۔ ایسے ہی اکثر بھولے بھالے لوگ اپنے عزیزوں اور بچوں کو کسی قسم کی بیماری جاتے جھٹ پٹ بدنظر۔ ٹونا۔ اور جادو وغیرہ کے جال میں پھنسکر جنتروں منتروں مسمریزم والوں کے پیچھے سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور بجائے فائدہ کے اُن کے پیچھے اپنا تن من دھن کھو کر اپنے پیارے بچوں اور عزیزوں کی جانوں سے بھی ہاتھ دھو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کئی لوگ پوپوں کے سدہ آسن کے پیچھے ٹکریں مارتے پھرتے ہیں۔ یہ سب نادان لوگوں کے ٹھگنے کے واسطے پورانیوں کے بناسے ہوئے ڈھکوسلے ہیں۔ جلکو کوئی بھی۔ جسنے کہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی جھاشیہ گرنتھوں کو تھوڑا سا بھی دیکھا یا پڑھا ہے ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا۔ اوم شانتی۔

آپکا شبھ چنتک { بھولا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ
جیل مہانگ بیا لوئیر برہما }

آریہ پاتک خبریں

کراچی کے لالہ سالگرام کی موت پر اُن کے پتا بیبو رام جی بلنش ماسٹر نے دو روپیہ گروکل کو دان دیا۔

آریہ سماج مردان کے منتری خبر دیتے ہیں کہ میرٹھ نوہی ڈاکٹر گنگا سہائے جی نے ۲۳ اپریل سے ۲۸ اپریل تک مختلف دھارمک وشیوں پر لکچر دئے جن کا پربھاؤ بہت عمدہ پڑا۔

جائنٹ سکریٹری آریہ سماج سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ اُس سماج کے منتری لالہ گنگا رام جی بی۔ اے اور لالہ مہاراج کرشن سبھاسد کے ایک ایک پتر کا نام کرن اور دو سرے کے سونشن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور مہاشے کرپا رام جی سبھاسد کی کنیا کا نام کرن سنسکار بھی اسی ریتی سے ہوا۔ آریہ بھائی ان جملہ سنسکاروں میں نگر کیرتن کرتے ہوئے گئے۔ اور سنسکار کرنے والوں نے یتھا شکتی دان بھی دیا۔

بیساکھی کے دن میلہ بابا بیر واقعہ سیالکوٹ پر چند

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نوجوان آریہ سبھاسدوں نے بڑے جوش سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

لالہ گنیشداس جی جائنٹ سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ کے بھائیوں کے لڑکوں کے مونڈن اور یگیوپویت سنسکاروں پر گروکل کو ایکسو روپیہ دان ملا۔

کانپور آریہ سماج کے اہتمام سے رائے بہادر ڈاکٹر بہاری لال صاحب ایگزیکٹو انجینیئر کانپور نے اپنی بال ودھوا اکیس سالہ ہمشیرہ کا بیاہ بابو شیونرائن صاحب متعلم بی۔اے کلاس سینٹ جانس کالج آگرہ کے ساتھ کیا جسمیں چیدہ چیدہ معززین سنسکار میں شریک ہوئے۔ وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ۔۔۔ روپیہ مختلف آریہ ساماجک فنڈوں کو دان دیا آریہ سماج کی طرف سے بردواہ جاب کا شکریہ عام جلسہ میں کیا گیا۔ اور روسائے شہر نے بھی زیر صدر انجمن بابو بہاری لال صاحب سب جج کا شکریہ اور ڈاکٹر بہاری لال صاحب و بابو شیونرائن صاحب کا شکریہ عام جلسہ میں ادا کیا گیا اور ایک جوڑہ کنگن طلائی اور سعد عدہ وانگشتری وکلاء صاحبان کی طرف سے پیش کی گئی۔ جو بابو شیونرائن جی نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ بال ودھواؤں کے وواہ کا رواج اب ترقی کرتا جاتا ہے۔

آریہ کمار سبھا کراچی کے عہدہ داران حسب ذیل مقرر ہوئے۔ بابو سیتا رام پردھان۔ ماسٹر دیارام بھوراج منتری۔ لالہ گلزاری مل لائبریرین۔ لالہ گھنشامداس خزانچی۔ و پانچ مہاشے ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔

آریہ سماج سرسہ کی ٹوپہینگ کلب میں بحیاظ آبادی شہر اچھی رونق ہوجاتی ہے۔ حاضری ۳۰ یا ۳۵ کے قریب ہوتی ہے۔

بیساکھی کے میلہ پر رام نگر کی بھجن منڈلی نے بڑا اچھا پرچار کیا۔

آریہ سماج پانی پت کے عہدہ داران کا انتخاب سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا۔ پنڈت رتی رام جی پردھان۔ لالہ بھیم سین جی منتری۔ لالہ سرگولال ۔۔۔

سرپرستا ودکتش۔ لالہ جیتا رام جی بھنڈاری۔ اس آریہ سماج کے پردھان مہاشے کی ہمت و پرشارتھ سے استری سماج بھی قایم ہوا ہے جو روز ترقی پر ہے۔

پنڈت کرتا رام شرما جگراؤں سے خبر دیتے ہیں کہ جو ۔۔۔ روپیہ کا دان مختلف آریہ ساماجک فنڈوں کے لیئے بابو بہاری لال نے اپنے چھوٹے بھائی کے وواہ پر کیا تھا۔ اسمیں سے پانچ روپیہ جگراؤں آریہ سماج کو ملے جسکے لیئے وہ سماج بابو صاحب کا تہ دل سے مشکور ہے۔

سرسہ آریہ سماج کے پورشارتھی سبھاسد ماسٹر نارائن سنگھ جی روزمرہ بازار میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ کچھ بھائی ان موقعوں پر بھجن بھی گایا کرتے ہیں۔

جانسٹھ (ضلع مظفرگڑھ) کے آریہ بھائیوں نے بیساکھی کے دن اپنے نئے مندر میں ہون اور بھجنوں کے بعد پرویش کیا۔ پنڈت بھگت رام جی منتری آریہ سماج ہررات کوستیارتھ پرکاش کی سمتا اسما جسند میں کرتے ہیں جسمیں حاضری پندرہ کے قریب ہوجاتی ہے۔

مہاشے ستیہ دیو جی نے کاشی سے اینگلو ویدک فنڈ کے لیئے ۔۔۔ روپیہ جمع کرکے وازنکولٹسب ہر دفتر میں جمع کرائے تھے۔ جو فہرست میں نہیں نکل سکے۔ کیونکہ علیحدہ روزنامچہ میں جمع کیئے گئے تھے۔ رسیدی کتاب کا نمبر ۲۴ ۵ تھا۔ اور اسکے علاوہ آٹھ روپیہ اور جمع کرکے پیش کیئے تھے۔

لالہ ہری چند سیٹھی ملازم پنجاب بینکنگ کمپنی ایک سجن کے دھرم بھاؤ کا مختصر حال لکھتے ہیں جنکا نام انکی مہاشے کا لالہ گورسہائے مل ہے اور رہنے والے پنڈداد نخاں کے ہیں۔ پنشن یاب ہوکر بغیر شغل کے دچار رہے کہ کہیں نوکری کریں۔ اس درمیان میں آریہ سماج کا لٹریچر پڑھا۔ اور اپنے آپکو دھرم کا پرچارک بناکر جگہ بجگہ دھرم کا اپدیش شروع کردیا۔ برہمچریہ۔ دیا دین آدی

سہائکوں میں زیادہ زور دینے لگے نتیجہ یہ نکلا کہ سماج کا مندر بھی بنگیا۔ اور ہفتہ وار جلسے بھی ہونے لگے۔ طاعون کے زمانہ میں صبح کے وقت ہری کیرتن سے لوگوں کو ڈھارس دینے اور مردوں کو شمشان تک پہونچانے کا کام کرتے رہتے ہیں ایسے پرشوں کا حال جب سنتا ہوں۔ شردھا سے انکی بندگی کے روبرو سر جھک جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سماج کی رکشا ایسے نمائشی لیڈروں کی بدولت نہیں ہورہی۔ بلکہ ایسے ست پرشوں کی بدولت۔

ونگہ (ضلع گجرات) میں طاعون کا زور ہے ہرگلی محلہ میں ہون ہو رہا ہے۔ گروکل کے لیئے حسب ذیل صاحبان نے دان دیا ہے۔ مہاشے پولا مل جی ۱ بابو گوجرمل جی ۱ منشی الیشرداس ۱ اسکے علاوہ انا ۔۔۔ آنے کے لیئے پار چات بھی ملے ہیں۔

سفید دول آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ ڈاکٹر اتم چند جی پردھان۔ لالہ راجبداس جی اپ پردھان۔ لالہ بنواری لال جی منتری لالہ سچینا جی اپ منتری۔ لالہ منشی رام جی خزانچی۔ لالہ شیودت رائے جی پستکادھکش۔

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

کنیا کی عمر اسوقت تیرہ سال ہے۔ تعلیم یافتہ ہندی۔ گورمکھی اردو اور انگریزی سے واقفیت حاصل کر رہی ہے۔ سینا پرونا خانگی امورات کے انتظام میں نپن ہے۔ ذات میر چھتری بن سنار۔ پراچین چالی کا۔ تندرست تعلیم یافتہ۔ برسر روزگار یا کالج کے طالبعلم اور نیک چلن ہونا چاہیئے۔ عمر ۱۸-۲۲ سال تک۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

ل۔ ر۔ معرفت لالہ رلیا رام صاحب پلیڈر گوجرانوالہ

ضرورت

کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لیئے ایک اچھے ایڈیٹر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی درخواست پتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔ بدری داس منتری کنیا مہاودیالہ جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تعلیمی شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہستہ آشرم میں پرویش کرنے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جس قدر چھوٹی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کا رسالوں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و ایجنسی بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ نمبر

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن صاحبوں یا سبھاؤں کو یہ ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگائیں۔ ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۱۰۰
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰
یورپین تہذیب ۲ پائی ۱۰۰
تعلیم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰
قدیم آریوں میں علم تجزیہ کا رواج قیمت

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد

درخواست خریداری ستیہ دھرم ... کے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ا حکمت نظری دنیا کے بیان میں
نمبر ۲ علم الٰہی
نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال
نمبر ۵ تہذیب الاخلاق
نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان
نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال و تمدن
نمبر ۲۱ ثنا و اسمائے الکھ دھاری
نمبر ۲۴ صحت جسمانی و اعمالی
نمبر ۲۹ طعام و شراب
نمبر ۳۳ موت اور اسکے بعد کے حالات
نمبر ۳۴ شاستر و سمرتی وغیرہ
نمبر ۳۸ حکایات و روایات
نمبر ۳۹ دوزخ بہشتی
نمبر ۴۰ تجاویز سلطنت و ایجاد
نمبر ۴۴ سلطنت راج نیتی
دھار نانیاگی

نوٹ - دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خریدار کو ڈھائی آنہ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا - اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی ازسرنو چھپاکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت - بلا قیمت نصف آنہ کا ٹکٹ لگا کر دیسی ... مفت ... فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ المشتہر میاں نبی بخش احمد جان کارخانہ ... لدھیانہ پنجاب

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھ رام جی آریہ مسافر کی

یادگار یعنی شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے وزیر چند جی ... ۱۰۰ صفحہ قیمت سالانہ پیشگی مبلغ ۳ روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت لکشمن رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں شلوکوں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے ان کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

استری واٹکی کے ہندی گرنتھ

ابلا سدھار - بھجن منجری پہلا حصہ - دوسرا حصہ - تیسرا حصہ - چوتھا حصہ - ہندو لا استریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر آلہ چھند میں - بھجن ولاس - بیاہ کیرتن۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی بقول عالم ... مذہب ... کی ہر دلعزیز جامع ستتی کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے دنیا کو ثابت کردیا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس غیر مسیحی کتاب نے یورپ امریکہ میں انتہا درجہ زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن عالم بدھسٹ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

یہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں بیس دفعہ چھپی ... یورپ ایشیا کی تقریباً ... زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو چکا ہے

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سیلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اور اخبارات و اکثر ہندوستانی علیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مذہب کے معظم و صحیح حالات سے اطلاع ہوتی ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۱۸×۲۲ تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں"

شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاہ نقد سر پر انگی دبلکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔۔ **المشتہر** لاہوریل بی بی مینیجر کلاہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یتنترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔

یجروید بھاشیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔

رگوید بھاشیہ بھومکا ۔۔۔۔۔ ۱/ہ

ستیارتھ پرکاش ۔۔۔۔۔ ۱/۸

بڑھیا کاغذ ۔۔۔۔۔ ۲/

سنسکار ودھی ۔۔۔۔۔ /۸

نروکت ۔۔۔۔۔ ۱۰/

اشٹادھیائی مول ۔۔۔۔۔ /۳

آریہ بھوئے ۔۔۔۔۔ /۳

پنچ مہایگیہ ودھی ۔۔۔۔۔ /۱

سنسکرت واکیہ پربودھ ۔۔۔۔۔ /۳

ویوہار بھانو ۔۔۔۔۔ /۱

شاستر ارتھ فیروز آباد ۔۔۔۔۔ /۱

وید ورودھ مت کھنڈن ۔۔۔۔۔ /۳

سوامی نارائن مت کھنڈن ۔۔۔۔۔ /۱

بھرانتی نوارن ۔۔۔۔۔ /۱

ویدانت دھوانت نوارن ۔۔۔۔۔ /۱

میلہ چاندا پور ۔۔۔۔۔ /۱

شاستر کاشی ۔۔۔۔۔ ۱/

آریہ اُدیشیہ رتن مالا ۔۔۔۔۔ /۱

گوکرونا ندھی ۔۔۔۔۔ /۱

بھرم اُچھیدن ۔۔۔۔۔ /۱

انو بھرم اُچھیدن ۔۔۔۔۔ /۱

ہون منتر ۔۔۔۔۔ /۱

سوامنتویہ پرکاش ۔۔۔۔۔ /۱

سویکار پتر ۔۔۔۔۔ /۱

ویدانگ پرکاش سمپورن ۔۔۔۔۔ ۱/۴

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲/۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور

دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔

المشتہر
مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔ /۳

ثبوت تثلیث وید ۔۔۔۔۔ /۲

ویدانت دھوانت نوارن ۔۔۔۔۔ /۳

ستیارتھ منظوم اردو ۔۔۔۔۔ /۱

" نثر ۔۔۔۔۔ /۱

گنجینہ تحقیق ۔۔۔۔۔ /۸

قادیانی مت درپن ۔۔۔۔۔ /۱

سنگت رتن پرکاش ۔۔۔۔۔ /۲

آریہ ورت کا عروج ۔۔۔۔۔ /۰

جیون چرتر مہاتماؤں حصہ اول ۔۔۔۔۔ /۶

" حصہ دوم ۔۔۔۔۔ /۶

مخزن اسرار حصہ اول ۔۔۔۔۔ /۳

" حصہ دوم ۔۔۔۔۔ /۲

سداچار پربودھ ۔۔۔۔۔ /۱

تحفہ ۔۔۔۔۔ /۱

ناگری ٹائپ

ایک رنبیر دستری کی یاترا قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔ /۰

پر بھجن پرکاش ۔۔۔۔۔ /۱

جیون چرتر مہاتماؤں حصہ اول ۔۔۔۔۔ /۲

پرمچرچہ ۔۔۔۔۔ /۰

سنسکرت دھرم شکشا ۔۔۔۔۔ /۱

الیشن وند پرکاش ۔۔۔۔۔ /۲

گنجینہ تحقیق ۔۔۔۔۔ /۸

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیلی کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دفتر گلستان علم تعلیم سماج - نمبر ۰

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ओ३म्

REGISTERED رجسٹرڈ نمبر ۲۰۳

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 2

सद्धर्म प्रचारक

سددھرم پرچارک

سالانہ قیمت { ... محصول ڈاک پیشگی

قیمت ... پیشگی

جلد ۱۷ — ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شائع ہوتا ہے — نمبر ۱۹ ۱۶ مئی

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم
پرچارک نے جو اپکار کیا ہے - آسکی شہادت ہر ایک
سمجھدار آریہ جس نے اس کی اُتم سنگرہ کا اولوکن کیا
ہو دے سکتا ہے - آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش
کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار
کے اسقدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر دام اتر قیمت
رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے - جسکے لئے ستیہ دھرم
پرچارک کو مبارکباد دینے کا فخر حاصل ہوا ہے - اس
گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مہتہ جی نے پبلک
کی سیوا اور آریہ پبلک کی خصوصیت قدردانی پر ہی
اپنا انحصار رکھا ہوگا - میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں
کاپیاں گذشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں
پشاور - لاہور ملتان شہر اور ملتان چھاونی کے
سماجوں نے بہت سی ... تو اپنا کر تو یہ جان ...

بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں
میں دھرم بیر کے پوتر بھاووں کا پرچار کیا ہے
دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آو ستیہ مطبع کے
کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا - میں بھی اپنا فرض
جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا
سا ساہس کرتا ہوں -

شریمان مہاتما منشی رام جی گورکھ دست ادھشٹھاتا
گوروکل کے لکچر شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی بھنڈاری
عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں - اس کتاب
کی قیمت متوازی ۸ ہے - میں نے اس کتاب کی ۱۵۰
جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے
بھیجی ہیں - کہ جو صاحب ۱۵ - جون ۱۹۰۴ء تک
اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا ست
خریدے گا - آسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر
ہوگی - لاگت کیول محصول ڈاک صرف ۲ صرف
ہوگا جنہیں کلیات آریہ مسافر اور لکچروں کا سنگرہ
ہر دو اکٹھے ملینگی - مگر یاد رہے کہ ۱۵ - جون ۱۹۰۴ء

اطلاع پہونچنی چاہئے - اور ان درخواست کنندوں
میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ رعایت دیجاوےگی ۰

راقم { امین چند دوسانجھ

پیش کش ...

... پیشگی ...

... قیمت ...

... قیمت ...

... المشتہر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارِکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۔/۳

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریا وسادھن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحے قیمت ۱/

ہر مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے۔ متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت ومطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ وہندوستان کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱/

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت ومشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۔/۸

اُپنشد۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح وتصحیح وتصریح (۲) اُپنشدوں کی تعداد قدیم وجدید اُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف ومصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱/

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دُنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دُنیا کی سب سے پُرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۔/۲

الیشور درشن۔ مصنفہ لالہ کانشی رام جی۔ بی۔ اے پروفیسر آریہ کالج ملتان جس میں جگہ بجگہ وید و کُتب پرمان دئے ہیں قیمت ۔/۴

معدن التہذیب۔ یعنی انگریزوں سے ملنے جلنے کے قاعدے۔ سرکاری دربار میٹنگ شادی وغیرہ کے متعلق آئین

رسم ورواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت ومعلومات کی خاطر قلمبند کئے گئے ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۔/۳

مختلف مذہبی فرقوں اور پنتھوں کا تذکرہ

سدھو۔ گنپت۔ نانک شاہی۔ اداسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی۔ ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی۔ پران ناتھی۔ سادھ۔ ست نامی۔ شیونرائنی۔ رام سنیہی۔ شیو نرائنی۔ دادو پنتھی۔ شردھارامی۔ ناستک۔ چارواکیہ۔ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ درج ہے۔ حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱/

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱/ بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱/ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھلائے گئے ہیں قیمت

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سب بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دیویاں وِدوشی۔ دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پسندیدہ کاموں پر کچھ کچھ لکھا گیا ہے ان جلد بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی وعملی مختصر کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ اُن جگت وکھیات ستریوں کے بھارتی کیکئی۔ دروپدی۔ دمینتی۔ ساوتری۔ سیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتری بیر دیویوں کے رام سنبدھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی ویاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲/ ہے پورے سٹ کے خریدار کو عہ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۱/

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کے شائق رہتے ہیں مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو پیش کیا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بُرے بھاوؤں کے لگانے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ مگر ہم ان پوتر بھاوؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے صاحبان کے ہاتھوں میں رکھی جاویں جسکی مدامت میں ستیہ برت لال نے پرانی ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار سے لئے یہ چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلنے ہی بک گئیں۔

(۱) **مہاراجہ چندرگپت** و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی۔ گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشنو گپتا کے آنے تک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کا ورش پر چڑھائی میگھستھنز یونانی دوت کا آنا۔ ودواہ صلح کرنا (۱) راجہ چندرگپت کا رکشا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ۔ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندرگپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا روشن آرا کا گرفتار ہونا اسکا میل سیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۔/۳

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہاراجہ اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے۔ موجودہ لڑکے کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے وواہ مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ قیمت ۱/

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہاراجہ سے وواہ کے حالات قیمت ۔/۲ یہ چار فرداً فرداً ہیں یہ رکھئے چاروں خریدنے سے ۸/ میں دیا جاوے گا

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۵ اجیٹھ سمبت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۴ع شکروار | نمبر ۷

واقعات و مفید ایٹم

چین - ابتک ٹیمہ تاریک توہمات کا گھر بنا ہوا ہے - شمالی چین میں ایک گھنٹہ ہے جو ایک دیہی سے ہر وقت بجتا رہتا ہے - نتیجہ کسی مشین (کل) سے پیدا نہیں کیا جاتا بلکہ کل شہر کے باشندگان بخوشی ایک ٹیکس دیتے ہیں - جسکی آمدنی سے ہر وقت گھنٹہ بجانے کے لئے کافی ملازم رکھے ہوئے ہیں - جب ایک تھک جاتا ہے - تو اسکی جگہ دوسرا لے لیتا ہے - اُس شہر کے چینی باشندوں کا عقیدہ ہے کہ گھنٹہ کی ہر ایک چوٹ کے ساتھ ایک شیطان کا کام تمام ہوتا ہے - اسطرح سے اُنکے خیال کے مطابق شیطانوں کی جماعت کم ہوتی جاتی ہے - اگر شیطان بچین - جاندار کا نام ہے تو شیطان تو اسوقت بڑھ رہے ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاید شمالی چین کے اُس شہر کی گھنٹی کی ہر ایک چوٹ بجائے ایک شیطان کو دور کرنے کے دو شیطان پیدا کر رہی ہے ❊

شہر ڈولیسڈن (دارالخلافہ سلطنت ملک سیکسنی) میں ایک اندھا چلا جاتا تھا - سڑک میں چلتے ہوئے ایک گاڑی کا دھکا اُس کے سر کو لگا - معلوم ہوا کہ اُس صدمہ کا اثر یہ ہوا کہ اندھے کی آنکھیں کھل گئیں - اسی طرح پر بعض اوقات وہ آفتیں جن سے انسان سخت لرزاں ہوتا ہے - ایسے لئے سعد ثابت ہوتی ہیں اور اُس کے اکثر آتشک روگوں کو دور کر جاتی ہیں -

پنجابی زبان میں بھی ڈگریوں سے امتحانات مقرر کرنے کی خبر سُنی جا رہی ہے - اسوقت بعض افسران اعلیٰ گورنمنٹ برطانیہ سکھوں کو سنسکرت کی سوسائٹی سے علیحدہ کرنے کی خاطر اُن کے مسئول

پر ہاتھ پھیر رہے ہیں - اسی عمل کا یہ بھی ایک حصہ معلوم دیتا ہے - لیکن یاد رکھنا چاہئے - کہ جو کام کسی خاص غرض کے پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے - اُس سے دونوں فریق کو بجھاں فائدہ نہیں پہونچ سکتا - سکھ صاحبان کو مجلہ امداد قبول کرتے ہوئے بھی سنسکرت سی پراچین زبان کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے - اور عمدہ وارث سرکار کا مشکور ہوتے ہوئے بھی اپنے کالج الا دیوان کی باگ انگریزوں کے ہاتھ میں نہیں دینی چاہئے -

مہاراجہ صاحب سرکشن پرساد وزیر اعظم نے حال ہی میں حیدرآباد دکن کے بیرو آصفیہ کے متعلق کتب خانہ کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک جلد "قرآن شریف" کی پیش کی اور کہا کہ چونکہ خدا کا کلام وہی ہے - اس لئے اُنہوں نے پیش کیا ہے - اس خبر پر پنجاب میں بڑی حیرانی پیدا ہوئی ہے اور پیسہ اخبار نے مہاراجہ صاحب پر مکاری کا الزام لگاتے ہوئے اُن سے درخواست کی ہے کہ اگر وہ قرآن کو خدا کا کلام مانتے ہیں تو کھلم کھلا اسلام کو قبول کریں - اس کے متعلق ہم نے ایک روایت سُنی ہوئی ہے - یوں تو مہاراجہ سرکشن پرساد پنج وقتہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور مولود شریفوں میں بھی شامل ہوتے ہیں اور حضور نظام الملک سے ختم پڑھواکر شیرینی بھی گھر میں تقسیم کرتے ہیں لیکن ایک مرتبہ مشرف باسلام ہونے کا بھی ارادہ ظاہر کر چکے ہیں - روایت مشہور ہے کہ مہاراجہ صاحب نے حضور نظام الملک سے استدعا کی تھی کہ خود دست مبارک سے اُنہیں دین اسلام میں شامل کریں - حضور نے جواب دیا تھا کہ ہر ایک شخص کو اُنکی سلطنت میں مذہبی آزادی ہے - اس لئے ہر شخص مذہب تبدیل کر سکتا ہے - لیکن پیشکاری عہدہ ہندوؤں کا ہی ہے - اس کلمہ میں ایک پہیلی ہے - راجہ چندولال صاحب پہلے پیشکار تھے - اُن کے بعد اُنکے خاندان میں پیشکاری کا عہدہ رہا - حضور نظام الملک کا اشارہ تھا - کہ اگر مسلمان ہو جاؤ گے - تو عہدہ پیشکاری (جسکی تنخواہ آٹھ ہزار روپیہ ماہوار ہے) کسی ہندو کو ملجاوے گا - اس کے بعد مہاراجہ کشن پرساد نے مشرف باسلام ہونے کا نام نہیں لیا - یہ روایت صحیح ہو یا غلط - اس میں شبہ نہیں کہ مہاراجہ کشن پرساد صاحب کے خیالات بالکل محمدیوں کے ساتھ ملتے ہیں - لیکن اپنے گھر میں خاص ہندو دنیوی اور دینی رسوم اس لئے ادا کرتے ہیں کہ کہیں مہاراجہ چندولعل سے پہونچی ہوئی لاکھوں روپیہ سالانہ آمدنی کی جایداد نہ چھن جاوے - بہرصورت پیسہ اخبار کو خفا نہیں ہونا چاہئے - جبکہ وقت مہاراجہ نے ہم مذہب بھی سکھوں کے گرنتھ اور انجیل کے وید وغیرہ کی تعریف کر دیتے ہیں ❊

تُلا دان کی رسم ہندوؤں کے یہاں شستہ پہلی ہے - اس دان کا فائدہ ہوتا کی پتہ ضرور کی وجہ تنہ برابر وزن کر کے سونا (چاندی) برہمنوں کو دان دیا جاتا ہے - حال میں ملاقہ بمبئی کے قصبہ بہروچ کی نیمبی گر جاؤ بائی جی نے تُلا دان کیا جو کل سونا برہمنوں اور غربا میں تقسیم کیا گیا - دان خواہ کوئی کسی طرح دے اچھا ہی ہے - لیکن اگر پاتر کو دیکھ کر دان دیا جاوے اور پاتر بھی دیش اور کال کے لحاظ سے تلاش کیا جاوے - تو دان کا سو گنا فائدہ ہوتا ہے - بجائے اپنے آپکو ترازو میں تولنے کے اگر سنسکرت کی انتی اور ویدوں کے اُدّھار میں ہندو دانیوں کا دھن لگے تو اُن کے عقیدہ کے مطابق بھی سو گنا پُنیہ ہو - کیونکہ وید ودیا کے دان سے بڑھکر اور کوئی دان نہیں ہے -

کلکتہ میں ایک سچوے (قرم) نے بابو مدھوسودن دت

کے لڑکے کا بیاہ ٹھہرایا اور دلہن بابو صاحب کو دکھلائی گئی۔ لیکن بیاہ کے وقت کپڑے میں کوئی اور بلا لپیٹ کر بھی بیچولے نے بابو صاحب کے گلے مڑھ دی۔ راز کھلنے پر بابو صاحب نے بیچولے کو بلوایا اور اس قدر مارا کہ اُسکی داہنی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ مقدمہ ہونے پر عدالت سے تین ماہ کی سخت قید ملی۔ یہ ایک واقعہ گھونگٹ۔ جلا دینے کا فتویٰ دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہندو برابر کمبل میں لپیٹ کر ہی پتری دان کریں گے۔ اور اسی طرح کی مصیبتیں جھیلینگے۔

پروشیا کے بادشاہ فریڈرک جوزف یورپ کی تقریباً کل زبانوں کو بطرز اہل ملک کے بول سکتے ہیں۔ جن شخصوں کو انسانوں پر حکومت کرنی ہو۔ اُن کے لئے یہ وصف لازمی ہے کہ وہ اُن انسانوں کی مادری زبان بول سکتے ہوں جنپر کہ حکومت کرنی ہے۔

ممالک متحدہ امریکا کی ییل یونیورسٹی کے پروفیسر چیٹنڈن صاحب نے بہت سے تجربوں کے بعد یہ رائے قایم کی ہے کہ جس قدر کھانا انسان کو اپنی جسمانی صحت کو قایم رکھنے کے لئے کھانا چاہئے اس سے دوگنا تگنا عموماً انسان کھا لیتا ہے۔ یہ تجربہ پروفیسروں۔ طالبعلموں اور سپاہیوں کی جماعت پر بھی کیا گیا جنکی خوراک اب نصف اور بعض حالتوں میں ایک تہائی رہ گئی اور صحت ویسی ہی قایم ہے۔ لیکن قطعی رائے قایم کرنے کے لئے میرے خیال میں زیادہ مدت کے تجربہ سے پایہ ثبوت کو پہونچایا جانا چاہئے۔

جاپان نے اخراجات جنگ کے لئے پچاس لاکھ پونڈ قرضہ انگلستان کے بازار اور پچاس لاکھ پونڈ امریکا کے بازار سے لیا ہے۔ روس نے بھی دو کروڑ پچاس لاکھ پونڈ قرضہ لینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ آخر روس کی طاقت بھی تو جاپان سے لڑ رہی ہے۔ روس کے شہنشاہ ابالکل اندوختہ خزانہ جنگ کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ جنگ بہت خطرناک ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اسوقت جاپان کی فتح نظر آتی ہے لیکن منچوریا کے شمال میں پہونچکر معلوم جاپان روسی ریچھ کے پنجہ میں کیسا پھنسیگا۔

امریکا کی نمائش سینٹ لوئیس کے لئے چین کی ملکہ کی ایک بڑی تصویر شان وشوکت کے ساتھ روانہ کیتگئی۔ چینیوں نے فال ڈالا کہ ملکہ سال کے اندر اندر ہی ختم ہو جاویگی۔ وجہ شاید یہ بھی ہے کہ عموماً سمجھدار رعایا ملکہ کے جور وستم سے کشیدہ خاطر ہے۔ توہمات زیادہ تر وہمیوں کی طبیعت کے مطابق نکل پڑتے ہیں۔

امیر صاحب کابل کی انگلی میں بندوق کے پھٹنے سے زخم آگیا تھا۔ جب دیسی علاج سے درد بڑھا اور تکلیف ناقابل برداشت ہوئی تو گورنمنٹ ہند سے انہوں نے ایک ڈاکٹر مانگا۔ حضور والا ویسرائے ہند نے اپنے معالج میجر برڈ صاحب کو بھیجا جنہوں نے امیر صاحب کے زخم کو آرام دیکر واپس مراجعت کی ہے۔ امیر صاحب کے بزرگوں کے بھی اکثر زخم آتے ہونگے لیکن کسی کو بھی انگریز ڈاکٹر بلانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کابل کے موجودہ فرمانروا بہ نسبت اپنے بزرگوں کے زیادہ تر نازک یعنی شائستہ ہوگئے ہیں۔ اگر یہی اصول دیگر روسائے کابل پر عاید کیا جاوے تو بہت جلد وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ یوروپین تہذیب کابل کے امیر اور رئیس کے افغانوں کو بھی اپنا غلام بنالیگی۔

ہمعصر پایونیر بیان کرتا ہے کہ ویسٹ انڈیز کے حصہ برٹش گینی میں خاص تجربات ہو رہے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ گنوں سے بہ نسبت حال کے پچیس یا تیس فیصدی زیادہ شکر نکالی جا سکتی ہے اور ہمارے زمینداروں کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ اس ترکیب کو دریافت کر کے اُس سے فائدہ اٹھاویں کیونکہ اسوقت ہندوستان میں ممالک غیر کی کھانڈ بکثرت آتی ہے۔ جو ملک کے ادبار پر زیادہ اثر ڈالتی ہے ہندوستان کے لوگوں کے لئے کھانڈ ایک نعمت ہے اور اس لئے جسقدر اُسکی پیدا وار زیادہ بڑھیگی اُتنا ہی غربا کی حالت اچھی رہیگی۔

لنڈن میں ایک مسٹر ہیلن ویسٹ ہیں جو مصنوعی طور پر عورتوں کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک عورتوں کے جلسہ میں اپنے فن کا عملی ثبوت بھی دیا۔ ویسٹ صاحبہ کے طریقہ کو دیکھے بغیر ہی میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ مصنوعی طریقہ پر خوبصورتی بڑھانا کامل ثبوت جلد عورت کو زیادہ تر بدصورت بنانیوالا ثابت ہوگا۔ اصلی خوبصورتی صحت اور طاقت ہے باقی نمائش فضول ہے۔

منجملہ دیگر سائنس کی ترقیوں کے فرانس نے علم طب جراحی میں بھی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ حال میں ایک شخص کے دل میں کسی نے چھری بھونک دی تھی۔ ہسپتال میں زخمی کو لے گئے تو ایک سرجن نے چھاتی میں سوراخ کر کے دلکو نکالا۔ ایک اسسٹنٹ نے دلکو تھام رکھا اور سرجن نے زخم کو سی کر دلکو پھر اندر داخل کر دیا۔ کل کارروائی ۳۰ منٹوں میں ختم ہوگئی۔ انسانی عقل نے جسقدر حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ کاش انسانی آتما بھی ایسی ہی ترقی کرتے!

شہر شکیگو (ملک امریکا) کی ایک زن نے کتوں کے کپڑے طیار کرنے شروع کئے ہیں۔ اُسکو ایسی مشق ہوگئی ہے کہ ہر ایک کتے کی ہیئت نگاہ سے ہی کر لیتی ہے۔

ایک جرمنی کے کاریگر نے ایک قسم کی گھڑی ایجاد کی ہے جسمیں کنجی لگانے سے جملہ اسکے متعلقہ کھڑ پرزوں میں خود بخود کنجی لگ جایا کریگی۔ اور اُسی گھڑی کی رفتار سب کا وقت ایکسی رکھیگی۔ جرمن مستقل مزاج ہیں اور اس لئے ایجادوں میں کمال کر رہے ہیں۔

پیرس۔ (دارالخلافہ فرانس) کے ایک شفاخانہ میں ایک لڑکی نے ایک مرد کو چھری ماری مجسٹریٹ کے روبرو لڑکی نے بیان کیا کہ اُسنے محض اپنے فن چھری بازی کے ظاہر کرنے کے لئے ایسا جرم کیا۔ فرانس کی تعلیم بیشک انسانوں کو گمراہ کرنیوالی ہوتی جبکہ انکی فیلسوفانہ تعلیم کا یہ دردناک نتیجہ ہے۔

سنسار گتی

غلط خیالات کیسی کیسی مشکل سے دور ہوتے ہیں

شراب خواری کے برخلاف اسوقت ہمارے ملک میں بھی جو زبردست کوشش ہو رہی ہے اسکی بنیاد بھی انگلستان سے اٹھی ہوئی ہے۔ شراب نوشی ہٹانے کے پردھان منتری جو انگلستانی ممبر پارلیمنٹ تھے اور اب بھی انکی پیروی میں کام کرنے والے ولایت انگلستان سے ہی آ رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس افواج ہندوستان کے قدیم کمانڈر انچیف اور برٹش موجودہ جرنیلوں کے سرتاج بھی فوجیوں سے مے نوشی کی عادت چھڑانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے لیکن انگلستان میں خصوصاً اور یورپ میں عموماً ابتک مے نوشی عام ہے۔ اور اگر قوم اور اعداد کسی بات کے قایم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر یورپ والی عیسائی قومیں ابتک مے نوشی کے سمندر میں غرق ہیں۔ اس کا باعث صاف ہے۔ باوجود محققوں اور ڈاکٹروں کے فتووں کے ابتک یوروپین لوگوں کی یہ رائے ہے کہ شراب خوار قومیں زیادہ زبردار اور خوشحال ہوتی ہیں اور اس لئے کامیاب ہوتی ہیں۔ کچھ سال گزرے لنڈن کے سپیکٹیٹر اخبار میں چھپا تھا کہ جو قوم زیادہ شراب خوار ہے وہی زیادہ تر دنیا میں شائستہ ہے۔ اب لنڈن کے مشہور اخبار پال مال گزٹ نے رائے دی ہے کہ کوئی قانون بھی انگلستان سے مے نوشی دور کرنے میں کامیاب نہ ہو گا کیونکہ جس قدر کام اور انسانوں کی خدمت مے نوش قوموں نے کی ہے۔ اور کوئی کر نہیں کر سکتا۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ انکی فتوحات کے بواعث میں سے مے نوشی ایک بڑا بھاری باعث ہے۔ اسی اصول پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس قوم میں قمار بازی اعلیٰ درجہ پر پہونچی ہوئی ہو اُس سے بڑھکر انسان کی خدمت کوئی نہیں کر سکتا اور اس کے ثبوت کے لئے یورپ کا مقام مانٹی کارلو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جہاں سے کہ حال میں ہی امریکا کے جنرل بادر صاحب ساڑھے دس لاکھ روپیہ جیت کر لے گئے۔ یہ غلط فہمیاں اسلئے پھیل رہی ہیں کہ لوگ بڑی سے بڑی تعلیم حاصل کر کے بھی تعصبات سے بری نہیں ہو سکتے۔ اگر غور کیا جاوے تو ان اقوام کی کامیابی کے باعث شراب و قمار بازی نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو بنارس اور کلکتہ کے پھڑ دار سب سے بڑھکر تہذیب پھیلا سکتے اور سب سے زیادہ ترقی ہندوستان کے چار کر سکتے جنکی شرابی محفل کے روبرو انگریزوں کی بڑی سے بڑی محفلیں بھی گرد ہیں۔ میری رائے میں یوروپین قومیں اگر شراب خواری۔ قمار بازی اور دیگر برائیوں سے بری ہوتیں۔ تو شاید موجودہ چکدار لیکن ناپایدار شائستگی کے بجائے سچی تہذیب پھیلانے میں کامیاب ہو سکتیں۔

کسی کی کبھی کوئی حرمت نہیں جاتی ہے

امریکا والوں نے جو لارڈ ارل۔ ڈیوک وغیرہ کے خطابوں کو بالکل اُٹھا دیا تھا وہ آزادی کی سپرٹ کے عین مطابق تھا۔ سب لوگ ایک دوسرے کو مسٹر کہتے تھے۔ اب ایک نیا قانون پیش ہونیوالا ہے جس کی رو سے مسٹر کا خطاب بھی اُڑ جائے گا۔ اور آئندہ ہر ایک امریکن کے نام کے ساتھ اُس کا پیشہ لکھا جایا کریگا مثلاً "وکیل سمتھ" "جج لیلی" "بادرچی جانسن" "بزاز ہیرس" وغیرہ وغیرہ۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب انسانوں کے گُن کرم سبھاؤ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ہر ملک میں چار درجے کے آدمی موجود ہوتے ہیں۔ تو کس طرح پر کوئی فیلسوف دماغ اُن کے خطابوں کی تفریق سے انکار کر سکتا ہے گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کی تفریق سے ورنوں کی تفریق برابر قدرتی طور پر اپنی پڑتی ہے۔ اور اگر قدرت کے اس اصول سے انکار کیا جاوے۔ تو انکار کرنیوالی انسانی جماعت کو اور بھی زیادہ گرنا پڑتا ہے۔ امریکا میں امیرانہ خطابوں کو بند کرنے کا نتیجہ کیا یہ ہوا کہ جملہ امریکن ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ اور سب میں تمیز جاتی رہی؟ کیا اب تک کالے آدمی کے ساتھ کھانے سے پرہیز نہیں کیا جاتا؟ کیا کالے انگریز کو خاص عہدے دینے پر ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ صاحب کی سخت مخالفت نہیں ہوتی؟ مسٹر خواہ کسی کے نام کے ساتھ لکھا جاوے۔ خواہ نہ لکھا جاوے لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ امریکا میں "روپے بھگوان" کا راجیہ ہے۔ وہ نہ صرف پارٹیاں ہی چلا سکتا ہے۔ بلکہ پریسیڈنٹ کے عہدہ میں بھی ردوبدل کر سکتا ہے۔ ان کی بھی بات میں بھی اچھی نہیں۔ اور اس لفظ مسٹر کے اڑانے سے معلوم اور کسی چیز کا نیا راجیہ نئی دنیا میں آ جاویگا۔

جب اپنے ہی ایسے ہوں تو بیگانوں کی کیا شکایت

جرمنی اور امریکا نے اس وقت تجارت انگلستان کو اُن ممالک سے بھی بھگا دیا ہے۔ جہاں پر کہ شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا راجیہ ہے۔ دیگر علاقہ جات برطانیہ کو اسوقت خیال سے خارج کر کے (کیونکہ اُن علاقہ جات میں اصول آزاد حکومت مقامی کے کام کر رہے ہیں) اگر صرف ہندوستان کا ہی خیال کیا جاوے۔ تو کونسی سستی اور روزمرہ کے استعمال کی چیز ہے جس پر یہ نہ چھپا ہوا ہو "جرمنی میں بنائی گئی" "آسٹریا میں بنائی گئی" وغیرہ ہمعصر پاینیر نے اس امر پر بحث کرتے ہوئے بالکل صحیح کہا ہے کہ جہاں ان ممالک کی گورنمنٹیں حوصلہ مند تجار کو ہمت دلاتی اور سہولتیں دیتی ہیں۔ وہاں ہماری گورنمنٹ ہم لوگوں کی ہر ایک حرکت کو بد ظنی سے دیکھتی ہے اگر برٹش گورنمنٹ ہند اس ملک کے دیسی تجار کے

کے ساتھ اُس سے لطف اندوز ہو سکتی تھی کیونکہ
جرمنی کی سلطنت اپنے تجارت پیشہ لوگوں کے ساتھ
کرتی ہے۔ تو کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کے تجار
جرمنی کو کم از کم ہندوستان کے بازار سے علیحدہ
کر دیں۔ ہندوستان کے اندر اب کافی طاقت موجود
ہے کہ محض ہاتھوں کے کرتب سے بڑی بڑی مشین
دھاری قوموں کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن افسوس تو یہ
ہے کہ وشواس گورنمنٹ ہند کو اپنی وفادار رعایا
سے کچھ کام لینے نہیں دیتا۔ ہر ایک ٹیکس لگاتے
وقت پہلا امر مدنظر یہ رہتا ہے کہ آیا یورپین تجار
کو تو نقصان نہیں پہنچیگا۔ لیکن ہندوستان
کی تجارت کی ابتر گری ہوئی حالت سے کچھ غرض
گورنمنٹ ہند کی ذمہ داری نہیں ہے۔ کچھ ذمہ داری
ہندوستان کی بھی ہے سوچنے کا مقام ہے۔ کہ
جب جرمنی اور امریکہ والے ہمیں ملک میں انگریز تجار
کا مقابلہ ہی صرف نہیں کر سکتے۔ بلکہ انکو بازار
سے نکال سکتے ہیں۔ تو کیا باوجود دشواریوں کے بھی ہندوستانی
جرمنی وغیرہ کو ہندوستان کے بازار سے نکال نہیں
سکتا۔ ہر صورت کوئی متفقہ کوشش تو ہونی چاہئے
لیکن افسوس کہ ہم اپنی حالت کو بھول گیا۔ ہندوستان
اور متفقہ کوشش! ع
ایں خیال است و محال است و جنوں

اس موت پہ عالمگیر افسوس ہوگا

خبر آئی ہے کہ بمبئی کے
مشہور بیوپاری کروڑپتی مسٹر
جمشید جی نصرونجی ٹاٹا کا
ملک جرمنی کے شہر نادرہیم میں دیہانت ہو گیا۔ تبدیل
آب و ہوا کے لئے ڈاکٹروں کی صلاح سے آپ تشریف
لے گئے تھے۔ لیکن موت کا علاج کیا۔ مسٹر ٹاٹا کا
مشہور تیس لاکھ کا دان سبکو معلوم ہے۔ جو کہ شائی
دان تھے چھ برسوں سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ جو کہ
سوامی مسٹر ٹاٹا سے ملنے کے واسطے گئے تھے۔ اپنے
ملک کی بہتری کے تمام منصوبوں میں سے اپنی آخری عمر
میں سٹیل کا کارخانہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی
تاکہ ہندوستان کو دیگر قوموں کا سٹیل کیلئے محتاج
نہ ہونا پڑے۔ شاید اسوقت بہت کم آدمیوں کو معلوم
ہوگا کہ ابھی برس پہلے کسی کو خیال بھی نہ تھا کہ فولاد
کے لئے ہندوستان دوسری قوموں کا دست نگر ہوگا
انگریز کاریگروں کی رائے تھی کہ آئندہ اکیس برس
تک ہندوستان کا مقابلہ فولاد کے کارخانوں میں
انگلستان نہیں کر سکیگا۔ لیکن ہمت والوں نے چالیس
پچاس برسوں میں ہی ہندوستان کی تجارت کو تقریباً
بند کر کے دکھلا دیا۔ مسٹر ٹاٹا اگر زندہ رہتے تو شاید
صرف تیس تیس دان ہی کرتے بلکہ اسی قسم کی کوششوں
سے اپنے ملک کی مالی حالت کی ترقی میں بڑی
بھاری مدد کرتے۔ لیکن افسوس کہ انکو اپنے
وطن سے تو دور کنار اپنے متعلقین سے بھی
جدا ہونا پڑا۔ آپکے تعلقات سارے یورپ
میں تھے اور اس لئے ایسے شخص کی موت کا ماتم
ایک عالم میں ہوگا۔ پارسیوں میں ایسے ایسے بہت
سے بڑے آدمی ہو گزرے ہیں اور گو وہ ایک طرح
سے ہمارے لئے اجنبی ہیں تاہم مدت کے تعلقات
کے باعث وہ ہمارے ہی آدمی ہیں اور اس لئے
ہندوؤں کو خصوصاً ایسے سودیشی بھائیوں کا
فخر ہے۔

سنسکرت کی اُنتی اور کاشی کے پنڈت

بھارت باسیوں کے
اپنی کھوئی ہوئی بزرگی کو
سنبھالنے کے دن
تو ابھی بہت دور نظر آتے ہیں۔ لیکن اسمیں
شبہ نہیں کہ انکی دبی ہوئی شردھا اور خواہش ہی جوکہ
مہرشی دیانند کے ظہور سے پیشتر تھی۔ اب آہستہ اندر
حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اور وے کچھ کچھ اپنی
ذمہ واریوں کی طرف متوجہ ہونے لگے ہیں۔ زیادہ
تر خوشی کی بات یہ ہے کہ ہندوؤں کی اس جماعت
میں بھی زندگی کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں جو کہ
ہزاروں لوگوں سے ایک ذمہ واری کیتو چھوڑ
بھی سوارتھ کی ندا میں بیہوش پڑی ہوئی پایا
میں یہ پڑھکر مجھے خوشی ہوئی کہ مہاراجہ بنارس کی
صدر نشینی میں بنارس کے پنڈتوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا
جسمیں سنسکرت کی ترقی کے وسائل سوچے گئے۔ اور
نواب لفٹننٹ گورنر کی ہدایت کے مطابق کام کرنے کے
لئے چندہ کا کام ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ وہ
سجن پرش جو سچے دل سے سنسکرت کے اُدھار
کے خواہاں ہیں۔ اس سماچار کو پڑھکر ضرور میرے ساتھ
اظہار خوشی میں شریک ہونگے۔ لیکن اصلی خوشی تو
تبھی ہوگی۔ جبکہ کچھ عملی نتائج ظہور پذیر ہوں گے
ورنہ جلسے اور سبھائیں تو آگے بھی کئی بار ہو چکیں اور
ہوتی رہینگی۔ لفٹننٹ گورنر صاحب نے سنسکرت کی اُنتی
میں اس پرکار کی دلچسپی لیکر اگر کسی خاص پالیسی پر مبنی نہیں
تو ہماری خوشی کو دوبالا کرتا ہے اور انکو ہندوستان
کی دلی شکرگزاری اور ممنونیت کا پاتر ٹھہراتا ہے۔

جذام کا ایک نیا علاج

دھن میں سے ودوان جو کہ
ودیا حاصل کر کے سوا رکھنے سے گھٹی نہیں
پڑتے۔ بلکہ اپنے اعلیٰ و بیش قیمتی
معلومات و تحقیقات سے دوسروں کو نفع پہنچانے میں
کوشاں رہتے ہیں۔ سارا جگت ہے وہ دولت جو کہ اس
فرنگی کے ودوان پیدا کرنے کا فخر رکھتا ہے۔ جہاں
سچے محقق اور طبائی عالم جنم نہیں لیتے وہاں بھی ترقی
کا برکش جڑ نہیں پکڑ سکتا۔ جو ملک اسوقت اُنتی
کے میدان میں تیزی سے قدم آگے بڑھا رہے ہیں وہ
اسی پرکار کے محققوں کا جانے مسکن ہیں۔ اگر ان میں
ان کے یہ کھوجی جیون لیتے جاویں تو انکی ساری
شوبھا مات پڑ جائے۔ میں جب کسی عالم کو اس پرکار
کی تحقیقات میں مشغول پاتا ہوں کہ جس سے مخلوق
جانی کو کسی پرکار کا لابھ پہنچ سکے۔ تو سر آگے میرا سر
بے اختیار جھک جاتا ہے۔ حال میں رنگون کے ڈاکٹر شیب
صاحب نے جذام کا ایک خاص علاج دریافت کیا ہے۔ جس کا
تجربہ گیارہ بیماروں پر وہ کامیابی کے ساتھ کر چکے ہیں
اگر ڈاکٹر صاحب اپنے تجربوں میں کامیاب ہو گئے تو بلاشبہ
انسان کے لئے بڑی بھاری دولت ثابت ہونگے۔ ہر انسانی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آتمک وچار

इन्द्रस्य स्यूरसीन्द्रस्य ध्रुवोऽसि ऐन्द्रमसि वैश्वदेवमसि॥
यजु०।५।३०॥

"ہے پرمیشور! آپ ساری دنیا کا سہارا ہیں۔ اسلئے اعلیٰ شردھالوؤں کا ہم سے میل کرانیوالے ہیں اور سُورما آدمی لوگوں کو سچتر کرنیوالے ہیں!"

ہمالے کی اونچی چوٹیوں کا سفید برف پہاڑی چٹانوں کے سہارے پر ٹھہرا ہوا ہے اور وہ پہاڑی چٹان پرتھوی پر ٹھہرا ہوا ہے لیکن پرتھوی کس کے سہارے سے تھمت ہے؟ اور سُورما آدمی لوگ (سہارے سے نئے) بے حد انترکش میں بغیر کسی کے سہارے کے کس طرح اپنے محور پر قایم رہ سکتے ہیں؟ ڈال کے ساتھ لگا ہوا سیب کیوں ٹھہرا ہوا ہے اور ڈال سے بچھڑا ہوا سیب کیوں زمین پر گر پڑتا ہے؟ دیکھو لیں نہیں انترکش کے اندر یا را پھرتا ہے یہ سوالات ہیں۔ جن کے جوابات کی تلاش میں انسانی بدھی چکر کھاتی ہی رہے۔ اور باوجود ریاضی دانوں اور پدارتھ ودیاؤں کے جُزوی حل کے چکر کھاتی رہیگی اگر ان کے جوابات کے لئے انترمکھ ہو کر وچار نہ کیا جاوے۔ تو انسان یونہی بھٹکتا رہتا ہے۔ سُورج اور چاند۔ سیّارے اور تارے کیسی خاص نیم پر چلتے اور باقاعدہ ہی نتیجے پیدا کرتے ہیں۔ زبردست سے زبردست آندھی کے اندر بھی باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ نہ آندھی اندھا دھند چلتی اور نہ ہی سمندر کی لہریں بے موزوں ٹکریں لگاتیں۔ سب کام نیم پر ہو رہے ہیں۔ جس سے یقین ہوتا ہے۔ کہ سارے برہمانڈ کو باقاعدہ چلانیوالی ایک مہان شکتی ہے۔ جسکے نیموں کو توڑ کر کوئی بھی انسان قایم نہیں رہ سکتا۔ یہی باعث ہے کہ عقلمند لوگ اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے اور اپنے کاموں کی مدد کے لئے جگت پِتا کو اُسی سے مانگتے ہیں۔ اور جو سچے دل سے مانگتے ہیں۔ اُس کے نیم کے انوکول مانگتے ہیں۔ وہ اُسکی بارگاہ سے نامراد کبھی واپس نہیں آتے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ سارے برہمانڈ کا سہارا سب کا نواس ستھان ہے۔ ظاہری آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن کیا اُسکی موجودگی میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے۔ صبح کا سُہانا سمے ہے۔ چڑیاں درختوں پر نغمہ سرائی کر رہی ہیں۔ تندرستی کی حالت میں صاف ستھرا آدمی میٹھی سجاتا جاتا ہے۔ کیا ست اور سغرد ہے۔ لیکن دفعتاً پچھم سے ایک کالی گھٹا سی اُٹھتی ہے۔ نزدیک آکر بجائے بادل کے آندھی بن جاتی ہے۔ گرد و غبار آنکھوں میں گھس جاتی ہے۔ ہاتھ پسارا نہیں سُوجھتا۔ عالیشان سے عالیشان محل جڑ سے اُکھڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ پتھروں کی بنیادیں ہِل جاتی ہیں۔ اسوقت وہ مستانہ چال کہاں ہے۔ وہ نخوت بھری نگاہ کہاں ہے۔ وہ دیکھو ناستک۔ کواڑ بند کئے کانپتا ہوا "پربھو! پربھو!" کا ورد کرتا ہے۔ اب خود پسندی دور ہو جاتی ہے جس بدشکل اور بدوضع کہار سے نفرت آتی تھی اُسکو بھی اپنے اعضا ملنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسطرح کے نظارے روزمرہ بتلاتے ہیں کہ نربل منش کو سہارے کی کسقدر ضرورت ہے لیکن افسوس کہ جب سارے جہان کے آسرے کو حاصل کر سکتا ہے۔ اُسوقت کم عقل انسان موقع کو ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔ پرمیشور کو سچ مچ اپنا سہارا محسوس کرنے کے سادھنوں کی ضرورت ہے۔ دن رات وشئے بھوگ کے غلام بنے ہوئے اور ان وشیوں کی ترقی کی خواہش میں ہزاروں طرحوں کے فریب و حیلہ کو روا رکھنے والے ہم لوگ کب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا سچا سہارا کون ہے اور اگر سمجھ بھی لیں تو ہمارے خراب سنسکار ہمیں اُسکی طرف رجوع کب ہونے دیتے ہیں۔ لیکن ہمارا سہارا بڑا زبردست ہے۔ انسانی سہارے اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اُسکی طرف ذراسی بھی پیار بھرے آگے چلنے کا آسرا ملتا ہے اور زبردست خواہش سے اُسکی طرف جھکتے۔ خود بخود منزل مقصود کی طرف چلنے لگ جاتا ہے۔ پیارے پاٹھک گن! سالہا سال وشیوں کو شدت تک دُکھ کی لوٹی کا ساہا اُٹھاتے رہے۔ لیکن اُن سے بجائے خواہش ہونے کے دُکھ بڑھتا رہا۔ تب جڑ پنے نفرت ہوئی اور اُس کے بعد مدت جیتن جیو آتماؤں کو۔ اپنے سے اونچے سمجھ ہوئے منتشیوں کو دُکھ نوری کا سادھن سمجھا۔ اور مدت تک اُنپر شردھا کرکے اُن سے پریم کیا۔ اُنکی غلامی میں رہے لیکن جب کبھی آزمائش کا وقت آیا تو صاف معلوم ہو گیا کہ ع

اے خواہش من تو بہت کرد رہبری گُن۔

پس جڑ وستوؤں سے ناطہ توڑ کر اور اپنے۔ تجھ جیو آتماؤں سے منہ موڑ کر ایک ستیہ شانت جگت پتا کی شرن میں آنے کے لئے دن رات سادھن کرو کیونکہ اُس کے میل سے مجھے دُکھ دور ہو کر پرمانند کی پراپتی ہو سکتی ہے۔

اوم شم

پریس کا سامان ستیہ دھرم پرچارک جالندھر میں ٹائپ کا بہت سامان بکری کے لئے موجود ہے۔ نیز انگریزی ٹائپ قریب ۲۰ اقسام کا۔ ایکے علاوہ تمام ضروری سامان جو ایک ٹائپ کے کارخانہ میں ہوتا ہے قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیویں۔ منیجر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

کیا کنیا گروکل اسوقت کھل سکتا ہے؟

ویدک جیون کا جو آدرش رشی دیانند نے بتلایا
اور جس کے ابھاو کو انہوں نے آریہ ورت کے زوال
کا کارن بیان کیا۔ اسکے عروج پر پہونچانے کے لئے
تحصیل بکیا لیکن پنجاب آریہ سماجوں نے اپنی
متفقہ کوششوں سے گروکل کی بنیاد ڈالی۔
گروکل کے نیم تیار کرتے وقت بھی پکشپات سے
کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ اُس میں درج کر دیا گیا کہ لڑکیوں
کے لئے بھی گروکل کھولا جاویگا۔ گروکل کھلنے کے
کی تیاری کے وقت بعض آدمی تو خیال تھا۔ کہ
اگر لڑکیوں کے لئے گروکل کی ضرورت کو تسلیم نہ
کیا گیا۔ تو ہم سب پر پکشپات کا دوش لگایا جاویگا
لیکن پتروں کا گروکل کھولنے کے بعد ہی یہ ضرورت
محسوس ہونے لگی کہ پتریوں کا گروکل بھی بہت جلد
کھلنا چاہئے۔ برہمچاریوں کے والدین جب گروکل
بھومی میں آکر برہمچاریوں کی طرز معاشرت کا
ملاحظہ کرتے اور اُن سے بات چیت کر کے اُن کے
اچھے بھاؤں کو سنتے تو فوراً یہ خیال پیدا ہوتا کہ
اگر ۲۵ برس کی عمر تک برہمچریہ سے رہکر یہ لڑکے
پورن ودوان ہو کر نکلے تو موجودہ اوستھا کی لڑکیوں
کے ساتھ ان کا سمبندھ جوڑ کر اتم آریہ گرہستھ
کیسے بن سکیں گے۔ ان برہمچاریوں کے اعلیٰ
خیالات کے ساتھ ہمدردی کرنیوالی لڑکیاں کہاں سے
آوینگی۔ اس خیال سے بے بس ہو کر ہر ایک برہمچاری کا

سرپرست مجھ سے سوال کرنے لگا۔ کہ ان
لڑکوں کے لئے اردھانگیاں کہاں سے آئیں گی
بہتیں پرستوں سے تنگ آکر میں نے اکثر مرتبہ اپنے
بعض دوستوں سے اس امر کا ذکر کیا جن سے کہ
لڑکیوں کے گروکل کو کھول کرنے کی امید ہو سکتی
تھی لیکن اب تک کہیں سے بھی تسلی بخش جواب
نہ ملا۔

مجھے مدت سے آریہ پترکا کے لائق ایڈیٹر جانتے
کنیا گروکل کی ضرورت پر بڑے زور شور سے
بحث چھیڑی ہوئی ہے۔ مجھے اس بحث کے ہمیگہ
دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ
سماج کا کوئی بھی ایسا ممبر اسوقت موجود نہیں
ہے۔ جو اس امر کو تسلیم نہ کرے کہ اگر لڑکوں کو
مطابق ہدایت وید مقدس کے برہمچاری بنا کر
پورن ودوان بنانے کی ضرورت ہے تو لڑکیوں
کو بھی برہمچارنی رکھکر پورن ودیا اوستھا
کے بعد گرہستھ میں اُن کا پرویش ہونا چاہئے
لیکن سوال یہ ہے کہ آیا کنیا گروکل کے لئے اسوقت
سامان موجود ہے؟ اور اس سوال کے روبرو آتے
ہی بعض پُرجوش نیک نیت نوجوان چلا اٹھیں گے
"یہ بھی ہمارے جوش پر سرد پانی ڈالتے ہیں
ان میں بھی شائد پکشپات آ گیا" لیکن اُنکا خیال
سراسر غلط ہوگا۔ دو برس سے زیادہ عرصہ تک
برہمچاریوں کی عادات اور حرکات کا مطالعہ کر کے
اور اُن سے جو کچھ خاتمہ تعلیم پر امیدیں کیجا سکتی
ہیں اُن کو مدنظر رکھکر کنیا گروکل کی ضرورت کو
مجھ سے بڑھکر کوئی بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ لیکن
اگر اسوقت کنیا گروکل کے کھلنے کے سوال پر میری
طرف سے پس و پیش ہو تو سمجھنا چاہئے کہ کنیا
گروکل کے لئے پورے ضروری سامان موجود نہیں
ہیں۔ ممکن ہے کہ میرا خیال سراسر غلط ہو اور میرے
ناظرین میں سے کوئی میری غلطی کو ظاہر کر دیوے
اور میں پھر غور کر کے اپنی رائے کو بدل بھی لوں

لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا تب تک
گروکل کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے
ضروری باتوں کو نظر انداز نہیں کرنا چا
اول سب سے پہلی ضرورت لائق اور
اور ادھشٹھاتا ؤں کی ہے۔ گروکل
کے عملی تجربہ سے پیشتر مجھے گمان بھی
دیش میں ابھاو ہے۔ لیکن گزشتہ سوا
کے تجربے نے مجھے بتلایا کہ ضروری نہیں
آریہ جاتی نیک چلن بھی ہو۔ ضروری
لکچر دینے والا یا دن رات بحث مباحثہ
کرنے والا اور اسطرح آریہ سماج کے لئے
برداشت کرنے والا شخص لازمی طور پر
آچاریوں کو ٹھیک سانچے پر بھی ڈھال
اُنکی نگرانی کرتا ہوا خود اُن کے لئے نمو
ہو سکے۔ جب مردوں کی یہ حالت ہے
میں ادھشٹھاتری پد کے یوگیہ ستریاں
مجھے ستری نہ ملنا کے لئے کام کرنے
اور میں نے ہر مذہب و فرقہ کے
ملاحظہ کیا ہے۔ آریہ سماج کی ستری
کا حال مجھے خصوصیت سے معلوم ہے
آریہ ودوشی ستریوں کو میں جانتا ہوں
کے لحاظ سے میں حوصلہ سے ایک بھی
نہیں لے سکتا۔ جو کہ برہمچارنیوں
کو ٹھیک سانچے پر ڈھالنے کا کام کرے
پھر ایک بھی ایسی آریہ عورت موجود
جو کہ اُس طریقہ پر لڑکیوں کو تعلیم دے
طریقہ پر کہ گروکل میں تعلیم دیجاتی
جائے گی۔ اس ضرورت کو میں مدت سے
کرتا رہا ہوں اور جن ڈیپوٹیشن پر میں
ڈال سکتا تھا۔ انہیں اور اُن کے
سمجھایا کرتا رہا کہ انہیں اپنی بہنوں
سدھار کے کام کے لئے تیار کریں
کہ میری آواز کو دل سے کسی نے

معاملہ میں آریہ سماج کے اندر ہنوز روز اول ہے۔ اپنی بیسنٹ صاحبہ کی مجوزہ ہتری پاٹھ شالا کی سکیم کو دیکھ کر آریہ پتر کا کے ایڈیٹر مہاشے آریہ سماج کو جوش دلاتے ہیں اور ایک طرح مسز بیسنٹ کے مجوزہ سکول کو اپنے کام کے متعلق سمجھ کر میدان میں جلد نکلنے کی آریہ جیوں کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں لیکن وہ اسپر غور نہیں کرتے۔ کہ مسز بیسنٹ کے پاس اپنے خیالات کے مطابق ہندو گرل سکول چلانے کا مصالحہ موجود ہے۔ انھیں ہتری گردکل نہیں قائم کرنا ہے۔ بلکہ جسطرح ہندوؤں کے لڑکوں کو حکمت عملی سے تعصب کی زنجیروں سے رہائی دلانا ان کا ادیشیہ ہے اسی طرح لڑکیوں کے سکول میں بھی اسی پالیسی کا راجیہ رہیگا۔ میری رائے میں مسز بیسنٹ کے مجوزہ ہندو گرل سکول کی قسم کے بیس انسٹیٹیوشن بھی اگر کھل جاویں پھر بھی لڑکیوں کیلئے گردکل کی ضرورت برابر بنی رہیگی کیونکہ مسز ولسن۔ اور مسٹر بیلٹن اور ایسی ہی دیگر سرول سے تربیت پائی ہوئی ہندو دیاں کبھی بھی گردکل سے نکلے ہوئے گرہستہ کے خواہشمند کا گھر سورگ دھام نہیں بنا سکیں گی۔ اس جملہ معترضہ کے لئے اپنے ناظرین سے معافی مانگ کر پھر نتیجہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جب یوگیہ ادھیاپکائیں اور ادھشٹھاتری دیویاں سو تنتر چارج لینے کے یوگیہ اسوقت موجود نہیں ہیں۔ جنکی وجہ سے کہ بہت عرصہ تک مردوں کے صلاح مشورہ اور مدد کی ضرورت پڑیگی تو کنیاؤں کے لئے گردکل کیسے کھل سکتا ہے۔

پھر دوسرا سوال ایکانت ستھان کا ہے لڑکوں کے لئے کانگڑی گرام میں چھپر بندھوا کر گذارہ کرنا مشکل نہ تھا۔ اور اس وقت کھلی ہارکوں میں برہمچاریوں کو سورکشت رکھنا بھی آسان ہے لیکن پتری گردکل چل نہیں سکتا۔ جب تک کہ اسکا مکان ایکقلعہ کی شکل کا نہ ہو چکے اندر ہی دیالیہ اور سیر وغیرہ کے لئے ہی جگہ ہو۔ ایسی ایکانت جگہ اگر مل بھی جاوے تو میری رائے میں جب تک کم از کم پچاس ساٹھ ہزار بلکہ ایک لاکھ روپیوں کی لاگت کا باقاعدہ آشرم اور پاٹھ شالا کا مکان ایک احاطہ کے اندر تیار نہ ہو جاوے۔ تب تک کنیا گردکل کے کھولنے کا نام لینا بھی خطرناک ہے۔

لیکن ایک لاکھ روپیہ آویگا کہاں سے؟ جب ہماری ہمتوں کا یہ حال ہے کہ سوائے اس روپیہ کے جو گردکل کے جلسہ پر آ کر خود لوگ ہمیں زبردستی دیگئے۔ ہم نے گردکل کے لئے سرمایہ اکٹھا کرنے میں ایک قدم بھی آگے نہیں رکھا۔ تو کیونکر فرض کیا جاوے کہ کنیا گردکل کا نام لیتے ہی ایک لاکھ روپیہ کے لئے آریہ سماج کے پندرہ ڈیپوٹیشن باہر چلے جاویں گے لیکن اگر فرض کر لیا جاوے کہ ایک لاکھ روپیہ بھی اکٹھا ہو جاوے گا۔ اور لائق انجنیر عمدہ مکان بھی حسب ضرورت بنوا دیں گے تو حفاظت کا سوال پیدا ہوتا ہے جنگل میں جب تک مضبوط سرائے حفاظت کے لئے موجود نہ ہوں تب تک ستریوں کی رکشا شکل اور نیک چلن۔ پاکیزہ خیال اور دھارک انسانوں کا اسوقت ... تقریباً اِبھاو ہے شکل کیسے حل ہو۔

میری نظر میں اور بھی بہت سی دقتیں ہیں لیکن ان کو اسوقت نظر انداز کر کے صرف انہیں دو کا دلیل کو مصر آریہ پتر کا کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ آریہ پتر کا کے لائق ایڈیٹر نے کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کو ہی کنیا گردکل میں تبدیل کرنے کے لئے بھی رائے ... ہے معصر موصوف کو یاد ہوگا کہ ... بھی کچھ عرصہ ہوا ایسا ہی خیال ظاہر کیا تھا۔ نہ صرف اخبار کے ذریعہ سے خیال ہی ظاہر کیا تھا بلکہ سنجیدہ طور پر ودیالیہ کی کارکنوں سے بھی اپنی تجاویز پر غور کرنیکی درخواست کی تھی۔ مجھے امید ہے کہ میری تحریک پر انھوں نے کچھ غور کیا ہوگا۔ جس کا نتیجہ مجھے معلوم نہیں ہے البتہ اخبار میں ایک ایسی خبر دیکھی تھی کہ شہر کے باہر کنیا آشرم اور مہا ودیالیہ کے لئے جگہ خریدنے کی غرض سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ کنیا مہا ودیالیہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے گردکل کے طریقہ برہمچاریوں کی ترتیب اور تعلیم پر ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی نے بھی شاید زور دیا تھا۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ مہاشے اپنی دھرم پتنی جی کے اسی غرض سے جالندھر میں رہائش بھی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آریہ پتر کا کے لائق ایڈیٹر اور دیگر کل بھائی جو کنیا گردکل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب سے ملکر کوئی رائے قائم کریں جہاں تک گذشتہ تجربہ سبق دیتا ہے کنیا مہا ودیالیہ کے اصلی کارکن اپنی انسٹیٹیوشن کو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالہ کرنے کو طیار نہیں معلوم ہوتے وہ انسٹیٹیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت نہ ہو۔ ایسی مناسب ترمیم کا ہونا مصر آریہ پتر کا کو بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ دوسری طرف کنیا گردکل باقاعدہ کھولنے کے لئے نہ مصالحہ مناسب موجود ہے۔ اور نہ ہی ان دقتوں کے جلد دور ہونے کی امید ہے جنکی بابت کہ اس کا کھلنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں اخباروں کے کالموں میں اس سوال پر بحث کرنیکی بجائے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس ضرورت کو بڑے زور سے محسوس کر رہے ہیں اور جنکو ہر روز دو چار اور کام کے لئے فرصت بھی مل سکتی ہے۔ ایک دوسرے سے خیالات تبدیل کر کے کوئی متفقہ کوشش کریں جیسے پنجاب کے جن ان آریہ بھائیوں کو تحریک کریں جو ستری شکشا کے متعلق کام کر رہے ہیں۔ اس طرح پر عملی کام ممکن ہے کہ کچھ ہو سکے۔ ورنہ محض کاغذی گھوڑوں کے دوڑانے سے بجائے فائدہ کے شاید غلط فہمی سے کبھی نقصان

گُروکل سماچار

موسم اس وقت عجب ڈانوا ڈول حالت میں ہے دو دن دھوپ کڑکڑا کے دار پڑتی ہے تو تیسرے دن آندھی اور بادلوں کا زور ہو جاتا ہے۔ ۲۵ تاریخ کی شام کو گئی ہوتر اور بھوجن کے بعد جبکہ آدھے برہمچاری گروکل کی کیاریوں میں تھے اور آدھے گنگا کے کنارے (گروکل) دھارا کے کنارے پر جو ۲۲ فٹ سے لہرا رہی ہے) گروکل کے آگے سے گزرتی ہے) آنند سے بیٹھے تھے کہ ایکدم فضا تیرہ و تار ہو گئی اور آندھی کے زور سے سیاہ گھٹا آئی۔ برہمچاری لوٹ پڑے لیکن احاطہ تک پہونچے پہونچتے آندھی نے آ دبایا۔ سب لنگر تک پہونچ گئے مگر تیرہ و تار۔ پاس کی چیز نظر آنے سے بند ہو گئی۔ اس زور سے آندھی چلی کہ مکانات تڑپتے ہوئے معلوم دیتے تھے۔ پڑھائی کے تین کمروں کی چھت کی چادریں آندھی کے زور نے اُٹھا کر پھینک دیں پھر زور سے بارش شروع ہو گئی اور باقی کمروں کی چھت کو بھی خوف تھا۔ صبح الصبح شری جان لال خوشی رام جی اگر بڑے استقلال اور مستعدی سے چھت کی رکھی ہوئی چیزیں اکٹھا کر کے کمروں میں رکھیں اور باقی چھت کو مضبوط رسوں سے بند کر دیا۔

خاص التماس

برہمچاریوں کو کب تک عارضی مکانوں میں بٹھائے رکھیں گے۔ معمولی سکولوں سے بھی مقابلہ کیجیے تو گروکل کے برہمچاریوں کے لئے آپ نے کیا عمارت بنوائی ہے جنکو آپ سادہ پوشاک دینے اور سادہ طرز معاشرت سکھاتے ہیں۔ اُن کے لئے پہلے رہائش مضبوط چاہئے۔ جہاں ہائی سکولوں کی نسبت برہمچاریوں کو یہ احساس دلوانا چاہئے کہ وہ جھونپڑوں میں بھی گذارہ کر سکیں۔ وہاں کی بھی

پڑھائی کا مکان ایسا خوبصورت اور ایسا مضبوط ہونا چاہئے کہ وہ اُس کا دیگر عمارتوں سے مقابلہ کر کے فخر کر سکیں۔ اس آندھی نے گروکل کے ہمدردوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہا ہے اور ہدایت کی ہے کہ جتنا جلد کم از کم دو لاکھ روپیہ عمارت کے لئے اکٹھا کر کے گروکل کے گورو کے مطابق عمارت کھڑی کریں۔ ہم منتظر ہوں کہ جس عظیم الشان سبھا کا یہ انسٹیٹیوشن ہے جسکی وجہ سے کہ سبھا کی عظمت قائم ہے اور آگے کو بڑھیگی بھی اسکو بعض اپنا دی پہلو سے اسم باسمے بنانے میں اُس سبھا کے ممبر کس قدر کوشش کرتے ہیں۔

برہمچاریوں کی پریکشا سبھی پرتی پدا کے دن سے شروع ہو گئی نتیجہ نکلنے کے بعد اخبار میں چھپا دیا جاویگا۔

مہاشے کیشو راؤ جی ہائی کورٹ جج ریاست حیدرآباد دکن نے اپنے پُتر وناتک راؤ کو گروکل میں پورے عرصہ تک تعلیم دلوانے کی غرض سے بذریعہ ہوسرؤ روپیہ نقد داخل کر دیا ہے۔

معذرت

پالیٹنر میں یہ خبر پڑھ کر کہ کوچ بہار کی چھوٹی رانی صاحبہ کے یہاں سنتان پیدا ہوئی۔ ہم نے بذریعہ پرچارک یہ خبر درج کر کے پرشن کیا تھا۔ کہ آیا مہاراجہ صاحب کوچ بہار نے دوسری شادی کی کیونکہ اُن کے گذشتہ اخلاق اور دلیری سے ایسی اُمید نہ تھی۔ اب ایک پرائیویٹ خط سے معلوم ہوا کہ چھوٹی رانی صاحبہ مہاراجہ کوچ بہار کی چھوٹی لڑکی کا خطاب ہے جس کا بیاہ مہاشے دیویندر ناتھ ٹیگور کے پوتے سے دو تین برس گذرے ہوا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مہاراجہ صاحب کوچ بہار کی نسبت میرے اخبار میں جو کلمات بھی لکھے گئے ... [illegible]

صاحبان کو سنج پہونچا۔ ایڈیٹر

ستیہ وادی کے گراہکوں کو سُوچنا

ستیہ وادی کے بند کر دینے پر لکھا گیا تھا کہ جن خریدار صاحبوں نے اپنا مُولیہ پیشگی بھیج دیا تھا۔ وہ کتابیں واپس منگوالیں۔ جنکو مُولیہ لینا منظور نہ ہو۔ وہ مطبع کی کتابیں منگوا کر اپنے دام وصول کر لیویں۔ اسوقت تک قریب ۱۰۰ گراہکوں کے پتر آ چکے ہیں۔ جنہوں نے نقد دام مانگے ہیں۔ انکو بذریعہ منی آرڈر واپس کر دیئے ہیں۔ جنہوں نے کتابیں طلب کی ہیں۔ اُن کے آرڈروں کی تعمیل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک قریب پونے دو سو گراہک ایسے ہیں جنکے دام تو وصول ہیں مگر اُن صاحبوں نے کوئی سُوچنا مُولیہ واپس لینے کی نہیں بھیجی۔ اُن کی آگاہی کے لئے تو بدل ہے کہ مِن جملہ تمام کتب پنکیں دیوناگری انکشر وں کی دیکری کے لئے مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار میں موجود ہیں۔ اگر چاہیں تو مطبع ۔۔ آرڈر بھیج کر یا حسب فہرست قیمت باقیہ مطبع کے ذمہ ہے۔ اتنی کتابیں جلد منگوالیویں۔ ورنہ آخیر جون تک انتظار کر کے اُن خریداروں کی قیمت جو اطلاع نہ دیں گے۔ خود بخود واپس کر دی جاویگی۔

منوسمرتی مصنفہ پنڈت تلسی رام جی	۱؎
دھیان یوگ پرکاش	۱؎
ستری دھرم شکشا	۳؎
بھارت کی ویرانگنا ستریوں کے جیون چرتر پہلا بھاگ	۶؎
اتہاس مردوار	۶؎
ناروغ جی ایک اپنیاس جو ستیہ وادی میں چھپا تھا	۳؎

مہرشی سوامی دیانند کرت سارے گرنتھ جو ویدک پریس اجمیر میں چھپتے ہیں۔

(نوٹ) جن صاحبوں کے کارڈوں پر جلد ... [illegible]

... [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

مہاشے رلا رام پٹواری ہنر جناب راج فرماتے ہیں کہ چند ہندو اور پنجہ گروکل کی تعریف کر گئے ہیں جو بھوسے تھے - کہ ایک لیکچرار مہاشے نے اپنی مخالفانہ تقریر شروع کی اور گروکل میں اپنے بچوں کو بھیجنے والے ہیں کو نا واقفیت ماند اپنی بیان کیا کیونکہ ان لوگوں نے کچھ بھی خیال نہیں کیا کہ گروکل کے برہمچاری پیسے کہاں سے بھریں گے - سیدھے سادھے دیہاتیوں نے خود جواب دیا کہ ایسے شدھ سے ہوئے تنگ جواں کو ایشور خود برکت دیں گے - اسوقت گروکل کو خاص طور پر فلیٹنڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہی لوگ خود بخود دیتے ڈیفنڈ کر بیٹھے ہیں ؛؛

کیا آریہ سماج کا کسی پولیٹیکل جماعت سے خاص تعلق ہے

پیارے آریہ پیشوا ! تین چار مہینے کا عرصہ ہوا کہ کسی ایک مرکنٹیل ہندو کالج کے پروفیسروں کو بانٹنے کے لئے مجھے کو جانے کا اتفاق پڑا پروفیسر دو انگریز اور تین تھے - میرا ارادہ یہ تھا کہ جو کیٹ ہوں جو میں آریہ سماج کے بھی نمبر پر کیٹ ہو - تاکہ پڑھنے والوں کے دلوں پر آریہ سماج کا گورو ہو - لالہ رلا رام جی ایف پارلیمنٹ آریہ ہیں انہیں دھرم پرچار نے ایک پمفلٹ آریہ سماج کیا ہے " انگریزی میں مضمون اول درجہ لکھا ہے جس نے اپنے خیال کی پورتی کے لئے اُنکی آٹھ دس کاپیاں منگوائیں - پرنتو جب وہ کتاب آئی اور بھرسے مطالعہ سے گذری تو میں نے اُنکو دو پنڈتوں کے دینے کے لئے نہ پایا - ہاں انڈیا کے رہنے والے اُس سے تھوڑا بہت لابھ اُٹھا سکتے ہیں - اُسوقت مجھے بہت تکلیف معلوم ہوئی تھی اور ارادہ ہوا تھا کہ آریہ سماج کی پوزیشن دُنیا کی سوسائٹیوں میں کیا ہے ؟ اس مضمون پر ایک لیکچر لکھ کر وچار ہے آپ لوگوں کے سامنے چھپوں پرنتو وقت نہ ملا - اس میں کوئی شک نہیں کہ لالہ رلا رام جی بڑے لائق پرش ہیں اور مجھے اُنکی لیاقت پہنچنے کے لئے کتنی برس چاہئیں - اور میرے دل میں اُنکی بڑی عزت ہے - پرنتو دنیا میں بڑے سے بڑا آدمی بھی غلطی کر سکتا ہے - اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ایک آدمی اگر ایک پہلو میں اعلیٰ دماغ لڑا سکتا ہے تو ہر ایک طرف میں اُسکا دماغ ویسا ہی ہو - اس لئے ہر ایک خیال جو کسی دماغ سے نکلے بڑی سنجیدگی سے وچار کرنا چاہئے اور جلد اس دلیل سے کہ وہ ایک بڑے دماغ سے نکلا ہے اسلئے ضرور ٹھیک ہوگا ماننے کے لئے تیار نہ ہونا چاہئے دنیا میں سقراط کے دماغ والے لوگ بہت کم پیدا ہوئے ہیں - پرنتو فزیکل سائنس کی نسبت جو اُنکی رائے تھی وہ بالکل غلط تھی -

ساتھ ہی کے آریہ پتر کا میں شدھی کے مضمون پر لکھتے ہوئے لالہ رلا رام جی نے آریہ سماج کی پوزیشن کو درشانے کی کوشش کی ہے اور لکھا ہے کہ آریہ سماج کا ہندوؤں کے ساتھ ایک خاص سمبندھ ہے - اور آریہ ورت کے ہندوؤں کا تو دھارمک ایک سمپردائے ہے - اُنہوں نے اس بات پر بھی اکتفا کرکے کہ یہ اُنکا اپنا خیال ہے رشی دیانند کو بھی اپنے خیال کے ساتھ متفق ہونے کا درجہ دیا ہے - پرنتو اُن کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اُن کا اپنا خیال ہے پرم یوگی رشی دیانند ایسی تنگ وچار کے پُرش نہ تھے - اُن کو جیسی ہمدردی ہندو جاتی سے تھی ویسی ہی محبت باقی سے بھی تھی - جیسے آریہ ورت میں شانتی کا راجیہ لانا چاہتے تھے - ویسا ہی سارے سنسار میں شانتی پھیلانا چاہتے تھے - وے جو کچھ اپنے گرنتھوں میں لکھ گئے ہیں اصولاً لکھ گئے ہیں اُنکا ہرگز مطلب نہ تھا کہ یہ میں آریہ ورت کے رہنے والوں کے لئے لکھ رہا ہوں - یاد رکھنا چاہئے کہ آریہ سماج ایک دھارمک سوسائٹی ہے جس کا آدرش سنسار بھر میں سُکھ اور آنند پھیلانا ہے جس کا ندعا بھٹکی ہوئی آتماؤں کو شانتی دینا ہے - چاہے اُن آتماؤں کا شریر مصر کی بھومی کا ہو چاہے سائیبیریا کا - آریہ سماج کے سبھاسد کو جسوقت وہ اس پوتر سنگھٹن میں شامل ہوتا ہے سمجھ لینا چاہئے کہ میں ایک ایسی سوسائٹی شامل ہوا ہوں - جو سب آتماؤں کو ایک نگاہ سے دیکھتی ہے اور جس میں داخل ہو کر سب دُنیاوی تفرقہ دور ہو جاتے ہیں اور ایک پرماتما کی چھتر چھایا میں سب آ جاتے ہیں - ایسا تو بھی ہوتا ہے وارث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آریہ سماج کے ممبر نیشنل کانگریس میں یا ملک کے کسی اپکار کے کام میں مدد دینے سے نہیں ہچکچائیں - پرنتو یہ ہے کہ اُنکو سدا یہ پرچار کرنا چاہئے کہ آریہ سماج کا اصول یہ سکھاتا ہے کہ سب منشیوں کو ہیاں برابر کے استحقاق ملیں وہ یہ نہیں کہ آریہ سماج فقط ہندوؤں کے استحقاق لے کے یا ہندو جاتی کے اُدھار کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہے - آریہ سماج کا کسی پولیٹیکل جماعت سے کوئی سمبندھ نہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں اور اُس میں بڑا بھید ہے - اصولاً آریہ سماج یہ چاہتا ہے کہ ہر ایک جاتی سُکھ سے رہے ہر ایک جگہ میں شانتی رہے - اور اگر آپ اُسکو کسی خاص جماعت سے منسوب کرتے ہیں آپ اُسکو ایک ایسا رنگ دیتے ہیں پولیٹیکل سوسائٹی سمجھتے ہیں - آریہ سماج کے پرچارک وہ ہونے چاہئیں جو دھارمک پکشپات رہت نیا اسٹیل پرچارک ہوں - آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر وہ لیکچر ہوں - جو سب سُننے والوں کے لئے ایک جیسے لابھ دایک ہوں - ایسے ہوں

کہ جس میں خاص جاتی و دیش کا پکش ہے۔ آریہ سماج کی پوزیشن وہ ہونی چاہئے جسکو اگر ایک گرین لینڈ کے رہنے والا دور سے دیکھے تو وہ بھی سمجھے کہ یہ چشمہ میرے ہی لئے ہے۔ اور اگر ایک افریقہ کا سیاہ فام دیکھے تو وہ بھی اُسکو آتمک ترپتی کا ایک ساھن سمجھے۔ آریہ سماج کا لٹریچر وہ ہونا چاہئے کہ جسکو اگر نارتھ پول کا رہنے والا پڑھے تو یہ سمجھے کہ یہ میرے ہی لئے لکھی گئی ہے۔ اور بھارت ورشی پڑھے تو وہ بھی سمجھے کہ میرے ہی لئے ہے۔ نہ کہ ایسی ہو کہ جسمیں ہندو قوم یا بھارت دیش کی چِلّاہٹ ہو۔ یاد رکھو آریہ سماج نے تمام جاتیوں کو ایک دھاگے میں پرونا ہے۔

آدی سرشٹی میں جسوقت ویدوں کا گیان رشیوں کو ملا تھا جب ہندو کرانی قرانی پرانی کا کہیں خواب خیال نہ تھا۔ ایک ستیہ جاتی تھی ہمارا آدرش ہے۔ دیانند تو آج ہوتے ہیں پرنتو وید تو انادی ہیں۔ دیا ایشور اور جیو آتما کا جو سمبندھ ہے اور آدی سرشٹی میں تھا آریہ سماج نے اُسکو بحال کرنا ہے اور یہی دیانند کا مشن تھا۔ ہم شدھی اسواسطے نہیں کرتے کہ ہماری تعداد بڑھے یا ہندوستان میں ایک جاتی ہو۔ جن کا یہ خیال ہے وہ پولیٹیکل خیالات کے لوگ ہیں پرنتو آریہ سماج اس لئے شدھی کرتا ہے کہ وہ جیو کلیش کی وِشا کو پراپت ہو سکے۔ آریہ سماج کا دھرم سب دُنیا کے لئے یکساں ہے اور سب قوموں کو آریہ سماج کے اوپر ایسا ہی حق ہے۔ جیسا کہ ہندو سب لوگ سب جاتیاں پہلے ایک تھیں اب بھی ہیں مختلف دیش و آب ہوا کے کارن فرق ہوتا گیا اس لئے ہرگز ایسا خوفناک خیال آریہ سماج کے سبھاسدوں میں نہیں آنا چاہئے۔ اور سدا اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے چلنا چاہئے۔

راقم } ستیہ دیو ودیارتھی
انڈ بنارس شہر

بال ودھوا وواہ

بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء بروز جمعرات ایک اگروال ویش قوم کی بال ودھوا کا پُنر لِواہ یہاں دہلی میں بڑی دھوم دھام سے بسر پرستی بدھواہ لواہ سبھا دہلی ہوا۔ اب لڑکی کی عمر ۱۲ برس کی ہے ۹ برس کی عمر میں اسکی پہلی شادی ہوئی تھی اور سماڑھے دس برس کی عمر میں اُس کے خاوند نے مرض ہیضہ سے وفات پائی۔ لڑکی کا باپ اصلی باشندہ بہادرپور ضلع مظفرنگر کا ہے اور ایک عرصہ دراز سے الور رہتا ہے۔ اور اب محکمہ اپیل ریاست الور میں ملازم ہے بارات مظفرنگر سے آئی تھی لڑکے کا نام لالہ گوبند پرشاد ہے جو سابق داماد لالہ سروپ لال کا ہے جس نے پہلا پُنر لواہ اپنی بدھوا کنیا کا اِس قوم میں کیا تھا لالہ گوبند پرساد کی عمر اب ۲۴ سال کی ہے اور دوکان صرافی اور لین دین مظفرنگر میں کرتا ہے۔ بارات جلوس کے ساتھ پنڈ لکا مسند واقعہ بارہ دری شیر افگن سے شروع ہوکر اونچی سڑک گھنٹہ گھر چاندنی چوک۔ دریبہ کلاں۔ کناری بازار خوشحال رائے کا کٹرہ کھجور کی مسجد دھرم پورہ میں سے گزر کر لالہ ٹھیکی مل والے مکان واقعہ نائی واڑہ میں پہونچی اور رات کو قریب دس بجے ویدک طریق سے لواہ سنسکار ہوا۔ لڑکی کا باپ موجود تھا۔ لالہ گوبند پرشاد نے مبلغ ۵۰ مختلف دھرم کاریوں کے لئے دان دیئے۔ اِس شادی کا چرچا تمام شہر میں ہو رہا ہے۔ اور اثر بہت اچھا پڑا ہے۔ یہ شادی زیادہ تر لالہ شمبھو داس صاحب سررشتہ دار محکمہ اپیل الور کی کوششوں کا نتیجہ ہے جس کا پرماتما انکو اجر دیگا۔

راقم } کنج بہاری لال سکرٹری بدھوا لواہ
سبھا دہلی

تصدیق

مضمون مندرجہ ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۸ پوہ ۱۹۶۲ بکرمی مطابق یکم جنوری ۱۹۰۶ء جس میں حالات درباره تناسخ مسمی بابو بھولا رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ میانگ میاں جیل مُلک برہما درج تھے ملاحظہ نام سے گزرا۔ مگر ہنوز چند صاحبان صداقت بیان اُس برہما لڑکی کے۔ کہ جس نے اپنے پچھلے جنم کا مفصل حال مندرجہ پرچہ مذکور درج ہو چکا ہے منتظر ہیں۔ التماس کرتا ہوں۔ کہ بندہ معہ مہتہ رنجی مل صاحب انسپکٹر پولیس برہما صوبیدار رائے سنگھ صاحب جمعدار نودیا سنگھ صاحب پوسٹ ماسٹر ملٹری پولیس میانگ میاں و چند دیگر اشخاص کے سارجنٹ (کوتالان) پولیس میانگ میاں کے گھر پرجاکر بابت حالات لڑکی کے جس کا نام (ما پیوت) دختر سارجنٹ مذکور عمر قریباً ۳ سال کے ہے دریافت کیا تو انکی والدہ مسماۃ ہانجو نے بیان کیا کہ یہ لڑکی ایک بستی میں پیدا ہوئی تھی۔ اور بعد ایک برس ۵ ماہ کے انکی تبدیلی رنگون میں ہوگئی جہاں لڑکی نا کھودت نے اپنے پچھلے جنم کا حال ظاہر کیا یعنی اُس کا پہلا مرد مونگ کس (بجو کس) تھا اور اُن کے دو لڑکے بشو شبا اور ایک لڑکی ہیں وہ ان کو دیکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اُن کو بلوایا گیا۔ تو لڑکی مذکورہ نے سبکو شناخت کیا اور بچوں سے پیار کے ساتھ رہی۔ اور مرد کو دیکھکر شرم سے سر جھکا لیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر اُن کو اپنی ایک لنگی جو وہ استعمال کیا کرتی تھی۔ لانے کو کہا تب وہ میانگ میاں میں تھوڑے عرصہ بعد تبدیل ہوئے اور بتاریخ ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو یہ حالات بابو بھولا رام صاحب نے جیسے دریافت کئے تھے۔ قبل ازیں چھ ماہ ایک دفعہ لڑکی مذکورہ رات کو روتی اور برہما

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

زبان ہیں ایک شعر دربارہ فراق مرزو بچگان پڑھا
جس سے دوسرے روز اُن کو بلوایا گیا۔ تو لڑکی
دیکھکر بہت خوش ہوئی۔ اور اپنی کنگھی دوسرے
کپڑوں سے اچھی طرح پہچان کر نکال لی جسکو مونگ کسن
نے تصدیق کیا۔ چنانچہ لڑکی بانچویں دن کو
بلوا کر اسکی زبانی دریافت کرنے پر بیان مندرجہ
بالا کی صداقت پائی گئی۔ اس میں کسی قسم کا شک
نہیں کہ یہ لڑکی کا بیان حرف بحرف صحیح ہے۔ اور نہ
کسی قسم کی اس میں بناوٹ یا بناوٹ پائی جاتی ہے
لڑکی کا باپ ایک نادار آدمی ہے۔ اسکو کسی قسم کا طمع
نہیں بلکہ لوگوں کا دریافت کے لئے آنا جانا اُن کے
لئے مفت میں تکلیف ہے۔ اور خاصکر قبل ازیں بھی
بڑے بڑے آدمی دریافت کر چکے ہیں جو کہ بالکل
صحیح پایا گیا۔ علاوہ ازیں لڑکی کا باپ اسمیں
کسی قسم کا جھوٹ ہونے پر ذمہ دار ہے۔ اس سے
زیادہ صداقت (اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور لڑکی
کی زبانی سننا) کیا ہو سکتی ہے۔ مگر میں اس بات
کو پورے طور سے نہیں سمجھ سکتا ہوں۔ کہ آیا کیونکر
اور کس طرح سے اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی بغیر کسی
دیدہ و شنید کے خود بخود یہ حال ظاہر کرتی ہے
جو کہ جانبین کی طرف سے بھی بالکل صحیح و درست ہے
اور اکثر موقعہ کار سے بلکہ ایسے عجیب حالات ملک
برہما میں زیادہ دیکھنے و سننے میں آئے ہیں۔

میرے خیال میں تو پہلے کرموں کا پھل اور دماغ
کی بناوٹ وغیرہ کی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ مگر
سائنس دان اسپر کیا نتیجہ قائم کر سکتے ہیں۔

راقم سیتارام از رنگون برہما

پنڈت ستیہ برت جی شرما

پھگواڑہ شنی ادوہ سے دربارہ اشتہار منعقدہ
ستیہ ورت پرچارک بذریعہ کارڈ دریافت کیا جاتا ہے

یہ تحریر فرمایا ہے کہ "یجروید بھاشیہ سوامی دیانند
سرسوتی کا ہے۔ اور ایک ہزار صفحہ کی پستک ہے۔
اخبار کی قیمت عہ اور پستک کی قیمت ؏ کل
۳ روپے میں اخبار و پستک ملتے ہیں"۔ اگر حقیقت
درست ہے۔ تو بیشک اپکار ہے۔ مگر میں نے آج تک
منگوایا نہیں۔ جس مہاتما نے منگوایا ہوگی۔ اسکو
پوری خبر ہوگی۔ ہمراہ درج اخبار ارسال ہے۔

داس
پورنچند شرما از کیرون

کھڑاؤں (بوٹ) کا استعمال

میرے ایک مہربان کئی سال سے کھڑاؤں استعمال کرتے
رہے ہیں۔ اور اب بالخصوص انہیں کا ہر وقت استعمال
کرتے ہیں۔ ان کو کھڑاؤں پہن کر چلنے کا بہت شوق
ہے۔ اور انکو آٹھ دس کوس چلنے میں کوئی مشکل
نہیں ہوتی۔ پندرہ ماہ ہوئے۔ کہ انکو ایک اسسٹنٹ
سرجن نے شک ڈال دیا ہے کہ اگر کھڑاؤں کا تین
سال تک لگاتار استعمال کیا جاوے تو آدمی
استری کے کام کا نہیں رہتا۔ مجھے خود یاد پڑتا ہے
کیونکہ میں آپکے اخبار کا لگاتار خریدار رہا ہوں
اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں کہ ایک دفعہ لالہ جی اخبار
اسسٹنٹ سرجن مظفرنگر نے ایک سیریز میں کھڑاؤں
کے استعمال کی بابت بحث کی تھی۔ کوئی بھائی صاحب
اس مضمون سے یا اپنی طرف سے کوئی حوالہ دیکر اس
شک کو دور کرے۔ کیونکہ مجھے ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر
شک پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر سچ ہوتا تو برہمچاریوں کے لئے
عمر کے چھوٹے حصہ کے لئے کیوں پہننے کے لئے لکھا
جاتا۔ امید ہے کہ کوئی بھائی ضرور اس کا خیر میں
حصہ لیکر بذریعہ اخبار ہذا یا صرف مجھے اطلاع دیکر
ممنون و مشکور فرما دیں گے۔ راقم
بابا رام کوچہ بہم جوس ڈگی ضلع ہوشیار پور

رائے پیڑا رام جی کی موت پر اظہار افسوس

جس لنگام بھاو سے اپنے سودیشی بھائیوں کی
سیوا کرتے ہوئے رائے صاحب نے پران تیاگ
کئے۔ اس کا خیال کس پنجابی تعلیم یافتہ کے دل کو
نہیں ہلاتا۔ چاروں طرف ماتمی جلسے ہو رہے ہیں
اور ہر ایک نامہ نگار کی درخواست ہے کہ اُنکی
بھیجی ہوئی کارروائی درج اخبار ہو لیکن ہم
بعض خطوط کا خلاصہ اور بعض بجنسہ درج کئے
جاتے ہیں۔

آریہ سماج ملتان چھاؤنی کے مندر
میں ۱۸ مئی کو خاص جلسہ کیا گیا جسمیں رائے
پیڑا رام صاحب کی بیوقت موت پر اظہار افسوس
کیا گیا۔ اور اُن کے پسماندگان سے اظہار
ہمدردی کر کے آنکی مناسب یادگار قائم کرنے
کے لئے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو
تحریک کی گئی۔

(۲) **آریہ سماج جھیرا** ضلع شاہپور نے بھی
رائے پیڑا رام صاحب کی موت پر اظہار افسوس
کیا اور اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کی

آریہ سماج گوجرانوالہ

اس امر سخت ہے کہ گوئیند جوانمرد
ووٹ ہو کہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹ء کو بوقت ۸ بجے
شام مندر آریہ سماج میں رائے پیڑا رام صاحب
کی بیوقت موت پر ماتمی جلسہ منعقد ہوا۔

کارروائی جلسہ یہ
لالہ جگن ناتھ صاحب کی تجویز اور منشی رام صاحب کی
کی تائید سے لالہ کرم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج
اس ماتمی جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر کئے گئے۔

اور حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) لالہ امرناتھ صاحب وکیل نے رائے پیڑارام صاحب کی وفات ایک دردناک اور رقت انگیز تقریر میں بیان فرمائیں۔ اور یہ رزولیوشن پیش کیا کہ یہ جلسہ جسمیں ممبران آریہ سماج اور ہندو پبلک گوجرانوالہ شامل ہے۔ رائے صاحب کی بیوقت وفات پر افسوس ظاہر کرتا ہے اور جملہ لواحقین رائے صاحب سے ہمدردی رکھتا ہے۔ جو بتائید لالہ سرداری لال وکیل پاس ہوا۔

(۲) رائے کرم چند صاحب پریذیڈنٹ نے رائے صاحب مرحوم کی خوبیاں بیان فرما کر تجویز کی کہ رائے صاحب مرحوم کے پسماندگان کو پبلک ماتمی جلسہ کی طرف سے بذریعہ تار اظہار افسوس و ہمدردی کیا جاوے جو بتائید لالہ مرلی لال صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرانوالہ پاس ہوئی۔

(۳) لالہ جسونت رائے صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر کورٹ نے ایک پردرد تقریر کی اور تجویز پیش کی کہ اس جلسہ کی کارروائی آریہ ہندو پبلک اخبارات میں بھیجی جاوے۔ جسکی تائید لالہ [illegible] صاحب اسسٹنٹ سرجن نے کی اور رزولیوشن پاس ہوگیا۔

(۴) لالہ رلیا رام صاحب پلیڈر نے تجویز کی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں لکھا جاوے کہ رائے صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک اپدیشک مقرر کیا جاوے۔ جسکی تائید میں لالہ [illegible] صاحب وارڈ [illegible] نے [illegible] پیش کی کہ اگر [illegible] صاحب مرحوم کے [illegible] میں [illegible] کے نام پر ایک [illegible] مقرر کیا [illegible] لالہ خوشحال [illegible] اس [illegible] بھی [illegible] جاوے جسکی تائید [illegible] پریذیڈنٹ نے [illegible]

کرکے پرتی ندھی سبھا کو مطلع کیا جاوے۔ آخیر میں لالہ بھگوان داس صاحب نے ایک دردناک مسدس رائے صاحب کی وفات حسرت آیات پر پڑھی اور جلسہ برخاست ہوا۔ تت پشچات پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے ایک تار رائے صاحب مرحوم کے صاحبزادہ کے نام دیگئی۔

آریہ دھرم کا سیوک

خوشحال رام ورما جائنٹ سیکرٹری

کارروائی ماتمی جلسہ آریہ سماج گجرات

منعقدہ ۷ مئی ۱۹۰۴ء

شہریان [illegible] پیڑارام صاحب کی اکال مرتیو کی [illegible] باشندگان گجرات کو [illegible] رنج ہوا۔ [illegible] شریمان جی [illegible] سال سے زیادہ [illegible] سیکرٹری [illegible] عہدوں پر مامور ہو کر [illegible] خدمت [illegible] کو اپنے [illegible] دھرم [illegible] اور ہردلعزیزی سے گرویدہ بنا گئے تھے۔ اور [illegible] کی سبھا میں آریہ سماج کے وہ کام کر گئے تھے جو سدا انکی ہمت کی زندہ یادگار رہیں گے۔ ہر آدمی جہاں اپنی اپنی جگہ شوک ظاہر کر رہا تھا وہاں ماتمی جلسہ کا ہونا آریہ سماج نے ضروری سمجھ کر [illegible] کے ذریعہ عوام کو اطلاع [illegible] بجے سے پہلے ہی [illegible] آنے لگ گئے۔ لالہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] داس جی منشی [illegible] سنگھ جی [illegible] داس جی وکیل اور [illegible] جی [illegible] نے شریمان رائے صاحب کی زندگی کی [illegible] ان کے اوصاف [illegible] پر [illegible] تقریریں کیں [illegible] آریہ سماج کی طرف سے [illegible]

رزولیوشن پیش ہو کر لالہ شمبھو داس جی کی تائید اور ڈاکٹر [illegible] داس جی کی تائید مزید سے سرو سمتی سے پاس ہوا کہ:-

(۱) شہر گجرات کی پبلک عموماً اور آریہ سماج خصوصاً پبلک کے دلی خیرخواہ۔ گورنمنٹ کے سچے خادم آریہ سماج کے سچے ستمبھ ہستی اور ہر وقت ویدک دھرم کی اُنتی پر تن من دھن سے یتن کرنے والے شریمان رائے پیڑارام صاحب (جنکی ذات بابرکات سے آریہ سماج و پبلک گجرات نے بھاری فیض پائے ہیں) کی بے وقت موت کے سخت رنج وہ صدمہ پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور شریمان جی کے سب عزیزوں سے پوری ہمدردی رکھتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتما کو شانتی پردان ہو۔

(۲) نیز سرو سمتی سے تسلیم ہوا۔ کہ کل کارروائی کی ایک ایک نقل شریمان رائے ٹھاکر دت جی۔ لالہ بیلی رام جی و لالہ سکھدیال رام جی۔ لالہ رلیا رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا و آریہ اخبارات کی طرف بھیجی جاوے۔

آپکا نیازمند — مولراج وکیل، سیکرٹری آریہ سماج گجرات

آریہ سماج پانی پت

آریہ سماج پانی پت کی جنرل میٹنگ جو آج [illegible] ۸ بجے شب منعقد ہوئی۔ [illegible] لالہ جوگ [illegible] جی نے [illegible] جلسہ [illegible] اظہار افسوس [illegible] کیا [illegible] پیڑارام صاحب [illegible] کی بیوقت موت [illegible] سماج کو [illegible] نقصان پہنچا ہے۔ رائے صاحب موصوف آریہ سماج کے [illegible] اور [illegible] جوش [illegible] اصلاح کا [illegible] تھے۔ [illegible] سے آریہ سماج [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

والی پرچارک رسالہ شائع ہوا ہے۔ ندا راسئے ظاہر کرتے ہیں صاحب پرنسپل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چودھری چمن داس صاحب لالہ سکھا رام جی بی اے وکیل لاہور آسمی گل گڑھ ۔۔۔ ساتھ ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور پاس سے یہ چاہتی ہے کہ پرنسپل صاحب موصوف کے آنا کو ستایا نہ جاوے کسی ۔۔۔ اور نیز سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو تحریک کی جاوے کہ کوئی صاحب یادگار رائے صاحب موصوف کی قائم کرے۔ اور حاجت ہے کہ ۔۔۔ رزولیوشن کی نقلیں اخبار پرچارک ونکاری آریہ پتر کا اور صاحب موصوف کے پاس بھیجی جاویں۔

راقم { بھیم چند منتری آریہ سماج
پانی پت

آریہ سماج جلال پور جٹاں

آریہ سماج پنجاب کے پرجوش شری مان مہاشے ہیرا رام صاحب کی ۔۔۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء کو آریہ سماج ۔۔۔ ہند و پبلک کا ایک عام جلسہ ہوا اور ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) لالہ جگن ناتھ جی پردھان آریہ سماج نے ایک مختصر حاضرین کے روبرو کھڑے ہو کر رائے صاحب مرحوم کی خوبیاں اور صاف دلی اور اخلاق بیان کرتے ہوئے حاضرین کو یقین دلایا کہ واقعی رائے صاحب مرحوم موصوف دھرم کی ایک زندہ مثال تھے اور فرائض منصبی کی ادائیگی میں ایمانداری اور دیانتداری سے کام لیتے تھے۔ انکی بیوقت موت سے ان کے پریوار کو جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ جن آریہ سماج ۔۔۔ سے ان کے پریوار کو دلی افسوس کے اظہار کی چٹھی بھیجی جاوے۔ لالہ دولت رائے صاحب بی اے نے

رائے صاحب سبھا آریہ سماج ۔۔۔ اور وہ ایک تقریر کے بعد پردھان صاحب کی تائید کی۔

(۲) لالہ گنیش داس صاحب منتری آریہ سماج نے کھڑے ہو کر رائے صاحب مرحوم کی دھرم پیار اور گیت کرتے ہوئے نہایت پُر درد الفاظ میں اظہار افسوس کیا اور فرمایا کہ چونکہ پنجاب کی تمام سماجوں کو ایسے بزرگوار کے جدا ہو جانے سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس لیے انجمن ہذا کی ایک چٹھی شری مان سیکرٹری صاحب آریہ پرتی ندھی سبھا کو لکھی جاوے لالہ نند لال صاحب ۔۔۔ سیکرٹری صاحب کی تائید کی۔

(۳) لالہ ہاشی رام صاحب ممبر اور میر یاست نے ۔۔۔ فرمایا۔ کہ ان ہر دو رزولیوشن کی ایک ایک کاپی ستیہ دھرم پرچارک۔ آریہ پترکا۔ آریہ گزٹ۔ آریہ سماچار۔ بنگالی۔ اور ٹریبون میں بھیجی جاوے لالہ گوردتا مل صاحب خزانچی نے اسکی تائید کی۔

راقم { گنیش داس سیکرٹری آریہ سماج
جلال پور جٹاں

آریہ سماج ملتان چھاؤنی

میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج شہر ملتان کا وارشک اتسب جیسا کہ پتر دوارا پرکاشت کیا گیا تھا۔ ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ اس شبھ موقعہ پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے شری مان ماسٹر آتما رام جی شری مان پنڈت پورن آنند جی شری مان پنڈت ہر نام سنگھ اور ٹھاکر پردمن سنگھ جی شامل اتسب ہوئے تھے۔ آریہ سماج چھاؤنی ملتان نے اس بات کو مد نظر رکھ کر کہ چونکہ ویدک دھرم عالمگیر ہے اس لیے آریہ سماج کا فرض ہے کہ ہر ایک

شخص ہی کو اس چشمہ سے فیضیاب کرے۔ ان مہاشوں سے ویاکھیان کرانے کا پربندھ سماج مندر چھاؤنی ملتان میں ۲ مئی و ۳ مئی کو کیا گیا اور اسکا نوٹس پردھان مہاشے شہر سماج نے عام مجمع میں اچھی طرح سے دیدیا تھا۔ اور چھاؤنی سماج کے اہلکاروں نے نوٹس اور منادی دوارا صدر نواسیوں کو دیدک دھرم کی دعوت دیدی تھی۔ چونکہ عام پبلک ماسٹر آتما رام جی کے فلسفانہ ویاکھیان اور ٹھاکر پردمن سنگھ جی کے منوہر بھجنوں کے سننے کی بہت مشتاق تھی۔ اس لیے لوگ شہر اور صدر سے وقت مقررہ سے پہلے ہی جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ ۲ تاریخ کی کارروائی شام کے ۷½ بجے سے شروع ہوئی۔ پہلے پہل ٹھاکر پردمن سنگھ جی کے بھجن ہوئے جنکو شروتا گنوں نے بڑی پریم سے سنا۔ اس کے بعد ماسٹر آتما رام جی نے اپنا ویاکھیان (جس کا مضمون ویدک دھرم اور دیگر دھرم کی اصلیت تھا) ۸½ بجے آرمبھ کیا۔ اسوقت شروتا گنوں کی تعداد تک بھگ سات آٹھ سو کی تھی۔ جس خوبی اور وضاحت سے ماسٹر جی نے اپنے لیکچر کو نبھایا یہ انہیں کا کام تھا۔ اور وہی شروتا گن اندازہ لگا سکتے ہیں جنہوں نے ماسٹر جی کے ویاکھیان کو سنا۔ آپ نے پرمانوں دوارا مضمون کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے بتلایا کہ ایک ویدک دھرم ہی ہے۔ جو دنیا کو اس سنسار سے پار کر سکتا ہے۔

۹½ بجے ماسٹر جی ویاکھیان کو ختم کر کے بیٹھ گئے اس کے بعد ایک ۔۔۔ جو کہ پنڈت ہرنام سنگھ جی کھڑے ہوئے ۔۔۔ شری ۔۔۔ شروتا گنوں کے ۔۔۔ کا ۔۔۔ تھا۔ پنڈت جی نے چند منٹ ۔۔۔ الفاظ میں شروتا گنوں کو اچھی طرح سے ۔۔۔ دیا۔ اسکے بعد ۔۔۔ ہو کر اس دن کی کارروائی ۔۔۔ سماپت کی گئی۔

دوسرے روز ۳ تاریخ کو پہلے دن کی طرح نوٹس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور منادی دوارا سمدھ نواسیوں کو آگاہ کیا گیا کہ
شام کو ۷ بجے پنڈت پورنانند جی کا ویاکھیان اور
ٹھاکر یدوبیر سنگھ جی کے بھجن ہوں گے۔ ٹھیک
۷ بجے کارروائی بھجنوں سے شروع کی گئی۔ باجے
کی شریلی آواز اور ٹھاکر یدوبیر سنگھ جی کے
دلکش بھجن شروتاگنوں کے دلوں کو کم از کم اس
سمے کے لئے تو ویدک دھرم کی عظمت ظاہر کر رہے
تھے۔ ۸ بجے پنڈت پورنانند جی کا ویاکھیان
(جس کا مضمون تھا کیا ویدک دھرم ہی بھارت
کا اودھار کر سکتا ہے) آرمبھ ہوا۔ آپ نے
دوسرے مت متانتروں کی چھان بین کر کے
اخیر میں بتلایا کہ یدی بھارت ورش نے سنسار
اتہ اپنا ادھار چاہتا ہے۔ اور یہ اچھا
رکھتا ہے کہ رشیوں کے زمانہ کی پرنالی (جس کو
ہندو بھائی ست یگ کہتے ہیں) اس سنسار
میں پھر چلے۔ تو انہیں ویدوں کی شرن لینی
چاہئے۔ اور سنسار میں پھر چاروں آشرم قائم
کئے جاویں۔ جنہیں سے ایک آشرم کا آدرش آپ کے
آگے آریہ سماج نے گروکل قائم کیا ہے۔ پنڈت
جی نے اپنا ویاکھیان ۹ بجے سماپت کیا۔ اس کے
بعد مہاشے کنہیا لال جی ملتان نواسی کا ایک بھجن
ہو کر ٹھاکر یدوبیر سنگھ جی کے ایک بھجن اور
آرتی سے کارروائی ۹½ بجے سماپت کی گئی۔
تیسرے روز مورخہ ۴ ماہ مئی کو مہاشہ سری کرشن
جی اپ پردھان سماج ہذا کے سپتر کا یگیوپویت
سنسکار۔ ویدک ریتی سے پنڈت پورنانند جی
نے کروایا۔ اس موقعہ پر مبلغ ۶ بھینٹ ہوئی جو کہ
گروکل فنڈ میں شامل کی گئی اور مبلغ ۵
روپیہ مہاشے سری کرشن جی نے [illegible] مد
میں دان دئے۔ گروکل [illegible]
فنڈ [illegible] لوکل سماج [illegible]
مہاشے جی نے [illegible]
کا سنسکار بھجنوں سے کیا۔

اخیر میں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ ہر ایک اپدیشک
کو جو اس پرانت میں آوے تاکید کر دیں کہ
اس علاقہ میں اوشیہ ہی پرچار کر کے اپدیش دیا کریں اور
سے سماج واسیوں کو کرتارتھ کریں۔

ویدک دھرم کا سیوک
آتما رام منتری آریہ سماج چھاؤنی ملتان

سلسلہ آریہ ٹریکٹ بھاگ

قائم کردہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کے زیر اہتمام اسوقت گیارہ مفید عام دلچسپ
اور قابل دید چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع ہو گئے
ہیں جو [illegible] ہیں۔ اور دس ٹریکٹ
ان کے علاوہ زیر تیاری ہیں۔ ہر ایک ٹریکٹ کی دو دو
ہزار کاپیاں چھپیں گی۔ لکھائی چھپائی وغیرہ کتب
کی طرز پر کرائی گئی ہے اور کاغذ ۲۴ پونڈ کا لگایا
گیا ہے۔ قیمت لاگت کے قریب قریب رکھی جاویگی
کیونکہ یہ کام دھن کمانے کے لئے نہیں کیا بلکہ محض
دھرم پرچار کے لئے آرمبھ کیا گیا ہے۔ آریہ سماجوں
وشیش کر آریہ پرشوں کا تھا ہر ایک آریہ دھرم کے
پریمی کا کرتویہ ہے کہ ان ٹریکٹوں کی فروخت
و اشاعت میں خاص طور پر سہایتا کریں۔ سبھا
ہذا کو امید کامل ہے کہ وہ اس ۲۲ ہزار ٹریکٹ
کے ذخیرہ [illegible] زیر تیاری ٹریکٹوں کے
شائع کرنے کا [illegible] کر سکے۔ [illegible]
[illegible] کر کے سبھا ہذا کی [illegible]
[illegible] کی تو آشا ہے کہ ہر ماہ ایک دو نئے ٹریکٹ
نکل سکیں گے۔ وہ بھائی جو سبھا [illegible]
[illegible] سکتے ہیں سبھا سے [illegible]

کے نہایت ضروری فرض سے بالکل غافل رہے اور
ندامت کر کے فروخت و اشاعت میں [illegible]
پبلک کی خاص توجہ [illegible] ٹریکٹوں کا کام [illegible]
[illegible] کامیابی کا [illegible]
اگرچہ کسی آریہ مصنف نے بھی قلمی امداد سے اعانت
حوصلہ افزائی نہیں کی۔ لیکن آشا ہے کہ جب کام
شروع ہو جاوے گا۔ تو انکی توجہ خود بخود اس طرف
[illegible] ہوگی۔ اور وہ ضرور سہایتا دیں گے۔ ہماری
درخواست اسوقت صرف یہ ہے کہ ہر ایک سماج
و پرچارک آریہ پرش اس سلسلہ آریہ ٹریکٹ [illegible] کا
مستقل خریدار بننا سویکار کرے [illegible]
[illegible] فروخت نہیں ہونگے [illegible] جو
مستقل خریدار بننا سویکار کریں گے وہ [illegible]
ادا کرنے پر سال بھر میں جتنے چھوٹے بڑے ٹریکٹ
شائع ہوا کریں گے انکو ایک ایک کاپی [illegible]
خریداری کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں [illegible]
[illegible] کم از کم ۲ ٹریکٹ چھپ کر طیار ہو جاویں گے [illegible]
[illegible] ان ٹریکٹوں کی کاپیاں [illegible]
[illegible] پروف دیکھے جا رہے ہیں۔

ویدک دھرم کا سیوک { وزیر چند [illegible]
آریہ اپدیشک پرچار [illegible]

آریہ سماج رنگون

۱۰ جنوری [illegible] آریہ سماج کی ہفتہ وار [illegible]
[illegible] اتوار کو ہوتی رہی ہے۔ اس اثناء میں
[illegible] دھرم پرچار [illegible]
[illegible] کام سوامی دیانند سرسوتی کی زندگی کے حالات
[illegible] آریہ سماج کا تعلق
[illegible] مہاشے نارائن جی
نے [illegible] کو مضمون کیا۔ [illegible] سماج
اور [illegible] وغیرہ کئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گئے۔ جس کا اثر لوگوں کے دل پر اچھا ہوا۔ ماہ
اپریل میں پانچ چھ ممبر اور ۱۰ خیرخواہ جن کا سماج
سے پریم ہے شامل ہوئے۔ لالہ لکھمی رام جی کا
پورشارتھ قابل تعریف ہے۔ ماہ مارچ سے آنا فنڈ
شروع کیا گیا۔ جسکی آمدنی ماہ اپریل تک پندرہ
روپیہ تک تھی۔ آریہ سماج کے اُپدیشکوں کی کوشش
کا پھل ہے۔ جو چندہ ... کے علاوہ
... وصول کر لئے ہیں۔ ابھی ... میں آریہ
سماج نے مبلغ ... روپیہ وید پرچار فنڈ ... کرکے
پرتی ندھی سبھا کو روانہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ
۵۰ روپیہ ... قسط بھی مبلغ پانچ روپیہ ماہ مارچ
میں روانہ کر چکی ہے۔ اور مبلغ ... روپیہ گروکل
کے واسطے اکٹھا کرکے گروکل کو ماہ مارچ میں روانہ کر چکی
ہے۔ مارچ سے آریہ سماج کے ممبروں نے مندر فنڈ
کی ضرورت کو محسوس کرکے مندر فنڈ کی اپیل کے
واسطے روپیہ جمع کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اپیل مبلغ
دس ہزار کی ہے۔ اس ... میں جو کامیابی
ہوئی ممبران آریہ سماج رنگون اور خیرخواہ سے
شام سندر جی اور پنڈت لکشمی نارائن جی کا پورشارتھ
قابل تعریف ہے۔ اور خاصکر دیوان لبھو چند
اور لالہ رام ... جی قابل تعریف ہیں۔ جن صاحبان
نے ہماری ہمت کو دوبالا کرنے کے واسطے اپنے
منہ سے ... کہے۔ خاصکر آریہ پرتی ندھی سبھا
کی ازحد ضرورت محسوس کی۔ اور کہا ... ایک
... واسطے وید پرچار فنڈ کے جمع کرنے کے واسطے
... شامل ہونگا۔ آپ ہر دو صاحبان
... ہیں۔ اور
آریہ سماج کی بہت مدد کرتے ہیں اور دلی خیرخواہ
ہیں۔ اور دیوان لبھو چند جی نے مبلغ دو ہزار
روپیہ مندر فنڈ کے واسطے وعدہ کیا اور بہت
سی مدد دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور لالہ رام ...
جی بھی مدراس سے واپس آنے پر ایک معقول
رقم دیویں گے۔ اور سیٹھ گنپت رائے جی

اسسٹنٹ انجینیئر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے
مبلغ سو روپیہ مندر فنڈ کے واسطے وعدہ کیا
ہے۔ اور آپ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کی قائمی
سے ازحد خوش ہیں۔ مدد دینے کا اقرار کرتے
ہیں۔ بابو لکھمی رام اپ پردھان اور مہتہ
رام جی مل نے مبلغ ایک سو روپیہ مندر فنڈ کے
واسطے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ
دو رقم مبلغ ... کی ہیں اور ۹ مبلغ ۵۰ روپیہ کی
اور اسی طرح ۲۰۰ روپیہ اور وعدہ ہوئے۔
سماج میں ہر اتوار لیکچر اور ... بھجن اور
سندھیا اور اخباروں سے خبریں وغیرہ
پڑھکر سنائی جاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہر
روز سندھیا ایک تالاب کے کنارے کھلے
میدان میں قریباً کل ممبر اور دیگر بھائی مل کر
شام کے وقت کرتے ہیں۔ جب سے آریہ
پرتی ندھی سبھا برما دیش میں قائم ہوئی ہے
رنگون آریہ سماج ہر طرح سے دن بدن ترقی
کر رہی ہے۔ امید ہے ... آئندہ
... اور ترقی ہو جاویگی۔ اگر برما دیش میں کوئی
انگریزی دان لیکچرار اور اپدیشک آ جاویں
تو سماجیں بہت ترقی کر سکتی ہیں۔
اخیر میں پرارتھنا ہے کہ برما دیش کے آریہ
بھائی رنگون سماج کو مندر فنڈ اور پرتی ندھی
سبھا کو وید پرچار فنڈ کے واسطے نقدی سے
مدد دیکر ان کے ادھکاریوں کی ہمت کو بڑھاویں
اور نیز اپنے تن من دھن سے بھی ...

آریہ دھرم کا سیوک ملتانی از رنگون

آریاجک خبریں

پشاور آریہ سماج کے پردھان سال آئندہ
کے لئے بھی رائے ٹھاکر دت جی ہی ہوئے ہیں

بابو رلا رام جی اپ پردھان اور بابو سرجن مل جی
سکرٹری۔

پنڈت پورنانند جی اپدیشک نے ۱۳ اپریل اور ۱۴
تک آریہ سماج مندر احمد پور شرقیہ میں بڑے
اُتم ویاکھیان دئے جس سے اُس آریہ سماج کو
تقویت ہوئی۔

آریہ سماج کرانہ ضلع مظفر نگر کے سکرٹری صاحب
نے اپنے گھر ہون کرایا۔ اور ... لال صاحب نے
اپنا یگیوپویت کرایا۔ دونوں صاحبان نے ...
دان بھی دیا۔

... چاندی ... کا نوٹس
لے سکتے ہیں۔ اگر آپکو کسی اخبار میں پھیلائی
ہوئی غلط فہمی ملے تو اُس اخبار پر نشان لگا کر لالہ
وزیر چند جی ایڈیٹر آریہ ... کے پاس
بھیج دیا کرو۔ پھر اگر مضمون جواب کے قابل ہوا
تو جواب لکھا کرینگے۔ ورنہ محض گالیوں کو نظر
انداز کیا جاویگا۔

آریہ سماج ... کے عہدہ داران واسطے سال رواں
... منتخب ہوئے۔ لالہ ... رام پردھان۔ لالہ
... لالہ ... چند اپ پردھان۔ لالہ فقیر چند
... لالہ گوپی ... جی کوشادھکش۔

... میں پلیگ کا زور ہے۔ جابجا ہون ہوتے ہیں
... دھیرال اور
گوبند ... صاحبان نے ایک ایک روپیہ گروکل کے
لئے دان دیا۔ اور لالہ ... ساہوکار نے ... کی
... دی۔

علیگڈھ کے بابو ٹیکا رام صاحب کی پتری کے
وواہ پر مختلف پبلک انسٹیٹیوشنوں کو ۵۰ روپیہ
دان ملا جن میں سے گروکل ... اور گروکل سکندرآباد
کو پانچ پانچ روپیہ اور علیگڈھ آریہ سماج کو پانچ روپیہ
دان ملا۔

آریہ سماج جیند کے منتری پنڈت سری پت
جی وہاں سے علیحدہ ہونے کے باعث منتری پد سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبکدوش ہوئے۔ اور آپکی جگہ لالہ سریرام صاحب سکرٹری مقرر ہوئے۔

بابو شیونا تھ جی سب اوورسیر ساکن تحصیل پانی پت کے پتر کے ودیا سنسکار میں پنڈت دھرم دیو جی شامل ہوئے۔ عمدہ اپدیش شادی رام پورانک سے جو آریہ بھائیوں کو سنوایا۔ جس کا اثر لوگوں پر بہت عمدہ پڑا۔ وید کو بالسند کی حاضری میں وہ آگئیاں دیئے اور چند پورانک پنڈتوں سے مباحثہ کر کے ویدوں کو دید اور یکجی کے مڈوہ ثابت کر دیا۔ وہاں پورانک پنڈت بھی شامل ہو کر ویدک ریتی سے دواہ کرا دیا۔ بابو شیونا تھ جی نے منہ روپیہ گرکل کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو دان دیا۔

آریہ سماج سردھنہ ضلع میرٹھ کو ایک آریہ سماجک پنڈت کی ضرورت ہے جسکو بیس آٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی ۔

آریہ سماج میانوالی (علاقہ سرحد) سے منتری کی رجسٹری حسب قانون مروجہ وقت نئے پرتی ندھی سبھا کے نام ہو گئی ہے کاغذات سبھا کے دفتر میں ارسال ہو گئے۔

لالہ لکھی لال صاحب ممبر آریہ سماج بجنور نے دوکانوں پر ہمت آریہ سماج کے فنڈ کے لیے دان دیا گیا۔

آریہ ویشیہ کلب میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ اور ۲۹ مئی کو ہوگا۔

آریہ سماج سیماں کی تجنیس مراد آباد کا واریشکوتسو ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو آب وہوگ سماپت ہوا۔ اور آیندہ سال کے لیئے عہدیداران حسب ذیل مقرر ہوئے۔ لالہ گوکل پرشاد پردھان [illegible] لالہ بہولا [illegible] [illegible]

[illegible]

پتر دھرم پال کا چوڑا کرم سنسکار شریمان مہاتما منشی رام جی نے سنسکار دودھی انکول کرایا گروکل سے آٹھ براہمچاری شریک سنسکار ہوئے تھے منگل اوسر پر یتھا شکتی دان بھی دیا گیا۔

منتری آریہ سماج دلاور ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں وافقہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء کو لالہ مرلی لال والد صاحب لالہ لکھمی پرشاد کا انتقال ہو گیا۔ آریہ سماج خانگی سے لالہ جگت رام صاحب سکرٹری و نرائن سنگھ صاحب منتری و لالہ پیارے لال صاحب پردھان اور رامنگر سے لالہ دینا ناتھ صاحب ماسٹر معہ بھجن منڈلی رامنگر کے تشریف آور ہوئے۔ آریہ سماج دلاور کے ممبران و دیگر صاحبان اشخاص بھی ہمراہ تھے۔ بھجن منڈلی جگہ جگہ ٹھہر کر بھجن گاتی رہی۔ یہ مرتک سنسکار بہت عمدگی سے بموجب ویدک دھرم کے ہوا۔ اور لوگوں کے دلوں پر عمدہ اثر ہوا۔ اور والد مرحوم نے انتقال کرنے سے پانچ روز پیشتر حسب ذیل دان تقسیم کرنے کو بھی دیا۔

گروکل براے گئو شالہ	[illegible]
مندر آریہ سماج دلاور	[illegible]
وید پرچار فنڈ	[illegible]
کنیا انتھالیہ اجمیر	[illegible]
کنیا انتھالیہ جالندھر	[illegible]
برہمنان دلاور	[illegible]

کل میزان

لالہ بھجو رام صاحب بی۔ اے سکرٹری آریہ سماج انبالہ ضلع کو ہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ داوڈا کرشن مرحوم مورخہ ۶ ماہ حال کو بمقام لونکی علاقہ بلوچستان میں بعارضہ بخار سرگباش ہو گیا۔ [illegible] جو اس حادثہ کا ممبر آریہ سماج [illegible] سالی [illegible] آپ پردھان تھا [illegible]

عالم شباب میں گذر گئے۔ وہ سماج کے پکے اور سرگرم اور کارکن ممبران میں سے ایک تھے۔ انکی کمی ہمیشہ سماج کو محسوس ہو گی۔ ممبران کی پرارتھنا یہ ہے کہ ان کے بھائی لالہ دھنپت رائے پرمیشور ان کو اور پتی کو صبر اور شانتی پردان کریں۔

مہاشے بنواری لال جی ساکن [illegible] پرگنہ نگینہ نے اپنے لڑکے پیارے کی شادی میں جسکی برات مقام نگینہ آئی تھی مبلغ گروکل گاؤشالہ کی پرورش کو ادا کیا اور اسی وقت میں آریہ سماج نگینہ کو دان دیا اور مبلغ [illegible] آریہ سماج نگینہ کو دان دیا۔

(۲) مہاشے سوہن سنگھ ساکن جیت پور پرگنہ نگینہ نے اپنے لڑکے [illegible] کی شادی میں جو کہ برات نگینہ آئی تھی مبلغ [illegible] روپیہ آریہ سماج نگینہ کو دان دیا۔

منتری آریہ سماج دھولپور تحریر فرماتے ہیں۔

اس علاقہ میں طاعون کا بہت زور رہا ہے جس سے ممبر سماج لالہ گنڈا مل سکنہ دوکہم کا بیٹا طاعون سے بیمار ہو گیا۔ اس وقت انہوں نے [illegible] دان کیا جس میں سے [illegible] روپیہ برائے گروکل پرتی ندھی سبھا کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اور یتیم خانہ فیروزپور [illegible] یتیم خانہ بریلی [illegible] اور لوکل سماج کو [illegible] تقسیم کیا گیا۔

افسوس کہ کچھ دنوں کے بعد انکا والد بھی مر گیا۔ جسکا کمال شوک ہوا۔ پرماتما بھائی کو شانتی دیویں۔ اسکے بعد کمال رنج کا باعث ہوا کہ ابھی کو ہارسے آپ پردھان پنڈت سکھرام صاحب کا اکلوتا بیٹا عمر سات سال بعارضہ [illegible] ہوا۔ جس سے پنڈت جی کو کمال رنج صدمہ پہنچا ہے۔ [illegible] جگت رام صاحب سے پر [illegible] افسوس!!

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بذریعہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے۔ جس قدر چھوٹی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کا رناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر ایجنسی بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا سجن پرشوں کو چھوٹے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کر کے منگوا لیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت	۱۰۰	[illegible]
فرق ہندو و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	[illegible]
آریہ تہذیب ۶ پائی	۱۰۰	[illegible]
ہم ہندو ہیں یا آریہ؟ قیمت ۱ پائی	۱۰۰	[illegible]
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت		[illegible]

آپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵ر

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱ر

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں	[illegible]
” نمبر ۲ علم الٰہی	[illegible]
” نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و اقوال	[illegible]
” نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	[illegible]
” نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	[illegible]
” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال نرو مادہ	[illegible]
” نمبر ۱۲ فتاویٰ الکھ دھاری	[illegible]
” نمبر ۲۷ صحت جسمانی و اخلاقی	[illegible]
” نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
” نمبر ۳۶ موت اور اسکے بعد کے حالات	[illegible]
” نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	[illegible]
” نمبر ۳۸ حکایات و روایات	[illegible]
” نمبر ۳۹ ودیج نیتی	۵ر
” نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد	[illegible]
” نمبر ۴۱ متعلقہ راج نیتی	[illegible]
” دھار ناتیاگی	[illegible]

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خرید کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت ۔ بلا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر لیجیئے کپڑے کے نئے نمونے و فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** سیٹھ ہی بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے نذیر چند جی ضخامت ۰۰ صفحہ قیمت سالانہ بدر پیشگی مبلغ تین روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں کی شکل میں ادا کیا ہے۔ جن صاحبان کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

اسمیر پاٹھک ہندی گرنتھ

ابلا شکشا اپدیش منجری پہلا حصہ۔ دوسرا حصہ۔ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ چھوٹی لڑکیوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر الہ جپت۔ بھجن ولاس۔ بواہ گیرتن۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دہرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی۔ مذہب و فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دہرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دہرم ہے۔ جس غیر مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انتہا زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دہرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکن بھکشو کہلانے لگ گئے وہ کلیان دہرم ہے۔

جو مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی و یوروپ ایشیا کی قریب سب ہی زبانوں میں بیک ترجمہ کیا گیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مذہب کے مستند و صحیح حالات سے مملو ہے۔

بزہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بیکانیر فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے ملک کی اچھی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے"۔ ضخامت ۵۰۰ صفحہ کی تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔

شیو برت لال ورمن

ملنے کا پتہ۔ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ دو پٹہ لنگی رنگیچہ وغیرہ کفایت سے ملتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لاہوریل بی۔ اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پُستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امول گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انکی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس سے بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	[illegible]
یجروید بھاشیہ	[illegible]

رگوید بھاشیہ بھومکا	۱۲ر
ستیارتھ پرکاش	۱۲ر
" بڑھیا کاغذ	[illegible]
سنسکار ودھی	۱ر
نروکت	۱ر
اشٹادھیائی مول	۱ر
آریہ بھوونے	۱ر
پنچ مہایگیہ ودھی	۱ر
سنسکرت واکیہ پربودھ	۱ر
وویہار بھانو	
شاستر ارتھ فیروز آباد	۱ر
وید ورودھ مت کھنڈن	۱ر
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱ر
بھرانتی نوارن	۱ر
ویدانت دھوانت نوارن	۱ر
میلہ چاندا پور	۱ر
شاستر ارتھ کاشی	۱ر
آریہ ادیشیہ رتن مالا	۱ر
گوکرونا ندھی	۱ر
بھرموچھیدن	۱ر
انو بھرمو چھیدن	۱ر
ہون منتر	۱ر
سونتویہ امنتویہ پرکاش	۱ر
سویچار پتر	۱ر
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ سے زیادہ کی ان پُستکوں پر خریدار کو فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو فیصدی کمیشن ملیگا۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد	۱۲ر
ثبوت تثلیث وید	۱۲ر
ویدانت دھوانت نوارن	۱۲ر
نئی دنیا منظوم اردو	۱ر
" نثر	۱ر
گنجینہ سخن	۱ر
قادیانی مت درپن	۱ر
مکتی رتن پرکاش	۱ر
آریہ ورت کا عروج	۱ر
جیون چرتر مہان حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۱ر
مخزن اسرار حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۱ر
سدا چار پربودھ	۱ر
بھول	۱ر

ناگری ٹائپ

ایک مہرشی دہتری کی یاترا قیمت فی جلد	۱ر
پر بھوش ہے پرکاش "	۱ر
جیون چرتر مہان حصہ اول "	۱ر
پر بھیجہ "	۱ر
ستری دھرم نیتی "	۱ر
ونیش درپن پرکاش "	۱ر
گنجینہ سخن "	۱ر

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل بیجا ہوگی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

REGISTERED
No. A. 204

قیمت بلا پیشگی

جلد ۱۶ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے | نمبر ۱۹ ۔ ۶۱ بکرمی

اطلاع پہونچنی چاہیے - اوراُن درخواست کنندہ یا
ہیں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ رعایت دیجاویگی*

راقم { ایمپی چند وسلنج

بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں
میں دھرم بیر کے پوتر بھاوؤں کا پرچار کیا ہے
دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آوشیہ مطبع کے
کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا - میں بھی اپنا فرض
جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا
سا ساہس کرتا ہوں -

شریمان مہاتما منشی رام جی کہنہ دشتھاتا

گروکل کے لکچر شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی شند ادہیا
عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں - اس کتاب
کی قیمت متوازی ا رہے - بینے اس کتاب کی ۱۵۰
جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے
بھیجی ہیں - کہ جو صاحب ۱۵ - جون ۱۹۰۴ع
تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا ست
خریدے گا - اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر
ہوگی - لاگت محصول ہو محصول آپ صرف ڈاک خرچ
ہوگا - جنہیں کلیات آریہ مسافر اور اکتیں ل کا ۵ مجموعہ
بردوٹپک ملیگی - مگر یاد رہے کہ ۱۵ - جون ۱۹۰۴

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھپاکر مطبع ستیہ دھرم
پرچارک نے جو اپکار کیا ہے - اسکی شہادت ہر ایک
سبھاسد آریہ جس نے اس کی ایک جلد کا اولوکن کیا
ہو دے سکتا ہے - آریہ پتھک جی کیا بلکہ بھارت ورش
کی وچار کی سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار
کے لئے ایسی ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ماتر قیمت
رکھنا اسکی یہ پہلی ہی موقعہ ہے - جسکے لئے ستیہ دھرم
پرچارک کو پیشقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے - اس
گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھپا کر مطبع نے پبلک
کی عموماً اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدر دانی پر بھی
اپنا انحصار رکھا ہوگا - میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں
کاپیاں گزشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں
پشاور - لاہور سیالکوٹ شہر اور ملتان چھاؤنی کے
ہر ایک سبھاسد نے تو اپنا گرنتھ جان ثبت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۲ ر

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور کریا ویل کا درج ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے - حجم ۶۰ صفحے قیمت ۱۰ ر

تیج مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے - متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۸ صفحہ قیمت ۱ ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸ صفحہ قیمت فی ۵ ر

اُپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۲) اپنشد کی تعداد قدیم و جدید و اپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ حجم ۔ صفحہ قیمت ۱ ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۳ ر

الیگوریشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی - اے پرنسپل اینگلو سنسکرت کالج ملتان جس میں جگہ جگہ صداقت پہاں دسے ہیں قیمت ۴ ر

[illegible] - [illegible]

[illegible] سرکار - دربار [illegible] وغیرہ کے متعلق [illegible]

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے - حجم ۔ صفحہ قیمت ۲ ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو - گنپتہ - نانک شاہی - اودا سی - گنج بخشی رام رائی - مہترا شاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابالالی پران ناتھی - سادھ - ست نامی - شیو نراینی - رام سنہی - شیو نرائنیہ دادوی - شیو ہاری - نانک - چار واکیہ - وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱۰ ر

نوٹ - اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں

آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ا - بدھ کا مختصر جیون قیمت ا - تمباکو یوروپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں قیمت

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سب بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے - اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دیویات وُدوشی - دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پسندیدہ کاریوں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں انسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مختصر کارنامے قلمبند ہیں - جہاں ایک طرف منجملہ ان منگت دیویات ستریوں کے حالات لکھے ہیں - ماردوری وو پارتی ستیہ گیتا - پدمنی - کرم دیوی - اہلیا بائی - کرشنا کماری - جہانسی کی رانی آدی بہت سی کشتری بیر دیویوں کے بہادرانہ حالات درج ہیں - وہاں دوسری طرف سیتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد - گارگی و یاگیہ ولکیہ کا سمواد - راجہ جنک کا اور سُولبھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پریچے دیا ہے - فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے لیکن پورے سیٹ کے خریدار کو ۸ ر میں دیجاتی ہے

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۶ ر

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت سے بُرے بھاؤں کے لگانے میں کامیاب ہوتی ہیں - ضرور ہے کہ پوتر بھاوؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں میں رکھی جاویں جسکے لئے مہاشے شیو برت لال نے پرنسپل و ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت - سکندر اعظم کی پوتی کی شادی چندر گپت کے راج حاصل کرنے - وشن گپتا کے اُنہی دنوں کے کامیاب ہونے - شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنز یونانی دوت کا آنا - دونوں میں صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ - (۲) اور یونانی سفیر میگستھنز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں - حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا - دختر اورنگزیب کا دواہ - روشن آرا کا گرفتار ہونا - آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں حجم ۸۸ صفحہ - ٹریکٹ سائز قیمت ۳ ر

(۳) **حیرت انگیز واقعات** - مہاراجہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شہزادی سے وواہ کرنے - مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات - ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحہ قیمت ۱ ر

(۴) **مہربانو** - نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا کے ساتھ وواہ کے حالات قیمت ۲ ر یہ چار حصہ فرداً فرداً خرید سکتے ہیں یاد رکھئے چاروں خریدنے سے ۸ ر لیا جاویگا

درخواست خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۲ جیٹھ سمبت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۳ جون ۱۹۰۴ء شکروار ہردوار | نمبر ۸

واقعات و خبریں

فرانس کے موسیو جیکوبیس لباڈی صاحب کا حال میں اس اخبار میں پہلے بھی دے چکا ہوں۔ آپ بڑے دولتمند ہیں۔ لیکن خبط الحواس ہیں۔ لاکھوں دیکر ایک ویرانہ ملک کا دخل لیا۔ اپنے آپ صحرائے افریقہ کا شاہنشاہ لکھتے ہیں۔ آپنے ایک اپنے جہاز پر اپنے ہمراہ فرانسیسی ملاح رکھے تھے جنہوں نے نالشیں کی ہوئی تھیں۔ شاہنشاہ لباڈی نے اس شرط پر دو ہزار پونڈ یعنی تیس ہزار روپیہ دیکر فیصلہ قبول کیا ہے کہ روپیہ کی رسید دیتے وقت مدعیان انکو شاہنشاہ لکھیں ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

مہابودھی سوسائیٹی کے بانی مسٹر دہرم پال بودھ نے جس صنعت اور حرفت کے سکول کی بنیاد ڈالنے کیلئے انگلستان اور امریکا میں تجاویز پیش کی تھیں وہ عنقریب بنارس میں کھلنے والا ہے۔ معلم یورپین۔ امریکن اور جاپانی ہوں گے۔ شری مہاراجہ صاحب بنارس اس سکول کے مربی بنے ہیں اور صاحبان کمشنر اور کلکٹر نے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے بیس ہزار روپیہ کام شروع کرنے کے لئے چاہئے جسکے لئے اپیل کیگئی ہے۔ جب حکام سرکاری مددگار رہیں تو پھر مالی کامیابی میں کیا شک ہے۔

انگلستان کے سب سے بڑی عمر کے رئیس لارڈ گوڈ یہ ہیں جنکی عمر ۹۴ برس کی ہے انہوں نے اپنی عمر میں چار تاج پوشیاں دیکھیں۔ ہندوستان میں بڑی عمر کا کوئی ہی رئیس ایسا ہوگا۔ جسکو تین تاج پوشیاں دیکھنی نصیب ہوں۔

شاہ پیمیر شرابخانہ میں آدمی پیتے ہیں۔ گذشتہ سال میں انکی تین کروڑ سے زیادہ بوتلیں فروخت ہوئیں۔ نہ معلوم برانڈی وغیرہ عام شرابوں کی کس قدر بوتلیں فروخت ہوتی ہیں۔ کسی بھی ہوئی برائی کو دور کرنے کے لئے بڑی محنت اور جد و جہد کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

ملک ناروے کے مقام ستو میں ایک لڑکی اس قدر موٹی ہوگئی۔ کہ گلا گھٹنے کے باعث خود بخود مرگئی۔ عوام میں یہاں دبلا آدمی حقیر سمجھا جاتا ہے لیکن موٹائی بھی ہر حالت میں اچھی نہیں۔ کسی حد تک موٹائی اور اسی حد تک مضبوطی بھی ضرور ہے۔ اس سے بڑھنے سے آیندہ کا نتیجہ اٹھانا پڑتا ہے۔

ملک افریقہ کی کانگو فری سٹیٹ میں ایک عیسائی مشنری وہاں کے باشندوں کو یورپین گورنمنٹ کے برخلاف بھڑکانے کے جرم میں ماخوذ ہے۔ خواہ کسی ملک کا باشندہ ہو۔ خیالات کی یگانگت کالے گوروں کو بھی ایک کر دیتی ہے۔ اگر مذہبی خیالات رنگ اور آب و ہوا کی مخالفت کو دور کرسکیں تو بڑے ہی مبارک ہوں۔

پروفیسر دولت صاحب نے دو نئے سیاروں کا پتہ لگایا ہے۔ جو کہ کنیا راشی کے درمیان واقع ہیں۔ ان سیاروں کی نسبت نئی تحقیقاتوں کا بڑے شوق سے انتظار رہے گا۔

ولائیت کے ایک اخبار نویس کا خیال ہے کہ جرائم پیشہ آدمی عموماً اپنے اندر کے خیالات کی ظاہری اظہار کو روکنے کے لئے مونچھیں لمبی رکھ لیتے ہیں ان کا خیال ہے کہ داڑھی مونچھ صفاچٹ کرانیوالے آدرش پرش ہوتے ہیں اصلیت خواہ کچھ ہی ہو لیکن ہندوستان کے برہمن عموماً داڑھی مونچھ صاف رکھاتے ہیں۔ اور سنیاسی تو سب صفاچٹ رہتے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ ہندوستان کے برہمن اور سادھو ولی ہیں کوئی شخص بھی کبھی جرم نہیں کرتا

اور وہ انگریز جو مرہٹہ برہمنوں اور بنگالیوں اور دیگر صوبہ جات کے برہمنوں پر دروغگوئی مکاری اور دیگر برائیوں کے الزام لگاتے ہیں محض جھوٹ بولتے ہیں۔

پیرس کی ایک لیڈی صاحبہ کے یہاں چوری ہوئی۔ ان کا طوطا سکھلایا ہوا تھا۔ اور جو کچھ پڑھاؤ پڑھ لیتا تھا۔ چوروں میں ایک مشہور تھا جس کا نام T FEET bigh بینڈ برسے پیر تھا۔ چوروں نے چوری کے وقت اسکو بلایا ہوگا۔ وہی الفاظ طوطا نے حفظ کرلئے۔ پولیس کے آتے ہی وہی الفاظ بول دئے اور ایک مشہور مخبر نے سمجھ لیا کہ اس مشہور چور کا کام ہے۔ چنانچہ وہ پکڑا گیا۔ ہمارے دیش کے بعض انسانی شکل رکھنے والے حیوانوں سے پیرس کا یہ طوطا ہی زیادہ لائق نکلا۔

ولائیت کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ جہاں دوسرے ممالک مثلاً امریکا وغیرہ کی عورتیں ۳۰ سال کی عمر میں میوہ کی طرح اپنے شریر کا ستیاناش کرلیتی ہیں۔ وہاں انگلستان کی عورت دادی بننے کے زمانہ تک چست و چالاک و صحتدار بنی رہتی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ جہاں امریکن عورتیں ورزش نہیں کرتیں وہاں انگلستان کی عورتیں برابر ورزش کرتی ہیں۔ ہندوستان میں عورتیں چوبیس پچیس برس کی عمر میں ہی بوڑھی ہوجاتی ہیں۔ یورپین کوئی ہی ایسی گری ہوئی قوم ہوگی جو یہاں کی عورتوں کی اس ردی حالت کا مقابلہ کرسکے۔ اسوقت پرانی جاہل عورتوں کی ورزش دور ہوتی جاتی ہے اور نئی تعلیم نے کوئی نئی ورزش سکھلائی نہیں عجیب کشمکش ہے جو تعلیم یافتہ اصحاب سمجھدار ہیں ان کو چاہئے کہ اس بھنور سے اپنی ماتاؤں بہنوں اور لڑکیوں کو نکالیں۔

امریکا کی عالمگیر نمائش شہر سینٹ لوئیس پر چند کروڑ روپیہ محض مکانات بنوانے اور انتظام میں خرچ آیا۔ نہ معلوم کتنے اسوں کا مال آیا ہے۔ اور نہ معلوم کتنے ارب روپیہ

سیاح خرچ کر جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں تمدن کی
کے لئے پورا نشو و نما ہندوستان اسوقت کیا حیثیت
رکھتا ہے۔

مس کوٹیلیا سہراب جی وہ پارسی لیڈی ہیں
جنہوں نے پہلے پہل بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے
ستریوں کے حقوق میں سے ایک حق حاصل کرنے کی
کوشش کی تھی۔ اب بڑی خوشی سے سنا گیا ہے کہ بنگال
گورنمنٹ نے انہیں کورٹ آف وارڈس کی قانونی صلاح کار
مقرر کر دیا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جو پردہ نشین
بیگمات اسوقت اپنے علاقہ جات میں ٹھگی جاتی ہیں وہ
ناممکن ہو جاویگا۔ سچے دل سے جو شخص کسی مقصد
کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اسے ضرور
کامیابی ہوتی ہے۔ مس سہراب جی جس امید پہ سے
بیرسٹری کا امتحان دیا تھا وہ اب پورا ہوا ہے۔

مقام فلاڈلفیا (ممالک متحدہ امریکہ) میں ایک کارخانہ
ہے جس میں اعلیٰ درجہ کا کام دری غالیچے اور پردوں
کے بنانے اور کرسیوں وغیرہ کے تیار کرنے کا ہوتا ہے
سال میں چار لاکھ روپیہ کے قریب سامان کا ہیر پھیر
ہوتا ہے۔ اور اس کارخانہ کا جملہ کاریگر سے منیجر کلرک
وغیرہ کے سب اندھے ہیں۔ کوئی بھی اجنبی آدمی جو
پہلے پہل مشینوں کو کام کرتے دیکھتا ہے اور ان
میں ملازموں کو ادھر ادھر بھاگ کر بخوف کام
کرتے دیکھتا ہے نہیں کہ سکتا کہ کارخانہ کا کام اندھے
چلا رہے ہیں۔ جملہ کاریگر کام کرتے وقت گاتے اور
خوشدل رہتے ہیں۔ دس گھنٹے روز کام کرتے اور
ہفتہ وار ۲۴ روپیہ سے ۷۵ روپیہ کماتے ہیں۔
ان کاریگروں میں سے ½ کے قریب شادی شدہ
ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ مغرب کی مادہ پرستی بعض
دکھوں کا باعث بن رہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے
جو کوشش انسانی دکھوں کے دور کرنے کے لئے
وہاں کے عالم اور ذی فہم اصحاب کر رہے ہیں انکا
مطالعہ کر کے ہندوستان کی اسوقت کی محض زبانی
روحانیت پہ مغرب کی مادہ پرستی کو بھی ترجیح ہی

دینی پڑتی ہے۔ نہ معلوم ویدوں کی پیروی کا فخر
کرنیوالے کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

ریاست میسور کے چیف جج مسٹر اے سیکلی
صاحب بمشاہرہ ۲۵۰۰ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے
ہیں۔ کیا مہاراجہ صاحب میسور کو کوئی ہندوستانی
جج نہیں ملتا تھا؟ میری رائے میں ہائی کورٹوں
کی ججی کے لئے نصف سے زیادہ ہندوستانی جج انگریزی
علاقوں میں بھی چاہیئے۔ کیونکہ دیوانی معاملات کے
سمجھنے میں یورپین ہندوستانیوں کا مقابلہ نہیں
کر سکتے۔ دیسی ریاستوں میں تو میری رائے میں
جج ایک بھی یورپین نہیں چاہیئے۔ کیونکہ عوام
کی طرز معاشرت کو سمجھنے والے ہی ٹھیک انصاف
کر سکتے ہیں۔

پشاور کی میونسپل کمیٹی کی طرف سے پشاور
میں دیسی سرداروں اور خانوں کے آرام کیلئے
ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے ایک ہوٹل بنایا جاویگا
برٹش گورنمنٹ کے بیدار مغز افسران ہمیشہ اپنی حفاظت
کے سامان حکمت عملی سے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس
ہوٹل کا بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ پشاور میں پہنچتے
ہی افغان سردار اور خان ایک طرح سے گورنمنٹ
کے ملازمان کی نگرانی میں آجائیں گے۔ اور جبتک
واپس جائیں گے کسی مشتبہ آدمی سے بات چیت
نہ کر سکیں گے۔

لیڈی ڈفرن ہسپتال فنڈ کے لئے مہاراجہ
صاحب پٹیالہ نے پانچہزار روپیہ دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب
کپورتھلہ بھی پانچہزار روپیہ دیکر اپنی زندگی کیلئے
کونسلر بن چکے ہیں۔ اخبار پائونیر دیگر مہاراجگان
سے بھی ان فرمانروایان کی پیروی کے لئے اپیل
کرتا ہے اور ان کو بھی گزشتہ بزرگوں کی طرح
لائف کونسلر بننا چاہیئے۔ شہرت کا خیال عوام کو
دان دینے کے لئے زیادہ ترغیب دیتا ہے اور
اس کا پورا فائدہ اٹھانا دانشمند پالیسی راز حکام کا
فرض ہے۔

انگلستان کی نیشنل انڈین ایسوسی ایشن نے
تجویز کی ہے۔ کہ ہندوستانی طلبا کو انگلستانی
زندگی کے نظارے دکھلانے کے لئے ایک
مکان دیہات میں بنایا جاوے۔ جہاں تعطیلوں میں
انگریزی زندگی کے لطف اٹھا سکیں۔

تعلیم نسواں کے بارے میں لنڈن کی نیشنل
ایسوسی ایشن میں لکچر دیتے ہوئے مسز فلورا
صاحبہ نے (جو پنجاب کے سابق ڈپٹی کمشنر
کی بیوی ہیں) انگلستان کے طریقہ تعلیم کو مناسب
قرار نہ دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوستانی
کو تعلیم تو ضرور دینی چاہیئے لیکن اس طور کی نہ
جیسی کہ انگلستان میں دیجاتی ہے۔ انکی رائے میں
کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایم۔ اے یا بی۔ اے کی
مقدم نہیں ہے۔ ان کا عورت بنے رہنا مقدم
ان کے خیال میں عورتوں کی تعلیم کے بارے میں انگ
میں جو غلطیاں کی گئی ہیں ان سے ہندوستان
بچنا چاہیئے۔ اس تنبیہ کی ضرورت کلکتہ اور بمبئی
انسٹیٹیوشنوں کے لئے معلوم ہوتی ہے پنجاب
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے ضرورت نہیں جہاں
ہندوؤں کے اندر تعلیم نسواں ابھی تک ابتدائی حالت
میں ہے۔

سلطنت جرمنی کے گیسن نامی شہر میں ایک
کیمیا کا طالب علم کرشن ... نامی تھا جو سنہ ۱۸۷...
۳۳ برسوں تک امتحان میں ناکامیاب ہوتا رہا۔ اور
مرا تب تک امتحان پاس نہ کر سکا۔ بنارس کالج میں
میں ایک شخص تیس سالہ ہندو پڑھتا تھا جو
سے پرائمر کی کلاس میں پڑھتا تھا۔ وہ فخر کرتا
کہ جب پروفیسر لکشمی شنکر مصر پڑھنے کے لئے
ہوتے تھے تو بطور شوق کے اس نے انکو
سی شروع کرائی تھی۔ اور جسوقت انہیں
تھا اسوقت پنڈت لکشمی شنکر ایم اے بنارس کالج
سائنس کے پروفیسر تھے۔ ایسے جیسے انسان
فاصل ذہن کے باعث کسی کالج کے گریجوایٹ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہندوستان کے افلاس کا اصلی باعث

ماسٹر درگا پرشاد جی کا ماہنجہ بھر نکلتا ہے۔ ہمیں ماسٹر جی کی پُرمذاق اور انوکھی تحریریں پڑھکر بعض اوقات بڑا آنند آتا ہے کیونکہ اُن کے خیالات کے اندر ایک خاص شخصیت ہے جو عام تحریروں میں دکھائی نہیں دیتی۔ مدراس کی عیسائی پادری ڈاکٹر مرڈک صاحب نے بذریعہ رسالہ جات کے ہندوستانیوں کی نسبت غلط فہمی پھیلانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ہندوستان کے افلاس کے بواعث کی تحقیقات کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتلایا ہے کہ ہندوستان کا افلاس اُس کے بیگر سے بھیک منگوں اور سُناروں کے ذریعے پیدا ہے۔ ماسٹر جی ڈاکٹر صاحب کی تشریح کی منتر کی خوب دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب برٹش گورنمنٹ عیسائی پادریوں کے لئے عیش کے سامان مہیا کرنے کے واسطے ہندوستانیوں کا روپیہ استعمال کرتی ہو تو ایسا اعتراض فضول ہے۔ اگر یہی روپیہ ہندوستانی غرباء کی پرورش کے لئے خرچ کیا جاوے تو اس قدر بیکار سادھو نہ دکھائی دیں۔ دوسرا اعتراض ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جو چار لاکھ سناروں کی تعداد ہر سال ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ کا زیور بناتے ہیں۔ اگر اُن کا کام بند ہو جاوے تو ہندوستان مالا مال ہو جاوے۔ اس کے جواب میں ماسٹر جی فرماتے ہیں "ہماری رائے میں سنار ایسے بُرے نہیں ہیں جیسے کہ شراب اور سگاروں کے بنانیوالے جو کہ ڈاکٹر صاحب کے ہی ہم مذہب ہیں۔ اور جنکی اشیاء کا بہت زیادہ رواج ہو رہا ہے" ماسٹر جی لکھتے ہیں کہ اگر ہندوستانی لڑکوں اور لڑکیوں کو مناسب تعلیم دیجاوے اور تعلیم کے عام کرنے کے رستے میں رکاوٹیں نہ ڈالی جاویں تو ہندوستان میں افلاس کا نام نہ رہے۔ خاتمہ کے الفاظ ماسٹر جی کے بہت ہی پُرمعنی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں "کیا اس خیال میں غلطی ہے کہ جو روپیہ گوماتس بھکشک ادرمتے نوش پادریوں کی پرورش میں صرف ہوتا ہے وہ ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں خرچ ہونا چاہیے تاکہ وہ (ہندو لڑکے اور لڑکیاں) آئندہ کی ذلالت سے بچیں۔

میں نہیں سمجھتا کہ ماسٹر درگا پرشاد جی کی اپیل ڈاکٹر مرڈک پر کچھ اثر پذیر ہو سکے لیکن اُنکی ظاہرا انوکھی درخواست خصوصاً گورنمنٹ وقت کی توجہ کی مستحق ہے۔ یہ مسئلہ گورنمنٹ کی بڑی توجہ کا محتاج ہے کہ آیا انگریزی شراب اور سگار اور دیگر عیش و عشرت کے انگریزی سامان ہندوستان کے افلاس میں کچھ حصہ لیتے ہیں یا نہیں۔ اور کیا دیسی شراب کی زر ٹھیکوں کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہندوستانی عوام کے اخلاق کا ستیاناش کر رہی ہے یا نہیں لیکن سب سے بڑھکر اسوقت اُن بھائیوں کو ہوشیار ہونا چاہیے۔ جو کہ اب تک اس پورانے یوروپین خیال کے غلام بنے ہوئے ہیں کہ ضروریات کے بڑھانے سے ہی تہذیب زیادہ پھیلتی ہے۔ کیونکہ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ یوروپ کے فلاسفروں کے روبرو یہ خیال دقیانوسی اور منسوخ ہو چکا ہے۔ لیکن ہندوستان کے شوقین نوجوان آج نئے سرے سے اس مسئلہ کا ورد شروع کر رہے ہیں۔ ایشور کرے ہم اپنی افلاس کے اصلی باعث دریافت کریں۔ اور دوسروں سے نامید ہو کر خود اپنے آپکو اس ناقابل برداشت حالت سے رہائی دلانے کی جدوجہد کریں۔

کامیابی کے سب یار ہیں

جاپان کی کامیابی نے یوروپ کی تمام قوموں کی ہمدردی کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ جن کا روس سے تعلق تھا اُن قوموں نے بھی اب طوعاً و کرہاً جاپان کی تعریف شروع کر دی ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر عیسائی پادری بھی بیدار ہوئے۔ چنانچہ انڈین وٹنس" نامی عیسائی اخبار میں بڑے فخر سے درج کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کا امیر البحر یعنی کمانڈر انچیف بحری فوج عیسائی ہے۔ امیر البحر ٹوگو نے امریکا میں تعلیم پائی تھی جہانکہ وہ دو برس تک ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ رہے تھے۔ ایڈمرل اُریو اور ایڈمرل سیراٹا بھی دونوں عیسائی ہیں۔ اِن کے علاوہ ایک وزیر۔ دو سپریم کورٹ کے جج دو پریسیڈنٹ لور ہوس آف پارلیمنٹ اور تین والیس سٹرز عیسائی ہیں۔ اس امر واقعہ کو پیش کرتے عیسائی اخبار نے اس نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کی ہے۔ کہ بوجہ چند افسران سول و ملٹری کے عیسائی ہونے کے جاپانیوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ اگر یہ اصول صحیح مان لیا جاوے کہ عیسائیت بُزدلوں کو بھی بہادر اور بے عقلوں کو بھی عقلمند بنا دیتی ہے تو ہندوستان کے عام دیسی عیسائی کہاں تک بہادر اور زیادہ تر عقلمند ہو گئے ہیں یہ سوال بڑا دلچسپ بن جاتا ہے۔ اصل بات یہہ ہے کہ ہر ایک کامیاب آدمی کے ساتھ سمبندھ جوڑنا لوگ باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ورنہ لاکھوں جاپانیوں کے مقابلہ میں جو ملک کے سول اور ملٹری انتظام میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک ڈزن کے قریب عیسائی جاپانیوں کی موجودگی کچھ اثر نہیں رکھ سکتی۔ اصل بات یہ ہے کہ جاپانی اس لئے کامیاب نہیں ہوئے کہ اُن میں چند ایک عیسائی افسر موجود ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ قوم کی قوم خواہ بودھ ہو خواہ اور عقلمندوں کے ماننے والی جفاکش بہادر اور سرلشٹ گُن رکھنے والی ہے۔

نئی روشنی کے کرشمے

ملک آسٹریلیا ایک براعظم ہے جسکو محض جزیرہ نہیں کہہ سکتے۔ اس جگہ کی گورنمنٹ نے دوسرے ممالک کے آدمیوں کے دخل کی ممانعت کی ہے جس پر بحث کرتے ہوئے ہمعصر پایونیر نے شاہی کمیشن کی رپورٹ کی بنا پر ایک امر واقعہ ظاہر کیا ہے۔ جو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زمانہ حال کی تہذیب کے ایک خطرناک پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔ شاہی کمیشن نے اپنی تحقیقات کا نتیجہ یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ دس فی ہزار پیدائش میں کمی ہو گئی ہے۔ یوروپین قوموں میں وقتاً فوقتاً ایسے معاملات کی تحقیقات کے بعد محض دُور اندیش آدمی اس نئی تہذیب کے برخلاف آواز اُٹھاتے رہتے ہیں لیکن وہ لوگوں کی طبیعتوں کو اب تک ہلا نہیں سکے۔ آسٹریلیا پر ہی کیا منحصر ہے۔ جملہ شاہی کالونیوں میں پیدائش بہ نسبت پیشتر کے اب کم ہوتی ہے۔ اسی کمیشن نے اس کمی پیدائش کا باعث کوئی قدرتی نہیں کہا بلکہ ظاہر کیا کہ اس کا باعث عیاشی سے محبت اور عورتوں کا زیادہ تر تجارت کے کاموں میں مشغول کیا جانا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک طرف تو جن عورتوں کو اپنی روزی کے لئے جد و جہد کرنی پڑتی ہے وے دواہ نہیں کرتیں اور دوسری طرف جو دواہ کرتی ہیں وہ عیش و عشرت کا لطف اُٹھانے کی طاقت قائم رکھنے کے لئے مصنوعی طور پر اولاد پیدا کرنے میں رکاوٹیں ڈالتی ہیں۔ نئی روشنی کا یہ نیا کرشمہ بڑا ہی خطرناک ہے جس سے واقف ہوئے یوروپین محققوں کو نصف صدی کے قریب ہو گیا ہے۔ اور اب تک اس کا انسداد کچھ بھی نہیں۔ تقلید میں میرے سودیشی بھائی بھی اس مہلک مرض کے اندر مبتلا ہونے والے ہیں۔ ہر ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی ایسے واقعات سے واقفیت رکھتا ہوگا۔ جہاں کہ انگریزی فیشن کے غلاموں نے اپنی عورتوں کو اپنی حیوانی خواہشات کی سیری کے لئے ماں بننے سے دوائیوں کے ذریعہ روکا ہے۔ بیچاری عورتوں میں اسقدر تعلیم نہیں اور انکی ایسی تربیت نہیں کہ وے اپنے خاوند کی بیہودہ حرکات کو روک کر ان کا مقابلہ کر سکیں [illegible] فیشن کے ہندوستانی جہاں [illegible] کرنے اور عورت کو [illegible] میں [illegible] ہیں۔ نئے انگریزی [illegible] کے ہندوستانی

بھی عورت کو محض جذبات حیوانی کی سیری کا ذریعہ سمجھکر اُن کا اسی طرح کا استعمال کرتے ہیں میں اپنے ملک کے نوجوانوں کو اس مہلک مرض سے خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر وے اُس آفت سے بچنا چاہتے ہیں جو کہ ایسے عمل کا بدیہی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ ویدک اصول کی پیروی کرتے ہوئے عورت کو اپنے آتمک سفر کا ساتھی سمجھیں اپنی دھرم پتنی کے ساتھ رتو گامی ہو کر دھرمانوسار اُتم سنتان اُتپن کرنا ہی اپنا فرض سمجھیں۔ جب تک عورت اور مرد کا اسطرح پر دھرم کا سمبندھ پیدا نہیں ہوتا تب تک موجودہ دُکھوں کے دور کرنے کی کوشش بے نتائج بلکہ ہم سب اپنے لئے زیادہ تر دُکھوں کا ذخیرہ جمع کر لینگے۔

جنگ جاپان اور روس

باوجود ایک دو چھوٹے نقصانوں کے جو میرے خیال میں بڑے نقصان ہیں۔ کیونکہ ان میں سینکڑوں بندگانِ خدا کی جانیں تلف ہوئیں۔ جاپان کو کوئی زک اب تک نہیں پہونچی۔ سارے یوروپ میں جاپان کا سکہ بیٹھ گیا ہے۔ جرمنی تک مجبوراً جاپان کی مدح سرائی کر رہا ہے۔ مقابلہ میں روس کی حالت بہت خراب ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ مانا کہ بلحاظ عدد سپہ کے جاپان شاید روس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ لیکن جس ملک کے اندر کہ آپس ہی اتفاق نہ ہو اُس کا ہندوستان کی طرح انجام بخیر نہیں ہو سکتا۔ روس کی عوام کی حالت یہاں تک خراب ہے کہ مقام کرانسٹڈٹ پر جو ذخیرہ میدان جنگ کو بھیجنے کے لئے جمع تھا۔ ملازمان کمسریٹ نے اُس میں آگ محض اپنی بددیانتی کو چھپانے کی غرض سے لگا دی۔ جہاں جاپان میں ہر طرف جوش ہمدردی گورنمنٹ وقت کے ساتھ موجزن ہے وہاں روسی رعایا سے گورنمنٹ سخت بدظن ہے۔ مقام وارسا میں چھ سو آدمیوں کے بغیر تحقیقات کے پھانسی دئے جانے کی خبر مشہور ہے۔ مقام کرانسٹڈٹ میں بھی سینکڑوں کو پھانسی لگی

شہر ماسکو کی بابت مشہور ہے۔ کہ اسی جنازے خفیہ طور پر رات کو سرکاری فوج کے زیر حفاظت باہر نکالی گئیں۔ جب رعایا کی یہ حالت ہے تو پھر روس کی فوج سے فی الحال کسی کار نمایاں کی امید رکھنا مشکل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ روس کی طاقت کے روبرو جاپان ہیچ معلوم ہوتا تھا اور بعض لوگ اب بھی یہی یقین کرتے ہیں کہ روس جاپان کو کھا جائے گا۔ لیکن پرماتما کے انتظام میں انسان کب دخل دے سکتا ہے۔ غرور اور نخوت جس طرح انسانوں کو برباد کر دیتے ہیں اسی طرح پر قوموں اور سلطنتوں کو بھی اول درجہ کا نیچا دکھاتی ہیں۔ یہ جنگ مدت تک چلے گی ابھی ہزاروں تک نوبت پہونچی ہے شاید نوبت پر لاکھوں تک نوبت پہونچے گی۔ لیکن اس خاتمہ پر دُنیا کے تاجداروں اور انکی سلطنتوں کی باہمی مناسبت میں نہ معلوم کس قدر تبدیلی پیدا ہو جاویگی۔ جاپان کی محض اس قدر کامیابی دیکھکر ظاہرا اسکی تعریف کرتے ہوئے ابھی سے زرد قوم کے خوف سے یوروپ نالاں ہو رہا ہے۔ بعض آدمی اس وہم کو ہی آگے رکھکر یوروپ کو روس کا طرفدار بنانا چاہتے ہیں۔ اگر جاپان روس کو زیر کر کے فتحیاب ہوا تو تمام سلاطین یوروپ اس سے حسد کرنے لگ جاوینگی۔ اور اگر خدانخواستہ جاپان زیر ہو گیا۔ تو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاوے گا۔ دونوں سلطنتوں کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ جس قدر قوت آزمائی اب تک ہو چکی ہے۔ اسی پر اکتفا کر کے صلح کرانے والوں کی آواز کو سنکر باہمی مصالحت کر لیویں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتمک وچار

विभूरसि प्रवाहणो वह्निरसि हव्यवाहनः। श्वात्रोऽसि प्रचेतास्तुथोऽसि विश्ववेदाः

ہے جگدیشور! آپ آکاش کی طرح ویاپک ہیں۔ اگنی کی طرح آپ سو یہ پدارتھوں کے پیدا کرنیوالے ہیں۔ پرانوں کی طرح آپ سچیت کرنیوالے ودوان ہیں اور سارے جہان کو جاننے والے اور گیان کو بڑھانیوالے ہیں۔ اس لئے ہم سب آپ کو گرہن کرتے ہیں دھرم کا عامل بننے کے لئے سب سے پہلے پرماتما کی ویاپکتا کو انوبھو کرنے کی ضرورت ہے۔ بجائے اس کے انسان ایک ایک برائی کے خوفناک نتائج پر علیحدہ علیحدہ وچار کرے اور پھر ان سے بچنے کے لئے جدے جدے سادھن کرے۔ آسان طریقہ ہر ایک برائی سے آزاد ہونیکا یہ ہے۔ کہ پرماتما کی ویاپکتا کو اپنے لئے ساکشات کرے۔ سانسارک درشٹانت سے بھی یہ اصول صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ جس پتر کو پتا کے ساتھ پریم ہے۔ اور جو پتا کی عزت بھی کرتا ہے۔ اگر اُسے ہر وقت پتا کے ساتھ رہنا پڑے۔ اگر وہ انوبھو کرے کہ پتا میری ہر بات پر نگاہ رکھتا ہے تو ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ کسی قسم کی بھی بیجا حرکت کا مرتکب ہو۔ پھر جس نے پرماتما کو نہ صرف پتا بھاو سے ہی دیکھا بلکہ اُس کے ماتری بھاو کو اپنے جیون میں سدھ کیا ہو۔ وہ پاپ کا خیال بھی کیسے کر سکتا ہے جبکہ اُسے وشواس ہے کہ میرے اندر اور باہر جگت ماتا کا ہی پرکاش ہے۔ یوں تو پرماتما کی ہستی کے قائل سبھی منشیہ اپنے آپکو اُسکی ویاپکتا سے باخبر سمجھتے ہیں۔ لیکن سچ مچ ویاپک جاننے والا ہزاروں میں سے کوئی برلا ہی نکلتا ہے۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ عمل میں لانے کے لائق باتوں کو منشیوں نے ذہنیت محض زبان کا ہی سرنگار بنایا ہوا ہے اور سادھن کے میدان میں قدم رکھنے کے لئے بڑی بھاری آتم شکتی اور استقلال کی ضرورت ہے۔ لیکن اس استقلال کا حصول ناممکن نہیں ہے۔ باقاعدہ مشق سے انسان اپنے لئے پرماتما کی ویاپکتا کو ساکشات کر سکتا ہے۔ جن گھٹناؤں کے اندر کوئی بھی خاص خوبی نظر نہیں آتی تھی۔ ابھیاس سے اُنہیں سے ہر ایک کے اندر ایک خاص انتظام نظر آتا ہے۔ وچار شکتی کو بڑھانے اور اپنے آچرنوں کو سدھارتے ہوئے انسان کی یہ اچھا ہو جاتی ہے۔ کہ اس آتما پرماتما کی نزدیکی کو انوبھو کرنے لگ جاتا ہے۔ تب پاپ کا خیال بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسی اوستھا میں انسان کو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنسار میں ہر ایک چیز کو ترکیب دینے والا وہی پتا ہے۔ جیسے ہم نے سرو ویاپک انوبھو کیا ہے۔ پدارتھوں کو جوڑنے اور توڑنے والا اور ان کو نیم انوسار چلانیوالا ایک ہی ویاپک پرش ہے۔ جب اُس کے سوائے اور کوئی پدارتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نہیں جوڑتا تو جانداروں اور بیجان چیزوں دونوں کے قیام کے لئے اُنکی ضروریات کو بھی ہم پہونچانیوالا وہی ہے۔ انسان جن نتیجوں پر پہونچنے کے لئے بڑی بڑی دور اندیشیوں سے کام لیتے اور بڑی محنت سے سامان جمع کرتے ہیں۔ قدرت کے جھونکے اُنہیں ایک پل میں تتر بتر کر دیتے ہیں پھر کیوں نہ اپنی بدھی پر غرور سے اترانا چھوڑتے ہوئے اُس پرماتما کے ہی ارپن اپنے سب کاموں کو کریں۔ اور اسی آتم سمرپن میں آنند بھی ملتا ہے۔ میرے ایک بڑے بدھیمان مِتر جو کسی بات کو بھی بغیر پرشن کئے سویکار نہیں کرتے تھے بیمار ہوئے۔ جو ڈاکٹر یا حکیم علاج کے لئے جاتا اُسی کی پریکشا لینے لگ جاتے۔ اُن کے اس عمل سے اُن کا باقاعدہ علاج کرنا مشکل ہو گیا۔ آخرکار تنگ آکر بیٹے اُنہیں مجبور کیا کہ وہ ایک حکیم کا علاج تو بغیر نکتہ چینی کے کریں۔ حکیم گو معمولی تھا لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ میرے دوست کی حالت میں دن بدن ترقی ہونے لگی۔ تب میں نے اُن کا حال پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ "وشواس میں بڑا آنند ہے" اور پھر جب پرمیشور میں پورن وشواس کر کے منشیہ جیون بسر کرے تو اُس کے آنند کی سیما اُس کے سوائے اور کون انوبھو کر سکتا ہے۔ اور پھر وہ منشیہ اپنی اونچی اوستھا سے گرتا بھی نہیں کیونکہ گیان کے نزدیک ہو کر وہ ہر ایک پدارتھ کا یتھارتھ گیان حاصل کر لیتا ہے۔ اور دن بدن ترقی کرتا ہوا دڑھ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ست سنگ کی مہما مہاتما جن اسی لئے ثابت کرتے ہیں کہ ست پرش ایشور پر پورا وشواس رکھنے والے سجنوں کی صحبت میں جو رہیگا وہ ایشور کے نیموں کی پابندی کا دن رات لحاظ کرتا ہوا خود اپنے آچرنوں کو سدھار سکیگا۔ ماحصل کلام یہ کہ ہمارے سارے سادھن اس لئے ہونے چاہئیں کہ ہم لوگ ایشور کے اندر وشواس رکھنے والے بن سکیں لیکن شوک کہ ہماری اوستھا اس کے بالکل برخلاف ہے۔ پورشارتھ کا ہمارے اندر نام و نشان نہیں اور اس لئے ہم سچے وشواس کے ارتھ ہی نہیں جانتے دنیا میں وشواس کا آڈمبر رچے ہوئے ہزاروں لاکھوں تو درکنار کروڑوں منشیہ دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اُنکے اعمال سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اُن سے سچی شانتی کوسوں دور ہے۔ اسکا کارن یہی ہے کہ سچے وشواس کے لئے بڑے بھاری پرشارتھ اور سادھنوں کی ضرورت ہے۔ جس کا آج کل کی سرشٹی میں ابھاو ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جیو آتما نربل ہے اُس کا بغیر وشواس کے گذارہ نہیں چل سکتا۔ پس اندھے وشواس کے گڑھے میں گر کر اسوقت کی انسانی سرشٹی افسوسناک حالت میں ہے۔ اس حالت سے منشیہ سرشٹی کو اُٹھانے اور اُس کو اُسکی اصلی منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے ست پرشوں کو دن رات کوشش کرنی چاہئیے۔ تاکہ سنسار کے اندر سچا وشواس پھیلے اور دکھ اور اشانتی دور ہو۔ اومشم۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویو

ہردوار کا اتہاس - مصنفہ ماسٹر ہول چند جی بھکسل نواسی - یہ پستک دیوناگری اکشروں میں مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں شایع ہوئی ہے - اردو میں ۳ ایڈیشن تاریخ ہردوار کے نام سے چھپ چکی تھیں لیکن اس دیوناگری اکشروں کی ایڈیشن میں مرحوم ماسٹر ہول چند جی نے بہت سی ترمیمیاں کی ہیں یہ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے ہردوار کی تاریخ بتلاتے ہوئے مصنف نے دریائے گنگا یا بھاگیرتھی کی موجودہ صورت میں بناوٹ اور پورانک اتہاس کا سمبندھ ایسی دو تا اور خوبی سے دکھایا ہے کہ پڑھنے والے ان تمام قصے کہانیوں کی اصلیت کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں - بھاگیرتھی دریا کے ہمالیہ پربت سے اتار کر میدان میں لانے اور مہادیو جی کا گنگا سے پوران پروکت اتہاس کا میل دکھلاتے ہوئے اس سوکشن بھومی کا مفصل بیان کیا ہے -

نہ صرف یہ بلکہ تاریخی شہادتوں کے ذریعہ ہردوار میں تیرتھ کی بناوٹ - پنڈتوں کی روزی کمانے کے لئے بہیوں کی ضرورت ان کے متعلق کئی عجیب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اسد تیوران کی تاریخ اور مایاپوری ماہاتم کا بھی دلچسپ ورنن کیا ہے - آریہ ہندو - بلکہ پکشپات رہت اہل ذات کے اہل کے بھی پڑھنے لائق ہے قیمت ۲ر ملنے کا پتہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

بھارت کی پرسدھ ویر انگنا یعنی ودوشی ستریوں کے جیون چرتر - دیوناگری اکشروں میں چھپ چکی ہیں - یہ پستک اس سے پہلے اردو میں چھپی بھارت کی شجاع اور عالم ستریوں کے کارناموں میں پہلے ... اس پستک میں ترجمہ ... اور دو ستری سماج اور ...

دیوی جی سے لکھا ہے - اس پہلے بھاگ میں ۳۰ سے اوپر دیوتاؤں کے چرتر لکھے گئے ہیں - اس پستک میں ہندی کی پستک کا کیول انوواد ہی نہیں کیا گیا ہے بلکہ انوواد کرتری دیوی نے جہاں کہیں مناسب سمجھا ہے اپنی طرف سے شبدوں تھا پد بھی اپنا شیش کر دی ہے - اور کہیں کہیں شودھن بھی کیا ہے امید ہے کہ ہندی جاننے والی دیویاں اسے اس سے لابھ اٹھاوینگی - ملنے کا پتہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

پلیگ وا مستعدی کھیتی سے دیہاتی علاج مولفہ کیرتی مہاشے بھگت رام ساہنی ہول انسپکٹر ... ایم - آئی سیتی - ای ... انسپکٹر ... صوبہ پنجاب - اوکت مولف نے اس پستک کو دس ہزار کی تعداد میں بغرض تقسیم بلاقیمت چھپوایا ہے - اس میں انسام پلیگ - اسباب پلیگ - جسم میں پلیگ کے سرایت کرنے کے اسباب - علامات تشخیص - دس انکشن اور علاج بتلائے ہیں مہاشے بھگت رام جی نے اس رسالہ کی اشاعت سے پبلک کی سیوا کی ہے - امید ہے کہ لوگ اس رسالہ کو اوکت مہاشے جی سے مفت منگوا کر لوگوں میں پرچار کریں گے -

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی سالانہ پریکشا ہو گئی ہے نتیجہ اگلے سپتاہ میں نکلے گا - برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے - موسم کی حالت ... تیک ... گرمی پڑتی ہے - کبھی ... سامان ہو جاتا ہے - اور بعض اوقات بوندا باندی بھی ہو جاتی ہے

سہایتا گروکل

نذرانہ از مہاشے راجا رام ... ... مدرسہ ۸ر

لالہ وزیر چند ودیارتھی مستقل فنڈ ...
مہاشے ... ... اسسٹنٹ ... جیون ساگری ... کے لئے ... ۵ر
ڈاکٹر سکھ دیو بھرت پور نواسی مستقل فنڈ ...
مہاشے لوک چند دوکاندار ... ...
مہاشے سری پال ۱ر
مہاشے کرپا رام گوجرخاں ... ۱ر
مہاشے موتی راج راولپنڈی ... ۱ر
مہاشے ۱ر
مہاشے ... ... لائل پور ... ۱۳ر
مہاشے ... پرشاد ... نواسی ضلع پٹنہ مستقل فنڈ ...
دیوان ناتک چند ساکن ... ...
مستری ... ضلع شاہ پور ...
مہاشے ... داس ... گوجرانوالہ ... ۵ر
مہاشے گنپت رائے ساکن ... ...
منشی جواہر لال ... جیسر ... ...
بہاری ... ...
مہاشے ... داس ساکن ... ضلع ... ۵ر
مہاشے ... ساکن ... ضلع ... ...
مہاشے بلدیو پرشاد ساکن ... ۱ر
مہاشے کندن لال ... نواب گنج کرنال ...
مہاشے ... داس ساکن ... ضلع ... ...
مہاشے ... لال ... ...
مہاشے ... لال ... ...
مہاشے ... ...
مہاشے ... لال ساکن ... مستقل فنڈ ...
مہاشے ... لال ... ساکن ... شہر ...
مہاشے ... ساکن ... ...
پنڈت ... ... ضلع ... ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منشی ہرپرشاد صاحب رڑکی لوہاری — مستقل فنڈ — ۲
بابو کشوری لال و دوارکا پرشاد سوفت — مہاشے شنکر سنگھ رئیس مطلب نگر — ۵
مہاشے ناگرلال کپن پھگواڑہ — ۵
مہاشے میلارام و دیانشی مانوہی — ۲
پنڈت شیو دین کنھولوہاری — ۱۵
مہاشے دلبا رائے مستری — آریہ سماج گوردوار کی معرفت — گھاس فنڈ — ۱۲
مہاشے دولت رام سنگھ — سودیشی فنڈ — ۱۸
مہاشے مولی رام آہلووالیہ شالکنج — مستقل فنڈ — ۲
شریمتی ماتا لالہ بالمکند صاحب لوہاری — ۵
مہاشے سیارام لال ٹھیکیدار رحیم پور — ۵
مہاشے شیو پرشاد دربار اورنگ آباد دکن — ۱
مہاشے لال بہاری گکلر جہلم — مٹھائی فنڈ — ۱
مہاشے بھوپت سنگھ ورماسکن موضع چوان ضلع علی گڑھ — ۱
چندہ دل صاحب میرٹھ ہمراہ ایک کاشی دو چادر کے گائتری فنڈ — ۱
مہاشے میلا رام سنگھ نمبردار موضع ستوپورہ — مٹھائی فنڈ — ۲

نقل ریزولیوشن نمبر ۱۱ تا ۱۵
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
منعقدہ ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء

(۶۱) پنڈت رام بھجدت جی سے تجویز پیش کی کہ لالہ شیو دیال جی سے نا منظوری استعفیٰ بیان ہونے ... پیڑا رام جی جو آریہ سماج پنجاب کے پیش اور سبھا کے ایک رکن اعظم تھے انکی بے وقت مرتیو پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو انتہائی افسوس ہوا ہے اور سبھا

ان کے ایسے ہمدرد پرش - دھرماتما و چابشیل پرتی ندھی کے کھو جانے میں انکی دھرم پتنی اور رائے ٹھاکر دت جی پردھان سبھا و چودھری لکشمن داس جی پردھان و لالہ سکھ دیال رام جی بی - اے و لالہ بیلی رام جی ایم - اے و دیگر پسران و پسماندگان رائے پیڑا رام جی کے ساتھ تہ دل سے اظہار ہمدردی کرتی ہے - سا انتہائی افسوس کے ساتھ سرو سمتی سے پاس ہوا -

(۶۲) چونکہ رائے صاحب مرحوم کی خدمات اس لائق ہیں کہ انکی ایک سپیشل یادگار قائم کیجاوے اور آریہ سماج مہاشے لاہور - جہلم - گجرات - سیالکوٹ - جموں - ڈیرہ اسمعیلخان وغیرہ وغیرہ نے بھی رائے صاحب کی یادگار قائم کرنے کے متعلق رزولیوشن پاس کئے ہیں - اس لئے سرو سمتی سے نتیجہ ہوا کہ رائے صاحب مرحوم کی یادگار میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہیڈکوارٹر لاہور میں رائے پیڑا رام میموریل ہال تعمیر کیا جاوے - اور اس میموریل کی تکمیل کے لئے چالیس ہزار روپیہ کے لئے آریہ سماجوں - رائے صاحب کے دوستوں ونیا خواہوں اور تمام ایسے سجنوں سے کہ جو رائے صاحب کی بیش قیمت خدمات اور عملی زندگی کے مداح ہیں اور انکی اس بے وقت مرتیو پر رنج محسوس کرتے اور ہمدردی کرتے ہیں اپیل کیجاوے -

(۶۳) اور یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں سفارش کرتی ہے - کہ چونکہ رائے صاحب سبھا ہذا کے ایک رکن اعظم تھے - اور سبھا کو انکی مرتیو سے سخت نقصان پہونچا ہے - اس لئے اس میموریل میں سبھا اپنے سرمایہ سے ۳۰۰۰ روپیہ دیوے -

(۶۴) سرو سمتی سے نتیجہ ہوا کہ حسب ذیل کی ایک سب کمیٹی جس کا نام رائے پیڑا رام میموریل کمیٹی ہو مقرر کیجاوے -

(۱) رائے ٹھاکر دت جی دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور (۲) بابو سلا رام جی (۳) لالہ کرپا رام جی سہانی - (۴) منشی ساون سنگھ (۵) رائے سیتارام اسسٹنٹ انجنیر (۶) رائے رگھو رام جی (۷) رائے نرائن داس جی سب ڈویژنل افیسر (۸) لالہ جینا رام جی ڈیرہ اسمعیلخان (۹) لالہ گودھا رام جی پردھان (۱۰) لالہ کاشی رام پلیڈر ملتان (۱۱) لالہ گنیش داس جی وگ پردہان آریہ سماج کوئیٹہ (۱۲) لالہ دونی چند جی وکیل امرتسر (۱۳) لالہ رلا رام جی لیبیڈر - (۱۴) مستہ جیبی جی بی - اے پلیڈر ملتان (۱۵) لالہ بالک رام جی ٹھیکہ دار (۱۶) لالہ جھجو رام جی ٹھیکہ دار (۱۷) لالہ رام کشن جی پلیڈر جالندھر (۱۸) لالہ گنگا رام جی بی - اے پلیڈر سیالکوٹ (۱۹) لالہ کاشی رام جی وید (۲۰) ڈاکٹر پرمانند جی رئیس لاہور (۲۱) رائے روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لا (۲۲) لالہ سینا رام جی سوداگر لکڑی (۲۳) چودھری رام بھجدت جی بی - اے پلیڈر چیف کورٹ (۲۴) لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گروکل - (۲۵) ماسٹر آتما رام جی (۲۶) لالہ کدار ناتھ جی خزانچی مستری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (۲۷) لالہ دولت رام جی پردھان جموں (۲۸) لالہ ہردیال جی بی - اے پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور -

نوٹ مذکورہ بالا تعداد میں ممبروں کے بڑھانے کا اختیار اس سبھا کو رہے گا -

(۶۵) سرو سمتی سے نتیجہ ہوا - کہ اس کمیٹی کا کورم پانچ کا ہوگا - لالہ کاشی رام جی وید سکرٹری اور لالہ ہردیال جی - بی - اے جائنٹ سکرٹری نیت ہوں -

فارن چارج
پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی تصنیف و ترجمہ
کیفیت اور ہسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
سے اپیل ہمو ما سننے میں آتا ہے کہ جب

یوگنڈہ ریلوے نے جنم لیا ہے۔ بہت سے پرچار تھی پنجابی بھائیوں کی سہایتا سے ہزاروں روپیوں کی تعداد میں چندہ اکتر ہو کر سماج کے مختلف فنڈوں کیواسطے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں روانہ ہو چکا ہے اور ہو بھی رہا ہے۔ مگر شوک سے لکھنا پڑتا ہے کہ آج ہم اُس روپیہ سے یا اپنی ہی طرف سے سبھا مذکور نے ہمارے اُن پنجابی بھائیوں کے سُدھار کیواسطے جن کا کہ اب ملازمت پیشہ محض افریقہ دیش میں ہی مستقل طور پر ہو چکا ہے۔ نیز اُن آوارہ گرد بھائیوں کے واسطے جنہوں نے کہ اپنی سابقہ ملازمت کے ایام میں دور اندیشی کو بالائے طاق رکھکر اپنی معقول آمدنیوں پر پانی پھیر کر۔ سچے اُپدیشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے شرابخوری۔ گوشت خوری اور عام عیاشی کو لوازمات ضروری قرار دیکر۔ مارے شرم کے اب اپنے دیش کو واپس جانے کے ارادہ کو قطعی طور پر منقطع کرتے ہوئے افریقہ کو ہی دائمی رہائش کیواسطے سمجھا ہوا ہے۔ کچھ پربندھ نہیں کیا۔

عرصہ سے دیکھا جاتا ہے کہ اس دیش میں عیسائیوں مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے متواتر اپنے اپنے گرجوں مسجدوں مندروں اور گوردواروں میں اپنے اپنے مذاہب کی تائید پر پرچار ہو رہے ہیں مگر افسوس کہ وہ ویدک دھرم کہ جس کے مقابلہ میں عیسائی۔ اسلام اور سناتن دھرم وغیرہ ہرگز کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتے اور جسکی کہ شہرت دنیا کے ہر ایک حصے میں قریباً پہنچ چکی ہوئی ہے۔ آجکل کے آزاد زمانے میں مُلک افریقہ میں فروغ پزیر ہو۔ سبھا مذکور کا فرض تھا کہ جیوں جیوں چندہ اکتر شدہ اس مُلک سے بھیجا جاتا تھا۔ تیوں تیوں اُس روپیہ میں سے کوئی نہ کوئی اُپدیشک بھیجکر ہمارے سُدھار کا پربندھ کرتی رہتی جو کہ درحقیقت سماج کا کرتویہ اُلّیش بھی تھا۔

اگر ہمارے لائق اور فاضل ممبران سبھا کم از کم ۴۰ یا ۵۰ روپیہ پر ہی کوئی لائق اُپدیشک اِدھر بھیج دیتے تو ایک سال کے اندر ہی اس طرف آئے ہوئے پنجابی بھائیوں کے سُدھار ہو جانے سے نہ صرف سماج کے چندہ کی ہی تعداد کئی گنا زیادہ بڑھ جاتی بلکہ کئی آنریری اُپدیشک اس طرف کے ملازم بھائیوں میں سے عملی نمونہ دکھلاتے ہوئے بھی تیار ہو جاتے جو کہ پھر ہمیشہ کے واسطے بخوبی پرچار کا کام کرکے سبھا کو آئندہ کسی اُپدیشک کے بھیجنے کے فرض سے سبکدوش کر دیتے۔

نیروبی میں کچھ عرصہ سے چند ایک بھائیوں کے پورشارتھ سے سماج قایم ہو گیا ہوا ہے جو کہ واقعی اُنکی ہمت کا نمونہ ہے۔ ایسا ہی نکورو میں بھی آریہ سماج قایم ہوئی ہوئی ہے مگر جب تک ایسے وقت میں کوئی درڑھ خیالات رکھتا ہوا یوگیہ اُپدیشک تمام سبھاسدان کو پرپک کر کے عملی طریقہ سکھلانے والا نہ ہو تب تک خاطرخواہ اُنتی مشکل ہے۔

پرانایام۔ یوگیہ ابھیاس اور روزمرہ کے پنچ مہا یگیہ نِتیہ کرم ایسے ہیں کہ شروع میں کسی لائق اُپدیشک کے اُنکا بخوبی سمجھنا اور ان پر عمل کرنا جہاں بڑا کٹھن ہے وہاں باقاعدہ نہ سیکھنے سے ہمیشہ کے واسطے روحانی منزل کے طے کرنے میں ادھورا بھی رکھتا ہے۔

یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ویدک دھرم پرچار کی ضرورت صرف پنجاب ہندوستان دیش یا اُن علاقہ جات تک ہی محدود ہو جہاں کہ ریل وغیرہ کی مسافرت بآسانی طے ہو سکے اور سچے دھرم سے ہمیشہ صرف وہی لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔ جو بڑے بڑے شہروں اور ریلوے کی نزدیک آباد مقامات پر ہی رہتے ہوں بلکہ اس شریر کا دور دراز دیش دیشانتروں میں سروسادھارن تک بلا رو رعایت کشٹ سہکر بھی پہنچانا ایک بڑا بھاری اور ضروری فرض ہے۔

لہٰذا سیوا میں پرتی ندہی سبھا پنجاب نویدن ہے کہ میرے اس لیکھ پر آپ دھیان دیتے ہوئے کسی یوگیہ اُپدیشک کے اس طرف بھیجنے کا شیگھر ہی پربندھ کریں ہرگز اس دیش میں اب کوئی تکلیف خوف و خطرہ نہیں ہے ہر ایک چیز بکفایت میسر ہو سکتی ہے بلکہ پنجاب ہندوستان کی نسبت بلحاظ پلیگ اور انیک پرکار کی بیماریوں اور وباؤں کے یہ دیش بہت اچھا ہے۔ آپ نے پورشارتھ سے دھرم کا یہ کا بیڑا اوٹھایا ہوا ہے۔ آپ خود ہی اپنے فرائض کو سمجھ سکتے ہیں۔ ٹرائل (آزمائش) کے طور پر ہی دیکھئے تو سہی۔ کتنا بڑا لابھ اس طرح کہ دھرم کی اشاعت میں اس طرف ہو گا۔

انت میں جہاں میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے اُپدیشک کے واسطے اپیل کر رہا ہوں۔ وہاں ساتھ ہی افریقہ نواسی آریہ بھائیوں کی سیوا میں بھی نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ یدی سبھا مذکور کسی اُپدیشک کے بھیجنے کا خرچ نہ برداشت کر سکے تو آپ جس طرح ممکن ہو سکے۔ تمام ممبران کے ماہواری چندہ کے ساتھ ہی بشکتی ہر ایک ممبر سے مستقل چندہ اُپدیشک فنڈ کے واسطے بھی اکتر کرنا شروع کر دیویں۔ جو کہ کم از کم پچاس روپیہ ماہوار ہمیشہ جمع ہوتا رہے۔ پھر ہم ہمیشہ کے واسطے ایک اُپدیشک مستقل طور پر رکھ سکیں گے۔ کیونکہ جب تک ہم کسی یوگیہ اُپدیشک کے اس طرف منگوانے کا پربندھ کر کے روزمرہ ست سنگ کر کے اپنے دل کے سنشیوں اور شنکاؤں کی نورتی نہیں کریں گے۔ اور جب تک اپنے برائے نام نمائشی طریقہ کو ترک کر کے روزمرہ کے نِتیہ کرم کو از حد ضروری فرائض سمجھتے ہوئے سچے ہردے سے اُن کو تمام دُنیاوی لذات پر پریفرنس (Preference) نہیں دیں گے۔ تب تک اُنتی کے شکھر پر پہونچنا اور آتمک ترقی کرنا ہمارے لئے نہایت کٹھن ہے ۔

ویدک دھرم کا سیوک

کرم چند ورما سٹیشن ماسٹر جی جموی لوگنڈہ ریلوے برٹش ایسٹ افریقہ ۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

آریہ سماج کلکتہ میں ایک اپیل

مجھے نہایت ہی کامل طور پر یقین ہے کہ آریہ سماج میرے ذیل کے خیال پر توجہ کریگی - نہ صرف یہی نہیں بلکہ مجھے اُسکی عالی ہمتی استقلال اور مذہبی جوش کو دیکھ کر کافی امید ہے کہ وہ اس تجویز کو عملی طور پر کر دکھا دیگی اور اسکا نتیجہ جلد نہایت ہی کامیابی کیساتھ نظر آئیگا - قبل اس کے کہ میں اپنا خیال ظاہر کروں مجھے اس امر کا عرض کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میری رائے کسی خاص جگہ کے آریہ سماج سے نہیں ہے بلکہ عام طور پر کل آریہ سماج پنجاب اور دیگر تمام خیر خواہان کی خدمت میں ہے تاکہ وے بلا کسی تمیز و لحاظ کے عام طور پر غور کریں اور جو مناسب خیال کریں ہو تجویز فرما دیں ٭

جب میں مہرشی دیانند سوامی کی فاضلانہ تعلیم کا مطالعہ کرتے ہوئے اُن کے دلی منشاء کو غور سے دیکھتا ہوں اور جب میں دھرم ویر لیکھرام آریہ مسافر کی حیرت انگیز تصانیف کو زیر نظر رکھ کر انکی جانبازی پر خیال کرتا ہوں جب میں پنڈت گورودت ایم - اے کی فاضلانہ تصانیف کو بہ نظر تعمق دیکھتا ہوں تو اُن سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اُن مہاتماؤں کا یہی منشا تھا کہ وید مقدس کی تعلیم نہ صرف پنجاب یا اور کسی جگہ میں مقید رہے بلکہ عام طور پر کل جہان میں ہونی چاہئے - اُسکا پرچار ہر جگہ ہر نزدیک و دور ملکوں میں ہوتا رہے - انکی پاک و متبرک تعلیم ہر پیر و جوان ہر خورد و کلاں کی زبان پر ہمیشہ جاری رہے مگر افسوس کہ نتیجہ تمام امیدوں کے برخلاف نہایت ہی حسرت انگیز معلوم ہوتا ہے -

دور جانے کی ضرورت کیا ہے گھر کے پاس نہ ممالک کا دار السلطنت ہند یعنی شہر کلکتہ موجود ہے جہاں باوجود اس قدر وسعت و آبادی کے آریہ سماج کا پرچار اتنا کم ہوا کہ یہاں کے لوگ نہ صرف اس سماج کے منشاء و اصولوں ہی سے محض اُمّی مطلق ہیں بلکہ یہ بھی مشکل جانتے ہیں کہ آریہ سماج کے نام سے ہند میں کوئی فرقہ بھی جاری ہے - افسوس کہ میرے دریافت کرنے پر لوگوں نے بجائے آریہ سماج کے متعلق کسی قسم کا پتہ دینے کے غلطی سے ایک دوسرا سماج جو کہ آریہ مشن کے نام سے موسوم ہے بتا دیا مگر تحقیقات پر معلوم ہوا کہ آریہ سماج سے اور اُس سے کوئی بھی مناسبت و مطابقت نہیں چونکہ میں قبل ازیں آریہ سماج کے اصولوں سے واقفیت رکھتا تھا فوراً امتیاز کر لیا ورنہ سخت دھوکا کھاتا افسوس کہ دار السلطنت جیسی جگہ میں سماج کا کام زور و شور کے ساتھ شروع کرنیکی کوشش آریہ سماج پنجاب نے مطلق نہ کی اور اپنا سارا زور جسمانی و ذہنی ایک پنجاب کے احاطہ میں لگا رکھا ہے - اور اس کے وسیع اور اعلیٰ منشاء کو بھولکر اور اُس کے نہایت ہی شریف و بزرگ خیالات کو گھٹا کر ایک لوکل ریفارم کی طرح بنا رکھا ہے -

حضرت - یہ لوکل ریفارم نہیں ہے - اسی پر آریہ ورت کی تمام آئندہ خوبیوں کا دار و مدار ہے - اسی کو آریہ ورت اپنی آنسو بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا اپنے ضعیف کلیجہ کو تھام تھام کر دعائیں کر رہا ہے - شاید یہ نوجوان ہو کر کسی دن اسکی مرادوں کو پورا کرے - اسی پودے کو جلد جلد اُگتا ہوا دیکھکر آریہ ورت اس ضعیفی پر بھی خوش ہو لیتا ہے - اسی کی حفاظت کے لئے آریہ ورت بادِ خزاں کو کوس کوس کر اپنی اس ناتوانی پر اسکی کافی نگہبانی کا دم بھرتا ہے - کیوں نہ ہو کیونکہ یہی اسکا ایک ہونہار پودا نظر آتا ہے - یہی ایک اُس کے سدھار کا ذریعہ معلوم ہوتا ہے - کیونکہ اسکا بیج وید مقدس ہے -

اے میرے مہربان آریہ بھائیو کیا کلکتہ بھی جگہ جہاں کی آبادی تقریباً ۱۰ لاکھ کے ہے اور جہاں ہر قوم کے ہر خیال کے انسان موجود ہیں - آریہ سماج کا کام دھوم سے جاری رہنا اور سماج لائبریری کا قائم ہونا نیز سماج کی جانب سے ایک ہفتہ وار اخبار - انگریزی و بنگلہ میں ویدک خیالات کے مطابق مع مباحثات ضروری کے شائع کرنا - اور گاہے بگاہے کسی لائق آریہ بھائی کی جانب سے ٹاؤن ہال وغیرہ پبلک جلسوں میں لکچر کا ہونا کوئی اثر پذیر نہ ہونگے اور کیا محض فضول و بے سود ہونگے - ہرگز نہیں مجھکو یقین کامل ہے - اور یہ صرف میرا ہی خیالی یقین نہیں ہے - بلکہ چند دیگر معززین شہر کا بھی خیال و گمان ہے کہ ان سب باتوں سے یہاں ایک بہت بڑا اثر پیدا ہوگا - اور میں خوب جانتا ہوں کہ یہاں کے لوگوں کی طبیعت بہت کچھ آریہ سماج کے لئے خود بخود تیار ہے مگر چونکہ اس کلکتہ جیسی وسیع جگہ میں جہاں نہ صرف ایک بلکہ کئی ایک سماج کی ضرورت ہے - اور اسکی اشاعت کے لئے بڑی سرگرمی کے ساتھ کوشش کی حاجت ہے مطلق موقعہ تبادلۂ خیال و اپدیش کا نہیں تھا مجبوراً وے اس سے بچنے اور دید ضبط رکھنے سے قاصر ہیں یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب برہم سماج جیسے فرقے جنکہ آج کل باوجود وید کو الہامی نہ ماننے کے بھی کلکتہ میں اپنے صدہا پیرو بنالئے اور اسی طرح اور بھی سینکڑوں نئے نئے انسان اپنے اپنے خیال محض وید وغیرہ نکالکر ہزارہا لوگوں کو اپنا مرید بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں - تو کیا ہمارا پرانا آریہ دھرم جو وید مقدس پر تکیہ کئے ہوئے ہے یہاں کامیاب نہ ہوگا - ہرگز نہیں بلکہ یہاں تو اسکی کامیابی کا ثبوت بڑا دھوم ہو بلکہ اُس کے فلسفانہ مسئلے ایک مرتبہ بنگال کے تازہ دماغ تک پہنچائے جائیں - بعد ایسے سینکڑوں بلکہ ہزاروں خود بخود تیار ہو جاوینگے جن سے نہ صرف بنگال یا کلکتہ ہی کو فائدہ کی امید کیجا سکتی ہے بلکہ دیگر ممالک کی نسبت بھی امید کریں تو غیر مناسب نہیں ہے یا اگر اتنا بھی کہا جائے کہ انسے ایک دن انکے پنجاب

آریہ بھائیوں کو بھی مدد ملسکتی ہے تو ناموزوں نہیں ہے۔

خیال کرنے کی بات ہے کہ جسطرح سے میری طبیعت پر آریہ سماج کے پاک و سنجیدہ تعلیم نے اس قدر اثر کیا کہ آج میں آپ لوگوں کی خدمت میں سماج کی طرف سے مذکورہ بالا کوششوں کے ہونے کی استدعا کرتے ہوئے تحریر کر رہا ہوں۔ اسی طرح اور صاحبان کی نسبت ہونا بھی ممکن ہے۔ مگر افسوس یہاں کچھ بھی اس کا چرچا نہیں اگر وہ خیالات کو ترقی دینا چاہیں بھی تو موقعہ کہاں۔ لہذا محض مجبور و قاصر ہیں۔

میں یہاں پر ایک نہائت ہی عالم فاضل و سنسکرت کے ماہر مہاپرش کا تذکرہ جنہوں نے ایک مدت تک نہائت ہی کامیابی کے ساتھ کلکتہ ہائیکورٹ وغیرہ کی وکالت کے بعد اب سجادہ نشینی اختیار کی ہے۔ مختصراً بڑی خوشی و دلچسپی کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ ان مہاپرش نے ایک وسیع و عالمانہ تحقیقات کے بعد آریہ سماج کی طرف اپنی سچی ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آریہ سماج ہی کے ذریعہ سے ہندوستان میں آجکل مذہبی شُدھ ہونا ممکن ہے۔ اور وہی ایک ہندؤں کے مذہبی حق میں بڑی سچی اور ہمدرد دوست ہے۔ گو ہندو سماج نے عام طور پر اس کے اصلی منشاء و مقصدوں کو نہ سمجھکر دور ہی سے دشمن قرار دے رکھا ہے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ اس سے دشمنی کرنا گویا ہند کے حق میں دشمنی کرنا ہے۔ انہوں نے اپنا یہ بھی خیال ظاہر کیا۔ کہ کلکتہ کی طرف جو کہ دار السلطنت ہند ہے آریہ سماج پنجاب کو زیادہ توجہ کرنا چاہئیے۔ اگر وہ یہاں کی نسبت کوئی کوشش کریں تو ہم لوگ حتی الامکان اسکی امداد کرنے میں کوشاں رہیں گے۔ اس بزرگ کی زبان سے انصافانہ پُرجوش باتوں کو سُن کر میرے دل میں اور بھی زیادہ امنگ پیدا ہوا کہ آپ لوگوں کی خدمت میں ان باتوں کا اظہار کروں تاکہ ہمارے سچے ویدک دھرم کی اشاعت میں ترقی ہو۔ آمین ثم آمین۔

اس جگہ آریہ سماج کا رونق پانا اور کافی چندہ کا فراہم ہونا کوئی بھی دشوار بات نہیں ہے صرف چند انتھک پرشوں کی ضرورت ہے جو پبلک میں آریہ سماج کے عالی خیالات و تعلیم کا منشا ظاہر کرنے والے چند لکچروں کی ضرورت ہے جو کہ مغربی تعلیم کی برکت سے یہاں کی پبلک کا ایک خاص گروہ (تشنۂ) کشش ہو رہی ہے۔

اے ہمارے پنجاب کے آریہ بھائیو۔ اے ویدک دھرم کی ویدی پر جان دینے والو۔ اے ہمارے رشیوں کی جاگتی ہوئی سنتانیں آج آپسے مخاطب ہوں۔ آپ لوگوں ہی سے وید کا پرچار ہوا۔ آپ لوگوں ہی سے وید کی رکشا ہوئی۔ آپ لوگوں ہی نے وقتاً فوقتاً سوتے ہوئے بھائیوں کو جگایا اور اب بھی آپ ہی کی ذات سے اُمید کیجاتی ہے۔ آپ لوگ مبارک ہیں۔ آپ کا شکریہ میں تہ دل سے ادا کرتا ہوا امید کرتا ہوں کہ کلکتہ ایسے گھور نشانگ تارک جگہ میں جہاں کہ لوگ دُنیاوی عیش و راحت میں پڑکر اپنے مذہبی امور سے محض بے خبر ہو رہے ہیں ہمارے پنجاب کے آریہ سماج اور ہمارے بیدار مغز آریہ بھائی ویدک کی اشاعت میں اور اپنے سوتے ہوئے بھائیوں کو خوابِ غفلت سے جگانے میں حتی الوسع کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے۔

آپ کا ایک خیر خواہ بنگالی بھائی
نرائینداس چکرورتی

کالی گھاٹ - گانگو پادھیر لین نمبر ۲ شہر کلکتہ

نوٹ آریہ بندھی تمام اخبار کے ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں دست بستہ عرض ہے کہ میرے اس اپیل کو اپنے اپنے پرچے میں جگہ دیکر مجھے زیر بار احسان فرمادیں۔

نیاز مند نرائینداس چکرورتی

دان مہما

چھاندوگیہ اُپنشد کے فاضل مصنف نے تحریر فرمایا ہے کہ دان دھرم کا اعلیٰ جزو ہے۔ دان وہ شے ہے جو دینے والے اور لینے والے دونوں کیواسطے باعث برکت ہے۔ یہ وہ شے ہے جس کا انحصار انسانی ہمدردی کے پاک اور اعلیٰ اصول پر مبنی ہے بڑے آدمی وہی ہیں۔ جن کے دماغ انسانی ہمدردی کی کرنوں سے منور ہیں۔ جنکے دل اپنے ہم جنس بھائیوں کی محبت سے پُر ہیں۔ جنکی زندگیاں دُنیا کی باغ میں سے تمام آلام و مصیبت کے خس و خاشاک کو صاف کرنے کے لئے ایک اوزار کا کام دیتی ہیں۔ بڑے آدمی وہی ہیں۔ جنکی بے لوث اور خود غرضی سے پاک طبیعتیں اُنہیں بیماروں کی تیمار داری۔ لاچار اور کمزوروں کی مددگاری اور محتاجوں کی حاجت براری پر مستعد کر دیتی ہیں۔ جنکے مکانات کے دروازے غریب مسافروں کی مہمان نوازی کے لئے ہمیشہ وا رہتے ہیں۔ جو اپنے عیش و آرام کو دوسروں کی فلاح و بہبودی پر قربان کرنے کو ہمیشہ کمربستہ اور طیار رہتے ہیں۔ دان! سچ مچ تو ایک بوٹی ہے جو انسان کی زندگی کو اعلیٰ درجہ کا خوبصورت بنا دیتا ہے۔ ہاں! جو شخص دانی نہیں ہے انسانیت سے گرا ہوا ہے۔ تیرہ و تار ہے اُس شخص کی زندگی جسنے دوسروں کی تکلیف کو محسوس نہیں کیا ہے۔ جو اپنی شیطانی خصلت سے ہمیشہ اپنی ہی بہبودی کے فکر میں غرق رہتا ہے۔ جسکی ناپاک اشتہا دوسروں کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑنا چاہتی ہے جو لذیذ اور پُرتکلف غذاؤں سے اپنی شکم پروری کرتا ہے۔ اور اپنے پڑوسی کو بھوکھ کی تکلیف سے تنگ آکر جانکنی کی حالت میں دیکھکر بھی نہیں پسیجتا ہے۔ جو عالیشان اور جھاڑ فانوس سے جگمگاتے محلوں میں تو شک اور تکیے کے سہارے شب گذارتا ہے اور

اور اپنے ہم جنس بھائی کو درخت کے نیچے ڈھیلوں کے فرش پر اختر شماری کرتے ہوئے موسم سرما کی رات بسر کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور اُسکی کچھ مدد نہیں کرتا ہے جو شخص اپنے بدن کو مخمل و قیمتی بانات و حریر جیسے ریشمی کپڑوں سے ملبس رکھتا ہے۔ اور اپنے ہم جنس بھائی کو ایک لنگوٹی کے لئے دربدر گھر گھر ڈھونڈتے ہوئے دیکھتا ہے مگر کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے۔ درحقیقت ایسے شخص کا دل جسنے اپنے چاروں طرف اپنے ہم جنس بھائیوں کو مصیبت میں دیکھا ہے اور متاثر نہیں ہوا ہے۔ گویا وہ ایسے جسطرح ایک قطرہ پانی کا سمندر میں طوفان کے وقت طوفان کے اثر سے بچ سکتا ہے۔ اسی طرح اپنے آپکو خوش نصیب سمجھنے والا بدنصیب شخص بھی ایک بدنصیب مصیبت زدہ جماعت کے اندر رہکر خوشی کا حظ نہیں اوٹھا سکتا۔ وہ شخص کسی طرح خوش نہیں رہ سکتے۔ جو دوسروں کو مدد دینے کی کوشش نہیں کرتے مہاتما بھرتری ہری فرماتے ہیں کہ ایسے شخص انسانی قالب میں حیوان مطلق کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر ہم نظام عالم پر ایک سرسری نظر ڈالیں تو ہمکو معلوم ہوگا کہ ہر ذی شعور اور بیجان شے کے اندر ہمدردی کا اصول کسی نہ کسی صورت میں کام کر رہا ہے۔ تاریک رات ہو یا ابر چھا رہا ہو چھوٹے چھوٹے ستارے باوجود اسقدر دور و دراز فاصلہ پر ہونے کے بھی اپنی روشنی سے ہم کو قدرے اطمینان دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آفتاب و ماہتاب کو ملاحظہ فرمایئے۔ ہر صبح اپنی نورانی شعاؤں سے ہماری شب دیجور کے اندھیرے میں گھبرائی ہوئی آنکھوں کو روشنی پہونچاتا ہے۔ ہمکو گرمی پہونچاکر ہمارے اعضاؤں کو کام کرنے کے قابل بناتا ہے نباتات میں روشنی اور گرمی پہنچا کر خاص قوت بالیدگی پیدا کرتا ہے جو کہ ہماری زندگی کا دارومدار ہے موسم گرما میں صبح کا گھر سے نکلا ہوا مسافر دوپہر کی کڑی دھوپ کو نہ برداشت کرتا ہوا ادھر اودھر ذرا دم لینے کے لئے سایہ تلاش کرتا ہے آخر قدرتی انتظام کے ہاتھوں ایک درخت کے سایہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جو اسکو ٹھنڈی ہوا اور سایہ دیتا ہے۔ اور اسکو آگے سفر کرنے کے قابل بنا دیتا ہے ہوا ہم کو تازگی اور پانی ہمکو ٹھنڈک پہونچاتا ہے الغرض ہر شے

جو دنیا میں نظر آتی ہے۔ ہمارے وجود کو آرام دہ ثابت ہوتی ہے ہمارے تمام جسمانی اعضا بھی اسی قدرتی اصول کو بتلا رہے ہیں ہاتھ سخت سے سخت محنت کرتا ہوا تمام ہمارے اعضاؤں کے لئے ضروری اشیاء مہیا کرتا ہے۔ اگر ہماری راستہ میں کوئی چیز جسم کو ضرر پہنچانے والی آجاتی ہے آنکھ ہم کو علیحدہ ہٹا دیتی ہے پس جبکہ اسطرح ہم اس نظام عالم میں ہمدردی اور سخاوت کا اصول مندرج پا رہے ہیں۔ تو ہمارا بھی یہی فرض ہے کہ ہم اس ایک اصول کی پیروی کریں۔ جسکی کہ پرماتما قدرتی منظروں کے ذریعہ ہم کو ہدائیت فرماتے ہیں۔ ہمارے دان سے صرف اسکے پانیوالے ہی خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ ایک گونہ ہماری خوشی کا بھی باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں کسی چیز سے انسان کو اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی اسکو ایک نیک کام کے کرنے کے خیال سے ہوتی ہے درحقیقت نیکی ہی کی زمین میں جملہ اقسام کی خوشیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ منو مہاراج نے دان کو تمام نیکیوں کی جڑ اور دھرم کا اعلیٰ جزو خیال فرماکر ہم گرہستیوں کو ہدائیت فرمائی ہے کہ ہر انسان کو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خیرات میں دینا چاہئے۔ پس اب ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خیرات کرنا انسان کا اعلیٰ فرض ہے اس امر کا تصفیہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہماری خیرات یا دان کے کون لوگ مستحق ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کہ کس کس طریقہ سے ہم اس ضروری فرض کو ادا کر سکتے ہیں۔ ناظرین اجبوقت بھارت ورش کی عظمت ویدک دھرم کی بزرگی کے ساتھ وابستہ تھی۔ جسوقت برہمن کھشتری۔ ویش اور شودر اپنے اپنے برہمچریہ۔ گرہست اور بان پرستھ آدی آشرموں کو ویدک دھرم کی ہدائیت کے موافق طے کرتے ہوتے پرالبدھ کرم کے انکار میں اپنا اُپکار سمجھا کرتے تھے جسوقت کھشتری۔ ویش بھلتی کی وجہ سے دوسروں کی رکشا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے اور برہمن اپنے ورن کے گورو سمجھے ہوتے سنیاس آشرم میں اپدیش کرکے اور جگہ بجگہ پھر کر نیک سکھشا دیا کرتے تھے۔ یہ نازک سمہ حل تھا۔ جا بجا گروکل قائم تھے۔ برہمچاری گرہستیوں کے دروازہ پر جاتا ہے۔ اسکا ان آدی سے ستکار کیا جاتا ہے۔ سنیاسی اپدیش کرتے کرتے ایک گرہستی کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ وہ ان آدی سے مہاتما کا آدر ستکار کرتا ہے۔ اور مہاتما کے ستیہ اپدیش سے لابھ اٹھاتا ہے۔ آیا وہ زمانہ تھا جبکہ منو جی کی ہدائیت کے موافق کہ دیا

دان سب دانوں سے بڑھکر ہے۔ گرہستیوں کا دان اُس گروکل میں جایا کرتا تھا۔ جہاں سے ۲۵ - ۳۶ - ۴۸ برس کی اکھنڈ برہمچریہ کا سیون کرتے ہوئے رشی مُنی تیار ہوکر دنیا میں کمال حاصل کیا کرتے تھے۔ وہ زمانہ تھا جبکہ گرہستیوں کا دان اُن برہمن سنیاسیوں کے پالن پوشن میں خرچ کیا جاتا تھا جنکا کام جگہ بجگہ پھر کر اپدیش کرنا تھا۔ مگر آہ! وہ دن نہیں رہے۔ وہ زمانہ نہیں رہا جبکہ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں ہمارے برہمن گرہستیوں کے دان کا زیادہ تر استعمال وید مقدس کی تعلیم اور اُس کے پرچار کے ساتھ ہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ منو مہاراج بھی فرماتے ہیں کہ وہ دان سب دانوں سے اُتم ہے۔ جو ودیا کے کاریہ میں صرف کیا جاوے۔ ویدیہ پاٹھک گن۔ اب ہم منو بھگوان کی اس ہدائیت کو سامنے رکھکر تحقیقات کرتے ہیں کہ آیا موجودہ گرہستیوں کے دان کی پرنالی اُنکی ہدائیت کے مطابق ہے یا نہیں جبکہ ہزارہا مشٹنڈے ہٹے کٹے مفت خورے ان برہمچاریوں کے بجائے جو برہم ودیا کے حصول کی غرض سے اکثر گرہستیوں کے دروازوں پر دکھائی دیتے تھے۔ اب جابجا ایسے نظر آیا کرتے ہیں۔ جبکہ ہزارہا بھگوے بستر والے گندم نما جو فروش سنیاس آشرم کو کلنکت کرتے پھرتے۔ اور ادھر ادھر پھرتے ہوئے بھولے بھالے گرہستیوں پر ڈورے ڈالکر ان کا دھن بھانگ سلفے وغیرہ میں صرف کرتے نظر آ رہے ہیں۔ جبکہ لاکھوں کا روپیہ درگا چنڈی۔ کالی دیوی جگن ناتھ آدی دیوتاؤں کے نام سے اُن کے پنڈوں اور پجاریوں کی بھینٹ میں جا رہا ہے۔ جبکہ ہمارا روپیہ راس لیلا اور رام لیلا آدی میلوں تماشوں میں سرنالی صرف کیا جاتا ہے آہ! پیارے سمجھو کیسا بھیانک پریورتن ہو گیا ہے۔ بھارت کیسا رساتل کو پہونچ گیا ہے۔ رشی بھومی کیا تھی کیا ہو گئی۔ پاٹھکو! جب یہ نظارا سامنے آجاتا ہے آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ روح کانپ اٹھتی ہے۔ سر جھکا جاتا ہے۔ دل ہی دل میں رعشہ پڑ جاتا ہے۔ افسوس! پیارے بھارت ورشی کیا آپ یکلخت دان پرنالی کو بھول گئے۔ آپکو معلوم ہو کہ اسی دان پرنالی کی الٹی بیوستھا ہی نے آپکو اس دین اوستھا پر پہونچا دیا ہے جس بھارت جننی پترو آپکو نہیں معلوم کہ آپ ہمنے ایسے دان دینے سے بھارت کی آبادی کے بڑے بھاری حصہ کے ہاتھ پاؤں

بیکار کر دیئے۔ اور ان کو ایسے بنا دیا۔ یدی آپ کو معلوم ہوتا کہ دیوی دیوتاؤں کے نام کا ردیہ نٹوں بھانڈوں وغیرہ کی نظر ہوتا ہے تو شاید آپ یہ غلطی نہ کرتے مگر نہیں۔ آپ جانتے ہیں اور افسوس ہے کہ بھی آپ لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ دیش ہتیشیو! آپ کا فرض ہے کہ اپنے دیش کے دین بھنگیوں پر رحم کریں انکو کام کے لائق بنا دیں اور اپنے دان کو صحیح دان میں صرف کریں۔ سجنو! یدی آپکو بھارت ورش سے پریم ہے یدی آپکو دیش سے سچی پریتی ہے۔ یدی آپکو دین اور انا تھوں کی خاریمیں گری ہوئی حالت ہندوستان کو اٹھانے کا اُتساہ ہے تو اور پرمتی بھگوان کی نہ بیں ہدایت کے ساتھ تلاش کریں کہ کس پاتر میں اپنا دان سپھل سمجھیں۔ اگر آپ غور سے تلاش اور تحقیقات کریں گے تو موجودہ ودیالیہ جو شہر اور گاؤں میں موجود ہیں وہ قابل نہیں پائے جاویں گے جو ویدک زمانہ کی ودیا پرنالی کے تجربہ کو لیکر کام کر رہے ہوں (اسکی وجوہات ہم آئندہ مضمون میں تفصیلاً بیان کرینگے) اور اس لئے آپکو آگے ڈھونڈ کر ایک ایسی درسگاہ کی تلاش کرنی ہوگی جسمیں ودیارتھی ودیادان کے گرو کو سمجھتے ہوئے سچے بھکت ہوں۔ پس آؤ ویدک دھرم کے پریمیو! یدی آپکو ایسے ودیالیہ کی تلاش ہے۔ یدی آپ چاہتے ہیں کہ آپکا دان سپھل ہو۔ یدی آپکی خواہش ہے کہ بھارت ورش کو گرے ہوئے پتروں کو پھر اُنتی کے شکھر پر چڑھا ہوا دیکھیں۔ یدی آپکی آرزو ہے کہ ویدک زمانہ کی ودیا آشرم ویوستھا کو جلد پھر جیوت دیکھیں۔ یدی آپکی یہ ابھلاشا ہے کہ مند بھاگیہ بھارت ورش کی آئندہ نسل تندرست، تنومند اور سالم دماغ والی ہو تو آؤ ہم بتلاتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آپکی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے کانگڑی میں ہردوار کے نزدیک پراچین ویدک مریادا انکول گروکل قائم کر دیا ہے جسمیں آپکے لڑکے پڑھتے ہیں۔ چلئے اور پنجاب کے گروکل فنڈ کی پورتی تن من دھن سے کیجئے تاکہ آپ بھارت کی آئندہ سنتان کے یش کے بھاگی بنیں۔

اور آپکا دان سپھل ہو۔ اوم شم
شانتی سراگر سبھاسد آریہ سماج

راقم

بریلی

آریہ سماج نگینہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور کا سالانہ جلسہ نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ پنجاب کی پرتی ندھی سبھا سے سوامی یوگیندر پال جی تشریف لائے تھے اور سوامی درشنانند جی مہاراج بدایوں سے پدھارے تھے اور شریمان پنڈت بھگوان دین جی پرچارک بھی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ پنڈت .... دیوی شرما و پنڈت لیکھراج جی پرتی ندھی سبھا سے پدھارے تھے و پنڈت مرلی لال جی شرما ... وجود دھری خوب سنگھ جی .... ضلع مظفر نگر سے شریمان پنڈت رودر دت جی ... پدھارے پنڈت سکھدیو پرساد جی بجنور سے و پنڈت رتن چند جی قانونگو سے ... بہاری پور سے پدھارے تھے۔ بھجن منڈلی پنڈت باسدیو جی کی و ... کی گھاٹی نواسی کی دلپزیر ... کی بڑی تعریفیں و نیز مسٹر ... اور ... لڑکی نواسی اور منشی لچھمی نرائن صاحب معمار موضع ... سے پدھارے تھے۔ باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تعداد قریب دو سو کے تھی۔ جن کے کھان پان کا ... سماج مذکور ہی نے کیا۔

تاریخ ۔۔ ستمبر کو دو بجے سے نگر کیرتن شروع ہو کر ۸ بجے تک رات کے تمام شہر میں گشت کر کے ختم ہوا۔ موقعہ موقعہ پر باہر سے آئے ہوئے اپدیشکوں نے اپنے منوہر ویاکھیان سنائے جس سے نگینہ کی تمام پبلک خوش ہو گئے۔ نگر کیرتن میں حاضری اسقدر تھی کہ بازاروں میں دوکانوں کے آگے لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ نہ رہی تھی۔

تاریخ ۔۔ ستمبر ۱۹۱۰ء کو ۷ بجے سے بھجن شروع ہو گیا۔ نگینہ شالا بھی عجیب بنی ہوئی تھی۔ چاروں طرف جھنڈے اور وید منتروں سنہری و سبز رنگ کی چمک اور ادھر کی جھنڈیاں عجیب ہی لطف دکھلا رہی تھیں ادھر چمن ہوتا رہا۔ ادھر پنڈال کا سجانا خوب ہو گیا۔ دوشالے میانوں کی قناتوں نے پنڈال کی عجیب خوبصورتی پیدا کر دی تھی۔ چاروں طرف قناتیں اور ایک طرف استریوں کے واسطے ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک چکیں ڈالی گئی تھیں۔ چاروں طرف پنڈال میں وید منتر ہی منتر نظر آتے تھے اور موقعہ موقعہ پر تصویر سوامی جی مہاراج و آریہ سماج کی لوگوں کے دلوں کو جوش دلا رہی تھیں۔ فرش بچھنے ہوتے ہی ایک بڑا گروہ سامعین کا موجود ہو گیا ادھر ہون سماپت ہوا ادھر کارروائی جلسہ شروع ہو گئی۔ سب سے پہلے پنڈت سکھدیو پرساد جی بجنوری نے شورسپت چاروں ویدوں کے منتروں سے پرمیشور کی پرارتھنا کی اسکے بعد پنڈت لیکھراج جی نے ہون کے مضمون پر ایک عمدہ ویاکھیان دیا۔ اسکے بعد پنڈت رودر دت جی مہاراج کا ایک عالمانہ لیکچر ہوا۔ اسکے بعد چودھری خوب سنگھ جی نے شدھی ... پر ایک عمدہ ویاکھیان دیا جس سے حاضرین جلسہ کی طبیعت بہت خوش ہو گئی۔ اسکے بعد بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ کے پریسیڈنٹ پنڈت مرلی لال جی شرما بنائے گئے تھے۔ سہ پہر کو دو بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ سوا بجے تک بھجن ہوتے رہے بعد بھجنوں کے پنڈت درگا پرساد جی نے دیش کی حالت پر ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کا لطف سننے والوں ہی کے دل سے پوچھئے بعد اسکے سوامی یوگیندر پال جی مہاراج کا لکچر مذہب اسلام کے ویشے پر ہوا لیکچرار نے بڑی تہذیب کے ساتھ قرآن کی کمزوریوں کو دکھلایا۔ اور پبلک کے روبرو پیش کیا۔ اسکے بعد اپدیشک سوامی درشنانند جی مہاراج کا ایک فاضلانہ اور عالمانہ ویاکھیان ہوا جسکو حاضرین جلسہ نے بڑے شوق اور پریم کے ساتھ سنا اور ایک عرصہ تک چپ چاپ بیٹھے رہے۔

ایسے بعجھ گیسے پر اپت ہوتا ہے اس وشے پر پنڈت مرازی لال جی شرما کا ویاکھیان ہوا جس کا اثر حاضرین جلسہ پر اچھا پڑا۔ اس کے بعد بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ اس دن حاضری قریب چار ہزار کی تھی۔ تاریخ ۸ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کی صبح سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کیساتھ بارش شروع ہو گئی۔ جسکی وجہ سے شامیانہ اوتارنے پڑے اور کل سامان جلسہ کا چاندنے وغیرہ سبکا اوتار گیا۔ بارہ بجے دوپہر تک بارش ہوتی رہی۔ جسکی وجہ سے صبح کی کاروائی بند کرنی پڑی۔ بارش کا بند ہونا تھا کہ یکایک سورج نمودار ہو گیا۔ اور کل سامان شامیانہ جات خشک ہو گئے۔ پنڈال کے سجنے کا پھر بندوبست کیا گیا۔ آریہ بھائیوں کی کرپا سے پھر پنڈال ویسے کا ویسا بن گیا۔ دو بجے سے کاروائی جلسہ شروع کی گئی۔ تین بجے تک بھجن ہوتے رہے بعد ختم ہونے بھجن کے سوامی یوگیندر پال جی مہاراج کا پھر دوسرا لکچر مذہب اسلام پر شروع ہوا۔ سننے والوں نے بڑے پریم کے ساتھ سُنا۔ حاضرین جلسہ کے دلوں پر جادو کی مانند اثر ڈال دیا تھا۔ اس کے بعد دھرم وشے پر پنڈت نند کشور جی کا ویاکھیان شروع ہوا۔ پنڈت جی کے ویاکھیان کو حاضرین جلسہ نے بڑے غور سے سُنا۔ ویاکھیان ختم ہونے ہی والا تھا۔ کہ ایک براگروہ ہمارے مسلمان بھائیوں کا جو کہ قریب دو ہزار کے ہونگے پنڈال کے اندر آموجود ہوئے سماج کی جانب سے بڑی خاطر و تواضع کے ساتھ اُن کو جگہ دیگئی۔ وقت بھی شُدھا سمادھان کا تھا۔ بموجب نوٹس آریہ سماج کے تھا۔ پریسیڈنٹ نے باآواز بلند جلسہ کی توجہ دلائی۔ کہ یہ وقت شنکا سمادھان کا ہے۔ جس کسی کو کوئی اعتراض ویدک دھرم پر ہو وہ بیان کریں۔ جسکا جواب منصفانہ طور پر سماج کی جانب سے دیا جاوے گا۔ یہ بھی پریسیڈنٹ صاحب نے۔ کہ خلاف تہذیب کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔ ایک گھنٹہ وقت پورا ہونے پر سلسلہ سوال و جواب کا بند کر دیا جاویگا۔ اگر کوئی شک کسی صاحب کو باقی رہ جاوے۔ تو وہ ٹیم طے کرنے پر جلسہ کے بعد مباحثہ کر سکتے ہیں۔ اسکے بعد مولوی عبدالصمد نے توحید کے مسئلہ پر سوال کیا۔ جس کا تسلی بخش جواب سماج کی جانب سے سوامی ورشانند جی مہاراج نے دیا۔ کبھی کبھی بیچ میں مولوی صاحب کی مدد کے لئے مولوی یاسین صاحب بھی کھڑے ہوتے تھے۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے اپنی عالمانہ گفتگو سے دونوں کی تسلی و تشفی کر دی۔ اس کے بعد ہمارے مسلمان بھائی اٹھکر چلے گئے۔ بعد کو سوامی جی مہاراج نے اپیل کی۔ اس کے بعد پنڈت مراری لال جی کا ستری شکشا پر ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ جسکو ستریوں نے بڑے پریم کے ساتھ سُنا۔ بعد ختم ہونے ویاکھیان کے ستریوں نے دان دینا شروع کیا۔ اس کے بعد بھجن ہوئے بعد ختم ہونے بھجنوں کے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور دس بجے جلسہ ختم ہوا۔ اسدن حاضری قریب آٹھ ہزار کے ہوگئی تھی۔ مسلمان لوگوں نے چلے جانے کے بعد سماج کو مباحثہ کیواسطے نوٹس دیا۔ جسکو سماج نے بخوشی منظور فرمایا۔ تاریخ ۹ مئی سنہ ۱۹۰۴ء صبح ہی سے خط و کتابت مباحثہ کی شروع ہوگئی۔ اور دوپہر تک خط و کتابت ہوتی رہی بعد ختم ہونے خط و کتابت کے ٹیم مباحثہ کے بموجودگی پریسیڈنٹ صاحب پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ قرار پائے اور تاریخ مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ جون تک قرار پائی۔ اور مباحثہ کا آغاز مسئلہ الہام پر ہوگا۔ اس لئے جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی خدمت میں گذارش ہے کہ لائق اپدیشکان اور عربی دانان جو مذہب اسلام سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔ اس موقعہ پر بھیجیں۔ مسلمان صاحبان نے دُور دُور تک کے مولوی صاحبان تشریف لاویں گے اور یہ مباحثہ دیوریہ سے بھی بڑھکر ہوگا۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے پرارتھنا ہے کہ اس نبیل سماج کی دہن سے سہایتا کریں۔ کیونکہ اس سماج کی طاقت بہت ہی کمزور ہے۔ اور مسلمان لوگوں کی آبادی یہاں بہت ہے۔ اور اس میں چند ہی ممبر ہیں۔ اس سے ہر ایک سماج کا فرض ہے کہ وہ اس کی امداد کریں اور منتظمان آریہ بھائیوں کی سیوا میں اپیل ہے کہ وہ ضرور ضرور ہی اسموقعہ پر پدھاریں کیونکہ یہاں کے ممبر لوگ سب ناواقف اور ناتجربہ کار ہیں۔ دیگر نویدن یہ ہے کہ پرتی ندھی سبھاؤں کو ضرور ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہئیے کہ اس نازک معاملہ میں دیر نہ کیجاوے۔ بہت جلد عربی دان لکچراروں اور ماہران دین اسلام تیسری جون تک نگینہ آجاویں۔ سماج کو جلد امداد پہونچانی چاہئیے۔ کیونکہ نہایت بڑا کام آریہ بھائیوں کے ہی بھروسہ پر کیا گیا ہے۔ ضرور ضرور توجہ فرماویں +

کنہیا لال آپ منتری آریہ سماج نگینہ

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج دہلی نے بھی لالہ پیٹرا رام صاحب کی موت پر اظہار افسوس اور ہمدردی کیا۔

عزیز چاندمل جی اپدیشک دیانند اناتھالیہ اجمیر کی بیوقت موت پر آریہ سماج میں عام طور پر شوک کا اظہار ہو رہا ہے۔ دیانند اناتھالیہ کے ادھکاری گن اُن کے اوصاف اور محنت کو یاد کر کے خاص طور پر شوک پرگٹ کر رہے ہیں۔

جس ہمت سے لالہ چانن مل نے دیانند اناتھ آلے کے لئے کام کیا۔ اُسکو یاد کر کے مجھے بھی بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اور جب اُن اوپچے وچاروں پر دھیان دیا جاتا ہے۔ جو ہمارا بھائی اپنے دل میں اُٹھاتا تھا تو دُکھ اسی سمجھے ہو جاتا ہے۔ لیکن پرماتما کے انتظام کے آگے سبکو سر جھکانا پڑتا ہے۔ پر میشور آریہ سماج کے نوجوانوں کے اندر نشکام بھاؤ سے اپنے سماج کی سیوا کا بھاؤ اُتپن کریں!

کراچی کے مہاشے دیارام ہیرا نند تحریر فرماتے ہیں کہ دلیش شدھی مہار سکول سے مسٹر لیوا چند جی نے کچھ لکھ آریہ سماج کے حوالہ کر دیا تھا۔ اور جیسے آریہ سماج مالی اور دیگر مدد سے چلاتا رہا اب مسٹر لیوا چند جی نے اس سکول سے آریہ سماج کو جواب دیدیا۔ جب اُنہوں نے اپنا پانصد روپیہ کے قریب چندہ دیا ہوا مانگا۔ تو اُس سے بھی انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ عدالت میں نالش کرو۔ چونکہ آریہ سماج کے لئے عدالتی جھگڑوں میں پڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے آریہ سماجک ممبروں نے سکول سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ سماجک بھائیوں سے زیادہ دان جو سکول کے کاموں میں خرچ ہو چکا تھا۔ کیوں واپس مانگا اور جب علیحدہ ہو گئے تھے تو اس ساری جھگڑے کو شائع کرانے سے کیا فائدہ مد نظر تھا۔ مسٹر ریوا چند جی سے امید نہ تھی کہ وہ ایسی کاروائی کرتے۔ میں اب بھی مسٹر لیوا چند جی کی سیوا میں پرارتھی ہوں کہ اپنے آریہ بھائیوں کیساتھ ملکر کام کریں۔ تاکہ ایک دوسرے سے مل کر اتفاق سے کام چل سکے۔

آریہ سماج نرانہ (علاقہ ریاست پٹیالہ) کا سالانہ جلسہ ۷ر ۸ر اور ۹ مئی ۱۹۶۱ء کو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ بھگت کیرتن کا خاص اثر پڑا بھائی جگت سنگھ۔ پنڈت ایش چند۔ پنڈت متا پرساد۔ پنڈت گلپت رائے جی وغیرہ

پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت بھگوت شرما وغیرہ مہاشیوں کے ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت گنپتی شرما کے ویاکھیانوں کی خاص تعریف نامہ نگار نے لکھی ہے۔ اپیل سماج مندر کے لئے ہوا جسپر ایک ہزار چار سو روپیہ چندہ ہوا جس میں سے لالہ ... صاحب ساہوکار نے پانصد روپیہ نقد دان دیگر لوگوں کو حوالہ دلایا۔ آریہ سماج کی طرف سے چالیس روپیہ وید پرچار فنڈ میں بطور دان دیا گیا۔ بڑی قابل ذکر بات یہ ہے کہ بارہ جاٹوں نے یگیوپویت دھارن کر کے ویدک دھرم میں قدم رکھا ۔

آریہ سماج سیالکوٹ نے منتری سبھا شری رام جی کی موت پر اظہار افسوس و ہمدردی کیساتھ علاوہ ایک ہر ایک جلسہ میں یہ بھی تجویز کی گئی کہ مناسب یادگار قائم کیجاوے۔ اور ساتھ ہی انکی سوانح عمری مرتب کیجاوے ۔

ہمیں بڑے افسوس سے سنا تھا کہ شریمان پنڈت بھگوان دین جی پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بیمار ہیں۔ اب منشی نارائن پرشاد جی سبھا موصوف کے لائق منتری کی بیماری کا حال سنکر زیادہ فکر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ منشی نارائن پرشاد جی کی بیماری کے باعث اس صوبہ کی سبھا کا سارا کام آگرہ میں بابو سری رام جی جائنٹ سکرٹری کے پاس چلا گیا ہے۔ اس جلسہ کام متعلقہ منتری سبھا کی نسبت اُن سے بہتر ہو یا ہونا چاہیئے لیکھکانے اور خزانہ کے متعلق کل خط و کتابت بدستور سابق مراد آباد سے ہونی چاہیئے۔

صنف۔ بازار نوشہرہ (ضلع پشاور) آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ ۸ر ۹ ر ۱۰ اپریل کو ہوا تھا۔ مہاشے رامانند جی منتری نے جلسہ کا حال لکھکر بھیجا ہے۔ نگر کیرتن میں ٹھاکر ... سنگھ جی بھی شامل تھے۔ اپدیشکوں میں پنڈت سیتا رام جی شاستری۔ لالہ وزیر چند جی اور

ڈاکٹر گنگا سہائے جی موجود تھے۔ جنکے ویاکھیان کا بڑا عمدہ اثر پڑا۔ اپیل پر ۲۶۵ روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کے لئے دان ملا۔

دھنا مہاشے منتری آریہ سماج کھنڈور (راجپوتانہ) خبر دیتے ہیں۔ کہ وہاں کے آریہ سماج میں لالہ نارائن داس جی پردھان آریہ سماج نے مع آریہ بھراتاؤں کے رونق افروز ہو کر ہون کرایا۔ اور تیسرے پہر مہاشے جی نے پنچات آریہ ورت کی دُشا کا چتر کھینچتے ہوئے درشایا کہ آریہ سماج کس طرح ہم لوگوں کو برائیوں سے بچاتا ہے ۔

کامیہ لنگا ۔ گوئند وال سے اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر گنیش داس جی کی دھرم پتنی شریمتی لکشمی دیوی نے اُن کے شہر میں پندرہ روز تک برابر استریوں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور استری شکشا کے حق میں بڑی دلچسپ تقریریں کیں۔ اُنہوں نے بتلایا کہ گذشتہ زمانہ میں استریاں سبھاؤں میں برابر بجوف جاتیں اور دھرم پرچار بھی کرتی تھیں۔ یُدھ میں حصہ لیتی اور اپنی حفاظت خود کر سکتی تھیں۔ گان ودیا سے اُن کا خاص تعلق تھا۔ زمانہ حال کی طرح بازاروں میں بیٹھتی ہوئی بے شرم نہیں گھومتی تھیں۔ استریوں پر شریمتی لکشمی جی کے اپدیشوں کا خاص اثر ہوا۔

چکرانہ آریہ سماج میں وہاں کے منتری بابو گومتی پرشاد جی نے ۲۳-۲۴ اپریل کو ہون کرایا اور پنڈت پرمانند جی نے سچائی پر ویاکھیان دیا۔

۲۲ مئی کو ڈاکٹر ٹھاکر بہادر جی کے مکان پر اُنکی طرف سے ہون ہوا۔ اور پنڈت نیمانند جی اُپدیشک نے دلیتونتی پر ویاکھیان دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے پانچ روپیہ اناتھ آلے کو دان دیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج فیروزپور۔ آریہ سماج گورداسپور۔ آریہ سماج وزیر آباد۔ اور آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی نے بھی رائے پیڑا رام صاحب کی موت پر اظہار افسوس کے جلسے کئے ۔

آریہ سماج سرسہ (۱) بتاریخ ۸ مئی ۱۹۰۴ء کو لالہ کیشو رام پریذیڈنٹ آریہ سماج سرسہ کے پتر کا نامکرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور سنسکار پنڈت پورن چند و پنڈت رام سروپ شرما نے کرایا۔ لالہ صاحب نے بعد سنسکار کے حاضرین کا لڈو اور پان سے ستکار کیا اور ایک روپیہ گروکل کانگڑی ہردوار ۸ یتیم خانہ فیروزپور اور ۸ آریہ سماج سرسہ کو دان دئے۔

(۲) آریہ سماج سرسہ کے عہدہ دار بروئے انتر نگ سبھا مندرجہ ذیل ہوئے۔ لالہ کیشو رام جی عرائض نویس سرسہ پردھان۔ لالہ بابو لال جی کلرک دفتر انجینئرنگ اپ پردھان۔ سرسہ منتری۔ پنڈت رام سروپ شرما اپ منتری۔ ماسٹر نند لال خزانچی۔ لالہ ٹیکا رام و پنڈت نند لال لائبریرین۔ لالہ نرائن سنگھ و لالہ گوپال داس پرتنشٹ ممبر مقرر ہوئے۔

(۳) آریہ سماج سرسہ نے ایک ڈیبیٹنگ کلب کھولی ہے جو ہر بدھ وار کو ۷ بجے شام سے ۸ بجے تک ہوتی ہے۔ یہ کلب ہمارے پورشارتھی بھائی منشی نرائن سنگھ و پنڈت رام سروپ شرما کی مدد سے اچھا کام کر رہی ہے۔ اس میں بہت سے شہر کے مہاجن اور دیگر مذاہب کے لوگ آتے ہیں۔ گو سرسہ اور اس کے گرد و نواح میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کوئی اپدیشک آنے سے یہاں پرچار کا کام اور ویدک تعلیم بہت کم ہے۔ تو بھی ہمیں آشا ہے کہ ایشور کی دیا سے یہ کلب اچھا کام دکھلائیگی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے بھی ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ کبھی کبھی کوئی اپدیشک سماج اور اس کلب کی مدد کے لئے بھیجتی رہا کرے۔

مہاشے گنگا رام جی اوورسیئر منی پور ایک سماچار سے خبر دیتے ہیں۔ آج لالہ برج لال صاحب جیلر ریاست منی پور کے صاحبزادے لالہ گوپی چند محرر سٹیٹ منی پور کی رسم منگنی ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر ہون کیا گیا اور خوشی میں مفصلہ ذیل رقومات گروکل مستقل فنڈ میں دان کی گئیں۔ دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دئے گئے۔

اس اوسر پر خوشی کے بڑھانے والی یہ بات ہوئی کہ لالہ برج لال صاحب و سردار رام سنگھ نے (جو کہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں محرر ہیں) آئندہ کے لئے گوشت خوری و شراب نوشی سے قطعی اجتناب فرمایا۔ ایشور ان کو وہ آتمک بل دیں تاکہ ہر دو صاحبان اپنی نیک پرتگیا کے پالن میں دڑھ رہیں اور یہ آہستہ آہستہ دھرم کے رشی ہو کر اپنے جیون کا آدرش بنا سکیں۔ لالہ برج لال جیلر ریاست منی پور للعہ گنگا اوورسیئر ۳ سردار رام سنگھ محرر پبلک ورکس ۲ لالہ گوپی ناتھ محرر منی پور ریاست ۲ سردار ہری سنگھ حوالدار ۱ کل رقم ۱۰ ۔

سکریٹری آریہ سماج گورداسپور لکھتے ہیں:

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو بروز آخر ہفتہ بمکان لالہ ڈاکٹر جمنا داس اسسٹنٹ سول سرجن مہاشہ جگن ناتھ جی ممبر آریہ سماج گورداسپور کے لڑکے کا (جس کا پیدا نام نانک چند تھا) اپنین ودیا آرمبھ سنسکار ہوا اور ہری سین نام رکھا گیا۔ ماسٹر لچھمن داس جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر بھیرہ نے سنسکار کرانے میں خاص طور پر حصہ لیا۔ جگن ناتھ جی نے پانچ روپیہ حسب ذیل فنڈ ذیل میں دان دیا۔ گروکل ۲ کنیا مہا ودیالہ ۱ کنیا اناتھ آلہ ۱ گئو شالہ ۱ اناتھ آلہ اجمیر ۱ اور دو روپیہ سنسکار کرانیوالے اصحاب کو دان دیا گیا۔ ماسٹر جی کو جو ایک روپیہ دان دیا گیا تھا وہ انہوں نے دیدیا پرچار فنڈ کو دیدیا۔ حاضرین کا لڈو سیویاں۔ دونگرہ وغیرہ سے ستکار کیا گیا میں ڈاکٹر جی و ماسٹر جی کا تہ دل سے دھنیاواد دیتا ہوں۔

مہاشے شیو پرشاد جی کرتپور ضلع بجنور سے لکھتے ہیں کہ: مقام کرتپور سے منشی کدار ناتھ صاحب ڈپٹی کلکٹر مقام چین پوری کے برادر زادہ لالہ لالتا پرشاد سنگھ کی برات مقام صاحب پور ضلع بجنور بمکان منشی بھگوان داس صاحب رئیس راج لیتی گئی تھی۔ کل کاروائی نہایت خوش اسلوبی سے منشی بھگوان داس صاحب و پنڈت بشمبھر سہائے نے ویدک ریتی سے کرائی۔ ۲۲ فروری کو بھجن اپدیش ہوئے۔ سوتی شنکر لال جی نے بال بھواہ پر ایک منوہر ویاکھیان دیا اور منشی لچھمی نرائن صاحب و لالہ نانک چند جی نے شاہپورہ بھجن منڈلی کی طاقت کو اپنے منوہر بھجنوں اور ہارمونیم سے اور بھی رنگ چڑھا دیا۔ بیری کے وقت راستہ سے ایک چالباز برہمن دیوتا نے مٹی کی ڈلی بنا کر اور تھالی میں رکھ کر لالہ التعریف سنگھ دولہا کے سامنے جا رکھی۔ ڈپٹی صاحب نیز دولہا صاحب کو یہ امر سخت ناگوار ہوا۔ مگر فوراً ہی گنیش جی کو علیحدہ کر دیا گیا اور کاروائی ویدوکت ہوئی۔

منشی بھگوان داس جی نے براتیوں کا خوب ستکار کیا اور تیسرے روز بروقت رخصت منشی کدار ناتھ نے حسب ذیل دان دیا:۔ آریہ سماج کیرت پور للعہ گروکل سکندر آباد ۵ گروکل ہردوار ۱۰ یتیم خانہ بریلی للعہ۔ ودیشی یتیم خانہ میرٹھ للعہ یتیم خانہ آگرہ للعہ۔ گروکل بدایون للعہ۔ کنیا پاٹھ شالہ جالندھر للعہ۔ کنیا پاٹھ شالہ دیا بائی ۵ تعمیر مندر آریہ لال کرتی میرٹھ للعہ۔ میزان کل ۱۵ روپیہ

لودھیانہ سے لالہ لبھو رام نیئر لکھتے ہیں:۔

(۱) میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں کہ ہمارے پورشارتھی بھائی ڈاکٹر چرنجی لال جی نے (جو کہ گروکل کے بڑے پریمی ہیں) امتحان ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس میں چوتھے نمبر پر کامیابی حاصل کی۔ اور لودھیانہ ڈسٹرکٹ میں تعینات کئے گئے۔ ہم اپنے عزیز بھائی کو اس غیر معمولی کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور آشا ہے کہ اپنی فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے مثل سابق گوروکل کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں بھولیں گے۔

یہ معلوم کرکے اور بھی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے چھوٹے بھائی بابو کنور بھان جی امتحان بی۔ اے میں کامیاب ہوئے۔ ہم لالہ کنور سین جی کو اُنکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے آشا رکھتے ہیں کہ گروکل آدی فنڈ کو نہیں بھولیں گے۔

(۲) بھگت رگھپت رائے جس خوبی سے اپنی بات چیت میں سروساد ھارن تک ساماجک اصولوں کا پرچار کر رہے ہیں یہ اُن ہی کا کام ہے آپ پہلے جینی تھے جس روز سے ساماجک اصولوں پر درڑھ ہو کر ممبری اختیار کی ہے اسی روز سے اپنے پریوار میں ویدوکت دھرم کے پرچار میں مشغول ہیں جو بھائی باہر سے کسی کام کے لئے لودہانہ سماج میں آکر چند روز بھی ٹھہرے ہیں وہ آپکی سیوا اور بھگتی بھاؤ سے اچھی طرح واقف ہیں ایسے بھگت سماج کے لئے غنیمت ہیں۔ پرماتما اُن کو بل دیں کہ اپنے مخالفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بشل ساتی برابر تن من سے دھرم پرچار میں مشغول رہیں گے۔"

کوہاٹ سے بابو گلاب چند جی منتری لکھتے ہیں کہ جھگڑوں کے ساتھ بہت کشمکش کے بعد آخر کار ہماسے کمپتی کا سماج کوہاٹ میں بموسومہ صدر بازار آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ لالہ نندگوپال اسٹیشن ماسٹر پردھان۔ لالہ بابو رام ہیڈ کلرک توپخانہ اُپ پردھان گلاب چند منتری۔ ڈاکٹر دولا رام اُپ منتری اور کوشادھیکش مقرر ہوئے ہیں۔ بہت سے شہر کے باشندے شوق سے پنڈت رشی رام کے ویاکھیان سننے آتے ہیں۔ اور افتتاحی جلسہ بھی مندر کیواسطے اپیل کرنے سے سات صد روپیہ کا وعدہ ہو گیا ہے باقی حال پھر عرض کروں گا۔

سکریٹری آریہ سماج سرگودہا تحریر کرتے ہیں:۔ گزشتہ ہفتہ کو سناتن دھرم سبھا کے سیکرٹری سماج سے پرارتھنا اور اپاسنا کرائی اور بعد ازاں جلسہ انترنگ سبھا کی کارروائی سُنائی۔ سماج ہذا کی حالت بہت کمزور و بے سرو سامان بھی ہے۔ مگر پرم دیو پرماتما کا دھنیاواد ہے کہ اب اس کے باقاعدہ ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں اور اچھی بارونق حالت میں ہے۔ حاضری بھی ملحاظ آبادی معقول ہو جاتی ہے۔

رائے پیڑا رام صاحب اسسٹنٹ منتظم افسر آبادی شہر جہلم کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے کہ براہِ مہربانی سماج کے لئے ضروری سامان کے خریدنے کے واسطے مبلغ پچاس روپیہ دان دئیے۔ انتخاب اوہکاریان سماج حسب ذیل ہے:۔

رائے پیڑا رام صاحب اسسٹنٹ منتظم افسر آبادی شہر جہلم پریزیڈنٹ۔ رائے نرائن داس صاحب سب ڈویژنل افسر سپلائی ورکس وائس پریزیڈنٹ بہتہ ہری چند صاحب پنشنر تحصیلدار۔ وائس پریزیڈنٹ۔ شیو رام ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول سکرٹری پنڈت پرسرام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری۔ بابو نرائن داس صاحب سب اوورسیر سپلائی ورکس خزانچی۔ بابو دیو دت مل صاحب کلرک لائبریرین لالہ جے گوپال صاحب بابو اسولک رام صاحب لالہ متھو رام صاحب ممبران انترنگ سبھا منتخب کیے گئے۔

ہم ۹ جیٹھ ۱۹۶۱ کو لالہ درگا پرشاد صاحب کلرک کیماڑی علاقہ کراچی نے اپنی ... ہونے پر ہندو سندھارن ... کیا اور مبلغ چار روپیہ ... میں دان دئیے۔ گروکل ... پرچار فنڈ ... کنیا مہا ودیالہ جالندھر ... مستقل فنڈ ... ایک روپیہ ... پرچار فنڈ میں دان دیا۔

پڑھے لکھ کی ماسٹر ... ۱۰ ماہ اپریل ۱۹۰۴ کو مہاشہ بالمکند جی پردھان آریہ سماج رنگپور ...

کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ اور ایک ... برس کی عمر کا چھوڑ گئیں۔ انتم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ گو برادری کی طرف سے بہت ... ہوئی۔ اور اُن کو برادری سے علیحدہ کرنے کی ... دی گئیں۔ مگر پردھان جی نے اُنکی بالکل پرواہ نہ کی۔ وہ اپنے سچے دھرم پر ڈٹے رہے۔

لالہ کیسر سنگھ جی پردھان اور لالہ ... جی سبھاسد آریہ سماج جلال آباد ساکنان ... ایک جلد ستیارتھ پرکاش ہندی اور پانچ سال ... میگزین کے پرچہ جات آریہ سماج جلال آباد کو دان دئیے۔

پنڈت دیو دت مل جی تنخواہ دار ریاست ... بذریعہ منی آرڈر مبلغ پانچ روپیہ بتفصیل ذیل فنڈ ... کے لئے ارسال فرماتے ہیں۔ گوروکل کانگڑی ... سماج جلال آباد ...

ضرورت

مہا پرشاد آریہ سکول لودہانہ کیواسطے مندرجہ ذیل ٹیچران کی ضرورت ہے۔

(۱) سائینس ٹیچر (۲) ورزش ماسٹر جو اردو ریاضی بھی پڑھا سکے۔ (۳) سنسکرت ٹیچر۔

ٹریننگ کالج کے تعلیم یافتہ کو ترجیح دیجاوے گی۔ درخواست معہ سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ سے آنی چاہیے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہونا چاہیے۔

شیو پرشاد سکریٹری آریہ سماج لودہانہ

ضرورت

چونکہ سری گوبندپور کنیا پاٹھشالا کے لئے ایک ایسی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو مڈل پاس یا مڈل پاس کی سی لیاقت رکھتی ہو۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار سے بیس روپیہ ماہوار ہو گی۔ آریہ خیالات اور بڑی عمر کی ادھیاپکہ کو ترجیح ہو گی۔

کمند رام شرما سکرٹری منیجنگ کمیٹی
سری گوبندپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ عہد گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے جس قدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں حفاظہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطاء پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر وانکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن مہاجوں یا سجن پرشوں کو مفت ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوائیں۔ ایکسو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت سو ۱۰۰ عہ
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰ عہ
ایرین تہذیب ۲ پائی ۱۰۰ ہے
ہم ہندو ہیں یا آریہ ؟ قیمت ۲ پائی ۱۰۰ ۸ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۸ر ۱۰۰ ہے

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے بارہ لیکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۱۵ر

آنند سرود

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱ر

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات اگنیہوتری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات اگنیہوتری نمبر ا حکمت نظری و علمی کے بیان میں ۔۔۔ ۱ر ۳ ؏

" نمبر ۲ علم الٰہی ۔۔۔ ۲ ؏
" نمبر ۱۳ انسانوں کے خیال و اعمال ۔۔۔ ۳ ؏
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق ۔۔۔ ۱۳ر
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان ۔۔۔ ۳ر
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال و زن و مرد ۔۔۔ ۱ر ؏
" نمبر ۲۱ خاندان اگنیہوتری ۔۔۔ ۲ر
" نمبر ۲۴ صحت جسمانی و اعمال ۔۔۔ ۳ر
" نمبر ۲۹ طعام و شراب ۔۔۔ ۲ر
" نمبر ۳۶ موت اور پیچھے کے حالات ۔۔۔ ۸ر
" نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ ۔۔۔ ۲ ؏
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات ۔۔۔ عہ
" نمبر ۳۹ دوج منتی ۔۔۔ ۵ر
" نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد
" نمبر ۴۸ سلطنت راج نیتی ۔۔۔ ۲ر
" دھارناتیاگی ۔۔۔ ۸ر

نوٹ - دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کو خریدار کو صلکہ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھپا کر بہم پہنچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بلکہ محصول نصف آنہ کا ٹکٹ آنے سے ہر ایک کو بھیجی جائیگی کے نئے نمونے دفتری مع فہرست و دیگر اشیاء تقسیم کرتے ہیں۔ المشتہر میستری بخش احمد جان کارخانہ گجروں لدھیانہ پنجاب

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک گروکل ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر منیجر مہاشے فقیر چند جی رخصتی ۸۰ صفحہ قیمت سالانہ معہ پیشگی مبلغ تین روپیہ

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر پنڈت گنپت رائے جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بہت شوق لکھا ہوا ہے۔ جن صاحبان کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے ان کے لئے یہ ایک اپور کتاب ہے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

اسیر وباٹک کے ہندی گرنتھ

ایاناٹھ سار - بھجن منتیبی پہلا حصہ - دوسرا حصہ - تیسرا حصہ - چوتھا حصہ - ہٹولا - تریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر الہ چند میں بھجن ولاس - برہ کیرتن -

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب اخلاقی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب - یہیں کتاب ہے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے ہزاروں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس عالمگیر مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انتہا درجہ کی اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے انگریز یورپین و امریکن بدھ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔ وہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں بیس دفعہ چھپی یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں جس کا ترجمہ کیا گیا

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سیلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی بڑی کتاب تعلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اور اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کی تعلیم و صحیح حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں کہ اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ عمدہ علم اخلاق ہے۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۵۱۸ صفحے کی تقطیع ۲۰×۳۰ قیمت ہے۔ اب محدود ہی جلدیں رہ گئی ہیں۔

نیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ منیجر ست دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کلا تند لنگی و بچھونے وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہور مل بی۔ اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصلی قیمت پر یہ کتابیں ست دھرم پرچارک پریس سے بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ... ...

یجرویدبھاشیہ ... ...

رگوید بھاشیہ بھومکا ... ...

ستیارتھ پرکاش ... ...

پڑھیا لکھا نند ... ...

سنسکار ودھی ... ...

نروکت ... ...

اشٹادھیائی مول ... ...

آریہ بھوینے ... ...

پنچ مہایگیہ ودھی ... ...

سنسکرت واکیہ پربودھ ... ...

ویوہار بھانو ... ...

شاستر ارتھ فیروز آباد ... ...

وید ورودھ مت کھنڈن ... ...

سوامی نارائن مت کھنڈن ... ...

بھرانتی نوارن ... ...

ویدانت دھوانت نوارن ... ...

میلہ چاندا پور ... ...

شاستر ارتھ کاشی ... ...

آریہ اُدیشیہ رتن مالا ... ...

گوکرونا ندھی ... ...

بھرم اچھیدن ... ...

انو بھرم اچھیدن ... ...

ہون منتر ... ...

سوستی واچن پرکاش ... ...

سویکار پتر ... ...

ویدانگ پرکاش سمپورن ... ...

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۰ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور

دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک پریس ہردوار

مصنفات مہاتما منشی رام جی

تحقیق صداقت دھرم آریہ بیت منجانب ...

نہج تثلیث وید ...

ویدانت دھوانت نوارن ...

نست صیا ... منظوم اردو ...

... نثر ...

گنجینہ سخن ...

قادیانی مت درپن ...

بھگت رتن پرکاش ...

آریہ ورت کا عروج ...

جیون چرتر سوامی دیانند حصہ اول ...

... حصہ دوم ...

مخزن اسرار حصہ اول ...

... حصہ دوم ...

سدا چار پربودھ ...

پھول ...

ناگری بھاشا

ایک دو انیچر دستری کی یاترا قیمت منجانب

پرچنوش پرکاش ...

جیون چرتر سوامی دیانند حصہ اول ...

... حصہ دوم ...

... درم ...

... پرکاش ...

گنجینہ سخن ...

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کرنے کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ منیجر

منیجر ست دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

REGISTERED No. A. 204
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रस्यचक्षुषासमीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

سدھرم پرچارک

قیمت بہ پیشگی
سالانہ قیمت { عام سے ... معہ محصول ڈاک پیشگی
طالبعلموں سے ... ۔

جلد ۱۶	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے	سنہ ۶۱ بکرمی ۱۹

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم
پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اسکی شہادت ہرایک سمجھدار آریہ جس نے اس انمول گرنتھ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے اس قدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ماتر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو پیشقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی عموماً اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدر دانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گو گذشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں پشاور۔ لاہور ملتان شہر و ملتان چھاونی کے بیلد مغز سبھاسدوں نے وہ اپنا کر تو یہ جان قیمت

بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دھرم بیر کے پوتر بھاوں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آو شیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا۔ میں بھی اپنا فرض جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی کھنہ دیشٹھاتا
گروکل کے لکچر شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی بھنڈار عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت متوازی ۴ہر ہے۔ میں نے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ء تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا ست خریدے گا۔ اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی۔ لاگت کیوال معہ محصولڈاک صرف ۲/ صرف ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر اور لکچروں کا سنگرہ ہر دو کتابیں ملینگی۔ مگر یاد رہے کہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ء تک

اطلاع پہونچنی چاہیے۔ اور ان درخواست کنندوں میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ عایت دیجاویگی۔
راقم { ایک ستیہ دھرم سیوک

ستیہ دھرم پرچارک ...
[illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت غیر مجلد ۱۲ ؎

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریا اور سادھن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مختلف لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحے قیمت ۱۰ ؎

ہندو مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے۔ متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علما کی منصفانہ رائے درج ہیں حجم ۔ صفحہ قیمت ۱ ؎

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۴۰ صفحہ قیمت غیر مجلد ۸ ؎

اُپنشد۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۲) اُپنشد کی تعداد قدیم و جدید اُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ۔ حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۱ ؎

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں۔ کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۔ ؎

الیشوردرشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پرنسپل آریہ کالج ملتان جس میں جگہ جگہ ویدک پرمان دئے ہیں قیمت ۴ ؎

[illegible] انگریزوں سے [illegible]

[illegible] کے متعلق [illegible]

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت کے واسطے کی خاطر قلمبند کئیگئی ہے۔ حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۲ ؎

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

تذکرہ۔ سودو۔ گنیتہ۔ نانک شاہی۔ اداسی گنج بخشی رام رائی ستھراشاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی پران ناتھی۔ سنیاسی نامی۔ شیو نرائنی۔ یکم منہی شیو نرائنی داودی۔ ستر ہ راوی۔ نانک۔ چار واکیہ۔ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۱۰ ؎

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ا۔ بدھ کا مختصر جیون قیمت ا۔ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں قیمت ا ؎

بھارت کی شجاع عالم استریوں کے کارنامے

یہ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دکھیات ودوشی۔ دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسیدہ کارناموں پر تحقیق کیا لکھے گئے ہیں ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مختصر کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں بطور منجملہ اُن جگت و کھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری وید یار سیتو گیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی تعداد بیر دیویوں کے پاکیزہ حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دیا گیہ ولکیہ کا سمواد راجہ جنک کا اور دوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچہ دیا ہے فرداً فرداً خرید نے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۲ ؎ ہے پورے سٹ کے خریدار کو ۱ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲ ؎

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی افسانہ و دلکش داستان

آج کل سے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو افسوس کیا جاتا ہے کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بداثر ڈالتے ہیں اور بہت حد تک برے بھاؤں کے لگانے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھ میں رکھی جاویں جس کے لئے مہاشے شیو برت لال نے پرلت بیرم اور ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندرگپت سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندرگپت کے راج حاصل کرنے۔ وِش کنیا کے آنے میتی وان چانکیہ کے کامیاب ہونے۔ شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھسنیز یونانی دوت کا آنا۔ دونوں کا آپس میں صلح کرنا (۱) راجہ چندرگپت کا روکنا سکندر اعظم کی پوتی سے وِواہ۔ (۲) اور یونانی سفیر میگھسنیز کا مہاراجہ چندرگپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ قیمت

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا وِواہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ اپس کا سیل سیواجی کا دربار میں آنا قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر نکل گیا وغیرہ حالات ہیں حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ ؎

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہاراجہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلیٰ کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے وِواہ کرنے مہاراجہ بپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وِواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۴۰ صفحے قیمت ا ؎

(۴) **مہر بانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا کے وِواہ کے حالات قیمت ۲ ؎ یہ چار فرداً فرداً خرید نے میں ۹ ؎ رکھے ہیں چاروں خریدنے سے ۸ لیا جاویگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۹ جیٹھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۰ جون ۱۹۰۴ع ہردوار | نمبر ۹

واقعات اور مفید رائیں

انگلستان کے شہر بیڈفورڈ میں ایک سو سالہ بڈھا جوزف مارس ہے۔ جسنے اپنی سَوِیں سالگرہ اپنے پوتے کے دواہ میں شاہ بن کر منائی۔ انگریزی میں بیسٹ مین کہتے ہیں لیکن پنجاب میں جب برات چڑھتی ہے تو پہلے دن شانتی کے وقت بدھو کے گھر ورکیش والوں میں سے سب سے شوقین براتی وداع بھیجے جاتے ہیں جنکو ساڑھو کہا جاتا ہے۔ یہ سو برس کے بوڑھے اسّی برس کے معلوم ہوتے ہیں۔ جنکی نسبت شاعر نے کہا ہے کہ ؏ از شاخ کہن میوہ نورس غنیمت ہست ٭

یوروپین تہذیب کا اپنا جدا ہی معراج ہے جسطرح اِدِنبرگ میں شراب خانوں میں سے نوجوان عورتوں کی بھرتی موقوف کیگئی۔ ویسے ہی ٹرانسوال کے جوہانسبرگ نامی شہر میں بھی حکم جاری ہوا لیکن ہوٹل والوں نے خوبصورت نوجوان لڑکیوں کو ترا نام اپنے کارخانہ کے حصہ دار بنالیا۔ قانونی پیچ سے نکلنے کے فن میں یوروپین لوگوں نے کمال پیدا کیا ہے۔

سُنا گیا ہے کہ امیر کابل ایک انگریز مسٹر جن کو ہمیشہ کے لئے ملازم رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اُن کو معلوم ہوچکا ہے کہ چیریٹی کے کام میں انگریز مسٹر جن بہ نسبت کابلیوں کے بدرجہا اُستاد ہیں ٭

سُستی معمولی کمزوری سمجھی جاتی ہے لیکن بعض اوقات اُس سے بھی بڑے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ملک برہما میں ایک آدمی نے معہ اپنی بیوی کے اپنی اراضی بالعوض قرض کے رہن کرنی تھی رجسٹرار کا محکمہ۔ چپل کے نام دستاویز تھا۔ عورت نے کہا کہ مجھے مت بھول ... سے

فلاں عورت کو مہری انگوٹھی کرکے رجسٹری کرا لینا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا لیکن انگوٹھا لگا تے وقت کلرک نے پہچان لیا کہ انگوٹھا وہاں کی ایک عورت کا ہے۔ اور اب سب مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہیں۔ اسی طرح معمولی سستی کے باعث انسان بڑی بڑی تنگ تکالیف میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور پھر بھی آلسی معمولی ہی سمجھے جاتے ہیں ٭

تبت مشن اب ایک باقاعدہ مہم میں تبدیل ہوچلا ہے۔ ۵ ہزار کے قریب فوج وہاں بھیجی جانی ضروری تصور کیگئی ہے۔ بھارت ورش کے راجے مدد دینے اور فوجی سامان بہم پہونچانے کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ مہاراجہ فریدکوٹ اپنی افواج بھیجنے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ پرنتو گورنمنٹ نے افسوس سے انکار کردیا۔ اب چمبہ کے نئے راجہ رام بھوری سنگھ جی نے تبت مشن کی مدد کے لئے قلی بھیجنے کی درخواست کی ہے ٭

جاپانی افواج کو جو بڑی بھاری کامیابی گزشتہ ہفتہ میں ہوئی ہے۔ اُس کے سمبندھ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں تعداد میں جاپانی بڑے جوش سے کسی بڑی بھاری لڑائی کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ پورٹ آرتھر پر حملہ کرنے کی غرض سے تجاویز ہورہی ہیں اسوقت بھی جاپان کی جانب سے جنرل کروکی کے ماتحت ۱۴۰۰۰۰ فوج ہے۔ جبکہ جنرل اوکیو اسوقت ۱۴۰۰۰۰ فوج لئے آمادہ جنگ ہے۔ روسی افواج ان سے بھی زیادہ میدان کارزار میں بتلائی جاتی ہیں ٭

جاپان کی دارالسلطنت ٹوکیو میں اس وقت عجیب خوشی کے سامان مہیا کئے جارہے ہیں نان شِن کے یدھ میں جو اعلےٰ درجے کی دلیری بہادری اور اولوالعزمی سے جاپانیوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اُس کے ... ٹوکیو میں دیپ مالا منائی گئی یعنی تمام شہر میں لیمپوں کی روشنی سے جگمگاہٹ کردی گئی۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک سب نے نگر کیرتن میں اپنی اپنی خصوصیت سے خوشی کا اظہار کیا۔ اور آنند منانے تحسین کے نعرے بلند کرتے ہوئے شاہی محلوں سے گزری رعیت کا اپنے راجے کی خوشی میں شریک ہونا جاپانیوں کے لئے باعث فخر ہے ٭

پنجاب میں عموماً ناگری کا پرچار بہت کم ہے ہندو سماچار پتروں میں بھارت متر اور وینکٹیشور دوارا اسکا اندولن حالی ہی میں ہورہا ہے میرٹھ نواسی پنڈت گوری دت جی شرما پنجاب کے کچھ نگروں میں ناگری پرچار کے لئے یتن کر رہے ہیں آپنے ناگری پرچار کے وشئے میں ویاکھیان دئیے ہیں اور بھارت متر دوارا کاشی۔ میرٹھ اور مرزاپور ناگری پرچارنی سبھا سے نویدن کیا ہے کہ آپ لوگ بھیجکر ناگری پرچار پر ویاکھیان دلاویں۔ پنجاب پرانت میں دیوناگری کا پرچار آریہ سماج دوارا بہت کچھ ہوچکا ہے۔ لیکن چونکہ سبھاسدوں نے اپنے پتر ووہار میں اس اپنی تسلی کو دور نہیں کیا اس لئے پنجاب میں آریہ سماجوں کو ساودھان ہوکر دیوناگری اکشروں کے پرچار میں اوک یتن کرنے کی ضرورت ہے ٭

آفیشل سیکریٹ ایکٹ کے پاس ہونے سے اینگلو انڈین اخباروں میں پرکاشت کیا گیا تھا کہ اسکا اثر عوام کی معمولی باتوں پر نہیں پڑیگا حال ہی میں آسام کے کچھ کلرکوں کی تبدیلی اسی بنا پر کیگئی ہے۔ اب کاٹھیاواڑ میں پلیگ اور افسروں کے دورے کے پروگرام نکالنے کیلئے بھی پولیٹیکل ایجنٹ کی آگیا لینی پڑتی ہے۔ سرکاری کلب ہیڈ بھی سبھا میں رپورٹر کو جانیکی اجازت نہیں ملتی۔ دیکھیں اس ایکٹ کے عملی صورت پکڑنے سے کیا کیا نیک

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یا بد نتائج پیدا ہوں۔

کاشی ناگری پرچارنی سبھا میں یو۔ پی کے لفٹنٹ گورنر نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ کاشی میں سنسکرت یونیورسٹی کی ضرورت ہے۔ جہاں نوجوان رشی سے انگریزی کے ساتھ سنسکرت کی تعلیم دیجاوے۔ اس وچار سے مستفید ہونے کے لئے شریمان کاشی نریش نے بنارس کے بڑے بڑے لوگ اور ودوان پنڈتوں کی سبھا کی۔ شریمان پنڈت مدن موہن مالوی اور مہاتما [illegible] پنڈت سدھاکر دویدی جی نے غیر ذات کے آدمیوں سے سنسکرت نہ پڑھنے پر زور دیا۔ انت میں ۵ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ اور چھوٹے لاٹ سے سنگ بنیاد رکھنے کے لئے استدعا کی گئی ہے۔

مانیہ ور منشی مادھو لال جی نے ایک لاکھ روپیہ دان دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مہاراجہ کاشی نریش اور آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی جیسے ذی عزت پرشوں کی موجودگی میں اس کاریہ کو آوشیہ سپھلتا ہوگی۔ اور سمبھو ہے کہ وہ دن نزدیک ہی آجاوے۔ جبکہ کاشی جیسے استھان میں جہاں ۲۵ ہزار ودیارتھی سنسکرت تعلیم پانے کے لئے چھتروں میں مارے پھرتے ہیں۔ انکی اوستھا سدھر جاوے۔ اور وہ اپنے اچھے چال چلن کو لیکر سنسکرت ودیا دوارا پرمارتھک تتھا سانسارک سکھوں کا اوپارجن کر سکیں۔

آفریدی ملک خواجے خاں کا لڑکا میر اکبر اپنے نوکر گل سید کے ساتھ جیل میں آیا تھا۔ ملازم نے رات کیوقت سوتے ہوئے مالک کو گولی مار کر ہمیشہ کے لئے سلا دیا۔ ہتیا کرنیوالے نوکر کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنیوالے کے لئے ایکہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ میں آج کل ۱۵ جج کام کرتے ہیں جن میں سے ۳ ہندو ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر اشوتوش مکرجی وہاں کے ایڈیشنل جج مقرر ہوئے ہیں۔ آپکی تقرری کے متعلق بنگال کے مختلف لوگوں نے چھوٹے لاٹ اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

چھتر پور میں دتا نامی ایک ریاست ہے۔ جہاں کہ بیار سنگھ ٹھاکر سے گورنمنٹ سرکار کے سدھار اپنی پرجا میں کرتے تھے۔ اب ان کے شریتا گنپت ریاست میں ان کا کوئی وارث نہیں تھا۔ شریا کے ٹھاکر حقدار تھے۔ مگر چھتر پور راجہ نے [illegible] کے حق میں فیصلہ دیکر اپنا دیا ہے کہ وہ بالک کو گود لیکر وارث بنا دے۔ اس پر شریا کے ٹھاکر نے گورنمنٹ ہند میں اپیل کی ہے۔ اپنے سردار کے لئے راجپوت راجہ مہاراجہ تتھا سجن لوگ کو تیاگ کر آسے دن [illegible] کوشش کر رہے ہیں۔

بمبئی گورنمنٹ میں اس وقت ایک نیا جوش تعلیم سیکرٹ ایکٹ کے بارے میں پھیلا ہے۔ وہاں کی ریاستی سمبندھی ایک چار پر گشت ہو گیا۔ جسپر سرکار کی جانب سے پوری پوری تحقیقات کیگئی ہے خبر نکالنے والا کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اسپر ولیسی کلرکوں کی کمبختی آگئی۔ پولٹیکل دھاگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری نے استعفا دیدیا۔ کئی ایک ہندوستانی کلرک برخاست کئے گئے۔ اور ایک چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے افسر کو دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ کرکے آپ دو سو روپیہ ماہوار کی گریڈ میں تنزل کر دیا گیا۔

انڈین مرر کلکتہ کے مشہور ایڈیٹر بابو نریندر ناتھ سین۔ نے اپنے پتر میں مسٹر [illegible] چند پال کے اس لیکچر کا انوکرن کیا ہے۔ کہ بھارت ورش میں شری بھارت دھرم مہا منڈل کے پنڈتوں کو مغربی تہذیب و تعلیم میں جب تک دسترس نہ ہوگی۔ وہ کبھی اپنی اُنتی کرنے کے یوگیہ نہ ہو سکیں گے۔ ارکت بابو جی [illegible] کے سرکردہ ممبر ہیں۔ اور بھارت دھرم مہا منڈل کے بنگال ویبھاگ کے ایک مستبر کارکن خیال کئے جاتے ہیں۔ آپ نے بھارت کے دھرم مہا منڈل کے اپدیشکوں اور پنڈتوں کو مغربی تعلیم سے مستفیض [illegible] اپنے دیش سدھار کے لئے [illegible] کی بہت [illegible] اس لیکچر پر امرت بازار پترکا نے [illegible] افسوس ظاہر کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر [illegible] کچھ خود سے وچار سے گے تو انکو معلوم ہو جاویگا۔ کہ مغربی ودیا کیسا [illegible] اور یورپی خیالات کی [illegible] تاریک [illegible] منفعت کی امید رکھنے سے [illegible] ہے۔

[illegible] منظوم

(قیمتی ۵۰ روپیہ کی ۲۰ جلدوں کا انعام)

۱۰ جولائی ۱۹۱۰ء تک ان اخبار کے شائقین مندرجہ بالا پستک بطور انعام دیا جاویگا۔ جو ستیہ دھرم پرچارک یا آریہ مسافر کے سال بھر کے گراہک بنکر [illegible] پیشگی ادا کر دیویں۔ ایسے درخواست کنندہ صاحبان میں سے صرف ۲۰ ہی اس عنایت کے مستحق ہونگے جنکی درخواست پہلے موصول ہونگی۔ کتاب [illegible] کے پاس لکھدی گئی ہے۔ اپنے خطوط میں اشتہار کا حوالہ دیکر طلب فرمادیں۔

سیوک موتی رام [illegible] نواسی

ابھی کچھ نہیں ہے

ستیہ دھرم پرچارک اخبار کے گذشتہ تین ہفتوں کے اور بعض کی سرخی میں سرورق پر کلیات آریہ مسافر مجموعہ کا جو اشتہار دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق مجھکو درخواستیں موصول ہوئیں ہیں لیکن تا حال کلیات خریداروں کے لئے

کلیات

[illegible] ۱۰ دنوں سے پیشتر [illegible] ہر ایک کلیات کے ساتھ ایک [illegible] درج ہیں۔ [illegible] حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر [illegible] وی پی منگوا لیویں۔

منیجر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار گتی

ہندوؤں کی قابل وچار حالت

گذشتہ ہفتہ میں کاشی میں ایک پنچایت ہوئی جس میں سارسوت اور کھتریوں نے اس بھاودا آریہ سماجی سجنوں کو اپنی برادری سے خارج کر دینے کا وچار کیا ہے۔ مہعصر بھارت متر لکھتا ہے کہ یدی یہ خبر سچی ہے تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہم میں کاشی کے سارسوت اور کھتریوں نے ہندوؤں کے اُلٹ کرنے ہو گیہ اس کاریہ کو کر کے اپنے سرونش شدہ کل کا پرچہ دیا ہے۔ اس پرکار آشچریہ پرگٹ کرتے ہوئے بھارت متر کے ستعصب ایڈیٹر مہاشے ہندو سبھا اور آریہ سماج کے باہمی تعلقات و تفرقات کا ذکر کرتے ہوئے حسب ذیل دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ (۱) آریہ سماجی تیرتھوں کی نندا - ویدا آدی شاستروں کی نندا - اوتار اور رشی منیوں کی نندا ڈنکے کی چوٹ سے کر رہے ہیں۔ ایسا کرنا ہندوؤں کے شاستر گھور پاپ ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کے شرادھ اور ترپن آدی نہ کرنا پاپ ہے سو اسکو وہ کرتے ہی نہیں ہیں۔ (۲) آریہ لوگ مردم شماری میں اپنا نام ہندوؤں سے الگ لکھوا چکے ہیں۔ اور انہوں نے دہنیوں اور مسلمانوں کو اپنی برادری میں ملا کر ہندو جاتی کے سروناش کا بیڑا اٹھایا ہے۔

(۳) ہندوؤں کو جس قدر گالی آریہ لوگ دیتے ہیں اتنی عیسائی یا مسلمان گالی نہیں دیتے۔ ہندوؤں کے دیوتاؤں کا اتنا ادر کیا ہے کہ جس سے دو پانچ ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

(۴) سمجھتے ہیں کہ وید ہوا اور اس کا سچا ہندو جاتی کو ملا نجلی و دیا ہے۔

(۵) مسلمان اور نیچ جاتیوں کے آدمیوں کو جینیو دیتے آدی ہے۔

اوپر لکھی دلائل سے مہعصر بھارت متر نے ہندوؤں کو عموماً اور سارسوت اور کھتریوں کو خصوصاً گرنت شبدوں سے خبر کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ایسی اوستھا میں آریہ سماجیوں سے کبھی بھی کھان پان اتیادی کا ووہار نہ کیا جاوے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ کاشی کے سارسوت اور کھتریوں نے کسی دکھیتی دشمنیش کے ناجائز دباؤ سے یہ پنچایت کر کے کاشی کے دُربل آریہ بھائیوں کو کشٹ دینا وچارا ہے۔ لیکن جس شکتی اور پتت ہندو جاتی سکا کوئی اصول ہی نہیں وہ کیا یہ پرگٹ کر سکتی ہے کہ سیاست کے اتل بھیوں کے سامنے پر ایک بادی سیدھانت ٹھہر سکتے ہیں۔ کیا اس پرکار سے گرنت اور کٹھور شبدوں سے ہندو سماج نیرو کے آدر سمباوک اگیان اور اوِدیا کو پھیلا کر اس دیا کی دھرم کے راستہ میں باودھا ڈال سکتے ہیں وہ ہندو جاتی جسے کچھے تاگے کے سہارے دو لیتی کہا کرتے تھے۔ کیا وہ کبھی ہندو جاتی کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ کیا اوہو ہنک گرنتھوں کے کلپت سیدھانت سوشکشت ہندو نوجوانوں کو اس اندھے وشواس میں ڈال سکیں گے۔ یہ اور اس پرکار کے ایک پرشن ہیں جن کا جواب ترہی سمباوک مہاشے دلویں جو ان اگیان گرست شٹنیوں کو دکھ ساگر میں ڈبونا چاہتے ہیں۔ ہم ابھی مناسب نہیں سمجھتے کہ اوکت بھتر کے سنکا کنتوں کا جواب فرداً فرداً دلویں۔

سمپادک مہاشے آریہ سجنوں کو صلاح دیتے ہیں کہ ان اور ایسے ہی کئی پرکار کے سبب جبکہ وچاروں کو دیکھ کر آریہ پرش سویم ہندو سبھا یا ہندو جاتی سے پرتھک ہو جاویں تو اچھا ہی۔ جس جوش سے ہمارے مہعصر بھارت متر کے سمپادک نے ہندو جاتی کو اُبھارنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یدی اتنی بھر بھی ساہلتا چاہتے ہو تو نسیہ ہندو اپنے پتت وچاروں اور کھنڈر وچاروں کے شودھن کرنے پر اُدیت ہو جاوینگے۔

مغربی تعلیم اور مشرقی توہمات

گنت ودیا میں پرسدہ ڈاکٹر گنیش پرشاد یوروپ کے ودوانوں میں اپنا نام انکت کرا چکے ہیں۔ جرمنی کے اعلیٰ گنت ودیا کی پروفیسروں نے ڈاکٹر گنیش پرساد کی پرشنسا سے بھارت واسیوں کو فخر کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ گذشتہ چار پانچ ماہ سے اوکت ڈاکٹر جی اپنی جنم بھومی بھارت ورش میں پدھارے۔ اور اپنے کالیستھ بھائیوں سے بڑی بڑی آشائیں رکھکر ان میں سکت ہونے کا ارادہ کیا۔ کئی نوجوان جوشیلے اور تعلیم یافتہ کالیستھوں نے اپنی برادری کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اوکت ڈاکٹر جی کے ساتھ کھانے پینے میں شمولیت کی۔ اس پر کالیستھ سبھا نے برادری سے خارج کرنے اور شمولیت اختیار کرنیوالوں کو دنڈ دینا چاہا۔ جو اس سے عملی صورت میں کالیستھ سبھا نے اپنی ذات کے لوگوں کے سامنے رکھا ہے۔ کاشی کے مشہور اور نامی پنڈت شیو کمار شاستری نے بیوستھا دی اور نسچت ہوا کہ ولائیت سے لوٹے ہوئے ڈاکٹر گنیش پرشاد کے ساتھ کبھی نہ کھانا چاہئے۔ اور جن کالیستھوں نے اوکت ڈاکٹر جی کے ساتھ کھان پان کا ووہار کیا ہے۔ اُن کا پرائشچت کئے جانے پر برادری میں شامل کیا جاوے۔ تعلیمی سبھیتا اور شکشا سے بھوشت ڈاکٹر گنیش پرشاد کے من پر اپنی برادری کے اندر سے کیا کیا سنسکار اُتپن ہوتے ہوں گے جس تعصب اور نفرت سے اہل برادری نے ڈاکٹر گنیش پرشاد کے ساتھ برتاؤ کیا ہے۔ اس سے اغلب ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہو صورت کوان کمزور اعتقادوں سے اُداسینتا ہو جاوے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی برادری کی خوشنودی کے لئے شل او ہندوؤں کے اپنے آتما کے و ... ودہ کئی رسمیات بھی ادا کیں لیکن نہ جانے

کیئوں۔ برادری کے کٹھور ہردے والوں نشٹوں نے اس پرکار کا گھرِسنت ووہار کیا۔ اس سمے ڈاکٹر گنیش پرساد جی الہ آباد کے گورنمنٹ کالج میں گنت کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ اگر اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دھارمک وِدیا اور سنسکار ہوتے۔ تو جہاں اوکت ڈاکٹر جی کو اپنے آتما کے وِرودھ کاریہ کرنا نہ پڑتا۔ وہاں اس قسم کی برادری کا سلوک اُن کے لئے چنداں وقعت نہ رکھتا۔

آرین کنفرنس

بودھ مت کی ترقی اور مذہبی عقائد کے پرچار کا وہ زمانہ تبلایا جاتا ہے۔ جبکہ مہاراجہ اشوک نے بدھ مت کے بڑے بڑے وِدوانوں کو بُلاکر اُنکی کنفرنس بنائیں اور خود بطور جگیاسو شریک جلسہ ہوکر پرچار کے مختلف وسائل اور رکاوٹوں کے دور کرنے کے اُپائے سوچے گئے۔ اسی راجے کے عہد حکومت میں ۳ مہا سبھائیں ہوئی تھیں۔ جن میں ہزارہا بودھ مت کے اُپدیشک سنگٹھت ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ خود بدھ دیو کے سمے میں پرچار کا ایک ماتر سادھن پرچارکوں اور اُپدیشکوں کو پرتی ورش ایک نیت ستھان پر اکٹھ کرنے میں تھا جہاں جاکر پریم اور شردھا سے پرچارک لوگ اپنے اپنے شنشے نوارن کرتے ہوئے بھگتی اور ست سنگ سمبندھی شکشا گرہن کر نیا اُتساہ لے پُنہ پرچار نت بھرمن کرنے پر اُدیت ہو جاتے تھے۔ آریہ سماج کے سِدھانت کسی وِکتی وشیش کے کلپِت واکیہ نہیں۔ اور نہ ہی کسی دیش کے لئے محدود ہیں بلکہ پراتی ماتر کے کلیان کے لئے نرمانت ہیں۔ ایسی دشا میں ورتمان بھارت ورش کے اُپاسک سمپردایوں اور اُن کے آچاریوں کے درشٹی ڈالنے سے گیات ہوتا ہے۔ کہ اُن کے وچار اور سِدھانت عملی جیون کے کارن ہی سے پھیلے جسقدر کسی چاریہ کے آتمک وچار اوچیہ۔ اپتر اور پبل تھی اتنی

سِدھانتوں کا پرچار بھی سچا اور شیگھرتا سے ہوتا گیا۔ ورتمان سمے میں انیہ سبھاؤں اور سوسائٹیوں کا وچار نہ کرتے ہوئے آریہ سماج کے ہی گزشتہ ۲۵ سالوں کے اتہاس کو دیکھیں کتنی بار اوچیہ وچاروں کا ورنن کرتے ہوئے آریہ پُرشوں نے اپنی شکتی بڑھانے اور سنسار ماتر کے اُپکار کرنے کو ہی اپنا لکشیہ ٹھیرایا۔ ویدوکت سِدھانتوں کو منشیہ ماتر کے لئے کلیان کاری بتلانے کے ہیتو یتن کیا کتنی بار اپنے وارشک اُتسووں میں گورڈہ وشیوں پر ویاکھیان دیتے ہوئے آریہ پُرشوں نے دھرم کے لئے دیا کل آتماؤں کے دگدھ ہردوں کو شانت کیا جس کا پری نام منو کامنا آشا سے ادھک نکلتا رہا۔ کتنے بار آلیپیں اُتساہ۔ پریم اور وشواس کے بڑھانے کے لئے پرلیشرم کیا گیا۔ اس اوستھا پر پہنچکر ہم اپنے ادھوگتی کے کارن اور آلیپیں کے اوشواس کے ہیتو جانتے ہوئے بھی دن رات یہی وچار کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی پرکار سے ویدوکت سِدھانتوں کا پرچار ہو جس سے سرو سادھارن پرماتما کی سرشٹی سے لاابھ اُٹھائیں اور اپنے آتما کا انوبھو کرتے ہوئے گوہ تکتیوں کو اپیوگ میں لاسکیں۔ مگر اس پرکار کے بھاووں کو عملی صورت میں لانے کے لئے ست سنگت پریم اور اُتم وچاروں دوارا آریہ پُرشوں کو ساردولیتاک تتھا سار وبھومک سبھا کی ضرورت ہے جہاں انوبھوی ویدوکت دھرم انوراگی اُدھ دلیش ہتیشی سجن ایک دوسرے کے عملی جیون سے لابھ اُٹھانے کا اوسر پاسکیں۔ اس سمے بھی پرانت سے سرل اور یہی سی دھونی آرہی ہے۔ کہ اس ترٹی کو پورا کیا جاوے ویدِ دھرم پرچارنی سبھا کے ہفتہ وار آریہ پترِکش اخبار کے یوگیہ سمپادک بمبئی میں آرین کنفرنس کی ضرورت کو تبلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کانفرنس دوارا آریہ سماج میں وشیش ایکتا کس پرکار سے

بڑھے۔ سناتن ویدوکت سِدھانتوں کو زور میں تحریر کیا جاوے۔ تتھا انیہ دیشوں میں کس ریتی سے پرچار ہو۔ تمام سماجوں اور تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی سارو بھومک سبھا قائم کر دی جاوے ہیں اور کہاں کی جاوے۔ وغیرہ وغیرہ بہت سوال ہیں۔ جس کے لئے اُن کا خیال ہے کہ ہمیں سب سے اول آریہ سماج پونا۔ اور اگر انیہ پرتی ندھی سبھائیں تتھا انیہ سبھاؤں سے سمبندھ رکھنے والی آٹھ سو آریہ سماجیں اس وچار میں حصہ لیویں۔ تو بمبئی کے آریہ پُرش اس کاریہ کو اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ بمبئی میں آگامی دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو کانگریس ہونیوالی اور اگر یہ نشچت ابھی سے ہو جاوے۔ تو تیاری کرنے تتھا پربندھ کرنے کو کافی سمے مل سکتا ہے مہاشے آریہ پرکاش کے سمپادک مہاشے کا خیال ہے کہ یہ کاریہ اتی کٹھن ہے۔ اور آریہ سماج کے لئے چونکہ یہ پہلا موقعہ ہے۔ اس لئے مجھے کہ اس وچار میں کہ اچیت سا پھلتا ہو تو آپ یہ وچار درستو میں سچا ہے اور اس پرکار کے بھاونٹ بہت اپنا انگ اس اوشواس کے ہیں آئیں کرنے کے یوگیہ نہیں ہونگے۔ جب تک پورن شردھا سے شاستروکت سِدھانتوں کو اپنے عملی جیون میں نہیں گھٹاتے۔

پریس کا سامان

ستیہ دھرم پرچارک نیتر الیکٹرک ٹائپ کا بہت سا سامان بکری کے لئے موجود ہے۔ سپیر آئیل پریس ڈبل ڈیمائی مشین۔ ہارڈ پریس چوبی۔ گیلی پریس چوبی۔ لانگ پرائمر جبرا۔ ۵من۔ پائیکا ۵من۔ متفرق ہندی ٹائپ ۵ من۔ انگریزی ٹائپ قریب ۳ من اس کے علاوہ تمام ضروری سامان جو ایک اچھے کارخانے میں ہوتا ہے۔ قیمت کا فیصلہ خط وکتابت سے ہوگا نیز سارے سامان کے خریدار ہی بہتر ہونا رکیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

ہندوؤں میں وید کی پرتشٹھا

न च वेदादृते किंचित् शास्त्रं ब्र
ह्मा निगमयकम् ॥ योन्य त्र रमते
सो सो न संभाष्यो द्विजातिभिः

وید بنا ایک بھی گرنتھ پرمیشور کو درشن کرانے والا نہیں ہے - جو پرش وید کو چھوڑ پاکھنڈ کے گرنتھ مانے - ان سے دوج ورن والوں کو بولنا اُچت نہیں ہے -

یہ واکیہ کرم پوران کا ہے - اس میں سپشٹ لکھا ہے - کہ جو نیتھ والے نوین گرنتھوں کی رچنا دوارا دھرم کا پرچار کرتے ہیں - وہ پاکھنڈ پھیلاتے ہیں - منو جی مہاراج نے ورن آشرم کی مریادا بتاتے سمے پرکیش کے لئے آگیا دی ہے کہ :-

नास्तिको वेद निन्दकः

وید کی نندا کرنیوالے ناستک ہیں - اور ان سے دوجوں کا دیوہار ایک سمان نہ ہونا چاہئے -

بھارت ورش کے ادھونک اور کلپت نیتھوں میں سروتھا وید کی نندا اور بھرشٹاچار کا ورنن ہے - درشان آپاسک سمپرداؤں میں بھارت کے انیک ستھانوں میں بلبھہ آچاریوں کے سمپرداے کے انیک انویائی بستے ہیں - گیان کرم - اور اُپاسنا تینوں سے ناواقف ہند و شردھا بھکتی کے جال میں پھنسے سینکڑوں - ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسی ادھونک نیتھ میں پرویش کر اپنے جنم کے سدھارنے کی سمجھ واسنا ئیں

سکتے ہیں - اس پنتھ کے نوین ہونے تھا آچار کا اتہاس ستیہ دھرم پرچارک کے گت ورش میں دیا جا چکا ہے - یا ان کے بھرشٹ آچار تتھا پتت کرنیوالی وارتاؤں کا ورنن کسی اور سمے کے لئے چھوڑا جاتا ہے - اسوقت اس سمپرداے والوں نے وید کو کیسے مانا ہے - اس وشئے پر تھوڑا سا لیکھ انہیں کے گرنتھوں سے اُدھرت کیا جاتا ہے - بمبئی میں جس سمے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اور گٹّو جی شاستری کے مابین اس مت پر وارتالاپ ہوئی تھی - اس سمے کے سماچار پتروں نے پرشن اُتر چھاپے تھے - اُن میں جو ۳۳ پرشن اس سمپرداے کے دُرآچار سمبندھی نیایک نامی پتر میں چھپے تھے - اور جن کا کوئی معقول جواب آج تک نہیں دیا گیا - بذات خود ایک دلچسپ و اُتم لیکھ ہے - جسے کسی اور انک میں شائع کیا جاویگا - اُس وقت ہندوؤں کی جانب سے ودوان گٹّو جی شاستری کو مہرشی دیانند جی مہاراج کے مقابلہ میں شاستراتھ کے لئے تیار کیا گیا تھا - انتا سے بحث میں شاستری جی نے کہا -

بال کرشن آدی مورتی وید میں پرسدھ ہیں -

اس پر پنڈت کالیداس جی نے سبھا میں سوال کیا تھا - کہ کس منتر میں وید یہ آگیا دیتا ہے - بتا دیجیے -

اُس بحث کو نظر انداز کرتے سمے اس سمے سمپول انا درشانا ابھیشٹ ہے کہ بلبھہ آچاریہ سمپرداے کے ماننے والے وید کبھی آگیا پالنا تو کجا - ان کو ماننا بھی سویکار نہیں کرتے - جہاں اس سمے کے پتت ہندو بھی ویدوں کو ایشوریہ گیان مانتے ہیں - وہاں اس پنتھ والے وید کو پران آدی کسی گرنتھ کو بھی ایشور کرت گیان نہیں مانتے - اور رشی واکیہ انوسار جہاں انکو ناستک ہوکر دوجوں سے پرتھک کرنا اُچت - وہاں

اس سمے ہندوؤں میں سب سے پوتر مانے جاتے ہیں - یہی نہیں - بلکہ بلبھہ آچاریہ سمپرداے والوں نے انیک ستھانوں میں کھلے اور صاف شبدوں میں ویدوں کی نندا کی ہے - جیسے -

شری جیون جی کے آکھیان میں لکھا ہے -

(۱) آکھان دیدمیں نے ادکہ ہیں - ارتھات وید سے ادھک پستکیں ہمارے گھر میں پڑی ہیں - وید سے ہمیں کیا پریوجن -

(۲) آچاریہ جی کرت بال بودھ نامی گرنتھ میں لکھا ہے - کہ وید کے ماننے کی ضرورت نہیں ہے -

(۳) شری دوارکیش جی نے وشن مرم جو لیشٹی ارگ کے مول کا میں ہیں اس میں سپشٹ لکھا ہے -

لوک وید کن تیاگ -

لوک لجا اور وید میں کہی ہوئی باتوں کا تیاگ کر دے یہی نہیں - بلکہ زوردار الفاظ میں اُپدیش دیا ہے -

چھانڈو وید مریادنے کل نانے لاج

ارتھات - وید مریادا کی کچھ پرواہ مت کرو اور لوک لجا سے بھی مت بچنے کرو -

(۴) اسی مارگ کا انوکرن کرتے ہوئے شری سورداس جی نے لکھا ہے -

وید ودھی کو نیم ناہیں - برہم کو پہچان

ارتھات - ہمارے سمپرداے میں وید وکت ودھی اور کرم کرنے کا نیم نہیں ہے - یہاں تو پریم چاہئے - جس سے سروپرکار کے کرم کریں -

(۵) شری پدم ناتھ داس جی نے لکھا ہے -

وید پران شنگر تا سُندر ان باتن نہ ترسئے
شری بلبھہ شری وٹھل پد پنج کے بھو ساگر میں پڑے

ارتھات وید اور پران یہ ساری بناوٹیں ہیں انکی واتا کو تیاگ دینا اُچت ہے - جو شری بلبھہ و شری وٹھل ناتھ کی سترن نہیں آتا - وہ بھوساگر میں پڑتا ہے - جہاں سے اسکو پار ہونا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اتی کٹھن ہے۔

(۶) شری بلبھ نکھہ چند چھٹا بن سب جگ بیانو ہیرو۔

ارتھات دیدکا گیان ودیا کا پرکاش نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی کسی اور پرکار کے پرکاش سے جگت کا اگیان اور اندھیرا دور ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ شری بلبھ ناتھ جی کے مُکھ چند کا درشن کیا جاوے۔

(۷) ویدوکت کرموں کا ورنن کرتے ہوئے لکھا ہے

جپ تپ تیرتھ نیم دھرم برت
میرے تو شری بلبھ پربھو کو نام

ارتھات ہمارے لئے جپ۔ تپ۔ تیرتھ۔ نیم دھرم۔ برت کچھ نہیں۔ کیول بلبھ پربھو کا نام چاہئے۔

جہاں ہندوؤں کے جپ۔ تپ۔ تیرتھ۔ برت آدی کا کھنڈن کیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی سیشٹ رِیتی سے کاشی آدی استھانوں کی نِندا کی ہے۔

ہم تو شری وِٹھل ناتھ آپا سی سدا سو دن
شری ولبھ نندن کاسے کرو جاسے کاشی

ارتھات ہمیں تیرتھ یاترا کی ضرورت نہیں ہمیں تو ولبھ نندن کی سیوا کرنی ہے۔ کاشی جاکر کیا کریں گے۔

(۸) اور بھی لکھا ہے۔ کہ تتو دھر لیو اپنو گُل ہیں۔

ارتھات۔ سار وستو تو اپنے کُل میں ہی پراپت ہے اور کسی استھان یا گرنتھ کو ماننے سے ہمیں کیا کاریہ۔

اس پرکار ویدوں کی نِندا اپنے گرنتھوں میں انیک بار کی ہے۔ اور وید کے تتو کو جاننے کے بجائے ویدوکت سدھانتوں کے وِپریت الوکِت وِوہار کا اُپدیش دیا ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

کر کو امرت چھانڈ کے کو کرے کال کی آس

ارتھات۔ پراپت وستو کو تیاگ کر ویادی شاستروں میں شدھ عار سننے سے اتم کرم کرنے کے پشچات پارتھ کے شبھ پھل کی آشا کون کرے۔؟

اِن سب پرکار کے ادھونک چنا بناتے اور پرچار کرتے سمے اپنا گورو منتر کان میں پھونک دیتے ہیں کہ:۔

اپنا مارگ گُپت راکھنو

ارتھات۔ بلبھ سمپردائے کے اُپدیش کو کسی انیہ مت انویائی کو مت بتلانا۔

اِن واکیوں سے سپشٹ ہے کہ باوجود نِندک ہونے کے بلبھ آچاریہ سمپردائے والوں کا دوجوں میں شرومنی شمار کیا جانا ہندوؤں کی بھول کے کارن سے ہے۔

انہی پرکار کے انیک بھارت ورش کے اُپاسک سمپردائے اُپستِت ہیں جو نہ تو پراچین آرش گرنتھوں پر وشواس اور شردھا رکھتے ہیں اور نہ ہی ہندوؤں کے اَرواچین اور ادھونک پورانک کلپت باتوں کو ہی مانتے ہیں۔ اتیو پاٹھک وچار کیجئے کہ ہندو سبھا میں کیا ابل شیش ہے ؞

مذہبی تعصب کے خطرناک نتائج

اعظم گڈھ ضلع میں مبارک پور ایک قصبہ ہے جہاں کہ ۲۵ ہزار کی آبادی میں سے قریب ۲۲ ہزار جولاہے رہتے ہیں۔ وہاں کے جولاہوں نے مذہبی جوش میں آکر جتھا کیا۔ اور ۲۹ مئی کو بوقت ۸ بجے قریب ۲½ ہزار مسلمان جولاہے مبارک پور سے چلکر کجہر پورہ کی جانب بڑھے ہے۔ پہلے اِس مجمع نے ٹھاکر رام بلی سنگھ کی چھاونی توڑی۔ اور ایک اہیر کو خوب پیٹا۔ ایک دو بچھڑے کھول لئے اور بیوا صاحب کے مندر میں گھُس گئے۔ مندر کے زینہ پر ایک بچھڑا ذبح کیا۔ پجاری نے خائف ہوکر دروازہ بند کر لیا۔ چند آدمی دیوار پھاند گئے پوجاری کو مارا۔ اور خون وگوشت سے مندر کو ناپاک کیا۔ اِس بیہودہ حرکت کے بعد سب واپس مبارک پور ہوئے۔ راستے میں جو ہندو ملتا خوب زدوکوب کے اسکو ادھموا کر دیتے۔ واپس آکر مبارک پور کے پرانے ٹھاکر دوارہ پر حملہ کیا۔ اور مندر کا دروازہ بند پاکر دیوار پھاند اندر جا گھسے۔ پوجاری سے مندر کی چابیاں مانگیں۔ جب اُسنے دینے سے انکار کیا تو اُسکی بُری گت بنائی۔ یہی برتاؤ دو گسائیوں سے کیا جو مندر میں مقیم تھے۔ کنجیاں پوجاری سے چھین لیں اور وہاں سے ایک گئو کو پکڑ کر مندر میں ذبح کیا۔ ٹھاکر دوارہ کی قیمتی پوشاکیں اور زیور نکال لئے اور مورتی کو خون آلودہ کر دیا۔ مندر کو توڑ پھوڑ اور خستہ حال کر کے اطمینان سے وہاں سے علیحدہ ہوئے۔ اِس اثنا میں پولیس نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ اور مجمع کو پوری آزادی اپنے شر انگیز خیالات کے پورا کرنے میں عطا کی۔ یہ خبر جب اعظم گڈھ پہونچی تو وہاں سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بمعہ کمشنر کے ہنگامہ کے موقعہ پر پہونچے۔ جمعرات کو گورکھپور سے کمشنر صاحب پدھارے۔ ابھی تک ۱۲ مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کا بیان ہے کہ ٹھاکر رام بلی سنگھ نے دو سور مار کر اُن کو سخت اشتعال دلایا۔ اور بقر عید میں جب پورٹ نہ سُنی گئی۔ تو بدلا لینے کے خیال سے ساری حرکت سرزد ہوئی۔ اہل ہنود کا بیان ہے کہ یہ فرضی بات ہے۔ وجہ ناراضگی ایک برہمن نے باہم پنچایت جسنے باوجود مخالفت مسلمان زمیندار کے سفید زمین پر کچا مندر تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ جب یہ ماننا تو مسلمانوں نے جمعہ کے روز صلاح کی اور اتوار کو تعمیر مندر کا بدلا نکالا۔ ان واقعات کی بنا پر اس قسم کے دلخراش اور تردد پیدا کرنیوالی خبر سے سب سے بڑا بھاری قصور پولیس والوں کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے اس بد امنی اور بے چینی کے فرو کرنے میں کچھ بھی حصہ نہیں لیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کہ زیادتی ہنود کی طرف سے ہوئی ہے یا مسلمانوں کی طرف سے۔ کچھ بھی ہو۔ اِس میں شک کی گنجائش نہیں کہ اِس قسم کی بد امنی بڑی حیرت انگیز ہے اور مسلمانوں کا اس قدر تعصب سے کام لینا اُنکی جبلی عادات کو روشن کرتا ہے۔ تعصب چاہے کسی مذہب کے پیرو کار میں ہو۔ اگر وہ اعتدال سے تجاوز کرے تو اس قسم کے خطرناک نتائج ضرور ہی پیدا کرتا ہے ؞

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

مسٹر دھرمپال جی بودھ کا کاشی آریہ سماج میں ویاکھیان

آریہ پُرشو۔ کاشی آریہ سماج سمبندھی خبریں بہت کم آپ لوگ اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ اس کا کارن یہ نہیں کہ کاشی کے آریہ سماجک پُرش کچھ کرتے نہیں بلکہ اس کے کئی ایک دُوسرے کارن ہیں۔ کاشی آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں اور ایک کافی تعداد کاشی واسیوں کی اس جلسہ میں شریک ہوتی ہے۔ ہر ایک آریہ سماجک پُرش جانتا ہے کہ کاشی پوپ گڑھ ہے۔ اور کاشی تیرتھ میں رہنے والوں کے ساتھ یم کے دوت خاص رعایت کرتے ہیں۔ اس لئے اس اندھیر کو دور کرنے کے لئے جو مقابلہ کہ آریہ پُرشوں کو سہن کرنا پڑتا ہوگا۔ اس کو آپ لوگ خود انوبھو کر سکتے ہیں۔ اس پرانت کی پرتی ندھی سبھا کو چاہئے تھا۔ کہ کاشی کو پرچار کا مرکز بناتی اور پھر دیکھتی کہ کس طرح ویدک دھرم کا پرچار ہوتا ہے پرنتو یہ کرنا تو درکنار۔ وہ پاٹھ شالہ جسکی ضرورت کو ہر ایک پرانت کی سبھائیں محسوس کر رہی تھیں۔ جس پاٹھ شالہ کی طرف ہر ایک سنسکرت کا پریمی چکور کی طرح دیکھ رہا تھا۔ اور امید کرتا تھا کہ اب کاشی میں آریہ ودیارتھی سکھ کی نیند لیتے ہوئے بے فکری سے ودیا دھن پا سکیں گے وہ مہا ایک آریہ ودیارتھی کے دکھو دکھت کرتی وہی آگرہ میں جا وراجمان ہوئی۔ ودیشی کام کرنیوالے جو کسی ایک اُدیش کو سامنے رکھ کر بھارت میں کام کرنا چاہتے ہیں اُن کو تو کاشی سے بڑھکر عمدہ جگہ نہیں ملتی اور وہ جنکا بڑا بھاری سمبندھ اس شہر سے ہے۔ جن کے کام کی کامیابی کا مدار زیادہ تر اس شہر کو فتح کرنے پر منحصر ہے جو جانتے ہیں کہ کاشی ابھی تک سنسکرت کا گھر ہے۔ جبکہ ضرورت پڑنے پر پنڈت بھی یہیں سے منگوانے پڑتے ہیں۔ وے دھرم کے پریمی دوسری دوسری جگہ تلاش کرتے ہیں۔ مسز اینی بیسنٹ کا کالج ہے تو یہیں پر۔ تھیاسافی کا ہیڈ کوارٹر یہیں پر۔ رادھا سوامی پنتھ کے گرو بھی یہیں پر اڈا جمانے کی فکر میں ہیں۔ اور اب لنکا کے رہنے والے مسٹر دھرمپال جی بودھ بھی اپنی سکیم کو لیکر یہیں پہونچے۔ کیوں نہ ہو۔ جہاں تھوڑا خرچ فائدہ زیادہ ہو۔ وہی کام وے لوگ کرتے ہیں خیر ہمارے بھائی بھی کبھی بیدار ہونگے۔ کاشی آریہ سماج کے پردھان پنڈت رام نراین جی مصر ہی۔ آپ بڑے ہی یوگیہ پُرش ہیں جو کام کرنے والا بنارس میں آوے اُس سے ملنا اور ہر ایک نیک کام میں دل سے سہایتا کرنا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وے اپنے دستور کے موافق مسٹر دھرمپال جی سے ملنے گئے اور جب انہوں نے اُن کو ایک سجن پُرش پایا۔ تو آپ نے استدعا کی کہ وے آریہ سماج مندر میں ویاکھیان دیں۔ اُس دن سوموار بھی تھا۔ اُنہوں نے منظور کر لیا۔ اشتہار جلدی کے کارن نہ چھپ سکے لکھکر نوٹس چسپاں کئے گئے۔ اور بہت سے دوستوں کو مطلع کر دیا۔ کرسیوں اور فرش کا انتظام زیادہ کیا گیا ساڑھے چھ بجے سے لوگ جوق جوق آنے شروع ہوئے۔ پرتھم ہون جیسا کہ قاعدہ ہے ہوا پھر بھجن اور پرارتھنا سات بجے مسٹر دھرمپال جی پہونچ گئے تھے آپکے ساتھ ایک انگریز تھا جو اُن کے انسٹیٹیوشن میں کام کرنے کے لئے آیا ہے۔ دھرمپال جی بھگوے وستر دھارن کئے ہوئے تھے۔ پردھان جی نے لوگوں کو سوچنا دیدی کہ چونکہ دھرمپال جی ناگری بھاشا نہیں جانتے اس لئے وے انگریزی میں ہی بولیں گے۔ اور مضمون لکچر کا برہمچریہ تھا۔ دھرمپال جی کا ویاکھیان سُننے کے لئے لوگ بہت آئے تھے ایک بودھ لکچر دیں گے۔ لوگ حیران تھے کہ کیا کہینگے چھ سو کے قریب حاضری تھی۔ لکچرار نے پہلے تو اپنے سفر کے کچھ حالات سنائے اور فرمایا کہ میں تین دفعہ دُنیا کے ارد گرد گھوم آیا ہوں کوئی مُلک ایسا نہیں رہا جہاں میں نہ گھوما ہونگا۔ اور ہر ایک شائستہ قوم کی ترقی کے کارنوں کو بڑے غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور میں نے کوئی قوم ایسی غافل نہیں دیکھی جیسی کہ بھارت کی۔ جس جاتی نے اُپنشد جیسی پُستکوں کے رچنے والے پُرش پیدا کئے ہوں۔ وہ آج ایسی ادھین اوستھا کو کیوں پراپت ہوئی ہے؟ اس کا کارن یہ ہے کہ برہمچریہ نشٹ ہے۔ میرا یقین ہے پہلے زمانے میں لوگ ۴۸ سال تک برہمچریہ رکھا کرتے تھے اور یہی سب سے اُتم درجے کا برہمچریہ ہے۔ اور آج میں دیکھتا ہوں کہ ۱۸ برس کے لڑکے کا بواہ ہوتا ہے ۱۸ سال کی کنیا کے ساتھ۔ پھر ترقی ہو تو کیسے ہو۔ پہلے ۱۶ سال کی کنیاؤں کے بواہ ہوا کرتے تھے۔ اور آج چھوٹی عمر میں جبکہ کہ اُن کو کچھ خیال بھی نہیں بواہ ہو جاتا ہے۔ میں ایک گاؤں میں گیا۔ سکول کے لڑکوں سے پوچھا کہ پڑھکر کیا کرو گے۔ جواب ملا کہ نوکری۔ میں نے پوچھا کتنے روپیہ کی۔ جواب ملا دس روپیہ کی۔

جس جاتی کے بچوں کا بڑے سے بڑا مقصد ۱۰ روپیہ کی نوکری ہے وہ دیش کبھی ترقی کریگا؟ ایسی سنتان پیدا کرو جو دُنیا کے سکھوں کو تُچھ سمجھیں۔ جو بڑے بڑے خطرے کا بہادری سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔

جیسی کمریں ابھی سے جھک گئی ہوں۔ بلکہ جو سدا سینہ نکال کر بیٹھیں۔ جو منہ سے سانس نہ لیں۔ یاد رکھو اگر دس برس برہمچاری پیدا ہو جائیں تو دیش کا ادھار ہو جائے۔ اس ویاکھیان کا بہت ہی اچھا پربھاو پڑا۔ آپ کے ویاکھیان کے بعد جیٹھے پردھان جی نے ایک اپیل فنڈ کی آگیا دی۔ چنانچہ ...

ہو گیا ہیں جس کے ہاتھ ابھی کالے رہیں نہیں

سات روپیہ ...

یہ لاونی گائی اور لوگوں سے ... کیا کہ جب رشی دیانند نے یہ لفظ کہے تھے۔ تو انگریزی پڑھے لکھے لوگ کہتے تھے کہ وہ سب سمجھو یہ خواب کی باتیں ہیں۔ اور آج ایک دولتی اگر بھی وہی لفظ کہتا ہے۔ لوگ نے کیا ہیں۔ برہمچریہ کے لئے آریہ سماج کیا ہے۔ اور گروکل ہر دوار بہشت میں کیا کرے گا۔ اس کے متعلق کچھ کہا اور ثبوت دیا کہ یہ ویدوں سے پوشیدہ جانتے ہیں جب تک ان کا پرچار نہیں ہوتا سیدھی ہونی کٹھن ہے اب چاہئے ہم ان سدھانتوں کو قابل تعمیل کہیں۔ پرنتو دولتی بتلائیں گے کہ وہ حقیقت میں قابل تعمیل ہیں۔ انت میں پردھان جی نے منسٹر دھرم پال جی کا دھنیواد ادا کیا اور آرتی ہونے کے بعد سبھا وسرجن ہوئی۔

الواقـــــــم

ستیہ دیو ودیارتھی ازکاشی

کاپی تجاویز پاس شدہ انترنگ سبھا آریہ سماج ملتان شہر منعقدہ ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء

منتہ جیسی جی نے تجاویز حسب ذیل پیش کیں اور لالہ کاشی رام جی پلیڈر نے کچھ ترمیم کر کے تائید کی اور بالاتفاق رائے فیصلہ ہوا۔

(اول) کہ نسبت تجویز نمبر ۲ مرسلہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سماج ہذا کی رائے میں لاہور شہر میں ایک ہال رائے بہادر لالہ رام صاحب مرحوم کی یادگار میں بنانا مناسب نہیں (۱) کہ ایسے ہال کی کوئی سخت ضرورت نہیں (۲) اس فنڈ کے کھولنے سے وید پرچار اور گروکل کو سخت نقصان ہوگا۔ اور ایسی سخت ضرورت نہیں کہ ان نقصانوں کو گوارا کر کے نئی اپیل کیا جاوے۔

(۳) موجودہ حالات میں بھی وید پرچار کی آمدنی بہت کم ہو گئی ہے۔ اس فنڈ کے کھولنے سے بھی سخت کمی ہو جاوے گی۔

(۴) گروکل کے لئے مکانات بنانے پر بھی اپیل کی سخت ضرورت ہے۔ پہلے اس ضرورت کو پورا کرنا سب سے مقدم ہے۔ بموجودگی اس ضرورت کے لاہور میں ایک نیا ہال کھولنا فضول ہے۔

اگر ہر صورت سبھا کو رائے صاحب کی میموریل میں یادگار قائم کرنے کی دھن میں کوئی عمارت ہی بنانی ہے تو بہتر ہوگا کہ گروکل کے مکانات انکی یادگار میں بنائے جاویں۔ اس سے ہر دو مطلب پورے ہو جاویں گے یعنی گروکل کی ضرورت بھی رفع ہو جاوے گی اور انکی یادگار بھی قائم ہو جاوے گی۔

دوم۔ نسبت تجویز نمبر ۳ یہ فیصلہ ہوا کہ سماج ہذا کی رائے میں پرتی ندھی سبھا کو کسی صورت میں کوئی روپیہ اپنے سرمایہ سے اس یادگار کے لئے نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ سبھا میں لوگ خاص فنڈوں کے لئے خاص رقوم دیتے ہیں۔ ان مطالب کے برخلاف روپیہ کو تصرف میں لانا نہ صرف دھارمک اور اخلاقی پہلو سے مذموم ہے بلکہ شاید خلاف قانون ہوگا۔ اور خصوصاً جبکہ پرتی ندھی سبھا کے لئے گروکل کے مکانات تیار کرنا ایک اشد ضرورت اور جائز فرض ہے تو اس کو نظر انداز کر کے ایک کم ضروری بلکہ غیر ضروری مطالب میں روپیہ لگانا اپنے فرض سے گریز کرنا ہے۔ اور سبھا میں باعث بد ظنی اور بے اعتباری ہوگا۔ اور عام طور پر اداشو اس پھیلے گا۔ اس لئے یہ سماج نہایت ہی سنجیدگی اور زور سے سبھا کی اس تجویز کی سخت مخالفت کرتی ہے۔

(۳) تجویز ہوئی کہ نقل تجاویز بالا خدمت میں پرتی ندھی سبھا بھیجکر التماس کیا جاوے کہ انترنگ سبھا کی تجاویز کے ساتھ ان تجاویز کو بھی جنرل سبھا کی میٹنگ میں پیش کرے۔

(۴) کہ ان تجاویز کی نقل خدمت میں جملہ آریہ سماج ہائے پنجاب بھیجکر لکھا جاوے کہ وہ بھی اپنی انترنگ سبھا میں پیش کر کے اپنے فیصلہ سے پرتی ندھی سبھا کو اور ملتان سماج کو اطلاع بخشیں۔

(۵) کہ ان تجاویز کی نقل خدمت میں تمام ممبران میموریل کمیٹی ارسال کی جاوے۔

آپ کا شبھ چنتک
ایشور داس پلیڈر منتری آریہ سماج
ملتان شہر

شوک

شریمان ڈاکٹر درگا دت جی کمیشنڈ سرجن ستواری سپھا دھنی جی کی دھرم پتنی کا دیہانت گذشتہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء کو ہو گیا۔
مرحومہ کی آیو مرتیو کے سمے کیول ۵ برس کی تھی۔ سنسکار ویدوکت ہوا۔
ڈاکٹر صاحب کو اس بوقت مرتیو سے سخت کلیش پہونچا ہے۔ آشا کہ وہ اپنے گمبھیر سبھاو سے برداشت کرتے ہوئے آریہ جیون کا ثبوت دیں گے۔ مرحومہ نے وفات سے پیشتر کچھ روپیہ مختلف سماجوں میں دان دیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

پرشارتھ سے کام کرو

میرے اس مضمون کو ستیہ دھرم پرچارک
مین شائع فرما کر مشکور کرین۔ آریہ پرتی ندہی سبھا
پنجاب کے رزولیوشن منعقدہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹
کی نقل میرے پاس آئی۔ جس میں یہ ظاہر
کیا گیا ہے کہ رائے پیڑارام صاحب مرحوم
جو صوبہ پنجاب کے آریہ سماجوں کے بھوشن
اور رکن اعظم تھے کی یادگار میں چالیس ہزار
روپیہ جمع کر کے لاہور میں جو کل پنجاب کے
سماجوں کا مرکز ہے ایک بڑا ہال بنایا جائے۔ میں بھی
عرصہ بیس سال سے آریہ سوسائٹی سے تعلق رکھتا
ہوں۔ میں نے رائے صاحب مرحوم میں جو ایک
بڑی خوبی پائی وہ آریہ سماج سوسائٹی کے سرکل
مین آریہ سماجک بھائیوں کے لیڈر آریہ بھائیوں
میں بھی وہ صفت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ وہ
صفت یہ تھی کہ رائے صاحب نے جب سے
آریہ دھرم گرہن کیا۔ اونھوں نے اپنے جیون
میں کیا دہارمک کیا دنیاوی اور کیا سرکاری کام
میں عملاً ظاہر کر دکھایا کہ آریہ جیون ایسا
ہونا چاہیے۔ یہی نہیں صرف اونھوں نے
اپنی ہی عملی زندگی بنائی تھی بلکہ اپنے کل پروار
کو پکا آریہ بنا کر چھوڑ گئے۔ مبارک ہے
آریہ بھائیوں کی زندگی۔ اس لوک کیا پرلوک کا
توشہ بھی ساتھ لے گئے۔ آریہ بھائیوں میں اسوقت
جو ایک بڑا بھاری نقص دیکھنے میں آتا ہے
آریہ سوسائٹی کی ایک رکن اعظم کے دیتو سے
سبق حاصل کر کے وہ نقصان جلدی دور کرنا چاہیے
آریہ بھائیوں کے ذمہ صرف اتنی ذمہ واری ہین
کہ وہ اپنی عملی زندگی بنا لیں۔ بلکہ اپنے کل پروار
کو پکا آریہ بنا کر چھوڑ جائیں تاکہ یہ ذمہ واری انکی
سر پر نہ رہ جائے۔ میں بہت سے آریہ بھائیوں
کے پروار کی بچشم خود یہ حالت دیکھ کر حیران ہوں

جب خود زندہ تھے اپنے جیون سے آریہ بھائیون
کو لائبہ سمجھاتے تھے۔ جب انکا دیہانت
ہو گیا مگر آپ کا سنسکار بھی انکا ویدک ریتی سے نہ ہوا
باوجود وصیت کرنے کے بتلائی۔ آریہ سماج سے
تعلق رکھنا کیا معنے رکھتا ہے۔

یاد رکھو جو آریہ بھائی اپنے پروار کو آریہ بنانے
میں کمزور ہے۔ اور تسلیوں کے موقعوں پر
خواہ وہ کتنی ہی زور آور تقریر سے آریہ
بھائیوں کے دلوں کو کتنا ہی جلدی بان کیوں نہ
کرے۔ لیکن وہ تقریر آریہ بھائی کے دلوں
میں کبھی اچھا اثر پیدا نہیں کر سکتے جب اُس
میں اتنی ہی ہمت نہیں کہ اپنے پروار کو پکا
آریہ بنا سکے۔

اب موقع ہے۔ اگر آپ کو ویدک بھائیوں
سے محبت ہے ایسے معزز بھائی کے
سے سبق سیکھتے ہوئے۔ ویدک دھرم کے مقابلہ
میں برادری اور ہندو لوگوں کی پرواہ نہ کرتے
ہوئے۔ اپنے عمل سے زندہ مثالیں پیدا
کر کے دکھاؤ۔ پرمیشور وشواس ہے
اس وقت جو ہندو بھائی آپ کے
دہارمک کاموں میں وگن ڈال رہی ہیں۔
ایک وقت انکا آپ کے دہارمک اور عملی زندگی
کو دیکھ کر ویدک دھرم کی طرف آکرشن ہو گے
چونکہ اسوقت تک آریہ سوسائٹی نے جتنے
کام کئے ہیں سب سے بھاری کام جو آریہ
سوسائٹی میں ہوا ہے جیسے سب آریہ
بھائی نیک پھل کی آشا رکھتے ہیں وہ
گروکل ہے چونکہ رائے صاحب مرحوم
نے اپنی عملی جیون سے نمونہ بنا کے رکھ دیا
ہے کہ اپنے دو لڑکوں کو پچیس برس تک
برہمچریہ رکھ کر پورن ودیا حاصل کرا کے
بعدہٗ انکا ودواہ آریہ کل میں ویدک ریتی
سے کیا ہے۔ افسوس ابھی دوسرے

لڑکوں کی نوبت ہی نہیں پہنچی تھی کہ اس
جہان سے چل دئے کیا اچھا ہوتا بجائے
اس کے کہ ان کی یادگار میں لاہور میں ایک
بڑا ہال بنایا جاتا۔ دو ہونہار اور غریب ودیارتھیوں
کو ہمیشہ کے لئے گوروکل میں تعلیم دیجاتی
سبہا اس کے لیے اتنا چندہ اکٹھا کر کے جسکے
سود پر کام چلتا رہتا۔

کرپا کر کے اس دوسرے مضمون کو بھی شائع
فرما کر مشکور کریں۔

مین عرصہ دو ماہ سے ڈیرہ غازیخان آریہ
سماج کا سالانہ اوتسو ماہ اپریل کی پہلے ہفتہ
میں ہوا تھا یعنی دو ماہ گذر چکے ہیں کہ ابھی تک
سال آئندہ کے لئے انتخاب بھی عہدہ داروں
کا نہیں ہوا۔ انتخاب کیا بلکہ سال گذشتہ کا
ماہواری چندہ بھی سال بھر کا ابھی تک وصول
نہیں کیا گیا۔ اتنے سے نکال سکتے ہیں کہ آریہ
بھائی کیسی پرشارتھ سے کام کر رہے ہیں
جو کام پندرہ منٹ کا ہوتا ہے وہ دو دو ہفتہ
تک پورا نہیں ہوتا ڈیرہ غازیخان ایسی جگہ
واقع ہے۔ جہاں پر اک براہمنوں اور کنباریوں
کا بڑا زور ہے یعنی ہردوار اور متھرا کی برابر
اس استھان کی حالت ہے جہاں برہمنوں
کا اس قدر زور ہو۔ وہاں لایق لایق آریہ
بھائی بھی موجود ہیں۔ یہاں دو سوال پیدا
ہو سکتے ہیں۔ یا تو ان کو ویدک دھرم سے
ہمت نہیں۔ اگر ہے کیا وجہ ہے جو بیس برس سے
ہیں کیا ایک ایک گھنٹہ بھی ایک ایک آریہ
بھائی نہیں دے سکتا۔ جبکہ ہمارا یہ دعویٰ
ہے کہ ویدک دھرم کل مذہبوں سے جو ہو وقت
یہ پھیلتا ہو یہی ہے جہاں کہ دوسرے
مذہب والے اپنے دھرم کی پھیلانے میں تن
من دھن سے کوشش کر رہے ہیں۔ کیا آریہ
بھائی ویدک دھرم کو پرچار کا منع خیال کرتے ہو

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اگر اوس کے پھیلانے کی کوشش نہیں کرتے کیا یہہ ذمہ واری ان کے سر پر نہیں ہے کیا وہ پاپ کے بھاگی نہیں ہونگے۔

میں پھر ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج کے آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ اگر کسی آریہ بھائی کو کوئی رنجش ذاتی ایک دوسرے سے ہے۔ ان کو چھوڑ کر یک دل ہو کر آریہ سدھانتوں کی خوبیاں دوسرے ہندو بھائیوں میں پھیلائیں جو ان سے محروم ہیں۔

واقعی اس وقت ہندو بھائی اودیا کے کارن پوپوں کے جال میں پھنسکر بہت تنگ آئے ہوئے ہیں۔ آشا ہے اگر آریہ بھائی عملی زندگی رکھتے ہوئے ہندو بھائیوں میں ویدک دھرم کی خوبیاں ظاہر کریں جلدی ان کے اس دھرم کی طرف رچی ہوگی۔ واقعی میں ظاہر مثال سے دیکھ رہا ہوں کہ ہندو بھائی ویدک کے پیاسے ہیں۔ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء کو یہاں ایک وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا تھا میں نے بچشم خود دیکھا تھا باوجودیکہ اوس تاریخ کو شہر میں اور بھی پرانک ریتی سے وواہ ہو رہے تھے۔ لیکن ویدک وواہ کو دیکھنے کے لئے اس قدر استریاں اور پرش ہزاروں کی تعداد میں اکتر ہوئی تھی جہاں پیر رکھنے کو بھی جگہہ نہیں ملتی تھی سینکڑوں آدمی اور عورتیں باوجود اس وقت رنجاں ہونے جگہ کی تنگیوں کارن مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ دس سال پہلے ڈیرہ غازیخاں میں جہاں ہندو لوگوں میں اودیا کے کارن اس قدر مخالفت تھی کہ صرف ایک ہون پر ہی کورٹ میں نالش کر کے سینکڑوں روپیہ برباد کر دئے تھے اب یہاں تک حالت آپہونچی کہ جب کبھی کوئی ویدک سنسکار ہوتا ہے۔ بڑے شوق اور خلوص سے دیکھتے ہیں اگر کوئی برہمن مخالفت کرتا ہے اسکا رن کو

واسطے ہیں۔ چونکہ برادریوں کی بندش کے جن کے خیال شدہ ہیں وہ بھی کچھ حوصلہ نہیں کر سکتے۔

میں آریہ پرتی ندہی سبھا کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں۔ جہاں ہر روز جیسے سٹیشن پر ہزاروں آریہ سدھانت کے ٹریکٹ ہر زبان میں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ ایسے پوپ گڑھ میں بھی ضرور حصہ لیں۔ آریہ سماج ڈیرہ کا غازیخاں ایسی حالت میں حالت میں نہیں ہے جو روپیہ خرچ کر کے ٹریکٹ مفت تقسیم کر سکے اور نہ ہندو لوگوں کو غرض ہے کہ روپیہ خرچ کر کے ٹریکٹ خرید کریں اگر سبھا ایسے کام کو اپنے ہاتھ میں لے اور کام کرے ہزاروں روپیہ اس ڈسٹرکٹ سے مختلف فنڈوں کی امداد کے لئے جا سکتے ہیں۔ آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں لوکل اپدیشک کے رکھنے کے لئے پربندھ کر رہی ہے شری چمنی جی اپدیشک ملتان کی اس طرف دلاتا ہوں کہ اب اس سماج کی منتری مہاشے پرتگیا کر چکے ہیں کہ اگر پنڈت گوپال کرشنا شاستری لینا چاہیں ہم آپ کو دے سکتے ہیں۔ آشا ہے اپنی پرتگیا کا جو پالن کرینگے

کنیا گوروکل

آریہ پرشو۔

پچھلے ہفتہ کے پرچارک میں اس اخبار کے لائق ایڈیٹر درگا "کنیا گوروکل اس وقت کھل سکتا ہے" کی سرخی میں اس اہم مضمون پر فاضلانہ بحث کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ موجودہ حالات میں کنیا گوروکل ہرگز ہرگز نہیں کھل سکتا۔

میں لائق ایڈیٹر کی سابقہ کلی اتفاق ہے۔ لیکن میں اتفاق کرتا ہوں اور عرض کروں گا کہ اگر ویش کی یہی حالت ہے تو کیا ہمیشہ مایوس ہو کر نراش ہو جانا چاہئے۔ گروکل جب کھلا نہیں تھا۔ اعتراض یہ عام ہوتے تھے۔ بڑے بڑے بیدار مغز ایک دفعہ کہہ اوٹھتے تھے کہ کوشش رائگاں ہوگی۔ استاد نہیں ملیں گے۔ جگہ نہیں ملے گی۔ حفاظت نہیں ہو سکے گی۔ جملہ اعتراض کئے جاتے تھے۔ لیکن پیشتر تھی آتمائیں اعتراض سن کر گھبراتی نہ تھیں بلکہ ان اعتراض پر بھی سنجیدگی سے سوچتے تھے۔ لگاتار کوشش ہوتی گئی نتیجہ یہ نکلا جس بات کو لوگ ناممکن بتلاتے تھے تجربہ سے ممکن ثابت ہو گیا اس میں سندیہہ نہیں ہر ایک سوال کے مختلف پہلو ہوا کرتے ہیں اور اس میں انکار نہیں کہ لڑکیوں کے گروکل میں اور لڑکوں کے گروکل میں بہت فرق ہے۔ اس میں بھی ہمارا سندیہہ نہیں کہ بہت سے بھائی دیگر وششٹ اور دیدوان ایڈیٹر کے مضمون کو پڑھ کر بالکل مایوس ہو گئے ہونگے اور شاید کئی اپنی امید پہ پانی پھرا سمجھ رہے ہوں گے۔ بہت وچار شیل پرش بھی شاید وچار کے گہرے سمندر میں غوطہ زن ہو گئے ہوں گے ان سب حالات کی موجودگی میں میرا پورا وشواس ہے کہ پوتر آتمائیں آریہ سماج میں نہیں ویدک دھرم کے ... رتن آریہ ستان کو نراش ہونا ... ہو گئے ہوں گے اور ... انتا بلدی ... باہر نکلے اور ... کہ دیوی ... کی گروکل ... پرش انتظام کرنے والے ...

والے آچاریہ اس گری ہوئی اوستھا میں
بھارت ورش میں مل سکتے ہیں تو کوئی
وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں پنڈت گرو دت
کے لیے ادہیشٹھاتا شی اور ادھیاپک تلاش
نہ ہوں ساری پرشوتم نراتش ہوتے سمیہ نہیں
سمجھ رکھو گرو کل اداس ہے جب تک
پنڈت گرو کل نہیں کھلتی کیوں کہ ایک
پہیہ والی گاڑی نہیں چلا کرتی - وہ بھائی
جنہوں نے استری سکشا کو اپنی اپنی زندگی
کا مشن سمجھا ہوا ہے اور اس کے لیے اپنا سر و سو
ارپن کر چکے ہیں وہ بیان وہ اس وقت اپنی
ذمہ داری کو سمجھیں سمیہ ہے کہ وہ سنسار
کو بتا دیں کہ ان کی کوششیں رائیگاں نہیں
گئیں - بلکہ کامیابی کے ساتھ پھل لائی ہیں
اگر ایک بھائی دھرم کے پالن میں اپنا
بلیدان کر سکتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ دوسرا
بھائی چپ چاپ بیٹھا رہے - آریہ پرشو
نراتش ہونے کا سمیہ نہیں سب تکلیفوں
سے ہوا کرتے ہیں آؤ ہم سب مل کر چھوٹی چھوٹی
یادگاریں چھوڑ کر سچی یادگار قائم کریں جس
سے ورش کا اور جاتی کا نہیں نہیں کل سنسار
کا نام روشن ہو - پرم پتا ہمیں بل دو وہ بل
جو رکاوٹوں کو [illegible] سمجھتا ہے [illegible]
ہم بہت کر چکے ہیں اور گرتے چلے جاتے ہیں
ہمیں شکتی دیجئے کہ ہم اپنے پاؤں آپ اٹھنا
سیکھیں اور ان مشکلوں کو جن کو ہم پہاڑ
سمجھ رہے ہیں آسان کر دکھاویں اور سچ
مچ رشی سنتان ہونے کا ثبوت دیں -
پیارے بھائیو آؤ ہم اس سمیہ ایک چت ہو کر
[illegible] کرتے ہوئے اس رحمان
پربھو میں سوا ہو جائیں -
[illegible] دھرم کا ایک ادنیٰ سیوک
[illegible] ناتھ [illegible]

مقدمہ کے حالات

جس میں دھرم اور نیتوں کا - پنڈت شمبھو دت
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور
آدمی پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ - الف و ۲۹۲
تعزیرات ہند - بعدالت دہلی -
اس مقدمہ کے مستغیث لالہ ایشری پرشاد
وکالہ پیارے لال صاحب پلیڈر ساکن دہلی
اور لالہ جمنا داس وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج
صدر بازار دہلی - پنڈت شمبھو دت شرما
اپدیشک و ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور
لالہ رامچند منیجر اینگلو سنسکرت پریس لاہور

یہ مقدمہ ۹ مئی کو بعدالت صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی دائر ہوا - اس مقدمہ
کی اول پیشی ۱۱ مئی تھی - اس کے بعد ۱۸
مئی مقرر ہوئی - اسی پر لالہ رامچند منیجر اینگلو
سنسکرت پریس ملزم کی ضمانت مبلغ
۵۰۰ کی ہوئی - اور ۳۱ مئی یکم جون
پیشی مقرر ہوئی -
نوٹ - لالہ رامچند پنڈت شمبھو دت کے
نام وارنٹ بلا ضمانت تھے اور لالہ جمنا داس
کے نام سمن تھے -
اس ۱۸ مئی کی پیشی پر آریوں کی طرف سے
لالہ دوارکا داس پلیڈر انبالہ شہر تھے اور
پنڈت لکھپت رائے پلیڈر حصار تھے -
اور جمنا داس کی طرف سے مسٹر مورٹن صاحب
بیرسٹر ایٹ لا تھے - اور دیگر وکلا پیروی مقدمہ
حاضر عدالت کھڑے تھے - اور فریق ثانی
کی طرف سے مسٹر کلٹرنس کرک مرکے کونسل
بیرسٹر سینئر تھے اور دیگر مقدمہ چند ڈسٹرکٹ
[illegible] کو ۲ بجے مقدمہ پیش ہوا اور شہادت
[illegible] کی اصحاب کی شہادت لی گئی

روز یکم جون سنہ ۱۹۰۴ء کو ۱۲ بجے سے شروع
ہوئی کئی گواہ ہوئے - یکم جون کو گواہ حسب
ذیل ہوئے -
لالہ مدن لال مہاجن - پنڈت سری داس
برہمن - پنڈت کاشی ناتھ - بہاری لال مہاجن
بابو واقف الحال پوسٹ کلرک
مقدمہ کے حالات - نمبر ۲ و نمبر ۳ گواہ نے
جس مت سرکار کتاب کے صفحہ سے گیت
پڑھ کر لفظ جو کہ اس گیت کے آخیر میں
گیت وہی وہی مثال ہے کہ نیک راستہ کا
مصنف لالہ جمنا داس قرار دینا چاہا - باقی کئی
لوگ گواہوں نے لالہ جمنا داس کو شناخت
کیا اور کئی آدمی وغیرہ ایسا رام کرشن
اگنی ہوتری آنریری لاہور نے نمبر ۲ وغیرہ بیان
کیا مستغیث نے باقی چھ گواہ لاہور سے
طلب کئے - ۱۲ گواہوں کی پیشی پر طلب کئے نہیں
گئی پنڈت جی کی ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت
ہوئی -
اس مقدمہ میں جس قدر ہجوم ہوتا ہے کچہری
احاطہ وکلا و دیگر صاحبان سے پر ہو جاتا
ہے - اور باہر بھی ضمانت کے واسطے منتظر کھڑے
رہتے ہیں دیکھنے کیا ہوتا ہے - اس پیشی پر
لالہ جمنا داس ملزم کی طرف سے لالہ جوگل کشور
پلیڈر اور لالہ رامچندر کی طرف سے - لالہ
دوارکا داس پلیڈر انبالہ - اور پنڈت شمبھو دت
جی کی طرف سے پنڈت رام بھجدت جی پلیڈر
چیف کورٹ - اور پنڈت لکھپت رائے پلیڈر
حصار تھے - اور دیگر وکلا و بیرسٹر پیروی کے
لیے کھڑے ہوئے تھے - اور ادھر فریق ثانی
کی طرف سے مسٹر کلٹرنس کرک پیٹرک بیرسٹر
سینئر تھے اور دیگر وکلا پیروی کے لیے تھے
میں اس مضمون کو سفر میں واسطے شائع کرنے
کے لکھ کر بھیجتا ہوں - اور ساتھ نقل عرضی

دعوی بھی جاتا ہے۔

مضمون مذکور کو درست کر کے اور با ترتیب کر کے جلد شائع فرماویں آپکے اخبار کے اس مضمون کو دیکھنے کے لیے پبلک منتظر ہے آریہ مجر میں مضمون مقدمہ نکلتا ہے مگر اخبار انگریزی ہے سب لوگ نہیں پڑھ سکتے مجبور ہیں مہربانی فرما کر کے جلد شائع فرماویے۔

سکرٹری آریہ سماج کرنال

پیارے بھائیو سچے آریہ بنو

ایک دن ایک شخص نے مجھ پر سوال کیا کہ اگر ودیلینا ایشور بھجن مجلس میں گا۔ تی ہووے تو وہ بھجن شوق سے سننے چاہیئے یا نہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ پھر سوال ہوا۔ کہ کیوں۔ جواب میں اس طرح میں نے کہا کہ "چونکہ اوسکا چال چلن ایسا خراب ہوتا ہے کہ اوس کی نصیحت بھی اپنی فضیحت ہوجاتی ہے"۔ آہ!! وہ کیا عجیب نظارہ تھا۔ جب اوس نے جواب میں یہ الفاظ کہے۔ کہ پھر تو میرے خیال میں بہتر ہے۔ کہ آریہ سماج کے اپدیشکوں۔ لیکچراروں۔ اور ممبران کی نصیحت اور بھجن سے آدمی کو فوراً نفرت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی اپنے پاک اصولوں کی تعریف میں تو پل باندہ دیتے ہیں۔ مگر اون میں سے ۹۹ فی صدی کا چال چلن اون کے بالکل ہی برعکس ہوتا ہے پیارے آریہ پرشو۔ کیا مذکورہ بالا الفاظ سے راستی نہیں ٹپکتی۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔ کہ تمہارے اقوال و اعمال کہانتک مطابق ہیں۔ تمہارے لیکچروں۔ تمہارے اپدیشوں اور تمہارے مطالعوں کا تم پر کیا اثر پڑا ہے۔ ؟! افسوس سے کہنا پڑے گا۔ کچھ بھی نہیں۔

جب کبھی ممبران سماج کو اپنا عمل درست کرنے کے واسطے کہا گیا۔ تو جواب ملا۔ ہم لوگ آہستہ آہستہ سدھر ہی گے۔ کاش! کہ الفاظ "آہستہ آہستہ سدھر ہی گے"!! جہاں سے معدوم ہو جاتے۔ یا کم از کم میرے آریہ بھائی لفظ ہندو کی طرح اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اپنے آپ کو سچ مچ کا آریہ بنا کر دکھلاتے

ست دھرم پرچارک مطبوعہ یکم بیساکھ صفحہ ۸ پر مہاتما منشی رام جیو اپدیش فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنے کرموں دوارا میں وہی ورتی نہیں دکھلاتا جسکا بانی سے کتھن کرتا ہے۔ اسپر شیہ سرشٹی کا کہ کداپی وشواس نہیں ہو سکتا!!! ہا! کیا گمبھیر الفاظ ہیں۔ مگر کاش! کہ ان پر پورا پورا عملدرآمد کیا جاتا۔ اس وقت دل کو کس قدر کشٹ ہوتا ہے۔ جب آریہ سماج کے ممبران فضول بحث اور بے فائدہ حجت بازی میں اپنا انمول وقت ضائع کرتے ہیں۔ اور بیجا طور پر لوگوں کو تنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ پیارے بھائیو۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا یہ سدھانت نہیں تھا کہ تم کہ نہ پڑھے نام محمد فاضل بن جاؤ۔

جب تک آپ اپنے اقوال و اعمال کو ایک کر کے نہیں دکھلاتے جب تک آپ بھاشا کی حروف شناسی تک سے محروم ہیں جب تک آپ سندھیا اگنی ہوتر کے پانچ منتر تک بامعنی نہیں جانتے۔ تب تک آپکا ہم از کم یہ ہرگز ہرگز حق نہیں ہے۔ کہ سفید پوشی۔ بزرگ جنم کے برہمنوں کو بن بلائے ٹوپ ٹوپ پکار کر انکے سینے کو طعنوں سے چھیدو۔

گروکل سماچار سکندر آباد مطبوعہ ماہ اپریل سنہ ۱۴ء میں ایک مضمون "ہم نے آریہ سماج کو کلنکت کر دیا" کے عنوان سے چھپا ہے۔ لائق نامہ نگار نے موجودہ آریہ سماج کا کیا عمدہ فوٹو کھینچا ہے ایک جگہ تحریر ہے کہ آریہ سماجیوں نے انکی کا ارتھ شاید یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اوس کے گھر دلیل بازی میں یکتا ہے دہرم ثابت ہو جاوے اور کہ ہمارا جیون اودیش ہے مہرشی دیانند سرسوتی جیو نے یہ بتلایا ہے کہ رات دن وید و دانتہ یکتان لڑا کریں۔

آہ کیا ہم خون کے آنسو نہ روئیں۔ کہ آریہ سماج کے پرتشٹھت سبھاسد۔ پروہت سے منتری تک سندھیا سے ناواقف ہیں۔ اور مذاہب کے لوگوں کو طعنوں سے تنگ کرنا اور اون کے پیغمبروں۔ اوتاروں اور پوجیہ لوگ بے نقط سنانا۔ مگر اپنی زندگی میں ذرا بھی پلٹا نہ دینا ہمارا کام ہو گیا ہے کہ شوک کا استھان ہے کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جیو کے بتلائے ہوئے نیم آدمی کی پابندی کا سبق لینے کے بجائے ہم نے آریہ سماج سے محض دلیل بازی ہی فن حاصل کیا ہے۔

جہانتک میرا خیال ہے ۹۰ فی صدی آریہ پرش ستیارتھ پرکاش آدمی دہرم پستکیں بھی محض اس غرض سے مطالعہ کرتے ہیں کہ عمدہ سے عمدہ کوئی یکتی ہاتھ آجاوے۔ کوئی نیا چٹکلہ یاد کر لیا۔ تاکہ لوگوں کو لاجواب کر دیویں۔ کہیں محمد صاحب کو کوسا جا رہا ہے۔ تو کہیں شولنگ اور مورتی پوجا کو برا بتلایا جا رہا ہے۔ کسی شاستر کا کھنڈن ہو رہا ہے اور کسی جگہ برہمنوں کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ کہیں عیسی کو خلاف قانون قدرت پیدا شدہ بتلایا۔ اور کہیں پرانوں کو فحش کہہ کر لوگوں کو دل دکھایا۔ مگر کیا کہیں ہون کی سگندھی بھی آئی۔ کہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سندھیا کے منتر اور چارن کا آوازہ بھی آیا اور اتفاق بھی دیکھا۔ کہیں ایشور کہیں ہیم اور ریم نیم کا سیون کرنا بھی دیکھا بھگتی سوائے گروکل کانگڑی کے کسی جگہ نہیں دیکھا۔

آہ! جہاں آریہ لوگوں کا یہ نشان ہوتا کہ جان جائے تو جائے مگر سندھیا۔ اگنی ہوتر نہ جائے۔

جہاں ہم لوگوں کا یہ نشان ہوتا کہ جہاں ودیا کا بل۔ ہون کی سگندھی۔ دھرم کا پرچار اور ستیہ کا راج ہوتا وہاں لوگ کہہ اٹھتے کہ یہاں آریوں کا نواس ہے۔ اب یہ نشان ہو گیا ہے۔ کہ جہاں فضول بحث ہو رہی ہو۔ جہاں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوں جہاں دیگر ناسبب بلا وجہ ناجائز جھگڑے ہوتے نظر آویں وہاں آریوں کی موجودگی سمجھی جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ آریہ سماج کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔ پیارے آریہ پرشو ہم نے سچ سچ۔

آریہ سماج کو کلنک لگا دیا ہے

دھرم بیرو۔ پرتگیا کرو۔ کہ روٹی نہ کھاوینگے جب تک سندھیا اگنی ہوتر نہ کر لیویں۔ قدم نہ اوٹھاوینگے جب تک ایشور پر ہیم میں مگن نہ ہو جاویں۔ برت دھارن کرو۔ کہ اپنے آچرن ایک تختہ درست کر لینگے بالی اور کر تو یہ کو ایک سکنڈ بھی سکھ سے نہ ہرگز ہرگز نہ سووینگے۔ اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے اور آریہ سماج میں محض طعنہ زنی چال بازی اور گلے کے واسطے داخل ہوئے ہو اور اپنے آچرن درست کر کے آریہ کہلانے کے مستحق بننے کے واسطے نہیں ہو۔ تو

وہ آریہ سماج سے فوراً الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ اناڑیہ سماجیں آگے بہت ہیں۔ اُن سے نکل کر اس پاک سوسائٹی کو بھی کلنکت نہ کرو۔ کیونکہ

ایک پوت سپوت سبھی کُل تارتو
لاکھ پوت کپوت ہوا نہ ہوا

ویدک دھرم کا سیوک
رام چند کلرک دفتر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
و منتری آریہ سماج نرواند ریاست پٹیالہ

آریہ سماج سیدوالہ ضلع منٹگمری میں ایک شدھی

ایک نوجوان ہندو جو چند ماہ سے مسلمانوں کے دھوکہ میں آ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے واپس اپنے گھر آ گیا تھا۔ اس کی منشا کی بار بار درخواستوں پر آریہ سماج سید والہ ضلع منٹگمری نے ۲۹ مئی ۱۹۱۰ء کو مندر سماج میں ویدک ریتی سے شدھ کیا۔ پہلے ہون کیا گیا۔ اور بعد میں حسب موقع منتروں سے حاضرین آنندت ہوئے اس کے بعد ایک مختصر لکچر ہو کر شدھی کی گئی اس شدھی کی خصوصیت یہ ہے کہ کسی مذہبی سبھا کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ بلکہ سناتن دھرمی سنگھ سبھا کے ممبران اور ہمن صاحبان بڑی خوشی سے شامل ہوئے۔ اور سب نے بخوشی خاطر اس کے ہاتھ سے حلوا کھایا۔

ہم اپنے معزز ممبر لالہ پیارا لال جی نمبردار سید والہ کا دھنیہ واد ادا کرتے ہیں۔ کہ انھوں نے اس شبھ کاریہ میں بہت سا حصہ لیا تھا۔ اور اسی طرح پنڈت گوراندتا نمبردار سید والہ و دیگر صاحبان بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس شدھی کے وقت سماج مندر میں تقریباً سو آدمیوں کی حاضری تھی اگر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کوئی اپدیشک مہاشے تشریف لے آتے تو پرچار کا بہت اچھا موقع تھا مگر سبھا کوئی اپدیشک نہ بھیج سکی۔

پرم پتا پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ جہاں ہندو صاحبان ایسی شدھیوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ وہاں اب آریہ سماج کے سہایک بننے لگے ہیں۔ ان کی سیوا میں ہماری دلی پرارتھنا ہے۔ کہ اسی طرح دیگر توہمات اور لوکک کاروائیوں اور خراب رسومات کا تیاگ کرتے ہوئے پراچین ویدک دھرم کو گرہن کریں اوم شم

ویدک دھرم کا سیوک
بھیم سین اپ پردھان آریہ سماج سیدوالہ ضلع منٹگمری

تصویر کی ضرورت

مہرشی دیانند سرستی جی کی اسوقت تک کوئی بھی ایسی فوٹو نہیں جو معتبر تک ہو اور جس تصویر سے ہم مہرشی کے تیج۔ شکوہ ریہ اور راشٹریہ بھاؤن کو پہچان سکیں اسلئے کاشی کے ایک یوگیہ آرٹسٹ وگیہ گوپال سے پراپت کر کے ہم نے وعدہ کروا لیا ہے۔ کہ وہ موجودہ تصاویر سے مہرشی کا ایسا چتر نکالیں جو احتیاطاً رکھنے اور سرو سادھارن کو دکھلانے یوگیہ ہو۔ جو چتر وہ طیار کرینگے۔ وہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں لٹکا دیا جاوے گا۔

آریہ پرشوں سے سوتنے نویدن ہے کہ جہاں کہیں ان کو معلوم ہو۔ یا ان کے اپنے پاس رشی کے فوٹو یا چتر ہوں۔ تو وہ میرے پاس قیمتاً یا کچھ دیر کے لئے بھیج دیویں ایک اعلیٰ درجے کی تصویر طیار کی جاوے۔ ستیہ دیو۔ ودیا رتھی۔ لتا گھاٹ بنارس

رائے چیتر ام جی کی موت

سرگودہا آریہ سماج

(۱) سرگودہا سماج اپنے پیارے پردھان رائے صاحب رائے چیترام صاحب اسسٹنٹ منتظم جدید آبادی نہر جہلم کی بے وقت موت پر نہایت دلی افسوس کرتا ہے۔ ان کی موت نے جہاں ان کے قبائل کو خاص کر اور آریہ سماج اسکے ممبروں کو عموماً دہلا دیا ہے۔ سرگودہا سماج کی ترقی کی سوئی کو کئی سال کے لئے پیچھے ہٹا دیا ہے

(۲) یہہ سماج تہ دل سے رائے ٹھاکر دت جی، لالہ سوکہا رام، لالہ بلی رام جی اور دیگر متعلقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور پرارتھنا کرتا ہے کہ پرماتما انکو اور ہم سب کو شانتی پردان کریں۔

(۳) مسٹر ڈبلیو۔ ایم۔ ہیلی صاحب بہادر افسر جدید آبادی نہر جہلم سے اظہار ہمدردی کیا جاوے جن سے ایسا لائق اور کارکن افسر جدا ہو گیا

(۴) ایک ایک نقل منظور شدہ ریزولیوشن اخبارات میں برائے اشاعت بھیجی جاوے۔

ستیہ دھرم پرچارک۔ پرکاش۔ [illegible] آریہ مسینجر۔ آریہ پتر۔ آریہ گزٹ [illegible]

آریہ سماج قصور

پنجاب کے [illegible] رائے [illegible] صاحب کے [illegible] پر [illegible] سماج [illegible] و دیگر [illegible] تاریخ ۲۹ - مئی ۱۹۰۴ء [illegible] مندر میں جمع ہو کر

بعد تقریر حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا کہ رائے صاحب مرحوم کا اس بے وقت موت پر سماج کو ہی نہیں بلکہ تمام سماجوں کے علاوہ خصوصاً شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ایک شدید سخت صدمہ پراپت ہوا رائے صاحب موصوف پنجاب میں ایک اعلیٰ اور [illegible] اور اپکاری و بے نظیر پرش تھے۔ جو ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گئے۔ اس لئے یہ سماج شریمان رائے ٹھاکر دت جی و لالہ سکھا رام جی و لالہ [illegible] رام صاحب پلیڈر ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے اس ناگہانی غم میں شریک ہو کر بذریعہ اخبارات ستیہ دھرم پرچارک و [illegible] اخبار افسوس کرتا ہے کہ ایشور رائے صاحب مرحوم کے سب [illegible] کو شانتی پردان کرے۔

دفتری آریہ سماج قصور

رائے چیترام جی کی موت پر گوجرانوالہ آریہ سماج

کا ماتمی جلسہ

جونہی کہ ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ماتمی لباس پہنے ہوئے اہل پنجاب اور [illegible] کے دل کی اندوہ ناک آواز [illegible] [illegible] کو پہنچا۔ آریہ پرشوں کے [illegible] سی چھا گئی۔ بڑی بڑی امیدیں [illegible] ہو گئیں [illegible] اس دھارمک مرحوم کی موت کا غم کیا۔ گوجرانوالہ سماج کے پورشا بھی [illegible] لالہ [illegible] رام جی نے بہت افسوس ظاہر کیا [illegible] ہمیں بات سے لگ سکتا ہے

کہ لائق بھائی نے خود اسی وقت پریزیڈنٹ کے پاس جا ماتمی جلسہ کا نوٹس نکلوایا۔ نوٹس کے شام تک ۵ بجے آریہ بھائی کثیر تعداد میں سماج کو گورنمنٹ میں جمع ہو گئے ۵ بجے سے ۶ بجے تک بابو [illegible] جی و بابو ہر کشن داس جی بابو [illegible] لالہ [illegible] رام جی کی ماتمی تقریریں ہوئیں اس وقت ماتمی جلسہ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) رائے ٹھاکر دت جی پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو کہ رائے صاحب مرحوم کے حقیقی بھائی ہیں بذریعہ تار اظہار افسوس کیا جاوے۔

(۲) اس ماتمی جلسہ کا مختصر حالات آریہ پتر کو بھیجا جاوے جس کی ذمہ داری [illegible] سٹیشن ماسٹر کو دیا جاوے۔

بتاریخ ۱۵ - مئی ۱۹۰۴ء بروز اتوار معمولی [illegible] کے بعد لالہ [illegible] داس پلیڈر سیکرٹری آریہ سماج جالندھر شہر کی طرف سے رائے چیترام جی کی بے وقت موت پر نہایت سخت افسوس ظاہر کیا اور ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ آریہ سماج جالندھر شہر کی طرف سے ایک تار رائے صاحب کے صاحبزادہ کے پاس بھیجکر اظہار ہمدردی کیا جاوے [illegible] لالہ [illegible] ریزولیوشن کے [illegible] تار بھیجا گیا۔

[illegible] آریہ سماج جالندھر شہر [illegible] صاحب [illegible] [illegible] آریہ سماج جالندھر شہر

[illegible] پرچار کے [illegible] [illegible] [illegible]

آریہ پنجاب خبریں

سکھر ٹھی آریہ سماج موانہ نہایت افسوس کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔ اس سماج کے برگزیدہ سبھاسد چودھری پاٹھ شالا کے مددگار اور دیانند اینگلو ویدک کالج مینجنگ کمیٹی کے ممبر لالہ مٹرول صاحب حکیم کا دیہانت ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ع کو ہو گیا۔ لالہ صاحب موصوف بڑے پرشارتھی آریہ تھے اور آخری دنوں خصوصاً گورکل کی مدد کے لئے بڑی کوشش شروع کی ہوئی تھی۔

آریہ سماج ... ضلع گوجرانوالہ ... سمبت ... جام پور اور آریہ کمار سبھا لاہور نے بھی ... رام صاحب کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کے ریزولیوشن پاس کئے اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کرکے ان میں سے اکثروں نے رائے صاحب کی شایان یادگار قائم کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو تحریک کی ہے۔

چودھریاں آریہ سماج کے منتری لالہ بھولا ناتھ جی ... کرتے ہیں کہ ان کی آریہ سماج کے کارکن ... ویدک دھرم پرچارک میں بوجہ تنگی یا دلچسپی ... نہیں تھی۔ ... آزادی ... ٹکی تالی میں بابو ... سنگھ جی ... گورکل کی مدد کے لئے چندہ ... آگرہ ... کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی مدد کے لئے ایشور ہمارے بھائیوں کو ان کے پرشارتھ میں کامیابی دے۔

بٹھنڈہ آریہ سماج کے رکن تھرسیان مہاشے بلیشور جی کا جوانی کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ آپ ابھی حیدرآباد دکن سے اپنے خیالات کے مطابق ویواہ کرکے آئے تھے۔ آریہ مندر بٹھنڈہ کے لئے آپ خاص یتن سے دھن اکٹھا کرتے تھے۔ آپ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے برابر دیہات میں جاتے تھے۔ میں اس سخت حادثہ پر ان کے پس ماندگان سے ہمدردی کرتا ہوں۔

مہاشے سرسوتی پرشاد دلاور سے خبر دیتے ہیں کہ جو بد خبر مہاشے بھگوتی پرشاد جی کی نسبت آریہ پترکا میں چھپی ہے وہ غلط ہے اصل میں ان کے پتا منشی رتن لال جی کا دیہانت ۲۸ اپریل کو ہو گیا آنہوں نے اس موقعہ پر للعہ روپیہ حسب ذیل طور پر دان دیا۔ براسے گاؤشالا گورکل کو للعہ مندر آریہ سماج دلاور عہ، اناتھ آشرم اجمیر عہ کنیا مہاودیالہ جالندھر ... ویدک پرچار فنڈ عہ

سکھر ٹھی آریہ سماج شاہجہانپور سوچت کرتے ہیں کہ نگینہ کے مباحثہ کے خرچ کے لئے ان کے آریہ سماج نے عہ روپیہ بطور مدد بھیجے ہیں دیگر آریہ سماجوں کو بھی تقلید کرنی چاہئے۔

مہاشے ٹیکم چند جی اپنی جیب خاص سے ایک اپدیشک مقرر کرکے کلکتہ میں ویدک دھرم کا پرچار کرا رہے ہیں۔

شنکر اشرم تنکیرہ ضلع ہمیرپور میں سوامی سچدانند جی نے پندرہ روز تک کتھا اور دھرم پرچار کیا چنانچہ اس جگہ آریہ سماج ستھاپت ہو گیا جس کے ... ممبر ہیں سات آدمیوں کا یگیوپویت سنسکار بھی ہوا۔ پنڈت بلدیو پرشاد پردھان اور ٹھاکر بھیشوری سنگھ جی منتری نیت ہوئے۔

منتری آریہ سماج اعظم گڈھ سوچت کرتے ہیں کہ وہاں کا سماج نیا ہے اور دھن کم اس لئے تہوار نہیں منا سکتے۔ دیگر پرانتوں کے سجن سہایتا کی امید ہے۔

لالہ کشوری لال جی ساکن جولہ کے سپتر کا ویواہ سنسکار ۲۹ اپریل کو لالہ چمن لال جی کی سپتری سے سنسکار ودھی کی ہدایات کے مطابق ہوا ور کے پتا نے ایک صد روپیہ اور دلہن کے پتا نے ۲۵ روپیہ مختلف آریہ فنڈوں میں دان دئے۔

چودھری کالو رام جی سبھاسد آریہ سماج کھاریاں کی دھرم پتنی کی موت پر ... کا دان آریہ سماج کے مختلف فنڈوں کو ملا۔

حکیم رام سرن ... کی دادی کے دیہانت پر تیس روپیہ مختلف آریہ سبھا پنجاب فنڈوں کو دان ملا۔ افسوس سے معلوم ہوا کہ اس کے بعد حکیم صاحب موصوف کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ اس رنج کے موقعہ پر حکیم صاحب کے ساتھ ہر ایک آریہ کمال ہمدردی کریگا۔

کھاریاں آریہ سماج کے ستسنگ جلسے ۲ مارچ سے بند کئے گئے جبکہ سخت پلیگ کا زور ہو گیا تھا

چودھری پنجاب سنگھ ساکن مالن تحصیل کھاریاں کی بہن کے ویواہ سنسکار پر لالہ منشی رام منتری آریہ سماج کھاریاں مع دیگر اصحاب کے پدھارے تھے چودھری صاحب نے یکصد روپیہ کنیا پتری پاٹھ شالا کھاریاں کے لئے دان کرایا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی سے ایک درخت شیشم اور دس روپیہ نقد کا وعدہ اور پنڈت اچھرو رام سے ... روپیوں کا وعدہ پتری پاٹھ شالا کے کرایا۔

منتری آریہ سماج ٹیانکوٹ لکھتے ہیں کہ:۔ "مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۱۳ع کو مہاشے رام پرتاب جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا اس شبھ موقعہ پر مبلغ ... روپیہ بہ تفصیل ذیل دان ہوا۔ گورکل عہ، ڈی۔ اے وی کالج عہ، ... پنڈت جی عہ، جوکہ آنہوں نے اپنی دریا دلی سے ... یتیم خانہ بریلی کو دان کر دیا۔ دیگر حاضرین کا بھی مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

واقع تاریخ ۲۰- اپریل سنہ ۱۹۰۴ کو مہاشے پنڈت درگا پرشاد جی ہیڈ کلرک دفتر سب رجسٹرار جون پور کے پتر و بھتیجے پنڈت اجودھیا ناتھ رکاشی ناتھ کے یگیوپویت سنسکار و نیز تاریخ ۲۵- اپریل کو لڑکی کنیا کا وواہ شریمان پنڈت رام داس جی ادہیاپک سب پوسٹ ماسٹر بنارس کنٹونمنٹ کی یوگیہ پتر پنڈت رادھے بلبھ جی سے بڑی دہوم دہام کے ساتھ ہوا۔ اس شبھ اوسر پر پنڈت درگا پرشاد جی نے ووِاہ کرم کے سلسلہ میں پانی گرہن کے پشچات مبلغ ۵ روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں میں دان دیا۔

شریمان ڈپٹی کدار ناتھ صاحب نے بر موقعہ شادی ساہن پور میں حسب ذیل دان دیا۔ آریہ سماج کرتپور ۵، گورو کل سکندر آباد ۵، گورو کل ہردوار ۱۰، یتیم خانہ بریلی للعہ - یتیم خانہ میرٹھ للعہ، یتیم خانہ آگرہ للعہ، گورو کل بدایوں للعہ، کنیا مہاودیالہ جالندھر للعہ - کنیا پاٹھ شالا ڈبائی ۱، تعمیر مندر آریہ سماج میرٹھ للعہ، میزان کل ۲۵،

موضع چیوالی ضلع مظفر گڈھ سے مہاشے چندا رام جی سوچنا دیتے ہیں کہ مہاشے ہری رام بھاگیرتھی کی لڑکی کا ووِاہ ویدوکت ہوا۔ پنڈت جوالا دت و پنڈت گوپال کرشن جی نے سنسکار کرایا۔ ور کی جانب سے وید پرچار فنڈ میں دان ۱۰

موضع بامیان تحصیل پہلو میں پنڈت اللتا پرشاد جی نے ۲۴ و ۲۵، مئی کو پرچار کیا قوم رتھیا کے ۷- آدمیوں کی ۲۵، کو شدہی ہوئی - اس موقعہ پر مبلغ ۱۰ دان ہوا۔

مہاشے جیتر جی منیجر پاٹھ شالا آریہ سماج گنج لکھتے ہیں کہ شریمان پنڈت وشو مترو لالہ موتی لال جی [illegible] بھون منڈلی کے ۳ جون سے پاٹھ شالا [illegible] دان لینے کو باہر نکلے ہیں - جن مہاشیوں نے [illegible] سے ذیادہ

ہے کہ مہیا کیا دیں۔

مہاشے منشی رام جی بھٹنڈہ سے سوچنا دیتے ہیں کہ شریمان مہاشے بلیشور جی پنجاب کے رہنے والے تھے اور ان کی شادی دکھشن میں ہوئی تھی۔ ان کے مرتیو پر سنسکار ویدوکت ہوا۔ مہاشے بلیشور جی کی مرتیو کا ورنن کرتے ہوئے ۱۲، مئی میں اتنی بھول رہگئی تھی۔

منتری رام نگر آریہ سماج لکھتے ہیں کہ اس جگہ میلا گلاب شاہ ۱۴، جیٹھ کو ہونیوالا ہے۔ ۵۰ ہزار کا ہجوم ہوگا - انگریزی پادری آیا کرتے ہیں اگر کوئی اپدیشک نزدیک ہوں تو ضرور پدہاریں - آپدیشن کا انتظام اوسے ملیگا۔

مہاشے گنگا رام جی منتری آریہ سماج کوتوالی بازار دہرم سالا ضلع کانگڑہ لکھتے ہیں کہ سبھا سد آریہ سماج شریمان رائے بہیڑ رام جی کی بیوقت مرتیو پر شوک کرتے ہیں اور اظہار افسوس و ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے ان کے پریوار کے لئے پرماتما سے شانتی پردان کرنے کو پرارتھنا کرتے ہیں

پنڈت سالگرام جی سب اوورسیر کمہالی ضلع گوڑگانوں کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت پنڈت رادہا موہن جی نے کرایا جس کے پربھاؤ شالی دیا کھیانوں سے برہمنوں پر بڑا اچھا اثر ہوا- دان حسب ذیل تھا - وید پرچار فنڈ پنجاب ۱۰، لوکل پرچار فنڈ ۱۰، کنیا اناتھ آلیہ جالندھر ۲، ۱۲- اس موقع پر پنڈت چرنجی لال جی ضلعدار چھوٹے بھائی نے مبلغ پانچ روپیہ گورو کل کانگڑی کو دان دیے

امبیٹھہ ضلع سہارنپور کے سبھاسدوں نے ۲۹، مئی کو پنڈت گنپت رائے جی کے مکان پر ہون کرایا۔ ۳۰، مئی کو موضع ڈاہکی متعلقہ امبیٹھہ کے چودہری سروپ سنگھ کی دہرم پتنی کا سنسکار کرایا - سماج ہذا کے ادہیکاریوں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پنڈت گنپت رائے جی پردہان - لالہ رکھپال جی

اُپ پردہان لالہ سری چند رائے جی منتری لالہ رہتو لال جی اُپ منتری - لالہ چمن لال جی پستکا دھیکش - لالہ جوتی پرشاد جی کوشادھیکش اس سماج نے ۱۰ روپیہ ماہواری پر ایک لوکل پرچار کے لئے رکہنا سویکار کیا ہے۔

لالہ بھولا رام اپیل نویس ہری پور ضلع ہزارہ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدوکت ریتی سے کیا گیا اوکت مہاشے نے حسب ذیل دان دیا۔ گورو کل کانگڑی ۵، اناتھ آلیہ فیروز پور ۵، ایبٹ آباد سکول ۵، میزان ۱۵،

رپورٹ سے لالہ گوبند رام جی منتری لکھتے ہیں (۱) چونکہ لالہ شوسنا تھ جی جو صحت سے کامل گورو کل کی سیوا کے لئے گورو کل کانگڑی چلے گئے ہیں اور اس لئے سماج کے متعلق خط و کتابت بنام گوبند رام سکرٹری آریہ سماج ہونی چاہئے

(۲) اس سال کے لئے روپڑ آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ چودہری گنڈا رام زیلدار پردہان - ماسٹر جیا کشن داس اُپ پردہان گوبند رام منتری - لالہ جیو رام خزانچی - لالہ گوکل چند پستکا دھیکش اور بابو جگت رام مہاشہ یاتری رام صاحب و لالہ نہال چند جی و منتری ٹھاکر رام صاحب پرنسپل ممبر

گورو کل

کانگڑی میں پرویش کرانے کے لئے ایک ہونہار ذہین بالک کی ضرورت ہے جو کسی اچھے پریوار میں اُتپن ہوا ہو اور جس کے جنم سے سمپورن سنسکار ویدوکت ہوئے ہوں - عمر ۹ اور ۱۰ سال کے درمیان ہو - دیوناگری پڑھ سکتا ہو اور مستحق وظیفہ ہو یہ وظیفہ ایک فیاض دل آریہ پرش دینے پر طیار ہیں - تمام خط و کتابت در زمانہ تعطیل یکم جولائی تک میرے پاس آنی چاہئیں - ذکیشب دیو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گرہستی آشرم و گرہست آشرم میں پر ویش کرنے کے لیئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسپیق بھارت انشیورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جس قدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کسی کا روبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کا رنامہ کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر وایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دہرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا سجن پرشوں کو مفت ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوائیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعائت نہیں کیجاویگی۔۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت	فی ۱۰۰	۱۲
فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	۱۲
ایرین تہذیب	۱۰۰	۲
ہم ہند و ہیں یا آریہ قیمت	۱۰۰	۸
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت	۱۰۰	۲

اپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۱۲

آنند سروور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱۲

درخواست خریداری ستیہ دہرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات آلکھ دھاری

موجود مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دہاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں	۱۲
،، نمبر ۲ علم الٰہی	۱۲
،، نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال	۲
،، نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۳
،، نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳
،، نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن درد	۳
،، نمبر ۲۱ فوائد الکھ دہاری	۴
،، نمبر ۲۴ صحت جسمانی و افعالی	۳
،، نمبر ۲۹ طعام و شراب	۲
،، نمبر ۳۶ موت اور اُسکے بعد کے حالات	۸
،، نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۴
،، نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱۲
،، نمبر ۳۹ وید نیتی	۵
نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد	
،، نمبر ۴۸ سلطنت راج نیتی	۲
،، دھارنا تیاگی	۸

نوٹ - دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خریداری کرنیوالے کو روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھپا کر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

مُفت ایک ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر لیجیے ہمارے کے نئے نمونے دفتری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** مستری بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھ رام جی آریہ مسافر کی

یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے ... ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت سالانہ بیشگی مبلغ ۳ روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر مہاتما سونی رام جی سائیں میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دہرم پرچارک ہردوار سے ملسکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

امرت پاٹھک ہندی گٹکہ

ابلاشر یار بھجن منجری پہلا حصہ۔ دوسرا حصہ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ ہندو لاسنریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر آلہ چند ہیں بھجن ولاس۔ بواد کیرتن۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دہرم پرچارک ہردوار

کلیان دہرم

بدھ دیو کی زندگی بمقبول عام برگزیدگی۔ مذہب فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع ستت کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل ڈالدی وہ کلیان دہرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے با... دوں کو بدھ دہرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دہرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کردکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دہرم کا بچہ ہے وہ کلیان دہرم ہے۔ جس اجیر مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انجیل سے زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دہرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے وہ کلیان دہرم ہے۔

جو مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں چھبیس دفعہ چھپی و یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ... ترجمہ کیا گیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصانیف صداقت دھرم آریہ قیمت منجلد

ثبوت تثلیث وید ۔۔۔

ویدانت درپن انت لوارن ۔۔۔

سندھیا منظوم اردو ۔۔۔

" نثر ۔۔۔

گنجینہ بھجن ۔۔۔

قادیانی مت درپن ۔۔۔

سنگت رتن پرکاش ۔۔۔

آریہ ورت کا عروج ۔۔۔

جیون چرتر بھومان حصہ اول ۔۔۔

" حصہ دوم ۔۔۔

مخزن اسرار حصہ اول ۔۔۔

" حصہ دوم ۔۔۔

سدا چار پربودھ ۔۔۔

پھول ۔۔۔

ناگری ٹایپ

ایک رشی پڑھ ستری کی یاترا قیمت منجلد

پرچھوش پرکاش ۔۔۔

جیون چرتر بھومان حصہ اول ۔۔۔

برہمچریہ ۔۔۔

ستری دھرم نیتی ۔۔۔

ایش ورن پرکاش ۔۔۔

گنجینہ بھجن ۔۔۔

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف ۔ منیجر

رگوید بھاشیہ بھومکا ۔۔۔ ۱؎

ستیارتھ پرکاش ۔۔۔ ۸؎

" بڑھیا کاغذ ۔۔۔ ؎

سنسکار ودھی ۔۔۔ ۸؎

نروکت ۔۔۔ ۱۰؎

اشٹادھیائی مول ۔۔۔ ۲۲؎

آریہ بھونے ۔۔۔ ۳؎

پنچ مہا یگیہ ودھی ۔۔۔ ۱؎

سنسکرت واکیہ پربودھ ۔۔۔ ۳؎

ووہار بھانو ۔۔۔ ۱۰

شاستر ارتھ فیروز آباد ۔۔۔ ۱؎

وید ورودھ مت کھنڈن ۔۔۔ ۲؎

سوامی نارائن مت کھنڈن ۔۔۔ ۱؎

بھرانتی نوارن ۔۔۔ ۱؎

ویدانت دھوانت نوارن ۔۔۔ ؎

میلہ چاندا پور ۔۔۔ ۱؎

شاستر کاشی ۔۔۔ ؎

آریہ اُدیش رتن مالا ۔۔۔ ؎

گوکرونا ندھی ۔۔۔ ۱؎

بھرم وچھیدن ۔۔۔ ؎

انو بھرم وچھیدن ۔۔۔ ؎

ہون منتر ۔۔۔ ؎

سوامی نارائن مت پرکاش ۔۔۔ ؎

سوبچار پتر ۔۔۔ ؎

ویدانگ پرکاش سمپورن ۔۔۔ ؎

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان کتابوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا ۔ اور

دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی ۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

اور چینی جاپانی سیامی تبتی رسلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلی کتاب تسلیم کرتے ہیں ۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے ۔ اردو اخبارات ڈاکٹر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلی درجہ کی دلچسپ وسبق آموز ہے ۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح و تصحیح حالات سے مملو ہے ۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں نہ اس کے مضامین دلچسپ ہیں ۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق ۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے ۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے ۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ۔ ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت ۱ ؎ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں ۔

شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار ۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلا تخدد کپڑا لنگی و پنکھہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے ۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت ۔ **المشتہر** لاہوریل بی آئے منیجر کلا ماتہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے اُن میں سے مہرشی کرت اسولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں ۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں ۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی ملسکتی ہیں ۔

رگوید بھاشیہ ۔۔۔ ؎

یجروید بھاشیہ ۔۔۔ ؎

CC0, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

سدھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے ... معہ محصولڈاک ہر
طالبعلموں سے ... ہر

قیمت بالکل پیشگی

جلد ۱۶ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | سنہ ۶۱ بکرمی ۱۹

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس انمول سنگرہ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے لئے ایسی ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ماتر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو پیشقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی عموماً اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدر دانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گزشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں پشاور۔ لاہور ملتان شہر اور ملتان چھاؤنی کے بیدار مغز سبھاسدوں نے تو اکثر تو یہ جان قیمت بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دھرم بیر کے پوتر بھاووں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سبھاؤں نے بھی آو ستیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا۔ میں بھی اپنا فرض جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی کھنہ ادھشٹھاتا گرکل کے لکچر شریمان مہاتہ ٹھاکر داس جی بھنڈاری

عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت متوازی ۸ ہے۔ میں نے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اس غرض سے بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا منگوائے گا۔ اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی۔ لاگت کیول معہ محصولڈاک صرف ۶/ صرف ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر اور لکچروں کا سنگرہ بذریعہ وی پی پہنچیگی۔ مگر یاد رہے کہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ع تک اطلاع پہنچنی چاہئے۔ اور ان درخواست کنندوں میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ رعایت دیجاویگی۔

راقم { امین چند دوسانج

بشیر پرچارک ...

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۲/ ر

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور پرایوگ کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے - حجم ۹۰ صفحے قیمت ۱/ ر

تین مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے - متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم صفحہ قیمت ۱/ ر

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت مجلد ۵/ ر

اُپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح بتفریح (۲) اُپنشد کی تعداد قدیم و جدید اُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم صفحہ قیمت ۱/ ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۲/ ۔۳۰

الیشور درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی - بی - اے پروفیسر آریہ کالج ملتان جس میں جگہ جگہ ویدوکت براہین دئے ہیں قیمت ۴/ ر

معدن التہذیب - یعنی انگریزوں سے ملنے جلنے کے قاعدے - سرکار - دربار - سیر - شادی وغیرہ کے متعلق آداب

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کئے گئے ہیں - حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۳/ ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

تذکرہ - سادھو - گنپتہ - نانک شاہی - اداسی گنج بخشی رام لائی ستھرا شاہی - گوبند گھی - نرملے - ناگا - بابا لالی پران ناتھی - سادھ - ست نامی - شیو نرائنی - رام سنہی - شیونیہ واوی - شیونارامی - ناتک - چاروا کیہ - وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱/ ر

نوٹ - اسی قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں

آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۱/ بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱/ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں قیمت ۱/

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ٹریکٹ بارہ حصص - اردو میں چھپ گیا ہے - اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دکھیات ودوشی - دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسدہ کارناموں پر کچھ کچھ لکھا گیا ہے ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مضمون کے کارنامے قلمبند ہیں - جہاں الحیطرف سنجملہ آن حکمت و کمیات ستریوں کے مہارانی کیکئی - مدودری وید پار سنیوگیتا - پدمنی - کرم دیوی - اہلیا بائی - کرشنا کماری - جھانسی کی رانی آدی بہت سی چھتری یا بیر دیویوں کے بیاہ سمبندھی حالات درج ہیں - وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد - گارگی دیاگیہ ولکیہ کا سمواد - راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲/ ر ہے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۰/ میں دیجاتی ہے -

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۱/ ر

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار - ضلع سہارنپور -

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں - ضرور ہے کہ پوتر بھاوؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو جیسا کہ دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں میں رکھی جاویں جس کے واسطے شیوبرت لال نے پرلیسم اور ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنہیں بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی پوتی کی شادی چندر گپت کے راج حاصل کرنے - وشن گپتا کے آنے نیتی ولی چانکیہ کے کامیاب ہونے - شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی ہندوستان پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دوت کا آنا - دونوں کی صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا رونق نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ - (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں - حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا - دختر اورنگزیب کا ووا کے ادارا کا گرفتار ہونا - اپس کا میل سیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳/ ر

(۳) **حیرت انگیز واقعات** - مہاراجہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کی موت لٹکنے کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیا کے وواہ کرنے کے حالات - ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ۱/

(۴) **مہربانو** - نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہاراجہ اودے پور کے وواہ کے حالات قیمت ۲/ ر یہ چار فرداً فرداً خریدنے میں ۷/ رکھنے چار والا خریدنے سے ۶/ ر لیا جاویگا

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

CC0, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۴ اساڑھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۴ء شکروار | نمبر ۱۰

واقعات و مفید رائیں

امیر صاحب کابل ترقی زراعت کیطرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اورک اور ہلدی کی کاشت بڑھانے کا ارادہ کیا ہے۔ اسکی کاشت کے لئے کانگڑہ صوبہ پنجاب سے چند کاشتکار بلائے ہیں۔ بیدار مغز امیر امید ہے کہ اپنی ذہانت سے اپنے ملک میں تہذیب پھیلانے کے لئے عملی کام کریں گے۔

چکاگو ملک امریکہ میں ایک مستری نے مرتے وقت ایک محفوظ مکان بنانے کی خاطر ۳۰ پونڈ دیئے ہیں جسمیں مرغیوں کے بچوں کو بحفاظت پالا جاوے تاکہ اس مکان کے اندر اور باہر خوب کپڑا سنبھال دیا جاوے۔ امریکہ میں نہ صرف آدمیوں بلکہ مستریوں کو بھی نئے تجربے کرنیکا فکر دامنگیر رہتا ہے۔

البرٹ مسی ہرمن متوطن ٹرنٹن گزشتہ دس برس سے نہیں سویا۔ ہر رات کو بستر پر لیٹتا ہے لیکن نیند نہیں آتی۔ ڈاکٹر حیران ہیں کہ باوجود دماغی کمزوری کے وہ تندرست ہے۔

لنڈن میں ایک لاکھ آدمی جیب کترنے کا پیشہ کرتے ہیں۔ جہاں ایک طرف کروڑوں پتی اس نگر میں براجتے ہیں وہاں لاکھوں ہر روز بھوک سے بیاکل ہوکر رات بھر کاٹتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کو سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملتی۔ لنڈن بھی اجتماع ضدین کا گھر بن رہا ہے۔

شانگھی کے مسلمان سوداگروں نے مسٹر عبد اللہ ول پول نواسی سے استدعا کی ہے کہ وہ جاپانی زبان میں دین اسلام پر کچھ کتابیں لکھے۔ ۳ جاپانی سوداگروں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ جس سے مسلمان سوداگروں کا حوصلہ بڑھا ہے۔ تندہی سے کام کرنیوالے اور اپنے خیالات پھیلانے کی آرزو رکھنے والے معمولی خیالات کو لیکر بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔

سینٹ پیٹرز برگ میں فکر ہو رہا ہے کہ چینی افواج منچوریا کی سرحد پر جنرل ما کے احکام اختیار سے باہر ہوتی جاتی ہیں۔ چین میں تشویش ہوئی ہے کہ کہیں روسی افواج منچوریا کی دارالسلطنت میوکڈن کی شاہی قبروں کو خراب نہ کریں جسکے لئے جاپان اور روسی ہر دو ممالک میں چینی افسروں کی جانب سے حفاظت کی درخواست بھیجی گئی ہے۔

مری میں ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو رومن کیتھولک کونونٹ ہوم اور یتیم خانہ میں آگ لگ گئی اور ہر دو مکان جل گئے۔ سینٹ تھامس کالج کے مکانات میں مصیبت زدہ بچوں کو پناہ دی گئی۔ وہاں کے دیسی ساہوکاروں نے اچھی مدد دی ہے۔ انسانی ہمدردی ہر جگہ مستحق کی مدد کے لئے قدم آگے بڑھا کرتی ہے۔

امریکہ یونائیٹیڈ سٹیٹس کے محاسبہ گیر نے وہاں کے کروڑپتیوں کے دان کی ایک فہرست تیار کی ہے جس میں دکھلایا گیا ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں مبلغ ایک ارب نواسی کروڑ اور بتیس لاکھ روپیہ خیراتی کاموں میں تقسیم کیا ہے۔ صرف ہندوستان میں اس رقم سے بدرجہا زیادہ دان ہوتا ہے لیکن فرق ہے تو یہ کہ وہاں دیش کال اور پاتر کا امتیاز کیا جاتا ہے جبکہ اس دیش میں توہمات اور فضول رسمیات پر ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ صرف ہوتے ہیں۔

بدن کی صفائی کے لئے تولئے ایک برگش کے ریشوں سے بنائے جاتے ہیں۔ ان تولیوں میں خوبی یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ جب میلے ہو جاویں آگ میں رکھ دینے سے سب میل دھل جاتا ہے اور سفید نکل آتے ہیں۔ مغربی لوگوں کی آئے دن کی ضروریات ہمیشہ نئے سامان بنانے اور نئی تجاویز سوچنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ اور اسپر طرہ یہ ہے کہ نیا سامان تجویز کرنیوالے اگر تجارتی پیشہ لوگوں پر اسکی خوبیاں جتلا سکیں تو تھوڑے ہی وقت میں مالا مال ہو جاتے ہیں۔

اپریل کے رائیل میگزین میں جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ ایک برلوار کا ذکر ہے جسکی مستری پرسٹوں نے سانپ جیسے زہریلے جانور کو بلی اور کتا کی مانند پالتو جانور سمجھکر پرورش کی اس گھرانے میں سانپ سے کبھی پرکار کی خدمات لی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بچے بے ڈر ہوکر ان سے کھیلتے رہتے ہیں۔ سر اور کپڑوں میں پن لگانے کا کام تو سارا ایک سانپ ہی کرتا تھا۔ اور ہمارا چار پہروں میں آسٹریلیا کے کچھ لوگوں کی نسبت بتلایا جاتا ہے کہ وہ سانپ کی زہر نکالکر بیچنے کی تجارت کرنے لگے ہیں۔ قیمت بڑی گراں ہے۔ ایک پونڈ وزنی زہر کی قیمت ۵ ہزار پونڈ یعنی پچھتر ہزار روپیہ پڑتی ہے۔ یورپین بھی عجیب مذاق کی مخلوق ہے۔

دہلی میں ایک متمول شیعہ رئیس نے عربی کا سکول جاری کیا تھا۔ جسکے لئے اپنی جائیداد بھی وقف کر دی تھی۔ مگر انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کی جسمیں شیعہ اور سنی ہر دو فرقہ کے مسلمان شامل تھے اور براہ راست ڈپٹی کمشنر دہلی کے ماتحت سکول کا انتظامی کام چلتا تھا۔ اتفاق سے سنی فرقہ کے ممبران کی زیادتی ہو گئی ہے۔ جسپر شیعہ لوگوں نے ایک مجلس کر کے تجویز کی کہ انتظام ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ اور تعلیم بھی شیعہ مذہب کے مطابق ہو۔ اسپر آپسمیں کچھ عناد کی صورت بن

رہی ہے۔

• ہندوستان میں ایسی کونسی سوسائٹی ہے جس میں خود غرضی نے اپنا قدم نہ جمایا ہو۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ اگر ہر دو فرقے کے تعلیم یافتہ مسلمان اصحاب اپنے اپنے فریق کے لوگوں پر غالب کر اس مال وقف سے فائدہ اٹھاویں۔ ورنہ اس خانہ جنگی سے مزید نقصان کا احتمال ہے۔

کابل مشن کی نسبت اینگلو انڈین اخبارات میں مختلف خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں جنکا لب لباب اپنا وظیفہ سوچکار کر لیا ہے۔ جو مرحوم عبدالرحمن خان کے وقت سے غالباً کسی مصلحت سے منظور نہیں کیا جاتا تھا۔ ہمعصر انڈین ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ اتنا ثابت ہے کہ تعیت مشن کے تجربے کے بعد برٹش گورنمنٹ اب دوسرا مشن نہ بھیجے گی۔ اگر ہمعصر سید شریف خاں جو امیر کابل کے بڑے دوست اور اہلکار ہیں۔ وہ کہ شریف سے تحفہ تحائف لیکر پہونچے ہیں جن میں چند جھنڈیاں شامل ہیں۔ جن پر قرآن کی آیات منقول ہیں زمانہ سابق میں ترک لوگ اس قسم کی جھنڈیاں لیجایا کرتے تھے۔ اور اسکو جہاد کا نشان تصور کرتے تھے۔ امیر کابل جیسے دانا اور ہوشیار فرمانبردار سے اس قسم کی حرکت کا سرزد ہونا جیسا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہاں راجینتک کارروائی تک پہونچنا سادھارن منشیوں کا کام نہیں۔

ہر کیف یہ دونوں واقعات ہر دو سلاطین کو شبہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ بشرطیکہ ظاہراً میل ملاپ اور پولیٹکل تعلقات اس قسم کے شک و شبہ کو شکست و نابود کرنے میں کافی وزن رکھتے ہوں۔

مرحوم مسٹر ٹاٹا کے یتو کے حالات گزشتہ نمبروں میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ بڑے خیر خواہ ملک تھے۔ آپنے تیس لاکھ روپیہ کی کثیر رقم ایک یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے وقف کی تھی جسکا گزشتہ ۸ سال سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ مرحوم مسٹر ٹاٹا اپنے ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کی فکر میں ولایت گئے تھے اور وہاں ملک جرمنی میں آپکی مرتیو ہو گئی۔

بھارت ورش کے مختلف حصص میں آپکی مرتیو پر افسوس ظاہر کیا رہا ہے۔ لوگ اس یونیورسٹی کو مسٹر ٹاٹا کی یادگار میں قائم کرنے کا وچار کر رہے ہیں۔

میسور راجیہ سے ۴۰ ہزار سالانہ کی رقم کا وعدہ ہوا ہے اب ہمعصر پیراڈ لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب اس یادگار کے قائم کئے جانے پر ۲۰ ہزار روپیہ سال کا اضافہ بڑی خوشی سے کر دینگے۔ وپش کے بہا گیہ ہیں کہ باوجود روپیہ کی موجودگی کے آٹھ سال عملی کام شروع کرنے میں دیری پر دیری ہوتی جا رہی ہے۔

پوپ روم کا کسی زمانہ میں وہ دبدبہ تھا۔ کہ تمام یوروپ کی سلاطین اشارے پر فرمانبرداری کے لئے تیار ہوتے تھے۔ اب تک جن ممالک میں رومن کیتھولک مذہب راجیہ کی اور سے سہایتا پاتا ہے وہاں کی سلاطین پوپ جی کی آگیا بنا نہیں تو دراز پولیٹکل معاملات میں بھی پیشقدمی نہیں کر سکتے۔ فرانس میں رومن کیتھولک پادریوں کا بڑا زور ہے حسب دستور پریزیڈنٹ فرانس کو لازم ہے کہ روم میں جا کر پوپ روم کے درشن کریں۔ خلاف اسکے گزشتہ سال میں پریزیڈنٹ لیوبٹ شہنشاہ اٹلی سے ملاقات کرنے کے لئے اٹلی گئے۔ اور باوجود منت خوشامد اور تنبیہ کے پہلے اٹلی کے مہاراج سے ملاقات کی۔ اسپر پوپ صاحب ناراض ہو گئے اور اپنی توہین سمجھی جسکا ابھی نتیجہ یہ ہوا کہ رومن کیتھولک پادریوں اور گورنمنٹ فرانس میں بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ پادریوں نے فرنچ ریپبلک سلطنت کے بہت سے ممبران اپنی طرف کر لئے ہیں مگر چونکہ انکی تعداد کثیر نہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

دوسرے گورنمنٹ فرانس نے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ پادریوں کو سکولوں کے انتظام میں کچھ دخل نہ ہوگا۔

ان واقعات پر فرانس میں بڑی ہلچل ہو رہی ہے اگر فرانس کی متحدہ طاقت نے پوپ روم کے جال اور پرانے تعصبہ کے برخلاف آزادانہ اٹھایا تو اس میں شک نہیں کہ پوپ صاحب کی وقعت مثل دوسرے پروٹسٹنٹ ممالک کے فرانس میں بھی کافور ہو جاوگی۔

• **بمبئی** اور کلکتہ ہر دو اطراف سے مانسون چھوٹا نکلا۔ موسم برسات کا آغاز ہو چلا محکمہ آبہوا والے نے ابکے کبھی برسات کا زیادہ ہونا بتلایا ہے ماہ مئی کے بے سلسلہ موسم سے تو خطرہ نظر رہا ہے گزشتہ ۲۰۔ ۱۰ یوم سے گرمی زور پر ہے جگہ جگہ شمالی ہند میں مانسون کے پہونچنے سے پہلے پہلے خوب گرمی پڑ جاتی ہے۔

مہاراجہ صاحب میسور نے محل میں ایک خاص کمرہ بڑھی ڈھنگ کا بنایا گیا ہے جسے آراستہ پیراستہ کرنے کے لئے بہالکا ایک پرسیدہ کاریگر بعہ دیگر مددگاروں کے تعینات کیا گیا ہے۔ اس کاریگر کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ ہندوستان کی پرانی کاریگری نیست و نابود ہوتی جا رہی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے بھی طرز پرستی اور آرائش کو کسی خاص سہولیت کے لئے پسند فرمایا ہوگا۔

فرانس میں کاغذ کی پوشاکیں اور دوپٹے تو رائج ہو چکے ہیں۔ اب کاغذ کے ٹکٹ بنانے کی تجویز ہے۔ ان ٹکٹوں کے پھٹنے اور خراب ہونے کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ یہ وغیرہ دھاتوں سے سستا پڑیگا خوبی یہ کہ زنگار چڑھنے کا بھی بھے نہ رہیگا۔ مغربی اقوام مادی ترقیات سے مستفید ہو رہی ہیں۔ اسی لئے قدرت کے راز دیتے جاتے ہیں نئے دن ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection

سنسار گتی

جنگی الٹھائی کی پیشی

تبت شہر سے متعلق سماچار آ رہے ہیں گیانٹی کے پاس لاسہ سے آئے ہوئے کچھ تبتی لوگوں نے راستہ روک لئے اور اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے ایک چھوٹے سے گاؤں میں اگر پناہ لی۔ برٹش فوج کے دستے نے چڑھائی کی اور صبح سے لیکر شام تک کافی گڑبڑی آدمیوں کو لیس پا کر دیا۔ انکی کمک کو ۳۰ آدمیوں کا دستہ ایسے موقعہ پر پہونچا جبکہ جنگ ہو رہا تھا۔ گورکھا توپخانہ نے گز۔ تے ہوئے تبتیوں پر ایسے نشانے لگائے کہ مشکل سے ایک آدمی جان بر ہوا۔ اسوقت سینکڑوں بلکہ ہزاروں ناتجربہ کار اور فن جنگ سے ناواقف تبتی اپنے دیش کی رکھشا کی خاطر پتنگے کی طرح سے اجل کا شکار ہو رہے ہیں۔ برٹش پارلیمنٹ بلکہ انگریزی قوم نے یکزبان ہو کر فتویٰ دیدیا ہے کہ لاسہ دارالسلطنت تبت تک پہونچنا نہائت ضروری ہے۔ تبتی لوگوں کے پاس سے کچھ ایسی بندوقیں بھی ملی ہیں۔ جو خاص لاسہ کی بناوٹ سے ہیں۔ اسپر شکوک پیدا ہو رہے ہیں کہ لاسہ پہونچکر فیکٹری کا ملاحظہ کرنا چاہئے۔

لنڈن کے اخبار ڈیلی نیوز میں ایک مسٹر راس نامی لیوڈا کا پتر پرکاشت ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ہندوستان میں غدر کے بعد تو انگریزوں کو دیسی رعایا کے ساتھ سختیاں کرنے اور ظلم و ستم روا رکھنے کی وجہ تھی۔ کہ ان لوگوں نے اپنی نادانی سے برانگیختہ اور برافروختہ کر دیا ہے۔ لیکن ان بیکس مصیبت زدہ تبتیوں نے کونسا اپرادھ کیا ہے۔ کہ ہمیں ان کو انکی گروہ اور دہشت ناک طریقہ سے تہ تیغ کرنا چاہئے جبکہ وہ صرف سوتنتر رہنا چاہتے ہیں ان آدمیوں کو شرمندہ ہونا چاہئے۔ جو ہمارے بہادر انگریزی سپاہیوں کو اس بیہودہ اور بدنام کرنے والی ناجائز حرکت کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

انگلینڈ کے ٹرتھ (راستگو) نامی اخبار میں کئی سال ہوئے۔ تحریر تھا۔ کہ بلوان بیپرواہ ہیں لیکن کمزوروں کو خبردار رہنا چاہئے۔ دیکھئے کس پرکار سے ہمارے قومی حقوق کو پائمال کیا جا رہا ہے۔

لیکن اس خطرناک معاملہ میں حرص اور شاہی دبدبہ کام کرتے نظر آتے ہیں" ایک بھی چلے انگریز کا اپنی قوم کے برخلاف اس قسم کی آزادانہ آواز اٹھانا کوئی آشچریہ جنک گھٹنا نہیں تحمل اور بردباری انصاف اور رعایا پروری بیہترتا اور بخششیات ان تمام اوصاف حمیدہ سے جہاں برٹش پارلیمنٹ کو دنیا کی دیگر سلاطین کے مقابلہ میں فخر ہے وہاں قومیت اور خودغرضی دیچا تعصب اس انتہا کے شکھر پر پہونچی ہوئی قوم کو نیچا دکھلا رہی ہے۔ کنسرویٹو ہوں یا لبرل۔ جس وقت قومیت کا خیال مدنظر ہوتا ہے تمامی جلسہ اسی جوش اور حمیت کے خیالات کو لیکر بہادرانہ وار گھر سے باہر نکلتا ہے۔

ضرورت نہیں کہ تبتی لوگوں کی بیکسی کو عوام پر ظاہر کیا جاوے۔ جبکہ برٹش گورنمنٹ کی اعلےٰ پارلیمنٹ کے بیدار مغز ممبران نے بجبتی سے لاسہ تک تبت مشن کا بھیجا جانا لازمی قرار دیدیا ہے۔ گوسائیں تلسی داس جی نے سچ کہا ہے۔

تلسی ہاں غریب کی کوئی نہ پوچھے بات

سلاحلبہ بیشاوبانہ

امریکہ کے یکنت پردیش میں سینٹ لوئیس ایک نامی شہر ہے جس میں آجکل پردرشنی ہو رہی ہے۔ یہ نمائشگاہ دنیا کی تمام گزشتہ نمائشگاہوں سے کہیں بڑھ چڑھکر ہوئی ہے۔ جسکی عظمت اور وسعت اس سے معلوم کیجا سکتی ہے۔ کہ ۵۴ ممالک کے پرتی ندھی اس عالیشان تھیٹر پر براجمان ہیں۔ ۱۹ ممالک کی جانب سے سر بفلک مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ چھ میل کے وسیع احاطہ میں یہ پردرشنی ہونے لگی ہے۔ گزشتہ ۳۰ اپریل کو معینہ وقت پر جب اس نمائشگاہ کو کھولنا تھا۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے ۸۰۰ میل کی دوری پر سے ایک بٹن کو دبا دیا پھر کیا تھا۔ تمام مشینری کے انجن زور شور سے چلنے لگ گئے سب جگہ کام شروع ہو گیا۔ دوبارہ بٹن دبانے کی ضرورت تھی۔ کہ قومی جھنڈے جابجا لہرانے لگے۔ تمام ممالک کے دوت پریسیڈنٹ روزویلٹ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے آٹھ سو میل کی دوری پر منٹ منٹ کے سماچار سن رہے تھے۔ مبارکبادی کی تاریں دیجا رہی تھیں۔ اُدھر مختلف وبھاگوں کے سرکردہ پریسیڈنٹوں نے پردرشنی کی رپورٹ سنانی شروع کر دیں غرضیکہ بڑے جوش و خروش اور قومی نعروں کے درمیان نمائشگاہ کا کام شروع ہو گیا۔ آٹھ دس لاکھ آدمی بلاناغہ اس نمائشگاہ میں شریک ہوتے ہیں۔ لاکھوں کسان دن بھر کی مزدوری کے بعد رات کے وقت نمائشگاہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے گزر دلواں سے آکر پر یہیں آرام کرتے ہیں۔ نمائش کے دیکھنے کا وقت صبح کے ۷ بجے سے لیکر رات کے ۱۱ بجے تک ہوگا۔ خاص شاہی مجلس کے لئے جو ہال بنا ہے اس میں ۵ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے یادی ترقی کرنیوالے دنیا کے مختلف ممالک سے یہاں کی حیرت انگیز ترقی کا مشاہدہ کر رہے ہیں جس محبت اور خلوص سے اہل امریکہ اسوقت غیر ممالک کے لوگوں سے میل جول کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہے۔ مذہبی دُنیا کے واعظ بھی سٹیج سے اپنے اپنے خیالات اور مذہبی عقائد کے پرچار پر کمربستہ ہیں۔ گزشتہ شکاگو کی پردرشنی میں آریہ سماج کی جانب سے کچھ معمولی سا کام ہوا تھا اب بھی شاید کوئی گمنام رشی سنتان کا یہ ان دھرمی ہاں اپنے خیالات کا پرچار کر رہا ہوگا

روحانی اور مادی ترقی کرنے کے لئے ایسے شبھ اوسر سے بڑھ کر اور کون موقعہ ہو سکتا ہے۔ یہ مانا کہ مذہبی تعلیم اور اُپدیش پرچار میں وہ تیزی نہیں جو مادی ترقی کے بارے میں ہو رہی ہے لیکن اس میں سندیہ نہیں۔ کہ دُنیا کے تمام مذاہب کو جڑ و بادی سے اپنے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے اس قسم کے جلسہ کا ہونا آنے والے نیک زمانے کے شبھ چنہہ کا سوچک ہے۔

یہی تباہی کے لکشن ہیں

پشچمی ودوانوں نے پراچین لوگوں کے تجربوں اور سرشٹی کرم سے اپنے سماجک اوستھا کا آہستہ آہستہ شودھن کیا ہے۔ کوئی زمانہ تھا۔ جبکہ سپارٹا جیسی بیر پرشوں کی بھومی میں قدرتی قوانین کے لحاظ سے تیس برس سے کم عمر میں بیواہ کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ رومن لوگوں نے بھی اس کا فائدہ اُٹھایا اور کئی صدیوں کے بعد۔ اب سماجک حالت یورپ کی ایسی ہو گئی ہے۔ کہ سُوشکشت کنیائیں سویم اپنے لئے یوگیہ اور ودوان ور تلاش کرتی ہیں۔ یورپ میں یا یوں کہئے کہ مغربی اقوام میں بڑی عمر میں وواہ کا ہونا باعث فخر سمجھا جاتا ہے۔ کتنے ہی پُرش اور ستری جیون پریَنت برہمچریہ (گو شبد ان کے لئے موزوں نہیں) کے پالن کرنے میں اپنا گورو اور پرتشٹھا سمجھتے ہیں۔ بڑے بڑے ودوان اور یودھاؤں نے تو اپنے عملی جیون سے سِدھ کر دیا ہے۔ کہ اوچیہ وچاروں کو رکھ کے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر بڑے اہم اور دشوار گذار کاموں کے کرنے والے جب تک اپنے ارادہ میں سپھلتا پراپت نہیں کرتے۔ بیاہ کرنا نامناسب خیال کرتے ہیں۔ حال ہی میں انگلینڈ کے سماچار پتروں میں شریمان لارڈ کچنر مصر کے کمانڈر انچیف افواج ہند کی نسبت کے بارہ میں حالات چھپے ہیں۔ مس لیٹر ہمشیرہ لیڈی کرزن نے جنگی لاٹ سے وواہ کرنا سویکار کر لیا ہے۔ لارڈ کچنر گزشتہ ۳۰ برس سے جنگی معاملات میں تجربہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک معمولی درجے سے اپنی ذہانت اور غیر معمولی دلیری کی وجہ سے ترقی کرتے کرتے ہندوستان کے جنگی لاٹ بن گئے ہیں۔ انگلستان کی یوتیاں پرایا بیر پرشوں کا ادھک سمان کرتی ہیں۔ اور اگر مس لیٹر نے ایک ۵۴ سالہ جنگی لاٹ سے وواہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے تو اپنی سودیشی بہنوں کی طرح اُنہوں نے لارڈ کچنر کے جنگی اوصاف حمیدہ کی قدردانی کا ایک ثبوت دیا ہے۔ بہت سے پشچمی دیشوں میں بھی شادی کرنا ایک متبرک رسم خیال کی گئی ہے اور انگلستان جیسے سبھیہ دیش میں تو اس پرکار کی شادی اوشیہ ہی اُتم گنی جائیگی۔ جب جب کسی دیش کے منتقیوں کا ادھوپتن ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے سماجک اوستھا سے بہت ہی گر جاتے ہیں۔ ہمارے دیش میں اس عمر کے پُرش گرہست بھوگ کر مرتیو کی آمد کے منتظر رہتے ہیں۔ اور مادی النظر میں اس پرکار کے وواہ کو بھارت نواسی اُتم درشٹی سے دیکھ بھی نہیں سکتے۔ کاش کہ بھارت ورش کے تعلیم یافتہ اور مغربی سبھیتا (تہذیب) کی تقلید کے شیدا اپنے لائق اور بیر کمانڈر انچیف کی پیروی کریں جنہوں نے اپنے اوچیہ آدرش کے لئے سینکڑوں مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔ اور اب جبکہ اپنی خدمات کو بار آور دیکھا۔ ایک سُوشکشت یوتی سے وواہ کرنا سویکار کیا ہے۔

تمہارا منورتھ پورن ہو

مشہور بمبئی گزٹ کے جاپانی نامہ نگار نے "روس کیبنٹ" کے عنوان سے ایک لیکھ لکھا ہے۔ اس میں جاپان کے قومی جوش اور بیرتا کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ آج صبح مجھے ایک نمائش گاہ میں جانے کا موقعہ ملا راستے میں یکدم ایک شیشے کا دروازہ کھُلا اور اندر سے جاپانی لڑکیوں کا ایک گروہ نکلنا شروع ہوا۔ آگے آگے اُنکا بوڑھا ماسٹر اور پیچھے پیچھے دو دو کی ترتیب میں بڑے اُتساہ اور اُمنگ سے لڑکیاں قومی گیت گاتی ہوئی جاتی تھیں اور ہر قدم پر کہتی تھیں "روسیوں کو کچل دو کچل دو۔ کچل دو۔ جاپان کے شترؤں کو پائمال کر دو۔ پائمال کر دو۔ پائمال کر دو" میں دیر تک اُن کو دیکھتا رہا۔ حتٰے کہ وہ کوچہ سے گزر کر میری نظر سے غائب ہو گئیں۔ اس جوش خلوص کا میرے دل پر بڑا اثر پڑا۔ اگر روس کے بے خبر دل کا سک زار ان قومی ترانوں کا گان سُن پاتے۔ تو اُن کا بھی دل دہل جاتا۔

ایسی انیک خبریں جاپان سے آجکل موصول ہو رہی ہیں۔ نوکر اور ملازم پیشہ لوگ ایک ایک پیسہ خوراک میں سے بچا کر فوجی خزانہ میں داخل کر رہے ہیں۔ مائیں اپنے عزیز بچوں کو رن بھومی میں جا کر مرنے کٹنے کی آگیا دے رہی ہیں۔ ستریاں اپنے پیارے خاوندوں کو شستر دھارن کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ باوجود ہزاروں بیروں کے کٹ جانے کے جاپان کے ستری پُرش نہایت پورشارتھی۔ جوشیلے اور اپنے کرتویہ کے پالنے میں ہر سمے تتپر نظر آتے ہیں۔ موسم بھی فطرتاً نہایت شگفتہ ہے۔

جاپانیوں کو میدان کارزار کا مطلق فکر نہیں اگر کوئی ودیشی جاپان میں آجکل چلا جاوے۔ تو اہل جاپان کو روزمرہ کی سی فارغ البالی کی زندگی بسر کرتا پائیگا۔ دوسری طرف روس کی سیاہ تصویر اور ملین دشا کو دیکھنے سے آشچریہ ہوتا ہے۔ گھر میں خانہ جنگی ہے تو جو تمہیں ہل چل مچی ہے۔ رسد کا پہنچنا دشوار ہو رہا ہے۔ ہزاروں گھوڑے جھیل بیکال کے کنارے پانی دانہ سے دیاکل ہو کر مر رہے ہیں۔ جہاں سے روسی فوج شکست کھا کر ہٹتی ہے۔ اپنے لاکھوں ہزاروں۔ لاکھوں۔ بلکہ کروڑوں کا مال تباہ کرتی چلی جاتی ہے۔ روس کی ستریاں اپنے دیش کے نیتاؤں کا سمرن کر حیران ہو رہی ہیں۔ جاپان کی دیویاں پاٹھ روک پریم سے اپنے سپوتوں کو بیدا کر رہی ہیں سوتے جاگتے۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے۔ پیتے۔ ان کے پریم بھرے ہردوں سے جاپان کی رکشا۔ دیش کا ہت اور قوم کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیہ دھرم پرچارک

مسٹر جمشید جی نصیروانجی ٹاٹا مرحوم

بھارت ورش کے تعلیم یافتہ لوگوں میں سے شائد ہی کوئی ایسا ہو جسنے جمشید جی نصیروانجی ٹاٹا کا نام نہ سنا ہو۔ کچھ دنوں سے آپکی طبیعت ناساز تھی اور ڈاکٹروں کی رائے پر آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے مصر کا عزم کیا تھا۔ مصر سے جرمنی پہونچے وہاں دیا نا دار السلطنت آسٹریا میں ڈاکٹر کے جاکر زیر علاج ہوئے۔ ۱۹ مئی کو ۲½ بجے کے وقت نوہائم میں آپنے پران تیاگ دیے اُسوقت آپکے کنبہ کے کچھ اشخاص موجود تھے مُردہ جسم لنڈن میں لایا جاوے گا۔ اور وہاں پارسیوں کے قبرستان نزد ووکنگ میں دفن کیا جاویگا۔

مسٹر جے۔ این ٹاٹا گجرات کے نوساری نامی شہر میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا تھا ۱۳ سال تک آپ نے ہی گاؤں کی زندگی میں پرورش پائی اور ۱۳ ویں سال بمبئی آیا۔ سکول کی تعلیم کے بعد الفنسٹن کالج بمبئی میں چار سال تک تعلیم حاصل کی ۱۹ برس کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ کمسریٹ کنٹریکٹر (ٹھیکیدار) کا کام شروع کر دیا جمشید جی کی آوائل عمر میں مسٹر ٹاٹا نے لاکھوں روپیہ کا نقصان اُٹھایا تھا اور معمولی سی حالت میں نردھن سا ہوگیا لیکن ایسی حالت کی مہم میں قسمت نے یاوری کی اور پھر روپیہ سے مالا مال ہوگیا جمشید جی جسوقت اپنے والد کے ہمراہ کاروبار دُنیوی میں مشغول ہوا۔ اس وقت اُن کے والد نے لاکھوں روپیوں کی خیرات صرف پارسی قوم کی بہتری اور بہبودی میں صرف کر دیئے۔

کچھ دن بعد جمشید جی نے چین کی یاترا کی اور وہاں ایک بڑی بھاری فرم (دوکان) ٹاٹا اینڈ کمپنی کے نام سے جاری کی جسکی شاخیں جاپان۔ ہانگ کانگ۔ شنگھائی۔ پیرس اور نیویارک میں کھولی گئیں۔ چین سے لوٹ کر آپ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ لنڈن میں ایک بنک کھولا جاوے۔ بمبئی میں تجارت کی ناکامیابی پر یہ ارادہ ملتوی ہوگیا۔ تاہم انگلنڈ کی یاترا کے بعد دورہ روئی کے کارخانہ کھولنے میں سے کثیر منافعہ ہوا۔ جب وہ انگلینڈ گیا تو لنکاشائر کے روئی اور کپڑے کے کارخانوں کا بغور ملاحظہ کیا۔ اور واپسی پر بمبئی میں آکر ایک بڑا بھاری کارخانہ کھولنے کا وچار کیا۔ ہندوستان کے بہت سے حصوں میں پھر کر ناگپور کو مناسب جگہ تجویز کر کارخانہ کھول دیا یہ کارخانہ مرحوم ملکہ معظمہ کی جوبلی کے دن ۱۸۷۷ء میں کھلا۔ اس لیئے اس کا نام ایمپریس ملز رکھا گیا۔ اس کے بعد سودیشی مل کی بنیاد ڈالی۔ اور میسور میں ریشم کا کارخانہ جاری کرایا۔

عمارت کے شوق سے مغربی دُنیا کے مذاق کے مطابق آپنے بمبئی میں ایک عالیشان ہوٹل بنوائی جس کا نام تاج محل ہوٹل رکھا۔

چونکہ مسٹر ٹاٹا صنعت وحرفت کی اعلیٰ تعلیم کے حق میں تھا۔ اسواسطے وہ ہمیشہ اپنے ملک کی بہتری میں کوشاں رہتا تھا بہت برس گزرے۔ جب مرحوم نے ایک پارسی نوجوان کو وظیفہ دیکر اعلیٰ تعلیم کی خاطر انگلینڈ بھیجنا چاہا تھا ۱۸۹۴ء میں پارسی مذہب کے محدود احاطہ کو چھوڑ کر سارے ہندوستان کے لئے اپنی اولوالعزمی کے خیالات وسیع کیئے۔ اور ریسرچ یونیورسٹی کے لیئے ۳۰ لاکھ روپیہ دان دیا۔ جن وجوہات سے یہ یونیورسٹی اسوقت تک نہیں کھولی گئی۔ وہ بھارت واسیوں سے چھپے نہیں ہیں۔ تاہم جب اس انسٹی ٹیوشن ہر دو بر ہوتے دیکھی۔ تو مرحوم نے اپنے پاس سے اور روپیہ دیکر طلباء کو انڈین سرویس اور انجینئرنگ وغیرہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ولائت بھیجنا چاہا تھا۔ اسی اثنا میں آپنے سنٹرل انڈیا میں لوہے کی کھانوں کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ اور وقف کرنا چاہا۔ جس کے متعلق صرف تجربہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف کر دیا گیا ہے۔

مرحوم مسٹر ٹاٹا کی موت سے بھارت ورش نے اپنا ایک سچا ہتیشی اور شبھ چنتک کھو دیا ہے۔ پارسی قوم سے ایک بیدار مغز خیر خواہ قوم چل بسا ہندوستان کے تعلیم یافتہ اور ہمدرد دیش صاحبان میں سے ایک فیاض اور سخی مرتیو دش ہوگیا مسٹر ٹاٹا کے لیئے اسوقت چاروں اُنگ سے افسوس کا اظہار ہو رہا ہے۔ اس نیک مرد نے اپنی زندگی میں جسقدر فیاضی سخاوت اور ملکی خیر خواہی کی مثال قائم کی ہے۔ وہ مدتوں تک اُن کے نام نامی کو روشن کرے گی۔ مگر اس دار الفنا میں کس کو بقا ہے۔

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

ہندوؤں کو ایک اور دھکا لگا

وَرتمان سمے میں ہندو مذہب کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ انیک پنتھ اپنے مختلف عقاید کو دھارن کیئے ہوئے ہندوؤں میں پرویش کر رہے ہیں۔ مدھ ماس کے کھانے اور کھلم کھلا پرچار کرنیوالے۔ اہنساوادی کے انویائی ادویت اور دویت وادی۔ ناستک اور آستک سب مل ملا کر ہندو کہلانے کے مستحق ہیں عجب اجتماع ضدین کا میل ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ نیل کنٹھ شاستری جیسے ویدوان ڈنکے کی چوٹ کہ کے پرسیدہ پنڈتوں اور دھرم شاستر کے جاننے والوں سے کہتے تھے۔ کہ ہندو دھرم کچے تاگے سے بندھا

ہم عیسائی ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ ترک کرنے
پر ہندو دھرم کو سچا ثابت کر دو۔ تو ہم عیسائی نہ ہب
کو چھوڑ دیویں گے۔ ہندوؤں میں کہاں بل تھا
ہزاروں ہندو پڑھے لکھے سینکڑوں جواہر
ہر سال عیسائی اور محمدی مذہب کے ہیں ہو تے
تھے۔ آریہ سنتان اور ویدوں کے انویائی مت
متانتروں کے نکمے اور کلپت باتوں اور وہمیات
میں پھنسے ہوئے سچ بولنے کا ساہس نہیں کر سکتے
تھے۔ کہ دیش ہتیشی۔ وید ابھیلاشی۔ رشیوں کی قدم
بقدم پیروی کرنیوالے

بال برہمچاری دیانند

نے ویدوں کے رشی پرنیت گرنتھوں کے مطابق اُپدیش
کر کے تمام توہمات کے برخلاف اپنا سنکھ ناد اُٹھایا
ہندوؤں کے بڑے بڑے ودوان پنڈت جو تا اور
پانڈتیہ کو دکھلانے کے لئے سامنے آتے اور
اُسکی تیجسوی پرتاپ کے سامنے سرخم کر چلے گئے۔ ہٹیک
مذہبۃ الوبایوں اور مت وادیوں نے شاستر ارتھ پار
کرنے کی ٹھانی۔ اور آخر کار دوبیہ موہرتی کے سنمکھ
اپنے اگیان اور سوارتھ کے بھاو پرگٹ کر جاتے
تھے۔ مہرشی دیانند نے

سارتھبوک

سارگربھت اپنشوریہ گیان کا پرچار کیا۔ جس سے تمام
ادھونک متوں اور پنتھوں کے کلپت سدھانت
کو متنشیہ کرت تبلایا۔ جہاں پہلے ہندو ماتر رشی
پروکت ویدوکت سدھانتوں کو نشچیت اور اٹل کہ
ٹھیراتے تھے۔ وہاں اب عیسائی مسلمان۔ بودھ
جینی اور انیک مت والے مہرشی دیانند کے
بتلائے ویدوکت متوں کے ویرت اپنا سمپورن
بل لگانے لگے۔ جن بھاگیہ شالی جنوں نے مہرشی
کے سدھانتوں کو مانکر اس کا انوکرن کرنا چاہا۔
اُنہوں نے ملکر ایک سماج بنائی جس کا نام

آریہ سماج رکھا

اس سماج کا اُدیشیہ اُدّیش سنسار ماتر کے کلیان
کے ہیتو شارِیرک سماجک اور آتمک اُنتی کرنے
کا تھا۔ اس کے سبھاسدوں نے بڑی بڑی بھاری
ذمہ داری اپنے اوپر لی تھی۔ عیسائی۔ مسلمان اور
ہندوؤں کی پوری طاقت اس سماج کو لیپا کرنے
اور ملیا میٹ کر دکھلانے میں استعمال کی گئی۔
سچ کہا ہے:۔

यतो धर्मस्ततो जयः

جہاں دھرم کا بل ہے۔ وہیں ستیہ کی جے اور
کامیابی ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں نے مقابلہ
پر آکر جو نقصان اُٹھایا۔ ابھی وہ انکے لوگوں سے
بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت کا
پرچار کرنیوالے عیسائیوں نے اور بہشت کے لوبھ
میں پھنسانیوالے مسلمانوں نے حتی المقدور آریہ
سماج کو غلط پیرایہ میں دکھلا کر عوام کو ناواقف
رکھنا چاہا۔ مگر آریہ سماج کے چند روزہ ہستی میں
ویدک دھرم انویائیوں نے تحریر اور تقریر کا کام برابر
پورشارتھ اور اُتساہ سے جاری رکھا جس کا سب سے
اول ظاہری نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندوؤں کے بہت سے
ناواقف دھرم کے پیاسے مسلمان اور عیسائیوں
کی بھیڑیں بننے سے بچ رہے۔ یہی نہیں بلکہ جو
بھولا بھٹکا ان بدھ دھرم اور فرشتہ سیرت عیسائیوں
یا محمدی فرقے کے مولویوں میں شامل ہو جاتا اور
اپنی بھول کا اقرار اور پشچاتاپ کر کے واپس اپنے
قدیم دھرم میں آنے کی خواہش ظاہر کرتا۔ تو اس کے
لئے آریہ سماج ہمیشہ جذب کرنے پر آمادہ ہوتا تھا۔
جب مسلمان اور عیسائیوں نے اپنی منتشیہ برتھی
میں بادھا دیکھا تو آریہ سماج کو ہر طرح سے بدنام
کرنے کی ٹھان لی۔ مگر استقلال اور دھیریہ نے
آخرکار آریہ سماج کو اپنے

اصل روپ میں دکھلا دیا

مذہبی مباحثے اور مناظرے ہوئے جس سے سچائی
کا اظہار ہر فہمیدہ اور دانشمند پڑھے لکھے پر ہوتا

پر ہونے لگے۔ دھرم بیر پنڈت لیکھرام اور دیگر
ودوانوں کی تحریروں نے عیسائی اور محمدی مذہب
کو جڑ سے کھوکھلا کر دیا۔ مسلمانوں کے تعلیم یافتہ
اشخاص نے اپنی جاری مذہب کو

تیاگ دیا اور کھلم کھلا

ویدک دھرم کو گرہن کر اپنے کول و دماغ کو پوتر
کیا۔ اس زبردست حرکت کو بوسیدہ ہندو سماج
نے حیرت اور خوشی کی نگاہ سے بغور دیکھا کیونکہ
اس لئے۔ کہ ان کے پورودجوں نے (تھوڑے عرصہ پہلے)
ایسے دلیری کے کام نہیں کئے تھے۔ اور خوشی
اس لئے کہ مسلمان اور عیسائی بھی وید و دیا کی
گیان کے سامنے اپنے کمزور اور نربل بنیادی والے
فرضی مذاہب کو ہیچ سمجھنے لگ گئے۔ مگر ہزاروں
برسوں کی سستی اور توہمات نے ہندوؤں کو بزدل
اور نکما بنا دیا تھا۔ اس لئے سوائے چند نہایت
تعلیم یافتہ صاحب کے باقی سب آریہ سماج کو اپنا
شترو جان اگیان میں اپنے

پاؤں پر کلہاڑی مار

رہے ہیں۔ اس وقت سمپورن نوین ہندو سبھا
آنیوالے انقلاب کو دیکھ کانپ رہی ہے۔ ایک
طرف چھپرا کی کائستھ سبھا نے کاشی کے پنڈتوں
کی دیوستھا لیکر ڈاکٹر گنیش پرشاد جی کو اپنی
برادری سے محض اس الزام کی بنا پر خارج کر دیا
ہے۔ کہ اُس نے سمندر یاترا کی اور یورپینوں کے ساتھ
ملکر ابھکش کھایا۔ دوسری طرف ایک رلارام
نامی کھتری جو ایک لڑکیا کے پیچھے مسلمان ہو گیا
تھا۔ کی شدھی پر کاشی کے کھتریوں اور سارسوت
برہمنوں نے رلارام اور اُسکے سمبندھیوں کو باوجود
عرض معروض کرنے کے برادری سے خارج کر دیا ہے۔
تیسری طرف میسور راجیہ کے دیوان کرشن مورتی
نے دکشنی برہمنوں کی پنچایت کر کے مسٹر دادابھائی
کرشن جی۔ ایم۔ اے کو جو جاپان سے انجنیرنگ
کی تعلیم حاصل کر کے لوٹا ہے۔ بغیر پرائشچت کرنے کے

برادری میں شامل کر لینے کی و ا‌یو‌ستھا دیدی ہے جسے بغیر کسی مخالفت کے ہندوؤں نے اپنے ہیں ملا لیا ہے۔ ہندو دھرم شاست کیا ہے جنہیں کی ہو گیا مٹ ملتی ہیں۔ اگر چہ پراسکی پرسپر ورودہ کی ... ہیں۔ اگر چھپرا کی سبھا اور کاشی کے پنڈت دھرم شاستر کی ویوستھا سے ڈاکٹر گنیش پرشاد کو برادری اور ہندو دھرم سے خارج کر سکتے ہیں۔ تو دکھشن کے پنڈت اسی دھرم شاستر سے اپنے اندر جذب کر سکتے ہیں۔ یہ دشا تو سنسار یاترا کی ہے۔ ایسے ہی انیک پرودہ دیشے ہیں۔ جن میں ہندو لوگ پرسپر کے درودہ سے شاستر کی آگیا پالنے کی جگہ نندا کرتے رہے۔ اب کیو رتھلے سے سماچار آئے ہیں کہ ایک مسلمان کو جو جنم سے کھتری تھے۔ کیو رتھلہ کی

سناتن دھرم سبھا نے شدھ کر لیا ہے

ان واقعات کی موجودگی میں تعلیم یافتہ جماعت پر سناتن دھرم سبھا اپنا کیا پر بھاؤ ڈال سکتی ہے۔ یورپ تک لوگوں یا سناتن دھرم سبھا کے الوپالوں کے سدھانت نشچت نہیں جس سے ایک ہندو دھرم سبھا کے ماننے والے روشن دماغ کو اپنے پوروجوں کے مذہبی عقائد پر تسلی ہو سکے۔ اسی لئے اب بھی اُن سمانوں سے بعضے موقعوں پر ایسے ایسے سماچار ملتے ہیں جہاں آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوا۔ پونا کے سدھارک اخبار میں حیدر آباد دکھشن کے ایک تعلیم یافتہ برہمن کا اسلام مت کو قبول کرنا بتلایا گیا ہے۔ ان کا نام

ڈاکٹر لکشمی کانت چیٹرجی

ہے۔ آپ آجکل حیدر آباد دکھشن کے سرکاری کالج کے پروفیسر ہیں مسلمان بنکر آپنے اپنا نام عزیز الدین رکھوایا ہے۔ اس سے دکھشن کے تعلیم یافتہ صاحبان مسلمانوں میں بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے مذہبی عقائد کسی بھی گذشتہ ترغیب سے نہیں بدلے۔ اوائل عمر میں اس بے ہستی کا جینکارک تھا۔ مسٹر لکشمی کانت سنہ ۱۹۰۲ء میں پہلی دفعہ ولایت گیا تھا۔ اور جرمنی میں پہونچکر جرمن زبان اور سنسکرت میں اچھا ابھیاس کر کے انہوں نے ایم لیش پراپت کیا تھا۔ اس کے بعد جرمنی بھاشا میں ہندوؤں کے عقائد پر ویاکھیان دئے۔ اُس زمانہ میں بھی ہندو دھرم سے پوری واقفیت نہیں تھی اور بدھ دھرم اور عیسائی مت کی پرشنسا کیا کرتا تھا۔

یہ حالات اُن ایام میں زار روس کے کان میں پہونچے جسنے ڈاکٹر لکشمی کانت کو سنیٹ پیٹرزبرگ کے سرکاری کالج میں مشرقی زبان اور خصوصاً سنسکرت پڑھانے کی کھیہ جگہ پردان کی۔ قریب دو برس تک اس پدوی پر کام کیا۔ پرنتو اسوقت ان کے خیالات نہلسٹ فرقے کے ہو گئے تھے۔ اس شبہ میں اس کی ملازمت کا اقرارنامہ جو روس کی گورنمنٹ نے کیا ہوا تھا واپس کر دیا گیا۔ اسکے بعد ڈاکٹر صاحب سوٹزرلینڈ میں جا کر رہے۔ اور اس جگہ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی پدوی گرہن کی۔ اسطرح کچھ کال انگلستان اور فرانس میں گذار کر ڈاکٹر لکشمی کانت ہندوستان میں واپس آیا ان دنوں ہندوستان کا والسرائے لارڈ رپن تھا۔ پردیش سمبندھی وبھاگ میں اس قسم کے زبان دان اور ودوان نشیہ کے لئے کوئی جگہ خالی نہیں تھی جس سے ڈاکٹر صاحب نراش ہو گئے۔ آخر ش سنہ ۱۸۸۳ء میں حیدر آباد کے سرکاری کالج میں یہ استھان ملا۔ جہاں پر وہ ابھی تک ملازم ہیں۔

ڈاکٹر لکشمی کانت کا جیون چرتر ایک بڑی سوہانا پرش کا سا ہے۔ گذشتہ ۲۰ سال میں آپ حیدر آباد دکھشن میں جو مسلمانوں کی راجدھانی ہے۔ ان کے زیر دباؤ رہے ہیں۔ اس بات کا ذرا اچنبھا نہیں کہ رشتہ ضمیر ڈاکٹر لکشمی کانت کیوں مسلمان ہو گئے (اگر کوئی خاص خود غرضی کی وجہ نہیں ہے) بلکہ حیرانی تو اس امر کی ہے کہ سینکڑوں۔ ہزاروں۔ بلکہ لاکھوں

تعلیم یافتہ ہندو

جو اپنے جاری ادھونک ہندو مذہب کو عقل و دلیل سے بے بہرہ خیال کرتے ہیں۔ وہ کسطرح ان بیہودہ رسمیات اور نکمے تعصبات میں پھنسے ہوئے ہندو بنے بیٹھے ہیں۔ اگر اعلےٰ تعلیم آتما کی آزادی دلانے اور راستبازی ہو کر انصاف لینے میں مقتضی ہوتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ہزاروں

ہندو تعلیم یافتہ مکاری چھوڑ کر

راستی کی کھوج اور فرضی توہمات کا تیاگ نہ کریں یہی تو واقعات ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ ہندو قوم میں زندگی نہیں۔ آگ میں جب تک اُسکا سوبھاوک گُن یعنی گرمی اور تیج رہتا ہے۔ تب تک بڑے بڑے موذی جانور بھی اسکی جوالا کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں لیکن جونہی کہ وہی آگ بجھ جاتی ہے۔ اور وہ جلتی ہوئی لکڑی راکھ اور کوئلہ بنجاتی ہے موذی اور زبردست جانور تو کجا چیونٹی تک بے خطر اُس راکھ کو کچلتی جاتی ہے۔

ڈاکٹر لکشمی کانت جیسے ودوان کا ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام کا گرہن کرنا ہندوؤں کی بوسیدہ حالت کا پرچے ہے۔ بالفرض ڈاکٹر لکشمی کانت نے کسی راجیہ دباؤ کے کارن یا اپنی کسی غرض کی وجہ سے اسلام قبول کیا ہو۔ تو بھی اوپر لکھے واقعات زبان حال سے بتلا رہے ہیں۔ کہ جہاں ہندو سوسائٹی میں گذشتہ ۲۵ سال کے اندر آہستہ آہستہ سینکڑوں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ وہاں اب کوئی بڑی بھاری تبدیلی ہونیوالی ہے۔

ہندوؤں نے شادی صغرسنی استریوں کی تعلیم شودروں سے ناجائز برتاؤ۔ اور کئی سماجک رسوم میں بہت سا شودھن کر لیا ہے۔ کیونکہ آج کل سناتن دھرم سبھا کی بہتری پاٹھ شالائیں کھل رہی ہیں۔ مالی بدھوا بواہ کٹر سے کٹر ہندوؤں نے اپنے رشتہ اور برادریوں میں کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس وقت کی ہندو برادری کوئی زبردست ہستی نہیں رکھتی۔

ایسے انشچت دشا

میں معزز ایجوکیشنلوں۔ دھامنڈل اور سمجھدار ہندو ...

فرض ہے۔ کہ وہ اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت کی جانچ کریں اور جو مناسب اور معقول مارگ یا طریقہ اختیار کریں۔ اُس سے تعلیم یافتہ اصحاب کو خبردار کریں۔ ویسے تو یہ تعصبات چند روز کے مہمان ہیں۔ رشی دیانند کی زبردست حرکت نے اس بوسیدہ عمارت کو توڑ کر انیک اصولیہ پدارتھ درشا دئیے ہیں۔ جن سے اس لوک تتھا پرلوک دونوں میں سُکھ کی پراپتی ہو۔ ادم شم

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

ویدک دھرم کی جے

سوامی دیانند جی نے ویدوں کے جو سدھانت نشچت کئے ہیں۔ وہ اندر ہی اندر ہر ایک سبھا اور سوسائٹی میں کام کر رہے ہیں۔ جس سبھا میں کچھ جان اور زندگی ہے۔ وہاں آریہ سماج کے اصولوں کا کسی نہ کسی صورت میں اظہار ہو رہا ہے۔ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ دھرم سبھا کپورتھلہ جو مہا منڈل کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جو سناتن دھرم سبھاؤں میں ایک نمونہ سبھا شمار کی جاتی ہے۔ جیسے سنرکشکوں میں شریمان دیوان ہرچند جی جیسے دھارمک پُرش کام کر رہے ہیں اور وید انت بھوشن شریمان پنڈت رگھبر دیال جی جیسے ودوان جس سبھا میں موجود ہیں۔ اس سبھا نے ایک ایسا انوکھا کاریہ کیا ہے۔ جس کے لئے ہم اُسے انیک دھنیواد دیتے ہیں۔ سناتن دھرم سبھا کپورتھلہ میں

ایک شُدھی ہوئی

جس کا برتانت یوں ہے کہ مسمی ٹیکورام پوربیہ قوم راجپوت ساکن کپورتھلہ سال ڈیڑھ سال سے ایک خانگی کی صحبت میں مسلمان ہو گیا تھا۔ جب وہ دُراچارنی کہیں چلی گئی۔ تو ٹیکورام پشچاتاپ کرنے لگا۔ اور برادری کے آدمیوں سے بعجز و انکساری سے شامل کرنے کی درخواست کی۔ برادری نے ایک باقاعدہ درخواست سناتن دھرم سبھا کپورتھلہ میں گزرانی۔ دھرم سبھا کے پنڈتوں نے اپنی سمتی دیکر اور پنڈتوں سے رائے لی۔ اور یہ ویوستھا دی کہ مسمی ٹیکورام شُدھ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا پرائشچت کیا جاوے۔ جو حسب ذیل ہے۔

(۱) برت (۲) گنگا سنان اور (۳) برہمن بھوجن۔

اس برادری کے لوگوں نے چندہ کر وا کر گنگا سنان اور برہمن بھوجن کروا یا۔ اور برت رکھوا کر شُدھ کر دیا۔ اب وہ برادری میں شامل ہو گیا ہے۔ اور دھرم سبھا کا مشکور ہے۔ جالندھر سناتن دھرم سبھا کو چھوڑ کر کپورتھلہ کی سبھا نے پیشقدمی کی ہے آریہ پُرشوں کے لئے اب کوئی امر قابل وجدا نہیں رہا۔ جب کہ وہ ہندو سبھا کے مکھیہ پنڈت پرت سے پتت کو شُدھ کر لینے اور برادری میں شامل کرنے میں تُو ہمت ہے۔ فرق ہے تو یہ کہ ہندو اپنا کلپت پرائشچت تجویز کرتے ہیں جبکہ آریہ سماج دیش۔ کال اور پاتر انوسار برت اور پرائشچت بتلاتا ہے۔ بہیا ہے۔ تو ودھی میں نہ کہ اصل سدھانت میں۔

تیلو رام منتری آریہ سماج کپورتھلہ

دہلی والے مقدمہ کے حالات

آپ جہاں کو معلوم ہے کہ دہلی میں جینیوں اور پنڈت بھوجدت جی آریہ اپدیشک کے مقدمہ کی تاریخ بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ۱۳۔ ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۴ء تھی۔ ان تاریخوں پر کچھ کاروائی

نہیں ہوئی۔ کیونکہ منتقل مقدمہ چیف کورٹ میں کی گئی تھی۔ چونکہ جینوں کو درخواست بعدالت چیف کورٹ واسطے انتقال مقدمہ مذکورہ از جانب لالہ ... ملزم ۳ کے معرفت جناب لالہ ایشور داس و لالہ ... جی پلیڈران چیفکورٹ پنجاب کے دی گئی۔ جس پر چیف کورٹ نے منتقل مقدمہ کو دہلی سے ... فرمایا۔ اور دہلی میں کارروائی مقدمہ التوا چیف کورٹ بند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ جینوں کو اگروال آنترم اور اینگلو سنسکرت ... تلاشی لی گئی۔

مقدمہ کرنال کے حالات پھر شایع کئے جاویں جس کی آئندہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء کو پیشی مقرر ہے

آپ کا داس

نرسنگھ داس سکرٹری آریہ سماج کرنال

نگینہ شاستر ارتھ

یہ شاستر ارتھ مسلمانوں اور آریہ سماج نگینہ کے مابین گزشتہ ۵ مئی سے آرمبھ ہوا تھا۔ اسلام کی جانب سے حیدر آباد دکھن اور بمبئی جیسے دور دراز مقامات سے بڑے بڑے پرتشٹھت مولوی آئے تھے۔ ۵ تاریخ سے لیکر ۱۲ تاریخ تک ہر روز صبح کے ... تحریری و تقریری شاستر ارتھ ہوتا رہا۔ شام کو ... فریق کے آدمی اپنے اپنے مکان پر لکچر دیا کرتے تھے۔ آریہ سماج کی جانب سے سوامی درشنانند ... سوامی یوگیندر پال۔ سوامی ... آنند ... پنڈت بھگوان دین جی اور کتنے ہی مہاشے بدھارے ... رضاکارانہ حاضری دس بارہ ہزار کے قریب رہتی تھی۔ مسلمانوں کی جانب سے ۱۴ تاریخ کو شاستر ارتھ بند کرنے کی استدعا کی گئی۔ تاریخ ۱۷ مقرر تھی جبکہ شاستر ارتھ ختم ہو جانا چاہئے تھا۔ مفصل حالات شایع علیحدہ پمفلٹ میں شایع ہونگے۔

یکے از ناظرین

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

راؤ پیڑا رام میموریل ہال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حال ہی میں ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ رائے پیڑا رام صاحب سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی یادگار میں ایک ہال بنایا جاوے جسکے واسطے چالیس ہزار روپیہ کا خرچ منظور کرتے ہوئے پرتی ندھی سبھا نے اپنے کوش سے اس ہال کیواسطے ۲۰ ہزار روپیہ کی بھاری رقم دینی سویکار کی ہے۔ ویسے پیڑا رام صاحب کے رشتہ دار اور احباب اگر اپنے طور پر انکی کوئی یادگار قائم کرتے تو اس میں پبلک کو کوئی وجہ دخل دینے کی نہ تھی۔ مگر چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک معقول رقم اس میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسواسطے ضروری ہے کہ اس معاملہ کو عام آریہ پبلک کے سامنے رکھا جاوے اور دیکھا جاوے کہ عام آریہ پبلک اس میں کیا رائے رکھتی ہے۔ اس وچار کے واسطے میں اول ہی اول اپنی رائے اس معاملہ میں بذریعہ اخبار ہذا پرکاشت کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ میرے دوسرے بھائی بھی اس معاملہ میں اپنی رائے ظاہر فرماوینگے۔ دنیا میں یادگاریں قائم کرنے کا رواج گو بڑی مدت سے چلا آتا ہے۔ مگر اس سے اگر یہ مطلب ہو کہ جس کی یادگار قائم کیجاتی ہے اُسکو اُس سے کچھ فائدہ ہو تو یہ محض ایک خیال ہے۔ جسکو کوئی عقلمند آدمی قبول نہیں کرسکتا۔ باقی رہا یہ کہ ایسے طریق سے ہم موجودہ اور آئیوالی نسلوں کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں تو ایسی حالت میں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ رائے صاحب کی یادگار کو ایک ہال کی صورت میں قائم کرنے سے کوئی خاص مطلب سدھ ہوتا ہے۔ یادگاریں ہمیشہ اُن شخصوں کے دلی ارادوں کے تکمیل کا باعث ہوتی ہیں جنکو وہ اپنی زندگی میں پورا نہ کر گئے۔ پنڈت لیکھرام کی یادگار میں جو لیکھرام میموریل فنڈ کھولا گیا ہے وہ واقعی معقول دلیل اس بات کی ہے کہ جس سے مقتول شدہ کے وہ ارادے پورے ہوتے ہیں جنکو موت کے زبردست ہاتھ نے روک دیا ہوا تھا۔ اس خیال سے بھی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ رائے صاحب کا ہال کے ساتھ کوئی خاص سمبندھ ہو۔ سوامی دیانند کی یادگار قائم کرتے وقت ہر ایک کا یہی خیال تھا کہ سنسکرت ودیا کی اُنتی چونکہ سوامی جی کا خاص مدعا تھا اسواسطے اُنکی یادگار کوئی ایسی ہونی چاہئے جس سے وہ مدعا پورا ہو۔ گو اس یادگار نے اس مدعا کو پورا کیا یا نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ یادگار قائم کرنیوالوں نے اس عام قاعدہ سے انحراف نہیں کیا تھا۔ میموریل ہال کی زندہ مثال ہمارے لاہور میں ہی بریڈلا میموریل ہال موجود ہے۔ جو چند سال کے عرصہ میں ہی کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ اگر یہ دیکھا جاوے کہ آریہ سماج کو کسی ایسے ہال کی ضرورت ہے تو میری سمجھ میں سوائے اس کے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوسکتی۔ کہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر یا کسی اور ایسے شاذ و نادر موقعہ پر وہ کام آیا کرے۔ اس میں شک نہیں کہ ضرورت کو تو ہم اسکو ضرورت کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ ضرورت اسی قسم کی ہے جیسا کہ ایک غریب آدمی جس کے پاس دو وقت کھانے کو نہیں ہے۔ اپنے واسطے ایک عالیشان عمارت کا ہونا زیادہ ضروری سمجھے بجائے اس کے کہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی دو وقت خوراک کا بندوبست کرے۔ آریہ سماج میں ہر طرف سے یہی صدا آتی ہے۔ کہ فلاں ضروری کام دھن کے ابھاو سے پورا نہیں ہوسکتا۔ گروکل کی تکمیل ہی ایک ایسی ہے جس میں دھن کے ابھاو سے کسقدر نقصان پہونچ رہا ہے۔ ایک سو والدین کی خواہشوں پر اس سال گروکل کے ادھکاریوں نے کیوں پانی پھیرنا پڑا کہ دھن نہیں تھا۔ پرچار میں کیوں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ روپیہ نہیں ہے۔ پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ روپیہ کی کمی کے باعث تکمیل کو نہیں پہونچ سکا۔ دور دیشوں میں آریہ اپدیشک دھن کے ابھاو سے نہیں پہنچ سکے۔ لڑکیوں کا گوروکل دھن کے ابھاو سے نہیں کھول سکے۔ اپنے ایسے لائق اور دھرماتما بھائیوں کے بیکس یتیم اور بیدھواؤں کا ہاتھ نہیں بٹا سکے ہو کہ دھن نہیں ہے۔ جیسے چند پرجی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی بیوقت مرتیو پر جو سماں اُنکی بدھواستری اور یتیم بچوں کی بیکسی حالت کا نظر آیا۔ اس میں ہم لوگ کچھ مدد نہ کرسکے کیوں روپیہ نہیں تھا۔ اور آخرکار انکو انکے رشتہ داروں اور دوستوں کے رحم پر چھوڑا گیا۔ غرضیکہ کہاں تک گنتے چلے جاویں۔ دھن کے ابھاو سے ہر ایک کام میں دقت پیش آرہی ہے پھر ایسی بے سروسامانی کی حالت میں اگر آریہ پرتی ندھی سبھا چالیس ہزار روپیہ کی رقم اینٹ اور پتھر کا ڈھیر لگانے میں خرچ کرنا منظور کرلیتی ہے جس سے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس میں کہاں تک صحیح بچار سے کام لیا گیا ہے۔ کیا یہی یادگار گروکل میں وظیفہ دیکر ہونہار اور لائق لڑکوں کو تعلیم کے واسطے بھیجکر قائم نہیں ہوسکتی تھی۔ یا گروکل کی عمارت جسکی واسطے اس قدر ضرورت محسوس ہورہی ہے نہیں بنائی جاسکتی۔ یا ویدپرچار فنڈ میں چند اوپدیشک اسی فنڈ سے اضافہ نہیں کئے جاسکتے۔ یا اور سینکڑوں قسم کے پراوپکار کے کام نہیں ہوسکتے کہ ہم سب سے ضروری ایک بڑے ہال کو سمجھیں۔ چالیس ہزار روپیہ کا سالانہ سود اگر چار روپیہ سینکڑہ سالانہ حساب سے بھی گنتیں تو ۱۶۰۰ روپیہ نہیں ہے اگر کم از کم چار سو روپیہ ایسے میموریل ہال کی سالانہ مرمت وغیرہ کا جو کہ نہایت ضروری ہے اور زیادہ کیا جاوے تو گویا ۲۰۰۰ ہزار روپیہ کی سالانہ رقم ہم ایسے میموریل پر خرچ کریں گے۔ اگر آپ خیال فرماویں کہ آریہ سماج جیسی غریب سائیٹی جس کے پاس دھن کا تو یہ حال اور ادھر تمام جہان کی بہبودی کا دعوٰی ہو۔ اس قدر روپیہ ایسے فضول کام پر خرچ

کرے۔ تو اس سے زیادہ افسوس اور کس پر ہوگا
اس قدر آمدنی سے ۲۰ لڑکے ہر سال مفت گروکل
میں تعلیم پا سکتے ہیں۔ کس قدر ادھکاری یتیم اور
بدھواؤں کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ اگر
حساب لگایا جاوے تو ہزاروں ایسے کام ہوسکتے ہیں
جنکی کہ ازحد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

لارڈ کرزن نے جب وکٹوریہ میموریل ہال کا ارادہ
ظاہر کیا تو ہر ایک عقلمند نے اس رائے سے اختلاف
کیا اور عام اتفاق رائے سے پایہ ثبوت کو پہنچایا
کہ ایسے میموریل کسی کام کے نہیں ہیں۔ تو پھر ایسی
حالت میں آریہ سماج جیسی شستہ سوسائٹی اگر
اندھا دھند مغربی بھاؤ میں بہتی چلی جاوے تو اور
کسی سے کیا امید ہو سکتی ہے۔

اگر آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے ہر ایک ممبر کی مرتیو
پر ۲۰ ہزار کی رقم دیتی جاوے تو شاید پانچ چھ
ممبروں کے بعد پھر ہماری پرتی ندھی سبھا کی خود
یادگار قائم کرنے کا سوال پیش ہوگا۔ کیونکہ اسوقت
تک اسکی اپنی مرتیو بھی ضروری نتیجہ ہوگا۔

میں نے مذکورہ بالا سطریں اشارۃً آریہ پبلک کی غور
کے واسطے پیش کی ہیں۔ اگر مجھے پوری طور سے تشفی
نہ دی گئی تو میں اس مضمون پر آئندہ پرچوں میں
مفصل بحث کرونگا۔

راقم
گنگا رام اسٹیشن ماسٹر پٹھانکوٹ

رائے پیڑا رام جی کی بیوقت موت
رنگون آریہ سماج کا ماتمی جلسہ

جونہی کہ ستیہ دھرم پرچارک مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء میں
ماتمی لباس پہنے ہوئے لائق اور ہونہار ایڈیٹر
کے درد دل کا اندوہناک ماتمی آواز سناتا ہوا ۲۵
ماہ حال کو پہنچا۔ آریہ پرشوں کے چہروں پر یکلخت
اداسی چھا گئی بڑی بڑی امیدیں یاس کے ساتھ
تبدیل ہو گئیں۔ چھوٹے سے بڑے تک نے اس
دھارمک بھائی کی موت کا غم کیا۔ رنگون سماج کے
ہوشیار بھی وائس پریذیڈنٹ لالہ ماگھی رام جی نے
جو افسوس محسوس کیا۔ اسکا اندازہ اسی بات سے لگ
سکتا ہے کہ لائق بھائی نے خود اسیوقت پریذیڈنٹ
و سکریٹری کے پاس جا ماتمی جلسہ کا نوٹس نکال دیا بموجب
نوٹس کے شام کے ½ ۵ بجے آریہ بھائی ایک خاصی
تعداد میں سمال کاز کورٹ میں جمع ہونے شروع ہو گئے
۶ بجے سے ۸ بجے تک بابو فقیر چند جی۔ بابو ہرکشن داس
جی بابو موتی رام جی لالہ ماگھی رام جی کی ماتمی تقریریں
ہوتی رہیں۔ اسوقت ماتمی جلسہ میں حسب ذیل رزو
لیوشن پاس ہوئے۔

(۱) رائے ٹھاکر دت جی پردھان آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کی سیوا جو کہ رائے صاحب مرحوم کے حقیقی
بھائی ہیں۔ بذریعہ تار اظہار افسوس کیا جاوے۔

(۲) اس ماتمی جلسہ کا مختصر برتانت آریہ اخباروں کو
بھیجا جاوے۔ جسکی ذمہ واری فقیر چند اسٹیشن ماسٹر
کو دیجاوے۔

فقیر چند اسٹیشن ماسٹر از رنگون

نقل رزولیوشن جلسہ عام
آریہ سماج کرنال

سماج ہذا کے جلسہ عام میں شریمان رائے پیڑا رام کی
بیوقت اور دردناک موت پر نہایت افسوس اور رنج
ظاہر کیا گیا۔ اور حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

(۱) رائے صاحب موصوف کئی مرتبہ کرنال میں تشریف
لائے۔ اور ہر موقعہ پر سماج ہذا کے اکثر ممبران کو
رائے صاحب سے ملنے کا موقعہ حاصل ہوا اور
چند مرتبہ رائے صاحب سماج میں بھی تشریف
لائے۔ دوران ملاقات میں اکثر سماجک امور پر
جو گفتگو اور بحث ہوتی۔ اس سے بخوبی منکشف
ہو گیا تھا کہ رائے صاحب موصوف سماج کے
دلی خیر خواہ۔ دور اندیش۔ اپنے ارادہ میں پختہ
اور ورڈہ ہر ایک معاملہ میں بڑے غور سے وچار
کرنیوالے۔ اور ہر وقت سماجک سدھانتوں پر
عمل کرنیوالے تھے۔ چنانچہ آریہ سماجوں کو کئی خطرناک
موقعوں سے بچانے۔ پرتی ندھی سبھا کو تقویت
دینے سماجک سدھانتوں کے پرچار کی تجاویز
کرنے۔ اور اپنے پریوار کو آریہ پریوار کا آدرش
بنانے کے لئے رائے صاحب موصوف نے جس قدر
کامیابی حاصل کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ
آپ آریہ سماجک دنیا میں بہت بڑی عزت اور
پرشنسا کے مستحق ہیں۔ آپکی ذات مبارک سے آریہ
سماجوں کو آئندہ اور بہت سی امیدیں تھیں آپکی
دور اندیش مستقل اور صائب رائے تو اس قدر مشہور
تھی کہ آریہ سماج کے اکثر بڑے بڑے لیڈر ہر ایک
اہم معاملہ میں آپکی رائے حاصل کرنا بہت ضروری
اور لازمی خیال کرتے تھے۔ غرضیکہ آپ جیسے ہر یک
اور عملی زندگی والے پرش آریہ سماج کے حلقہ میں
بہت کم نظر آئینگے۔ آپکی بیوقت وفات سے آریہ
سماج کو بہت سخت صدمہ اور نقصان پہونچا ہے
جسکا پورا ہونا بہت دشوار نظر آتا ہے۔ اس لئے
سماج ہذا نہایت افسوس کے ساتھ آپکے عزیز بھائی
رائے ٹھاکر دت جی اور چودھری لچھمن داس جی اور
آپکے فرزند ارجمند لالہ بیلی رام و لالہ سکھایا رام جی
و دیگر پریوار کے ساتھ شوک میں شامل ہو کر ہمدردی
ظاہر کرتا ہے۔ اور پرارتھنا کرتا ہے کہ ایشور

پرماتما ان کے پریوار کو شانتی عطا کریں۔

کرنال

۵ جون کو صدر بازار کرنال میں پنڈت دھرم دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے دوران لکچر میں عیسائی مذہب کے اصولوں کی بابت بھی کچھ دیا کھیان دیا تھا۔ جس پر چند ولیسی عیسائی شخص ناراض اور جوش میں آکر پنڈت جی پر حملہ آور ہوئے اور اگلے روز پنڈت جی اور دس دیگر سا جا کب شنولیا پر مقدمہ فوجداری بابت توہین مذہب بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دائیر کر دیا ہے جسکی تاریخ پیشی ۶ جولائی سنہ الیہ مقرر ہوئی ہے۔

نرنگھداس منتری آریہ سماج کرنال

اناتھ آلیہ گوجرانوالہ

(۱) دیش کی بد قسمتی سے کہیں قحط سے کہیں وبا وغیرہ سے آئے دن گھروں کے گھر برباد ہوتے جاتے ہیں۔ لاکھوں استریاں بیوہ ہو رہی ہیں ہونہار معصوم بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ عالی خیال و نوع انسان کے ہمدرد آریہ بہن و بھائی ان نظارہ کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہوتے اور بے کس یتیموں کی مصیبت کا تدارک کرنے کے لئے بتھیرے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ لیکن شوک کہ سالہا سال کی جدو جہد کے باوجود کام کا عشر عشیر بھی نہیں ہو سکا۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ ہزارہا ننھی ننھی جانیں روٹی کی خاطر غیر مذاہب والوں کے ہاتھ پڑکر اپنے پتا پتامہ کے پوتر ویدک دھرم کو تلانجلی دے بیٹھتیں۔

(۲) ایک طرف جہاں یتیمخانوں کی تعداد میں کمی ہے وہاں دوسری طرف شوک سے دیکھا جاتا ہے کہ بچے معنوں میں بیچارے اناتھوں کی نگرانی یا انکی جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی ترقی کا ان میں سے بھی صرف دو تین میں ہی کچھ انتظام ہے جس کا پتہ سنتے ہی بیان سے صاف طور پر لگ سکتا ہے کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے جو ویدک پاٹھ شالا عرصہ چھ سال سے گوجرانوالہ میں قائم ہے۔ اس کے ادھشٹاتا شریمان لالہ رلیا رام جی کے پاس آئے دن مستحق اور ہر طرح سے قابل امداد یتیموں کی درخواستیں انتظام تحصیل سنسکرت کے لئے پہونچتی رہی ہیں۔ شریمتی سبھا بوجہ کمی آمدنی وید پرچار کے واجبی طور سے منظور شدہ رقم سے زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ ادھر ادھشٹاتا جی دو دیگر لوکل و باہر کے معاونین بھی آئے دن سماجک انسٹیٹیوشنوں کو دان دیتے ہوئے معذور ہیں۔ گو یہ اصحاب اپنی گرہ سے بھی ودیارتھیوں کو وظیفے دیکر شالا میں پڑھاتے ہیں۔ لیکن آخر فرداً فرداً کہاں تک بوجھ اٹھایا جا سکتا ہے اور ایک ایک شخص کتنوں کو وظیفے دلوے۔ اسطرح باوجود زوردار خواہش کے ادھشٹاتا جی گو ان درخواستوں کو منظور نہیں کر سکے۔ تاہم اس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ یتیم خانہ کم ہیں اور ہیں تو ودیا پراپتی کا یتیموں کے لئے معقول انتظام نہیں۔ ورنہ ممکن نہیں۔ کہ اس شالا میں جو کوئی یتیم خانہ نہیں۔ ایسی درخواستیں پہونچتیں۔ درحقیقت بیچارے اناتھ کس مپرسی کی حالت میں اپنی رکھشا اور حصول تعلیم کے لئے جہاں تہاں جگہ ڈھونڈھتے پھرتے اور زبان حال سے رحم کیا جانے کی استدعا کر رہے ہیں۔

(۳) صرف یتیم ہی نہیں۔ آریہ پرش و ہندو بھائی بھی کسی نہ کسی یتیم کے حال زار پر رحم کھاتے ہوئے وقتاً فوقتاً تحریری چٹھیاں بھیجکر اور زبانی تحریک کرکے پتہ دیتے رہے ہیں۔ کہ عام پبلک اس علاقہ میں ایک پکے یتیم خانے کی ضرورت کو بڑے زور سے محسوس کر رہی ہے۔

(۴) ویدک پاٹھ شالہ قائم کرنے کے لئے سبھا کی خاص غرض ویدک دھرم کے پرچار کے لئے لائق اور ودوان اپدیشک طیار کرنا ہے سو کار کنان کی دلی توجہ سے اس پہلو میں گو پوری کامیابی ہوئی ہے۔ تاہم اپدیشکوں کی ضرورت اور مانگ کا پورا ہونا ایسی حالت میں ناممکن ہے۔ جبکہ ودیارتھیوں کی تعداد میں کمی ہے۔ اور پھر اس تعداد میں سے بھی اپنے والدین کے خرچ پر پڑھنے والے ودیارتھیوں پر اپدیش کا کام اختیار کرنے کے لئے زور دینا از روئے انصاف درست نہیں۔ ہاں یتیموں کی کافی تعداد ہو تو یہ سر دو دقتیں دور ہو سکتی ہیں اور دھرم پرچار کے لئے کافی مصالحہ مل سکتا ہے۔

(۵) ان اور ایسے ہی اور حالات کو مد نظر رکھکر آریہ سماج گوجرانوالہ نے باجازت شریمان رائے ٹھاکر دت صاحب جی پریزیڈنٹ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پوری ہمت اور فیاضی کو کام فرما کر

یکم جون ۱۹۱۸ء سے یتیم خانہ

گوجرانوالہ کھولکر ایک نہائت ہی بھاری ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ چند ودیارتھی داخل بھی ہو چکے ہیں۔ اور اوروں کے جلد داخل ہونیکی امید ہے۔

(۶) برہمن چھتری ویش (یعنی دوج ماتر) کے ہونہار سپوت لیکن گردش ایام میں پھنسکر یتیم پن کی نیچ اوستھا میں گرے ہوئے بجائے دربدر بھیکھ مانگنے آوارہ گردی اور کوسنگت میں پڑ کر ہر قسم کی برائیوں میں پھنسنے۔ اپنی تمام عمر ضائع کرنے اور پھر اپنی بری صحبت سے اوروں کو بگاڑنے کا موجب بننے یا غیر مذاہب کی شرن لینے کے اگر آپکی دریا دلی اور فیاضی سے تھوڑا تھوڑا دان پاکر عالم۔ نیک چلن اور دھرم کے پرچارک بن سکیں۔ تو اس سے بڑھکر اور کون سا اُپکار ہو سکتا ہے۔

لہذا لائق اصحاب کے پاس اشارۃً عرض کرکے دلی آرزو سے استدعا کیجاتی ہے۔ کہ دانی مہاشے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہیں کسی ہونہار یتیم کو بھولا بھٹکا یا مصیبت زدہ
پاویں تو یہاں پہونچا دیں یا کارکنان کو مطلع فرماویں
اور (۲) اس بچاری دھرم یگیہ میں تعمیر مکان اور
ان بیچارے اناتھوں کے کھانے پینے وغیرہ کے
لئے بنیر ہم پتروں کی طرح اپنی گود میں اٹھانے کو
تیار ہو گئے ہیں۔ دلیری سے امداد فرماویں اور آئندہ
ہر موقعہ شادی غمی پر یا بیاہ وغیرہ اخراجات کے
یا فضول خرچیوں سے بچت نکالکر ہر طرح اور جہاں تک ہو
اس یتیم خانہ کو اپنی سہائتا سے مشکور فرماویں ہم
آشا کرتے ہیں کہ ہم ایسے دھرم پرچارکوں کے لئے اپنے
فرائض کو عملی طور پر پورا کر کے جلد ہی یہ دیکھنے کا موقعہ
پاویں۔ کہ واقعی کس قدر اناتھوں کی زندگیوں کو
کس نیچ حالت سے ہٹا دیکر کیسا اعلے اور مفید
بنا دیا گیا ہے۔

الراقم ٹھاکر داس سپرنٹنڈنٹ

جیون چرتر کی تیاری

سجن جنو! آپکو شاید معلوم ہی ہوگا۔ کہ دھرم ویر
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی زندگی کے حالات
اکٹھے کرنے کیواسطے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اوکاریوں
نے بہت سی کوشش کی اور یہ کام کئی آریہ سجنوں کے
سپرد کیا۔ مگر ابھی تک کچھ کامیابی نہیں
ہوئی۔ اب شریمان پردھان سبھا نے حسب الارشاد
آریہ پرتی ندھی انترنگ سبھا لالہ کیشب دیو جی نے شریمان
لالہ منشی رام جی چیف سپرنٹنڈنٹ گوروکل کی ہمتی
سے تیار کیا ہے۔ کہ وہ دھرم ویر آریہ مسافر کے
جیون کے حالات جہاں جہاں کہ پنڈت جی پرچار کو
گئے [illegible] جا کر اکٹھے کریں۔ تاکہ آریہ مسافر
کی زندگی کے حالات ایک سوانح عمری کی صورت میں
مشتہر کر سکیں۔ اس سوانح عمری کی ضرورت کو آریہ
پبلک بہت دیر سے محسوس کرتی ہوئی سبھا سے درخواست
کر رہی ہے۔ کہ اسکو بہت جلد چھپوایا جاوے میں
بڑی خوشی سے یہ بھی آپکو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ
شریمان لالہ منشی رام جی نے سوانح عمری لکھنے کا
وعدہ فرمایا ہے۔ جب مصالحہ جمع ہو جاویگا۔ وہ انکو
سپرد کیا جاوے گا۔ چونکہ اس کام کی تکمیل آریہ سجنوں
کی خاص مدد اور کوشش کے بنا کٹھن ہے۔ اس
واسطے آپ سے نویدن ہے۔ کہ آپ جہاں تک آپ سے
بن آوے اُن کو اس کام میں مدد دیں۔ اور جب کبھی آپ
کے پاس اس مطلب کے واسطے آویں جتنے حالات
آپکو معلوم ہوں۔ یا آپکے شہر یا آس پاس میں کسی اور
شخص سے معلوم ہو سکتے ہوں۔ آپ ان کے حاصل
کرنے کرانے میں ہرگز پہلو تہی نہ کریں۔ اور اس کام کو
اپنا کام سمجھتے ہوئے امداد دیں۔

آپکا شبھ چنتک
کدار ناتھ مقام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

قابل رحم مریض

ایک بیچارہ نہایت ہی غریب مفلوج مریض بعارضہ
گنٹھیا عرصہ پانچ برس سے [illegible] میں
گرفتار ہو کر سخت ہی اذیت میں ہے۔ جسکو دیکھ کر
بچے اور بوڑھے سنگدل آدمی کو رونا آتا ہے کیونکہ
اسکی عمر پندرہ سولہ برس کی ہے۔ اور بوجہ مفلسی و
ناداری کے اسکے رشتہ دار خدمت کرتے کرتے تنگ
آ گئے ہیں۔ اور یہ بیچارہ [illegible] بستر کے ایک ہی جگہ
پڑے ہوئے اور دن رات کی سخت تکلیفوں سے
تنگ آکر نہایت ہی پریشانی میں مبتلا ہے کیونکہ
بوجہ گھٹنوں کی سوزش کے ہلنے جلنے سے بالکل ہی
لاچار ہے۔ پس کوئی صاحب جو گنٹھیا کی مرض کی
مجرب اور تیر بہدف دوائی رکھتا ہو یا جانتا ہو
تو مجھ سے جو کیفیت دریافت کر کے اسکا علاج
کر کے ثواب حاصل کرے۔ بمقدور دوائی پر خرچ
اسکے اس کام میں ذمہ دار ہوں۔ لیکن [illegible]
خدا ترسی اور ہمدردی سے علاج کرنا ہوگا۔
جس صاحب کو اس بڑے بیچارے کی چارہ [illegible] کے
کام کو سرانجام کرنا منظور ہو۔ وہ مجھ سے خط و کتابت
کر کے پوری کیفیت معلوم کر سکتا ہے۔ کیونکہ [illegible]
سے میں اسکا علاج کر رہا ہوں۔ اور مایوسی کی حالت
میں مجھکو اب مجبور ہو کر آپ سے متوجہ ہونا پڑا ہے۔

المشتہر بھگوان داس [illegible] مقیم دوکان
بابو بیلا رام فوٹوگرافر پشاور۔

شوکدایک سُوچنا

شوک کہ کنکھل آریہ سماج کے یوگیہ پردھان
بابو بنواری لال جی اس جہان سے چل بسے۔ ان
کا دیہانت ہوا۔ آپکو آریہ سماج کے کاریوں سے بہت
پریم تھا۔ وہ انہیں مہاشوں کو معلوم ہے جنکو
ایکبار بھی ان سے ملنے کا موقعہ ملا ہوگا۔ آپ اٹھتے
بیٹھتے آریہ سماج کی اُنتی کا وچار کیا کرتے تھے۔ جب
جہاں آپ رہے۔ آریہ سماج کی من اور تن سے برابر
سیوا کرتے رہے۔ دھن سے بھی جس قدر ہو سکتا تھا
ارپن کرتے ہوئے چپ چاپ دان دینے پر [illegible]
رہتے تھے۔ اجمیر میں آپکے کارن سے کئی سال تک
کاریوں میں [illegible] ہوتی۔ کنکھل آریہ سماج کی
پاٹھشالا تو آپ ہی کے دم سے چل رہی تھی۔ گوروکل کے
تینوں جلسوں پر اپنے [illegible] دوکانوں کی پرواہ نہ
کر کے رات دن یاتریوں کے اُپکار اور آرام
کیلئے کوشاں رہتے تھے۔

تین چار ماہ سے تپ دق اور کھانسی سے آپ بیمار
رہ کر پران تیاگ گئے۔ آریہ سماج کنکھل اور خاصکر
گوروکل کانگڑی کو آپکے وِیوگ سے بڑی ہانی پہنچی
ہے۔ پرماتما ان کے سمبندھیوں کو شانتی دے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

وقت سے سنبھلو!

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ زبردست حاکم اور زیردست محکوم ہیں۔ ایک کمزور انسان کی طاقت جب ہم سے شہ زور آدمی کے مقابلہ پر عاجز آجاتی ہے۔ تو اس کے زور بازو کا لوہا مان جاتا ہے۔ کیا سبھی اولی الامر آدمی آخر اُدھر کرکے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک طاقت دوسری طاقت کے ماتحت کام کرنے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح جہاں کسی [illegible] عابد۔ پارسا ہیں۔ راستی شعار۔ دور اندیش۔ عاقل، فہیم، سلیم الطبع صاحب کی ذہانت۔ دیانت۔ لطافت۔ صداقت۔ پاکیزہ خیالی مقابلتاً دوسرے شخصوں پر غالب آجاتی ہے۔ تو وہاں بھی وہی ہر شخص ہم کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ لوگ اُن کے پوتر خیال کی پیروی کو سعادت دارین خیال کرتے ہیں۔ اُن کے اعمال حسنہ اور ستودہ صفات عوام کو بھی عزت کرنے کا ایک ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ اور لوگ اُن کے پوتر خیالات کے نزدیک ہو کر اپنے آپکو بھی نہ کسی حالت میں ان سے کم ہونا محسوس کرتے ہیں۔ جیسا ندیدہ تجربہ کار بزرگوں کی نصیحت [illegible] تو جہاں کہیں خاموشی کے ساتھ سننے پایا۔ اس لئے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی ایسی چیز اُن کے پاس ہے کہ جس کی طرف اُن کا ضمیر انہیں رجوع لانے کے لئے اندر سے مجبور کر رہا ہے [illegible] محسوس کرتا یا عابدوں کی اندرونی طاقتوں کا مقابلہ نہ کرتے ہوئے عاجز آتا اور اس میں عاجز ہونے والے آپکو ایک گونہ کمتر خیال کرتا یا انہیں ایک چیز کا مالک اور خود اُس سے محروم ہونا لیکن حصول کی خواہش کرنا اُنکی بزرگی کے آگے سر جھکانے کی ایک صاف دلیل ہے۔ جسے ہم دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ایک شخص دوسرے نیک شخص کی عزت کرتا ہے۔ ایسی عزت کرنا یا اُسکی بزرگی کے آگے سر جھکانا کوئی جبر نہیں۔ [illegible] نہیں

بلکہ یہ ایک قانون قدرت ہے۔ چقماق پتھر لوہے کو کیوں اپنی طرف کھینچتا ہے۔ سورج کی کرنیں کیوں زمین کے بخارات اوپر اُٹھا لیجاتی ہیں۔ ایک تپسوی جتندریہ پُرش کے آگے ہم پر کیوں عالم خاموشی طاری ہو جاتا ہے۔ ہم کیوں اپنے بزرگ رشتہ داروں اور والدین کی ماتحتی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ [illegible] سمجھتے کہ اپنے بزرگوں کے سایہ عاطفت میں رہنا ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ قانون قدرت کے زبردست اصول کی ہم مخالفت نہیں کرسکتے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم ظاہری طور پر تکبر۔ نخوت یا حسد۔ بغض کے باعث اُنکی عزت نہ کریں۔ لیکن دل محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ واقعی یہ شخص عزت کرنے کے قابل ہے۔

ہاں! تو عزت کرنا کسی واجب التعظیم شخص کے آگے جھکنا کوئی عیب نہیں۔ اگر ہمارا ایسا فعل کوئی عیب ہوتا تو ایسا فعل کرتے وقت ہمیں ہمارا ضمیر ضرور شرمندہ کرتا۔ یا دوسروں کی موجودگی میں ہمیں شرمسار ہونا پڑتا۔ لیکن یہ نہیں۔ بلکہ فی زمانہ ایسے جھکنے کو ایک "قابل فخر امر" سمجھا جاتا ہے۔ آرش گرنتھوں میں جگہ بجگہ درشایا گیا ہے۔ کہ ہم شک۔ ہدایت کرنیوالے واعظوں کی عزت و توقیر کریں۔ اتنی طولانی تحریر سے مطلب کیا نکلا۔ کہ ہمیں اپنے سے بزرگ نیکوکار راستی شعار بزرگوں اور ودوانوں کے مارگ پر چلنے والوں کا آدر ستکار ضرور ہی کرنا چاہئے۔

آریہ سماج کے موجودہ زمانہ کو دیکھ کر بالضرور یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم (آریوں) میں ہماری وہ صفت (بھگتی۔ عالموں کی عزت۔ پریم محبت وغیرہ وغیرہ) جنکی تعریف میں [illegible] قائم بھی رطب اللسان ہیں۔ اور جنہیں آریوں کے روزانہ پانچ یگیوں میں سے ایک جزو دیا جاتا ہے۔ ایک ایک کرکے ہم سے جُدا ہو رہی ہیں [illegible] صفات [illegible] ہوتے جاتے ہم ترقی کی بجائے تنزل کی [illegible] پہنچ رہے ہیں

کہ جنکی خواب دیکھکر اہل حال کی ترقی یافتہ قوموں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ جہاں [illegible] ہمیشہ عزت کرنیوالوں کی عزت کے باعث راحت دینی و دنیوی کے حاصل کرنے کی ہم تیاری کرتے تھے۔ وہیں آج اب حسد۔ بغض۔ نفرت۔ غرور۔ نفاق کی بدولت ہم چاہ ضلالت میں گر رہے ہیں۔ اور اُن صفات کے حاصل کرنے سے ہمیں نفرت سی معلوم ہوتی ہے۔

ایسے سوال اور دیگر اہم سوالوں کی جانچ پڑتال کے لئے ہمیں ضروری آریہ سماج کی ابتدائی تاریخ کے ورق اُلٹنے پڑتے ہیں۔ اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ابتداءً کس طرح عالمان جلیل کی عزت و احترام اور رفقا ممبروں کی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ پریم محبت کیسی تھی کسطرح دل صاف تھے۔ محبت تھی اور سیوا بھاؤ تھا۔ کدورت نام کو نہ تھی۔ وہاں ہر کام میں اتفاق کے حصول کو مدنظر رکھا جاتا تھا۔ ہر ایک اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کے لئے ہر وقت تیار تھا۔ آجکل کی طرح یہ بات نہیں تھی۔ کہ اگر کسی ناقص کمزور دماغ سے کوئی ایسی ایجاد نکل گئی۔ جو کہ عوام کی نظروں میں اتنی مفید ثابت نہ ہو۔ جتنا کہ اُس کا موجد خیال کرتا ہو۔ اگر ایسی اختراع اور تجویز کی ذرا سی بھی کسی نے مخالفت کی یا اُس کے عمل پذیر ہونے میں تامل کیا [illegible] بس آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ ٹھان لیا۔ کہ مار لو پچھاڑ لو جس طرح ہو سکے ذلیل کرو۔ اگر اپنی عزت بھی جاتی ہو تو جانے دو۔ کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن ایک دفعہ اس کو عوام کی نظروں سے گرا دو۔ اگر کسی سے کچھ تھوڑا سا [illegible] باتوں میں اختلاف ہو گیا۔ تو ہمیشہ [illegible] کے بس ہو کر [illegible] کاموں میں [illegible] عناد لاکر اپنے آپکو دلی [illegible] ایک آڑ لے کر نکالتے جاتے ہیں۔ آریہ سماج کی ایسی حالت دیکھ کر بیساختہ منہ سے حسرت کے کلمات نکل جاتے ہیں۔ اور اسکی ڈانواڈول کشتی کو خود غرضی خود روی۔ دلی کاوشوں اور نفرت کی لہروں کے [illegible] تھپیڑوں کے مقابلہ پر پاتا ہے۔ کہ امید نہیں پڑتی کہ یہ کشتی صحیح سلامت کنارہ پر پہنچ سکے [illegible]

[illegible] Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اسوقت جو خطرناک لہر آریہ سماج کی کشتی کو بھنور میں ڈال رہی ہے۔ اس سے آریہ سماج روپی کشتی کے چکنا چور ہونے کا نہیں تو کچھ نہ کچھ صدمہ پہونچنے کا یقینی اندیشہ ہے۔

کسی امر کا حدِ اعتدال سے تجاوز کر جانا۔ اُسکے مکروہ صورت اور خراب اثر اختیار کرنے کی ایک بیّن دلیل ہے۔ آریہ سماج میں آج کل نکتہ چینی ایک ایسے درجہ پر پہونچگئی ہے جسکو حدِ اعتدال سے تجاوز کرنا نہ کہنا نکتہ چینی کے اصلی معنوں کو بٹہ لگانا ہے۔ دور اندیشی کے مسئلہ پر غور نہ کرنیوالے جوشیلے نوجوانوں کے ظالم ہاتھوں نے اس کے (نکتہ چینی) خوشنما چہرے کو بگاڑ بگاڑ کر اس کو ایسی مکروہ صورت میں سارا جگ دُنیا کے سامنے لا کھڑا کیا ہے جسکو ایک دور اندیش سلیم العقل انسان بُرائی کا درجہ دیتا ہوا ذرا بھی نہیں جھجکتا۔ بس اے آریہ سماج کے کام پر جان قربان کرنے والے پُرشو! اے رشی سنتان ہونیکا دعوے کرنیوالو! نگاہ غور سے دیکھو۔ کیا یہ بیجا نکتہ چینی آپکو منزلِ مقصود تک پہونچنے دیگی۔ یا کہ راستہ میں ہی سب کچھ کیا کرایا ملیامیٹ کر دیگی۔ اگر سنجیدگی سے وچارو تو پتہ لگے کہ ترقی کے راستہ میں یہ ایک بڑی بھاری روکاوٹ ہو گئی ہے۔

جس دیش قوم اور سوسائٹی میں اُسکے ریفارمروں عالموں۔ واعظوں کی مناسب اور جائز قدر و منزلت عزت و توقیر نہیں ہوتی۔ جہاں کہ اصلاح کا دم بھرنے والوں کو ہنسی اور مخول میں اڑایا جاتا ہے۔ جہاں کام کرنیوالوں کی پگڑی اُتارنے کی ناواجب کوششیں کیجاتی ہیں۔ سمجھو کہ اُس دیش قوم اور سوسائٹی کے روز بد قریب ہیں۔ جانو کہ وہ اپنے رہے سہے عروج کو خیرباد کہہ رہی ہے۔ دُنیا کے کسی مُلک کے کسی حصہ اور کسی قوم اور سوسائٹی کی تاریخ پر نگاہ ڈالو۔ آپکو کہیں بھی ایسا نہیں ملیگا کہ جہاں بہی خواہان اور مصلحانِ مُلک کی بیقدری اور بے وقری کرنے پر اُس سوسائٹی نے عروج کا مُنہ دیکھا ہو۔ جہاں پاک اور مفید۔ انسٹی ٹیوشنوں کے چلانے والوں پر بیجا کٹاکش کرنے پر اُن انسٹی ٹیوشنوں کے سر کامیابی کا سہرا بندھا ہو۔

منوجی نے جہاں گرہستی کے فرائض بتلائے وہاں یہ بھی تبلا دیا کہ عالمان باعمل اور واعظان نیکوکار کی عزت افزائی کرنا گرہستی کو لازمی ہے۔ اور جو پُرش بزرگوں کی سیوا کرتا ہے۔ اُسکا علم و عقل عمر عزت بڑھتی ہے۔ وہاں سنیاسی اور واعظوں کے لئے بھی تبلایا۔ کہ سنیاسی واعظ جگت کے سمان سے وِش کی تکیہ ڈرتا رہے۔ اور امرت کے سمان اپمان کی چاہنا کرتا رہے۔

غور کیجیے کیا گرہستی بزرگوں کی سیوا کرنے کے تیار ہیں۔ اور کیا وہ عالموں واعظوں کا آدرستکار کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں؟ ہرنہیں بلکہ اسکے بالکل برعکس عمل ہو رہا ہے ہم اپنے فرائض کو بھولتے ہوئے خام خیالی سے کہتے ہیں۔ چونکہ منوجی مہاراج فرما گئے ہیں۔ کہ سنیاسی واعظ "امرت کی سمان اپمان کی چاہنا کرتا رہے" اس لئے ہم ریفارمروں اور اپنی سوسائٹی کے برگزیدہ لیڈروں طالب اور واعظوں کو اپنے ہاتھ سے **امرت** پلا رہے ہیں۔ گویا ہم اپنے وقت کے دیوتا بننا چاہتے ہیں واے برعقل ما۔ ایشور نہ کرے اگر منوجی کا یہی منشا ہوتا (جیسا کہ آج کل پرچلت ہو رہا ہے۔ کہ کام کرنیوالوں کے حوصلے بیجا کٹاکش اور بیجا نکتہ چینی سے پست کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو ہمارے خیال کی ذرا بھی مخالفت کرے۔ اُس کو کچل ڈالو۔ اُسپر بیجا نکتہ چینی کرنا شروع کر دو یہ کوئی شئی تو نہیں۔ ہاں برہمچاری نہیں ہوگی نہیں کہ ہمارے تُبز دلانہ حملوں کو برداشت کرتا ہوا اپنے دھرم پر دِڑہ رہتا ہوا کام کرتا چلا جاوے اور ہمیں پھر بھی نیک اُپدیشوں سے فیضیاب کرتا رہے۔ یہ عزت کا بھوکا ہے۔ نام کی شُہرت چاہتا ہے۔ ایک نہ ایک دن تنگ آکر خود ہی علیحدہ ہو جاوے گا۔ اور ہماری من مانی کارروائی میں ہارج نہ ہوگا۔ آریہ سماج کے کام کرنیوالوں یا جنکے ہاتھ میں آریہ سماج کے انتظام کی باگ ہے۔ اُنہوں نے بھولے سے بھی اُسکے سدباب کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ سمجھو اس نکتہ چینی اور آپکی لاپرواہی کی بدولت آپ سے کئی ایک کام کرنیوالے علیحدہ ہو گئے۔ کئی دل برداشتہ ہوئے اور چلے گئے۔ اور ایسی کنج تنہائی میں جا بیٹھے کہ جہاں اُنہیں خبر بھی نہیں کہ آریہ سماج میں کیا ہو رہا ہے۔ اگر پڑتال کیجاوے تو معلوم ہو کہ آریہ سماج نے کئی ایک پُرش رتن ہاتھ سے کھوئے۔ گزشتہ کا تو رونا نہیں۔ اب بھی اگر انتظام کیا جاوے تو ٹھیک ہے۔ اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس گھر آجاوے تو اُسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ اب اُن اصحاب کی طرف توجہ کیجئے جو کہ جدا ہونا چاہتے ہیں۔ جنکے شیشۂ دل پر آپکی بیجا نکتہ چینیوں نے کچھ نہ کچھ ٹھیس ضرور لگا دی ہے۔ خیال تو ایسا ہے گزرے ہوئے کا چنداں نہیں۔ اگر اب بھی آپنے کچھ توجہ نہ کی اور اس خوفناک امر کو ابھی سے نہ روکا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد آپکو خود بخود ثابت ہو جاویگا۔ کہ آپنے کہاں تک اس معاملہ میں پہلوتہی کی۔ اور اسکا نتیجہ کیا ہوا) تو صاف الفاظ میں فرما جاتے۔ کہ گرہستی بزرگوں کی تعظیم نہ کریں۔ اپنے آپکو اچھا کہیں اور دوسروں کو بُرا۔ اگر سنیاسی یا واعظ امرت کی قدر نہ کریں۔ تو اُنہیں گرہستی اپنے ہاتھوں سے ایک گھونٹ "امرت" کا پلا دیا کریں۔ افسوس! ولایتی ودوانوں کی ذرا سی بات پر ہم پھولے نہیں سمایا کرتے۔ اور انہیں رشی بھگوان کی پدوی دینے کو جھٹ تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اپنے ہی بھائیوں کے قابل قدر کاموں اور ان تھک محنتوں کو دیکھ کر ہوئے بھی ہم نفرت کرنے سے نہیں شرماتے۔ بات

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

بات پر انگشت نمائی کرتے ہیں۔ جس کا مدعا سوائے اپنے دلی بخارات نکالنے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

پیارے بھائیو! اگر آپ سچ مچ ویدک سدھانتوں کی پیروی کرنیوالے ہیں۔ اور اگر آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر واقعی سیدھے مارگ پر خود چل کر اوروں کو چلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی سوسائٹی کے برگزیدہ لیڈروں۔ واعظوں اور انتظامیہ کمیٹی کی باگ ڈور سنبھالنے والوں کا مناسب و جائز آدر ستکار کرو۔ آنکھیں بند کر کے دفتری پر نہ تلے رہو کیونکہ جب آپکے دل میں انکی عزت ہی نہیں تو ان کے بتلائے ہوئے مفید طریقوں کی پیروی کس طرح کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے لیڈروں کے قابل قدر کاموں کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انکی عزت کرتے ہیں۔ تو بلاشبہ آپ ان پاک انسٹی ٹیوشنوں اور منتظم سبھا کی جنپر تمام دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں اور جنکی کامیابی کیلئے مخالف بھی صدق دل سے دعا مانگا کرتے ہیں "عزت" کرتے ہیں اور انہیں عوام کا وشواش بڑھاتے ہیں۔ اگر برعکس اس کے آپنے بوجہ انکی عزت پر ہاتھ مارنے کا خیال تک بھی کیا۔ تو جہاں آپ ان انسٹی ٹیوشنوں کی بے قدری کریں گے۔ وہاں عوام کی نظر سے ان انسٹی ٹیوشنوں کو گرانے میں مدد دینگے آدر ستکار کا سوال کوئی معمولی نہیں۔ اسکی بدولت آپکی سوسائٹی کے تمام کاروبار چل رہے ہیں اور آپ شرومنی گنے جاتے ہیں۔

پس اے مترو! وقت ہے سنبھلو۔ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دو کہ آریہ سماج اپنے کام کرنے والوں کی عزت کرنا نہیں جانتا۔

اوم شم

ویدک دھرم کا سیوک

ٹھاکر داس بھنڈاری عرضی نویس امرتسر

آریہ سماجک خبریں

راہوں آریہ سماج نے منشی رام لئے پیڑا رام جی کی بیوقت مرتیو پر افسوس اور ہمدردی کے اظہار کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

اجمیر آریہ سماج نے اوکت رائے صاحب کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا ہے۔

آریہ سماج ساکھنی ضلع بلند شہر کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر پنا لال جی پردھان لالہ پرشادی لال اپ پردھان۔ لالہ دیوی پرشاد جی کوشادھیکش۔ لالہ شیلا دھر پستکادھیکش۔ مہاشے مکند کشور شرما منتری اور لالہ بہاری لال جی سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ (نوٹ معلوم ہوتا ہے سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ نیا تجویز کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر)

بھیرہ آریہ سماج کے جلسے اب باقاعدہ ہونے شروع ہو گئے ہیں پلیگ کم ہو گیا ہے۔ لوگ واپس آرہے ہیں۔ ریڈنگ روم کھولا گیا ہے۔ آریہ پرشش ٹھنکیں تھا اخبارین بھیجی یوں۔ (کرپا رام)

رام نگر ضلع گوجرانوالہ میں سائیں گلاب شاہ کے مشہور میلہ میں ماسٹر لچھمن داس جی اور سجن سنگھ جی نے اچھا پرچار کیا۔ عیسائیوں سے تبادلہ ہوتی رہی جس کا اچھا اثر پڑا۔ آٹھ روپیہ دان ملا جس کا نصف لوکل سکول اور نصف یتیم خانہ گوجرانوالہ میں دیا گیا۔

مہاشے جیدیال جی پردھان آریہ سماج نشکر گڑھ سوچنا دیتے ہیں کہ مہاشے تیج بھی گھتری سنے اجون کو اپنا ایک سکونتی مکان قیمتی قریب دو صد روپیہ بغرض بطرف گوروکل دان دیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام ہبہ کرا کر ہبہ نامہ رجسٹری کروا دیا ہے۔ نیز (۲) باوا دھرت سنگھ جی نے اپنی تبدیلی اور ترقی پر پانچ روپیہ گوروکل کو دان دیا۔

ایبٹ آباد آریہ سماج کے سبھاسدوں نے مہاشے سورج سنگھ جی کے پتر کا جات کرم سنسکار ویدک کرایا۔ اس اوسر پر پنڈت شانتی سروپ کا ویاکھیان ہوا۔

مہاشے کدارناتھ جی منتری آریہ سماج تیترون ضلع سہارنپور لکھتے ہیں کہ چودھری جیجو سنگھ نے اپنے پتر کی شادی پر مبلغ چار روپیہ دان دیا اور چودھری رگھبیر سنگھ جی پردھان سماج نے اپنے چچا زاد بھائی کی شادی پر مبلغ دس روپیہ دان دیا۔

بھیرہ آریہ سماج سمبندھی اور اینگلو سنسکرت ہائی سکول کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس کھولا گیا ہے۔ جہاں صحت اور آرام کے علاوہ خرچ کی کفائت کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ مکان اچھا اور کھلا ہے۔ دھارمک شکشا کا بھی پربندھ ہوگا۔ خرچ تین روپیہ یا ہوا زیادہ نہ ہوگا۔ مفصل کے آریہ پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ اپنے بچوں کو لے بہ بھیجکر اس سکول سے لابھ اٹھاویں۔

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس بھیرہ)

دینا نگر آریہ سماج کے سبھاسد لالہ رام نرائن جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی۔ سکول لیو افتھا میں مرتیو کو پراپت ہوئے۔ آپ درڑھ آریہ تھے۔ اور آریہ سماج تتھا پبلک کی سیوا میں مصروف رہتے تھے۔

(فقیر چند منتری)

ہین لوری آریہ سماج نے رائے پیڑا رام کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا ہے۔

آریہ سماج بہیڑہ کلاں ضلع سہارنپور کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ جون کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشے اپدیشکوں تتھا سیاسی مہاتماؤں سے پدھارنے کے لئے نویدن کرتے ہیں۔ سواری کا انتظام آریہ سماج مندر سہارنپور میں ۲۴ اور ۲۵ کو موجود ہوگا۔

کنیا مہا ودیالہ جالندھر کا سالانہ جلسہ و تقسیم انعام ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۴ء کو ہوگا۔ مہاشے گن

اوشیہ پدھار کر اُتساہ بڑھاویں۔

(بدیہ داس منتری)

سیالکوٹ آریہ سماج کے لئے ایک اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ اُمیدوار جلدی اپنی عرضیاں معہ گزشتہ ملازمت کے سرٹیفکیٹوں کے بھیجیں۔ (منتری)

قادیاں سے جس تم بھاسکر نامی ہفتہ وار اخبار کا نوٹس نکلا تھا۔ اُس کا فی الحال جاری کرنا چند وجوہات معقول کے باعث ملتوی کیا گیا ہے۔ گراہک مہاشے انتظار نہ کریں۔

(اچھرچند منتری آریہ سماج قادیاں)

آریہ سماج رام نگر میں ۳ - جون کو شری پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت مرتیو پر ماتمی جلسہ ہوا۔

دوسوئیہ آریہ سماج میں بابو مدن سنگھ صاحب بی - اے پردھان کی ورائے پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت مرتیو پر گزشتہ ۵ - جون کو ماتمی جلسہ کیا گیا اور اظہار افسوس کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

میرٹھ آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب بحال رکھنے کے لئے ... ہوا۔ مہاشے ہزاری لال جی پردھان۔ مہاشے گنگا بہاری لال جی اُپ پردھان - بابو کیدار ناتھ جی اُپ پردھان - بابو لالتا پرشاد جی منتری - بابو گنگا بہاری لال جی اُپ منتری - بابو شیام بہاری گپت اُپ منتری۔ بابو بہاری لال جی لیکھرکش۔

آریہ سماج ... راولپنڈی میں سال رواں سنہ ۱۹۱۱ کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے ہیں۔ پردھان لالہ ہردیال سنگھ جی اسسٹنٹ اکونٹنٹ اُپ پردھان پنڈت سیتا رام جی شاستری کویراج آیوروید ... منتری مسٹر ... انٹر ... اکونٹنٹ پنجاب کمانڈ آفس۔ خزانچی لالہ ... جی ملٹری اکونٹس ... اسسٹنٹ آڈیٹر ... لالہ بھولا رام جی دوم ماسٹر آریہ مڈل سکول ... لائبریرین لالہ ... جی ... لالہ ... بھگوان ... خزانچی ... آفس

بنک۔ تمام خط و کتابت متعلقہ صدر سماج منتری کے نام پہر ہونی چاہئے۔ تاکہ چٹھی کے گم ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ (سدانند منتری)

لودھیانہ نہایت افسوس سے لکھتا ہوں کہ ہمارے پرتشٹھت بھائی بھگت رگھپت رائے جی کے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ یہہ سنسکار اپنی قسم کا ایک ہی تھا۔ اگروال جیسی خاندان میں مرتک سنسکار کا بلا مخالفت ہونا سماج کے لئے نیک فال ہے۔ بھگت جی نے اپنی ان تھک کوششوں سے اپنے کنبہ میں ویدوکت دھرم کا پرچار کرتے ہوئے دھارمک کاموں کے کرنے پر تمام کنبہ کو تیار کر چھوڑا تھا۔ بھگت جی کی اس اخلاقی جرات پر لوگ تعریف کرتے ہوئے۔ نام کے آریوں کی نندا کرتے تھے۔ ہم لوگوں کو چاہئے کہ بھگت جی کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے اپنے کرتب کو پالن کریں تاکہ کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے۔ بھگت جی کے چھوٹے بھائی لالہ بھاگیرت رائے جی بھی لودھیانہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ آپکا پرتشٹھا اور دھرم اُتساہ قابل تعریف ہے۔

اس موقعہ پر علاوہ ... روپیہ کے جو سماج کے فنڈ میں دان دئے گئے ہیں مبلغ پانچ روپیہ گورُوکل ... فنڈ میں دان دئے۔ جو شریمان ... مہاتما گورُوکل کی سیوا میں ارسال کر دئے گئے ہیں۔ اس دان کے لئے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوا اُن کے پتا کے وِیوگ پر کمال ہمدردی ظاہر کرتا ہوں۔ پرماتما مرحوم کی روح کو شانتی دیں اور اُن کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کریں۔

(۲) آریہ سکول لودھیانہ کے امتحان مڈل میں ۱۳ لڑکوں میں ۱۰ لڑکے کامیاب ہوئے تھے اُن میں دو لڑکوں نے چار چار روپیہ ماہوار کا وظیفہ حاصل کیا۔ اس لحاظ سے آریہ سکول لودھیانہ ڈسٹرکٹ کے تمام سکولوں سے اول رہا۔ یہ سب کچھ ہمارے لائق ہیڈ ماسٹر لالہ ایشور داس جی بی - اے ... کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ جب سے لالہ ایشور داس صاحب اس سکول میں تشریف لائے ہیں۔ دن بدن سکول ترقی پر ہے۔ کارکنان سکول کو مبارکباد دیتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ اس کے ادھیکار پورا کرنے میں ... سکول کمیٹی کو سہائتا دیں۔ (بھولا رام ہیڈ ...)

ضرورت

آریہ سماج میرٹھ کے ڈی - اے - وی سکول کے واسطے مفصلہ ذیل چار ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گریجویٹ ہونے چاہئیں۔ جو اس کام میں پورا تجربہ رکھتے ہوں۔ لیکچرار بھی ہوویں اور صاحب سرٹیفکیٹ ضرور ہوں۔

ایک صاحب ایف - اے چاہئیں اور باقی دو انٹرنس پاس۔ سنسکرت جاننے والے کو اور دوں پر ترجیح دی جاویگی۔

گریجویٹ کی ابتدائی تنخواہ ماہوار — ۴۰ روپیہ
ایف - اے پاس — ۲۵ روپیہ
انٹرنس پاس — ۲۰ روپیہ

درخواستیں جون سنہ حال تک آریہ سماج میرٹھ کے سکرٹری کے نام آنی چاہئیں۔

آریہ سبھا تری شتی سلیکٹ ایشن آگرہ و اودھ

شریمان منشی نرائن پرشاد جی کے بیمار ہونے کی وجہ سے سبھا کے دفتر کا کام شریمان مہاشے ... جی جائنٹ سکرٹری کے پاس بھیجدیا ہے۔ ... آریہ پرشوں سے سوِنَے ہے کہ ... سبھا بھی پتر وہار اسار ... آگرہ کے پتہ سے کیا کریں اور ... کتنا ... بھی خط و کتابت ... مراد آباد کے پتہ سے کریں۔ (... پرشاد منتری ...)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بھیجیہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش
کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست
امیوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹیڈ لاہور سے تعلیمی و شادی
فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے۔ جس قدر
چھوٹی عمر میں کرو گے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح
بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی
ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان وعطاء پنشن و
ضمانت دیانت کا۔ کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ناموں
کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر وایکچوری بھارت
بیمہ کمپنی لاہور بھیجو ۔۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید
ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا سجن پرشوں
کو اچھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کر کے منگوا لیں
ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی
رعایت نہیں کیجاویگی ۔۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۱۰۰ عہ/
فقہ ہندو و اسلام میں تفاوت ۱۰۰ عہ/
ایرین تہذیب پائی ۱۰۰ مع
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰ ۸ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۵ر ۱۰۰ مع

اُپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے
پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت
مجلد ۱ر

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں۔

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں ۸ر
” نمبر ۲ علم الٰہی ۸ر
” نمبر ۳ الہامیوں کے خیال وافعال ۴ر
” نمبر ۵ تہذیب الاخلاق ۱۳ر
” نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان ۴ر
” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال و زن ۴ر
” نمبر ۲۱ فتاوی الکھ دھاری ۴ر
” نمبر ۲۴ صحت جسمانی وافعالی ۳ر
” نمبر ۲۹ طعام و شراب ۴ر
” نمبر ۳۶ موت اور اُسکے بعد کے حالات ۸ر
” نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ ۴ر
” نمبر ۳۸ حکایات و روایات ۸ر
” نمبر ۳۹ وید منتی ۵ر
نمبر ۴۰ تجاویز صنعت و ایجاد
” نمبر ۴۸ سلطنت راج نیتی ۸ر
” دھار نامتیاگی ۸ر

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خریدار
کو ۔ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا ۔ اور پبلک
کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپکر
بہم پہنچانے کی کوشش کیجاویگی ۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت ۔ بلا قیمت نصف آنہ کا ٹکٹ لگا کر لیبی
سٹورے کے نئے نمونے دفتری مع فہرست دگیاں تقسیم کرتے
ہیں ۔ **المشتہر** حکیم ہری بخش احمد جان کارخانہ
مجبون لدھیانہ پنجاب ۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھ رام جی آریہ مسافر کی
یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب
سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے
شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے وزیر چند جی شاستری
... صفحہ قیمت سالانہ بعد پیشگی مبلغ ۳ روپیہ ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت
سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں سنتوں و شعروں
میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے
اُن کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت ۸ر علاوہ
محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے ۔۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

رامسرو پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلاشرار بھجن پستک پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ تیسرا حصہ
چوتھا حصہ ۔ ہنڈولا ستریوں کے گانے کے لئے مہرشی
جیون چرتر آلہ چند میں بھجن ولاس ۔ بواہ کیرتن ۔
درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی بمقبول عام برگزیدگی ۔ مذہب و فلاسفی کی
ہر دلعزیز جامع مستند کتاب ۔
جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی
وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے
باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے
جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی
مذہب بُدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس سا بیر
مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انتہا زیادہ
اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے
پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکین مسلم بدھ
بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔
جو مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں سولہ دفعہ چھپی و
یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات ڈاکٹر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے مملو ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں"

شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلا نقدہ ہیرا لنگی ولیچہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہوریل بی آئی منیجر کالانقد مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یبترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی ملسکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ۔۔۔۔۔۔ عہ

یجروید بھاشیہ ۔۔۔۔۔۔ عہ

رگوید بھاشیہ بھومکا ۔۔۔۔۔۔ ۱ ۴ر

ستیارتھ پرکاش ۔۔۔۔۔۔ ۸ر

" بڑھیا کاغذ ۔۔۔۔۔۔ ۲

سنسکار ودھی ۔۔۔۔۔۔ ۸ر

نروکت ۔۔۔۔۔۔ ۱۰ر

اشٹادھیائی مول ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

آریہ بھوینے ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

پنچ مہایگیہ ودھی ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

سنسکرت واکیہ پربودھ ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

ووہار بھانو ۔۔۔۔۔۔ ۱

شاستر ارتھ فیروز آباد ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

وید ورودھ مت کھنڈن ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

سوامی نارائن مت کھنڈن ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

بھرانتی نوارن ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

ویدانت دھوانتی نوارن ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

میلہ چاند اپور ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

شاستر کاشی ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

آریہ ادیشیہ رتن مالا ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

گوکرنا ندھی ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

بھرم چھیدن ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

انو بھرم چھیدن ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

ہتلی مستر ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

سو منتویہ امنتویہ پرکاش ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

سو ہکار پتر ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

ویدانگ پرکاش سمپورن ۔۔۔۔۔۔ للعہ

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور

دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فیجلد ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

ثبوت تثلیث وید ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

ویدانت دھوانت نوارن ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

سندھیا منظوم اردو ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

" نثر ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

گنجینہ بھجن ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

قادیانی مت درپن ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

سنگت رتن پرکاش ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

آریہ ورت کا عروج ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

جیون چرتر سوامی حصہ اول ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

" حصہ دوم ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

مخزن اسرار حصہ اول ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

" حصہ دوم ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

سداچار پربودھ ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

بھول ۔۔۔۔۔۔ ۱ر

ناگری ٹایپ

ایک زنجیرہ سنتری کی یاترا قیمت فیجلد ۔۔۔ ۱ر

پربھوشن پرکاش " ۔۔۔ ۱ر

جیون چرتر سوامی حصہ اول " ۔۔۔ ۸ر

برہمچریہ " ۔۔۔ ۱ر

ہنر مندی دھرم شکتی " ۔۔۔ ۱۰ر

الیش درشن پرکاش " ۔۔۔ ۱ر

گنجینہ بھجن " ۔۔۔ ۸ر

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کرنے کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ منیجر۔

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ओ३म्

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی

سالانہ قیمت { عام سے ... مع محصول ڈاک پیشگی / طالب علموں سے ... ... ۲ روپے

جلد ۱۶	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے سوتن شایع ہوتا ہے	سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس اتی اتم سنگرہ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے لئے اس قدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ماتر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو پیشقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی سیوا اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدردانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گزشتہ دو ڈھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں۔ پشاور۔ لاہور۔ ملتان شہر اور ملتان چھاؤنی کے بیشتر سبھاسدوں نے تو اپنا کرتویہ جان محبت

بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دہرم بیر کے پوتر بھاووں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آوشیہ مطبع کے کارپرداذوں کا حوصلہ بڑھایا ہے میں بھی اپنا فرض جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی گرکل کے کلپتی گردوکل کے کلپتی شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی بھنڈاری اڈیٹر عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت متوازی ۶ روپے ہے۔ میں نے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اس غرض سے بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۲۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا خریدے گا۔ اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی۔ لاگت محصول محصول ڈاک صرف ۱۲ صرف ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر اور لیکچروں کا سنگرہ پہونچ جائیگی۔ گمان ہے کہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ ع

اطلاع پہونچنی چاہئے۔ اور ان درخواست کنندوں میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ عنایت دیجاویگی۔

راقم { امین چند ووسلج

[illegible]

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۲ر

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور کریا و سادھن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے - حجم ۹۰ صفحے قیمت ۱۰ر

ہندو مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے - متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ر

اُپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح تنقیح و تفریح (۲) اُپنشد کی تعداد قدیم و جدید واُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۱ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں یہ بتایا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دُنیا کی کُل زبانوں کی ماں ہے - اور دُنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۲ر

الٹیشورورشن - مصنفہ لالہ منشی رام جی - بی - اے پرنسپل گروکل کانگڑی جس میں جگہ جگہ ویدک پرمان دئے ہیں قیمت ۴ر

معیار التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے جلنے کے قاعدے - سرکار - دربار - سیر - شادی وغیرہ کے متعلق آداب

سیم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیا گیا ہے - حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۳ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو - گنیش نانک شاہی - اوداسی گنج بخشی رام رائی ستھرا شاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابالالی پران ناتھی - ساد - ست نامی - شیو نرائنی - رام سنیہی - شیونرائنی داوی - سنتر وہارامی - ناتک - چار واکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱۰ر

نوٹ - اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۱ر ہندو مت کا مختصر بیان قیمت ۱ر تمباکو - یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح درج کئے گئے ہیں قیمت ۱ر

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ کتاب بارہ حصوں میں چھپ گیا ہے - اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دیویاں دروپدی - دھرمیا تما اور بیرو دیویوں سے آجتک اوساں کے برسدہ کاریوں پر مجموعہ لکھے گئے ہیں - ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مقصدے کارنامے قلمبند ہیں - جہاں آنحضرت شکنتلہ آرتی جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی - مدو سنی و دروپدی سینوگیتا - پدمنی - کرم دیوی - اہلیا بائی - کرشنا کماری - جھانسی کی رانی آدمی بہت سی مشہور بیرو دیویوں کے پاکیزہ سوانح حالات درج ہیں - وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ والکیہ کا سمواد - گارگی و یاگیہ والکیہ کا سمواد و راجہ جنک کا اور و دوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچہ دیا ہے فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ر ہے سب حصے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۰ر میں دیجاتی ہے -

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۲ر

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار - ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھا کرتے ہیں مگر جب پڑھتے ہیں اُن داستانوں کو جو ہیں کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بداثر ڈالنے اور بہت سی بھاوؤں کے لگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں - ضرور ہے کہ پوتر بھاوؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو مد نظر دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھ میں رکھی جاویں جس کے لئے مہاشے ستیہ برت لال نے پرانے ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار سے یہ چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں جنمیں بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

(۱) **مہاراجہ چندر گپت** وکرمادتیہ سکندر اعظم کی پوتی کی شادی گپت کے راج حاصل کرنے - وش کنیا کے آنے میں ناکامیاب ہونے - شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داداکی ہند پر چڑھائی میگستھنز یونانی دوت کا آنا - دونوں میں صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا رکت نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ - (۲) اور یونانی سفیر میگستھنز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا - وغیرہ اورنگزیب کی بیٹی روشن آرا کا گرفتار ہونا - سیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بھاگ نکلنا وغیرہ حالات حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر

(۳) **حیرت انگیز واقعات** - مہاراجہ یشودھن پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور معروف انتظام کا شہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات - ٹریکٹ سائز ۳۹ صفحہ قیمت ۱ر

(۴) **شہربانو** - نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۸ر رکھتے چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاویگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۱ اساڑھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۴ - جون سنہ ۱۹۰۴ء شکروار ہردوار | نمبر ۱۱

واقعات اور مفید رائیں

پھلت جیوتش بھی ایک عجیب ڈھکوسلا ہے - جو محض نیم وحشی ہندوستان کو ہی نہیں بلکہ مہذب یورپ کو بھی چکر میں ڈال رہا ہے - آج کل یورپ کے جوتشی شاہنشاہ روس کے متعلق بہت سی مخالف پیشگوئیاں کر رہے ہیں - جب شاہنشاہ کی فوج پے در پے شکست کھا رہی ہو اُس کی جلد موت کا فتویٰ دینے کے لئے کسی خاص اندرونی علم کی ضرورت نہیں ہے

جاپان کوریا اور منچوریا کی ایک ایک بات پر اسوقت دفتر لکھے جا رہے ہیں - وجہ صاف ہے ساری دُنیا کی آنکھیں اُس طرف لگی ہوئی ہیں اخبارات میں کوریا کی بھی سات عجائبات مشتہر ہو رہی ہیں مطبوعہ کہ دُنیا کی سات عجائبات کا ذکر اکثر تصنیفوں میں دیکھنے میں آتا ہے - اول پُرحقہ بو کے پسینے کا ایک قطرہ عجوبہ ہے - جس کے مندر کے ۳۰ گز گرداگرد تک گھاس کا ایک تنکا نہیں ہوتا - کوئی درخت یا پھول اُسکے گرد نہیں اور جانور بھی وہاں جانے سے ڈرتے ہیں - غالباً مذہبی خوف کے مارے کوئی نزدیک جاتا ہی نہیں - اور اسی لئے ٹھیک پتہ نہیں لگتا - دوسرا ایک گرم پانی کا چشمہ جس میں غوطہ لگانے سے بہت سے امراض دور ہو جاتے ہیں تیسرا عجوبہ ایک غار ہے جس میں ہر وقت بڑی زبردست ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی ہے - چوتھا ایک گرم پتھر ہے جو صدیوں سے ویسے ہی پہاڑ کی چوٹی پر جل رہا ہے - پانچواں ایک ایسا درخت ہے جو کبھی نابود نہیں ہوتا - درخت گرتا ہے دوسرا جم آتا ہے - چھٹا عجوبہ دو چشمے ہیں جو جزیرہ کی دونوں طرف علیحدہ علیحدہ واقعہ ہیں جب ایک بھرا ہوتا ہے تو دوسرا خالی - اور لطف یہ کہ ایک کا پانی کڑوا اور دوسرے کا میٹھا اور صاف ہے - سب سے آخری ساتواں عجوبہ ایک پتھر ہے جو ہوا میں ٹنگا ہوا ہے - گو زمین پر گرا ہوا نظر آتا ہے - اس قدر عجائبات سے پُر جزیرہ کا اس وقت تک عوام کی نظروں سے غائب رہنا سب سے بڑھکر عجوبہ ہے -

ایک یوروپین حکیم نے اپنے تجربہ سے بد ہضمی کے لئے نہایت عمدہ علاج نکالا ہے اُنکا تجربہ ہے کہ اگر سخت سردی میں آدمی چلا جاوے تو بھوک بہ شدت سے لگتی ہے - اُسوقت خوب پیٹ بھر کر کھاوے - اسی طرح پر بار بار عمل کرنے سے بدہضمی دور ہو کر انسان تندرست ہو جاتا ہے علاج تو معقول ہے - لیکن مصنوعی طور پر سردی پیدا کرنے کے لئے خرچ برداشت کرنا غریب ہندوستانیوں کی طاقت سے باہر ہے -

امریکا کی ایک امیرزادی پچیس لاکھ روپیہ کے جواہرات ہر وقت پہنے رہتی ہے - کوئی زمانہ تھا جبکہ ہندوستان کی شاہزادیاں ایک ایک کروڑ کے جواہرات زیب تن رکھتی تھیں - لیکن اب ہندوستانی معمولی ضرورتوں کے لئے دوسروں کے دست نگر ہیں -

سگریٹ پینے کا رواج ہندوستانیوں میں گھر کرتا جاتا ہے - گذشتہ سنہ میں ۱۱ کروڑ پچاس لاکھ سگریٹ ہندوستان میں ممالک غیر سے آئے جن میں سے ۷ ۴ کروڑ کے قریب ہماری فرمانروایان کے خاص ملک کے بنے ہوئے تھے - انگریزی اخبار اس خبر کو بڑی خوشی سے درج کر رہے ہیں کیونکہ اس سے اُن کے ممالک کو خاص فائدہ پہونچا ہے - لیکن اگر ہندوستان بھی سرکار انگریزی کی ہی رعایا سمجھا جاوے - تو یہ عمل اُن کا "گھر پھونک تماشہ دیکھنے" کا معاملہ ہے مجھے اس خبر کو پڑھکر بڑا افسوس ہوا ہے - اور میں اس اخبار کے پڑھنے والوں سے استدعا کرتا ہوں کہ اگر وہ خود سگریٹ کا استعمال کرتے ہوں تو چھوڑ دیں - اور اپنے جن واقفوں کے دلوں پر اُن کا کچھ اثر ہو اُن سب کو اس مُہلک مرض سے رہائی دلانے کی تدبیریں کریں -

ہندوستان میں کُل یوروپین لشکر ۷۴ ہزار ہے -

ہندوستان کی سب سے بڑھکر تجارت انگلستان کے ساتھ ہے - چنانچہ گذشتہ سال میں تقریباً ۵۰ کروڑ کا مال ہندوستان سے سلطنت برطانیہ اعظم کو بھیجا گیا - اور اسی سال کے اندر تقریباً ۵۳ کروڑ کا مال برطانیہ اعظم سے ہندوستان میں بطور سوداگری آیا -

ربیع کی فصل اس سال غیر معمولی ہوئی ہے پنجاب خصوصاً غلہ کا گھر ہے - اور اسی لئے اُس صوبہ سے بے تحاشا گندم کی بوریاں کراچی کو جا رہی ہیں - یوروپ کے ممالک کے بھاگ بیچے ہیں جنکے یہاں گندم سستی ہو جاویگی لیکن ہندوستان کی غریب رعایا کو اُسی طرح پر بھوک کا شکار ہونا پڑیگا اس میں شبہ نہیں کہ تجارت کی آزادی کو روکنا بخیال مدبران یوروپ ٹھیک نہیں لیکن جہاں تجارت کرنیوالے غلام ہوں - وہاں اُنکی حفاظت کے لئے اُن کے مالکوں کو سوچ وچار کر کام کرنا چاہئے کیا گندم کا چالان روکنے سے ہندوستان کا کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ؟ کیا غریبوں کے لئے اس طرح پر غلہ سستا نہیں ہو سکتا ؟ پیو الات

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہیں۔ جنپر ہماری مہربان گورنمنٹ کو غور کرنا چاہئیے لیکن غیر آخر غیر ہی ہیں۔ اُن کے ساتھ اسقدر وسیع ہمدردی کب ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کے بنیوں کو خود سوچنا چاہئے اور بجائے ردی چیزوں کے بدلے میں ہندوستانیوں کی غذا کو غیر ممالک میں روانہ کرنے کے اُن کا فرض ہے کہ بیا نکی ردی چیزوں کو کام میں لاکر اُنسے غیر ممالک کا روپیہ اپنے یہاں کھینچیں۔

لارڈ کرزن ہمارے وائسرائے کے خسر مسٹر لیٹر صاحب کا دیہانت ہوگیا ہے۔ اس رنج کے باعث لارڈ ممدوح خاص دعوتوں میں شامل نہیں ہوئے۔ مسٹر لیٹر امیریکہ کے کروڑپتیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی لڑکی کو ہندوستان کی ملکہ بنتے وقت لاکھوں کی پوشاکیں بنا کر دی تھیں۔

اخبار انگلشمین نے افغان ساہوکاران کی لمبا میں اتیاچار کی بڑی شکائیت کی ہے۔ یہ افغان ساہوکار ممالک بہار اور بنگال کے دیہاتیوں کے لئے بھی بہوت پریت سے کم خوفناک نہیں ثابت ہوئے ہیں۔ اور اسوقت وہ لمبا میں بھی ویسا ہی اتیاچار کر رہے ہیں۔ ان کا قاعدہ ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں سودا گری کا بہت جیورا اور بنگال بہار کے مواضعات میں جاکر مفلس لوگوں کو ادھار پر چیزیں خریدنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر وقت مقررہ پر واپس آکر روپیہ کی وصولی کے لئے انہیں تنگ کرتے ہیں۔ جب تک وصول نہ ہو مقروض سے دھرنا دیکر رسد وغیرہ لیتے ہیں۔ اور چونکہ زبردست آدمیوں کا گروہ ہوتا ہے بیچارے بزدل دیہاتیوں کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ بارہا افسران گورنمنٹ کے پاس شکایات ہوئیں۔ لیکن مجھے ذاتی علم ہے کہ کبھی شنوائی نہ کی۔ عام طور پر مشہور تھا کہ گورنمنٹ ان سے ڈرتی ہے۔ میری رائے میں حکام وقت کا فرض ہے۔ کہ اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے سرحدی جاہل پٹھانوں کے خوف کو دور کرکے انکی اس طرف کی آمد و رفت ہی بند کر دیویں۔

جرمنی میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے اگر کسی مکان میں آگ لگ جاوے۔ تو اس مشین کے ذریعہ سے کل مکان میں پانی پہونچایا جا سکتا ہے۔

بنارس میں مسٹر اینگرک دھرم پال بودھ کے مدرسہ صنعت و حرفت کے کھلنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں اس اخبار میں وقتاً فوقتاً اس مدرسہ کی نسبت خبریں طبع ہوتی رہی ہیں۔ خوش قسمتی سے دھرمپال جی کو چاروں طرف سے مدد ہی مدد ملی ہے۔ مہاراجہ صاحب بنارس اُن کے مدرسہ کے مربی بنے ہیں اور کمشنر قسمت و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع نے بطور معائینہ کنندگان کے کام کرنے کا وعدہ کیا ہے بابو موتی چند نے خزانچی بننا منظور کیا ہے۔ اینگا دلیش میں سارناتھ پر بودھوں کی کچھ جگہ ہے اُسپر مسٹر دھرمپال سکول کے لئے مکان بنانا فی الحال شروع کریں گے۔ مسٹر دگرس کو انگلینڈ سے کام کرنے کے لئے مسٹر پال اپنے ساتھ لائے ہیں اور دیگر مدرس۔ جاپان۔ جرمنی اور امیریکا وغیرہ سے لانے کا ارادہ ہے۔ ایک خصوصیت اس سکول کی یہ ہوگی۔ کہ اس میں بڑی عمر کے لڑکے داخل نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ چھوٹی عمر کے لڑکے لیکر اُسی جگہ پرورش کئے جائینگے تاکہ سکول کا اثر گھر جاکر دور نہ ہو جاوے۔ کوئی صحیح طور پر اقبال کرے خواہ نہ کرے۔ لیکن آریہ سماج کے گروکل سمبندھی پرچار نے ہماسے بھارت ورش کے ریفارمروں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور اُن کو مجبوراً اس طریقہ تعلیم کی پیروی کرنی پڑی ہے۔ آریہ سماج کو اس سے مطلب نہیں کہ اُسکے اپکار کو لوگ مانیں یا نہ مانیں اُسے یہ تسلی ہے کہ اُسکی صحیح تعلیم سے لوگ فایدہ اٹھا رہے ہیں۔

حیدر آباد دکن کے ریزیڈنسی بازار مسٹر چیننگن صاحب نے جملہ فاحشہ عورتوں کو ریزیڈنسی بازار سے علیحدہ کرکے شہر کے ... مقیم کر دیا ہے۔ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور بابو ابناش چندر مجمدار نے جملہ معززین کی مدد سے مدتوں تک اسی غرض کے لئے ... کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ خود مختار راج ایک طرح سے تو اچھی ہے کہ اگر خود مختار نیک ہو تو نیک نتائج بہت جلد پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر حاکم بد ہو تو پھر رعایا کا ... ہی مالک ہے۔

بنارس میں جب کھتری لڑکے کی شادی ... برادری کی پنچایت ہوئی تھی۔ اُسکے باپ نے برادری کے روبرو بیان کیا کہ لڑکے پر برادری کو ترجیح دیتا ہے۔ اس خلاف قدرت بیان پر اکثر ہندوستانی اخباروں نے افسوس اور نفرت ظاہر کی ہے۔ لیکن مجھے باپ کے اس بیان پر تعجب نہیں ہوا۔ اس ملک میں کبھی ... یہ دیہاتی تھی کہ دھرم کے مقابل میں باپ۔ بیٹا۔ جورو وغیرہ کسی کی پرواہ ... رفتہ رفتہ دھرم کی جگہ برادری نے لی۔ ... اپنے دھرم شاستروں کو بھول گئے۔ اور اُن کی جگہ برادری کا بھوت چڑھ گیا۔ رلارام کے باپ گوبند ناتھ نے پورانی روایت کے مطابق برادری کے روبرو یہ کلمات کہدئیے۔ جو اگرچہ دل سے نکلے ہونے تو قابل عزت تھے۔ لیکن تجربہ ... ہے کہ آجکل کے ماں باپ یہ کلمات جھوٹ ہی پالیسی ... ہوکر ادا کرتے ہیں۔ اسوقت ضرورت ہے کہ آریہ ورتان کے اندر سے مکاری دور ہو کر سچائی کا راجیہ آوے ٭

مالک پیسہ اخبار لاہور نے انجن کے زور سے ... چلانے کا مسئلہ حل کر لیا ہے۔ اور اُنکے کارخانہ میں ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

سنسار گتی

جنگ روس و جاپان سے ایک نیا سبق

جاپان پر اسوقت اسقدر اعتبار ہے کہ لنڈن اور نیویارک میں اُن کے قومی قرضہ کا اشتہار نکلتے ہی ضرورت سے دہ چند بڑھکر قرضہ پیش کیا گیا لیکن روس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اخباروں کے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ گورمنٹ روس نے اپنی یہودی رعایا سے قرضہ طلب کیا۔ جواب ملا کہ جب تک ہمیں خاص حقوق نہ دوگے۔ ایک حبہ قرضہ نہیں ملیگا۔ برخلاف اس کے جاپان کی رعایا کو جب انگلینڈ اور امریکہ میں قرضہ لینے کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے گورمنٹ کو کہا۔ کہ وہ خود بخوشی ہی بہ ایتی سود سے قرضہ دینے کو تیار ہیں۔ کیوں غیر ریاستوں سے قرضہ لیا گیا یہ واقعہ جاپان کی فتوحات اور روس کی ناکامی پر بہت کچھ روشنی ڈالتا ہے۔ جاپان اس لئے فتح پر فتح پاتا جاتا ہے کہ وہاں کی رعایا اور گورمنٹ ایک ہوکر ایکدوسرے پر اعتبار کر رہے ہیں۔ برخلاف اسکے روس کو اس لئے شکست پر شکست مل رہی ہے کہ روسیوں کا ایکدوسرے پر اعتبار نہیں ہے۔ جس روس نے نپولین اعظم سے فتح نصرت شاہنشاہ کو تنگ کرکے واپس کیا تھا۔ اُسکی فوج بھنبھوں جولاہوں کی طرح اسوقت جاپانیوں کے خوف سے بھاگ رہی ہے۔ جس ہوشیاری سے کہ جاپانی فہرمان اپنے راز کو مخفی رکھتے ہیں۔ اور جس جوانمردی سے اُنکی فوجیں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں یہ تو وہ یوں تو روئے زمین کی قوموں کے لئے ایک خاص سبق ہے۔ لیکن بدقسمت ہندوستان کو اس سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اس جگہ مختلف مذاہب اور مخالف آب و ہوا کے اندر پلے ہوئے لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے ہیں۔ جاپانی عیسائی ہوکر بھی جاپانی ہی رہتا ہے لیکن ہندوستانی عیسائی ہوکر انگریز بنجاتا ہے۔ مسلمان بنکر اپنے آپکو خاص باشندہ عرب سمجھنے لگتا ہے۔ اس قسم کے باہمی اختلافات ہندوستانکی بربادی کا باعث ہوئے ہیں اور آئندہ کے لئے ہوتے بھی رہیں گے۔ ہندوستان میں قومی خیال کام تو کر رہا ہے۔ لیکن غلط اصول پر۔ ہندو اپنے مذہب والوں کو ہی قوم سمجھے بیٹھا ہے محمدی فارس۔ اور روم سے رشتہ جوڑنے کے لئے تیار ہے لیکن ہندوؤں کو اپنا بھائی نہیں سمجھتا۔ عیسائی اپنا رشتہ سیدھا انگلینڈ کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ مذہبی اختلافات تو اُسوقت تک برابر رہینگے۔ جب تک کہ لوگ اپنے اصلی دھرم کو نہیں سمجھتے۔ لیکن قوم ایک مُلک میں ایک ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ سب لوگ مذہبی تعصبات کو چھوڑکر ایک ہی مُلک کی حفاظت اور ایک ہی تہذیب کی ترقی میں لگ سکیں۔ یہ خیال اسوقت دہمی طرح دکھائی دیتا ہے لیکن اگر پیچھے دھارمک خیالات ترقی کرتے گئے۔ تو کوئی زمانہ آویگا۔ جبکہ ہندوستانیوں کا ایک قوم کے نام سے نامزد ہونا ممکن ہو سکے ٭

جاپانی کیوں فتحیاب ہو رہے ہیں؟

جاپانی کیوں فتحیاب ہو رہے ہیں؟ اس سوال کے بیسوں جواب ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے کہ " جاپانی اسلئے کامیاب ہو رہے ہیں کہ وہ گمبھیر ہیں۔ کامیابی اُنہیں اندھا نہیں کردیتی۔ وہ سنجیدہ ہیں نہ کہ نمائیشی " یہ دوسرا سبق ہے جوکہ ہندوستانیوں کو جاپان سے لینا چاہئے۔ اس جگہ کسقدر نمائیش ہے ؟ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ لارڈ کرزن نے بھی یہاں کے باشندوں کو نمائیش پسند دیکھکر انکو گڑیوں کے تماشہ سے ہی رجھانا چاہا۔ ایک وقت دہلی دربار کے جلوس کا خیال کیا جائے۔ دوسری طرف قبل از جنگ روسیوں کی ڈینگ کا خیال کیا جاوے اور پھر ان جملہ حرکات کا جاپان کے اسوقت کے عمل کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے اسوز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

- - - - - - - - - - - -

جو دو بڑی فتوحات جاپان کے حصہ میں آئی ہیں۔ اُنکی نظیر گزشتہ پچاس برسوں کے کسی جنگ میں نہیں ملتی۔ لیکن دارالخلافہ جاپان میں سوائے معمولی پروسیشن نکلنے کے کسی طرح کی بیجا خوشی نہیں منائی گئی۔ ہندوستانی اسوقت جاپان پر فدا ہو رہے ہیں۔ اُنکی ہمت کو دیکھکر جوش میں مست ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی ترقی کے بھی خواب دیکھتے ہیں لیکن کیا اُنہوں نے کبھی اپنے گریبان میں مُنہ ڈالکر دیکھا ہے۔ کیا اُن کو معلوم نہیں کہ ہمارے مذہبی کام بھی سب نمائیش سے پُر ہیں۔ بجائے وید شاستر کے ایکانت سندھیا کے آریہ سماج تک نے قومی سندھیا کو رواج دیا ہے۔ کس شان و شوکت سے نگر کیرتن کی سواری نکلتی ہے۔ آریہ سماج کے لکچرار کس شاہانہ آواز اور طرزبیان سے ساری دُنیا کو ویدک دھرم کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن آہ! اندرونی زندگی کیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبروں پر آئے دن کٹاکش کرنیکے معنی یہ ہیں۔ کہ اُنکی سب سے گری ہوئی حالت ہے لیکن یہ ایسے لوگونکی سمجھ کی غلطی ہے۔ میں آئے دن آریہ پُرشوں پر کٹاکش اس لئے کرتا ہوں کہ انہیں سے اس دیش کو کچھ سُدھار کی آشا بندھی تھی جس آریہ سماج کے آرگنیزیشن اور دھارمک جوش کی اسوقت دھاک بندھ رہی ہے۔ جب اُس کا یہ حال ہے تو دیگر سوسائیٹیوں کی اندرونی حالت کیسی خطرناک ہوگی۔ چاروں طرف سے نمائیش ہی نمائیش کا راجیہ دکھائی دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کے اندر سے نمائیش کی سپرٹ دور ہو۔ تاکہ بجائے شہرت پسندی کے کیول دھرم ہی

کام کرنیوالوں کے اعمال کا محرک بنکر انہیں زیادہ تر گمبھیر اور سنجیدہ بنا دے۔

پیغمبری سے بڑھکر کمائی کا کوئی پیشہ نہیں

یورپ اور امریکہ کے فاضل مصنف ڈینگ ہانکا کرتے ہیں۔ کہ یہ نئی روشنی کا زمانہ ہے۔ اور اسلیئے اس زمانہ میں پیغمبری کی پول کھل گئی ہے۔ وے کہا کرتے ہیں کہ اسوقت ناممکن ہے کہ محمد صاحب کی طرح کوئی انسان لاکھوں کو اپنے خیالات کا غلام بنا کر انہیں اندھا دھند اپنے پیچھے چلا سکے ہندوستان سے گرے ہوئے ملک کی حالت دیکھ کر وہ ناک بھوں چڑھا لیتے اور یہاں کے مٹھوں اور گرودوں کی گدیاں اور آمدنیاں دیکھ کر کہہ دیتے کہ یہ امر یورپ اور امریکا میں ناممکن ہے۔ لیکن واقعات انکی اس بیجا ڈینگ کی صاف تردید کرتے ہیں۔ میں ان کالموں میں کئی بار چکاگو (ملک امریکہ) کے پیغمبر ڈوئی صاحب کے حالات درج کر چکا ہوں۔ یہ شخص امریکہ میں سپیشل ٹرینوں پر سیر کرتا اور بادشاہوں کی طرح طرز معاشرت رکھتا ہے۔ اسکے چیلے اسوقت ہر ولایت میں پھیلتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ملک آسٹریلیا میں بھی اپنے چیلوں کو ملنے کے لئے حال میں ہی پیغمبر صاحب تشریف لے گئے ہیں۔ انکی اسجگہ کی طرز معاشرت کی نسبت ایک آسٹریلیا کا اخبار لکھتا ہے۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ قیمتی پوشاک ڈوئی صاحب کے زیب تن ہوتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں میں وہ اُترتے ہیں کسی ہوٹل میں بھی اُن کا بل سینکڑہ پونڈوں یعنی ہزاروں روپیوں سے کم نہیں ہوتا جسے کہ اُن کے پیرو بڑی خوشی سے ادا کرتے ہیں اور ہزاروں پونڈ انکی جیب خرچ کے لئے دیتے ہیں زمانہ سابق کے پیغمبر اپنی غریبی کا فخر کیا کرتے تھے عیسیٰ کے جسموں کا حال کون نہیں جانتا محمد صاحب کی سادگی سے کون واقف نہیں۔ لیکن زمانہ حال کے پیغمبر دولتمندی کا فخر کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ڈوئی نے مقام ایڈیلیڈ کے ٹاؤن ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "بعض لوگوں کے عجیب خیالات ہیں (اور وہ خیال میرے بھی تھے) کہ کرسچین ہونے کے لئے آدمی کو غریب ہونا چاہئے۔ اور افلاس کی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ برسوں تک مینے اس پر عمل کیا۔ مینے اپنے آپکو خود بخود مفلس بنایا۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ میں بیوقوف ہوں مینے دیکھا کہ عام لوگوں کے طریقہ پر زندگی بسر کر کے اور اُن کے ساتھ نیچے چلکر میں اُنپر اثر نہ ڈال سکا۔ کتاب مقدس اسبارہ میں کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ مسیح نے ہمارے گناہوں کا بوجھ اوٹھا لیا تاکہ ہم گناہ نہ کریں اور ہماری بیماریوں کا بوجھ اٹھا لیا۔ تاکہ ہم بیمار نہ ہوں۔ مسیح نے ہمارے افلاس کا بوجھ بھی اُٹھا لیا۔ کیا اِسلیئے کہ ہم مفلس بنے رہیں؟ نہیں بلکہ ہمارے لئے وہ خود مفلس بنا تاکہ ہم اُس کے افلاس کے ذریعہ سے امیر بنائے جاویں۔ پس میں اپنے لوگوں کو امیر بنانے کی کوشش کرتا ہوں اور حتی الوسع اپنے آپکو بھی امیر بنانے کی کوشش کرتا ہوں"

ہمارے قادیان کے پیغمبر بھی اسی اصول پر چل رہے ہیں۔ لیکن "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"۔ کہاں یورپین قوموں کی دولت جو ڈوئی کو شاہانہ زندگی بسر کرا رہی ہے اور کہاں ہندوستان کا افلاس جس سے نچوڑ نچوڑ کر روپیہ حاصل ہوتا ہے! پیغمبر چکاگو کا حال سُنکر پیغمبر قادیان کے مُنہ سے رال ٹپکنے لگے گی۔ لیکن اگر اس بڑھاپے کی عمر میں قادیانی پیغمبر دور دراز سفر کا حوصلہ بھی کریں تو انکی حال سمجھیگا کون؟ اور اس لئے ہوٹل کے بل کون ادا کرے گا؟ یہ وہی اصول ہے جسپر ہنوز طاہبت عمل بھارت ورش کے گرو لوگ براہمن کئے جاتے ہیں۔ رائے سالگرام صاحب چیلہ رادھاسوامی کا تاج شاہی سر پر رکھکر اور اُستروانا پیغمبر سنیاسند انکی ہوٹری کا اپنے چیلوں سے اپنا رتھ کھنچوانا اور اسی طرح کے صدہا گرو اور پیغمبروں کا اپنے چیلوں کی بدولت موج کرنا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ یورپ امریکا اور ہندوستان کا اس معاملہ کچھ فرق نہیں۔ اگر فرق ہے تو صرف ایک دوسرے کی امیری کے درجہ کا۔

کیا زندگی ناقابل برداشت بوجھ ہے

مدراس میں ایک باتعلیم نوجوان یورپشین نے خودکشی کا اقدام کیا۔ جسکی پاداش میں اُسے دو ہفتوں کی قید کی سزا ملی اس مکروہ کوشش کا باعث اس شخص کا ناستک پن بتلایا جاتا ہے۔ اُسنے مذہبی تحقیقات کی اور اس نتیجے پر پہونچا۔ کہ خدا کوئی چیز نہیں۔ ہمارے نیک و بد افعال کی جزا و سزا دینے والا کوئی نہیں زندگی بسر کرنے اور اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے عمر بھر جد و جہد کرنا ایک گونہ ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ یہ اور ایسے ہی خیالات اُسنے ایک مصنف سے حاصل کئے ہیں جسنے دنیا کو دکھ کا گھر بتلایا ہے۔ اسوقت کا بے تحاشا لٹریچر نہ معلوم اپنے بھیانک دبے کتنے نوجوانوں کا ستیاناس کر رہا ہے۔

ورکی ضرورت

ایک لڑکی کپور کھتری بڑے اعلیٰ خاندان کی اپر پرائمری تک تعلیم یافتہ پڑھائی ابھی تک جاری ہے ۱۲ سال۔ لڑکے کی عمر ۱۵ اور بیس برس کے درمیان ہو خوبصورت اور شریف خاندان ہو صحت جسمانی اچھی ہو گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ۔ یا معقول روزگار ہو رنڈوے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں لالہ گنگا رام سٹیشن ماسٹر چھچھرولی کوٹ کے نام آنی چاہئیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیہ دھرم پرچارک

इमं लोकं मातृभक्त्या पितृभक्त्या तु मध्यमम। गुरुशुश्रूषया त्वेवं ब्रह्मलोकं समश्नुते॥
२॥२३३॥

"اس لوک کو ماتا کی بھگتی سے فتح کرتا ہے اور مدھیہ لوک کو پتا کی بھگتی سے اور گرو کی سیوا سے برہم لوک کو بھلی پرکار پراپت ہوتا ہے۔"

بچہ جس وقت جنم لیتا ہے۔ اس کے چاروں طرف دنیا ہی دنیا دکھائی دیتی ہے۔ آدمی ضروریات کا غلام بنا ہوا بچہ تھوڑی سی ضرورت کے نہ رفع ہونے پر بھی چلا اٹھتا ہے۔ ایسی بے بسی کی حالت میں اگر بچہ کو ماتا کے اوپر پورا وشواس نہ ہو تو اسکی عجیب حالت ہوتی ہے۔ لیکن اگر بچہ ماتا پر پورا وشواس رکھتا ہوا قدم آگے دھرتا ہے تو اسے انتہا کی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہر ایک طرح سے پیار غیب سے بچے کی حفاظت کرتی ہوئی ماتا اسے سنسار میں ٹھیک طور پر چلنا سکھاتی ہے۔ بچہ جب بڑا ہو جاتا آنکھوں میں کھٹکتا ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑ پڑتا ہے۔ اور وہ دوسرے لڑکے اسکے ساتھ بے رحمی کا سلوک کرتے ہیں تو اسکی نظروں میں سنسار خوفناک بیابان سا ہو جاتا ہے لیکن جونہی دوڑ کر ماتا کی گود میں بیٹھ جاتا ہے سارے کشٹ جھٹ سکھ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گویا اس لوک کی تمام تکالیف کو ماتا کی پریم بھری گود میں بھول جاتا ہے۔ پھر جب عمر زیادہ ہوتی ہے اور ماتا کی گود سے باہر ہو جاتا ہے۔ تو اسکی نگاہ زیادہ سے زیادہ پھیلتی ہے۔ اس لوک میں بھی اسکی نظر محدود نہیں رہتی بلکہ انترکش لوک کی خبر لیتی ہے۔ اسوقت اسکی رہنمائی پتا کرتا ہے جسطرح ماتا وہی کہلا سکتی ہے جو ایسا بننے کے یوگیہ ہو۔ اسی طرح پر پتا بھی اسی کو کہہ سکتے ہیں جو اپنی سنتان کی ٹھیک طرح پر رکشا کر سکے۔ ایسے پتا سنتان کو اس گرے ہوئے لوک سے اٹھا کر اوپر کو لے جاتے ہیں۔ انترکش کی سیر کراتے لیکن ان کے اندر پھنسنے نہیں دیتے۔ لہٰذا یہ پتا کے اندر پوری بھگتی کرنے سے ہی سنتان مدھیہ لوک کو فتح کر سکتے ہیں اور پھر ان دو منزلوں سے نکلکر ماتا اور پتا سنتان کو آچاریہ کے حوالہ کر دیا کرتے تھے۔ گو اب بھی بالک اور بالکا سکولوں اور کالجوں میں تعلیم کے لئے جاتے ہیں گو اب بھی ان کو تعلیم دینے والے استاد موجود ہیں تاہم چونکہ اسوقت کے ماتا پتا اپنی سنتانوں کو اس لوک اور مدھیہ لوک پر فتحیاب نہیں کرا سکتے۔ اسلئے آچاریہ بھی ایسے نہیں جو انہیں ان دونوں لوکوں سے اوپر اٹھا سکیں۔ اسوقت کے آچاریہ یا ٹیچروں کو زیادہ سے زیادہ مادی زنجیروں کے اندر جکڑنے کا کام کر رہے ہیں۔ لیکن جس زمانہ میں کہ ماتا اور پتا سنتان کو اس لوک اور مدھیہ لوک سے فتحیاب کرا کے آچاریہ کے حوالہ کرتے تھے۔ اس سمے آچاریہ انکو برہم دھام میں پہنچانے کا پرتین کرنے والے ہوا کرتے تھے۔ آچاریہ پر پورن وشواس رکھنے سے ہی برہم لوک کی پراپتی ہو سکتی ہے۔

لیکن کیسا آچاریہ برہم دھام تک لیجانے میں سمرتھ ہوتا ہے؟ جو سنسار کے وشیوں سے خود نکلتا ہو۔ ایرشا اور دویش سے بری خود برہم کے اندر آنند سے وچرنے کا ادھیکاری بن گیا ہے وہی آچاریہ ہونے کے یوگیہ ہے۔ اس کسوٹی پر رکھنے سے اس سمے کون شخص ہے جو آچاریہ کا ادھیکاری نظر آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے ماتا اور پتا ہیں اسی درجہ کے اخلاق رکھنے والے آچاریہ بھی ملیں گے۔ تم نے جو کہا سچ ہے لیکن یہ جواب تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ جب تک ماتاؤں اور پتاؤں کی اوستھا نہیں سدھرتی اور وے سنتانوں کو پہلی دو منزلوں سے صحیح وسلامت لیجانے کے لائق نہیں بنائے جاتے۔ تب تک ممکن نہیں ہے۔ کہ وے ٹھیک حالت میں آچاریہ کے پاس پہنچیں اور ماتاؤں اور پتاؤں کو آدرش استری اور پرش بنانے کا سوائے آچاریہ کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے پس وے لوگ جو اسوقت آچاریہ کے پوتر کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر اپنے فرائض پر غور کریں اور خود سادھنوں کے ذریعہ سے اپنے آپ آچاریہ پد کے یوگیہ بنا دیں۔ تو سنسار کے کشٹ کسی قدر دور ہو سکتے ہیں۔ لیکن سادھنوں کا نام سنتے ہی لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ وہ گھبراہٹ کیوں؟ اس لئے کہ سادھن شروع نہیں کئے۔ اگر کڑا دل کر کے سادھن شروع کر دئے جاویں۔ اور مہینہ دو مہینہ برہم سوچنے کا نام نہ لیا جاوے۔ تو اسکے بعد سادھنوں سے خود بخود پریم ہو جاتا ہے۔ اسوقت ہزاروں استاد بھارت ورش کے اندر تعلیم کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے سو دو سو کی نظروں سے یہ اخبار بھی گزرتا ہوگا۔ اگر وے سب ملکر پرتگیا کریں کہ وے یموں اور نیموں کے پاک اصولوں پر رفتہ رفتہ عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو اعلےٰ بنانے کی کوشش کرینگے۔ اور جو لوگ ان کو بڑے وشواس کے ساتھ سونپے گئے ہیں۔ ان کے آچرنوں پر نیک اثر ڈالنے کے لئے خود جس درجہ تک ہو سکیگا۔ آدرش پرش بننے کی کوشش کرینگے تو یقین ہے۔ کہ کچھ دنوں میں اس گرے ہوئے دیش کی کایا پلٹ جاویگی۔

پرماتما اپنی انوگرہ سے بھارت نواسی معلموں کے ہردوں کو پریرت کریں۔ تاکہ وے اپنے متبرک فرض کو سمجھ کر اسے پورن کرنے کی کوشش کریں

اوم شم

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیارتھ پرکاش میں امتحان

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لائق ادہکاریوں نے پرچار کے ایک خاص نامہ نگار کی تحریروں پر غور کر کے یہ فیصلہ کیا تھا کہ شری سوامی دیانند کرت گرنتھوں کا سالانہ امتحان ہوا کرے۔ تاکہ آریہ سماجسٹ اور دیگر مہاشیوں کو بھی ویدک دھرم کے سدھانتوں سے واقفیت حاصل کرنیکا معقول موقعہ ملے یہ امر صاف ظاہر ہے۔ جو لوگ عام حالت میں کسی گرنتھ کے پڑھنے کے لئے وقت نہیں نکال سکتے وہ امتحان کے لئے اُسی گرنتھ کو بڑی محنت سے پڑھتے ہیں۔ امتحان کا ہونا ماہ اکتوبر میں قرار پایا ہے اور درخواست داخلہ امتحان ۳۱- جولائی تک مانگی گئی تھیں۔ مجھے مہاشے دیو کی نندجی ادہشٹھاتا "ستیارتھ پرکاش" سے معلوم کر کے نہائت افسوس ہوا کہ پنجاب سے بہت کم درخواستیں داخلہ امتحان کے لئے آئی ہیں۔ اور اس لئے میعاد درخواست بجائے ۳۱ جولائی کے اب ۳۱- اگست تک مقرر ہوئی ہے۔ امید ہونی چاہیئے۔ کہ اس عرصہ میں کافی درخواستیں امتحان کے لئے پہونچ جاوینگی۔ اب تک حسب ذیل چار تمغے مقرر ہوئے ہیں۔ (۱) از جانب شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک تمغہ قیمتی ... روپیہ (۲) از جانب منشی بختاور سنگھ صاحب قیمتی ... روپیہ (۳) ... تمغے ... میری رائے میں یہ انعام موجودہ وقت کے آدمیوں کو بلانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ سبھا تو ... روپیہ سے زیادہ کا انعام دے نہیں سکتی لیکن اگر آریہ پُرش چاہیں تو تمغوں کی تعداد اور قیمت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان تمغوں کے لالچ سے بھی اگر بہت سے بھائی رشی کے اُپدیشوں کو سمجھنے اور ان کو سمجھ کر یاد رکھنے کی کوشش کریں تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپنا پرشارتھ سپھل سمجھنا چاہیئے۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

آریہ سماج کے انتظامی یا اندرونی معاملات میں اگر کوئی رائے زنی کرتا ہوں تو اسپر ایک طرف سے نکتہ چینیوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اور دوسری طرف سے پرائیوٹ خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ میں کچھ لکھا ہی نہ کروں۔ کیونکہ کچھ آدمیوں نے میری تحریروں کو غلط پیرایہ میں ظاہر کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اُسوقت عجیب کشمکش کی حالت ہوتی ہے۔ لیکن میں اپنے آتما کی آواز کے مطابق کام کئے ہی جاتا ہوں۔ لیکن بعض اوقات مجبور ہو جاتا ہوں کہ کچھ نہ لکھوں ایسے موقعہ پر میرے خاص مہربانوں کو میری نسبت غلط فہمی پھیلانے کا سب سے بڑھکر موقعہ ملتا ہے۔ گذشتہ دنوں میں دو تین مضمون ہیں جہاں اخبار کے لئے ایک لفظ نہیں لکھ سکا وہاں قبل چھپنے کے کسی مضمون کو دیکھ بھی نہیں سکا۔ وجہ یہ تھی کہ اول تو ۵ جون کو لاہور جانا پڑا۔ جہاں اس امید پر گیا تھا کہ میرے ... کے معاملات پر رحم کھا کر شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا مجھے ڈیڑھ برس کی رخصت عطا کریگی۔ اور میں اس عرصہ میں جملہ مالی مخلوقات سے تقریباً قطعی سرخروئی حاصل کر کے آزادانہ طور پر گُروکل کی سیوا کرونگا۔ لیکن سبھا موصوف نے میری درخواست کو منظور نہ کیا۔ وہاں بھی مجھے گُروکل کا ضروری کام تھا اور اس کے بعد دیر دون برھچاریوں کو لیجانے پر اسقدر سمے لگا کہ میں اخبار کا کچھ بھی کام نہ کر سکا۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر بہت سے معاملات کے متعلق میری نسبت غلط فہمیاں پھیل گئی ہیں۔ جنہیں مختصر طور پر اس جگہ دور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

رائے پیڑا رام میموریل فنڈ

کی نسبت ایک طرف سے جو خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں وہ حسب ذیل خط سے ظاہر ہونگے۔ "کل تک میرا خیال تھا۔ کہ آپ دھرم کے مقابلہ میں دنیوی عزت و شہرت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بے دھڑک ہو کر صداقت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن رائے پیڑا رام کے میموریل کے بارہ میں آپنے اپنی آزاد رائے کو دبا کر دھون ... اور لاہوری جرگہ کو خوش کرنے کے لئے ۵ جون کو چیرمین کی پدوی قبول کر لی یا تو آپ مجھے سمجھا کر قائل کریں کہ رائے صاحب کی خدمات آریہ سماج کے حق میں اور پبلک کے حق میں بذریعہ تحریر یا تقریر یاد ہوں۔ یا کسی اور خاص وجہ سے ایسی اعلیٰ ہیں کہ پنڈت گورودت یا لیکھرام یا پنڈت ہری کرشن کو ... سے بڑھکر وہ ایسی یادگار کے مستحق ہیں اور کہ گُروکل کی عمارت کی تکمیل سے پہلے لاہور میں نمائشی ہال کا بننا لازمی تھا یا اپنے منہ تسلیم کریں کہ واقعی آپنے اپنے آتما کا ہنن کر کے اپنی ضمیر کی آواز کا گلا گھونٹ کر خاص پالیسی کو مد نظر رکھکر ستیہ دھرم پرچارک میں اپنی آزاد رائے لکھنا بند کر دیا ہے اور اب آپ دنیوی پُرشوں کو خاص مدعا سے خوش کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہ خط رائے صاحب کی فیملی کی دل آزاری کے لئے نہیں۔ بلکہ آپکی دھارمک اوستھا کی جانچ کے لئے تحریر ہوا ہے۔ آپکا شبھ چنتک"

دوسری طرف سے لالہ کاشی رام جی ویدپر جنرل سیکرٹری رائے پیڑا رام میموریل کمیٹی کا خط آیا تھا۔ جسکا لُباب یہ تھا۔ کہ میرے اُس مضمون پر جسکی سُرخی تھی "مسٹنڈے ناموں کے نشاں کیسے کیسے" یہ اعتراض لگایا گیا ہے کہ میں میموریل فنڈ کے برخلاف ہوں۔ مہاتما منشی جی کے جواب میں تو یہ عرض ہے کہ میں اپنی مرضی سے ممبر نہیں بنایا گیا تھا اور جب میں ۵- جون کے جلسہ انترنگ سبھا

پہنچ تاکہ لالہ روشن لال کے مکان پر پہونچا تو پہلے سے بہت سے صاحبان بیٹھے تھے ہیں ایک بھائی کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو رہا تھا کہ دوسری طرف آ گئیں کچھ باتیں ہو کر مجھے کہا گیا کہ میں چیرمین مقرر کیا گیا ہوں۔ دریافت کیا کس کا؟ جواب ملا کہ میموریل کمیٹی کا جلسہ ہے میں نے عذر کیا کہ اور کسی کو پریسیڈنٹ کریں کیونکہ کمیٹی کی بعض کارروائیوں کے ساتھ میرا اتفاق نہیں ہے۔ اس پر لالہ رلارام اور لالہ کاشی رام جی نے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ پردھان کی ہر ایک کی کارروائی کے ساتھ متفق سمجھی جاوے۔ اس پر اسٹر کے وکیل لالہ دونی چند جی ایم۔ اے نے کہا کہ اگر یہ برخلاف ہیں تو کیوں ان کو زبردستی پریسیڈنٹ بنایا جاتا ہے۔ دوسروں نے انکا منہ بند کر دیا اور کارروائی چڑھی چالی شروع ہوئی۔

خاتمہ پر میں نے عذر کیا کہ کارروائی کی منظوری کے کہیں اُلٹے معنی نہ سمجھے جاویں۔ دیگر صاحبان نے تو پھر یہی کہا کہ میرے دستخط کرنے کے یہ لازمی معنی نہیں لیکن لالہ دونی چند ایم۔ اے نے کہا کہ جب ایسی ہی انکی رائے ہے تو معاملہ ملتوی کر دو۔ لالہ دونی چند کے یہ کلمات تہنک آمیز معلوم ہوئے کیونکہ میں سُن چکا تھا کہ خود غرض لوگ میرے آنے سے پہلے ہی مشہور کر رہے ہیں کہ میں رائے پیٹرارام کے میموریل کے برخلاف ہوں۔ حالانکہ میں محض انترنگ سبھا کے اُس رزولیوشن کے مخالف تھا جس میں سبھا سے صرف روپیہ میموریل کے لئے دیا جانا پاس ہوا تھا میں نے صاف کہہ دیا کہ ایسی تہمت کے بعد میں صدر انجمن کے کام سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ ایسے اکثر صاحبان نے لالہ دونی چند جی کو مجبور کر کے اُن سے کہلایا کہ جو سمجھا گیا وہ اُن کا مطلب نہ تھا۔ اور اُن سے معافی منگوائی گئی۔ اور وجہ یہ ظاہر کی گئی کہ میری علیحدگی سے میموریل فنڈ کو نقصان پہونچیگا میں نے کارروائی پر دستخط کر دئے۔ لیکن آگے جو دو رزولیوشن سناۓ گئے اُن دونوں کے میں برخلاف تھا اور اسی لئے اشتہار میں لکھوایا تھا کہ کثرت رائے سے رزولیوشن پاس ہوئے۔ لیکن نہ معلوم کیا غلطی ہوئی کہ جو چھپی ہوئی نقل کارروائی کی آئی۔ اُس میں ان رزولیوشنوں کا اتفاق رائے پاس ہونا درج ہے۔ مصنف صاحب کا قصور نہیں ہے۔ کہ ان واقعات کو نہ جانتے ہوئے اُنہوں نے مجھے اسطور پر خطاب کیا۔ مختصراً میری رائے میموریل کے بارے میں حسب ذیل ہے:-

(۱) لاہور میں ہال کا بننا اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے آفس کا بننا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر رائے پیٹرارام جی کی یادگار کا سوال کو اُسکے لئے کام میں لایا گیا تو کوئی نامناسب کارروائی نہیں ہوئی۔ جسقدر وجوہات اس ضرورت کے لئے لالہ کاشی رام جی نے دی ہیں میں اُن سے متفق ہوں۔

(۲) رائے صاحب کی یادگار کے لئے اگر مجھ سے رائے پوچھی جاتی تو میں لالہ سدانند صاحب جیلر گوجرانوالہ کی رائے سے متفق ہوتا۔ یعنی یہ کہ یا تو گروکل کے اندر ایک وظیفہ اُن کے نام پر دیا جاوے اور یا کوئی برہمچاری مستقل سرمایہ سے اُن کے نام پر رکھا جاتا۔ میری رائے میں روپیہ پہلے جمع ہونا چاہئے تھا اور روپیہ کی تعداد اور یادگار کی نوعیت کا فیصلہ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن چونکہ آریہ پرتی ندھی کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہال وغیرہ ہی بنائے جاویں تو اب اس تحریک کی مخالفت نامناسب ہے۔ میری رائے میں یہ کوئی اصول کا سوال نہیں۔ (۳) آیا سبھا سے ... روپیہ کا سبھا سے دیا جانا جو سوال ہے۔ اور اس کے متعلق میں نے ... بیان دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نامنظوری جنرل سبھا کے کوئی روپیہ خرچ نہیں ہو سکتا۔ جب اس جگہ یہ سوال پیش ہوگا تو مجھے امید ہے کہ سب ممبران کی تسلی ہو جاویگی کہ سبھا سے کوئی روپیہ نہیں دیا جانا چاہئے بابت جیت پر اسوقت انترنگ سبھا کے ممبر بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ انکی مراد یہ نہ تھی کہ سبھا میموریل میں جس قدر روپیہ دیوے۔ بلکہ انکی مراد یہ تھی کہ جس قدر ہی روپیہ میموریل ہال بننے کا اُنکی خریداری میں بطور کفالت کے خرچ کرے۔ اس خیال کی کمزوری ظاہر کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ (۴) لاہور میں آریہ پرتی ندھی کے آفس اور ہال وغیرہ کو میں ویسا ہی ضروری خیال کرتا ہوں۔ جیسا کہ گوروکل کی عمارات سو رائے پیٹرارام کے کام کا پنڈت گورودت اور پنڈت لیکھرام کے کام سے مقابلہ کرنا ٹھیک نہیں۔ لیکن میری رائے میں وہ ایسے پرش ضرور تھے۔ جنکے لئے زمانہ حال کے خیال کے مطابق یادگار بنائی جا سکتی ہے۔ پنڈت ہری کشن صاحب کی بھی یادگار ضرور قائم کرنا چاہئے تھی۔ افسوس کہ نہیں کی گئی۔ اگر اب بھی انکی یادگار کے لئے تحریک کیجاوے تو جس طرح اپنی غریب حیثیت کے مطابق میں نے روپیہ پیٹرارام میموریل میں دئے ہیں اسی طرح روپیہ پنڈت ہری کشن میموریل کے لئے بھی دونگا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ لوکل میموریل پنڈت ہری کشن جی کا بھی بن چکا ہے۔ گو ٹھیک نوعیت انکی مجھے یاد نہیں رہی۔

دیگر غلط فہمیوں

کی نسبت مجھے مفصل لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مہاشے ستیہ دیو جی نے ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جو چھپ گیا۔ اُس میں لالہ رلارام جی کی ایک پمفلٹ کی نسبت درج تھا کہ اس میں بوسیل خیالات ہیں (میں بوجہ کثرت کار صاحب کمہ اُس مضمون کو نہیں پڑھ سکا) میں ہمیشہ ہی صاف لکھ دیتا ہوں کہ نامہ نگاروں کی رائیوں کا میں ذمہ وار نہیں۔ لیکن باوجود ایسے وضاحت کو موقعہ غنیمت ہاتھ آیا۔ خود بذریعہ تحریر اور زبانی کے مشہور کرنا شروع کر دیا کہ میں لالہ رلارام کو بدنام کرنے کے لئے ایسے مضامین چھاپتا ہوں اور میں ان کا ذمہ وار ہوں۔ لالہ رلارام جی تو بذریعہ پرائیوٹ خط کے مجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ

لوگوں کی یہ غلط فہمی دور کردوں۔ کہ ہمارے باہم کوئی نقیض ہے (یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ دسمبر ۱۹۱۰ء کے جلسہ سبھا پر جو بمقام گرو کل ہوا تھا۔ سب غلط فہمیاں دور ہو گئی تھیں) اور بھکاری کے ایڈیٹر ماسٹر آتمارام جی۔ پنڈت رام بھجدت سے یہ چھپوا رہے ہیں کہ میں لالہ رلارام کو بدنام کرنے اور آریہ سماج کو پولٹیکل باڈی ثابت کرنے کی غرض سے ایسے مضامین چھاپنے کی اجازت دیتا ہوں۔ گویا میرا آریہ سماج سے کوئی تعلق ہی نہیں اور محض ماسٹر آتمارام اور پنڈت رام بھجدت ہیں آریہ سماج محدود ہے۔ پنڈت رام بھجدت لکھتے ہیں "وہ شخص جو پولٹیکل لفظ کے ٹھیک طور پر معنی بھی نہیں سمجھتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جو اپنی جائداد بال بچے وغیرہ نہ رکھتے ہوئے یا گورنمنٹ کے ساتھ نوکری وغیرہ کا کوئی خاص تعلق نہ رکھتے ہوئے اندھا دھند ایسے مضامین لکھدیتے ہیں وغیرہ" پنڈت رام بھجدت جی جن وجوہات سے یہ فقرات لکھنے کے لئے طیار ہوئے ہیں۔ اگر آنکے اخبار میں نہ آنے کے وعدہ کا یقین نہ ہوتا تو وہ ہرگز قلم اٹھانے کی جرات نہ کرتے لیکن میں لالہ رلارام جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا وہ پنڈت رام بھجدت کی اس بغرضانہ وکالت کو قبول کرتے ہیں۔ اگر کرتے ہیں تو میں ان سے پوچھ سکتا ہوں "اگر میرے پاس جائداد نہیں تو کیا آریہ سماج کے ممبر ہو کر تم مجھے اسکے لئے طعنہ دے سکتے ہو؟" مگر مجھے یقین ہے کہ لالہ رلارام جی اس قسم کی کوششوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس لئے میں صرف اسی درخواست پر ختم کرتا ہوں کہ لالہ رلارام جی اپنی پوزیشن کو پبلک پریس کے ذریعہ سے صاف کردیں۔ ورنہ لوگوں کے دلوں میں یہ شک رہ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی تحریریں اگر انکی ایما سے نہیں نکلیں تو کم از کم وہ انہیں بند کرانا نہیں چاہتے۔

سوال صرف یہ رہجاتا ہے کہ لالہ رلارام جی کو یہ بھی الو کھے وکیل کیوں ملے۔ اسکا جواب میں نہیں دونگا۔ اس کا جواب شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان اور منتری دے سکتے ہیں۔ اور میری رائے میں اُن کا فرض بھی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنا فرض ادا کرنا نہیں چاہتے یا اُس میں کچھ دقت محسوس کرتے ہیں۔ تو میرا فرض پورا ہو چکا۔ وہ منشی رام "

ضروری اطلاع

نامہ نگاروں کی رائیوں کا میں ذمہ وار نہیں ہوں۔ اسلئے اُن کے بھیجے ہوئے مراسلات کی بنا پر جو اصحاب مجھپر کوئی الزامات لگاوینگے اُن کا جواب دینا اپنا فرض نہیں سمجھونگا۔ ایڈیٹر

عیسائیت کا مدار اسوقت ہوائی قلعوں پر ہے

یہ کہنا سچ ہوگا کہ عیسائیت کا مدار اسوقت محض ہوائی قلعوں پر ہے۔ یورپ اور امریکہ سے صاف آوازیں آرہی ہیں کہ اُسوقت اُن ممالک میں عیسائیت جان کندنی کی حالت میں ہے۔ جو عیسائیت مردہ انسان میں نئی زندہ روح پھونکنے کی دعویدار تھی اسکی جان کندنی کی حالت افسوسناک ہے لیکن امر واقعہ کو بدل کون سکتا ہے وہ دن بلن پرانے بائبل کے مسئلے بدلتے جاتے ہیں اور انکو جواب دینے والے خود عیسائی پادری ہیں۔ کوئی زمانہ تھا۔ جب انکا۔ دوسرا بائبل سچا پا وغیرہ وغیرہ پادری گردن زدنی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اسوقت [illegible] [illegible] ہی ہیں [illegible] [illegible] [illegible] اختلافات تھا [illegible]

مگر عیسائی پادریوں نے ہندوستان کو اپنی ... لشانہ بنایا ہوا تھا لیکن یہاں بھی انکی دال ... ہوگئی۔ آریہ سماج کے پرچار کا نتیجہ محض پنجاب ... متحدہ۔ بہار۔ اور راجپوتانہ میں ہی نمودار نہیں ... بلکہ بمبئی اور بنگال تک میں بھی انکی بہت سے ... عیسائی ہونے سے روکدیا ہے البتہ مدراس کے ... میں عیسائیت کام کررہی ہے لیکن اُن ... عیسائیوں کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے ... تبدیل مذہب کرنا پادریوں کے لئے کچھ فخر ... نہیں ہوسکتا۔ باجود ان سب باتوں کے ... وہ منسٹر کے بشپ صاحب نے بیان کیا کہ ... کی معرفت انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی ... بانسہ لوگوں پر مردم شماری میں عیسائیوں کی ... بڑھنے کے حال نے بڑا اثر کیا اور کہ ایک عجیب ... پیدا ہو رہی ہے۔ شاید اسطرح کے ہوائی قلعوں ... کی عیسائیت کی بنیاد ٹھیر رہی ہے۔ اسلئے ... اس خواب کے اخبار پائونیر نے انہیں بہت آڑے ... لیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ جب ہندوازم کے ... ہونے کے آثار چاروں طرف سے دکھائی دیتے ... اور مسلمان ایک بھی عیسائی ہونے کے لئے ... نہیں دیتا۔ تو بشپ مدراس کا یہ دعوی کیا ... ہے۔ پائونیر کا خیال ہے کہ گو بنگال۔ گونڈ۔ وغیرہ ... میں کچھ اثر عیسائیت کا ہوا ہے۔ لیکن وہاں ... جو آبادی کا ۹/۱ حصہ ہیں عیسائیت کے ... بالکل سے بے پرواہ ہیں۔ واقعات ثابت کر ... کہ دنیا کا آئندہ ایک مذہب اگر کوئی ہونے والا ... عیسائی مذہب نہیں ہے۔ عیسائیت کے ... عقل کی کسوٹی پر پرکھے جانیکے ... وہ منتری اسکے اعتقاد عقل انسانی کو کبھی ... کی [illegible] العقائد [illegible] ... [illegible] ... [illegible] عیسائی پادریوں [illegible] ... [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ریویو

دیش اپکارک - ایک پندرہ روزہ اخبار مہاشے ٹھاکر دت جی شرما دید کے اہتمام سے لاہور شہر سے نکلنا شروع ہوا ہے - چھپائی اور لکھائی عمدہ ہے - اخبار بلحاظ اپنے مضامین کے مریضوں و بیماروں کے لئے زیادہ مفید ہے - کیونکہ عموماً نسخہ جات اور بیماروں کے سوالات و جوابات اس میں درج کئے جاتے ہیں ؞

ٹمپرنس گائیڈ - ایک ماہواری رسالہ پنجاب کے مشہور شہر امرتسر سے گزشتہ مارچ سے نکلنا شروع ہوا ہے - یہ رسالہ مہاشے نندلال جی ہندو میڈیکل ہال امرتسر کے زیر اہتمام رائل سائز کے ۱۲ صفحوں پر شایع ہوتا ہے - مضامین کے لحاظ اپنی قسم کا نرالا اور دلچسپ رسالہ ہے - ٹمپرنس نعلام سوسائٹی امرتسر کے کارکنوں نے شراب نوشی کی مذموم و بد عادت کے دفعیہ کے لئے اس ماہواری رسالے میں علمی تحقیقات و معقول دلایل سے عمدہ مضامین درج کئے ہیں - جون کے رسالے میں ریلوے افسروں کو بعض بیہودہ شرابیوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے سے جو تکالیف ہوتی ہیں - اُن کے دفعیہ کی درخواست کی ہے - جون کے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امرتسر - لاہور جالندھر - لونشہرہ - فیروزپور وغیرہ جگہوں میں ٹمپرنس سوسائٹی کا کام ہو رہا ہے -

آشا ہے کہ یہ رسالہ بہت جلد کامیابی حاصل کرے گا - اور جس خصوصیت سے اپنے جنم دھارن کیا ہے - اُسے عمدگی سے نبھاتا ہوا موجودہ تہذیب کی مکروہ عادت شرابنوشی کے کم کرنے میں مستفید بھی کرے گا -

گورمکھی فوٹوگرافی - مہاشے تنکر داس نیڈ کمپنی کی لاہور انارکلی میں دوکان ہے - مہاشے تنکر داس جی نے اردو میں فوٹوگرافی کی کتاب شایع کر کے اردو دان پبلک میں اس ہنر کے رموز ظاہر کئے تھے - اب گورمکھی میں ایک کتاب شایع کی ہے جس میں تحفہ پنجابی کے ذریعے اس ہنر کی خوبیاں ظاہر کی گئی ہیں - کتاب مصنف سے مل سکتی ہے۔

گُروکُل سماچار

برہمچاریوں کے سہ ماہی امتحان کا نتیجہ اُن کے سرپرستوں کو بھیج دیا گیا - میں چونکہ اس عرصہ میں خاص طور پر مشغول تھا - اس لئے نتیجہ کا اردو ترجمہ اخبار میں نہیں دے سکا - آئندہ امتحانوں کا نتیجہ برابر درج اخبار ہوا کرے گا ؞

گرمی اب سخت پڑتی تھی لیکن چونکہ ہوا کے جھونکے سنا نہیں ہوتے اس لئے تکلیف نہیں ہوتی تھی - سوائے اس کے گنگا کی لہریں جو اٹھکھیلیاں کرتی ہوئیں گروکل کے ساتھ سپرش کر گزرتی تھیں وہ ایلو کو ہر سمے شیتل کرتی رہتی تھیں - سنان آدمی کا پھر وہی آنند ہے جو پارسال تھا - برہمچاریوں کی صحت عموماً اچھی ہے ؞

جماعت ششم کے تین برہمچاری اور منجملہ جماعت پنجم کے تین برہمچاری کل چھ برہمچاریوں کو معہ پنڈت گنیش اننت دھارلیشور جی کے اپنے ساتھ لے کر میں دیرہ دون کو وہاں کا مدرسہ جنگلات دکھانے کے لئے روانہ ہوا - ٹمٹموں کا آنند لیتے ہوئے سخت آندھی اور بارش کا سہن کرتے ہوئے ۱۱ - جون کو بوقت دس بجے دن کے برہمچاری گروکل سے باہر باہر ہی اپنے نوخرید باغ میں پہونچے - وہاں بھوجن آدی سے نبٹ کچھ آرام کے بعد ریلوے سٹیشن کو روانہ ہوئے - ۳½ بجے کی ریلگاڑی میں ڈیرہ دون کو روانہ ہوئے - ۱۲ - جون کو دیرہ دون میں مدرسہ جنگلات کا ملاحظہ کیا - لکڑیوں جانوروں اور دیگر عجیب و غریب اشیاء کو برہمچاریوں نے غور سے دیکھا - بہت سے درختوں کے حالات معلوم کئے - اور بعد خاص نکتہ آئیں لینے کے ۱۳ - کی صبح کو ڈیرہ دون سے واپس ہردوار آ کر ٹمٹموں میں بیٹھ دو پہر کو گروکل بھومی میں پہونچ گئے - اس سفر نے مجھے اپنے برہمچاریوں کی خاص خوبیوں سے جہاں واقف کرا دیا وہاں برہمچاریوں کو بھی طرز معاشرت اور رہن سہن تبدیلیاں میں نیا سبق دیا - اس سال امید ہے کہ تعطیلوں کے دنوں میں جملہ برہمچاریوں کو خاص سیر کرائی جاویگی ؞

بارش شروع ہو گئی ہے ۲۰ - جون کی صبح کو سخت بارش ہوئی - سارا سمہ بدل گیا - ۲۱ جون کو پھر عمدہ بارش ہوئی - بادل ابھی تک چڑھے ہوئے ہیں - گرمی کا نام و نشان نہیں پہاڑوں پر سبزی دکھائی دینے لگ گئی ہے -

چنانچہ ۲۱ - جون کی تعطیل کے دن برہمچاریوں نے کرکٹ کا میچ بڑے آنند سے کیا ؞

گروکل کا مالی چلا گیا ہے - کسی آریہ مالی کی ضرورت ہے - جو کارگیر ہو اور محنت سے کام کرسکے - تنخواہ دس روپیہ سے بارہ تک حسب لیاقت دیجائے گی - جو بھائی کسی لائق مالی سے واقف ہوں - اسکی درخواست جلد بھجوا دیں ؞

ٹمٹم پر آنے جانے میں ستریوں اور بچوں کو تکلیف ہوتی ہے - اس لئے جو سجن گروکل کے ملاحظہ کے لئے آویں ستریوں اور بچوں کو ہمراہ نہ لایا کریں ؞

نگینہ ضلع بجنور کا مباحثہ

یہ مباحثہ ۱۳ - جون کو ختم ہوا - جو بڑے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بڑے عالم فاضل محمدی مولوی چاروں سمتوں سے آئے تھے وہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے اور آریہ سماج کے اپدیشک اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے ماسٹر آتمارام جی تقریر کرتے تھے اور اہل اسلام کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب - دونوں صاحبان امرتسری ہیں - اور اس سے پیشتر بھی ایک دوسرے سے قوت آزمائی کر چکے ہیں۔ ۵ جون سے مباحثہ کا آغاز ہوا - حاضری آٹھ ہزار روزانہ سے شروع ہو کر معلوم ہوا ہے کہ خاتمہ پر چودہ ہزار تک پہونچ گئی تھی - ایک بڑے میلہ کا اژدہام باہر سے اکٹھا ہوا تھا جلسہ کا استھان خاص طور پر بنایا گیا تھا - جسکی بڑی خوبی یہ تھی کہ چودہ ہزار آدمی تک مقرر کے ایک ایک لفظ کو سن سکتے تھے - مجمع سے دیکھنے والوں نے سفارش کی ہے - کہ آئندہ سالانہ جلسہ گروکل پر پنڈال جلسہ طیار کرنے کے لئے نگینہ کے بھائیوں کو بلایا جاوے - خیر - نگینہ کے ہندوؤں کی نسبت مشہور کیا جاتا تھا - کہ وہ اپنے پنڈت مسلمانوں کی مدد کے لئے بلا دیں گے - لیکن اصل موقعہ پر نگینہ کے ہندو بھائیوں نے آریہ سماج کے ساتھ بڑی بھاری ہمدردی کی - پانی وغیرہ کا انتظام دونوں جانب سے معقول تھا اور آخر دم تک کسی طرح بدمزگی نہ ہونے پائی - جلسے تے آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بھگوان دین جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ شکریہ کے مستحق ہیں -

۵ - جون سے ۱۱ جون تک تو مباحثہ گو تقریری ہوتا تھا تاہم اس کا لفظ بہ لفظ لکھا جاتا اور بعد درستی اور دستخطوں کے رکھا جاتا تھا - وہ مباحثہ چونکہ چھپ جائیگا - اسلئے اسکی خبر دی رپورٹ درج کرنے سے کچھ فائدہ نہیں - پورا مباحثہ پڑھکر ہر شخص اپنے لئے خود نتیجہ نکال لیگا - لیکن ۱۱ جون کی شام کو آخری

اہل اسلام کی طرف سے تحریک ہوئی کہ محض وید و قرآن کی خوبیاں دونوں طرف سے دو دو گھنٹو لکچر ہو کر ظاہر کیجاویں - اور ان تقریروں کو تحریر میں نہ لایا جاوے آریہ سماج کی طرف سے اسے بھی سویکار کیا گیا لیکن اہل اسلام بھائی پھر کچھ کترانے لگے - لیکن آخرکار اسی کے مطابق دوسرے دن ماسٹر آتمارام جی نے دو گھنٹوں تک وید مقدس کی خوبیوں کو بیان کیا میں چاہتا ہوں کہ حاضرین میں سے جس بھائی نے اس ویاکھیان کے نوٹ کئے ہیں - انکا خلاصہ درج اخبار کرانے کے لئے بھیج دیوے - چشمدید شہادت میرے پاس پہونچی ہے - کہ لکچر کے وقت دس بارہ ہزار آدمیوں پر سکتہ کا سا عالم طاری تھا - سات ہزار مسلمان بھائی چپ چاپ وید کی خوبیاں سنتے اور انکو اپنے اندر جذب کرتے رہے - ماسٹر جی کی تقریر کے خاتمہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب تو نہ معلوم کیوں کنارہ کش ہوگئے - لیکن ایک امروہی پرانے فیشن کے مولوی صاحب ایستادہ ہوئے جنھوں نے بجائے قرآن کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے کے حضرت محمد صاحب کی سوانح عمری شروع کردی - ناظرین بیان کرتے ہیں کہ مسلمان بھائی بھی کثرت سے اٹھکر اسوقت چلے گئے - اور قبل از وقت امروہی مولوی صاحب کی تقریر ختم ہوئی - اسکے بعد دوسرے دن کچھ سوال جواب اور ہوئے اور مباحثہ بند ہوا - ان دنوں برابر سوامی یوگیندرپال جی بھی نگینہ میں مقیم رہے اور جہاں پر صبح کچھ گھنٹوں تک ماسٹر آتمارام جی مباحثہ کرتے تھے وہاں ہر شام کو سوامی یوگیندرپال جی اپنی وسیع واقفیت سے حاضرین کو فائدہ پہنچاتے اور انہیں محمدی مذہب کی کمزوریوں سے آگاہ کرتے تھے -

مباحثہ سے لوٹتے ہوئے ماسٹر آتمارام جی گروکل تشریف لائے تھے - میں نے ان سے پوچھا کہ اس مباحثہ سے کیا فائدہ انہیں معلوم ہوا - ماسٹر جی نے جواب دیا - کہ اور تو معمولی بات تھی لیکن سات ہزار مسلمانوں کے مجمع کو ویدک دھرم کی خوبیاں وید منتر سنا کر بیان

کرنے میں یہ سب سے پہلی کامیابی تھی - اس انجام پر میں محض آریہ پرشوں کو ہی مبارکباد [illegible] دیتا ہوں - بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی مبارکباد کہتا ہوں جنہوں نے اپنے برتاؤ سے ثابت کردیا ہے کہ مذہبی خیالات کے [illegible] سے ضروری نہیں ہے کہ انسان ایک دوسرے کے دشمن بنجاویں -

اس مباحثہ کے بحیثیت انجام بخیر ہونے پر کچھ خیالات سوجھے - جو شاید میرے بہت سے [illegible] کے لئے نئے نہیں ہونگے - میری رائے میں اب زمانہ گزر چکا ہے - جبکہ آریہ سماج کو ہر ایک مذہب کے پیشواؤں سے مباحثہ کرنے کی ضرورت تھی مباحثہ جات کافی ہو چکے ہیں - الہامی کتابوں [illegible] آریہ سماج کے برخلاف سیکڑوں نکل چکی ہیں آریہ سماج کی طرف سے بھی بیسیوں شائع ہو چکی [illegible] ویدک دھرم کی خوبی روز روشن کی طرح آشکارا ہے - اب آریہ سماج کو پرانے طریقہ کے مباحثہ شاستراتھوں کو خیرباد کہدینا چاہئے ہر ایک جلسہ کے [illegible] کیرتن پر محض اپنشدوں [illegible] اور دھرم اپدیش کے بھجن گائے جاویں - [illegible] جلسوں میں ویاکھیان اپنے دھرم کی خوبیاں بیان کرنے اور جہالت کو دور کرنے کے لئے دئے جاویں لیکن مباحثہ کا صرف ایک ہی قاعدہ باندھا [illegible] ہر ایک مذہب کے ممبرو سے مباحثہ کے لئے آ[illegible] ظاہر ہو اور مباحثہ کیا بھی جاوے - اگر وہ ایک میر مجلس محض انتظام جلسہ قائم رکھنے کے لئے [illegible] اور دونوں طرف سے اپنے اپنے دھرم کی خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے دو ویاکھیان داتا مقرر ہو جاویں جو بیجا طعن [illegible] حاضرین کو اپنے [illegible] کی بزرگی جتلا کر انکے خیالات بدلنے کی کوشش کریں - سوال و جواب کی تو تو میں میں [illegible] غرض مباحثہ کی موت ہو جاتی ہے - اور [illegible] سامعین کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے مباحثہ [illegible]

[illegible] کو ایک ناممکن امر بنا دیا ہے ؁

شوک کہ ذرا سی بے احتیاطی سے اختلاف رائے پھیل رہا ہے

(قابلِ توجہ مضمون نگار آریہ صحافی)

(از شری ماسٹر لچھمن داس جی ایم بگوی)

(۱) تحریر یا تقریر کے ذریعہ کسی معاملہ پر با دلیل بحث کرکے اسے روشن حالت میں پبلک کے آگے دھرنا کیسا مستحسن اور مبارک ہے۔ بالخصوص آریہ سماج کا یہ طریقہ تمام دیگر سوسائیٹیوں سے اسے ممتاز کرتا آیا ہے۔ پرنتو شوک ہے کہ پھول کے ساتھ کانٹے کی مثال دوراندیش اصحاب اس فضیلت کے ساتھ ایک نقص بھی دیکھتے ہیں جو کسی ہم یا اُپنیم سے سمبندھ نہیں رکھتا بلکہ ہمارے تنگ خیال سے اُودیش آریہ سماج کا سب سے دیتر اور اعلےٰ پرنتو ہمارے من بالکل کم ظرف۔ ہمارا ہی قصور ہے کہ ہم کے ذردوہ پبلک معاملات کو ذاتیات سے خلط ملط بیچیدہ صورت میں بحث کے لئے آگے دھرتے ہیں یا بڑی ہی عالی حوصلگی کو کام دیکر ذاتیات سے دلکو کسا زدکشں بھی بنا تے ہیں۔ تو بھی کم فرصتی یا کم توجہی سے الفاظ قابل استعمال میں بے احتیاطی کر جاتے ہیں ہمارا اپنا خیال ہوتا ہے کہ ہم نیک نیت ہیں لیکن اوروں کے ایسا یقین کرنے کی ظاہری وجہ نہیں ہوتی۔ پبلک کے لئے الفاظ ہی دل کی شہادت ہوتے اور بحث کی ملاپا پلٹا کرتے ہیں۔ پس بے احتیاطی سے بولے یا لکھے ہوئے الفاظ نیک نیت کا یہ کن کو نکتہ چینی یا دل آزاری کا موجب بنا دیتے ہیں۔ یہ بے احتیاطی ذاتیات کی بنیاد ڈالتی اور اصل مضمون کو تہ تاریکی میں چھپا جاتی ہے۔ (۲) بسا اوقات ہم ایک مضمون یا معاملہ کی نسبت وچار کرنے کی بجائے دو امور جو بذات خود دونوں ہی ایک جیسے ہوں مضمون بحث بنا دیتے ہیں۔ وہ ملیں وہ لوگ طرف علیحدہ علیحدہ معقول ہوتی ہیں نہ خود تردید کر کرا سکتے ہیں نہ دوسرا کوئی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے سکتا ہے باری باری دونوں ہی کام ہو جاویں تو کچھ بنے بھی لیکن ایک ہی وقت دونوں کو بالمقابل رکھنے سے کشمکش بڑھائی جاتی ہے۔ (۳) ایسا ہی زیادہ دفعہ واقعہ ہونیوالی غلطی امر زیر بحث کے سمجھنے میں بے پرواہی کرنا ہے مضمون کا پتہ نہ لیکر ایک ہی منشاء رکھتے ہوئے بھی لفظی ہیر پھیر میں الجھے رہتے ہیں۔

(۴) غرضیکہ ایسی وجوہات سے بحث میں نقص ہو کر اختلاف رائے پھیلتا ہے۔ نامہ نگار دل کا غبار نکالتے جاتے ہیں اور عوام خیالی سے کہ یہ خواہ مخواہ کا جھگڑا ہے روک دیتے ہیں۔ بات وہیں کی وہیں نہ بحث ختم باقاعدہ ہوتی ہے نہ ہی ایک نتیجہ نکلتا ہے۔ لوگ غلطی سے شکر کرتے ہیں کہ معاملہ رفع ہو گیا۔ لیکن عرصہ نہیں گزرتا کہ وہی سنسکار نئی چھیڑ چھاڑ پر جلتی پر تیل کا کام دیتے ہیں۔ (۵) اب ہمارا فرض ہے کہ گزشتہ واقعات سے سبق سیکھکر اسوقت تحریر یا تقریر کے اس نقص کو دور کریں۔ تاکہ آئندہ عملی طور پر ہماری بحث خیالات کی یکانگت پیدا کر کے سچے پریم کا موجب ہو (۶) آج کل ایسے ناواجب طریق بحث کی ذیل میں کئی مضامین پیش ہیں۔ مہاشے ستیہ دیو جی نے بابو رلیارام جی کے ٹریکٹ پر اعتراض کیا ہے۔ جبکی وجہ مضمون کو بغور پڑھنے سے بلحاظ الفاظ محض یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیال میں لالہ رلیارام جی کے ٹریکٹ میں فضیلت کم پاتے ہیں۔ میری رائے میں نقص سہ تھانوں کا لکھنا تو مناسب تھا۔ باقی طرز تحریر ہر شخص کی جدا ہے ممکن ہے مہاشے جی اپنی اعلےٰ لیاقت اور طرز تحریر اپنے اشتہار اور ٹریکٹ آریہ سماج کے لٹریچر میں ہماری خوش قسمتی سے اضافہ کر سکیں لیکن نہایت عرصہ پہلے کے بنے ہوئے۔ اور بھا و آریہ پبلک سے پسندیدہ ٹریکٹ کی نسبت بجائے شکوری وغیرہ دلانی کے اس سے نفرت دلانا آریہ پرشوں کو واجب نہیں۔ یہ کم ظرف دوکانداراں تک ہی محدود رہے۔ کہ ہر ایک اپنی دوکان چمکانے کا ارادہ کرتے ہی دوسری دوکانوں سے نفرت دلانے لگے۔ مہاشے جی جیسے پرش کو یہ زیب نہیں تھا۔ یہ مضمون کے دونوں پہلوؤں میں بے ترتیب طور پر لالہ رلیارام جی پر آکشیپ کرتے جانا ذاتی حملہ سمجھا جاتا ہے (۷) ایک مہاشے ہنسکاری جی بھائی ستیہ دیو جی کا جواب دیتے ہوئے نام ظاہر نہیں کرتے۔ لیکن افسوس کہ ستیہ دیو جی پر بلا دلیل مضمون کا الزام لگانے کی حالت میں بھی خود اُن کو مناسب طور پر مخاطب نہیں کر سکے ستیہ دیو جی نے تو آپکے کتھن الوسار محض جذبات سے پہل کی۔ لیکن آپنے غیر ضروری الفاظ بڑھا دئیے اور ساتھ ہی تہربان لالہ منشی رام جی پر الزام لگایا میری رائے میں آریہ پرشوں کو سبق سیکھنا چاہئے۔ کہ ہماری بے احتیاطی سے کیسے خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ لالہ منشی رام جی یا لالہ رلیارام جی کا ان مضامین سے تعلق نہیں۔ لیکن اگر ایسی تحریر کو پڑھکر ذرا تنگ خیالی کو کام لایا جاوے اور شائید سمجھی لادیں گے بھی تو ایک معمولی سا معاملہ عام لوگوں کی نظروں میں تراجن کر اختلاف رائے پھیلا سکتا ہے

(۸) مہاشے ستیہ دیو جی نے مہیشہ دہ آریہ کے متعلق لالہ رلیارام جی کے مضمون کا نوٹ لیا ہے۔ نوٹ سے پڑھنے والے جان گئے۔ کہ کوئی اختلاف اسباب میں فی الحقیقت آریہ سماج میں ہے۔ لیکن باریک بین صاحب کو پتہ لگتا کہ یہ بحث محض لفظی ہیر پھیر ہے۔ اور نفس مضمون کو صاف اور صحیح الفاظ میں دو چار انہیں کیا۔ ہر دو فریق کا یہی اصول ہے۔ کہ آریہ سماج کا اُپدیش سنسار کا اپکار کرنا ہے" لیکن مہاشے ستیہ دیو جی جہاں اس فقرہ پر بھی زور دے رہے ہیں۔ وہاں لالہ رلیارام جی اس سے آگے اس اصول کو عملدرآمد کرنے کی وجہ اپنی عقل اور تجربہ کے مطابق تحقیق یہ دیکر واضح کر رہے ہیں۔ میں ان مضامین کو لفظ بلفظ صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں اور ممکن ہے سب اصحاب کسی فروعی امر میں اختلاف رکھیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی اور صاحب

بھی بطور نوخیز نوجوان کے نہیں بلکہ تجربہ کار آریہ پُرش کی طرح اس عُقدہ کو حل کرنے لگیں۔ تو اس نتیجہ پر ضرور پہونچیں گے کہ سب سے اول ہمارے کام کا مرکز بلحاظ نزدیکی و مشترکہ وسیع تعلقات کے ہندو ہونگے۔ مہاتمہ ستیہ دیوجی خود ہی عالم گیر آدرش کو پورا کرنیکی منزلیں اور سکیم مقرر فرما دیں اور پھر بتاویں کہ یہ خیال لالہ رلیا رام جی کی طرز پر آتا ہے یا نہیں۔ وہ "بواہ" پکارنا یا منزل مقصود کے نام پر زور دیئے جانا اور بات ہے اور مکمل دھی پواہ یا اوپنسکار وغیرہ یا منزل مقصود کی لانے والی ترتیب فراز اور مناسب ہدایات کا وضع کرنا وغیرہ اور بات ہے۔ مہاتمہ ستیہ دیوجی جہاں منش کے وجود کے قائل ہو رہے ہیں سو وہاں تمام انگوں اور اُن کے سجاوٹ استعمال وغیرہ کی طرف طبیعت کو رجوع نہیں فرماتے (۹) پنڈت رام میموریل ہی بدقسمتی سے اختلاف رائے کم و بیش ہونے لگا ہی ہمارے سارے فساد جھوٹے ہی اسواسطے ہیں کہ کسی کام کو بھی ہم نے پورے اتفاق سے نہیں کیا کسی نہ کسی وجہ سے خیالات میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور کام کرنیوالوں کا ایک حصہ کشمکش کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اب وقت تھا کہ یکدلی و یکجہتی سے اس میموریل فنڈ کو پورا کرتے پرنتو ایسے بھاگ کہاں۔ اس شے پر مفصل مُنتشر شدہ ہے لکھنا مناسب ہے۔ (۱۰) ایسے بحث تنازعات محض ہمارے نقصوں سے ہیں کئی مضامین میں مفصل بحث ضروری تھی۔ لیکن باقاعدہ فرصت ہونے سے نا امید ہو کر مختصر اشارہ دو تین پر دیا ہے۔ آخر میں اسوقت آریہ پُرشوں سے ادھینتائی سے نویدن کر دینے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت بالکل کامل اور مضبوط ہیں۔ رولا نہیں پڑتا ممکن نہیں محض اپنی غلطیوں سے عوام کو کیوں یہ اصول سہل جتاتے ہو۔ دنیا و چار سے شریمان لالہ منشی رام جی کی بے نظیر قربانی۔ اور غیر معمولی کام دو دھرم بھاو ہم سب کیلئے کیا قابل فخر ہے لالہ رلیا رام جی کا گرہست کے بھاری کاموں سے سمے بچا کر رات دن محنت کرکے اپنے تجربہ و لیاقت سے لگاتار آریہ سماج کی سیوا کئے جانا کیسا حوصلہ دینے والا ہے۔ ایسے ہی اور کسقدر پُرش ہر طرح کا نقصان اٹھا کر بھی آریہ سماج کی مبارک ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے جان جوکھوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ سچ پوچھو تو یہ سب سچے رتن ہیں جنکی بیقدری کرکے آپ ہانی پہونچا رہے ہیں۔ آہ ہمارے اوچھے پن کا کیسا عجیب نظارہ ہے۔ کہ ایک سے ہزاروں آدمیوں کا وقت اور دولت و محنت خرچ کرکے ایک معمولی آدمی سے معمولی سا فقرہ آریہ سماج کی تعریف کا سُن لیں۔ یا کسی شرابی کبابی زانی اول درجے کے جھوٹے سے ہم تھوڑا سا اُپدیش دان نے لیویں تو زمین آسمان کے قلابے اسکی راستبازی یا دھرم بھاو کی تعریف میں ملا دیں اور دوسری طرف سے ہر وقت آریہ سماج پر جان نثار کرنیوالے دھرماتما پروپکاری اور سب کچھ ہی دان دیدینے والوں میں سے کسی نہ کسی کی بدنامی تحریر و تقریر میں کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ خواہ اپنی ناواقفیت واقعات یا سمجھی کی کمزوری سے کوئی الزام سوجھ رہا ہو۔ نہ صرف کارکُن کی نسبت ہماری نا قدردانی احسان فراموشی کی طرح اپنا ہی ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ ایسے ذکر اذکار سے صدہا اوروں کو آریہ سماج سے نفرت دلاکر اپنی کوشش و ضبط و پرچار کی کمائی کو آپ ہی ناش کر بیٹھتے ہیں۔ اسی وجہ سے کئیوں کو آریہ سماج کا پرچار کرنیوالی اخبار کی بدولت نراش ہو کر سماج کو چھوڑتے دیکھا۔ صداقت کے پرچار کے طفیل اب مذاہب کی غلطیوں کو علم لوگ پہنچکر خوش ہوتے ہیں۔ وہ سمجھ چکے ہیں کہ آریہ سماج بے رو رعایت سچ سچ کہدیتا ہے۔ لیکن گھر کے آدمی ہی جب ایکدوسرے کا نقص برخلاف اصول و انتظام کے نکالتے ہیں۔ تو وہ آریہ سماج سے اپنی اُٹھتی ہوئی امیدوں کو منقطع کرکے نراش سے ہو جاتے ہیں۔ اسطرح ہم میں سے اکثر دھرماتما کو آریہ سماج سے ہٹا رہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ بڑے بھاری کارکُن ہیں۔ میں اپنے اس قسم کے وچاروں کو یہاں پر چھوڑ کر چاہتا ہوں کہ آریہ پُرش خود ہی ان تمام امور کو واقعات سے ملا کر وچار کریں اور یکلخت ذاتیات اور بیجا پرواہی کی تحریر اور تقریر سے باز آنے کی کوشش شروع کرکے اس بات کا خیال رکھیں کہ آریہ سماج میں وہ سچا پریم اور یگانگت خیال پیدا ہو۔ جو درحقیقت ہمارے وسیع آدرش کو پورا کرنے میں معاون ہو سکے میں اسوقت کوئی بھاری اختلاف نہیں دیکھتا بلکہ یہ معمولی امور ہیں۔ جن کا اشارہ ویلہ نامہ پر ہو۔ کہ انہی سے بھاری نفاق پیدا ہو سکتے ہیں۔ آئندہ کسی بھاری معاملہ کے قطعی اور باقاعدہ فیصلہ میں ان معمولی باتوں سے پھیلا ہوا اختلاف رکاوٹ بن سکتا ہے۔ بس کرپا کرکے آپ اپنی عزت کو رکھیں۔ بلکہ سبھی عزت کو قائم رکھنے کے کام وسیلے اختیار کریں۔ جن سے ہمیشہ ہر امر کے متعلق فوراً ہی ہمارے خیالات اور رائیں ایک جیسی نکلیں ایسے عالی خیال ہو۔ کہ سب کو کام کے قابل بناؤ۔ ایکدوسرے کا حوصلہ اور ہمت بڑھاؤ۔ ایک کے فائدے میں سب کا فائدہ۔ ایک کی ہانی میں سب کی ہانی سمجھئے۔ ہمارے اغراض مشترک ہوں۔ ہمارے من سچا پریم اور وشواس کرنے والے اور ہمارے آچار بھی اس قابل ہوں۔ اور سب سے بڑھکر ہمارے خیالات۔ الفاظ اور افعال پوری احتیاط سے ظہور میں آنیوالے ہوں۔ جس سے کہ موجودہ بے احتیاطیوں سے پھیلے ہوئے اختلاف رائے بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر ایکتو کی وجہ سے دھرم پرچار میں ہمارے معاون اوصاف کے لئے جگہ خالی کریں۔

اوم شم

(نوٹ) اگر کسی بھائی کو میری طرف سے کوئی کشٹ پہونچا معلوم ہو تو مجھ پر کرپا فرما دیں اور اصل مدعا کو جاری رکھتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ ذاتیات پر ریویو دینا کبھی بھی مناسب ہو ۔ نیازمند لچھمنداس

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک گرجویٹ صاحب - گُروکل کو کوئی دھیان نہیں ہونی ہو جاتی نہیں کرتا ہم سے نتیجہ معلوم کیا کر خواہ نہ ہیں - اگر ہوتے ہیں ہمیں سبدھ دیشن شامل ہو سکتے ہیں لیکن اولاً ہیا کبھی کو بھی اور کبھی کوئی شامل ہوتا ہے - کیونکہ ان میں سے اکثر اپنے ہیلوں لوں ہی پر ہوتے ہیں - غلط افواہوں کی اشاعت تک نہ دیکھا دے -

ایک سناتنی بھائی لکھتے ہیں کہ محمدیوں سے ساتھ اگر آریہ سماج کا مباحثہ ہو تو سناتنی بھائیوں کو ہرگز محمدیوں کی مدد نہیں کرنا چاہئے - اس معاملہ پردہ اپنے بھائیوں کو کچھ نرم گرم بھی سناتے ہیں - جسے ہم درج اخبار نہیں کر سکتے - ایڈیٹر

لالہ ریتا داس ادھ منکہ - آپ کے سوالات چھپے ہیں گئے - صاف لکھ کر بھیجیے تو شائع ہو جاینگے -

دیوان ہرکشنداس صاحب فرسبد ولبت نور تلاثہ لورالائی - اپنے سابق اور حال کے مہتمان بندولبست میرمن شاہ صاحب و قاضی عبدالحق خاں صاحب کی بے ریائتی اور انصاف نہ برتاو کی بڑی تعریف کرتے ہیں -

لوہا پٹیے رام سکرٹری آریہ سماج نوشہرہ لالہ سندر داس کی اصل تحریر کا حوالہ دیکر اور ملاحظہ کرا کے شائع کرانیکو بھیجیے - تو چھاپا جا سکتا ہے - ورنہ آپ کا مراسلہ شخصی حملہ ہونے کے باعث درج نہیں ہو سکتا - ایڈیٹر

پنڈت گرو دت میموریل ہال

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آخر پاس کر دیا کہ سبھا نے صدر مقام لاہور میں سورگباشی رائے پنڈت گرو دت صاحب کی یادگار میں ایک عظیم الشان ہال تیار کیا جاوے - اسپر ہر طرف سے سبھا کی اس دانائی کی تعریف کی جا رہی ہے - لیکن میرے بھائی مہتہ جیمنی جی مہاراج نے جہاں خود اس تجویز کے برخلاف اپنی ذاتی رائے پرگٹ کی ہے وہاں ان کے ایک ... نگار مہاشہ دھرم دہر نے اس کارروائی کو اندھا دھند کارروائی سے منسوب کیا ہے - مہتہ جیمنی جی نے پرگٹ کیا ہے کہ بجائے لاہور میں ہال بننے کے گروکل میں مکان تعمیر کرا جاتے - اور وہ رائے صاحب کی زیادہ تر مناسب یادگار ہوتی - کیونکہ وہ ہر تعلیم کے بڑے حامی تھے - اپنی اپنی ذاتی رائے پرگٹ کرنے کا ہر ایک کو اختیار ہے - اور اس لئے اگر میں بھی رائے پرگٹ کر دوں - تو نامناسب نہیں ہوگا - میری رائے میں سبھا کی تجویز بالکل دانائی پر مبنی ہے - جیسے وجوہات ہیں - کہ رائے صاحب مرحوم اس سبھا کے بانیوں میں سے تھے - اس لئے زیادہ مناسب یہی تھا - کہ اس سبھا کو جسکی ہستی کا خیال رائے صاحب کو ہمیشہ رہا زیادہ تر مضبوط بنایا جاوے - اور لاہور کی سبھا کا نمایاں مندر بنجانے پر کون نہیں جانتا - کہ سبھا کی عزت پبلک کی نگاہوں میں دوگنی ہو جاویگی - علاوہ ازیں کیسی شرم کی بات نہ تھی کہ پنجاب اور بلوچستان کی سماجوں کی مالک (جسکی ملکیت میں ایک ایک مکان آٹھ آٹھ اور دس دس ہزار کی مالیت کا ہے -) سبھا کا دفتر شہر کے تنگ اور ناموزون حصہ میں ایک کرایہ کے مکان میں رہا ہے - یہاں تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ گماشتے محلوں میں اور ساہوکار جھونپڑیوں میں - مرحوم بخشی چندر جی نے بھی اپنی لگاتار اپیلوں سے آریہ پبلک کی توجہ اس ضروری امر کی طرف دلانی چاہی تھی - لیکن آریہ پبلک کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی - اب جب کہ سبھا کے ایک باعمل حامی کی یادگار میں سبھا کے لئے مندر تیار ہوتا ہے - تو اسکی بھی مالیہ ناغ صاحب مخالفت کر رہے ہیں - کہ گروکل میں عمارت کی سخت ضرورت ہے - لیکن لاہور میں سبھا کا حال بنجانا بھی ایک پہلو سے گروکل کو ہی تقویت ہے - اصل بات یہ ہے کہ پنجاب میں نئی چیز کو گرہن کرنے کا بڑا مرض ہے - ایک انسٹی ٹیوشن کے کھل جانے پر پچھلی تحریکیں خواہ کیسی ہی مفید کیوں نہ ہوں - فوراً فراموش کر دی جاتی ہیں - آریہ سماج کے اندر جب گروکل نئی انسٹی ٹیوشن ہے - تو وید پرچار - کنیا مہا ودیالہ کو بھولنا پنجاب کے لئے قدرتی ہے - جب گنیا گروکل کھلے گا - پھر دیکھنا - کہ اس گروکل کو بھی کس طرح وید پرچار آدی تحریکوں میں شامل کیا جاتا ہے - لیکن یہ بعید از عقلمندی ہے - ہر ایک پودے کی خواہ وہ نیا ہو یا پرانا بشرطیکہ مفید ہو پرورش کرتے رہنا ہی موجب بہتری ہوتا ہے - ورنہ اگا دوڑ پچھا چوڑ کی پنجابی ضرب المثل صادق آویگی - اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اس مجوزہ ہال کے فنڈ کو پورا کرنے کے لئے پنجاب کی جملہ آریہ سماجیں یکجان ہو کر چالیس ہزار کی رقم جمع کر دینگی - اور کیا ہی خوش قسمتی ہو - اگر لاہور کا آنے والا جلسہ اسی ہال کی متعلقہ زمین میں ہو - اخیر میں میں لاہور کے آریہ بھائیوں سے خاص اپیل کرتا ہوں کہ چونکہ اس ہال کا زیادہ تر فائدہ آپکی سماج کو ہے - اس لئے اس رقم کا ایک خاص حصہ کم از کم ¼ یعنی دس ہزار روپیہ آپکو جمع کرنا چاہئے -

راقم سندر داس نگرتھ - ہیڈ ماسٹر ...

اطلاع

بھیرہ اینگلو سنسکرت ہائی سکول بند ہونے پر کُھل گیا ہے - میں نے ایک دفعہ ان آریہ پرشوں سے جو کہ اپنی سنتان کے کیریکٹر کے سُدھار کا زیادہ تر خیال رکھتے ہیں - اپیل کی تھی - کہ بھیرہ کا ہائی سکول

شریمان ماسٹر لچھمن داس جی بی۔ اے سے زیر اہتمام
آپکی خواہش کو بہت حد تک پورا کر سکتا ہوں۔ لیکن
انہی دنوں پلیگ شروع ہو جانے سے ناظرین ویدک
ناچیز رائے سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس لئے بطور
یاددہانی پھر عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ اگر آپ اپنی
سنتان کو گوروکل میں داخل کرانے میں کامیاب نہیں
ہو سکے۔ تو آر۔ ایس ہائی سکول بھیرہ اور
دوآبہ ہائی سکول جالندھر آپکی سنتان کے لئے
بہت کچھ مفید ہو سکتے ہیں۔ راقم
نند داس نگرتھ

ویدک سنسکار

تاریخ ۲۲ ماہ حال کو بروز اتوار پنڈت نند کشور
دیو شرما جی اپدیشک شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ نے میرے بڑے لڑکے
برخوردار شیو رام کا یگیوپویت و وید آرمبھ سنسکار و
چھوٹے لڑکے برخوردار رام نرائن کا منڈن
سنسکار کرایا۔ سنسکاروں کے وقت حاضری تقریباً
یکصد کی تھی اور اثنائے سنسکاروں میں بھجن
منڈلی اٹاوہ نے مست بھجن گا کر بہت آنند
کیا۔ شام کیوقت بھجن وغیرہ ہونے کے بعد شریمان
پنڈت نند کشور دیو جی کا ویاکھیان سنسکاروں پر
اتی اتم ہوا۔ حاضری پانچسو کے قریب تھی۔ شروتاگن
بڑے آنند سے سنتے رہے۔ اسموقعہ مبارک پر
حسب ذیل دان دیا گیا۔ گوروکل کانگڑی عہ
مجوزہ گوروکل صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ عہ
ویدپرچار فنڈ ۲۵ اناتھ آلہ بریلی عہ۔ اناتھ آلہ
اجمیر عہ۔ کرت کرتا کو علاوہ زاد راہ دیئے۔
کل میزان روپیہ
منجملہ ان کے مبلغ سات روپیہ (لعہ) دکشنا در
سریمت پنڈت نند کشور جی سیوا میں ...

بھگوان دین جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا
صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ جو اٹاوہ میں مقیم تھے
بھیجدیئے گئے۔ اسموقعہ پر ایک خاص سبق ملا ہے
جو قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں نے چند
ماہ سے بوجہ طاعون قصبہ چھپوند کا رہنا چھوڑ دیا
ہے۔ اور اسکے متصل ایک چھوٹے سے گاؤں
میں جسکا نام کھگی پور ہے رہتا ہوں۔ یہ سنسکار
بھی اسی موضع میں کرائے گئے۔ کسی قصبہ میں اگر یہ
سنسکار کرائے جاتے۔ تو حاضری بہت ہی کم ہوتی
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گاؤں کے لوگ فی الحال
ناستی اثر سے بری ہیں۔ جس سے آریہ سماج کو
فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اپدیشکان آریہ سماج
کو اپنا زیادہ وقت دیہات کے پرچار میں دینا
چاہئے۔ ورنہ اگر قصبات کے لوگوں کی طرح دیہات
کے لوگوں پر بھی ناستی رنگ چڑھ گیا تو معمولی کوشش
سے اسکا دور ہونا تو درکنار دیہاتی لوگ بھی قصباتیوں
کی طرح سماج کے نام سے بھاگنے لگ جائیں گے۔ لہذا
آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اس امر کی طرف خاص توجہ
دینا چاہئے۔ کہ اپدیشکان دیہات میں بھی پرچار کیلئے خاص
سے جایا کریں۔ کیونکہ آج کل اپدیشکان ریل کے
سٹیشنوں سے خاصکر جہاں سماج بھی قائم ہوں
کے باہر قدم نہیں رکھتے۔ جس سے بہت سا روپیہ
کرایہ ریل میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور کام بہت کم
بلکہ کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ ہمارے اپدیشکان اگر
اتساہ اور دلیری سے کام کریں تو نئے نئے سماجوں کا
قائم ہونا معمولی بات ہو جاوے۔ ادھم
راقم لچھمن داس سب اوورسیر چھپوند ضلع اٹاوہ

ایک ضروری وچار

آریہ سماجسٹ پرشوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جب
آریہ سماج وچھو والی کی ناؤ منجدھار میں آکر خطرناک
حالت میں ہو گئی تھی۔ اسوقت اس ناؤ کو جو ...
کنارے لگوانے والے تھے ان سب میں سے رائے ...
صاحب مکھیہ تھے۔ ان کا پریم بہت ہی ...
پھر بھی آج تک سب طرح سے آریہ سماج کی رکشا ...
رہتے ہیں۔ ان کا آتم وچار اونچا تھا۔ اس لئے ...
کو لشٹتہ دشنوا ہے اور آریہ سماج ان کا ممنون
احسان ہے۔ ایسے مہان پرش کا دیہانت ہو جانا ...
افسوس کا مقام ہے۔ لیکن وچار اس بات کا ...
کہ ان رائے صاحب کے شبھ گیان ... ہونے کے ...
انکی یادگار میں جو سبھا نے پرتی ندھی سبھا سو ...
دینا سویکار کیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ یا نہیں۔ اگر
خود بخود تجویز کرتے تو کچھ وچار نہیں تھا۔ ...
ندھی کے فنڈ سے دھن دینا اچھا معلوم نہیں ...
اول کس کس کی یادگار میں سبھا دھن دیگی ...
کے کون ہیں یہ اور کون اہل ہیں۔ اتنا دھن ...
سے آویگا۔ جو ہر ایک بڑے بڑے سبھاسد کی یاد
گار میں دھن دیتی رہے۔ اگر کسی دوسرے کی یاد
گار میں نہ دیا تو پھر سبھا کا ولیش کیا ...
دوسرا سبھا کا دھن کیول ویدک اپدیش اور ودیا
شکشا کے لئے ہے۔ کسی خاص پرش کی یادگار ...
کے لئے نہیں۔ تیسرا کسی کی یادگار میں مکان بنانا
آریہ سماج کے سدھانت کے برخلاف ہے۔ آج تک
سوامی جی کی یادگار میں کہیں کوئی مکان نہیں بنایا
گیا۔ پھر دوسروں کی کیا گنتی ہے۔ چہارم عوام ...
تجویز کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ایسی تجویز ایک عجیب
برائی پیدا کرواتی ہے۔ یعنی ایک مہاتما کے برخلاف
سنی بچن شتیا سے کہلاتی ہے۔ جیسا کہ اس تجویز
نے رائے صاحب کے یہ مخالفت کرتی ہے۔ یہ
افسوس تو اس تجویز کے سوچنے اور پاس کرنے
والوں کی بابت ہے۔ کہ انہیں سوچنا نہیں تھا
کہ پبلک کیا کہیگی۔ بس ہم ایک وچار شیل کو اس
بات پر ضرور وچار کرنا چاہئے۔ اگر یہ تجویز ...
کھینچ سکتی ہو تو لے لینا سمجھا وے۔ ورنہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جاتی کو پھر و چار کرنا چاہئے۔ اور ہر ایک آریہ کو اپنی اپنی ہستی پر کاش کرنی چاہئے

گوسوامی گھنشام شرما

از ملتان

درست کر لیجیے

جون کے پرچارک میں میرا مضمون جو کہ نا ... گرو کل ... چھپتے ہوئے بہت سی غلطیاں چھپ گئی ہیں۔ جس کی وجہ معلوم نہیں کیا ہے۔ کرپا کر کے ناظرین ذیل کی تفصیل دیکھ کر ٹھیک کر لیں۔

صفحہ ۱۲

کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ہوئی	ہوا
"	۲۷	ہمیشہ	ہاہیں
"	۱۰	لیکن لیکن	لیکن
"	۱۴	ہمیشہ قائم رہتی ہے	[illegible]
"	۲۰	ہوا	"
"	۲۸	وش	ورم
"	۳۱	ہیں	سے
"	۳۳	سامنے ہوں	سامنے
		صفحہ ۱۳	
۱	۳	ہوگی	ہوتی
۲	۹	اپنی اپنی	اپنی
۲	۱۷	سو سو وار	ہر وسو وار
۲	۲۳	پرہو	پرکھو

داس

جگن ناتھ ... از لاہور

نادہندگان۔ والی سرخی کی رعایت ۳۰ جون تک ہے جو صاحب ۳۰ تاریخ تک فرائض بھیجیں گے۔ مستحق تصور کئے جاویں گے۔ منیجر

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج لاڈون تحصیل نروانہ ریاست پٹیالہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - اور ۲۷ - جون ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ منتری مہاشے پرارتھنا کرتے ہیں کہ آنیوالے درشک ریلوے سٹیشن دھوتاں پر اُتریں۔ جہاں لاری ٹانگے انہیں موجود ملینگی۔

آریہ سماج گجرات کے مندر کے بڑے کمرے کے آگے دروازہ میں ۴ بجوں کو آگ لگ گئی جبکہ ست آندھی چل رہی تھی سماج کے چپراسی کو کسی نے خبر دی جسنے شور مچایا۔ لالہ بشمبر داس جی ڈیل کا مکان پاس ہی ہے۔ خبر سنتے ہی وہ اپنے لڑکوں اور نوکروں کے تشریف لائے اور چھت سے پانی ڈلوا کر آگ کو بجھوایا۔ نامہ نگار شکایت کرتا ہے کہ پردھان یا منتری کوئی اس موقعہ پر نہ آیا۔ لیکن چونکہ پردھان اور منتری کا مکان شہر میں فاصلہ پر ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اُن کو خبر نہ پہونچی ہو۔ بہرحال لالہ بشمبر داس جی سب آریوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ اُن کے پورشارتھ سے آٹھ دس ہزار روپیوں کی لاگت کا مندر جلنے سے بچ گیا۔

آریہ سماج راہوں نے رائے چتر رام جی کی موت پر اظہار افسوس کا جلسہ کیا۔

ٹرک جنکشن پر مہاشے جگراج چاندولی جی اسٹیشن اسسٹنٹ ہیں۔ اُن کو خبر لگی کہ ایک ہندو نوجوان کو کوئی مسلمان محمدی مت میں شامل کرنے کیلئے لئے جاتا ہے۔ مہاشے میگھراج جی نے فوراً اس کی ملاقات کی۔ دریافت معلوم ہوا کہ وہ ایک ... عورت کے لئے مسلمان ہو ... پیدا ہو ... آت ہوا اور ... شدھی ...

مسٹر میگھراج نے اُسے شدھ کیا اور اب وہ اس جگہ ریل پر نوکر ہو گیا ہے۔

بابو لکشمی چند جی سب اوورسیر خلف لالہ رام سہائے مل ممبر آریہ سماج سہارنپور کی دھرم پتنی کا دیہانت ۱۳ مئی کو ہوا تھا جسکا انتشٹی سنسکار ویدک ریتی سے باوجود سخت مخالفت برادری کے ہوا۔ نامہ نگار بڑھانہ لکھتے ہیں۔ تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو مہاشہ بھگوان سنگھ کی لڑکی کی شادی تھی۔ برات بمقام بھلودہ آئی تھی۔ جب پھیرے ہونے لگے تب ایک برہمن نے جو کہ برات والوں کے ہمراہ آیا تھا۔ مورتی گنیش بنا کر پوجا شروع کرنی چاہی جو کہ اسی وقت اٹھا کر علیحدہ کر دی گئی۔ اور کُل کارروائی ویدک ریتی سے ختم ہوئی۔

دوسرے روز ۱۱ مئی ۱۹۳۶ء کو بوقت شب دن کے جلسہ ہوا۔ جس میں چودھری مگھن رام صاحب ممبر آریہ سکول بڑھانہ نے ... کا کہا۔ پھر ایک بھجن ہوا۔ بعد ازاں مہاشہ پربھگوان ... سکول ماسٹر آریہ سکول بڑھانہ کا ایک لکچر دربارہ آریہ و ہندو ہوا جس میں انہوں نے دکھایا کہ ہندو لفظ جس کے معنے چور کے ہیں۔ کہیں بھی ویدوں و شاستروں یا پرانوں میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ تو پھر کیوں ہمارے ہندو بھائی اپنے آپکو آریہ کہلوانے سے جھجکتے ہیں۔ اس کے بعد ایک لکچر پنڈت صاحب گرو کل نے دیا۔ جس میں انہوں نے بذریعہ رگوید ثابت کیا کہ بیشک لفظ ہندو کسی وید و شاستر میں نہیں ہے۔ ہاں لفظ آریہ ضرور وید و شاستر میں ملتا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے ہر مضمون پر ایک مزہ دار لکچر دیا۔ بعد ختم ہونے لکچر کے قریباً آدھ گھنٹہ تک مباحثہ سناتنیوں کے ساتھ ہوا جس میں سناتنی ندرمان کر اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہم ہندو ... چھوڑ دیں گے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بابو جگن ناتھ جی ضلعدار نہر نے جو چندہ گئوشالا کیلئے چار صد روپیہ اکٹھا کرکے بھیجا تھا اسکی فہرست شائع ہونی ضروری ہے۔ کتنو کچھ دن تبدیل ہو گئے ہیں۔ فہرست حسب ذیل ہے:

بابا دشودہانند جی رئیس چک نمبر ۹ گوگیرہ	عہ
سردار شیر سنگھ جی ریاست جیند	عـہ
سردار ہری رام جی رئیس	عـہ
لالہ گوبند لال جی رئیس	سے
سردار مکھن رام جی رئیس	سے
سردار مہر سنگھ جی رئیس	صہ
سردار رام سنگھ جی	للعہ
سردار چیل سنگھ جی	للعہ
سردار دھرم سنگھ جی	صہ
سردار نراین سنگھ جی	للعہ
رائے بہادر سنگھ گرڑی صاحب جی رئیس امرتسر	عـہ
لالہ منشی رام جی رئیس لاہور	ـعہ
لالہ سوکھن لال جی رئیس	سے
سردار ارجن سنگھ جی رئیس	عـہ
سردار اُتم سنگھ جی رئیس	صہ
سردار لچھمن سنگھ جی رئیس	للعہ
سردار سول سنگھ جی	للعہ
بابا ہیرا سنگھ جی	للعہ
رائے کرم چند صاحب بہادر رئیس	عـہ
سردار پرتاپ سنگھ صاحب بہادر رئیس	عـہ
داروغہ پرتاپ سنگھ صاحب رئیس	عـہ
ملک بھگوانداس صاحب رئیس	سے
سیٹھ بودہ راج جی رئیس	عـہ
سردار کشن سنگھ جی رئیس	للعہ
ملک محمد خاں صاحب رئیس	عـہ
منشی قطب الدین مختار راجہ محمد عمر حیات خاں	عـہ
راجہ جہنیں اللہ خاں صاحب رئیس	صہ
منشی ... خاں صاحب	صہ
سر بہادر ... خاں صاحب	عـہ

پرتاب سنگھ جی دوکاندار	صہ
جیلو دوکاندار	۸ر
گنگا رام دوکاندار	۸ر
لالہ چندو لال صاحب رئیس	صہ
سردار موتی سنگھ رئیس	صہ
سردار بہادر سنگھ جی رئیس	صہ
سردار لچھمی سہائے جی	صہ
سردار ساون سنگھ جی	صہ
لالہ نند لال جی رئیس	صہ
سردار جوند سنگھ جی رسالدار	سے
رسالدار مصلی خاں جی رئیس	سے
جمعدار محمد یار خاں جی	سے
سردار فتح خاں جی	صہ
رسالدار غلام علیخاں جی	سے
سید احمد خاں جی	صہ
رسالدار عمری خاں صاحب جی	صہ
چودھری لنگر خاں صاحب	صہ
لالہ لدھا مل دوکاندار	عہ
چودھری سردار خاں رئیس	للعہ
میاں علی حسین جی	صہ
چودھری عالم خاں جی	صہ
چودھری غلام احمد خاں جی	للعہ
منشی دولت خاں جی ڈپٹی انسپکٹر	۶
سردار نراین سنگھ صاحب جی	للعہ
لالہ سندر داس جی پٹواری	سے
بابا ہیرانند جی صوبیدار	صہ
منشی متھو رام جی ٹھیکیدار	عہ
بابا شودا س رام جی	عہ
جمعیت آباد گاہ	عہ
عطر سنگھ	عہ
سردار سادا سنگھ جی پٹواری	عہ
سردار سوداس سنگھ جی	عہ
دہولی نمبردار جی	۶

منشی سندر داس جی زمیندار
کہنیا زمیندار جی
رنال سنگھ زمیندار
ہری سنگھ زمیندار
جواہر زمیندار
نراین سنگھ جی
کاشی رام جی پٹواری
بسنت سنگھ نمبردار
منشی
عطر زمیندار
امیرا
چمن سنگھ
امام الدین
صاحب سنگھ نمبردار
دیوان سنگھ نمبردار عہ صاحب آبادگار
سندر داس جی عہ نگینہ رام جی
دلوا رام جی عہ ساون رام جی عہ رزی...
چھنگو عہ دیال عہ بسنتا عہ جیرام
وسادا عہ کرمعلی عہ کھلو آبادگار
مولی عہ سندر
پرتاپ عہ ...
جگتا عہ رہبانا
امیر سنگھ
سنت رام
ویرو
کالو
ہرنام عہ جیلا
بھبوت سنگھ
ہری سنگھ
شفا
بھگت رام کاندار
معرفت سوبھا سنگھ نمبردار چک نمبر ۹۶
میزان کل چار سو روپیہ (۴۰۰)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ تحریک گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست امیوٹ بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جس قدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان وعطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر وائیکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ نمبر

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن صاحبوں یا سبھاؤں پرشوں کو چھوٹے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوالیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید بہ بیرونی شہادتیں قیمت فی سو ۱۰ [illegible]
فقہ ہندو اسلام میں تفاوت [illegible]
ایرین تنزیہہ پائی [illegible]
ہم ہندو ہیں یا آریہ و قیمت [illegible] پائی [illegible]
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت [illegible]

اُپدیش منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے اپدیش پندرہ لکچر مع اردو ترجمہ قیمت مجلد [illegible]

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد [illegible]

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں۔

فہرست کُتب اکھنڈ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات اکھنڈ دھاری نمبر ا الحکمت
نظری و عملی شبہ بیان ہیں [illegible]

" نمبر ۲ علم الٰہی [illegible]
" نمبر ۳ الہاموں کے خیال و افعال [illegible]
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق [illegible]
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان [illegible]
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال نرن درہ [illegible]
" نمبر ۲۱ فنا و تبدے اکھنڈ دھاری [illegible]
" نمبر ۲۴ صحت جسمانی و اخلاقی [illegible]
" نمبر ۲۹ طعام و شراب [illegible]
" نمبر ۳۲ موت اور اُسکے بعد کے حالات [illegible]
" نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ [illegible]
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات [illegible]
" نمبر ۳۹ درج منتی [illegible]
نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد
" نمبر ۴۱ متعلقہ راج نیتی [illegible]
" دھارنا تیاگی [illegible]

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مُفت ہلک دیمٹ لصف آنہ کا گرہ سے لگا دیتی ہے کے نئے نمونے دفتری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** مستری بخش احمد جان کارخانہ کھیون لدھیانہ پنجاب۔

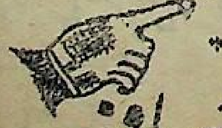

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے وزیر چند جی صفحات ۱ صفحہ۔ قیمت سالانہ بلا پیشگی مبلغ ۲ روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت موتی رام جی ساکن میاوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و نظموں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک اپوروپ پُستک ہے قیمت ۸؍ علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

رامسرو پاٹھک ہندی گرنتھ

ابلا شبدہار بھجن پنتیسی پہلا حصہ دوسرا حصہ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ ہندو استریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر آلہ چند میں بھجن ولاس۔ بواہ گیرتن۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی۔ مذہب فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب ہے۔

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس الہامی مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انتہا درجہ کی اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے انگلینڈ، جرمنی و امریکن قلم کھلا بدھ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

وہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی و یوروپ و ایشیا کی تقریباً سبھی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات ڈاکٹر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کی تعلیم و صحیح حالات سے ماخوذ ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی اور نیکی مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے ترجمہ میں دلچسپ بنا دیا ہے۔" ضخامت ۴۰۰ صفحہ کی تقطیع ۳۰۰ صفحہ قیمت ۱؎ اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔

شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار

...بیان زخم کا لودھیانہ کلا نقود کپڑا لنگی دریچہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہور یل ... منیجر کالانتہ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اسولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یںترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی ملسکتی ہیں۔

- رگوید بھاشیہ ... ۱۶ؔ
- یجروید بھاشیہ ... ۱۶ؔ

- رگوید بھاشیہ بھومکا ... ۱؎
- ستیارتھ پرکاش ... ۱؎
- " بڑھیا کاغذ ... ۲؎
- سنسکار ودھی ... ۸/
- نروکت ... ۱۰/
- اشٹادھیائی مول ... ۳/
- آریہ بھونے ... ۳/
- پنچ مہایگیہ ودھی ... ۱/
- سنسکرت واکیہ پربودھ ... ۳/
- ووہار بھانو ... ۱۰
- شاستر ارتھ فیروز آباد ... ۱/
- وید ورودھ مت کھنڈن ... ۲/
- سوامی نارائن مت کھنڈن ... ۱/
- بھرانتی نوارن ... ۱/
- ویدانت دھوانت نوارن ... [illegible]
- میلہ چاند اپور ... ۱/
- شاستر کاشی ... [illegible]
- آریہ ادیشیہ رتن مالا ... [illegible]
- گوکرنا ندھی ... ۱/
- بھرم اچھیدن ... [illegible]
- انو بھرم اچھیدن ... [illegible]
- ہون منتر ... [illegible]
- سو منتویہ امنتویہ پرکاش ... [illegible]
- سویکار پتر ... [illegible]
- ویدانگ پرکاش سمپورن ... [illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ؔ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور **دس روپیہ** یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔

المشتہر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

- تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد [illegible]
- ثبوت تثلیث وید [illegible]
- ویدانت دھوانت نوارن [illegible]
- سندھیا منظوم اردو [illegible]
- " نثر [illegible]
- گنجینہ بھجن [illegible]
- قادیانی مت درپن [illegible]
- سنگت رتن پرکاش [illegible]
- آریہ ورت کا عروج [illegible]
- جیون چرتر ہنومان حصہ اول [illegible]
- " حصہ دوم [illegible]
- مخزن اسرار حصہ اول [illegible]
- " حصہ دوم [illegible]
- سداچار پربودھ ۱۰/
- پھول [illegible]

ناگری ٹائپ

- ایک رنبیر ستری کی یاترا قیمت فی جلد ۱/
- پر بھوش پرکاش " ۱/
- جیون چرتر ہنومان حصہ اول " ۸/
- برہمچریہ " ۸/
- ستری دھرم نیتی " ۱/
- الیش ورن پرکاش " ۱/
- گنجینہ بھجن " ۸/

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ منیجر۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

ओ३म्

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

سدّھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی

سالانہ قیمت { عام سے … مع محصول ڈاک پیشگی
طالب علموں سے … " " "

سنہ ۶۱ بکرمی ۱۹	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے	جلد ۱۶

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس اُتم سنگرہ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے لئے اس قدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام ما ترقیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو بیشک فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی اموناد آ … یہ پبلک کی خصوصاً قدردانی پر ہی ابنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گزشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں … لاہور ملتان شہر و ملتان چھاونی کے بیدمعور سماسے ملتے تو ا … پنا کرو یہ جان قیمت

بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دھرم پریم کے پوتر بھاؤں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آپ ستیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا ہے میں بھی اپنا فرض جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کے لکچر شریمان مہاشے بھاکر داس جی بندار … عرائض نویس امرت سر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت … ہے۔ جنہے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خریدکر حسب ستیہ دھرم پرچارک میں بغرض … بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا خریدے گا۔ اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی۔ لاگت محصول ڈاک صرف … ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر و لکچروں کا سنگرہ … مُنسلک ہوگی۔ … ۱۹۰۴ع

اطلاع ہو کہ … چاہئے۔ اور جن درخواست کنندہ … میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو پہ … دیجاوینگی۔

راقم { امین چند دوساںج

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۱۲ر

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور مقاصد کا ذکر ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مختلف لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحے قیمت ۱۰ر

تیج مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے۔ متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین ولورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ر

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸ صفحہ قیمت فی جلد ۵ر

اپنشد۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اپنشد کی تشریح تنقیح و تصریح (۲) اپنشد کی تعداد قدیم و جدید و اپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اپنشدوں کے مضامین کا علم حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ر

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی مکمل زبانوں میں سے ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۲ر ۹۰

الیشور درشن۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی۔ بی۔ اے پرمیشور کا صحیح گیان جس میں جگہ جگہ وید و کت پرمان دئے ہیں قیمت ۸ر

معدن التہذیب۔ یعنی انگریزوں سے ہی بلانے کے نادی مرکا۔۔ دربارہ سیر شادی وغیرہ کے متعلق تمیز

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت دمعلومات کی خاطر قلمبند کئی گئی ہے۔ حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۳ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو۔ گنپتی۔ نانک شاہی۔ اودا سی گنج بخشی رام لائی متھرا شاہی۔ گوبند گھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پیران ناتھی۔ ستادہ سنت نامی۔ شونرائینی۔ رام سنہی شونبیہ وادی۔ سترہ ہاری۔ ناستک۔ چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ سند درج ہے۔ حجم ۸ صفحہ قیمت ۱۰ر

نوٹ۔ اسی قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت جلد تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ر تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتصریح درج کئے گئے ہیں قیمت ۱ر

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ٹریکٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب ہے جس میں بھارت کی دیویوں کی وکمیات ودوشی۔ دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسدھ کارناموں پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں اختصاراً منجملہ ان جگت وکمیات ستریوں کے سادانی کیکئی۔ مدوودی۔ وید پار سیتو گیتا۔ پاربتی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدی بہت سی مختصر اور بیر دیویوں کے سوانح حیات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دیا گیہ ولکیہ کا سمواد اور راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۴ر ہے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۲ر میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۳ر

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کیا کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو محسوس کیا جاتا ہے کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالتے ہیں اور بہت حد تک برے بھاؤں کے لگانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤوں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھ میں رکھی جاویں جس کے مد نظر شیو برت لال نے پرنسپل ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار سے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جو بہت ہی دلچسپ ثابت ہوئے ہیں۔

مہاراجہ چندر گپت سکندر اعظم کی پوتی کی شادی چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشن گپتا کے آنے میں دان چانکیہ کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنز یونانی دوت کا آنا۔ دوستانہ صلح کرانا (۱) راجہ چندر گپت کا روکسانا سکندر اعظم کی پوتی سے بیاہ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا دوا دہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ اس کا سیل سیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں حجم ۹۸ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر ۱۹

(۳) **حیرت انگیز واقعات۔** مہاراجہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے دواہ کرنے مہاراجہ بابا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے دواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ۱ر

(۴) **مہربانو۔** نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا کے گرہ دواہ کے حالات قیمت ۷ر یہ چار فرداً فرداً خرید میں ۱ر رکھتے چاروں خریدنے سے ۱ر لیا جاویگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۸ - اساڑھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق یکم جولائی ۱۹۰۴ع شکروار ہردوار | نمبر ۱۲

واقعات اور مفید رائیں

اشٹ دیو رہن۔ ایک پورانک براہمن نے اپنے پوجا کرنیکی شیو کی مورتی معہ سامان پوجا جو قیمتی ...ے روپیہ کی تھا بمقابلہ چار روپیہ کے ساہوکار کے پاس رہن کر دیا اور خود سفر پر چلا گیا۔ واپسی پر فک الرہن کرانا چاہا تو ساہوکار منکر ہو گیا۔ مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ اس قسم کے صدہا واقعات روز ہوتے ہیں۔ لیکن بت پرستوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ جو مورتی اپنی رکشا نہیں کر سکتی جسے چور چرا سکتے ہیں اور انسان توڑ سکتے ہیں وہ ہمیں دکھوں سے کب چھڑا سکتی ہے۔

سناتن دھرم سبھا کا جلسہ لاہور کی سناتن دھرم سبھا کا جلسہ جو امسال بوجہ زور طاعون ماہ مارچ میں نہ ہو سکا ۲۴ سے ۲۶ جون تک کیلئے مقرر ہو چکا ہے۔ اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ لوکل سناتن سکول کی مالی حالت کو اس مرتبہ درست کیا جاویگا۔ ورنہ آمدنی کم اور خرچ زیادہ اور یونیورسٹی کے سخت قواعد نہ معلوم نتیجہ کیا ہو۔ افسوس ہمارے سناتنی بھائی بھی باوجود اپنے آپ کو کٹر پن ظاہر کرنے کے بھی مغربی لہر میں بہے چلے جاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یہ لوگ جن کے ہاتھوں میں لاکھوں لکھ پتی اور سیکڑوں کروڑ پتی ہیں برہمچرن گروکل کی حمایت پر پاٹھ شالائیں کھولیں اور اپنی سنتانوں کو وید شاستر کے ودوان بنا کر دیکھیں کہ وہ کس طرح پر اُس دھرم پاروڑہ ہوتے ہیں جو واقعی سناتن ہے۔

پنڈت گوپی ناتھ نے اپنے سناتن دھرم گزٹ میں آجکل پنڈت دین دیال جی کے برخلاف لکھنا شروع کیا ہے اور ساتھ ہی اون کے دوست ایڈیٹر بھارت مِتر

کو بھی رگڑ دیا ہے۔ جب یہ لوگ آپس میں سخت تہکا فضیحتی سے نہیں ٹلتے تو آریہ سماج کو جو کچھہ برا بھلا کہیں اس کے لیئے کیا شکایت ہے۔ ہم سمجھتا ہوں کہ یہ ان اخباروں کے خریداروں کا قصور ہے کہ اس طرح پر آپس میں بھٹیاروں کی لڑائیاں لڑی جاتی ہیں۔ اگر وہ اپنا فرض سمجھکر اپنے حقوق کا استعمال کریں تو اخباروں میں سے بہت کچھ بھٹیار بازی دور ہو سکتی ہے۔

چین کی کونسل اعلےٰ نے فرمان جاری کیا ہے کہ کوئی شخص چین کی حدود کے اندر کسی ایسی کتاب کی اشاعت نہ کرے جس سے اصلاح کی بو آتی ہو اور ساتھ ہی کتابوں اور اخباروں پر اس قدر محصول بڑھا دیا ہے کہ عوام کے لئے اون کی خریداری ناممکن سی ہو گئی ہے۔ لیکن جاپان کے تعلق میں آکر چین آخر کب تک اصلاح سے بھاگتا رہیگا۔ ایکدن لگا جبکہ چین کو بھی اپنے پرانے رسوم کو خیرباد کہنی پڑیگی

اخبار نویسی بھی ایک عجیب فن بن گیا ہے جس طرح جنگ میں ایک دوسرے کو دھوکا دینا اور معاملات سلطنت میں سلاطین غیر کو فریب سے زیر کرنا عیب نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے ہی ایک اخبار نویس کا دھوکے سے حالات خاص معلوم کرنا عیب میں داخل نہیں سمجھا جاتا ہے۔ انگلستان میں ایک اخبار نویس نے پلٹن میں بھرتی ہو کر وہاں سے حالات برائے درج کرنے اخبار کے لایا۔ پلٹن نوجی نے دعویٰ داغ دیا ہے۔

فوج مہم تبت کی نسبت فیصلہ ہو گیا کہ ۲۷ جون کو لاہسا کی طرف چڑہنی شروع ہوگی۔

سفر میں خبرداری چاہیئے۔ ایک بڑھیا عورت ریل میں بذریعہ تیسرے درجے کے سفر کر رہی تھی اور لیٹی ہوئی ایک ہاتھہ دروازے سے باہر لٹکائے پڑی تھی۔ انگلیوں میں انگوٹھیاں تھیں جن کی لالچ سے کسی نے باہر سے تلوار مارکر ہاتھہ صاف

اوڑا دیا۔ ریل کے سفر میں اکثر آدمی بے خبر لیٹ کر ہاتھہ یا پاؤں باہر لٹکا لیتے ہیں۔ آیندہ ایسی حرکت سے باز آنا ہی اچھا ہے۔

ایک ہزار انسان جلکر خاک ہو گئے شہر نیو یارک (ملک امریکہ) میں ایک جہاز "جنرل سلوکن" نامی سولہ سو تماشائیوں کو سمندر کی سیر کرانے کے لئے لیکر چلا۔ باورچیخانہ میں آگ لگ گئی اور سارے جہاز پر پھیل گئی۔ سینکڑوں جل گئے اور سینکڑوں دریا میں ڈوب کر مر گئے۔ آدہ گھنٹہ میں جہاز جلکر خاکستر ہو گیا۔ ایک ہزار کے قریب جانیں تلف ہوئیں جن میں عورتیں اور بچے زیادہ تھے۔ آہ! کس خوشی سے یہ سب خدا کے بندے جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ اور کہاں ان کا خاتمہ ہوا۔ اور انسان بیچارا کیا کر سکتا ہے۔ گویا ساری عمر جینے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

لارڈ کرزن پھر بھی آوینگے۔ گو اکثر غیر ذمہ دار اخباروں میں مشتہر ہو رہا ہے کہ لارڈ کرزن اب ہندوستان میں واپس نہیں آوینگے۔ تاہم ہمعصر پائونیر کو پختہ خبر ملی ہے کہ لارڈ ممدوح ۲۴ یا ۲۸ ستمبر تک بمبئی کے بندرگاہ میں پہنچ جاوینگے

پلیگ کا زور اب بہت کم ہو گیا ہے۔ ہفتہ میں پچاس ہزار موتوں کی جگہ اب سارے ہندوستان میں سات اور آٹھہ ہزار کے درمیان موتیں فی ہفتہ ہوتی ہیں جن میں سات حصے پنجاب میں اور ایک حصہ باقی بھارت ورش سے تعلق رکھتی ہیں۔

کبھی ریل پر سفر نہیں کیا۔ انگلستان کے ویلنگٹن نامی شہر میں ایک بوڑھا آدمی جان رسل نامی رہتا تھا۔ جو حال میں ہی ۱۰۱ برس کی ملادت گزرجانے کے بعد مرا ہے اس نے اپنی زندگی میں کبھی بھی ریل کا سفر نہیں کیا تھا۔ انگلستان عجیب شہر ہے۔ جہاں اعلیٰ درجہ کے آزاد خیال آدمیوں کے پہلو بہ پہلو

ایسے سناتنسٹ ہی ملجاتے ہیں۔

لفظی بحث - پالونیر کا ایک بنگالی نامہ نگار دہلی کے بنگالی اخباروں کا مضحکہ اڑاتا ہے۔ کیونکہ اون کے کالموں میں پولیٹیکل معاملات پر بحث شروع ہوکر آخر کار لفظوں اور عبارت کی صحت پر آ اترتی ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ نوین بنیاد کے دلدادہ بنگالیوں میں بقول بابو بیجارام چٹرجی "سونگھا سنگھی" کا ہونا ایک لازمی امر ہے لیکن اگر پائونیر کا نامہ نگار کہیں پنجاب کے اردو پریس کی باہمی لتاڑ کی کو ملاحظہ کرے تو اپنے کان اینٹھے اور آئندہ اس میدان میں بنگالیوں کی فضیلت کا دعویدار نہ بنے۔

قہوہ کے پتوں سی سگرٹ - پیرس (دارالخلافہ فرانس) میں اس وقت قہوہ کے پتوں سے سگرٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ نئی شوقینی ہے مشہور ہے کہ ان کے پینے سے تمباکو سے نفرت ہوجاتی ہے۔ لیکن کیا قہوہ کی زہریلی خاصیت تمباکو سے کم اثر رکھتی ہے۔

امریکہ میں تعلیم نسواں - ممالک متحدہ امریکہ میں اس وقت پندرہ ہزار لڑکیاں کالجوں میں پڑھتی ہیں اور مردوں کی طرح ہی ڈگریوں اور خاص خاص پیشوں کے لئے طیاریاں کررہی ہیں۔ ۳۳۵ کالج ایسے ہیں جن میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم پاتے ہیں۔ ساری ملک میں محض ایک پرنسٹن یونیورسٹی ہے جس میں عورتیں داخل نہیں ہو سکتیں۔ ۱۵۰ کالج ایسے ہیں جن میں محض عورتیں ہی تعلیم پاتی ہیں۔ اسکے دیگر مدرسجات صنعت و حرفت کے اندر بائیس ہزار لڑکیاں تعلیم پارہی ہیں۔ معمولی سکولوں کے اندر جو لڑکیاں تعلیم پارہی ہیں اون کا کچھ شمار نہیں۔

کیا فرشتوں کے پر ہیں؟ انگلستان کے ایک پادری صاحب نے اپنا خیال یہ ظاہر کیا کہ فرشتوں کے پر نہیں ہوتے ہیں۔ اسپر ایک اخبار کے عیسائی نامہ نگار نے پادری صاحب کو خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب پادری نے فرشتہ خانہ میں جاکر خود نہیں دیکھا تو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ فرشتوں کے پر نہیں۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں نامہ نگار نے بائبل سے حوالجات بھی دئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کی تعلیم کے برخلاف انگلستان میں زبردست آواز اٹھ رہی ہے اور رفتہ رفتہ کل بائبل کی تعلیم کا اسی طرح چرخا نہ ہوجائے گا۔

پرندہ گاڑی - امریکہ کے کپتان ڈاکیب بائس صاحب نے ایک کلاکی گاڑی بنائی ہے جو پروں کے ذریعہ سے چلتی ہے۔ شہر کے گلی کوچوں میں ایک گاڑی کا اڑتے چلا جانا بھی ایک عجیب نظارہ ہوتا ہوگا۔ گو اس گاڑی کی کلا کئی مرتبہ بگڑ چکی ہے۔ تاہم کپتان بائس اپنی دھن کے پکے اسے برابر چلائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں امیر لوگ اپنا وقت بھی ضائع کرتے ہیں تو بیدار مغز دنیا کے جھگڑوں پر۔ برخلاف اس کے ہندوستان کے روسا اپنی عمر کو کاہلی اور بیہودہ پن میں برباد کرتے ہیں۔ کاش کہ یہاں کے امیر بھی بجائے عیاشیوں میں روپیہ لگانے کے ایسے شغلوں میں ہی دولت خرچ کرتے۔

ایک مقناطیسی لڑکی - روس کے پاس کنشنیا کے شہر ورنیڈیکوکاس میں ایک بارہ سالہ لڑکی ہے جسکے جسم میں مقناطیسی طاقت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس چیز کے پاس وہ پہونچتی ہے وہی گھومنے لگ جاتی ہے۔ اگر وہ کھانے کی میز کے پاس جائے تو کل اوپر رکھی ہوئی چیزیں ناچنے لگتی ہیں۔ بوتلیں ہوا میں اٹھ اور گر کر چکنا چور ہوجاتی ہیں۔ زمین کے کنکر اور پتھر اوچھلنے لگتے ہیں۔ ویسے لڑکی بالکل تندرست ہے۔ اور ان واقعات کو دیکھکر کھل کھلا کر ہنس پڑتی ہے۔ ڈاکٹروں نے ملاحظہ کیا لیکن کچھ حل نہ کیا۔ لڑکی کے غریب والدین خیال کرتے ہیں کہ لڑکی پر کوئی بھوت سوار ہے۔ جسکو نکالنے کے لئے وہ ایک پادری کو بلانے والے ہیں۔ عجب خدا کی شان ہے۔ چندہ ہو رہا ہے کہ سینٹ پیٹرسبرگ میں خاص ڈاکٹروں کے [illegible] کے لئے بھیجا جاوے۔

تعلیم کا اثر جرائم پر - موجودہ تفتیش سے ثابت ہوا ہے کہ تعلیم کا اثر جرائم کے کم کرنے پر بہت کم صحت بخش پڑتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جدید تعلیم نے ہندوستان سے بھی کھلے بندوں [illegible] کے ارتکاب کو بہت کچھ لکھوں میں سے دور کر [illegible] لیکن جہاں یہ فائدہ ہوا ہے وہاں نقصان بھی ضرور ہوا کہ تعلیم یافتہ اصحاب زیادہ [illegible] ہوگئے ہیں۔ اور جس تناسب سے بیرونی جرائم کم [illegible] ہیں اوسی تناسب سے اندرونی جرائم بڑھ گئے ہیں [illegible] یہ اندرونی جرائم ہرگز دور نہیں ہو سکتے جب تک کہ تعلیم کا طریقہ نہیں بدلا جاتا۔

سمندر کی پاترا - ڈاکٹر گنیش دت [illegible] بڑی شہرت حاصل کرکے یورپ سے آئے ہوئے ہیں ان کی کالیستھ برادری کے صدہا آدمیوں نے اون کے ساتھ بھوجن کیا۔ لیکن یہ بہار کے کالیستھوں کا برخلاف ہے۔ جدوجہد ہو رہی ہے۔ لیکن سب کو معلوم ہے کہ نتیجہ کیا [illegible] کمزور ہندو برادری کی اصلیت سب کو معلوم ہوگئی ہے۔ چونکہ پار جانیوالے سے بچانیوالا زبردست ہے اسلئے آخر کار فتح اوسی کی ہی ہوگی جو چھوت چھات کے جھوٹے بندھنوں کو توڑ رہے ہیں۔

مجوزہ بنارس گرل کالج - شریمتی بیسنٹ نے اپنے مجوزہ گرل کالج کیلئے انگلستان میں اپیل کی ہے چنانچہ وہاں کے مشہور روزانہ ٹائمس اخبار میں شریمتی جی کا لکھا ہوا اپیل چھپا ہے جس میں انہوں نے لڑکوں کے کالج کا مختصر ذکر کرتے اور اوس کے سرمایہ میں اضافہ کی ضرورت بتلا کر گرل کالج کیلئے انگلستانیوں سے [illegible] اپیل کی ہے۔ مسز بیسنٹ کا کام کرنیکا دائرہ ایسا [illegible] ہے کہ انہیں اپنے کام میں امید سے بڑھکر [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

تاریخ کون بناتا ہے؟

اس وقت انگریزی اخباروں میں عام طور پر لکھا پایا جاتا ہے کہ جاپان نے تین چار مہینوں میں ہی تاریخ بنا ڈالی- یہہ سچ ہے کہ جاپان نے حسن انتظام- اتفاق اور دلیری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا- اسکے باعث اوس کے بہادروں کے کارنامے آیندہ زمانہ کی تاریخ پر ہونگے- لیکن کون انکار کر سکتا ہے کہ اگر اون تعلیم یافتہ اقوام کی ہمدردی جاپان کے ساتھ نہ ہوتی جو کہ حالات جنگ کو تحریر میں لاتے ہیں تو یاد رہے اعلےٰ درجہ کی بہادری کے بھی ہسٹری میں جاپان کا نام اس خوبی سے بطور یادگار کے نہ لکھا جاتا جیسا کہ اب لکھا جائیگا- وہ گروہ انسان بہت ہی بدقسمت ہے جسکو تاریخ بنانے والا کوئی نہ ملے کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا- واقعی تاریخ قومیں نہیں بناتیں بلکہ مورخ اوسے جس سانچے میں چاہتے ہیں ڈھال لیتے ہیں- ایسا ہی ہم ہندوستان بڑا بدقسمت ہے کہ اوسے ہمدرد مورخ ہی نہیں ملے- جس وقت صاحبان انگریز کے ہاتھ میں یہاں کی حکومت آئی اوس وقت جہاں تقریباً سارا راج انہیں ہندوؤں کے ہاتھ سے آگیا تھا وہاں مسلمان بھی اوس کے مالک تھے- دونوں قوموں کے ساتھ غدر میں جنگ ہوئی اور دونوں کے برخلاف تعصب ہوگیا- نتیجہ یہہ ہوا کہ جو تاریخ بنی اوس کا مصنف تعصب میں پھنسا ہوا تھا- ہاں جب ہندوستان میں تعلیم پھیلی اور ہندوستانیوں نے خود تاریخ کے مصالحہ کی جانچ پڑتال کی تو کسی کسی نے اوس کی مدد سے محض غلط خیالات کو دور کرنا چاہا- لیکن اوس وقت بدقسمتی سے گورنمنٹ وقت ہندوستانیوں کو ایسی بدظن ہوگئی کہ اون کی عزت اون کی اپنی نظروں میں گرانے کے سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے اور ایسی کتب تواریخ کا پڑھنا ہی عام درسگاہوں سے بند کرنے کی کوشش شروع ہوئی جو کہ ہندوستان کو اپنے گذشتہ عروج سے باخبر کر سکتی تھیں- یہہ کوشش ابتک جاری ہے-

حال ہی میں مسٹر نرائن صاحب نے ایک پنجاب کی تاریخ نکالی ہے جس میں سکھوں کی حکومت کی گڑبڑ کو بہت واضح طور پر بیان کیا ہے- اس میں کچھہ شک نہیں کہ لفظ "سکھا شاہی" کے جو معنی اسوقت لئے جاتے ہیں وہ حالت مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں بھی موجود تھی- سکھہ یہاں تک ظلم کرتے تھے کہ جس گاؤں میں نکل جائیں حقہ پینا بند ہوجاتا تھا- اور اگر کوئی قسمت کا مارا کلی یا حقہ پیتا رہا تو وہ گدی سنگھ گدی سنگھ کا نعرہ بلند ہوتا- اور آن کی آن میں جہاں حقہ اور نیچا زمین پر قلابازیاں کھاتے نظر آتے وہاں پینے والا بھی چابک کی زد سے چیختا ہوا گھر کو بھاگتا- لیکن اگر کوئی ہمدرد مصنف ہوتا تو وہ سکھوں کے راج کے اون بہادروں کو لیتا جنہیں یاد کر کے بعض بوڑھوں کے اب بھی آنسو نکل آتے ہیں- ہندوستانیوں میں سے ہندو خصوصاً بڑے بے خبر ہیں کہ اپنی جماعت کی سچی تاریخ بنانیکی کوشش نہیں کرتے- مسلمانوں کی تاریخ تو اس ملک سے باہر بھی پھیلی ہوئی ہے اور اسلئے اونہیں کوئی فکر نہیں- لیکن ہندوؤں کو ضرور خبردار ہو کر ہر ایک واقعہ کی نسبت کافی تحقیقات کے بعد اپنی مستند تاریخ بنوانی چاہیئے-

جنگ کے ضروری حالات

تیسری بڑی لڑائی بہت ہی زبردست تھی- جاپانیوں کا نقصان معہ زخمیوں کے نو سو ہوا لیکن روسیوں کے دس ہزار آدمی مارے- قید کئے اور زخمی کئے گئے- وافنگ کاؤ کی جنگ اس عظیم مہم میں بھی خاص یادگار رہیگی- اس جنگ نے ظاہر کر دیا کہ ہر ایک جاپانی اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے- یہہ بہادری کے جوہر جاپان میں کچھہ ایک دن کے اندر ظہور پذیر پیدا نہیں ہوگئے بلکہ جاپانیوں کی لگاتار تیس سالہ کوشش کا نتیجہ ہے- جس قوم کی عورتوں تک نے اپنے جسم ورزش سے ایسے مضبوط کر لئے ہوں اوس کے مرد کیوں نہ غیرت میں آکر زیادہ توانا بننے کی کوشش کریں-

اب پورٹ آرتھر کا لینا جاپانیوں کے لئے کوئی مشکل کام نہیں رہا- روس جیسی زبردست طاقت کو پسپا کر کے بھی غرور سے ابتک گریز صاف ظاہر کرتا ہے کہ جاپانیوں کے اندر سچی شرافت اور بہادری نے گھر کر رکھا ہے- اس وقت ہندوستان میں ایک بھی تعلیم یافتہ آدمی ایسا نہیں جو جاپانیوں کی فتح کا متمنی نہ رہتا ہو- ہندو تو جاپانیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں کیونکہ بودھ دھرم کے تعلق سے اون کا جاپانیوں کے ساتھ ایسا ہی واسطہ ہے- لیکن کیا بہادر قوم کو بھائی کہنے سے کوئی بہادر بن سکتا ہے؟- تیرہ کا بڑھے آدمیوں کو چھوٹے بچے دیکھو سال اب پرانا ہو گیا- اب صاف معلوم ہو گیا کہ پھل کرم کا ہوتا ہے- ہندو تعلیم یافتہ سب کے سب کہتے ہیں کہ وہ جاپان کو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں- لیکن میں نہیں مانتا- میں اس کا ثبوت طلب کروں گا- اگر ایک ماہ کے بعد میں سن لوں کہ میری اس تحریر کو دیکھکر ایک سو نازک مزاج ہندوؤں نے روزانہ ورزش شروع کر دی ہے اور منشیات وبیہودہ اشغال سے کنارہ کشی کر کے اپنے بدن کو مضبوط کر رہے ہیں- تو میں سمجھوں گا کہ ہندوؤں کے دلوں میں جاپانیوں کی عزت گھر کر چلی ہے- پرانہ کال ہر شخص کم از کم آدہ گھنٹہ ورزش کے لئے دیکھتا ہے- ورزش کس طرح کی کیجاوے- کیونکر کیجاوے؟- یہہ سب تفصیلیں بعد کو کھل سکتی ہیں- اس وقت ضرورت یہہ ہے کہ ہر ایک ہندوستانی کے دل میں شوق پیدا ہو کہ وہ ورزش کرے- مسلمانوں میں علی گڈھ کالج نے ورزش کا بہت کچھہ پرچار کیا ہے- لیکن ہندو ابتک اس نعمت سے بے بہرہ ہیں- اون کی سمجھہ میں شاید نہیں آتا کہ ہاتھ پیر ہلا کر طاقت حاصل ہوتی ہے- وہ نفع نقصان کی پڑتال میں شاید ورزش سے گذشتہ میں کی واقع ہونے کی فکر میں مستغرق ہیں- وہ ڈرتے ہیں کہ ہمت چاہ

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ذلالت میں ڈبونے والی ہوتی ہے۔

دنیا کے اخلاق کی موجودہ حالت

گواریوں کے مقولہ کی صداقت کسی ست یگ کی موجودگی زمانہ گزشتہ میں مانی جاوے یا نہ مانی جاوے۔ گو اس مقولہ کی مضحکہ اڑایا جائے کہ گزشتہ سنہری زمانے میں لوگوں کے اندر بغض و حسد اور شہوت پرستی نہ تھی تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ موجودہ اخلاقی حالت انسانوں کی تسلی بخش نہیں ہے اور اس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ ایک انگریزی اخبار میں امریکہ کے ایک شہر کے پوسٹ آفس پر لگا ہوا اشتہار نقل ہے جو حسب ذیل تھا "آیندہ کے لئے ترجیح اون کلرکوں کو دی جائیگی جو بیاہے ہوئے ہیں خصوصاً جنکا پریوار بڑا ہے"۔ اس نوٹس کے الفاظ دیکھکر مجھے عجیب خیالات نے آن گھیرا۔ میرے اس خیال کی صاف تصدیق ہوئی کہ اس وقت عوام کا اخلاق ایسا نہیں رہا کہ بن بیاہے آدمیوں پر اعتبار نہیں ہے کہ وے ایمانداری سے اپنے فرائض منصبی کو ادا کریں گے۔ نوٹس دینے والے کا خیال صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی شدہ اور پریوار والا آدمی اپنے پریوار کی تکلیف کے خوف سے اپنا کار منصبی ایمانداری سے ادا کریگا۔ اور یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا انسانوں کا اخلاق ٹھیک رکھنے کے لئے ہر ایک شخص کا بیاہ ہونا ضروری ہے! دنیا کا اتہاس بتلاتا ہے کہ اگر دنیا میں عظیم کام کرنے والے کوئی انسان ہوئے ہیں تو وے برہمچاری ہی تھے۔ لیکن اوپر کا نوٹس بتلاتا ہے کہ انسان قابل اعتبار نہیں ہیں اور اس لئے اون کا بیاہ کر دینا لازم ہے۔ گویا بیاہ اعلےٰ اولاد پیدا کرنے اور خاوند اور جورو کا پاک رشتہ قایم کرنے کے لئے نہیں بلکہ شہوت رانی کا ذریعہ ہے۔ جب تک اس قسم کے خیالات کو دور کر کے دنیا کی حالت اس قابل نہیں ہو جاتی کہ ہم ایک دوسرے پر اعتبار کر سکیں تب سنسار کا بھلا چاہنے والوں کو اپنی طاقت بھر [illegible]

کام کرتے جانا چاہیے۔

تعلیم کی نسبت اس وقت کا خاص خیال

تعلیم پر ہی ہر زمانہ میں دنیا کی ترقی یا تنزل کا مدار رہا ہے۔ اس لئے کسی خاص وقت میں تعلیم کی بابت جو خاص خیال پھیلا ہوا ہو اوس کے جاننے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اوس وقت کی تعلیم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ - زمانہ موجودہ میں تعلیم کے متعلق ہندوستان میں ایک خاص خیال زور سے پھیل رہا ہے جسے ان کالموں میں کئی پیرایوں کے اندر ہم ظاہر کر چکے ہوں۔ اس وقت ہندوستان کی گورنمنٹ اور انگلو انڈین لوگوں کے بچوں کی تعلیم کا سوال گورنمنٹ کے زیر نظر ہے۔ تحقیقات ہو رہی ہیں اور اون کی حالت کی درستی کے لئے بچار ہوا۔ اور تجویز ہوئی کہ ولایت کے طریقہ پر یہاں بھی انگریزوں اور یوروشین لوگوں کے لڑکوں کو تعلیم دی جاوے۔ لیکن انگریز اخبار نویس لکھ رہے ہیں کہ جو حالت پبلک سکولوں کی ولایت میں ہے وہ ہندوستان میں نہیں۔ ولایت میں طلباء کو اپنے سب کام خود کرنے پڑتے ہیں اور اسلئے وہ مستعد اور وقت پر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں نوکر ایسے سستے ملتے ہیں کہ پبلک سکولوں میں بھی طلباء اپنے کام خود کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ انگریزوں کے خاص سکولوں کے سوال کو اگر چھوڑ دیجئے تب بھی یہی شکایت سنائی دیگی کہ طلباء باوجود کالج کا کورس ختم کر لینے کے بھی اپنا کام خود کرنا نہیں سیکھتے بلکہ سست اور عشرت پسند ہوتے جاتے ہیں۔

پائونیر کے ایک نامہ نگار نے گذشتہ دنوں میں ایک مضمون لکھا تھا کہ جہاں یوروپ اور امریکہ میں حسب ذیل الفاظ بولے جاتے ہیں "کرو۔ کھینچو۔ لیجاؤ" وغیرہ۔ وہاں ہندوستان میں بولے جاتے ہیں "کروا دو۔ بھجوا دو۔ لوا جاؤ" وغیرہ۔ اس مذاق کے اندر ایک بڑی گہری سچائی ہے جو ہندوستانیوں کے نسبت وچار کی محتاج ہے۔ اجکل اپنے ہاتھ سے کام کرنا بڑا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس خرابی کو دور [illegible] جانسٹن صاحب نے (جواب پروفیسری کر) چکا گو کی نمایش پر ہندوستان سے کلرک لیکر گئے وقت اون سے کہا تھا کہ اگر وے اپنے ہاتھ سے کام کرنا معیوب سمجھتے ہیں تو وہ نہیں امریکہ جانے کا حوصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا [illegible] مرض یعنی وضعداری کی غلامی کی سخت بیماری سے جو تعلیم ہندوستانیوں کو نکال سکے وہی ان کو مفید ہو سکتی ہے اور اسی لئے چاروں طرف سے آواز سنائی دیتی ہے کہ طلباء کو مستعد اور کام کرنے والا بنانا جس تعلیم کا منشا ہے وہی اس جگہ پھیلنی چاہیے۔ انہیں خیالات کو مد نظر رکھکر آریہ سماج نے گروکل کی بنیاد ڈالی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شروع میں گروکل کا ایک بڑا اعتراض یہ تھا کہ انگریزی تعلیم یافتہ اس بات پر زور دیا کرتا تھا کہ اپنی خدمت کا کام برہمچاریوں سے نہیں کرانا چاہیے۔ اگر خدمت کے پرچار کو تیوا لے کا اپنا قصور کچھ نہ تھا اور تعلیم ایسی ہی مٹی تھی۔ میری رائے میں جب تک گروکل طریقے پر بچوں کی تربیت نہ کی جاوے گی تب تک وے سچے انسان نہ بن سکینگے۔ اور محنت کی عظمت کو سمجھ نہیں سکیں گے۔ موجودہ طریقہ تعلیم انسانوں کو [illegible] تہذیب کا غلام بناتا ہے اور وضعداری کے [illegible] گڑھے میں گرا کر طلباء کو اپنے فرایض کی ادائگی سے مجبور کر دیتا ہے۔

دنیا کا انت کیسے لیا ہے؟

ابھی تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ تب والوں ہی کوئی واقف نہ تھا۔ جو حالات لاسا کے انگریزی کوئی ہندوستانی سیاح درج اخبار کرتے تھے وہ سب قیاسیہ ہوا کرتے تھے کیونکہ امید نہ تھی کہ لاسا کے راز کھلینگے اور لاما کس جانور کا نام ہے یہ بھی کبھی معلوم ہوگا۔ لیکن اس وقت تمام ساری دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ لاسا اور لاما کیا ہیں۔ سرکاری فوج ۲ رجون کو آگے بڑھیگی اور لاسا کی مہم بنیگی۔ کل تک اخباروں میں یہ دیکھا جاتا [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ سماجک خبریں

سُنام علاقہ پٹیالہ میں پرچار

سُنام میں نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے۔ پورانک براہمن لوگ کچھ اندرونی مخالفت کرتے تھے۔ اس لئے لودھیانہ آریہ سماج سے پنڈت گوجر مل اُپدیشک کو بلوایا گیا۔ ۱۶۔ اور ۱۷ جیٹھ کو اُن کے دو ویاکھیان بڑے مؤثر ہوئے جن سے شہر والوں کے دلوں میں ویدک دھرم کی عزت بڑھ گئی۔ پنڈت جی کے چلے جانے کے بعد کچھ پورانک لوگوں نے دس نیم سناتن دھرم کے لکھ کر عام طور پر بازار میں کئی جگہ چسپاں کرا دئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ست بد شاستر ارتھ کریں گے۔ اس پر پھر پنڈت دھرم دیو جی اُپدیشک کو بلوایا گیا جنہوں نے کرنال سے آکر بڑے سارگربھت ویاکھیان دئے۔ آخری دن حاضری اس قدر تھی کہ تل رکھنے کو نیچے اور چھت پر جگہ نہ تھی۔ مخالفوں نے وگھن ڈالنا چاہا۔ لیکن ناکامیاب رہے رائے گوری شنکر صاحب نائب مہتمم بندوبست اور لالہ پھمنداس جی سپرنٹنڈنٹ بندوبست بھی شریک جلسہ تھے۔ پورانک پنڈتوں سے ہر چند شاستر ارتھ کے لئے کہا گیا۔ لیکن اُنمیں سے کوئی شاستر ارتھ کے لئے طیار نہ ہوا

سُنام سناتن دھرم سبھا کے نیم

وچتر نیم ہیں اس لئے بجنسہ درج کئے جاتے ہیں (۱) ایشور کی اُپاسنا اور پرارتھنا شستر تکبیت دکیوں نہو شاستر کی جگہ شستر نے لے لی (۲) چاروں وید کھٹ شاستر اشٹادش پوران کو ماننا اور اون کے انوسار چلنا (۳) ست دھرم انوسار پرتی پورک رہنا چاہئے (۴) ترکال سندھیا اور گایتری کو پڑھنا (۵) اپنے شودر نی بھائیوں کی سہاتیا کرنا (۶) ودیا کا ابھیاس کرنا ست بولنا دُشٹ آتما کی سنگت نہ کرنا۔ دھرم کرنا (۷) جیو ہنسا کرنی اور دشیوں کا تیاگ کرنا (۸) سب کام شاستر انوسار کرنا (۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے (۱۰) سب منشیوں کو سناتن دھرم میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔ یہ نقل سب آریہ سماج کی لیکن پورانوں کا شبد بڑھا دیا ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے جبکہ ہمارے بھائی وہ شبد بھی نکال دیں گے۔

پنڈ دادن خاں کا آریہ سماج

اس وقت بڑی رونق پر ہے۔ اس جگہ کے جو چند ہندو صاحبان لالہ جوالا سہائے جی کے ساتھ گروکل کے جلسہ پر گئے تھے اُنپر برہمچاریوں کی طرز معاشرت کا بڑا عمدہ اثر ہوا واپس آکر اونھوں نے آریہ سماج سے بڑی ہمدردی کی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سند طیار ہو کر آریہ سماج میں پرشارتھ آگیا طاعون کے نمودار ہونے پر آریہ سماج کے ممبروں نے محض ہون اور پرارتھنا کے اور نگر کیرتن سے ہی لوگوں کو اُتساہ کو نہ بڑھایا بلکہ خود چندہ کر کے بیماروں کو ادویات تقسیم کیں۔ مردوں کے جلانے وغیرہ کا انتظام خود کیا۔ مہاشے گوردھن سہائے مل جی پر دہان آریہ سماج نے ایسا قابل قدر کام کیا کہ حکام میونسپل نے انکو خاص سارٹیفکٹ خوشنودی عطا کیا۔ اب طاعون کے رخصت ہونے پر آریہ سماج کے جلسہ بڑی رونق اور اُتساہ سے ہوتے ہیں۔ پرمیشور آریہ بھائیوں کو اس طرح پر دھرم کاریہ کرنے کا اُتساہ عطا کرے۔

مہاشے شو رام جی پٹواری نبوڑ علاقہ ریاست پٹیالہ سے

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خبر دیتے ہیں کہ اُن کے یہاں مسلمانوں کی محفل محمد صاحب کے جنم دن پر ہوئی تھی ہندو بھی شریک تھے شیخ فضل الدین حکیم نے قرآن کی تعریف میں تقریر کر کے وید وغیرہ کو منسوخ بتلایا آپ سے مہاشے۔ نانک چند جی آریہ نے اجازت لے کر وید کی خوبیاں بیان کیں دوسرے دن ہندوؤں نے سبھا کر کے اونکا ویاکھیان سُنا اور کچھ بھائی ویدک دھرم کی جانب راغب ہو گئے۔ مہاشے شیو رام جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہاں بہت جلد کوئی لایق اُپدیشک بھیجا جاوے۔ جو لوگوں کے شکوک رفع کر کے اُس ستھان میں آریہ سماج قایم کر سکے۔

آریہ سماج جنڈیالہ گورو

ضلع امرتسر کے جملہ ممبران نے بڑی محنت سے آریہ بھاشا کا لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے اور اب استدعا کی ہے کہ بجائے اُردو کے ستیہ دھرم پرچارک اخبار آریہ بھاشا میں کر دی جاوے اگر اس طرح پنجاب کے پچاس آریہ سماجوں کے ممبر بھی آریہ بھاشا میں لکھنا پڑھنا سیکھے ہوتے تو ستیہ وادی ہی کیوں بند ہوتا

پیڑا رام میموریل کمیٹی

میں بہت سے ممبران ایزاد کیے گئے ہیں۔ نیز یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ جلد آریہ سماجوں کے نام چھپے ہوئے اپیل کی کاپی بھیج کر استدعا کی جاوے کہ وے اپنے اپنے استھانوں پر میموریل کے لیے چندہ جمع کرنے لگ جاویں۔

ہکیریاں آریہ سماج

نے سبھا کی سرکیولر چٹھی کے جواب میں لکھا ہے کہ اُن کے پرتی ندھی کو برابر سفر خرچ شمولیت جلسہ کے لیے سبھا دیا جاتا ہے اور یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اُن کا پرتی ندھی برابر شامل جلسہ ہوا کرتا ہے آریہ سماج نے رائے پیڑا رام صاحب کی بیوقت موت پر بھی اظہار افسوس کا جلسہ کیا اور جہاں اُن کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا اور اُنکی یادگار کی قایمی کے ساتھ اتفاق ظاہر کیا وہاں سبھا سے بیس ہزار روپیہ کی منظوری سے اختلاف رائے کا اظہار کیا۔

رائے پیڑا رام صاحب

کی بیوقت موت پر پٹیالہ آریہ سماج نے بھی اظہار افسوس و ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔

لالہ کندن لال

اُپ منتری آریہ سماج نگینہ لکھتے ہیں کہ مباحثہ کے بعد پانچ شدھیوں کی درخواستیں آریہ سماج میں آئیں جو بوجہ کمی وقت کے عمل میں نہ آسکیں ... محمدی بھائیوں سنئے ا... دی ہے کہ بعد مباحثہ پانچ ... مسلمان ہو گئے یہ بالکل غلط ... کوئی آریہ مسلمان نہیں ہوا بلکہ مسلمانوں کے خیالات مذہب سے بدل گئے ہیں۔

قصبہ امبیٹھہ ضلع سہارنپور

کے سماج کی عمارت کے لئے پن... دیبی سہائے جی نے ۲۵ ر... اور چودھری سروپ سنگ... ڈھایکی نواسی نے ۸ ر دان...

آریہ سماج خوشاب

کے عہدہ داران آیندہ کے لئے حسب ذیل ہو... لالہ لبھو رام پردھان۔ مہاشے ... منتری۔ لالہ رام لبھایا اُپ منتری ... لالہ دھنپت رائے خزانچی۔ ... شیو ناتھ رائے۔ لائبریرین ...

تصحیح

ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۹ جیٹھ ... صفحہ ۱۷ کالم ۳ میں حکیم رام ... جی کی بجائے۔ لالہ رام ... اوپل ممبر سماج سمجھئے۔ دوم۔ چودھری پنجاب سنگھ ساکن ناکن کی بجائے ساکن ... سمجھئے۔ کاتب کی غلطی سے ... گیا ہوگا۔

منشی رام منتری آریہ سماج ...

موانہ ضلع میرٹھ

کے لایق ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

لالہ مشردمل جی کے دیہانت کی خبر سنکر بڑا شوک ہوا۔ آپ پہلے سناتن دہرم سبہا کے سکرٹری تھے۔ لیکن شری سوامی دیانند جی کے گرنتھوں کو پڑھکر ویدک دہرم کی شرن میں آگئے۔ اور دن رات لگن سے آریہ سماج کا کام کرتے رہے۔ موانہ میں آریہ بال سبہا بھی آپ کی ہی کوشش سے قایم ہے۔ پرماتما حکیم صاحب کے سمبندہیوں کو شانتی پردان کریں۔

لوٹبہ ٹہاک سنگہ کا آریہ سماج بچپر کھل گیا

ہے اور ادھکاریان ذیل مقرر ہوئی ہیں۔ مہاشے شادی رام جی پردہان۔ مہاشے دیوان چند جی ضلعدار اُپ پردہان۔ مہاشے سکہا سنگہ جی منتری۔ مہاشے بھولا ناتھ جی اُپ منتری۔ مہاشے ہردت رام جی خزانچی اور مہاشے بہگواں داس جی لائبریرین۔

موضع پیپالہ علاقہ رٹھکی میں پنڈت ہرباگوت جی کے پرچار سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

آریہ سماج بہیرہ کے ریڈنگ روم کے منتری درخواست کرتے ہیں کہ جن صاحبوں کے پاس پاینیر۔ سول ملٹری گزٹ امرت بازار پتر کا وغیرہ میں سے کوئی اخبار آتا ہو وہ مُفت اس ریڈنگ روم کو بھیجدیا کریں تاکہ

جنگ روس و جاپان کے حالات اُن کے شہر کے آدمیوں کو بھی معلوم ہوجایا کریں۔

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ ۲۔۳۔۴ ستمبر ۱۹۰۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

آریہ سماج لائلپور نے بھی راؤ پنڈرا رام جی کی موت پر اظہار افسوس کا جلسہ کیا۔

آریہ سماج سانکہنی کی پاٹھشالا میں چندہ و دیارتھی پڑھتے ہیں منتری مہاشے مدد کے لئے اپیل کرتے ہیں۔

آریہ سماج خورجہ کو ایک لایق ادہیاپک کی ضرورت ہے خط و کتابت منتری سے ہونی چاہئے۔

آریہ سماج کولہتی ضلع مظفرنگر کے ممبروں نے بمدد مہاشے دلیپ سنگہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ موضع شاملی میں دسہرہ کے موقع پر ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ حاضرین قریباً ۱۰۰ آدمیوں کے تھے اس کے بعد شام کو لالہ بابو مل صاحب رئیس کے گھر پر ۵۰ کی حاضری میں پرچار ہوا۔

امبیٹھہ ضلع سہارنپور آریہ سماج کے منتری مہاشے کا نام شری بت رائے غلطی سے لکھا گیا۔ بجائے اس کے اُنکا نام ہرپت رائے پڑھنا چاہئے۔

تھانہ ملی (ضلع مظفرنگر) میں نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے جس کے پردہان چودہری مہاراج سنگہ اور منتری

مہاشے پرجا سنگہ جی ہیں۔ ہندو برادریاں تنگ کر رہی ہیں۔ لیکن آریہ پُرش درڑھتا کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

چرچ مشن کالج امرتسر کی بورڈنگ ہوس میں چند طلبا نے ۲۶ جون کو ہون کیا اور آیندہ کے لئے وچار ہے کہ ہر ماہ ہون ہوا کرے۔

ریاست کوٹا آریہ سماج میں ۲۱ سے ۲۳ جون تک پنڈت نردیو شاستری اور پنڈت رودت جی نے خوب پرچار کیا۔ ۲۱ کو راج کنار شری سردار سنگہ جی کے پُتر کا یگیو پویت سنسکار ہوا۔ ۲۳ کو مہاشے رشناں بہاری لال جی کے چھوٹے بھائی کا یگیو پویت سنسکار ہوا۔ راجہ صاحب نے عہ روپیہ سکندر آباد گروکل کے لئے دان دیا۔

مقام کاٹھور علاقہ رویڑ ضلع انبالہ میں بھی ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا ہے جس کے پردہان۔ لالہ رامچند داس صاحب و منتری پنڈت پربھو دیال جی مقرر ہوئی ہیں۔ ہفتہ وار جلسے لالہ گھیو رام صاحب سوداگر کی دوکان پر ہوتے ہیں۔ پورانکوں کی طرف سے بڑی بھاری مخالفت ہو رہی ہے اور حقہ پانی بند کرنیکی دہمکیاں دیجاتی ہیں لیکن آریہ پُرش درڑھتا سے کام کر رہے ہیں لالہ آتما رام صاحب موضع ٹکرانی سے ہر ہفتہ پرچار کے لئے آتے ہیں۔

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج ریاست بھرت پور کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ کو ہوگا۔ منتری مہاشے اُپدیشکوں کو دعوت دیتے ہیں۔

رُڑکی کی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی کارروائی منتری جی نے اب چھپنے کے لئے بھیجی ہے شُدھی کا جلسہ پہلے سے ہی اخباروں میں چھپ چکا ہے۔ ایک جنم کا مسلمان مع اپنی بیوی اور بچہ کے آریہ سماج میں داخل کیا گیا تھا اور ایک مسلمان کے ساتھ کھانے کے باعث علیحدہ کیا ہوا بھائی شامل کیا گیا سنسکار کے لئے اپیل پر صاحب ۵۰ روپیہ ہوئے۔ شُدھی پر مخالفت بہت ہوئی لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ قریب و جوار کے تین گاؤں میں نئے آریہ سماج قایم ہو گئے۔ ایشور ان سب بھائیوں کو دردھ رکھے۔

آریہ سماج نوح ضلع گوڑگاوہ میں لوکل پرچارک پنڈت پرشادی لال نے ۱۲ سے ۲۵ جون تک ویدک دہرم کا پرچار کیا اور لالہ رادھے لال کے بچے کا مونڈن سنسکار کرایا۔

آریہ سماج خیرآباد تحصیل علی پور آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے آجکل بڑی رونق سے ہوتے ہیں حاضری تقریباً سو اسو کی ہوتی ہے۔ جس میں پچاس عورتیں ہوتی ہیں۔ پنڈت جوالا دت جی نے اس آریہ سماج میں ۱۱ جون سے ۲۱ جون تک بڑے زور شور سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

نومسلم کی شُدھی۔ ۲۲ جون ۱۹۲۴ کو تقریباً ۳۰۰ کی حاضری میں مسمی عبدالرحیم ساکنہ گڑھی مانیا جو ۳ ماہ سے مسلمان ہو گیا تھا بمقام گروکل سوریہ کنڈ بدایوں شُدھ کیا گیا۔ یہ شخص اصل میں چوہان راجپوت تھا۔ جلسہ شُدھی میں علاوہ ممبران آریہ سماج بہت سے ہندو صاحبان شریک تھے۔

پھر بندھ کرتا ویدک پاٹھ شالا کا سنگنج کہتے ہیں۔ مسمر سوتی دیوی ایک ودہوا استری ہیں۔ جنہوں نے تقریباً اڑھائی ہزار کی جائداد جس کی آمدنی دس روپیہ ماہوار کے قریب ہے ویدک پاٹھ شالا آریہ سماج کاسگنج کو دان دیدی ہے اور آریہ سماج کے سات ممبروں کی سب کمیٹی بنا کر اُن کے نام رجسٹری کرا دی ہے اور لکھ دیا ہے کہ یہ سب کمیٹی آریہ سماج کاسگنج کے آدھین رہیگی جس کا سمبندھ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے ہے۔ اگر کسی سبب سے سدہانت آریہ سماج سے گر جائیں گے تو اس کمیٹی کا سبھاسد نہ سمجھا جاوے گا۔ حالانکہ اس دہرم کے کام میں بہت سے وگھن بھی ڈالے گئے لیکن دہنیہ ہے اس دیوی کو کہ اوس نے دہرم سے قدم پیچھے نہ ہٹایا

اور بڑی دھرتا سے اپنی پرتگیا کو پورا کیا اس دیش کی دیگر استریوں کو اس دیوی کی تقلید کرنے چاہیئے۔ پاٹھ شالا کا کام بڑی اُتمتا سے چل رہا ہے دو ادھیاپک ہیں جو بڑی رُچی سے پڑھاتے ہیں۔ پاٹھ شالا کا مکان نگر کے باہر ایک بڑی رمنیک باغ میں ہے یہاں کا جل وایو آتیت شُدھ ہے۔

پنڈت گردہاری لال فرخ آباد جنہیں آریہ پرتی ندھی سبھا نے روپیہ کے متعلق بدچلنی کے باعث موقوف کیا تھا ویدک کار بننے کے فکر میں عرصہ سے لگے ہوئے ہیں۔ دہلی دربار پر تو پچاس ہزار روپیہ محض طیاری جہاز کے لئے مانگتے تھے۔ لیکن اب محض بیس ہزار روپیہ پر بھی اکتفا کریں گے۔ مرادآباد آریہ سماج کے انکا دہ جلسہ پیش ہوا جہاں اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ یہ کام اہم ہے لہذا جب تک صوبہ ہذا کی شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا اس کام کے لئے کوئی تجویز نہ کرے اُس وقت تک یہ سماج کسی قسم کی امداد دینے کو طیار نہیں ہے کیا مرادآباد والے بھائی پنڈت گردہاری لال جی کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں اُنہوں نے اس ٹال مٹولی کے کیا معنی ہیں صاف الفاظ میں جواب دینا چاہئے تھا کہ ان کی رائے میں ایک لالچی دھوکہ باز آدمی پوتر ویدوں

انتخاب

از جناب چین مُصنفہ ٹھاکر گداؔدھر سنگھ

روٹی پانی کے بارے میں دو چُٹکلے بھی سُن لیجئے۔

ایک چوکے میں دو تین راجپوتوں نے اپنا کھانا جا کر تیار کیا۔ اور باہر نکل کر ٹھنڈے ہونے لگے کہ ذرا دم لے کر بھوجن کریں گے۔ اتنے میں ایک امریکن سپاہی آکر آہستہ سے چولہے کی آنچ میں اپنا چُرٹ سُلگانے لگا۔

ہرے ہرے رام رام یہ کیا کیا یہ کیا ہوا !!! بیچارا امریکن سپاہی حیران ہے۔ کہ یہ کیا بات ہوئی وہ سمجھا شاید یہ لوگ روٹی چُرانیکی تہمت لگاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کوٹ ٹوپ جھاڑ کر دکھاتا ہے کہ دیکھ لو میں نے روٹی نہیں لی۔ صرف چُرٹ سلگایا ہے۔ پر یہاں معاملہ ہی دیگر تھا سپاہی نے تو اُن کو جھمیلا کرتے دیکھ کر اپنا رستہ لیا۔ اور ان دھارمک ہندوؤں کو بجز اس کے کہ کُل روٹیوں کو کرشن ارپن یا دریائے برہمپتر کے حوالے کرنے اور چارہ ہی کیا تھا۔

ایک دوسرے چوکے میں بھی روٹی بن کر طیار ہوئی تھی۔ روٹیوں کی بڑی تہ تھالی میں چولہے کے پاس رکھی تھی کہ ایک جاپانی سپاہی نے ایک ڈالر تھالی کے پاس رکھ دو روٹیاں اوٹھا لیں۔ ہائے! ہائے! چوکا تو چھوت ہو گیا۔ اتنی محنت کری کرائی خاک میں مل گئی۔ راجپوت جاپانی پر بہت ناراض ہو رہے ہیں اور وہ غریب کھڑا مُنھ تاک رہا ہے۔ کہ یہ کیا ہوا۔ یہ کیوں بک رہے ہیں کہ میں نے تو روٹیوں کے دام سے بہت زیادہ پہلے ہی دے دیا ہے۔

ایک اور بھلے مانس راجپوت نے دیکھا کہ اب کہنا سُننا فضول ہے۔ سب روٹیاں اُٹھا جاپانی کو دینے لگا اور اوسکا ڈالر بھی لوٹا دیا۔ جاپانی نے سمجھا کہ شاید یہ لوگ دام دینے سے چڑ گئے ہیں۔ جو کہ مناسب حرکت تھی اوسے نہایت انکساری کے ساتھ ڈالر واپس لے لیا اور چاہتا تھا کہ تھوڑی روٹیاں لیجائے باقی اُن کے لئے رہنے دے مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ آخرکار جاپانی بصد شُکر کُل روٹیاں بھی لیگیا اور ڈالر بھی۔ راجپوت اپنے دھرم کو سمیٹ بیٹھے بھوننے لگے۔

اگرچہ چین میں ہمارے راجپوتوں نے چوکے کے دھرم میں بہت کچھ اصلاح کر دی تھی مثلاً کپڑوں کی چھوت چھات بوٹ جوتا چوکے سے ہو کر آنا جانا کسی سے کسی کا چھو جانا وغیرہ سب ملتوی یا معطل تھے۔ تاہم کہنا تک ہو تا شیخ چلی تو تھی ہی نہیں کہ بغیر کچھ عمل کرتے

ریویو

کرنامرت

چونکہ یہ کرن سنگھ جی کے بنائے ہوئے چوبیس بھجنوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسکا نام کرنامرت ہے۔ آریہ بھاشہ میں ملنے کا پتہ بروٹھا۔ پوسٹ آفس ہردوا گنج ضلع علی گڈھ۔ قیمت بلحاظ حجم زیادہ ہے

بھجن سنسکار

فارسی حروف ہیں جس میں پندرہ بھجن ہیں قیمت فی جلد ۱ر مصنفہ گنگا سہائے ورما اُپ منتری آریہ سماج بھٹہ ڈاکخانہ سٹلا ضلع بلند شہر۔ ان میں پانچ رسمیں پانچ سنسکاروں کے متعلق اور دیگر مختلف۔ قیمت بہت زیادہ ہے۔ پندرہ کتابیں گروکل کو دان میں آئی ہیں۔ جو واسطے فروخت مطبع میں بھیج گئی ہیں۔

رائے مولراج صاحب ایم اے کی بنائی ہوئی

آریہ بھاشا کی پہلی دوسری اور تیسری پُستکیں۔ قیمت فی جلد ۲ر ۱ر ۲ر ملنے کا پتہ رائے صاحب گُلاب سنگھ اینڈ سنز یا منیجر مہیش اوشدھالہ لاہور۔ مضمون انکا معمولی کُتب درسیہ کا سا ہے۔ کوئی خصوصیت نہیں۔ لیکن آریہ بھاشا کی طرف رائے صاحب کی رُچی سراہنیہ ہے جو ان سے کچھ نہ کچھ کام

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کراتی رہی ہے - عبارت میں کہیں کہیں پنجابی پن نامناسب ہے - اور ہجے کی بھی غلطیاں رہ گئی ہیں - آئندہ بار چھاپے میں اس نقص کو دور کر دینا مناسب ہوگا - مثلاً دوسرے پستک کے صفحہ ۹ کے بجائے फाल्गुन کے फाल्गुण درج ہے - پھر تیسری کتاب کے صفحہ ۱۶ پر عبارت ہے "اور پانی بھگے پاس - لگنے لگا" ، "جگہ در لتھ پتھ" کی جگہ لتھ پتھ لکھا ہے زیادہ گنجائش نہیں ورنہ غلطیاں درج کر دیتا آشا ہے کہ پنڈت بھاری لال جی غلطیوں کی پڑتال کر کے آئندہ کے لئے درست کرا دیں گے

چھاندوگیہ اپنشد کا

بھاشیہ سنسکرت اور آریہ بھاشا میں کرانے کے لئے پروپکارنی سبھا اجمیر کی پربندھ کرتری سبھا نے شریمان پنڈت شیو شنکر شرما کاویہ تیرتھ کو ستھلا سے بلایا ہوا ہے کچھ حصہ کا بھاشیہ رائے کے لئے مختلف ودوانوں کے پاس گھمایا گیا ہے - ایک کاپی اوس چھپے ہوئے حصہ کی میرے پاس بھی ریویو کے لئے پہونچی ہے - سنسکرت مہا بھاشیہ پر میرا رائے زنی کرنا حماقت ہے - پھر نہ معلوم کیوں شری پنڈت جی نے اس نمونہ کی کاپی کو میرے سپرد کیا - شاید میری پرتشٹھا کی خاطر ایسا کیا گیا لیکن اس پرتشٹھا کے یوگیہ میں نہ تھا

میں نے اس مہا بھاشیہ کے آریہ بھاشا والے حصہ کو پڑھا اور سنسکرت عبارت سے بھی جہاں تک کہ میری قابلیت کی رسائی تھی اصلیت کو سمجھنے کی کوشش کی - میری رائے میں جو نمونہ مہا بھاشیہ کا پیش کیا گیا ہے وہ فی زمانہ اچھا ہے - لیکن مجھ پر کچھ اس قسم کا سنسکار جما ہوا ہے کہ چھاندوگیہ اپنشد کے بعض حصوں کا راز بالکل برہمہ گیانیوں پر ہی کھل سکتا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ بعض مضمون پر گرنتھ کرتا کو زیادہ عرصہ تک اٹکنا پڑے - تاہم اس پربندھ گرنتھ کا باقاعدہ بھاشیہ ایک مرتبہ چھپ جانے سے آئندہ کام کرنے والوں کو بڑی سہولیت ہو جاوے گی - پس میری رائے میں پنڈت شیو شنکر شرما کا یہ کام نہایت ہی مبارک ہے میں یہ رائے ضرور دوں گا کہ جب تک کل گرنتھ کا بھاشیہ ختم نہ ہو جائے تب تک چھپائی کو ہاتھ لگانا ٹھیک نہیں ہے - جو اصحاب خریدنا چاہیں وے اپنی درخواست منیجر ویدک یںترالیہ اجمیر کے نام بھیج دیویں -

گروکل سماچار

تین دن کی بارش کے بعد پھر بادل اڑ گئے گذشتہ پانچ دنوں سے کئی مرتبہ حبس سا ہو جاتا ہے - گنگا کی گروکل دھارا برابر جاری ہے - لیکن اب تک پانی بہت زیادہ نہیں بارش کی ضرورت ہے -

برہمچاریوں کی صحت عموماً اچھی رہی ہے - گنگا نزدیک ہونے کے باعث اب پیروں میں جوڑ لگنے کا سلسلہ بھی لوٹ گیا ہے - پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے لیکن اس موسم میں جب کہ گرمی اور حبس کے باعث بہت کھلے کمروں کا پڑھائی کے لئے ہونا نہایت ضروری ہے پاٹھ شالہ کے لئے مکان کی ضرورت بڑے زور سے محسوس ہو رہی ہے اگر ایک ایک ہزار کی لاگت سے دس کمرے اور اڑھائی ہزار کی لاگت سے دو کمرے پختہ طیار ہو جاویں تو یہاں پستکالیہ اور پدارتھ بھون کا انتظام ٹھیک ہو جائے وہاں ساتھ ہی پڑھائی کا سلسلہ باقاعدہ ہوتا رہے - لیکن افسوس یہ ہے کہ میرا اس جگہ سے ہلنا مشکل اور مقرر بھتی - آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھکاری ڈیپوٹیشن بنا کر روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے بھیجنے کا انتظام نہیں کر سکتے -

راے پرمیشری داس جی

دھرم سالہ کا ایک حصہ طیار کرا کے دہلی چلے گئے ہیں اور اپنی دھرم پتنی سمیت واپس آویں گے - یہ حصہ دھرم سالہ کا بننے کے بعد امید ہے کہ پندرہ سولہ سو روپیہ بچ رہیگا - جس میں اسی قدر روپیہ اور شامل کرنے سے دو ایسے بڑے کمرے بن سکتے ہیں جنہیں ۳۰ یا ۳۵ دو شناب آسانی سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

(٢) دو مضبوط فوجی پنشن خوار آریہ خیالات کے جو کیدار جنہیں رات کو پہرہ دینا ہوگا۔ تنخواہ بھوجن کے ساتھ چار روپیہ ماہوار اور بغیر بھوجن کے خشک ١٠ روپیہ ماہوار فی چوکیدار۔

(٣) ایک وروڈھ آریہ (ہیڈکلرک) وزیر ماسٹر۔ تنخواہ ٥٠ سے ١٠٠ روپیہ تک۔ حسب لیاقت۔

منشی رام مکھیہ ادھشٹا
انہ گرو کل

فہرست آمدنی گروکل من ابتدائے یکم لغایت ١٥ جون ١٩٠٥ء

تاریخ	نام چندہ دہندگان	مد فنڈ	روپیہ	آنہ	پائی
١ جون	سیٹھ پھی رام جی پردہان آریہ سماج بھوانی	مٹھائی فنڈ	٢٦	٠	٠
"	بابو واسدیو جی مظفرنگر	مستقل فنڈ	١٠	٠	٠
"	مہاشے گل جان جمعدار نہر	"	١	٠	٠
"	مستان چند کپور تار کلرک کی معرفت	"	٥	٠	٠
"	پھمن سنگھ جی راجپوت جکھیڑہ نواسی	"	١٥	١٢	٠
"	ہیرالال ٹھکر داس شاہ آباد نواسی	"	٥	٠	٠
٢ "	ہر پرشاد جی موانہ کلاں نواسی کی معرفت	"	٥	٠	٠
٣ "	پھمن نارائن جی گرداور قانون گو	"	١	٠	٠
٤ "	ہنسراج گرداور نیون تحصیل چنیوٹ	"	٣٣	١١	٠
"	درگا پرشاد جی مچھلی شہر ضلع جونپور	"	٣	٠	٠
"	بختاور سنگھ اڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور	"	٥	٠	٠
"	کرمچند جی ضلع دار	دو پیہ فنڈ	١١	٠	٠
"	نند لال جی منتری آریہ سماج انبالہ	"	٣	١٥	٠
"	بابو دھرم سنگھ جی ورما اجمیر	انا تھالہ اجمیر	١	٠	٠
٥ "	چودہری چینی سنگھ جی رئیس نہٹور	مندر فنڈ	٢	٠	٠
"	بختاور سنگھ جی رئیس چیلہ	مندر فنڈ	٢٥	٠	٠
"	مہاشے موہنلال جی ساکن موضع رجوٹہ	مستقل فنڈ	٠	٥	٠
٦ جون	کشوری لال کرنال نواسی	"	١٩	١٢	٠
"	بالکرشن داس جی دفتر کمشنری بریلی	"	٢	٠	٠
"	تلسی رام جی سٹیشن ماسٹر فرید کوٹ	روپیہ فنڈ	٢٥	٠	٠
"	پھی چند جی کوہلی	"	٥	٠	٠
"	منتری آریہ سماج جیپور معرفت اس ڈسٹی سواگر کمیٹی	"	١٧	٠	٠

ہو تر سکیں۔ اور اچھی حالت میں جو کمرے اس وقت تک بن چکے ہیں۔ ان میں دو ستکوں کے دو بیہ پوار بڑے آنند سے او تر سکتے ہیں۔

ہسپتال کے لئے خاص علحدہ مکان کی از حد ضرورت ہے۔ اگر کوئی دانی خاص دان کرنا چاہیں تو پانچ ہزار روپیہ سے دس ہزار تک ایک رقم ہسپتال کے لئے دے کر یش لے سکتے ہیں ہسپتال اس طرح کا بنانے کا ارادہ ہے جس میں ایک طرف علحدہ کمرہ باہر سے آئے ہوئے مریضوں کو دوائی دینے کے لئے بھی رکھا جاوے۔

کاشی آریہ سماج کے پردھان پنڈت رام نرائن مشرا بی۔ اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ٢٧ جون کی شام کو تشریف لائے اور ٢٠ کو رہ کر ٢٩ کو واپس چلے گئے آپ نے ١٠ روپیہ گروکل کے لئے دان دیا اور جملہ جماعتوں کا دن بھر ملاحظہ کرنے کے بعد بہت سے نیک اور ضروری مشورے دئے۔ اگر اس طرح آریہ بھائی اپنے تجربوں سے فائدہ پہونچانا چاہیں تو بڑی بھاری مدد دے سکتے ہیں۔

ضرورت

ایک مالی جسے ٥ سے ١٠ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت تنخواہ دیجاوے گی۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تاریخ	نام چندہ دہندگان	مدفنڈ	روپیہ	آنہ	پائی
۸ جون	دھرم پتنی ڈاکٹر درگا دت جی جموں	مستقل فنڈ	۱۰	۰	۰
۸ //	// معرفت منتری آریہ سماج سیالکوٹ	//	۱۰	۰	۰
۹ //	مہاشے خوشی رام جی آریہ سبھاسد آریہ سماج شملہ	مٹھائی فنڈ	۵	۰	۰
//	مولچند جی ساکن موضع پراسولی	//	۱	۰	۰
۱۱ //	بابو چھجو رام جی معرفت مہاشے سنت لال جی کلکتہ نواسی	روپیہ فنڈ	۵۰	۰	۰
//	مہاشے رام چندر جی وٹینری [illegible] چونترہ ضلع راولپنڈی	//	۲۵	۰	۰
//	مہاشے کیول کشن جی برانچ پوسٹماسٹر شہزادپور	روپیہ فنڈ	۲۵	۱۱	۰
//	جوالا سنگھ جی ہسپتال اسسٹنٹ ٹنڈم جن ہلز برہما	مستقل فنڈ	۱۱۰	۰	۰
//	لالہ نرنجن داس جی ساکن موضع ڈنگر	//	۱۰	۰	۰
//	مہاشے گوپی رام جی گورنمنٹ سکول ماسٹر ہوشیارپور	//	۵	۰	۰
//	دین دیال بدری پرشاد مصر اندور	//	۳	۰	۰
//	مانکچند جی وکیل منیجر ریاست جبل ضلع شملہ	//	۲	۰	۰
//	رام سیوک لال گپتا اسسٹنٹ سرجن اگرامنر	//	۱	۰	۰
۱۳ //	رامچندر جی ویش سکنہ موضع گھٹنہ	//	۱	۰	۰
//	بابو بیر پال دیو جی ٹیکاپور	//	۱	۰	۰
۱۴ //	پنڈت رام پرشاد جی ٹھیکیدار ریاست کلسیہ	سالانہ جلسہ فنڈ	۵	۰	۰
//	مہاشے بیلی رتن جی ویدانت امرتسر	مستقل فنڈ	۱	۰	۰
//	نراین پرشاد جی سکنہ قریا ضلع بدایوں	//	۱	۰	۰
//	بدھ سین جی // // //	//	۱	۰	۰
//	پنڈت پورن مل جی شرما علیگڈھ برہمچاریوں کی خرچ کیلئے	//	۱۲	۱	۰
//	ٹھاکر بالمکند سنگھ میرٹھ	مٹھائی فنڈ	۵	۱	۰
۱۵ //	مہاشے کانشی ناتھ فندا	روپیہ فنڈ	۱	۰	۰
//	بہاری لال جی کلرک محکمہ نہر ضلع سہارنپور	//	۴۹	۰	۰
//	لال بہاری و چمن لال سکنہ موضع سوہنا	مستقل فنڈ	۳	۱۵	۰
//	شیو پرشاد ورما اورنگ آباد	//	۲	۰	۰
//	سوہن لال جی سکنہ کوٹ عیسیٰ خاں	//	۵	۰	۰
//	لبھو رام جی منیجر لودہانہ	روپیہ فنڈ	۵	۰	۰
//	سنت رام جی پشاور نواسی	مستقل فنڈ	۵	۰	۰
//	لالہ سنا لال جی محمود پور	مٹھائی فنڈ	۵	۱	۰

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

مہتہ جھنڈا رام جی لکھتے ہیں کہ جب خود بابا نانک جی نے اپنے آپ کو ان پڑھ لکھ دیا ہے تو انکی دیگر خوبیوں کو مانا [illegible] ہو سکے۔ اگر سوامی دیانند نے انھیں سنسکرت سے بے بہرہ لکھ دیا تو کیا ناواجب کیا۔ مہتہ جی راگ آسا محلہ [illegible] کے حوالہ سے حسب ذیل قول باباصاحب کا تحریر کرتے ہیں۔

"ناہوں جتی ستی نہیں پڑھیا
مورکھ مگدھ جنم بھیا
پرساوت نانک تن کی سرنا
جن تو ٹا بین وسریا"

لالہ کالیچرن سبھاسد آریہ سماج نوشہرہ۔ رائے دیتے ہیں کہ آریہ سماجوں میں جو جو رجسٹر رکھنے چاہئیں انکے نمونہ جات اگر آریہ پرتی ندہی سبھا یا کسی مطبع کی طرف سے چھپ کر فروخت کے لئے رکھے جاویں تو آریہ سماجوں کی کارروائیاں حسب ضابطہ ہو جاویں۔

مہاشے چاہی رام شرما۔ رکشا بندھن کے متعلق ایک دلچسپ مضمون لکھتے ہیں اور آخر میں اپیل کرتے ہیں کہ گروکل کے برہمچاریوں کی رکشا آریہ ماتا کا دھرم ہے پھر طاعون کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستانیوں کو پاپ سے نفرت کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

قابل توجہ برادران افریقہ و کلکتہ

۲۔جون سنہ ۱۹۱۴ء کے ست دھرم پرچارک میں کلکتہ کے آریہ بھائی بابو نرائن داس جیکر ورتی اور افریقہ کے مہاشے کرمچند جی ورما کی طرف سے مضامین نکلے ہیں جن میں ہر ایک مہاشہ نے اپنے پرانتوں میں پرچار کے لئے شری یتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اپیل کیا ہے اس کے ساتھ ہی بمبئی کے آریہ بھائی آریہ پتروں دوارہ پکاریں کرتے ہوئے اپنے ملک میں پرچار کی سخت ضرورت پرگٹ کر کے پنجاب پرتی ندھی سبھا کو پھر خواب خرگوش سے جگانا چاہتے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی پنجاب کی سبھا محض نکمی بیٹھی ہے مدد کے لئے درخواستیں عقلمند آدمی ہمیشہ زندہ پرشوں سے ہی کیا کرتے ہیں۔ اور جب آریہ ورت کی دیگر پرتی ندھی سبھاؤں کو چھوڑ دیگر صوبجات کے مہاشے پنجاب پرتی ندھی سبھا سے ہی درخواستیں کرتے ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے خیال میں بھی یہ معزز سبھا مردہ نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی ہستی ہے ہوئی

نہیں بلکہ جاگیرت اوستھا میں ہے نکمی نہیں بلکہ کام کر رہی ہے۔ خود غرض نہیں بلکہ جب کبھی اپنے دوسرے صوبجات کے برادران کو تکلیف میں دیکھتی ہے تو حتی الامکان کوشش کرتی ہے۔ میرے مندرجہ بالا دعووں کا ثبوت صاف طور پر ہو جاتا ہے جب کہ ہم سبھا کے جاری کئے ہوئے ویدک پرچار اور گورو کل رگوپی چشموں کو شانتی روپی جل کی دھارا چلاتے ہوئے دیکھتے ہیں مدراس میں ستناروں کی تکلیف کو محسوس کر کے اپنے لایق پرتی ندھی لالہ شیو دیال جی ایم اے کو بھیجکر پھر وہاں کے لئے ایک مستقل اپدیشک دیدیا۔ حیدرآباد دکن کے عظیم الشان ستیارتھ شاستر ارتھ کے لئے اپنے پنڈت دئے جب کبھی بمبئی والوں کی مدد کی طاقت دیکھی یو گیہ اپدیشکوں کی خدمات اُن کے سپرد کیں جاپان میں مذہبی کانفرنس کا تذکرہ سن کر اپنے پرتی ندھی بھیجنے کے لئے طیار کر دئے غرضیکہ جہانتک غور اور نظر انصاف سے دیکھا جاوے سبھا اپنا کام اپنی طاقت کے مطابق بڑی عمدگی سے کر رہی ہے۔ لیکن کیا یہ ثابت کر دینے سے کہ ہماری سبھا جیتی جاگتی ہے۔ ہم لیفیے افریقہ وغیرہ اور کلکتہ نواسی بھائیوں کی تشفی کر سکتے ہیں۔ مان لیا کہ یہ سبھا بہت کچھ کر رہی ہے۔ لیکن اسکے یہ معنی تو نہیں۔ کہ ہم انھی کاموں کی

رپورٹ سنا کر اپنے دیگر صوبجات کے بھائیوں کی زبان بند ہی کر دیویں نہیں ہم مانتے ہیں کہ ان صوبجات میں پرچار کرنے سے جو جو فوائد ہمارے لایق بھائیوں نے لکھے ہیں ان سے بھی بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا سبھا میں ان کاموں کو سر انجام کرنے کی طاقت ہے۔ میرے استھائی بھائیو! آپ کے لکھنے کے بغیر ہی سبھا کو بخوبی معلوم ہے۔ لیکن بیٹھے بے سر و سامان آدمی کیا کر سکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ بیوپار یا بھیک دار ان میں لاکھوں کے واسطے تیار سے ہو جاتے ہیں۔ لیکن بغیر سرمایہ کے ان کاموں کو کوئی شروع کر سکتا ہے؟ یہی حالت سبھا کی ہے سبھا کے پاس دھن کی اس قدر تنگی ہے کہ اپنے صوبہ کے واسطے ہی کافی اپدیشک نہیں رکھ سکتے۔ علاوہ ازیں اگر دھن کی مشکلات دور بھی ہو جائیں۔ تو پھر آدمیوں کا ملنا مشکل ہے۔ افریقہ نواسی بھائی نے لکھا ہے کہ ہم ہزاروں روپیہ سبھا کو دے چکے ہیں۔ ان میں سے ہی کسی اپدیشک کو بھیج دیا ہوتا۔ لیکن میرے بھائی کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ جو روپیہ جس فنڈ میں آتا ہے۔ خواہ وہ پنجاب کیا افریقہ یورپ یا امریکہ سے ہی کیوں نہ آوے۔ اسی فنڈ میں خرچ کیا جاتا ہے سبھا کا اختیار نہیں کہ اسے دوسرے فنڈوں میں خرچ کر سکے اس لئے آپ کا روپیہ جو آپ

بھیج چکے ہیں۔ آپ کے لئے اُپدیشک مُہیا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ گروکل لیکھ رام میموریل فنڈ اور وید پرچار آدی فنڈوں کے لئے تھا۔ ہاں۔ اگر آپ صاحبان چاہتے ہیں کہ آپ کے صوبجات میں پرچار ہو سکے تو بارہ سو روپیہ کی رقم میرے خیال میں بڑی رقم نہیں۔ اگر افریقہ نواسی بھائی بارہ سو روپیہ اس مطلب کے لئے جمع کر کے پنجاب سبھا کو بھیج دیویں۔ کہ وہ اُن کو ایک سال کے واسطے ایک یوگیہ اُپدیشک دیوے اور اس طرح بارہ سو کی رقم اہل کلکتہ بھیج دیویں تو یکصد روپیہ ماہوار میں پرتی ندھی سبھا لایق آریہ گریجوئیٹ کو اُن کے پاس بھیج سکتی ہے جو کہ اُن کے لئے بہت کچھ مفید ہو سکتے ہیں۔ ہمارے بھائیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ چالیس پچاس روپیہ کا اوپدیشک افریقہ یا بنگال وغیرہ کے لئے بھیجا جاوے قلیل تنخواہ پر جا کر کوئی اُپدیشک مفید نہیں ہوگا میرا ذاتی خیال یہ ہے۔ کہ ممالک غیر میں ہمیشہ خوبصورت بارعب جوان تندرست اور لایق پُرش بھیجے جاویں تو وہی مفید ہو سکتے ہیں۔ اور یہ صفات یا تو سادھوؤں میں ہو سکتے ہیں یا اُن گرہستیوں میں۔ جن کی مالی حالت مطمئن ہو ہمارے چکرورتی بابو کلکتہ کے اندر ایک چکر لگا کر اور للہ کر بھیجنا جی افریقہ کے سٹیشنوں اور دفتروں کے اندر بھیج کر بارہ سو کی رقم بہت قلیل عرصہ میں جمع کر کے سبھا کو بھیج دیویں گے اور پھر اُن کی درخواست کچھ بامعنی بھی ہوگی۔ ورنہ جو سبھا اپنی ضروریات پورا کرنے کے مشکل سے قابل ہو سکتی ہے۔ وہ آپ سجنوں کی اپیلوں کی طرف کس طرح عملی توجہ دے سکتی ہے۔

آپ کا شبھ چنتک
سندر داس نگر تھ
ہیڈ ماسٹر ہٹنہ ضلع
جہلم

(نوٹ) بہتر ہوگا کہ بجائے نامہ نگاروں کی رائے زنیوں کا تماشہ دیکھنے کی غیر مہتی سبھا کے منتری جی خود بنگال اور افریقہ نواسی بھائیوں کو جواب دیں۔ اڈیٹر

کنیا گورو کل

میں نے ستیہ دھرم پرچارک میں ایک لیکھ اس آشے کا پڑھا ہے کہ کنیا گورو کل کا ستھاپت ہونا بہت مشکل کام ہے اس بارہ میں میں اپنی واقفیت کے نتیجہ سے ذریعہ پبلک کو آگاہ کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔

میرا خیال ہے کہ اگرچہ ہر ایک نئے کام مشکل ہوا ہی کرتی ہے اور جبکہ دان دینے والوں کی کمی ہو تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی نیا انسٹی ٹیوشن کھولا جانا کچھ کم ہمت و استقلال اور جانفشانی کا کام نہیں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ لڑکوں کے گروکل کی بہ نسبت کنیا گروکل کا کام چل نکلنا آسان ہے۔

سب سے بڑھ کر روپیہ کا سوال ہے اور لڑکوں کے گوروکل کے لئے چندہ دیتے وقت اہل ہند (ہندو و آریہ) ایسی پس و پیش میں پڑ جاتے ہیں کہ

(۱) وہ لڑکے اول درجہ کے عالم فاضل ہو کر بھی اپنا گزران کن ذرائع سے کریں گے۔

(۲) وہ ۲۴ یا ۲۶ سال تک برہمچریہ کا پالن ضروری ہی کر لیویں گے یا نہ کر سکیں گے۔

(۳) کون اپنے لڑکوں کو اس قدر عرصہ کے لئے علیحدہ کر دیوے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ یہ سب اُن کے خیالات پوچ ثابت ہو رہے ہیں لیکن معترض صاحبان اپنے ان اعتراضات کے ذریعہ سے کم از کم لوگوں کو گوروکل کے خلاف اشتعالک تو پیدا کر ہی دیتے ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے کنیاؤں کو تعلیم یافتہ بنانے کی خواہش آج دن تمام تعلیم یافتہ اہل ہند کو ہے۔ جہاں لڑکوں کو گوروکل میں بھیجنے کے لئے صرف آریہ صاحبان اور وہ بھی سب نہیں بلکہ چنے ہوئے جاشے کن تیار ہیں وہاں لڑکیوں کو سد شکشت کرنیکا خیال نہ صرف آریوں کو ہی ہے بلکہ تمام ہندوؤں کو جو پڑھے لکھے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

یہ دھن لگی ہوئی ہے کہ ہمارے لئے کنیائیں ودوشی ہو جاویں یا کم از کم کچھ معمولی شکشا ضرور مل جاوے پس اسی حالت میں کنیاؤں کے پاٹھ شالا (گوروکل) کے لئے روپیہ کی مدد بہت کافی طور پر مل جاوے گی مانگنے والوں کی البتہ کمی ہے۔ لیکن اگر ایسے کام کرنے والے مہاشے گن میدان میں قدم بڑھاویں جیسے گذشتہ بیان مہاتما منشی رام جی نے لڑکوں کے گوروکل کے لئے تیس ہزار روپیہ چندہ حاصل کرنے کا ایسا پرن کر لیا تھا کہ جب تک یہ رقم نہ وصول ہو جاوے گی تب تک اپنے گرہ میں پرویش بھی نہ کریں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ برہمچریہ کی میعاد جس طرح لڑکوں کے لئے کم از کم ۲۴ سال کی ہی اوسی حیثیت پر لڑکیوں کے لئے صرف ۱۶ سال ہی یعنی ایک ۲۴ سالہ برہمچاری کو شاستراً فرض ہوگا کہ وہ ۱۶ سال کی لڑکی سے بواہ کرے۔ پس جہاں موجودہ حالات واقعات کے لحاظ سے لڑکوں کا ۲۴ سال تک برہمچاری رہنا ایک امر محال و تعجب کی سی بات ہو رہی ہے وہاں اور لڑکیوں کو ۱۶ سال تک برہمچریہ ہی رکھے جانا کچھ مشکل نہیں ہے ان دنوں عام طور پر پندرہ سولہ سال کی آیو میں لڑکیوں کے بواہ ہونے لگے ہیں پس لڑکیوں کے گوروکل میں یہ دقت بھی نہ ہوگی اور ادھیاپکاؤں کا البتہ ان دنوں گھاٹا ہے لیکن اگر شروع میں کام چلانے کے لئے اپنے پرشوں سے کام لیا جاوے جن کی لڑکیاں موجود ہوں اور وہ بھی پتنی گوروکل میں داخل کر دی جاوے اور وہ ہر حالت میں اپنے دھرم پتنی کے ہمراہ وہاں پر رہا کریں اور ایسے لوگ تلاش کئے جاویں۔ جو عمر کے لحاظ سے ایک ایسے درجہ پر پہونچ چکے ہیں کہ ان کا وشواس کیا جا سکے مثلاً ہم چالیس برس سے زائد آیو والے شردھالو نیک نیت اور دھرماتما مہاشے ادھیاپک مقرر کئے جاویں

اب سب سے بڑھ کر سوال مکان کا ہے جو ایک قلعہ کے مانند ہونا چاہئے اور جس کے لئے کم از کم ایک یا دو لاکھ روپیہ درکار ہے۔ اس کے لئے میرے خیال میں صرف یہ کوشش کی جاوے کہ کسی ایک یا چند راجا مہاراجگان سے اپیل کیجاوے اور اگر وہ متوجہ ہو گئے تو ایک قلعہ جیسے مکان کا مل جانا یا نیا بنوا دیا جانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

حال میں مجھے ایک پیمفلٹ دیکھنے کا موقع ملا ہے جو ریاست گوالیار کی کنیا دھرم بردھنی سبھا کی سالانہ رپورٹ ہے اور اسکا تذکرہ یہاں پر بہت مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آریوں کی واقفیت کے لئے یہ نویدن کرتا ہوں کہ ہمارے موجودہ ہز ہائی نیس مہاراجہ سیندھیا بہادر والئی ریاست گوالیار بنات خاص کنیاؤں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے بہت متوجہ ہیں۔ حضور ممدوح نے اپنے راجیہ میں ستری شکشا کے لئے ایک کنیا دھرم بردھنی سبھا ستھاپت کی ہے اور ہر قصبہ و شہر میں کنیا پاٹھ شالہ راجیہ کے صرفہ سے قایم ہے۔ لڑکیوں کو ترغیب دلانے کے لئے وقتاً فوقتاً کتابیں و مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم ہوا کرتی ہے اور کامیاب لڑکیوں کی شادی کے لئے حسب ضرورت ایک خاص حد تک مدد دیجاتی ہے اکثر ۲۰ سے ۵۰ تک غریب لڑکیوں کی شادیوں کے لئے بھی ریاست کی جانب سے دیا جاتا ہے اور گوالیار شہر میں مہارانی گرلز سکول عرصہ سے ستھاپت ہے۔ جس میں پانچ سو لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ مجھے ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ اس سے اور بڑھ کر بھی کوئی کنیا پاٹھ شالہ ہندوستان کے کسی دیگر حصہ میں ہے یا نہیں۔ اس انسٹی ٹیوشن میں لڑکیوں کو علمی تعلیم کے علاوہ دستکاری سینا پرونا اور قصیدہ کاڑھنا وغیرہ بھی سکھلایا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی مستقل فنڈ میں ۷۷۶۰ سات ہزار سات سو ساٹھ روپیہ موجود ہے۔ آیندہ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

پس اگر شریمان مہاراجہ صاحب عالیجاہ سیندھیا بہادر یا دیگر ایسے ستری شکشا کے پریمیوں کی سیوا

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں آرین ڈیپوٹیشن بنیے اس سکیم کو لے کر جاوے اور اُن کو کنیا گوروکل وستری شکشا کی ضرورت سمجھاوے تو ممکن نہیں کہ محنت رائگان جاوے سب طرح کی خرابیاں دور ہو سکتی ہیں لیکن ہم میں کام کرنیوالوں کی کمی ہے۔ جب تک یہ کمی پوری نہ ہو جاوے ہم میدان میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اوم شم

نویدک
جگدمبا پرشاد ورما
از مونگا ڈلی گوالیار۔

ایک انوکھی دُوراندیشی

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۵ بیساکھ سمبت ۱۹۷۱ بکرمی میں لالہ لعل چند شرما انسپکٹر پولیس محکمہ ور مشرقی افریقہ کی جانب سے شائع ہوا ہے جس میں آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے پرارتھنا کی ہے کہ اپنے دیہاتی سماجوں میں اس بات کا پرچار کریں۔ کہ بجائے اتوار کے کسی اور دن اپنا ستسنگ جلسہ منایا کریں۔ تاکہ مشنری لوگوں کی یہ بات عوام کے ذہن نشین نہ ہو جائے۔ کہ خدا نے چھ دن میں دنیا بنائی اور ساتویں دن آرام کیا۔ اس ایک پہلو سے بھی لالہ جی کی بات درست ہے۔ لیکن اس سے کہیں بڑھ کر ایک اور فائدہ متصور ہے یعنی ایک پنتھ دو کاج۔ ایک تو اتوار کا خاص آرام کا دن خیال نہیں کیا جاوے گا۔ دوسرے ہم پراچین ریتی کو از سر نو پرچلت کر سکتے ہیں۔ لیکن جیسے صاحب موصوف تجویز فرماتے ہیں کہ کوئی اور دن مقرر کیا جاوے میری رائے میں ایسے ویسے کسی اور دن اختیار کرنے کی بجائے اوماوسیہ پورنماشی۔ اشٹمی اتیادی مقرر ہونے چاہئیں۔ غالباً گوروکل میں بھی اتوار کی جگہ مذکرہ بالا دنوں میں اندھیائے (تعطیل) ہوتی ہے پراچین سمے میں کوئی بات ایسی ویسی مقرر نہیں کیجاتی تھی۔ بلکہ ہر ایک سے کوئی نہ کوئی خاص فائدہ مدنظر ہوتا ہے اسی طرح پر یہ دن بھی دوسرے دنوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ ایسے دنوں میں ہم کو خاص ہون یگیہ کرنے اور ایک آدھ سنسکار کرنے کی ہدایت ہے۔ اس بات کو ماسٹر جی نے اپنے گرہستھ آدرش میں بھلی بھانت درشایا ہے عام طور پر سماجوں میں خاص لاہور اور ایک آدھ اور سماج کو چھوڑ کر ہفتہ وار جلسہ کی کارروائی دو گھنٹہ ہوا کرتی ہے۔ بس ایسے مقاصد پر ملازم پیشہ لوگوں کو بھی دقت پیش نہ آوے گی۔ کیونکہ سرکاری دفاتر میں چھ سات گھنٹہ کام کرنا پڑتا ہے۔ لاہور جیسی سماجوں کو دقت ہوگی۔ اسواسطے وہ [illegible] رکھے جاویں اور باقی سماجوں [illegible] یہ ریتی جاری کر دینے سے آپ [illegible] کو پراتن رسموں کا ہتہ کرنے والا بناتا ہے اس معاملہ میں ایک اور تکلیف پیش آوے گی۔ وہ یہ ہے کہ اتوار کو تو نہ کسے پوچھنا پڑتا ہے نہ جنتری سے دیکھنے کی ضرورت ہے لیکن اوماوش آدی سب بغیر دیکھے معلوم نہیں ہو سکتے۔ اسواسطے ہر ایک کو اتوار کی طرح جلدی معلوم نہیں ہو سکتا کہ آج سماج کا ہفتہ وار جلسہ ہے اس بات کے متعلق اس طرح پر کر سکتے ہیں گزشتہ سال سے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز اپنی طرف سے سکولوں وغیرہ میں ایک نقشہ اس قسم کا طیار کر کے بھیجا کرتے ہیں۔ جس میں اتوار اور دیگر تعطیلات دوسرے دنوں سے مختلف رنگ سے چھپی ہوئی ہوتی ہیں اسی طرح سے اس نقشہ پر ایک نظر ڈالنے سے جھٹ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں دن تعطیل ہے۔ ایسے ہی اگر ہر ایک سال کے آرنبھ میں اس قسم کا ایک نقشہ طیار کرایا جاوے۔ جس میں اوماوس پورنماشی۔ اشٹمی سنکرانت آدی مختلف رنگ سے چھپی جاویں [illegible] یہ دقت دور ہو جاویگی۔ قیمت ایک [illegible] کے قریب ہوگی۔ اسواسطے ہر ایک آدمی مہیا کر سکتا ہے۔ اور [illegible] جلسہ کے اختتام پر یہ سنا دیا جاوے کہ اگلا جلسہ فلاں دن ہوگا مناسب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ تجربہ گرو کل آشرم و گرہست آشرم میں بر وقت کرنے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست امپوت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جس قدر پہلی عمر میں کرو گے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے خرچ بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت وغیرہ کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و ایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا سجن پرشوں کو مفت ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوالیں۔ البتہ کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت فی سیکڑہ ۱۰۰	عہ
فقہ ہندو و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	عہ
ایرین تہذیب و پاکی ۱۰۰	۲
ہم ضرور ہی یا آریہ و قیمت ۱ پائی ۱۰۰	۸ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰	۲

اُپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵ر

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ار

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دہاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دہاری نمبر ا حکمت نظری و عملی کے بیان ہیں	۱ر
ر نمبر ۲ علم الٰہی	۱ر
ر نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال	۳ر
ر نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۳ر
ر نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳ر
ر نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲ر
ر نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دہاری	۳ر
ر نمبر ۲۴ صحت جسمانی و افعالی	۳ر
ر نمبر ۲۹ طعام و شراب	۳ر
ر نمبر ۳۶ بھوت اور شیطان کے حالات	۸ر
ر نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۳ر
ر نمبر ۳۸ حکایات و روایات	عہ
ر نمبر ۳۹ دوج نیتی	۵ر
نمبر ۴۳ تجارت صنعت و ایجاد	
ر نمبر ۴۸ سلطنت راج نیتی	۷ر
ر دھارنا نتا بگی	۸ر

نوٹ - دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خرید کو فی صد روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپکر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت - بلا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** سیٹھ ہی بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشہ وزیر چند جی ضخامت ... صفحہ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک مبلغ سے روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں (شعروں) میں ادا کیا ہے۔ جن صاحبان کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے ان کے لئے یہ ایک اپورب پستک ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

رامسرو پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلاش بہار بھجن منجری پہلا حصہ۔ دوسرا حصہ۔ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ ہٹولا ستریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر آلہ چند میں بھجن ولاس۔ بواہ گیت ...

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی بمقبول عام برگزیدگی۔ مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس بلحاظ مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں انجیل سے زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے انگلش یوروپین و امریکین کھلم کھلا بدھ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

یہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں ... دفعہ چھپی یورپ ایشیا کی قریب قریب سب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سیلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلےٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اس اخبارات ڈاکٹر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلےٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بڑے بھاری مذہب کے تعلیم و صحیح حالات سے مملو ہے۔

ہزایکسلنسی مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے ترجمہ میں دلچسپ بنا دیا ہے" ضخامت ۲۲×۱۸ کی تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں"

شبھو برت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلا نقدہ کھیچڑا لنگی و پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لالہ ہوری لال اینڈ سنز
مینیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اور لیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس سے بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ .... ے
یجروید بھاشیہ .... ے

رگوید بھاشیہ بھومکا ۱ر
ستیارتھ پرکاش .... عہ
" چھپا کاغذ ۲
سنسکار ودھی ۸ر
نروکت ۱۰ر
اشٹادھیائی مول ۱۰۳ر
آریہ بھومی ۳ر
پنچ مہا یگیہ ودھی ۱۰ر
سنسکرت واکیہ پربودھ ۳ر
ویوہار بھانو ۱۰
شاستر ارتھ فیروز آباد ۱ر
وید ورودھ مت کھنڈن ۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن ۱ر
بھرانتی نوارن ۱ر
ویدانت دھوانت نوارن .... ۔ر
میلہ چاند اپور ۱ر
شاستر کاشی .... ۔ر
آریہ اُدیشیہ رتن مالا .... ۔ر
گوکرونا ندھی ۱ر
بھرمو چھیدن .... ۔ر
انو بھرمو چھیدن .... ۔ر
ہون منتر .... ۔ر
سو منتویہ امنتویہ پرکاش .... ۔ر
سو یکار پتر .... ۔ر
ویدانگ پرکاش سمپورن .... للعہ

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان کتابوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور

دس روپیہ یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی۔

المشتہر
مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد ۱ر
ثبوت تثلیث وید ۱ر
ویدانت دھوانت نوارن ۱ر
سندھیا منظوم اردو ۱ر
" نثر ۱ر
گنجینہ بھجن ۱ر
قادیانی مت درپن ۱ر
سنگت رتن پرکاش ۱ر
آریہ ورت کا عروج ۱ر
جیون چرتر سوامی حصہ اول ۱ر
" حصہ دوم ۱ر
مخزن اسرار حصہ اول ۲ر
" حصہ دوم ۱ر
سداچار پربودھ ۱ر
بھجول ۱ر

ناگری ٹائپ

ایک انیٹر و منتری کی یا تیما قیمت فی جلد ۱ر
پرجھوش پرکاش " ۱ر
جیون چرتر سوامی حصہ اول " ۸ر
برہمچریہ " ۱ر
سنسکرت ہوم پدھتی " ۱۰ر
دیش درشن پرکاش " ۱ر
گنجینہ بھجن " ۸ر

خریداران پرچارک

ستہ انتہا سے بے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت۔ پتہ۔ نمبر۔ وی۔ پی۔ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

دفتر ستیہ دھرم پرچارک ۔ نمبر ۱۰

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

REGISTERED. رجسٹرڈ نمبر ا ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204 رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

سد دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے ... معہ محصولڈاک پیشگی / طالبعلموں سے ... " " " }

قیمت بلا پیشگی

جلد ۱۶ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے | سنہ ۶۱ بکرمی ۱۹

نادر موقع

کلیات آریہ مُسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اُسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس انتی اُتم سنگرہ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے لئے ایسی ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اُسپر نام ما تر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ جسکے لئے ستیہ دھرم پرچارک کو پیشقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مطبع نے پبلک کی ہمدردی اور آریہ پبلک کی خصوصاً قدردانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سُنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گزشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں پشاور۔ لاہور ملتان شہر اور ملتان چھاونی کے سیوک منور سبھاسدوں نے تو اپنا کرتویہ جان قیمت بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں ویدک دھرم کے پوتر بھاوں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آستیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا ہے میں بھی اپنا فرض جانکر اس مولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گُروکل کے لکچر شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی بھنڈاری ایڈیٹر عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت متوازی ۸ ہے۔ مینے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۰۴ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کُلیات آریہ مُسافر کا بیمہ کرا دینگے۔ اُنکی خدمت میں یہ کتاب مُفت نذر ہوگی۔ لاگت مجول معہ محصولڈاک صرف ۲/ صرف ہوگا جسمیں کُلیات آریہ مُسافر اور لکچروں کا سنگرہ ہر دو ہی بک ملینگی۔ مگر یاد رہے کہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۴ع

اطلاع پہونچنی چاہئے اول ان درخواست کنندوں میں سے پہلے ۱۵۰ اشخاص کو یہ عایت دیجاویگی۔

راقم { امین چند دوسانج

پنجابی برادرز ریوڑیاں

[illegible]

المشتہر

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارِکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۲ ؍

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریا وعمل کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مُصنّف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے۔ حجم ۹۰ صفحے قیمت ۱۰ ؍

تیج مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے۔ متوازی کالم میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصراً مگر بالتوضیح لتشریح محققین ولوروپین علما کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ ؍

اُپنشد۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ لفظ اُپنشد کی تشریح تنقیح و تخریج (۲) اُپنشد کی تعداد قدیم وجدید واُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف ومصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علما نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۲ ؍ ۹۰

الیشور درشن۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی ۔ بی۔ اے پرنسپل آریہ کالج ملتان جس میں جگہ جگہ وید وکت پرمان دئے ہیں قیمت ۴ ؍

معدن التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے جلنے کے قاعدے۔ سرکار۔ دربار سیر وشادی وغیرہ کے متعلق آئین

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت ومعلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۲ ؍

مختلف مذہبی پنتھوں کا تذکرہ

دادو۔ کبیر۔ گنیشہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی گنج بخشی رام لالی سُتھرا شاہی۔ گوبندسنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی پران ناتھی۔ سادھ ست نامی شیونرائنی۔ رام سنیہی شیو نیہ وادی۔ ستر ہارامی۔ نانک۔ چارواک وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت سے تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱۰ گوتم بدھ کا مختصر جیون چرت ۱۰ تمباکو یوروپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح درشائے گئے ہیں قیمت ۱۰

بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے

یہ سب بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دیویاں۔ دوشی۔ دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرنوں اور ماں کے پرم دھرم کاریوں پر مجموعہ لکھی گئی ہیں ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ استریوں کے علمی و عملی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں منجملہ ان گیت وکمیات ستریوں کے سارانی لکیگئی۔ ہر دو دیوی رودرپا سنیوگیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدمی بہت سی عفت ماب ویر دیویوں کے مختصر حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی یاگیہ ولکیہ کا سمواد مدالسا جنک کا اور دوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے مفرداً مفرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱ ؍ ہے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۲ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ؍

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل قسمہ نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کے شائق رہا کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت سے برے بھاوؤں کے لگانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ پوتر بھاوؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھ میں رکھی جاویں جیسے کہ ماسٹر شیوبرت لال نے پرنسپل ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ لکھے ہیں جن کی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشن گپتا کے تدنے سے دولت کے کامیاب ہونے۔ شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داود کی فوج کی ورش پر چڑھائی میگستھنز یونانی دوت کا آنا۔ دونوں میں صلح گزارا، راجہ چندر گپت کا روکسانا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ ۔ اور یونانی سفیر میگستھنز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم ٹریکٹ سائز ۔

(۲) **شیواجی** اور روشن آرا۔ دختر اورنگزیب کا دل آرا کا گرفتار ہونا۔ اس کا میل شیواجی کا دربار میں آنا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات حجم ۹۸ صفحہ۔ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ ؍ ۱۰

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہاراجہ بکرماجیت اور دیسے پور کی نوشیرواں شاہ دل کی اولاد ہونے اور موہت لنے کا شہر بانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنا۔ مہاراجہ بابا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز قیمت ۱ ؍

(۴) **شہر بانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا کے ساتھ وواہ کے حالات قیمت ۲ ؍ یہ چار فرداً فرداً خریدنے میں ۸ رکھے ہیں چاروں خریدنے سے ۸ ؍ لیا جاوے گا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۵ اساڑہ سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء - شکروار - ہردوار | نمبر ۱۴

واقعات اور مفید رائیں

مہذب یورپ میں سخت تعصب - ریورنڈ آر. جے. کیمبل ایک میتھاڈسٹ پادری ہیں جو شہر روما کی سیر کو گئے تھے - منجملہ دیگر جگہوں کے ملاحظہ کے وہ پوپ کے محلات دیکھنے کو بھی تشریف لے گئے اور ساتھ ہی پوپ کی زیارت بھی کر آئے - اسپر رومن پادریوں نے اسکے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا - پوپ بھی روم کے عجائبات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے - اگر دیگر فرقوں کے پادری اُسے دیکھ آویں تو اُس سے اُنکے عقائد میں کچھ فرق نہیں آ سکتا - لیکن جو پادری اب تک دنیا کا خاتمہ چھ ہزار برسوں میں مانتے ہیں اُن سے ایسے توہمات کا اظہار کچھ تعجب انگیز نہیں ہے -

نیٹوؤں کے ساتھ خاص رعایت کرنا اسوقت کا انسانی خاصہ ہو گیا ہے - بلوچستان کے ایجنٹ گورنر جنرل کرنل ٹیٹ صاحب بڑی عمر ہو چکنے کے لحاظ سے ۲۸ اگست کو پنشن پر برطرف ہونا چاہیئے لیکن چونکہ اُس وقت علیحدہ ہونے سے دفعتاً انہیں سرد جگہ میں جانا پڑیگا اس لئے گورنمنٹ نے اکتوبر تک اُنہیں ایزادی ایام دیدی ہے - جب انصاف مجسم انگریزوں کا یہ حال ہے تو ہندوستانیوں کی اپنے آدمیوں کے ساتھ رعایت پر کیوں تعجب کیا جاتا ہے -

مسٹر پیروزشاہ مہتہ کو خطاب - بادشاہ سلامت کی سالگرہ کی خوشی میں جن ہندوستانیوں کو خطابات عطا ہوئے ہیں - انمیں سے مسٹر پیروزشاہ مہتہ کو کے. سی. ایس. آئی بنایا گیا - یہ عزت بہت کم ہندوستانیوں کو ملتی ہے - مسٹر مہتہ کانفرنس کے برگزیدہ کارکنوں میں سے ایک تو ہیں ہی - لیکن جو خدمات اپنے ملک والوں کی انہوں نے "کونسل واضعان قانون ہند" میں کی ہیں وہ بہت ہی بے نظیر ہیں اس خطاب کے عطا کرنے سے لارڈ کرزن نے حق حقدار کو پہونچایا ہے - میری رائے میں کل ہندوستانی بلا لحاظ فرقہ و قوم گورنمنٹ کی اس عزت افزائی کے فعل سے خوش ہونگے -

ڈاکٹر گروداس بنرجی صاحب سابق جج ہائی کورٹ کلکتہ کو بھی اسی موقع پر نائٹ بنا دیا گیا ہے - ڈاکٹر صاحب موصوف کی عام لیاقت اور سادہ مزاجی سے سب واقف ہیں - گورنمنٹ کی اس مہربانی کا بھی عام طور پر شکریہ ادا کیا جاویگا -

عجیب وصیت - جزیرہ ارکنی کی شرف مسٹر ٹامس صاحب وصیت کرتے ہیں کہ انہیں ایسے جالی کے کفن میں دفن کیا جاوے کہ قیامت کے دن وہ کفن پھاڑ پھوڑ کر سب سے پہلے نکل آویں - پُرمذاق آدمی موت کے وقت بھی مذاق سے نہیں چوکتے -

برطانیہ اعظم میں سال گذشتہ کے اندر ۵۸۳ ایجادیں عورتوں نے کیں جنکے نام خاص رجسٹری کی گئیں نہ معلوم ہماری دیش میں عورتوں کو کب تک مفید بنایا جاویگا - لیکن یہاں کے تو مرد بھی ابھی تک مفید نہیں بنے - پھر عورتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے -

انسانیت کا وہ خیال ہی کیا - جسے خود غرض بدل دیوے - یورپ کا مشہور فلاسفر ہربرٹ سپنسر لڑکپن میں مچھلی کے شکار کا بڑا عاشق تھا - جوانی کی عمر میں انسانیت کے خیال سے اسکو بد اخلاقی سمجھکر ترک کر دیا تھا - لیکن اپنی صحت بگڑتی ہوئی دیکھکر پھر مچھلی کا شکار شروع کر دیا - گویا اُس اعظم فلاسفر کے نئے دنیا سے دیگر سب طریقے ورزش کے مفقود ہو گئے تھے ایسی انسانیت ہی کیا جسے خود غرضی تبدیل کر دیوے -

جاپان میں آزادی روم کے پوپ نے جاپان پر بڑی شفقت کا اظہار کیا ہے - کیونکہ اُس جگہ رومن کیتھولک عیسائیوں کو بڑی بھاری آزادی حاصل ہے -

صلح کا حامی کاونٹ ٹالسٹائی اخبار ٹائمز میں ایک مضمون کے اندر شاہنشاہ روس کو موجودہ جنگ کے لئے جوابدہ بتلاتے ہیں اور رعایا کو صلاح دیتے ہیں کہ جنگ میں شرکت سے انکار کر دیں یہ صحیح ہے کہ اس قسم کے جنگ بڑے آدمیوں کی مسرت پسندی کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں لیکن جب جنگ چھڑ گئی اسوقت رعایا کو یہ صلاح دینا گویا اپنی قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے برابر ہے - ہاں اگر ایک عالمگیر دھرم پھیلا ہوا ہو اور دنیا کی کثرت رائے امن کو قائم رکھنے کی طرف متوجہ ہو تو اس قسم کی کارروائی سے ضرور فائدہ پہنچے -

شاہنشاہ کی سالگرہ پر عطیہ خطابات

اس سالگرہ پر جنہیں خطابات ملے ہیں انہیں میں سے لالہ لعل چند صاحب ایم. اے رائے بہادر بنائے گئے ہیں مجھے اس موقع پر از حد خوشی ہوتی ہے کیونکہ باوجود ہمارے خیالات کے اختلافات کے بھی میں لالہ لعل چند کو اعلیٰ درجہ کا باایمان اور منصف مزاج آدمی سمجھتا ہوں - جہلم کے ڈاکٹر بھگت رام ساہنی کے لئے رائے صاحب کا خطاب کچھ بڑی بات نہیں ہے اخبار کے رائے صاحب مُرلیدھر وکیل کو قیصر ہند کا تمغہ عطا کر کے گورنمنٹ نے اپنی فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے لیکن وجہ یہ ہے کہ گو رائے صاحب کانگریس

i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے پُرجوش ممبر ہیں تاہم اُنکی لوکل پبلک خدمات ایسی نہیں ہیں جنہیں کہ گورنمنٹ وقت نظر انداز کر سکے۔

ہندوستان میں پہلا انگریز جو آیا اُسکا نام طامس سٹیون تھا جو مقام گوا کے نزدیک ۱۵۷۹ء میں وارد ہوا تھا۔ اس شخص نے زبان مرہٹی اور کوکانی میں کمال حاصل کیا تھا۔ یہاں تک کہ مرہٹی زبان میں ایک کتاب موسوم بہ "پران" لکھ گیا جسمیں گیارہ سو چند چارپاد کے ہیں۔ اس کتاب میں توریت اور انجیل کا مکمل قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اب اس کتاب کی کوئی بھی چھپی ہوئی جلد نہیں ملتی اور اس لئے اُس کا ایک نیا ایڈیشن معہ سوانحعمری مصنف کے نکلنے والا ہے اسپر بہت سے سنسکرت والوں کی پٹیاں بھی نکلیں گی۔

ولایت انگلستان کی نمائش درختاں میں چند ایک ایسے مصنوعی درخت شامل ہیں جو زمین سے علیحدہ محض کیمیائی اجزا سے بنائے گئے ہیں۔ پدارتھ ودیا اس وقت حیرت انگیز ترقی کر رہی ہے۔

مشہور بوئیر جنرل کرانجے - اسوقت امریکا کی نمائش سینٹ لوئیس میں ناٹک کے تماشہ میں شامل ہوکر روزی پیدا کر رہا ہے لوگوں کا اعتراض پر اُس نے جواب دیا کہ عزت اور شہرت کی وجہ سے بھوک بند نہیں ہوسکتی۔ کیسا عبرت ناک نظارہ ہے!

طبی مدرسہ پیرس میں پہلی لیڈی لکچرار میڈیم میکینی مقرر ہوئی ہے جو میونسپل سکولوں میں حفظان صحت پر اپدیش دیتی ہے۔

امریکا کے مشہور نمائش سینٹ لوئیس میں کمائی کے لئے لنڈن سے تین سو مشہور چور روانہ ہوئے ہیں جنکی خبر لنڈن کے سراغرساں پولیس نے پہلے سے ہی دیدی ہے۔ مغرب

ہر ایک بڑے بھلے پیشہ میں کمال حاصل کیا ہے

انگلستان اور ویلز میں کل آمدنی آبکاری سے تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ روپوں کے قریب ہوئی جنہیں سے محض لنڈن کی کمائی ۳۸ لاکھ روپیوں سے زیادہ تھی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے ملک میں شراب نوشی کا کسقدر زور ہے۔ باوجود ٹیمپرنس سوسائیٹیوں کی لگاتار کوششوں کے یہ نتیجہ بڑا ہی خطرناک ہے۔ جب لنڈن کے بعض اعلیٰ درجہ کے اخبار نویسوں کا یہ خیال ہے۔ کہ شراب خور قومیں ہی تہذیب میں زیادہ ترقی کرتی ہیں اور جبکہ ایسے خیالات کی پیروی کرنے والے اس جگہ لاکھوں ہیں تو ٹیمپرنس سوسائیٹیوں کا انگلستان میں زیادہ کامیابی حاصل کرنا نہایت مشکل نظر آتا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے تین کروڑ روپیوں کے پرامیسری نوٹ جاری کرنے کا اعلان دیا ہے درخواستیں ۱۲ جولائی تک لیجاوینگی۔ دوسرے الفاظ میں گورنمنٹ ہند کو ۳ کروڑ روپیہ قرض لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ ناظرین اس خبر کو حیرانی سے سنیں گے کیونکہ اُنکو معلوم ہے کہ بوجہ بجت کے انکم ٹیکس میں لارڈ کرزن نے بڑی بھاری کمی کردی تھی۔ لیکن تبت کے صلح کُن مشن نے اُن تمام امیدوں کا خون کرویا جو کہ انکم ٹیکس کے کسی حد تک منسوخ ہونے سے پیدا ہوئی تھیں۔ اس تہذیب کے زمانے میں کوئی ملک شاندار کہلانے کے یوگیہ نہیں ہے جسکے ذمہ قومی قرضہ نہ ہو۔ جب میں بریلی میں تھا۔ تو وہاں امیری کی جو تین نشان سمجھے جاتے تھے ان میں سے ایک قرضہ بھی تھا۔ پھر بیچارے بریلی کے رئیس کیوں معیوب سمجھے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ان کو بھی مہذب ریاستوں کے ہم پلہ سمجھا جاوے۔

جزیرہ مڈگاسکر کے راجا کی نسبت ایک انگریز سیاح لکھتا ہے کہ وہ بڑا سادہ مزاج اور دولتمند ہے۔ سوداگری کے ذریعہ سے ہی لاکھوں کروڑوں پیدا کرتا ہے لیکن اپنی آمدنی کا بقایا ہر سال کسی خفیہ جگہ پر دبوا دیتا ہے اور اسی وقت دفن کرنے والوں کے قاتلوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے یہ روایت پُرانی ہے کچھ نئی نہیں۔ کشمیر کے سابق مہاراجہ گلاب سنگھ کی نسبت بھی یہ روایت اور پٹیالہ کی ریاست کے متعلق بھی ایسا ہی سنا گیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ کنجوسوں کی نسبت اس قسم کی روایتوں کا مشہور ہونا ایک معمولی امر ہے۔

مدراس میں ایک اشٹرڈنس کے لڑکے نے ایک ہوشیار لڑکے کے پرچہ پر بجائے اس کے اپنا نام لکھدیا اور اسنے پرچہ پر اُسکا جعل ظاہر ہونے پر چار ماہ کی قید سخت کی اُس لڑکے کو ہوئی اور یہ شخص علم کے دروازے کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا! افسوس!

لتھوینیا میں ایک موچی کی عورت کے سولہ بچے پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت ایک دم اُسنے ۴ بچے جنے ہیں جن میں سے ۳ زندہ ہیں۔ یہ اصول ہر ایک جاہل سے جاہل انسان کو سمجھانے کے لائق ہے کہ اولاد اسی قدر پیدا کرنی چاہئے جس کی تعلیم اور تربیت عمدہ طرح سے کرنے کی طاقت ہو۔

بدھ کی تصویر کی پرستش ملک برہما میں پہلے لوگ پُرانے مندروں وغیرہ سے بالکل اداسین دکھائی دیتے تھے لیکن اب بدھ دیو کی پورانی مورتیوں کی حفاظت کا خیال بہت زیادہ پیدا ہو چلا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اخباروں کے مطالعہ سے برما والوں نے بھی پیٹریاٹزم کے نئے معنے سیکھ لئے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

سنسار کی گتی

روس جنگ کی وجہ کیا سمجھتا ہے

حال میں ہی گورنمنٹ روس کی طرف سے ایک سرکیولر جاری ہوا ہے۔ جسمیں موجودہ جنگ شروع کرنے کا الزام جاپان پر لگانے کی قوت اتفاق اور دلائل سے خوب کوشش کی گئی ہے اور ساتھ ہی سکولوں کے ماسٹروں کو ہدایت ہے کہ یہ خیالات اپنے طلباء کے دلوں پر نقش کرا دیویں۔ میں نہیں جانتا انگریزی اخباروں نے اس واقع کو کس غرض سے زیادہ مشتہر کیا ہے اگر اس سے اس کا بیہودہ پن بتلانے کی غرض ہو تو اس سے بڑھکر بیہودگی خود ان کے مفہوم کر چکے ہیں جبکہ خاص طرح کی تواریخی کتابیں بنوا کر ہندوستانی طلباء کے ہاتھ نہیں دی گئیں محض اس غرض سے کہ وے اپنے ملک کے گذشتہ ریفارمروں اور کام کرنے والوں کی عزت کرنا بھول جاویں۔ خیر یہ جملہ معترضہ تھا۔ اور تو جو کچھ روس نے ثابت کرنا چاہا اس سے اسجگہ تعلق نہیں لیکن اس جنگ کی جو وجہ بتلائی وہ قابل توجہ ہے۔ سرکیولر کی طرز میں لکھا ہے ممالک متحدہ (امریکا) اور انگلینڈ نے روس کے مخالف جاپان کو آگے کیا جو قوم کہ خود انکو خلاف اور انکے لئے خطرناک تھی کیونکہ تجارت اور جہازرانی میں اُن سے مقابلہ کرتی تھی۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ جنگ روس اور جاپان دونوں کو کمزور کر دیگا جس سے اُن کی مطلب برآری آسان ہو جاوے گی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ روس کا یہ خیال ہے کہ سرکار انگریزی اور گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکا نے جاپان کو اُن کے مقابلہ میں کھڑا کیا ہے اگر درحقیقت روس کے وزیروں کا ایسا ہی خیال ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ انہوں نے خواہمخواہ جاپان کو کیوں جنگ کے لئے اپنے عمل سے مجبور کیا اور ہزاروں کی گردنیں کٹوا کر بھی صبر نہیں کرتے بلکہ لاکھوں کا خون بہا کر بھی دم لینے کو طیار نہیں ہیں۔ لیکن میری رائے زنی فضول ہے کیونکہ ع

رموز سلطنت شاہاں بدانند

تھیاصوفیکل سوسائٹی کہانتک راضی نامے کریگی

میرے پاس ایک انگریزی اور دیو ناگری اکشروں میں چھپا ہوا نوٹس پہنچا ہے جسپر ۴ مہاشیوں کے ہستاکشر ہیں اور خاتمہ پر لکھا ہے کہ سبب کے دستخط کمی جگہ کی وجہ سے درج نہیں ہو سکے۔ اس نوٹس کے مشتہر کرنے والے پنڈت باجی راؤ باکرشن بہاشے! اے منتری کاشی دھرم سبھا اور ہیڈ ماسٹر مہاراشٹر ہائی سکول ہیں اور اس میں تھیاصوفیکل سوسائٹی کی موجودہ حالت پر افسوس کر کے چند تجاویز ہندو پبلک کے روبرو رکھی ہیں انمیں سے ایک حسب ذیل ہے کہ ہندو کالج کے لڑکوں کا قومی گیت جس میں (میں وید پر وشواس رکھنے والا نہیں ہوں) ایسا گایا جاتا ہے وہ صرف جو مہاشے ہیں انکا ہی گیت ہو سکتا ہے کہ اسوقت بھارت دھرم مہا منڈل کی ساری باگ تھیاصوفیکل صاحبان کے اختیار میں ہے اور اُس سوسائٹی کے کمیٹیہ کالج میں (جسکا نام سنٹرل ہندو کالج رکھا گیا ہے) ویدوں کو نہ ماننا بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کالج ہندوؤں کی تعلیم کا مرکز کیسے کہا جا سکتا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ ہر ایک ہندو کے لئے ویدوں کا ایشوریہ گیان ماننا لازمی ہے جیسا کہ کاشی دھرم سبھا کے منتری کے نوٹس سے ظاہر ہوتا ہے تو وہ انسٹیٹیوشن جسکے اندر ویدوں کا اسطرح کا نادر ہو ہندو انسٹیٹیوشن نہیں کہلا سکتا۔ یہ سچ ہے کہ سنٹرل ہندو کالج کے لئے دھن اور آدمیوں کی پروا نہیں کیونکہ اس کی پردھان دیوی بیسنٹ کی جادو بیانی کے ہزاروں ہندو غلام ہیں اور روپیہ انکی کوششوں کے آگے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا ہے لیکن باوجود اپنی جادو بیانی کے بھی مسز اینی بیسنٹ ہمیشہ کے لئے اپنی پوزیشن کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض تھیاصوفیسٹ شکمین ہندوؤں کے ساتھ راضی نامہ کرتے کرتے تھک گئے ہیں اور بعض اوقات تنگ آکر چیدہ سوسائٹی میں اس امر کا اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ کیوں ہندو لوگ باوجود اسقدر راضی نامہ کر لینے کے بھی اُن سے خوش نہیں ہوتے۔ یہ سچ ہے کہ سنٹرل ہندو کالج کے لئے روپیہ بیشمار آ ہوئیگا۔ کیونکہ ہندوستان کی خلقت اب تک بھیڑ یا دھسان ہے لیکن تھیاصوفیسٹ لوگ آخرکار ہندوؤں کو اپنے آپ سے متنفر کریں گے اسمیں شبہ نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ مکاری سے کبھی بھی عرصہ تک اس بڑے بھاری فرقہ کو رضامند رکھنا ممکن نہیں ہے۔ آریہ سماج کے برخلاف گو وقتاً فوقتاً ہندو سوسائٹی ہاتھ پیر مارتی ہے لیکن چونکہ آریہ سماج کے سب کام کھلے میدان میں ہوتا اور کبھی بھی دھوکہ نہیں دیا جاتا۔ اس لئے آخرکار ہندوؤں کی سپرٹ اُنکے برخلاف اُس تیزی سے قائم نہیں ہوتی۔ جس تیزی سے کہ شروع ہوتی ہے۔ اگر تھیاصوفیسٹ صاحبان واقعی کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو بیجا راضی نامے کرنا چھوڑ کر اپنے آپ کو اپنی اصلی شکل میں ہویدا کریں۔

یہ عالمگیر شعلہ کسی کو نہیں چھوڑتا

موجودہ تہذیب کا عالمگیر شعلہ کسی کو نہیں چھوڑتا اسکی لپیٹ کے اندر سب کو آنا پڑتا ہے۔ اور ایشیائی لوگ تو اسکی خاص خوراک پروردگار عالم کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں۔ کوریا ایشیائی ملک ہے جسکو پردہ دری

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُس نے نہیں کی۔ ہاں تیراہ کی بدڈھب گھاٹیوں سے اسے نامراد واپس آنا پڑا تھا۔ اور وہاں کی جاہل قوموں کو گلے سے چھڑانے کے لئے ایسے انعام کی شکل میں رشوتیں دینی پڑی تھیں۔ ورنہ پردہ تو تیراہ کا بھی فاش ہو گیا تھا۔ اسوقت اُسی تہذیب کے شعلہ نے تبت کے بیہودہ پردہ کو جلانے کا مصمم ارادہ کیا ہوا ہے اور اسلئے ہماری سرکار دولتمدار (جو کہ فی زمانہ تہذیب کے اگوؤں میں سے ہے) نے ایک صلح کن مشن تبت کو بھیجا۔ تبتیوں نے ذرا پس و پیش کی اور سینکڑوں ہو گئے۔ ظاہر کیا گیا کہ مجبوری ہے یہ جاہل لوگ نہیں مانتے آگے چلنا ہی پڑیگا۔ جب لاسا تک فوج پہونچانے کی طیاری مضبوط دیکھی تو دلائی لاما نے اپنے پردہ کو بدستور قائم رکھنے کے لئے اپنے وکیل بھیجے۔ ہر ایک شرط کو ماننے پر آمادگی ظاہر کی۔ ایسی حالت میں سرکار انگریزی کے عہدہ داروں کے لئے سوائے اسکے اور کونسا چارہ ہے کہ شرائط منوا کر واپس چلے آویں۔ لیکن ایسی حرکت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تہذیب کے عالمگیر شعلہ کو بغیر بھوجن کے واپس آنا پڑے گا پس تہذیب کے حامی انگریزی اخبار گھبرا کر چلا رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ ایسی انسانیت واقعی انسانیت نہ ہوگی۔ اب سرکاری فوج کو لاسا پہونچنے بغیر واپس نہیں آنا چاہئے۔ جو کچھ شرائط طے ہونی ہیں وہ اسی جگہ ہونی چاہئیں۔ لاما حیران ہے۔ تبتی حیران ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ جب ہم تمہاری سب شرائط ماننے کو طیار ہیں تو پھر آپ کو عذر کیا ہے۔ بھولے لاما یہ نہیں جانتے کہ یہ سب شرائط بیرونی ہیں۔ اندرونی مطلب کچھ اور ہی ہے۔ اس روشنی کے زمانہ میں کسیکا کیا حق ہے کہ اس طرح پر اندھیرے میں بیٹھے۔ درشن دو اور درشن لو۔ ورنہ خاک میں ملجاؤ۔ زمانہ کے ساتھ آخرکار دلائی لاما کو بھی چلنا ہی پڑیگا اور وہ دن دور نہیں ہے جبکہ تبت کی پہاڑیوں کے اوپر لاماؤں کے ہٹوں کے ساتھ ساتھ یورپین سیاحوں کے بنگلے پڑے ہوئے نظر آوینگے۔ اور لاسا کے بازاروں میں ہر طرح کا ممنوع یا غیر ممنوع ماس بکتا ہوا نظر آوے گا۔

یہ پالیسی واقعی قابل داد ہے

ہم لوگ سب جانتے ہیں کہ ہماری سرکار دولتمدار سے ساتھ جاپان کے خاص عہد و پیمان ہو چکے ہیں۔ ہر طرح سے برطانیہ اعظم اور اُسکی ماتحت ریاستوں کا فرض ہے کہ جاپان کو مدد دیں۔ مگر اسوقت قانون ممالک مانع ہے کہ جاپان کو ظاہرا طور پر مدد دیجاوے تاہم جو ہمدردی ہماری سرکار کو جاپان کے ساتھ ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس لئے ہندوستان یا سرکار انگریزی کے دیگر ممالک میں جاپان کے زخمیوں کے لئے چندہ ہو تو کچھ تعجب خیز نہیں۔ اسی طرح پر چونکہ فرانس کے ساتھ روس کے خاص عہد نامے ہیں اس لئے اگر فرانس میں روسی زخمیوں یا سپاہیوں کی بیواؤں کے لئے خاص چندہ کیا جاوے تو بھی حیرت کی بات نہیں۔ لیکن لنڈن میں ایک خاص فنڈ کھولا گیا ہے جسکا مقصد اُن روسی سپاہیوں یا جہازیوں کے خاندانوں کو مدد کرنا ہے جو کہ لڑائی میں کام آویں۔ پنجاب میں ایک قوم ڈکونت ہے جو ہاتھ دیکھکر نتیجے بتلاتے پھرتے ہیں۔ اُنکا قاعدہ ہے کہ کچھ رقم ٹھہرا کر گھر والی کو تو کہہ جاویں گے کہ اُس کے لڑکا پیدا ہوگا اور اُس کی پڑوسن کو کہہ دیں گے کہ ہو گی لڑکی اگر لڑکا ہوا تو پو بارہ ہیں اور اگر لڑکی ہوئی۔ تو پڑوسن کی شہادت دلوادی اور کہہ دیا۔ تمہارا دل رکھنے کو لڑکا کہہ دیا تھا ورنہ میں خوب جانتا تھا۔ کہ لڑکی ہوگی"۔ یہی حالت آج کل کی مہذب گورنمنٹوں کی ہے۔ انہیں بھی ڈکونت کے نام سے نامزد کر سکتے ہیں۔ اخبار پڑھنے والے تیسرے آدمی کو تعجب ہوتا ہے کہ کیا روسی اس دھوکے میں آجائیں گے اور سچ مچ سمجھ لیں گے کہ انگریزی لوگ بھی اُنسے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن اس سے بڑھکر اور کوئی سچائی نہیں ہے کہ انسانوں کو دھوکہ دینا کچھ مشکل کام نہیں کیونکہ مکاری کا اسقدر زور ہے کہ ہر شخص اپنی خاص غرض کے خود دھوکہ کھانے کو طیار رہتا ہے۔ اس گہری پالیسی کی تہ میں شاید کوئی اور سپرٹ کام کرتی ہو۔ جاپان کی کامیابی کا خوف اسوقت ساری یورپین قوموں پر چھایا ہوا ہے۔ کیا عجب ہے کہ اُسی خیال نے عام ہمدردی کا رُخ جاپان سے ہٹا کر روس کی طرف رجوع کر دیا ہو۔ بہرصورت یہ معمہ پولیٹیکل دماغوں کے حل کرنے کے لائق ہے۔

ایسے لوگ کبھی کبھی زندہ کہلا سکتے ہیں

معمولی عقل کے آدمی بھی اپنا اتہاس خود لکھنا پسند کرتے ہیں اور ہر ایک اجنبی شخص ایک قوم کے اتہاس کو اسی قوم کے مدبروں سے سُننا پسند کرتا ہے لیکن ہمارے دیش میں اسوقت گنگا ہی اُلٹی بہہ رہی ہے ہمارا سارا پورانا اتہاس انہیں انگریزوں نے بتلایا۔ ہر ایک شہر یا گاؤں کا اتہاس تم نے وہاں کے انگریز کلکٹر کی زبانی سُنا اور اُسکے حوالہ پر خود تاریخ دان بنے۔ آج تک ہندوستانیوں کو نہ سوجھی کہ ہم کیا حماقت دکھلا رہے ہیں۔ کسی ضلع کے حالات وہاں کے خاص باشندے سے بڑھکر کون دریافت کر سکتا ہے لیکن یہ تب ہو سکتا ہے جبکہ ہم میں تحقیقات اور محنت کا مادہ موجود ہو۔ حال میں ہی گورنمنٹ نے ہر سال دو بچھتر بچھتر روپیہ کے وظائف گریجوئیٹوں کیلئے اسلئے مقرر کئے ہیں کہ وہ پورانے واقعات اور مکانات کی تحقیقات کرکے اپنے نتائج سے اپنے ملک کو فائدہ پہونچاویں۔ اس سے بڑھکر اور کیا شرم کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ستیہ دھرم پرچارک

स्थूलानि सूक्ष्माणि बहूनि चैव रूपाणि देही स्वगुणैर्वृणोति।
क्रियागुणैरात्मगुणैश्च तेषां संयोगहेतुरपरोऽपि दृष्टः॥

جیو آتما اپنے کرموں کے پربھاو سے ستھول (کثیف) اور سوکشم (لطیف) بہت جسموں کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے بھی اعمال سے پیدا شدہ اور شروپ سے پیدا ہوئے اوصاف سے جانا ہی جاتا ہے کہ اُن کی ملاوٹ کا باعث ایک ہی جنم کے اندر کرموں کے بار بار کے چکر سے جیو آتما کبھی مختلف شکلوں میں نمودار ہوتا ہے ایک انسانی قالب کے اندر بھی ایک ہی جنم میں بیشمار تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو پھر مختلف قالبوں کے اندر آکر جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اُنکا شمار کون کر سکتا ہے۔ لیکن کیا اِن تبدیلیوں کا کوئی باعث ہے؟ باعث جیو آتما کے کرم ہیں جو ہرگز بلا پھل بھوگائے نہیں رہتے۔ لیکن کرم بذات خود کوئی چیتن ہستی نہیں رکھتے پھر پھل بھوگانے والا کون ہے؟ وہ دوسرا سب سے اوپر اور محیط کُل جو کہ مادی آنکھوں سے دیکھنے کے لائق نہیں ہے۔ وہی سب جیووں کو اُن کے کرموں کے پھل بھگتاتا ہے اور ایسی پھل بھگانے کی کرپا کے اندر اپنی ہستی کا اظہار کرتا ہے۔ کوئی جگہ اُس کی موجودگی سے خالی نہیں ہے۔ سمندر کی لہروں اور سر بفلک پہاڑوں کی چوٹیوں پر اُسی کا نیم جاری ہے اور وہ نیشتلو ونیا نیم چلانے کیلئے ہر جگہ موجود ہے۔ اُس کی ہستی کیسی صاف نظر آتی ہے؟ برہمانڈ کی ایک ایک شئے اُسکی موجودگی کا پتہ دے رہی ہے۔ لیکن اودیا اندھکار سے انسانوں کی آنکھیں ایسی بند ہو گئی ہیں کہ وہ اُس روشنی کل کو دیکھ نہیں سکتے۔ شاید زبردست جلال نے آنکھوں کو چندھیا دیا ہے۔ یہ روشنی مادی روشنیوں سے بالکل مختلف ہے۔ ایک مرتبہ آنکھ اِس روشنی کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاوے پھر مجال نہیں کہ برہمانڈ کی بڑی سے بڑی روشنی بھی اُس کی نظروں کو ذرا چندھیا کے عالم میں ڈال سکیں۔ لیکن برداشت کیسے ہو جبکہ اُسکے دربار میں گردن اٹھا کر جانے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ سورج کے آگے جس نے آنکھ اٹھائی کیا اُس نے اپنی آنکھ کو اندھا نہیں کر لیا؟ لیکن جس نے سورج بھگوان کے روبرو سر جھکا دیا اور اُس کی روشنی کی مدد سے دیکھنا شروع کر دیا اُسکی آنکھوں کی جیوتی کیسی مضبوط اور تیز ہو گئی! کیا یہ مادی درشٹانت ہماری تسلی کے لئے کافی نہیں؟ اُس دربار میں کون سر اٹھا کر چل سکتا ہے! غرور اور نخوت اِسجگہ پیروں تلے روندے جاتے ہیں۔ جس نے اِسجگہ ہردے کی گردن جھکا دی۔ وہی سرفراز ہوا۔

ہر جگہ ہے پران ناتھ! تم موجود ہو۔ پھر کیوں میں تم سے باغی ہو رہا ہوں! جسطرح پہلے تمہاری موجودگی ایک ایک کشش کے اندر محسوس ہوتی تھی اب کیوں نہیں ہوتی۔ جسطرح پہلے ہر ایک معاملہ میں تمہارا انہد ہرگو بانی سنائی دیتی تھی۔ اب کیوں نہیں سنائی دیتی؟ کبھی کبھی اوشواس کے گہرے گڑھے میں گر کر آپ کو بالکل بھول جاتا ہوں۔ اُسوقت تیرے وشواس کی آنکھوں پر پٹی کیوں بندھ جاتی ہے؟ پتا! تم بنا اس اسار سنسار میں میرا سہارا کون ہے؟ سارا سنسار امیر شاہ اور درویش سب اپنا اپنا قصہ ہو رہا ہے۔ جو دوست ہیں وہ بھی آنند کے بھاو کو سمجھ نہیں سکتے۔ کیول تم ہی اندر کے بھاو کو سمجھ سکتے ہو اور تم سے میں اُداسین ہو رہا ہوں۔ رُوم رُوم میں تم رم رہے ہو۔ اور میں تمہیں انوبھو نہیں کر سکتا۔ یہ کیوں؟ کچھ کچھ سمجھ میں آ چلا ہے۔ تم پوتر اور میں ناپاک تم تینوں کالوں میں ایک رس اور میں بھولا بھٹکا پھرنے والا۔ میں کیونکر تمہیں انوبھو کر سکتا ہوں۔ شُدھ ہردے کے اندر رہتے ہو! تم خود نواس کرتے ہو۔ لیکن سنکلپ آپتیوں نے ہردے کو شُدھ بھی تو نہیں چھوڑا۔ جس ہردے کی شُدھی کے لئے پریوار اور سانسارک وستوؤں کی ممتا کو تیاگ دیا تھا۔ وہ شُدھی بھی حاصل نہ ہوئی پرماتمن! اِسمیں کیا کسی اور کا قصور ہے؟ بھگون! ایسے دُشٹ وچار سے مجھے بچاؤ کہیں اپنا دوش دوسروں پر نہ تھوپوں میرے ہردے کو اشُدھ دوسروں نے نہیں کیا۔ اِس اشُدھی کا کارن میں خود ہوں۔ اور اپنے کرموں سے ہی میں اُسے شُدھ بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن میں کیا اور میری بساط کیا! پران ناتھ! میں جانتا ہوں کہ ہر ایک کرم کا پھل مجھے بھوگنا پڑیگا۔ کنتو دینا بندھو! تمہاری انوگرہ کی بنا ہردے کا بھاو کیسے بدلیگا! مجھ نربل میں شکتی کہاں کہ ہردے کو شُدھ کر سکوں۔ اسلئے آپ کی ہی شرن میں آن پڑا ہوں۔ آپ اوشیہ میرا اُدھار کرینگے۔ آپ کے سمیپ ہونے کو سب پرکار کی دُبدھا کا جال کٹ جاتا ہے۔ دین کی پکار ہے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ناتھ سکھو! رشی راکیہ اب تک یاد ہے کہ پریتما اپنے اوپر نصیحتیں خود ہی دلا دیں گے "ناتھ منشیہ کی شکتی کہاں کہ تم پر وشواس دلا دے۔ تم ہی اپنے اوپر نشچے دلا سکتے ہو۔ اوشواس کی بکٹ لہروں کے تھپیڑوں میں پھنسا ہوا یہ آپ کا سیوک آپ کی ہی شرن آتا ہے۔ اس بھنور میں سے آپ خود آ سکتے ہو اور تم نکال بھی رہتے ہو۔ جب چاروں طرف تم سمانتا رکھ شتابال پیچھے دھرم سے پیٹھ کر بیٹھے۔ یہ بھیانک منہ پھیلاتی رہی ہیں۔ اسوقت تمہیں نے تو ہے ناتھ! رکشا کی تھی۔ تمہیں نے ڈگمگی ہوئے آتما کو بچایا اور ڈھال بنا تھا۔ اب بھی اوساں وشواس ہے کہ تم اپنے سیوک کو بچا کر اپنی سیوا میں لوگے۔ اوم شم۔

سوارتھ ہی گل کھا گیا

یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ بھارت کے عظیم جنگ کو ہی قدیم آریہ ورت کا زوال شروع ہوا وہ زوال رفتہ رفتہ جس شکل میں نمودار ہوا جو کہ سمت ۱۹۲۴ بکرمی کی کمبھ میں دکھائی دیتی تھی سوال یہ ہوتا ہے کہ بھارت کے جنگ میں غارت گری کے کون سے سامان موجود تھے وچارنے پر جواب ملیگا کہ سوارتھ یا خود غرضی۔ وہی سوارتھ جس نے پانڈوؤں اور کیروؤں کو لڑا کر کٹا مرایا۔ آج بھی اُسی زبردست شکل میں اس دیش کے اندر پھیل رہا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد سوارتھ کا ناش کرنے کے لئے ڈالی تھی۔ اور اُسی خیال سے اس کے عالمگیر اصول بنائے تھے۔ لیکن لکھے ہوئے اصول آخر بے جان اور بے حس و حرکت ہوتے ہیں۔ اُنہیں جان ڈال کر انہیں حرکت دینے والے منشیہ ہوا کرتے ہیں۔ جبکہ منشیہ سوارتھ کے جال کے اندر جکڑے جا کر خود بخود اپنی موت قبول کر چکے ہوں تو انہیں زندہ کون کر سکتا ہے۔ اور پھر ایسے منشیہ اصولوں کے اندر جان کیسے پھونک سکتے ہیں۔

ویر بھومی راجپوتانہ کے قدیم راجپوتی گڑھ کو نیچا کس نے دکھایا؟ جہاں مسلموں کی جرار فوج کامیاب نہ ہو سکی۔ وہاں خود غرضی نے راجپوتوں کو جرنیلوں کا داس بنا دیا۔ اور اس طرح پر راجپوت کل کا ناش کر دیا۔ اسوقت ڈاڑھی بڑھا لئے اور تلوار کمر میں لٹکائے ہزاروں شکھیں نظر آتی ہیں۔ لیکن کیا اُن کے اندر جان ہے؟ کیا انہیں ہم راجپوت کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اُن شکلوں کے اندر سے راجپوتی خون سرد ہو گیا ہے۔ خود غرضی نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔

کیا فی الحقیقت آریہ سماج کو بھی سوارتھ کے جال نے پھانس لیا ہے؟

اس سوال کا جواب دکھدائی تو ہے لیکن سرتھ ایسا نازک ہے کہ بغیر صاف صاف لکھنے یا کہنے کے بچاؤ مشکل ہے میرا مطلب نہیں ہے کہ اگر سوارتھیوں کا سوارتھ ٹھیک شکل میں ظاہر کر دیا جاوے تو کچھ سدھار ہو سکیگا۔ ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے بجائے نفع کے نقصان زیادہ ہو۔ اور اسلئے میں شخصی خود غرضیوں کا پردہ فاش کرنا ضروری خیال نہیں کرتا۔ میں پڑھنے والوں کو اجازت دیتا ہوں کہ مجھے بھی خود غرضوں میں سے ایک سمجھ لیں اور میں اُن سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں بھی بڑی سنجیدگی سے ایکانت میں وچار کرونگا کہ کہیں مجھے بھی تو خود غرضی نے گھر نہیں کر لیا۔ لیکن بڑی لمبی بات ہے ایک سجن آریہ سماجی ہو کر کیا ہے پر ایک فضل میری گریز ... سے وپار کرد۔ اور اگر ... کی بو آتی ہو تو زیادہ اس فضل سے اجتناب اگر ہم میں سے ہر ایک شخص اس طرح اعمال پر نگاہ ڈالکر کام کرنے کا عادی ہو تو اختلافات باہمی جو اسوقت سوارتھ سے بڑھتے چلے جاتے ہیں وہ بہت جلد دور ہو جاویں اور آریہ سماج کی ترقی جو کچھ سے رکی پڑی ہے از سر نو تازگی حاصل کر کے قدم رکھ سکے۔

آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت

پرچارک نے بارہا آریہ بھائیوں کو ایسے موقعوں پر خبردار کرنیکی کوشش کی ہے جبکہ آریہ سماج کسی بھنور کے اندر جاکر اپنے سیدھے راستے سے علیحدہ ہو جایا کرتی تھی اکثر بھائیوں کے نزدیک وقت کی رفتار معتدل اور مناسب معلوم ہو اور بعض اندرونی کشمکش کو شاید زندگی کے آثار سمجھتے ہوں۔ لیکن جہاں تک میں نے نظر کی ہے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آریہ سماج زوال کے پھندوں میں جو ڈھیلا پن یا خرابی مجھے دکھائی دیتی ہے۔ اُس سے اپنے بھائیوں کو بھی اطلاع دیدوں ممکن ہے کہ میں غلطی پر ہوں اگر ایسا ہو تو انمیں سے کوئی نہ کوئی واقف اور دلائل سے میری غلطی کو رفع کر دیگا۔ لیکن اگر میرے خیالات کے اندر کچھ بھی امور واقعی موجود ہوں تو میں اپنی سوسائٹی کی ... کر سکونگا۔

عام طور سے سرسری نظر ڈالنے سے بھی جو نظارہ پیش مشاہدہ میں آ رہا ہے مجھے خطرناک معلوم ہوتا ہے لیکن جب اس کے اندر ...

— تو تشویش زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میں بلا کسی تمہید کے (کیونکہ تمہید میں تو فسانہ ڈالی جا رہی ہے) آجکل کے بعض آریہ تھیوری بن رہے ہیں) اصل مطلب پر آتا ہوں۔ ہر ایک سماج کی عزت اور کام کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک عقیدہ اور دوسرا انتظام۔ میں سب سے پیشتر عقیدہ والے پہلو کو لونگا کیونکہ عقیدوں کی تفاوت سے ہی دلوں میں تفاوت پیدا ہوتا ہے انتظام کے اندر بڑا بھاری فرق آجایا کرتا ہے۔ کیا درحقیقت اس وقت ہمارے سدھانت جیسے آپس میں ہیں؟ یہ پہلا سوال اس جگہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس سوال کے ہر ایک پہلو کو آریہ بھائیوں کے روبرو رکھ کر جواب کے لئے میدان صاف کروں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سدھانتوں کے رشتے میں آریہ سماج کا مختصر اقتباس آپ صاحبان کے روبرو پیش کروں مختلف اوقات میں سدھانت جیسے کہ آریہ سماج کے بانی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کے اپنے جیون میں کبھی منظر آتا ہے کبھی وہ نویں وید انتی بنے اور کبھی مستی کے پیرو ہوئے لیکن آخرکار انہوں نے ستیہ اور استیہ کا پوری طور پر نرنئے کر کے سناتن ویدک دھرم کو ستیہ سمجھ کر گرہن کیا اور مرتے دم تک اُسیکا پرچار کرتے رہے۔ اسی طرح ہم لوگوں میں سے بھی بہت کم آدمی ہونگے جن کے جیون کے اندر مختلف اوقات میں مختلف پلٹے نہ آئے ہوں لیکن انہیں سے بہتوں نے جب پوری چھان بین کے بعد سچی ویدک تعلیم کی حقیقت پکڑی تب سے شردھا کے ساتھ بلا بحث اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ آریہ سماجیوں میں سے بہت کم اپنے سدھانتوں کی پوری پیروی کرتے ہیں لیکن پھر بھی ایسے سجن پرش

نایاب نہیں ہیں جنہوں نے کہ اپنے مانے ہوئے سدھانتوں کی پیروی کے مقابل دنیاوی عزت اور ثروت کو ہیچ سمجھا ہوا ہے۔

اس طرح پر کام کرتے ہوئے جب کچھ وقت گذرا تو سدھانتوں کی پیروی کی طرف آریہ سماج کی عام رائے زیادہ تاکید کرنے لگی نتیجہ یہ ہوا ہر ایک اس شخص کے آچرنوں پر جو کہ آریہ سماجک سوسائٹی میں برگزیدہ سمجھا جاتا تھا جائزہ نکتہ چینی شروع ہوئی۔ ایک بھائی باوجود آریہ سماج میں بڑے باعزت ہونے کے ماس بھکشن کے عادی تھے اُن پر آریہ سماج کی سبھا سدوں نے فوراً اعتراض کر دیا۔ جواب ملا۔ یہ میری کمزوری ہے اگر اس کی بنا پر آپ کوئی اعتراض کیجئے تو کہہ دیجئے کہ ایک خاص شخص کمزور ہے اس سے آریہ سماج کے سدھانت دوشت نہیں ہو سکتے۔ "یہ حیرت کچھ مہینوں تک چلی لیکن آخر کب تک قائم رہ سکتی تھی انجام کار کمزوری کا اظہار خلاف شان عظمت سمجھا گیا اور ماس بھکشن ویدوں کی رو سے جائز سمجھا جانے لگا۔ اسی پر آریہ سماج کے اندر طوفان بے تمیزی پیدا ہوا اور رفتہ رفتہ اس جھگڑے نے دوسری صورت پکڑی۔ جیسے اس وقت اس امر پر بحث نہیں کرونگا کہ آیا کالج پر کس کا حق تھا اور دیگر جائیداد پر حق کس کا؟ کیونکہ اس وقت کے سوال سے اُن معاملات کا کچھ تعلق نہیں ہے میری رائے میں کالج کا جھگڑا محض فروعات میں سے تھا۔ اور اس لئے جس وقت کہ ۱۸۹۳ء میں ہم سب کو کالج سے بیدخل کیا گیا قانونی چارہ جوئی وغیرہ کے برخلاف میں نے ہی زور سے آواز اٹھائی تھی۔ اصل بناء مخالفت کچھ اور ہی تھی جس پر کہ اسوقت بھی مجھے کچھ بحث کرنا ہے۔ میں لکھ رہا تھا کہ کمزوری کا عذر رفتہ رفتہ سدھانت میں تبدیل ہو گیا اور چونکہ محض گوشت خوروں کی طرف

سے اپنے دعویٰ کی پشتی میں شری سوامی دیانند جی کی شہادت پیش کی جاتی تھی۔ اس لئے ماس بھکشن کے حامیوں نے اپنی برئیت کے لئے یہ مسئلہ پیش کیا کہ سوامی دیانند جی کی رائے آریہ سماج کا سدھانت نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج کا ممبر بنا رہنے کے لئے سوائے دس نیموں کے اور کچھ ماننے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ دس نیموں میں ماس کا کھنڈن نہیں ہے۔ اس لئے ماس بھکشن کو جائز سمجھنے والا شخص آریہ سماج کی ممبری سے خارج نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اسکے ماس کو وید ورودھ بتلانے والے اصحاب کا یہ دعویٰ تھا کہ محض دس نیم کرم کانڈ کے رشتے میں کچھ بھی نہیں بتلاتے۔ جب تک اُن کی تشریح کا سوامی دیانند کے گرنتھوں سے مطالعہ نہ کیا جائے تب تک یہ کہنا مشکل ہے کہ وید کی کیا آگیا ہے بس سوامی دیانند کے مانے ہوئے سدھانت (جنکی تشریح انہوں نے جگہ بجگہ اپنے گرنتھوں میں کی ہے) ایک آریہ سماج کے ممبر کے لئے ماننے ضروری ہیں۔ خلاصہ مطلب یہ کہ کلچریوں کا دعویٰ یہ تھا کہ سوائے دس نیموں کے آریہ سماج کی ممبری کے لئے اور کچھ بھی ماننا ضروری نہیں ہے برخلاف اس کے آریہ سماج کا مجموعی منتویہ یہ تھا۔ کہ آریہ سماج کا ممبر بنا رہنے کے لئے شری سوامی دیانند جی کے نشچت کئے ہوئے سدھانتوں کا ماننا لازمی ہے ✦

میں یہ صاف طور پر بیان کر چکا ہوں کہ آریہ سماج کے ضروری عقائد کے بارے میں کلچر والو اور آریہ سماجک خیالات میں کسقدر تفاوت ۱۸۹۳ء کے درمیانی حصہ میں تھی۔ یہ تفاوت دن بدن زیادہ کھچتی چلی گئی اور ایک موقع آیا جبکہ بعض پُرجوش کلچر والوں نے نہ صرف اسی پر اکتفا کی کہ ماس بھکشن پاپ نہیں بلکہ یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ گوشت خوروں کے لئے خصوصاً اور گرہستیوں

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لئے عموماً مانس بھکشن لازمی اور دھرم ہے۔ ہاں اُنکے لیڈروں کا یہ وطیرہ ضرور رہا کہ جس جگہ لوگوں کو مانس کے وِرُدھ دیکھتے۔ اُس جگہ مانس کے متعلق سوالوں کے جواب دینے کے لئے ایسے ایدیشکوں کو کھڑا کرنا جو مانس بھکشن کو پاپ سمجھتے تھے۔ کہ عوام میں اُنکے برخلاف بُرا اثر نہ پڑے۔ اسطرح چونکہ باہمی اختلاف عقاید تھا جبکہ مہاتما پنڈت لیکھرام جی ایک سنگدل دھوکھا باز مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ چونکہ موقع رقت سے بھرا ہوا تھا۔ باہمی جوش ایکتا سب کے اندر پیدا ہوا اور کلچرڈ و مہاتما کا فرق شکراز مٹا تو سب ایک آریہ سماج ہو گئے۔ اس موقع پر بڑی بھاری غلطی یہ ہوئی کہ سدھانتوں کے بارے میں کچھ بھی فیصلہ نہ کیا گیا۔ میں اُسوقت کی اپنی غلطی مانتا ہوں کیونکہ بعض آریہ پُرشوں نے مجھے خصوصاً اس امر کی طرف متوجہ کیا تھا۔ لیکن بعض قابل اعتبار مہاشیوں نے یقین دلایا تھا کہ اب مانس کے بارے میں کلچرڈ مہاتما کی کوشش نہیں رہا ہے۔ امید ہے کہ ملکر کام کرتے ہوئے یہ مت بھید خود بخود دور ہو جاویگا۔

خیر۔ ملکر کام کرتے ہوئے ابھی آٹھ ماہ نہ گذرے تھے کہ پرچار کا وشواس پھر پھیلنے لگا۔ اُس وشواس سے مکمل اتہاس کا پیش کرنا اِسوقت میرا کام نہیں ہے۔ لیکن اُس نئی کشمکش سے سدھانتوں کے بارے میں جو نئی کارروائی ہوئی اسکا ذکر لازمی ہے ایک طرف تو کالج والوں نے اس امر کے اطمینان کے لئے کہ ہمیشہ مہاتما پارٹی کی کثرت رائے کالج میں نہ ہو جاوے خاص قاعدے بنائے جنکے رو سے انہوں نے اپنی ہمیشہ کی حکومت کا اطمینان کر لیا اور دوسری طرف مہاتماؤں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے قواعد میں یہ ترمیم کی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ممبری کے لئے ہر ایک منتخب شدہ ممبر سے ایک اقرار نامہ

لینا تجویز کیا جس میں وہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ شری سوامی دیانند جی کے ستیارتھ پرکاش کے خاتمہ پر دئے ہوئے اکیاون سدھانتوں کو مانتا ہے۔ نیز دسویں سمولاس میں بیان کئے ہوئے سداچار کے اصولوں کو مانتا ہے آخری اقرار میں مانس بھکشن اور مانس کے سیون کو پاپ مانا صاف کر دیا گیا اور خاتمہ پہ یہ پرتگیا کی گئی کہ وہ یتھا شکت اُن نیموں کا پالن بھی کریگا۔

(باقی آئندہ)

ایک سچے آریہ کی انگلستان واپسی

مہاشے چرنجیو آریہ کے نام سے میرے اکثر ناظرین واقف ہونگے۔ آریہ بھراتری سبھا نے جس آریہ دھرم سبھا سے خاص شکتشائی تھی اُس کے بانی لالہ چرنجی لعل جی کا نام ہی اسوقت ڈاکٹر چرنجیو ایم۔ ڈی ہے۔ آریہ سماج کی خبروں کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت عرصہ انگریزوں کے اندر رہکر اب ایم۔ ڈی بنکر اپنے دیش میں واپس آ گئے ہیں۔ مجھکو پرائیویٹ خطوط سے یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر چرنجیو کے جیون میں ولایتی بتلی گھر نے کچھ بھی تبدیلی پیدا نہیں کی۔ ڈاکٹر چرنجیو ویسے ہی درڑھ آریہ ہیں جیسے کہ یہاں سے ولایت روانہ ہونیکے سمے تھے۔ ڈاکٹر چرنجیو اپنی واپسی پر آریہ سماج کی اور بھی کایا پلٹی ہوئی دیکھیں گے۔ شاید ایسی حالت کو دیکھکر اُن کے اندر کچھ اُداسینتا کا بھاؤ اُتپن ہو۔ میں اُن سے استدعا کرتا ہوں کہ ایسی اُداسینتا کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے من کو سادھان کریں اور جو تجربہ انہوں نے اپنی انگلستان کی رہائش میں حاصل کیا ہے اُس کو کام میں لاکر آریہ سماج کے

لیڈروں کو اپنے نیک مشوروں سے مدد دیں اور آریہ سماج کے لیڈر روزانہ اُنکے تعلق میں ہی رہتے ہیں (جن کی مدد میں کرتا ہوں) کہ ڈاکٹر چرنجیو جی کے تجربہ شدہ خیالات سے خاص فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ راستہ اسوقت کچھ ماؤں رہا ہے۔ لیکن دھرم مارگ ہمیشہ سے ہی کٹھن رہا ہے اور اُن پنتھ والوں کو تو اُسے تیز تلوار کی دھار مانتے ہیں بس سادھان ہو کر اس کٹھن راستہ کو طے کرنا ہی بُدھی مانوں کا کام ہے۔

ضرورت

میرے ایک دوست بابو جی برہمن گوت کالیا لودھانہ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار پر مستقل ملازم ہیں عمر تقریباً بیس سال ہے۔ ایک ایسی لڑکی ہے جس کی عمر بیس سال ہو۔ لکھی پڑھی ہو۔ صحت جسمانی اچھی ہو۔ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر ہیرا لال ہیڈ کلرک۔ ڈسٹرکٹ پلیگ میڈیکل افسر بہادر۔ لودھیانہ

ور کی ضرورت

ایک لڑکی کے لئے کھتری۔ پڑھے اعلیٰ خاندان کی۔ اپر پرائمری تک تعلیم یافتہ پڑھائی ابھی تک جاری ہے عمر ۱۳ سال۔ لڑکے کی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ خوبصورت اور شریف خاندان ہو صحت جسمانی اچھی۔ گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ یا معقول روزگار پر ہو۔ رشتہ دے بھی خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ درخواستیں لالہ گنگا رام سٹیشن ماسٹر بٹھانکوٹ کے نام جانی چاہئے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ مدن لعل سب پوسماسٹر۔ شاہدرہ انتر نگ سبہا کے اس ریزولیوشن سے ناراضگی ظاہر کرتے ہیں جسکے روسے سبہا کے خزانہ سے بیس ہزار روپیہ پیڑا رام میموریل فنڈ میں دینے کی سفارش ہوئی ہے اور اُنکا خیال ہے۔ کہ سوائے کنیا گروکل کے اب کسی اور فنڈ کے لئے اپیل نہیں ہونی چاہئے۔

لالہ سری رام آریہ اپدیشک اور آریہ ہ لالہ سری رام آریہ ارادوری۔ رائے پیڑا رام کی یادگار میں ہال کی بجائے گروکل ہمیں عمارت وغیرہ بنانے کی تائید کرتے ہیں۔

مہاشے راج بہادر سبہا سد آریہ سماج

از بدایوں

ایک مراسلہ میں رائے دیتے ہیں کہ رائے پیڑا رام جی کی یادگار میں بجائے ایک ہال بنانے کے جاپان کی طرف آریو پدیشک بھیجے جانے چاہئیں۔

مہاشے تاتا رام ورما ممبر آریہ سماج مردان ایک لمبی مراسلت بھیجتے ہیں جسمیں مہاشے گنگا رام سٹیشن ماسٹر کے خط سے اتفاق کرتے ہوئے رائے دیتے ہیں کہ رائے پیڑا رام صاحب کی یادگار میں بجائے ہال کے موجودہ تحریکوں کو مضبوط کیا جاوے۔

لالہ بھولا ناتھ سکرٹری آریہ سماج چھنیا آپکا خط پرائیویٹ نہ تھا اخبار کے متعلق تھا تعجب ہے کہ تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ تو ایک ایڈیٹر کے لئے استعمال کریں اور اُسکے شائع ہونے کو اپنی ہتک بتلادیں جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کا وہ لیکھ شائع ہونے کے بعد چھنیا آریہ سماج کے کوئی حالات چھپنے کو نہیں آئے جنکے چھاپنے سے انکار کیا گیا ہو اگر ایسا کوئی واقع ہے تو مجھے لکھیے کہ کب مضمون روانہ ہوا کہ میں دفتر اخبار سے دریافت کرسکوں۔ (ایڈیٹر)

بیمار کو مژدہ۔ اخبار ستّ دہرم پرچارک مطبوعہ ۴۔ اساڑھ کے صفحہ ۲ پر قابل رحم مریض (جو بعارضہ گٹھیا عرصہ پانچ سال سے سخت بیمار ہے) کا حال پڑھا۔ بجواب نویدن ہے کہ یوں تو کئی سو مریض وجع مفاصل کے میرے ہاتھ سے کلی صحت پا چکے ہیں جنمیں سے کوئی تیس ایسے مریض ہونگے جو مثل پتھر بالکل بے حرکت شدّت کے دردوں میں مبتلا تھے۔ مجھے اس مرض کے علاج میں ایشور کی کرپا سے بڑا وسیع تجربہ ہے۔ براہ مہربانی مریض کو میرے پاس بھیجدیں دوائی اور غذا میں اپنے پاس سے دونگا اسکی خدمت کے لئے ایک نوکر آپ دیدیں۔ پرماتما کی کرپا سے صحت یاب ہو جائیگا۔

(راقم ویدک دہرم کا سیوک حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

نویدن۔ ضلع مظفر گڈھ میں ایک قصبہ خانگڈھ سخت مخالفت کا استھان ہے۔ باوجود سخت مخالفتوں کے ابھی تک سماج ہذا اپنا کام بڑی تندہی سے کر رہی ہے۔ یہ ضروری سمجھا گیا تھا۔ کہ جب تک سماج کا اپنا مندر نہ ہو۔ تب تک سماج کا قائم رہنا ممکن نہیں۔ چنانچہ روپیہ قرض پر لیکر زمین خرید کی گئی۔ چونکہ سماج کی مالی حالت بالکل کمزور تھی۔ اس لئے دیگر سماجوں سے مندر فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جسپر ۲۵۰ کے قریب چندہ اکٹھا ہوا لیکن یہ روپیہ مکتفی نہو سکا۔ چنانچہ تا ہنوز ۱۰۰ کے قریب ابھی تک سماج کے ذمہ بطور قرضہ ہے اور تعمیر کے لئے علاوہ بریں روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسی غرض کے لئے پنڈت گنگا رام جی سابق پریذیڈنٹ آریہ سماج ہذا کو پشاور اور گردو نواح کی سماجوں میں سماج ہذا نے بھیجا ہے جس جس سماج میں وہ پدھاویں۔ آشا کی جاتی ہے۔ کہ یتہا شکتی ان کی سہاتیا کرینگی۔

آریہ دہرم کا سیوک

بیلا رام بجائے منتری آریہ سماج خانگڈھ ضلع مظفر گڈھ

کیا آریہ سماج کا کسی دیشی وجاتی سے خاص سمبندھ ہے؟

آریہ پرشو بہنے ایک لیکھ آپ لوگوں کے سامنے پہلے دہر دیا ہے جسمیں سرسری طور پر میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میرے اُس لیکھ پر اخبار ہتکاری کے لائق ایڈیٹر اور اُنکے ایک نامہ نگار نے کچھ لکھا ہے۔ لائق ایڈیٹر کی سیوا میں میرا نویدن ہے کہ وے میرے لفظوں کو پھر دیکھ لیں مینے کسی خاص آدمی کو پولٹیکل مین نہیں لکھا۔ ہاں جنکی پوزیشن شدھی کے سوال پر ویسی ہے بے شک انکو میں ایسا کہنے سے رک نہیں سکتا۔ لائق نامہ نگار نے کوئی بات ایسی نہیں لکھی جو عذر کے قابل ہو فقط انہوں نے ٹیکا ربتانے کی کوشش کی ہے خیر اُن کی ایک بات جو ٹریکٹ کے متعلق ہے۔ اسکے واسطے میرا نویدن ہے کہ اسوقت سر دست میرے پاس وہ ٹریکٹ نہیں۔ مینے سب بانٹ دئے ہیں اپنے دوسرے آرٹیکل میں اُسکے متعلق لکھونگا۔ تاہم میں اپنے مضمون پر آتا ہوں پیشتر اسکے کہ کوئی آدمی اس مضمون پر بحث

اٹھاوے اسکو آریہ سماج اور اُسکے بانی دونوں کی پوزیشن کو سامنے دہر لینا چاہئے۔ آریہ سماج ایک دہارمک سبھا ہے جس کا اُدیشیہ دت وید کے گیان کا پرچار کرنا ہے۔ وید کے گیان کو آریہ سماج ایسا ہی سمجھتا ہے جیسا کہ پرماتما کی دی ہوئی اور وستوئیں ہیں جیسا کہ منش کی ضرورتوں کے انوکول پرماتما نے اپنی دیا کر کے جل وایو آدی پردان کئے ہیں ویسے ہی وید بھی ایک جسکی اوشیکتا ان سب سے بڑہکر ہے گیان دیا ہے۔ یہ گیان کسی خاص دیش میں خاص جاتی یا خاص دیش کی زبان میں نہیں ملا بلکہ ہر ایک پرانی کا یکساں حق ہے پرنتو ہم میں ایک جاتی تھی بعد میں سمے بیتنے پر مختلف خاندان ہو گئے جو بھن بھن دیشوں میں جانے سے بھن بھن جاتیاں بن گئیں۔ اگنی وایو آدتیہ انگرہ چار رشی جنکو وید کا گیان ملا۔ ہر ایک دیش کی جاتی کے ماننیہ اور پوجنیہ ہیں زمانے کے پلٹ جانے پر اندھکار چھایا لوگ اپنے نام کار پہ دہرم آدی کو بھول گئے۔ اُس اندھکار کو دور کرنے کے لئے ایک گرہستھی نہیں بلکہ ایک سنیاسی پری براجک کی ضرورت تھی جیسے منجی لکھتے ہیں۔

दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः। समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणं

ستیارتھ پرکاش پنچم سمولاس۔ ارتھ۔ کوئی سنسار میں اسکو دوشت و کلنکت کرے تو بھی جس کسی آشرم میں ورتتا ہوا پرش ارتھات سنیاسی سب پرانیوں میں پکشپات رہت ہو کر سوم دہرماتما اور دوسروں کو دہرماتما کرنے کا پریتن کرے۔ اور یہ اپنے من میں نشچیہ جانے کہ لنگ دہرم کا کارن نہیں سب منش آدی پرانیوں کی ستیہ اُپدیش اور ودیا دان سے اُنتی کرنا سنیاسی کا کام ہے۔

کرم ہے۔ اون پراچین اگنی وایو آدتیہ انگرہ رشیوں کے دکھائے مارگ کو پھر جیوت کرنیکے لئے وہ آیا۔ اس کام کو ایک گرہستھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسکو ضرور پکشپات ہوتا اسکو اپنے دیش سے ہت ہوتا۔ اپنی جاتی سے ہت ہوتا بلکہ اس پوتر کام کے کرنیکے لئے ایک ایسا مہان پرش بھیجا گیا جو چوتھے آشرم میں تھا جو اپنی پوزیشن کو پورے طور سمجھ چکا تھا جسکی نظر میں سب پرانی سمان تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اُسکو سنیاسی کداپی نہ کہ سکتے بلکہ وہ بھی ایک دیش کا ریفارمر ہوتا پرنتو اُسکا کام ریفارم نہیں تھا بلکہ Revival تھا کسی چیز کو پھر جیوت کرنا، دیش کو آزاد کرنا نہیں کسی خاص زبان کا ادھار نہیں۔ نہیں نہیں اُسکو ایک وہ کام کرنا تھا جسکی بنا ہر ایک پرانی پیشو ہے اُس نے وید کے گیان کو پنہ دکھلانا تھا۔ اسلئے اُسمیں کام کے لئے جو سکیم اُس نے کھینچی وہ ایک دیشی نہ تھی۔

ٹھیک گنو نے تھوڑے لفظوں میں اُس پوزیشن کو صاف کر دیا ہے تاکہ وچار کرنیوالے کو دو باتوں کا خیال رہے ایک آریہ سماج کا مکھیہ کام وید کے گیان کا پرچار۔ دوسرے اُسکے بانی کا سنیاسی ہونا اُس آشرم میں جس میں دیش و جاتی سے پکشپات ہونا اُس آشرم سے گر جانا ہے۔ ان باتوں کا خیال رہے اب اس سوال پر وچار کیجئے کہ آیا آریہ سماج کا کسی دیش و جاتی سے خاص سمبندھ ہے؟ لالہ رلا رام جیو نے اپنے خیال کی پشٹی میں کہ سوامی جی کو ہندوؤں سے خاص پریم تھا اور اُن کے ادھار کا خیال انکو پہلے تھا۔ میں چاہتا تھا کہ پہلے آریہ سماج کی پوزیشن کو لیکر بحث ہوتی پرنتو مجبوراً مجھے بھی ستیارتھ پرکاش کو شروع سے اٹھانا پڑا اور جو جو باتیں شی ذاصولاً لکھی ہیں انکو جدا جدا کر کے دکھلانا پڑا۔

ستیارتھ پرکاش کی بھومکا میں کہیں بھی ایسا نہیں ملتا کہ مصنف کو دل میں خاص جاتی کا خیال یا اُپکار یا خاص سے رعایت ہو بلکہ صاف لکھا ہے " اسلئے ودوان آپت پرشوں کا یہی کام ہے کہ اُپدیش و لیکھ دوارا سب منشوں کے سامنے ستیہ استیہ کا سوروپ سمرپت کر دیں پھر لکھتے ہیں۔

" کنتو جیسے منش جاتی کی اُنتی اور اُپکار ستیہ استیہ کو منش لوگ جان کر ستیہ کا گرہن اور استیہ کا پری تیاگ کریں۔ کیونکہ ستیہ اُپدیش کی بنا انیہ کوئی بھی منش جاتی کی اُنتی کا کارن نہیں ہے "

بھومکا میں جہاں جہاں اُنتی کا ذکر آیا ہے وہاں وہاں منش جاتی کی جو اُنکے دل کا ادیش تھا جو وہ چاہتے تھے ذکر کیا ہے۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں چونکہ سوامی جی نے گرنتھ ہندی اور آسان سنسکرت میں لکھے ہیں اسواسطے اُنکا خاص مطلب تھا کہ وہ ہندوؤں کو پہلے مستفید کریں یہ نتیجہ وہ غلط نکالتے ہیں۔ اگر سوامی دیانند جی سات زبانیں اور جانتے ہوتے وہ ایسا کرتے تو کسی کو غلط فہمی ہو سکتی تھی مگر پھر بھی یہ نتیجہ ٹھیک نہ ٹھہرتا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اُسکو آسان اپنے اُپدیش کی پورتی کا سمجھ کر کرتے اُن پستکیں چونکہ ہندی بھاشا اور سنسکرت میں ہیں اسلئے وہ ہندوؤں کا ادھار پہلے چاہتے تھے یہ کوئی دلیل نہیں۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے چونکہ ہربرٹ سپنسر نے اپنی پستکیں انگریزی زبان میں لکھی ہیں اسواسطے اُن کا انگریزوں کا بہت پہلے منشا تھا یہ بھی کوئی بات ہے ایک آدمی ایک زبان میں اپنے خیالات کا اظہار پورے طور پر نہیں کر سکتا وہ جس میں اُسکو کمال ہے اُسمیں خیالات کا اظہار

کیا لالہ رلارام جیو نے سوامی دیانند سے پوچھا تھا یا کہیں ایسا لکھا ہے کہ میں اسلئے ہندی میں لکھتا ہوں کہ ہندو پہلے فائدہ اٹھائیں اسکو دکھلا سکتے ہیں یا یہ کہیں کہ سوامی جیو گجراتی گجرات کے رہنے والے تھے کیونکہ انہوں نے گجراتی بھاشا اچھی طرح جانتے میں اپنے گرنتھ نہیں لکھے اس لئے وے گجراتیوں کی ترقی خاص کر نہیں چاہتے تھے - یہ کوئی طریقہ نتیجہ نکالنے کا نہیں -

پہلے ہتکاری میں میرے مضمون کی تردید کرنیوالے مہاشیہ کا نام نہ تھا - اسلئے مینے اس طرف توجہ دینا چنداں ضروری نہ سمجھا تھا اور فقط خاص بات کی طرف دھیان دیا تھا - پرنتو ۱۷ جون کے ہتکاری سے معلوم ہوا کہ اس مضمون کو لکھنے والے ہمارے یوگیہ بھائی پنڈت رام بھجت جیو ہیں مجھے پنڈت جیو سے ہرگز امید نہ تھی کہ وہ مضمون لکھنے میں ایسی جلدی کرینگے اور ایسی خوفناک غلطیاں کرینگے آپنے جگہ جگہ پر اپنی لیاقت اور لالہ رلیارام جیو کی لیاقت کا ذکر کیا ہے اور مجھے مختلف طرح کے لفظوں سے طعنے دئے ہیں - خیر ایک سچائی کے کہنے میں آپ کیا اگر دنیا بھی برا بھلا کہے تو اسکے کہنے سے میں باز نہیں رہ سکتا - آ بھائی اب ذرا اس کم عقل کی بھی دو باتیں سنلو:

(۱) اس ٹریکٹ کے پیج ۱۸ پر پڑھئیے ۶ نیم کیا لکھا ہے - اور پیج ۲۸ کی اخیر کی سطر پڑھیے کیا دونوں خیال ایک ہیں ذرا انصاف کا خون نہ کیجئے گا -

(۲) ایک جگہ پہ نہیں پھر اخیر پیج ۲۹ کی ۱۲ اور ۱۳ سطر کو پڑھیئے - کیا یہی آریہ سماج کا ادیش ہے

(۳) اس ٹریکٹ کے دوسرے حصہ کو پھر دھیان سے پڑھیئے اور سوچیئے کہ اگر آپ کی پرتی ندھی سبھا میں چار انگریز اور کچھ دوسرے دیش کے ممبر ہوتے تو آپ کا یہ ٹریکٹ کبھی آریہ پرتی ندھی سبھا کیطرف سے منظور ہوتا ؟

آریہ سماج کا دھرم سائنٹیفک دھرم ہے جس میں کسی جاتی کا پاس کراپی نہ ہونا چاہئے - اتنے بڑے بڑے سائنٹسٹ ہوتے ہیں اُن کی کتابوں کو اٹھائیے کہیں بھی تعصب کی بو نہ ہوگی اور یہی کارن ہے کہ دنیا اُنکو قبول کرتی ہے اور قدر کرتی ہے آپ زبان سے کہتے ہیں کہ آریہ سماج دنیا کے لئے ہے مگر آپ کا لٹریچر کہیں کچھ کہیں کچھ کہتا ہے - ڈارون نے اگر کسی اصول کو لیکر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو ہرگز انگلش جاتی کا پکش نہیں کیا ایسے لوگوں کے خیالات اور کتابوں کی دنیا قدر کرے گی - اسی لئے مینے اُن پروفیسر صاحبان کو وہ ٹریکٹ دینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ میں کچھ دن پہلے اُن سے کہ چکا تھا کہ آریہ سماج کا کام دنیا کے لئے ہے جب وہ اُن خیالات کو پڑھتے تو وہ ضرور پوچھتے کہ اسمیں ہندوستان کو خصوصیت کیوں دی گئی ہے -

اب پنڈت جیو آگے بڑھکر میری سقراط والی بات کی تردید کرتے ہیں - اور مجھے اپدیش کرتے ہیں کہ تم سائنس کی نئی معلومات سے بے خبر ہو شریمان جیو - پرمانو ٹوٹکے الکٹروں سے بنے ہوئے ہونے کی تھیوری سے میں بھی واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ یورپ وید کے سدھانت کی طرف آرہا ہے پرنتو میرا مطلب تو دوسرا تھا - آپ نے جواب دینے میں بہت جلدی کی مہاتما سقراط فزیکل سائنس کی سٹڈی کو فضول سمجھتے تھے یہ میرا مطلب تھا نہ کہ کسی تھیوری کی بابت - خیر - انسان عموماً غلطی کیا کرتا ہے آگے چلکر پنڈت جیو پولیٹیکل لفظ پر بہت بگڑے ہیں - پرنتو مجھے حیرانی یہ ہے کہ مضمون تو مینے لکھا ہے اور بگڑے گئے لالہ منشی رام جیو پر یہ عجیب بات مینے دیکھی - آپ مجھے کوسیئے گالیاں دیجئے - اُن بیچاروں کو کیوں کوستے ہیں اور کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے

الیٰ سخت سست لفظوں کے کہنے سے بندہ ہٹ جاویگا - بلکہ یاد رکھیئے اب اصولاً بات چل پڑی ہے - یا تو آریہ سماج کے رکن اسبات کا فیصلہ دیدینگے - کہ یہ آریہ سماج ہندوستان ہی کے لئے ہے دوسرے دیشوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں - ہاں ایک بات یاد آئی ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہندوؤں کو چھوڑکر جاپان کی مذہبی کانفرنس میں پرچار کرنیکی خاطر بمبئی تک کیوں گئے تھے ؟ کیا آپ کی آریہ سماج کو ہندوستان سے چھٹی ہوگئی - پیارے بھائی - ذرا اپنی ذمہ واریوں کو سمجھئے رشی دیانند نے آریہ سماج روپی اسرت کو سنسار ماتر کے اُپکار ارتھ بتلایا ہے وہی خیال سامنے رکھو کون کہتا ہے کہ آپ اپنے پریوار کو چھوڑدو اور میرے جیسے آدمی کی طرح جنگلی ستری لڑکے بالے نہیں ہیں ہو جاؤ - پرنتو یہ لفظ منہ سے مت نکالو کہ آریہ سماج ہندوستان کیلئے خصوصاً ہے" آپ لوگ یہ لفظ کہہ کر سچائی کا خون کرتے ہیں - دھارمک سوسائٹی کی سچائی کا کسی دیش و جاتی سے ہرگز سنبندھ نہیں ہو سکتا ہے ملک کی خدمت کرو جاتی کے لئے قربان ہو جاؤ - جس پرش میں دیش ہت نہیں ہے وہ انسان نہیں پرنتو آریہ سماج کچھ اور شے ہے - جہاں پران سب بندھنوں سے رہائی ملتی ہے جہاں آکر بھاؤ دور ہو جاتے ہیں جس جھنڈے کے نیچے آکر فقط ایشور اور اُسکا جیووں سے سنبندھ یہ بھاؤ پیدا ہوتے وہ سٹیج آریہ سماج کا ہے -

آریہ سماج میں لکچر دیتے ہوئے آریہ سماج میں بیٹھے ہوئے - آریہ سماج کی لٹریچر لکھتے ہوئے بھول جاؤ کہ تم آریہ ورت کے رہنے والے ہو بھول جاؤ کہ تم بھدر مہا برہمن ہو بھول جاؤ کہ تم کھتری ہو - بلکہ سمجھو کہ ایک پرماتما اور اُس کی سنتان یہ بھاؤ جو سوسائٹی سکھلاتی

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے اُسکی طرف سے یہ کتاب ہے۔ مجھے شوک ہے کہ پنڈت جی نے اصولتاً بات نہ کرکے ادہکا نش اپنا وقت دوسرے خیالات کے ظاہر کرنے میں نشٹ کیا ہے۔ خیر۔

اب دوسرے مضمون میں کسی برخلاف تحریر کا نہ خیال کرکے فقط لالہ ملارام جی کے ستیارتھ پرکاش کے حوالوں کا جواب دونگا۔ اور اپنی بدھی کے انوسار بتلانے کی کوشش کرونگا۔ کہ رشی دیانند ان تنگ خیالات کے پرش نہ تھے۔ بلکہ جو کچھ انہوں نے آریہ ورت کی بابت لکھا ہے۔ اُس کو اصولاً لکھا ہے۔ (باقی آیندہ)

"نہایت ضروری دریافت طلب"

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے بذریعہ اشتہارات مشتہر کیا ہوا تھا کہ قصبہ قادیاں میں طاعون ہرگز نہیں گھسیگا۔ کیونکہ خدا کے پیغمبر دار السلطنت کا مقام ہے۔ آج ۱۱ جون کے پنجاب سماچار لاہور کے اس خبر نے کہ قادیاں میں بماہ مئی ۶ آدمی طاعون سے بیمار ہوئے اور کل کے کل مر گئے۔ مجھکو حیرت میں ڈالدیا۔ کہ جبکہ مرزا مسیح الزماں نے قادیاں کو کیلا ہوا تھا۔ تو پھر یہ وارداتیں کسطرح ہوگئیں۔ کیا یہ خبر غلط شائع ہوئی ہے۔ یا حضرت مسیح الزماں اور اُنکے خدا میں کچھ اَن بَن ہوگئی ہے کہ جو اپنے بھیجے ہوئے الہام کے برخلاف عمل کرنے پر اوتارو ہوگیا ہے۔ کیا کوئی صاحب مجھے اس سے مطلع فرما سکتے ہیں؟

(راقم رگھوناتھ سہائے از ریاست بھرت پور)

یگیہ شالا۔ پنڈت رام نراین صاحب باجپئی ساکن قصبہ بہٹور ضلع کانپور نے یہاں (بہٹور میں) ایک یگیہ شالا قائم کی ہے۔ اور اوسمیں آٹھ سو روپیہ کی قیمتی زمین زمینداری وقف کردی ہے بدست آدیز ٹرسٹ نامہ کی رجسٹری ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگئی ہے اور ۶ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء کو داخل خارج بھی ہوچکا ہے ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۴ء کو یگیہ شالہ کی پرتشٹھا تھی بوجہ زیادتی بارش کے کل اشخاص جو مشترت کئے گئے تھے۔ جمع نہیں ہوسکے تھے تاہم چند مہاشے باہر سے اور چند مہاشے خاص قصبہ کے جمع ہوئے تھے میں نے یگیہ شالہ قائم ہونے کا احوال مختصر طور پر سبوں سے عرض کیا تھا۔ اور پنڈت گنیش پرشاد صاحب اڈیٹر بھارت سودشا پرورتک فرخ آباد نے ہون یگیہ کے فوائد پر لیکچر دیا تھا اس کے بعد کل حاضرین کو پرشاد (مٹھائی) تقسیم ہوکر برہمنوں کو دکشنا دی گئی تھی۔ اور جلسہ برخاست ہوا اس یگیہ شالہ میں جو زمینداری وقف ہوئی ہیں اوسکے سالانہ منافع سے ہر ایک اماوس کو ہون ہوا کریگا۔ باجپئی جی نے یہ کام قابل تعریف کیا ہے۔ ہر خاص و عام کو اس یگیہ شالہ کی امداد کرنا لازم ہے۔

راقم رام نراین شکل ٹرسٹی و مینجر یگیہ شالہ بہٹور ضلع کانپور۔

قواعد امتحان ستیارتھ پرکاش وغیرہ

(۱) مہرشی سوامی دیانند سرستی جی کی تعلیم کیطرف سروسادھارن کی رچی بڑھانے کے لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و ممالک متحدہ نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں سالانہ امتحان لینے کا انتظام کیا ہے۔

(۲) اس سال سنہ ۱۹۰۴ء میں یہ امتحان ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کو کل ستیارتھ پرکاش و آریہ دیشیہ رتن مالا میں ہوگا۔

(۳) فی الحال یہ امتحان پنجاب کے لاہور۔ امرتسر گجرانوالہ۔ جالندھر۔ ملتان۔ ڈیرہ اسمعیلخاں وپشاور میں۔ اور ممالک متحدہ کے شاہجہانپور میں تجویز ہوا ہے۔ مگر امیدواروں کی درخواست پر اور جگہ بھی تجویز ہوسکتی ہیں۔

(۴) ناگری و اردو دونوں زبانوں میں امتحان کے دو پرچے تین تین گھنٹہ کے ہونگے پہلا پرچہ ستیارتھ پرکاش کے اول دس سمولاسوں کا اور دوسرا آخری چار سمولاس کا ہوگا اور ایک مضمون آریہ سماج کے کسی اصول پر لکھایا جاوے گا۔

(۵) امسال یہ دونوں پرچے مہاشے منشی رام ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی اور لالہ گنگارام جی وکیل ملتان تیار کریں گے۔

(۶) امتحان میں ہر عورت و مرد بلا قید عمر و ذات شریک ہوسکتا ہے۔

(۷) پاس کے لئے ۳۳ فیصدی مارکس سے کم حاصل نہ ہونے چاہئیں۔

(۸) پاس شدوں کو سارٹیفکیٹ تمغے انعام شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ جلسہ پر دھان مہاشے اپنے ہاتھ سے تقسیم کرینگے۔

(۹) جو ۷۵ فیصدی مارکس حاصل کرکے اول نمبر رہیگا اُسکو پچاس روپیہ کا تمغہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کیطرف سے۔ اور جو ممالک متحدہ میں اول رہیگا اُسکو "برہم تمغہ" منشی بختاور سنگھ کی طرف سے ملیگا۔

(۱۰) درخواستیں معہ فیس داخلہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۴ء تک سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر میں آجانی چاہئیں چونکہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ نے اس امتحان کے متعلق کل انتظام میرے سپرد کردیا ہے اسلئے ان ممالک کی درخواستیں معہ فیس یا دیگر خط و کتابت متعلقہ میرے نام ہونی چاہئیں۔ جو صاحب اپنی طرف سے کوئی تمغہ انعام یا وظیفہ عطا فرمانا چاہیں جلد اطلاع دیں۔

المشتہر

بختاور سنگھ ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

قابل توجہ آریہ سماج ہائے صوبہ پنجاب

شرتیمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نہایت پریشرم کرکے واسطے رفاہ عام کے ستیارتھ پرکاش کا اردو میں ترجمہ کرا کر سات ہزار جلدیں چھپوائیں جسکے نفع و نقصان کے ذمہ وار شری پیان راے پیڑارام صاحب سورگباشی تھے اور بمقابلہ چھپوائی و لکھوائی کے قیمت بہت تھوڑی رکھی تھی گو یارائے صاحب نے پرچار کو مد نظر رکھکر تقریباً اصل قیمت صرف ۱۲ آنہ مقرر کی تھی مگر اب تین ہزار جلد باقی ماندہ شریمان پردھان جی سبھا موصوف کی آ گیا نوسار مہاشے تولارام جی نے اپنی لاگت سے چھپوائی ہیں پرنتو نہایت شوک سے لکھنا پڑتا ہے کہ جس طرح سبھا نے لوگوں پر اوپکار کیا تھا مہاشے جی نے اوسکو نظر انداز کرتے ہوئے سابق کتاب سے سو صفحہ تخمیناً ضخامت میں کم کرکے کتاب کی چھپوائی و لکھوائی کا ستیاناش کر دیا ہے اور پھر تکلف یہ کہ قیمت وہی ایک روپیہ رکھی ہے جس کی بابت سبھا کے دفتر میں لکھا گیا مگر وہاں سے صاف جواب ملا ہے کہ ہم مہاشے جی کے پرائیویٹ کام میں دست اندازی نہیں کرسکتے جس سے ایک گونہ نہایت حیرانی پیدا ہوتی ہے کہ سبھا کے معزز و سنجیدہ رکنوں نے بوقت دینے اجازت کے اسبات کا خیال کیوں نہیں مد نظر رکھا کہ کتاب کی چھپائی عمدہ اور قیمت واجبی رکھنی ہوگی جبت حالات کہ دوسرے ایڈیشن کا سو صفحہ ضخامت میں کم ہے تو پھر کیوں پہلے ایڈیشن کے برابر قیمت رکھی گئی ہے کیا آریہ سماجوں کا فرض نہیں ہے کہ اس طرف غور فرماویں۔ اور پنگر سبھا موصوف میں اپنی اپنی رائے تحریر کریں۔

مہتہ جھنڈا رام منتری آریہ سماج لائل پور

حالات تبت مشن فورس

مقام گیانشی جسکے نواح میں اسوقت سرکاری فوج مقیم ہے تبت کے وسط میں واقع ہے یہ بستی ایک پہاڑی میدان میں واقع ہے۔ جسمیں کہیں کہیں خوشنما مکانات نظر آتے ہیں۔ ہر ایک مکان خصوصاً وہ جو کر رہائش کیلئے بھی مخصوص ستھے گئے ہیں علمی اصول پر بنے ہوئے ہیں۔ اس امر کا بہت لحاظ کیا گیا ہے کہ رہائش کی جگہ ہوادار ہو۔ دور سے یہ مکانات بالکل انگریزی فیشن کے نظر آتے ہیں۔ اسجگہ کے باشندے مشن کے ساتھ بہت دوستانہ برتاؤ کرتے تھے مگر کچھ عرصہ سے کیفیت دگرگوں ہو رہی ہے۔ دشمن لوگ (تبت والے) ایک مضبوط قلعہ پر قابض ہیں۔ اور رات دن برابر فائر کرتے رہتے ہیں۔ خیریت یہ ہے کہ یہ لوگ نشست ٹھیک نہیں لگا سکتے ورنہ باہر نکلنا تک دشوار ہو جاتا۔ ۲۴ جون کو اس جگہ ایک دستہ سفر مینا اور دو گن نمبر ۷ باٹری کے پہونچے راستہ میں کسی قسم کی لڑائی نہیں ہوئی لیکن جس وقت یہ خط فوج گیانشی سے چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ ایک بڑے گانو سے اُن پر فائر شروع ہوگئی جسکی چہار دیواری بڑی پختہ اور مضبوط تھی۔ اس کیمپ کو دشمن کی گولیوں کی زد سے گزرنا پڑا مگر کچھ نقصان نہ ہوا اس طرف سے بھی گولیوں اور دو توپوں کے گولوں سے جواب دیا گیا۔ بعدہ جسوقت کیمپ متصل گیانشی پہونچا اُسوقت بھی قلعہ والوں نے فوج کے مورچوں کے اندر جانے تک برابر فائر کئے۔ لیکن خوش قسمتی سے یہاں بھی کچھ نقصان نہ ہوا۔

موسم اس جگہ کا بہت عمدہ ہے جسوقت بارش ہو جاتی ہے بہت ٹھنڈا۔ ورنہ معتدل بارش بہت زور کی نہیں ہوتی معمولی بوندیں پڑتی ہیں۔ ماہ رواں میں ایک گانو چھین نا پڑا۔ امید تھی کہ لڑائی ہوگی لیکن ہمارے پہونچنے سے پیشتر ہی گانو والے بھاگ گئے تھے۔ ان گانوں کی چہار دیواری بڑی مضبوط تھی آخرکار سفر مینا نے بذریعہ گن کاٹن اسکا کچھ حصہ جو گرانا ضروری تھا گرا بھی دیا اس جگہ ایک مندر دیکھا جو بہت عمدہ طرح سے آراستہ تھا اور جسکے اندر جا بجا پستکوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

(مرسلہ خاص نامہ نگار)

آریہ سماجک خبریں

انتخاب آریہ سماج ریوبہر ضلع فیروزپور کا واسطے سال حال کے حسب ذیل ہوا۔ بابو دولا رام سٹیشن ماسٹر پردھان۔ بابو کانشی رام اُپ پردھان لالہ عمرا مل منتری جی۔ لالہ سندر داس اُپ منتری لالہ لدھا رام خزانچی۔ لالہ بوٹا مل پستکادھیکش انکے علاوہ ایک نائب خزانچی اور ۴ انترنگ ممبران ہیں۔

شدھی۔ اسی آریہ سماج میں ۲۵ جون کو دو لو مسلم شدہ کرکے واپس لئے گئے پنڈت ہر نام سنگھ جی نے خوب ویاکھیان دئے گو چیلے آریہ پرش ڈانواڈول سے تھے لیکن وانے ستیا رام جی سب ڈویژنل افسر کی

شرکت نے سب کو حوصلہ دیا۔ اسی روز مہاشے عمرلال منتری کے یہاں تین یگیوپویت اور ایک سنسکار سنسکار ہوا جسمیں ایک روپیہ گروکل کو اور ایک روپیہ کنیا ماہاودیالہ جالندھر کے لئے دان ملا۔

لالہ گنڈاری لال جی پردہان آریہ سماج قاضی بھانگ ضلع سیالکوٹ بڑے پرشارتی سجن ہیں حال ہی میں آپ پرچار کے لئے چونتی والہ اونچہ تحصیل ظفروال میں پدہارے اور بعد پرچار کے وہاں آریہ سماج قائم کر دیا۔ جسکے پردہان لالہ باشی رام اور منتری لالہ اروڑ چند مقرر ہوئے ہیں۔

پنڈت للتا پرشاد جی اپدیشک نے یکم و ۲ جولائی کو دوسانجھ کلاں علاقہ پہلور ضلع جالندہر میں ویدک دہرم کا پرچار کیا حاضری معقول تھی۔ دو روپیہ کنیا ماہاودیالہ جالندہر کو دان ملا۔

آریہ سماج گنگوہ میں ۲۴ جون کو بابو چھپا مل جی بی اے نے دہرم وشے پر ویاکھیان دیا اور ۲۵ اور ۲۶ جولائی کو پنڈت گنپتی شرما کی ویاکھیان جیوآتما وشے اور منشیہ کرتویہ پر ہونگے۔

آریہ سماج گورداسپور کے عہدہ داران بابت سال رواں حسب ذیل صاحبان مقرر ہوئے ڈاکٹر دیشا مداس جی پردہان مہاشے باشی رام جی اپ پردہان مہاشے ہری رام سکرٹری مہاشے جگناتھ جی خزانچی۔ مہاشے ولبا غ رائے جی پستکالہ یکش۔

آریہ سماج راگھڑ سنگروال ضلع لودہیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۳ و ۲۴ جولائی کو ہوگا نگر کیرتن ۲۱ جولائی کو ہوگا۔ درشک مہاشے لودہیانہ چھپال ریلوے لائن کے اسٹیشن چھپاڑ یا کپ یا کوٹ پر اوتریں جہاں سواریوں کا خاص انتظام ہوگا۔

مقام بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ میں مشہور پنڈت شردھا رام جی کے چیلے سوامی تلسی دیو جی کا ایک مکان ہے اسکا حق کل گائوں کے نام وقف کرکے انہوں نے دو امین مقرر کئے تھے لیکن ان کی کامنا پوری نہیں ہوئی۔ امینوں میں سے ایک نے اوس مکان کو اپنی بیٹھک بنا لیا تھا۔ اب ۱۰ اساڑھ سمت ۱۹۶۱ بکرمی کو سوامی تلسی دیو جی نے اول نوشت کو منسوخ کرکے وہ مکان آریہ سماج بھٹنڈہ کو دان میں دیدیا ہے اور بہت سی قیمتی پستکیں آریہ سماج بھٹنڈہ کو دان میں دیدی ہیں اور بہت سی قیمتی پستکیں آریہ سماج کے پستکالے کیلئے اور دیگر سامان بھی آریہ سماج کو بطور خالص نذر کا وعدہ کیا ہے۔ مکان کی رجسٹری بہت جلد آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے نام کر دینے کا سوامی جی نے وعدہ فرمایا ہے۔

مہاشے رام دیو جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ ہائی سکول جالندہر چھاؤنی امتحان ٹریننگ کالج میں نمبر پر رہتے ہیں اور اول ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ میں مہاشے رام دیو جی کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فن تعلیم کی غیر معمولی قابلیت کو آریہ سماج اور ویدک دہرم کی سیوا میں خرچ کریں گے۔

آریہ سماج کوٹ اڈو کے جلسے اب ایک شارع عام کی جگہ میں ہوتے ہیں جسکی وجہ سے حاضرین نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ اس ستھان میں شنیہ بھجن ہوتے اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا بھی کی جاتی ہے۔ ۲۷ جون کو یہاں کے سبھا سد مہاشے چھبیلداس جی نے بمو جودگی پنڈت گنگا رام جی اپنے گھر ہون کرایا۔ پنڈت گنگا رام جی نے ویاکھیان بھی دیا۔ بیحد کی حاضری میں وید مرنا ترتیلے کے لئے دان میں ملے۔ ۲۹ جون کو مہاشے چھٹر رام جی سبھا یک نے اپنے پتر کے وواہ پر بڑا بھاری ہون کرایا اور آریہ سماج کو پہنچتی بھوجن دینے کے علاوہ مبلغ مختلف آریہ سماجوں کے فنڈ میں بھی دان دیا۔

لالہ نتھو رام طالب علم معرفت مہاراج ... محرر چونگی مقام بوڑیا تحصیل جگادہری ضلع ... سے پوچھتے ہیں (۱) جگناتھ داس مرکو ... جواب میں کون کون سی کتب چھپی ہیں (۲) بوڑیا کے پنڈت نارائن دت جی انجل ... ہیں جس بھائی کو معلوم ہو لالہ نتھو رام ... براہ راست مطلع کریں۔

جلسہ سالگرہ شاہنشاہ قیصر ہند آریہ سماج میں ۲۷ جون کو ہوا جسمیں شاہنشاہ ... کا مختصر جیون چرتر بیان کرکے ان کا ... ادا کیا گیا۔

لالہ چھجی لال صاحب رئیس حصار کی پر لوکی پر آریہ سماج نے اظہار افسوس کا ... کیا۔ مجھے بھی لالہ صاحب کی موت کا سخت ... ہے اور اس رنج میں میری انکھیں ... اور حصار آریہ سماج کے ساتھ کمال ہمدردی ... پستکالیہ کے لئے کتابوں کی درخواست آریہ سماج کے پردہان وہاں کے پستکالہ کے لئے مانگتے ہیں۔ چونکہ آریہ سماج تھوڑے ... دنوں سے وہاں قائم ہوا ہے اسلئے آریہ ... سے ان کی استدعا ہے کہ اپنی تصانیف ... نذر کریں۔

علاقہ پہلور میں شدھی۔ موقع ... پہلور ضلع جالندہر میں لالہ اچھرو رام ... ریلی نے پنڈت للتا پرشاد اپدیشک ... ہمراہ جاکر آٹھ مرد اور سات عورت ... شدھ کیا۔ پرچارک نے اپدیش بھی ... اپدیشک کی وہاں دو مہینہ کے لئے ضرورت ... پنڈت گنپتی شرما نے امیٹھہ ضلع ... میں ایک سمدک حاضری میں ایک ساد ... وراپنڈت منگل سین جی کے گھر ہوا ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

لوکل سماج کو دان دیا۔

انہوں نے ایک روپیہ لوکل سماج کو دان دیا۔ **سکرٹری آریہ سماج نگینہ** لکھتے ہیں کہ مباحثہ ۱۳ جون کو نہیں بلکہ ۱۴ جون کو ختم ہوا تھا۔ نیز اطلاع دیتے ہیں کہ مسلمانوں نے یہ جھوٹ مشہور کر کے لوگوں کو مغالطہ میں ڈال رکھا ہے کہ چھ آریہ پنڈت مسلمان ہو گئے وہاں کوئی آریہ مسلمان نہیں ہوا۔ دو چماروں کو کلمہ پڑھایا گیا اور بعض دس پندرہ برس کے مسلمان ہوئے آدمیوں کو بلا کر از سر نو کلمہ پڑھایا گیا۔ آریہ پرش ایسے افواہوں سے بالکل نہ گھبراویں۔ نیز باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔

نگینہ کے منتری مہاشے مباحثہ میں جو دو پنڈتوں کے نام بھی برائے اندراج بھیجے ہیں۔ لیکن اس کی کوئی ضرورت نظر نہیں آتی جبکہ مباحثہ تمام ماسٹر آتما رام جی نے کیا اور شام کو لکچر سوامی یوگیندر پال جی نے دئیے۔

کراچی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ جون کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ ٹھاکر پیدین سنگھ پنڈت رام رتن اور پنڈت سرجودت جی نے بڑے منوہر ویاکھیان دئیے۔ خصوصاً ٹھاکر پیدین سنگھ جی کے بھجنوں پر لوگ بڑے موہت ہوئے۔ نگر کیرتن میں شنکاؤں کا سمادھان بھی کیا گیا۔ پہلے دن حاضری ایک ہزار کی اور دوسرے دن ۱½ ہزار کی رہی۔ دار تعشتو کے بعد خاص درخواست ۱۶ جون سے ۱۹ جون تک خاص ویاکھیان ہوئے۔ جن کا اثر نہایت عمدہ پڑا۔

مہاشے ہیرانند جی مدد گار نذار چکوال ضلع جہلم دریافت کرتے ہیں کہ اخبار سرب دگھ نوارن جبکے اڈیٹر مرحوم مہاشے دیویدیال جی شرما تھے اور اسکے بعد مسٹر بھگوانداس پورن چند جی ایڈیٹر ہوئے وہ معلوم ہوتا ہے کہ بند ہو گیا ہے اگر یہ ٹھیک ہو تو ان اصحاب کے چندہ کی نسبت جنہوں نے پیشگی میری طرح بھیجدیا تھا۔ کیا ہو۔ اگر کوئی صاحب معرفت ستیہ دھرم پرچارک اُتر دیں۔ یہ بہتر ہو کہ ضلع امرتسر سے نکلتا تھا مہاشے پورن چند جی شرما کرپا کر کے اتر دیں تو مناسب ہوگا۔ (ایڈیٹر)

افریقہ میں ویدک دھرم۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مہاشے متھراداس ممبر آریہ سماج منروتی کے خاص پرشارتھ اور پریرنا سے ممباسہ میں آریہ سماج ۱۴ اپریل ۱۹۰۴ء سے ستھاپت ہو گیا ہے مندرجہ ذیل مہاشے آفس بریرز ۱۹۰۴ء کے لئے مقرر ہوئی ہیں مہاشے سنی لعل پریذیڈنٹ۔ مہاشے بنسی لعل وائس پریذیڈنٹ۔ آسارام سکرٹری مہاشے باپا لعل خزانچی۔ مہاشے دولت رام ممبر انترنگ سبھا ممبران کی تعداد فی الحال تقریباً دس کے ہے مگر آشا ہے کہ عنقریب زیادہ ہو جاویگی۔ اس شہر میں جو کہ مشرقی افریقہ میں سب سے بڑا اور پرانا ہے ہندو ایک ہزار سے زیادہ ہیں اور خواندہ اشخاص بھی یہاں بہت ہیں اور سماج ہذا کی طرف انہیں میں سے اکثر کی رغبت ہے۔ مگر بہ سبب ہٹ دھرمی ممبر بننے میں قدرے پس و پیش کرتے ہیں۔ سچائی کے ہمیشہ جے ہوا کرتی ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ویدک دھرم کی سوگندھت وہونی انکے کٹھور ہردیوں کو شانت کر کے سیدھے مارگ پر چلاوے۔ و چونکہ یہاں ایک شو جی کا مندر ہے عنقریب کل ہندو لوگ وہاں پوجا کے لئے ہر روز جاتے ہیں۔ اسلئے اپسوارتھی اپنے فائدہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ویدک دھرم سے مخالفت کرتے ہیں اور آریہ سماج کے برخلاف بہت کچھ کہتے سنتے ہیں۔ مگر آخر کار ستیہ کی جے ہوگی۔

(آسارام۔ منتری آریہ سماج)

مہاشے بھیم سین جی پردھان آریہ سماج سیدوالہ ضلع منٹگمری لکھتے ہیں۔

(۱) تصیح غلطی۔ ستیہ دھرم پرچارک کے کسی گذشتہ پرچہ میں بعنوان "آریہ سماج سیدوالہ میں ایک شدھی" کچھ حالات چھپے ہیں۔ مگر اسمیں حاضری بجائے تین سو کے صرف سو چھپی ہے یعنی اس شدھی میں شامل ہونے والوں کی تعداد تین سو تھی۔

(۲) سماج ہذا کے ادھکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

بھیم سین سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول سیدوالہ پردھان مہاشے نند لعل جی کمپونڈر منتری و خزانچی مہاشے شو رام جی مدرس اُپ منتری پستکادھیکش

(۳) آریہ سماج سیدوالہ کا مندر قیمتی پانصد روپیہ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۴ء کو حسب ضابطہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام رجسٹری کرا دیا گیا ہے۔

اخبار آریہ متر مرادآباد اب بڑے اکار میں نکلتا ہے۔ ایڈیٹر پنڈت رودردت جی ہوئے ہیں۔ اپنے ہمعصر کو مبارک دیکر اسکے زیادہ تر مفید ہونے کا خواستمند ہوں۔

مہاشے نرسنگھ داس جی منتری آریہ سماج کرنال لکھتے ہیں کہ بمقدمہ عیسائی صاحبان کرنال بنام پنڈت دھرم دیو وغیرہ آریہ سماج کرنال کی تاریخ آئندہ ۲ اگست ۱۹۰۴ء مقرر کی گئی ہے۔ تاریخ مقررہ آئندہ پر شہادت استغاثہ مستغیث گذریگی۔

بے اصولی سبھا۔ عرصہ سے لالہ سندر داس خزانچی پوپرانک سبھا کا آریہ سماج کے ساتھ مباحثہ شروع ہے۔ اور مباحثہ تحریری ہوتا ہے مباحثہ کے درمیان میں سماج کیطرف سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ شراب اور مانس کا استعمال کرتے ہو۔ کیا شراب اور مانس کا استعمال

پُرانک اصولوں کے بموجب درست ہے۔ لالہ صاحب موصوف جواب دیتے ہیں۔ کہ ہاں جائز ہے۔ لالہ صاحب ایسی بُری چیزوں کا استعمال کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں کہ درست ہے اس لئے دھرم مہامنڈل کے لیڈر اور کارکن بھائیوں سے نویدن ہے کہ آپ جواب دیں ماس اور شراب کا استعمال شاستر وکت جائز ہے۔ افسوس ایسی سبھا پر ہے کہ اصولوں کو نہ ماننے والے سبھا کے عہدہ دار مقرر کئے جاتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آریہ سماج میں عملی جیون بہت کم ہے۔ مگر اپنی کمزوری اور غلطی کو خوشی سے سویکار کر لیتے ہیں۔ سرو شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ہمارے بھائیوں کے ہردے کو شُدھ کرے کہ ہٹ کو چھوڑ کر ستیہ مارگ کو مانیں اور چلیں۔ اوم شانتی شانتی۔ شانتی۔

آپ کا بھائی نتھا داس ولد بابا نند سکرٹری آریہ سماج شیوہرہ

محکمہ پولیس کی زیادتی - ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ قصبہ چندوسی ضلع مرادآباد میں مجھ احقر کے ذریعہ عرصہ چھ سال کا ہوا ہوگا کہ ایک رسالہ ماہواری تحفۃ القرآن اجرا ہوا تھا جو کسی خاص وجہ سے تھوڑے ایام میں بند ہو گیا۔ چنانچہ اب بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۰۵ء بروز سنیچر بوقت ۸ بجے صبح کے صاحب انسپکٹر درجہ اول چندوسی نے معرفت ذکی حسین و ولایت اللہ و کیدار ناتھ ۔ و لچھمن سنگھ جمعداروں کے مجھکو تھانہ میں بلوایا اور اخبار گذشتہ کی ایک کاپی دکھلا کر کہا کہ کیا یہ رسالہ تم نے ہی شائع کر دیا ہے میں نے کہا کہ ہاں میں نے ہی چھپایا تھا لیکن چار سال کا عرصہ ہوا بند کر دیا۔ بس اب کیا تھا۔ یہ بات سنتے ہی داروغہ صاحب محمدی جوش میں آ کر آگ بگولا ہو گئے۔ اور لچھمن سنگھ جمعدار کو فرمایا کہ یہ اسلام کے خلاف اور کافر ہے جوتوں سے مارو اور اس کے منہ میں تھوکو۔ حسب الارشاد داروغہ صاحب کے سائل کی بیعزتی کی گئی اور ۱۲ بجے تک حراست یعنی حوالات کے نیچے بٹھا دیا اور واسطے چھپانے اس واقعہ کے ایک مقدمہ دفعہ ۳۴ سوا ایکٹ ۱۸۶۱ء فرضی جھوٹا لگا کر میرا چالان کر دیا تاریخ پیشی مقدمہ کو گواہان صفائی جو میری طرف سے عدالت میں حاضر ہوئے تھے ورغلا کر بھگا دیا آخر کار عدالت سے ۴ جرمانہ ہوا۔

قطع کلام اب کمترین نے ایک تار جناب لفٹنٹ گورنر بہادر و بذریعہ عرضی انسپکٹر جنرل الہ آباد و صاحب کمشنر بہادر بریلی و کلکٹر صاحب بہادر ضلع مرادآباد ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے حضور میں اپنی کل مصیبت عرض کی ہے۔ دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ مگر ہر شخص جہادی کو معلوم رہے کہ اب زمانہ نادرشاہی و اورنگ زیبی و علاء الدین غوری کا نہیں ہے آج وہ مبارک زمانہ ہے کہ بمقابلہ عدل و انصاف شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔

خیر خواہ آریہ سماج

گوسائیں بابو رام شرما سابق ایڈیٹر تحفۃ القرآن

ضرورت

ہم کو ایک اچھے اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جسکا کام آریہ سماجوں میں پھر کر ویدک دھرم کا پرچار کرنا اور سماج کے اوشدھالہ کا بھی کچھ کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ عہ سے عہ۱۵ تک حسب لیاقت علاوہ سفر خرچ کے دیجاویگی۔ اور اوشدھالہ کے متعلق کمیشن بھی دیجاویگی باقی حالات بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

(پنڈت ہیمراج وید شاستر و سب ایڈیٹر رسالہ بھگتی پتر کالاہور)

اشتہار

چونکہ سابقہ حکیم متعینہ اوشدھالیہ کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اسلئے ایک لائق وید یا حکیم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ عہ۲۰ سے عہ۳۰ ماہوار تک علاوہ مکان رہائش کے دی جاوے گی۔ آریہ پرش کو ترجیح ہوگی۔ تمام درخواستیں معہ اسناد کارگردگی پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

لشنداس پردھان آریہ سماج سرگودھا

نوٹس

ودت ہو کہ لودھیانہ سماج میں بدھواؤں کی شادی کا تاہنوز کوئی انتظام نہیں۔ جو بھائی کسی بدھوا کی ضرورت میں اس سماج کو چٹھیاں لکھتے ہیں آئندہ وہ لکھنے کی تکلیف نہ اٹھاویں بعض وقت فرداً فرداً کسی مہاشہ کی غلطی سے چٹھی کا جواب نہ پہونچنے میں شکایت باقی رہ جاتی ہے ڈاکیا معجبہ چند گپتہ۔ منتری آریہ سماج لودھیانہ

ضروری اطلاع

تمام منتری مہاشوں و ایڈیٹروں سے التماس ہے کہ چند عرصہ سے تمام خطوط متعلقہ آریہ سماج بہرام پور۔ بندہ کے نام پتہ ذیل پر ارسال فرماویں بمقام بہرہتہ۔ ضلع گورداسپور براہ پوسماسٹر فقیر چند بہرام پوری منتری آریہ سماج

(آریہ سماج بہرام پور)

ایک مشین میرے پاس بکری کیلئے ایک ملے بنانے کی مشین ہے جو خریدنے کے بعد بہت تھوڑی

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں بسر کرنے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب ہونا لازمی بات ہے۔ بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے۔ جس قدر چھوٹی عمر میں کرو گے شرح کم ہو گی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و ضمانت و پنشن کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کا رسالہ منگانے کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر ایجنسی بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن صاحبوں یا سبھاؤں کو چھوٹے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کر کے منگوائیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت صد ۱۰۰		عہ
فرقہ ہندو و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	عہ
ایپریل تہذیب ۴ پائی	۱۰۰	۲
ہم ہندو ہیں یا آریہ ۶ قیمت ۱ پائی	۱۰۰	۸
قدیم آریوں میں علم تجربہ کا رواج قیمت ۱۰۰		۲

آپدیش منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دہاری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دہاری نمبر ا حکمت نظری و عملی کے بیان میں	۱/۱
" نمبر ۲ علم الٰہی	۳
" نمبر ۳ انسانوں کے خیال و افعال	۴
" نمبر ۵۔ تہذیب الاخلاق	۱۳
" نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان	۳
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال و زن و مرد	۲
" نمبر ۲۱۔ فتاوائے الکھ دہاری	۴
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	۳
" نمبر ۲۹۔ طعام و شراب	۳
" نمبر ۳۶۔ موت اور اس کے بعد کے حالات	۸
" نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۳
" نمبر ۳۸۔ حکایات و روایات	۱
" نمبر ۳۹۔ وید منتی	۵
" نمبر ۴۵۔ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۸ سلطنت راج نیتی	۲
" دھارنا تیاگی	۸

نوٹ ۔ دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خریداری کو ۱۲ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت ۔ بلا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دیسی سٹیشنری کے نئے نمونے دفتری و فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** سیٹھی بخش احمد جان کارخانہ گجروان لدھیانہ پنجاب

آریہ مسافر

مرحوم شری پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے وزیر چند جی ضخامت ۱۰۰ صفحہ قیمت سالانہ بجد پیشگی مبلغ تین روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شلوکوں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

امیسر و پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلاش بار۔ بھجن منتبی پہلا حصہ۔ دوسرا حصہ۔ تیسرا حصہ چوتھا حصہ۔ ہنڈولا۔ استریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر آلہ چھند ہیں۔ بھجن ولاس۔ بیواہ کیرتن۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی بقول عام برگزیدگی۔ مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس نے انجیل مسیحی کتاب سے یوروپ امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امیریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

یہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی و یوروپ ایشیا کی تمام مہذب زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح و صحیح حالات سے ماہر ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں کہ اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر ۳۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں۔

شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کھدر کپڑا لنگی و پٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہور یلی جی آر منیجر کا ٹن مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ۱۲ے

یجروید بھاشیہ ۱۲ے

رگوید بھاشیہ بھومکا .... ۱؍ عہ

ستیارتھ پرکاش .... عہ

بڑھیا کاغذ .... ۲؍

سنسکار ودھی .... ۸؍

نروکت .... ۱۰؍

اشٹادھیائی مول .... ۳؍

آریہ بھوینے .... ۳؍

پنچ مہا یگیہ ودھی .... ؍

سنسکرت واکیہ پربودھ .... ۳؍

ووہار بھانو ۱۰

شاستر ارتھ فیروز آباد .... ؍

وید ورودھ مت کھنڈن .... ۳؍

سوامی نارائن مت کھنڈن .... ؍

بھرانتی نوارن .... ؍

ویدانت دھوانت نوارن .... ؍

میلہ چاند اپور .... ؍

شاستر کاشی .... ؍

آریہ اودیش رتن مالا .... ؍

گوکرونا ندھی .... ؍

بھرم چھیدن .... ؍

انو بھرم چھیدن .... ؍

ہون منتر .... ؍

سومنتویہ امنتویہ پرکاش .... ؍

سو بچار پتر .... ؍

دیانگ پرکاش سمپورن .... ؍

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور **دس روپیہ** یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد .... ؍

ثبوت تثلیث وید .... ؍

ویدانت دھوانت نوارن .... ؍

سندھیا منظوم اردو .... ؍

نثر .... ؍

گنجینہ بھجن .... ؍

قادیانی مت درپن .... ؍

سنگت رتن پرکاش .... ؍

آریہ ورت کا عروج .... ؍

جیون چرتر مہونان حصہ اول .... ؍

حصہ دوم .... ؍

مخزن اسرار حصہ اول .... ؍

حصہ دوم .... ؍

سد اچار پربودھ .... ؍

پھول .... ؍

ناگری ٹائپ

ایک نہایت سنہری کی یاترا قیمت فی جلد .... ؍

ہر بھوشن پرکاش .... ؍

جیون چرتر مہونان حصہ اول .... ؍

برہمچریہ .... ؍

سنہری دھرم پنتھی .... ؍

الیش مدن پرکاش .... ؍

گنجینہ بھجن .... ؍

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل ہوگی۔ منیجر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

NO. A. 204
رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۴

मित्रमस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی

سالانہ قیمت { عام سے ... معہ محصول ڈاک ... طالبعلموں سے ... ...

ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

نادر موقع

کلیات آریہ مسافر چھاپکر مطبع ستیہ دھرم پرچارک نے جو اپکار کیا ہے۔ اسکی شہادت ہر ایک سمجھدار آریہ جس نے اس لاثانی گرنتھ کا اولوکن کیا ہو دے سکتا ہے۔ آریہ سماج ہی کیا بلکہ بھارت ورش کی دھارمک سبھاؤں میں اپنے خیالات کے پرچار کے اس قدر ضخیم کتاب کا طیار کرنا اور اسپر نام اتر قیمت رکھنا شاید یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ مجھے بھی ستیہ دھرم پرچارک کو پیشتقدمی کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس گرنتھ کی دس ہزار کاپیاں چھاپکر مینیجر نے پبلک کی ہمدردی اور آریہ پبلک کی مخصوص قدردانی پر ہی اپنا انحصار رکھا ہوگا۔ میں سنتا ہوں کہ سینکڑوں کاپیاں گذشتہ دو اڑھائی ماہ میں فروخت ہو چکی ہیں لیکن مندرجہ ذیل ... لاہور، ملتان، شہر اور ملتان چھاونی کے ... سبھاسدوں سے تو اپنا کر تو رجھان قیمت بڑی تعداد میں کتابوں کو خرید کر اپنے سبھاسدوں میں دھرم پریم کے پوتر بھاووں کا پرچار کیا ہے دیگر چھوٹی بڑی سماجوں نے بھی آستیہ مطبع کے کارپردازوں کا حوصلہ بڑھایا ہے میں بھی اپنا فرض جانکر اس سولیہ گرنتھ کی توسیع اشاعت کے لئے تھوڑا سا ساہس کرتا ہوں۔

شریمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کے لکچر شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی بھنڈار عرائض نویس امرتسر نے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کی قیمت متوازی ۴ر ہے۔ میں نے اس کتاب کی ۱۵۰ جلدیں خرید کر مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں اسغرض سے بھیجی ہیں۔ کہ جو صاحب ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۴ع تک اس اشتہار کا حوالہ دیکر کلیات آریہ مسافر کا ... خریدے گا۔ اسکی خدمت میں یہ کتاب مفت نذر ہوگی۔ لاگت محصول معہ محصولڈاک صرف ۱۲ صرف ہوگا جسمیں کلیات آریہ مسافر اور لکچروں کا سنگرہ ہر دو پیکٹ بنیگی۔ گوجرانوالہ ۱۰۔ جون ۱۹۰۴ع

اطلاع بہونچ چکی ہے۔ ادہراں درخواستیں ... ہیں پہلے ۱۵۰ آئیں ... دیجاویگی۔

راقم { امین ... وسلم

... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور مستند سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۲ر

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریا و سادھن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مختلف لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحے قیمت ۱۰ر

جین مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے۔ سوامی [illegible] کا قلم سے ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر باتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم [illegible] صفحہ قیمت ۱ر

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸ صفحہ قیمت مجلد ۵ر

اُپنشد جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) جو لفظ اُپنشد کی تشریح تنقیح و تصریح (۲) اُپنشد کی تعداد و قدیم و جدید واُپنشد (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اُپنشدوں کے مضامین کا علم حجم [illegible] صفحہ قیمت ۱ر

سنسکرت زبان کی عظمت جسمیں بیان کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید ہیں دیو بانی میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۲ر

ایشور درشن مصنفہ لالہ کانشی رام جی۔ بی۔ اے [illegible] ایشور [illegible] جگہ بجگہ [illegible] پرمان دئے ہیں قیمت ۴ر

معمولی تہذیب۔ یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سرکار دربار سیر [illegible] وغیرہ کے متعلق [illegible]

رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کیگئی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۵ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو۔ گنیش۔ نانک شاہی۔ اداسی گنج بخشی رام لالی ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادہ ست نامی شیو نرائنی۔ رام سنہی۔ شیو [illegible] ودادی۔ [illegible]۔ نانک۔ چار [illegible] وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱۰ر

نوٹ۔ اس قسم کے دیگر ٹریکٹ بہت جلد تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ر [illegible] مختصر حال قیمت ۱ر تمباکو یوروپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھلائے گئے ہیں قیمت ۱ر

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ ستارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے۔ اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جسمیں بھارت کی وکسیات ودوشی۔ دھرماتما اور ویر دیویوں کے اچرتوں اور ان کے چرترہ کاریوں پر تحقیق کیا لکھی گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی و عملی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت وکسیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ [illegible] سنیوگیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری۔ جھانسی کی رانی آدمی بہت سی شجاعت پسند پروپکاری ستریوں کے جیون چرتر درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سواد۔ گارگی یاگیہ ولکیہ کا سواد اور راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سواد کہ گرہستی [illegible] پراچین دیویوں کے بڑھ گیان کا پرچہ دیا ہے فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ر ہے پورے سیٹ کے خریدار کو ۱۰ر میں دیجاتی ہے

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۱ر

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ ضلع سہارنپور۔

دلچسپ تواریخی فسانے و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو افسوس کہ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر [illegible] اور بہت [illegible] بھاؤں کے لگانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پوتر بھاؤوں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے صاحبان کے ہاتھوں میں رکھی جاویں جنکو لے [illegible] شیو برت لال نے [illegible] ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار [illegible] گئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

(۱) **مہاراجہ چندر گپت** و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی [illegible] گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشنو [illegible] کے آنے [illegible] کا صاحب نے [illegible] شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد [illegible] درش پر چڑھائی میگیستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ [illegible] صلح کر [illegible] راجہ چندر گپت کا [illegible] سکندر اعظم کی پوتی [illegible] اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت [illegible] میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم [illegible] ٹریکٹ سائز [illegible]

(۲) **شیواجی** اور روشن آرا۔ [illegible] روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ [illegible] شیواجی کا دربار میں [illegible] اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگ جانا وغیرہ حالات [illegible] حجم [illegible] صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہاراجہ [illegible] کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور [illegible] پارسی شاہزادی سے [illegible] اور مہاراجہ باپا راول [illegible] کے مختلف اقوام کی [illegible] کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز [illegible] قیمت ۲ر

(۴) **مہرانی**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا [illegible] کے حالات قیمت ۲ر یہ چار [illegible] میں ہے رکھے ہیں چاروں خریدنے سے [illegible] دیا جائیگا

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ یکم ساون سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء - شکروار ہردوار | نمبر ۱۴

واقعات اور مفید باتیں

کوہ شملہ کی آبادی۔ کی مردم شماری بہت جلد ہونے والی ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ موسم گرما میں کسقدر آبادی بڑھتی ہے۔

رپورٹ ریاستہائے راجپوتانہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ کی ریاستیں بہت ہی مفلس ہو رہی ہیں۔ پرتاب گڑھ کے مہاراوت محض روپیہ کی کمی کے باعث دہلی دربار میں شریک نہیں ہو سکے۔ دربار ریاست جیسلمیر نے اسوقت ۳ لاکھ قرضہ دینا ہے اور ریاست کی آمدنی ۸۰ ہزار روپیوں سے زیادہ نہیں ہے۔ ریاست کرولی کے والی دہلی دربار کے تو کچھ بے اڑا گئے لیکن جو قرضہ چڑھ گیا ہے اب اُس کی ایک قسط بھی ادا کرنیکے قابل نہیں ہیں۔ ریاست بوندی میں آمدنی کی نسبت خرچ بہت بڑھا ہوا ہے۔ ریاستہائے ٹونک اور جہالاوار کی مالی حالت بھی بدستور تسلی بخش نہیں ہے اور بہت سے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں آمدنی کی نسبت خرچ زیادہ ہے۔ کیا یہ رپورٹ لارڈ کرزن کو شکستہ دیتی ہے آیندہ دہلی دربار سی نمایشوں میں ہندوستانی رؤسا کو طلب نہ کیا کریں۔ کیونکہ بیرونی نمایش کے اندر وہ سب کھو کیلے پڑے ہوئے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ شہزادہ ویلیز کا سیر ہندوستان برابر ملتوی ہو رہا ہے۔ میری رائے میں شاہزادہ ویلز کا فرض ہے کہ اگر سیر کرنا ہے تو دیسی ریاستوں میں نہ جاویں بلکہ اپنی گورنمنٹ کا ہی روپیہ خرچ کروا کر اپنی ملک کو واپس چلے جاویں۔ ورنہ اگر حضور ممدوح نے دیسی ریاستوں کو فخر بخشنا شروع کیا تو اُنکا رہا سہا دیوالہ نکل جائیگا۔

ایک نیا اخبار موسوم بہ "پنجاب رتن" مقام بہادر پور ضلع ہوشیارپور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ ابھی تک چھپائی وغیرہ کا اچھا انتظام معلوم نہیں ہوتا۔

مشہور سوامی رام تیرتھ جی نے امریکا میں ڈاکٹر گیتس ایک مشہور واعظ کو اپنا چیلہ بنا کر گیروے وستر دھارن کرائے۔ نیا نام اُنکا سوامی نوار رکھا گیا ہے جسکے معنی بتلائے جاتے ہیں "خدا کا دل"۔ ان ڈاکٹر صاحب کی عمر ستر سال کی ہے اور ہمیشہ سے نیک چلن رہے ہیں۔

گداگری کیونکر کم ہو؟ ہمعصر ہندوستانی رقمطراز ہے کہ جس طرح پر ہندوستان دیگر اقسام کے سبق جاپان سے لے رہا ہے اسی طرح پر اس معاملے میں بھی جاپان سے سبق لیا جا سکتا ہے۔ جاپان کے اندر لنگڑے، لولے، بہرہ وغیرہ اپاہجوں کے گذارہ کا خاص انتظام بھی گورنمنٹ کی طرف سے انتظام ہے کہ اُن سے خاص خاص قسم کی خدمات جو وہ کر سکتے ہیں لیجاویں۔ اور اُن کی اولاد کی تعلیم و تربیت کا انتظام گورنمنٹ خود کرے۔ اخبار ہندوستانی کے ایک نامہ نگار نے اُسی ہفتہ کے پرچہ میں مفت خور گداگروں کی بیہودگیوں اور خرابیوں کی بیسیوں تمثیلیں پیش کی ہیں اور پبلک سے اپیل کی ہے کہ گورنمنٹ وقت کی حرکت کے منتظر نہ رہکر گداگروں کو دینا بند کر دیں اور خود اُن کے لئے محتاج خانہ وغیرہ کھولکر انہیں کسی نہ کسی کام کے لائق بنا دیں۔ یہ صحیح ہے کہ اسوقت خدمتگار تلاش کیجے جہاں ایک نہ ملے۔ وہاں بھیک منگے ہندو سادھو اور مسلمان درویش وغیرہ سیکڑوں ہزاروں مل سکیں گے۔ ایسے مفت خوروں کی پرورش ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں کے دولتمند لوگ بلا لحاظ اُنکی قابلیت کے کرتے ہیں۔ ہمعصر ہندوستانی کے مضمون کیساتھ ہر ایک شخص کیدرسنتے واقعات جوڑ سکتا ہے جب میں بنارس میں پڑھتا تھا۔ تو تارا چند کے باڑے میں ایک بابا آیا تھا۔ وہ شخص آٹھ ماہ تو بنارس میں گداگری کرتا رہتا تھا اور آٹا دال وغیرہ سب فروخت کر کے جمع کرتا جاتا تھا اور روٹی علیحدہ مانگ کر کھالیا اور چار ماہ غائب ہو جایا کرتا تھا۔ آخر کار معلوم ہوا کہ وہ ایک گاؤں کا گرہستی بھی تھے اسی طرح روپیہ جمع کر کے لڑکے لڑکیوں کے بیاہ کئے اور گرہستہ کا کام چلایا۔ انہیں دنوں ایک بنگالن بھیک منگی کاشی میں مری تھی جوان پورنا کے مندر سے باہر بیٹھی ہوئی ایک ایک چانول مانگا کرتی تھی۔ اس بڑھیا کو مرنے کے بعد اُسکے رہنے کی جگہ پر سے شاید ۲۳ سو روپیہ برآمد ہوا تھا جو خزانہ سرکار میں داخل کیا گیا تھا۔ میرے ایک رشتہ دار کے مندر میں ایک فقیر رہتا تھا جسکے پاس بہت سی اشرفیاں جمع کی ہوئی تھیں۔ مرتے ہوئے اُس نے چوری کے ساتھ سب اشرفیاں کھالیں اس لالچ سے کہ دوسروں کے پنجوں سے وہ اُس کی موت کے بعد بچی رہیں گو معاملہ اُسکی امیدوں کے برعکس نکلا اور اُس کی لاش میں سے اشرفیوں کا سونا باجا ناکر لیگئے۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس بیہودہ گداگری کو ضرور روکنا ملک والوں کا فرض ہے لیکن اس ملک میں انگلستان اور جاپان کی نسبت یہ فرق ہے کہ یہاں ہر ایک سُدھار کے معاملہ پر مذہبی توہین کا خوف رہتا ہے اگر ہندو گداگران پر ہاتھ صاف ہونے لگے تو شاید ساری ہندو جماعت آسمان سر پر اٹھالے اور گورنمنٹ کو مذہبی جوش کا خوف دلاکر چُپ کرالے۔ جب گورنمنٹ کی یہ حالت ہے تو پرائیویٹ مصلح کو تو فوراً آریہ یا ناستک کا خطاب مل سکتا ہے۔

شملہ سے ایک عیسائی نے اخباروں میں شکایت لکھی تھی کہ وہاں کے پادری کی وعظ دلچسپ نہ ہونے کی وجہ سے گرجا میں حاضری کم ہوتی ہے اسپر ہار بنجر کے لائق ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ اصل وجہ یہ ہے کہ عیسائی مذہب سے سچائی رخصت ہوتی جاتی ہے کیونکہ عیسائیت وہ نہیں رہی جسکا عیسیٰ نے پرچار کیا تھا۔ اب یہ ایک مُفید سوداگری بن گئی ہے۔

مسلمانوں میں انگریزی ملازمت پر زیادہ جدوجہد دیکھکر ہار بنجر میں ماسٹر درگا پرشاد لکھتے ہیں کہ ”کوئی زمانہ تھا کہ محمدی لوگ کافروں کی ملازمت سے دُور بھاگا کرتے تھے جن کافروں میں عیسائی اور ہندو شامل ہیں۔ لیکن اب وہ ایسے ذلیل ہوگئے ہیں کہ کافروں کی ملازمت کی کوشش میں زمین اور آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ کیا اسوقت کے مسلمان ویسے ہی ذلیل نہیں ہیں جیسے کہ ہندو؟ دونوں ٹکے کے لئے اپنے آتما کو دباتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی طاقت میں ہو تو وہ ہندوؤں کو جملہ سرکاری عہدوں سے علیحدہ کرکے اُنکی جگہہ خود پُر کریں۔ لیکن قرآن اُنکے کافروں کی ملازمت کرنے کے برخلاف ہے“۔ عرصہ اکیس بائیس سال کا ہوا کہ میں نے سرسید احمدخان مرحوم کی زبانی اُن کے ایک لیکچر میں سُنا تھا کہ قرآن نے بادشاہ کی فرمانبرداری لازمی رکھی ہے۔ چنانچہ اُنکے الفاظ حسب ذیل تھے ”قرآن شریف فرماتا ہے کہ بادشاہ خواہ حبشی ہی کیوں نہ ہو اُس کی فرمانبرداری ضرور کرنی چاہئے۔ جب قرآن تمہیں کالے مُنہ والے حبشیوں کی فرمانبرداری تک کی تاکید کرتا ہے تو پھر ہم اِن گورے گورے مُنہ والوں کی اطاعت کو کیوں نہ اپنی عزت کا باعث سمجھیں“ ہندوؤں کے لیڈر آئے دن لکھتے اور کہتے رہتے ہیں۔ کہ گیتا اور اُنکے دوسرے پُستک راجا کو ایشور کا اوتار مانتے ہیں۔ پس جبکہ ہندو۔ مسلمان دونوں اپنے گرنتھوں سے ثابت کرتے ہیں کہ انگریزوں کی فرمانبرداری اُن سب کا مذہبی فرض ہے اور سکھ صاحبان تو صاف طور پر اپنے گوروؤں کے بچنوں سے ہی ثابت کرتے ہیں کہ گرو گوبند سنگھ نے خالصہ کو محض انگریزوں کی مدد اور اُنکے ماتحت لڑنے کو طیار کیا تھا تو پھر اُنکے درمیان میں تیسرے کو کیوں دخل دینا چاہئے۔ ہندو۔ مسلمان اور سکھ اپنا اپنا عقیدہ سرکار دولتمدار انگریز بہادر کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے بڑھکر راجا اور پرجا کا اعلیٰ التعلق کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

سر ولیم ریٹیگن صاحب پنجاب کے وکلا کے مشہور امیر۔ انگلستان میں ایک ٹلا کی گاڑی پر سے گرکر مرگئے۔ پنجاب کا کونسا جھگڑالو جاٹ ہے جو راٹیگین کے نام سے ناواقف ہے سر ولیم معمولی کلرکی کی حالت سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنے اور وہاں سے استعفیٰ دیکر وکیل اور بیرسٹر ہوئے۔ لاکھوں روپیہ اپنے ہاتھوں سے کمایا اور اُس سے کروڑوں کی جائداد بنائی چیف کورٹ کی ججی کی قائمقامی کئی مرتبہ کی۔ لیکن جب مستقل اسامی پیش ہوئی تو کترا گئے کیونکہ تقریباً پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی چھوڑکر ۳۵ سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ میں قید نہیں ہونا چاہتے تھے۔ ریاست سوکیت میں بڑا سر ولیم راٹیگن کے برخلاف کام کرنے کا اتفاق بحثیت وکیل میاں شب سنگھ ملا تھا۔ اُسی وقت میں نے اندازہ لگایا تھا کہ کس طرح بڑا مادی ترقی کرسکتا ہے۔ سر ولیم راٹیگن کی موت سے محض پنجابیوں کو پورا نا وقت یاد آوے گا اور کچھ نہیں۔

تبت کی رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں دلائی لاما کے یہاں سے وکیل آئے اور اُن سے اس قسم کی درخواستیں کی گئیں جنکا اُن کو اختیار نہیں ملا تھا۔ بیچارا لاما کیا جانے کہ یورپین قوموں کے باہمی پیام وغیرہ کا طریقہ کیا ہے۔

ناٹک بعض اوقات اصل سے بڑھکر ثابت ہوتا ہے۔ دارالخلافہ ملک ہسپانیہ میڈرڈ میں ایک ایکٹریس بندوق سے ماری گئی کیونکہ غلطی سے بندوق بھری ہوئی تھی اسی لئے میری رائے ہے کہ موت سے مذاق کرنا اچھا نہیں ہے۔

فارس کی طرف گورنمنٹ ہند کیطرف سے ایک تجارتی مشن روانہ ہونے والا ہے جسکا کام یہ ہوگا کہ ہندوستان کی اشیاء کی استعمال اُن ممالک میں بڑھا وے لیکن اسٹاف میں صرف یورپین سوداگروں سے کی گئی ہے ہندوستانی سوداگروں کو اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ اُن کو شریک کیا جاوے۔ انگریزی زبان کے اخبار اس مشن کو بھی مشتبہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خائف ہیں کہ کہیں اسکا انجام بھی تبت کی طرح ہی نہ ہو۔

بنگال کے بھٹ پورہ مقام پر پنڈت نارائن چندر جیوتر بھوشن کے زیر اہتمام ایک جیوتش کی پاٹھ شالا کھولی گئی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

کیا انسان جانور سے بڑھکر نہیں ہے

انسان ہے تو جانور لیکن مطلق حیوانوں سے اُس کی کچھ تمیز ہے۔ وہ تمیز کیا ہے اس روشنی کے زمانہ میں بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ حیوان بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ انسان کے اندر اس سے کچھ بڑھکر خاصیت ہونی چاہئے لیکن آجکل کے مہذب انسانوں کا کیا حال ہے۔ لندن کے اخبار ویجیٹیرین میں درج ہے کہ سال گذشتہ میں دو لاکھ چڑیاں محض اس لئے ماری گئیں کہ انگلستان کی معزز لیڈیوں کی کلغیاں بن سکیں! ہمارے دیش میں بھی، بچوں کی ٹوپیوں میں پنکھوں کی کلغیاں لگائی جاتی ہیں جنکے لئے خاص طرح کے پرند مارے جاتے ہونگے۔ مجھے یاد ہے دھرمسالا میں ایک انگریز سانپوں کے مارنے میں ہی مشغول رہتا تھا کیونکہ اُن کی کینچلی کی پیٹیاں انگلستان کی میمیں پہننا پسند کرتی تھیں۔ یہ خاصیت جانوروں کی ہے کہ معمولی مادی چیزوں کو دیکھکر خوش ہوں۔ لاکھوں تتلیاں پکڑ کر اس لئے ماری جاتی ہیں کہ اُن کے نمونہ کی چھینٹ وغیرہ بنائی جاویں۔ خاص جانوروں کا شکار اس لئے کیا جاتا ہے کہ اُن کی کھال انسان کے کام آوے۔ جب مہذب دنیا کی یہ حالت ہے تو وحشیوں پر کیا افسوس ہو سکتا ہے جو جنگ کی یادگار قائم رکھنے کے لئے دشمن کی ہڈیوں کی مالا بنا کر پہنتے ہیں۔ اسوقت کی مہذب دُنیا کے اندر تہذیب کے پردہ کے نیچے جو خطرناک بُرائیاں عمل میں آتی ہیں اُن سب کا باعث یہ ہے کہ انسانوں نے اب تک عملاً نہیں سیکھا کہ وہ کونسا وصف ہے جو کہ انہیں مطلق حیوانوں سے تمیز کرتا ہے۔ سنسکرت کا شاعر بتاتا ہے کہ منشیہ میں پشوؤں سے بڑھکر ایک دھرم کا وصف ہے جو کہ اُسے حیوانوں پر بزرگی دلاتا ہے دھرم کے بغیر انسان محض حیوان ہے۔ مانا کہ کلغی پہننے والی میمیں بڑی خوبصورت اور بڑی نازک ہیں جنکے وقت کا ایک حصہ شریر کی سجاوٹ میں صرف ہوتا ہے لیکن کیا اُن سے بھی زیادہ تر خوبصورت اور نازک چرند اور پرند پرمیشور کی سرشٹی میں موجود نہیں ہیں! بات یہ ہے کہ بغیر دھرم کے اس وقت بیشمار مرد اور عورتیں حیوانی خواہشات کے غلام ہو کر نہ صرف اپنے آپ کو ہی بلکہ دوسروں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔

قوم ایسے جوش سے ہی پہچانی جاتی ہے

ہندوستان میں چاروں طرف سے "قوم قوم" کا شور سنائی دیتا ہے لیکن افسوس کہ ہندوستانیوں کی کوئی بھی قوم نہیں ہے۔ مجھے قوم کے لفظ سے دشمنی نہیں۔ ایک قوم ہونے سے ایک ملک کے لوگ اُس کی حفاظت عمدہ طرح سے کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسی حب الوطنی سے میں باز آیا جس میں سچائی کا نام نہ ہو۔ اگر واقعی ہندوستانیوں کی کوئی قوم نہیں تو کہنے سے کیا فائدہ۔ جاپان البتہ ایک قوم ہے ایک اخبار میں لکھا ہے "جاپان کے موضع اویاگی کے چند نوجوانوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جسکا نام انہوں نے جنکوکائی رکھا ہے اُنکا خود لیا ہوا کام یہ ہے کہ قرب و جوار کے کھلیانوں میں جاتے ہیں جنکے کام کرنے والے کہ جنگ میں بھیجے گئے ہیں اور اُن کی کاشت کے کام میں مدد دیتے ہیں۔ جنگ پر جو لوگ بھیجے گئے ہیں اُن کو اِن لوگوں نے خبر دیدی ہے کہ اُن کی غیر حاضری میں اُن کی کھیتی باڑی کا نقصان نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کمیٹی کے ممبران جنمیں زیادہ تر محض لڑکے ہیں اپنی خدمات کا کوئی بدلہ نہیں لیں گے۔ جاپان میں قومی سپرٹ کا یہ حال ہے۔" اب کیا ہندوستان میں اس کے مقابلہ کا ایک بھی واقع دکھلایا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانیوں کی بھی کوئی قوم ہے۔ میرا مطلب اس تحریر سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہندوستانیوں کو ایک قوم بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اس وقت ہندوستانیوں کی ایک قوم تو در کنار ہندو ماتر کی بھی کوئی ایک قوم موجود نہیں ہے۔ کیا ہندو قوم اور مسلمان قوم۔ ہندوستان میں بن سکتی ہیں؟ پھر تیسری دیسی عیسائیوں کی قوم کہاں جائے گی۔ یہ سب سوالات پولٹیکل دماغوں کے لئے ہیں۔ لیکن اگر جاپان کے روزمرہ کے نظاروں میں سے ایک بھی نظارہ دکھائی دیتا تو میں ماننے کے لئے طیار ہو جاؤں کہ سارے ہندوستانیوں کی اگر قوم نہیں بن سکتی تو علیحدہ علیحدہ قوموں کی ہی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔

آتما کی طاقتیں واقعی بہت زبردست ہیں

ہمارے پرانے شاستر "آتم بل" کو سب بلوں سے سریشٹھ بتلاتے ہیں۔ افسوس اِس وقت یہ دعویٰ محض کاغذوں تک ہی محدود ہے ورنہ قدیم آریہ ورت کے باشندوں کی اولاد اس وقت آتما کی اصلیت کو بالکل بھولی ہوئی ہے۔ آتما کا ایک گن بدھی ہے لیکن اُسکو ہم لوگوں نے بالکل جواب دے رکھا ہے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یورپ اور امریکا والوں کی عقل کے کرشمے ہیں حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ پدارتھ ودیا نے جو ترقی کی ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔ پرانے زمانہ میں اکثر مصنف تحریر کیا کرتے تھے کہ ساری دنیا انسان کے لئے بنائی گئی ہے وہی اس ساری دنیا کا مالک ہے۔ درمیانی روشنی کے زمانہ میں اس دعوی پر مذاق شروع ہوا۔ جو انسان آندھی اور پانی اور آگ کی طاقتوں کے آگے سر جھکاوے اُسے خداوند عالم ماننا کفر سمجھا جانے لگا۔ لیکن سائنس نے پرانے خیال کو از سر نو تازہ کر دیا۔ ریل اور تار اور بیلون وغیرہ کی ایجادوں نے ثابت کر دیا کہ گو انسان کا جسم کمزور اور جملہ مادی طاقتوں کے روبرو عاجز ہے۔ تاہم انسان کا دماغ اور اُس کی عقل جملہ مادی حالتوں کا بادشاہ ہے انسانی عقل نے پہاڑ چیر ڈالے اور سمندر پہاڑ ڈالے اور سمندر کو کھود کر جہازی راستے بنائے اب انسان ایک نیا کھیل رچنے لگا ہے۔ ملک ہسپانیہ اور افریقہ کے شمالی ملک مراکو کے درمیان ایک جبرالٹر نامی کھاڑی ہے مصر اور انگلستان کے درمیان صرف یہی پانی ہے۔ ورنہ ریل پر برابر انگلستان سے مصر پہونچ سکتے ہیں۔ اسوقت انجنیر برلیٹر صاحب نے یہ تجویز کی ہے کہ جبرالٹر کی کھاڑی میں سے ایک ٹنل کے ذریعہ ریل چلائی جاوے سمندر کی سطح زمین کے بہت دور نیچے مضبوط چٹان میں سے یہ ٹنل گذرے گی۔ اور یورپ اور افریقہ کو ریل سے جوڑیگی۔ اس طرح سمندر کے نیچے ۴۱ کلومیٹر یعنی تقریباً ۲۵ میل تک ٹنل بنائی جاویگی۔ انجنیر موصوف نقشہ جات وغیرہ طیار کر رہے ہیں اور اگر سلطان مراکو رضامند ہو (جنہیں یورپین لوگوں کی ایک دھمکی رضامند کرنے کے لئے کافی ہے) تو اسمیں کلام نہیں کہ انگریزوں کو مصر کی حکومت کے لئے بڑی آسانی ہو جاوے گی اور انگلستان اور مصر کا تعلق زیادہ تر نزدیک ہو جاویگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا باہمی نیا عہد نامہ بہت مدد دے گا۔ پولیٹیکل نتیجہ ایسے واقعات کا خواہ کچھ ہی ہو اسمیں شُبہ نہیں کہ دماغ کی ایسی ایسی فتوحات ثابت کر رہی ہیں کہ جسم کی نسبت آتما بہت زبردست ہے اور اس لئے دنیا کی آیندہ حکومت اُن لوگوں کے ہاتھوں میں ہی رہے گی جو لوگ کہ مادّہ کو دماغ کا غلام بناتے ہیں کامیاب ہو سکیں گے۔ کاش کہ ہندوستان بھی صدیوں کے خواب سے جاگتا اور آنکھیں کھولکر دیکھتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

ڈاکٹری مسئلے انسان کو پاگل بنا دیتے ہیں

زمانۂ حال میں ترقی کی ریل ٹرین چل رہی ہے انسان کا دماغ اُس پر غور کرنے سے چکر میں آجاتا ہے۔ مدّت سے میں سنتا تھا۔ کہ تازہ ٹھنڈے پانی سے نہانا صحت کے لئے نہایت مفید ہے بعض ڈاکٹروں کی یہاں تک رائے دیکھی۔ کہ موسم سرما میں بھی کھلے میں نہانا چاہئے۔ اور اگر پانی پر کسی قدر برف جمی ہو تو اُسے چیر کر نہانا بہت ہی مفید ہے مگر اب چکاگو (ملک امریکا) کے ایک ڈاکٹر رابرٹسن صاحب ہیں جنکی رائے یہ ہے کہ جسقدر زیادہ ایک شخص نہاتا ہے۔ اسی قدر وہ زیادہ ناپاک رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایسا دعوی اپنے جسم پر تجربہ کرنیکے بعد کیا ہے۔ دو برسوں سے انہوں نے بالکل غسل نہیں کیا اور گذشتہ دس برسوں میں انہوں نے محض چار یا پانچ بار سنان کیا۔ باوجودیکہ اُس کا جسم ویسا ہی صاف ہے جیسا کہ اُس وقت تھا جبکہ وہ نہایا کرتا تھا۔ وہ محض کپڑے بہت بار تبدیل کیا کرتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب ایک ۹۴ سالہ آدمی کی مثال دیتے ہیں جو جنم بھر میں دو مرتبہ نہایا اور وہ بھی اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اس سلئے کہ پانی میں گرنے سے غوطے کھائے۔ اس قسم کی رائیں انسانوں کو بہت خراب کرتی ہیں اگر امیر ڈاکٹر صاحب دن بھر میں دس بار پوشاک تبدیل کرنے کی وجہ سے صحت مند رہے۔ تو کیا اسکے یہ معنے ہیں کہ نہانا خراب ہے اور اگر ایک ۹۴ سالہ آدمی نہ نہاتے ہوئے بھی صحت مند رہا تو کیا اس سے یہ مسئلہ ہو گیا کہ ہندوستان کے کروڑوں زن و مرد کے لئے نہانا مضر ہے اگر ڈاکٹر صاحب چکاگو سے چلکر ہندوستان کے گرم حصوں میں تشریف لے آویں۔ اور جیکب آباد۔ سبی۔ سکھر۔ شکارپور وغیرہ میں رہکر بھی بغیر نہانے کے زندگی بسر کریں۔ تو شاید یہ اُن کے خیالات کے پیرو بہت لوگ ہو جاویں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ڈاکٹروں کی رائوں کا غلام بنا ہوا عرصہ تک میں پانی کو ملوں۔ ریت میں سے صاف کر کے پیتیا رہا۔ لیکن کلکتہ کی میڈیکل کانگریس نے یہ رائے دیکر کہ اس طرح صفائی کرتے کرتے بعض اوقات بڑی بیماریوں کے بیج انسان کے اندر سرعت کر جاتے ہیں۔ میرے عمل کو بدل دیا۔ اُنکا خیال بھی آخر کار پورانے آریوں کے خیالات سے متفق ہو گیا اور اُس کی تعمیل میں میں نے بھی پانی ابال کر پینا شروع کر دیا۔ ہیں جو یوروپین ڈاکٹروں کے ہر ایک نئے مسئلہ کی عملاً پیروی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اُنکو خبردار کرنے کے لئے میں یہ التماس ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہرگز کسی نئی تھیوری کے غلام نہ بنا کریں جبتک

... سے تو بہت نہ کم لیکن عرصہ سے میرا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ ادویات کا استعمال بمنزلہ زہر کے ہے اور میں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جس حالت میں ادویات کے استعمال سے مجھے کسی بیماری سے دس دنوں میں آرام ہو تو بغیر استعمال دوائی کے دو دنوں میں صحتیاب ہوا۔ اس تجربہ سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر حالت میں انسان بغیر ادویات کے گذارہ کر سکتا ہے کیونکہ جس قسم کی زندگی ہم لوگ آج کل بسر کرتے ہیں اُسکے لحاظ سے ادویات کا استعمال ایک طرح پر لازمی ہو جاتا ہے لیکن میری رائے یہ مضبوط ہے کہ اگر انسان رفتہ رفتہ ابھیاس کرتا چلا جائے تو کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جو کہ محض پرہیز کی زندگی بسر کرنے سے دور نہ ہو جائے ٭

برہمچریہ کی ناش سے سروناش ہوا

ایک انگریز اخبار نویس نے خاص خاص مصنفوں کی اعلیٰ تصانیف کی فہرست بنا کر فیصلہ کیا ہے کہ چالیس اور ساٹھ کی عمر کے درمیان انسان کی دماغی طاقت بڑی عمدہ حالت پر رہتی ہے چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات سے پر کتب مشہور مصنفوں نے اسی عمر میں تصنیف کیں۔ لیکن ہندوستان میں اس کے برعکس دیکھنے میں آتا ہے البتہ سوامی دیانند جی نے اپنی تصانیف پچاس سال کی عمر میں شروع کیں ورنہ آجکل پچاس برس کے بعد آدمی بوڑھا اور دماغی طاقتوں سے بے بہرہ سمجھا جاتا ہے جس عمر میں کہ ایک انگریز ابھی لڑکا سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ہندو جالی بزرگ خاندان بن جاتے ہیں اور جس عمر میں کہ انگریز جوان سمجھا جاتا ہے اس عمر کا ہندوستانی ناکارہ سمجھا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس دیش میں دماغ اعلیٰ سے اعلیٰ حالت کو ۵۰۔۷۰ برس کی عمر میں پہنچتا تھا جسکے بعد سنیاسی لوگ دنیا کی راہبری کیا کرتے تھے

یہ کہاوت تو اب تک مشہور ہے کہ پرانے زمانہ میں "ساٹھا سو پاٹھا" سمجھا جاتا تھا۔ یہ سب کچھ برہمچریہ کی بدولت تھا۔ برہمچریہ کا بیج ناش ہونے سے جسمانی اور دماغی سب رفو چکر ہو گئی۔ جن بشکل انسان کے حیوانوں کا وواہ نو برس کی عمر میں ہو جاوے اور جن کی چودہ برس کی عمر میں اولاد پیدا ہو انکی اولاد (بچوں کے بچے) بھلا دماغی کام کیا کر سکتے ہیں۔ یورپ کی قوموں کے اندر سوشل رواجوں نے ہی ایسے نیم بنا دئے ہیں کہ چھوٹی عمر کا وواہ کہیں شاذ و نادر ہی دکھائی دیتا ہے اسلئے انکے اندر اعلیٰ دماغ کے آدمی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہندوستانیوں کو اسلئے لازم ہے کہ [illegible]۔ بوٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ مفلر۔ چاپ۔ ٹوتھ برش۔ کالر۔ نکٹائی وغیرہ کے متعلق مغربی تقلید کو چھوڑ کر برہمچریہ۔ مستعدی۔ دلیری۔ محنت وغیرہ کے متعلق یورپ اور امریکا سے سبق لیں تاکہ اپنی حالت کو درست کر کے جو خوبیاں اپنے اندر موجود ہیں اُنکی طرف یورپ اور امریکا کو متوجہ کر سکیں۔

پارسیوں میں گھبراہٹ

حال ہی میں بمبئی کی پارسی قوم میں بڑا بھاری ہلچل اس امر پر ہوا تھا کہ پارسی مذہب کے اندر غیر مذاہب کے ستری پرشوں کو شامل کر کے اُنسے سوشل تعلقات پیدا کئے جاویں جس پر بعض تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنی رائے اس تجویز کے حق میں ظاہر کر کے باقی کٹر پارسی لوگوں کی مخالفت برداشت کرنی پڑی۔ ان لوگوں کو محض زرتشت کے مذہبی عقائد ماننے پر غیروں کا انکی سوسائٹی میں شمولیت اختیار کرنا اتنا دکھدایک نہیں ہے جتنا کہ غیر اقوام سے کھان پان اور بیاہ شادی کرنے کا خیال۔ ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں چند غیر مذاہب کے پیروؤں کو انہوں نے اپنے آتشکدہ میں عبادت کرنے کی اجازت دی ہے مگر اسوقت کے سوال نے تو دوسری ہی ہیئت اختیار کی ہے۔ کیا پارسی قوم غیر اقوام اور مذہب کے لڑکیوں کو اپنی جماعت کے ہونہار۔ مالدار اور تعلیم یافتہ ممبروں سے شادی کرنے کے لئے اجازت دینے پر آمادہ ہے مسٹر رتن جی۔ ڈی۔ تاتا جو مرحوم جے این تاتا کے فرزند ہیں نے ایک فرانس کی لڑکی سے وواہ کیا ہے۔ اور مالدار پارسیوں نے عیسائی لڑکیوں سے شادی کرلی ہے اور ان سے بڑھکر ایک اور تعلیم یافتہ پارسی نے ایک یہودی کنیا سے بیواہ کرنا ٹھیرایا ہے ایسی حالت میں سوال اٹھایا گیا ہے کہ "اگر تمام مالدار اور لائق پرش اسی طرح ودیشی اور غیر مذہب کی ستریوں سے وواہ کرتے جاویں تو ہم اپنی یوگیہ لڑکیوں کو کہاں بیاہیں گے" اس تمام گھبراہٹ اور ہلچل میں یہی بڑا اہم سوال ہے۔

یہ تو پارسی لوگ بالکل گوارا نہیں کرتے۔ کہ اُن کی لڑکیاں عیسائی یا مسلمان مذہب کے لوگوں کو اپنا خاوند تسلیم کریں۔ کیونکہ قومی خیالات اور خون کی پوترتا کے وچار ابھی تک انکا دامن گیر ہیں اور اس کے لئے تو کوئی بھی ایسا آزاد پارسی نہ ہوگا۔ جو اس قسم کے تعلقات کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

اس بھیانک سوال نے اگرچہ کوئی عملی صورت اس وقت تک اختیار نہیں کی۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ پارسیوں کی گھبراہٹ کسی قدر واقعات پر مبنی ہے لیکن جو رکاوٹیں کہ اسوقت تک پارسی قوم نے اپنے بھائیوں کو برادری سے خارج کر دینے یا مذہبی طور پر دنڈ دینے کی [illegible] ہیں۔ وہ بھی معقولیت سے بعید ہیں ٭

نوٹس

قصبہ کمپل ضلع فرخ آباد میں ایک کنیا پاٹ شالہ کھولنے کیواسطے مجھے ایک لائق ودوان ادھیاپکہ کی ضرورت ہے جہاں تک ممکن ہو سن رسیدہ ہو اگر عمر جوان ہو تو شوہر کیساتھ اسکا پربندھ رہے اور سلائی و قصیدہ کے کام میں بھی ہوشیار ہو مکان وغیرہ کا انتظام بنا برائش یہاں ہو جاویگا تنخواہ کیواسطے [illegible] جاویگا۔ [illegible] بمقام کرشن [illegible]

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اخبار نویسی کے اُصول

(مختلف از ہندوستانی)

جہاں دنیا کے تمام دیگر فنون نے امریکہ میں حد درجہ کی ترقی کی ہے اور معراج کو پہنچ گئے ہیں وہاں فن اخبارات نویسی نے بھی بہت ہی اعلیٰ ترقی کی ہے اور آج امریکن اخبارات نے وہ امتیاز حاصل کیا ہے جو بہت کم رسالجات و اخبارات کو حاصل ہے۔ اچھوں کے ساتھ بُرے اخبارات بھی ہیں۔ جہاں امریکہ میں اشغل و دیگر یورپین ممالک کے ایسے اخبارات ہیں جو رشتہ حیات کو نفس رشوت ستانی اور دباغت سے قائم کئے ہوئے ہیں ہندوستان ہی میں ایسے اخبارات کی کثیر تعداد موجود نہیں ہے جو کسی رئیس کی خوشامد در آمد کر کے سو پچاس روپیہ لیکر یا کسی سے دباغت خواہ کسے دو سو استحصال بالجبر کر کے زندگی کے دن کاٹتے ہیں یورپ اور امریکہ میں بھی ایسے اخبارات کی کمی نہیں ہے جنھوں نے یہی شرمناک وتیرہ اختیار کر لیا ہے۔ ہولی صاحب کے دیوالہ نکلنے پر جب حالات کا اظہار ہوا اُن سے معلوم ہوا کہ اس جعلساز مہاجن نے بہت سے اخبارات کو روپیہ دیکر مضامین چھپوائے کہ اون کمپنیوں کی کاروبار کی تعریف کیجاوے جن کا وہ بانی تھا کہ اُن کے حصص فروخت ہوں اور یہ اُن سے فائدہ اوٹھائیں امریکہ میں ارزاں کاغذ پر چھپنے والے اخبارات بدنام ہوتے ہیں کہ خواہ مخواہ گھبراہٹ پیدا کرنے والی خبریں چھاپتے ہیں کہ اشاعت زیادہ ہو گندے مقدمات کے تفصیلی حالات۔ فسخ نکاح میں میاں اور بیوی کے اظہارات اس شدومد سے چھاپتے ہیں کہ ایک خاص قسم کے لوگوں میں اُن کے اخبار کی قدر زیادہ بڑھے فحش نویسی نہیں کرتے ہیں مگر فحش نویس سے بڑھکر اُن کی حرکات ہوتی ہیں اگر گندہ حالات مقدمات کے بہت اہتمام سے چھاپتے ہیں۔ جہاں اخبار نویسی کا یہ تاریک رُخ ہے وہاں دوسرا اعلیٰ رُخ بھی ہے اور وہ یہ کہ پریس نے وہ مرتبہ اور قوت حاصل کی ہے اسقدر عام رائے قوی ہو گئی ہے کہ ملکی حقوق اور فوائد کے خلاف کوئی شخص گردن نہیں ہلا سکتا ہے کسی ملکی کی جرات نہیں ہو سکتی ہے کسی شخص کی مجال نہیں ہے کہ ذاتی نفع کی خاطر ملک کے حقوق کو نقصان پہنچاوے مغرب میں اخبار نویسی کا کیسا بلند مرتبہ قائم ہے اس کا کچھ اندازہ مسٹر وہیٹ لا صاحب کی اس تحریر سے ہو سکتا ہے جو انھوں نے نیو یارک ٹریبون میں شائع کی ہے جو ملکہ کی جوبلی کے موقع پر شائع کی تھی۔ اخبار نویس کے خدمات ملکی کے موقعوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے لکھا تھا "اخبار نویس کے موقعوں کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا ہے اوسکو ہر ایک شخص کی علمی تحقیقات کی کنجی حاصل ہے ہر اک خاندان میں داخلہ کا اختیار ہے۔ ہر ایک باشندہ شہر کا جب وہ فراغت سے بیٹھا ہو کان میں کہنے کا اختیار ہے لوگوں تک پہنچ اور تلقین کے وہ وہ مواقع حاصل ہیں جو پراٹسٹنٹ یا رومن کیتھولک پادری کو حاصل نہیں ہیں وہ خود پیغامبر نہیں ہے مگر اوس کی آواز پیغامبرو کی آمد کے لئے راستہ تیار کرتی ہے وہ خود پادری نہیں ہے مگر اوس کی آواز پادری کی آواز سے زیادہ فاصلہ تک پہنچتی ہے اوس کا وعظ انسانی ہمدردی کا وعظ ہوتا ہے وہ خود بادشاہ نہیں ہے مگر بادشاہ کو تربیت دیتا ہے اور ملک پر وہ عام رائے حکومت کرتی ہے جس کے طیار کرنے اور درست کرنے میں وہ سرگرمی ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اوس مالک حکومت کرتے ہیں جو خدا نے آپ کو دیا ہے اگر اس جبر تشدد کی بنا پر ہے انسانوں کی خواہشیں ہیں جہاں سے تو پھر اس پیشہ اور بادشاہ کی تربیت کی طرف متوجہ ہو مسٹر سٹیڈ ایک مشہور اخبار نویس کا یہ مقولہ ہے کہ جس کام کو ہر ایک شخص نہیں اوسکو پیدا سمجھکر کوئی شخص اخبار پہونچاتا ہے۔ مگر جو کام کسی شخص کا نہیں ہے وہ اخبار نویس کا ہوتا ہے اگر اخبار خبر گیراں نہ ہو تو ہر ایک اصلاحی تجویز پیدا ہی مر جاتی ہے۔ وہ ٹھگوں کی خفیہ سازش طشت از بام کرتا ہے ہر ایک تدبیر ترقی مدد کرتا ہے۔ بغیر اس کے عام رائے کیونکر ہو کر ترتیب پا سکتی تھی وہ تمام پیشہ والے گروہوں کو یکجا جمع کر سکتا ہے اور انکو ہے کہ وہ بطور باشندہ ایک ملک کے باہم اپنی رائے کا اظہار کریں۔ فصحا کے لئے کتب اور عوام کے لئے وعظ ہیں۔ اخبار نویس ایک مقرر ہے جس کی آواز عوام تک پہونچتی ہے جمہوری سلطنت کے ڈھانچہ میں وہی خون رکھتا ہے۔ جمہوری سلطنت اور اسکا پریس ساتھ ترقی کریں گے یا زوال پائیں گے۔ ایک قابل۔ بے تعصب عام جمہوری قوت بڑھانے پریس تربیت یافتہ ذہانت کے ساتھ حقوق سے باہر اُن کے حاصل کرنے کے لئے رکھنے والا اُس عام خوبی کو مستحکم رکھ سکتا جسکے بلا عام گورنمنٹ محض جھوٹی اور تمسخر محض اعتراض کرنے والا۔ کرایہ پر چلنے والا ادنیٰ عوام کو خوش کرنے والا پریس مشغول تھوڑے روز کے بعد ذلیل قوم پیدا کریگا سلطنت کے آئندہ چلانے کی قوت آئندہ نسل اخبار نویسوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سکے - تبھی صفات وہی ہیں جنکو ترد اپنا کہہ سکتا ہے۔ اوسکو رائے کے بنانے کا اختیار ہے دل کی تربیت اور لکھو کہا اشخاص کے قوت ادراک سے کام لینے کا اختیار ہے سپاہی ممکن ہے کہ یہ فتح کے انتظار میں ہم سال تک منتظر رہے - بہت سے قانون پیشہ طبیب اور پادری گمنام مرتے ہیں مگر ایک روز ایک نیا دروازہ نیکنامی کا اخبار نویس کیواسطے جسمیں جماعت کا اعتبار ہو کھلا ہوا ہے قابلیت ہو کہ جماعت سے خطاب کر سکے - ساتھ ہی اخبار نویس کا پیشہ سب سے کڑا ہے جسمیں اعلیٰ ترین قابلیت کی ضرورت ہے اور اپنے کیرکٹر اور قول کے موافق عمل کرنے کی نہایت مضبوط بنیاد کی حاجت ہے“ چلکو اعلیٰ درجہ کی ترقی دیگئی ہے کہ جسطرح سے اعلیٰ علمی پیشوں کے اختیار کرنے کے قبل اس کی ضرورت سمجھی جاتی ہے کہ انسان کسی یونیورسٹی میں تعلیم پاوے اعلیٰ درجہ کے پروفیسران سے بہت تربیت حاصل کرے اوسی طرح سے امریکہ میں خالی یونیورسٹی کی ڈگری اڈیٹری اخبار کے لئے کافی نہیں سمجھی گئی ہے چنانچہ امریکہ کے ایک سب سے ممتاز اخبار نویس مسٹر پلیٹزر نے کثیر جائداد وقف کی ہے اور کولمبیا یونیورسٹی کے متعلق ایک کالج قائم کیا ہے - جسمیں اخبار نویسی کی تعلیم ہوگی - صاحب موصوف سے صدہا سوالات اونکے کالج کے متعلق کئے گئے ہیں جنکے جوابات انہوں نے نارتھ امریکن ریویو میں چھاپے ہیں اور دکھلایا ہے کہ انکے تربیت گاہ سے آئندہ اخبار نویس کو کسقدر فواید حاصل ہونگے ہندوستان میں مدتوں کیضرورت ہے کہ اس قسم کی درسگاہ کی ضرورت تک خیال میں آوے مگر چونکہ ہر حصہ ملک میں چند اخبارات ایسے ہیں جو ہمیشہ فکر میں رہتے ہیں کہ نوجوان طیار ہوکر ذمہ واری کے کام میں انکے شریک ہوں لہذا اس مضمون کو چند خیالات خالی از دلچسپی ثابت ہونگے مسٹر پلیٹزر لکھتے ہیں کہ یہ صدی نہ گذرنے پاویگی کہ اخبار نویسی کا سیکھنا بھی اعلیٰ تعلیم کا ایک جزو

ہو جائیگا - فرماتے ہیں کہ کالج کسی طالبعلم میں قوت خیال - جوش - شوق نہیں پیدا کر سکتا ہے مگر ان قوتوں کو جسقدر وہ انسان میں وجود رکھتی ہیں تو دے سکتا ہے اور اخلاقی جرات پیدا کر سکتا ہے - مسٹر پلیٹزر کا اسکول محض روپیہ کمانے کی خاطر اخبار نویس نہیں پیدا کر دیگا - تجارتی غرض سے چلائے جانے والے اخبارات کا ملک میں کافی اعزاز نہیں ہو سکتا ہے اور نہ وہ خدمت ملک کر سکتے ہیں - اخبار نویس قابل اعزاز وہ ہے جو بلا خیال اس امر کے کہ اوسکی راستگوئی کا اشاعت اخبار پر کیسا اثر پڑیگا اوس خیال کے اظہار میں تامل نہیں کرتا ہے جس کی راستی میں اسکو یقین ہے آپ لکھتے ہیں ” - اڈیٹر اخبار معقول ایماندار کا ہونا چاہئے کہ اوسکی نسبت یہ شبہہ بھی نہ ہو کہ وہ اپنی رائے اور ایمان کے خلاف لکھتا ہے وہ ایسا انسان ہونا چاہئے جو یہ پسند کریگا کہ استعفا دیدے بجائے اسکے کہ اخبار کے نفع اور نقصان کے خیال سے اپنے اصول ترک کرے بہتر ہوگا کہ ہر ایک اڈیٹر اپنی رائے کا تو مالک ہی ہو اگر یہ نہیں ہو سکتا ہے تو کم سے کم ہر ایک اڈیٹر اپنی رائے کا تو مالک ہو سکتا ہے اگر وہ اخبار کو ذلت سے بچا نہیں سکتا ہے تو کم سے کم اپنے تئیں تو ذلت سے بچا سکتا ہے “ - اگر یہ خیال ملک میں پیدا ہو جائے کہ مشہور اخبار نویس کسی ایسے اخبار کے اڈیٹر نہ ہونگے جسمیں مالی نفع و نقصان کا اڈیٹر کی رائے پر اثر پڑتا ہے تو معزز حصہ اخبارات کو بڑی مدد ملے اگر یہ بات مشہور ہو جائے کہ فلاں اہل قلم محض روپیہ کی خاطر نہیں لکھتے ہیں بلکہ اس نیت سے کہ ملک کی رائے کا اظہار کریں تو ایسے اہل قلم سے معمولی درجہ کے اخبار نویس مدد بھی نہ لیں گے - یہ عجب بات ہے کہ کہا جاتا ہے کہ سو سال اوسطرف کے اخبار نویس بمقابلہ آج کل کے زیادہ واقف تھے - وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ اہل الرائے قانون پیشہ ہو گئے اور پولیٹیکل

علم ادب کے لحاظ جو محض تفریحیہ مضامین نویسی کرتے تھے - اونہوں نے اب لکھنا ترک کر دیا ہے طلبا کی تربیت کے لئے جہاں اور باتیں اختیار کی جاوینگی وہاں یہ بھی کیا جاویگا کہ کالج کی جانب سے ایک اخبار نکلے جس کی اڈیٹری طلبا کے سپرد ہو - سر برآوردہ اڈیٹران ملک سے درخواست کی جاویگی کہ وقتاً فوقتاً اون کے مضامین کی جانچ کریں اور اصلاح سے طلبا کی مدد کریں ✤

یہ طریقہ امریکہ میں اوس گروہ کی تربیت کے لئے اختیار کیا گیا ہے جو معلمی ملک کا دعویدار ہے ظاہر ہے کہ ایسے کالج کے گریجویٹ ملک کیلئے سرمایہ ناز ہوں گے ہندوستانی اخبار نویس مسٹر پلیٹزر کی اس تحریک سے کم از کم اتنا تو سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ نامی اخبارات نوجوان تعلیم یافتوں کو جن کا اسطرف رجحان ہوا نپے دفاتر میں رکھ امیدوار کے تربیت دیں - بنگال اور مدراس میں کئی اڈیٹران اخبارات نے ایسے نوجوان طیار لیے ہیں اور آج ان صوبجات سے آسانی کے ساتھ مددگار اڈیٹر دستیاب ہو سکتے ہیں مگر دیسی پریس کو ایسی امداد نہیں مل سکتی ہے کہ ہنوز اسطرف توجہ نہیں ہوئی ہے اگر ہندوستان میں تربیت اخبار نویسی کے لئے کالج قائم نہیں ہو سکتے ہیں تو اتنا تو ہو سکتا ہے کہ نوجوان طیار کئے جائیں کہ ملک کے پریس کی حالت کی اصلاح کریں اور اگر کوئی سرمایہ دار صاحب خدمت ملک اس طریقہ سے کرنا چاہیں تو اُن کو کافی قابلیت کے اخبار نویس مل سکیں جو استقبال سے کام کرنے کو آمادہ پائے جائیں ✤

(از ہندوستانی)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل سماچار

موسم نہایت خوشگوار ہو رہا ہے ایک طرف سبز پہاڑ اور دوسری طرف گنگا کی لہریں اور درمیان میں مخملی سبز قالین کا میدان۔ ہر وقت کی بوندا بوندی عجیب لطف دکھا رہی ہے۔

دھرم شالہ لالہ پرمیشر داس جی والی طیار ہو گئی ہے۔ سبز میدان میں یہ سفید بنگلا ایک عجیب نظارہ ہے صرف کواڑ لگنے رہ گئے ہیں جنکے لگ جانے پر پرتشٹھا کے بعد درشک گن اسمیں ٹکا کریں گے۔ آشا ہے کہ اس دھرم شالہ کے ساتھ اور مکان بھی بنیں گے۔

صحت برہمچاریوں کی بہت اچھی ہے آموں کی کثرت ہے بڑی پرسنتا سے برہمچاری پھل بھوجن کرتے ہیں۔ کوئی مشہور جگہ ایسی نہیں جہاں سے آم شردھالو بھگتوں نے نہ بھیجے ہوں۔ کنکھل اور ہردوار میں بھی آم بہت سستے ہیں وہاں سے روزانہ منگائے جاتے ہیں۔

تعطیلوں کے دن برہمچاری کرکٹ کے میچ کرتے ہیں۔ اکھاڑے پھر سے درست ہو گئے ہیں شام کو روز کشتی ہوتی ہے۔ اور برہمچاریوں کے بدن پھرتیلے۔ مضبوط ہونے لگ گئے ہیں گرمیوں کا اثر دور ہوتا جاتا ہے۔

پڑھائی کی حالت اچھی ہے سب ادھیاپک اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔ شری پنڈت کاشی ناتھ شاستری جی علاوہ جماعت ششم کو پڑھانے کے جملہ ادھیاپکوں تتھا اپدیشک آریہ پرشوں کو کسی نہ کسی مضمون کی کتاب پڑھاتے ہی رہتے ہیں۔

گروکل کے لئے دھن کی بڑی آوشیکتا ہے اور اس کے لئے کام کوئی بھی نہیں کرتا۔ پچاس لاکھ پاس کرنے کے بعد ایک آدمی بھی نہیں ہلا۔ ایک روپیہ فنڈ کی کتابیں پہلے پہل خوب تقسیم ہوئیں اور کچھ روپیہ بھی پہلے پہل اچھا آیا۔ لیکن اب جہاں نئی مانگ ان کتابوں کی تقریباً صفر کے ہی برابر ہے وہاں ساتھ ہی پچھلی گئی ہوئی کتابوں کا روپیہ وصول ہونا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ آریہ بھائیوں اور گوروکل کے دیگر پریمیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ میں یہاں سے بالکل باہر نہیں جا سکتا۔ اور ضرورت دھن کی بجائے گھٹنے کے بڑھے گی اس لئے اگر آپ لوگوں نے اسی طرح بے دھیان کیا تو سوائے اس کے کچھ نہ ہو سکیگا کہ کسی دن سرمایہ کی کمی کے باعث سبھا اپنا روپیہ ادا کرنے سے انکار کر دیوے اور میں مجبور ہو کر علیحدہ بیٹھ جاؤں۔ خبردار کرنا ہی میرے اختیار میں ہے۔ عمل کرنا آپ کے آدھین ہے۔

مہاشے ہرجس رائے جی نے پہلے ایک ہزار روپیہ ایک روپیہ فنڈ کی پھلور کے قلعہ سے بھروا کر روپیہ بھیجا تھا۔ پھر وہاں سے رخصت کے وقت پانچ رسید بکیں منگا کر تقسیم کی تھیں جنمیں سے ایک خود رکھی اور چار مختلف اصحاب کے درمیان تقسیم کیں جو امید ہے کہ روپیہ وصول کر کے بھیجیں گے۔ اب لالہ ہرجس رائے جی پھر کسی کام کے لئے پھلور گئے جہاں پر ۔۔۔ روپیہ چندہ کرا لائے۔ پولیس کے محکمہ میں اس کام کو اسقدر کامیابی ظاہر کر رہی ہے کہ اب دھرم کے خیالات ہر ایک جگہ کام کر رہے ہیں۔

گروکل کے لئے ایک خاص دان قابل ذکر ہے۔ متھرا کے ہائی سکول کے دوئم سنسکرت ٹیچر پنڈت گوکل پرشاد جی آریہ سماج [illegible] درحقیقت سبھاسد تھے اُن کے دیہانت [illegible] متھرا سماج کے بزرگ پردھان ٹھاکر [illegible] جی موجود تھے۔ پنڈت گوکل پرشاد جی [illegible] وقت ۵۰۰ روپیہ گروکل کے لئے اور [illegible] روپیہ متھرا آریہ سماج کے لئے دان کر [illegible] وصیت کر دی۔

پنڈت گوکل پرشاد جی کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور اس سنسکار [illegible] کا خرچہ باقی چار سو

چار صد روپیہ کے نوٹ تو گروکل کے خزانہ [illegible] آ گئے ہیں۔ اور باقی وصیت متھرا آریہ سماج [illegible] کو ملے ہیں۔ اس طرح کے دان ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گروکل کی مدد کا خیال دلوں میں پیدا ہو چکا ہے اور اگر بہت سے مستعد سرگرم سبھاسد دھن جمع کرنے کے لئے نکلیں تو سرمایہ کافی جمع ہو سکتا ہے لیکن سوال وہی بنا رہتا ہے۔ کہ نکلے کون؟!

گوشوارہ آمدنی گروکل ابتدائے ۵ لغایت ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۴ء

شریمان منتری آریہ سماج پونڈری ضلع کرنال متفرق فنڈ
لالہ خوشحالی رام گوجرانوالہ گئے فنڈ
پنڈت پورن مل شرما علیگڈھ صحن سامگری
مہاشے خوشحال چند سیالکوٹ مستقل فنڈ
ستیہ کام برہمچاری کی ماتا مٹھائی فنڈ
مہاشے گنگا بشن ڈنگوری۔ وزارت سستقل فنڈ
ماسٹر انبالہ سکول
گورانڈ تال بہاولپور
لالہ رگھبیر دیال آریہ سماج تیترون
مہاشے سوتی رام جی پار ٹھا ہن سکول

(باقی آئندہ)

ریویو

جنگ چین - بزبان اردو مترجمہ بابو کرشن سروپ صاحب کرنال نواسی کلرک دفتر انگریزی ضلع کرنال

قیمت فی جلد ۸/ محصول ڈاک -

یہ کتاب اصل میں ٹھاکر گدادھر سنگھ صاحب سپاہی کمک نے بنگال راجپوت پلٹن نے سمبت ۱۹۵۸ میں چین میں تیرہ ماس "آریہ بھاشا" میں لکھی تھی جسکا ترجمہ بابو کرشن سروپ نے کیا ہے۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھی دیا ہے پڑھ کر مصنف نے صرف اپنا سفرنامہ ہی نہیں لکھا بلکہ ممالک چین اور جاپان کی نسبت مختصر حالات ایسی خوبی سے بیان کئے ہیں کہ عوام ان ممالک کے باشندوں کے عادات و اطوار - مذاہب و طرز معاشرت سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر بیان کے ساتھ ساتھ ہندوستانیوں کے لئے غور اور عبرت کے قدیم آریوں کی سنتان کے لئے عموماً جس سے نئی نئی اپدیش ملتے ہیں طرز تحریر سپاہیانہ لیکن پالیسی سے پرے ہے کہ جسے مادی ترقی میں بڑھی ہوئی قوموں کے اصولوں سے سابقہ پڑنے کے باعث ٹھاکر صاحب نے اپنے آریہ سماجک اصولوں کی بابت بعض تحریروں میں کسیقدر ڈھیلی کر دی ہے تاہم جس سپرٹ میں کہ یہ کتاب لکھی گئی ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں - ہاں جہاں کہیں گفتار میں وطن پرست ہو کر ٹھاکر صاحب نے معاً ہی سکھ آنند سے بھی اسے بلند رتبہ دیا ہے وہاں سوائے اسکے کہ ایک غلامی سے چند روزہ رہائی چاہے ہوئے انسان کا مبالغہ سمجھکر اسے نظر انداز کیا جاوے اور چارہ نہیں ہے۔ ان معنوں میں ٹھاکر گدادھر سنگھ لکھتے ہیں۔ "ہماری سمجھ میں تو جو ملک یا اولاد علم جنگ سے بے بہرہ ہے یا جنگ دوست نہیں وہ سب طرح سے عاجز و لاچار ہے (یہاں تک تو ٹھاکر صاحب سے میرا اتفاق ہے) علم جنگ کے بغیر سب گیان ادھورے ہیں - یہ مبالغہ نہیں - کیونکہ اسکے آگے گیان دھیان سب کو سر جھکانا پڑتا ہے" اس حصہ کے ساتھ مجھے اتفاق نہیں کیونکہ جو سچے گیانی اور دھیانی ہیں ان کے مضبوط آتماؤں کو توپ کی فوج بھی ہلا نہیں سکتی۔

آگے چلکر ٹھاکر صاحب اپنا انوکھا خیال اس طرح پر ظاہر کرتے ہیں "پرمانند تو وہی برہمانند ہے جس میں محو ہو کر یوگی جن اپنی ذات کو بھی بھول جاتے ہیں۔ بھوک - پیاس - گرمی سردی - نفع - نقصان - کوئی بھی محسوس نہیں ستا نہیں سکتا - یوگی کی وہی حالت پرمانند کی حالت کہلاتی ہے لیکن ناظرین! اگر آپ ذرا گہری نگاہ سے دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ ہمارا یہ سمرانند (لطیف جنگ) بھی اس برہمانند (وصل حقیقی کے لطف) کے برابر ہے ہمارے لوازمات میدان جنگ میں بھی تو یکساں خیال سے دیکھنے اور بھولنے کے ہوتے ہیں" خیر اس انوکھے خیال کے لئے تو گنجائش ہے لیکن جہاں آہنسا کے سوال کو ٹھاکر صاحب نے خواہ مخواہ مخول میں اڑانا چاہا ہے - اسکے لئے گنجائش نہ تھی - مترجم نے بھی انکی اس کوشش سے اختلاف کیا ہے - اس معمولی نقص کے سوا ہے کتاب کی طیاری بڑی لیاقت سے کی گئی ہے - میری رائے میں ٹھاکر گدادھر سنگھ کو اس تصنیف میں پوری کامیابی اس لئے ہوئی ہے کہ جو خیالات اسمیں درج ہیں - وہ انکے دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - دیش بھگتی ایک ایک لفظ سے ٹپکتی ہے اور اسکے اظہار میں انہوں نے خوف کو بالکل دخل نہیں ہونے دیا۔ خیالات کی خوبی کے اظہار کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اقتباس پیش کئے جاویں۔

چھوت چھات کی جھوٹی قیود کا ذکر کرتے ہوئے اور جہاز اور ملک چین میں ہندوستانی فوجیوں کی طرز معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے ٹھاکر صاحب لکھتے ہیں۔ "ذات سے خارج ہو جانے کا خوف فضول ہے - پہلے ہم اٹھارہ ہزار کو کوئی ذات سے خارج کرنے کا نام لے پہر پیچھے آپ سے بولے بس پیارے ہندو بھائیو! اب آپ کو زیادہ غور و خوض کی تکلیف اٹھانی نہیں پڑیگی - بے کھٹکے آپ اپنے عزیز و اقارب کو یورپ - امریکا - جاپان - جرمنی وغیرہ ملکوں میں حصول علم و تعلیم تجارت و فن سپاہگری سیکھنے کے لئے بھیجئے - کوئی ذرا بھی آنکھ نہیں ملا سکتا"

ٹھاکر صاحب چونکہ آریہ سماجی ہیں اسلئے جگہ بجگہ آریہ سماجیوں کو بھی نصیحت دیتے ہیں - چنانچہ جہاں عیسائی پادری صاحبان کی پرجوش سپرٹ کی تعریف کی ہے وہاں آریہ سماج کے اپدیشکوں کی نسبت آپ نے حسب ذیل فقرات لکھے ہیں "ذرا آریہ اپدیشک کی طرف بھی غور کیجئے! بظاہر بڑے متین - لیکن ڈر لگتا ہے کہیں شاستر ارتھ کا چیلنج نہ دے دیں کوئی تو محض تنخواہ کے لئے ہی اپدیش کا کام منظور کرتا ہے - تنخواہ میں کسر پڑی کہ آپ کا دھرم بھی پلٹا کھانے لگا - سچ سچ دھرم کی وکیل ٹکے کی دُم کے پیچھے جوڑ رکھی ہے - شاید اپدیشکوں کی خوش قسمتی سے آریہ سماجوں میں دو فریق بھی پیدا ہو گئے ہیں - ایک طرف سے کسی عیب کی وجہ سے علیحدہ کئے گئے کہ دوسرے میں جا گھسے اور برائی پنا تازہ ہو گئے! اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کی حالت تسکین نہیں لیکن پادری بھی تو ٹکوں کے لئے ہی

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کام کرتے ہیں۔ ابھی کیوریٹ لوگوں نے چار صد روپیہ ماہوار کی تنخواہ سے ناراضگی ظاہر کی ہے تو شروع شروع کی تنخواہ انکی ۴۵۰ ماہوار کر دی گئی اور ترقی آٹھ سو روپیہ ماہوار تک ہو سکتی ہے۔ اپنوں کے عیب مبالغہ آمیز عبارت میں پیش کرنا ہی زمانہ عمدہ پالیسی سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس سے اصلاح ممکن ہو جاتی ہے لیکن بعض اوقات ایسی مبالغہ آمیز تحریروں سے سخت نقصان بھی پہونچتا ہے سوامی دیانند جی مہاراج کی جگہ بہ جگہ تعریف کرتے ہوئے آریہ سماج اور آریہ سماجیوں کو مناسب اور غیر مناسب ہر طرح سے اڑے ہاتھوں لینا مناسب کی حد سے تجاوز شدہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مصنف پھر بھی قابل معافی ہے کیونکہ اُس کی نیت اچھی ہے۔ ایک واقعی نقص کو مصنف نے بڑی عمدہ طرح سے بتلایا ہے۔ "بات بات میں جھگڑا بات بات میں تنازعہ۔۔۔ کوئی بھی ہندو یا آریہ کسی صورت میں اپنی ہار یا بھول ماننے کو طیار نہیں دیکھا جاتا جب کسی رائے میں مختلف رائے ہوں تو کوئی نہ کوئی بہر حال غلطی پر ضرور ہوگا۔ مگر قبول کون کرے اس سے بڑھکر نقص اسوقت ہندوستانیوں میں دوسرا نہیں جو شخص اپنی غلطی کو قبول کرنے کے لئے طیار نہیں اُس سے آریہ سماج کے اصول کے مطابق "ستیہ کے گرہن اور استیہ کے تیاگ کی کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ خاتمہ کتاب پر مصنف نے بھارت درش کی گر پڑ کا حال لکھکر اور کامل راہبر کی عدم موجودگی اسکا باعث بتلا کر سب کو رشی دیانند کے بتلائے ہوئے ویدک مارگ پر چلنے کی ہدایت کی ہے۔ ترجمہ کی قیمت کسی قدر زیادہ ہے۔ لیکن کتاب بلا شبہ پڑھنے کے قابل ہے خصوصاً اسلئے کہ جس جاپان نے ساری دُنیا کو گذشتہ تین چار ماہ میں حیرت میں ڈال دیا ہے اُسکے اصلی حالات ماقبل اس کتاب میں بڑی خوبی سے درج کئے گئے ہیں +

مکمل واقعات مہابھارت۔ بطرز ناول۔

مصنفہ ٹھاکر سکھرام داس چوہان ملازم الائنس بنک لاہور۔ قیمت فی جلد عہ ایک روپیہ دس آنے +

مہابھارت کا مختصر قصہ ناول ڈھنگ پر اردو میں لکھا گیا ہے لیکن جو خوبی ناول کی ہونی چاہئیے وہ اسمیں نہیں ہے۔ قصہ بالکل مصنوعی معلوم ہوتا ہے اور پلاٹ کچھ مکمل نہیں بنایا گیا۔ باینہمہ یہ کتاب غنیمت سمجھی جاتی اگر زباندانی کے لحاظ سے قابل گرفت نہ ہوتی۔ عبارت بامحاورہ نہیں۔ پنجابی پن عبارت میں زیادہ ہے۔ مثلاً۔ "معاً جھوٹ ہی" کی جگہ باربار "یوں ہی" آیا ہے مصنف نے الفاظ ہا! ہائے! ہائے!! ہے ہے! وغیرہ کلمہ ندائیہ کا بڑا بے محل استعمال کیا ہے۔ یہ شاید بیان جنگ ہیجان کی وجہ سے تقریباً ہر ایک کلام کے ساتھ ان میں سے کسی لفظ کا استعمال ضروری سمجھا ہے۔ چھاپے کی غلطیاں بھی بہت ہیں بلحاظ ضخامت (جو ۳۰۰ صفحوں سے کم ہے) قیمت بہت زیادہ ہے۔

ہم کس کس کا رنج کریں

موت کے منہ سے کون بچا ہے راجہ اور رنک رشی اور دُشٹ آتما سب نے اکدن چل بسنا ہے رائے بیچا رام جی کی موت پر آریہ سماجیوں کا افسوس ہنوز جاری تھا کہ ہمیں نے اخبار پنجہ کے گذشتہ پرچہ میں بابو بیچارام چیٹرجی کی موت کا حال پڑھا۔ افسوس کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء کو بابو بیچارام کا دہانت ہوا اور آریہ پتروں کو ابتک اس خبر تک بھی نہ ملی۔ بابو بیچارام جی کی خدمات آریہ سماج کے لئے ایسی نہیں تھیں جنہیں بھول جا سکے۔ بذریعہ تقریر تو انہوں نے آریہ سماج کے وار شک اتسووں میں بہت ہی قابل قدر کام کیا تھا لیکن تحریر کے ذریعہ سے بھی انہوں نے ویدک دھرم

اور عام اخلاق کی کچھ کم سیوا نہیں کی اس میں شبہ نہیں کہ اُنکی تصانیف محض تالیف کے خطاب ہی کی مستحق تھیں کیونکہ وہ زیادہ ترجمہ سے ہی کام لیتے تھے۔ لیکن بہت سے کارآمد مصالحہ کو ایک جگہ جمع کر دینا بھی بڑی محنت کا کام ہے بابو بیچارام جی میں خاص خوبیاں بھی تھیں۔ لیکن اُنکے آچرنوں پر ایک نظر ڈالنے سے یہی ماننا پڑتا ہے کہ بابو بیچارام جی کی موت نے ہم سے ایک بڑا پورشارتھی ورکر علیحدہ کر دیا۔ ماسٹر درگا پرشاد جی کا خیال ہے۔ کہ بابو بیچارام جی نے زیادہ تر کام پنجاب سے آریہ سماج میں شروع کیا۔ مجھے یاد ہے کہ سنہ ۱۸۸۸ء کے جلسہ جالندھر آریہ سماج پر تشریف لاکر انہوں نے اپنے سر منوا اور یگیوپویت بڑا فائدہ پہنچایا پنشن یاب ہونے سے پیشتر بابو بیچارام جی کو لقوہ کی بیماری ہو چکی تھی۔ گھر جاتے ہوئے گروکل نہ اُتر سکے لیکن مجھے لکھ گئے تھے کہ گھر کا انتظام کر کے وان پرستھ کی نیت سے گروکل ہی دہار ینگے۔ افسوس موت نے دم نہ لینے دیا۔ بابو صاحب آریہ پرتی ندھی سبھا کے آخر تک آڈیٹر رہے اور کوئٹہ اور سکھر آریہ سماجوں کے پردھان۔ ماسٹر درگا پرشاد جی نے انکو قومی یادگار کا مستحق سمجھا ہے لیکن یہ فیصلہ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہی کر سکتی کہ آیا بابو بیچارام چیٹرجی کی کوئی یادگار بنائی جاویگی یا نہیں اور اگر بنائی جاوے گی۔ تو اُس کی شکل کیا ہوگی۔

بابو مدن سنگھ بی۔ اے کی بیوقت موت

خیالات میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی بابو مدن سنگھ جی کی میں بڑی عزت کرتا تھا۔ چونکہ آج کل مجھے دفتر بیت سکھنے کوئی اخبار نہیں پڑھنا ہوتی مجھے صرف جالندھر جانے پر پتہ لگا تھا کہ بابو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

جی کا دیہانت ہوگیا انکے بھائیوں کے ساتھ اس وقت بھی میں کمال ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ بابو مدن سنگھ لاہور آریہ سماج کے وہ منتری تھے جنہوں نے اپس آریہ سماج کی پہلی سالانہ رپورٹ طیار کرکے سنائی تھی۔ دیانند اینگلو ویدک کالج کے وہ بڑے مددگاروں میں سے تھے۔ اس لئے کالج والے بھائیوں کے ساتھ بھی میں اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔ ایسے سجنوں کی جدائی ہر ایک سوسائٹی محسوس کرتی ہے آپ بچے دھرمین اور ماننس ہکشن سے کلی پرہیز گار تھے انکے چھوٹے بھائی لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے کو گو مدت سے نہیں دیکھا ہے تاہم برابر سنتا ہوں کہ اُن کی دھرم میں بڑی رُچی ہے۔ اور بڑے سداچاری ہیں پرماتما بابو مدن سنگھ کے بھائی کو شانتی پردان کریں گے اور مجھے آشا ہے کہ لالہ رام پرشاد نے بھی اپنے بھائی کی موت کے موقع پر بڑی اُتم شکشا گرہن کی ہوگی۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

لاہور میں آریہ آشرم کی ضرورت
اور
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نویدن

میں نے اپنے پہلے مضمون میں مختصر الفاظ میں آریہ آشرم کی ضرورت جتلائی ہے اور پرتی ندھی سبھا کے عہدہ داران سے درخواست کی تھی کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ سبھا کے لائق سکریٹری و پردھان صاحبان نے ابھی تک اس طرف دھیان نہیں دیا۔ میں دوبارہ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ سبھا کے منتری صاحب اپنی رائے سے تو کم از کم اطلاع بخشیں۔

لاہور پنجاب کا تعلیمی دار الخلافہ بھی ہے۔ اس جگہ پنجاب و دیگر صوبوں سے مختلف قوموں کے بچے تعلیم کی غرض سے آتے ہیں۔ اور مختلف لوگوں کی طرف سے اپنے اپنے بچوں کی رہایش کا معقول انتظام ہے سکھ صاحبان کے لڑکوں کے لئے گورو گوبند سنگھ بورڈنگ ہوس موجود ہے جو کہ ایک فراخ اور کھلے میدان میں واقع ہے۔ ہندوستان کے باشندوں نے اپنے لڑکوں کے لئے اگروال آشرم و بھارگوا بورڈنگ ہوس اور کتی اور آشرم بنائے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں اور دیگر قوموں کے لئے اسجگہ کافی انتظام ہے۔ یہاں تک کہ دیو سماجیوں کا بھی آشرم لاہور میں موجود ہے۔ غرضیکہ اگر کسی سوسائٹی کی طرف سے رہایش کا بندوبست نہیں ہے تو وہ آریہ سماج ہی ہے۔ آریہ خیالات والے طالب علموں اور نوجوان ملازموں کو اس جگہ سخت سے سخت تکلیفات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس بات کو چھوڑ کر کہ ان کو گوشت خور لڑکوں کے ساتھ کہانا پڑتا ہے۔ اور صدہا قسم کی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں نمونہ مشتے از خروارے کے طور پر ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ گوجرانوالہ میں مہاشے دھرم پال جی کی شدھی کے موقع پر لاہور سے بہت سے آریہ نوجوان شریک جلسہ ہوئے۔ ان میں زیادہ تر ہندو آشرم واقع موری دروازہ میں رہتے تھے۔ جب وہاں سے واپس آگئے تو دیگر صاحبان نے منیجر آشرم سے شکایت کی کہ یہ آریہ لڑکے گوجرانوالہ سے لڈو وغیرہ کہا آئے ہیں اس لئے ہم ان کے ساتھ نہیں کہا سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ منیجر نے ان تمام آریہ طالب علموں کو جو تعداد میں شاید پندرہ سے کم نہ ہونگے اپنے آشرم سے جواب دے دیا اُن بیچاروں کو بڑی تکلیفات پیش آئیں۔ بڑی کوشش اور دقت کے بعد ان کو مکان میسر ہوا علاوہ ازیں اور کئی قسم کی دقتیں ہوتی ہیں اب کی دفعہ جو لاہور میں طاعون پڑی۔ تو اُن تک مکانات نے کہ جنکے مکان شہر سے ذرا فاصلے پر تھے۔ کرائے بڑہانے شروع کردئے اُس موقع پر بھی زیادہ تکلیف آریہ طالب علموں کو ہوئی کیونکہ دیگر لوگوں کے لئے ان کو آشرم اور بورڈنگ ہوس موجود تھے۔ غرضیکہ لاہور میں آریہ آشرم کے نہ ہونے سے آئے دن آریہ نوجوانوں ملازموں اور طالب علموں کو کئی مشکلات پیش آتی ہیں جو کہ ایسے آشرم کے باقاعدہ جاری ہونے سے بند ہو جائیگی اور آریہ طالب علم اپنی زندگی ویدک طریقے کے موافق بخوبی گذر سکینگے۔

(راقم بودھ راج میڈیکل سٹوڈنٹ لاہور)

اصلی مان اور سچی پرتشٹھا کا ادھکاری کون ہے

وہ نیک مرد جس نے نشکام ہوکر اپنے کرتویہ کا پالن کیا ہے۔ دھنیہ ہے وہ پوتر آتما۔ مبارک ہے وہ پاک روح جو نیک شعاری اور سداچار میں نشکام برتی لیکر پرورت ہوتے ہیں۔ انسان جستیدہی بنتا ہے۔ مگر حوران جنت کی امید پر سوسائٹی کے خوف سے۔ نقص جسمانی کی بدولت دیش کی بھلائی پر کمربستہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمدمیشیوں کی واہ واہ کے لئے ایشور آرادھن کے ہت آسن پر بیٹھتا ہے پرنتو کا مناؤں اور منوربھتوں کو ساتھ لیکر۔ قومی کاموں میں ہاتھ لگاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ اپنی شہرت ہو۔ مترو۔ دھرم کو دھرم ہی سمجھکر گرہن کرو۔ کرتویہ کو بناوٹ کی ضرورت اختیار کرنے سے روکو یدی اس میں اسمرتھ ہو تو یاد رکھو۔ سچا مان

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آپ کی امانت نہیں ہے۔

پس آؤ۔ اپنی آتماؤں کو اپنی ہر ایک وچار میں ساکھشی بنائیں اور سمجھیں کہ نیک نیتی کے ساتھ دھارک اوستھا کو دھارن کرنے میں ہی ہمارا کلیان ہے اور اس دھارنا کے پھل بھوگ کی اچھیا کا تیاگ ہی شانتی کا سیدھا مارگ ہے۔

(آریہ بھائیوں کا داس کرمچند ورما سٹیشن ماسٹر باجی چیوری۔ افریقہ مشرقی یوگنڈہ ریلوے خریدار پرچارک)

ستیارتھ پرکاش کا امتحان

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک تجویز اخبار ست دھرم پرچارک میں شائع ہوئی تھی کہ مہرشی دیانند جی کی تصانیف مثلاً ستیارتھ پرکاش وغیرہ کا ایک تحریری امتحان ہوا کرے تاکہ عام لوگوں میں ویدک دھرم کی رچی ہو۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس تجویز کو منظور کر کے مشتہر کر دیا کہ امتحان ہر سال ہوا کرے گا۔ اب حیرانی کا مقام ہے کہ سبھا موصوف نے ابھی تک ستیارتھ پرکاش کی پڑھائی کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام نہیں کیا میرے خیال میں یہ امتحان ویدک دھرم کی ترقی کا ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے تاکہ نوجوان طالب علم اپنے فرصت کے وقت کو سوامی جی کی پستکوں کے مطالعہ میں صرف کریں۔ اب اگر کوئی شخص ستیارتھ پرکاش کا امتحان دینا چاہے تو وہ کس سے پڑھے۔ ابھی تک کوئی ایسا امتحان سننے میں نہیں آیا کہ جس کی تیاری کے لئے پڑھانے کا بندوبست کچھ بھی نہ ہو یہ تو ٹھیک ایسا ہی ہے کہ کالج بند کر دئے جاویں اور پھر لڑکوں سے امتحان دلایا جاوے تو کوئی عقلمند آدمی ہرگز امید نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی کامیاب ہو۔ اور ستیارتھ پرکاش جیسی پیچیدہ و گہرا فلسفہ تصنیف کے لئے تو کوئی بھی نہیں مان سکتا کہ بغیر پڑھانے والے کے سمجھ میں آ سکے۔ شاید یہ امتحان صرف ان لوگوں کے لئے ہیں کہ جو آگے ہی سوامی جی کی پستکوں سے بخوبی واقف ہیں تو اس صورت میں یہ آریہ سماج کی ترقی کا ذریعہ نہیں کہلا سکتا۔ امتحان شاید اکتوبر میں ہوگا اور ابھی تین مہینے باقی ہیں اور کالج بھی آجکل ہی بند ہونے والے ہیں سو اگر اب سے ہی باقاعدہ پڑھائی کا بندوبست کر دیا جاوے تو کافی وقت باقی ہے۔ لاہور میں پنڈت ریلداس جی موجود ہیں۔ امرتسر میں ماسٹر آتمارام جی ہیں۔ اسی طرح تقریباً ہر ایک جگہ ستیارتھ پرکاش کے ماہر رہتے ہیں اسی طرح اگر ہر ایک سماج میں ایک یا دو گھنٹہ مقرر کر دئے جاویں تو تمام طالب علم بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ تجویز مکمل ہوکر ویدک دھرم کی اشاعت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ بن سکتی ہے۔ لہذا میں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے التماس کرتا ہوں کہ اس کا جلدی ہی بندوبست کیا جاوے تاکہ امتحان کی تیاری کے لئے کافی وقت مل سکے اور آریہ سماج کی ترقی ہو۔

(راقم بودھ راج میڈیکل سٹوڈنٹ لاہور)

برادری سے خارج

کاشی کے کھتریوں و سارسوت برہمنوں نے آریہ سماجکوں کو اس وجہ سے برادری سے علیحدہ کر دیا ہے کہ لاہور کے آریہ سماج نے ایک کاشی باسی کھتری بالک کو جو مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کر لیا ہے اس بے انصافی کو چھپانے کے لئے اور آریہ سماجوں کو بدنام کرنے کے لئے کاشی کے آریہ سماجکوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ آریہ سماجی آمادہ فساد ہونے کی وجہ سے برادری سے علیحدہ کئے جا سکتے ہیں حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ ہے کوئی آریہ سماجی فساد کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اب یہ افواہ اڑائی گئی ہے کہ کاشی کے کچھ کھتری و سارسوت آریہ سماجکوں نے آریہ سماج کو چھوڑ دیا ہے یہ افواہ بھی سراسر جھوٹی و بے بنیاد ہے۔ اسوقت تک یہاں کے آریہ بھراتاؤں نے [illegible] کی اشد مخالفت کا بھی مقابلہ کیا ہے اور [illegible] رہنے کے لئے ہلوگ پرماتما سے پرارتھنا [illegible] یہاں کے آریہ سماجک بھائیوں کو اگر کسی قسم کی تکلیف ہے تو یہ کہ شہر میں سماج مندر نہیں ہے جس سے میدان میں سماج کرنی پڑتی ہے۔ زمین تو آریہ پرتی ندھی سبھا نے دی ہے مگر روپیہ بہت کم ہے کیونکہ مبلغ ۸۰۰ نقد بنک میں مندر کے لئے ہے۔ یدی باہر کے سماجک بھائی و سبھائیں تھوڑا تھوڑا دھن بھی بھیجیں۔ تو کاشی جیسے استھان میں جہاں مہرشی سوامی دیانند کا دگوجے روپی رتن جو ہم لوگوں کو [illegible] ہوا تھا اور کاشی میں بھی آریہ سماج کے پودے کو پھلنے کا موقع ملے۔

(مادھو پرشاد منتری آریہ سماج کاشی)

ضرورت

ستیہ دھرم پرچارک کے دفتر ہردوار کے لئے دو ایک کمپوزیٹروں کی ضرورت ہے جو [illegible] میں کمپوز کرنا جانتے ہوں تنخواہ حسب لیاقت ۱۰ سے ۱۵ روپیہ ماہوار تک۔ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء تک آ جانی چاہئیں۔

(کیشب دیو۔ مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ہمارے برہما نواسیوں کی تعلقات

(۱)

ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ یکم جیٹھ سمبت ۱۹۶۱ میں ایک مضمون "آریہ سبھا یوں کی قابل توجہ" کے عنوان سے رنگون نواسی دیوبداس مہاشہ ملتانی کے قلم سے نکلا ہے۔ جس میں آریہ سماج لاہور اور دیگر آریہ ورد والوں سے برہما عورتوں سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے ان کے دہی حقوق قایم کرنے کے واسطے استفسار کیا ہے جو آریہ کُل میں پیدا شدہ اولاد کے ہیں۔ اسواسطے آپ کرپا کرکے میرے مضمون کو بھی بہت جلدی اخبار ادوار پر کاشت کر دیویں۔ تاکہ ہر ایک کو سوچ بچار کر رائے دینے کا موقعہ ملے۔

اول۔ لالہ دیوبداس جی نے اپنی تحریر میں برہما لوگوں کو آریہ دھرم سے بہت نزدیک ظاہر کیا ہے کیونکہ وہ تناسخ کے قایل ہیں۔ بدھ مذہب کے دھرم پستکوں میں خواہ کچھ لکھا ہو۔ ہم تو پریکٹس دیکھتے ہیں جو آتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ برہما لوگ بلحاظ خوراک وغیرہ بہ نسبت عیسائی مسلمان صاحبان کے آریہ دھرم سے بہت دور ہیں اور ایسی گندی والی اور ابھکش چیزیں کھاتے ہیں جن کو ایک دفعہ ناک یا آنکھ تک رسائی ہونے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور عیسائی و مسلمان صاحبان بھی اُن کے استعمال سے لاحول پڑھتے ہیں مہاشہ دیوبداس جی شاید رنگون بازار میں نہیں پھرے ہیں اور یہ خوراک تمام برہما نواسی اور اُنکے بال بچے ہم چاری۔ اور بزرگ بھونجی یعنی سادھوؤں کی بھی ہے۔ کوئی بھی سنکوچ اُن کو گائے کے مانس یا مینڈک۔ چوہا وغیرہ ابھکش چیزوں سے نہیں ہے پس اگر سفید رنگ یا کالا رنگ کا لحاظ چھوڑ دیا جاوے تو یہ لوگ بلحاظ خوراک کے چنڈال سے بھی نیچے سمجھے جانا کے لایق ہیں۔ اور جنم جنمانتر سے ایسی پرکرتی کے چلے آتے ہیں جس کو پانچ منٹ میں بدلنا محال ہے۔

پس ایسی حالت میں یہ مسئلہ بہت سوچ بچار کا مستحق ہے۔

دویم۔ دیگر ممالک یعنی افریقہ۔ انگلستان۔ چین وغیرہ میں جہاں جہاں ہمارے ملک کے مہاشیوں۔ اور بنگالی اور فوجی بہادروں نے تعداد کو بڑھانے کے لئے ایسی شادی یعنی بیجا تعلق پیدا کر کے اولاد پیدا کی ہے سب کے واسطے ایک ہی دفعہ سرسبھا سے قانون پاس ہونا چاہیئے۔ اور اپنے ملک میں بھی جہاں کہیں ہندو زمیندار جاٹ لوگ خوبصورت چوڑھی سے یا مسلمان عورت سے بیجا تعلق پیدا کر کے اولاد پیدا کرتے ہیں انکے حقوق کا بھی اس موقعہ پر خاص لحاظ رکھنا چاہیئے۔

سویم۔ مہاشیہ دیوبداس جی نے اپنی تحریر میں مسلمان و عیسائی وغیرہ مذاہب کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج کو بھی ترقی کرنے کی پریرنا کی ہے اور ورن و دستہار وبی لوہے کی دیوار کو توڑنے کی کوشش کی ہے اور کہاں بان کو ایک ڈھکوسلا ہی بتلایا ہے مگر آپنے باریک نظر سے غور نہیں کیا کہ ہمارے بھائی بھی دیگر مذاہب سے بڑھ چڑھ کر ترقی کر رہے ہیں اور کرینگے۔

مذہب اسلام کی ترقی کسی مولوی یا واعظ کے ذریعہ یا قرآن مجید کو ہر ایک زبان میں ترجمہ کر کے یا برہما زبان میں کرانے کی آیتوں کی صداقت ظاہر کرکے نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ نماز پڑھتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھ کر کسی نے دین اسلام اختیار کیا ہے اسکا سبب یہ ہوا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جبت زیادہ تعداد میں اس ملک میں آئے ہوئے ہیں۔ اور قریباً سب نے عورتیں پکڑی ہوئی ہیں اس واسطے اُن کی تعداد کئی لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ جن کو زیرباری کہتے ہیں۔ نہ کہ مسلمان۔ اور اُنکے مذہبی خیالات اور انکا اسلام کے ساتھ پریم دوسرے موقعہ پر ظاہر کروں گا۔

انھی کی تقلید میں ترقی تعداد آریہ دھرم کا خیال رکھ کر ہمارے نوجوان مہاشیوں بابوؤں۔ اور سناتن دھرمیوں۔ اور سکھوں نے بھی اولاد پیدا کر کے تعداد مذاہب کو بڑھایا ہے۔ اور مسلمانوں سے بھی کئی گُنا بڑھ کر ہاتھ مارتے ہیں۔ اور یہاں تک کمال کر دیا ہے کہ ہر ایک شہر میں جہاں وہ بذریعہ ملازمت بدل کر گئے۔ یا دیگر اسباب سے دوسری جگہ کو بدلا۔ نیا نئی دھرم پتنی اور نئی اولاد پیدا کی ہے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور کئی ایک مہاشیوں نے باوجود ملکی
عورت پاس ہونے کے بھی پرہا عورت
تفریحًا اور ترقی نسل و مذہب کی
خاطر لی ہوئی ہے۔ اور کئی مہاشیہ
جو دُور دراز کا سفر کر کے اپنے ماں باپ
عورت سے جدا ہو کر انکے معاش کا بندوبست
کرنے آئے۔ تجھے وہ اس قدر تعداد
کے مستقل یہاں پھنس کر اپنی ملکی عورت
اور ماں باپ سے خط و کتابت تک بند
کر چکے ہیں۔ مجھے یہاں پر ایک دوست کا
ذکر یاد آیا ہے جو خالی از دلچسپی نہیں ہے
وہ پہلے کنہا شہر میں تھے وہاں ایک
عورت کی اور دو تین بچہ پیدا کئے پھر
بوجہ تبدیلی کاروبار کے لیبین شہر وہ
ریلوے میں کام کرنے کو جنوبی برہما میں
چلے گئے۔ وہاں جا کر دوسری عورت
پکڑ لی۔ تھوڑے دنوں میں بچہ پیدا ہونے
والا ہی تھا وہ صاحب ملک چلے گئے تین
ماہ ملک رہ کر واپس لیبین کے قریب اور
ایک عورت پکڑ لی اور پہلی کو خبر بھی آنے
نہ دی۔ ملک کی عورت اور بال بچہ بھی
موجود ہیں۔ عمر آپ کی ۵۰ یا ۶۰
برس کے قریب ہے۔ اور ناجائز تعلق
متفرق جگہ میں جس قدر کیا وہ مجھے تعداد
صحیح معلوم نہیں ہے۔

پس ایسے مہاشیوں پر جو تعداد دھرم
کے بڑھانے میں دن دوگنی اور رات چوگنی
ترقی کرتے ہیں۔ ہزار آفرین کرنی چاہئے
اور ایسے مہاشیوں کا ٹھکانہ خواہ وہ
آریہ سماج کے اصولوں کو دل سے مانتے ہیں
ہے کہاں۔ سناتن دھرم۔ یا سکھ تو انکو
اپنے نزدیک پھٹکنے بھی نہیں دیتے۔

باقی آئندہ

مرسلہ دستی رام ٹھیکیدار۔ ارسوں سون
بھون ضلع منٹگمری۔ بمارخ خریدار اخبار
ستیہ دھرم پرچارک ۱۳۷۴

نمبر ۳

• مہاشیہ دیویداس صاحب نے اپنی
تحریر میں ثابت کیا ہے کہ اس ملک کی عورتوں
کو سب سے بڑھ کر آزادی ہے عورت خواہ
کسی مذہب یا قوم میں چلی جاوے تو اسکا
ماں باپ برادری روک نہیں کر سکتے جو
بالکل خلاف واقعات ہے۔ البتہ اس ملک
کی عورتوں کو خاوند پسند کرنے میں پوری
آزادی ہے خواہ وہ انگریز۔ ہندو آریہ
مسلمان۔ مہتر سے بجبال ہمہ اوست
کسی کو پسند کرے۔ اگر اپنے بدھ مذہب
اور خورد و نوش اور طریقہ عبادت کو بہت
کم تبدیل کرتے نظر آتے ہیں۔ بلکہ اکثر
مردوں نے ہی بدھ مذہب کو اختیار کیا ہے
یا کم سے کم مکسچر ہو گیا ہے اکثر ایسے واقعات
مل سکتے ہیں کہ تین سگی یعنی حقیقی بہنوں
کے پتی۔ ایک کا انگریز۔ ایک کا مسلمان۔
اور ایک کا ہندو یا آریہ ہے تو جب وہ
آپس میں ملیں گے تو سب ملکر کھانا کھاویں
گے۔ ذات یا قوم یا مذہب کی تفریق
کچھ ان میں نہیں پائی جاوے گی۔ اور
مسلمان یا عیسائی مذہب کے لوگوں نے
اگر انکے ساتھ کھان پان بھی کر لیا ہے
تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ گوشت
خوری میں وہ سب برابر ہیں صرف
بسم اللہ کا فرق ہے جس سے لذت میں کچھ
فرق نہیں آسکتا۔ مگر ہمارے ہندو یا مہاشے
جن سب کے سب انکا باورچیخانہ یعنی ہنا گھر
الگ رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ چھوا
ہوا کھانا کھانے میں بہت پرہیز کرتے ہیں

اور نہ ان کو کسی نے دھرم یا کانشنس
یا دھرم بھاشا تک سمجھا ہے بہا
اپنی اور دوسروں کے خیالات بذریعہ اور
بلیٹ فارم سے ہیں۔ ان کو صرف خورد و نوش
کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ اور اپنی کو
میں ایسی حالتوں میں ہم اس کو شادی
نہیں کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ بیجا تعلق کہ
ہیں اور جس کی اولاد کو آریہ نہیں کہہ
سکتے۔ بلکہ زہر بادی آریہ کہہ سکتے ہیں
اگر ہم کو یاد ہو تا کہ آزادی اور دھرم
نقصان رساں ہے۔ اور دھرم
مفید ہے۔ اگر ہم سوامی جی کے اس
کا مطلب سمجھ جاتے کہ جو دیش
کے بہت فائدہ ہیں۔ مگر دھرم اور
سے گرے ہوئے ہیں بہت نقصان
تو خود ہی ایسے کرم نہ کرتے مگر چونکہ
ایشور اور دھرم سے منحرف آزادی کی
دُھن میں گرے ہوئے ہیں۔ اسواسطے
ہم کو ہوش میں کرنے سے اور خبردار
کے واسطے ایک قانون تعزیری ضرور
تیار ہونا چاہئے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش
میں لکھا ہے۔ کہ ایسے آدمیوں کو
خارج کیا جاوے یا جاتی واہیہ کی جاوے
کیونکہ جب تک کسی سوسائٹی میں داخل
خارج دونوں طاقتیں کام کرتی نہیں
تو اوس کو زندہ سوسائٹی نہیں کہہ سکتے
اور جیسا کہ عضو اندرونی دل و دماغ
کر دیتا ہے اس طرح اگر یہ لوگ بھی جاتی
واہیہ نہیں کرینگے تو تمام سماج یا سوسائٹی
کو گندہ کر دینگے (چواز قومے یکے بیدانشی
کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را)
اگر دھرم کے بجائے صرف تعداد
ہی آریہ سماج کا کام ہے تو جگہ پاس

سے یہ ایک مذہب بغیر کسی کھینچ اور تکلیف کے اپنی پرانی یا مفرز خودی کی ترقی کر سکتا ہے۔ شاید ایسا نادر موقعہ کسی دوسرے ملک میں یا دنیا کے تختہ پر ہو جس قدر تعداد میں زیادہ آریہ لوگ یہاں آویں چار برس میں چار گنے (؟) اور سو در سود کے حساب سے بہت جلدی لاکھوں تک ہو جاویں گے۔ کیونکہ یہاں کی عورتیں ترقی تعداد میں بہت مفید ثابت ہو چکی ہیں۔

مگر ہماری گورنمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہوا ہے کہ جو یورپین کسی دوسرے ملک کی عورت سے شادی کرے گا اس کی ترقی بند ہو جاوے گی۔ اور ترقی تعداد کا کام عیسائی مشنریوں پر ہی چھوڑ دیا ہے۔

کیا اس قانون کے اندر درپردہ یہ ستھا کام نہیں کرتی ہماری حکمراں قوم نے خواہ وہ شراب اور مانس خور ہے تمام اعلیٰ اور باریک اصول خود گرہن کر لئے ہیں اور ادھرم یکبت آزادی کی صدا بھی ہمارے کان میں پھونک دی ہے اور ہم فخریہ کہتے ہیں کہ ہماشی ہم شراب مانس کھاتے ہیں تو ہمارا کھاتے ہیں پبلک کو دھوکہ دیکر نہیں کھاتے گویا بد اعمال کر کے سچ کہتے سے آریہ سماج کے پرتشٹھت عہدہ دار رہ سکتے ہیں۔

مہاسبھا

وستی رام ٹھیکیدار از جون ہون جون ٹمکمک برہما
ضلع مستیو

آریہ پاجک سجھیں

پٹیالہ آریہ سماج میں مورخہ ۱۳ جیٹھ ۱۹۶۱ کو اجلاس انترنگ سبھا سد آریہ سماج بٹالہ کا منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل صاحبان آئندہ سال کے لئے ادھکاری منتخب ہوئے۔

شریمان لالہ نند لال جی صاحب جالندھر نواسی اکونٹنٹ محکمہ نہر ہنگ انجینیر ریاست پٹیالہ۔ پردھان۔

پنڈت رامیشر پرشاد جی صاحب۔ اپ پردھان

بابو رگھبر دیال جی صاحب۔ بی اے سکرٹری

لالہ حکونت رائے جی صاحب۔ اسسٹنٹ سکرٹری

لالہ امر ناتھ چند جی صاحب۔ پستکادھکش

لالہ بھگوان داس صاحب۔ خزانچی

ڈاکٹر مادھو رام صاحب۔ اکونٹنٹ پنڈت رام لال و لالہ ہر یرام۔ لالہ جیرام داس صاحب پرتشٹھت ممبر مقرر ہوئے۔

آریہ سماج نجیب آباد کے ہفتہ وار جلسے جو کچھ عرصہ سے بوجہ طاعون بند تھے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ گذشتہ جلسہ میں تقریباً دو سو پچاس کے حاضری تھی۔ بابو رگھو ناتھ پرشاد جی رئیس کا ہندو دھرم پر نہایت شاندار اور پنڈت رام گوپال جی کا شاستری شکشا وشے پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ منشی رام بہادر جی کلرک میونسپل بورڈ نے ممبری سماج قبول کی۔

ہر گلال سنگھ ورما منتری

اسیمبیٹہ آریہ سماج کے سبھاسد مہاشے جگناتھ پرشاد جی کی پتھری کا نام کرن سنسکار ویدک ریت سے ہوا۔ اوکت مہاشے نے مبلغ دو روپیہ دان دئے۔

منٹگمری آریہ سماج کو ایک اپدیشک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ عصہ روپیہ تک حسب لیاقت درخواست کرنے والے مہاشے اپنے یوگیتا کا حال اور سرٹیفکیٹ بھیج کر منتری سماج سے خط و کتابت کریں۔

مہاشے لالہ چند جی نائب تحصیلدار جلالپور پیر والہ ضلع ملتان تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ مرحوم رائے بہادر رام صاحب کی سوانح عمری لکھنے کا ہے۔ اس لئے جو آریہ پرش رائے صاحب کے دوست اور واقف ہوں خواہ ان کی زندگی کے دلچسپ اور خاص حالات و واقعات سے واقف ہوں وہ براہ راست مجھ سے خط و کتابت کریں اس کتاب کی آمدنی رائے بہادر رام صاحب میموریل فنڈ میں جمع ہوگی۔

سلطانپور ریاست کپورتھلہ میں پنڈت للتا پرشاد جی صاحب کے پرچار اور اپدیش سے نیا آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔ نت ست سنگت ہوتی ہے۔ کوئی دن بھجن اور اپدیش سے خالی نہیں جاتا۔ اپدیشک کی اشد ضرورت ہے۔ یدی برہمچاری گوردت جی پدھاریں تو اس سماج کی رونق بڑھ جاوے

کرم چند منتری

مہاشے بھگت رام جی منتری آریہ سماج خانگڑہ ضلع مظفر گڑھ سے سوچنا دیتے ہیں کہ گذشتہ دنوں پنڈت گنگا رام جی و لالہ چاندن مل اپ پردھان نے مہاشے جی بھاگیر تھی آریہ کے پتر کا وداہ سنسکار ویدوکت کرایا۔

منتری آریہ سماج پھلور لکھتے ہیں کہ واجبوں کو بوقت صبح شام کے اوپدیشانہ

آریہ سماج کے ممبروں اور ٹمپرنس سوسائٹی کے سبھاسدوں نے ملکر یہاں نگر کیرتن کیا۔ اور پنڈت گوجرمل جی نے لکچر دیا۔

۲۔ جولائی کو مہاشے سردواری لال جی منتری کے مکان پر ہون ہوا۔

۱۰۔ جولائی کو بابو موہنے رام جی پردہان کے چلے جانے پر عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

لالہ بدریداس جی پردہان۔ مہاشے گوبندرام جی اُپ پردہان۔ مہاشے سردواری لال جی منتری۔ مہاشے اچھروراام جی اُپ منتری۔ مہاشے رام نرائن جی خزانچی مہاشے امرچند جی لیپنکا دکش نیپتہ ہوئے۔

راولپنڈی آریہ سماج

نقل ریزولیوشن نمبر ۲۔ انترنگ سبھا آریہ سماج راولپنڈی شہر منعقدہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۴ سرکلر چیٹھی ۵ مورخہ یکم جون سنہ آئندہ اندپرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور در بارہ تعمیر رائے پنڈت رام صاحب میموریل ہال لاہور پڑھی گئی۔ نیز کاپی تجاویز پاس شدہ انترنگ سبھا آریہ سماج ملتان منعقدہ ۱۶ مئی سنہ ۰۴ء پیش کرنے پر کثرت رائے سے نتیجہ ہوا۔ چونکہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ایک ایسے بڑے مکان کی جس میں جملہ ضروریات سبھا موصوف پوری ہو سکیں۔ سخت ضرورت ہے اس میں ایسے موقعہ پر جملہ آریہ سماجہائے پنجاب کو ایسے مکان کی تعمیر کے لئے مدد دینا لازمی ہے اور کہ اس ریزولیوشن کی کاپی اخبارات ستیہ دھرم پرچارک ہتکاری نشن سدہارک اور آریہ پترکا میں برائے اندراج بھیجا جاوے اور ایک کاپی پرتی ندہی سبھا پنجاب اور آریہ سماج ملتان کو بھی ارسال کیا جاوے۔

کنیا کی ضرورت

بر کی عمر چوبیس سال ہے۔ خوبصورت مضبوط اور بال برہمچاری۔ آریہ سدھانتوں پر عملی طور پر کاربند۔ ذات کھتری کپور۔ پنجاب ریلوے میں نائب سٹیشن ماسٹر۔ تنخواہ پچیس روپیہ عنقریب بہ ترقی پاکر سٹیشن ماسٹر ہونیوالا ہے۔ خیالات کی پاکیزگی اور نیک چلنی میں آزمایش کے لئے تیار۔ کنیا ۱۴ یا پندرہ سال کی ہو۔ تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی۔ کھتری قوم اور شکیل۔ زیادہ بذریعہ خط وکتابت۔ پتہ بی آر معرفت مینیجر اخبار ستیہ دھرم پرچارک

سنسکار ودہی اردو ترجمہ

چھپکر تیار ہے اور بک رہا ہے یہ پستک ۲۰ × ۲۶ کی تقطیع میں ۲۴۰ صفحہ کی ضخامت پر طبع ہوئی ہے قیمت ۱۲ ؍ فی کاپی زیادہ جلدوں کے خریدار سے معقول رعایت کیجاوے گی۔

المشتہر

پورن چند شرما۔ کیرون ضلع امرتسر

سوانح عمری نپولین بونا پارٹ

مختلف انگریزی زبان کی سوانح عمریوں سے منتخب کرکے اردو زبان میں تیار کی گئی ہے ضخامت ۱۸۰ صفحہ قیمت (عہ)

المشتہر

سربدیال کلرک محکمہ گورنر صاحب جموں

گروکل کے لئے

جس وظیفہ کا ذکر کرتے ہوئے پہلے اعلان دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق بہت سی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں وا... نے ان درخواستوں کو وچار کے لئے ... لیا ہے اور اُن تمام مہاشیوں کو جنہوں نے اپنے بالکوں کے لئے بہتر بھیجے ... سوچنا دیتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے بچوں کو گروکل کانگڑی کے بہتر سے وارشک ... تک جو آگامی ہولی میں ہوگا۔ برہمچاری ... بننے کے لئے طیار کریں اور اپنے ساتھ ... پر لے آویں۔ وہاں ہی پریکشا لیکر پرویش کرانے کے لئے جس بالک کو یوگیہ سمجھا جاوے گا۔ اسکو وظیفہ دیا جاوے گا۔

کیشب دیو مینیجر ستیہ دھرم پرچارک

ضرورت

سیالکوٹ آریہ سماج کیلئے ایک یوگیہ اپدیشک کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت درخواستیں بنام مہاشے گنگا رام جی پلیڈر سیالکوٹ پاس بھیجیں۔

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو بھاشا اچھی طرح اور تھوڑی سنسکرت بھی جانتی ہووے۔ حساب معمولی سکھا سکے نیک چلن اور ... ہو۔ دستکاری جاننے والے کو ترجیح دیجاوے گی۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار اور رہنے کو مکان بلا کرایہ دیا جاوے گا۔ کام عمدہ ہونے کی حالت میں تنخواہ میں ترقی حسب تجویز ... مینیجنگ کمیٹی کے ہو سکے گی۔ جلد ... طے کرنے کے لئے خط وکتابت اس پتہ پر ہووے۔ بمقام نگینہ محلہ ... ضلع بجنور کشوری لال پرائیوٹ سیکریٹری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid...

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی انڈومنٹ پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جس قدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کا رناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و ایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

ٹریکٹ سریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن مہاجنوں یا سبھاؤں پرچار کو مفت ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوائیں۔ ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت	سو ۱۰۰	۱؎
فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	۱؎
ایرین تہذیب ۶ پائی	۱۰۰	۳؎
ہم ہندو ہیں یا آریہ و قیمت ۱؎ پائی	۱۰۰	۸؎
قدیم آریوں میں علم نجوم کا رواج قیمت	۱۰۰	۳؎

اُپدیش منجری

شریمان مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵؎

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۸؎

درخواست خریداری ستیہ دھرم پرچارک کے نام کریں

فہرست کلیات الکھ دہاری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دہاری نمبر ا حکمت نظری و عملی کے مسائل ہیں	۱؎
” نمبر ۲ علم الٰہی	۴؎
” نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال	۳؎
” نمبر ۵ ا تہذیب الاخلاق	۱۳؎
” نمبر ۱۹ ۔ صفائی و طہارت جسم و جان	۳؎
” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۳؎
” نمبر ۲۱ ۔ فتاوے الکھ دہاری	۴؎
” نمبر ۲۴ صحت جسمانی و اخلاقی	۳؎
” نمبر ۲۹ ۔ طعام و طرائف	۳؎
” نمبر ۳۶ ۔ موت اور بعد موت کے حالات	۸؎
” نمبر ۳۷ شاستر و بھوتی دیو	۴؎
” نمبر ۳۸ ۔ حکایات و روایات	۱؎
” نمبر ۳۹ ۔ درج بختی	۵؎
” نمبر ۴۰ ۔ تجاریت و صنعت و ایجاد / نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۴؎
” دھارنا تیاگی	۸؎

نوٹ :- دس روپیہ یا دس روپیہ سے زیادہ کی خرید کو ۱۰؎ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی ازسرنو چھاپکر بہم پہنچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت ۔ بلا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگاکر بھیجنے سے نئے نمونے دفتری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** شیخ بخش احمد جان کارخانہ گجراں لدھیانہ پنجاب۔

آریہ مسافر

مرحوم شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی

یادگار میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے یہ ماہواری رسالہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر و منیجر مہاشے وزیر چند جی ودیارتھی ۔۔ صفحہ قیمت سالانہ بمد پیشگی مبلغ ۳؎ روپیہ۔

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوانی رام جی ساکن میاوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک اپور پستک ہے قیمت ۸؎ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

امیر و پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلا شا ہار بھجن منیجی پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ ۔ تیسرا حصہ چوتھا حصہ ۔ ہندو لاستریوں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر ۲ چھند میں بھجن ولاس ۔ برواہ کیرتن۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی ۔ مذہب و فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس بے نظیر مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ زبانوں میں اعلیٰ درجہ کی اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے انگریز، یورپین و امریکین مسلم کھلا بدھ بن گئے وہ کلیان دھرم ہے۔

یہ مشہور کتاب جو صرف انگریزی میں سو دفعہ چھپی یورپ و ایشیا کی تمام مہذب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جس کو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے منظم و صحیح حالات سے مملو ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس فرماتے ہیں "اس کے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بہت بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔" ضخامت ۱۸×۲۲ ۱۶ کی تقطیع ۴۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں"

شوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلا نقد پھڑا لنگی و پٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہوری مل بی اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی ملسکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ .... [illegible]

یجروید بھاشیہ .... [illegible]

رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱؍
ستیارتھ پرکاش	۱؍
بڑھیا کاغذ	۲؍
سنسکار ودھی	۸؍
نروکت	۱۰؍
اشٹادھیائی مول	۳؍
آریہ بھوونے	۳؍
پنچ مہایگیہ ودھی	۱؍
سنسکرت واکیہ پربودھ	۲؍
ووہار بھانو	۱۰
شاستر ارتھ فیروزآباد	۱؍
وید ورودھ مت کھنڈن	۲؍
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱؍
بھرانتی نوارن	۱؍
ویدانت دھوانت نوارن	؍
میلہ چاندا پور	۱؍
شاستر کاشی	؍
آریہ اُدّیش رتن مالا	؍
گوکرنا ندھی	۱؍
بھرمو چھیدن	؍
انو بھرمو چھیدن	؍
ہون منتر	؍
سو منتویہ امنتویہ پرکاش	؍
سوبکار پتر	؍
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور **دس روپیہ** یا زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ سیکڑہ ملیگا۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مختلف مصنفین کی تصانیف

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد	[illegible]
ثبوت تثلیث وید	[illegible]
ویدانت دھوانت نوارن	[illegible]
سندھیا منظوم اردو	[illegible]
نثر	[illegible]
گنجینہ بھجن	[illegible]
قادیانی مت درپن	[illegible]
سنگت رتن پرکاش	[illegible]
آریہ ورت کا عروج	[illegible]
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	[illegible]
حصہ دوم	[illegible]
مخزن اسرار حصہ اول	[illegible]
حصہ دوم	[illegible]
سداچار پربودھ	[illegible]
پھول	[illegible]

ناگری ٹایپ

ایک انیٹرہ سنتری کی یاترا قیمت فی جلد	۱؍
پربھوش پرکاش	۱؍
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۱؍
برہمچریہ	۱؍
سنتری دھرم ہینتی	۱؍
اپدیش ورن پرکاش	۱؍
گنجینہ بھجن	۱؍

خریداران پرچارک

سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل کے لئے لکھتے وقت اپنے اخبار کی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ورنہ شکایت نہ تعمیل۔ منیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر ای ۲۰۴
ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे
NO. A. 204
رجسٹرڈ نمبر ای ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بمع پیشگی
سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ۳ روپیہ
طالب علموں سے ۲ روپیہ

سنہ ۶۱ بکرمی ۱۹	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے	جلد ۱۶

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر سول چند جی اس گرنتھ میں پورانک کتھاؤں کو لیکر دکھلایا گیا ہے۔ کہ اسکند پوران بارھویں و تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے مصنف نے انیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو بھوشت کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ ر ۰

ویرانگنا ستریوں کے چرتر۔ مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۵۰ کے قریب قریب ودشی۔ ویرانگنا اور ستی دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے۔ قیمت ۳ ر۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

خریداران پرچارک سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

شہیدات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا؟

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا ہے۔ ایک دلچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھ رام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر

مفت

ہر ایک گھر میں جسکے سرپرست اپنے متعلقین کو مسیحی اور عیسائی متوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہییں اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہیے کہ غربا کو اور یہ کی متوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں بتہ ذیل بھیجیے۔

(۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ (۲) بھگت میگھراج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور

اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے:-

(۱) دس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۰ فیصدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی اور (۵) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

المشتہر

کیشپ و منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے

پورے بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جسمیں بھارت کی وکھیات وِدوشی۔ دھرماتما اور بیرو دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پریدہ کاریوں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ اِن جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اَسی سے زیادہ استریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف منجملہ اُن کے وکھیات استریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دروپدی بینوگیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جھانسی کی رانی آدی سُت ستی کھشتریا بیرو دیویوں کے راجپوت ہندی حالات درج ہیں وہاں دوسری طرف میتری دیا گرگیہ دلکیہ کا سمواد۔ گارگی ویا گرید ولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور وِدوشی سولابھا کا سمواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برہم گیان کا پریچے دیا ہے فرداً فرداً خرید نے سے اِن بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے پورے سٹ کے خریدار کو عام رعایت دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲

عجیب تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آجکل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اُوجہ بھاؤوں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤوں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحبان کے ہاتھوں کچھ پرم گرنتھیں رکھی جاویں جیسے لئے مہاشے شیو برت لال نے پرلیشرم اُٹھا ستیہ دھرم پرچارک پستک ہردوار کے لئے چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی قیمت سستی جلدیں نکلگی ہیں ۔۔۔ مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے ۔۔۔

کیا کہ آنے ٹیکسی وان چانکیہ کے کامیابی کے لئے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دُوت کا آنا۔ وہ ضرورتیا شملح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا روکشانا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ۔ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ قیمت ۱/

(۲) سیواجی اور روشن آرا۔ خسرو اورنگزیب کا وواہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ اپسرا کا ستیل سیواجی کا دربار میں آنیب ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا۔ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳/

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاشہ صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے صورت اعلےٰ کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ۱/

(۴) مہر بانو نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گرہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲/ یہ چاروں ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے ہیں ۹/ رکھتے چاروں خریدنے سے ۸/ لیا جاویگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکا کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ۔۔۔ کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یورپ امریکہ کو ۔۔۔

ہیں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی ۔۔۔ دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے ۔۔۔ یورپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے ۔۔۔ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں ۔۔۔ چھپی وہ یورپ ایشیا کی قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی۔ سیامی تبتی ۔۔۔ وغیرہ جسکو اپنے طریق کی الٰہی کتاب تسلیم کرتے ہیں بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ ۔۔۔ بلکہ دُنیا کے قدیم ترین مذہب کی صحیح و صحیح حالات ۔۔۔ کا موجب ہے۔ حضرت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں ” ایسے مضامین دلچسپ ہیں دُنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی اور ۔۔۔ کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ ایسے لٹریچر میں عجیب اضافہ کیا ہے“ ضخامت ۱۸ × ۲۲ تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱۲/ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پبلیشر ہردوار

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر مولوی رحیم جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں ۔۔۔ شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پڑھنے کا شوق ہے اُن کے لئے یہ ایک ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۸ ساون سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء - شکروار - ہردوار | نمبر ۱۵

واقعات اور مفید رائیں

زخم سے خون بند کرنیکا ایک عجیب نسخہ ایک ڈاکٹر نے دریافت کیا ہے اُس نے تجربہ کیا کہ زخمی کے بدن سے جبوقت سخت خون بہ رہا ہو اگر اُسکو راگ سُنانے لگ جاویں تو یا تو خون کا بہاؤ بالکل بند ہو جاوے گا یا کم ہو جاویگا۔ ڈاکٹر موصوف اس عجیب نظارے کی وجہ دریافت نہیں کر سکتا تھا لیکن اب سمجھا گیا ہے۔ کہ نغمہ کا اثر زخمی کو غشی کی حالت میں لے آتا ہے جسکے باعث دل کی حرکت اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ خون کا دورہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔

جگادری سے مہاشے رامانند جو اپنے آپ کو ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ماہواری رسالہ اردو زبان میں جاری کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں جس کی قیمت ۶/ روپے سالانہ ہوگی۔ مضامین کے لحاظ سے یہ رسالہ انوکھا ہوگا۔ کیونکہ اسمیں جگادری کے ہر ایک نیک و بد انسان کی پرائیوٹ زندگی کا کچا چٹھا درج کیا جاویگا۔ اور باینہمہ وہ پرچہ بے تعصب اور کینہ اور دشمنی سے بری ہوگا انسانوں کے کارنامجات پڑھنے کا جن اصحاب کو بیحد شوق ہے۔ وے ضرور خریداری منظور فرماویں۔

مہاراجہ صاحب بہادر گوالیار کو سرکار انگلشیہ کیطرف سے اجازت ملی ہے کہ ایک رجمنٹ سواروں کی اور دو پلٹن پیدلوں کی نئی بھرتی کر لیویں۔ یہ خاص عزت نہ معلوم کن خدمات کے صلہ میں سیندھیا بہادر کو بخشی گئی ہے۔

لیکن میری رائے میں یہ کسی قسم کی خاص عزت نہیں ہے آقا کا اختیار ہے جس غلام سے چاہے کم کام لے۔ غلام کو چاہئے چون وچرا نہیں کرے۔

سوامی وشودھانند جی کی یادگار میں کلکتہ کے مارواڑیوں نے ایک ودیالے کھولا ہوا ہے جسمیں شاید اب انگریزی کی انٹرنس تک کی پڑھائی ہوتی ہے مارواڑیوں سے مشہور دولتمند جماعت کیلئے روپیہ کے زور سے کوئی انسٹیٹیوشن چلانا مشکل ہی نہیں ہے۔ اب تک اس ودیالے کا کام ماہواری چندہ وغیرہ چند دان سے چلتا رہا لیکن حال میں ہی اس ودیالے کی کارکن کمیٹی نے ودیالے کے لئے مستقل سرمایہ کی ضرورت کو محسوس کیا۔ صرف توجہ کی دیر تھی یکمشت چندہ اکٹھا ہی شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ اسوقت تک ایک لاکھ چالیس ہزار ۲۲۱ روپیہ نقد جمع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ بہت جلد لاکھوں روپیہ جمع ہو جاویگا۔ جبوقت کہ اور لوگ روپیہ جمع کرنیکا گر نہیں جانتے تھے اُس وقت آریہ سماج کا روپیہ جمع کرنا ایک اچنبھا نظر آتا تھا۔ لیکن اب جبکہ لوگوں نے اس کی اصلیت دریافت کر لی ہے تو آریہ سماج دوسروں کا منہ تک رہا ہے۔

افریقہ کے ایک تاجدار کے پاس لنڈن میں ڈیپوٹیشن گیا کہ وہ افریقہ کے باشندوں میں شراب خواری کو رائج نہ ہونے دیں۔ اُس عاقل نے جواب دیا کہ جب تک یوروپ والے شراب بھیجے جائیں گے افریقہ کے باشندے خرید لئے جائیں گے۔ اگر مے نوشی بند کرانی ہو تو یورپ سے چالان بند ہونا چاہئے۔ جب تک کسی آفت کی جڑ کو نہ اکھاڑا جاوے تب تک شاخوں کے کاٹنے کی کوشش عبث ہے۔

شاہنشاہ چین۔ سخت بیمار ہیں یہ خبر چاروں طرف اخباروں میں پھیل رہی ہے۔ لیکن شاہنشاہ موصوف کی بیماری دنیا کی حالت پر کچھ بھی اثر نہیں ڈال سکتی کیونکہ اصل مالک ملک چین کی اُن کی والدہ ماجدہ ہیں جو انکے مرتے کوئی دوسرا کھلونا تخت پر بٹھا دیں گی۔

طاعون کا زہر اب کم ہو گیا جولائی کے ہفتہ اوّل میں کل ہندوستان کے اندر طاعون کی ۱۹۱۹ موتیں ہوئیں جنمیں سے پنجاب کے حصہ ۶۸۱ اموات آئیں۔ لیکن کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ طاعون ہندوستان سے رخصت ہوا ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ سالانہ موقع ہے جو ہندوستانیوں کو موت کی طیاری کے لئے دیا جاتا ہے۔ کاش کہ ہم لوگ اس تعلیم سے زندگیوں کو زیادہ تر مفید بنا کر موت کے لئے ہر وقت طیار بیٹھ سکتے۔

کابل میں بندوق وغیرہ سامان جنگ بنانے کے کارخانہ جات امیر عبدالرحمٰن کے وقت سے ہی کھلے ہوئے ہیں۔ اسوقت کل کارخانجات میں محض ہیزم کا خرچ چار لاکھ روپیہ سالانہ سے کم نہیں ہے۔ اس بڑے خرچ میں تخفیف کرنیکے لئے امیر صاحب نے حال میں سوچا ہے کہ بجلی سے ایندھن کے اخراجات میں بہت سی بچت ہو جاوے گی۔ اسوقت امیر صاحب کو جبکہ ہتیار اور سامان جنگ بڑا مہنگا پڑتا ہے۔ اگر سیدھا یورپ سے بنا بنایا منگا دیں تو شاید زیادہ تر سستا پڑے لیکن بابو بنیر کہتا ہے کہ یورپ سے سامان خراب منگانے میں جو دقتیں پڑینگی انکا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ امیر اپنے ملک کے اندر اطمینان کیساتھ سامان حرب طیار کرا رہا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یورپ پر روم اسوقت ایک عجیب طرح کی عیسائی مذہبی سوداگری کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ جو در پردہ ہو رہی ہے رومن کیتھولک عیسائیوں میں مردوں کے لئے دعائیں پڑھکر انہیں بہشت میں پہونچانے کا ٹھیکہ پادریوں نے لے رکھا ہے۔ جہاں یورپ کا ہر ایک آدمی بنکوں میں حساب رکھتا ہے اور خرچ کرتے وقت اپنے بنک پر چیک لکھ دیتا ہے اسی طرح رومن کیتھولک پادری بھی اپنے بلوں کا سارا بھگتان مُردوں کے لئے خطبے پڑھکر کیا کرتے ہیں۔ اخبار کی قیمت اس طرح ادا ہوتی ہے کہ اخبار کا خریدار پادری ایک سرٹیفکیٹ اپنے افسر سے دستخط کرا کے اور خود بھر کے بھیج دیتا ہے۔ کہ بمقابلہ قیمت اخبار کے اسقدر خطبے پڑھ دونگا۔ اخبار کے مالک اس سارٹیفکیٹ کو خطبے پڑھانے کے امیدواروں کے پاس فروخت کر کے نقد قیمت جمع کرتا ہے اسی طرح ہوٹل وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بھی پہچون آدمی کے لئے پیشگی روپیہ لینے کا رواج جاری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ایک یگیہ میں بہت کچھ روپیہ اینٹھنے کے بعد ہوائی کے سیٹھ صاحب سے دوسرے یگیہ کی پیشکش پنڈت ہیم سین اُمادہ نواسی نے کرائی تھی۔ تو فوراً پانچ صد روپیہ پیشگی واسطے پاٹھک ہونے کے لئے رکھا تھا پنجاب کے گردوارونکے مہنت قرض لیکر اسکے عوض اپنی خاص میلوں کی آمدنی کو گروی رکھ دیا کرتے ہیں اور اس حالت میں عجیب نظارہ دیکھنے میں آتا ہے جہاں مہنت کا کارندہ بھائی جی کڑاہ پرساد کا بھوگ لگوا کر اداس کر رہا ہے وہاں ساہوکار کا آدمی برابر نقدی بٹور رہا ہے اور بھائی جی کے ہاتھوں پر خاص نگاہ رکھتا ہے تاکہیں کوئی پیسہ بیچ سے ہی نہ اڑ جاوے۔ کونسا ایسا کام ہے جس میں سوداگری نہیں ہوتی۔ اسپہ اور دھرم میں بڑا بھید ہے اس لئے اگر بیوپار نہیں ہو سکتا تو دھرم میں ورنہ مذاہب میں تو سودے سلف کی دکان کشادہ کھلی ہوئی ہے۔

ٹراونکور راج کل کا سنسکرت پستکالیہ مشہور ہے جو نسخے حاصل کرنیکا انتظام وہ کیا کرتا ہے وہ بہت ہی تحقیق کئے ہوئے سمجھے جاتے تھے۔ اور شاید کچھ نقلیں بھی اس نے کرائی تھیں لیکن اب راج کی طرف سے چھاپہ سنسکرت کے نایاب نسخوں کی چھپائی کا کام شروع ہو گیا ہے جہاں تک ایک گذشتہ مہاراجہ ٹراونکور کی بہادری ہوئی تھی۔ بارک کی پستک چھپ چکی ہے اور اب دوسری پستک کی چھپائی کو ہاتھ لگایا گیا ہے جو بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ یہ سنسکرت ویاکرن کے کل موجود گرنتھوں کا ایک ضخیم بھاشیہ ہے جسے کہا جاتا ہے کہ وہاں کے مشہور راجہ رام ورما نے تیار کیا تھا ہندوستان کے مختلف رجواڑوں کے پاس مختلف پرانی سنسکرت اور دیش بھاشاؤں کی نایاب کتابیں ہیں اگر سب ٹراونکور دربار کی پیروی کرتے ہوئے انہیں چھپوا کر شائع کر دیں تو سنسکرت لٹریچر کی ترقی کا قابل قدر کام ہو سکے لیکن ہمارے راجے تو عیش اور دھن میں ہی مست ہو رہے ہیں مذہبی آڑ کے اندر پولیٹیکل کام کرنیوالے انسان ہر ملک اور ہر زمانہ میں نمودار ہوتے رہے ہیں۔ حال ہی میں برما میں ایک مذہبی پاگل کھین لی عرف ابیسلی نامی نمودار ہوا جس نے ساوٹین ندی کو عبور کر کے اعلان دیدیا کہ وہ مار تا مار تا منڈلے تک پہنچ جاویگا اور اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ فوراً کارروائی شروع کریں کچھ دیہاتیوں پر حملہ کر کے دو آدمی بھی اس نے مار دئے۔ لیکن اس پر پولیٹیکل پیغمبر کے اور پیرو کیسے پکڑے گئے سپرنٹنڈنٹ معہ پچیس جوانوں کے کچلی گئی

طرح آن گیا ہے اور کھین لی کو معہ ستر ہمراہیوں کے قتل کر کے باقیوں کو تتر بتر کر دیا۔ پورا نے فیشن کے پیغمبروں کا خاتمہ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن ڈوی۔ مرزا۔ وغیرہ نئی روشنی سے بنے پیغمبر بنتے ہیں انہیں قابو کرنا بڑا مشکل کیونکہ وہ سے پیشتر سے بدلنے کے فن میں ہوکر پیغمبری میں قدم رکھتے ہیں اور اپنی خاصیت سے ہمیشہ اپنی حفاظت کر رہتے ہیں۔ ہند یہ گورنمنٹوں کو نئے ڈھب سے لڑنے والے پیغمبروں کی چالوں کا بھی کوئی بندوبست کرنا چاہئیے۔ جنرل میکڈانلڈ کمانڈر افواج مہم تبت منزل بہ منزل دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے لاسا کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں جہاں جہاں مسلح تبتی ملینگے اُن کو ان کا شکار بنایا جاوے گا۔

روئی کی پیداوار پارسال بہت کم ہوئی تھی۔ اب کی سال بامو قع روئی کا بیج بویا گیا ہے دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے جس طرح بارش شروع ہوئی ہے اگر اسی طرح بارش ہوتی رہی تو امید ہے کہ جس طرح پار گیہوں کی فصل نے ملک کو خوشحال کر دیا اسی طرح پر امسال روئی کی فصل بیڑا پار کر دے گی۔ افسوس کہ اس ملک میں باوجود ذرائع آبپاشی عمدہ موجود ہونے کے بھی ذرا سی امساک بارش سے بھی فصل کی دگرگوں حالت ہو جاتی ہے جام نگر کے جام صاحب کی نسبت اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مسلمان ہیں میرا بھی گذشتہ دہلی دربار تک ایسا ہی خیال تھا اب پائنیر سے معلوم ہوا کہ جام صاحب نے اعلان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پسند و ہیں سرازو کے دوسرے ممبر ہیں

سنسار کی گتی

زبردست کا سر پر

تبت کا اب خاتمہ ہوا ہی چاہتا ہے گو ظاہرا دلائی لاما بدستور لاسا کا مالک دکھائی دیگا اور سوائے لاسا میں پولیٹیکل ایجنٹ کی رہائش کے اور کوئی فرق نہیں آویگا لیکن تبت کی موجودہ حالت کا خاتمہ ہو جاویگا۔ کرنیل ینگ ہسبینڈ صاحب نے اعلان دیدیا ہے۔ کہ وہ اب سیدھے لاسا میں پہنچکر ہی بات چیت کرنا ہوگی کریں گے۔ اس اشتہار میں تبتیوں پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک صلح کُن مشن پر ناجائز حملہ کیا۔ لیکن انگریزوں میں سے ہی بعض انصاف پسند اصحاب یہ فرماتے ہیں۔ کہ تبتیوں نے پہلے کوئی حملہ ہی نہیں کیا خواہ کچھ ہی ہو اسمیں شک نہیں کہ تبتیوں نے اپنی کج فہمی کے باعث اپنے اوپر ایک بلا نازل کر لی ہے۔ اور اب جبکہ عنقریب تبت کا گھونگھٹ اٹھنے والا ہے اور دلائی لاما بھاگنے والا ہے۔ تبت کے باشندوں کو خبردار ہو کر کام کرنا چاہئے۔ ایک مرتبہ پردہ اٹھ جانے سے اس قابل تو تبتی رہینگے نہیں کہ خود مختاری سے سب کو اپنے علاقہ میں آنے سے باز رکھ سکیں۔ پھر جب غلامی کا طوق پہننا ہی ہے تو بجائے روس سے وحشی۔ سنگدل اور ظالم قوم کی ماتحتی میں آنے کے کیوں نہ انگریزی قوم کے سایۂ عاطفت کے نیچے آویں جہاں سے ان کی بخوبی حفاظت ہوتی رہیگی۔ چین کے امبن صاحب کب کے فرار ہو گئے ہونگے اور نہ ہی چین میں مدد کرنے کی طاقت موجود ہے جو ہونا ہے وہ تو ہوگا ہی۔ تبت کی آمد رفت کھل جاویگی

لیکن مجھے امید نہیں کہ میرے ہندوستانی بھائی اس موقع سے بھی کچھ فائدہ اٹھاویں۔ لاسا کی کتب خانوں سے بجائے عیسائیوں کے آریہ اپدیشک زیادہ تر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن جب آریہ ورت نواسی آریہ سپرٹ سے سراسر بے بہرہ ہوں تو ایسے موقعوں سے فائدہ کون اٹھاوے

من در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

جنگ روس و جاپان میں اسوقت کے جنرل کروپٹکن صاحب کسی زمانہ میں ہندوستان کی سرحد پر بھی حکمراں رہ چکے ہیں جس زمانہ کا طیار کیا ہوا انکا ایک نقشہ ملا ہے جسمیں ہندوستان پر چڑھائی کرنے کے جملہ مراتب منزل بہ منزل درج کئے گئے تھے۔ اس کاغذ کی نسبت اسوقت یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا واقعی اسے جنرل کروپٹکن نے طیار کیا تھا یا نہیں ایک اور خبر اخباروں میں شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان پر چڑھائی کرنے کا خیال روسی دماغوں کو ہمیشہ چکر دیتا رہا ہے اور اگر جاپان سے روس کا سابقہ نہ پڑ جاتا تو شاید آیندہ بھی ہمیشہ چکر دیتا رہتا۔ مقام تاشقند میں مدت سے روسی سرکار کی طرف سے اردو سکھانے کا انتظام کرنے کیلئے طیاری ہو رہی تھی۔ چنانچہ اس کام کیلئے ہندوستان سے بھوپال کے اخبار الریاض کے ایڈیٹر صاحب حاجی ریاض الدین بلائے گئے تھے لیکن انکے انکار پر اب انکے بھائی خلیل الدین بھیجے گئے ہیں جو کہ اسوقت تاشقند میں پہنچ چکے ہونگے۔ اس خبر کا اسوقت تک نہ ظاہر ہونا جب تک کہ حاجی خلیل الدین تاشقند نہ پہنچ گیا صاف ظاہر کرتا ہے کہ روسیوں نے اس معاملہ کو بہت ہی پوشیدہ رکھنا چاہا تھا ان خبروں سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ اگر جاپان سے مقابلہ نہ آن پڑتا تو روس بہت جلد ہندوستان کی رخ کرنیوالا تھا۔ لیکن ع - من در چہ خیالیم فلک در چہ خیال۔ کہاں تو فتح ممالک غیر کے لئے لشکر کو حرکت دینے کا ارادہ تھا اور کہاں ان ممالک سے بھی نکالے جا رہے ہیں۔ جنپر کہ مدت سے قبضہ تھا۔ انسان کی تمام دانش اور دوراندیشی پرماتما کے انتظام کے روبرو بے حقیقت ہے۔

دنیا میں کس قدر غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے

اگر دیکھا جاوے کہ دنیا میں جہالت کا زور ہے تو یورپ کے باشندے چلا اٹھتے ہیں کہ جہالت محض ایشیا کا ہی حصہ ہے۔ یورپ اس سے بالکل بری ہے لیکن امر واقع یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ تر علم کے دعویدار ہیں انہیں کے اندر جہالت کا سب سے بڑھکر زور ہے۔ اگر جہالت کوٹ - پتلون - کالر - نکٹائی نہ پہننے کا نام ہے تو بلا شبہ ایشیائی قومیں جاہل ہیں لیکن اگر جہالت بے علمی کا نام ہے تو اسکے شکار یورپ والے زیادہ ہیں کیونکہ جہاں ایشیائی قومیں نادانستہ جاہل بنے ہوئے ہیں۔ ہر ایک امر پر بلا تحقیقات کافی رائے لگانے کا الزام یورپ کی عوام پر عاید ہو سکتا ہے۔ جن ممالک اور قوموں کی نسبت کچھ بھی نہیں جانتے انپر بے ساختہ رائے زنی کرنی یورپ والوں کا شیوہ ہو گیا ہے میں نے ابھی اخبار میں ایک انگریز نامہ نگار کا خط جاپان کی موجودہ حالت کی نسبت پڑھا جسمیں کپور تھلہ کے ڈاکٹر ہیرا رام جی کی نسبت لکھا ہے "یہ امر خاص ذکر کے قابل ہے کہ جس ایک ہی بیگانہ طبابت پیشہ آدمی کو میدان جنگ میں جانے کی اجازت دی گئی ہے وہ مہاراجہ صاحب کپور تھلہ کا خاص طبیب ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ سنگھالی (لنکا کا باشندہ) ہے اور اس لئے غالباً بودھ ہے۔ لیکن یہی وجہ اس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انتخاب کے لئے کافی نہیں ہوسکتی - امر واقع یہ ہے کہ جاپانی جملہ یوروپین طاقتوں سے بدظن ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے لئے اُنکے پاس عمدہ وجوہات نہیں ہیں وغیرہ" ڈاکٹر پیٹرارام کے دوستوں کو یہ سُنکر حیرت ہوگی کہ وہ الالا لواسی اور بودھ ہیں - یہ بڑی ہی خطرناک جہالت ہے جو باوجود ناواقفیت کے علم کی دعویدار ہے - یورپ والے ان طرحوں کے تحیاسات سے بہت زیادہ کام لینے کے عادی ہیں - لیکن بقول - دیوانہ بکار خویش ہشیار جب اپنے ملک اپنی قوم اور اپنے آدمیوں کی نسبت رائے زنی کرنے کا وقت ہوتا ہے تو بڑے احتیاط سے کام لیتے ہیں - سیدھی صاف جہالت اُسقدر خطرناک نہیں - جسقدر وہ جہالت جوکہ بیرونی عقلمندی کی نمایش کے پردہ کے اندر چھپی رہی ہے -

پال کروگر کی موت

جنوبی افریقہ میں ٹرانسوال کا نام ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا کیوں؟ اس لئے کہ اُس کے اندر قابل یادگار آدمیوں نے کام کیا اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ پال کروگر کا نام صاحبان انگریز بڑی نفرت اور بڑی کدورت کے ساتھ لیتے رہینگے اُس پر بزدلی کا جو الزام لگانے کی کوشش کی گئی تھی اُسکا تو اب نام ونشان باقی نہیں رہا لیکن ہاں بوڑھے کروگر کے مرنے کے بعد ہی اُسے خودغرض اور رہتے ملک کا ستیاناش کرنے والا انگریزوں کی طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے باینہمہ پایونیر کے متعصب ایڈیٹر کو بھی ماننا پڑا ہے کہ جو واقعی آدمی کہلانے کے قابل تھا - اُس کے استقلال اُس کی ہمت اور اُسکے حوصلہ سے کون انکار کرسکتا ہے افسوس پال کروگر مرگیا عمر ۸۰ سے زیادہ ہوگی - ابھی تو سوچ رہا تھا کہ بوڑھے مہکمہ بویر بہادروں کو تھیٹر کا تماشہ بنیے سے

کیسے بچایا جاوے لیکن پرماتما کے انتظام کے اندر دم مارنے کی جگہ نہیں ہے بوئیر جنرل بوتھا - ڈی ویٹ - اور ڈی لاری وغیرہ سب موجود ہیں لیکن جو مقناطیسی طاقت ان سب کو اکٹھا کرکے ایک مرکز کی طرف چلا رہی تھی اُسکا وجود اب نہیں ہے ٹرنسوال کی آیندہ حالت نہ معلوم کیا ہو اور پال کروگر کے آچرنوں میں خواہ کئی قسموں کی کمزوریاں بھی رہی ہوں لیکن اسمیں شُبہ نہیں کہ آدمیت اور سچی بہادری کا سبق دینے میں اُس نے بنی نوع انسان کی خاص خدمت کی ہے -

انگلستان میں جا کر ہندوستانی اکڑ جاتے ہیں

ہندوستانی طلباء تک کسی زمانہ میں لنڈن کے اندر داخل ہوتے ہی نواب یا راجا کا خطاب لے لیا کرتے تھے جسقدر ہندوستانیوں کی حالت انگریزوں کی نظروں میں ہندوستان کے اندر ذلیل تھی اُسی قدر لنڈن میں اُن کی خاص عزت ہوا کرتی تھی - اسوقت بھی وہی حالت ہے بمبئی کے مشہور رئیس اور شمس مت کے گرو سر سلطان آغاخان آجکل لنڈن میں خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں - بڑی بڑی لیڈیاں اپنے یہاں انہیں مدعو کرنے میں اپنا فخر سمجھتی ہیں - سر آغاخان ممبری پارلیمنٹ کے بھی امیدوار ہیں - اور جب لیڈیوں میں اُن کی اس قدر عزت ہے تو اُنکے ممبر پارلیمنٹ ہوجانے میں بھی کوئی شک نہیں - انگلستان میں زیادہ تر کامیاب وہی شخص ہوسکتا ہے - جوکہ لنڈن کی اصلاح میں "لیڈیز مین" ہو اس فقرہ کے خاص معنی ہیں جنہیں بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے - لیکن کیا کوئی ہندوستانی ہندوستان میں رہکر اینگلو انڈین سوسائٹی میں "لیڈیز مین" بن سکتا ہے؟ اگر کسی کو شوق ہو تو وہ کوشش کرکے دیکھے کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ انگلستانیوں کی [illegible] اور آزادی کی عادت کا فائدہ اُٹھا کر [illegible] لوگ لنڈن میں اکڑ جاتے ہیں - ایسے [illegible] کی سچے انسانوں کے دلوں میں کبھی عزت [illegible] ہوسکتی - جو شخص خوشامد اور تعصب سے [illegible] ہوکر خوف سے آزاد اسی گرسے ہوسکے [illegible] کے اندر اپنی عزت آپ کرنا جانتا ہے [illegible] عزت کے قابل وہی شخص ہے - بیسیوں [illegible] ہندوستانی اینگلو انڈینز کے سلوکوں [illegible] بیزار ہوکر انگلستان میں جا بسے ہیں [illegible] وہاں کی سوسائٹی میں عزت حاصل کر [illegible] ہندوستان کو بھی عزت ولا رہے ہیں [illegible] واقعی عزت کے قابل وہ شیر مرد ہوگا جو [illegible] ہندوستان کے اندر ہی سختیاں جھیلکر [illegible] دُنیاوی ذلتیں اُٹھاتا ہوا بھی انسانیت [illegible] نہیں گرتا -

پرشارتھ کے آگے سر جُھکانا پڑتا ہے

مشہور جنرل بُوتھ [illegible] نام سے کون ناواقف [illegible] ہے مکتی فوج کی [illegible] دن کی کامیابی سے جسقدر اُتساہ اس بوڑھے مسیح مذہب کے خیر خواہ کا بڑھا ہے شاید ایسی [illegible] کسی اور ریفارمر کو اپنے جیون میں نظر آئی [illegible] گذشتہ ۲۴ جون سے لیکر ۱۴ جولائی تک [illegible] کی راجیہ دہانی لنڈن میں مکتی فوج کی [illegible] کانگرس کا اجلاس تھا جس میں ورلش [illegible] کے ۵ ہزار پرسدھ مکتی فوج کے افسر [illegible] کاروبار کو چھوڑکر ۳ ہفتوں کے لئے لنڈن [illegible] پدھارے تھے - بھارت ورش میں ان جوشیلے عیسائیوں نے ایک روپ دھارن کرکے [illegible] سے ناخواندہ اور سادہ لوح لوگوں میں [illegible] کے آسمانی پیغام کو پہنچایا ہے ان کی اس ترقی کو دیکھکر حاکم وقت شہنشاہ ایڈورڈ نے بھی خوشنودی مزاج کے [illegible] جنرل بُوتھ کو خطاب دیکر سرفراز فرمایا ہے -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ستیہ دھرم پرچارک

ہندوازم اور ویدک دھرم میں تمیز کرو

ہندوازم اس متون کی بہار کا نام ہے جو کہ ہندوستان کے ہر تاریک کونہ کے اندر گندہ ٹکڑ پڑے ہیں۔ جس طرح عربستان کی گڑھ متہ کا نام محمدی ازم اور یوروپین عیسائی متون کی کھچڑی کا نام عیسائیزم رکھ سکتے ہیں اور جسطرح اُن کے اندر انسانوں کو شانتی ملنا مشکل ہے اُسی طرح ہندوازم کے اندر بھی شانتی نہیں مل سکتی لیکن افسوس کہ ویدک دھرم کے مخالف محض پورانک ہندوازم کو اپنے روبرو رکھکر یہ فتوی دیدیتے ہیں کہ آریوں کا پورانا دھرم کبھی بھی از سر نو زندہ نہ ہوگا۔ لاہور کے ایک سابق ڈاکٹر لیفرے صاحب نے اپنی منچسٹر کی تقریر میں فرمایا کہ ہندو لوگ خود بخود ہندوازم سے بہتر طریقہ کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔

جسکے ثبوت میں مسز اینی بیسنٹ کی اس کوشش کی ہندو داد دیتے ہیں جو کہ وہ ہندوازم کا شدھ سسٹم انکے روبرو پیش کرنے کے لئے کر رہی ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ مسز اینی بیسنٹ کی یہ کوشش رائگان جائیگی۔ آخری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ میں بھی متفق ہوں کہ مسز اینی بیسنٹ کی محنت رائگان جائیگی۔ لیکن اس خیال میں ڈاکٹر صاحب غلطی پر ہیں کہ آریوں کا پورانا دھرم پنر جیوت نہ ہوگا۔ میں افسوس سے دیکھتا ہوں کہ اب تک آریہ سماج کی کوششوں کے حالات مغربی دنیا تک اچھی طرح کیا بالکل پہنچا ہے نہیں گئے۔ ورنہ ڈاکٹر لیفرے سے متعصب پادریوں کو بھی آریہ سماج کے کاموں کو چھپانے کا حوصلہ نہ پڑتا۔ کوئی شخص بھی جو کہ موجودہ جہالت کے ساتھ راضی نام کرنے کے لئے طیار ہوتا ہے اپنے خیالات کو ایک خاص حد سے آگے نہیں لیجا سکتا ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی زمانہ آتا ہے جبکہ اُسکے چھپائے ہوئے رازوں کا پردہ فاش ہو جاتا ہے اور جن آدمیوں کو وہ دھوکہ دینا چاہتا ہے اُن کی نظروں میں اُسکا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ یہی حال مسز اینی بیسنٹ اور بقیہ صوفی کا ایک دن ہونیوالا ہے۔ لیکن جہاں ازم کوئی بھی اس روشنی کے زمانہ میں فروغ نہیں پا سکتا وہاں ویدک دھرم کی روشنی۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ جینی سبکو بلالحاظ رنگ وملت وقوم ایک سیدھے مارگ پر لیجانے میں کبھی نہ کبھی ضرور کامیاب ہوگی۔ آریہ سماج کا اُدیشیہ وہ دن نزدیک لانا ہے جبکہ متانظروں اور مذہبوں کے جھگڑے دور ہوکر ایک آتمک شور یہ سے ساری دنیا روشنی حاصل کرے گی۔

ہندوستان کی آئندہ زبان کیا ہوگی

یہہ مسئلہ مدت سے کئی پہلو سے ہمارے روبرو آرہا ہے۔ ایک طرف تو ہر ایک صوبہ اور ہر ایک فرقہ اور ہر ایک اڑھائی چاول والی رسوئی کے چوبارے والے تنگدل انسان اپنی ہی لوکل بولی کو ملک کی زبان بنانے کی دھن میں مست نظر آتے ہیں اور دوسری طرف پولیٹکل گھوڑدوڑ کے میدان میں نظر کو وقعت دینے والے ہندوستانی صاحب لوگ انگریزی کو ہی ہندوستان تو درکنار کل روئے زمین کی زبان بنانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کی بولی تو درکنار ہندوستان کے مردوں کا ۳/۴ حصہ بھی جو زراعت اور مزدوری پیشہ ہے کبھی بھی انگریزی کو اپنی مادری زبان بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکیگا۔ بس جہاں موجودہ لہر میں بہے ہوئے تعلیم یافتہ ہندوستانی اپنی بولی انگریزی بنالیں گے۔ وہاں ملک کا ۹۹۹/۱۰۰۰ حصہ کسی اور بولی سے ہی کام لینے کے لئے مجبور ہوگا جسکا تعلق انگریزی سے کچھ بھی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہندوستان کی ایک زبان جب تک کوئی نہ ہو تب تک گذارہ ہونا مشکل ہے۔ ہر ایک صوبہ کی علیحدہ ایک زبان ہونی تو مشکل ہے کیونکہ ہر صوبہ کے اندر ہی بیسیوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ پنجاب کی ہی خاص زبان پر مدت سے بحث ہو رہی ہے اور بہت سے پُرجوش سکھ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ پنجابی کو پنجاب کی زبان قرار دیا جاوے۔ اسپر پایونیر کا لائق ایڈیٹر لکھتا ہے کہ جب پنجاب میں ملتانی۔ ڈوگری۔ ڈیرہ والی۔ پوٹھوواڑی وغیرہ بیسیوں بولیاں ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو پنجابی کب ایک صوبہ کی زبان بن سکتی ہے۔ اور سچ پوچھئے تو پنجابی زبان ہی کون سی ہے۔ پڑھائی کا ذریعہ پنجاب میں زیادہ تر اردو ہے لیکن اردو کو ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی مادری زبان تسلیم کر کے مسٹر بدرالدین طیب جی سے بے تعصب آدمیوں نے بھی اپنے محلوں کی زبان بنا لیا ہے ایسی حالت میں سارے ہندوستان کے ہندوؤں کے لئے بھی اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ بھی ہندی کو اپنی بول چال کی زبان بنالیویں۔ جسقدر کوششیں مختلف طور پر گجراتی۔ مرہٹی۔ بنگالی وغیرہ بھاشاؤں کی ترقی کے لئے کی جاتی ہیں۔ اگر وہ بالاتفاق محض ہندی (جسکو آریہ بھاشا کہنا چاہئے) کی ترقی میں صرف کی جاویں تو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بہت جلد راستہ صاف ہو جاوے اور دس برسوں کے اندر آریہ بھاشہ بھارت ورش کے بیس کروڑ آریہ سنتان کی زبان بن جاوے میری رائے میں اب موقع آگیا ہے کہ ناگری پرچارنی سبھا کی طرف سے اس معاملہ کی تکمیل کے لئے خاص کوشش شروع کر دیجاوے۔

آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت

کے عنوان سے میں نے ایک سلسلہ مضامین لکھنا شروع کیا تھا جسکا پہلا نمبر ۲۵ اساڑھ کے پرچہ میں نکل چکا ہے مضمون کا ابھی دیباچہ بھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ پرائیویٹ خطوط آنے شروع ہو گئے جنہوں نے مجھے بتلایا کہ اس وقت اس مضمون پر میرا لکھنا اُن لوگوں کو بھی زیادہ تر ناگوار معلوم ہوتا ہے جنکی بھلائی کے لئے کہ میں نے لکھنے کا حوصلہ کیا تھا جب یہ حال ہے تو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس مضمون کو بہت لمبا لیجاؤں اور واقعات اور دلائل سے نتائج نکالکر خود پیش کروں بلکہ اس وقت اسی قدر کافی سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر موجودہ حالت کا نقشہ (جیسا کہ میں سمجھتا ہوں) پیش کر کے آریہ سماج کے لیڈروں یعنی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے ادھکاریوں سے نویدن کروں کہ اگر اُن کی رائے میں کسی طرح کی نامناسب حالت موجود ہے تو اُس کے دور کرنیکی کوشش کریں ورنہ میری تحریر پہ کچھ بھی توجہ نہ کریں۔

میں لکھ چکا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہوا ہے کہ سماج کے ممبروں کے لئے سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے خاص سدھانتوں اور سداچار کے نیموں کا ماننا لازمی ہے اور اُنپر چلنے کی کوشش کرنا فرض لیکن اگر اُس وقت سے لیکر اب تک کے درمیانی زمانہ کے انقلاب کا ذکر نہ بھی کروں تاہم اسمیں شبہ نہیں کہ اس وقت اُسی آریہ سماج کے اندر جبکہ ممبروں نے کلچرڈ صاحبان کو آریہ نام سے بھی محروم کر دیا تھا اسوقت ایسے آدمی موجود ہیں جو وہی خیالات رکھتے ہیں جو کہ کلچرڈ صاحبان ظاہر فرمایا کرتے تھے۔ گویا ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ محض دس نیموں کو مانکر ایک شخص آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے اور دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ علاوہ دس نیموں کے سوامی دیانند کی کتابوں میں سدھانت کئے ہوئے سدھانتوں کو ماننا بھی لازمی ہے اگر اسطرح کا مت بھید ہے تو کیا اسے دور کرنے کی کوشش کرنا آریہ سماج کے کسی مُدبر کا فرض نہیں ہے۔ اگر ہے تو ایک نتیجے پر پہنچ لینا چاہئے اور پھر اُس نتیجے سے منطقی نتیجہ تک پہونچنے میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ یعنی اگر یہ نتیجہ ہو جاوے کہ علاوہ دس نیموں کے کہیں خاص سدھانتوں کا ماننا بھی لازمی ہے تو اُن سدھانتوں کی تشریح ہونی چاہئے اور اسکا بھی خاص طور پر انتظام ہونا چاہئے کہ اگر اُن سدھانتوں میں سے کسی کی نسبت شک ہو اور اُس کی نسبت خاص تحقیقات کی ضرورت پڑے تو کون تحقیقات کرے اور اُس کی نسبت کِسکا فیصلہ اُسوقت کے لئے قطعی سمجھا جاوے اس حالت میں یہ ضروری ہوگا کہ جو شخص آریہ سماج کے مسلمہ سدھانتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ متفق نہ ہو تو وہ آریہ سماج کی ممبری سے علیحدہ ہو جاوے لیکن اگر یہ نتیجہ ہو جاوے کہ سوائے دس نیموں کے اور کسی سدھانت کا ماننا آریہ سماج کی ممبری کے لئے ضروری نہیں ہے تو اُسکا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ کلچرڈ اور مہاتما وغیرہ کے فرق سب دور ہو جاویں۔ جہاں جہاں ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے آریہ سماجوں سے علیحدہ سماج کھولے ہوئے ہیں۔ انہیں بند کرا کے اُنکو بھی آریہ سماج میں ہی شامل کیا جاوے۔ علاوہ کلچرڈ بھائیوں کے جنکا محض مانس و تشدّد میں مت بھید ہے اور بھی کسی شخص کو آریہ سماج کا ممبر بنانے سے انکار نہ کیا جاوے جو کہ دس نیموں پر دستخط کرتا ہوا بھی دیانند کے ثابت کئے ہوئے سدھانتوں میں کیسوں کا نہ مانتا ہو یا اُن سے اختلاف رکھتا ہو۔ میں مانتا ہوں کہ دونوں حالتوں میں فرقہ بندی کا خوف ہے لیکن اُس حالت میں جبکہ انسان نیک نیت نہ ہوں اور جب انسان بد نیت ہوں تو ہر جگہ ہی فرقہ بندی کا خوف ہوا کرتا ہے۔ سدھانت وشئے میں جو نازک حالت آریہ سماج کی ہے کہ جہاں وہ محض اخباروں کی بحث سے نہیں نکل سکتے۔ وہاں انتظامی معاملات میں جو پریشانی ہے اسکا دفعیہ بھی اخباروں کے ذریعہ سے ہے۔ اگر مت بھید دور ہو جاوے تو انتظامی امور میں جو اختلاف ہے وہ بھی آسانی سے دور ہو سکتا ہے اور یہاں بھی اگر انسان خود غرض ہوگا تو اعلیٰ سے اعلیٰ اصول اور قواعد بھی خرابی کو نہیں روک سکیں گے۔ اسوقت پنجاب میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا محض برائے نام ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا میں میرے خیالات کے انکول ریزولیوشن پاس ہو گیا تو میں اُسے شرمتی سبھا سمجھتا ہوں لیکن اگر کل میرے خیالات کے برخلاف کوئی ریزولیوشن پاس ہو جاوے تو میں اُسے پرتی ندھی سبھا ہونے سے ہی انکاری ہوں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی سبھا نے تو کئی پارٹیاں منحرف ہو کر کام کر رہی ہیں۔ اگر کالج کھلے تو ہر ایک شخص جدے کالج کی دھن میں ہے۔ اگر سکول کھلے تو وہی سکول ٹھیک جسکا انتظام میرے ہاتھ میں ہو۔ گروکل کا خیال پیدا ہو تو سکندر آباد کا علیحدہ۔ بدایوں کا علیحدہ کانگڑی کا علیحدہ اور ان سب کی موجودگی میں پرانت کی سبھا کا مجوزہ گوروکل علیحدہ۔ کیا کوئی ایسا انتظام نہیں ہو سکتا کہ جملہ گوروکل ایک انتظام کے اندر آجاویں؟ کیا کوئی ایسی تدبیر کارگر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

...ہیں ہو سکتی جو فرقہ بندیوں کو دور کرا کے بھارت
...کے کل آریہ سماجوں کے کام کے مرکز ایک
...بنا سکے۔ کالج اپنے جتھے سے رکھو۔
...سکول بھی علیحدہ علیحدہ رکھو گروکل بھی علیحدہ
...علیحدہ رکھو لیکن آپس میں پریم رکھو۔ یہ فی زمانہ
...جگہ بالکل مشکل ہے علیحدہ انسٹیٹیوشن کھول کے
...پریم کہاں رہ سکتا ہے! عجب کشمکش کی حالت
...ہے جو طاقتیں متفق ہو کر کام میں آنی چاہیے
...تھیں وہ تتر بتر ہو رہی ہیں۔ اخباروں کے
...سے یہ کام نہیں شاید ہو سکتا ہے۔
...وہی خیال دوہرا رہا ہوں جو پہلے کسی
...موقع پر ظاہر کیا۔ اگر آریہ سماج کا پریم کچھ بھی
...ممبروں کے اندر موجود ہے تو آریہ پرتی ندھی سبھا
...پردھان کی درخواست کے ذریعے سب سجن اکٹھے
...ہو کر وچار کر سکتے ہیں۔ اسوقت لالہ رلیا رام
...اور پنڈت لشمبر ناتھ بی۔ اے۔ کے درمیان
...مباحثہ جاری ہے میں صاف کہتا ہوں کہ میں
...ان اخباری مباحثہ سے خوش نہیں ہوں میں
...وقت سبھا میں مشغول ہوں اس لئے
...ٹھیک ہی بنا رہنا چاہتا ہوں جو لوگ سیوا کر
...آزاد ہیں انکا حق ہے کہ سدھانتوں اور اصولوں
...کے بارے میں بحث مباحثہ کریں۔ میں ان
...مباحثوں میں پڑنے کی اپنے آپ میں طاقت
...نہیں دیکھتا۔ میری رائے میں وقت ہے کہ
...ایک خاص کانفرنس پنجاب کے آریوں کی ہو کر
...جسمیں سدھانت اور پربندھ کے معاملات پر
...وچار کر ایک سمتی کی جاوے اور اُسکے بعد اپنے
...پشچموتر بھائیوں سے بھی ڈیپوٹیشن کو بلا کے
...دوسرے بھی شریک ہو کر ایسی تجویز کریں تاکہ
...ویدک دھرم کی سچی اُنتی ہو سکے۔

کنیا مہا ودیالے کے لئے مدد کی امید

...مہا ودیالے سو روپ لالہ دیوراج جنکی خدمات
...کی جو قدر سٹر بیل نے گورنمنٹ پنجاب سے کرائی

ہے اُسکے لئے تو آریہ سماج کی طرف سے گورنمنٹ کا محض شکریہ ہی ادا کیا جا سکتا ہے۔ گو فی زمانہ گورنمنٹ کے ایسے عمل کا اثر کنیا ودیالے پر بھی پڑیگا۔ اور جو روسا محض گورنمنٹ کے منہ کی طرف ہی دیکھتے رہتے ہیں شاید اُن میں سے کچھ کنیا مہا ودیالے کی طرف بھی رجوع ہوں۔ تاہم لالہ دیوراج جی تو پہلے سے ہی کنیا مہا ودیالے کے لئے اپنی پوری طاقت سے کوشش کرتے رہے ہیں اور آیندہ بھی ویسے ہی کرینگے لیکن اس خبر کو سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ لالہ دیوراج جی کے چھوٹے بھائی رائے زادہ ہنسراج امتحان بیرسٹری پاس کر چکے اور آپ ہندوستان کو واپس تشریف لاویں گے۔ گویا کنیا مہا ودیالے کے لئے ایک نیا مددگار آویگا۔ جو ممکن ہے کہ انکے جوش سے اُسکی بہت زیادہ سیوا کر سکے۔ ایشور عزیز ہنسراج کو چرآیو کرے اور ستری جاتی کے ادھار کے لئے کام کرنیکی توفیق دے ۔

ریویو

پانچال پنڈتا۔ ستری شکشا کا ماہوار رسالہ جو عرصہ سات سال سے جالندھر شہر سے لالہ دیوراج جی پردھان کنیا مہا ودیالے لکھیہ سبھا نکالتے ہیں کچھ عرصہ سے بڑی تقطیع پر نکلنا شروع ہوا۔ لالہ دیوراج جی اس رسالہ کے ایڈیٹر اور شریمتی ساوتری دیوی سب ایڈیٹر ہیں مضامین ستری شکشا کے متعلق نہایت مفید ہوتے ہیں اور ستریوں کو رفتہ رفتہ ودیا اور دھرم کی روشنی سے منور کرنے کا کام یہ رسالہ اچھا کر رہا ہے قیمت سالانہ ۲ روپیہ ہے درخواست خریداری پربندھ کرتا کے نام جالندھر شہر بھیجنی چاہیے۔ حال میں جو رسالہ میرے نام آیا اسپر نمبر

۸۵۹ ہے۔ اگر فی الحقیقت اس رسالہ کی اشاعت اسقدر ہی ہے تو یہی کہنا پڑیگا ستری شکشا کے حامیوں نے اس رسالہ کی کچھ بھی قدر نہیں کی۔ جب تک ایسے رسالہ کی اشاعت صرف پنجاب میں ہی دو تین ہزار تک نہ پہونچے تو کیسے سمجھا جاوے کہ ستری شکشا کی ترقی میں تعلیم یافتہ اصحاب ساعی ہے۔

دیوی گاندھاری۔ مولفہ لالہ دیوراج قیمت ۵/ بزبان اردو۔ راجا دھرتراشٹ کی پتنی گاندھاری کا یہ جیون چرتر کہا جاتا ہے لیکن اصل میں مہابھارت کے جملہ واقعات کو درج کر کے جگہ بجگہ درج شدہ گاندھاری کے مکالموں کا ترجمہ دیا گیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے واکیوں کو سجنہ پیش کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جب تک کہ نکتہ چینی اور مقابلہ کی خاص سپرٹ سے کام لیکر مصنفان مہابھارت کے چھوڑے ہوئے پردوں کو فاش نہ کیا جاوے اور مبالغے کے خول کے اندر سے سچائی کو نہ نکالا جاوے تب تک ایسی کتابوں سے پورا فائدہ نہیں ہو سکتا ہیں مولف کو بھی رائے دونگا کہ آیندہ جبتک کسی امر کی نسبت تاریخی طور پر تحقیقات کر کے اصلیت کا پتہ نہ لگا لیا کریں تب تک ہرگز کسی پرانے مرد یا عورت کے حالات کا نام سوانح عمری نہ رکھا کریں۔ کتابت اور چھاپہ کی غلطیاں بھی اس چھوٹے سے ٹریکٹ میں بہت ہیں۔ مولف کے نام درخواست خریداری بھیجئے ۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج یونین میگزین۔ بزبان انگریزی دیانند کالج کے پروفیسروں اور دیگر متعلقین بھی علاوہ طلباء کے ایک خاص جماعت کے ممبر ہیں جس کی طرف سے یہ رسالہ شائع ہونا کیم جنوری سے شروع ہوا ہے اس کے ایڈیٹران دو لائق ایم۔ اے۔

اسکے بعد ہمیں پہلے پرچہ کے مضامین کو پڑھکر زیادہ یقین نہیں ہوتا ہے کہ یہ رسالہ جس مطلب کے لئے جاری کیا گیا ہے اُسے پورا کریگا۔ اگر کارکنان رسالہ حسب اقرار خود متعصبانہ تحریروں سے پرہیز کریں گے۔ اور ساتھ ہی اپنی مخالفت کے لئے مخفی کسی شبھ لکھ دوسروں پر بیجا حملہ روا نہ رکھیں گے اور کاغذ اور چھپائی میں ترقی کر کے مضامین بھی زیادہ احتیاط سے تیار کرایا کریں گے۔ تو امید ہے کہ یہ پرچہ اپنا مقصد پورا کر سکے۔

گوروکل سماچار

موسم اس مرتبہ بڑا ہی عمدہ اور معتدل رہا ہے۔ بارش سخت نہیں ہوئی۔ بوندا باندی کی بہار رہتی ہے۔ گرمی بالکل نہیں۔

ودیا پام شالا۔ اب بڑی عمدہ طرح سے بن سکیگی۔ بیانی ٹھاکر گوبند سنگھ جی نے جو پچیس سو روپیوں کا ودیا پام شالا کے لئے وعدہ کیا گیا تھا اور جسمیں سے تیرہ سو روپیہ وہ نقد گوروکل کے خزانہ میں تب پہونچے تھے اُس کا بقیہ کل بارہ سو روپیہ ٹھاکر صاحب نے بذریعہ کرنسی نوٹوں کے بھیجدیا ہے۔ ایک سو ودیارتھی کے سایہ میں ہوا۔ وہاں سے محفوظ ودیا پام کرنے کے لئے جو نقشہ عمارت بنوایا گیا ہے اسپر تخمینہ لاگت انجینئر صاحب نے پنتیس سو روپیہ لگایا ہے۔ دیکھیں باقی کا ایک ہزار روپیہ اور آتا ہے یا کہ عمارت کی وسعت میں کمی کرنی پڑتی ہے۔

(منشی رام)

فہرست چندہ گوروکل

(دیکھو سلسلہ کیلئے اخبار مطبوعہ یکم ساون)

۱۹ جون گنگا رام جی اوورسیر۔ ایک روپیہ فنڈ	۱
۰ دیوی دتہ آریہ اکاؤنٹ اسٹیشن چار ماہ کے لئے چندہ ماہوار	۴؍ار
۲۱ چھبو رام جی معرفت مہاشے سنت لال کلکتہ۔ ودیا فنڈ	۲۳ / ۱۲ ار
۰ پورنا نند جی قانونگو تحصیل تنگاگنج	۲۳ / ۱۲
۰ جگت رام جی چھاونی فیروزپور	۱۲
۰ ڈی مہاراج سنگھ جی جھجر مستقل فنڈ	عہ؍
۰ بیلی رام کلرک ورکس ڈیپارٹمنٹ آفس	عہ؍
۰ مہاراج سنگھ جی پلٹن نمبر ۶ پنجابی سکول ماسٹر سیالکوٹ — مٹھائی فنڈ	صہ؍
۲۲ اجودھیا پرشاد سوپروائزر قانونگو ہاپڑ — مستقل فنڈ	للعہ؍
۰ تلسی رام ساکن موضع اکاڑہ	۶؍ار
۰ ریوا چند کراچی	۵؍ار
۰ رائے صاحب بابو بھیا جی ڈسٹرکٹ انجینئر مظفرنگر	صہ؍
۰ جواہر لال جی معرفت لالہ روپ چند دھام پور ضلع بجنور	۱۰
۰ نولا رام ناگپال ساکن گورداسپور ڈاکخانہ سہون	۔ عہ؍
۰ سری رام آریہ اورئی ضلع جالون۔ روپیہ فنڈ	للعہ
۲۵ گیا پرکاش قانونگو تحصیل ڈمریا گنج مستقل فنڈ	۳ / ٹکہ
۰ باوا بھگوانداس چرن سنگھ جی وبرو وال مٹھائی فنڈ	للعہ؍
۲۶ گپت دان مستقل فنڈ	۶؍ار
۰ مہاشے نندلال جی ہیڈ کلرک سوپرانٹنڈنگ مستقل فنڈ	۶؍ار
مہاشے نندلال جی ہیڈ کلرک سوپرانٹنڈنگ انجینئرز آفس پٹیالہ کی ماتا مٹھائی فنڈ	للعہ؍

۲۸ جون پنڈت رام نراین بنارس مستقل فنڈ
۰ مہاشے پرتھوی چند ساکن موضع داودھر ضلع فیروزپور مٹھائی فنڈ
۰ ہرگلال جی حافظ آباد مٹھائی فنڈ
۰ لالہ امرچند موضع لڈھیا ضلع جالندھر
۰ مہاشے بابو لال جی ساکن بھیروال
۰ گپت دان مٹھائی فنڈ
۲۹ مہاشے بخشی رام جی گردھاوری پوم ضلع ہزارہ۔ مستقل فنڈ۔
۰ مہاشے اننت رام ساکن بھیروال
۰ کاشی رام تلی موضع سادھوگڑھا
۰ چودھری دیوی سنگھ جی موضع بھراوٹی ڈاکخانہ سید پور ضلع بلندشہر
۰ مہاشے رام سرنداس منتری آریہ سماج پنہ مانہ ضلع گوڑگانواں۔

تصحیح غلطی

(۱) مہاشے رام دیو جی بی اے ٹریننگ کالج کا امتحان میں اول ڈویژن میں نہیں بلکہ دوم ڈویژن میں پاس ہوئے تھے لیکن بلحاظ قابلیت اُن کا نمبر تیسرا ہی رہا۔

(۲) گوروکل سماچار کے ضمن میں جو متھرا کا چار صد روپیہ کا دان چھپا ہے اُس میں متھرا آریہ سماج کے پردھان جی کا نام ٹھاکر کشن لعل لکھا گیا ہے۔ اصل میں پردھان جی کا نام پنڈت کرشن لعل شرما ہے *

(ایڈیٹر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

کیا آریہ سماج کا کسی دیش و جاتی سے خاص سمبندھ ہے؟

پیارے مترو۔ پہلے دو لیکھ آپ لوگوں کے سامنے دھرے ہیں جن میں خاص وجوہات سے اپنے اصلی مدعا کو پورا نہیں کرسکا۔ آج کے مضمون میں کوشش کرونگا۔ کہ لالہ رلارام جی کے ستیارتھ پرکاش سمبندھی سوالوں کا جواب دوں تاکہ آپ لوگوں کو پورے وچار کا موقعہ ملے۔ مگر پیشتر اسکے کہ میں ایسا کروں میں ایک بات کی طرف آپ لوگوں کی توجہ کھینچنا چاہتا ہوں۔ سوامی جی کے گرنتھوں میں آریہ۔ آریہ ورت۔ اور آریہ سماج۔ یہ تین شبد بہت ستھانوں پر آئے ہیں انکی بابت تھوڑا سا کہنا ضروری ہے نہیں تو آپ لوگوں کو نتیجہ نکالنے میں غلطی ہوگی میرے ہاتھ میں چھٹی بار کی چھپی ہوئی ستیارتھ پرکاش ہے۔ حوالہ کے لئے صرف پیج لکھوں گا۔

(۱) آریہ کے معنے سریشٹ ہیں شروع میں ایک منش جاتی تھی بعد میں دو بھید آریہ اور دسیو ہوئے۔ اُن سریشٹ ودوان پرشوں کا گروہ دنیا کے سب سے اُتم کھنڈ میں آکر بسا اور اُس زمین کے ٹکڑے کا نام اُن مہاتماؤں کے کارن آریہ ورت ہوا۔ اور جو اس سے بھن دیش تھے وے دسیو دیش ملیچھ دیش کہلائے یہ شروع زمانہ کی تاریخ ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۵) اُس زمانہ میں اِس کھنڈ کے سوائے اور کہیں دیو ودوان یا آریہ پرش نہیں تھے۔ یہ ملکی بھید گن کرم سوبھاو کے کارن تھا۔

(۲) جب دیش کا نام آریہ ورت پڑ گیا۔ اُس کے بعد آریہ ایک سنگیا ہوگئی جو منش اُس ٹکڑے کے اندر رہتا ہو۔ اُس کے گن کرم سوبھاو کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ ضرور آریہ کہلاویگا۔ یعنے آریہ ورت کے رہنے والا۔ جب یہ وقت سامنے آئی تو وید کے فرمان کے مطابق آریوں میں پوروکت پرکار سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر یہ چار بھید ہوئے" (ستیارتھ پرکاش پیج ۲۳۳) تب سے آریہ فقط ایک سنگیا رہگئی یعنی کسی دیش کا آدمی یہاں آکر بس جاوے تو کچھ پشت کے بعد اُن کے حقوق آریہ کی مانند ہوں گے۔ یعنی آریہ ورت کے رہنے والے کی طرح سریشٹ ودوان اور دسیو کے معنوں میں وہ آریہ نہیں لیا جاسکتا۔ اسی لئے آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی لکھتے ہوئے سوامی جی نے پرتھوی راج آدی راجاؤں کو آریہ شبد سے نامزد کیا ہے۔

(۳) آریہ سماج۔ سوامی دیانند نے جب ویدک سدھانتوں کو ٹھیک طرح جان لیا۔ اور اس بات سے بھی واقف ہوگئے کہ ان سدھانتوں کے ماننے والے اور کرم کرنیوالے پرش شروع سرشٹی میں آریہ نام سے نامزد کئے گئے تھے تو انہوں نے پراچین زمانہ پھر لانے کے لئے اور ویدک سدھانتوں کے انوسار دنیا کو چلانے کے لئے ایک سبھا رچی۔ اور اُس کا نام آریہ سماج رکھا۔ آریہ یہاں پہ اُس پرش سے مراد ہے جو ویدک سدھانتوں کو مانتا اور اُس کے انوسار کرم کرنیکا یتن کرتا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہندو انہیں جلدی آنکتے ہیں کیونکہ اُنکے سدھانت بہت زیادہ ویدک نکٹ ہیں۔ پرنتو اِس سے ہرگز یہ سدھ نہیں ہوتا کہ سوامی جی کسی خاص جاتی کا اُپکار کرنا چاہتے تھے۔

اب آپ لوگوں نے پہلے پیج کے اورانت کی آریہ شبد کا مطلب دیکھ لیا۔ اب لالہ رلارام جی کے جوابوں کا مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کیا سوامی جی مہاراج کو کسی جاتی کا پکش تھا۔ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کی بھومکا میں اپنا اُدیش صاف طور سے کہہ دیا۔ پھر دس سمولاس تک اپنے مانے ہوئے سدھانتوں کو وید منتروں دوارا سدھ کیا جب یہ کر چکے تو دنیا کے بڑے بڑے اور نیز چھوٹے چھوٹے فرقوں کی طرف نگاہ اٹھائی انکی معلومات اس دیش کے متوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ پہلے آریہ ورت کے متوں کا کھنڈن گیارہویں سمولاس میں کیا۔

(پیج ۲۸۸) اب آریہ لوگوں سے کہ جو آریہ ورت دیش کے بسنے والے ہیں اُن کے مت کا کھنڈن تتھا منڈن کا ودھان کریں گے۔ یہ آریہ ورت دیش ایسا ہے وغیرہ وغیرہ" سوامی جی نے آریہ ورت کی تعریف کی ہے۔ جو بالکل ٹھیک ہے بہت سے مسلمان مصنفوں نے اِس ملک کی تعریف کی ہے۔ اور لوگوں کی رُچی اِس طرف کھینچی ہے کہ جس دیش کے تم باشندے ہو وہ پہلے ایسا تھا اور ایسے ایسے راجہ یہاں رہتے تھے۔ یہ انکا دھرم تھا تم لوگ اُنکی سنتان ہو جاگو۔ مسز اینی بیسنٹ نے اپنے کئی لیکچروں میں ایسا کہا ہے اور کئی جگہ ایسے لفظوں میں یہاں کے لوگوں کو ایڈریس کیا ہے۔ جو صحیح ہے سوامی جی نے بھی جیسا کہ انکا دھرم تھا لوگوں کو ترقی کرنیکی پریرنا کی کیونکہ وہ سمولاس اُن کے تعلق ہی میں لکھا گیا ہے۔

(پیج ۳۹۹) پھر برہمو سماج اور پرارتھنا سماج کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔" اُن لوگوں میں سودیش بھکتی بہت کم ہے۔ عیسائیوں کے آچرن

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مجبت سے رہے ہیں۔ (۲) اپنے دیش کی پرشنشا او
بڑائی تو دور رہی پیٹ بھر نندا کرتے ہیں۔
وغیرہ وغیرہ ‘‘ اب دیکھئے اس میں کیا ہندوؤں
کا یا ہندوستان کا پکش ہے۔ سوامی جی کا اصول
تھا کہ ہر ایک ملک کے باشندوں میں اپنے دیش
کی بھگتی ہونی چاہئے۔ اب یہاں کوئی پوچھے
کہ ان کو بھی ہونی چاہئے ہم کہیں گے کہ یہ
دھرم بان پرستھ آشرم تک ہے۔ چوتھے آشرم
میں دشا دوسری ہوتی ہے۔ یہاں پر کوئی یہ
کہے کہ آریہ سماج کے ممبر تو پھر سنیاسی ہونے
چاہئیں۔ جو سب کو ہم درشٹی سے دیکھیں ہم
کہیں گے کہ نہیں۔ جو ممبر جس دیش کا ہو وہ اپنے
دیش کی سیوا کرے۔ دیش کے اپکار ارتھ
ٹریکٹ لکھے قوم کو اوٹھا دے۔ پرنتو آریہ سماج
کی طرف سے جو کتابیں نکلے آریہ سماج میں جو لکچر
ہوں۔ وہ پکشپات سے خالی ہوں۔ جن میں تعصب
کی بو نہ ہو بلکہ اصولاً ہوں۔
(پیج ۳۰-۴۰) ’’ اسلئے جب آریہ سماج آریہ ورت
دیش کی انتی کا کارن ہے۔ ویسا دوسرا نہیں
ہو سکتا۔ جو بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ بہو لوگ
اپنے خیالوں کے مطابق سمجھتے ہیں کہ ان کے
موجودہ طریقے سے ملک کا ادّھار ہو جائیگا انکو
سمجھاتے ہوئے سوامی جی نے کہا ہے کہ آریہ سماج
میں ہی شامل ہو جاؤ۔ اور یہی ایک طریقہ ملک
کی ترقی کا ہے۔ اس سے بھی ہرگز یہ نہیں
نکلتا کہ ان کو ہندوستان کا خیال پہلے تھا۔
گیارہویں سمولاس سے ۱۴ سمولاس تک وید
کے ورودھ متوں کا کھنڈن کرکے اخیر میں سوامی
جی نے اپنے منتویہ پرکاش کئے ہیں اور یہ سب
لکھ کر پیج ۶۲۰ پر لکھتے ہیں۔
’’ یہ سنکشیپ سے ایسے سدھانت دکھلا دئے
ہیں انکی ویشیش ویاکھیا اسی ستیارتھ پرکاش کے
پرکرن پرکرن میں ہے تتھا رگوید آدی بھاشیہ

چھوٹا آدمی گرنتھوں میں بھی لکھا ہے۔۔۔۔
اسبات کو کاشی سدھانت کا پرچار سب کو ایک
مت میں کرا دویش چھڑا پرسپر میں درڑھ
پریتی ثابت کرا کے سب کو سکھ لابھ پہنچانے
کے لئے میرا پریتن اور ابھپرائے ہے۔ سرو شکتیمان
پرماتما کی کرپا ہو۔ اور آپت جنوں کی سہانو بھوتی سے
یہ سدھانت سرو تر بھوگول میں شیگھر پرورت
ہو جاویں۔ جس سے سب لوگ سہج سے دھرم
ارتھ کام اور موکش کو سدھ کرکے سدا
اُنّت اور آنندت ہوتے رہیں یہ میرا مکھیہ
پرلوجن ہے ‘‘ یہ ایسے صاف لفظ ہیں۔
جن سے کوئی بھی سوامی جی پر یہ الزام نہیں لگا سکتا
کہ ان کو ہندوؤں کا پکش تھا اور خاص انکی
ترقی چاہتے تھے۔ سوامی جی نے اپنے اُدّیش
کی پورتی کے لئے ہندوستان میں کام شروع کیوں
کیا؟ اس کا جواب بڑا سہل ہے کہ یہاں انکو
کامیابی جلد نظر آئی یورپ میں یا امریکہ میں پرچار
کرنے کے لئے سوامی جی کو ایک ایک ویدمنتر پڑھکر
اس کے ارتھ سمجھا کر سدھ کرنا پڑتا۔ کہ یہ الہامی
تھے۔ یہاں ضرورت نہ تھی کروڑوں ہاتھ باندھے
اُس آگیا کے آگے سر جھکانے کو تیار تھے پھر کیوں
وے آسان اور کامیابی دکھلانے والے طریقہ
کو نہ برتتے۔ اس سے ہرگز یہ نہیں نکلتا۔ کہ
ہندوستان کی ترقی انکو پہلے منظور تھی انکے
سامنے اپنا اُدّیش تھا۔ اُس کے لئے یہ طریقہ
آسان اور عمدہ تھا۔ اسی لئے اُن کو انہوں نے
اختیار کیا۔ لالہ رلا رام جی لکھتے ہیں کہ ہندوؤں
کو بنا کسی شدھی کے آریہ سماج کے اندر داخل
کیا جاتا ہے اور عیسائی یا مسلمانوں کو شدھی
کے نیم برتنے پڑتے ہیں۔ سوامی جی نے جس مسلمان
کو شدھ کیا تھا اسکو آریہ سماج کے اندر اسلئے
داخل نہیں کیا کہ ہندو تیار نہیں تھے وغیرہ وغیرہ۔
اس کے جواب میں میرا نویدن یہ ہے کہ زمانہ آرہا

ہے جب آپکو شدھی کے نیم بنانے پڑینگے
آریہ سماج کو سب کے برابر حقوق کے مطابق
کرنی پڑے گی۔ سوامی جی نے اسلئے داخل نہیں کیا
تھا۔ کہ اسکو سوامی جی نے ابھی اس یوگ نہیں
سمجھا تھا۔ ہندوؤں کو کیوں سمجھتے رہے ہیں
کہ ان کے سدھانت بہت زیادہ ویدک ہیں
مطابق انہوں نے ویوہار کیا۔ کوئی ہندوؤں کے
ڈر سے نہیں کیا تھا۔ مگر ایسے ہندوؤں کو جو
مسلمانوں سے بھی گرے ہوئے ہیں اگر آپ
آریہ سماج میں شامل کرتے ہیں۔ تو یہ ادھرم
تو نہیں ہے کام اس قسم کے ہو رہے ہیں جو خوفناک
نتیجہ پیدا کریں گے انکو ابھی سے سوچ سمجھکر ان
سدھانتوں پر وچار کرنا چاہئے۔ اب اپنے پچھلے
آرٹیکل میں آریہ سماج کی دنیا کی سوسائیٹیوں میں
کیا پوزیشن ہے؟ اسکے کام کا ڈھنگ کیا ہونا
چاہئے؟ اس کے ممبروں کی پوزیشن کیا ہے!
دنیا میں اسکا پرچار کیسے ہو سکیگا۔ ان امور
پر بحث کرونگا۔ کیونکہ اب فقط عملی بات رہ گئی ہے
لوگ مجھپر اعتراض کرتے ہیں کہ تم خیالی آریہ سماج
بنائے بیٹھے ہو ان کے سامنے اپنے خیالات رکھکر
پرشن کرونگا۔ کہ آیا یہ خیالی ہیں یا عملی ہیں یا ہر
کرے کہ ہم سب مناسب وچار کرتے ہوئے
اپنے اُدّیش میں کامیاب ہوں ۰۰

(باقی آئندہ)

سوالات مطبوعہ کے جوابات

مجھے ایک مہینہ سے بھی زیادہ عرصہ سے
سوالات کے جوابات کی انتظاری کی ایسی
جبیں بھارت ورش کے کل حصوں سے
بیالیس ودیارتھیوں کی طرف سے جوابات
موصول ہوئے۔ اس جبکہ رسالہ مرتبہ

صرف چالیس کے قریب
دیش کے کئی حصوں سے موٹے موٹے سوالات کے حل ارد
شاعروں کا ایسے ہوئے بہیں بلکہ آزادی سے اپنے پھوٹ
ہی انھا نہ ہو پر نہیں بلکہ کتب ضروری کی مدد سے بھیجا
ہیں پچھ ہوتے کتب ضروری کی مدد سے بھیجا
اُن کی اور قیاس کردہ تعداد پر نہیں پہونچتا
جیسا کہ ایک سادھارن پرش خیال کرسکتا ہے
نام میں خوشی سے کہہ سکتا ہوں کہ پھر بھی طلبا
کی ایک معقول تعداد نے ویدک دھرم سمبندھی مطالعہ جات
میں ایک حد تک اچھی رُچی لگائی ہوئی ہے اگر
ایسے ہی لگاتار کوششوں - پرچار - اور دیگر
دھارمک سلسلوں سے نئے نئے ودیارتھیوں کو
ہمہ وقت تحریک دیجاتی رہے تو یقین ہے کہ
جہاں ساتھ ساتھ فحش اور لچر ناولوں کے مطالعہ
سے انکی طبیعت ہٹ جاوے وہاں ساتھ ہی
آئندہ کیواسطے وہ دھارمک زندگی گذارنے کے
عادی بنجاویں گے - گو بادی النظر میں سوالات
زیر بحث موٹے سے کہے جا سکتے ہیں لیکن غور
سے جانچنے پر انھی میں حد درجہ کی باریکی اور علمی
لیاقت بھری معلوم دیتی ہے - اور پھر بعض بعض
طالبعلموں کا ایسی لیاقت خوبی و محنت سے
انہی باریکیوں کا اپنی اپنی سمجھ کے انوسار حل کرنا
واقعی قابل تعریف ہے - پرمیشور کرے کہ وہ دن
جلد آوے جبکہ موجودہ وقت کے رنگیلے نوجوانوں
کی طبیعتیں الف لیلے - حاتم طائی و دیگر قصہ
جات کے دھیان کو چھوڑ کر اور ساری دنیا کے
شہروں کی سطر بزار نئے نئے ناولوں کی تلاش
چھوڑ کر اپنے اصلی سچے گرنتھوں کے پڑھنے اور
شاستروں اور پاک سچے مہاتماؤں کی تحریروں
کے کھوج کے عادی ہو جاویں - خیر اب ذیل میں
ان سب طالبعلموں کے نام کہ جنھوں نے جوابات
لکھ کر بھیجے اور ان میں سے جو طلبا سوالوں
کے سب سے اچھا جواب دیکر سب سے بڑھکر نمبر
لیکر انعام کے مستحق ہوئے - تمام طلبا کی
آگاہی کے لئے درج کرتا ہوں -

۱ - ودیارتھی وشن دیو رائے بہادر بابا سیدیو
رائے شرما فقل آف لیبیس اعظم گڑھ مستحق انعام
سوال اول -

۲ - ہری کرشن ونت ودیارتھی اگروال آشرم
لاہور مستحق انعام سوال دوم -

۳ - سیتا رام دت شرما سپیشل سنسکرت
سٹوڈنٹ سرلیشٹ نیتی شالا ہائی سکول
راولپنڈی شہر مستحق انعام سوال سوم

۳ - سیتا رام دت شرما سپیشل سنسکرت
سٹوڈنٹ سرلیشٹ نیتی شالا ہائی سکول
راولپنڈی شہر مستحق انعام سوال چہارم

۴ - جگن ناتھ لعل ودیارتھی تھرڈ مڈل
کلاس اگروال آشرم لاہور مستحق انعام سوال پنجم
باقی یہ سب اِن ودیارتھیوں کے نام ہیں جنھوں
نے جوابات بھیجے -

۵ - سیتا رام طالبعلم فورتھ ہائی کلاس شری
رنبیر ہائی سکول جموں -

۶ - سردار چند ملوترہ ودیارتھی انٹرنس کلاس
آریہ سکول بھیرہ -

۷ - ہنسراج تھرڈ مڈل کلاس ڈی - اے
وی سکول لاہور -

۸ - راج بہادر سنگھ کلاس کائستھ پاٹھشالا
الہ آباد -

۹ - مصرا م ناتھ تھرڈ مڈل کلاس کھاریاں
ضلع گجرات -

۱۰ - بودھ راج مڈیکل سٹوڈنٹ دھوبی
منڈی لاہور -

۱۱ - فقیر چند دوسری مڈل مشن سکول
راولپنڈی -

۱۲ - باسدیو ودیارتھی تحصیل علی پور ضلع
مظفر نگر -

۱۳ - نانک چند طالب علم بردو کان خزانچند
مابنار کسیران راولپنڈی -

۱۴ - تیر تھ رام ناگپال طالبعلم سکنہ علی پور
شمالی مظفر گڈھ -

۱۵ - کنج بہاری لعل طالبعلم دوم مڈل سکول
نارنول ریاست پٹیالہ -

۱۶ - کالنتی رام ہوشیار پوری سٹوڈنٹ سپیشیر
ورنیکلر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور -

۱۷ - گیتا رام سٹوڈنٹ اینگلو سنسکرت سکول
انبالہ شہر -

۱۸ - خانچند میڈیکل سٹوڈنٹ پریم نگر فیکٹری
محلہ لاہور -

۱۹ - رامیشور ناتھ طالب علم ویدک پاٹھشالا
کا سگنج -

۲۰ - نرسنگھ دیو مقام مہتہ جیسی جی گلدان شہر

۲۱ - منا لال اگروال آنرری سکرٹری آریہ سماج
لوح ضلع گوڑگانوہ -

۲۲ - پیارے لال مدہابورڈنگ ڈی اے وی ہائی سکول
جالندھر شہر

۲۳ - پنجتی الیشور داس طالبعلم فورتھ کلاس مشن
ہائی سکول راولپنڈی -

۲۴ - رامچند طالب علم دوم مڈل مدرسہ ضلع
میانوالی -

۲۵ - نتھو رام طالب علم معرفت بھگت موتی رام
سکرٹری آریہ سماج میانوالی -

۲۶ بدری ناتھ سٹوڈنٹ فرسٹ ایئر کلاسیکل
کلاس مشن سکول راولپنڈی -

۲۷ - رسچند ول داسمل طالبعلم تھرڈ مڈل سکول
ضلع سیالکوٹ -

۲۸ - روپچند طالب علم تھرڈ مڈل کلاس
ڈی - اے - وی ہائی سکول لاہور -

۲۹ - سالگرام طالب علم ولد لالہ نتھو مل جنڈیالہ
ضلع امرتسر -

۳۰ - بشمبر سہائے خلف لالہ جانکی داس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا نندہ کشور جگدیش پرشاد صاحب رئیس ممبر ہون پرچارنی سبھا مظفر نگر ؛

۳۱ - گردھاری لال پرائیوٹ سٹوڈنٹ معرفت سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا نرسنگھ پور ؛

۳۲ - رام ناتھ طالبعلم مڈل سکول مدرسہ بھیلسہ ریاست گوالیار -

۳۳ - لکھن لال شرما - بجنور تحصیل نجیب آباد ضلع بجنور ؛

۳۴ - پیارا سنگھ معرفت بابو بدھا و سنگھ ہیڈ کلرک پلٹن نمبر ۵۷ - ملاکنڈ ؛

۳۵ - بہاری لعل ودیارتھی بہرام پوریہ ڈی اے - وی کالج لاہور ؛

۳۶ - پھلو رام متعلم ہائی سکول ہوشیار پور -

۳۷ - آودیانند شرومن ودیارتھی محلہ سالار گنج شہر بھرائچ ؛

۳۸ - منگل رام طالبعلم عربی انٹرنس کلاس ہائی سکول پسرور ضلع سیالکوٹ ؛

۳۹ - چھیدا لعل ودیارتھی موضع ریگھ پور سکھیڑا ضلع مین پوری ؛

۴۰ - بہاری لال سٹوڈنٹ معرفت ماسٹر جانی رام رسولپور ضلع انبالہ

۴۱ - نتھانند گپت ودیارتھی سنسکرت دیوناگری پاٹھ شالا کاندھلہ ضلع مظفر نگر ؛

۴۲ - عجب کشور گپت معرفت لالہ مہر سنگھ بلدیو سنگھ ڈیرہ دون ؛

سوائے ان ودیارتھیوں کے جو مستحق انعام ہوئے باقی چند ایک نے بھی خاصکر جنپر × نشان دیا ہوا ہے - واقعی خوب مدلل طور پر مضامین لکھے اور اچھے جواب دئے امید ہے کہ ہمیشہ اسی طرح سے آئندہ وہ لوگ اپنے جیون کو دھارمک پستکوں کے مطالعہ میں ہی صرف کرینگے - تاکہ پھر کسی ایسے موقعہ پر وہ سب سے بڑھ چڑھکر رہیں ؛

نوٹ

- ایک صاحب میرٹھ سے سوچنا دیتے ہیں کہ ان ودیارتھیوں کے جتنے اور جس جس قسم کے جوابات میرے پاس آویں سبکو اخبار کے کالموں میں چھپوا دیا جاوے - تاکہ دھارمک پستکوں کے مطالعہ سے ہمیشہ طالبعلموں کو بھی معلوم ہو جاوے - کہ انہی کے بعض بھائی طالب علم ہوتے ہوئے بھی کیسی ترقی کر رہے ہیں - وغیرہ " انکو مینے پرائیوٹ طور پر جواب دیا ہے کہ ایسا کرنے سے کوئی لابھ نہیں ہو سکتا اور نہ کسی اخبار کے کالم میں اکیسی متہم کے جبت سارے پرشنوں کے ایک جیسے اُتروں کی بار بار درج کرنے میں گنجائش ہو سکتی ہے - اور نہ میں اسکو مناسب ہی سمجھتا ہوں ؛

بنرابن ہاسٹل اسسٹنٹ
شلانگ برھما ؛

مجھ پر پولیس کی زیادتی

ناظرین گزشتہ پرچہ میں مجھپر پولیس کی زیادتی کا واقعہ پڑھا ہوگا اب حسب الارشاد جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر دام اقبالہ ضلع مراد آباد کے بتاریخ ۱۳ - جولائی ۱۹۰۴ء کو جناب والاقدر منشی علی حسن خاں صاحب انسپکٹر پولیس میری تحقیقات کرنے چندوسی تشریف لائے اور بوقت ۶ بجے شام مجھکو تھانہ چندوسی میں بلایا اور کہا کہ اپنے گواہان کو لاؤ میں نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ آپ اسکی تحقیقات کسی رئیس کی دوکان پر کریں - دوسرے یہ کہ بروقت تحقیقات پولیس سب انسپکٹر چندوسی کو وہاں سے علیحدہ کر دیا جاوے وگرنہ میرے پر کوئی گواہان بخوف پولیس شہادت ادا کرنے سے مجبور ہونگے - لیکن بعد از اصرار چند از چند ہمارے لائق انسپکٹر صاحب نے میری عرض کو قبول نہیں کیا - از یں کارروائی صاف معلوم ہو گیا کہ بخیال مذہب وغیرہ کی تحقیقات کا ہونا ناممکن ہے - اسصورت میں کمترین نے انسپکٹر صاحب سے عرض کیا کہ بوجہ ہونے مذہبی مقدمہ مجھکو آپسے تحقیقات کرانا منظور نہیں ہے - اور یہی عذر بذریعہ تحریر عرض انسپکٹر صاحب کو پیش کر دی اور رخصت ہو کر مکان پر واپس آگیا - اب دوسرا قصہ ملاحظہ فرمائے کہ عدم موجودگی میں چند ایک بھلے آدمی یعنی ایک جناب لالہ متھرا داس خوردیا نے جسپر بعلت جعلسازی کچھ عرصہ تک جیلخانہ رہنے کا فخر حاصل کیا ہے - اور دوم کتا سنگھ جنکی قمار بازی حکام قصبہ کو بخوبی اظہر من الشمس ہے - اور تین مسلمان جو کہ ایک غیر معمولی اشخاص ہیں وغیرہ وغیرہ صاحبان نے یہ اظہار قلمبند فرمایا کہ فی الواقعہ میں بابو رام شرما ایک بدچال وچلن ڈاکہ زن ہوں سنا گیا ہے کہ اسموقعہ پر ہمارے لائق بزرگوار جناب لالہ سیتھ شیو دان سہائے صاحب آنریری مجسٹریٹ بھی موجود تھے - لیکن ہمکو افسوس ہوتا ہے کہ مفصلہ بالا گواہان کی تردید یا تائید میں آپنے کچھ کہا یا نہیں خیر کچھ ہو - اس امر کا مفصل ذکر بروقت صحت ہو جانے کے ناظرین کی خدمت میں عرض کرونگا - لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ محض یہ زمانہ ملّا کی ماری حلال ہونے کا نہیں - اگر کسی کو فخر اپنے عہدہ منزلت کا ہے تو ہمکو امتیاز ایک عالمگیر گورنمنٹ کی رعایا ہونے کا ہے کیا ہمارے مخالف صاحبان ہمارے بیدار مغز کرم گستر وغریب پرور رعایا و جناب والاقدر صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع مراد آباد دام اقبالہ کی انصاف و عہدہ جلال کو فراموش کر گئے کہ جنکے زمانہ حکومت میں سرکشی وفتنہ پردازی قطعی کافور ہو گئی ہیں ہمکو بھی اپنے آقائے نامدار مجسٹریٹ بہادر کی انصاف امید ہے ؛

کوی بابو رام

پنڈت لیکھرام میموریل ڈیپوٹیشن کا
سرحدی سیاحت

یہاں پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم کی یادگار کے متعلق کیا ایک آدھ جگہ سے عموماً بلا دلیل یا محض کمیٹی تالی کی نکالی ہوئی ایک آدھ دلیل سے یا بنیاد سے اپیل کرنے کے طور پر سرسری نگاہ ڈالی جاتی تھی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ لیکن شہر کمیٹی نے کسی ندیمی سمجھا کی لائق اور معزز اشخاص نے پہلے بڑی وچار اور بحث کے بعد جو فیصلے کئے تھے۔ شکریہ کے ساتھ یک بایہ کے دور اندیش و تجربہ کار اصحاب نے انہیں پسند فرمایا۔ اور انتظام و قواعد و باقاعدہ طرز بحث کے برخلاف عورتوں کی طعنے دینے والی طرز پر جو تحریریں نکلیں۔ انہیں بالکل بے وقعت ٹھہرایا۔ ادھر سے سب کمیٹی مجوزہ نے بھی تجربہ اور بار بار بحث کی بنیاد پر اڈ معاد بحث کا خیال چھوڑ کر شانتی اور خاموشی سے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ اور منظوری بعد ڈیپوٹیشن کا انتظام کر کے پروگرام کے متعلق تجاویز شروع کیں۔ لالہ کاشی رام صاحب سکرٹری میموریل سب کمیٹی ایک طرف ممبران ڈیپوٹیشن سے اور دوسری طرف خاص آریہ سماجوں سے بذریعہ خط و کتابت یا زبانی ذکر اذکار کے مناسب پروگرام سوچ رہے تھے۔ کہ انہی کے خیال اور امید کے مطابق ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے تار آگیا۔ کہ وہاں یکم جولائی ۱۹۰۴ء کو ڈیپوٹیشن پہونچے۔ سکرٹری صاحب نے بغور ملاحظہ تاریخ جات اور تاریخ ممبران ڈیپوٹیشن کے نام بھیجکر انکی تعمیل کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ماسٹر آتمارام جی ۳۰ کو امرتسر سے لاہور پہونچے اور بعد ضروری صلاح مشورہ کے وہاں سے روانہ ہو کر ۲ جولائی کو ۴ بجے شام کے دریا خاں کے سٹیشن پر پہونچکر رات وہاں رہے۔ کیونکہ جہاز جسکے ذریعہ آپ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ دوپہر کے قریب ہی روانہ ہوتا ہے۔ ادھر سے میں بھی یکم جولائی ۹ بجے رات کے آخری ٹرین پکڑ اسی روانہ ہو کر ۶ بجے صبح ۳ جولائی گوجرانوالہ پہونچا۔ یہاں سے اسی دن ۴ بجے شام کے سوار ہو کر ۳ کی صبح کو ۷ بجے دریا خاں پہونچ گیا۔ ماسٹر آتمارام جی یہاں سے سات میل اور دریا کے کنارے پر پہونچکر بتیلہ کی ڈانگی کے منتظر تھے۔ کہیں بھی ۹ بجے انہیں آ ملا۔ ایک بجے دوپہر کے ہم دونوں ڈیرہ اسمٰعیلخاں پہونچے چار پانچ گھنٹے گزرے تھے۔ کہ پنڈت رام بھجدت صاحب بھی (جو ماسٹر آتمارام صاحب کے ساتھ روانہ ہونے سے خاص کارن سے رک گئے تھے) سپیشل ٹانگہ لیکر آ پہونچے۔ اور ڈیپوٹیشن کے مدعا کو مضبوطی دی۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے کام کا لُب لباب

(۱) ۴۔ جولائی کو ماسٹر آتمارام جی کا اور ۵۔ کو پنڈت رام بھجدت جی کا اور ۶ کو ماسٹر جی کا اور ۷ کو میرا لکچر ہوا۔ حاضری معقول ہوتی رہی۔ ماسٹر جی ہر روز لالہ خانچند سے مباحثہ بھی کرتے رہے۔

(۲) ڈیپوٹیشن معزز اصحاب کے پاس پھرتا رہا۔ شہد مسلمان ہر خیال والے مقامی اصحاب سے شرمیان رائے صاحب کی نسبت ذکر سنکر عملی زندگی کا خاص اثر پیدا ہوتا تھا۔ درحقیقت ایک باعمل آریہ مخالفوں کے ہردیوں میں بھی اپنی ذات۔ ویدک دھرم اور آریہ سماج کیلئے گہری عزت اور محبت پیدا کر سکتا ہے

(۳) سب سے زیادہ رقم شرمیان رائے صاحب مرحوم کے لائق فرزند لالہ بیلی رام صاحب کی ایک ہزار روپیہ کی تھی۔ چودھری لکشمنداس صاحب رائے صاحب کے بڑے بھائی نے ۲۵۰ روپیہ لالہ جیندا رام صاحب وکیل ۲۰۰ ملک بھگوانداس صاحب وکیل ۱۰۰ روپیہ سیٹھ عالمچند صاحب ۱۰۰ ان کے علاوہ لالہ نرملداس۔ لالہ گوبند رام آدی مہاشیوں نے معقول امداد دی۔ کُل تین ہزار روپیہ تک چندہ ہوا۔ اور امید ہے مقامی اکت ہی بھائی پانچ ہزار تک کل رقم پہونچا دیں گے۔

(۴) لالہ جیندا رام صاحب وکیل لوکل ممبر لیکھرام میموریل سب کمیٹی نے خصوصیت کے ساتھ اپنا قیمتی وقت ہمارے ساتھ پھرنے میں لگایا۔ ذاتی امداد اور ہمت کا کام اگر دوسرے ممبران کمیٹی بھی انہی لالہ صاحب کی تقلید میں کریں گے۔ تو امید ہے۔ جلد فنڈ پورا ہو جائے گا۔ ملک بھگوانداس صاحب۔ لالہ گوبند رام صاحب۔ سردار سادھو سنگھ صاحب اور دیگر مہاشے گن بھی ہر طرح کی امداد اور آؤ بھگت کے لئے ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ وقت اور محنت اور دولت ہر طرح کی امداد سچ مچ قابل تحسین کام تھا

۴۔ جولائی ۱۹۰۴ء کو پنڈت رام بھجدت جی واپس لاہور کو روانہ ہوئے۔ دوسرے دن رات کے ۹½ بجے جب میرا لکچر ختم ہوا۔ بھوجن آدی سے فارغ ہو کر ماسٹر جی معہ سکرٹری صاحب لوکل سماج سردار سادھو سنگھ جی کے روانہ ٹانک ہوئے۔

ٹانک

اور میں کلاچی کو چلا۔ ۸ سے ۱۰ کی شام تک ماسٹر جی ٹانک میں حاضرین کی معقول تعداد کو اپنے عالمانہ لکچروں سے محظوظ کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ لوکل سماج جو کسی قدر ڈھیلا سا پڑا ہوا تھا۔ پھر تازہ دم ہو کر کام کرنے لگا۔ لالہ بھوجا رام صاحب نے میموریل فنڈ کے لئے ۵۰ روپیہ امداد دی۔ ڈاکٹر گینشدت صاحب سیٹھ گھنو رام جیجا آدی نے معقول امداد دی۔ سب صاحبان شکریہ کے مستحق ہیں۔ کل چندہ ۵۰ ہوا اور توقع کیجاتی ہے کہ ٹانک کے پورشارتھی بھائی باقیماندہ کام کو تکمیل تک پہونچا دینگے۔ ۱۰ کی رات کو روانہ ہو کر ماسٹر جی نے ۱۱ کو ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ایک نہایت عمدہ لکچر دیکر سب کو محظوظ کیا۔

جب ماسٹر جی ادھر یہ کام کر رہے تھے میں کلاچی میں دھرم پرچار میں مصروف تھا۔ یہ قصبہ ایک علیحدہ موقعہ پر واقعہ اور تحصیل کا صدر مقام ہے۔ آریہ سماج

چھ سات ماہ سے قایم ہے۔ ہندوؤں و برہمنوں کی سخت مخالفت ہے۔ علاقہ میں پرچار کم ہونے سے

کلاچی

سا ماحک کام کا تجربہ بھی پورا نہیں تاہم خوشی کا مقام ہے کہ پورینار بھی آریہ بھائی استقلال اور شانتی سے سب کچھ کام کئے جاتے ہیں۔ ہفتہ وار حاضری ۱۰۰ کے لگ بھگ ہوتی ہے ۵ سے ۱۱ تک وید و کت دھرم اور آریہ سماج کے بارے میں شانتی اور پریم بڑھانے والے لکچر ہوئے۔ لیکن ان پڑھ برہمن آریہ سماج سے پریم لوگوں کا دیکھ کر مارے حسد کے جہاں تہاں برخلاف چرچا کرنے اور کہیں جمع کر کے عوام کو دھمکانے لگے کہ کوئی لکچر سننے نہ جاوے۔ دھرم سالہ والے بادا صاحب کو مجبور کرنا چاہتے تھے۔ کہ وہ مجھے وہاں سے نکال دیوے اور لکچر نہ ہونے دیوے۔ لیکن افسوس شانتی اور سچائی کے مقابل انکی تمام کوشش رائیگان گئی۔ ۵۰۰ سے ۸۰۰ تک حاضری ہوتی رہی۔ سب جن مجمع دیکھ کر و لکچر سنکر امید سے زیادہ آریہ سماج کی ثناخواں ہوتے جاتے تھے۔ آخری دن چند کھتریوں اور برہمنوں نے اکٹھا کر کے اپنے زعم میں سب ہندو مسلمانوں کو برخلاف کرنے کے لئے چند مضمون بحث کے لئے سوچا۔ سردار دھری سنگھ صاحب وکیل ٹانک کھڑے ہوئے۔ اور بتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ کہ براوری وغیرہ کو جھگڑا کر آریوں کو دکھ دلا دیں۔ شدھی۔ نیوگ اور تناسخ پر چرچا ہوا۔ لیکن جب لوگوں کو تمام معاملوں کی اصلیت اور آریہ سماج و ویدک دھرم کی خوبیوں کا پتہ لگا اور جب سردار صاحب نے دیکھا۔ کہ دلیل اور ثبوت ندارد ہے۔ اُدھر سے آریہ سماج کی طرف سے وید شاستر منوسمرتی۔ گرنتھ صاحب آدی کے پرمان ہستال۔ اور دلیل کی طاقت شرافت کی نیت سے آئے لوگوں پر سکہ جما تا ہے۔ تو سردار صاحب بھی نرم ہو کر ساری باتوں کے قایل ہوئے۔

آریہ بھائی کسی طرح سے فکر میں تھے۔ کہ شاید مخالفت زیادہ ہو کر اسی مجمع میں کچھ شرارت ہو۔ لیکن سچائی کی زبردست فتح دیکھ کر انکی ہمت اور حوصلہ کی ترقی ہوئی۔ اور ویدک دھرم پر شردھا بڑھی چاروں دن ہر وقت جہاں جاؤ۔ گلی میں یا بازار میں گھروں میں یا اور مجمعوں میں آریہ سماج کا چرچا ہو رہا تھا۔ بوڑھے سے بوڑھے پرش بھی جنہیں لکچر اور بحث سننے کا موقعہ ملا۔ ہر کہیں آریہ سماج کا پکش لیکر جھگڑ رہے تھے۔ کئی آریہ نوجوانوں سے پتا رام اور دیگر ممبر بھی ان سے پہلی نفرت اور لڑائی چھوڑ کر خوشی سے دھرم اُنتی میں ان کے ساتھ شامل ہوئے میموریل کے لئے چندہ کرنا مناسب تھا۔ ایسا پرچار ہی بھاری کامیابی کا موجب تھا۔ تاہم آریہ بھائیوں نے سو روپیہ کی معقول رقم کی امید دلائی۔ اس سے پہلی قسط مبلغ ۲۵ روپیہ کی نقد ادا کی۔ اسکے علاوہ بڑے بھم ہر وقت سوال و جواب کے طور پر پرچار ہوتا رہا اور کئی دیگر تجاویز ہوئیں۔ الغرض ایشور کرے یہاں کے پرشار بھی بھائی اپنی شبھ اچھاؤں میں کامیاب ہوں۔ مجھے یہاں کا نظارہ صاف طور پر جتا تا تھا۔ کہ درحقیقت پرچار کی کسقدر ضرورت ہے۔ صدہا جگہوں میں ہمارا محض ایکدفعہ نہ پہونچ سکنا ہی رکاوٹ کا کارن بن رہا ہے۔ کاش کہ آریہ سماج کو دہن آدی جلد ہدایت ہو کر ہماری مجبوریوں کو دور کریں۔

۱۱۔ تاریخ کی شام کو ۱/۲ ۶ بجے میں لالہ بیلی رام سبھا کلاچی کے ہمراہ سواری گھوڑا روانہ ہو کر ۱/۲ ۹ بجے سخفالہ پہونچا۔ یہاں سے ۱۱ بجے ٹانک کی طرف سے آنے ہوئے تانگہ پر سوار ہو کر میں دوبارہ رات ڈیرہ اسمعیلخاں پہونچا۔ یہاں معمولی کام کرتے ہوئے شام کے چھ بجے ۱۲۔ جولائی کو سواری میل کارٹ شریمان ماسٹر آتما رام جی اور جب ہنوں روانہ ہوئے رات بھر تکلیف دار سفر کرتے ہوئے ۔ ۹ میل کا فاصلہ طے کر کے بخیریت ۱۳ کو بنوں پہونچ گئے یہاں تک آریہ بھائی چند سے بڑی انتظار

کر رہے تھے۔ آتے ہی پردھان آدی مہاشے درشن اور چندہ کے متعلق کامیابی کی امید بڑی پرستا ہوئی۔ آریہ سماج مندر میں لکچر دلکش پربندھ ہو کر ماسٹر آتما رام جی کے نوٹس سے ویدک دھرم کی عظمت عوام پر ظاہر گی ہوتی رہی۔ چندہ میں سب سے مکھیا رقم لالہ لکھا رام صاحب وکیل فرزند سرائے صاحب کی انگیزا رکی تھی۔ لالہ دولت رام پردھان نے مبلغ ۱۵۰ روپیہ۔ اور لالہ صاحب چیف کلرک منتری نے مبلغ ۵۰ روپیہ لکھایا۔ اسکے علاوہ لالہ خوشحال رام داتر سندر سنگھ صاحب آدی نے بھی دینے کے علاوہ پردھان اور منتری جی مہاشے وقت بھی ڈپوٹیشن نے اپیل کیا۔ سب کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ آج ۱۵ جولائی کی دو پہر تک سات سو روپیہ ہو چکا ہے۔ آج شام کو ہے۔ ڈیپوٹیشن آج رات کوہی کوہاٹ کو روانہ ہوگا۔ بنوں کے بھائیوں کی اودارتا سے وشواس ہے۔ کہ دو ہزار تک رقم جمع ہو جاوے

(باقی آیندہ)

جہاں دھرم ہے وہاں کامیابی ہے

قصبہ پوایاں ضلع شاہجہان پور میں راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر کا ستھان ہے آریہ سماج ۲۴ جون ۱۹۱۱ء سے یہاں چینے منبر سہان جی کے سایہ عاطفت میں پائنگ سے ہی ترقی کی۔ آریہ سماج کے مقابلہ میں خلاف مذہب والے نہ کھڑے ہو سکتا ہے۔ تھوڑے سے عرصہ میں سناتن دھرم سبھا سابق رجسٹرار قانونگوئے تحصیل

کوشش اور جانفشانی سے قایم کیگئی تھی - جو اب تک بیل ملیامیٹ و نابود ہو گئی - اب چند دنوں سے پنڈت بھگوانداس صاحب سنفرم منصفی پوایاں نے تشریف لاکر اُسکو تر و تازہ کرنا چاہا ہے دھرم سبھا میں نہ کوئی قواعد نہ کوئی رجسٹر وغیرہ نہ کسی عہدہ دار کا تقرر اور نہ کسی کارروائی کے نیم ہیں - حال میں ایک چھپا ہوا وگیاپن جا بجا مشتہر کیا گیا ہے جس کے مشتہر کرنیوالے کے یہ الفاظ ہیں "شریمت پنڈت بلدیو پرشاد شرما منتری دھرم سبھا پوایاں ضلع شاہجہانپور" یہ صاحب پہلے منصفی پوایاں میں چپراسی تھے بعدہٗ کسی وجہ سے برخاست ہوگئے - اس وگیاپن میں کسی پریس کا نام نہیں ہے جس میں وہ چھاپا گیا جس کا ہونا بموجب قانون پریس لازم اور ضروری تھا معلوم ہوتا ہے کہ کسی خفیہ پریس میں جسکی اجازت باضابطہ مجسٹریٹ ضلع سے نہیں حاصل کیگئی - چھاپا گیا ہے - یہ کارروائی جرم کی حد کو پہونچگئی - مگر ہمکو اس سے کچھ غرض نہیں - قطع نظر اس کے کہ واقعات مندرجہ وگیاپن صریح غلط بے بنیاد اور فرضی ہیں - خود مضمون وگیاپن ایسا غلط ہے کہ جس سے سنتیہ دھرم سبھا کا آریہ سماج پر وجے پانا اُس کے مضمون اور الفاظ سے ثابت نہیں ہوتا - سچ تو یہ ہے کہ جگنو سورج کا مقابلہ نہیں کرسکتا نہ سورج دھول ڈالنے سے چھپ سکتا ہے - وگیاپن میں تحریر ہے کہ آریہ سماجی شاستر ارتھ کرنیکو نہیں آئے - اسی وجہ سے انکا شنکھ کپول کلپت نرمول سدھانتوں کا پرچار ہو گیا ظاہر ہے کہ جب آریہ سماجی نہیں آئے اور کوئی شاستر ارتھ نہیں ہوا - تو سرو سادھارن پر کیا پرچار ہوگیا - دوسرے موقعہ پر یہ تحریر ہے کہ مہاراج پنڈت اندر دت جی اور آریہ پنڈت بھودیو جی کا تحریری شاستر ارتھ ۸ - جون سنہ ۱۹۰۴ء کو بھیجے دن کو ہوا - اسکو دیکھ پنڈت بھودیو جی کا شرمان جی کے پاس موجود ہے - جو کاشی کے پنڈتوں سے

لشتیحہ کرائینگے" اگر دھرم سبھا ذرا بھی عقل سے کام لیتی (جسکی اُنکو ضرورت نہیں) تو ظاہر ہے کہ اس لیکچر کا نتیجہ ابھی تک کاشی کے پنڈتوں سے نہیں کرایا گیا - بس ہار جیت کا فتویٰ کسطرح پر ہو سکتا ہے - دیکھئے پیر کا دار و مدار شرمان جی اور راج پنڈت پر منحصر ہے عوام ذرا غور کرکے سمجھ سکتے ہیں - کہ اگر اس کا مضمون صحیح تھا تو دیکھئے پیر کے دینے والے شرمان جی یا راج پنڈت ہوتے اور اُن کے نام اور دستخطوں سے مزین ہوتا مگر ایسا نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ بوجہ غلط اور خلاف واقعہ ہونے کے اُن اصحاب کے دستخط نہیں ہوئے - بلدیو پرساد منتری ہندو دھرم سبھا سابق چپراسی منصفی پوایاں وگیاپن کو نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں - ہار جیت کی رائے انکا ثبت دور ہی - اصلیت یہ ہے کہ ایک پنڈت مسمی بابو دلو پوایاں آئے تھے اور دھرم سبھا میں بھاگوت کی کتھا پڑھنا شروع کی - دھرم سبھائیوں کو خوش کرنے کی غرض سے نمسکار کے سہارے پر جس کا جواب بھاسکر پرکاش طبع اور شائع ہو چکا ہے - آریوں سے شاستر ارتھ کرنے کی ڈینگ ماری - آریہ سماج نے خبر کے سُنتے ہی شاستر ارتھ کا نوٹس تحریری رجسٹری شدہ بذریعہ ڈاک پنڈت باسدیو جی اور نیز منتری دھرم سبھا کے پاس بھیجا - آخری نوٹس میں نیم شاستر ارتھ بھیجکر یہ استدعا کی کہ پرتی لوک شاستر ارتھ ہونا چاہیے - اس نوٹس کے موصول ہونے کے بعد پنڈت باسدیو جی اپنا پیچھا چھڑا کر پوایاں سے چلے گئے اور اپنے بچانے کی غرض سے یہ وگیاپن خود طبع کرایا ہے - جس پر کسی دوسرے دھرم سبھائی کے بھی دستخط نہیں ہیں - ۲۶ جون کے متعلق جو مضمون مندرجہ وگیاپن صریح غلط اور بے بنیاد ہے - ۲۶ جون کو پبلک نوٹس دھرم سبھا کا یہ تھا کہ آج ۲ بجے سے مزنگ خوشنوادہ منڈل پر پنڈت باسدیو جی کا لیکچر ہوگا - نوٹس جاری

کرنے کے وقت اُن کو یہ خیال تھا کہ آریہ سماجی نہیں ہونگے - چونکہ لیکچر کا مقام شرمان راج صاحب موصوف کا تھا آریہ سماجی آزادانہ طور پر گئے - جنکو دیکھ کر پنڈت باسدیو جی گھبرا گئے اور لیکچر دینے سے انکار کرنے لگے - اور خلاف نوٹس کے دھرم سبھا کے پنڈت بھگوانداس صاحب سنفرم نے بہت زور دیا کہ پہلے لیکچر آریہ سماجیوں کا ہو - حالانکہ آریہ سماج کا نوٹس ۴ ۱/۲ بجے شام کا تھا - دونوں نوٹسوں کو دکھلا کر دھرم سماجی پنڈت کو لیکچر دینے پر مجبور کیا - جنہوں نے کھڑے ہو کر تمسکار کا پاٹھ ٹوٹی پھوٹی لفظوں میں کتھا کے طور پر پڑھکر وقت ختم کیا - اس کے بعد جیوں ہی پنڈت بھودیو جی لیکچر دینے کے واسطے کھڑے ہوئے - پنڈت باسدیو جی اور نیز دیگر دھرم سماجی ایسے بھاگے - کہ پیچھے لوٹ کر بھی نہ دیکھا اور نہ دوسرے دن پنڈت بھودیو جی کا لیکچر شرادھ کھنڈن سُننے کے واسطے موجود رہے - ظاہر ہے کہ آریہ سماج کے مقابلہ میں کیونکر موجود رہ سکتے یا ٹھہر سکتے تھے دھرم سماجیوں کی یہ نئی بات نہیں ہے وہ ہمیشہ پہلے تو شاستر ارتھ کی ڈینگ مارتے ہیں اور جب آریہ سماج مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے تو روپوش ہوجاتے ہیں - اور یہ مشہور کرتے ہیں کہ آریہ سماج ہار گیا اور ہندو دھرم سبھا کی جیت ہوئی ∴

لچھمن پرشاد اپمنتری آریہ سماج پوایاں
ضلع شاہجہانپور ∴

آریہ سماجک خبریں

بسنت ضلع مظفرنگر آریہ سماج میں پنڈت بہاری لعل جی شرما نے ۲۶ کو ۳۵۰ آدمیوں کی حاضری میں ایک منوہر ویاکھیان دیا ∴

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جگادھری آریہ سماج میں ۱۴ جولائی کو بوقت صبح مہاشے شام سندر لال جی سیکرٹری آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ حسب ذیل دان ملا۔ وید پرچار فنڈ عہ گورو کل کانگڑی عہ ونیتا یتیم خانہ میرٹھ عہ - ویدک کالج لاہور عہ کنیا پاٹھ شالا جگادھری عہ

آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ صاحب دیال جی پردھان۔ لالہ فتح چند جی اُپ پردھان لالہ نانک چند جی منتری۔ لالہ بنسی دھر جی اُپ منتری۔ لالہ ملاوا رام جی خزانچی۔ مہاشے مکھن لال جی محاسب۔ لالہ رام رکھا مل جی پستکادھیکش۔

مہاشے سادھو سنگھ جی منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں سوچت کرتے ہیں کہ اسجگہ رائے پیارا رام میموریل فنڈ ہال کا ڈیپوٹیشن آیا۔ تین لیکچر ہوئے۔ مبلغ ۳۰۰ چندہ ہوا۔ ڈاکٹر گھنیشدت جی کی کوشش سے ٹانک سے مبلغ ... روپیہ جمع ہوا۔ کُلاچی سے ... روپیہ۔

مہاشے موہن لال جی سہگل علاولپور سے لکھتے ہیں۔ کہ یہ قصبہ جالندھر سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پرچار کی اشد ضرورت ہے اور سماج بھی قائم ہونے والا ہے۔ جو اُپدیشک جالندھر جاویں۔ کرپا کرکے ایک دو روز کے لئے یہاں تشریف لاکر ہم لوگوں کو مشکور فرماویں۔

مہاشے خانچند جی کھتری موسیٰ خیل ضلع میانوالی سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں تحصیل ہے اور عمدہ آبادی بھی ہوگئی ہے مگر یہاں کے لوگ بالکل دھرم سے ناواقف ہیں صرف میانوالی میں آریہ سماج ہے جبکہ اردگرد کے قصبوں میں لوگوں کے کانوں تک ویدک دھرم کی پوتر دھونی ابھی تک نہیں پہونچی لوگوں کی رُجہی اسلام کی جانب ہو رہی ہے سے یہاں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کرپا کرکے اس طرف دھیان دیلویں۔

عباسپور علاقہ لائلپور کے سٹیشن ماسٹر مہاشے رلا رام جی نے اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریت کرایا۔ اور اس شبھ اوسر پر مندرجہ ذیل رقوم دان دیں۔ گورو کل عہ وید پرچار عہ

خانکی - آریہ سماج کے منتری لکھتے ہیں کہ ۱۰ جولائی کو لالہ گنگا بشن ہسپتال اسسٹنٹ خانکی کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ مندرجہ ذیل دان ملا۔ گورو کل دھرم ... وید پرچار عہ یتیم خانہ بریلی ... یتیم خانہ گوجرانوالہ ...

مہاشے بیج ناتھ جی سری نگر سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ سری نگر (کشمیر) آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بڑے آنند سے ہوتے ہیں کبھی کبھی ڈاکٹر گنگا سہائے جی لیکچر دیتے ہیں حاضری ۳۰ کے قریب ہو جاتی ہے۔ لالہ امیر چند۔ لالہ برجی لال اور لالہ کانشی رام جی پریم سے بھجن گاتے ہیں۔

مہاشے بھگوتی پرساد جی وڈالہ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہاں آریہ سماج میں بلا اطلاع و منظوری کے کئی اصحاب اخبار بھیج دیتے ہیں اور بعدہٗ روپیہ وصول کرنے کے لئے وی پی روانہ کر دیتے ہیں۔ ایسے اصحاب سے نویدن ہے۔ کہ یہ سماج اس یوگیہ نہیں کہ زیادہ اخباریں خرید سکے۔ لہذا جن اصحاب نے بلا درخواست اخباریں بھیجی ہیں۔ وہ بند کر دیویں۔

مہاشے جگت رام جی خانکی ضلع گوجرانوالہ سے بگینہ آریہ سماج کے منتری مہاشے سے پوچھتے ہیں کہ پانچ آریہ مسلمان ہوگئے ہیں یہ غلط خبر تھی تو آپ نے تردید کر دی۔ مگر محمد عمر (مسلمان کہتے ہیں) مسلمان ہو گیا۔ اسکی مناسب تردید ہونی چاہئے۔

یہ خبر بالکل غلط ہے۔ مہاشہ ... منتری نے اُس آدمی کو مبلغ دو ... انعام دینا منظور کیا ہے۔ جو یہ ثابت کرے کہ کوئی آریہ مسلمان ہوگیا ہے ...

بڑالہ آریہ سماج میں ستیارتھ ... جلسے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ستیا ورت سنگھ جی ستیارتھ سے کتھا کرتے ہیں۔ ہر اتوار کو باری باری سبھاسدوں کے گھر جا میں ہون ہوتا ہے ۲۳ جولائی کو پنڈت ہرنام سنگھ جی کا ... ایشور پراپتی پر ... ۲۴ جولائی کو ... اور ستری شکشا پر لیکچر ہوا۔ حاضری ... ۱۲۵ کی تھی۔

بگینہ آریہ سماج کے سبھاسدوں نے ... کے فرائض سے فارغ ہوکر ۲۸ جون ... کو ایک بڑا ہون کیا۔ یہ ہون برہمچاری ... جی سادھو لشنو ... نے کرایا تھا۔ بھجن منڈلی ادھشٹاتا مہاشے دولت رام جی نے بڑے آنند سے بھجن گائے۔

مہاشے ہریچندر شرما ممبران آریہ سماج دھوچک، کو ستیہ دھرم انوکول آچرن کی پرتگیا یاد دلاتے ہیں۔

قصور آریہ سماج میں ۱۰ جولائی سنہ ... ایک کثیر تعداد حاضرین کے سامنے ایک ... کو شدھ کیا گیا ہے۔ یہ صاحب پہلے ... سکھ تھے۔ کئی مسلمانوں کے بہکانے سے ... ہو گیا تھا۔ اس شدھی میں ہندو۔ اور ... بھی شامل ہوئے ہیں۔ حاضرین نے ... دوسرے دن سنگھ سبھا میں اُس سے ... بٹوایا گیا۔

ڈیرہ دون آریہ سماج میں ۲۶ ... کو بڑے ... اور دھرم ... پنڈت جی کے ... کو دیکھ کر لوگ بڑے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری اور دیگر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۔ ۴ر

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جیس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے انحصار اور کریاؤں کا درج ہے - ہر ایک یوگیا ہر یک یوگ کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے - حجم ۹۰ صفحہ قیمت ا ر

سبع مذاہب کا مخزن متواتر ہندو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح مع مختصر حالات بانیان مذاہب کی الفاظ اندراج ہیں حجم ۹۰ صفحہ قیمت ا ر

پارسی مذاہب کا مخزن و پارسی دھرم پارسی مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر نوٹ و مقالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۔ ۷ر

اپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں (۱) وجہ تسمیہ - لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۲) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد - (۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴) کل اپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ا ر

سنسکرت زبان کی عظمت جس میں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں ہے قیمت ا ر

ایشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج ملتان جس میں جگہ جگہ وید و کتب پرانوں سے ثبوت ہیں قیمت ۸ر

معدن التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے سرکار دربار ملاقات شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت والوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے حجم ۸۲ صفحہ قیمت ۶ر

مختلف مت و فرقوں کا تذکرہ سرودو کنپتیہ - اگہشاہی - ادواہی - گنج بخشی رام لالی ستھراشاہی - گوبند سنگھی - سنتی - نانگا - بابالالی پران ناتھی - سادہ ست نامی - شیوزائی - رادھا سوامی سنیاسی - شیو نارائنی - ناتک - چارواکیہ وغیرہ مذہبوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ا ر

نوٹ - اس قسم کے ثبت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی یونانی فلاسفی قیمت ا ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ا ر تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح درج کئے گئے ہیں قیمت ا ر

ٹریکٹ نمبر

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹ شائع کیا ہے - جن سماجوں یا جن پرشوں کو ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ کرپا کر کے منگوالیں - ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاوے گی -

ویدک توحید یعنی وید ہی سنساری میں قیمت ۱۰۰ - ۱۰ر
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰ - ۱ر
آریہ مت مذہب ۱۰۰ - ۲
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱۰۰ - ۸ر
قدیم آریہ علیحدہ یا تحریر کا رواج قیمت ۲

ایڈیشن سنجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پوتا

واسطے چندہ لکچروں کی اردو ترجمہ قیمت فی جلد ۵ر

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ۱ر

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بکٹ ٹکٹ لصف آنہ کا آنے سے لکھ کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و فہرست و دیگر مال تقسیم کرتے ہیں - **المشتہر** ماسٹر پیر بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب

فہرست کلیات الکھدھاری

موجود مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ا حکمت نظری و عملی کے بیان میں -	۱۰
,, نمبر ۲ علم الہی	۴
,, نمبر ۳ الہامیوں کے خیال افعال	۳
,, نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۳
,, نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم و جان	۳
,, نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۴
,, نمبر ۲۱ فنا و آسے الکھدھاری	۴
,, نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	۴
,, نمبر ۲۹ - طعام و شراب	۳
,, نمبر ۳۶ - موت اور اس کے بعد کی حالت	۸
,, نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۴
,, نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱
,, نمبر ۳۹ - دوج نیتی	۵
,, نمبر ۴۰ سنجارت صنعت و ایجاد	
,, نمبر ۴۱ ستطفہ راج نیتی	۳
,, دھارنا تیاگی	۲

نوٹ - دس روپیہ یا دس سے زیادہ کی خرید

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو ۱۲ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہونچانے کی کوشش کی جاویگی۔

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ھردوار

تعلیمی شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرینگے خرچ کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے خرچ بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کا رناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند مینیجر و ایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے اُن میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یںترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی بکتی رہیں۔

رگوید بھاشیہ	[illegible]
یجروید بھاشیہ	[illegible]
رگوید بھاشیہ بھومکا	[illegible]
ستیارتھ پرکاش	[illegible]

ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۲ روپیہ مجلد
سنسکار ودھی	۱۰/
نروکت	۱۰/
اشٹادھیائی مول	۱۲/
آریہ بھوینے	۳/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/
سنسکرت واکیہ پرابودھ	۱/
ووہار بھانو	۲/
شاستر ارتھ فیروزآباد	۱/
وید ورُدھ مت کھنڈن	۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانت نوارن	[illegible]
میلہ چاند اپور	۱/
شاستر ارتھ کاشی	[illegible]
آریہ اُدیش رتن مالا	[illegible]
گوکرونا ندھی	۱/
بھرم اُچھیدن	۱/
انو بھرم اُچھیدن	[illegible]
ہون منتر	[illegible]
سوَمنتویہ امنتویہ پرکاش	۱/
سویکار پتر	[illegible]
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ھردوار

مختلف صاحب کی تصنیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	[illegible]
ثبوت تعلیم وید	[illegible]
دیانت دھوانت نوارن	[illegible]
سندھیا منظوم اردو	[illegible]

سندھیا منتر	[illegible]
گنجینہ بھجن	[illegible]
قادیانی مت درپن	[illegible]
سنگت رتن پرکاش	[illegible]
آریہ ورت کا خروج	[illegible]
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	[illegible]
ایضاً حصہ دوم	[illegible]
مخزن اسرار حصہ اول	[illegible]
ایضاً حصہ دوم	[illegible]
سدا چار پربودھ	[illegible]
پھول	[illegible]

ناگری ٹائپ

ایک اپنیشد ستری کی یاترا قیمت مجلد	[illegible]
پربھوشن پرکاش	[illegible]
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	[illegible]
برہمچریہ مجلد	[illegible]
ستری دھرم منتی	[illegible]
دلیپ وسن پرکاش	[illegible]
گنجینہ بھجن	[illegible]

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا، لنگی، پٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہوری لال بی۔ اے مینیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

رامسروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلا سدھار پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ ۔ تیسرا حصہ ۔ چوتھا حصہ ۔ ہندو لاشیر کے لکھے ہوئے مہرشی جیون چرتر بھجن بلاس۔ بلوہ کیرتن۔

درخواست خریداری مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار کے نام۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ओ३म्

REGISTERED — رجسٹرڈ نمبر ای ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204 — رجسٹرڈ نمبر ای ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

قیمت بلا پیشگی

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک ... — طالب علموں سے ... }

جلد | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شائع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا؟

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ ایک دلچسپ بیان دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر

مفت

ہر ایک گھر میں جیسے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی و عیسائی متوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہییں اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہیے کہ غربا کو اور دیگر متوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں بتہ ذیل بھیجیے۔

(۱) مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ (۲) بھگت میگھراج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور

کتھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے:-

(۱) دس اور دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۔ فیصدی (۲) پچیس و اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی اور (۵) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

المشتہر

کیشب دیو مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس بمصنفہ ماسٹر مول چند جی۔ اس گرنتھ میں پورانک کال کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکند پوران بارھویں و تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے مصنف نے اپنی تحقیقوں اور حوالوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۲ ر

ویرانگنا ستریوں کے چرتر مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۵۰ کے قریب قریب ودشی۔ ویرانگنا اور ستی دھرما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں دیوناگری بھاشا میں قیمت ۲ ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رودردت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے۔ قیمت ۳ ر۔ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

خریداران پرچارک سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور
بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی
پُستک ہے۔ جسمیں بھارت کی وکمیات ودوشی۔
وصرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسدّ
کاریوں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ
ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر
سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف منجملہ اُن جگت
وکمیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔
دروپدی سبھوگیتا۔ پینی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری
جہانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے
راجنیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسریطرف میتری
ویاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی ویاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ
جنک کا اور دُوشی سولابھا کا سمواد لکھہ کر مصنف
نے پراچین دیویوں کے برھم گیان کا پرچے دیا ہے
فرداً فرداً خرید نے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے
پورے سٹ کے خریدار کو عہ میں دیجاتی ہے۔
ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۱ر

عجیب تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی
خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو
ملبوس کیا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بداثر ڈالنے
اور بہت حد تک وجہ بھائیوں کے بگاڑنے میں کامیاب
ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاوؤں اور اعلےٰ
خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان
بنا کر پڑھنے والے صاحبان کے ہاتھوں کچھ پستکیں رکھی جاویں
چنانچہ مہاشے شیوبرت لال نے پریشرم اٹھا
ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ
تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔
(۱) مہاراجہ چندر گپت وکرماجیت سکندر اعظم کی پوتی کی
شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ وشنو
کمار گپتا نے تینی وان چانکیہ کی کامیاب جدوجہد۔ شاہ
سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی
میگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ وہ نثر انگیز صلح کرنا (۱)
راجہ چندر گپت کا روکشانا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے
وواہ۔ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر
گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم
ٹریکٹ سائیز ۸۰ صفحہ قیمت ۱ر

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ
روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار
میں آتے ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر
بھاگنا۔ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائیز
قیمت ۳ر

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاتما صاحبان
اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور
اُن کے مورث اعلےٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے
وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام
کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز
۶۰ صفحے۔ قیمت ۱ر

(۴) مہربانو نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا کو
سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خرید نے
میں ۷ر اکٹھے چاروں خرید نے سے ۶ر لیا جاویگا۔
درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک
ہردوار ضلع سہارنپور۔

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و
فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔
جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں
ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے
یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بُدھ دھرم کا دلدادہ بنایا
وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت
کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بُدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان
دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں
میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی
دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے
یوروپین و امریکن عالم کھلا بدھسٹ بن گئے
کلیان دھرم ہے۔
جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں
چھپی و یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں
ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی۔ سیامی تبتی
وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کر
بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں
ہے۔ ارعد اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں
رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ
بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کی ضخیم و صحیح
نامور ہے۔ حضرت ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر
بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اسکے مضامین
دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری
کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی
کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت
پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ ایکے
میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۱۸x۲۲
تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ۔ اب تھوڑی سی جلدیں
رہگئی ہیں۔ (شیوبرت لال ورمن)
ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر
موتی رام جی ساکن ساہنوال نے پنجابی زبان
بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحبان کو
پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک پوتر
ہے قیمت ۵ر علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم
ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۵ ساون سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء - شکروار - ہردوار | نمبر ۱۶

واقعات اور مفید رائیں

نپولین اعظم کے مشہور گھوڑے کا چمڑا پیرس کے ایک عجائب خانہ میں رکھا ہوا ہے۔ بڑے آدمیوں کی ہر ایک چیز عجیب ہوتی ہے نپولین کے اس گھوڑے کے جسم پر خاکی دھبے تھے۔ اور بائیں بازو پر لفظ این (N) داغا ہوا تھا جس پر تاج شاہی بنا ہوا تھا۔ اسوقت بھی اُس گھوڑے کے چمڑے کو دیکھکر عام لوگ حیرت میں پڑجاتے ہیں۔

سابق ڈاکٹر لشمی کانت اب سچ مچ عزرائیل ہی ہو گئے ہیں اخبار بنگالی کے ایک کارسپانڈنٹ نے لکھا تھا کہ ابھی اس خبر پر اعتبار نہ کیا جاوے لیکن یہ تحریر کچھ وقعت کے قابل نہیں سمجھی گئی۔ اس واقع سے جو نتیجہ مسلمان صاحبان نکالتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ محض ایک آدمی کے مسلمان ہونے سے خواہ وہ کیسا ہی تعلیم یافتہ کیوں نہ ہو محمدی مذہب سچا نہیں ثابت ہو سکتا میری رائے میں کوئی بھی مذہب محض اس لئے سچا نہیں کہا جا سکتا کہ چند ایک تعلیم یافتہ آدمی اُسمیں خوشی سے شریک ہو گئے ہیں اسوقت تبدیل مذہب کی کئی وجوہات ہوا کرتی ہیں یہ سب زن زمین اور زر کی تعریف میں آجاتی ہیں جو لوگ ان وجوہات سے محرک ہو کر تبدیل مذہب کرتے ہیں۔ وہ تو دل کے سچے ضرور ثابت ہوتے ہیں لیکن اس لئے اُنکا قبول کیا ہوا مذہب سچا نہیں ہو سکتا ✦

کسقدر جہالت کو ابھی دور کرنا ہے۔ ایک بنگالی نوجوان نریندر ناتھ کی موسی بیمار تھی جب حکیموں کے علاج سے فائدہ نہوا تو ایک مسلمان فقیر بلایا گیا۔ اُسکے جادو ٹونے سے عورت کو آرام ہو چلا اور وہ رفتہ رفتہ بیماری سے بالکل بری ہو گئی (غالباً اُسے اکھنت روگ ہو گیا) اس سارے عرصہ میں مسلمان فقیر کا ڈیرہ اُس عورت کے ساتھ ہی لگا ہوا تھا حسب دستور سابق ۱۵ جون کی رات کے ۱۲ بجے بھی فقیر نے اپنے مریض سے ملنے کی استدعا کی جو دی گئی۔ اُسیوقت اس کمرے کے آگے سے نریندر کا گذر ہوا جس نے فقیر کی کچھ حرکات نامناسب دیکھکر غصہ کے مارے اُسپر حملہ کیا اور ڈنڈے سے اُسکی خوب گت بنائی جیوں تیوں کر کے فقیر بھاگا لیکن نریندر نے ایک چھُرا لیکر اُسکا تعاقب کیا اور بارہ زخموں سے اُسکا وہیں کام تمام کیا۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ افسوس اس قسم کے عبرتناک واقعات روز ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن ہندوستانیوں (ہندو مسلمانوں) کو ذرا بھی عقل نہیں آتی۔ نہ معلوم یہ جہالت کا قفل کب کھلنا نصیب ہو گا ✦

اندھوں میں کانا راجا۔ پنجاب میں اسوقت بڑی سے بڑی اصلاح پر بھی کسی کو تعجب نہیں ہوتا۔ لیکن بنگال جو انگریزی تعلیم کا گھر ہے تھوڑی سی اصلاح کر کے بھی آسمان سر پر اُٹھا لیتا ہے۔ وہ لہارنجی کے وکیل کھیتر موہن گھوش کا لڑکا ہے اور لڑکی بابو اپیندر ناتھ بوس سامکن (؟) کی ہے۔ عجیب اصلاح یہ ہے کہ دولہا نے باوجودیکہ اس سال بی۔ اے کا امتحان دینا ہے کوئی بیجا رقم دلہن کے باپ سے طلب نہیں کی اسپر اخبار بنگالی شادیانے بجا رہا ہے اور بنگال وہ جگہ ہے جہاں انگریزی تعلیم کو پھیلے ہوئے سو برس سے زیادہ کا عرصہ ہوا۔ کیا اب بھی یہی کہا جائیگا کہ محض انگریزی کی تعلیم ہر ایک قسم کی اصلاح کے لئے کافی ہے ✦

لالہ دیوراج جی پردہان کنیا مہاودیالے جالندھر نے جو کتابیں ستری شکشا کے متعلق بنا کر چھپوائی ہیں اور جو مفید عام کتابیں تصنیف کی ہیں اُنکے صلہ میں اُنکو گورنمنٹ پنجاب کیطرف سے دو صد روپیہ انعام ملا ہے۔

ریویو کا بازار آجکل ہندوستان میں بھی گرم ہو رہا ہے بھلا کتاب پر تو ریویو ہو سکتا ہے اور ریویو کرنے والے کی رائے اگر نیک نیتی پر مبنی ہو تو محض سے پبلک کتاب کے وزن کو سمجھ بھی سکتی ہے لیکن بٹن - کاغذ - قلم - دوائی وغیرہ کا کیا ریویو ہو سکتا ہے یہ کیسے معلوم ہو کہ دوکاندار اُس قسم کی چیز فروخت کریگا جیسی کہ طیار کر کے ریویو کے لئے بھیجتا ہے - خیر - ریویو کی نسبت ہربرٹ سپنسر کی رائے لوگوں کو بہت ہی حیرت میں ڈالیگی وہ سنجیدہ فلاسفر لکھتا ہے کہ پہلے وہ اپنی تصانیف ریویو کے لئے بھیجتا تھا۔ لیکن بکری بہت کم ہوتی تھی جب کہ اُس نے اپنی تصانیف کو ریویو کیلئے بھیجنا بند کر دیا - اُسوقت سے ہی اُنکی فروخت دوگنی ہو گئی اصل بات یہ ہے کہ نیک نیت اور جذبات سے بری ریویو کرنیوالے اِسوقت نایاب ہیں اور اسلئے اپنے سے زیادہ لیاقت رکھنے والے مصنف کی محنت کی داد نہیں دے سکتے ✦

ہربرٹ سپنسر نے اپنی خود بیان کردہ سوانح عمری میں لکھا ہے کہ اُسے فخر تھا کہ نہ تو وہ کبھی سوسائٹی کا ممبر یا عہدہ فیلو بنا اور نہ ہی اپنی زندگی میں کبھی کسی سوسائٹی کا میر مجلس مقرر ہوا شاید اس بے نظیر فلاسفر کی تصانیف کو پڑھکر ہزاروں آدمی سوسائٹیوں کے ممبر بنے ہونگے۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن یہ شخص سادہ ہربرٹ سپنسر ہی مرا۔ اسی طرح پر مسٹر گلیڈسٹون نے اپنی زندگی میں سینکڑوں لارڈ وول۔ کاونٹ وغیرہ بنا ڈالے لیکن خود سادا مسٹر گلیڈسٹون مرا۔ بڑے آدمیوں کو دنیاوی عزتوں کی پروا نہیں ہوتی بلکہ دنیاوی عزتوں کو اُنکے باعث فخر ہوا کرتا ہے۔

بجلی کی عجیب طاقت - شہر جیرسی میں ایک اندھیری اور طوفان کے موقع پر ایک شخص ایک درخت کے نیچے سے گذر رہا تھا کہ وہ بجلی کے گرنے سے مارا گیا اُسکے چہرہ پر درخت کی تصویر صاف طور پر کھچ گئی۔ بجلی کی ایک نئی طاقت اب معلوم ہوئی ہے۔

ضعیف الاعتقادی نے جنوبی افریقہ کے بوئیروں پر بڑا تسلط جمایا ہوا تھا۔ اور اب تک بھی وہی حال ہے۔ نجومیوں نے پیشگوئی کی ہے کہ جنوبی افریقہ میں اب چودہ سال تک فارغ البالی رہیگی۔ بوئر کسان اس پیشگوئی کو سُنکر بہت خوش ہو رہے ہیں۔

حیدر آباد دکن میں (بقول اخبار ایڈوکیٹ لکھنؤ) اسوقت فریق بندیاں ہیں۔ دکھنی مسلمان۔ پارسی مدراسی مسلمان۔ حیدر آبادی خاص۔ ہندوستانی مسلمان اور ہندو وغیرہ۔ مہاراجہ کشن پرشاد کی نسبت کوشش کی گئی تھی کہ اُنہیں ہندو پارٹی کا جانبدار ثابت کیا جاوے لیکن حضور نظام نے اس شکایت کو کچھ وقعت نہ دی اور دیتے بھی کیسے جبکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کی ہندوؤں سے خاک بھی ہمدردی نہیں اور وہ اصل میں سولہ آنہ مسلمان ہیں۔ گو اپنی جائداد کی حفاظت کے لئے برائے نام ہندو بنے ہوئے ہیں۔

مسٹر پال کروگر کو خاص پریٹوریا میں دفنانے کی اجازت برٹش گورنمنٹ نے دیدی ہے۔

کابل میں آفریدی معزز و بہت سے رہتے ہیں۔ امیر حبیب اللہ کا اُنکے ساتھ وہ برتاو نہیں جو اُنکے والد امیر عبدالرحمن خاں کا تھا۔ انگریز ہم اخلاق اُنکی کابل میں موجودگی کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور امیر حبیب اللہ خاں کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ ان مغرور آفریدیوں کو افغانی ترکستان میں بھیج دیوے نہ معلوم امیر حبیب اللہ خاں کا منشاء کیا ہے کہ وہ انگریزوں کے بار بار کے اعتراض کے باوجود آفریدیوں سے نکالنا پسند نہیں کرتا۔

مقام منمار کے ڈسٹرکٹ ٹریفک انسپکٹر کے دو یوروپین لڑکے شکار کیلئے جنگل میں گئے۔ پہاڑی کھیتیاں میں انہیں چار آدمی مسلح ملے جنہیں بھیل شکاری سمجھکر وہ بات چیت کرنے لگے لیکن وہ آدمی ڈاکو تھے جنہوں نے دونوں یوروپین نوجوانوں کی بُری گت بنائی اور اُنکی بندوقیں وغیرہ چھین چھپٹ لئے۔ مضروب مشکل سے رینگتے ہوئے ایک گانوں میں پہونچے جہانکے باشندوں نے انہیں اُنکے باپ کے یہاں پہونچا دیا۔ ممالک متوسط میں ڈاکو کثرت سے ہیں۔ جو انگریزوں اور دیسیوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے ہیں۔

لاہور کے میڈیکل کالج کا تعلق کیمبرج یونیورسٹی کے سپیشل بورڈ آف میڈیسن کے ساتھ ہو گیا ہے۔

لنڈن میں دیندار عیسائی بہت کم ہیں حال میں ہی لنڈن کے اخبار میں آرچڈیکن سنکلیئر نے اس بارے میں بحث کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ لنڈن کی آبادی کا صرف اٹھارہ فیصدی حصہ ایسا ہے جو کہ کسی مذہبی پرستش کی جگہ میں حاضر ہوتا ہے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مذہبی مکانوں میں عیسائیوں کے کل فرقوں کے گرجاؤں کے علاوہ یہودیوں کی جائے پرستش بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر سنکلیئر کا خیال ہے کہ اگر زیادہ پادری مقرر کئے جاویں تو زیادہ لوگ گرجا کی حاضری میں شامل ہوں۔ لیکن میری رائے میں یہ انکی غلطی ہے سچے دل سے عیسائی لنڈن میں بہت کم ہیں یہی حالت مذہب کی ہندوستان میں ہے۔ یہاں بھی ہر روز بتوں کے مندروں میں حاضری کم ہو رہی ہے بلکہ نئے اصلاح کنندہ مذہبی سوسائٹیوں کے جلسوں میں حاضری اسقدر نہیں ہوتی جسقدر کہ ہونی چاہئے مذہب سے بے پروائی واعظوں یا پادریوں کی تعداد سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ اسکے لئے کچھ اور ہی تجویز کرنی پڑے گی۔

انگریزی مخبروں کے ذریعہ سے یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ قیمت والے جوتوں کی جوڑیاں جو ہر سال بنائے جاتے ہیں تیئیس تیئیس سال تک اور مختلف اشخاص کے استعمال میں آتے ہیں نہ معلوم یہ فقرہ کہاں تک صحیح ہے جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ قیمتی آدمی بہت سے اور زندہ دل پہنے جاتے ہیں نہ معلوم بیچاروں کا انجام کیا ہوگا۔

سال گذشتہ میں پنجاب کے اندر دو لاکھ سے زیادہ آدمی طاعون کی بیماری سے مرے۔ طاعون کے علاوہ دیگر بیماریوں کا اس سے بھی بڑھکر زور رہا مختلف اقسام کے بخاروں سے پانچ لاکھ سے زیادہ اموات ہوئیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ پانچ برس سے نیچے اور ساٹھ برس سے اوپر کی عمر پر طاعون کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ زیادہ تر اٹھارہ اور ساٹھ کے درمیان عمر رکھنے والے مرتے ہیں۔ مسلمان ہندوؤں کی نسبت زیادہ مرے اور ضلع جالندھر میں آدمیوں کی نسبت عورتیں زیادہ مریں جس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید عورتوں کے علاج کی طرف ٹھیک توجہ نہیں دکھائی جاتی۔

برلن کی مردہ جلانے والی سوسائٹی نے دستخط کرا کے ایک عرضداشت پوپ روم کو روانہ کی بھیجی ہے جسمیں درخواست کی گئی ہے کہ جن رومن کیتھولک عیسائیوں کی لاشیں جلائی جاتی ہیں۔ اُنکے لئے مذہبی رسوم کی ادائیگی کی اجازت رومن کیتھولک کو ہو جاوے۔ لوگ خواہ ویدوں کی نسبت کچھ ہی ظاہر کریں ویدک سدھانت اپنی عالمگیر سچائی کے باعث خود بخود پھیلتے جائیں گے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سنسار کی گتی

پکڑے جانا پاپ ہے

نئی تہذیب نے جہاں دنیا کو بہت کچھ
نیا سبق ہندوستانیوں کو
سکھائے ہیں وہاں ایک بڑا گہرا
سبق اس نے یہ دیا ہے کہ
"برے کام کرنا پاپ نہیں بلکہ
پکڑے جانا پاپ ہے"۔

دنیا انسانوں کے مجموعہ کی ہوا انتشی کا نام گورنمنٹ ہے
جہاں زیادہ آدمی اکٹھے ہوں وہ شہر ہے شہروں اور
گاؤں کے مجموعوں کا نام ملک ہے اور کسی ملک کے
چیدہ شخصوں کا نام گورنمنٹ ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
گورنمنٹ قریب قریب وہاں کے باشندوں کی مجموعی
حالت کا نمونہ ہوا کرتی ہے۔ اسوقت روئے زمین
کی گورنمنٹوں کی پالیسی ایک ہی ڈھب پر چل رہی
ہے۔ بیچارے ایشیائی تو پالیسی کو جانتے ہی کیا تھے
جاپان دنیا کے پردہ پر یوروپین قوموں کے ہم پلہ ہونے
کا دعویدار کھڑا ہوا ہے۔ مگر اسکی نسبت ابھی تک یہ
فیصلہ نہیں ہوا کہ آیا اسکی آئندہ پالیسی جیسی کہ
ہونی چاہیے (جیسی کہ اسکی پالیسی سے ابتک اندازہ
کیفیت کہاں دیتی ہے) افریقہ کے وحشی پالیسی
کو کیا سمجھیں۔ یہ تو محض یوروپین قومیں ہی ہیں۔
جو کہ نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں میں پالیسی کی
پرچار کا ہیں۔ سب کی سب یوروپین قومیں دھوکہ بازی
فریب اور مکاری کا نام پالیسی رکھتی ہیں۔ لیکن فرق
صرف اسقدر ہے کہ ان میں سے جو زیادہ تر تہذیب یافتہ
ہیں وہ پکڑی نہیں جاتیں۔ ہاں جنکی تہذیب معراج
پر نہیں پہونچی وہ ضرور پکڑی جاتی اور پالیسی باز
کہلاتی ہیں۔ ہماری انگریزی سرکار نے نسبت پر پہلی از
زمانہ سوچ وچار کر چڑھائی کی۔ کسی مہذب قوم کو طاقت
نہیں کہ اس چڑھائی کو بدنیتی سے منسوب کر سکے

لیکن دوسری طرف روم (ٹرکی) ہے۔ جسکے نیم مہذب
ملازمان سرکار پہلے سے ہی شور مچا رہے ہیں۔ مگر
روس سے قطعاً مختلف کرکے چین کو منچوریا میں شکست فاش
ہوئی تو روم فوراً بلگیریا کو تنگ کرنا شروع کریگا
اور وہاں جنگ بپا کر دیگا۔ تا شمالی مسرف سرکار
انگریزی کی فوج کے روبرو دبکا ہوا بیٹھا تھا۔ انگی
واپس آتے ہی آنکھ بچتے پھر سے مار دھاڑ شروع
کر دی۔ اور امیر کابل اپنا ہی معاملہ پکا کر رہے ہیں
وہ نہ معلوم کس گھات میں لگ رہے ہیں۔ سرکار
انگریزی نے اپنے جہاز ملاکا پکڑے جانے پر
آدھی آسمان سر پر چڑھا لیا ہے۔ مطلب شاید
یہی ہوا اس دھمکی سے روس کی جہازی طاقت
بجائے جاپان کے پیچھے پڑنے کے ادھر رجوع ہو جاوے
لیکن بیچارے روس میں یہ لیاقت کہاں ہے کہ دوسرں
کی پالیسی کی اصلیت کو کھول سکے۔ اُسے تو اپنی
پالیسی کے اصلی مقاصد کو چھپانا ہی مشکل ہو جاتا
ہے۔ ورنہ کیا اسی طرح ساری دنیا کے روبرو ملعون
ہوتا جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔

یہ چاروں طرف کی یوروپین سلاطین کی پالیسی بازیاں
کیا ظاہر کر رہی ہیں۔ یہ کہ دھوکہ بازی اور مکاری پاپ
نہیں بلکہ ان رازوں کا افشا پاپ ہے کہا جاتا ہے
کہ یوروپین قوموں کی پالیسی کے اثر سے اُن ملک
کے رہنے والے فرداً فرداً آزاد ہیں لیکن یہ معمہ
میری سمجھ میں نہیں آتا۔ شاید وہاں بھی یہی حیثیت
کو فردوں کی مکاری پکڑنا مشکل ہے کیونکہ ہر ایک
انگریز کا گھر اسکا قلعہ ہے اُسکے گھر کے معاملات
میں دخل دینے کا کسی کو بھی ادھیکار نہیں ہے خواہ
کچھ ہی ہو یورپ کی قوموں میں پالیسی پک چکی ہیں کہ
ان قومی اور شخصی مکاریوں کی باوجود بھی اُنکا ظاہر
کچھ بگاڑ نہیں ہوتا۔ لیکن جو ہندوستان کہ اب
ایک خام خیالی کے دائرہ میں گھوم رہا ہے اُسکے
لیے اس قسم کی پالیسیوں کا سبق بڑا ہی خطرناک
ہے۔ ہندوستانیوں کو چاہیے کہ نیک و بد میں تمیز
کرنا سیکھیں اور نیکی کو باوجود مشکلات درمیانی
کے بھی اپنے اندر بیخوف ہو کر جذب کریں۔

شکشا جیون سے مل سکتی ہے

شکشا جیون سے
مل سکتی ہے دکہ زبان
سے۔ یہ مسئلہ بہت
پرانا ہے مغربی دنیا میں پرانے استاد اور
شاگرد کے تعلقات کو دور کرکے نئے تعلقات پیدا
کرنیکی کوشش ہوئی لیکن اسکا نتیجہ کیا ہوا مغربی
دنیا کے کل سے ہی اسکا نتیجہ پوچھو۔ یورپ اور
امریکا میں اسوقت تعلیم کے بارے میں ہلچل مچ
رہی ہے۔ نئے نئے طریقہ ائے بتلائے جا رہے
ہیں۔ اور جب کسی میں بھی کامیابی دکھائی نہیں دیتی
تو آخر کار یہ رائے قائم کی گئی ہے۔ کہ قواعد کچھ بھی
نہیں کر سکتے اور اعلیٰ سے اعلیٰ کتب تعلیم اپنا کچھ اثر
نہیں دکھا سکتیں جب تک کہ استاد عاملان باعمل
نہوں حال میں ہی جب ریورینڈ ایونس نے اسامر
پر خوشی کا اظہار کرکے کہ گورنمنٹ نے شراب نوشی
کے برخلاف مضامین پڑھانے کی اجازت دی ہے
صلاح دی تھی کہ فلاں کتب اُس مضمون پر پڑھائی جاویں
تو ہمیں نے رائے دی تھی کہ محض کتاب سے کچھ بن نہیں سکتا
اب اخبار پاپونیر میں پنڈت گوری شنکر جی نے
اپنے میو کالج اجمیر کے تجربہ سے ظاہر کیا ہے کہ جو علم
کتابوں کے اس مضمون پر ایسے استادوں سے کچھ
کرانے چاہیں جو کہ خود اسکے تارک ہوں میری رائے
میں جب تک کوئی ایسا انتظام نہیں کیا جاتا جس سے
استادوں کا نیک چلن رہنا ایک یقینی امر بن جاوے
تب تک طلباء کے اندر واقعی تبدیلی کا آنا ناممکن سا
معلوم ہوتا ہے۔ میں نے ایسے پروفیسر دیکھے ہیں
جو شراب خور اور بیبھچاری ہیں۔ بھلا ایسے استادوں
کا کچھ نیک اثر پڑ سکتا ہے؟ مجھے ذاتی طور پر علم ہے
کہ آج سے آٹھ دس برس پہلے ایک۔ دو ایسے پروفیسر
موجود تھے جو اپنے شاگردوں کے ساتھ بدکاری کرتے تھے

بے تکلفی سے بدمعاشیوں کے متعلق بات چیت کرتے تھے۔ اور اسوقت بھی سوائے اس کے کہ عام طور پہ اُستادوں اور پروفیسروں سے نیک چلن رہکر اپنے شاگردوں کے لئے نمونہ بننے کی لفظی اپیل کی جاوے اور کوئی طریقہ نہیں ہے جس سے اُنہیں درست رکھا جا سکے۔ جس طرح پر کہ بہار ٹھے کے ٹھیوں سے دھارمک تعلیم کے دنیا میں پھیلانے یعنی اُپدیش کرنے کی پوری توقع نہیں ہو سکتی اسی طرح پر جو اُستاد کہ محض ٹکوں کے لئے کام کرتے ہیں اور اپنے اندر معلّمی کے کام کے لئے زبردست اندرونی حرکت نہیں دیکھتے اُنہیں شکم پُری کا کوئی اور ذریعہ تلاش کرنا چاہئے۔ لیکن اس کم بخت مُلک میں یہی تو کمی ہے۔ کوئی شخص بھی نیک نیتی سے اپنی کمزوریوں کو محسوس کرکے اُس کام سے علیحدہ ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا جبکہ کہ وہ لائق نہیں ہے۔ پرماتما وہ دن جلد لاویں جبکہ اُستادوں کے جیون ہی شاگردوں کی اخلاقی تعلیم کے لئے کافی ہوں۔

ہمارے اصلی فرمانرواؤں کی موجودہ حالت۔

جن لوگوں کو انگریزی کی اعلیٰ تعلیم نہیں ملی ہے اور تعلیم یافتوں میں سے بھی جنہیں پولیٹکل معاملات میں کچھ دلچسپی نہیں ہوئی ہے وے عموماً شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو ہی اپنا حاکم آخری سمجھ بیٹھے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمارے واقعی حاکم کوئی اور ہی ہیں۔ بادشاہ سلامت شان و شوکت سے نکلتے ہیں اُنکے لئے توپوں کی سلامی داغی جاتی ہے اُنکے روبرو بڑے سے بڑے سر سجدہ ہو جاتے ہیں لیکن باوجود ان سب باتوں کے بھی ہمارے اصلی فرمانروا نہیں ولایت انگلستان کے لنڈن شہر میں ایک خاص کمیٹی ہے جسکو پارلیمنٹ کہتے ہیں اُس کے دو حصّے ہیں۔ ایک کا نام ہاؤس آف لارڈز دوسرے کا نام ہاؤس آف کامنز اول الذکر میں پُرانے اور نئے روساء کے جانشین بیٹھتے ہیں جنہیں اُس کونسل میں محض بلحاظ اُنکی ریاست کے جگہ ملتی ہے لیکن اُنکا اختیار بھی ادھورا ہی ہے۔ کسی قانون کو روکنا اُنکے لئے ممکن ہے لیکن نئے قانون کا بنانا آخر الذکر کا ہی کام ہے۔ پس ہمارا اصلی مالک لنڈن کا ہاؤس آف کامنز ہے۔ اِس کونسل میں انگلینڈ۔ سکاٹلینڈ۔ ایرلینڈ اور ویلز کے وکیل بیٹھتے ہیں جنکا انتخاب خاص قواعد پر مبنی ہے۔ اِس کونسل میں دو خیالات کے آدمی رہتے ہیں ایک لبرل دوسرے کنسرویٹو۔ گو اُنمیں بھی کئی بھید ہیں لیکن اصل دو ہی ہیں۔ گویا ایک تو آگے چلنے والے جس طرح پر کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں آریہ۔ برہمو وغیرہ ہیں اور دوسرے سناتنی جیسے پُرانے خیالات کے ہندو۔ ناموں سے تو یہاں تک بھی ظاہر ہوتا ہے لیکن میں نے تعجب سے دیکھا ہے کہ بعض معاملات میں لبرلوں کے خیالات کنسرویٹو اور کنسرویٹوں کے خیالات لبرل ہیں خیر اسوقت کنسرویٹو فرقہ کی وزارت ہے کیونکہ اُنہیں کی کثرت رائے ہاؤس آف کامنز میں ہے لیکن کچھ دنوں سے اُنکے درمیان بھی تجارت کے اصولوں پر کچھ جھگڑا پیدا ہونے سے کچھ آدمی علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اور ہلچل مچی ہوئی ہے اور کسی معاملہ پر اُنکی قلّت رائے ہو جاوے۔ تو لازمی طور پر انہیں گورنمنٹ سے علیحدہ ہونا پڑیگا۔ چنانچہ لبرلوں کے موجودہ پیشوا مسٹر ہنری کیمبل بینرمین نے گورنمنٹ سے اظہار ناراضگی کا ریزولیوشن یکم اگست کے لئے رکھوایا ہے اگر وہ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ تو کنسرویٹو وزارت دور ہوکر فوراً نئے انتخاب کے لئے ہلچل مچے گی۔ اور اُس حالت میں اگر لبرل گورنمنٹ ہو گئی تو ہندوستانیوں کی بھی کچھ امیدیں بندھ جاویں گی۔ کیونکہ کانگریس وغیرہ جماعتوں کا خیال ہے کہ لبرل لوگ ہندوستان کے زیادہ تر دوست ہیں گو بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ لبرلوں نے بھی طاقتور ہوکر ہندوستان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا ان لوگوں کی باہمی مخالفت محض اپنی گروہ کو زندہ طاقت رکھنے کے لئے ہے ورنہ دوسرے ساتھ دونوں کا برتاؤ یکساں ہے۔ حال میں لبرل لوگ تبت مشن کے برخلاف تھے لیکن اب ہی معلوم ہوا کہ روس اسقدر اپنے قدم بڑھا رہا ہے۔ اُسی وقت سے یہ لوگ یک زبان ہو کر کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ لاسا کے ورے تک قبضہ نا گوارہ ہے۔ رموزِ سلطنت شاہاں بادشاہاں دانند لیکن معمولی دیکھنے والے بھی بعض اوقات کو عمدہ طرح سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہندوستان کی بہتری تب ہوگی جبکہ لبرل اور کنسرویٹو کی تمیز دور ہوکر دونوں فرقے سمجھ لیں گے کہ اٹھائیس کروڑ آدمیوں کو سچی آزادی دینے سے بڑھکر فخرِ سلطنت اور کچھ ہو نہیں سکتا۔

شوک پتر

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء بمقام سومبار کو شام کے وقت آریہ سماج مندر واقعہ دھیوالی میں ایک پبلک جلسہ بابو بیچارام چیٹرجی سابق پردھان آریہ سماج لاہور کے مرتیو کی افسوسناک اطلاع کے لئے ہوا جسمیں ذیل کے ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) آریہ سماج دھیوالی شریمان بابو بیچارام چیٹرجی سابق پردھان آریہ سماج لاہور نے کوئٹہ۔ سکھر و اب پردھان آریہ سماج لاہور کی مرتیو کی شوکناک سماچار کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنتا ہے اور یہ کہ یہ جلسہ اپنے دلی افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا ہوا بابو صاحب متوفی کے پس ماندگان کے ساتھ رنج و غم میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) بابو صاحب موصوف نے بذریعہ تحریر و تقریر جو ویدک دھرم کی سیوا کی ہے وہ اس لائق ہے کہ یہ جلسہ قدر کرے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تجویز کرتا ہے کہ تجویز کئے گئے پیٹرارام میموریل ہال کی بلڈنگ میں بابو بیچارام چیٹرجی کے نام پر کچھ مناسب میموریل تجویز کرے۔

(۳) ان ریزولیوشن کی نقل بابو صاحب کے پس ماندگان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Di...

آتمک وچار

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनम्
आश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः। आ-
श्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वा
ऽप्येनं वेद न चैव कश्चित्॥

॥ गीता ॥

تم نے کسی نے دیکھا ہے؟ کیا وہ حیرت زدہ آدمی جو پرے کنارے وِپلی سمندر کے کنارے کے کنکر چن رہا ہے۔ کیا وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے؟ ہم تو تنگ ہا ہے نزدیک جاکر ہاتھ باندھ اس سے پوچھتے ہیں ''بھگون! آتما کہاں ہے؟ ہمیں بھی تو درشن کراؤ'' لیکن وہ کنٹوں نہیں جواب دیتا۔ کنٹوں ہماری طرف بھی اُسی حیرت زدہ نگاہ سے دیکھ رہا ہے گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے ''میں دیکھ تو رہا ہوں لیکن دکھا نہیں سکتا'' لینہ یہ جو دیکھتا ہے۔ اس میں کہنے کی شکتی کب باقی رہتی ہے۔ اُس چتر سوندریہ کا جس نے ایکبار درشن کیا۔ اننت سوندریہ کے اندر جیسے غوطہ لگایا۔ وہ اب باہر آسکتا ہے؟ اُسکے آتما کی تو بکی اُسی طرف لگ جاتی ہے۔ پھر پرم آتما کا راستہ کس سے پوچھیں گے۔ آہ! کیا کوئی بھی سیدھا مارگ دکھانے والا نہیں! ویاکل اِدھر اُدھر بھٹکتا ہوا جگیاسو ایک دوسرے آشرم پر پہنچتا ہے۔ یہاں ہری کیرتن ہو رہا۔ اور اُس کے کنٹوں کا درشن ہو رہا ہے۔ جگیاسو کے چہرے پر آنند ہی آنند کی لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ ایسا دان پرسنسا اس جگہ آتمک کتھا کا وستار کر رہا ہے آؤ اس جگہ بیٹھکر اپنے آدھیشیہ کی پورتی کا پربندھ کریں۔ غور سے سنو مہاتما کیا کہتے ہیں۔ شبد تو سنائی دیتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ اور سمجھ میں اسے بھی کیسے؟ ایک ایک شبد آشچریہ سے بھرا ہوا ہے۔ یہ وہ بھاشا ہی نہیں۔ جسکو سننے کی ہم کو عادت ہے۔ یہ وہ دیاکرن ہی نہیں جس سے ہم لوگ شبدوں کو سدھ کیا کرتے ہیں۔ یہ بھاشا ہی نرالی ہے۔ اس کا آتما کیساتھ سمبندھ ہے۔ جب بھاشا ہی سمجھ میں نہیں آتی تو سننے سے کیا لابھ! مجھے تو اس دیاکھیان کے اندر رس نہیں پرتیت ہوتا سارا کتھن خشک سا پرتیت ہوتا ہے۔ اُٹھنے ہی کو تھا کہ ایک دوسرے شروتا پر نگاہ پڑی۔ اس کا چہرہ کنٹوں آنند سے بھرپور ہے۔ اُس کے چہرہ پر کنٹوں بشاشت کا نور برس رہا ہے؟ لیکن اس آنند کیساتھ ساتھ چہرہ گویا آشچریہ مندر بن رہا ہے عجیب حیرانی ہے۔ جس نے دیکھا وہ آشچریہ میں مگن جو بیان کرتا ہے۔ اُسکی بھاشا آشچریہ سے پُر اور جو سُن رہا ہے وہ آشچریہ سے آنندت لیکن بڑھکر آشچریہ یہ کہ سُنتے ہوئے بھی میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ اور آہ! کیونکر؟ جس لوک کی تلاش ہے وہ لوک بھی آشچریہ لوک ہے۔ پربھو! اپنی آشچریہ مے لیلا کا میرے لئے پرکاش کرو۔ تاکہ میں بھی اُسکے مرم کو سمجھکر آشچریہ میں لین ہونا سیکھوں۔

ستیہ دھرم پرچارک

یہ وقت تمہاری آزمائش کا ہے

زمانہ تھا جبکہ مسلمان اور عیسائی ویدوں کے پاک دھرم کی نسبت محض پُرانوں سے واقفیت حاصل کرکے اُنپر سخت سے سخت حملے کیا کرتے تھے اور اسطرح ہزاروں لاکھوں پُرانکوں کو ورغلا کر ویدک دھرم سے ہمیشہ کے لئے گمراہ کر دیا کرتے تھے۔ لیکن وہ زمانہ اب نہیں رہا۔ آریہ سماج کے سخت مخالف سناتن دھرمیوں کو بھی مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ سوامی دیانند کے اُپدیشوں نے سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ ہندوؤں کا رُخ محمدی اور عیسائی متوں سے پھیر کر ویدوں پر جما دیا ہے۔ گو بعض ناعاقبت اندیش ہٹ سے اپنے آپکو اب تک ہندو ہی کہے چلے جاتے ہیں۔ تاہم سمجھدار جانتے ہیں کہ وے اُن آریوں کی سنتان ہیں جنہوں نے کہ لاکھوں برسوں تک مستقل مزاجی سے ویدک پاک تعلیم کی پیروی کی تھی اسوقت ایک معمولی ہندو کو بھی یہ وشواس لانا مشکل ہے کہ اُس کے آبا و اجداد کے دھرم میں محض لڑکپن کی خیالیہ باتیں درج ہیں۔ آریہ سنتان کو یقین ہوگیا ہے کہ گو اسوقت اُنکی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ تاہم کسی زمانہ میں اُنکی تہذیب کا لوہا سارا جہان مانتا تھا اور تمام دنیا کے باشندے تہذیب کا سبق سیکھنے کے لئے اس بزرگ دیش کے رشیوں کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایسی حالت میں کب ممکن تھا کہ ''ہندو عنصر'' محض کچا تاگا رہا دے۔ جو ویدپرودہ ہندو مت ہے۔ جواب بھی کچا تاگا ہی ہے۔ لیکن بھارت نوجوانوں کے سمجھدار حصہ نے اب ویدوں کی چھوٹی سمجھ کو آغوش میں لیا ہوا ہے۔ اور اس لئے اُن کا قدم ڈگمگا نہیں سکتا۔ آریہ سماج کی عالمگیر تعلیم نے نہ صرف بُرو کے سلسلہ کو بند کردیا۔ نہ صرف یہی کہ آئندہ کے لئے آریہ سنتان کا مسلمان اور عیسائی ہونا تقریباً ناممکن کردیا بلکہ آریہ ورت کے حلقہ کی گھات میں لگ گئی۔ جنہوں نے اُمید کی سر سبزی داگا م کرتے ہوئے افریقہ اور امریکہ کے حبشی باشندوں کی طرح سے آریہ سنتان کا نام ونشان مٹا دیں گے۔ انہیں حیرت کیساتھ دیکھنا پڑا کہ آریہ سماج نے اُلٹا اُنپر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے عجیب کشمکش کی حالت ہوگئی۔ اس کشمکش میں ان ویدک دھرم کے دشمنوں نے آریہ سنتان کو بھی آریہ سماج سے گمراہ کرنا شروع کردیا۔ ویدکا زبانی اقرار کرنیوالی سندہن نے پُرانوں کو ویدوں پر بھی ترجیح دینی شروع کردی۔ آریہ گوتم۔ بُدھ کے اوتار ہیں۔ دوسری طرف اس عالمگیر گیان کے سمجھانے کی کوشش شروع کی جنہیں بھی اپنی اصلیت کو بالکل بھولکر جینیوں تک

کی رکشا کے مسئلہ کی محض نمائیش باقی چھوڑتے ہوئے مردم آزاری پر تل گئے۔ اور چھوٹا سے چھوٹا مندرود کا فرقہ بھی اپنے متوں کے سرچشمہ وید کی مخالفت کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن جوں جوں اس طرح کی بیہودہ مخالفت بڑھی توں توں سچائی نے اپنا اظہار پہتروں کے پردوں کو بھی پھوڑ کر کرنا شروع کیا۔ جو عیسائی اور مسلمان آریہ ستان کو گمراہ کر کے انہیں ویدک دھرم کا دشمن بنانا چاہتے تھے۔ خود ان کے اندر ہلچل مچ گئی ایماندار عیسائیوں اور مسلمانوں کو جب پہلے شک ہوتا تھا۔ تو یا تو وہ اپنے اندر کی آواز کو دبا کر رہ جاتے تھے ورنہ سیدھے ناستک پن کی ناہیں کو پڑتے تھے۔ لیکن انہ دھرم کے پیاسوں کے لئے

شیتل امرت جل کا شروت وید

سودا ہو گیا۔ یورپ و امریکہ میں اس سے سپرتش کر گیان کا جھونکا پہونچ چکا ہے۔ اور قریب ہے کہ افغانستان کے پہاڑوں کو چیر کر یہ تازگی بخشنے والی نسیم فارس ترکستان۔ اور عرب تک کو سبزہ زار کر دیوے لیکن دنیا میں ہر ایک نیکی کے مخالف بدی کی طاقت کھڑی رہتی ہے سنسار کے ست وادیوں کے اندر سخت ہلچل مچ رہی ہے۔ ہندوؤں سے بھی زیادہ نرم دل مشہور جینی جو جوؤں کی پرورش کے لئے کوٹھڑی میں لٹانا نیکی سمجھتے ہیں سب سے پہلے اپنے نمائشی اصولوں کو بھول گئے۔ اور پنڈت مسجود ایڈیٹر اور لالہ جمنا داس اُپ پردھان آریہ سماج صدر بازار دہلی پر گورنمنٹ سے اجازت لیکر نالش دائر کر دی۔ اس مقدمہ کے حسن و قبح پر مجھے بحث نہیں کرنا ہے کیونکہ مقدمہ اسوقت عدالت میں زیر ہے اور انگریزی عدالت سے یہی امید رکھنا چاہئے کہ وہاں انصاف ہی ہوگا دہلی کے صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے اس مقدمہ کو تبدیل لانے کے لئے چیفکورٹ میں درخواست گزری ہوئی ہے جسکی پیشی ۲۳ جولائی ۱۹۱۴ء کو مقرر تھی مسٹر جسٹس پرتول چندر چٹرجی کے اجلاس سے پیشی کا حکم ہو گیا۔ جب تک اس درخواست پر کوئی حکم نہیں ہوتا۔ اسوقت تک آئیندہ تحقیقات بند ہو گئی۔

جینی صاحبان جانتے ہیں کہ اس کتاب کے لکھنے اور شائع کرنے کی کل ذمہ داری ثابت سمجھو تاکہ ایڈیٹر اپنے اوپر لینے کو تیار ہیں اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ کتاب انہوں نے چھپوائی ہو لیکن جینی صاحبان کو چین نہیں پڑے گا۔ جب تک کہ وہ لالہ جمنا داس کو سزا نہ دلوالیں۔ مشہور ہو رہا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ اس مقدمہ کے لئے جینی صاحبان نے لفافہ جمع کر لیا ہے۔ اور پچاس لاکھ تک خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ سچ ہے کہ روپیہ اس زمانہ میں بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن یہ غلط ہے کہ روپیہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس مقدمہ میں روپیہ صرف اسی قدر کام دے سکتا ہے کہ ملزمان کو سزا ہو جاوے۔ لیکن کیا اس سزا سے جین مت سچا ثابت ہو سکتا ہے ؟ کیا جن جینی نوجوان تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں کو ویدک دھرم کی تعلیم نے ہلا دیا ہے وہ ڈر کر جین سادھوؤں کے چرنوں پر واپس گر پڑیں گے ؟ یہ ہو نہیں سکتا۔ مانا کہ دہلی کے سب لائق وکیل روپیہ نے قابو کر لئے۔ مانا کہ لاہور کے بھی سب وکلا اور بیرسٹروں کو روپیہ قابو کر لیگا لیکن کیا روپیہ چیفکورٹ کے ججوں کو قابو میں لا سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں! پھر اگر ایک منٹ کے لئے یہ بھی مان لیں کہ بے واسطہ غریب لالہ جمنا داس کو بھی سزا دلانے میں جینی کامیاب ہو جاویں۔ تو کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مذہبی اصولوں پر جا بیز نکتہ چینی بند ہو جاوے گی۔ آپ کے دھرم گرنتھ اب چھپکر نہیں رہ سکتے۔ آپ تو اس سلطنت کے ماتحت رہتے ہیں جسنے ہر ایک بات کو روز روشن کی طرح سپاک پھیلانے کی آزادی دی ہو جبکہ جن قوموں نے پہاڑوں کی کندراؤں میں اپنی تعلیم کو چھپانا چاہا اسوقت کے مشنریوں نے وہاں سے بھی ان کو باہر نکال کر مشتہر کیا ہے۔ پھر سچا سے اس کے کہ آپ سچائی کی طاقت کو کس طرح دبانے کی کوشش کریں کیسا اچھا ہو اگر خود اس تحقیقات میں شامل ہو کر سچ اور جھوٹ میں تمیز کرا سکیں۔

خیر اپنے جینی بھائیوں کو زیادہ کیا سمجھاویں سمجھا جینی تو اسوقت بھی اہنسا کو سمجھے ہوئے ہیں اور جو اسوقت دولت کے نشہ میں چور دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہیں کچھ عرصہ کے بعد خود بخود دکھائی دینے لگ جاویگا۔ اور وہ اپنے کئے پر خود پچھتائینگے دیانو جین ہر دشے کا تو یہ نظارہ ہے لیکن اس پیچاری اُمت کا کیا حال ہے جسنے اُپدیش دیا تھا کہ اگر تمہارے ایک گال پر کوئی تھپڑ لگا دے تو دوسری گال بھی اسکے آگے کر دو۔ جب جنوبی افریقہ کے بوئر جنگ کے وقت غیر عیسائی قوموں نے عیسائیوں پر اپنے نبی کے حکم کے برخلاف چلنے کا الزام لگایا تھا تو عیسائی پادریوں نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ یہ شکشا حضرت عیسیٰ نے مذہبی واعظوں اور پادریوں کے لئے کی تھی نہ کہ بادشاہوں اور گرہستیوں کے لئے باوقت سے میں سمجھا ہوا تھا کہ عیسائی پادری ہر حالت میں برداشت کرنا ہی اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں لیکن آریہ سماج نے شاستر عیسائیوں کو بھی اشانت کر دیا۔ جن عیسائی پادریوں کی حیرت انگیز برداشت کی طاقت کی کہانیاں۔ افریقہ و چین سے سنائی دیتی ہیں۔ اُن کا پول بھی آریہ سماج نے کھول دیا ہے کرنال میں عیسائیوں کی طرف سے آریہ سماج کے ممبروں پر اسوقت محض ان کے مذہبی اعتقاد کی بنا پر ایک فوجداری دعویٰ دائر ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں عیسائی مشنریوں کی طرف سے کس قسم کی پیروی ہو رہی ہے۔ اس سے وہی لوگ آگاہ ہیں جنہوں نے اس مقدمہ کے اصلی حالات معلوم کئے ہیں۔ یہ مقدمہ بھی چونکہ زیر تحقیقات عدالت ہے۔ اسلئے اس پر اسوقت کوئی بحث نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ مجھے

CC0. Gurukul K...

اس وقت مقدمہ کی اصلیت سے کچھ مطلب ہے
اگر انجیل کے تئیں مان بھی لیویں کہ جو دعویٰ کہ نال
عیسائیوں نے دائر کیا ہے۔ وہ من وعن درست
ہے تب بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ "عیسائیت
کی شان سپرٹ کہاں ہے" وہ "دشمنوں کو معاف
کرنے کا مسئلہ کیا محض زبان کی ہی آرائش کے لیے
ہے؟"
آریہ سماج نے دکھلا دیا کہ مذہب اور دھرم میں بڑا
فرق ہے۔ جہاں مذہب کے دعاوی غلط اور ناقابل
عمل ہیں۔ وہاں دھرم کے اصولوں کا پالن کرنا سادھن
سمپنّ جنوں کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔
جب مشہور ہمن شبل عیسائی کیمپ تامیں آریہ
سماج نے اسقدر کھلبلی ڈالدی کہ عیسائی پادری
اپنے مذہب کے بنیادی اصول تک کو بھولکر عدالت
کے ذریعہ سے ویدک دھرم کی اشاعت کو دبانے کی
کوشش کر رہے ہیں۔ تب محمدی کیمپ سے اس سے
بڑھکر کیا امید ہو سکتی تھی۔ پہلے مدت تک تو
محمدی تلوار نے ویدک دھرم کو دبانے اور اس کے
نیست و نابود کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ایک وقت آیا
کہ ظالم اور مظلوم دونوں کو ایک ہی انصاف پسند اور
رحمدل سرکار کے سایہ عاطفت کے تلے اکٹھے ہونے کا
موقعہ ملا۔ اب محمدی تلوار نیام کے اندر ہو گئی اور
کم از کم ہندوستان کے اندر تو اُس پر اسقدر زنگ چڑھ چکا
کہ اُس کا نیام سے باہر ہونا مشکل ہو گیا۔ تب محمدیوں نے
قلم کو تلوار بنایا اور ہندو مذہب پر جو کہ ویدک دھرم
سے بگڑ کر بوسیدہ ہو چکا تھا ایسے ایسے زبردست وار
کئے کہ ہندوؤں کی عقل چکر میں آ گئی پنڈت اندرمن نے
گالیوں کا جواب گالیوں سے دینا چاہا۔ لیکن اُس سے
کوئی فائدہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ہزاروں ہندو
بہک بہک کر پاتن۔ زمین اور زر کے لالچ میں
آکر برابر مسلمان ہوتے رہے۔ اُس وقت شری سوامی
دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اپنی زبردست دلائل
سے دیگر مت متانتروں کے ساتھ ہی محمدی مذہب

پر بھی ایسے اعتراضات قائم کئے۔ جنکا جواب دینا
محمدی مولویوں کے لئے مشکل ہو گیا۔ اور اُس کے بعد
ویدک دھرم کی بندگی کو اس خوبی سے بیان کیا۔ کہ
مخالفوں میں مخالفت کی طاقت باقی نہ رہی
اُس وقت تو سب مت متانتروں والے چوندھیا سے
گئے لیکن جب آدتیہ برہمچاری کا تیج
بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا یعنی وہ مہان آتما اِس
جسم فانی کو چھوڑ کر چلا گیا۔ تب جگنوؤں نے پھر
سر نکالا۔ لیکن کافی اُجالا ہو چکا تھا۔ جگنو بیچارے
کیا کر سکتے تھے۔ ویدک دھرم کی معقول اور سچی تعلیم کے
روبرو انسانی تعلیمیں کب ٹھہر سکتی تھیں۔ پنڈت
لیکھرام نے اپنے آچاریہ کی پیروی میں اَستیہ کا
پردہ فاش کرنے کی کوشش برابر جاری رکھی۔
محمدی تلوار کا سازور ایکطرف اور ہتھیلی پر جان رکھے
ہوئے آریہ مسافر ایکطرف عجیب کشمکش کا زمانہ
تھا۔ بندکا نالشیں کیں۔ عدالت چڑھے لیکن نتیجہ کچھ
بھی نہ نکلا۔ جب اور کوئی صورت عہدہ برائی کی نہ
سوجھی تو بقول شخصیکہ مرتا کیا نہ کرتا پرانا
جہادی جوش موجزن ہوا اور محمدی تلوار کی جگہ
بُزدل خنجر نے لی اور اپنی سمجھ میں آریہ مسافر کی
جان کے خاتمہ کے ساتھ ہی محمدی مذہب کے آگے
بھی ایک ڈھال لگا دی۔ لیکن یہ خیال خام نکلا
اُس ایک مرت نے سچائی کو زیادہ تر طاقت بخشی آریہ
مسافر کی تصانیف بجائے سینکڑوں کے ہزاروں کے
ہاتھوں میں پہونچیں اور سینکڑوں گمراہ بھائیوں کو
راہِ راست پر لائیں۔ آخرکار وہ کام جو پنڈت لیکھرام
جی کی زندگی میں نہ ہو سکا تھا۔ اُن کے مرنے کے بعد
ہوا۔ یعنی پشتہا پشت سے جنم کے مسلمان بابو عبدالغفور
بی۔ اے نے محمدی مذہب کے مسئلوں سے متنفر ہو کر
برسوں تک سچے دھرم کی تلاش کی اور آخرکار ویدک
دھرم کی شرن میں شانتی حاصل کر کے برہمچاری دھرم پال
بنکر اپنے **ترکِ اسلام** کی وجوہات ظاہر کیں
جنہیں ایک رسالہ کی شکل میں گوجرانوالہ سے شائع کیا گیا

فوراً محمدیوں نے جوش میں آکر جواب پر جواب لکھکر شائع
کرنے شروع کئے جنہیں زیادہ تر آریہ سماج اور اُس کے
بانی کو گالیاں دینا ہی نہیں سمجھا گیا۔ ابھی اِس جہالت آمیز
کارروائی کا نتیجہ اُن کی اُمید کے بالکل برعکس نکلا یعنی
میرٹھ اور تمیں رڑکی اکثر جگہوں میں جنم کے مسلمانوں
نے ویدک دھرم کو قبول کر کے محمدی مذہب کو ترک کیا اور
دن رات محمدی دل میں سے ہٹے ہوئے دلوں کے اندرونی
اظہارات کا فوٹو مہاتمے دھرم پال کے پاس آنا شروع ہوا
صداقت کو کون روک سکتا ہے بلکہ تبلیغیوں نے محمدیوں کو بھی
سمجھایا کہ روپیہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ عدالت میں خراب کرو۔
پھر ہم انہیں چپ کرا دیں گے۔ دہلی کے مسلمانوں کے ایک خاص
حصہ نے تبلیغیوں کی اِس صلاح کو مان لیا ہے اور اب معلوم ہوا ہے کہ
۵۔ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو انکی طرف سے ایک مسلمان بیرسٹر صاحب نے
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی کی خدمت میں ایک عرضداشت
پیش کی تھی جسے صاحب بہادر نے جناب نواب لفٹنٹ گورنر
بہادر پنجاب کی خدمت میں بھیجی ہے۔ اس لئے اُسکی نسبت رائے
زنی کرنی فضول ہے۔ لیکن ایک سوال ضروری ہے جو کہ گورنمنٹ
سے بڑے ادب کے ساتھ آریہ سماج بحیثیت مجموعی پوچھ سکتا
ہے۔ کیا گورنمنٹ نے کبھی سوچا ہے کہ کیوں آریہ سماج نے آج تک
گورنمنٹ کے پاس کوئی اِس قسم کی عرضداشت نہیں بھیجی؟
گورنمنٹ وقت کو معلوم ہونا چاہئے کہ آریہ سماج دھارمک
مسائل میں دنیاوی عدالتوں کی مدد لینا پاپ سمجھتا ہے۔ دوسری
بات یہ کہ آریہ سماج کے مخالفوں کی تحریریں ایسی گندی اور
حد سے زیادہ سخت ہوتی رہی ہیں کہ گورنمنٹ کو بعض اوقات
بغیر کسی تحریک کے خود بخود ان کا نوٹس لینا پڑا ہے
لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے کہ آریہ سماج نے آج تک کبھی بھی
عدالت سے مدد کی درخواست نہیں کی۔ ورنہ اگر آریہ سماج
اِس قسم کا نوٹس لینا اپنا فرض سمجھتا تو معمولی عیسائی تو درکنار
بڑے بڑے عیسائی پادری ڈاکٹر [illegible] اور
نور دین وغیرہ کی تحریروں میں اِس قسم کی ہتک ویدک دھرم اور
آریہ سماج کی بانی کی گئی ہے کہ گورنمنٹ کو بجبراً اُن کے
برخلاف دائری دعویٰ فوجداری بیٹھ جاتی۔ اور مسلمانوں
نے تو کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار ایسا نہیں نکالا جس میں

فخر سے قتل اور محنت سے سخت حملے آریہ سماج اور اُس کے
بانی پر نہیں کئے جاتے لیکن پھر اب بھی گورنمنٹ پنجاب
کی توجہ اِن تحریروں کی طرف اس لئے نہیں دلاتی کہ اُن
تحریروں اور اُن کے محرروں سے خدانخواستہ کوئی
مواخذہ فوجداری کیا جاوے۔ میری رائے میں ایسے شخص
اور گندہ لکھنے والوں کو اُن کے اپنے آقا سے ہی کافی سزا
مل جاتی ہے۔ میرا مطلب گورنمنٹ کی توجہ دلانے سے صرف
یہ ہے کہ ترک اسلام کی نسبت کوئی حکم جاری کرنے سے قبل
مسلمانوں کی تحریروں کی بھی پڑتال کر لیویں۔ ایک شخص
اپنی جماعت کے عقاید کو درست سمجھتا ہے اور پڑتال
کے بعد انہیں اُن عقاید کے لئے جواب دینا ہی نہیں
کہ وہ سچا سمجھتا ہے کیا اس کی تحقیقات سے لئے
روکنا گورنمنٹ اپنا فرض سمجھیگی؟ اگر آج سمجھتی ہے تو کیا
جن بھیجے ہندوؤں نے عیسائی مذہب کو قبول
کر کے اپنے ہندو مذہب سے علیحدگی کی وجوہات شایع
کی ہیں۔ اُن کا نوٹس لینا اور اُن کے برخلاف کاروائی
کرانا گورنمنٹ کا فرض نہ تھا؟ لیکن میں غلطی کر
رہا ہوں۔ گورنمنٹ خود اپنے فرائض کو سمجھتی ہے
اور وہ جو انصاف مناسب سمجھیگی وہی کریگی لیکن
اے میرے مسلمان بھائیو! کیا آپ سمجھتے ہو کہ اس
قسم کی کاروائیوں سے آپ ویدک دھرم کی اشاعت
کو روک سکیں گے؟ آپ شاید سمجھتے ہیں کہ آپکی
اس قسم کی کاروائی مہاشے دھرمپال کے خیالات میں
کچھ تبدیلی پیدا کر دیگی جو میں بھول گیا۔ تبدیلی تو ضرور
پیدا کرے گی۔ لیکن آپکے حسب دلخواہ نہیں۔ جو شخص
ہر قسم کے دُنیاوی لالچ پر لات مار کر سچائی کی شرن
میں آیا ہو۔ اس قسم کی دھمکیاں اُسے ڈرا نہیں سکتیں
پرماتما کے سچے بھگتوں کے چہرے ظلم و تعدی کی
جھولوں سے مرجھاتے نہیں بلکہ زیادہ تر روشن ہوتے
ہیں۔ جینی اور عیسائی اور مسلمان سب حملہ آور ہیں اور
چاہتے ہیں کہ ویدک سورج کو دُنیاوی ہتھیاروں سے
کاٹ ڈالیں۔ مانا کہ تمہیں دولت کا گھمنڈ ہے اور تمہاری
دولت کے مقابلہ میں آریہ سماج کے معمولی ممبر مفلس ہیں

مانا کہ تم میں سے بعض فرقوں کی پُشت پر بادشاہوں
کی طاقتیں ہیں۔ مانا کہ دُنیاوی شان و شوکت جاہ
و حشمت۔ علم و طاقت تمہارے ساتھ ہے لیکن
کیا یہ جملہ طاقتیں ویدک دھرم کی روشنی کو دبا سکی ہیں؟
بعض آریہ سماج کو بدنام کرانیوالے ایسے موقعہ پر
بُزدلی سے کانپ اُٹھتے ہیں اور ویدک دھرم کی
رکشا سے نراش ہو جاتے ہیں۔ اے کمزور دل بھائیو!
تم کیوں نراش ہوتے ہو۔ جن ویدوں کو محمدیوں
کے اتیاچاروں سے نشٹ کر کے سورگ تک لیا گیا۔
جن ویدوں کی رکشا کے لئے کشتری ویروں نے
سر کٹائے اور ویدیا اگنی کا تیرا انہوں نے جلتی آگ
میں کودنا قبول کیا۔ جن ویدوں کے اپورب گیان
نے عیسائیوں کے مُنہ سے بھی بیساختہ کہلوا دیا
کہ انسانی کتب خانہ کی پہلی کتاب یہ ہے۔ جس وید
کے نام سے انکار کرتے ہوئے بھی دُنیا کی تہذیب۔ تو ہیں
اسوقت اسکے فرمانوں کے مطابق زندگی بسر کرنا فرض
انسانی سمجھتی ہیں۔ کیا سمرا بھو پرمیشور اُس وید کی
رکشا نہ کریں گے؟ اوشیہ کرینگے اور کیا ایسے موقعہ پر جبکہ
چاروں طرف سے دُنیاوی طاقتیں ویدک دھرم کو دبانے
کی کوشش کر رہی ہوں۔ تم اپنی ہمت شکنی سے اپنے
تئیں کا ثبوت نہ دوگے اور اُنکی رکشا کے لئے اپنا سر دھڑ
ارپن نہ کروگے؟ تم خواہ اپنا فرض ادا کرو یا نہ کرو
ویدوں کی سوامی انکی رکشا اوشیہ کریں گے لیکن تمہیں یہ افسوس
رہ جاویگا۔ کہ تم بیکشا کے ستھے میدان سے بھاگ گئے۔

گروکل سماچار

ضروری اطلاع (۱) مالی مقرر کر لیا گیا اب اس جگہ کے
لئے کوئی درخواست نہ کرے (۲) ورزش ماسٹروں کی
درخواستیں آرہی ہیں۔ جملہ درخواست کنندگان کو مطلع
کیا جاتا ہے کہ آٹھ ستمبر کے اخیر تک کوئی جواب نہیں دیا جاویگا
اکتوبر کے ہفتہ اول میں فیصلہ کر کے سبکو مطلع کیا جاویگا
کہ انکی درخواست پر کیا فیصلہ ہوا۔

موسم کا کیا بیان کیا جاوے۔ کوئی دن ایسا نہیں
گزرتا جب کچھ نہ کچھ بارش نہ ہو جاوے بعض دن دو
دو تین تین مرتبہ ہو جاتی ہے۔ ہوا برابر ٹھنڈی
چلتی رہتی ہے۔ راتیں بڑی خوشگوار گزرتی ہیں اور
برہمچاریوں کی صحت عموماً اچھی رہتی ہے۔ دو تین مرتبہ
بارہ بارہ گھنٹوں سے زیادہ لگاتار بارش ہوئی ہے۔
پڑھائی اچھی طرح ہو رہی ہے۔ اسوقت ادھیاپک
ادراو ماننا ثبت کافی ہیں۔ پانچویں جماعت کی ادھیا
کا کام شری لالہ خوشی رام جی کر رہے ہیں اُن کے
آچاریوں کا خاص اثر برہمچاریوں پر پڑتا ہے۔
گروکل میں اسوقت گئوؤں کی تعداد بڑھ گئی ہے
اور زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ لیکن افسوس کچھ گوشالہ
کے بغیر گئوؤں کے بڑھانے میں تکلیف ہوگی۔ اس لئے
بُہت سے دانیوں کو روک دیا گیا ہے کہ نومبر تک
وہ اپنی دان کردہ گئوؤں کو نہ بھیجیں۔ اسوقت تک
گوشالہ کے لئے کُل ایک ہزار روپیہ کے قریب جمع ہو چکا
ہے۔ لائلپور کے آریہ بھائیوں نے چار ہزار روپیہ
جمع کرنیکا وعدہ کیا تھا۔ انکی تحریر پر پنڈت سوم دیو
جی کو وہاں بھیجا بھی گیا ہے لیکن مجھے لائلپور گزٹ
کے بعض ہمدرد شُغل کے پرچوں سے یہ معلوم کر کے افسوس
ہوا ہے کہ شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تعلق
رکھنے والے ایک مہاشے نے لوگوں کو گروکل کے لئے
دان دینے سے بند کیا۔ لائلپور آریہ سماج کے ادھیکاریوں
کا فرض ہے کہ اگر یہ امر واقعہ ہے تو اسکی مفصل اطلاع
شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا
میں بھیجدیں۔ امرتسر آریہ سماج نے بھی گوشالہ کے
لئے چندہ شروع کیا تھا۔ اگر وہ کوشش کریں تو پانچ
چھ ہزار روپیہ جمع ہونا بڑی بات نہیں ہے۔ اکتوبر
کے خاتمہ تک اگر گوشالہ کے لئے دس ہزار روپیہ جمع
ہو جاوے تو دو سو گئوؤں اور ایک صد بچھڑوں کے
لئے نہایت عمدہ اور فراخ جگہ تیار ہو سکیگی۔ آشا
ہے کہ گروکل کے پریمی عارضی خود غرض منی الفتوں*
*کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے آدرش کی پورتی کو سمجھتے برابر کام کرتے چلے جاویں گے۔ اور جب دوسرے سالانہ جلسہ کا وقت آویگا۔ تو دیا یام شالہ کے بالمقابل ایک عالیشان گوشالہ

CC0. Gurukul K

سماجک دنیا میں عملی ترقی کا ابھاؤ اور پرتشٹت و دھرماتما آریہ پرشوں کی سیوا میں نویدن۔

مانا کہ آجکل ویدک دھرم کی پوتر روشنی دنیا کے قریباً ہر ایک حصے میں اپنا ظہور دکھا رہی ہے۔ مانا کہ آجکل بھارت کھنڈ انیک پرکار کی سبھا سوسائٹیوں بھاؤں اور کئی اقسام کے انسٹیٹیوشنوں کو قائم ہو جانے سے سولزیشن کے شیکھر پر پہنچا ہوا مہذب دنیا کے نام سے منسوب ہونے کا مستحق ہو گیا ہے۔ مانا کہ سماجک دنیا میں بہت سے بھدر پرش بلحاظ اپنی فصاحت کلامی کے پرتاثیر لکچروں دوارا اور بلحاظ اپنی عمدہ مضمون نویسی کے آریہ اخباروں دوارا بھوشن سماج کہلاتے ہوئے مانیہ ور ویکیہ ور مہاشے کے نام سے ملقب ہوتے ہوئے آریہ پبلک سے واہ واہ کے حقدار بننے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔ مانا کہ آئے دن سماجک ممبروں کی تعداد میں ایک نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ جنہیں کہ بہت سے برائے نام آریہ مہاشے بھی جو کہ کیول ایک دوسرے کو لحاظی اور ظاہرداری کے طور پر نمستے شبد کہہ کر ہی نازاں ہیں اور سماجوں میں شمولیت ممبری کیواسطے کسی قسم کے مستند قواعد و شرائط کی پابندی نہ ہونے سے اندھا دھند بھرتی ہو رہے ہیں۔ شامل ہیں۔ مانا کہ بڑے بڑے گروکل پورشارتھی بھائی پرتیندھ سسٹم استری شکشا۔ بھارت استری سبھا۔ ودھوا وواہ وغیرہ اور دیگر کئی قسم کی مفید و دیش سدھارک اصلاحوں میں بڑے تیقن سے کام لے رہے ہیں پرنتو جب تک کہ ان سب میں عملی ترقی اور اُنتی سے سدآچاری کا ابھاؤ ہے تب تک بھی سماجک اوستھا میں ہنوز روز اول ہی ہے اور اُن کی ظاہرداری و اُپدیش گتی کیول گندم نمائی اور جو فروشی کی تمثیل سے کم نہیں ہیں۔

جن سمجھدار آریہ پرشوں نے شروع شروع سے ویدک دھرم کی پوترتا کا سچے دل سے ادھین کیا ہوا ہے۔ اُن سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ جس آب و تاب سے یا جس لحظہ میں رشیوں کے لگائے ہوئے پودے نے اپنے آغاز زمانے میں سچی اُنتی حاصل کی تھی۔ آج اُسکا کوئی بیسواں حصہ بھی نہیں ہے۔ روز بروز ادھوری حالت ہی دکھائی دے رہی ہے اور انیک پرکار کے دنیاوی کلیش بڑھ رہے ہیں۔ نہ وہ سچی ایکتا ہے۔ نہ وہ سچا پریم۔ نہ وہ سچا بھاؤ۔ نہ وہ سچا اُتشاہ ہے نہ وہ سچی پریتی۔ جو اس سے چند ایک سال پیشتر تھی۔ اُس اونتی کا کوئی کارن تو ضرور ہے کیونکہ بنا کارن کے کوئی کاریہ نہیں ہو سکتا جب تک کارن کا پتہ نہیں لگتا۔ جب تک اصلی روگ کا نشان نہیں معلوم ہوتا۔ تب تک اُپاؤ ہونا نشچے اسمبھو ہے (ناممکن ہے) اس لئے اُنتی کے کارن کو ڈھونڈ کر اُسکو دور کر دینے سے ہی اُنتی کی آشا ہو سکتی ہے ۔

اسمیں شک نہیں ہے کہ آریہ سماج کی اصلی اور سچی ترقی کی رکاوٹ کے کارن تو بہت سے ہیں۔ پرنتو سب سے بڑا کارن یہ ہے کہ آریہ سماجک بھائی پورن ریتی سے نیموں کا پالن نہیں کرتے ویدک سدھانتوں کے انکول اپنا آچار اور بیوہار نہیں رکھتے۔ تمام دیگر مذاہب اور سرو سادھارن لوگ آریہ سماجیوں پر زیادہ تر یہی الزام لگاتے ہیں کہ سماجی لوگ کہتے تو بہت کچھ ہیں اور اُن کا کہنا سچ بھی ہے۔ پرنتو آپ کچھ نہیں کرتے اپنے سدھانتوں پر آپ نہیں چلتے۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت کی مثال کے مصداق ہیں۔ یدی گورو درشٹی سے دیکھا بھی جاوے تو بات واقعی سستیہ پرتیت ہوتی ہے ہم کو دس فیصدی بھی ایسی پوتر آتمائیں دکھائی نہیں دیتیں جو روزمرہ اپنے مقررہ سدھانتوں پر چلتی ہوئیں پوران طور پر اور سچے ہردے سے نیموں کا پالن کرتی ہوں۔ واستو میں ہم لوگ اس الزام سے بری نہیں ہو سکتے کیونکہ ہماری عملی زندگی کی کشتی بالکل منجدھار میں ہے۔ کیا یہ بات زیب دیتی ہے؟ کہ ہم دوسرے مذاہب پر تو اس طرح فراخدلی اور حوصلہ سے حملہ کریں۔ کہ نقطہ چینیاں کرتے کرتے سیر نہ ہوں اور خود ترقی کے پہلو سے گرتے ہوئے تنزلی اور اونتی کی گہری غار میں بہتے چلے جاویں ۔

بزرگو۔ بھائیو۔ مترو آپ یہ یاد رکھیں کہ جس سبھا میں۔ جس سوسائٹی میں۔ جس خاندان میں اور جس راج میں جتنے ہی ادھک سدآچاری وچارشیل اور دھرماتما پرش ہونگے اُن کی اُتنی ہی دن دونی رات چوگنی اُنتی ہوگی۔ برخلاف اسکے جس سبھا۔ سوسائٹی۔ خاندان اور راج کے سبھاسد اپنے مقرر کردہ نیموں کے بندھن میں نہ رہتے ہوئے سدآچار کے ورودھ کرم کریں گے وہ سبھا۔ سوسائٹی یا راج کبھی استھر نہیں رہ سکتے۔ نشچے نشٹ ہو جاوینگے ۔

آریہ سماج جیسی پوتر۔ دھرماتما اور وید انکول سبھا کہ جسکے نیم سروتھا سچے ہی ہیں اور جسکے کہ نیموں کے آگے سر جھکانے کیلئے ہر ایک پرانی ماتر کا قدرتی طور پر آتما اُمنڈ پڑتا ہے۔ اور جن نیموں کا کھنڈن سنسار بھر میں آجتک کوئی نہیں کر سکا اور جس سبھا کے سدھانتوں نے نہ صرف پنجاب۔ ہندوستان اور برہما آدی دیشوں کو ہی بلکہ یوروپ جیسے ودیا پردھان دیش کو بھی چکت کر رکھا ہے اور جن سدھانتوں کو کہ دنیا بھر کے بدھی مان اپنی آخری اوستھا میں بھی مانتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی سماج کا

i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خاطر خواہ اُنتی نہ کرنا۔ اور اُسکے سبھاسدوں کا اپنے عملی طریقہ سے سد اچاری ہوکر نمونہ دکھلاتے ہوئے تمام غیر مذاہب کو اپنا گرویدہ نہ بنالینا۔ کیا پرگٹ نہیں کرتا؟ کہ اس کے سبھاسدوں میں واقعی عملی ترقی کا ابھاؤ ہے۔ اور کہ وہ اپنے نیموں اور سدھانتوں کی دھرم انکول پالنا نہیں کرتے۔ اگر ہم آجتک ویدک مت کے نیموں اور سدھانتوں کو ضروری فرائض سمجھتے ہوئے اُن کا باقاعدہ پالن کرتے رہتے۔ اُن کے انکول اپنا آچار اور بیوہار رکھتے۔ تو اس میں ہرگز سندیہ نہیں تھا کہ آریہ سماج کی اُنتی کا ڈنکا آج تک ساری کی ساری دنیا میں کبھی کا بج گیا ہوا ہوتا۔ اور جسقدر مخالفین غیر مذاہب کی طرف سے آئے دن مقابلہ میں آ رہے ہیں یہ سب کی سب کب کی ویدک مت کی شرن میں پڑے ہوئے ہوتے۔

پس اے آریہ مت کی ہینا وستھا پر افسوس کھانے والو! اے دیش کی گری ہوئی حالت پر آنسو بہانے والو! اے ویدک دھرم کی ترقی کے خواہشمندو! اے رشی سنتانوں کے دلی دردمندو! اے سبھا کے فاضل لیڈرو! اور آریہ سماج کے پرتشٹھت ممبرو! سبھاسدو! اور دھرماتما بزرگو! آپ کی سیوا میں یہی نویدن ہے کہ آپ سد اچاری بنیں۔ نمونہ بن کر دکھلاویں۔ عملی ترقی کا پرچار کریں۔ ستیہ بولیں۔ ستیہ ہی کریں اور اپنی سنتانوں کو بھی ستیہ ہی بولنے اور ستیہ ہی بیوہار رکھنے کی پریرنا کریں۔ رشی سنتانوں کو عملی زندگی کا جامہ پہناویں۔ دکھیا بھارت بھومی کی سنتانیں کیول آپ کو ہی اپنی راہبری کا مرکز تصور کر کے شدھ آچار ہونے کے واسطے اپنے ہردیوں کے سنشے نوارن کرنے کے لئے آپ ہی کی طرف ٹکٹکی لگائی منتظر بیٹھی ہیں۔ پرماتما سے نیچے سنسار کے سدھار کا بیڑا کیول آپکے ہی ہاتھ میں ہے۔ جب تک آپ دھرم بھاؤ کو اُدبودھ کرتے ہوئے خود سچے دھرماتما نہیں بنینگے جب تک آپ دھرم پر سچے دل سے اپنے جیون کا بلی دان نہیں کریں گے۔ جب تک آپ جو کچھ اپدیش پرچار وغیرہ بانی دوارا اوروں پر ورشاتے ہو۔ خود بھی اُس پر سچے ہردے سے عمل کر کے نہیں دکھلاویں گے۔ تب تک آپ کے نقش قدم پر چلنے والی سنتانیں کب اصلی اُنتی کے شکھر پر پہنچنے کی آشا کر سکتی ہیں؟ اوم شم ٭

(کرم چند ورما۔ از افریقہ)

رائے پیڑا رام میموریل ہال

منتش سدھار میں ہمارے بزرگ بھائی مہتہ جیمنی جی کی قلم سے مندرجہ عنوان میموریل کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شروع ہوا ہے۔ جسکا پہلا نمبر خاص توجہ کے قابل ہے بہتر ہوتا کہ اس سلسلہ کے ہیڈنگ میں "پولیٹیکل چالیس" کا لفظ نہ ہوتا۔ رائے پیڑا رام کی یادگار کے لئے اپیل ہونے کے مقابل مہتہ جی نے لالہ جے چندر لالہ چرنجی لال اور لالہ چاتن مل کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ کیا ان کی خدمات اس قابل نہ تھیں کہ اُن کی یادگار کے سوال کو اسوقت نظرانداز کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ لالہ چرنجی لال جی کی مرتیو کے وقت آریہ سماج نے اپنی اُسوقت کی حیثیت کے موافق اُسکے بیوہ کے لئے گزارہ کا پربندھ کر دیا اور لالہ چاتن مل کی خدمت یتیم خانہ اجمیر کے متعلق تھیں۔ اسلئے اُنکی یادگار کا سوال بھی اجمیر والوں کے متعلق ہے ہاں لالہ جے چندر جی سابق سکرٹری شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی یادگار قائم نہ کرنا سبھا کے ذمہ خاص الزام ہے اور اس غفلت کی وجہ صرف وہی ہے۔ جو کہ مہتہ جی نے بیان کی ہے یعنی یہ کہ وہ غریب پچاس روپیہ کے کلرک تھے اور ہمیں تحقیقہ یقین ہے کہ لالہ جے چندر جی اگر منتری سبھا ہونے کے علاوہ لاہور کے مشہور وکیل بھی ہوتے۔ تو اُنکی یادگار ضرور قائم ہو جاتی اور اغلب تھا۔ کہ وہ ہال اسی وقت کا بن گیا ہوتا جس کے بنانے کی ضرورت اب رائے پیڑا رام کی یادگار میں محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ اگر لالہ جے چندر جی کی یادگار کوئی قائم ہوتی۔ آریہ پبلک کو مہتہ جی کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہوں نے آریہ سماجوں اور سبھا کو اس غلطی سے آگاہ کیا ہے۔ جس سے انکی گذاری کا الزام اُنکے ذمہ ہے۔ اسلئے ہم آریہ پبلک کے سامنے یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر واقعی قدر کام اور خدمات کی ہے۔ تو جے چندر جی کی یادگار بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ رائے پیڑا رام جی سے کسی حالت میں اُن کی خدمات آریہ سماج کے حق میں کم نہ تھیں۔ اور کیا اُسکے واسطے کسی علیحدہ اپیل کی ضرورت ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ تھوڑی سی کوشش سے اُنکی یادگار قائم ہو سکتی ہے۔ یعنی اس طرح کہ مجوزہ ہال کا نام شری جے چندر جی بہادر رائے پیڑا رام جی کی یادگار میں جے چندر پیڑا رام میموریل ہال ہو۔ یا یہ کہ نیچے ہال کا نام پیڑا رام میموریل ہال سبھا کے دفتر کا نام جے چندر میموریل بلڈنگ ہو۔ اور اگر آریہ پتر کا [illegible] ہو گیا اڈیٹر کی خدمات بھی بھول جانے کے قابل نہیں ہیں تو آریہ پتر کا کے دفتر کا نام ارجن سنگھ میموریل روم رکھا جاوے۔ اگر مندرجہ بالا تجویز رائے پیڑا رام میموریل فنڈ کے محرک خوشی خوشی مان لیویں۔ تو ہمارا خیال ہے کہ بہت سا حصہ اُن آریہ پرشوں کا بھی اُن کے ساتھ شامل ہونے کو تیار ہو جاوے جو کہ اسوقت مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ اس تجویز کو اپنی اپنی سماجوں میں پیش کر کے وزن کرائیں۔ ممکن نہیں۔ کہ جن سماجوں کو جے چندر جی کی خدمات بھولی نہیں ہیں وہ اس تجویز کے ساتھ نہ ہوں۔ میموریل ہال لالہ جے چندر جی کی بڑی موزون

یادگار ہے کیونکہ اُنکی زبردست خواہش تھی کہ سبھا کے لئے شاندار بلڈنگ بنائی جاوے چنانچہ ست دھرم پرچارک میں اُنکے مضامین جن آریہ پُرشوں نے پڑھے ہیں وہ بخوبی اس امر سے آگاہ ہیں ٭

(سُندر داس نگر ٹھٹے)

پتت لوگوں سے وِیوہار

بھارت ورش بھی عجب اجتماع ضدین کا گھر ہے جب سے ورن ویوستھا جنم سے مانے جانے لگی۔ تب ہی سے آریہ ستان میں اینک بار ساماجک ہیر پھیر ہوا جس نے مختلف اوقات میں نئے نئے پنتھوں کی شکل اختیار کی۔ یوں تو بھارت ورش کے بہت تھوڑے ایسے ریفارمر (سُدھارک) ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ذات پات کی تفریق کی بنا پر کسی ذات آدر اور کسی کو انادر کرنے کی درشٹی سے دیکھا ہو لیکن چونکہ ہمارے دیش کی راجنیتک دشا کے بگڑنے سے دھارمک حالت بہت ابتر ہوگئی ہے اور لوگوں نے من مانے سدھانت بنا لئے ہیں اس لئے یہ ذات پات کے بھید نے سادھارن کرم کانڈ اور گُن کرم سوبھاؤ کے بھید سے ہٹا کر اتنا فرق ڈالدیا ہے کہ جسکا نتیجہ آپس کی ایرشا اور دویش میں نمودار ہو رہا ہے۔

بھارت ورش کے کسی پرانت میں چلے جائیے آپ کو سینکڑوں متشیہ بھن بھن سمپردائے کے ماننے والے ملینگے۔ ان مذہبوں کے ہادیوں کی تاریخ زبان حال سے بتلا رہی ہے۔ کہ جب کبھی ایک فرقہ یا طبقہ کے لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا اور اُن کی ساماجک وشا میں تبدیل کیا گیا۔ تو کسی من چلے اور دلیر آدمی نے انہیں لوگوں کے اندر اصلاح کا کام اپنی بدھی اور شکتی انوسار جاری کرکے کسی نئے پنتھ یا سمپردائے کی بنیاد ڈالدی۔ اسی لئے اس وقت سینکڑوں پنتھ نظر آرہے ہیں۔ مگر باوجود چند ذاتوں کی تعدی اور سختی کے برداشت کرنے کے چھوٹی ذات کے آدمیوں نے وقتاً فوقتاً اپنے حقوق حاصل کرنے اور ترقی کرنے کی جدوجہد کی ہے۔

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ مدراس احاطہ میں تھیاں رو پر کئی قسم کی بیجا سختیاں کی گئیں۔ عام گذرگاہوں میں انکا جانا ممنوع ہوگیا۔ بڑی ذاتوں کے آدمیوں کے سامنے سے گذرنا بُرا بلکہ منحوس تصور کئے جانے لگا۔ ہندوؤں نے اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے سے روکا اور یہیں اکتفا نہیں کی۔ بلکہ عبادت گاہوں تک میں اُنکا جانا بند کر دیا گیا۔ اس پر چند معزز تعلیم یافتہ شناروں نے اپنے تلف شدہ استحقاق کے حاصل کرنے میں جتنا یتن کیا وہ اخبار پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں جسطرح شناروں نے ان مذہبی قیود میں مزید تکالیف اُٹھانے سے گھبرا کر عیسائیت کے قبول کرنے پر آمادگی جتلائی تھی ایسے ہی پنجاب میں رہتیوں نے نام دھاری ہندوؤں اور سکھوں سے گھبرا کر گورنمنٹ پنجاب میں عرضداشت گذرانی تھی کہ ہماری داد رسی ہو۔ اب بمبئی سے سماچار ملے ہیں کہ وہاں کے مہاروں نے قریب سولہ سو آدمیوں کے دستخط کروا کر محضر بیان لارڈ ولینگڈن لفٹننٹ گورنر بمبئی کی خدمت میں بھیجی ہے اور اس میں گذارش کی ہے کہ اس پتت جماعت کی امداد فرمائی جاوے۔ باوجودیکہ اُن مہار لوگوں کے پوجیہ ویدیہ چوکھے میلا کو ہندوؤں نے بھی اپنا پوجیہ ویدیہ تسلیم کیا ہوا ہے لیکن تس پر بھی اس ساری جماعت کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی ہندوؤں کے کنوؤں سے پانی لینے میں ازحد تکلیف ہے اُن کے بال بچوں کو عام پاٹھشالاؤں اور سکولوں میں پڑھنے کی ممانعت ہے۔ غرضیکہ وہ تمام کشٹ جو شناروں اور رہتیوں کو کسی وقت اُٹھانے پڑتے تھے۔ ان لوگوں کو جبراً برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ دیکھیں بمبئی گورنمنٹ سماجک سُدھار میں کیا سہایتا دے سکتی ہے۔

(نامہ نگار)

رائے پیڑارام میموریل فنڈ

شری ستیہ اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک نمستے

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ پیڑارام میموریل کمیٹی نے جوش سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن میموریل کی موجودہ تجویز کے متعلق میں چند خیالات ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو تجویز کی گئی ہے۔ کہ لاہور میں ایک بھاری ہال بصرف چالیس ہزار روپیہ رائے صاحب کی یادگار میں بنایا جاوے جسمیں سے بیس ہزار روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا فنڈ سے دیا جاوے۔ چونکہ میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے وید پرچار فنڈ کا ایک عاجز چندہ دہندگان میں سے ہوں۔ اسلئے میں مجوزہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس کام کو Breach of faith کہنے پر تیار ہوں۔ جسقدر چندہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس آج تک جمع ہو چکا ہے وہ خاص فنڈات یعنے وید پرچار فنڈ وغیرہ کے لئے جمع کیا گیا تھا۔ اسلئے اب اُس فنڈ میں سے رائے پیڑارام میموریل فنڈ کو دینا Breach of faith ہوا ہے میری رائے میں بہتر یہ ہوگا۔ کہ بیس ہزار روپیہ جمع کرکے چند ایک وظائف صنعتی تعلیم کے لئے مقرر کئے جاویں۔ آجکل صنعتی تعلیم کی جسقدر سخت ضرورت ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ نیز اگر چالیس ہزار روپیہ رائے صاحب پیڑارام میموریل فنڈ کے لئے جمع کیا جانے کے لئے نہایت ہی جدوجہد کی جاوے گی۔ تو ضرور دیگر Institution مثلاً وید پرچار فنڈ

…ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یا گوروکل کو نقصان پہنچیگا - پرچار کی نہایت سخت ضرورت کی وجہ آجکل ہر صوبہ اور سماج سے برابر زور سے جاری ہے اور ویدپرچار فنڈ کو نقصان پہنچانا - آریہ سماج کی ہانی کرتا ہے -

آپکا شبھ چنتک

(ٹھاکر گنگارام زمیندار ڈیرہ اسمعیلخان)

آریہ پُرشوں کے قابل غور

اب تک جتنے لیکھ ست دھرم پرچارک - ہتکاری و منش سدھارمیں رائے پیڑا رام کی یادگار قائم کرنے کے بارہ میں نکلے ہیں - اُن میں سے کوئی بھی لیکھ رائے صاحب مرحوم کی یادگار قائم کرنے کے برخلاف نہیں ہے مگر فرق یہ ہے کہ بعض اصحاب کی رائے کے مطابق میموریل ہال لاہور چالیس ہزار روپیہ کی لاگت سے تعمیر ہونا ضروری ہے - یعنے بیس ہزار روپیہ اپیل سے اکٹھا کیا جاوے اور بیس ہزار سبھا اپنی کوشش سے دیوے اور بعض آریہ پُرشوں کے رائے میں یہ عین ضروری معلوم ہوتا ہے -

(۱) کہ یادگار وہ ہو - جو عین مناسب ہو (۲) روپیہ جو اکٹھا ہو صرف اُس سے ہی یادگار قائم ہو اور بیس ہزار روپیہ جو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سرمایہ سے اس یادگار میں دینے کے لئے سبھا مذکور کی انترنگ سبھا نے ریزولیوشن پاس کیا ہے وہ نہ دیا جاوے -

اعتراض اوّل کی پُشٹی میں کئی ایک معقول دلیلیں ہیں اور وہ شاید رائے صاحب مرحوم کی یادگار اور طرح قائم کرنے کے واسطے کافی ہوں - مگر اب چونکہ میموریل ہال کا بننا عوام تک مشہور ہوچکا ہے - اس لئے اب اسکی تعمیر بغیر کسی روک کے ہوجانی چاہئیے*

اعتراض دوم کے حق میں جو جو لیکھ نکلے ہیں - اُن سب کی ذمہ دار شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا ہے - جس نے بیس ہزار روپیہ دینے کی بابت ریزولیوشن پاس کرتے سمے دور اندیشی سے کام نہیں لیا - کیونکہ اخبار وں میں جو لیکھ نکلے ہیں - اُن سے پرتیت ہوتا ہے - کہ سبھا مذکور کے اختیار سے یہ ریزولیوشن باہر تھا - وچار شیل ممبران انترنگ سبھا کو اگر اور کچھ نہیں تو یہ ضرور سوچنا ضروری تھا - کہ آیا آئندہ سبھا اپنے کو ضلعوں سے اتنی بھاری رقم آریہ سماج کے اُن کارکنوں یا لیڈروں کے مرتیو پر جو آریہ سماج کی سیوا کرنے میں رائے صاحب مرحوم کے برابر یا زیادہ ہونگے دینی سویکار کریگی - اگر نہیں تو کیوں اب بیس ہزار روپیہ دینے کا ریزولیوشن پاس ہوا - اور اگر اتنی یا اس سے زیادہ مدد دینی سویکار کریگی - تو سوال پیدا ہوگا کہ اتنا روپیہ کہاں سے آویگا یعنے سبھا کی اتنی پونجی ہی نہیں کہ ایسی مدد آئندہ دے سکے - اِس لئے آریہ پبلک کو کہنا پڑتا ہے کہ ریزولیوشن پاس کرنے سے پہلے پورے پورے وچار سے کام نہیں لیا گیا بہت سے آریہ سماج کے سچے ہتیشی جو بیس ہزار روپے کے سبھا سے دیئے جانیکے حق میں ہیں - وہ بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کو تسلیم کریں - یہ کہ جاتے ہیں - کہ سبھا بیس ہزار روپیہ دے گی نہیں بلکہ بیس ہزار روپیہ اور لیگی - کیونکہ بیس ہزار کے عوض سبھا کا چالیس ہزار کا اپنا مکان بن جاویگا - اُن سجنوں کی سیوا میں میری نویدن ہے کہ سبھا بیس ہزار روپیہ نہ دینے سے ہی نفع میں رہ سکتی ہے - نہ کہ دینے سے - کیونکہ سبھا اگر بیس ہزار روپیہ دینا منظور نہ کریگی تو فوراً پنجاب کمیٹی پیڑا رام میموریل فنڈ زیادہ پریشرم کرکے بیس ہزار کی بجائے چالیس ہزار کی رقم چندہ سے فراہم کریگی اس سے سبھا کا بیس ہزار روپیہ بھی بچ جاوے گا - اور بیس ہزار کی بجائے چالیس ہزار روپیہ جمع ہونے سے سبھا کا مکان چالیس ہزار کا بن جاویگا - موجودہ روپیہ کو مکان وغیرہ میں تبدیل کرنا تب ہی ٹھیک ہوسکتا ہے - جبکہ روپیہ فالتو ہووے اور اُس کو اور صورت میں تبدیل کرنے سے موجودہ ضرورت کے پورا کرنے میں کوئی ہرج واقعہ نہ ہو اور اب چونکہ سبھا کے پاس فالتو روپیہ نہیں ہے اسلئے اُس کی نقد پونجی مکان کی صورت میں تبدیل ہونی بڑی غیر موزوں ہے - اخیر میں التماس ہے کہ میری منشا اس تحریر سے کسی کے دل دکھانے کی نہیں - صرف واقعات کو ہر پہلو سے وچار نے سے میری یہ ذاتی رائے ہے - جو ہر ایک آریہ پُرش کے وچار کیواسطے قلمبند کرنی میں نے ضروری سمجھی ہے +

(جگت رام شستری - خاکی)

آریہ سماج میانمیر

اِس سماج کی انترنگ سبھا میں ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء کو مفصلہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا -

(۱) رائے پیڑا رام صاحب ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر اس سماج کو بہت افسوس ہے -

(۲) اس سماج کی رائے میں لاہور میں میموریل ہال بنانے کی ضرورت نہیں -

(۳) آریہ پرتی ندھی سبھا کی کوشش سے میموریل ہال کیلئے بیس ہزار روپیہ نہایت نامناسب ہے کیونکہ گوروکل وید پرچار فنڈ وغیرہ کا روپیہ لوگوں کی یادگاروں کے لئے نہیں ہے - اور کہ رائے صاحب مرحوم کا اپنی زندگی میں یہ عمل تھا کہ جب کبھی وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ جلسے میں بروقت پاس ہونگے بجٹ کے موجود ہوتے تھے تو اس قسم کی رقم کے بجٹ میں پیش ہونے پر اسکے برخلاف سخت بحث کیا کرتے تھے اور پاس نہیں ہونے دیتے تھے - اسلئے اس قسم کی رقم کا پاس ہونا اور اُنکے ہی میموریل ہال کیلئے خرچ ہونا اُنکی عملی زندگی کے بھی بالکل برخلاف ہے*

(رام رکھا مل سکریٹری آریہ سماج میانمیر)

جلسہ تقسیم انعام بھگوتی سیر پاٹھ شالہ ہریانہ

جلسہ تقسیم انعام گزشتہ سالوں میں اخیر ماہ مارچ و شروع ماہ اپریل میں ہوتا رہا ہے لیکن امسال بوجہ امراض طاعون بعون وقت مقررہ پر نہ ہو سکا۔ اس لئے اس سال گزشتہ سالوں کی طرح بیرونجات سے کسی اصحاب کو مدعو نہیں کیا گیا۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء بوقت صبح کل جلسہ کر کے کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا جس میں حسب ذیل کارروائی ظہور میں آئی۔ پہلے ستریوں نے ملکر اونچی آواز سے شور سہت سند ہیا کی۔ نت پنچات ستریوں نے ہی ملکر ہون کیا۔ بعد ازاں رائے جوتی لال صاحب بی اے ایڈیشنل جج لدھیانہ پرجیت پردھان پردی منیجنگ کمیٹی پاٹھ شالہ نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتلایا۔ کہ ہندوستان کی موجودہ ادہوگتی کا کارن صرف ستری شکشا کے پرچار کا بند ہونا ہے۔ ستریوں کا کام بچوں کو شکشا دینا آداب سکھانا۔ اسکا پالن پوشن کرنا ہے۔ جب وہ خود ہی سوسائیٹی کے آداب سے ناواقف اور ودیا رتن اور پالن پوشن کے قواعد سے بالکل محروم ہیں۔ تو وہ بچوں کو کیا شکشا دے سکتی ہیں۔ اور آداب وغیرہ کیا سکھلا سکتی ہیں۔ کیونکہ

اوخویشتن گم است کرا رہبری کند

ہزار اسلامی بھائیوں کی برکت سے جو برا اثر ہندو سوسائیٹی خاصکر ستری جاتی پر پڑا۔ یہ دوسرا کارن ہماری ادہوگتی کا ہے۔ پھر انہوں نے ستری شکشا کی ضرورت کو جتلا کر ایک موثر تقریر کی اور بائی بھگوتی کی اعلی لیاقت اور علمیت اور سنجیدگی اور کام کرنے کی مستقل رفتار کا ذکر کر کے ستری شکشا کی اُنتی کے لئے تحریک کی بعد ازاں کنیاؤں کے بھجن ہوئے پھر حسب ذیل سمواد اور کھیلیں ہوئیں۔ گنت ٹھاکر۔

ودیا اور بل کا سمواد۔ کنیا کا وولاپ۔ ہم گھر پر بانٹو گی وشاؤں کی کھیل جس سے اطراف کا گیان ہو جائے پھر لالہ گردھاری لال جی بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر منتری منیجنگ کمیٹی پاٹھ شالہ نے سالانہ رپورٹ سنائی جس سے معلوم ہوا کہ شریمتی بی بی بھاگدیوی جی مکھ ادھیاپکہ اور بی بی لال دیوی جی دوم ادھیاپکہ کے علاوہ شریمان منشی بھولا ناتھ جی منیشر اور نیٹیل ٹیچر نورمل سکول جالندھر نہ کسی قسم کے عوضانہ کے پاٹھ شالا میں حساب کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جب سے انہوں نے حساب کی تعلیم اپنے ہاتھ میں لی۔ کنیاؤں نے خاصی ترقی کی ہے۔ گو پاٹھ شالہ کی پڑھائی کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے طرز پر ہوتی رہی ہے لیکن اس سال سکیم آف سٹیڈیز میں بہت تبدیلی کی ہے۔ اشیاء کے سبق تمام شرینیوں کو سکھائے گئے۔ ودھار مک شکشا کا خاص کر لحاظ رکھا گیا ہے کنیائیں موسم گرما میں بوقت صبح پھوہن یگیہ سندھیا کرتی ہیں۔ امسال سینے کی ایک مشین قیمتی پچاس روپیہ لالہ بشنداس صاحب مہتہ انسپکٹر سمسولی ملک اودھ نے اس غرض سے پاٹھ شالہ کو دان کی ہے۔ کہ کنیائیں مشین سے کپڑے سینا سیکھیں۔ کنیاؤں کو بھوجن ودھی بھی سکھائی گئی ہے معائنہ ہائے پاٹھ شالہ کا معائنہ سال گذشتہ میں لالہ باقی رام جی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر لالہ سومناتھ جی روپڑ والے۔ پنڈت للتا پرشاد جی اپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لالہ نند کشور جی انسپکٹر بہادر آف سکولز شرہیان لالہ سنت رام جی اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز سرکل جالندھر لالہ شاداس جی پلیڈر ہوشیارپور نے کیا۔ اور پاٹھ شالہ کے کام کی ہر پہلو سے تعریف کی اور اچھی رائے دی۔

استری ست سنگ۔ استری ست سنگ بدستور شام کے وقت ہوتا ہے حاضری اچھی رہی۔ اور استری ست سنگ کے اثر سے ہی کنیائیں تیوہار تیتیاں وکتکتیاں میں جن میں لڑکیوں کو مہندی لگانا۔ جوا کھلانا سکھایا جاتا ہے۔ شامل نہیں ہوتیں۔ اور اچھی تعلیم و ترغیب پیدا کرنے کے لئے استری ست سنگ کے اجلاس میں کنیاؤں کو انعام وغیرہ بھی ملتے رہے ہیں۔ پاٹھ شالہ میں دو کمرے پہلے سے بنے ہوئے ہیں۔ اب شریمتی بی بی امردیوی جی دھرم پتنی لالہ بشنداس جی مہتہ انسپکٹر سمولی اودھ نے ایک اور کمرہ بجانب شمال بنا دینے کا وعدہ کیا بلکہ تیار ہو رہا ہے جس پر تخمیناً پانچسو روپیہ خرچ آویگا۔ میجنگ کمیٹی پاٹھ شالہ کو سالگذشتہ میں مبلغ سام عہ کی آمدنی ہوتی اور سام عہ روپیہ کا خرچ ہوا بجٹ آخیر مارچ ۱۹۰۲ء تک ایک ہزار ریوڑ دس آنے چھ پائی ہے بعد ازاں ہندو بھائیوں کی اس مخالفت کا خاکہ اچھی طرح سے کھینچا تھا جو کہ انہوں نے آریہ سماج ہریانہ کی قائمی کے وقت کی تھی۔ گو وہ کسی قدر اپنی مخالفت میں کامیاب ہوتے۔ لیکن آخر ست کی جے ہوتی ہے۔ ہندو بھائی پاٹھ شالہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے۔ بعد ازاں رائے جوتی لعل صاحب نے اپنے دست مبارک سے کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا پھر حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ چھ سات سو استری پرشوں کی حاضری میں آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا +

(گوجرانوالہ خریدار ۲۹۰)

بھرت پور آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ

بڑے دھوم دھام کیساتھ ۹-۱۰ ر ۱۱ جولائی سنہ حال ہوا۔ اول روز صبح کے ۶ بجے سے ہون شروع ہوا۔ اسوقت سماج مندر اور یگیہ شالا جو سبزی اور طرح طرح کے پھول پتوں سے سجائی گئی تھی۔ عجیب شوبھا دے رہے تھے اور ایک طرف سے وید منتروں کی دھونی کان میں آ رہی تھی۔ کچھ دیر کے لئے ہون ختم ہونے پر بھجن ہوئے اور پھر سوامی خان چند اپدیشک آریہ پرتی ندھی ممالک متحدہ کا ایک مختصر۔ لیکچر ہوا۔ جاگرچہ کسی خاص وشے پر نہیں تھا۔ لیکن اچھا اپدیش تھا۔ دوپہر کی ریل سے برہمچاری نتیانند جی۔ سوامی وشنانند جی۔ پنڈت مراری لعل جی شرما۔ منشی گردھاری لعل پنڈت رودر دت اور بہت سے آریہ جن باہر سے تشریف

...i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لائے۔ شام کے ۴½ بجے سے نگرکیرتن شروع ہوا جسمیں اول اوم کا جھنڈا ازاں بعد بینڈ باجہ اور پھر بھجن منڈلی پنڈت باسدیو۔ جسکے پیچھے بھجن منڈلی یتیم خانہ آگرہ اور دو بھجن منڈلیاں اجمیر وغیرہ کی نہایت آنند کے بہر ہوئے بھجن کہتے ہوئے سماج مندر سے نکلیں جنمیں پنڈت باسدیو کے بھجن خصوصاً پرسوز اور قابل تعریف تھے۔ بازار کا بہت سا حصہ طے کرنے کے بعد جس وقت بھجن منڈلیاں احاطہ وکٹوریا ہسپتال کے اندر سے گذر رہی تھیں جناب دادی جی صاحبہ یعنی موجودہ نابالغ مہاراجہ صاحب بہادر کی پتامہی نے اپنی بگھی کھڑی کراکر اور منڈلیوں کو رکواکر آدھ گھنٹہ سے زیادہ تک بھجنوں کو بڑی توجہ اور پریتی کے ساتھ سنا۔ اسکے بعد منڈلیاں بھجنوں کا گان کرتی ہوئی ۹ بجے رات تک آریہ سماج مندر میں واپس آگئیں۔ ۱۰ جولائی کی صبح کو ہون اور بھجن حسب معمول ہوکر پنڈت رگھننداں جی سکرٹری پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کا سرمن شروع ہوا جس سے سامعین کو نہایت ہی آنند ہوا۔ اسکے بعد پنڈت دہنی رام شاستری (اودہیاپک گورو کل سکندر آباد) نے ایک مختصر سا لیکچر ملک کی حالت پر دیا۔ شاستری جی کے ویاکھیان ختم ہونے پر پنڈت مراری لعل شرما کا لیکچر "آریہ سماج کا دیش پر اپکار" اس وشے پر ہوا۔ شرما جی کی تقریر نہایت مدلل پُر مذاق اور پُر تاثیر تھی۔ جسکا آنند سامعین نے خوب دو گھنٹہ اٹھایا۔ اسکے بعد سوامی گورانند جی مہاراج نے جنکی چکشو چار سال کی عمر سے جاتی رہی ہیں۔ اور جو اس جگہ سماج میں عام طور پر سنسکرت ویاکرن آدمی پڑھاتے ہیں۔ ایک عالمانہ اپدیش کیا۔ ۲ بجے سے ۴ بجے تک مختلف دھرم پر ویچار ہوتا رہا۔ ۴ بجے بعد کچھ بھجن ہوکر پنڈت شیوشنکر کا پُر تاثیر اور شانتی دایک سرمن ہوا جسکے ختم ہونے پر منشی گرہاری لعل نے آدھ گھنٹہ سے زیادہ قرآن اور وید کی تعلیم کا مقابلہ آیتوں کے حوالہ دیتے ہوئے کیا۔ ۶ بجے شام کے جلسہ کی جلسہ ممبر صاحبان کونسل ریاست اور اعلیٰ افسران راج سماج مندر میں تشریف لے آئے تھے [illegible]

۲ بہر ا ہوا تھا اس وشے پر ہوا کہ انسان کسطرح ترقی پاکر کے ایشور کو پا سکتا ہے۔ اول آپ نے دنیا کی ساخت کو سائنس سے کسی چیتن شکتی کا بنایا ہوا ثابت کیا پھر انسان کے اس دنیا میں جنم لینے کے مدعا کو بتاتے ہوئے گڈ مین (نیک آدمی) اور گریٹ مین (بڑے آدمی) کا فرق بیان کیا۔ پھر جیو آتما اور پرماتما کا تعلق اور ایشور کا سنکلپ کے حالات نہایت پُر تاثیر الفاظ میں شاستروں اور ویدوں کے پرمان دیتے ہوئے بیان کئے۔ اسکے بعد سوامی ورشانند جی کا لیکچر ایشور کے سروپ اور اس سے ملنے کے ذرائع پر ہوا جسمیں آپ نے بہت سی عالمانہ باتوں کے علاوہ پرماتما کو مثل آنکھ کے سرمہ کے بتا کر بیان کیا کہ آنکھ میں لگے ہوئے سرمہ کو بوجہ زیادہ نزدیکی کے آنکھ خود نہیں دیکھ سکتی بلکہ وہ ایسے آئینہ میں دیکھ سکتا ہے جو بہت صاف ہو اسی طرح پرماتما کو ہم صرف من کے آئینہ میں جو شُدھ اور نرمل ہو دیکھ سکتے ہیں اور اسواسطے من کو شدھ کرنیکی ضرورت ہے ۹½ بجے شب کے آپکا لیکچر ختم ہوا۔ معزز ممبر صاحبان کونسل اور جملہ سامعین برہمچاری جی اور سوامی جی دونوں کے ویاکھیانوں سے نہایت محظوظ ہوئے۔

۱۱ جولائی کی صبح کو ہون و بھجن حسب معمول ہوکر پنڈت بنسی دھر صاحب ایم۔ اے پریزیڈنٹ راجپوتانہ پرتی ندھی سبھا کا سرمن ہوا جو سراسر شانتی اور آنند سے بھرا ہوا تھا۔ اسکے بعد پنڈت بلسدیو نے ایک مختصر سی تقریر میں مہاتما حقیقت رائے کا جیون چرتر نہایت موثر رنگ میں بیان کرتے ہوئے دھرم پر مضبوط رہنے کیلئے توجہ دلائی ۱ بجے دوپہر سے ۳ بجے تک حسب تحریک پریزیڈنٹ صاحب راجپوتانہ پرتی ندھی آریہ کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں مختلف تجاویز پاس کردہ کانفرنس دفتر پرتی ندھی سبھا اجمیر میں بھیجی گئیں۔ ۳ بجے شام سے بھجن شروع ہوئے۔ پنڈت باسدیو کے استری شکشا پر کچھ اپدیش کرنیکے بعد سالانہ رپورٹ سنائی گئی۔ اسکے بعد پنڈت سدرشن جی اپدیشک پرتی ندھی ممالک

ازاں سوامی گورانند جی مہاراج نے سام وید کے منتروں کا گان کیا اور ٹھیک ساڑھے ۶ بجے برہمچاری نتیانند جی پلیٹ فارم پر آئے۔ آپکا ویاکھیان جو اعلیٰ اتم اور سائنٹفک و فلاسفی سے ص

متحدہ نے مختلف مذاہب سے ویدک دھرم کا مقابلہ کرکے اسکی خوبیاں دکھلائیں۔ انکے بعد پنڈت شیوشنکر کاویہ تیرتھ نے جو اجمیر سے پدھارے تھے اپنے ویاکھیان میں عالمانہ دلیلوں اور ویاکرن کے پرمانوں سے ثابت کیا کہ کس طرح ویدوں کے ارتھ سے ہٹ کر لوگوں نے من مانی گھڑنت کی ہے۔ اور ارتھوں کو پلٹا ہے۔ آپکے آنند دایک ویاکھیان کو آپکی علمیت اور فضیلت سراسر ٹپکتی تھی جسکے ختم ہونے پر برہمچاری نتیانند جی کا ویاکھیان منشیہ جیون پر ہوا آپ نے منشیہ کے کچھ کرموں کو بتلاتے ہوئے برہمچریہ رکھنے پر زور دیا۔ اور موجودہ تعلیم کا تندرستی پر خراب اثر دکھاتے ہوئے آریہ سماج کا دیگر سوسائٹیوں سے مقابلہ کیا۔ اور ہندوستان و ولایت کے نامی گرامی لوگوں کے اعلیٰ خیالات کا اسکی نسبت ہونا بیان کرکے بتلایا کہ آریہ ورت میں بھی ایک زندہ سوسائٹی ہے جس میں شامل ہوکر انسان اپنا اور سنسار کا اپکار کرسکتا ہے۔ برہمچاری جی کا لیکچر ختم ہونے پر ۱۱ بجے جلسہ ختم شامل ہوئے۔ ایشور کی کرپا دیکھیے کہ گھنگھور گھٹا تینوں روز چھائی رہی مگر بارش اسوقت ہوئی تھی جبکہ جلسہ کے تمام کام ختم ہو جاتے تھے۔ چنانچہ رات کو اور دوپہر کو۔ نگرکیرتن کا سماں قابل دید تھا۔ آرائش سماج مندر۔ ڈیرہ کی فراہمی اور بینڈ و پولیس سب راج کے ہی جانب سے تھے کہ جسکے لئے معزز و منصف مزاج مہربان ریاست نہایت درجہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنکے لطف و کرم اور پرماتما کی سہایتا سے یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ سماپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ کنیا کی ضرورت

پرسیدہ راگی پنڈت واسدیو جی شرما کیلئے ایک آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ اوکت پنڈت جی اتم گوڑ برہمن کلین خاندان پاراسر گوتری ہیں۔ عمر اس وقت ۲۴ سال کی ہے۔ آمدنی کی اوسط ۲۵ روپیہ ماہوار۔ خط و کتابت میرے ساتھ ہو۔

(مکند رام شرما۔ منیجر وکٹوریا اناتھ آلہ۔ بھرت پور)

آریہ سماجک خبریں

کیتھل آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بڑی کامیابی سے ہوتے ہیں۔ کنیا پاٹھ شالہ میں ۶۵ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ اُنتی کرلی ہے سماج کے مندر کی تعمیر سرمایہ کے نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ یہ کام لوکل ممبروں سے نہیں ہو سکتا۔

(بسنت لال سکریٹری)

ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ بابو ہیرانند جی پوسماسٹر - پردھان۔ پنڈت جیون مل اُپ پردھان۔ بھگت میگھراج جی منتری۔ لالہ گوردھن داس جی اُپ منتری۔ لالہ گنیش داس کوشادھکش۔ لالہ ٹیک چند جی اُپکا دھکش۔ اس سماج کو ایک اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ امیدوار درخواست منتری کے پاس بھیجیں۔

کوئٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اور ۲۹ - اگست ۱۹۰۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اور نگرکیرتن ۲۸ کو ہوگا۔ اور یہ تاریخ بوجہ جلسہ سکھر سبھا کوئٹہ بجائے ۲ - ۳ - ۴ و ۵ ستمبر رکھی گئی ہیں۔

کوٹ ادو ضلع مظفر گڈھ آریہ سماج میں گذشتہ ۱۹ جولائی کو پنڈت جوالا دت لوکل اُپدیشک مظفر گڈھ نے پرچار کیا سرات کو بازار میں کتھا کی اسیطرح ایک لکچر ۲۰ تاریخ کو دھرم کے لکشنوں پر دیا۔ پرچار بہت اچھا ہوا۔

پٹیالہ آریہ سماج میں ۳ - و ۴ جولائی ۱۹۰۴ء کو شریمان پنڈت گنپتی جی شرما نے اُپدیش دیئے جن کا اثر پٹیالہ پبلک پر نہایت عمدہ پڑا۔

(منتری)

سہسوان آریہ سماج کو پرچار رائے مکھن لال صاحب سب ڈویژنل آفیسر کی تبدیلی پر انکی جگہ مہاشے شوکر نداس جی ایکٹنگ پردھان انکے ستھان پر نیت ہوئے ہیں۔ مہاشے رام جی منتری۔ اور نرسنگھ لال جی اُپ منتری مقرر ہوئے۔

ساہو شیام سندر لال رئیس و آنریری مجسٹریٹ سنبھل ضلع مراد آباد نے اپنے پتر کے وواہ سنسکار پر آریہ سماج امروہہ کو ۵ اور پاٹھشالہ آریہ سماج امروہہ کو ۵ روپیہ دان دیا ہے۔ امروہہ سماج اوکت شریمان کو دھن واد دیتی ہے۔

پانی پت آریہ سماج میں شریمتی مائی گنگا دیوی امرتسر نواسی نے ۳ و ۴ جولائی کو ۳ و ۴ سو استریوں کی حاضری میں پتی برت دھرم اور دھرم و شے پر لکچر دیئے۔

بھگوتی پتری پاٹھشالہ ہریانہ کی انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ رائے چونی لال جی پردھان۔ لالہ رام لال جی اُپ پردھان گروہری لال جی منتری۔ منشی بھولا ناتھ جی پنشنر سپرنٹنڈنٹ لالہ امر ناتھ جی بی۔ اے خزانچی۔ بابو گوپال داس جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر و لالہ امرناتھ جی انسپکٹران۔

ہریانہ آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ گنڈا مل جی پردھان (۲) منشی گوجر مل جی اُپ پردھان (۳) لالہ مادہو رام جی منتری (۴) لالہ گوکل چند جی اُپ منتری (۵) پنڈت سالگرام جی کوشادھکش۔

مہاشے جگت رام جی منتری آریہ سماج خانگی سوچنا دیتے ہیں کہ انہوں نے مجب تجویز صدر جو اخبار آریہ سماج کے مجوزہ چھپے ہوئے رجسٹروں کی نسبت اپنی تجاویز شریمان آریہ پرتی ندھی سبھا بھیجدی ہیں۔ جو بصورت منظوری سبھا کی جانب سے چھپینگے۔

جالندھر آریہ سماج کی پتری پاٹھشالہ کے لئے ایک ایسی یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے جو گنت اور ستیارتھ پرکاش بخوبی پڑھا سکے۔ سینے کا کام جانتی ہو۔ اور بھوجن سمبندھی شکشا دے سکے۔ خط و کتابت بنام مہاشے جمنا پرشاد ورما - منتری آریہ سماج کریں۔

مانڈلے آریہ سماج کے سپتاہک جلسے ہر اتوار کو شام کے ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہوتے ہیں جن میں بھجن و ایشور اوپاسنا کے پشچات ویاکھیان ہوتا ہے۔ اور سماپتی سے پہلے شنکا سمادھان کے لئے سمے دیا جاتا ہے۔

بدایوں آریہ سماج کا وارشک اُتسو ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو نیت ہوا ہے۔ آریہ اُپدیشک سنیاسی و دیگر آریہ پرش اس موقعہ پر پدھار کر جلسہ کی رونق بڑھادیں۔ (منتری)

شاملی آریہ سماج میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۴ء کو پنڈت پریاگدت جی نے بہمراہی ماسٹر سالگرام و مہاشے رامچند سبھاسد و پنڈت بہاری لال جی ویاکھیان دیئے۔ ویاکھیان کی سماپتی پر چار نئے ممبر ہوئے۔ ہندوؤں کی جانب سے مخالفت بدستور جاری ہے۔ (پرجا سنگھ منتری)

گنگوہ آریہ سماج کے پریمی دہتیشی لالہ منسا رام جی نے ۱۲ جولائی کی شام کو کرانہ ضلع مظفر نگر اپنا بھوتک شریر چھوڑا۔ آپ نے وصیت میں اپنے لئے مرتک سنسکار کی آگیا دی تھی۔ مگر سمبندھیوں نے سنسکار او دیک کیا۔ حالانکہ مرحوم نے ۱۸۰ سنسکار وغیرہ کے لئے پردھان آریہ سماج گنگوہ کے پاس جمع کر دیا تھا۔ بیٹھک و باغ کے حصہ گنگوہ آریہ سماج کو دان میں ملا ہے۔ (منتری آریہ سماج گنگوہ)

آریہ سماج چکراتہ میں پنڈت ویدرام جی خارسٹ انجنیئر نے اپنی دھرم پتنی کے دیہانت پر ہون کرایا دان میں وید پرچار فنڈ کو عہ - یتیم خانہ کو عہ (۲) ۳ جولائی کو پنڈت راما دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و یٹر نے اپنی ماتا کے سورگباش ہونے پر ہون کرایا

بالو درگا پرشاد جی اگروہ ودیارتھی بی - اے کلاس ساگر نواسی کے شوک جنک مرتیو پران کے بھائی مہاشے بلدیو پرشاد جی کمسریٹ گماشتہ نے سمالی لینڈ سے واپس آ کر ان کی ۲۶ پستکیں لیمپ اور باقی بہت سا سامان گوروکل کانگڑی میں دان دیا۔

مہاشے اچھرو رام جی اُپ منتری آریہ سماج پھلور سوچت کرتے ہیں کہ ۱۹ و ۲۰ جولائی کو پنڈت للتا پرشاد جی کے ویاکھیان ہوئے۔ حاضری اچھی تھی۔ نیز اب پھلور آریہ سماج کے ستپاہک جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔

میمو - ملک برہما میں مہاشے گیان سنگھ جی ٹھیکیدار کے مکان پر جلسہ ہوا۔ جس میں بھجن گانے کے بعد ہون اور ویاکھیان ہوا۔ مبلغ ۱۰ روپیہ گوروکل کانگڑی کے لئے دان اکٹھا ہوا۔

ایک پنتھ دو کاج

آریہ سماج لاہور کا پستکالیہ جو کہ دنیا میں مختلف زبانوں کی کتب فروختی کا سب سے پرانا کتب خانہ ہے ویدک دھرم کی لٹریچر کے پرچار میں اس نے اوّل درجہ پر کام کیا ہے۔ کتابوں کی قیمتیں وقتاً فوقتاً بہت تخفیف کی جاتی ہیں چنانچہ گوروکل کے جلسہ کے موقع پر تین مہینوں کے لئے کتابیں بہت کم قیمت پر فروخت کرتا رہا ہے اور اب بھی سوچنا دیتا ہے کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء تک گوروکل کے جلسہ والی تخفیف شدہ قیمت پر ہی کتابیں فروخت کی جاویں گی۔ دوکانداروں کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس پستکالیہ سے کتب خریدنے میں دو بڑے فائدے ہیں (۱) پبلک کو کتب ارزاں قیمت پر ملتے ہیں (۲) فائدہ جو تھوڑا سا ہوتا ہے وہ کسی خاص شخص کی جیب میں نہیں جاتا ہے بلکہ ویدک دھرم کی سیوا میں خرچ ہوتا ہے اسلئے جملہ صاحبان سے درخواست ہے کہ مفصلہ ذیل پتہ سے کتابوں کی تخفیف شدہ فہرست منگا کر جلدی آرڈر بھیجنے شروع کریں۔ - انتھم

ضرورت

ہم کو ایک اچھے اپدیشک کی ضرورت ہے جنکا کام آریہ سماجوں میں پھر کر ویدک دھرم کا پرچار کرنا اور ہمارے اودشدہالہ کا بھی کچھ کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ روپیہ تک حسب لیاقت علاوہ سفر خرچ کے دیجاویگی اور اودشدہالہ کے متعلق کمیشن بھی دیجاویگی باقی حالات بذریعہ خط و کتابت سے طے ہونے چاہئیں۔

(پتہ - جنرل منیجر وید مندر ودیا پرچارک بھارت ہنگتی منڈل لاہور)

کنیا کی ضرورت

بر کی عمر ۲۴ سال ہے - خوبصورت - مضبوط اور بال برہمچاری - آریہ سدھانتوں پر عملی طور پر کاربند - ذات کھتری کپور - پنجاب ریلوے میں نائب سٹیشن ماسٹر تنخواہ ۲۵ روپیہ عنقریب ترقی پاکر سٹیشن ماسٹر ہونے والا ہے۔ خیالات کی پاکیزگی اور نیک چلنی میں آزمایش کے لئے تیار - کنیا ۱۴ یا پندرہ سال کی ہو - تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی - کھتری قوم ارد بشکیل زیادہ حال بذریعہ خط و کتابت دریافت کرو -

(پتہ پی - آر معرفت منیجر اخبار ست دھرم پرچارک)

ور کی ضرورت

ایک لڑکی کے لئے کپور کھتری - بڑے اعلیٰ خاندان کی اپر پرائمری تک تعلیم یافتہ پڑھائی ابھی تک جاری ہے عمر ۱۳ سال - لڑکے کی عمر ۱۶ اور ۲۰ کے درمیان ہو خوبصورت اور شریف خاندان ہو - صحت جسمانی اچھی - گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ یا معقول روزگار پر ہو - رنڈوے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ (درخواستیں لالہ گنگا رام سٹیشن ماسٹر پٹھانکوٹ کے نام جانی چاہئے۔)

وگیاپن

سروسجنوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ آریہ منتویہ پرکاش پہلا حصہ قیمتی ۱۰ ار اور دوسرا حصہ قیمتی ایک روپیہ جو ان دونوں گرنتھوں کو شری پنڈت آریہ منی جی پروفیسر سنسکرت فلاسفی - ڈی - اے - وی - کالج لاہور نے لکھا ہے - متذکرہ بالا گرنتھوں کی تعریف کی ضرورت نہیں - ستیہ دھرم پرچارک وغیرہ اخبارات نے جو ریویو کیا ہے اس سے پہلے پرکار ودت ہے کہ آریہ سدھانتوں کے جاننے کے لئے یہ اپور و گرنتھ ہیں۔ مورتی پوجا شرادھ اوتار وغیرہ وشئیوں پر عمدہ بحث کر کے سدھانتوں کو درڑھ کیا ہے اور پنڈت جوالا پرشاد مرادآبادی مہا دھو سنگھ - پنڈت امبکا دت بیاس - پنڈت بھیم سین آدی دھرم سبھا کے بڑے بڑے ودوانوں کے گرنتھوں کی پڑتال کر کے ان کے بڑے آچاریہ سوامی شنکر اچاریہ - ہیدھر آدی کے لیکھوں کا بھلے پرکار کھنڈن کیا ہے۔

شری سوامی جی کے ۵۲ منتویوں پر وستار پوروک ویاکھیا کی ہے - یہ بھی شوکت کی توعجیب دیا گیا ہے جسکی اپدیش پڑھنے سے ودت ہوگی - پرتیک آریہ سدھانتوں کے جاننے والے کے لئے اسکا پڑھنا ضروری ہے

ویدانت آریہ بھاشیہ قیمت ۱۲ - اس بھاشیہ کو اوکت پنڈت جی نے شری یوگیتا سے کیا ہے۔ پرکار یہ ہے - پرتیک سوتر کے نیچے پدچھید - سوترارتھ ادھستار پوروک سوامی شنکراچاریہ تتھا رامانج فلاسفی پکشا استرارتھ کر کے ویدک ویدانت دویت واد کو سِدھ کیا ہے اور ہر ایک سوتر کی سنگتی - اپنشدادی شکتی تتھا انک بہت پر تنکیں دی گئی ہیں - اپوروتا دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے -

ملنے کا پتہ - پنڈت ویدوت - بر مکان لالہ جیونداس پنشنر - شاہ عالمی دروازہ لاہور

یا ۲۱ بلالہ لچھمی رام پھول چند بینکر - ڈیرہ دون

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۲ ر

یوگ فلاسفی۔ یوگ درشن کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اعمار اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگیہ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ ر

مسیح مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے
دونوں مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح و تفسیر۔ یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ ر

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے
ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۴۸ صفحہ قیمت مجلد ۔۔ ر

اُپنشد۔ جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔
(۱) وجہ تسمیہ۔ لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح
(۲) اُپنشد کی تعداد۔ قدیم و جدید اُپنشد۔
(۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴)
کل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۰ صفحہ قیمت ۱۰ ر

سنسکرت زبان کی عظمت۔ جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید بھی اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت ۱۰ ر

ایشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج... جسمیں ... جگہ جگہ وید کے ...

پرمان دئے ہیں۔ قیمت ۴ ر

معدن التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سرکار۔ دربار۔ سیر۔ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص بھارت لوگوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۲ ر

مختلف متعدد پنتھوں کا تذکرہ
سودو۔ گنپتہ۔ ابہام شاہی۔ اداسی۔ گنج بخشی رام لائی ستھراشاہی۔ گوبند پنتھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ شیوزائی۔ رام سنی۔ شو نیدادی۔ شروہاری۔ نانک۔ چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۸ صفحہ قیمت ۱۰ ر

نوٹ۔ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں۔ آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ ر۔ برہمچریہ کا مختصر جیون قیمت ۱ ر تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح درشائے گئے ہیں قیمت ۱۰ ر

ٹریکٹ

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹوں پر کوشش کیا ہے۔ جن صاحبوں یا انجمن سبھاؤں کو ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کم از کم سو منگوالیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائیگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۔ ر ۱۰۰	۱ ر
فقہ ہندو و اسلام میں تفاوت ۔ ر ۱۰۰	۱ ر
اسپرٹ تہذیب ۲ پائی ۱۰۰	۴ ر
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰	۸ ر
قدیم آریہ میں ... تحریر کا رواج قیمت ۔ ر ۔	۴ ر

اپدیش مخزن

... مہاراج کے ...

واسطے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵ ر

آنند ساگر

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱ ر

درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بکٹ ٹکٹ نصف آنہ کا آنے سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و خبری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھدھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں۔	۱ ر
،، نمبر ۲ علم الہی	۱ ر
،، نمبر ۳ الہامیو نکے خیال و افعال	
،، نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۳ ر
،، نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان	۳ ر
،، نمبر ۲ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	
،، نمبر ۲ فنا و اے الکھدھاری	
،، نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	
،، نمبر ۲۹۔ طعام و شراب	۳ ر
،، نمبر ۳۶۔ موت اور اس کے بعد کی حالت	۸ ر
،، نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ	۴ ر
،، نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱ ر
،، نمبر ۳۹۔ دوج نیتی	۵ ر
،، نمبر ۴۰۔ تجارت صنعت و ایجاد	
،، نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	
،، دھارنا نیاگی	

نوٹ۔ ...

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا اور پبلک کی قدردانی پر اِس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سرِ نو چھاپکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک ھردوار

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرورش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اِسوقت بھارت انشیورنس کمپنی لیمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجائے گی۔ اِس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر ایجوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ ساماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے اُن میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یَنترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ یہی **اصل قیمت** پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی بکتی رہیں۔

رگوید بھاشیہ ... ۱۰ۓ
یجروید بھاشیہ ... ۱۶ۓ
رگوید بھاشیہ بھومکا ... ۱۴/
ستیارتھ پرکاش ... ۱۸/

ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ ... ۲ عہ
سنسکار ودھی ... ۸/
نِروکت ... ۱۰/
اَشٹادھیائی مول ... ۳/
آریہ بھونے ... ۳/
پنچ مہایگیہ ودھی ... ۱/
سنسکرت واکیہ پربودھ ... ۳/
ودھار بھالو ... ۲/
شاسترارتھ فیروزآباد ... ۱/
وید ورودھ مت کھنڈن ... ۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن ... ۱/
بھرانتی نوارن ... ۱/
ویدانت دھوانتی نوارن ... ۵/
میلہ چاندپور ... ۱/
شاسترارتھ کاشی ... ۵/
آریہ اُدّیشیہ رتن مالا ... ۴/
گوکرنا ندھی ... ۱/
بھرم اُچھیدن ... ۱/
انو بھرم اُچھیدن ... ۵/
ہوون منتر ... ۱/
سو منتویہ امنتویہ پرکاش ... ۱/
سویکار پتر ... ۱/
ویدانگ پرکاش سمپورن ... ۴/

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان کتابوں پر ۵ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور **دس روپیہ** کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی۔ **المشتہر**
منیجر ستیہ دھرم پرچارک ھردوار

مختلف صاحب کی تصنیف اردو

تصدیق صداقت دہرم آریہ قیمت فیجلد ... ۳/
ثبوت تثلیث وید ... ۴/
ویدانت دھوانت نوارن ... ۴/
سندھیا منظوم اردو ... ۱/

سندھیا منتر ...
گنجینہ بھجن ... ۱/
قادیانی مت درپن ... ۱/
سنگت رتن پرکاش ... ۱/
آریہ ورت کا عروج ... ۴/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۱/
" حصہ دوم ... ۶/
مخزن اسرار حصہ اول ... ۳/
" حصہ دوم ... ۴/
سداچار پرابودھ ... ۱/
پھول ... ۵/

ناگری ٹائپ

ایک اپدیشہ ستری کی یاترا قیمت فیجلد ... ۱/
پربھوتن پرکاش ... ۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۸/
برہمچریہ فیجلد ... ۱/
ستری دہرم نیتی ... ۱/
امریش ولن پرکاش ... ۱/
گنجینہ بھجن ... ۸/

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ و کپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہوری مل بی۔ اے۔ منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

رامسروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلاسُدھار کنجن تیسی پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ ۔ تیسرا حصہ ۔ چوتھا حصہ ۔ ہند وادانشروان کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر چھند میں بھجن ولاس۔ ابودھ کیرتن۔

درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار کے نام۔

ओ३म्

REGISTERED

رجسٹرڈ نمبر ای ۲۰۴

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

NO. A. 204

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک ... طالب علموں سے ... }

قیمت بکار پیشگی

جلد ۱۶ | ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

تیار ہے

کتابت اردو میں

اپنے پاس رکھو

اسسے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا؟

صرف دو روپیہ میں ۳ بڑی خوبصورت ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا ہے۔ ایک عجیب بہادر دیباچہ اردو مع دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھ رام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر

مفت

ایک گھر میں جیسے سرپرست اپنے متعلقین کو مع ہی اور عیسائی متوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہیے کہ غربا کو اور یک متوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں ذیل پتے پر بھیجیے۔

(۱) مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور

اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے:-

(۱) دس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۰ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی اور (۵) ایکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

المشتہر

کیشب و مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر سول چند جی۔ اس گرنتھ میں پورانک کال تھا قبل کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکند پوران بارھویں و تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ محض سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے انیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو پشٹ کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

ویرانگنا دیویوں کے چرتر۔ مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں دھرم کے قریب قریب ... درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کر کے ... زبان ... ہندی میں ... گیا ہے۔ قیمت ۳ر۔ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

خریداران پرچارک سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل

بھارت کی شجاع عالم استریوں کے کارنامے

چہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور
بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی
پُستک ہے۔ جسمیں بھارت کی دیویات ودوشی۔
دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پریوں
کا ریلوں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ
ٹریکٹوں میں اتنی بے نیاد استریوں کے عملی و علمی مختصر
سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ اُن
دویات استریوں کے مہارانی کیکیئی۔ مدودری۔
مہوپدی بنیدگیتا۔ بہنی کرم ودیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری
جہانسی کی رانی آدی بہت سی کشتری بیر دیویوں کے
راجہ سمندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف تیسری
ویاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی ویاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ
جنک کا ادبہ دوشی سولابھا کا سمواد تاکہ مصنف
نے پراچین دیویوں کے جیتے جاگتے نمونے بھیجے دیا ہے
فرد افرداً خریدنے سے بارہ حصص کی قیمت عمر ہے
پورے سیٹ کے خریدار کو عہ میں مل سکتی ہے۔
ہندی ایڈیشن ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۴ر

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی
خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو
ملبوس کیا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا ضرر رساں اثر ڈالنے
اور بہت حد تک دھرم بھاوؤں کے کاٹنے میں کارآمد
ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ
خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز دلچسپ داستان
بنا کر پڑھنے والے صاحبوں کے ہاتھوں میں پیش کیا جاوے
جسکے مہاشے شیو برت لال نے پرشرم اٹھا
ستیہ دھرم پرچارک پریس ہرودوار کے لئے چار ٹریکٹ
تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔
مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی پوتی کی
شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے، وش

کنیا کے ذریعے بیتی وان چانکیہ کے کامیاب ہونے۔ شاہ
سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی ہندوستان پر چڑھائی
میگستھنز یونانی دوت کا آنا۔ دونوں سلطنتوں میں صلح کرنا (۱)
راجہ چندر گپت کا درکشا کا سکندر اعظم کی پوتی سے
وواہ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنز کا مہاراجہ چندر
گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم
ٹریکٹ سائز ۸۴ صفحہ قیمت ۱ر

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ
روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس میں سیواجی کا دربار
میں آجانا اور روشن آرا کے ہمراہ دلی سے بچکر
بھاگنا۔ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ سائز
قیمت ۳ر

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہاراجہ صاحبان
اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور
اُن کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے
وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام
کی راجکنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز
۹۶ صفحے قیمت ۱ر

(۴) مہربانو نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گرو
سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چاروں ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے
میں ۷ر لگتے۔ چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاویگا۔
درخواست خریداری بنام مینجر ستیہ دھرم پرچارک
ہردوار ضلع سہارنپور۔

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و
فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔
جس کتاب نے یوروپ امریکا کی مذہبی دنیا میں
ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب سے
یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنانا
وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے دنیا کے مہذب
ممالک کو دکھا دیا کہ سچی مذہب بدھ دھرم کا تیجہ ہے وہ کلیان
دھرم ہے۔ جس سچی کتاب نے یوروپ امریکہ نواسیوں

میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان
دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر
یوروپین و امریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ
کلیان دھرم ہے۔
جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں چھپ کر
چھپی و یوروپ ایشیا کی قریب سب کل زبانوں میں
ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی۔ سیامی۔ تبتی۔ سنگھلی
وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں
بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا
ہے۔ اردو اخبارات واکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی
رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ ہے
بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات
کا مو ہے۔ ہزہائنس مہاراجہ صاحب بہادر
بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مضامین دلچسپ
دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے
کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر
کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت
پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اسکے لٹریچر
میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ضخامت ۱۸×۲۲ کی
تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ اب تھوڑی ہی جلدیں
رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)
ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر
جو آپ کے شاگرد میں سے پنجابی زبان میں
شائع ہوا تھا اردو میں ادا کیا ہے۔ جن صاحبوں کو
سوامی جی کے جیون پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کیلئے یہ ایک بے بہا
چیز ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک
ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر مینجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

CC0, Gurukul Kangri

واقعات اور مفید رائیں

نواب صاحب بہادر رامپور نے بھی اپنی ایک پیدل پلٹن کی رجمنٹ اور دو سواروں کے دستوں کو بطور امپیریل سروس ٹروپس کے تیار کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے گو جنگ لشیم دانشم فوج دیسی ریاستوں کی سرکار انگریزی کی نگرانی سے علیحدہ ہے وہ بھی رفتہ رفتہ خاص سرکار والا تبار میں آجاویگی اور کچھ ایک انگریز فوجی افسروں کی روزی کا بھی سامان بڑھ جاویگا *

ہندوستان کی تجارت کو صاحبان انگریز اسوقت ترقی پر بتلاتے ہیں۔ اور ظاہر معاملہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ سال گذشتہ کے اندر تجارت میں کئی کروڑ سے زیادہ کا اضافہ ہوا۔ گویا اس عرصہ میں جو اشیا ہندوستان میں آئیں یا اس سے باہر گئیں انکی قیمت چالیس ارب روپیوں کے قریب ہے۔ حالانکہ پارسال اسی میں ۳۱ کروڑ کم چالیس ارب کا مال آیا گیا تھا امریکہ کی فصل کپاس ماری جانے کے باعث یہاں سے کپاس زیادہ گئی۔ گو یہاں بھی بہ نسبت سالہائے سابق کپاس کم ہوئی تھی۔ اسی طرح گندم بھی بہت باہر گئی۔ کیونکہ اسکی فصل بھی بہت ہی بڑی ہوئی تھی لیکن ان سب کے مقابلہ میں سال گذشتہ کے اندر ۲۰ کروڑ روپیوں سے زیادہ کے جواہرات باہر گئے جن کی خریداری کو صاحبان انگریز ثبوت ہندوستان کی فارغ البالی کا سمجھتے ہیں۔ میری رائے میں اس ملک کی بڑی بھاری بدقسمتی ہے کہ یہاں کے باشندے اب تک عقل سے کام لینا نہیں جانتے۔ دلی دربار کے موقعہ پر دیسی ریاستوں نے جو جواہرات کی خرید میں بہت روپیہ برباد کیا۔ اسکی امید پر ہی غالباً سال گذشتہ میں جواہرات زیادہ تر آئے ہونگے اور اگر یہ کل کے کل جواہرات فروخت بھی ہو چکے ہیں تو اسیقدر روپیہ ملک ناحق برباد ہو کر مفلس ہو گیا۔ جس ملک کی عام باشندوں کے لئے ضروریات زندگی بہم پہنچانا تک مشکل ہو رہا ہے۔ وہاں کے رئیسوں کا جواہرات کی شکل میں دولت کو نظر بند کرنا بھی عجیب حماقت ہے۔

تبت کی چڑھائی کے رستہ میں انسان تو رکاوٹ ہو نہیں سکتے۔ غریب تبتی توڑے دار بندوقوں اور پرانی تلواروں سے بھلا فوج سرکاری کا کیا مقابلہ کرینگے البتہ قدرتی رکاوٹیں جنکا دور کرنا شاید کچھ وقت کے لئے مشکل ہو۔ دریائے سانپو درمیان میں حایل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُس کا پانی بڑے زور سے چلتا ہے اور کہ بلا مدد ایک زنجیر کے جو لگی رہتی ہے کشتی بھی ادھر سے اُس پار نہیں جا سکتی۔ سو تبتی فوج گھر کو واپس جاتی ہوئی بھلا زنجیر کو کب رہنے دیگی اور کشتی کو کیوں نہ بہا دیگی لیکن انگریزی انجینیروں کے سامنے یہ رکاوٹ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ جب فوج ایک مرتبہ چل پڑی ہے تو ضرور تبت جا کر لاسا پہونچکر ہی دم لیگی۔

شمالی افریقہ کا سودائی مُلا ہے تو دیوانہ لیکن ع دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ ہے سرکاری فوج کے اسطرف رُخ کرتے ہی پھر جاگ اُٹھا ہے۔ اور سرکار برطانیہ کے دستوں کو دم نہیں لینے دیتا۔ اگر گورنمنٹ برطانیہ نے پھر فوجکشی کی تو جہاں بیحد دولت کا نقصان ہوگا وہاں ساتھ ہی شاہی فوج کی عزت میں بھی فرق آئیگا۔ اگر سرکار برطانیہ شمالی کے مُلا کو ہمیشہ کے لئے چُپ کرانا چاہتی ہے تو اُسے چاہئے کہ ایکمرتبہ اُس کے جنگلی گھر نیلے تک پہنچکر یا تو اُسے قید کرے یا اُس کا کام ہی تمام کر دے۔ اسطرح ہم نستعلیق چال چلتے ہوئے جہاں اپنے ہزاروں آدمی کٹا گئے۔ وہاں اپنے مقصد کے حصول کی طرف بھی ایک قدم نہ بڑھ سکیگا۔

علمی تحقیقات کا مادہ تو ہندوستانیوں میں موجود ہے لیکن شوق نہیں رہا ہے۔ اگر اس تحقیقات میں جسم کو تکلیف نہ دینی پڑے۔ لیکن برعکس اسکے یورپین لوگ علمی تحقیقات کے راستہ کی ہر ایک رکاوٹ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کوہ ایورسٹ اور گوری شنکر پربت کے بارے میں اب تک یہ بحث چلی جاتی تھی کہ آیا دونام ایک ہی چوٹی کے ہیں یا دونوں چوٹیاں ہی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ محکمہ انڈین سروے کے کپتان ووڈ صاحب اِس مباحثہ کا خاتمہ کرنے کے لئے گذشتہ موسم سرما میں بھیجے گئے تھے اُنھوں نے دربار نیپال کی مدد سے نہ صرف مختلف موقعوں سے ان پہاڑیوں کا فوٹو ہی لیا بلکہ نیپال کے پُرانے باشندوں سے ان پہاڑیوں کی نسبت روائیتوں کو دریافت کیا۔ کُل تحقیقات کا نتیجہ کپتان صاحب نے یہ نکالا ہے کہ کوہ ایورسٹ اور گوری شنکر پربت دو مختلف چوٹیاں ہیں۔ جن کا درمیانی فاصلہ تیس میل سے زیادہ ہے۔ بڑی خوشی ہوگی اگر اس قسم کی تحقیقات کا شوق ہندوستانیوں کے اندر بھی پیدا ہو جاوے *

مقام چیچسٹر (انگلستان) کی صحت افزائی کی صحت نے ثبت سے تجربوں اور مشاہدوں کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گندے نالوں کے باعث جو پانی خراب ہو جاتا ہے ان میں خاص بیماریوں کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ جو سورج کی روشنی کے بالمقابل کرنے پر ۹ درجہ کی گرمی میں ہی مر جاتے ہیں۔ باقاعدہ تحقیقات کرنا تو سائنس دانوں کا کام ہے لیکن نتیجہ ضرور برآمد ہوتا ہے کہ پانی کی خرابیاں دور کرنے کے لئے سورج کی روشنی سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ میری رائے میں بجائے آگ پر گرم کرنے کے اگر سورج کی روشنی میں کچھ عرصہ رکھنے کے بعد پانی کو استعمال کیا جاوے تو غالباً پانی مضر صحت نہ ہوگا *

مسٹر جے این ٹاٹا مشہور پارسی دانی کی یادگار قایم کرنے کی طیاریاں ہو رہی ہیں بمبئی کے چیدہ ہندوستانی اور یورپین معززین نے ملکر تجویز کی ہے۔ کہ ایک عام جلسہ

بویا جاتا ہے جسمیں فیصلہ کیا جاوے۔ کہ مرحوم کی یادگار کس قسم کی مناسب ہوگی۔

جنگی معاملات پر جو لوگ رائے قایم کرسکتے ہیں انہوں نے آج تک کے حالات پر لحاظ کر کے یہ رائے قایم کی ہے کہ اگر کوئی بڑی لڑائی جاپان اور روس کے درمیان مقام لیویانگ یا مکڈن کے درمیان ہوئی تو جہاں جاپانی تقریباً دو لاکھ فوج میدان میں لاسکیگا۔ وہاں روس ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ سپاہ میدان میں نہیں لاسکتا ممکن ہے بڑی لڑائی کے وقت تک روس کی کل فوج پہونچ سکے لیکن وہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس حالت میں روس کو فتح کی امید جلد نہیں ہو سکتی۔

امرتسر کے اہلو والیہ گزٹ میں ایک مضمون خلاف گورنمنٹ وقت کے نکلا تھا جسکی نامہ نگار نے دستخط کی جگہ ماسٹر آتما رام لکھا تھا۔ آپنے آریہ سماج کے ماسٹر آتما رام جی نے اسیوقت مشتہر کردیا تھا کہ انہوں نے کوئی ایسا مراسلہ اس اخبار کو نہیں بھیجا۔ اب گورنمنٹ کی طرف سے بھائی لہنا سنگھ ایڈیٹر اور مالک اہلو والیہ گزٹ اور لالہ ٹھاکر داس مالک پرکاش پریس (جہاں اہلو والیہ گزٹ چھپتا ہے) پر مقدمہ فوجداری دائر کیا گیا ہے جسکی تحقیقات صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر کریں گے۔ افسوس اردو پریس کی حالت پر کیونکہ ... ناتجربہ کاری سے ... پیدا ہوتی ہیں۔

علیگڈھ کالج نے انگریزوں کی نظروں میں بڑی عزت حاصل کی ہے۔ لنڈن میں جو جس سے اس کالج کے حق میں ہمدردی پیدا کرنیکے لئے ایک علیگڈھ کالج ایسوسی ایشن قایم ہوئی ہے۔ اس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ جلسہ حال میں ہوا تھا۔ جسکے میر مجلس لارڈ ... صاحب تھے لیکن گورنمنٹ بھی ... تقریریں ہوئیں۔ جام صحت پئے گئے۔ اور یہ اتفاق ہی پیچھے ثابت ہوگیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اتفاق کر کے اپنے کام کا ایک ہی مرکز بنالیا ہے۔ جسے یونیورسٹی کی شکل میں پہنچانا وہ اپنا فخر اور فرض سمجھتے ہیں۔ بر خلاف اسکے ہندوؤں نے اپنے کام کا کوئی بھی مرکز نہیں بنایا۔ اور اسی لئے وہ فرقہ جسکی دولت علی گڈھ سے بیسیوں کالج یکدم سے کھڑے کرسکتی ہے ابتک کوئی قابل قدر کام نہیں کرسکی۔ سندھ وؤں کے ...

تو انتظام اور آرگینیزیشن کا مادہ ہی کم ہے جس آریہ سماجیوں کے سر آرگینیزیشن کی دھاک بندھی ہوئی تھی انہوں نے بھی اپنی طاقتوں کو اسطرح منتشر کردیا ہے۔ کہ انکی محنتوں کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد ہوتا نظر نہیں آتا۔

لارڈ کرزن کی انگلستان میں بڑی عزت ہوئی ہے شہر لنڈن کے گلڈ ہال میں اُن کا خاص استقبال ہوا اور لارڈ میئر نے شہر لنڈن کی آزادی کے خاص حقوق پیش کش کیئے لارڈ کرزن نے جو جوابی تقریر کی اُسمیں تبت کے متعلق اپنی پالیسی کی تائید میں بہت کچھ کہا۔ چونکہ لارڈ موصوف نے کہا وہ تو پہلے بھی سبکو معلوم تھا لیکن یہ قصہ خاص طور پر تبت کے برخلاف خیالات پھیلانے کے لئے استعمال کیا گیا اخبارات میں مشہور ہو رہا ہے کہ جو انگریز پالیٹیشن پہلے تبت کی چڑھائی کے برخلاف تھے اب اُنہوں نے بھی یہی شور مچانا شروع کردیا ہے کہ لاسا کے پرے نہیں ٹھیرنا چاہیئے۔

انگلستان کا ملا کا نامی جہاز روسیوں نے روک لیا تھا۔ اسپر خیال تھا کہ سرکار انگریزی سے بھی روس کی چھیڑ جاوے اگر ایسا ہوتا تو بخیال بالو تیر شاید لطف دنیا اس جنگ میں شریک ہو جاتی لیکن انگلستان اور فرانس کی تازہ دوستی اسوقت کام آئی اور فرانس نے زور ڈالکر صلح کرادی۔

عیسائیت کی نسبت ہندوستانی تعلیم یافتوں میں عجیب غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ زیادہ تر پروٹسٹنٹ سے واسطہ لوگوں سے پڑتا ہے۔ اس لئے ہندوستانی تعلیم یافتگان سمجھتے ہیں کہ رومن کیتھولک فرقہ کا بیج ناش ہوگیا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اسوقت بھی بمقابلہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے رومن کیتھولک کہیں زیادہ ہیں۔ مدراس میں عیسائیوں کا بہت زور ہے۔ ایک ضلع کوئمبٹور میں جسکی آبادی بیس لاکھ سے زیادہ ہے کل ۲۰۰،۱۸ عیسائی ہیں جنمیں سے محض ساڑھے چار ہزار پروٹسٹنٹ ہیں اور باقی چھتیس ہزار سات سو رومن کیتھولک ہیں۔ ان کے ۱۱۶ گرجا ہیں جنمیں ایک لشپ ۳۰ یوروپین اور ۱۲ ہندوستانی پادری وغیرہ کام کرتے ہیں مثلاً ایک کالج۔ ایک ... جار ... سکول اور بہت دیگر سکول چلاتا ہے جنمیں ۱۹۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ چار دوائی خانے اور ایک ہسپتال ہے اور ...

یتیموں کی پرورش ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں اگر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے آریہ سماجوں کا کام رکھا جاوے تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ بلحاظ آبادی آریہ سماج کی طرف سے دھرم پرچار کا کام کچھ بھی نہیں ہو رہا۔

طاعون ملعون کا اس سال کے لئے تو پنجاب سے ... اکھڑ گیا ہے۔ جہاں کل ہندوستان کی موتوں کی ... یا اس سے بھی زیادہ پنجاب کے حصہ آتی تھیں وہاں ... موتوں کے جو کل ہندوستان میں واقع ہوئیں پنجاب کے حصہ ... ایک سو بیس آئیں۔ پرماتما ہی کرپا کریں اور اس ... اس مرض کی بیخ کنی کریں۔ یہ عام ایک انسان سے ... ہمارے عمال بتلاتے ہیں کہ ابھی ہمیں بہت کچھ ...

اچھوتوں اور بنگالیوں میں سب تمیز کرتے ہیں۔ انگلش گورنمنٹ کی بنیاد تو بڑے اعلیٰ اصولوں پر ... لیکن آخر انسان ہی تو ہیں۔ سیونگ بنک میں ... سے کم تنخواہ والے آدمی بھی کچھ پیس انداز کرسکتے ہیں گورنمنٹ چاہتی ہے کہ گورے سپاہی کچھ جمع کرلیا کریں۔ لیکن ... سامنے شراب وغیرہ کی ترغیبیں ہیں۔ اسپر ایک انگریزی اخبار نویس صلاح دیتا ہے کہ جسدن گوروں کی تنخواہ تقسیم ہوا کرے۔ اگر کوئی ڈاکخانہ کا آدمی اسجگہ اُن سے روپیہ جمع کرانے کے لئے موجود ہو تو اُنہیں سے بہت زیادہ ... سے بچ جاویں۔ اسپر طرفداری کا الزام تو لگایا جاسکتا لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ ایک بنگالی دفتر کا ہیڈ کلرک ہوکر اُس دفتر کو بنگالیوں سے بھر دینا ہی اپنا فرض سمجھتا ہے اور اسی طرح جس فرقہ کا آدمی کہیں عہدہ پر ہو تو وہ اپنے ہم ذات آدمیوں کا داخلہ ہی پسند کرتا ہے تو طرفداری کا الزام لگاتے ہوئے ہم ہی ملزم سا ... جاتا ہے۔

جنرل بوتھ جب بادشاہ سلامت کو ملنے گئے تو عجیب وقت پیش آئی۔ جنگی لوگ سوائے فرقہ جنگی کے اور کسی کو جنرل نہیں کہتے۔ ایسے اس ملاقات کی ... کے درج کرتے ہوئے بوتھ کو جنرل لکھنا فوجیوں کو ناگوار گذرتا۔ درباری اخبار نے اس مذبذب حالت سے اپنے آپکو اسطرح بچایا کہ جنرل بوتھ کی جگہ لکھا "بوتھ ... ... تکنی فوج" اسطرح پر نہ سانپ مرا نہ لاٹھی ٹوٹی۔ تکنی فوج والوں کی شان و شوکت بھی قایم رہی اور جنگی افسر بھی ناراض نہ ہوسکے۔

ہماری گپتی

جسے پیا چاہے وہی سوہاگن

یہ ضرب المثل تو ہندوستانی ہے لیکن اسکا اطلاق روز روشن پر ہوتا ہے۔ جب کبھی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر یا لفٹنٹ گورنر کے دباؤ سے کسی خاص کام کے لئے ہندوستانی چندہ دیتے ہیں تو ہندوستانی اخبارات میں شور مچ جاتا ہے۔ انگریزوں کے سامنے انگلستان کا حال پیش کیا جاتا ہے۔ افسوس ہے اس قسم کے اخبار نویس یہ بھول جاتے ہیں کہ انگلستان میں بھی اسی قسم کا تماشہ ہوتا ہے۔ مکتی فوج کا نام میرے ناظرین میں سے بہتوں نے سنا ہوگا۔ اور ان میں سے بہتوں نے مکتی فوج والوں کو بھگوے کپڑے پہنکر عیسائیت کا اپدیش دیتے ہوئے بھی دیکھا ہوگا۔ اس مکتی فوج کے بانی بوتھ صاحب ہیں۔ جو پہلے پادری تھے انہوں نے اپنے کام کرنیوالوں کا نام سپاہی رکھا اور جسطرح پر دنیاوی فوج کے عہدہ داروں کے نام ہوتے ہیں اس طرح اس روحانی فوج میں بھی افسروں کو کپتان۔ میجر۔ کرنل وغیرہ کے خطاب دئے گئے۔ ایسی حالت میں قدرتی طور پر بوتھ صاحب کو جنرل کا خطاب ملنا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی مکتی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ جنرل بوتھ اور انکی فوج پر شروع سے لوگ مضحکہ اڑایا کرتے تھے۔ لیکن شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے جنرل بوتھ کے کام کو پسند کیا اور ایوان شاہی میں بلا کر انسے پرائیوٹ ملاقات کی۔ پھر کیا تھا دوسرے دن ہی مکتی فوج کیطرف عوام کی توجہ کھنچ گئی۔ جو لوگ اڑاتے تھے وہ سنجیدگی سے اس فوج کے قواعد کا مطالعہ کرنے لگے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسوقت مکتی فوج کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جسمیں شامل یورپین قوموں کے علاوہ ہندوستان اور دیگر سیاہ ملکوں کی فوج کے وکیل بھی شامل ہیں۔ جہاں گزشتہ سالوں میں لوگ انکی بیہودہ پوشاک اور اس سے بڑھکر حرکتوں پر ہنسی و ہا کرتے تھے۔ آج وہی حرکتیں سنجیدہ اور وہی پوشاک لنڈن والوں کو پر اثر نظر آرہی ہے۔ یہ مسئلہ جیسا ہندوستان میں سچ ہے ویسا ہی لنڈن میں کہ

جسے پیا چاہے وہی سہاگن

کیا سانولا کیا گورا رے

تمباکو کے حق میں ایک نئی دلیل

شراب خانہ خراب کی برائیوں کا آج ہر شخص قائل نظر آتا ہے لیکن باوجود اس کے اسکے سرور کی تعریف میں قلم اٹھانے والے شاعر ہی صرف موجود نہیں بلکہ بعض ڈاکٹر بھی اسکی خاص حالتوں میں ضرورت بتلا دیتے ہیں۔ فرانس کے ایک ڈاکٹر کی تحریر پانچ سال ہوئے ہیں ہم نے پڑھی تھی۔ انہوں نے لکھا تھا کہ ہر ایک قسم کے پانی میں خراب مادہ کا خوف رہتا ہے محض شراب ہی ہے جسمیں کسی بیماری کے کیڑے بھی زندہ نہیں رہتے۔ انہوں نے اپنی نسبت جتلایا کہ مدت سے انہوں نے اپنا طریقہ یہ بنا لیا ہے کہ سوائے شراب کے اور کسی قسم کا عرق نہیں پیتا۔ لیکن باوجود اس ڈاکٹر کی تحریر کے شراب خانہ خراب۔ برابر لوگوں کے جسم اور دماغ کا ستیاناش ہی کر رہی ہے۔ اسی طرح پر تمباکو کی خرابیوں کے بیان سے دفتر بھرے پڑے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اسکی تعریف میں مضامین نکلتے اور اسکی ضرورت کو تعلیم یافتہ اصحاب بھی تسلیم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اکثر تبہ بعض طبی رسالوں میں یہ مشہور ہوا تھا۔ کہ ہیضہ کے کیڑے چرٹ پینے والوں کے نزدیک نہیں جاتے لیکن باوجود اسکے چرٹ کے شوقین ہی زیادہ تر ہیضہ کے شکار ہوتے رہے۔ اب لنڈن کے ڈاکٹر ولسن نے یہ رائے دی ہے کہ تمباکو پینے والے پلیگ کے اثر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اپنی اس رائے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے عجیب طرح کی دلیلیں دی ہیں جنپر غور کرتے ہوئے ہمعصر پائونیر لکھتے ہیں "ہندوستان میں کم از کم کچھ صوبوں میں دیکھا گیا ہے کہ پلیگ بہ نسبت مردوں کے عورتوں کے لئے زیادہ تر مہلک ثابت ہوا ہے اور عام طور پر عورتیں تمباکو کی عادی نہیں ہوتیں پنجاب میں پلیگ کا زور ان جگہوں میں زیادہ رہا ہے۔ جہاں زیادہ تر آبادی سکھوں کی ہے۔ جنہیں تمباکو کے استعمال کی ممانعت ہے۔ اور پلیگ نے بہت کم اثر یورپین اور یوریشین لوگوں پر کیا ہے۔ جنکے مرد زیادہ تر تمباکو نوش ہیں"۔ ہمعصر پائونیر کا خیال ہے کہ اسطرح کے واقعات سے نتیجہ نکالنا خطرناک ہے۔ اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یورپین اور یوریشین لوگوں پر پلیگ کا اثر نہ ہونیکا باعث انکی صفائی ہے۔ اور ہندوستانی عورتوں پر اسکا اثر زیادہ ہونیکا باعث انکا میلاپن ہے۔ عرصہ ہوا جبکہ گنگا جل میں پلیگ کے کیڑوں کو رکھکر یہ رائے قائم کی گئی تھی کہ اس جل میں وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ بجائے تمباکو کے پلیگ سے بچنے کے لئے لوگ گنگا جل کا ہی استعمال کریں لیکن اصل بات یہ ہے کہ ان طریقوں سے پلیگ کی بیماری سے محفوظ رہنا مشکل ہے جب تک کہ ڈاکٹر لوگ پلیگ کا کوئی یقینی علاج دریافت نہیں کرتے تب تک مناسب یہی ہے کہ اس سے بچنے کی کوشش ہر طرح سے کیجاوے اور وہ کوشش اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتی کہ ہندوستانی لوگ اپنی پوشاک اپنے بھوجن اور اپنی رہائش میں زیادہ تر صفائی کا خیال رکھیں اور جہانتک ہو سکے ایسی عادتوں سے پرہیز کریں جو کہ انسان کو حیوانی جذبات کا غلام بنانے والی ہیں۔

آدھی دنیا کی تباہی کیا سچ مچ ٹل گئی؟

روس کے ولنٹیر جہازوں نے سرکار برطانیہ کا ملاکا نامی جہاز پکڑ لیا تھا۔ اسپر انگلستان میں شور مچ گیا۔ جبرالٹر کی جہازی فوج کو آبنائے سویز کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا اور روس کو ڈانٹ بتلائی گئی۔ دوسری طرف سے روس سے بھی امید نہیں پڑتی تھی کہ جھٹ پٹ اس دھمکی سے ڈر جاوے لیکن فرانس کیساتھ جو نئی دوستی انگلستان نے پیدا کی ہے وہ خوب کام آئی اور فرانس نے انگریزوں کا جہاز واپس دلا کر صلح کرا دی۔ لیکن روس کے ان جنگی جہازوں نے جو جاپانی سمندر کی طرف گھوم رہے ہیں انگریزوں کے ایک جہاز کو ڈبو دیا۔ انگلستانی پھر شور مچا رہے ہیں۔ عوام نے تو شور مچانا ہی تھا۔ لیکن مدبران سلطنت خوب جانتے ہیں کہ وہ اسوقت جنگ کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس لئے امید نہیں کہ بند گھر کرلیں سے آگے معاملہ بڑھنے پاوے۔ روس نے امریکہ نومی

کے جہازوں کو بھی روکا ہے۔ لیکن انجام سب کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ گو کہ دن رات یہ سلسلہ جاری رہتا ہے لیکن دیگر قوموں کے جہاز جاپان کی طرف چلتے رہتے ہیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ کسی دن دیگر سلاطین کو بھی مجبوراً اس زبردست جنگ میں شریک ہونا پڑے۔ اسوقت تک یہ جاپان کی ہی جے ہوتی رہی ہے۔ جات کھا بیٹھا ہے جاپانی وفتح جسطرح گوشت خوروں کو بیطرح اپنے ہاتھوں لیا ہے۔ اسے دیکھکر سبزی خور ہندو بھی سمجھنے لگ گئے ہیں کہ وہ ہمارے قابل نہیں ہیں۔ آخری فتح جاپان کی جو مقام موخوخ پر ہوئی ہے صاف ظاہر کرتی ہے کہ روسی شکست دب گئی ہیں اور اب مشکل سے ایسا موقعہ آوے گا جبکہ وہ جاپانی فوج کے بالمقابل کھڑے ہونے کا حوصلہ کر سکیں۔ پورٹ آرتھر سے گو کوئی خبر نہیں آتی۔ لیکن شبہ نہیں۔ کہ شکست جلد اسجگہ پر بھی جاپان کا قبضہ ہو جاوے گا پھر یہ امر غور کے قابل ہوگا کہ اس جنگ کا خاتمہ کہاں پر ہوگا۔ اگر محض روس اور جاپان ہی جنگ میں شریک رہے تو برسوں تک جنگ کے خاتمہ کی اُمید نہیں۔ اگر روس کی فوج کی یہی حالت جاپان کی ہوتی تب اُمید ہوسکتی تھی کہ روس کی شکست ہو تو طاقت ضرور مقام ٹوکیو دارالخلافہ جاپان میں جاکر صلح کی شرائط پیش کرتی لیکن معاملہ برعکس دکھائی دیتا ہے۔ جاپان نے روس پر دباؤ ڈال لیا۔ یہ ممکن ہے کہ اسوقت جاپان کا روس سے منچوریا بالکل خالی کرا لینا ممکن ہے لیکن اُس سے آگے بڑھنے کی طاقت جاپان میں نہیں ہے اور روس ایسی حالت میں برابر اپنی فوج کو بڑھا سکتا ہے۔ اور پانچ لاکھ فوج کے جمع ہو جانے پر پھر حملہ کر سکتا ہے لیکن جاپانی فوج نے ثابت کر دیا ہے کہ اُن کو پیچھے ہٹانا مشکل ہے۔ ایسی صورت میں یورپ کی قوموں میں سے کوئی نہ کوئی جب تک جنگ میں شریک نہ ہوگا جیسے معنی ٹھیک بھی ہیں کہ آدھی دنیا جنگ میں شریک ہو جاوے۔ تب تک اُمید نہیں ہے کہ جنگ کا خاتمہ ہو سکے۔

تبت بھی اب ہندوستان کا ایک صوبہ بن جائے گا

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ والیان سلطنت کبھی بھی کسی معاملہ پر آگاہ ہو کے رائے قایم نہیں کرتے اور اگر قایم کرتے ہیں تو کم از کم اُسے ظاہر نہیں کرتے۔ خواہ عوام پہلے سے ہی اُس معاملہ کو تاڑ جاویں۔ تبت کے بارے میں جو کچھ کرنا ہے وہ لارڈ کرزن نے پہلے سے ہی فیصلہ کر چھوڑا ہوگا۔ صلح کے مشن کے روانہ ہوتے ہی اخبار نویسوں نے خوف ظاہر کیا تھا۔ کہ مبادا تبت کو اب اپنی عظمت قایم رکھنا مشکل ہو جاوے۔ لیکن سرکار انگریزی کی اُنکی پالیسی کو منزل بہ منزل ظاہر کرنیوالے اینگلو انڈین اخبار یہی کہتے رہے کہ یہ مشن محض بعض امور کا فیصلہ کرنے کے لئے دوستانہ جا رہا ہے۔ لیکن لارڈ کرزن نے سارا معاملہ پہلے سے ہی درست کیا ہوا تھا سامان ہی ایسے پیدا کئے گئے تھے کہ خواہ مخواہ یہ صلح کا مشن آخر کار ایک چڑھائی کی شکل اختیار کر لے لاما بیچارے کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یورپین سلاطین کے باہمی برتاؤ کا کیا قانون ہے۔ اگر لاما کو ساتھ حسب قانون باہمی سلاطین یورپ برتاؤ کرنا تھا تو قبل بھیجنے مشن کے اُسکے پاس اُس قانون کا ترجمہ تبت کی زبان میں معہ تشریح کے بھیج دینا چاہئے تھا اور اُسکے بعد اسطرف چلنے کی تیاری کرنی چاہئے تھی۔ اصل وجہ مشن کے بھیجنے کی یہ ظاہر کیگئی ہے کہ لاما روس سے ملگیا ہے۔ اور روس تبت میں آگیا تو گورنمنٹ ہند کو روس سے اپنے ملک کا خطرہ ہر وقت رہیگا لیکن فوجکشی پر معلوم ہوا کہ کوئی روسی تبت کے علاقہ میں نہیں ہے۔ اور نہ کوئی روسی ہتھیار ہی فوج کے پاس ہے (اگرچہ ٹوٹے ہوئے مست لاماؤں کا نام فوج رکھا جاسکتا ہے) اب یہ کوشش کیجاتی ہے کہ روس کی سازش ضرور ثابت ہو جاوے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اب جو فوج مقابلہ میں آتی ہے اُسکے پاس روسی ہتھیار ہیں لیکن کیا تبت والے روس سے جو

اُن کے نزدیک قلعہ اعتبار نہیں خرید سکتے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب کبھی شخص کو خواہ مخواہ زیر کرنے کی نیت ہو تو اُس کے ہر ایک عمل پر نکتہ چینی ہوسکتی ہے۔ لاما کے کیل سمجھا یہ دیکھے ہیں کہ گیا لٹسی کو وہیں جنہوں تو ہم صلح کی بات چیت کر سکتے ہیں لیکن یہاں برابر یہی حکم ہے کہ لاسا میں جاکر بات چیت ہوگی کہ ڈلائی لاما تو انگریزوں کی فوج کے پہونچنے تک لاسا میں ٹھہرے گا نہیں۔ اور کسی نچلے درجہ والے سے ہمارے سرکار کے پولیٹیکل افسر بات چیت کریں گے نہیں نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اپنے مطلب کا ڈلائی لاما بنا کر تبت کا انتظام تبت سے ہی کشمیر کا کام لیا جاویگا۔ اور کیوں نہ لیا جاوے۔ دُنیا اُن کے لئے بنائی گئی ہے۔ جو انسانوں سے ملیں جلیں۔ ورشن دیں اور درشن لیں۔ نہ کہ اُن کے لئے جو غاروں میں گھسکر انسانوں سے علیحدہ رہنا چاہیں۔

تبت کے حق میں بعض انگریزی مدبروں نے خود یہ رائے دی تھی کہ جب شمال سے تبت پر چڑھائی ہی مشکل ہے تو روس کا خوف کرنا ٹھیک نہیں۔ اس کے جواب میں اسوقت اخباروں میں ایک پرانی کہانی درج کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۷۱۰ء میں اقوام المغولیہ نے شمال سے چڑھائی کر کے لاسا کو فتح کیا تھا۔ اس سے بحث یہ کی جاتی ہے۔ کہ جب اُس بے سر و سامان وحشی قوم کا شمال سے پہونچنا ممکن تھا تو روس کا بحد نئی تہذیب کے لاسا میں پہونچنا کچھ مشکل نہیں ہے یہ سب دلائل تو پیش کیجاتی ہیں اور پیش کیجاتی رہینگی یہ سوال بھی حل طلب ہی رہیگا۔ کہ آیا تبت والوں کا کچھ قصور تھا یا نہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اگر تبت سرکار انگریزی کے قبضہ میں آجاوے۔ اور لاسا کی طرف آمد و رفت کھل جاوے تو ہندوستانیوں کو خاص موقعہ اپنی لیاقت دکھانے اور ترقی کرنیکا ہے لیکن ہمیں اُمید نہیں ہے کہ اسموقعہ سے بھی ہندوستانی کچھ فایدہ اُٹھاویں بہر صورت اگر ہندوستانیوں کو خود کچھ فایدہ نہ پہونچے تو کم از کم انگریز محققوں کی معرفت تبت کی پرانی تاریخ اور وہاں کے دلچسپ چشمدید حالات تو پڑھنے میں

یہ ہیں آویں گے۔ جو اس سے بڑھکر ہندوستانیوں کے لئے اور کونسی دلچسپ حالت ہوسکتی ہے۔

آتم وچار

नेहाभिक्रम नाशोस्ति प्रत्यवा योन विद्यते । स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥

" गीता "

نشکام کرم کا ناش ہرگز نہیں ہوتا - ایک پتا نہیں پتا بغیر اس کے کہ سنسار چکر میں اپنا کچھ نہ کچھ اثر چھوڑ جاوے - چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کوئی بھی کرم ایسا نہیں ہے جو بغیر پھل بھوگے رہ سکے - سوائے پھل بھوگنے کے کرموں کی اور کوئی بھی اوشدھی نہیں ہے - تب لوگ سادھن سے لابھ کیا ؟ یہ پرشن ادشواسی من کے اندر اٹھتا ہے جب کرموں کا پھل ہم نے اوشیہ بھوگنا ہے اور پرماتما بھی بغیر پھل بھوگائے ہمارے کرموں کا ناش نہیں کر سکتا تو پھر اسکی اپاسنا سے مطلب کیا ؟ جب اُس کی سمیپتا سے بھی کرموں کے نتائج سے ہم بچ نہیں سکتے - تو کیوں اسکی نزدیکی کے لئے اسقدر جدوجہد اور اسقدر تکالیف برداشت کریں - ؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے سنسار پر ایک غور کی نظر ڈالو - وہ دیکھو سامنے والے گھر میں کیا ہو رہا ہے - ایک معزز سفید پوش آدمی اپنے سر کو دیوار سے ٹکرا کر لہو لہان کر رہا ہے معمولی آدمی پکڑ کر اُسے اس حرکت سے روک رہے ہیں تسلی کی باتیں کہہ رہے ہیں - لیکن اسکی زبان سے آہ و فغان کی آواز برابر جاری ہے - ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایسی غیر معمولی تبدیلی اس دانا شخص کی حالت میں کیوں ہو گئی یہ تو توہمات میں پھنسے ہوئے آدمیوں پر ہنسا کرتا تھا یہ تو اپنے شاگردوں کو عوام سے اعلیٰ زندگی بسر کرنیکا اپدیش دیا کرتا تھا - آج اسے کیا ہو گیا - پڑوسیوں سے ہم آہنگی کے ساتھ دریافت کرتے ہو تو جواب ملتا ہے

" بیچارے کی کیوں نہ ایسی حالت ہو - اس کا بیٹا مر گیا ہے " آگے چلئے کچھ دور جا کر ایک دوسرا نظارہ دکھائی دیگا سنجیدگی سے بہت سے آدمی ایک مکان کے آگے جمع ہیں - دوسری طرف بہت سی عورتیں جمع ہیں - جو کہرام مچانے کے لئے تیار نظر آ رہی ہیں - ایک انہیں سے ایک لاش کے پاس بیٹھی ہوئی چاہتی ہے - کہ سر پھوڑ ڈالو خودکشی کر لوں - گلی کے کنارے پہونچتے ہی آپ کے کان میں ایک جگر سوز آواز سنائی دیتی ہے - لیکن جب آپ اس نظارے کے بالکل بالمقابل ہوتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ عورت شانتی سے ایک آواز کو سن رہی ہے - اور ایک شانت چہرہ والا جوان آدمی کہ مہربانی سے کچھ کہہ رہا ہے - کان کو یکسو کر کے اُسکی طرف لگا دو کس طرح کرم پھل کے مسئلہ پر پُر اثر اپدیش دے رہا ہے - مرد اور عورت سب ایک دل ہو کر اُس کے امرت سے بھرے ہوئے کلام کو سن رہے ہیں - آپ حیرت سے دریافت کرتے ہیں " یہ کیا معاملہ ہے چیخ کہاں سے آئی تھی " جواب ملتا ہے " بڑا ہونہار لڑکا جو اپنے شبھ گنوں سے دن رات سارے پریوار کو آنند رکھتا تھا - یہ بھونک سنسار چھوڑ گیا ہے - اسکی کیا دکھی ماں کے منہ سے چیخ نکلی تھی " لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ مرے ہوئے بچے کی ماتا کا چہرہ اب شانت ہے - جو صاف جوان مہاتما کے اپدیش کا اثر معلوم ہوتا ہے - آپ تعجب سے پوچھتے ہیں " یہ مہاتما کون ہیں - اور اس وقت کہاں سے آ نکلے " جواب ملتا ہے " یہ مرے ہوئے بچہ کا پتا ہے " اب آپکی حیرت کا کیا ٹھکانہ ہے جسکو تسلی دینے کے لئے اتنا ہجوم اکٹھا ہے وہ خود اُن کو تسلی دے رہا ہے - یہ تعجب خیز فرق کیوں ؟ کہاں وہ سفید ریش پرش معزز اور کہاں یہ معمولی حیثیت کا نوجوان ! زیادہ تحقیقات کیجئے تب آپ کو معلوم ہوگا کہ اصلیت کیا ہے - کرموں کا پھل دونوں کو مل رہا ہے ایک ہی طرح کے گزشتہ کرموں کے باعث دونوں کے لڑکے مر گئے - دونوں میں سے ایک بھی کرموں کے پھل بھوگ سے نہ بچا - لیکن جہاں معزز سفید پوش دنیا

کی زندگی بسر کرتا تھا - حیوانی خواہشات کے پورا کرنے میں ہی لگا رہتا تھا - یہ جوان آدمی دنیا کے کاروبار کے ساتھ ہی اپنے پیچھے پیارے پرماتما سے بھی میل کیا کرتا تھا - یہ یوگ دھرم کا پالن کرنیکی کوشش کیا کرتا تھا - یہ سادھن سمپن ہونے کا دن رات پریتن کیا کرتا تھا - آپ پوچھیں گے " پھر نتیجہ کیا - جب دونوں میں سے ایک بھی کرم پھل سے بچ نہ سکا - تو اس ساری روحانی ریاضت کا فائدہ کیا " آپ بھی سچ کہہ رہے ہیں - جب تک کہ کسی کرم سے کسی قسم کا فائدہ مد نظر نہ ہو - انسانی طبیعت اُس کے کرنیکی طرف رجوع ہی نہیں ہوتی - اس جوان یوگ دھرم کا پالن کرنے والے کو کیا فائدہ ہوا - غور سے وچار تے - تب آپ کو پتہ لگے گا - اس سنسار میں سب سے زیادہ دکھ کا کارن کیا ہے ؟ یہ تو آپ مان ہی لیں گے کہ انسان کی ساری جدوجہد کا اصل مقصود یہ ہے - کہ وہ دکھوں سے رہائی پاوے - پس اگر دکھ کا کارن معلوم ہو جاوے تو دکھ کی نورتی کا اُپائے بھی شاید زیادہ آسانی سے ہو سکے - انسان موت سے کیوں اسقدر خوف کھاتے ہیں ؟ اس لئے کہ وہ اُسے دکھ کا کارن سمجھتے ہیں - لیکن دکھ کس میں ہے ؟ کیا موت میں دکھ ہے ؟ اگر موت میں دکھ ہوتا تو مہاتما لوگ آنند پورک بشاش چہرہ سے شریر تیاگ نہ کرتے - دکھ کا کارن موت نہیں ہے بلکہ وہ خوف ہے جو کہ موت کے خیال تک سے آپ کے ہر رگ کو کمپائمان کر دیتا ہے - سارا دکھ خوف کے اندر ہی ہے اور اس خوف کو یوگ دھرم دور کر دیتا ہے - اور یہ کیا تھوڑی سی بات ہے - کرم پھل کو پھر کس نے بُرا کہا نہیں نہیں ! خوشی سے یوگی پرش بھوگتا ہے - مہاتما کے سارے زندگی کے سادھن محض اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ وقت جبکہ خوف انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے - وہ وقت شانتی اور آنند سے کٹ جائے اور آتما بیخوف ہو کر پرمانند کا بھاگی بن سکے - پریہ پاٹھک گن ! اگر آپنے پرماتما کی بھگتی سے

Haridwar. Digitized by eGangotri

ساوھنوں کا آہنہ محض دُنیاوی شروتیں حاصل کرنیکے لئے کیا ہے تو آپ غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر آپنے محض کرم پھل کے بھوگ سے بچنے کی خاطر یم نیم آدی کا پالن شروع کیا ہے۔ تو آپ اُس سے بھی بڑھکر اندھیرے میں پڑے ہوئے ہیں۔ پرماتما بڑے دیالو ہیں۔ اُنکے نزدیک خوف نہیں آنا۔ خوف سے بری ہونے کے لئے پرماتما کی بھگتی کیجئے۔ دُنیاوی شروتیں خود بخود ہاتھ باندھے آپکے سامنے حاضر رہینگی۔ ورنہ دُنیاوی شروتوں کے حصول کے لئے جو خوب ساوھن کہاں تک کر سکتے۔ کیوں نہ جملہ شروتوں کے مالک کو اپنا سچا رفیق بناؤ کیوں نہ اُسکی شرن میں آؤ۔ جبکہ جملہ شروتوں کا مالک ہے۔ کیا مالک اپنی ملکیت سے علیحدہ رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں! جب پرماتما کے تم نزدیک پہنچ گئے تو کوئی بھی شروت تم سے علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ اِس لئے سچے دل سے پرماتما کے حضور میں پرارتھنا کرو۔ کہ وہ ہم سبکو اپنی سیوا میں لگائے رہیں اپنے پد کا دان دیں تاکہ سانسارک دکھوں سے بےخوف ہوکر ہم لوگ جیون کے ادیشیہ کو سمجھ سکیں۔ اور اُسکے حصول میں اُسکو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کو سلسلہ وار حاصل کرسکیں۔ اوم شم۔

ستیہ دھرم پرچارک

یہ وقت تمہاری آزمائش کا ہے

نمبر ۲

آریہ پُرشوں کی توجہ اُنکی نازک ذمہ داری کی طرف کھینچتے ہوئے اور ویدک دھرم کی رکشا کے لئے اُنہیں پریرت کرتے ہوئے مجھے خیال تک نہ تھا۔ کہ اِس اِس کے زمانہ میں ایک ایسی طرف سے جہادی سپرٹ کا اظہار ہوگا۔ جسکی نسبت کہ ہمیشہ سے صلح کا خیال لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن ابھی میرے

گزشتہ ہفتہ کا مضمون ختم کرکے پریس میں بھیجا ہی تھا کہ فرید کوٹ سے میرے پاس ایک پوسٹکارڈ آیا جسمیں درج تھا۔ کہ ایک آریہ ویر کو محض اِس لئے کہ اُسنے ایک آریوپدیشک کو بلا کر اُس سے ویدک دھرم کا پرچار کرایا تھا ایک پُرجوش سکھ نے چھُری سے مار ڈالا۔ یہ پوسٹکارڈ میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کے پاس بھیج دیا تھا۔ اب اخبار پرکاش میں لالہ سیتا رام جی کا پتر چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ہندو نے ایسی قابل نفرت حرکت کی۔ قاتل ہندو ہو خواہ سکھ لیکن اِس میں شبہ نہیں کہ وہ اُن فرقوں میں سے ہے جو جہادی سپرٹ سے بالکل علیحدہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن قبل اِس کے کہ میں اِس جانگداز واقعہ پر کچھ لکھوں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لالہ سیتا رام جی کا پتر بجنسہ اِس جگہ درج کردوں:-

فریدکوٹ میں ایک آریہ ویر کا قتل

گزشتہ اتوار یعنی ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء کو سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ایک تار مضمون کا پہنچا کہ پنڈت تلسی رام جی سٹیشن ماسٹر فریدکوٹ کے پیٹ میں ایک شخص نے چھری ماردی ہے وہ نازک حالت میں ہیں پہنچو۔ اسپر سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جو ۵ سال ولایت میں رہکر ڈاکٹری کے اعلیٰ امتحانوں میں کامیاب ہوکر واپس آئے ہیں مہاشے بالمتی رام جی پنشنر اور پنڈت ابھیچند جی کو ۱۰ بجے دوپہر کی گاڑی میں مقتول مہاشے کی مدد کیلئے بھیجا جنہوں نے وہاں پہنچکر ضروری مدد کی۔ مگر افسوس کہ ناموافق حالات کی وجہ اور زخم کاری لگنے سے مقتول سوموار گزشتہ شام کے ۶ بجے جانبحق ہوا قتل کے مختصر حالات جو پنڈت بالمتی رام جی کی زبانی معلوم ہوئے ناظرین اخبار کی آگاہی کیلئے لکھتا ہوں:-

چند یوم ہوئے مقتول پنڈت تلسی رام جی نے پرتی ندھی سبھا کو علاقہ فریدکوٹ میں ویدک دھرم کے پرچار کی سخت ضرورت جتلاتے ہوئے تحریک کی کہ وہاں پر کوئی اپدیشک بھیجا جائے۔ چنانچہ اتفاقیہ پنڈت رام سکھ جی رنگ اپدیشک فیروزپور کے علاقہ میں دورہ کرتے ہوئے فریدکوٹ مقتول مہاشہ کی مدد سے منگوا کر چند لکچر ویدک دھرم کی تائید میں دیئے جنکا اثر پبلک پر بہت اچھا پڑا۔ مگر چند متعصب سکھ وغیرہ اصحاب کے رنگ میں ناخوش ہوگئے۔ اور انہوں نے لکچرار کے بند کرانیکی کوشش کی۔ چنانچہ مقتول کی زبانی معلوم ہوا کہ جب لکچر بند ہونے کی خبر اُنکو ملی تو وزیر صاحب فرید کوٹ کے مکان پر گئے تو وزیر صاحب نے دیگر معترضین کو جو اُسجگہ موجود تھے۔ اچھی طرح سے قائل کیا کہ لکچر بند ہونا انصاف کے برخلاف ہے چنانچہ وزیر صاحب نے بھی مقتول کی رائے کے ساتھ اتفاق کیا اور وزیر صاحب نے یہاں تک ہمدردی ظاہر کی کہ اپنے مکان پر اپنی نگرانی میں لکچر کرایا۔ لکچر کے بعد چند سکھوں کی زبانی یہ سُنا گیا کہ اگر کل لکچر ہوا تو یا ہم نہیں یا آریہ نہیں۔ یہ بات سُنکر مقتول مہاشے نے یہی مناسب سمجھا کہ اب لکچروں کا سلسلہ بند کیا جاوے اور پھر کچھ وقت بعد جب شانتی ہو لکچر دلائے جائیں۔ چنانچہ پنڈت رام سکھ جی اپدیشک کوٹ کپورہ کے لئے بھیج دیئے گئے۔ دوسرے دن شام کو مقتول مہاشے ایک دوست کے ہمراہ اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہوکر کسی صاحب کو شہر میں لینے گئے۔ رات کے قریباً ۹ بجے جب وہ شہر سے واپس سٹیشن کی طرف لوٹ رہے تھے تو راستہ میں ایک شخص ہندو ملا جس نے دو چار ہوتے ہی سُرخ مرچیں پسی ہوئی اُنکی آنکھوں میں پھینکیں۔ جو مقتول کی آنکھ تو بچ گئی قریباً ہاتھ پر ہی پڑیں۔ مقتول نے آنکھوں کے آگے ہاتھ ہی رکھا تھا کہ قاتل نے تیز دھار چاقو مقتول کے سینہ میں چبھو دیا۔ مقتول نے تازہ زخم کی پروا نہ کرتے ہوئے جوانمردی سے قاتل کا تعاقب کیا۔ مگر کچھ دیر دور کمزور ہوگیا اور شدت درد سے گر پڑا۔ مقتول کو سٹیشن پر لایا گیا۔ ریاست کا ڈاکٹر بلایا گیا۔ ہسپتال کا ڈاکٹر اور ہمارے لائق ڈاکٹر چرنجیو جی کچھ دیر بعد وہاں پہنچے۔ مگر وہاں دوائیوں سے کسی پاس ضروری اوزار نہ تھے سٹیٹ ہسپتال میں بھی اوزار مطلوب نہ نکلے۔ آخر دو دفعہ سول سرجن صاحب تشریف لائے جنکی رائے میں مقتول کا کیس نازک ہی کا تھا۔ سول سرجن صاحب کے حکم سے مقتول کو فیروزپور کے ہسپتال میں لے گئے۔ مگر دوسرے دن مقتول جانبحق ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر مقتول کا حوصلہ ثابت قدمی و آریہ دھرم کے ساتھ پریم کو دیکھکر پاس بیٹھے ہوئے لوگ عش عش کرتے تھے۔ مقتول نے باوجود

CC0. Gurukul K

درد کی تکلیف کے باعث تک نہیں کی۔ آخیر وقت تک نہایت
حوصلہ سے صاف صاف حالات بیان کرتا رہا۔ کہتے ہیں کہ
مقتول نے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سیول سرجن کے روبرو اپنے
پورے ہوش و حواس میں بیان لکھوائے۔ اور بتایا کہ مجھ کو
قاتل نے ہی صرف قتل نہیں کیا بلکہ اس میں بڑی سازش ہے۔
جو کچھ ہمیں معلوم ہوا پبلک کی آگاہی کے لئے۔۔ اور اپنی
مادر مہربان سرکار عالیہ کی توجہ انصاف حاصل معاملہ کی پوری
تحقیقات کی طرف راغب کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ ہم فرمان
بالادست کی خدمت میں بڑے ادب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ
اس معاملہ کی نسبت سرکاری انتظام کی بدولت خاص طور پر تحقیقات
کرائیں محض قاتل کو سزا دینا ہی کافی نہیں (کہتے ہیں کہ
قاتل خود بخود اس حادثہ کے بعد پولیس میں چلا گیا اور اپنے
قتل کرنے کی رپورٹ کر دی) معاملہ کی اصلیت کو افشا کرنا اور
آئندہ کے لئے اس ظلم و امن کے زمانہ میں ایسے اتیاچاروں کو
روکنے کے لئے سازش کنندگان کو کافی سزا دینا سرکاری رعب
داب اور انگریزی راج کی ایک گھاٹ پر بھیڑ بکری کو پانی
پینے کی مثال کو زندہ رکھنا ہے۔ ورنہ اگر یہ معاملہ کسی جائز
و ناجائز طریقوں سے خاک میں ملگیا تو یہ ہی نہیں کہ مقتول
کے ساتھ انصاف پورا نہ ہوگی۔ بلکہ آزادی کے خاتمے
آریہ لوگوں کو جو ہر طرح سے عملاً سرکار کی وفادار رعایا ہیں
اپنے مذہب کے پرچار سے باز رکھنا ہے۔ ایسے ساتھ ہی
ہم آریہ بھائی بہنوں کے لائق پردھان اور دیگر عہدہ داران کو
آریہ لوگوں کو ان کے فرائض سے خبردار کرتے ہیں معلوم رہے
کہ پنڈت تلسی رام جی کا قتل محض ویدک دھرم کی اشاعت کا
ذریعہ بننے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر اس موقعہ پر آریہ لوگ پنڈت
تلسی رام جی مقتول کے پسماندگان کی مناسب ہمدردی اور
مقتول کی کافی عزت اپنے عمل و دارا نہیں کریں گے تو
سمجھو کہ آریہ سماج میں ہی سچی زندگی کا ہی خاتمہ ہو جائیگا
بروقت ہے کہ آریہ لوگ اپنے فرض کو پورا کریں۔

المرقوم سیتارام آریہ مالک کارخانہ صابون وغیرہ لاہور

"پرستار تھی اور پُرجوش بہادر آریہ ویر سیتارام جی کی
درخواست بڑی معقول ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بغیر
ایسی درخواست کے بھی برٹش گورنمنٹ (جسکی رعایا
ہونیکا آریہ پاٹھک پُرشوں کو خصوصاً فخر ہے) کا
فرض ہے کہ وہ اس قسم کی جہادی سپرٹ کو اپنے
انتظام کی قائمی کے لئے روکے۔ اور اس میں شبہ
نہیں کہ حکام بالا دست اپنے فرض کو سمجھیں گے
اور اسکی ادائیگی کی بڑی مستعدی سے کوشش بھی
کرینگے لیکن اس سے بڑھکر لالہ سیتا رام جی کی وہ
درخواست خاص توجہ کے لائق ہے جو کہ انہوں نے آریہ
پبلک سے کی ہے۔ اپنے مقتول بھائی کے پسماندگان
کے ساتھ ہمدردی کا بھاؤ تو البتہ ہے جسکی بابت آریہ پرشوں
کو ہدایت دینے کی ضرورت نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ
دھرم کے اوپر جان قربان کرنیوالے پنڈت تلسی رام آریہ
ویر کی کافی عزت آریہ پرش کیسے کر سکتے ہیں پرکاش
کے ایڈیٹر مہاشے نے تو اس مشکل سوال کو حل ہی کر دیا ہے
انکی رائے میں پنڈت لیکھرام کے میموریل کے ساتھ ہی
ایک کمرہ پر ان کا نام بھی کھدوا دینا چاہیئے ملاہو
آریہ سماج نے تجویز پیش کی ہے کہ بابو سچیا رام جی کا نام
بھی اسی میموریل میں شامل کیا جاوے۔ لالہ سندر داس
نگر نے تجویز پیش کی ہے کہ لالہ جے چند کا نام بھی
لگے ہاتھ ملا دو۔ اور ممکن ہے کہ گزشتہ پانچ سات
برسوں کے جملہ سورگباشی آریہ بھائیوں کے نام بھی
میموریل میں شمولیت کے لئے پیش کئے جاویں لیکن
کیا یہ یادگاریں کہلا سکتی ہیں؟ کیا اینٹ پتھر
اور وہ بھی اتفاق سے جمع کئے ہوئے اینٹ اور پتھر
پر نام کندہ کرنے سے ویر تلسی رام کی یادگار قائم
ہو سکتی ہے میرے اندر سے زبردست سا آواز آتی ہے
ہرگز نہیں! پھر اس

ویر کی یادگار کیسے قائم کریں؟

آریہ سماجیو! جبکہ تم اپنا ولیٹن پورا کرنے کے لئے بے
معنی بحثوں کے اندر لپٹ رہے تھے۔ جبکہ ستیہ سناتن
ویدک سدھانتوں کا مضحکہ اڑانے کے سوا تمہیں
دوسرا کام نظر نہیں آتا تھا۔ جبکہ تم پرماتما کے بنائے
نیم کو بھولکر دُراچاروں پر پردہ ڈالنے اور سوارتھ
کے لئے آریہ سماج کا ناش کرنے میں ہمہ تن مصروف
تھے۔ اسوقت دیاوں کی بزرگی کو انوبھو کرنے والا
تمہارا ایک گمنام بھائی دن رات ویدوں کی اشاعت
کے فکر میں غرق تھا۔ فرید کوٹ میں اگر آریہ سماج کے موجودہ
لیڈر موجود ہوتے تو شاید اس شردھا سے وشواسی
تلسی رام جان ہتھیلی پر لئے نہ پھرتا۔ اس جگہ تمہاری
چمک دمک۔ تمہاری منطقی دلائل اور تمہارے فخر
کے قابل تل اور سپنر سے صیقل پائے ہوئے دماغ
موجود نہ تھے۔ وشواسی تلسی رام کے پاس دیانند کا
ستیارتھ پرکاش اور ایشور کا سہارا تھا اور اس لئے
اسنے آنند پوروک **ویدک دھرم کی سیوا میں جان
قربان** کر دی۔ اسکی یادگار ہمیشہ کیلئے خود بخود قائم ہوگئی
تمام دنیا کی مذاہب ایکدوسرے کو ادوین بھاو سے دیکھ رہے
ہیں۔ ایک کو دوسرے سے بالکل خوف نہیں معلوم ہوتا۔
عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ بودھوں جینیوں آدی پر اسوقت
محمدی تلوار تو درکنار چھرا تک نہیں نکلتا۔ اور نکلے بھی کیونکر
سنسار کی جملہ مت متانتر اور مذاہب ایکدوسرے کو مردہ سمجھ
رہے ہیں۔ لیکن انکو ایک مات **جیتی جاگتی شکتی ویدک
دھرم** ہی نظر آرہی ہے۔ اسی لئے نوجوان محمدی تلوار بھی سست
پڑ گئی ہے۔ وہاں نرم دل ہندو اور لبرل شیل جینی بھی جہاد
کی سپرٹ سے پریرت ہوکر ستیہ سناتن۔ ادویتہ ویدک دھرم کو
مادی چھری سے کاٹنا چاہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسطرح پر
ویدک سورج کی روشنی سے اپنے کلپت متوں کے سدھانتوں کو
بچالیں گے۔ لیکن یہ انکی بھول ہے۔ آہ بھولے بھائیو!
کاش کہ تم سمجھتے کہ پرماتما کا گیان انسانوں کی گردنیں اڑانے
اور ان کے پیٹ خنجر سے ڈھیر کرنے پر بھی ہات نہیں ہوتا بلکہ
اسکی جیوتی زیادہ تر چمک اٹھتی ہے۔ آریہ سماجیو! کیسے آریہ
ہو۔ کیا سدا سماج کے رجسٹر میں نام لکھانے کا ہی فخر کرتے
رہو گے۔ یا کبھی آریہ پن کے یوگیہ بھی بنوگے۔ سنسار
کے مت متانتروں نے زبان حال سے کہہ دیا کہ ایک ستیہ
سناتن ویدک دھرم ہی زندہ ہے۔ اس سے انہیں خوف ہے
اور یا ان مت وادیوں کو اندھا کر رہی ہے اور اس لئے
وے اپنے بھلے کو بھولکر چھرے لئے پھرتے ہیں۔ کیا تمہیں
ان چھروں سے ڈرنا چاہیئے؟ کیا تمہیں ان چھروں کے

Haridwar. Digitized by eGangotri

چلانیوالوں سے وُدیش کرنا چاہیے ؟ یا وِیر تلسی رام کی طرح زبانِ حال سے کہنا چاہیے سو سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔ آہ ! پیارے بھائیو اَسنار گوا دو یا ندھکار نے بے بس کر دیا ہے سُوریہ کے پرکاش کو سہن کرنیکی اُنہیں شکتی نہیں رہی تم سوریہ کا پرکاش دکھلاتے ہو اور وہ تمہیں چھری سے جواب دیتے ہیں ! ایسی گھور دشا میں تمہیں کیا کرنا چاہیے ؟ رشی کا گمبھیر ناد سُنو ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ موت خواہ ابھی آ جائے خواہ آج لیکن دھیر پرشوں کا سچائی کے رستے سے لغزش نہیں کھاتا ۔ سچائی تمہیں کیا بتلاتی ہے ۔ چھری اور کٹار اور خنجر آبدار کا خوف دل سے دُور کر کے لیکن ساتھ ہی حملہ کرنیوالے بھولے ہوئے بھائیوں کے سخت سے سخت حملہ پر بھی اُن کے ساتھ دویش نہ کرتے ہوئے

بیخوف ویدک دھرم کا پرچار کرو

اس کی کیا پرواہ ہے کہ تمہاری لاشوں پر لاشیں ڈھیر ہوں اور پھر بھی آؤ یا کیسا تھ دھارمک یُدھ کے لیے آگے بڑھیں ۔ اپنی دُنیاوی عزت ۔ ثروت اور آزادی کو قائم رکھنے کے لیے جاپانی معمولی سے معمولی سپاہی بھی جان کو ہیچ سمجھتا ہے ۔ کیا تم نہ صرف اپنے لیے نہ صرف ہندوستان کے لیے ۔ بلکہ روئے زمین کے لیے سناتن ویدک دھرم کی رکشا کرنے میں پس و پیش کرو گے ۔ سچ مچ یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے ۔ اگر اسوقت تم کسی بہانہ سے میدان چھوڑ گئے تو ویدک دھرم تو اپنے بل سے خود پھیلے گا ہی ویدک پاک تعلیم تو اپنی پاکیزگی کی طاقت سے انسانوں کی زندگیوں کو شُدھ کریگی ہی لیکن تمہارے سر یہ کلنک کا ٹیکا ہمیشہ رہے گا ۔ کہ موقعہ ملنے پر بھی تم نے جیون کا اُدیشیہ پُورن نہ کیا اور اس تُچھ شریر کو اپنے بھائیوں کی بھلائی کے اوپر قُربان کر دو تاکہ تمہارے نشکام آچرنوں کو دیکھ کر تمہارے بھولے ہوئے بھائی اُن ویدک سچائیوں پر وچار کرنے کی طرف رجوع ہوں جنکی رکشا کے لیے کہ اسوقت تمہاری قربانیوں کی ضرورت ہے !

بس جانے دو یہ سوئی

[illegible]

کوئی سنجیدہ بحث ہو رہی ہے لیکن افسوس کہ گذشتہ کئی تحریروں نے میرا یہ خیال بدل دیا ۔ کوئی کہتا ہے کہ جے چند کا نام شامل کر دو ۔ وہی آریہ سماج جسے میموریل کے لیے پہلے سفارش کی تھی اب کہے اندر بالو بیچا رام کا نام بھی شامل کرنیکی درخواست کرتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ ایک کوٹھری پر بابا ارجن سنگھ کا نام بھی لکھدو ۔ ماسٹر آتما رام جی کی رائے ہے کہ گنگے ہاتھ پنڈت تلسی رام جی کی بھی یادگار اس میں سے نکالدو لیکن سب سے اول درجہ پر ماسٹر سندر سنگھ جی کی رائے ہے کہ ہال کا نام تو دیانند ہال ہی لکھو لیکن یہ درج کر دو کہ اسکا خیال رائے پیڑا رام جی کی موت پر پیدا ہوا ۔ ان نتیجوں سے ایک تو یہ معلوم ہوا ۔ کہ جو لوگ میموریل کے بڑے حامی بنے پھرتے ہیں ۔ اُنہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں ؟ اور ایک دوسرا نتیجہ بھی نکلتا ہے جسکو شکر میری ناظرین شاید حیران ہونگے ۔ اُنہیں یاد ہوگا ۔ کہ میں نے اپنی رائے دیتے ہوئے صاف لکھا تھا ۔ کہ میں رائے پیڑا رام صاحب کو معمولی میموریل کا مستحق تو سمجھتا ہوں لیکن مناسب یہ تھا کہ ویدپرچار یا گروکل کے متعلق ہی اُن کا میموریل بھی قائم ہوتا اب چونکہ انترنگ سبھا چالیس ہزار پاس کر چکی ہے تو اُسکے لیے یتن کیا جاوے یہ مہتہ جی بھی میموریل کے ہی مخالف تھے لیکن بڑی بھاری دلیل انکی یہ تھی کہ اگر اسی طرح پر جُدے جُدے فنڈ کھلتے گئے ۔ تو موجودہ فنڈوں کو نقصان پہنچیگا ۔ اسلیئے انکی رائے تھی ۔ کہ اگر میموریل قائم ہی کرنا ہو تو گروکل میں عمارت بنوا کر اس خیال کو پورا کیا جاوے ۔ اسپر مہتہ جی کے دعوے کا بڑی زبردست دلیلوں سے کھنڈن کیا گیا اور صاف کہا گیا کہ ایسے عمل سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا ۔ لیکن جب مہتہ جی نے توجہ دلائی کہ لالہ جے چند وغیرہ میموریل کیوں نہیں قائم کیا گیا تو لاجواب ہو گئے اور خود مان لیا کہ اُن کے بھی میموریل ہونے چاہئیں لیکن کیا جے چند ۔ بیچا رام ۔ ارجن سنگھ وغیرہ کے لیے علیحدہ علیحدہ میموریل فنڈ ہوں گے ؟ ہرگز نہیں بلکہ اِن سب کا تعلق اُن لگتے ہاتھ اسی میموریل سے کرنیکی رائے دیگئی ۔ کیا اس عمل کی صاف یہ معنی نہیں ہیں ۔ کہ بہت سے فنڈ کھولنے سے موجودہ فنڈوں کو ... چاہئے ۔ اگر پیڑا رام میموریل فنڈ کے کھولنے سے گروکل کو نقصان نہیں پہنچتا ۔ تو بیچا رام میموریل فنڈ ۔ جے چند میموریل فنڈ ۔ ارجن سنگھ میموریل فنڈ اور تلسی رام میموریل فنڈ سے کیونکر میموریل فنڈ ۔ جالندھر میموریل فنڈ ۔ بھجاوس (سور گباشی اُپدیشک) میموریل فنڈ ۔ وغیرہ میموریل فنڈ کھولنے سے کیونکر سمجھا جاتا ہے ۔ کہ پیڑا رام میموریل فنڈ کو نقصان پہنچیگا میری رائے میں اس مضمون پر بحث بیہودگی کی حد سے بھی بڑھ گئی ہے ۔ اصل امر متنازعہ یہ تھا کہ آیا دس ہزار روپیہ سبھا کے موجودہ فنڈوں سے دیا جاوے یا نہ اسکا فیصلہ تو جنرل سبھا میں ہوگا لیکن اگر آریہ سماج مناسب سمجھیں تو اس سبھا سے پہلے صرف اپنے اپنے پرتی ندھیوں کو ہی اپنی رائے سے مطلع کر دیں بلکہ جن آریہ سماجوں کا پرتی ندھی سبھا سے تعلق نہیں ہے اور مختلف فنڈوں میں چندہ دیتے رہتے ہیں ۔ وے آریہ سماج بھی اس امر پر وچار کر کے اپنی رائے سے سبھا کے منتری کو سوچیت کریں ۔ یہ معاملہ تو طے ہو چکا ہے ۔ باقی رہی میموریل کی نوعیت پر بحث سو اسکی نسبت بجائے اخباروں کے کالموں میں بحث کرنیکے مناسب ہے ۔ کہ جس انترنگ سبھا نے اسے پاس کیا ہے اُسی کے پاس نگرانی کے لیے درخواست دیجاوے ۔ اور اگر منتری اور پردھان سبھا اُسے سبھا میں پیش کرنے سے انکار کریں ۔ تو اُس وقت سائلوں کو اختیار ہے کہ جس طرح پر چاہیں بحث کریں اگر دوسروں کے نام شامل کرنیکا احتمال ہے تو اُسے بھی میموریل کمیٹی یا انترنگ سبھا میں ہی پیش کرنا چاہیے میں اس بحث کو اسی پرچہ کے ساتھ بند کرتا ہوں اور جب تک کوئی فریق میری یہ تسلی نہ کر دیویگا کہ ابھی ... فنڈ ... سماعت میموریل کمیٹی یا انترنگ سبھا میں نہیں ہو تب تک اس سوال کو پھر سے کھولنے کے لیے طیار نہیں ہوں

اناتھاؤں کی پُکار کو سُنو

صیغہ مُراسلات میں ناظرین ڈاکٹر مہدلوجی کی اپیل کو ملاحظہ کریں گے ۔ ان اناتھاؤں کے لیے سمبت ۱۹۰۱ میں جنہے اپیل کی تھی تو آریہ پبلک نے دو ہزار سے زیادہ روپیہ جمع کر کے انکے لیے ایک مستقل مرکز بنا دیا تھا ...

مراسلات

ایڈیٹر صاحب اخبار ہذا کسی مراسلہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

کنیا مہا ودیالہ جالندھر شہر

کی کنیاؤں کے واسطے دوائی خانہ کی ضرورت کو دیکھکر میں نے شریمان لالہ دیوراج جی کی سیوا میں نویدن کیا تھا کہ روزمرہ ادویات کے خرچ سے بہتر ہوگا۔ کہ ایک چھوٹا سا دوائی خانہ مستقل طور پر مہا ودیالہ میں رکھا جاوے کیونکہ اس طور پر خرچ بہت ہوگا۔ لیکن آپنے فرمایا کہ فنڈ کو یکمشت روپیہ دینے کی طاقت اسوقت نہیں ہے۔ اس لئے اودار چت آریہ سجنوں کی سیوا میں میری التماس ہے کہ اگر آپ صاحبان مبلغ

دو سو روپیہ

کی رقم سے منتظمان مہا ودیالہ کا ہاتھ بٹا دیں تو کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ کیونکہ آخر مہا ودیالہ بالکاؤں کو بھی تو آپکا بھروسہ ہے خصوصاً جبکہ وہ بیس کنیا ئیں (جنکو لالہ دیوراج جی دیگر کنیاؤں کے ساتھ مہا ودیالہ اجمیر سے لے آئے ہیں) تپ دق کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ کیا ایسی صورت میں وہ مہا تمائیں آپکی خاص کرپا کی مستحق نہیں ہیں۔ اور دو سو روپیہ کی رقم انکی جیبوں سے زیادہ وزن دار ہے؟ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ ہمارے فراخدل بھائی ضرور اسطرف توجہ فرماکر مدد کریں گے۔

مُکھ سیوک

قابل توجہ سبھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ستیارتھ پرکاش پر مقابلہ کا امتحان

خاکسار نے پچھلے سال ماہ اکتوبر میں ستیارتھ پرکاش کے مقابلہ کے امتحان کی تجویز پیش کی تھی۔ اب اس سے بڑھکر خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ سبھا نے خاکسار کی پیشکردہ تجویز پر غور فرما کر ستیارتھ پرکاش کا امتحان لینا منظور کر لیا۔ اور ایک عرصہ تک ستیارتھ پرکاش کے امتحان کے لئے آریہ پتر کا میں اشتہار چھپتا رہا۔ اور پرچارک اور پرچارک میں بھی اسوقت اردو خواں پبلک کی آگاہی کے لئے ایکدفعہ قواعد امتحان ستیارتھ پرکاش مشتہر کئے گئے۔ مگر باوجود تین چار ماہ متواتر آریہ پترکا میں قواعد مذکور کے چھپنے کے بھی صوبہ پنجاب سے درخواستیں بہت تھوڑی وصول ہوئی ہیں۔ جیسا کہ شریمان ایڈیٹر صاحب پرچارک کے اس نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے جس میں وہ ادہیشا تا امتحان ستیارتھ پرکاش کی چٹھی اور پبلک سے امتحان کے لئے اور انعامات اور ممتحن مقرر کرنیکو تحریر فرماتے ہیں۔ امتحان میں ایک معقول تعداد درخواستیں امیدواروں کی نہ آنیکی دو بڑی وجوہات ہیں۔

ایک تو یہ کہ انعام اور ممتحنوں کی تعداد کافی نہیں ہے۔ دوم سبھا نے اول ہی دل ساری ستیارتھ پرکاش کا امتحان مقرر فرمایا ہے۔ اگرچہ ستیارتھ پرکاش کا مستند ترجمہ اردو میں تمام سماجوں اور آریہ پریمیوں کے پاس موجود ہوگا۔ مگر پھر بھی ساری ستیارتھ پرکاش کو امتحان کے لئے یاد کرنا اور ٹھیک ٹھیک طور پر مطلب کا سمجھنا آسان بات نہیں۔ اور جیسا کہ میں نے اسی تجویز میں عرض کی تھی۔ کہ شروع شروع میں امتحان بالکل آسان درجہ کے ہونے چاہئیں۔ تاکہ امیدواروں کی ایک معقول تعداد شامل ہو سکے۔ مناسب یہ تھا کہ ستیارتھ پرکاش کے ایک یا دو سملاس کا ہی امتحان مقرر کیا جاتا۔ اگر صرف ایک دو سملاس کا امتحان ہوتا تو ضرور بہت سے امیدواروں کی درخواستیں آنی ممکن تھیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ پرائمری کے امتحان کی ضرورت نہ سمجھی جاوے۔ اور پہلے ہی سے بی۔ اے یا ایم۔ اے کا امتحان طالبعلموں سے لیا جاوے۔ امتحان ہمیشہ درجہ بدرجہ لیاقت کے اندازہ کے بموجب ہونے ضروری ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے سارے سملاسوں کا امتحان بھی ایک طرح کا بی۔ اے کا امتحان ہے جسکی عام ممبران آریہ سماج سے جنہوں نے ابھی دھارمک یا روحانی امتحان درجہ پرائمری بھی پاس نہیں کیا۔ پاس کرنیکی توقع نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ امتحان کی بڑی غرض اور منشا یہ ہے کہ اس طریق پر انعامات بانٹکر عام پبلک کو سوامی جی کی پستکوں کے مطالعہ کا شوق دلایا جاوے۔ اور اس امتحان سے یہی غرض نہیں ہے کہ اپدیشک تیار کئے جاویں۔ جو لوگ امتحان میں شامل ہوا کریں گے۔ ان میں سے ایسے تھوڑے ہونگے جنکی یہ خواہش ہوگی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا امتحان پاس کرنے پر سبھا کے اپدیشک بن جائینگے۔ اور نہ ہی عام لوگوں میں ملازمت یا اور کسی کام میں مصروف ہونیکی وجہ سے اسقدر شوق ہے کہ وہ سارے ستیارتھ پرکاش کو یاد کر سکیں۔ ان کے پاس وقت بہت تھوڑا ہے اور وہ اسقدر تکلفت شاقہ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ البتہ رفتہ رفتہ جب اس قسم کے امتحان کا شوق پیدا کر کے بعد میں سارے ستیارتھ پرکاش کا امتحان لے سکتی ہے مگر شروع میں سبھا کو ان دو باتوں پر غور فرمانا ضروری ہے کہ عام ممبران آریہ سماج کی علمی لیاقت کا اندازہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ دوم وہ دھارمک پستکوں کے مطالعہ اور امتحان کیلئے کس قدر وقت نکال سکتے ہیں۔ اگر ستیارتھ پرکاش کے ایک دو سملاس کا امتحان نہیں ہو سکتا۔ تو سبھا کوئی اور چھوٹی سی پستک کسی لائق اور مشہور و معروف آریہ پرش سے اس مطلب کے لئے تیار کرا لیوے اور اسکا امتحان مقرر کر دے۔ شریمان لالہ منشی رام جی کی بنائی ہوئی پستکیں صبح امید۔ یا مسلمانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو یا لکچرز لالہ منشی رام جی مولفہ لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری یا مہاشہ شیوبرت لال ورمن۔ ایم۔ اے۔ برہملی تواہی کے بنائے ہوئے ٹریکٹ بھارت کی عالم اور شجاع ستریوں کے کارنامے یا سنسکرت زبان کی عظمت وغیرہ وغیرہ یا ترک اسلام مصنفہ برہمچاری دھرم پال جی بی۔ اے ایسی کتابیں ہیں۔ جن کا امتحان مقابلہ کا لیا جاوے۔ اور انہیں کو ہی امتحان کا مقرر کیا جاوے۔ اسکے علاوہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

تصنیف لالہ موتی رام جی منتری آریہ سماج میانوالی کی بنائی ہوئی پستک دھرتی جیون چرتر بھی امتحان کے لئے نہایت مفید اور موزوں کتاب ہے۔ میرا مدعا اس ساری عبارت کا یہ ہے کہ امتحان بالکل آسان سے آسان درجہ کے ہونے چاہئیں۔ اور جو کتاب امتحان کے لئے ہو۔ وہ بالکل چھوٹی سی ہونی چاہئے۔ اور وہ سلیس عام فہم عبارت میں ہو۔ اس قسم کے امتحانوں سے سوسائٹی کے عام لیاقت کے آدمیوں کو کھینچنا اور ویدک دھرم لٹریچر کی طرف مائل کرنا ہے۔ اس قسم کے آسان امتحان پنجاب کی تمام سماجیں مقرر کر سکتی ہیں اور بہت سی کتابیں منگوا کر لوگوں میں ویدک دھرم کا پرچار کر سکتی ہیں۔ چنانچہ امتحان کے لئے وہ اس قسم کا اشتہار جاری کر سکتی ہیں۔ نمونہ اشتہار کا یہ ہے :-

ویدک دھرم کی اشاعت کا ایک بڑا ذریعہ ویدک دھرم کا لٹریچر اور پستکیں ہیں۔ جن کے مطالعہ کرنے سے انسان کے دل پر ویدک دھرم کی صداقت نقش ہو جاتی ہے۔ پس آریہ سماج شہر جالندھر نے عام لوگوں کو ویدک دھرم لٹریچر کی طرف راغب کرنے کے لئے مناسب سمجھا ہے کہ آئندہ چھوٹی چھوٹی پستکوں میں آسان درجہ کے تحریری مقابلہ کے امتحان لئے جایا کریں۔ اور سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنیوالے اصحاب کو انعام تقسیم کئے جایا کریں۔ اس امتحان میں سب لوگ شامل ہو سکیں گے۔ یہ امتحان (ماہواری یا پندرہ روزہ کئے جائیں) فلاں فلاں تاریخ کو ہوا کرینگے داخلہ کی فیس چار آنے ہے۔ پہلا امتحان لالہ منشی رام جی کی بنائی ہوئی پستک "پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو" یا مہاشہ پیران کی "پڑتال" سے لیا جاویگا پاس شدہ امیدواروں سے جو اعلیٰ اول دوم سوم چہارم پنجم رہیں گے۔ اُن کو پچیس بیس۔ پندرہ دس۔ آٹھ روپئے انعام ہونگے۔

المشتہر منتری آریہ سماج شہر جالندھر

پس اس قسم کے انعام کے امتحانوں میں سکولوں کے بہت سے طالب علم شامل ہوا کریں گے لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے امتحان بالکل آسان سے آسان ہونے چاہئے۔ میری رائے تو یہ ہے۔ کہ شریمان لالہ منشی رام یا ماسٹر آتما رام کے ایک یا دو لیکچروں کو پمفلٹ کی صورت میں شایع کر دیا جاوے۔ اور اسکا آسان امتحان مقرر کیا جاوے۔ اور پھر رفتہ رفتہ بتدریج مشکل امتحان بھی مقرر کر سکتی ہے۔ یہ تمام امتحان لوکل سماجوں کی انترنگ سبھائیں لے سکتی ہیں۔ وہی پرچے امتحان کے طیار کر سکتی ہیں۔ اور وہی انہیں پرچوں کو دیکھ سکتی ہیں۔ اور نتیجہ سے اطلاع دے سکتے ہیں۔ نیز یہ بھی مناسب ہوگا۔ کہ عام لوگوں میں اور خصوصاً چھوٹے چھوٹے لڑکوں میں بھجن اور راگ ودیا پھیلانے کے لئے آریہ سنگیت پشپاولی سے امتحان لیا جایا کرے۔ چنانچہ اس کے لئے یہ ہو سکتا ہے کہ کسی عظیم الشان جلسہ آریہ سماج میں بہت سے لوگوں کے سامنے چند ایک بھجن مثلاً "جے جے پتا پرم آنند داتا" یا "گنگا کی نیند" یا "وشوپتی کے دھیان میں جسنے لگائی ہو لگن"۔ دو چار مقرر شدہ بھجن گوائے جاویں۔ سب سے اچھے گانیوالوں کو انعام تقسیم کئے جاویں۔ راگ ودیا کی ترقی کا خیال ہر شخص کو ہونا چاہئے اور غالباً آریہ سماج کی ترقی کا سب سے زبردست ذریعہ راگ ودیا ہی ہے۔ پس شہر یا قصبہ کی تمام سماجیں ایک آنہ یا دو آنہ داخلہ کی فیس مقرر کر کے اس میں سے کچھ انعام عام شخصوں یا طالب علموں میں تقسیم کر کے بھجنوں کا شوق پیدا کر سکتی ہیں۔ اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا بھی دو چار انعام مختلف شہروں کی بھجن منڈلیوں میں سے سب سے اعلیٰ گانیوالی منڈلی یا کسی خاص راگی کو مقابلہ کرنے کے بعد عطا فرما سکتی ہے۔ اور اس طریق سے راگ ودیا کو تازہ اور زندہ کرنے کے لئے ملک میں شوق پیدا کر سکتی ہے۔ اور مناسب ہے کہ تمام سماجیں اس قسم کے امتحان کے متعلق پرچارک یا اندکاری میں اشتہار بھی دیا کریں۔ ابھی جلدی ہی اگر ایشور پرماتما کو منظور ہے تو ایک تازہ ویدپرچار فنڈ اور اسکی آمدنی کی ترقی کے وسائل کے متعلق چند ایک تجویزیں بھیجی ہیں پاس پرچارک میں چند ہفتہ حاضر خدمت ہوا کریں گی اور یقین کامل ہے کہ آپ ان مضامین کو خاص توجہ سے مطالعہ فرماویں گے۔

ویدک دھرم کا سیوک
گوپال داس ڈنگہ نواسی

پنجاب میں ناگری پرچارنی سبھا کی ضرورت

ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۸ ساون سمبت ۶۸ بکرمی میں ایک مضمون "ہندوستان کی آئندہ زبان کیا ہوگی" چھپا ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ ہندی کے پرچار کے واسطے پنجاب میں خاص طور پر مجموعی کوشش کرنی چاہئے۔ اِسبات کو تو سارے ودوان مانتے ہیں۔ کہ اگر بھارت ورش کی کوئی ایک بھاشا ہو سکتی ہے تو وہ ہندی ہی ہے۔ پچھلی مردم شماری سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہندی کے سمجھنے والے چودہ کروڑ آدمی ہیں۔ اگر ہم اس کا مقابلہ دُنیا کی مشہور زبانوں سے کریں تو ہندی کے سمجھنے والے دُنیا بھر میں روسی اور انگریزی کے سوائے سب سے زیادہ ہیں۔

مگر بڑے شوک کی بات ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے ہندو قوم کے لیڈر۔ ویدک دھرم کے پیرو۔ بھارت ورش کے سچے ہتیشی سنسکرت کے بڑے پریمی بھی اس بات کی طرف پوری پوری توجہ نہیں دیتے۔

میرا پورا وشواس ہے۔ کہ پنجاب کے سرکردہ آدمی اس طرف اگر معمولی کوشش بھی کریں۔ تو بہت سی کامیابی ہو سکتی ہے۔ آریہ اور ہندو (کیونکہ ہندی کے پرچار کو سب ہندو مات ترا تم اور دھرم کا کام خیال کرتے ہیں اور باہم سب اکٹھے ہو سکتے ہیں) اخبارات کے ایڈیٹروں کو ہندی کے پرچار کے واسطے بڑے زور کی ایجیٹیشن پھیلانی چاہئے۔ کیونکہ بغیر ایجیٹیشن کے لوگوں میں

جلدی نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ ہربرٹ سپنسر صاحب لکھتے ہیں "جو آدمی کسی خاص اصول کا قائل ہو اسکا یہ فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ اس اصول کا پرچار عام لوگوں میں کرے۔ اور بار بار کے دوہرانے سے ہی وہ اصول لوگوں کے دلوں میں جاگزین ہوگا۔ رچرڈ کابڈن صاحب فرماتے ہیں: "بار بار دوہرانا ایجیٹیشن کی روح ہے" اپریل سنہ ۱۹۰۴ء کے آریہ پترکا میں اس معاملہ پر دو تین مضمون لکھے گئے تھے۔ مگر افسوس کہ اسکا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ ہندو اخبارات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آریہ اخبارات نے بھی باقاعدہ اسکی داد نہ دی اور کسی اخبار نے بھی اس ایجیٹیشن کو جاری نہ رکھا۔

پنجاب کے لوگ اردو پر اس قدر فدا ہو گئے ہیں کہ وہ ہندی اخبار یا ہندی اشتہار کا پڑھنا کسر شان خیال کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا فرض تھا کہ ہندی بھاشا کی ترقی کیواسطے خاص یتن کرتی۔ (کیونکہ ہندی کی سہجنی سے ہی سنسکرت زبان اپنی اصلی حالت پر آسکتی ہے) مگر وہ بھی عام رواج کے پیچھے ہو لی۔ اور نہ صرف سماج کے دفتروں کی کارروائی اردو میں ہوتی ہے بلکہ عموماً سماج کی ممبری کی بھی درخواستیں اردو میں چھپائی جاتی ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں میں ناگری کے اکھشروں کا رواج ہی نہیں ہوا۔ بھلا کب ممکن تھا کہ "ستیہ وادی" صرف تین چار ماہ کے ہی عرصہ میں پرلوک گمن ہوتا۔

اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ پنجاب سے کوئی بھی ہفتہ وار ہندی کا پتر نہیں۔ میرے خیال میں اگر "ستیہ وادی" کے بند ہونے سے اور کچھ نہیں تو اتنا اثر تو ضرور ہونا چاہئیے کہ آریہ پبلک اسپر خوب وچار کرے اور آریہ اخبارات (خاصکر ستیہ دھرم پرچارک جس کے مطبع سے ستیہ وادی جاری ہوا تھا۔ اور جس مطبع کو اسی کاسن دو تین ہزار روپیہ کا نقصان بھی اٹھانا پڑا۔) پنجاب بھر میں لگاتار ایجیٹیشن پھیلاتے رہیں۔ اور پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ پنجاب بھر میں ممالک مغربی شمالی کی طرح ایک ناگری پرچارنی سبھا جلدی قائم نہ ہو جاوے۔ اور آریہ سماجی سناتن دھرمی اور آدی برہمو سماجی وغیرہ سب تن من دھن سے ناگری کے پرچار کی کوشش کرنے لگ جاویں۔ اور ممکن ہے کہ اس طرح مختلف پارٹیوں کے آدمی اکٹھے ملکر ویدک دھرم کو زیادہ لابھ پہونچا سکیں اور باہمی تفرقات آہستہ آہستہ ملیامیٹ ہو جاویں۔

کیونکہ اس بات میں تو کسی کو بھی سندیہ نہیں کہ بھارت ورش کی بڑی دردشا ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک معاملہ میں خواہ وہ شاریرک ہو ساماجک ہو یا آتمک۔ اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ اسواسطے دیش کے سچے حامی کا یہ فرض ہونا چاہئیے کہ وہ دیش کی اصلاح کرنے سے پہلے اس امر پر اچھی طرح سے وچار کرے کہ دیش کو کس اصلاح کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ جنرل ریفارمر بننے سے کام ادھورا رہجاتا ہے۔ اور کوئی بھی اصلاح مکمل نہیں ہوتی۔ اسواسطے ہر ایک ریفارمر کو اپنی طاقت ایک خاص اصلاح کے پورا کرنے میں خرچ کرنی چاہئیے۔

اس سے بہتر اصلاح کیا ہو سکتی ہے کہ ہم اپنی بھاشا کو ترقی دیں۔ اور وہ وسائل سوچیں جس سے سنسکرت اپنی اصلی حالت میں آجاوے جسمیں کہ وید ودیا کے سب پدارتھ بھرے پڑے ہیں اور جسکو کہ پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے پرماتما کرے کہ جلدی ہی پنجاب میں بھی ممالک مغربی شمالی کے پنڈت مدن موہن مالوی اور بابو شیام سندر داس و دیگر ناگری ہتیشیوں کیطرح چند آدمی آگے بڑھیں۔ اور اس دھارمک بوجھ کو اپنے اوپر لیں۔

آشا ہے کہ سب آریہ پرش اسپر وچار کریں گے۔ کیونکہ جتنی دیر اس میں ہوتی ہے۔ اتنی ہی رکاوٹیں زیادہ بڑھتی جاتی ہیں۔ + راقم

ایک پنجابی ممبر ناگری پرچارنی سبھا کاشی

بیشک سکھ ہندو نہیں ہیں لیکن آریوں سے جُدا نہیں ہیں

مذکورہ بالا عنوان پر بعد تحقیق عمیق معلوم ہوگا کہ واقعی سکھ ہندو نہیں بلکہ آریہ ہیں۔ جیسا کہ اُن کے گوروؤں کے کارناموں۔ اُپدیشوں۔ اصولوں دہرم کے پیرو اور بانیہ کتھی بدھ ہونے وغیرہ وغیرہ کافی و شافی شہادت دیتے ہیں کہ اُن میں مت پرستی تیرتھ یاترا۔ مرتیو شرادھ۔ نام تک نہ تھے۔ اور وہ ہمیشہ ان کے برخلاف رہے۔ ذات۔ پات۔ اور چھوت چھات جیسے لچر اور پوچ خیالات نے کبھی اُن پر سایہ نہ ڈالا۔ درختوں کی پوجا وغیرہ سے بالکل متنفر تھے۔ اور ہمیشہ ورنوں کو امرت چکا چکا کر اپنے میں ملاتے رہے۔ کسی کو ایکدوسرے پر قوم۔ ذات یا فرقہ کے لحاظ سے فوقیت نہیں دی۔ بلکہ پرہی پورک ایک پرماتما کی بھکتی کا ہر ایک کو اپدیش دیا۔ گورو نانک صاحب سے لیکر گورو تیغ بہادر صاحب تک کی تعلیم سے یہ امر صاف ظاہر ہے بلکہ ہیں نے اپنی بدھی انوسار ہندوؤں کو پورا آریوں کی نسبہ گی اور فضیلت جتلا جتلا کر بتلایا کہ تمہارا دھرم ویدک دھرم ہے۔ تمہاری الہامی کتابیں چار وید ہیں۔ اُنکا مقدم اُپدیش رہا ہے۔ جیسا کہ تواریخ خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ گیانی کے متعدد جگہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ گو بعض جگہ گیانی صاحب نے بھی اپنا مطلب سیدھ کیا ہے۔ جسکے ساتھ میرا مطلقاً اتفاق نہیں ہے۔ خیر گرداب تو بدھی اکثر ہوا ہی کرتی ہے۔ تاہم جو آپ کا اصل مدعا کتاب لکھنے کا تھا وہ بخوبی عیاں ہوتا ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ سکھ صاحبان کو آریوں سے کیوں نفرت ہے۔ جو ہرگز نہیں ہونی چاہئیے۔ کسی تعصب

Haridwar. Digitized by eGangotri

ریلفرت ہے بھی سچ - کیونکہ اسکی تہ کے اندر خود غرضی کام کر رہی ہے جو آریہ سماج کو ناگوار معلوم دیتی ہے - کیونکہ آج کل کے سکھوں نے اپنا عمل ڈھنگ کچھ بدل لیا ہے - لیکن اس میں کسی کو کلام نہیں ہے - کہ انکے گورو تیجے آریوں میں سے ہی تھے - جہاں بھائی گیانی صاحب کی تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے - کہ آریہ ورت کے آریہ فن سپاہگری میں یکتائے زمانہ - بہادری و شجاعت بے مثل صنعت و حرفت میں بے نظیر لیکن جب سے مہابھارت کی جنگ ہوئی اور ہندوؤں نے خود غرضی کو مد نظر رکھکر اُن کے رہنما لوگوں نے ذات - پات - بیاہ شادی - کھانے پینے میں تفرقہ ڈالدی - اور اپنا اُلّو سیدھا کرتے رہے - اُسی وقت سے یہ مذہب رو بتنزل ہو گیا - جبکہ حاکم سے محکوم بن گیا - اور دن بدن کمزور ہوتا گیا - بہادری و شجاعت کا مادہ ان میں سے جاتا رہا - صنعت و حرفت نام تک نہ رہی - علم جو انکے گھر پیدا ہوا تھا - پر لگاکر اور ولایتوں میں اڑ گیا - غرضیکہ یہ بالکل گئو ماتا بن گئے - جنگل کی گھاس چرنے لگے - رفتہ رفتہ جب اسلام کا مبارک قدم آیا - تو یہ انکی نرم غذا بن گئے تیرہ صد سالہ ظلم و تشدد سہے - ہزاروں گردن زدنی ہو گئے - بیشمار آریوں نے سر کٹوا ڈالے - لیکن اپنے خاندانوں کو داغ نہ لگایا - اور ہمیشہ اسلامی مذہب کو خیرباد ہی کہتے رہے - اور انکی کمزوریوں کو جتلاتے رہے - کہ تمہارے مذہب میں بت پرستی ہے - کعبہ میں سنگ اسود پر ہر ایک حاجی بوسہ دیتا ہے - جنات ولات و منات بتوں کو پوجا جاتا ہے جانوروں - درختوں - قبروں و پیروں پر جھک جھک کر سلام کیا جاتا ہے - اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں - تو پھر وہ مذہب کب فخر کر سکتا ہے جسکی تعلیم بت پرستی ظلم و تعصب اور گشت و خون کی موجد ہو - اب میرے لئے یہ سوال حل کرنا مشکل ہوگا کہ آریہ سماج دُنیا کو کیا سکھلاتا ہے - جہاں آریہ سماج دنیا کو ایک عالمگیر ویدک دھرم کی دعوت دیتا ہے اور ایک پرماتما - سرو ویاپک کی پوجا اور زندے آدمیوں کی قدر سکھلاتا ہے - وہاں دوسری طرف آپس میں پریتی اور محبت کا اُپدیش دیتا ہے - کہ تمام انسان بھائی ہیں - تو معلوم نہیں دیتا کہ پھر سکھ صاحبان آریہ سماج کو کیوں آئے دن کوستے رہتے ہیں - جو انکو شایاں نہیں ہے - کیونکہ آریہ سماج کا مشن انکی ہی بہتری میں نہیں بلکہ دُنیا کی بہتری کے لئے ہے -

اوم شم ۰۰ **ویدک دھرم کا سیوک**

ڈاکٹر - آر - سی - شاد - از رہتک ۰۰

قابل توجہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

و آریہ سماجہائے پنجاب

آریہ سماج کا اصول نمبر ۱۰ کی پیروی میں (سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتھک ہتکاری نیم میں سب سُتنتر رہیں) کوشش کرتے رہنا دھرم اور ایسے خلاف عمل کرنا ادھرم اور عدول حکمی اصول متفرق کیا ہوا ہے - کسی آریہ سماج کے ادھکاری دور اندیش زیادہ ہوتے ہیں اور کسی کے کم اور آریہ سماجکی باگڈور بوجہ خود مختاری انکے ہاتھ میں ہوتی ہے اور معاملہ کے اندازہ لگانے میں غلطی کھاکر یا خود غرضی سے (بعض وقت) سبھا سدان روپی گھوڑوں کی باگڈور جسطرف چاہتے ہیں - لیجاتے ہیں - اور جس ممبر یا ادھکاری پر خفگی ظاہر کرنی ہو اُسکے برخلاف جس قسم کے چاہیں اچھے یا برے من مانے ریزولیوشن پاس کروا لیتے ہیں بلکہ ذاتی بغض و عناد کو درمیان میں لاکر اُسکی شان میں ہتک آمیز کارروائی کروا لیتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ شخص آریہ سماج کو ایسی کارروائی کے کرنے میں (خواہ وہ جا ہو یا بیجا) خود مختار سمجھکر یا تو ادھکاریان کی کارروائی کو نظر انداز کرکے خاموش ہونا اور سماج سے قطع تعلق کرنا مصلحت سمجھتا ہے یا اگر انتقام کا خیال دل میں آجاتا ہے - تو مخالفت پر آمادہ ہو کر بعض وقت کورٹ کی شرن لیتا ہے - اور بھی ایسی ہی کارروائی کرتا ہے جسے کہ سماج کو اکثر ہانی پہونچنے کا احتمال ہو جاتا ہے - اکثر آریہ سماجوں کا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا سے ضرور ہے - مگر وہ ایسا تعلق نہیں ہے جس سے کہ متذکرہ بالا قباحتیں دور ہو سکیں بلکہ انتظامیہ معاملہ میں تمام آریہ سماجیں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا سے تاہنوز بے تعلق ہیں - معزز کارکنان سے درخواست ہے کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماجوں کے انتظام کی باگڈور اپنے دست مبارک میں لیں اور ایسا سلسلہ جاری فرماویں کہ کوئی معاملہ آریہ سماج بوجہ نا رضگی وغیرہ تجاوز کر جاوے تو اُسکی نگرانی شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا میں ہو کر فریقین کو انصاف ملجاوے - اور دھرم کے معاملہ میں کوئی (کیس) ادھکاریان سماج کی غفلت سے سماج کو ہانی کارک نہ ہو - مد دفعات ذیل قابل غور فرمانے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا برائے انتظام آریہ سماجوں کے ہے بذریعہ سرکلر آریہ سماجوں کو ہدایت کیجاوے کہ آئندہ ایسے بموجب عمل ہوتا رہے -

۱ - اکثر آریہ سماجوں میں رجسٹر باقاعدہ نہیں ہیں اور من مانے رجسٹر ہوتے ہیں - اس لئے شروع سال سے آریہ سماجوں میں نمونہ جات رجسٹروں کے واسطے لگانے کے بھیجدئے جاویں -

۲ - اگر کسی ممبر یا ادھکاری سے سماج میں کوئی تنازعہ پیش آجاوے اور اُس میں جو کارروائی بطور فیصلہ آخیر کیجاوے - اُس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی منظوری ضرور حاصل کیجاوے -

۳ - ہفتہ واری نقل روزنامچہ اور ماہواری رپورٹ معہ نقل ریزولیوشن ہائے پاس کردہ اور نقل حساب آمدنی و خرچ سماج کی جانب سے دفتر میں شرومنی آریہ پرتی

CCO. Gurukul Kangri Collection

بھی بہا براشے ملاحظہ بھیجی جایا کرے۔

جو کسی معاملہ کے فیصلہ کی بابت اختلاف کسی جب
(۴) آریہ سماج کے ممبر کچھ ہو تو اسکی نگرانی شرومنی سبھا میں
بھیجی جایا کرے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک شخص پر توجہ
ذاتی عناد کے ایسے ہی قسم کے معاملہ میں بہت زیادتی
ہو جاتی ہے اور دوسرے پر بہت رعائت ہو تی ہے۔

(۵) ایک خاص رقم آریہ سماج کے خرچ کے لیے سالانہ
مقرر ہو جایا کرے۔ زیادہ خرچ گذشتہ خاص منظوری
شرومنی سبھا کی لیجایا کرے۔

کمترین آسارام از جنید

کیا آریہ سماج کسی خاص جاتی سے خاص سمبندھ ہے؟

پیارے آریہ پرشو! آپکو یاد ہوگا میں اپنے پچھلے آرٹیکل میں لکھ چکا ہوں کہ سوامی دیانند نے ویدک دھرم پرچار میں جلد کامیابی حاصل کرنے کے لیے پہلے بھارت ورش میں کام شروع کیا۔ دیش کا خیال کر کے یا کسی جاتی کا خاص پکش کر کے نہیں۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ میں اب جیر کے سوالوں پر جن کے سبب انہیں نے اس بحث کو شروع کیا ہے لکھنا شروع کرونگا۔ پرنتو اس دفعہ آپ لوگ معاف کریں لالہ رلارام جی کے لیکھوں کو میں نے پھر غور سے پڑھا ان میں بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں۔ جنکے سبب مجھے میرا خیال ہے۔ پرنتو اگر وہ سوامی دیانند کو اپنے ساتھ لے لیتے۔ اور انکی پوزیشن انیسویں صدی کی ہندو سوسائٹی کا سب سے بڑا ریفارمر لینے کی بجائے ہمیشہ جاتی کا سچا ہتیشی اور ویدوں کے پوتر دھرم کا پرچارک سمجھا دیتے اور انکے اُدیشیہ کے پورن کرنے والے ایک کارکن کا خیال کر کے پھر پڑھ فرما چاروں اور

دیشی دا لیتے۔ تو میں اُن کے ساتھ بالکل ہی سہمت ہو جاتا۔ سوامی جی کے ستیارتھ پرکاش سمبندھی لیکھوں کا اُتر میں دے چکا ہوں۔ اب اُن کے کام سمبندھی جو کچھ لالہ رلارام جی نے لکھا ہے جس میں فقط دو چار باتیں ہیں۔ اُن کا اُتر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ سوامی جی نے ہندوؤں کے سوائے دوسرے لوگوں مثلاً مسلمان۔ عیسائی آدمی کے لیے کیا کیا ہے؟ یعنی مسلمانوں کی جماعت کی ترقی کے لیے یا عیسائی سماج کی ترقی کے لیے۔

۲۔ آریہ سماج بناتے وقت سوامی جی نے ہندوں کو جیت و جنگل کر لیا۔ اور مسلمانوں کے لیے شدھی کا کھیڑا۔ ہندو دس نیموں والی فارم پر دستخط کر کے داخل ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ سوامی جی کا آریہ کے لیے امتحان صرف یہ تھا ایک ایشور کو ماننا۔ دوم وید کو ایشور کرت جاننا۔ اسلئے ہندو بھی آریہ ہی ہیں۔ دھرم کے لحاظ سے انہیں اور ہم آریوں میں کوئی فرق نہیں۔

۴۔ ہندوؤں کے سنسکاروں کے مطابق سوامی جی نے سنسکار ودھی بنا دی۔ عرب چین والے اپنے دیش کے سنسکاروں کے مطابق سنسکار ودھی بنائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان چار باتوں کے سوائے اُن کے لیکھ میں سوامی جی کے کام سمبندھی اور کوئی خاص بات جواب دینے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ باقی جھگڑا آریہ بھارتی سبھا آدمی وہ بہت اور اور سوالوں پر ہے۔ جن سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ پہلے سوال کے جواب میں عرض یہ ہے کہ آپ نے سوامی جی کو سمجھنے میں شروع ہی میں غلطی کی ہے۔ آپ اُن کو ایک ریفارمر سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ریفارمر نہیں تھے راجہ رام موہن رائے۔ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر مشر رناڈے۔ یہ لوگ البتہ ہندو سوسائٹی کے ریفارمر تھے۔ جنہوں نے اپنی جاتی کے اُدھار کے سوائے

دوسری طرف رُخ نہیں کیا۔ اپنے ہاں کی بدرسموں کو دور کرنے میں جد و جہد کرتے رہے۔ مگر سوامی دیانند نے جو کام ہندوؤں کے لیے کیا۔ وہی دُنیا کی جاتیوں کے لیے۔ ہندوؤں نے جلدی اُس سے فائدہ اٹھایا یہ سوال دوسرا ہے۔ اپنی کتابوں میں جہاں ہندو دھرم کا کھنڈن کیا وہاں مسلمان عیسائی آدمی کو بھی لیا مباحثے جہاں کاشی آدمی میں ہوئے وہاں مولویوں اور مشنریوں سے بھی ہوئے۔ پرچار جہاں مندروں میں ہوتا کیا وہاں گرجے میں بھی شیر کی طرح گرجے جہاں ہندوؤں کے پوجیہ بنکر اُن کے ہاں پرچار کرنے گئے وہاں دوسرے مذہبوں کے ہاں ستیہ دھرم کا پرچار کرنے کو گئے مجھے سمجھ نہیں پڑتا کہ کونسی بات سے آپ انکو ہندوؤں کا ریفارمر سمجھتے ہیں۔ باقی رہا ستیہ صاحب کی بابت کہنا۔ سو اس کے لیے ستیارتھ پرکاش کا دسواں سملاس پڑھ لیجئے۔ اگر فرض کرو انہوں نے سملاس نہ بھی لکھا ہوتا پھر وہ ایسا کہتے تو بھی کوئی بات نہیں۔ کھانے پینے کا اپنی مرضی پر زیادہ تر ہے جب چھوٹ سے ہمیں کسی خاص ویوہار سے ورتنے کی اپیا نہ ہو کوئی مضائقہ نہیں۔ ایسی معمولی باتوں سے اگر آپ نتیجہ نکالنے لگے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی اصول پر پہنچ سکیں گے۔

۲۔ دوسری بات شدھی کی۔ جس کا جواب میں مختصر پچھلے آرٹیکل میں دے چکا ہوں۔ جن لوگوں نے ویدک سدھانتوں کو پہچانا اور اُن کے انوسار چلنے کا پرن کیا وے لوگ آریہ سماج میں داخل کیے گئے۔ فقط دس نیموں کے ماننے والے نہیں۔ اُن نیموں میں مکتی سے واپس آنا۔ جیو برہم کا بھید۔ ماس نہ کھانا نیوگ کا ماننا آدی سدھانت کہاں ہیں؛ فقط دس نیموں کے مان لینے سے ہی آریہ بن گیا۔ یہ تو ایک کھیل ہے۔ تو پھر آریہ سماج بھی ایک بے اصولوں کی سماج ہوگی۔ یہ یاد رکھئے۔ سوامی جی نے ہندوؤں کو (ہندو لفظ کی اصل میں کوئی تعریف نہیں۔ میرا ہندو کہنے سے فقط اُن لوگوں سے مراد ہے۔ جن کے

Haridwar. Digitized by eGangotri

سدھانت ویدوں کے اور ہمالٹش کا شٹ ہیں اپنا شدھی کے اس لئے شامل کیا کہ ان کے اصول زیادہ مکمل تھے۔

معلوم ہوتا ہے آریہ کا آپ نے لکھا ہے اور اُس سے یہ پیدا کیا۔ کہ ہندو بھی آریہ ہی ہیں۔ اور یہی ہتھان سوامی جی کا تھا۔ نتیجہ آپ نے کہاں سے نکالا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ کے خیال کے مطابق دو ہی اصول کافی تھے۔ اور رشیوں کے کام کی پرنالی آپ جانتے ہی ہیں یدستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سدا اودیت رہنا چاہئیے ہا یہ اصول کہاں گیا۔ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ویدوں کے ماننے نہ ماننے کا سوال بھی سوامی جی نہیں اُٹھاتے تھے۔ جیسا اُنہوں نے مسٹر راناڈے کو پردھکارنی کا ممبر کرنے میں کیا ہے اور سوامی جی ان کو آریہ سمجھتے تھے۔ آپ کو سچا مہربہ یا اُن کو۔ اے لوجیہ ورذرا وچار کیجئے۔ آپ اپنے من گھڑت ہتھان بنا کر رشی کو کلنکت نہ کیجئے۔

۴۔ سنسکار ودھی کے متعلق جواب معقول آریہ پتر کا میں چھپ چکا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

لالہ رلارام جی اگر ہیں ان کو ٹھیک سمجھا ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ویدک دھرم تو دنیا کے لئے ہے اس میں کوئی کلام نہیں۔ مگر ہر ایک ملک میں اُسکے پرچار کے ڈھنگ مختلف مختلف ہیں۔ ہم لوگ جو ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور ہندوؤں کے ساتھ جن کا سنبندھ ہے کیوں ایک عیسائی یا مسلمان کو شدھ کرکے ہزاروں آنیوالے ہندوؤں کے لئے دروازہ بند کرکے اپنا نقصان کریں۔

یہاں تک تو میں اُن کے ساتھ متفق ہوں۔ مگر اگر ایک ایسا سکیم آپکے سامنے پیش کیا جاوے جو نہ تو آریہ سماج کو نقصان پہونچائے۔ یعنی اُسکے سدھانتوں کی رکشا کرے اور دوسری طرف وہ ہندوؤں کے لئے آپ اپنی قربانی کرنے کو تیار ہیں یہی آپ سے نہ بھاگیں۔ تیسرے آریہ سماج کے مشن کو

یونی دخل ہونے میں آسانی ہو۔ تو آپکا دھرم ہوگا کہ آپ اسکو قبول کریں۔ مگر سب سے پہلے آپ سوامی دیانند کی پوزیشن کو صاف کرلیں۔ ہمارا یہ ہر گز دھرم نہیں ہے۔ کہ ہم اپنی ایک پکھ کی غرض سے اُس مہان پُرش کے کام کو ایک دیشی بنا دیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے سکیم نکالیں جس سے ودیش دلیشانتر کے لوگ جانیں کہ دیانند ستیہ کی پرکاش اور اودھرم کے ناش کے لئے قربان ہوگیا۔ اور وہ پراچین رشی کا سنیاسی تھا۔ وہ ایک دیشی ریفارمر نہیں تھا۔ اُسنے مہذب قوموں کے مت کو ویسا ہی کھنڈن کیا ہے۔ جیسا کہ دیشی ہندوؤں کا۔ میرا خیال ہے کہ لالہ رلارام جی آونیہ میرے ساتھ سہمت ہونگے۔ اگر ایسی سکیم اُنکے سامنے پیش کیجاویگی۔

اب میں اپنے دوسرے آرٹیکل میں اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا یتن کروں گا۔ باقی آئندہ

راقم ستیہ پریہ ازکاسنی

کیوں نہ دیانند میموریل ہال قائم ہو

۱۔ بہت سے بھائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ یدپی رائے پنڈت گرودت جی گرہست آشرم کا ایک عمدہ آدرش تھے۔ تاہم آریہ سماج کے لئے انہوں نے کوئی ایسا نمایاں کام نہیں کیا۔ جس سے انکی یادگار ہال کے دوارا قائم کیجاوے۔

۲۔ بہت سے بھائیوں کا یہ وچار ہے۔ کہ ہال کی سخت ضرورت ہے۔ اور ایسے بھدر پُرش کی مرتیو پر لوگ اس کمی کو پورا کرنے میں یتن کرسکتے ہیں۔

۳۔ چند ایک بھائیوں کا یہ وچار ہے کہ ایسے فنڈ کا جاری کرنا پہلے فنڈوں کی پورتی میں بارج ہوگا۔ اور اس لئے اگر ضروری کرنا ہے۔ تو ایسی صورت میں ہو۔ کہ پہلے فنڈ ان میں جذب ہو جائیں۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ پہلی قسم کے

بھائی بہت سے ہیں۔ آریہ سماج کے دائرے میں کون ہوگا۔ جسکے کانوں میں شریمان پنڈت گرودت جی یا شریمان پنڈت لیکھرام جی شہید آریہ سماج کا نام نہ گونجا ہو۔ مگر ایسے بہت سے آریہ پُرش ہونگے جنہوں نے شاید آج سے پہلے گرودت جی کا نام تک بھی نہ سنا ہو۔ اور اس لئے اکثر لوگ حیران ہیں۔ کہ گرودت میموریل ہال کیوں قائم کیا جاوے۔ لیکن ہال کی ضرورت ہے۔ اسکو بہت سے بھائی محسوس کرتے ہیں۔ جنہوں نے لاہور سماج کے جلسے پر تکلیفیں اوٹھائی ہیں۔ اُن کو اپنی ذاتی تکلیفات ایسا خیال کرانے کا ایک بڑا باعث ہیں۔ اور وہ تعداد مختلف آریہ سماجوں میں خاص ہے۔

تیسری قسم کے بھائی چند ایک ہیں۔ اور اگر وہ پہلی فنڈوں کے لئے پرستار رہتے ہیں یتن کریں تو شکایت کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔

اس لئے گرودت میموریل ہال کے برخلاف سارا زور پہلی دلیل میں رہجاتا ہے۔ اور ان تین پرکار کے خیالات کی سنتشٹی کے لئے میں ایک مدھیہ مارگ درشانا چاہتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ اسپر سب بھائی وچار کریں گے۔ بجائے گرودت میموریل ہال کے

کیوں نہ دیانند میموریل ہال قائم ہو

بلکہ اگر مذکورہ بالا نام کو مقبول کیا جاوے۔ تو شاید آریہ پبلک پرسن ہوکر پرتی بدھی بھاؤ کو منظور شدہ بیس ہزار کے لئے بھی زیر بار ہونے دے۔ اس سے پہلے قسم کے خیالات کے بھائیوں کا تو اعتراض بالکل دور ہوجاتا ہے۔ اور دوسری قسم کے خیالات کا مدعا بھی تکمیل پاتا ہے۔ نیز دیانند میموریل ہال ابھی تک کہیں قائم نہیں ہوا اور یہ نام بہ نسبت گرودت میموریل کے زیادہ موزون ہے۔ اور پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں خصوصاً زیادہ خوبجا دیگا۔ لیکن ان بھائیوں کے لئے جو گرودت صاحب کے نام کو عزت دینا چاہتے ہیں۔ اس کار روائی سے

[illegible] ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس ہال کا
نام تو **دیانند میموریل ہال** رہے۔ مگر زیادہ
[illegible] میں جو شامل کر لیا جاوے۔ کہ جس کا وچار
[illegible] پنڈت گرو دت جی کی مرتیو پر کیا گیا تھا"۔
[illegible] پنڈت لیکھرام جی کی
یادگار [illegible] صاحب کی قایم ہو سکتی ہے
[illegible] لاہور میں بنائی جا سکتی ہے۔ مگر پنجاب
کے دار الخلافہ لاہور میں پنڈت لیکھرام میموریل ہال سے
دیانند میموریل ہال زیادہ دلکش
[illegible] پرتیت ہوتا ہے ؞

فاچیز

سندر سنگھ بی اے۔ از گوجرانوالہ

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج بھوڑ (بریلی) کا پہلا سالانہ جلسہ ۲ و ۳
جولائی کو ہوا۔ شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ ۳ جولائی
خاص جلسہ کا دن تھا۔ شریمان پنڈت منشی نند کشور دیو شرما
و پنڈت بھگوان دین پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا
یکت پرانت نے اپنے شبھ آگمن سے جلسہ کی رونق
بڑھائی۔ اُدھر پنڈت رچھن دیو۔ پنڈت واسدیو
اور سوامی درشنانند جی مع بھجن منڈلی کے ۷ جولائی
کو پہونچ گئے تھے۔ ان مہاشیوں کے دیا کھیان [illegible]
سے اتم ریتی سے نگر میں ویدک دھرم کا پرچار ہوا۔

فیروزپور سادات آریہ سماج میں ۱۷ جولائی
۱۹۰۷ء بروز اتوار لالہ موہن چند جی خزانچی کے پتر
کا نام کرن سنسکار ہوا۔ لالہ صاحب نے مبلغ عہ
روپیہ لوکل سماج کو دان دیا اور آریہ پرشوں کا مٹھائی
سے ستکار کیا۔ (۲) اُسی دن دوپہر کو مہاشے
بھجن داس جی کی دوکان پر ہون ہوا۔

سولن میں ۱۹ جولائی کو پنڈت دھرم دیو نے
پرچار کیا۔ اور نیا آریہ سماج قایم ہو گیا۔ منتری

بنانے کے لئے چندہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ یہاں ۲۰ جولائی
کو لائی کھاٹ میں لالہ رامسرن داس نے بہتر کان پر آن
سنسکار پنڈت دھرم دیو نے کرایا۔ دان ذیل دیا
وید پرچار عہ گروکل عہ۔ بدھوا ووا ہ پرچارک
سبھا اناتھ آشرم عہ۔ ستکار کرتا ہے۔

پتہ نہیں۔ ایک مہاشے نند لال جی ملعہ گروکل
کو دان بھیجتے ہیں جو کہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء کو سبھا
کے دفتر میں وصول ہوئے ہیں۔ اُن کا پتہ مفصل
نہیں لکھا۔ کہ رسید باقاعدہ ارسال ہو۔ اس لئے
نویدن ہے۔ کہ جس مہاشے نے دان کیا ہو۔ وہ
شری یکت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں پورا
پتہ تحریر فرماویں ؞ (سکرٹری سبھا)

ڈیرہ غازیخاں میں ایک نیا منتر آریہ سماج
قایم ہوئی ہے۔ نام عہدہ داران حسب ذیل ہیں:۔
پریزیڈنٹ لالہ چند بھان ودیارتھی۔
سکرٹری۔ لالہ بھگوان داس۔
خزانچی۔ لالہ بھیم سین۔ لائبریرین لالہ کرم چند۔
ودیارتھی منیجر لالہ جودھا رام۔ ودیارتھی۔
نائب سکرٹری لالہ ہر داس رام ودیارتھی
اگلے ہفتہ میں اچھی کارروائی ہوئی ہے۔ پربار تھنا
لالہ بھیم سین جی کی ہوئی۔ منتر لالہ بھگوان داس۔
لکچر لالہ چند بھان۔ تعداد حاضری میں ۳۵
ودیارتھیوں کی تھی۔

کانور آریہ سماج علاقہ روپڑ کے پردھان
مہاشے رام چند اس جی کی ستری کا گربھادھان
سنسکار مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء کو ہوا۔
جس میں شریمان منتری آریہ سماج روپڑ بھی شریک
تھے۔ اور اس شبھ اوسر پر مبلغ ۷ روپیہ حسب
ذیل دان ملا۔ گروکل کانگڑی عہ۔ وید پرچار عہ
کانور آریہ سماج عہ۔ ستری پاٹھشالا روپڑ سے۔

موضع نگلی کنٹولی پرگنہ۔ ناگل ضلع سہارنپور
میں ۱۹ جون کو پنڈت پریاگ دت جی اپدیشک نے
اپدیش دیا۔ ایک پورانک پنڈت سے دھرم وشے

پر بات چیت بھی ہوئی۔ جسکا اثر عوام پر اچھا ہوا
پانچ چار گاؤں نے ملکر سماج قایم کیا ہے جو
برابر اُنتی پر ہے ؞

پنڈت رامناتھ جی جالندھر سے لکھتے ہیں۔ میں
اخبار پرچار ہیں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی
کی قتل کا حال پڑھکر سخت رنج ہوا ہے۔ واقعی یہ
بڑا غضب ہوا ہے۔ ہائے افسوس ہمارا پیارا بھائی
ہم سے چل بسا۔ کل اتوار کو جالندھر آریہ سماج کے
ہفتہ وار جلسہ میں آنکی بیوقت وفات پر اظہار
افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ میرے خیال میں
اس مہان ویر کی یادگار قایم کرنی نہایت ضروری
ہے۔ اور میں اسکے متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کی توجہ بڑے زور سے دلاتا ہوں ؞

مروان آریہ سماج کے پور شارتھی سبھا سدوں نے
سماج کے ساتھ کا مکان مبلغ دو صد پچاس روپیہ ۲۵۰ سے
خرید لیا ہے۔ اور رجسٹری سبھا کے دفتر میں بھیج گئی ہے
نیز پنڈت لیکھرام میموریل ہال کے لئے مبلغ ۸ روپیہ چندہ
اکٹھا ہوا ؞

نجیب آباد آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت
رام گوپال جی کا لکچر ہوا۔ حاضرین قریب دو صد کی
تھی۔ سیٹھ سوہن لال چند جی کے گماشتہ لالہ چند جی
نے ممبر ہونا سویکار کی۔ اس سماج کی ستری پاٹھشالہ
کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ تنخواہ
پندرہ روپیہ سے بیس روپیہ بموجب لیاقت۔
درخواستیں بنام منتری آریہ سماج نجیب آباد بھیجیں۔

نگینہ آریہ سماج

سبندھی مباحثہ دس روز کے اندر چھپکر تیار ہو جائیگا
جنکی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ وہ اطلاع نہ دیں
لیکن جو نئے خریدار بننا چاہیں وہ بذریعہ کارڈ اطلاع
دیں۔ تاکہ تعمیل حکم کیجاوے۔ (۲) مالش پرکاش کے
جواب میں دیا پرکاش رسالہ بھی بینے تیار کر لیا ہے ؞

رامسروپ سکرٹری آریہ سماج نگینہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

اور کیا چاہتے ہو؟

آریہ پُرشو! دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی موت کو اب آٹھواں سال پہنچا ہے۔ آؤ سوچیں ہم نے اس مہتے ویر کی یادگار قائم کرنے کے لئے کیا یتن (کوشش) کیا ہے پنڈت جی نے ہمارے واسطے یعنی ویدک دھرم کی حفاظت کے لئے کس طرح تن من اور دھن سے کام کیا۔ یہ ایک زمانہ آگاہ ہے۔ اور آخیر میں رشی دیانند کی سوانح عمری کے پوتر کام کو کرتے ہوئے ایک بزدل کے ہاتھ سے دھوکے سے قتل ہو گئے۔ جو آریہ پُرش ان کے پاس موجود تھے ان سے کیا درخواست کی ہے؟ کیا استری بال بچوں کے گزارہ کے لئے؟ ہرگز نہیں سنیاسی تھے۔ درخواست کرتا ہے کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونے پاوے۔ بھائیو! کتنے آریہ پُرش ہیں جو کام کرتے ہوئے اس پوتر کلیم کو یاد رکھتے ہیں کتنے آریہ پُرش ہیں جن کے پاس اس پوتر آتما کی کلیات موجود ہیں۔ شریمتی پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ستیہ دھرم پرچارک کے لائق منیجر نے پنڈت لیکھرام جی کی کتابوں کو اکٹھا کر کے ان کو ایک جلد میں تیار کیا ہے اور دس ہزار کاپی چھپوائی ہیں۔ لیکن قیمت صرف دو روپیہ رکھی ہے نہ صرف یہ بلکہ شری مہاشے منشی رام جی نے بڑی مہربانی کر کے مختصر سی سوانح عمری پنڈت جی کی ساتھ شامل کر دی ہے۔ باوجود ایسی سستی پیش ہونے کے بھی کیا آپ اب بھی نہیں خرید سکتے؟ سچ مچ اگر پنڈت لیکھرام جی کسی یوروپ کی قوم میں پیدا ہوتے اور ایسا مہان کام ڈال کرتے اور ان کی کتابیں ایسی سستی قیمت پر نکال چھپتیں تو میرا یقین ہے کہ سچ مچ وہاں کے لوگ بھوکے رہ کر اور خرچ بچا کر بچہ بچہ کتابیں خرید لیتا لیکن یہاں ہم ناشکرے ہیں کہ رشی سنتان ہونے کا دعوے کرتے ہوئے ذرا خیال نہیں کرتے کہ اپنے بزرگوں کی قدر کریں۔

اِس لئے

میں نے وچارا ہے کہ ان بھائیوں کی سہولیت کے لئے جو کتاب کو اب بھی نہیں خرید سکتے۔ ان کے لئے ایک آسان طریقہ جس سے ان کو کتاب مفت مل سکتی ہے نکالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے بھائی جہاں تک ہو سکے کلیات آریہ مسافر کے واسطے خریدار پیدا کریں۔

جو بھائی بیس خریدار پیدا کریں گے اور انکا روپیہ ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھجوا دیں گے ان کو ایک کتاب مفت روانہ ہوگی۔ میری بذریعہ اخبار ہذا ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار سے درخواست ہے کہ جونہی ان کے پاس کوئی بھائی بیس خریداروں کا روپیہ بھجوائے۔ وہ فوراً بیس کتابیں بھیجتے ہوئے اکیسویں اس بھائی کے نام ارسال کریں اور قیمت مجھ سے طلب کریں۔

اور رعایت

جو بھائی مسلمان بھائیوں سے روپیہ بھجوائیں گے یعنی مسلمان خریدار پیدا کریں گے۔ ان کو بیس کی بجائے پچیس خریداروں کا روپیہ بھجوانے پر ایک کتاب مفت ارسال ہوگی۔

آشا رکھتا ہوں کہ آریہ پُرش تن من دھن سے اس کام میں کوشش کریں گے۔

آشا ہے۔ کہ آریہ ورت۔ آریہ مِتر آریہ پتریکا۔ اخبار [illegible] مشتہر [illegible] اور اور جتنے آریہ اخبار ہیں۔ سب اس نوٹس کو اپنے اپنے کالموں میں لکھ کر اس داس کو ممنون فرمائیں گے۔

ویدک دھرم کا ادنیٰ سیوک

جگن ناتھ تھاپہ از لاہور

ایک پنتھ دو کاج

آریہ سماج لاہور کی پستکالیہ ایسا ماجک ہے جہاں مختلف زبانوں کی کتب فروختی کا سب سے پرانا کتب خانہ ہے۔ ویدک دھرم کے لٹریچر کے پرچار میں اس نے اول درجہ پر کام کیا ہے۔ کتابوں کی قیمتیں وقتاً فوقتاً بہت تخفیف کی جاتی ہیں۔ چنانچہ گورو کل کے جلسے کے موقعہ پر ان کتابوں کو بہت کم قیمت پر فروخت کرتا رہا ہے۔ اور اب بھی سوچنا دیتا ہے کہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء تک گورو کل کے جلسہ والی تخفیف شدہ قیمت پر ہی کتابیں فروخت کی جاویں گی۔ ودیا کے ادھیکاریوں کے لئے یہ ایک اور موقعہ ہے۔ اس سلسلہ سے کتب خریدنے میں دو بڑے فائدے ہیں (۱) بہ لحاظ کتب ارزاں قیمت پر ملتی ہیں۔ (۲) فائدہ جو منافع ہوتا ہے وہ کسی خاص شخص کی جیب میں نہیں جاتا بلکہ ویدک دھرم کی سیوا میں خرچ ہوتا ہے۔ سبھی صاحبان سے درخواست ہے کہ مفصلہ ذیل پتہ سے کتابوں کی تخفیف شدہ فہرست منگا کر جلد آرڈر بھیجنے شروع کریں۔ پتہ سیوک رام سنگھ لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور۔

کنیا کی ضرورت

بر کی عمر ۲۲ سال ہے۔ خوبصورت مضبوط اور بال برہمچاری۔ آریہ سدھانتوں پر عملی طور پر کاربند۔ ذات کھتری کپور۔ پنجاب ریلوے میں نائب سٹیشن ماسٹر تنخواہ ۲۵ روپیہ عنقریب ترقی پا کر سٹیشن ماسٹر ہونے والا ہے۔ خیالات کی پاکیزگی اور نیک چلنی میں آزمائش کے لئے تیار۔ کنیا ۱۴ یا پندرہ سال کی ہو۔ تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی کھتری قوم اور [illegible]۔ زیادہ حال بذریعہ خط و کتابت دریافت کرو۔ پتہ بی۔ آر معرفت منیجر اخبار ستیہ دھرم پرچارک

آریہ کنیا کی ضرورت

پرسدھ راگی پنڈت واسدیو جی شرما کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ اُکت پنڈت جی اُتم گوڑ برہمن کلین خاندان پاراسر گوتری ہیں۔ عمر اس وقت ۲۲ سال کی ہے۔ آمدنی کی اوسط مبلغ پچیس روپیہ ماہوار۔ خط و کتابت میرے ساتھ ہو۔
(لکشمن دت شرما منیجر [illegible] ناتھ آلہ۔ بھٹنڈہ)

CC0, Gurukul Kangri Coll

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری (مذہبی) حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۲ ر

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اعناصر اور سادھوں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱ ر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے

دونوں مذاہب کی مشابہت ومطابقت اور باہمی مشابہت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح و محققین یورپین علماء کی الصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱ ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے

ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت ومشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۵ ر

اپنشد جسمیں بعد رحبہ ذیل مضامین ہیں
(۱) وجہ تسمیہ لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح
(۲) اپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اپنشد۔
(۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف ومصنفین وغیرہ (۴)
کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱ ر

سنسکرت زبان کی عظمت جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں ہے مجموعہ ہے قیمت ۱ ر

ایشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج ملتان جسمیں جگہ جگہ ویدوکت

پران تئے ہیں قیمت ۴ ر

معاملات تہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سرکار۔ دربار۔ سیر۔ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم ورواج جو خاص بھارت لوگوں کی واقفیت ومعلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۲ ر

مختلف متعدد ہند و پنتھوں کا تذکرہ

سود و گنپتہ۔ نانک شاہی۔ ادداسی۔ گنج بخشی رام اللہی ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ سنہلے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ شونرائنی۔ رام سنیہی سنتو نیداوی۔ شردھا رامی۔ ناستک۔ چاروا کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱ ر

نوٹ۔ اسی قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ ر تنباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تنباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح درشائے گئے ہیں قیمت ۱ ر

ٹریکٹ سیریز

سنتہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید مضامین پر ٹریکٹ کو شایع کیا ہے جن سماجوں یا جن پرشوں کو مفت ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کر کے منگوالیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۔	۱۰۰	۱ ر
فرقہ ہنود واسلام میں تفاوت ۔	۱۰۰	۱ ر
آریہ تہذیب	۱۰۰	۲ ر
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت	۱۰۰	۸ ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت	۱۰۰	۲ ر

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا

والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت فی جلد ۵ ر

آنند سروور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ۱ ر

درخواست خریداری بنام منیجر سنتہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت ایک ٹکٹ نصف آنہ کا کارڈ سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے وختبری مع فہرست دگریاں تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گھبرون لدھیانہ پنجاب

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجود مطبع سنتہ دھرم پرچارک ہردوار

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں۔	۱ ر
، نمبر ۲ علم الٰہی	۱ ر
، نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال	۴ ر
، نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۲ ر
، نمبر ۱۹۔ صفائی وطہارت جسم وجان	۴ ر
، نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲ ر
، نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	۶ ر
، نمبر ۲۷ صحت جسمانی و دماغی	۱۲ ر
، نمبر ۲۹۔ طعام وشراب	۳ ر
، نمبر ۳۶۔ موت اور اس کے بعد کی حالت	۸ ر
، نمبر ۳۷ تناسخ و ہمرتی وغیرہ	۵ ر
، نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱ ر
، نمبر ۳۹۔ دوج نیتی	۵ ر
، نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد	
، نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی	۶ ر
، دھارنا تیاگی	۳ ر

نوٹ۔ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کی خرید پر

کر دیتے روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا
دور ملک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات
بھی از سر نو چھپا کر بہم پہونچانے کی کوشش
کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

تعلیمی شادی فنڈ

[illegible] کو اس اشتہار کے ذریعہ بتلانا ہم
بس بہ [illegible] کرنے سے ضروری اخراجات
سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورنس
کمپنی لیمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی
(سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر
میں کرینگے شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے
شرح بڑھ جاویگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے
میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی
میں بیمہ جان، سالانہ پنشن و ضمانت ملازمان وغیرہ کا کام
ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست
بنام گیان چند منیجر دلیکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور
بھیجو۔

ہرشی کرت پستکیں

آریہ سماج کے لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے
اُن میں سے رشی کرت گرنتھ ہی سب سے
زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالہ
اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی **اصل قیمت**
پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی بکتی
ہیں۔

رگوید بھاشیہ ... ... [illegible]
یجروید بھاشیہ ... ... [illegible]
رگوید بھاشیہ بھومکا ... ... [illegible]
ستیارتھ پرکاش ... ... [illegible]

ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ ... ... [illegible]
سنسکار ودھی ۸/
[illegible] ۱۰/
اشٹادھیائی مول ... ... [illegible]
آریہ [illegible] ... ... [illegible]
پنچ مہا یگیہ ودھی ۱۰/
سنسکرت [illegible] ... ... [illegible]
[illegible] ۲/
[illegible] ۱۰/
[illegible] ۲/
[illegible] ست [illegible] ... ... [illegible]
[illegible] ۱/
ویدانت [illegible] نوارن ... ... [illegible]
[illegible] ۱/
[illegible] کھنڈن ... ... [illegible]
آریہ [illegible] رتن مالا ... ... [illegible]
[illegible] ... ... [illegible]
[illegible] ... ... [illegible]
[illegible] ... ... [illegible]
[illegible] ... ... [illegible]
[illegible] پرکاش ... ... [illegible]
[illegible] ... ... [illegible]
[illegible] پرکاش سمپورن ... [illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ روپیہ
فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار
کو دس روپیہ فیصدی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مختلف صاحب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد ... [illegible]
ثبوت تناسخ وغیرہ ... ... [illegible]
ویدانت دھونت نوارن ... ... [illegible]
ستیارتھ منظوم اردو ... ... [illegible]

ستیارتھ نثر ... ...
گنجینہ بھجن ۱/
قادیانی مت درپن ۸/
سنگت رتن پرکاش ۱/
آریہ ورت کا عروج ۴/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۶/
" حصہ دوم ۶/
مخزن اسرار حصہ اول ۳/
" حصہ دوم ۶/
سداچار پربودھ ۱/
پھول ... ... [illegible]

ناگری ٹائپ

ایک نپڑہ ستری کی یاترا قیمت فی جلد ... ۱/
پربھوشن پرکاش ۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۸/
برہمچریہ فی جلد ... ۱/
ستری دھرم شکشا ۱/
[illegible] وسن پرکاش ۱/
گنجینہ بھجن ۸/

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا لاٹھ د
کپڑا لنگی۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات
درخواست آنے پر مفت۔ **المشتہر** لاہوری مل
بی۔ اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

راسروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

اپدیش ہار [illegible] پہلا حصہ [illegible] دوسرا حصہ
تیسرا حصہ [illegible] چوتھا حصہ [illegible] ہندو ولاسٹر [illegible]
[illegible] کے لئے مہرشی جیون چرتر چھند میں بھجن
ولاس۔ نواہ کیرتن۔
درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار
کے پتہ پر۔

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection

REGISTERED
رجسٹرڈ نمبر ا ی ۲۰۴
ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे
No. A. 204
رجسٹرڈ نمبر ا ی ۲۰۴

सद्धर्म प्रचारक

سد دھرم پرچارک

قیمت ... پیشگی
عام سے مع محصول ڈاک ... عہ
طالب علموں سے ... ... عہ

سنہ ۱۹ ۶۱ بکرمی	ہردوار ضلع سہارنپور سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے	جلد ۱۶

دھرموِیروں کی یادگار
اپنے پاس رکھو

کلیات آریہ مسافر — کلیات آریہ مسافر

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا؟

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا ہے اور ایک دلچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر

مفت

ہر ایک گھر میں پہنچے۔ سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی متوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں ان کو ایک سے زیادہ جلدیں موجود رکھنی چاہئیں اور متمول آریہ و ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اویدک متوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں تذیل پتہ پر بھیجیے۔
(۱) مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار۔ (۲) بھگت میگھراج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور
اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے:۔
(۱) دس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۰ روپے فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتب کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲½ فیصدی اور (۵) یکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

المشتہر
کیشب دیو مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر مول چند جی
اس گرنتھ میں پوراتک تحقیقات کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکند پوران بارھویں و تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ ہونا بعد سے چلا ہے مصنف نے انیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مجبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ عہ
ویرانگنا ستریوں کے چرتر و مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۵ حصے قریب قریب دو درجن دھرم اتما و دھرم نشٹھ ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ عہ
داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے منشی جان چند جی نے دلچسپ پیرایہ میں ناول لکھا گیا ہے۔ قیمت ۳ عہ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

خریداران پرچارک سے التماس ہے کہ پتہ تبدیل

بھارت کی شجاع عالم استری لوکے کارنامے

یہ ستی بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دیویات و دوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پیدا کاریوں پر کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جلد اول و دوئم میں آتی ہے یا دو ستریوں کے کئی ذات پہر ہے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف مہذلہ ان دیویات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دھرماوتی بھنوتمیتا۔ پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرنا کماری جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے راجہ پھینسے کے حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میری کا دیا گیر ولکیہ کا سواد۔ گارگی ویاگیہ ولکیہ کا سواد۔ راجہ جنک کا اور دو شی سولابھا کا سواد لکھ کر مصنف نے پراچین دیویوں کے مہہ گیان کا پرچہ دیا ہے۔ تروا فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت عہ ہے۔ یک مشت خریدنے کو معاف بچائی ہوئے۔

ہمارا ہی ایڈیشن ایک مہینہ میں تیار ہے قیمت ۶ر

عجیب تواریخی نفا و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو لکھا جاتا ہے وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک وجیہ بھاؤں کے بگاڑنے میں کارآمد ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحبوں کے ہاتھوں میں کچھ پستکیں رکھی جاویں جنکے لئے ماسٹر شیو برت لال نے پرلیشر مہا اوکھا ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت وکرم سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے ... شاہ سکندر کے عزیزوں کے ساتھ جنگ کی کامیابیوں میں شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو خبر انکا پہ صلح کرنا (۱) راجہ چندر گپت کا روکشا تا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ۔ (۲) اور یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں حجم ٹریکٹ سائز ۸۰ صفحہ قیمت ۱ر

(۲) سیواجی اور روشن آرا ختر اورنگ زیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ اپنے محل میں سیواجی کا دربار میں آتیب ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا۔ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز قیمت ۳ر

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے سورش اعلیٰ کا مہر بانو بادشاہی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ار

(۴) مہر بانو نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ر اکٹھے چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاویگا۔

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار ضلع سہارنپور۔

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے دنیا کے کی حیرت ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا چربہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یوروپ امریکہ یا بولنے میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی و یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی۔ سیامی تبتی سیلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کیگئی ہے۔ اسکو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ سبق آموز ہے بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے ناموری ہے۔ حضرہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اسکے مضامین دلچسپ ہیں دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رواداری کی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اسکے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ضخامت ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع ۲۸۰ صفحہ قیمت ۲ر۔ اب تھوڑی ہی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن صاحبوں کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے یہ ایک عجیب پستک ہے قیمت ۶ر علاوہ محصول ڈاک منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

CC0, Gurukul Kangri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۹ ساون سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۱۲ - اگست ۱۹۰۴ء شکروار ہردوار | نمبر ۱۸

واقعات اور مفید رائیں

کوہ شملہ کی جدید مردم شماری ۲۶ جلائی کی رات کو لیگئی جب نتیجہ برآمد ہوگا۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ خدایک انگریزوں کے لئے عیش کا سامان مہیا کرنیکے واسطے کسقدر تعداد ہندوستانیوں کی گھر بار چھوڑکر شملہ میں مقیم ہے۔

شہر ڈیرہ غازیخاں کو دریائے سندھ ہمیشہ گراتا رہتا ہے۔ گورنمنٹ نے لاکھوں روپیہ دریا کی کاٹ روکنے کے لئے خرچ کیا لیکن بے سود اب گورنمنٹ ہند نے قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ ڈیرہ غازیخاں کو دریا سے بچانے کے لئے کوئی روپیہ خرچ نہیں کیا جاویگا شاید اس دھمکی سے ڈر کر ہی دریا پیچھے کو ہٹ جاوے۔

انگریزی اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ رؤساء اپنے یہاں کی خبریں عموماً اینگلو انڈین اخباروں میں نہیں بھیجنے کے عادی ہیں) کہ گوالیار اور دیگر صوبوں کی پیروی میں ہر ایک چھوٹی بڑی ریاست امپیریل سروس ٹروپس کی تعداد بڑھانے کیلئے کوشاں ہے۔ ریاستہائے بہاولنگر - ٹونک - جوناگڑھ - ایڈر - جنجیرا - خیرپور نے حسب حیثیت اس زیادتی میں حصہ لیا ہے اور اگر اسی طرح سب ریاستوں نے انکی پیروی کی (کیونکہ نمک حلالی کے میدان میں کوئی بھی پیچھے رہنا نہیں چاہیگا) تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ دیسی ریاستوں کے خرچ پر دس لاکھ سے زیادہ ریزرو فوج ہر وقت جنگ کیلئے طیار رہیگی جو گورنمنٹ کے قابو میں رکھی جائیگی۔ یہ عقلمند لوگ زیر نہیں کیا کرتے اور ہماری گورنمنٹ عالیہ سے بڑھکر دوئے زمین پر کوئی عقلمند نہیں ہے۔

دیسی ریاستوں میں کفایت شعاری - شکر ہے کہ ہمارے رؤساء کی طبیعت بھی کفایت شعاری کیطرف مائل ہو چلی ہے۔ - ریوان کے دیوان صاحب کچھ عرصہ ہوا بیوقت موت مر گئے تھے۔ اب مہاراجہ صاحب نے دیوان کا عہدہ ہی تخفیف میں ڈالدیا ہے اور دیوان کا کام افسران جوڈیشل اور مال کے درمیان بانٹ دیا ہے بعض جگہوں نہیں تو پولیٹیکل ایجنٹ کی مدد سے دیوان والئے ریاست کا بھی شریک بن بیٹھتا ہے۔ اسلئے بھی دیسی رؤساء اس وقت دیوانوں سے بہت گھبرا رہے ہیں۔

انگریزی انصاف کا نمونہ - دہلی دربار کے موقع پر جو نمائش ہوئی تھی اسمیں بہت سا اسباب ہندوستانی سوداگروں کا گیا تھا۔ بنارس کے چار سوداگروں کا مال وقت واپسی کچھ خراب ہوگیا تھا۔ گورنمنٹ ہند نے اسپر نو ہزار روپیہ بطور ہرجانہ دینا قبول کیا ہے۔ اسی طرح کا انصافانہ برتاؤ انگریزی گورنمنٹ کو عوام کے دلوں میں عزیز بناتا جاتا ہے۔

لارڈ کرزن کی واپسی - حضور لارڈ کرزن جب سے واپس انگلستان کو تشریف لیگئے ہیں تب سے انکی طبیعت ناساز چلی آتی ہے۔ اسیوجہ سے امید نہیں کہ ستمبر میں واپس ہندوستان کو آسکیں۔ بلکہ اپنی واپسی کو اکتوبر پر ملتوی کردینگے۔ کیا لارڈ کرزن پارلیمنٹ کے لئے انتخاب کے تو منتظر نہیں ہیں؟

سرکاری فوج ضرور لاسا پہنچ جائیگی - راستہ کے دریاؤں کو عبور کرنے کے لئے چار کشتیاں اور دو کا سامان رڑکی سے بھیجا گیا ہے۔

شراب نوشی میں بھی آزادی ہی کا خیال انگریزوں کو پیدا ہوتا ہے۔ فوجی گوروں کی اولاد کو تعلیم دینے کیلئے ہر ایک پلٹن کے ساتھ ایک سکول ہوتا ہے۔ اسمیں مذہبی تعلیم بھی ہوتی ہے چونکہ عیسائیوں کے بھی مختلف فرقے ہیں۔ اسلئے والدین کا اختیار ہے کہ اپنے لڑکے کو دوسرے فرقہ کے پادری سے مذہبی تعلیم دلوادیں یا نہ دلوادیں۔ اب حکم دیا گیا ہے کہ مذہبی تعلیم کے کورس میں شراب نوشی کی برائیاں بتلانے والی کتابیں پڑھائی جاویں اس پر پانیر کا ایک نامہ نگار سوال کرتا ہے کہ کیا شراب نوشی کی تعلیم کی بابت آزادی ہوگی یا نہیں اور اگر کوئی والدین اپنے لڑکے کو شراب نوشی کی برائیاں نہ بتلانا چاہیں تو کیا انکے لڑکوں کو اس تعلیم سے آزاد کیا جاویگا۔ یا نہیں؟ یہ سوال ذرا ٹیڑھا ہے دیکھیں اسکا حل کیا ہوتا ہے۔

پیتل کا سکہ خوبصورت ہوگا - گورنمنٹ ہند اس بات پر غور کررہی ہے کہ موجودہ تانبے کے سکہ کی بجائے پیتل کا سکہ جاری کیا جاوے۔ شکل صورت سب یہی رکھی جاوے گی جو اسوقت ہے صرف ادھنیوں کا سکہ نہ بنایا جاویگا۔ پیسے - ادھیلے - اور پائی نئی بنائی جاوینگی خیال ہے کہ اس سے جعلی پیسہ وغیرہ کا بنایا جانا بھی بند ہو جاویگا کیونکہ یہ نئی دھات تانبہ کی نسبت سخت ہوگی۔ امید کیجاتی ہے کہ بیس سال کے اندر اندر ہی تانبہ کا سب سکہ واپس خزانہ سرکاری میں چلا جاویگا۔

پال کروگر کا انتیشٹی کرم - پال کروگر کی لاش واسطے دفنانے کے ٹرنسوال کیطرف جاری ہے رستہ میں اسکی بڑی عزت ہو رہی ہے۔ ڈنمارک کی ملکہ نے اس پر چڑھانے کیلئے ہار بھیجے ہیں۔

لارڈ رپن کی یادگار - نیشنل کانگریس کیطرف سے تجویز ہوئی ہے کہ مبلغ پانچہزار روپیہ جمع کرکے لارڈ رپن کی ایک اعلیٰ تصویر کلکتہ میں رکھی جاوے اسمیں سب کانگریس کمیٹیاں چندہ دیں گی۔

تعداد بیوگان کے کم کرنیکی تدابیر - ایک صوبہ بنگال میں ۵ ہزار سے زاید ایکسال سے کم عمر بیوگان کی تعداد دیکھکر ہر ایک شخص کا دل بھر آتا ہے۔ مگر غضب کی جہالت ملک میں پھیلی ہوئی ہے کہ ہنوز دو سال تک کے بچوں کی شادی کی رسم میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ رسالہ پرواسی الہ آباد اور ماڈرن سپکٹیٹر خیال ظاہر کرتے ہیں کہ کیا اسقدر قانون سے مدد نہیں لیجا سکتی ہے

کو دس برس کے نیچے سگائی لڑکے اور لڑکیوں کی جو تو کبھی جائے۔ مگر ۱۲ برس سے اندر شادی کی مخالفت کرنیکا گو قانون کی مدد سب کچھ کیا جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ گورنمنٹ جرأت کرے اور بیجا عمل سے نہ سہم کر جیسا کہ ہماری حرکات سے روکے۔ اگر دس سال نہ رہے سات یا آٹھ سال کی قید لگا کر قانون سرکار سال میں ہزاروں ہزار لڑکیوں کو عمر بھر کے رنڈاپے سے بچا سکتی ہے وہ کچھ بھی خطرہ بھی ہوگا کہ مذہبی وابستہ اندازی کا الزام لگایا جاوے۔ (از ہندوستانی)

ایک کمسن واعظ ذیل کے حالات اکثر لوگوں کو ولایت میں حیرانی میں ڈالے ہوئے ہیں اور جو لوگ موجودہ جنم سے پہلے کسی جنم کے قائل نہیں ہیں حیران ہیں کہ کیا سائنٹیفک جواب اس عجوبہ کیلئے بہم پہونچاویں ایک بہت بڑے خیمہ کے اندر جو لاوس اسٹیشن کے قریب استادہ کیا گیا ہے ایک امریکن لڑکا واعظ انیس ساڈیل ڈینس نامی جسکی عمر ۸ سال کی ہے ہفتہ بھر سے ۴ ہزار آدمیوں کے مجمع کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ لڑکا جو عمر کے لحاظ سے لمبا ہے اور جسم میں اچھا ہے حاضرین جلسہ سے رعب کے ساتھ متوجہ ہوا کہ جو سپیکران میں نظر آتا ہے۔ الفاظ چیدہ ہوتے ہیں اور فصاحت کا سلسلہ نہیں ٹوٹتا ہے وہ تقریر کرتے وقت مثل دوسرے سپیکروں کے گھومتا ہے اور جن الفاظ پر ضرورت سمجھتا ہے زور دیتا تھا۔ ڈینس کا باپ پورا دیسی لنس کا باشندہ امریکہ اور اوسکی ماں جو اوسکے ساتھ ہے جیشن ہے لڑکے کی رنگت زیتون کی سی ہے۔ سرمن پڑھنے کے بعد لڑکے نے حاضرین سے ہاتھ جوڑ کر بیان کیا کہ کیونکر اوسنے وعظ کرنا شروع کیا ہے کہا کہ جب میں دو یا تین سال کا تھا تو میں نے خدا کی جانب سے حکم محسوس کیا کہ لوگوں کو انکی روح و زندگی سے متعلق وعظ کیا کروں۔ میں نے پہلے کھلونوں سے وعظ کہنا شروع کیا ان سے گفتگو کرتا اور حمد یہ گیت گاتا جب میں کھلونوں کو معتقد بنالیا تو میں نے چار سال کی عمر میں گرجا گھر میں ایک کثیر مجمع کے روبرو وعظ کیا اور اوسوقت سے میں برابر وعظ کیا کرتا ہوں اب تک پانچ ہزار سے زائد مرتبہ وعظ کرتا ہوں اور امریکہ میں کر چکا ہوں۔ مجھکو کسی خاص فریق اور جماعت سے مطلب نہیں ہے طرفداری سے مباحثہ بڑھتا ہے میں صرف انجیل کی بابت اپنے خیالات ظاہر کرتا ہوں بس اسقدر وعظ کافی ہے واعظ نے یہ بھی کہا کہ کبھی اس نے کسی اسکول میں تعلیم نہیں پائی ہے (از ہندوستانی)

آنریبل مسٹر گوکھلے مدراس میں۔ آنریبل گوکھلے صاحب نے اون فرائض کی انجام دہی کے لئے جو آپ نے بحیثیت جوائنٹ جنرل سکرٹری کانگرس قبول فرمائی ہیں مدراس کیجانب دورہ کیا ہے۔ چونکہ آپ کانگرس کے موقع پر مدراس نہ جاسکے تھے کیونکہ یونیورسٹی بل کی سلیکٹ کمیٹی اسی موقع پر اجلاس کر رہی تھی۔ لہذا تعلیم یافتہ جماعت مدراس کو اپنی شکر گذاری و احسانمندی کے اظہار کا موقع نہیں ملا تھا جسکا اظہار ہفتہ گذشتہ کو ہوا جب آپکے مدراس میں داخل ہونے کے وقت سنٹرل اسٹیشن پر عمائد شہر اور ممبران مہاجن سبھا نے ملکر اعزازی استقبال کیا اور اسی جوش کا اظہار کیا جسکے وہ ہر طرح سے مستحق تھے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے اور کرشنا سوامی صاحب لیڈر وکلا مدراس کے مہمان ہیں جنہوں نے فیاضی سے ۵ ہزار رانا ڈے میموریل ہال کی تعمیر کے لئے دیا ہے اور اراضی مفت دیوان بہادر رگناتھ راؤ نے نذر کی ہے اور دیگر وکلاء نے کتب خانہ کا ذخیرہ بہم پہونچایا ہے جسکی بنیاد آنریبل مسٹر گوکھلے نے یکشنبہ گذشتہ کو ہزارہا مدراسیوں کی موجودگی میں رکھی۔ دوشنبہ کو وکٹوریہ ہال میں اہل شہر کی طرف سے انکی خدمت میں اڈریس پیش ہونیوالا تھا۔ آپ مدراس کے اکثر اضلاع کا دورہ فرماوینگے غرض یہ ہے کہ کانگرس کمیٹی کی بنیاد مضبوط کریں اور مالی طور پر اوسکو سرمایہ کی فکر سے نجات دیں مسٹر گوکھلے خاموش کام کرنیوالے ہیں چنانچہ زمانہ قیام بحالت ممبر کونسل عالیہ لاٹ میں آپ نے بہت کچھ بھیجا گیا اور بنگال کی قحط زدہ برٹش کمیٹی امداد کی دوبارہ جیکو بنگال امداد ولایتی کمیٹی میں زیادہ تردد نہ کرنا پڑے سے امید آنریری اڈیشنل جوائنٹ سکرٹری با تکلف گزری ہے دو سال کے لئے قبول فرمایا ہے جس زمانہ میں آپ امید کرتے ہیں کہ آپ تمام ہندوستان کا دورہ فرما سکیں گے۔ (از ہندوستانی)

جنگ روس و جاپان سے سبق ہر شخص اپنے خیالات کے موافق اس جنگ سے سبق حاصل کر پبلک کی آگاہی کے لئے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا جن لوگوں کی نظر میں مذہبی خیالات ہی انسان کو تمام افعال و حرکات کے ذمہ وار ہیں وہ مذہبی پہلو سے نتائج نکالتے ہیں وہ جو مذہب کے قائل نہیں ہیں اور روح کی نسبت بجز ترک جسم خاکی کسی قسم کی تحقیقات سے اپنے دماغ پریشان کرنا نہیں چاہتے ہیں وہ اپنی خیال میں ہیں غرضکہ عجب عجب نتائج ہر شخص اپنے خیال کے موافق نکال رہا ہے ایک گروہ جاپانیوں کو پابند مذہب دوسرا ملحد اور تیسرا ان دونوں سے علیحدہ بیان کرتا ہے جب اس قسم کے خیالات اعلےٰ درجہ کے اہل الرایوں کے قلم سے نکلتے ہیں تو ان خیالات پر نہ غور کرنا غلطی ہوگی۔ مسٹر ورلین صاحب لکھتے ہیں کہ جاپانیوں کی مناسب تربیت اور تمام جوش کے یکجا کرنیکی کلید یہ ہے کہ وہ صدق دل اپنے بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں جنکی مطلق العنانہ حکومت کی عزت کرنا اونکے مذہب کا جزو ہے ایسی توقیر اور عزت کرتے ہیں جو غیر ممالک کی نظروں میں قابل نفرت ہے یہ یقین کرکے کہ انسان کی روح غیر فانی ہے تمام کام اس طرح سے کرتے ہیں کہ گویا جو کچھ ہے جسم ہی ہے اوسی کی پرورش اور عظمت میں تمام زندگی صرف کیجائے۔ پازیٹیوسٹ گروہ کے خیال کے مطابق جاپانی ضرور اون کے ہمخیال ہیں کہ انسانی ہمدردی۔ انسانی محبت انکا اعلیٰ معیار زندگی ہے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ وہ لامذہب ہیں۔
(از ہندوستانی)

سنسار کی گتی

عورتوں کی خاص بزرگی

اسوقت مہذب اور غیر مہذب ملکوں میں عورتوں کو مردوں سے کم درجہ پر سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان سے لیکر جہاں عورت محض مرد کے تعیش کی چیز سمجھی جاتی ہے امریکا تک جہاں عورتوں کے حقوق مردوں کے برابر سمجھے جاتے ہیں ہر جگہ اگر واقعات پر سے تہذیب کے نمائشی خول کو اتار دیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ مردوں نے عورتوں کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ تر بزرگ سمجھا ہے۔ عیسائیوں نے خدا سے دنیا کی پیدائش بتلاتے ہوئے بھی سب سے پہلے آدم کو پیدا کرایا اور حوا کو اسکے بائیں بازو سے نکلوایا۔ دیگر مذاہب کی کتابیں بھی اسی طرح پر مردوں کو عورتوں پر فوقیت دیتے رہی ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اب تک انسانوں نے یہ تحقیق نہیں کیا کہ لفظ بزرگی کی تعریف کیا ہے۔ اگر سچ مچ طاقت جسمانی ہی بزرگی کا معیار سمجھا جاوے تو مرد کی حیثیت ہی کیا رہتی ہے! ایسے ایسے زبردست مضبوط الجسم حیوان موجود ہیں جنکے روبرو مرد ایک تنکے سے بڑھکر حیثیت نہیں رکھتا۔ پس بزرگی کا نشان کچھ اور ہونا چاہئے۔ مرد اور عورت دونوں میں عقل کا مادہ یکساں موجود ہے اور گیان اور کرم اندریاں بھی ایک سی ہی ہیں۔ پھر بزرگی کا نشان کیا ہو سکتا ہے؟ بزرگی کا نشان وہی ہو سکتا ہے جو کہ محض انسان میں پایا جاوے اور دیگر حیوانات میں جسکا نشان معدوم ہو سو بقول سنسکرت کے شاعر کے دیگر حیوانات کی نسبت انسان کے اندر دھرم کرنے کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ پس جسکے اندر دھرم بھاو زیادہ ہو یعنی اپنے فرائض کی ادائیگی کی طاقت زیادہ ہو وہی بزرگ کہا جا سکتا ہے۔ اگر یہ معیار بزرگی کا ٹھیک ہے تو اسمیں شبہ نہیں کہ عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ تر بزرگ ماننا جاوے گا جس صبر اور استقلال کے ساتھ کہ ماتا اپنے فرض کو ادا کرتی ہوئی نو ماہ تک بچہ کو گربھ میں رکھتی اور شانتی اور پریم سے تقریباً برسوں کی عمر تک اسکی پرورش کرتی ہے اسکی مثال مردوں میں کہاں ملسکتی ہے اور یہ سہن شکتی عورتوں میں محض اپنی اولاد کی پرورش کے موقع پہ ہی دیکھنے میں نہیں آتی بلکہ ہر ایک موقع پر اظہار پذیر ہوتی ہے۔ ہندوستان کے گزشتہ ہر ایک قحط کے موقع پر یہ امر بخوبی روشن ہو گیا کہ عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے سہن شکتی زیادہ ہے چنانچہ ہر ایک قحط زدہ علاقہ میں عورتوں کی تعداد بہ نسبت مردوں کے بڑھ گئی جسکے معنی یہ ہیں۔ کہ بھوک کی برداشت میں عورتوں کی تعداد بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہے۔ ہندوستان کی بہت سے حصوں میں (خصوصاً بندیلکھنڈ میں) وہ کاشتکاری اور کسانی کے سب مشکل کام عورتیں کرتی ہیں۔ اور پھر کسی قسم کی شکایت زبان پر نہیں لاتیں۔ جاپان میں بھی ایسا ہی سنا گیا ہے کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ تر کام بغیر شکایت کے کرتی ہیں۔ ایسی حالت میں مردوں کی کیسی غلطی ہے کہ ایسے مفید مددگار کو علم کے زیور سے بے بہرہ رکھکر خود اپنی بربادی کا باعث بنتے ہیں +

گر ضرورت بود روا باشد

آریوں کے پرانے شاستر کار بھی مانتے ہیں کہ مصیبت کے وقت قاعدہ اور قانون کی پابندی کا خیال نہیں رہا کرتا۔

आपत काले मर्य्यादा नास्ति ।

اسمیں شبہ نہیں کہ سچے دھرماتما وہی پرش ہیں جو مصیبت کے وقت بھی اپنے دھرم یعنی فرض کو فراموش نہیں کرتے۔ لیکن عوام سے یہ امید رکھنا عبث ہے کہ وہ مصیبت کے وقت بھی اپنے فرائض کو اسی طرح پر ادا کرتے رہیں گے جیسا کہ معمولی اوقات میں کیا کرتے ہیں اسی کہاوت کے مقابلہ کی یہ فارسی ضرب المثل ہے جو میری رائے میں سنسکرت کہاوت کے پایہ سے بھی کچھ گری ہوئی ہے اس کہاوت کا پرچار ہمارے دیش میں بہت زیادہ دیکھنے میں آیا۔ ایک طرف ذات پات کی سخت بندشیں اور دوسری طرف عجیب پردہ پوشی اور بیجا آزادی سمجھا تو یہ جاتا ہے کہ کھتری بھی کھتریوں کو خاص خاص خاندانوں میں ہی وواہ کر سکتے ہیں۔ برہمنوں کے بیسیوں علیحدہ علیحدہ دائرے وواہ کے ٹھہر گئے ہیں یہی حال بنیوں۔ سودوں۔ اروڑوں وغیرہ کا ہے لیکن عمل میں عجیب کارروائی ہوتی ہے جو ایک عام کہانی سے بڑی عمدہ طرح پر سمجھ میں آجاویگی۔ ایک برہمن دیوتا شاید اپنے یجمانوں کی فرمائشوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھے ہوئے راستہ راستہ جا رہے تھے ایک جگہ کنواں تھا۔ انہیں پیاس شدت سے لگی تھی۔ ایک عورت پانی بھر رہی تھی فوراً اوک لگا کر اسکے سامنے پانی پینے کے لئے موجود ہو گئے عورت نے کہا "مہاراج میں چماری ہوں" مہاراج بولے "لوہاری تو لوہاری ہی سہی" اور فوراً پانی پینے لگ گئے جب پی چکے اور بیٹھے تو اور دوسرا آدمی بھی پہونچ گیا جو انکی حرکت دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا "مہاراج یہ تو چماری تھی" مہاراج بولے "ایں تو کون ہے" عورت بولی کہ میں چماری ہوں۔ مہاراج بولے دو ہائی شنکر تو نے کیوں نہ بتلایا کہ میں چماری ہوں۔ لیکن اب تو جل پی چکے" یہی حالت اسوقت سارے دیش کی ہو رہی ہے ہندوستان کی گزشتہ مردم شماری کی رپورٹ میں سے حسب ذیل عبارت قابل غور ہے "جہاں عورتوں کی تعداد خصوصاً کم ہے وہاں لازمی طور پر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وواہ کے قوانین پابندی کو ڈھیلا کر دیا جاتا ہے بعض اوقات یہ ڈھیلا پن اس شکل میں نمودار ہوتا ہے کہ اعلیٰ ذات کے آدمی کو ادنیٰ ذات کی عورت کے ساتھ بیاہ کرنے کی اجازت ملجاتی ہے

شلاً پنجاب میں کھتری۔ اروڑی عورت سے شادی کرسکتا ہے اور اروڑہ اپنے سے نیچے درجہ کی عورت سے شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن اکثر اوقات یہاں تک ڈھیلاپن ہو جاتا ہے کہ مجوزہ دُلہن کے حسب نسب تک کو دریافت نہیں کرتے اور جو کچھ کہ اُسکے ولی یا فروخت کرنیوالے بیان کرینگے اُسی کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس طرح پر بعض اوقات جوان عورتوں کی فروخت کی باقاعدہ سوداگری ہوتی ہے پنجاب میں اکثر لڑکیوں کو اُنکے گھروں سے ورغلا کر اُسی صوبہ کے دوسرے حصوں یا سندھ میں فروخت کر دیتے ہیں۔ پنجاب میں عورتوں کے خریدار عموماً جاٹ۔ اروڑے اور کراڑ ہوتے ہیں لیکن یہ رواج کمبوہ اور کھتریوں کے درمیان بھی جاری ہے . . . ، مجھے ذاتی طور پر اپنے تجربۂ وکالت سے معلوم ہے کہ چماریوں اور مسلمانیوں تک کو کھترانی اور براہمنی بنا کر فروخت کرتے ہیں اور خریدار نہایت سادے ہوتے سب کچھ عملاً قبول کر لیتے ہیں۔ کھانے پینے کا بھی ٹھیک یہی حال ہے جس طرح عورت خریدنے والے جانتے بوجھتے ہوئے کہ عورت رذیل قوم میں سے ہے بائع کے بیان کو آمنا وصدقنا کر کے مان لیتے ہیں اسی طرح کھانے پینے کے معاملہ میں بھی محض دکھلاوے سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ہر حصہ کے بڑے سے بڑے چھوت چھاتی سناتنی ہندو ایسے موجود ہیں جو ہوٹلوں میں کھا لیتے ہیں اور اگر کسی کی نگاہ نہ پڑتی ہو تو انگریزوں کے کھانوں میں بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ لیکن کھانے پینے کی چھوت چھات کے بارے میں ہندوستان کے ایک حصہ کے ہندوؤں کا دوسرے حصہ والوں سے زمین و آسمان کا فرق بعض اوقات دکھائی دیتا ہے کشمیری پنڈتوں کی بعض مسلمان کڑاہی چڑھا نگ کر لیتا ہے پنجاب کے ہندو پکا اپنے کھا لیتے اور براہمن کھتری کے گھر کی پکی کھا لیتا ہے لیکن مسلمان کے ساتھ ایک فرش پر پانی پینا بھی معیوب سمجھتا ہے برخلاف

اُسکے روہیلکھنڈ اور اُسکے آس پاس کے براہمن دلوتا ایک دوسرے کے ہاتھ کی یہاں تک کہ باپ بیٹے کے ہاتھ کی بھی کچی روٹی نہیں کھاتے لیکن ایک فرش پر بیٹھکر مسلمان کے ساتھ مٹھائی اور پوری تک کھانے میں پرہیز نہیں کرتے۔ اور باوجود ان سب باتوں کے بہ سبب کے سبب ہندو ہی بنے رہتے ہیں۔ اگر بوقت ضرورت کے جواز کا مسئلہ ٹھیک ہے تو کیوں اسکو محدود کیا جاتا ہے کیوں نہ اسکو زیادہ وسعت دیکر ہندوؤں کو غیر قوموں سے آزادانہ طور پر ملنے جلنے کی اجازت دیجاویگی یہ تو بلحاظ ہندوؤں کے خاص توہمات کے میں نے رائے دی ہے۔

لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ سے ہندو جو بڑے سے بڑے خفیہ اتیاچار کی اجازت دیتے ہیں یا اوس پر پردہ ڈالتے ہیں وہی آریہ سماج کی جائز شاستر انوکول کوششوں پر خاک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں سارا متحدہ ہندو قوم کی چھوت چھات کا حسب ذیل کہانی سے حل ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شخص کا لڑکا بھنگ پیتا تھا۔ کسی نے باپ کو اطلاع دی۔ باپ نے اعتبار کرنے میں تامل کیا۔ مخبر باپ کو پکڑ کر اُسطرف لیگیا جسطرف کہ پسر بھنگ چڑھانے گیا ہوا تھا۔ باپ نے بیٹے کے ہاتھ میں کٹورا بھنگ کا دیکھکر زور سے کھانس دیا۔ لڑکے نے باپ کو دیکھکر ایک تنکا آگے کر دیا باپ یہ کہکر واپس آگیا کہ لڑکا میرا بگڑا نہیں کیونکہ اب تک مد تنکے کی شرم باقی ہے" اس تنکے کی شرم کو عجیب طرح پر وسعت دی گئی ہے۔

ایک رئیس زادہ انگلستان کو چلا۔ اُسکے والد بڑے کٹر سناتنی اور ایک ریاست کے دیوان تھے چلتے ہوئے دیوان صاحب پوتے کو سمجھانے لگے "بیٹا سب سامان اپنے دھرم کرم کو قائم رکھنے کا مہیا کر لینا۔ ہاتھ دُھلانے کیلئے مٹی بمبئی سے ہی جہاز پر رکھ لینا" میں پاس کھڑا تھا۔ مجھ سے نہ رہا گیا اور بیساختہ منہ سے نکل گیا "دیوان صاحب میں بڑی ہوں۔ وہ تین گدھے مٹی کے جہاز پر رکھوا دونگا" حاضرین مسکرا دئے۔ بمبئی میں جہاز پر رئیس زادہ کے والد بزرگوار نے اپنے وہیں والے دو تین کو دیں کے سامنے لوہے کا چولہا اور سب سامان رسوئی کا ساتھ رکھوا کر انہیں دکھلا دیا اور ایک نوکر بھی ساتھ کر دیا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ تیسرے دن ہی بیماری سے فارغ ہونے کے بعد دیوان زادے نے مٹن چاپ اڑانا شروع کر دیا۔ میں نہیں سمجھا کہ ایسی بیہودہ قیود کے لگانے اور اپنے آپ کو اُنکے بارے میں دھوکا دینے سے کیا فائدہ ہے جبکہ ہم صاف طور پر جانتے ہیں کہ ہم ان قیود کی کبھی بھی پابندی نہیں کرتا اور نہ ہی وہ معقول ہیں۔ ہمارے [illegible] کھایا ہوا کھانا پینا تو پاپ میں داخل ہو سکتا ہے لیکن پاپ اور پُن کو اس سے نہ معلوم کیا تعلق ہے کہ کیا پانی برہمن کے ہاتھ سے پیا گیا یا کہ عیسائی کے ہاتھ سے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ عیسائی تو صاف ستھرا ہو اور براہمن کی دھوتی میں مدتوں کی میل لگی ہوئی اور اُسکے بدن سے بدبو آرہی ہو۔ ہندو تو خواب غفلت میں سوتے ہوئے مدت ہو چکی اسوقت انکو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ دھرم کے مکھیہ انگ کون سے ہیں اور گون کون سے۔ دھرم کے اصولوں کو تو مضبوطی سے قبول کرنا چاہیئے لیکن غیر ضروری فروعات کو حسب ضرورت تبدیل کر لینا چاہیئے۔ وید اور شاستر میں ایسے نامعقول بندشوں کی اجازت کہیں نہیں ہے وہاں گن کرم اور سوبھاؤ سے ورن بیوستھا قائم کیگئی ہے وہاں [illegible] کھانوں کو دوشٹ کہا گیا ہے۔ جو بھوجن کھائے جا سکتے ہیں اسجگہ کہیں بھی یہ فرمان جاری نہیں کیا گیا ہے کہ ایک صاف ستھرے مدیہ مانس سے پرہیز کرنیوالے عیسائی یا مسلمان کے ہاتھ کا نہ کھاؤ اور مانس اہاری یعنی میلے براہمن کے ہاتھ کا بنا ہوا بھوجن امرت سمجھ کر گرہن کرو۔ بدھی والے ہی انسان ہیں۔ جو کہ خود عا

CCO, Gurukul Kangri Collection

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ سماج کی حالت واقعی نازک ہے

ن ا ب

میں نے آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت کو محسوس کر کے اپنا فرض سمجھا تھا۔ کہ جو گڑبڑ آریہ سماج کے منتوّیوں اور اس کے اُدّیشیہ کے سمجھنے کے متعلق اِسوقت ہو رہی ہے۔ اُسے دور کرنے کی طرف اپنے آریہ بھائیوں کو متوجہ کروں۔ لیکن چند ایک بھدر پُرشوں نے بیچ کے خطوط میں مجھ سے التجا کی کہ اس بحث کو مکمل صورت میں اسوقت پیش نہ کروں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے آریہ سماج میں ہلچل پڑ کر زیادہ تر اشانتی پھیلیگی۔ میں نے اُن دوستوں کی صلاح کو بہتر سمجھا اور اس لئے ۲۲ جولائی کے پرچہ میں مختصر طور پر موجودہ مت بھید کو بتلا کر شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے التجا کی کہ وہ چیدہ آریہ پُرشوں کا جلسہ بلوا کر اور اس مت بھید پر وچار کر کے ایک نشچے قایم کریں۔ اس مضمون کے نکلنے کے بعد شریمان پردھان جی نے اپنے ایک خط میں میرے اس مضمون کی تعریف کی اور صاف طور پر کہا۔ کہ یہ مضمون شانتی پھیلانے میں مدد دیگا میں مطمئن تھا کہ موجودہ اگنی کو شانت کرنے کی تجویز بیرونی ہو رہی ہونگی۔ اور اخباری مباحثات کو بند کر کی بابت چیدہ مضمون پر وچار کرنے کے لئے کبھی چیدہ آریہ پُرشوں کی مٹنگ بلائی جاویگی۔ لیکن ۲۹ - جولائی کے "ہتکاری" کو دیکھنے سے میری یہ جملہ اُمیدیں یاس سے تبدیل ہو گئیں۔ اُس اخبار کے اندر سدھانتوں کے سوال کو اس طرح سے چھیڑا گیا ہے۔ کہ اُس کا نوٹس نہ لینا گویا ایک خاص مہلک زہر کو بے خبر پبلک میں بغیر آگاہی کے پھیلنے دینا ہے۔ جسوقت شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان مہاشے سنجیدہ وچار کے لئے کوئی خاص کانفرنس بلاویں گے اور اُس کانفرنس میں مجھے بھی شریک ہونیکی اجازت دیں گے اُسوقت اپنے خیالات اُس جگہ ظاہر کرونگا۔ لیکن محض اس امید پر "ہتکاری" کی تحریروں کو بغیر سنشودھن کے پھیلنے دینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں مدت سے دیکھتا ہوں کہ ماسٹر آتما رام جی کی خیالات میں بڑی بھاری تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ جو خیالات آریہ سماج کے منتویوں اور شری سوامی دیانند جی مہاراج کی شخصیت کی نسبت اُن کے پہلے تھے وہ اب نہیں ہیں۔ ہمیں نے اس بڑی بھاری تبدیلی کا اب تک نوٹس نہیں لیا تھا۔ لیکن چونکہ ماسٹر جی نے اب تک اپنی کسی تحریر میں یہ ظاہر نہیں کیا کہ اُن کے خیالات میں کس قسم کی تبدیلی ہوئی ہے۔ بلکہ اپنے طرز تحریر سے عوام کو یہی یقین دلایا ہے کہ اُن کے خیالات ہمیشہ سے ایسے ہی رہے ہیں اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ماسٹر جی کو انکی غلطی سے خبردار کر دیا جاوے۔ تاکہ وے اپنی پوزیشن پر سنجیدگی سے از سر نو وچار کر سکیں۔ اور یہ کام بھی ۲۹ - جولائی کے ہتکاری کی تحریروں کی پڑتال سے ہی بخوبی ہو سکتا ہے۔

۲۹ - جولائی کے ہتکاری کے صفحہ ۶ پر اس مضمون کے متعلق پہلی تحریر سوال و جواب کے طریق پر درج ہے۔ اُس میں کُل چھ سوال اور اسی قدر جوابات درج ہیں۔

سوال اول یہ ہے۔ "ویدک دھرم کیا شخصی نہیں ہے؟"

یہ سوال ہی غلط پیرایہ میں اُٹھایا گیا ہے۔ کوئی آریہ بھی ویدک دھرم کو شخصی مذہب نہیں مانتا۔ لیکن شخصی ہم کے ارتھ سمجھ میں نہیں آتے شخصی مذہب ہو سکتا ہے۔ دھرم شخصی نہیں ہوا کرتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے "کیا آریہ ہونے یا وید سمجھنے کے لئے سوامی دیانند پر ایمان لانا ضروری ہے؟" یہ دونوں سوالات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کے گھڑنے والے نے جان بوجھکر اپنے مخالف خیالات رکھنے والوں کا عقیدہ غلط پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔ "ایمان لانے" کے الفاظ اس لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ کہ مضمون نویس کے مخالف خیالات رکھنے والونکو لوگ عیسائیوں کیطرح دیانند کی جھیں کسی آریہ کا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ بغیر دیانند پر ایمان لائے مکتی نہیں ہو سکتی نہ یہ خیال ہے کہ بغیر دیانند پر ایمان لائے وید ارتھ پرکاشت نہیں ہو سکتے۔ ہاں جو جواب اپنے من گھڑت سوال کا راقم مضمون نے دیا ہے۔ اُس کے ساتھ کسی آریہ کا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اور اگر راقم مضمون وچار کرینگے تو اُن کو خود اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑیگی۔ جواب تمام میں وہ لکھتے ہیں:- "نہیں! وید کو ہم سب سوتہ پرمان مانتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اسکی صداقت اظہر من الشمس ہے کسی رشی منی کی تاویل۔ تفسیر ویدوں کو سچ نہیں بناتی بلکہ ہر ایک شخص اپنی عقل کی آنکھ سے وید کے ست ہونے کی صداقت کو خود بلا شہادت غیرے جانچ سکتا ہے اور اسی سے اس کا نام سوتہ پرمان ہے جو لوگ اس سوتہ پرمان وید کو کسی رشی منی کی تصنیف کے بغیر سمجھ نہیں سکتے وہ وید کو سوتہ پرمان نہیں مانتے۔ بلکہ اُس رشی کے گرنتھوں کو سوتہ پرمان مانتے ہیں۔"

یہ مضمون مع اصلاحات اور انتخابات سے علیحدہ خاص ایڈیٹوریل نوٹس دربارہ ماسٹر آتما رام جی کے بھرمن پرمانت کے درمیان نکلا ہے اس لئے صاف ہے کہ اس کے لکھنے والے وہی ہیں۔ اس ساری عبارت کے معنے ہیں کہ اگر ویدوں کو محض ویدوں کے ہی چار ٹیکوں کے ساتھ ہم نہیں سمجھنے کی کوشش کر لیتے۔ بلکہ اُس کو سمجھنے کیلئے شکشا - کلپ - نرکت - وباکرن، چھند جیوتش وغیرہ کی مدد لیتے ہیں تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ تم ویدوں کو سوتہ پرمان مانتے ہیں۔ کیا ماسٹر جی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ جو وید ارتھ وہ اپنے لکچروں میں ظاہر کیا کرتے ہیں وہ محض وید منتروں کو دیکھنے سے ہی اُنپر افشا ہو گئے تھے ویدانگ مول تو شاید ماسٹر جی سمجھ بھی نہیں سکتے ہوں رشی دیانند کا محض سنسکرت بھاشیہ بھی اگر اُن کے سامنے رکھا جاوے۔ تب بھی وہ شاید سمجھ نہ سکیں گے۔ جبتک پنڈتوں کا کیا ہوا آریہ بھاشا کا ترجمہ پڑھنے اور اسپر وچار کرنے کی اُنکو اجازت نہ دیجاوے۔ پھر کیا قبول

ماسٹر جی کہ وہ خود اپنے عمل سے ویدوں کی سوتہ پرمانتا سے منکر نہیں ہیں۔ جو بات اصل یہ ہے کہ اس قسم کا حقولیت سے وہ خیال اس لئے پھیل رہا ہے کہ لوگ بجائے اپنے دھرم گرنتھوں پر وچار کرنے کے اور اُن کے مطابق خیالات ظاہر کرنے کے یہ موجب پر حسب منشا خیالات ظاہر کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ وید ستہ پرمان ہیں اس کا مطلب کیا ہے جو ویدوں میں گیان ہے وہ ستیہ ہے اُس گیان کی سچائی کو ستید کرنے کے لئے کسی اور پرمان کی ضرورت نہیں۔ لیکن کتنے ہوئے دعووں یا بتلائے ہوئے گیان کی سچائی کو وید خود ہی ستید کر دیتا ہے لیکن وید میں کیا گیان یا سچائی بھری ہوئی ہے اسکو ہر ایک شخص نہیں جان سکتا۔ ایسا تو کہ ہر شخص کو ایک طرح کے سادھن نہیں ملے۔ گیان وید ہے۔ لیکن اسکی سادھن کوئی بدھی گشید کے اندر ہے۔ اُس سادھن کوٹی کی علی یا دسنے دیافت ہر ویدک گیان کا سمجھنا یا نہ سمجھنا منحصر ہے۔ اُس بدھی کی درستی اور ترقی کے لئے ویدارتھ کو سچے رشیوں کے دوار اجھنے کی ضرورت ہے۔ اور ایسے سچے رشیوں کو ہی آچاریہ کا پہلے سے دیا جا رہا ہے۔ جیسے اِس مضمون میں خود زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اِن خیالات کی تردید خود ماسٹر آتمارام جی کی تحریر سے ہو جائیگی۔ جو اُنہوں نے رشی دیانند کا جیون چرتر لکھتے ہوئے اُنکی تصانیف کی پڑتال میں لکھی تھی۔ ماسٹر آتمارام جی جیون چرتر میں وید بھاشیہ پر ایک نظر ڈالتے ہوئے صفحہ ۹۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"سرب ودیاؤں کے مول کا وشنک۔ نروکت نگھنٹو جنت پہنچ آدی رشی کرت گرنتھوں کے آشے کا پرچارک سرشٹی کے اکھنڈ انل ہیوں میں ویدارتھ کو جنانیوالا مہرشی کا وید بھاش روپی ادبھت گرنتھ آج اندھکار پھیرت بھومنڈل کو نربھرانت نش کالنک وید سورج کے درشنوں کا منگل سماچار دے رہا ہے۔ اندھیری میں اگر لوگ مارگ نہیں دیکھ سکتے۔ تو پرکاش مارگ دکھاتا ہے۔ لیکن جو پرکاش میں مارگ دیکھتا ہوا بھی رگ میں چلنے کا پُرشارتھ نہیں کرتا۔ اُس سے بڑھکر مند بھاگی کون ہو سکتا ہے۔" پھر لکھا ہے:-

"مہرشی کے وید بھاش کے ہونے پر بھی لوگ اگر دکھ میں ہیں تو وید بھاش روپی سورج کا دوش نہیں۔"

بیان الفاظ وید بھاشیہ روپی سورج ناظرین کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ آریہ سماج کے سب ممبر وید کو سوتہ ست سوتہ پرمان مانتے ہیں۔ لیکن سوامی کرت بھاشیہ کو سورج کی سی عظمت آج تک نہیں ملا۔ یہ ماسٹر جی کا ہی حصہ ہے کہ رشی دیانند کے وید بھاشیہ کو بحض چکشو کی پردی سمتے سورج کو کر تک پہونچا کر اب اُسے پرتھوی پر گرا رہے ہیں۔

پھر اُسی صفحہ ۹۳۷ پر ماسٹر جی لکھتے ہیں یہ روز روشن میں بھی جو مسافر سادھن سنپن ہو کر اپنی منزل کو طے کرنا نہیں چاہتا تو وہ قصور وار ہے نہ کہ سورج۔ وید خود اُپدیشن دے رہا ہے کہ جو منشیہ ویدوں کے مکھیات پر یہ روپی پرماتما کو نہیں جانتا۔ وہ رگوید آدی سے بھی سُکھ کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ واقعی سورج سے لوپ شابھ کرنیوالے ہی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ . . . . ."

پھر ماسٹر جی صفحہ ۹۳۸ پر لکھتے ہیں:- "سورج کی خوبی اور کمالیت کی شہادت وہی آدمی دے سکتا ہے جو تندرست ہو نے پر ست مارگ میں پورشارتھ سے چلنا چاہئے" اِس جگہ سوال ہو سکتا ہے کہ کیا ماسٹر جی کی رائے میں ایک جاہل بدچلن شخص محض وید منتروں کے اکشروں کو دیکھکر ہی تندرست بن سکتا ہے یا کہ اُسکی آتما کو تندرست حالت میں لانے کے لئے خاص سادھنوں اور اُن کے لئے خاص مہاتما کے اُپدیش کی ضرورت ہے اگر وید مارگ میں لانے کے لئے کسی اُپدیش کی ضرورت نہیں تو ماسٹر جی کیوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپنے عمل سے یقین دلا رہے ہیں کہ اُن کے اُپدیشوں سے لوگ ویدک سورج کی طرف کھنچیں گے۔

پھر اُسی صفحہ ۹۳۸ پر ماسٹر جی فرماتے ہیں: "وید بھاشن کی اعلیٰ خوبی پورب اوکت پرکار کی انگریزی دان جو اُس کے سمجھنے کے سادھنوں سے رہت اور بعض اوقات جن کے نیشن ایبل پردہ میں ودیا امرت کے پان کی اچھیا تک نہیں ہے۔ رات دن مغربی تقلید اور فیشن کی پوجا میں مگن اور نامسی اہار وہار رہنے، بھرپٹ ہیں۔ جو اپنے وچار اور اپنی سادھو کی بدھی سے کام لینا نہیں چاہتے بلکہ جو یعنی کے لئے انسان کو غلطی کرنے والا بتلاتے ہوئے خود مغربی معمولی انسانوں کے وہموں کو بے خطا الہام سے بڑھکر مان رہے ہیں۔ اس پرکار کے فیشن ایبل سادھن رہت اگر وید بھاش کے رتنوں کی اُتمتا اور مہاتما کو نہ سمجھ سکیں تو ہمیں آشچریہ نہیں کرنا چاہئے"۔ جن الفاظ کو ہمنے موٹا کر دیا ہے وہ خاص قابل غور ہیں۔ یہ اشارہ کلچرڈ صاحبان کی طرف ہے۔ جو اُسوقت یہ ظاہر کیا کرتے تھے کہ سوامی دیانند بھی آدمی تھا۔ اُسنے وید بھاشیہ میں ضرور غلطی کی ہو گی۔

اور اِس جگہ تھوڑی دیر کے لئے وید بھاشیہ کے مضمون کو ملتوی کر کے میں ماسٹر آتمارام جی کی ایک اور تحریر کا اقتباس اسی جیون چرتر سے پیش کرونگا جس سے معلوم ہو گا کہ اُنکا خیال رشی دیانند کی شخصیت کی نسبت بھی اب بحث کچھ تبدیل ہو گیا ہے۔ صفحہ ۹۰۲ پر ماسٹر جی تحریر فرماتے ہیں۔ "گنگا کے کنارے سوامی جی کا نگر مچھ کے پاس نربھیہ بیٹھے رہنا بتلا رہا ہے کہ اُنہوں نے اہنسا سدھ کر لی تھی۔ اُن کے جیون چرتر میں کافی ثبوت اِس بات کے موجود ہیں کہ وہ پورن یوگی تھے۔ مرتیو کے بھی کو لوگ بل سے کاٹنے کا درشٹانت اپنی موت دینا۔ پورن یوگی ہونے پر لوگ تماشے کرنے سے گریز کرنا استیار تھ پرکاش کے ساتویں سملاس میں ایشور کو پرتیکش پرمان سے دیکھنے کی ودھی درشانا اتیادک انیک باتیں اُن کے پرم یوگی ہونے کا ثبوت دے رہی ہیں۔ پورن برہمچاری اور پورن یوگی ہونے

CCO, Gurukul Kangri Collection

کے باعث ہی وہ جملہ علوم منشی پاہر تھے۔ بھرانتی
نوارن ہیں اُن کے یہ وچن کہ میں اپنے نشچیہ اور پکشپات
الونسار رگوید سے لیکر پوروممیمانسا پرینت انوبان چھے
تین ہزار گرنتھوں کے لگ بھگ مانتا ہوں" بتلا رہے
ہیں کہ ان کا مطالعہ کہاں تک وسیع تھا۔ جب تین
ہزار کے قریب مستند گرنتھ مانتے ہیں تو عجب نہیں
کہ انہوں نے اُس سے دگنے گرنتھ پڑھے ہوں۔
یہی نہیں کہ وہ ویاکرن کے پنڈت تھے۔ بلکہ جیوتش
گنت شاعری۔ پدارتھ ودیا۔ ڈاکٹری (بیدک) آدی
سرب ودیاؤں کے اعلیٰ اصولوں کو بخوبی جانتے
اور ان علوم کی اعلیٰ سے اعلیٰ سنسکرت پرمانک پستکیں
پڑھے ہوئے تھے۔ کوئی شخص ٹھیک طور پر پورن گیان وان
ہوئے بنا ویدوں کے بھاشیہ کرنے کو سامرتھ نہیں
ہوسکتا۔ **اور جب انہوں نے رشیوں
کی طرز پر ویدوں کا بھاشیہ کیا تو بلا
شبہ وہ پرتھوی سے لیکر ایشور پرینت
سرب ودیاؤں کے مول روپی ویدوں
کو لوگ درشٹی سے نربھرانت جانتے**
تھے۔ اگر مسٹر ہربرٹ سپنسر فلاسفر ہے تو کیا وہ
موجودہ سائنس کے سدھانتوں سے بے بہرہ ہے۔ اگر
منش مذہبی کے ایک فلاسفر کے لئے جملہ علوم کے اصولوں
کا جاننا ضروری ہے۔ تو کیا پورن برہمچاری اور پورن یوگی
کے لئے سرب ودیاؤں کا نربھرانت جاننا کٹھن ہے؟
ہم اُن کو گیان کرم اور اُپاسنا روپی کمالیت کے ہمالہ کی
چوٹی پر بیٹھا ہوا پاتے ہیں۔ دُنیا اُن کے وجود میں
رشی شبد کی تعریف پڑھ رہی ہے۔ پورن اُستت آتما
پورن اُنت ترک کے سادھن سے پرچار کرتا ہوا
انکی مثال سے درشٹی پڑ رہا ہے۔ انکی اوچیہ وستھا کو دیکھتے
ہوئے پرشن اٹھتا ہے۔ کہ وہ کن سادھنوں سے ایسی
اونچی وستھا کو پراپت ہوئے۔ تو اُن کا جیون چرتر اُتر
دیتا ہے۔ کہ پورن برہمچریہ اور پورن یوگ"
پیارے ناظرین! یہ تھے خیالات ماسٹر آتما رام جی
کے رشی دیانند کے بارے میں ۱۸۹۶ء کے درمیان اور

اب جو اُن کے خیالات ہیں۔ اُن سے آریہ اخباروں کے
پڑھنے والے بخوبی واقف ہیں۔ خیر وید بھاشیہ کی بابت
میں ماسٹر جی کی کیا رائے تھی وہ اوپر کے اقتباسوں
سے بخوبی ظاہر ہو گیا ہے۔ اُس وقت ماسٹر جی کا یہ خیال
ہرگز نہ تھا کہ اگر سوامی دیانند کے بھاشیہ کی ضرورت
ویدارتھ کو سمجھنے کے لئے مانی جاویگی۔ تو ویدوں کا
سوتہ پرمانتو (स्वतः प्रमाणत्व) ہی اُڑ جاویگا
پھر بھی صفحہ ۹۳۸ پر ماسٹر جی لکھتے ہیں "دوربین
سورج کے درشن کرانے کا آلہ ہے نہ کہ خود سورج ہے
ویدروپی سورج کی عظمت اور اُتمتا درشانے کے لئے
مہرشی کا بھاشیہ ایک نہایت اعلیٰ دوربین ہے۔
بھاشیہ روپی مہان سادھن کا پرم اُدیش ویدارتھ
جاننے میں سہائتا دیتا ہے۔ اور یہ مہان سہائتا بھی
انکو ہی مل سکتی ہے۔ جو ویدارتھ سمجھنے کی اچھیا رکھتے ہوئے
نرپکش ستا تُوک بدھی سے یکت ودیا آدی سادھنوں کو
لئے ہوئے امرت پان کے لئے ہتیت پرستار رکھتی
ہوں۔ . . . . . . جیسے وید کی آشیہ
سمجھنے کے لئے ویدانگ اُپانگ اور رشی کرت گرنتھ
سادھن ہیں ویسے مہرشی کا بھاشیہ جو کہ ویدانگ
اُپانگ اور رشی کرت گرنتھوں کے آشے سے یکت ہے
ویدارتھ سمجھنے کے لئے ایک سادھن ہے۔ سادھن
کی مہما سادھن شیل جانتے ہیں . . . . . .
مہرشی کے وید بھاشیہ روپی مہان سادھن کی عظمت
پنڈت گورودت جی نے انوبھو کی تھی۔ جہاں مغربی
فلاسفی اُن کو نربھرانت ست کا مارگ درشانے کے
لئے سادھن کا کام نہیں دے سکتی تھی۔ وہاں انکی مہرشی
کے وید بھاشیہ نے ویدارتھ جاننے میں سادھن وت
اپُورو سہائتا کی۔ وید بھاشیہ روپی سادھن کی سہائتا
لیکر وہ وید منتروں کے گوڑھ ارتھوں کا وچار کرتے
تھے . . . . . . پنڈت جی کہا کرتے تھے کہ
وید بھاشیہ بھی سوتروں کی طرح مختصر الفاظ میں مہان
وشے کو پرتی پادن کر رہا ہے۔"
پھر بھی اسی مضمون پر لکھتے ہوئے صفحہ ۹۳۹ پر

تحریر فرماتے ہیں۔ "وید کلپناؤں کے دلدلوں کو ویدارتھ
سمجھنے کے مارگ سے ہٹاتا ہوا وید کے سُوریہ وت
نربھرانت ارتھوں کا پرکاش کر رہا ہے۔ مہرشی کے
وید بھاشیہ روپی پرم اُپکار کو آنیوالی نسلیں دُنیا بھر
میں عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہوئیں اس کے مہتو کو
انوبھو کریں گی۔ اندھکار سے پیڑت منش جاتی کو پانچ ہزار
برس کے بعد ایسا اُتم اور مہان وید بھاشیہ روپی سادھن
ویدارتھ جاننے کے لئے مہرشی کے اُپکار سے ملا ہے۔ مصر
کے مینار آج لوگوں کو حیرت میں ڈالتے ہوئے کاریگروں
کی مہانتا کا بودھن کرا رہے ہیں۔ ایسے ہی مہرشی
کا بھاشیہ بُدھی مانوں کو آشچریہ مورتی پرتیت ہوتا
ہوا مہرشی کے پرم یوگ بل کا جس سے انہوں نے ویدوں
کی سرب ودیائیں ساکشات کیں تھیں بودھن کرائیگا۔"
سات برس گزرے۔ ماسٹر جی کی یہ رائے تھی اور اب
دیانند کے بھاشیہ کا نام لیتے ہی ویدوں کا سوتہ پرمانتو
ہی رفو چکر ہو جاتا ہے۔ کیسا انقلاب ہے!
سوال نمبر ۳۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُس
ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے جسکے مطابق سبھا کے
ممبروں کے لئے ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہوئے سدھانتوں اور
سداچار کے نیموں کا ماننا لازمی اور انپر چلنے کی کوشش
فرض بتلایا گیا ہے جواب دیا گیا ہے کہ یہ چال محض
کالے چوروں سے بچنے کے لئے چلی گئی تھی لیکن یہ ظاہر
نہیں کیا گیا کہ کالے چوروں سے بچنے کی ضرورت کیوں
پڑی۔ کالے چور لوگ محض دس نیموں کو مانتے تھے۔ سدھانتوں
کی شرط اس لئے لگائی گئی۔ کہ اگر ان میں سے کوئی آریہ
سدھانتوں کے ورودھ ہوگا۔ تو وہ سبھا میں شامل
ہو کر آریہ سماج کو نقصان پہونچانے کا موقعہ نہ ملیگا
اس لئے اس عمل کو چال نہیں کہہ سکتے۔ آگے چل کر
ماسٹر جی لکھتے ہیں۔ "لیکن اگر سبھا اس قسم کا ریزولیوشن
نہ بھی پاس کرتی تو بھی یہ مدعا حاصل ہو سکتا ہے
(**نوٹ**۔ افسوس آپ نے اُس وقت ایسی صلاح نہ دی)
کہ اصول نمبر ۲ میں ایشور کو ودیا اور ستیہ کا کارن کہتے
ہوئے اسکی اُپاسنا کرنی بتلائی گئی ہے۔ جسکے صاف معنی

یہ ہیں۔ کہ ہر ایک آریہ کو ہنسا نہیں کرنی چاہئے اور ماس بغیر ہنسا کے مل نہیں سکتا۔ پس ماس بھکشن اصول نمبر ۸ کے رو سے ناجائز اور پاپ کرم ہوا۔"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماسٹر جی کی رائے میں علاوہ **سوتہ پرمان وید** کے آریہ سماج کے دس نیم ماننے بھی لازمی ہیں۔ کیا یہ پورا اپدیش درست نہیں ہے؟ لیکن ذرا آگے چلئے۔ ماسٹر جی کیا لکھتے ہیں۔

"ویدک دھرمیوں کے لئے سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے خاص سدھانتوں اور سدا چار کے نیموں کو ماننا لازمی نہیں" پہلا دعوی یہ کہ وید کے سوائے کچھ ماننا ہی نہیں چاہئے۔ یہاں تک کہ اسپر کسی رشی منی کی تادیل تفسیر تک نہ دیکھنی چاہئے۔ ورنہ وید سوتہ پرمان نہیں رہتے۔ اور اس رشی کے واکیہ ہی سوتہ پرمان ہو جاتے ہیں۔ پھر دوسرا معینہ دعوی یہ کہ آریہ سماج کے دس نیم بھی ماننے لازمی ہیں اور چونکہ دوسرے نیم کے مطابق ماس بھکشن پاپ سدھ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان سدھانتوں کی پنج کلیجر دوں کو بر باہر رکھنے کے لئے لگانی ضروری نہ تھی۔ اور اب پھر وہی دعوی کہ ویدک دھرمیوں کے لئے سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے کسی سدھانت کے ماننے کی ضرورت نہیں "ہر ایک آریہ سماجی کو وید کو جاننا اور اسپر چلنے کی کوشش کرنا چاہئے" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج کے دس اصول سوامی دیانند کے بنائے ہوئے نہیں۔ اور اگر وہ دس اصول بھی انہیں کے بنائے ہوئے ہیں تو وہی اعتراضات اُن کے ماننے پر بھی قائم ہوں گے۔ جو کہ دیگر ان سدھانتوں ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں بتلائے اور یکتی اور پرمان سے ثابت کئے ہوئے دیگر آریہ سدھانتوں کے ماننے پر بھی ہو سکتے ہیں۔ اس امر پر تو بحث فضول ہے کہ آیا نیم نمبر ۸ سے ماس بھکشن کا کھنڈن ہوتا ہے۔ یا نہیں کلیجر دو آپکو جواب دیں گے کہ یہ دوسرا نیم سوامی دیانند کا طبع زاد ہے۔ اسکو ہم سند نہیں مانتے۔ ہم وید میں ہمکو صاف ماس کا ودھان بتلاتے ہیں۔ وہی منتر جو ۱۹۵۹ء میں لالہ بلاقی رام شاستری نے چھپوا کر تقسیم کئے تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر دیں گے اور کہیں گے کہ سوتہ پرمان وید ہم کو صاف بتلاتا ہے کہ ماس کھانا جائز ہے۔ اُسوقت جبکہ وید منتر آپکو ایک رستہ دکھلائے گا۔ اور اُن کو دوسرا تو فیصلہ کیونکر ہو گا۔ وید میں جو کچھ لکھا ہے اور اُسکا جو ستیا ارتھ ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ لیکن منتیوں کی سمجھ میں بھید ہو سکتا ہے۔ کیا آپ اُسوقت یہ جواب دیں گے مہ آؤ دیکھیں ویدانگوں کی مدد سے ان منتروں کے کیا ارتھ ہیں"

بس یہیں آپکی ساری پینگیاں اور آپکے سارے دعووں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ وید سوتہ پرمان نہیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ جو کچھ سوامی دیانند لکھتے ہیں۔ اُسپر وچار نہ کیا جاوے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ آئندہ سوامی دیانند سے بھی بڑھکر آچاریہ نہ آویں گے ہمارا کتھن تو کیول یہ ہے کہ سوامی دیانند رشی تھے اور ہم سب معمولی آدمی ہیں۔ اُن کا بھاشیہ ویدانگوں کے انکول ہے۔ آؤ اُس سے فیصلہ مانگیں۔ آپ خود مان چکے ہیں کہ پانچ ہزار برسوں کے بعد وید ارتھ درشانیوالا ایک رشی دیانند پیدا ہوا ہے۔ ویدوں کا وہ آچاریہ تھا۔ کیا اس کے مرنے کے بعد اکیس برسوں کے اندر ہی آپ سب رشی بن گئے۔ ہم سب میں کیا ایک آدمی بھی ہے جو دعوے کر سکے کہ میں سادھارن اوپاسنا میں بھی کامیاب ہوا ہوں۔ پھر یوگ بل کا دعوی کیسی چیز ہے! اگر یہ ماننے کے باعث کہ میں وید ارتھ دشنے میں اپنی اور دیگر موجودہ آریوں کی بدھیوں پر رشی دیانند کے وید بھاشیہ اور اُن کی دیگر تصانیف کو ترجیح دونگا۔ مجھے کوئی بے سمجھ آدمی دیانندی کہہ دے۔ تو میں کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اگر دیانند کو آچاریہ ماننے سے اے آریہ پرشو! آپکو دیانند جی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ تو جواب دو کہ ہم منشی رامی۔ آتما رامی۔ رلا رامی وغیرہ کہلانے کی نسبت دیانندی کہلانا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ میں ماسٹر صاحب سے ہی پوچھتا ہوں کہ وہ کب سے دیانند آرم سے چڑنے لگ گئے۔ انہیں کب سے دیانندی کہلانے سے نفرت ہوئی ۱۸۹۹ء کے جلسہ کرنال آریہ سماج پر ایک مسلمان سے میری بحث ہو رہی تھی اُسنے دوران بحث میں بار بار آریہ سماجیوں کو دیانندیوں کے نام سے ظاہر کیا۔ میں نے دو ایک مرتبہ نرمی سے اُسے سمجھا دیا کہ ہم ویدک دھرمی۔ آریہ سماجی ہیں دیانندی نہیں۔ اُس شام کو بحث ختم ہوئی۔ دوسرے دن دوپہر کو میل ملاپ کے وقت اُس بھائی کی درخواست پر اُسے پھر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چونکہ میں غیر حاضر تھا۔ رائے ٹھاکر دت جی نے جواب دینا شروع کیا۔ جب میں پہونچا تو محمدی بھائی کی باری تھی اُسنے پھر آریوں کو دیانندی کرکے مخاطب کیا۔ رائے صاحب نے جواب میں خندہ پیشانی سے کہا "بھائی مجھے سو مرتبہ دیانندی کہو میں چڑتا نہیں۔ شکر ہے کہ ہم دیانندی ہیں محمدی نہیں۔ تم تو یہ الفاظ بطور توہین کے استعمال کرتے ہو لیکن میں دیانندی کہلانا فخر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ رشیوں کے پیچھے چلنا بڑے اُتم آدمیوں کو نصیب ہوتا ہے" یہ تو رائے صاحب کے خیالات ہیں لیکن ایک برس پہلے تک آپ کے بھی تو کچھ ایسے ہی خیالات تھے۔ زبانی باتوں کو جانے دیجئے۔ جیون چرتر میں آپنے کیا لکھا تھا۔ دوسری مرتبہ پھر بغور پڑھئے۔

صفحہ ۹۰۰ پر آپنے لکھا تھا "پانچ ہزار برس سے پہلے آریہ دھرم سبھائیں یا آریہ سماجیں پرتھوی پر سب جگہ تھیں۔ کیونکہ ویدوں میں آریہ دھرم سبھا قائم کرنے کی ہدایت ہے۔ لیکن زمانہ آیا جبکہ لوگ آریہ نام کے ساتھ سماج کو بھول گئے۔ آج کیسا شبھ سمے ہے کہ مہرشی دیانند کے اُپکار سے انسان! آریہ نام کو پاتا ہوا آریہ سماج کا وجود دیکھتا ہے" مسلمان۔ عیسائی۔ ناستک۔ جینی۔ پورانک آدی کسی بھی پرش کے سامنے آپ آریہ سماج کا نام لیجئے وہ سنتے ہی فوراً بیساختہ آپکو دیانند کا نام سنا دیگا اگر کوئی امریکہ سے کولمبس کے نام کو جدا نہیں کر سکتا

CCO, Gurukul Kangri Collection

دنیا کوئی آریہ سماج سے اسکے بانی دیانند کے نام
کو جدا کر سکتا ہے - اگر آریہ سماج کا نام لیتے ہی سوامی
دیانند سرسوتی کا سمرن ہو جاتا ہے - تو واقعی آریہ سماج
سے بڑھکر کوئی سوامی جی کی یادگار نہیں ہو سکتی۔
امریکہ سے دور دیشوں میں چلے جاؤ - وہاں بھی آریہ سماج
کے ساتھ سوامی دیانند اور سوامی دیانند کے ساتھ آریہ
سماج کا نام وابستہ پاؤ گے - امریکہ کے فاضل ڈیوس
اپنی تحریر میں سوامی دیانند سے آریہ سماج کو جدا نہیں
کرتے - جہاں وہ سوامی جی کو شدھ اگنی کے جلانیوالے
کی جہاں بدوی دیتے ہیں - اُس کے ساتھ ہی وہ
آریہ سماج کو اُس اگنی کی بھٹی بتلاتے ہیں - اگر امریکہ میں
بیٹھے ہوئے تھیاسوفسٹ سوامی جی کو اپنا سہایک بتاتے
ہیں تو وہ تھیاسوفیکل سوسائٹی کو سوامی دیانند
کے آریہ سماج کی شاخ ساتھ ہی قرار دیتے ہیں -
میکس میولر اپنی کتاب میں خود یہ سوال اُٹھاتا ہے
کہ "دیانند سرسوتی کون تھا" اور پھر خود ہی جواب
دیتا ہے - کہ "دیانند سرسوتی آریہ سماج کا بانی اور
لیڈر تھا" .. .. آریہ سماج سے بڑھکر
سوامی دیانند کی کوئی یادگار نہیں ہو سکتی"
۱۹۱۷ع میں ماسٹر جی کے یہ خیالات تھے - اب
کیوں بدل گئے - اس کا جواب سوائے ماسٹر جی کے
کے اور کون دے سکتا ہے - ہاں جو لوگ آریہ سماج کی
اندرونی حالت سے واقف ہیں - اندرونی کی ٹیڑیاں ہیں آپ
لگے رہتے ہیں - وہ زبانی بات چیت میں برابر اس
تبدیلی کی وجہ علانیہ طور پر ظاہر کرتے رہتے ہیں -
آگے چلکر تیسرے سوال کے جواب میں ماسٹر جی فرماتے
ہیں - "آریہ پرتی ندھی سبھا انشٹ انشٹ بھی ہے - اگر
کسی خاص گروہ سے اپنی رکھشا کے لئے کوئی ایسا نیم
جو کہ زمانہ ضروری سمجھے مرتب کرے - تو اس سے
یہ ثابت نہیں ہو سکیگا - کہ آریوں کا دھرم وید کی بجائے
ستیارتھ پرکاش یا برھما وغیرہ کسی بھی شخص کے
خاص سدھانت پر ہو سکتا ہے" کہنے والے کیا
ہٹ کر بجائے زیدکے آریہ سماج کا نشو یہ کہو کوئی اگر

سدھانت بن سکتا ہے - ؟ کیا سوامی جی کے اُلٹ پلٹ کئے
ہوئے سدھانت ابھی لئے نہیں مانے جاتے کہ دے
ویدانکول ثابت ہو چکے ہیں - لیکن ابھی ویدانکول تھا
کسطرح ثابت ہوئی - آپ تو مُول وید کے ایک پد کا
ارتھ سویم نہیں کر سکتے - اور اسی طرح ہم سبکی حالت
ہے - ایک دیانند مُول سے ارتھ کرنیوالا پیدا ہوا
تھا - آریوں کو چھوڑ دیجئے میری بات نہ سنئے -
جسپر سوامی کو خدا بنانے کی کوشش کا الزام لگایا جاتا ہے
ودیشیوں سے پوچھو - سوامی جی کی سوانح عمری کے صفحہ
۱۴۲ پر جسے آپ نے ہی ترتیب دی تھی ایک انگریز
شر یکتش پادری کا مضمون چھپا ہے جو سوامی جی کا
پرتی پکشی تھا - وہ لکھتا ہے "گیارہ سال کی عمر
سے اُس نے (یعنی سوامی دیانند نے) اپنے آپکو
ہمہ تن ویدوں کے مطالعہ میں لگا رکھا - پس وہ
ویدوں سے عملاً بنارس کے کُل نہیں تو اکثر بڑے
بڑے پنڈتوں سے زیادہ ماہر ہے جو ویدوں کو
صرف دوسری کتابوں کی مدد سے ہی جانتے ہیں
بلکہ اس سے بھی کم یعنی براہ راست ویدوں کو نہیں
پڑھتے ہیں - بہرحال یہ عجیب بات اس میں موجود
ہے کہ یہ ویدوں کا بغیر کسی کتاب کی سہائتا انڈپنڈنٹ
مطالعہ کرتا ہے - اور یہی بڑا بھاری فرق اس میں
اور دیگر پنڈتوں میں ہے -"
جو مُول سے ویدارتھ کرتا تھا آپکے قائم کردہ اصول
کے مطابق وہی ویدوں کو سوتہ پرمان مانتا تھا پس
کیوں نہ اُسی شخص کی شرن لیکر ویدارتھ کا ساہس
ہم سب کریں - جیسے کہ آریہ سماج کی رائے اور آپکی
بھی پہلے رائے تھی - ستیارتھ پرکاش کا نام جس بے
پرواہی سے آپ نے لکھا ہے اُسے دیکھکر مجھے حیرت
ہوئی - آپکی اس تحریر سے آپکی گذشتہ تحریر کا مقابلہ
پھر آپکے مزید غور کے لئے پیش کرتا ہوں - رشی دیانند
کے جیون چرتر کے صفحہ ۹۲۵ پر آپ لکھتے ہیں -
"ستیارتھ پرکاش اُس آدمی کیطرح ہے - جو ایک ہاتھ
میں دوائی کی بوتل اور دوسرے ہاتھ میں مریض کے

لئے صحت بخش خوراک لئے کھڑا ہو" پھر صفحہ ۹۲۶
پر لکھا ہے "اور مرنے پر بھی ستیارتھ پرکاش میں
آنیوالی نسلوں کے واسطے وہ پتھ اور پان دونوں
چھوڑ گیا" لیکن صفحہ ۹۲۵ پر آپ نے غضب کر دیا
ہے - آپ لکھتے ہیں "جیسے سادھن کا سادھیہ سے
سمبندھ ہے - جیسے سیڑھی مکان کی چھت پر پہونچانے
والی ہے ایسے ستیارتھ پرکاش ویدبھاشیہ تک
پہونچنے کا سادھن ہے" پھر "ستیارتھ پرکاش
اگر راستہ ہے - تو ویدبھاشیہ منزل مقصود"
لیکن افسوس کہ اب آپ راستہ سے لوگوں کو گمراہ
کرنے کے لئے مضامین لکھتے ہیں -
چوتھا سوال بھی عوام کو غلطی میں ڈالنے کی نیت
سے اُٹھایا گیا ہے - واضح رہے کہ ماسٹر جی کے جس قدر
لیکچر کچھ عرصہ سے نکل رہے ہیں اُنکی غرض تو یہ
ہوتی ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی تحریر کا کھنڈن کریں
لیکن لکھے اس طریقہ پر جاتے ہیں کہ گویا اُن کا نشانہ
کسی خاص آدمی کی تحریر ہیں - اس سوال و جواب کے لیکچر
کا عنوان ہی ظاہر کر رہا ہے کہ میرے مضمون

آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت

کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے لیکن ماسٹر جی نے نہ تو
پبلک کو وہ مضمون ہی دوبارہ درج کر کے دکھلایا
اور نہ ہی اُسکی اصلی عبارت پیش کی - بلکہ میرے خیالات
کو اسطرح پر بگاڑ کر لکھا کہ پڑھنے والا خواہ مخواہ غلط
نتیجہ پر پہونچے - آپ چوتھے سوال کو اسطرح پر قائم کرتے
ہیں "کلچرڈ بھی دس نیموں کو مانتے ہیں ہم جیسا تمام
لوگوں کا اُن سے فرق کیا رہیگا - اگر ہم بھی دس نیم ہی
مانیں گے" اور اس کے جواب میں اسطرح پر مضحکہ اڑاتے
ہیں "کلچرڈ لوگ بھی اس دیش میں رہتے ہیں کیا ہم
یہ دیش چھوڑ جاویں" لیکن اپنی اس پرتگیا کے ورودھ
آگے خود ہی کلچرڈوں سے بچنے کی ترکیب بتلاتے ہیں -
ماسٹر صاحب لکھتے ہیں "مہاتما لوگوں کا یہ فرق رہیگا
کہ وہ اصول نمبر ۲ کے الفاظ مردہ مانتے ہیں جبکہ آپ
سدا تک کبھی کوئی کلچرڈ بھائی مباحثہ کرنے سے یہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

سیدھ نہیں کرسکتا - کہ اصول نمبر ۲ کی رو سے ہنسا کرنا
چین کرم ہوسکتا ہے بس یہی بھید آج تک ہمارا ان سے
چلا آیا ہے !! اگر ماسٹر صاحب یا اُن کے اسوقت کے
راہبر صرف اپنی رایوں کا ہی اظہار کرنے کے لئے خود
ہی دستبردار ہوجاتے تو ان سے کسی قسم کی شکایت نہ ہوتی لیکن
وہ اُس کے برخلاف نہ صرف یہی کہ آریہ سماج کا وکیل
بنکر بیٹھے ہیں - بلکہ جو کچھ کہتے ہیں اُسے بطور سدھانت پیش
کرتے ہیں۔ خود دیانند اتم ایوانند اتم ! کا شور مچاتے
ہوئے بھی آتما رام اور دیگر کئی شخص انہوں کی عقیدہ
رکھتے ہیں - اس کا فیصلہ کون کرسکتا ہے - کہ اصول
نمبر ۲ کو سارتھک آپ کرتے ہیں اور وہ اُسکو مردہ
مانتے ہیں - ایشور کیونکر اس قدر مہربان نہیں کیا
آپکی دو خوبی ہے کہ سب مہاتما شدہ اور سب کلچرڈ شدہ
ہیں - دوسرے نیم کو سارتھک کرنے کے ارتھ اس کے
سوائے اور کچھ نہیں ہوسکتے - کہ ہم لوگ تو ایشور کے
ایک ایک گن کے انوکول آچرن کرتے ہیں اور کلچرڈ لوگ
بردہ - ایک مانس کھریدی مثال لیجئے - کیا یہ امر واقعہ نہیں
کہ کلچرڈوں کے درمیان بھی مانس سے پرہیز کرنیوالے بھی
موجود ہیں اور برخلاف اُس کے آریہ سماج کے ممبر بھی
کچھ ایسے ہیں جو مانس کھاتے ہیں بلحاظ آچرنوں کے
دونوں طرف کم و بیش ایشور کی آگیا کو توڑنیوالے
پائے جاتے ہیں - اور کلچرڈ لوگ اسوقت یہ دعوے کب
کرتے ہیں - کہ مانس بھکشن پُن ہے - اُن کا تو عذر یہ ہے
کہ چونکہ نیموں میں مانس بھکشن کا کھنڈن نہیں اسلئے
مانس کو جائز ماننے والا آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے -
آپ آریہ سماج کی ساری تاریخ پر ہڑتال لگانا چاہتے ہیں
کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کلچرڈ لوگوں کو اس لئے جُدا کیا
گیا تھا - کہ وہ دس نیموں کے برُدھ مانس کھانا مانتے
ہیں - ہرگز نہیں !! بلکہ آریہ سماج کی طرف سے بھی لکھا
اور کہا جاتا تھا - کہ چونکہ سوامی جی آپت پُرش تھے
اور آپت واکیہ پرمان ہوتا ہے - اور چونکہ سوامی
جی نے بتلایا ہے کہ مانس بھکشن وید برُدھ ہے - جسلئے
اُسکی خلاف ورزی کرنے سے کلچرڈ لوگ آریہ سماج کے

ممبر نہیں ہوسکتے - یہ ہمنے ہرگز نہیں لکھا تھا - کہ ہمیں
ان سدھانت اس لئے ماننے چاہئیں کہ ہم کلچرڈوں کو
علیحدہ کرسکیں - یہ [illegible] خیال آپکا ہے - کہ اپنا
ساتھ دس نیموں والا بھی قائم رکھیں - اور کلچرڈوں کو
کو بھی آریہ سماج سے علیحدہ رکھیں - ہمنے تو اپنا خیال
صاف ظاہر کیا تھا کہ اگر پر سپر وچار سے یہ سدھ ہو
کہ آریہ سماج کو محض دس نیم ہی ماننے بھشٹ ہیں تو کوئی
وجہ نہیں ہے کہ کلچرڈوں یا دیگر آدمیوں کو بھی جو کسی آریہ
سماج کے پرسیدھ منتویہ سے انکار کریں - آریہ سماج کی
ممبری سے انکار کیا جاوے - مثلاً ایک ذی [illegible]
[illegible] کرتا ہے - لیکن ساتھ ہی کہتا ہے کہ وہ لُٹنے والی
چیزوں کا استعمال وید وردھ نہیں سمجھتا - [illegible] اور
نیوگ کو وید وردھ سمجھتا ہے - مرتک شرادھ کو وید کرم
سمجھتا ہے - ورن ویوستھا کا [illegible] جنم کو ہی سمجھتا ہے اگر
آریہ سماج اس عقیدہ پر مستقل ہوجاوے کہ محض دس
نیم مانکر ایک شخص آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے تو اس
قسم کے اختلاف رکھنے والے [illegible] یا دیگر بھائیوں کو
آریہ سماج کی ممبری سے جواب نہیں ملنا چاہئے - یہ
ممکن ہے کہ آپ ان سب کا کھنڈن بھی دوسرے
نیم سے ہی کردیں - آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایشور شدھ ہے
مادک دروید اشدھ ہیں - اس لئے ان کا استعمال کرنیوالا
اشدھ ہے - چونکہ وہ ایشور کے گن کرم سوبھاؤ کے
ورُدھ آچرن کرتا ہے - اس لئے آریہ سماج کا ممبر نہیں
ہوسکتا - ایشور نیائے کاری ہے - لیکن وہ سوادوں کو نیوگ
اور [illegible] سے روکنا انیائے ہے - ایشور گیان مے ہے
لیکن مُردوں کا شرادھ اگیان کا کام ہے - ایشور دیالو ہے
اور جنم سے ورنوں کا نرنے کرنا ادیا ہے - اس لئے نیم نمبر ۲
کو سارتھک کرنے کے لئے ان سب کو آریہ سماج کی ممبری
سے محروم کردینا چاہئے - آپ یہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں
لیکن کیا کوئی بدھیمان پُرش آپکے ایسے کتھن کو پرمان
مانیگا -
ہمنے جو تجویز پیش کی تھی اُس کا منشا یہ تھا کہ مستقل
طور پر اشانتی دور ہو تاکہ سوال نیموں کو ہر وقت ہمیں یاد

سدھانتوں کی گڑبڑ کا آسرا لیکر آریہ سماج میں فرقہ بندی
اگنی کے پھیلانے کا موقعہ نہ ملے - لیکن ایسا ہونے سے
بہت سے پُرشوں کے لئے کوئی کام ہی باقی نہیں رہتا
اور اس لئے وہ ایسا موقعہ ہرگز نہیں ہونے دینگے
کہ آریہ پُرش پریم پورک شانتی سے وچار کرسکیں میں
اس جگہ صاف بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میرا کسی خیال پر
بھی اسوقت ہٹھ نہیں ہے - اور جہاں تک میں اپنے
گزشتہ جیون پر اندرونی نظر ڈالتا ہوں - مجھے معلوم ہوتا
ہے - کہ ایسا ہٹھ مجھے پہلے بھی کبھی نہیں تھا - اگر محض
دس نیم کا ماننا ہی آریہ سماج کی سبھاسدی کے لئے کافی
قرار دیا جاوے - تب بھی میرے منتویوں میں کوئی فرق
نہیں آسکتا - مجھے رشی دیانند کے قدموں پر بیٹھکر وید
ارتھ کے سمجھنے کی کوشش سے روک کر کوئی شخص نہیں
کہہ سکتا - کہ ہم تجھے سوائے اجمیر میں چھپے ہوئے
مُول چار وید [illegible] اور کچھ دیکھنے نہ دیں گے -
ہاں اسوقت آریہ سماج کی مجموعی طاقت سے ان لفظوں
کی امید رکھتا ہونگا کہ جہاں سوامی دیانند کے دکھلائے
اور ثابت کئے ہوئے (مجھے اسپر معاف فرمادیں کیونکہ
آج تک ماسٹر آتما رام یا دیگر کسی آریہ سماجی کو نئے
کوئی نیا سدھانت ویدوں سے نکالنے بغیر سوامی
دیانند کے بھاشیہ یا انکی دیگر تصانیف کے نہیں دیکھا)
سدھانتوں سے اختلاف رکھنے پر اُن ممبروں کو آریہ
سماج سے خارج نہ کریں گے - جو طنزاً دئے ہوئے [illegible]
پر کو اب بے تکلف اپنے ہی لوگ سمجھتے ہیں - بلکہ ایسے
اختلاف پر وہ نہ صرف کلچرڈ بلکہ کسی ہندو عیسائی یا
محمدی کو بھی آریہ سماج میں شریک کرنے سے انکار نہیں
آپ کے دس نیموں میں توحید وید انت یعنی ادویت واد
کا کہاں کھنڈن ہے - [illegible] نیموں سے
کہاں صاف ہوتا ہے - پہلے نیم کے ارتھ ہی صاف نہیں
سمجھے جاتے - آریہ سماج کے پہلے نیم پر کئی تاویل کی
[illegible] سوامی درشنانند جی کی [illegible] کو تسلیم کریں - یا
سوامی [illegible] جی کی تشریح [illegible] - دونوں
جگہ ستیہ وہ پایا کا پتہ نہیں - [illegible] ایک بکھیڑا !

CC0, Gurukul Kangri Collection

اور دوسری جگہہ ودیا ٹھہیں - اِن ساری بکھیڑوں کا فیصلہ بہت مشکل ہے - تو آپ ایک یونیٹیرین کرسچین یا برہمہ سماجی کو آریہ سماج کی ممبری سے کب روک سکتے ہیں وہ آپ کے جملہ نیموں پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں اور مسلمان ہونی تو آپ کے نیموں کو پریم درشٹی سے ہی دیکھتے ہیں - آپ شاید جواب دیں کہ وہ ویدوں کو ایشوریہ گیان نہیں مانتے - لیکن آپ کے نیموں میں کہاں لکھا ہے کہ ویدوں کو ایشور کی طرف سے اگنی - وایو - آدتیہ اور انگرا کے ہردیوں میں پرکاش ہوا سمجھو وہاں ویدوں کو ستیہ ودیاؤں کے پستک لکھا ہے - سو اس کے تسلیم کرنے سے وہ انکاری نہیں - کیونکہ وید یقیناً ہی ستیہ ودیا کے بھنڈار کو ہیں - لیکن وہ ستیہ ودیا کا بھنڈار کیا ہے - بن بڑے پائے صاحب کا دعوےٰ ہے کہ یہ نیم شری سوامی جی نے اُنکی صلاح سے بنائے تھے جب اُن سے دریافت کیا گیا - کہ کیا آپ وید کو ایشوریہ گیان مانتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ سائنس کی پستکیں بھی ستیہ ودیا کی پستکیں کہی جا سکتی ہیں - اور ویسے ہی میں وید کو بھی مانتا ہوں" اور اسطرح پر وید کو ستیہ ودیاؤں کا پستک ماننے سے شاید ہی کسی فری تھنکر کو انکار ہو - پھر ادویت وادی کو آپ کیسے جواب دے سکے گے آریہ سماج کے اول نیم اگر تیسرے ارتھ نوین ویدانتی سے کرائیں - تو وہ یہ کرے گا - کہ جب سنسار کی ساری ودیا اور سارے پدارتھ جو اُس ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب (یعنی جیو اور پراکرت پدارتھوں) کا آدی مول پرمیشور ہے تو سب برہم روپ ہوئے - میری آپ کے نیموں پر تسلی ہے - مجھے آریہ سماج کا ممبر بنا لو - ایسی حالت میں کیا آپ اسے جواب دے سکیں گے - جب سنہ ۱۸۹۳ء میں کلچرڈ دل اور مہاتما دل کا جھگڑا ہو رہا تھا - اُسوقت بمقام راولپنڈی لالہ ہنسراج جی سے نیموں کے بارے میں میری بات چیت ہوئی - تو اُن کا دعوےٰ تھا کہ علاوہ دس نیموں کے سوامی کے بتلائے ہوئے سدھانتوں کو ماننے سے آزادی خیالات کی رکیگی - میں نے لالہ ہنسراج جی سے پوچھا - کہ اگر کوئی نوین ویدانتی جیو کو ہی برہمہ سمجھنے والا آپ کے آریہ سماج کا ممبر بنجاوے تو آپ کیا سمجھیں - لالہ ہنسراج جی نے صاف جواب دیا کہ ایسے شخص سے جو اپنے آپ کو ہی برہم مانتا ہے مجھے تو بڑی نفرت ہوگی - تب میں نے سب نیم دکھلا کر اُن سے پوچھا کہ آپ اُسے کیسے علیحدہ کرسکو گے - اُن کے پاس سوائے خاموشی کے کچھ جواب نہ تھا - بلکہ انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ آریہ سماج کے قائم کرنے سے جو منشاء شری سوامی جی مہاراج کا تھا اُسکی پورتی کے لئے کوئی خاص طریقہ سوچنا چاہئے - جب پر سب متفق ہو جاویں افسوس کہ اُس کے بعد لالہ ہنسراج سے ملنا بند ہو گیا - لیکن جب پنڈت لیکھرام جی کی قتل پر صلح ہو گئی تھی - تب پھر اس معاملہ کو لالہ ہنسراج نے خود بخود چھیڑا تھا - اور اُن کا خیال تھا - کہ آریہ سماج کی شخصیت کو قائم رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ عقائد علاوہ دس نیموں کے قائم کرنے چاہئیں جس کے جواب میں میری طرف اس بات پر زور تھا کہ آریہ سماج کے سدھانت نشچت نہیں ہیں - زمانہ کی گردش اور ہمارے دشکرموں نے وہ صلح قائم نہ رہنے دی ورنہ ممکن تھا کہ برادران سماج کی مدد سے کچھ نہ کچھ نتیجہ نیک اُسوقت برآمد ہوتا - لکھنا ابھی بہت کچھ باقی ہے - اور اس پرچہ میں گنجائش نہیں - اس لئے میں صرف ایک ضروری امر کیطرف ماسٹر جی کی توجہ دلا کر آپکے مضمون کو ختم کرتا ہوں - اس سوال و جواب والے مضمون کے بعد ہی ماسٹر جی نے ذرا باہر نکلکر دیکھنے کی ہدایت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر دلکو کی ہے - اور وہ اس لئے کہ وے آریہ سماجوں کی اصلی ضرورت کو دیکھیں ماسٹر جی سدھانتوں پر بحث کرنیوالوں اور سدھانتوں کے ساتھ تعلق ہونے یا نہ ہونے کے سوال پر لکھنے والوں کو ڈانٹ بتلاتے ہوئے اپنے گزشتہ ۱۷ روزہ چکر کا نتیجہ یہ بتلاتے ہیں - کہ سماجیں ان بحث مباحثوں سے تنگ آئی ہوئی ہیں اور محض اُپدیشک اُپدیشک کی پکار مچا رہی ہیں - لیکن افسوس کہ ماسٹر جی اپنی ہی ہدایت کو بھول کر اُس کے آگے خود ہی اس بحث کو بڑے ہی طنز آمیز پیرایہ میں چھیڑتے ہیں - کیا ماسٹر جی پر وہی مثل صادق نہیں آتی کہ -

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت

سوال نمبر ۳ میں الفاظ مسلمہ سدھانت کا مضحکہ اُڑایا گیا ہے - اور جواب میں لکھا گیا ہے - کہ آریہ سماج کا سدھانت وید ہے - ماسٹر جی لکھتے ہیں "اگر آپکی مُراد یہ ہے کہ سماج کے مسلمہ سدھانت وہ ہیں جو ستیارتھ پرکاش کے اخیر میں "منتویہ" سوامی جی نے لکھ دئے ہیں تو آپکی بات درست نہیں" میرا مطلب محض اُن اکیاون منتویوں سے ہی نہ تھا بلکہ اُن جملہ سچائیوں سے تھا - جنہیں آریہ سماج اپنے قیام کی تاریخ سے عملاً مانتا چلا آیا ہے اور جنہیں آریہ سماج اس لئے مانتا رہا ہے کہ انہیں شری سوامی دیانند جی مہاراج نے وید انوکول ثابت کر دیا ہے - میری رائے میں وہ سب سدھانت ہیں اور اُن کا ماننا آریہ سماج کے ممبر رہنے کے لئے آریہ سماج نے ہی اپنے عمل سے لازمی قرار دیا ہوا ہے - اگر آپ آریہ سماج کی تاریخ پر ذرا غور کی نگاہ ڈالیں گے تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ آریہ سماج شروع سے ہی عملاً یہی مانتا رہا ہے کہ جن سچائیوں کو شری سوامی دیانند جی نے وید انوکول ثابت کیا ہے - اُن کے نہ ماننے پر کوئی شخص آریہ سماج کا سبھا سد نہیں ہو سکتا ہے - اور اُسے آریہ سماج سے علیحدہ کر دینا چاہئے - آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کا غلط حوالہ دیکر اسوقت عام طور پر مجھے بدنام کیا جاتا ہے کہ جہاں سوامی جی لوگوں کو آریہ سماج میں شامل کرنے کا یتن کرتے تھے وہاں یہ شخص اب سدھانت یا عمل کے اختلاف پر آریہ سماج سے علیحدگی کا حامی بن رہا ہے - مجھے افسوس ہے کہ ہر شخص اپنے دھرم اور اپنے سماج کے متعلق مطالعہ جاری نہیں رکھتا - ورنہ بعض پر سمجھدار تو درکنار عوام کی آنکھوں میں بھی دھول ڈالنے میں کوئی کامیاب نہ ہو - رشی دیانند کا کیا عمل تھا - اُن کے جیون چرتر سے بخوبی پر کار معلوم ہوتا ہے اُس سے ثابت ہو سکتا ہے - کہ آیا آریہ سماج سے

Haridwar. Digitized by eGangotri

خاص حالات میں اُس کے ممبروں کو خارج کرنے کے حق میں وہ تھے یا نہیں - بس صرف دو تین مثالیں اسکے مُتعلق پیش کرونگا -

ا - منشی اندرمن نے اُسوقت جبکہ وہ آریہ سماج کے ممبر نہ تھے - مسلمانوں کے برخلاف کتابیں لکھی تھیں اُسکے بعد وہ آریہ سماج مُرادآباد کے پردھان بن گئے - اِس حالت میں مُسلمانوں کی جانب سے اُنپر مقدمہ فوجداری دائر ہوا - چونکہ منشی جی اُسوقت ویدک دھرمیوں میں اچھا رتبہ رکھتے تھے - اِس لئے شری سوامی جی نے وہ مقدمہ سب ویدک دھرمیوں پر سمجھ کر منشی اندرمن کی بہت دُھوم دھام پر اُنکی مدد کے لئے آریہ سماجوں سے چندہ اکٹھا کرایا روپیہ زیادہ آتا دیکھ کر منشی اندرمن کی طبیعت ڈانواں ڈول ہوگئی - اور وہ سب روپیہ نج کا سمجھکر دبا بیٹھے - اور حساب مانگنے پر شری سوامی اور آریہ سماج میرٹھ کے پردھان - لالہ رامسرنداس جی پر غلط الزام لگانے لگے - اِسپر سوامی جی کی آگیا سے اُنہیں اور اُن کے چیلے جگنناتھ داس کو آریہ سماج سے خارج کیا گیا - اِسکی اطلاع جب شری سوامی جی کو پہونچی تو اُنہوں نے حسب ذیل خط مرادآباد آریہ سماج کے پردھان وغیرہ کو لکھا - جو جیون چرتر کے صفحہ ۸۲۲ پر درج ہے -

" جو پردھان اور لیکھک دکھش (مُراد اندرمن اور جگنناتھ داس) جو کہ آریہ سماجوں کے وِرُدھ تھے پرتھک (خارج) کردئے گئے - بہُت اچھی بات ہوئی اب آپکا سماج اُنتی شیل ہوگا - اور یہی بات سب ساماجک پتروں . . . . . میں چھپوا دیجئے - اور آگے کو جو کوئی سماج کے اُدیشوں سے وِرُودھ آچرن بھاگ کرے اُسکو ایک دو بار سمجھا دیجئے - اور نہ سمجھے تو ایسی پرکار سے پرتھک کرتے رہئیے - "

جن الفاظ کو ہمنے موٹا کر دیا ہے وہ ناظرین کی خاص توجہ کے محتاج ہیں - اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ شری سوامی جی نہ صرف سماج کے اُدیشیہ کے وِرُودھ کام کرنیوالے کو ہی خارج کرنے کی آگیا دیتے ہیں - بلکہ جو شخص آریہ سماج کے اُدیشیہ کے برُودھ بھاشن کرے (یعنی تقریر کرے یا لکھے) اُسے بھی بعد سمجھانے کے نہ ماننے پر آریہ سماج سے علیحدہ کرنا مُناسب سمجھتے تھے - ساتھ ہی یہ بھی صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ پرتھک کرنے کا فتوے سوامی جی نے صرف اندرمن والے معاملہ تک ہی محدود نہیں رکھا - بلکہ آریہ سماجوں کو آئیندہ کے لئے ایک دستورالعمل تبلا دیا ہے -

لیکن جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ رائے سوامی جی کی ذاتی تھی - آریہ سماجوں کو اِس سے کیا تعلق - یہہ خیال غلط ہے - کہ یہ محض سوامی جی کی ذاتی رائے تھی ثبوت موجود ہے کہ اُسوقت کینندر آریہ سماج یعنی لاہور آریہ سماج جو کہ اسوقت بھی آریہ ساماجک دُنیا کا شرومنی سمجھا جاتا ہے - یہی خیالات رکھتا تھا اُسوقت لاہور آریہ سماج کے منتری بالو مدن سنگھ بی - اے تھے - یہ صاحب لب کو آریہ سماج کی اول کشمکش میں ہی کلچرڈوں کے ساتھ ہو گئے - اور اُنہیں کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے آریہ سماج کی ممبری سے خارج کئے جانے کے سوال پر آریہ سماج کی مجموعی رائے کی مخالفت کرتے رہے - اُسوقت جیون چرتر چھپا نہ تھا - ورنہ اُن کا حسب ذیل خط جیون چرتر کے صفحہ ۸۲۳ سے اُنکی ہی تردید میں پیش کیا جاتا -

" لاہور ۲۱ - جولائی ۱۸۸۳ء نمبر ۲۲۲ اوم

مہاشے سکریٹری صاحب آریہ سماج مُرادآباد - نمستے - آپ کا نوازشنامہ آیا - جس میں منشی اندرمن اور منشی جگنناتھ داس کا سماج سے خارج کیا جانا درج تھا - یہ اِسموقعہ پر آپنے دلیری کا کام کیا - اور یہ ایسا کام کیا جو تواریخ میں درج ہونے کے لائق ہے - آریوں کو دراصل بھی ایسا ہونا چاہئیے کہ جہاں کسی شخص نے اپنے فعل سے یہ ظاہر کیا - کہ وہ سماج میں رہنے کے لائق نہیں ہے - اُسکو خواہ وہ کیسا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو - برطرف ہی کرنا واجب ہے . . . . "

دستخط بالو مدن سنگھ منتری آریہ سماج لاہور (کشیدہ صفحہ نمبر آریہ سماج کے پردھان)

تھے - اُنکی نسبت یہ معلوم ہونے پر کہ وہ کپٹ کا چھل سے کام کرتے ہیں - اُنہیں آریہ سماج کی ممبری سے علیحدہ کیا گیا تھا - جیون چرتر کے صفحہ ۸۲۶ پر اُس خط میں جو سوامی جی نے منتری آریہ سماج شاہجہانپور کے نام لکھا ہے درج ہے " پرنتو جس سمے کسی کا اسّت پرگٹ ہوجاوے - اُس سمے اُس کا پرتیاگ کرنا چاہئے بُہت دنوں پیچھے ہرشچندر کا کپٹ پرگٹ ہوا - اِس لئے اپنی آریہ سماجیوں سے باہر کیا گیا - اسی طرح جس کسی آدمی کا جھوٹ ظاہر ہو جاوے تو اُس کو تاتکال اپنی سماجوں سے الگ کردو - چاہے کوئی کیوں نہ ہو . . . . . . "

۳ - جسوقت کرنل آلکاٹ اور میڈیم بلیوٹسکی کی بابت معلوم ہوا کہ وہ ثبوت چمتکار وغیرہ کو سچی مانتے ہیں - اور اِس لئے اُنکی تھیاسوفیکل سوسائٹی کے ممبران بھی ایسے توہمات کے معتقد ہیں - تو اُسی وقت آریہ سماج کی جو شاخ تھیاسوفیکل سوسائٹی تھی اُسے کاٹ کر آریہ سماج سے علیحدہ پھینکدیا - اخباری مضامین کے اندر زیادہ وسعت کی گنجائیش نہیں - ورنہ اور بھی ایسے واقعات جیون چرتر سے منتخب کئے جاسکتے ہیں - لیکن اِس کے بعد آریہ سماجوں کا برتاؤ کیا رہا ہے ؟ نیم نمبر ۲ کے مطابق مانس کو جائز ماننے والوں کے خروج کا مسئلہ تو ماسٹر جی نے آج گھڑا ہے - لیکن جب ٹھاکر داس مانس پرچارک کو جالندھر آریہ سماج نے خارج کیا تھا - کیا اُسوقت اس نئے مسئلہ سے کوئی واقف بھی تھا ؟ اور جب کلچرڈ صاحبان کو تقریباً کُل بھارت ورش کے آریہ سماجوں نے متفق ہوکر علیحدہ کیا تھا تو کیا اُس کے لئے آجکی یہ انوکھی دلیل پیش کی گئی تھی ؟ اگر آپ نے آریہ سماجوں کے اُسوقت کے پاس کردہ ریزولیوشن از سرِ نو دیکھے ہیں تو ۱۸۹۳ء و ۱۸۹۴ء کا یہ پرچارک پڑھئیے یا میرا وہ مضمون ہی پڑھ لیجئے جسمیں اُن ریزولیوشنوں کا انتخاب میں نے گذشتہ اکتوبر یا نومبر کے ستیہ دھرم پرچارک میں پیش کیا تھا - اگر سچ مچ آپکا ہیہ دِچار

CCO, Gurukul Kangri Coll

پڑتا ہے کہ محض وید کا زبانی اقرار ہی آریہ سماجی
بننے کے لئے کافی ہے۔ یا محض دس نیموں پر دستخط
کر کے اُن کے ماننے کا اقرار ہی کافی ہے تو اُسوقت
آپ نے کیوں نہ اُن خیالات کے برخلاف اپنا پروٹیسٹ
پیش کیا۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اپنا
ایسا خیال ظاہر نہ کریں۔ میرا تو مطلب صرف یہ
ہے کہ یا تو آپ مان لیجئے۔ کہ آپ کا اُسوقت یہ
خیال نہ تھا اور اب یہ نیا خیال پیدا ہوا ہے جسکے
لئے فلاں فلاں دلائل ہیں یا صاف اقبال کیجئے کہ
اُسوقت آپنے اپنے خیالات کا اظہار کسی خاص مصلحت
سے نہ کیا اور اب موقعہ مناسب دیکھکر اپنے اصلی
خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن دونوں حالتوں
میں یہ آپکو ماننا پڑیگا کہ آریہ سماجوں کا برتاؤ آپ
کے خیالات کے درودھ رہا ہے اور اسلئے آپکا
یا اور کسی شخص کا کوئی حق نہیں ہے کہ اپنے آپ کو
آریہ سماج کا وکیل ظاہر کر کے اپنے خیالات کو زبردستی
آریہ سماجوں کے گلے مڑھیں۔

ہاں! میں کہتا ہوں کہ آریہ سماجوں کا برتاؤ بھی
دخل خارج کی نسبت ایسا ہی رہا ہے۔ چنانچہ جنکر ناتھ
کو اسی وجہ پر خارج کیا گیا کہ کلچرڈ بھائیوں کو آریہ
سماج سے اس لئے خارج شدہ سمجھا گیا۔ اور یہ تو
بتلائے کہ پنڈت بھیم سین کو کیوں آریہ سماج سے
خارج کیا گیا؟ کیا اُس نے آریہ سماج کے کسی نیم
کے ماننے سے انکار کیا تھا؟ وہ تو مانس بھکشن کو
وید برودھ ہی ماننے والا تھا۔ لیکن اُسنے آٹے کے
بناسپتی بنوا کر کٹوائے اور چونکہ اُسنے مرتک شرادھ
کو ویدک کرم قرار دیا۔ اس لئے اُسے آریہ سماج سے
خارج کیا گیا۔ ان سب تمثیلوں کو یاد کر کے کیا کوئی
شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ آریہ سماجوں کا آج تک
یہ برتاؤ رہا ہے۔ کہ رشی دیانند کے ثابت کئے ہوئے
آریہ سماج کے مسلمہ سدھانتوں سے اختلاف رکھتا
ہوا بھی کوئی شخص آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے؟
لیکن یہ غلطی اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ واقعات

اور تحریروں کا مُطالعہ احتیاط کے ساتھ نہیں کرتے
کیا ماسٹر آتمارام جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس
کردہ ریزولیوشن پر غور سے سوچا ہے۔ اور یہ بھی معلوم
کیا ہے کہ اُس کے پاس کرنیکی ضرورت کیوں پڑی؟
یہ مضمون سبھا میں محض کلچرڈوں کی پریکشا کے لئے
نہیں پاس کیا گیا تھا۔ گو اُس کے مقاصد میں سے
ایک یہ بھی تھا۔ وجہ کچھ اور بھی تھی اور اس میں یہ
الفاظ بڑھائے گئے تھے۔ کہ "یتھا شکتی اُنپر آچرن
بھی کروں گا"۔ گو ٹھیک یہی الفاظ نہ ہوں۔ لیکن
مطلب اُن کا یہی تھا۔ جب یہ معاملہ سبھا میں پیش
ہوا تو سب نے بالاتفاق یہ مان لیا تھا۔ کہ ہر ایک
آریہ سبھاسد کے لئے اِن اکیاون سدھانتوں کے علاوہ
دیگر سدھانتوں یا سچائیوں کا ماننا بھی لازمی ہے
جو کہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش میں جابجا درج
ہیں اور گو آریہ سماج کے اُپ نیموں کے مطابق ایک
شخص محض گیارہ ماہ کا چندہ ہی دیکر سبھاسد نہیں
بن سکتا۔ بلکہ اُس کے لئے سداچار سے رہنا بھی لازمی
ہے۔ لیکن آریہ سماجوں کا اسپر عمل نہیں ہے۔ چنانچہ
جب ذکر آیا کہ فلاں آریہ سماج کے پردھان جو بڑے
لائق اور امیر ہیں۔ سبھا میں نہیں لئے گئے۔ کیونکہ
وہاں کے نقشہ جات ٹھیک نہ تھے۔ تو ایک بھائی بے اختیار
بول اُٹھے یہ انہیں لیکر کیا کرو گے۔ وہ شراب پیتے
اور مانس کھاتے ہیں۔ اور نہیں تو پرتی ندھی سبھا سے
بھی اگر ایسوں کو جدا نہ رکھو تو تم میں اور کلچرڈوں
میں کیا بھید رہیگا" اسپر کئی اصحاب کو تعجب ہوا
اور فوراً ۵۱ سدھانتوں اور بھکش ابھکش کے
نیموں کا ماننا پیش کر کے جو کلچرڈوں کو علیحدہ رکھنے
کے لئے کافی تھا۔ یہ الفاظ تجویز پیش کرنیوالے نے
بڑھادئے۔ کہ "اُنپر عمل بھی کرتا ہوں" اسپر کچھ
اور بحث ہوئی اور ترمیم پیش ہوئی۔ کہ "یتھا شکت
عمل کرنے کا" وعدہ لینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ اسطرح
جن صاحبان نے کسی بُرائی کو ابھی چھوڑنے کا
خیال کیا ہے۔ اُنہیں سبھا میں آنے کا موقعہ ملیگا

پس یہ کہنا کہ سبھا نے یہ منتویہ اپنے ممبروں کے گلے
مڑھے جبکہ ایک آریہ سماجی کا وشواس لازمی نہیں
ٹھیک نہیں ہے۔ سوامی کے بتلائے ہوئے ویدوکت
سدھانتوں کا (اس لئے کہ وہ سوامی نے بتلائے بلکہ
اس لئے کہ یوگی کے بتلانے کے ساتھ ہماری آتماؤں
نے قبول کئے) ماننا تو پہلے سے ہی ہر ایک آریہ سماجی
کا فرض تھا۔ لیکن سبھا کے ممبروں پر یہ پابندی مزید
لگائی گئی۔ کہ وہ اُنپر عمل بھی اپنی شکتی کے انوسار کیا کریں
لیکن ماسٹر جی سدھانت کے معنی ہی کچھ اور کرتے
ہیں۔ وہ فرماتے ہیں وید سماج کا سدھانت جیسا کہ خود
سوامی جی نمبرے سملاس میں لکھتے ہیں۔ "وید ہے" اپنی
تحریر کو دوبارہ پڑھئے۔ وہاں لفظ سدھانت نہیں
بلکہ لفظ مت ہے۔ ایک مت کے ماننے والوں کے
مت سے سدھانت ہو سکتے ہیں اور آپنے بھی آگے چلکر
یہی مان لیا ہے۔

آپ لکھتے ہیں "بدلیں مُلہ وید منتر مسلمہ سدھانت ہیں"
یہ تو سب ہی مانتے ہیں۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ اسوقت
آپ وید منتر کا ارتھ وہ ٹھیک سمجھتے ہیں جو آپ بلا مدد
ویدانگوں اور رشی دیانند کے بھاشیہ کے کریں اور
جسپر آپکی نظر ٹیڑھی ہے۔ وے یہ مانتے ہیں کہ
ویدارتھ وہی ٹھیک ہیں۔ جسے ایک یوگی منتر درشٹا
رشی ویدانگوں کی مدد سے سمادھی اوستھا میں سدھ
کرے۔ لیکن آپ یہاں تک ٹھیک چلکر آگے پھر گڑ
بڑا جاتے ہیں۔ یہ وید ستیہ ودیاؤں کا پُستک کہا
گیا ہے۔ جو بات مسلمہ ہو اسی کو ستیہ کہتے ہیں۔ پس
اگر کوئی شخص وید کو ستیہ ودیا کا پُستک نہیں مانتا
تو اسکو ضرور سماج کی ممبری سے علیحدہ کرنا چاہئے"
آپکے عقیدہ کے مطابق میں پہلے ہی بتلا چکا ہوں
کہ کوئی ہندو بھی آریہ سماج سے خارج نہیں ہو سکتا
کیونکہ سدھانت تو وید منتر ہیں۔ اسلئے آپنے پنجم
سوال کے جواب میں چوتھے جواب کے نیم نمبر ۲ کی
کسوٹی کو بھی اُڑا دیا۔ اب لیتو رکے اوصاف بھی
ہر ایک شخص کے لئے وہی ٹھیک ہیں جو کہ وہ بلا لحاظ

Haridwar. Digitized by eGangotri

دیسے سمجھے۔ جب ایسی حالت ہے تو کونسی وجہ ہے کہ مورتی پوجا کو ویدپرتی پادیہ ماننا ہوا مورتی پوجک آپکے آریہ سماج کا ممبر نہ رہ سکے۔ جیو برہم کی ایکتا کا ماننے والا نوین ویدانتی ویسا ہی وِردھ آریہ نہ کہلاوے جیسا کہ تین انادی کا ماننے والا سمجھا جاتا ہے۔ ویسے ہی پالسی سپچار آدی کی آگیا نکالنے والے کو کیوں نہ آریہ سمجھا جاوے مہیدھر کیوں نہ آریہ آچاریہ اور سترِ درشٹا رشی مانا جاوے لیکن آپ فرماتے ہیں نہیں! یہ لوگ ہرگز! ہرگز! آریہ سماج کے ممبر نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ ماسٹر آتما رام جی کو ویدوں سے مورتی پوجا کا صاف کھنڈن نظر آ رہا ہے۔ معاف کیجئے! دیانندازم سے ہٹا کر کیوں ہم سبکو آتما رامزم کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ سچے رشی کا پتہ ہم سے چھوڑا کر نہ معلوم کن گڑھوں کے اندر ہمیں گرانا چاہتے ہیں!۔

چھٹے سوال کا من گھڑت مضمون میری اُس تحریر کا مضحکہ اوڑانے کے لئے بنایا گیا ہے جسمیں کہ میں نے ترجمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو چیدہ آریوں کی ایک کانفرنس میں اس معاملہ پر وچار کرنے کے لئے اپیل کی تھی۔ جواب کے حصہ اول میں تو ماسٹر آتما رام جی نے کانفرنس کی ضرورت سے ہی انکار کیا ہے۔ اِس لئے کہ اُن کے خیال میں سماج کے سدھانت انشچت نہیں ہیں۔ گویا دوسروں کے خیال میں آریہ سماج کے سدھانت انشچت ہیں۔

خیر چھٹے جواب کا حصہ اول تو محض کانفرنس کی عدم ضرورت کو ہی ثابت کرتا ہے۔ لیکن حصہ دوم سدھانت کے سوال سے کسی اور طرف ہی لیجاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے لالہ رلا رام جی اور پنڈت وشمبر ناتھ بی۔ اے کے درمیان اِس مضمون پر مباحثہ چھڑا ہوا ہے کہ آیا آریہ سماج محض ہندو قوم سُدھارک سبھا ہے یا کہ ایک عالمگیر دھرم ہے۔ اِس ضمن میں یہ سوال بھی چھڑ پڑا ہے کہ آیا سوامی دیانند بانیٔ آریہ سماج محض ایک "ہندو ریفارمر" تھے۔ یا کہ ایک عالمگیر ویدک دھرم کے پرچارک تھے۔ اِس بحث کے اندر لالہ رلا رام جی نے جو پوزیشن لی ہے۔ گو اُس سے میرا بڑا اختلاف ہے۔ اور گو انکی بعض تحریریں اِس قابل تھیں کہ اُن کا فوراً نوٹس لیا جانا چاہئے تھا تاہم بخیال اس کے کہ مباحثہ دو ایسے صاحبان کے درمیان ہے کہ جو اپنے خیالات کو اچھی طرح سے ظاہر کر سکتے ہیں۔ میں نے اُس مباحثہ میں دخل نہ دیا۔

مباحثہ ابھی چل ہی رہا تھا کہ ماسٹر جی نے اسکی نسبت قطعی فیصلہ دیدیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مہاشے رلا رام جی اور مہاشے وشمبر ناتھ جی کا جو مباحثہ چل رہا ہے وہ بحث اہم ہے۔ اس سے لوگوں کو پتہ لگ گیا کہ آریہ سماج کے اصول اور ہیں اور سوسائٹی کا وجود اور ہے۔ دونوں کو ایک سمجھنا لوگوں کی غلطی ہے۔ اصول عالمگیر ہیں۔ اور سوسائٹی ایک دیشی ہے۔ سماج میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے"

ماسٹر آتما رام جی نے اِس مضمون پر اسی جگہ نہیں لکھا بلکہ ایک دو جگہ اور بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔ قبل اسکے کہ میں اِس سوال پر کچھ لکھنے کی جرأت کروں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ماسٹر جی کے سب لیکھ اِس سمبندھ میں جو اسی تاریخ کے اخبار میں نکلے ہیں پیش کر دوں۔ صفحہ ۷ پر لکھا ہے "کوئی سماج کا سبھاسد کسی اخبار میں لکھتا ہے کہ ہمارا ہندوستان اور آریہ ستان سے خاص تعلق چھوٹ نہیں سکتا ہے"

پھر آریہ سدھانت اور آریہ سماج کا عنوان دیکر حسب عادت خود ماسٹر جی نے ایک من مانی بحث چھیڑی ہے۔ جس میں پورو پکش کو نہایت بیہودہ بنا کر یہ سدھ کیا ہے کہ آریہ سدھانت اور آریہ سماج ایک ہی بات نہیں ہیں۔ آریہ سماج ایک سنگھٹھن (یہ نیا لفظ ماسٹر جی نے آرگنیزیشن کا مرادف ٹھہرایا ہے) سوسائٹی کو اعلیٰ بنانے کا سنگھٹھن ہی ذریعہ ہے لیکن یہ سنگھٹھن کیا ہے؟ یہ کہ پہلے یہاں کے آریہ سماجوں کو مضبوط کرو۔ پھر دلیش ولایت تر جاؤ۔ یہ تو صحیح ہے لیکن آریہ سماج کے سدھانت کیا چیز ہیں۔ اگر آپ کا سنگھٹھن اُن کے عملی پرچار کے راستہ میں اسکا درست ثابت ہو۔ یہ تو سب ٹھیک ہے کہ پہلے جڑ کو مضبوط کرو۔ شاخیں خود بخود درست ہو جاوینگی۔ (اسی ضمن میں ماسٹر جی نے مشن فنڈ کے حامیوں پر مضحکہ اڑایا ہے اور اُنکی نیک نیتی میں شک کرنے کی طرف آریہ پبلک کو متوجہ کیا ہے) یہ سب کچھ ماسٹر جی لکھ تو رہے تھے۔ لالہ رلا رام جی کا پکش ثابت کرنے کے لئے۔ لیکن خاتمہ پر پھر اپنے پہلے دعوے کی تردید کر دی کہ "آریہ سماج یا سوسائٹی کا کسی خاص قوم یا ملک سے واسطہ نہیں لیکن سوسائٹی کہ کسی ملک کے آدمیوں کا مجموعہ ہو اُسکی نسبت یہ کہنا کہ اس کا کسی خاص ملک سے خاص تعلق نہیں۔ درست نہ ہوگا۔ جہاں وہ پہلے سوسائٹی قائم ہوئی۔ وہاں اسکی جڑ ہوگی اور باقی جگہ اسکی شاخیں۔ جڑ کو مضبوط کئے بغیر شاخیں قائم نہیں ہو سکتیں"

یہ دلیل فارن مشن کے برخلاف کام کرے تو کرے۔ لیکن لالہ رلا رام جی کی پوزیشن کو کہ آریہ سماج محض ہندو سُدھارک سبھا ہے۔ کچھ بھی مضبوط نہیں کرتی۔

خیر ماسٹر جی کی وکالت تو اسی جگہ ختم ہوگئی لیکن جس خیال کی طرف کہ انھوں نے چھٹے جواب کے خاتمہ پر اپنے ناظرین کی توجہ دلائی ہے۔ اسکی کسی قدر پڑتال کرنا ضروری ہے۔ لالہ رلا رام جی کے مضامین کی تفصیلوار پڑتال میرا اس وقت کا کام نہیں ہے۔ لیکن چونکہ دعویٰ سے کہا گیا ہے کہ لالہ رلا رام جی کی پوزیشن ثابت شدہ ہے یعنی ثابت ہوگئی ہے۔ کہ باوجود عالمگیر ویدک دھرم کے پرچارک ہونے کے بھی شری سوامی دیانند جی مہاراج اعلیٰ پیمبر بیشک تھے۔ وارننگ چاہے دیتے خواہ کچھ ہوں لیکن عملاً وہ ایک "ہندو ریفارمر" ہی تھے اور اِس لئے آریہ سماج ایک ہندو سُدھارک سبھا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ اُنکے عمل سے انھوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ خود

CC0, Gurukul Kangri Collection

یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کو آریہ سماجی بنانے
کے لئے تیار نہ تھے۔

پس میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ محض ایک ہی تحریر
کو آپ صاحبان کے روبرو پیش کرنے کے بعد آپ سے
دریافت کروں۔ کہ آیا سچ مچ سوامی دیانند ایک تنگ
خیال ہندو ریفارمر تھے۔ یا کہ ایک

وائضل ویدک دھرم پرچارک

اس تحریر کو پیش کرنے سے پہلے کسی تمہید کی بھی ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک امر اسکے اندر سے صاف
صاف معلوم ہو جاویگا۔ آریہ سماج اور تھیاسوفیکل
سوسائٹی کے گزشتہ تعلق سے آریہ سماج کا ہر ایک
ممبر آگاہ ہے۔ کس طرح پاتال دیش (امریکہ) سے کرنل
آلکٹ وغیرہ کی شردھا سے بھرے ہوئے پتر آئے اور
کس طرح اُن کے جواب رشی دیانند نے دئے۔ جب
کرنل آلکٹ اور میڈیم بلیوٹسکی رشی سے بمقام بنارس
ملے اور جملہ باتیں طے ہوئیں اُسوقت مہاراج جی نے
ایک وگیاپن چھپوا کر تقسیم کیا تھا۔ جسکی نقل اس
گیان جیون چرتر کے صفحہ جات ۴۳۸ اور ۴۳۹ سے
نقل پیش کرتا ہوں۔

(گیان جیون چرتر صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹)

ناگری کے وگیاپن کا اردو میں اُلتھا

سب سجنوں کو ودت ہو کہ آریہ سماج اور تھیاسوفیکل
سوسائٹی کا جیسا سمبندھ ہے۔ ویسا پرکاشت کر دینا
مجھکو اُچت اور منظور ہوا کہ اس وشئے میں
مجھ سے بہت منش پوچھنے لگے۔ اور امریکہ کے
نوجوان اُلٹا نشچے کرنے لگے کہ آریہ سماج تھیوسوفیکل
سوسائٹی کی شاکھا (شاخ) ہے۔ اتیادی۔ بھرم کی
نورتی کرنی آوشیک ہوئی۔ جو ایسی ایسی باتوں کے
پرسپر ریتی سے اُتر نہ دئے جائیں۔ تو بہت منشیوں
کو بہت بھرم پڑ کر وپریت چِل ہونے کا سمبھو ہو جاوے
اسلئے سب ریلوں اور اخباروں کو اُس کا
ستیہ ستیہ برتانت ودت کرتا ہوں۔ کہ جس سے
ستیہ ورِدھی اور بھرم اُچھید ہو کے سکھ آنند ہی
سدا بڑھتا جاتا ہے۔ بابو ہریشچندر چنتامن جو کسی
سمے بمبئی آریہ سماج کے پردھان تھے۔ انہوں نے نیو یارک
نگر امریکہ کی تھیوسوفیکل سوسائٹی کے پردھان ایچ
ایس الکاٹ صاحب بہادر اور ایچ۔ پی۔ میڈیم بلیو
ٹسکی آدی سے کچھ دن آگے پتر دوارا ایک دوسری سبھا
کے نیم آدی جان کے سمت ۱۹۳۵ چیتر میں میرے پاس
بھی پتر نیو یارک سے آیا تھا۔ کہ ہم کو بھی آریہ ورتی
پراچین ودیا وگیان دھرم اپدیش ودیا دان کیجئے ہم نے
اُس کے اُتر میں اتیَنت پرسنتا سے لکھا کہ مجھ سے جتنا
اپدیش بن سکیگا۔ سہایتا کرونگا۔ اس کے پشچات
انہوں نے ایک ڈپلوما میرے پاس اس لئے بھیجا کہ
جو تھیوسوفیکل سوسائٹی آریہ ورتیہ آریہ سماج کی
شاکھا کرنے کے وچار کا سمت تھا۔ جب وہ ڈپلوما
پھر یہاں سے وہاں گیا۔ سبھا کر کے سبھاسدوں کو
سنایا۔ تب بہت سے سبھاسدوں نے اس بات میں
پرسن ہو کر اُس کو سویکار کیا۔ اور بہتوں نے کہا کہ
ہم ٹھیک ٹھیک جان کے پشچات اس بات کو سویکار
کریں گے۔ جب وہاں ایسا ورودھ پکش ہوا تب
پھر میرے پاس وہاں سے پتر آیا۔ کہ اب ہم کیا
کریں۔ اس پر میں نے پتر لکھا کہ یہاں آریہ ورت
میں اب تک بھی بہت منش آریہ سماج کے نیموں
کو سویکار نہیں کرتے ہیں۔ تو وہاں ویسی بات کے
ہونے میں کیا آشچریہ ہے؟"

جس عبارت پر میں نے خط کھینچ دیا ہے۔ اُسے غور
سے دوبارہ پڑھئے۔ کیا اس سے صاف
ظاہر نہیں ہوتا کہ جیسا کہ آریہ سماج کے نیم سمجھا
اور ان پر وشواس کرا کے آریہ ورت میں آریہ
سماج کے ممبر بنائے جاتے تھے۔ اسی طرح رشی دیانند
نے امریکہ میں بھی بے تکلف آریہ سماج کے وہی
نیم بمبئی والے بھیج دئے کوئی بھید نہیں کیا گیا۔
وہ اس لئے جو منش آریہ سماج کے نیموں کو اپنی پرسنتا
سے مانیں۔ وے وید مت انویائی اور جو نہ مانیں۔
وے کیول سوسائٹی کے سبھاسد رہیں۔ ان کا الگ ہونا
اچھا نہیں۔ اتیادی وشئے لکھ کر میں نے بابو ہریشچندر
چنتامن کے پاس پتر بھیجا اور اُنکو لکھا۔ کہ اس
پتر کی انگریزی کر شیگھر وہاں بھیج دیجئے۔ پرنتو انہوں
نے وہ پتر نیو یارک میں نہ بھیجا۔ جب سے یہ پتر کا
اُتر وہاں نہ پہنچا۔ تب جیسا میں نے اُتر لکھا تھا ویسا
ہی وہاں دیا گیا۔ کہ جو ویدوں کو پوتر سناتن ایشوریہ
مانیں وے وید کی شاکھا میں گنے جائیں اور آریہ
سماج کی شاکھا رہیں۔ پرنتو وہ سوسائٹی کی بھی
شاکھا رہیں۔ کیونکہ وہ سوسائٹی کے بھی ایک انگ
وت ہیں۔ ارتھات نہ آریہ سماج تھیوسوفیکل سوسائٹی
کی شاکھا اور نہ تھیوسوفیکل سوسائٹی آریہ سماج کی
شاکھا ہے۔ ایسا سب سجنوں کو جاننا اُچت ہے
اس سے وپریت سمجھنا کسی کو یوگیہ نہیں۔ دیکھئے یہ
بڑے آشچریہ کی بات ہے کہ جس سمے بمبئی میں آریہ
سماج کا استھاپن ہوا۔ اسی سمے نیو یارک میں تھیو
سوفیکل سوسائٹی کا آرمبھ ہوا۔ جیسے آریہ سماج کے
اُدیش (نیم) بمبئی کے بنائے گئے۔ ویسا ہی (اُدیش)
نیم تھیوسوفیکل سوسائٹی کے نشچت ہوئے۔ اور
جیسا اُتر میں نے بھیجے پتر ہی باہر نکلنے کے وید کی
شاکھا اور سوسائٹی کے لئے بھیجا تھا۔ اس کے
پہنچنے کے پورب ہی نیو یارک میں ویسا ہی کارج
کیا گیا۔ کیا یہ سب کارج ایشوریہ نیم کے انوسار
نہیں ہے۔ کیا ایسے کارج ایک جیو کے سامرتھ
سے باہر نہیں ہیں۔ جو کہ جیسے کارج پرتھوی کے
اوپر جب سے ہوں۔ ویسے ہی بھومی کے تلے
(پاتال) ارتھات امریکہ میں اسی سمے ہو جائیں۔
یہ بڑی ادبھت باتیں جنکی منشا سے ہوئی ہیں
ارتھات پانچ ہزار برسوں کے پشچات آریہ ورتیہ
دھارمک منشیوں اور پاتال سے ارتھات امریکہ
نواسی منشیوں کا ویدوکت سناتن شریشٹ دھرم
ویوہاروں میں باندھ ہونی (برادرانہ) پریم پرگٹ
کیا ہے۔ سرب شکتیمان پرماتما کو کوئی

Haridwar. Digitized by eGangotri

کوئی دھنواد دیتا ہوں

پیارے ناظرین! رشی کے ہردئے کا اہلاد کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جبکہ پاتال دیش کے بھائیوں نے ویدک مت کو گرہن کیا۔ اور وہ آریہ سماج کے سبھاسد بنے! کیا اس طرح کا دھنیہ واد ایک تنگ خیال **ہندو ریفارمر** پرماتما کے ارپن کر سکتا ہے؟ لیکن رشی اس دھنیہ واد پر ہی اپنے ہردئے کے وشال بھاوؤں کو سماپت نہیں کرتے۔ بلکہ اس سے بھی آگے چلتے ہیں۔

"ہے سرب شکتیمن۔ سرب ویاپک۔ دیالو سنسار کے پالتن! جیسا آپ نے کرپا سے یہ کرت کیا ہے۔ ویسے **بھوگولستھ** سب دھرماتما۔ ودوان منشیوں کو اشی وید وکت ست مارگ میں پرورت کیجئے۔ کہ جس سے پرسپر وِرودھ چھوٹ کر ستیہ ہوکے سب منش ایک دوسرے کی ہانی کرنے سے پرتھک ہو کے انیوں کا سدا اپکار کیا کریں۔ ویسا ہی ہے منشو آپ لوگ بھی ایشور کی پرارتھنا پوروک پرشارتھ کریں۔ کہ جس سے ہم لوگ ایک دوسرے کو دکھوں سے چھڑاتے اور آنند سے گپت رہیں ہے بندھو ورگو۔ جیسا آج منشو کو چھ ہزار برسوں کے پورب تھا۔ **ویسا سمے ہم لوگ کب دیکھیں گے؟**"

کیسی دردناک پرارتھنا رشی کے ہردئے سے نکل رہی ہے۔! کون کٹھور ہردئے ہے۔ جو کہ اس پرارتھنا کو سنکر نہ بول اٹھے کہ یہ بھگون آپ کے اپکار کو ہم کب بھول سکتے ہیں۔ ہم آپکی شبھ اچھا کی پورتی کے لئے یتھا شکت پریتن اوشیہ کریں گے۔ آگے چلو۔ رشی کی ہردئے کے اندر کیسے کیسے اوچ بھاؤ پیدا ہو رہے ہیں۔

"دھن ہیں وہ منشیہ کہ جو جیسا اپنا ہت چاہتے اور اہت نہیں چاہتے اور ویسا ہی ورتاؤ سے سب کے ساتھ سدا کرتے تھے۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے؟ اس کے لکھنے سے میرا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ جو جو باتیں سب منشیوں کے سامنے ستیہ ہیں۔ جن کے ستیہ ہونے کے لئے کوئی بھی منش ساکشی نہیں لے سکتا۔ اُن اُن باتوں کو دھرم اُن سے وِرودھ کو ادھرم جان مان کے بھوگول کے منشیوں کو دھرم کی باتوں کا گرہن کرنا اور ادھرم کی باتوں کو چھوڑ دینا کیا کٹھن اور اسمبھو ہے۔ جس لئے ایسا ہی ورتمان ۵ ہزار برسوں سے پورب تھا۔ اسی لئے کوئی دوسرا مت پرچرت نہیں ہوا تھا۔ جیسے اگیان سے آج کل سب منش **ایک ایک اپنی اپنی قوم اور ایک ایک اپنے** اپنے مذہب کی پشٹی اور سبکی ہانی کرنے میں پرورت ہو رہے ہیں۔ ویسے وید مت کے پرچار سمے میں نہ تھا۔ کنتو سب منش سبکی برھتی کرنے میں پرورت ہو کر کسی کی ہانی کرنا کبھی نہیں چاہتے تھے۔ سبکو اپنے سمان سمجھ دکھی کسی کو نہ کرنے اور سبکو سکھی کیا کرتے تھے۔"

کیا اب بھی رشی دیانند کو فنا فی القوم ہی مانتے جاؤ گے کیا اب بھی آپ ہندو مذہب کے ریفارمر کا ہی خطاب دیتے جاؤ گے۔؟ لیکن شاید آپکا جواب ہو کہ یہ تو سوامی دیانند نے ایک پورانا آدرش کھینچا ہے۔ عملی طور پر وہ اسوقت ہندو قوم کے ہی مددگار تھے آپکے اس شنکے کو خود رشی ہی نورت کر دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"**ویسے ہی اب بھی ہونا آوشیہ چاہیے**

کیا جب سب دھارمک ودوان منش پورشارتھ سے سب ست باتوں میں ایک متی اور متھیا باتوں میں ایک متی کر ایک مت کیا چاہیں تو اسمبھو اور کٹھن ہے؟ - **کبھی نہیں کنتو سنبھو اور سگم** ہے۔ جتنا اودوانوں کے وِرودھ اور میل سے منشیوں کو ہانی اور لابھ نہیں ہوتا۔ اتنے سے ہزار گنا ہانی اور لابھ ودوانوں کے وِرودھ اور میل سے ہوتا ہے۔ اسلئے سب سجن ودوان منشیوں کو اتینت اُچت ہے کہ شیگھر وِرودھ متوں کو چھوڑ اُن سے وِرودھ باتوں کو ادھرم مان کے ایک اوِرودھ مت کا گرہن کر پرسپر آنندت ہوں۔ یہی ویدادی شاستر پراچین سب رشی منی اور **میرا بھی سدھانت اور سنکلپ ہے۔** بدھی مانوں کے سامنے ادھک لکھنا آوشیک نہیں کیونکہ تھوڑے ہی لکھنے سے سب کچھ جان لیتے ہیں۔ اوم۔ متی شراون۔ ودی ۵۔ سموت ۱۹۳۲

ہستاکشر سوامی دیانند سرسوتی"

رشی واکیہ یہاں سماپت ہوا۔ اسکو بار بار غور سے پڑھئے۔ اور پھر اپنے ہردئے سے پوچھئے کہ کیا اس قسم کی پرارتھنا ایک تنگ خیال قومی ریفارمر کے ہردئے سے نکل سکتی ہیں۔ کیا اس طرح کے اُچیہ وچار ایک سنکشپت آتمک اور مکار آدمی کی بدھی سے برآمد ہو سکتے ہیں۔ امر واقعہ کو کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ رشی دیانند کسی ایک قوم یا کسی ایک مذہب کا ریفارمر یا کسی ایک ملک کا پیشوا نہ تھا۔ ایک دھارمک آدمی کے اپنے ماتا پتا سے خاص پریم کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اپنے ماتا اور پتا کے لئے دنیا کے دیگر مردوں اور عورتوں کو دکھ یا کلیش پہنچانا روا رکھے گا۔ سوامی دیانند اس بھومی سے اتینت پریم رکھتے تھے۔ محض اس لئے نہیں کہ یہ انکی جنم بھومی تھی۔ بلکہ زیادہ تر اس لئے کہ وہ ویدک دھرم کے اعلیٰ اصولوں کا نشوونما پراچین کال میں اسی دیش میں ہوا مانتے تھے۔ لیکن کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ دیگر دیشوں سے دویش رکھتے تھے۔؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا وشال ہردئے اُس زمانہ کے انتظار کے لئے ترس رہا تھا جبکہ **ساری دنیا کا ایک عالمگیر سچا دھرم** قائم ہو کر سب انسان اوم کے ہی دھارمک جھنڈے کے نیچے آویں گے۔ رشی کی تحریریں اور ان کا عمل بتلا رہا ہے۔ کہ وہ کسی ایک قوم یا فرقہ کے پکشپاتی نہ تھے۔ ان کے لئے دنیا میں دو قسم کے ہی منشیہ تھے۔ ایک آریہ سداچارک۔ آریہ اور دوسرے اناریہ۔ تیسری قسم سوائے ان شودروں اور انتیجوں کے انہوں نے کوئی سمجھی ہوئی نہ تھی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں کبھی کبھی خاص خاص عرصہ کے بعد آریہ سماج کے اندر بعض لوگوں کے دلوں میں رشی دیانند کو ہندو ریفارمر ثابت کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ کلچر ڈھل کو کھوں

CC0. Gurukul K

ستا رہا۔ اور اب بھی کسُوں یہ خیال
بعض طبیعتوں کو بےچین کر رہا ہے۔ میری رائے
میں اسوقت کی کوشش کے محرک بھی وہی اسباب ہیں
جو کلچرڈوں کی کوشش کے محرک تھے۔ جب لالہ لاجپت
رائے جی نے محفوظ زدوں کے بچانے کے لئے ہندوؤں
سے اُن کے مرے ہوئے بزرگوں کے شرادھ کے نام پر
اپیل کی تھی۔ تو انکی غرض یہی تھی کہ کہیں ہندو ہم
سے علیٰحدہ نہ ہو جاویں۔ کہیں ہندو ہمیں جو آنند ویدیوں
خود ہندوؤں کی خوشامد کرتے ہوئے سوامی دیانند
کو ہندو ریفارمر ثابت کرتے اور آریہ سماج کو ہندو سُدھار
سبھا جتلاتے ہوئے ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے ہندوؤں کو
ہم لوگوں کے برخلاف اُکسانا چاہا تھا۔ اُنکے پاتیں ثابت
کرنا چاہا۔ کہ ہم لوگ ہندوؤں کے دشمن ہیں۔ پھر جب
آریہ سماج نے رہتیہ سکھوں کو آریہ بنا کر اپنے اندر جذب
کیا (یہ غلط کہا جاتا ہے کہ رہتیئے ہندو بنائے گئے۔
اُن کے اگوا مہاشے نند کشور لیشپال آدمی سے پوچھئے
کہ میرے ساتھ قبل شدھی اُنہوں نے کیا شرائط طے
کی تھیں۔ اُنہوں نے ویدک دھرم کے اصولوں کو سمجھ کر یہ
مانا تھا۔ کہ" انکو اپنی برادری چھوڑ کر بھولے سے
آریوں کے ساتھ رہنا منظور ہے مفصل حسب ضرورت
پھر لکھا جا سکتا ہے) میں کہہ رہا تھا۔ کہ جب رہتیہ سکھوں کو
شُدھ کر کے آریہ سماج نے انکو اپنے اندر جذب کیا۔ تب
بھی ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے ایک طرف تو ہندوؤں
کو خوش کرنے کے لئے اِس شُدھی کے برخلاف اپنے
آپکو ظاہر کیا۔ اور دوسری طرف تت خالصہ صاحبان کو
بابا نانک صاحب اور مہاراج گووند سنگھ صاحب کی
تعریف کر کے خوش کرنا چاہا۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا جو
خود کلچرڈ راہبروں سے پوچھئے۔ تت خالصوں نے
باوجود آریہ سماج کی صاف گوئی کے انکی نسبت کبھی
بھی حقارت آمیز الفاظ نہیں لکھے۔ لیکن ہمارے
کلچرڈ بھائیوں کی اُنہوں نے جو خاطر کی وہ کسی سے چھپی
ہوئی نہیں ہے۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ ہندوؤں نے
آریہ سماج کی درگھٹنا کے آگے رہتیہ شُدھی کے سوال پر

بھی آخرکار سرخم کیا اور کلچرڈ صاحبان کی کوشش کو
اُسی نگاہ سے دیکھا جس سے دیکھے جانے کی وہ مستحق
تھی۔

کیا ان گزشتہ واقعات سے ہمارے بھائی سبق نہ لینگے
کسی ہندو کے پاس چلے جائیے اور ایک اچھی نامہ کرنے
والے آریہ کا نام لیجئے۔ جسے کہ ضخیم نامہ کرنیکے لئے
شاید اُسے ہندو نے ترغیب دی ہو۔ اور ہندو فوراً
سنکر اُس کا نام بے غرضی سے لیگا۔ "خاک ہے آریہ
فلاں فلاں باتوں میں تو اُسے ہم نے گرا لیا۔ ہماری
تو خوشامدیں کرتا پھرتا ہے۔" لیکن کسی ایسے آریہ
کا نام لو جسے تم اپنے خیال خام میں اپنی سوسائٹی کو
ہندوؤں سے علیٰحدہ کرانیوالا خطرناک سمجھتے ہو۔ اور
پھر دیکھو کٹر سے کٹر ہندو اُسکی نسبت کیا فتوے دیگا "یہ ہمارے
بھائی ہے وہ اپنی دھن کا پکا۔ آریہ تو وہ ہی"
حالانکہ اُس آریہ کی بدولت شاید دسوں ہندو
انسٹیٹیوشنوں میں رد و بدل ہو چکی ہوگی۔ میں پھر بڑی
نمرتا سے ادب لیکن بڑی مضبوطی سے اپنے آریہ
بھائیوں کو خبردار کرتا ہوں کہ وہ آریہ سماج کی نازک
حالت پر غور کریں۔ اُسے اُسکے اعلیٰ آدرش سے گرانے
کی بے سود کوشش نہ کریں۔ بلکہ یہ نشچے کریں کہ جب
ستیہ سناتن پراچین ویدک دھرم ہمارا آدرش ہے
تو وید کے نام پر آپ بھی سوہت ہونیوالے ہمارے
ہندو بھائی خود بخود شدھانت کرن سے ویدک دھرم
کو گرہن کرنے جاویں گے اور پھر جنہیں آج آپ
ہندو کہتے ہو وہ خود آگے ہو کر دنیا کے ہر ملک ہر قوم
اور ہر فرقہ کے آدمی کو اوم کے جھنڈے کے نیچے
لانیکی کوشش کریں گے۔

ست بھید کے وچار میں اکثر کلام کے اندر سختی
آجاتی ہے۔ اُس سے میری تحریر بھی خالی نہیں ہوگی
لیکن میں آشا کرتا ہوں کہ میرے آریہ بھائی اُس
بیرونی سختی کو خیال میں نہ لاتے ہوئے میری تحریر کی اصل
مقصد کی طرف توجہ دیں گے۔

پُربت انت کے آریہ بھائیوں سے
خاص نویدن

یکم اگست سنہ ۱۹۰۴ء کے آریہ پتر میں ایک لیکھ چھپا ہے
جس کا عنوان ہے "یہ آپکی ہی کرپا ہے" مجھے نہیں معلوم
کہ آیا یہ لیکھ پنڈت رُدر دت جی کا لکھا ہوا ہے۔ یا کہ
کسی نیچہ جی کا۔ لیکن عبارت کا ڈھنگ بتلا رہا ہے۔ کہ
پنڈت رُدر دت ہی اسکے لیکھک ہیں۔ اس میں پنجابیوں
سے آپ لوگوں کو بڑی نفرت دلائی گئی ہے۔ پنڈت
کرپا رام حال سوامی درشنانند جی کی نسبت جو کچھ لکھا
ہے۔ اُس سے مجھے کچھ مطلب نہیں لیکن جو کوشش
کہ ایک طرح سے تر بھینی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر
کئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا۔ ایک تو
خوشی ضرور ہوئی کہ جو لوگ میری تحریرات کو مبالغہ
سمجھا کرتے تھے اُن کو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ جو لوگ
اسوقت آریہ سماجک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وے
واقعی ایک عالمگیر دھرم کے پیرو بنکر ایکدوسرے کے
ساتھ پریم کو نہیں بڑھا رہے۔ بلکہ اُسی طرح کے تنگ
خیال ہیں۔ (بلکہ اُس سے بھی زیادہ) جیسے کہ پورانک
ہندوؤں کی اوستھا میں تھے۔ کیا یہ پرانتک تنگ خیالی
کبھی بھی رشی دیانند کا مشن پورا ہونے دیگی۔ اِس
تحریر میں صریحاً صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ گپت پرانت
کے مجوزہ گرُوکل کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مجوزہ
گرُوکل کے ساتھ ملانے کے راستہ میں رکاوٹ ڈال
رہا ہوں۔ آریہ پتر کی تحریروں کا اگر میں ساتھ ساتھ
نوٹس لیتا رہتا۔ اور جس گہری پالیسی پر اسوقت
آپکے لیڈر کام کر رہے ہیں۔ انکی قلعی ساتھ ہی ساتھ
کھولتا جاتا۔ تو آج پنڈت رُدر دت کو یہ مضمون
شائع کرنے کا حوصلہ نہ ہوتا۔ اب بھی میں اس تحریر
کو بنیاد ٹھہرا کر پنجاب اور گپت پرانت کے کاموں کے
تعلقات کا نقشہ پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

محض اس لئے کہ ایسا کرنے سے کہیں زیادہ دویش اگنی نہ پھیل جاوے۔ لیکن میری نسبت جو غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے۔ اسکو دور کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ذیل کے بھائیوں سے بادب لیکن بڑے زور کے ساتھ درخواست ہے۔ کہ براہ تنگ کپش بات کو دل سے نکالکر نجیب آباد کے جلسہ کی اندرونی اور بیرونی کل کارروائی راست راست آریہ پبلک کی آگاہی کے لئے لکھکر پرچارک میں چھپنے کے لئے بھیجدیں تاکہ یکت پرانت کے آریہ بھائیوں کو معلوم ہوجاوے کہ آریہ سماج کے کام کا گورو کس نے سمجھا ہے۔ اور کون اسکو پورا کرنے کے پریتن میں لگا ہوا ہے۔

(۱) بابو گھنشیام سندر بی۔ اے وکیل مین پوری۔ آپسے اس لئے درخواست ہے کہ آپنے پرایوٹ خط میں مجھے مسلمانوں کے علی گڑھ کالج اور ہندوؤں کے سنٹرل کالج کی تمثیل دیکر تحریک کی تھی کہ میں محض ایک ہی گروکل کے لئے سبکو کام کرنے کے لئے پریرنا کروں آپنے دیکھ لیا کہ اشارہ کرتے ہی اس قسم کے کمینہ حملوں کا شکار ہوا۔ اب آپکا فرض ہے کہ آپ نجیب آباد کی جلسہ اندرونی و بیرونی کارروائی صاف صاف درج کریں۔ اسوقت ذاتی لحاظ ملاخطہ سے سوسائٹی کے کاموں کا ستیاناش ہو رہا ہے۔

(۲) بابو گنگا پرشاد۔ ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ۔ آپ دونوں فریق کے صلاح مشوروں میں شریک تھے۔

(۳) پنڈت دوارکا پرساد صاحب ممبر آریہ سماج بدایوں۔

(۴) چودھری چھنی سنگھ صاحب رئیس نہٹور۔

ان کے علاوہ جن اور بھائیوں کو صحیح حالات معلوم ہوں۔ ان سے بھی پرارتھنا ہے کہ جملہ حالات لکھکر بھیجدیں۔

خاتمہ پر شریمان پنڈت بھگوان دین جی پردھان اور کنور ہکم سنگھ جی اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یکت پرانت سے نویدن ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے سمجھیں۔ اور گروکل سے عظیم الشان کوشش کے متعلق بحث (جسپر کہ آریہ سماج کی آئندہ بہتر یا بد ہستی کا مدار ہے) ایسے "چھیڑ گھوڑ چڑھ ہوں" نہ چھوڑیں۔ جن سے ایکہی وقت میں دو متضاد مضامین لکھوا لینا کچھہ مشکل نہیں ہے۔

میں اُن بھدر پرشوں کے لیکھوں کا جن کے نام اوپر دئے ہیں۔ اگست کے خاتمہ تک انتظار کرونگا اور اگر اسوقت تک انہوں نے اس معاملہ کی طرف توجہ نہ کی۔ تو یکت پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی ابتدائی تواریخ سے شروع ہوکر گروکل کے سمبندھ میں اسنے جو کارروائی کی ہے۔ اس کا مفصل حال اپنے یکت پرانت کے بھائیوں کے روبرو پیش کرونگا۔ تاکہ انہیں معلوم ہو جاوے کہ پنجابیوں سے نفرت پھیلانا کہیں کرتگھنتا دوش تو نہیں ہے۔

ریویو

آریہ دھرم سنیدہ جیون۔ ارتھات مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر مولفہ بابو رام بلاس سارڈا میونسپل کمشنر اجمیر۔ دیوناگری اکشروں میں قیمت فی جلد ۸ عہ رشی دیانند کا جیون چرتر آریہ بھاشا میں اب تک آریہ سماج کی طرف سے کوئی نہیں نکلا تھا۔ لالہ لاجپت رائے نے جو جیون چرتر اردو میں لکھکر اُسکا ترجمہ اردو بھاشا میں نکالا تھا۔ اُسمیں زیادہ تر کوشش یہ ثابت کرنے کی تھی کہ آریہ سماج کے کوئی نشچت سدھانت نہیں اور کہ مانس بھکشن کے جواز یا ناجواز سے آریہ سماج کو تعلق نہیں۔ بابو رام بلاس جی نے اس جیون چرتر میں ان معاملات پر بھی ماسٹر آتما رام جی سے اُن کے لکھے ہوئے دیباچہ میں بحث کرائی ہے۔ دیباچہ ماسٹر آتما رام جی کا بہت عمدہ لکھا ہوا ہے جس میں بھارت ورش کا مختصر اتہاس و کیرتستا نشر پر

کی حالات اور آریہ سماج کے نتیموں کی زبردستی تبدیلی کی گئی ہے۔ جیون چرتر بھی نہایت عمدگی سے لکھا گیا ہے۔ پرکچھہ خاص خطوط شری سوامی دیانند جی مہاراج کے لکھے ہوئے درج کئے ہیں۔ جو دیکھنے کے لائق ہیں۔ ان خطوط سے بہت سے نئے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک ۱۸ فروری ۱۸۸۱ء کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت بھیم سین پانچ روپیہ ماہوار پر نوکر ہوا تھا۔ پنڈت بھیم سین کی نسبت یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ویاکھیان میں پورانک خیالات ظاہر کرنے کے باعث سوامی جی نے اُسے نکال دیا تھا۔ اور پھر بار بار یہ اقرار کرنے پر اُسے بلایا۔ کہ اُسنے پورانوں کا جھوٹھ لکھے کر لیا ہے اور کہ وہ کبھی بھی اپنے خیالات کو ظاہر نہ کریگا۔ بعض خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شری سوامی جی کے سامنے بھی پنڈت لوگ ویدانگ پرکاش وغیرہ کو غلط اشدھ چھپوا رہے تھے۔ غرضیکہ ان خطوط سے بہت نئے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ میری رائے میں اس جیون چرتر کی ایک پرتی ہر ایک آریہ گرہ میں ہونی چاہئیے۔

آریہ سماج کے مشن کی نسبت ماسٹر آتما رام کی رائے سمت ۱۹۶۱ بکرمی میں

(زیر ریویو جیون چرتر کے اپودگھات کے صفحہ ۱۰۶ سے)

چھٹا نیم۔ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک انتی کرنا۔" (ودوان) جو لوگ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کیول ہندوؤں کے ہی سدھار کے لئے ہے۔ وہ اس نیم کے "سنسار" شبد سے اگیہ (ناواقف) ہیں۔ وہ "سروانی بھوتانی" اور "پیتام و اچم ..... جنیبھیہ" ان ویدک شبدوں کے ارتھ نہیں جانتے۔ اس حصے کی انتہی کی

CC0. Gurukul K

رشی دیانند کس پرکار اپنے جیون میں انگلینڈ آدی دیشوں میں ویدک سدھانتوں کے پرچار کی آوشیکتا سمجھتے تھے۔ من لکھت لیکھ کرہا ہے۔ (اسجگہ سوئیر رشی کا ایک لیکھ سپشٹ دیا ہے۔ جن میں شری سوامی جی کا خط پنڈت شیام جی کرشن ورما کے نام کا چھپا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی نے پنڈت شیام جی کو چلتے ہوئے ویدک دھرم کے پرچار کی ہدایت کی تھی۔

تبدیلی جگہہ کی ضروری اطلاع

غور سے پڑھئے

مطبع ستیہ دھرم پرچارک اور اخبار کو جالندھر سے ہردوار محض اس لئے تبدیل کیا گیا تھا کہ میرے نزدیک مگر یہ دونوں کام خانجات ٹھیک طور پر چلیں اور گروکل کے متعلقین کے ہردوار ٹھیرنے اور کام کرنے کا ایک اچھا ذریعہ بنیں۔ لیکن جب سے مطبع اس جگہہ آیا متعلقین مطبع اس جگہہ جم کر بیٹھے ہی نہیں۔ کاتبوں کا تو یہاں ٹھیرنا ہی مشکل ہو۔ جن کرمچاریوں کو دس روپیہ دینے سے جالندھر میں کام ہوسکتا تھا اُنہیں دوگنے روپیہ دینے پڑے۔ خرچ بہت بڑہ گیا۔ لیکن باوجود ان سب مصارف کے برداشت کے بھی نہ پریسمین جمکر ٹھیرتے نہ کام کرنیوالے قلی ہی ملتے۔ اور نہ کام وقت پر نکلتا۔ اِن سب مشکلوں کا حل جب مشکل ہوگیا اور ساتھ ہی کلیات آریہ مسافر کی چھپوائی میں ہزاروں روپیہ لگ کر اُس کی فروخت خاطر خواہ تو درکنار معمولی بھی نہ ہوسکی اور مطبع ہزاروں روپیوں کا مقروض ہوگیا۔ اُسوقت ضروری ہوا کہ میں مطبع کی طرف خود متوجہ ہوکر اُسکی حالت کو درست کروں۔ اور اگر اُس کا رکھنا ناممکن ہو تو کم ازکم جلد قرضہ سے اُسے پاک کرکے بند کردوں۔ اور پھر گروکل کی سیوا کیلئے بالکل آزاد ہوجاؤں۔ اِن خیالات سے متحرک ہوکر میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا سے ڈیڑہ سال کی رخصت کی درخواست دی۔ افسوس کہ سبھا نے درخواست نامنظور کرتے ہوئے مجھے یہ جواب دیا کہ جب تک میرا کوئی مناسب قائم مقام نہ ملے اُسوقت تک مجھے سبکدوش نہیں کیا جاسکتا میں نے پھر کوشش کی کہ کسی طرح مطبع ہردوار میں ہی رہ سکے لیکن سب کوششیں بےسود گئیں۔ اسلئے اب مصمم ارادہ ہوگیا ہے کہ مطبع کو جالندھر بھیجدیا جاوے پس بغرض آگاہی عام تحریر کرتا ہوں کہ

(۱) اخبار ستیہ دھرم پرچارک ۱۲ و ۱۹ اگست کا آپکے پاس پہونچتا ہے۔ اب ۲۶ اگست کا اخبار جالندھر سے نکلیگا۔ اگر اُس تاریخ کے اخبار کی اشاعت میں کچھہ دیر ہوجاوے تو خریدار صاحبان معاف فرمادیں کیونکہ نئی جگہہ اپنے چیزوں کو گاڑنے وغیرہ میں توقف ہونا ممکن ہے۔

(۲) ۱۹ اگست تک جن مہاشیوں کو اخبار یا مطبع یا خرید کتب کی نسبت خط وکتابت کرنی ہو وہ ہردوار خطوط بھیجیں۔ لیکن اُس کے بعد جملہ خط وکتابت جالندھر کے پتہ سے کریں۔

(۳) مطبع کے کام کی ابتدائی درستی کے لئے گروکل کا کام شری لالہ خوشی رام جی کے سپرد کرکے میں خود کچھہ دن جالندھر رہونگا۔ اس لئے جو سجن مجھہ سے نج کا پتر بیوہار کرنا چاہیں وہ ۱۷ اگست کے بعد نج کے خطوط جالندھر کے پتہ سے بھیجیں۔ گروکل سمبندھی کل پتر بیوہار اسی جگہہ کے ساتھ کریں شری لالہ خوشی رام جی ہرایک پتر کا جواب دیدیں گے۔

منشی رام مالک مطبع و اخبار ستیہ دھرم پرچارک

کاشی ناگری پرچارنی سبھا کا بڑا ہی دھنیہ واد کیا جاتا ہے کہ سبھا موصوف نے ناگری کی ۲۵ نہایت ہی مفید اور عمدہ پستکیں گروکل کے لیئبریری کو مفت دی ہیں اور آئندہ کے لئے اقرار کیا ہے۔ کہ سبھا کی پتر کا گرنتھ مالا اور وگیان کوش برابر مفت بھیجے جایا کریں گے۔

مُراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

منتری آریہ سماج بنت ضلع مظفرنگر کتب فروش کی شکایت درج اخبار نہیں ہوسکتی اگر آپ سے دہوکھا ہوا ہے تو آپ مواخذہ کرسکتے ہیں۔ اڈیٹر۔

آریہ سجنوں سے دھن بٹورنیکا نیا اوپائے

آریہ سماج بھی ایک عجیب کشتیرہے جو اپنی اور بیگانوں سبکی پالنا کرتا ہے۔ چاہے وہ انت میں دکھدائی ہی ثابت کیوں نہ ہوں دیکھا جاتا ہے کہ آریہ سماج سے ایک مت وادیوں نے اپنے اپنے سوارتھ سدھ ہوں کے لئے آریہ جیوں کا روپ دھارن کرنا پرارمبھ کردیا ہے جس سے آریہ پرش کئی بار دہوکھے میں آجاتے ہیں کیونکہ اُن لوگوں نے تجربہ سے ثابت کردیا ہے کہ آریہ سماج کو صاف طور پر بداخلاقی کرتے ہوئے نقصان پہونچانا اُنکی طاقت سے باہر ہے۔ اسی کارن وہ اپنی مطلب براری نہیں کرسکتے۔ آریہ پرشوں کو ایسے گندم نما جوفروش پرشوں سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہیئے۔ اِس میں شک نہیں کہ کئی بار دہوکھے دینے والوں سے خبردار کیا جاتا ہے لیکن ہم لوگ جلدی بھول جانے کے عادی ہوگئے ہیں۔ اِس لئے وقتاً فوقتاً خبردار کرنا بھی فرض ہوا کرتا ہے۔

آریہ گن پنڈت بھیم سین اٹاوہ نواسی کو بھول نہیں گئے ہونگے۔ جنہوں نے ایک ویب لکر دھن بٹورا لیکن انت میں جب سب طرف سے ناامیدی ہی ناامیدی ہوئی اور یہاں تک کہ آریہ لوگوں کو اُنکی بنائی کتب سے بھی نفرت ہوگئی اور اُنکی کتب کو خریدنا بند کردیا گیا تو

پنے داماد ستیہ برت کو وہ پریس سپرد کیا اور اُسکو آریہ روپ میں پبلک کے سامنے پیش کیا۔ تھوڑے دن سے ستیہ برت کی طرف سے یجروید بھاشیہ کا نوٹس نکلا ہے وہ نوٹس اس قسم کا مہمل عبارت میں لکھا ہے۔جس سے سادھارن آریہ سماج اُسکو رشی کا ہی بھاشیہ جانکر خریدنا چاہتے ہیں ہم نے آریہ سماج اٹاوہ کے پردھان مہاشے تھا منتری جی سے تمام حالات دریافت کئے ہیں۔ اور اِس ملہ کو صاف کرنے کا یتن کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے آریہ پبلک کو دھوکھا دینے کے اور کچھ اصلی تو نہیں۔ صرف آریوں سے دھن بٹورنے کا ایک نیا اوپا ہے۔

رشی دیانند جی کے ہندی بھاشیہ سے لیاقت کے مطابق جوڑ توڑ لگانا شروع کیا ہے اور بہت جگہوں پر گول مال کر کے پبلک کو لوٹنا شروع کیا ہے۔ میں آریہ پبلک کی توجہ اسطرف ضرور کھینچکر عرض کروں گا۔ کہ کیا ان کا دھن لوٹنا اور پبلک کو دھوکھا دینا کہاں تک آریہ پرشوں کے قابل برداشت ہوگا۔ آریہ وچار وان اپنے لئے خود سوچکر اِس قسم کے کپول کلپت گرنتھوں کو خریدیں۔

ایکا شبھ چنتک

جگت رام

منیجر ویدک پریس اجمیر

نامہ نگار آریہ گزٹ و آریہ مسینجر کا جھوٹا الزام

آریہ گزٹ مطبوعہ ۲۸۔جولائی سنہ ۱۹۰۴ء اور آریہ مسینجر مورخہ ۲۴۔جولائی سنہ ۱۹۰۴ء میں ایک خبر سپاٹو کے میر منشی لالہ بھیجا نتھ صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے، جو بالکل غلط و بے بنیاد ہے۔ مجھے نہایت افسوس ہے۔کہ ایسی جھوٹی خبر بلا تحقیقات ایڈیٹر صاحب نے کیوں اخبار میں درج کردی ہے۔

اصل واقعہ یہ ہے:۔ میں نے بازار سپاٹو میں ویدک دھرم کے متعلق پر تین لکچر دئے جنمیں سماجک سدھانتوں کو ظاہر کرتے ہوئے نرم الفاظ میں مت متانتروں کا کھنڈن بھی کیا۔جس کا اندازہ وہاں کی پبلک سنجولی لگا سکتی ہے چوتھے روز سب آدمیوں کا یہ ارادہ ہوا کہ آج موضع کگر ہٹی میں جو سپاٹو سے دو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے پرچار کیا جاوے۔

ہم دس آدمی پرچار کرنے کی غرض سے جا رہے تھے۔ راستہ میں میر منشی صاحب اور ڈاکٹر صاحب نے مہاتما پارٹی کے خلاف کچھ ذکر شروع کیا اور لالہ للا رام صاحب اور مہتہ چھمبی جی اور لالہ منشی رام جی۔ پر اعتراضات کئے۔ جن کا جواب میں نے شانتی سے دیا۔ اور کہا۔اِس گفتگو سے کچھ فائدہ نہیں ہے یہ گفتگو بند کر کے رائے پیرا رام میموریل ہال کے متعلق اعتراضات کرنے لگے بعد ازاں میر منشی صاحب نے صاف الفاظ میں کہا۔ کہ انبالہ چھاؤنی کے مہاتما سماج کے سب ممبران مانس کھاتے ہیں۔ اسپر بھی مہاتما پارٹی کے اپدیشک اِدھر اُدھر بکواس مارتے ہوئے ہمیں بدنام کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ اگر انبالہ چھاؤنی سماج کے ممبر مانس کھانیوالے ہوتے تو ایک ممبر کو مانس بھکشن کرنے کی وجہ سے انترنگ سبھا کر کے خارج نہ کرتے۔ اسپر واہی تباہی بکنے لگے۔ یہاں تک کہ فحش گالیوں پر اُتر آئے۔ اسپر میں نے اُن سے کہا۔ کہ کیا یہی سماج کی شکشا ہے۔ آپ سماجک کہلاتے ہوئے ایک اُپدیشک کے ساتھ اسطرح کا سلوک کرتے ہیں۔ اسپر بھی اُنھوں نے اکتفا نہ کی اور گالیاں دیتے رہے۔ بالآخر میں اور لالہ رامسرنداس لاوی گھاٹ کو چلے آئے۔ پرچار کے لئے نہیں گئے۔ باقی سب آدمی موضع کگر ہٹی کی طرف چلے گئے شام کے وقت جب سب آدمی واپس سپاٹو آگئے تو سماج میں بیٹھے ہوئے ذکر چل پڑا۔ کہ میں اِس ساری بات چیت کو اخبار میں چھپواؤنگا ممبر ماسٹر اندر رام منتری آریہ سماج سپاٹو اور کئی ممبران نے مجھسے معافی مانگی اور التجا کی کہ اِس بات کو اخبار میں مطلق نہ شائع فرماویں منشی صاحب کی تو عادت ہی ایسی ہے ہمارے ساتھ روز جھک جھک ہوتی رہتی ہے۔ میں اُن کے اِس کہنے سے خاموش ہوگیا۔ منشی صاحب (بقول اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے) بذریعہ اخبار مشتہر کرتے ہیں۔ کہ مہاتما پارٹی کے اپدیشک نے کالج پارٹی کے لیڈروں کو دیا کہیان میں بہت سخت گالیاں دیں۔ جسپر ہمیں سخت رنج پہونچا۔ اور اُپدیشک کو ٹوکا وغیرہ۔ میں نے کالج پارٹی کے لیڈروں کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ گالیاں دینی تو کجا۔ میری کسی سے ذاتی دشمنی نہیں ہے جو میں گالیاں دیتا۔ اور نہ ہی ایسا کرنا کسی آریہ کا کام ہے۔ کیا عام لکچر میں گالی دینا بھی کسی طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ میر منشی صاحب کے حالات جسپاٹو سماج کے ممبران کی زبانی معلوم ہوئے ہیں اِس قابل نہیں کہ درج اخبار کئے جاویں۔ ورنہ معلوم ہو کہ وہ کیسے آدمی رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم لوگ آریہ سماج کے ادھکاریوں کے انتخاب کے وقت دھرم کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔

اخیر میں ہماری کلچرڈ اخبارات کے ایڈیٹران سے بھی گذارش ہے کہ براہ مہربانی اِس قسم کی تحریریں بلا تحقیقات درج اخبار نہ فرمایا کریں۔

دھرم دیو اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

CC0, Gurukul Kangri

آزادی کی آڑ میں خودسری

بیشتر اسکے کہ میں نفس مضمون پر بحث شروع کروں میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ہتکاری کے اڈیٹر نے "سماج کی موجودہ نازک حالت" جیسے نازک مضمون پر سنجیدگی اور متانت سے بحث نہیں کی اور اپنی پرانی عادت کی غلامی میں ایسے پیچیدہ سوال کو بھی مضحکہ میں اڑانے کی کوشش کی ہے مثال کے طور پر دیکھئے مہاتما منشی رام جی نے ست دھرم پرچارک میں یہی سرخی دیتے ہوئے ایک مضمون کے اندر لکھا کہ اگر محض دس نیم کا ماننا ہی ایک آریہ سماجی کے لئے کافی ہے اور آریہ سماج یا سوامی دیانند کے باقی سدھانتوں کا ماننا ضروری نہیں تو مہاتما اور کلچرڈ سماج میں فرق کیا رہا اسپر ہتکاری کے بامذاق اڈیٹر یوں رقمطراز ہیں "کلچرڈ لوگ بھی اسی دیش میں رہتے ہیں کیا ہم دیش چھوڑ جائیں" کیا ہتکاری کے ذمہ وار اڈیٹر مہاشے سمجھتے ہیں کہ ایسی تمسخرانہ تحریروں سے ہم کسی نیک نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

دوسری شکایت مجھے اڈیٹر ہتکاری کے برخلاف یہ ہے کہ انہوں نے بحث مباحثہ کے عام اور مسلمہ اصول کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا کیا کسی شخص کو اس امر سے انکار ہوسکتا ہے کہ مباحثہ میں جب فریقین ایک دوسرے کے مطلب اور منشا کو سمجھنے کی بجائے اپنے مخالف کے آشے کو الٹا اور غلط پیرایہ میں بیان کریں تو وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے اور مناظرہ کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

ماسٹر آتمارام جی امرتسری ۲۹ جولائی کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ سوال۔ ویدک دھرم کیا شخصی ہیں؟ جواب ...... دنیا بھر میں ایک ویدک دھرم ہی ہے جسکو ماننے میں کسی رشی منی پر ایمان لانے یا اس کی کتاب تصنیف و تالیف کو وید کے ساتھ ماننے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دوسرا سوال کرتے ہیں "کیا آریہ ہونے یا وید سمجھنے کے لئے سوامی دیانند پر ایمان لانا ضروری ہے" اور جواب نفی میں دیتے ہیں۔ اب اس قسم کے سوال و جواب سے صاف ظاہر ہے کہ اڈیٹر ہتکاری پیچیدہ (Indirectly) طریق سے لوگوں کو اس دھوکہ میں ڈال رہے ہیں کہ مہاتما منشی رام جی کا منشا ہے کہ ہر ایک آریہ سماجک پرش کو دیانند پر ایمان لانا چاہئے حالانکہ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بہتان ہے اور یہ کارروائی محض مناسب اور سنجیدہ خیالات کو ناجائز طور پر بیہودہ اور لچر ثابت کرنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی ماسٹر آتمارام جیسے ذمہ وار شخص پر سخت افسوس ہے۔

میں نے مثال کے طور پر اڈیٹر ہتکاری کے نامناسب ناجائز اور نفرت انگیز طریقہ بحث کی طرف پیارے پاٹھکوں کی توجہ دلائی ہے تاکہ وہ آئندہ کے لئے ہتکاری کی ٹیڑھی اور پیچیدہ عبارت سے آگاہ رہیں۔ ہتکاری کے اڈیٹر کی خدمت میں میری مودبانہ گذارش ہے کہ اس نامناسب طریقہ بحث کو کم سے کم سنجیدہ اور نازک معاملات پر سوچ وچار کرتے وقت تو چھوڑ دیا کریں۔

بدقسمتی سے دو مختلف خیالات کے آدمی آریہ سماج کے اندر موجود ہیں اور جیسا کہ مہاتما منشی رام جی نے سنجیدہ مگر افسوسناک الفاظ میں بتا دیا کہ آریہ پرشوں میں آئے ہوئے اختلاف کی وجہ سے انتظام میں گڑبڑ ہو رہی ہے تو ایسے موقعہ پر سنجیدگی۔ متانت اور احتیاط کو ہاتھ سے دے دینا دانا اور معاملہ فہم پرشوں کا کام نہیں اس وقت ضرورت ہے کہ مردانہ وار لیکن متانت کے ساتھ سوال زیر بحث پر وچار کیا جاوے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ آئندہ سے مجھ داس کی ناچیز آواز کی پرواہ کرتے ہوئے ماسٹر آتمارام جی امرتسری آریہ سماج کی نازک حالت پر عالمانہ طور پر سنجیدگی کے ساتھ بحث کرینگے۔

مجھے اس امر کے سدھ کرنے میں کہ خیالات کی یگانگت ایک سوسائٹی کی زندگی اور ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے وقت خرچ کرنے اور دماغ لڑانے کی ضرورت نہیں میرا خیال ہے کہ کوئی فرد بشر اس امر سے منکر نہیں ہوسکتا کہ جسقدر ایک مجلس کے آدمیوں میں باہم خیالات کی ایکتا اور یگانگت ہوتی ہے اتنی ہی وہ مجلس مضبوط بارعب اور کامیاب ہوتی ہے اور دنیا کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی ہے۔ بلکہ نہیں اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہم اس بات کے ماننے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ چند ایک آدمیوں کے واہی تباہی ایک موقعہ پر ایک جگہ میں اکٹھے ہونے کو مجلس نہیں کہہ سکتے۔ ایسے مجموعہ کا نام گروہ یا مجمع ہوا کرتا ہے ہاں اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہم ایک ہی خیال کے بہت سے اشخاص کو جو کہ ایک ہی مطلب اور مقصد کے لئے اتحاد کرتے ہیں۔ مجلس کہہ سکتے ہیں۔ رشی دیانند کے الفاظ کیا کبھی آریہ پرش بھلا سکتے ہیں؟ آپ ستیارتھ پرکاش میں تحریر فرماتے ہیں۔ جب تک ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان۔ ایک سکھ دکھ آپس میں نہ مانا جاوے تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے بلاشبہ سچی سوسائٹی وہی ہوسکتی ہے جسکے ممبر ایک دوسرے کے ہم خیال و ہم صلاح ہوں۔ رشی کی آواز صاف الفاظ میں بتاتی ہے کہ جہاں ایک عقیدہ اور ایک سکھ دکھ نہیں وہاں ترقی ہونا دشوار ہے اس مسلمہ اصول کو چند فقرات میں بیان کردینے کے بعد مجھے مطلق شک نہیں کہ میرے تمام پاٹھک اسبات پر متفق ہونگے کہ ہر ایک مجلس کے قیام اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے اسکے ممبروں کا ہم خیال اور ہم عقیدہ ہونا ازبس ضروری اور لازمی ہے۔ اور اس لئے کسی آریہ بھائی کو اس امر سے کبھی بھی انکار نہ ہوگا کہ آریہ سماج میں بھی مذہبی معاملات میں ایک خیال کا ہونا لازمی اور لابدی ہے سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ وہ کونسی باتیں ہیں جنکا ماننا ہر ایک آریہ سماجی کے لئے لازمی ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہئے وہ کونسی باتیں ہیں کہ جنمیں سے کسی ایک کو یا ایک سے زیادہ کو نہ ماننے والا آریہ سماج کا ممبر نہیں رہ سکتا۔

بعض بھائیوں کا خیال ہے کہ کوئی شخص جو کہ صرف

آریہ سماج کے دس نیم مانتا ہے۔ وہ کسی ایک یا کئی ایک ویدک سدھانتوں کو جنکو سوامی دیانند نشچے طور پر بچا سمجھتے تھے یعنی پرمیشور کے سدھانت سمجھتا رہا اور جنکی بابت سوامی جی مہاراج کی رائے ہے کہ وہ سب آریہ پرشوں کے ماننے کے لائق ہیں نہ مانتا ہوا بھی آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔

دوسرے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آریہ سماج کے اصولونکو مانتا ہوا کوئی شخص آریہ سماج میں داخل ہو سکتا ہے لیکن اسکے ہرگز یہ معنے نہیں کہ وہ آریہ سماج کے مسلمہ سدھانتوں سے جن میں سے چند تو صرف اعتقاد کے لیئے اور چند عمل کرنے کے لئے ہیں کوئی شخص منکر ہوتا ہوا آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔ انکا یہ خیال نہیں کہ آریہ سماج کے اصولوں میں کسی قسم کی تبدیلی کی جاوے لیکن یہ انکا خیال ضرور ہے کہ ہر ایک شخص آریہ سماج میں داخل ہونے کے لئے اسکے اصولوں پر دستخط کرتے ہوئے قدرتی اور لازمی طور پر آریہ سماج کے سدھانتوں کی پابندی کا اپنے تئیں ذمہ وار بناتا ہے۔ عین اس شخص کی طرح جو کہ ریل کا ٹکٹ لیکر اسمیں سوار ہوتے ہوئے لازمی طور پر ریلوے کے ان تمام قواعد کی پابندی کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور بصورت توڑنے ان قواعد کے جو کہ ریلوے نے ایسے مسافروں کے لئے مقرر ہیں سزا پاتا اور گاڑی سے نکال دیا جاتا ہے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ آریہ سماج کے اصول جہانتک کہ اصولوں کا کام ہوتا ہے بالکل مکمل اور مناسب ہیں اور یہ سراسر غلط ہے کہ وہ اصولوں میں کچھ ایزادی وغیرہ کرنا چاہتے ہیں۔ معاملہ صرف یہ ہے کہ آریہ سماج کی تواریخ میں چند واقعات ایسے پیش آئے ہیں جنہوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم تمام لوگوں کے ذہن نشین کرائیں کہ آریہ سماج کے دس نیموں کو مانکر آریہ سماج میں داخل ہونا لازمی اور قدرتی طور پر آریہ سماج کے ممبروں کو آریہ سماج کے نشچت اور مسلمہ سدھانتوں کے ماننے پر مجبور کرتی ہے اور کوئی ایماندار اور نیک نیت آدمی آریہ سماج [illegible]

سے ان سدھانتوں میں سے جنکو آریہ سماج نے بحیثیت مجموعی اپنا مانا ہوا ہے ایک یا ایک سے زیادہ کو نہ مانتا ہوا آریہ سماج کا ممبر نہیں رہ سکتا کیونکہ اگر ایسا نہ مانا جاوے تو تمام قسم کے خیالات کے آدمی آریہ سماج میں داخل ہو جاوینگے اور آریہ سماج بجائے ایک ویدک پرچارنی سبھا کے مناظرہ خانہ بنی جاویگا اور بجائے اسکے کہ جگت کا اودھار کر سکے خود بھی رشی واک کے مطابق نشٹ بھرشٹ ہو جاویگا۔ جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ صرف آریہ سماج کے نیم فرداً فرداً ہر ایک آریہ سماجک پرش کے واسطے نتائج نکالنے کے لئے کافی ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایک ہی اصول سے لوگ مختلف نتائج نکالتے رہے اور نکالتے رہینگے اور واقعات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ بنیادی اصولوں سے لوگوں نے بالکل متضاد نتائج برآمد کئے۔ آج بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ نیم نمبر ۲ کی رو سے مانس کا نہ کھانا سدھ ہے چونکہ پرماتما دیالو ہے اسلئے جانوروں کا مارنا پاپ ہے اور دعوے کیا جاتا ہے کہ سوائے اس کے کوئی اور نتیجہ نہیں نکل سکتا مگر دعوے کرنے والے بھائی بھول جاتے ہیں کہ ان سے اعلے اور روشن دماغ آدمی جو رحم وغیرہ صفات سے موصوف تھے۔ اور پرماتما کو بھی رحیم سمجھتے تھے گوشت کھانا مطلقاً پاپ نہ سمجھتے تھے۔ اور نہ سمجھتے ہیں۔ تو ایسے با وقار شخصوں کی موجودگی میں یہ دعوے کرنا کہ خدا کو رحیم ماننے سے لوگ ضروری طور پر گوشت کا استعمال پاپ سمجھینگے ایک وہمی اور خیالی بات ہے۔ مہا پرش اپنے بالکل روشن اور منور دماغ کی مدد سے اعلے سچائیاں منش ماتر کو گمراہی سے بچانے کے لئے دنیا میں پھیلاتے ہیں اور انکے بعد معمولی عقل کے انسان ان نیک اور پاک روحوں کی مدد پا کر ان سچائیوں کی ماہیت کو قدرے سمجھ لیتے ہیں مگر یہ کہنا کہ تمام لوگ بلا ذات خود اعلے اور عیاں اصولوں سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں بالکل فضول اور بے بنیاد ہے

آریہ سماج کے اصول صرف آریہ سماج کے ممبروں کے اختلافات کے موقعہ پر آخری فیصلہ دینے کے لئے ہیں۔ کسی مجلس کے اصولوں کا صرف یہ مطلب ہوا کرتا ہے کہ اس مجلس کا کوئی شخص دلیل بحث کرتے وقت انکا خیال اپنے دل میں رکھے اور انکو کوئی شخص یا اشخاص اس مجلس کے لحاظ سے راستی پر سمجھے جاوینگے۔ جو کہ اپنے بیان کو اس مجلس کے اصولوں کے مطابق و موافق سدھ کر سکیں۔ مگر کسی مجلس کے اصولوں کی موجودگی کبھی اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ اس مجلس کے کوئی نشچت سدھانت جو کہ ایک طرح سے عام اور فراخ اصولوں کے نتائج ہوا کرتے ہیں نہ ہونے چاہئیں۔ کسی سبھا کے لئے یہ نہایت ہی خطرناک ہوگا اگر وہ اپنے خاص اصولوں کو جو کہ اسکے ممبروں کی روزانہ زندگی پر بالواسطہ یا بلاواسطہ (Directly or indirectly) اثر رکھتے ہوں۔ نشچت نہ رکھے اور ان سدھانتوں کا ماننا اپنے ہر ایک ممبر پر لازمی قرار نہ دے۔ وہ دن آریہ سماج کے لئے سخت منحوس ہوگا جبکہ اسکے ہر ایک ممبر کو اس امر کا مجاز ہوگا کہ طریق عبادت طریقہ تعلیم۔ طریقہ شادی اور باقی ویدک سنسکار وغیرہ پرماتما اور راجہ کے تعلقات۔ سزا و جزا کا طریقہ ورنا اور آشرم کے قواعد۔ نیوگ۔ کھان پان۔ آچار ویوہار وغیرہ کے متعلق اپنی اپنی طبیعت عقل اور سمجھ کے مطابق رائے رکھے اور آریہ سماج کا مجموعی طور پر کوئی نشچت خیال متذکرہ بالا مضامین کی نسبت نہ ہو جسکا ماننا ہر ایک ممبر پر لازمی ہو۔

اس اندھکار اور آپا دھاپی کے زمانہ کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت نہیں ہر ایک آدمی سوسائٹی کی اس حالت کا جبکہ اسکا کوئی مقررہ دستور العمل نہ ہو اور ہر ایک ممبر اپنی بدھی انوسار اپنے لئے نتائج نکالنے کا مجاز ہو خود کھینچ سکتا ہے۔ آہ وہ زمانہ کیسا ہی سکھ کا ساہی اور پہلے درجہ کی بربادی۔ تباہی اور ابتری کا زمانہ ہوگا۔ مختصراً میرا کہنے کا یہ مطلب ہے

CC0, Gurukul Kangri

دوسری قسم کے اشخاص کا جنہیں شامل ہونے کا مجھکو بھی نفرت ہے یہ دعوےٰ ہے کہ آریہ سماج کے اصولوں کے علاوہ اور کوئی امور تصفیہ شدہ ہیں۔

چونکہ آریہ سماج نے بہ حیثیت مجموعی آریہ سماج کے نیموں کے انوکول ہونے یا عقل کے مطابق ہونے یا وید انوکول ہونے کی وجہ سے یا رشی منیوں کی شہادت پر جنہیں سوامی جی مہاراج بھی شامل ہیں یا تمام قسم کی وجوہات کی مجموعی طاقت کی بنا پر اپنا ثبوت سدھانت مانا ہے اور ویسا ہی لوگوں میں پرچار کرنیکا بوجھ اپنے سر پر اٹھایا ہوا ہے اسلئے ایسے تصفیہ شدہ امور کا ماننا ہر ایک آریہ پرش پر لازمی ہونا چاہئے۔ کسی شخص کو آریہ سماج میں رہتے ہوئے آریہ سماج کے مجموعی طور پر فیصلے کئے ہوئے اور مانے ہوئے سدھانتوں کے برخلاف اعتقاد رکھنے کا حق نہیں۔ یعنی ہر ایک شخص کی اخلاقی ذمہ واری یہ ہونی چاہئے کہ اگر وہ آریہ سماج کے کسی ایک سدھانت کے ساتھ بھی اتفاق رائے نہیں کر سکتا تو وہ آریہ سماج سے علیحدہ ہو جاوے۔ آریہ سماج کو مجموعی طور پر اپنے فیصل شدہ امور کو غلط قرار دینے یا بدل دینے کا حق ہے مگر اسکے ممبروں کو فرداً فرداً کوئی حق حاصل نہیں کہ کسی ایک سدھانت کو غلط قرار دے یا تبدیل کرے۔ جب کسی شخص کو آریہ سماج کے عام طور پر مجموعی حالت میں مانے ہوئے کسی سدھانت سے اختلاف ہو تو اسکا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس امر کی اطلاع آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دے وہ سبھا اس معاملہ پر وچار کرنے کے بعد دریافت کرے کہ آریہ سماج کی مجموعی رائے اس معاملہ کی نسبت کیا ہے آیا آریہ سماج کے ممبر سوامی دیانند جی مہاراج کے نتیجہ کردہ اور مانے ہوئے ویدک سدھانت زیر بحث کے برخلاف مجموعی طور پر رائے رکھنے یا رائے ظاہر کرنے کو تیار ہیں یا نہیں اور اگر ایسی کارروائی کے بعد آریہ سماج بحالت مجموعی رشی کے نتیجہ ہوئے اور مانے ہوئے ویدک سدھانت کے برخلاف فیصلہ نہ دیوے تو اس ممبر کا جسکا خیال اس خاص سوال پر رشی کے برخلاف ہے فرض ہے کہ فوراً آریہ سماج سے علیحدہ ہو جاوے اور نیز آریہ سماج کو بھی لازم ہے کہ ایسے شخص کو فوراً علیحدہ کر دیوے اگر وہ شخص تحقیق سے کہتا ہے کہ وہ سچائی پر ہے تو اسکو آریہ سماج کی مجموعی رائے تبدیل کرنیکی کوشش کرنی چاہئے مگر تاوقتیکہ آریہ سماج مجموعی حالت میں رشی کے کسی ایک سدھانت کے برخلاف فیصلہ دینے کے لئے تیار نہ ہو اسوقت تک رشی کے مخالف رائے رکھنے والا شخص نہ آریہ سماج میں شامل رہ سکتا اور نہ رہنا چاہئے۔

اگلے ہفتہ میں اس بات کے ثبوت کرنیکی کوشش کرونگا کہ آریہ سماج نے مجموعی طور پر اپنی سدھانتوں کو ویدک سدھانت مانا ہوا ہے جنکو رشی دیانند ویدک سدھانت سمجھتے ہوئے مانتا اور دوسروں سے منوانے کی کوشش کرتا رہا۔

(وشومبھر ناتھ)

کیا سچے عیسائی ایسے ہوتے ہیں

قصبہ کرنال کے ایک حصّہ کا نام صدر بازار ہے جب یہاں سے چھاؤنی ٹوٹی تو بہت سے چمار اور اہیر وغیرہ جو چھاؤنی کے ساتھ انبالہ وغیرہ نہیں گئے کرنال میں ہی آباد ہو گئے جس جگہ یہ رہتے ہیں اُس حصّہ کو صدر کہتے ہیں۔ اب عرصہ سے اقوام بالا کے علاوہ اس حصّہ میں اہلکار اور ذی عزت اشخاص بھی سکونت پذیر ہیں۔ اکثروں نے مکان بھی بنا لئے ہیں اور بہت سی دُکانیں بھی ہیں۔

تین چار سال سے پیشتر کرنال میں مشن ہسپتال کی کارکن میموں کے علاوہ گنتی کے دو تین عیسائی داعندر ہا کرتے تھے اور وہ بھی اکثر شہر میں ہیں۔ لیکن اب حالت دگرگوں ہے۔ تقریباً ۱۵۰ سے عیسائی آباد ہیں اور سب کے سب صدر میں۔ شہر میں صرف مشن ہسپتال ہے صدر بازار میں چماروں کے لئے ایک مدرسہ بھی کھول رکھا ہے اور کسی جگہ [illegible] پادری صاحب [illegible] کوٹھی بھی بن گئی ہے اور اب ایک گرجا بھی [illegible] عیسائی [illegible] احاطہ میں زیر تعمیر ہے۔ [illegible] سرکاری [illegible] بھی [illegible] تقریباً پانچ [illegible] عیسائی پادریوں کی طرف سے ایسی خبر [illegible] آئی کہ جس سے تمام شہر میں [illegible] پھیل گیا۔ یہاں ایک بابو بھگوتی پرشاد [illegible] صفائی ملازم میونسپلٹی [illegible] کرنال [illegible] میں رہا کرتے تھے۔ انکی بیوی کو عرصہ سے [illegible] پڑ جانے کا [illegible] کرتی تھی۔ بابو صاحب کی [illegible] اکیلے چلے جانے سے انکی بیوی تنہا رہ گئی۔ انکی غیر حاضری میں وہ مشن کمپونڈ میں پہنچائی گئی اور تقریباً بیس روز ہوئے اسوقت تک وہیں رہی۔ جبکہ اُس کے خسر نے آکر اسے واپس وہاں سے نہ لے لیا۔

حالات بالا سے ناظرین کو صدر میں عیسائیوں کی لیلا خود بخود معلوم ہو جاویگی۔ اور یہی باعث ہے کہ اُن کو ایک قطعی مجبوراً استغاثہ دائر کرنے کی جرأت ہوئی۔

پنڈت دھرم دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کئی دن سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ [illegible] کو بروز اتوار انہوں نے صدر بازار میں پرچار کرنا چاہا چنانچہ بوقت سہ پہر ۵ بجے [illegible] صدر میں پہنچے گئے اور ساڑھے پانچ بجے [illegible] دو ایک بھجن ہونے کے بعد پنڈت جی کا لیکچر شروع ہوا [illegible] جی نے صرف یہ ایک فقرہ ہی کہا تھا کہ "باوجودیکہ جینی ہندو۔ مسلمان عیسائی وغیرہ سب آپس میں بھائی ہیں لیکن پھر تنازعہ کیوں ہے کہ ایک

Digitized by eGangotri

عیسائی جو شہر میں کتابیں بیچا پھرا کرتا ہے آیا اور کہا
کہ "تم یہاں لیکچر مت دو۔ یہاں سے چلے جاؤ" پنڈت
جی نے کہا کہ میں کسی کو برا بھلا نہیں کہتا بلکہ دھرم
کا اپدیش دیتا ہوں۔" اس پر وہ عیسائی یہ کہکر چلا گیا
کہ "اچھا تم آریہ ہے تمہارا کوئی نہیں سنتا" اسکا
جانا تھا کہ مسٹر البرٹ جو فنا پیسر ہے اور مستغیث ہے
آیا اور اُس نے مکا اُٹھا کر "میں تمہارا سر توڑ دونگا"
وغیرہ انگریزی میں کئی گالیاں دیں اور کہا "تم یہاں سے
چلے جاؤ۔ یہاں ہم لیکچر دیا کرتے ہیں۔ اور کہ ڈپٹی کمشنر
نے ہمیں اجازت دے رکھی ہے" اس پر پنڈت جی نے
فرمایا کہ "تمہاری انجیل میں تو عیسیٰ نے اپدیش کیا ہے
کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا
گال آگے کردو اور تم اسی طرح سے گالیاں دے رہے
ہو" اتنے میں رُلدو سنگھ سارجنٹ پولیس وہاں اتفاقیہ
آن پہونچا اور اُس نے پنڈت جی کو سڑک کے اُس
کنارے سے دوسرے کنارے پر ہٹا دیا۔ اور عیسائیوں
سے بھی کہدیا کہ تم فساد نہ کرو۔ بعد ازاں پنڈت جی نے
سڑک کے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوکر وید
منتروں کی ویاکھیا اور وید اور انجیل کے الہامی ہونے
کے متعلق مقابلہ کرکے دکھلایا۔ بہت سے آدمی
موجود تھے سب خوشی خوشی سنتے رہے۔ لوگوں پر
بڑا اثر پڑا۔ اخیر میں دو ایک بھجن گانے کے بعد پنڈت
جی شہر کو واپس چلے آئے۔ ۶ اور ۷ جون کو بھی شام
کے قریب صدر میں پنڈت جی برابر پرچار کرتے رہے
معاملہ تو راست راست اوپر بیان کیا جا چکا اب
عیسائی صاحبان کی کارستانی سنئیے!

بیسری ناس نے یہ سمجھکر (غالباً اُسے آریہ سماج
کی سپرٹ معلوم نہیں کہ آریہ لوگ کبھی مذہبی معاملات
میں عدالتوں چڑھنا نہیں جانتے) کہ شاید
پنڈت جی اُس پر استغاثہ نہ کردیں کہ اُس نے پنڈت جی
کو گالیاں دیں۔ پہلے آکر [illegible]
۶ جون کو بنگالی پیٹھ نمبری ایک استغاثہ بعدالت
صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر زیر دفعہ ۳۵۲، ۲۹۸

توہینات ہتک آمیز شخصوں کے خلاف دائر کردیا اور
آریوں کو ہمیشہ اس بات کی دھمکی دیتے رہے کہ
گورنمنٹ عیسائی ہے۔ عیسائیوں کے مقابلہ میں
وہ ہرگز بھی نتیجہ ثابت نہیں ہوسکیں گے۔ خیر ۱۰ جون
مستغیث کے بیان کے لئے مقرر ہوئی۔ تاریخ
مذکورہ پر مستغیث کا بیان ہوا جس میں اُس نے
لکھوایا کہ پنڈت دھرم دیو نے اُن کے عیسیٰ کو
"حرامی" اور "حرامی انسان" کہا اور کہ "اُنکا خدا
گدھے پر سوار ہوا کرتا تھا" نیز یہ کہ "عیسائی
لوگ چمار چوہڑوں کو عیسائی کر لیتے ہیں اور اُنکے
ساتھ ہمیں بیاہ دیتے ہیں جس سے پاخانہ وغیرہ
صاف کرانیکی بڑی تکلیف ہے" مستغیث نے
اپنے بیان میں رلدو سنگھ سارجنٹ اور دیگر پانچ
اشخاص کو اعانت اور حملہ مجرمانہ میں شامل کیا کہ
وہ پنڈت جی کو کہتے تھے کہ "ہاں کہے جاؤ جو تم
کہتے ہو" اور کہ رلدو سنگھ نے مستغیث اور ایک
گنگا بشن عیسائی منشی محکمہ نہر جو وہاں موجود تھا کو
دھکے دیکر نکالدیا۔ مستغیث کے بیان پر مسٹر
جے پی طامسن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
نے ۷ جولائی بہ غرض لینے شہادت استغاثہ مقرر
کی اور ملزمان کے نام سمن جاری کئے بجز پنڈت
دھرم دیو اور سب ملزمان پر سمن کی تعمیل ہوگئی کیونکہ
پنڈت جی کے نام لاہور کے پتہ سے سمن گیا تھا
اور پنڈت جی مختلف مقامات میں پرچار کر رہے تھے
اس لئے تاریخ مذکورہ پر شہادت استغاثہ نہیں
لیگئی۔ اور ۲۔ اگست مقرر ہوئی۔ پنڈت دھرم دیو
جی کے حاضر کر دینے کے لئے بابو خوشوقت رائے
صاحب بی۔ اے وکیل نے اپنی ذمہ داری لے لی
تھی۔ مگر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے
مستغیث کو بھی پنڈت جی کا پتہ ۱۲ جولائی تک
بتلانے کے لئے حکم دیا۔ اسلئے اُس نے حکم کی
تعمیل کرنی ضروری سمجھ ۹ جولائی کو عدالت میں جا غلط
کہدیا کہ پنڈت جی کرنال میں ہی موجود ہیں چنانچہ

بہ تعین ۱۱ جولائی پنڈت دھرم دیو جی کے نام
کرنال کے پتہ سے سمن جاری ہوا۔ جو اس
رپورٹ کے ساتھ شامل مثل ہوگیا کہ پنڈت جی
کرنال میں نہیں ملے۔

۲۔ اگست کو مقدمہ پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف
سے مسٹر پرتاب رام چند بیرسٹر اور ملزمان کی
جانب سے بابو دوار کا داس صاحب ایم۔ اے
پلیڈر پیروی کرنے کے لئے موجود تھے۔
مستغیث کا بیان اور گنگا بشن عیسائی مجلد
جلد ساز۔ مبارک علی بہاطی۔ قدرت اللہ اور
مسٹر جیکب صاحب ہیڈ کلرک دفتر ضلع۔ اور
راجہ رام زرگر ساکن جگادھری کی (جو صرف
تھوڑے دنوں سے یہاں آیا ہے) شہادت
ہوئی۔ جسپر وکیل ملزمان کی جرح بھی ہوئی۔
شہادت استغاثہ ختم ہونے پر صرف بابو
کشن سروپ ملزم نمبر ۱ کا استفسار ہوکر
تاریخ مقدمہ ۱۹۔ اگست مقرر ہوگئی ہے جسپر
باقیماندہ ملزمان رلدو سنگھ سارجنٹ۔ ڈاکٹر
کرم چند ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ بابو ہری شنکر
بی۔ اے۔ پنڈت دھرم دیو۔ کندن لعل ہیرا
کندن لال پنساری کے بیانات لئے جائیں گے
پنڈت دھرم دیو دو صد روپیہ اور دیگر ملزمان
پچاس پچاس کی حاضر ضمانت پر ہیں +
(نرسنگھ داس سکرٹری آریہ سماج کرنال)

دھارمک جیون

وہ جن آدمیوں کا من علم کے شغل میں
رہتا ہے جو طینت نیک اور مزاج پسندیدہ
رکھتے ہیں۔ راستگوئی وغیرہ اصول پر
عمل کرتے ہیں اور جو خود تکبر اور ناپاکیزگی
سے مُبرا ہیں۔ اور دوسروں کی کثافت
نیست و نابود کرنیوالے ہیں جنہوں نے

CC0, Gurukul Kan

مذہبی اعمال اور علمی خیالات کے دنیادار لوگ بذریعہ دولت اپنی تکلیف دور کرنے کا خیال رکھتا ہوا ہے اور جو مطابق احکام وید کے عمل کرنے کی توفیق رکھتی رفاہیت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے ہی دن مبارک ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش)

الفاظ کیا ہیں گویا موتی ہیں۔ کہ جنکی چمک سے اوس لیک سے ہی اونکی پہچان ہو رہی ہے۔ کہ جسکے نہ ہونے سے جیون ہی ایک ایسا جیون ہے۔ کہ جسکو سنیہ جیون کو مبارک کہا جا سکتا ہے۔ چرند پرند درند۔ اور دیگر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے وغیرہ تمام کے تمام ہی جیون رکھتے ہیں۔ جماعت انسانی میں چور۔ ڈاکو۔ لوچی۔ مکار۔ غمخوار۔ ورا چاری۔ بیوپاری وغیرہ بھی تو جیون ہی رکھتے ہیں اور مہاتما پرش بھی۔ لیکن جیون جیون میں بھید ہے۔ اور اسی بھید کو "دہارمک" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چاہے سو دو سو سال جیو۔ لکھ پتی اور کروڑ پتی ہو جاؤ۔ چاہے ترقی کرتے کرتے کسی سلطنت کے وزیر اعظم اور چاہے ہفت اقلیم کے بادشاہ بھی بن جاؤ۔ لیکن اگر دہارمک جیون نہیں تو سمجھو کہ خالی اجا ستن کی طرح جیون بالکل لاحاصل اور زاید انگشت کی مانند فضول اور نکما ہے۔

دہرماتما لوگوں کا جیون عام لوگوں کی طرح نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اونکا جیون تمام بنی نوع انسان کیلئے ہوتا ہے۔ انکی کمائی ہوئی دولت اور حاصل کی ہوئی ودیا سبکی بھلائی کے لئے ہوتی ہے۔ وہ اس آدمی چار نکھا کر اگر اپنا جیون بنا رکھتے ہیں تو اسلئے کہ وہ تندرست اور مضبوط رہکر سنسار کی بھلائی میں اپنے جیون کو ویتیت کریں۔ اونکی ودیا پراپتی کا پھل یہ نہیں ہوا کرتا۔ کہ وہ اپنی ودیا سے لوگوں کی دل آزاری اور نقصان ہی کا موجب بنیں۔ بلکہ وہ سدا بذریعہ تحریر و تقریر اور دیگر مختلف مناسبت اللہ عمدہ طریق اور ذریعوں سے اپنی ودیا کو لوگوں کی بھلائی میں صرف کیا کرتے ہیں۔

دنیاداری آدمی جہاں دنیاوی پد اور عوام میں مان اور پرتشٹھا کو پاکر گیتے کی طرح پھول جاتا اور نشہ غرور میں مخمور ہوکر اپنے آپ کو کوہ ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی پر سمجھتا ہوا دیگر تمام کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند خیال کرتا ہے۔ وہاں دہرماتما پرش چھوٹے چھوٹے ذرے کی طرح اپنا دہارمک جیون رکھنے کے سبب سے جسقدر وہ اپنے آپ کو نیک اور قابل پاتا ہے اوسی قدر زیادہ وہ اپنے اندر انکساری اور نمرتا کو بڑھا کر دوسروں کے آگے جھکتا ہے۔

دنیا پرست جہاں اپنے شترو کے ساتھ شترتا کر کے اوسکی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے اور اوسکو آتش عذاب میں دیکھنے اور نیست و نابود کرنے کے درپے ہوتا ہے دہرماتما آدمی وہاں اپنے شترو کے ایرادہ کو دیکھکر بھی اوسکو کھشما کرتا ہوا محبت سے دیکھتا ہے۔

جہاں عام لوگ اربقات دنیا کے مجسم پتلے اپنے ہی پریوار کو سکھی خوش اور آسودہ حال دیکھ اور اونکو کھلا پلا کر خوش ہوتے ہیں۔ وہاں دہرماتما پرشوں کے اس آنند کو کون جان سکتا ہے جو کہ اونکو کسی ہمسایہ غریب یا انکے بال بچوں کو کھلا پلا کر پراپت ہوتا ہے۔ دنیاوی لوگ جہاں اپنے اصطبل میں بندھے ہوئے مشکی اور تازی گھوڑوں کو دیکھکر پرسن ہوتے ہیں۔ وہاں دہارمک جیون رکھنے والا جسوقت دن بھر کے کام سے تھکا ماندہ آکر اپنی لائبریری کو دیکھتا اور اسمیں رکھی دہرم پستکوں میں سے کسی ایک کا مطالعہ کرتا ہے تو اوسوقت نہ صرف اوس کا من ہی گد گد پرسن ہوتا ہے۔ بلکہ اوسکے آنند کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ ذکر کرتے ہیں کہ دیر لوگ سے کسی دہرماتما آدمی کے مکان کو آگ لگ گئی۔ اور ہمسائے پڑوسی اور دیگر لوگ آگ بجھانے کو دوڑے۔ وہ بولا کہ میری پستکوں کو بچانا۔ میری پستکوں کو بچانا۔ لیکن آگ چونکہ تیز تھی کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ اور اسکا سب کچھ جلکر راکھ کی ڈھیری ہو گیا۔ دوستوں نے اوس کے ساتھ افسوس کرتے ہوئے اظہار ہمدردی کیا تو بولا کہ:

"مجھے اور کسی چیز کا غم اور افسوس نہیں۔ کیونکہ میں انکے بغیر رہ سکتا ہوں اور گذارہ کر سکتا ہوں۔ اگر کوئی رنج و الم ہے۔ تو مجھے اپنی پستکوں کے جل جانے کا ہے جن کے بغیر کہ مجھے ایک ساعت بھی گذارنا مشکل تھا اور جو کہ عالم تنہائی میں مجھے ایک ہمدم۔ مونس اور یار غمخوار کا کام دیتیں اور میری زندگی کا سہارا تھیں۔ میں ہر طرح کی محنت و مشقت اور تھکاوٹ کے بعد جسوقت کتاب کھولکر اوسکا مطالعہ کیا کرتا میرے تمام غم غلط ہو جاتے اور میری تھکاوٹ دور ہو جاتی۔ دوستو میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ مطالعہ کتب کا شوق میرے دل و دماغ پر کسی تکلیف اور رنج و الم کا اثر مطلق نہیں کرتا تھا۔ جیسا کہ دوسرے لوگوں پر ہوا کرتا ہے۔" اور کہا کہ:

"مجھے دہن وغیرہ یا دیگر کسی چیز کے ملنے پر کبھی خوشی نہیں ہوئی۔ اگر کبھی ہوئی۔ تو وہ تین موقعوں پر۔ اولاً جب کہ میں اپنے متر کے ساتھ ملکر وارتالاپ (گفتگو) اور پریم بھری باتیں کرتا۔ اور اوس سے سنتا ہوں ثانیاً اوسوقت جبکہ حسب خواہش کتاب مجھے ملجاوے اور میں اسکو پڑھوں۔ ثالثاً جبکہ میں اپنے کسی فرض یا کام کو پورا کر لیتا ہوں۔ ان تینوں کے خلاف ظہور پذیر ہونا میرے رنج و الم کا کارن ہوا کرتا ہے۔ اسکے علاوہ آج تک مجھے کسی بات سے صدمہ نہیں پہنچا یا گیا"

المختصر دہارمک جیون کی مہان مہمان ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی طاقت بھی نہیں کر سکتی۔ لہذا دہارمک جیون رکھنے والا پرش چاہے کسی کل اور جاتی کا پیدا شدہ ہو کسی دیش میں رہنے والا ہو قابل عزت و تعظیم ہے۔ کیونکہ وہ اپنی پاکیزگی اور دیگر بے بہا جوہروں کے سبب کی بھلائی اور بہتری کا کارن ہوتا ہے۔

دنیا میں واقعی اگر کوئی پارس ہے۔ جسکے سپرش سے کہ لوہا سونا ہو جاتا ہے تو وہ اسقدر قابل قدر نہیں جسقدر

Digitized by eGangotri

کہ دھارمک جیون رکھنے والا انسان - کیونکہ اول الذکر تو لوہے کو سونا ہی بنانے کی طاقت رکھتا ہے نہ کہ پارس - لیکن موخر الذکر نیچ دھرماتما آدمی کو سنسرگ سے نیچ سے نیچ اور پاپی سے پاپی بھی دھرماتما بن جاتا ہے +

(گورو پیارا - از بنوں)

دھرماتما پرش کی وچترمہما

اور

پاپی پرش کی قابل رحم حالت

دھرماتما سداچاری منش کے لئے یہ سنسار ایک سندر آدرش ہے - جگت کی ایک ایک وستو اسکے لئے سکھ کی کان پرتیت ہوتی ہے - اُس کے من میں بھئے کا لیش بھی نہیں ہوتا - چونکہ دھرماتما آدمی کسی سے دویش بھاو نہیں رکھتا اس لئے اُسکا بھی کوئی شترو نہیں ہوتا - تمام پرانی ماتر اُسکو متر درشٹی سے دیکھتے ہیں - سنساری منش اُسکا انوکرن کرتے ہیں اُسکا سداچار سیکڑوں آدمیوں کے جیون کو شدھ اور پوتر کر دیتا ہے - دھرماتما پرش کی دھیرتا - گمبھیرتا اور پرشارتھ آشچریہ جنک ہوتے ہیں وہ بھاری سے بھاری کشٹ کو سہج سبھاو کی سدرش استھر رہتا ہے - لوبھ - وشئے آدی اُسکے لئے کبھی بھئے کا کارن نہیں ہو سکتی - وہ ایشور کی گود میں جانے کے لئے سدا تیار رہتا ہے - ایسے منش اس سنسار میں سکھ بھوگتے ہوئے انت کال کو پرماتما جگدیشور کے چرنوں میں جا پراپت ہوتے ہیں پرماتما اُن کو اپنی گود میں جگہ دیتے ہیں جہاں وہ اپنے جیون کو سپھل کر لیتے ہیں -

— دھن ہیں ایسے دھرماتما منش —

پرنتو پاپی منش کے لئے یہ جگت مہان بھیانک اور نرک کا نمونہ بن جاتا ہے - سنسار کا ایک ایک پدارتھ اُس کے لئے دُکھ دائی ہوتا ہے پرانی ماتر اُسکے شترو ہو جاتے ہیں - وہ سدا بھئے میں لپیٹ رہتا ہے ایک پاپ کے چھپانے کے لئے اُسکو اور بہت سے پاپ کرنے پڑتے ہیں - وہ موت سے بڑا ہی ڈرتا ہے - چونکہ اُس سے سب کو دُکھ ملتا ہے اس لئے اُسکو بھی سب ہی کشٹ دیتے ہیں پاپی کا من سدا وکشپت رہتا ہے - اُس سے کبھی بھی کوئی بھلا کام نہیں بن پڑتا - پاپی آدمی سنسار میں سدا خوار خستہ اور بے عزت رہتا ہے - اُسکا کوئی آدر ستکار نہیں کرتا - دن رات مہاں دُکھی رہتا ہے پگ پگ پر ٹھوکریں کھاتا ہے - موت کے سمے سب پاپ اُس کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں - انت کو مہاں کشٹ بھوگ کر نرک گامی ہوتا ہے ...

— دھکار ہے ایسے منشوں پر —

ویدک دھرم کا سیوک

(کرم چند ورما - برٹش ایسٹ افریقہ یوگنڈہ ریلوے)

پھلت جوتش پر ایک سرسری نظر

ایک عقلمند کا مقولہ ہے کہ :-

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو چیست

درحقیقت یہ ایک ایسا امر ہے کہ جو مثل آفتاب نصف النہار روشن و مبرہن ہے کہ فی زمانہ جسقدر نجومی و رمال دیکھے جاتے ہیں - عموماً سب ہی ادعائے غیب دانی و پیش بینی بایں الفاظ کیا کرتے ہیں کہ ہم غیب دانی پر قادر و واقعات ماضی حال و مستقبل سے کماحقہ ماہر ہیں - لیکن جب کسی سمجھدار آدمی سے آزمایش کا سابقہ پڑتا ہے تو حیلتاً جواب سے گریز کر جاتے ہیں - اور جہاں کسی سادہ مزاج ضعیف الاعتقاد امیر کو پاتے ہیں تو اول کمال خلق اور خاطرداری سے پیش آتے ہیں - بعد ازیں اُنکو طالع کی سعادت و نحوست بتلا کر اپنا اُلو سیدھا بنا لیتے ہیں - گرہ شانتی کا بدلیش سنا کر ہزارہا روپیہ لوٹ کھاتے ہیں - یہاں تک کہ جاہلوں کی تو کیا کہانی ہے بڑے بڑے گریجویٹ پورانک بہراتا اور نکے دام تزویر میں پھنس جاتے اور زیان مالی اُٹھا کر کنگال و مفلس ہو جاتے ہیں اور بقیہ عمر رو رو کر پچھتاتے - اور اپنے کئے پر پریشان ہوتے اور ندامت اوٹھاتے ہیں -

اگر اتفاقاً کسی جاہل مطلق کا کوئی کاج مثل بیان جوتشی صاحب کے انجام کو پہنچ جاتا ہے تو وہ مثل شمع پر پروانہ فریفتہ ہمہ تن و معتقد ہو جاتا ہے اور نجومی صاحب کی تعریف کا کوچہ بکوچہ گیت گاتا پھرتا ہے اور ہزاروں کی شوکھے سر مُنڈواتا ہے - چنانچہ اس قسم کے جھوٹھے رمال اور نجومی بھارت ورش میں جا بجا خانہ بدوش پھرتے رہتے ہیں مگر اب بعض بعض نئے فیشن کے جوتشی بھی پیدا ہو گئے جاتے ہیں - وہ کیا!

یعنے پُرانے فیشن والوں کی تو یہی وضع قطع پسند ہوا کرتی تھی کہ نیچی دھوتی اور پترہ و پوتھی بغل میں لئے - پیشانی پر چندن یا کیسر کا قشقہ دئے ہوئے دربدر پھرا کرتے تھے - اور زیادہ تر مستورات و جاہل مردوں کے ہاتھوں کی ریکھا دیکھ کر انگلیوں پر مین - میکھ - برکھ - متھن کرک - سنگھ - کنیا - تلا - برچھک - دھن - مکر وغیرہ وغیرہ بُرج کا شمار کر کے ناک پر انگلی رکھ بہکا دیا کرتے تھے - مگر چونکہ اسوقت نئی روشنی کے نوجوانان ملک بکہ جنہوں نے مغربی تعلیم محض برائے نام تقلید لباس وغیرہ اک چرٹ و بوٹ چھڑی کوٹ و پتلون کو زیب بدن کر وضع فرنگیانہ بنانے کا ہی نام تعلیم سمجھا ہوا ہے - اور خیال میں پُرانے رسم و رواج مذہب اور خیال قدیم پارینہ مردود سمجھتے ہیں - اُنکو دام میں لانے کے لئے جوتشی اور رمالوں نے بھی بابوانہ وضع اختیار کر لی ہے وہی بوٹ - چشمہ - چھڑی - جیب میں گھڑی پڑی ہوئی کچھ نوٹس انگریزی میں لکھو چھوڑے

CCO, Gurukul Kangri

اور بڑے آدمیوں کے نام کے سرٹیفکیٹ مصنوعی بنا رکھتے ہیں۔ پس جب وہ کبھی شہر میں جاتے ہیں یا تو دوسرے شہر کے امیروں کی سند دکھلا کے ان لوگوں کو اپنا معتقد بنا لیتے ہیں۔ بھارت کے زمانہ کے بعد سے جب وقت سے بھارت ورش کی حالت میں دو زمانہ انقلاب و تنزل چلا آتا ہے یہاں کے باشندہ بجائے موجد ہونے مقلد و عالم کے جاہل۔ بلوان کے نربل اور بدھی مان کے مورکھ ہوتے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا قدیم دین و آئین بالکل بدل ڈالا ہے کہ انکو اسوقت یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ہمارا دھرم کیا تھا۔ اور اب کیا ہو گیا ہم کیا تھے۔ کیا ہو گئے۔ آئیندہ کے لئے ہم کو کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا۔ انکو یہ نئے فیشن کے بہروپیہ خاطر خواہ ٹھگ لے جاتے ہیں۔

ان دنوں ہردوار میں بھی ایک جوتشی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں کہ جنکا نام نامی ... شرما ہے اور جو یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ملکہ معظمہ قیصر ہند خلد اللہ ملکہ کی حیات میں ان کی وفات کی پیشین گوئی کر دی تھی۔ جنہوں نے کثیر التعداد پیشنگوئیوں کی ایک لسٹ بنا رکھی ہے مگر راقم کو باوجود ہر چند جد و جہد کے بھی انہوں نے کوئی زمانہ حال و استقبال کے متعلق پیشین گوئی نہ بتلائی بلکہ واہی تباہی عذرات و حیلہ و بہانہ جات بنا کر جواب دینے سے پہلو تہی کر گئے۔ جنکی جملہ تقریر مختلف دعاوی کے رنگ آمیز تھی۔ مگر راقم نے جو ثبوت بھی طلب کئے اور یہ کہا کہ آپ کو اپنے دعاوی کی صداقت پر اطمینان کلی ہے تو کوئی ایسا واقعہ حسب مرضی فریق واحد یا فریقین معائنہ و مشاہدہ کرا دیجئے کہ جس سے میرا اطمینان بھی ہو جاوے مگر وہ کسی طرح پر بھی رضامند نہ ہوئے اور میرے مخاطب ہونے کے بہانہ سے کسی پہلو پر بھی نہ جچے یہانتک کہ سوالات راقم سے لاجواب ہو کر اپنی عدم واقفیت سنسکرت و جوتش و یوگ وغیرہ

سے صاف لفظوں میں انکار کر گئے۔

مگر میری غیبت میں مہربان مذکور سے دوسرے موقعہ پہ یہ کہا کہ چونکہ وہ مہاشیہ آریہ ہیں۔ اسواسطے انکے سوالات کا جواب نہیں دیا جاویگا۔ اور اگر ہمنے دیا بھی تو وہ ہرگز نہ مانینگے۔ حقیقت میں مہرشی کے اپدیش نے اپنے اپدیش روپی امرت سے بردھ بھارت ورش کی کایا پلٹ دی ہے جو ہمکو اپریم سے مہرشی ممدوح کے اپدیش روپی مہوشدھی کو پان کرتے ہیں۔ انکے آتما انہا نربھر انت اور بلوان ہو کر پریم شانتی رس کو پان کر رہے ہیں * (منشی ... لال)

اطلاع

مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے شاید کسی ہفتہ کے اسی ستیہ دھرم پرچارک اخبار میں ایک لیکھ دیکھا تھا کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی سوانح عمری تحریر کرنے کے لئے کوئی مہاشیہ انکی حالات معلوم کرنیکی غرض سے بیرون کرینگے۔ سو واضح ہو کہ یہاں ان علاقوں میں پنڈت جی بحالت ملازمت بہت عرصہ تک رہے جو مہاشہ اس کام کے واسطے تعینات ہوئے ہیں وہ پشاور ضرور جاویں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ امداد سکرٹری صاحب پشاور آریہ سماج بہت کچھ کامیابی حاصل کریں گے۔ ان علاقوں میں گو ان کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ جنکے معلوم کرنے کی کوشش حتی الوسع ہمارے اجب پردھان مہاشہ تارا سنگھ جی کرینگے لیکن تاہم میرا ذاتی خیال ہے کہ مہاشہ جی پشاور آریہ سماج کی معرفت (نمستے آریہ سماج مردان) اچھی کامیابی حاصل کرینگے پنڈت جی مرحوم اپریل ۱۸۸۰ء میں ملازمت کے امتحان میں فعل ہوئے اور اس موقعہ پر آپ انکی بہت ہی دلچسپی ویدک دھرم میں ہو گئی تھی اور دن بدن مطالعہ کا شوق بڑھ رہا تھا۔ آپ کا خیال ہر وقت دیش کی بھلائی میں رہا کرتا تھا۔ پھرتی اور تیز گوئی مزاج میں ضرور تھی۔ جس کام کو آپ شروع کرتے خوب مستعد ہو کر انجام دیتے۔ اور علوماً آپ کاموں میں دلچسپی رکھا کرتے تھے۔ اگست ۱۸۸۱ء میں آپ تھانہ کاٹلنگ تحصیل مردان اور خاص تھانہ کالوخان تحصیل صوابی میں رہے اور اس جگہ بھی آپ بڑی عمدگی سے کام کرتے رہے اور آپ کو بحث مباحثہ اور مطالعہ کا شوق رہا اور گاہے گاہے اپدیش بھی دیا کرتے تھے۔ ابتدائے سال ۱۸۸۲ء میں آپ بہ ... کی حالت میں صوابی کے تھانہ میں تبدیل ہوئے آپکا خاص وقت وہ ہوا ... کا خاص خیال تھا۔ اور اسکے حامی تھے اور نقائص مروجہ کے دور کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے وہاں ہی ایک کتاب بنام (نمونہ ...) تحریر کی یہ معلوم نہیں کہ کیوں کلیات آریہ مسافر میں اس کو اندراج نہیں ہوا۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ اخبار یا پرائیویٹ خط کے اطلاع دیوے کہ پنڈت جی کا انداز چنداں خوشنما نہ تھا۔ پنڈت جی زبانی کہتے جایا کرتے تھے اور بابا ... سنگھ جو اس وقت تحصیل میں ... تھے۔ لکھتے جایا کرتے تھے۔ باقی جو حالات اور ان کے معلوم ہونگے پھر پیش کروں گا *

آریہ پبلک کا داس

(ٹی۔ آر۔ ورما۔ ایچ۔ سی۔ ممبر آریہ سماج مردان)

ہماری استریوں کی ضروریات

بھارت ورش کی عالمگیر بیماری کا مجرب نسخہ بھارت واسیوں نے دریافت تو کر لیا لیکن اسمیں استعمال جڑی بوٹیاں درکار ہیں کہ اول تو کوئی وید اس کے بنانے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی ہوتا بھی ہے تو جڑی بوٹیوں کی پہچان نہ کر سکنے سے دقت ... میں پڑ جاتا ہے اور نسخہ ادھورا ہی رہتا ہے

Haridwar. Digitized by eGangotri

ہر طرف سے اب یہ آواز آرہی ہے کہ استری وقتاً بغیر آریہ ورت کا اُدّھار نہیں ہوگا۔ جب تک ماتائیں بھارت کے باغ کو اپنی وِدیا سے نہ سینچنگی بال برہمچاری پیدا نہیں ہونگے تب تک ہرگز کوئی جوش والی جان پیدا ہی نہیں ہوگا۔

بعض ریفارمروں نے اِس نسخہ کو ہاتھ میں لیا لیکن مغربی دنیا کی اُن غلطیوں کی پیروی کی جنکو کہ وہ خود چھوڑنے کے فکر میں ہیں اور جنکی ہوا بھی نہ لگنی چاہئے تھی۔ اِس نے بیچارے بھارت واسیوں کو استری شکشا کی مخالفت پر آمادہ کر دیا بھلا جیں دھرم کی لاکھوں برسوں سے وہ رکھشا کرتے چلے آئے ہیں۔ اُسی کی جڑ پر خود کیونکر کلہاڑی مار سکتے تھے؟ اُنکو خوف پیدا ہوگیا کہ استریاں پڑھکر نیک چلن نہیں رہینگی۔ گھر کا کام سب چھوڑ دینگی۔ انکا یہ خیال کچھ حد تک درست بھی ہے۔ کیونکہ یورپ کی دشا ہماری آنکھوں سے چھپی نہیں ہے۔ اگر استری شکشا سے سیتا جی جیسی پتی برتا استریاں پیدا ہونگی۔ گندھاری کی طرح اپنے پتی کو اندھا پاکر تمام عمر آنکھ میں پٹی باندھنے کو تیار ہونگی دروپدی کی طرح دھرم کو عزیز رکھینگی۔ رانی چندیری کیطرح جان دینگی۔ رانی جھانسی کی طرح میدان جنگ میں اُتر ینگی۔ کوشلیا کی طرح اپنے پتروں کو یہ اُپدیش دینگی (اجیہ پترو ناکھیو بن جاتا۔ وہ کا نن شت اودہ سانا) گھر کا سب کام عمدگی سے انجام دینگی اپنے پتی کو دقیق باتوں پر بھی رائے دیکر ہر طرح مددگار ہونگی تو ہر شخص استری شکشا کو اچھا سمجھ تن من دھن سے مدد دیگا۔ لیکن یاد رہے کہ ایسی استریاں مسز اینی بسنت وغیرہ کے تعلیم گاہ سے نہیں نکل سکتی۔ اس طرح پر شکشا دینے سے محض روپیہ کا ناش ہو رہا ہے۔ استریوں کے لئے صرف گوروکل ہی حسب خواہش فائدہ بخش ہو سکتا ہے جب ہند کی آدھی آبادی پشو سمان ہو جاوے تو کیونکر ترقی ہو سکتی ہے؟ بھارت کے باغ کو سینچنے کے لئے جب لائق ماتائیں نہیں تو کیوں نہ مُرجھائے ہوئے پودے پیدا ہوں۔ اُس بال برہمچاری کا لگایا ہوا پودا آریہ سماج ابھی تک اُسیکے بیج سے ہرا ہے لیکن جب تک استریاں اسکو وِدیا سے نہ سینچیں گی یہ پھل نہیں لا سکتا۔ آریہ سماج کا بیج ایک بال برہمچاری ہے۔ جب تک درخت میں سیکڑوں ویسے بیج پیدا کرنے کی طاقت نہ پیدا ہو جائے اصلی بیج کا لگانا کچھ زیادہ فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے جب تک لائق باغبان نہ ہونگے ہرگز درخت اچھی طرح نہیں پھلے پھولیگا۔ استریاں ہی اس کی باغبان ہیں۔ انکو ہر طرح سے درخت کی رکشا کرنے کے سادھن بتلانا اس وقت باغ کے مالکوں یعنی لائق پڑھے ہوئے ریفارمروں کا کام ہے۔ اس لئے ہے قومی ہمدرد شہنشاہ جاپان کی طرح ڈنکے کی چوٹ لوگوں کے کانوں میں یہ بات پہنچا دو کہ ہم نے یہ تہیا کر لیا ہے آریہ ورت میں کوئی استری بے پڑھی نہ رہے گی۔ کم سے کم ہر شخص کو اپنی استری کو تو ودیا ضرور ہی پڑھا دینی چاہئے تاکہ سنتان کی خبرگیری اچھی طرح کر سکے۔ قومی لیڈروں کا فرض ہے کہ استریوں کے لئے کم سے کم اتنا سامان تو ضرور مہیا کر دیں کہ وے سنسکرت دیوناگری۔ حفظ صحت۔ حساب کتاب۔ گھر کا کاروبار سینا وغیرہ تو ضرور ہی سیکھ سکیں۔ استری شکشا کے لئے دیوناگری میں دھرم سمبندھی پستکیں بنا دیں دیکھئے جاپان کی ترقی کا خاص سبب یہ ہے کہ انہوں نے گاڑی کے دونوں پہیوں کو ایک سا بنانے کی کوشش کی ہے۔ آج وہاں کی استریاں کشتری ماتاؤں کی طرح اپنے پتروں کو اُپدیش دیتی ہیں کہ ملک کے لئے مر جاؤ لیکن دشمن کے سامنے سے مت ہٹو۔ وہ دن دور نہیں ہے جبکہ یہاں بھی ایسی ماتائیں پھر اتپن ہوں اگر ہمارے قومی ہمدرد سچے دل سے عملی طور پر استری شکشا کا پربندھ کریں جب درخت ببول کا بویا جاوے تو پھر آم کہاں کی امید کیسے ہو سکتی ہے؟ اسیطرح پر بغیر ماتا کے نہیں قوم سدھر سکے کیونکر؟

آریہ سماج کا مشن اُسی دن پورا ہوگا جبکہ لائق سے استریاں پیدا کرنے کی شکتی آریہ ورت میں پیدا ہو جاویگی۔ آجکل جو ناریوں کی درد ناک حالت ہو رہی ہے وہ حالت بیان نہیں ہو سکتی۔ پڑھے ہوئے پرشوں کے ساتھ جاہل استری کا سنگ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک پنجرہ میں طوطے اور کوّے کو بند کر دیا جائے نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ پتی وِدیا کے گھمنڈ میں استری کو جوتی کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور استری جہالت کے باعث پتی کی کچھ قدر نہیں کرتیں۔ جو پتی تھوڑی بھی کوشش کرے تو کم سے کم اُس کی استری تو بہت جلد سُدھر سکتی ہے۔ لیکن آجکل یہ خیال ہے کہ استریاں تو چوکا برتن روٹی وغیرہ ہی کے لئے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی سچے دل سے کوشش نہیں کرتا۔ ہر شخص جیسا کہ اشتہاروں سے ظاہر ہے یہ ہی چاہتا ہے کہ میری یا میرے لڑکے کی شادی پڑھی لکھی ہوشیار استری سے ہو لیکن وہ ہی شخص اپنی لڑکی یا بہن کے پڑھانے کی کوئی بھی تدبیر نہیں کرتا۔ روپیہ کی ملک میں کمی نہیں لیکن کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ اور اس کمی کو سوائے پرماتما کے کون پوری کر سکتا ہے۔ اس لئے اُسی سے پرارتھنا ہے کہ ہم کو بل دے کہ ہم اس بھاری فرض سے سبکدوش ہوں۔ استریاں گھر کا چراغ بنیں اور اودیا کی تاریکی ملک سے دور ہو *

(از آریہ درپن)

سنسکار ودھی اُردو ترجمہ

چھپکر تیار ہے اور نہایت عمدہ ہے یہ پستک ۲۰×۲۶ کی تقطیع میں ۲۴۰ صفحہ کی ضخامت پر طبع ہوئی ہے قیمت ۱۲ فی کاپی زیادہ جلدوں کے خریدار سے معقول بر رعایت کیجاویگی۔ المشتہر پنجند شرما مینیجر

CCO, Gurukul Kangri

ویدک دھرم کا پرچار کرو

ڈیڑھ ماہ گزرا۔ آئرلنڈ ٹن کے مشرقی حصے میں ایک بارعب سفید ریش پچہتر سالہ بزرگ ۶ ہزار منتسبوں کے کثیر مجمع میں ایک موثر لکچر دے رہا تھا۔ اس پُر شان تجربہ کار اور نیک نیت بزرگ کے چہرے پر سہالہا سال کی تھکاوٹ سے جھریاں پڑ گئی ہیں۔ مگر چہرہ کی نورانی اور غیر معمولی جوش سے کامیابی اور خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔ آپ جنرل بُوتھ ہیں۔ جنکی غیر معمولی کوشش اور شوق سے مکتی فوج کو اس قدر کامیابی ہوئی۔ جنرل بوتھ نے اثنائے لکچر میں بیان فرمایا کہ ۴۹ سال گزرے۔ جب میں نے لنڈن میں شراب نوشی کی کثرت۔ بدمعاشی کی گرم بازاری اور افلاس کے خطرناک نتایج کو بغور مطالعہ کر کے اپنے من میں وچار کیا۔ سوچتے سوچتے مجھے خیال آیا۔ کہ میں اسی مطلب کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ کہ ان مصیبت میں گرفتار بدنصیب لوگوں کو رہائی دلاؤں۔ اور ان کے گھر گھر پھر کر آسمانی بادشاہت کا پیغام سناؤں۔ اپنا مصمم ارادہ بنا میں استری کے پاس گیا اور جا کر کہا۔ پیاری! میں نے اپنے جیون کے اُدیش کو سمجھ لیا۔ میرا شریر اس قابل ہے کہ ورش بدلشمی میں پھر اپنا خیال پورا کر سکوں اس پر ہم دونوں استری پرش ایشور کی عبادت اور خلق خدا کی خدمات کے لئے آمادہ ہو گئے۔

اب ۴۹ سال گزرے۔ جبکہ ایک اتوار کو جولائی ماہ کی گرمی میں میں اسی جگہ سے گزر کر مائیل اینڈ ولیسٹ میں پرچار کے لئے گیا۔ قبرستان میں ایک خراب جگہ میں ایک ٹوٹا پھوٹا خیمہ گاڑا ہوا تھا۔ اور مزدور لوگ ہی میرے لکچر کے حاضرین تھے۔ سالہا سال تک اس بھاری مہم میں مجھے مایوسی اور دل شکن ناکامی ہی نصیب ہوتی رہی۔ اب یہ سب کاریہ آپ کے سنمکھ ہے۔ اور میں نے بتلایا کہ یہ سارا کام کیسے سرانجام کو پہونچا۔ اب آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ تن من سے اس نہایت ضروری کام کو سرانجام دو۔ مکتی فوج کی کانگریس جو گزشتہ ۲۴ جون کو لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اُنہیں چھ ہزار پرتی ندھی مختلف ممالک سے آئے تھے جلسہ کی کارروائی پیار تھنا اور بھجنوں سے آرمبھ ہوئی۔ جیکے بعد۔ ایک غیر معمولی حیرت انگیز نظارہ دکھائی دیا۔

غیر ممالک کے وسنقوں کا اپنے قومی فاخرہ لباس پہنے ہوئے خوشی خوشی اندر داخل ہونا اور اُن کا استقبال قابل دید موقعہ تھا۔ باری باری سے سب افواج پلیٹ فارم پر آئیں۔ ان میں سے بعض تو گانے بجانے کے ساز و سامان سے کوچ کر رہی تھیں۔ اور آنند میں مگن جھنڈیاں اور رومالوں کو اڑاتی چلی جا رہی تھیں۔ ہر دستے کے آگے ایک کمانڈر تھا ساتھ ہی علم بردار قومی جھنڈا اٹھائے چلا جاتا تھا۔ ان میں ہر ایک جھنڈے میں خون اور آگ کا نشان تھا۔ جو مکتی فوج کا مخصوص چنہ ہے۔

سب سے پہلے ہالینڈ کی بڑی کنٹنجنٹ گزری۔ پھر فرانس اٹلی اور بلجیم کی متحدہ فوج اپنے گیت گاتے کے مکمل ساز و سامان سے داخل ہوئی جسکے پیچھے ڈنمارک اور سکاٹلینڈ کے خوش قطع پوشاکوں سے ملبوس سپاہی وارد ہوئے۔ اسکے بعد ممالک متحدہ امریکہ کے قریب چار سو پرتی ندھی اندر آئے جن کے ساتھ کیلفورنیا کے کچھ چینی فقیروں کا لباس پہنے عجب صورت بنائے داخل ہوئے۔ ان کے ہمراہ نیگرو لوگوں کا دستہ تھا۔ جنہیں سر سے پاؤں تک رنگین اور جڑاؤ پوشاک پہنا رکھی تھی۔

جنوبی افریقہ کے وکلاء بہت کم آئے تھے کیونکہ زیلو کافر اور ہاٹن ٹاٹ لوگوں کو اپنے ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ تھوڑی دیر بعد سویڈن کا دستہ آیا۔ جن کے پیچھے پیچھے قریب دو سو زن و مرد برٹش نارتھ امیریکہ (کنیڈا) کے داخل ہوئے۔ آسٹریلیا کے پرتی ندھی قریب ۵ صد کے تھے جنمیں نیوزیلینڈ اور جاوا کے لوگ بھی شامل تھے۔ ان کے پیچھے پیچھے سوئٹزرلینڈ فنلینڈ اور جرمنی کی کئی ایک ریاستوں کے آدمی خوبصورت پوشاکیں پہنے ہوئے اندر آئے ریشمی جھنڈا اُٹھائے ہوئے تھوڑے سے جاپانی جونہی داخل ہوئے۔ کہ چاروں طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے۔ ان کے پیچھے ناروے اور جنوبی امریکہ کے دو اور گروہ داخل ہوئے۔ سب سے آخر ہندوستان اور لنکا کے مکتی فوج کے وکلاء نے زریں پوشاکیں پہنے پردیش لیا۔ یہ افسران باوجود یورپ کی پیدایش کے ہندوستانی پوشاکیں اور نام دھارن کئے ہوئے تھے۔

آریہ گن۔ مکتی فوج کے ممبران یا پرتی ندھیوں نے لنڈن کی کانگریس اپنی آئندہ بہبودی۔ پرچار اور اسکے وسایل کے لئے جو جو تجاویز پاس کیں اُس سے ہمیں سروکار نہیں۔ میرا مطلب اس لیکھ سے صرف اتنا ہے کہ پرچار کا سوال جنرل بُوتھ اور اُن کے من سے کام کرنیوالے انویائیوں کے لئے بھی قدر ضروری نہیں۔ جتنا کہ ہمارے لئے ہو رہا ہے۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ کہ ۴۹ سال کے اندر قطب شمالی سے قطب جنوبی اور چاروں براعظموں میں کس قدر جلدی اور تندہی سے ان لوگوں نے پرچار کیا ہے۔ یہ تو صرف عیسائی فرقوں سے ایک کا حال ہے۔ وچارئیے ایشوریہ گیان موسیت سناتن ویدوکت دھرم کا پرچار سنسار کو پرانی ماترکے کلیان کے لئے ہم کیسے کر سکیں۔ ایک آریہ

آریہ سماجک خبریں

شروانہ سماج کے سالانہ جلسہ نے آریہ بھائیوں کے دلوں میں تازہ روح پھونک دی ہے۔ ہر بار اپتاک جلسوں میں پارتھنا بھجن۔ اوپدیش سننے کیواسطے قریباً دو ہزار آدمیوں کی حاضری ہوتی ہے۔ پنڈت سوج بھان جی و لالہ دھنی رام صاحب نہایت شوق سے کام کرتے ہیں۔ نیا انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا ہے۔ لالہ دیوا چند صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پردھان۔ لالہ پت رام صاحب سیاہو کار اُپ پردھان۔ رام چند کلرک منتری۔ لالہ گوری شنکر صاحب اُپ منتری۔ لالہ دھنی رام صاحب جائنٹ سکریٹری۔ پنڈت سورج بھان صاحب آنریری اوپدیشک۔ ڈسٹرکٹ وہیکش۔ رائے فتح چند صاحب سب ڈیٹرکٹ آفیسر۔ لالہ قبول سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ ٹھاکر نیند اس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ بابو دولت رام صاحب سب اوورسیر۔ لالہ حکم چند صاحب ممبران جوڈیشل ممبران انترنگ سبھا۔

سماج مندر کی تیاری کی تجویز در پیش ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ بھائی زیادہ ہمت سے کام کریں گے۔

سردار بیان سنگھ صاحب سابق طالب علم ڈی اے وی کالج کی تشریف آوری سے سنگھ سبھا اور آریہ سماج کا بدرجہ نہایت پریم ہو گیا ہے۔ آریہ بھائی سنگھ سبھا میں اور سنگھ بھائی آریہ سماج میں خاص شوق سے حصہ لیتے ہیں پرماتما ان کے پریم کو دن دگنا رات چوگنا بڑھا دے۔

برما دیش میں شدھی۔ مورخہ ۱۷ جولائی بروز اتوار آریہ سماج رنگون کا سپتاہک جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ حاضری قریب ۱۵۰ کے لگ بھگ تھی جس میں مختلف دیش مذہب ملت کے آدمی موجود تھے۔ جسکی وجہ یہ تھی۔ کہ سماج ہذا نے بڑی دلیری اور حوصلہ کو کام میں لاکر ایک سات سالہ لڑکے کو جسکا باپ ضلع آگرہ کا باشندہ ہے۔ اور یہاں برما دیش کی بھکشی شدہ کیا ... [illegible]

ہوا۔ جس کے بعد مہتہ راججی مل جی صاحب نے ایک پُرمعنی تحریر پڑھکر ناظرین جلسہ پر کہ بولی شدھی کے اغراض کو پرگٹ کیا۔ اور بعد ازاں مہاشہ موتی رام کوہلی نے جو چند ماہ سے رنگون میں آئے ہوئے ہیں اور گانے کا ہے اپنے منوہر ویا کھیانوں اور پُر اثر بھجنوں میں تقریر فرما کر سماج کو کرتارتھ کرتے رہتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی پراچین شدھی اور موجودہ شدھی کے درمیان فرق جتلا کر ظاہر کیا۔ کہ ہم کو شدھی کے معاملات میں موجودہ زمانہ میں حصہ لینا کس قدر ضروری ہے۔ پر اثر الفاظ میں سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے پراپکار اور سماج کے اس کام میں حصہ لینے کی عالی حوصلگی کو جتلا کر اپنے منوہر ویا کھیان سے حاضرین پر پورا پورا اثر ڈالتے ہوئے اپنے مضمون کو ختم کیا۔ بعد ازاں مٹھائی منگا کر شدہ شدہ بالک کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کرائی گئی۔ جسکو سب حاضرین جلسہ نے بڑی خوشی سے لیا اور کھایا۔ اسی وقت دو او ر ولیشنو بھائیوں کا ویدک ریتی سے یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ جو کہ گجرات کاٹھیاواڑ کے گرد و نواح کے رہنے والے ہیں۔ جنکو برادری نے یگیوپویت دینے سے انکار کیا تھا۔ تقریباً دس روپیہ لوکل سماج کو ہر دو صاحبان کی طرف سے دان ملا۔ رنگون سماج کے واسطے یہہ پہلا ہی دن ہے۔ کہ شدھی اور سنسکار ظہور میں آئے۔ اگر ممبران سماج اپنے کام کو اس استقلال سے کرتے رہے۔ تو بہت جلدی سوامی جی کا مشن اور آریہ مسافر کا دلی مقصد برما دیش میں پورا ہونا ممکن ہے۔ بابو لکھی رام کا پورشارتھ اور سرگرمی قابل تعریف ہے۔ لیکن افسوس سے ظاہر کرنا ہے۔ کہ آریہ سماج رنگون کے پاس اپنا مندر نہیں ہے۔ جسکے سبب سے ایسے موقعوں پر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اُمید ہے کہ رنگون آریہ سماج کے اعلیٰ ممبر مہتہ راججی مل جی وید اس کمی کو جلدی پورا کرنے کی کوشش کر کے اپنے نام کو برما دیش میں دُگنا روشن کریں گے۔ اُمید ہے کہ اڈیٹران ہتکاری۔ آریہ پتر۔ آریہ ورت۔ آریہ گزٹ و مسینجر و آریہ پتر کا وغیرہ اس خبر کو اپنے اپنے اخبار وں میں درج فرما کر کرتارتھ کریں گے۔ (منتری از رنگون)

تصحیح۔ مورخہ یکم ساون کے ستیہ دھرم پرچارک میں ایک مضمون بعنوان برما نواسیوں سے ہماری التماس مہاشہ وستی رام کے قلم سے جو نکلا ہے۔ اور انہوں نے مضمون "آریہ بھائیوں کی قابل توجہ" مورخہ یکم جیٹھ بجائے میری طرف سے ظاہر کرنے کے بابو دیو یداس صاحب کے نام سے منسوب کیا ہے۔ سو یہ انکی غلطی ہے۔ بابو دیو یداس صاحب کا ایسے مضمونوں اور دیگر سماجک کارروائیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ مضمون بھی میری ہی طرف سے تھا۔ (ملتانی از رنگون)

امرتسر۔ آجکل آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر واقعہ کٹرہ سفید اپنا پرچار کا کام بڑی عمدگی سے کر رہی ہے۔ ہر ہفتہ آڈینس کی تعداد اس قدر ہوتی ہے کہ مندر کلب ہذا میں جگہ بیٹھنے کو مشکل میسر ہوتی ہے۔ آج کل یہ کلب مسئلہ الہام پر بحث کر رہی ہے جو کہ تین ہفتہ سے متواتر اہل اسلام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ لالہ صاحب دیال جی پردھان کلب ہیں۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بڑی عمدگی سے دئے جا رہے ہیں جسکا اثر آڈینس پر بڑا عمدہ پڑتا ہے۔

آریہ سماج جامپور۔ کے سپتاہک جلسہ میں پارتھنا و کتھا ستیارتھ پرکاش سے لالہ موہن لال جی نے کرائی۔ ماسٹر دینا رام جی مدرس نے مہاتما بھیشم پتامہ کے جیون پر لیکچر دیا۔ بعد میں لالہ رام دتہ مل جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے شروتا گنوں کو آنند کیا۔ بعد آرتی جلسہ سماپت ہوا۔ لالہ ٹھاکر رام جی ممبر سماج ہذا نے اپنی بہن کو کی مفصل عمدہ ہونے پر مندرجہ ذیل فنڈوں میں دان دیا۔ لوکل اپدیشک فنڈ ۲ - گروکل کانگڑی ۲ - وید پرچار فنڈ ۲ - یتیم خانہ بریلی ۲ - اور مبلغ دس روپیہ چندہ لوکل اپدیشک کے لئے بستی کوٹ طاہر تحصیل جامپور سے سماج ہذا میں آیا ہے۔ یہ اُدیوگ لالہ کرپا رام جی داروغہ آبپاشی کا ہے۔ سماج ہذا لالہ ٹھاکر یہ رام جی کیپوریہ ممبر اور پنچایت

لیتی کوٹ طاہر اور لالہ کرپارام جی کا تہ دل سے شکو ہے۔ اور آشا ہے کہ آئندہ ہمیشہ ایسے نیک کاریوں میں سہائتا دیتے رہیں گے ٭۔ (آسانند سکرٹری)

بھٹنڈا آریہ سماج میں ۲۷-جولائی ۱۹۰۴ء کو پنڈت پورنانند جی تشریف لائے۔ اور ۲۸ کو دھرم رکشہ پر ایک منوہر اپدیش ہوا۔ جس کا اثر حاضرین پر جو کہ قریباً ۱۷۰ آدمیوں کی بھیّ اچھا پڑا۔ لکچر کے آخیر پر اہل اسلام کی طرف سے بابو محمد منظور الٰہی سگنلر انچارج بھٹنڈا نے سوال پیش کیا۔ کہ منوسمرتی جو ویدوں کی بعد تصنیف ہے اور جسکو عرصہ ۱۲ کروڑ برس کا ہوا۔ اس میں صرف تین ویدوں کا ہی ذکر آیا ہے اور چوتھے کا نام ونشان تک نہیں ملتا ہے اور بزرگو یادی بھاشیہ بھومکا میں تینوں ہی کا ذکر ہے۔ اتھروید کا ذکر نہیں آتا ہے۔ اگر چاروں ویدوں کا ذکر آیا ہے۔ تو معہ حوالہ کے ثابت کرو۔ پنڈت جی نے جواب دیا کہ منوسمرتی ۱۵ کروڑ برس سے بنی ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ اس سے بیشتر کی بنت سی پُستکیں بنی ہوئی ہیں مثلاً شت پتھ براہمن اور ویدوں کی شاکھائیں اور براہمن گرنتھ آدی اور چونکہ اس پرچلت منوسمرتی میں جین مت اتیادی کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے یہ پُستک جین مت کے پیچھے کی تصنیف شدہ ہے۔ جسکو تقریباً پندرہ سو برس گزرے ہونگے۔ اس روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۹-جولائی ۱۹۰۴ء کو اہل اسلام کی طرف سے پھر وہی سوال پیش ہوا۔ جسکو پنڈت جی نے ویدوں۔ براہمنوں اور اُپنشدوں کے حوالجات سے اچھی طرح سدھ کردیا کہ آریوں کے چھوٹے سے چھوٹے پُستک میں بھی چاروں ویدوں کا ذکر ہے اور یہ بھی کہا کہ وید تو حقیقت میں ایک ہے۔ پرنتو اُس کے چار حصے ہیں مگر فریق ثانی نے یہ ضد کی کہ صرف منوسمرتی سے ہی چاروں ویدوں کا ہونا ثابت کیا جاوے۔ چنانچہ پنڈت جی نے ایک شلوک منوسمرتی کا پیش کیا جسمیں صاف طور پر چوتھے یعنی اتھروید کا ذکر تھا۔ اسپر فریق ثانی نے اپنی طرف سے ایک غیر مستند ترجمہ اردو پیش کیا۔ جسکو پنڈت جی نے ازروئے دیاکرن اور لغات اتیادی محض باطل قرار دیا۔ اور اُسوقت یہ فیصلہ ہوا۔ کہ فریق ثانی سنسکرت کی کسی لغات میں اگر اس لفظ کے معنی دیکھیں اگر وہ پنڈت جی کے ارشاد کے مطابق پایا گیا تو مانا جائے گا۔ کہ منوسمرتی میں بلاشک چاروں ویدوں کا ذکر ہے پس یہ کارروائی ختم ہوئی۔ اُسی روز کو لکچر وغیرہ نہیں ہوا۔ ۳۰ تاریخ کو المیثور پوجا پر اُپدیش ہوا۔ اسکے بعد اہل اسلام نے پہلے دن کی کارروائی اور شرط کو بالائے طاق رکھکر پھر وہی سوال کیا۔ جسکے جواب میں بڑے زور وشور سے پنڈت جی نے معہ حوالہ جات کے ثبوت دئے۔ اور اُنکی اچھی طرح سے تسلی کردی۔ اور نیز یہ واضح کردیا گیا کہ جس حالت میں آپکو بھاشا تک نہیں آتی تو ایسے سوالوں کا جن کے واسطے وید اور براہمن گرنتھ دیاکرن اتیادی پرمانوں کی ضرورت ہے۔ جنکو کہ آپ مطلق نہیں سمجھ سکتے ہیں پیش کرنا بالکل نامناسب ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ فریقین کے کسی مختلف اصول پر بحث کیجاتی اور اُس کے لئے فیصلہ ہوا کہ دوسرے روز صبح اگر شناستر ارتھ کے پہلے نیم طے کرنے چاہئے۔ اور بعد میں کل پھر اچھی طرح مباحثہ ہوگا۔

۳۱-جولائی ۱۹۰۴ء کو فریق ثانی صبح کے وقت آئے۔ اور نیموں پر بہت سی جد وجہد کے بعد اہل اسلام نے یہ کہا کہ چونکہ اسوقت فرصت نہیں ہے۔ نیز کسی موقعہ پر جبکہ ہم میں سے کوئی تیار ہوگا۔ رخصت وغیرہ لیکر سماج کو پھر مباحثہ کے لئے اطلاع دی جاویگی۔ اسکے بعد پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ہمیں کے لئے تین گھنٹہ ضائع ہوئے ہیں۔ آج اتوار صنعت کا دن ہے۔ اس لئے اگر کسی امر پر دو چار گھنٹہ صاحبت ہو جاوے تو لابھ حاصل ہوگا۔ اسپر بھی اہل اسلام نے انکار کیا۔ شام کے وقت بارش اور آندھی کیوجہ سے حاضری کم ہوئی۔ اس لئے صرف پرارتھنا اور اپدیش ہی ہوسکی۔

یکم اگست کو من کے روکنے کے سادھنوں پر ایک اتی منوہر ویاکھیان دیا۔ اور رات کی گاڑی سے پنڈت پورنانند جی تشریف لے گئے۔ (جیرام)

جیند ریاست۔ تھوڑے عرصہ سے اس جگہ ریلوے سٹیشن پر ایک الگ سماج کھل گیا تھا جس کے کھلنے سے نہ تو شہر کی سماج میں رونق رہی تھی اور نہ سٹیشن کی سماج میں رونق رہی۔ بہذا سروسمتی سے دونوں سماجیں ۲۱-جولائی سنہ الیہ کو شامل ہوگئی ہیں۔ بحالت شمولیت اب ادھکاریان کا بہ تفصیل ذیل انتخاب ہوا ہے۔

بابو موتی چند جی چیف سپرنٹنڈنٹ۔ لالہ رگھناتھ سہائے جی پردھان۔ بابو نند لال جی اپ پردھان۔ بابو جگن ناتھ جی چیف سکرٹری۔ پنڈت سریرام جی جائنٹ سکرٹری لالہ رام سہائے لال جی خزانچی شہر۔ ماسٹر سچیدانند جی خزانچی سٹیشن۔ بابو کرم چند جی پُستکا رکھش۔

ممبران انترنگ سبھا حسب ذیل ہیں:- بابو موتی چند جی لالہ رگھناتھ سہائے جی۔ بابو جگن ناتھ جی۔ پنڈت سریرام جی۔ بابو لال جی۔ لالہ رام سہائے لال جی۔ ماسٹر سچیدانند جی۔ بابو کرم چند جی۔ ٹھاکر نند لال جی۔ لالہ بالمکند جی بابو لال چند جی۔ لالہ مٹھن لال جی۔ لالہ بنواسی لال جی

اس جگہ ۲۳-جولائی سے ۲۹-جولائی تک پنڈت تلسی رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پانچ ویاکھیان شہر و سٹیشن پر دئے۔ شروتاگنوں کی تعداد خاطر خواہ تھی ویاکھیانوں کا اثر اچھا پڑا اگر اسطرح سے وقتاً فوقتاً اپدیشک صاحبان تشریف لاکر درشن دیتے رہیں گے۔ تو یقین ہے کہ سماج کی حالت اچھی ہوگی ورنہ ایشور مالک ہے۔ باقی پھر کبھی تحریر ہونگے ٭۔ (سریرام)

مردان آریہ سماج کے منتری مہاشے خلم چند جی لکھتے ہیں۔ کہ لالہ سندرابن جی اوورسیر ریلوے کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ودھی وید ریتی سے کیا گیا۔ سماج کی بھجن منڈلی ویراگ کے بھجن آگے آگے گاتی جاتی تھی ٭۔

مہاشے کیسر سنگھ جی ویرووال ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔ کہ ۸ ساونوں کے پرچارک میں مہاشے بھگوان سنگھ و چانن سنگھ جی کے چار روپیہ مٹھائی فنڈ کے جو چھپے ہیں وہ مبلغ عہ روپیہ چاہئے ۔۔

مہاشے ہرپت رائے جی منتری آریہ سماج انبٹہ سُوچت کرتے ہیں کہ مسمی بدری پرشاد جی بعمر ۲۴-۲۵ سال جسکے منہ پر چیچک کے داغ ہیں اور جو خورجہ کے قریب کے کسی گاؤں کا باشندہ ہے وہ آج کل جگادھری ہے۔ اور خوانچہ لگاتا ہے یہ آدمی مکار ہے۔ جہاں جاتا ہے۔ اپنے آپکو آریہ سماجی ظاہر کرکے آریہ پرشوں سے میل کرلیتا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ کوئی صاحب اِس کا اعتبار نہ کرے۔

فرخ نگر ضلع گوڑگانو سے لالہ خوشی رام جی لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا کروڑی مل آریہ خیالات کا دہلی میں سامان چھوڑ کر ۲۲۔ جولائی سے غائب ہے۔ حُلیہ یہ ہے ۔ رنگ گندمی ۔ چہرہ پر چیچک کے داغ ۔ قد لمبا ۔ منہ پتلا ۔ جنیو دھارن کئے ہوئے ہے ۔ جس مہاشے کو ملے ۔ مجھے تار دوارا مطلع فرماویں ۔ اخراجات کا ذمہ دار میں ہونگا ۔۔

مہاشے کنہیالال جی آپ منتری آریہ سماج ملتان شہر لکھتے ہیں ۔ کہ آریہ سماج ملتان نے اپنی انترنگ سبھا منعقدہ یکم اگست میں پنڈت تُلسی رام جی کی بے وقت مرتیو پر ممن لکت ریزولیوشن پاس کیا۔

"پنڈت تُلسی رام جی کی بیوقت موت کا سماچار سُنکر یہ سماج سخت افسوس ظاہر کرتا ہے ۔ اور اُن کے پس ماندگان سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے ۔

مجیٹھہ سے مہاشے لابھی رت لکھتے ہیں کہ پنڈت کالو رام جی کی ماتا کا دیہانت ۹۰ سال کی عمر میں ہوا ۔ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت خوشحال چند جی نے کرایا ۔ پنڈت کالو رام جی نے اس موقعہ پر چار روپیہ مختلف سماجک فنڈوں میں دان دئیے ۔۔

آریہ سماج اپیٹہ ۔ ۱ ۔ یہاں کی سماج کے پردھان شریمان بابو سیوا رام جی بی ۔ اے ہیڈ ماسٹر ایک سال کی رخصت پر جاتے ہیں ۔ اس جُدائی سے جملہ سبھاسدان کو بہت افسوس ہے ۔

(۲) ۳۱ جولائی ۱۹۰۴ء کو یہاں کی سماج کے عہدہ داران کا انتخاب سال رواں کیواسطے حسب ذیل ہوا ۔

شریمان بابو راج بہادر جی ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی پردھان ۔ شریمان بابو سورج سہائے جی مختار اُپ پردھان ۔ لالہ رام سروپ جی گپت زمیندار منتری ۔ لالہ مصری لال جی گپت محرر ال تحصیلی اُپ منتری ۔ منشی دولہ رائے جی رجسٹرار قانونگوئے کوشادھکش ۔ پنڈت سرجو پرشاد شرما اگنی ہوتری پستکادھکش ۔

ممبران انترنگ ۔ (۱) مہاشے رامچندر جی نقلنویس کلکٹری (۲) مہاشے رادھا کرشن جی اہلمد لائسنس ۔ (۳) مہاشے جگن ناتھ پرشاد جی ہیڈ ماسٹر مدرسہ پٹواریاں ۔ (۴) مہاشے پنڈت شانتی سروپ ۔

(۳) یہاں کی سماج نے شریمان پنڈت شانتی سروپ جی کو پاٹھ شالہ اور اپدیشک کے کاریہ کے لئے عہ ماہوار پر مقرر کرلیا ہے ۔ (رام سوروپ)

ادھیاپکہ کی ضرورت

(۱) منڈاور ضلع بجنور کی پُتری پاٹھ شالہ کے لئے ادھیاپکہ کی ضرورت ہے ۔ جو اپر پرائمری درجے کے حساب اور سنسکرت اچھی طرح پڑھا سکے ۔

(۲) جانسٹھ پُتری پاٹھ شالہ کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے ۔ جو کم از کم پرائمری پاس ہو ۔ اور چوتھی و پانچویں جماعت کو تعلیم دے سکے ۔ تنخواہ مبلغ بیس روپیہ ماہوار دیجاویگی ۔۔

تصحیح

پُتری پاٹھ شالہ نجیب آباد کی طرف سے جو نوٹس ادھیاپکہ کی ضرورت کا گزشتہ اخبار میں چھپا ہے وہ

یونین کلب کی جانب سے سمجھنا چاہئے ۔۔

ایک پنتھ دو کاج

آریہ سماج لاہور کا پُستکالہ سالہا سال سے دُنیا میں مختلف زبانوں کی کُتب فروختنی کا سب سے پورا ناگستھان ہے ۔ ویدک دھرم کے لٹریچر کے پرچار میں اسنے اول درجہ کا کام کیا ہے ۔ کتابوں کی قیمتیں وقتاً فوقتاً بہت تخفیف کیجاتی ہیں ۔ چنانچہ گروکل کے جلسے کے موقعہ پر تین مہینوں کے لئے کتابیں بہت کم قیمت پر فروخت کرتا رہا ہے اور اب بھی سوچنا دیتا ہے ۔ کہ ۳۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء تک گروکل کے جلسے والی تخفیف شدہ قیمت پر ہی کتابیں فروخت کیجاوینگی ۔ دو کاندار دن سمجھتے ہیں یہ ایک نادر موقعہ ہے ۔ ایسا پُستکالہ سے کُتب خریدنے میں دو بڑے فائدے ہیں ۔ (۱) پبلک کو کُتب ارزاں قیمت پر ملتی ہیں (۲) نافع جو تھوڑا سا ہوتا ہے ۔ وہ کسی خاص شخص کی جیب میں نہیں جاتا بلکہ ویدک دھرم کی سیوا میں خرچ ہوتا ہے اسلئے جملہ صاحبان سے درخواست ہے کہ مفصلہ ذیل پتہ سے کتابوں کی تخفیف شدہ فہرست منگا کر جلدی آرڈر بھیجنے شروع کریں ۔ **پتہ** سیوک ہر سنگھ لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور ۔۔

کنیا کی ضرورت

مجھ برہمچاری کی عمر ۲۴ سال ہے ۔ خوبصورت مضبوط اور بال برہمچاری آریہ سدھانتوں پر عملی طور پر کاربند ۔ ذات کھتری کپور ۔ پنجاب ریلوے میں نائب سٹیشن ماسٹر تنخواہ ماہوار ۵۰ روپیہ ۔ عنقریب ترقی بطور سٹیشن ماسٹر ہونے والا ہے ۔ خیالات کی پاکیزگی اور نیک چلنی میں آزمائش کے لئے تیار ۔ کنیا ۱۴ یا پندرہ سال کی ہو ۔ تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی کھتری قوم از قسم ۔ زیادہ حال بذریعہ خط وکتابت دریافت کرو ۔

پتہ

بی ۔ آر ۔ معرفت مینیجر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

CC0, Gurukul Kangri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔ ۶/

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اعضاء اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰/

مسیحی مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے

تواریخی کالم ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح و محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰/

پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے

ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۶۸ صفحہ قیمت مجلد ۔ ۸/

اپنشد۔ جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں
(۱) وجہ تسمیہ۔ لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح
(۲) اپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اپنشد۔
(۳) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۴)
کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۷۰ صفحہ قیمت ۱۰/

سنسکرت زبان کی عظمت

جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس ابتک انہیں میں محفوظ ہوئے ہیں قیمت ۱۰/

النشور درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج ملتان جسمیں جگہ جگہ وید وکت

پرمان دئے ہیں قیمت ۴/

معاشرت تہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سرکار۔ دربار۔ سیر۔ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص بھارت واسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۲/

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ

سودو۔ گنپتیہ۔ نانک شاہی۔ ادواسی۔ گنج بخشی۔ رام للّائی۔ ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ باوالالی۔ پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ شونرائنی۔ رادھا سوامی۔ شو نرائنی۔ شرو ہارامی۔ ناستک۔ چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے حجم ۸۶ صفحہ قیمت ۱۰/

نوٹ۔ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ا/ بدھ کا مختصر جیون قیمت ا/ تمباکو یوروپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں قیمت ۱۰/

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار نے چند مفید ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا جن سجنوں کو تقسیم کے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوالیں۔ ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۔ ۱۰/ — عہ
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۔ / ۱۰۰ — عہ
آریہ تہذیب ۶ پائی ۱۰۰ — ۲
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ½ پائی ۱۰۰ — ۸/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت / ۱۰۰ — ۲

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا

والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ قیمت مجلد ۵/

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت مجلد ۱/

درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مفت بکہ ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و خبری مع فہرست دگریاں تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

قیمت	نام
مجلد ۱۰/	کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں۔
۴/	" نمبر ۲ علم الہی
۴/	" نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و افعال
۱۴/	" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق
۱۴/	" نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان
۴/	" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد
۲/	" نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری
۴/	" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی
۳/	" نمبر ۲۹۔ طعام و شراب
۸/	" نمبر ۳۶۔ موت اور اس کے بعد کی حالت
۴/	" نمبر ۳۷ شاستر و سمرتی وغیرہ
عہ	" نمبر ۳۸ حکایات و روایات
۵/	" نمبر ۳۹۔ دھرم نیتی
	" نمبر ۴۰۔ تجارت صنعت و ایجاد
۲/	" نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی
۲/	" دھارنا تیاگی

نوٹ۔ دس جلد یا اس سے زیادہ کی خرید پر

کو مبلغ ۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا اور ملک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبرات بھی از سرنو چھاپکر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و سرمایہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشیورنس کمپنی لیمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرینگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجائے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و ایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے اُن میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یترالہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی بکتی رہیں۔

رگوید بھاشیہ ... ۵عہ
یجروید بھاشیہ ... ۱۲عہ
رگویدادی بھاشیہ بھومکا ... ۱ر
ستیارتھ پرکاش ... ۱ر

ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ ... مجلد
سنسکار ودھی ... ۸ر
نروکت ... ۱۰ر
انشادہیائی مول ... ۱۲ر
آریہ بھونے ... ۳ر
پنچ مہایگیہ ودھی ... ۱ر
سنسکرت واکیہ پربودھ ... ۳ر
ووہار بھانو ... ۲ر
شاستراتھ فیروزآباد ... ۱ر
وید وروده مت کھنڈن ... ۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن ... ۲ر
بھرانتی نوارن ... ۱ر
ویدانت دھوانت نوارن ... ۵ر
میلہ چاندپور ... ۱ر
شاستراتھ کاشی ... ۵ر
آریہ اودیش رتن مالا ... [illegible]
گوکرونا ندھی ... [illegible]
بھرم وچھیدن ... [illegible]
انو بھرم وچھیدن ... [illegible]
ہون منتر ... [illegible]
سونتویہ انتویہ پرکاش ... [illegible]
سویکار پتر ... [illegible]
ویدانگ پرکاش سمپورن ... [illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۵ روپیہ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

مختلف صحاب کی بعض تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد ... [illegible]
ثبوت تثلیث وید ... [illegible]
ویدانت دھوانت نوارن ... [illegible]
سندھیا منظوم اردو ... [illegible]

سندھیا منتر ... [illegible]
گنجینہ بھجن ... ۱ر
قادیانی مت درپن ... ۸ر
سنگت رتن پرکاش ... ۱ر
آریہ ورت کا عروج ... [illegible]
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۱ر
〃 حصہ دوم ... [illegible]
مخزن اسرار حصہ اول ... [illegible]
〃 حصہ دوم ... [illegible]
سداچار پربودھ ... [illegible]
پھول ... [illegible]

ناگری ٹائپ

ایک اپنیشد ستری کی یاترا قیمت مجلد ... ۱ر
برہمچریہ پرکاش 〃 ... ۱ر
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ... ۸ر
برہمچریہ مجلد ... [illegible]
ستری دھرم ہنتی ... ۱ر
اپدیش ورن پرکاش 〃 ... ۱ر
گنجینہ بھجن ... ۸ر

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ و کپڑا لنگی۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لاہوری مل بی۔اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

رامسروپ پاٹھک کے ہندی گرنتھ

ابلا سدھار کھنجن تیسی پہلا حصہ ۔ دوسرا حصہ تیسرا حصہ ۔ چوتھا حصہ ۔ ہندو للناؤں کے گانے کے لئے مہرشی جیون چرتر چہند میں بھجن ولاس۔ لواہ کیرتن۔

درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار کے نام ہو

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہو

CC0. Gurukul Kangri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹ | رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ...

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ۴ | طالبعلموں سے ۳ }

ہر ایک سے بہ پیشگی

جلد ۱۲	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	سنہ ۱۹ بکرمی

دھرم وِیر یادگار

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا اور کیا ہوگا

ایک دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا معہ ایک پیپا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر شہید پنڈت لیکھرام اور راشٹری دھرم تینتی کا تینوں چھپر مفت

ہر ایک گھر میں

بسہ کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور کی ستوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور۔

الکھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۵ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۰ روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے سنسکرت گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر ... اس گرنتھ میں پورا نک گاتھاؤں کو یکجا کھولا گیا ہے۔ ... بارہویں تیرہویں صدی میں بنائی ہوئی ... کا ترجمہ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف ... تنتیوں اور پرانوں سے اس گرنتھ کو ثبوت کیا ہے۔ قیمت صرف ۲ ر

ویرانگنا ستریوں کے چرتر ... ۲۵ ستریوں کے ... دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ ... بھاشا میں قیمت ۶ ر

دارو غہ جی خفیہ پولیس کے ... ہوئے شریمان پنڈت رودر دت نے یہ قصہ تیار کیا ہے قیمت ۳ ر منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جسمیں بھارت کی دکھیات ودوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسدھ کاریوں پر کچھہ کچھہ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ مان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف سنجیلا اُن جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سیتو گیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جیابنسی کی رانی آدی بہت سی بھگت یا بیر دیویوں کے رابعیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف بتیری و پاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دیا گو کہہ کر سمواد سلابھہ جنک کا اور ودوشنی سولاجا کا سمواد۔ لکچھہ کرمصنف نے پراچین دیویوں کے برھم گیان کا بھی پتہ دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو ۱۰ میں دیجاتی ہے۔

رسنہری ایڈیشن۔ ایک جلد میں چھپ کر تیار ہے قیمت ۲ روپے

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اچھے بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ نشان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں کچھہ پستکیں رکھی جاویں جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی نے پرلنشرم ادھا ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ دشمن کنیا سے آنے نیتی وان چانک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے دادا دکی بھارت ورش پر چڑھائی میگھتنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا ردکشا نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھتنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائیز ۸۴ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱)

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائیز۔ قیمت تین آنے (۳)

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہارم صاحبان اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱)

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ رکھے چاروں خریدنے سے ۶ لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن کھلم کھلا بدھ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی اور یوروپ امریکہ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی۔ تبتی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ ارعہ اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے۔ حضرت ہنس مہاراج صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں وہ ایسے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپنے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے۔ اُس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے حجم ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱ا۔ ایک تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت موتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بینتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک الوہب پستک ہے قیمت ۲ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

جلد ۱۶ مطبوعہ ۱۱ بھادوں سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۲۶ - اگست ۱۹۰۴ء - شکروار - جالندھر شہر نمبر ۳۰

واقعات اور مفید رائیں

امیر صاحب کابل نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ کابل میں اب انگریزی علاج شروع کر دیا جاوے - چنانچہ انکی تجویز ہے کہ ایک سول سرجن ایک لیڈی ڈاکٹر اور تین ہاسپٹل اسسٹنٹ معہ ضروری کمپونڈروں کے گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کر کے حاصل کئے جاویں - گورنمنٹ ہند تو پہلے سے ہی ایسی خواہش کی منظوری کے لئے طیار ہے بس درخواست پہونچتے ہی امیر صاحب کا ہسپتال اور دوائی خانہ شاندار کھل جاوے گا -

نیکمردوں کو چھیڑنا اچھا نہیں - روس کے وزیر عیندہ لگی جو حال میں ہی قتل ہوئے ہیں بڑے ظالم سُنے جاتے ہیں - کاونٹ ٹالسٹا سے ایک صلح کُن بزرگ ہیں جو جنگ کے سخت مخالف ہیں - وزیر مقتول نے تجویز پیش کی تھی کہ کاونٹ ٹالسٹا ئے کو ملک بدر کر کے سائبیریا کے جنگلوں کی ہواخوری کے لئے بھیجدیا جاوے - یہ درخواست تو وزیر صاحب کی کونسل میں منظور نہوئی لیکن وزیر صاحب خود دوسری دُنیا کی سیر کو چلے گئے - سچ ہے نیکمردوں کو چھیڑنا اچھا نہیں

سندھ دیش کی کوٹری ریلوے لائن کے ریلوے سٹیشن راوصن پر ایک باپ اور بیٹا کام کرتے تھے - لڑکے نے پانی کھینچنا چاہا لیکن پانی کے اوپر انہیں اُلٹ ہوئی - اس وقت کی پڑتال کو وہ نوجوان اندر اُترا اور وہاں کا وہیں رہا - اُسپر باپ بھی اُسیطرح اُترا اور نیچے ہی رہا پھر ایک دھوبی اور پھر ایک اور شخص پے در پے اسی طرح کسی زہریلے اثر سے نیچے ہی گرتے رہے - آخر کار ایک شخص دوڑا آیا اور

مناسب انتظام کے بعد اندر اُتر کر اُس نے چاروں لاشوں کو باہر نکالا - سفر کرنیوالوں کو احتیاط چاہیئے کہ ہر ایک کنوئیں سے بلا دریافت آس پاس والوں کے پانی نہ بھرا کریں - منوجی نے اِسی لئے تنبیہ کی ہے کہ " اگیات جل " میں نہیں پرویش کرنا چاہیئے -

انگلینڈ میں پریس سے کام - پریس کو زبردست طاقت بنانا یوروپین قوموں نے ہی سیکھا ہے ورنہ چین میں پہلے سے ہی چھاپہ خانے موجود تھے اور بعض پورانی عمارتوں کے کھود کر نکالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے لوگ بھی پریسوں سے ناواقف نہ تھے لیکن پریس کے ذریعہ سے ایک خیال کو لاکھوں کروڑوں کے اندر پھیلانے کا ہنر یوروپین لوگوں نے ہی سیکھا ہے - انگلستان کے مشہور سابق وزیر مسٹر چیمبرلین نے آزادی تجارت کے برخلاف اپنے ملک کے فائدہ کے لئے آواز اُٹھائی ہے شروع شروع میں بڑی بھاری مخالفت تھی - اُسکو دور کرنے کے لئے ایکسال کے اندر ایک کروڑ تو اغراض کے ورق بانٹے گئے اور پانچ لاکھ اشتہاروں وغیرہ کے علاوہ پندرہ ہزار کتابیں اور پمفلٹ تقسیم ہوئے - اس لٹریچر کو شائع کرنے کیلئے ستر اسسٹنٹ ہر وقت کام کرتے رہے ہیں -

حضور لارڈ کرزن کی واپسی - جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے لارڈ کرزن نے بیسیوں نے کام چھیڑ دئے تھے اُنکی تکمیل کے لئے اب لارڈ ممدوح کو شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے پھر وائسرائے ہند مقرر کر کے بھیجا ہے - حضور ممدوح ۲ ستمبر کو ولایت سے جہاز پہ سوار ہو کر روانہ ہو گئے اور معلوم ہوا ہے کہ غالباً خاتمہ اپریل ۱۹۰۶ء تک اسجگہ ٹھہریں گے - ہندوستانی تعلیم یافتہ عموماً لارڈ کرزن کی واپسی سے ناراض ہیں کیونکہ اُن کی رائے میں لارڈ موصوف

نے جہاں ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی کی نمائش بھی کی وہاں مُستقل کام ہمیشہ اپنے ہمقوموں کی بہتری کے لئے کرتے رہے لیکن مجھے اسمیں کوئی تعجب کی بات نظر نہیں آتی کیا اگر ان ہونی بات ہو جاوے - اور ہندوستانیوں کو کسی ندی جزیرہ کا راجیہ ملجاوے تو وہ سب سے پہلے اپنے بھائیوں کی روزی وغیرہ کا انتظام نہ کریں - ابھی دیکھ لیجئے - راجیہ دوسروں کا لیکن جس محکمہ میں ایک بنگالی - یا کایستھ - یا کھتری وغیرہ کسی بڑے عہدہ پہ اڑجاتا ہے تو وہ اپنے ہی ہم ملک یا ہمذات آدمیوں کو خواہ مخواہ ہر ایک اپنی ماتحت جگہ پر ٹھونس دیتا ہے دنیا کا دستور العمل اس وقت ہے - ع

اوّل خویش بعدہ درویش

پارلیمنٹ انگلستان کے حضور میں جو لوگ وکلاء وغیرہ سے طیار کرا کے عرائض بھیجتے ہیں وہ بڑی غلطی کرتے ہیں قاعدہ کے مطابق کُل فیصلہ جات ہائیکورٹ کی اپیل پریوی کونسل میں ہوتی ہے اور انتظامی معاملات کی اپیل کا خاتمہ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند تک ہے - پارلیمنٹ کا دخل دینا کسی معاملہ میں تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ کوئی ممبر پارلیمنٹ اُس معاملہ کو بطور سوال کے پیش کرنیکا ذمہ لے - پس جو لوگ ہزارہا روپیہ وکلاء کو دیکر اپنے مقدمات کے حالات انگریزی میں لکھوا کر بھیجتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں برٹش ہاؤس آف کامنز کی سلیکٹ کمیٹی نے اسکے متعلق ایک رپورٹ گذرانی ہے جسکا ترجمہ ہر ایک ہندوستانی زبان میں چھپکر عام طور پر شائع ہو جانا چاہیئے

ہوائی جہاز - امریکا کے مسٹر جان ہالینڈ نے اپنے شہر جیرسی کے کارخانہ میں ایک ہوائی جہاز کی ساخت شروع کی ہوئی ہے جو وزن میں بمعہ شخص ۲۶ پاؤنڈ یعنی تقریباً ۱۳ سیر ہوگا اور اپنے سوار کو ہوا میں اُڑائے پھرے گا - کاش کہ ہندوستانیوں کے

Haridwar. Digitized by eGangotri

دماغ بھی ایسی مفید عام علمی دریافتوں کی طرف رجوع ہوتے :-

آنریبل رائے بہادر مسٹر کشن گوپال صاحب بیرسٹر کا انتقال ۱۱۔ اگست کو بمقام دہلی ہوا۔ آپ لاہور کے مشہور بیرسٹروں میں سے تھے اور تین دفعہ متواتر لیجسلیٹیو کونسل پنجاب کے ممبر مقرر ہوتے رہے آپ رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل جی پنشن یافتہ انسپکٹر آف سکولز کے چھوٹے بھائی تھے۔ یورپین فرقہ میں عموماً اور گورنمنٹ میں خصوصاً آپکی بڑی عزت تھی۔

عورتوں کی زبان درازی کی شکایت صرف ہندوستان میں ہی نہیں سُنی جاتی۔ لنڈن کا ایک اخبار عورتوں کی بے لگامی کی شکایت کرتے ہوئے رائے دیتا ہے کہ اُن کی اس تیز قینچی سے بچنے اور گھروں میں شانتی پھیلانے کے لئے عورتوں کو تمباکو نوشی کی عادت ڈلوانی چاہیئے۔ شاید مردوں کو حقہ پیتے ہوئے مستی میں دیکھکر ایسا خیال لنڈن کے اخبار نے ظاہر کیا ہے لیکن تجربہ کچھ اور بتلاتا ہے۔ پنجاب کے بہت سے حصوں میں تحقیقات اور مشاہدہ سے ہمیں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حقہ نوش عورت سے بڑھکر کوئی لڑاکی نہ دکھائی دیگی اور زبان کی تیزی میں بھی اُس سے شاید ہی کوئی عہدہ برآ ہو سکے۔

جنوبی افریقہ کے بوئیروں نے ایک نیا پینترا بدل لیا ہے ٹرانسوال کو تو وہ اپنا ہی وطن کہتے ہیں حال میں ہی جنرل بوتھا نے مقام پریٹوریا میں ایک نئے گرجا کا بُنیادی پتھر رکھتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ گو ہمارا جھنڈا اور ہماری بادشاہت ختم ہو گئی لیکن یہ ملک ہمارا ہے اور اسلئے اپنے اصولوں اور اپنی مادری زبان کی حفاظت کے لئے انہیں مستعد ہو جانا چاہیئے اور اپنے ملک کو افریقہ میں اعلیٰ درجہ پر پہونچانا چاہیئے۔

شہروں کی آب و ہوا انتہا خراب ہوتی ہی ہے لیکن ہندوستان میں اضلاعات کو بھی ایسی ردی حالت میں دیکھا جاتا ہے کہ پنجاب میں عام مثل مشہور رہی ہے کہ بسنے شہر بہادریں ہووے قہر۔ یعنی آفت بھی پڑی ہوئی ہو تب بھی شہر میں ہی بود و باش اختیار کرنی چاہیئے اب جبکہ اکثر دیہات کے باشندے تعلیم یافتہ ہوتے جاتے ہیں گو دیہہ کو صاف رکھنے کا بندوبست کچھ مشکل نہ تھا لیکن افسوس کہ تعلیم یافتوں کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

سگرٹ نوشی کے برخلاف ایک اور وزندار رائے ملک کینیڈا میں عام طور پر مشہور کیا گیا تھا کہ لارڈ رابرٹس صاحب بہادر سابق کمانڈر انچیف سلطنت برطانیہ سگرٹ کو نقصان دہ نہیں سمجھتے۔ اس خبر کو سُنکر لارڈ رابرٹس نے اپنی رائے عام طور پر مشتہر کر دی ہے۔ وہ سگرٹ نوشی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور لڑکوں کے لئے اُسے خصوصاً بڑی نقصان دہ سمجھتے ہیں۔

ہندوستان کے درمیانی اور شمالی حصہ میں بیٹھے ہوئے ہم لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں کہ کسقدر زور تانترک پورانک مذہب کا پورب اور دکشن کیطرف پھیلا ہوا ہے۔ بنگال گزٹ رقمطراز ہے کہ ایک ہندو فقیر نے کاوڈی کی رسم ادا کی۔ اس رسم کی ادائیگی کے وقت سادھو کے بدن میں بارہ سو چاندی کے تیر چبھوئے گئے تھے اس حالت میں وہ ہندوستانیوں کے امتن نامی مندر سے جانا والوں کے تئے کنڈا سوامی مندر میں گیا۔ دس بجے صبح سے ۲½ بجے تک دس آدمی ان تیروں کو بدن میں گھماتے رہے۔ پیروں میں جو جوتی تھی اُسمیں بھی لوہے کی شتلاخ لگے ہوئے تھے۔ مندر کے دروازہ پر دودھ اور پانی ناریل کا اُسکے پیروں پر ڈالا گیا اور رسم ختم ہوئی۔ اس قسم کے ہنگم کارروائیوں کا مضائقہ نہیں لیکن اُسکا جو بد اثر ہزاروں تماشبینوں پر پڑتا ہے وہ البتہ افسوسناک ہے۔

خوب خبر لی۔ امیر صاحب کابل کے مواجہہ میں چند ایک جوتشیوں نے یہ پیشگوئی کی کہ دو مہینوں کے بعد افغانستان وبا کا شکار ہوگا جس سے سینکڑوں رعایا مرجاویگی۔ جوتشیوں کو امیر صاحب نے قید کر لیا ہے اور اگر اُنکی پیشگوئی سچی نہ نکلی تو اُنکو توپ سے اُڑا کر مار دیا جاویگا۔ عمل میں امیر صاحب نے رشی سوامی دیانند جی کے کلام کی پیروی کی ہے۔

سینٹ لوئیس (امریکا) کی نمائش میں آجکل کے آخری پندرہ دنوں کی آمدنی پندرہ لاکھ روپیوں کی ہوئی ہے۔

انگلستان کے ایک ڈاکٹر کی رائے ہے کہ جو لوگ صحت کی حالت میں اپنے آپ کو بیمار سمجھکر ڈاکٹروں کو تنگ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ انکو پکے ہوئے آٹے کی گولیوں کے سوا کچھ نہ دیا کریں۔ یورو پین ممالک میں دور اندیشی کو حد درجہ تک پہونچا دیا ہے۔ امریکا کے ممالک متحدہ کی نسبت تخمینہ کیا گیا ہے کہ آئندہ فصل میں وہاں کی غلہ کی پیداوار دو ارب پچاس کروڑ بشل سے زیادہ ہوگی۔

مہذب ملکوں میں خود کشی۔ گو تہذیب اور علم مرادف خیالات سمجھے جاتے ہیں تاہم عملاً اسکے خلاف نظر آتا ہے۔ یہ خیال مہذب لوگوں نے نکالا ہے کہ خود کشی بدی ہے۔ اسکے خلاف جن قوموں کو وحشی کہا جاتا ہے۔ اُنہیں نیکی اور بدی میں کچھ تمیز ہی نہیں ہے لیکن جہاں مہذب اقوام میں خود کشی ترقی پر ہوتی جاتی ہے وہاں وحشی قوموں، اقوام میں خود کشی کا خیال بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۸۹۰ء تک جرمنی میں محض سکولوں کے بچے طالب علم تعدادی ۲۵۷ خود کشی سے مر گئے تھے اپنے ملک کے تجربہ سے معلوم ہے کہ انگریزی تعلیم نے خود کشیوں کی تعداد بہت بڑھا دی ہے۔ مڈل کے امتحان میں ناکامیاب ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن کیسے افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ مڈل تو درکنار پرائمری میں فیل ہونے کے باعث بھی بعض لڑکے خود کشی کر لیتے ہیں موجودہ تہذیب کا یہ پہلو بڑا خطرناک ہے جسے دور کرنے کی بہت جلد کوشش کرنی چاہیئے ✦

CC0, Gurukul Kangri Collection

سنسار کی گتی

گتی کا چکر

گتی کے چکر کا ثبوت مجھے اپنے جیون میں ہی بڑا بھاری ملا ہے۔ گذشتہ نصف درن (غلط العام درجن) سے زیادہ تبدیلیوں کو اگر نظر انداز کر دوں جو کہ میری زندگی کے اندر پیدا ہوئیں تو آخری چکر ہی میرے دعوٰی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ پرچارک بہتر میرے ہمعصر ہموطنوں میں سے ایک ہے۔ جالندھر شہر میں اس نے جنم لیا۔ اُسی جگہ گرتے پڑتے اس نے پرورش پائی اور جوانی کا آغاز بھی اسی جگہ سے ہوا۔ ضرورتاً مجھے برس کو ہردوار لیجانا پڑا جسکے باعث اس نے اپنے پرچار کی آواز اسی جگہ سے اُٹھانی شروع کر دی لیکن ابھی پورے پونے دو سال بھی نہ گذرے تھے کہ اسے پھر اپنی جنم بھومی کی طرف رُخ کرنا پڑا جالندھر واسیوں کو آخری نمستے کہتے ہوئے اسے کیا خبر تھی کہ پھر واپس آنکر اپنے پرانے بھائیوں سے نزدیک ہوکر ملنے کا موقع ملیگا گتی کا چکر وچتر ہے! لیکن سب سے وچتر وہ چیتنی شکتی ہے جسکی ادنٰی سی حرکت دینے سے یہ سارا برہمانڈ چکر چل رہا ہے۔ وہ پرمیشور دھنیہ ہیں! اُنکی مہما دھنیہ ہے!

تبت کا سارا پردہ اب فاش ہوگا

مفت کا مال کہا کہا کے جو لاما لوگ مشٹنڈے بن رہے تھے انہوں نے لڑنا کیا تھا گیانستی سے آگے بڑھتے ہوئے صرف ایک جگہ کچھ ہاتھ پیر مارے اور سب بھاگ گئے جب تک اُنکے ملک کے اندر کا حال معلوم نہ تھا تب تک لوگ غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ لیکن اب سرکاری فوج اُسکے اندر داخل ہو گئی ہے۔ دلائی لاما بیچارے انکانت سیون کے برت کا بہانہ کرکے نہ معلوم کس کندرا و کے اندر دبکے بیٹھے ہیں۔ توپ اور بندوق کے روبرو کوئی بھی اوتار ٹھیر نہیں سکتا۔ ہندوستان کے لوگ یہ سمجھا کرتے تھے کہ تبتی لاما لوگ کوئی یوگ ابھیاسی مہاتما ہیں۔ میڈیم بلیوٹسکی نے اپنا کوٹ ہومی لعل سنگھ بھی اس لئے تبت کے پہاڑیوں پر ٹکا دیا تھا کہ وہاں کسی انگریز کے جاکر تفتیش کرنے کی امید نہ تھی۔ اسوقت تک تھیوسوفسٹ لوگ اسی لئے کوٹ ہومی کا راگ الاپے چلے جاتے تھے لیکن جو خبریں میرے پاس ترنج کے خطوط میں مشن کے ہندوستانی افسروں اور ملازموں کی معرفت آرہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس جگہ کے مرد اور عورت دونوں کے اندر شراب اور ماس خوری کا عام پرچار ہے عورتوں کو بڑے نفرت انگیز بد رواج ہیں اور بہبچار بہت پھیلا ہوا ہے بالکل پردہ فاش ہونے پر شاید تبت بھی ضلع کانگڑا کے گدیوں اور گدیوں کے اخلاق کا ایک وسیع نمونہ ہی نکل آوے۔ اب مسز اینی بیسنٹ کرنل آلکاٹ اور مسٹر سینیٹ کو چاہئے کہ صاف سڑک سے سرکاری فوج کی سرپرستی گذرتے ہوئے کوٹ ہومی لال سنگھ کا پتہ نکالیں۔ لیکن شاید یہ جواب ملے کہ دلائی لاما کی طرح کوٹ ہومی بھی انگریزوں کے درشن کو پاپ سمجھتا ہوا کسی کندرا میں جا چھپا ہے جہاں سے وہ اُسکے اسوقت درشن ہوتے بھی ایسے ہی مشکل ہیں جیسے کہ میڈیم بلیوٹسکی کے زمانہ میں اور اُسکے بعد اب تک رہے ہیں۔ اس موقع پر میڈیم بلیوٹسکی کی نسبت ایک حال بڑا دلچسپ سنانے جو میں شری سوامی دیانندجی کے جیون چرتر کے صفحہ ۸۵۸ سے بعینہ نقل کرتا ہوں "لالہ جیونداس جی پردھان آریہ سماج لاہور نے بیان کیا کہ جب پہلے پہل لاہور میں ہمارے مہمان ہوئے تو ان کی رہائش کے لئے ہم نے سماج کی طرف سے ایک ہوٹل چڑیا گھر کی طرف کرایہ پر لیا اور ہر طرح سے ان کی خاطر تواضع میں مصروف ہوئے۔ وہاں ہر روز صبح کو میں اور لالہ سائیں داس و لالہ منوہر لال ہم تینوں انکے ملنے کے واسطے جایا کرتے تھے اور پھر شام کو جاکر آدھی آدھی رات تک بات چیت کرتے رہتے تھے ایک خاص تمثیلیہ میں ہماری میڈم صاحبہ سے جو بات چیت ہوئی وہ قابل ذکر ہے جو ذیل میں درج ہے۔

میڈم صاحبہ نے لالہ مولراج ایم اے سے درخواست کی کہ وہ اُنکی سوسائٹی کے ممبر بن جاویں اور ممبر بننے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آریہ ورت کے سُدھار کے لئے کمر ہمت باندھکر یہاں آئے ہیں اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ قوم انگریز جو بڑی دانا ہے جب تک اُنکی ہمدردی آریہ ورت کے سُدھار کے لئے نہ حاصل کیجاوے تب تک پوری طرح آپ لوگوں کا سُدھار نہیں ہو سکتا۔ اور ہم نے خوب سوچا ہے کہ اُنکی ہمدردی حاصل کرنے کی اور کوئی سبیل نہیں ہے بجز اسکے کہ اُن کو اس بات کا یقین دلایا جاوے کہ خفیہ ودیا کے متعلق ایک یوگ ودیا ہی ایسا صیغہ ہے جسکے ذریعہ بڑے بڑے امور مالایحل پر انسان قدرت حاصل کرسکتا ہے اور کیسے ہی مشکل سے مشکل سوالات روحانی یا جس طرح کے ہوں اُسکا جواب یوگ ودیا کے ماہروں سے شافی طور پر ملسکتا ہے چنانچہ ہم جن جن صاحبان انگریز سے ملتے رہتے ہیں اُنکو یہی بات ذہن نشین کراتے رہے ہیں یہاں تک کہ اُنکو یقین دلایا گیا ہے کہ موجودہ نسل انگریزوں کی یوگ ودیا کے حاصل کرنے کی قابلیت نہیں رکھتی کیونکہ یہ لوگ گوشت خوروں کی اولاد اور خود گوشت خور ہیں اور گوشتوں میں سے بھی ممنوع سے ممنوع گوشت کھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور یہ بھی اُن کو سمجھایا گیا ہے کہ گو وہ بذات اس ودیا کو حاصل نہیں کر سکتے مگر جو لوگ اس ودیا کو جاننے والے ہیں اُن سے اپنے مشکل سوالات کا جواب پا سکتے ہیں۔ مگر یہ بھی براہ راست نہیں صرف ہمارے یعنی میڈیم بلیوٹسکی کی وساطت سے ہو سکتا ہے اور اس ودیا کے ماہروں کا نام ہم نے مہاتما رکھا ہوا ہے۔ بس ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری سوسائٹی کے ممبر بن جاویں تاکہ ممبر بننے کے بعد آپکو

Haridwar. Digitized by eGangotri

ہم مہاتما پدوی دیں۔ اور جو مہاتماؤں سے کام لینا ہمارا مقصد ہے جسکا کچھ ذکر اوپر آچکا ہے وہ ہم آپ سے لیں۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی انگریز یا کوئی اور شائق کوئی خاص ملت کے مہاتماؤں سے ہماری معرفت دریافت کرنا چاہے تو اُن کی استفساری چٹھی لیکر آپکے پاس بھیجی جاوے اور آپ سے جواب حاصل کرکے ہم اُن کے پاس بھیج دیں۔ اسپر مولراج جی نے کہا کہ اول تو میں آپ کی سوسائٹی کا ممبر بننا نہیں چاہتا اور نہ آپ لوگوں کا میں پرواشت کرتا ہوں پر تقدیر اگر میں آپ کی سوسائٹی کا ممبر بنکر مہاتما کی پدوی کو حاصل کروں اور کوئی ایسی چٹھی جواب طلب میرے پاس بھیج دیں جسکا میں شافی جواب نہ دیسکوں تو پھر کیا ہوگا اس کے جواب میں میڈم صاحبہ نے فرمایا کہ اس بات کا تم کچھ فکر نہ کرو کیونکہ جب کوئی جواب طلب چٹھی تمہارے پاس پہنچیگی ساتھ ہی اُسکے مسودہ جواب کا بھی تیار کیا ہوا پہنچ جایا کریگا۔ اور آپ کو حرف نقل کرنیکا ہی کام باقی رہے گا۔ اسپر مولراج صاحب نے ممبر بننے سے قطعی انکار کیا تب میڈم صاحبہ نے نہایت مایوس ہوکر السکاٹ صاحب سے مخاطب ہوکر کہا کہ لو لے جن بھائیوں کی امداد کے بھروسہ ہم اس ملک آریہ ورت کے سُدھار کے لئے اتنے دور دراز سفر کی تکلیفات اُٹھا کر آئے تھے وہی ہم کو جواب دیتے ہیں اور ہمارا اعتبار نہیں کرتے۔ ان کے اس کہنے پر بھی رائے مولراج صاحب ممبر نہیں ہوئے۔ پھر معمولی بات چیت دیریوم ہوتی رہی ☆

مذہبی سوسائیٹیوں کی راہبری کیلئے ایک نیا فیصلہ

ہندوستان میں آجکل نت نئی مذہبی سوسائیٹیاں جنم لے رہی ہیں اور ابھی سوسائٹی جنم ہی لیتی ہے کہ اُسکے فرقے در فرقے پیدا ہونے لگ جاتے ہیں اور پھر انکا باہمی جائداد وغیرہ کی نسبت جھگڑا پیدا ہوکر پُرانے مشنوں وغیرہ کے متعلق بھی آئے دن مقدمات دیوانی عدالتوں میں دائر ہوتے رہتے ہیں [illegible] کی راہبری کے لئے کام دینے اور آئندہ کے جھگڑوں سے چھڑانے کے لئے ایک سکاٹلنڈ کے عیسائی فرقہ کا مقدمہ بڑا عمدہ کام دے سکتا ہے سکاٹلنڈ کی عیسائی پریسبیٹیرئن چرچ کے متعلق ایک پادری کی تقریری پر اُس جگہ کے عیسائیوں نے اپنا منشا ظاہر کرنے کا استحقاق جتلایا جسمیں پارلیمنٹ کے ہاؤس آف لارڈز نے قرار دیا کہ عام عیسائیوں کو ایسے انکار کا کوئی حق نہیں ہے اسپر ۴۹۶ پادریوں اور پروفیسروں نے اپنے مالی حقوق محض اپنے آتما کی آواز کے مطابق چلنے کی خاطر چھوڑ دئے اور تقریباً پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی کو جواب دیدیا۔ ان لوگوں نے علیحدگی اختیار کرکے بڑے جوش سے کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکی قایم کردہ "فری چرچ آف سکاٹلینڈ" میں پچاس برسوں کے اندر ہی ۱۲۶۸ پادری ہوگئے جنکے ممبران کی تعداد چار لاکھ سے زیادہ ہوگئی اور جنکے پیروان کی تعداد پندرہ لاکھ سے کم نہیں سمجھی جاتی۔ ان کے پاس ۱۰۶۵ گرجا گھر اور اُسکے مطابق سامان بھی اکٹھا ہوگیا۔ جب انہوں نے اسقدر ترقی پکڑی تو یونائیٹڈ "پریسبیٹیرئن چرچ" نے انکو پھر سے اکٹھے ہو جانے کے لئے متحرک کیا اسپر بڑی بھاری کونسل ہوئی اور ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو کثرت رائے سے فیصلہ ہوا کہ "فری چرچ" اور یونائیٹڈ پریسبیٹیرئن" دونوں آپسمیں ملجاویں۔ فری چرچ کے عام جلسہ میں ۶۴۳ رائیں ملنے کے حق میں تھیں اور ۲۷ رائیں برخلاف تھیں۔ دوسرے دن سائینڈ کی اتفاق رائے سے یونائیٹڈ فری چرچ ایک عام جلسہ میں بنائی گئی۔ جسمیں چھ ہزار آدمی جمع تھے۔ قلت رائے نے کثرت سے علیحدگی اختیار کرکے نہ صرف اپنی آرگنیزیشن ہی علیحدہ بنائی بلکہ اپنے چرچ کی کُل جائداد کے قبضہ کا دعوےٰ کیا جو بوقت اُنکی علیحدگی کے موجود تھی۔ سکاٹلنڈ کی ماتحت عدالتوں میں برابر فیصلہ کثرت رائے کے حق میں ہوتا رہا۔ لیکن جب خاتمہ پر مقدمہ برٹش [illegible] ہاؤس آف لارڈز میں گیا تو قبل مقدمہ کے بحث شروع ہونیکے کثرت رائے کیطرف سے اتحاد کا سوال پیش کیا گیا اور علاوہ ساڑھے سات لاکھ روپیہ کے بہت سے گرجا کے مکان وغیرہ بھی پیش کئے گئے لیکن قلت رائے والوں نے اسکو ایک اصول مذہبی کا سوال قرار دیکر راضی نامہ کرنے سے انکار کیا آخر بحث شروع ہوئی اور ۱۸ دنوں تک برابر جاری رہی اور ہاؤس آف لارڈز نے فیصلہ یہ دیا کہ چونکہ "فری چرچ" کے جلسہ عام کو مذہبی عقائد کی نسبت نئے قواعد بنانے کا اختیار نہیں تھا اور چونکہ انہوں نے ایسا کیا اسلئے کُل جائداد وغیرہ اُنکو ملنی چاہئے جو کہ اُن عقائد پر اب تک قائم ہیں جنکی بنا پر کہ سنہ ۱۸۴۳ء میں اول اول "فری چرچ" "پریسبیٹیرین چرچ" سے علیحدہ ہوکر قائم ہوئی تھی۔ گو بعض انگریزی اخباروں کی رائے اس فیصلہ کے برخلاف نظر آتی ہے تاہم میری رائے میں یہ فیصلہ بالکل اُن اصولوں کے مطابق ہوا ہے جو کہ ایک مذہبی تحریک کے محرک ہوا کرتے ہیں کسی مذہب کے کام میں کوئی بھی آدمی اسلئے دان یا چندہ نہیں دیتا کہ وہ کثرت رائے کے مطابق خرچ ہوگا بلکہ وہ محض اس خیال سے دیتا ہے کہ فلاں فلاں عقائد کے پھیلانے میں یہ روپیہ مدد دیگا۔ اسلئے انصاف ہے کہ اگر کثرت رائے ان عقائد سے انحراف کر جاوے تو جو جائداد یا دھن کہ انہیں خاص عقائد کے پھیلانے کیلئے جمع کیا گیا ہے وہ انہیں کے پھیلانے میں خرچ کیا جاوے۔ انگلستان میں لوگ شریف ہیں اور اسلئے جہاں عدالت نے فیصلہ دیا فوراً اپنی فرائض کو سمجھ لیتے ہیں۔ یہ انگلینڈ کا ہی حوصلہ ہے کہ لبرل پارٹی کی تمام کثرت رائے اپنے برخلاف دیکھکر لارڈ روزبیری فوراً لیڈرشپ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں ٹھیک اسکے برخلاف ہے مارم نہ ماننے میں تیرا [illegible] کا مسئلہ عملی جاری ہے اور ایسی حالت کی موجودگی پر جو نیک نیت آدمی سوسائٹی کے بکھیڑوں سے علیحدہ ہوکر [illegible] کا کام کرتے ہوئے اپنی ہم جنسوں کی سیوا کرنا چاہتے ہیں [illegible] اور کردو [illegible] ہے میری رائے تو یہ ہے کہ جب تک کم از کم ایک کوٹھڑی [illegible]

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ سماج کی حالت واقعی نازک ہے

نمبر ۲

آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت کا فوٹو میں نے ابھی ایک پہلو سے ہی کھینچنے کی کوشش کی تھی کہ آگے کئی پہلو اور نمودار ہو گئے۔ آج میں محض مہاشئے بدری پرشاد جی کا مضمون درج اخبار کرتا ہوں۔ تاکہ پبلک کو یہ اندازہ لگانے کا موقعہ ملے کہ کیسی خطرناک اسپرٹ اسوقت آریہ سماج کے اندر کام کر رہی ہے اگر دھرم کے پیچھے دھرماتما نشکام بھاؤ سے کام کرنے والے موجود ہوں۔ جو کہ ویدک دھرم کی عالمگیر تعلیم کے راستہ کی رکاوٹوں کو دُور کرنے کا ساہس رکھیں۔ تو ابھی سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں لگ جاویں۔ مضمون کے ساتھ ساتھ ہی میں ضروری نوٹ بھی درج کرونگا۔ جن سے معاملات کی اصلیت پر کسی قدر روشنی پڑ جاویگی۔ اپنی معلومات کو اُسوقت تک پیش نہیں کرونگا۔ جب تک کہ پنڈت گنگا پرساد جی۔ چودھری رُلیا سنگھ وغیرہ متذکرہ ممالک متحدہ کی طرف سے امید ہی نہ ہو جاویگی۔ انکی تحریروں کے لئے ۲۰ تاریخ تک انتظار کرنے کے بعد ۹ ستمبر کے اخبار میں ممالک متحدہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اسکی تحریک گروکل کا اشتہار درج اخبار کرنا شروع کرونگا۔

گپت پرانت میں گروکل کی دھن

سنہ ... میں پنجاب سے اسطرف آیا تو مجھکو یہاں کی پرتی ندھی سے بالکل کوئی واقفیت نہ تھی۔ مگر گزشتہ دو سالوں سے اسطرف رہکر آریہ سماج کے اندر کام کرتے ہوئے مجھکو اب بخوبی معلوم ہو گیا کہ گپت پرانت کی پرتی ندھی سبھا کس پرکار کام کر رہی ہے۔ میں اسوقت سبھا کے گزشتہ کام کو بالکل نظرانداز کرتے ہوئے صرف یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ سبھا اندر اسوقت کیا کام کر رہی ہے۔ اور سبھا کی کُل طاقت اسوقت کس بات کے اوپر لگی ہوئی ہے گزشتہ ماہ دسمبر میں گپت پرانت کے پرتی ندھی سبھا کے سالانہ جلسہ میں جو مقام لکھیم پور ہوا تھا مظفر نگر آریہ سماج کی طرف سے منشی خیراتی رام جی اور پنڈت بہاری لال جی پرتی ندھی ہوکر شریک جلسہ ہوئے۔ اور پنڈت بہاری لال جی اس جلسہ میں سبھا کے اپ منتری نیت ہوئے تھے۔ جلسہ سے واپس آکر پنڈت بہاری لال جی اور لالہ خیراتی رام جی نے جلسہ کی کارروائی کی نسبت اپنی شکایت پرگٹ کی۔ اور چند روز بعد ہی پنڈت بہاری لال جی نے سبھا کے برخلاف ایک اشتہار چھپوا کر جسکا لب لباب یہ تھا۔ کہ سبھا میں نیم انوسار کارروائی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ منصوبہ بازی سے کام لیا جاتا ہے اور اختلاف رائے رکھنے والوں کو بُرے لفظوں سے یاد کیا جاتا ہے۔ کُل سماجوں میں بھیجا تھا۔ ایک اشتہار پنڈت جی نے مجھکو بھی دیا تھا اور یہ کہا تھا۔ کہ اسکو انترنگ سبھا میں پیش کرکے پرتی ندھی سبھا کے اس قسم کی انوچت کارروائیوں پر نوٹس لیا جاوے۔ مگر چونکہ میری اور پردھان جی کی یہ رائے تھی کہ ایسا اشتہار جاری کرنا سبھا کی بڑی بے عزتی ہے۔ اس لئے اسکو سماج کی انترنگ سبھا میں پیش نہ کیا جاوے۔ گو پرتی ندھی کی نرادر سمجھکر وہ اشتہار سماج کی انترنگ میں پیش نہیں کیا گیا۔ اسکے بعد پنڈت بہاری لال جی اور سبھا کے ایک دو کارکنوں کے درمیان انہیں ذاتی جھگڑے بھی ہوتے رہے اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ خیر اس سے مجھے کچھ مطلب نہیں ہے

ان سب حالات کو دیکھکر میرا یہ خیال ہوا۔ کہ جبتک اپنی آنکھ سے ایک دو مرتبہ سبھا کی کارروائی نہ دیکھ لیجائے تبتک سبھا کے خلاف کوئی اشتہار وغیرہ نکالنا یا سبھا کے خلاف کوئی بات سماج کی انترنگ سبھا میں پیش کرنا بُہت انوچت ہے کیونکہ اگر سماجیں ہی سبھا کی عزت نہ کرینگی تو اور کون کریگا سبھا کی کارروائی کو بچشم خود دیکھنے کے خیال کو مدنظر رکھکر میں چودھری دلیپ سنگھ جی کے ہمراہ مظفر نگر سماج کی طرف سے پرتی ندھی ہوکر نجیب آباد کے جلسہ میں شریک ہوا۔ وہانپر پہنچکر دوسری جگہوں سے آئے ہوئے بھائیوں سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ گپت پرانت کے بھائیوں کے اندر اپنا علیحدہ گروکل کھولنے کا ایک عجیب قسم کا جوش پیدا ہو رہا ہے۔ مگر اس جلسہ میں دو چار مہاشے ایسے بھی موجود تھے کہ جن کا یہ وشواس تھا کہ دوسرا گروکل ہرگز نہیں کھولنا چاہئے۔ بلکہ پہلے گروکل کانگڑی کو مکمل کر لیا جائے۔ اور جسوقت موجودہ گروکل آدرش گروکل ہو جائے۔ اُسوقت دوسرا گروکل کھولنے کا وچار کیا جائے۔ اور انہیں دو چار آدمیوں میں راقم بھی شامل تھا اور ہے۔ گپت پرانت میں جُدا گروکل کھولنے کے لئے مختلف طرح کی دلیلیں دی جا رہی تھیں۔ کوئی مہاشے کہتے تھے کہ گروکل کانگڑی میں پنجابیوں کا زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے اور پنجابی لڑکے ہی لئے جاتے ہیں۔ کوئی مہاشے کہتے تھے کہ کانگڑی میں چھوت چھات کھانے پینے کی بالکل نہیں ہے۔ یعنی وہاں پر سارسوت برہمن روٹی بناتے ہیں۔ اور گُل وِدیا بھیتوں کو مجبوراً انکے ہاتھ کا ہی بنا ہوا کھانا پڑتا ہے۔ دوسرے مہاشے کہتے تھے کہ کانگڑی میں گپت پرانت کا بہت سا روپیہ جاتا ہے اگر ہمارا جُدا گروکل ہوگا۔ تو یہ کُل روپیہ گپت پرانت میں ہی رہے گا۔ بعض مہاشے یہ بھی کہتے ہوئے سُنائی دیتے تھے۔ کہ چونکہ پنجابیوں سے ہمارا کھان پان اور بیاہ رشتہ وغیرہ نہیں ملتی ہیں۔ اس لئے ہم کو اپنا گروکل جُدا ہی کھولنا چاہئے۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

غرضیکہ اوتارے کی جگہ میں اس قسم کے مختلف خیالات
کا اظہار ہو رہا تھا۔ ایک دو بھائی فرداً فرداً یہ بھی
کہتے پھرتے تھے۔ کہ گروکل تکت پرانت میں اپنا ہی
ہونا چاہئے۔ اور جس سے بات کرتے تھے۔ اُسے
ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے تھے۔ کہ تم ہمیں گروکل
کے لئے رائے دینا۔ چنانچہ ایک مہاشے نے جو مجھ سے
بخوبی واقف تھے۔ میرے خیال کو نہ جانتے ہوئے مجھ سے
بھی ایسی ہی رائے دینے کے لئے کہا۔ مگر جب انہوں نے
میری رائے کا کچھ اظہار سنا تو خاموش ہو گئے۔ جسوقت
میں نے دو ایک مہاشیوں کے چند اعتراضات کا جواب
دیا تو پنڈت [illegible] پرشاد جی ترویدی نے فرمایا۔ کہ
گروکل کانگڑی کا انتظام اچھا نہیں ہے۔ اس لئے
ماسٹر آتما رام جی اور اور دوسرے مہاشیوں نے

نوٹ ۱۔ ماسٹر آتما رام جی نے اپنا لڑکا
داخل ہی نہیں کیا تھا۔ تو اُٹھاتے کیا؟ اصل حالہ
یہ ہے کہ گزشتہ سال ماسٹر جی نے اپنے لڑکے کی
کے داخلہ کی درخواست بھیجی تھی۔ منظور شدہ لڑکوں کو
گروکل میں شروع فروری میں ہی پہنچنا چاہئے تھا
لیکن ماسٹر جی نے مجھ سے بذریعہ خط اجازت لے
لی تھی۔ کہ وہ جلسہ پر ہی لڑکے کو لاویں۔ ویدارمبھ
سنسکار کا دن ۲ مارچ تھا۔ ماسٹر جی شاید ۲۸ فروری
کی شام کو تشریف لائے۔ میں نے کہا کہ لڑکے کو ابھی جماعت
میں بھیج دیجئے تاکہ [illegible] رکھا کر [illegible] بہت
[illegible]۔ ماسٹر جی کے [illegible] برندابن جی اول جماعت
کے [illegible] اور [illegible] ہیں۔ انہوں نے بھی
میری تائید کی۔ ماسٹر جی نے لڑکے سے پوچھا۔
"شنا [illegible] جائیگا" اُسنے منہ بگاڑ کر جواب دیا "ابھی
نہیں"۔ ماسٹر جی بولے "اسوقت یہ انکاری ہے
[illegible] اسکی رضامندی کے بغیر داخل نہیں کرونگا۔
[illegible] مجھے [illegible] تعجب ہے کہ چودھری
[illegible] کے لئے [illegible] کرانے
کی [illegible] فلاسفی سے یوں قرار کر لیا
[illegible] صرف [illegible] کیمپ میں

بھی اُس دن گروکل کی تعریف ہوتی رہی۔ لیکن
مہاشے برندابن جی نے مجھ سے کہا "ماسٹر جی نے
لڑکے کو بگاڑ دیا ہے" دوسرے دن میں نے شام
کو برندابن جی سے کہا کہ لڑکے کو لے آویں لیکن
تیسرے دن صبح پھر معلوم ہوا کہ لڑکا نہ آیا میں نے
پھر ماسٹر جی سے کہلا کر بھیجا کہ اگر لڑکے کا داخل نہیں
ہوگا تو صاف جواب بھیج دیجئے تاکہ جو اور بارہ
تیرہ نئے امیدوار لڑکے لئے پھرتے ہیں۔ انہیں سے
کوئی لڑکا بھرتی کر لیا جاوے۔ ۲۹۔ فروری آخری
دن تھا۔ جب کہ لڑکا ویدارمبھ کی تیاری کر سکتا
تھا۔ شام کو ماسٹر جی نے آکر مجھ سے کہہ دیا
"لڑکے کی صلاح نہیں۔ آپ دوسرا لڑکا لے لو"
چنانچہ انکی جگہ برہمچاری ششی بھوشن داخل کیا
گیا۔ جسکے پتا نے پندرہ سو روپیہ نقد پیشتر سے ہی
داخل کر دیا۔ اور اُسی وقت سے معلوم ہوا کہ ماسٹر جی
کیمپ میں گروکل کے برخلاف بولنے لگ گئے۔ ماسٹر
جی نے ہرگز ظاہر نہیں کیا۔ کہ بوجہ انتظام اچھا نہ
ہونے کے انہوں نے لڑکا داخل نہیں کیا۔ بلکہ صاف
اقرار کیا کہ انہوں نے لڑکے کو آزادی دے رکھی
ہے۔ اور اس لئے بجز اُسکی رضامندی کے وہ
اُسے داخل نہ کریں گے"

لینے لڑکے وہاں سے اُٹھا لئے ہیں۔ اور انہوں
نے یہ بھی فرمایا کہ وہاں پر اور بھی کئی ایک نقص
ہیں جن کا وہ اظہار نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر
میں نے ترویدی جی سے یہ سوال کیا کہ کیا آپ کو
معلوم ہے کہ ماسٹر آتما رام جی یا دوسرے آدمیوں
نے اپنے لڑکوں کو کیوں اُٹھا لیا تو اسکا جواب مجھکو
نفی میں ملا۔ اسپر میں نے اُن سے نویدن کیا کہ بلا ثبوت
اور کافی دلیل کے گروکل کانگڑی پر آکشیپ کرنا
اچت نہیں ہے۔ اور اگر واقعی وہاں پر کچھ نقص ہے
تو آپکا فرض ہے اور ہر ایک آریہ کا فرض ہے کہ وہ انکو
پربندھ کرتاؤں کو وہ نقص بتلائے جائیں نہ کہ اس
بُنیاد پر ایک دوسرا گروکل کھولا جائے۔ اسپر پنڈت

بھگوان دین جی نے یہ فرمایا کہ ان باتوں سے کیا؟
جیسی کثرت رائے ہوگی ویسا خود ہی ہو جائیگا
اسکے کچھ دیر بعد پنڈت مُراری لال جی بھانے مجھ سے
گفتگو کرنی شروع کی۔ اور اپنی پاٹھشالا کی بہت
ہی تعریف کی اور فرمانے لگے۔ کہ اسوقت ہمارے
یہاں پر سو روپیہ ماہوار تک کے ادھیاپک موجود
ہیں۔ اور ہمارے یہاں پر ہر پہلو سے کانگڑی کی
نسبت بہت ہی اچھا انتظام ہے اور [illegible]

نوٹ ۲۔ مجھے مدت سے پتہ لگ
رہا ہے۔ جو جو کارروائیاں سکندر آباد کے منتظمان
گروکل کرتے رہے ہیں لیکن میں نے کبھی انپر خیال
نہیں کیا۔ اور نہ اب خیال کرونگا۔ یہی حال بدایوں
کے منتظمان کا رہا ہے اور رہیگا۔ سوائے پرماتما سے
پرارتھنا کرنے کے کہ ان سب بھائیوں کو سُمتی
دیوے۔ اسوقت اور کچھ نہیں لکھونگا۔ کیونکہ
میری تو خواہش ہے کہ جگہ جگہ گروکل کے طریقہ
تعلیم کا رواج ہو۔ اور لوگ گروکل کانگڑی کو برا
بھلا کہتے ہوئے بھی اگر ہر بات میں اُسکی پیروی
کریں تو کوئی دن ایسا آسکتا ہے جبکہ ہماری تجویز
کے آچرن سُدھر جاویں۔"

سے چال چلن کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ اور
اسبات کی گروکل کانگڑی میں بہت کمی ہے۔ اسپر
میں نے پنڈت جی سے پوچھا کہ پنڈت جی کیا آپ
یہ باتیں اپنے ذاتی تجربہ سے کہتے ہیں یا کہ گروکل
کو بدنام کرنیوالوں کی زبانی ایسی گندی باتیں سُنکر
ایسے پوتر ودیالیہ پر آکشیپ کرتے ہیں۔ اور اگر ذاتی
ایسا ہے تو کیا آپ مثال کے طور پر بتلا سکتے ہیں
کہ فلاں ودیارتھی کے چال چلن کی نسبت شکایت ہے
آپ جیسے سچے آریوں کو ایسے توہمات پر دھیان
نہیں دینا چاہئے۔ اسپر پنڈت جی نے کوئی جواب
نہیں دیا۔ جسوقت باقاعدہ جلسہ کی کارروائی
آرمبھ ہوئی۔ تو پنڈت مُراری لال جی نے بڑے
جوش کے ساتھ یہ فرمایا کہ نہیں معلوم کیا وجہ

CCO, Gurukul K

کینٹ پرانت کی پرتی ندھی علیحدہ گروکل کھولنا چاہتی ہے - جب سکندرآباد میں ایک گروکل موجود ہے تو اسکو بہ اپنی ماتحتی میں کیوں نہیں لیتی - اسپر پنڈت بھگوان دین جی نے اٹھکر یہ فرمایا کہ اگر یکت پرانت کی پرتی ندھی سبھا مجھکو اجازت دے تو میں بڑی خوشی سے سکندرآباد میں ادھشٹھاتا بنکر کام کرنے پر تیار ہوں - پردھان مہاشے کے ایسا فرمانے پر پنڈت دوارکا پرشاد جی نے بڑے زوردار الفاظ میں یہ ظاہر کیا کہ پردھان سبھا کا ایسے موقعہ پر یہ اظہار کرنا کہ میں سکندرآباد میں رہکر کام کرنے کو تیار ہوں کسی قدر نامناسب ہے کیونکہ اُن کے ایسا کہنے سے جلسہ کی رائے پر نسبتاً بڑا اثر پڑا ہے - اور ساتھ ہی پنڈت دوارکا پرشاد جی نے یہ بھی کہا کہ اسوقت جلسہ کے سامنے سوال پیش ہے کہ گروکل علیحدہ کھولا جاوے یا کانگڑی سے شامل کیا جاوے اور سکندرآباد کی بابت تو اس سوال جسکا ریزولیوشن میں کوئی ذکر نہیں ہے - اب یہ میاں ہی کیوں پیش کیا جاتا ہے؟ اسپر اصلی سوال پھر از سر نو پیش کیا گیا اور شرائط میں ترمیم کی گئیں - جب کُل کارروائی اختتام پر پہونچی تو ٹھاکر شال سنگھ جی نے ترمیم پیش کی کہ جسوقت ہمارے بیس ہزار روپیہ جمع ہو جائے تو فوراً گروکل علیحدہ کھولدیا جائے - یہ بات قریب طے ہونے کو ہی تھی کہ بیچ اسپر یہ اعتراض کیا کہ جسحالت میں رئیس ٹھاکر دت جی اور لالہ منشی رام جی صاف صاف یہ کہہ گئے ہیں کہ ہماری پرتی ندھی سبھا کا جلسہ آیندہ اکتوبر سے پہلے نہیں ہوگا - تو ٹھاکر صاحب کی ترمیم کے یہی معنی ہیں کہ ہمکو کانگڑی سے شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور ہمکو اپنا علیحدہ ہی گروکل کھولنا چاہئے - اسپر یہ فیصلہ ہوا کہ ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء تک پنجاب پرتی ندھی سبھا کے جواب کا انتظار کیا جائے - اور اگر یہ شرائط اُنکو منظور نہ ہوں تو نومبر میں ضرور اپنا علیحدہ گروکل کھولدیا جائے - جلسہ کے اختتام پر پردھان مہاشہ نے یہ فرمایا کہ گروکل کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی غرض سے دورہ کرتے ہوئے جب میں کئی مقامات پر گیا - تو چند آدمیوں نے جنکے اُنہوں نے اسوقت نام بھی بتلائے تھے مجھسے یہ اقرار کیا ہے کہ اگر گروکل اس پرانت میں کھولا جائے تو ہم زمین اور روپیہ سے بہت کچھ مدد کریں گے اور ساتھ ہی پردھان مہاشہ نے یہ بھی فرمایا کہ بڑے بڑے لائق ادھیاپک اور کام کرنیوالے بھی اسوقت موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خاص کارنوں سے پنجاب کے بھائیوں کے ساتھ کام کرنا نہیں چاہتے ہیں اور اگر گروکل اس پرانت میں کھل جائیگا تو ہم بڑی خوشی سے کام کرنے کو تیار ہیں - یہ کہکر پردھان جی نے فرمایا کہ جب ایسی حالت ہے تو اس پرانت میں گروکل کی کامیابی میں کیا شک ہو سکتا ہے - اس سب رام کہانی سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس پرانت کے خاص خاص شخصوں کے اندر پنجاب پرتی ندھی کے ساتھ ملکر کام کرنے کا کیا خیال ہے -

یکم اگست سنہ ۱۹۰۴ء کے آریہ مترمیں بھی پنجابیوں سے ایک قسم کی نفرت دلانے کی کوشش کی گئی ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آریہ متر کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر اس قسم کے حملے کرنے سے کیا پرجوجن سدھ ہوتا ہے - کیا ایسے حملے یکت پرانت میں گروکل کی بنیاد ڈالکر اسکو کامیابی کی حد تک پہنچا سکتے ہیں - اسوقت آریہ سماج میں کام کرنیوالوں کے اندر عجیب طرح کا کولاہل مچا ہوا ہے - بجائے اس بات کی کوشش کرنے کے کہ ہم اپنے جیون کو شدھ اور پوتر بنائیں اور رشی دیانند کے پوتر جیون کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے خود اندھکار سے نکلنے اور دوسروں کو نکالنے کی کوشش کریں - ہم میں سے بہت سے بھائیوں کے اندر منشی رام بننے کا خیال

بڑے زور سے کام کرتا ہوا نظر پڑتا ہے - بعض بعض تو شاید رشی دیانند سے بھی سبقت لیجانے کی فکر میں ہیں - جیسا کہ ہمارے متر ماسٹر آتما رام جی کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے - شاید ماسٹر جی نے اپنا اخبار نکالنے کی ضرورت اسی لئے محسوس کی ہو کہ اپنے نئے آسمانی خیالات کے اظہار کا اچھا موقعہ ملیگا - کیا ماسٹر جی اپنے لکچروں کو بالکل بھول گئے - مجھکو ماسٹر جی کے لکچر اچھی طرح سے یاد ہیں اور کیا لاہور کی آریہ دُنیا ماسٹر جی کے لکچروں کو بھول گئی ہے؟ جہاں ماسٹر جی اپنے لکچروں میں نانک پنتھی - دادو پنتھی - کبیر پنتھی اور دیگر پنتھوں کا ایسے ہی الفاظ میں مضحکہ اڑایا کرتے تھے کیا آج وہی ماسٹر جی ایک نیا آسمانی پنتھ کھولنا چاہتے ہیں - مجھے اچھی طرح سے یاد ہے - کہ ایک روز ماسٹر جی کا لاہور آریہ سماج میں لکچر تھا - اس لکچر میں ماسٹر جی سوامی دیانند کے اُپکاروں کو جو اُنہوں نے ویدوں کا بھاشیہ کرنے میں ہمارے ساتھ کئے ہیں بڑے زوردار الفاظ میں جتلا رہے تھے - اُس لکچر میں ماسٹر جی کے یہ الفاظ قابل غور ہیں " اگر کوئی ہماری ماں یا باپ یا کسی اور ہمارے رشتہ دار کو گالی دیتا ہے تو ہم فوراً اُس سے لڑنے لگجاتے اور ترکی بترکی جواب دینے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کرتے ہیں - لیکن جب لوگ سوامی دیانند کو گالیاں دیتے ہیں تو ہم کو ذرا بھی غصہ نہیں آتا ہے - اسکی وجہ کیا ہے؟ اسکی وجہ یہی ہے کہ ہمکو سوامی دیانند سے پریم نہیں ہے - وہ کونسا مبارک دن آئیگا کہ پھر ہمکو دیانندی کہلانے میں فخر ہوگا - " مگر آج ماسٹر صاحب اپنے اعلیٰ دماغ سے ایک سوال گھڑتے ہیں کہ " کیا آریہ سماج میں داخل ہونے کے لئے سوامی دیانند پر ایمان لانا ضروری ہے؟ اور پھر خود ہی اپنے نرالے طرز میں اسکا جواب بھی دیتے ہیں - آج ماسٹر صاحب ایسے ویدوں کے دشمن ہو گئے کہ مول ویدوں سے

ہی پینے لینے سیدھانت نکالنے لگے۔ کیا عجب تبدیلی ہے؟ کیا ماسٹر صاحب آپکو بھی اب پنڈت بھیم سین کی طرح اپنی مالی حالت بڑھانے کی فکر ہے؟ اور اس لیئے ایک رسالہ نکالکر خود اُس کے گورو بننا چاہتے ہیں۔ شاید آپ اس فکر میں ہیں کہ بیسویں صدی کے مہان پُرشوں میں ہمارا نام بھی درج ہو جائے۔ ناظرین معاف کیجیئے میں اپنے مضمون سے کسی قدر دُور چلا گیا میرا مطلب اسوقت صرف یُکت پرانت سے ہی ہے۔ ماسٹر جی سے پھر کسی موقعہ پر بات چیت کرنے کی کوشش کرونگا۔ محض آریہ متر ہی پنجاب پرتی ندھی پر کٹاکش نہیں کر رہے۔ بلکہ بڑے شوک کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ یُکت پرانت کے بعض اعلیٰ رکن بھی اس سے درگزر نہیں کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ شوک کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے کٹاکش گروکل کانگڑی پر ہی ختم نہیں کر دیتے۔ بلکہ لالہ منشی رام جی کی ذات خاص کی نسبت بھی اس قسم کے خیالات ظاہر کرتے ہیں کہ جس سے خواہ مخواہ لوگوں کے دلوں میں گروکل کانگڑی سے نفرت پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ ابھی قریب تین یا چار ہفتے کا ذکر ہے یُکت پرانت کے ایک بڑے رکن نے یہاں کی سماج کے ادھیکاریوں اور چند ایک ممبروں کے سامنے جن میں میں بھی وہاں موجود تھا لالہ منشی رام جی کا ذکر شروع کیا اور کہا کہ "لالہ منشی رام جی بہت مقروض ہیں اور نہیں معلوم انہوں نے اس قدر قرضہ لیکر کیا کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کسی موقعہ پر بھی سماج میں کوئی بڑی رقم کسی چندہ میں بھی نہیں دی ہے اور میں اس بات کے بہت خلاف ہوں کہ بلا تنخواہ کے آدمی گروکل میں ادھیکاری بنائے جائیں۔ اور سُنا ہے۔ کہ اگر قرضہ کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہوئی کیونکہ اسقدر کثیر قرضہ ادا ہونا نہایت مشکل ہے تو لالہ منشی رام جی اپنا یا گھر کے رہنے کا مکان بیچ ڈالینگے"

نوٹ :- نجیب آباد کے نامہ نگار صاحب جلسہ پر

ترجمان پنڈت بھگوندین جی پردھان یُکت پرانت کو رائے ٹھاکردت نے کہا تھا کہ "منشی رام علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔ کیونکہ بوجہ اپنے بچ کی ضروریات سے مجبور ہیں۔ کیوں نہ آپ گروکل کے مُکھیہ ادھشٹھاتا بنکر سب کچھ سنبھال لیویں۔ اس وقت میں۔ پنڈت گنگا پرساد جی۔ کنور حکم سنگھ جی اور دو تین اور اصحاب موجود تھے۔ پنڈت بھگوندین جی نے کہا مد رائے صاحب میں آپسے تخلیہ میں کہنا چاہتا تھا۔ لیکن اب یہیں کہہ دیتا ہوں۔ میری رائے میں مُکھیہ ادھشٹھاتا آنریری نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تنخواہدار" رائے صاحب نے ہنسکر جواب دیا "کہ آپ تنخواہدار مُکھیہ ادھشٹھاتا ہی بنیں گا"

شاید اس واقعہ سے اوپر کی تحریر پر کچھ روشنی پڑے باقی رہی میرے گھر بیچنے کا سوال اور قرضہ کی وجہ سوال کا کیا جواب دوں۔ کیا اس سے پیشتر لوگوں نے گھر بیچکر اپنے قرضے ادا نہیں کئے۔ اور کیا ایسے مضمون سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور جس قرضہ کی وجہ منیہ وادی اور ستیہ دھرم پرچارک کے سب پڑھنے والے جانتے ہیں۔ اسکی تشریح کیا کروں۔ اگر آریہ سماج کے ممبر ہی مجھے میرے قرضوں کے لیئے نہ صرف طعنے ہی دیں بلکہ خفیہ طور پر اُسکے لیئے مجھے بدنام کرنا چاہیں۔ تو میرا جواب سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ "لالہ منشی رام جی کی توجہ اپنے اخبار کی طرف زیادہ ہے۔ اور گروکل کانگڑی کا انتظام اور پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ کیونکہ ماسٹر آتمارام جی چودھری چُنی سنگھ جی اور دیگر مہاشیوں نے اپنے لڑکوں کو وہاں سے نکال لیا ہے" اور پڑھائی اچھی نہ ہونیکا ثبوت انہوں نے یہ دیا کہ "جب میں نظور گیا ہوا تھا تو چودھری چُنی سنگھ جی کا لڑکا وہاں موجود تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ چودھری صاحب اپنے لڑکے کو وہاں کے انتظام اور پڑھائی سے ناخوش ہوکر لے آئے ہیں۔ اور فی الحال یہ کہہ کر لائے ہیں کہ لڑکے کی زبان پر ایک بال ہے اُسکو کٹوائیں گے۔ اور اب اُن کا اُس لڑکے کو پھر کانگڑی بھیجنے کا بالکل ارادہ نہیں ہے۔ اسکی پڑھائی جانچنے کے لیئے میں نے اُس سے جغرافیہ میں معمولی دو چار دریا پوچھے مگر وہ ایک نہ بتلا سکا۔ پھر میں نے اُس سے اشٹادھیائی میں ایک دو سوال کیئے۔ تو معمولی سُوتر تک بھی اُس کو نہ آتے تھے۔ یہ حال وہاں کی پڑھائی کا ہے"

اسپر میں نے اُن سے پرارتھنا کی کہ امر واقعہ کو اُسی طرح سے بیان کرنا چاہیئے۔ اُس میں ذرا بھی ہیر پھیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کی رایوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور گروکل کانگڑی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ لالہ منشی رام جی کی نسبت میں نے اُن سے عرض کیا کہ کلیات آریہ مسافر کے چھپوانے میں لالہ منشی رام جی کو قریب دس ہزار روپیہ کے زیر بار ہونا پڑا۔ کیونکہ کلیات آریہ مسافر امید کے موافق نہ بکیں۔ اسکے علاوہ لالہ منشی رام جی کو جو کچھ دینا ہے انہوں نے اس روپیہ کی ادائیگی کیلئے پرتی ندھی سبھا سے کبھی کوئی درخواست نہیں کی بلکہ وہ اس کل روپیہ کو نیک نیتی سے ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جس حالت میں انہوں نے سبھا کے ایک پیسے سے بھی واسطہ نہیں رکھا اور نہ ہی سبھا کا روپیہ اُن کے نام سے جمع ہے۔ تو آریہ سماجوں کے اندر انکی نسبت ایسے خیالات ظاہر کرنے مناسب نہیں ہے۔ ماسٹر آتمارام جی کے لڑکے کی نسبت میں نے انسے عرض کیا کہ جس حالت میں کہ آپ کو بالکل معلوم نہیں ہے کہ کیوں ماسٹر جی اپنے لڑکے کو وہاں سے لے گئے تو آپکا جگہ جگہ پر یہ مثال دینا بالکل مناسب نہیں ہے۔ چودھری چُنی سنگھ جی کے لڑکے کی نسبت مجھکو سب حالات معلوم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نجیب آباد کے جلسہ کے موقعہ پر اپنے لڑکے کی نسبت مجھسے مشورہ کیا تھا چودھری صاحب سے میری جو کچھ گفتگو انکے لڑکے

سے ہوئی ... انہوں نے ان صاحب کے سامنے بیان کی اور اپنے ناظرین کی آگاہی کیلئے پھر درج کروں گا

CC0, Gurukul Kangri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

کیا آریہ سماج کا کسی لیڈر و جاتی سے خاص سمبندھ ہے

آریہ سجنوں۔ میں نے ابھی شروع شروع سے ایک لیکھ میں یہ نویدن کیا تھا۔ کہ اگر آریہ سماج کی پوزیشن پر ایک بحث ہوتی تو وچار کا بہت آنند آتا۔ پرنتو لالہ رلارام جی کے ستیارتھ پرکاش سمبندھی پرشنوں کا جواب دینا تھا۔ اسلئے مجھے اپنے ارادہ سے ہٹنا پڑا تھا۔ آج میں آزادانہ طور سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں اور آپ لوگوں سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لیکھ وچاروں میں جو ترٹیاں ہونگی انکو مجھے اوشیہ بتلائیگا۔ کیونکہ جس مشن کے لئے آپ لوگ دن رات کام کر رہے ہیں۔ اور جس کے لئے آپ لوگ خون بہا رہے ہیں۔ اس پوتر مشن کے ساتھ اس جیو کا بھی خاص سمبندھ ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی غلط خیال کا جس کا بھوشیت اُس مہان کاریہ کے لئے دکھ کارک ہو۔ پرچار کیا جاوے۔ اور وہ اسبات کو سخت گناہ سمجھتا ہے کہ کسی خود غرضی سے بنے ہوئے خیال کو دنیا میں روشن کیا جاوے۔ اگرچہ اُس مہان کاریہ کے یوگیہ اس سے نہیں مگر ارادہ ضرور کرتا ہے۔ کہ وہ بھی رشی رن سے یدی اس جنم میں نہیں تو دوسرے جنم میں اُرن ہوگا۔

آریہ سماج میں کسی شخص کو اسبات سے انکار نہیں کہ ویدوں کے سدھانت تمام دُنیا کے لئے ہیں اور دیانند اس زمانہ کا رشی تھا اور اُسنے اُن سدھانتوں کو پھر جیوت کیا ہے۔ سوامی دیانند نے اپنے جیون کال میں جو سامان اکٹھا کیا اور جو کچھ جدو جہد کی اُس نے اسبات کا ثبوت دیدیا کہ اُنکا ہردے سنسار میں پھیلے ہوئے بھیانک پاپوں کو دیکھ کر کیسا دکھت ہو رہا تھا۔ رشی نے اپنی دور درشتا سے ایسی بھٹی تیار کی جسمیں ہر قسم کی اودیا بھسم ہو جاوے پرنتو رشی اُس بھٹی کی چاروں اور مصالح نہ لگا سکے فقط دو طرف ہی کام کیا تھا کہ پرم پتا نے اُن کو بلا لیا اور کہا کہ اگر سارا کام تم ہی کر دوگے تو باقی لوگوں کی پریکشا کیسے ہوگی۔ رشی اپنا کرتویہ پالن کر کے چلے گئے۔ سوامی جی کے بعد اگرچہ کام تو بہت لوگوں نے کیا پرنتو اُس ڈھنگ اور اُس شیلی اور مشن کو انوبھو کرنیوالا فقط ایک شخص پیدا ہوا وہ پنڈت گرودت تھا۔ اُس شخص کی تحریر صاف کہے دیتی ہے کہ اُس کے دماغ نے رشی کو پورن طور سے سمجھا تھا اور ویدک سدھانت یونیورسل ہیں اسکو محسوس کر لیا تھا۔ اور اگر وہ زندہ رہتا تو ویدک دھرم کا گورو سچ مچ دنیا کو پرتیت ہو جاتا۔ خیر اُسوقت سے ابتک جو کام آریہ سماج نے کیا ہے وہ ایک دیشی ہے۔ اور دن بدن اسبات کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ اسکو ایک دیشی بنایا جاوے۔ گرودت کا پوتر آتمک ہوش اگر ہے تو اسکو ٹھیک سمجھا ہے دُنیا کی قوموں کے لئے ایک سوٹلہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی تو یارسی ہر ایک دیش کے رہنے والے ہونگے۔ یہ پہلا کام اب تک آریہ سماج کی تاریخ میں ایسا ہوا ہے جسکو میں سرب دیشی اسدن کہونگا۔ جب کسی فرانسیسی یا انگریز کا بالک اُن برہمچاریوں کے سنگ رہتا ہوا پوتر وید کے منتروں اچارن کرے گا۔ ہے پرماتما میری اچھیا پورن ہو۔ ابتک یورپ کے وِدوان جن کے کان میں آریہ سماج کی آواز پہنچی ہے۔ اس سوسائیٹی کو ایک ہندو ریفارمنگ سوسائیٹی سمجھتے ہیں کیوں نہ سمجھیں۔ جب وے لوگ جنکی ذمہ واری پر یہ کام چھوڑا گیا ہے۔ اسکو اپنا بنا رہے ہیں۔ اور یہی کارن ہے کہ یورپ کے وہ دھرماتما لوگ جو عیسائیت کے معجزوں سے تنگ ہیں۔ وے یا تو ویدانت کی طرف یا موجودہ تھیاسافیکل سوسائیٹی کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ وہ تھیاسافیکل کوئی اصول نہیں گنگا پہ گنگا داس اور جمنا پہ جمنا داس مسلمانوں میں مسلمان اور عیسائیوں میں عیسائی۔ ایسی سوسائیٹی کی طرف یورپ کے لوگ جھک رہے ہیں کیونکہ ویدوں کے دو تین سچے سدھانت انگریزی کتابوں سے ہاتھ لگے ہیں۔ وہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا سمجھ بیچارے اُسی کو پا کر شکر کرتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج کے آدمی جانکر اس بات کو کرتے ہیں یا دوسری کوئی وجہ ہے کیا اتنے بڑے بڑے سمجھدار آدمی جو اپنے اصولوں کو اس کام کے لئے لگا رہے ہیں۔ غلطی پر ہیں۔ کیا وہ اپنی ذمہ واریوں کو نہیں سمجھتے۔ میری کیا مجال ہے کہ میں ایسا کہوں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اسوقت بھارت ورش میں دیش کے دکھ کو دور کرنے کے لئے بڑی بھاری جدو جہد ہو رہی ہے اور پڑھے لکھے لوگ خصوصاً اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔ کہ ابھی یورپین دُنیا کی قوموں میں کیا ہے۔ اور اسوقت کی سبھیتا میں اگر ملک کا بچہ بچہ نہ شریک ہوگا۔ تو دیش کا بھوشیت اندھکار میں ہے۔ اس لئے اپنے پر مصیبت ہو اور ہم پھر بھی پرچار کی سپرٹ رکھیں۔ یہ کام ہو سکنا مشکل ہے۔ اور اپنے دیش کے لوگوں کی سیوا کرنا برا بھی نہیں ہے۔ یہ ہی بڑا اُپکار ہے۔ اسواسطے ہم لوگ بھی اپنے اُس اعلےٰ مشن سے ہٹکر اس لہر میں پڑ گئے ہیں اور سنگ سنگ بہتے چلے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اُس میں ظاہرا طور سے کوئی ہانی چند دور اندیشوں کی نظر سے نہیں آئی یہیں تو سوامی جی کی سمادھی بننے میں کوئی شک نہیں رہا تھا۔ اور ویدک سدھانتوں پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا۔ اس لئے آریہ سماج کے لوگوں کا دھرم ہے کہ وے خود چاہے اُس لہر میں پڑ گئے ہوں لیکن مشن کو بچاتے ہوئے چلیں مگر آریہ سماج کو ان سب باتوں سے بری رکھیں اور اُس کا مشن یونیورسل بنائیں تو شاید مجھے کہیں کہ تم بھی عجیب آدمی ہو

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج کیا کسی ہوائی آدمیوں کی سبھا ہے۔ یہی آدمی ہونگے۔ کیا پھر تم نہیں کہوگے کہ تمہارا ایک دلچسپی کام ہے۔ میں کہونگا۔ کہ دھرم جدا جدا ہوں گے اور اپنی بدھی الوسار رکھتا ہوں کہ کس طرح ہم ایسا کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج کی پچیس سال کی تاریخ کو غور سے مطالعہ کرنے سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ اسکی ترقی کی راہ میں بڑی بھاری رُکاوٹیں سوشیل قیود ہیں۔ لوگ ہزار ہا ایسے ہیں۔ جو شدھی کی عظمت کو سمجھتے ہیں۔ مگر سوشیل باتیں ایسی لگی ہیں کہ اُن کا اُلنگھن کرنا خطرہ ہے۔ جس کا نتیجہ زیادہ تر یہ ہوا ہے کہ آریہ سماج میں سوائے ہندوؤں کے دوسرے لوگ پرویش نہیں کر سکے۔ اور اُن ہندوؤں میں بھی جنھوں نے آریہ سماج میں پرویش کیا دو فریق ایک لبرل اور دوسرے کنسرویٹو ہوئے۔ ضرور ہو سکتا ہے کہ اس لبرل دل میں اب بھی ہر دو خیال کے لوگ نظر آتے ہیں اور ممکن نہیں ہے کہ یہ باتیں یا تفرقہ دور ہوں جب تک کہ آریہ سماج کی پوزیشن کو موجودہ لیول سے اُٹھا کر اُصولی علیحدگی پر نہیں رکھا جاویگا۔ جہاں تک نگاہ پڑتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت ورش کی سوسائیٹیوں کے بندھن توڑنے کے لئے سینکڑوں برس چاہئیں۔ اور وہ لوگ جو آریہ سماج کے مشن کو ایک دلچسپی فقط ہندوؤں کی وجہ سے بنا رہے ہیں ایک دن ایسا آویگا۔ کہ خاص ہندو خود ہو جاوینگے جیسا کہ سکھوں کی تاریخ بتلا رہی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم سوشیل قواعد کو علیحدہ رکھتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے مشن کو پردھان کاریہ بنا سب اُس میں شریک ہو جاویں۔ آریہ کی تعریف جیسا کہ میں پہلے نوٹس کر چکا ہوں یہ ہے کہ جو ویدک سدھانتوں کو مانتا اور اُن کے انوکول آچرن بنانیکا یتن کرتا ہو۔ آریہ سماج میں ہزاروں ایسے ہیں جو دن رات سدھانتوں کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ اور ان سے کوئی نہیں پوچھتا۔ ہاں پھر بھی یہ طرح کا زور نہیں ہے

اچھا تو پھر اگر ہم یہ کرلیں ایک مسلمان جو ویدک سدھانتوں کو مانتا ہے۔ اور یتھا شکتی پالن کا یتن کرتا ہے وہ آریہ سماج کا ممبر ہو سکتا ہے ایک انگریز ویدک سدھانتوں کو مانتا ہے اور یتھا شکت عمل کرتا ہے۔ ممبر سماج ہو جائے۔ شرط یہ ہو کہ ہم کھانے پینے کے سوال کو دور کر دیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کھائیں پئیں نہیں تو اس میں کیا حرج ہے نفرت کی وجہ سے نہیں فقط اس لئے کہ جس سوسائیٹی سے ہمارا تعلق ہے۔ وہ ابھی تیار نہیں ہوئی۔ ہاں پرچار کے کام میں ہم سب ایک ہیں۔ اب رہا بیواہ شادی۔ اس میں فقط یہ ہو کہ جو آتمائیں مضبوط ہوں۔ اور اُن کے سوشیل بندھن کٹ گئے ہوں وے جس طرح آگیا ہے کریں دوسرے جو سوسائیٹی کے کارن آئے ہیں مگر اس سے کوئی نفرت کرنے کی بات نہیں فقط اپنے اپنے حالات ہیں اور زیادہ تر کام اس سے یہ ہوگا کہ زیادہ اصولوں کے پرچار کی طرف دھیان رہیگا۔ اور معمولی معمولی جھگڑوں میں وقت نہیں جاویگا اور دوسرے وہ لوگ جو ودوان ہیں وہ آرام سے آریہ سماج میں شریک ہو سکیں گے۔ ہمارا اتنتر دیش کے پولٹیکل لیڈر اور ودوان انہیں سوشیل وجوہات سے آریہ سماج کی طرف رُخ نہیں کر سکتے۔ بنگال میں اس کے پرچار میں بڑی بھاری رُکاوٹ پڑی ہوئی ہے۔ اگلے دفعہ اس مضمون پر زیادہ روشنی ڈالنے کا یتن کرونگا وقت بہت کم ملتا ہے۔ آریہ بھائی کشما کریں گے۔

باقی آئندہ

راقم
ستیہ دیو ودیارتھی

کل جو تھا موجود سب میں آج وہ معدوم ہے
کل جو تھا زندہ سلامت آج وہ مرحوم ہے
کسکو خبر ہو سکتی ہے کہ ہمارا آنیوالا دن ہمارے

نئے کیا سامان خوشی مہیا کریگا یا ہمکو کلفت رنج والم دکھلائیگا کون جانتا ہے کہ آنیوالی گھڑی ہمارا دامن امید سے بھر دیگی یا مایوسی میں مبتلا کرے گی افسوس کہ پنڈت سرشٹی لال جی حکیم جو اپنی قوم میں ایک خاص لائق اور تہذیب اصحاب میں شمار کئے جاتے تھے آج ۸۔ اگست ۱۹۱۶ء بروز سوموار بوقت ۴ بجے شب کے انتقال کر گئے ہیں۔ آپکے جنازہ کی ہمراہ کل قصبہ کے اہل ہنود و اہل اسلام قریب ۱۵۰۰ شخص کے تھے۔ کوئی شخص کسی قوم کا ایسا نہیں تھا جو کف افسوس ملکر آہ سرد نہ کھینچتا ہو۔ آپ کی انتقال سے نہ صرف آپکی قوم میں ہی ایک لائق شخص کی کمی ہوئی بلکہ تمام قصبہ بٹیر کوٹ میں سے ایک لائق اور نامور شخص کی کمی ہو گئی ہے۔

آہ حکیم جی تمہاری وہ موت نہیں ہے کہ جس کو بٹیر کوٹ کی سماج اور عام پبلک جلدی دل سے فراموش کر دے۔ کوئی بشر ایسا نہیں ہے کہ جو ایک عرصہ تک آپکی یاد میں افسوس نہ کیا کرے۔ آپ نے ہمیشہ بڑے قومی ہمدردی کے کام کئے۔ چنانچہ آریہ کنیا پاٹھشالا کی بنیاد آپ ہی نے قائم کی ہے اور آپ ہی نے اس قصبہ میں ایک بدھوا بیواہ بڑے زور شور سے اسی سال ۱۹۱۶ء میں کرادیا جو عام پبلک کو ظاہر ہے۔ مگر افسوس یہ کسے معلوم تھا کہ ایسے نامور شخص کی وفات کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور ہمیں روتے چھوڑ دنیا سے کوچ کر جاوینگے ۔

افسوس ہے کہ باغ جہان سے وہ چل دئے
اُمید جنکی کرتے تھے وہ آج چل دئے

اب ایشور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ مرحوم کو سرگباشی کریں۔ اور اُنکے عزیز و اقربا کو شانتی بخشیں۔

اوم شانتی شانتی شانتیہ

کمترین
رام پرشاد گپتا
معرفت جگت نارائن سکرٹری آریہ سماج بٹیر کوٹ

CCO, Gurukul K

آریہ سماج بھرتپور راجپوتانہ

بھرتپور آریہ سماج کے گزشتہ سپتاہک جلسہ میں جو ۲۸ اگست ۱۹۰۴ء کو ہوا۔ شریمان پنڈت لیکھرام جی کی شہیدی ماسٹر کے افسوسناک قتل کے واقعات پڑھے جانے پر حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) بھرتپور سماج دھرم ویر پنڈت جی کے اس حسرتناک قتل پر انتہائی شوک ظاہر کرتی ہے۔

(۲) سماج ہذا پنڈت جی کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پارتھنا کرتی ہے کہ اس پوتر بہادر جیو آتما کو جسنے ویدک دھرم پر اپنا جیون بلی دان کر دیا۔ سوگتی پراپت کرکے اُن کے سمبندھیوں کو شانتی دے *

(۳) ایک نقل ان تجاویز کی پنڈت جی کے کٹمبیوں کے پاس اور ایک ایک نقل اخبار آریہ پتر کار ہی ستیہ دھرم پرچارک میں شایع ہونے کے واسطے بھیجی جاوے۔

ہم موقعہ پر میں اپنی یہ ذاتی رائے درج کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کم از کم ایسے دھارمک بیر دنگی یا دیں جو ویدک دھرم پر اسطرح شہید ہوں۔ آریہ ورت کی کل پبلک سبھاؤں کو ہمتی سے کوئی یادگار تجویز کرنا چاہئے۔ جسکی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ایسے ہی دھرم ویروں کی یادگار سے آئندہ نسلوں کو ویدک دھرم پر ہنستے کھیلتے جان دیدینے کا سبق ملتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے کوئی معقول تجویز کل بھارت ورش کی سماجوں کی مدد سے اُن کے پس ماندگان کی پرورش اور خصوصاً بچوں کی (اگر کوئی ہوں) اعلیٰ درجہ کی ویدک تعلیم کیلئے ہو جایا کرے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ صرف تھوڑی ہی سماجوں کو زیادہ بار نہ اُٹھانا پڑے گا۔ بلکہ کل انتظام بآسانی اور بلا تکلیف ہو جاویگا۔ اور عملی طور پر یہ ثابت ہوگا۔ کہ تمام آریہ سماجوں میں خواہ وہ کسی حصہ ملک سے تعلق رکھتی ہوں۔ بجلی کی بیٹری کی طرح ایکدوسرے سے کس قدر رلا ہوا تعلق ہے۔ نیز ایسے واقعات کا ہو جانا ہر پرتی ندھی کے علاقہ اور لوکل سماج میں ممکن ہے، اس لئے اس تجویز سے سبکا ہی یکساں فائدہ اُٹھانا منصور ہے *

ایم۔ ایس ورما

اُپ منتری آریہ سماج بھرتپور

نقل رزولیوشن نمبر ۵ جنرل میٹنگ منعقدہ ۵ اگست سنہ ۱۹۰۴ء آریہ سماج شاہجہان پور

اس ضلع میں ایک اُپدیشک اور ایک بھجن منڈلی کی پرچار کے لئے سخت ضرورت ہے۔ اور معلوم ہوا کہ ہردوئی آریہ سماج بھی یہی ضرورت محسوس کر رہی ہے اور وہاں تجویز ہوئی ہے کہ اگر شاہجہاں پور سماج نصف حصہ ۱۱ فیصد سالانہ کا انتظام کرے تو دونوں ضلعوں کے لئے ایک اپدیشک اور ایک بھجن منڈلی مقرر کیجاوے تاکہ دونوں ضلعوں میں نصف نصف وقت پرچار ہووے۔ اسکے لئے تحریک بابو دیبی پرشاد نے کی اور اس کا انتظام خاص چندہ سے کیا جاوے۔ جسکی تائید بابو مہاراج پرشاد نے کی۔

داروغہ لچھمن نراین نے یہ ترمیم پیش کی کہ چونکہ یہ مستقل انتظام ہے۔ اس لئے سماج ہذا کا ہر ایک ممبر اپنے چندہ ماہوار کا دو چند کر دیوے۔ اور بقیہ امداد کل ضلع کی سماجوں اور دیگر صاحبان سے لیجاوے۔ تو یہ کام آسانی سے چل جاوے۔ اور یہ چندہ یکم اگست سنہ ۰۴ء سے اضافہ سمجھا جاوے۔ اسکی تائید بابو جنگولال نے کی اور سروسمتی سے ترمیم منظور ہوئی ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوا کہ اسکی ایک نقل رجسٹر میں کرکے جملہ ممبران کی سیوا میں سوچنارتھ بھیجی جاوے اور ہردوئی۔ پوایاں۔ تلہر۔ جلال آباد۔ خدا گنج۔ عزیز گنج۔ شاہ پور۔ کھندر۔ چانڈاپور وغیرہ ضلع کی سماجوں میں بھیجی جاوے کہ وہ اس میں امداد کریں اور کارروائی ستیہ دھرم پرچارک بھارکاری آریہ متر۔ آریہ ورت۔ آریہ درپن۔ آریہ سیوک میں بھیجی جاوے *

اندرجیت

منتری آریہ سماج شاہجہان پور

نقل رزولیوشن جنرل میٹنگ آریہ سماج شاہجہان پور منعقدہ ۵ اگست سنہ ۱۹۰۴ء

یہ اس سماج نے پنڈت لیکھرام دھرم بیر کی بیوقت افسوسناک موت پر شوک پرگٹ کیا۔ ایشور سے پرارتھنا کی کہ اُن کے آتما کو شانتی پراپت ہو اور اُن کے پس ماندگان کو صبر عطا کرے اور شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب سے دریافت کیا جاوے کہ اگر اُن کے پس ماندگان کی حالت قابل امداد ہو تو یہ سماج بھی امداد کرنے کو تیار ہے جو تحریک اندرجیت و تائید داروغہ لکشمی نراین سروسمتی سے پاس ہوا۔ کیونکہ ہر ایک سماج تھوڑی تھوڑی سی مدد کرے تو ایک بڑی مدد ہو سکتی ہے *

اندرجیت

منتری آریہ سماج شاہجہان پور

نقل رزولیوشن پاس شدہ انترنگ سبھا آریہ سماج بریلی منعقدہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

(۱) یہ سماج شریمان دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی اپدیشک ماسٹر فرید کوٹ کی بیوقت موت پر اور ایک ہندو کے ہاتھ سے قتل ہونے پر افسوس ظاہر کرتی ہے۔

۲۔ یہ سماج تجویز کرتی ہے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں جسے ادب سے نویدن کیا

Digitized by eGangotri

جاوے۔ کہ وہ دھرم ویر کی دھرم پتنی اور بیٹیوں کے گذارہ کا انتظام کیونکر ہو سکتا ہے یا بالفعل کرے۔ اور ایک عام اپیل شایع کرکے گذارہ کے لئے دھن اکٹھا کرے اور نیز مرحوم دھرم ویر کی یادگار قایم کیجاوے کل سماجہائے پنجاب سے یادگار قایم کرنے کے لئے روپیہ بھیجا وے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس میں فیصلہ کیا جاوے۔ کہ یادگار کس قسم کی ہونی چاہئے۔

۳۔ یہ سماج ابھی دھرم پتنی کے اس رنج میں جو کہ اُن کو اپنے پتی کے مرنے پر ہوا ہے۔ اظہار غم کرتی ہے اور پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُن کے ہردے کو شانتی دے۔

۴۔ ان ریزولیوشن کی نقل سیوا میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا اور دھرم پتنی پنڈت لیکھرام بمعرفت لالہ ہر دیال فرید کوٹ اور آریہ اخبارات میں بھیجی جاوے۔

ویدک دھرم کا سیوک
چندلال اُپ منتری آریہ سماج بٹالہ

نقل ریزولیوشن جو بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۰۴ع کو بعد اختتام جلسہ ہفتہ وار آریہ ڈبیٹنگ کلب شاہجہانپور کے پاس ہوا

کارروائی کے اختتام پر پردھان مہاشہ کلب ہذا نے پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم کا یکایک ایک ہندو کے ذریعہ سے قتل ہونے کا معاملہ و نیز پنڈت صاحب موصوف کے پیشتر کے حالات بیان فرماتے ہوئے آپکی وفات پر ہمدردی ظاہر کی اور ایشور سے پرارتھنا کی کہ وہ آپکی آتما کو شانتی نصیب کرے۔ اور بتحریک مہاشے دیبی پرشاد صاحب و تائید مہاشے چھکو لال صاحب اور اتفاق رائے سے تجویز ہوا کہ ایک نقل اس ریزولیوشن کی معرفت شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پنڈت صاحب معصوف کے ورثا کی خدمت میں بھیجی جاوے اور ایک ایک نقل اسکی بغرض شایع ہونے اخبارات مندرجہ ذیل بھیجی جاوے۔ تفصیل اخبارات۔ ہتکاری امرتسر۔ ستیہ دھرم پرچارک۔ آریہ پتر بریلی۔ آریہ گزٹ لاہور۔ آریہ متر آگرہ۔

بھارت پرکاش
منتری آریہ ڈبیٹنگ کلب شاہجہانپور

آریہ سماج پشاور

آج واقعہ ۱۰ اگست ۱۹۰۴ع کو مندر آریہ سماج پشاور میں عام سبھاسدان و سبھائیکان کا خاص جلسہ بنا بر اظہار ہمدردی و افسوس در بارہ قتل پنڈت لیکھرام صاحب منعقد ہوا۔ اور بالاتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) آریہ سماج پشاور پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت موت پر نہایت افسوس ظاہر کرتی ہے۔ اور اُنکے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

(۲) شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے۔ کہ سبھا مذکور انکے پسماندگان کے گذارہ کے لئے کافی بندوبست کرے۔ چنانچہ یہ سماج حتی الوسع امداد دینے میں تیار ہے۔

(۳) نقل ان ریزولیوشنوں کی آریہ اخبارات آریہ پتر کا ستیہ دھرم پرچارک۔ ہتکاری وغیرہ میں بھجوائی جاوے۔ اور چونکہ سماج ہذا کو انکے پسماندگان کا کوئی پتہ معلوم نہیں ہے۔ لہذا سبھا موصوف ان ریزولیوشنس کو انکے پاس بھجوا دیوے۔

ویدک دھرم کا سیوک
سکرٹری آریہ سماج پشاور

امتحان ستیارتھ پرکاش

امسال کے امتحان کیواسطے جو آخیر ہفتہ ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ع کو ہوگا۔ مفصلہ ذیل سنٹر مقرر ہو چکے ہیں۔

پنجاب میں لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ جالندھر۔ ملتان۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمعیلخاں۔

ممالک متحدہ۔ آگرہ۔ شاہجہانپور۔ میرٹھ۔ آگرہ۔ الہ آباد۔ بنارس۔ گورکھپور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ بریلی۔

بنگال میں کلکتہ

ممالک متوسط میں نرسنگھپور۔

برہما میں۔ مانڈلے۔ رنگون

مفصلہ ذیل انعام و تمغہ جات کا اقرار ہو چکا ہے

(۱) پچاس روپیہ کا انعام اُس امیدوار کو جو سب میں اول رہیگا اور ۷۵ فیصدی سے زیادہ نمبر حاصل کریگا۔

(۲) تین تمغہ دس دس روپیہ (۳) انعام مبلغ چار روپیہ از لالہ رلا رام جی وکیل بھاٹی دروازہ لاہور (۴) ایک سونے کا تمغہ مبلغ بیس روپیہ کا از منشی بختاور سنگھ جی شاہجہانپور نوازی اُس امیدوار کو جو ممالک متحدہ میں اول رہیگا۔ (۵) ایک سونیکا تمغہ مبلغ اکیس روپیہ ایک آنہ ڈاکٹر امندین جی لکھنؤ نوازی اُس کنیا یا ستری کو جو امتحان میں اول نکلیگی۔

(۶) ایک مبلغ دس روپیہ کا تمغہ از پنڈت بشن لال صاحب ایم۔ اے منصف ممالک متحدہ کے امیدوار اول کیلئے۔

چونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ امیدواروں کو چاہئے کہ بہت جلد ہی درخواستیں داخلی شمولیت امتحان بنام آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور منشی بختاور سنگھ۔ آریہ وید پرچار شاہجہانپور کے پاس بھیج دلویں۔ آپکا شبھ چنتک دیوکی نند ادھشٹاتا امتحان ستیارتھ پرکاش

نوٹ نمبر ۵ ادھشٹاتا جی کو صاف کردینا چاہئے کہ آیا یہ تمغہ اُس ستری کو ملیگا۔ جو سب ستری پرشنوں میں سے اول رہے یا جو محض ستریوں میں سے ہی اول رہے۔ غالباً مراد یہ ہی ہوگی کہ جو کل منتریوں میں سے اول رہے۔"

ایڈیٹر

CCO, Gurukul K

آریہ سماج لائل پور

کارروائی جلسہ خاص بابت موت حسرت آمیز شریمان مہاشے پنڈت تلسی رام جی پنشنر فریدکوٹ منعقدہ ۱۰ اگست ۱۹۰۴ع

(۱) مہتہ جینڈا رام جی نے تجویز پیش کی کہ اس جلسہ کے چیرمین شریمان مہاشے نرائن کشن جی پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نیت کئے جاویں۔ چنانچہ مہاشے بہاری لعل جی نے تائید کی اور سروسمتی سے منشی جی چیرمین مقرر ہوئے۔

(۲) مہاشے بہاری لال جی منشی نرائن کشن جی ... مہاشے بھگوپال جی نے پنڈت جی کی اکال مرتیو پر درد ناک تقریریں کیں۔ نیز مہاشے بہاری لال جی نے تجویز پیش کی کہ پنڈت جی سرگباشی کی یادگار میں ایک اپدیشک ویدک دھرم پرچار کے لئے کہ جس کی خاطر پنڈت جی موصوف بلی دان ہوئے ہیں مقرر کیا جاوے اور میں اس کی ... یا دیگر ہو سکتی ہے۔ نیز پنڈت جی موصوف کے پس ماندگان کے گذارہ کے لئے کوئی فنڈ مقرر کیا جاوے۔ اور اس بارہ میں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں نہایت ادب سے ... کیا جاوے کہ سبھا موصوف ... ہر دو تجاویز پر غور فرما کر کوئی مستقل فنڈ مقرر فرما دے۔ چنانچہ منشی نرائن کشن جی نے تائید کی اور علاوہ ازیں مہاشے لکھی رام جی نے ایک سال تک ایک روپیہ ماہوار اور مہاشے بھگوپال جی نے اکروپیہ بطور پیشگی اور ۲ روپیہ ماہوار مستقل طور پر دینے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ سروسمتی سے ہر دو تجاویز مذکور بالا پاس ہوئیں۔

(۳) مہاشے بہاری لعل جی نے تجویز کی کہ سماج ہذا ... کے پس ماندگان کے ساتھ پنڈت جی کی اس اکال مرتیو کے لئے سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ مہاشے بھگوپال جی نے تائید کی اور سروسمتی سے تجویز مذکور پاس ہوئی۔

(۴) مہتہ جینڈا رام جی نے تجویز کی کہ اس کارروائی کی نقل آریہ اخباروں میں اور ایک نقل پنڈت جی مرحوم کے پس ماندگان کے پاس بھیجی جاوے۔ مہاشے بہاری لعل جی نے تائید کی اور سروسمتی سے تجویز مذکورہ پاس ہوئی۔

بھگوان داس منتری

امتحان ستیارتھ پرکاش

منشی جیا لال سرخی سے اخبار ہذا مورخہ یکم ساون سمبت ۱۹۶۱ میں ایک مضمون لالہ بودھراج صاحب ... سٹوڈنٹ کی قلم سے نکلا تھا جس میں انہوں نے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے التماس کی تھی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی پڑھائی کے واسطے آریہ سماجوں میں انتظام کیا جاوے۔ کیونکہ جب تک باقاعدہ ستیارتھ پرکاش کی پڑھائی کا سلسلہ سماجوں میں نہ رکھا جاویگا۔ تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی سادھارن لٹریچر کی ترقی ہوگی۔ واقعی صاحب موصوف کا خیال بالکل درست اور سچا ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ امتحان ہذا میں شامل ہونے کے واسطے تو بہت سے صاحب خواہشمند ہیں۔ لیکن ان میں سے پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو کہ ستیارتھ پرکاش کو خود نہ سمجھ سکنے کے باعث اپنی آرزو پورا کرنے سے معذور ہیں۔ اگر سبھا موصوف اس تجویز کو پسند کرے اور جلد جاری ہو جاوے تو اس سے بہت فائدہ شائقین کو پہنچیگا۔ اور ایسے واسطے شرومنی سبھا موصوف کو یہ کرنا چاہئے۔ کہ وہ مختلف سماجوں کے منتریوں سے دریافت کرے۔ کہ آیا ان کی سماج میں کوئی ایسا صاحب ہے کہ اس کام میں ماہر ہو اور جو باقاعدہ روزانہ ایک گھنٹہ اس کام میں صرف کر سکے۔ جن سماجوں میں ایسے اشخاص موجود ہیں۔ ان کو سبھا موصوف پر زور کرے کہ وہ جلد اس کام کو شروع کر دیویں۔ لیکن جہاں ایسے اشخاص نہ ہوں وہاں لوکل اپدیشک سے وہ سماج کام لے سکتی ہے۔ لاہور۔ امرتسر۔ ملتان وغیرہ جیسے بڑے شہروں میں اگر امیدواران امتحان ہذا کی تعداد بہت ہو تو ایسے مقاموں کی سماجیں ایک لائق اپدیشک مقرر کر دیویں اور پڑھنے والوں سے ماہواری فیس لے لیجاوے۔

علاوہ بریں سیوا میں شرومنی سبھا موصوف کے عرض ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو امتحان ہذا کی تاریخیں ماہ نومبر کے آخر ہفتہ میں مقرر کر دیوے۔ اس سے مندرجہ ذیل فائدہ مقصود ہے:-

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ آجکل گویا ایک دھارمک میلہ ہو رہا ہے۔ جہاں کہ ہندوستان کے دور دراز شہروں اور صوبہ جات سے درشک مہاشے تشریف لاتے ہیں۔ امتحان دہندہ بجائے اس کے کہ کسی اور سنٹر میں جا کر شامل امتحان ہوں لاہور سنٹر میں شامل ہونا پسند کریں گے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف امتحان میں شامل ہوں گے۔ وہاں دوسری طرف جلسہ کو بھی دیکھ سکیں گے اور وہ بھی نصف کرایہ پر۔ میرا اپنا ارادہ ہے کہ اگر امتحان کی تاریخیں نومبر کے اخیر ہفتہ (یعنی ... کے ایام کے اندر اندر جلسہ سے پیشتر رکھی جاویں تو بجائے اس کے کہ ملتان سنٹر جو کہ مجھے بہت نزدیک ہے اور ہر طرح سے سہولیت ہے۔ اور کرایہ کی بھی بچت ہے۔ میں شامل ہوں۔ لاہور سنٹر میں شامل ہونا پسند کرونگا۔ گویا ایک پنتھ اور دو کاج ہو جاویں گے۔ برعکس اس کے ایسے اشخاص بہت تھوڑے ہونگے۔ جو کہ امتحان کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ کرایہ خرچ کر جاویں اور نیز لاہور سماج کے جلسہ کے دیکھنے کے شوق کو بھی پورا کر سکیں۔

انت میں ناظرین اخبار و امیدواران امتحان ہذا سے نویدن ہے کہ وہ بھی اس کے متعلق اپنی اپنی رائے پیش کریں۔ اخبار ہذا میں چونکہ اس قدر جگہ کی گنجائش نہ ہوگی کہ سب کی رائے کو درج اخبار کریں۔ ... شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ...

Digitized by eGangotri

تاریخ کی تبدیلی کے واسطے آپ درخواست بھیجی ہے۔

ویدک دھرم کا سیوک

رامدتہ از سکھیانہ

رہتک اور آریہ کمار سبھا

پیشتر ازیں کہ میں آپکو آریہ سماج رہتک (آریہ کمار سبھا) کی بابت کچھ عرض کروں۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ رہتک کے خاص باشندوں اور انکی طرز معاشرت کے کچھ حالات پیش ناظرین کروں تو خالی از دلچسپی نہ ہونگے رہتک ایک ایسی جگہ ہے۔ جہانکہ لوگ نوکری پیشہ دوکانداری اور دیگر کام کرتے ہیں۔ ان میں نوکری پیشہ اصحاب مخصوصاً کائستھ قوم سب سے بڑھکر ہے لیکن انکی طرز زندگی کچھ نرالے ڈھنگ کی ہے جب انکی اندرونی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ یہ قوم بہت نیچے گری ہوئی ہے۔ پرستش شراب نوشی۔ گوشت خوری کے سبب یہ دلدادہ ہیں ناچ رنگ کے از حد شائق ہیں۔ کوئی بیاہ ایسا ہوگا جسمیں مذکورہ بالا شغل نہ کرتے ہوں یہانتک ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ یہ قوم اپنی اولاد کو اپنے دست مبارک سے جام پلاتے ہیں۔ انکے لڑکے شاید پانچ فیصدی ہی مذکورہ عیوب سے بری ہوں۔ جہاں تک مجھے ان سے آریہ سماج کی بابت گفتگو اور سوال و جواب کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ تو میری ہم کلامی نے ان کے سادہ دلوں پہ یہانتک اثر کیا ہے۔ کہ وہ خواہش سے آریہ سماج کے اصولوں اور سدھانتوں کو سنتے رہتے ہیں۔ یہانپر ایک بات اور عجوبہ سے خالی نہ ہوگی۔ کہ اصول وغیرہ بتلانے سے پیشتر وہ ایسا کہا کرتے تھے کہ "عالم دوبارہ نیست" جسکے جواب میں یہ عرض کیا جاتا تھا کہ "جنم دوبارہ نیست" میرے ذاتی تجربہ نے مجھے بتلایا۔ کہ جہاں یہ لوگ اپدیش اور لیکچر کے بھوکے ہیں وہاں آریہ سماج رہتک عرصے سے مختل ہو رہا ہیں رہی۔ کبھی مہینہ میں ایکبار وہ بھی کچھ ایسی حالت میں یہاں تک کہ بالکل ٹوٹ گئی۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ لالہ برکت اس صاحب بیرسٹر ایٹ لا جو آریہ سماج کے سرچ رواں ہیں مع اپنے صاحبزادوں کے اپنے وطن پنجاب میں چلے گئے۔ خیر انکی واپسی پر پھر ان کے صاحبزادوں نے کوشش کرکے آریہ کمار سبھا بنائی ہے جو کچھ ماہ کر باقاعدہ ہو رہی ہے۔ پنڈت دریاؤ سنگھ مالک کارخانہ برف ہر ہفتہ ستیارتھ پرکاش سے کتھا کرتے ہیں۔ بھجن وغیرہ آنند سے ہوتے ہیں جنکو حاضرین جنکی تعداد پچیس تیس کے قریب ہوتی ہے۔ توجہ سے سنتے رہتے ہیں۔ میری ناقص عقل میں یہ بات سوجھی ہے کہ یہاں کے طالبعلموں تعلیم یافتہ اور دیگر وکلا بیرسٹر اور نوکری پیشہ اصحاب پر ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے چند لیکچر جادو کا اثر کریں گے۔ اس لئے آریہ کمار سبھا کی طرف سے میں ماسٹر جی کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ وہ ایک ہفتہ کے لئے اس شہر میں تشریف لے آویں۔ بغیر اُن کے کام نہیں ہوگا۔ دیگر آریہ کمار سبھا ماسٹر جی کے اخراجات سفر کی بردبار ہوگی امید ہے کہ ماسٹر جی آریہ کمار سبھا کی بنتی پر دھیان دیں گے اور جلد تشریف آوری سے ممنون کریں گے۔

ویدک دھرم کا سیوک

ڈاکٹر آر سی پرشاد۔ از رہتک

سری گوبندپور

آریہ سماج میں حسب ذیل رزولیوشن دربارہ رائے پیڑا رام میموریل ہال پاس ہوا:۔

باتفاق رائے منظور ہوا۔ کہ سماج ہذا مناسب سمجھتی ہے کہ بلئے پیڑا رام مرحوم کی یادگار بنائی جاوے۔ مگر انترنگ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بیس ہزار روپیہ میموریل ہال کے لئے دینا اس آریہ سماج کی رائے میں بالکل غیر مناسب ہے سیوا میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا اطلاعاً گذارش کیجاتی ہے۔

لبھو رام نائب منتری آریہ سماج سری گوبندپور

آریہ سماج جگت میں

آریہ سماج ڈبائی کے ہفتہ وار جلسے بڑی دھوم دھام سے ہوتے ہیں۔ حاضری قریب چالیس آدمیوں کے ہو جاتی ہے۔ اور جلسہ سماج ہفتہ کے بجائے اتوار کو ۹ بجے صبح سے گیارہ بجے دوپہر تک ہوتا ہے۔

(۲) آریہ سماج ڈبائی کے ماتحت ایک آریہ سماج بابو جے نرائن سنگھ جی سوالی اپ پردھان کی سعی سے ستھاپت ہوئی ہے۔ یہ سماج بھی بڑی رونق کے ساتھ آریہ سماج مندر میں ہوتی ہے۔ پنڈت چاند لال ودیارتھی منتری ہیں اور کام بڑے اتساہ سے کرتے ہیں۔

(۳) کنیا پاٹھ شالا ڈبائی جسکو آریہ سماج نے قائم کیا ہے وہ آج کل بڑی اچھی حالت میں ہے۔ چالیس کے قریب کنیائیں اس میں پڑھتی ہیں۔ ادھیاپکا شیام پیاری بڑی محنت کرتی ہے۔ بابو گنگا پرشاد صاحب پریسیڈنٹ بڑے اتساہ سے کام کرتے ہیں دھرم شکشا بھی کنیاؤں کو ہونے لگی ہے ڈسٹرکٹ بورڈ سے مبلغ چار سو روپیہ بطور امداد پاٹھ شالا منظور ہوئے ہیں۔

(۴) اس ماہ میں ویدک آشرم علی گڑھ کا ڈیپوٹیشن آیا تھا جسکے لئے انکو مبلغ ایک سو روپیہ وصول کرکے دیا گیا۔

(۵) آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے یہ نشچے کیا ہے کہ آئندہ کو جو ڈیپوٹیشن کسی انسٹی ٹیوشن کے متعلق آویگا اگر وہ آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریہ سماج کے ماتحت ہوگا۔ تو ہر طرح کی امداد دیجاویگی اگر انسٹی ٹیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریہ سماج کے ماتحت نہ ہوگا تو اسکو کسی طرح پر امداد آریہ سماج کی طرف سے نہیں دیجاویگی

سری گوبندپور آریہ سماج کے عہدہ داران اور ادھیکاریاں کا انتخاب واقعہ ۷۔ اگست ۱۹۰۷ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے شام کے ہوا۔ ادھیکاریاں حسب ذیل منتخب ہوئے۔

CC0, Gurukul K

لالہ بنتا داس جی پردھان - لالہ بھولارام جی منتری
لالہ دیارام جی کوشادھیکش - پنڈت مکند رام جی اپدیشک
ممبران انترنگ سبھا - پنڈت پورن مل رام جی - لالہ
رنجیت رائے جی - لالہ موہن لال جی - لالہ نتھو رام
جی - لالہ ہیرا لال جی -

آریہ سماج کوتوالی بازار دھرمسالہ ضلع کانگڑہ
کا ساتواں سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ اگست کو ہوگا۔
نگر کیرتن ۲۶ اگست کی شام کے ۴ بجے شروع ہوگا
اپدیشکوں اور دیگر مہاتما پرشوں سے نویدن ہے کہ
اوشیہ پدھار کر اُتسو کی شوبھا بڑھاویں -

انبالے میں دوبارہ سماج قایم ہوگیا ہے - آریہ
پرتی ندھی سبھا برہما کا ہیڈ کوارٹر بھی یہیں ہے
سبھاسدوں کا وچار اپنا مندر بنوانے کا ہے -

مردان آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵
ستمبر ۱۹۰۴ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر بروز شکر ہوگا

بٹالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹ - ۳۰ - اکتوبر
کو نیت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲۸ - اکتوبر کی شام کو
ہوگا - اس سماج کا یہ پہلا ہی جلسہ ہے - اس لئے
سب اپدیشکوں و دیگر پریمی آریہ سجنوں سے نویدن
ہے کہ پدھار کر اُتسو کی رونق بڑھا دیں -

پنسوان سنسکار - مہاشے من موہن جی سبھاسد
آریہ سماج ملتان چھاونی کی دھرم پتنی کا پنسوان سنسکار
ویدک ریتی سے ۱۴ - اگست کو ہوا جس پر ایک روپیہ
مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا

سیمنتونین سنسکار - لالہ بلدیو پرشاد پردھان
آریہ سماج خورجہ کے سپتر لالہ شنکر لال کی دھرم پتنی کا
سیمنتونین سنسکار ۱۷ - اگست کو ویدک ریتی سے ۳۰
بھائی بہنوں کی موجودگی میں ہوا - تین روپیہ مختلف
آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا ۔

مقام نمیو (اپریا) سے نایک گیان سنگھ
جی گورکھا نے ایک جلسہ آریہ بھائیوں کا اپنے مکان پر
بلوایا جس میں جمع ہوئے بھائیوں نے مبلغ ۱۵ عہ
گروکل کے لئے جمع کر دیا - جو گروکل کے دفتر میں
پہونچ گیا ہے - فہرست عدم گنجائش کی وجہ سے
نہیں دیجا سکی - ایسے سجن بڑے دھنیواد کے
پاتر ہیں - جو کسی وقت بھی گروکل سے مہان کام
کو نہیں بھولتے -

بتاریخ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۴ء سوموار کے دن
کیلاش کے میلہ پر آریہ متر سبھا آگرہ کی طرف سے
پرچار کا خاص طور پر انتظام کیا گیا - اول ہون
ایک بڑے شامیانہ کے نیچے کیا گیا ایسے بعد بابو
بلاس رائے - بابو برندابن - بابو رام چرن و پنڈت
دولت رام جی مارگ اپدیشک نے مختلف مضامین
پر ویاکھیان دیئے اور بابو لچھمن سنگھ و بابو گھمبیر سنگھ
و بابو پیارے لال و بابو شیام لال جی نے بڑے
اُتساہ کے ساتھ پرجوش بھجن گائے جس پبلک پر
بہت اچھا اثر پڑا - اور ایک روپیہ کی مٹھائی ویانند
اناتھالہ آگرہ کے اناتھوں کو تقسیم کی گئی ۔

رنگون آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ طور
پر ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں جن میں حاضری قریباً ۳۰
سے ۵۰ تک کے درمیان ہو جایا کرتی ہے - ہر اتوار
کو رائے بہادر مدلیے آنریری مجسٹریٹ رنگون کے
ہائی سکول میں جلسہ منعقد ہوتا ہے - جس میں پہلے بھجن
پرارتھنا بعد ازاں ستیارتھ پرکاش کی کتھا اور
لکچر ہوتے ہیں - بعد میں سندھیا اور شنکا سمادھان
کیا جاتا ہے - اور آرتی کے بعد جلسہ سماپت ہوتا ہے -

آریہ سماج سری گوبند پور کے ہفتہ وار جلسے برابر ہوتے
ہیں اور ہر اتوار کے دن سماج مندر میں ہون کیا جاتا
ہے - ممبران ایشور کی کرپا سے دن بدن اُتساہی ہوتے
جاتے ہیں - اور اپنے کام کو بخوبی سرانجام دیتے ہیں
کنیا پاٹھ شالہ خاص ترقی پر ہے - یہاں تک کہ زیادہ
لڑکیاں ہونیکی وجہ سے تیسری ادھیاپکا کے مقرر
کرنے کی آوشیکتا ہے - آجکل حالیہ میں لالہ پرسرام جی
حکیم (سابق منتری آریہ سماج بڑا پنڈ) اچھی طرح سے
کام کرتے ہیں -

(۴) سنسکار (۱) لالہ دیارام خزانچی آریہ سماج کے
بھائی کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت ریتی سے پنڈت
مکند رام جی نے کرایا ممبران آریہ سماج کو اس موقعہ پر
پریتی بھوجن کرایا گیا - علاوہ دکشنا کے سنسکار کرتا
کے مختلف فنڈات میں مبلغ پانچ روپیہ لالہ صاحب موصوف
نے دان دیا - (۲) رائے بہادر لالہ کرم چند صاحب
کے نبیرہ کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا -
سنسکار کرتا پنڈت مکند رام جی تھے - رائے صاحب
موصوف نے مختلف فنڈات سماجک و دیگر انسٹی
ٹیوشن میں دان دیا - (۳) واقعہ ۱۷ - اگست کو لالہ
ہزاری لال صاحب سپروائزر کے گرہ پرتیشٹھا کا
سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت مکند رام جی نے کرایا
اس موقعہ پر لالہ صاحب موصوف نے ممبران آریہ سماج
کو پریتی بھوجن کھلایا - علاوہ ازیں مبلغ ۱۵ عہ
روپیہ مختلف فنڈات آریہ سماج میں دیا -
چار روپیہ سنسکار کرتا کو دان دئے - آریہ سماج ہذا
لالہ صاحب کا دھنیواد ادا کرتا ہے -

آریہ سماج گنگوہ - (ضلع سہارنپور) کے پاس
آریہ بھائیوں نے موضع کمہیڑہ میں چار میل کے فاصلہ پر جاکر
گوجروں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - بھجن وغیرہ بھی
ہوئے - ایک پورانک برہمن نے پرشن کئے اور خاتمہ
پر اقرار کیا کہ جو کچھ آریہ لوگ کہتے ہیں وہ
سب وید و شاستر انکول ہے -

آریہ سماج ممباسہ (ملک افریقہ شرقی) کے منتری
مہاشے لکھتے ہیں - جس دن سے آریہ سماج یہاں
کھلا ہے - ہفتہ وار جلسے برابر اتوار کو ہوتے ہیں - اوسط
حاضری فی الحال ۱۵ ہے - مگر روبترقی ہے - یہاں
کے ہندو لوگ عموماً گجرات کاٹھیاواڑ کے باشندے
ہیں اور بہ سبب ایک خیال کے ہونے کے سماج کی
ترقی میں حارج ہیں - بلکہ سنا جاتا ہے کہ اندرونی
کوشش کیجاتی ہے - کہ سماج میں کوئی نہ جاوے
مگر ستیہ کی ہمیشہ جے ہوا کرتی ہے - پرماتما سے یہی

Digitized by eGangotri

پرارتھنا ہے۔ کہ ممباسہ کے بھائیوں کو ویدک دھرم پرچلاوے اور ناگلر واشانت کرے۔

۳۰۔ جولائی کی شام کو بابو امیں چند صاحب کے چھوٹے بچے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ سب سماجک بھائیوں کو بھوجن کھلایا گیا۔ مفصلہ ذیل آٹھ روپیہ دان ملے۔

بابو امیں چند جی	پانچ روپیہ	ممباسہ سماج فنڈ
بابو دولت رام جی	ایک روپیہ	سالگرہی فنڈ
بابو بنسی لال جی	ایک روپیہ	"
آسا رام	ایک روپیہ	"

بابو دولت رام صاحب ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج ہذا نیروبی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ بابو صاحب کی طرف سے سماج ہذا کو بہت مدد ملتی تھی اور انکے جانے کا بڑا رنج ہے۔ نیروبی سماج بابو دولت رام جیسے ممبر حاصل کرنے سے بڑی خوش قسمت ہے۔ امید ہے کہ جس طرح ممباسہ سماج کے واسطے بابو صاحب پوری سہایتا کرتے تھے ویسے ہی نیروبی سماج کی امداد فرماتے رہیں گے۔
بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ نیروبی سماج کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ ماہ حال کو ہوگا۔ یہ خبر ہمارے پاس صرف کل ہی پہونچی ہے۔ یعنی صرف پانچ روزہ میعاد ہے۔ مجھے امید نہیں کہ دوسرے سٹیشنوں سے آریہ بھائی نیروبی میں بموقعہ جلسہ شریک ہو سکیں حالانکہ نیروبی سماج کا یہ پہلا ہی سالانہ جلسہ ہے۔ مہلت بہت ہی کم دی گئی۔ میرے خیال میں کم از کم ایکماہ پیشتر نوٹس نکلنا چاہئے تھا۔

آریہ سماج ریاست کوٹہ کے ہفتہ وار جلسے برابر بارونق ہوتے ہیں۔ ڈیبیٹنگ کلب بھی باقاعدہ ہر ہفتہ کو ہوتا ہے۔ علاوہ ہفتہ وار جلسوں کے نوکلی پرچارک منڈلی ہر روز شام کو شہر کے مختلف محلوں میں پرچار کرنے کے واسطے جاتی ہے۔ [illegible] منڈلی کے [illegible] ہو جاتی ہے۔ لوگ خود [illegible] مہاشہ چمن لال جی نائب [illegible]

خانپور جنہوں نے چند روز پیشتر ۷ روپیہ جمنڈر کے واسطے چندہ کر کے بھیجا تھا۔ آج اور ایکسو روپیہ کا منی آرڈر سماج جمنڈر کے واسطے بھیجتے ہیں سماج ان کے دھرم بھاو اور اُتساہ کے واسطے دھنیواد دیتا ہے۔ پنڈت گنپتی شرما جی نے یہاں ۳ ماہ تک ٹھہر کر پرچار کرنے کا اقرار کر لیا ہے۔ آج کل میں یہاں پہونچ جائینگے کرایہ ان کے پاس بھیجا جا چکا ہے۔ پنڈت جی کے یہاں پدھارنے پر امید ہے۔ کہ بڑا زبردست پرچار ہوگا۔

قریباً ایکماہ سے ایک تھیٹریکل کمپنی یہاں وارد ہے جس میں ویشیا اور ناچنے والے لونڈے شامل ہیں۔ جالندھر سے یہ کمپنی آئی ہے۔ شہر کے بڑے بڑے معززین معہ مستورات اور بچوں کے تماشوں کے دیکھنے کے لئے جمع ہونے لگے۔ کمپنی کے ایک نوجوان نے پڑوس کی ایک نابالغ لڑکی سے زنا بالجبر کیا۔ لڑکی زنانہ شفاخانہ میں زیر علاج ہے مجرم زیر حراست ہے۔ مقدمہ فوجداری میں چل رہا ہے۔ اس قسم کے واقعات ہونے پر بھی افسوس ہے کہ لوگ ان فحش تماشوں میں روپیہ برباد کرتے ہیں۔

بتاریخ ۱۴ ماہ حال بروز آتوار لالہ آسانند جی سکول ماسٹر سٹیشن نمبر ۵ تحصیل نے اپنی پتری کی شفایابی کی خوشی میں اپنے گرہ میں ہون کروایا اور چاندی کے زیور قیمتی تخمیناً مبلغ پانچ روپیہ مانا بالک فنڈ کے لئے دان دیا۔ ماسٹر جی نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ (۱) اس سماج کی سمتی ہے کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ رائے بہادر رام میموریل فنڈ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوشش سے [illegible] (۲) اس سماج کی انترنگ سبھا [illegible] ٹرینیننگ [illegible] کی بیوقت [illegible] افسوس کرتی ہے۔

آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں (ضلع گوجرانوالہ)

کے منتری جی لکھتے ہیں: قصبہ ہذا میں آریہ سماج روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر نگر واسیوں کی توجہ زیادہ درکار ہے۔ اس اتوار حسب معمول ہفتہ واری جلسہ میں رونق تھی پہلے بھجن ہو کر ہون کرایا گیا۔ اور سب حاضرین نے بڑے پریم سے سندھیا کی۔ ازاں بعد چند ایک جیدہ پرسنوں نے مسئلہ نیوگ پر بحث کر کے تسلی بخش جواب پائے۔
آریہ سماج مندر کے لئے فراہمی چندہ کی کوشش ہو رہی ہے۔ شریمان لالہ شنکر داس صاحب نے بڑی کوشش سے خاص قصبہ میں مکان کی خرید کا اُدم کرا دیا ہے۔ فہرست چندہ کھولی گئی ہے۔ اس میں ... روپیہ کے قریب وعدہ اور نقد تحریر ہو گیا ہے۔ جن میں سے قریباً ۳۰۰ روپیہ وصول ہو گیا ہے۔ باقیداران کرپا کر کے اپنا چندہ دیکر دھنیواد لیویں۔ تاکہ زمین کی قیمت ادا کر کے تعمیر کے لئے کوشش کی جاوے۔

نوٹس

میرے ایک بیٹر کے واسطے جنکی ذات ارڑہ ہے اور جنکی استری کچھ عرصہ سے سورگباشی ہو گئی ہے ایک استری کی ضرورت ہے۔ خواہ کنواری ہو۔ خواہ بدھوا۔ میرے بیٹر کی عمر تخمیناً ۳۳ سال ہے تعلیم بی۔ اے کی سٹینڈرڈ تک ہے۔ اور آمدنی ماہوار ساٹھ روپیہ ہے باقی حالات مجھ سے بذریعہ خط وکتابت دریافت کریں۔
المشتہر کرم چند اگروال بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل
ازڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت ہے

ایک لوگیہ ادھیاپکہ کی مسجد کنڈی ناگری میں لڑکیوں کو کم از کم تیسری پرائمری تک پڑھا سکے۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت سے فیصلہ کر لیوے۔ درخواستیں گنگا رام سٹیشن ماسٹر کے نام آنی چاہئے۔

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۸ بھادوں سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء شکروار - جالندھر | نمبر ۲۱

واقعات و مفید رائیں

پارلیمنٹ لنڈن سے مجوزہ لاسینسنگ بل کے برخلاف ۸۰۲۲۷ عرضیاں گزری ہیں - جن میں ۳ لاکھ ۸ ہزار چار سو ۲ آدمیوں کے دستخط ہیں - اُس کے مقابلہ میں ہندوستان کو دیکھئے - جہاں گورنمنٹ وقت اگر رعایا کی مرضی کے خلاف کوئی قانون پیش یا پاس کرتی ہے تو لاکھوں کی جگہ کروڑوں کو جنبش بھی نہیں ہوتی اور ان سے کیا اعتراض ہے -

گزشتہ ہفتہ میں ملک سپین کے شہر میں ایک شیر اور بیل کی لڑائی ہوئی - جس پر سینکڑوں دل بہلانے والے متمول تماشبین اس بیرحمی کی کھیل دیکھنے کو موجود تھے - جس میں بیل کامیاب ہوا - اور جس نے ۳ بار شیر کو ہوا میں اٹھا کر پھینکا اور ہلاک کیا - اس کے بعد جب بیل کو چپ چاپ کھڑا دیکھ کر لوگ مردہ شیر کے بال نوچنے لگے - جب بیل نے تعاقب کر کے کئی آدمیوں کو زخمی کر کے باقی تماشبینوں کو بھگا دیا - سپین کے لوگوں میں آج تک جانوروں کی خونخوار لڑائی دیکھنے کا شوق ہے -

طہران دار الخلافہ فارس میں بڑا بھیانک ہیضہ پھیلا ہے جس میں ایک دن ہی میں ۹۰۰ آدمی مرے ہیں - لاش اٹھانیوالے حیران ہیں -

امیر حبیب اللہ والی افغانستان نے ایک فرانسیسی آدمی کو اپنے دار السلطنت میں رہنے کی اجازت دی ہے - اور اس کے فرزند کی موت پر تکفین کے لئے پچاس ہزار روپیہ نقد بھی دیا ہے -

امیر کابل بھی عجب دماغ کا آدمی ہے کہ ان فریدیوں کو جنہیں برٹش گورنمنٹ سے عداوت ہے - نہ صرف وہ پناہ دیتا ہے - بلکہ نقد روپیہ بھی -

طاعون ملعون اب دوبارہ ترو تازگی اختیار کر رہی ہے - ۲۰ اگست والے ہفتہ میں چھ ہزار سے زیادہ اموات ہوئیں - روز بروز طاعون کا بڑھنا آنیوالے خطرہ کا پیش خیمہ ہے -

اڑیسہ کے لیٹ کمشنر مسٹر رومیش چندر دت چار ہزار روپیہ ماہوار پر بڑودہ کونسل کے ممبر مقرر ہوئے

پنجاب ایجوکیشن کوڈ دفعہ ۱۴۹ کے مطابق گورنمنٹ نے لڑکوں کے پرائمری سکولوں میں لڑکیوں کو جہاں ان کے پڑھانے کا کوئی انتظام نہ ہو - پڑھنے کی اجازت دیدی ہے - اور ساتھ گرانٹ بھی دینا منظور کر لیا ہے - بشرطیکہ انسپکٹر معقول انتظام ہونے کی تصدیق کرے - معقول انتظام کی صورت میں وظیفے بھی دئے جاویں گے -

پنجاب گورنمنٹ نے تعلیمی معاملات میں ایک اور بھی بھاری اصلاح کی ہے - جس میں فوائد کے بالمقابل عظیم نقصان کا اندیشہ ہے - اس اصلاح سے مراد یہ ہے - کہ گاؤں اور شہروں کے پرائمری سکولوں کا طریقہ تعلیم بالکل علیحدہ کر دیا جاوے - گاؤں کی پرائمری ایجوکیشن میں دستکاری متعلقہ زراعت بھی سکھلائی جاوے - پرائمری پاس کرنے کے بعد گاؤں کی طلبا شہروں میں جا کر زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہونگے - اور جن کو گاؤں میں بستے ہوئے اپنی اولاد پڑھانا ہو - وہ شہروں میں بھیجکر تعلیم دلاویں - ایسے ہی انٹرنس کے امتحان میں تبدیلی کر دی ہے - ان تغیر و تبدلات سے ایک نتیجہ تو ظاہر ہے - کہ تعلیم کے راستہ میں بہت سی رکاوٹیں حایل ہو جاوینگی -

امریکہ کے اضلاع متحدہ میں امسال گندم کی فصل میں بہت ناکامی ہوئی ہے - تجارت بہت زیادہ ہو رہی ہے - نرخ گراں ہوتا جاتا ہے - انگلینڈ میں جہاں بہت سا اناج امریکہ سے منگوایا جاتا تھا - امسال ہندوستان سے گندم دوگنی مقدار میں پہنچ چکی ہے -

امریکہ میں ایک کروڑ نیگرو ابھی تک موجود ہیں - جو انہیں غلاموں کی اولاد ہیں جنکو نصف صدی گزری غلامی کے طوق سے رہائی ملی تھی - ان میں سے بہت مالدار بھی ہو گئے ہیں - لیکن رنگت کے تعصب کی وجہ سے مالدار و تعلیم یافتہ حبشیوں کو بھی آبادی کے بیچ آسودہ مکان نہیں مل سکتے - اس دقت کے دور کرنے کے لئے نیویارک کی زمرہ امریکہ ریلٹی کمپنی نے جس میں وہی لوگ شامل ہیں - ہندرہ لاکھ روپیہ سے کام شروع کر دیا ہے - جس سے نیگرو لوگوں کے لئے حسب تجویز عمدہ مکان مہیا کرنیکا خیال کیا گیا ہے -

سکاٹلینڈ ریلوے پر بہت سامان بھیجا شروع ہو گیا ہے - اس لئے پہلی اکتوبر سے ہلکی گاڑی کا مال کا سلسلہ تانگا کی سڑک پر چلنا منع کر دیا گیا -

معاصر سٹیٹسمین نے کوتنگی سرائے کے واقعہ کو چیتا کا ایک عجیب واقعہ درج کیا ہے - جہاں کہ ایک صحن میں آگ جلاتے وقت زمین سے بارود بہت اٹھا - اور جلانیوالا بھی بارود سے جل گیا - تفتیش کرنے پر ۲۰ پونڈ کا بارود کا تھیلہ اور ملا - یہ بارود پٹھان قلیوں نے اپنے گھروں میں لیجانے کے لئے چرا کر وہاں ہی چھپا دیا تھا - جسے اتفاق سے لیجانے کے لئے انہیں موقعہ ہی نہ ملا - گزشتہ برسوں میں سرحدی پٹھان لڑائی کے لئے جب کسی اکیلے دکیلے سپاہی کو پاتے تھے - تو سوائے بندوق کے چھیننے کے انکی اور کوئی خواہش نہ ہوتی تھی - قلیوں نے بھی بارود کی ضرورت دیکھکر سب مال متاع چھوڑ کر بارود چرانا ہی مناسب سمجھا -

رائے بہادر لال شنکر لال شنکر احمد آباد کے سب جج ہیں - آیندہ دسمبر ماہ میں مسلمانوں کی ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس احمد آباد میں ہوگا - جس میں مسلمانوں

اَکت رائے صاحب کو ولیس چیرمین بنایا ہے آپ بہار کے ضلع سارن سے ہیں۔ دیکھیں ان چالوں سے ہندو کب اپنے اجلاس میں مسلمان صاحبان کے میل سے فائدہ اٹھانا سیکھتے ہیں۔

سٹیٹ سکرٹری مسٹر برکن ہیڈ نے کہہ دیا ہے کہ ہندوستان کو بیرونی دشمنوں سے بچانے کے لئے تبت مشن بھیجی گئی تھی۔ اس لئے ہندوستان ہی کو سارا خرچ برداشت کرنا ہوگا۔

آسام کے چائے والے انگریزوں نے اپنی سبھا کا سالانہ جلسہ کیا ہے جس میں ہوگارٹن صاحب نے کہا۔ کہ چونکہ قلی لوگ اپنے دیش میں یہاں کے حالات نہیں لکھتے۔ اس لئے یہاں قلی کم آتے ہیں۔ اخباروں کے پڑھنے والے یہ خبر سنکر یاد کریں گے۔ کہ زیادہ تر قلی جنکو یہاں کھینچا کرتی ہیں۔ انہیں آسام کے چائے والے انگریزوں کے ماتحت رہتے ہیں۔ مگر بیچارے ظالم پیٹ کی خاطر ملازمت کرتے ہیں۔ چہ جائیکہ اپنی تکالیف لکھنے کی بجائے انگریزوں کے نیک سلوک کی تعریف کریں۔

زار روس کے فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے جسکی پیدائش پر خوشیاں منائی گئیں۔ راج دروھی قیدیوں کے سوا باقی موت کی سزا والے سب قیدی رہا کر دئے گئے۔ دیہاتیوں کو کوڑے مارنے کی سزا بند کر دی گئی۔ رعیت کا بقایا ٹیکس بھی معاف کر دیا۔ فنلنڈ نواسیوں کو ۳۰ لاکھ روپل دئے گئے۔ یہودیوں کا وہ ڈنڈ بھی بخش دیا جو فوجی ملازمت سے گھبرانے کے کارن دیا گیا تھا۔ زار روس کو اپنی اولاد نرینہ سے غیر معمولی خوشی ہوئی ہے۔

رڑکی ضلع سہارنپور کے جیل سے چار قیدی زنجیر تڑا کر جیل خانہ سے گذشتہ ۲۰ اگست کو بھاگ نکلے۔ ان میں سے ایک سفر مینا کا سپاہی تھا۔ اسنے اپنا ہنر دکھلا کر باقیوں کو بھی رہائی دلائی۔

ٹرانسوال۔ (بوئیروں کا پرانا ملک) بہت مختصر سی ریاست ہے۔ لیکن بباعث طلائی کانوں کے اسکی آمدنی بڑی معقول ہے۔ گذشتہ گیارہ ماہ کی آمدنی تقریباً ۲½ کروڑ روپیہ کے مساوی ہوئی۔

فن اشتہار بازی کا کمال۔ پیرس (دار الخلافہ فرانس) میں ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ پیرس کے ایک بازار میں ایک گنجا آدمی سر ننگے بیٹھا۔ دیکھا گیا لوگ خواہ مخواہ اسکی طرف کھنچکر آتے اور دیکھتے۔ کہ اس کے سر کے گنج پر بڑے خوبصورت واضح حروف میں ایک نغمہ سرائے کا اشتہار درج ہے۔

یورپ کے ایک شہر کے ایک قبرستان میں ایک شخص قبریں کھود رہا تھا۔ (مال کی تلاش میں) دفعتاً ایک کفن سے چیخ کی آواز آئی اور دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ ایک دفنائی ہوئی عورت ابھی زندہ ہے گویا زندہ در گور کر دی گئی تھی۔ انسپکٹی سنسکار یعنے بہتر جلانا ہی ہے۔ ورنہ قبرستان سے آئے دن ایسی ہولناک خبریں سنائی ہی دیتی رہتی ہیں۔

جاپان کی فتح کیوں ہو رہی ہے؟ اس سوال کے مختلف پہلوؤں سے مختلف جواب دئے جا رہے ہیں۔ اور روز ایسے نئے واقعات معلوم ہو رہے ہیں۔ جن سے جاپانیوں کی فتح کی کنجی نظر آجاتی ہے۔ اخباروں سے معلوم ہو چکا ہے کہ روس کے سپاہی گھر سے زبردستی لائے جاتے ہیں۔ اور اس لئے بیدلی سے کام کرتے ہیں۔ لیکن جاپان کے سپاہی عجیب خوشی سے میدان جنگ میں جاتے ہیں۔ یہ کیوں؟ ایک جگہ ظلم ہے اور دوسری جگہ ذیل کا قصہ جواب دیتا ہے۔ دو روسی افسر ایک کرنل عیسائی۔ دوسرا کپتان بلادہ روسیوں کا ایک پل اڑا دینے کے لئے چلے تھے کہ پکڑے گئے گولی سے مارے جانے کا حکم ہوا۔ خوشی سے جان دینے کو تیار ہوئے۔ کرنل کے پاس کچھ نقدی تھی۔ وہ اسنے روسی افسر کو اس لئے دیا کہ روسی زخمیوں کے علاج میں خرچ کیا جاوے۔ روسی افسر نے پوچھا کیوں؟

تمہارے ہاں بچوں کو بھی بانجا دیتے" دونوں نے سر ہلا کر بولے "نہیں نہیں!! ہماری قوم کے بچوں کو میکاڈو فراموش نہیں کریگا" [illegible] ہے کہ جاپانی سپاہیوں کو بہادر بنا رہا ہے [illegible] توپ کے منہ کے سامنے بشاش چہرے سے بہ [illegible]

مونگھیر ضلع میں گنگا دریا کی طغیانی سے نقصان پہونچ رہا ہے۔ بیگو سرائے تھانہ [illegible] گوگری میں زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ گھر بہ گئے جانور مر گئے۔ کھیتیاں ڈوب گئیں۔ اناج کے گودام غارت ہو گئے۔ ۱۷۔ اگست کو پشتہ بند ٹوٹ [illegible] خوفناک شور مچا۔ شہر کے نیچے بھومی میں [illegible] ۴-۵ فیٹ تک اونچا پانی چڑھ آیا۔ سب گھر ڈوب گئے صرف درختوں کی چوٹیاں نظر آتی تھیں۔ کتنوں نے درختوں کی چوٹی یا دو منزلہ مکانوں پر چڑھ کر رات کاٹی اس مصیبت میں مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر شہر پر [illegible] لوگوں کو رسد بانٹتے پھرتے تھے۔ ۲۱۔ اگست [illegible] جل اترا۔ بیگو سرائے کا مشرقی بازار بہ گیا [illegible] کا نام تک نہیں رہا۔ مقدمے بند ہیں۔ اناج کی بڑی بلیا کو بھی نقصان پہونچا۔

بریلی۔ جودھیا سے رام گنگا کے کنارے ہے وہاں بھی طغیانی سے نقصان پہونچ رہا ہے۔ کئی گاؤں کے باغیچے اور کئی شوالے بہہ گئے ہیں۔ روز نقصان بڑھ رہا ہے۔ کئی آدمی بھی ڈوب رہے ہیں۔

اخبار ہندوستان اردو زبان میں زیر ایڈیٹری لالہ دینا ناتھ جی حافظ آبادی شہر لاہور دار السلطنت پنجاب سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ ۴ روپیہ معہ محصولڈاک۔ ہر شنکر کو طبع ہوا کریگا۔

وید سنات دھرم پرچارک نامی ماہواری رسالہ امرتسر سے نکلنا یکم جولائی سے شروع ہوا ہے۔ اسکا خاص اُدّیش اپنے قسم کی بنیادوں کی طرح آریہ سماج کو گالی دینا اور نا جائز کلمات کا استعمال کرنا ہے قیمت سالانہ دو روپیہ (عہ۲)

سنسار کی گتی

گلے پڑا ڈھول بجانا ہی پڑتا ہے

جنگ روس اور جاپان برابر سرگرمی سے چلا جاتا ہے۔ یورپ اور ایشیا میں جنگ کے انتقال کی خبر کے لئے منتظر بیٹھے ہیں۔ لیا جاپان پہنچ رہی سپاہیوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ اور ادھر سے جاپان کی دو لاکھ فوجیں مع دو سو توپوں کے روس کا مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھی چلی آتی ہے۔ اور پہلے چھے جاپانیوں نے روس کی بحری طاقت کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ گزشتہ ۱۸ ماہ کی خونخوار جنگ کو دیکھ کر جنگی فنون کے مدبر موجودہ حالت کو لڑائی کا ابھی آغاز ہی قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ کروڑوں روپیہ کی مالیت کا سامان طرفین کی جانب سے ضائع ہو چکا ہے۔ یہی نہیں بلکہ پیرس کے ایک اخبار نویس نے اپنے نامہ نگاروں کے بیانات پر لڑائی کے شروع سے لیکر آج تک کے نقصان کا حال لکھا ہے۔ کہ اسوقت تک روس کے ۸۹۶۰۰ مقتول ہوئے ۱۹۱۰۰۰ مجروح اور زخمی ہوئے۔ اور ۶۸۰۰۰ قیدی ہیں۔ بحری سامان میں سے ۵۹ لڑائی کے جہاز - ۱۴۱ چھوٹی توپچی کشتیاں ۱۸۴ کروزرس - ۲۱۴ تارپیڈو توڑنے والی کشتیاں اور ۱۲۹۳ تارپیڈو کشتیاں ضائع ہو گئیں۔ دوسری جانب جاپان کے ۱۰۶۰۰ مارے گئے۔ ۳۸۰۰۰ زخمی ہوئے اور ۱۲۶۰۰۰ قیدی بنے۔ انکی بحری طاقت میں سے ۵۲ لڑائی کے جہاز ۶۹ کروزرس ۱۰۲ تارپیڈو توڑنے والی کشتیاں اور ۵۹۸ تارپیڈو کشتیاں کم ہوئیں۔ گو تجربہ کاروں کے خیال میں یہ تو ابھی جنگ کا آغاز ہے۔ لیکن بالا موسم مرد و ممالک کے عظیم نقصان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جاپان کو ہستی اور ملکی حفاظت کی لئے روس سے جنگ چھیڑنا جہاں ایک طرف اسکو دشمنوں سے بھی داد و ستائش کا مستحق بنا رہا ہے وہاں دوسری جانب روس کا استقلال اور پے در پے شکست پر شکست کھاتے ہوئے بھی صلح پر آمادگی کا اظہار نہ کرنا ایک حل طلب معمہ ہے ممکن ہے کہ روس کو گلے پڑا ڈھول مجبوری بجانا پڑا ہو۔

جیو ہم شرد شتم پشیم شرد شتم

پیش شرد شتم

یجروید گیان ویدوں میں ایک بار منتریوں کے ذریعے سو ورش پریت جینے کی اچھا کرنے کا اپدیش ہے۔ مگر موجودہ تہذیب میں کھانا - پینا - رہنا سونا - پڑھنا سب ہی سرشتی نیموں کے انوسار ہونے کی بجائے بنا دئیے ہیں جس کے کتنی بد نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اس سے سو برس تک جینا کلجگ میں آج کچھ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی تمسخر میں اڑایا کرتے ہیں۔ پڑھے لکھوں کے واسطے ۶۰-۷۰ سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہنا۔ اور وہ بھی جسمانی کمزوریوں اور دماغی تکلیفوں سے بری رہکر قابل تعریف اور خوشحال جیون رہنے کا کارن سمجھا جاتا ہے۔ اسوقت علمی ودوانوں کے سامنے بھی یہی سوال پیش ہے۔

"ہمیں کیوں مرنا چاہئے"

قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ پیرس کے پاسچر انسٹیٹیوٹ کے لائق پروفیسر مسٹر میچن کاف نے اپنی پستک "دی نیچر آف مین" شائع کی جس میں انہوں نے ایک نئی تھیوری (مسئلہ) کا پرچار کیا ہے کہ اگر ہم حفاظت قدرت کے مطابق اپنی رفتار زیست کو سمجھ لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ۱۳۰ یا ۱۴۰ برس کی عمر سے پہلے اپنے جسم کو تیاگیں سو برس تک زندہ رہنا۔ اُکت پروفیسر کے خیال میں ایک بالکل سادھارن امر ہے۔

انکی تھیوری مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ خون میں سفید کرم (وائیٹ کارپسلز) موجود ہیں اور ایک بڑی بھاری فوج کی طرح سارے جسم کے مختلف حصوں میں قیام پذیر ہیں۔ جب کوئی دشمن اس مکان کے اندر وارد ہوتا ہے۔ تو وہ اسپر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر فاسد مادہ کے کیڑے اندر داخل ہو جاوے۔ تو سفید کرم اُسے گھیر لیتے ہیں۔ اور مار کر خون میں ڈبو دیتے ہیں وہ بڑے اچھے سپاہی ہیں کیونکہ وہ اُسی پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ مار کر حاصل کر سکتے ہیں اور ان کا سارا مدعا بیرونی حملے سے جسم کی حفاظت کرنا ہے۔ جس پرکار سے ایک کیڑا مکھیوں کی چھتا میں جانے سے ہلاک کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی حملہ آور کے داخل ہونے پر سفید کرم اُسے ہلاک کر جسم کو محفوظ رکھتے ہیں۔ یدی اس اصول کے کاربند رہیں۔ تو آدمی کو

بیماری نہیں ہونا چاہئے

اگر خون کے وائیٹ کارپسلز (سفید کیڑے) اپنی پوری تندرست حالت میں رہیں۔ تو انسان کی زندگی جسکا تخمینہ آجکل ۷۰ برس بتلایا جاتا ہے دگنی ہو سکتی ہے ہمیں پھر موت کا خطرہ ہی نہیں رہیگا۔ بلکہ اُس بچے کی طرح جو تھک کر سونے کے لئے آنکھ میچ لیتا ہے۔ ہم پوری زندگی خوشی اور آنند سے گزارنے کے بعد خود سونا یعنی اس بھوتک شریر کو تیاگنا سویکار کرلیں گے۔ واقعی میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ کیوں ایک شخص ۱۳۰ یا ۱۴۰ برس تک زندہ نہ رہے۔ یہ سچ ہے کہ اسوقت موت بیشتر از وقت ہوتی ہے۔ لیکن دھیان کر لینا چاہئے کہ انسانی جسم کے مختلف فرائض اور کام کی ٹھیک ٹھیک تحقیقات کا ابھی آغاز ہے۔ اور ہم اسوقت بھی خوراک کے بارے میں شش و پنج میں پڑے ہیں جو کہ جسم کی حفاظت کے لئے بہت ہی ضروری چیز ہے۔ خوراک جسم کے لئے ویسی ہی حیثیت رکھتی ہے جیسا کہ انجن کے لئے لکڑی۔ یورپ میں اس تھیوری پر بہت سا اندولن ہو رہا ہے۔ بعض نے سکا اصول کو عملی صورت میں لا کر بہت جلد کامیاب ہوں۔ کیونکہ ان کے سامنے یہ آدرش ہے کہ انسانی جسم کی مشینیں بجاؤ بناوٹ کے اعلیٰ دستکاری

اور ذہانت کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اس کے نقص رفع کر دئے جاویں۔ تو اغلب ہے کہ اس مشین سے ایسا فائدہ اوٹھا سکیں۔ جیسا کہ اس کے کاریگر نے بتلایا ہے۔

ساماجک تھا دھارمک سُدھار کا ایک اُپاے

رائے بہادر بیجناتھ صاحب جج خفیفہ الہ آباد مہاشتری

دلیش کنفرنس کی جانب سے ایک سرکیولر چھٹی شائع ہوئی ہے جس میں سماج کی برائیوں سے ہمیشہ الگ رہنے والی ہیں با دھا ڈالنے والے کرموں کا ذکر کرتے ہوئے آپنے سماج سنشودھن یعنی سوشیل ریفارم کو دھرم سنشودھن یعنی ریلیجس ریفارم کا حصہ بتلایا ہے۔ اور اس وقت ہیں بعض برادری کی طرف سے مختلف کئی کنفرنسوں کا ذکر کیا ہے۔ جن پر عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں ذاتوں کے بھید کم ہونے کی بجائے زیادہ مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔ اور جو مہاشے اس میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ وہ اگر اپنا وقت دلیش ہت میں خرچ کریں تو بہتر ہے۔ وہ ایسی برادریوں کی کنفرنسیں موجود ہیں۔ اب وہ وقت آپہونچا ہے۔ کہ ان سبھاؤں کے لوگ پرستر ملکر ایسی باتوں پر جو سب ایک سا سمبندھ رکھتی ہیں۔ وچار کریں۔ اور آپس کے نتایج پر غور کریں اور اپنی اپنی برادری یا ذات کی کنفرنس میں بحث کریں۔ جس سے یہ ذاتوں کی کنفرنس بھی قائم رہیں اور ایک سبھا ایسی قائم کیجاوے۔ جو ان کنفرنسوں کی کارروائی پر غور کرے اور وقتاً فوقتاً ہدایت دیوے۔

اس کے متعلق آپ نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے ہیں۔ جو کہ مختلف کنفرنسوں میں وچارے جانے چاہئیں۔

(۱) کیا ایسی سبھا کا قائم ہونا مناسب ہے یا نہیں۔

(۲) اُس سبھا میں کون کون سے آدمی شامل ہوں کل ہندو یا وہ لوگ جو مختلف برادری کی کنفرنسوں سے پرتی ندھی منتخب کئے جاکر بھیجے جاویں۔

(۳) آیا کنفرنس ایسے جلسے میں اپنی پرتی ندھی بھیجینگی یا نہیں۔

(۴) کون کون سے مضامین ایسے ہیں جو جلسے میں رکھے جانے مناسب ہوں گے۔

(۵) اس سال اس سبھا کا جلسہ کب اور کہاں کیا جاوے اور اس کا کیا نام ہو۔

(۶) ہر کنفرنس سے کتنے پرتی ندھی ہوں۔ اور انتخاب کے کیا اصول ہوں۔ اگر پرتی ندھی کے انتخاب کا اصول نہ رکھا جاوے۔ تو اس سبھا کے ممبران کیسے مقرر کئے جاویں۔

جن اعلیٰ خیالات سے پریرت ہوکر رائے بہادر بیجناتھ جی نے یہ سرکیولر جاری کیا ہے۔ اس سے موجودہ برادریوں اور کنفرنسوں کے تنگ دایرہ کی وسعت تو کسی قدر ممکن ہے۔ لیکن یہ طریقہ اصلاح غلط بنیاد پر مبنی ہے۔ ضرورت تو یہ تھی۔ کہ ایک سنٹرل سبھا ساماجک اور دھارمک سُدھار کے لئے سب دو چند اعلیٰ اصولوں کا وچار اور پرچار کرے اور مختلف کانفرنسیں اس سے اپنا تعلق پیدا کرکے انہی خیالات کی اشاعت اپنے اپنے تنگ دایرہ میں کریں بجائے اس کے کہ چند ایسے معاملات پر غور کیا جاوے جس میں ہندوؤں کا بالعموم یا کنفرنسوں کا اتفاق ہو۔

اس شراب میں خاص مسیحی اثر ہوگا

عیسائیوں کے ارمن کیتھولک خاص مٹھ کا نام چارٹریوز ہے وہاں کے پادری ایک طرف تو مسیح کا دم بھرتے ہوئے مالا جپتے اور دوسری طرف شراب کی نہایت اعلیٰ کشید کرتے۔ نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز پیرس سے لکھتا ہے کہ یہ مٹھ اپنے پادریوں کی پاک زندگی کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ محض پادریوں کی کھینچی ہوئی شراب کی نفاست کے لئے مشہور ہے۔ لیکن اب چونکہ اعلیٰ برانڈی کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اس مٹھ کے پادریوں نے بھی اپنی شراب کی طیاری کے لئے کم قیمت کی برانڈی خود بنانی شروع کر دی ہے۔

ہندوستان کے لئے تو یہ خبر کچھ بھی عجیب نہیں کیونکہ مذہبی مٹھوں کے ماتحت شراب کی دوکانیں بار چرس بھنگ وغیرہ کی صرف دوکانیں ہی نہیں کھلی رہتیں بلکہ مٹھ ہی استعمال کے لئے یہ سامان اکٹھا کرتے ہیں لیکن آریہ سماجیوں کے لئے یہ خبر واقعی حیرت انگیز ثابت ہوگی۔ لیکن آریہ سماجی لوگ بھول رہے ہیں۔ کہ جب مسیح کے لہو کی جگہ شراب پینے کی تعلیم عیسائیوں کا مذہب دیتا ہے تو پادریوں کا اسے ذریعہ روزی پیدا کرنا کچھ بھی تعجب انگیز نہیں ہے۔

ایک مشہور مصنف کا مضمون نہ تھا

مدراس کے مشہور ڈاکٹر مرڈوک کی موت ایسی نہیں کہ نظر انداز کیجاوے۔ ڈاکٹر مرڈوک ایل ایل ڈی وہ شخص ہیں جنہوں نے عیسائیت کے پرچار میں ہمہ تن مصروف ہوکر مختلف زبانوں میں بیشمار کتابیں تصنیف کیں مسلمان۔ بودھ۔ جینی اور آریہ غرضیکہ ان تمام مذاہب کے برخلاف جو مسیحی مذہب کو نہیں مانتے یا اسکے مخالف کام کرتے ہیں۔ آپنے اپنی قلم اٹھائی تھی۔ یہی نہیں بلکہ سوشل معاملات کی اصلاح ایک طرف اور عیسائی مذہب کا پرچار دوسری طرف مدنظر رکھکر کئی ایک ٹریکٹ لکھے۔ نہیں معلوم کس رنگ میں تھی۔ کہ اگر کوئی محقق متعصب یا غلط فہمی کی وجہ سے مروجہ مذاہب کے برخلاف کچھ لکھتا تو فوراً اسکے گرنتھوں سے اقتباس لیکر اور اپنے حلقے کی تائید کر ایک نیا ٹریکٹ لکھ ڈالتے۔ آپنے ۲۵ سال کی عمر میں مدراس آکر تحریر کا کام شروع کیا اور برابر ۶۰ سال تک اسی انگریزی اور پرچار سے اپنے خیالات کی تکمیل کے لئے وجہ تھی۔

ہندوستانی اخبارات اور سوشیل و پولیٹیکل معاملات بھی انہیں غیر معمولی واقفیت تھی اور کئی بار دوستانہ بخشے جینی بھی کیا کرتے تھے۔ جو عموماً دلچسپی سے پڑھی جاتی تھی۔ پادری مرڈوک ۸۰ سال کی عمر تک اکیلا وہ کام کیا کرتا تھا۔ جو ہمارے دو دو سو ممبروں کی سبھائیں بھی نہیں کر سکتیں۔ ان تمام کامیابی کا راز یہ تھا کہ پادری مرڈوک کی توجہ ایک خاص مقصد پر لگی ہوئی تھی۔ نہ کہ ایک سرا ہمارے [illegible] کا مضمون تھا جیسا کہ آجکل ہماری حالت ہے۔ ملکی و مذہبی خدمت کرنیوالوں کو ڈاکٹر مرڈوک ایل ایل ڈی کی تقلید [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection

آتم وچار

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन। मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि॥

کرم کی مہانجہ کرم کرنیوالوں کے اور کون سمجھ سکتا ہے جو چاروں ویدوں کو حفظ کر کے اُنکے مطلب کو بھی ازبر زبان کرنیوالا کیا کبھی ویدوں کے مقصد کو قائل کرسکتا ہے جو بغیر ویدک کرم کئے شبہ ویدوں کے گیان کو ساکشات نہیں کرسکتا۔ اسلئے انسان کا فرض ہے کہ ویدک کرموں کو کرے۔ ویدک کرم دھرم ہیں اور دھرم فرض کو کہتے ہیں۔ اسلئے کرم کرتے ہوئے اُسکے پھل کی خواہش ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ کوئی بھی ایسا کرم نہیں ہے۔ جس کا پھل نہ ہو۔ گوسائیں تلسی داس جی نے کیا خوب کہا ہے۔

کرم پردھان وشو کر راکھا
جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

لیکن اگر کرم کرنیوالا اُس کے پھل کی خواہش سے ہی کرم کرے تو وہ کرم اصل میں نشپھل ہوجاتا ہے۔ مالک نے تیرے لئے جو یہ فرائض مقرر کئے ہیں۔ مالک ہی سمجھ سکتا ہے کہ اُن کرموں کا پھل کیا ہوگا اور اُس سے سنسار کا کیا بھلا ہوگا۔ سیوک کا کام اس میں حجت کرنا نہیں ہے۔ تو آنکھیں کھولکر اپنے فرائض کو سمجھ۔ لیکن جب اپنے فرائض کو بعد وچار کر سمجھ جاوے۔ اور اُنکی بزرگی کو بھی محسوس کرلے تو پھر آنکھیں مُوند کر اُنپر عمل کر۔ کرموں کا پھل داتا کیا ایک تیرے ہی کرموں کو بھول جاویگا۔ کرم کی فضیلت جو شاستر کاروں نے بیان کی ہے اُسے ایک طرف رکھتے ہوئے جب ہم کرم کرنیوالوں کو دوسری طرف گرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو عجیب حیرانی ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے سوچا جاوے تو معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ اس گرنے کا باعث یہی ہے۔ کہ لوگ کرموں کے پھل کی نسبت پہلے وچار کرتے ہیں۔ اور اُس کے بعد کرم کرنے پر اُدّیت ہوتے ہیں۔ اور یہاں تک ہوسکتا ہے۔ کہ اگر بلا سوچے کرم کئے جاویں تو ممکن ہے کہ بُرے کرم بھی گلے پڑ جاویں۔ اس شنکا کو خود بخود شاستر دور کرتا ہے۔ تمہاری رُچی نہ کرنے کے لائق یعنی ممنوع کاموں میں ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ اپنے فرائض کے سمجھنے میں جس قدر غور جس قدر وچار کرنا چاہو کرو۔ اُسی موقعہ پر نیک اور بد کاموں میں تمیز کرنا سیکھو۔ اپنے فرائض کو ممنوعات سے تمیز کرو۔ لیکن جب یہ سمجھ میں آجاوے کہ ہمارے فرائض کیا ہیں۔ تو اُن کے کرنے میں پھل کا خیال دل سے بالکل دور کردو۔ ہماری دوراندیشی کس کام کی۔ جبکہ کرموں کے پھل دینے والے کے اننت گیان کی حد ہم دریافت نہیں کرسکتے۔ لیکن کرم کرتے ہوئے اور پھل کی خواہش ہی نہ کرتے ہوئے ایک اور ٹھوکر انسان کے روبرو آتی ہے۔ جس سے بچنا اُسکا فرض ہے۔ بغیر پھل کی خواہش کے کام کرنیوالوں کے اندر الجھن آجاتا ہے۔ وے سمجھتے ہیں کہ جب اعلیٰ کام کو وہ انجام تک پہونچا ہوا دیکھتے ہیں اس کے کارن وہی ہیں۔ اس ٹھوکر سے اگر انسان نہ بچ سکے تو پھر اُس کا کہیں ٹھکانہ نہیں لگ سکتا۔ اسلئے لسند یہ نتیجہ کرنا چاہئے کہ انسانکی محدود شکتی ہرگز کسی بڑے کام کو انجام تک نہیں پہونچا سکتی۔ میرا اور تمہارا کام تو ویدرُوپی پرماتما کے فرمان کی تعمیل کرنا ہے۔ کسی کی تکمیل پرماتما کے ہی اختیار میں ہے۔ ہماری محدود شکتیاں کسی کام کو بھی حد تکمیل تک پہونچا ہی نہیں سکتیں۔ وہی جانتا ہے۔ کہ کب کسی بڑے کام کی تکمیل ہونی چاہئے۔ اور کب اُسکا ویدوکت پھل سنسار کے اندر پھیلنا چاہئے۔ سیوک کو سیوا سے مطلب رکھنا چاہئے۔ اُسکے نتیجہ پر بیجا وچار نہیں رکھنا چاہئے۔ ہاں مالک کا مطلب سمجھنے کی کوشش پوری کرنی چاہئے۔ اسی سچے اصول کا لحاظ نہ رکھنے کے باعث ہم لوگ روزمرّہ اپنے آدرش سے گر رہے ہیں۔ یہی خیال ہمیں دن رات اپنے فرائض کی ادائیگی میں اُکسٹ بنا رہا ہے۔

ہے پرماتما! تمہاری سچی ویدک شکشا کو بھولکر میں نے بارہا تمہاری آگیا کا بھنگ کیا اور بارہا میں الجھن کے گڑھے میں گرا۔ تمہیں تو تھے جنہوں نے سہارا دیکر مجھے اُن گڑھوں سے نکالا اور باوجود میرے کپوت ثابت ہونے کے بھی مجھے اپنی سیوا میں بدستور رکھا۔

کرونامے! اپنی اپار دیا سے اب بھی اس ملین ہردے کو شدھ کرو۔ اب بھی سیوک کو سیوا کا سچا بھاو سکھاؤ۔ کیونکہ سانسارک مایا اور سانسارک دھن سے رہت اور ودیا سے شونیہ ہوتے ہوئے بھی میرا وشواس کیول آپ پر ہی ہے۔

اوم شم

پراچین آنتیجر یہ جنگ شلپ ودیا کا پنر اُدھار

ورتمان انو جگر کی اوستھا پر وچار کرنے اور موجودہ مادی ترقی میں آئے دن کی مُفید تحقیقات اور لابھ دایک تجربوں کو دیکھکر کون خیال کرسکتا تھا۔ کہ پُورانی بھارت ورش کی تہذیب کے زمانے میں آج سے ہزاروں برس پہلے بھی کسی دُور درشی اور بدھیمان وِدوان نے تحقیقات کے میدان میں طبع آزمائی کرتے ہوئے قُدرت کے پوشیدہ رازوں کو جانکر اپنے یا منش ماتر کے سُکھ کے لئے شلپ ودیا دوارا جڑ جگت میں کام کرنیوالے اٹل نیموں سے لابھ اُٹھایا ہو۔ انیسویں صدی کی دِویہ پدارتھ ودیا کی اُنتی نے پشچمی وگیان وِدوانوں کو پُورن وشواس دلادیا ہے۔ کہ سرشٹی کے اکھنڈ نیم کھوج کرنے والے کسی ایسی اوستھا کی طرف جارہے ہیں جہاں آج تک کسی نے پہونچنے کا ساہس تک نہیں کیا جس اُنتی سے ہمارے پُوروج لوگوں نے زکیول لابھ ہی نہیں اُٹھایا۔ بلکہ اس مادی ترقی کے انیک گُنوں کو وہ انوبھو ہی نہیں کرسکتے تھے۔ پراچین اتہاس (تاریخ) پر آنز شلپ ودیا اور کلا کوشل اسوقت کی روز افزوں ترقی کرنے والی سائنس کے روبرو محض ایسی ہیچ اور ناقابل غور تصور کی جاتی ہے۔ کہ زمانہ سلف میں سب کلا کوشل اور ودیا ثبتہ ہی ابتدائی حالت میں تھی۔ جہاں سے کہ مُدت مدید میں ترقی کرتے کرتے ہزاروں سال میں موجودہ صورت میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ دوسری طرف انیسویں صدی کے پرسدھ سُدھارک

بھارت ورش کی دھارمک سماج میں ورح پہونچنے والے۔ آریہ سماج کے پرورتک تپسوی۔ بال برہمچاری مہرشی دیانند سرسوتی نے ورتمان اُم ہونک مت متانتروں کا کھنڈن کرتے ہوئے اُن کے سرشٹی نیموں سے بے خبر اور لاعلم ہونے کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ ورتمان کال میں منشیوں کو جس قدر جڑ اور چیتن جگت کا گیان ہے اور جسقدر ایشور نیموں کا پرچار ہے۔ وہ سب کا سب

نیمت گیان دوارا ہے

جو سرشٹی کے آرمبھ میں سرو شکتیمان اور سروگیہ ایشور نے منشیہ ماتر کے کلیان کے لئے پردان کیا تھا۔ یہ جڑ جگت (مادی دنیا) کا گیان سرودا سرشٹی میں دیرگھ درشٹی سے دیکھنے والے پُرشوں کو پرتیت ہوتا رہا ہے۔ اور جن مہان پُرشوں نے اپنی آتمک گُپت شکتیوں کو واہیہ پدارتھوں سے ہٹاکر انتریہ وچاروں میں ینکت کردیا۔ اُنہوں نے مادی جگت کے انیک پوشیدہ رازوں کو جانکر اپنا تتھا انیہ انیک منشیوں کا کلیان کیا ہے۔ مہرشی نے ویدوکت گیان کے پرچار کرتے سمے اس سدھانت سے ورتمان مادی جگت کے پدارتھ اور وگیان وِدیاؤں کو اُنکی بھُول درشاتے ہوئے پراچین بھارت ورش کی شلپ اور کلا کوشل کی ودیا کی اور رُچی دلائی ہے۔ اُنکا وشواس تھا کہ ویدوں کے جاننے والے پدارتھ ودیا کو ایک اونچی اوستھا تک پہونچا چکے تھے۔ جنکے پرمان اس سمے کئی ایک پُرانے اتہاسوں اور آرش گرنتھوں میں ملتے ہیں۔ مگر سمے کے ہیر پھیر اور بھارت نواسیوں کی ادھوگتی (زوال) کے انیک سکاروں نے پدارتھ ودیا میں نپُنتا (کمالیت) تو کہاں، سادھارن منشیوں کے فرائض سے بھی گرادیا ہے۔ یہاں تک کہ ورن آشرم مریادا بھی ٹوٹ گئی۔ اور تپر اسوقت کی گری ہوئی حالت (باوجود اُن گرنتھوں کے رکھنے کے جن میں سمپورن پدارتھ ودیا کے بھید بیج وت موجود ہیں) اِن ودوانوں کو اور بھی پشٹی دے رہی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ موجودہ سائنس کے جاننے والوں میں سے کثیر تعداد نے اِن قدرت کے پیچھے راز بتلانے والے آرش گرنتھوں کی جانب اپنا پریم پرگٹ نہیں کیا۔ اور اس مشکل کے حل کرنے کی کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔ جبتک کہ رشی سنتان اودیا کی گہری ندرا سے بیدار ہوکر ان وگیان اور پدارتھ ودیا کے

اُصولیہ گرنتھوں

کے گُپت بھید کا وچار نہیں کرتی۔ یہ وچار جبھی ہوسکتا ہے۔ جب سنسار کے پرانی ماتر کے کلیان کے ہت سے پریم سے جاگر ہم اپنے کرتویہ کا انوبھو کرلیں۔ جن ویدانو یائیوں کی گردن پر ایسی اہم ذمہ داری کا بوجھ ہے۔ اُن کا فرض ہے کہ ایک پرکار سے کشٹ اُٹھاتے ہوئے بھی اس پوتر اُدیش کی پورتی کے لئے اپنے سوارتھ اور کا مناؤں کا تیاگ کام بھاو کی

پر جو لت اگنی میں

ہون کردیں جس سے پوتر وچاروں کی گُپت سیادھا قوانین قدرت کی کھوج میں سا پھلیتا کو پراپت ہو

"جو جو وچار شیل ودوان اپنے اودیہ بھاو سے اس پوتر کاریہ کے کھوج میں اپنا جیون ارپن کریں گے۔ نسندیہہ ہی سنیہ ودیا کے پرچار میں آنیوالی رکاوٹوں کے ملیا میٹ کرنے میں اپوروسُدھارک بنیں گے"

مہرشی نے اِن خیالات کا اپنے اُصولیہ گرنتھوں میں جگہ بجگہ وچار کیا ہے۔ مگر کیوں آج تک ویدوکت مترودیا اور ایشوریہ ودیا کے گیندر وید کے ماننے اور پرچار کرنیوالے پُرشوں نے اس طرف کم دھیان دیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جسپر سوچنے کا بُہت کم ادسر ہے سے سادھارن پُرش کو ملتا ہے۔ ایسے نہیں کہ ہم اُن کوڑھ خیالات کی بندگی (مھنو) کو

CC0, Gurukul Kangri Collection

نہیں سمجھے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ حالات جن میں ہمکو
کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ ناموافق یا بالکل غیر موزوں ہیں
رشی کی گمبھیر اور معنی خیز فلاسفی پر دھیان دیتے ہوئے
اپنی بھی کے درجہ اور پورنشار تھی آریہ سنے اپنا سمہ
ہیں اور دیا ہے اور آٹھ سال کی لگاتار کوشش
سے جن نتیجہ پر وہ پہونچے ہیں۔ اسکو اگست مہاشے
نے سیاچار پتروں دوارا پرکاشت کردیا ہے جسکا
نامی نام مہاشے شوکیہ بالوجی تپٹرے ہے۔ آپ
اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ
چونکہ ویدا ایشور یہ گیان ہے۔ اور تمام پدارتھ ودیا
(دوسری سنتیہ ودیاؤں کا ذکر نہیں) کے بیج
(اصول) ویدوں میں موجود ہیں۔ اس لئے میں نے
ویدوں کا پڑھنا اور وچارنا شروع کیا۔ اس اثنا
میں کئی پچھمی ودوانوں کے مسایل کو غور سے دیکھتے
ہوئے انہوں نے موقعہ بموقعہ اپنے خیالات بھی
ظاہر کئے ہیں۔ کئی مخالف حالات میں اگست
مہاشے نے درن نیتیا کی گوڑھ فلاسفی پر موجودہ
ودوانوں کی سمتی سے اختلاف کرتے ہوئے بہاشا
کی تھیوری (علم فلالوجی) کے متعلق ویدوں کی
رائے کو ظاہر کرنے کے لئے ایک مفصل اور مشرح
تھیوری بنائی اور اُس کے متعلق لغتیہ جات بھی
تیار کئے ہیں۔ جن کا سار آپنے گزشتہ دہلی دربار
کے موقعہ پر آرین کیمپ میں لکچر دوارا ظاہر کیا تھا
اب آٹھ سال سے متواتر وچار سے انہوں نے شبد ودیا
سمبندھی دوان طیار کیا ہے۔ جسکی نسبت آپ نے
ایک وگیاپن دیا ہے۔ کہ اگر بھارت ورش کے
ودیا دیہ دانی۔ ودیا انوراگی۔ آریہ ورت کی پرچین
عظمت کی پرشنسا کرنیوالے۔ ہندو ماترنے عموماً
اور آریہ پرشوں نے خصوصاً مجھے سہاتیا دی تو
ان ودیا کو سنسار کے کلیان کے لئے نیکہ پرگٹ
کر دونگا۔ یہاں ودیا دوارا ہی پراچین کال میں
خشکی اور تری کی سیاحت اور مسافت طے ہوتی
تھی۔ اس بڑے منتر کے ذریعے سینکڑوں میل

آکاش میں شش ایک استھان سے دوسرے استھان
کو جایا کرتے تھے۔

ذیل میں مہاشے تپٹرے جی کی اصل چٹھی کا
ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

پراچین ومان ودیا کی دریافت

ہی جڑ جگت اور شبد ودیا کی اوچیہ اتھا
ہے۔ جسے پرکاش سے جگت رچیتا نے آدی
سرشٹی میں ویدوں دوارا پرگٹ کیا۔

میں اپنی نوین رچنا کو اپنے بھارت ورشی
بھائیوں کی سیوا میں اس لئے پیش کرتا
ہوں۔ کہ اس بھومی کے ان سچے سپوتوں
کا پتہ لگ سکے۔ جو اپنی شکتی انوسار کسی
نہ کسی پرکار سے میری سہایتا تھا بھارت
ماتا کے ان پراچین کلا کوشل اور شلپ
ودیا کے پنر اودھار سے پرلوتر کاریہ کے لئے جو
اس سمے اودیا دشا لپت ہیں۔ اودیت ہوں
اپنے دیشی سجنوں ٹھاکروں۔ راجوں اور
مہاراجگان کی سیوا میں

اپیل

پرماتما۔ آپ کو آنند شت کرے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ زمانہ سلف کے شہری اور
فارغ البالی کے ایام میں آریہ ورت دنیا کے
دیگر تمام ممالک سے کیا بلحاظ دولت تجارت
صنعت۔ پدارتھ ودیا اور ان سب سے بڑھکر
برہم ودیا میں سبقت لے گیا تھا۔ یہاں
کی تہذیب انتہی کے ایسے شکھر پر پہونچ
چکی تھی۔ کہ مشرقی ممالک کی نسبت مہذب
اور تعلیم یافتہ اقوام بھی اس ملک کے
پرانے فلسفہ کی تعریف کرتی ہیں۔ پدارتھ
ودیا (سائنس) کی نسبت دیگر ممالک والے
کسی نئی سچائی کو دریافت نہیں کر سکے
کیونکہ ویدوں میں ودیا اور برہم رشیوں کی

پدارتھ ودیا سمبندھی گرنتھوں تک ٹھیک
حالت میں انکی رسائی ہی نہیں تھی۔

قوانین قدرت جیسا کہ ویدوں میں درج
ہیں۔ ساد ھارن پڑھنے اور شبد ارتھ کے
جاننے والوں کی سمجھ ہی میں نہیں آتے اور
جو کچھ ان کو پہلے پہل واہی تباہی اور بے
معنی معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنے سوروپ
میں کیول انہیں کو ہی پرگٹ ہوتا ہے۔ جو
وید انگوں اور اپانگوں کی سہایتا سے بدھی
اور وچار پوروک مطالعہ کرتے ہیں۔ گتنے
افسوس کا مقام ہے کہ ہم وگیان ودیا اور
اور درشن ودیا کے جاننے والوں کی سنتان
ایسی نراشا دشا میں سوئے ہیں جس سے
نسندیہہ ہمارے بزرگوں کا نیک نہاد نام
بھی کلنکت ہو جاوے۔ ہماری سوسائٹی
زیادہ نیچا دکھلانے والی بات یہہ ہے
کہ رشی گرنتھوں کے وچار کی جگہ ہم اپنا
امولیہ سمے مورکھوں کی طرح معمولی علم کے
تعاقب میں ضایع کر رہے ہیں۔ لیکن پتر
ارتھات سپوت وہی ہے۔ جو اپنے پتا کے
نام کو روشن کرے۔

کسی زیادہ ہو سکا لکھنے بنا میں اپنے سودیش
کے سکھ چاہے دہاڈیہ ہوں۔ یا کنگال اپنی
نئی دریافت کے نتایج پیش کرنا چاہتا
ہوں۔ جو دریافت کہ میں نے شبد ودیا
سمبندھی کی ہے اور جسکی بنیاد کہ خاص
خاص اصول آرش گرنتھوں اور ویدوں سے
لئے گئے ہیں۔ میں نے آٹھ سال ان
گرنتھوں کے مطالعہ میں صرف کئے ہیں۔ اور اس
پراچین ودیا کے خزانہ سے اعلیٰ اور عملی صورت
میں چلنے والوں ومانوں (مختلف پیمانہ کے)
کا پتہ لگایا ہے۔ جو بڑی گمبھتا سے ہوا میں
چل سکیں۔ اور اوپر نیچے کرتے ہوئے حسب

Digitized by eGangotri

مرضی سمت میں لے جائے جا سکیں۔ میں نے وہاں اور وہاں کے نقشہ جات اور اشکال بھی تیار کر لی ہیں۔ اور موجودہ سائنس کے جاننے والے بہت سے بھلے پرشوں کو دکھلا بھی دی ہیں۔ وہ میرے وچاروں سے متفق ہیں۔ اور انہی سمتی الوسار بھی میرے وچارے ہوئے ومان عملی صورت میں کام کرنے کے یوگیہ ہیں۔

ویشیٹی جنو۔ اب یہ آپ پر نربھر ہے۔ کہ مجھے ومان اور واہن طیار کرنے کے قابل بنا دیں۔ جس سے متذکرہ بالا امور کو میں عملی صورت میں ورشا سکوں اگر میں کامیاب ہو گیا۔ تو مجھے بھارت ورش کے مختلف صوبوں میں ومان یا بیلون پر چڑھ کر اپنے تجربے دکھلانے ہوں گے۔ اور جو کچھ ان موقعوں پر آمدنی ہو گی۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اس سے ایک ودیالہ بنایا جاوے۔ جہاں پراچین لوپ ہوئی ہوئی شلپ ودیا پڑھائی جاوے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو اس کاریہ کے نمت ایک ینترگرہ (Laboratry) بنایا جاوے۔ ایسے ہی ودیالہ سے آریہ ورت کی پرانی صنعت کا پرچار اور ظہور ہو گا۔ جس پر کہ بھارت ورش کی آئندہ بھلائی کا انحصار ہے۔"

اس اپیل کے ختم کرنے سے پہلے میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کی پرشنسا کئے بنا رہ نہیں سکتا۔ جو گزشتہ صدی کا مشہور مہان پرش آریہ سماج پرورتک اور ویدوں کے ٹھیک ٹھیک ارتھ جاننے والا ہوا ہے۔ اور جیسے گرنتھوں نے وچار پوروک ویدوں کے پڑھنے کے لئے مجھے مارگ بتلایا ہے۔ اور جیسے لئے یہ ساری نئی دریافت ظہور پذیر ہوئی ہے۔

ان حالات میں

میرے ہموطن بھائی میری اس سچی اپیل پر بہت جلد انتظام کریں گے۔

میری پہلی منشا آج کل کی مہذب مادی دنیا کی نظروں میں آریہ دھرم اور وید۔ دکت گیان سمجھانے کی ہے میرا خیال ہے۔ اگر مجھے سا پھلتا ہوئی تو میری کامیابی سے بھارت ورش کا

ہی مان بڑھے گا

پریہ پاٹھک! مہاشے تلپڑے جی اُن پراچین برہمنوں کی نسل ہیں۔ جن کا مکھیہ کاریہ سادا جیون شدھار کا وچار اور ستیہ ودیا کا پرچار ہوتا تھا۔ اُکت مہاشے جی اچھے سنسکرتگیہ اور انگریزی میں سوشکشت ہیں۔ مگر سوتنتر وچار کرنے کے کارن نردھن ہیں۔ اپنے شریر رکشا کے لئے آپ نے فوٹو گرافی سے گزشتہ سالوں میں نرباہ کیا ہے۔ لیکن جو کاریہ اُنہوں نے اٹھایا ہے۔ وہ مہان ہے۔ اور سرودا پراچین کال سے ایسے کاریہ پرتھوی ناتھ اور دھنا ڈھیہ پرشوں دوارا ہی سمپادت ہوتے آئے ہیں ضرورت ہے۔ کہ یہ کام کسی کمیٹی کے سپرد کیا جاوے۔ جس سے اُکت مہاشے جی کا پرشارتھ سپھل ہو اور ویدوکت ودیا کی طرف لیکھی ووجانوں

تھا اُن کے نقش قدم پر چلنے والے مہشٹ بھارت نواسیوں کی ترچھی بہت انت میں وید انویائیوں سے پریرنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی تحقیق الوسار یہاں دیکھ پاٹھ بٹا دیں۔ ایشور دھنا ڈھیہ پرشوں کو اپنے کرتویہ کی اور پریرت کریں۔

ادھم شرما

(الگ شیبی)

معذرت

ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۷ اگست چند در چند وجوہات سے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کے اخبار کے ہمراہ پہنچتا ہے۔ جالندھر شہر میں اخبار کے نئے رجسٹر نمبر کرانے اور ڈکلیریشن دینے میں دیر ہو گئی تھی ۳۰ اگست کو اخبار تیار ہو گیا تھا۔ مگر دوسری ستمبر کی تاریخ پر نزدیک آ پہنچی تھی۔ جس لئے ہر دو ہفتوں کے اخبار اکٹھے بھیجے ہیں۔ آشا ہے کہ گراہک مہاشے کشما کریں گے۔

مینیجر

ضرورت

ایک ادھیاپکہ جو بھاشا اور حساب جانتی ہو۔ اور دستکاری کے کام سے بھی واقف ہو۔ کنیا پاٹھ شالا سجیب آباد کے لئے بہت جلد ضرورت ہے۔ تنخواہ دس روپیہ سے پندرہ روپیہ تک حسب لیاقت دی جاوے گی۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہو۔

المشتہر

رگھناتھ پرشاد سکریٹری مینیجنگ کمیٹی کنیا پاٹھ شالا

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ سماج کی حالت واقعی نازک ہے

نمبر ۳

چودھری چُنی سنگھ جی نے مجھ سے پوچھا کہ میں اپنے لڑکے کو گروکل سے نکالنا چاہتا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے چودھری صاحب سے دریافت کیا کہ کس وجہ سے آپ اُسکو وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ چودھری صاحب نے جواب دیا کہ جب میں اُس سے ملنے کے لئے جاتا ہوں۔ تو وہ مجھکو دیکھ کر بہت آزردہ ہوتا ہے۔ اور اکثر کہنے لگتا ہے۔ کہ مجھکو یہاں سے لے چلو۔ میری طبیعت یہاں نہیں لگتی ہے۔ اور اگر آپ مجھکو نہ لے جائیں گے۔ تو آپ پچھتائیں گے۔ چودھری صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ جب میرے گھر میں سے انتقال ہوا ہے۔ تب سے میرا لڑکا کچھ اور بھی غمگین ہو گیا ہے

نوٹ نمبر ۴۔ جب چودھری چُنی سنگھ جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوا تو انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ بغیر اُن کی آمد کے میں لڑکے کو یہ خبر نہ سناؤں۔ میں نے چودھری جی کو لکھا کہ آپ سے یہ کام بخوبی نہ ہو سکیگا۔ مجھے اجازت دیجئے تو آپ کے آنے تک اُسکو شانت کر چھوڑونگا۔ وجہ یہ تھی کہ اس سے پیشتر دو لڑکوں کی مائیں مر گئی تھیں۔ جن کو میں نے دو گھنٹوں میں خبر سنا کر بالکل درست کر لیا تھا۔ چودھری جی نے اجازت نہ دی کہ میں پہلے خبر سناؤں۔ میں نے خط میں منع کیا کہ عورتوں کو ہمراہ مت لانا۔ چودھری صاحب مستورات کو اور لڑکے کی بہنوں کو خصوصاً لائے۔ اور تب مجھ سے کہا "مجھ سے خبر نہ سنائی جائیگی۔ آپ لڑکے کو ابھی خبر سنا کر بھیج دیجئے" گو ایک گھنٹہ میں امید نہ تھی لڑکا شانت ہو سکے لیکن میں نے خبر سنانے سے پیشتر اُسے تیار کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ خبر سننے پر اُس کے آنسو تک نہ بہے۔ اور شانتی سے اُس نے اُس آفت کو برداشت کیا۔ تب میں اپنے ہمراہ لڑکے کو لیکر چودھری جی کے پاس اُن کے ہاں اُتارہ پر گیا۔ اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ چودھری صاحب نے درخواست کی کہ میں چلا جاؤں۔ میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ابھی چار قدم باہر چلا تھا کہ مستورات اندر چلی گئیں۔ اور پندرہ بیس قدم چل کر مجھے چیخ کی آواز سنائی دی۔ لڑکیاں بھی رونے لگیں۔ پھر بیچارہ برہمچاری سوائے اسکے کہ رو پڑتا اور کیا کر سکتا تھا۔ جب چودھری صاحب کے پاس جاتا لڑکا اُداس ہو جاتا۔ اور جب واپس آتا اُس کے چہرے پر کوئی آثار رنج کے دکھائی نہ دیتے۔

اور چونکہ مجھکو اُس لڑکے سے از حد محبت ہے۔ اسلئے میں اُس کا کشیدہ خاطر ہونا برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اندیشہ ہے۔ جیسا کہ وہ کہتا ہے۔ کہ آپ یا تو مجھکو یہاں سے لے جائیں ورنہ پچھتائیں گے۔ کہ وہ کہیں کچھ اور نہ کر بیٹھے لیکن چودھری صاحب کہنے لگے۔ کہ جب اوپاچوں سے دریافت کرتا ہوں۔ تو وہ سب یہی کہتے ہیں کہ یہ لڑکا آپ کو دیکھ کر ایسا کرنے لگتا ہے۔ ورنہ آپ کے پیچھے بہت اچھی طرح سے رہتا ہے۔ اسپر میں نے چودھری صاحب سے پوچھا کہ آپ کتنی کتنی دیر کے بعد اُس سے ملنے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ہر مہینے۔ تب میں نے چودھری صاحب سے عرض کیا کہ آپ اسقدر جلدی جلدی اُس سے ملنے نہ جایا کیجئے۔ اور آپ سال بھر کے بعد یا کم از کم چھ ماہ سے پہلے اُس سے نہ ملا کریں۔ آپ کا بار بار وہاں جانا۔ اُسکی طبیعت کو برداشتہ کرتا ہے۔ اسپر پھر چودھری صاحب نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ اگر میں اُسکو کسی گورنمنٹ سکول میں داخل کروں۔ تو آپ کی کیا رائے ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ جب وہ گروکل میں ہی نہیں پڑھنا چاہتا۔ تو کسی سکول میں پڑھنا اُسکے لئے بہت مشکل ہے۔ اور سکول میں رہ کر اُس میں بہت سی بُری عادتیں ہو جائیں گی۔ اور انہیں بُری عادتوں کے دور کرنے کے لئے تو گروکل کھولا گیا ہے۔ اور اگر آپ اُسکو کسی سکول میں داخل کریں گے۔ تو جو دھمکی کہ وہ اب آپکو دیتا ہے کہ آپ پچھتائیں گے۔ یہ وہاں پر بھی تو ممکن ہے

چودھری صاحب کے اِس مشورہ میں بابو چھوٹے لعل بی۔ اے۔ بھی شریک تھے۔ چودھری صاحب کی اُسوقت کی گفتگو سے یہ صاف ظاہر ہے کہ چودھری صاحب کو اپنے لڑکے سے نہایت محبت ہے۔ اور اُن کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ لڑکا کسی وجہ سے کشیدہ خاطر ہو۔ اور اسلئے انکا اُسکو گروکل سے نکالنے کا ارادہ تھا۔ اب ناظرین خود ہی نتیجہ نکال لیں گے۔ کہ چودھری چُنی سنگھ جی کے لڑکے کی مثال کہاں تک گروکل کے نقص ثابت کرتی ہے۔ پھر نہیں معلوم دھرم کی آڑ میں ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ اگر چودھری چُنی سنگھ جی نے واقعی اُن صاحب سے یہ کہا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے لڑکے کو گروکل کے انتظام اور پڑھائی سے ناخوش ہو کر نکالا ہے اور وہ بھی ایک بہانے سے نکالا ہے۔ کہ لڑکے کی زبان کا بال کٹوانا ہے۔ اور مجھ سے اور بابو چھوٹے لعل جی سے کچھ اور گفتگو کی جو بجنسہ اوپر درج کی گئی ہے۔ تو چودھری چُنی سنگھ جی اس دو رنگی کے ذمہ وار ہیں۔ گو چودھری جی کی ذات سے ہرگز یہ امید نہیں ہے۔ کہ وہ کسی طرح سے بھی گروکل کانگڑی کی بدنامی کا باعث بنیں گے

نوٹ نمبر ۵۔ چودھری چُنی سنگھ جی لڑکے کو زبان کا بال کٹوانے کے لئے ہی لے گئے تھے۔ اور پھر رخصت کے ایام گذرنے

Digitized by eGangotri

پر اثر ہو بہ ستو ہے جیسا - اور لڑکا اُسی طرح پڑھتا ہے۔ مجھے ہرگز یقین نہیں ہے کہ چودھری چھنی سنگھ سے آدمی اس طرح پر دو رنگی باتیں کرتے ہوں۔

اگر یہہ الزام ہی لیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ چودھری چھنی سنگھ جی کالج کا نہ جغرافیہ میں کچھ بتلا سکا۔ اور نہ اشتہار ہیات میں۔ تو کیا اس کا یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ چونکہ قریب سو کے ودیارتھی ہیں۔ اور اُن میں سے ایک وہ اور وہ بھی ایسا کہ جو وہاں رہتا ہی نہیں جاتا کچھ بتلا نہ سکا۔ اِسلئے گُروکل اور اُس کا انتظام اور اُس کی پڑھائی اچھی نہیں ہے۔

نوٹ نمبر ۶ یہہ سب نتائج اُس لحاظ کی سپرٹ کے ہیں۔ جن سے پریرے جاکر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اول اول میں لڑکوں کو محض والدین کے تعلق آریہ سماج کی بنا پر داخل کر لیا تھا

بھلا کیا ان باتوں سے کوئی بھی شخص یکت پرانت میں گروکل کھول کر وہ شہرت حاصل کر سکتا ہے جو کانگڑی گروکل نے حاصل کی ہے۔ اور کیا ویدک دھرم کے عالمگیر بنانے کا ایک ہی ذریعہ کہ کانگڑی گروکل کو اس طرح بدنام کیا جائے۔

یکت پرانت میں گروکل کھولنے کی اسوقت سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ چونکہ کانگڑی میں اس طرف کے لڑکے بہت کم لئے جاتے ہیں۔ اور سب درخواستیں ہر سال نامنظور ہوتی اور جس وہ بچے جن سے امید ہو سکتی تھی کہ گروکل سے نکل کر دھرم کو پھیلائیں گے داخل نہ ہونے کی وجہ سے ویدک دھرم کی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں اور اگر یکت پرانت میں گروکل کھولا جائے۔ تو یہ وقت دور ہو سکتی ہے۔ لیکن جن صاحبان کی یہ رائے ہے میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر یکت پرانت میں گروکل کھل گیا۔ تو اسوقت جتنی درخواستیں آئیں گی سب ہی منظور ہو جائیں گی؟ کیا اس وقت گروکل کانگڑی میں کسی پنجابی کی درخواست نامنظور نہیں ہوتی؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یکت پرانت میں ایک تو کیا۔ یدی دو گروکل بھی کھل جائیں تب بھی کل درخواستیں منظور نہیں ہو سکیں گی ہمارے بھائی اسوقت غرض اس بناء پر کہ گروکل میں زیادہ لڑکے نہیں لئے جاتے ہیں دوسرا گروکل کھولنا چاہتے ہیں لیکن جس صورت میں کہ بمشکل گروکل کانگڑی کو ہی وسعت دیجئے سے حل ہو سکتی ہے۔ تو طاقت کو تقسیم کرنے میں کونسی بدھی متا ہے۔ ہمارے یکت پرانت کے بھائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم پنجابیوں کے مقابلہ میں اُن کے برابر کام نہیں کر سکتے ہیں اور اپنی طاقت پر نہ بھروسہ کرتے ہوئے وہ یہیں مشترط ہے کہ جو اپنے حصہ کا بجٹ ہر سال کا آدھا نہ دیکھے اس کے حقوق زائل ہو جائیں اتفاق کرکے ایسی ترمیم پیش کرتے ہیں کہ جس میں ہر ایک بات اُن کی حسب مرضی ہے۔ جس حالت میں کہ ہمارے بھائیوں کو اپنے اوپر اتنا بھروسہ نہیں ہے۔ کہ وہ ہر سال اپنا حصہ بجٹ کا دے سکیں گے۔ تو ناظرین خود ہی اندازہ لگائیں کہ کہاں تک امید ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارے بھائی گروکل جیسا دو بالا کھول کر اسکو کہاں تک تکمیل پر پہونچا سکتے ہیں۔ میرا اپنا خیال ہے۔ کہ تا وقتیکہ گروکل کانگڑی آدرش گروکل نہ بن جائے اُسوقت تک کوئی دوسرا گروکل کھولنا موجودہ گروکل کو سخت صدمہ پہنچانا ہے۔ مگر بسرت اگر صرف اُن لوگوں کو خوش کرنے کے لئے گروکل کھولا جاتا ہے۔ کہ جن کی درخواستیں نامنظور ہوئی ہیں۔ تو اس بنیاد پر تو شاید ہر سال ایک نیا گروکل کھولنا پڑیگا۔ آج کل لوگوں کے اندر گروکل کا خیال ایسا سمایا ہے۔

کہ چھوٹی چھوٹی پاٹھ شالائیں کھول کر اُن کے نام گروکل رکھہ دیتے ہیں۔ میں ہرگز اس بات کے خلاف نہیں ہوں کہ دوسرا گروکل نہ کھولا جائے۔ مگر پہلے موجودہ گروکل کو مکمل کر لیا جائے۔ اور اُسکے بعد چاہے جتنے گروکل کھولے جائیں تو کچھہ حرج نہ ہوگا لیکن موجودہ حالت میں دوسرا گروکل کھولنا گروکل کانگڑی کو سخت نقصان پہنچانا ہے بہت سے بھائی شاید یہہ کہیں کہ دوسرا گروکل کانگڑی گروکل کو کس طرح نقصان پہنچائیگا۔ تو اسکا جواب میں یہ دونگا۔ کہ جس حالت میں کہ ابھی دوسرا گروکل کھولا ہی نہیں ہے۔ تو گروکل کانگڑی کو اس طرح بدنام کیا جاتا ہے۔ اور جس وقت کھل جائیگا۔ تو شاید اُسوقت یہی کام اخبار کے ذریعہ ایک دوسرے کی برائی کرنی شروع ہو جائے۔ مگر یہ سنبھالنا ہے کہ ایسا ضرور ہوگا کیونکہ جسوقت میں مظفر نگر میں تھا۔ تو پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ایک اُپدیشک میرٹھ کمشنری کے لئے میرٹھ آدمیوں کا کام کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ایک دفعہ میں نے انکو ایک وواہ سنسکار پر بھیجا۔ مگر انہیں وواہ کے موقعہ پر ہمارے متر پنڈت بہاری لعل جی بھی جو آجکل گروکل پاٹھ شالہ سکندرآباد کے ادھشٹھاتا ہیں پہنچ گئے۔ اور وہاں پر جاکر پنڈت بہاری لعل جی نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا تھا یہہ مشہور کیا۔ کہ گروکل کانگڑی کو گروکل نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں پر بہت سی اوچھی باتیں ہوتی ہیں۔ اصل میں گروکل سکندرآباد ہی گروکل ہے۔ اور ہمارے پرانت میں ہی آنکو اسی کی مدد کرنی چاہئے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ کچھ دان وہاں پر مختلف جگہوں کے لئے ملا تھا۔ وہ سب کا سب سکندرآباد [illegible]

کے لئے ہی دیا گیا۔ میرے خیال میں چھوٹی
چھوٹی باتیں لائق کہوں کہ اُن کا نام گروکل
... کے ہستہ کو گیا ہے۔ میرے
خیال میں اگر ہمارے یکت پرانت کے بھائی
بجائے دوسرا گروکل کھولنے کے وید پرچار
کا کام اپنے اوپر لے لیں اور گروکل کا
کام پنجاب پرتی ندھی کو کرنے دیں۔ تو شاید
دونوں کام بہت اچھی طرح سے چل سکیں۔
اور آپس میں کسی طرح کا دویش اتپاد بھی
نہ ہونے پاویگا۔ لیکن دوسرا گروکل
کھول دونوں کی کامیابی میں رکاوٹ
ڈالتا ہے۔ حالات یہہ بھی بتلا رہے ہیں
کہ یکت پرانت میں یدی دوسرا گروکل کھل
گیا تو اس میں شاید ہر ایک ودیارتھی کا لیا
جانا ضرور چڑھیگا۔ کیونکہ ہمارے بہت
سے بھائی اگرچہ اُن کو آریہ سماج کے اندر
داخل ہوئے زمانہ گذر گیا ہے۔ لیکن چھوت
چھات کے بندھنوں کے ابھی تک ویسے غلام
بنے ہوئے ہیں۔ کہ کیا مجال ہے۔ کہ وہ کسی
اچھوت کے ہاتھ کا بھوجن خواہ وہ کیسی ہی پوترتا
سے بنایا گیا ہو۔ چھونے پر بھی تیار ہوں
کیا وجہ کہ ہمارے دیش میں کوئی کامیابی
کا منہ نہیں دیکھنے پاتا ہے۔ میرے خیال میں
اس کی وجہ یہہ ہے کہ جب کوئی کام شروع
کیا جاتا ہے۔ تو قبل اس کے کہ اسکی پوری
کامیابی حاصل ہو سب کو اسی کام کے کرنے
کی دھن لگ جاتی ہے۔ اور نتیجہ یہہ ہوتا ہے
کہ اُن میں سے ایک شخص بھی کامیابی حاصل
نہیں کر سکتا ہے۔ جس حالت میں کہ ہمارے
یکت پرانت کے بھائی ویدک دھرم کو عالمگیر
بنانا چاہتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ پنجاب
پرتی ندھی کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے ہیں
... یہہ ہے اور میرے ... سکا

سوال کیا جاتا ہے۔ گویا کہ کسی کا ذاتی معاملہ
ہے۔ دوسرے کے کہے ہوئے پر لیشرم
میں ایسا کیا حق ہو سکتا ہے۔ کانگڑی گروکل
سے جو ودیارتھی نکلیں گے۔ تو کیا کسی کو یہ بھی
خیال ہے کہ اُن کے کام کا دائرہ صرف پنجاب
تک ہی محدود رہیگا؟۔ کیا سوامی دیانند نے
اپنے امرت روپی اپدیشوں کو کسی خاص
پرانت کی حد تک ہی محدود کیا تھا؟ جس طرح
سوامی دیانند کے اُپدیش سارے سنسار
کے لئے تھے۔ اسی طرح گروکل کے ودیارتھیوں
کے اُپدیش بھی خواہ گروکل کانگڑی میں
ہو یا یکت پرانت میں ہو یا کسی اور پرانت
میں ہو سارے سنسار کے لئے ہونگے
بہر ایسے عالمگیر دھرم کی ترقی میں ہم کیوں
نہ سب مل کر کام کریں۔ اور اپنے اپنے
لئے کام تقسیم کر کے اُن کو تن من دھن سے
پورا کرنے کا یتن کریں۔ اسلئے بہتر ہوگا
کہ اگر یکت پرانت کی پرتی ندھی پنجاب
پرتی ندھی کے ساتھ مل کر کام کرے
اور وید پرچار کا کام اپنے اوپر لے لیکر
پنجاب پرتی ندھی کا ہاتھ بٹائے جس
سے گروکل اور وید پرچار دونوں میں
کامیابی کی زیادہ امید ہو۔ ... شکشا
کا دوسرا سوال ہے۔ جو ہمارے دیش
کے انگنت دکھوں کا باعث ہو رہا ہے
کیا آریہ سماج کا یہہ پاک فرض نہیں ہے۔
کہ استریوں کو جہالت کے گڑھے سے
نکال کر اُنتی کے شکھر پر لا دیں؟ پھر کیا
وجہ ہے کہ سب کے سب گروکل کھولنے ہی
پیچھے دوڑتے ہیں۔ اگر ہم سب بھاؤ
سے کام کرنا چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ
ہم سب ایک ہی کام کی طرف دوڑتے ہیں
اور اُن کاموں کی جن کی شاید گروکل

سے زیادہ ضرورت ہے کچھ بھی پروا
نہیں کرتے۔ نہیں معلوم کیا وجہ ہے کہ ہم
اُپدیشوں کی بھرمار کرتے ہوئے اور دھرم
دھرم کے نعرے بلند کرتے ہوئے بھی پرانی
بھیڑیا چال کے اندر پھنسے ہوئے جھوٹی ناموری
کے لئے اپنے مکھ اُدیش سے کوسوں دور
چلے جا رہے ہیں۔ میری پنجاب اور یکت پرانت
کے بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ طاقت
کو تقسیم نہ کرتے ہوئے مل کر کام کیجئے۔ ورنہ
دونوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ مان اور
اپمان ایشوری نیم کے آدھین ہیں اسلئے یدی ہم
سچے ہردے سے کام کرنا چاہتے ہیں تو مان
اور اپمان کے خیال کو کوسوں دور پھینک کر ویدک
دھرم کی ترقی میں جہاں تک ہو سکے کوشش کرتے ہوئے
رشی دیانند کے شروع کئے ہوئے کام کو ادھورا
نہ رہنے دیں۔ دنیا کی تاریخ بتلا رہی ہے کہ مان
اور پرشنسا کے چاہنے والوں نے آج تک کوئی
کام نہیں کیا ہے۔ بلکہ پوتر ہردے سے کام کرنے
والوں کے پیچھے مان اور پرشنسا خود بخود
دوڑتے پھرتے ہیں۔ اسلئے ویدک دھرم ...
والو! اور رشی دیانند کے کام کو ...
آپ سوچ وچار کر کام ...
کسی کام کے پیچھے نہ پڑئے ... آگے
بڑھنے کے پیچھے ہی کوشش پڑیگا۔ جو کام
آپ کی سہایتا کے محتاج ہیں اُن کو کیجئے اور
تکمیل تک پہنچائیے۔ تاکہ آپ اپنے اور اوروں
کے لئے سکھ کا کارن بن سکیں۔ مان اور
پرتشٹھا کے چاہنے والوں کے لئے اسوقت آریہ
سماج کا میدان نہیں ہے۔ اس نازک وقت میں
جبکہ آریہ سماج کی حالت نہایت نازک ہے
اُن کی موجودگی اس امرت روپی پرکاش کی جڑ
میں زہر قاتل کا کام کر رہی ہے

انت پور ... ماسٹر آتمارام۔ چودھری ... سنگھ جی

Digitized by eGangotri

اور دیگر آریہ پرشوں سے جنہوں نے گروکل سے اپنے لڑکے نکال لئے ہیں ونیز پورو ک پرارتھنا ہے۔ کہ ساہا جک دنیا کی آگاہی کے لئے ویدک دھرم کے نام پر صاف صاف اس بات کا اظہار فرمادیں کہ کیوں انہوں نے اپنے بچوں کو گروکل سے نکالا ہے۔ اگر واقعی گروکل کے انتظام اور پڑھائی سے ناخوش ہوکر انہوں نے اپنے بچوں کو وہاں سے نکالا ہے۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ آریہ سماجوں کو واقعات سے مطلع کرکے موجودہ ہل چل کو جو اس وقت ان کی وجہ سے آریہ سماجوں کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔ دور کریں۔ ورنہ گروکل کی کشتی کو جو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اُس کے موجب یہی مہاشے ہونگے میری لالہ منشی رام جی سے بھی پرارتھنا ہے کہ وہ بھی ان لڑکوں کی نسبت مفصل حالات سے آریہ سماجوں کو مطلع کریں۔ اور آیندہ جب کبھی کوئی لڑکا گروکل سے اس طرح پر علیحدہ ہوا کرے۔ تو سماجوں کو کل حالات سے فوراً مطلع کیا کریں۔ کیونکہ بعض اوقات یہی مثالیں گروکل کو بدنام کرنے کے لئے پیش کی جایا کرتی ہیں۔ جیسا کہ اس وقت بھی ٹریکٹ تور ہستے کیا جا رہا ہے۔ اور اگر لالہ منشی رام جی اصلی واقعات کو ظاہر کرنے میں دیر کریں گے۔ تو گروکل کو بہت نقصان پہنچائینگے کیونکہ لالہ منشی رام جی شاید اس ہل چل سے جو ان مثالوں کی وجہ سے یہاں پر ہو رہی ہے۔ اور پیدا کی جا رہی ہیں۔ بالکل ہی ناواقف ہیں۔

مجھے پورن آشا ہے کہ لالہ منشی رام جی۔ ماسٹر آتما رام جی اور چودھری چھجو سنگھ جی ان غلط خیالات کو جو گروکل کی نسبت یہاں پھیلائے جا رہے ہیں جلد دور کرنیکی کوشش کرینگے۔ کیونکوئی صاحب میری اس تحریر سے ان شبہات ۳

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشے گنگارام جی۔ آپ کے مضمون کے شائع کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ معاف فرمائیے **ایڈیٹر**

اکونہ نواسی نامہ نگار۔ آپ کا مضمون چھاپنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس وقت لوگ صاف گوئی کے دشمن ہو رہے ہیں۔ ہٹھ اور ضد کے وقت دلیل اور آتما کی آواز کون سنتا ہے ایشور پر وشواس رکھئے۔ ستیہ کی ہی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ گو ہم میں اُس کے سمجھنے کی طاقت نہیں ہے **ایڈیٹر**

آرسی پرشاد۔ آپ کا خط متعلقہ آریہ پرتی ندہی سبھا پہنچا جو اس معزز سبھا کے منتری کے نام بھیج دیا گیا ہے۔ اخبار میں شائع کرنے سے فائدہ نہیں **ایڈیٹر**

سوشل ریفارم رجسٹر

گذارش ہے کہ سوشل ریفارم کی تحریک ملک میں کم و بیش ہمت کے ساتھ عرصہ سے جاری ہے مگر عملی نتائج اس کے اب تک عمدہ طور سے پیدا نہیں ہوئے۔ عمدہ نتائج کا نہ پیدا ہونا کئی وجوہات پر مبنی ہوگا۔ جن کی نسبت یہاں بحث کرنا مقصود نہیں ہے۔ میری رائے میں اس کی ایک وجہ جو بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ ریفارمید ان کون ہوں گے۔ اور اس نقص کے رفع کرنے کی غرض سے راقم ہذا اپنی خدمات ان اصحاب کے پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے یہ مان لیا ہے کہ احاطہ شادی کو وسعت دینی ضروری ہے اور جو تجویز میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک رجسٹر ان اصحاب کے اسماء گرامی کا تیار کیا جائے۔ جو اس محدود احاطہ سے نکلنا عقلاً تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس تلاش میں ہیں۔ کہ موقعہ ہاتھ آوے تو وہ عملاً کر دکھاویں۔ جو فقط ارادہ ہی ظاہر کر چکے ہیں۔ لہذا بندہ مشکور ہوگا۔ اگر آپ اپنے اخبار نامی میں میری اس تحریر کو جگہ عنایت فرماویں۔ اور اپنے ایڈیٹوریل نوٹس سے اپنے ناظرین کی توجہ مائل کریں۔

جو امور دریافت طلب ہیں اُن کی اطلاع مجھے براہ راست ارسال کریں۔ اور میں ایک کاپی رجسٹر کی بلا قیمت اُن اصحاب کی خدمت میں ارسال کروں گا جو اپنے نام درج کرنے کے لئے ارسال کریں گے۔

نام . . . .

والد کا نام . . . .

ذات . . . .

مذہب . . . .

سکونت اور پتہ . . . .

شادی کرنیکے لئے لائق بچے۔ لڑکے۔ لڑکیاں

ریمارک (اول)، اس خانہ میں یہ درج ہونا چاہئے کہ آیا نام دینے والے اندرونی ذاتوں کی تمیز کو دور کرنا چاہتے ہیں یعنی "تمام کھتریوں اور تمام برہمنوں میں شادی چاہتے ہیں یا تمام ہندوؤں اور تمام مسلمان بلا تمیز مذاہب شادی پسند کرتے ہیں۔

ریمارک (دوم)، اس خانہ میں کوئی اور امر خاص جو وہ درج کرانا پسند کریں۔

نیازمند ہرکشن لعل بیرسٹر ایٹ لاء لاہور

۳ نتیجہ نہ نکالیں اگر کسیکو اعتراض ہو تو میں اسکا جواب دینے کیلئے طیار ہوں (ویدک دھرم کا سیوک بدری پرشاد بی۔ اے ازہیڈ پیج)

CC0, Gurukul Kangri Coll

آریہ ڈاکٹروں کی خدمت میں عاجزانہ گذارش

جو رجسٹر انگریزی میں چھپے ہوئے ہر ایک شفاخانہ میں ڈاکٹروں کو ملے ہوئے ہیں یعنی جس رجسٹر میں مریضوں کے نام عمر - قومیت وغیرہ کی تشریح کیجاتی ہے اُس میں ہندؤں کے لئے ایچ (ہندو) مخفف کرکے لکھا گیا ہے - اور مسلمانوں کے لئے ایم (محمڈن) - اسی طرح اور کلاس شش چماروں وغیرہ کے لئے او (ادر) رکھا گیا ہے - جس سے اُن کے لئے بھی استعمال کرنا پڑتا ہے - مگر یہ لفظ آریوں کے لئے ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ ہندو کے معنے آپ ضرور جانتے ہونگے - میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسلئے اُن کیلئے ہی کوئی لفظ موزوں ضرور مقرر ہونا چاہئے - اور اگر اُن کے لئے لفظ مقرر ہے تو اُس سے مہربانی کرکے ضرور مطلع کیجئے

(جواب کا منتظر ڈاکٹر ایشوری پرشاد آریہ سماج)
(کیرانہ ضلع مظفر نگر)

کیا نفاق دور نہ ہوگا؟

(۱) نااتفاقی بھارت ورش میں مشہور ہے - اور خاص کر اہل ہنود میں اسکی تفصیل محتاج بیان نہیں ہے
(۲) اکثر اوقات ... ریفارمروں نے اس کی بیخکنی کی تدبیریں کیں - اور آخیر وقت میں سری سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنے آپ کو تنگ کرکے روئے زمین کی بھلائی میں مصروف ہوئے اور نیز اپنے آپ کو قربان کر دیا
(۳) نتیجہ شروع میں نفاق کی طرف سے نفرت ہوئی - اور اتفاق کی رگوں میں جان پڑنے لگی جسکی وجہ سے اب تک آریہ دھرم کا نام قایم ہے
(۴) مگر اب عملی کارروائی بتا رہی ہے - کہ وہ خیال کوچ کر گیا - اور بدستور اپنی خاصیت پر آگئے اور کیوں نہ ہو صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہیں ہو سکتی (۵) چند روز سے رائے پنڈت لیکھرام مرحوم کی یادگار میں آپکے اخبار میں مضمون شایع ہو رہے ہیں مگر جہاں دو رائے اتفاق کرتی ہیں وہاں دس رائیں خلاف ہوتی ہیں - جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ ایک کی رائے کو فروغ حاصل نہیں ہوا ہے - اب دوسرا مضمون شروع ہوا ہے - کہ کیوں نہ سوامی دیانند میموریل ہال قایم کیا جائے اگر یہی حالت رہی تو سال دو سال تک تحریری کارروائی جاری رہیگی اور اگر اس درمیان میں کوئی یادگار قایم ہو گئی تو خلاف رائے والے مخالف ہو کر اپنی جھونپڑی علیحدہ طیار کرینگے - آج مجھکو اخبار تحفۂ ہند بجنور میں یہ خبر دیکھکر ازبس مسرت ہوئی ہے کہ مسلمانوں نے رائے دی ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کالج بند کرکے اور اُسکے سرمایہ سے علیگڑھ کالج کی تعلیم کے لئے وظائف قایم ہوں - ناظرین اپنی موجودہ حالت کو اس فراخ حوصلگی سے مقابلہ فرمائے اور الف ذی نتیجہ نکالئے - غالباً یہی جواب ملیگا - ابھی صاحب ہمیں تو اپنے کہاں پان - چھوت چھات ذات برادری سے ہی فرصت نہیں - تم الفاق الفاق پکار کر ہمکو ستاتے ہو - ہمکو تو مشل پنجاب کے گز و گل کھولنا ہے - ورنہ ہماری بات نہ رہیگی - انجام کا پرمیشور مالک ہے - افسوس کوئی کام بیوقت نہیں ہوتا ہے مرضی پرمیشور امید حبر ہے -

آپکا درشن ابھلاشی کیدارناتھ ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ

کنیا اناتھ آلے جلندھر

آریہ پبلک میں عام طور پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ کنیا مہا ودیالہ اور کنیا اناتھ آلے کا پربندھ ایک ہی کمیٹی کے آدھین ہے - اور دونوں کا خزانہ بھی مشترکہ ہے - اسی وجہ سے بہت سے بھائی اناتھ آلے کو جو دان دینا چاہتے ہیں وہ کنیا مہا ودیالے کے نام ہی بھیجدیتے ہیں - اُن کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کنیا اناتھ آلے کی تعلیم و پرورش چونکہ کنیا مہا ودیالے کمیٹی کے ہی سپرد ہے اسلئے جو روپیہ ادھر کا بھیجا جاتا ہے - اُس سے دراستو میں کنیا اناتھ آلے کی سہایتا ہوتی ہے - لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ کنیا اناتھ آلے کا کنیا مہا ودیالہ سے کوئی سمبندھ نہیں ہے - سوائے اسکے کہ اناتھ کنیائیں مہا ودیالے میں تعلیم پاتی ہیں جس کا انتظام سب کمیٹی کے سپرد ہے - اسلئے اس غلط فہمی کا دور کرنا ضروری سمجھا گیا - آیندہ جو بھائی کنیا اناتھ آلے کی سہایتا میں کوئی رقم ارسال فرماویں وہ براہ راست سکرٹری آریہ سماج شہر جلندھر کے نام آنی چاہئے - تاکہ جو بھائی جس انسٹیٹیوشن کی سہایتا کرنا چاہتے ہیں اُن کا دان اُسی کی امداد میں خرچ ہو - کنیا اناتھ آلے کے متعلق جملہ خط و کتابت راقم کے نام ہونی چاہئے -

راقم
نند لعل سکرٹری آریہ سماج جلندھر شہر

لیجئے آریہ سماج کو مبارک ہو

تمام دنیا کی سوسائیٹیوں صرف ایک ہی زندہ سوسائیٹی ہے - جسکے اصول خواہ کسی سوسائیٹی کے اندر پوشیدہ طور پر کام کر رہے ہوں یا ظاہرا لیکن ان عالمگیر اصولوں سے کسکو انکار ہے - اپنی خوبیوں سے یا پرماتما کی اپار دیا سے خود بخود پھیل رہے ہیں اور اپنا پاک اثر ڈال رہے ہیں جہاں آریہ سماج نے ان اصولوں کو اول اول پھیلانا چاہا تھا - تو جو جو رکاوٹیں اور دقتیں ان کے آگے ایج ہوئی تھیں اُن سے وہ لوگ خوب آگاہ ہیں - جنہوں نے اُس جد وجہد کو بغور دیکھا تھا جہاں آریہ سماج نے ویدوں کا ڈھنڈورا پیٹا وہاں ہندوں نے اُسکے روکنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت

نہیں کیا" بلکہ کہا تاک حرام ہو گیا۔ لیکن ہم ان
کاموں کو کون روک سکتا ہے۔ یا یہ کہئے کہ پرماتما کے
منظور شدہ کام میں کون گڑبڑ ڈال سکتا ہے، پھر گیا
نیا آئے دن روز روشن کی طرح وہ ہوا دواہ ہونے لگے
کچھ عرصہ کے بعد ہندو بھی بخوف وہ ہوا دواہ کرنے
لگ گئے۔ جیسا کہ پنجاب۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ
کی تازہ آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ بعد ازاں
آریہ سماج نے شدھی کا مسئلہ پیش کیا، پھر ہندو لوگ
آگ بگولا ہو گئے۔ کہ اب تو دھرم نشٹ ہو جائیگا
لیکن انکے اندرونی اوصاف سے بالکل بے بہرہ تھے
بہتیرے دانت پیسے۔ اونہیں دیں۔ لیکن زمانہ آیا
کہ وہ منہ دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور آخر انہیں ماننا
پڑا کہ کام اعلےٰ ہے۔ اور اپنے دھرم کی ترقی ہے
پھر خود انہیں غافل ہو گئے۔ چنانچہ بعض سبھاؤں نے
پنڈت آدمیوں کو شدھ کیا۔ پھر **آریہ سماج**
نے زور دیا۔ کہ دان دینا سیکھو۔ اور بتلایا کہ دان
سپاتر (مستحق) کو دو۔ اور کپاتر (غیر مستحق) کو
دینے سے نہ صرف نشپھل ہی جاتا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی
داتا کو بھی ڈبوتا ہے۔ کیونکہ آجکل دان اُن سنڈے
مشٹنڈے سادھو اور گداگروں کو دیا جاتا ہے۔ جو
بھنگ وچرس سگریٹ زر کا نقصان کرتے ہیں۔ اور آئے
دن بدمعاشیاں کرتے ہیں۔ اور دان کو بیکار کرتے
ہیں۔ ٹھیک اُس وقت مندروں اور شوالوں کا
نظارہ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ کیا آپ روز مرہ
نہیں دیکھتے۔ ہندو بھائیو! اگر نہیں دیکھتے۔ تو
جا کر دیکھئے۔ کہ پوجاری جی بھنگ رگڑ رہے ہیں
اور چرس کے دور دورے شروع ہیں۔ کیا آپ کا
دان اِن بدکرداریوں میں نہیں جاتا۔ تو جواب دینا
پڑیگا۔ کہ بیشک ٹھیک ہے۔ پھر آپ کیوں نہیں
سمجھتے۔ کیا عادل گورنمنٹ وقت ہی آپ کے مذہبی
کاموں پر دخل دے۔ کیا آپ اپنے قدموں پر اُٹھنا
نہیں سیکھتے۔ یا آپ کو تمام کام صاحبان انگریزی
سکھلائیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کہ دیش کی کیا حالت

ہو رہی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ میں نے
ایک اخبار میں بعنوان "جدید قانون کی ضرورت" مضمون
پڑھا۔ چند سطور کو اقتباس کے طور پر یہاں درج
کرتا ہوں۔

"صوبجات آگرہ واودھ کے ایک بیدار مغز
رئیس اور قائمقامی حیثیت رکھنے والے بزرگ وار
رائے نہال چند بہادر نے اپنے برادران ملک کے آگے
ایک ایسا سنجیدہ اور ضروری معاملہ قابل اصلاح پیش
کیا ہے جسپر خیر خواہان قوم کا توجہ کرنا واقعی نہایت
ضروری ہے۔ اسکی بنیاد میں خیرات کا مسئلہ ہے۔ ہندو
عیسائی۔ مسلمان ہر ایک مذہب میں خیرات جائز ہے
غیر مستحق کو نہ خیرات لینا جائز ہے۔ نہ اسکو دینا چاہئے
اسوقت لاکھوں گداگری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے
اس ملک کی بیجا خیرات پر زندگی بسر کر رہے ہیں
یہ لوگ پڑھنے لکھنے میں اپنی اوقات صرف نہیں کرتے
نہ کوئی دوسرا مذہبی یا روحانی شغل رکھتے ہیں۔ بلکہ
اپنا وقت تضیع اوقات سے بھی بدتر گذارتے ہیں۔
خود کاہل ہو کر کاہلی اور بدی کے خیالات اور عادات
اس ملک میں پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ قوم کے افلاس
کو بڑھا رہے ہیں۔ شاستروں میں خیرات کی بابت
صاف حکم ہے۔ کہ غیر مستحق کو ہرگز نہ دو۔ اور جہاں تک بہتر
بلکہ جسطرح مناسب شخص کو خیرات دینے میں ثواب ہے
اُسی طرح غیر مستحق کو دینے میں عذاب ہے۔ بروئے
شاستر وہ لوگ خیرات کے اصلی حقدار ہیں جو اپنی
اوقات تمام و کمال پڑھنے پڑھانے اور مذہبی فرائض
کے انجام دینے اور اسی طرح نفس کشی کے دوسرے
کاموں میں صرف کرتے ہوں اور کسب معاش
کا وقت اُن کو نہ ملتا ہو۔ یا وہ لوگ ہیں جو کسی
دماغی یا جسمانی مرض یا سقم یا ضعف یا ناتوانی میں
گرفتار ہوں۔ یا قحط وغیرہ کی قسم سے کسی مصیبت
میں مبتلا ہوں۔ کیا مذکورہ بالا الفاظ پہ نہیں مبتلا
رہے۔ کہ یتیموں بھوکوں اور اپاہجوں کو دو۔
اور اولاً گرو کل یا دیگر دھرم کے کاموں میں

وان دو۔ لیکن فی زمانہ ایسے امور کے متعلق
بالکل بے پروائی کی جاتی ہے۔ بہتیرے گداگر
یا پیشہ ور لڑکے اور لڑکیاں گداگر یا پیشہ ور
بنائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ بلا اجازت
والدین خواہ ورثاء کے علم کے اپنے مکانوں
سے اُچکا لئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف جھوٹے
حیلوں سے والدین کی رضامندی حاصل کی جاتی
لیکن ہر حال میں یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ہندو
مسلمان یا برٹش کے قانون کے موافق جائز
نہیں ہو سکتا۔ رائے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ
اٹھارہ برس کے لڑکے کا فقیر ہو جانا خلاف احکام
شاستر ہے۔ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ برہمن
کھشتری۔ ویش ان تینوں کا فرض ہے۔ کہ زندگی
کے اول حصے میں بیاہ شادی اور خانہ داری
کے فرائض انجام دیں اور ان تمام فرائض
سے بخوبی سبکدوش ہو نے کے بعد تارک الدنیا
ہوں اور اس عرصہ میں ایک طرف پرماتما کا دھیان
اور دوسری طرف ابنائے جنس کی بہبودی کا خیال
رکھنا لازم ہے۔ پس رائے نہال چند صاحب بہادر
فرماتے ہیں۔ کہ اس طرف ضرور متوجہ ہونا چاہیے
"تاکہ تھوڑے ہی دنوں میں ان نابالغ گداگروں کی
تعداد گھٹ جاوے۔ وہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ایک
ایسا قانون پاس کرے کہ جسمیں اٹھارہ برس سے
کم عمر کے لڑکے سوائے اگر یا فقیر ہونا خلاف قانون
ہو گا۔ اور جس فقیر کے پاس ایسا لڑکا ہو گا وہ جوابدہ
ہو گا تاوقتیکہ صورت یہ کہ وہ ثابت کر دے کہ اس نے
جائز وسائل سے نابالغ کو حاصل کیا ہے۔ ودیم
یتیموں کی مدد اور ان کی خوراک۔ رہائش کا
کافی بندوبست ہو۔ پیشتر اسکے کہ میں اپنے مہاتب
کو مبارکباد دوں یہ ضروری ہے۔ کہ پہلے اپنے
کو مبارکباد دوں۔ کہ آپ جن اصولوں کا پرچار
کر رہے ہیں۔ وہ رشی منیر عالیدماغ آدمیوں
کو اپنی قوم کی بہتری کے لئے ابھار رہے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Coll

اور اکثر بہدر رشتوں پر کتابت حملے ہوتے ہیں۔ اسلئے سبھا کی خدمت میں لکہا جاوے کہ وہ انہیں ایسی تحاریر سے باز رہنے کا حکم دیوے۔ کیونکہ ماسٹر جی سبھا کے ملازم ہیں۔ اور سبھا ودوانوں کی ایک کمیٹی بلاوے۔ جس میں سدھانتوں کا فیصلہ کیا جاوے۔ اسکی ایک ایک نقل آریہ اخبارات میں مشتہر کرائی جاوے۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ (جیٹھومل اُپ پردھان)

آریہ ساماجک گرنتھوں میں پریکشا

آپکے ۲۲ ساون سمت ۱۹۶۱ کے مراسلات ستیہ دھرم پرچارک میں مہاشہ گوپال داس صاحب ڈنگہ نے ستیارتھ پرکاش کے امتحان کے بارہ میں ایک لیکھ لکھہ کر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی توجہ کھینچی ہے چونکہ قدری اُنکے لیکھ سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے میں اپنی تجربہ بہی انوسار اسکے متعلق رائے پیش کرتا ہوں بیشک اگر سلسلۂ امتحانات آریہ پستکوں میں جاری ہو جاوے۔ تو پبلک کو ویدک دھرم کی جانب رجوع کرنیکا ایک آسان ذریعہ نکل آوے۔ مگر جبتک ان امتحانوں کی تجویز با تمام سب کیٹال مجوزہ شرومنی پرتی ندہی سبھا نہیں ہوتی کامیابی مشکل ہے۔ امتحانات کے قواعد لیکھیں۔ مقامات اور ممتحن لوگ مقرر ہونے چاہئیں۔ مگر امتحانات مقرر کرنے سے پیشتر ایک بات دریافت کئے بغیر نہیں رہ سکتا جسکو یقین ہے کہ پرتی سبھا کا لیدر خ کار کن اُنرنگ ہیں تو بھی اُسکا انتظام ضرور کردینگے۔ وہ یہ ہے کہ امیدواران امتحان طیار کرنیوالوں کے واسطے شہر شہر اور سماج سماج میں انکی مشکلات حل کرنیکا کیا اُپاؤ سوچا گیا ہے۔ کون انکو کسی مشکل مضمون یا عبارت کو بتلا کر اطمینان کرا دیگا۔ اگر کوئی انتظام کیا گیا ہے تو وہ مشتہر ہونا چاہئے تاکہ امیدواران و امتحان دہندگان اُس سے فائدہ اُٹھاویں۔ اور اگر نہیں کیا گیا ہے تو میں ایک اُپاؤ بتلاتا ہوں اگر مناسب و معقول ہو تو اُسپر عمل کیا جاوے ورنہ کوئی دوسرا انتظام ہو جاوے۔ ۔ ۔ ۔ وہ یہ ہے کہ شرومنی پرتی ندہی سبھا ایک ہفتہ وار اخبار نکالے۔ جسمیں بحث کا ٹیں اور مشکل مضامین ستیہ ارتھ و دیگر ویدک گرنتھوں کے حل اور جوابات کے کچھ نہ ہو۔ یا زیادہ تر حصہ اسکے متعلق ہو۔ پھر کسیکو شکایت نہ ہوگی۔ اور اسکا خریدار بہی ہر ایک امیدوار ہوگا کسیطرح شرومنی پرتی ندہی کو نقصان نہیں رہیگا۔ میں ذیل میں ایک سرسری سکیم پیش کرتا ہوں اسکی تکمیل شرومنی کے ودوانوں اور لایق کارکنوں کا کام ہے۔ اسکے فوائد کا بیان فضول ہے۔ کیونکہ کوئی مشکل مضمون نہیں ہے۔ میں نے دس امتحان قایم کئے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو ویدک دھرم کی دعوت کا موقع دیا جاوے

امتحانات	امتحان ۱	امتحان ۲	امتحان ۳	امتحان ۴	امتحان ۵	امتحان ۶	امتحان ۷	امتحان ۸	امتحان ۹	امتحان ۱۰
آریہ اودیش رتن مالا	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل
سندھیا	کل بلا ارتھ	کل بلا ارتھ	کل بلا ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ	مع ارتھ
ستیارتھ پرکاش	دوسرا سملاس	۲ و ۳	۲ و ۳ و ۴	۱-۴	۱-۵	۱-۶	۱-۸	۱-۱۰	۱-۱۲	۱-۱۳
سنسکار ودھی	پہلا سنسکار	۱-۳	۱-۴	۱-۵	۱-۶	۱-۷	۱-۹	۱-۱۲	۱-۱۴	۱-۱۶
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	×	۱	۱-۳	۱-۷	۱-۱۲	۱-۱۹	۱-۲۳	۱-۲۶	۱-۳۱	کل
انعام و تمغہ جات قیمتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ امتحانات شرومنی پرتی ندہی و کل سماجوں کی منظوری سے ہو سکتی ہیں

دسویں امتحان کے اول نمبر کو علاوہ انعامات وغیرہ کے ۔۔۔ روپیہ کی اُپدیشکی ملے گی
〃 〃 دوم 〃 〃 ۔۔۔ 〃 〃

راقم ۔۔۔ رگھوبیر داس ۔۔۔

لیکن وہ کیا کریں۔ کہ جن سوسائٹیوں میں وہ کام کر رہے ہیں۔ وہ مردہ ہیں۔ آپ کیطرح تو نہیں ۔ برادری کو جھٹ پٹ تلانجلی دیدی۔ لیکن آریہ سماج کے اصول پر کام کر دکھلایا۔ لیکن پھر بھی میں تمام آدمیوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جو آریہ سماج کے سرکل میں کام کر رہے ہیں۔ اور وہ یاد رکھیں وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ جب آپکے اصول پر عمل ہوگا۔ لیکن اگر آپ سچ پوچھیں تو ہم دوسرے آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ پہل آپ کریں۔ ہاں آپ کا فرض ہی ہے کہ آپ اپنے ستیہ اُپدیشوں سے اُن کو جگاتے رہیں۔ اور عالمگیر اصولوں کو پھیلاتے رہیں۔ میں لالہ صاحب لالہ نہال چند بہادر کی نیک رائے کی تائید کرتا ہوں۔ اور مبارکباد دیتا ہوں کہ دانی خیر خواہ قوم چند ایک ہی ہوتے ہیں۔

ویدک دھرم کا ناچیز سیوک
ڈاکٹر آرسی تا نا دگور داسپوری

آریہ سماج دینا نگر

آریہ سماج دینا نگر کی انترنگ سبھا منعقدہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۰۴ کا ریزولیوشن نمبر ۴ و ۶ ارسال کرکے التماس ہے۔ کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر اس سماج کو مشکور فرماویں

(۴) لالہ بخشیش رام جی نے تجویز کی کہ چونکہ پنڈت تلسی رام جی دھرم کی خاطر بلیدان ہوئے ہیں اسلئے ان کے پسماندگان کو گذارہ ملنا نہایت ضروری ہے اور یہ فنڈ کیولا سماج پر منحصر ہو جبہ ہے۔ اسلئے سبھا کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ شرومنی لکشمی دیوی والا وظیفہ پنڈت تلسی رام جی کی دھرم پتنی کو دیا جاوے۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا

نمبر ۶۔ تجویز جیٹھومل۔ چونکہ ماسٹر آتما رام جی کی تحریرات آریہ سماج میں نفاق اندازی کا کام کرتی ہیں

Digitized by eGangotri

امتحان ستیارتھ پرکاش

(۱) لڑکیوں اور ستریوں کے واسطے علیحدہ پرچے بانٹے جاویں گے۔ اور جدا پرچے ہوں گے۔ سوالات آریہ اُپدیشک رتن مالا۔ ستیارتھ پرکاش کے اول دس سمولاس میں سے ہونگے۔ اور سمولاس گیارہ چودہ میں سے چند موٹے موٹے پرشن ہونگے۔ باقی سمولاس میں سے کوئی پرشن نہیں کیا جاویگا۔ ستریوں و لڑکیوں کی درخواستیں آخیر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک بھی ہم لے لیں گے

(۲) جو لڑکی یا استری اول رہیگی اُسکو مبلغ اکیس روپیہ کا سنہری تمغہ انعام ملیگا۔

آپ کا شبھ چنتک

ادہشٹہاتا امتحان ستیارتھ پرکاش

آریہ سماجک خبریں

بٹھنڈا آریہ سماج کی نسبت ایک طرف سے تو نئے انتخاب کی خبر آئی ہے۔ اور دوسری طرف سے ایک لمبی تحریر آئی ہے۔ جس میں درج ہے کہ چولے جیوا رام جی نئے آریہ مندر کی رجسٹری کے سوال کے پیش ہونے پر دو چار دنوں میں ہی ۳۷ نئے ممبروں کے محض نام لکھا کر اور ایک دن سماج کے جلسہ میں دفعتاً ان سے ہاں کرا کے نیا انتخاب خود بخود کر لیا جو بالکل ناجائز ہے۔ میری رائے میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں اپیل ہو کر سبھا موصوف کی معرفت فیصلہ ہونا چاہیئے کہ آیا انتخاب نیما نوسار ہوا یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو کسی سبھا کے ادہکاری کی موجودگی میں باقاعدہ انتخاب ہو جانا چاہیئے۔

پائل (ریاست پٹیالہ) کے براہمنوں نے ایک برہمن کے لڑکے کو شُدھ کرکے اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اُس لڑکے کے باپ نے اپنے گھر خاکروب ڈالی ہوئی تھی۔ وہ خاکروب مر چکی ہے۔ اسپر نامہ نگار آریہ سماج کو مبارکباد دیتے ہیں۔ لیکن اصل مبارکباد کی مستحق شہر کی سناتن دہرم سبھا ہے۔ معقول ضرورت کے روبرو تعصب کب ٹھہر سکتا ہے

آریہ سماج رام گڈھ سرداران کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ پنڈت رام رتن۔ پنڈت لالتاپرشاد۔ پنڈت دہرم دیو اور ٹھاکر پردین سنگھ پرچارکان آریہ پرتی ندہی سبھا کی طرف سے شریک جلسہ ہوئے باہر سے بہت سے معزز بھائی و دیگر اُپدیشک اکٹھے ہوئے۔ چار پانچ کوس تک کے مواضعات سے بھی بہت سے بھائی شریک جلسہ ہوئے ۲۲ جولائی کو بڑے آنند سے نگر کیرتن ہوا محلوں میں عورتوں کا انبوہ چھتوں پر جمع ہو جاتا تھا۔ جگہ بجگہ پنڈت لوڑنگ ٹھے اور پنڈت دہرم دیو جی راستہ میں پرچار کرتے گئے ٹھاکر پردین سنگھ جی کے بھجنوں نے جادو کا اثر کیا۔ ۲۳ اور ۲۴ جولائی کو اُپدیشک مہاشیوں کے بڑے پُر اثر لیکچر ہوئے پہلی صبح کو حاضری ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ تیسرے پہر دہرم چرچا کا وقت تھا۔ کچھ سناتنی پنڈت بھی آئے ہوئے تھے۔ لیکن بات چیت کرنے سے انکاری ہو گئے۔ بہت سی خط و کتابت ہوئی لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اسکے بعد پنڈت کیول کرشن۔ اور پنڈت رام رتن کے بڑے پُر اثر ویاکھیان ہوئے۔ حاضری دس ہزار کے قریب تھی۔ دوسرے دن بھی خوب پرچار ہوا۔ سناتنی پنڈت کتراتے کتراتے ہی آخر کار ۲۵ جولائی کو چوک میں پرچار کے وقت آ گئے۔ جہاں پنڈت دہرم دیو جی سے سنسکرت میں بات چیت شروع ہوئی سبکو معلوم ہو گیا کہ

آریہ سماج کا یکشن پربل ہے۔ ۲۶ کو پھر ٹھاکر پردین سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔ جن کا بڑا عمدہ اثر ہوا۔

کتاب جنگ چین کا ریویو کرتے ہوئے اُس کی قیمت [illegible] غلطی سے ۱۲ مع محصول ڈاک لکھی گئی تھی۔ قیمت ۱۲ بلا محصول ڈاک سمجھنی چاہیئے۔ البتہ پانچ جلدوں کے خریدار

کمپل (ضلع فرخ آباد) میں پنڈت بلدیو دت اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک متحدہ نے بڑی خوبی سے پرچار کیا۔ ۹ اور ۱۰ اگست کو منشی ہردیالی سنگھ صاحب رئیس کے مکان پر ویاکھیان ہوئے پہلے دن ۲۵ اور دوسرے دن ۶۰ یا ۷۰ کی حاضری تھی

آریہ سماج رہتک نے بھی پنڈت تلسی رام جی کے پریوار کے ساتھ ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے اور چندہ واسطے پیروی مقدمہ و گذارہ پس ماندگان شروع ہو گیا ہے۔

سکھر آریہ سماج نے بابو بھیا رام اور پنڈت تلسی رام جی کی اموات پر اظہار افسوس ہمدردی کیا۔ اور پنڈت تلسی رام جی کے پسماندگان کے گذارہ کے لئے انتظام کی ضرورت محسوس کی۔

لالہ عیسا رام جی نے ایک اور ایجرو پیہ فنڈ کی تائید کا روپیہ جمع کر کے ۱۳ روپیہ بارہ آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دئے ہیں۔ یہ دان بھی ملازمان پولیس سے حاصل ہوا ہے۔

ضروری نویدن

آریہ مسافر کا دفتر ہردوار سے جالندھر منتقل ہو آیا ہے۔ میں عرصہ چودہ ماہ تک اِدھر اُدھر گھومتا رہنے کے باعث باہر سے آئے ہوئے پتروں کی تعمیل نہیں کر سکا اب جالندھر میں مقیم ہو کر سب پتروں کا اتر دے سکونگا۔ جن بھائیوں کے پتروں کی تعمیل میری غیر حاضری میں نہیں ہوئی ہو اُن سے معافی چاہتا

CCO, Gurukul Kangri C

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات
حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۰ر

یوگ فلاسفی - یوگ وِدیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کیا ادراک درزش ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوںکو کافی واقفیت ملسکتی ہے
حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

مسیح مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے - متوازی کالم ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصاف پسند رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات
حجم ۶۸ صفحہ قیمت مجلد ۱۰ر

اُپنشد - جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔
(۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشد کی تعداد۔ قدیم و جدید اپ نشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کُل اپ نشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جسمیں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کُل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پُرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱۰ر

الیشور درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی۔ اے پردھان آریہ سماج ملتان۔ جسمیں جگہ جگہ وید کے پرمان دئے ہیں۔ قیمت ۴ر

معدن التہذیب - یعنی انگریزوں سے ملنے

لانیکے قاعدے۔ سرکار دربار۔ بیاہ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص بھارت ورشیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ۔ قیمت ۳ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سوود گنپتہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی۔ گنج بخشی۔ رام رائی ستھراشاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادھ۔ سنت نامی۔ شونرائنی۔ رام سنیہی۔ شوںینداوی۔ شرمھارامی۔ نانک۔ چارلگیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونیکی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱۰ر

نوٹ اس قسم کے نسبت سے ٹریکٹ تیار ہیں
آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ر تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا انجمن پنتھوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوالیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت - ۱۰۰
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰
آرین تہذیب ۲ پائی ۱۰۰
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰

ایڈیشن تسنجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ۔
قیمت مجلد ۸ر

اسند سرو ور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مفت ٹکٹ نصف آنہ کا آنے سے لگا کر دلیسی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں
المشتہر ماسٹر بہی بخش احمد بن کارخانہ گردن لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

- کلیات الکھدھاری نمبر ۱ / حکمت لیطری و علمی گیان نمبر ۱ — ۱۰ر
- نمبر ۲ علم الٰہی
- نمبر ۳۔ الہامیوں کی خیالی غلطی
- نمبر ۱۵۔ تہذیب الاخلاق
- نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان
- نمبر ۲۰۔ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد
- نمبر ۲۱۔ فتاوائے الکھدھاری
- نمبر ۲۷۔ صحت جسمانی و افعالی
- نمبر ۲۹ طعام و شراب
- نمبر ۳۲ موت اور اسکے بعد کے حالات
- نمبر ۳۳۔ شاستر سمرتی وغیرہ
- نمبر ۳۸۔ حکایات و روایات
- نمبر ۳۹ دوج نیتی — ۵ر
- نمبر ۴۲۔ تجارت و صنعت
- نمبر ۴۸ مشعلہ راہ بیتی
- دھارنا بیاگی

نوٹ دس روپیہ سے زیادہ کی کتابیں خرید نے والوں کو فی روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ انعام پبلک کی قدردانی پر ہے باقی تصنیفات بھی انشاءاللہ

Digitized by eGangotri

چھاپکر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی وظائف وشادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں تعلیم کے لئے ضروری اخراجات دستی لازمی کا بدولت اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی وشادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر چھوٹی عمر میں کرینگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخل کیوا بچے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیچارن وعطابشن وضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ڈاسوں کے لئے درخواست مع نام کیان چند منیجر دیہاتی برانچ بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماج کے لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اصولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	[illegible]
یجروید بھاشیہ	[illegible]
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱۲ر
ستیارتھ پرکاش	۱۲ر
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	[illegible]
سنسکار ودھی	۱۱ر
نروکت	[illegible]
اشٹادھیائی مول	۱۰ر
آریہ بھوونے	۳ر
پنچ مہایگیہ ودھی	۳ر
	۱ر

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳ر
ویوہار بھانو	۲ر
شاسترارتھ فیروزآباد	۱ر
ویدوروددھ مت کھنڈن	۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱ر
بھرانتی نوارن	۱ر
ویدانت دھوانتی نوارن	[illegible]
سبلہ چاندپور	۱ر
شاسترارتھ کاشی	[illegible]
آریہ اودیشیہ رتن مالا	[illegible]
گوکرونا ندھی	۱ر
بھرم اوچھیدن	۱ر
انو بھرم اوچھیدن	[illegible]
ہون منتر	[illegible]
سونتویہ انتویہ پرکاش	۱ر
سوئیکار پتر	[illegible]
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳ر
ثبوت تثلیث وید	۴ر
ویدانت دھوانت نوارن	۳ر
سندھیا منظوم اردو	۱ر
سندھیا نثر	۱ر
گنجینہ بھجن	۸ر
قادیانی مت درپن	۱ر
سنگیت رتن پرکاش	۴ر
آریہ ورت کا عروج	۱ر
جیون چرتر سوامی حصہ اول	[illegible]

مخزن اسرار حصہ اول	[illegible]
حصہ دوم	۳ر
حصہ دوم	[illegible]
سداچار پربودھ	[illegible]
پھول	[illegible]

ناگری ٹائپ

ایک اٹھارہ ستری کی یاترا قیمت مجلد	[illegible]
پربھوشن پرکاش	[illegible]
جیون چرتر سوامی حصہ اول	[illegible]
برہمچریہ مجلد	[illegible]
ستری دھرم نیتی	۱ر
دلیش درپن پرکاش	۱ر
گنجینہ بھجن	۸ر

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کھدّر کپڑا لنگی۔ ٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہور بلی رام منیجر کاٹھیاواڑ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا یہ ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۸ر

راجکماری ایک لفریب ناول ہے جسمیں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت مجلد ۱ر

بہروپیا چرتر۔ یہ ایک ناول ہے جسمیں دلچسپ پیرایہ میں مخفی راز دنیا اور ظاہر وباطن ہم رنگ انسان کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور موثر سبق دیا گیا ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे
رجسٹر نمبر ایل ۳۹ — رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक
دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک ... طالبعلموں سے ... } ہر ایک سے بپیشگی

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

دھرم ویر یادگار

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا مع ایک بھینٹ پتر دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر شری پنڈت لیکھرام اور سامی دھرم نیتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یتیموں کے دلاسہ چاہنے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی ہو... کتابیں خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو بارہ فیصدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ڈیڑھ روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو دو روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر مول چند جی

اس گرنتھ میں پورانک گاتھاؤں کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکندپران بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے تاریخی تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

ویرانگنا۔ استریوں کے چرتر مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ جس میں ۲۵ کے قریب بہادر ستی ویرانگناؤں اور ستی دھرماتما استریوں کے مضمون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے شری جان پنڈت رود دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ر منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائے۔

Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جسمیں بھارت کی دیویوں و دیوشی دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرن اور اُن کے پرسدہ کاریوں پر کچھ کچھ لکھے چکے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے عملی وعلمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف سنجوگتا جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدوری۔ دروپدی۔ ستیو گیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جہانسی کی رانی آدی بہت سی نفتشرا ویر دیویوں کے رجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و ہاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دیا گو لکیہ کا سمواد ملاجہ جنک کا اور دو تشنی سوالبھا کا سمباد۔ لکھ کر مصنف نے ہر ایک دیویوں کے برہم گیان کا پہیچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو ۱۰ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲؍

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بداثر ڈالنے اور بہت حد تک ادچھے بھاؤں کے لگانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی نے پرنسپرم ادھیاسنیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی پوتی کی شادی جسمیں مہندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ ۔۔۔ کنیا کے آنے بنتی طان جانک کے کامیاب ہونے شہنشاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو ستریوں کا صلح کرنا۔

(۱) راجہ چندر گپت کا درگشنا سکندر اعظم کی پوتی سے دواہ (۲) یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائیز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱؍)

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا دواہ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگ آنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائیز۔ قیمت تین آنے (۳؍)

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ رہا رانا صاحب اندے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے سورت علی کا مہربانو پارسی شہزادی سے دواہ کرنے و مہاراجہ باپا راول چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے دواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱؍)

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے دواہ کے حالات قیمت ۱؍ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں یہ رکھے چاروں خریدنے سے ہو لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پاپچہ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ سبھی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن تعلیم یافتہ بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں سولہ دفعہ چھپی یوروپ امریکا ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی برہمی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ دقیق اسنو رہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح و صحیح حالات سے معمور ہے۔ حضرت شیش مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں دو اسکے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رعالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپنے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے اس سے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۸؍ اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک الپورب پستک ہے قیمت ۲؍ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

سلسلہ ۱۶ | مطبوعہ ۲۵- بھادوں سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء شکروار- جلندھر | نمبر ۲۶

واقعات اور مفید اخبار

عالیجناب لارڈ کرزن اکتوبر میں اپنے ... یہ
پہنچیں گے۔ اور نومبر میں کشمیر کی سیر کریں گے
نومبر سے کشمیر میں برف پڑنی شروع ہو جاتی ہے
معلوم نہیں ہوتا کہ کس خاص ضروری کام کے
لئے اس ناموافق موسم میں لارڈ ممدوح نے
لندن کے لوٹنے سے پہلے ہی اپنا ایسا ارادہ
ظاہر کیا ہے۔

... پنڈت تلسی رام کے قتل والے مقدمہ میں
... مجرم کو عمر بھر قید کی سزا ملی۔ مرحوم کی زوجہ
نے آگے مقدمہ چلانے کا ارادہ کر رکھا ہے

... کے متعلق اس ماہ میں ہندوستان
کے انگریزی سوداگروں کی جانب سے ایک وفد
... ہوگا۔ دیکھیں اس ضلع کن سوداگروں کے مشن
کا انجام کیا ہوتا ہے۔

... ریاست کے راجہ بھوری سنگھ جی کی نسبت
... اڑی ہے کہ آپ نے باجہ سیکھنے کی
خواہش ظاہر کی تھی۔ جس پر کمشنر نے منع
... اور کہا ہے کہ راجہ بیگ پائپ ،،
... کا باجہ بجائے۔

برٹش پارلیمنٹ نے انگریزی قوم کی جسمانی
حالت کو روبہ تنزل دیکھ کر ایک کمیشن تحقیقات
... مقرر کی تھی جس نے ابھی رپورٹ دی ہے
... آئندہ نسلوں کے نوجوانوں پر بہت
... ہو رہی ہے۔ اسوقت پارلیمنٹ میں ایک
... پیش ہے کہ ۱۶ برس سے کم عمر کا کوئی
... تمباکو نہیں پی سکیگا۔ اور نہ بیچ سکے گا
... انگریز عالی دماغوں کو لارڈ سالسبری
... سمجھا جانے پر ٹرانسوال کے بوئیر یہ ہیں

ہی معلوم ہوئی تھی

ہندوستان میں امسال بارش کی بہت کمی
رہی ہے۔ گذشتہ سالوں سے نصف ہی بارش
اب تک نہیں پڑی۔ گجرات اور راجپوتانہ سے
بھیانک سماچار آرہے ہیں۔ گھاس کی بڑی کمی ہے
امریکہ کی سنٹ لوئیس نامی نمائش گاہ میں
ہندوستان سے دو مندر بن کر گئے ہیں ایک
آگرہ کی مسجد اور دوسرا جینیوں کا مندر ہے
یہ ہر دو اصل مسجد اور مندر کے مطابق چھوٹے
سکیل میں لکڑی کے بنائے گئے ہیں۔ جین مندر
کو ۵ کاریگروں نے دو سال کی لگاتار محنت
سے طیار کیا ہے۔ ہندوستانیوں کا مذاق
مغربی کاریگروں کو حیرت میں ڈالتا ہوگا۔

کراچی کی ہلائچی لوانا منرمنڈلی نے اپنے
برادری کے بچوں کے لئے صنعت و حرفت
کے متعلق ایک شلپ شالہ کھولنے کا وچار کیا ہے
جس میں بہت چندہ و فیس تعلیم دی جاویگی۔

اعلی تعلیم کے رستہ کو روکنے والی لارڈ کرزن
کی تجویز عملدرآمد میں آنے لگی ہے۔ پہلی ستمبر
سے یونیورسٹی بل (قانون) کی پابندی
شروع ہو گئی۔ پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں
کے چلانے والے جانیں کس وچار میں ہونگے

سٹیٹ سکرٹری کے دفتر اور سولین لوگوں
کی پنشن کے لئے ہوم چارج کے بہانے سے
۲۰ کروڑ روپیہ ہر سال ولایت کو جاتا ہے
اس طرح دن کم بہتر ہندوستان کنگال کیوں
نہ ہو۔

لنکا میں انگریزی راج ہے۔ پریس کو
بھارت ورش کے اخباروں سے زیادہ آزادی
ہے۔ وہاں پر کسی اخبار سے وقت معینہ
کے گذر جانے سے پہلے کوئی تار خبر نقل نہیں کر سکتا

ٹیمس آف سیلون نے دو اخباروں کے مالکوں
پر اس بنا پر نالش کی ہے کہ انہوں نے ناجائز
طور پر تار خبروں کو نقل کر اپنے اخبار میں شائع
کر دیا۔

لارڈ رابرٹس جب جنگ ٹرانسوال میں کامیاب
ہو کر قبضہ کر رہے تھے۔ تو دار السلطنت پریٹوریہ
میں گھسنے سے پہلے ہی بوئیروں نے خزانہ زمین
میں گاڑ دیا۔ اب کسی مخبر نے وہ خزانہ پا کر
گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے۔ کل ۴۰ لاکھ روپیہ
بر آمد ہوا جس میں سے نصف سرکار دولتمدار
کو ملیگا۔ اور نصف اس جاسوس کو ملیگا جسنے
خبر دی ہے۔

فارموسا چین کے نزدیک ایک جزیرہ ہے
جس میں آجکل جاپان کا راج ہے۔ یہاں کے
لوگ مثل چین والوں کے افیم کھانے کے عادی
ہیں۔ شاہنشاہ جاپان نے مصلحت دیکھ کر
نہ تو قانوناً منع کیا۔ اور نہ کسی قسم کی زبردستی
کی۔ بلکہ افیون کی آمد کم کرادی۔ اور جیسے
ان آدمیوں کو دئے گئے۔ جو بالفعل افیون
کھاتے ہوں۔ اور جو کسی بوڑھے افیون کھانے
والے کے سوا اور کسی کو نہ پہنچیں۔ جس سے
بہت سا تدارک ہو گیا ہے۔

برلن ملک جرمنی میں ایک سرجن نے اپنی
کمالیت دکھلا کر دنیا کو حیرت میں ڈالا ہے
اس نے ایک تھیٹر کی لڑکی کے ناک کی درستی
کی۔ شکایت یہ تھی کہ لڑکی کا ناک آدمیوں
کی طرح لمبا اور موٹا ہو گیا تھا جس سے
اسکے روپ میں فرق آگیا تھا۔ لڑکی نے
درخواست کی کہ اگر میرا ناک کسی طرح سے
کاٹا جا کر چھوٹا اور خوبصورت بن جاوے۔
تو میں اپنے پیشہ میں کامیاب ہو سکتی ہوں

ورنہ نہیں - اسپر ایک لائق ڈاکٹر نے چہرے کے اندر ہڈی کی بناوٹ والی زیادتی کو چھیل دیا جس سے بالکل ناک کی بناوٹ بدل گئی - جلد پر کوئی زخم یا نقصان نہیں ہوا وس بارہ روز میں یہ سب عمل ختم کر دیا - لڑکی اپنے ارادہ میں کامیاب ہو گئی ہے

انڈین ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ آئندہ گرما میں ایک پرتی نِدھی ولایت بھیجا جاوے جو عالیجناب لارڈ کرزن کی تقریروں کی جو اُنہوں نے ہندوستان کے متعلق کی ہیں جاکر تردید کرے - اسکے لئے ۵ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی جو مسٹر گوکھلے کا خیال ہے کہ ماہ دسمبر میں جمع ہو جاویگا -

پائونیر کے ایک سرحدی نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ امیر صاحب کابل نے ۴۰ ہزار فوج کی زیادتی کا حکم دیا ہے اور تمام سرداروں کے نام پروانے بھیجے ہیں کہ جو ایک ہزار فوج لے آویگا مستقل رجمنٹ کا افسر بنایا جاویگا - اور جو ایک سو سپاہی لاویگا اسکو کمپنی کا کمانڈ ملیگا - سپاہیوں کا وعدہ کیا ہے کہ تنخواہیں ماہ بماہ تقسیم ہوا کریں گی - موجودہ خونخوار مذہب اقوام میں رہکر چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہی اپنے اخراجات کو بڑھا کر رعیت کے لیے بوجھ ثابت ہونے لگی ہیں

گورنمنٹ ہند نے امسال کپاس کی زراعت بڑھانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کو عمدہ بیج کسانوں میں بانٹنا منظور کیا ہے -

سیلون کالج کے لائق پروفیسر ڈاک وڈ نے برٹش ایسوسی ایشن میں کہا ہے کہ سنہ عیسوی کے پانچسو برس پہلے سے ہندوستان میں وید گر دیا [illegible] نے بڑی عروج پر تہی جبکہ دواسازی اور دنیا کے لئے ترپہی نکالنے کے متعلق جہر جہاڑ [illegible] میں ہے ویسا یونانیوں [illegible] جو لوگ یورپین

بہارت ورش کے ودیا ساگر میں غوطہ لگاتے ہیں - اُن کو انیک رتن پراپت ہوتے جاتے ہیں

اندور کی کونسل نے راجیہ کی تمام کچہریوں میں، ویو ناگری اکشروں کے پرچار کی اجازت دی تہی - اب کسی خفیہ وجہ سے گورنمنٹ نے پچھلے آرڈر کو اس بنا پر منسوخ کر دیا ہے کہ جب تک نابالغ مہاراجہ اپنے کاروبار کو نہیں سنبھالتے اس قسم کی کوئی تبدیلی ظہور پذیر نہ ہو سکے گی -

ہندوستان اور جاپان کی تجارت باوجود کئی مخالف اور ناموافق حالات کے دن دونی رات چوگنی بڑھ رہی ہے - سنہ ۱۸۹۳ء میں ۱۶۶۰۰۰۰ روپیہ کا مال گیا تہا - اور ہندوستان میں ۴۴۰۰۰ کا مال آیا تہا - مگر گذشتہ سال یعنی سنہ ۱۹۰۳ء میں ۱۰۷۰۲۵۰۰۰ روپیہ کا مال گیا اور ۱۲۳۷۵۰۰۰ روپیہ کا مال آیا ہے - یہاں سے پہلے کی نسبت کپاس کم اور سِل زیادہ گیا ہے

مہاراجہ صاحب ریوا نے ایک لاکھ روپیہ ڈالی کالج اندور کو دان دیا -

راجہ صاحب سیکری کے علاقہ میں فتح پور ایک گاؤں ہے جہاں کہ برہمنوں نے ایک پنچایت میں سرد ہستی سے پاس کر دیا ہے کہ اگر کوئی برہمنی کسی ویش کی ستری کو تیل یا مہندی لگائےگی - یا اُن کے دواہوں پر فحش اور گندے گیت گاویگی - تو اُسکو برادری سے خارج کر دیا جاویگا - اگر برہمن لوگ اپنے آپ سنسکار کرنا سیکھیں - تو بہارت کے کلیان میں پہر دیر ہی کونسی ہوگی

مسٹر رومیش چندردت نہ صرف بڑودہ کی کونسل کی ممبری کا کام کریں گے - بلکہ مہاراجہ سیاجی راؤ جی جو اپنی صحت کی درستی کی خاطر تین سال کے لئے یوروپ چلے ہیں کی غیر حاضری میں دیوان کا عہدہ بھی سنبھالیں گے - وزیر کا کام کریں گے

مسٹر رومیش چندر دت جیسے عالی دماغ اور پرولعزیز حاکم سے بہارت نواسیوں کو بہت ہی بڑی امید ہے -

برٹش سرکار نے ۵ ہزار روپیہ جو بنگال کے پر ایک اسلامی سکول کو سکہ تاوان میں وصول کیا تہا اُسکا ایک حصہ لاسہ کے غربا کو تقسیم کیا ہزاروں آدمی فی حصہ روپیہ کا دان لے گئے جس سے انگریزوں کی فیاضی کے گیت گا رہے ہیں -

مسٹر کرڈ گر کی وفات پر ۷ لاکہ پونڈ یعنی ایک کروڑ سے زاید نقد روپیہ اُنکے گھر سے نکلا -

بالٹک سکوئیڈرن جسکی آمد کی مہینوں سے دہوم مچی ہوئی تہی سمندر میں گشت کرکے واپس بندر کرانسٹڈ کو چلا گیا ہے - ولادی واسٹک کا بیڑہ جاپانیوں نے قریب نیست و نابود کر دیا - غالباً یہی وجہ ہے کہ اس بیڑہ کو راستہ سے ہی واپس منگوا لیا -

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ لیاؤ یانگ کی عظیم فتح پر خوشی کے نعرے بلند ہیں - اور لوگ ریں ستہرت کے اخبار میں کاغذی لالٹینیں ہاتھوں میں لئے بازاروں میں گشت کرتے ہیں

تبتی زبان کے سیکھنے کے لئے ۵۰۰ روپیہ کا انعام مقرر ہوا ہے - جو تمام ملٹری افسروں کے لئے بلا کسی قید کے کھولا گیا ہے - جو امیدوار پاس کریں لے سکتے ہیں

انڈین سٹاف کالج جو کوئٹہ (بلوچستان) میں کہولنا نیت ہوا ہے - اس کی تعمیر پر ۴۴۴۳۳۶ روپیہ صرف ہوگا - اس کالج کا مستقل خرچ صرف ۷۰۰۰۰ روپیہ سالیانہ کا تخمینہ کیا گیا ہے -

مطبوعہ ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۶۱

سنسار کی گتی

اپنی رکھشا اپنے ہی ہاتھ میں ہے

کلکتہ میں بڑا بازار ایک تجارتی مرکز ہے۔ جہاں ہزاروں مارواڑی اور دیگر اقوام کے سوداگر رہتے ہیں۔ گزشتہ ۱۳ اگست کو میونسپلٹی کے فٹ پاتھ پر ایک دار اُون وغیرہ چھپر اسیوں کے سوداگر ہیں درمیان کی جگہ سے اُٹھانے کا حکم دیدیا۔ مالک سامان نے بہتیرا کہا کہ ہمارا سامان اُتر رہا ہے جلد ہی دوکان میں چلا جاویگا۔ مگر انسپکٹر صاحب نے حسب دستور اس بہانے سے دھمکایا کہ اس گٹھری کو تم نے راستہ پر رکھ کر کمیٹی کے احکام کی پابندی نہیں کی۔ لہذا تمہاری گٹھری دفتر کمیٹی میں بھیجی جاویگی۔ صاحب موصوف نے لوگوں کے ہاتھ جوڑنے اور منت سماجت کی جب کچھ پرواہ نہ کی تو بازار کے دوکانداروں نے جو یہ حالت دیکھ کر اکٹھے ہو گئے تھے۔ سامان کو چھین لیا۔ اور چھپر اسیوں کو ہٹا دیا۔ کسقدر ہاتھا پائی میں صاحب کو بھی دھکے لگے۔ اس کی خبر ملنے پر بڑے بازار کے انسپکٹر کچھ پولیس مین ہمراہ لیکر پہنچے۔ تفتیش کے موقعہ پر مارواڑیوں نے کہا۔ بڑے ظلم کی بات ہے کہ جب ہم مال اُتارتے ہیں۔ تو ابھی پہنچنے نہیں پاتے۔ کہ میونسپلٹی والے زبردستی اٹھا لے جاتے ہیں۔ اور ہمیں خوار کرتے ہیں۔ پولیس انسپکٹر تو دریافت کرکے چلا گیا۔ رات کو مارواڑیوں نے اپنے چیمبرس آف کمرس کی سبھا کی۔ اور نشچے کیا کہ جب تک یہ ظلم دور نہ ہو ہڑتال کر دینا چاہئے۔

دوسرے دن بدھوار کو ہڑتال ہو گئی۔ سب دوکانیں بند ہو گئیں۔ بازار میں سناٹا ہو گیا صرف تاپتی ہی نہیں بلکہ اسکے سوا پرانا چینا بازار، ہیرسن روڈ۔ کلائیو سٹریٹ۔ کاٹن سٹریٹ منوہر داس سٹریٹ وغیرہ سب بازار بند ہو گئے

اُسی دن مارواڑی ایسوسی ایشن سبھا ہوئی وشو ناتھ ودیالنکار کے دو یار رفیقوں کو چھٹی دیدی اور اس فراخ احاطہ میں ... تاکہ اپنی سبھا کی جس میں ... بہادر۔ اور بابو رنگ لال پودار کو نامزد کیا گیا کہ میونسپلٹی سے طے کریں۔ اُدھر بنگال چیمبرس آف کمرس کی چٹھی آئی۔ کہ ... میونسپلٹی کے چیرمین سے اس معاملہ کے لئے ملنے گیا ہوا ہے۔ بر ... تو بھی ہڑتال رہی۔ اُسدن پھر مارواڑی ایسوسی ایشن کے مکان پر سبھا ہوئی۔ جس میں آنریبل ایلین صاحب میونسپلٹی کے چیرمین۔ بنگال چیمبرس کے سکرٹری اور کئی ایک انگریز سوداگر بھی شامل ہوئے ہے۔ اور کہا کہ میونسپلٹی اس وقت یہ ... کرتی ہے۔ آگے جب کبھی ایسا ... ہونے لگا۔ تو بنگال چیمبرس آف کامرس۔ اور مارواڑی ایسوسی ایشن۔ مارواڑی چیمبرس آف کامرس کی صلاح سے ... گا۔

اسپر دوپہر بعد ہڑتال کھل گئی۔ کلکتہ کے انگریزی اخبار بہت ہی میونسپلٹی کے اس قسم کے ظلم کے برخلاف تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انگریز سوداگروں نے اپنا نقصان دیکھ کر مدد کی۔ کلکتہ سب سے بڑھکر تجارت کے لحاظ سے ہندکی ہی ایک شہر ہے۔ جو ہر قسم کی سوداگری کا ... کیا جاتا ہے۔ یہاں کی بھی زیادہ تر تجارت مارواڑی سیٹھوں اور سوداگروں کے ہاتھ میں ہے۔ مہا دیوی ... کا سب دیوی روڈ کے بڑے بڑے دھناڈیہ اور معزز سوداگر بھی مارواڑی ہی ہیں۔ لیکن ان مہاشیوں نے اپنے آپ کو ایسی ... اور ... حالت میں رکھا ہوا ہے۔ کہ بمبئی کے ... کسی میلے کچیلے اور سادھارن سے آدمی کو راستہ میں جاتے دیکھ کر پیچھے سے ... ناہیما ... اس ذلت کو دیکھ کر بارہا ان ... سیٹھوں سے ... لکھوں نے التجا کی کہ ... سکھائیں۔ لیکن پرانے فیشن کے سیٹھ ان ... معاملات پر کم توجہ دیتے ہیں۔ کلکتہ میں جہاں بمبئی کی نسبت مارواڑی سوسائٹی کے لوگ زیادہ تعلیمیافتہ ہیں۔ وہاں وہ اعلےٰ سوسائٹی میں ملنا۔ اور کسیقدر اپنی حیثیت کے مطابق رہنا بھی جانتے ہیں۔ ہندوستان کے ... لوگوں میں مارواڑی لوگ ... دلیر اور ہوشیار ہیں۔ گھر سے دور سینکڑوں بلکہ ہزارہا میل کی مسافت طے کر تجارت سے دھن کمانے کا ہنر ان لوگوں میں نسلاً بعد نسلاً چلا آتا ہے لیکن کتنی غیرت کا مقام ہے۔ کہ باوجود تعلیم۔ ہنر اور دولت کے یہ لوگ معمولی آدمیوں کی نظروں میں بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔ بڑے بازار کے متعلق میونسپلٹی کی زیادتی پر ان لوگوں کا ... ذریعہ اپنے کھوئے ہوئے حقوق کے لئے کوشش کرنا واقعی قابل تعریف ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر پڑھے ہوئے مارواڑی اپنی سوسائٹی میں عملی اصلاح کا کام ... کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کو ... کریں اور اپنی رکھشا آپ سیکھیں۔

پہلا سین ختم ہو چلا

روس اور جاپان کی ... جنگی خبروں کو پڑھ کر لاکھوں حیرت میں پڑ گئے ہیں۔ گزشتہ ۸ فروری کو اس خونریز جنگ کے سماچار پہلے پہلے اخباروں میں نمودار ہوئے ... سینکڑوں چھوٹی بڑی۔ بحری و بری لڑائیاں اس عرصہ میں وقوع میں آئیں۔ پورٹ آرتھر

Digitized by eGangotri

سنتیہ و دھرم پر پرچار کی جلنہ پر شہر

کی کامیابی جاپانیوں کے لئے فتح و نصرت کا سامان ہے اور روسی بحری طاقت کے لئے مشرقی سمندروں میں ایسے لئے رکاوٹ۔ دونوں ہفتوں بلکہ مہینوں سے پورٹ آرتھر کے آخری نتیجہ کا انتظار تھا۔ کیونکہ روس اور جاپان کی افواج خشکی پر آخری نتیجہ خیز جنگ کی خاطر لیاؤ یانگ پر اڑ ڈیڑھ۔ دونوں جانب سے قریبا ۵ لاکھ کا اجتماع تھا۔ ۳: سو توپیں انسانی خون بہانے کے لئے میدان کارزار میں قرینہ سے آمنے سامنے سجائی گئیں۔ جہاں یہ جنگی افسر اپنے ہنر آزمائی کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔ اسی جگہ کے پاس ہی ٹے تسی دریا اپنی طغیانی سے پانی کو کناروں سے باہر اچھال رہا تھا۔ جاپانی افسر جنرل کروکی نے دریا مذکور عبور کر اپنی تھوڑی سی جمعیت سے جنرل کروپٹکن کو گھیرنے کے لئے جو تجویز کی۔ اسکی مثال شاید ہی گذشتہ جنگ سے ملتی ہو۔ کہتے ہیں کہ جنرل کروکی نے اپنے آپ کو خطرۂ عظیم میں مبتلا کر دیا تھا۔ اور اگر کہیں روسی جنرل ہوش و حواس سے جنرل کروکی کا تعاقب کر بیٹھتا تو جاپانیوں کی مخلصی مشکل تھی۔ ۳۱۔ اور یکم ستمبر کو لگاتار آٹھ دن کے حملوں کے بعد یہ دونوں فوجیں خونریزی کے لئے بالمقابل ہوئیں۔ جنرل ناکزو اور جنرل اوکیو نے روسی جنرل کروپٹکن کو لڑائی میں مشغول رکھا۔ اُدھر دوسری جانب جنرل کروکی نے گھیرنے کا داؤ کھیلنا چاہا۔ جسپر روسیوں کو بھاگتے ہی بنی۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سپاہی محض اپنے مارے گئے کہ ان کا جنرل کسی طریقہ سے بچ کر نکل ... لیاؤ یانگ میں روسیوں نے اپنے بارود اور ... کو آگ لگا دی اسقدر روشنی ان ... سے باہر نکلنے ... روشنی سے راستہ دیکھنے میں مدد ... روس نے ... زبردست مقام کو جہاں ... فاش کر دیا

اس جد و جہد میں جنرل سٹیکلبرگ پچیس ہزار فوج کیساتھ لیاؤ یانگ کے مغرب کیطرف اپنی فوج سے علیحدہ ہو گیا۔ اب قیاس کیا جا رہا ہے کہ روسی فوجیں مکڈن پر منقسم ہو کر لڑیں گی۔ لیکن یہ زیادہ تر قرین قیاس ہے کہ اب ہاربن پر آخری لڑائی ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پورٹ آرتھر کے لئے جاپانیوں نے خود سستی کر رکھی ہے۔ ایک تو آدمیوں کو آرام دینے کے خیال سے۔ دوسرے ساری توجہ اسوقت لیاؤ یانگ کے حملہ کی جانب مبذول تھی۔ ان کا یہ بھی یقین ہے کہ پورٹ آرتھر کے گرنے اور لیاؤ یانگ کے فتح ہونے کے بعد اب اس سال کیلئے اور لڑائی نہیں ہوگی۔ بالفرض مان لیا جاوے کہ اب روسی فوجیں اس قابل نہیں رہیں۔ کہ زیادہ دیر تک جنگ کر سکیں تو بھی ابھی اس امر کا تصفیہ ہونا ایک امر محال ہے۔ کہ یہ لڑائی بند ہو جاویگی لیکن اسمیں شک نہیں کہ اب ڈراپ سین ہونے والا ہے۔ محض لیاؤ یانگ کی لڑائی میں ۲۵ ہزار جاپانی اور ۳۰ ہزار روسی میدان کارزار میں کام آئے۔ اسقدر خلقت خدا کا کسی خاص ناموری یا لیش کے لئے بیگناہ مارا جانا موجودہ تہذیب پر دھبا ڈالتا ہے۔ نہ معلوم مغربی سلاطین کیوں صلح کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ ممکن ہے ان ہر دو طاقتوں کے کمزور کر دینے میں ہی انہیں فائدہ ہو۔ پرماتما اس پہلے سین کو ختم ہونے سمجھنے کیلئے ہمارے رہنموں کو پریرنا کریں جسمیں ان کا کلیان ہے

قہر درویش بر جان درویش

گذشتہ جمعرات کو بتاریخ ۱۸ اگست لاسہ میں ایک خوفناک وقوعہ ہوا۔ کپتان بنگ اور کیسی روڈ آفسر تیبادونی کے باہر گئے تھے وہاں دو سنتری پہرہ دے رہے تھے۔ ایک لامہ نے پوشاک کے اندر سے تلوار نکال کر حملہ کیا۔ پہلے کپتان بنگ کے سر پر تلوار ماری اور اسے گرا دیا۔ پھر کپتان کیسی پر حملہ کیا۔ کیسی نے سنتری کی بندوق چھین اس کے ہاتھ اور منہ پر ماری۔ لامہ نے گر کر کپتان کیسی کے ہاتھ میں تلوار ماری اور ستا دیا۔ پھر اٹھ کر کپتان بنگ کے ہاتھ تلوار ماری۔ بنگ کو گھائل دیکھ کر سنتری سنگین مارنے لگا۔ کہ لامہ نے اس سے بھی بندوق چھین لی۔ اب یہ دیوانہ ایک ہاتھ میں بندوق اور دوسرے میں تلوار لیکر چھاؤنی میں گھس گیا۔ سپاہیوں نے ہتھیار چھین لئے۔ تب وہ دانتوں وغیرہ سے کاٹنے لگا۔ لوگوں نے اسے رسی سے باندھ لیا۔ تب وہ اردگرد اسکے منہ پر تھوکنے لگا۔ لامہ زبردست تھا۔ نیچے زرہ بکتر پہن رکھی تھی۔ جسکی وجہ سے وہ بچتا چلا آتا تھا۔ ۱۹۔ اگست کو اسے ایک پلیٹ فارم پر چڑھا کر پھانسی دیدی۔ اور اسی ارادہ سے لاسہ کے پاس کے مٹھوں کے پوجاریوں کو نظر بند کر لیا۔ لاسہ کے رہنے والوں پر اس جرم کے بدلے ۵ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ تبت والے لامہ لوگ اسوقت قریبا سب کے سب انگریزوں سے صلح کرنے اور انکی ... پر مستعد اور آمادہ ہیں۔ اس دیوانے نے جو کسی خاص تحریک کیوجہ سے یا اپنے پاگل پنے سے دو انگریزوں کو اذیت پہنچانی چاہی۔ تو نہ اسے خود سزا برداشت کرنی پڑی اور شہر لاسہ پر جرمانہ ہوا۔ بلکہ گرد نواح کے بڑے بڑے مندروں کے پوجاریوں کو بطور یرغمال رکھ لیا گیا۔ سمجھدار تبتیوں کو گیانسی کے قریب والے قتل عام کا واقعہ یاد کر بلا چون و چرا انگریزوں سے وہ ... سلوک کرنا چاہتے ... چونکہ وہ اپنے ملک، اپنی آزادی اور اپنے ... تر مذہب کے اعلیٰ خیالات کا مان کریں۔ اس سبق آموز پھانسی سے یہ توقع کیجاتی ہے۔ کہ اب اس قسم کے ناجائز حرکت کا ارادہ کوئی خیال نہ کریگا۔ برٹش ایلچی نے ۵ ہزار میں سے جو بطور جرمانہ لاسہ نواسیوں سے وصول کیا تھا۔ خاص رقم غربا میں بانٹ دی انگریزی فیاضی دیکھ کر راجیہ المضاف اور غربا پروری کی اصول پیر منی ہے

ستیہ دھرم پرچارک

असतो मा सद् गमय॥

ہے سرو شکتیمان ساری سرشٹی کے مالک!
آپ نہ صرف ساری جگت کو اروپ پرکرتی
سے روپوں پداتھوں میں تبدیل کرنے
والے ہو۔ بلکہ سارے جہان کو بنا کر اُسکا
سمبھار بھی آپ ہی بن رہے ہو۔ سارا گیان
اور ساری کریا کا ظہور آپ ہی سے ہو رہا ہے
برہمانڈ کے اندر ہر جگہ آپ کے ہی اٹل نیم
کام کر رہے ہیں۔ لیکن ہم اگیانی الپ جیو
آپ کے گیان سے بیمکھ ہو کر اُلٹے راستہ
میں جا رہے ہیں۔ دُکھ کو سکھ اور پاپ
کو پُن سمجھتے ہوئے۔ ہے جگد اتمن! ہم سب
گھور اندھیرے کے اندر ہاتھ پیر مار رہے ہیں
ہماری منزل مقصود کس طرف ہے۔ اور ہم
جا کس طرف رہے ہیں! آہ! کیسی بھیانک دشا ہے
کیا اس اوستھا سے ہم سب کو اور کوئی شکتی
نکال سکتی ہے؟ تم سچائی کی چٹان ہو۔ تم ستیہ کے
ساگر ہو۔ اسلئے سوائے تمہارے اور کون ہیں
سچائی کا راستہ دکھا سکتا ہے؟ ہم سب تم
سے بیمکھ ہوئے اُلٹے راستہ میں ٹھوکریں کھا رہے
ہیں۔ ہے کرونا مئے! آپ کرپا کر کے ہمارے ہردیوں
کے اندر اُس سچی روشنی کا اظہار کرو جسکی مدد سے
ہم اب اپنے ہردیوں کی ملینتا کو دور کر سکیں
اور اُلٹے راستہ سے ہٹ کر آپ کے پرم دھام کے سیدھے
مارگ کو دیکھ سکیں۔

ضروری اطلاع

(۱) میں آج جالندھر سے گوروکل ... کو روانہ ہوتا ہوں۔ پریس کے متعلق آئندہ خط و کتابت بابو کرشن دیو جی سے بدستور ہو اور میرے نام

آتمک وچار

स्वाध्यायादिष्टदेवता सम्प्रयोगः॥

"سوادھیائے سے اشٹ دیوتا کی پراپتی ہوتی ہے"
یوگ کے آٹھ انگوں میں سے دوسرا انگ
(نیم) ہے۔ اُن میں سے ہی چوتھا انگ "سوادھیائے"
کہا گیا ہے۔ سوادھیائے دھرم گرنتھوں کے وچار
کو کہتے ہیں۔ وید اور تد انوکول شاستروں کا
وچار ہر ایک منشیہ کے لئے روزمرہ لازمی ہے۔ جو
لوگ یوگ سے غیر معمولی سادھنوں کی طاقت
نہیں رکھتے اُن کے لئے ہی مہرشی پتنجلی نے روزانہ
پرمیشور کی ارادھنا۔ سوادھیائے۔ یعنی دھرم
گرنتھوں کا پاٹھ اور اُنپر وچار اور جپ یعنی ریاضت
روحانی و جسمانی لازمی ٹھہرائی ہے۔ اِن میں سے
سوادھیائے پر بڑا زور دیا ہے۔ کیونکہ دیگروں
کے حصول کے لئے یہ ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے
لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سوادھیائے کیوں
ضروری ہے؟ جب تک کہ انسان کو کسی عمل
کے فوائد نہ بتلائے جاویں اُس وقت تک وہ اُس
کے لئے کبھی بھی مستعد نہیں ہوتا۔ اسی طرح مہرشی
پتنجلی نے اس سوتر میں سوادھیائے کی مہما
بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ سوادھیائے سے
اشٹ دیوتا کی پراپتی ہوتی ہے۔ وید منتر کی ویاکھیا
کرتے ہوئے شت پتھ براہمن میں ۳۳ دیوتاؤں کے
دیوتا بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ۳۳ وہ دویہ گنوں والے
پدارتھ ہیں۔ جنپر سارے برہمانڈ کے چکر کا نربھر ہے
اُن میں سے جس دیوتا کی پراپتی کی منشیہ اچھا رکھتا ہے
اُسکے لئے بڑا بھاری سادھن سوادھیائے ہی ہے۔
اگر شوبھ کے پرجلال گُرہ کی اصلیت اور اُسکا
اس دنیا کے ساتھ تعلق دریافت کرنا ہے۔
تو سوائے اسکے کہ وید آدی ستیہ شاستروں کا اسکے
لئے مطالعہ کیا جاوے اور کوئی ذریعہ ہمارے پاس
عقدہ کشائی کا نہیں ہے۔ اسی طرح چندر اور نکشتر
پرتھوی اور رجل۔ آدتیہ اور نُمور سب کی صلیت
دریافت کرنے کے لئے سوادھیائے میں ترقی کرنا ہی
مکتیہ سادھن ہے۔ نہ صرف ان ویوہارک دیوتوں
کی ہی پراپتی سوادھیائے سے ہوتی ہے۔ بلکہ جیتن
ودوانوں نے درشن اور پرم پرماتما کی پراپتی کا
سادھن بھی سوادھیائے ہی ہے۔ جو ستیہ شاستروں
کا ادھین (مطالعہ) نہیں کرتا وہ سمجھ کب سکتا ہے
کہ کونسا ودوان ست سنگ کے یوگیہ ہے۔ نہ صرف
یہی بلکہ جو سوادھیائے کا عادی نہیں اُس کی بدھی
ایسی حالت میں نہیں ہوتی کہ اُس پر پریشرم کر کے
ودوان لوگ اُسکو سچے مارگ کی سکشا دینے کے
لئے طیار ہوں اور پرماتما کی پراپتی کا سادھن
بھی سوادھیائے ہی ہے۔ کتنی مرتبہ سادھن سمپن
آدمی بھی سوادھیائے میں غفلت کر کے باعث
تمام اخلاق سے ہی گر جاتے ہیں یہی باعث ہے کہ
ہر ایک منشیہ کے لئے۔ عام اس سے کہ وہ برہمچاری
ہو یا گرہستھ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ پرمیشور کی
اُپاسنا کے پشچات نتیہ کچھ نہ کچھ دھرم گرنتھوں کا پاٹھ
ضرور کیا کرے۔ تالبتہ سنیاسی اور وان پرستھ کے لئے
اس قسم کی کوئی خاص ہدایت نہیں ہے۔ لیکن شاستر کاروں
نے آدیش سنیاسی اور وان پرستھ اُسے مانا ہے۔ جو
دن رات۔ چلتے پھرتے۔ بیٹھتے اٹھتے ہر سمے وید
کے گوڑھ مضامین پر یہی وچار کرتا رہے۔ برہمچاری
اگر گوروکل میں رہیگا تو وہی اوشیہ ہی سوادھیائے
کے لئے اپنے گرو سے سکشا لیگا۔ لیکن گرہستھ
کے لئے (خصوصاً آجکل) کوئی بھی سوادھیائے
کی ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔ پس ہر ایک گرہستھ
کو چاہیئے کہ اپنے گھر کے ہر ایک ممبر کے لئے کوئی نہ
کوئی دھرم گرنتھ ایب تجویز کرے۔ جسکا نتیہ پاٹھ
کرنے سے کہ اُن کے من سانسارک وشیوں کی اصلیت

آریہ سماج کی نازک حالت پر سبھا کی توجہ کھنچ گئی

میری تحریر کو پڑھ کر ماسٹر آتمارام جی نے تین ہفتوں میں ہماری نسبت اپنی پوزیشن کو آریہ پبلک کے روبرو صاف کرنے میں ہی لگا دیا جو جو جواب ماسٹر جی نے لکھے ہیں۔ ان سے پڑھنے والے خود ہی نتیجہ نکال لیں گے۔ کہ ماسٹر جی میں اپنے مخالفوں کو لالہ رلارام جی کی طرح بیخوف ظاہر کرنے کا حوصلہ موجود نہیں ہے ہم بجز ان کے جواب میں "پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ" کی نسبت تو ایک لفظ ہی لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جن اصحاب کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے اُسے پنڈت لیکھرام جی کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ سے کام لیا۔ انہوں نے ہی بہت رگڑ ہر وقت لیا کہ اگر ماسٹر صاحب اس قسم کی مبالغہ آمیز تحریریں نہ لکھتے۔ تو شاید اسقدر سخت مخالفت میموریل ہال کی نہ ہوتی۔ دھرم ویر لیکھرام کے لئے میموریل ہال کی لاہور میں بنایا جانا سبھا نے اپنے گذشتہ جلسہ منعقدہ ۲۳ و ۲۴ ستمبر میں منظور کر لیا ہے۔ لیکن جس بیس ہزار روپیہ کے سبھا کے کوش سے دلائے جانے پر ماسٹر جی کا سارا زور تھا وہ سفارش انترنگ سبھا کی نامنظور ہوئی ہے جس نامنظوری کے کرانے دینے میں اکثر وہ ممبران انترنگ سبھا ہی شریک تھے۔ جنہوں نے [illegible] ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ باقی رہا سدھانتوں کی بحث کا معاملہ۔ سو اس پر بھی بہت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ماسٹر جی کا بار بار پوزیشن بدلنا ظاہر کرتا ہے کہ انہیں معلوم نہیں کہ وہ کیا سدھانت کیا چاہتے ہیں۔ ہاں جس وقت خود ماسٹر جی نے چند دعاوی بغیر پرمان کے پیش کر دئے ہیں۔ جن کی اصلیت کھول دینا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر ہتکاری کے گذشتہ تین نمبروں میں ماسٹر جی نے کوئی نئی بات لکھی ہے۔ تو یہی دعاوی ہیں۔

اوّل میں نے ماسٹر جی کا لفظ سنگھات یعنی آرگنیزیشن استعمال کرنا من گھڑت بتلایا تھا۔ ماسٹر جی نے جواب دیا ہے کہ یہ لفظ من گھڑت نہیں بلکہ مہرشی نے اسے صفحہ ۲۹ پر استعمال کیا ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ صفحہ ۲۹ پر مہابھاشیہ کار کا حوالہ دیتے ہوئے لفظ سنگھات کو سمودائے کے معنی میں رشی دیانند نے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ وہاں شبد سنگھات ذکر ہے۔ لیکن آرگنیزیشن سے جو مراد ہے وہ لفظ سنگھات سے مراد نہیں۔ اسلئے ماسٹر جی کا لفظ سنگھات کو آرگنیزیشن کے معنوں میں استعمال کرنا من گھڑت ہے چنانچہ اگر ماسٹر جی یاد کرینگے۔ تو سبھا کی ایک فائل میں ان کے اس لفظ کے ایسے استعمال پر رائے ٹھاکر دت جی نے بھی اعتراض کیا تھا۔ دوئم ماسٹر جی میری ساری تحریر کے کھنڈن میں سوامی جی کی بھومکا کے صفحہ ۲۷ کو پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (سوامی جی نے ترک کا پرمان دیا ہے کہ "ترک برشم" اور اُسکا خلاصہ صفحہ ۲۷ پر ان الفاظ میں دیا ہوا ہے۔ کہ سب آریہ ویدوالوں کا سدھانت ہے کہ ترک شش آدی پرمانوں سے یُکت جو ترک دلیل ہے وہی منشیوں کے لئے رشی ہے) ترک برشم سے مراد شاید الفاظ तर्क ऋषि سے ہے۔ سو یہاں میں محض آپکے دئے ہوئے حوالہ کی کی نسبت مہرشی دیانند کی پوری عبارت رکھ دیتا ہوں جس سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ رشی کی تحریر کے مقابلہ میں آپکا دعویٰ ٹھہر نہیں سکتا ہے۔ رشی دیانند آپکے اقتباس کی ہوئی عبارت سے پیشتر لکھتے ہیں "ویدوں کے ویاکھیان کرنے کے واسطے میں ایسا سمجھا کہ جب تک ستیہ پرمان سو ترک ویدوں کے شبدوں کا پورا ظاہر کرنے۔ ویاکرن آدی ویدانگوں شت پتھ آدی براہمنوں۔ پورو میمانسا آدی شاستروں اور شاکھانتروں کا یتھاوت بودھ نہ ہو اور پرمیشور کا انوگرہ اُتم ودوانوں کی سکشا۔ اُنکے سنگ سے کہا ہے جو اور کی شش جی بھی نہ ہو۔ تب تک مہرشی لوگوں کے لئے وید کے ویاکھیان کو دیکھئے تب تک ویدوں کے ارتھ کا یتھاوت پرکاش ہرگز نہیں ہوتا" زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس زیادہ صفا کیا ہو سکتا ہے۔ سوئم مجھ پر سوال کیا ہے کہ میں جب جالندھر آریہ سماج کا پردھان تھا تو کیا محض دس نمبروں پر دستخط کرا کے ممبر نہیں بنایا کرتا تھا۔ اسکا جواب ماسٹر جی کو اخبار پرچارک کی ۱۸۹۸ء اور ۱۸۹۹ء کے فائل خوب دیکھتے ہیں۔ جالندھر میں اسوقت فارم پر کر دستخط کرانے کے بعد محض سبھاسد بنائے جاتے تھے اور جب گیارہ ماہ تک کسی ممبر کی نگرانی میں کل سدھانتوں کو سمجھ جاتے تھے تو انہیں ممبر بنا کر اُنکے نام درج رجسٹر کئے جاتے تھے۔ یہ جالندھر کو ہی فخر ہے کہ پنڈت [illegible] سبھاسد بننے کے بعد سدھانتوں کے اختلاف پر میری صلاح کے [illegible] استعفیٰ بھیجدیا تھا۔ اور وہ پرچارک میں چھپا گیا تھا۔ ماسٹر جی اور کوئی اعتراض اس قابل نہیں ہے جسکا جواب دونوں اخبار کے پڑھنے والے خود بخود نہ دیکھیں۔ لیکن سوال یہ ہوگا کہ آریہ سماج کی نازک حالت کی طرف سبھا کی توجہ کیا ہوئی۔ کیونکہ یہاں تک تو میں نے محض ایک امر کا فیصلہ سنایا ہے۔ پس پبلک کی اس اضطرابی کو دور کرنے کے لئے صرف اسقدر اشارہ لکھ سکتا ہوں کہ جس معاملہ نے بڑی بھاری ہلچل ڈال رکھی تھی۔ اُسکے جلد فیصلہ کے لئے سبھا کے ممبروں نے زبانی زور دیا تھا۔ جسکا اثر ضرور ہوگا۔ سدھانت کے معاملہ پر وچار کرنے کے لئے ایک کانفرنس بلانے کی سخت تاکید پر اتفاق رائے سے سبھا کے ممبروں کے کل جن کی تعداد کورم سے بہت زیادہ تھی اسوقت [illegible] رام نگر کی نواہی تنخواہ [illegible] اُپدیشک سبھا کی سخت تحریر کی نوٹس منتری جی اور دیگر عہدہ داروں کو دلا دی گئی۔ اور ملتان چھاؤنی آریہ سماج کے ممبروں کے بیان پر کہ ماسٹر [illegible] کے برخلاف بہت کچھ پرچار ملتان میں کیا۔ سکرٹری صاحب کی خاص توجہ اُس اُپدیشک کی بیجا حرکت کا نوٹس لینے کی طرف دلائی گئی۔ جب یہ جملہ معاملات سبھا کے منتری جی کے نوٹس میں آ چکے ہیں۔ اور اُنکو جنرل سبھا کے ممبروں

CCO, Gurukul Kangri

مراسلہ خاص

پروٹسٹ

پرچارک کے اُن ناظرین سے جنکو آریہ پتر کا کے پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ میرے اور شریمان لالہ رلارام جی ادھشٹھاتا آریہ پترکا کے درمیان اس دشے پر کہ آیا آریہ سماج ایک ہندو شُدھار سبھا ہے یا کہ عالمگیر ویدک دھرم کے پرچار کرنے والی سوسائٹی اور آیا سوامی دیانند۔ ایک ہندو ریفارمر تھا یا کہ عالمگیر ویدک دھرم کا پرچارک۔ کچھ عرصہ تک آریہ پترکا کے کالموں میں بحث ہوتی رہی۔ دوران بحث میں جو جو بکھاشاہی کارروائی کی گئی اسکا اسوقت دُہرانا میرا مقصد نہیں۔ کیونکہ جب تک آریہ پرش (ایشر اپاسک بی امرسری کا نوٹ استعمال کرتے ہوئے سنگھ پات کی سیما کو انوبھو کر کے اسکو قائم کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ تب تک یہ دقتیں رفع نہیں ہونگیں۔ کچھ عرصہ تک تو لالہ رلارام جی بطور فریق کے بحث کرتے رہے لیکن دوران بحث میں ہی ایک وقت آیا جبکہ وہ خود ہی جج بن بیٹھے اور خود ہی اُنہوں نے ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کے آریہ پترکا میں فیصلہ دیدیا۔ میں چاہتا تھا کہ ان الزامات کا (اور میں کہونگا بے بنیاد الزامات کا) جواب آریہ پترکا میں ہی دیتا لیکن آریہ پترکا کے ادھشٹھاتا آج کل رُوس کے شہنشاہ سے بڑھکر خود مختار حاکم بن رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ اس چٹھی کے پرچارک میں چھپنے سے شریمان مہاتما منشی رام جی پر کیا کیا نکتہ چینی نہ کیجاویگی اور یہ چٹھی ان کے مخالفین کے ہاتھ میں ہمیشہ کے لئے ایک ہتھیار کا کام دیگی۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجبور ہوں اور کوئی ذریعہ نہیں جس سے اپنی بریت کر سکوں۔ میں

صرف اپنی بریت کے لئے بھی مہاتما جی کو خطرے میں نہ ڈالتا اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ چند ماہ بعد ہی یہ کہا جاویگا۔ کہ ہمارے الزامات درست تھے نہیں تو انکی تردید کیوں نہ کی گئی۔ اور اس طرح ہمیشہ کے لئے نوجوانوں کے برخلاف ایک شکایت قائم ہو جاویگی۔ خیر میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ ۲۳۔ جولائی کے آریہ پترکا میں مجھے اور لالہ جگن ناتھ جی ٹھاپر کو شریمان ادھشٹھاتا جی کی طرف سے نوٹس لا ہے آیا لالہ جگن ناتھ جی کی انگریزی اس لائق ہے یا نہیں کہ آریہ پترکا جیسے اعلےٰ انگریزی اخبار میں چھپ سکے۔ اس سے مجھے بحث نہیں اس کا جواب وہ خود دیں گے لیکن مجھے اپنے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ میں اس کی وجہ بھی نہیں بتاؤنگا۔ کہ کیوں شریمان جی نے مجھے مجبور کیا کہ میں بعض معاملات پر بحث نہ کروں۔ اسکی وجہ ان صاحبان کو معلوم ہونی چاہئے جنہوں نے آریہ پترکا کے اندر اس مباحثہ کو غور سے پڑھا ہے لیکن مجھے ایک معاملہ کی نسبت خاص طور پر عرض کرنا ہے شریمان جی لکھتے ہیں۔

”وہ سوال کہ ہمارا برتاؤ ہمارے ہندو بھائیوں کیساتھ کیا ہونا چاہئے اتنا ضروری ہے کہ ہم گوارا نہیں کر سکتے کہ ذاتیات میں چلا جاوے۔ تمنے یہاں تک بے سمجھی اور لاپرواہی سے کام لیا ہے کہ یہ لکھا ہے کہ ہم نے جان بوجھ کر دوسروں کی پوزیشن کو غلط بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور تمنے اپنی آخری چٹھی میں تجویز واپس کی جاتی ہے وہی بات دُہرائی ہے۔ علاوہ ازیں تمہاری چٹھی میں کچھ کلمات توہین آمیز ہیں (یا ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں)

مہربانی کر کے نوٹ کر لو کہ تمہاری چٹھی مہذب الفاظ میں لکھی جانی چاہئے۔ ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کر لو کہ تمہیں ہرگز اجازت نہ دیجاویگی کہ کلچرڈ صاحبان کو کچھ بُرا بھلا کہو۔ مہربانی کر کے انہیں علیحدہ رہنے دو۔ تمام نامناسب جملہ جات اُن کے متعلق کاٹ دئے جاویں گے تمہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تم آخر کار ایک نامہ نگار ہو“

جب مجھے یہ حکمنامہ شریمان ادھشٹھاتا جی کا ملا تو میں نے اپنی چٹھی کو پھر سے غور سے پڑھا لیکن مجھے کوئی توہین آمیز کلمات نہ ملے۔ آخر تنگ آکر میں نے آریہ پترکا کے اڈیٹر مہاشہ سے دریافت کیا جنہوں نے چند دن کے بعد ادھشٹھاتا جی سے اطلاع پانے پر مجھے بتایا کہ میں نے جو کلچرڈوں کو وام مارگی لکھا ہے۔ اسپر شریمان جی کو اعتراض ہے۔ آریہ پرشو! بادی النظر میں تو ادھشٹھاتا جی کا حکم بالکل مناسب و واجب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے۔ کہ اس حکم کی ضرورت کیوں پڑی۔ اسکا جواب میں آگے چلکر دونگا۔ شریمان ادھشٹھاتا جی اگر ادھشٹھاتا آریہ پترکا اور لالہ رلارام کے درمیان امتیاز کر لیتے تو میں ثابت کرنے کی جرأت کرتا۔ کہ اُنہوں نے میری پوزیشن کو غلط طور پر بیان کیا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن یہ کیونکر ہو۔ میں تو آخرکار ایک معمولی نامہ نگار تھا اور وہ ادھشٹھاتا ہونے کی وجہ سے آریہ پترکا کے اڈیٹر۔ لیکن اِسبات کو واضح کر دوں۔ کہ آیا واقعی میں نے کلچرڈوں کو وامی لکھا ہے یا نہیں۔ آریہ سماج کی پُورانی تواریخ سے واقف آریہ پرشوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ۱۸۹۸ء میں لالہ رلارام نے بابو بلبیندر ناتھ ٹھاکور نبیرہ مہرشی دیویندر ناتھ ٹھاکور کے سوالات کا آریہ سماج کی طرف سے مدلل جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ کہ کچھ وام مارگی جن سے اُنکا روئے سخن کلچرڈوں کی طرف تھا آریہ سماج کے اندر آن گھسے جنہوں نے سماج کو بہت کچھ ہانی پہنچائی

لیکن میں غلط فہمی کو دور کرانے کے لئے لالہ صاحب موصوف کے الفاظ ہی کیوں نہ نقل کر دوں۔

”ہم نے مسٹر بلبندر ناتھ جی کے تمام سوالات کا جواب دیدیا ہے۔ مگر خاتمہ پر ہم اپنے بنگالی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کو کلچرڈ ازم یا آکا نل ازم سے جدا سمجھیں پُرانے زمانہ کے بام مارگیوں کے موجودہ جانشین

اسی جہان میں موجود تھے۔ اور آریہ سماج کی بدقسمتی سے ان میں سے چند آریہ سماج میں آگھسے (مطلب یہ کہ لالہ رلارام جی کے خیال مبارک میں جولائی ۱۸۹۳ء میں کلچرڈ صاحبان بام مارگیوں کا ایک گروہ تھے")

لیکن لالہ رلارام جی کو شاید وہ الفاظ یاد نہیں رہے۔ یا نہ معلوم انکی پوزیشن اب بدل گئی ہے انہوں نے میرے ساتھ اس تازہ مباحثہ میں کلچرڈوں کو آریہ قرار دے دیا۔ مینے اس امر پر بحث کرتے ہوئے کہ مانس مدرا وغیرہ ابھکش چیزوں کا سیون کرنیوالے گن کرم سوبھاؤ سے Hindoos (Theists) آریہ نہیں ہو سکتے۔ یہہ لکھہ دیا۔ کہ کلچرڈ آریہ نہیں ہیں۔ اسپر لالہ رلارام جی طیش میں آگئے اور آپنے جواب میں تحریر فرمایا کہ کلچرڈ سماج تو آریہ سماج کی ایک شاخ ہے۔ مینے جواب میں عرض کی کہ بندہ نواز مینے تو کلچرڈوں کو صرف آریہ پد سے ہی گرایا ہے۔ آپ تو انکو وام مارگی تک لکھہ چکے ہیں۔ مینے کونسا خاص جرم کیا جو انکو آریہ کہنے سے انکار کیا۔ اسپر آنجناب جھنجھلا اٹھے۔ اور یہ حکمنامہ میرے نام صادر فرمایا کہ ہم بحیثیت اڈیٹر آریہ پترکا ہیں نہیں شایع ہو سکتی۔ ظاہری طور پر تو اڈیٹر صاحب کا اتنا بحث معان دکھائی دیتا ہے لیکن معاملہ فہم اصحاب جانتے ہیں کہ اصل میں من خوب مے شناسم پیران پارسا را والا معاملہ ہے۔ سوال صاف ہے کہ وہ شخص جو کہ چند سال ہوئے کلچرڈوں کو وام مارگی لکھہ چکا ہے اب ان کو کس طرح آریہ قرار دے سکتا ہے مطلب صاف ہے۔ کہ یا تو خیالات میں تبدیلی آگئی ہے۔ یا کوئی اور وجہ ہے۔ خیر اس کا جواب لالہ رلارام جی خود دیں گے۔ میں صرف یہ عرض کیا چاہتا ہوں۔ کہ مینے کوئی توہین آمیز کلمات استعمال نہیں کئے۔ مینے صرف لالہ رلارام جی کے الفاظ کا اعادہ کیا ہے۔ اگر وہ الفاظ چند سال ہوئے ہتک آمیز نہیں تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ان کو آج توہین آمیز قرار دیا گیا۔ لالہ رلارام جی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کلچرڈوں کی طرف سے نالش کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ جب مخالفت زوروں پر تھی۔ اگر اسوقت نالش نہ کی گئی۔ تو آج ایسا خطرناک قدم اٹھانے کی کلچرڈوں کو ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ کلچرڈ ہندو سبھا لاہور کے آرگن آریہ میسنجر نے لالہ رلارام کی تعریف کرنے اور اس داس کو کوسنے میں کئی کاغذ سیاہ کئے ہیں۔ یہ بات اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ لالہ رلارام جی کلچرڈوں کی پوزیشن کو لیکر بحث کرتے رہے۔ لیکن میں آریہ میسنجر کے دوہرے اڈیٹر کی سیوا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہہ فقرہ کہ "ہم لالہ رلارام جی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمکو ایک غیر ذمہ دار نوجوان کے ہاتھ سے جو کہ ہماری ہتک پر تلا ہوا تھا بچایا" بالکل ناموزون ہے۔ کلچرڈوں کے متعلق پچھلے سالوں میں لکھتے ہوئے شاید ہی کوئی سوال ہوگا۔ جس پر انہوں نے رائے زنی نہ کی ہو۔ لیکن انکی پورانی اور حال کی رائے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سو اگر وہ مجھے منع نہ کرتے تو میں جیسا کہ میرا ارادہ تھا کہ ان کے مضمونوں سے اقتباس پیش کر کے ثابت کرتا۔ کہ انکی موجودہ حالت وہی ہے۔ جو ۱۸۹۳ء میں کلچرڈوں کی تھی۔ اور کہ وہ اپنی موجودہ رائے کا کھنڈن آریہ پترکا میں کر چکے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے آریہ پترکا کے اڈیٹر ہونے کا فائدہ اٹھالیا۔

انتم پرارتھنا میری یہ ہے کہ ایشور وہ دن لاوے۔ جبکہ ہم رشی کے مشن کی مہانتا کو انوبھو کرتے ہوئے اپنے سوارتھ سدھی کے لیئے نہیں۔ بلکہ رشی کے مشن کو پورا کرنے کے خیال سے کام کرنا سیکھیں۔

آریہ بھائیوں کا داس

وشنو میترا ناتھ

نوٹ۔ یہ پروٹیسٹ بہت لمبا تھا جسمیں سے بڑا حصہ ہمیں نے کاٹ دیا ہے۔ لیکن چونکہ نامہ نگار کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا موقعہ دینا ضروری تھا اور کسی آریہ پتر میں ان کے مضمون کو جگہ ملنے کی امید نہیں تھی۔ پس مجبوراً اس طرز تحریر کے لئے ذمہ داری سے سبکدوشی چاہتے ہوئے بھی اسے جگہ دے گئی ٭ (اڈیٹر)

تہذیب الاسلام

۱۴ جون سنہ ۱۹۰۴ع کو پنجاب کے مشہور شہر گوجرانوالہ میں مہاشے دھرمپال جی بی اے نے بڑی سنجیدگی اور متانت سے اپنے چھ سالہ تحقیقات کا نتیجہ ایک تحریری لکچر کی صورت میں ایک جلسہ کے سامنے پڑھا تھا۔ چند روز ہی بعد مہاشہ جی نے مہاشے دھرمپال کو جب اس لکچر کے چھپوانے کے لیے عرض کی تو جانتا تھا۔ کہ یہ لکچر "ترک اسلام" نامی ٹریکٹ کی صورت میں شایع ہو کر اسلامی کیمپ میں ایک زبردست تہلکہ مچادیگا۔ اسوقت ترک اسلام کی تردید میں آٹھہ سے زیادہ ضخیم کتابیں شایع ہو چکی ہیں جنمیں مسلمانوں کے سرکردہ اور تعلیم یافتہ اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ مگر چونکہ متعصب اور علم حقانی و سائنس سے ناواقف مولویوں نے سچائی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے مہاشے دھرمپال جی نے ان تمام تصانیف کے جواب میں تہذیب الاسلام طیار کی ہے

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں)

آتمک بل کی پراپتی سداچار سے ہوتی ہے

اتہاس میں بہت سے ایسے ایسے مہاں پرشوں کے درشٹانت ملاحظہ میں آتے ہیں جن کے آتمک بل کے سامنے بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتوں کو سر جھکانا پڑا۔ جن کی اخلاقی جرات نے شمشیر آبدار سے زک پائی۔ نہ لالچ اور طمع سے لچک کھائی۔ سقراط نے بڑی خندہ پیشانی سے جام ہلاکت پیا تھا۔ اور نپولین نے یوروپ کی تمام طاقتوں کے گرد و پیش کا بے دھڑک مقابلہ کیا تھا۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں آریہ ورت کے اتہاسوں میں پائی جاتی ہیں۔ شری رامچندر جی مہاراج اور اُن کے بھائی لکشمن اور بھرت وغیرہ کیسے بلوان آتما رکھتے تھے۔ پورن بھگت میں کیسا آتمک بل تھا۔ بھیشم پتامہ جی نے اخلاقی جرات کا کیسا ثبوت دیا تھا۔ پیارے بھائیو! اگر مذکورہ بالا تواریخی تمثیلات پر غور سے وچار کیا جاوے تو بیشک ایک بڑا بھاری اصول پرتیت ہوتا ہے جس کی بدولت ہر زمانے کے مہاتما لوگ آتمک بل حاصل کرتے آئے ہیں۔ یہ اصول کوئی دقیق علمی مسئلہ نہیں اور نہ ہی ناقابل حل معمہ ہے۔ بلکہ ایک نہایت سیدھی سادی بات ہے۔ یعنی یہ کہ آتمک بل کا سارا بھید سداچار میں اسی طرح پوشیدہ ہے جس طرح کہ ایک بیج میں درخت چھپا ہوتا ہے اگر آپ اُن مہاپرشوں کے حالات پر وچار کریں گے جن کو پیشتر بطور تمثیل بیان کیا گیا ہے۔ تو ضرور آپ کو اُن کی زندگیوں میں ایک پرکار کی پوترتا دکھائی دیگی۔ یہی پوترتا آتمک بل ہو کر پرگٹ ہوا کرتی ہے۔ اور تمام خواہشات نفسانی کا مقابلہ کیا کرتی ہے

بھیشم پتامہ جی کے جیون میں جہاں پتری آگیا پالن کرنا اور پورن ریتی سے برہمچریہ کا سیون اتیادی دھرم کے انگ نظر آتے ہیں وہاں ساتھ ہی آخر میں اس درجہ کا ستقلال اور دھیرج معلوم ہوتا ہے جن کی نظیر ملنا نہایت مشکل ہے۔ ایسے گھور سنگرام میں ایک کشتری بانوں کی سیجا پر لیٹا ہوا اپنے کشتر تو کو پالن کر رہا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ دھرم۔ استقلال اور آتمک بل جہان سے وداع ہوتے ہیں اور وہ بہادر سپاہیانہ طریقے سے ان کو رخصت کرتا ہے۔

شری رامچندر جی مہاراج کے جیون میں آتمک بل اس سے پرتیت ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود فقیرانہ حالت میں ہونے کے ہی لنکاپتی راون سے ہی بھئے نہیں کھایا۔ بلکہ ستیہ کی جے ہوتی ہے اسکو سچا کر دکھایا۔ اور نہایت ہی دھیرج، مردانگی اور استقلال سے مقابلہ کر کے اسکو ایسی شکست دیکر پامال کیا کہ آج تک ایک زمانہ شاہد ہے اور اُن کے سداچار کو دیکھئے کہ پتا کی آگیا کے سامنے راج پاٹ کے تمام سکھوں کی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھی اور بڑی ورڑھتا سے بن باس اختیار کیا

گورو نانک جی نے مکے میں جا کر مسلمانوں کو اور گنگا پر ہندؤں کو بے دھڑک سچے جواب سُنا کر آتمک بل کا بدیہی ثبوت دیا۔ سداچار میں ایسی ورڑھ کہ چھل کپٹ کا نام تک نہیں جانتے تھے ہر وقت تلقین کرنا اور لوگوں کو نیکی کی راہ پر لانا اپنا فرض جانتے تھے۔

مہاتما گورو گوبند سنگھ جی سداچاری پرش تھا مرتے وقت اسنے بھی آتمک بل کا کافی ثبوت دیا پورن بھگت۔ حقیقت رائے غرض جتنے ایسے مہاتماؤں کی تواریخیں آپ دیکھیں گے۔ آپ ضرور اُن کو سداچاری پائیں گے۔ ورتمان سمے میں ہی دیکھئے۔ جبکہ ہندو مذہب کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ ایک شخص اپنے مختلف عقائد کو ادہارن کئے ہوئے ہندو بن پرویش کر رہے تھے۔ مردہ مانس کے کھانے اور کھلم کھلا پرچار کرنے والے۔ اہنسا دھرم کے انویائی۔ ادویت۔ اور دویت وادی ناستک اور آستک سب ہی ملا کر ہندو کہلانے کے مستحق ہو رہے تھے۔ جبکہ نیس لکھ شاستری جیسے ودوان ڈنکے کی چوٹ کاشی کے پرسدھ پنڈتوں اور دھرم شاستروں کے جاننے والوں سے کہتے تھے۔ کہ ہندو دھرم کچے دھاگے کے سمان ہے۔ ہم عیسائی ہوتے ہیں ورنہ ہندو دھرم کو سچا ثابت کرو۔ ایسے زمانہ میں ہندؤں میں کہاں بل تھا۔ جب کہ ہزاروں ہندو پڑھے لکھے سینکڑوں ہی اپنی ہر سال عیسائی اور محمدی مذہب کی بھینٹ ہوتے تھے۔ آریہ سنتان اور ویدوں کے انویائی مرت شاستروں کے نکمے اور کلپت باتوں اور رسمیات میں پھنسے ہوئے سچ بولنے کا ساہس نہیں کرتے تھے کر دیش ہتیشی پر اُپکاری۔ سداچاری رشیوں کے قدم بقدم پیروی کرنے والے

بال برہمچاری سوامی دیانند سرسوتی

نے ویدوں کے رشی پرنیت گرنتھوں کے مطابق ارتھ کر کے تمام توہمات کے برخلاف اپنا سنکھ ناد اُٹھایا ہندؤں کے بڑے بڑے ودوان اپنی ودوتا اور پنڈتیہ کو دکھلانے

کے لئے سامنے آئے مگر اُن کے تیجسوی پرتاپ اور آتمک بل کے سامنے سرخم کر کے چلے گئے۔ انیک پنتھ انویائیوں اور بہت وادیوں نے شاریرک پرہار کرنے کی ٹھانی۔ مذہبی مباحثے اور مناظرے کئے مگر رشی دیانند نے عملی طریقہ سے آتمک بل کا ثبوت دیتے ہوئے اور سارگربھت ایشوریہ گیان کا پرچار کرتے ہوئے ہر جگہ فتح پر فتح اور کامیابی حاصل کرتے ہوئے سب کو زیر کیا اور تمام مروجہ متوں اور پنتھوں کے کلپت سدھانتوں کو نشپھل ثابت کرتے ہوئے ویدک دھرم کا جھنڈا ایسا مستحکم طور پر گاڑا کہ جسکی بدولت آجکل سنسار کے ہر ایک پرانی کا ہرواسنو ہوگیا ہے۔ شاریرک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کی طرف سب کے سب راغب ہونے کا یتن کر رہے ہیں۔ سچے دھرم کی روشنی اور ہون یگیہ وغیرہ کی دھونی دنیا کے قریباً ہر ایک حصہ میں پہونچ گئی ہے۔

سچ ہے جہاں دھرم کا بل ہے۔ جہاں آتم بل کی ستّا ہے۔ جہاں سداچار کا پرچار اور عمل ہے۔ وہیں ستیہ کی جے اور کامیابی ہے۔ اور وہیں فروغ ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ہمیں بل دیں تاکہ ہم سداچاری آریہ کہلاتے ہوئے آتمک بل حاصل کریں اوم شم

راقم

ویدک دھرم کا سیوک کرمچند ورما سٹیشن ماسٹر راجی جھوکی

آزادی کی آڑ میں خودسری

نمبر ۲

میں نے اپنے پہلے مضمون میں یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں سے ہر ایک ممبر کو اپنے لئے خود نتائج نکالنے کا مجاز قرار دینا نہایت ہی خطرناک ہوگا۔ اور اسلئے ضروری ہے کہ آریہ سماج کی مجموعی رائے دھرم کے ہر ایک عام اور ضروری مضمون کے متعلق نشچت ہونی چاہئے۔ اور اس مجموعی رائے کا ماننا اور ویسا ہی اظہار کرنا ہر ایک ممبر کے لئے قدرتی طور پر لازمی ہونا چاہئے۔ اب ہمیں صرف یہ سوچنے اور وچار کرنے کی ضرورت ہے کہ آریہ سماج کی مجموعی رائے کونسی ہے۔ میرے بعض بھائی بھولے بھالے آریہ پرشوں کو اُن کی سادگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ آریہ سماج کی مجموعی رائے ہر ایک مذہبی معاملہ کی نسبت وہی ہے جو ویدوں میں درج ہے۔ اور سمجھتے ہیں کہ بس معاملہ فیصل ہوگیا۔ لیکن وہ بھائی اپنے جوش کے باعث میں یہ نہیں سمجھتے کہ جواب سوال زیر بحث کا کوئی حل نہیں۔ سوال وہی قائم رہتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی مجموعی رائے میں عام اور ضروری امور کی نسبت ویدک سدھانت کیا ہے۔ یا اُن مضامین کی نسبت ویدوں میں کیا لکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تھوڑا ہر ایک ممبر رشی دیانند کی اننت ودیا اور اُپکار کی نسبت وید منتروں سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ اور اسطرح ہر ایک ممبر کی رائے ہر ایک وشے میں ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ آریہ سماج کی کوئی مجموعی رائے ان مضامین پر نہو۔ ہم عام بات چیت میں سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں آریہ سماج کی کیا رائے ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں آریہ سماج کی رائے میں فلاں مضمون پر وید میں کیا لکھا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے شخصی رائے کو چھوڑتے ہوئے جب کبھی ہمیں آریہ سماج کی رائے دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم فوراً رشی دیانند جی مہاراج سے رجوع کرتے ہیں اور اُس خاص معاملہ میں ان کی رائے طلب کرتے ہیں اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی شخص آریہ سماج کی رائے بطور خود وضاحت سے بیان نہیں کرسکتا۔ اور صرف سوامی جی مہاراج کی رائے ہی آریہ سماج کی رائے ہے۔ رشی دیانند نے ویدوں کا سچا ارتھ کرتے ہوئے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ آریہ سماج نے اُن کے جملہ خیالات اور رایوں کو ویدانکول مانتے اور جانتے ہوئے اُن کو اپنا دھرم اور آچار بیوہار قرار دیا۔ اسلئے کسی بدھیمان پُرش کو اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ سوامی جی مہاراج کے جملہ احکام اور کتھن آریہ سماج کے لئے ماننے ضروری اور اُن کی پیروی کرنا آریہ سماج کے لئے لازمی ہے جب تک کہ آریہ سماج کو مجموعی طور پر یقین نہ ہو جائے کہ رشی دیانند نے فلاں فلاں خیال ویدانکول بیان نہیں کیا۔ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ہر ایک طالب علم کے من کا ہمیشہ یہ بھاؤ ہونا چاہئے۔ کہ اس کا گرو جو کچھ بیان کرتا ہے۔ درست اور واجب بیان کرتا ہے۔ اور اسلئے گرو کا کہنا ماننا ہے۔ تاوقتیکہ اس کو اس امر کا مطلق یقین نہ ہوجاوے کہ اسکا گرو کسی خاص معاملہ میں وید کے ورودھ بات کرتا ہے۔ اسطرح آریہ سماج نے منو مہاراج کے کتھن کے مطابق کہ جاہل اگر ہزاروں لاکھوں۔ کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں تو وہ کبھی تسلیم نہیں کی جانی چاہئے۔ اور تمام ویدوں کو جاننے والا دو میں فضل سنیاسی بھی اکیلا ہی جس مستوجب العمل امر کی آئین باندھے۔ وہی عمدہ و واجب التعمیل آریہ سماج نے چاروں ویدوں کے ودوان رشی دیانند کے تحریری یا تقریری طور پر فرمائے ہوئے ویدک سدھانتوں کو ٹھیک ویدک سدھانت مانا ہوا ہے۔ اور اب تک آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کا پختہ یقین ہے کہ رشی دیانند کے بیان کئے ہوئے جملہ سدھانت راست اور

CC0, Gurukul Kangri Collection

اسلئے آریہ سماج
... انوکول ہیں۔ اور ا...
...کی بہوتی انے ہیں رشی کی تحریریں مستند ہیں
...تک آریہ سماج اب مجموعی حالت میں
...ر دیتا کہ وہ رشی دیانند کے فلاں
فیصلہ نہیں دیتا ... سدھانت نہیں مانتا تب تک یہی سمجھا جائیگا
کہ سوامی جی کے بیان کئے ہوئے سدھانت
آریہ سماج کے سدھانت ہیں۔ اور اسلئے ہر
آریہ سماجی کیلئے مانیہ اور پرمانک ہیں۔ اسی
امر کی تائید میں میں ایک واقعات پیش کرسکتا
ہوں۔ کہ رشی کی تحریروں کو آریہ سماج نے
مستند مانا ہوا ہے۔ مگر حق پسند سجنوں کے
لئے ایک ہی واقعہ کافی ہوگا۔
اب رائے ٹھاکر دت جی کا جو آجکل آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کے پردھان ہیں سنہ ۱۸۹۶ء
میں لالہ رُچی رام ایم اے کے ساتھ آریہ پترکا
میں مباحثہ چل رہا تھا۔ تو لالہ رچی رام نے تجویز
پیش کی کہ بہتر ہو اگر بحث شروع کرنے سے پہلے
فریقین اپنی اپنی پوزیشن واضح کرکے ایک پمفلٹ
کی صورت میں لکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ
تبدیل کرلیں۔ اسپر رائے صاحب نے لکھا کہ آریہ سماج
کے جملہ سدھانتوں اور منتویوں کی واضح تشریح
سوامی دیانند کی تصانیف میں درج ہے۔ اور ان
میں آریہ سماج کی پوزیشن ہر ایک معاملہ میں
مستند طور پر بیان کی ہوئی ہے۔ اسلئے مجھے
کوئی ضرورت نہیں کہ میں آریہ سماج کی پوزیشن
جتانے کیلئے کوئی نیا پمفلٹ تحریر کروں۔
(ملاحظہ ہو آریہ پترکا سنہ ۱۸۹۶ء)
پیارے پاٹھک! کیا سچے اور واضح الفاظ
ہیں۔ کیا شریمان رائے ٹھاکر دت جی جو کہ
آریہ سماج کے ایک پرتشٹت ممبر ہیں ان کے الفاظ
آریہ سماج کے مجموعی خیالات کا عکس نہیں ہیں
مطلب صاف ہے۔ کہ آریہ سماج کے وہی سدھانت
ہیں جو کہ سوامی جی ویدک سدھانت ہونیکی

وجہ سے مانتے ہیں۔ لیکن بڑے افسوس اور
شرم کی بات ہے۔ کہ ایسے مناسب اور
معقول logical خیالات کے برخلاف
بعض بھائی آواز اٹھانا باعث فخر سمجھ رہے ہیں
مگر انہیں یاد ہوگا۔ اسی قسم کے خیالات کیچرڈ
دل کے مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے نے
سوامی دیانند کی سوانح عمری کے دیباچہ
میں ظاہر کئے تھے۔ وہ بھی آریہ سماج کو شخصی
غلامی سے بچانے کے بہانے سے خودسری کے
وکیل بنے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ چونکہ آریہ سماج
نے اپنی کسی مجلس میں اپنے سدھانت پاس
نہیں کئے اور سوامی جی کے سدھانت ایک شخص
کے سدھانت ہونے کی وجہ سے آریہ سماج کے
سدھانت نہیں ہوسکتے۔ اسلئے آریہ سماج کے کوئی
سدھانت نہیں جن کا ماننا ہر ایک ممبر آریہ سماج
پر لازمی قرار دیا جاسکے۔ اور بصورت نہ ماننے
ان سدھانتوں کے اس شخص کو آریہ سماج سے
نکالا جاسکے۔ میرے ان بھائیوں کو یاد ہوگا
کہ کس گہری نفرت کے ساتھ آریہ سماج نے
مجموعی طور پر ان لچر اور بیہودہ خیالات کو دیکھا
اور میرا پورن وشواس ہے کہ ویسے خیالات کا
اب بھی ویسا ہی حال ہوگا۔
رشی دیانند اپنی زندگی میں اس امر کو فخریہ بیان
کرتا رہا۔ کہ وہ کسی نئے خیالات یا سدھانتوں
کا پرچار نہیں کرتا۔ بلکہ برہما سے لیکر جیمنی پرینت
رشیوں کا جو سدھانت چلا آیا ہے۔ اسکو وہ مانتے ہیں۔
رشی اس بات میں اپنی بڑائی اور بزرگی سمجھتا
تھا۔ کہ اسنے ویدوں کا بھاشیہ رشی ٹیکا کاروں
اور پراچین بھاشیہ کاروں کے انوکول کیا ہے
اور اسنے ایسا کرنے میں اپنے تئیں کسی انسان
کا غلام نہیں سمجھا۔ بلکہ آج ہم معمولی عقل کے
انسان یہ کہتے ہیں کہ ہماری آریہ سماج کے وہی
خیالات ہیں جو رشی دیانند کے تھے۔ انسانی غلامی

سمجھنے میں اور نیز ایسا کہنے میں ہمارے
([illegible]) اور آزاد طبع
میاں پرشوں کو شخصی دھرم کی بو آتی ہے۔ کیوں
نہو آزادی کا زمانہ ہے۔ اگر ایسے زمانہ میں بھی
مردم پرستی کی گہری غار سے لوگوں کو نہ بچایا
گیا۔ تو یہ کام کب ہوگا۔ رشی ویدوں کے ساتھ
ساتھ ستیہ شاستروں کو ماننے میں کوئی حرج نہیں
سمجھتا اور کہتا ہے۔ کہ وید وغیرہ ستیہ شاستروں
میں جو لکھا ہے وہی میرا سدھانت ہے۔ مگر آج بعض
آزاد منش آریہ ایسے عمل سے انسانی غلامی کی
گہری غار میں گر کر آریہ سماج کے نشٹ ہوجانے کا
احتمال دیکھتے ہیں۔ وہ بھائی بھول جاتے ہیں کہ
جہاں عام شخصیتوں کی تحریریں پرمانک نہیں ہوا
کرتیں وہاں رشی کرت گرنتھ دنیا کے آغاز سے لیکر
آج تک پرمانک مانے جاتے رہے۔ آریہ سماج کا کوئی
ممبر اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ جب ہم کبھی کسی
معاملہ میں پرمان مانگتے ہیں تو رشی کرت گرنتھ
بھی ویدوں کیساتھ ساتھ ہمارے خیال میں ہوتے
ہیں۔ لیکن ماسٹر آتما رام۔ لالہ رلا رام یا کسی اور شخص
کی تجویز کا خیال ہمارے دل میں نہیں ہوتا۔ جس کے
معنے ہیں کہ آریہ سماج بحیثیت مجموعی تمام رشیوں کی
تحریرات کو پرمانک مانتا ہے اور ویسا ہی رشی
دیانند کی تصانیف کی نسبت اس کا خیال ہے
یعنی ان کی تصانیف کو پرمانک مانتا رہا۔ اور مانتا
رہیگا۔ اور اسلئے آریہ سماج کے وہی ویدک سدھانت
ہیں۔ جو کہ سوامی دیانند کے ویدک سدھانت تھے
اور اسلئے سوامی دیانند کے بیان کردہ وہ جملہ
ویدک سدھانت ہر ایک آریہ سماجی کے لئے
ماننے لازمی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک قدرتی امر ہے
کہ کسی مجلس کے ممبروں کو اس مجلس کے جملہ سدھانتوں
کا ماننا لازمی ہوتا ہے۔
آخیر میں میں اپنے مخالف رائے بھائیوں کی وچار
کےلئے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جبکہ بال

Digitized by eGangotri

میں اختلاف کی وجہ رشیوں کی اصلی پوزیشن
کو نہ سمجھنا ہے۔ مخالفین رشیوں اور منشیوں
میں امتیاز نہیں کرتے۔ گو حیوانوں اور انسانوں
میں روح ایک ہی ہے۔ تو بھی ہم ظاہری ناپایہ
اور جسمانی اختلاف کی وجہ سے ہم ایک کو منشیہ
اور دوسرے کو پشو کہتے ہیں اور روحانی طور
پر حیوان ہو۔ مگر بڑے اندھیر کی بات ہے۔ کہ
ان آتماؤں کو جو کہ پرماتما کی تمام صفات سے
(محدود طور پر) موصوف ہوں۔ اور جو انتی
کے شکھر پر چڑھے ہوئے ہوں۔ صرف اسلئے
کہ ان کا ناپائیدار جسم منشیہ کی طرح فانی ہے [illegible]
کیا آتما کی ترقی کا جو کہ اصلی اور لافانی چیز ہے
خیال نہ رکھنا چاہیئے۔ ان آتماؤں کو جن کا صرف
جسم ترقی کئے ہوئے منشیہ کہہ سکتے ہیں۔ تو ان
آتماؤں کو جو کہ پرماتما کے سمیپ بیٹھ چکے ہیں
اور جیون مکت ہی ہیں۔ منشیہ نہ کہتے ہوئے
رشی کیوں نہ کہا جاوے۔ جب تک ہم منشیوں
کو حیوان نہیں کہتے۔ تب تک رشیوں کو منشیہ
کے نام سے پکارنا ناجائز اور نامناسب ہے اور
یہی وجہ ہے کہ جہاں عام پرانے بزرگ۔ منو۔
گوتم جیسے آدمی تمام رشیوں کی تصانیف کو
پرمانک قرار دیتے ہیں۔ وہاں منشیہ کرت گرنتھوں
کو ایسا نہیں کہتے۔ بس دانا اور وچاروان پرش
اسی سے منشیوں اور رشیوں میں فرق دیکھ سکتے
ہیں۔ اگر کوئی انسان کوئی بات کہے۔ تو ہمارا
اختیار ہے۔ کہ ہم اسکو صحیح نہ مانیں۔ جب تک
وہ پرمان نہ دیوے۔ مگر جسکو ہم نے رشی مان لیا ہے
رشی کی پدوی دیدی ہے۔ اسکے قول اور کتھن
کو صحیح ماننا ہم پر فرض ہے۔ تاوقتیکہ ہم اسکے
کتھن کے برخلاف وید کی شہادت پیش نہ کرویں
جو لوگ رشیوں کی ہستی کے قائل ہیں جن شخصوں
کو یقین ہے کہ رشی لوگ۔ وید کو کول بات کیا
کرتے ہیں۔ جن صاحبان کا نشچہ ہے۔ کہ رشی

ان منشیوں کو کہتے ہیں۔ جن کے دماغ پوری
نشوونما پاکر پرماتما جو کہ گیان کا ایک مانند
بھنڈار ہے سے ملاپ ہونے کی وجہ سے ویدک
منتروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ اور جان سکتے ہیں
انکے لئے رشیوں کی تحریریں مستند اور پرمانک
ہیں۔ ہر ایک ویدک دھرم انویائی کے لئے
منوسمرتی کا پرمان پرمانک ہے۔ وہ شخص نہیں
کہہ سکتا کہ میں اسکو نہیں مانتا۔ اسپر یہی واجب
اور لازم ہے کہ وہ رشی واکیہ کو راست سمجھے
اور اسپر عمل کرے۔ تاوقتیکہ وید کا حکم اسکے
برخلاف نہ ملے۔ مگر مہاتما منشی رام۔ راشٹر
ٹھاکر دت۔ لالہ رلارام یا کسی اور منشیہ کے کتھن
کی نسبت ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ لوگوں کا اختیار
ہے۔ کہ ان کی بات کو مانیں نہ مانیں۔ جو لوگ
رشیوں کو منشیوں کے درجہ پر لانا چاہتے ہیں
وہ رشیوں کی حیثیت اور درجہ کو نہیں سمجھتے
اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رشی لوگ
دھرم کے معاملات میں با اختیار حاکم ہیں۔ جیسے
ہمارا اختیار ہے کہ قانونی معاملات میں عام
لوگوں کی باتوں کو مانیں۔ یا نہ مانیں مگر بااختیار
ہائی کورٹ کا فیصلہ ماننا پھر لازمی ہے۔ جب تک
ہائی کورٹ سے اعلےٰ حاکم Higher authority
کا فیصلہ اسکے فیصلہ کے برخلاف نہ ملے۔ بعینہ
ویسے ہی رشیوں کا فیصلہ دھرم کے معاملوں
میں ویدک دھرمیوں کے لئے یا ان شخصوں کے
لئے جو رشیوں کی قدر و منزلت سمجھتے ہیں
ہائی کورٹ کا حکم رکھتا اور ماننا لازمی ہے۔ اور
ان کا کوئی اختیار نہیں کہ وہ ان کے فیصلہ سے
چون و چرا کریں۔ تاوقتیکہ اس سے اعلےٰ
حاکم وید کا فیصلہ اسکے برخلاف نہ دکھاویں
میں نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے
کہ رشی لوگ منشیوں سے علیحدہ جماعت میں
شمار کئے جانے چاہئیں۔ اور ان کا کتھن

ان شخصوں کے لئے جو کہ رشیوں کی ہستی
کے قائل ہیں پرمانک ہے۔ یہ تو خود ان
لوگوں یعنی Indian [illegible]
کے لئے ہوا۔ لیکن بعینہ یہی مجلس کی حالت
جو شخص وید کو مانتا ہے۔ وہ وید کی حکم عدولی
نہیں کر سکتا۔ وہ شخص جو رشیوں کا ماننے والا
ہے۔ وہ رشیوں کے احکام کی نافرمانی
نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو مجلس وید کو مانتی
ہے۔ اسکو وید کے احکام ماننا لازمی ہے۔
جو مجلس رشیوں کی ہستی کی قائل ہے اور ان
کی قدر و منزلت کرتی ہے۔ وہ رشی واکیہ
کو پرمانک مانے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس مجلس
کے سدھانت اور اعتقاد وہی ہوں گے
جو کہ وید آدی ستیہ شاستروں کے سدھانت
ہیں۔ چونکہ آریہ سماج نے وید کو اعلےٰ ترین
Final authority
مانا ہوا ہے۔ اور دیگر ستیہ شاستروں کو
دوسرا درجہ دے رکھا ہے۔ اسلئے اگر
کسی ستیہ شاستر یعنی رشی دیانند کی
تصانیف میں بھی شامل ہیں کوئی ایسی بات نکلی
جسکو آریہ سماج بحیثیت مجموعی ویدک سدھانت
کے برخلاف قرار دیدے۔ تب اور صرف تب
وہ خاص بات غلط اور اپرمانک سمجھی جاوے گی
مگر اپنے فیصلہ سے پہلے ستیہ شاستروں کے
تمام کتھن آریہ سماج کے لئے پرمانک ہوں گے
اور دوسرے آریہ سماج کے سدھانت ہیں اور [illegible]
فیصلہ کو تا دکلیتہ قاعدہ یہ ہے کہ وید آدی ستیہ
شاستر (ستیہ شاستروں) میں کسی کو انکار نہ
ہوگا کہ رشی دیانند کی تصانیف شامل ہیں
آریہ سماج کے لئے پرمانک اور مانیہ ہیں۔
اسلئے ویسا ہی آریہ سماج کے ممبروں پر ماننا
لازمی ہے۔
انتم پرارتھنا میری یہ ہے کہ جو شخص دیانند

CC0, Gurukul Kangri Collection

ادی رشیوں کو منشی رام - ٹھاکر دت
وغیرہ جیسے بے اختیار منشیوں کے درجہ
پر گرانا چاہتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں
جیسے کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اُن کو
یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ کہ دھرم کے معاملہ
میں رشی لوگ بڑے با اختیار حکام کی طرح ہیں
اور ان کے تمام احکام ہمارے لئے واجب التسلیم
اور ہمارا کیا ہیں۔ اور کسی شخص کا جو کہ اس
سماج سے تعلق رکھتا ہو۔ جو کہ رشیوں کو
ادی درجہ دیتی ہے۔ جو کہ رشی دیانند پر
دیگر رشیوں کو دیتی رہی اختیار نہیں کہ رشیوں
کے کہن کے برخلاف [illegible] اور کہے۔ جب
تک کہ وہ مجلس مجموعی طور پر کسی رشی کے
کسی بیانات کو بیدورد حصہ قرار نہ دیوے

راقم
آریہ دھرم سیوک و ممبر انترنگ سبھا

۳

کیا سچے عیسائی ایسے ہوتے ہیں

منقول از ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۹ ساون سمت ۱۹۶۱

۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء کو مستغیث معہ اپنے فاضل عیسائی کونسل مسٹر پرتاپ رام چند بیرسٹر ایٹ لا اور ملزمان معہ اپنے معزز آریہ وکیل لالہ دیوی چند جی بی۔ اے (انبالہ) و مولوی عبد الغنی صاحب بی۔ اے (کرنال) پلیڈران چیف کورٹ پنجاب حاضر عدالت ہوئے۔ کیونکہ ہمارے معزز دوست جناب لالہ دوارکا داس صاحب ایم۔ اے اس تاریخ پر تشریف نہ لا سکتے تھے۔

کارروائی مقدمہ قریب ۱۱ بجے قبل دوپہر شروع ہوئی۔ اول باقیماندہ چند ملزمان کے بیانات لئے گئے۔ پھر مسٹر رام چند صاحب بیرسٹر نے نہایت استغاثہ بحث شروع کی۔ اور بیان کیا کہ شہادت استغاثہ سے ثابت ہے۔ کہ آریوں نے عیسائیوں کا دل دکھایا۔ اور حضرت عیسیٰ کی بابت ہتک آمیز الفاظ کہے۔ اسلئے فرد قرارداد جرم مرتب ہونی چاہیئے۔ اُن کی تقریر ختم ہونے کے بعد مہاشے دونی چند جی بی اے نے نہایت قابلیت کے ساتھ ڈیفنس کی طرف سے اُسکی تردید شروع کی۔ آپ نے بتلایا کہ جرم دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے کہ اصل دفعہ کی طرف عدالت کی توجہ دلائی جاوے جو حسب ذیل ہے۔

"جو کوئی شخص سوچ وچار کر مذہب کی نسبت کسی شخص کا دل دکھانے کی نیت سے کوئی بات کہے۔ . . . تو اُس جرم کا مرتکب ہوگا . . . . ."

ساتھ ہی رپورٹ لا کمشنران صفحہ ۸۴ جو کہ بمبئی صدر کورٹ کے فاضل جج مسٹر گبرن کی ایس رائے پر کہی گئی تھی۔ کہ "میری رائے میں یہ فقرہ نکال دینا چاہیئے" قابل غور ہے۔ جسمیں صاف طور پر بتلایا گیا ہے۔ کہ اس دفعہ کی رو سے یہ امر ثابت کرنا ازبس لازمی ہے کہ "رنج پہنچانے کا پہلے سے ارادہ کر لیا گیا ہو۔ نہ کہ دوران مباحثہ میں دفعتاً پیدا ہوا ہو" غرضیکہ فاضل وکیل نے نہایت عالمانہ طور پر ثابت کر دیا کہ قانونی نظر سے کسی جرم کا ارتکاب ہرگز نہیں پایا جاتا بعد ازاں واقعات پر بحث کرنیکے لئے آپ نے اپنی تقریر کے تین حصے کئے۔ اول متعلق ڈلدر سنگھ سارجنٹ پولیس ملزم نمبر ۲۔ جسکی بابت استغاثہ کی طرف سے بیان کیا گیا تھا کہ اس نے مستغیث اور ایک دیگر عیسائی گنگا لال گواہ استغاثہ کو و دیگر دیگر مجمع سے نکال دیا تھا۔ دوسرا متعلق پنڈت دھرم دیو ملزم نمبر ۵ جس کے خلاف توہین مذہب کی اور تیسرا حصہ متعلق بہ دیگر ملزمان تھا جن کی بابت اعانت کی شکایت کی گئی تھی۔ ان ہر سہ حصص پر جداگانہ بحث کرتے ہوئے آپ نے بتلایا۔ کہ سارجنٹ پولیس نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے قابل تحسین کام کیا۔ نہ کہ کوئی ناواجب حرکت کی اور نہایت عمدگی سے تقریر کر کے فاضل مجسٹریٹ کے دلپر نقش کر دیا۔ کہ در اصل ملزمان نے عیسائیوں کی ذرا بھی توہین نہیں کی۔ اس فاضلانہ بحث کے خاتمہ پر عالیجناب مسٹر جے۔ بی طامسن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت دلچسپ اور باموقعہ مگر مختصر الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور ملزمان کو بلا کسی مزید کارروائی کے رہا کیا۔ ان تمام واقعات کی تصدیق فیصلہ عدالت سے بخوبی ہوتی ہے۔ اسلئے ہم اس کا لفظی ترجمہ بجنسہ درج کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ عرض کر دینا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ عالیجناب مسٹر طامسن صاحب بہادر جبوقت سے ضلع ہذا میں تشریف لائے ہیں۔ ضلع کے ہر فرقہ و ملت کو اپنی دقیقہ رسی۔ انصاف پسندی اور تعصب سے متنفر پاکیزہ رویہ سے ممنون و مشکور کر لیا ہے۔ آپ کی سول گنہگاروں کی [illegible] جزئیات تک پر کامل نظر رعایا سے بلا تامل ملاقات و شریفانہ برتاؤ مشتہر رہا ہے۔ کہ واقعی آپ ایسے لائق و فائق افسر ہیں۔ جن گورنمنٹ گورنمنٹ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ کیونکہ امید تھی کہ ایسے ضلع میں جہاں کہ عیسائیوں کی طرف سے مقدمہ بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا تھا۔ جہاں کہ بقول خود عیسائی صاحبان ہمارے کمشنر [illegible] صاحبان نے بھی ان کی حوصلہ افزائی میں پورا حصہ لیا تھا۔ ایسے بے لاگ طور پر انصاف مل سکتا لیکن باایں ہمہ پرماتما نے آریوں کی مدد کی اور آخر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی چھانا۔

ترجمہ حکم عدالت فوجداری باجلاس مسٹر جے بی طامسن صاحب بہادر ایم اے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کرنال۔ مورخہ ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

سرکار بذریعہ مسٹر البرٹ جوزف پینٹری ورسس پروبیٹنر عیسائی واعظ متعینہ کرنال

بنام

(۱) کشن سروپ کلرک خزانہ (۲) رلدو سنگھ سارجنٹ پولیس (۳) کرم چند ہاسپٹل اسسٹنٹ پلیگ ڈیوٹی کرنال (۴) ہری شنکر بی اے (۵) دھرم دیو اپدیشک آریہ سماج (۶) کندن لال پنساری (۷) کندن لعل اہیر

جرم زیر دفعہ ۲۹۸ و $\frac{۲۹۸}{۱۰۹}$ و ۳۵۲ تعزیرات ہند

استغاثہ یہ ہے کہ شروع جون میں بروز اتوار ایک عیسائی واعظ یعنی مستغیث گرجا سے واپس آرہا تھا۔ جبکہ اُس نے ایک آریہ کو چوک میں وعظ کرتے اور عیسیٰ کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرتے پایا۔ جنسے کہ ہر ایک سُننے والے عیسائی کا دل دُکھے عیسائی نے منع کیا۔ لیکن دھرم دیو آریہ دیگر ملزمان سے حوصلہ پاکر بار بار وہی الفاظ دہراتا رہا۔

مستغیث کا بیان ہے کہ دہرم دیو نے عیسیٰ کو حرامی۔ کنواری کا بیٹا۔ حرامی انسان" کہا بعض گواہان استغاثہ ان الفاظ کو اور بھی زیادہ ہتک آمیز فقرہ کی شکل میں بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جو فقرہ استعمال کیا گیا تھا۔ وہ حرامی بچہ تھا۔ یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ یہ بیان کہ آریہ فریق نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ مشنری لوگ عیسائی شدہ خاکروبوں کی میموں کے ساتھ شادی کر دیتے ہیں۔ درخواست استغاثہ میں درج نہیں ہے۔ شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ اسکا اصل جرم کیساتھ پورا تعلق نہیں ہے۔ یا یہ کہ یہ زیادتی انگریز مجسٹریٹ کو ملزمان کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے رکھی گئی ہو۔

شہادت: استغاثہ میں دو عیسائیوں۔ تین مسلمانوں اور ایک ہندو کے بیانات شامل ہیں۔ غایت سے غایت دو عیسائیوں کو چھوڑ کر باقی گواہان میں سے کوئی کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور ہم بلا تامل کہتے ہیں کہ کسی معمولی معاملہ میں مقابلہ مستغیث اور اُسکے گواہان کے ہم ملزمان کے بیانات کو زیادہ وزن دار سمجھتے ہیں جن میں کہ ایک بی اے ہے۔ ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ ایک پولیس سارجنٹ اور ایک پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ والا کلرک شامل ہے۔

ملزمان کا بیان کہ جب دہرم دیو نے چوک میں وعظ شروع کیا تو عیسائیوں نے بُرا مانا۔ انہوں نے اپنی ناراضگی صاف طور پر ظاہر کی اور آریوں سے کہا کہ چلے جاؤ۔ مستغیث کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ وہ جوش میں بھرا ہوا آیا اور کہا کہ میں اپدیشک کا سر توڑ دونگا۔ اگر اس نے جگہ نہ چھوڑی

استغاثہ کے ایک گواہ قُدرت اللہ کے بیان میں اس امر کی شہادت موجود ہے۔ کہ عیسائیوں نے ظاہر کیا۔ کہ وہ چوک کو خاص اپنے واعظوں کیلئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ اور صفائی کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہی بات تھی جو بناء فساد تھی۔ عیسائیوں نے خیال کیا کہ آریہ ہماری زمین پر دست اندازی کر رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ ناراض ہوئے

عدالت کی رائے میں مقابلہ بیان استغاثہ بظاہر یہ بہت ہی اغلب ہے۔ کہ بناء فساد یہی ہو۔ فی الجملہ عدالت کی رائے میں بہتر شہادت پر مبنی ہے اور استغاثہ کے ایک گواہ سے بھی اسکی کچھ تائید نہیں ہوتی ہے۔

پس یہ خیال کرکے کہ اصلیت تنازعہ کی یہ تھی۔ اور عدالت کو یقین ہے کہ یہی تھی ممکن ہے۔ کہ آریوں کی زبان سے بعض کلمات جوشیلے ایسے نکلے ہوں۔ جنپر اطمینان کے وقت وہ افسوس کرتے۔ لیکن عدالت فوجداری میں اُن کو ایسے کلمات کی بنیاد پر لانا معقول نہیں ہے۔ جو اُن سے جوش کی حالت میں اس وجہ سے مجبوراً نکلے ہوں کہ وہ خیال کرتے تھے اور اُن کا یہ خیال ٹھیک تھا۔ کہ اُن کے اُن حقوق میں دست اندازی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو دیگر رعایائے حضور ملک معظم کے ساتھ بالاشتراک رکھتے ہیں۔ لہذا عدالت حکم دیتی ہے کہ ملزمان ڈسچارج کئے جاویں

واقعات و فیصلہ مندرجہ بالا کو پڑھ کر نتیجہ صاف اور صحیح طور پر نہیں نکالنا کہ عیسائیوں کے ایک اونچے پروبیٹنری واعظ نے معزز اور تعلیم یافتہ آریوں کو خواہ مخواہ دو تین ماہ تک غیر ضروری تکالیف میں پھنسایا۔ اور ضلع کرنال میں خصوصیت کیساتھ نہایت ہی نا واجب طور پر بڑے بھاری جوش (excitement) کے پھیلنے کا باعث ہوا اگر ہمارے بیدار مغز اور فاضل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی انصاف پسند طبیعت پر اُسکے اس غلطی جھوٹے بیان کا کہ "آریوں نے یہ کہا تھا۔ کہ پادری لوگ عیسائی چوہڑوں کو میمیں بیاہ دیتے ہیں" ذرا بھی اثر پڑ سکتا۔ ہم اپنے معزز پادری دوستوں کو بہت ادب سے صلاح دیتے ہیں کہ وعظ جیسا نازک اور سنجیدہ کام زیادہ تعلیم یافتہ اور حلیم طبیعتوں سے لیا کریں۔

یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ ایسے کرتے ہوئے ہمیں دلی رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے اس جھگڑے کو عدالت تک پہونچانے میں نہ صرف اس غیر ضروری پیش بینی کا کام لیا گیا جو کہ مستغیث کی بیجا زیادتی اور آریہ اپدیشک پر اُسکے ناشائستہ حملہ کے خوف سے ان کی طبیعتوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ اور جس کی

[illegible] غالباً ان کو اندیشہ ہوا ہوگا کہ
لوگ ان کو فوجداری عدالت
[illegible] پیش. بلکہ بعض ذی اثر اور
[illegible] عیسائی لوگوں کی صلاح و مشورہ
[illegible] استغاثہ ہذا لکھا گیا. نہ صرف یہی
بلکہ ہر طرح سے علی الاعلان بھی مستغیث کو تسلی
ہمارا خیال ہے کہ انہی اثر کے زعم میں ان
[illegible] اور مناسب اشارات سے لاپرواہی کی
[illegible] جو ہمارے ایک اور غیر متعصب معزز عیسائی
[illegible] دوستانہ طور پر کہے گئے تھے ہمارا
خیال صرف سُنی سنائی باتوں پر ہی مبنی نہیں ہے
بلکہ ان واقعات پر ہے جن [illegible] ایک یہ ہے
عیسائی فرقہ کے ایک معزز ممبر گروہ نے اپنے
[illegible] ہم مذہب معزز کے روبرو پرائیویٹ طور پر
اس امر کا صاف الفاظ میں اقبال کیا ہے۔

غرض اصلیت استغاثہ خواہ کچھ ہی ہو. مگر اس
میں شبہ نہیں کہ آریوں کو اس سے چند عمدہ اور
قیمتی سبق ضرور ملتے ہیں جن کی طرف کہ ہم ناظرین
کی توجہ کھینچنا چاہتے ہیں. گو اس میں خود ابھی
[illegible] نہیں اور نہ ہی شک و شبہ کی گنجائش ہے
گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہمارے لئے بالخصوص
اور دیگر رعایا کے لئے بالعموم بہ ما تحت [illegible] بڑی
[illegible] حکمت. انصاف اور ترحم پروری کا نتیجہ ہے
[illegible] ہر ایک آدمی پر خواہ کتنی ہی افتادگی کیوں
[illegible] جائے پھر سے اُبھرنے اور سدھرنے کے لئے
[illegible] کیا کرتے ہیں۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ.

(۱) ہم ہمیشہ سچائی. ایمانداری اور انصاف کو
مد نظر رکھیں. اور ہمارا کوئی بھی لفظ اور کوئی
حرکت ایسی نہ ہو جو اُن سے مغایرت کو لئے
ہوئے ہو.

(۲) سچائی. ایمانداری اور انصاف کو مد نظر
رکھتے ہوئے ہی اگر ہم سازشوں کے شکار ہوں
اور اگر ہمارے گلوں میں جھوٹ اور تعصب
سے بنائے ہوئے پھندے ڈال بھی دئے جاویں
نہ صرف یہی بلکہ بعض بدنام کنندہ نکو نامے چند
او نے ویسے عہدہ دار وہ پروہ دیکھ کر میں ضرور
کہونگا کہ بزدلوں میں دوبدو مقابلہ کی جرات
ہرگز نہیں ہو سکتی) ہماری بربادی میں کوئی
کسر نہ بھی اُٹھا رکھیں" تاہم ہمیں گورنمنٹ عالیہ
کے نیک اور عادل اور انصاف پسند اور اُس کے
نیچے نیک طبیعت اور بے لاگ ہمارے افسروں پر
بھروسہ رکھنا چاہئے۔ اور ذرا بھی ہراسان
ہونا مناسب نہیں۔

(۳) ہمارے اُپدیشک اور خود ہم لوگ پرچار میں گو
اب بھی کافی شائستگی. مناسب طور و طریق اور
وافی حزم و احتیاط سے کام لیتے ہیں. تاہم ہمارا
فرض ہے کہ ہماری طبیعتوں. ہمارے چند بول
اور ہماری کوششوں میں ایسا غیر معمولی اطمینان -
ایسا غیر معمولی حوصلہ اور ایسی عجیب برداشت
ہونی چاہئے کہ منافق لوگ خواہ کسیقدر [illegible] اور
میں کہونگا کہ خواہ کسیقدر چالبازی سے بھی
کیوں نہ کام. لیں آخر میں وہ خود اپنے کئے پر
شرمندہ نادم اور خجل ہوں

کیوں ناظرین آپکے دل میں یہ سوال نہ ہوتا
ہوگا. کہ آریہ سماج کیا تھا ایسی مقدمہ بازی کی خبریں
کبھی چاروں طرف سے سنائی دیتی تھی یہ
بیشک یہ نہایت افسوسناک ہے کہ آریہ سماج اس میں
قطعی مجبور تھا. کیونکہ ہندو. جینی. مسلمان اور
عیسائی وغیرہ ہر ایک فرقہ کے لیڈر. دلیل عقل
اور مباحثات تحریری و تقریری سے اپنی جیت نہ دیکھ
کر نہیں نہیں جیت تو کیا بلکہ یہ دیکھکر کہ باوجود
ان کی سرگرم کوششوں اور باوجود اُنکے بیشمار توڑ
جوڑوں کے لاتعداد لوگ آریہ سماج کی شرن میں چلے ہی جا
رہے ہیں اور روکے نہیں رکتے. اب اس بات پر
تُل گئے ہیں کہ قانون کی حمایت حاصل کر کے وہ
کامیابی جو از روئے قلم او زبان سے: حاصل نہ کر سکے مقدمہ بازی کی
سے حاصل کریں. مگر مجھے ایسا خیال ہے [illegible] جو
تواریخ کا باقاعدہ مطالعہ کرنیوالے سمجھتے ہیں کہ یہ صورت
لازمی طور پر پیدا ہوئی ہے اور ہونی چاہئے تھی. اور
اسلئے آریوں کو چاہئے کہ حوصلہ نہ ہاریں اپنے غیر ضروری
اخراجات کو یک لخت بند کر دیں اور ایسے موقع کی تاک
میں رہیں. میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آریہ سماج کی ترقی میں
آج گو یہ سب سے آخری مرحلہ نہ ہو لیکن اسمیں بھی شبہ
نہیں کہ آخری سے بھی بہت ضروری ہے. اور اسلئے اب
اگر اس کٹھن منزل کو سخت دلیری. صبر اور استقلال
سے طے کر لیا تو صرف دو اور صرف آخری دو منزلیں
باقی رہ جاویں گی. جنکی طرف کہ پھر کسی وقت آپکی
توجہ منعطف کراؤنگا. کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس منزل
کے طے ہوئے بدون ہی آپکی توجہ باقیوں کی طرف ہو جانے سے
نقصان پہونچے اور کیا پتہ ہو کہ

قسمت کو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اور اپنے انصاف پسند
فاضل اجل. بیدار مغز صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
بہادر کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ باوجود کہ
عیسائیوں نے اصلی واقعات کو ناواجب رنگ دیکر
ایک بااختیار اعلیٰ افسر کو آریوں سے متنفر کرنے
میں کچھ کسر نہ چھوڑی تاہم آپنے ہمارے عادل و ہر دلعزیز
شہنشاہ معظم کے سچے اور رعایا کے بہی خواہ [illegible]
داد رسی نہیں [illegible] ہونیکا پورا ثبوت دیکر نہ صرف ہماری
ہی بلکہ جملہ سمجھدار و غیر متعصب شرفا کی طبیعتوں
کو اس عالی بارگاہ میں شکریہ کے بوجھ سے قطعی
جھکا دیا ہے. جسکے لطف و کرم نے کہ ہمیں ایسی اعلیٰ
گورنمنٹ عطا فرمائی ہے.

راقم
نرسنگھ داس سیکرٹری آریہ سماج کرنال

(نوٹ) اس مقدمہ کے متعلق اصلی حالات دیر سے
پہنچنے کی وجہ سے کوئی خبر بھی قبل ازیں درج
نہیں کی جا سکی ایڈیٹر

Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

پھلور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو ہوگا۔ سجن پرشوں سے بنتی ہے کہ تاریخ مقررہ پر تشریف لاکر اُتسو کی شوبھا دو بالا کریں۔ آتما رام منتری

آریہ سماج بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں ۲۵ اگست کو بہ تقریب تیوہار کرشن بندن ایک بھاری ہون ہوا۔ اور مہاشے بابو لال جی اُپ پردھان نے ایک موثر ویاکھیان دیا۔

نوشہرہ ضلع پشاور میں گذشتہ ۲۰ اگست کو مہاشے رام نند گوبند سہائے و شام جی اور مہاشے رگھبر دیال جی کے سپتر کا سنسکار ہوا۔ ان حسب ذیل دان کیا گرو کل عہ۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر عہ۔ ڈی اے وی کالج عہ۔ یتیم خانہ فیروزپور عہ۔

رام نگر آریہ سماج کے ممبروں نے دھرم ویر پنڈت تلسی رام جی کی بے وقت موت پر سخت افسوس اور اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔

گوڑگانوں آریہ سماج میں بابو چندو لال جی پردھان نے ۵ اگست کو ہون کرایا۔ ۲۶ اگست کو یہاں پرچودھری گیان سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور حسب ذیل دان دیا۔ گروکل عہ۔ ویدپرچار فنڈ عہ۔ لوکل سماج عہ۔ لوکل ویدپرچار فنڈ عہ۔ (منیرالدین معہ)

شکر گڈھ آریہ سماج کے پردھان لالہ جیون لال جی کے بزرگ بھائی شرمان لالہ دولت رام جی کا ۲۲ اگست کو دیہانت ہوگیا۔ سنسکار وید ورکت ہوا۔ مبلغ للعہ روپیہ مندرجہ ذیل فنڈوں میں دان دیا گیا۔ گروکل عہ۔ ویدپرچار عہ۔

یتیم خانہ فیروزپور عہ۔ یتیم خانہ بریلی عہ۔ زنانہ آلہ اجمیر عہ۔ کنیا زنانہ آریہ سماج جالندھر عہ۔ ڈی اے وی کالج عہ۔ لوکل سماج عہ۔

لالہ بھیم سین جی سابق پردھان آریہ سماج سیالکوٹ حال مقیم متھرا کے پوتے کا ان پراشن سنسکار وید ورکت ہوا۔

ودھو چک آریہ سماج میں گذشتہ ۲۰ اگست کو پنڈت ہرشچندر جی کا لکچر ہوا۔ حاضری تقریباً پانچ صد تھی۔ مضمون دان تھا۔ یہاں سماج کے جلسے بارونق ہوتے ہیں۔ جسمیں ہندو اور مسلمان بھی دلچسپی سے شامل ہوتے ہیں۔

آریہ سماج جھنگ کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ منتری مہاشے نویدن کرتے ہیں کہ ان تاریخوں پر آریہ صاحبان اپنے اُتسو نہ رکھیں۔ تاکہ یہاں کے لوگوں کو کاش اُپدیشکوں کے نہ ملنے سے ہانی نہ ہو۔

انتخاب عہدہ داران آریہ سماج موانہ کلاں ضلع میرٹھ حسب ذیل ہوا۔ لالہ متھرا داس جی پردھان۔ لالہ رام چند سہائے جی اُپ پردھان۔ لالہ گھنشی لال جی منتری۔ ماسٹر دیو دت جی اُپ منتری۔ لالہ شنکر لال جی کوشادھیکش اور لالہ مرلیدھر جی پستکادھیکش مقرر ہوئے۔

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کے عہدہ داران کا انتخاب سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ ناگرمل جی پردھان۔ لالہ بارو مل جی اُپ پردھان۔ لالہ شردھا رام جی منتری۔ لالہ ٹھاکر داس اُپ منتری۔ لالہ درگا داس جی کوشادھیکش۔ اور لالہ پرمانند جی پستکادھیکش مقرر ہوئے۔

آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر کا چھٹا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۱-۲۲ و ۲۳ ستمبر سنہ حال قرار پایا ہے۔ اسلئے سنیاسی۔ اُپدیشک و لکچرار مہاشیوں سے سونہ نویدن ہے۔ کہ تشریف لاکر اُتسو کی رونق بڑھا دیں۔

آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور میں ۲۰ اگست کو رکھشا بندھن سنگھ ورن ہون ہوا۔ اور مہاشے رگھبیر سنگھ کے گھر ایک پتر کا جات کرم سنسکار ہوا۔ ۵۰ کے قریب حاضری تھی۔ ۱۰ ادمی مہاشہ گمبھیر سنگھ سے آئے تھے۔ جنہوں نے سنسکار میں بھی کیس حصہ لیا۔ مہاشیوں نے مبلغ ۵ روپیہ پاٹھ شالہ فنڈ و لائبریری کو دیا۔

ملتان آریہ سماج میں ایک لوکل اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ خاص شہر ملتان میں اُپدیشک واردھیاپک کا کام کرنا ہوگا۔ مگر چند روز کے لئے علاقہ میں بھی پھرنا ہوگا۔ سنسکرت تھوڑا ویدک سدھانت اچھی طرح جانتا ہو۔ تنخواہ معقول حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواست بنام منتری۔

آریہ سماج دینا پور کا سالانہ اُتسو ۱۵-۱۶ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ بہار بنگال آریہ پرتی ندھی سبھا کا ورشک اُتسو بھی اسی جگہ ۱۷ اکتوبر کو ہوگا۔

بھٹہ پنج آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ لکچرار صاحبان پنڈت رگھونندن بلبھ گڑھ کی منڈلی ہوگی ۲۲ و ۲۳ ستمبر کو ہوگا۔

گوہرہی آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ کرپا رام صاحب پردھان۔ لالہ بالکشن صاحب اُپ پردھان۔ لالہ لکھپت رائے صاحب منتری۔ پنڈت نانک چند اُپ پردھان۔ لالہ متھرا داس جی کوشادھیکش۔ پنڈت ٹھاکر دت پستکادھیکش۔ لالہ کرپا رام چوہدری ولالہ دیوکی نندن پردھان بھجن منڈلی۔ لالہ پرمانند و لالہ دینا ناتھ و لالہ ہیرا نند پرنستھت ممبران۔

۱۱ اگست کو پنڈت لالہ لکھپت رائے جی کے ہاں بالک اُتپن ہوا۔ جسکا جات کرم سنسکار ہوا سائنکال کے سمے منتری جی نے ۔۔۔

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھ فلاسفی۔ قدیم از سنسکرت کی سانکھ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۲ؔ

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور کریاؤں کا ورنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۱؎

مسیح مذہب کا مخرج بودھ مذہب ہے متوازی اہم ہردو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ وغیرہ علما کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱؎

اسلامی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ہردو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۱۲ؔ

اُپنشد جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ (۱) دیباچہ (۲) لفظ اُپنشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۳) اُپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اُپنشد (۴) عام تصنیف زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کُل اُپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱؎

سنسکرت زبان کی عظمت جسمیں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علما نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱؎

اتھرو وید درشن مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پلیڈر ملتان جسمیں جگہ جگہ وید کے پرمان دئیے ہیں قیمت ۴ؔ

مسلمان اور تہذیب یعنی ہانگ گرینوں سے ملنے جلنے کے فوائد ہے۔ سرکار دربار بیر شادی وغیرہ سے متعلق ہیں۔ رسم و رواج ہند خاص بھارت نویسوں کی عام واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ۔ قیمت ۸ؔ

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ۔ سودھ گنیہ۔ نانک شاہی۔ اوداسی۔ گنج بخشی۔ رام رائی۔ ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابا لالی۔ پران ناتھی۔ سادہ۔ سنت نامی۔ شیو نرائنی۔ رام سنیہی۔ شیو نرائنی۔ شری دھرامی۔ نانک۔ چار کیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱؎

نوٹ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ارتھ دھرم کا مختصر جیون قیمت ارتھ کو یورپین محققین و ڈاکٹر لوگوں کی رائے سے ثابت کو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؎

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا انجمنوں کو اچھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کر پا کر کے منگوائیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۔	۱؎
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	۱۲ؔ
ویدوں میں تہذیب ۱ پائی ۱۰۰	۴ؔ
ہم ہندو دھرم یا آریہ سماج قیمت ۱ پائی ۱۰۰	۸ؔ
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰	۴ؔ

ایڈیشن سنجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ۔

قیمت فی جلد ۵ؔ

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ۔ درخواست خریداری بنام ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

مفت ایک ٹکٹ نصف آنہ کا لگا کر دیسی پرشے کے نئے نمونے دفتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گرون لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کُلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبرا حکمت لطیفی و عملی کیمیا نمبر ۲	۱؎
” نمبر ۲ علم الٰہی	۱؎
” نمبر ۳۔ الہامیوں کی خیال فعال	[illegible]
” نمبر ۱۵۔ تہذیب الاخلاق	[illegible]
” نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان	[illegible]
” نمبر ۲۰۔ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	[illegible]
” نمبر ۲۱۔ فتاوائے الکھدھاری	[illegible]
” نمبر ۲۷۔ صحت جسمانی و افعالی	[illegible]
” نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
” نمبر ۳۶۔ موت اور اس کے بعد کے حالات	۸ؔ
” نمبر ۳۷۔ شاستر و جمہوریت وغیرہ	[illegible]
” نمبر ۳۸۔ حکایات و روایات	۱؎
” نمبر ۳۹ وضوح منطقی	۵ؔ
” نمبر ۴۰۔ تجارت و صنعت دستکاری	[illegible]
” نمبر ۴۰ متعلقہ راج منطقی	[illegible]
” دھانا تیاگی	[illegible]

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کا خریدار کو فی روپیہ نصف آنہ کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر باقی نمبرات بھی زیر طبع ہیں۔

چھاپکر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات و شرائط لازمی کا بندوبست اسپرت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجائے گی۔ اس فنڈ میں داخلے کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و مطابقت و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر دیکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱۲
ستیارتھ پرکاش	۱۲
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۲
سنسکار ودھی	۱۲
نروکت	۱۰/
اشٹا دھیائی مول	۳/
آریہ بھونے	۳/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ودیا بھانو	۳/
شاستراتھ فیروزآباد	۱/
ویدوردھ مت کھنڈن	۳/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانت نوارن	۶/
میلہ چاندپور	۱/
شاستراتھ کاشی	۶/
آریہ اودیشیہ رتن مالا	۶/
گوکرونا ندھی	۱/
بھرم اچھیدن	۱/
انو بھرم اچھیدن	۶/
ہون منتر	۶/
سونتو یہ انتو یہ پرکاش	۱/
سو یکار پتر	۶/
ویدانگ پرکاش سمپورن	۲

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔ **المشتہر**

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	۱/
سندھیا منتر	۱/
گنجینہ بھجن	۸/
تا دیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ مت کا عروج	۱/
جیون چرتر سہوبان حصہ اول	۱/

حصہ دوم

مخزن اسرار حصہ اول	۸/
حصہ دوم	۳/
سداچار پربودھ	۶/
پھول	۱/

ناگری ٹائپ

ایک اپٹڑہ ستری کی یاترا قیمت مجلد ..	۱/
پربھوشن پرکاش	۱/
جیون چرتر سہوبان حصہ اول	۹/
برہمچریہ مجلد	۱/
ستری دھرم نیتی	۱/
دلیش درن پرکاش	۱/
گنجینہ بھجن	۸/

اشتہار – ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا لاٹھہ وکپڑا لنگی۔ ٹپکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت **المشتہر** لاہور مل بی۔ اے منیجر کاٹھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۶ر۔

راجکماری کسم ایک دلفریب ناول ہے جسمیں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقاید کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت مجلد ۱۲/۱ر

بہروپیا چتر – یہ ایک ناول ہے جسمیں ایک ہیرو کے عشقیہ راز و نیاز اور ظاہرہ باطن بہروپیا کاروں کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور مفید سبق دیا گیا ہے۔

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri

रजिस्टर नंबर ل ۳۹ / رجسٹر نمبر ل ۳۹

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्मप्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ۴ ؏ / طالبعلموں سے ۳ ؏ } ہر ایک سے بلا پیشگی

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	۱۹ بکرمی سنہ

دھرم ویر کی یادگار

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا معہ ایک دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر شری پنڈت لیکھرام اور سانکھی دھرم ہتنی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یکی متوں کے جال سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خریدکر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ... ہوں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۵ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۰ روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس۔ مصنفہ ماسٹر مول چند جی اس گرنتھ میں پوراتک گاتھاؤں کو ٹھیک کر دکھلایا گیا ہے کہ اسکندپوران بارہویں تیرہویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے تاریخی تمثیلوں اور حوالوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ ؍

ویرانگنا۔ ستریوں کے چرتر ترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۲۵ کے قریب مشہور و شجاع دیرانگناؤں اور ستی دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ ؍

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رود دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ ؍ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوایئے۔

بھارت کی شجاع و عالم ستریونکے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جس میں بھارت کی دکھیات ودوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسدہ کاریوں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے مثلی و نہی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف مخبلہ اُن جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی کنیکئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سنیوگیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتر ابیر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و باگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دباگو لکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولاجھا کا سمواد۔ لکھ کر مصنف نے پرانی دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ر ہے۔ لیکن پورے سٹ کے خریدار کو ۱۰ر میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۸ر

عجیب تواریخی مفید و دلکش داستان

آجکل کے نوجوان عجیب و دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو [illegible] کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے [illegible] دیش بھائیوں کے بگاڑنے میں کامیاب [illegible] بھاؤوں اور اعلیٰ خیالات [illegible] دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے [illegible] لکھی جاویں۔ جس کے لئے [illegible] لال جی نے ہر لٹریری [illegible] دھاستیہ [illegible] کے لئے یہ چار ٹریکٹ [illegible] جا سکتے ہیں جن [illegible] سکندر اعظم کی پوتی کی [illegible] قابل کرنے۔ دیش

کنیا کے آنے نیتی وان چانک کے کامیاب یتن نے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔

(۱) راجہ چندرگپت کا رکشا نا سکندر اعظم کی پوتی سے وداہ (۲) یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندرگپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وداہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل۔ سیواجی کا دربار میں آنا قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳ر)

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے سورت اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وداہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وداہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وداہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ر رکھے چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاوے گا۔ **درخواست** خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پاچھ دیلو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی پر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ سچی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی اور یورپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہے کہ یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح حالات سے معمور ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں دو ایسے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح تحریر ہو گئے تھا وہ بیدر اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رواداری پر سب کی کتاب ہے آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے فیمت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۴۰۰ صفحہ قیمت ۱ر ابتھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں ۔ (سنیوبرت لال درمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوامی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن احباب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک انوپم پستک ہے قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CCO, Gurukul K

جلد ۱۶ | مطبوعہ یکم اسوج سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء روز جمعہ۔ جالندھر شہر | نمبر ۳۴

واقعات اور مفید اسن

جاپان اور کوریا کے مابین گزشتہ ماہ اگست میں عہدنامہ ہوگیا ہے۔ جسکی رو سے کوریا جاپان کے زیرسایہ رہیگا۔ اور دوسری اقوام سے بلا مشورہ جاپان کوئی کام تجارتی یا جنگی نہ کرسکے گا۔ جاپان کی [illegible]

پارلیمنٹ میں ایک تجویز پیش ہونیوالی ہے کہ برہما کو ہندوستان سے الگ کردیا جائے اور برہما کے ساتھ ملایا اور بحرالکاہل کے جزائر شامل کردئے جاویں۔ اور ان تمام مقبوضات کا جدا وائسرائے مقرر ہو۔ اسمیں کلام نہیں کہ اس طریق سے برٹش گورنمنٹ بہت سے نئے مقبوضات کا برہما کے ساتھ الحاق کرسکے گی

بریلی کالج کے لئے کارکنان کمیٹی نے گورنمنٹ کے انتظام پر مبلغ ایک لاکھ روپیہ کی رقم کے چندہ کا اقرار کیا تھا۔ جسمیں سے اسوقت تک ۷۵۰۰۰ روپیہ جمع ہوچکا ہے۔ ۲۵ ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ ممکن ہے اس چندہ کی فراہمی سے پہلے ہی گورنمنٹ اب پرشادہی منتظمان پر کرکے کالج کو قایم رہنے دے

بلاسپور کے راجہ کسی خاص کارن سے ریاست سے برطرف ہوئے تھے۔ دیوان اور ریاست کے سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت راجہ صاحب کا گذارہ تھا۔ تیرتھ بنارس اور ہردوار وغیرہ تیرتھوں پر اپنی زندگی گذار رہے تھے۔ اب سرکار نے پھر اسی ریاست میں آنے اور ریاست کا کاروبار سنبھالنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے

بمبئی پرانت میں قحط کے خطرناک نشانات نظر آنے لگے ہیں۔ غربا کی مدد کے لئے ابھی سے سرکار کی جانب سے احکام جاری ہوگئے ہیں

ہمعصر انڈین میرر کلکتہ کانگرس کے جلسہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے باقی حصوں کے لوگوں کو بمبئی والوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے ورنہ مالی حالت کے لحاظ سے ناکامی کا مقابلہ ہونا مشکل ہے۔ پنجاب میں برسات کی خبریں ۱۰ ستمبر سے آرہی ہیں۔ اور اگر یہی برسات راجپوتانہ اور بمبئی میں بھی پہونچی تو کچھ فارغ البالی کا امکان ہے۔ ورنہ قحط کے آثار تو سب طرف سے ظاہر ہورہے ہیں۔

شریمان لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن ۱۷ اکتوبر کو شملہ پہونچیں گے۔ استقبال پبلک ہوگا۔

ایک ٹائپ رائٹر سے لکھنے والے نے نیویارک میں ۷ گھنٹہ کے اندر ۴۴۲۰۹ الفاظ لکھے ہیں انسانی ہاتھ تربیت پاکر مشین کا سا کام کرسکتا ہے

زار روس نے اپنے نوزائیدہ بچے کو وارث تخت قرار دیدیا ہے۔ اور ایک اعلان جاری کردیا ہے کہ اگر زار وچ کے نوجوان ہونے سے پہلے جاری مرتیو ہوجاوے تو وہ تخت کا والی ہوگا اور گرینڈ ڈیوک میکائیل کو اس کا ریجنٹ قرار دیدیا ہے۔

کوئین وکٹوریہ [illegible] گذشتہ سال میں ۸۴ ٹن وزنی بائبلیں جن کی تعداد ۱۱۶۳۷۰ کتابیں تھیں۔ ممالک غیر میں مذہبی پرچار کے لئے بھیجی گئیں۔ یہ کتابیں ۱۱۴ زبانوں میں تھیں۔ انگلستان کے لوگ انجیل مقدس کے پرچار میں بڑا روپیہ صرف کر رہے ہیں

دہولپور کے مہاراجہ صاحب کو مارچ سنہ ۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن گدی پر بٹھاویں گے۔

سویز آبنائے کو کاٹ کر جب سویز نہر بنائی گئی تھی۔ اُسوقت کروڑہا روپیہ صرف ہوا تھا۔ مگر اس سے جسقدر فوائد موصول ہوئے ہیں اُسکے مقابلہ میں وہ سب اخراجات ہیچ ہیں ویسے ہی اب مسٹر ماریلیا نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ جبرالٹر کے نیچے سے ایک سرنگ نکال کر یوروپ اور افریقہ کو ملادیا جاوے۔ جس سے ریل کے ذریعہ مہینوں اور ہفتوں کا سفر دنوں اور گھنٹوں کا کام رہ جاوے۔ یوروپ والوں کے پاس ودیا اور اچیہ بل ہے۔ جسقدر چاہیں اُنتی کرسکتے ہیں۔

چینی گورنمنٹ میں بھی کچھ جان سی پڑتی نظر آتی ہے۔ اُسنے منچوریا کی حد پر چالیس ہزار فوج بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔

جاپان نے کوریا کے فوسن بندر سے دارالسلطنت سیول تک ریلوے لائن بنانے کا وچار کیا ہے۔ جسکے لئے ۲۲½ لاکھ روپیہ اُدھار مانگا ہے۔ دیش ابھیمانی جاپانی بلاسود اسکے لئے روپیہ دے رہے ہیں۔

بڑودہ ریاست میں قرضہ بڑھ رہا ہے بیوپار کم اور مندہ ہورہا ہے۔ وہاں کے بیدار مغز لوگوں نے "بیوپار ہت وردھک" نامی سوسائیٹی قایم کی ہے۔ کہ تجارت کو ترقی دیوے۔ وشیہ جنوں کو اپنا کرتویہ پالن کرنے کے لئے اُتم موقعہ ملیگا

بزرگ مسٹر دادابھائی نوروجی کا جنم دن ۴ ستمبر ہے۔ گزشتہ ۴ ستمبر کو آپ کی عمر ۸۰ سال کی ہوگئی۔ آپنے ۶۰ سال لگاتار تن من سے بھارت ورش کی سیوا کی ہے۔ گزشتہ ۴ ستمبر کو

Digitized by eGangotri

ڈاکٹر بہال چندر کی ڈھیکشا میں خزانچی کانگرس جی انسٹی ٹیوٹ ہال میں بڑی دھوم دھام سے آپ کا جنم اُتسو منایا گیا تھا۔ الہ آباد سے بھی ایسے جلسہ کی خبریں آئی ہیں

صوبہ چلی ملک چین میں بوکسروں کے جوابی نے کا پھر شور اُٹھا ہے۔ امریکن پادری قتل کے ڈر سے بھاگ رہے ہیں۔

پاپونیر کی ایک منقول خبر سے اپنی مان ہانی سمجھ کر دہلی کے بیرسٹر مسٹر کلیرنس ہیٹرب نے مارننگ پوسٹ پر ایک لاکھ روپیہ کی مان ہانی کا دعوے کیا تھا۔ ایک سال بھر مقدمہ چلنے پر سو روپیہ دلا کر جج نے اُن کی مان ہانی نہ ہونے دی۔ انگریزی راجیہ کے عجیب فیصلے میں ہزاروں روپیہ صرف ہو گیا۔ اور بیرسٹر ایک سو روپیہ میں بات ٹل گئی۔

ہیلن کیلر نامی ایک کنیا نے ۷ برس میں پڑھنا آرمبھ کیا تھا اور ۲۴ برس کی عمر میں کیمبرج یونیورسٹی کا بی اے پاس کر لیا۔ یہ یوتی اندھی اور بہری ہے۔ پُرشارتھ کے آگے کوئی بھی قدرتی نقص رُکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔

گذشتہ ۹ ستمبر کو بمبئی کے مشہور کتب فروشوں کی ایک سبھا وینکٹیشور چھاپہ خانہ میں ہوئی جس میں آپس کے وچار سے کتب فروشی کی تجارت کے بڑھانے اور نئے وسائل سوچنے پر غور کی گئی

جسمانی ترقی اور ورزش سے شاریرک بل کو بڑھانے والوں میں سے مسٹر سینڈو ایک مشہور آدمی ہے۔ جنکے ڈمبل کی ورزش کا پرچار ورلڈ کے قریباً قریباً ہر حصے میں پرچار ہو چکا ہے۔ مسٹر سینڈو ہندوستان میں آنیوالا ہے۔ اُسکا ارادہ ہے کہ سکول کے لڑکوں کو مفت لکچر دے اور سکول کے منتظمان کو خاص طور پر لڑکوں کی جسمانی حالت کی تربیت کے لئے کچھ ضروری ہدایت دے

مرزا صاحب قادیانی کی لاہور تشریف آوری کا شور بہت دیر سے ہو رہا تھا۔ آپ کے لاہور آنے پر ایک لکچر کا نوٹس دیا گیا۔ لیکن کئی وجوہات سے وہ لکچر بند کر دیا گیا۔ آخر کار ۴ ستمبر کو بوقت ۶½ بجے بریڈلا ہال کے قریب لکچر ہوا۔ جس میں ہندو۔ مسلمانوں کو آپس میں اتفاق بڑھانے کی ہدایت کی۔

ہندوستان کی آبادی میں سے مردم شماری کے ۱۴۳۶۵۶۴۳۷ عورتیں ہیں۔ منجملہ ان کے ۲۵۸۹۱۹۳۶ بیوہ ہیں۔ جن میں سے ۲۰۵۴۷۹۰۲ ہندو ہیں۔ اور باقی قریباً ۵ لاکھ کے اور تمام اقوام کی بیواؤں کی تعداد ہے۔ بچپن کی شادی کے بد نتائج ہی اس ادھوگتی کا کارن ہیں۔

مراد آباد کے ایک رئیس سیٹھ برج بھوشن داس پرشادی لال نے ۲۳ ہزار روپیہ کنیا پاٹھ شالا قایم کرنے کے لئے دان دیا ہے

مسٹر سی جی۔ ہیلیفکس ڈپٹی کمشنر لاہور نے پلیگ کے متعلق لاہور نواسیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ مُردہ کے کپڑے بجائے بھنگیوں یا درویشوں کو دینے کے جلائے جانے چاہئیں اسکے علاوہ پلیگ کے متعلق آپ بہت سی ہدایات دے رہے ہیں۔ جس سے لوگوں کو اُس آنے والی مصیبت سے رہائی مل سکے

جاپان کے جنگ کے متعلق روز نئے سے نئے حالات موصول ہوتے ہیں جن سے اُن کی اولوالعزمی اور قومی حمیت کا اعلےٰ ثبوت ملتا ہے۔ نان شن کی لڑائی میں تکیا ٹیک نامی ایک سپاہی آنکھوں سے زخمی ہو کر گر پڑا۔ جب وہ فیلڈ ہاسپٹل میں پہونچا۔ تو زخم پر پٹی باندھی گئی۔ اور اُسے آرام سے سُلا دیا گیا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص نے ایک ہاتھ پکڑ کر کہا۔ تکیا ٹیک تکیا ٹیک!! تمہارا زخم قابل فخر ہے۔ تم مت گھبراؤ۔ سپاہی نے سمجھا کہ میرا افسر میری خبر لینے آیا ہے۔ مگر اُس نے آواز کو نہ پہچانا! اور اُن الفاظ کو سرد مہری سے پورے طور سے سمجھکر چپ ہو رہا۔ تب ٹھہر کر پوچھا۔ کون افسر ہے؟۔ جواب ملا۔ تمہارے ڈویژن کا سینا پتی۔ یہ راج کمار تھا۔ جو کہ فوج کی افسری کر رہا تھا۔ سپاہی نے خوشی میں آکر راج کمار کا ہاتھ زور سے دبا کر با آواز بلند رونا شروع کر دیا۔ اسی قسم کی کئی خبریں نکل چکی ہیں۔ جن سے جاپانی افسروں کی اپنے سپاہیوں سے پیار۔ محبت اور ہمدردی کے ثبوت مل سکتے ہیں یہی تو وجہ ہے کہ وہ بلا تمیز۔ خطرہ جان اپنے افسروں کے احکام کو ماننا فرض اور مبارک فرض تصور کرتے ہیں۔

۳ ستمبر کو لارڈ اور لیڈی کرزن شہنشاہ ایڈورڈ سے بھارت ورش میں دوبارہ آنے کے لئے آگیا لے آئے ہیں۔

ہندوستان میں ہر سال کانگریس کے شاندار جلسے ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ کامیابی ہوتی ہے یا نہیں یہ سوال اور بھی سالوں تک حل نہیں ہو سکے گا مگر اس میں شک نہیں کہ زر کثیر کا صرف ہونا سمجھدار کارکنان کے لئے قابل غور امر ہے۔ احمد آباد کی کانگریس میں جو سنہ ۱۹۰۲ء کے دسمبر میں ہوئی تھی۔ ۱۰۱۶۷ روپیہ سامان خریدنے میں۔ ۱۴۰۲ کرایہ پر سامان لینے میں۔ ۵۰۲۳۷ روپیہ کانگریس کے منڈپ میں۔ ۸۷۴۰ روپیہ سجاوٹ میں۔ ۹۴۸۰ روپیہ صفائی میں ۴۱۹۷ روپیہ پریزیڈنٹ کے استقبال میں۔ ۶۳۰۰ روپیہ سپیچ کی چھپائی میں۔ ۲۳۹ روپیہ کاغذوں میں ۱۰۰ ہینڈبل میں۔ ۶۰۰ روپیہ رپورٹ چھپوائی میں ۱۲۰۰ روپیہ تنخواہوں میں۔ ۵۴۱۴ بمبئی میں ۱۰۷۳ انعام و اکرام میں۔ ۳۰۰ رپورٹروں کے لئے اور ۹۱۰۰ روپیہ لنڈن بھیجا گیا۔ نمائش کا خرچ اسکے علاوہ ہے۔ اخراجات کی مدوں اور تعداد کو دیکھ کر تو امیری کاروبار ہی نظر آتا ہے۔ لیکن ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection

سنائی گئی

آگرہ کے تاج محل اور دہلی کی جامع مسجد میں عجیب تماشہ

یہ تو اکثر سنا جاتا تھا۔ کہ فلانی جگہ فلاں مولوی صاحب کے وعظ سے فلاں شخص مسلمان ہو گیا۔ مگر یہ نہیں سنا تھا۔ کہ فلاں شخص جامع مسجد یا تاج محل کو دیکھ کر ہی اہل باسلام ہو گئے۔ ۱۱ ستمبر کے پیسہ اخبار میں ڈاکٹر نئی کانت نومسلم کے لیکچر کا خلاصہ درج ہے جناب موصوف کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

"مجھے شمالی ہندوستان اور نیز دکن کے تقریباً کل مسلمانوں کے شہروں کے دیکھنے کے موقع ملے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب پہلی بار میرے شوق کی للچاتی ہوئی نظر میں کسی سرمست نواب کی قبر پر پڑیں۔ جو آگرہ میں تاج کے نام سے مشہور ہے۔ جب میں نے پہلی مرتبہ دہلی میں شاہجہان کی بنائی ہوئی جامع مسجد۔ دیوان خاص اور دیوان عام۔ اور مسجدوں کے بیش بہا گوہر جسے موتی مسجد کا منصفانہ لقب دیا گیا ہے۔ ان سب کی عظمت و حسن کے تصور میں گم ہوا۔ تو میں سمجھا۔ کہ اب میرے اور مذہب اسلام کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں رہا۔ اور جب موذن نے نماز مغرب ادا کرنے کے لئے صدائے اللہ اکبر بلند کی تو میرا جی چاہا۔ کہ میں بھی ان سب کے ساتھ اس سچے خدائے واحد کی پرستش میں شریک ہو کر سربسجود ہو جاؤں جسکی ہندو اور مسلمان دونوں پوجا اور عبادت کرتے ہیں"۔

اگر آگرہ کے تاج محل یا دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر کوئی شخص مائل باسلام ہو جائے تو مذہبی عقائد پر غور و خوض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ایک اور پولیٹکل مرحلہ طے ہو گیا

تبت مشن کے متعلق دیسی اخباروں سے لیکر انگلش سماچار پتروں تک سب نے بڑے غور و فکر سے ہر دو پہلو مختلف اوقات پر وچار کیا ہے۔ مہم تبت کی صلح کل تجاویز اور ارادے جب جنگی دھمکیوں میں تبدیل ہونے لگے۔ اسوقت کچھ ناتجربہ کار تبتی لٹھ ماروں نے اس مہم کو روکنے کی تدابیر سوچیں نہیں۔ مگر بہ وار اپنے بھائیوں کو جلتا دیکھ کر ان ناعاقبت اندیش فقیروں نے انگریزی سپاہ کے جوشیلے افسروں کو ناراضگی کا موقعہ دیا۔ جسپر ہزاروں تبتیوں کے قتل عام نے انگریزی دبدبہ کا سکہ ہمالیہ کے کندراوں میں رہنے والوں پر بٹھلا دیا۔ ۴ اگست کو جبکہ ٹیوں کرکے دشوار گذار گھاٹیوں اور دیگ وان ساپود دریائی برہم پتر سے عبور کر تبت اسٹن لاسہ میں جا پونچا۔ ۷ ستمبر تک عہدنامہ کے متعلق تبتی لوگوں میں کشمکش ہوتی رہی۔ بار ہا ان بھولے بھالے لاما تنوں نے شرائط میں ترمیم چاہی۔ مگر وہ کیا سمجھتے اور کب جانتے تھے۔ کہ جبکہ لاسہ تک پونچنے میں انگریزی فوج کے سامنے ہمالیہ کی برفانی چوٹیاں روک و ٹوک نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ہی ان کا فضول اصرار قابل وقعت و سماعت تسلیم کیا جاویگا۔ آخرکار ۷۔ ستمبر کی صبح کو ڈلائی لامہ کے مشہور دربار میں فرش بچھایا گیا۔ ریشمی زرد پردے لٹکائے گئے اور کرنیل ینگ ہسبنڈ کے استقبال کے لئے تمام تبتی ذمہ دار عہدہ دار پہلے سے ہی آموجود ہوئے۔ ہال میں ایک گول بڑا میز بچھایا گیا۔ جسکے صدر نشین کرنیل ینگ ہسبنڈ کی کرسی تھی۔ دائیں جانب جنرل میکڈونلڈ سپہ سالار۔ مسٹر وائٹ اور تبت مشن کے معزز اشخاص کے لئے کرسیاں بچھائی گئیں۔ میز مجلس کے بائیں جانب ریجنٹ اور امبان بمعہ چینی افسران کے رونق افروز ہوا کرنیل ینگ ہسبنڈ کے سامنے تبت کے چار شیپ آ بیٹھے۔ ٹانگسا پن پوپ بمعہ اپنے آدمیوں کے ایک کونہ میں بیٹھا تھا۔ اُنکے بالمقابل نیپالی ایجنٹ بمعہ گورکھا باڈی گارڈ کے تشریف آور تھا مکان کی باقی خالی جگہ میں کئی ایک لامہ اور معزز لوگ اس انوکھے تماشہ کو دیکھنے کے لئے بیٹھ گئے

برٹش کمشنر نے اودہر کارروائی جلسہ شروع کی اودہر چاء کا دور چلا۔ کچھ دیر بعد تبتی لوگوں سے مسٹر او کونر نے دریافت کیا۔ کہ آیا آپ عہدنامہ پر دستخط کرنے پر آمادہ ہیں۔ چاروں طرف سے جب مثبت میں جواب آیا۔ تو عہدنامہ کی شرائط جو تبتی۔ چینی اور انگریزی ہر سہ زبان میں تحریر کی گئی تھیں۔ نکال کر میز پر رکھی گئیں۔ منشی لابہ سنگھ نے تب اٹھکر شرائط عہدنامہ پڑھ سنائیں۔ اسپر تمام تبتی ذمہ دار لوگوں نے اپنے دستخط یا مہریں ثبت کیں۔ ۱۴ بجکر ۵ منٹ پر ریجنٹ اور برٹش کمشنر نے آخری مہریں لگا کر عہدنامہ کی تکمیل کی۔

اسکے بعد کرنیل ینگ ہسبنڈ نے حاضرین جلسہ کو بآواز بلند جتلایا۔ کہ اب مرحلہ طے ہو گیا۔ ہماری صلح ہو چکی پرانی غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور اب ہر سہ صلح صفائی پر ہم آمادہ ہوئے ہیں۔ برٹش لوگوں نے بڑے فکر و احتیاط سے آپکے مذہبی معاملات میں مداخلت سے احتراز کیا ہے۔ ہمنے آپ کے ملک کا کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ چینی گورنمنٹ کا آپ پر جو سایہ عاطفت ہے۔ اُسکو تسلیم کر لیا ہے۔ ہماری مراد پوری ہوئی۔ اب سنہ ۱۸۹۰ء کے عہدنامہ کی شرائط کی پابندی ہو گی۔ اور تبت اور ہند کے مابین تجارت کا بازار کشادہ ہو جاویگا۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ انگریزی وکلا سے باعزت برتاؤ کیا جاوے جب تم لوگ ہندوستان میں آؤ گے۔ تو تمہارے

Digitized by eGangotri

سوداگروں سے کوئی محصول جنگی نہیں لیا جاویگا تمہیں رہنے کی پوری آزادی دی جاوے گی ایسے ہی تمہارا بھی فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری رعیت سے دوستانہ برتاؤ کرو۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ صلح مستقل ہوگی۔ عہد نامہ کے تکمیل کی پہلی ظاہری صورت یہ ہوگی۔ کہ میں جنرل میکڈونیلڈ سے تمام جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے کہتا ہوں اور تمہیں بھی اُن قیدیوں کو جن کو ہمارے ساتھ برتاؤ کرنے کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ رہا کر دینا چاہیئے

اس نظارے کا بہت اچھا اثر پڑا اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس عہد نامہ کے متعلق تاوان جنگ سمبندھی ایک اور دلچسپ وقوعہ ہوا ہے۔ جس میں چینی امبان نے عذر خواہی کی۔ کہ زر تاوان ادا کرنے کے لئے تبتی گرہ قابل نہیں۔ کیونکہ یہ بوجھ ناقابل برداشت ہے۔ جس پر کرنل ینگ ہسبنڈ نے جواب دیا۔ کہ ہم بوجھ بانٹ دیویں گے۔ یعنی کئی ایک سالوں کی قسطوں میں تاوان وصول کریں گے اسکے جواب میں امبان نے کہا۔ اگر اتنے عرصہ میں وہ گدھا مر گیا تو تاوان کہاں سے وصول ہوگا۔ ہم تبت پندرہ روز کے اندر وہاں سے واپس آنے کے لئے چلدئیے۔ تبت کا دُشوار گذار راستہ کٹ گیا۔ آبادی سے دور رہنے والے قومی بیکل مگر کمزور دل تبتی سائنس کی فتوحات کے عملی نظارے بہت جلد دیکھیں گے۔

مزار و نگی پرستش کا خبط محض ہندوستانیوں کو ہی نہیں

یوروپ کے لوگ باوجود ہزارہا توہمات کے ایشیا والوں کو عموماً۔ اور ہندوستانیوں کو خصوصاً بت پرست کے نام سے پکارتے ہیں۔ عیسائیوں کے رومن کیتھلک فرقہ کے پیرو جن کی تعداد کئی کروڑ ہے تمام بت پرست اور مردم پرست ہیں۔ اور ان سے بڑھ کر گریک چرچ کے ماننے والے عیسائی ہیں زار روس اسی موخر الذکر فرقہ کے دنیاوی شہنشاہ ہیں۔ گذشتہ ایام میں جب اُن کے فرزند ارجمند کی پیدائش پر خوشیاں منائی گئیں تو اس موقعہ پر ایک دلچسپ کہانی بھی سُنائی گئی۔ جو خاص شہنشاہ روس کے اہل خانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ زارینہ کو دو سال ہوئے خواب آیا تھا۔ کہ اگر سٹیرکی اچھا ہے۔ تو میری مزار میں سے پس ماندہ مقدسات اُٹھا کر دوسری جگہ میں منتقل کر دو۔ تمہارے لڑکا پیدا ہو جائیگا۔ زارینہ نے یہ خواب زار کو سُنایا اور بتلایا کہ یہ ذکر ایک سینٹ سے آیا ہے۔ جو کہ خواب میں میرے سامنے تھا۔ لیکن میں اُس سینٹ کا نام بھول گئی ہوں۔ صبح ہوتے ہی زار نے حکم دیا کہ تمام سینٹ کی تصاویر پیش کی جاویں۔ جب وہ تصویریں شہنشاہ روس کی بیگم کے سامنے آئیں تو زارینہ نے سینٹ سیرف کو پہچانا۔ اسپر زار روس اور ملکہ دونوں اُس مزار پر پہنچے۔ اور کھدوا کر اُس سینٹ کی مقدسات نکلوائی گئیں جس سے زارینہ کے اب لڑکا پیدا ہوا ہے اس حکایت پر ہزارہا روسی لوگ اپنی مرادوں کے لئے سینٹ سیرف کی مزار پر جا رہے ہیں۔ توہمات کسی خاص ملک یا فرقہ کے ورثہ میں نہیں آئے بلکہ جہاں مذہبی امور کی کھوج اور تحقیقات کرنے میں کفر سمجھا جاتا ہے۔ وہاں ہی آئے دن اس قسم کے کمزور خیالات کا اظہار ہوتا ہے

کال گتی نیاری ہی

تین سال ہوئے۔ جنوبی افریقہ کے بوئیر بڈھ کا چرچا گھر گھر ہو رہا تھا۔ جنرل ڈی ویٹ کے کارنامے۔ اور جنرل کرونجی کی بیرتا کے گیت ہر جگہ گائے جاتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ کرونجی کو بعض آدمی تو نپولین اعظم سے تشبیح دیتے ہیں اور حسن اتفاق سے مشابہت بھی ایسی کہ اسی مکروہ سینٹ ہلینا کے جزیرہ میں جنرل کرونجی کو قید کیا گیا۔ جہیں پانچ سال تک نپولین اعظم اپنی آزادی کے تلف ہو جانے پر سسکتا رہا۔ جنرل کرونجی کی نسبت سینٹ ہلینا میں اطاعت قبول نہ کرنے پر کئی قصے تحریر ہوئے ہیں۔ آخر کار وہ دن بھی گذر گئے۔ بیر کرونجی نے جان پر کھیل کر اپنی ملکی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بلکہ سب مال و متاع بھی آزادی کی پیاری دیوی ہی وقف کر دیا۔ اب افلاس اور غربت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جسپر اسنے حال ہی میں ایک تھیٹر کی ملازمت کر لی ہے۔ کل جو قومی آزادی کے گیت گاتا اور افواج کا مالک تھا۔ آج متمول لوگوں کے دل بہلانے کا سامان ہے۔ کال گتی واستو میں نیاری ہے۔

اس اُمولیہ خون کا وِناش کس لیے

لیاؤیانگ فتح ہو گیا روسی فوجیں پسپا ہو کر بے تحاشا بھاگیں جنرل کروپٹکن نے اُس گھبراہٹ کیوقت فوج کو بچا لانے میں اپنی بیرتا پرگٹ کی ہے۔ مکڈن کے گرد نواح میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ جنرل کرو کی مکڈن سے ۱۳ میل کی دوری پر بجانب جنوب پہرا رہا ہے۔ شہنشاہ جاپان نے باقاعدہ پیچھے سے مدد پہنچنے کا انتظام کر لیا ہے۔ جنرل کروپٹکن اپنا بچاؤ سوچ رہا ہے۔ جاپانی آخری لڑائی کر کے اس سال کے جنگ کا اختتام چاہتے ہیں۔ جس سے منچوریا بالکل خالی ہو جاوے چین گورنمنٹ نے سرحد منچوریا کی حفاظت کے لئے ۲۰ ہزار فوج بھیجدی۔ ان موافق یا ناموافق حالات میں روس کے لئے تمام کامیابی کی امید پر ٹھنڈا پانی پڑ گیا ہے۔ لیاؤیانگ کے جنگ میں قریب ۶۰ ہزار آدمی میدان کارزار میں کام آئے اگر بے انصافی خود غرضی اور بیجا شرم کا خیال دامنگیر نہ ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اب روس کا

उद्धाते जातमन्नधर्मसंविधि
मन्नुस्याद्देवगश्थं शर्म महीयवस्
॥ यजु १९ ॥

اے دیو دوانو! جس آپ کی ان سے روشنی سے ظاہر ہوئی اعلیٰ روشنی کے حاصل کرنے والی اوجیہ اور پرشنشنیہ حالت کو میں حاصل کروں۔ وہ زمین کی طرح مستقل ہو

یجروید ۲۶ ادھیائے ۱۶ منتر

پرماتما کا پرکاش اس سب جگت میں ہو رہا ہے۔ اسکا جاگیرت یا درشی سارے درشنیہ مان جگت کے اندر کام کر رہا ہے۔ اس کو وہی سمجھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے ایکانت میں سادھی اور یوگ وہارا انوبھو کیا ہو۔ اسی لئے شاستروں میں ویدانت واکیہ اور ویدوانوں کا ستسنگ پرم اپکاری اور لابھ دایک بتلایا گیا ہے۔ یوگیوں کے اپدیش اور ستسنگ سے جو اوجیہ اوستھا منشیہ حاصل کرے اسے استھر رکھنے کے لئے بڑے بڑے سادھنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بلا استقلال کام کرتے رہنے کے یہ حالت استھائی نہیں رہ سکتی۔ وہ منشیہ بڑی بھول میں پڑے ہیں۔ جو اپدیش کو کرموں کو تیاگ کر اور اچھی حالت میں آکر سادھن کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جس طرح ایک پہلوان ورزش کرنا چھوڑ دے۔ تو اسکا جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ویسے ہی آنند تک پہنچنے والے سادھن کرنا چھوڑ دیں تو انکا آتما بھی پتت ہو سکتا ہے۔ اوم شم

ریویو

ویش اپکارک جلد ۱ نمبر ۵ برائے ریویو موصول ہوا ہے۔ ویش ورتستہ بہائیوں کی جانب سے رام پریس کلکتہ سے شائع ہوتا ہے۔ دارشک مولیہ معلیغ ۲ عہ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ اس میں تصویریں بھی دی جاتی ہیں

اصول تجارت۔ مصنفہ مہاشے ناناک چند ولا ورتی۔ ملازم ریاست جموں آپ نے تجارتی تعلیم و تربیت کے متعلق مختلف انگریزی کے رسالوں کے ترجمے پیش کر دئے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ نفس مضمون عمدہ اور مفید مطلب ہے مگر جس خیال سے پریرے جا کر آپ نے یہ رسالہ طیار کیا ہے۔ وہ اہل ہند کی ہمدردی یا بہبودی کا خیال نہیں معلوم ہوتا کیونکہ آپ نے ایک ایسے کام میں الجھنے کی کوشش کی ہے۔ جو احاطہ تجربہ سے باہر ہے۔ چھپائی اور کاغذ اچھا۔ قیمت ۱۲ر جو بلحاظ حجم زیادہ ہے۔

چانکیہ درپن۔ دیوناگری بھاشا میں پنڈت مہندلال جی گرگ نے پرکاشت کیا ہے۔ آپ نے چین نواسیوں کے چال چلن ملکی اور سوشل رسمیات دھرم اور مذہبی عقائد بیوپار وغیرہ سمبندھی مختلف حالات دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ اس گرنتھ کے دس ادھیائے ہیں۔ آکار چھوٹا آکٹیو سائز کا حجم ۲۷۰ صفحہ قیمت ۸عہ۔ ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا شہر

سنسکار ودھی (اردو) مترجمہ مرحوم پنڈت دیوی دیال جی ویرک ترواسی۔ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی سنسکار ودھی کو اردو میں چھاپا گیا ہے۔ کہیں کہیں ترجمہ بھی کیا ہے۔ مترجم مہاشے نے اپنے اُستاد سے اس اہم ذمہ واری کو اپنے سر پر لیا۔ مگر ابھی کتاب چھپنے نہ پائی تھی۔ کہ ناگہاں ہیضہ کی بیماری سے ۱۲ برس کی آیو میں پران تیاگ گئے۔ کچھ بقیہ حصہ کا ترجمہ آپ کے والد پنڈت پورن چند جی شرما نے کیا ہے۔ جن ناموافق حالات میں کتاب چھپی ہے۔ اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے تو پنڈت پورن چند جی کے اتساہ اور ویدک دھرم کے پرچار سے بہادر ثابت ہوتے ہیں مگر کتاب کئی وجوہات سے نامکمل رہ گئی ہے چھپائی اچھی نہیں۔ دیوناگری اکثر عمدہ اور صاف نہیں چھپی۔ کہیں کہیں اصل عبارت بھی چھوٹ گئی ہے۔ مترجم نے ترجمہ کرتے ہوئے کٹھن سنسکرت شبدوں کی کوئی ویاکھیا نہیں کی۔ جس سے سنسکار ودھی کا گورو بڑھ جاتا۔ قیمت ۱۲ر ملنے کا پتہ۔ پنڈت پورن چند شرما۔ ویرک ضلع امرتسر

اپدیش مکتاولی۔ یہ پستک نال سنسکرت اور انگریزی بھاشا میں ویلیٹ کوسٹ پریس کانپور میں شائع ہوئی ہے اس میں پراچین کال کے رشیوں کے اتہاس سے دھرم کے لکشنوں کو سمجھایا گیا ہے بالکوں کے لئے بڑی دلچسپ ہے۔ بہو کہانیاں ہیں۔ ملنے کا پتہ پریس مذکور۔

شری پال راجہ مان وکرم جی کوئی کالی کٹ عملانہ مدراس سے اپنی تصنیف شدہ کچھ پستکیں سمالوچنا کے لئے بھیجتے ہیں۔ یہ گرنتھ دکھن کی زبان تامل سنسکرت اور

کہیں کہیں انگریزی میں ہیں۔ ہم بڑی خوشی سے آپکے مہودے کے گرنتھوں کی کرمشا اور وقتاً فوقتاً سمالوچنا کریں گے۔ سنسکرت میں آپ نے پرایا کوتیا میں گرنتھ رچنا کی ہے۔ پراپتی سوئیکار

گنوش پور مہاراگیہ چرتر	سنسکرت بھاشا میں
یوگتی پتر کاولی	”
دادوانل نورتن مالا	”
لیکھ مالا	”
ویراگیہ ترنگنی	”
سہرزویانند	”
استقبالیہ کمیٹی لوہن / پرودنشل کنفرنس کالی کٹ	سنسکرت اور انگریزی میں

اردو بنتش گزٹ (امرتسر) یہ اخبار مہینہ میں تین بار شائع ہوتا ہے۔ مضامین جنرل خبریں۔ اور اپنی برادری کے متعلق حالات۔ چھپائی۔ اور کاغذ بالکل معمولی قیمت سالانہ دو روپیہ۔ پر حلیت ہفتہ وار اخباروں سے بلحاظ مضامین یہ اخبار اچھا نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ اس قسم کے اخبار چلانیوالوں نے اسکے نکالنے میں کونسی بہتری سمجھی ہے۔

لوکل

آریہ سماج جالندھر میں ۲ ستمبر روی وار کو مہاشے کیشب دیو جی نے اُپاسنا کرائی۔ اور شریمان لالہ وزیر چند جی ودیارتھی نے "ستیہ" پر دیا کھیان دیا۔

۵ ستمبر بروز برہسپت وار شریمان مہاشے منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گورکل کا آریہ سماج مندر میں خاص لیکچر ہوا۔ جسکا مضمون آریہ سماج کے چھٹے نیم کی ویاکھیا تھی۔ آپنے آریہ سماج کی وجہ تسمیہ اور سبھا سدوں کا کرتویہ بتلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات آتمک شاریرک اور ساماجک اُنتی کرنا۔ اسلئے باہر کے لوگ آریہ سماج کے سبھا سدوں سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ شاریرک اوستھا کے لحاظ سے پُشٹ آتما بلوان۔ اور ساماجک شدھار۔ اور اُنتی میں سردوا اُدیت ہوں مگر آریہ سماج کے سبھاسد اُلٹے مارگ پر چل رہے ہیں۔ اور بجائے شاریرک اور آتمک اُنتی کے چھوٹے بٹھو سبھا ساماجک اُنتی پر زور دیتے ہیں جس سے ان کا بہت سا پرشرم نشپھل جاتا ہے۔ چونکہ یہ نیم سرشٹی کے انوکول ہے۔ اسلئے آریہ سماج کی سبھا نے اسے ہی کیا بلکہ تمام وہ بیشتری پُرش جو ستیہ کو اُنتی اور اپنا جیون اُتم بنانا چاہتے ہیں۔ اُن کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی شاریرک اور آتمک اُنتی کریں۔ جس سے ساماجک اُنتی سہو تما ہے ہو سکے۔ اسی میں سنسار بھر کا اُپکار ہوگا۔

لیکچر قریب ۱½ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ قریب آٹھ سو ستری پُرشوں کی حاضری تھی

۱۱ ستمبر کو سوامی یوگندر پال جی نے اُپاسنا کرائی۔ اور سرمن دیا۔ تدپشچات مہاشے کیشب دیو جی نے "ہمیں کون کون سی ودیا پڑھنی چاہئے" اس پر ویاکھیان دیا

کنیکا ایک آتہ آئی جالندھر کے لئے ایک یوگیہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواستیں بنام منتری آریہ سماج جالندھر آنی چاہئیں

(نندلال منتری)

۱۰ ستمبر سے ابر چھا رہا ہے ۱۱ تاریخ کو تھوڑی سی بارش ہوئی۔ ۱۲-۱۳ کو بھی بوندا باندی ہوتی رہی مگر ابھی بارش کی بہت ضرورت ہے

خاص لیکچر

شریمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گورکل نے ہمارے سبھاسدوں کے نویدن پر بیگوارہ آریہ سماج میں ویاکھیان دینا سوئیکار کیا۔ جس پر لیکچر کے نوٹس چھپوا کر بیگوارہ اور گرد نواح کی چھوٹی سماجوں میں بھجوائے گئے۔ دوپہر کو استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جسمیں بہت سے طلبا و والنٹیر تھے شام کے ۵ بجے جالندھر سے جو پسنجر بیگوارہ پہنچتی ہے۔ اُس گاڑی کے انتظار میں بیسیوں والنٹیر پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ شریمان مکھیہ ادھشٹھاتا جی کا بڑے سنمان اور ستکار سے سواگت کیا گیا۔ خاص گاڑی پر آکت مکھیہ ادھشٹھاتا جی کو سوار کرکے تمام آریہ بھائی گاڑی کے ساتھ ساتھ منڈی مہاجن گنج کو جا رہے تھے۔ جالندھر سے اس شبہ اوسر پر ۲۰ سے زیادہ آریہ پُرش اسی گاڑی میں بیگوارہ پہنچے تھے ہماری اسند عاید بدھارے تھے۔ آگے آگے باجا بجتا تھا۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں منشیہ مقررہ جگہ پر جوق در جوق جمع ہونے شروع ہوئے۔ مکان پُر ہوگیا۔ ساتھ کی چھتوں پر لوگ جا بیٹھے۔ بہت سے آدمی جگہ کی تنگی کے باعث دروازہ میں کھڑے رہے۔ جالندھر کی بھجن منڈلی نے اپنے منوہر گیت سے لوگوں کو پرسن کیا تدپشچات مہاتما جی کا ویاکھیان آرمبھ ہوا۔ تعلیمیافتہ اور دیہاتیہ پُرش اس شہر کے اُس ویاکھیان میں موجود تھے۔ آپنے برہمچریہ کی مہما پر ایک اپ الوریم اور اُتم ویاکھیان دیا۔ کہ حاضرین جلسہ میں سے کوئی ایسا شخص ہوگا۔ جسنے برہمچریہ کی بڑی بھاری ضرورت کو محسوس نہ کیا ہو۔ آپنے فرمایا کہ اگر کوئی ودیہ اس دُنیا میں دیکھنے کی ضرورت کا ہے۔ بیدی کوئی دستو ہمیں رشی سنتان بنانے کا ادھکاری بنا سکتی ہے تو اگر

CC0, Gurukul Kangri Collection

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

مجوزہ گوروکل کا ملاپ

آپ نے اپنے آخیر ساون کے پرچہ میں خواہش کی ہے کہ میں اپنے خیالات کو جلسۂ اعظم سبھا منعقدہ بمقام نجیب آباد کے اندرونی اور بیرونی حالات کے ظاہر کرنے کے لئے تحریر کروں۔ آپ نے پرچہ مذکور میں یہ بھی رقم فرمایا ہے کہ میں نے آپسے ایک خط کے ذریعہ درخواست کی تھی کہ آپ اپنے اخبار کے دوارا آریہ پبلک کی توجہ اس طریقہ میں مبذول فرما دیں۔ جس سے اُسے گوروکل کے بارہ میں اُس یکجہتی اور متفقہ کوشش کی ضرورت اور عظمت محسوس ہو۔ جیسا کہ نتیجہ علی گڈھ کا اسلامیہ کالج ہے۔ ساتھ ہی آپنے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ آپنے میرے ایما کے موافق سلسلۂ مضامین اپنے اخبار میں شروع کئے۔ اور مضامین کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ پر ذاتی حملے شروع ہو گئے۔ جو ذاتی حملہ کہ ایک معزز سبھا کے آرگن میں جگہ پاتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ سوائے پرچہ مذکور کے میں نے اُس سے قبل کے تین چار پرچوں پر کوئی خاص توجہ نہ کی اور پرچہ مذکور کے دیکھنے کے بعد ۲۵-۸-۰۸ کا پرچہ بجواب "تک آریہ سماج میں پوری سے دستیاب نہیں ہو سکا۔ بہر حال آریہ متر یکم اگست کو بعدۂ میں نے دیکھا۔ اور "آپ ہی کی کرپا ہے" اس مضمون کو پڑھا تو میں نے معلوم کیا

کہ حقیقت میں میں نے اس مضمون کو اُسکی سرخی کو پڑھ کر اس خیال سے چھوڑ دیا تھا کہ کوئی شخصی بات ہوگی مضمون مذکور کو پڑھکر مجھے ضرور تعجب ہوا اور بعدہ میں نے ۱۶-اگست اور ۱۴-اگست کے پرچہ آریہ متر کو دیکھا تو اُس میں بھی وہی رنگ چلا جاتا ہے آپکے اِس سوال کے جواب میں کہ نجیب آباد کے جلسہ کی اندرونی اور بیرونی حالت کیا تھی۔ میں اُسوقت تک اپنی قلم کو نہیں اُٹھانا چاہتا تھا۔ جب تک کہ آپ کا سوال زیادہ محدود شکل میں نہ آجاوے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ مجھے جہاں تک یاد ہے میں نے کسی خط یا دیگر ذریعہ سے آپ پر ظاہر نہیں کیا کہ جلسہ نجیب آباد کی اندرونی اور بیرونی حالت ایک نہیں تھی۔ یا اگر فرق تھا تو کیا تھا۔ سوال کی موجودہ شکل میں اگر میں کسی لیکھ کو لکھنا چاہتا ہوں تو بہت زیادہ احتمال ہے کہ میں اُن باتوں کو فروگذاشت کرتا ہوا کہ جو میری نظر میں کم درجہ کی ضرورت رکھنے والی یعنی بے ضرورت ہیں جلسہ کی اندرونی اور بیرونی دونوں حالتوں کو ایک بتلاؤں۔ اور بعدہٗ اُنہیں باتوں کے ظاہر ہونے پر بعد غور مجھے اس نتیجہ پر آنا پڑے کہ واقعہ میں وہ باتیں جلسہ کی اندرونی اور بیرونی حالت میں تمیز کرتی ہیں یا یہ کہ شاید اُن باتوں کو میں لحاظ طلب سمجھ کر جلسہ کی ہر دو حالت میں اختلاف تصور کروں کہ جو بعد غور حقیقت میں ایسی باتیں ثابت ہوں۔ کہ جو ہر انسانی جماعت اور سوسائٹی میں قدرتاً پائی جاتی ہوں۔ اور اسیوجہ سے معیوب نہ خیال کیجاتی ہوں۔ پس میں اِس وشہ میں اس موقع پہ زیادہ لکھنا ضروری نہیں خیال کرتا۔ ہاں اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم لوگوں کو اخباری دنیا میں اُنہیں باتوں کو لانا چاہیے

جن سے کہ واقعہ میں پبلک کی بہتری اور بھلائی متصور ہو سکتی ہے۔ لیکن معاف کیجئے میرا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ آپنے سوال مذکور کے اُٹھانے میں پبلک کی بہتری کا خیال نہیں کیا ہے۔ بلکہ آپنے اپنے سوال کا مدعا بھی یہ ظاہر کیا ہے۔ میں نے صرف احتیاطاً ادہر توجہ مبذول کی ہے گو میں آپکی خواہش کے موافق فی الحال کوئی لیکھ لکھ دینے سے مجبور ہوں۔ لیکن میں آریہ متر کے اول خیالات پر نظر ڈالے بغیر اس لیکھ کو ختم نہیں کرنا چاہتا۔ جو یکم اگست سے متواتر پرچوں میں ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ آریہ متر مطبوعہ یکم اگست سنہ ۱۹۰۸ء کو دیکھکر مجھے معلوم ہوا۔ کہ "آپ کی ہی کرپا ہے" اس مضمون کی بنیاد وہ لیکھ ہے جو "آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت" کی سرخی سے ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ساون میں شائع ہوا۔ اُس مضمون میں اس پرانت اور گوروکل کے متعلق ذیل کی عبارت ہے۔ یعنی "مالک متحدہ آگرہ و اودھ کی سبھا سے تو کئی پارٹیاں منحرف ہوکر کام کر رہی ہیں۔ اگر کالج کہئے تو ہر شخص نے کالج کی دھن میں ہے۔ اگر سکول کہئے تو وہی سکول ٹھیک جسکا انتظام میرے ہاتھ میں ہو گوروکل کا خیال پیدا ہو تو سکندرآباد کا علیحدہ بدایوں کا علیحدہ اور ان سب کی موجودگی میں بحث پرانت کی سبھا کا مجوزہ گوروکل علیحدہ کیا کوئی ایسا انتظام نہیں ہو سکتا ہے کہ جملہ گوروکل ایک انتظام کے اندر آجاویں۔ کیا کوئی ایسی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی جو فرقہ بندیوں کو دور کرکے بھارت ورش کے کل آریوں کے کام کے مرکز ایک جگہ بنا سکے۔ کالج اپنے اپنے جدا رکھو سکول بھی علیحدہ علیحدہ رکھو۔ لیکن آپس میں پریم رکھو یہ فی زمانہ بالکل مشکل ہے۔ علیحدہ انسٹی ٹیوشن کھول کر پریم کہاں رہ سکتا ہے عجیب کشمکش کی حالت ہے۔ جو طبقہ متفق ہو کر

کام میں آنی چاہئیں تھیں وہ تتر بتر ہو رہی ہیں"
میں نے اپنے خیال کے موافق اقتباس مذکور پر
بہت غور کیا۔ لیکن کسی طرح اس نتیجہ پر نہیں پہنچ
سکتا۔ کہ خیالات مندرجہ اقتباس مذکور کس
طریقہ میں ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک پنجابیوں پر
ذاتی حملہ کرنیکی مناسبت ظاہر کرتے ہیں۔ زیادہ
سے زیادہ کوشش جو لیکھ مذکور پر کی جا سکتی ہے
وہ شاید یہ ہے کہ جس پیرایہ میں نصیحت پہنچائی
گئی ہے۔ وہ خالی از اعتراض نہیں ہے۔ یا یوں
کہنا چاہئے کہ کم مانوس ہے۔ میرے اس خیال کی
تائید لیکھ کے اس حصہ سے ہوتی ہے۔ جہاں مختلف
گروکلوں کا اظہار کیا ہے۔ اور جہاں بعد کو لکھا
گیا ہے کہ "ان سب کی موجودگی میں یکت پرانت
کی سبھا کا مجوزہ گروکل علیحدہ" کیونکہ اس
ضمن میں یہ امر قابل لحاظ ہے۔ کہ یکت پرانت
اور پنجاب کی سبھاؤں کے سامنے ایک گروکل
ہونیکی تجویز درپیش ہے۔ گو بھلا اسکا کوئی نتیجہ ظہور
میں نہ آیا ہو۔ لیکن بہ نظر نفس مضمون اس اعتراض
کو زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی۔ میرے خیال میں اگر
اس اعتراض کا کوئی موقعہ پیدا ہوا ہے۔ تو صرف
اس وجہ سے کہ ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک نے بجائے
اسکے کہ اس گروکل کے مضمون کو سنجیدہ سرخی
دیکر اسکی اہمیت اور عظمت کو دکھلاتے ہوئے
اندر یا باہر کے واسطے ایک گروکل کی صلاح دیتے
در یکت پرانت اور پنجاب دونوں کو مائل کرتے
محض چند سطور پر اکتفا کیا ہے۔ جو مجھ کو کہنا ہے
اس سطور مذکور "آپ کی ہی کر پا ہے"۔ اس
مضمون کی ادھر کس طرح بن سکتے ہیں سماوک
آریہ متر کا یہ خیال کہ سماوک ستیہ دھرم پرچارک
یکت پرانت میں علیحدہ گروکل کھولنے کے خلاف
ہیں۔ درست ہے۔ ایسا خیال کیول ایڈیٹر
ستیہ دھرم پرچارک کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یکت
پرانت اور پنجاب دونوں سبھاؤں کا کم و بیش

ایسا ہی خیال اسکے ریزولیوشن سے ثابت
ہوتا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ایک گروکل
ہونا چاہئے۔ لیکن میری خیال میں نہیں آتا کہ
ان برائیوں کا ذمہ وار وہ کس طرح ہو سکتا ہے جسکو
ایڈیٹر آریہ متر نے بڑی دلیری کے ساتھ
پرگٹ کیا ہے "وہ جتنی برائیاں ہیں ان سب
کا کارن پنجابیوں کی کرپا ہے۔ ۔ ۔
ہمارے سہیوگی نے جو ایک گروکل بنانے پر سوگ
پرگٹ کیا ہے۔ کیا وہ پنجابی کرپا ہم کی کرپا نہیں
تو اور کیا ہے۔ ۔ ۔ سماچار کہاتے کرپا کرکے
پنجابیوں کی کرپا کو روکئے تو آریہ سماجوں سے سب
خرابیاں نکل جاویں۔ یدی سچ پوچھو تو پنجابی آریہ
دال بہت ہی موٹی چند بنکر بہت سی خرابیاں ڈال
رہے ہیں وغیرہ وغیرہ" خیالات ہیں کہ جو انکی ہی
کاندان نہیں ہیں۔ بلکہ ملائم الفاظ میں یہ کہا جا
سکتا ہے۔ کہ وہ دونوں پرانت کے آریوں کے درمیان
پریم اور ایکتا کو نہ پیدا ہونے دینگی ترغیب دینے
والے ہیں۔ آریہ متر کے ایڈیٹر کے ان بیش بہا
خیالات کا ریویو کرنا یا ان پر حاشیہ چڑھانا غیر ضروری ہے،
خیالات مذکور اپنی زبان حال سے اتنی بلند پروازی
ظاہر کر رہے ہیں۔ جہانتک میرا خیال ہے سبھا
کے ایڈیٹر کی ہی یہ بیجا آزادی ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے
لے آریہ متر مطبوعہ ۱۶۔ اگست میں "گروہ پواد"
کی سرخی سے ایک مضمون دیا ہے۔ اور اسمیں شکایت کی
ہے کہ انکے اوپر بیہودہ اٹیک کیا گیا ہے۔
اسکے بعد ۲۲۔ اگست کے پرچہ میں بھی اپنی نصیحت
دی ہے کہ تو تو میں میں ٹھیک نہیں ہے۔ آگے
دیکھنا چاہئے کیا ہوتا ہے۔
کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے درمیان
میں جو دیش اپکار منصب دیش بھگت ہونے کا دعوے
کرتے ہیں۔ اخلاق اور شائستگی کی ایسی خرابیاں ظاہر ہو
پریم اور اتفاق اور وچار دور اندیشی کا اسقدر
ابھاؤ ہو۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ شانتی سے

اس ادھیشہ پر وچار کیا جاوے۔ اور دیکھا جاوے
کہ دونوں پرانتوں کے ایک گروکل ہونے میں
کیا رکاوٹیں ہیں۔ افسوس ہے کہ پانچ ماہ گذر گئے
اور ابتک یہ خبر پبلک کے کانوں تک نہیں پہنچائی
گئی۔ کہ یکت پرانت اور پنجاب کی سبھاؤں نے
اس وشے میں کیا غور کیا ہے۔ شاید دو ماہ بعد
سننے میں آئیگی کہ کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور
علیحدہ علیحدہ گروکل کھولنے کے سوا چارہ نہیں
میرے خیال میں اگر آخر کار نتیجہ یہی ہوتا کہ سارے
ہندوستان کا ایک گروکل نہیں ہو سکتا۔ تو بھی یہ نتیجہ
اتنا وحشتناک اور تلخ نہیں جتنا کہ موجودہ انتظار
اور تاریکی کا عالم کہ کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ دونوں
پرانتوں کے لیڈر لوگ اس وشے میں کیا وچار کر
رہے ہیں۔ جو شرائط اس پرانت کی طرف سے
روانہ کئے گئے ہیں انکے بارہ میں معزز سبھا پنجاب
کیوں ظاہر نہیں کرتی کہ وہ کہاں تک مناسب اور
درست ہیں۔ یا غیر مناسب اور ترمیم طلب ہیں۔
یا اگر پنجاب کی معزز سبھا نے اپنے خیالات تحقیق
کرکے بھیجدیا ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ یکت پرانت
کی معزز سبھا کیوں پبلک کو تاریکی کی حالت میں
رکھے ہوئے ہے۔ میں ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک
کی سیوا میں نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خط
کا جو گروکل کے وشے میں انکی خدمت میں روانہ
کیا تھا۔ اور جسکا انہوں نے حوالہ بھی دیا ہے یہی
منشا تھا۔ کہ وہ اس وشے کے نشیب و فراز کو بالاقساط
میں آریہ پبلک پر روشن کریں۔ اور دونوں پرانتوں
کو اس امر کی مصلحت دکھلاویں کہ کٹھنائیاں ہیں
میں ہے۔ کہ کل کوشش کیجاوے کہ ایک گروکل کا ادھیشٹھان
قائم ہو کر جو مصلحتی حالت ہو میرا مضبوط خیال ہے
کہ گروکل کے ادھیشٹھان کو کوئی ایک صوبہ ہرگز
تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔ یکت پرانت اور پنجاب
کے علیحدہ علیحدہ گروکل قائم ہونگے یا شاید میرا
خیال ہے کہ ایک ہی گروکل کامیابی کا منہ دیکھ

[illegible]

تو میرے خیال میں ایک ہی نتیجہ ہو سکتا ہے کہ ان گروکلوں نے خود آریہ سماج کو اور سماج کو انہوں نے لوگ پیدا کئے لیکن اگر ان پرانتوں کے موجودہ نتیجے کا کوئی علاج تو یہ دونوں پرانتوں
[illegible] (شیام سندر لال بی۔ اے۔ از مین پوری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنجاب پرانت کی آریہ سماجوں کے منتری صاحبان سے خاص نویدن

(۱) آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نیم نمبر ۶ کے انوسار سبھا کے ممبروں کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوا کرتا ہے۔ موجودہ ممبران سبھا کو منتخب ہوئے تیسرا سال ختم ہونیوالا ہے۔ اسواسطے ہر ایک سماج کو لازم ہے کہ ۲۵۔ ستمبر ۱۹۰۴ء تک سبھا کے نیم نمبر ۳ کے مطابق اپنے پرتی ندھیوں کا انتخاب آریہ سبھاسدوں کے عام جلسوں میں از سر نو کر کے، اور اُن فارموں کو جو بذریعہ پیکٹ آپ کی سیوا میں بھیجے جاچکے ہیں۔ ہدایت کے عین مطابق خانہ پری کر کے ارسال فرماویں۔

ہر ایک سماج کو چاہئے کہ وہ اپنے یوگیہ سبھاسدوں میں سے ایسے لائق سبھاسد کو جو سبھا کے ہر ایک اجلاس میں شامل ہو سکے۔ منتخب کریں۔

اگر خدانخواستہ کسی آریہ سماج میں اپنا کوئی سبھاسد سبھا کے جلسوں میں شامل ہونے کے لئے سطھی (؟) دے سکتا ہو۔ تو اُن کو اختیار ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے آریہ سماج کے کسی یوگیہ پُرش کو اپنا پرتی ندھی منتخب کریں۔

نوٹ۔ انتخاب سے پیشتر ہر ایک پرتی ندھی کے آریہ سبھاسد ہونے کا سرٹیفکیٹ اُس سماج سے کہ جس کا وہ سبھاسد ہوگا۔ منگانا ضروری ہوگا۔ اور ہر اُس فارم عہدنامہ پر اُسکے دستخط ہونگے جو کہ دیگر فارموں کیساتھ ارسال خدمت ہوچکا ہے۔ واضح رہے کہ ہر ایک قسم کے فارم ہر ایک سماج کو بذریعہ پیکٹ بھیجے جاچکے ہیں۔ مکرر تاکید ہے۔ کہ پرتی ندھی کے انتخاب کی اطلاع اور سب فارم پُر ہو کر سبھا کے دفتر میں ۲۵۔ ستمبر ۱۹۰۴ء سے پہلے پہونچ جاویں۔

دسانش کا روپیہ اُن فارموں کے ساتھ بھیجنا لازمی ہے۔

(۲) سبھا کے دفتر سے ہر سال کے آخیر پر آریہ سماجوں سے ان کی سالانہ کارروائی کی رپورٹ مانگی جاتی ہے۔ مگر شوک ہے کہ سکرٹری صاحبان خاص توجہ اُس رپورٹ کے طیار کرنے میں نہیں دیتے۔ اس واسطے اس دفعہ بڑی تاکید سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ مفصل تحریر فرما کر فارموں کے ساتھ ہی ارسال کر دیں۔

(۳) چونکہ سبھا کا مالی سال ۳۱۔ اگست کو ختم ہو گیا ہے۔ اسلئے آپ سے تاکیداً نویدن ہے۔ کہ آپ کی سماج میں سبھا کے کسی فنڈ کے متعلق جتنا روپیہ ہے۔ ضرور اور جلد ارسال فرماویں۔ تاکہ جلد روپیہ حساب میں شامل ہو جاوے۔

(۴) مذکورہ بالا پیکٹ میں ایک کاپی ٹریکٹ موسومہ "ویدپرچار ندھی" ارسال خدمت ہوچکا ہے۔ اُس ٹریکٹ کو آپ خود مطالعہ فرماویں۔ اور دیگر سبھاسدوں ممبروں اور سہایکوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ ویدپرچار فنڈ میں امداد دینے والے ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اُس ٹریکٹ کو غور سے پڑھیں اور اُس فنڈ کے فوائد کو ہر سے مدنظر رکھتے ہوئے اُس کی سہایتا میں ہر وقت کمر بستہ رہیں۔ چونکہ ایک کاپی اس مطلب کے لئے ناکافی ہے۔ اسلئے آپ کچھ اور کاپیاں ضرور ہی خریدیں۔ قیمت فی جلد دو پائی ہے۔ اگر کوئی صاحب بہت سی کاپیاں خرید کر تقسیم کر سکیں۔ تو وہ بہت سی کاپیاں منگا کر مفت بانٹ دیں۔

راقم

امیں چند۔ بجائے سکرٹری سبھا

اطلاع

کئی بار بذریعہ آریہ پتروں کے اپنے آریہ دانیوں کی سیوا میں گذارش کیا جا چکا ہے۔ کہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا حساب پیپلز بنک لمیٹڈ لاہور سے کھلا ہوا ہے۔ اور سبھا کا روپیہ سیدھا بنک مذکور میں جاتا ہے اور سبھا کے دفتر میں سوائے بنک کی چٹھی [illegible] اور منی آرڈر کی کوپنوں کے کچھ ہی نہیں آتا۔ بعض مہاشئے کوپنوں پر بالکل کچھ بھی نہیں لکھتے۔ بلکہ بعض اوقات بالکل سفید ہی ہوتی ہے۔ جس سے نہ تو دانی کا روپیہ اس کے دان کئے ہوئے فنڈ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ دفتر میں بہت سی دقتیں واقعہ ہوتی ہیں۔ اور رسید کے باقاعدہ پہونچنے کی بھی شکایات ہوتی ہیں۔ اسلئے اب آریہ پُرشوں تتھا آریہ سماج کے منتی سجنوں اور دانیوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن پر جو کہ خاص اسی مطلب کے واسطے رکھا گیا ہے۔ اپنا پورا پورا پتہ۔ رقم اور اس فنڈ کا نام لکھ کر دیا کریں۔ جس میں کہ وہ اپنا روپیہ بھیجا کریں۔

آج ایک رقم دو روپیہ کی دفتر میں موصول ہوئی ہے۔ کوپن سفید ہے۔ دانی مہاشئے سوچت کریں تاکہ رسید ارسال کی جاوے۔ اور فنڈ کا نام بھی درج فرماویں تاکہ اُس فنڈ میں ڈالا جاوے

(امیں چند بجائے سکرٹری سبھا)

Digitized by eGangotri

کوئٹہ آریہ سماج کا عظیم الشان اُنیسواں سالانہ جلسہ

جیسا کہ اخباروں دوارا پرکاشت کیا تھا۔ یہ اُتسو ۲۷-۲۸ و ۲۹-۶ ماہ اگست کو ہونا قرار پایا تھا۔ اور نگر کیرتن ۲۶-۶ ماہ اگست کو ہونا تھا۔ ان تواریخ سے پیشتر اُتسو کو بڑی دھوم دھام سے رچانے اور فراہمی چندہ اور دیگر امورات ضروری میں پوری کامیابی کے حاصل کرنے کے لئے بڑی بھاری تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ چنانچہ لالہ گنپت داس صاحب وگ پردھان سماج کی کرپا سے گجرات کی بھجن منڈلی قریباً ۱۵ روز پہلے سے ہی پہونچ گئی تھی۔ اور وہ اپنے منوہر بھجنوں سے نگر نواسیوں کو آنندت کر رہی تھی۔ آریہ سماج اور کنیا سبھا کے ہفتہ وار جلسوں کے موقع پر مندر میں نیز بازار میں لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری ہو گیا تھا۔ تا کہ نگر نواسیوں کے کانوں میں دھرم کی دھونی پہنچائی جاوے اور اُن کو آنے والے جلسہ کے لئے آکرشن کیا جاوے۔ الغرض نگر کیرتن سے پہلے شریمان لالہ دیوراج معہ کنیاؤں اور مائی سبھدرا بائی جی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کنیا مہاودیالے جالندھر سے۔ پنڈت رام بھجدت جی بی اے پلیڈر معہ ڈاکٹر پرمانند جی و ماسٹر درگا پرشاد جی لاہور سے۔ اور سوامی ستیانند جی و ٹھاکر پردین سنگھ جی سکھر و شکارپور میں پرچار کرتے ہوئے اس جلسہ کی تقریب پر پہنچ گئے تھے۔ مگر کوئٹہ نواسیوں کی بدقسمتی سے شریمان مہاتما منشی رام جی کہ جن کی تشریف آوری کی خبر سارے شہر میں پھیل چکی تھی اور جن کے درشن کے لئے سماجک اور دیگر باشندگان شہر ترس رہے تھے۔ اس شبھ اوسر پر کسی اپکارنوں سے نہ پدھار سکے۔ اور اس سے نہ صرف کوئٹہ نواسیوں کو ہی مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بلکہ ملتان سے لیکر کوئٹہ تک سماجک بھائی دو تین روز برابر سٹیشنوں پر مہاتما جی کے درشن کو آئے مگر گاڑی میں اُن کو نہ پاکر پژمردہ دل اور افسردہ خاطر واپس ہو جاتے تھے۔ القصہ ۷ بجے شام کے ۲۶-۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۰۴ء گوستری سماج کے مندر واقعہ بالو محلہ سے (اس سال بوجہ تنگی جگہ بجائے مندر آریہ سماج کے جلسہ اسی جگہ رچایا گیا تھا) نگر کیرتن کا جلوس بڑی رونق سے شروع ہوا۔ سب سے اول باجے والے باجا بجاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ ان کے پیچھے ٹھاکر پردین سنگھ جی کی منڈلی تھی۔ جس میں لالہ گوپی پرشاد جی سکھر والے جو اس شبھ اوسر پر آئے ہوئے تھے۔ ہارمونیم باجا بجاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اس منڈلی کے ہمراہ ایک مجمع کثیر تھا اور جس خوبی سے ٹھاکر جی بھجن اور لاونیاں گا کر اہالیان شہر کو محظوظ کر رہے تھے وہ ہر ایک سماجک پرش پر بخوبی روشن ہے محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کے بعد گجرات کی بھجن منڈلی تھی۔ جس کے ساتھ پنڈت چھجو رام جی سماج ہذا کے پربھی سبھاسد باجا بجانے جا رہے تھے۔ اُن کے ساتھ بھی بڑی خاصی رونق تھی۔ اور سب سے آخیر لوکل سماج کی منڈلی تھی۔ جس میں لالہ چمن لال لالہ ہارام جی اپ پردھان و چند دیگر بھائی مثلاً کمالیہ نواسی وغیرہ شامل تھے۔ اُن کے ساتھ بھی بڑی خاصی رونق تھی۔ گو پہلے ذرا مجمع کم تھا۔ جوں جوں بازار میں پہنچتی گئی۔

رونق بھی بڑھتی گئی۔ منڈی والے بازار دھارکیٹ سے لوگ بڑی بھاری تعداد میں جلوس میں شامل ہوئے۔ اگر یہی حالت رہتی تو نگر کیرتن میں بہت بڑی کامیابی کہی جاتی لیکن بدقسمتی سے گجرات منڈلی کے رنگیوں کو بخار اور تپ شروع ہو گیا۔ اور ٹھاکر پردین سنگھ جی کو بھی بغل میں پھنسی (کچھرالی) کی وجہ سے سخت درد شروع ہوا جسکی وجہ سے اُنکے دائیں ہاتھ کی کھڑتال قریباً بند ہو گئی۔ اور آواز بھی نرم پڑ گئی۔ دوسری منڈلی میں لالہ سمپت رائے و لالہ بوٹا رام نے رنگیوں کی جگہ جا بجا اچھا کام چلایا۔ نیز بعض جگہوں پر ماسٹر درگا پرشاد جی و پنڈت کاشی رام جی لوکل اپدیشک وغیرہ نے وید منتر بھی اُچارن کئے۔ اور کئی جگہوں پر سوامی ستیانند جی کے اپدیش بھی ہوئے۔ اس طرح ۱۰ بجے رات تک بڑی رونق اور دھوم دھام سے نگر کیرتن کامیابی کیساتھ سماپت ہوا۔ یوں تو راگی و والنٹیر وغیرہ سارے جو بیہودہ نہایت خوبصورت بتیاں پہنے انتظام کے لئے اِدھر اُدھر پھر رہے تھے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن پنڈت چھجو رام جی سب سے بڑھ کر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے مرتیو کی افسوسناک خبر پہنچنے پر بھی نگر کیرتن کو ختم کئے بغیر نہ گئے۔

۲۷-۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۰۴ کی صبح کو

ذرا دیر سے کارروائی کا آرمبھ ہوا۔ اور ہون یگیہ بجائے ۸ بجے کے ۸ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ اسکے بعد گجرات کی بھجن منڈلی کے بھجن ہو کر پنڈت کاشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ بعدہ ٹھاکر پردین سنگھ جی نے بھجن گایا۔ تت پشچات کنیا مہاودیالہ جالندھر کی کنیاؤں نے مدھر اور دلکش آواز میں وید پاٹھ اور بھجن گاین کیا۔ اسکے بعد سوامی ستیانند جی مہاراج کا اپدیش شروع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Coll

سے بچنے کے لئے
جنہوں نے بتلایا کہ دکھ
کے لئے گیان اور کرم ہر دو لازمی
ہیں۔ اور جس طرح وہ پُرش مہان شکتی کو پراپت
ہوتا ہے جنہیں یہ ہر دو شکتیاں کام کرتی
ہوں وہ ہی سو بھاگیہ اور اعلے درجہ کے کام
کرنے والی ہوتی ہے۔ مہاتما بُدھ دیو جی کے
جیون سے اسکو اچھی طرح سے درشایا
اور آخر میں پانچ مہا یگیوں کی پریرنا کی
ناظری معقول تھی۔ اور سرمن موثر تھا
لوگ جم کر بیٹھے رہے۔ اور اس طرح سے صبح
کی کارروائی ۱۰ بجے کے قریب ختم ہوئی

شام کو

۵ بجے سے ۷ بجے تک ٹھاکر پروین سنگھ جی
کے بھجن ہوئے۔ بعدہ شریمان ماسٹر درگا پرشاد جی
کا لکچر "ہماری موجودہ حالت" پر شروع ہوا
اسوقت قریباً تمام مندر شروتاگنوں سے
بھرا تھا۔ آپ نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور
عوام پر اچھا اثر پڑ رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق
اسکے بعد بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہونا تھا لیکن
چونکہ لوگ جوق درجوق آ رہے تھے۔ اسلئے لوگوں
کی درخواست پر سوامی ستیانند جی مہاراج کا لکچر
جسمیں آپنے مہابھارت کے شانتی پرب کے چند
ایک حوالے دئے اور بھیشم پتامہ کے اسوقت کا
نظارہ درشایا جبکہ وہ تیروں کی شیا کے اوپر پڑے
تھے۔ اور دھرم کا اُپدیش دے رہے تھے۔ آپ نے
ایمانداری سے روزی کمانے اور خیالات پاکیزہ رکھنے
کی خاص ہدایت کی۔ اور اسکو بڑی اچھی طرح سے
ورنن کیا۔ اثر بہت اچھا رہا۔ اُن کا بیٹھنا تھا۔
کہ ٹھاکر پروین سنگھ نے کھڑے ہو کر لاونی شروع
کر دی۔ لاونی نہایت ہی موثر اور دلکش تھی جسکو
سنکر شروتاگنوں پر ہر دو لکچر نقش ہو رہے تھے
اور ایک خاص حرکت دھرم کے لئے اُنکے ہردیوں
میں پیدا ہو رہی تھی۔ سب کے سب خاموشی

کی حالت میں جمکر بیٹھے رہے۔ اور نہایت
ہی دلی توجہ سے سنتے رہے۔ اور کمال محظوظ
ہوئے۔ اس طرح سے شام کا جلسہ ختم ہوا۔

(کارروائی جلسہ منعقدہ ۸ ماہ اگست)

۸ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ بعدہ گجرات کی بھجن منڈلی
کے بھجن ہوتے رہے۔ تت پشچات ماسٹر رتی پوری
آپ سمباد کہ پنچال پنڈت نے پڑھنا کروائی اور
اپدیش دیا جسمیں موت کا خیال دلایا گیا۔ اور
اُپکار کے لئے پریرنا کی گئی۔ اسکا اثر حاضرین جلسہ
پر بہت ہی اچھا پڑا۔ اُسکے بعد کنیا مہاودیالہ
کی لڑکیوں کا اتی اُتم بھجن ہوا۔ نیز ٹھاکر جی
نے بھی ایک بھجن گایا۔ بعدہ ماسٹر درگا پرشاد
جی نے سرمن دیا جسمیں ۱½ گھنٹہ کے قریب تقریر
کی۔ اور اُسمیں زیادہ تر آپکے شرھانے اور
جسمانی حالت میں ترقی کرنے اور گئو وغیرہ مویشیوں
کے پالنے اور زمین حاصل کر کے زراعت کرنے
وغیرہ پر خاص زور دیا۔ اُن کے بعد کنیا مہاودیالہ
کی لڑکیوں نے بھجن گا کر شروتاگنوں کو نہایت
ہی آنندت اور پربرت کیا۔ جسمیں اُنہوں نے
ستری شکشا اور کنیا مہاودیالہ کی سہایتا کے
لئے پرارتھنا کی

تت پشچات شریمان لالہ دیوراج کا لکچر ستری شکشا
پر ہوا۔ لکچر نہایت ہی اعلے پر معنی اور نہایت
ہی موثر تھا۔ حاضرین کے دلوں میں گھب گیا
اور قریباً سب کے آنسو نکل پڑے۔ لکچر نہایت
ہی مفید تھا۔ آپ نے ہنٹر کار دے کا ذکر کیا
کہ جنہوں نے بمبئی میں ایک کنیا پاٹھ شالہ کھولا ہے
جسمیں وہ۔ اُن کی عورت۔ اور لڑکیاں مفت
کام کرتی ہیں۔ اور صنعت و حرفت کا کام سکھلاتی
ہیں۔ سب سے بڑھ کر آپ نے مسٹر ڈرے کی
کارروائی کا جو کہ مسٹر مرانجی کیے چکا ہیں۔ اور جو
نہایت ہی سادہ زندگی بسر کر کے وہ ہوا آشرم
کھول کر نہایت ہی نشکام بھاؤ سے کام کر رہے ہیں

کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی خواہش ظاہر کی کہ اگر پرماتما
ان کو اگلے جنم میں اشپرشیہ یونی دیوے تو نشکام
بھاؤ سے کام کرنیوالا بنا دے۔ آپنے ان کو ہندوستان
کا دیوتا کہا۔ نیز کنیا مہاودیالہ کی جانب حاضرین
کی توجہ بڑے زور سے کھینچی۔ اور ستری جاتی
کی تعلیم میں موجودہ وقت میں جو رکاوٹیں پیش
آتی ہیں۔ ان کو نہایت ہی اچھی طریق سے
ذہن نشین کیا۔ آپکے آپکے لکچر اور دوسرے دن کے
سرمن اور دن کو دوپہر کے وقت کے ستری لوگوں کے لکچر کا
یہ اثر پڑا کہ آپ یہاں سے کنیا مہاودیالہ کے لئے
قریباً ششش صد روپیہ لے گئے۔ نیز دو لڑکیاں
مہاودیالہ میں داخل کرنے کے لئے ہمراہ لے گئے
اور تمام اشیاء جو کہ مہاودیالہ میں جاپانی ودھواؤں
اور زخمیوں کی امداد کے لئے تیار کی گئی تھیں
فروخت کر گئے۔ قریباً ۱۲ بجے سبھا وسرجن ہوئی

کارروائی جلسہ بروقت شام

پروگرام کے موجب ۲ سے لیکر ۴ بجے تک
کنفرنس ہونی تھی۔ مگر کسی کارن سے وہ نہ ہوئی
اور اسکی بجائے ۲ سے ۳½ بجے تک بھجن ہوئے
اور بعدہ مائی سبھدرا بائی و اُن کی لڑکی ودیاوتی
کے ستری جاتی کے سدھار کے لئے بڑے ہی موثر
لکچر ہوئے۔ بائی جی دکن کی رہنے والی ہیں۔
آپ آنریری سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اور مہاودیالہ میں
اپنا نیز اپنی پتری ودیاوتی کا خرچ خوراک وغیرہ
بھی ادا کرتی ہیں۔ دھنیہ ہے ایسی دیوی جو کہ
تن من دھن سے ستری جاتی کے لئے شب و روز
پُرشارتھ کر رہی ہے۔ ایک خوشی کی بات اور ہے
کہ جالندھر آریہ سماج نے آپ کے اُتساہ اور دھرم
کو دیکھ کر اپنی جانب سے مہاودیالہ کی کمیٹی کا
ان کو ممبر منتخب کیا ہے۔ پرماتما کریں۔ کہ ہماری
دیش کی اور ستریاں بھی ان سے سبق سیکھیں
ان کے بعد ٹھاکر پروین سنگھ جی کی لاونی ہوئی
اور بعدہ پنڈت رام بھجدت جی کا لکچر آریہ سماج

Digitized by eGangotri

اور اس کے مشن پر ہوا۔ اور ڈیڑھ یا پونے دو گھنٹہ کے قریب لیکچر ہوا۔ پھر ۷ بجے شام کے کاررروائی شروع ہوئی۔ اور بھجنوں کے بعد ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر سوامی ستیانند جی نے مقشیہ کرتویہ پر لیکچر دیا۔ جسمیں آپنے بتلایا کہ ہمارا دھرم ایک ہو۔ بانی ایک ہو۔ اور ارادہ ایک ہو۔ تب اتفاق رہ سکتا ہے۔ نیز آریہ سماج کا کرتویہ وید وِدیا اگنی کو بھسم کرنا اور شانتی اور ستر تا پھیلانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ حاضری کثیر تعداد میں جمع تھی۔ مکان قریباً سارا بھرا ہوا تھا۔ لیکچر کا بہت اچھا اثر پڑا۔ بعدہٗ ٹھاکر پروین سنگھ کی بہت ہی موثر اور زور دار لادنی ہوئی۔ جسکا اثر اتنا ہوا کہ اُٹھتے بیٹھتے ہی قریباً ۲۰۰ روپیہ اور چندہ ہوا۔ قریباً ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

کاررروائی جلسہ منعقدہ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۷

صبح

۷ بجے تک حسب معمول ہون گیہ اور بھجن ہوئے۔ تت پشچات ٹھاکر پروین سنگھ نے بھجن گایا۔ بعدہٗ شری جان موصوف نے سارگربھت اور نہایت ہی اعلیٰ اور موثر سرمن دیا۔ ان کے سرمن کرنے سے شروتاگن کا دل ہل گیا۔ ایشور نے چاہا تو کسی دوسرے موقعہ پر اسکا خلاصہ درج اخبار ہوگا۔ اور وہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دھارمک جیون بسر کرنے اور اپنی زندگی کا آدرش اور اعلےٰ مقصد بنانے اور روزمرہ زندگی کی پڑتال کرنے کے لئے ہدایت کی۔ اسکے بعد جلسہ برخاست کیا۔

شام

۵ بجے کاررروائی شروع ہوئی۔ اور ٹھاکر پروین سنگھ جی نے سفر منی وغیرہ کے متعلق لادنیاں اور بھجن گاتے گئے۔ جنکا اثر بہت اچھا پڑا۔ اور لوگ بہت بھاری تعداد میں جمع ہونے لگے یہانتک کہ مکان بالکل بھر گیا۔ اس وقت

لالہ حکم چند جی منتری سماج نے گذشتہ سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ پنڈت رام بھجدت جی نے برہمچریہ پر ایک اعلیٰ لیکچر شروع کیا۔ اور آخیر میں اپیل کی۔ اس کے بعد ٹھاکر پروین سنگھ جی کا ایک مختصر سا بھجن ہوا۔ چونکہ بہت دیر ہو گئی تھی۔ آرتی اور شکریہ ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ پرماتما کا شکر ہے۔ کہ جلسہ سر و گھنٹا سے سمپورن ہوا۔ اور ہر پہلو سے کامیابی ہوئی۔ چنانچہ دو نئے بھائیوں نے وید دھرم میں پرویش کیا۔

چندہ

قریباً ۳۶۰۰ (تین ہزار چھ سو) روپیہ مختلف فنڈوں کے لئے چندہ اکٹھا ہوا۔ جن میں سے سات سو روپیہ وید پرچار فنڈ میں ٹھیکا ہوا۔ اور چھ سو روپیہ کنیا مہا ودیالہ کو۔ باقی دیگر فنڈوں کے لئے مگر افسوس گروکل کے لئے نسبتاً روپیہ کم جمع ہوا گو اُس کے لئے قریباً تین سو روپیہ جمع ہو گیا۔ اگر مہاتما جی اس موقع پر تشریف لاتے تو کم از کم ایک ہزار روپیہ اور یہاں سے گروکل کے لئے ضرور چندہ ہو جاتا۔ پرماتما کرے گروکل ڈیپوٹیشن نکلے اور پھر یہ ساری آشا پوری ہوں۔ اس لحاظ سے بھی سماج ہذا کو بڑی بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

پریتی بھوجن

۳۰۔ اگست سنہ ۱۹۰۷ کی صبح کو ودیشیوں اور چند دیگر سامانجک بھائیوں کی دعوت ڈاکٹر پٹیل جی نے کی۔ اور شام کو سماج کے ممبران سہایکان اور دیگر صاحبان سماج کا پریتی بھوجن سماج ہذا کی جانب سے ہوا۔ جسکے ہیڈ منیجر پنڈت ہیرا لال جی سب اوورسیر تھے۔ افسوس کہ قریب دو صد اصحاب یک لخت بھوجن کرنے کے لئے بیٹھ گئے جسکی وجہ سے انتظام تسلی بخش نہ ہو سکا لیکن پھر بھی بہتیری سماجوں سے اچھا تھا

آریہ سماج گوجرانوالہ کی خصوصیتیں

(۱) پریتی بھوجن کا پربندھ سماج ہذا کی جانب سے ہوتا ہے اور جسقدر پر تکلف خوراک یہاں اپدیشکوں اور دیگر سامانجک بھائیوں کو جو کہ جلسہ کی تقریب پر تشریف لاتے ہیں دیجاتی ہے۔ (۲) وایسی اور جگہ کم ہی دی جاتی ہوگی۔ (۲) یہاں سکھ سامانجک بھائی بڑے پریتی پورک آدرستکار کرتے اور ہر طرح رہائش وغیرہ کا تسلی بخش انتظام کرتے ہیں۔ (۳) سماج ہذا سے وید پرچار فنڈ اور کنیا مہا ودیالہ کو بڑی اچھی امداد دیجاتی ہے۔ (۴) سماج ہذا میں لاہور و دیگر چند سماجوں کی طرح دھڑا بندی کا سسٹم جاری نہیں ہے۔ بلکہ شانتی سے سبھی پرچارک ویدک دھرم کے پرچار میں سرگرم و کوشاں رہتے ہیں۔

آخیر میں ہم اس جلسہ کی کامیابی کے لئے لالہ گنیش داس جی وکیل پردھان۔ لالہ گنیش داس جی پولیس انسپکٹر اور لالہ ہاکم رام جی سب اوورسیر اپ پردھان۔ لالہ حکم چند جی سکرٹری۔ بھگت گنپت داس جی و لالہ روشن لال جی۔ لالہ کرم چند جی ودیارتھی۔ و پنڈت ٹھاکر داس جی یا مخصوص و دیگر سبھاسدان و سہایکان کو بالعموم مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر لالہ رام چند جی ودیارتھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بہت ہی پرشارتھ سے کام کیا ہے اور بڑا التساہ ظاہر کیا۔ پرماتما جملہ ممبران سماج ہذا کو اور بل پردان کریں۔ تاکہ آئندہ بھی بڑھ کر کامیابی کے لئے کوشاں ہوں۔

راقم

سیوک۔ بندہ گوبند رام۔ بی اے از گوجرانوالہ

آریہ سماج لائل پور کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ کو ہوگا۔ کل آریہ سبھا سدوں بھجن منڈلیوں۔ اپدیشک مہاتماؤں و دیگر سادھو مہاتماؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ چونکہ سماج ہذا عرصہ سے مشتعل اوستھا میں ہو رہی ہے۔ اور

تت خالصہ اپدیشکوں کا وچار

تاریخ ۵۔ اگست ۱۹۰۴ء کو تت خالصہ اپدیشک بھائی گوپال سنگھ مدرس خالصہ سکول گوجرانوالہ دورہ دسا ور سنگھ ڈسکہ تشریف لائے اور اپنے لکچر میں آریہ سماج پر کچھ اعتراض کئے۔ چونکہ اُسوقت وہاں کوئی آریہ موجود نہ تھا۔ اسلئے اطلاع ہونے پر آریہ سماج کی طرف سے چیلنج دیا گیا۔ کہ باقاعدہ لوگوں کے سامنے مباحثہ کر لیجئے۔ ورنہ مُنہہ بند رکھئے۔ دوسرے دن ہمارے پاس ایک آدمی بھیجا کہ عام جلسہ میں مباحثہ کرنا نہیں چاہتے۔ جو سوالات آپ کرنا چاہتے ہیں بتلا دیویں۔ اسپر آریہ سماج کی طرف سے لالہ دیوی داس جی اُپ منتری نے حسب ذیل سوالات لکھا دئے۔ کہ تحریری جواب عنایت فرماویں۔ کیونکہ آپ پبلک میں مباحثہ کرنا نہیں چاہتے۔

(۱) کیا گرنتھ صاحب الہامی پستک ہے اگر ہے تو اُس میں کیا پرمان و دلیل ہے۔
(۲) کیا گرنتھ صاحب ودیاؤں کا بھنڈار ہے
(۳) آپ سارا گرنتھ مانتے ہیں۔ یا اُسکے کسی حصہ کو۔
(۴) سچ جھوٹھ کے معلوم کرنے کے واسطے آپ کے واسطے کون سی کسوٹی ہے۔
(۵) ازروئے گرنتھ سرشٹی اُتپتی کا حال بتاؤ
(۶) کیا گرنتھ میں پرمیشر ورد وہ ہے یا نہیں
(۷) آپ سنگھ سبھا کے اصول کیا مانتے ہیں۔
(۸) گرنتھ کے حوالے سے بتلاؤ۔ کہ پانچ ککوں سے مکتی ہو سکتی ہے۔
(۹) پنتھ شبد کی تعریف و تشریح کرو۔
(۱۰) آپ کے ہاں انس شراب جائز ہے یا ناجائز؟۔ تت خالصہ کس پرمان سے جائز کہتے ہیں
(۱۱) کول سر کی وجہ تسمیہ بیان کرو۔
(۱۲) آپ کی رسومات شادی۔ کڑماٹی بکلاوہ ملنی وغیرہ کا ذکر کہاں ہے۔ چادر اندازی کی اجازت و طریقہ گرنتھ میں دکھلاؤ۔
(۱۳) کیا آپ کے گوروصاحبان ویدک دھرم کے ماننے والے تھے یا نہیں۔
(۱۴) گرنتھ میں سولہ سنسکاروں اور پنچ مہایگیہ کی ممانعت دکھلاؤ۔
(۱۵) کیا گورو گوبند سنگھ جی ہون کو جائز سمجھتے تھے یا نہیں۔
(۱۶) مندرجہ ذیل شلوکوں کے ارتھ تحریر فرماویں۔

(ا) دیپک بلے اندھیرا جاء
وید پاٹھ مت پاپاں کھا

(ب) ودیا کتیب کہو مت جھوٹے
جھوٹا وہ جو نہ وچارے

(ج) اتھرو وید ہٹھنگ
سرب پاپ نٹھنگ

(د) جت بھار اوجیرج سنیار
اہرن مت وید ہتھیار

جب یہ سوالات پہونچے۔ تو تحریری جواب دینے سے گبھرا کر صاف انکار کر گئے اور کہنے لگے کہ اخبار میں چھپوا دیویں جواب مل جاویگا۔ ۷۔ اگست کو میلہ سالورن تھا وہاں پرچار کی خاطر دیوان لگایا۔ اور دو چار سوال بول کر کچھ طعن و تشنیع شروع کر دی۔ جسپر عام لوگوں بلکہ ان سے سکھ بھائیوں نے بھی کہدیا کہ کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ تاہم لالہ دیوی داس جی نے کھڑے ہو کر کہا۔ جو کچھ خالصہ جی نے فرمایا اُس کا جواب دینے کے لئے ہمیں بھی موقعہ دیا جاوے۔ تو فرماتے ہیں کہ ہمارا دیوان خراب ہوتا ہے۔ حالانکہ ان کے چند آدمیوں نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ اگر خالصہ سبھا میں تمہارے سوالوں کے جواب دئے گئے۔ تو آپ کو وقت دیا جاویگا

۱۰۔ اگست کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں لالہ دیوی داس جی کا لکچر بمضمون "سکھوں کے گورو ویدک دھرم کے ماننے والے تھے"۔ ہوا۔ اور خالصہ سبھا میں (آریہ سماج کی خباثت کیا ہے) اسپر لکچر تھا۔ جس میں قدر افشانی کرتے ہیں۔ کہ ہون کرنے سے ہوا خراب ہوتی ہے۔ اور بدبو پھیلتی ہے۔ کاربانک ایسڈ پیدا ہوتی ہے۔ گھی کے بخارات کچھ فائدہ نہیں کرتے۔ دوسرے ہمارے گورو ویدوں کو نہیں مانتے۔ سوم لالہ رچی رام صاحب پروفیسر کی کتاب (جس کا جواب سماج کی طرف سے دیا جا چکا ہے) سے ترجمہ نقل کر کے اکر نیوگ پر انڈ بنڈ بولدیا چونکہ تت خالصہ صاحبان جواب دینے سے ہر دفعہ انکار کرتے رہے۔ اسلئے اس لکچر میں سماج کا کوئی آدمی نہیں گیا۔ تاہم بھائی گوپال سنگھ وغیرہ کے پہلے وہ خیالوں سے کوئی سکھ بھی موافق نہ تھا۔ اس کے جواب میں اپنا جلسہ چھوڑ کر ۱۳۔ اگست کو آریہ منتر سبھا کے ہفتہ وار جلسہ میں لالہ دیوی داس جی کا لکچر ہون کے فوائد پر ہوا۔ اور ماسٹر دیوان چند جی نے خالصہ اپدیشک کے اعتراضات پر ازروئے سائنس بحث کی ایک سکھ لڑکے نے ان کے سکھلائے ہوئے چند اعتراض ہون پر کئے۔ لیکن جو بات

سُننے پر اس کی تسلی ہو گئی۔

زبانی گفتگو

یہ بھی سُننے میں آیا۔ کہ اگر کسی آریہ نے کچھ پوچھنا ہووے تو الگ ڈیرہ میں آکر بات چیت کر سکتا ہے۔ اس پر لالہ کندن لال چوپڑہ اُن کے پاس گئے۔ اور اس شلوک کا ارتھ پوچھا ؎

چارے وید ہوئے سچیار
پڑھیں گنیں تن چار وچار

بھائی گوپال سنگھ فرمانے لگے۔ کہ پہلا مصرعہ کسی پنڈت نے گورو جی سے سوال کے طور پر کیا تھا۔ جس کے جواب میں گورو جی فرماتے ہیں ع پڑھیے گنیئے تن چار بچار۔ یعنی جو کوئی ان چاروں کو پڑھتا ہے۔ اُسکے وجود (تن) میں چار قسم کے وچار پیدا ہوتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ خالصہ جی تن نہیں بلکہ تِن ہے۔ جو تِس کی جمع ہے۔ اور ویدوں کی طرف ضمیر ہے۔ چنانچہ اصل کتاب سے اس کی تصدیق ہو گئی۔ باقی سنگھ متعلق آسا دی وار ۱۲ شلوک محلہ پہلا پیش کر کے پوچھا گیا۔ کہ بتلائیے سوال و جواب کہاں ہیں۔ بلکہ اوپر سلسلہ وار چاروں ویدوں کے نام آئے ہیں۔ آخر میں گورو جی پڑھنے اور وچارنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اُپدیشک صاحب لاجواب ہو گئے۔ اور بھائی کنھا سنگھ گرنتھی نے ہماری تائید کی اور کہا کہ ہم گورو وید کو مانتے ہیں۔

نتیجہ

آریہ سماج کے پرچار اور تحقیقات کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ تت خالصوں کی سبھا یہاں قائم ہوئی۔ دیگر سکھوں اور اُن کی خالصہ سبھا نے ان کو اپنے میں شامل نہ کیا۔ بلکہ نام دھاری سکھوں نے اُن کو صاف کہدیا کہ گورو مہاراج وید کو ماننے والے اور اُن کی مہما کرنے والے تھے۔ ہون کو برا بر مانتے تھے۔ آخر پر دو صاحبان اپنا سا منہ لیکر واپس گئے۔ پھر ایک سکھ وِدیا سنگھ کی لڑکی کی شادی تھی۔ وِسا وا سنگھ نے جبر والہ سے آکر دخل دینا چاہا۔ اور دُولہا کو سوڈھیوں سے کہلایا۔ کہ تت خالصہ طریقہ پر شادی کرو۔ لیکن جہاں لڑکے نے صاف انکار کیا۔ وہاں لڑکی والوں اور دیگر خالصہ صاحبان نے کہا کہ ہم بدستور ہون بھی کریں گے۔ اور ویدی بھی بنی رہے گی۔ تم یہاں مت آؤ۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا بیچارہ شرمندہ ہو کر چلا گیا

اگر کسی نے کچھ لکھا تو باقی ماندہ حالات بھی لکھے جاویں گے۔

راقم

دینا ناتھ منتری آریہ سماج ڈسکہ

رکشا بندھن سمت ۱۹۶۱

رکشا بندھن کے دن صدر بازار میرٹھ میں ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ جسکو چھڑیوں کا میلہ کہتے ہیں۔ اُس دن آریہ سماج صدر بازار میرٹھ کی طرف سے میلہ کی جگہ میں ایک جلسہ بغرض وید پرچار ہر سال ہوتا ہے۔ چنانچہ حسب معمول اب کی دفعہ بھی بتاریخ ۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعرات جلسہ کیا گیا صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اور مہاشہ رام سروپ جی حکیم۔ دوارکا داس اور راجہ رام جی ممبران کے یجمان ہوئے اور پنڈت رام سروپ جی پاٹھک یگیہ پنڈت ہوئے۔ پھر بعد دوپہر پنڈت بدری دت جی۔ بابو مُراری لال جی وکیل اور سوامی تلسی رام جی کے وِیاکھیان مختلف وشئوں پر ہوئے۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالا صدر بازار میرٹھ کی کنیاؤں نے جو اس وقت قریب ۵۰ کے تھیں۔ ہوار تھنا۔ سندھیا وید منتر۔ وِیاکھیان اور بھجنوں سے پنڈال گونجا دیا۔ جن کو سُن کر حاضرین جلسہ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور کنیاؤں کی ہمت کی خوب داد دی۔ کنیاؤں کی عمریں دس اور دس برس سے کم ہونگی۔ مگر اس قدر بڑے ہجوم اور کثیر تعداد میں ذرا بھی نہیں گھبرائیں۔ اور بآواز بلند وید منتر وغیرہ سُنائے۔ حاضرین کنیاؤں کی کارگذاری کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے تھے۔ کیونکہ اُن کو پوری پوری اُمیدیں ہو رہی ہیں۔ کہ یہ دیویاں جن گھروں میں جاویں گی۔ وہاں کے گُل ہوئے چراغوں کو روشن کر دیں گی۔

اصحاب ذیل نے کنیاؤں کی شیرینی وغیرہ کے لئے دان بھی دیا۔ جن کا اتینت دھنیہ واد دیا گیا۔

بابو دوارکا پرشاد سب ڈویژنل افسر ملٹری ورکس [illegible]
سوامی تلسی رام جی — چند کاپیاں سندھیا پستک
لالہ جوالا پرشاد جمنا داس [illegible]
پنڈت بشمبھر سہائے [illegible]
لالہ رگھبیر سرن صاحب [illegible]
لالہ دیوی سہائے صاحب [illegible]
جمعدار دیوان سنگھ پلٹن نمبر ۶ جاٹ [illegible]
لالہ بنارسی داس صاحب [illegible]
لالہ مُراری لال صاحب وکیل [illegible]
بابو ایس سی گرگ جی ماسٹر دیانند اینگلو ویدک سکول [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection

ابوب رابن اسپیشل اسسٹنٹ ماہوار ۵ر
سٹلانگ بندوبست

رام سروپ پاٹھک کے بھجنوں نے کل حاضرین
کے دلوں کو تسخیر کر لیا تھا۔ اور سب کے
سب دل سے اُن کے مداح تھے۔ بھجن بھی
ایسے ہی بڑے پُر اثر تھے۔ جن سے بہت فائدہ
پہونچا۔ پنڈت بدھ دیو جی جن کا ویاکھیان
دھرم وشے پر ہوا جس کو انہوں نے
خوب اچھی طرح سے حاضرین کو درشایا۔ ان
کے بعد سوامی تلسی رام جی کا بھی یہی وشے
تھا جنہوں نے اپنے عالمانہ اور فاضلانہ
لیکچر میں دھرم کے ہر پہلو کی بہت اچھی طرح
سے پڑتال کی۔ اور ایسی خوبصورتی کیساتھ
بیان کیا کہ حاضرین بہت ہی خوش ہوئے
اس قدر کثیر حاضری میں ایسا سماں بندھ گیا
تھا۔ کہ سوائے سوامی جی کی سپیچ کے ایک
لفظ ہی کسی کے منہ سے نہیں نکلتا تھا۔ البتہ
ان کے پُر زور الفاظ سروں کو ہلا دیتے
ہے۔ جو اس بات پر دلالت کر رہے تھے
کہ ہر ایک شخص کے دل میں ان کی سپیچ
گھر کر چکی ہے۔ سوامی جی کو اس سماج سے
بڑا اُنس ہے۔ ہر ایک سپتاہک جلسہ میں
آپ درشن دیتے ہیں۔ صرف درشن ہی نہیں
بلکہ اپنے منوہر اور عالمانہ لیکچروں سے
حاضرین کو ممنون فرماتے ہیں۔ پچھلے چند
ہفتوں سے آپکے ویاکھیان یوگ کے
انگوں پر ہو رہے ہیں۔ جو بڑی فلاسفی کو
ساتھ لئے ہوئے ہیں۔ حاضرین کو عموماً
اور ممبران سماج کو خصوصاً بڑا بھاری فائدہ ان
سے پہونچ رہا ہے۔

اب کی دفعہ بابو اونکار پرشاد صاحب
پریذیڈنٹ یونین کلب ([illegible])
صدر میرٹھ نے جلسہ کے لئے اپنا کلب
عنایت کیا تھا۔ اور خود بھی بہت کچھ امداد
کرتے رہے۔ جسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے
ممبران سماج کا اُتساہ قابل تعریف ہے۔

راقم
کدارناتھ پریذیڈنٹ آریہ سماج صدر بازار
میرٹھ

تہذیب الاسلام

کیوں لکھی گئی؟

جن صاحبان نے مہاشے دھرم پال جی
بی اے کا مشہور لیکچر

ترکِ اسلام

پڑھا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مہاشے جی
مذکور نے کسی دنیاوی لالچ میں پڑ کر اسلام کو
نہیں چھوڑا تھا۔ نہ ہی کسی کی بہکاوٹ میں آ
کر اسلام کو الوداع کہا۔ بلکہ سالوں تک
مذہبی دنیا کی چھان بین کرنے کے بعد انہوں
نے اپنے نتیجے کو پبلک کے سامنے پیش کیا
معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ
قرآن کی تعلیم کیسی خلاف عقل ہے۔ مہاشے
جی مذکور نے پہلے چند اعتراضوں میں اس
تعلیم کا ذکر کیا ہے۔ بعد ازاں بہشت کی
تصویر پبلک کے سامنے پیش کی ہے۔ اُسکے
ساتھ ہی گوشت خوری اور حیوانی قربانی
کا نقشہ دکھلایا ہے۔ بعد ازاں قرآنی
معجزات کا ذکر کیا ہے۔ آخیر میں چند وجوہات
قرآن کے الہامی نہ ہونے پر دی ہیں۔ غرضیکہ
ترک اسلام میں کل ۱۱۶ اعتراض درج
ہیں۔ اس چھوٹے سے پمفلٹ کو پڑھنے سے
قرآن کی تعلیم کا مختصر طور پر پتہ لگ سکتا ہے
سچ پوچھو تو

ترک اسلام

نے اسلامی دنیا میں سخت تہلکہ مچا دیا۔ مہاشے
جی مذکور کے پاس نہ صرف گالی گلوچ، طعن و
تشنیع اور مار پیٹ کی دھمکیوں سے بھری ہوئی
چٹھیاں آئی ہیں۔ بلکہ بعض اخباروں میں اُنکو
کھلم کھلا خوب ہی بے نقط سنائی گئی ہیں۔ علماء
اسلام نے جو رسالجات

ترکِ اسلام

کے جواب میں لکھے ہیں اُن کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے
کہ اہل اسلام کے پاس ترک اسلام کے اعتراضات
کا مطلق کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ ہاں بجائے
طعن و تشنیع بد کلامی وغیرہ سے خوب کام
لیا گیا ہے۔ مہاشے مذکور کو جا بجا جھوٹا
احمق۔ بیوقوف۔ جاہل۔ شریر۔ [illegible]
خود غرض۔ جلد باز۔ شریر النفس۔ مرتد
گمراہی کے گڑھے میں منہ کے بل گرنے والا
وغیرہ وغیرہ بیسیوں ناجائز کلمات سے یاد
کیا گیا ہے۔ نہ صرف اُن کو ہی بلکہ آریہ سماج
سوامی جی مہاراج۔ پنڈت لیکھرام جی وغیرہ
کو بھی ساتھ ساتھ کوسا گیا ہے۔ اور جہاں
تک ہو سکا ہے۔ لوگوں کو یہ دکھانے کی
کوشش کی گئی ہے۔ کہ ترک اسلام میں
جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور
لغو ہے۔ اور کہ تارکِ اسلام عربی سے
ناواقف ہونے کی وجہ سے جہالت کے

گڈھے میں گرا ہے۔ حاصلِ کلام اس قسم کے رسالے جا بجا پاس کئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ایک حق پسند کا دل آزردہ ہوئے اور ایسے لوگوں کے لئے ہمدردی محسوس کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کاش کہ! اہل اسلام نے ترکِ اسلام کا جواب دیتے وقت تہذیب سے کام لیا ہوتا!!

ایک حق پسند اور صدق دوست شخص ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ لوگ اُسکی بات کو جھوٹا کہہ کر پبلک کو دھوکہ میں ڈالیں۔ بلکہ وہ اِس بات کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ پبلک کے سامنے اپنی پوزیشن کو صاف کرے۔ اور لوگوں کو یہہ دکھا دے۔ کہ دونوں میں سے کون غلطی پر ہے۔ کیونکہ شریف آدمی کی سلف ریسپکٹ یا آتم سنمان کا بھاؤ اُسکو اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہر ایک کس و ناکس اُسکے متعلق جھوٹا۔ احمق شریر النفس وغیرہ کلمات رسالوں کی شکل میں لکھ کر لوگوں کو مغالطہ دیتے پھریں۔

چونکہ اکثر علماء اسلام نے

مہاشے دھرمپال جی

کو جا بجا ایسے ہی کلمات سے یاد کرکے اُن کی تحریر کو خاک میں ملانے اور سچ کو چھپانے کی کوشش کی

اسلئے مناسب سمجھا گیا

کہ مہاشے جی مذکور علماء اسلام کی تحریروں کا نوٹس لیں۔ اور جہاں جہاں اُن صاحبان نے مغالطہ دہی کی کوشش کی ہے۔ اُسکو دور کریں۔ اور ستیہ استیہ کا نرنے کرکے پبلک کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ انہوں نے موجودہ کتاب

تہذیب الاسلام

تیار کی ہے۔ مہاشہ جی مذکور نے ہر ایک اعتراض پر بڑی متانت اور سنجیدگی سے بحث کی ہے۔ اور علماء اسلام کے دعوؤں کی نہ صرف عقلی دلائل سے تردید کی ہے۔ بلکہ جا بجا قرآنی آیتوں۔ صحیح حدیثوں کے حوالوں سے دکھا دیا ہے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ اور علماء اسلام کیا کر رہے ہیں۔ صرف تردید پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہر ایک اعتراض کے ساتھ وید منتروں کے حوالہ دیکر یہہ بھی دکھایا ہے۔ کہ قرآن کیا ہے۔ اور ویدوں کی تعلیم کیا ہے۔ علاوہ ازیں اہل اسلام کے اُن الزامی جوابوں کا بھی کھنڈن کیا ہے۔ جو کہ اُنہوں نے غلط فہمی کی وجہ سے جا بجا ویدوں پر کئے ہیں۔ مہاشے مذکور نے کھول کر دکھایا ہے۔ کہ قرآن میں اللہ کو کیا سمجھا گیا ہے۔ قرآنی بہشت کیا ہے۔ گوشت خوری کیسا بڑا پاپ ہے۔ جیوانی قربانی کی کیا جڑ ہے معجزات قرآن کیا ہیں۔ قرآن میں پیدائش دنیا کے متعلق کیا تعلیم ہے۔ غرضیکہ اُن تمام ۱۱۶ اعتراضوں پر ایک سو سولہ

فصلیں

لکھی ہیں۔ چونکہ کتاب معمول سے بڑی ہوگئی اِسلئے اسکو کم از کم چار ضخیم جلدوں میں نکالا جاویگا۔ پہلی جلد طیار ہو رہی ہے۔ کتاب کی عبارت نہایت آسان اور عام فہم ہے معمولی اُردو دان بھی اُسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے لکھائی۔ چھپائی اور صفائی کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ طالبان حق کتاب کو پڑھکر آمنّا و صدقنا کہنے کے بغیر نہیں رہیں گے۔ وہ لوگ جو ستیہ استیہ کے نرنے کرنے کے ابھلاشی ہیں۔ اُن کو تو اِس کتاب کا مطالعہ ضرور ہی کرنا چاہیئے۔ جو صاحبان پہلی جلد کی قیمت ایک روپیہ پیشگی بھیج دیں گے۔ اُن کو محصول ڈاک نہیں دینا پڑیگا۔

المشتہر

کیشب دیو منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

آریہ سماجک خبریں

کمالیہ آریہ سماج کا وارشکوتسب ۲۴-۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر کی شام کو ہونا قرار پایا ہے آریہ سماج کے پریمیوں تتھا کمالیہ نواسیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اُتسب پر پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھا دیں۔ جنگ کے وارشکوتسب پر آئے ہوئے اُپدیشک آشا ہے کہ ضرور اِس سماج کو اپنے دیا کھیانوں سے کرتارتھ کرینگے

فاضلکا ضلع فیروزپور میں ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہوگیا ہے۔ منتری مہاشے اوپرانیوالے اُپدیشکوں سے نویدن کرتے ہیں کہ وہ فاضلکا آکر ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

ویناگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر کے ۴ بجے کو شروع ہوگا۔ آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ نگر کیرتن میں شامل ہوں۔ پنڈت گنپتی جی آدی اُپدیشک پدھار رہے ہیں۔ ساتھ ہی ۲۴ کو ستری سماج مندر میں کانفرنس ہوگی۔ جسمیں ضروری معاملات پر وچار ہوگا۔

آریہ سماج دسوہہ میں ۱۴ اگست کو پنڈت تلسی رام جی کے قتل پر ماتمی جلسہ ہوا۔ اور اظہار افسوس کے ریزولیوشن پاس ہوئے جسمیں پنڈت

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی۔ قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔ ۱۲/

یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض اور پرکار کا درنن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ۔ دونوں کے متعلق مصنفوں نے لوگوں کے خیالات ظاہر کیے ہیں یا سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱/

مسیح مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے۔ متوازی جس میں ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی انصافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱/

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔ ۵/

اپنشد۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اپنشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱/ ۰۱

سنسکرت زبان کی عظمت۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱/

ایشور درشن۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج ملتان جس میں جگہ بجگہ وید کے پرمان دیئے ہیں۔ قیمت ۴/

معدن التہذیب یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے۔ سرکار دربار بیاہ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ۔ قیمت ۔/

مختلف سکھ و ہندو پنتھوں کا تذکرہ۔ سودو گنپتہ۔ نانک شاہی۔ اداسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی ستھرا شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ شونرائنی۔ رام سنیہی۔ شوینہ داوی۔ شبرحا رامی۔ نانک۔ چارٹکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱/

نوٹ اس قسم کے تجسس سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱/ مذہب کا مختصر جیون قیمت ۱/ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا انجمن پرچارکوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کر کے منگوا لیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاویگی۔

ویدک توحید پرمیشور کی شناو تعریف قیمت	۱۰۰	
فقہ ہندو و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	
آرین تہذیب ۲ پائی	۱۰۰	
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی	۱۰۰	
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت	۱۰۰	

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ۔

قیمت مجلد ۔ ۵/

آنند سرود

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

مفت بکٹ ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے دیکھ کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گرونٹ لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کجہاں نمبر ۲

٫٫ نمبر ۲ علم الٰہی	
٫٫ نمبر ۳۔ انہا سبنوکی خیال کی خیال	
٫٫ نمبر ۱۵۔ تہذیب الاخلاق	
٫٫ نمبر ۱۹۔ صفائی و طہارت جسم و جان	
٫٫ نمبر ۲۰۔ پرورش و تربیت اطفال	
٫٫ نمبر ۲۱۔ فتاوائے الکھ دھاری	
٫٫ نمبر ۲۲۔ صحت جسمانی و افعالی	
٫٫ نمبر ۲۴ طعام و شراب	
٫٫ نمبر ۳۳ موت اور اسکے بعد کے حالات	
٫٫ نمبر ۔ خانہ سفر ترقی وغیرہ	
٫٫ نمبر ۳۸۔ حکایات و روایات	
٫٫ نمبر ۔ روح یقینی	
٫٫ نمبر ۴۵۔ تجارت صنعت و حرفہ	
٫٫ نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	
٫٫ دھارنا تیاگی	

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کی کتب منگوانے والوں کو فی روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی تصنیفات بھی زیر طبع

چونکہ ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گرو کل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات وغیرہ لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرو گے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیچان وطمانیت وضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر دیالچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے اُن میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اُنہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس سے بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۴
ستیارتھ پرکاش	
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	
سنسکار ودھی	۸ر
نرکت	۱۰ر
اشٹادھیائی اول	۳ر
آریہ ابھی ونے	۳ر
پنچ مہایگیہ ودھی	۱ر

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳ر
ویوہار بھانو	۲ر
شاسترارتھ فیروز آباد	۱ر
ویدوردوہ مت کھنڈن	۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱ر
بھرانتی نوارن	ار
ویدانت دھوانت نوارن	ار
میلہ چاندپور	ار
شاسترارتھ کاشی	ار
آریہ اودیشیہ رتن مالا	ار
گوکرونا ندھی	ار
بھرموچھیدن	ار
انو بھرموچھیدن	ار
ہون منتر	ار
سونتو یہ انتو یہ پرکاش	ار
سوئیکار پتر	ار
ویدانگ پرکاش سمپورن	للعہ

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳ر
ثبوت تثلیث وید	۴ر
ویدانت دھوانت نوارن	۳ر
سندھیا منظوم اردو	ار
سندھیا نثر	ار
گنجینہ بھجن	۸ر
قادیانی مت درپن	ار
سنگیت رتن پرکاش	۴ر
آریہ مت کا عروج	ار
جیون چرتر سنہولال حصہ اول	۷ر

مخزن اسرار حصہ اول ... حصہ دوم

سداچار پربودھ	
پھول	

ناگری ٹائپ

ایک اپدیشک کی یاترا قیمت مجلد	
پربھوبھکتی پرکاش	
جیون چرتر سنہولال حصہ اول	۸ر
برہمچریہ مجلد	
ستری دھرم نیتی	
دلیش ودن پرکاش	
گنجینہ بھجن	۸ر

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہوری مل بی۔اے مینیجر کالی مینو فیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مُصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۸ر

راجکماری ایک لغریب ناول ہے جس میں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقاید کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق سے پُر ہے قیمت مجلد ار

بہروپیا چیتر۔ یہ ایک ناول ہے جس میں عجب پیرایہ میں خشقیہ رازو نیاز اور ظاہر و باطن بہروپیا کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی ادبی سبق دیا گیا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

عام سے مع محصول ڈاک
طالبعلموں سے ۳

ہر ایک سے بعد پیشگی

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	سنہ ۱۹۶۱ بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۲ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا مع دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور سوامی دھرم تتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

بس کے سرپرستا اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک ایک جلد ضرور موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور بیکس ستون کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خریدکر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (۲) بھگت سنگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی ہو۔ لکھنی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۰ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی اور (۴) پچیس یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس - مصنفہ ماسٹر مول چند جی۔ اس گرنتھ میں پرانک گاتھاؤں کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکندپران بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے ٹھیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر۔

ویر انگنا استریوں کے چرتر - مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۲۵ کے قریب ہندو دیویوں کی مثالیں ویر انگنا اور ستی دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر۔

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے شری مان پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ر۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دیکھیات ودوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسدھ کاریوں پر کچھ کچھ لیکھ چھپے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹکڑوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے مندرج ہیں۔ جہاں ایکطرف سنجوگتا جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سنیوگتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جہانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتر یا بیر دیویوں کے رجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف بیسری و اگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگولکیہ کا سمواد۔ مدالسہ جنک کا اور ودوشی سولبھا کا سمواد۔ لکھے گر مصنف نے بہن دیویوں کے برہمگیان کا بھی پریچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت عہ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو عہ میں مل جاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲ر

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آجکل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اوچھے بھاؤں کے لگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں میں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کیلئے مہاشے شیوبرت لال جی نے ہر سیر م ادھیاستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

(۱) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ دیش کنیا کر آنے نیتی جان چانک کے کامیاب ہونے شہنشاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھستنیز یونانی ذوبت کا آنا۔ دو شتر ائط پر صلح کرنا۔ راجہ چندر گپت کا رکشنا نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھستنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں ہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائیز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آنا بند ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگ آنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائیز۔ قیمت تین آنے (۳ر)

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہارانا سانگا اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے سورج وںشی کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا راول جیتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ر لگتے چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یورپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہی ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں سینکڑوں دفعہ چھپی ہے یورپ و ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور جینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و نتیجہ سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے منبع و صحیح حالات سے معمور ہے۔ مہاشے منشی رام صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں یہ دیکھنے میں دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رعافگیروتے سب کی کتاب ہے۔ آپنے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ بیفجا ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۸ر۔ اکثر بڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیوبرت لال ورمن)

ملنے کا پتہ۔ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے ایک البیلی پستک ہے قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۵ اسوج سمت ۱۹۶۱ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء - شکروار - جالندھر شہر | نمبر ۲۵

وقت اور ہندایں

[illegible]بمبئی کے بیشور مندر میں شری جانکی بائی جی
[illegible] بائی اور رحمدل ستری رہتی ہے۔ جو ہندو
[illegible] زیوں اور حج کرنے والے مکہ کے یاتریوں کے
[illegible] لیے اپنی طاقت سے بڑھ کر سیوا کرتی ہے
[illegible] ایک عورت نے پبلک سے چندہ کر کے ہزاروں
[illegible] مسکینوں کی امداد و دیگر یاترا کے لیے کرایہ وغیرہ
[illegible] اب حاجیوں کی سہائیتا کرنے والی رکنگ
[illegible] نے پرشنا پتر کے ساتھ سونے کی چوڑیاں
شریمتی جانکی بائی کو بھینٹ کرنے کا وچار کیا ہے
[illegible] اگلی داشتہ کو پولیس کمشنر بمبئی نے بھی
سادھوی جانکی بائی کی بڑی تعریف کی۔

[illegible]تاتا کے ایک ویشنو مندر میں تین سو
[illegible] ہیرا جواہر پر ایک نایر کار کی گئی ہے۔ جو
[illegible] ناچ اور اور بھاؤ سے مندر میں جانیوالوں
[illegible] کے منوں کو آکرشت کرتی ہو گی۔ نہ معلوم مندر کے
[illegible] اور پوجا کرنے والوں نے کیا سوچا ہے
کاشی ناگری پرچارنی سبھا کے بھون میں
[illegible] بابو ہریشچندر جی کا فوٹو دا آئیل پینٹنگ ہمراکنے
[illegible] مرزاپور نواسی بابو سکھاشی پرشاد نے
[illegible] اخراجات ادا کرنے کا وچار کیا ہے۔ سبھا
[illegible] ادہکاری جہاں ایک طرف بھارت اندو
[illegible] چتر کو طیار کرنے کا وچار کرتے ہیں۔ اس سے
[illegible] دوسری طرف ان کو ناگری بھاشا کے پرسدہ
[illegible] بابو ہریشچندر کے پستک چھپوانے کا پرتن
[illegible] نہایت ضروری ہے۔ سالہا سال گذر گئے
[illegible] اکثر کے اُتم گرنتھوں کو پہلی دفعہ
[illegible] چھپوایا گیا۔

گذشتہ ہفتہ میں قریباً سب جگہ بڑی
[illegible] ہوئی ہے۔ سورت اور احمد آباد

جہاں سے قحط کی خطرناک خبریں آرہی تھیں۔
وہاں بھی کچھ کچھ بوندا باندی ہو گئی۔ ممالک
متوسط - مدراس - بمبئی - وغیرہ علاقوں میں۔
اگرچہ بارش کے آثار کچھ دکھلائی دینے لگے
ہیں۔ لیکن اس سے کچھ زیادہ کسانوں کی حالت
سدھرنے کی امید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ گھاس
چارہ کی کمی سے کسانوں کو بہت کچھ حیران
ہونا پڑیگا۔

منچوریا میں تمام شہر اب پھر آباد ہو رہے ہیں
جہاں جہاں سے جاپانیوں کو فتح نصیب ہوئی
اور جو جو شہر ان کے قبضہ میں آگیا۔ وہاں اب
رونق ہو چلی ہے۔ نیوچوانگ آباد ہو گیا۔ ڈالنی کے
بندر کو جاپانیوں نے درست کر کے آراستہ
کر دیا ہے۔ اسوقت وہاں پر بہت سے پردیسی
اور بیوپاری تجارت کر رہے ہیں اور چنگ
شہر کی رونق قابل دید ہے۔ جاپانیوں کا ارادہ
ہے۔ کہ بہت سا تجارتی مال لا کر سب جگہوں
کو ویسے ہی آباد کر دیا جاوے۔ جیسا کہ پہلے تھا
بلکہ اس سے بھی اچھا۔
ایک طرف خوفناک جنگ ہو رہا ہے۔ دوسری
طرف انتظامی معاملات کی یہ کیفیت درحقیقت
جاپانی لوگوں کے سب کام تربیت یافتہ اقوام
سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔

گوسوامی شری رمن لال جی گوکل اور
وہاں کے شری ٹھاکر جی کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ
میں شری ناتھ دوارا کے شری ٹکیت مہاراج
کے ہاتھ بیچنے والے ہیں۔ بات سچ ہونے پر بڑی
بھینکر۔ اور خاص کر ویشنو آچاریہ کے لیے
لجا اور کھید کی ہے۔

(وینکٹیشور سماچار)

روسی لوگ لڑائی میں جاپانی سپاہیوں سے
بہت ہی ظلم کرتے ہیں۔ بعض لڑائی میں زخمی
ہوئے سپاہیوں کی روسی سپاہیوں نے بڑی
بے دردی سے آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور
مرے ہوئے سپاہیوں کے پاؤں کاٹ دئے
نہ معلوم روسی افسر اس قسم کی بدسلوکی کرنے
کی کیسے اجازت دیتے ہونگے۔

اوڈیسہ ملک روس کی ۲۷ ضلعوں کی
کل ریزرو فوج اور روس کے کل تجربہ کار
افسروں کو میدان کارزار میں جانے کی اجازت
ملی ہے۔ کہتے ہیں کہ بہت جلدی ۴ لاکھ آدمی
کمروپٹکن کو آملیں گے۔ جاپان میں بھی نئی فوج
کی بھرتی ہوئی ہے۔ اور بدھ مذہبی بھی
فوج بھیجی جا رہی ہے۔ دیکھئے تو کسی روز
بڑے بھاری یدھ کے خطرناک آثار دکھائی
دیتے ہیں۔

لنکا کے دار السلطنت کولمبو میں آج کل
کرنیل الکاٹ ٹھیرے ہوئے ہیں۔ ان کا
ارادہ ہے۔ کہ وہاں ایک بودھ کالج کھولا
جاوے۔ کرنیل صاحب کی محنت ہندوستان
میں بار آور ہو چکی۔ جسکو مسز اینی بیسنٹ
نے سنبھال لیا ہے۔ جیسے ہندوؤں کے لیے
بنارس میں ہندو کالج کھلا ہے۔ اب بودھوں
کے لیے بودھ کالج کھلنا ہے۔ گنگا گئے
گنگا داس۔ جمنا گئے جمنا داس۔

دہلی ملک کانگرس۔ سینٹ مسٹر لینڈ کے تیل
شہر میں آج کل بھاری مذہبی میلہ ہو رہا ہے
جس میں دنیا کے مذاہب کے وکلا اکٹھے
ہوئے ہیں۔ اہل اسلام کی جانب سے پان
اسلامیک سوسائیٹی کے پرتی ندہی۔ اور پارسی
مذہب کی طرف سے بزرگ دادا بھائی نوروجی
پہونچے ہیں۔ حاضرین جلسہ نے شریمان دادا
بھائی نوروجی کا بڑی عزت سے استقبال
کیا۔ ۲۰ کروڑ ہندوؤں اور عالمگیر ویدک
دھرم کے پرکاش کو بتلانے والا کوئی بھی ابھی
نہیں پہونچا۔ ۱۵ ستمبر کو ۲۰ نمبر بھی عید تک

ڈونڈو مود ریاست جے پور کے ٹھاکر کے مرنے پر جے پور دربار نے بلسر کے ٹھاکر صاحب کے بھتیجے کو گدی دینی چاہی۔ اس پر سورج گڑھ اور وساؤ کے پردو ٹھاکر دونے ناراض ہو کر قلعہ پر ادھکار کر لیا ہے۔ مہاراجہ جے پور نے اپنے احکام کی تعمیل کے لئے پانچسو ناگوں کی فوج بمعہ بارہ توپوں کے ان ٹھاکروں کی سرکوبی کے لئے روانہ کی ہے۔ بیر راجپوتوں کو آپس میں کٹ مرنے کے لئے بہت دیر کے بعد اب موقعہ آیا ہے۔ پرانے تعصب اور کینہ کے خیال میں پھنسکر یہ لوگ اپنا سروسیہ نشٹ کر دینے جا سکتے ہیں۔

پارسیوں فرقوں میں کئی مہینوں سے دیہ چرچا ہو رہا تھا۔ کہ کیا انیہ متوں کے سندری پرش پارسی مت گرہن کرتے آپس میں کہان پان اور وواہ کر سکتے ہیں۔ بڑے غور اور بحث کے بعد اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ پارسی مذہب کے آدمی ہرگز دوسری اقوام میں وواہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پارسیوں کی اصلیت جاتی رہتی ہے۔ مہذب۔ تعلیمیافتہ اور روشناڈیہ پارسی اس آزادی کے کہوئے جانے سے کچھ ناراض سے ہو رہے ہیں۔

مسز اینی بسنٹ کے کوئین ہال لنڈن والے لیکچر پر بڑا آندولن ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں یہ دیوی اپنی یوگیتا سے اونک سدکار پا چکی ہے۔ ہندؤں نے تو دیوی بسنتی اور سرسوتی کا اوتار مان ہی لیا تہا۔ لیکن دیگر مذاہب والوں کو ہمیشہ اس دیوی کی کارروائی سے اتفاق رائے کہنے میں گریز رہا ہے۔ لاہور کے اسلامیہ کالج میں جب اس دیوی نے اسلام کے وحدہٗ لا شریکہٗ کی تعریف کی اور اسلام کی غیر معمولی مداح بنیں۔ تو ہندؤں کی کسقدر آنکھیں کہل گئی تہیں۔ اب لنڈن میں عیسائیوں کے خوش

کرنے کے لئے جہاں تک کہدیا ہے۔ کہ تھیوسافیکل سوسائٹی اور کچہ نہیں۔ کرسچین مذہب کا روپ ہی ہے۔ تو جہاں عیسائی مذہب کے پیرو خوش ہو گئے۔ وہاں اب ہندؤں کو بہی پورا سوچ وچار کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ اگر تھیوسوفیکل سوسائٹی عیسائی مذہب کے پھیلانے کا کام کر رہی ہے۔ تو اسقدر پڑہے لکہے ہندؤں کا سناتن دہرم اور عیسائیوں کی دوستی میں پرتیت ہو جانا کسقدر قابل غور امر ہے۔

اٹلی کے بادشاہ ایمونیل کے فرزند پیدا ہوا ہے جسکا نام ہمبولٹ پرنس آف پیڈمونٹ رکہا گیا ہے اس خوشی میں قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ اور چہ لاکہ روپیہ بوڑہے ملازموں کی پنشن فنڈ میں دان کیا ہے۔ رشبہت بہادر بادشاہ ہر موقعہ کو اچہے کاموں میں استعمال کرتے ہیں

ٹائمیس آف سیلون میں ایک نامہ نگار نے لکہا ہے۔ کہ سانپ کے کاٹنے پر لیموں کا رس پلانے سے زہر اتر جاتا ہے۔ لنکا کی بہومی میں سانپ بہت ہوتے ہیں ممکن ہے یہاں کے زہریلے سانپوں کے زہر کے دور کرنے میں بہی یہ علاج مفید ثابت ہو۔ بہرحال یہ امر تجربہ کے متعلق ہے

جناب لارڈ کرزن کی آمد پر بمبئی کارپوریشن نے ایڈریس دینے کا وچار کیا تہا۔ جسکے لئے اب ایک ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے ملازموں کو چہوڑ کر باقی ممبروں میں سے دو تہائی ایڈریس دینے میں متفق نہیں ہیں

مسٹر راناڈے مرحوم کی یادگار کے متعلق قریب ۸۰ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو چکا ہے ایک لاکہ نقد جمع ہو جانے پر صنعت وحرفت کی تعلیم کے لئے راناڈے اکانامک انسٹی ٹیوٹ کہولا جاویگا۔ گورنمنٹ ہند نے انتظامیہ کمیٹی سے اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے اس مبارک کام سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے

عرالشوال اور آرنج دریا کالونی کے بوئر لوگ اسوقت انگریزوں کی رعیت ہیں۔ الا ان سے بعض جو بہروں نے جرمن ایسٹ افریقہ کے افسران سے ایک غیر آباد علاقہ میں سوتنتر اچہہ آزاد گورنمنٹ قائم کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ ادہر امیر کے بیلوں نے خرید کر یہ لوگ آزاد رہنے کے لئے یتن کر رہے ہیں آزادی کے دلدادہ بوئر لوگ معلوم ہوتا ہے کہ اس مفتوح اور محکوم حالت میں رہنا اپنے لئے موت تصور کرتے ہیں۔

اینٹی اوزری آنے کے لئے بلا لا کہ انسان زمین کے نیچے کانوں میں کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کثیر تعداد انگلستان کو یہ کی کانوں میں نہایت محنت کے ساتھ پیٹ بہرتے ہیں۔ اور جو تکلیفیں ان کانوں سے ان کو رہتی ہیں۔ وہ مہذب ملکوں کے رہنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔

بہار سے جاگیرداروں کے لئے رانچی میں کالج کہلنے والا ہے۔ یہ کالج اعلے درجہ پر کہولنے کا گورنمنٹ ہند نے ارادہ کیا ہے۔ لارڈ میو کے زمانہ سے یہ خیال برابر کام کر رہا ہے۔ اور انہی کی مرضی کے مطابق راجکماروں کے لئے ہندوستان میں چار کالج کہلے ہیں۔ لیکن جو خصوصیت اس کالج سے منسوب کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو نقص اس قسم کے دوسرے کالجوں میں موجود ہیں۔ وہ اب اس میں نہ رہینگے۔

گذشتہ ۲۳۔ ستمبر کو احمد آباد میں رات کے دس بجے پرسوتم سپننگ ملز میں آگ لگی تہی۔ جس میں تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا

بمبئی کے مشہور ڈاکٹر بہنڈارکر کو ایل ایل ڈی کی آنریری ڈگری عطا ہوئی ہے جسکے لئے آئیندہ ۱۳۔ اکتوبر کو بمبئی میں خاص کنووکیشن کا جلسہ ہوگا۔

CC0, Gurukul Kangri Coll

سنسار کی گتی

تبت راجیہ کی خیر نہیں

تبت مشن کے حالات تبتیوں کی نادانی. صلح کی شرائط

عہد نامہ کی تکمیل بسبب معاملات کے بعد دیگرے لے ہو چکے - یاٹنگ . گیانسٹی اور گارتوک میں تین تجارتی منڈیاں بنانے کی برٹش گورنمنٹ نے صلاح دی ہے. منجملہ اُن شرائط کے تین سال کے اندر اندر ۷۵ لاکھ روپیہ تاوان کی ادائیگی جب چمبی گھاٹی پر برٹش گورنمنٹ کا ادھیکار رہیگا انگریزوں کی صلاح بغیر تبت گورنمنٹ اپنے ملک کا کوئی حصہ کسی دوسری گورنمنٹ کو نہ دے سکے گی. اور نہ تبت گورنمنٹ میں کوئی راجیہ مداخلت کر سکیگا. یہ فقرے ہیں جن پر چین کی گورنمنٹ کی تسلی نہیں ہوئی. روس گورنمنٹ نے اُن شرطوں کو مدنظر رکھ تبت میں چین راجیہ کے حقوق کی کمی ہونے کا خیال ظاہر کیا ہے. لنڈن کے مشہور اخبارات ڈیلی نیوز اور ڈیلی میل برٹش گورنمنٹ کی مناسب کارروائی اور لارڈ کرزن کی دانائی کے گیت گا رہے ہیں. جرمنی کے اخبار والوں کی رائے ہے. کہ انگریزوں نے تبت کو اپنا تابعدار بنا لیا ہے. مسٹر ہنری کاٹن کہتے ہیں کہ عہد نامہ اس ڈھنگ سے ہوا ہے کہ ابھی نہ کبھی تبت انگریزی راجیہ ہو جائیگا. ان وجوہات پر چین کی بوڑھی مہارانی اور کرمچاریوں کو شک پڑا ہے. کہ انگریز تبت کو لیکر ہندوستان کی طرح ایک دلکش بنانا چاہتے ہیں. روسی کہتے ہیں کہ منگولیا والے تبت کے انگریز و نیز حملہ کرینگے گورنمنٹ کی جانب سے مبارکبادی کے اظہار تبت مشن کے کارکنوں کے پاس پہونچ چکے ہیں

اور وہ لوٹ رہے ہیں. لیکن جس خدشہ کا خیال عوام میں پھیل رہا ہے. وہ یہ ہے کہ ڈلائی لامہ منگولیا نواسیوں کو ہمراہ لیکر تبت کے دار السلطنت لاسہ میں جلدی واپس آویگا. اور اپنے اختیارات طلب کریگا. ڈلائی لامہ کے برخلاف چینی امبان نے ایک اعلان لاسہ میں شایع کیا ہے. کہ شہنشاہ چین کے حکم سے ڈلائی لامہ کو تمام اختیارات سے معزول کر دیا گیا ہے. اب وہ ایک معمولی لامہ کی حیثیت رکھتا ہے. اور جب تک دوسرا ڈلائی لامہ پیدا نہ ہو. اُس کی جگہ مذہبی پیشوا ریجنٹ اور ٹشی لامہ سمجھے جاویں گے.

اگرچہ اسوقت ڈلائی لامہ کی کوئی حیثیت نہیں اور تبت کے لوگ اُس کی معزولی سے خوش ہیں. لیکن برٹش گورنمنٹ نے تبت مشن فورس کے ایک بڑے حصے کو چمبی وادی میں رکھنا مناسب خیال کیا ہے. معاملہ فہم تبتیوں کو اپنی گذشتہ غلطیوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے. اور اگر بالفرض تبتی لوگ "نادان دوست" کی سمہائتا پر آمادہ ہو گئے. تو تبت راجیہ کی خیر نہیں.

روسی راجیہ میں شکست پر شادیانے بجنے لگے

دُنیا کی تاریخ میں یہ ایک نادر نظیر ہے کہ ہزاروں . بلکہ لاکھوں سپاہیوں کی ذمہ داری پر حکم رکھنے والا ایک عظیم الشان ریاست کا سپاہ سالار میدان کارزار سے شکست کھانے پر مبارکبادی اور کامیابی کا مستحق سمجھا جاوے. لیاو یانگ کی خونخوار لڑائی میں جنرل کروپٹکن کے زیر تحت قریباً ۳ لاکھ روسی فوج تھی. متواتر لڑائی پر لڑائی کرنے کے بعد جنرل صاحب ایسے ہراسان ہو کر بھاگے. کہ ہزاروں کی جانیں تلف ہوئیں. ایک فوج کا دستہ ہی علیحدہ ہو گیا. کہا جاتا ہے. کہ بھاگنے اور فوج کے بچا لانے میں جو کمال جنرل کروپٹکن نے کر دکھایا. اُس کی مثال تاریخ میں بہت

کم ملتی ہے. روسی فوج گذشتہ ۸ ماہ سے متواتر شکستیں محض اسلئے اٹھاتی رہی. کہ اُسکے پاس مناسب سامان جنگ تھا. لیکن لیاو یانگ میں باوجود بھاری پلہ ہونے کے روس کا جنرل اپنے آپ کو کمزور حالت میں بیان کرتا ہے. اس ماہ میں ہر دو جانب سے خونخوار جنگ کی طیاریاں ہو رہی ہیں. میکڈن کے پاس پچیس میل تک جاپانی فوجیں اپنے ڈیرے جمائے پڑی ہیں. پندرہ میل کی دوری میں روس کے سپاہی آمادہ جنگ طیار پڑے ہیں. زار روس اور شہنشاہ میکاڈو ہر دو اپنے اپنے سامان اور افواج بھیجنے کے فکر میں غلطاں ہیں. جاپان کی پانچ لاکھ فوج میدان کارزار میں پہونچ چکی ہے. روسی چین پر ترکوں کے حملوں کے تاریخی واقعات سے فایدہ اٹھانے کے خیال سے ہاربن کے گرد گرد دیوار چین کی نقل کرتے ہوئے ایک بھاری فصیل طیار کر رہے ہیں جس کی بنیاد نیچے سے ۳۶ فٹ چوڑی ہوگی اور اوپر سے ۸ فٹ چوڑی. اونچائی ۱۸ فیٹ کے قریب رکھی گئی ہے. ہاربن کے ہسپتال میں اسقدر مجروح اور زخمی پہونچے ہیں. کہ اُن کی خدمت اور علاج کیلئے ریڈ کراس سوسائٹی کے پاس کافی تعداد (نرسز) کی نہیں ہے. فرانس نے جاپان گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے پیرس کے ایلچی کو واپس بلا لیوے کیونکہ اُس نے فوجی رازوں کو جاننے اور معلوم کرنے کی کوشش کی ہے.

ان حالات میں زار روس نے جنرل کروپٹکن کے تار دینے پر کہ فوج میں اب گھبراہٹ نہیں جنرل موصوف کو مبارکبادی کی تار دیکر اطلاع دی ہے. کہ آپ کی فوج کو مناسب ہے کہ حسب قدر ہو وہ اُسے بچ اور بچا کر دکھلا دے. دونوں فوجیں آپس میں آملی ہیں. ایک بھاری یدھ کے ہونے کا امکان ہے

Digitized by eGangotri

تمام دنیا کی نظر اُس جانب لگ رہی ہے زار روس نے باوجود بے تعداد شکستوں کے اپنی افواج اور سپاہ سالار کو بدنامی سے بچانے کے لیے محض خوش اسلوبی سے بچکر بھاگ جانے کی بناء پر مبارک بادی کا تار دے کر اپنی خوشنودی مزاج کا اظہار کیا ہے۔

گورنمنٹ ہند کی ریلویز سے آمد

گذشتہ پانچ مہینوں میں ایسٹ انڈیا ریلوے کی آمدنی گذشتہ سال سے بہت زیادہ ہوئی ہے۔ یکم اپریل سے ۲۷ اگست تک دو کروڑ ننانوے لاکھ بیس ہزار روپیہ آمد ہے۔ جبکہ ان ہی ایام میں گذشتہ سال دو کروڑ اٹھتر لاکھ پندرہ ہزار چار سو ستانوے روپیہ کی آمد تھی۔ لیکن نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ایسٹ انڈیا ریلوے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ یکم اپریل سے ۲۷ اگست تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمد ۲۸۸۵۵۰۰ روپیہ تھی۔ جبکہ گذشتہ سال میں ان مہینوں کی آمد ۲۰۶۸۱۰۵۵ روپیہ تھی جس سے ۸۶۷۹۴۵ روپیہ کی زیادتی ہوئی۔ گورنمنٹ اور کمپنی کی ریلوے سے ان پانچ مہینوں میں ساڑھے چودہ کروڑ روپیہ وصول ہوا۔ یہ روپیہ سرکار، دولتمند یا اُن متمول اصحاب کا مال ہے۔ جو ولایت میں بیٹھے اپنے حصے ڈال کر کمپنیوں کو چلا رہے ہیں۔ جب پانچ ماہ کی آمد چودہ کروڑ سے زیادہ ہے۔ تو ایک سال میں ۳۰-۳۲ کروڑ روپیہ کا بھارت ورش سے نکال لینا کتنی کثیر رقم ہے بیچارے گاؤں کے رہنے والے ہندوستانی زمیندار کیا جانتے ہیں کہ اُن کی جہالت اور لاعلمی سے عقل و دولت والے کس قدر فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

دھن کا بے استعمال کتنا دکھ دایک ہے

روس اور جاپان کی افواج لاکھوں کی تعداد

میں میدان کارزار میں نبرد آزمائی کے لئے آمادہ ہیں۔ دُنیا کے مشہور زندہ سلاطین اُن کے عبرتناک حالات خوشی یا غمی کیساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ہزارہا آدمی آئے دن بے رحمی کیساتھ سر قلم کئے جا رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ملک کی دولت اس عظیم جنگ میں پانی کی طرح بہائی جا رہی ہے۔ روس کی افواج کا ماہواری خرچ جنگ میں ۵۰۰۸۷۳۳ پونڈ یعنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ قریباً ساڑھے چھ کروڑ ہے۔ اور ان گذشتہ ۸ ماہ میں پچاس کروڑ سے زیادہ روپیہ صرف ہو چکا ہے جبکہ ۸ ماہ میں جاپان کا خرچ ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ تیس کروڑ روپیہ یا دوسرے الفاظ میں پانچ کروڑ روپیہ ماہوار کے حساب سے خرچ ہو رہا ہے آٹھ ماہ اس خونخوار لڑائی کو شروع ہوئے گذر گئے۔ کروڑوں سے گذر کر اربوں روپیہ صرف کرنے کی نوبت آ پہنچی۔ مگر انسانی خون کے پیاسے اپنی آن اور ناموری کی خاطر اپنی پرجا کے دھن کا بیجا استعمال کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے اگر روسی گورنمنٹ اور اُس کی رعیت کا غور سے دھیان کیا جاوے۔ تو روس میں چھ فی صدی سے زیادہ تعلیمیافتہ اصحاب نہیں ملیں گے۔ اگر پچاس کروڑ روپیہ دس سال کے اندر محض تعلیمی حالت کے سدھارنے میں صرف کر دیا جاتا تو روس کی ایسی خطرناک دشا کبھی نہ رہتی۔ مگر روس کا ہی کیا قصور ہے۔ جن حالات اور جن خیالات میں اُن لوگوں نے تعلیم پائی ہے۔ وہ انسانی ہمدردی کی بجائے اپنے ملکی دبدبہ کو بجا یا بیجا طور پر استعمال کرنا سمجھتے ہیں۔

بیدار مغز مہاراجہ بڑودہ نے ایک اور اصلاح کی

بھارت ورش میں ہزاروں برس سے ذات پات کی تفریق نے آریہ سنتان کو سخت ہی زور فکر دی تفریق کی رتیاز جبت حق سے ... نقصان دی

نفرت سے دیکھنے والوں نے ہمیشہ اپنے سے چھوٹی ذات والوں کو جو جنم سے تھی، نفرت کی نگاہ سے دیکھ کر بہت سے وبال پیدا کر لیا۔ اگر ہم نے ان کا ستیاناس کیا جاوے۔ تو سہارا بہت دیر تک زمانہ سے برابر نیچ ورن میں پیدا ہونے والے ساتھ نہ پاؤں تلے روندنے کی کوشش کی جاتی رہی اور بڑھتی۔ جیتن بابجلی مترون کے سپہروالوں نے ان چھوٹی ذاتوں کے آدمیوں سے پریم اور محبت سے برتاؤ کیا۔ انگلو میتھڈسٹ کی کامیابی اپنے خیالات کے پرچار میں وقتاً فوقتاً جو کہ زیر نگرانی ہندوستانی گورنمنٹ ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے۔ ودو۔ انگلیکن۔ رومن کیتھولک کی طرف بھی۔ اگر غور سے دیکھیں تو ان کے خیالات کے کامیابی سے پھیلنے کی وجہ زیادہ یہی ہے۔ کہ وہ ان چھوٹی ذاتوں کے آدمیوں سے نفرت کرنیکی بجائے محبت سے پیش آتے اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن صدیوں کی تفریق نے اس وقت تک اس تعصب کو کم نہیں کیا۔ پنجاب۔ بنگال۔ بمبئی اور مدراس ان علاقوں میں لاکھوں آدمی موجود ہیں۔ جن سے برتاؤ کرنا معیوب تصور کیا جاتا ہے مدراس اور بمبئی کے لوگوں نے ابھی چند ماہ گذرے جناب لارڈ لیمنگٹن صاحب کی خدمت میں عرضی بھیجی کہ ہمارے حقوق ہمیں دلائے جاویں اور ہمارے لڑکوں کو پڑھنے کی اجازت ملے۔ تو خیال تھا۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی جانب سے اس قسم کی زیادتیوں میں کچھ بہت کچھ ترمیم ہوگی۔ لیکن مہاراجہ بڑودہ نے سب سے پہلے پیشقدمی کر کے اُنکے بچوں کی تعلیم کیلئے جدوجہد کی۔ اب اُن کی نیک التفات کا نتیجہ ہے۔ مہاراجہ سیاجی راؤ بڑودہ نے کی ہے۔ کہ ان چھوٹی ذاتوں کے آدمیوں کے لیے ایک دنتر انس کلاس انگریزی سکول جاری کر دیا ہے۔ اور ان لوگوں میں زیادہ حوصلہ افزائی کی خاطر جو لڑکا انٹرنس پاس کر کے کالج میں داخل ہو۔ اُسکے لیے ۲۰ ...

اپدیش

विश्वे देवासो अप्तुरः सुतमा गत तूर्णय। उस्राइव स्वसराणि॥

ارتھ۔ سب وِدوان نِشچے کر کے جانیں۔ کہ وِدیا آدی شُبھ گنوں کے پرکاش کرنے میں ذرا بھی آلسیہ اور دیر نہ کرنی چاہیے۔ جس طرح دن کو سوریہ سب جگت میں پرکاش کرتا ہے اسی طرح وِدوانوں کو بھی سروداودیا کا پرکاش کرنا چاہیے۔

پانچوں کلیشوں کے نورتی کے اُپائے سوچنے والے سب سے سُکھیہ اور دُکھ وائیگ اوڈیا کو پاتے ہیں۔ پرماتما کے سوئیند ریہ اور جگت کی وستوؤں میں سُولابھ اُٹھانے سے اگر کوئی وستو ہیں رُکاوٹ ڈالتی ہے۔ تو وہ اگیان اور اودیا ہے۔ اودیا سے ہی ہم انیک پرکار کے دُکھ اُٹھارہے ہیں۔ اومنشیہ جنم دھارن کر کے نانا پرکار کے پاپوں میں نتیہ اُلجھتے رہتے ہیں اگر وہ ان پُرش پرماتما کی ستا کو انوبھو کر کے آدی جگت کے گیان سے لابھ اُٹھا کر آنند کو پراپت کرتا ہے اور کہہ آتمک شکتیوں کو دانو بھو کر کے سنتھان میں پرکرت پدارتھوں اور اُن کے وِشئوں میں سکت ہو دُکھ اُٹھاتا اور دن رات بےچین ہو کر پشوؤں کی طرح اپنا جیون بِتاتا ہے۔ پرکاش مان پرمیشور نے اس جگت کے اندھکار مٹانے اور پرکاش پھیلانے کیلئے جیسے سوریہ کو اُتپن کیا ہے۔ ویسے ہی ۶ تک پرکاش کیلئے وید کا گیان پردان کیا ہے۔ جو منشیہ اس گیان سے وِمُکھ ہوتے ہیں۔ اُنکا کرتویہ ہے کہ اس گیان کے پرکاش اور آتمک بل گرہن کر اندھکار میں گرے ہوئے بھائیوں کو اٹھانے میں ساہس کریں تاکہ سب منشیہ اس جیوتی سے اپنے اگیان اور اودیا کا اندھکار دور کر سکیں۔

ستیہ دھرم پرچارک

ततो विराडजायत विराजो अधि पूरुषः। स जातो अत्यरिच्यत पश्चाद्भूमिमथो पुरः॥

ارتھ۔ یہ وراٹ جگت اُسی پُرش کے سامرتھ سے اُتپن ہوا۔ جسکو مول پرکرتی کہتے ہیں۔ اُس وراٹ کے تتوؤں کے پورو بھاگوں سے سب اپرانی اور پرانیوں کا دیہہ پرتھک پرتھک اُتپن ہوا ہے جس میں سب جیو باس کرتے ہیں۔ اور جو دیہہ اُسی پرتھوی آدی کے رو یو۔ ان آدی اوشدھیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ یہ وراٹ پرماتما سے الگ ہے۔ اور پرمیشور بھی اس سنسار روپ دیہہ سے سدا الگ رہتا ہے۔ بھومی آدی جگت کو اُتپن کرنے پشچات جو دھارن کر رہا ہے۔

(بھومکا صفحہ ۱۲۳)

یجروید ادھیائے ۳۱ کا یہ پانچواں منتر ہے۔ اس سے پہلے چار منتروں میں سرشٹی اُتپتی کا ذکر کرتے ہوئے پرماتما کے سروپ اور سمبندھ کا ورنن کیا ہے۔ اس منتر میں جس سامرتھ سے ایشور نے وید اور پرکرتی کو اُتپن کر کے اپنی سولہ کلاؤں دوارا اس جگت کو درشیہ مان پدارتھوں میں تبدیل کیا۔ اُس کی نسبت مہرشی اپنی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں وستار پوروک لکھتے ہیں۔

اس وراٹ کے تتوؤں کے پورو
بھاگوں سے سب اپرانی (بیجان)
اور پرانیوں (جاندار) کا دیہہ
پرتھک پرتھک اُتپن ہوا جن میں
سب جیو واس کرتے ہیں۔ اور جو
دیہہ (جسم) اُسی پرتھوی آدی
کے ادیو ان آدی اوشدھیوں
سے برھی کو پراپت ہوتا ہے

یہاں نمن لکھت سدھانتوں کا وچار کیا گیا ہے

(۱) پرکرتی جس سمے اپنی سامیہ اوستھا میں نہیں تھی۔ اور آکاش وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی کے تتو کرمشا بن چکے تھے۔ اُسوقت جگت کی اُتپتی ہوئی۔

(۲) تتو کے پوروبھاگوں سے بےجان اور جاندار سرشٹی بنی

(۳) موجودہ نباتات اور حیوانات پرتھک پرتھک شکلوں میں پیدا ہوئے۔

(۴) انہی نباتات اور حیوانات کے جسموں میں جیووں نے اپنے کرم انوسار واس کیا

(۵) ان کی نشو ونما ان اوشدھی کے ذریعہ ہوئی۔

ان پانچوں پرکار کے مسائل کو ورتمان سائنس جس پرکار سے حل کرتی ہے۔ اُن میں سے مختلف عقاید مختلف صورتوں میں پیش کیے گئے ہیں۔ لیکن ایوولیوشن تھیوری (اُنتی) پر جو وچار پرگٹ کیے گئے ہیں اُن میں سے ایک ڈاروِن صاحب کی تھیوری ہے۔ جس کے لئے نت نئے سے نئے پرمان موجودات سے پیش کیے جاتے ہیں۔ اس تھیوری (مسئلہ) کے رُو سے پیدائش کے وقت بےجان اور جاندار دونوں قسم کی سرشٹی ایک ایسے نامکمل حالت میں تھی کہ جہاں سے آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے اسقدر نشو و نما اختیار کی جو اسوقت پیش کردہ حالت میں نظر آ رہی ہے۔ جاندروں میں چھوٹے سے کیڑے سے لے کر انسانی دماغ

کی مکمل نشو و نما تک۔ جو جو تفریق مختلف حیوانات کے دماغ میں پائی جاتی ہے اُس کو ایک معمولی حالت سے بڑھ کر دوسری اُس سے زیادہ تکمیل شدہ حالت کے اختیار کرنے سے منسوب کیا گیا ہے۔ اور انسانی دماغ اور جسم کی بناوٹ کو بندر کے جسم اور دماغ کی مکمل حالت کا خیال کیا گیا ہے۔ اسی لئے

یورپ اور امریکہ کے ودوان آج کل سرشٹی اُتپتی کے متعلق ڈارونی تھیوری کو ہی پرمانک مانتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مسئلہ کی تردید اور ناقابل پذیرائی پر بہت سے مدلل اور مدمغ آدمیوں نے اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ مگر تشہیر اس کے متعلق عوام کا زیادہ وشواس ہے۔ پیدائش انسانی کو اس مسئلہ کے مطابق چھوٹی چھوٹی مخلوقات سے نشو و نما پاتے ہوئے بندر اور بندر سے بڑھ کر اورنگ اوٹنگ تک پہونچ کر آگے انسانی بناوٹ کا تصور کر لیا گیا ہے۔ چونکہ بندر کے جسم اور دماغ کی بہت سی بناوٹ انسان سے مشابہ ہے۔ اسلئے یقین کرنے۔ اور اس خیال کو ماننے کے لئے اُن لوگوں کے سامنے یہ مسئلہ کسقدر قابل وقعت ہے۔ جن حالات میں مسٹر ڈارون نے اس مسئلہ کو وچارا۔ اور عوام کے سامنے رکھا۔ وہ اور بھی اُن کے عقائد کو تقویت بخشتا ہے۔ حال ہی میں ایک جرمن سیاح نے جزیرہ بورنیو کے جنگلات میں اپنے چشمدید حالات کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ میں نے ایک چھ سالہ بچہ کو دیکھا۔ جس کی پشت کے مہروں کے نیچے سے قریب ڈیڑھ انچ لمبی دُم تھی دُم ہلتی تھی۔ اُس پر کسی قسم کے بال نہیں تھے لڑکا پونن فرقہ کا تھا۔ اور پونن زبان بولتا تھا چونکہ یہاں بورنیو کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی پونن بھاشا نہ سمجھ سکتا تھا اسلئے اُس سے کوئی سوال نہ کیا جا سکا۔ اس فرقہ کے لوگ بڑے ہی سادے۔ راستگو اور دیانتدار ہوتے ہیں۔ اُن کی عجیب عادت ہے کہ تجارت اور سوداگری کا بہت سامان اپنی اپنی گھروں میں چھپا لیتے ہیں۔ جب کبھی اُن کو فرصت ہوتی ہے۔ تو اپنے سامان کو جو ان کی اشیاء کے بدلے پڑا ملتا ہے اُٹھا کر لے آتے ہیں۔ ان لوگوں میں چوری کی عادت بالکل نہیں ہے اس واقعہ کو لے کر مغربی ودوان ڈارون تھیوری کی تقویت دیکھتے ہیں۔ کہ جیسے بندر میں دُم ہوتی ہے۔ اور چونکہ بندر کی تکمیل لیاقت انسان ہے۔ اسلئے انسان میں جہاں دیگر بناوٹ کا میل جول ہے۔ وہاں کسیقدر دُم کا بھی ہوتا ہے۔ اور چونکہ انسان نشو و نما پا کر تکمیل بناوٹ کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اسلئے وہ دُم باہر نمودار نہیں ہوتی

یہی نہیں بلکہ اس مسئلہ کے مطابق تو نباتات اور انسانات ہر دو کی تفریق میں ایک ہی اصول کو قدرت میں لاتغیر اور غلطی سے مبرا حالت میں کام کرتا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ کیونکہ اُن کے عقیدہ کی رُو سے نباتات میں جسقدر اقسام درختوں۔ پھولدار پودوں۔ اور جڑی بوٹیوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اولاً یا تو ایک ہی کسی چھوٹی قسم کی نباتات سے نشو و نما پا کر اس صورت میں ظاہر ہوئی ہے یا ایک سے زیادہ اقسام کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں ترتیب اور نشو و نما پا کر قدرت کی موجودہ انگنت اقسام میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ انسان کچھ بھی اپنی الپگیتا سے نوین رچنا نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ قدرت کے موجودات میں وہ دیکھتا ہے۔ اُسکو اپنی بدھی کے استعمال سے کسی ایسی صورت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ جس میں کہ سرشٹی نیم تبدیل ہو جانے کی اجازت دیتے ہوں۔ اور جو کچھ سرشٹی نیم کسی استعمال سے ازخود کر سکتا ہے۔ قدرت میں خود بخود بھی وہی ظہورات وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ اسی مسئلہ کے مطابق درخت اور پودوں وغیرہ کی لاتعداد تفریق جو ہمیں دنیا کے مختلف حصوں میں ملتی ہے۔ وہ کچھ تھوڑے سے سے چھوٹے اور باریک اقسام کے پودوں سے بن کر نمودار ہوئی ہے۔ تھوڑی بہت تبدیلیاں جو ہم روزانہ قدرت میں گرد و نواح کے لازمی اثر کی وجہ سے دیکھتے اور پاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں اس نتیجہ کی کی طرف رغبت کرتی ہیں جس سے موجودہ نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن ایک درخت کا نشو و نما پا کر دوسرے درخت کی حالت میں تبدیل ہو جانا اور اپنی ترقی شدہ حالت کو بالکل چھوڑ دینا ایسا ہی فضول اور غلط خیال ہے۔ جیسا کہ کسی زہریلے درخت سے تبدیل شدہ حالت میں یا نشو و نما پا کر آم کا درخت نہیں بن سکتا چاہے کتنے ہی برس اُس کی نشو و نما میں صرف ہو جاویں۔

لیکن اس مسئلہ کو جب انسان کی بناوٹ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اور بھی بکٹ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ نباتات کی نسبت اس مسئلہ کے مطابق اوپر بیان ہو چکا ہے ویسے ہی حیوانات اور انسانات کو بھی کسی ایک مفرد حالت سے ترقی پا کر موجودہ صورت میں آنا بتلایا گیا ہے۔ اسوقت کی کروڑہا زندہ جانوروں کی اقسام کو محض ایک چھوٹی سی زندگی رکھنے والے کیٹ سے نشو و نما پا کر مکمل انسان کی بناوٹ تک اُن کے زعم میں لاتعداد مخلوق بن گئی ہے۔ یہ تو ممکن ہی

CC0. Gurukul K...

کر ایک رکھنے کی نسبت مختلف حالات میں اُس کے رنگ یا بالوں وغیرہ کی تبدیل حالت کا قیاس کرلیا جاوے۔ جیسے کہ میدان اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ امر ناقابل تصور ہے۔ کہ وہی کتا نشوونما اور ترتیب پاکر ایک اپنے سے اچھے اور مکمل حیوان میں بدل جاوے۔ جانوروں میں بھی دو مختلف اقسام سے تیسری نئی نسل کے پیدا کرنے کا جو خیال ہے اس میں شک نہیں کہ مختلف شکل وصورت اختیار کرلیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ نسل اس قابل نہیں رہتی کہ اُس سے اُسی قسم کی مخلوق زیادہ پیدا ہو سکے۔ اِس سے جہاں حالات کے مختلف ہو جانے سے ایک حیوان کی عادت اور بناوٹ میں فرق آجاتا ہے۔ وہاں جب وہی حیوان ایک چھوٹی حالت سے بڑی حالت میں پہونچتا ہے۔ تو اُسے اپنی پہلی خصلت اور حالت کچھ دیر تک ضرور رکھنی چاہئے پیشتر اس کے کہ وہ دوسری صورت اختیار کرے۔

بندروں کی تمام اقسام میں دماغ کی ایک سی نشوونما کی حالت نہیں پائی جاتی۔ اِسلئے جو حیوان کہ بندر کی جون میں پرویش کرتا ہے اُسے کچھ دیر کے لیئے ویسی ہی حالت میں رہنا پڑیگا۔ پیشتر اس کے کہ وہ بندر کی سی تربیت اور کسی حد تک ترقی شدہ دماغی حالت کے حاصل کرنے کے قابل ہو۔ اور اس حالت میں اُس جانور کی ضرور ہی اُن حصص یا اعضاء میں زیادہ نشوونما ہوگی۔ جوکہ وہ ضرورتاً اُس میں استعمال کرتا ہے۔ یعنی پاؤں اور دُم جن کے استعمال کی کہ بندر کو بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اب اس مسئلہ کی رُو سے جبوقت کہ ترقی پذیر بندر انسانی شکل اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اُسی دُم اور پاؤں کی ترقی شدہ حالت کو بالکل کھو بیٹھتا ہے۔ بجائے اِسکے کہ وہ انسانی صورت میں اُن اعضاء کی زیادہ نشوونما ہو سکے۔ جن کو اُس نے بندر کی صورت میں بہت کم استعمال کیا تھا۔ اور جو بالکل اسقدر ترقی پذیر حالت میں نہ آئے تھے لیکن دلیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ترقی کرتے کرتے بندر جب انسان بن جاتا ہے۔ تو اُن اعضاء یا جسم کے انگوں کی زیادہ نشوونما پاتا۔ جوکہ پچھلے جنم میں یا مدت کے جد وجہد سے ترقی پاتے پاتے اُنہیں اپنے اختیار کی تھی۔ اور اگر وہ حالات خواہ نخواہ انسانی شکل اختیار کی ہے۔ اسقدر تبدیل ہو جاویں کہ دُم کے رکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ تو پھر یہ ثابت ہو جاویگا۔ کہ یہ مسئلہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اس کی بنا نشوونما اور ترقی پاکر ایک موجودہ چھوٹی حالت سے بڑی حالت میں پہونچنے کی ہرگز نہیں ہے بلکہ موجودہ سرشٹی میں کیا جاندار اور کیا بیجان سب چیزیں اپنی اپنی حالت میں مکمل ہیں۔ اور علیحدہ علیحدہ اُن کی اُتپتی ہوئی ہے۔ جو درخت اس وقت اپنی پوری ترقی کی حالت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اُسکے بیج موافق حالات میں سیکڑوں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں برس بعد بھی ویسے ہی درخت پیدا کرنے کا کارن بنیں گے۔ نہ کہ ترقی پاکر جو درخت اس وقت بنا ہے۔ اُسکے بیج دوسری حالت میں زیادہ مکمل ہوکر مختلف شکل وصورت اختیار کریں۔ کیشب دیو

مکمل سٹیک چارہ

سمبندھی چھ ٹریکٹ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی جانب سے باہتمام لالہ وزیر چند جی چھپکر طیار ہیں قیمت فی ٹریکٹ ۲ پائی شرح فروخت ۱۰۰ ٹریکٹ عہ ۲

جاپانی کامیابی کا راز

ایک من چلے جاپانی جاسوس کی بہیرتا

(از بھارت جیون)

ہروشیما کے ہسپتال میں ایک جاپانی جاسوس آئی ٹو نام بیمار پڑا تھا۔ اُس کی شکل ڈراونی ہو گئی تھی۔ اُس کی اُنگلیاں برف کی سردی سے گل گئی تھیں۔ اُس کا مُنہ آگ کی لپٹوں سے جھلسا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر ہسپتال میں رہنے کے بعد وہ مر گیا۔

جاپان ٹائمس میں اُسکے نامہ نگار نے اُس جاسوس کا حال پورا لکھا ہے۔ کہ لیاؤ ٹنگ کے جنگ کے شروع ہونے کے بعد آئی ٹو اور شیاٹا دو جاسوس مل کر روسی ریل گاڑی کے روکنے کیلئے روانہ ہوئے۔ شیاٹا نے سفنگ کا پُل اڑا دینے کا ارادہ کیا تھا۔ اور آئی ٹو نے لیاؤ ٹنگ کی گاڑی گذرنے پر دوسرے پُل اڑا دینے کا ارادہ کیا۔ اُن کا خیال تھا کہ دونو طرف کے پُل توڑ دینے سے گاڑی رک جاویگی پھر ہم جاپانی اڈے پر پہونچ جاویں گے۔ جو وہاں سے ۰ہ میل کی دوری پر تھا۔ ہسنگ نامی جگہ سے آئی ٹو اپنے ہمراہی سے جدا ہو گیا برفانی، پہاڑوں اور دشوار گذار جنگلوں سے چھپتا ہوا وہ دوسرے دن دوپہر کو لیاؤ ندی کے قریب آپہونچا۔ سخت سردی پڑ رہی تھی اور آئی ٹو کے ہاتھ پاؤں اکڑے جاتے تھے کھانے کے لئے تھوڑا سا سامان اُس کے پاس تھا۔ لیاؤ دریا کے قریب پہونچکر وہ چھپا چھپا

اس مقام پر جا پہونچا۔ جہاں کہ پل تھا اور جہاں کہ ڈائنامیٹ سے پل اڑانا اُنھیں مناسب سمجھا۔ پل کے دونو جانب پہرہ پر سنتری کھڑے تھے۔ اس خیال سے کہ کوئی دیکھ نہ لے برق سے گذرتا ہوا آئی ٹو۔ پل کے لوہے کی سلاخوں سے لٹکتا ہوا مجوزہ جگہ پر جا پہونچا۔

یہاں گاڑی کی انتظار میں متواتر سات گھنٹہ تک اُس نے انتظار کی۔ جس گاڑی کا وہ منتظر تھا۔ اُسے شام کو آنا تھا مگر وہ کسی وجہ سے آدھی رات تک نہ آسکی۔ دوپہر سے انتظار میں شام ہوئی۔ اُدھر رات کو چاند کی روشنی دکھائی دینے لگی۔ جیوں جیوں کہ گاڑی آنے میں دیر ہوتی گئی۔ آئی ٹو کے ہاتھ پاؤں سردی کے مارے اینٹھتے چلے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہاتھ پاؤں ہلانے کی طاقت بھی کم ہو گئی۔ اس کمزوری اور دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے آئی ٹو پر نیند غالب آنے لگی۔ آنکھیں بند ہونے لگیں۔ مگر گاڑی کی آمد کی آہٹ سُن چوکنا سا ہو گیا۔ جیسے آواز تیز ہوتی گئی۔ اتنی ہی جلدی وہ اپنے ارادے کی تکمیل کے لیے طیاری کرنے لگا۔ گاڑی آناً فاناً آگئی۔ بارود رکھ کر دیاسلائی نکالنے کے لیئے بڑی کوشش سے آئی ٹو نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ پھر ڈبیا کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں دبا کر اُسنے دیاسلائی باہر نکالی۔ کچھ دیر ٹھہر کر آہٹ سُنتا رہا۔ پہلی دیاسلائی بجھ گئی۔ دوسری دیاسلائی جلائی اس سُن سان میں دیاسلائی کے جلتے ہی کچھ آواز معلوم دی۔ اُسپر اپنا کام کر آئی ٹو جھٹ پٹ ہٹا۔ جھٹ نیچے پانی میں کودا۔ آواز سن کر سنتری نے فوراً ہی فائر کر دیا۔ آئی ٹو اپنی جان بچانے کے لیئے برفانی چٹانوں سے بھاگتا چلا جاتا تھا کہ گولی سن سناتی ہوئی اُس کے کان کے پاس سے نکل گئی۔ اتنے میں ایک اور گولی اُسی طرف سے آئی جس سے آئی ٹو زخمی ہو کر گر پڑا۔ بیچارہ آئی ٹو ادھموا سا ہو کر رہ گیا

اُدھر اتنی دیر میں بارود تک دیاسلائی کی آگ پہونچ چکی تھی۔ دو ہی منٹ میں دھڑاکے سے پل ٹوٹ گیا۔ سنتری گھائل ہو کر گر پڑے آئی ٹو کی اچھیا پورن ہو گئی۔ سُنسان رات میں یہ خوفناک حادثہ ہوا۔ آئی ٹو بیہوش پڑا تھا آہستہ آہستہ کچھ ہوش آئی۔ تو دیکھا سنتری کی گولی نے بایاں ہاتھ چھید دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اپنے کام میں کامیابی دیکھ کر وہ بہت ہی محظوظ ہوا۔ اس کے بعد کسی طرح سے گرتا پڑتا وہ اپنے افسر کے پاس پہونچنے کے لئے روانہ ہوا۔ رستہ میں کچھ جاپانیوں کو دیکھ کر عرض کیا کہ وہ اُسے جلد مرنے سے پہلے پہلے افسر تک پہونچا دیں۔ افسر کے پاس پہونچ کر اُسنے اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ جس شفقت اور پریم سے افسر نے اپنے جان نثار اور وفادار ملازم کی تعریف کی۔ اُسنے جاپانی فوج میں بجلی کی طرح نئی روح پھونک دی

ہیروشما کے ہسپتال میں مرنے سے پہلے آئی ٹو نے یہ الفاظ کہے۔

ایک دن سب کو مرنا ہے پھر دیش کے لیئے
پران جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے

ویر آئی ٹو! تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر تمہارے جیسے تھوڑے سے اور ویر ہوں تو دیش اُدھار میں کیا دیر ہو سکتی ہے۔

ریویو

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا۔ سنسکرت ایڈیشن

مطبوعہ ویدک یَنترالیہ اجمیر۔ جن آریہ پُرشوں کو سنسکرت گیہ پنڈتوں سے کبھی وارتالاپ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اُنہیں معلوم ہے کہ وہ کس قدر مہرشی کے منڈن کئے ہوئے سدھانتوں سے ناواقف ہیں۔ کارن یہ کہ وہ مہرشی کرت پستکوں کے گرنتھ دیکھنا اور پڑھنا کسر شان سمجھتے ہیں۔ یہی حالت اُن انگریز سنسکرت جاننے والوں کی ہے۔ اس کمی کو محسوس کر کے ویدک پریس اجمیر نے بھومکا کی سنسکرت ایڈیشن شایع کی ہے۔ ہندی بھومکا سے انتر صرف اتنا ہے کہ اس میں بھاشا نہیں۔ وہی منتر اور سوامی جی کرت سنسکرت۔ اسکے علاوہ سنسکرت پڑھنے والوں کے لیئے نثر کی ایک عمدہ اور دلچسپ پستک بن گئی ہے۔ ۲۴۲ صفحہ عمدہ اور موٹا کاغذ قیمت صرف ۱۲؍

وید کے الہامی ہونے میں ثبوت۔ شریمان لالہ کاشی ناتھ جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جالندھر نے قرآن۔ انجیل اور توریت کے مقابلہ پر وید کے الہامی ہونے میں چند اثبات پیش کئے ہیں۔ یہ مضمون آریوں اور مسلمانوں میں بحث کے موقعہ پر اکت ماسٹر جی لاہوری وچھووالی آریہ سماج میں پڑھا تھا۔ قیمت [illegible]

لوکل سماچار

گذشتہ ۵ تم ستمبر کو بروز رویوار آریہ سماج جالندھر میں شریمان لالہ دیوراج جی نے اپنا سنا [illegible] اور ایک منوہر سرمن دیا۔

(۲) ۲۸ ستمبر کو پنڈت رام ناتھ جی پروپرائیٹر پنجاب میڈیکل ہال کے گھر سے دوپہر کے وقت قریب ۲ بجے روپیہ کا مال چوری گیا۔ جس میں ۸۰۰ روپیہ نقد کے علاوہ بہت سے قیمتی کاغذات۔ مثل۔ نوٹ بینک کی رسیدیں بکس۔ لائف انشورنس کی پالیسی پوسٹ آفس سیونگ بنک کی کتابیں سارٹیفکیٹ

CC0, Gurukul Kangri

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج شملہ کا بائیسواں سالانہ جلسہ

...لسہ کی سادی نوٹسوں وغیرہ کے علاوہ حسب معمول ...رکرتن دوارا کی گئی۔ بگر کیرتن بتاریخ ۹ ستمبر بشام ...کے پانچ بجے یگیہ شالہ سے شروع ہوا۔ آدمیوں کی ...بحد بھیڑ بھاڑ ہونے کی وجہ سے بھجن منڈلیوں کو ...ضرورت سے زیادہ تعداد پر تقسیم کیا گیا۔ مگر پھر بھی ...ہر منڈلی کے ساتھ حاضرین کی خاصی تعداد تھی۔ ...علاوہ ازیں جگہ جگہ پر دوکانداروں نے منڈلیوں ...کو اُن کی دوکانوں کے آگے ضرورت سے زیادہ ...ٹھہر کر بھجن گانے کی خواہشیں کیں۔ اور کئی جگہ پر ...دوکان داروں نے رنگ برنگ کے پھریرے ...ہر ایک منڈلیوں کو اُن کی دوکانوں کے آگے ...ٹھہر کر بھجن گانے کی طرف کھینچا۔ اور اُدھر سے بھی ...گانے اور سُننے والوں پر خوب پھول برسائے۔ اسی ...طرح سے دھوم دھام کے ساتھ نگر کیرتن بازاروں ...سے گھومتا ہوا رات کے دس بجے آریہ سماج مندر ...در جا کر سماپت کیا گیا۔ پنڈت ہرچرن داس کے ...جابجا شراب کی دوکانوں کے آگے کھڑے ہو کر ...نصیحت آمیز الفاظ اور بھجنوں نے شراب خوروں ...کے دلوں پر خوشگوار ایک عجیب اثر پیدا کیا۔
...سنیچروار بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۴ء کو ۶ بجے صبح سے ...جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اول اول دو ...گھنٹہ برابر بھجن کر کے سماج مندر کے ارد گرد کو شگفتہ ...کیا گیا۔ پھر بھجن وغیرہ ہونے کے بعد پنڈت

پورنانند جی نے پرارتھنا اُپاسنا کرائی۔ بعد میں ایک نہایت ہی منوہر سرمن دیا۔ اور جتلایا کہ انسان دُنیا میں خواہش کا ورس بن کر اپنے آپ کو نشٹ کر دیتا ہے۔ اور چاروں آشرموں کو پورا کرنے کے لئے انسانوں کو جو جو سادھن کرنے چاہئیں۔ بتلائے گرہست آشرم کی ضرورت اور اُسکے نیموں پر خاص توجہ کھینچی۔ اور اس آشرم میں انسانوں کو جو جو تکلیفات پیش آتی ہیں اُن کا بخوبی وچار کیا۔ پھر یاگوولک رشی کے حالات۔ بھرتری جی کی زندگی کی مثالوں سے حاضرین کو بہت ہی موثر کیا۔ پھر من کی شدھی کے سادھن اور برہمچریہ کی ضرورت پر بہت کچھ منوہر اُپدیش کیا۔ آلس تیاگ و سنتوش پر نصیحت کی۔ غرضیکہ ایک بہت ہی پُر تاثیر اُپدیش دیا۔ اور حاضری جلسہ خاصی تعداد میں رہی۔ پھر بھجن کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

سہ پہر کو دھرم چرچا میں ایک خالصہ صاحب نے تین مفصلہ ذیل سوال کئے۔

(۱) چونکہ آریہ سماج ایک وشنو مت ہے۔ آیا اُن کے دھرم انوسار ریشمی کپڑے پہننا جرم ہے۔؟

(۲) خالصہ سنگ سبھا جو کہ آریہ سماج سے بہت پُرانی سبھا ہے۔ اور جس کے اصول آریہ سماج سے ملتے ہیں تو کیوں آریہ سماج سنگ سبھا کی موجودگی میں علیحدہ قائم ہوئی۔ جبکہ امر واقع ہے۔ کہ پھوٹ میں بہت نقصان ہے۔

(۳) تحریر کا علم جو صرف پانچ ہزار برس سے جاری ہوا۔ کس طرح سے ثابت کر سکتا ہے۔ کہ وید الہامی پستک ہے۔ کتاب الہامی نہیں ہو سکتی۔ کلام الٰہی شاید ہو تو ہو۔ پھر کس طور سے آریہ سماج ان کو الہامی مانتا ہے،

ان سوالات کا جواب شریمان ماسٹر آتما رام جی نے بہت ہی خوش اسلوبی سے دیا۔

دھرم چرچا کے بعد پنڈت ہنونت جی کا لیکچر ہوا جنہوں نے منشیہ جاتی کے کرم بتلائے۔ اور کہا کہ جب تک انسانیت کے کرم اور گن انسان میں نہ ہوں۔ وہ منشیہ کہلانے کے یوگیہ نہیں۔ انہوں

نے ہی برہمچریہ آشرم اور گرہست آشرم پر بہت ہی مدلل تمثیلوں سے حاضرین کو بہت ہی محظوظ کیا۔

اُس کے بعد پنڈت پورنانند جی نے نہایت ہی پُرجوش اور منوہر لیکچر مہرشی دیانند سرسوتی کی زندگی۔ اُس کا اُپدیش اور دیگر صفتوں پر دیا۔ اُس وقت حاضری اس قدر ہو گئی تھی کہ سماج مندر جس میں دو ہزار آدمیوں کے لئے کافی گنجائش تھی لب لب بھر گیا تھا۔ بلکہ سڑک اور دریچے اور دروازے سُننے والوں سے بھرپور تھے۔ ایک نہایت ہی دلچسپ وقت تھا۔

اس کے بعد پنڈت تلسی رام سوامی نے ایک عالمانہ لیکچر آریہ سماجیوں کی آستکتا پر دیا۔ گویا کہ آریہ سماجی کس طور ایشور کو مانتے ہیں۔ آریہ وہ ہیں جو اوریت کا پالن کرتے ہیں۔ وید ورودھی کا نام ناستک ہے۔ اور جو لوگ ایشور کو مانتے ہیں اور تناسخ کو نہیں مانتے وہ بھی ناستک ہیں۔ کیونکہ جب تک تناسخ کو نہ مانا جاوے۔ تو ایشور کی جو جو صفات ہیں وہ قائم نہیں رہتیں۔ اور اگر ایشور کی صفتوں میں فرق آ گیا۔ تو اب ایشور ماننا بھی ناستک پن کے برابر ہے۔ اور جو لوگ وید میں آستک بدھی نہیں رکھتے وہ ایشور کو بھی اصلی صفتوں والا نہیں مان سکتے۔ اسواسطے ناستک ہیں۔ اسکے بعد شریمان ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حسب معمول خوبی سے ہوا۔ یہ ایک نہایت ہی دلچسپ لیکچر تھا۔ ہندوستان کی عظمت کا ذکر کیا۔ میکسمولر صاحب نے پہلے تین لیکچروں کے حالات جس میں اُسنے کہا کہ جب انگریز ہند میں آئے تب ہند میں ستی۔ ٹھگی اور جگناتھ جیسی بُرائیاں موجود تھیں۔ مگر بعد ازاں جب اُسنے سنسکرت کے ناٹک وغیرہ دیکھے تو بے اختیار بول اُٹھے۔ کہ اس قوم میں کم از کم کسی زمانہ میں علمی لیاقت کمال درجہ پر تھی اس طور سے ہوتے ہوتے اُس کی شردھا وید کے لئے بڑھ گئی۔ مگر اُن کا اصلی مدعا تو ہند...

گو اپنا شکار بنانا تھا۔ اور اُس میں بہت کچھ کامیاب ہی ہوئے۔ زبانوں کے ذکر میں بتلایا کہ شبد انسان کی ساخت نہیں ہیں۔ بلکہ ایک قدرتی عطیہ ہے مگر تس پر جہاں جہاں ویدک عظمت کی چنگاری پہونچی وہی وہی دل و دماغ اُس سے روشن ہو گئے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ دنیا کی کُل زبانیں سنسکرت سے نکلیں۔ عربی میں ا۔ ل۔ م جو ہر کتاب کے پہلے صفحے پر لکھے جاتے ہیں۔ وید مقدس کا اوم لے لیا گیا۔ بائیبل کا اومے۔ یوم ہی بگڑا ہوا اوم ہے۔ ہربرٹ سپنسر کا اپنے مرتے وقت آگ میں پھونکے جانے کی نصیحت کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ سائنس اور فلاسفی ابھی تک مدت کے خستہ ہندوؤں میں اُس فلاسفی کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں وہ رسمیں آبا و اجداد سے چلی آتی ہیں۔ جن رسموں کو پورا کرنا مغربی فلاسفر اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ ہربرٹ سپنسر جیسے فلاسفر جو بغیر تحقیقات کسی چیز کے ماننے کے لئے طیار نہ تھے۔ اگر ایشور کو نہ دیکھ پانے کی وجہ سے ایشور نہیں مانا۔ کم از کم یہ تو مان گئے۔ کہ دنیا میں کوئی ایک طاقت خاص تو ضرور ہے۔ جو ہر ایک چیز کو نیم انوسار چلا رہی ہے۔ تھیا سوفسٹ بھائی جس قسم کا لنگڑا آواگون مانتے ہیں اُس پر بھی بہت کچھ مدلل تقریر ہوئی۔ فن طبابت کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے سر ملونت سنگھ جی کے خیالات کا حوالہ دیا جو فرماتے ہیں۔ کہ ہند میں طبابت اعلے درجے کی تھی۔ یہاں ہر انسان کے مورچھا کرنے اور ہوش میں لانے کے لئے دو دوائیاں تھیں جن کا نام موہنی اور سنجیونی بوٹیاں تھیں۔ ابھی مغربی سائنس نے موہنی بوٹی یعنی کلوروفارم کو ایجاد کر لیا ہے۔ مگر ہوش میں لانے والی سنجیونی کی اُن کو بھی خبر نہ ہوئی۔ اور طبابت کے سیکھنے کے لئے تو ہر جگہ اور ہر ولایت کے لوگ ہند میں آئے۔ یونانی حکمت بگڑی ہوئی آیور ویدک ہے۔ اِسطرح ویدک دھرم کی عظمت ہر پہلو سے دکھا کر انہوں نے اپنا منوہر ویاکھیان ختم کیا۔ اُسوقت رات کے ۹ بجے تھے۔

اس کے بعد لالہ وزیر چند جی کا لیکچر ہوا۔ انہوں نے بتلایا کہ انسان کی خواہش صرف سکھ کو حاصل کرنا ہے۔ دُکھ تین پرکار کے ہوتے ہیں۔ اُن سے نجات پانے کے سادھن بتلا کر اپنا منوہر لیکچر ختم کر کے خواتین کو گھر جانے کی اجازت دی۔ اُسوقت حاضری خاصی تھی مگر چونکہ سماج مندر میں حاضرین کو بٹھلانے میں تنگی تھی اس لئے سہ پہر کی کارروائی ٹون ہال میں کرنی نیت کی گئی۔

اس کے بعد سہ پہر کو ٹاؤن ہال میں کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ اول اول ایک ستری جی شکنتلا کے لیکچر کے بعد شدھ سپتری پاٹھشالا جو چند ماہ سے زیر اہتمام آریہ سماج شملہ قایم ہوئی ہے۔ اُس کی لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا گیا۔ لڑکیوں نے انعام لینے سے پہلے ایک منوہر بھجن گایا۔ بعد تقسیم انعام ماسٹر آتما رام جی نے ایک بہت ہی منوہر لیکچر دیا۔

پھر اپیل کی جس پر روپیہ جمع ہونا شروع ہوا۔ مبلغ دو ہزار چھ سو چندہ اکٹھا ہوا۔ جس میں سے قریب دو ہزار کے نقد وصول ہوا۔ اس دفعہ کا چندہ سب گذشتہ جلسوں سے بڑھ کر تھا۔ اور خاصکر اس موقعہ پر استریوں نے بھی اپنے زیور وغیرہ دان دیکھو۔ کہ سماج کو کرتارتھ کیا۔

اس کے بعد پنڈت تلسی رام سوامی نے برمہ ودیا پر ایک منوہر لیکچر دیا۔ اور ثابت کیا کہ ایشور پراپتی کس طرح سے ہو سکتی ہے۔

پھر سماج مندر میں ۷ بجے رات کو آریہ سماج کی سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد لالہ وزیر چند جی نے اپنا صبح کا باقی ماندہ لیکچر ختم کیا۔ اور رات کے دس بجے بہت ہی کروفر کے ساتھ بائیسواں سالانہ جلسہ ختم ہوا۔

یہہ جلسہ جس کا مختصر سا حال اوپر بیان کیا گیا ہے گذشتہ کُل جلسوں سے کئی درجہ بڑھ کر خوش اسلوبی سے ہوا۔ رقم شملہ جیسے ستھان کے لئے اس سے بڑھ کر ہے۔ چونکہ آریہ سماج مندر کرایہ پر ہے اور لوگوں نے ضرورت محسوس کی ہے۔ کہ جب تک مندر کا عمدہ انتظام نہ ہو سماج اچھی طرح سے قایم نہیں رہ سکتا۔ اسلئے ہر شخص نے دل کھول کر سماج مندر فنڈ میں مدد کی۔ اور اُس کی ضرورت کو سخت محسوس کر کے دوسری ضرورتوں کو نظر انداز ہی کر دیا لیکن تاہم سماج اُن تمام اشخاص کو دھنیہ واد دیتا ہے۔ جنہوں نے سماج کی ضروریات کو پہلو بہ پہلو محسوس کر کے مدد کی ہے۔ اس دفعہ ممبران کی بھی زیادتی خوب ہوئی۔ اور قریباً دس سے زیادہ اشخاص نے بصدق دلی سے سماج کے جھنڈے کے نیچے آنا سویکار کیا۔

راقم

شبھ چنتک دولت رام

آریہ سماج نیروبی برٹش

افریقہ کا پہلا سالانہ جلسہ

چونکہ اس ملک میں کوئی دھارمک سوسائٹی گذشتہ ایام میں نہیں تھی جس سے لوگ سنساریک اور آتمک اُنتی کے لابھ کو پراپت ہوتے۔ لہذا چند بھدر پرشوں نے پریتی بھوجن اور ہون وغیرہ کا سلسلہ اس خیال سے شروع کیا۔ کہ سب بھائیوں کی رغبت دھرم کی طرف لگے۔ اور رفتہ رفتہ کوئی ایسی دھارمک سوسائٹی قایم کی جاوے۔ کہ جس سے لوگوں کے خیالات پاکیزگی کی طرف راغب ہوں چنانچہ اتفاق سے واقعہ ماہ جولائی کے مبارک دن کو اول ہی اول اس مقام پر ویدک دھرم کا جھنڈا کھڑا کیا یعنی باقاعدہ آریہ سماج قایم کیا گیا

CC0. Gurukul Kangri Collection

اس عرصہ سے ایک سال کے اندر آج تک جو جو تکالیف اور رکاوٹیں اس کے سدراہ ہوئی ہیں۔ ان کو وہی بہادر پرش محسوس کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس مبارک اور پوتر کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ جو باوجود سخت مخالفتوں اور بے سر و سامانی کے اس نیک کام کو پورا کرتے چلے جاتے تھے۔ انہی آریہ گنوں کے پرشارتھ سے ۶ و ۷ ماہ اگست ۱۹۰۴ء کو پہلا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے حسب ذیل ہوا۔

بروز سنیچر ۶۔ اگست ۱۹۰۴ء

تین بجے شام سے ۳½ بجے تک بھجن آنند کے بعد شریمان پنڈت لال چند جی شرما انسپکٹر پولیس نے پرارتھنا کرا کے اتی منوہر اپدیش دیا۔ اور چار بجے تک ختم کیا۔ جس کا اثر لوگوں پر جن کی تعداد اسقدر کم آبادی اور تنگ مکان کے تقریباً تین سو کے تھی۔ بہت گہرا پڑا۔ چار بجے سے پانچ بجے تک شریمان مہاشے اندر سنگھ جی پردھان کا ویاکھیان آریہ سماج اور اس کے نیموں پر اتی اُتم اور منوہر ہوا۔ جس کی تائید پنڈت صاحب موصوف نے بھی بڑے زور و شور سے پُر تاثیر لفظوں میں بیان فرمائی۔ اس کے بعد بھجن اور آرتی ہو کر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

بروز اتوار ۔ ۷۔ اگست ۱۹۰۴ء

آٹھ بجے صبح سے پونے نو بجے تک اگنی ہوتر ایک بڑی تعداد میں کیا گیا۔ پونے نو بجے سے سوا نو بجے تک بھجن اور پرارتھنا ہو کر مہاشے بدری ناتھ منتری سماج نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور ادھکاریان سماج اور دیگر سہایک پرشوں کا جنہوں نے اس اہم کام میں تن من دھن سے سہایتا کی تھی۔ تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دھنیہ واد دیا۔ پونے دس بجے سے پونے گیارہ بجے تک ہمارے لائق بھائی شریمان مہاشے سالگ رام جی شرما کا ایک اتی منوہر ویاکھیان در بارہ الہام ہوا۔ جس میں آپ نے اچھی طرح حوالہ جات دے کر درشایا۔ کہ الہام سرشٹی کے آدمیں ہی ہو سکتا ہے۔ اور سوائے وید مقدس کے اور کوئی پستک الہامی نہیں ہو سکتی۔ اس ویاکھیان کا اثر لوگوں پر اسقدر ہوا۔ کہ باوجود کسی قسم کی اپیل وغیرہ نہ کرنے کے مبلغ چار سو پانچ روپیہ چار آنہ مختلف فنڈوں کے واسطے آن کی آن میں ہماری امیدوں سے بہت بڑھ کر حسب ذیل جمع ہو گئے۔ یعنی ۳۷۰ روپیہ ۴ آنہ واسطے مندر فنڈ۔ مبلغ ۲۵ روپیہ واسطے گوروکل کانگڑی۔ مبلغ پانچ روپیہ یتیم خانہ کے لئے اور مبلغ ۵ روپیہ واسطے وید پرچار فنڈ اور ۲۱ نئے مہاشیوں نے اپنے نام سماج کے رجسٹر میں بطور ممبر درج کروا دئے۔ پونے گیارہ سے گیارہ بجے تک بھجن اور آرتی ہوتی رہی۔ ۱۱ بجے سے دو بجے تک سب بھائیوں نے اس مکان پر پریتی بھوجن جو کہ سہایک پرشوں کی طرف سے دیا گیا تھا۔ بڑی پرسنتا کے ساتھ پان کیا۔

دو بجے سے ڈھائی بجے تک بھجنیک بھائیوں نے دلکش اور اپدیش یکت بھجنوں سے سامعین کو آنندت کیا۔

ڈھائی بجے سے ساڑھے تین بجے تک شنکا سمادھان کا وقت تھا۔ جس میں اہل اسلام اور سکھ بھائیوں کی طرف سے چند ایک سوالات پیش کئے گئے جن کے جواب معقول طور پر ہمارے لائق بھائی پنڈت سالگ رام شرما نے دئے۔ ساڑھے تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک شریمان مہاشے سالگ رام جی ورما کا ویاکھیان ورن آشرم کی اصلیت و ماہیت پر پُر تاثیر ہوا جس میں کہ آپ نے بہت اچھی طرح سے ظاہر کیا۔ کہ کوئی منشیہ جنم سے کسی ورن کا مستحق نہیں ہو سکتا بلکہ کرم سے۔

ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک پھر بھجن ہوئے پانچ بجے سے چھ بجے تک شریمان پنڈت لال چند شرما کا آریہ دھرم پر ایک بڑے منوہر بھجنوں میں ویاکھیان ہوا جس میں کہ آپ نے پورانک مت متانتروں کا کھنڈن کرتے ہوئے ویدک دھرم کی عظمت کو ایک بہت اچھے طریقے سے فصیح طور پر بیان فرمایا۔

چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ سماپت کیا گیا۔

بھجنوں کے لئے سماج ہذا مہاشے متھرا داس جی و مہاشے بھولا رام جی۔ و مہاشے سالگ رام جی شرما۔ اور سردار گوردت سنگھ جی ہارمونیم ماسٹر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ جلسہ سالانہ آئندہ کے لئے عہدہ داران سماج حسب ذیل منتخب ہوئے۔

مہاشے اندر سنگھ جی پردھان۔ مہاشے سالگ رام جی شرما اپ پردھان۔ مہاشے بدری ناتھ جی منتری۔ مہاشے بہاری لال جی اپ منتری۔ مہاشے جگیو پال جی کوشادھیکش۔ مہاشے رام رتن جی پستکادھیکش۔

علاوہ ازیں انترنگ سبھا کے ممبر مہاشے لالہ کشن چند جی بخشی گیان چند جی۔ مہاشے متھرا داس جی۔ مہاشے رام کشن جی۔ مہاشے وزیر چند جی ٹھیکیدار مہاشے پوکھر داس جی ٹھیکیدار اور مہاشے سنت سنگھ جی مقرر ہوئے۔

ہم بڑی خوشی سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمارے سماج کے ممبروں کی تعداد قریباً ستر کے ہے۔ اور چندہ ماہواری بھی تقریباً ستر روپیہ کے ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ قریب سولہ سو روپیہ واسطے

Digitized by eGangotri

بنانے مندر کے جمع ہوگیا ہے۔ اور مندر کی عمارت
بہت جلد شروع ہونے والی ہے۔ یقین ہے
کہ دو ماہ کے اندر مندر طیار ہو جاوے گا
کمیٹی یہ کہ اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین
جو لیکچر جواب الجواب چھپے دو ہفتوں میں ہونے
تھے۔ اُن کا اظہار بعد میں کیا جاویگا۔ کیونکہ
ابھی تک مناسب تصفیہ درمیان ہر دو فریق
طے نہیں ہوا۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

داس

آپ کا داس بدری ناتھ کپور۔

دیانند اناتھ آلئے اجمیر

سنسار کی گتی ہی انقلاب پذیر ہے۔ کل جس ننھے سے
بچے کا نند اور محفوظ چہرہ اپنے والدین کے نہایت
محفوظ اور مہربان گود میں بیٹھتے طبیعت سیر نہیں
ہوتی تھی۔ آج وہی بے طرح کملایا ہوا نہایت اضطرابی
سے خاک ناامیدی پر لوٹتا ہوا۔ دیکھنے والوں کے
دل کو ہلا رہا ہے۔ جس نو عروس نوجوان خوش چہرہ
دلہن پھول کا سا ہنستا لیکن بھولا چہرہ اپنے
پران پتی واجب التعظیم دلدادہ شوہر کے زیر سایہ
ہی ابھی نہیں معلوم کن کن امنگوں کا مرکز بنا ہوا
تھا۔ وہ ایک دم کی دم میں اسی بادسموم کے ناخوشگوار
جھونکوں نے اس کی رنگت ہی پلٹ دی۔ غرض جہاں
دو گھڑی پہلے خوشی کے شادیانے بج رہے تھے
وہی اب ماتم سرا بنا ہوا ہے۔ اور جس مقام کی
صبح کی ہوا کلیجہ کے پار ہوتی تھی۔ اُس کی بہار
طرح طرح سے دیکھنے والوں کا غم غلط کر رہی ہے
ایسی حالت میں کون صاحب عقل اطمینان کے
ساتھ کہہ سکتا ہے۔ کہ اُسکے بال بچے اور متعلقین
ہمیشہ اسی طرح اُس کی زیر حمایت ناز پروردہ
بنے رہیں گے۔ جیسے کہ اسوقت ہیں۔ اور جب
یہ حالت ہے تو وہم و گمان بھی نہیں رہتا۔ کہ
کوئی عقل درست انسان کبھی غربا پروری
(یتیموں کی سہایتا) سے اختلاف کرے۔ اسلئے
یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ شروع سرشٹی سے ہی
یتیموں کی امداد انسانی فرائض میں سے ایک
اعلےٰ یا مقدم کام بنا ہوا ہے۔ پاٹھک گن!
ہم اسوقت نہ کوئی لمبا چوڑا لیکچر لکھنے اور نہ
ہی آپ کی کھینچنے کے لئے کوئی پُر درد اپیل
لکھنے بیٹھے ہیں۔ بلکہ معمولی طور پر دیانند
یتیم خانہ (اجمیر) کے (جو انہی انسانی فرائض
کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے) یتیموں کی دن چریا)
تقسیم اوقات آپ کی خدمت میں پیش کر کے اُمید
رکھیں گے۔ کہ آپ ضروری اصلاح کارکنان یتیم خانہ
کی امداد فرمائیں گے۔ اگر آپ کی توجہ ادھر
مبذول ہوئی تو ہم وقتاً فوقتاً یتیم خانہ کے مختصر
حالات آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے۔

لڑکے

صبح ۵ بجے اُٹھ کر ۶½ بجے تک شوچ۔ سندھیا
اگنی ہوتر۔ اور پرارتھنا کر کے پاٹھ شالا میں
(جو آشرم میں ہی ہے) پہونچ جاتے ہیں
چار ماسٹر باقاعدہ ۹ بجے تک پڑھاتے۔ چھٹی
ہونے پر ۱۰½ بجے تک بھوجن سے فارغ ہو
سب بالک کارخانہ میں (جو آشرم کے ملحق
ہی بنا ہوا ہے) اور جس کا مفصل حال علیحدہ
درج ہوگا۔ پہونچ جاتے ہیں۔ شام کے ۵ بجے
تک سب کوئی (چھوٹے بالکوں اور بیماروں کے
علاوہ) نہایت مستعدی سے اپنے اپنے کام میں
مشغول رہتے۔ اور وہاں سے فراغت پاکر ۶½
بجے تک شوچ۔ سندھیا۔ اگنی ہوتر سے فارغ ہو
بھوجن کرتے ہیں۔ بھوجن کے بعد ۸½ بجے تک
سوتنترتا سے کھیلتے پھرتے۔ گانے بجاتے اور
بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ حاضری کے بعد، بچے
سو جاتے ہیں۔

لڑکیاں بھی

صبح ۵ بجے اُٹھتیں اور ۶½ بجے تک لڑکوں کی
طرح نتیہ کرم سے فارغ ہو کر بنیم الوسع کچھ پڑھنے
بیٹھتیں اور باقی روٹی بنانے وغیرہ مختلف گرہستہ
سمبندھی کاموں میں لگ جاتی ہیں۔ اور ۹
بجے کے بعد چھٹی ہونے پر بھوجن کرتی ہیں۔ اس
کے پیچھے پارٹیاں تبدیل ہو کر کام شروع ہوتا ہے
یعنی جو صبح کام پر تھیں وہ پڑھنے اور جو پڑھتی
تھیں وہ کام پر جائیں۔ ایک بجے سے تعلیم
کا کام شروع ہو کر ٹھیک ۵ بجے ختم ہوتا ہے۔
باقی شوچ۔ سندھیا۔ اگنی ہوتر وغیرہ لڑکوں
کی موافق۔

لڑکوں نے ایک سبھا بنام طلبہ بہاشنی سبھا
بنائی ہوئی ہے۔ جسکا معمولی جلسہ سنیچر کے دن
شب کو ہوتا ہے۔ سبھا کے پستکالیہ میں اسوقت
۵۱ پستکیں چھوٹی بڑی ۱۱۱ روپے کی قیمتی
موجود ہیں۔ جو اسی سبھا کی اناتھ سبھا سدوں
نے اپنے معمولی ایک ایک پیسہ کے انعام میں
سے کاٹ کاٹ کر جمع کی ہیں۔

ٹھیک اسی پرکار کنیاؤں نے بھی ابلا اُدھارک
نام سے ایک سبھا بنائی ہوئی ہے۔ جسکا جلسہ
سوموار کی رات میں ۷ بجے سے شروع ہوتا ہے
اُس میں کئی کنیائیں بھجن پرارتھنا اور ویاکھیان
بولتی ہیں۔ کنیاؤں کو چونکہ کوئی انعام وغیرہ
نہیں ملتا۔ اسلئے اُن کے پستکالیہ میں کوئی
کتابیں نہیں ہیں۔ بابو گوری شنکر صاحب
سکرٹری دیانند اناتھالیہ اجمیر کی دھرم پتنی
عموماً کنیاؤں کے جلسہ میں شریک ہو کر ان
کے اُتساہ کو بڑھاتی ہیں۔

سجن! کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ کثرت سے
دیانند یتیم خانہ اجمیر کے یتیموں کو یتیم خانہ
سے جدا ہونے کے بعد بھی روزی کمانے کے لئے

CCO, Gurukul Kangri C...

نیک کے یتیم خانہ کی کمیٹی نے
لائق ب ایک کارخانہ کہولا ہوا ہے۔ جس میں دری۔ قالین
نشین (دونی دہوتی) کپڑا دگبرون، موزے
نواڑ۔ کہائی کا کام بنایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک
چیز حسب فرمائش وحسب نمونہ مناسب قیمت
اور ٹھیک وقت پر طیار ہوسکتی ہے۔ اگر کسیوجہ
سے ہم معلوم نہیں تو ایک بار مذکرہ بالا اشیا
میں سے کسی کے لئے آرڈر بہیجئے اور دیکہیئے
آپ دیکہیں گے کہ یہ کام دام کے دام اور گنیلیو
کے دام ثابت ہوگا۔ کارخانہ کے قابل قدر
ہونے کے لئے صرف اسقدر کہہ دینا ہی کافی
ہوگا۔ کہ باوجود معقول تعداد میں سامان
تیار ہونے کے سٹاک میں کچھہ بھی باقی نہیں
رہتا۔ نمونہ مفت منگا سکتے ہیں۔

راقم

سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ

کوہ دھرم سالہ آریہ سماج کا ساتواں سالانہ جلسہ

امسال بہی پچہلے سال کی طرح بڑے آنند اور اتساہ سے آریہ سماج کے پنڈال میں کہ جو خاص اسی غرض سے طیار کیا گیا تہا۔ منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے بابو نند لال صاحب سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر تشریف لائے ہوئے تہے۔ اُن کا لیکچر منشیات سے پرہیز پر سماج کی طرف سے کرایا گیا۔ مورخہ ۲۶۔ اگست ۱۹۰۴ء کے دن نگر کیرتن کا جلوس بوقت ۴ بجے شام پنڈال سے شروع ہوا۔ سب سے آگے انگریزی باجا اور اُس کے پیچہے سماج کے دو عالیشان جہنڈے زمین کے پردوں پر اوم اپنی بلند پروازیوں سے لہراتا ہوا دور دور کے درشکوں کو اپنی اور

آکرشت کرتا تہا۔ اُس کے پیچہے گورنمنٹ سکول و دیگر طلبار کا جلوس ہی قابل دید تہا۔ جو ہر بید کی طرف سے سجے ہوئے اور ہر ایک کے ہاتھہ میں رنگ برنگی جہنڈیاں اور وید منتر وغیرہ لئے ہوئے جا رہے تہے۔ اُس کا نظارہ اُن خاص سجنوں کو ہی معلوم ہے جنہوں نے ہمارے پرشارتہی بہائی لالہ سولا رام جی کے بنائے ہوئے طرح طرح کے وید منتروں اور موٹوز کو دیکہا ہے۔ اُس کے پیچہے آریہ سماج دہرم سالہ کی دو بہجن منڈلیاں معہ ساز و سامان کے ہری یش کا گاین کرتی ہوئی دہرم سالہ باسیوں کو لابھ پہونچاتی جاتی تہیں۔ اور ساتھہ ہی شری پنڈت دہرم دیو جی کی جگہ بجگہ ویاکہیان رشی دیانند کے اُپکاروں کو سامعین کے دلوں پر نقش کرتے ہوئے اپنا اثر ڈال رہے تہے۔ سب سے پیچہے بابو نند لال جی سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کی منڈلی پورے ساز و سامان کیساتہہ منشیات کی بُرائیوں پر راگ و ذیادہ اپنا پورا اثر ڈال رہی تہی۔ غرضیکہ یہ جلوس بڑی بہاری کامیابی کے ساتہہ بری لیشن کا سندیسہ سر و سادہارن کے کانوں تک پہونچاتا ہوا قریباً آٹھہ بجے رات کے منڈپ میں واپس پہونچا۔

سنیچر وار ۔ ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء

۵ بجے سے ۷ بجے نگر کیرتن کرتے ہوئے سب بہائی پنڈال میں پہونچے۔ ۷ بجے سے ۸ بجے تک بہجن کیرتن اور ہون یگیہ ہوا۔ عین پلیٹ فارم کے آگے منڈپ کے درمیان میں ہندستان کا پراتا کال میں ہون یگیہ میں وید منتر اچارن کرنا اور منڈپ کا قدرتی پہاڑ کی طرح طرح کی پتیوں سے اور سبزی سے آراستہ ہونا مانو ایک سبزہ زار پُرفضا باغ پرتیت ہوتا تہا۔ اور وید گاین ایسے سمے کو اور ہی دو بالا کر رہا تہا۔

۸ بجے سے ۹ بجے تک پرارتہنا اپاسنا کرتے ہوئے شریمان پنڈت دہرم دیو جی نے سامعین کو

درشا دیا کہ پرماتما کے ہمارا کوئی آشرا نہیں تت پشچات آپنے اپنے سرمن دوارا تینوں پرکار کے دُکہوں کی نورتی کے اُپائے بتلائے۔

اس کے بعد چند منوہر بہجنوں کے پشچات ماسٹر آتمارام جی کا اُتی اُتم لیکچر تناسخ یعنی آواگون پر ۹ بجے سے شروع ہوا۔ ماسٹر جی نے منکران تناسخ کی تمام دلائل کا بہلی پرکار جواب دیتے ہوئے مسئلہ تناسخ کی بابت بڑی پُرزور تقریر کی صبح کی کارروائی بہجنوں اور آرتی کے بعد ۱۱ بجے سماپت ہوئی۔

بعد دوپہر

سامعین سے پنڈال بہرنا شروع ہوا۔ ۱ بجے سے ۲ بجے تک بہجن کیرتن ہوتا رہا۔ ۲ بجے سے لالہ نند لال جی کا لیکچر نشوں کی برائی پر شروع ہوا۔ آپ نے اول ایک نظم کتب شیطان پڑہی جس میں پرائمری سکول سے لیکر کالج تک نشوں کا مقابلہ بحوالہ دلیل ثابت کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ جب سے پرائمری سے تعلیم ہو کر کالج تک خاتمہ کو پہونچتی ہے۔ اس پرکار نشوں کی حالت سمجہنی چاہئے۔

پہر ۳ بجے سے ساڑہے تین بجے تک بہجن ہوئے اس کے بعد ہمارے پوجنیہ ورشریمان پنڈت پورنانند جی کا ایشور وشے پر ویاکہیان شروع ہوا۔ آپنے پرماتما کی ہستی کا بہلی پرکار نقشہ بدلائل اور پرمان دوارا سامعین کے ذہن نشین کرایا یہ لیکچر نرالے ہی ڈہنگ کا تہا کہ جس سے پنڈت جی کی یوگیتا اور چنڈتائی ظاہر ہوتی تہی۔ اور یہ کہ سروسادہارن پر اُس کا اتی اُتم اثر پڑا۔

اُسکے بعد شریمان ماسٹر آتمارام جی کا ویاکہیان ویدک تواریخ پر شروع ہوا جن سجنوں نے اس ویاکہیان کو سُنا ہے۔ وہ ماسٹر جی کی لیاقت کی داد دے سکتے ہیں۔ یہ اپور لیکچر ویدوں کو پرمانوں پر ہی نرہبر نہیں رہا۔ بلکہ مغربی ودوانوں کے

حوالہ جات سے ماسٹر جی نے اس کی شوبھا کو اور بھی دو بالا کیا اور ثابت کیا کہ جو لوگ وید ول کو محض تباؤں کی گڈریت ثابت کرتے تھے انہیں ہی اب صاف الفاظ میں اُن کی مہانتا کے آگے سر جھکانا پڑا ہے۔ اس کی سماپتی ۶ بجے شام کے ہوئی۔ اور ½ ۶ بجے تک بھجن و آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔

رات کو ۸ بجے دھرم چرچا کا اعلان دیا گیا تھا چنانچہ لوگ پہلے سے ہی جمع تھے۔ کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے اول ہمارے کرسچن بھائی رحمت مسیح صاحب نے نیوگ کی تعریف پوچھی تھی۔ جواب ماسٹر آتما رام جی نے دیا۔ اس پر چند پرشن اوتر کے بعد ہمارے بھائی نے ماسٹر جی سے متفق ہو کر آخرکار مان لیا اگر نیوگ یہی ہے تو میرا اتفاق ہے پھر پنڈت موہن لال صاحب ممبر اودیا یک کلچرڈ سماج نے سنسکار ودھی کے نسبتی۔ دیوتا نکشتر وغیرہ پوجا ہوتی کیوں دی جاتی ہے۔ اور یگیوپویت کا مختلف سمے بیاگ کیوں ہے اور موجودہ طریق سنسکار ودھی ہیں چونکہ سوامی جی مہاراج نے نکشتروں کے دیوتا وغیرہ کے نام کی آہوتیاں دینی لکھی ہیں۔ اسلئے اس سے مورتی پوجا اور جوتش کی سدھی ہوتی ہے۔ اور کرامس کے بیان سے یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ موجودہ شدھ ہوئے ہوئے پرشوں کو یگیوپویت کا کاکس طرح ادھیکار ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس کا اُتر ماسٹر آتما رام جی نے بلی پرکار دیا۔ اور پنڈت تھوڑی سی دیر میں اڑ کر رک گئے۔ جہاں اس سماج کو فخر ہے۔ کہ اس نے سالانہ جلسوں میں بہت سا سمے دھرم چرچا میں دیا جاتا ہے۔ پچھلے سال دو دن رات دھرم چرچا شروع رہا۔ اور اس میں کلچرڈ سبھا کے اپدیشک سوامی جگت سبھا رتبی نے دھرم چرچا میں مانس بھکشن کی بحث شروع کی۔ اور جب رہ گئے تو دوسرے روز کا وعدہ کر کے گو پرمان پیش کریں گے۔ آنے اور بحث کرلے سے

انکار کر دیا۔ اور پبلک کے بڑے اثر کو کہ جو اُن کی بابت پھیلا ہوا تھا۔ دور کر کنگی غرض سے کلچرڈ سماج کے پردھان صاحب کو جلسہ میں ماننا پڑا کہ وہ سوامی صاحب کی حرکت کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سے اس سال پنڈت جی نے باوجود اپنے اپدیشکوں کی موجودگی کے ہم پر کرپا ورشٹی کی۔ جتیر میں تو اس بات کا واقعہ میں فخر ہے اور ہم اپنے کلچرڈ بھائیوں کی طرح اپنے سماج کچھ اور اور دکھلانے کچھ اور نہیں رکھتے۔ ہاں شاید پنڈت صاحب کو یہ خیال گذرا ہو کہ ان کے سماج کے جلسہ میں دھرم چرچا محض نصف گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوا کرتا۔ اور وہ بھی ٹال مٹول میں ہی خرچ ہو جاتا ہے اسکے مقابلہ میں اسد جگہ بھی دھرم چرچا تین گھنٹوں سے زیادہ رہا۔ اور پچھلے سال کی طرح جو پر بھاؤ اسکا پڑا وہ بیاں بھی جانتی ہے۔ پنڈت جی اور ان کی پارٹی کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں وہ سماج نہیں۔ کہ سکھوں کو خوش کرنے کے لئے تو یہ کہہ دیا کہ سدنیوگ اور گورو نانک جی کی بابت جو دُرا کچھ شری سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھی ہے۔ اسکو نکلوا دیں گے۔ اور گرنتھ صاحب کو وید انوکول اور ویدوں کا ترجمہ ہونے کا فخر کر نیوالے اور اپنے لیکچروں میں الیسا برملا پبلک میں پرچار کر نیوالے ان کے اُپدیشک بھائی جگت سنگھ صاحب ہی نہیں ورنہ آریہ سماج کا تو ڈنکے کی چوٹ یہ دعوے ہے کہ وید ہی ایک سوتہ پرمان الیشور کی بانی ہے۔ باقی سب شبہ کرت گرنتھ ہیں۔ اور گرنتھ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کہ جو پرسپر ورودھ واکیوں سے بھرپور ہے۔ دیکھیں کلچرڈ سبھا اب بھائی جگت سنگھ جی کا کیا نوٹس لیتی ہے۔

اسکے بعد بابو پورن چند جی نے لوک اُور بھکتی پر اور لالہ برج لال جی اسپیل نویس سبھا سد سماج ہذا نے پنر جنم اور بھکتی پر چند پرشن کر کے اُن کا سماوھان کیا۔ اور دھرم چرچا سماپت ہوا۔

اتوار ۸-اگست سنہ ۱۹۰۴ء بوقت صبح

½ ۵ بجے سے ½ ۷ بجے تک حسب معمول ہَوَن کیرتن ½ ۷ بجے سے ½ ۸ بجے تک بھجن کیرتن اور ہَون ابتیہ ½ ۸

بجے سے ½ ۹ بجے تک اُپاسنا اور اپدیش از پنڈت پورنانند جی مہاراج۔ مضمون برہمچاریہ اس میں آپ نے کار ستیہ لا پاک جیمیوں دوارا بھی پرشن پر دتا کو آپ لبھ دھ کر سکتا ہے۔ بھی بھوگ تیاگ کر محض بیروں کے بہرو سے کام کرنے نہیں کیتی اور نیوک کو تیاگ محض ابیوں کا سیون کرنے سے پر ماتما نہیں مل سکتا۔

آ سکے بعد بھجن ہو کر لالہ ہیم چند بی اے پردھان سماج نے مختصر سالانہ رپورٹ سنائی جس سے معلوم ہوا کہ سماج نے پچھلے برس بھر ایک کام کو اپنی سامرتھ بھر عمدگی سے کیا ہے۔ پھر ۱۰ بجے سے شریمان ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر وید ہی ہے جس سے ہی تمام علوم و فنون نکلے ہیں اس وشے پر بڑا مسار گربھت ہوا۔ جس میں انہوں نے بتلایا کہ انگلینڈ۔ ایران۔ امریکا۔ آدی دیشوں نے اس کے تمام علوم و فنون کو حاصل کیا۔ اور جہاں دیکھا وہیں انہوں نے لیکر وہ سبھا وید سے ہی لے کر طرفہ یہ کہ ماسٹر جی ساتھ ساتھ ہی حوالہ جات مغربی ودوانوں کے دیتے جاتے تھے۔ اور ان سے ثابت کیا کہ ویدوں کے زمانہ میں بھارت کی کتنی ترقی تھی۔ ودیا وغیرہ کے کتنا بیشتر موجود ہے۔ کہ جسے دیکھ کر انٹریلیکٹ تماشا ہی آج انگریزی ودیا پر لٹو ہوئے سپنے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ رشی منی آدی کچھ نہیں جانتے تھے۔ دیہ دوں کا زمانہ دور ہے۔ منو سمرتی سے ہی ثابت کیا۔ کہ شری منو مہاراج کے وقت میں یہ ودیائیں موجود تھیں۔ اسکے بعد بھجن و آرتی ہو کر ½ ۱۱ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعد دوپہر ½ ۱ بجے سے پھر بھجن شروع ہوئے۔ دھرم سالہ سماج کی بھجن منڈلی نے آدھ گھنٹہ تک بھجن کیرتن کیا۔ پھر دو بجے سے شریمان پنڈت دھرم دیو جی کا لیکچر استری شکشا پر شروع ہوا۔ لائق لیکچرار نے استری شکشا کے مضمون پر ہر پہلو سے دلچسپ بحث کی اور پرمانوں سے ثابت کیا کہ استری شکشا کی بنا ہماری ترقی کبھی ہی ترقی کہلانے یوگیہ نہیں۔ اثر بہت ہی عمدہ پڑا۔

پھر ۳ بجے سے ½ ۳ بجے تک بھجن کیرتن ہو کر شریمان

ماسٹر آتما رام جی پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے اور آپ کا لیکچر مضمون وید پر شروع ہوا۔ آپ نے یقینی اور پرمان سے وید کو ایشور کی بانی ثابت کیا اور وید پرچار فنڈ پر بڑی دلسوز اپیل کی۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج کے دیگر کام بھی بتلائے اور مختلف فنڈات کے لئے قریباً تین سو روپیہ اکٹھا ہوا۔ لالہ لچھمن داس جی اپ پردھان برادر بزرگ چودھری ٹھاکر داس نے اپنا ایک خیراتی مکان جو بالکل سماج کے ساتھ ہے، کہ گیا ہوا تھا۔ اور اسنے نئے سرے سے دو منزلہ بلاگت زر کثیر طیار کر دیا تھا۔ معہ صحن وغیرہ کے جسکی اسوقت مالیت بالضرور روپیہ ہوگی وید پرچار ارتھ شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور کو دان دے دیا۔ اور اس کا قبضہ معرفت آریہ سماج دھرم سالہ دیدیا ہے۔ یعنی اس ہی اسی وقت آریہ سماج دھرمسالہ کی لائبریری کا پرویش کرا گیا ہے۔ مکان مذکور کا ہبہ نامہ بحق شری متی سبھا جلدی میں تکمیل ہونے والا ہے۔ گویا اس طرح قیمت مکان و دیوارت کے جو سترلوپ نے دے دیئے ہیں قریباً لاکھ روپیہ پہنچے۔ یہ کارروائی ہو کر بجے ہوتے ہے اور پھر ۲ بجے شام شریمان پنڈت پورنانند جی منیجر گروکل آشرم کی میمان پر آرمبھ ہوا۔ آپ نے ثابت کیا کہ جب تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی تاوقتیکہ جب تک وہ ودیا برہمچریہ سے شوبھت نہ ہو۔ اور وہ قوم برہمچریہ کھو چکی ہو جس قوم کا بل بیرج نشٹ ہو گیا وہ بھلا اور ترقی کیا کر سکتی ہے۔ یہ آخری پروگرام قسم کا ایک ہی تھا۔ اسکی سماپتی پر پردھان صاحب سماج کی طرف سے پرماتما ہماری گورنمنٹ و پبلک اور ان تمام اصحاب کا کہ جنہوں نے جلسہ کی رونق بڑھانے میں سہایتا دی شکریہ ادا کیا گیا۔ مہروردھرم سالہ سماج کی بھجن منڈلی نے جلسہ کی سمپورنتا کی اور آرتی کرکے جلسہ سماپت کیا گیا۔ اسی وقت آریہ سبھاسدوں کی کانفرنس ہوئی کہ جسکا مضمون شدھی تھا۔ یعنی اپنے پتت بھائیوں کو شدھ کرنا اور ان سے برتاؤ کا جاری کرنا۔ اس کانفرنس میں لاہور امرتسر اور دھرمسالہ کے ممبران شریک تھے۔ کہ جنہوں نے شدھی پر بڑی پرجوش تقریریں کی۔ اور آخرکار سروسمتی سے نتیجہ ہوا۔ کہ شدھی بلالحاظ کے ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی نتیجہ ہوا۔ کہ پاس شدہ تجاویز کی ایک نقل سیوا میں شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بھیجکر نویدن کیا جاوے کہ وہ بہت جلد شدھی کے کام کو آرمبھ کرنے کا کوئی ادچت پربندھ کرے۔ ایسے پنڈت پورنانند اور ڈاکٹر شیام سروپ جی نے بڑی زبردست تقریریں کیں۔ امید ہے منتری مہاشے اصل تجاویز بھیجکر شریمتی سبھا کو جلد متوجہ فرماویں گے

راقم

ٹھاکر داس چودھری

آریہ سماجک خبریں

اُڑمڑ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

لالہ سیتا رام جی صراف پردھان۔ لالہ سُندر داس جی اُپ پردھان۔ لالہ دیوراج جی منتری۔ لالہ وزیر چند جی کوشادھکش۔ لالہ بھگوان داس جی پستکادھکش۔ تعداد ممبران ۱۲ ہوگئی ہے۔ مورخہ ۲۱۔ ستمبر کو لالہ جیون مل جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا دان حسب ذیل ملا۔ گروکل ۸ر۔ وید پرچار ۸ر کنیا مہاودیالے ۸ر۔ ڈی اے وی کالج ۸ر لالہ دھرت رام جی نے عہ روپیہ گروکل کو دان دیا۔ اور لالہ وزیر چند جی نے لہر دان دئے

(دیوراج)

بدایون آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ منشی ننگل کشور جی پردھان۔ پنڈت انجی لال جی اپ پردھان

پنڈت توسا کی لال جی سکرٹری۔ ٹھاکر بلرام سنگھ جی اسسٹنٹ سکرٹری۔ منشی بخش لال جی کوشادھکش۔ پنڈت اودھ پرشاد جی پستکادھکش

کاندھلہ ضلع مظفرنگر آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

لالہ نرائن پرشاد جی رئیس پردھان۔ بابو ٹیکا رام جی زمیندار اُپ پردھان۔ مہاشے رگھنندن سہائے جی منتری۔ بابو ساگت رام جی ہیڈ ماسٹر اُپ منتری لالہ کلیان سنگھ جی خزانچی۔ پنڈت شیو شرما جی پستکادھکش

جگادھری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۵، ۱۶ و ۱۷۔ اکتوبر کو ہونا نیت ہوا۔ ہندوؤں نے آریہ سماج سے جو دویش اور درو دکھ وہ پہلے نویدن کیا جا چکا ہے۔ آشا ہے کہ بہت سے آریہ پرش پدھار کر اتسو کی شوبھا کو بڑھا دیں گے۔

(شیام سندر داس منتری)

بھیان پورہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بمقام موضع پنڈوری بتیال ۸ و ۶۔ اکتوبر کو ہوگا نگر کیرتن بروز شکر ۷۔ اکتوبر کو ہوگا۔ پنڈت اُپدیشک اور نزدیک کے آریہ پُرش تشریف لا کر اتسو کی رونق بڑھا دیں (سادھو رام منتری)

ستی آریہ سماج لکھنو کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۳ و ۲۴۔ اکتوبر کو ہوگا۔ آریہ پُرش و اُپدیشک کرپا کرکے اس کو نمنترن سمجھیں اور پدھار کر شوبھا بڑھا دیں۔ تشریف لانے سے پہلے اگر اطلاع دیویں تو زیادہ مشکوری کا باعث ہوگا (منتری)

آریہ سماج کروڑہ کا سالیانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸۔ اکتوبر کو ہوگا۔ پرچارکوں، بھجن منڈلیوں اور نزدیک کے آریہ پرشوں سے نویدن ہے کہ اوشیہ پدھاریں (مول چند منتری)

نگینہ آریہ سماج کا انتخاب ادھکاریاں سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔

بابو سنت رام جی پردھان۔ منشی صاحب سنگھ جی اُپ پردھان۔ مہاشے رام سروپ جی منتری

Digitized by eGangotri

منشی کندن لال جی اپ منتری ۔ لالہ پھوٹن لال جی خزانچی ۔ لالہ متھرا داس جی پستک ادھیکش

بھوانی آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

سیٹھ لچھمی رام جی پردھان ۔ بابو کلیان داس جی اپ پردھان ۔ ماسٹر شوجی رام سکرٹری ۔ لالہ دیولراج جی اسسٹنٹ سکرٹری ۔ لالہ جانکی پرشاد جی خزانچی ۔ لالہ رگھناتھ داس جی لائبریرین

انتخاب ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ۶ ایام دسہرہ میں غالباً ہوگا ۔ اس دفعہ پنجاب کی سماجوں کے ہی پرتی ندھی منتخب کئے جائینگے پنجاب کی آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ جہاں تک ہوسکے جو جو سماجیں اپنا اپنا پرتی ندھی بھیجنے کا استحقاق رکھتی ہیں ۔ اپنی ہی سماج کا پرتی ندھی منتخب کرکے بھیج دیویں ۔ اگر کوئی سماج دور فاصلہ پر ہے ۔ زیر باری اور تکلیف کے باعث اپنے سماج کا ممبر پرتی ندھی منتخب کرکے نہیں بھیج سکتیں اور اُن کو لاہور یا کسی دوسری بڑی سماج کا پرتی ندھی بنانا منظور ہے تو منتخب کرنے سے پیشتر کم ازکم آریہ پرتی ندھی کے منتری مہاشے کی صلاح لے لینی ضرور ہے ۔ بغیر واقفیت کے کسی کو پرتی ندھی مقرر کردینا یہ خطرناک اصول ہے

(میگھراج)

پٹرونٹ آریہ سماج کچھ زمانہ سے شتھل ہوگیا تھا اب پنڈت شنبھی دہر مدرس کی تبدیلی سے جو اسجگہ بھی ہوگئی ہے پھر تر و تازگی ہی آگئی ہے ۔ انتخاب سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا۔

پنڈت نہتو سنگھ جی پٹواری پردھان ۔ مہاشے گوپال بہاری جی اپ پردھان ۔ پنڈت شنبھی دہر جی مدرس منتری

لالہ منگت رائے جی پستک ادھیکش ۔ چودھری ... جی کوشادھیکش ۔

وینا نگر آریہ سماج کا دسواں سالانہ جلسہ غیر معمولی کامیابی سے سماپت ہوا ۔ پنڈت پورنانند جی ۔ اور منشر کالن لال وزیر چند جی بھی کیمبلپور سے شامل جلسہ ہوئے ۔ قریب ڈیڑھ سو آریہ پرش باہر سے تشریف لائے مبلغ ۲۴۶ روپیہ مندرجہ ذیل فنڈوں میں دان ملا

گورو کل ۱۰۵ روپیہ ۔ ویدپرچار فنڈ ۲۰ روپیہ کنیا اناتھ آشرم جالندھر ۲۴ روپیہ ۔ اناتھ آلے اجمیر ۱۳ روپیہ لوکل سماج ۲۵ روپیہ ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۶ روپیہ ۔ کانفرنس میں مضمون پر بحث ہوکر دہیا ۔ تا فیصلہ آریہ پرتی ندھی سبھا ملتوی رہا ۵ نئے بھائیوں نے ممبر بننا سویکار کیا ۔

چکر آریہ سماج میں ۲۵ ۔ اگست کو لالہ ... جی نے اپنے مکان پر ہون کرایا مبلغ للعہ روپیہ

ہر فن مولا

بے کاروں کو روزگار ۔ ہر قسم کے ہنر سکھانیکو کامل استاد ایسا جامع کارآمد ۔ دستکاریوں کا مجموعہ آج تک کسی زبان میں نہیں چھپا اسکو پڑھکر ایک معمولی آدمی پیشہ کرکے عزت کیساتھ روزی پیدا کرسکتا ہے ۔ اسمیں اتنی باتوں کا بیان ہے ۔ تمام فہم ۔ کوئی بھید کی بات نہیں چھوڑی

باب ۱ ۔ گھٹ سازی گھڑی سازی ۔ فوٹوگرافی ۔ تاربرقی ۔ نقشہ کشی ۔

باب ۲ ۔ صابن ۔ ربڑاسٹامپ ۔ کافور کی مالا ۔ کھانڈ کے کھلونے گندھک کے گلاس وغیرہ

باب ۳ ۔ موزے ۔ بنیان بننا ۔ کشیدہ کاڑھنا ۔ گوٹہ کلابتو بنانا ۔ کارچوبی وغیرہ

باب ۴ ۔ ڈبل روٹی سوڈا واٹر ۔ برف ۔ چھاپہ ۔ رنگ شیشہ کا کام مصالحے وغیرہ جتنی اس کی قیمت ہے آسنے بیں کوئی ایک ترکیب بھی نہ بتا دیگا ۔ اسمیں کتنی باتیں لکھا ہیں ۔ ایسی باتیں لوگ برسوں خدمت کراکے مت ستندرانہ لیکر بتلاتے ہیں بمشکل سے ۔ جتنا مضمون ایک کتاب میں اسطرح سمایا کہ تحریر باریک عبارت مختصر مطلب کی بات کو سمندر یا کوزہ میں بند کردیا حرف ... صفحہ ... تاکہ غریب بھی محروم نہ رہیں قیمت اصلی ۴ طالب علموں سے ایک روپیہ لیں گے

ملنے کا پتہ

ودیا ساگر ڈپو علیگڈھ

مینیجر کتاب **جوہر تحقیقات** قیمت ایک روپیہ

ہندو مسلمان ۔ عیسائی ۔ ناستک سبکے تمام عقائد مذہبی کا باہم مقابلہ و آخری فیصلہ ہر اعتراض کا کاٹ لاجواب ۔ دقیق فلسفی مسئلے ۔ آج تک کے مباحثوں کا نچوڑ واسطے لیکچرار سبکے واسطے ہتھیار دلائل کا **خزانہ منطق کا عجیب استعمال** ہر ایک مذہب والا دوسرے پر حملہ کرنے و خود جواب دینے کا مصالحہ اسی میں پاویگا یہ خوبی خدا کی ہستی کا ثبوت ۔ عبادت کے فایدہ ۔ ناستکوں کی حجتیں ۔ پیغمبر و اوتار کی اصلیت معجزوں کی پڑتال الہام حقیقی کی شناخت مسئلہ تناسخ ۔ بت پرستی دیوتاؤں کی پوجا کفر و شرک ۔ بہشت دوزخ وغیرہ کی حقیقت ۔ رہبانیت کی ضرورت و اصلی معنی نجوم کا اثر گوشت کھانا ۔ مردہ دفن کرنا ۔ خیرات کے طریقے ۔ خدائی اہلکار رشوت ذات پات گاؤکشی و قربانی ۔ شادی ۔ بیوگان ۔ تعلیم نسواں ۔ پردہ ۔ زیور و لباس وغیرہ سب پر آزادانہ بحث آخر تک پہونچائی ہے ۔ دین و دنیا کا لگاؤ ۔ مذہب و تعصب سے فایدہ یا ضرر ۔ فقیر ۔ خدا کے نام پر ظلم وغیرہ آج کل کا ہر بونگ دکھایا ہے ایک باب میں ہر ایک کے اصولوں کی صداقت و حمایت دوسرے میں انہیں کی تکذیب تین باب میں بالکل اچھوتے خیالات ۔ بلا طرفداری معقول ۔ عبارت ہر دلعزیز

ملنے کا پتہ

ودیا ساگر ڈپو علیگڈھ

CC0, Gurukul Kangri Coll

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور پرکار کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱ر

سب مذاہب کا منبع بودھ مذہب ہے - متوازی اکثر مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ و ہند کی عالمانہ رائے درج ہیں - حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱ر

سب مذاہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہندو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔

اپنشد - جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۳) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد (۴) عام تحقیقات زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جسمیں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱ر

ایشور درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پردھان آریہ سماج ملتان جسمیں جگہ جگہ وید کے پرمان دئے ہیں قیمت ۴ر

معدن التہذیب یعنی انگریزوں کے مضامین

ملانے کے قاعدے - سرکار دربار سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص ہندوستانیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۔

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سود گنپتہ - نانک شاہی - اوداسی - گنج بخشی - رام لائی ستھرا شاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابا لالی پران ناتھی - سادہ سنت نامی - شونرائنی - رام سنیہی - شونیہ وادی - شرتھا رامی - نانک - چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱ر

نوٹ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ار بدھ کا مختصر جیون قیمت ار تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ار

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ کرپا کرکے منگوالیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی -

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت - ۱ر

فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۔ ۱۰۰	۱ر
ایبرین تہذیب فی ۱۰۰	۲ر
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت فی ۱۰۰	۸ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۔ ۱۰۰	۲ر

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ -

قیمت مجلد ۔

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مفت ایک ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دیسی جڑی بوٹیوں کے نسخے نمونے جنتری معہ فہرست دیگر بلا قیمت تقسیم کرتے ہیں

المشتہر ماسٹر نبی بخش اعجاز کارخانہ گبرون لدھیانہ پنجاب -

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت لیظری و عملی کجبیان میں	۱ر
" نمبر ۲ علم الٰہی	۱ر
" نمبر ۳ - الہامیوں کے خیال افعال	۲ر
" نمبر ۱۵ - تہذیب الاخلاق	۱۲
" نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم جان	۱ر
" نمبر ۲۰ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۲ر
" نمبر ۲۱ - فتاوائے الکھ دھاری	۴ر
" نمبر ۲۷ - صحت جسمانی و افعالی	۲ر
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	۱ر
" نمبر ۳۶ - موت اور اسکے بعد کے حالات	۸
" نمبر ۳۷ - شاستر و سمرتی وغیرہ	۱ر
" نمبر ۳۸ - حکایات و روایات	۱ر
" نمبر ۳۹ دوج نیتی	۵ر
" نمبر ۴۰ - تجارت صنعت ۔	
" نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۲ر
" دھانا تیاگی	۲ر

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۱۲ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا - پبلک کی قدردانی ہمارے سلسلہ کے باقی نمبرات بھی زیر طبع

چنانچہ ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب لازمی کا بندوبست اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجاوے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیچارن وعطا ہنٹنگ وضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کیلئے درخواست بنام گیان چند منیجر وایکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یَنترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اُسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱ہ
ستیارتھ پرکاش	۱ہ
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۱ہ
سنسکار ودھی	۱ہ
نرکت	۱۰/
اشٹادھیائی مول	۳ہ
آریہ بھوونے	۳/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱۰/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ودھار بھانو	۳/
شاستراتھ فیروز آباد	۱۰/
ویدورودھ مت کھنڈن	۳/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱۰/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانت نوارن	۱/
میلہ چاندپور	۱/
شاستراتھ کاشی	۱/
آریہ اودیش رتن مالا	۱/
گوکرنانِدھی	۱/
بھرم اچھیدن	۱۰/
انو بھرم اچھیدن	۱/
ہون منتر	۱/
سومنتویہ انتویہ پرکاش	۱۰/
سوکار پتر	۱/
ویدانگ پرکاش ۱۴ درس	۱ہ

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت وسواانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	۱۰/
سندھیا نثر	۱۰/
گنجینہ بھجن	۸/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ مت کا عروج	۱۰/
جیون چرتر مہومان حصہ اول	۴/

مخزن اسرار حصہ اول
حصہ دوم
حصہ سوم
سدا چار پربودھ
پھول

ناگری ٹائپ

ایک انٹیرہ شتری کی یاترا قیمت مجلد
پربھو بھگتی پرکاش
جیون چرتر مہومان حصہ اول
برہمچریہ مجلد
ستری دھرم نیتی
دلیش درپن پرکاش
گنجینہ بھجن

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا مال و کپڑا لنگی۔ ٹھیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہور مل بی۔ اے منیجر کلاتھ سپلائینگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۔/۶

راجکماری ایک لفریب ناول ہے جس میں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق سے پر ہے قیمت مجلد ۱۲/

بہروپیا چمپتر۔ یہ ایک ناول ہے جس میں پیرایہ میں خفیہ رازونیاز اور ظاہر و باطن پر نگاہ ڈال کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور عمدہ سبق دیا گیا ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹ | رجسٹر نمبر ایل

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

ہر ایک سے بپیشگی

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ۴ لعہ / طالبعلموں سے ۳ ے

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۹ بکرمی

دھرم ویر یادگار

کہاں سے ملے گی

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

دو روپیہ میں ۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا علاوہ دلچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور سانکھی دھرم نیتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

بس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کا ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یک ستوں سے بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور۔ کتب فروشنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو بیس فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پچیس فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۳۰ فیصدی اور (۴) پچاس یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو پینتیس فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہرودوار کا اتہاس ۔ مصنفہ ماسٹر مول چند جی۔ اس گرنتھ میں پورا ایک نقشہ کو بکرم دکھلایا گیا ہے کہ اسکے پروہان بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ یہ دوا کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے نیک نیتیوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مخصوص کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر۔

ویرانگنا ۔ ستریوں کے چرتر۔ ترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۲۵ کے قریب بہادر ستی دیرانگنا اور سیتی دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر۔

داروغہ جی خفیہ پولیس کے بہت حالات صحیح کرتے ہوئے شریمان پنڈت رندر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ر۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائے۔

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جسمیں بھارت کی دیویات ودوشی دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسیدہ کاریوں پر کچھہ کچھہ لیکھہ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں استی سے زیادہ ستریوں کے عملی وعلمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف منجملہ اُن جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مددوری۔ صوپدی۔ سنیوگیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جہانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا ویر دیویوں کے رجیہ سمبندھی حالات صحیح ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمباد۔ لکھہ کر مصنف نے برہمن دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲/ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو ۱/ میں مل جاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن - ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲/

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اوچھہ بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں تک پہنچائیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی نے پرلنیرم اودھشاستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جسمیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ رشی کنیا کے آنے نیتی وان چانک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھتھینز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا رکشتانا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھتھینز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائیز ۸۴ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱/)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائیز۔ قیمت تین آنے (۳/)

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے سورت اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱/)

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲/ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷/ کے ہیں چاروں خریدنے سے ۶/ لیا جاوے گا۔ **درخواست خریداری بنام منیجر** ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہی ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہی ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی اور یورپ امریکا و ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی سنگھلی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی علمی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے ماموریہ ہے۔ حضرت ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں وہ ایسے مضامین دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رعالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپنے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ضخامت ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت ۱۲/ ۔ اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت سوتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک الوجب پستک ہے قیمت ۲/ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۷ - اکتوبر ۱۹۰۴ء مطابق ۲۲ - اسوج سمت ۱۹۶۱ شکروار - جالندھر شہر | نمبر ۲۵

واقعات اور مفید رائیں

لنڈن میں مچھر اور مکھیوں سے بچنے کے لیے صندل کی لکڑی کا جلانا مفید ثابت ہوا ہے۔ آدھ انچہ چوڑی - اور تین انچہ لمبی لکڑی کے ٹکڑے کر کے چولہے پر ہتوئے جاتے ہیں - جب تک کہ گرمی سے اُن میں خود بخود آگ نہیں لگ جاتی۔ اس ترکیب سے مچھر اور مکھیاں مکان سے نکل جاتی ہیں۔ اگر مغربی دنیا والے ہون کے بیشمار فوائد سے آگاہ ہو گئے تو یہ جُزوی فوائد کے کتنی فائدہ اُٹھا کر بہت سی بیماریوں کے ہٹانے کا موجب نہیں گے

کلکتہ کے کوی راج ابناش چندر کوی رتن نے ویدک بیٹک کے پرچار کی خاطر سُشرت کا انگریزی ترجمہ کر دیا ہے۔ جس سے مغربی وید والوں اور ہند تعلیمیافتہ لوگوں کو اپنے بزرگوں کی تحقیقات سے بہت کچھ فائدہ ہوگا۔ گورنمنٹ ہند نے مزید حوصلہ افزائی کی خاطر چرک کے انوواد (ترجمہ) کے لئے کوی رتن جی کو چھ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

ولایت میں ایک بُوڑھیا رہتی ہے۔ جو شکل و شباہت رنگ و عمر میں مرحومہ ملکہ معظمہ سے ملتی جُلتی ہے تعجب ہے کہ ایک سال میں ہی ان کا جنم ہوا تھا۔ اور دونوں ایک ہی سال میں بیوہ ہوئی تھیں۔

اندور - رتلام - اور مالوہ کی ریاستوں میں ان دنوں پلیگ کا بہت زور ہے۔ پچھلے ہفتے کی تعداد اموات کو دیکھ کر تو گذشتہ سالوں کا خوف ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے

جیپور دربار اور ٹھاکر ڈونڈسود کا مقابلہ بڑا تیز سا ہوتا جاتا ہے۔ جے پور دربار نے سرکار دولتمدار سے اپنے باغی جاگیردار ٹھاکر کی سرکوبی کے لئے اجازت مانگی تھی۔ جسپر حکم ملا کہ ۲۷ گھنٹہ تک لڑائی کر سکتے ہو۔ اب ایک طرف سامان جنگ مہیا کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف دربار کو اندیشہ ہے کہ اگر قلعہ ۲۷ گھنٹہ میں سر نہ ہوا تو ٹھیک نہیں

حافظ آباد ضلع گجرانوالہ میں دیاسلائی بنانے کا ایک نیا کارخانہ کھلا ہے۔ دیسی تجارت کو فروغ دینے والوں کو اپنے ہموطنوں سے ہمدردی کی کم امید رکھتے ہوئے تجارتی اصولوں پر غیر ممالک کی اشیا کے مقابلہ پر سامان عمدہ اور ارزاں طیار کرنے کی ضرورت ہے۔

بمبئی کی سینٹری ایسوسی ایشن نے کانگریس کی نمائش میں قوانین صحت کی نسبت حالات اور ان قواعد کی پابندی کی نسبت ایک حصہ کھولنے کا وچار کیا ہے۔ جس سے عوام میں صحت کے قایم رکھنے اور قوانین قدرت جاننے سے واقفیت بڑھے۔

پرنس آف ویلز کے آنے کی خبر پھر گرم ہے کہا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں آپ کا ارادہ ہندوستان میں تشریف لانے کا ہے۔ اگر دیسی رؤسا اور مہاراجگان کو اُن کی راجدھانی میں جا کر سرفراز نہ کریں۔ تو شاید ہندوستان کے پولیٹکل اخبارات کے بڑے حصے کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

پونے کی ستریوں نے مہارانی وکٹوریہ کی یادگار کے لئے ۵ ہزار روپیہ چندہ کیا۔ جس سے ایک باغیچہ بمعہ فوارہ بنانے کا وچار کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی ستریوں میں یہ رواج کسی یورپین لیڈی نے ہی ڈالی ہوگی۔

ویانا ملک آسٹریا میں پولیس ڈیپارٹمنٹ نے فونوگراف کے ذریعہ سے ملزم اشخاص کے بیانات لینے کی تجویز کی ہے۔ جس سے ایک بار اپنا بیان لکھوا کر ملزم کو بدلنے کا موقعہ نہ ملے

کالسی ضلع دیرہ دون میں ۲۷ سنہ قبل مسیح کا بنایا ہوا ایک پتھر دستیاب ہوا ہے۔ جسپر راجہ اشوک کے چودہ فرمان کندہ ہیں۔ دریا کے کنارہ پر ہونے کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ دیکھ کر تجویز کی گئی ہے۔ کہ وہاں سے اُٹھا کر کسی اچھی جگہ میں نصب کر دیا جاوے۔

کیمبل پور میں ۸ مقیموں کا توپ خانہ رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ مکانات کی طیاری پر دو لاکھ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

ٹرانسوال میں جو چینی مزدور بھیجے جا رہے ہیں۔ اُن کی نسبت ملک چین کے جنوبی حصص میں جوش مخالفت پھیل رہا ہے۔ کہ ٹرانسوال میں چینی لوگوں کے ساتھ بیجا اور سخت سلوک کیا جاتا ہے۔ چینی لوگ حق تلفی کے لئے اپنی گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کا خاطرخواہ انتظام کرے

سوامی رام تیرتھ جی امریکہ سے واپس ہندوستان کو آنیوالے ہیں۔ پہلے سیر یوروپ کا ارادہ تھا۔ جو ملتوی کیا گیا ہے۔

لیڈی کرزن کی حالت زدلیعت ہے۔ اُمید ہے۔ کہ جناب لارڈ کرزن جلد ہندوستان کو واپس آ دیں گے۔

آیندہ سے تار خبریں ہر ایک بھاشا میں جا سکیں گی۔ صرف اسقدر امتیاز ہوگا۔ کہ حروف رومن کریکٹر میں لکھے جاویں۔

انجمن اسلامیہ لاہور نے امتحان مقابلہ موقوف کئے جانے پر بھی گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا ہے۔ کہ پنجاب میں کم از کم امتحان مقابلہ کو قایم نہ رکھا جاوے کیونکہ اس سے مسلمانوں کو دیگر اقوام سے بالعموم اور ہندوؤں سے بالخصوص مقابلہ میں آکر نقصان پہنچا ہے

بمبئی نیشنل کانگرس کے متعلق جو نمائش کھولی جاوے گی اُس کی رسم افتتاح ڈیوک آف کنگین صاحب گورنر بمبئی ادا کریں گے

لنڈن کے ایک ہسپتال میں ایک کلاک رکھا گیا ہے۔ جس پر لکھا ہے۔ کہ اس شفاخانہ کا خرچ ایک آنہ فی سیکنڈ ہے۔ لہذا ہسپتال میں آنیوالوں سے درخواست ہے کہ ایک سیکنڈ کا خرچ وہ اپنے ذمہ لیں۔ اب اس کے متعلق ایک اور تجویز ہوئی ہے۔ کہ جب کوئی ایک آنہ ڈالے تو جہاں سوئی پھر جاتی ہے وہاں اندر سے آواز بھی آوے "تھینک یو" (آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں) یہ آواز ملک معظم شہنشاہ ہفتم ایڈورڈ کی ہوگی

جنیوا اور سوئیٹزرلینڈ کے ایک سرجن نے بجائے کلوروفارم کے نیلے رنگ کی روشنی سے مسوڑوں کو سکون دیکر دانت نکالنے کا اپریشن کیا ہے جس میں اسے پوری پوری کامیابی ہوئی ہے۔ جس سے آدمی بیہوش نہیں ہوتا۔ صرف تھوڑی دیر کے لیے پٹھوں سے حس جاتی رہتی ہے۔

سٹی کالج کلکتہ میں گذشتہ ۲۷ ستمبر کو راجہ رام موہن رائے کی برسی کا اکثر موافق جلسہ ہوا جس میں اسقدر ستری پرشوں کا ہجوم تھا۔ کہ جلسہ بجائے ایک جگہ کے دو جگہ کرنا پڑا۔ اوپر والے ہال میں بابو ستیندر ناتھ بنرجی میر مجلس مقرر ہوئے۔ چند تقریریں آنجہانی راجہ صاحب کی زندگی کے حالات پر ہوئیں۔ مذہبی اصلاح کے متعلق کی گئیں

سُنی اور شیعہ لوگوں کے درمیان پھر کشمکش کا اندیشہ ہے۔ سنی خیل شیعہ لوگوں کا سردار میر اصغر شاہ چوکس ہو رہا ہے۔ ملا سید اکبر نے اورکزئی لوگوں کو تب تک روک رکھا ہے۔ جب تک کہ تمام جرگوں کے آدمی کابل سے واپس نہیں آجاتے۔ ساتھ ہی کہا جاتا ہے کہ وہ موسم بہار سے پہلے نہیں سمجھا

مدراس۔ کلکتہ۔ شملہ اور کئی اور جگہوں سے جناب لارڈ کرزن کے پاس لیڈی کرزن کی صحت کے متعلق تاریں گئی تھیں۔ ان کا جواب لارڈ ممدوح نے دیا ہے۔ کہ میں سچے دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خوشی کا مقام ہے کہ اب لیڈی کرزن رو بصحت ہے۔

سرینگر کشمیر میں ۲۹ ستمبر کو دن کے تین بجے امیراکدل میں آگ لگی۔ ۶ بجے شام تک بجھانے کے لئے مدد نہ پہونچ سکی۔ جس سے قریب دو صد دوکانیں جل گئیں۔ اور ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا۔

امیر کابل نے اعلان دیا ہے۔ کہ جو پٹھان ہندوستان کی طرف تجارت کرنے یا سیاحت کے لئے جاوے۔ اسے مبلغ تین روپیہ فیس راہداری ادا کرنی ہوگی اور اس امر کا اقرار نامہ دینا ہوگا کہ میعاد مقررہ کے اندر افغانستان میں واپس آجائیگا۔ ممکن ہے اس اعلان سے ہندوستان کے باشندوں کو کابلی پٹھانوں سے کچھ آرام ملے۔ جو آئے دن گاؤں اور شہر کے باشندوں پر اپنی سینہ زوری سے بیجا دباؤ ڈالتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جگہوں کی پولیس بھی ان کے خاطرخواہ تدارک سے عاجز ہو جاتی ہے

ڈاکٹر انجرنے سٹیگل ملک جاوا سے اپنی نئی تھیوری متعلقہ ملیریا فیور (بخار) شایع کی ہے۔ ان کا وشواس ہے کہ ملیریا بخار مچھر کے ذریعہ سے ہرگز نہیں ہوتا جیسا آجکل کے لوگ ڈاکٹر روز ڈاکٹر کوچ اور کئی مسلمہ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق خیال کرتے ہیں۔ بلکہ ملیریا کے پیرا سائٹ ہیں جن کی باقاعدہ پرورش کر کے تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ حلق کے اوپر والے حصے کی اندرونی طرف قیام پذیر ہوتے ہیں۔ اور سانس کے ذریعے سے اندر جاتے ہیں۔ نہ کہ مچھر کے ڈنگ سے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے رفیقوں پر تجربہ کر کے اس اپنی نئی تھیوری کو ظاہر کیا ہے اور دوسرے دانا ڈاکٹروں سے درخواست کی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر غور فرمائیں۔

رُوس کی افواج میں الیاس بیگ نامی ایک مسلمان جنرل ہے۔ الیاس بیگ نے اپنی تعلیم روس میں ہی پائی ہے۔ اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے فوج میں اس قدر اقتدار حاصل کیا کہ وہ جنرل کے منصب کا مستحق ہو گیا۔

روس کے مسلمانوں نے ۳ لاکھ ستر ہزار روبل چندہ جمع کر کے روسی گورنمنٹ کو دیا ہے۔ کہ اس سے ایک لڑائی کا جہاز طیار کیا جاوے۔ جس کا نام ترکمان رکھا جاوے۔ اگر یہ رقم ایسے جہاز کی قیمت سے کم ہو تو کمی کو پورا کرنے کے لئے مزید چندہ جمع کیا جاویگا۔

ہندوستان کا مشہور مدد و مددگار مسٹر ولیم ڈگبی سی آئی ای نے ۶۵ برس کی عمر میں رحلت فرمائی۔ آپ ۱۸۴۹ء میں وسبک انگلستان میں پیدا ہوئے تھے۔ ۲۲ سال کی عمر میں انگلستان سے آکر سیلون میں ایک انگریزی اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور پانچ سال بعد مدراس ٹائمس کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شمولیت اختیار کی۔ انہی ایام میں جب قحط کی اور جانفشانی سے قحط کے خوفناک آثار دیکھ کر آپ نے غربا کی مدد کے لئے کام شروع کیا اور خود آنریری سکرٹری بنا منظور کیا۔ اسکا صلہ یہ تھا کہ سرکار دولتمدار نے آپ کو سی آئی ای کا خطاب عطا فرمایا۔ اور لنڈن کی میر نے ان کی دلسوز اپیل پر ۴۰ لاکھ روپیہ چار ماہ کے اندر چندہ کر کے بھیجا جس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی جانیں بچ گئیں۔ یہاں سے ۱۸۷۹ء میں آپ انگلستان گئے اور وہاں جا کر ایک مشہور اخبار کی ایڈیٹری کی۔ آخر دم تک جو ہمدردی آپ کو ہند کے ساتھ رہی۔ اس نے تمام بھارت نواسیوں کو آپ کا احسان مند اور شکر گذار بنا دیا۔

سوامی برہمانند سرسوتی المعروف بھوتانامی سوامی جی نے گذشتہ ۱۹ ستمبر کو کلکتہ میں پران تیاگے۔ لوکل سول سرجن کی رپورٹ پر آنکت سوامی جی کی عمر ۱۵۰ برس سے زیادہ کی بتلائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ بڑے مشہور یوگی تھے۔ شریر تیاگنے سے پہلے تین دن تک آپ اسن پرشانت چت ہو کر بیٹھے رہے

CCO, Gurukul Kangri C

سنسار کی گتی

ہرچہ از دوست رسد نیکوست

راجپوتانہ ہی ہندوستان کا ایک ایسا حصّہ

ہے جہاں کی خشک زمین کے باشندے اخلاقی جرأت، دلیری اور مردانگی کے لحاظ سے فخر ہند کہلا سکتے ہیں۔ جس زمانہ میں ہندوستان کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ پر مایوسی اور ناامیدی کا رنگ نمایاں دکھلائی دے رہا تہا۔ اُسی زمین کے من چلے بیروں نے مذہب اور رسمیات کی حفاظت کو اپنا فرض قرار دے کر اپنی زندگی اور ہستی کو بحال رکھنے کے لئے جدوجہد کی ٹہانی تہی۔ گذشتہ ہزار برس کی تاریخ نامکمل رہ جاتی۔ اگر راجپوتانہ کے مختلف ٹھکانوں اور ریاستوں کے سچے اور صحیح حالات درج ہوتے۔ لیکن اس گری ہوئی حالت میں راجپوتانہ میں مذہبی عقاید نے توہمات کا جامہ پہن لیا ہے۔ اور بزرگوں کی کمائی ہوئی دولت عیش و عشرت کے سامان مہیا کرنے میں استعمال کی جا رہی ہے۔ کون سوچ سکتا ہے کہ راجپوت لوگ اپنی اصلاح اور اصلیت کو پرکھنے جانچنے کے لئے آمادہ ہوں۔ جس طرح گذشتہ ہزار برس کی تاریخ کے صحیح اور سچے حالات کو پرکاش کرنے کیلئے کرنل ٹاڈ نے جانفشانی اور حوصلہ سے کام لے کر راجپوتانہ کی مختلف ریاستوں کے حالات قلمبند کر کے تمام ہندوستانیوں کو بالعموم اور راجپوتوں کو بالخصوص ممنون اور ممنون کر لیا ہے۔ ایسے ہی اپنی اصلاح اور رسمیات کی درستگی میں کرنل والٹر کی ہمدردی نے راجپوت سرداروں، ٹھاکروں اور مہاراجگان کو گرویدہ بنا لیا ہے۔

گذشتہ مارچ میں اس سبھا کا اڈھیویشن ہوا تھا جس کی رپورٹ اب شایع کی گئی ہے کرنل والٹر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے خاندانی راجپوتوں میں بہت سی قبیح اور مذموم رسمیات کو دیکھ کر جملہ مہاراجگان کی توجہ اصلاح کی طرف مبذول کرانے کیلئے سنہ ۱۸۸۸ء میں والٹر کرت راجپوت ہتکارنی سبھا کو قایم کیا تھا۔ گذشتہ ۱۶ سالوں میں جو نمایاں ترقی اس سبھا نے ضروری اصلاح کے عمل درآمد میں کی ہے۔ اُس کا تخمینہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ بچپن کی شادی میں رکاوٹ ہو گئی۔ شادی کے فضول اخراجات کم کر دیے گئے۔ پہلی ودواہتا استری کی موجودگی میں بلا ضرورت دوسرے وواہ کی رسم بند ہو گئی۔ سنتان کی موجودگی میں ۴۵ برس سے زیادہ عمر والوں کا پُنر وواہ روک دیا گیا۔ اور ماتم کی رسمیات کے متعلق بے اندازہ خرچ کے جائز اور ناجائز پر معقول بحث ہو کر معینہ رقوم مقرر کی گئیں۔ جو اصول اس سبھا کے قایمی کے وقت ترتیب دیے گئے تھے۔ وہ اب تک زندہ اصول تصور کئے جاتے ہیں۔ اٹھارہ برس کے لڑکے اور چودہ برس سے کم عمر کی لڑکی کا وواہ نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے خاندان میں شادی کے موقعہ پر مقررہ رقم سے زیادہ خرچ نہیں کی جا سکتی۔ چارن (اچاریہ) کو ایک آنہ فی روپیہ سے زیادہ دینے کیلئے کسی ٹھاکر یا راجپوت کو مجاز نہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ اور ایسے ہی چند اور اصول ہیں جن پر راجپوتانہ کے رئیس، ٹھاکر، اور راجگان، عمل کرنے کی اس سبھا میں شمولیت سے پرتگیا کرتے ہیں۔ سبھا کا دفتر اجمیر یا آبو پہاڑ پر ایجنٹ گورنر جنرل کے دفتر کے ساتھ رہتا ہے۔ جن نیک اور خالص خیالات سے پیر ہو کر کرنل والٹر نے اس سبھا کی بنیاد ڈالی تھی انہیں ارادوں سے اب تک جس قدر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب موصوف کے بعد تشریف لائے سبہی احتیاط سے اون کی منشاء کے مطابق کام کرتے رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض ریاستوں میں لوکل شاخیں بھی کہول دی گئی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ اون نظام و چاروں کو جو ہرسال اس سبہا میں پاس ہوتے ہیں عملی صورت دی جاوے۔ جو نیک کام کرنل ٹاڈ نے اپنی کتاب کے تاریخی واقعات اور سچے حالات کو ظاہر کر کے راجپوتوں کی نیک نامی کی نسبت کیا ہے۔ ویسا ہی کرنل والٹر نے سوشل اصلاح میں دخل دے کر روز بروز ادھوگتی کو پراپت ہونے والے راجپوت قوم کو دوبارہ تر و تازہ ہونے اور پنپنے کی خاطر کیا ہے۔ مانا کہ یہ اصلاح اون کے اندر سے نہیں اُٹھی۔ لیکن نیک مزاج افسران کا اپنے ماتحت لوگوں کی بھلائی کیلئے سوچنا بھی غنیمت ہے چاہئے۔ اس کے ساتھ اون کا کوئی خاص مقصد بھی شامل ہو کیونکہ

ہرچہ از دوست رسد نیکوست

ما گروہا کیسہ سُوہنم

بجریدۂ ہم - از ہمیاہ وسلامتہ

ہیگ کانفرنس میں دائمی امن کی حفاظت کیلئے زار روس نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ تمام سلاطین اپنے اپنے فوجی اخراجات کو کم کر دیں۔ اور جملہ بین الاقوامی تنازعات کا فیصلہ پنچایت کے ذریعہ سے ہوا کرے۔ ان خیالات پر تمام مہذب اور تعلیم یافتہ لوگوں نے تمسخر اڑاتے ہوئے زار روس کو عملی کارروائی کرنے کی صلاح دی تھی۔ مشرق میں منچوریا۔ کمبوڈیا کو ہر سال ہضم کرتے ہوئے ایران۔ ہندوستان اور تبت کو ڈراتے ہوئے زار روس اپنی راجدہانی میں صلح اور امن کی قایمی کا مداح کہا جاتا ہے لیکن موجودہ سلاطین میں سب سے زیادہ جنگجو

اور افواج رکھتے ہوئے روس کا شہنشاہ یوروپ کی دیگر سلاطین کو حفاظت امن کیلئے مدعو کرتا ہے۔ پنتالیس لاکھ فوج کا مالک شہنشاہ روس جب موافق یا ناموافق حالات کے اندر مشرق کے نوزائیدہ طاقت جاپان سے بالمقابل ہوا تو تمام امن کے سندیس بھلا کر کمزور کے حق دبانے۔ اور زبردستی سے ناجائز وسائل کے استعمال کرنیکی دھمکی دی۔ فروری سے لیکر ۳۰ ستمبر تک آٹھ ماہ کی جنگ نے روس کی کمزور اور نکمی پالیسی بوسیدہ حالت۔ اور بیجا شیخی کی قلعی کھول دی۔ جب روس خود اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگیا تو مدبران یوروپ نے زرد اقوام کی ناقابل برداشت ترقی کی شکایت پر دیگر اقوام کو اکسانا چاہا۔ زار روس کو یقین تھا کہ چونکہ جاپان کے وسائل زیادہ جنگ کرنیکی اجازت نہیں دیں گے۔ اس لئے لڑتے لڑتے جاپان عاجز آکر میدان کارزار سے دست بردار ہو جاویگا۔ ممکن ہے۔ یہ امر قرین قیاس ہو۔ لیکن شہنشاہ جاپان کی نیک نیتی نے اس مصیبت ناگہانی میں بھی یاوری کی۔

جاپان میں سونے کی کان ابھی جنگ کے دنوں میں دریافت ہوئی ہے۔ اور اس قدر کثیر تعداد میں سونا نکل رہا ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان کے ہاتھ بہت سا مال خرچ واخراجات کیلئے آگیا۔

لیاؤ نگ کی عظیم جنگ کے بعد جس قدر خبریں موصول ہوئی ہیں۔ وہ میدان کارزار کی آنے والی خطرناک حالات کی پیش خیمہ ہیں۔ لیکن جرمنی کے اخبارات روسی گورنمنٹ کی اس قدر بوسیدہ حالت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ جس سے بجز یاس اور ناامیدی کے اور کچھ پتہ نہیں ملتا۔ اُن کا خیال ہے کہ روس کی تمام فوجیں جن پر پورا پورا اعتبار تھا۔ رس یا ہوگئیں تمام افسر جن کے بدن پر شاہی قدر و منزلت کے تمغے آویزاں تھے۔ اور جن کے پاس مذہبی پارسا بزرگوں کی تصویریں تھیں۔ وہ بت پرستوں اور بودھوں کو

روسی دیوتوں اور مسیح کی حلیمانہ تعلیم دینے کے بجائے خود بڑی مشکل سے جانبر ہوئے۔ جنرل مکاروف اور کیلو ہمیشہ کیلئے بہادروں کیطرح لڑتے لڑتے سو گئے۔ جنرل کروپٹکن کی حالت ناگفتہ بہ ہے جو اپنے زبردست دشمن کے سامنے پریشان اور ہراساں شکست پر شکست کھاتا چلا جاتا ہے۔ الگزیف تو لڑائی کے حق میں ہی نہیں۔

اب موجودہ سامان اور افسران میں سے ایسا کوئی نظر نہیں آتا۔ جو روس کی مدد کیلئے اس شطرنج کی بازی کو الٹ دے۔ بیس "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار نے ان موجودہ وجوہات کی بنا پر اطلاع دی ہے کہ سینٹ پیٹرسبرگ میں یہ افواہ ہے کہ قیصر ولیم شہنشاہ جرمنی نے روسی افسران سے مشورہ کر کے صلح کی ٹھانی ہے یہ صلح۔ روس جاپان اور جرمنی کے مابین ہوگی۔ جس کی شرائط ہر دو سلاطین کیلئے تسلی دہ ثابت ہوں گی۔ کہا جاتا ہے کہ اگر زار روس نے جاپان کی حالت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا ہوتا۔ تو ہرگز اس جنگ میں الجھنے کا موقعہ نہ دیکھتا۔ اس عہدنامہ سے برٹش گورنمنٹ کو جسقدر نقصان کا احتمال ہوگا۔ وہ تب ہی قابل غور ہو سکتا ہے جب اس خبر کی درستی کی نسبت تسلی ہو جاوے دوسری جانب آزاد ممالک متحدہ۔ امریکہ کے پریسیڈنٹ کے من میں یہ خیال اوٹھا ہے کہ ہیگ کی کنفرنس جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ پھر کی جاوے جس میں تمام سلاطین بلائے جاویں۔ ساتھ ہی وثوق سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پریسیڈنٹ روزویلٹ جاپان اور روس کی جنگ کا انتظار نہیں کریں گے۔ بلکہ سال آئندہ کے آغاز میں ہی کنفرنس کے منعقد کرنے پر زور دیں گے

اس میں شک نہیں کہ ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے قومی حقوق اور تجارتی اصولوں کی حفاظت کی خاطر یا ممکن ہے کہ انسانی بیش قیمت خون کو روکنے یا قومی خزانوں کے بیجا استعمال کے دفیعہ کے خیال سے یہ ارادہ کیا ہو۔ لیکن دیگر سلاطین یوروپ کی موجودہ پالیسی کا خیال کرتے ہوئے یہ امر ترین قیاس نہیں کہ وہ اپنی ہی ذاتی فوائد کو نظر انداز کر کے دیگر اقوام کو اپنی حقوق سے مستفید اور مستفیض ہونے کا موقعہ دیں۔ جن سے کہ وہ خود فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی گورنمنٹ قدرتی اخراجات سے لابھ نہیں اٹھا سکتی جب تک کہ نیک نیتی کو مدنظر رکھ کر دوسرے کے مال کو ہضم کرنے سے پرہیز نہ کرے۔ کیونکہ ترقی میں آگیا ہے۔

اگروھا کیہ سود ھنم

مارا ہوا دہرم مار دیتا ہے

بھارت ورش کی ادوگتی کے کارنوں پر وچار کرتے ہوئے اور موجودہ زمانہ کی رسمیات اور قبیح خیالات کو دیکھ کر اکثر ان کے برخلاف نکالے ہوئے نتائج بادی النظر میں اچھے معلوم ہوتے ہیں

اس دیش کی دہارمک وشا اس قدر بگڑ گئی ہو گئی ہے کہ سادہارن درشٹی سے دیکھنے پر کوئی بھی سنسکار۔ کوئی بھی کرم۔ اور کوئی بھی مذہبی رسم ایسی معلوم نہیں ہوتی۔ جس میں کوئی نہ کوئی نقص اور سقم نہ ہو۔ اسی لئے چاروں طرف شدھار کی آواز آرہی ہے۔ لیکن جو لوگ جیسا شدھار کرنا چاہتے ہیں یا شدھار کیلئے اپنا بیش قیمت وقت اور روپیہ خرچ صرف کرتے ہیں۔ اگر لوگ ان نیموں کی انوکول آچرن نہ رکھیں تو پرچار یا شدھار کی تحریک میں کوئی ودھن نہیں کہا جا سکتا۔ سورت علاقہ بمبئی میں کچھ استریں جوا کھیلتی ہوئی پکڑی گئیں پولیس نے اُن کو عدالت میں پیش کیا۔ جس پر مجسٹریٹ نے ہر ایک پر دس دس روپیہ جرمانہ کر دیا اسیر صاحب سناتن دہرم گزٹ نے حسب عادت آریہ لوگوں کو بے تکی سنائی ہیں۔ شاستر میں "آچار دہرم پرادھرما" کا اُپدیش دیا ہے ویدی شہریان اپنے آچرن ام نہ رکھیں تو پردہ میں جو برائیاں پھیلتی ہیں اتنی ہی

اپدیش

इन्द्र ब्रह्म जनयन्तो देवा अग्रे तदब्रुवन्। यस्त्वैवं ब्राह्मणो विद्यात्तस्य देवा असन्वशे॥

یجروید-۳۱- منتر ۲۱-

ارتھات- برہم گیان ہی اننت آنند دینے والا ہے- اور منش کی اُسی میں اونچی بڑھانے والا ہے- جس گیان کا ودوان لوگ اُپدیش وا اُپاسنا کرتے ہیں- جو منش اس اپدیش کو برہم کو جانتا ہے- اُسی ودوان کے سب اِس آدمی اندریہ وش میں ہو جاتے ہیں یعنی نیکے ہیں۔

من ہمیشہ سرکش گھوڑے کی طرح سنکلپ وکلپ کرتا ہوا اندریوں کو اپنے وشیوں کی طرف لے جاتا ہے- وشیوں میں آسکت منش سکھ کی پراپتی کی کامنا کرتا ہوا- دکھ پر دکھ بھوگتا ہے۔

کیوں؟ اسلئے کہ پراکرت وشیوں میں شیگھ نشٹ ہونے والے سکھ کی کامنا کو پورا کرنے کے لئے جسقدر وہ اور بھی شارتھ کرتا ہے- وہ واسنا روپی اگنی کو اتنی ہی جگہ پرچنڈ کر دیتا ہے۔

کیا پھر سنسار میں من آدی اندریوں کو وش میں رکھنے کا کوئی اوپائے نہیں؟ اوپائے تو ہے اگر منش اس کے انوکول اپنا آچرن رکھیں- اور گیان کے بڑھانے کے اور ویدکے پڑھنے کا شوک ستا و نا اور جنگم جگت کے رچنا یتا کو جانیں- جس پر کارسے جتنا کو جتنا وہ آگے چلے جاویں اُتنا ہی سگندھ ہی اور اُتم سگندھ ہی ملتا ہے ایسی ہی برہم کو جاننے اور اُسکی ستا کو انوبھو کرنے سے آنند کی پراپتی ہوتی ہے- کیول یہی نہیں بلکہ جیون مکتی کی پراپتی ہو جاتی ہے تینوں پران ناش ہو اننت آنند اور شانتی کی ورشا کرتے ہیں- جس سے سب

ستیہ دھرم پرچارک

مگن اس سے جان پڑ جاو

گذشتہ ۱۹ سالوں میں کانگریس کی کارروائی پر نظر ڈالتے ہوئے ایک غیر متعصب آدمی بڑی آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ کانگریس کی ساری کارروائی کاغذی گھوڑوں سے بڑھکر نہیں- اور وہ بھی کرسمس کے آٹھ دنوں میں ہی نہیں بلکہ کانگریس کے کارکنوں نے وکلاء اور محدود سے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب تک کانگریس کی کارروائی کو محدود کر رکھنے سے اپنی کوششوں پر آپ ہی پانی پھیرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ کانگریس کوئی زندہ سوسائیٹی نہیں ہے- لیکن سنہ ۱۹۰۱ء میں جب سے کلکتہ میں کانگریس کیساتھ نمائش کا سامان رکھا گیا- تو بہت سے تاجروں کو عملی ہمدردی پیدا ہوئی- سنہ ۱۹۰۲ء کو احمد آباد کی نمائش ہوئی جس کی رسم افتتاح سریمان بڑودہ نریش نے ادا کی تھی- زیادہ تعداد میں کاریگروں اور عام پبلک کو بلا واسطہ یا بلواسطہ کانگریس کیساتھ تعلق پیدا ہوا تھا- لیکن امسال بیسویں انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس آئندہ دسمبر میں بمبئی میں منعقد ہوگا- جہانکہ بیدار مغز تعلیم یافتہ اور کانگریس کے کارکنان نے گذشتہ سستی کو چھوڑ کر مہینوں پہلے کانگریس کے اجلاس کو کامیاب بنانے کیلئے کام کرنا شروع کیا ہے- وہاں اب کچھ مزید اصلاحیں بھی کیگئی ہیں- نمائشگاہ کو عمدہ بنانے کیلئے سرکاری افسران کی عملی ہمدردی سے فائدہ اُٹھانیکی خاطر لارڈ لیمنگٹن گورنر بمبئی سے رسم افتتاح ادا کرنے کی درخواست کیگئی تھی- جس کو لارڈ ممدوح نے منظور فرما لیا ہے- دوسرے اس نمائش کے متعلق اصل قوانین صحت- بیماری کے اسباب- اور حفظان وغیرہ مسائل پر بڑی سنجیدگی اور متانت سے عوام کی آگاہی کی خاطر لیکچر ہوں گے- جن میں انسانی بناوٹ قوانین صحت اور بیماری کے اسباب وغیرہ کو عملی صورت میں منقش کیا جاویگا- تیسرے ایک اور نئی اصلاح ہونے والی ہے- جہاں کہ مستورات کیلئے ایک ڈیپارٹمنٹ کھولا جاویگا- جس میں ان کی بنائی ہوئی چیزیں دکھلائی جاویں گی- ستریوں کے مدعو کرنے اور اُن کا سامان منگوانے کیلئے مسٹر بدرالدین طیب جی- جج- مسز جسٹس چندر ورکر اور مسز ڈی ٹاٹا کی مستورات نے اپنی خدمات پیش کی ہیں- اس ڈیپارٹمنٹ میں چودہ حصے ہوں گے- جس میں چتر کلا- کھدائی کا کام- نقاشی- بیل بوٹے کا کام- عجیب عجیب پوشاک کا طیار کرنا- ہند کے مختلف حصوں کے پوشاک جیسے شال- موزہ- ٹوپی- گلوبند- جوتی وغیرہ- رنگنے اور چھاپنے کا کام- موڑھے بنانے- مٹی کا کام تیار کرنے لکڑی کارٹن کے کھیل- گانے بجانے کے سامان جیسے کپڑے- دوپٹے- ٹوپی بنانا- پردہ- بٹن- وغیرہ وغیرہ مٹھائی مربا- اور کھانیکی انیک چیزیں رکھی جاویں گی سرٹیفکیٹ اور میڈل بھی دیئے جاویں گے- ستریوں کو ۱۵- اکتوبر تک فارم بھر کر اور ان کو رجسٹر کر کے سامان اپنے بنایا ہی یا کسی اور معتبر پُرش سے تصدیق کرا کے بھیجدینا چاہئے۔

یہ اصلاحیں ہیں جن سے عوام کی ہمدردی کی امید ہو سکتی ہے- کانگریس کی پولیٹیکل باتوں اور ان کی دیرپا اثر کی عدم موجودگی کے باعث اگر عوام کی دلچسپی نہیں- تو ان امور سے ممکن ہے کہ کانگریس کی ہمدردی اور اصلاح سے لوگوں کو فائدہ پہونچے اور اگر کانگریس کچھ بھی عوام کیلئے لاتعداد ایک کام کر سکتی ہے تو سمجھو اس میں زندگی کے آثار ہیں

بھگوت گیتا کب لکھی گئی

بھگوت گیتا میں جو سمواد شری کرشن اور ارجن جی کے مابین ہوا- وہ مہابھارت کے یدھ میں واقع ہوا بتلایا جاتا ہے- اس کی تاریخ پر وچار کرتے

ہوئے۔ مسٹر جے۔ این۔ فارکہار نے ایسٹ اینڈ
ویسٹ نامی ماہواری پتر میں ایک لیکھ دیا ہے۔
کہ آج کل بھارت ورش میں گیتا بہت پرسدھ
اور ہندوؤں میں پرمانک گرنتھ ہے۔ کارن یہ کہ
گیتا کی شیلی اتینت مدھر ہے۔ بھاشا بھی ایسی سرل
کہ سرو سادھارن تھوڑے سے وچار سے سمجھ سکتا
ہے۔ اس میں بہت سی ویدک فلاسفی کا تاتپریہ
اچھے پیرائے میں دیا ہے۔ کہ ودوان پر ایا موہت ہو
جاتے ہیں۔ اس میں اٹھارہ ادھیائے اور سات سو
شلوک ہیں۔

مسٹر فارکہار نے کئی دلائل اور ثبوت سے سدھ کیا ہے
کہ گیتا پراچین نہیں بلکہ نوین پستک ہے۔ اپنشد
۱۲۵ سو سے پونے دو سو تک کے قریب پائے جاتے
ہیں۔ جن میں۔ ایش۔ کین۔ آدی۔ دس اپنشد
پراچین مانے گئے ہیں۔ جنہیں سوامی شنکر اچاریہ
اور مہرشی دیانند جی نے بھی تسلیم کیا ہے۔
ان میں بھگوان کرشن کا نام تک نہیں ملتا۔ اپنشدوں
کی شیلی گیتا سے بہت پرانی ہے۔ گیتا کی شیلی پورانک
کال کی ہے۔ اور مابعد کے اتھرون اپنشد جو پراچین
اپنشدوں کی سپرٹ (بھاو) سے بالکل نیارا ہے
نیارا ہی نہیں بلکہ برخلاف ہے۔ اس میں ایشور
کے اوتار کا وشے دکھلایا ہے۔ گیتا کی خوبی
یہ ہے کہ جہاں اپنشدوں میں یوگ پر دھیان
دیا ہے۔ وہاں اس نے کرم یوگ کو شامل کر دیا
ہے۔ یہ ایک ثبوت ہے جو بتلاتا ہے کہ گیتا
بہت پیچھے کے زمانہ کی تصنیف ہے۔ لیکن مہاتما
کرشن جی کی جیون کو مہا ودوان ارتھ کرنے سے ایشور
کا روپ مانتا ہے۔ اور اگر گیتا پراچین یا مہابھارت
کے وقت کی مانی جاوے۔ تو مہابھارت میں
انیک جگہ پر مہاتما کرشن راجنیتی میں نپن اور
ودوان منش کے طور پر ظہور ہوا ہے۔ مہابھارت
کے پہلے کھنڈ میں لکھا ہے کہ مہابھارت ۸۸۰۰
شلوک کا ہے۔ اس کے بعد ۲۴۰۰۰ اور اب

۱۲۵۰۰۰ شلوک کا مہابھارت ملتا ہے۔ پہلے
۸۱/۲ ہزار شلوک کی سمبھاونا دیکھ کر تو اوتار شبد
کا پتہ نہیں ملتا۔ کیونکہ بہت سے شلوک اوتار
سدھی کے برخلاف موجود ہیں۔

دوسرے رن بھومی میں اس قسم کی گیتا دینے
کی فرصت ہی کہاں تھی۔

تیسرے کالیداس کے گرنتھوں میں کرشن
کو اوتار مانا ہے۔ انہیں چھوڑ مہابھارت کے
زمانے سے کالیداس جی کے زمانے تک ساڑھے
تین ہزار کے اندر کسی گرنتھ میں کرشن جی کو اوتار
نہیں بتلایا۔

ان۔ اور ایسے چند اور وجوہات سے مسٹر فار
کہار نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جو گیتا موجودہ
حالت میں پائی جاتی ہے۔ وہ پرمانک نہیں اور نوین
اپنشدوں۔ اور سانکھیہ۔ یوگ۔ آدی۔ درشنوں کے
بعد اور کالیداس کوی کے گرنتھوں سے کچھ
دیر پہلے بنی ہے۔ جس زمانہ میں کرشن کو اوتار
ماننے کا خیال پیدا ہوا۔ اس سے تو یہ پتہ
ملتا ہے کہ یہ گیتا کرشن مہاراج کی بنائی ہوئی
نہیں۔ بلکہ کسی اور بھگت نے اون کی مہما کو
ورنن کرنے کے بھاو سے اسے رچا ہے +

رشی بھاونا

سُرعت انزال۔ برائے ریویو موصول ہوئی
جسے مہاشے ٹھاکر دت شائع کیا ہے۔ پستک کا مقصد
اسکے نام سے عیاں ہے قیمت ۳/۰ جو کہ چھوٹے سے
۶۴ صفحے کے ٹریکٹ کے لئے بہت زیادہ
ہے +

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

عمر بیس سال۔ ذات اروڑہ۔ ملازمت ٹھیکہ دار
مختار عام ہر قسم کی بیماری وغیرہ سے آزاد ہے
کنیا کی عمر مناسب ہو۔ آریہ خیالات اور ذات
اروڑہ سے ہو۔ مال دو ہوا کے والدین بھی بیٹر و دار
کر سکتے ہیں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو
پرشوتم داس انچارج لائم فیکٹری اچھرہ ضلع لاہور

آریہ ٹریکٹ پرچار

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے
مندرجہ ذیل ٹریکٹ چھپ کر تیار ہیں۔

(۱) انسانی زندگی کا مقصد۔ مصنفہ مہاشہ کور بہادر
جی۔ وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد قیمت سوا پائی

(۲) سورگ کی بہن اور بہوشیہ پران مصنفہ مہاشے
رگھوناتھ سہائے جی قیمت سوا پائی۔

(۳) اخلاقی و روحانی صحت مصنفہ شری جان لال کاشی
جی وکیل قیمت سوا پائی۔

(۴) مہاتما کی سرو ویاپکتا۔ از مہاشہ وزیر چند جی
قیمت ۳ پائی۔

(۵) بچوں کی تربیت اور تعلیم از مہاشہ بھاگ دت جی
قیمت ۳ پائی۔

(۶) مسائل زندگی مصنفہ پنڈت گنگا پرشاد جی
ایم اے۔ ڈپٹی کلکٹر۔

ٹریکٹ نمبر ۴ بمعہ سرورق ۳۲ صفحہ کا ہے۔ دیگر ۵
ٹریکٹ بیس بیس صفحے کے ہیں۔ ان کی قیمت بلحاظ
اصل لاگت محض ایک پیسہ رکھی گئی ہے۔ لیکن
چونکہ عمدہ چھپائی۔ کتابت اور بغیر منافع کی نذر کی
وجہ سے اس قیمت پر پہنچنے سے لابھ کی جگہ
ہانی ہونی ممکن ہے۔ اس لئے اصل لاگت پر
یہ ٹریکٹ اکٹھے بیچے جاویں گے۔
سو کے خریدار سے عہ پچاس کے خریدار سے ۵ کی
خریدار سے ۴ر
۵۰ سے کم ٹریکٹ نہیں بیچے جاویں گے آریہ
پرتیشٹ آریہ سماج میں اکٹھے ٹریکٹ منگوا کر پیسہ
ٹریکٹ کے حساب سے بیچ سکتے ہیں۔

ونیہ چند ودشتا

اور ۵ ٹریکٹ دو ہفتہ تک طیار ہو سکیں گے

نوٹ

درخواست خریداری بنام۔
منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0. Gurukul Kangri Collection

لوکل سماچار

آریہ سماج جالندھر میں۔ گت روی وار۔ تاریخ ... اکتوبر کو شریمان پنڈت دیوی دیال جی نے اُپاسنا کرائی اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔

شری مہاشے دھیان دیں

کنیا اناتھ آلیہ جالندھر جس میں آج کل ۵۰ کنیائیں پرورش پاتی ہیں۔ وہ جالندھر آریہ سماج کے پربندھ سے چل رہا ہے۔ اس اناتھ آلیہ کو کھلے ہوئے ... ۱۲ سال گذر گئے ہیں۔ آریہ پبلک نے ... دان سے موقعہ بموقعہ اس اناتھ آلیہ کو مدد کرکے ہمارے حوصلے کو بڑھایا ہے۔ جس ... اناتھ کنیاؤں کا پالن پوشن ہو رہا ہے ... باہر سے آمدنی بہت کم ہوتی ہے۔ جس ... یہ تو وشواس ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ نے ان کنیاؤں کو بھلا دیا ہو۔ بلکہ اس لاپرواہی کا باعث یہ ہوگا۔ کہ آپ لوگوں نے کنیا مہاودیالے فنڈ اور کنیا اناتھ آلیہ فنڈ دونوں کو ایک ہی سمجھا ہوگا۔ جس سے باہر کا قریباً بہت سا دھن کنیا مہاودیالے کے کوش میں چلا جاتا ہے۔ جیسا اور سارا جات فنڈوں ... آپس میں بھید ہے۔ وہی بھید یہاں بھی ہے۔ کنیا مہاودیالے کا پربندھ تو مہاودیالے کی منتری سبھا کے آدھین ہے۔ اور کنیا اناتھ آلیہ کا سارا بوجھ جالندھر آریہ سماج پر پڑتا ہے۔ آشا ہے کہ آپ اس سارے ... بھید کو مدنظر رکھ کر اناتھوں کو بھولیں گے نہ۔ اس میں سندیہ نہیں ... ہماری اناتھ کنیائیں مہاودیالے ... سے ودیا گرہن کر سُشکشت ہو رہی ہیں

مگر جس پر ان کے پالن پوشن آدی کا آدھار ہے۔ وہ صرف کنیا اناتھ آلیہ فنڈ ہی ہے۔ اتیو آریہ پرشو! اِدھر دھیان دے کر سہایتا کرو۔

نوٹ۔ کرپا کر کے اس پتر کو اپنے سپتاہک جلسوں میں بھی سنا دیں

(نند لال منتری آریہ سماج جالندھر)

کیا آپ کو ان بیچاریوں کا بھی کچھ خیال ہے

موسم سرما شروع ہو گیا۔ لوگ بانات اور کشمیر کے کپڑے بنوانے کے لئے بزازوں کو اپنے گھر بلوا رہے ہیں۔ درمیانہ درجے کے لوگ اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے کپڑے پسند کرنے کے لئے دوکانوں پر بیٹھے نظر آتے ہیں۔ غریب آدمی اپنی مستورات کو تاکید کر رہے ہیں کہ شیت کال آ گیا۔ جلد جلد کات کر رضائی بنوائیں۔ نہیں تو پالے مر جائیں گے۔

امیر سرما کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں۔ کہ خوب کھائیں گے۔ قسم قسم کے کپڑے پہنیں گے انگیٹھیاں جلا کر آگ سینکیں گے۔ اور دوستوں کو ضیافتیں دیں گے۔ درمیانے درجے کے لوگ بھی سرما کے منتظر ہیں۔ گرمی کی تکلیف نہیں۔ چلنے پھرنے کو من لگتا ہے۔ جی کام کرنے سے نہیں اُکتاتا۔ ہاں بیچارے غریب آدمی موسم سرما کے کشٹ جانتے ہوئے پہلے سے ہی ڈرتے ہیں۔ رضائی نہیں۔ دُلائی نہیں کہ شیت سے بچ سکیں۔ بچوں کے کپڑے بنوانے ضروری ہیں۔ کریں تو کیا۔ کیونکہ اس قدر کمائی نہیں۔ کہ کھانے پینے یا پیٹ بھرنے سے کچھ بچتا ہو۔ اسی سے وہ شیت کال کو اپنا شترو سمجھتے ہیں۔ اور موسم گرما کی آمد کے لئے دست بدعا رہتے ہیں۔ بیچارے غریب سرما میں کیسی مصیبت جھیلتے ہیں۔ کھانا بنانے کے لئے جب کافی لکڑی نہیں ملتی پھر انگیٹھی جلانے کا تو ہی کہنا ہی کیا؟

درحقیقت موسم سرما غریبوں کے لئے مصیبت ہے مگر ان کے لئے اس سے بھی زیادہ مصیبت ہے،

جن کے ماں باپ زندہ نہیں

ارتھات جو یتیم بچے ہیں ان کے لئے کون فکر کرے جو نہ خود کما سکتے ہیں۔ اور جن کے لئے کمانے والا نہ ماں باپ اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار ہے۔ لاوارث بچے۔ آہ! یہ کیا خوفناک لفظ ہے!!! "ان کا باپ نہیں" اس سے بڑھ کر دنیا میں مصیبت جتلانے والے اور کلمات کوئی نہیں۔ اسلئے ان بچوں کی پرورش کرنا۔ ان کو سکھی بنانے کی فکر کرنا۔ اور ان کی امداد کرنا کُل دیش اور دیش نواسیوں کا پرم دھرم ہے۔ کیونکہ جس دیش میں یتیم بچوں کی مصیبت کم کرنیکا خیال نہیں۔ وہ دیش پتت ہی نہیں۔ بلکہ بود و باش کرنے کے بھی یوگیہ نہیں۔

یتیم بچے تمہاری دان کے مستحق ہیں

ان سے بڑھ کر اور کون مستحق ہو سکتا ہے۔ اسلئے موسم سرما میں جہاں آپکو اپنے۔ اپنے پریوار۔ اور بال بچوں کا فکر ہے۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ

یتیموں کا بھی دھیان رکھیں

آپنے اگر پشمینہ اور بانات اوڑھ کر اپنے آپ کو سکھی بنایا ہے۔ اور اناتھ کنیائیں سردی سے بیاکل ہو رہی ہیں تو نشچت جانو کہ آپنے پاپ کیا۔ اور یہ کہ آپ پروردگار عالم کی نظر میں گنہگار ٹھیرو گے دھرم مریادا آپ پر یہ کٹھن اور کٹھور پرشن کریگی کہ "اے خود غرض! تُمنے اپنا پیٹ پالا۔ اپنے آپ کو خوش رکھنے کی کوشش کی۔ مگر بتاؤ۔ تُمنے یتیم کنیاؤں کا دُکھ دور کرنے کے لئے کیا یتن کیا" نشچت جانو۔ یہ سوال نہایت ہی کلیش دینے والا ہے

آسام میں ویدک دھرم پرچار کی ضرورت

(از آریہ ورت سماچار رانچی)

پریہ آریہ بندھو! آپ لوگ بہت دور ہونے سے آسام دیش کے لوگوں کے دھرم سے بیمکھ ہونے کی اوستھا کو انوبھو کرتے ہوں۔ لیکن یہاں دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دیش جیسا دھرم سے پتت بھارت کھنڈ میں اور کوئی حصہ نہ ہوگا۔ افریقہ کے وحشی تو ہم سنتے چلے آتے تھے لیکن اس دیش کے پہاڑی لوگ کچھ دن پہلے ویسے ہی وحشی تھے۔ اب کچھ انگریزی تعلیم کے پرچار سے تبدیلی ہو چلی ہے۔ تس پر اب بھی بہت سے اپنی پرانی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی کوئی اپنی بھاشا نہیں ہے۔ نہ ہی ان کے پاس کوئی دھرم گرنتھ ہے۔ اور نہ یہ لوگ دھرم کو جانتے ہیں۔ شلانگ کے گرد و نواح میں قریب دو لاکھ کھسیہ قوم کے آدمی رہتے ہیں۔ ان میں کوئی جات پات کا بھید یا دھرم آچرن نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا دھرم شاستر اس دیش میں آنے سے ندی میں بہ گیا۔ منو سمرتی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشتریہ جاتی سے کچھ جاتیاں ہیں، دھرم آچرن چھوڑنے سے شودر ہو گئے اس کھش کا بگڑا ہوا شبد کھسیہ ہے۔ کھسیہ قوم کے ونش و مہردن راجہ مہاراجوں اور بڑے آدمیوں کے نام سب سنسکرت اور سنگھانت ہوتے تھے۔ ان میں جب بالک کا نام کرن سنسکار ہوتا ہے۔ تو کشتری پن کا چنہہ دھنش بان بالک کے پاس رکھتے ہیں۔ عیسائیوں نے ادہر آکر گاؤں گاؤں میں گرجا گھر بنا دئے۔ اور گاؤں کے گاؤں عیسائی کر لیے۔ ہمیں ایک معزز آدمی سے پتہ لگا ہے کہ ایک فراخدل عیسائی نے کھسیہ قوم کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر ڈھائی کروڑ روپیہ دان دیا ہے۔ عیسائی لوگ یہاں کھسیہ قوم کو عیسائی بنانے کے لئے دس ہزار روپیہ ماہوار کا خرچ کرتے ہیں۔ ان کا پرشارتھ کیا قابل تعریف ہے۔ کہ اپنے عقیدہ کے مطابق تن من دھن سے ان لوگوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ ہم لوگ ستیہ سناتن اکھنڈنیہ ویدک سدھانتوں کو مانتے ہوئے بھی اپنے جیون میں نہ لاکر زبانی جمع خرچ کرنا جانتے ہیں۔ ہم میں دھرم کے پھیلانے کے لیے کتنی شردھا ہے وہ ہمارے جیون سے ہی پرتیت ہو رہی ہے ہم ویدک دھرم سوریہ کی گورو ورشا نے کبھی یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ جاپان وغیرہ دیشوں پر اپنا پربھاؤ کا پربندھ کرنا سوچتے ہیں۔ لیکن چین کے اندر ہمارا گری ہوئی قوموں کا ادھار کرنے کے لئے ادھر نہیں ہوتے۔ پنجاب۔ راجستان اور یو پی میں ویدک دھرم کا گورو کچھ بڑھ گیا۔ تو کیا ہوا۔ مگر ادہر بنگال آسام اور برہما میں تو لوگ ویدک دھرم کا نام تک نہیں جانتے۔ تھا جو کچھ باقی تھا اس پر عیسائیت نے پانی پھیر دیا۔ وہاں عیسائیت کئی شاخوں میں منقسم ہو کر لاکھوں کو عیسائی بنا رہی ہے۔ اگر ہمیں ویدک دھرم کا جھنڈا سب دیشوں میں لہراتا ہوا دیکھنا منظور ہے۔ تو جب تک ہم اپنے دیش میں پوری کامیابی حاصل نہ کرلیں۔ تب تک ہمیں بدیش میں دوڑنا شوبھا نہیں دیتا۔ ہمارے دیش کے بھائی تو لاکھوں عیسائی یا کسی دوسرے دھرم میں جاکر بچھڑ رہے ہیں۔ اور ہم بدیشیوں کو بھائی بنانے کے لیے باہر دوڑ رہے ہیں۔ جو پرش نشچے پراپت وستو کو تیاگ کر انشچت وستو کی اچھا کرتا ہے۔ تو اس کی نشچت پراپت وستو تو نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور اپراپت نشٹ ہے ہی۔ بہت تھوڑے دن اور آپ نے آسام دیش کی خبر نہ لی۔ تو پھر سروتر آپ عیسائی دھرم کا جھنڈا ہی دیکھیں گے۔ ڈاکٹر جوالا پرشاد جی

اور بابو اکشے کمار چٹرجی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے ایک سو پچاس روپیہ بھیجکر آسام میں اپدیشک رکھنے کے لئے پرتی ندھی سبھا بنگال کو پریرنا کی۔ اکت پرتی ندھی سبھا نے ان کی درخواست پر آسام میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے لائق اپدیشک شری یان برہمچاری برہما جی تھا پنڈت دو یکانند ودیا جی کو شلانگ میں بھیجا جو ۱۲ جولائی کو یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انہیں آریہ سماج کے سپتاہک جلسوں میں اپنشدوں کی کتھا آرمبھ کی۔ اور کئی اپدیش ویدک دھرم کے گورو کو درشانے کے لئے بنگالی میں دئے۔ جن میں اکثر تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ تشریف لاتے رہے۔ اس موقعہ پر شلانگ آریہ سماج نے آسام میں جو بالکل ہی ویدک دھرم سے خالی ہے۔ پرچار کا کام قائم کرنے اور جاری رکھنے کے لئے ۱۰۰ روپیہ اکٹھے کئے۔ خاصکر سبیدار سیتا رام سنگھ جی تھا پنڈت مادھو سہائے مصر نے اس اتم کاریہ میں سہائتا دی۔ آشا ہے کہ آسام پرانت میں تھی اور دیش کے سادھارن پرش بھی آسام میں پرچار کے نمت آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال کے پردھان جی کی خدمت میں حسب توفیق روپیہ بھیجینگے۔ جن سجنوں نے اس فنڈ میں روپیہ دیا ہے ان کے نام نیچے لکھے جاتے ہیں

پنڈت ہری نارائن پردھان آریہ سماج شلانگ [illegible]
ڈاکٹر برندابن جی شلانگ ——— [illegible]
صوبہ دار میاں سیتا رام سنگھ جی ——— [illegible]
بابو سرو جیت سنگھ منتری ——— [illegible]
جمعدار رام سنگھ جی ——— [illegible]
صوبہ دار سروپ سنگھ جی ——— [illegible]
پنڈت مادھو سہائے جی مصر ——— [illegible]
ماسٹر اودے رام جی شلانگ [illegible]
صوبیدار مہر سنگھ جی ——— [illegible]
جمعدار رام لال سنگھ جی ——— [illegible]

لالہ ... پرشاد ورما ... ادائیگی

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

وید پرچار فنڈ اور گروکل کا سرمایہ کس طرح بڑھ سکتا ہے

سالانہ جلسے آمدنی کا خاص ذریعہ ہیں۔ لہذا سب آریہ سماجیں اپنا سالانہ جلسہ کس طرح کر سکتی ہیں

تجویز نمبر اول۔ صاف ظاہر ہے کہ وید پرچار فنڈ گروکل اور دیگر آریہ انسٹی ٹیوشنوں میں جس قدر روپیہ باہر سے آتا ہے۔ وہ زیادہ تر آریہ سماجوں کے سالانہ جلسہ پر ہی اکٹھا ہوا کرتا ہے۔ گو وقتاً فوقتاً سب لوگ شادی یا دیگر خوشی کے تیوہاروں یا ایسے ہی مبارک موقعوں پر کچھ نہ کچھ روپیہ بطور دان بھیجتے رہتے ہیں۔ مگر ایسے روپیہ کی تعداد اور مقدار بہت قلیل ہوتی ہے۔ آمدنی کا خاص انحصار آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتا ہے۔

لاہور۔ گوجرانوالہ۔ ہردوار۔ اور کوئیٹہ کے عظیم الشان جلسوں پر جہاں پنجاب اور صوبہ جات متحدہ کی آریہ سماجوں کے تمام نامی گرامی آریہ پرش ہزاروں کی کثیر تعداد میں رونق افروز ہوتے ہیں وہاں وید پرچار اور گروکل کے لئے ہزاروں روپیہ فوراً اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہر جالندھر۔ کرنال۔ لودھیانہ۔ سیالکوٹ۔ ملتان ڈیرہ اسمعیلخاں۔ پٹی وغیرہ کے سالیانہ جلسے بھی آئے سال بڑی دہوم دہام اور کر و فر کے ساتھ ہونے سے ہزاروں روپیہ سبھا کو دان ملتا ہے۔ اور اسی فراہم شدہ روپیہ سے شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب موجودہ اُپدیشکوں کے گذارہ اور تنخواہ کا انتظام کر رہی ہے۔ مگر افسوس کہ بہت سی آریہ سماجیں اپنا سالیانہ جلسہ کرنے سے غافل ہیں۔ اور وید پرچار فنڈ کی آمدنی گھٹ گئی ہے۔ اور سبھا اپنے اُپدیشکوں کی تعداد میں اضافہ نہیں کر سکتی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کون کونسی روکاوٹیں اور مشکلات ہیں جن سے سب کی سب آریہ سماجیں اپنا سالانہ جلسہ نہیں کر سکتیں۔ اور آیا کوئی ایسا طریق بھی ہے جس سے سالیانہ جلسہ کرنے سے غفلت یا کوتاہی نہ کرے۔ اس تجویز کے بیان کرنے سے پیشتر اس کے رستہ میں رکاوٹوں کا بیان کر دینا نہایت ضروری ہے۔ جلسوں کے نہ ہونے یا ملتوی ہو جانے کی ایک وجہ پلیگ بھی ہے۔ بلا شک و شبہ اس طاعون ملعون نے جہاں دنیا کے ہر کام میں سخت حرج اور رکاوٹیں ڈال دی ہیں۔ اور ہزاروں جانیں آئے سال اس کی بھینٹ ہوتی رہتی ہیں۔ اور لاکھوں روپیہ اس کے انسداد کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ وہاں کئی سال سے آریہ سماجوں کے سالیانہ جلسے بھی طاعون نے روک دئے ہیں۔ بہت سی سماجوں نے پہلے سالیانہ جلسوں کے نوٹس دئے۔ تاریخیں جلسہ کی مشتہر کی گئیں۔ لیکن عین موقعہ پر پلیگ کی وجہ سے جلسے ملتوی کرنے پڑے۔ اب کے سال آریہ سماج گجرات نے کئی سالوں کے بعد جلسہ سالیانہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ہر طرح سے خوب زور شور سے طیاریاں ہوتی رہیں۔ لیکن عین موقعہ پر پلیگ چمک اُٹھی۔ بس اب کیا ہو سکتا تھا۔ اور جلسہ کی حسرت دل میں ہی رہ گئی۔ اب چونکہ پلیگ ہمیشہ سال کے معینہ وقت پر خاص مہینوں میں ڈیرہ آ جاتی ہے۔ اور ہر سال پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ زور شور کے ساتھ آتی ہے۔ اسلئے آریہ سماجیں اپنا سالیانہ جلسہ گرمی اور برسات کے مہینوں میں ہی کر لیا کریں۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ فروری۔ مارچ اور اپریل میں ہی جلسے کئے جاویں۔ اور جو سماجیں اپنا جلسہ ملتوی کر دیں۔ انہیں چاہئے کہ جب پلیگ رفع دفع ہو جاوے۔ پھر جلسہ کی تاریخیں مقرر کر دیں۔ اس کے علاوہ میں اب ایک نئی تجویز پیش کرتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں۔ کہ سبھا ضرور غور کریگی۔ وہ تجویز اس طرح ہے۔ کہ سبھا پنجاب کے چھ سات تقسیم شدہ حصہ جات میں منڈلی کے سنٹرل سٹیشن پر اپنے زیر انتظام لاہور۔ اور گوروکل کانگڑی کی طرح دہوم دہام اور عظیم الشان جلسوں کا انتظام کرانے کا اہتمام فرماوے اور سیالکوٹ۔ ملتان۔ بھٹنڈہ۔ اور دیگر چھ سات منڈلوں کی سنٹرل سٹیشن کی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے نہ صرف اسی سماج کے جلسے سمجھے جانے چاہئیں۔ بلکہ یہ عظیم الشان جلسہ منڈل کے تمام علاقہ کے تمام سماجوں کا مشترکہ اور سانجھا جلسہ تصور ہونا چاہئے اور منڈل کے علاقہ کی تمام سماجوں کی ایک سب کمیٹی بنانی چاہئے۔ سب کمیٹی اس جلسہ کے خرچ وغیرہ کا تخمینہ لگائے گی۔ اور حصہ کے مطابق سب سماجوں سے وصول کریگی۔ شرومنی منڈلا دہیش اس سب کمیٹی کے منتری ہوں گے اور منڈلا دہیش بمعہ اپنے اسسٹنٹ منڈلا دہیش اور سب کمیٹی کی مدد کے حسب ہدایت شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اس سماج کو عظیم الشان علاقہ کے جلسے کا انتظام کریگی۔ منڈلا دہیش کے دفتر میں ایک کلرک رہا کریگا۔ اور ہر قسم کی خط و کتابت حسب الحکم سبھا کے منڈلا دہیش اپنے ماتحت کی سماجوں کو فرماویں گے۔ اور منڈلا دہیش اور سب کمیٹی اس عظیم الشان جلسہ کے لئے پیشگی تمام سماجوں سے خرچ و خوراک و دیگر مطلب کے لئے حصہ کے مطابق روپیہ وصول کرے گی۔ چونکہ یہ عظیم الشان

بلاستہ سبھا کے زیر اہتمام ہوگا۔ اس لئے وہی تاریخیں مقرر فرماوینگی یہی مشہور و معروف لیکچرار شریمان لالہ منشی رام و ماسٹر آتما رام صاحب وغیرہ کے لیکچر کا پربندھ فرماوینگی۔ غرض اس تجویز میں ایک بڑا راز یہ ہے۔ کہ یہ سالیانہ جلسہ آئندہ اس خاص مقام یا شہر کا جہاں یہ منعقد کیا گیا ہے۔ تصور نہ ہوگا۔ بلکہ ارد گرد اور علاقہ بھر کی تمام سماجوں کی متحدانہ طاقت دکہانے کا جلسہ سمجھا جاویگا۔ اور ہر ایک منڈل کے اس عظیم الشان جلسہ کی رپورٹ علیحدہ علیحدہ چھانٹ دی جاویگی۔ اس تجویز میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جس حالت میں یہ جلسہ علاقہ کا سمجھا جانے سے ساری سماجوں کے بہت سے ممبر شمولیت جلسہ سے رونق بڑہا کر لیگے۔ وہاں سبھا کے ہر قسم کے احکام دیگر ممبر کہ ان کو خوب سن سکیں گے اور کسی حالت میں سالیانہ جلسہ کرنے سے غفلت یا پہلو تہی کو کام میں نہیں لاسکتے۔ اور انہیں قدرتاً ایک زبردست تجویز کے اندر آجانے سے خود بخود وید پرچار دان دینے کی رغبت اور خواہش پیدا ہو جاویگی۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ جب چند سماجیں وید پرچار فنڈ میں اس عظیم الشان جلسہ میں دان دیویں۔ تو دوسری سماجیں انہیں دیکھ کر خاموش اور بے حرکت رہیں۔ اور شریمان لالہ منشی رام جی کی پیش کردہ تجویز جو سالیانہ مقررہ ٹیکس کی تہی وہ اس ساہجے جلسے کے کرنے سے خود بخود ہو جایا کریگی۔ اور ہمیشہ مقررہ ٹیکس آسانی سے وصول ہو جایا کریگا۔ اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ لاہور کے عظیم الشان سالانہ جلسہ پر اس سے زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے اور لیکچر سننے کی گنجائش نہیں ہے۔ دس ہزار کی بہیڑ وہاں سے زیادہ آدمی ایک لیکچرار کی آواز کو اچہی طرح نہیں سن سکتے۔ ہاں البتہ لاہور جیسے عظیم الشان پیمانہ پر چند جلسے ہی صوبہ میں ہونے لگ جاویں۔ تو بیشمار فوائد ظہور میں آئینگے۔ اور میری ناقص رائے میں یہ بہی مناسب ہوگا۔ کہ سبھا صوبہ کی تمام سماجوں کے سالیانہ جلسوں کی تاریخوں کا ایک نقشہ خود طیار کرے۔ اور جس طرح منتظمان ریلوے مختلف سلسلہ ریلوے کے متعلق ٹرینوں کی آمد و روانگی کے وقت کا نقشہ خود ہی طیار کرتے ہیں تاکہ سب ٹرینوں کا ٹائیم۔ مقام جنکشن سٹیشن پر مطابق ہو جائے۔ اور کسی طرح کی دیری یا گڑبڑ نہ مچے۔ اسی طرح سبھا بہی صوبہ کی تمام بڑی بڑی سماجوں کے سالیانہ جلسوں کی تاریخوں کا نقشہ طیار کر کے چہپوا دیوے۔ اور سب سماجیں اس نقشہ کے مطابق اپنے سالیانہ جلسے رچا کریں اگر سماجیں خود تاریخیں مقرر کریں تو اس میں بڑا نقص یہ ہے کہ ایک ہی تاریخ یا اس کے قریب کی تاریخوں پر کئی جلسے ہوتے ہیں۔ اور مشہور و معروف لیکچراروں کے منوہر ویاکہیانوں سے سب سماجیں مستفیض نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور اپدیشکوں کو کرایہ وغیرہ میں اس طریق سے بہت بچت رہا کریگی۔ اور سب کام ٹہیک ہوا کریں گے۔ اگر اس تجویز کو سبھا یا سماجوں نے پسند فرمایا۔ تو اس کا کچھ باقیماندہ مضمون بہی لکہوں گا۔ ورنہ وید پرچار فنڈ کے دیگر ذرائع و وسائل آمدنی کی ابہی بہت سی تجاویز کا ذکر کرنا باقی ہے۔ اور بار بار اس مضمون کو دہرانا فضول ہے۔

راقم

ویدک دہرم کا سیوک
خاکسار گوپال داس ڈنگہ نواسی از
مقام ڈنگہ ضلع گجرات

آریہ سماج راہوں (ضلع جالندہر) کا چھٹا سالانہ جلسہ

۲۱-۲۲- اور ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت لکہا پرشاد جی بہوپال او گنڈ۔ پال جی۔ اور پنڈت دیوی دیال جی شامل جلسہ ہوئے۔ اور جالندہر سے شریمان لالہ رام کرشن جی پلیڈر۔ لالہ دیوراج جی پرنسپل کنیا مہاودیالے۔ اور لالہ برکت رائے جی بہجنیک معہ دیگر اصحاب۔ اور پہگواڑہ سے لالہ شیر داس جی منتری معہ اپنے بہائیوں کے اور بنگہ سے لالہ رام لال جی سب اور سیئر شامل اتسو ہوئے لالہ رام لال جی کا بڑا دہنیہ واد ہے۔ کہ جنہوں نے اپنے ہارمونیم سے بکہر کیرتن اور جلسہ میں پبلک کو محظوظ کیا۔ نوانشہر سے لالہ کاشی رام جی وچودہری گنیش داس جی معہ ایک کثیر التعداد آریہ طالب علموں کے شامل جلسہ ہونے کے لئے تشریف آور ہوئے۔ سوامی یوگندر پال جی تو ۲۰ تاریخ کو ہی راہوں آگئے تہے۔ چنانچہ اُسی دن اُن کا ایک ویاکہیان بوقت ۵ بجے شام کے در حویلی لالہ گوجر مل جگو یہ دیدان کی مہما پر ہوا۔ شہر کے تمام بڑے بڑے رئیس ہند و اور مسلمان برائے شمولیت جلسہ مدعو کئے گئے تہے۔ اور لوگ اس تعداد میں جمع ہوئے کہ مکان پُر ہو گیا۔ اور لوگوں کے بیٹھنے کو بہی جگہ نہ رہی۔ چنانچہ بہت لوگ واپس چلے جاتے تہے۔ ویاکہیان میں آپنے قرآن۔ بائبل اور پرانوں کی تعلیم کا ویدک سدہانتوں کے ساتھ مقابلہ کر کے دکہلایا۔ کہ منشیہ کی زندگی کا مقصد بتلانے والا اور اُسکو منزل مقصود تک پہونچانے والا اگر کوئی کتاب دنیا میں ہے

توکیول ویدک دہرم ہے - باقی مذاہب مکمل اُپدیش پیش نہیں کرتے - اسلئے ادہورے ہیں مذہب کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے بڑے زور سے جتلایا - کہ اگر سچے سکھ کی ابھلاشا ہے - تو اُسے ویدوں کی شرن میں آنا چاہئے - سوامی جی نے جاتے ہی آئندہ جلسہ کا سندیسہ لوگوں کو سنایا - اور آرتی کے بعد اُس دن کی کارروائی ختم ہوئی -

اگلے دن ۲۱ - تاریخ کو لوگ باہر سے آنے شروع ہوئے - چنانچہ مختلف مقامات مثلاً نوانشہر بنگہ - پھگواڑہ - پھلور اور گرد نواح کے گانو سے تقریباً ایک سو آدمی شریک ہوئے - شام کے ۴ بجے نگر کیرتن شروع ہوا - سوامی یوگیندر پال جی اور مہاشے گنیش داس بازار اور محلوں میں مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو اُپدیش دیتے رہے - اور ویدک دہرم کا مہتو اُن سے لوگوں تک پہونچاتے رہتے - رات کے ۹ بجے نگر کیرتن سماپت ہوا - اور بھوجن آدی کے بعد باہر سے آئے ہوئے بھائی اور نیز نگر نواسی جائے اُتارا پرانبوہ کثیر میں جمع ہوئے - اور مختلف وشیوں پر آپس میں بارتالاپ ہوتا رہا - اگلے دن صبح ہی انگریزی باجہ کے ساتھ تھوڑا سا نگر کیرتن کرتے ہوئے سب لوگ منڈپ میں جمع ہوئے - آٹھ بجے ہون شروع ہوا - تت پشچات مہاشے برکت رائے جی کے بھجن ایشور استتی - پرارتھنا اور اُپاسنا کے وشے پر ہوئے - بھجنوں کے سُننے میں لوگ خاصی دلچسپی لے رہے تھے - ٹھیک دس بجے شری مان لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا اور اُپاسنا کے بعد موثر سرمن دیا - سرمن کیا تھا - گویا شانتی آنند کی برشا تھی - قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جم کر بیٹھے رہے - گو روٹی کا وقت ہو گیا تھا - اور بھوک لوگوں کو ستا رہی تھی - تاہم اُن کا اس طرح بیٹھے رہنا ایک خاص قسم کا پریم پرگٹ کر رہا تھا -

ساڑھے گیارہ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی اور سب لوگ بھوجن کے لئے جائے اُتارا پر تشریف لے گئے - بھوجن کے بعد قریباً ڈیڑھ بجے ہمارے باہر سے آئے ہوئے پرشارتی بھائیوں نے معہ سوامی یوگیندر پال کے پھر نگر کیرتن کرنا شروع کیا - اور محلوں میں جا کر ویدک دہرم کا سندیسہ استریوں کو سناتے رہے - استریاں بھی گھروں سے نکل نکل کر بڑے پریم سے بھجنوں اور اُپدیشوں کو شرون کرتی رہیں - جسکا نتیجہ یہ ہوا - کہ بہت سی استریاں ویاکھیان سُننے کے لئے دونوں روز برابر آتی رہیں - منڈپ میں اُن کے لئے چک اور پردہ لگا کر مناسب انتظام کیا گیا تھا بعد دوپہر اڑھائی بجے پھر کارروائی شروع ہوئی - پہلے کچھ بھجن ہوئے اُسکے بعد سوامی یوگیندر پال جی کا ویاکھیان کرتویہ - اکرتویہ پر قریباً ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا جس میں انہوں نے شکشا سے منشیہ ماتر ارتھات بالک جوان بڑھے اور استریوں کے لئے کرنے نہ کرنے کے لائق کام بتلائے - اُسکے بعد لالہ دیوراج جی کا لیکچر استری شکشا پر ہوا -

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک آپنے استری شکشا کی ضرورت کو مختلف پہلوؤں سے جتلاتے ہوئے دکھلایا - کہ اگر ہم گرہست آشرم کو درحقیقت سورگ دھام بنانا چاہتے ہیں - جیسا کہ شاستروں میں اس کو جیشٹھ آشرم کہا گیا ہے - تو ہمیں چاہئے - اپنی ماتاؤں - بہنوں اور بہاریاؤں کو ستیہ ودیا پڑھائیں - اور اُن کو ساکھشات دیویاں بنانے کی کوشش کریں - اس کے بعد پنڈت دیوی دیالو جی کا ویاکھیان چار ورن آشرم پر ہوا - آپنے بتلایا - کہ دُنیا میں لوگ سچے راستہ سے بھولے ہوئے ہیں - کیونکہ جس طرح زندگی کے چار حصے کرکے زیو وتیت کرنے کی آگیا ہمارے شاستروں میں موجود ہے - اُن پر آج کل کوئی کاربند نہیں ہے - قریباً ایک گھنٹہ تک ویاکھیان ہوتا رہا - اور آرتی کے بعد اُس دن کی کارروائی ختم ہوئی -

دوسرے دن ۲۳ - تاریخ کو صبح سات بجے سب بھائی جائے اُتارہ سے لے کر انگریزی باجہ کے ساتھ مدہر بانی سے بھجن گاتے ہوئے بازار سے ہو کر منڈپ میں آئے - پہلے ہون ہوا - تت پشچات شری مان پنڈت دیوی دیالو جی نے پرارتھنا اور اُپاسنا کے بعد اُپدیش دیا - کہ سکھ کی ابھلاشا ہر ایک آدمی کے ساتھ ہے کیا انسان اور کیا حیوان - انسان یتن کرتا ہے - کہ سنساری پدارتھوں کے بھوگوں سے سکھ ملے - لیکن اُس کا یتن ویرتھ جاتا ہے کیونکہ وشے اگنی روپی بھوگ ہیں - جس میں کہ جتنا گھی ڈالو گے - وہ اگنی اتنی ہی زیادہ پرچنڈ ہوگی - غرضیکہ سچا سکھ پراپت کرنے کا کیول ماتر ایک اُپائے یہ ہے - کہ ہم سنساری پدارتھوں سے اپنی اندریوں کو روکیں - جب تک من آدھین نہ ہو - اور من تب بس میں آسکتا ہے جب ہم اس کو ابھیاس سے شُبھ چلتا میں لگائے رکھیں - قریباً ایک گھنٹہ تک سرمن ہوتا رہا - جس کے بعد پنڈت لکشمی پرشاد جی کا ویاکھیان ورن آشرم پر ہوا جس میں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں - کہ آریہ سماج ورن شنکر کرنا چاہتا ہے - آریہ سماج برہمن کو شودر - اور شودر کو برہمن بنانا چاہتا ہے - لیکن یہ بات بالکل غلط ہے - کیونکہ آریہ سماج تو سچے برہمن - سچے کھشتری سچے ویش اور شودر پیدا کرنا چاہتا ہے آریہ سماج چاہتا ہے - کہ برہمن ودیا پڑھ کر سچے برہمن ہوں - کھشتری دہرم رکھشا کرنے والے ویش دھن آدی سے سب کی پالنا کرنے والے ہوں - وغیرہ وغیرہ -

قریباً گیارہ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی

Digitized by eGangotri

پھر دوپہر کو دو بجے سب لوگ منڈپ میں جمع ہو گئے۔ شہر میں منادی کرائی گئی۔ اور دو دفعہ اشتہار دیا گیا۔ کہ ہندو پنڈتوں نے جو دھرم سبھا میں بیٹھ کر گندے اور فحش الزام آریہ سماج اور اس کے بانی پر لگائے ہیں۔ ان کا ثبوت اگر ان کے پاس ہے تو آئیں۔ ہم ان کو وقت دیتے ہیں۔ آکر پیش کریں۔ لیکن پورانک ہنگبنوں کی کیا طاقت کہ ویدارولی سورمہ کے آگے دم مار سکے۔ پھر تین دفعہ کھڑے ہو کر کہا گیا۔ کہ اگر کسی کو کوئی شنکا یا اعتراض ویدک سدھانتوں پر ہے۔ خواہ وہ پورانک ہو یا عیسائی یا محمدی کوئی ہو۔ آئے۔ اور شنکا سمادھان کر دے۔ لیکن ایک گھنٹہ تک انتظاری کے بعد جب کوئی نہ آیا۔ تو لالہ دیوراج جی کا لیکچر آدھ گھنٹہ تک تیوہاروں پر ہوا۔ آندھی آگئی کچھ بوندا باندی بھی شروع ہوئی جیسے سب سے وہ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد سوامی یوگندر پال جی کا لیکچر ٹھیک ۴ بجے شروع ہوا پورے دو گھنٹوں تک پورانوں کی فحش اور گندی تعلیم سے لوگوں کو نفرت دلاتے رہے۔ انجیل کی سائنس کے برخلاف معجزوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آپنے ویدک دھرم کی مہما لوگوں کے دلوں پر جمائی اور اس کی رکھشا کے لئے اپیل کی جسپر مبلغ ساڑھے .. روپیہ نقد اور وعدہ ملا کر مفصلہ ذیل فنڈوں کے لئے جمع ہوئے آریہ سماج مندر فنڈ ۲۴ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر ۲۸ - دیہہ پرچار فنڈ .. گنیشانند آشرم جالندھر ۴ روپیہ گورو کل ہردوار ۳ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور ایک روپیہ میزان کل ۳۰۴ ساڑھے

جلسہ بڑی دھوم دھام اور کامیابی سے سماپت ہوا۔ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد ہے کہ آپ نے لائق اپدیشک بھیج کر سماج کو ممنون و مشکور فرمایا۔

آریہ بھائیوں کا سیوک بھولا رام ممبر آریہ سماج امبوں

رسید در گوروکل کوشش

مبلغ .. روپیہ قیمت بروکتب نمبر ۹۴۹ و ۹۵۰۔ حسب تفصیل ذیل ارسال خدمت ہے۔

بابو ارجن لال جی لال کرتی بازار میانمیر	..
بابو حکومت رائے جی ایم ای کلرک سٹیشن ہسپتال میانمیر	..
بابو چھنگا لال جی	..
بابو پربھو دیال جی خزانچی توپخانہ میانمیر	..
ڈاکٹر بسنت رام جی ویوٹ ۲۳ پانیر میانمیر	..
ماسٹر سوہنا مل جی ״ ״ ״	..
سردار رام سنگھ جی ہیس کلرک پلٹن نمبر ۲۰ ״	..
حولدار لال سنگھ جی پلٹن نمبر ۲۰ میانمیر	..
رحم علی جی . . . . . ״ ״	..
سردار لچھمن سنگھ جی سکول ماسٹر ״	..
سردار ٹھاکر سنگھ جی کلرک . . . ״	..
سردار حاکم سنگھ جی کلرک . . . ״	..
ڈاکٹر سنگھرا مداس جی . . . . ״	..
ڈاکٹر کرپا رام جی . . . . . . ״	..
بابو نریندر ناتھ ٹنگر جی اسپتال سٹور کیپر ״	..
ڈاکٹر گوکل چند جی . . . ״	..
لالہ جمنا داس جی لال کرتی بازار ״	..
لالہ ہیرا لال جی فیروزپور	..
میزان کل	..

(سوہن لال ایچ - اے)

آریہ سماج ابوہر

مرحوم پنڈت تلسی رام جی کے مرتیو سنسکار پر سماج ابوہر میں لالہ دولا رام سٹیشن ماسٹر پردھان کی کوشش اور لالہ سیتا رام صاحب سب ڈویژنل آفیسر نہر کے لیکچر پر مبلغ .. روپیہ جمع ہوئے ہیں۔ جنکی تفصیل ذیل میں ہے۔

بابو دولا رام پردھان سٹیشن ماسٹر ..

لالہ شیورام جی ٹھیکہ دار	..
مہاشے کالو رام جی	..
لالہ سیتا رام صاحب ایس ڈی او نہر	..
لالہ سندر داس جی اپ منتری	..
بابو کاشی رام اپ پردھان	..
سردار حاکم سنگھ جی	..
بابو سورجا رام جی	..
پنڈت برہمانند جی سب اوورسیر	..
بابو بھگت رام جی کلرک	..
لالہ شنکر داس جی دسا ونل جی	..
مہاشے ہری رام جی	..
پنڈت بہاری لال جی	..
بابو فقیر چند جی اسسٹنٹ گوڈس کلرک	..
بابو محمد صدیق صاحب اوورسیر . . .	..
پنڈت چندو لال جی پٹواری نہر	..
پنڈت مول چند جی	..
لالہ گوپال داس جی ضلعدار نہر	..
لالہ فتح چند صاحب پلیٹ لیر	..
بابو کرم چند اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر	..
سردار لچھمن سنگھ صاحب ٹھیکہ دار	..
سردار گنڈا سنگھ صاحب امین نہر	..
مرزا ممتاز حسین صاحب ضلعدار نہر	..
منشی سائیں دتا مل جی محرر کیٹی	..
چودھری راما کشن جی سکرٹری کمیٹی ابوہر	..
بابو کشن گوپال جی گوڈس کلرک	..
لالہ کرپا رام جی ٹھیکہ دار	..
بابو رام نراین جی سگنیلر	..
پنڈت شیو دیال جی پوجاری	..
ملک کاشی رام جی ڈپٹی انسپکٹر	..
مہاشے رام رچھپال جی لائن مین	..
مہاشے شیو لال جی	..
پنڈت نراین داس جی کلرک دفتر ایس ڈی او	..
لالہ ٹیک چند نعمت رائے جی ساہوکار	..

آریہ سماج مردان کا تیسرا سالانہ جلسہ

...اخبار ...میں مشتہر کیا گیا تھا۔ مورخہ ۲۳
ستمبر ... کو نگر کیرتن سماج مندر سے شروع
ہوا ... مردان سماج کی بھجن منڈلی اُس کے
... پشاور کی بھجن منڈلی ہری لیش گاتی
ہوئیں چھاونی بازار میں پہونچیں۔ بھجن منڈلیوں
کی ... بھجنوں سے متاثر ہو کر اس قدر لوگ
... ہو جاتے تھے۔ کہ گذرنے کو رستہ نہیں
ملتا تھا۔ اور دکان دار دوکانوں سے
... بھجن سنتے تھے۔ چھاونی کے نگر کیرتن
... بھجن منڈلیاں ہوتے کے بازار خواجہ گنج
... خان بہادر خواجہ محمد خاں میں نگر کیرتن و
... کرتی ہوئیں رات کے ۹ بجے سماج مندر میں
... پہنچیں۔

... ستمبر صبح کو اول ہون و بھجن ہو کر مہاشے
... پشاور نواسی نے اُپاسنا کرائی۔ بعد ازاں
شریمان پنڈت سیتارام جی شاستری راولپنڈی
... نے ایک اعلےٰ اُپدیش دیا۔ کہ جیو آتما سبھاؤ
... ہے اور نہ بندھ جسوقت پرماتما
... جاتا ہے۔ اُسوقت مکتی ملتی ہے۔ جسوقت
... کی طرف آتا ہے۔ تو بندھن میں پڑتا ہے
... کا اثر شروتا گنوں پر بہت ہی اُتم پڑا۔ بعد
... مہاشے چرنجیو جی لاسٹوڈنٹ کا لیکچر بھارت
... کا ہوا۔ مہاشے جی نے زمانہ گذشتہ و
... کا مقابلہ کر کے دکھلایا کہ اسوقت ہماری سنتان
... اور برہمچریہ کو پراپت ہو رہی ہے۔ بڑی بڑی
... فارم پر اصلاح اصلاح کی پکار مچی
... الطبیعت دیگراں الطبیعت کے مصداق

بن جاتے ہیں۔ اس کا باعث یہ ہے کہ ان میں
آتمک بل نہیں۔ آتمک بل بغیر دھرم کے ہو نہیں سکتا
اسلئے آتمک بل کا ہونا ضروری ہے۔ مہرشی سوامی
دیانند سرسوتی جی نے آتمک بل سے ہی دنیا کی
کایا پلٹ دی۔ ایسے دھارمک پُرش ہی اصلاح کا
کام کر سکتے ہیں۔ لیکچر کیا تھا۔ گویا دھرم کی طرف
پریرنا کے لئے زبردست تحریک تھی۔ اور لوگ اُن
کے لیکچر کو اپنے اندر جذب کر رہے تھے۔ بھجن ہو کر
صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر دو بجے بھجن ہوئے
بعد ازاں مہاشے ... کا آواگون پر تھا
مہاشے جی نے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت
کیا۔ کہ کوئی چیز دنیا میں تناسخ سے خالی نہیں ہے
اگر ہم تناسخ کو نہ مانیں تو ایشور پر بڑے بڑے
الزام عائد ہوتے ہیں۔ بعد ازاں شریمان
پنڈت سیتارام جی کا لیکچر تھا۔ کہ صرف آریہ سماج
ہی شاریرک آتمک اور سماجک دکھوں کو دور
کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا اگر انیک طرح سے
ادویات استعمال کی جاویں۔ کبھی بھی شاریرک
دکھ دور نہیں ہو سکتے۔ جب تک برہمچریہ
نہ ہو۔ برہمچاری کو اور کسی چیز اور ادویات
کی ضرورت نہیں ہے۔ آج کل جو لوگ کہتے ہیں
کہ ماس اور شراب آدمی کے سیون سے برہمچریہ
رہ سکتا ہے۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ بلکہ ماس
اور شراب کے کھانے سے ویریہ کا ناش ہوتا ہے
آتمک اُنتی کے بارہ میں فرمایا کہ جب تک ایشور
کی اُپاسنا نہیں کرتے تب تک ہماری آتمک اُنتی
ہو ہی نہیں سکتی۔ دنیا میں جو انیک مت متانتر
ہیں۔ اور ان کے معبود بھی جدا جدا ہیں۔ تو
وہ کس طرح اُنتی کر سکتے ہیں۔ صرف آریہ سماج
ہی ایک ایشور کو مانتا ہے۔ جب تک آریہ سماج
کی شرن میں نہیں آتے۔ تب تک آتمک اُنتی
نہیں کر سکتے۔ ۵ بجے کے بعد دھرم چرچا کا
وقت تھا۔ مگر کسی صاحب نے کوئی سوال

نہیں کیا۔ اسلئے مہاشے امیر چند جی سکرٹری
آریہ سماج چکوال نے پرزبان پنجابی تعلیم نسواں
و ترہمات جو آج کل ستریاں مان رہی ہیں۔
اُس پر لیکچر دیا۔ اُنہوں نے تبلایا۔ کہ جب تک
تعلیم نہیں ملتی۔ تب تک ستریاں وہمات نہیں
چھوڑ سکتیں۔ بعد ازاں بھجن و آرتی ہو کر
آج کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء صبح ہون و بھجن ہو چکنے
بعد مہاشے شیورام نے اُپاسنا و اُپدیش دیا
بعد ازاں مہاشے چرنجیو جی بی اے کا
لیکچر ہوا۔ جسکا مضمون تھا کہ رشی دیانند کی آواز
سنو۔ پر تھما مہاشے جی نے فرمایا کہ جب تک
کھانا پینا اور نشست برخاست اور شادی
کسی قوم کے ساتھ ہمارے ایک نہ ہو۔ تب
تک ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہم اُن
میں رہ کر اپنے دھرم پر درڑھ رہ سکتے ہیں۔ گو
ہمارے تعلقات ہندوؤں کے ساتھ ہیں
لیکن ہمارا کھان پان ایک نہیں۔ ہندو گوشت
کھاتے ہیں۔ اور ہم گوشت کھانے والوں کو
پاپی جانتے ہیں۔ اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے
کہ جیسی کسی کی محبت ہوتی ہے۔ ویسے ہی
اُس کے خیالات و عادات ہو جاتے ہیں
اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ان کے عادات کو
گرہن نہ کریں۔ بلکہ اُن کو شدھ کریں۔ جو رخینا
ان کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہ خود ہی گر جاتے
ہیں۔ جیسے کہ سکھ ہندو کی ہر ایک بات کو مانتے
ہوئے ہندو بن گئے۔ بعد ازاں شریمان پنڈت
سیتارام جی شاستری کا لیکچر سماجک اُنتی پر
تھا۔ پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ جب تک ہمارے خیالات
ایک نہ ہوں ہم کبھی سماجک ترقی نہیں کر سکتے
خیالات کو ایک کرنے کے واسطے صرف ویدک
دھرم ہی ہے۔ دید ہی نوع انسان کی بھلائی
چاہتا ہے۔ دیگر مذاہب کی کتابیں اپنے اپنے

Digitized by eGangotri

مذہب والوں کی ۔ اسلئے نہیں چاہئے کہ ویدوں کا پرچار کریں ۔ سوائے وید پرچار کے ہمارے خیالات ایک ہو ہی نہیں سکتے ۔ جس وقت پنڈت جی وید پرچار کی ضرورت بتلا کر بیٹھ گئے ۔ تو روپیہ جمع ہونا شروع ہوا ۔ چنانچہ ۲۵۹ روپیہ نقد جمع ہوا ۔ بعد منہائی خرچ ۱۶۳ روپیہ نقد فنڈات ذیل

گرو کل ۔ دیپ ۔ وید پرچار ۔
پنڈت تلسی رام فنڈ ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۔
کنیا اناتھ آلے ۔ سماج فنڈ ۔

جو بذریعہ منی آرڈر سبھا کے دفتر میں ارسال کیا گیا ۔ مندرجہ ذیل صاحبان نے چندہ سالانہ گرو کل دینا سویکار کیا ۔

لالہ آتما رام صاحب پٹواری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ سالانہ
سردار جیون سنگھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
لالہ دلپت رائے پٹواری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
بابو ہربنس لال جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
بابو دیوان چند جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
بابو جگل کشور جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
بابو گنج لال جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "
لالہ تات رام جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بابو گنج لال ورم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ "

دو نئے ممبر ہوئے

دھرم چرچا

کا وقت پانچ بجے تھا ۔ ہمارے مندر بھائی دہرم چرچا کے لئے آ گئے ۔ قبل از دہرم چرچا کے یہہ فیصلہ ہو گیا تھا ۔ کہ پنڈت ان اول سنسکرت میں بولیں ۔ بعد ازاں اس کا ترجمہ بھاشا میں کر کے لوگوں کو سنا دیں ۔ ہر ایک طرف سے پانچ پانچ منٹ بولیں ۔ ہندو سبھا کی طرف سے سادہو دیوانند ترک وچسپتی نے سنسکرت میں کہا ۔ براہمن گرنتھ بھی وید ہیں ۔ آریہ سماج جو صرف سنگتا بھاگ کو وید مانتا ہے ۔ یہہ بالکل غلط ہے ۔ مگر بھاشا

میں ترجمہ نہیں کیا ۔ حالانکہ انہیں کہا گیا تھا ۔ کہ حسب اقرار آپ بھاشا میں اس کا مطلب لوگوں کو سنا دیں ۔ لیکن سادہو جی نے سنا یا ۔ سماج کی طرف سے شریمان پنڈت سیتا رام جی شاستری راولپنڈی نواسی جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے پنڈت جی نے سنسکرت میں فرمایا ۔ کہ صرف سنگتا بھاگ ہی وید ہیں ۔ براہمن گرنتھ وید نہیں ہیں اور ساتھ ساتھ ہی درشن کا سوتر بھی پیش کیا ۔ وید جی کا بتایا ۔ کہ وید کو جیو بنا ہی نہیں سکتا ۔ خواہ مکت ہو یا نہ ہو ۔ جسپر سادہو جی نے اپنی پہلی تقریر کو پھر دوہرایا ۔ ہمارے پنڈت جی نے جو سوتر سانکھیہ درشن کا پیش کیا تھا ۔ اس کا جواب نہ دیا ۔ کیونکہ سادہو جی حسب قدر گہر سے سنسکرت یاد کر کے لائے تھے وہ ختم ہو گئی تھی ۔ اسلئے بار بار اپنی پہلی ہی تقریر کو دوہراتے رہے ۔ ہمارے پنڈت جی بار بار سنسکرت میں کہتے رہے ۔ کہ اس کا جواب دیویں ۔ لوگوں نے شور کیا ۔ کہ تقریر بھاشا میں ہو ۔ تاکہ ہم بھی سمجھیں کہ کون سچ کہتا ہے ۔ اور کون جھوٹ ۔ چنانچہ جبراً قہراً سادہو جی کو بھاشا بولنی پڑی ۔ اور کہا ۔ کہ آریہ سماج والے جو یہ پرارتھنا کرتے ہیں ۔ کہ اے ایشور تو ہی ماتا ہے ۔ اور تو ہی پتا ہے ۔ بھلا ایشور کس طرح سے کسی کا ماتا پتا ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ماتا پتا اپنے پتر کو ویریہ سے پیدا کرتے ہیں ۔ بجواب ہمارے پنڈت جی نے کہا ۔ کہ پہلے سادہو جی نے سوال کیا تھا ۔ کہ براہمن گرنتھ بھی وید ہیں ۔ اس کا جواب سادہو جی نے کچھ نہیں دیا ۔ گویا آریہ سماج کے اس سدہانت کو سادہو جی نے مان لیا ہے ۔ کہ صرف سنگتا بھاگ ہی وید ہیں ۔ اب میں سادہو جی کے دوسرے سوال کا جواب دیتا ہوں ۔ کہ آپ کے گرو شنکر اچاریہ جی اسی طرح پرارتھنا کرتے ہیں کہ تو ہی ماتا تو ہی پتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ تبائے اس پرارتھنا سے شنکر اچاریہ جی کا کیا

مطلب ہے ۔ ہم جو کہتے ہیں کہ ہے ایشور تو ہی ماتا اور تو ہی پتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ماتا پتا ہماری رکھشا کرتے ہیں ۔ اسی طرح ان سے بڑھ کر ہماری رکھشا ہر وقت پر ماتما کرتے ہیں ۔ اس لئے ہم اس کو ماتا پتا کہتے ہیں مگر سادہو جی نے اس کا جواب نہ دیا ۔ بلکہ تیسرا سوال اور کیا ۔ کہ آریہ سماج والے جو کہتے ہیں کہ ایشور ۔ جیو ۔ پرکرتی انادی ہیں یہ غلط ہے ۔ اور ایک شلوک کہا ۔ کہ سب کچھ ایشور بناتا ہے ۔ بجواب پنڈت سیتا رام جی نے کہا کہ سادہو جی ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے ۔ اسلئے ہم ان کے بھی سوالوں کا جواب دیتے ہیں ۔ سادہو جی نے جو شلوک پڑھا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ ایشور بغیر کسی طاقت کے یعنی اپنی طاقت سے ہی دنیا کو بناتا ہے ۔ نہ کہ خود بخود ہر ایک چیز آپ ہی بن جاتی ہے ۔ ایشور ۔ جیو اور پرکرتی کے صفات الگ الگ ہیں ۔ پرکرتی ست ہے جیو ست چت اور ایشور ستیہ چت آنند ۔ اسلئے ایشور ان سب کا مالک ہے ۔ جس طرح کمہار مٹی کے چکر کی موجودگی میں گھڑا بناتا ہے ۔ نہ کہ خود بخود گھڑا بن جاتا ہے ۔ پھر سادہو جی نے کہا کہ بھائی جیو دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک انادی اور دوسرا غیر انادی ۔ مکتی کی اوستھا میں تو انادی ہوتے ہیں ۔ اور بندھن میں آ کر انادی نہیں رہتے ۔ جسپر پنڈت سیتا رام جی نے کہا کہ انادی چیز غیر انادی ہو ہی نہیں سکتی ۔ آپ ثابت کریں اور چونکہ آپ کو ہمارے سوالات یاد نہیں رہے ۔ ہم تحریر وار اپنے سوالات کہہ سناتے ہیں آپ جواب دیویں ۔

(۱) براہمن گرنتھ وید ہیں نہیں ۔ (۲) جیو انادی ہے (۳) پرماتما نے تمام

CCO, Gurukul Kangri Collection

دنیا کو پرکرتی سے نہیں بنایا تو کس سے بنایا
(۴) جیو آتما پرماتما پرکرتی کے گنوں میں
فرق ہے۔ اگر نہیں تو آپ ثابت کریں۔

ناظرین اچھوت پنڈت جی نے مکرر سوالات کئے۔ تو سادھو جی نے اُٹھ کر کہا کہ مجھے لگھوشنکا (پیشاب) آگیا ہے۔ اسلئے میں جاتا ہوں۔ سادھو جی کا اُٹھنا تھا۔ کہ تمام ہندو سبھا کے آدمی اُٹھ کھڑے ہوئے ہرچند کہا کہ مہاراج بیٹھئے۔ ہمارے سوالات کا جواب دیجئے۔ کہاں آپ پہلے ڈینگ مارتے تھے کہ تمام رات مباحثہ کریں گے۔ کہاں ایک گھنٹہ بھی آپ نہ ٹھہر سکے۔

ناظرین استیہ کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے اور نام دھاری ترک و جیتی دیوانند جیسوں کا تو حوصلہ ہونا ہی کیا تھا جبکہ بڑے بڑے ودوان ستیہ کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس دفعہ پرانک دھرم سبھا کو ہوئی ہے۔ وہ پہلی دو شکستوں سے بڑھ کر ہے جس کو وہ جلدی نہیں بھولیں گے۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا اور جلسہ نہایت سمانپت ہوا۔ قبل ازیں کہ مضمون کو ختم کروں۔ مجھے سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پر بھی افسوس ہے۔ کہ جنہوں نے باوجود خود تحریر کہنے اُپدیشکوں کے سوائے پنڈت بیتا رام جی شاستری کے دوسرا کوئی اُپدیشک سالانہ جلسہ پر نہ بھیجا۔ اگر خدانخواستہ پنڈت بیتا رام جی بھی جلسہ پر نہ پہونچتے۔ تو سماج کو مباحثہ کے وقت کیسی ہانی پہونچتی۔ حالانکہ ۲۴ کی صبح کو ارجنٹ تار بھی دی گئی تھی۔ کہ اُپدیشک بھیجو مگر سبھا کے منتری نے جواب تک نہیں دیا۔ اب سبھا کے کارکن ایسی گہری نیند سو رہے ہوئے ہیں۔ تو سماجوں کا خدا ہی حافظ ہے باہر سے قریباً ستر آریہ پُرش جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ یہاں سماج کی طرف سے اگن...

سب صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے تکلیف اٹھا کر جلسہ کو رونق بخشی خاص کر مہاشے چرنجیو ماسٹر حکم چند و پنڈت سیتا رام جی و مہاشے شیو رام جی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہر طرح لکچر و بھجنوں سے جلسہ کو رونق دی۔ میں بخشی تیرتھ رام جی رسالدار ٹرپ نمبر ۳۳ جو سماج کے ممبر ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی ہر ایک طرح کی امداد سماج کو دی۔

آخیر میں چودھری رام جی لال۔ چھاؤنی مردان کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جنہوں نے سالانہ جلسہ پر کل سماج کے ممبروں کو جو باہر سے آئے تھے ایک دن کا کھانا اور ۱۰۰ روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ چودھری صاحب نے امسال اُپدیشک فنڈ کے واسطے ۶۰ روپیہ سماج مندر فنڈ کے لئے ۵۰ روپیہ نقد دئے تھے۔ ایشور چودھری صاحب کو دھرم کاریوں میں ہمیشہ دڑھ رکھے۔

راقم
ویدک دھرم کا سیوک تارا سنگھ اُپ پردھان آریہ سماج مردان علاقہ پشاور

آریہ سماجک خبریں

مُرادآباد۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ آشا ہے۔ کہ بہت سے آریہ پُرش۔ اور مہا اُپدیشک آکر اُتسو کی رونق بڑھاویں گے۔

بھٹنڈہ۔ آریہ سماج میں ۲۶ ستمبر کو شریمان سیٹھ ہرنام سنگھ جی کا ایشور پراپتی وشے پر اُپدیش ہوا۔ دوسرے دن ۲۷ کو برہمچریہ وشے پر لکچر تھا۔ تیسرے دن استری سکشا سمبندھی ویاکھیان ہوا۔ حاضری

۱۰ ستمبر کے قریب روزانہ ہوتی رہی۔ اس سماج کا سمبندھ باقاعدہ طور پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سے ہو گیا ہے۔

گنگوہ آریہ سماج کی جانب سے ۱۷ ستمبر سے ۲۰ تک سوامی ایشورا نند۔ برہمانند۔ پرمانند وشنو رام شرما جی نے گنگوہ گرام میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

(۲) ۲۰ ستمبر کو مہاشے کاشی ناتھ جی نے اپنے برادر زادہ کا نام کرن سنسکار کرایا۔

کھیڑا افغان آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

مہاشے سکھدیو رام جی پردھان۔ مہاشے تکول جی منتری۔ لالہ بندرابن جی خزانچی۔ پنڈت بنواری لال جی پستکادھیکش۔

شروانہ آریہ سماج کے لئے شریمان لالہ دیوان چند جی سپرنٹنڈنٹ گرشار تھ سے ۶۰۰ گز زمین خریدی گئی۔ جس کی رجسٹری ابھی ہو گئی ہے

(۲) مہاشے کندن لال۔ مہاشے شادی رام و مہاشے موتی رام جی نے یگیوپویت سنسکار کرائے

امروہہ ضلع مراد آباد آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹۔ و ۳۰۔ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ ودوان اور اُپدیشک مہاشے ضرور تشریف لاویں۔ امروہہ ریلوے سٹیشن ہے آبادی ۴۰ ہزار۔ پنڈت گنپتی جی شرما و ٹھاکر مہابیر سنگھ (جنہوں نے سنیاس لے لیا ہے) اودھیہ پدھارین۔ برنج بھوشن منتری۔

مہاشے گنڈ ہیلا جی جاٹ نے موضع ٹکرالی سے اپنے بیٹے کے پردیس سے واپس آنے کی خوشی میں مہاشے آتما رام جی منتری آریہ سماج مورنڈہ دوارا مبلغ ۵ روپے دان دئیے۔ گورو کل کانگڑی۔ ویدپرچار۔ اناتھ آلہ اجمیر

ہوڈل آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پنڈت منوہر لال جی پردھان۔

بابو ناتھو رام جی شرما اُپ پردھان
لالہ گوری شنکر جی منتری
ماسٹر پورن لال جی اُپ منتری
لالہ سالگ رام داس جی کوشادھکش۔
مہاشے بالمکند جی ورما پستکادھکش

جلال آباد ضلع گجرات سے مہاشے گنپت جی سیکرٹری لکھتے ہیں کہ لالہ گوری شنکر جی سٹیشن ماسٹر کی دھرم پتنی کا دیہانت عین نوجوانی میں ہوگیا۔ مرحومہ نے جیتے جی مبلغ للعہ روپیہ گنیا آتما تھ آلہ جالندھر۔ اور مبلغ سے روپیہ دیگر فنڈوں میں دان دیا۔ سنسکار ویدک ریت ہوا وہ بھی چونکہ آریہ سماج۔ کیطرف سے ہوا۔ ذیری پر ویدک دھرم کا پرچار رہا۔ پنجاب کے آریہ پرشوں نے بھی بھجن گا کر سہایتا دی۔ پنڈت ہری پشچند شرما و پنڈت ہری چند جی کے اپدیش ہوئے۔ تعداد حاضری قریب ... ہوتی رہی۔ ہر بیرام منتری

ممباسہ (برا عظم افریقہ) آریہ سماج میں مسمی آسا سنگھ کو جو دو سال سے مسلمان ہو چکا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ حاضری شدھی کے وقت ... تھی۔ یہاں ہر اتوار کو جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ سماج نے عرصہ قلیل میں خاصی ترقی کی ہے۔ مہاشے آسا سنگھ نے ... روپیہ سماج فنڈ میں دان دیا۔

(آسا رام منتری)

علی پور آریہ سماج کا انتخاب سال رواں کیلئے حسب ذیل ہوا۔
پنڈت اندرمن جی تیجہ - پردھان۔
مہاشے بھوپال دیو جی ادھیاپک - اُپ پردھان
بابو بنہری لال جی منتری۔
بابو بیہولال جی اُپ منتری
بابو برج کشور جی خزانچی
مہاشے نند لال جی لائبریرین

بنام آریہ سماج ریاست پٹیالہ کے سبھاسدوں نے مرحوم پنڈت تلسی رام کی بیوقت موت پر اظہار افسوس اور ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔

ستری سماج بدایوں کا سالانہ جلسہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ - اکتوبر کو بڑے سماروہ سے ہوگا جن دیویوں نے پچھلے سالانہ جلسے کے حالات پڑھے ہیں اور اس ستری سماج کی سہایتا کی ہے۔ وہ آشا ہے کہ ضرور ہی اب بھی پدھار کر اُتسو کی شوبھا بڑھاویں گی۔ ودیاوتی منترانی

پنڈ دادنخاں آریہ سماج میں شری پنڈت سیتا رام جی اوپدیشک ہی نواسی نے ۸ - ستمبر کو ایک ویاکھیان دیا۔ اس شہر میں بدھ اور اتوار کو دو دن سماج لگتا ہے۔

مہاشے برج موہن جی منتری آریہ سماج امروہہ ضلع مراد آباد و شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا یکت پرانت و آریہ سماج شاہجہان پور کے ادھیکاریوں سے نویدن کرتے ہیں کہ آریہ پرشوں و اوپدیشکوں کے باہمی اختلاف کو مٹانے کے لئے شاہجہانپور کے سالانہ جلسہ پر جنرل سبھا کے اجلاس کے بعد آرین کانفرنس کا اجلاس ہو۔ اور پہلے سے ہی یہ کاشش کیا جاوے تاکہ دو وان پرش اور اپدیشک مہاشے جلسہ میں شامل ہو کر لوگوں کو لابھ پہونچاویں۔

قصبہ تیترون میں ایک پتری پاٹ شالہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء کو جلسہ کرکے منجانب آریہ سماج و دیگر بھائیوں کو کھولی گئی ہے۔ اور جس ... چندہ مبلغ بیالیس روپیہ اس وقت جمع ہو گیا ہے۔ اور باقی اور کی امید کی جاتی ہے۔ ایک یوگیہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جس کو تنخواہ بالفعل پندرہ روپیہ ماہوار اور مکان رہائش مفت دیا جاوے گا۔ اور زیادہ تنخواہ حسب لیاقت درخواست منتری آریہ سماج تیترون کے نام آنی چاہئے۔

مجیٹھہ ضلع امرتسر میں شریمان سردار کرپال سنگھ جی ہر نمود رئیس مجیٹھہ کے زیر اہتمام آریہ دھرم اور دین اسلام پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوگا۔ جس میں طرفین سے سوامی یوگیندر پال اور مولوی ثناء اللہ بحث کریں گے۔ اطراف اور گرد و نواح میں اطلاعات بھیجدی گئی ہزاروں آدمی اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہونگے

پھگواڑہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے پاس کیا ہے کہ سالانہ جلسہ پر ۱ ماہ سے سبھاسدوں سے ۱۲ ماہ کا چندہ وصول کیا جایا کرے اور ... ماہ کا چندہ گورو کل کی آمدنی بھیجی جاوے۔

آریہ سماج سیدوالہ ضلع منٹگمری کا دوسرا اُتسو ۲۲ و ۲۳ - اکتوبر ۱۹۱۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - نگر کیرتن ۲۱ - اکتوبر کو ہوگا۔ نزدیک کے آریہ پرشوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ اس اوسر پر اپنے شبھ آگمن سے ہمیں کرتارتھ فرماویں۔ بالخصوص آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نہایت ادب سے پرارتھنا ہے کہ کسی لایق اور بھدر پرش اپدیشک کو بھیج کر دھرم پرچار میں سماج کی سہایتا کرے۔

(نعیم سین پردھان آریہ سماج سیدوالہ)

موانہ کلاں سے منتری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ اگر کوئی نوٹس یا مضمون یا خط منجانب آریہ سماج موانہ کلاں کسی اخبار میں چھاپنے کے واسطے یا کسی مہاشہ یا مہاشیوں کی سیوا میں پہونچے اور اوس پر سماج ہذا کی مہر اور نمبر وغیرہ ثبت نہوں تو اوس کا ذمہ وار سماج موانہ کلاں نہیں (۲) یہ کہ آریہ سماج موانہ کلاں کا تیسرا وارشک اتسب ۲۲-۲۳-۲۴ - اکتوبر ۱۹۱۱ء کو ہوگا اس اوسر پر سب مہاشہ کرپا کرکے ضرور پدھاریں

سکرٹری آریہ سماج موانہ کلاں

ضرورت کنیا پاٹھ شالہ کیلئے ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو حساب و بھاشا بخوبی جانتی ہوں تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی دس سے ۲۰ تک درخواستیں بنام

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی ۔ قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات ۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ ؍

یوگ فلاسفی ۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں ۔ یوگ کے اغراض اور کریا دی کا ورنن ہے ۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں ۔ سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

مسیحی مذہب کا مخرج بودھ مذہب ہے ۔ متوازی دونوں مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ و ہند کی اعانانہ رائے درج ہیں ۔ حجم ۶ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

اسلامی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ۔ ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات ۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ ؍

اپنشد ۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں ۔ (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تقریح (۳) اپنشد کی تعداد ۔ قدیم و جدید اپنشد (۴) عام تحقیقات زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

سنسکرت زبان کی عظمت ۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے ۔ اور دنیا کی سب سے پہلی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں ۔ قیمت ۱۰ ؍

ایشور ورشن ۔ مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی ۔ اے پلیڈر جالندھر لاجواب رسالہ جس میں جگہ جگہ وید کے پرمان دئے ہیں ۔ قیمت ۴ ؍

مسلمان اور تہذیب ۔ یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے ۔ سرکار دربار سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں ۔ رسم و رواج جو خاص بھارت واسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے ۔ حجم ۸۰ صفحہ ۔ قیمت ۲ ؍

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ ۔ سود و گنپتہ ۔ نانک شاہی ۔ ادھاسی ۔ گنج بخشی ۔ رام لائی ۔ ستھرا شاہی ۔ گوبند سنگھی ۔ نرملے ۔ ناگا ۔ بابا لالی ۔ پران ناتھی ۔ سادہ ۔ ستنامی ۔ شوراہی ۔ رام سنیہی ۔ شونیہ وادی ۔ شرھا رامی ۔ نانک ۔ چار لاکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے ۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

نوٹ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی ۔ یونانی فلاسفی قیمت ا ؍ بدھ کا مختصر جیون قیمت ا ؍ تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں ۔ قیمت ا ؍

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے ۔ جن سماجوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں ۔ وہ کرپا کر کے منگوا لیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی ۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت		سیر ۱
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	[illegible]
آریوں کی تہذیب ۴ پائی	۱۰۰	[illegible]
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۴ پائی	۱۰۰	[illegible]
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت	۱۰۰	[illegible]

ایڈیشن سنسکرت

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ ۔

قیمت مجلد ۵ ؍

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ ۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر ۔

مفت ۔ ایک ٹکٹ نصف آنہ کا آکر ہے لکھا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں ۔ **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردون لدھیانہ پنجاب ۔

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ۱ حکمت لطیفی و عملی کیمیان وغیرہ	[illegible]
″ نمبر ۲ علم الٰہی	[illegible]
″ نمبر ۳ ۔ الہامیوں کی خیال افعال	[illegible]
″ نمبر ۱۵ ۔ تہذیب الاخلاق	[illegible]
″ نمبر ۱۹ ۔ صفائی و طہارت جسم و جان	[illegible]
″ نمبر ۲۰ ۔ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	[illegible]
″ نمبر ۲۱ ۔ فتاوائے الکھدھاری	[illegible]
″ نمبر ۲۴ ۔ صحت جسمانی و افعالی	[illegible]
″ نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
″ نمبر ۳۶ ۔ موت اور اسکے بعد کے حالات	[illegible]
″ نمبر ۳۷ ۔ شاستر و سمرتی وغیرہ	[illegible]
″ نمبر ۳۸ ۔ حکایات و روایات	[illegible]
″ نمبر ۳۹ دوج پنکتی	۵ ؍
″ نمبر ۴۵ ۔ تجارت صنعت و ایجاد	[illegible]
″ نمبر ۴۸ ۔ متعلقہ راج نیتی	[illegible]
″ دھانا تیاگی	[illegible]

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو معقول روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا ۔ اور پبلک کی قدردانی ہمارے حوصلہ کے باقی نسخہ بھی زیر طبع

چہاں تک ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی ۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب کرنیکا بندوبست اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے ۔ جسقدر پہلی عمر میں کرو گے ۔ شرح کم ہوگی ۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائے گی ۔ اس فنڈ میں خط کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطائے پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے ۔ مفصل قواعد کار نامہ کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر دیہی برانچ بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو ۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہوئی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں ۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں ۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں ۔

رگوید بھاشیہ	۲۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱۲
ستیارتھ پرکاش	۱۲
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۱۳
سنسکار ودھی	۱۰
نرکت	۱۰
اشٹادھیائی مول	۲
آریہ بھوونے	۳
پنچ مہایگیہ ودھی	۱

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳ر
ویوہار بھانو	۲ر
شاستر ارتھ فیروزآباد	۱ر
ویدورودھ مت کھنڈن	۳ر
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱ر
بھرانتی نوارن	ار
ویدانت دھوانتی نوارن	ر
میلہ چاندپور	ار
شاستر ارتھ کاشی	ر
آریہ اودیشیہ رتن مالا	ر
گوکرونانِدھی	ار
بھرمو چھیدن	ر
انو بھرمو چھیدن	ر
ہون منتر	ر
سومنتویہ امنتویہ پرکاش	ر
سویکار پتر	ر
ویدانگ پرکاش سمپورن	۷ر

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۵ فیصدی کمیشن ملیگا ۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳ر
ثبوت تثلیث وید	۴ر
ویدانت دھوانت نوارن	۳ر
سندھیا منظوم اردو	ر
سندھیا نثر	ر
گنجینہ بھجن	۸ر
قادیانی مت درپن	ار
سنگیت رتن پرکاش	۴ر
آریہ ورت کا عروج	ر
جیون چرتر مہوبان حصہ اول	ر

مخزن اسرار حصہ اول ۔۔ حصہ دوم ۔۔ حصہ سوم

سداچار پربودھ

پھول

ناگری ٹائپ

ایک اٹھارہ ستری کی یاترا قیمت مجلد
برہم بھوشن پرکاش
جیون چرتر مہوبان حصہ اول
برہمچریہ مجلد
ستری دھرم نیتی
دلیش درپن پرکاش
گنجینہ بھجن

اشتہار ۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودہیانہ کا مال و کپڑا لنگی ۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لالہ ... بی اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودہیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن } حصہ دوم ۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے ۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۲ر ۔

راجکماری } ایک دلفریب ناول ہے جسمیں مخالف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے ۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت مجلد ۱ر

بہروپیا چیترا ۔ یہ ایک ناول ہے جسمیں دلچسپ پیرایہ میں منافقانہ انداز و ظاہر باطن ہی ہر بیگانگی کی قبیحت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور مذہبی سبق دیا گیا ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹ | نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ طالبعلموں سے ۔ ۔ ۔

ہر ایک بہ پیشگی

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے	۱۹۹ بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

کتابیں (؟) اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا اور ایک چھپا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر شہید پنڈت لیکھرام اور سانجھی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک ایک جلد ہر گھر میں موجود ہونی چاہئیے۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئیے کہ غربا کو اور پبلک ستوں کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خریدکر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت سنگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور۔ (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو فی قیمت والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۔ فیصدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۔ فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۔ روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے سُفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس ۔ مصنفہ ماسٹر مول چند جی اس گرنتھ میں پورا ایک ہزار (؟) کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ گنگا نے ان بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے تاریخی تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو ثابت کیا ہے۔ قیمت صرف ۔

ویرانگنا ۔ استریوں کے چرتر۔ ترجمہ شری متی امرت کلا جی۔ اس میں ۲۵ کے قریب بہادر اور ویرانگنا اور ستی دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۔

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے شری مان پنڈت رود دت نے یہ ناول طبع کیا ہے قیمت ۳ ۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ نوادر ہی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پسنک ہے جس میں بھارت کی دیویات ودوشی دھرماتما اور بیر دلیویوں کے آچرن اور ان کے پسندیدہ کارناموں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستیوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند کئے ہیں۔ جہاں دیو دیویاں جگت دکھیات ستریوں کے جیسا کہ دیبی - مدودری - دروپدی - سینو گیتا پدمنی - کرم دیوی - اہلیا بائی - کرشنا کماری جیاکنی کی رانی آدی بہت سی کشتریا بیر دلیویوں کے جیون سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و اگیہ ولکیہ کا سمواد - گارگی دیا گوں کیہ کا سمواد - راجہ جنک کا اور ودوشی سولبھا کا سمواد - لکھ کر مصنف نے ہر جیں دیویوں کے برہمگیان کا پرچے دیا ہے - فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲؍ ہے - پورے سٹ کے خریدار کو ۸؍ میں دیا جاتی ہے۔

دوسرا ایڈیشن - ایک حصہ چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۱؍

دلچسپ نواریخی قصّہ ودلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بداثر ڈالنے اور بہت حد تک دیجیہ بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ شان بناکر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی نے پرلیشرم اوٹھا ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ پہلے ہی سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے - درش -

کتیا کرنے نیتی وان چانک کے کامیاب ہونے شہنشاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھتینز یونانی دوت کا آنا - دو شرائط پر صلح کرنا -

(۱) راجہ چندر گپت کا رکشا نا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھتینز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں ہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں - حجم ٹریکٹ سائز ۸۴ صفحہ - قیمت ایک آنہ (۱؍)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ - روشن آرا کا گرفتار ہونا - آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آ قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں - حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز - قیمت تین آنے (۳؍)

(۳) **حیرت انگیز واقعات** - مہارانا صاحبان اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات - ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱؍)

(۴) **مہربانو** - نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲؍ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷؍ رکھے ہیں چاروں خریدنے سے ۶؍ لیا جاوے گا۔ **درخواست** خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

بُدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں ہی چھپی اور یوروپ و امریکہ و ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی تبتی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اس اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے۔ حضرت مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں جو ذریعہ معلومات دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق - بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپنے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے یعنی ۲۲×۱۸ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۸؍ - انگریزی سی جلدیں رکھی ہیں۔ (شیوبرت لال ورمن)

ملنے کا پتہ - ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے یہ ایک الوہب پُستک ہے قیمت ۶؍ علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء مطابق ۲۹۔ اسوج سمبت ۱۹۶۱ ۔ شکروار۔ جلندہر شہر | نمبر ۲۷

واقعات او مفید رائیں

لیڈی کرزن کی بیماری سے ہندوستانیوں کو خاص سبق لینا چاہئے۔ انگریز کیوں سارے جہان میں راج کر رہے ہیں!؟ اسلئے۔ وہ عورتوں کی جائز عزت کرنا جانتے ہیں۔ دہی راجا خوش قسمت ہے۔ جسکا وزیر باتدبیر ہے۔ اور اسی راجا کو وزیر سے مدد ملتی ہے۔ جو اُسے خوش رکھے گرہست کا وزیر بیوی ہے۔ ویدک دہرم ستری کو پُرش کی اردہانگنی بتلاتا ہے۔ افسوس کہ ہم لوگوں نے اپنے انگ کو بےحس و حرکت چھوڑ کر خود بخود اردہانگ کا روگ خرید لیا ہے۔

قحط کا خوف اب نہیں رہا۔ اگست کے اساک بارش ہلچل مچ رہی تہی۔ چاروں طرف سے شور مچ رہا تھا۔ کہ قحط زدوں کی مدد کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے خاص کام جاری ہونے چاہئیں۔ بمبئی میں تو اب کام ہو چکا تھا۔ جبکہ ۵ ستمبر میں تقریباً عالمگیر بارش سارے ہندوستان کے ہر حصہ میں ہو گئی۔ اب وہ سارا فکر دور ہو گیا۔ پرمیشور کی کرپا نے سارے دکھ دور کر دئے۔ اور اب امید ہو گئی ہے۔ کہ غریب ہندوستانی ایک سال تک اور پیٹ بہر کر کہا سکیں گے۔

شکاگو (امریکہ) سے خبریں آرہی ہیں۔ کہ امریکہ میں فصل گندم کی ٹھیک نہیں ہوئی۔ اور اسلئے ممکن ہے کہ ہندوستان سے گندم کی بھرتی ولایت کو جاوے۔ میری رائے میں گورنمنٹ وقت کو اس دیش سے قحط دور رکھنے کے لئے خاص قواعد بنانے چاہئیں۔ تاکہ یہاں کی ضرورت کو نظرانداز کر کے بنئے لوگ گندم باہر نہ بہیج سکیں۔

عیسائیوں سے اولاد کو بچانے کا بہانہ و ہندوؤں کا اسوقت الہام زبردست کام کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنی ہندوستان کی خبرگیری سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ ابہی کلکتہ میں ایک ہوشیار بنگالن عیسائی مشن میں چلی گئی تہی۔ فوجداری مقدمہ کیا گیا۔ جو اسوجہ سے خارج ہو گیا کہ لڑکی اپنی خوشی سے عیسائی ہو کر سیچین مشن والوں کے پاس گئی تہی۔ جاگیں ہندوؤں کیلئے مبارک ہو۔ لیکن افسوس کہ ایسے باخبر آدمی اپنی عورتوں کو مشن والوں کی حفاظت میں خود بخود جانیکی اصلی وجہ کو بہول جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے تمام یتیم خانوں کو دیکہو۔ لڑکیوں اور لڑکوں کی خبرگیری کا جو حال ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔ نہ کہانا اچہا دیا جاتا ہے۔ نہ اُنہیں انسان بنانے کی کوشش ہوتی ہے میری رائے میں جو طاقت اسوقت عیسائیوں کے ساتھ جنگ میں خرچ کی جاتی ہے۔ اگر یتیموں کے سُدہارنے میں لگائی جاوے۔ تو بہت زیادہ فایدہ ہو

انگلستان میں محض لنڈن کے غربا کی مدد کے لئے گذشتہ سال میں تقریباً ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ تحقیقات بڑی دلچسپ ہو گی۔ کہ اسی گورنمنٹ برطانیہ کی ملکیت ہندوستان کے بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس نامی شہروں میں غربا پروری پر کسقدر روپیہ صرف کیا جاتا ہے

آنکھوں کی بینائی کا شراب خوری سے تعلق۔ ایک امریکن ڈاکٹر نے اپنی زندگی بہر میں شراب خانہ خراب کی نسبت تحقیقات کی ہے۔ وہ اپنے تجربہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہزاروں شرابیوں کا علاج کر کے اُنہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک عادی شرابی کی آنکھوں میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے۔ اُنہے اسلئے آنکھوں کے علاج میں خاص لیاقت پیدا کی۔ اور اب اُنکا بیان ہے۔ کہ جس عادی شرابی کی آنکھوں کو درست کر دیا گیا اُسی نے اُس بد عادت پر فتح پائی۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ شراب خوری کی وجہ سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہوں۔ بہرصورت یہ تجربہ کرنے کے قابل ہے کہ آیا یہاں بہی آنکھوں کا علاج کرنے سے شراب خوری کی عادت دور ہو جاتی ہے یا نہیں۔

حقہ نوشی کی گندی عادت کو جہاں مردوں میں سے دور کرنے کی کوشش آجکل کے خاص تعلیم یافتہ لوگ کر رہے ہیں۔ وہاں افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ کہ یورپین قوموں میں عورتوں کے اندر چُرٹ اور سگرٹ نوشی کا مرض بڑہتا جاتا ہے۔ کوئی زمانہ تہا کہ چُرٹ نوشی کے لئے مردوں کو عورتوں کی صحبت سے علیحدہ ہونا پڑتا تہا۔ لیکن اب کہا جاتا ہے۔ کہ ملک آسٹریا میں دعوتوں کے اندر عورتیں علانیہ چُرٹ وغیرہ پیتی ہیں۔ انگلستان میں بہی چُرٹ نوشی ایک فیشن بن گیا ہے۔ ہندوستان میں بہی بعض عورتیں حقہ نوشی کے مرض میں مبتلا دیکہی جاتی ہیں۔ لیکن وہ اسکو ایک مرض سمجہتی ہیں اور بہت چہپ کر اس کا استعمال کرتی ہیں۔ افسوس کہ آجکل کی نئی تہذیب نے ہوکی تہذیب کی بیخ کنی شروع کر دی ہے۔ ہندو عورتوں کے گہروں میں کوئی مرد بہی گوشت لا کر کہانے کا نام نہیں کرتا ہے۔ لیکن اسوقت ایسی مثالیں دیکہنے میں آتی ہیں۔ جہاں نام نہاد تعلیم یافتوں نے اپنی عورتوں کو شراب اور مانس دونوں کا استعمال سکہا دیا ہے۔ تعلیم یافتہ اصحاب کو اس برائی کے روکنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

روس ضعیف الاعتقادیوں کا گہر معلوم ہوتا ہے یہ خبر لگی ہے۔ کہ ہر ایک روسی سپاہی کسی پیر وغیرہ کی متبرک تصویر اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ جو کہ دشمنوں کی گولیوں سے اُسکی حفاظت کرتی ہے۔ جنرل کروپٹکن روسی سپہ سالار کو جنگ پر چلتے وقت مختلف پادریوں نے ایسی تصویریں اُسکی حفاظت کے لئے دی تہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ روسی تعویذوں میں اب کچھ طاقت نہیں رہی۔ ورنہ مکڈن سے ہی آگے بہاگنے کی فکر نہ ہوتی۔

بدن پر گودنے گودوانے کی رواج کچھ ہندوستانی یوریا سائیوں کے اندر ہی محدود نہیں ہے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور نہ آج سے اس کو وحشیانہ حرکت کہنا چاہئے - انگلستان کی بڑی بڑی لیڈیاں اپنے جسم پر گودنا گدواتی ہیں۔ اکثر ان گدنوں کے اندر پھولوں کی یا دیگر تصویریں گدی ہوتی ہیں. انسانی فطرت ہر جگہ یکساں ہے. فرق صرف درجوں اور نوعیت کا ہے.

بنگال کے لفٹنٹ گورنر بڑے خدا ترس اور انصاف پسند ہیں اور کیوں نہوں جبکہ وہ ایک بڑے دھرماتما آدمی کے بیٹے ہیں. اب تک بنگال میں یہ قاعدہ تھا کہ جن اضلاع کی آب و ہوا خراب ہوا کرتی ہے وہاں عموماً دیسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے جاتے ہیں. اب بنگال کے لاٹ صاحب نے قاعدہ کر دیا ہے کہ اس بارے میں کسی کی بھی رعایت نہ کی جاوے.

لاسا میں جو فوج گئی تھی وہ عرصہ سے واپس آ رہی ہے جس دن یہ اخبار آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگا. اسی روز کرنل ینگ ہسبنڈ صاحب جو سرکار برطانیہ کی طرف سے ایجنٹ کمیشن مقرر ہو کر گئے تھے. کوہ شملہ پر رونق افروز ہونگے. انگریزی اخبارات ہشن کی کامیابی پر پھولے نہیں سماتے. لیکن معلوم یہ ہوا ہے کہ جو عہد نامہ مابین سرکار برطانیہ اور تبت کے ہوا ہے اس پر چینی امبن کے دستخط نہیں ہیں. اور غالباً گورنمنٹ چین کا اس کے ساتھ اتفاق نہیں ہے. روس بھی پس و پیش کر رہا ہے. لیکن چونکہ جاپانیوں کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے. اس لئے کچھ نہیں کر سکتا. موقعہ بہت اچھا تھا. اور اسکا بھارتی وعدہ انگلش گورنمنٹ نے اٹھایا پورا فایدہ

جنگ تبت میں جو فوجی افسر شریک تھے ان سب کو خطابات عطا ہونگے. بہادروں کی بہادری کی داد دی گئی ہے. سکھوں اور مغلوں کے وقت میں ایسے کاموں کے صلہ میں جاگیریں ملتی تھیں.

سدھار یعنی اصلاح کا اسوقت ہندوستان میں ڈنکا بج رہا ہے. پولیٹیکل تحریکوں کے جال سے رہائی فرمانبردار رعایا کو بچانے کے لئے گورنمنٹ ہند کے افسران بھی کوئی نہ کوئی مشغل ان کے لئے نکال ہی لیتے ہیں. ایسے ہی ہز ہائنس ... کا نتیجہ بہت سی اصلاح کی سوسائٹیاں ہیں

جو سرکاری انگریز عہدہ دار ہندوستانی رئوسا کے کرنے کے لئے بنا دیتے ہیں. چنانچہ راجپوت سرداروں اور راجوں کو مشغول رکھنے کے لئے اجمیر مارواڑ کے سابق چیف کمشنر کرنل والٹر صاحب نے ایک اصلاح کی سوسائٹی موسوم "والٹر ہتکارنی سبھا" قایم کی تھی. جس میں مقرر کیا گیا تھا. کہ خاص حد سے کسی راجپوت خاندان کے بیاہ وغیرہ کا خرچ تجاوز نہ کرے. اس سبھا کا سالانہ جلسہ ہمیشہ ہوتا ہے. اور بڑے بڑے ریزیڈنٹ خوشنودی مزاج اور تہنیت و مبارکبادی کے پاس ہوا کرتے ہیں. امسال مسٹر آنریبل مارٹنڈیل صاحب نے اس جلسہ کی کرسی پر متمکن ہو کر جو تقریر فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے. کہ صاحب بہادر کو صدر سبھا کی رپورٹ کے اصلی ہونے پر شک ہے. تعجب ہے کہ صاحب بہادر کو آج تک شک کیوں ہوا. اس قسم کی سبھاؤں کے ذریعہ سے واقعی کام بہت کم ہو سکتا ہے. جب تک اس قسم کی مجلسی اصلاحوں کی تہ میں سچی دہرم کی سپرٹ کام نہیں کرتی تب تک واقعی ان کا کوئی فایدہ نہیں ہوتا. آریہ سماج کے اندر یہی خصوصیت ہے کہ جہاں ملک کی دیگر تحریکیں محض حکام کے دباؤ یا بڑے آدمیوں کے لحاظ کے باعث بے جان ہیں. وہاں یہ سوسائٹی زندہ ہے. اور اپنی زندگی کا وقتاً فوقتاً ثبوت دیتی رہتی ہے

سینکڑوں اور ہزاروں تو کیا. لاکھوں چاہوں کے اندر اسوقت ہندوستانی ڈوب رہے ہیں لیکن افسوس کہ اس کی بدولت ساری دنیا سرتاج ہونے کے باوجود انگریزی قوم اسکو نئی نئی چاہوں کے اندر غوطے دلانا چاہتی ہے. جب سے لارڈ کرزن لے چاء والے انگریزوں کو اشارہ کیا ہے. کہ ہندوستانیوں میں چاء کے زیادہ استعمال کی عادت ڈلوانے کی کوشش کریں. تب سے انہوں نے لگاتار کوششیں کیں اور چندہ جمع کر کے جہاں اسکی فروخت کو وسعت دی وہاں خاص رپورٹ کے لئے کمیشن بھی مقرر کر دیا. اس کمیشن کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی کوشش کارگر

نہیں گئی. اور انہوں نے ہزاروں گھروں کو ... کا دلدادہ بنا دیا ہے. جیسے اس تحریک کے ... ہی اپنا قلم اس کوشش کے برخلاف اٹھایا ... اپنے ہموطنوں کو اکسایا تھا کہ وہ چاء نوشی ... کرانیکا بند و بست کریں. میں نہیں جانتا کہ میری اس درخواست پر کتنے صاحبوں نے توجہ دی. لیکن میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پولیٹیکل اور سوشل ... میں دن رات ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں ... لیتے ہیں. ہر مہینہ میں چھ گھنٹے اس کام کے ... نہیں کر سکتے کہ چاء نوشوں کا پتہ لگا کر انہیں ... مہلک مرض سے نجات دلانے کی تدابیر عمل میں لاویں جو مہلک مرض نہ صرف ان کے جسموں کو ہی کمزور بنا رہا ہے. بلکہ ان کے ملک کی ذی روح اور غیر ذی روح دونوں طرحوں کی دولت کی بربادی کا باعث ہو رہا ہے

کپاس کی فصل اچھی بہت عمدہ ہوئی. اگر بیچ کے ... ایک بارش بھی باموقع ہو گئی تو ایک سال کیلئے اور بہتر ...

بمبئی میں جو نمایش انڈین نیشنل کانگریس کے ... کیوقت کھولی جاویگی. اس کی طیاری بڑے زور شور سے ہو رہی ہے. گورنمنٹ کی بڑی مہربانی ہے کہ ایک عمدہ جگہ نمایشگاہ کے لئے عطا ہوئی ہے. اور اپنے افسران محکمہ جنگلات اور زراعت کو حکم دیا ہے. کہ نمایش کمیٹی کی پوری مدد کریں. اور اپنے عمدہ عمدہ نمونے نمایش میں بھیجیں. شریمان گورنر بمبئی نے نمایش کی افتتاحی رسم کو ادا کرنا منظور فرمایا. شریمان مہاراج صاحب بڑودہ نے نمایش کے اخراجات کے لئے پانچہزار روپیہ اپنے جیب خاص سے عطا فرمانے کے علاوہ اپنی ریاست کی کل حرفت اور صنعت کے نتایج کی نمایش کا انتظام کرنے کا حکم فرمایا ہے. دیگر ہندوستانی رؤسا بھی اچھا حصہ لینے کو طیار ہوئے ہیں. اس نمایش پر ہر حصہ ہندوستان کی عمدہ سی عمدہ نمونے اشیاء دیکھنے ہم پہونچنے چاہئیں. شریمان گورنر بمبئی کی سہولیت کے لئے تاریخ افتتاحی جلسہ کی ۱۰ دسمبر مقرر ہوئی ہے. یہ سالانہ جلسہ نمایش

CC0, Gurukul Kangri Collection

نسائی گپّی

لوگوں کی زندگی کی قدر کرو

لارڈ کرزن کی لیڈی بھی بیمار ہو گئیں ۔ بیماری زچگی ...

... ہے ۔ یورپ امریکہ (دارالخلافہ) فرانس اسی شہر ... ڈاکٹر ماس یار بلائے گئے ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس ... الہ آباد ۔ بنارس ۔ لاہور جیسے شہروں میں ہزاروں امیرزادیاں بیمار ہوتی ہیں ۔ لیکن سوائے دائیوں کے یا نیچ جاہل لوگوں سے جو بڑا اچھو ناک کرانے کے ان کی کوئی خبر نہیں لیتا ۔ انگلستان کے حالات جن دوستوں نے چشم دید بتلائے ہیں ۔ ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ وہاں بچہ کی پیدائش کیوقت ہمیشہ اعلیٰ لیاقت والے ڈاکٹر یا مرد ڈاکٹر بلائے جاتے ہیں ۔ ان مہذب ممالک کے لوگوں کا تجربہ ہے ۔ کہ لیڈی ڈاکٹر اسقدر مضبوط دل نہیں رکھتیں جیسے کہ مرد ۔ جہاں بیمار کی خبر گیری کا کام وہ نہیں کر سکتے ۔ اور مردوں کی بیماری کی حالت میں بھی تیمارداری کیلئے زنانہ [illegible] کام دیتی ہیں وہاں بچہ جنانے کے وقت مرد ڈاکٹر سے کام لیتے ہیں ۔ انسانی زندگی کی وہاں لوگ بہت قدر کرتے ہیں ۔ اور اس کے مقابلہ میں دولت یا جھوٹی مصنوعی حیا وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے ۔ برخلاف اسکے ہمارے دیش کا حال ہی مخالف ہے ۔ جہاں مرد بیمار کے لیے سول سرجن بلانے کے لئے بعض تعلیم یافتہ طیار ہو جاتے ہیں ۔ ہاں اعلےٰ تعلیمیافتہ اور امیر آدمی بھی اپنی عورت کی بیماری پر کچھ زیادہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور سمجھے کیونکر جبکہ پرانے سنسکار دل پر نقش ڈال چکے ہیں کہ عورت برتن بھانڈے سے بڑھکر نہیں ،، نئے مہذب خیالات کے سب مخفی پبلک لیکچروں کی زینت ہیں ۔ اور گھر کے اندر وہی حالت ہے کہ

اے بر میاں پنج ہزاری

اندر بیوی السد کی ماری

یوں تو مردوں کی حالت میں بھی بہت سے ہندو انسانی زندگی کی کچھ بڑی پرواہ نہیں کرتے ۔ لیکن عورتوں کی نسبت ہیں تو کسی میں پرسی کا معاملہ ہے ۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں انگلینڈ میں ہر شہر و قصبہ میں لائق تجربہ کار بچہ جنانے والا اور عورتوں کی بیماریوں کو خصوصاً سمجھنے والا ڈاکٹر مل سکتا ہے ۔ وہاں ہندوستان میں ایسے ڈاکٹر نایاب ہیں ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس کا باعث کیا ہے ؟

جس چیز کی ضرورت جہاں ہوتی ہے ۔ وہاں وہ چیز تاجروں کے ذریعہ سے ضرور بہم پہونچ جاتی ہے ۔ اگر ہندوستانی اپنی عورتوں کی خبرگیری اور حفاظت سیکھ جائیں ۔ تو اس قسم کے ڈاکٹر بھی ضرور ہندوستان میں آتے رہتے چونکہ ضرورت نہیں اسلئے کوئی ڈاکٹر بھی اسطرف توجہ نہیں دیتا اس طرف لاہور ایک مہذب شہر گنا جاتا ہے ۔ گو اس شہر کے اندر بمبئی اور کلکتہ کے برابر تعداد کے انگریزی تعلیمیافتہ موجود نہ ہوں تاہم جتنے میں سب آزادی خیالات اور عمل میں کلکتہ بمبئی سے کہیں بڑھے ہوئے ہیں ۔ لیکن اس شہر میں بھی کبھی نہیں سنا گیا کہ تعلیمیافتہ اصحاب نے ایسے موقعوں پر لائق ڈاکٹروں سے مدد لی ہو ۔ اگست گذشتہ کی ۱۲ تاریخ کو میں لاہور گیا تھا ۔ پہونچتے ہی اپنی بہتری کو بیمار پایا ۔ مجھے اسوقت معلوم ہوا کہ ڈاکٹر جیرنجیو بھاردواج ۔ ایف سی پی ایچ پی ۔ ڈی ولایت سے عورتوں کی بیماریوں کے علاج کا خاص تجربہ حاصل کرکے آئے ہیں ۔ فوراً ان کو بلایا ۔ اور ان کا علاج کرایا ۔ میرا خیال ہے کہ اگر ڈاکٹر جیرنجیو سے مدد نہ لی جاتی تو شاید لڑکی کی جان کا خطرہ تھا ۔ اسوقت ڈاکٹر صاحب سے زیادہ ملنے کا موقع ہوا ۔ ان کی لیاقت دیکھکر میں بڑا خوش ہوا ۔ ولائت میں رہ کر وہاں کی پریکٹیس سے جو کچھ انہوں نے بعد اپنے اخراجات کرنے کے بچایا تھا ۔ اسی پر یہاں گذارہ کرتے ہیں ۔ اور ارادہ رکھتے ہیں کہ بجائے ملازمت سرکاری کے لاہور میں ہی انسانوں کی سیوا کا کام کریں ۔ اگر ملازمت کرنا چاہیں تو انہوں نے ایسی ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں ۔ کہ انکو اعلےٰ عہدہ مل سکتا ہے ۔ ڈاکٹر آف پبلک ہیلتھ کا خطاب علم صحت میں خاص قابلیت پیدا کرکے حاصل کئے ہوئے ڈاکٹر ہندوستان میں بہت کم ہیں ۔ لیکن ڈاکٹر جیرنجیو نے پورانے سے رشیوں کی پیروی کرتے ہوئے ارادہ کر لیا ہے ۔ کہ وہ سچے برہمن کی طرح لوگوں کا علاج کھلے طور پر کریں گے ۔ اور جو کچھ کوئی دینا قبول کریگا ۔ وہی لے لیں گے ۔ اشتہار چھپوا کر بانٹنا وہ اپنی یونیورسٹی کی عزت کے خلاف سمجھتے ہیں غربا اگر وکٹ دینا چاہیں ۔ تب بھی انکار کرتے ہیں ۔ مگر ہمارے ملک کے امیروں کو مفت علاج کرانیکی عادت ہے ایسی حالت میں مجھے امید نہیں ہے کہ ڈاکٹر صاحب لاہور میں اپنا گذارہ معقول کر سکیں ۔ لیکن اگر انسانی زندگیوں کی قدر کرنے والے اصحاب ڈاکٹر صاحب کی لیاقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔ اور انہیں اپنی لیاقت دکھلانے کا موقع دیویں تو امید ہے کہ لاہور کی ستری جاتی کے لئے خصوصاً اور آس پاس کے بڑے بڑے شہروں کی عورتوں کے لئے عموماً بڑی بھاری مدد ہمیشہ کے لئے پہونچتی رہے کیونکہ اگر کچھ عرصہ تک ان کی قدر نہ کی گئی تو وہ مجبور ہو کر ان ملازمتوں میں سے کوئی قبول کر لینگے جن کے لئے سررشتہ ڈاکٹری کی طرف سے انہیں مجبور کیا جاویگا میرا لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس وضعداری کے خیال نے ہندوستان کی اصلی عزت اور حرمت کو برباد کر دیا ہے اگر اس وضعداری کے غلام ہم سب بنے رہے ۔ تو ہماری زندگیاں ہی ہمارے لئے وبال ہو جاویں گی ۔ اسلئے جلد خبردار ہونا چاہئے ۔ اور جن ماتاؤں کی تندرستی پر آیندہ نسلوں کی تندرستی کا انحصار ہے ۔ ان کی زندگیوں کی زیادہ پرواہ کرنی چاہئے ۔

سچائی اپنا اثر ضرور ڈالتی ہے

جسوقت گروکل کا سکیم اور قواعد مرتب ہو کر شائع کئے گئے تھے ۔ اور ساتھ ہی اسکے کھولنے کے لئے دھن اکٹھا کیا جا رہا تھا ۔ اسوقت اسکے بانیوں کو وہمی اور خبط الحواس سمجھا جاتا تھا ۔ لیکن سچائی کا کیا زبردست اثر ہے ۔ کہ وہی لوگ جو زبانی مخالفت کرتے تھے ۔ اب عملاً گروکل کے طریقہ تعلیم کی پیروی کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں ۔ دیانند کالج لاہور کے کارکنوں کا گروکل کی تحریک کی سخت مخالفت کرکے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے بعد برہمچاری آشرم کھولدینا ایسکا بدیہی ثبوت ہے گورنمنٹ کی سررشتہ تعلیم کے افسروں کو میں نے گروکل کے سکیم پر اکثر ہنسی اڑاتے دیکھا تھا۔ اور جو جو عجیب و غریب رائیں اس سکیم پر وے لوگ ظاہر کرتے تھے اُنہیں بھی بہت سے دوستوں کی معرفت سُنا تھا۔ لیکن اب وہی سررشتہ تعلیم لارڈ کرزن کی تعلیمی کمیشن کی تجویزوں کے آگے سر جُھکا رہا ہے۔ لارڈ کرزن کا اپنی تعلیمی بڑے ریزولیوشن کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنا کہ ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں کا پتا پتر کا سمبندھ۔ اور آشرم میں برہمچاریوں کے شہروں سے دور رہنے کا طریقہ ہمارا نہیں بلکہ تمہارا قدیم طریقہ ہے۔ کیا ظاہر کر رہا ہے۔ آج سے دو اڑھائی سال پیشتر گروکل کے سکیم متعلق مراسلات کے حضور لارڈ کرزن کے علاوہ جملہ ممبران کونسل و گورنران و لفٹنٹ گورنران کے پاس بھیجے جا چکے تھے۔ چونکہ آریہ سماج ایک مختصر سی معمولی آرگنیزیشن کی سوسائٹی سمجھی جاتی ہے۔ اسلئے ممکن نہیں کہ ایسے جلیل القدر عہدہ دار قبول کریں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کی تعلیم سے اسوقت اس خیال کو مضبوط کیا ہے۔ لیکن شخصی معاملہ کو نظر انداز کر کے کس کو شک ہو سکتا ہے۔ کہ سچ اپنا اثر دکھانے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اب آخری خبر بنگال سے آئی ہے کہ وہاں کے لاٹ صاحب بڑے شہروں سے دور۔ کلکتہ کی آب و ہوا کو ودیارتھیوں کے لئے مضر سمجھتے ہوئے عمدہ آب و ہوا کی جگہ رانچی کے قریب ایک کالج کی بنیاد ڈالنے لگے ہیں۔ جو وجوہات لاٹ صاحب بنگال نے اس کالج کی بنیاد ڈالنے کے لئے دی ہیں۔ اُنہیں پڑھ کر میں نے ایشور کا دھنیواد کیا کہ جس نے حکام وقت کی توجہ بڑی بھاری کمی کی طرف کھینچ کر عوام کو اُن کی خطرناک حالت سے خبردار کر دیا۔ اس میں شک نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال کا خیال نہایت اچھا ہے۔ لیکن مجھے اُن کی کامیابی میں شک ہے شہروں سے دور بُرے خیالات سے پاک استادوں

کی جائز عزت کرنیوالے طالب علم نہیں بن سکتے۔ جب تک کہ (۱) اُن کا تعلق زمانہ طالب علمی کے لئے گھر کے بکھیڑوں اور شہروں کے بد اثروں سے دور نہ کر لیا جاوے (۲) ان کو ایک ہی اصول پر دھارمک تعلیم نہ دی جاوے۔ اس گورنمنٹ کالج کے متعلق علیحدہ علیحدہ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں برہمنوں وغیرہ کے لئے آشرم کھولنے کی اُنہیں فرقوں کے مدبران پر حضور لفٹنٹ گورنر بنگال نے چھوڑا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جہاں کالج میں دنیاوی تعلیم ایک طریقہ پر ہوگی۔ وہاں اپنے اپنے آشرم میں جا کر ودیارتھی اپنی اپنی مذہبی تعلیم حاصل کر کے ایک دوسرے کے ساتھ پریم بھاؤ سے برتاؤ کریں گے کیا اس عمل کا قدرتی نتیجہ یہ نہ ہوگا۔ کہ ایک ہی وقت ہندو کو مسلمان کے اور مسلمان کو عیسائی مذہب کے برخلاف تعلیم ملے گی۔ جس کا نتیجہ اُن کے کالج کے گھنٹوں کے وقت کے برتاؤ میں صاف نظر آویگا۔ گروکل کے اڑھائی سال کے تجربہ نے مجھے بتلا دیا ہے۔ کہ جب تک ایک ہی قسم کی دھارمک تعلیم کل برہمچاریوں کو نہ دی جاوے۔ تب تک اُنہیں اسوقت کی نسبت بہتر انسان بنانا مشکل ہے گورمنٹ کے قایم کئے ہوئے ہر ایک کالج اور سکول میں یہ وقتیں رہیں گی۔ اسلئے میری رائے میں ویدوں پر وشواس رکھنے والے ہر ایک مرد کا تو کم از کم فرض ہے۔ کہ وہ گروکل کو پوری مدد دیکر کوشش کرے۔ کہ یہ انسٹی ٹیوشن اپنے آدرش تک پہونچ سکے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تعلق رکھنے والے بزرگ اپنے میں سے ایک معقول ڈیپوٹیشن بنا کر بنگال کے رؤسا اور زمیندار اور اُردو کے پاس جاویں۔ اور اُنہیں گروکل کی ہستی سے خبردار کر کے اسطرف متوجہ کریں تو ممکن ہے کہ اسطرف سے بھی معقول مدد مل سکے۔ لیکن سب سے بڑھ کر فرض پنجاب کے ویدک دھرمیوں کا ہے۔ کہ قبل اس کے کہ اس صوبہ کو بھی گورنمنٹ اس قسم

کا انسٹیٹیوشن دیدے کا وچار کریں گروکل کے سرمایہ کو معقول حالت میں پہونچانے کی کوشش کریں۔

دوسروں کی نقل دیکھ کر اپنی جھونپڑی مت گراؤ

اسوقت جاپان کی کامیابی کو دیکھ کر ہندوستان کی جملہ پولیٹیکل اور سوشیل سبھائیں اپنے کام کا طریقہ بدلنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ نیشنل کانگریس اب نئے ایشیا کے خواب دیکھ رہی ہے۔ اور اخبارات میں خواہ مخواہ کی بحث سے اپنے ہم وطنوں کو بدظن کر رہی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دھارمک سوسائٹیاں بھی اپنے اصلی ادیشیہ کو بھول کر مذہبی سوسائٹیوں کو بھی ہوائی قلعوں کے بنانے میں مصروف کرا رہی ہیں۔ لیکن افسوس یہ بھول جاتے ہیں کہ جب دو قوموں کی حالت یکساں نہ ہو۔ تو ان کا مقابلہ ہی کیا۔ جاپان میں ہمیشہ سے ایک ہی خاندان کا راجیہ رہا۔ یہاں اگنت خاندان راجیہ کر گئے۔ جاپان کو آج تک کسی نے فتح نہ کیا۔ ہندوستان کو جس کی مرضی آئی فتح کر لیا۔ ہزار بارہ سو برس سے یہ گیند کی طرح لڑھکتا پھرتا ہے۔ جاپان ہمیشہ سے آزاد ہندوستان مدت سے غلام۔ جاپان میں ایک خیال سے سب آدمی اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے والے۔ یہاں بھائی بھائی کے خون کا پیاسا بھلا دونوں ملکوں کا باہمی مقابلہ ہی کیا ہے میری رائے میں۔ بیگانی چھاچھ پر مونچھ منڈانے کی کہاوت یاد کرنا چاہئے۔ اور جن جن کمزوریوں کے باعث ہندوستانی اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ان کو ہر کس و ناکس غلام بنا لیتا ہے۔ اُن کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ بڑے بڑے کام تو آتما اور دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابھی تک تو ہمارے جسم ہی محض نمایشی کھوکھلے ہی ہیں پھر دوسروں کے محل دیکھ کر اپنی جھونپڑی کو پھونکنے کے لئے تیار ہونا کیا دانائی ہے؟

CC0, Gurukul Kangri Collection

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج کوہ مری کا دوسرا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کوہ مری کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۲ تا ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ کامیابی کیساتھ ہوا۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر کے دن تقریباً ۴ بجے شام کے آریہ مندر سے شروع ہوکر بوقت تقریباً ۹ بجے رات وہیں پر آکر ختم ہوا رات میں بھجن منڈلیوں نے اپنے منوہر بھجنوں اور اُپدیشوں دوارا عوام کو پرسن کیا۔ پنڈت کرپارام جی اور سندر دیوجی کے بھجن ہردے کو ہر بر نے والے تھے۔ اور سماں باندھ رہے تھے۔ اور پنڈت وبارام جی ایجنٹ ویلی فلور ملز کا اُپدیش اور لاؤنی امرت کی برشا کر رہے تھے۔ ٹھاکر پروین سنگھ جی گو بوجہ بائیں ہاتھ ونبل نکلنے کے کھڑتال نہیں بجا سکتے تھے۔ تاہم اپنے منصب کو کما حقہ نبھانے کی کوشش کرتے تھے۔

۲۴۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

صبح کے وقت ہون و بھجنوں سنکھیے ہونے پر پنڈت آتمارام جی اُپدیشک راولپنڈی سماج کا اُپدیش ہوا جو بہت آنند کے دینے والا تھا۔ اُس کے بعد ماسٹر لچھمن داس جی کا لیکچر ویدوں کے گورو پر ہوا بعد دوپہر پھر ایک بجے سے آرنبھ ہوا۔ بعد بھجنوں کے سکریٹری نے رپورٹ سال گذشتہ سنکشیپ سے سنائی جس میں لالہ کرپارام صاحب ساہنی کی اودارتا سے دھرم بہاؤ اور لگاتار امداد کا پرست

خاص طور پر کیا۔ اس دھرم بیر کی جتنی تعریف کی جاوے تھوڑی ہے۔ کہ جنہونے اپنے کاروبار دُنیاوی کے مقابلے میں سماجک کاموں میں بدرجہا زیادہ تن من دھن ارپن کیا ہوا ہے۔ دھن ہیں ایسے مہا پُرش کہ جو سماجک دُنیا میں سچے پریم کا نمونہ بن رہے ہیں۔ بعد ازاں پنجاب ماسٹر لچھمن داس جی نے ایک پُرجوش لیکچر دیا۔ ان کے بعد پنڈت آتمارام جی نے اپنے منوہر ویاکھیان سے شروتاگنوں کو پرسن کیا۔ رات کے ۷ بجے سے ۹ بجے تک لالہ چندر بھان بی۔ اے کا لیکچر بزبان انگریزی بھارت ورش موجودہ و گذشتہ کے وشئے پر ہوا۔ لائق لیکچرار نے اپنی عمر اور تجربہ کے لحاظ سے بڑھ چڑھ کر اس مضمون کو نبھایا اگرچہ اس لیکچر میں دھرم کے امر کو اس قدر ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ جسقدر کہ قومیت اور کلا کوشل آدی میں ترقی کرنے کو۔ تاہم نفس مضمون اچھا تھا جسکو لوگوں نے بہت دلچسپی سے سُنا۔ ایشور کرے کہ ایسے ایسے نونہال اپنی علمیت سنسکرت اور تجربہ کو بڑھا کر دھرم بہاؤ سے اس ہندوستان کو آریہ ورت بنانے کی کوشش میں کامیاب ہوں۔

۲۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

صبح کے وقت جبکہ ہون یگیہ ہو رہا تھا۔ پنڈت ویارام اپنی بھجن منڈلی کو ہمراہ لیکر مشن ۲۴۔ ستمبر کی نگر باسیوں کو اپنے بھجن اور پُرجوش اُپدیشوں سے کرتارتھ کر رہے تھے۔ اُپاسنا کے بعد پنڈت آتمارام جی نے اپنے ستیہ اُپدیش سے شروتاگنوں کے ہردوں کو آکرشت کیا۔ زاں بعد اس امر کی خبر پہونچنے پر کہ لالہ چندر بھان جی کے گذشتہ رات کے لیکچر میں ایک قسم کی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور کہ مبادا اس کا اثر عوام پر اُلٹا پڑے لالہ صاحب موصوف کو اس غلط فہمی کے دور کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے چند سوز دن الفاظ میں ظاہر کیا کہ میرے رات کے لیکچر سے یہ

ہرگز مراد نہ تھی۔ کہ دھرم کو بالائے طاق رکھ کر ایکتا کے پلیٹ فارم پر آکر اپنے ویش اُنتی کے لئے کوشش کریں۔ بلکہ میرا یہ مطلب تھا۔ کہ دھرم کو ہر سمے ملحوظ خاطر رکھ کر ایک باپ کے بیٹوں کی مانند اکٹھے ہو کر اور اُس کی آگیا پالن کو مد نظر رکھ کر دیش اُنتی کے لئے کوشاں ہوں۔ کیونکہ دھرم کے بغیر انسان کبھی بھی سداچاری نہیں بن سکتا اور سداچاری بننے کے بغیر کبھی بھی منشیہ پر اُپکار نہیں کرسکتا۔ اسلئے دھرم کو اُنتی کی بنیاد سمجھنی چاہئے۔ کہ جسپر سدھار کی عمارت پختہ طیار ہوسکتی ہے۔

بعد دوپہر کے حسب معمولی بھجن ہوئے۔ زاں بعد شنکا سمادھان کا وقت آگیا۔ اول ڈاکٹر کرتار سنگھ جی نے ستیارتھ پرکاش کے اُس حصہ پر اعتراض کیا کہ جس میں بیان ہوگیا ہے کہ گُن کرم سوبھاؤ کا ورن ہے۔ سردار صاحب کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا۔ کہ اگر دوجت رنگ و قد و قامت کا استری کے ساتھ شادی نہ کیجاوے۔ تو اُس غریب کو کون گرہن کریگا۔ اس کا اتر پنڈت آتمارام جی نے یتھا یوگ دیا یعنی یہ کہ ایسے رنگ و روپ قد و قامت والی استری کیساتھ ویسے ہی رنگ و روپ و قد و قامت کا منشیہ شادی کر لیوے۔ لیکن سردار صاحب کی تشفی اسلئے نہ ہوئی۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں کیوں اس طرح سے نہیں لکھا گیا۔ اس کے بعد ایک مولوی صاحب نے ایشور جیو اور مادہ کی قدامت پر سوال کیا۔ جسکا جواب ماسٹر لچھمن داس جی نے قابلیت کیساتھ دیا۔ سب سے آخیر کا سوال ہمارے پُرانے رفیق بدر الدین صاحب قریشی سپرنٹنڈنٹ کا تناسخ کے مسئلہ اور ویدوں کے خاص رشیوں پر نازل ہونے کا تھا۔ اس کا جواب ہمارے لائق بھائی لالہ گنیش داس جائنٹ سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ نے دیا چونکہ وقت ہوچکا تھا

...llection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلئے مباحثہ ختم کرنا پڑا۔ اس کے بعد پنڈت آتما رام جی نے وید پرچار اور گروکل کی ضرورت کو سامعین کے دلوں پر نقش کر کے ایک رو رواں بہی۔ ان کو حتی الامکان مدد پہونچانا کس قدر ہم سبھوں کو لازمی ہے۔ چنانچہ لیکچر کے ختم ہوتے ہی سکرٹری آریہ سماج نے بھکشا پاتر میز پر رکھ کر سامعین سے استدعا امداد کی بذریعہ چند الفاظ کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ مبلغ ۵۵ روپیہ نقد اور مالغہ کا وعدہ ہوا۔ جس حساب سے کہ امسال کل چھ سو چونسٹھ روپیہ وصول اور وعدہ کا ہوا۔ جو بمقابلہ چار سو پچپن روپیہ وصول اور تقریباً ایک سو روپیہ وعدہ جملہ پانچ سو پچپن روپیہ چندہ سال گذشتہ کے زیادہ کامیابی اظہر من الشمس کر رہا تھا۔ رات کے وقت نیوگ کے مسئلہ پر لالہ گنیش داس جی کا خاص اور دلچسپ لیکچر ہوا جس میں اُنہوں نے نقلی و عقلی دلائل سے اس اہم مسئلہ پر بہت لیاقت اور خوبی سے بحث کی۔ ۲۶ ستمبر کی شام کے ۷ بجے پھر ایک لیکچر شدھی کے مسئلہ پر آں صاحب کا لوگوں کی سفارش پر کرایا گیا۔ جس سے شروتا گن بہت مستفید ہوئے اور جلسہ بعد بجا لانے شکریہ منصف و عادل بادشاہ ایڈورڈ ہفتم جکی زیر حکومت ہر ایک مذہب و ملت کو اپنے اپنے خیالات کو کامل آزادی کے ساتھ اظہار کرنے کی جرات حاصل ہے۔ و اہالیان سکول و میونسپلٹی کوہ مری جکے زیر سایہ یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر ایشور پر ماتما کہ جو ایسے ایسے شُبھ کرم نرو گھن سمپورن کرتا ہے ختم ہوا۔ اس جلسہ کے متعلق ایک امر خاص ذکر طلب یہ بھی ہے کہ باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی خاطر داری اور کھان پان کا انتظام ہمارے سناتن دھرمی بھائی منشی رام سرن داس جی نے قابل تحسین کیا جس کے لئے آریہ سماج اُن کا شکر گذار ہے علاوہ ازیں اس موقعہ پر آریہ سماج راولپنڈی نے خاص امداد جلسہ مذکور کی کامیابی میں بذریعہ اپنے اُپدیشکان و بھجن منڈلی دی۔ کہ جس کے لئے سماج مذکور کے لائق ممبران و عہدہ داران مستحق شکریہ آریہ سماج کوہ مری کے ہیں لیکن برعکس اس کے ہم اس کم توجگی کے اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جو شرمیتی آریہ پرتی ندہی سبھا نے ہمارے مبذول فرمائی ہے۔ باوجود اس کے کہ جلسہ مذکور کی تاریخ مقرر کرنے سے پیشتر اُن سے پوری امداد کا وعدہ لیا گیا تھا تاہم ان کی جانب سے اس موقعہ پر باوجود خط و کتابت کے بھی کوہ مری کے تعلیم یافت لوگوں کے کانوں میں ویدوں کا اُپدیش پہنچانے اور اُن کے دلوں سے غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے صرف ماسٹر لچھمن داس جی رام گڑھی اور ٹھاکر پروین سنگھ جی بھجنیک ہی جلسہ کو سوشوبہت کرتے رہے۔

راقم

آریوں کا متر کالیسرن سکرٹری آریہ سماج مری

گرنتھ صاحب کی تعلیم

نمبر ۱

وید

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس چیز کی بابت ہم اول ہی اول کسی نہ کسی طرح سے کسی قسم کے خیالات لے لیتے ہیں۔ بلا تحقیقات اُن کو ویسے ہی مانتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے ہی بہت دفعہ آریہ پرشوں کیساتھ ایک وشے میں میری بات چیت ہوئی۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ زبانی جمع خرچ تھا۔ اسلئے اسپر اس کو زیادہ نوٹس لینے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اب یہ بات زبانی جمع خرچ سے بہت بڑھ گئی ہے۔ ان خیالات کے پرچار نے یہاں تک ترقی کی ہے۔ کہ اچھے اچھے بڑھی مان آریہ بھاسد اس معاملہ کو اخبارات تک لے گئے ہیں۔ اور وہ اس دُھن میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ سکھ گوروں نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور وہ سب کے سب آریہ تھے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہمارے بھائی یہ رائے رکھنے والے ہوگئے ہیں کہ گرنتھ صاحب کے بنا آریہ سماج ترقی نہیں کر سکتا۔ آریہ سماج کو گرنتھ صاحب ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ مہابھارت کے بعد ویدی کوئی پستک ہوا ہے۔ تو گرنتھ صاحب ہی۔ وغیرہ وغیرہ۔"

اخباروں کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہمارے بھائی سکھ گوروں کو ویدک دھرم پرچارک ثابت کرنے کے لئے لیکچر دے رہے ہیں۔ جب ان خیالات نے یہاں تک زور پکڑ لیا ہے۔ کہ ہمارے بھائیوں کے خیالات کے بموجب آریہ سماج گرنتھ صاحب کے بغیر ترقی ہی نہیں کر سکتی۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو مجھے اپنا فرض محسوس ہوتا ہے۔ کہ میں بھی اس وشے کے متعلق جو کچھ میری رائے ہے پرگٹ کروں میں کسی آریہ سبھاسد یا آریہ اخبار کا نام نہیں لکھوں گا۔ کیونکہ اس طرح آپس میں فضول بحث چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ جو کہ میرا مدعا ہرگز نہیں۔ غرض اس لیکھ کی صرف یہ ہے کہ میں یہ ثابت کروں کہ ہمارے یہ خیالات بلا سوچے سمجھے اور بلا تحقیقات کئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ گرنتھ صاحب کی نسبت کوئی رائے قایم کی جاوے۔ ہمارا کوئی کردہ ہونا چاہئے۔ کہ پہلی بیکار آنندولن کرکے یہ

کو کیا جاوے۔ جو گرنتھ صاحب کے اندر کس پرکار کا اپدیش ہے۔ اتھروا کس پرکار کے مت کا پرتپادن کیا ہوا ہے۔ بلا پوری پوری تحقیقات کے کسی پستک کی نسبت رائے ظاہر کر دینا ہی غلطی میں پڑنا ہے۔ جیسا کہ نانک صاحب وغیرہ نے بغیر ویدوں کے پڑھے ان کی نسبت رائے قایم کی اور سخت ہی غلطی کھائی

نانک صاحب وغیرہ کے ویدوں کی نسبت خیالات تھے۔ کہ وید ایشور کی طرف سے ہیں۔ سو یہ خیالات ان کے اس وجہ سے نہیں تھے کہ انہوں نے ویدوں کو سانگ اپانگ پڑھا تھا بلکہ کیول اس وجہ سے کہ ہندوؤں میں انہوں نے جنم لیا تھا۔ اور ان کے ساتھ ہی ان کے زیادہ تر تعلقات تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود ان خیالات کے کہ وید ایشور کی طرف سے ہیں سکھ گوروں کے وہ تمام خیالات فروعات میں بھی عام ہندوؤں سے ملتے جلتے ہیں۔ کیونکہ ان کی رائے محض سنی سنائی باتوں پر تھی۔ نہ کہ کسی ذاتی لیاقت پر مبنی۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ کہ نانک صاحب وغیرہ سنسکرت بالکل نہیں جانتے تھے۔ جو کہ پھر کبھی اوشیکتا ہوئی تو لکھا جا سکتا ہے۔ اس وقت اس بات سے کوئی خاص مطلب نہیں۔ اسی وجہ سے جو کچھ خیالات کہ انہوں نے ہندوؤں سے لئے۔ انہیں کے مطابق شبد بنائے۔

یہاں میں طوالت کو چھوڑ کر مشتے نمونہ از خروارے مختصراً عرض کروں گا کہ ہندوؤں کے خیالات کی گرنتھ صاحب کے ساتھ کس طرح سے مطابقت ہے ہندوؤں میں عام طور پر یہ خیال پرچلت ہے کہ وید برہما پر نازل ہوئے۔ اور اس خیال کو لے کر آریہ سماج کے برخلاف منشی اندرمن وغیرہ نے پستکیں لکھیں۔ کیونکہ آریہ سماج مانتا ہے کہ وید اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرہ پر نازل ہوئے اس خیال کو لے کر نانک صاحب نے مذکورہ ذیل شبد بنا دیا۔

نابھ کمل تے برہما اپجے
بید پڑھے مکھ کنٹھ سنوار

یہ گرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۱ چوپدے گھر ۱ شبد ۲ کی پہلی تک ہے۔ اس سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نانک صاحب کے اپدیش کے بموجب وید برہما پر نازل ہوئے۔ بلکہ برہما کی پیدائش کا صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ جو کہ ہندوؤں کا بعینہ خیال ہے۔ برہما وشنو کے ناف کمل سے پیدا ہوئے۔ علاوہ ازیں گرنتھ صاحب میں اور بھی نانک صاحب کا ایسا ہی اپدیش ملتا ہے۔

سام وید رگ یجر اتھرون
برہمے مکھ مایا ہے ترے گن

(گرنتھ صاحب۔ راگ گوجری۔ محلہ ۱ چوپدے گھر ۱ شبد ۲۔ تک ۱)

یہ مسئلہ اس جگہ ختم ہی نہیں ہو گیا۔ بلکہ ان سے اگلے گرو برابر اس بات کا پرچار کرتے رہے چنانچہ نانک صاحب کے بعد انگد صاحب گدی نشین ہوئے انہوں نے بھی اس خیال کی تائید میں یہ شبد کہا:-

برہما وشنو مہیش دیو اپائیا
برہمے دتے وید پوجا لائیا

(آدگرنتھ صاحب۔ راگ سارنگ کی وار محلہ ۲۔ شلوک ۱۲)

اور ہندوؤں کا یہی سدھانت ہے۔ کہ آدی سرشٹی میں پہلے برہما وشنو اور مہیش تین ہوئے۔ اور پرمیشور نے چاروں وید برہما پر نازل کئے۔ آگے چل کر یدی گرنتھ صاحب کا بغور مطالعہ کیا جاوے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ تیسرے سکھ گرو امرداس صاحب نے بھی اسی خیال کو پھیلایا۔ اور اسی کے حق میں شبد کہے جیسا کہ

"چارو وید برہما کو دئے پڑھ پڑھ کرے وچار"
(راگ آسا اشٹ پدی محلہ ۳۔ شبد ایک ۲)

اس سے آگے بڑھتے اور چلتے سکھ گرو ارجن صاحب کی بانی پر اچھی طرح وچار کیجئے وہاں بھی آپ کو یہی خیال ملیگا۔ وہ راگ سوہی محلہ ۵ چھنت شبد ۲ تک ۱ میں فرماتے ہیں

بانی برہما وید دھرم درڑھ پاپ
تجایا بلی رام جیو

طوالت کے خوف سے میں زیادہ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ کیول ایک شبد اور لکھوں گا۔ جس سے آپ کو اور بھی اچھی طرح پتہ لگ جاویگا کہ گرنتھ صاحب نے ویدوں کو سچے ماننے والے ہندوؤں کی طرح ان بیچاروں کی کیا درگت کی ہے

سام دنام وید ہے سیت امبر بھیکھ میں رہتے
ساچ رہے سب کو سچے سما وے
۲- رگ دنام وید ہے رہا ہر پرو۔ رام نام
دیوا ہیر نیو
نام لیاں پراچھت جائے۔ نانک تو مجھ استری
۳- یج دیجر وید ہے جو جیلی چندراول۔
کاہن کرشن جادو بھیا
پار جاد گوپی لے آیا
بندرابن میں رنگ کیا
۴- کل میں اتھرو وید ہوا
نام خدائی اللہ بھیا
نیل وستر لے کپڑے پہنے۔ ترک پٹھانی عمل کیا
۵- چاروں وید ہوئے سچیار پڑھے گئے تن چار ودیا
(راگ آسا کی وار۔ محلہ پہلا۔ شلوک ۱۳)

کاہن جی اور گوپیاں تھا چندراول سبھی اور بندرابن سب کچھ ویدوں میں بھر دیا ہے اور یہی نہیں۔ بلکہ بیچارے اتھرو وید کی تو ست یگ نیہ آدی یگیوں میں ہستی ہی اڑا دی

اور کل یگ میں اس کی اُتپتی بتلائی۔
ہمارے آریہ بھائی بلا تحقیقات کئے "چاروں وید ہوئے سچیار" پرمت ہو جاتے ہیں۔ اور مزید تحقیقات کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ گرنتھ صاحب کے اندر کیول ویدوں کو ہی ستیہ نہیں مانا۔ بلکہ پُرانوں کو بھی دھرم گرنتھ تسلیم کیا ہے اور جیسا کہ ویدوں کو ایشور کی طرف سے مانا ہے۔ ویسا ہی پرانوں کو غرضیکہ ویدوں اور پُرانوں میں کسی قسم کا بھید ہی نہیں رکھا۔ اس کو میں اگلی دفعہ ثابت کروں گا

راقم
سوم ناتھ از گُروکل بھونی

دریائے اسلام میں تلاطم

آج کل دریائے اسلام میں جو تلاطم جوش زن ہے۔ اس سے شائقین اخبارات واقف ہونگے کہ انگریزی دان تعلیم یافتہ مسلمان اس کوشش کے درپے ہیں۔ کہ اسلام کی شکل و شباہت سر سے پیروں تک تبدیل کر دی جاوے۔ ہاں پُرانے سٹے کے مولوی اور مُلّاں یا اُن کے چیلے چانٹے (معلوم نہیں کیوں) اسلام کو موجودہ اسلام میں ہی جیُوں کا تیُوں اور وہیں کا وہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں موخرالذکر اصحاب سخت غلطی پر ہیں۔ کہ انسانی قواعد اور قوانین ہرگز ہرگز ترمیم نہیں ہوا کرتے۔ اور اسلئے اگر باسمجھ اور تعلیم یافتہ اصحاب اسلام سے نقائص دور کرنے میں کوشاں ہو رہے ہیں تو کسی کو ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ بسر و چشم قبول کرنا چاہئے۔ کیونکہ موجودہ اسلام میں دھرا ہی کیا ہے۔ کہ جس پر وہ اسقدر بضد ہو رہے ہیں۔ اور اڑے بیٹھے ہیں۔

ماہ اگست ۱۹۰۱ء کے آریہ مسافر میگزین میں میں نے "اسلام اور اس کا ویدک دھرم کی طرف رُخ" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جس میں جناب میرزا حیرت دہلوی کی کتاب موسومہ "مقدمہ تفسیر القران" کے حوالجات سے بتلایا تھا۔ کہ مسلمانوں کے فخر اور سرتاج میرزا حیرت دہلوی (۱) سائنس اور مذہب کا گہرا تعلق (۲) دُنیا کی پیدائش کا زمانہ غیر محدود (۳) حیوانات میں روح اور (۴) روح کو ہمیشہ سے مانتے ہیں۔ جو کہ موجودہ دین اسلام کے عقائد کے سراسر خلاف ہے۔ نہ صرف یہی کہ اسلام کے مذہبی اصولات و عقائد سے لکھے پڑھے اور سمجھدار اصحاب ناراض ہیں۔ بلکہ وہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کو چھوڑ کر مفصلہ ذیل اہم امور میں باقی مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھتے ہیں اور اپنے دعاوی کو دلائل کی بنا پر ثابت کرتے ہیں۔ اور اس بات کو مسٹر سجاد حیدر صاحب بی اے نے "ہندوستان ریویو" مطبوعہ ماہ اگست میں "کیا تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایک الگ فرقہ نہیں" کا عنوان دیکر واضح کر رہا ہے کہ (۱) اسلام کثرت ازدواج کو جائز نہیں رکھتا۔ (۲) اسلام میں پردہ کی تاکید نہیں (۳) ازروئے شرع معاملات تجارت میں سود لینا جائز ہے (۴) طلاق کے بارے میں کسی حد تک احکام سخت ہونے چاہئیں (۵) قانون وراثت اور دیگر قوانین متعلقہ تمدن ناقابل ترمیم نہیں ہیں۔ (۶) بسا اوقات روایات قومی بالائے طاق رکھ دینی چاہئیں۔ (۷) قرآن شریف کی تعبیر کرنے میں علوم جدیدہ کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ انسانی علوم میں جس سے آخیر ترقی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کی تفسیر کرتے وقت زیر نظر ہے۔ صرف مسٹر سجاد حیدر صاحب ہی اسلام کے مجوزہ تمدنی قواعد سے ناراض نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے فخر آزیبل مولوی شاہ دین صاحب بی اے (جو کہ قرآن کو موجودہ سائنس کی تابع کرنے والے ہیں) بھی اسی گروہ میں شامل ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ نماز کے تقرر اوقات کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور روزہ مُضر صحت ہے۔ ضبط اوقات نماز جو کہ اور روزہ سوسائیٹی کی ابتدائی حالت میں تو مناسب حال تھے۔ مگر اب اُن کی کوئی ضرورت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ (ہندوستان ریویو ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء) ایسی اور ان جیسی باتوں کو اسلام کی ترمیم میں پیش ہوتے دیکھ کر میرزا غلام احمد صاحب قادیانی سخت گھبراہٹ میں ہیں۔ چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اور بہت بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے۔ جو ملحدانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اور اپنی طرز بود و باش اور رفتار و گفتار میں عیسائیت کے اثر سے متاثر ہیں وہ مسلمان، نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت اور مخلوق ہے۔ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئی ہے۔ اور کالجوں میں اُس کی تربیت ہوئی ہے وہ خدا تعالے کے کلام کے بجائے فلسفہ اور طبیعات کی قدر کرتی ہے۔ اور اس کو مقدم اور ضروری سمجھتی ہے۔ اسلام اُس کے نزدیک عرب کے جنگلوں کے حسب حال تھا۔ ان باتوں اور حالتوں کو جب میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ میں دوسروں کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ کہ آج اسلام ان مشکلات اور آفتوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کی اولاد کی . . . . . . یہ حالت ہو رہی ہے۔ جو وہ اسلام کو اپنے مذاق ہی کے خلاف سمجھتے ہیں"
الحکم جلد ہفتم نمبر اول مطبوعہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دیا ہے۔ اسلام میں اس زوردار تلاطم کو دیکھ
کر جو کہ تعلیم یافتہ صاحب کے دل میں جوش زن
ہے۔ یقین پڑتا ہے کہ موجودہ اسلام کی شکل
وشباہت اور چال ڈھال میں نمایاں فرق آنیوالا
ہے۔ چونکہ انگریزی دان تعلیم یافتہ اسلامی فرقہ
اسلام اور قرآن کی نقلی دلائل منطق و فلسفہ
اور سائنس کی طرف تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
وہ چاہتے ہیں کہ اسلام اور قرآن کے ماتھے پر
کے بدنما داغ اور سیاہ دھبے دھو کہ انہیں اکثر
اوقات عقلمندوں کے ساتھ بات چیت کرتے
وقت پیچھے انہیں کرنے کے لئے مجبور کیا کرتے ہیں
دور کریں۔ اسلئے میرے اور دیگر علماء اسلام
کو گھبرانا اور ناراض ہونا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ
یہ کام تعلیم یافتہ فرقہ کے کچھ اپنے گھر کا نہیں
بلکہ ان بیچاروں کی تمام کوشش جانفشانی
اور عرقریزی تمام اسلام کی بہتری اور بھلائی
کے لئے ہے۔

راقم
گوروسپاہا

گروکل کی سیوا

قربان پنڈت کالورام جی مٹ فرمیا میر نے جب سے
برخاستہ سے گروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا کام لیا
ہے گروکل کا وناش کام کرنے والے ایک سو آریہ پرش
نکلتے تو اب تک گروکل کی عمارت کا کام کہاں سے
کہاں پہونچ گیا ہوتا۔ پنڈت کالورام جی کے پاس
ایک عمدہ سرمہ ہے۔ جو ہر شخص کو دیتے ہیں
بشرط آرام ہونے کے گروکل کی نقد دھن سے
مدد کریں۔ چنانچہ گذشتہ چند ماہ میں مہاشے
ہرداسنگھ جی نے ایک صد روپیہ محض سرمہ سے
لوگوں کے آرام ہونے پر بھیجا ہے۔ اسی طرح سیال
کے مہاشے راجچند جی نے ۵۰ روپیہ سرمہ کے بدلے
گروکل کے لئے بھیجے ہیں۔ اس کے علاوہ گذشتہ
سال حسب وعدہ پنڈت کالورام جی نے نقد روپیہ
دو بار کر کے بھیجا تھا۔ اور اب ۲۰ اکتوبر کو گروکل
بھومی میں تشریف لا کر [illegible] دئے ہیں۔ جس کے
ساتھ مفصلہ ذیل خط ان کا قابل ملاحظہ ہے۔

(ایڈیٹر)

میں جسوقت فروری سنہ ۱۹۰۴ میں گروکل کے
جلسہ میں گیا تھا۔ تو مہاتما پنڈت منشی رام جی سے
درخواست کی تھی۔ کہ اسوقت بہت سے معزز
صاحبان گروکل کے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے
ہیں۔ جن میں سے دو صد ایسے آدمیوں کی ایک
کمیٹی بنائی جائے۔ جو اس لائق ہوں کہ ہر ایک
آدمی پانصد روپیہ آئندہ جلسہ تک اکٹھا کر
کے گروکل میں بھیجنے کے لئے پرتگیا کرے
مگر مہاتما جی نے اس بات کو کسی خیال سے سویکار
نہ کیا۔ مگر میں نے جلسہ میں کھڑے ہو کر صاحبان
سے عرض کی۔ کہ مہربانی کر کے اس طرح روپیہ
اکٹھا کرنے کی پرتگیا کریں۔ اور میں نے خود بھی
اسوقت کہہ دیا۔ کہ میں اگلے سال تک پانصد
روپیہ اکٹھا کر کے روانہ کر دونگا۔ اور کئی ایک
صاحبان نے حاضرین میں سے تھوڑی تھوڑی
رقم اکٹھا کرنے کے لئے پرتگیا کی۔ لیکن میری
پرتگیا کے بعد میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا
کہ میں سنہ ۱۹۰۳ء میں پانصد روپیہ اکٹھا
کر کے روانہ کر چکا ہوں۔ اب شاید مجھکو مشکل
پڑے۔ لیکن وہ نیا کاری پرماتما جو کہ ہر ایک
دھرم کاریہ میں مدد کرتے ہیں۔ ان کی کرپا سے
میرا اتساہ کم نہ ہوا۔ مارچ سے لے کر جولائی
تک جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں کرتا رہا۔ جس کی
فہرست اس واسطے روانہ کی گئی۔ کہ میری ایک
فہرست ایک سو روپیہ کی شایع ہو چکی ہے
اور چار سو تین روپیہ کی فہرست نہ شایع ہوئی
اس خیال میں تھا۔ کہ پہلے یہ فہرست شایع
ہو جاوے۔ اور روپیہ جن کا کہ میں ٹکٹ
فروخت کر چکا ہوں وصول ہو جاوے۔ تو
دوسری فہرست شایع کرنے کے لئے روانہ
کروں۔ اس خیال پر کہ جو چار سو تین روپیہ میں
بھیج چکا ہوں۔ اس سے قریباً ۵۰ روپیہ
لوگوں سے ابھی تک وصول ہی نہیں ہوئے
جو کہ میں نے اپنی گرہ سے ڈال کر روانہ کئے
تھے۔ اور ان صاحبان کی طرف خط وکتابت
کر رہا ہوں۔ مگر تاحال روپیہ ان صاحبان نے
ارسال نہیں فرمایا۔ امید ہے کہ ان مہاشیوں
سے روپیہ وصول نہ ہو جانے پر فہرست اور
باقی ماندہ روپیہ روانہ کیا جاویگا۔

(۲) اس عرصہ میں میری طبیعت کچھ علیل
رہنے لگی۔ اور میں نے تین ماہ کی رخصت
برائے تبدیلی آب وہوا حاصل کی۔ جو کہ ۸۔ اگست
سنہ ۱۹۰۴ء کو میانمیر سے روانہ ہو کر ڈلہوزی
پہونچا۔ اور ہزاروں دھنیہ واد پرماتما کا کرتا
ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے مہاتما پنڈت بخشیش سنگھ
پریذیڈنٹ آریہ سماج ڈلہوزی۔ لالہ راجمیداس
خزانچی ڈلہوزی۔ باوا دیوا سنگھ بیدی ناظر
ڈلہوزی۔ لالہ رلارام ٹھیکہ دار ڈلہوزی کا تہ
دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے میری پرتگیا
پورن کرنے میں پہلے تین صاحبوں نے چندہ
اکٹھا کرنے میں مدد دی۔ اور چوتھے صاحب
لالہ رلارام ٹھیکہ دار نے اپنے دھرم بھاو
اور فراخدلی سے مبلغ ۵۰ روپیہ واسطے
بنانے کمرہ گروکل میں دان دیا۔ جو جلدی
ہی پنڈت منشی رام جی کی سیوا میں روانہ
کیا جاویگا۔ اسوقت میں لالہ رلارام جی کی
کارروائی بیان کرنے سے نہیں رک سکتا
یہ وہ صاحب ہیں جن کے سر پر آریہ سماج
ڈلہوزی چل رہی ہے۔ بسبب نہ ہونے

نام چندہ دہندگان	گروکل بلڈنگ	گروکل ایک روپیہ فنڈ	جلال پور سکول پاٹشالہ	آریہ سماج مندر
لالہ رلا رام ٹھیکہ دار ڈلہوزی	صما ہ	+	صہ ر	عہ
لالہ نانک چند ٹھیکہ دار	+	+	عہ ر	+
سیٹھ ڈونٹ سوداگر ڈلہوزی	+	ے ر	+	+
لالہ گنیش داس گورکھا کلرک	+	عہ ر	+	+
لالہ ایشر داس سب اورسیئر	+	عہ	+	۸ ر
مسٹر ... جج سب ڈویژنل افسر	+	[illegible]	صہ ر	صہ ر
چودھری اروڑ چند ٹیلر ماسٹر	+	+	+	صہ ر
نتھومل سالگ رام ساہوکاران	+	صہ ر	صہ ر	صہ ر
ڈلہوزی بازار کولیکشن	+	[illegible]	+	+
ڈاکٹر ٹیک چند صاحب	+	سے ر	+	ع
لالہ مہر چند گماشتہ کمسریٹ	+	+	عہ ر	+
سب کنڈکٹر ہیب صاحب	+	+	+	عہ ر
پنڈت کاہن چند سپرنٹنڈنٹ ڈلہوزی	+	+	+	عہ ر
لالہ دیوراج خزانچی منشی مہر ملتان	+	+	+	عہ ر
لالہ ہردیال سوداگر ڈلہوزی	+	+	+	ع
لالہ موتی رام سوداگر	+	ع	+	+
سیٹھ ڈی ایم مہربان جی سوداگر	عہ ر	+	+	ع
لالہ چرنجی لال میونسپل کلرک	عہ ر	عہ ر	+	+
لالہ موتی رام سوداگر	ع	+	+	+
لالہ جگن ناتھ سنگتیر	+	+	+	عہ ر
لالہ جیوا رام ٹانگہ ایجنٹ ڈلہوزی	+	+	+	عہ ر
لالہ منالچند عرائض نویس ″	+	+	+	عہ ر
لالہ دھنپت رائے بزاز ″	+	+	+	ع
لالہ نانک چند وکیل ریاست چانبہ	+	عہ ر	+	+
سارجنٹ سنانڈرسن	+	عہ ر	+	+
باوا دیوا سنگھ بیدی	+	عہ	+	+
بابو شاداس ریڈر گورداسپور	+	پہ ر	+	+
بابو کھچل رام سب ڈویژنل افسر کلکوہ	+	ے ر	عہ ر	عہ ر
لالہ بیجناتھ ٹھیکہ دار بکلوہ	+	عہ ر	عہ ر	عہ ر
بھانو ٹھیکہ دار قصوہ	+	عہ ر	عہ ر	عہ ر
میراں بخش ٹھیکہ دار	+	+	ع	+
بلبون بازار کی اگراہی	+	[illegible]	عہ ر	+
بابو دینا ناتھ	+	صہ ر	+	+

آریہ مندر کے اُنہوں نے ایک مکان ... روپیہ سالیانہ کرایہ پر لے کر آریہ سماج کے واسطے دیا ہوا ہے۔ جسمیں کہ آریہ سماج کے جلسے ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں آریہ سماج کے پریذیڈنٹ لالہ رلا رام ٹھیکہ دار و باقی عہدہ داران و ممبران آریہ سماج ڈلہوزی نہایت ہی اُتساہ سے کام کر رہے ہیں اور بہ سبب ہونے اچھے چال چلن کے پبلک پر اچھا اثر ڈال رہے ہیں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ یہ آریہ سماج دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

(۳) میں نے اسجگہ آکر حسب ذیل چندہ اکٹھا کیا ہے۔

گروکل بلڈنگ فنڈ	صما ہ
ایضاً ایک روپیہ فنڈ	[illegible]
جلال جٹان سکول دیونری پاٹشالہ	[illegible]
آریہ سماج مندر میانیر	[illegible]
میزان	[illegible]

کُل روپیہ ہر ایک فنڈ کو جلدی روانہ کیا جاویگا

(۴) میں اپنے بھائیوں دان دہندگان کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے مجکو اپنی فراخ دلی سے دان دیکر میرے حوصلہ کو دو بالا کیا کہ میں دو بستیوں میں جا کر ہم کاریہ کے لئے بھکشا مانگ کر اپنا فرض ادا کروں۔ اور امید ہے کہ مجکو مہاں پتا اس قدر بل اور اُتساہ دیں گے کہ جو کچھ رقم میں نے اپنے ولی میں واسطے مندرجہ بالا فنڈوں کے پرتگیا کی ہوئی ہے۔ جلدی پورا کریں گے۔ کیونکہ میں نربل سوائے پرماتما کے بل کے اور سہائتا کے کچھ نہیں کر سکتا

(۵) لالہ رلا رام ٹھیکہ دار و لالہ نانک چند ٹھیکہ دار کا میں بر امشکور ہوں جنہوں نے بازار کی اگراہی میں مدد دی۔

دان دینے والے اصحاب کی مفصل فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نام چندہ دہندگان	سمرو کنی بلڈنگ	گرو کل ایک روپیہ	جلالپور سکول دیہات	آریہ سماج جھنڈ ریاہمیر
لالہ جیکشن داس امرتسر	+	+	صہ ر	صہ ر
بھائی رام سنگھ امرتسر	+	+	صہ ر	صہ ر
پنڈت بھیمسین داس صاحب وکیل جھنگ	صہ ر	+	+	+
میزان	صمالعہ ر	بیہ ر	لوسہ	للعہ

آریہ سماجک خبریں

علاقہ سانبہ وال کے رہتیوں نے شدھی کی درخواست ڈھیانہ آریہ سماج میں بھیجی ہے۔ لیکن اُن کی شدھی میں کئی کارنوں سے ولمبہ ہو رہا ہے۔ ایہر مہاشے اچھر رام جی اُپ منتری آریہ سماج بھلوہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر پرتی ندہی سبھا ایک پنڈت بھیج دیوے جو شدھی کے کام سے واقف ہو دی تو وہ اس علاقہ میں بہت کچھ کام کرسکتا ہے۔ کیونکہ مجھے سٹیشن سے باہر جانے اور سیوا کرنے کی اجازت نہیں مل سکتی۔

منتری آریہ سماج سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ کہ آیندہ تمام خط و کتابت بنام مہاشے گنگا رام جی منتری آریہ سماج سیالکوٹ کے پتہ پر ہونی چاہئے

آریہ سماج ریاست رامپور کا پانچواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰۔۱۱ و ۱۲۔ نومبر ہوگا۔ آریہ پُرش پدھارنے کی کرپا کریں۔ مہاشے و بھجن منڈلیاں کرپا کرکے پدھاریں
(شب مہائے منتری)

رامپور آریہ سماج کی جانب سے ایک بھجن منڈلی ضلع میں پرچار کر رہی ہے۔ جو پنڈت واسدیو۔ وید گ رام سروپ اور اور مہاشیوں کے بنائے بھجن اُنتائے گاتی ہے جس سماج کو ضرورت ہو وہ منتری آریہ سماج رامپور سے خط و کتابت کرکے منگوا سکتی ہیں۔

افسوس۔ کہ رائے تیج رام صاحب ڈویژنل انجنیئر جموں کی دھرم پتنی کا بیوقت دیہانت ہوگیا۔
(ببلا رام منتری آریہ سماج جموں)

۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو پنڈت للتا پرشاد جی نے علاقہ لیہ میں ویدک دھرم پرچار کیا۔ ۷۔ ستمبر کو آپ کا ویاکھیان دیوتا وشئیہ پر ہوا۔ ۱۸۔ ستمبر کو یہاں مہاشے ہیرا رام جی نے آریہ ورت کی نازک حالت پر ویاکھیان دیا۔ مندر کے لیے للعہ روپیہ اکٹھا ہوگیا ہے۔
(منتری)

جڑھیاول ضلع مظفر گڑھ میں میلہ گوگال پیر کے موقعہ پر جہاں ہزاروں آدمی جھنڈی چڑھانے کے لئے آئے ہیں۔ آریہ سماج کی جانب سے دور دور تک پرچار ہوا۔ مولراج سنگھ پردھان آریہ سماج جڑھیاول

چکوال آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر ہیرا نند جی پردھان۔ لالہ ہیرا نند جی دوکاندار اُپ پردھان۔ بابو سُندر داس جی منتری۔ مہتہ لال چند جی اُپ منتری۔ لالہ شورام جی پستکادھیکش

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۴ دسمبر کی شام کو ہوگا۔

لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷۔ ۲۸ ۲۹ و ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۷۔ نومبر بوقت ۴ بجے شام ہوگا۔

مہاشے رام سروپ جی منتری آریہ سماج نگینہ سوچت کرتے ہیں۔ کہ اس سماج میں نگینہ شاستر ارتھ سے تمام اخراجات کے بعد مبلغ ۳۰۰ روپیہ نقد بچ رہا ہے۔ ایک سو روپیہ ندہی کا اور ملاکر اب مستقل مکان بنانے کا ارادہ انترنگ سبھا نے کر لیا ہے۔ جیکے لئے اندازاً ۱۲۰۰ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

آریہ سماج جھنور ضلع میرٹھ کا سالانہ جلسہ

۲۳۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ کو سماپت ہوا۔ انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا

مہاشے پرتھوی سنگھ جی	پردھان
مہاشے روپ رام جی	اُپ پردھان
" گنگا سہائے جی	منتری
" مائی دیال جی	اُپ منتری
" جیمل سنگھ جی	پُستکادھیکش
" ہکیم سنگھ جی	کوشادھیکش

ضروری اطلاع ۔ آریہ سماج فیض آباد کا سالانہ جلسہ جو ۲۳ لغایت ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء کو ہونا قرار پایا تھا۔ بوجہ لکھنؤ سماج کا جلسہ قریب اُسی تاریخ کے ہونے کے اب ۲۰۔ لغایت ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ سنیچر و اتوار کو ہوگا۔ لہذا جملہ سنیاسی مہاتما۔ اُپدیشک و دیگر آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ تاریخ جلسہ سالانہ فیض آباد ۲۸۔ لغایت ۳۰۔ اکتوبر پر نوٹ فرمائیں۔ و کرپا کرکے ضرور تشریف لاویں

نقل ریزولیوشن نمبر ۱۴۔ مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء انترنگ سبھا آریہ سماج کرنال

رائے تیج رام صاحب ڈویژنل انجنیئر جموں دجوکہ سماج ہذا کے ایک بڑے لائق اور معزز سبھاسد رہ چکے ہیں۔ اور جو وقت کرنال میں تشریف رکھتے تھے اُن کی ذات مبارک سے سماج ہذا کو بہت بڑی تقویت تھی اور ہر قسم کی امداد پہونچتی رہی ہے،) کی دھرم پتنی کے سورگ باش ہونے کی نہایت افسوسناک خبر سُنکر تجویز ہوا کہ بذریعہ پتر رائے صاحب موصوف کی سیوا میں لکھا جاوے کہ صدمہ ناگہانی پر سماج ہذا نہایت رنج اور شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس رنج والم میں رائے صاحب کیساتھ ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور پرارتھنا کرتا ہے کہ ایشور پرماتما اُن کے ہردے میں شانتی اور صبر پروان کریں۔

نرسنگھ داس منتری آریہ سماج کرنال

پالمپور آریہ سماج میں پنڈت دہرم دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب دہرمسالہ کے وارشک اُتسو کے بعد پالم پور کی طرف سے پرچار کرتے ہوئے ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ کو بہوارنہ تشریف لائے۔ پہلے ہی ویاکھیان کا پربندھ لالہ رام سرن شود پُستکوں والے نے کیا ہوا تھا۔ اول ویاکھیان دہرم وشے پر ۱۴ ستمبر کو بوقت شام بازار میں ہوا۔ کئی ایک بہدر پُرش تشریف لائے۔ اور پنڈت جی کی مدھر بانی نے کئی ایک راہ گیروں کو ٹھیرا لیا۔ غرضیکہ ۵۰-۶۰ کس کے قریب دہرم اُپدیش کو سنتے رہے۔ ۱۶ ستمبر کی بیچ سڑک میں جو ایک چھوٹا سا بازار ہے۔ دہرم وشے پر ویاکھیان ہوا۔ اثناء ویاکھیان میں ایک پورانک برہمن رام داس نے کچھ پرشن کئے۔ جن کا پنڈت جی نے اچھی طرح سمادھان کیا

(بھگوان داس گرد آور قانونگو)

ہندوستان میں سب سے پہلا اور نہایت ضروری نیا جلسہ

معزز مذہبی خواہان ملک غور سے سنئے۔ تمام ملک کی قومیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ترقی کرو۔ اور ترقی کا مخزن کہ جس کے لئے تمام قومیں باتفاق رائے چلا رہی ہیں تعلیم نسواں فیمیل ایجوکیشن یا استری شکشا ہے۔ آج تک میرے خیال میں (اگر میں غلطی نہیں کرتا) کوئی جلسہ یا کانفرنس اب تک نہیں ہوا جس میں یہ وچار کیا گیا ہو کہ بیچاری ظلم رسیدہ استریوں کی شکشا یا تعلیم کیلئے کونسے وسائل اختیار کئے جاویں۔ میں یہ خوشخبری سُناتا ہوں کہ اس اہم اور ضروری وچار کے لئے [illegible] چند پُرشارتھی نوجوان ممبران نے پیش قدمی کر کے اپنی کنیا پاٹشالہ کے سالانہ جلسہ کے ساتھ فیمیل ایجوکیشن کانفرنس کرنیکا ارادہ کیا ہے جس کے لئے ۱۶-۱۷ اکتوبر مقرر کی ہے۔ لہذا بڑے ادب لیکن نہایت زور سے لائق اُپدیشک۔ لیکچرار اور خیرخواہان ملک سے التماس ہے کہ وہ اس مبارک موقعہ پر ضرور تشریف لاویں۔ اور ممبران کی حوصلہ افزائی فرماویں۔ اور انکو پال شرما منیجر کنیا

پاٹشالہ (نجیب آباد)

تہذیب الاسلام

اس کتاب کے طبع ہونیکی وجوہات۔ ضخامت کاغذ چھپوائی وغیرہ کی نسبت ماہ ستمبر کے بعد بذریعہ ستیہ دہرم پرچارک اطلاع دی جاچکی ہے جسپر بہت سی درخواستیں موصول ہوچکی ہیں بعض آریہ پرشوں۔ سماجوں اور آریہ کتب فروشوں کا ۱۰-۲۰-۳۰ بلکہ پچاس تک درخواستیں بھیجنا ثابت کر رہا ہے کہ کتاب شائع ہوتے ہی بہت جلد مہینوں تو کیا بلکہ دنوں میں ختم ہوجاویگی۔ ایسے لوگوں کی سہولیت کے لئے جو اس ایڈیشن کے دیکھنے کے متلاشی ہیں۔ یہ رعایت کردیگئی تھی۔ کہ ایک روپیہ پیشگی بھیجنے والے محصول ڈاک ادا کرکے اُن کے پاس طبع ہوتے ہی نومبر کے شروع میں یہ کتاب بذریعہ پیڈ پیکٹ پہنچیگی۔ جن اصحاب نے مبلغات بھیجدئے ہیں اُنکے نام درج رجسٹر ہوتے جاتے ہیں۔ کتاب چھپ چکی ہے نصف کے قریب لکھی جا چکی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ چھپنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جن مہاشیوں نے ابھی تک اس کتاب کا نوٹس نہیں پڑھا۔ یا پڑھ کر فائدہ نہیں اُٹھایا بلکہ مجھپر سوالات کرکے مزید واقفیت حاصل کرنیکی کوشش کی ہے۔ اُن کی آگاہی کے لئے۔ کتاب تہذیب الاسلام، کیا اور کیسی ہے۔ اسپر تھوڑے سے مختصر نوٹ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(۱) ۱۱۶ فصلوں میں کل مسودہ ختم ہوگا۔
(۲) پہلی جلد تقریباً ۴۰۰ صفحہ میں ختم کی جاویگی
(۳) پہلے ہر ایک فصل میں مختصر سا دیباچہ۔ اس کے بعد ترک اسلام کا اصل اعتراض۔ اس پر علماء اسلام کی جانب سے جوابات پر بحث اور ان اعتراضوں کی تردید۔ آخر میں ویدک سدھانت کا منڈن بمعہ ویدک پرمان۔

ان فصلوں میں بحث کرتے وقت زیادہ تر قرآنی آیتوں کے حوالے جات دئے ہیں۔ ساتھ ہی موقعہ بموقعہ صحیح حدیثوں معتبر تفسیروں۔ اور نہایت مستند عربی لغتوں۔ اور نامور علماء اسلام کے عربی۔ فارسی اور اردو ترجموں کو بھی کہیں پیش کیا گیا ہے۔ شاید ہی کوئی صفحہ ہو جس میں دو چار یا زیادہ قرآنی آیتوں کے مفصل حوالہ جات نہ ہوں۔ عبارت ایسی صاف اور آسان ہے کہ معمولی لیاقت کا اردو دان آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ عوام اور کتب فروشوں کی سہولیت کے لئے دوبارہ عرض ہے کہ

رعایت صرف ۳۰۔ اکتوبر تک ملیگی

پہلا ایڈیشن صرف ڈیڑھ ہزار چھپ رہا ہے جو لوگ ۳۰۔ اکتوبر کے بعد درخواستیں یا روپیہ بھیجینگے اُن کی خدمت میں کتاب ہر حالت میں سب سے اول پیشگی روپیہ بھیجنے والوں کو اس کے بعد ۳۰۔ اکتوبر کے اندر اندر درخواست کرنیوالوں کو۔ اور پھر اگر کوئی کاپی بچ رہی تو مابعد مبلغات یا درخواست بھیجنے والوں کو بھیجی جاویگی۔ ورنہ دوسری ایڈیشن کے لئے چند ماہ تک انتظار کرنی پڑیگی۔

آریہ کتب فروشوں سے مندرجہ ذیل خاص رعایت کی جاتی ہے۔ جسکی میعاد صرف ۳۰۔ اکتوبر تک رہیگی۔

۲۵ کے خریدار کو	[illegible]	فیصدی کمیشن
۵۰ " "	[illegible]	"
۱۰۰ " "	[illegible]	"

خرچ ڈاک و محصول ریلوے بذمہ کتب فروش

کتب فروشوں کو مندرجہ بالا رعایت اسی صورت میں دیجاویگی جبکہ وہ اپنی درخواست کے ساتھ نصف قیمت پیشگی بھیجدینگے۔ اور بقیہ نصف کی وصولی کے لئے وی پی بھیجنے کی تحریری اجازت دینگے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ر

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور پرادن کا درشن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے - متوازی ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ کے علماء کی منصفانہ رائے درج ہیں - حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

اسلامی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۔۔

اپنشد - جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۳) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جسمیں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دُنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱۰ر

الشورو درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پلانا آریہ سماج ملتان - جسمیں جگہ جگہ وید کے پرمان دئے ہیں - قیمت ۴ر

معدن التہذیب یعنی انگریزی طرز ملنے کے قاعدے - سرکار دربار بیاہ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت نوسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۲ر

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سود گنپتہ - نانک شاہی - اوداسی - گنج بخشی - رام رائی ستھراشاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابالالی پران ناتھی - سادہ سنت نامی - شوترائی - رام سنیہی - شونیہ وادی - نرنکاری - ناتھ - چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱ر

نوٹ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۱ر بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ر تمباکو یورپین محققین ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ۱ر

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمن پرچارکوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ گرمیاں کی منگوالیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں سے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی -

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت - ۱ر

فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰ ..

ایرین تہذیب پانی ۱۰۰ ..

ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰ ..

قدیم آریوں میں علم تجربہ کا رواج قیمت ۱۰۰ ..

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ -

قیمت فی جلد ۔۔

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مُفت کلکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دلیسی پرچے کے نئے نمونے و جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں **المشتہر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گربن لدھیانہ پنجاب -

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ۱ ۔ حکمت لطیف یعنی عملی گیان نمبر ۲	۱ ؎
" نمبر ۲ علم الٰہی	۱ ؎
" نمبر ۳ - الہامیہ یعنی خیال افعال	؎
" نمبر ۵ - تہذیب الاخلاق	؎
" نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم و جان	؎
" نمبر ۲۰ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	؎
" نمبر ۲۱ - فتاوائے الکھدھاری	؎
" نمبر ۲۷ - صحت جسمانی و اعمالی	؎
" نمبر ۹ طعام و شراب	؎
" نمبر ۳۶ - موت اور اسکے بعد کے حالات	؎
" نمبر ۳۷ - شاستر و سمرتی وغیرہ	؎
" نمبر ۳۸ - حکایات و روایات	؎
" نمبر ۳۹ دوج پنتی	۵ر
" نمبر ۴۰ - تجارت و صنعت دیباچہ	
" نمبر ۴۸ - پشتغلطہ راج نیتی	؎
" دھانا تیاگی	

نوٹ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا - اور پبلک کی قدردانی بمایش طلب کے باقی نمبرات بھی زیر طبع

چاہئے کہ ہم تک پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم وغیرہ میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دسترکٹ لاہور کی بدولت اسپرٹ بھارت انشیورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرینگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجائے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان وعطا پنشن وضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ڈ اور نموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر پنجوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہوئی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یتنترالیہ اجمیر میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی ملسکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۴/
ستیارتھ پرکاش	۱/
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۳/
سنسکار ودھی	۱/
نرکت	۱/
اشٹادھیائی مول	۱/
آریہ بھونے	۱/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ویوہار بھانو	۲/
شاستراتھ فیروزآباد	۱/
ویدورودھ مت کھنڈن	۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانتی نوارن	۱/
میلہ چاندپور	۱/
شاستراتھ کاشی	۱/
آریہ اودیشیہ رتن مالا	۱/
گوکرونا ندھی	۱/
چترویدیہ	۱/
انوبھرموچھیدن	۱/
ہون منتر	۱/
سومنتویہ انتویہ پرکاش	۱/
سوبکاریہ پتر	۱/
ویدانگ پرکاش سمپورن	۱۲ لعہ

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲/ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد	۳/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	۱/
سندھیا نثر	۱/
گنجینہ بھجن	۱/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۱/
آریہ مت کا عروج	۱/
جیون چرتر سوامی جی	۱/

مخزن اسرار حصہ اول	
حصہ دوم	
حصہ سوم	
سداچار پربودھ	
پھول	

ناگری ٹائپ

ایک انٹیرہ ستری کی یاترا قیمت فی جلد	
پرتھوی تن پرکاش	
جیون چرتر ہیومان حصہ اول	
برہمچریہ	
ستری دھرم نیتی	
دلیپ درشن پرکاش	
گنجینہ بھجن	

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لالہ ... بی اے منیجر گلاب منوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مُصنّفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم - اپنے طرز کا نیا ناول جس میں کانگڑہ کی پُر فضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کا نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت فی جلد ۶/

راجکماری ایک نغر ناول ہے جس میں کچھ انگریزوں سے مذہبی مباحثہ کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت فی جلد ۱/

بھرو پیا چھتر - یہ ایک دلچسپ ناول ہے جس میں ہیرو کی مشفقہ رانی وغیرہ اور ظاہر ناظرین ... کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور مذہبی سبق دیا گیا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्मप्रचारक

سدھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک / طالبعلموں سے }

ہر ایک سے بمد پیشگی

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | سنہ ۱۹ بکرمی

ہندی ... کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس - مصنفہ ماسٹر مول چند جی
اس گرنتھ میں پورا ایک گنگا نگاؤں کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکنڈ پوران بارھویں یا تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے انیک نشانیوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ پیسہ۔

ویرانگنا - ستریوں کے چرتر مترجمہ شریمتی امرت کلا جی۔ اس میں ۲۵ کے قریب بہادر ستری ویرانگنا اور ستی دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ پیسہ

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے شرمان پنڈت رنبیر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ آنہ۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

دھرم ویر کی یادگار

کیا آپ کو ... ہے؟

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا مع ایک عجیب پیارا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور انکی دھرم پتنی کا **جیون چرتر مفت**

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یتیموں کے بالمقابل ... جانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے

(۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر - (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور

کتابیں خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ... فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) یکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ... روپیہ فیصدی۔

المشتہر گیشپ ... منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جس میں بھارت کی رکھیات ودوشی دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے برسیدہ کارناموں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے علمی وعملی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف مخیلان جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سینو گیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جیالنی کی رانی آدی بہت سی تختترا ویر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمباد۔ گارگی وباگو لکیہ کا سمباد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمباد۔ لکھے کر مصنف نے پراچین دیویوں کے برھ گیان کا پریچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت عہ ہے۔ لیکن پورے سٹ کے خریدار کو صرف ۱۲ میں مل جاتی ہے

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۲ر

دلچسپ تواریخی قصہ و دلکش داستان

آجکل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جب ہم پایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک وچیہ بھاؤں کے لگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ داستان بناکر پڑھنے والے احباب کے ہاتھوں میں پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیوبرت لال جی نے پرشرم اٹھا ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جن کی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت نے کمال حاصل کئے۔ دیکھنا کنیا کے آنے نیتی وان چانک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی۔ میگھستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔

(۱) راجہ چندر گپت کا رکشنانا سکندر اعظم کی پوتی سے دواہ (۲) یونانی سفیر میگھستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا دواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آ قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگ نکلنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳ر)

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہارانی صاحبان اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے دواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے دواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۰ صفحے قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے دواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے نہیں ہے رکھتے چاروں خریدنے سے ۷ر لیا جاوے گا۔ **درخواست** خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پاچھے دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین وامریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی اور جسکا یوروپ و ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور جینی جاپانی سیامی سنگھلی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں۔ یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و نتیجہ آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے صحیح و صحیح حالات سے بامعمور ہے۔ حضرت سینی بہاری صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں۔ دیکھئے کیا دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و رعالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپنے اس کتاب کی اشاعت ... کی بڑی محنت کی داد دکا ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت عہ۔ ایک بڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں ۱ا (شیوبرت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت موتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں وشعروں میں ادا کیا ہے۔ جن احباب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے یہ ایک الوپ پستک ہے قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۶- کاتک سمت ۱۹۶۱ مطابق ۲۱- اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء سکروار - جلندھر شہر | نمبر ۲۸

واقعات و مفید اسپیچ

[بلا]زادہ [illegible] نے بدھ مذہب کے پرچار
[illegible] مہاراجہ پانڈو تیاگ کر پرچارک کا بھیک
[illegible] اختیار کیا۔ مہاراجہ اشوک کے زمانہ کے پیچھے
[illegible] مہارانی نے اپنے بچوں مہندر و
[illegible] کو پرچار کی خاطر راجپوتانہ کی بستی چھوڑنے
[illegible] کے بھیجا تھا۔ یہ مثال نظر آئی ہے
[illegible] مذہب کے پیرو اپنے مانے ہوئے دھرم کی اسقدر
[illegible] اپنے اندر محسوس کرتے ہوں۔ وہ جیسے
[illegible] دور کرنے اور اپنا کلیان کرنے میں کامیاب ہو

[illegible] میں ایک سال سترہ ہزار چوہے ا[illegible] سے
[illegible] جس سے دوسرے سال وہاں پلیگ
[illegible] پھیلا جاپان اور یورپ میں بھی اسی طرح
[illegible] سے چوہا ہوا۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے
[illegible] ہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں [illegible]
[illegible] پھیلاتے ہیں۔

[illegible] کے لائبل کے مقدمات کا فیصلہ
[illegible] مرزا صاحب قادیانی کو ۵۰۰ روپیہ
[illegible] اور مرزا یعقوب [illegible] ایڈیٹر الحکم کو
[illegible] روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ مرزا صاحب
[illegible] اپیل دائر کی ہے۔

اودھ کے تعلقداروں نے لیڈی کرزن صاحبہ کی بحالی صحت کے لئے [illegible] روپیہ غریبوں میں تقسیم کرنے کے لئے منظور کیا۔ بعض ناعاقبت اندیش اخبار نویس ڈی لائی لامہ کی آزادی سے اس خطرہ کو منسوب کرتے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب میں لاہور اور امرتسر کے پاس دوہری پٹڑی بنانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور یہ پٹڑی انبالہ تک جلدی بڑھا دی جاوے گی۔ آمدنی ہرسال بڑھ رہی ہے۔ جس سے سفر کی سہولیت کے سامان کا مہیا کرنا ایک امر لازمی ہو گیا ہے۔ بلکہ لاہور کے راولپنڈی میں بھی ایک ٹکٹ گھر بننے والا ہے۔ جہاں سے مسافروں کو بروقت ٹکٹ مل سکیں۔

کلکتہ یونیورسٹی نے ڈاکٹر نہال چند جی بھنڈارکر کو ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری عطا فرمائی ہے۔

برلن میں آجکل ایک گھوڑے کی نمائش ہو رہی ہے۔ مسٹر [illegible] نے تعلیم دی ہے۔ یہ گھوڑا ریاضی کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔ معمولی جمع تفریق ضرب اور تقسیم کے علاوہ مہینہ کے دن۔ اور تاریخیں بھی صحیح صحیح بتلاتا ہے۔ لوگوں کے فوٹو کی شناخت کرتا۔ رنگوں کو پہچانتا۔ اور باجہ کی سروں میں تمیز کرتا ہے۔ ایڈ وکیٹ کا ولایتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس حیرت انگیز گھوڑے کی قابلیت سے وہاں یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ تناسخ کی ضرور کچھ صلیت ہے۔

سابو ہو کی لڑائی میں روسیوں کی افواج میں سے چھٹا آرمی کور بالکل غارت ہو گیا اور رجمنٹ الگزینڈر تمام ہو کمال تہ تیغ ہوئی اور رجمنٹوں کے صرف چند آدمی زندہ ہیں اس وحشتناک خبر سے تو انگریزی اخبار بھی رائے دینے لگے ہیں۔ کہ اب صلح ہو جانی چاہئیے۔ ورنہ اس وانگی میں ہر دو فریق نشٹ ہو جاویں گے۔ صرف اس لڑائی میں اسی ہزار اموات کا تخمینہ کیا گیا ہے

جاپان کی افواج سے جنرل نادر ڈنے چین گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے۔ کہ مکڈن پر قبضہ کرکے ہم لوگ چین کے شاہنشاہوں کی قبروں اور شاہی عمارات کی پوری پوری حفاظت کریں گے

ایک روسی ڈاکٹر نے تجویز کی ہے۔ کہ ممالک بارده شمالی میں تپ دق کے مریضوں کو بھیجے سے صحت کی بحالی کی امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جسقدر لوگ وہاں جاتے ہیں۔ وہ تندرست ہو کر وہاں سے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں تپ دق کے جرم، کیڑوں کو پرورش کا سامان ہی کافی نہ ملنے سے وہ سب وہاں مرجاتے ہیں۔

مسٹر میکنزی ریذیڈنٹ ریاست ٹراونکور نے مہاراج کالج کے طلبا کو انعام دیتے وقت فرمایا کہ اس ریاست کی خوشحالی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ تجارت کے لحاظ سے سال گذشتہ میں ۲۸ لاکھ روپیہ کی سیاہ مرچ اور ایک کروڑ روپیہ کا ناریل اس ریاست کی پیداوار میں سے غیر ممالک کو بھیجے گئے۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور کو جہاں ایک اچھی زرخیز زمین کے والی ہونے کا فخر ہے۔ وہاں اعلےٰ دماغ کے کرم جاریوں۔ اور روشن ضمیر مہاراجہ کی اصلاحوں سے رعایا کو [illegible] تعلیم، صنعت و حرفت و تجارت میں ترقی کرنے کا عمدہ موقعہ ہے۔

منگولیا میں ڈی لائی لامہ خاموش ہو کر ابھی تک نہیں بیٹھا۔ افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ انگریز بدھ مذہب کو تباہ کرنے کے خیال سے لاسہ پر حکومت کرنا چاہتے ہیں روس اور جاپان کی لڑائی سے چین کو تقسیم کرنے کا خیال درپیش ہے۔ بدھ مذہب کے سرگروہ غور کرنے کے لئے لامہ گرو کے پاس اکٹھے ہو رہے ہیں

فرینک فورٹ امریکہ میں مسٹر ولیائن ویلی کی داڑھی اس وقت گیارہ فٹ لمبی ہے امریکن سول وار کے بعد اس نے باقاعدہ داڑھی بڑھانے کا خیال رکھا۔

بلجیم کے اخبار نویس منوف نامی اور اس کی زوجہ نے بلا زادراہ کے ساری دنیا

سے سیر کرنے کی ٹھانی ہے۔ اور پندرہ پندرہ برس کا عرصہ اس کے لئے وقف کی ہے۔ یوروپ کے لوگ ہر ایک خطرہ میں اُلجھنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پرشارتھ سے اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

کوہاٹ کے ضلع میں آفریدیوں نے چھاپہ مارا تھا۔ مجرم گرفتار ہیں۔ اب تجویز ہوئی ہے۔ کہ اُن آفریدیوں کو سزا دینے کے لئے تدابیر سوچی جاویں۔

امیر حبیب اللہ آج کل اپنی مجوزہ چالیس ہزار فوج کی بھرتی کرنے میں مصروف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے انگریز اپنی خدمات گورنمنٹ کابل کے سپرد کرنے میں آمادہ ہو رہے ہیں

کانپور سٹیشن پر ایک نوجوان پردہ نشین عورت سے ایک منی وت نامی شخص نے فعل بد کی ناجائز حرکات پر آمادگی ظاہر کی۔ عورت کے مانع ہونے پر اُس نالائق نے اسے چھری سے زخمی کر دیا۔ اب اُسے مجسٹریٹ اٹاوہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے

نیشنل کانگریس بمبئی کی سب کمیٹی نے گذشتہ سالوں کی نسبت اب کی بار غیر معمولی پرشارتھ سے کام لیا ہے۔ سر ہنری کاٹن اور مسٹر ویڈربرن کی آمد کی پختہ خبر ہے اب کی گذشتہ سفروں سے بدرجہا زیادہ کامیابی کی امید ہے۔

جاپان میں ایک قومی فوج طیار کرنے کی تجویز منظور ہوئی ہے۔ اس فوج میں ۳۲ سے ۴۰ برس تک کی عمر کے سپاہی بھرتی کئے جاوینگے اس فوج کے آٹھ ڈویژن ہوں گے۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار انکی تعداد ہوگی۔ اور ایک ماہ کے اندر بالکل طیار ہو جاویگی

کالیستھ **کمپرنس** سبھا نے گوالیار کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جسمیں تحریر ہے۔ کہ ۵۰۲ آدمیوں نے شرابنوشی کے چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ ۳۶۴ پریواروں نے جن میں ۳۴۷ ستری پرش شامل ہیں۔ بالکل اس بد عادت سے پرہیز کیا۔ اور اندازاً ۲ لاکھ روپیہ کالیستھ بھائیوں کو بچ گیا۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ نے مبلغ چار ہزار روپیہ ہندو بورڈنگ ہوس الہ آباد میں عطا فرمایا۔ جس میں سے پانچ سو روپیہ لائبریری کا بھی شامل ہے۔

کاشی کے ایک نامہ نگار نے ہمعصر بنگالی کو لکھا ہے۔ کہ مسٹر دہرمپال بودہ اپنے صنعت وحرفت کے سکول کے قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اُس کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے مگر لوکل امداد کے میسر نہ ہونے کی شکایت برابر چلی جا رہی ہے۔ کیونکہ انیہ مت وادی ہونے اور شودر و پتت ذاتوں کے سُدھار سمبندھی معاملات میں کاشی کے پُرانی لکیر پر چلنے والے لوگ کب مدد دے سکتے ہیں۔

علیگڈھ محمڈن کالج کے پرنسپل مسٹر ماریسن نے کالج سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ جسپر بہت سے مسلمانوں نے آپ سے استدعا کی ہے کہ آپ ایسی بے سروسامانی میں کالج سے علیحدگی اختیار نہ کریں۔

حیدرآباد سندھ میں بعدالت سشن جج ۳ آدمیوں اور دو عورتوں کو اسلئے ملزم قرار دیا گیا۔ کہ وہ قحط زدہ حصہ سے نوجوان لڑکیوں کو لا کر حیدرآباد میں بردہ فروشی کا کام کرتے تھے تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ اور بھی بہت سے آدمی اس قسم کی ناجائز حرکات سے فایدہ اُٹھا رہے ہیں۔ ویش کی مفلسی نے لوگوں کو اخلاق کے موٹے موٹے اصولوں سے گرا دیا ہے۔

جنگ جاپان و روس بڑی بھیانک طور سے ہو رہا ہے۔ کمڈن کے مغرب کی شاہی وادی سے لے کر لیاؤ یانگ کے نزدیک تک تقریباً ۸۰ میل میں فوجیں بے تحاشا فریقین کا خون بہا رہی ہیں۔ ۱۳۔ اکتوبر سے ۱۵ تک تین روز شدید خونخوار لڑائی ہوئی۔ ۱۶ کی شام سے پھر جاری ہو گئی۔ جاپانیوں نے روسی بہت سی توپیں چھین لیں۔ اور سب طرف سے اُن کو پسپا کر دیا۔ یہ لڑائی اپنی نوعیت کے لحاظ سے لیاؤ یانگ سے کہیں بڑھ کر ہے۔

ضروری اطلاع

اپنے دل کا سچا بھاؤ میں نے پرکاشت کر دیا ہے۔ اس بھاؤ کے اُتپن ہونے کے بعد میں کچھ مدت تک آریہ بھائیوں سے ملنے کے لئے بھی جانا نہیں چاہتا تھا لیکن اس سے بہت مدت پہلے لکھنو کے بھائیوں سے اور اُنہیں بھادرجی سے اقرار کر چکا تھا اور بٹالہ اور بہاولپور آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے بھی اُن کے جلسوں میں شامل ہونے کا خاص اقرار کر چکا تھا۔ اسلئے ان پرانوں کے بھائیوں کی تسکین کیلئے اطلاع دیتا ہوں کہ ۲۳ اور ۲۴۔ اکتوبر کو لکھنو کے جلسہ میں شامل ہونگا۔ ۲۹ اور ۳۰۔ اکتوبر کو بٹالہ کے بھائیوں کے درشن کرونگا۔ اور دسمبر کی چھٹیوں میں بہاولپور شامل جلسہ ہونگا۔ انکے علاوہ اگر اور کوئی بھائی بھی کچھ مدت تک مجھے ان ونوں بلانے کا ادادہ نہ کریں تو ان کی کرپا ہوگی۔

آپ بھائیوں کا داس
منشی رام

کیا کیلئی وبا کی ضرورت

ایک اگروال ویشیہ آریہ گھرانے کی ۱۴ سالہ

سنسار کی گتی

اگر کچھ کام کرنا ہے تو دنیا کی پرواہ مت کرو

جاپان نے اب تک دنیا کو عجیب و غریب سبق دئیے لیکن اس جنگ میں نہ معلوم کون کونسا اور سبق ابھی دنیا نے جاپان سے سیکھنا ہے۔ شروع جنگ سے جاپان نے پتہ نہیں دیا۔ کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے اخباروں کے نامہ نگاروں کی ظاہری خاطر بہت لیکن میدان جنگ سے جسقدر فاصلے پر بیٹھے کا قاعدہ ان کے لئے بنا یا گیا تھا۔ وہ اب تک جاری ہے۔ جنگ لیو انگ کے وقت اسی لئے یورو کے اخباروں نے بھی جاپانی سپہ سالاروں کی نسبت پرانی تعریف کو کم کرنا شروع کیا۔ لیکن جاپان پر اس کا اثر کیا ہوا۔ جاپانی سپہ سالا نے اپنے پرانے قاعدہ میں ذرا ترمیم نہ کی۔ مکدن پر چڑھائی شروع ہو گئی۔ شہر مکدن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر جاپانی فوج نے محاصرہ ڈالا۔ اب نہ جاپانی ہلتے ہیں نہ روسی۔ جاپان نے اپنا ہمراز کسی کو نہ بنایا۔ اور جنرل کوروکی نے اپنی فوج کو لوٹنے کا حکم دیا۔ پھر کیا تھا۔ روسی جنرل کروپٹکن نے روس کے شاہنشاہ کی خدمت میں تاریں کھڑکا دیں۔ بڑے فخر سے وعدہ کیا۔ کہ اب روسی فوج کو عظیم الشان فتح نصیب ہوگی۔ محض اس وعدہ پر روس کے اونچے اراکین سلطنت نے خوشی کے شادیانے بجانے شروع کر دئیے۔ دوسری طرف جاپان کے میکاڈو نے اپنی فوج کو پیغام بھیجا کہ ہمیں خوشی میں پھول نہیں جانا چاہیئے۔ ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔ ابھی شاید جنگ سالہا سال تک جاری رہیگی۔ اسلئے خوب طیاری سے کام کرنا چاہیئے جنرل کروپٹکن نے سمجھا کہ اب دشمن کے پاؤں اکھڑے ہیں نہ سمجھا کہ جن بہادروں نے لگاتار مہینوں تک روس کی فوج کو بھگایا تھا۔ ان کا پیچھے کو ہٹنا بھی کچھ معنی رکھتا ہے۔ جنرل کروپٹکن نے اپنی فوج کو دھاوے کا حکم دیا۔ گویا جنرل کوروکی کو منہ مانگی مراد ملی۔ بہادر جاپانی فوراً لوٹ پڑے اور آج سارا یوروپ اور امیریکا تاروں سے بھرپور ہو گیا ہے۔ جاپان کو پھر فتح نصیب ہوئی پھر جنرل کروپٹکن کی فوج وقت میں پھنس گئی تھی۔ ہر ے بشکر شکر کہ اب امید ہوئی کہ باقی شکست یافتہ فوج دشمن کے جنگل سے بچکر نکل جائیگی روس کا خیال تھا۔ کہ موسم سرما جاپانیوں کی ترقی کو روک دیگا۔ اور کہ وے کسی خاص جگہ میں ڈیرہ لگا کر جاڑے کاٹیں گے۔ لیکن جاپان سے جاڑے کے کپڑوں وغیرہ کا سامان بے تحاشا چلا آرہا ہے۔ اور امید کامل ہے کہ انہیں جاڑوں کے اندر جنرل کوروکی اور روسیوں کو ہاربن سے بھی نکال کر چھوڑیں گے۔ اس جنگ میں جاپان نے دکھلا دیا ہے کہ جو لوگ دنیا کے غیر ذمہ وار عوام کی تحریروں یا رایئوں کی پرواہ کرتے ہیں۔ انہیں کبھی بھی کامیابی نہیں ہوتی۔ انسان مستقل مزاج رہ نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ عوام کی غیر ذمہ وار آواز کی پرواہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا۔ کہنا کم اور کرنا زیادہ یہی بہادری کی نشانی ہے۔ جو بادل زیادہ برستے ہیں وہ گرجتے نہیں۔ کیا اس تمثیل سے ہندوستانی لوگ کوئی خاص سبق لے سکتے ہیں؟ اسوقت ہندوستان کی تقریباً ہر ایک سوسائٹی کا کام نمائش پر منحصر ہے۔ پولیٹیکل اور مجلسی اصلاح کے لئے جو سوسائٹیاں ہیں ان کا مدار ہی عوام کی غیر ذمہ وار آواز پر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں تو مذہبی سوسائیٹیوں کی زندگی بھی عوام کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور اسلئے کون سی مذہبی سوسائٹی ایسی ہے جو عوام کے خوش کرنے کے لئے مکاری اور نمائش سے کام نہیں لیتی۔ ؟ میری مراد اس تحریر سے کسی کی دل دکھانے سے نہیں ہے بلکہ ایک سچائی کے اظہار سے تاکہ میرے بھائی اپنی کمزوریوں پر وچار کریں۔ اور اگر یہ ہمیشہ سے شانتی پر رکھنا اور پاسنا دوارا بل حاصل کر سکیں تو اس بل سے ان کمزوریوں کو دور کرنیکی کوشش کریں جس انسان کے اندر اپنے آتما کے لئے عزت نہیں ہے وہ سچائی کی عزت کر نہیں سکتا۔ اور سچائی کے بغیر انسانوں کی حالت سدھر نہیں سکتی۔ جب سورج اور چاند پرتھوی اور تارا گن سب ستیہ کے آسرے سے سلامت ہیں تب سچائی کے بغیر کیا کوئی دھارمک سوسائٹی ایک پل کے لئے بھی کھڑی رہ سکتی ہے لیکن سچائی کو عوام محسوس نہیں کر سکتے۔ ان کو ضرورت رہتی ہے کہ کوئی استاد سچا استاد انہیں سچائی کی اصلیت سکھائے۔ جس استاد نے کہ برہم ودیا کے مطالعہ سے اپنے لئے سچائی کے اوپر سے وہ پردہ کا پردہ اٹھا لیا ہو جو کہ [illegible] دنیا کے بنا اٹھ نہیں سکتا۔ ایسا استاد دوسروں کو تعلیم دینے کے لائق ہوتا ہے۔ دنیا کی بڑی یا بھلی رائے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جو بہادر انسان سچائی کے اظہار اور اس پر عمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں انہیں کو زندگی کے مقصد میں سچی کامیابی ہوتی ہے

سگرٹ نوشی کو برطرف خاص جنگ کی ضرورت

لاہور سے جالندھر کا سفر کرتے ہوئے میرے نزدیک پاس والی گاڑی میں ایک بھائیوں کا جوڑا بیٹھا ہوا دیکھا۔ دونوں کے کوٹ پتلون کالر نکٹائی سب لیس تھی۔ بڑے کی عمر سولہ سترہ برس کی اور چھوٹے کی شاید بارہ برس کی ہو۔ بڑے نے اپنی جیب سے سگرٹ نکال کر فوراً دیا سلائی لگائی اور گاڑی کو دھوآں دار کر دیا چھوٹے نے بھی فوراً سگرٹ کیس ایک چالیس سالہ تجربہ کار لیکن فیشن ایبل انگریز کی طرح جیب سے نکالا اور انہیں سگرٹ کو بڑی بے پرواہی سے منہ میں لیکر روشن کر دیا امرتسر تک نہ معلوم کتنے سگرٹ ختم کئے۔ لیکن یہ سب [illegible]

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ موسم بالکل بدلتا جاتا ہے۔ گنگا جی گروکل والا اب تک بہ رہی ہے۔

عمارتوں کی بہت ضرورت ہے۔ گوشالا بہت جلد بننی چاہئے۔ ٹھاکر گووند سنگھ جی کے دئے ہوئے اٹھائی ہزار روپیوں سے دیا یام شالا بھی بہت جلد طیار ہونی چاہئے تھی۔ دفتروں کے کمرے اور کنوئے بھی ضروری ہیں۔ مال سب کے لئے پکے روپیوں کی ضرورت ہے۔ ٹھاکر گووند سنگھ جی نے تو پورا اٹھائی ہزار دیدیا ہے۔ گو روپیہ گوشالا کے لئے بھی پڑا ہے لیکن جب تک ان مدوں کا بجٹ منظور نہ ہو تب تک یہ روپیہ بھی خرچ نہیں ہو سکتا۔ دیگر کاموں کے لئے بھی سبھا کے خزانہ میں روپیہ ہے۔ لیکن اس کو بھی تب ہی ہاتھ لگایا جا سکتا ہے جبکہ بجٹ میں اس کے خرچ کی منظوری ہو جاوے۔ اور بجٹ کے جلد پاس ہونے کی کوئی امید نہیں۔

عمارات کے کام میں دوسری منزل کا کام طے کرنا ہے۔ پختہ اینٹوں کی سخت ضرورت تھی۔ اسلئے ٹھیکہ داروں سے بات چیت کرکے دو ٹھیکہ داروں کو فی الحال تیرہ لاکھ جنتری اینٹ بنانے کا ٹھیکہ دیدیا ہے۔ اور انہوں نے بھٹے لگانے شروع بھی کر دئے ہیں۔ لیکن جب وہ پندرہ بیس دنوں تک اینٹ دینے لگ جاویں گے۔ تو ان کو فوراً قیمت دینی ہوگی۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کوشش کرکے گوشالا اور عمارت کے لئے ٹھیکہ منظور کرکے بھیجدیوے تو عمارت کا کام تیزی سے ہو سکیگا ورنہ مشکل پڑیگی۔

منشی رام ادھشٹاتا گروکل۔

موضع کانگڑی میں کپاس کی فصل اچھی ہوئی دیگر غلہ وغیرہ بھی اچھا ہوا۔ سب کٹائی ہو چکی اب کپاس اتر رہی ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا نے بجٹ میں گنجائش دی تو ارادہ ہے کہ کاشتکاروں کے لئے پکی اینٹوں کے مکانات بنوا دئے جاویں، تاکہ تنزلی کے خوف سے محفوظ ہو کر اس موضع کے کاشتکار حوصلہ سے کام کر سکیں۔ اور ویدک دھرم کی تعلیم کا عملی فائدہ کچھ ان کو بھی پہونچ سکے۔

شری مہان منشی امن سنگھ جی بخیریت گروکل بھومی میں تشریف لے آئے ہیں۔ منشی جی کی غیر حاضری میں وہ نواح بالکل سونا رہتا تھا۔ جدھر انہوں نے اپنا مکان بنا لیا ہے اگر منشی جی نزدیک ہوتے تو گروکل کو ان کی اعلیٰ عادات سے بڑا فائدہ ملتا۔ اب بھی آپ کے تندرست دماغ سے اور بہت کچھ امداد ملتی ہے۔

گروکل کی آمدنی کی ہفتہ وار رپورٹ پہلے نکلا کرتی تھی۔ درمیان میں چند مجبوریوں کی وجہ سے رپورٹ بند ہو گئی۔ وہ ہفتہ گذشتہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ اپنی پریشانیوں سے بند ہوا ہوں ابھی اکتوبر کے خاتمہ تک لکھنؤ اور آگرہ کے جلسوں کی شرکت میں مصروف رہوں گا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ گذشتہ کل آمدنی کی تفصیل درج اخبار کروں گا۔

گذشتہ ششماہی کے اندر مجھے گروکل میں کبھی ایک مہینہ بھی باقاعدہ کام کرنا نہیں ملا اب امید ہے کہ یکم نومبر سے پورا وقت تعلیمی حالت کو ترقی دینے اور گروکل کی پاٹھ ودھی کی پستکوں کو طیار کرانے میں لگا سکوں گا مجھے آشا ہے کہ میرے مہربان بھائی مجھے مدد دیں گے۔ اور جملہ بکھیڑوں کی نسبت مجھ سے خط و کتابت نہ کرکے بغرض گروکل کی بہبودی

اور ترقی کے کام میں ہی مجھے لگا رہنے دیں گے۔

گروکل کے لئے ایک ایسے ورزش ماسٹر کی ضرورت ہے جس کے پاس گورنمنٹ سرٹیفکیٹ دیسی کاری کی قابلیت کا ہو۔ کسی کالج کا سرٹیفکیٹ موجود ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ ... ماسٹروں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اب بھی درخواستوں کی انتظار ہے۔ نومبر کے آخر تک یکم دسمبر کو اس عہدہ کی تقرری کا فیصلہ کیا جاویگا۔

اکثر روپیہ فنڈ کا روپیہ جن جن اصحاب کے پاس جمع پڑا ہے۔ اور انہوں نے ابتک اس روپیہ کو اس انتظار میں رکھ چھوڑا ہے کہ گروکل کا آئندہ سالانہ جلسہ پر داخل کرینگے۔ ان سب اصحاب کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ فوراً اس روپیہ کو بھیجدیں کیونکہ جسقدر روپیہ جمع ہوتا جاویگا۔ اسیقدر عمارت کا کام اور دیگر انتظامی ہو سکیگا ورنہ بہت سا وقت ضائع جاویگا۔ سالانہ جلسہ کی فہرست لکھواتا کہ کچھ ضرورت ہے اس کے علاوہ جب تک کہ سب بیماروں کے لئے پورا سامان موجود ہو تب تک نئے برہمچاری کا داخلہ منظور نہیں ہو سکتا۔ اس منظوری کے لئے سبھا ...

ودواہ کا نوٹس!

ایک گشتری بالکی کے لئے جس کی عمر ۱۵ برسوں کی ہے۔ اور پڑھی لکھی گھر کے کاموں سے بھی واقف ہے۔ ایک گشتری ور کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۳ برس سے ۲۶ برس تک ہو۔ گذارہ کے لئے ... روپیہ ماہوار سے کم آمدنی نہو۔ اور ور ڈھ آریہ ہو۔ کیونکہ لڑکی آریہ خیالات کی اور اسکا پتا ور ڈھ آریہ ہے خط و کتابت معرفت مینیجر ستیہ دھرم پرچارک ہونی چاہئے۔

آتمک وچار

तन्मेमनः शिव संकल्पमस्तु॥

پریم کے سُروت پرماتمن! ہم کو بھولے ہوئے تمہاری آگیاؤں کا پالن نہ کرنے والے تمہارے پرکاش کئے ہوئے گیان کو نہ اپنا کرم کرتے ہوئے بھی میں تمہارے پریم کے امرت کا انوبھو کر رہا ہوں۔ اندریوں کے بس چھوڑتے ہوئے پگ پگ پر ٹھوکریں کھاتے ہوئے۔ اور پھر بھی سنبھلتے ہوئے میں تمہاری وت سینہ کو محسوس کر رہا ہوں۔ تم مجھ سے ایسا اگادھ پریم کر رہے ہو۔ مجھے اپنے کرموں کا پھل دیتے ہوئے بھی تم کلیان کاری شکشا دیتے ہو۔ اور میں ایسا ادھم ہوں اس کا کارن کیا ہے؟ ماتا اپنے پُتر سے کیسا پریم کرتی ہے۔ کیا سوچ اوتھا میں پُتر کو پرتوشر نہیں دیتا؟ لیکن اگر اُس کے دوست شتر و متر کے روپ میں اُس کے سامنے آکر ماتا سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ تو پُتر اپنی ماتا کی کیا پرواہ کرتا ہے۔ جگدیشور! الپ بُدھی بھی اپار دیا کو محسوس کر رہا ہے لیکن من پاپی گرا ہوا اُس پر انگنت لشکر سمیت حملہ کرتا ہے۔ اور اُسے آپ کے مارگ کا راستہ بھی بھلا دیتا ہے۔ کام، کرودھ، لوبھ اور موہ اُسے آن دباتے ہیں۔ اہنکار کا وہ دن رات شکار ہوتا ہے۔ کیونکہ ایرشیا اور دویش کا غلام من اُس کے آتما کو کشٹ پور لکار موڑ کر اوستھا تک پہونچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ پتا جی! من کے وش میں آنے سے ہی سب اندریاں وش میں آتی ہیں کیونکہ اس قدر تو میں نے سمجھ لیا ہے کہ من ہی منشیوں کو دُکھ میں گرانے یا سکھ ساگر میں سنان کرانے کا ذریعہ بن رہا ہے جس من کی شانتی یا اشانتی پر ہی ساری انسانی بناوٹ کی اُنتی (ترقی) یا اونتی (تنزل) کا نربھر ہے۔ اُس من کے کلیان مارگ میں چلانے کے لئے میں آپ سے دلی پرارتھنا کرتا ہوں۔ دیا سندھو پرماتمن! اس سچائی کا سادھارن گیان تو مجھے آپ کی کرپا سے ہے۔ کہ من کو وش میں کرنے سے ہی میں اُس راگ اور دویش سے بچ سکتا ہوں۔ جو کہ ہمیشہ موت کا خوف دلا کر مجھے بے بس کر رہا ہے۔ لیکن کیسا آشچریہ ہے کہ من سے یہ وچار کرتا ہوا اور بانی سے بھی اس سچائی کا اظہار کرتا ہوا میں بدستور راگ اور دویش کا غلام بن رہا ہوں۔ یہ اوستھا میرے ہردے کو دیاکل کر رہی ہے۔ اور میرے آتما کو ایک پل کل نہیں پڑنے دیتی۔ دن رات سچائی کا خون اس لئے کر رہا ہوں کہ راگ اور دویش مجھے اپنے سوروپ سے بے خبر کر رہے ہیں۔ کیا چکنی چپڑی باتیں کرنے والا۔ کلام مجھے اس لئے تسخیر نہیں کر لیتا۔ کہ میں اُس کے اندر کی زہر کو پہچان نہیں سکتا۔ اور ایسی خوشامدانہ باتوں سے آتما کو کیا لابھ؟ جن وشیوں کے لالچ میں آکر اپنے دھرم اور کرم کو جیو آتما بھول جاتا ہے۔ کیا وہ وشے آتما کی ترپتی کر سکتے ہیں۔؟ کیا روپ کا دلیں آتما کے لئے اوشیک ہے؟ یا کہ اس کے جال میں پھنس کر اندھا یہ (آنکھ) ہی پھنستی ہے؟ لیکن اس قسم کے پرشن میں اپنے آتما سے کیا کروں۔ ہے پران ناتھ! میرا آتما نربل ہے اور دویا ندھکار میں پھنس کر بالکل بے بس اور جاہل بن رہا ہے اس لئے آپ سے پرارتھنا ہے کہ جس من کی نربلتا اور چنچلتا سے ہی مجھے دنیا ادھر ادھر گھماتی پھرتی ہے۔ اس من کو کلیان کاری سنکلپ اٹھانے والا بناؤ۔ دن رات ایرشیا کے اندر پھنس کر اپنے آتما کو گرا رہا ہوں۔ لیکن پتا کبھی دھیان آتا ہے کہ تم نے تو سب پر اپنی پریم کی امرت برکھا کر دیا ہوا ہے اور وہ مجھ پر بھی کی ہے۔ اندر پھنس کر اپنے آپ کو برباد کر کے اشتیوں کے لئے کیا خطرناک بنا رہا ہے! اور دویش سے تم ہی تو ہم سب کے پتا ہو۔ ایک ہی تو ہم سب کا سنچ گرہ ہے۔ ایک ہی کل کے تو ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ آہ! کیسا درد ناک نظارہ ہے! بھائی کا بھائی دشمن بنا ہوا ہے۔ چیتن چیتن کو دُکھ دینے کے لئے تیار ہے۔ ناتھ! ہم ہمارے سچ سوروپ کو ہم سے بے خبر کرو۔ گو ہم سب ادھم ہیں آپ کے درشن کے ادھیکاری نہیں تاہم یہ سب آپ کے ہی پُتر ہیں۔ آپ کے پرکاش کے وکاش سے اندھیرا دور ہو جانے سے تو ہمیں اپنا سچ سوروپ نظر آ جاتا ہے۔ پھر ایرشیا اور دویش ہمیں دُکھ نہ دے سکیں۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا نظر نہ آئے۔ سب ہی سچے اننت ہو جاویں۔ لیکن ہاں کرموں کا پھل ہی الگ ہے۔ پران ناتھ! میری دیاکلتا تو اب حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس سے راستے کے اندر پھنس کر اپنے سچ گرہ سے دور ہو کر مجھے تو اسیہہ دُکھ سہن کرنے پڑ رہے ہیں۔ کرونا مے! مجھ میں آپ اور آپ کے سہن شکتی نہیں ہے۔ اتی الپ ہے سہن سیلتا ہو۔ آپ مجھے شکتی دو کہ میں ایرشیا اور دویش کو اپنے من سے دور ہٹا کر اُسے وش میں کر کے اُس سرو سے کو آخری ستے کہہ سکوں۔ جس کی طمع آمیز آرائشوں نے مجھے اپنے اصلی گھر سے محروم کر رکھا ہے۔

اوم شم

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

پچیس برسوں سے زیادہ کا عرصہ گذرا جب
مت متانتروں کے جھگڑوں میں جبکہ بھٹکتے اور
ٹھوکریں کھاتے کھاتے تنگ آ کر میں ناستک بن
جانے کو پہنچ کر ختم ہونے کے قریب
تھا۔ کہ پتا جی کی پریرنا پر میں ایک سنیاسی کا ویاکھیان
سننے کے لئے گیا۔ ویاکھیان میں جانے سے
قبل جس درجہ تک میری اشردھا سنسکرت
والوں اور سنیاسیوں کے لئے پہونچی ہوئی
تھی اسی درجہ کی شردھا مجھ میں اس خاص
سنیاسی کے لئے پیدا ہوئی۔ ایک ماہ کامل
ویاکھیان سننے کے بعد سچائی پر استقلال
سے کام کرنے کا سبق اس بزرگ درویش
سے پڑھا۔ لفظ پڑھا میں نے نیتا استعمال
کیا ہے۔ کیونکہ میں اس سبق پر اس وقت
عمل نہ کر سکا۔ اس بزرگ کی ایک ایک بات
اندر سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور
ایک ایک شبد جو اس کے منہ سے نکلتا تھا
انسانوں کے دلوں کے اندر حرکت پیدا کرتا تھا
بزرگ سنیاسی رخصت ہوا اور میں پھر سے
آستک پن کی طرف متوجہ ہوا۔ آج دن
پھر ایسے بھر گئے۔ کہ جن کا خیال اس وقت
بھی دل میں آکر اسے ویاکل کر دیتا ہے
لیکن دھرم کی سچی پیاس پیدا ہو چکی تھی۔ یہ
کشمکش شروع ہوئی اور دیدہ سنگرام ہونے
لگا۔ یہ سنگرام کامل چھ برسوں تک جاری رہا
اسی زمانہ میں وہ بزرگ جس کے ہر نا
نے یہ حرکت پیدا کی تھی اپنے فانی جسم
کو ترک کر کے اپنے نج گرہ کی طرف روانہ ہو

اور اس رشی صفت سچے برہمن سنیاسی
سے دوسری بار ملنے اور اپنے سنشے دور
کرنے کی ہوس دل کی دل میں ہی رہ گئی۔ لیکن
تھوڑے عرصے کے بعد ہی رشی کے ڈالے
ہوئے سنسکار جاگ اٹھے۔ اور شردھا اور دل
کی صفائی کے بعد میں نے ویدک دھرم
کو گرہن کیا۔ شانتی کی تلاش میں اپنے پرماتما
کے وصال کی خواہش سے پریرے جا کر میں
نے آریہ سماج کے ستسنگ کو اپنے لئے ایک
اعلیٰ نعمت سمجھا۔ اور گو میں اپنے آپ کو
آریہ سماج کی سیوا کے یوگیہ نہیں سمجھتا تھا تاہم
میرے متروں نے نہ صرف مجبور کر کے ہاتھوں
اپنے دائرہ کے اندر لیا۔ بلکہ مجھے شروع سے
ہی سیوک بننے کا فخر بخشا۔ آریہ سماج میں داخل
ہوتے وقت پرانے مذاہب کے علاوہ مجھے
نئے مہذب متوں کی بھی پڑتال کی۔ کیونکہ میرے
لئے آریہ سماج میں داخلہ کا سوال زندگی اور
موت کا سوال تھا۔ اس طرح آریہ سماج میں
داخل ہوتے ہی مجھے اپنے بزرگوں تک کی
مخالفت کرنا اور سخت شیلتا سے برداشت
کرنی پڑی۔ اس کے ذکر کرنے کا یہ موقعہ نہیں
اس ساری کہانی کو اس وقت کے لئے ملتوی
کرتا ہوں جبکہ شاید اپنی عبرتناک زندگی
کے واقعات پبلک کے روبرو سچائی
کے اظہار کے لئے ضروری سمجھوں
اس جگہ صرف اسی قدر۔ لکھنا کافی ہے
جس قدر کہ میں نے پتا جی کی مخالفت کو جس استقلال
سے برداشت کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
آخر کار ان کو میری سچائی پر وشواس ہو گیا
اور انہوں نے میرے ساتھ اپنے پریم کو
بہ نسبت سابق زیادہ تر بڑھا دیا۔ دن بدن میرا
پریم ویدک دھرم کے ساتھ بڑھتا گیا۔ ۱۸۸۸ء
کے شروع میں ہی ویدک سوریہ نے میری

آنکھیں کھولیں۔ اور اسی دن سے
میں نے اس کی پہچان تو لینے والی کرن
کو اپنے اندر جذب کرنا شروع کیا
دن بدن میری آتما اور شردھا شدھ ہوتی گئی
یہ ترقی برابر ۱۸۹۲ء تک جاری رہی
اس منزل تک مجھے آریہ سماج کے آچاریوں
نے نہیں پہونچایا تھا۔ بلکہ رشی کے اندر
کے تصور نے مجھے وہاں تک پڑھایا تھا
گو آریہ سماج کے بعض اس وقت کے مہاتما
کے آچرنوں نے بھی میری رہنمائی کی۔ پرنتو
رشی کی بدولت جو کچھ حاصل کیا۔ اس کے
لئے میرا روم روم اس کا دھنیہ واد ادا
کر رہا ہے۔ ۱۸۹۱ء کے خاتمہ پر آریہ سماج
کے اندر میں نے پہلا دردناک نظارہ دیکھا
اور اس کے بعد متواتر ۱۸۹۷ء کے شروع
تک جو جدوجہد مجھے آریہ سماج کی رکشا
کے لئے کرنی پڑی اس سے اس پتر کے
پاٹھک خصوصاً اور آریہ سماج کے اتہاس
خورد نگاہ رکھنے والے عموماً واقف ہیں
اور اس کشمکش میں انسانوں کی کمزوریوں
کے خوفناک اظہار کو دیکھ دیکھ کر بعض
اوقات میرا آتما کانپ کانپ اٹھتا تھا۔ لیکن
پھر بھی ہر روز کو سنبھال کر کے میں اپنی بدھی
اور اپنے بل کے انوسار آریہ سماج کی سیوا
کرتا رہا۔ بھائی کو بھائی سے جدا ہوتے ہوئے
دیکھ کر من میں خون کے آنسو بہاتا تھا لیکن
پھر رشی کے مقدس چہرے کو یاد کر کے اور
کمزوری کو جواب دے اپنے کرتویہ کا پالن
کرتا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر سینکڑوں آتماؤں
کو میں نے آدرش سے گرتے اور کمزوریوں
کا غلام بنتے دیکھا۔ نظارہ پھر بدل گیا
پنڈت لیکھرام کے دردناک قتل نے پھر
ان طبیعتوں کو ہلایا۔ اور آریہ سماج

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میرے اتفاق سے آتما نظر آنے لگی یعنی وہ
چونکہ النافل کے آتما بہت گر چکے تھے -
کاری اور وشواس گھات سے اُنہیں پھر
ان دبایا۔ اور یہی کشمکش پھر شروع ہو گئی لیکن وہ
آگئی جب شانت ہوئی اور میں نے تیری
کوشش سے سخت سے سخت سوالوں کی خاموشی
سے جواب دیتے ہوئے اس موقعہ پر بھی آپ
اتما کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے
ویدک دھرم کی فضیلت کے اظہار
میں جو شاید کبھی تھا۔ انشاک کنشٹ مجھے اُٹھنے
لگے۔ اُن سے بچانے کو مجھے الہام
ہوا۔ اگر تیسرا پردہ ... اُٹھا۔ اس کے وہ
اُٹھنے کی تیاریاں تو قریباً پانچ برسوں
سے شروع ہو رہی تھیں۔ لیکن انتہائی پردہ
یہ بالکل اُٹھ گیا۔ تب مجھے گھبراہٹ ہوئی
اور جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے پہلے ہفتہ کی ایک
رات مجھے ہرگز نہیں مجبور کیا۔ بلکہ اُس
کے زنجوائے ... کے درمیان کے
خوف میں مجھے بے اختیار یہ شعر یاد آیا۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

تب اُس نے مجھے میرے خیال میں پھر درشن دئے
اور پوچھا۔ "تو کس کام کے لئے آیا تھا اور
کیا کر رہا ہے؟" اُس سے بڑھ کر کوئی الفاظ
بلکہ اپنے خیال میں نہیں سُنے لیکن میرے
لئے اتنے ہی الفاظ پُر معنی تھے۔ اُسی دن سے
میں نے اپنے آپکو بجائے وصل کے فصل
کا ذریعہ دیکھ کر میدان سے علیحدہ کرنا چاہا
اس کے لئے جو جو کوششیں ہونے کیں۔ وہ چھپی
ہوئی نہیں ہیں۔ لیکن کرموں کا پھل ملنا ہی تھا
اس لئے ناکامیاب رہا۔ یہ ناٹک کا نیا نظارہ
ہفتہ تک چلا۔ لیکن میرے لئے اُس کا آخری
پردہ ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کی رات کے دس بجے

گر پڑا۔ اُس سے پہلے ہی دھیان میں ڈوبے ہو
میرے آتما کے روبرو رشی کا نورانی چہرہ پھر
بالمقابل ہوا۔ اور اُس نے پھر پوچھا کہ آیا میں
اپنے اُودیشیہ کی پورتی کے لئے کیا کیا عمل
عمل میں لا رہا ہوں۔ اس مرتبہ شرم سے
سرنگوں ہونا پڑا۔ کوئی جواب نہ رہا۔ لیکن
لاجواب ہونے کے بعد جبکہ یہ بھی یقین
ہو گیا۔ کہ میرے بیسیوں بھائی میرے
پیا پرماتما کے امرت پُتر۔ محض میری شخصیت
کے باعث اپنے دھرم سے پتت ہو رہے ہیں
تب تو سہن نہ ہو سکا۔ اور میں نے دڑھ
سنکلپ کر لیا۔ کہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی
جملہ آرگنیزیشنوں سے قطع تعلق کر لوں اور
اسی امر کا اظہار میں نے آخری پردہ کے
گرنے کے وقت کر دیا۔

مجھے یقین ہے۔ کہ جب تک اُن بھائیوں کو
جو محض میرے آریہ سماج سے تعلق رکھنے
کی وجہ سے دُکھ محسوس کر رہے ہیں۔ یہ
نشچے نہ ہو جاوے۔ کہ میرا آریہ سماج کی آرگنیزیشنز
سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تب تک ان کے
ہردے اشانت رہیں گے۔ اس لئے میں سب
بھائیوں کی اطلاع کے لئے اعلان دیتا ہوں
کہ میں

آج سے آریہ سماج کا ممبر نہیں ہوں

اور اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی نیا
سبھا دیا ہے اور جالندھر آریہ سماج وغیرہ
کسی بھی سوسائٹی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔
کر پا کر کے اُن کمیٹیوں سے میرا نام وے
خود خارج کر دیں۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ گُرُوکل کیا بچہ

میرا کیا سمبندھ رہے گا۔ گُرُوکل سے علیحدگی
کی آخری درخواست میری سبھا کے جنرل اجلاس
منعقدہ ۲۵۔ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں پیش
ہوئی تھی۔ جس کے مطابق پچاس موجودہ
ممبروں نے بالاتفاق مجھے واپس جانے کی
آگیا دی۔ برہمچاریوں کے سنرکشکوں کی
دردناک اپیل کا خصوصاً میرے پاس
کوئی جواب نہ تھا۔ اور اس لئے میں ہمیشہ کو
دڑھ سنکلپ کر کے واپس آیا تھا کہ گُرُوکل
کی سیوا سے کبھی بھی خود بخود منہ نہ
موڑوں گا۔ اس پرتگیا پر میں اب بھی
قائم ہوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے
مجھے گُرُوکل کا مکھیہ ادھشٹاتا مقرر کیا
تھا۔ جب تک وہ سبھا مجھے سیوا سے الگ نہ
بھیجے۔ گُرُوکل بھومی میں بیٹھا ہوا بھی
اُنکی سیوا کرتا رہوں گا۔ لیکن جس وقت کہ
اُس معزز سبھا کا دشواس مجھ پر نہ رہے
اُسی وقت جنرل سبھا کے باقاعدہ مقرر
کردہ آدمی کے حوالہ گُرُوکل کا چارج کر دونگا
چونکہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی
کسی آرگنیزیشن کے ساتھ بھی میرا تعلق
آئندہ نہیں رہا۔ اس لئے اُن معزز سبھاؤں
کے جملہ ممبروں کی سیوا میں آخری
نمستے نویدن کرتا ہوں۔ لیکن جن آریہ
بھائیوں کے ساتھ کہ میں نے پہلو بہ پہلو
بیس برسوں تک برابر کام کیا ہے۔ جن
کے ساتھ رکھکر کے اینٹ اور پتھر اور گالیاں
ایک طرف برداشت کیں اور جن
کے ست سنگ میں دوسری طرف
اعلے سے اعلے آنند کی لہروں
میں سنان کیا۔ کیا اُن کو بھی آخری
نمستے کہنے کا ساہس مجھ سے
ہو سکتا ہے۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میرے پیارے آریہ بھائیو! تمہیں شاید میرے اس عمل پر یہ شبہ پیدا ہو کہ مہرشی دیانند کے وید سے دکھلائے ہوئے سدّھانتوں پر مجھے کچھ سندیہہ ہوگیا ہے۔ میں تمہیں اپنا اندر چیر کر دکھلا نہیں سکتا۔ لیکن اگر

دل را بدل رہیست

کا مقولہ سچ ہے تو آپ سب کو یقین کرنے میں دقت نہ رہے گی۔ کہ آج رشی کے درشانت سدّھانتوں پر میرا نشچے زیادہ تر دڑھ ہوتا ہے۔ میرے پیارے بھائیو! میں کیا محسوس کر نہیں سکتا۔ کہ میرے اس طرح پر علیحدہ ہونے سے آپ کے نرم دلوں پر بڑی بھاری چوٹ لگ گئی۔ اور کیا میں ایسا سنگدل ہوں کہ آپ کے دکھ کو انوبھو کر کے مجھے کشٹ نہ پہونچتا ہو؟ جب اس خیال کا میرے دل کے اندر پہلے پہل اظہار ہوا۔ عجیب کشمکش کی حالت تھی۔ جس آریہ سماج کے لئے پرانے بھائی ہندوؤں سے کنارہ کیا۔ جس آریہ سماج کے لئے اپنے غیر آریہ بھائیوں سے سچا پریم رکھتے ہوئے بھی ان کے صاف سنانے سے بھی پرہیز نہ کیا گیا۔ جس آریہ سماج کے لئے کہ جملہ مادی چیزیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں جس آریہ سماج کے علاوہ کہ میں نے اور سب گھر بھلا دئے تھے۔ اُس آریہ سماج کے انتظاموں سے علیحدگی کے خیال نے کیا میرے جگر کو پاش پاش نہیں کر دیا تھا۔ میں کمزور تھا اور بےبس تھا ہوا۔ لیکن رشی کا گمبھیر ناد میرے آتما کے اندر گونج گیا۔

"مورکھ! تجھے میرے اور تیرے پتا نے کیا شکشا دی ہے۔ اور تو کیا کر رہا ہے کیا یہ مادی سماج مندر۔ کیا پرتی ندھیوں سے خزانے کیا یہ حرکت کرنے والے تجھ انسان لیا ہے یہ سب تیرا گھر ہے۔ چیتن ہو کر جڑ کو اپنا سروسو سمجھتا ہے۔ سناتن دھرم کو چھوڑ اپنائے کے پیچھے کیوں دوڑتا ہے۔" میرے لئے ان گمبھیر شبدوں نے دکھ کا عقدہ کھول دیا ہے۔ سارا دکھ اودیا میں ہے۔ وستوؤں کا واستوک سوروپ دیکھ کر ہی منشیہ کے سب دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

अद्वैषभस्मान्म तुपुमांस्त्वेवा
न्या या स्व थ : प्रवच्च सन्ति पदं
न धीरा: ॥

دھنیہ ہو رشی ور! اور دھنیہ ہے پتا پرماتما کا ویدک گیان۔ جس کی شرن میں آکر ہم سب کے چت شانت ہوتے ہیں! اپنے پیچھے گھر سے بے سکھ ہو کر میں اپنے اور دوسروں کے لئے دکھ کا باعث بن رہا تھا۔ کوی نے کیسا اچھا کہا ہے:۔

अश्मानं सन्तरं देव दारैवापि
भजेत् पि ॥

سارے سنسار کے پدارتھ بھی نچھاور ہو کر یدی آتما کی رکشا ہو سکے تو ان سب کو یقیناً آتما پر نچھاور کر دینا چاہئے۔ جیسے رشی واکیہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اور میرے دل میں دیانند کے لئے آگے سے بھی زیادہ شردھا اتپن ہوتی۔ پیارے آریہ بھائیو! میرے بھاؤ کو انہی سرلتا سے سمجھنے کی کوشش کرنا جس سرلتا سے کہ میں نے اس کا پرکاش کیا ہے۔ میں کسی کو دوش نہیں دیتا۔ میری کسی سے شکایت نہیں۔ شکایت ہے تو اپنے گرے ہوئے من سے۔ جس نے اس قدر مدت تک مجھے اپنا کرتویہ پالن کرنے سے روکے رکھا۔ میرے دل کے اندر تمہاری سیوا کا ویسا ہی بھاؤ اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اب میں نے اپنی کمزوریوں کو زیادہ تر محسوس کر لیا ہے۔ اور جب تک ان کو دور نہ کرونگا۔ جب تک کہ اپنے دل کو ایرشیا دویش سے پاک کر کے منشیہ ماتر کے کلیان کا بھاو نہ دیکھ لونگا۔ تب تک سیوا کا ساہس نہ کرونگا۔

ہے پرمانند کے بھنڈار! اپنی کرپا کے انوسار آپکی آگیا کو میں نے محسوس کر لیا اور اُس کا پالن کرنیکی کوشش کی ہے۔

میرا پرم دھام آپ ہیں۔ ہے برتپتے! میری پرتگیا کے سوامی آپ ہو۔ مجھے اپنی پرتگیا کے پالن کرنے میں مدد دو۔ اور ہے پربھو! جہاں میرے دل سے دوسروں کے لئے دویش کو دور کرا دو۔ وہاں مجھ سے دویش کرنے والوں کے ہردیوں کو بھی اس طرح پر پریرت کرو۔ کہ وے اپنے عمل سے مجھے اپنی پرتگیا کے پالن کرنے میں مدد دیں۔ پتاجی اسار سنسار سے سمبندھ ہو جائے تو ہو۔ مشتبہاتی اس الپ کو تیاگ دیں تو تیاگ دیں۔ تم تو مت تیاگنا! آدا اس پاپ کے سنکلپ سے بچاؤ۔ آپ مجھے کب تیاگتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ میں ہی مورکھ ہوں ہے۔ جو مجھے دھوکا دے رہا ہے۔ پتاجی! آج سے اپنی سیوائیں لو۔ آپ کی انوگرہ سے ہی سچا سیوک بن سکوں گا۔

اودم شرم

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں

پرشنوتر

حیدرآباد سندھ کے مہاشے وٹومل گاگن مل
نے سنسکار ودہی کے لیکھوں پر کچھ شنکائیں کیں
تھیں جن کا سمادھان لکھ کر پنڈت بھگت رام
جی نے اجمیر سے بھیجا ہے۔ چونکہ انہیں جوابوں
کے اندر سوالات بھی سمیکشک نے درج کر دئے
ہیں۔ اسلئے اول خط کے درج کرنے کی ضرورت نہیں

تمہید

اس قسم کے پرشنوں کے اُتر دینے سے پورو
اس بات کا جتلا دینا نہایت ضروری بلکہ لازمی
ہے۔ کہ سنسکاروں میں ہر ایک وشیش کریا جو
کی جاتی ہے۔ اور جس کے لئے آگیا پردان
کی ہے وہ اُس منتر کے ارتھوں کا ورت ہے
اور یا وہ کریا کرنیوالے اور کرانیوالے تتھا
اُپستھت مہاشیوں کے اپدیش کے لئے ہوتی
ہے۔ جس سے اُس خاص وقت پر جو نکہ ہر ایک
کا من شدھ اور پوتر کسی کاریہ کے کرنے میں
لگا ہوا ہے۔ اچھی پرکار دھارن کر سکے۔ اور
اس سے جیون بھر اُس کو نہ بھولے۔ کیونکہ
جب تک کسی کاریہ وشیش کا ورتھ سنسکار
نہ کیا جاوے تب تک وہ سنسکار بہت جلدی
دور ہو جانے سے جیون میں خاص تبدیلی پیدا
کرنیکا باعث نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جہاں رشی
لوگ وید منتروں کا اپدیش خاص خاص سے
کے لئے نشچے کرتے ہیں۔ اُس اُس کیا تھ اُن
منتروں کے ارتھ کو صاف کرنے والی کریا بھی
اُن کے نشچے سے کراتے ہیں۔ تا کہ اُس کا من اُس
طرف لگے۔ اور وہ اپنے فرائض کو نشچے پورک
کرنے کو طیار ہو۔

عملی دُنیا میں اس بات کی نہایت ضرورت ہے
کہ ہر ایک فعل کو اپنے جیون میں عمل کیا جاوے
اصول کو بیان کرنا اُتنا اُس کو سمجھنا کچھ اور بات
ہے۔ لیکن اُس کو ورتیہ میں لانا۔ اور اُس میں ہر
ایک نشیب و فراز کو جاننا۔ اور اُس کے نفع
و نقصان سے پوری واقفیت کرنا بنا عمل کے
کدا پی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے ہر ایک
کاریہ کو جہاں وید منتروں اتھوا رشی واکیوں
کے ذریعہ اُپدیش دیا گیا ہے۔ وہاں عملی زندگی
میں لانے کا بھی ساتھ ہی ودھان کیا گیا ہے
یہ بات نہ صرف وواہ سنسکار میں ہی پائی
جاتی ہے۔ بلکہ ہر ایک سنسکار میں اس بات پر
بڑا زور دیا گیا ہے۔

بعض جگہوں پر سنکیت سے کام لیتے ہوئے
رشیوں نے ہم لوگوں کے لئے ایسے لکھ دئے ہیں
جن کو سرو سادھارن پُرش ابھی پرکار نہیں سمجھ
سکتے۔ یہ چند ایک منکھت سوالات بھی
اُسی زمرہ میں سے ہیں۔ جن کا اتر یتھا شکتی میں
کاسامیں کروں گا۔ اور آشا رکھوں گا۔ کہ اگر
کسی اور ودوان کو اُن کے تعلق وشیش
اتھوا اپور معلوم ہو۔ تو مجھے اور پبلک کو
جتلا کر کرتارتھ کریں۔

پرشن (۱) جب ورستان کر یا ستامت کر
آسن پر بیٹھتا ہے۔ تب اُس کو پاد یہ اور اوگھیہ
ارتھات پاؤں اور ہاتھ پرکشالن کے لئے جل پھر
وینا دیر تھ معلوم ہوتا ہے:

اُتر۔ رشی کرت سنسکار ودہی کے مطالعہ سے
صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ورکا سنان اپنی
منہان دھام سے اُتارا) پر ہوتا ہی دنہ کر اس
سنتان ہو............ دار جہاں وواہ
سنسکار کیا جانا نیت ہوا ہے) جہاں سے کنیا
کے رشتہ دار ور کو گھر پر لاتے ہیں۔ وور ہونے
اور اکثر بھیڑ بھڑکا ہونے کے باعث۔ جس کا

اشارہ رشی نے سنسکار ودہی میں دیا ہے
کہ دواہ کاریہ آرمبھ کرنے کے پورو جس پوشت ہو
کاریوں کے لئے دیا جاوے۔ یہ کنیا کو سب
سے اول اپدیش ہے۔ کہ جب جب اس کا
پتی باہر سے آوے اُسی پرکار پادیہ اور
ارگھیہ دیا جاوے۔ جس سے پیار محبت اور بھاؤ
بہاؤ پرگٹ ہو۔ اور آدر ستکار پورک کاریوں
کو کیا جاوے۔ دیکھو سنسکار ودہی۔
ستوتی پرارتھنا۔ وواہ اگر بدہو کے گھبر
جانے کا ڈھنگ کرے۔ تت پشچات کنیا کے
اور پروہت کے پدش بڑے سامان سے پر کو
گھر لے جاویں۔ جس سے ور بدہو کے گھر
پر ویش کرے۔ اُسی سے بدہو اور کاریہ
رنجیرہ وغیرہ۔

اس سے صاف معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اس پرکار
آنے کے پادیہ اور ارگھیہ دینے کا ودھان
رشی نے کیا ہے۔ جو سنان کے پشچات انگ سپرشوں
بعد کیا جاویگا۔ ایک اور خیال بھی اس سے
پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ ہوم کرنے سے پورب
ہاتھ پاؤں اور مکھ آدی سب ریتی پرکار
سے جل سے شدھ کر لینے چاہیئں۔ تا کہ کنیا پوتر
ہو کر تیج کرے۔ اور آئندہ سے کرب اور
پراکرم سے بڑھانے والا ہو۔ اور چونکہ بدہو
کی اور سے بدہو پرک بہوجن کے لئے دیا جاتا
ہے۔ اسلئے یہ کریا نہایت ضروری اور
لازمی ہے۔

پرشن (۲) بدہو پرک کو اپنی درشٹی سے
غور سے اولوکن کرے۔ تین بار بلو دے
چاروں اور چھینٹا دیوے اور اوپر تین بار
پھینکے۔ پھر تین پاتروں میں تین بھاگ کرے
اور تھوڑا پراشن کرے۔ یہ کہیں سا معلوم
ہوتا ہے۔ گھی میں شہد ملا کر کھانے میں کیا
فائدہ ہے۔ کیا نشی ہونے کا سنبھو نہیں؟

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادھیوبیس نے اوپر عرض کیا ہے کہ ہر ایک
فعل کے ساتھ ساتھ اُپدیش دیا گیا ہے سوچنا
یہ ہے کہ ساداران طور پر اگر کوئی وستو ہمیں
دیوے تو کیا ہوا اگر تو یہ نہیں کہ ہم اُس کو دیا ہیں
اور اُسی کا اُپدیش رشی نے کیا ہے ۔ اس میں
شک نہیں کہ مدہو نے جو وستو اس سے آپ
کو دی وہ ضرور اُتم ہے ۔ اور بڑے سادھوؤں نے
سے طیار کی گئی ہے ۔ پرنتو آپ کا فرض ہے کہ
ہر ایک وستو اور خاص کر وہ وستو جو کہ کسی نے
کے لئے طیار کی گئی ہو اچھی پرکار سے دیکھ بھال
لیا وے ۔ کیونکہ جیون کی رکشا پر تمام کام ہے
اور یہی وجہ ہے کہ تین بار بولنا لکھا ہے ۔
ارتھات ایسے ایسے پدارتھ کیول درشٹی سے
ہی دیکھنے کے یوگیہ نہیں ۔ بلکہ اُن کو اچھی
پرکار پریکشا کر کے بھوجن کرنا اگر تو یہ سمجھے
جہاں درشٹی ماتر سے باہر کے ادیوؤں کی پرکشا
ہوتی ہے ۔ وہاں بولنے سے اندر کی وستوؤں
کو اچھی پرکار جان سکتا ہے ۔ یعنی ننگی سے لے
اُپدیش دیا گیا ہے ۔ یہ کام نوکروں سے کرانے
کے نہیں یہ اپنے خود کرنے کے ہیں ۔ ادھور منشیہ
روزمرہ ایسا ہی کرتا ہے ۔ روزانہ زندگی کے
عملی پہلو کو رشی نے جتلانے کے لئے صاف کیا ہے
پرشن یہ شاید اور ہی تھا ۔ کہ دیکھنا بھالنا تو
پریکشا کے لئے کیا گیا ۔ پرنتو چھینٹے دینے سے
کیا مطلب ؟
میرے خیال میں یہ ایک پرکار کا سنکیت ہے
جس کا اصلی تات پریہ اُن منتروں کے دائیوں
سے ملتا ہے ۔ جن کا مطلب بہت ہی صاف ہے
کہ تین پرکاروں کے برہمچاری وسو ۔ رودر
اور آدتیہ ۔ تمام وذوان اس مدہوپرک کو
بھکشن کریں ۔ ارتھات اس برہمچاری کے لئے
اُپدیش دیا گیا ہے ۔ کہ گرہست آشرم میں پرویش
کرنے سے پورب ہی نشچے جان کہ جب تک تینوں

برہمچاری پورن ودوان جتیندریہ ودوان پرکش
پُرشوں کو بھوجن نہیں کھلاتے خود کھانا شاستر
آگیا کے برخلاف ہے ۔ سب سے پہلے گرہست
آشرم کے آشرار رہنے والے پُرشوں کے لئے
بھوگ نکالنا لازمی ہے ۔ اور بعد از اں جو اوپر
کی طرف چھینٹے دینے کی آگیا ہے ۔ اُس سے
صاف وہ مفہوم آ گیا دیتا ہے ۔ کہ سیوورن بھوت
پرانیوں کے لئے بھاگ نکال ۔ جس کو بل ویشودیو
کہتے ہیں ۔ ان سے گرہست آشرم میں پرویش
ہونے والے پُرش کو اُپدیش دیا گیا ہے ۔ کہ بھوجن
سے پورو ۔ انتھی گمیہ ۔ اور بھوت یگیہ کرے

मधु वाता ऋतायते وید کی
وغیرہ تینوں منتروں کے ارتھوں کو وچارا
جاوے ۔ تو یہ خیال ہی دور ہو سکتا ہے ۔ کہ
مدہوپرک کے بجائے کوئی اور اُتم وستو دی گئی ہے
اور اس مدہوپرک سے کہاں نسی ہونے کا احتمال
ہے ۔ یہ تینوں منتر یجروید ادھیائے ۱۳ اس
کے ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ منتر ہیں ۔ جن کا رشی دیانند
جی نے ارتھ کیا ہے ۔ اس ستھان پر تات پریہ
یہ ہے ۔ کہ مدہوپرک اس پرکار کی اوشدھیاں ہیں
سے ۔ جس کو پان کرنے سے وایو ۔ جل ۔ ان وغیرہ
کوئی کسی پرکار کا وکار نہیں کر سکتے ۔ اس میں
دیوے ہی ہر ایک پرکار کی اوشدھیوں کا
رس قدرتی عطار مدہو لکھی کے دوارا کھینچا
گیا ہے ۔ اور اسی پرکار گھی جو کہ ایک رتن
مانا گیا ہے ۔ جس کے لئے وید منتر میں جتلایا گیا ہے
کہ
माध्वी गावो भवन्तु नः
گھی ۔ دودھ ۔ دہی کی کان گئو مدہو والی
ہو ۔ ارتھات مدہوگن پردھان ہو ۔ اگر وچارا
جاوے تو دودھ ۔ اور گھی میں قدرتی قانون
دوارا اُتم اُتم اوشدھیوں کا رس نکالا گیا ہے
رشی دیانند جی نے ان منتروں کو سپشٹ رُوپ
مدہوپرک دکھلاتے ہوئے کو باصاف کر دیا ہے

کہ ودوان بھی اُن میں نسیم ۔۔۔
ہی اُتم دودھ ۔ دودھ میں گھی ۔۔۔
اُنتپن ہوتا ہے ۔ جیسے آنند ۔۔۔
اور مدہو پرکار کی شروگنی ہوتی ہے ۔ ۔۔۔
دستیو اُس کے ستھاپن ہونے کو رشی ۔۔۔
ماسنستے ۔ رشی کا ارتھ اسی کا دوارا کیا گیا
پشچات کوئی وید بتلا دیگا ۔ کہا بھی ۔۔۔
مدہو ہے وششٹھ ۔۔۔ کہ کہاں سنی پیدا کر ۔۔۔
پھر شلوک (۳) اگنی کے نام کی پرورش ۔۔۔
کرنا لکھا ہے ۔ ہندو لوگ فقط چار ۔۔۔
ہیں ۔ چھٹہ دفعہ کیوں کی چار دستیوں ۔۔۔
کم کیوں نہیں ۔ اور اس میں پہلا ۔۔۔
اور پھر بھوجن کیا ۔
آدتیہ ۔ یہ بھی غور سے وچارا جاوے
یہ اتنے نشچے ہو جاویگی ۔ کہ مختلف پرکار
سے مختلف تات پریہ رکھا گیا ہے ۔ ۔۔۔
اُس اُس مطلب اسی جگہ پر رشی ۔۔۔
کر دیا ہے ۔
یہ تمثیلیں کی تو چار ہی کرا ہیں ۔ جتنا کو ۔۔۔
بھی کرتے ہیں ۔ اور آ ۔۔۔
پرنتو اجمیر وغیرہ ستھانوں سے ۔۔۔
سے معلوم ہوا کہ سات پھیرے کرا ۔۔۔
اور سپت پدی کو تو کیول پدھ ہی ۔۔۔
چلاتے نہیں ۔ اور اُس کے سات پھیرے
میں سے تین باہر ہوتے ہیں ۔ اور جن ۔۔۔
پر مدہو ورکی پروکتیا کرتی ہے ۔ اور ۔۔۔
میں سے تین بار بد ہو آگے رہتی ہے ۔۔۔
سنسکار ودھی کے پڑھنے سے ہی ۔۔۔
ہوتا ہے ۔ کہ تین بار کنیا آگے رہ کر ۔۔۔
پر کیا کرتا ہے ۔ اور سب اُتم ایک ۔۔۔
کنیا آگے دکھل کر کاریوں کی سہائتا کی ۔۔۔
کرتی ہے ۔
جس کے لئے رشی دیانند جی نے لکھا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

جیسے یگیہ نیند بیسلیشم ہیں وغیرہ وغیرہ
سنسکار ودھی میں جیسے اتھواپات کا کہیں بھی
ودھان نہیں ہے۔

اور یہ پدی گرہا درف اسٹھے ہوتی ہے کہ جب
پانی گرہن کے منتر ارتھات پرتگیائیں ہو چکتی
ہیں۔ تو دونوں ور بدھو پرتگیا کرتے ہیں اور
سب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ ہے سجن
وددانو ہم ایک دوسرے کو گیان پورک
ایک دوسرے کے گنوں اپ گنوں کو جانتے ہوئے
سادر ہانی سے گرہن کرتے ہیں۔ کسی قسم کا ناجائز
دباؤ ہمارے اوپر کسی پرش وغیرہ کا نہیں ہے اور
نہ ہی ہم کسی قسم کے لالچ وغیرہ میں ایک دوسرے
کو سویکار کرتے ہیں۔ چار دل اور پھیرے کا
اور کوئی مطلب نہیں۔ صرف سب لوگوں کی
موجودگی میں اپنے آپ کو اُس کام کے لئے طیار
کیا جاتا ہے۔ اور اُس مہان کاریہ کی پورتی
کے لئے تمام وددانوں کے روبرو اقرار کیا
جاتا ہے۔ جس پر ورڑھ رہنے کے لئے ایشور
سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔

پرشن (۴) سپت پدی کے منتروں کا
ارتھ تو پانی گرہن اور پرتگیاؤں کے منتروں
میں آجاتا ہے۔ پھر یہ کس کے واسطے۔ سپت
پدی ودواہ کا ایک انگ کیوں مانا گیا ہے۔
کہ جس کے ہونے سے وواہ ہو ورنہ نہیں؟
سپت پدی کا کوئی گوڑھ ارتھ بھی ہے۔؟
اُتّر۔ یہ سپت پدی چلنا سہچاری بننے کا
اُپ لکشن ہے۔ کہ جب جب پتی سفر کو جاوے
اتھوا دوسرے کسی کاریہ وش گھر سے باہر
جاتا ہو تو پتنی کو ساتھ لے کر چلے۔ ہر ایک
کاریہ میں دونوں اکٹھے دکھ سکھ ہوگیں تے
یہ گو گرہست سونتروں کی آگیا ہے۔ منتر ری اکثر
اس کو مانا گیا ہے۔ کہ جو جو پرتگیا پانی وِوارا

دیا وے۔ اُن کا اقرار بالکل فضول اور بے معنی
ہے۔ اسواسطے اُنہیں وددانوں کے روبرو
ور بدھو اپنے اقرار کے مطابق آپ لکشن ماتر
سے اپنا چار کر کے دکھلاتے ہیں۔ کہ اس پرکار
ہم دونوں ہر ایک کاریہ میں ایک دوسرے
کی سہائتا کریں گے۔ اور انوگامی اور سہکاری
ہوتے ہوئے سرو آپتیوں (تکالیف) کو دور
کرنے کا پریتن کریں گے۔ اسی لئے اس کی
پورتی وواہ کی پورتی مانی گئی ہے۔ کیونکہ ہر
ایک کاریہ کے تین درجے کئے گئے ہیں۔ بانی اور
کرم اور کرم میں آکر اس خیال کا خاتمہ ہوتا ہے
یہی بات یہ یہ اس جگہ جاننا ضروری ہے۔

پرشن (۵) سپت پدی کے بعد بدھو ور
کے ماتھے پر جل چھڑکا وے۔ اس کا کیا مطلب
اور یہ کس شاستر میں لکھا ہے۔
اُتّر۔ سنسکار ودھی میں رشی نے اس پرکار
آگیا دی ہے۔ رشی فرماتے ہیں۔ کہ تت پشچات
پرتھم سے جو جل کے کلش کو لے کے یگیہ کنڈ
کے دکھشن کی اور آدمی بٹھایا تھا۔ وہ پرش اُس
پورب ستھاپت جل کلش کو لے کے بدھو ور کے سمیپ
آوے۔ اور اس میں سے تھوڑا سا جل لے کے
بدھو ور کے مستک پر چھینٹا دیوے۔ اور پھر نیچے
لکھے تین وید منتروں کو پڑھے۔ جن کے ارتھ
رشی نے یجروید بھاشیہ ادھیائے ۳۶۔ منتر ۱۲
۱۵۔۱۶ میں اچھے پرکار دکھلائے ہیں۔ کہ کس
پرکار پتی برتا استریوں کو برتاؤ کرنا چاہئیے۔ پتی
کے انتر سے استری کے پانی چھڑکنے کا بھاؤ پرگٹ
منتر کا ارتھ یہ ہے کہ "جیسے جلوں کے تلیہ شانتی
شیل وِدوشی استری جیسے سکھ دایک تین
کرنے ہارے جل جس کارن ہم کو پرسدھ سنگرام
دگر ہینت کے لئے اتھوا جل پراکرم کے لئے
دھارن و پوشن کریں ویسے اُن کو تم دھارن کرو

ہے۔ سمرلنیٹ استری جو تمہارا اتی شبھ کلیان
کاری آنند بردھک سنتیہ کاری رس ہے اس کو
اسی جگت میں ہم کو پتروں کی کامنا کرنے والی
ماتا کے سمان سیون کراؤ۔ ۱۵
ہے استری۔ جیسے تم ہم کو جلوں کے سمان شانتی
پرگٹ کرو۔ ویسے تم کو ہم لوگ شانتی پرگٹ
کریں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان منتروں سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ کیول سفر
سے آئے ہوئے پتی کی شانتی اور شُشروشا کے
لئے سنکیت ماتر جل چھڑکنا بتلایا گیا ہے۔ اور گھر دک
بھاؤ شانتی اور ویک جل سمان ہونے سے اس کو
جل سے پرگٹ کیا گیا ہے۔ دونوں کے لئے
اسقدر ہی کافی ہے۔

پرشن (۶) अप्पो ऽरवत् والا منتر
وواہ کے سمے میں نہیں پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ
اسی میں देवृकामा ارتھات دیور
کی کامنا کرنے والی یہ شبد پڑا ہے۔ جو
پتی کا مرنا اور دیور سے نیوگ کرنا ہی جتلاتا ہے
اُتّر۔ میرے جیسے چھوٹے خیالات میں چلے
ہوئے رشیوں کی تو ضروری ہی سمتی ہوگی۔
کیونکہ مہان سے مہان کام کرنے میں بدھی کوئی
چھینک تک لگا دے تو روکنا ایک معمولی امر
نہیں۔ چہ جائے کہ اتنا زبردست خیال ودھیان
میں آجاوے۔ لیکن ویدک خیالات میں چلنے
ہوئے استری پرش مرتیو کو ہر وقت سر پر
والے اور اس کے مقابلے کے لئے ہر وقت طیار
سجن دھرماتما ہر ایک طرح سے اُپت کال کو
بھی نہیں بھولتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے
کہ وید کے اس منتر کو اس جگہ بھی ضروری خیال
کیا گیا ہے۔ وید کے منتروں کو خاص خاص
ستھانوں میں दिदिधीषम् رشی لوگ کیا کرتے
ہیں۔ میرے خیال میں تو ودھ آتا ہے کہ

...llection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہرگز بُرا نہیں۔ ویسے تو ہر ایک گرہست آدمی کی گرہا کو لوگ اشلیل کہہ دیتے ہیں، لیکن کرتے بھی ہیں۔ ٹھیک اسی پرکار ہر ایک کام کے لئے طیار ہونا انسان کا فرض ہے۔ اور ہر ایک دکھ کے برداشت کرنے کے لئے طیار رہنا اعلےٰ درجہ کا فرض ہے۔ اور یہی بھاو یہاں پرگٹ کیا گیا ہے اور اگر کیول دواہ میں ہی انکا مدنظر ہو تو کے یہ بھی ارتھ ہیں کہ پتی کے دیور کا ما

چھوٹے بھائیوں سے پیار کرنے والے اور ان کو پالن پوشن کرنے والی ہے ستری وغیرہ وغیرہ تو کوئی دوش نہیں آسکتا۔

پرشن (۷) بدھو کے بندھے ہوئے کیشوں کو ور چھوڑے اس کا کیا مطلب ہے۔

اُتر۔ یہ دواہی سپت پدی سے پورو ہے اور پرتگیا کے منتروں کے پشچات ہے۔ بالوں کو چھوڑنا اور دونوں ستری پرش کے وستر میں گانٹھ باندھ کر سپت پدی کی طیاری کرنا اس بات کو خاص کر ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان دونوں گرہست میں پرویش کرنے والے ستری پرش کا سمبندھ نشچیہ ہو چکا ہے۔ جس سے وہ ایک دوسرے کے سہچاری بن کر سیر اتھوا سفر کو طیار ہوتے ہیں۔ بالوں کو چھوڑنا کیول ایک سنکیت ماتر ہے۔ جس سے کنیا بھاو کو اُس سے پرتھک کر کے ستری بھاو پرگٹ کیا جاتا ہے اور یہی خیال گانٹھ لگانے کا ہے۔ کہ علیحدہ علیحدہ یا نصف نصف بھاگ مل کر ایک ہوتے ہیں۔

پرشن (۸) دواہ کی پوروودھی جب راتری کو ہوتی ہے۔ تب جو لکھا ہے۔ کہ سورج کو اوتوکن کرے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

اُتر۔ سنسکار ودھی کی ودھی کے مطابق دواہ کے دو بھاگ ہیں۔ ایک پورو بھاگ اور دوسرا اُتر بھاگ۔ پوروبھاگ میں سوریہ کا درشن ہے۔ اور اُتر بھاگ میں دھرو اور ارندھتی کا درشن ہے۔ کیونکہ سوائے سورج درشن کے اور کوئی دو ہی راتری میں کرنے سے نہیں روک سکتی۔ اُتم تو یہی ہے۔ کہ دن کی ودھی دن میں کی جاوے۔ اور راتری کی ودھی راتری میں۔ پرنتو اگر کارن وش پورو ودھی راتری میں ہی کی جاوے۔ تو سوریہ ایک ایسا پدارتھ ہے۔ جو ہر ایک ست پرتی دکھتا رہتا ہے۔ اور منشیہ اُس کے ہر ایک بھاو کو سمجھتا ہے۔ اور خاص کر وہ پرش ستری جو وید کی آگیا انوسار پورن برہمچریہ دھارن کرتے ہوئے برہمچریہ آشرم کو پورن کر چکے ہیں۔ اس لئے سوریہ کے درشن جو آدرش تھا وہی اُس کے گن اور کرم کے وچار سے پورن ہو سکتا ہے۔ دیکھی ہوئی وستو کو اچھی پرکار وچار سکتی ہیں۔ اور درشن کرنے سے بھی یہی مطلب ہے۔ کہ پرش اور ستری اُس کے گنوں کو اپنے اندر دھارن کر اُس پر اپنے جیون کو کٹی بدھ کریں۔ اس واسطے کچھ وشیش رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔

پرشن (۹) ارندھتی کا تارا دکھلانے سے کیا مراد ہے۔ دھرو اور ارندھتی کے تارے سرودا ہی اکاش میں دکھائی دیتے ہیں۔ کیا اور کس طرح جانا جاوے کہ یہ ارندھتی کا تارا ہے

اُتر۔ ارندھتی ایک ایسا باریک اور درڑھ تارا ہے۔ جس کا سپت رشی نامک ستاروں پر بڑا بھاری اثر ہے۔ اور یہ ایک ارندھتی ہی ہے جو نہیں پرتھک ستاروں کو چار پالی میں رہنے والے چار ستاروں کو پرتھک نہیں ہونے دیتا اس جگہ ارندھتی کے دکھلانے سے یہ مراد ہے کہ جیسے یہ کارپہ باریک ستارا سپت رشیوں دھرو کے گرد گھومتے ہوئے بھی ایک سمبندھ رکھتا ہے۔ ٹھیک اسی پرکار ستری پرش کو سنسار کے سمپورن کاریوں کو کرتے ہوئے بھی پرکار روپی کیندر کے گرد ہی رہنا ہے۔ اس پرکار النکار سے اُپدیش دیا گیا ہے۔

دھرو اور ارندھتی ایک سے راتری کو ہی دکھلائی دے سکتے ہیں۔ پہچان اس پرکار ہے کہ

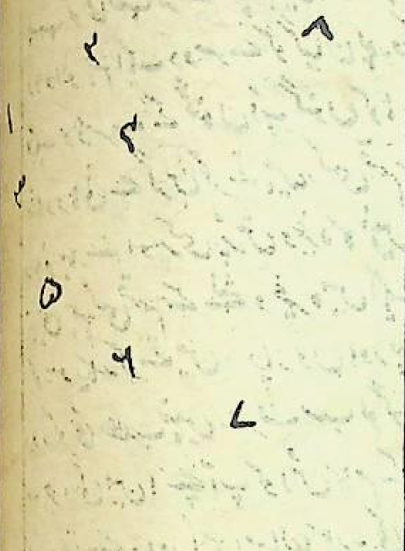

ایک سے سات نمبر تک سپت رشی ہیں اور ۸ کا نمبر دھرو ہے۔ اور ۹ کا نمبر ارندھتی یہی اوستھا ان سب کی رہتی ہے۔ ان کی اتنا فرق ہوتا ہے۔ کہ یہ گھومتے کبھی دھرو کے نیچے کبھی اوپر۔ کبھی دائیں کبھی بائیں ہوتے ہیں۔ پرنتو اپنی حالت کو ہرگز تبدیل نہیں کرتے۔ اور ارندھتی سدیو سات کے ساتھ رہتا ہے۔ ہر وقت راتری میں ودوان پرش جان سکتا ہے۔

परशन (۱۰) सामा है म स्मि پرشن (۱۰) میں سام وید کے سمان ہوں تو رگوید کے سمان ہے۔ وید کی سام وید کے ساتھ اور دو ہو کی رگ وید کے ساتھ سمتا کیوں کی گئی۔ انیہ ویدوں کے ساتھ کیوں نہیں ان ویدوں کے لکھنے سے مطلب کیا ہے۔

اُتر۔ یہ اُس منتر کا ایک سمبندھ جس میں اور بہت سے سوریہ پرتھوی وغیرہ کے النکار دیکھ پرش اور ستری کا سمبندھ دکھلایا

...کیول گیان کو مکھیہ رکھتے ہوئے یہہ
...ان کا انکار دیا گیا ہے۔ وچار نے سے
...ہوتا ہے۔ کہ رگ وید کا گیان سے یجر
...کرم ہے۔ سام وید کا اُپاسنا سے سمبندھ ہیں
...ہے۔ جس پرکار اُپاسنا بنا گیان کے
...کرم میں ڈالنے والی ہے۔ اور جس کے بنا
...کی پورتی نہیں ہو سکتی۔ ٹھیک اُسی
...پرش شاستری کے بنورات پرکار سے
...کا پالن نہیں کر سکتا۔ جس پرکار
...گیان کی ضرورت محسوس کرتا ہے
...اسی پرکار پرش کو منتری کی ضرورت ہے
...پرکار کرم بنا گیان اور اُپاسنا کے ہو
...سکتا۔ ٹھیک اُسی طرح گرہست بنا پرش
...منتری کے ناممکن ہے۔ جس پرکار کیول
...بنا ایشور اُپاسنا کے مکھ کا سادھن
...اسی پرکار استری بنا پرش کے مکھ کو
...نہیں کر سکتی۔ اس پرکار [illegible] ہوا آپس
...کے گئے ہیں۔

...(۱۱)

...انتر کار رنگ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ
...ان کے ساتھ اور ان تنہا پران کا انتر
...سمبندھ ہے۔ یہ کس طرح ؟

...شن۔

...پرسدھ بات ہے۔ کہ ان ہی پرشوں
...ران ہے۔ بنا ان کے کوئی پرانی زندہ
...رہ سکتا۔ اسلئے ان کو ہی پرانوں کا
...دیا گیا ہے۔ پرنتو بنا انتر کرن (داو کاش)
...کوئی زندہ رہ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی
...ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی رس
...سکتا ہے۔ اور بنا رس کے اور تیج
...تمام کٹھن ہے۔ ان کا ایک

دوسرے کے ساتھ اتیت گہرا سمبندھ ہے
جو کبھی علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ بنا ان کے پران
نہیں۔ اور بنا انترکرن کے پران نہیں۔ ایک
دوسرے کے ادھار ادھے روپ سمبندھ کو
دھارن کئے ہوئے ہیں۔

نویدن۔ یہ اس پرکار کے پرشن ہیں
کہ بدھی وان خود سوچ اور وچار سکتا ہے
خیر میں نے اپنی بدھی اور دیا انوسار
اُتر دیا ہے۔ یدی کوئی اور ودوان اس پر
اور بھی روشنی ڈالیگا۔ تو اتیت انوگرہ ہوگی

راقم
بھگت رام اپدیشک۔ راج شاہوار اجمیر

گروکل کی ضرورت کو دیکھو

گروکل کی ضرورت کو بتانے کے لئے زبردست
مضمون یا لچھے دار تحریر کی ضرورت نہیں ہے
اور نہ ہی مجھ میں لیاقت ہے۔ کہ میں کسی اعلا
انشا پردازی یا مضمون نگاری کے ذریعہ آپ
کے دلوں کو کھینچوں۔ صرف دو ہی الفاظ میں
درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر رشی سنتان کا تارنا
چاہتے ہو اور اس کا ذریعہ صرف گروکل کو ہی
سمجھتے ہو۔ تو اس کے کامل کرنے کے لئے ہمت
کرو۔ اے جون۔ جولائی کی سخت گرمیوں میں
ٹھنڈے کمروں کے اندر پنکھوں کے نیچے بیٹھنے
والو! کڑکڑاتے جاڑوں میں گرم کمروں میں
جلتی ہوئی انگیٹھی کے سامنے آرام کرنے والو!
کبھی آپ نے غریب بیچارے بن باشی گنگا
کے تٹ پر پڑے ہوئے برہمچاریوں کی طرف بھی
دھیان دیا ہے۔ اندھیری آئی۔ چھتیں اُڑ
گئیں۔ برہمچاریوں کی طرف سے آپ کے پاس
درخواستیں ہوئیں کہ ہم بن باشیوں کیلئے کٹیا دو

کا پربندھ کرو۔ شوک کہ آپ نے ان کی طرف
دھیان ہی نہیں دیا۔ بیچاری ماتاؤں نے تو
رشی رن کو پورن کرنے کے لئے کلیجوں پر پتھر
رکھ کر لخت جگروں کو جنگل میں بھیج دیا لیکن
آپ نے برہمچاریوں سے [illegible]
جس طرح ایک پرش کو کوٹھے پر چڑھا کر نیچے سے
زینہ اُٹھا لیا جاوے۔ اور اُس کو بے بسی
کی حالت میں چھوڑ دیا جاوے۔ کیا رشیوں
کی اولاد کہلاتے ہوئے اور وید بانی کو
منشیہ ماتر کے لئے کلیانی بانی مانتے ہوئے
آپ ان لفظوں کو برداشت کر سکتے ہیں
آپ کی آتما بیشک نورانی ہے جواب دیگی
اس حالت میں آریہ پبلک سے عموماً اور

محکمہ تعمیرات و آب پاشی

(پبلک ورکس) کے آریہ ملازمان سے خصوصاً
یہ نویدن کرتا ہوں کہ وہ اپنے پورشارتھی
آریہ ڈاکٹروں کی پوتر مثال کو مدنظر رکھتے
ہوئے یعنی جس طرح کہ انہوں نے گروکل
میں ہسپتال کے اخراجات کے بوجھ کو اوپر
لینے کا حوصلہ کیا ہے۔ اور اس کام کو عملی
جامہ پہنانے کے لئے نمونہ کے طور پر ایک
ایک مہینہ کی تنخواہ دینے کا اقرار کیا ہے
اسی طرح آریہ انجینیر۔ سب انجینیر۔ سوپروائزر
اوورسیر۔ اور سب اوورسیر۔ مستری وغیرہ
ایک ایک مہینہ کی تنخواہ دیتے ہوئے گروکل
میں تعمیر مکانات کے پوتر فرض کو اپنے اوپر
لیویں۔ اور جس طرح وہ اپنے مکانات کے
نقشے بڑے غور و خوض سے بناتے ہیں۔
اور اپنی ساری ضروریات اور آسائشوں
کا ایک ہی مکان میں پربندھ کرنے کے لئے
عالیشان مکان بنواتے ہیں۔ اسی طرح
غریب برہمچاریوں کی کٹیاؤں کا بھی پربندھ

کریں۔ میں اپنی ناقص تجویز پیش کرتے ہوئے
اگر یہ ناقص تجویز منظور ہووے تو فی روپیہ
ایک پیسے کی تنخواہ اس فنڈ میں دینے کا اقرار
کرتا ہوں۔ گو تین روپیہ کی رقم اتنے بڑے
گروہ میں ادا کرنے کے لئے کافی شکرگزاری
نہیں۔ لیکن بمصداق قطرہ قطرہ ہم شود دریا
ایک کثیر رقم کی امید ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا
ہوں۔ کہ میری اس تجویز کے ساتھ اتفاق
کرتے ہوئے کتنے آریہ ممبر خود سبھا دے
کر دوسروں کے اشاعہ بڑھاتے ہوئے رشی
کے اپنے ہوئے پوتر یگیہ میں آہوتی ڈالتے میں

ناقص

ایک سب اور ممبر صیغہ آبپاشی

ضلع کانگڑہ میں پانچ عیسائیوں کی شدھی

سدھ پور تحصیل پالمپور میں عیسائی مشنریوں کا
کام کیا ہے۔ موضع کے چند گھر چماروں کے
انہوں نے عیسائی کئے جن کی آبادی بڑھتے
بڑھتے آج چالیس گھروں کا ایک چھوٹا سا قصبہ
آباد ہے۔ اس میں پادری صاحبان نے ایک
عالیشان گرجا گھر جس کے گرد رہائشی مکان بھی ہیں
بلاگت زر کثیر تیار کرایا ہوا ہے۔ یہاں عیسیٰ عیسیٰ
بول تیرا کیا۔ گنگا مول والی مثال عین مناسب
حال ہے۔ اس چھوٹی سی بستی میں پادری صاحبان
کا بار بار جانا اور پرچار کرنا۔ اڑوس پڑوسیوں
کا دل بہلا کب پتھری لبریز رہ سکتا تھا۔ اس کا
اثر یہ پڑا۔ کہ ہمارے بھائی مہاشے ابٹو پال
جی مع چارکس و گیرز مہند اوران کے عیسائی
ہوئے۔ مگر قریب ۲۰ سال عیسائی رہ کر بھی

پر بھی عیسائی کی تعلیم نے انہیں مجبور کیا۔ کہ ان
میں شانتی کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور انجیلی
سوالوں اور انجیلی خدا کسی آتما کی شانتی نہیں کر
سکتا۔ آپ نے اس عرصہ میں جہاں عیسائی
سکولوں کی سکول ماسٹری بھی کی۔ وہاں پچھری
کا بھی امتحان پاس کیا۔ اور لاہور آدی نگروں
میں رہ کر پرچارک کی پدوی گرہن کر کے پرچار
کا کام شروع کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس عرصے
میں میں نے بہت سے عیسائی بنائے۔ اور
لوگوں کی گمراہی کا موجب بنا۔ آخرکار چار پانچ
سال سے پتہ لگتا ہے کہ وید دنیا کی لائبریری
میں سب سے پرانی کتاب ہے۔ اور یہ پتہ
بھی کس سے لگا۔ عیسائیوں سے۔ جبکہ وہ
پادریوں کا امتحان دینے گئے ہوئے تھے۔ بس
پھر کیا تھا۔ اسی وقت سے انہیں انجیل کی خدا
اور کلام خدا ہونے میں شکوک پیدا ہونے لگے
جب کسی پادری صاحب سے پوچھتے تو شکوک
کی تسلی کی بجائے۔ اور ضعیف الاعتقادی ہوتی جاتی
آخر یہ شکوک دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی
کتاب کرسچین مت درپن نے حل کر دئے۔ جب
سے انہوں نے اس کا مطالعہ کیا۔ انجیلی خدا
اور انجیلی تعلیم ان کے دل سے کافور ہوگئی۔ پھر
کچھ عرصہ پرچار تو انجیل کا ہی کرتے رہے۔
مگر لیکچر کے خاتمہ پر عموماً کہہ دیا کرتے تھے۔
کہ بھائیو انجیل میں ایسا لکھا ہے۔ ماننا نہ ماننا
آپ کا اختیار ہے۔ ان کے ایسے ایسے الفاظ
پر عیسائیوں میں کھلبلی پیدا ہوتی رہی۔ اور
انہیں سمجھاتے بجھاتے رہے۔ مگر دل میں
سخت صدمہ لگ چکا تھا۔ آخر کار ایک روز
جبکہ وہ منادی کر رہے تھے۔ اور ایک بشپ
پادری صاحب ان کے ساتھ تھے۔ حسب معمول
لیکچر کے بعد کہہ دیا کہ انجیل میں ایسا لکھا ہے
اس دفعہ انہیں لفظ اور کہہ دئے کہ

انجیل یہ کہتی ہے اور میں
سفارش نہیں کرتا کہ انجیل کی تعلیم
سچی ہے۔ اتنا سنتے ہی پادری صاحب
نے کہا۔ کہ تم لوگوں کو گمراہ کرتے ہو
استعفیٰ داخل کر دو۔ ہم یہ کر بیٹھے اور ہم رہ
کر چکے تھے۔ انہوں نے استعفیٰ دینے میں
اپنا نقصان سمجھ کر اپنی موقوفی کرا لی۔
اور قریباً تین سال سے ان کے ساتھ
کیونکہ پادری کا کام چھوڑ ترک کر دیئے
اس عرصہ میں مشین چلا کر درزی کے پیشے
سے گزارہ حال ان کا ہے۔ اپنا گزارہ کرتے ہیں
قریباً ایک سال سے ویدک دھرم کی اور
ہمارے دھارمک بھائی منشی بیان پنڈت بھگوان
صاحب گرو آدر قالو گشت لگے
ان کی رچی ہوئی۔ اور پنڈت جی کے رنگ
دو ادا مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں انہوں نے
شدھی کی درخواست مع چارکس و دیگر سنبندھیوں
کے میرے ساتھ کی۔ اور بہت سی خط و کتابت
کی جس کا انجام یہی نام یہ نکلا کہ شبھ تتھی
۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کے سبت ایک جلسہ سماج میں
یہ وچار پیش ہو کر سردھیتی سے نشچہ ہوا
کہ مسٹر ابرہیم سالومن مع ان کے چارکس
سنبندھیوں کے شدھ کیا جاوے اور
یہ شدھی ان کے گرام موضع ادا کھل
پالمپور میں ۵-۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کے دن
ہوا۔ چنانچہ منشی بیان پنڈت دھرم دیو جی
اپدیشک منشی ہیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کو یہاں سے روانہ کیا گیا۔ پنڈت جی
کانگڑہ آدی ستھانوں میں پرچار کرتے
ہوئے ان کے گرام چند یوم پہلے پہنچے
اور پرائشچت کے متعلقہ تمام طیاری مکمل
کرا دی۔ دھرم سالہ سماج لودر کرکھڑہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

سماج کے چندا نتا ہی سجن ۲۲ میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے ۲۳ ستمبر ۱۹۲۶ کی شام کو پہونچ گئے۔ اور اسی روز شہر پالن کو پالپور پہونچ (جی) سبھا دیا کھیان آریہ سماج پنڈت دھرم دیو جی معقول تعلیم یافتہ حاضری نے کر دیہ پر بڑی ... آریہ سماج کے کریتیہ کاموں کا ذکر کرتے ہوئے میں ہوا آپ نے بڑا دردناک چتر کھینچا۔ اور بتلایا کہ ہندو جاتی کا رخ کدھر جا رہا ہے۔ نام تو ہیں ان سے نکل کر پشٹ ہوتی جاتی تھا۔ اور انہوں نے نکاس کا بھی دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور آمدنی کے دروازہ کو ایک مضبوط قفل لگا چھوڑا ہے۔ کہ جس کے کھولنے کی ان میں سامرتھ نہیں ہے۔ مگر رشی دیانند جی نے اس کی چابی آریہ سماج کے سپرد کر دی ہے۔ لائق لیکچرار نے منوسمرتی آدی کے پرانوں سے ثابت کیا کہ ہر ایک پتت سے پتت بھائی شدھ ہو سکتا ہے۔ ایسے ... کہ جنہوں نے ماتا پتا سے سمبندھ کیا ہو۔ اور گرہستی آدی نشک کرم کئے ہوں جب شدھ ہی گئے ادھکاری ہیں۔ اور ایک رشیوں کی پھٹتی ہے۔ اور تاریخی اور پرانوں اور تواریخی حوالجات سے ایسی شدھیوں کا پتہ ملتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کو مسٹر سالومن جو کہ کشتری ورن کے راجپوت خاندان سے ہیں شدھ نہ کئے جاویں۔ آخر کار شدھی کا منتر دیتے ہوئے سامعین کو توجہ بڑے زور سے دلائی کہ وہ کل صبح آٹھ بجے ارگرام میں مع اپنے متروں کے پدھار کر سنسکار میں شامل ہوں۔ لیکچر کی سماپتی پر بعد آرتی یہ نشچہ ہوا کہ پالپور نگر میں نگر کیرتن کیا جاوے۔ اسلئے وہاں سے ہی سب بھائی ایک بھاری ہجوم کے ساتھ اکٹھے ہو گئے۔ اور نگر کیرتن میں شامل ہوئے (باقی آئندہ)

آریہ سماجک خبریں

چنیوٹ آریہ سماج میں سال آئندہ کے لئے انتخاب سردار سوجیت سنگھ صاحب پردھان۔ بھائی جوالا سنگھ جی اپ پردھان۔ بھائی بھولا ناتھ جی منتری۔ رلا رام جی اپ منتری۔ لالہ ... رام جی خزانچی۔ اور بابو کیسرا سنگھ جی پستکالیہ ادھیکش۔ بھائی ہیرا سنگھ اور لالہ ایشر داس ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے۔ اور سماج ہذا کی طرف سے آئندہ تین سال کے لئے سردار سوجیت سنگھ اور ... دونوں پرتی ندھی چنے گئے۔

(بھولا ناتھ سکریٹری آریہ سماج چنیوٹ)

قصور آریہ سماج کے منتری مہاشے لالہ موہن لال جی کی کنیا کا جوڑ اکرم سنسکار ۱۵ اکتوبر کو ویدوکت ہوا۔ جس پر ایک روپیہ کنیا ناتھ آشرم جالندھر کو دان ملا۔

آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی کا سالانہ جلسہ ۶-۷ نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ ریلوے سٹیشن آنجہی پر جو اودھ رہیلکھنڈ لائن پر واقع ہے۔ سواریاں مہیا رہیں گی آریہ پرشوں۔ سنیاسی مہاتماؤں۔ اپدیشکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ایک روز پہلے تشریف لا کر شکور فرماویں (رام بلاس شرما)

آریہ سماج راولپنڈی چھاؤنی کا پہلا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ و ۱۲ دسمبر کو ہوگا جس میں ۹ کو نگر کیرتن اور ۱۲ کو دھرم چرچا ہونا قرار پایا ہے۔ اپدیشک۔ سنیاسی اور ودوان آریہ پرشوں سے نویدن ہے کہ وہ تشریف لا کر اتسو کی شوبھا بڑھاویں

نیروبی آریہ سماج ملک افریقہ کے ہفتہ وار جلسے ہر ایک اتوار کو باقاعدہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک آنند پوروک ہوتے ہیں مہاشے سالگ رام جی بہو شکا سے کتھا کرتے ہیں۔ جس کا بہت بھاری پربھاؤ ہوتا ہے۔

گذشتہ ... ۲۳ ستمبر بروز ... ۱۸ ستمبر کو سماج مندر کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ ... کی مٹھائی حاضرین جلسہ میں بانٹی گئی۔ مہاشے کرم چند جی ورما نے اندر ... آئے وقت نیجانہ مندر ۵ روپیہ ... روپیہ برائے تعمیر مندر فنڈ اور ۵ روپیہ سماج ہذا کو دان دیا۔ (... ناتھ کپور)

کیملپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ ۲۸ ستمبر کو نہایت دھوم دھام سے ہوا ... پنڈت سرجو دت ... پنڈت ... نند لال جی تشریف لائے۔ نگر کیرتن ۲۷ کو ہوا۔ ... ایک مہاشیوں کے پرجوش ویاکھیان ہوئے ... مہاشے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے موقعہ پر سالانہ جلسہ میں اپدیشک بھیجنے کی بہت کوشش کی گئی۔ مہتہ جیمنی جی بی اے کو سبھا کی طرف سے مایوسی اور ناامیدی دیکھ کر تار دوارا بلایا گیا۔ آخر بار مہاشے پنڈت سرجو دت جی کو ہمراہ لائے۔ اتسو کی کامیابی محض کارکنان کی وجہ سے ہوئی۔ کل سماج کے دو ممبر موجود تھے۔ باقی سب باہر کے طلبا تھے۔ جن میں سے مہاشے ... ناتھ جی اور لالہ موہن لال جی شکریہ کے مستحق ہیں

کالونج آریہ سماج سے مہاشے بدری پرشاد جی گپتا لکھتے ہیں۔ کہ ... جو مہاشے جرنی رام جی کے باغیچہ میں تھی خرید لی گئی۔ اسوقت نہ کوئی دوار ہے اور مہاشے بہاری لال پرشاد جی اپنے کٹمب کے ساتھ وہاں قیام پذیر ہیں۔ ایک

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک بھجن منڈلی گاؤں میں پاٹھ شالا کے لئے بھکشا مانگ رہی ہے۔ اسلئے آریہ پرتنو کو سا دو دن ہو گران کی بات سننا ہوگیا۔

بڑوت - ضلع میرٹھ سے مہاشے دین دیال سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ گاؤں کے لوگ یہاں آکر گروکل کے اُتسو کی طیاری کا ذکر کرتے ہیں۔ ابھی سے گروکل کے اُتسو پر وچار ہونا چاہئے۔ ہمارے کھان پان اور رہائش کا اچھا انتظام ہو سکے ہمارے قصبہ کے لوگ ہزار ہا خیال رہیں۔

پنڈ دادن آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ مندر کی رجسٹری شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام باقاعدہ کرا دی گئی ہے۔ یہاں ہفتہ میں دو دفعہ سماج ہوا کرتی ہے۔ بدھ وار اور اتوار

کو ۲۷ - ستمبر کو لالہ دیوی دیال جی نے ایکصد روپیہ مندر فنڈ کے لئے اور دس روپیہ مختلف فنڈوں میں اس خوشی کے موقعہ پر دان دیا۔ مہتہ ہیرا لال جی نے مبلغ پانچ روپیہ اور لالہ بوٹا شاہ نے مندر فنڈ میں ۵ دان دیا۔

مہاشے گرد ہاری لال جی مکند پور ضلع جالندھر سے لکھتے ہیں۔ کہ سوامی یوگیندر پال جی ۱۶ ستمبر کو یہاں تشریف لائے اسی روز سے اُپدیشوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ۱۶ کو آریہ سماج کیا ہے۔ اس مضمون پر لیکچر دیا۔ ۱۷ کو بوقت چار بجے شام مدرسہ میں لیکچر دیا۔ مضمون نیم اور نیم کی دنیا کہیا تھی۔ ۲۰ کو تیسرا لیکچر تھا جس کا مضمون آریہ سماج - پورانک - اور اسلام کا مقابلہ تھا

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

چوتھے دن ستیہ کی مہا اور دھرم پروا کہیا ان ہوا۔ ان دیاکھیانوں سے اس علاقہ میں بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔

گھمل ریاست پٹیالہ پنڈت ہرنام سنگھ جی کے پرچار سے نیا آریہ سماج قایم ہو گیا ہے جس کے ادھیکاری حسب ذیل ہیں۔ لالہ سالگ رام جی وردھان۔ مہاشے ناتھ جی شرما منتری۔ لالہ گنیش داس جی خزانچی۔ لالہ ہری چند جی پستکادھیکش۔

لائل پور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ و ۳۰ - اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ نو آبادی کے تعلیم یافتہ ہونے کے لحاظ سے ہر چار کا یہ سب سے بڑا موقعہ ہے۔ لائق اپدیشک تشریف لاکر ممنون فرماویں۔

(بھوانی داس منتری)

بے نظیر کتاب **جوہر تحقیقات** بے نظیر کتاب

ہندو - مسلمان - عیسائی - ناستک سب کے تمام عقاید مذہبی کا باہم مقابلہ فیصلہ آخری فیصلہ ہر اعتراض کا کاٹ لاجواب دقیق فلسفی مسئلے۔ آجتک کے تمام مباحثوں کا نچوڑ وعظ و لکچرار کے واسطے ہتھیار - ولایتی کا خزانہ متعلق عجیب احوال ہر ایک مذہب والا دوسرے پر حملہ کرنے و خود جواب دینے کا مصالحہ اسی میں پائیگا بے نظیر خدا کی ہستی کا ثبوت عبادت سے فائدہ - تناسخ کی حقیقت پیغمبر اوتار کی اصلیت معجزوں کی پڑتال - الہام حقیقی کی شناخت مسئلہ تناسخ بت پرستی دیوتا و جنم بہشت و دوزخ وغیرہ کی کیفیت - رسمیات کی ضرورت و اصلی معنی نجوم کا اثر گوشت کھانا - مردہ دفن کرنا - حیوانات کی طرز فنا - خدائی اہلکار - شرادھ ذات پات کا فرق و تعزیہ داری - شادی بیوگان تعلیم نسوان - پردہ - زیور - لباس وغیرہ سب پر آزادانہ بحث - غرضکہ یہ بجا دی ہے - دین و دنیا کا لگاؤ - مذہبی تعصب سے فائدہ - خدا کے نام پر ظلم وغیرہ جنگل کا ہر رنگ کہا ہے - ایک باب ہر مذہب کے اصولوں کی صداقت و حمایت دوسرے میں انہیں کی تکذیب تین باب بالکل اچھوتے خیالات - طرفداری معقول عبارت پر دلآویز

ملنے کا پتہ ودیا ساگر ڈپو علی گڈھ

قیمت ۸ آنے **ہر فن مولا** قیمت ۸ آنے

بیکاروں کو روزگار - ہر قسم کے ہنر سکھانے کو کافی سامان ایسا جامع کار آمد دستکاریوں کا مجموعہ آجتک کسی زبان میں نہیں چھپا اسکو پڑھکر ہر ایک معمولی آدمی پیشہ کرکے عزت کیساتھ روزی پیدا کرسکتا ہے۔ امیری کی باتوں کا بیان ہے۔ عام فہم - کوئی بھید کی بات نہیں چھوڑی۔ نایاب حکمت - ساری گھڑی سازی - فوٹو گرافی تار برقی - نقاشی۔ صابن - روشنائی - کافور - کہاں کیسے - گلاب وغیرہ باغبانی - موم - گولڈ - کارچوبی وغیرہ - ڈبل روٹی - سوڈا واٹر - برف - چھاپہ - رنگ شیشہ کا کام وغیرہ جتنی اس کی قیمت ہے اتنے میں کوئی ایک نسخہ بھی نہ بتاویگا - اسمیں کتنی باتیں ایسی ہیں جنہیں لوگ برسوں خدمت کرکے بہت سا نذرانہ لیکر بتلاتے ہیں مشکل سے اتنا مضمون ایک کتاب میں اسطرح سمایا کہ تحریر باریک عبارت مختصر مطلب کی بات کو گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا صرف ۱۰۰ صفحہ میں ختم تاکہ غریب بھی محروم نہ رہیں - قیمت اصلی ۸ آنے محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوں گے۔

ملنے کا پتہ ودیا ساگر ڈپو علی گڈھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات
حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸؎

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور پرایوں کا درشن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے
حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰؎

مذاہب کا منبع بدھ مذہب ہے - متوازی مذاہب بدھ و مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین کی انصافانہ رائے درج ہیں - حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰؎

مذاہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہر دو مذہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات
حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۵؎

اپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تفریح (۳) اپنشد کی تعداد قدیم و جدید اپ نشد (۴) عام فہمیت نا و تصنیف مصنفین (۵) کل اپ نشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰؎

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت
۱۰؎

اتھرو وید درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پروہان آریہ سماج ملتان جس میں جگہ جگہ وید کے پرمان دیئے ہیں قیمت ۸؎

ستون التہذیب - یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے - سرکار دربار بیاہ شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت نواسیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۲؎

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سودو گنیتہ - نانک شاہی - اودا سی - گنج بخشی رام لائی ستھرا شاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابا لالی پران ناتھی - سادہ سنت نامی - شوزائی - رام سنیہی - شونیہ وادی - شہر ھارامی - نانک - چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۶۸ صفحہ قیمت ۱۰؎

نوٹ - اس قسم کے ثبت سے ٹریکٹ تیار ہیں
آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۱؎ بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱؎ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹر صاحبان کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ۱؎

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ کم از کم منگوائیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی -

ویدک توحید پر میرونی شہادتیں قیمت		۱؎
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت	۱۰۰	۱۰؎
آریوں کی تہذیب پائی	۱۰۰	۲؎
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی	۱۰۰	۸؎
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت	۱۰۰	۲؎

اپدیش منجری

رشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ -
قیمت فی جلد ۸؎

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر -

---

مفت - بذریعہ نصف آنہ کا ٹکٹ ملفوف لگا کر دلیسی جنتری کے نئے نمونے دفتری سعہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں
المشتہر ماسٹر نبی بخش احمد جان کار خانہ گردون لدھیانہ پنجاب -

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ۱ حکمت لطیف کی علمی کہانیاں	۸؎
" نمبر ۲ علم الٰہی	۸؎
" نمبر ۳ - الہامی نوکری خیال و افعال	۱۲؎
" نمبر ۱۵ - تہذیب الاخلاق	۱۲؎
" نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم و جان	۲؎
" نمبر ۲۰ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۳؎
" نمبر ۲۱ - فتاوائے الکھدھاری	۲؎
" نمبر ۲۷ - صحت جسمانی و افعال	۳؎
" نمبر ۲۹ - طعام و شراب	۳؎
" نمبر ۳۰ - موت اور اس کے بعد کے حالات	۲؎
" نمبر ۳۳ - شاستر و سمرتی وغیرہ	۳؎
" نمبر ۳۴ - حکایات و روایات	۱؎
" نمبر ۳۹ - دوج نیتی	۵؎
" نمبر ۴۰ - تجارت صنعت و بیوپار	
" نمبر ۴۴ - مشغلہ دماغ نیتی	۲؎
" دھانا بتاگی	۸؎

نوٹ - دس روپیہ یا دس سے زیادہ کی خرید کو فی روپیہ نصف کمیشن دیا جاویگا - اور سال کی قدردانی بپاس خاطر کے باقی تنخواہ بھی بذمہ

چھاپکر ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گرکل آشرم وگرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دشٹرلائف کا بذریعہ اسٹیٹ بھارت انیشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخل کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان وعطائے پنشن وضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارڈ اموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر والکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یتنرالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی **اصل قیمت** پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۱۲/
ستیارتھ پرکاش	[illegible]
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	[illegible]
سنسکار ودھی	۱۲/
نرکت	۱۰/
اشٹادھیائی مول	۳/
آریہ بھوونے	۳/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ودہار بھانو	۲/
شاستراتھ فیروزآباد	۱/
ویدوروده مت کھنڈن	۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانتی نوارن	۱/
میلہ چاندا پور	۱/
شاستراتھ کاشی	۱/
آریہ اودیشیہ رتن مالا	۱/
گوکرونا ندھی	۱/
بھرم اچھیدن	۱/
انو بھرم اچھیدن	۱/
ہون منتر	۱/
سومنتویہ انتویہ پرکاش	۱/
سوئیکار پتر	۱/
ویدانگ پرکاش سمپورن	۱۲/

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی **المشتہر**

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	۱/
سندھیا نثر	۱/
گنجینہ بھجن	۸/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ ورت کا عروج	۱/
جیون چرتر سنیوہان حصہ اول	۱/

مخزن اسرار حصہ اول .. .. حصہ دوم

حصہ دوم .. ..

سدا چار پربودھ .. ..

پھول .. ..

ناگری ٹائپ

ایک انٹیرہ ستری کی یاترا قیمت مجلد ..

پرم بھوشن پرکاش .. ..

جیون چرتر سنیوہان حصہ اول ..

برہمچریہ مجلد .. ..

ستری دھرم نیتی .. ..

دیش درن پرکاش .. ..

گنجینہ بھجن .. ..

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت **المشتہر** لالہ ... بی اے منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جس کا سین کانگڑہ کی پر فضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۱۲/

راجکماری ایک لفریب ناول ہے جسمیں مخلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق سے پر ہے۔ قیمت مجلد ۱/

بہروپیا چھتر۔ یہ ایک ناول ہے جس میں دلچسپ پیرایہ میں مخفیہ راز دنیا اور ظاہر اور باطن بہروپیا کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور موثر سبق دیا گیا ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ل ۳۹ | رجسٹر نمبر ل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ۔ طالبعلموں سے ۳ }

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | [illegible]

دھرم ویر یادگار

کلیارت پنڈت

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ ۲ صفحوں کا تھا معہ ایک پیشہ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور سوامی دھرم نیتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی مننوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک ایک جلد موجود ہونی چاہیئں۔ اور متمول آریہ اور سندو بھائیوں کو چاہیئے کہ غربا کو اور یتیموں کے پاس دھرم پہنچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں بپتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھراج صاحب ستیہ دھرم پرچارک کیمپ پنجابی ہونی چاہئیں۔ کتابوں کے خریدار کو خرید نے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو [illegible] فیصدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو [illegible] فیصدی اور (۴) پچیس یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو [illegible] روپیہ فیصدی۔

المشتہر کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

هندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس — مصنفہ ماسٹر [illegible] اس گرنتھ میں پہلا ایک [illegible] کو لیکر [illegible] گیا ہے اسکے [illegible] ہو [illegible] ہندی [illegible] کا [illegible] تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے [illegible] تمثیلوں اور پرانوں سے اس گرنتھ کو [illegible] کیا ہے۔ قیمت صرف [illegible]

ویر انگنا — ستریوں کے چرتر مترجمہ [illegible] بھی جن میں ۲۵ کے قریب [illegible] ویر انگنا اور [illegible] دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶

داروغہ جی — خفیہ پولیس کے [illegible] ہوتے تھے۔ پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دکھیات ودوشی دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرن اور اُن کے پرسدھ کاریوں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف مہارانی جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی ککیئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سنیوگیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیابائی۔ کرشنا کماری جھانسی کی رانی آدی بہت سی [illegible] ویر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف [illegible] و اگنی دکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگولکیہ کا سمواد [illegible] کا اور [illegible] سوال جواب سمباد۔ [illegible] نے [illegible] دیویوں کے [illegible] گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے مگر پورے سٹ کے خریدار کو [illegible] دینی ہوتی ہے۔

رنشی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپ گیا ہے قیمت ۲

دلچسپ تواریخی نفیس و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک وچیہ بھاؤں کے بگاڑنے کا سبب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں میں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی ستنے پر [illegible] ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتی ہیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے - [illegible]

کتنا کر آنے نیتی وان چانک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھتینز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا [illegible] سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھتینز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱)

(۲) شیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپکا میل شیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے نکل بھاگنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳)

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راجکنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۲۴ صفحے قیمت ایک آنہ (۱)

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں [illegible] چاروں خریدنے سے [illegible] لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پنڈت دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یوروپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ چھپی اور یوروپ امریکہ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی [illegible] سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے مامور ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں وہ بیحد دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی سوانح عمری ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق بے تعصبی اور عالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحے قیمت ۱۲ [illegible] سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں چھندوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے ایک عجیب تحفہ ہے قیمت ۶ علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

... دھرم پرچارک جالندھر

واقعات اور مفید اطلاعیں

...ئی لڑائی میں ارتھ (؟) گئے ۵۵۰۶۰ آدمی
...یا ہو نے ۔ اور سینٹ پیٹرس برگ دارالسلطنت
...کے اخبارات ۲ ہزار اموات کا ذکر کرتے
...جب کہ جاپانی لوگ ۳۰ سے کہیں زیادہ
...سپاہیوں کی اموات بتلاتے ہیں۔

...امیر کابل نے اپنے بھائی نصر اللہ خاں کو سرحدی
...وں میں دورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ترکستان میں
...افواج کی بھرتی سے گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔

...ڈاکٹر ... کی خرید و فروخت کر نیوالے بتلاتے ہیں کہ
...کوئی جگہ عظیم ہوتا ہے تو انسانی جسم کا
...سستا ہو جاتا ہے چنانچہ اس موجودہ
...میں افراط اموات کی وجہ سے بہت ہی سستا
...ہو جاوے گا۔

...ادن ... بندرگاہ کی ساخت کیلئے برٹش گورنمنٹ
...صاحب نے ۴۳ لاکھ روپیہ کی منظوری
...دی ہے۔

...میں روسی بحری افواج کا ایک کپتان
...کی ساحل جاپان میں حالات دریافت کرنے
...تھا۔ جاپانی لوگوں کی اولوالعزمی دیکھ کر اس
...نے نتیجہ نکالا تھا۔ کہ اگر ان لوگوں کو مغربی تعلیم
...تو وہ دن دور نہیں جب کہ جاپان اس قدر
...طاقت ہو جاوے کہ جسے شکست دینا امر محال
...رپورٹ ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ روسی
...ولیس و ... سے اس رپورٹ کی سچائی پر
...کر رہے ہیں۔

...بہادر رول شنکر ... نے ۲۰ ماہ گذشتہ کو
...گجرات ... تہذیب ایجوکیشنل کانفرنس کے
...بنیادی پتھر رکھا۔ جس میں آپ نے تعلیمی
...ضرورت ... کانفرنس کی کامیابی میں مدد دینے پر توجہ

ولائتی ممکن ہے اس واقعہ سے آنریبل رلسے
نہال چند جی اور پنڈت مدن موہن آدی ہندو
معظمان نے بھی کوئی عملی صورت نکالنے پر وچار کیا ہو
... بنگلور میں دو مسلمان اصحاب علیگڈھ کالج کے
لئے فراہمی چندہ کی خاطر پہنچے ہیں۔ ہز آنر
... ہوانڈس نے خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا
کہ انہیں علیگڈھ کالج سے اب بھی وہی دلچسپی ہے
جو آپ کو کالج کے بانی سر سید مغفور اور اُن کے
صاحبزادہ مسٹر سید محمود مرحوم کے زمانہ میں
تھی۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر ہانے یقین دلایا کہ
اب یہاں سے چندہ وصول کرنے میں کامیاب
ہوں گے ✦

نیویارک (ملک امریکہ) کے قریب ایک بچوں کی
جمہوری سلطنت ہے۔ جس کے قوانین لڑکے
و لڑکیاں ہی بناتے ہیں۔ اس میں پولیس۔ عدالت
کانگرس ہوٹل وغیرہ سب سامان ہے۔ لڑکوں
کی تعداد ۵۰۰ سے۔ جن کی عمر ۱۲ سے ۲۰ تک
ہے۔ جس ملک کے بچوں میں ایسے سنسکار بچپن
سے ڈالے جاویں۔ وہاں دیش بھگت اور دیوتا
ہستی رکھنے والے کیسے نہیں۔

دریائے مسسپی پر ایک ناٹک گھر ہے جو
جزیرہ کی مانند پانی کی سطح پر تیرتا رہتا ہے۔ ایک
وقت میں نشو آدمی سوار ہو سکتے ہیں۔ تھیٹر کی کارروائی
چلتے چلتے ہوتی رہتی ہے۔ اس میں گانا بجانا ناچنا
وغیرہ سب کچھ دکھایا جاتا ہے۔ عیش پسند مادی
دنیا میں آنند بھوگنے والے امریکہ نواسی دو پاسے
کیسے اسکے نتائج انحال رہتے ہیں۔

پیرس کی لائبریری دُنیا کے کتب خانوں میں
سب سے بڑی ہے۔ جہاں مطبوعہ کتب کی تعداد
۲۰ لاکھ ہے اور قلمی نسخے قریباً ۱۰ لاکھ کے موجود
ہیں۔ دوسرے درجہ پر لنڈن کا کتب خانہ ہے
جس میں دس لاکھ کتابیں موجود ہیں۔ سوئنگ
بنک جرمنی میں ایک لائبریری ہے۔ جس میں
۹ لاکھ کتب کی تعداد بتلائی جاتی ہے۔

کسولی میں ایک بوڑھے فقیر کو سچا بوجھ کر
وہاں کے لوگوں ایک ہشتاد سالہ بڑھیا سے شادی کرلینے پر رضا
مند کیا جس پر وہ پیر مرد خود رضا مند ہو گیا۔ اور مجسٹریٹ
سے اجازت مانگی۔ صاحب مجسٹریٹ نے ہردو کی
رضامندی دیکھ کر اجازت دے دی۔ جب یہ
خبر مہاراجہ صاحب فرید کوٹ کو پہونچی۔ تو انہوں
نے دولہا دلہن کو بلایا۔ ان کا حسن اور شادی کی
ہوس دیکھ کر محظوظ ہوئے اور دو عدد دوشالہ و
جیلہ ۵۰ روپیہ نقد مرحمت فرمائے اور چھ روپیہ
ماہوار بطور وظیفہ مقرر فرمایا۔ لوگوں نے تو غالباً
مذاق سے دل لگی کی ہوگی۔ مگر اُس فقیر کیلئے
یہ مذاق بھی روزی کا سبب بن گیا۔

باوجود وہ کا وٹ کے کوکین کی تجارت دنوں دن
ہندوستان میں بڑھ رہی ہے۔ ابھی کلکتہ میں
کولوٹولہ کے انسپکٹر نے چین کمپنی کے نام کا آیا ہوا
پارسل ریلوے سٹیشن ودم سے گرفتار کیا ہے
جس میں ۸۵ پونڈ کوکین ہے۔ اور یہ خفیہ طور
پر بنارس سے بھجوائی گئی تھی

کلکتہ کے فورٹ ولیم قلعہ میں دو گرجے ہیں جن
میں بجلی کے بل سے پنکھے چلانے اور روشنی
کرنے کیلئے سرکار نے ۱۰،۶۹۱ روپیہ خرچ کرنا منظور
فرمایا ہے۔ ملک کی ضروریات میں سے انسروں
کیلئے گرجوں کی سہولت اور عمدگی بھی ایک ضروری
قرار دیگئی ہے۔

ابھی تک یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا کہ لارڈ کرزن
صاحب ولایت سے کب ہندوستان میں آوینگے
اس مسئلہ ابھی تک بہت سے امور زیر تجویز ہیں
ممکن ہے جناب لارڈ ایمپٹھل صاحب لارڈ کرزن
کی مزید انتظار کرتے ہوئے خود کشمیر کی یاترا
کرلیں ✦

بمبئی پرانت کے جوتشیوں اور نجومیوں کی خبر
آئندہ میں ایک مرض ہوگی۔ جیوتش ودیا

بہت پراچین ہے۔ اور اس کی تحقیقات دنیا کو حیرت میں ڈالیں گی۔ اگر باقاعدہ کھدائی شروع ہوگی۔ کا یہ مطلب قرار دیا گیا۔ کہ وہ ان خیالات کا پرچار کرے۔ لیکن بصلت جیونتش جہاں نہ تو قدیم ہے اور نہری پر مانک۔ وہاں صدیوں کے تجربہ کار بصلت ویتش کے ماہرین تحقیق ہے مغربی رتالوں کو حیرت میں ڈال دیں۔ بہرکیف اس اہتمام کی تحریک ملک کی بہتری کیلئے مرغوب کی جا سکتی ہے۔

ریلوے کنفرنس شملہ نے منجملہ دیگر ضروری امور کے ایک مستقل کمیٹی بنانے کی تجویز پاس کی ہے جس کا سیکرٹری جیل بلڈنگ میں رہیگا اور جسے سولہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔

مسٹر زاکیانی ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ جونا گڈھ کاٹھیاواڑ نے ایک عمدہ نصیحت دی ہے۔ کہ جوناگڈھ میں بڑودہ کی طرح مسلمانوں کے بچے ۶ سال سے ۱۲ سالہ عمر تک کے جبراً مدرسہ میں پرائمری کی تعلیم کے لئے داخل کئے جاویں تعلیم کی اشاعت کے سوال پر سنجیدگی سے وچار کرنے والے جاپان اور ممالک یورپ کی تقلید پر یہی سوال پیش کرتے ہیں کہ کیوں یہاں ہندوستان میں دیگر ممالک کی طرح بچوں کیلئے تعلیم کا ہونا بلا امتیاز ذات پات کے لازمی قرار نہ دیا جاوے۔

بمبئی میں دو بدمعاش گرفتار ہوئے۔ جو دیہاتیوں سے ریلوے پولیس کا کانسٹیبل بن کر روپیہ وصول کرتے تھے۔ پولیس کا ڈر ہندوستان میں عوام پر بہت چھایا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نقلی آدمی بھی لوگوں کی جہالت سے فایدہ اٹھا کر رعیت کو خوار کرتے ہیں۔

بمبئی کے محکمہ ڈاک نے یہ نیا قاعدہ مقرر کیا ہے۔ کہ اگر وقت مقررہ کے بعد خلاف قاعدہ شخص رجسٹری وغیرہ کرانی چاہے تو اسے ۱۲ سے زاید ٹکٹ علاوہ فیس رجسٹری کے لگانے

پڑیں گے۔ اس نئے قاعدہ سے جہاں پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں آمدنی کی صورت نکل آئیگی وہاں عوام کو اپنے کاروبار میں بہت سی سہولت ہو جاوے گی۔ پوسٹ آفس والے درحقیقت لوگوں کی بہتری میں کوشاں رہتے ہیں۔

ڈیوک آف کیناٹ جب کہ وہ ایڈنبرا کے قریب موٹر گاڑی پر سوار جا رہے تھے ایک حادثہ پیش آیا جس سے اون کے سر میں چوٹ لگی۔ آپ آج کل ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں۔

انڈیا آفس لنڈن نے اس امر کی تردید کر دی ہے کہ وادی چمبی کو برٹش گورنمنٹ کا ارادہ ۵۰ سال کی میعاد تک قبضہ میں رکھنے کا ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ سالانہ کی شرح سے بمشکل ۷۵ سال میں تبت گورنمنٹ تاوان کا ۷۵ لاکھ روپیہ ادا کر سکے گی۔

مارشیل اویاما کی آخری رپورٹ گذشتہ ۲ تاریخ کی مشتہر کی جا چکی ہے جس میں روسی فوج نے دوبارہ حملہ کیا۔ لیکن جاپانی افواج نے سب حملوں کو پسپا کر دیا۔ اور روسی بہت سی لاشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئی

لاہور میں طاعون کے پھوٹ نکلنے کی خبر اخبارات میں مشتہر ہوئی ہے۔

امیر کابل کے صاحبزادہ سردار عنایت اللہ خان لارڈ کرزن سے ملنے کیلئے غالباً دسمبر میں ہندوستان میں تشریف لاویں گے۔

غفری جام صاحب والی جام نگر نے اپنے جنم دن کی خوشی میں بہت سے سرکاری محصول میں کمی کر دی ہے۔ اور نیز مویشیوں کیلئے سرکاری زمین پشوؤں کے چرنے کیلئے دان دی ہے۔

زمین پر سب سے اونچا مکان نیویارک میں ہے۔ جس کی بلندی ۳۸۰ فیت ہے۔ (امریکہ نیوز)

۳۰ - ۳۵ - ۴۰ اور اس سے بھی زیادہ اونچے مکانوں کی ساخت کیوں پسند کرتے ہیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ غالباً آبادی کی بڑھنے اور ناکافی زمین کی وجہ سے اس قسم کے منظرہ میں خود بخود اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں۔

گذشتہ منگل کی صبح کو باوجی ایرنسٹ کے قریب ڈاکہ کی دو وارداتیں ہوئیں۔ جس میں جی ڈی سندر داس جی بھی ڈاکوؤں کے ہاتھ آ گئے۔ آپ سیر کرنے کیلئے باہر جا رہے تھے۔ سامنے لاہور کی ہیلپ سے اس قسم کا ہر واقعہ بعد ریٹیشن اس سے چھین لیا گیا۔

پورٹ آرتھر کے گرد و نواح میں روسیوں نے جاپانیوں کو پسپا کر کے جاپانی جہازات نے خوب گھمسان مچا رکھی ہے۔ اور بڑا خوف وہ آنے جانے والے جہازوں کی تلاشی لے رہے ہیں۔ آخر کچھ مشغل تو چاہئے۔

شاہو کی لڑائی میں بھی ٹھیک لیاؤیانگ کے جاپانی افواج کو بہت سا سامان جنگ اسباب وغیرہ موصول ہوئیں۔

ایک تجربہ کار سیاح نے تحریر کیا ہے۔ کہ دنیا کے مختلف ملکوں کے باشندوں کی لمبائی اس حساب سے ہے۔ (۱) انگریز - (۲) سکاٹلینڈ والے (۳) ناروے اور سویڈن کے رہنے والے (۴) فرانسیسی (۵) روسی (۶) جرمن (۷) بلجیم والے (۸) آئرلینڈ والے (۹) چین والے (۱۰) ہندوستانی - (۱۱) ہٹلیا (۱۲) ہالینڈ والے وغیرہ وغیرہ

یہ اوسط قد کے لحاظ سے یہ تفریق کی گئی ہے۔ اس سیاح کا یہ خیال بھی ہے کہ جہاں تک تواریخی شہادت مل سکتی ہے۔ قد کے لحاظ کو انسانی بناوٹ میں کچھ فرق نہیں ہوا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنساری گتی

جاپانی بازی پلٹ گئی ہے

لیاؤ ٹینگ کے جنگ کے بعد مختصر سے حالات اور وہ بھی نامکمل

...تو بہت کامیابی کی خوشخبریاں سنائی دیتے رہے۔ لیکن پھر بعد میں جاپانی فتوحات کی خبریں آنی بند ہوگئیں اور جنرل کروپاٹکن نے روسی اخباروں میں اعلان کیا کہ بس اب وہ وقت آپہونچا ہے۔ کہ روسی افواج بجائے خود پناہ گزیں ہونے کے دشمن کو جنگ شروع کرنے کا موقعہ دینے کے بجائے خود جنگ شروع کریںگے۔ اور جاپان کو قدم بقدم ہٹاتے ہٹاتے پسپا کردیںگے۔ جاپانی افواج کے ماہرین نے اس قدر شیخی سن کر یکدم اپنی پالیسی بدل لی۔ اور تمام جاپانی سپاہیوں کو مطلع کردیا۔ کہ لیاؤ ٹینگ کو مضبوط کرو۔ اور واپس قدم ہٹاؤ۔ اس نیتی میں جنرل کروپاٹکن سا بیدار مغز۔ اور تجربہ کار افسر پھنس گیا۔ جس نے اس خبر کے سنتے ہی جاپانی فوج کے لوٹتے ہی جنرل کروکی کا تعاقب کیا۔ جنرل ناڈزو اور جنرل اوکیو نے جنرل کروپاٹکن کو چاروں طرف سے گھیرنے کیلئے ایسی تدابیر اختیار کیں۔ کہ روسی افواج کا جان بچانا بھی مشکل ہوگیا۔ گذشتہ ماہ اکتوبر سے لیکر ۱۰ اکتوبر ۷ روز تک ایسا وحشتناک جنگ ہوا کہ جس میں بقول روسی اخباروں کے روسی افواج میں سے ۵۵۰۰۰ آدمی زخمی اور مجروح ہوئے۔ اور بموجب جاپانی رپورٹ کے ۳۰ ہزار سے زیادہ روسی زمین کے اندر ہمیشہ کیلئے سلائے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ دوسری جانب سے نیچے جاپانی بھی ہزاروں کی تعداد میں ڈھیر رہے

دونوں طرف جنگ اور قومی حمیت نے اسقدر زور پکڑا ہے کہ طرفین کے سپاہی اپنی جان کا کچھ بھی فکر نہیں کرتے۔ اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دست بدست سنگینوں کی لڑائی کا موقعہ ڈھونڈتے ہیں فرنچ اخباروں کے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ روسی اور جاپانی ایک دوسرے کو بالکل غارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جنگ کا جوش دیوانگی کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ دونوں طرف یہ خبط موجود ہے۔ کہ چاہے خود نیست و نابود ہو جاویں مگر دشمن کا بھی تو ستیاناس کر ڈالیں گے۔ جنرل کروپاٹکن گذشتہ ۷ ماہ سے برابر شکست پر شکست اٹھاتا ہوا بھی اپنی سپاہ کا اس قدر حوصلہ بڑھا رہا ہے۔ کہ باوجود بار بار پسپا ہونے کے لڑائی پر آمادہ۔ اور مرنے مارنے پر کمربستہ ہیں۔

اس لڑائی میں روسیوں کی دو لاکھ پیدل فوج ۳۶ ہزار سوار اور ۹۵۰۰ توپ تھیں جاپانیوں کی یہ کوشش ہے کہ سرگرمی سے مکڈن پر قابض ہوکر روس کی سرکوبی کے لئے سامان اکٹھا کریں۔ جلد روس نے ۴۰ ہزار کی کمک اور بھیج دی ہے۔ ادھر جاپان سے ڈیڑھ لاکھ والنٹیر میدان کارزار میں اپنے کارنامے دکھانے کیلئے بہت جلد آنے کی طیاری کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بلحاظ۔ خونریزی اور ہولناک تندہی کے یہ شاہو کی لڑائی انیسویں صدی کے سخت سے سخت جنگ سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

مہابھارت کا یدہ اگر ۴۸ کوس یعنی ۹۶ میل کی دوری میں ہوا تھا۔ تو اس کے مقابلہ میں یہ یدہ ۸۰ میل کے فاصلہ تک برابر ہو رہا ہے۔ دھرم یدہ میں قوانین جنگ کی رو سے سوریہ است ہونے پر شستر دھاری آرام کرتے تھے۔ تو یہاں چھ روز برابر رات دن وہ بھیانک لڑائی رہی کہ توپوں کی گونج سے بارش اور زلزلہ باری کا سخت طوفان اٹھا اور اس طوفان بدتمیزی میں ایک لاکھ سے زیادہ

روس اور جاپان کے ہونہار سپاہیوں کو بجلی اور نگرت کرکے بستر مرگ پر سلادیا۔ اگر بیسویں صدی کی تہذیب سلاطین یورپ اور امریکہ کو ایسی خونخوار لڑائی کے موقعہ میں بھی تماشہ دیکھنے پر آمادہ آمادہ کرتی ہے تو وہ دن دور نہیں جب کہ دونوں طاقتیں کمزور اور ناچار ہوکر صدیوں تک اس حالت میں آنے اور سنبھلنے کے لائق نہ ہوں گی۔

اس وقت لڑائی بند ہے دونو لشکر ایک دوسرے کے مقابل پڑے ہوئے ہیں اور دریائے شاہو دونوں کے درمیان حد فاصل ہے۔ حال کی بارش سے دریاؤں میں طغیانی آئی ہوئی ہے دنیا کی آنکھیں ان ہر دو افواج کے خونخوار کارناموں کی طرف لگ رہی ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بازی پلٹ گئی۔ جبکہ گذشتہ تجربہ بتلا رہا ہے کہ ۴۰ لاکھ سپاہیوں کے کٹ مرنے اور کروڑہا روپے کے صرف ہونے پر بھی صلح پر آمادگی دکھلانے کا حوصلہ کسی نے بھی نہیں کیا۔ اور کرے بھی کون۔

جس کیلئے سلاطین یورپ ہتھیار اٹھانے اور صلح کرنی حق بجانب بتلاتے ہیں وہ اپنے ایمان میں مر رہا ہے۔ اور حسن اتفاق سے زلزلہ اور فوجی انجینیر بھی ایسے ملے ہیں جو ملک کی قیمتی طاقتوں کے ملیامیٹ کرنے میں مصمم طور پر آمادہ ہوئے بیٹھے ہیں۔ کاشکے یورپ کی سلاطین اپنے فرائض کی ادائیگی کیجانب متوجہ ہوں۔

اپنے پاؤں پر چلنا سیکھو

آج سے تیس برس پہلے کس کو عیسائی مشنریوں کی صداقت میں گمان ہوسکتا تھا جن کا خیال تھا کہ ویدوں کی رچائیں ۳ ہزار ۲ سو برس اور کچھ اس سے پہلے کی ہیں۔ جنہوں نے گیلا مد کو زیادہ سے زیادہ ۱۲۰۰ برس پہلے کی تصنیف بتلاکر دنیا کی سب سے پہلی پرانی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یتک قرار دی تھی۔ ان مشنریوں کے سامنے تحقیقات کے وقت ایک زبردست اور غلطی سے بھرا خیال موجود ہوتا تھا۔ کہ دنیا کی پیدائش چھ ہزار برس سے پہلے کی نہیں۔ اس لئے بھارت ورش کے یورپ نے تواریخی واقعات کو اسی مدت قلیل کے اندر اندر ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ تیس سال کے اندر یورپ اور ہندوستان میں سنسکرت ساہتیہ کے متعلق ایک عجیب کشمکش کے بعد ودوانوں نے اپنی رائے کسی قدر تبدیل کی۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے لاغرض اور جید پروان سنسکرت والوں نے بھی مختلف مقامات پر ہوتے کر اس مسئلہ کی تردید کی۔ مگر چند متعصب پادریوں یا تعلیم یافتہ ہندوؤں نے ان مغربی مفسروں کے زہریلے ترجموں میں پرورش پائی ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً اسی بے سرو پا غلطی کے شکار بنتے ہیں۔ حال میں بمبئی کالج میں مسٹر سی ہے۔ سوبارو جو نے ہندوستان کی کاشتکاری پر لیکچر دیتے ہوئے کئی ایک عجیب نتائج نکالے ہیں۔ اور ان نتائج کی بنا پر آئندہ ترقی کرنے کیلئے اپدیش دیا ہے۔ مسٹر سوبارو نے بیان کیا کہ انسان خصلت کے جاننے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عموماً انسان کو پراچین زمانہ اور اس وقت کے ہنر سے ایک خاص قسم کی رغبت اور لگاؤ ہوتا ہے اگر وہ کسی نئی سے اچھی اور آسانی سے کام کرنے والی ترکیب کو پا بھی لیتا ہے۔ تو بھی وہ باپ دادا کی بتلائی ہوئی اور استعمال کی ہوئی چیز کو اسی طرح استعمال کرتا ہے۔ جیسے کہ کوئی متبرک چیز ہے۔ ایران اور ہندوستان کے بزرگ لوگ اپنے آپ کو آریہ یعنی کھیتی کرنے والا بتلانے میں فخر کیا کرتے تھے۔ اور ایران یعنی مزروعہ زمین دوسرے ممالک اور غیر آباد زمینوں کے امتیاز کی وجہ سے مشہور ہو گیا تھا۔

آسینگر اور آچاریہ آدی سب الفاظ آریہ شبد کے بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ سالہا سال کے استعمال سے ہندو لوگ کھیتی باڑی کے کام کو اتم سمجھنے لگے۔ بہ نسبت چرواہوں کے کام کے جو عموماً مفتوح اور پرانے باشندوں نے اختیار کر لیا تھا۔ تبھی تو آریہ شبد کے معنی اشراف اور نیک کے بن گئے۔ کیونکہ وہ بمقابلہ فاتح مفتوح لوگوں سے زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے جیوں جیوں زمانہ گذرتا گیا۔ مختلف پیشوں کے اختیار کرنے کی وجہ سے ذاتوں کی تفریق ہو گئی اس لئے منوجی نے براہمنوں کو کھیتی باڑی کے کام سے ہٹا کر وید پڑھنے کی طرف لگایا۔ تاہم پراشر رشی نے جن کے آزادانہ خیالات موجودہ زمانہ کے تھے۔ برہمنوں کو اجازت دے دی کہ وہ کھیتی کا کام کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مضبوط اور تندرست پسوؤں سے کام لیویں۔ اور کاشت کی آمد کا بہت سا حصہ دان میں دیدیں۔ اپنے خیالات کو وضاحت سے بیان کرنے کیلئے مسٹر سوبہ راؤ نے گوبند چندر کا ترجمہ کیا ہے کہ رامائن میں لکھا ہے کہ وہ زمین بنجر تھی اور یہ کہ سیتا کا حصہ ایک فرضی ہے۔ جس سے مراد ہے کہ کرشی ودیا اتر دیش سے ڈھونڈ کر دکن جیسے ویران اور غیر آباد جگہ میں پھیلائی گئی۔ رگ وید میں جو کے سوائے اور کسی اناج کا ذکر نہیں۔ اس لئے اس زمانہ تک بجز جو کے اور کچھ بونا بھی یہاں کے لوگ نہیں جانتے تھے۔ یہ اور بہت سے لیو رچ اور رچر خیالات ہیں جو اس موقعہ پر تعلیم یافتہ نوجوانوں کے سامنے پراچین ہندوستان کی تواریخ کی نسبت ظاہر کئے گئے ہیں۔

ایسے حالات کی موجودگی میں ہندوستان کی گذشتہ فضیلت کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے اس سے زیادہ کیا ضروری وچار ہو سکتا ہے کہ وہ

اپنے ملک کی مستند تاریخ جلد تیار کریں۔ اس تاریخ کے سہارے سے شاستروں کا وچار کریں۔ نہ کہ دوسروں کے کندھے پر چڑھ کر اپنے آپ کو قدآور بیان کر لیا۔

ناگری بھاشا کا پرچار کرو

ناگری پرچارنی سبھا کاشی جو کام کر رہی ہے وہ پرچارکوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ناگری اکھشروں کے پرچار کی تحریک کرنے والوں کو گذشتہ دس برسوں میں جو کامیابی ہوئی۔ اس کے حالات سبھا کی رپورٹوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کئی ریاستوں میں ناگری اکھشروں کا پرچار ہو چلا ہے۔ مگر سبھا کے اُتساہی کارکن اپنے مشن کی کامیابی کے لئے وہ دن جلدی دیکھیں جبکہ ہندوستان کی بھاشائیں بھی مثل بنگالی اور گجراتی کے دیوناگری اکھشروں میں مرہٹی بھاشا کی طرح لکھی جاویں۔ گذشتہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۲۴۰۰ روپیہ مستقل فنڈ میں نیا چندہ جمع ہوا۔ اور ۲۱۱۸ روپیہ چندہ وصول ہوا۔ سبھا بھون کی تعمیر کی وجہ چار ہزار روپیہ قرضہ ہو گیا ہے اور اس وقت دس ہزار روپیہ کی اس سبھا کو ضرورت ہے۔ سبھا پستکالیہ میں ۱۴۰۹ کتابیں ہیں۔ بنارس کی ڈسٹرکٹ بورڈ نے مبلغ ۱۵۰ روپیہ کی امداد دی تھی۔ پستکالیہ کی عمارت بھی ہو جانی ضروری ہے۔ ہندوستان میں پانچ کروڑ ہندی بھاشا بول چال سکتے ہیں۔ لیکن ہندی پستک کم ہیں جو دیوناگری اکھشروں دوارا بہا وہار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پراچین سبھیتا اور خیالات ہندی بھاشا و سنسکار سے بعید ہو گیا ہے۔ دلیش ہتیشی سجنوں کا کام ہے کہ اپنی ماتری بھاشا کے پرچار ہونے کے لئے سدا اُدیت رہیں۔

آتمک وچار

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् प
रीत्य सर्वा प्रदिशो दिशश्च। उप
स्थाय प्रथमजामृतस्य त्मनात्मा
नमभिसंविवेश ॥

ارتھات۔ جو سمپورن پرتھوی آدی بھوتوں میں ویاپت۔ سمپورن لوکوں میں پورن اور سب دشاؤں میں ویاپک ہو کر ستھت ہے۔ اور جو ستیہ نیموں سے سرشٹی کو دھارن کر رہا ہے۔ اُس پرماتما کو اپنے آتما کے سمیپ ہو کر روزانہ سمادھی یوگ سے پراپت کیا کرے

آدی پدارتھوں میں من آ مانے سکھ سمجھتے ہوئے بھی آتما ویاکل ہو کر آنند کے بھنڈار پرماتما کی طرف جانے کی اچھا کرتا ہے۔ مگر سرکش من اندریوں کو ان کے وشیوں میں اس قدر لپت کر دیتا ہے کہ شاریرک سکھوں کے علاوہ اور کچھ آتمک سکھوں سے گویا پریوجن ہی نہیں ہے اور شاریرک سکھ بھی کہاں۔ جنہیں ہم سکھ مان رہے ہیں۔ وہی دکھ روپ ہو کر جب ہمارے سامنے آتے ہیں۔ تب انکے ماز کے لئے اندریوں کے وشئوں سے گھرنا ہوتی ہے۔ اور ابھی یہ سنسکار دڑھ نہیں ہونے پاتے۔ کہ چنچل من انہیں بھوتک پدارتھوں میں پھنسا دیتا ہے۔ جس سے اودیا کا غلاف بڑھتے بڑھتے یہاں تک مضبوط ہو جاتا ہے۔ کہ اناتم وستوؤں میں آتما پرتیتی ہونے لگتی ہے۔ اور ہم بھی سنتیہ مارگ کو چھوڑ کر انت۔ اپوتر اور دکھدائے وستوؤں کو نت۔ پوتر اور سکھ روپ دکھلا کر ہمیں اگیان ساگر میں گرا دیتی ہے

سنسار میں اگر کوئی بھیانک دکھ اور مہا کلیش ہے۔ تو وہ اودیا ہے۔ جہاں بُرائی کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرورش پاتے رہتے ہیں۔ اسی اودیا کے کارن منشیہ اپنے منن شکتی کو چھوڑ کر آتما کی ستا سے بھی ناواقف ہو دکھ پر دکھ اُٹھاتا ہے

اور جیوں جیوں مادی اشیا میں سکھ کے پہچان کی اچھا اور کھوج کرتا ہے اُتنا ہی دکھ پاتا ہے۔ اسلئے شروتی میں آگیا ہے۔ کہ سمپورن پرتھوی آدی پنچ بھوتوں میں جو مہان شکتی ویاپک ہے۔ اور سمپورن لوک لوکانتروں میں جس شکتی کی سروویاپکتا ہے جس مہان شکتی کی تمام دشاؤں اور اپدشاؤں میں براجمان ہے۔ جس کے اٹل نیم اس سرشٹی کو دھارن کر پالن کر رہے ہیں اُس پرماتما کو اپنے آتما سے سمیپ ستھت ہو کر روزانہ سمادھی دوارا پراپت کرے۔

بھوتک پدارتھوں سے سوکشم شریر اور انتہ کرن چتیشٹہ کو پہچان کر اپنے آتما کا انوبھو کرے۔ اور سکھ کی اچھا کرنے والا اُپاسک اس شریر سے آنند اُٹھانے کی نیت آنند کے کیندر پران ناتھ کے سمیپ روزانہ اپستھت ہو کر آنند کا گرہن کرے۔ اسی میں ہمارا کلیان ہے۔ پران ناتھ! شکتی دو جس سے ہم سوچ سمجھ میدھا دوارا نیک و بد کی تمیز کرتے ہوئے اپنے اودیشیہ کا وچار کریں۔ کرپا ندھے! بل دو۔ جس سے مادی پدارتھوں کے لبھانے والے سندر وستوؤں سے شریر رکھشا کا اُتم کام کریں۔ جس شریر روپی مکان کے اندر ہمارا آتما اپنے کرتویہ کا پالن کر کے ادھم

ریویو

نگر کیرتن۔ پہلا و دوسرا حصہ۔ مصنف پنڈت رام سروپ جی۔ پاٹھک مدرس افضل گڑھ ضلع بجنور۔ اس پستک میں ۹۶ بھجن مختلف مضامین پر درج ہیں۔ بلحاظ ترتیب کے یہ پستک اپنے قسم کا نیا ہے۔ جس میں پربھات پھیری۔ نگر کیرتن۔ شدھی چھوت چھات۔ مانس۔ مدھ۔ ویشیا گمن سیشری شکشا۔ آنا تھ آلے آدی کئی وشئوں پر درج ہے۔ چھپائی لاونی اور بھجن آدی لکھے ہیں۔ چھپائی۔ کاغذ اچھا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مصنف سے۔

دوابہ نامی پولیٹیکل۔ مارل اور سوشیل مقاصد کا ہفتہ وار اخبار۔ باہتمام مہاشے ہری لال جی شرما ہوشیار پور سے جاری ہوا ہے۔ یہ اخبار ستمبر ۱۹۱۶ء کے بعد پورے آٹھ سال تک بند رہ کر پھر سے نمودار ہوا ہے۔ منجملہ دیگر مقاصد کے دوابہ کے حقوق گورنمنٹ عالیہ و حکام وقت تک پہونچانے طریقہ تعلیم کے لئے موزوں توجہ دلانے۔ اہالیان دوابہ میں انس و محبت بڑھانے۔ حاکم و محکوم کے تعلقات کو گہرا کرنے۔ تحریک و ترغیب سے اہالیان دوابہ کی ترقی کے وسائل بتلانے وغیرہ ظاہر کئے گئے ہیں۔ ہم اس نوین پتر کا سواگت کرتے ہیں۔ پرماتما چلانے والوں کو بل دیں کہ وہ اپنے اودیشیہ کو پورن کر سکیں۔

رشی دیانند کے مشن کو پورا کریگا

ایک ماتر سادھن

۴۷ برس گذرے۔ کہ بھارت ورش کے مشہور استھان ہردوار پر کمبھ کا میلہ منایا گیا تھا۔ جہاں لاکھوں آدمی اُس مانے ہوئے دھرم استھان پر تیرتھ یاترا ست سنگ۔ اور گنگا اشنان کی خاطر دور دراز شہروں سے اکٹھے ہوئے تھے۔ اکھاڑوں کے مہنت اپنی اپنی دھج سے اپنے سمپردائی انویاؤں کو آکرشت کرنے اور ان کا سباہی میں گم کیرتن لینے کی فکر میں تھے۔ بہت سر دور سے [illegible] تک ہمیں کی لمبائی میں ہزارہا [illegible] سادھو اپنی اپنی کٹیاؤں میں سُلجھان تھے۔ یاتری شردھا اور بھگتی سے ان کٹیاؤں میں تپسوی سادھوؤں۔ برہمچاریوں اور یوگیوں کے درشن کے لئے گھومتے پھرتے تھے۔ ان سادھوؤں میں ایک بال برہمچاری بھی راکھ رمائے ایک کٹیا میں نواس کرتا تھا۔ اس تپسوی نے مون برت دھارن کر رکھا تھا۔ اور دیش کے ادھوپتن (زوال) کے کارنوں پر گوڑھ درشٹی سے دھیان کرتے ہوئے برت پتی پر تھا سے اس جہالت سے بھارت نواسیوں کے چھٹکارے کی تجاویز اپنے مستحکم سنکلپ دوارا سوچ رہا تھا۔ کہ ایک شکل علم وعقل سے بے بہرہ شخص نے اس تپسوی کے بھسم کو دُکھت کرنے کے لئے کٹیا پر لکھ دیا۔

شری بھاگوت ستیہ ودیا کا پستک ہے

ان شبدوں نے بال برہمچاری کے شانت ہردے کو [illegible] کر دیا۔ جس دیش میں شاریرک۔ آتمک اور سماجک [illegible] اس قدر گر چکی ہو۔ جہاں مورکھ لوگوں نے اپنے [illegible] اور فرضی خیالات کو شاستر بنا لیا ہو [illegible] لوگوں کی جہالت سے فائدہ اُٹھا کر اپنے آپ کو آستک پرگٹ کر رہے ہوں۔ ایسے دیش سے بڑھکر مندبھاگی کون استھان ہوگا۔

ان خیالات سے پریرے جا کر تپسوی نے یوگ آنند کو تیاگ دیش کے سُدھار۔ اور سنسار کے پرانی ماتر کے کلیان کے لئے ستیہ سناتن ویدوکت دھرم کے پرچار کا درڑھ سنکلپ کر لیا۔ اور اُسی وقت اپنے مون برت کو چھوڑ اپنے کٹیا پر

پاکھنڈ کھنڈنی جھنڈی

لکھ کر پرچار کا کاریہ آرمبھ کیا۔ سمت ۱۹۲۴ سے لیکر سمت ۱۹۴۰ بکرمی تک جو لگاتار پریشرم مہرشی دیانند سوامی نے ویدوں کے پرچار میں اُٹھایا۔ اس کا ثبوت رشی کرت انیک گرنتھوں اور کئی ایک آریہ سماجوں کے پراور بھاو سے ملتا ہے۔ اپنے جیتے جی اس پرچار کو ضروری کاریہ کو چلانے۔ اور اُتساہ سے ویدوں کے پرچار میں تن من لگانے والوں کو تیار کرنے کے نمت مہرشی نے پاٹھ شالائیں کھولیں۔ مگر دیش کے دُربھاگیہ وش اُن میں حسب منشا کامیابی نہ ہوئی۔ اور جن ویشنٹ وکتیوں (اشخاص) پر تپسوی نے اپنی ودّیا کا پرکاش کیا تھا۔ وہ بھی سوارتھ وش (خود غرضی) ناشکر گزار نکلے۔ ایسی دُرگھٹناؤں کو دیکھ بال برہمچاری نے اپنے وچاروں کو جیوت رکھنے کے لئے اس سمے کی وِدوان سامگری سے اچھے اچھے شُدھ آچاری او بھدر پُرشوں کی سبھا بنا کر اس کا نام

پروپکارنی سبھا رکھا

اس سبھا کے پہلے پہل پانچ سات برسوں کے اجلاس میں شامل ہونیوالوں کو جو جو اُمیدیں بندھ گئی تھیں وہ تھوڑے ہی سالوں کے اندر ملیا میٹ ہو گئیں جبکہ یوگیہ پُرشوں کے سپرد یہ نیک کام کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے اس سبھا سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی خاطر آپس کی کشمکش اور رنجش سے اس نیک نام سبھا کی ہستی کو بھی خطرہ میں ڈال دیا۔ سوامی جی کی وصیت کے بموجب اُنکی [illegible] کی [illegible] خیالات کا پرچار تو کجا اُسی میں [illegible] بیہودہ سے خیالات داخل ہو گئے۔

جب بھدر آریہ پُرشوں کو پاس اور [illegible] سوائے کچھ نظر نہ آیا۔ تو انہوں نے اپنے لئے [illegible] کا کاریہ آرمبھ کر دیا۔ اور آریہ پرتی ندھی [illegible] کی بُنیاد اور آرگنیزیشن کو مضبوط کرنے [illegible] کا پرچار ہوا۔ ورتمان سمے کی سات پرتی ندھی سبھائیں اپنی وچاروں کے بموجب [illegible] بنائی گئیں۔

لیکن ان پرتی ندھیوں کے ایک دوسرے سے پرسپر سمبندھ اور پرماتما پربھاؤ کا ابھاو ہے۔ جو کچھ دیر کے بعد اُسی نا اُمیدی کی طرف [illegible] والا ہے۔ جس کے ناقابل برداشت نظارے [illegible] آریہ پُرش گزشتہ چوتھائی صدی سے برداشت کر رہے ہیں۔

گزشتہ دہلی دربار پر آریہ پُرشوں کا ایک بڑا [illegible] سلسلہ تھا۔ جس میں قریباً قریباً سب پرتی ندھی [illegible] کے کارکُن موجود تھے۔ ایک سرل ہردے آریہ [illegible] کو اُس سمے کے آرین کیمپ کے نظارے سے [illegible] آنند منگل اور اُنتی کے چنہ معلوم دیتے تھے۔ [illegible] اندر گھس کر کام کرنے والوں کو پرسپر کے [illegible] پرماتما سنگدلی مایوس کئے بنا نہیں چھوڑتی تھی۔ آرین کانفرنس میں جب سارو بھوم سبھا کا سوال پیش ہوا۔ تو ایک عجیب کشمکش تھی۔ بہتوں نے سبھا کی مہاتا۔ اور آنے والے پرسپر پریم کی [illegible] کا وچار کر اپنے سرل ہردوں کے بھاؤ [illegible] تھے۔ لیکن جن لوگوں نے سوارتھ وش [illegible] کا ذکر کر اپنی اہم ذمہ داری کی ادائیگی سے [illegible] کی نیت کی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے ذاتیات پر [illegible] بجائے پریم اور محبت سے اس [illegible] کے طعن وتشنیع سے کام لیا۔ اور [illegible] ٹھلانے کے موجب بنے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دیا سکا ایک زیادہ موقعہ سے نکل گیا۔ اس قدر ودوانوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا ایک مشکل امر ہے۔ لیکن سوال آگے سے زیادہ مشکل و ناقابل حل صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے کہ

"مہرشی کی وصیت کو پورا کرنے کے متعلق ہم نے اب تک کس قدر پالن کیا۔ پرانتک کمزوریوں کے دور کرنے کے کون کون سے اپائے سوچے بھارت ورش تتھا دیگر دیشانتروں میں پرچار کرنے کا کاریہ کیسے چلیگا۔ پرتی ندھی سبھاؤں کی کارروائی کو سفل کرنے کے کون سے وسائل ہیں۔ اور مختلف پرانتوں کے آریہ پرش اور ودوان کس طرح پر سپر پریتی اور پریم سے مل کر کام کرنے کے یوگیہ بن سکتے ہیں۔"

یہ وچار ہیں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے زیادہ ضروری اور قابل غور ہیں۔ کیا آریہ پرشن اس پاک ذمہ واری سے ایسی حالت میں بری خیال کئے جاسکتے ہیں۔ جن لوگوں نے سنسار کے اپکار کا مکھیہ اُدیش دھارن کیا ہو۔ اربھات شارپرک آتمک اور سماجک اُنتی سے پرانی ماتر کے کلیان کا شبھ سنکلپ کرنا وچارا ہو۔ کیا اُن کو اس قدر ترٹیاں دیکھ کر چین اور آرام سے بیٹھنا اچت ہو سکتا ہے۔ دنیا کے انیک کلپت اور بادھک مت متانتروں کے کھنڈن کا کام کرتے ہوئے کیا آریہ گن اپنی اندر کی کمزوریوں سے بے خبر ہو کر اس ذمہ واری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ گزشتہ ۲۰ سالہ کشمکش میں کئی اہم انسٹی ٹیوشن قائم ہوئے جن سے سماجک شدھار میں بہت ہی ترقی ہوئی لیکن اس قلیل عرصہ کے اندر ہی اس پریم اور پریتی کا ابھاو پرگٹ ہو گیا۔ جس سے کہ آدرش پر پہونچنا تھا۔

ہے پاٹھک۔ اس ساری وارتا کو نظر انداز کر کے مہرشی کی وشال مورتی کا وچار کریں جبکہ آپ گوبین بانسے ہرودا کے ستھان پر ساروولیشک سے بدوکت دھرم کے پرچار کے لئے بال برہمچاری اُدیت ہوا۔ جنے مہینوں بلکہ سالوں کے غور و خوض کے بعد آریہ سماج جیسی اپتر سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ سب سے پہلی آریہ سماج بمبئی نگر میں ۱۸۷۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۲۹ سال کے اندر اندر لگ بھگ ۱۰۰۰ سماجیں بھارت ورش کے اندر موجود ہو گئیں۔ انیک ودوان اور شردھا آچاری پرش آج جل میں سیوک بن کام کر رہے ہیں۔ اور یہ سب کو سب مہرشی ستھاپت آریہ سماج اور ویدوکت سدھانتوں کے پرچار کی اہم ذمہ داری اپنے سر پر لئے ہوئے ہیں بھی نہیں بلکہ وہ اس پاک فرض کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا بال برہمچاری کے لگائے ہوئے پودا کے سینچنے کے لئے ہم سنگٹھن سے کام کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے یا اُس ویدوکت شکشا کے پرچار میں سپھلتا کو پراپت ہوں گے۔ جس کے لئے کہ ہم نے اس آریہ سماج میں اپنا نام انکت کرایا ہے۔ ہماری زندگیاں ابھی ترٹیاں کا زبان حال سے جواب دے رہی ہیں جس کے لئے کہ

سارو بھومک سبھا

کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ اور اگر یہ ضرورت اس وقت تک موجود ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم سنجیدگی سے اس پر بحث نہ کریں۔ جسکی موجودگی سے اس قدر نااتفاقی کا امکان ہے۔ اُس کا سوال جس قدر جلدی پبلک کے سامنے پیش کیا جاوے اچھا ہے۔

(کلیشب دیو)

آریہ پرش سہایتا دیں

ذیل میں الور کے ایک معزز سبھاسد کی بھیجی ہوئی اپیل ہے جس میں کئی ایک مخالف طاقتوں کے کام کرنے کی وجہ سے اس سماج کے معطل پڑجانے کی سمبھاونا ہے۔ (ایڈیٹر)

الور آریہ سماج عرصہ چھ سال سے قائم ہے مگر مثل دیگر آریہ سماج ہائے راجپوتانہ کے بوجہ عدم انتظام کمزور ہے۔ تاہم اس جگہ کے چند آریہ بھائی سخت مخالفت کے باوجود سماج کو مضبوط بنانے کی کوشش میں ہیں۔ بعض ممبران اس کوشش میں بڑی حد سے خارج بھی ہوئے۔ حال میں سوامی ہنس سروپ سناتن دھرم سبھا کے اُپدیشک کے چند ویاکھیان آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف راج محل میں ہوئے۔ ہزار ہا منش سنتے رہے۔ خود مہاراجہ صاحب سبھا کے پیٹرن ہیں اور اچھی امداد دی اور آئیندہ سبھا کی رکشا کرنے کا وعدہ کیا۔ آریہ سماج کے ممبران میں بھی اس حالت سے جوش پیدا ہوا۔ انہوں نے سماج کے مندر کی تعمیر سے متعلق تجویز کر اپنے لوکل سبھاسدوں سے اپیل کیا۔ دو سو روپیہ نقد دو چار بھائیوں نے چندہ کر دیا۔ اور دو صد روپیہ ایک بھائی نے بطور قرض دیا۔ زمین کے خریدنے کے واسطے انتظام ہو گیا ہے۔ اجمیر آریہ سماج نے ایک سبھاسد کے حاضر ہونے پر قریباً دو صد روپیہ تک چندہ کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب تعمیر مندر کے لئے سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ دیگر سماج ہائے اس سماج کی مالی طور پر امداد کریں گے۔ بھرت پور گوڑگانوہ سماج سے خاصکر امید ہے کہ وہ اس سماج کی رکشا کریں۔ اس موقعہ پر اگر امداد نہ ہوئی تو سماج کا موجودہ کرائیہ کا مکان اغلباً مخالف لوگ لے لیں گے تو سماج کا قائم رہنا بھی مشکل ہے۔ اور ریاستوں میں سب بھائی جانتے ہیں۔ کہ پرچار کی کیسی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس ریاست میں کہ جہاں کہ مہاراجہ صاحب کو بھی دھرم نرنے کرنے کا شوق ہے۔ اور وہ ستیہ کے گرہن کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

ایک آریہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ضلع کانگڑہ میں پانچ عیسائیوں کی شدھی

گذشتہ اشاعت سے آگے

نگر کیرتن کا جلوس ہری لیش کا گاین کرتا ہوا جا رہا تھا۔ پالمپور سماج کے انتہاہی سجن اور خصوصاً بابو ہر بلاس جی اور ہردیال عزیز پنڈت بھگوان داس جی نگر کیرتن کی شوبھا کو جگہ بہ جگہ دوکانداران کی دوکانوں کے آگے ٹھہرا کر دوبالا کر رہے تھے۔ اور دہرم سالہ سماج کے اُت ہی بھجنیک بھائی مولا رام جی ہارمونیم باجہ کا اور کانگڑہ نواسی۔ لالہ امیچند جی اپنے منوہر بھجنوں کا اور بھی بڑھ کر آنند کیلئے ہری کیرتن کی مہاکتا جاتے تھے۔ اور پنڈت دہرم دیو جی نے اس موقعہ پر بڑا کام کیا۔ یہ جلوس سروساد ہارن پر ہری یش روپی امرت برشا برساتا ہوا بڑی کامیابی کے ساتھ قریباً دس بجے رات کے واپس آیا۔ ہمارے محمدی بھائیوں نے کسیقدر مخالفت ڈالنی چاہی۔ مگر ناکامیاب رہے رات کو شدھی کے متعلق فریبہ وچار ہو کر سب بھائیوں نے آرام کیا۔ پراتہ کال سنان آدی سے فارغ ہو کر کل بھائی موضع ارلہ کو شدھی کے لئے پدہارے۔ پھر شہر سے نگر کیرتن ہوتا گیا۔ ارشحات یش پال عرف ایم سالومن کے گھر تک جو پالمپور سے تین میل پر واقعہ ہے اوم کا جھنڈا لہراتے ہوئے اور راستہ کے گانوں میں بھجن دہونی اور شدھی کا سندیسہ دیتے ہوئے آٹھ بجے صبح پہونچے۔ مہاشے یش پال جی نے یگیہ شالا کو ایسا منوہر بنایا ہوا تھا۔ کہ جس کی شوبھا دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ نانا پرکار کے لیٹ پتروں کی شوبھا کو جو یگیہ شالا کے ارد گرد سجے ہوئے تھے۔ لالہ سولا رام جی ممبر سماج دہرم سالہ نے موٹوز اور وید منتروں سے اور بھی دوبالا کر دیا۔ بیچارہ سے پہاڑی دیہاتی لوگوں کے لئے یہ سمیہ پہلا اوسر الا تھا۔ لوگوں کی آمد آمد شروع ہوئی۔ اور تمام منڈپ بھر گیا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے لوگوں کو کپڑے بچھا۔ اور تکلیف میں ہی بیٹھنا پڑا۔ ٹھیک ۹ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ منڈپ میں شدھ ہونے والوں کا پرویش ہوا۔ اس کارروائی سے پہلے اُن کے گھر کے تمام برتن صاف کرائے گئے۔ اور تمام گھر میں گوبری کرا کر تمام مٹی برتن اُتروا دئے حتی کہ ایسی اشیا کہ جن میں پانی کی آمیزش تھی وہ بھی مہاشے یش پال کی اچھا انوسار علیحدہ کرا دئے گئے۔ اور مہاشے جی۔ اور اُن کے سسر دہرم داس جی کا منڈن بھی کرایا گیا۔ اور سنان آدی کے بعد یگیہ شالا میں پدہارے۔ اول سوستی واچن ہو کر ہون یگیہ کا آرمبھ ہوا۔ اُس کے پشچات سب کے یتھا یوگیہ نام کرن سنسکار ہوئے۔ اور ذیل کے نام رکھے گئے

(۱)	سوہن سنگھ۔ راجپوت جسوال۔ ایم سالومن	مہاشے یش پال	۲۶ سال
۲	کندن جوگی		آسا
	دہرم داس		۵۰ سال
۳	مساۃ رینکو جوگی		مساۃ رینکو
	شریمتی یشودھا		۳۵ سال
۴	مساۃ کرپی جوگی		کرپی
	شریمتی ایشور دیوی		۱۵ سال
(۵)	مساۃ انتی جوگی		
	شریمتی سکھدا		

اس کے بعد مہاشے یش پال جی کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ شری مان پنڈت جی ساتھ ہی ساتھ وید منتروں کے ارتھوں کو سمجھاتے جاتے تھے۔ کہ جس کا پربھاو حاضرین پر بہت ہی پڑا۔ اسی اثناء میں مہاشے یش پال جی نے پرتگیا کی۔ کہ وہ چونکہ ۲۲ سال عیسائی رہے ہیں۔ اسی قدر عرصہ تک وہ پانچ منٹ گایتری منتروں کا پاٹھ کیا کریں گے۔ اور برابر حسب معمول سندھیا اگنی ہوتر آدی کرتے رہیں گے۔ اور اُنہیں پنڈت جی نے گایتری منتر کے ارتھ بتلائے۔ اسی پرکار دوسروں نے بھی پرتگیائیں کیں۔ پھر مہاشے یش پال جی نے مع دیگران کے اپنی گائے منگوا کر پرنام کیا تھا اور بیٹھی ہوئی سبھا کو ساکشی رکھتے ہوئے پرتگیا کی کہ وہ آئندہ کبھی بھی آدی پشوؤں کے ہنن کا خیال بھی اپنے دل میں نہیں لاویں گے۔ اور نہ ہی شراب آدی نشوؤں کا گرہن کریں گے۔ اور یہ بھی بتلایا کہ تین سال سے اُن کا عیسائیوں سے کسی قسم کا کھان پان آدی بیوہار نہیں ہے۔ باٹھک! یہ تو در اصل دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ حاضری سالانہ جلسہ کے برابر تھی۔ اس کے بعد سنسکار کی سماپتی پر پنڈت دہرم دیو جی نے مختصر مگر بڑے دردناک الفاظ میں اپنے پہاڑی بھائیوں سے جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں وہاں موجود تھے اپیل کی کہ آریہ سماج نے انہیں ٹھاکر تک گمراہ ہونے سے بچا کر کھٹک بنا لیا ہے۔ اسلئے وہ بھی اس میں آریہ سماج کا ہاتھ بٹائیں۔ مہاشے یش پال جی نے شرینی تقسیم کی۔

(باقی آئندہ)

دوسرا سالانہ جلسہ
آریہ سماج بہرام پور

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت دھرم دیو جی و پنڈت ہرنام سنگھ جی و پنڈت برکت رام جی شریک جلسہ ہوئے۔ علاوہ ان کے شریمان پنڈت بھگت رام جی شاستری۔ پنڈت چنڈکا دت جی امرت سری و ماسٹر شام داس جی امرت سری و لالہ دیو چند صاحب ایم اے و پنڈت وشنی رام جی راگی و بھائی مول سنگھ جی بھی تشریف لائے تھے ۱۶۔ اکتوبر کو ۴ بجے بعد دوپہر نگر کیرتن شروع ہو گیا۔ جو کہ بازاروں سے ہوتا ہوا دیری لیش گاہ پر ختم ہوا تقریباً ۷ بجے ختم ہوا۔ مورخہ ۱۶۔ اکتوبر پراتہ کال ہون کے بعد سے کارروائی شروع ہوئی۔ تت پشچات پنڈت چنڈکا دت جی کی پرارتھنا و سرمن ہوا۔ پھر پنڈت ہرنام سنگھ جی کا لیکچر شروع ہوا۔ اس کے بعد کارروائی سماپت ہوئی بعد دوپہر بھجنوں سے کارروائی شروع کی گئی جبکہ ماسٹر شام داس جی کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ بعد میں ۳ بجے سے ۶ بجے تک دھرم چرچا کا وقت مقرر تھا۔ بار بار کہنے پر کوئی مذہب والا بحث مباحثہ کے لئے میدان میں نہ آیا۔ اس لئے سب کو وید کتھا جاتا ہوا بعدہ شریمان پنڈت دھرم دیو جی کا عالمانہ اور پرتاثیر لیکچر پورانوں کی گندی تعلیم پر ہوا جس میں لائق لیکچرار نے اچھی طرح سے ثابت کئے ہوئے تقریباً ۵½ بجے اپنا لیکچر ختم کیا۔ بعد میں بھائی مول سنگھ جی کی

لا دھنیاں ہوئیں۔ جنہوں نے اتی آنند کر دیا۔ اس دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ مورخہ ۱۸۔ اکتوبر کو پراتہ کال ہون یگیہ سے کارروائی شروع ہوئی۔ ادھر نگر کیرتن کی طیاری کی گئی۔ ۶½ بجے سے ۹ بجے تک نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے ہر ایک گلی کوچہ و بازار میں ہوا۔ جس میں جگہ بہ جگہ پنڈت دھرم دیو جی و پنڈت ہرنام سنگھ جی کے اپدیش ہوئے۔ نگر کیرتن بڑی رونق سے پنڈال پر پہونچ کر ختم کیا گیا۔ پھر پنڈت برکت رام جی کی پرارتھنا ہوئی۔

تت پشچات مہاتما بخشش رام جی کا سرمن تھا سرمن اتی ہی اتم ہوا۔ جس کو سامعین نے بڑی ہی خوشی سے شروان کیا۔ پھر پنڈت بھگت رام جی شاستری کا لیکچر ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر ۱۱ بجے سے ۱۱½ بجے تک آریہ پرشوں کا میل ملاپ ہوا۔ دوپہر کو بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ پھر پنڈت دھرم دیو جی کا لیکچر عالمانہ ہوا۔ ٹھیک ۳ بجے ہمارے لائق بھائی لالہ دیوان چند صاحب ایم اے کی اپیل شروع ہوئی ادھر سے ہمارے پورانک دل جوق در جوق آنے لگے۔ کیونکہ دھرم چرچا کا سمے بھی اپیل کے عین بعد رکھا ہوا تھا۔ لائق لیکچرار نے ٹھیک ۴ بجے اپنی اپیل ختم کی۔ پھر وارث نے باواز بلند کہا۔ کہ ہمارے سماج کے صرح رو ان لال گھیٹا مل پردھان آریہ سماج ہذا مبلغ ۱۵ ہزار روپیہ بہ تفصیل ذیل پتری پاٹشالہ بہرام پور کو دان دیتے ہیں۔ یعنی تین ہزار روپیہ نقد۔ چالیس گھماؤں اراضی مع چاہی قیمتی چار ہزار روپیہ دو مکانات قیمتی آٹھ ہزار روپیہ دان دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں کے مندرجہ ذیل دان سماجک فنڈوں کو ہوا۔

ڈی۔ اے وی کالج لاہور ۴ عدد آنتی اور نقد [illegible]

گورو کل ہری دوار	نقد	[illegible]
وید پرچار فنڈ	نقد	[illegible]
یتیم خانہ فیروزپور	نقد	[illegible]
اناتھ آلے اجمیر	نقد	[illegible]
مندر فنڈ	وعدہ	[illegible]
میزان	نقد و وعدہ	[illegible]

یہ لفظ سنتے ہی اور پندرہ ہزار روپیہ کی رقم کانوں تک پہونچتے ہی ہمارے پورانک بھائیوں کے رنگ کافور ہو گئے۔ اور ان پر سکتہ کا عالم چھا گیا۔ اور لگے کانا پھوسی کرنے۔ مگر ان کے ایسا خیال سے کیا ہو سکتا تھا۔ آخر کار دھرم چرچا کا وقت بھی آن پہونچا چونکہ ۴½ بجے سے ۶ بجے تک دھرم چرچا کا وقت تھا۔ وہی ہمارے بھائی الالیشا صاحب ہی جو کہ آگے بھاگ گئے تھے اٹھ کھڑے ہوئے اور نیوگ کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ اتردا تا ہمارے لائق فائق بھائی شریمان پنڈت بھگت رام جی شاستری تھے۔ پنڈت بھگت رام جی نے دو منتر منو سمرتی کے پڑھ کر اور لفظ لفظ کا ارتھ کر کے نیوگ کو سدھ کیا۔ لالہ صاحب جی جواب میں بولے کہ منو سمرتی ہماری ہے۔ اور آپ اسکو مانتے ہیں آپ ویدوں کے منتر نیوگ کے بارے میں بتلا دیں۔ جس پر ہمارے لائق اتردا تا جی نے وید منتر پڑھ کر اور ان کا ارتھ کر کے بتلایا۔ کہ دیکھو خود پڑھ لو۔ یا اپنے کسی پنڈت سے ارتھ کرا لو۔ لالہ صاحب جی نے جواب دیا۔ کہ میں وید والی [illegible] نہیں جانتا اور سنسکرت بھی نہیں جانتا ہوں۔ اور [illegible] پر کرن چھیڑ دیا۔ پنڈت جی نے کہا کہ بحث نیوگ پر شروع ہے۔ اگر کوئی اعتراض

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نیوگ بر ہے۔ توکرلو۔ لالہ صاحب بولے کہ بیاس نے نیوگ نہیں کیا ہے۔ بلکہ نیوگ شودروں کا دھرم ہے۔ پنڈت جی نے باواز بلند بھگوت گیتا جی سے دکھلا کر کہا۔ کہ لو آپ تو سنسکرت جانتے ہی نہیں۔ یہ لو کتاب اور کسی سے پڑھوا لو۔ یہ سنتے ہی پور انگد ل نے سوچا۔ کہ اب تو ہماری خوب مٹی پلیت ہو رہی ہے۔ ہو دے نہ تو کسی طرح پنڈال سے باہر نکلو۔ پھر کیا تھا شور و غل مچا دیا۔ اور کہنے لگے کہ آج رات کو ہمارا ناٹک ہے۔ اور کل بھی ہم دھرم چرچا نہیں کریں گے۔ کیونکہ کل وجے دشمی کا دن ہے۔ پور انگد ل بے تحاشا بھاگ گئے پبلک پر اتنی ہی اُتم اثر پڑا۔ انت پر پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے آتما کو بل پردان کریں۔ کہ وہ ہمیشہ ہی راہ راست پر آنے کے لئے طیار رہیں۔

(نوٹ) جو کرتوت اُنہوں نے اپنے ناٹک میں کی۔ وہ اس پھر کبھی اُن کو شرم دلاتا ہوا اچھی طرح سے تحریر کرونگا۔

(فقیر چند سہگل بھرام پوری)

گرنتھ صاحب کی تعلیم

نمبر ۲

پُران

اس سے پہلی دفعہ میں نے پرتگیا کی تھی۔ کہ میں یہ ثابت کروں گا۔ کہ گرنتھ صاحب کے اندر جیسے ویدوں کی مہما لکھی ہے۔ ویسے ہی پرانوں کے گیت گائے ہیں۔ ویدوں تتھا پرانوں میں کچھ بھید نہیں رکھا۔ اور یہی ہندوؤں کا خیال ہے کہ وید اور پران ایک ہی بات ہیں۔ ان میں کچھ بھی بھید نہیں۔ چنانچہ اس وشے میں بیسیوں دفعہ آریہ سماج کا اُن کے ساتھ مباحثہ ہوا۔ چونکہ سکھوں کے پیشرو سنسکرت ودیا سے بالکل ناواقف تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ خود پرانوں کا مطالعہ کر کے پتہ نہیں لگا سکتے تھے کہ اُن کے اندر کس قسم کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ بس جو کچھ ہندوؤں سے سُنا سنایا جھٹ اُسی طرح کے شبد بنا دئیے۔ یہ بات میں آگے چل کر بتلاؤں گا کہ پرانوں کے کون کون سے خیالی کا گرنتھ صاحب نے پرچار کیا۔ اب میرا مدعا صرف یہ ہے۔ کہ آپ کو دکھلادوں کہ گرنتھ صاحب کے اندر بلاشبہ اس قسم کے شلوک پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پرانوں کو بھی دھرم گرنتھ بتلاتے ہیں۔ اور اُس سے بڑھ کر یہاں تک کہ پُران بھی ویدوں کی طرح سے ایشور کی طرف سے ہیں۔ اور یہ مسئلہ ہے کہ جس کے کھنڈن میں شری سوامی دیانند جی نے ویدک دھرم پرچار کیا۔ دیانند نے اپنی ودیا اور برہمچریہ کا سارا بل اس میں لگا دیا۔ کہ پرانوں کی زہریلی اور خطرناک ناپاک تعلیم اور اس سے جو کچھ پر ابھاو منشیوں پر پڑ رہا ہے۔ اس سے لوگوں کو بچا کر سب کو ستیہ سناتن ویدک دھرم کی اور لاوے۔ جس صورت میں کہ گرنتھ صاحب کا پرچار اس کے برخلاف پرانوں کے حق میں ہو تو آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ گرنتھ صاحب کو آریہ سماج کے اندر گھسیڑنا کہاں تک درست ہے۔ گرنتھ صاحب کے اندر آسا کی وار شبد ۱۳ میں نانک صاحب "قدرت وید پران کتیباں۔ قدرت سبھ وچار" اُپدیش کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

چو تھے اُپائے چارے ویدا
کھانی چارے بانی بھیدا
اشٹادش داشٹ وپران، کھٹ تین اُپائے

(آسا گرنتھ صاحب راگ بلاول تھتی گھر ۱۰ اشٹ انگ ۵۔)

نی پرماتما نے جیسے چاروں وید تھا پے جیسے آدی چاروں کھانیاں اُتپن کی ہیں ویسے ہی اٹھارہ پران بھی اُس پرمیشور سے اُتپتی کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس وشے کو امرداس صاحب تیسرے گورو نے بھی پہلی پرکار سپشٹ کر دیا۔ اُن کا وچن سمرت وید سپت ساگر لو کھنڈ چار ویدوں کی ہری سبھناں وچ ورتدا ہری سبھنا ہیں (آدگرنتھ صاحب شری راگ کی وار شلوک ... چار کی پوڑی)

ماسوائے اسکے چوتھے گورو رامداس صاحب نے بھی پرانوں کی مہما گرنتھ صاحب راگ بلاول اشٹ پدی شبد ۲ میں اس پرکار گائی ہے۔

ست سترو ید پران پکارے
دھرم کرو کھٹ کرم درڑا یا

اس سے آگے چلئے آپ کو گرنتھ صاحب کے اندر پانچویں گورو ارجن صاحب کی بانی گوری بانی سوکھمنی اشٹ پدی ۹ انگ ۴ میں جہاں وہ پنڈت کے لکشن بتلاتے ہیں۔ صاف معلوم ہو جاویگا۔ کہ جہاں پنڈت کا دھرم وید پڑھنا ہے۔ وہاں پران وچارنا بھی اُس کا کرتوبیہ ہے۔ جیسا کہ شبد میں لکھا ہے:-

وید پران سمرتی بوجھے مول
سوکھم میں جانے استھول
چہوں ورناں کو دے اُپدیش
نانک تس پنڈت کو سدا ادیش

یہی بات ارجن صاحب گرنتھ صاحب راگ گوڑ چو پدے گھر ۲ شبد ۱۷ انگ ۳ میں فرماتے ہیں

سمرتی شاستر وید پران
پار برہم کا کرو یا کھیان

اور علاوہ ازیں ارجن صاحب نے تو او

بھی اس کے متعلق شبد کہا ہے :-

چار دچاروں وید ایکار ہی نہ تو مانے
ٹ دکھٹ درشن بہی ایکا بکہانے
دس اشٹی (اٹھارہ پران) ال ایکو کہیا
(آدگرنتھ صاحب راگ گوڑی)

کہاں تک لکھا جاوے ۔ لیجئے نوین گورو تیغ بہادر کی رائے بھی اس کے متعلق پڑھ لیجئے۔

وید پران جاس گن گاوت
تا کا نام ہئے میں دھرے
(آدگرنتھ صاحب محلہ ۹ ۔ راگ گوڑی شبد و بگ ۱)

غرضکہ ایسے ایسے بہت سے شبد ہیں جن سے صاف پرگٹ ہوتا ہے ۔ کہ گرنتھ صاحب ایک ایسے خیالات کا مجموعہ ہے ۔ جن کی رُو سے پرانوں کو دہرم گرنتھ ماننا پڑتا ہے ۔ اور پرانوں کو بھی درجہ دینا پڑتا ہے ۔ جو کہ ویدوں کے مخالف ہے ۔ اس کے متعلق بہت سے شبد گرنتھ صاحب کے اندر موجود ہیں ۔ جن کو میں بوجہ طوالت لکھنا پسند نہیں کرتا ۔ اسی وجہ سے کچھ اختصار کیا گیا ہے ۔

سکھوں کے گورو صاحبان اور نیز تمام دیگر بھگت جی کہ کہ خیالات کا مجموعہ سارا گرنتھ صاحب ہے ۔ وہ ایسے آدمی ہو چکے ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ ان کا پیرو کار ہے ۔ ان کے اپدیشوں اور خیالات نے اسوقت یہ ثابت کر دیا کہ ان کے خیالات کیسے ہیں ، فی الواقع دنیا کے اندر تہلکہ مچا یا ہوا ہے ۔ جب ایسے آدمیوں نے ویدوں اور پرانوں کی نسبت بلا سوچے وچارے رائے زنی کرنے میں غلطی کہائی ہے ۔ تو کب ممکن ہو سکتا ہے ۔ کہ سادھارن آریہ لوگ اسی طرح گرنتھ صاحب کی نسبت ہندوؤں اور سکھوں کے سُنے سُنائے خیالات کو لیکر بلا مطالعہ کئے اس پستک کو آریہ سماج کے اندر گھسیڑنے یا آریہ سماج کو اس گرنتھ صاحب کے اندر داخل کرنے میں سخت غلطی نہ کہائیں ۔ میرا پورا وشواس ہے ۔ کہ انہوں نے غلطی کہائی ہے ۔ اور آئندہ اسی طرح کہائینگے ۔ اسلیئے میں اپنے ان بہائیوں کی خدمت میں جو کہ اپنے ویاکھیانوں دوارا یا اخباروں میں لیکھ دوارا اس وشے کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ نویدن کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ کہ وہ ان خیالات کو اپنے دل میں جگہ دینے اور پبلک میں ان کو پیش کرنے سے پہلے تحقیقات کر لیں کہ گرنتھ صاحب کی تعلیم کہاں تک آریہ سماج کی تعلیم کے ساتھ ملتی جلتی ہے ۔ میں اس سے آگے چل کر بتلا دونگا ۔ کہ گرنتھ صاحب کے اندر کس قسم کی پورانک تعلیم بہری پڑی ہے ۔

اور موقعہ ملا تو یہ بھی بتلا دونگا ۔ کہ ویدک تعلیم کے برخلاف تعلیم ہی گرنتھ کے اندر موجود ہے ۔ اور یہی نہیں بلکہ یہ بھی دکھلا دونگا ۔ کہ گرنتھ صاحب کی تعلیم گرنتھ صاحب کے سخت خلاف ہے ۔ "تاکہ پاٹھک گن کو یہ معلوم ہو جاوے ۔ کہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ سکھ ہندو ہیں ۔ میرا یہ خیال بالکل نہیں بلکہ میرا اپنا یہ خیال ہے ۔ کہ سکھوں کے مذہبی اصول جہاں تک گرنتھ صاحب سے ہمیں پتہ لگتا ہے ۔ کچھ بھی نہیں ۔

راقم
سومناتھ آریہ ۔ از گروکل بھومی

گروکل سنگت پرانت اور کانگڑی

نمبر ۱

شعر

اجل سر پر کھڑی ہے خواب غفلت میں زمانہ ہے
خودی بیکار ہے بیفائدہ یہ سر اٹھانا ہے

میری رائے میں جب تک گروکل کانگڑی اطمینان کی صورت کو نہ پہونچ جاوے ۔ اور آورشن گروکل نہ ہو جائے ۔ اور اپنا کام پورے طور پر نہ کر سکے ۔ اور جب تک کہ اس کی عمارت اور مالی حالت اس درجہ کو نہ پہونچ جاوے کہ دوسرے گروکل کے قائم کرنے سے اس کو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچے ۔ اس وقت تک دوسرا گروکل کھولنا آریہ سماج کے لئے مضر ہوگا ۔ اس کتے کی سی حالت ہوگی ۔ جو ایک روٹی کا ٹکڑا منہ میں لے کر دریا کو عبور کرنا چاہتا تھا ۔ اس کا سایہ جو دریا میں پڑا اس نے اس کو مجسم دوسری روٹی کا ٹکڑا خیال کیا ۔ اور منہ کھول کر پکڑنا چاہا ۔ منہ کا ٹکڑا تو چلا گیا ۔ اور کچھ بھی سوائے پچھتانے کے دستیاب نہیں ہوا ۔ بس اس روٹی کے ٹکڑے کو گروکل کانگڑی سمجھنا چاہئے جس کو پنجاب اور متحدہ پرانت کی مشترکہ شکتیاں ابھی اٹھائی ہوئی چلی جا رہی ہیں ۔ مگر اس میں سے جو کمزوری جھلکتی ہے ۔ اس کو دوسرے گروکل کا سایہ نظر آ رہا ہے ۔ اور بلا مکمل درجات اور مکمل بندوبست کے اصل کو چھوڑ کر سایہ کو مجسم کرکے دکھلانا چاہتے ہیں ۔ اصل کو چھوڑ کر نقل کو ماننا ۔ اس نازک پودے کو جس کی کہ اگر باقاعدہ پرورش کیجاوے ۔ اور جس کی کہ سایہ دار درخت ہونے کی پوری امید نظر آتی ہو ۔ کاٹ کر ایک نئے پودے کے لگانے کی کوشش کرنا جس کے گن اور پھل لگنے والوں کا حال پورے طور پر ظاہر نہیں ہوا ہے ۔ یہ عقلمند آدمیوں کا کام نہیں سمجھنا ۔ اس کا نتیجہ تو حال میں نظر یہ آتا ہے ۔ جیسے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دہرم پرچارک جالندھر

کہ اُس کتے کا حال ہوا۔ اور جیسے کہ اصلی روٹی کے ٹکڑے کو معہ اُس کے سایہ کے دریا کی تیزی بہا لے گئی۔ اُسی طرح گُروکل کو وے شکتیاں جو کہ اُس کے خلاف چاروں طرف سے بڑی طاقت بڑے سامان بڑے ذریعوں اور تیزی سے دن رات کام کر رہی ہیں بہانے اور مٹانے میں کامیاب ہونگی۔ دوسرے گُروکل کے قایم کرنے سے موجودہ گُروکل کانگڑی کو نقصان نہ پہونچیگا۔ اُس کو ثبوت کرنا مشکل ہے۔ اور مدت کے بعد دوسرے گُروکل کے فوائد معلوم ہوں گے۔ اس وقت تو ایک ہی آتا۔ فایدہ کا نظر نہیں آتا۔ ہندوستان میں انتظار میں نتیجے کو دیکھنے والے۔ اور صبر اور محنت سے ایک شئے کو کامیابی تک پہونچانے بہت کم شخص پیدا ہوتے ہیں۔ اور اُس کو ہی عقلمند کہا جا سکتا ہے۔ شروع میں تو خیال کے واسطے مشتو کا بچہ ہی سفید صاف اور خوبصورت دکھلائی دیتا ہے۔ جو چیز کہ عمر رسیدہ ہو کر اگر کامیابی کو پہونچے۔ خوبصورت اور فایدہ مند نظر آوے۔ اور اپنے آپ کو ثابت کرے وہ نقل کرنے کے لائق ہے۔ یہی گُروکل کانگڑی صرف دس سالہ کا پودا نظر آتا ہے سونا دکھائی دیتا ہے۔ مگر کسوٹی پر نہیں کسا گیا۔ تجربہ کی حالت میں ہے۔ اسکے پورے عروج کے واسطے نہیں تو صرف تجربہ کے واسطے بھی اُس کی ضرور کوشش کرنا چاہئے۔ اگر اس کے بعد اُس کا مفید ہونا ثابت ہو جاوے تو نقل کرنے کے لائق ہے۔ اکمل حالت میں بے صبرہ ہونا عقلمندی سے سراسر بعید ہے بھیڑچال کو عقلمندوں کی رفتار نہیں کہا جا سکتا۔ جس میں کہ ہزار طرح کی ضروریات ہوں وہ نامکمل سمجھنی چاہئے۔ جس میں کہ ہزاروں مشکلات ہوں کہ جنکا حل کرنا سوائے وقت اور پرماتما کی طاقت کے۔ طاقت بشری سے باہر ہے۔ اور جن کا حل ہونے کا ابھی تک کوئی ذریعہ نہیں دکھائی دیتا۔ علاوہ ازیں جسکی کامیابی اور عمدہ نتایج پر زیادہ آدمیوں کو شک ہے۔ ایسی چیز نقل کرنے کے لائق اُس وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ تمام نقص رفع ہو جائیں

اے میرے سیکت پرانت کے پیارے بھائیو اگر تم کل آریہ سماج کا بھلا کرنا چاہتے ہو تو دوسرا گُروکل کانگڑی گُروکل سے علیحدہ کھولو ہی نہیں۔ بلکہ کھولنے کا حال میں خیال ہی مت کرو۔ اور ڈبانے والی شکتیوں سے ہوشیار ہو جاؤ۔ پنجابی بھائیوں کو بالکل اپنے سے جدا مت سمجھو۔ اُن کی جانفشانی اور اعلےٰ کامیابی کے اوپر پانی مت ڈالو۔ زبان اور آنکھیں مت بند کر لو۔ کیونکہ یہ مدہم کیفیت نہیں ہے۔ اور خوب سمجھ لو کہ یہ طیاری اُسوقت کے لئے ہو رہی ہے جبکہ دونوں حصوں کے ہندو اور سوامی دیانند سرسوتی بھی علیحدہ علیحدہ سمجھے جاویں گے۔ ہوشیار ہو! ہوشیار ہو!! اور سوچ سمجھ کے کام کرو۔

دل کے خوش کرنیکی ہوتی ہے یہ عادت سبکو
یاد آتی نہیں انجام کی حالت سبکو

الت‍ـــــــم

آریہ سماج کا بے غرض سیوک۔ پنڈت کامتا پرشاد آگرہ نواسی۔ ٹھو پروائیزر۔ نادھتہ ویسٹرن یو پی روہٹری سندھہ

آریہ سماج بہرائچ صوبہ اودہ کا چوتھا سالانہ جلسہ

اس ضلع میں جہاں کہ لوگوں کو آریہ نام سے نفرت اور چھوت چھات کا زور ہے چھ سال سے آریہ سماج اپنا کام کر رہا ہے جس کا ایشور کی کرپا سے چوتھا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو ہوا۔

علی گڈھ کی بھجن منڈلی ۲۱ تاریخ کو آ پہونچی۔ اور پنڈت پراگ دت جی قنوج سے تشریف لے آئے تھے۔ ۲۲ و ۲۳ کو شہر میں نگر کیرتن ہوا۔ اور موقعہ موقعہ اُپدیش ہوا جس کو سن کر لوگوں کے دل میں آریہ سماج کے لیکچر سُننے کا شوق پیدا ہو گیا۔ خاص کر پنڈت پراگ دت جی کے پُراثر لیکچروں نے لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کے بیچ شامل ہونے کے واسطے ایک قسم کا جوش پیدا کر دیا۔ ایک موقعہ پر ہمارے پورانک بھائیوں نے گھنٹہ گھڑیال بجانا شروع کرایا تاکہ آریہ سماج کے اُپدیش کو کوئی نہ سن سکے لیکن اُن کو بھی وشواس ہو گیا کہ آریہ سماج کا سدھانت ایسے طوفان بے تمیزی کو بھی چیرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں زبردستی لپٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور اشانت آتماؤں کو بھی شانتی دیتے ہیں۔ کیونکہ لوگ گھنٹہ اور گھڑیال کے شور میں بھی اُپدیش نہایت غور سے سُنتے تھے۔

۲۴۔ ستمبر سے جلسہ کی کارروائی سرائے راجہ ہیرا سنگھ صاحب بہادر مرحوم میں شروع ہوئی۔ بوقت صبح ہون اور پنڈت پراگ دت جی کا لیکچر فوائد ہون پر ہوا اور بھجن ہو کے کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کو دو بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی۔ بھجن ہونے کے بعد پنڈت بھودیو جی کا درن دوستہا پر پُراثر لیکچر ہوا۔ بعد ازاں ماسٹر بدری پرشاد جی بی اے کا لیکچر ستری شکشا پر ہوا۔ جو کہ نہایت موثر تھا۔ اس کے بعد پنڈت پراگ دت جی کا لیکچر شروع ہوا۔

جنہوں نے بتلایا کہ اس گری ہوئی اوستھا
میں مہرشی دیانند نے کس طرح جان پر کھیل
کر ہم کو اوپر اُٹھانے کی کوشش کی۔ اور
آریہ ورت کی موجودہ حالت اور رشی دیانند
کے ظہور ہونے کا حاروں کے الکار سے
ایسا خوش اسلوبی سے بیان کیا۔ کہ افسوس
اور خوشی کا ایک سماں بندھ گیا۔ اُس وقت
لیکچر شروع ہونے سے پیشتر سیشن جج بہادر
لال صاحب بہادر سب جج ضلع ہٰذا کی کہ
علمی زندگی قابل تقلید ہے۔ اور جو ہمیشہ
ہی اپنے کاموں میں امداد دیتے رہتے
ہیں۔ مع دو ڈپٹی کلکٹر صاحبان اور منصف
صاحب اور سردار گوردت سنگھ صاحب انسپکٹر
پولیس جن سے تھے کے رونق افروز جلسہ ہو گئے
تھے۔ سب صاحبان پنڈت جی کے پُر تاثیر
لیکچر کو نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ اور
نہایت خوش ہوئے۔ دوسری طرف پادری
جوالا سنگھ صاحب بھی کرسی پر بیٹھے ہوئے
اور خیال کرتے ہوئے کہ آریہ سماج کی موجودگی
میں ہندوؤں میں عیسائیت کا پھیلنا ناممکن
ہے۔ پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ آپکے تشریف
لانے کی غرض یہ تھی۔ کہ آریہ دھرم پر اعتراض
کرینگے۔ لیکن دال گلتی نہ دیکھ کر کھسک گئے۔
بعد ازاں پنڈت مقصدی رام جی کا لیکچر شانتی
پر ہوا گو دیر ہو گئی تھی۔ لیکن اُٹھنے کا نام
نہیں لیتے تھے۔ پورا لیکچر ختم ہونے کے بعد آج
کی کارروائی بھجنوں سے ختم ہوئی۔
۲۵ نمبر کو بوقت صبح بھجن ہونے کے بعد
ڈاکٹر لکشمی دت جی کا لیکچر ہوا۔ جنہوں نے
بتلایا کہ جب سے آریہ سماج نے ویدک دھرم
کا جھنڈا بلند کیا۔ تمام مت متانتر اپنے اپنے
سدھانتوں کی کمزوری کے باعث نئی نئی تاویلیں
کرنے لگے اور اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے

لئے نیا خول چڑھانے لگے۔ یہ آریہ سماج
کی فتح تھی۔ جس کو لوگ گو براہ راست تسلیم
نہ کریں۔ بعد ازاں بابو بہاری رام صاحب اُپ
پردھان نے آریہ سماج کی سالانہ رپورٹ
پڑھی۔ اس کے بعد پنڈت مقصدی رام
جی کا نہایت شانتی دایک لیکچر ہوا۔ اور
اُسوقت کی کارروائی ختم ہوئی۔
بعد دوپہر دو بجے سے پھر کارروائی
شروع ہوئی۔ بھجن ہونے کے بعد ایک
گھنٹہ شنکا سمادھان کے لئے دیا گیا۔ اس موقعہ
پر خاص کر پادری جوالا سنگھ صاحب جرنیلوی
کی انتظار تھی۔ لیکن ہم لوگ تکتے کے تکتے
ہی رہ گئے۔ اور آپ سامنے نہ دکھائی دئیے۔ باوجودیکہ
اسی غرض سے بریلی سے تشریف بھی لائے تھے
آریہ سماج ڈنکے کی چوٹ سے شکوک رفع
کرنے کے واسطے تمام مذاہب کو دعوت دیتی
ہے۔ لیکن افسوس ہمارے بھائی اس سے
فائدہ اُٹھاتے اور حق و ناحق میں تمیز کرنے
کو عار سمجھتے ہیں۔
بعد ازاں پنڈت پراگ دت جی وید پرچار
فنڈ کی اپیل کرنے کو کھڑے ہوئے۔ اس
وقت کل ولیے تمام حکام رونق افروز جلسہ
تھے۔ آپ نے بڑی خوبی سے ظاہر کیا۔ کہ
ویدوں کے پرچار کے بغیر سناتن کے کئی ایک
دو شخص ہوں گے۔ ۲۰ کو سب مل کر ان کے
پرچار کی کوشش کریں۔ اور ان کا پرچار
عمدگی سے اسی وقت ہو سکیگا۔ جبکہ گروکل
میں تعلیم پائے ہوئے برہمچاری تینوں آشرموں
سے گذرے ہوئے سنیاس آشرم کو گرہن
کرکے اُپدیش کریں گے۔ چنانچہ مبلغ ۱۹۱
خرچہ جلسہ کے علاوہ جس کی تفصیل ذیل نقشہ میں ہے
ہوا۔ اور وعدہ اس کے علاوہ ہے۔
وید پرچار فنڈ

گروکل ہردوار [illegible]
بھارتی گروکل صوبجات متحدہ [illegible]
آریہ مسافر میموریل فنڈ [illegible]
کنیا مہاودیالہ وویانند
اناتھ آلے رجسٹر وغیرہ } [illegible]
میزان [illegible]
جو کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کو روانہ کر دئے
گئے ہیں۔ اُسوقت چار اصحاب ممبر سماج
ہوئے۔ بعد ازاں بھجن ہو کر پنڈت مقصدی رام
جی کا لیکچر ویراگ پر ہوا۔ آپ کے لیکچر کو
لوگ نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ اور واقعی
اُسوقت ہر ایک آدمی کو یہ خواہش ہو جاتی
ہے۔ کہ جیون کے اُدیش پر غور کرنا
ضروری ہے۔ لہذا لالہ بہاری لال صاحب
پردھان آریہ سماج کا شکریہ کھڑے ہوئے۔ آپ
نے سارے جلسہ کا ریویو کرتے ہوئے گورنمنٹ
انگلشیہ اور حکام ضلع کا شکریہ ادا کرنے
کے جلسہ ختم کیا۔ اور بھجن منڈلی نے سوامی
دیانند کا پرتاپ ہے۔ یہیں کون سبھا کروانا
بھجن گایا۔ اور جلسہ نرگھن سمایت ہوا۔
۲۶ تاریخ کو معلوم ہوا۔ کہ آج پادری
جوالا سنگھ صاحب آریہ دھرم کی تردید پر
مشن کمپونڈ میں لیکچر دینگے۔ پادری صاحب
جنہوں نے شنکا سمادھان کے وقت شکل
ہی نہ دکھائی تھی۔ تاکہ ان کو پبلک میں
رسوا ہونا پڑے۔ آج آریہ دھرم کی تردید
کے لئے طیار ہوئے۔ ہمارے دو چار ممبر
بھائی بھی لیکچر سننے کو چلے گئے۔ پادری
صاحب نے اپنے لیکچر میں ادھ وید
کی ... پر اعتراض کئے۔ جن کا جواب
دینے کے لئے وقت مانگا گیا۔ پادری صاحب
نے بڑے غور اور تامل کے بعد وقت دیا۔
اور ان کے تمام اعتراضوں کا جواب ڈاکٹر

لکشمی دت جی نے دیا۔ جسکا اثر پبلک پر
بہت اچھا پڑا۔ اور ۲۷۔ تاریخ کو مشن کمپونڈ
میں پھر پادری جوالا سنگھ صاحب کا لیکچر
ہوا۔ اور جب ڈاکٹر لکشمی دت جی
نے بائبل پر اعتراضات کئے۔ تو پادری
صاحب کا چہرہ فق ہوگیا۔ اور کوئی
جواب معقول نہ بن پڑا۔ ایسی حالت میں
ایک مولوی صاحب سے امداد کے
خواہاں ہوئے۔ بھلا مولوی صاحب
ایسے معقول اعتراضوں کا کیا جواب
دے سکتے تھے۔ بجائے اسکے کہ کچھ جواب
دیتے۔ پبلک کی طرف مخاطب ہوکر کہنے
لگے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ کی شان میں
ایسے الزام جو آریہ سماج کی طرف سے حضرت
عیسےٰ پر لگائے جاتے ہیں۔ برداشت نہیں
کر سکتے۔ ممکن ہے کہ کسی مسلمان کو جہادی
جوش آجاوے۔ مولوی صاحب کو اتنا بھی
علم نہیں ہے۔ کہ اب انگریزی راج میں
جہاد کا زمانہ نہیں ہے۔ اب عقل و دماغ کا
زمانہ ہے۔ جس کے مقابلہ میں عیسائی اور
محمدی دونوں شرمندہ ہیں۔ یہ صرف ویدک
دھرم ہے جو سکھلاتا ہے۔ کہ عقل اور دماغ
سے کام لو جس مذہب کے اصول عقل
سے ثابت نہیں ہوتے اس کو ایشوریہ گیان
مت سمجھو۔ بلکہ ایسے مذاہب کو ضعیف العقل
انسانوں کی اختراع سمجھو۔ غرضیکہ پادری
جوالا سنگھ صاحب کو اس امر کا یقین ہوگیا
کہ جہاں آریہ سماج کام کر رہا ہو۔ وہاں عیسائیت
کا پرچار۔ گویا عیسائیت کی رسوائی کروانا ہے
کیونکہ جب ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو خاص طور پر
پادری جوالا سنگھ کے لیکچروں کی تردید کے
لئے نوٹس دیا گیا۔ اور پادری صاحب کو
خاص طور پر چیلنج دیا گیا۔ تو آپ طرح دے گئے
اور باوجود بار بار بلانے کے تشریف نہ لائے

راقم

امیں چند ودوساج۔ منتری آریہ سماج
بہرائچ۔ (اودھ)

میلہ میں پرچار کی ضرورت

کئی سال برابر بمقام گڈھ مکتیسر ضلع میرٹھ
میلہ کاتکی سنان گنگا میں آریہ سماج ہاپوڑ
ضلع میرٹھ کی طرف سے پرچار کا انتظام
ہوتا رہا۔ سال گذشتہ میں جبکہ آریہ سماج
ہاپوڑ شتھل ہوگئی تھی۔ تو میلہ میں پرچار کا کوئی
انتظام ہاپوڑ سماج کی طرف سے نہ ہو سکا۔
نہ پرتی ندھی سبھا یا کسی دوسری سماج نے ہاپوڑ
سماج کی طرف سے پرچار نہ ہونے کے کارن
اپر دھیان دیا۔ دیگر سب فرقہ والوں کو
آریہ سماج و مہرشی پر من مانے اعتراض کر کے
لوگوں کو بہکانے کا اچھا موقعہ ملا۔ گو بعض
بعض دھرم کے جگیاسیوں نے میلہ بڑا ہونے
کے کارن آریہ سماج کو تلاش بھی کیا۔ پرنتو
وہاں کیا تھا۔ اس کمی اور شکایت کو سن کر
پنڈت مراری لال شرما۔ چودھری رگھوراج سنگھ
جی نے ایک دکان آڑہت یہاں کھولی۔
اور آریہ بھائیوں سے مل کر سب کو اتساہ دلا
اگست سنہ ۱۹۰۴ء سے پھر سماج قایم کیا۔ اب
اس [illegible] سماج کے پاس نہ مکان ہے
اور نہ کوئی ایسا سامان جس کی وجہ سے
بلا مدد دیگر بھائیوں کے آخیر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء
کو میلہ کاتکی سنان میں ویدک دھرم کا پرچار
کر سکتی۔ اسی کارن سے یہ سماج ہنوز سوائے
زبانی بات چیت کے کوئی مستقل انتظام نہ کر
سکی۔ جس کے واسطے حسب ذیل ضرورتیں ہیں

شامیانہ۔ ڈیرہ۔ فرش۔ قنات بازار
روپیہ۔ اپدیشک۔ سنیاسی مہاتما
بھجن منڈلیاں جس میں سے پنڈت
شرما جی نے چودھری تیج سنگھ کی بھجن منڈلی
و ایک شاستری مہاشے جن کو مع ایک
دو اپدیشک کلاس کے ودیارتھیوں کے
گروکل سکندرآباد سے اپنے ساتھ لانے کا
وعدہ کر لیا ہے۔ اور پنڈت رام سروپ
شرما پاٹھک افضل گڈھ ضلع بجنور نواسی
نے چودھری رگھوراج سنگھ جی سے میلہ میں
آنے کا پورا وعدہ کر لیا ہے۔ اور شریمان
سوامی تلسی رام شرما و پنڈت بدری دت
و پنڈت چھیدن لال جی صاحب سے بھی
دیا جا رہا ہے۔ آپ ہمیشہ کرپا کیا کرتے
آشا ہے کہ اس سال بھی ضرور سبھا کو شوبھا
دیویں گے۔

(۱) شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج
سوامی یوگ نند پال جی مہاراج۔ و ماسٹر
جی صاحب۔ تتھا اور بھی سبھی مہاتما اور پر
بھی پدھار کر اس اوسر پر ضرور درشن دیں

(۲) پرتی ندھی سبھا پنجاب و ترویلیوں کی
سیوا میں نویدن ہے۔ کہ پنڈت
جی و پنڈت بھیمسین لال جی آدی مہاتماؤں
کو پرچار میں بھیجکر مدد دیں۔

(۳) آریہ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں
کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ شامیانہ
ڈیرہ وغیرہ سے یا جس قسم کی سہایتا دے
سکتے ہیں دیکر سہایتا دیتا ہیں گے۔ اور
ہمکو جلد سوچنا دیں گے۔ کہ کون کون اور
کیا کیا سہایتا ہمکو دینگے

(۴) ان مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے
کہ جن کو ٹریکٹ یا نوٹس وغیرہ بنٹوانا
کرانے ہیں۔ کہ یہ اچھا موقعہ ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

(۵) ماتاؤں و بہنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پنڈت رام سروپ شرما پاٹھک معلف ابلا شدھار۔ بھجن بھیتی وغیرہ کے بھجنوں و دھرم اپدیش سے لابھ اٹھائیں استریوں کے لئے انتظام کیا جائیگا۔

(۶) تحصیلدار صاحب جن کے سپرد میلہ کا انتظام ہوا ہے۔ ان سے پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ ایک بنڈر کو اور پٹیشر کے نام سے نامزد کر دیں جس میں باہر کے آئے ہوئے بھائی اپنے اپنے ڈیرے ڈالیں۔ اگر یہ منظور ہوگیا۔ تو ہم آریہ بھائیوں کو بذریعہ نوٹس اطلاع دیں گے جو کہ ان کو سٹیشن وغیرہ مقامات پر چسپاں کئے جائیں گے۔ آشا ہے کہ سب آریہ بھائی ان ضروری باتوں کا ضرور خیال رکھیں گے۔

راقم

ویدک دھرم کا سیوک موہن لال شرما۔ منتری
آریہ سماج [illegible] ضلع میرٹھ

شوک! شوک!! شوک!!!

پتی ورتا شریمتی جگوتی دیوی جی کا بے وقت پرلوک گمن

شریمتی جگوتی دیوی دھرم پتنی مہاشے کنور بہادر صاحب وکیل حیدرآباد دکن کا دیہانت ۱۸ اکتوبر کو ہوا۔ یہ پتی ورتا دیوی نہایت استری ستوشیلا اور دھرم پرائن تھیں اس چھوٹی عمر میں اس دیوی نے اپنے دھرم پتی کنور بہادر کے شبھ آچرنوں اور اپدیش سے لابھ اٹھایا۔ اور خود کو اس قابل بنا لیا تھا۔ کہ ویدک دھرم کی سیوا کر سکے۔ یہ مہرشی سوامی دیانند کرت پستکیں بخوبی پڑھ سمجھ سکتی تھی۔ اور دو وقتہ بلا ناغہ سندھیا اور اگنی ہوتر کیا کرتی تھیں۔ حیدرآباد استری سماج کی روح رواں یہی دیوی تھیں۔ جو شوک کہ آج ہم سے بچھڑ گئیں۔ ان کے پتی کنور بہادر چار ماہ سے مرض تپ دق میں مبتلا ہیں۔ اور افسوس ہے۔ کہ ان کی بیماری بھی قریب اسادھیہ ہو گئی ہے۔ یہ آریہ سماج کے وہ پوشیدہ رتن ہیں کہ جن کے پرکاش سے حیدرآباد کی بیسیوں آتمائیں پرکاشت ہو کر ویدک دھرم کی جیوتی گرہن کر سکیں۔ ایسے لائق دھارمک پتی کی بیماری سے دیوی جگوتی بہت دکھی ہوئیں۔ اور جیسے وہ لاہور روانہ ہوئے تو اس ویوگ نے ان پر اور صدمہ ڈھایا۔ کنور بہادر جی کے لاہور روانہ ہوتے ہی ان کی ماتا جی نے جو کئی دن سے بیمار تھیں اس سپوت کی سخت بیماری سے نہایت ہی اور بہت دکھی ہو کر دوسرے ہی دن پران تیاگ دئے۔ دیوی جگوتی کو اپنی ساس کیساتھ ماتا سے بڑھ کر سنیہ تھا۔ بس دوسرے ہی دن سے یہ دیوی بھی روگ گرست ہوئیں اور صرف بیس دن بیمار رہ کر پران تیاگ دئے۔ اس دیوی کے جسقدر گن ورنن کئے جائیں تھوڑے ہیں۔ اس سے جو نقصان استری سماج کو پہونچا اس کی تلافی کئی برسوں میں ہونا دشوار ہے۔ یہ پتی کی سچی دھرم پتنی تھیں۔ نہایت شانت سوبھاؤ سوشیلا اور دھرم پرائن دیوی کے بچھوڑے سے کا آریہ سماج اور استری سماج کو از حد رنج ہوا ہے جسکے لئے بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۷ء شام کو چھ بجے سماج مندر میں اوکت دیوی جی کے مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کی سبھا کی گئی۔ جس میں ساماجک اور غیر ساماجک کئی بھدر پرش اپستھت تھے

پریتم پنڈت لکشمی شنکر جی نے جو دیوی جگوتی کے گورو [illegible] تھے۔ دیوی کے سد گنوں کا ورنن کیا۔ اور دیوی کے وہ وہ پوتر خیالات وا آچرن ظاہر کئے۔ جو سا استری پرشوں کو قابل تقلید تھے۔ تتپشچات مہاشے [illegible] ایڈیشنل و شریان پردان [illegible] وکیل۔ اور مہاشے کامتا پرشاد آدی نے دیوی کے جیون پر تقریریں کیں۔ بعد ازاں استری سماج نے ریزولیوشن پیش کیا۔

(۱) کہ یہ سبھا دیوی جگوتی کے بے وقت مرتیو پر اتیت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے کنور بہادر صاحب دیوی کے پتی کے ساتھ کمال ہمدردی پرگٹ کرتی ہے۔ ایشور دیوی کے آتما کو شانتی اور ان کے پتی کو دھیرج پردان کرے۔

(۲) اس جلسہ کی سوچنا مہاشے کنور بہادر کو دی جائے۔ اور مختلف ساماجک اخبارات میں کاروائی چھپوائی جائے۔ اس ریزولیوشن کی تائید جو مہاشے کامتا پرشاد جی و مہاشے [illegible] گنگا رام جی نے کی۔ مہاشے [illegible] جی نے اس اضافہ کے ساتھ تائید کی کہ دیوی کی یادگار میں استری سماج [illegible] کیا جائے۔ ایک استری شکنتلا لائبریری سماج میں کھولی جائے۔ جس کی تائید [illegible] جی و گنپت سنگھ جی و جند و لال جی و کامتا پرشاد جی نے کی۔ ریزولیوشن سرب سمتی سے پاس ہوا۔ اور لائبریری آدی کے متعلق [illegible] پردان جی نے دوسری میٹنگ [illegible] کرکے [illegible] برخاست کیا۔ [illegible] اکتوبر آدیت وار کی شام کو استریوں نے بھی جلسہ کرکے اوکت پرکار شوک پرگٹ کیا۔

اوکت دیوی کا انتقال [illegible] سال کی عمر میں ہوا۔ اور ایک پتری [illegible] ماہ کی چھوڑ گئی ہیں۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

لونڈری آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر گذشتہ ۱۹- اکتوبر کو سماج کے دو حصے ہو گئے۔ انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا۔ مہاشے سجن لال جی پردھان۔ مہاشے دیوبت رام جی اُپ پردھان۔ لالہ ہری رام جی سکرٹری مہاشے کندن لال جی خزانچی۔

آیندہ سے لونڈری سماج سمبندھی مہاشے ہری رام جی کے نام سے پتر ویوہار کریں۔

کیرانہ ضلع مظفرنگر آریہ سماج میں ۱۸- اکتوبر بروز دسہرہ ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں بابو گوبردھن داس صاحب پردھان آریہ سماج کا دسہرہ کی اصلیت پر ویاکھیان ہوا۔

کیتھرہ افغانان آریہ سماج کا پہلا انتخاب غلط چھپ گیا ہے۔ اب منتری مہاشے دوبارہ سوچنا دیتے ہیں۔ کہ وہاں کا انتخاب حسب ذیل ہوا ہے

پنڈت مول راج جی پردھان۔ مہاشے گنیشی لال جی منتری۔ لالہ کمیولی رام جی خزانچی۔ لالہ شنکر لال جی پستکادھیکش

پنڈت لال جی دت اُپ پردھان آریہ سماج بجنیٹھہ کے بالک کا نام کرن سنسکار سوامی یوگنند پال جی نے ویدوکت کرایا۔ اُکت مہاشے نے مبلغ تین روپیہ سماجک فنڈوں کو دان دیا

ابہیٹہ آریہ سماج میں ۱۸- اکتوبر کو خاص جلسہ ہوا جس میں دو صد کی تعداد تھی۔ پرارتھنا اور بھجنوں کے بعد پنڈت گنپت رام جی پردھان کا لیکچر ہوا۔ بعد پنڈت منگل سین جی نے دسہرہ کی وجہ تسمیہ بتلائی۔ پھر مہاشے اوم پرکاش جی سٹوڈنٹ کا پرجوش لیکچر ہوا منتری آریہ سماج بھادوہ سوچنا دیتے ہیں

کہ ۱۷- اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ع سوموار کو اس سماج کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا- ۱۹- اکتوبر کو مہاشے ٹیک چند جی پردھان کے مکان پر ہوا۔ اور حسب ذیل دان ملا۔

وید پرچار فنڈ	عـه ر
پُتری پاٹھ شالا بھلاودہ	عـه ر
پُتری پاٹھ شالا صدر میرٹھ	عـه ر
بہاری گُروکل	عـه ر
ضلع پرچار	عـه ر
یتیم خانہ بریلی	عـه ر
آریہ سماج بھلاودہ	عـه ر

مہاشے امیں چند جی پردھان آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی لکھتے ہیں۔ کہ ۱۶- اکتوبر کو میری کنیا کا وِواہ مقرر تھا۔ میں نے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا تہاپنڈت پورنانند جی سے سنسکار پر پہنچنے کے لئے نشچے کر لیا تھا۔ مگر افسوس کہ وقت مقررہ پر باوجود وعدوں کے سبھا نے کوئی پنڈت نہیں بھیجا۔ تب پنڈت نرائن کشن آدمی مہاشیوں کو خاص طور پر امرت سر سے بلوایا گیا۔ اس اوسر پر حسب ذیل دان دیا گیا۔ گُروکل

وید پرچار	عکہ کنیا مہاودیالے	ع
لوکل سماج	عہ اور دیکیپش گُروکل	عـه
وید پرچار	صہ کنیا مہاودیالے	عـه
یتیم خانہ فیروزپور صہ اناتھالے جلندھر		عـه

افضل گڑھ ضلع بجنور سے مہاشے رام سروپ جی پاٹھک لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس سماجک بھائیوں کی کئی چٹھیاں روزانہ آتی ہیں۔ کرپا کرکے آریہ پُرش جوابی کارڈ بھیجا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل معاف فرماویں۔

مہاشے کرشن سروپ جی کرنال سوچنا دیتے ہیں کہ سات سو کارڈ سماجوں کے نام جاری کئے گئے تھے۔ جن میں سے تین سو زیادہ کی تعمیل ابھی

تک آریہ پُرشوں نے نہیں کی، جنتری کی طیاری میں دیر ہو رہی ہے۔ جنہیں یہ جواب منظور نہ ہو۔ وہ کرپا کرکے خالی کارڈ بھیج دیں تاکہ انتظار نہ رہے۔ اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر ایک سماج جنتری کا خریدار رہے۔ ۲۰ تاریخ نومبر تک شروع ہیں سب جگہ سے کارڈوں کا جواب آجاویگا۔

مہتہ چندرام جی لائیپورنواسی کی بالک کا سنسکار کیا گیا۔ بیں دیدوکت ہوا۔ چند ایک بھائیوں نے مخالفت کی مگر مہتہ جی کے استقلال کی وجہ سے سنسکار پورن ریتی سے آیا گیا

کوہاٹ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے بڑی دھوم سے ہو رہے ہیں۔ پچھلے اتوار ۹- اکتوبر کو ہفتہ وار جلسہ سماج مندر میں ہوا۔ حاضری ... سے کم نہ تھی پہلے ہون ہوا پھر بھجن ہوئے۔ بعد ... جی نے پرارتھنا کرائی۔ تب ... مہاشے ... جی نے کتھا کی۔ پھر ... بھجن ہوئے اور ... نے منوسمرتی ... بعد منتری جی نے کھڑے ہو کر خوشخبری سنائی کہ ہمارے ... ہر پرشاد جی نے اپنی منتری کے ... پر ایک روپیہ کنیا مہاودیالے جالندھر و ایک روپیہ کنیا اناتھالے کو دان کیا ہے۔ اس سال کے لئے ... سے پرشاد ... بھائی لالہ حکم چند جی منتری مقرر ہوئے۔ ممبروں کی تعداد ۱۲ ہو گئی ہے اور ہر ہفتے ترقی۔ کوئی نیا بھائی ممبری ... کرتا ہے۔ مندر کی تعمیر کے لئے تجویز ...

(... داس اُپ منتری)

آریہ دھرم سمبندھی پستک۔ پنڈت شی رام ... سرسوتی کا دیوناگری اکشروں میں جیون چرتر اپنی قسم کا نرالا اور انمول آتم ... گذشتہ ... ہزار کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ صرف تین سو کاپی بکنے کے لئے اور موجود ہے۔ قیمت ... مجلد۔ ملنے کا پتہ

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ ؎

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض و مقاصد کا درج ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں پر مختلف مصنفوں نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے۔ حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱؎

مسیحی مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے - متوازی ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ و ہند کی انفرادی رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱؎

اسلامی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت مجلد ۸؎

اپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ (۱) دیباچہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اپنشد (۴) عام تحقیقات زمانہ تصنیف و مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۱؎

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت ۱؎

الہامی روشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے۔ الہامی آریہ سماج نشان جس میں جگہ جگہ وید کی تعلیم بیان ہے۔ قیمت ۴؎

سدھانت التہذیب یعنی انگریزی دنوں سے۔

ملانے کے قاعدے۔ سرکار دربار سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص عبارت نویسوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ۔ قیمت ۸؎

مختلف سکھ و ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سودو گنبتہ۔ نانک شاہی۔ اداسی۔ گنج بخشی۔ رام لائی ستھراشاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملے۔ ناگا۔ بابالالی پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ شونرائنی۔ رام سنیہی۔ شونرائن وادی۔ شرمھارامی۔ نانک۔ چارواکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱؎

نوٹ اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں

آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۸؎ اردو ترجمہ کا مختصر مضمون قیمت ۸؎ تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۸؎

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن سماجوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کم از کم سو منگوائیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاویگی۔

ویدک توحید پر ہیرو دنی شہادتیں قیمت	۱؎
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	۱؎
ویدک تہذیب ۱۰۰ پائی	۲؎
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱۰۰ پائی	۸؎
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰	۲؎

اپدیش منجری

رشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا میں چند لیکچروں کا اردو ترجمہ۔

قیمت مجلد ۸؎

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ۔ درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

مفت بذریعہ کارڈ نصف آنہ کا ٹکٹ آنے سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری مع فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں

المشتہر ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردلا لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبرا حکمت لطیفی و عملی یکجان ہیں	۱۰؎
” نمبر ۲ علم الہی	۱۴؎
” نمبر ۳ - الہامیو کی خیال افعال	۲؎
” نمبر ۵ - تہذیب الاخلاق	۱۲؎
” نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت حفظ جان	۱۲؎
” نمبر ۲ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲؎
” نمبر ۱۱ - ثنا و استت الکھدھاری	۲؎
” نمبر ۲۷ - صحبت حیوانی و افعالی	۱۲؎
” نمبر ۹ - طعام و شراب	۴؎
” نمبر ۳۲ - موت اور اسکے بعد کے حالات	۸؎
” نمبر ۳۳ - شاستر جنتری و مجموعہ	۲؎
” نمبر ۴ - حکایات و روایات	۸؎
” نمبر ۳ - روح تنقی	۸؎
” نمبر ۴ - تجارت صنعت و حرفہ	۲؎
” نمبر ۸ - شغل راج بنتی	۲؎
” دھانا تیاگی	۸؎

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کی خرید کرنے والے کو فی روپیہ ایک آنہ کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی بہا پر طبع ہوں گے باقی کتب بعض زیر طبع

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھاپکر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب لازمی کا بدولت اسوقت بھارت انشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ خرچ کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے خرچ بڑھ جائے گی۔ اس فنڈ میں داخل کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی کمپنی میں بیمہ جان و مطابقت و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر والکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جسقدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یتنترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس سے بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۲
ستیارتھ پرکاش	۱
ستیارتھ پرکاش چکنا کاغذ	۱۲/
سنسکار ودھی	۸/
نروکت	۱۰/
اشٹادھیائی مول	۳/
آریہ بھوونے	۳/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ویوہار بھانو	۲/
شاستراتھ فیروزآباد	۱/
ویدورودھ مت کھنڈن	۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	۱/
ویدانت دھوانت نوارن	۱/
میلہ چاندپور	۱/
شاستراتھ کاشی	۱/
آریہ اودیشیہ رتن مالا	۱/
گوکرونا ندھی	۱/
بھرموچھیدن	۱/
انو بھرموچھیدن	۱/
ہون منتر	۱/
سوامنتویہ امنتویہ پرکاش	۱/
سوکیکار پتر	۱/
ویدانگ پرکاش سمپورن	۱۲

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۲ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۲/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	۱/
سندھیا نثر	۱/
گنجینہ بھجن	۸/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ ورت کا عروج	۱/
جیون چرتر مہاتمان حصہ ل	۱/

مخزن اسرار حصہ اول .. .. ..
حصہ دوم .. .. ..
سداچار پربودھ .. .. ..
پھول .. .. ..

ناگری ٹائپ

ایک اٹھرہ ستری کی یاترا قیمت مجلد
پربھوشن پرکاش .. .. ..
جیون چرتر مہاتمان حصہ اول
برہمچریہ مجلد .. .. ..
ستری دھرم نیتی .. .. ..
دلیش ورن پرکاش .. .. ..
گنجینہ بھجن .. .. ..

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا لنگی۔ ٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات بخدمت آپنے پر مفت المشتہر لالہ ... منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جس میں کانگڑہ کی پرفضا سرزمین پر رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت قیمت مجلد ...

راجکماری ایک دلفریب ناول ہے جس میں ... کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت مجلد ...

بہروپیا چترم یہ ایک ناول ہے جس میں ... پیرایہ میں خفیہ سازش اور ظاہری ... کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور موثر سبق دیا گیا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹر نمبر ایل ۳۹ | رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

ہر ایک سے پیشگی

{عام سے معہ محصول ڈاک ۴ سالانہ قیمت}
{طالبعلموں سے ۳}

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے	۱۹ بکرمی ۱۹۶۰

دھرم ویر کی یادگار

کتاب بے نظیر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا ... مع دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جو لوگ اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ... زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں ۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یک ستون ... بانٹنے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خریدکر مفت تقسیم کریں ۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ... مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر ۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور ... نہ خریدنے والونکو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے ۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ... فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی ۔

المشتہر کیشب دیو مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس ۔ مصنفہ ماسٹر مول چند جی اس گرنتھ میں پورانک گاتھاؤں کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکند پوران بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ یہ تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے ۔ مصنف نے ٹھیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے ۔ قیمت صرف ۶ / پیسہ

ویرانگنا ۔ ستریوں کے چرتر ۔ مترجمہ شریمتی امرت کلا جی ۔ اس میں ۲۵ کے قریب قریب ویدوشی ویرانگنا اور جستی دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں ۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ /

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ / مینیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے ۔

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پُستک ہے۔ جس میں بھارت کی دکھیات وِدوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسیدہ کارناموں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مددوری۔ دروپدی۔ سنیو گیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جھانسی کی رانی آدی بہت سی کھتری یا بیر دیویوں کے رہبیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی دیا گو لکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمباد۔ لکھ کر مصنف نے ہر این دیویوں کے برہم گیان کا پرچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت عمہ ہے۔ پورے سٹ کے خریدار کو عہ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۲ر

دلچسپ تواریخی عشق و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک وجیہ بھاؤں کے بگاڑنے کا باعث ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں میں کچھ پُستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی نے بہ لشرم ادھ شاستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جیسیں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ دغیرہ

کتنا عرصہ آنے نیتی وان چانک کے کامیاب عمل نے شہنشاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی سکندر یونانی دوت کا آنا۔ دو شنزادیاں بر ضالح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا رکشا نا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر سیگاستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آفتہ ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچ کر بھاگ گیا تو وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳ر)

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے سورت اعلیٰ کا مہربانو پارسی شہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ر لگتے چاروں خریدنے سے ۸ر لیا جاوے گا۔ **درخواست** خریداری بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

مہاتما بدھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یورپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکن کھلم کھلا بدھسٹ بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں ہی سولہ دفعہ چھپی اور یورپ و امریکہ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی۔ سنہالی سیلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے عام فہم اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے مامور ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں وہ دیکھنے کے قابل دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی تحریر ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی و عالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی محنت کی داد دی ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ہمیں ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت عہ۔ اب تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ: ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر منگت موتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے یہ ایک اپوروب پُستک ہے قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک۔ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۰ کاتک سمت ۱۹۶۱ مطابق ۴ نومبر ۱۹۰۴ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۴۵

واقعات اور مفید رائیں

مدراس کا سب سے بڑا اور وہ انگریزی اخبار راوی ہے۔ کہ کچھ دن ہوئے ٹریلی صاحب بہادر نے جو گاڑی میں سوار تھا۔ ایک ہندوستانی لیڈی کو جو گود میں بچے کو لئے ہوئے سامنے سے آتی تھی۔ بلا ارادہ میں ایک چابک زور سے رسید کیا۔ کہ وہ آگے سے نہیں ہٹی تھی۔ یہ اس دیش کی سپاہیوں کی درگت ہے۔ جہاں کسی زمانہ میں سرکاری قانون یہ تھا۔ کہ راستہ چلتی ستریوں کے لئے ابھی ہی مارگ چھوڑ دے۔ آج جبکہ بھارت ورش کی اولادوں کو خود بھارت واسی بھی غلام سمجھ کر ان پر ہر طرح کے اتیاچار روا رکھتے ہیں۔ تو پشتیوں سے وہ کب ستکار کر سکتی ہیں۔ اگر اس قسم کا واقعہ کسی یورپ یا امریکہ کے مہذب ملک میں وقوع پذیر ہوتا تو معلوم صاحب بہادر کو کسقدر ندامت اٹھانی پڑتی۔ لیکن یہاں سوائے اس کے کہ دو چار اخباروں نے واویلا مچا دیا۔ اور ہو ہی کیا سکتا ہے۔ کیونکہ جن کے ہاتھ میں ہمارے اقتدار کی باگ ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم کتنے پانی میں ہیں۔

روس میں مجرموں سے ایک عجیب ڈھنگ سے جرم کا اقبال کرایا جاتا ہے۔ ان کے کھانے میں کوئی منشی شئے ملا دی جاتی ہے۔ جس کے اثر سے ان کے حواس سلب ہو جاتے ہیں اور وہ بکنے لگتے ہیں۔ اور اپنے دل کا بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس طرح ان کی تحقیقات کر لی جاتی ہے۔ ایک ویرم سے جیسا کہ ہو کر انسان کو ہزاروں اسی قسم کے بکھیڑے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن تو بھی اس کو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ جو کہ جیسے ستیہ ویرم سے ہو سکتی ہے۔ اگر سچائی اور خدا ترسی کا لوگوں کے دلوں میں راج ہو تو اس قسم کے وحشیانہ طریقوں کو کام میں لانے کی انسان کو ضرورت نہ پڑے۔

پچھلے دنوں میں یہ افواہ اڑی تھی کہ امیر کابل لارڈ کرزن کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں گے لیکن اب تحقیق ہوا ہے۔ کہ امیر صاحب کی بجائے ان کے بڑے صاحبزادے سردار عنایت اللہ خان صاحب ماہ دسمبر میں تشریف لاویں گے۔ یہ خبر جب ہند کے مسلمانوں میں عام طور پر پھیلے گی۔ تو وہ خوشی کے مارے جاموں میں پھولے نہ سمائیں گے۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے امیر صاحب نے مسلمانان ہند سے جو غیر معمولی ہمدردی کا عملی اظہار کیا ہے۔ اس سے انہوں نے امیر کی ذات مبارک سے بہت سی قومی و مذہبی امیدیں وابستہ کر لی ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی تازہ رائے ہے کہ بھڑ کے کاٹے کا مجرب علاج پیاز ہے۔ اگر بھڑ نے منہ کے اندر ڈنک مارا ہو۔ تو پیاز کو آہستہ آہستہ چبایا جائے۔ اور اگر جسم کے کسی بیرونی حصہ پر ڈنک مارا ہو تو پیاز کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر پیاز مل دینا چاہئے۔ اور اگر ڈنک گہرا یا زیادہ تکلیف دہ ہو تو پلٹس کی طرح پیاز اس پر باندھ دی جائے۔ یہ ایک ایسا سہل علاج ہے کہ ہر ایک آدمی خود تجربہ کر کے ستیہ استیہ ہونے کی پریکشا کر سکتا ہے۔

ایک اسلامی اخبار سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ حال میں شملہ کے ایک بنگالی تھیٹر میں ایک ڈرامہ کیا گیا۔ جس میں سلطانہ رضیہ بیگم پر ناجائز و بیجا حملے کئے گئے۔ اگر یہ امر واقعہ ہے۔ تو بنگالی ناشنوں کی یہ کاروائی قابل افسوس و مذموم ہے۔ اس قسم کی بیہودہ چھیڑ چھاڑ سے سوائے اس کے کہ ہندو مسلمانوں میں رنجش کی آگ زیادہ بھڑکے اور ایک دوسرے کی دل آزاری کے لئے نئے نئے سامان پیدا کرنے کی ہر دو جانب سے کوششیں عمل میں لائی جائیں کوئی مذہبی یا قومی نیک نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

کیپٹن ای۔ او۔ روسٹ صاحب نے ایک قسم کے اجرام دریافت کئے ہیں۔ جن کو بذریعہ پچکاری جذامیوں کے جسم میں داخل کرنے سے ان کو شفا ہو جاتی ہے۔ انہوں نے خود برما میں اسی علاج سے کوئی ایک سو جذامیوں کو چنگا کر دیا۔ یہ علاج اگر مزید تجربوں سے مجرب ثابت ہوگا۔ تو خلق خدا کو بڑا بھاری لابھ پہونچے گا۔ مبارک ہیں ایسے عالی دماغ محقق جن کا دن رات یہی شغل ہے۔ کہ وہ نئی نئی صداقتوں کا پتہ لگا کر انسانی دکھوں کو جو کہ جہالت کا نتیجہ ہے دور کر سکیں

مشن تبت کی آخری سرحد سے پار ہندوستان کو واپس آ رہی تھی کہ آدھی رات کے وقت درہ زمبو میں بھی برفانی طوفان سے بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ سادہ بھولے بھالے لوگوں کے کانوں تک اگر اس حادثہ جانکاہ کی خبر جا پہونچی تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھیں گے کہ یہ ضرور ہم بے گناہوں کے سراپ کا پھل ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ دکھیوں کے ویاکل آتماؤں سے اس قسم کے بھاری چھوٹ نکلنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آسٹریلیا کی عیسائی گورنمنٹ نے جو یہ موسمی شاہی اعلان کر رکھا تھا۔ کہ ایشیا کا کوئی باشندہ آسٹریلیا کی حدود میں قدم نہ رکھنے پاوے۔ اس میں اپنے ہمسایوں کی طرف سے لعن طعن ہونے پر اب یہ ترمیم کر دی ہے۔ کہ اہل ہند و جاپانی لوگ خاص خاص شرائط کی پابندی کرتے ہوئے مذکورہ بالا اعلان کے اثر سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ جس بے پرلے درجہ کی تنگدلی کا اظہار اس بزعم خود اول درجہ کی مہذب گورنمنٹ نے کیا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کی کسی ردی سے ردی اور بہدی سے بہدی گورنمنٹ میں بھی نہیں ملیگی۔

ایک بنگالی بابو صاحب کو جو کہ منجھلے درجے کی گاڑی میں سوار تھے۔ ریلوے سٹیشن بانکی پور پر محض اتنے قصور پر اتار لیا گیا۔ کہ وہ اپنے کمرہ میں مسافروں کی زیادہ تعداد ہونے کا شاکی تھا۔ اس پر بابو صاحب نے پورب لائن کے ایجنٹ صاحب کو ۲ ہزار روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے۔ دیگر لائنوں کی بابت تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ نارتھ ویسٹرن لائن پر ایسے واقعات روزمرہ اس کثرت سے ہوتے ہیں۔ کہ اگر بنگالی بابو کی تقلید ہونے لگے تو درجنوں نوٹس ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پاس ہر روز پہونچا کریں۔

سرکاری آرٹ سکول کلکتہ کے پرنسپل مسٹر ہاول صاحب جو کہ ہندوستان کے جولاہوں کی حالت سدھارنے کا قابل تعریف اُدیوگ کر رہے ہیں۔ اس موسم سرما میں کلکتہ میں ہاتھ سے چلنے والے راچھ کے متعلق ایک لیکچر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس میں وہ اس کے متعلق اپنی تمام معلومات پیش کریں گے۔ اس میں وہ جاپان کی فلائی شٹل۔ انگلینڈ کے ڈومسٹک راچھ۔ اور سیرامپور کے فلائی شٹل کا مقابلہ دیسی راچھ سے کر کے اس کے فوائد بیان کریں گے ساتھ ہی اُن کا دچار راچھوں کی ایک نمائش کرنے کا ہے۔ دیسی صنعت کے ہی خواہوں کو صاحب موصوف کی معلومات اور کوششوں سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ خود اس دیش کے تعلیم یافتہ لوگ جب تک اس معاملہ میں دلی شوق سے حصہ نہ لیں گے۔ اصلی مقصد میں کامیابی ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا مشہور و معزز اخبار ہندوستانی لکھنؤ اپنے لوکل ڈیپارٹمنٹ کالم میں لکھتا ہے۔ "سب سے بڑا واقعہ اس ہفتہ شہر لکھنؤ کے لئے ستی آریہ سماج لکھنؤ کا سالانہ جلسہ تھا جس کی شرکت کو بہت سے اصحاب بیرونجات سے آئے تھے۔ اور اس سے بڑھ کر بابو امراؤ بہادر صاحب کا پرائشچت اور اُن کے تین لڑکوں کا جنیؤ تھا۔ بابو امراؤ بہادر بابو شیو پرشاد صاحب مشہور اہل شہر کے بیٹے تھے جو جوڈیشلی میں ریکارڈ کیپر۔ میونسپل ممبر اور ٹھیکہ دار گنج اٹ ہیں۔ آپ مسلمان بیگم مرحوم بابو صاحب کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اور اسی طرح آپ کے تین بیٹے مسلمان بیوی سے پیدا ہوئے مگر ابتدا سے آپ کا طرز عمل ہندوانہ رہا۔ عرصہ تک ممبر ستی آریہ سماج اور کئی بار اُس کے پربندھ کرتا رہ چکے ہیں۔ چنانچہ دوشنبہ کو آپ کا پرائشچت باضابطہ اس خیال سے کیا گیا۔ کہ آپ کا یگیوپویت اس وقت نہیں ہوا تھا۔ جس عمر میں ویشیہ کا ہونا چاہئے تھا۔ تین لڑکوں کا بھی یگیوپویت ہوا لالہ منشی رام صاحب نے پُرزور تقریر کی۔ بابو امراؤ بہادر صاحب نے رقت بھری تقریر میں اپنے ... مصائب بیان کئے۔ اور کہا کہ خدا کے افواہ سے اُن کی بیوی نے اُن کا ساتھ نہیں دیا جس کے ساتھ دو لڑکیاں ہیں۔ اور کہ ویدک دھرم اُنہوں نے کسی طمع زر یا ہوس نفسانی یا امید دنیوی بہتری کے خیال سے نہیں اختیار کیا۔ بلکہ یہ سمجھکر کہ یہی ذریعہ نجات ہے۔ بابو رگھنندن پرشاد صاحب نے بیان کیا کہ بابو امراؤ بہادر سے ممبران سماج کا عزیز و قریبی ... اور آئندہ رہے گا۔ شام کو ورہم ہال میں ... یعنی سابق عبدالغفور صاحب بی۔ اے کا پہلا لیکچر سماج مندر میں ہوا۔"

(ہندوستانی مطبوعہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

لیڈی کرزن کی حالت دن بدن رو بصحت ہے۔ لیکن بیمار داری کے ترددات اور رات کو جاگنے سے اب لارڈ کرزن کی صحت کچھ بگڑی ہوئی معلوم پڑتی ہے۔ مہارانی کو چھوڑ کر آج تک کسی لیڈی کے اسقدر ہمدردی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا۔ ان کی بیماری کے دوران میں اس کثرت سے تار اور خطوط آتے تھے کہ کئی دن تک جنرل پوسٹ آفس رات دن کھلا رکھنا پڑا تھا۔ تاکہ لارڈ کرزن کے متعلقین دوستوں۔ خیرخواہوں۔ اور اخباروں کو خبر جلد پہونچائی جا سکے۔ یہ تینی پریم ہو تو ایسا ہو۔

ایک جرمن ڈاکٹر سیگر وسکو نامی نے عرصہ دراز کی گہری تحقیق و تفتیش کے بعد انسانی دماغ کی ساخت کے بارہ میں یہ معلوم کیا ہے کہ دماغ ۳۰۰۰۰۰۰۰ پٹھوں اور تاروں سے بنا ہوا ہے۔ اس تفتیش میں کس اعلےٰ درجہ کے استقلال اور یکسوئی طبیعت سے ڈاکٹر صاحب ممدوح کو کام لینا پڑا ہوگا۔ اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ جو کہ اس قسم کے علمی مشغلوں میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

امریکہ میں ایک ادیب مسمی جان وربک فیلر نامی ہے۔ جسکو پورا آک اصطلاح میں تیلی کہنا چاہئے کہا جاتا ہے کہ اس سے بڑا بر دنیا میں کوئی دولتمند نہیں۔ لیکن بدہضمی کی بیماری سے سخت تنگ ہے۔ کھانا پینا کچھ ہضم نہیں ہوتا۔ کرم گتی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eG

سنسار کی گتی

مسلمانوں میں ہلچل

مسٹر سجاد حیدر نے مسلمانوں کی تعلیم یافتہ جماعت کا کیس بن کر آزادی پسند مسلمانوں کا ایک علیحدہ فرقہ قایم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے اُس نے اسلامی دُنیا میں ہلچل ڈال دی ہے۔ اسلامی اخباروں میں طرح طرح کی کھچڑی پک رہی ہے۔ اور بھانت بھانت کی بولیاں سُنائی دیتی ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ لیکن مسٹر حیدر کی پیٹھ ٹھوکنے والا ابھی تک کوئی مرد میدان نہیں نکلا۔ اگرچہ بہت سے تعلیم یافتہ مسلمان مسٹر حیدر سے متفق الرائے ہیں۔ اور بعض نے ایک دو انگریزی اخباروں میں اس قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ جو کہ مسٹر ممدوح کے خیالات سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن جس دلیری اور جرات سے مسٹر حیدر نے اپنے دلی خیالات کا اظہار کیا ہے اُس کا نمونہ ابھی تک اور کسی دل چلے محمدی نوجوان نے نہیں دکھایا۔ اکیلے مسٹر حیدر ہی ہر طرح کے طعن و تشنیع کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اس میں شُبہ نہیں کہ مسٹر حیدر جن لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ بقول نواب محسن الملک صاحب وہ اُس قوم کے آدمی ہیں جن کی جہالت اور تعصب مشہور ہے۔ اور وہ کاپی سیاہی کے بدلے اُس سُرخ روشنائی سے کام لیتے ہیں جو انسان کے بدن سے نکلتی ہے"۔ اس لئے ان کا اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ٹیڑھی کھیر ہے لیکن اگر وہ اپنے ارادے پر مضبوط ڈٹے رہے اور ہمی پالیسی سے دب نہ گئے تو وہ اور کچھ نہیں اگر کم از کم ان نوجوان تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دل میں ایک نئی قسم کی سپرٹ ضرور پیدا کر دیں گے جو اگر جلد نہیں تو کچھ عرصہ کے بعد اُس بیجا تعصب کے شکنجے ضرور ڈھیلے کر دیگی۔ کہ جس میں جکڑے ہوئے اُن کے ہمقوم بھائی صداقت کی روشنی کے محتاج ہوتے ہوئے بھی بوجہ جہالت و تعصب اُس سے مستفید ہونا نہیں چاہتے ہم یہ نہیں کہتے کہ جو اسلام مسٹر حیدر نے پیش کیا ہے اصلی یا حقیقی اسلام وہی ہے۔ اور اسلئے مسلمانوں کو اُن کی بات مان لینی چاہئے ہماری رائے تو یہ ہے۔ کہ جو اسلام مسٹر حیدر نے پیش کیا ہے۔ وہ اُن کے نئی روشنی سے منور دماغ کی اپج ہے۔ لیکن ہاں اپنے مجوزہ اسلام کے جو موٹے موٹے اصول اُنہوں نے تجویز کئے ہیں۔ وہ اصل اسلام کے اصولوں کی نسبت زیادہ معقول ہیں۔ ہم جہاں مسٹر ممدوح کی غیر معمولی ہمت و جرات کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ جس پالیسی سے وہ کام لینا چاہتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جن اصولوں کو وہ محمدی اسلام کی تعلیم قرار دینا چاہتے ہیں۔ اُن میں اور بانی اسلام کی تعلیم میں دن رات کا فرق ہے۔ اُسکو وہ کسی طرح بھی دور نہیں کر سکتے۔ ہم اُن سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ویدک دہرم کے اصولوں پر نربکش ہو کر وچار کریں۔

ریاست بڑودہ میں ایک نئی اصلاح

آریہ شاستروں میں راجا و پرجا کا پتا پُتر کا سمبندھ بتلایا گیا ہے۔ جیسے پتا کا فرض ہے کہ اپنی سنتان کے پالن پوشن اور رکھشا کا ادنےٰ سے اعلےٰ پربندھ کر کے اپنے پِتری دہرم کا یتھاوت پالن کرے۔ ویسے ہی راجا کا بھی مقدم فرض ہے۔ کہ اپنی رعایا کی ہر طرح کی حفاظت و ترقی کے سامان مہیا کر کے پرجا کی شردھا اور وشواس کا پاتر بنے۔ کیونکہ جب تک پرجا کا راجا پر پورا وشواس نہیں جمتا تب تک یہ رشتہ قایم نہیں ہو سکتا۔ اور پرجا کا وشواس جمانے کے لئے ضروری ہے کہ راجا اپنی تمام پرجا کو ایک نظر سے دیکھتا ہوا سب کے ساتھ دلی محبت و پریم کا اظہار کرے۔ اُن کے دکھوں کے دور کرنے اور سکھوں کے بڑھانے میں ہر دم کوشاں رہے۔ اور راج کاریوں میں اوچت ریتی سے اُن کی صلاح مشورہ لیتا رہے۔ اسی لئے آریہ شاستروں میں دہرم سبھا و ودیا سبھا راج سبھا قایم کر کے سب راج پربندھ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جب سے یہ مریادا آریہ ورت سے نشٹ ہوئی راجہ لوگ سوارتھ میں پھنس کر پرجا کو داس ورتی سے دیکھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ابتری پھیل گئی اور راجا پرجا دونوں اپنے اپنے فرائض بھول کر ان بھاری انقلابوں کا باعث ہوئے۔ جنسے کہ ہمارے دیش کے راجے مہاراجے نام ماتر کے راجے رہ گئے ہیں۔ لیکن خوشی کا مقام ہے کہ دویا کی روشنی پھیلنے سے بعض کی آنکھیں کھلنے لگی ہیں۔ ان میں سے خاص قابل ذکر تین ریاستوں کے فرمانروا ہیں۔ مہاراجہ صاحب میسور۔ مہاراجہ ٹراونکور۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ۔ پہلی دو ریاستوں میں تو علاوہ دیگر اصلاحوں کے پارلیمنٹ کے ڈھنگ کی راج سبھائیں بھی قایم ہو چکی ہیں۔ لیکن ریاست بڑودہ کے مہاراجہ صاحب بھی اپنے راج پربندھ کے سدھار میں اُن سے کچھ کم کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر جس کام میں بڑودہ نریش ہمہ تن مصروف ہیں۔ وہ سماجک سدھار ہے جسکے بغیر کہ راج کے اندرونی نقص دور نہیں ہو سکتے۔ علاوہ اُن اصلاحوں کے جو مہاراجہ صاحب اب تک کر چکے ہیں۔ اب وہ اپنے راج میں ایک نئی اصلاح کرنے کا وچار کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مندروں مسجدوں

دھرم سالوں وغیرہ کا انتظام جو آج کل خاص خاص آدمیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ راج کے تحت کر دیا جائے۔ تاکہ ہزاروں لاکھوں روپیہ کی آمدنی جو کہ اس وقت اکارتھ جاتی ہے اور اس سے بجائے اس کے کہ کوئی اُپکار ہو۔ اُلٹا بگاڑ ہو رہا ہے۔ پرجا کے اُپکار و سُدھار میں لگائی جاوے۔ اس پر سوارتھیوں نے واویلا مچانا شروع کر دیا ہے۔ اور ابھی وہ دل کھول کر مخالفت کریں گے۔ ریاست کے تعلیم یافتہ و سمجھدار لوگوں کا جو کہ اس اہم اصلاح کے فوائد سے بخوبی واقف ہیں۔ عین فرض ہے کہ وہ سوارتھیوں خود غرضوں کی عوام میں پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور رعایا کو اس سدھار کے کام کے لابھ سمجھانے کا ہمیں اُدیوگ کریں۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سوارتھیوں کی بہکائی اور بھڑکائی ہوئی پرجا اپنی جہالت و کم سمجھی سے ایسے حالات پیدا کر دے۔ کہ جو مہاراجہ صاحب کو اپنے ارادہ سے باز رہنے کے لئے مجبور کر دیں۔

درگا پوجا تانترک زمانہ کی ایجاد ہے

امرت بازار پتریکا اپنے ۳۱۔ اکتوبر کے ایک پُر زور آرٹیکل بعنوان "ہماری پوجا کی بینیفٹ" میں قدیم ہندوؤں کی صلح کل اور امن پسند ہنسا برتی کا ایک دلکش نقشہ کھینچتے ہوئے درگا پوجا کو وہ تانترک زمانہ کی ایجاد بتلاتا ہے وہ کہتا ہے کہ پہلے ہندو حشیانہ طاقت سے بالکل کام نہیں لیا کرتے تھے۔ لیکن جبکہ وہ اپنا سب کچھ کھو کر پرتنتر ہو گئے۔ تو انہوں نے اپنی اوستھا پر غور کر کے تانترک مت نکالا۔ جس کا کہ درگا پوجا ایک نشان تھا۔ درگا پوجا دو ہرے معنے رکھتی ہے۔ ایک روحانی اور دوسرے پولیٹیکل۔ بعض فلاسفروں کی رائے کے مطابق درگا پوجا کا نشان ایک گہری پالیسی کا مظہر ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ علاوہ دس بھجوں والی دیوی درگا کی اس مورتی میں لکشمی۔ سرسوتی۔ اور کارتک گنیش سمیت شیر اور اسُر بھی شامل ہیں۔ لکشمی خوشحالی کی اور سرسوتی علم کی دیوی ہے۔ کارتک خوب صورتی کا اور گنیش پرورش کا نشان ہے۔ اس طرح ہندو قدیم زمانہ میں تمام دیوتاؤں کی مورتیاں رکھتے تھے۔ جن کا اثر قومی ترقی کے لئے ضروری تھا۔ لیکن اسُروں کا ان کو کوئی علم نہیں تھا۔ ان کا علم ان کو اس وقت ہوا۔ جبکہ بے رحم وحشیوں کے گروہ شمال مغربی کناروں سے ان کے ملک کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے آنے لگے۔ جنہوں نے ہر ایک چیز جو کہ ان کے راستہ میں آئی۔ تباہ کی اور تمام ملک میں بربادی پھیلا دی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہندوؤں نے درگا کو خاص درجہ دیا جس کا خاص کام ٹھیک ویسی ہی زبردست جنگی طاقت شمشیر، کی مدد سے اسُروں یعنی دیسی وحشیوں کو پامال کرنا قرار دیا گیا"۔ اسی میں درگا پوجا کی جو فلاسفی چھپا نشٹی کی ہے۔ قطع نظر ایسے اس تحریر سے یہ امر صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ درگا پوجا جیسے کہ سناتن دھرمیوں کا دعوے ہے ویدک کرم نہیں ہے۔ بلکہ وام مارگی زمانہ کی پولیٹیکل ایجاد ہے

بھیانک روگ کیسے دور ہو

بمبئی میں پارسیوں نے اپنے مقدمات اور باہمی تنازعات فیصل کرنے کے لئے ایک زبردست پنچائت بنا رکھی ہے۔ جو کہ عرصہ سے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے۔ یہودیوں کی بھی اسی قسم کی ایک پنچائت ہے۔ یہ دو جماعتیں جو کہ بڑی متمول اور مہذب ہیں۔ عدالت کی خواریوں اور مقدمہ بازی کی زیر باریوں سے محفوظ ہیں۔ لیکن افسوس آریہ بندھن جو کہ اس سسٹم کی موجد ہے اور اب تک جن کے ہاں یہ طریق بگڑی ہوئی صورت میں موجود ہے۔ باہمی نااتفاقی اور اوشواس کے اندھ کوپ میں گر کر عدالتوں میں ذلیل و خوار ہو رہی ہے۔ جو خواری اور ذلت کہ عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے میں ہوتی ہے۔ اس کو کون نہیں جانتا۔ ایسی پتت اوستھا میں عیسی خیل کے ہندوؤں کا اپنے باہمی لڑائی جھگڑوں کے نبیڑنے کے لئے ایک پنچائت مقرر کرنا ظاہر کرتا ہے کہ لوگوں کو خوار و ذلیل ہو کر اب کچھ سوجھ آنے لگی ہے۔ ایک ایسی قسم کی پنچائت کانپور میں بھی ہے۔ اگر مختلف مقامات کے سربرآوردہ اور با رسوخ آدمی اس طرف خاص توجہ دیں تو بہت سی اس قسم کی پنچائتیں قائم ہو کر لوگوں کو عدالتوں کی مقدمہ بازی اور زیر باری سے بچا سکتی ہیں۔ لیکن سوسائٹی کی اخلاقی و مجلسی حالت اس وقت ایسی ناگفتہ بہ ہے۔ کہ کوئی سوسائٹی یا سبھا بھی قائم ہو کر زیادہ عرصہ تک اپنی ہستی کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ ایرشا دویش نے لوگوں کے دلوں میں اسقدر گھر کر رکھا ہے اور وہ پارٹی بندی کے اسقدر عادی ہو رہے ہیں کہ ذرا ذرا سی معمولی باتوں پر لڑنے جھگڑنے اور فساد کھڑا کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جب تک روحانی پاکیزگی لوگوں میں عام طور پر نہیں پھیلتی۔ یہ عالمگیر روگ دور نہیں ہو سکتا۔ ...ضروری ہے کہ آتماؤں کو پوتر بنانے کے لئے زور شور سے ستیہ دھرم کا عملی پرچار کیا جاوے تاکہ ہم ایرشا دویش کا بھاؤ دور ہو کر ...سمجھوتہ کرنے کے یوگیہ ہو سکیں جسکے بغیر کہ سبھا اور سوسائٹیاں چرا ستھائی نہیں ہو سکتیں۔

آتمک وچار

पुरुषार्थशून्यानां गुणानां प्रतिप्रसवः कैवल्यं स्वरूपप्रतिष्ठा वा चितिशक्तिरिति ॥

چھوٹے سے چھوٹے جیو سے لے کر بڑے سے بڑے پرانی تک کوئی بھی درشٹی نہیں پڑتا جو سُکھ کا ابھلاشی نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ پشو جاتی اِن سادھنوں کو پراپت نہیں ہو سکتی۔ جو کہ منشیہ کو نمتک گیان اور بدھی کے کارن موکش کا کارن پراپت ہیں پرنتو جتنا اور جس پرکار کا سُکھ بھی اُن کو پراپت ہو سکتا ہے۔ اُس کی اچھا ہر سمے اُن کے اندر بنی رہتی ہے۔ لیکن منشیہ تو ہر سمے اسی ادھیڑ بُن میں رہتا ہے کہ اُس کو زیادہ سے زیادہ سُکھ پراپت ہو اُس کا تو سارا پُرشارتھ ہی اسی پر نربھر ہے پرنتو آشچریہ یہ ہے کہ کوئی بھی پرانی اپنی ورتمان اوستھا کو سُکھ نہیں سمجھتا ہے جو کروڑ روپیہ کا مالک ہے۔ وہ دو کروڑ والے کو۔ دو کروڑ والا چار کروڑ والے کو۔ اور وہ ارب والے کو سُکھی سمجھتا ہے۔ اسی پرکار ایک دوسرے کو سُکھی سمجھتے ہیں جیسا چکرورتی راجا کو اور دھن پتی کو دیو پد کی سُکھ لالسا بنی رہتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ سنسارک ایشوریہ سُکھ نہیں ہے۔ اول تو سمپورن سنسارک ویبھو ایک پرانی کو پراپت ہونا ہی ناممکن ہے۔ اور اگر ہو بھی جائے تو کال چکر اُسے ستھر نہیں رہنے دیتا ہے۔ بڑے بڑے چکرورتی راجا ہو گذرے جنہوں نے کہ پرتھوی بھر کو وجے کیا۔ اور ہر پرکار کے ایشوریہ کے سوامی بنے۔ پرنتو جگت میں کسی کو بھی ستھر سُکھ پراپت نہ ہوا۔ تو سادھارن پرانیوں کا کہنا ہی کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ سنسار کے سمپورن سُکھوں میں ناش کا بھے سروَدا بنا رہتا ہے۔ اس سے ہی سنسار میں سُکھ نہیں ہے۔ تو پھر سُکھ کیا پدارتھ ہے؟۔ یدی سنسار کے پدارتھ سُکھ نہیں ہیں۔ تو یہی سُکھ کیوں پرتیت ہوتا ہے؟۔ اِسی اہم پرشن کا اُتر دینے میں ہی سمپورن شاستروں کی سماپتی ہوتی ہے۔ جس کا سنکشیپت سار یہی ہے۔ کہ یتھارتھ سُکھ یا اننت حقیقی موکش ہے۔ کیونکہ جس میں سمپورن دُکھوں کا ابھاو ہو جائے وہی سُکھ ہو سکتا ہے اسی لئے مہرشی پتنجلی یوگ درشن میں فرماتے ہیں کہ:۔

جن گُنوں سے ارتھ آدک پُرشارتھوں کا ابھاو ہو۔ اُن گُنوں کی اُتپتی کو کیولیہ (مُکتی) کہتے ہیں۔

چونکہ ارتھ آدک پُرشارتھوں میں دُکھ رہتا ہے۔ اسی کارن سے مہرشی پتنجلی نے اُن کے ابھاو کو ہی مُکتی مانا ہے۔ اس وشے میں سب آچاریوں کا ایک ہی مت ہے۔

तमसो मा ज्योतिर्गमय

جس پرم پُرش کے سہارے سارا جگت استھت ہے وہ ہم سے کہیں دور نہیں ہیں کنتو نکٹ سے نکٹ ہیں۔ کیونکہ وہ سرو ویاپک اور سرو انتر آتما ہیں۔ سرو انتر یامی روپ سے بھوت بھوشیت ورتمان تینوں کالوں کے گیاتا ہیں اناد کال سے اپنی جیو روپی پرجا کی رکشا اور پالن پوشن کرتے چلے آئے ہیں۔ ہماری شکشا اور سدھار کے لئے انہوں نے اپنے اننت گیان بھنڈار کو ہر سمے کھول رکھا ہے۔ ہم اندھکار میں اِدھر اُدھر بھولے بھٹکے پھر رہے اور ٹھوکریں کھاتے ہوئے کشٹ اٹھا رہے ہیں انہوں نے ہمارے چاروں طرف پرکاش پھیلا رکھا ہے۔ ان سے بڑھ کر جیو کا اور کون سہارا ہو سکتا ہے۔ وہی ہمارے ماتا پتا اور پربھو ہیں۔ اور ہزار دس ہزار یا لاکھ کروڑ برس سے اُن کا ہمارا یہ سمبندھ نہیں۔ کنتو اناد کال سے ہم اس پرکار اُن کے آشرت ہیں۔ جیسے پُتر پتا کے۔ نوکر سوامی کے پرجا راجا کے سہارے ہوتا ہے۔ پھر ایسے پربندھ ہو گئے چھتر چھایا کو چھوڑ کر یدی ہم جگت کے انتیہ اور تُچھ پدارتھوں سے سمبندھ جوڑیں۔ تو ہم سے بڑھ کر مورکھ کون ہو سکتا ہے۔ پرنتو اگیان وش ہو کر ہم اُن سے باغی ہو رہے ہیں۔ یہی تو ہماری یہ دُردشا ہو رہی ہے۔ کہ [illegible] سے سنتپت ہو کر [illegible] مچا رہے ہیں اور گھور اندھکار میں پڑے ہوئے بلبلا رہے ہیں۔ لیکن آشچریہ کہ اس پتن اوستھا میں بھی ہماری آنکھیں بند ہیں۔ اندھکار ہی ہم کو پرتیتی ہو رہی ہے۔ پرم پتا! اِس بھیانک دشا میں سوائے اس کے کہ آپ ہی اپنی کرپا درشٹی سے ہمارے جیون کو پلٹا دیں۔ اور کوئی اُپاؤ نہیں سوجھتا۔ ہم الپگیہ ہیں۔ تم سروگیہ ہو۔ ہم ملین ہیں۔ تم پوتر سروپ ہو۔ ہم تُچھ ہیں۔ تم مہان ہو۔ ہم بالک ہیں تم داتا۔ ہم اگیان [illegible] کا لکشیہ [illegible] ہو کر پکار رہے ہیں۔

اندھکار سے ہم کو جیوتی میں لیجاؤ

वेदाहमेतम्
पुरुषं महान्तम्

پرانے کال برسات کا آخری موسم ستمبر کا مہینہ غضب کا سہاونا درشیہ۔ بنسپتی پر چاروں اور جوبن برستا۔ چنبیلی اور رائی بیل کے پشپوں کی مہک چرند و پرند کا کھلے میدانوں میں چلنا پھرنا۔ سورج کا پورب سے روشنی کی کرنوں کا شاندار تاج سر پر رکھے ہوئے نکلنا۔ موروں کا گنجارنا۔

پرتھوی پر ہر طرف ہریاول کا لہلہانا۔ سروروں میں نیلوفر کی بہار۔ سیت جلوں کا آہستہ آہستہ بہنا۔ شگفتگی عالم کا کیا ٹھکانا اتنا بڑا سنسار۔ جس میں اگنت ستارے اسنکھیات لوک لوکانتر جن کا کچھ حد و حساب نہیں جس پرماتما نے بنایا ہے۔ اُس کا نام جات وید ہے۔ منشیہ دیکھتا ہے۔ حیران ہوتا ہے۔ جگت رچنا کی رچنا اور ادبھت لیلا تو ہماری آنکھ کے سامنے ہے پرنتو ظاہر میں وہ کہیں درشٹی میں نہیں آتا ہم پورب اور پشچم اُتر اور دکھشن چاروں سمت گھومے۔ بن بن۔ پربت پربت۔ ڈالی ڈالی ہر نشیب و فراز۔ پہاڑ و غار میں اُس کے دیکھنے کے لئے گئے۔ بڑے بڑے گہرے جلوں میں اُترے۔ شہروں بستیوں میں اس کو ڈھونڈا۔ پرنتو اس بے نشان کا نشان نہ ملا۔ نیچے اوپر کی خاک چھانی۔ ستاروں پر ٹکٹکی باندھی۔ ہر چرند و پرند سے پوچھا۔ وایو سے پوچھا۔ جل سے دریافت کیا۔ ذرہ ذرہ کائنات کی منت کی۔ کہ ہمیں کوئی اُس کرتا کا کھوج بتلا دے۔ اور ہمیں اس سے ملا دے۔ سب نے انکار کیا۔ کہا کہ یہ کام ہماری شکتی سے باہر ہے۔ ہم اُس کو بتا نہیں سکتے۔ وہ ہمارے اندر ہے۔

اور ہم سب کا رچتا ہے۔ اور ہماری جان ہے پرنتو وہ ایسی وستو نہیں۔ کہ تم ان پراکرت آنکھوں سے اُسے دیکھ سکو۔ مادی آنکھ سے تو روپ رنگ کا دیکھنا سمبھو۔ پرنتو جو روپ رنگ سے رہت اُس کا دیکھنا اسمبھو ہمارا ایر لیشرم وگیر تھہ۔ ہماری محنت لاحاصل ہوئی ہم چاہیں کہ اُس کو اس پرکار دیکھیں جب اس ظاہری آنکھ سے کام نہ چلا تو ہم من کے پاس گئے۔ وہ ہمیں بدھی کے پاس لے گیا۔ جب بدھی ہماری رہنما ہوئی ہم ستھول جگت سے بہت پرے نکل گئے۔ جہاں نہ کوئی شریر نظر آیا۔ نہ روپ نہ رنگ نہ رس نہ شبد نہ سپرش کوئی بھی وہاں موجود نہ تھا۔ اپنا شریر تو ستھول جگت میں چھوڑ گئے تھے۔ کیونکہ ہمارا آتما اور بدھی اُس کے ہمرکاب تھی من کے پرلے سرے پر جہاں کہ مادی جگت کی سیما ختم ہو جاتی ہے چلے گئے۔ وہاں ایک ادبھت سروپ کے درشن ہوئے۔ دیکھا کہ جس کا پرکاش برہمانڈ کے تمام آفتابوں سے بڑھ کر ہے۔ اُس کی شکتی کا کوئی آر پار نہیں۔ جس کی ذات لامتناہی ہے ہوا پانی آگ سنسار کے تمام پدارتھ جس کی آگیا میں بندھے ہیں۔ بدھی نے کہا کہ جس کی تم تلاش میں تھے۔ وہ یہی دیو ہے۔ یہ کیول گیان سے ملتا ہے جس پرکار مادی سورج دنیا کے پدارتھوں کا پرکاش کرتا ہے۔ ویسے ہی گیان کا سورج پرماتما کا درشن کراتا ہے۔ جبھی ہمیں شانتی ہوئی۔ اور آتما پرم آنند میں مگن ہو گیا۔ پھر ہم دنیا پر لات مار کر بیٹھ گئے۔ وہاں نہ کوئی شوک دیکھا نہ موہ نہ غم نہ فکر۔ دنیا کا کوئی آزار وہاں نہ تھا۔ اُس مہان اور ستھائی پرکاش کو دیکھ کر بے اختیار کہہ اُٹھا۔ کہ

میں اُس مہان پرش کو جانتا ہوں

सन्तोषं परमं सुखम्

سنتوش سے پرم سکھ کی شانتی اُپلبدھ ہوتی ہے سنتوش کی اوستھا تب تک ہم اپنے بھیتر نہیں لا سکتے جب تک کہ ضروریات کو کم نہ کریں ضرورتوں کا اور سنتوش کا زبردست سمبندھ ہے اسلئے ودوان پرش جہاں تک ہو سکتا ہے ضرورتوں کو کم کرتے ہیں۔ اُپکار سے سنتوش سنسار کی مند و اساؤں سے محفوظ رکھنے میں مضبوط زرہ بکتر کا کام دیتا ہے۔ لیکن بعض سنتوش کی اصلیت کو بھول کر پرشارتھ کی جڑ ہی کاٹ ڈالتا ہے۔ آلسی پرش کسی کام کی بھی ہمت نہ رکھتے ہوئے آلس کو سنتوش سمجھ لیتے ہیں۔ اور اگیان وش ہو کر ہر ایک پاپ اور برائی کے شکار ہوتے ہیں۔ سنتیہ سنتوش یہ ہے کہ ہم خواہ مخواہ ناجائز ضرورتیں پیدا نہ کریں۔ کنتو جائز ضرورتوں کے پورا کرنے کیلئے اپنی پورن سامرتھ سے پرشارتھ کریں۔ اور جو کچھ پراپت ہو اُس پر سنتشٹ رہیں۔ دوسروں کے دھن آدی پدارتھوں کو دیکھ کر سنتوش کو تیاگ نہ کریں۔ نہ آلسی بن کر اپنی جائز ضرورتوں کے لئے یتن کرنا چھوڑ دیں۔ اس پرکار جو پرش جیون ویتیت کرتا ہے۔ وہی سچا سنتوشی کہلاتا ہے۔ سنتوش کا نتیجہ آنند ہی کی پراپتی ہوتا ہے۔

اشتہار

مجرب ہر قسم و بنیان ... کار ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل سماچار

گروکل دوالا اب تک چل رہی ہے۔ گنگا جی کا دلچسپ درشیہ اب برہمچاریوں کو دکھائی دیتا ہے۔ ستیل جل سنان اور [illegible] کرنے کے لئے ملتا ہے۔

ان برہمچاریوں کی صحت برابر اچھی رہی ہے۔ اب بیماری کا موسم ہی ختم ہو گیا ہے۔ نیم نومبر سے پڑھائی کا کام باقاعدہ جاری ہوگا۔ شری پنڈت [illegible] ناتھ جی شاستری ایک ماہ کی رخصت تعطیل میں گئے تھے۔ وہ واپس آگئے ہیں۔ و سب پنڈت گن ہی اپنے کام میں مشغول ہو گئے ہیں۔

[illegible] منشی رام سنگھ جی کی آمد سے بڑا آنند ہوا ہے۔ آپ کی طبیعت قدرے علیل تھی اب بالکل صحت ہے۔

برہمچاریوں کا سہ ماہی امتحان اس وقت نہیں ہوا۔ کیونکہ جہاں مجھے اندنوں گروکل سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ وہاں نیم نومبر سے قبل [illegible] ادھیاپک بھی موجود نہ تھے۔ تیسرا [illegible] امتحان اسکے نومبر کے خاتمہ پر ہوگا اور اس کے بعد صرف سالانہ امتحان شروع مارچ میں ہوگا۔

عمارت کی ضروریات بڑھتی جاتی ہیں اور جیوں جیوں ان ضروریات میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ تیوں تیوں مجھے ویدک دھرم کے پریمیوں کی زیادہ تر سمع خراشی کرنی پڑتی ہے۔ گوشالا کے لئے چندہ خاص جگہو [illegible] مانگ رہا ہوں گا۔ مجھے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر معقول چندہ جمع ہو گیا۔ تو انشا [illegible] کہ دانیوں کے خاص لکھنے پڑیں فوراً گوشالا کی تعمیر شروع ہی کر دوں۔

چاہ خاص طور پر طیار کرانے کا انتظام کر رہا ہوں۔ اگر دو کنوؤں کے لئے آٹھ آٹھ سو روپیہ اور آجاوے۔ تو کل چاہوں کی بنیاد ایک ہی دفعہ رکھی جائیگی۔ خاص کمروں کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر جو ضرورت ہے۔ اس کی طرف آج تک توجہ نہیں ہوئی۔

گروکل کے متعلق ویسا ہی عالیشان اور عظیم پستکالے ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ گروکل کا کام عظیم ہے۔ اسوقت ایک معمولی کچے کمرے کے اندر پستکالے رکھنا شروع کیا ہوا ہے۔ اس پستکالے میں علاوہ سنسکرت کی کتابوں کے اعلے ذخیرہ جمع ہو جانے کے انگریزی کی بھی اعلیٰ اعلیٰ کتابیں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اس وقت آٹھ بڑے المارے پر ہو کر بھی کتابیں باہر پڑی ہیں اور حال میں جو کتابیں منگائی گئی ہیں۔ اگر وہ سب آگئیں تو کتب خانہ کو وسیع کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ لیکن پھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کہ کتابیں محفوظ اور عمدہ حالت میں رہ سکیں۔ ہمارے بعض برہمچاری اس قابل ہو گئے ہیں کہ اب پستکالے سے خاص لابھ اٹھا سکیں اسلئے پستکالے کا کمرہ بہت جلد بننا ضروری ہے۔ میری رائے میں پستکالے کے کمرے کے لئے اڑھائی ہزار روپیوں کی ضرورت ہوگی اور پانصد روپیہ الماریوں وغیرہ سامان کے لئے ضروری ہوں گے۔ کیا ایک یا دو ایسے مہاشے نہیں نکل سکتے جو کل لاگت اپنی لگا کر پستکالے طیار کرا دیویں۔ مصالحہ وغیرہ کا تہیہ پہونچانا میرا ذمہ ہوگا۔ اور روپیہ خرچنا ان کا ذمہ ہوگا۔ میں منتظر رہوں گا۔ اور امید کے ساتھ انتظار کروں گا۔

ویہ دھرم شالہ جو طیار ہوئی تھی اس کا دان کردہ سولہ سو روپیہ ابھی پڑا ہوا ہے۔ رائے پرمیشری داس صاحب اب اس روپیہ سے دھرم شالہ میں ایزادی کرنے کے لئے بہت جلد آنے والے ہیں۔ رائے صاحب کا پریم بہادر اسرا ہنیہ ہے۔ کہ انہوں نے مجھے خود بخود اس امر سے اطلاع دی ہے۔

میری غیر حاضری کے باعث گروکل کی آمدنی بھی باقاعدہ اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی۔ اب جبکہ چاروں طرف کے بکھیڑوں سے رہائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آشا ہے کہ آمدنی بھی باقاعدہ درج اخبار ہوتی رہیگی۔ میری اس غیر حاضری میں جن بھائیوں کو جواب باصواب نہ ملے ہوں۔ وے بھی معاف فرماویں۔ میری موجودگی میں حتی الوسع ہر ایک حکم کی تعمیل کی یتھاشکت کوشش کی جاوے گی۔

(منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل)

مطبع اور اخبار کا نیا انتظام

(۱) بابو کیشب دیو جی کا اب اخبار یا مطبع کی مینیجری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آئندہ ستیہ دھرم پرچارک اخبار اور مطبع کے مینیجر مہاشے وزیر چند جی ودیارتھی رہیں گے۔ جن کے ساتھ جملہ انتظام کے متعلق خط و کتابت ہونی چاہیئے۔

(۲) چک۔ رجسٹرڈ خطوط وغیرہ سب محض مینیجر کے نام پر بھیجنا چاہیئے۔ نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ہر ایک رسید وغیرہ

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چہالہ وزیر چند جی کے دستخط کافی سمجھے جائیں گے۔

(۳) مطبع کا حساب ہم نے "دی پیپلز بینکنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی" کی شاخ موجودہ شہر جالندھر سے کھول دیا ہے۔ جملہ منی آرڈروں اور ویلیو پے ایبلوں کا روپیہ مینیجر بینک موصوف وصول کیا کریں گے اور رسیدوں پر مینیجر بینک کے دستخط کافی سمجھے جائیں گے۔ منی آرڈر بھیجنے والے اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ منی آرڈر کے ساتھ کے **کوپن** پر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھا کریں۔ تاکہ ان کے حساب درج کرنے میں کسی طرح کی دقت نہ ہووے اگر کسی مہاشے کا نام اور پتہ صاف نہ ہوگا تو اس کی دریافت آئندہ کسقدر مشکل ہو جائے گی

(۴) اخبار کے ایڈیٹر بھی لالہ وزیر چند جی ہی رہیں گے۔ کیونکہ آخری دو کاپیوں کا مصالحہ طیار کرنے کے سوائے کل اخبار کا پروف وغیرہ دیکھنے اور ترتیب دینے کا ذمہ انہیں نے لیا ہے۔ لیکن میں کوشش کروں گا۔ کہ اول دو کاپیوں کے آٹھ صفحوں کا مضمون میرے قلم سے نکلا کرے۔ اول کاپی میں واقعات اور سنسار کی گنتی کے مضامین بدستور رہیں گے۔ لیکن کاپی دوئم میں ویدک کیان اور کرم کانڈ کے علاوہ میں محض گروکل سماچار ہی دیا کروں گا۔ اور جبکہ اس وقت اپنی طبیعت کو جد و جہد سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو از سر نو اس کے اندر پھنسنے سے بچوں گا۔ اور معاملات روان رائے زنی کے جملہ استحقاق مہاشے وزیر چند جی کو آزادانہ طور پر دوں گا

(۵) نئے انتظام پر مجھے امید ہے کہ خطوط کے جواب باموقع پہونچا کریں گے۔ اور کسی مہاشے کو شکایت کا موقع نہ ملیگا۔ لیکن اگر کسی امر میں شکایت ہو تو میرے ساتھ سیدھے گروکل کے پتہ سے خط و کتابت کرنے سے امید ہے کہ وہ دور ہو جاوے گی۔

(۶) مطبع کی زیر باری کا حال آپ سب مہاشیوں کو معلوم ہے۔ مہاشے وزیر چند جی کے علاوہ اور بھی بہدر پرش انتظام کی درستی میں مدد دے رہے ہیں۔ لیکن وقت پر روپیہ نہ موجود ہونے کے باعث بعض درستیاں ہو نہیں سکتیں۔ اسلئے جہاں اخبار کے خریداروں سے استدعا ہے۔ کہ اپنا کل بقایا قرضہ بیباق کر دیویں۔ وہاں ساتھ ہی آپ بہدر پرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ کتب کی فروخت میں خاص مدد دیجئے۔ تاکہ یہ مطبع اور اخبار بدستور آپ کی سیوا کرنے کے قابل بنے رہیں۔

المشتہر

منشی رام مالک مطبع

گروکل کی سیوا

ذیل میں ہم لالہ ٹھاکر چند جی منتری آریہ سماج چھاونی پشاور کا پتر درج کرتے ہیں۔ جس کے مطالعہ سے گروکل کے پریمی انندت اور اتساہت ہوں گے پشاور کے آریہ بھائیوں کی اودارتا اور اتساہ واستو میں قابل تعریف ہے ہم آشا کرتے ہیں کہ دیگر آریہ بھائی بھی ان مہاشیوں کی نیک مثال کی پیروی کرتے ہوئے اپنے گروکل سمبندھی کرتویہ کو پالن کرنے کی طرف سرگرمی سے متوجہ ہوں گے۔ اس سال گروکل کو دھن کی سہایتا بہت تھوڑی پہنچی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خاص اُدیوگ کی ضرورت ہے

نقل پتر

گروکل کی سیوا کے متعلق جو جو خدمات مہاشہ گروکل صاحبان نے گذشتہ سال میں گروکل کی کیں۔ اس کا مفصل حال اخبار ستیہ دھرم پرچارک کے ناظرین بخوبی ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ گذشتہ ہفتہ کے پرچارک اخبار میں ایک سب اوورسیر محکمہ نہر کی چٹھی دوبارہ سیوا گروکل جو آپ لوگوں نے پڑھی ہوگی۔ قدرتی طور پر اخبار کے مطالع سے ان صاحبان کا جو گروکل سے پریم رکھتے ہیں۔ اور نیز جو محکمہ نہر و بارگ ماسٹری میں سرکاری عہدہ پر ممتاز ہیں۔ دل میں جوش میں آیا ہوگا۔ اور کئی ایک صاحبان نے دل ہی دل میں گروکل کی سیوا کے لئے از سر نو کمر ہمت باندھنے کا خیال کیا ہوگا۔ چنانچہ پشاور چھاونی میں بابو پرمانند صاحب سب اوورسیر محکمہ نہر نے مبلغ صرف پچاس روپیہ کی امداد دینے کا اقرار فرمایا ہے۔ اور ایک قسط مبلغ پانچ کی داخل منتری سماج ہذا کو دیکر اپنی ہمت کا ثبوت دیا ہے۔ آپنے اپنی ہمت کو یہیں ختم نہیں کیا بلکہ دیگر صاحبان محکمہ بارگ ماسٹری سے بھی گروکل کی مدد کے لئے ملتجی ہوئے۔ چنانچہ حسب ذیل صاحبان نے گروکل کی مدد کا اقرار کیا شری یان پنڈت آتما رام صاحب سب اوورسیر اور نیز ملٹری ورکس نے اقرار کیا کہ یا تو وہ گروکل میں تشریف لے جاکر دو ماہ ایک ماہ پیمائش سے زیادہ کام متعلق انجنیر کریں گے۔ ورنہ مبلغ ۔۔۔ دیں گے

(باقی آئندہ)

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

مقام بھیلسہ ریاست گوالیار کے بابو دوارکا پرشاد … جملہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو پریرنا کرتے ہیں کہ وہ ریاست گوالیار میں عموماً اپدیشک … خصوصاً پرچار کے لئے خاص سنسکرت … ودوان اپدیشک بھیجیں۔ میری رائے میں بجائے … اخبار میں مشتہر کرنے کے اگر مہاشے … آریہ پرتی ندھیوں کے منتریوں سے … کریں تو نتیجہ جلد برآمد ہو۔ ایڈیٹر

… رگھو نندن لال جی اکونٹنٹ دفتر … بدایوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اُن کے … صاحب کو مرض دمہ کا مستقل علاج … درخواست بھیجنے پر وہ ایک آنہ … واسطے محصول کے وصول کر کے … مفت بھیجتے ہیں۔ ایام دورہ میں دوا … استعمال ہوتا ہے۔ جو اصحاب اس مرض میں … ہوں اس طرف متوجہ ہوں۔ ایڈیٹر

مہاشے مہر چند جی پریم ہاؤس لاہور … کے ہوائی تحقیقوں کے لئے … ہے فرمیان لالہ دیوراج جی سے … بہتر ہو ارسال کیجئے۔ ایڈیٹر

فیمیل ایجوکیشنل کانفرنس

مہاشہ جی! نمستے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے انگریزی … آریہ پبلک کی توجہ بذریعہ اخبار … فیمیل ایجوکیشن کانفرنس … انگریزی کی طرف مبذول …

کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے لکھا تھا کہ اگر لاہور آریہ سماج کے عظیم الشان جلسہ پر استری شکشا کے وچار کے واسطے ایک کانفرنس کی جاوے تو بہت اچھے نتیجے نکلنے کی امید ہے اور دکھلانا چاہتا تھا کہ آریہ سماج کی طاقت صرف پرشوں کے سدھار کی طرف خرچ ہو رہی ہے۔ کانگڑی کا عظیم الشان گروکل۔ سکندرآباد و بدایوں کے دو گروکل اور ممالک مغربی و شمالی والوں کا آئندہ جنم لینے والا گروکل کلچرڈ پارٹی کا کالج غرضیکہ آریہ سماج کے کل انسٹی ٹیوشن صرف مردوں کی ترقی کے لئے ہیں۔ آریہ سماج یہ جانتے ہوئے کہ صرف مردوں کی ترقی سے ہی بھارت پھر آریہ ورت نہیں بن سکتا۔ آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈر۔ ریفارمر اور اپدیشک اس بات سے واقف ہوتے ہوئے کہ بغیر استری جاتی کے سدھار ہوئے بغیر قابل اور لائق ماتائیں پیدا کئے ہوئے آریہ ورت کا پھر سنہری زمانہ نہیں آسکتا۔ لڑکیوں کے گروکل کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔ مانا کہ لڑکیوں کا گروکل کھولنا سخت مشکل کام ہے۔ اور مانا کہ لڑکیوں کے واسطے ایک معمولی سکول ہی کھولنا بڑی بڑی دقتوں کا سامنا کرنا ہے۔ یہ سب کچھ سہی مگر کیا کسی سخت ضروری کام کا مشکل ہونا اُس کے ترک کر دینے کے لئے کافی بہانہ ہے۔ آریہ ہیرو! دھرم کے سامنے دنیوی تکلیفوں کا کچھ خیال نہ کرنے والو اگر سچ پوچھتے ہو تو تم بڑی سخت بے انصافی کر رہے ہو۔ تمہارے سامنے دو شخص آتے ہیں ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور دوسرا اُس سے کم مصیبت میں۔ کیا سخت تکالیف والے شخص کو دھتکار دینا اور دوسرے کو جو قریب قریب تندرست ہی ہے اپنے پاس بٹھلا کر علاج کرنا انصاف ہے؟۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم لڑکوں کو تعلیم نہ دو۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ تم لڑکوں کے گروکل کو بالکل چھوڑ بیٹھو۔ میں صرف آپ سے اتنی درخواست کرتا ہوں کہ جہاں آپ لڑکوں کی تعلیم کے واسطے اپنی ساری طاقت صرف کر ڈالتے ہیں۔ وہاں اپنے جوش میں بیکس غریب کنیاؤں کو بھی نہ بھولو۔ وہ بھی تمہاری توجہ کی مستحق ہیں۔

ضرورت تو گروکل کی ہے۔ مگر اس کے لئے اگر آپ تیار نہیں ہیں۔ تو کنیا مہاودیالے جالندھر کو مدد دیجئے۔ اور کنیا پاٹھ شالا کھولئے۔ اور غریب ابلاؤں کو بھی کسی لائق کر دیجئے۔ لاہور کا سالانہ جلسہ بہت قریب ہے۔ کیا آپ اپنا تھوڑا سا وقت Female educational conference کے لئے صرف نہ کریں گے

اگر پنجاب کی کل سماجیں ایک ایک روپیہ ماہوار دینا منظور کریں تو کیا آپ لڑکیوں کے واسطے نہایت اعلیٰ سکیل پر ایک ہائی سکول نہ کھول لیں گے۔ دیکھیں آپ کی کیا رائے ہے۔

راقم

نیازمند رگھناتھ پرشاد سکرٹری کنیا پاٹھ شالا

نجیب آباد

برما نواسی آریہ سبھاسدو کب تک سوؤ گے؟

مہاشے گن! ایک اوپر والے چند لفظ آپ کے دل میں خواہ مخواہ ایک سوال پیدا کریں گے۔ کہ ان الفاظ کا دراصل پر … کیا ہے۔ کیونکہ درحقیقت ہم سوئے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ روز مرہ … کام اُٹھا کر اپنے دنیاوی کاموں کو بخوبی سرانجام کرتے ہیں۔ اپنا اور کنبہ کا پیٹ … پالن کر رہے ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ کہ یہ الفاظ کن معنوں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں یہاں پر استعمال ہوئے ہیں۔ مترگن! اگر آپ کو یہ نہیں معلوم۔ کہ آپ روزمرہ بڑا ہی کمال اُٹھا کر اپنے دنیاوی کاریوں کو ترقی اُتنا سے پورن کرتے ہیں۔ لیکن اگر آپ ذرا وچار سے کام لیں۔ تو آپ کو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا مطلب ان الفاظ سے آپ کے دُنیاوی کاموں کو پورا کرنے سے ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقصد تو آپ کے دھرم کاریوں کو پورا کرنے سے ہے۔ کہ آیا آپنے دھرم کے کاریوں میں کہاں تک حصہ لیا ہوا ہے۔ اور کس حد تک پورا کیا ہے۔ اور جس خاص کام سے اس وقت میرا مطلب ہے۔ وہ نیچے کی چند سطور سے واضح و عیاں ہے۔

جس قدر مذہب و ملت اسوقت دنیا میں موجود ہیں۔ وہ سب کے سب اس بات کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ ہمارا مت بہت جلدی دنیا میں پھیلے۔ مثلاً اول عیسائی بھائی۔ دیکھئے کہ کہاں تک جانفشانی کر کے حضرت عیسیٰ کی تعلیم پھیلانے میں سرگرم ہیں۔ آپ ہی کے گھروں میں گھس کر بذریعہ میموں و لیڈیوں کے اپنی سوار رکھتے ہی کر رہے ہیں۔ آپ پر ذرا سا احسان کر کے آپ سے اپنے آبائی و ستیہ سناتن دھرم کو تلانجلی دلوا دینا اپنا مقصد سمجھتے ہیں۔ دوسری طرف اہل اسلام ہیں۔ کہ بذریعہ دُنیاوی لالچ آپ کا ویدک دھرم آپ سے چھڑا دینا ہی زندگی کا اعلیٰ مشن خیال کر رہے ہیں۔ ان چھوٹے مذہبوں اور فرقوں کا تو کیا کہنا ہے۔ مگر آپ کے خیال میں تو جوں تک نہیں رینگتی۔ اسلئے مترو! اگر آپ کی حالتوں کو وچارا جاوے۔ (آپ کے لفظ میں مجھے بھی شامل کر لیا کریں) تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ گہری نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ اور یہی بات ہے جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ کہ میں آپ کو ان الفاظ سے مخاطب کروں۔ کہ برادرو! آسی آریہ بھائیو! کب تک سوؤ گے۔ اب یہاں یہ بھی

شاید آپ سوال کریں گے۔ کہ یہ تحریر تو کچھ بے معنی سی پر تہمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہماری حالت کے موافق نہیں ہے۔ بھلا ہم نے ایسا کون سا ضروری کام پھیلا رکھا ہے۔ ہمارا ایسا کون سا ضروری کرتویہ ہے۔ جس کی طرف سے ہم بالکل بے توجہ ہیں۔ کونسا ہمارے دھرم کا ضروری پہلو ہے۔ جس کی طرف سے ہم اسقدر بے پروا ہیں۔ کہ ہم کو ایسے سخت الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ برادرو! آسی آریہ بھائیو کب تک سوؤ گے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم بالکل غافل ہیں۔ اور لاپروا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بے فکر ہیں۔ اور دھرم کا ہم کو لیش ماتر بھی خیال نہیں ہے۔ پیارے بھراتا جی بیشک آپ اوپر والے الفاظ سے تو اتنا چونک اُٹھے۔ اتنا شور مچایا۔ اور اتنی بڑا برگٹ کی کہ جس کی حد نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ الفاظ واقعہ میں آپ کو بہت ہی نامناسب اور خلاف واقعہ نظر آتے ہیں۔ مگر میں آپ کی سیوا میں اتی نمرتا سے پرینتی پوروک نویدن کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے ابھپرائے کو دیکھیں۔ پھر آپ کا جو جی چاہے دل میں خیال کریں۔ مگر ذرا وچار سے ضرور کام لیں۔ لیجئے۔ میں خود ہی آپ پر پرگٹ کئے دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید آپ کو زیادہ وچارنے میں دیر لگے۔ اور اس طرح سے پریشانی اور بے چینی بڑھے۔ اسواسطے آپ کے سہپتہ ارتھ میں آپ کی سرگردانی اور حیرانی کو دور کرنے کی خاطر اپنی آشا کو آپ کے سنمکھ رکھ کر زور سے کہے دیتا ہوں

وہ ویدپرچار ہے

جسکو آپ نے بالکل بسارا ہوا ہے۔ بسارا نہیں بلکہ بالکل ہی دل سے نکالا ہوا ہے۔ اس کو آپ نے اپنے دُنیاوی کاموں جتنا بھی ضروری خیال نہیں کیا ہوا۔ یا یوں کہیئے۔ کہ اُس کا آپ کے کاموں میں اس وقت تک کوئی درجہ مقرر نہیں

جس سے معلوم ہووے۔ کہ آپ فلاں کام کے بعد ویدپرچار کا بھی کام کریں گے۔ جب آپ کی ڈائری ہی سے باہر ہے۔ تو پھر آپ کو یاد ہی کس طرح آویگا۔ مترگن! جب آپ نے اس کو ڈائری میں درج ہی نہیں کیا ہے تو وہ ڈائری میں کہاں سے آوے۔ ڈائری اپنے آپ تھوڑا ہی لکھ سکتی ہے۔

اب میں آپ سے پرشن کرتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور ہی وچار کر اُتر دیں گے۔ کہ آپ اوپر والے الفاظ سے یعنی برادرو! آسی آریہ بھائیو کب تک سوؤ گے۔ مخاطب کئے جانے کے لائق ہیں یا نہیں۔ مجھے نشچے ہے۔ کہ دو شبد آتما میں اپنے قصور کو معلوم کر کے فوراً بلند آواز سے پکار کے کہہ اُٹھیں گی۔ کہ ہم ان سے بھی زیادہ سخت اور پُردرد الفاظ سے مخاطب ہونے کے لائق ہیں۔ پھر اتری گن اتنا کہہ دینا تو کافی نہیں۔ اور نہ ہی میرا اتنا کہلوا لینا ہی مقصد ہے۔ کیونکہ میرا مطلب تو کام کرنے سے ہے۔ بھائیو اُٹھو۔ اس سچے اور عالمگیر دھرم۔ علوم و فنون کے گھر سبھی ہدایت دینے والے۔ مکتی مارگ کے دکھانے والے۔ سنسار ساگر سے پار اُتارنے والے منشیہ ماتر کا کلیان و سکھ چاہنے والے اور ستیہ اُپدیش کرنے والے ستیہ سناتن الہامی

ویدکا پرچار کرو

ویش ہتیشیو!! یہ وید وہ ہی ہے جس نے گوتم پتنجل۔ ویاس جیسے آدمی مہرشی رامچندر جیسے سدگرہستی۔ سری کرشن جیسے یوگی اور شری سوامی دیانند مہاراج جیسے بال برہمچاری ویش ہتیشی۔ سچے سنیاسی۔ پورن یوگی اور سچے اُپدیشک پیدا کئے ہیں۔ یہ وید وہ ہی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس نے مہاراجہ وکرما دتیہ جیسے پُن آتما
مہاراجہ بھوج جیسے دھرماتما۔ اور چھترپتی مہا
بیر شیواجی جیسے پرتاپی اور مہاتما پیدا کئے ہیں
اگر سنسکار کا ادھار ہو سکتا ہے۔ تو کیول وید
وِدیا ہی سے ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو دیش اُنتی کا
اور دھرم کا لیش ماتر بھی خیال ہے۔ تو ضرور
اس شبھ کاریہ میں کار نمایاں کر کے دونوں لوک کا
یش حاصل کرو۔ آریہ گن! جب آپ کے پاس
سچا دھرم اور سچا اُپدیش ہے۔ تو یہ آپ کا فرض
ہونا چاہیے۔ کہ آپ خود ہی اس سے مستفید
ہوں۔ بلکہ منشیہ ماتر کو اس سے فائدہ پہنچاؤ
یہی آپ کا دھرم ہے۔ اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے
تو آپ ہی پاپ کے بھاگی ہیں۔ کیونکہ جب آپ
جان بوجھ کر کوشش نہیں کرتے۔ تو کیا یہ پاپ
نہیں۔ اگر آپ اوم کا ارتھ سہت جاپ کر
رہے ہیں۔ اور آپ کے پاس ہی ایک دوسرا
آدمی بیٹھا ہوا اوم کے لفظ کو بوجہ ناواقفیت
کے اُون یا ایسا ہی کچھ غلط اُچارن کر رہا ہے
تو یاد رکھو۔ کہ پاپ اُس کے ذمے نہیں ہے
بلکہ آپ کے ذمے۔ جو کہ آپ اُس کو بتا سکتے
تھے ہیں۔ اے میرے پیارے بھائیو! میرے
عزیز برہماواسی ٹھیکہ دارو!! اور میرے
پرشارتھی دوکاندارو۔ کیا آپ اس کام کو
اسی طرح لنگڑا لولا ہی رہنے دو گے۔ بھلا بتائیے
تو سہی۔ آخر اور کون کریگا۔ اب تو آپ کو اس
مصرع کا مصداق بننا مناسب ہے۔ کہ

اب کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور ابھی تھوڑا وقت ہے آپ کے کام کر لے
ورنہ تب [illegible] رہ جائیگا۔ جب کوچ
کر جائیگا بنجارا!! اور اس سنسکاری پرماتما کی نیائے
ہو سکتا ہے شرمندگی اُٹھانی پڑیگی
بہتر ہے کہ اس شرمندگی اور پیشتر اس سے
بچنے کے لئے اپنے فرض کو پورا کریں۔ تاکہ

اپنے سچے متر دھرم پتا کی گود میں اس خوشی سے
جا کر کھیلیں جس خوشی سے کہ ایک دو تین
برس کا بالک دودھ پیکر اپنی ماتا کی گود میں
اُچھلتا ہے۔ بیشک آپ کے دُنیاوی کام بہت
ہیں۔ مگر یہ کام بھی آپ ہی نے کرنا ہے۔ جس
طرح ہو سکے جو تن سے مدد کر سکے وہ تن سے
جو من سے مدد کر سکے وہ من سے۔ اور جو
دھن سے مدد کر سکے وہ دھن سے اوشیہ
ہی یتھا شکتی اس سچے پرشارتھ میں مدد کریں
منشیہ جیون کا اُدیشیہ ہی دھرم کی ورِدھی۔ اور
ادھرم کا ناش ہے۔ اور دھرم سوائے

ستیہ پرچارن وید

کے اور کوئی سچا سکھدائی اور کلیان دایک نہیں
ہے۔ آؤ مترو اُٹھو۔ کمر ہمت باندھو۔ جاگو
ہوشیار ہو جاؤ۔ اور وید پرچار میں تن من
دھن سے یتھا شکتی مدد کرو۔ تاکہ آپ کا جیون
سپھل ہو جاوے۔ پیارے مترو اور پاٹھک گنوں
بیشک میں نے حد سے بڑھ کر سخت الفاظ
استعمال کئے ہیں۔ مگر وچار شیل آتماؤں سے
آشا ہے۔ کہ چھما کر کے سختی کے خیال کو چھوڑ کر
میری دردناک اپیل پر کافی توجہ دیویں گے۔
اور پرتی ندھی سبھا برما دیش کا ہاتھ بٹا کر [illegible]
بابو دوارکا داس جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا
پرادیش کے وید پرچار ڈیپوٹیشن والے مضمون
مندرجہ منشیہ سدھار مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء پر
دھیان دیکر سبھا کی اپیل کریں گے۔ جس کو دیکھ کر
یہ چند سطور آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی
جرأت کی گئی۔ اگر آئندہ بھی کبھی موقع ملیگا
تو آپ کی دل آزاری اور سمع خراشی بذریعہ
اخبار کی جاویگی کرنا اپنا فرض خیال کرتا ہوں
اور ہر حالت میں ایسے پُرشوں سے لابھ کی
امید کر کے اپنا فرض ادا کرتا رہوں گا۔

آشا ہے۔ کہ آپ میرے دل دکھانے والے
الفاظ بغور پڑھ کر برما وید پرچار فنڈ میں
پوری پوری سہائتا دیں گے۔

اوم شانتی۔ شانتی شانتی

راقم

ویدک دھرم کا سیوک موتی رام کوہلی کھتری
کلرک سٹور آفس برما ریلوے ٹنگون

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ ملتوی ہونے کا کارن

جبکہ آریہ سماج اپنے سالانہ جلسہ کا نوٹس
اخباروں اور متروں دوارا پرگٹ کر کے
اور نگر کیرتن کے لئے بذریعہ رجسٹری صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں اطلاع دے
چکا تھا۔ اُس وقت ہندوؤں میں بڑی کھلبلی
مچی۔ اور طرح طرح کی پنچایتیں ہونے لگیں
چنانچہ پاس ہوا۔ کہ ایک درخواست دی جاوے
جس پر ایک درخواست معزز اصحاب و معزز
ممبران کمیٹی کے دستخط ہو کر صاحب موصوف
کی خدمت میں گذری۔ جس میں ۱۰ اکتوبر مقام
جگادھری کی منظور کی گئی۔ اور ۸ تاریخ کو صاحب
ممدوح جگادھری دورہ پر تشریف لائے
اور ہندوؤں کی طرف سے کوشش ہونے
لگی۔ ۹ اکتوبر کو بوقت ۸ بجے صبح کے سوامی
نتیانند و [illegible] صاحب و سکرٹری آریہ
سماج ہر دو صاحبان کوٹھی پر طلب کئے گئے
اور صاحب بہادر سے ایک گھنٹہ کے قریب
گفتگو ہوتی رہی۔ جو کچھ صاحب بہادر دریافت
فرماتے رہے۔ اس کا جواب بڑی معقولیت

سے آریہ سماج کی طرف سے ملتا رہا۔ اور آریہ سماج کے منیجمنٹ و گرو کل کی سکیم و ورک آف ہنڈرڈ گوروت کو انگریزی میں صاحب بہادر کی نظر کیے گئے۔ اور جب سوالات کے جوابات بڑی عمدگی سے دیکر عرض کیا گیا۔ کہ آریہ سماج ایک مہذب سوسائیٹی ہے۔ اور اپنا بہت چارہ بڑی ترقی سے کر رہی ہے۔ اُسوقت صاحب بہادر نے ڈپٹی انسپکٹر صاحب لال خاں کو بُلایا۔ ہمارے مہربان ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے منصفانہ طور پر ہمارے گذشتہ کارروائیوں کو جو ہندوؤں کی طرف سے کی گئی تھیں ظاہر فرمایا۔ اور آریہ پُرشوں کی شانتی اور استقلال کی داد دی۔ اُس روز حکم ہوا۔ کہ اپنے نگر کیرتن کا نقشہ بموجودگی تحصیلدار صاحب و ڈپٹی انسپکٹر صاحب طیار کرو۔ اور کل صبح ۱۰۔ اکتوبر کو ۸ بجے کوٹھی پر حاضر ہو۔ آج کی کارروائی سے معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے بیدار مغز حاکم صاحب موصوف ڈپٹی کمشنر بہادر ہمکو وہی حقوق عطا فرمادیں گے۔ جو جگادہری کے ہر مذہب و ملت کے پُرشوں کو عطا فرماتے ہیں۔ آپ سب سجن جانتے ہیں کہ آریہ سماج جگادہری بہت نہایت ہی کمزور ہے۔ اسلئے اپنے حقوق سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعد دوپہر بموجب حکم صاحب بہادر نقشہ نگر کیرتن طیار کرا لیا گیا۔ اگلے روز ہر دو فریق ۸ بجے صبح کے کوٹھی پر طلب کئے گئے جس پر حکم ہوا کہ ہم قصبہ کے بازاروں کو ملاحظہ کرینگے چنانچہ ۹ بجے ہی شہر میں ہمراہ ممبران کمیٹی و رؤسا جگادہری و تحصیلدار صاحب و انسپکٹر صاحب وغیرہ وغیرہ کے سماج مندر کے ملاحظہ کے لئے آئے اور پھر جس جس جگہ نگر کیرتن نے جانا تھا۔ اُن بازاروں کا ملاحظہ کرتے وقت جو جس جسکے دل میں آیا کہا۔ کہ جناب یہ مندر ہے یہ مسجد ہے یہ دھرم سبھا کا مندر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کوٹھی پر پہونچ کر بوقت گیارہ بجے بعد بحث کرنے کے حکم دیا

کہ آریہ سماج جگادہری اپنی تاریخ مقررہ پر اپنے مکان پر کرتن۔ بتاریخ ۱۵۔ اکتوبر پر و دیتین دو بجے سے ۵ بجے تک چپ چاپ باجا بجاتے ہوئے چیلا جائے۔ مگر بھجن و لیکچر وغیرہ نہ کہیں۔ اور راستہ شہر کے کنارے سے جو کہ بازاروں سے بالکل علیحدہ ہے۔ اُدھر سے گذریں۔ اور مہمانوں کے لئے بھی آمد و رفت کا یہی راستہ ہوگا۔ بعد حکم کے حکم کی نقل کی درخواست دی گئی جو نامنظور کی گئی۔ جو جگہ مہمانوں کے اُتارے کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ اُس سے یہ راستہ جو کہ صاحب بہادر نے تجویز کیا گھوم کر یعنی بڑا چکر کاٹ کر سماج مندر میں آتا ہے کیونکہ جائے اُتارہ بازار کے مغربی کنارہ پر ہے اور سماج مندر مشرقی کنارہ پر۔ حکم مذکورہ بالا میں مہمانوں کو بازاروں میں آمد و رفت و خرید و فروخت اشیاء خوردنی وغیرہ سے باز رکھا گیا تھا۔ اور وہ استحقاق جو باشندگان قصبہ کو اپنے اپنے مذہبی فرائض و رسومات ادا کرنے میں ہر جگہ گذر کر حاصل تھے۔ اُن سے خاص کر آریہ سماجیوں کو روکا گیا بلکہ اور مذہبوں میں مورتیاں و پالکی وغیرہ وغیرہ بڑی زیبائش سے شہر کے ہر ایک موقعہ پر سے گانے بجانے کے گشت کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے آریہ سماج کے نگر کیرتن میں بجز بھجن گانے اور وید منتر اُچارن کرنے کے کچھ نہیں ہوتا۔

ا سپر وچار کیا گیا کہ جلسہ ملتوی کیا جاوے۔ چونکہ بہت سے بھائی جلسہ بند ہونے کی وجہ دریافت فرماتے ہیں۔ اسلئے اخباروں کے ذریعہ پرکاشت کیا جاتا ہے۔ آریہ بھراتری گنو! جبکہ ہم ایسی آزاد گورنمنٹ کے عہد سلطنت میں ہیں کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ بازاروں میں آنے جانے سے مجرم قرار دئے جاتے ہیں بجز اس کے کہ ہم جلسہ ملتوی کریں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ آریہ سماج جگادہری اس وقت بڑی تذبذب کی حالت

میں ہے۔ کیا آپ کا فرض نہیں ہے۔ کہ اس وقت اپنی رایوں سے اطلاع بخشیں۔ کہ اب ہم کیا کریں۔ اور آپ ہماری کیا امداد کر سکتے ہیں۔ اس مرتبہ سماج نے یہ جلسہ بمشکل تمام رچایا تھا کہ سماج کی ترقی ہو۔ مگر بجائے ترقی کے تنزل ہوا۔ اور خرچ کی زیرباری اُٹھانی پڑی۔ اس وقت ہندو لوگ ہمکو بازاروں میں دیکھ کر ہزاروں گالیاں سُناتے ہیں۔ اگر آپ لوگ کم ہمت باندھیں۔ تو آیندہ کے لئے چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔ آشا ہے کہ اپنی رائے سے اطلاع بخشیں گے۔ یہ بھی معتبر ذریعہ سے سنا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج پر ایک جعلی مقدمہ دائر کریں گے۔ اور یہ بھی افواہ ہے۔ کہ ایک دو آدمی کہ جن کی وجہ سے سماج کو لیکچر ہو رہی ہے۔ ان کو کوئی ہونچائی جاویگی۔ افسوس کہ آریہ سماج ہر ایک بشر کو غلطی سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور سب میں مترجہاو پھیلانا چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے ہندو ہی اُس کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں

راقم

شام سُندر لال سکریٹری آریہ سماج جگادہری

تصحیح غلطی

(از جانب مہاشے وِدیا دھر سنگھ جی)

۱۴۔ اکتوبر کے پرچارک میں صفحہ ۱۵ پر گرو کل کی سیوا، جو مضمون شائع ہوا ہے اُس میں آپ نے لکھا ہے کہ بندہ نے بعض سر دیہ سے بھیجا ہے۔ یہ غلط چھپا ہے۔ بندہ نے دو دفعہ پنڈت کالو رام جی سے سہارنپور ... ہے۔ اُن کو میں نے لکھا تھا کہ میں ... پہلے گرو کل کے واسطے اکٹھا کیا ... روپیہ بھیج ...

...ویدک دھرم پرچارک جلنہ پر

...دوسری دفعہ عہ روپیہ ارسال کئے جس
...میں نے ایک شخص جس کے واسطے سرمہ
...لگتا ہے۔ اُس کا دان شامل کرکے مہاشے
...منشی رام جی کے پاس ارسال کر دیا ہے۔ سو
...صرف ایک یا دو رقوم محض سرمہ سے وصول
...ہوئی تھیں۔ باقی میں نے بغیر سرمہ کے
...خرچ کیا ہے۔ اگر مناسب سمجھو تو اسے پرچار
...میں درج کر دیجئے۔

گروکل کی سیوا اکیلے

...سے آنکھیں لگ رہی ہیں۔ کہ کب گروکل
...کے لئے ڈیپوٹیشن نکلے۔ مگر ہنوز کوئی
...صورت نظر نہیں آتی۔ اور مشتبہ ویدک دھرم پرچارک
...مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر میں شری مان پنڈت کالو رام
...صاحب کا پُرشارتھ دیکھ کر میں نے ارادہ
...کیا ہے کہ ان کی تقلید کروں۔ اور جو کچھ میرے
...دواؤں کے تجربہ سے دستیاب ہوا ہے۔ اُس
...سے تمام لوگوں کو مستفید کرکے گروکل کانگڑی
...کی امداد کروں، جسکو آج کل روپیہ پہونچانیکی سخت ضرورت
...کے لئے مضمون ذیل اپنے دھارمک پتر میں مندرج
...کرکے کرتارتھ کیجئے۔

مفت

...درد کی لاجواب دوا۔ خواہ نصف سر
...درد ہو۔ خواہ کل میں کتنے ہی عرصہ سے ہو
...دن میں قطعی آرام ہوتا ہے۔ کوئی پرہیز
...نہیں ہے۔ منگانے والے کو ایک آنہ کا ٹکٹ
...بھیجنا چاہئے۔ بغیر ادائی کسی قسم کے محصول
...یوم کی دوا مع طریقہ استعمال مریض کے پاس
...پہونچے گی۔ سینکڑوں مریضوں پر تجربہ
...ہے کبھی بے سود ثابت نہیں ہوئی
...ثابت ہو چکا ہے۔

مریض کو آرام ہونے پر گروکل کانگڑی کی حتی الوسع دھن سے امداد کرنی ہو گی

یہ دوائی بہت قیمتی ہے۔ مگر میں نے خرید کر مفت دینا سویکار کیا ہے۔ کوئی نقصان استعمال سے نہیں ہوگا۔

طاعون کا حفظ ماتقدم

یہ گولیاں ایک ماہ کے واسطے مفت دیجاویں گی بکثرت لوگ استعمال کر رہے ہیں۔ اور بہت مفید ثابت ہوئیں۔ منگانے والوں کو ایک ماہ کے واسطے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجنا چاہئے۔ اگر کئی شخصوں کو درکار ہوں۔ تو ۲ کا ٹکٹ غالباً کافی ہوگا۔

پریوار کے طاعون سے محفوظ رہنے پر گروکل کانگڑی کی دھن سے ضرور سہایتا کریں

ہر ماہ کے آخیر میں دوا منگانیوالوں کی فہرست شری مان مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کے پاس بھیجدیا کروں گا۔ کوئی صاحب مفت کی وجہ سے ان ادویات کو حقیر نہ سمجھیں۔ استعمال سے حال معلوم ہوگا۔ تعریف کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ جو کچھ حالات دریافت طلب ہوں مجھ سے دریافت کریں۔ مریض کی عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر

ویدک دھرم کا سیوک
برج بہاری لال خوش۔ محلہ کنوہ پورہ
بریلی

آریہ مردم شماری!

یہ مسئلہ زبان زد عوام ہے۔ کہ جماعت کرامات ہے ہر ایک معاملہ خواہ دینی ہو یا دُنیوی، جماعت ہی تکمیل کو پہونچ سکتی ہے۔ پھر مردم جیسا بھاری اور نازک معاملہ جماعت کے بغیر کیسے مکمل ہو سکتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ بھارت ورش کی گری ہوئی سنتان کو اُبھارنے کے واسطے آریہ سماج روپی جماعت کھڑی ہوئی پرنتو جیسا کہ کمانڈر انچیف کو اپنی فوج کی تعداد کا جاننا ایک ضروری امر ہوتا ہے ویسا ہی ایک دھارمک جماعت کے ممبران کی تعداد کا جاننا لابدی ہے۔ پرنتو شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج جیسی دھارمک ودوان قابل فخر سوسائٹی کو اپنی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔ سوائے اٹکل پچو اندازہ کے جس میں کوئی تو ہزاروں تک اور کوئی لاکھوں تک پہونچتا ہے۔ گذشتہ مردم شماری میں آریوں کی ٹھیک تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ کیونکہ کئیوں نے تو خود ہی آریہ نہیں لکھایا۔ اور کئیوں کو باوجود لکھانے کے بھی لکھا نہیں گیا۔ اس لئے میرے خیال میں اس نازک اور ضروری کام کو آریہ سماج کو ہی اپنے ذمہ لینا چاہئے۔ اور وہ بالکل آسان ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو تمام آریہ سماجیں حسب ذیل فہرست مرتب کرکے اپنی اپنی آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیج دیویں۔ جو سماج کسی پرتی ندھی کے ماتحت نہ ہو۔ وہ ہی قریب تر پرتی ندھی کی سیوا میں بھیج دیوے۔ کرپا کرکے

حکمت پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ ایک
پورا تعصب ہے۔

پنڈت کالو رام جی مسافر گرُوکُل [illegible]
گزشتہ جمع کردہ روپیہ دینے کے بعد [illegible]
تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں سے اُنہوں نے
بہ تفصیل ذیل روپیہ جمع کیا۔ گرُوکُل
ایک روپیہ فنڈ کے لئے [illegible] روپیہ
جلال پور جٹاں سکول کے لئے [illegible] روپیہ
اور آریہ سماج میانمیر کے لئے [illegible] روپیہ
جملہ [illegible] روپیہ۔
وہاں سے لکھنؤ گئے۔ اور ازاں بعد [illegible]
ڈیرہ اسمٰعیلخاں وغیرہ گھوم کر [illegible]
گرُوکُل کے لئے ہی تخمیناً ایک ہزار کی [illegible]
جمع کر کے وہی سوئی رقم کے پانصد روپیہ
اور پورا کر دیں گے۔ جس کی پہلی قسط [illegible]
کی وہ دے چکے ہیں۔ بلکہ جلال پور
جٹاں سکول اور آریہ سماج مندر میانمیر
کے لئے معقول رقمیں جمع کر لیں گے

آریہ سماج جگادھری کی طرف سے [illegible]
بادن دوادشی پر ۲۰ ستمبر سے بڑا عمدہ
پرچار ہوا۔ پرتی ندہی سبھا کے اپدیشک
پنڈت پورنانند جی اور کرنال اُپ پرتی ندہی
کے اپدیشک پنڈت بنواری لال جی [illegible]
دھرم کی بزرگی کا نقشہ لوگوں کے دلوں پر
بٹھانے کے لئے خوب ویاکھیان دئے۔

لالہ ہیرانند جی پوسٹ ماسٹر ڈیرہ
غازی خان تین ماہ کی رخصت لیکر [illegible]
ہیں۔ آپ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ
کے باشندہ ہیں۔ اس رخصت میں سے [illegible]
ماہ سالم اپنے وطن اور اس کے ارد گرد
میں ویدک دھرم کا پرچار کرانا چاہتے ہیں
سادہ مزاج۔ عالم اپدیشکوں کو مدعو
کرتے ہیں۔ کہ وہاں پہونچ کر [illegible]

کلچرڈ بھائی بھی اس بارہ میں دریغ نہ فرماویں۔
نقشہ ذیل میں درج ہے

نمبر ۱ نقشہ مردم شماری یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

نام سماج	مردم		ستریاں				خوانده ستریاں				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		کوئی اور امر قابل ذکر
	ممبران	سبھاسدان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]				[illegible]	[illegible]	

جب سب سماجوں کی فہرستیں پہونچ جاویں۔ تو ہر ایک پرتی ندہی سبھا فہرست حسب ذیل مرتب کر کے واسطے اشاعت اخبار ستیہ دھرم پرچارک بھیج دیوے۔ اور ایڈیٹر صاحب جب تمام پرتی ندہی سبھاؤں کے نقشے پہونچ جاویں تو ایک ہی اخبار میں چھاپ کر آخر میں میزان لگا دیں

نمبر ۲۔ آریہ مردم شماری ماتحت پرتی ندہی سبھا (پنجاب وغیرہ) یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

نام سماج	مردم		ستریاں					خوانده ستریاں			کنیا پاٹھ شالہ		بالک پاٹھ شالہ		یتیم خانے			۱	کیفیت
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

امید ہے کہ میری اس عرضداشت کو منظور فرما کر آریہ پرتی ندہی سبھائیں بسرعت تمام آریہ سماجوں کے نام آریہ اخبارات دوارا جاری فرما دیں گی۔ کہ یکم جنوری کو ہر ایک سماج نقشہ نمبر ۱ کی خانہ پری کر کے اپنی اپنی یا قریب تر کی پرتی ندہی سبھا کو بھیج دیویں۔ اگر آریہ سماج کے ممبران و لیڈران ان نقشوں میں کچھ ترمیم کرنا مناسب سمجھیں۔ تو اپنی سمتی اخبار دوارا پرگٹ کریں۔ اور جو بھائی اس میری گذارش کو ٹھیک سمجھتے ہوں وہ بھی زور سے تائید فرماویں۔ تاکہ بجتے ہوئے ڈھولوں میں میری سرنگی کی باریک آواز دب نہ جائے۔

سب کا تابعدار۔ نیازمند لال چند شرما۔ انسپکٹر پولیس نکورو شرقی افریقہ

آریہ سماجک خبریں

لالہ جمنا داس ممبر آریہ سماج دہلی۔ جینیوں کے رات کے بھوجن کے نشیدھ کی پڑتال کسیقدر تفصیل کے ساتھ کرتے ہیں۔ جس کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ جینی لوگوں کا رات کو بھوجن کرنا کسی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بنا دیں۔ ایک ہارمونیم بجانے والا۔ ایک طبلہ بجانے والا اور دو عمدہ اُپدیش دینے والے اور گانے والے مہاشیوں کی ضرورت بتلاتے ہیں۔ اگر کوئی بھائی جانا چاہیں۔ تو لالہ ہیرانند جی سے ڈیرہ غازی خاں کے ڈاکخانہ کی معرفت خط وکتابت کریں۔

گلانہم پوسٹ پھرالہ ضلع جالندھر سے مہاشے نب سرن داس ورام لال ساہوکاران لکھتے ہیں کہ ہمارا ارادہ ایک پرائمری سکول کھولنے کا ہے جس کے لئے ایک اردو وانگریزی دان آریہ استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ بالفعل ۔ روپیہ ماہوار ملے گی

پلول ضلع بدیو چھٹ سپتہ۔ لوکل آریہ سماج کی طرف سے پرچار کا معقول پربندھ کیا گیا تھا جس میں ہون کے پشچات پنڈت پرشادی لال ایڈیٹر و مہاشے بھولا سنگھ وگنگا بخش و مہاشے ہری شنکر آدی نے اُپدیشوں اور بھجنوں دوارا میلہ پر آئے ہوئے لوگوں کو ویدک دھرم کا سندیش سنایا۔ یہ پرچار دو دن تک ہوتا رہا۔ چودھری رنجیت سنگھ اور کئی دیگر مہاشیوں نے بہت پدھار کر پرچار کے کام میں مدد دی بھوجن کا پربندھ سماج کی طرف سے کیا گیا

گنگوہ ضلع سہارنپور سے سکرٹری آریہ سماج سوچنا دیتے ہیں کہ ۱۹۔ اکتوبر کو لالہ آسارام سنار کے لڑکے کا نام کرن سنسکار اور لالہ گوکل چند سنار کی دھرم پتنی کا سیمنتونین سنسکار ویدی انوسار ہوا۔ ہر دو مہاشیوں نے بھاشکتی دان دیا۔ اور حاضرین کا حلوا اور بتاشوں سے ستکار کیا۔ ہر دو مہاشیوں و نیز مہاشے رام پرشاد نے سماج کی ممبری قبول کی

سر قبول آریہ سماج کے سبھاسدوں نے سرضلع نرنجنی میں بابو سوو آگرمل جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا

بابو صاحب نے بیتھا شکتی سب کا ستکار کیا

لوہانہ ضلع حصار آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا مہاشے کالومل جی ساہوکار پردھان۔ سردار بھگونت سنگھ جی رئیس اُپ پردھان۔ پنڈت برکت رام جی اسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر منتری۔ پنڈت سالگ رام جی شرما اُپ منتری۔ مہاشے نراین داس جی کوشادھیکش۔ برہمچاری لبھیشر ناتھ جی اُپ کوشادھیکش۔ پنڈت شنکر لال جی شرما اُپ پُستکادھیکش۔ مہاشے منوہر لال جی گپتا پُستکادھیکش۔ اور لالہ کالومل ساہوکار و بابو کالی داس جی سٹیشن ماسٹر و سردار رگھبیر سنگھ جی رئیس لوہانہ و بابو منوہر لال جی گپتا و پنڈت برکت رام جی شرما ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے

دادور ضلع کرنال) آریہ سماج کے سبھاسدوں نے میلہ گوگا پر بڑی سرگرمی سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا پڑا

للہ ضلع جہلم) ماسٹر سندر داس نگر تھہ ہیڈ ماسٹر اے ایس مڈل سکول قایم کردہ لالہ متھرا داس صاحب ٹھیکیدار کوہاٹ کے لگاتار پرچار سے یکم اکتوبر کو نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ جس کے عہدہ داران کلنتیت ہوئے۔ لالہ سندر داس صاحب پردھان۔ لالہ امیر چند پٹواری منتری۔ لالہ لوٹا رام بزاز خزانچی۔ ماسٹر ہیرا رام لائبریرین۔ و لالہ موہن لال پنشنر انسپکٹر پولیس و لالہ کرم چند و لالہ گورسوامی و لالہ حضورا مل ساہوکاران و رام لبھایا مل زرگر ممبران انترنگ سبھا۔ (۲) آریہ سماج میں ایک ستیارتھ پرکاش کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں مہاشے نگر تھہ ہر روز ایک گھنٹہ اُپدیش دیتے ہیں۔ لالہ ہیرا رام و لالہ چھرایا لال ممبران و لالہ امیر چند منتری سماج پراتہ کال نگر باسیوں کو ہری کیرتن سے آنندت کرتے ہیں۔ قصبہ نواسیوں کا پریم سماج سے دن بدن بڑھ رہا ہے۔ (۳) للہ کی پنچایت نے فضول اخراجات کو بند کر کے قریباً دو روپیہ فی شادی گوروکل کے لئے دان دینا بخوشی سویکار کیا ہے۔ پنچایت کا یہ کام درحقیقت قابل تعریف وتقلید ہے۔

کوئٹہ (بلوچستان) آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب سال آیندہ کے لئے اس پرکار ہوا۔ لالہ گنیش داس جی وگ پردھان لالہ ملا رام جی و لالہ گنیش داس جی انسپکٹر پولیس اُپ پردھان۔ لالہ علم چند جی منتری۔ لالہ کنہیا لال جی۔ ٹھاکر ستی گیش جی بی اے۔ لالہ جمنا داس جی اُپ منتری۔ لالہ روشن لال جی خزانچی لالہ امرک رائے جی اسسٹنٹ خزانچی و سپرنٹنڈنٹ مکانات۔ بھگت کیشو داس جی لائبریرین۔ لالہ رام چند جی ٹنڈن۔ مہتہ گیان چند جی۔ ڈاکٹر بربر پرشاد جی۔ ڈاکٹر بیلی جی۔ سٹر سنت مادھو جی لالہ گیلا رام جی۔ سردار سمپورن سنگھ جی۔ لالہ جئید یال جی۔ لالہ کرم چند جی ودیارتھی ممبران انترنگ سبھا ہوئے۔ پنڈت چھجو رام جی پریذیڈنٹ بھجن منڈلی۔ اور لالہ آتما رام جی آڈیٹر مقرر ہوئے۔

فیروزپور صدر سے مہاشے گوپال سہائے منتری آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں۔ (۱) آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ہون ہوکر بھجن و اُپاسنا کے بعد ویدبھاشیہ ہوم کا سے کتھا کی جاتی ہے (۲) سماج مندر کی تعمیر شروع ہوگئی۔ شمال کی جانب کی عمارت قریب الاختتام ہے۔ قریب چار ہزار کے لاگت کا اندازہ کیا گیا۔ سب سابقہ چندہ وصول ہوگیا ہے۔ باقی کے واسطے کوشش ہورہی ہے ہمارے یوگیہ پردھان بابو رادھا کشن جی فراہمی چندہ میں سخت کوشش فرما رہے ہیں۔ اور رہنیہ واد کے قابل ہیں۔ اگر کوئی اُپدیشک

مہاتما یہاں تشریف لاکر فی الحال ابھی چندہ میں دے دیں۔ تو بہت جلد ایک عالیشان مندر تیار ہو جائے۔ کوئی پرشارتھی مہاتما ضرور دھیان دیویں۔ (۳۱) بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء بابو بودھراج جی کلرک ریلوے کے پنشر کا شنگٹن سنسکار ویدک ہوا۔ اُکت مہاشے نے دو روپیہ گروکل کو دان دئے۔ اور حاضرین کو لڈو تقسیم کئے گئے۔

نکورو (افریقہ) سے پنڈت لعل چند جی انسپکٹر پولیس اپنی ترقی تنخواہ پر دس روپیہ دس پر کار دان کرنے کی سوچنا دیتے ہیں۔ گروکل کا تحریری مد۔ کنیا مہاودیالے جالندھر

بہدوڑ (ریاست پٹیالہ) آریہ سماج کے منتری مہاشے شرمیان رائے بھگت رام جی صاحب اسسٹنٹ انجنیئر دھرم مہاودی پرسنٹ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ آپ جب سے تبدیل ہو کر بھٹنڈہ سب ڈویژن میں تشریف لائے ہیں۔ سماج کو آپ کے وجود سے بڑی بھاری تقویت ملی ہے۔ ماسٹر آتمارام مالک سیوک پریس لاہور کے برابر ہفتہ بھر متواتر ویاکھیان ہوتے رہے جس سے مخالفت کی آگ بہت کچھ ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ بتاریخ ۴ ستمبر سپتاہک جلسہ میں شرمیان رائے صاحب نے مع اپنی دھرم پتنی کے پدھار کر جلسہ کو رونق بخشی پانچ چھ سو کی حاضری میں ماسٹر آتمارام جی نے ایک پربھاوشالی ویاکھیان ویدک دھرم کی عظمت پر دیا۔ ایک ممبر اور ایک سہایک سماج میں شامل ہوئے۔ اختتام لیکچر پر مبلغ ۲۵ روپیہ نقد اخراجات سماج کے لئے بتفصیل ذیل دان ملا۔ شرمیان رائے بھگت رام جی ۱۰ بابو عطر چند جی سب اورسیئر ۵ روپیہ۔ لالہ رام داس جی ضلعدار پانچ روپیہ۔ لالہ کرپا رام جی کھتری جیدکا ۲ روپیہ۔ لالہ گورداس رام جی امین ۲ روپیہ۔ لالہ پربھ دیال سنگھ منتری

سردار بخشیش سنگھ جی ٹھیکہ دار ۱ روپیہ

پہلور میں کچھ عرصہ سے ساتن دھرم سبھا نے جنم لیا ہے ہفتہ وار جلسوں میں آریہ سماج کو خوب کوسا جاتا ہے لیکن ۴ ستمبر کو جب پنڈت للتا پرشاد جی اپدیشک پرچار کے لئے پہلور تشریف لے گئے۔ اور دھرم سبھا کو شاستر ارتھ کا چیلنج دیا۔ تو سبھا نے ادھر اُدھر کی باتیں بنا کر ٹال دیا۔

نوٹس

میرے ایک عزیز قوم برہمن کو ایک لائق برہمن ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر مابین بیس اور تیس سال کے ہو۔ اور برسر روزگار ہو۔ لڑکی آریہ ہے۔ اور بھاشا و سنسکرت میں مہرشی سوامی دیانند کرت گرنتھ پڑھی ہے۔ اور اشٹادھیائی پڑھ رہی ہے۔ اور خوب صورت و سوشیل ہے۔ عمر پندرہ و سولہ سال کے درمیان ہے۔ خط و کتابت مجھ سے یا پنڈت بدری دت شرما وید آریہ میڈیکل ڈسپنسری شاہجہانپور سے ہونی چاہئے

چھکولال شرما سکرٹری آریہ ڈبیٹنگ کلب شاہجہانپور

ورکیلئے کنیا کی ضرورت

میرا ایک دوست بعمر ۲۲ سال روزگار معقول قوم کھتری ایسی کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے کہ جو آریہ خیالات کی ہو۔ ہندی بھاشا لکھ پڑھ سکتی ہو۔ صرف قوم کھتری ہو۔ وہ بیوہ یا کنواری ہو عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو۔ خط و کتابت معرفت سکرٹری آریہ سماج پہلو ضلع جہلم۔

ضرورت

سکھر سماج کو ایک اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو سماجک سدھانتوں سے بخوبی واقف ہو۔ انگریزی خواندہ کو ترجیح دیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ منتری آریہ سماج سکھر کے نام درخواستیں آویں

ضروری اطلاع

مہاشے یوگندر پال جی کے کوئی ٹریکٹ اس مطبع میں موجود نہیں ہیں۔ جو صاحبان کسی دوسری جگہ سے نوٹس پڑھ کر درخواستہائے خریداری بھیجتے ہیں۔ اُن کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا مشکل سمجھ کر یہ اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ مہاشے یوگندر پال جی کی کسی تصنیف کی خریداری کیلئے اس مطبع میں بیکار درخواست نہ بھیجا کریں۔ (مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک)

ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے

کہ جو بھاشا بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہو اور سہج سہج سنسکرت عبارت کا کم از کم شدھ اُچارن کر سکتی ہو۔ چاہے اس کے ارتھ کرنے میں یوگیہ نہ ہو خوشخط ہو۔ حساب کتاب معمولی درجہ بہت اچھی طرح جانتی ہو۔ یعنی جمع تفریق۔ ضرب اور تقسیم کے سوالات باسانی تمام کنیاؤں کو سمجھا سکے۔ کشیدہ کے کام سے واقف ہو۔ دستانے۔ موزے۔ گلوبند وغیرہ بننا سکھا سکتی ہو۔ تنخواہ فی الحال ۱۵ ماہوار دیجاویگی۔ اُسکے بعد ۲۰ ماہوار تک اضافہ ہو سکیگا۔ ادھیاپکا کو پاٹھشالا رہائش کے واسطے مکان مفت دیں گے۔

دیوان سنگھ محافظ دفتر فوجداری کلکٹری بجنور

ضرورت

ایک ادھیاپکا جو بھاشا اور حساب بخوبی جانتی ہو اور دستکاری کے کام سے بھی واقف ہو۔ ہندی پاٹھشالہ تیترون ضلع سہارنپور کیلئے بہت جلد ضرورت ہے تنخواہ بارہ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک مع مکان رہائش خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔

دفوشی رام سکرٹری مینجنگ کمیٹی ہندی پاٹھشالہ تیترون

نوٹس

ایک سوشیل اور ودوان ادھیاپکا کی کنیا پاٹھشالہ کیمبل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا کا اردو ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸/

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور آداب کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والونکو کافی واقفیت ملسکتی ہے حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۱/

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے متوازی ہر دو مذاہب کی مشابہت ومطابقت وباہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ وہند کی آراء بالفاظ درج ہیں - حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱/

اسلامی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت ومشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۸ صفحہ قیمت فی جلد ۸/

اپنشد - جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - (۱) دیباچہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح وتنقیح وتصریح (۳) اپنشدوں کی تعداد - قدیم وجدید اپنشد (۴) عام نسبت زمانہ تصنیف ومصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱/

سنسکرت زبان کی عظمت - جسمیں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱/

الیشوروشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی - اے جسمیں آریہ سماج ملتان - جسمیں جگہ جگہ وید وکتی پرمان دئے گئے ہیں - قیمت ۴/

معدن التہذیب - یعنی انگریزوں سے ملنے ملانے کے قاعدے - سرکار دربار - سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم ورواج جو خاص بھارت نویسوں کی واقفیت ومعلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۸/

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سود گفتہ - نانک شاہی - اوداسی - گنج بخشی - رام رائی - ستھراشاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابالالی - پران ناتھی - سادہ سنت نامی - شو نرائنی - رام سنیہی - شونیہ وادی - شرسھارامی - نانک - چارواک وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱/

نوٹ - اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں - آریہ درشن فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ۱/ بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱/ تمباکو یورپین محققین وڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ۱/

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شایع کیا ہے جن سماجوں یا انجمن پرچارکوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ ضرور منگوالیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی -

ویدک توحید - پر میری کی شہادتیں قیمت - سیکڑا	۱/
فرقہ ہنود واسلام میں تفاوت ۱۰۰	۱۲/
ایرین تہذیب پائی ۱۰۰	۸/
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱۰۰ پائی	۸/
قدیم آریوں میں علم تجربہ کا رواج قیمت ۱۰۰	۸/

ایڈیشن سنجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ - قیمت فی جلد ۸/

انند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مفت کہ بکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگاکر دیسی پرچے کے نئے نمونے جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں - **المشتہر** اسٹر بی خیرالدین کارخانہ گردن لدھیانہ پنجاب -

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ا حکمت نظری وعملی گیان بیز	عہ
,, نمبر ۲ علم الٰہی	عہ
,, نمبر ۳ - الہامیونکو خیال فعال	[illegible]
,, نمبر ۱۵ - تہذیب الاخلاق	[illegible]
,, نمبر ۱۹ - صفائی وطہارت جسم وجان	[illegible]
,, نمبر ۲۰ - پرورش وتربیت اطفال وزن ومرد	[illegible]
,, نمبر ۲۱ - ثناء واسطے الکھدھاری	[illegible]
,, نمبر ۲۲ - صحت جسمانی واعمالی	[illegible]
,, نمبر ۲۹ طعام وشراب	[illegible]
,, نمبر ۳۲ موت اور اسکے بعد کے حالات	[illegible]
,, نمبر ۳۳ - شاستر سمرتی وغیرہ	[illegible]
,, نمبر ۳۴ - حکایات وروایات	عہ
,, نمبر ۳۵ دوج نیتی	۵/
,, نمبر ۴۷ - تجارت وصنعت وحرفہ	[illegible]
,, نمبر ۴۸ - بشلطہ راج نیتی	[illegible]
,, دھانا تیاگی	[illegible]

نوٹ - دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو فی روپیہ ۵ فیصدی کمیشن دیا جاویگا - اور پبلک کی قدردانی بہاریں گے باقی نمبرات بھی زیر طبع ہیں

جہاں کہ ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لیئے ضروری اخراجات دہشر لانس کا بدولت اسوقت بھارت انیشورینس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرینگے۔ شرح کم ہو گی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطائیتن وضمانت سکا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند مینیجر دا یکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۱۴
ستیارتھ پرکاش	۱
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۱
سنسکار ودھی	۱۲
نروکت	۱۰
اشٹادھیائی مول	۳
آریہ بھوینے	۳
پنچ مہایگیہ ودھی	۱

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳
ویوہار بھانو	۲
شاستراتھ فیروزآباد	۱
ویدورودھ مت کھنڈن	۲
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱
بھرانتی نوارن	۱
ویدانت دھوانتی نوارن	۱
میلہ چاندپور	۱
شاستراتھ کاشی	۱
آریہ اُدیشیہ رتن مالا	۱
گوکرونا ندھی	۱
بھرم اُچھیدن	۱
انو بھرم اُچھیدن	۱
ہون منتر	۱
سونتویہ انتویہ پرکاش	۱
سوکیار پتر	۱
ویدانگ پرکاش سمپورن	۱۲

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر
مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳
ثبوت تثلیث وید	۴
ویدانت دھوانت نوارن	۳
سندھیا منظوم اردو	۱
سندھیا نثر	۱
گنجینہ بھجن	۸
قادیانی مت درپن	۱
سنگیت رتن پرکاش	۴
آریہ ورت کا عروج	۱
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۱
مخزن اسرار حصہ اول	۶
حصہ دوم	۳
حصہ سوم	
سداچار پربودھ	۱
پھول	۱

ناگری ٹائپ

ایک اُپدیشٹری کی یاترا قیمت مجلد	
پربھوشن پرکاش	۱
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	
برہمچریہ مجلد	۱
ستری دھرم نیتی	۱
دیش درن پرکاش	۱
گنجینہ بھجن	۸

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ وکپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفائت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لاہوریل بی۔ اے مینیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا یہ ناول جسکا سین کانگڑہ کی پر فضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے قیمت مجلد ۶/ر

راجکماری ایک پُر لطف ناول ہے جسمیں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکائت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت مجلد ۱۰/ر

بھروپا چتر۔ یہ ایک ناول ہے جسمیں دلچسپ پیرایہ میں عشقیہ راز و نیاز اور ظاہر و باطن کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور پر اثر سبق دیا گیا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹

सद्धर्मप्रचारक

سدھرم پرچارک

عام سے مع محصول ڈاک ۴
طالبعلموں سے ۳
ہر ایک سے بقید پیشگی

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	۱۹۶۱ بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

کیا آپ نے

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا
معہ ایک بیش بہا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر۔ شہید پنڈت لیکھرام اور سائیں دھرم ہتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک جلد موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئیے کہ غربا کو اور یتیم بچوں کو اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے منیجر صاحب سدھرم پرچارک جالندھر شہر (۲) بھگت میگھ راج صاحب سدھرم پرچارک ایجنسی لاہور لکھی۔ خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۲ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۵ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۲۰ فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فیصدی۔

المشتہر کیشپ لال منیجر سدھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر ٹول چند جی اس گرنتھ میں پرانے تیرتھوں کو دکھلایا گیا ہے کہ اسکندپُران بارہویں تیرہویں صدی میں بنا اور یہ کہ تیرتھ کا رواج تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے تاریخی تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو خوبصورت کیا ہے۔ قیمت صرف ۶ ر

ویرانگنا۔ ستریوں کے چرتر مترجمہ شریمتی امرت کلا جی ۔ اس میں ۲۵ کے قریب سب ہنستی ویرانگنا اور ستی دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے سے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ر منیجر سدھرم پرچارک سے منگوائے۔

بھارت کی تاریخ عالم مشہور لوگوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ
تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی کتاب
ہے جس میں بھارت کی دکھیات و دیشی دھرماتما اور ہیرو
دیویوں کے آچرنوں اور ان کے پرسیدہ کارناموں جو کچھ
کچھ لکھے گئے ہیں یہاں جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسی
سے زیادہ ستریوں کے عملی و علمی مختصر سے کارنامے قلمبند
ہیں۔ جہاں ایک طرف منجملہ ان جگت دکھیات ستریوں
کے [illegible] کیکئی - مندودری - دروپدی - ستیو گیتا
پدمنی - کرم دیوی - اہلیا بائی - کرشنا کماری جیالسی
کی رانی آدی ست سی [illegible] ہیر دیویوں کے راجیہ
[illegible] حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف [illegible] و
[illegible] کا سمواد - گارگی و یاگولکیہ کا سمواد - راجہ جنک
کا اور [illegible] سولابھا کا سمواد۔ لکھ کر مصنف نے ہر ایک
دیویوں کے برہم گیان کا بھی پتہ دیا ہے۔ نیز فرداً فرداً خریدنے
سے ان بارہ [illegible] کی قیمت عہ ہے۔ لیکن سٹ کے
خریداروں کو [illegible] میں دی جاتی ہے۔
رسندی ایڈیشن - ایک حصہ چھپ کر تیار ہے قیمت [illegible]

دلچسپ تواریخی قصہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے
کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو
عموماً کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے
والی ثابت [illegible] ڈوجیہ بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب
ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ [illegible] بہادروں اور اعلیٰ خیالات
والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ شان بنا کر پڑھنے والے
اصحاب کے ہاتھوں کو [illegible] پیش کی جاویں۔ جس کے لئے
مہاشہ شیوبرت لال جی نے [illegible] ستیہ
دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ
تیار کئے ہیں۔ جن کی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی
شادی جس میں چندر گپت کے [illegible] حاصل کرنے۔ دیکھ

کنیا سے آپ نے ہندی وان چانک کے کامیاب [illegible] شہنشاہ
سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی
میگھاتھینز یونانی دوت کا آنا - وہ شرائط پر صلح کرنا -
(۱) راجہ چندر گپت کا روکشانا سکندر اعظم کی پوتی سے
وواہ (۲) یونانی سفیر میگھاتھینز کا مہاراجہ چندر گپت
کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں - حجم
ٹریکٹ سائز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱)
(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا
وواہ - روشن آرا کا گرفتار ہونا - آپس کا میل سیواجی کا
دربار میں آنا قید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے
بچ کر بھاگنا وغیرہ حالات ہیں - حجم ۸۸ صفحہ ٹریکٹ
سائز - قیمت تین آنے (۳)
(۳) حیرت انگیز واقعات - مہارانا صاحب
اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور
ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے
وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام
کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات - ٹریکٹ
سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱)
(۴) مہربانو - نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا
گوہ سے وواہ کے حالات قیمت [illegible] ٹریکٹ
فرداً فرداً خریدنے میں [illegible] چاروں خریدنے سے
[illegible] لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر
ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

[illegible] دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و
فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔
جس کتاب نے یورپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل
مچا دی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یورپ
امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ
کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ
ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے
وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یورپ و
امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ اشاعت و شہرت
پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب کے پڑھنے
کی وجہ سے اکثر یورپین و امریکین کھلم کھلا بدھسٹ
بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔
جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں بیسیوں دفعہ
چھپی [illegible] یورپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں
میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی [illegible]
سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے
ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے [illegible] اردو
میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات و اکثر ہندوستانی
تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ
و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے
ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے۔ حضرات [illegible]
صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں [illegible] مضامین
دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی تاریخ
عمری ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق - بے
تعصبی [illegible] کی کتاب ہے آپ نے اس
کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت کی داد دی
ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے [illegible]
۱۸ × ۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت [illegible] اب تھوڑی
سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (شیوبرت لال ورمن)
ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر [illegible]
موتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان
میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب
پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کے لئے ایک
البوریب تحفہ ہے قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک
مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے
مل سکتی ہے۔ المشتہر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۰ کاتک سمت ۱۹۶۱ - مطابق ۱۱ - نومبر ۱۹۰۴ء شکروار - جالندھر شہر | نمبر ۳۱

واقعات مفید رائیں

کالکا سے کوہ شملہ کو جو ریل جاتی ہے اُس کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ لیکن ۲۹ - اکتوبر کو جو سفر لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند نے شملہ سے کالکا تک کیا اس میں ان کی سپیشل ٹرین کو صرف چھ گھنٹے لگے اور ۴۰ منٹ ہی شامل ہیں جو راستہ میں کھانے کے لئے ٹھہرنے میں لگے۔ اگر اس طرح پر دو چار مرتبہ تجربے ہوئے تو شاید عام طور پر اس ریل کی رفتار تیز ہو جاوے۔ یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ کوہ شملہ سوفت پورا ایک سورگ ہی بنا ہوا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مجری بہشت کا ہم پلہ ہونے کا دعوے رکھتا ہے۔ کیونکہ شملہ میں داخل ہوتے ہی پہلا شتا ہر بیہر نظر پڑتی ہے وہسکی شراب کا ہے۔

مدراس کی تعلیمی ایسوسی ایشن نے مہاراجہ صاحب ٹراونکور سے درخواست کی ہے کہ مسلمانوں کے لئے اپنے راج میں مذہبی تعلیم کے انتظام کو منظور دیں۔ اور ساتھ ہی محمدی سکولوں کی نگرانی کا خاص انتظام کرائیں۔

آریہ پنچانگ کے درست کرنے کے لئے کچھ عرصہ سے بڑی زبردست تحریک ہو رہی تھی۔ اب یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ آنریبل منشی مادھو لال صاحب نے اس وقت پر کچھ پنڈت اور جوتشی بنارس میں پنچانگ کی درستی پر وچار کے لئے اکٹھے ہوئے مہامہو پادھیائے سدھاکر دوبے نے پنچانگ پر نظر ثانی کی تحریک کی۔ اور اتفاق رائے سے قرار پایا کہ بڑے جوتشیوں کی ایک کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی جائے۔ جو ۵ - نومبر سے روزانہ جلسہ شروع کر دیوے۔ بمبئی سے مسٹر لوداس

جملہ انتظام کر رہے ہیں۔ یہ کام بڑا اہم ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس موقعہ پر جیوتشی لوگ واقعی کام کریں گے اور ان پنچانگ کے وہم میں نہ ڈوبے رہیں گے۔

چاء نوشی کی خاص حمایت اہل انگلستان اسلئے کرتے ہیں کہ چاء کے کارخانجات ہندوستان میں کل کے کل انگریزوں کے ہاتھوں میں ہوں۔

شراب کے جسقدر دلدادہ انگریز ہیں سب پر روشن ہے۔ لیکن اپنے چاء کے بیوپار کو نقصان پہونچتے ہوئے دیکھ کر لنڈن کے کارخانہ برو ککبونڈ اینڈ کمپنی کے مالک نے پائونیر میں ایک مضمون لکھتے ہوئے شکایت کی ہے کہ شراب خانہ خراب پر جہاں صرف گیارہ فی صدی محصول ہے وہاں چاء پر سوا سو فی صدی محصول ہے حالانکہ اول الذکر زہر قاتل ہے۔ اور چاء امیر اور غریب سب کے لئے زندگی کی ضروریات میں سے ایک بن گئی ہے۔ یہی صاحب ہندوستان کے چاء فروشوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ تبت والوں کی مرغوب طبع چاء طیار کریں جس سے اُن کی چاء کی سوداگری بہت بڑھ سکیگی۔ ہمیں ان اصحاب کا مشکور ہونا ہوگا۔ اگر وہ غریب ہندوستان کے مفلسوں کا پیچھا چھوڑ اپنے نئے دوست تبتیوں کے پیچھے لگ جاویں گے۔ کیونکہ تبتی پہلے سے ہی چاء کے عادی ہیں۔

ہندوستانی راگ کو بے معنی کہتے کہتے شکر ہے کہ اب انگریزوں کی بھی اسکی طرف رغبت ہوئی ہے۔ حال ہی میں ایک کو منصوری کی دعوت میں وہاں کے مسٹر جی۔ ایف۔ رنجی نے بہت سے ہندوستانی راگوں کو اپنے مطلب کے مطابق درست کر کے پیش کیا۔

بہادر پال کروگر کی لاش جنوبی افریقہ کی طرف روانہ کی گئی ہے۔ جیتے جی جس افریقہ کو وہ

سلطنت کو نہ بچا سکا۔ مرے پر اسی سرزمین میں دفن ہونے کے کچھ خاص معنی ہیں۔

لارڈ کچنر جس محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں اُس کے خاص ماہر ہیں۔ ممالک برطانیہ کے پاس اسوقت کچنر سے بڑھکر فوجی معاملات کو سمجھنے والا کوئی بھی کمانڈر نہیں ہے۔ سرکار برطانیہ کو روس کی یورش کا خوف نہیں ہے۔ اگر خوف ہے تو محض روس سے۔ اور گو اسوقت روس دوسری طرف جنگ میں مصروف ہے۔ اور اسکی طاقت کم ہو جانیکا بھی ہوتا ہے۔ لیکن جو طیاری روس نے باوجود نہ طیار رہنے کے اسوقت دکھائی ہے اُس سے گورنمنٹ ہند کو بڑا خوف ہو رہا ہے۔ چنانچہ لارڈ کچنر نے ایسے قواعد جاری کئے ہیں جن سے پیدا ہو گی کہ ہندوستان کی فوج ہر وقت جنگ کے لئے طیار رہیگی۔ اس میں قباحت صرف ایک ہی ہو گی۔ قواعد دریاں اور مصنوعی جنگ بڑھ جاویگی اور خرچ بھی لاکھوں سے سب دلیس یا انیہ کروڑوں ہو جاویگا بس یہاں ہندوستانیوں کو ہی صرف خرچ دینا پڑیگا کیونکہ ان سارے اخراجات کا بوجھ اُنکے سر پر پڑا ہے۔ اگر بغیر خاص ٹیکس لگے ہوئے سرکاری فوج ہر ایک دشمن کے مقابلہ کے لائق ہو جاوے تو ضرور ہندوستان پکار اُٹھے کہ ع چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن جب دام پہلے بڑھتے ہیں تب ایسی تیاریاں لبھاونی نظر نہیں آتیں۔

امیر شیر کے مندر جیوالا مکھی پر بہت سے یاتری جمع ہو کر دعا کرانے لگے تھے۔ بعض لوگوں نے مالکوں کو تحریک کیا کہ وہ اس مندر کو روسکے سیاہ اپرادھی مورت کی خصوصیت ہی بدل جاوے۔ ایسا ہندو کی طرف ایک خاص مضمون میں ہماری شبد کو دور کیا جا ہے اور جاری کی طرف سے درخواست کی کہ وہ خود اگر مرضی مناسب سمجھیں تو بند کر دیں۔

سمجھا کہ جب مندر کے پوجاری کچھ تبدیلی کرنا چاہتے ہیں تو کلکٹر کا کیا حق ہے کہ اُسے روکے۔ صاحبان انگریز اگر خفا ہو گئے۔ تو اسلئے نہیں کہ مورت سے مندر کے تبرک میں فرق آئیگا۔ بلکہ اسلئے کہ اُن کے جو بھائی انگلستان سے آئے دن سیر کے لئے آتے ہیں اُن کے لئے عجائبات زمانہ وحشیانہ کے قائم رہیں۔

بمبئی کے مہر نیچ قوم سے سمجھے جاتے ہیں۔ اُن کے ساتھ عام ہندو نامناسب برتاؤ کرتے ہیں ان مہروں کے تقریباً پندرہ سو آدمیوں نے حضور گورنر بمبئی کی خدمت میں بذریعہ عرضداشت اپنی فریاد پہونچائی تھی۔ اس عرضداشت پر گورنر صاحب ممدوح کا حکم اب اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ جیسی کہ امید تھی حضور گورنر صاحب بمبئی سائیلوں کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی مدد کیلئے اپنے آپ کو ناطاقت بتلاتے ہیں۔ اور یہ بھی ٹھیک۔ مذہبی معاملات میں سرکاری افسران کچھ بھی دست اندازی نہیں کر سکتے۔ جن ہندوؤں کیساتھ بڑی قوموں کی طرف سے اس طرح کے ظالمانہ برتاؤ ہوتے ہیں اُن کو اُبھارنا اور اُن کے حقوق اُنکو دلانا ہندو تعلیم یافتگان کا کام ہے۔ لیکن اس دیش کے تعلیمیافتہ اصحاب نہایت بُزدل ہیں۔ اُنہیں ہمت کہاں کہ سچ کے اظہار پر برادری کے ہیبتناک بھوت کا مقابلہ کریں۔ آریہ سماج کی آرگنیزیشن رشی دیانند نے ایسی بنائی تھی کہ اس سے کچھ امید ہو سکتی تھی۔ لیکن پیٹو نے اس گھر کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اب غریب مظلوموں کی سننے والا کوئی انکی گردہ دکھائی نہیں دیتا۔ ہاں دنیوں نے رکشا کرنا شروع ہو گیا ہے اور اسلئے انہیں پر بھروسہ رکھکر ہر ایک سچے ویدک دھرمی کو چھوتوں کا ادھار کرنا چاہیئے۔

ممالک متحدہ امریکا کے پریسیڈنٹ مسٹر روسیولیٹ صاحب کا ایک دانت نکلوانے کے لائق تھا۔ اگر کسی ہندوستانی میونسپل کمشنر کو دانت نکلوانا ہوتا تو وہ اپنے کسی دوست ڈاکٹر کو گھر بلا لیتا۔ لیکن دُنیا کی سرتاج قوم کی گورنمنٹ کے صدر نشین نے اپنی شان کے خلاف نہ سمجھا کہ شہر واشنگٹن کے ایک کوچہ میں ایک دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس جا کر وہ ہزاروں رعایا کے ہجوم کے روبرو معمولی طور پر دانت نکلوا کر چلا آوے۔ پریسیڈنٹ روسیولیٹ کے اس عمل سے کیا ہندوستانی روساء کچھ بھی سبق لیں گے۔ یہاں وضعداری کے خیال نے خاندان کے خاندان سب تباہ کر دیئے۔ اور وہ اپنے رسم ورواج میں ذرا سی تبدیلی نہیں کرتے ہیں۔

سکھوں میں بھی اب ستری شکشا کا پرچار زور شور سے ہونا شروع ہوا ہے۔ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ فیروزپور میں اسکے متعلق بہت کچھ کام ہو رہا ہے۔ وہاں بھائی تخت سنگھ صاحب اور اُن کی دھرم پتنی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خاص تدابیر عمل میں لا رہے ہیں۔ علاوہ پُتری پاٹھشالا کے ان ستوروں کام کرنیوالوں نے ایک بورڈنگ ہوس بھی کھولدیا ہے۔ جسمیں بیرونجات سے آکر لڑکیاں رہتی ہیں۔ اور علاوہ ذہنی تعلیم کے گھر کا انتظام بھی سیکھتی ہیں۔ شکر ہے کہ سکھوں نے بھی دونوں انگوں کو یکساں مضبوط کرنیکی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اسوقت ہر ایک فرقہ ستری شکشا کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ گیا ہے۔ لیکن میری رائے میں اصل شکریہ کے مستحق کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے کارکنان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے کنیا آشرم کی بنیاد پنجاب میں ڈالکر ہر ایک فرقہ اور مذہب کے آدمیوں کو ستری شکشا کا سیدھا راستہ دکھلایا۔

ریاست کوچین کی چند ایک لیڈیوں نے جن کی مادری زبان ملایالم ہے ایک ماہوار رسالہ اپنی زبان میں جاری کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ اسکو چلانیوالی منتظم ارناکولم کی تین تعلیم یافتہ عورتیں ہونگی۔ اول پرچہ ماہ دسمبر میں شائع ہوگا۔ نام اس رسالہ کا سُتری و جیوتی ہوگا اور قیمت سالانہ ۲ روپیہ ہوگی۔ اگر یہ پرچہ دھرمی اصول چلائیں گی تو میں بڑا خوش ہونگا۔ میں ہر ایک طرح کی مکاری اور بناوٹ کے برخلاف ہوں۔ اور اسلئے مجھے بڑا ہی رنج ہوتا ہے۔ جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض ہندوستانی تعلیمیافتہ لوگ اپنی عورتوں کی لیاقت سے بڑھ کر مضامین خود لکھکر اُن کے نام سے چھپوا کر مشہور کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ خود کوشش کرکے جسقدر ترقی ہو اسی پر ہم سب کو سنتشٹ رہنا چاہیئے اور بناوٹ کو زہر قاتل سمجھ کر اُس سے بچنا چاہیئے۔

لی ہنگ چنگ چین کے بڑے مدبر وزیر اپنی گورنمنٹ سے کچھ عرصہ پیشتر ۲۱ ستمبر ۱۹۰۳ع منچوریا کے بارہ میں ایک خط لکھا تھا جو اب بڑی دلچسپی سے اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ لی ہنگ چنگ نے ظاہر کیا تھا کہ روس منچوریا خالی کر دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اسکا خیال ہے کہ منچوریا روسیوں کے قبضہ میں رہیگا۔ کبھی نہ کبھی جاپان اور روس کی چھیڑ ہو جائیگی۔ اسوقت اگر جاپانیوں نے روس سے ملکر جاپان کو تہ خاک کر دیا۔ اور روس منچوریا چھوڑ دیگا۔ بالفرض اگر جاپانیوں کی فتح ہوئی تو ہم ان کو روسیوں کے باہر نکالنے میں مدد دینگے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ آجکل کی لڑائی جیسی کہ ہو رہی ہے باعث ہے کہ اسوقت نہ صرف جنگ باعث قحط ہو رہی ہے بلکہ آئے دن نئی نئی بیماریاں ان ملکوں کو برباد کر رہی ہیں۔

امیشور کا پجاری مہاراجہ رامچندر جی نے اس شولنگ کی مورتی بنائی تھی۔ اب تک ہندوؤں کو اپنی طرف کھینچتا ہے لیکن کیا یہ معلوم نہیں کہ وہاں کی حالت ان کو کھینچتی ہے۔ اخبار پانیئر کے ایک نامہ نگار نے جو بطور سیاحت رامیشور کے درشن کو گیا تھا۔ اپنی سرگذشت اس اخبار کے کالموں میں درج کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ برہمن بھی بہت ہوشیار تھا۔ وہ اُسکی راہبری میں تھا جسکے باپ سمندر کے پانی میں بارہ مرتبہ داخل ہوئے۔ جبکہ اُس نے پل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ برہمن نے سمندر میں اشارہ کر دیا اور کہا کہ دیکھو۔ میں نے ہی ... لیکن کوئی نشان نظر نہ دیا۔ لیکن چونکہ میرے ساتھ اور لوگ بھی سب لوگ یہی کہتے سنائی دیئے کہ دیکھو دیکھو۔ آخر میں نے سمجھ لیا کہ شاید میں ہی اندھا ہو گیا ہوں لیکن جب اُسکے بعد پیچھے دوسروں کی شہادت سے معلوم ...

تیج دہم پرچارک جلندھر

سنسار کی گتی

وناش کالے وپریت بدھی

روس کی حالت اسوقت
سخت افسوس کے قابل ہے
ایک جہازی جماعت جو بحیرہ
بالٹک سے چلی تھی جس کی دھوم مدّت سے ہو رہی
تھی جس کی شیخی پر روسی فوج کی ساری بازی ٹکی تھی، اُس
بالٹک فلیٹ نے روس کو انگریزوں سے ٹکرا دیا۔
معمولی ماہی گیروں کی کشتیاں بھی اس فلیٹ کے
افسروں کو جاپانی جہاز نظر آنے لگے
اور ایک بار میں داغ دیں۔ اور اب نادم اور دم بخود
ہو رہے ہیں۔ آفت پر آفت برداشت کرتے ہوئے
روسی فوج اور اُس کے افسران کی حالت قابل
رحم ہو رہی ہے۔ شہنشاہ روس ضعیف الاعتقادی
کا غلام۔ روسی وزرا اور رعایا کے دشمن۔ اور غنیم ایسا
زبردست حریف۔ یہ سب کچھ روسی گورنمنٹ کے کرتوتوں
کا پھل ہی اُسے مل رہا ہے۔ ایسے وقت میں انگریز و
ں نے ایک طرف [illegible] ہاتھ مار لیا۔ اور دوسری طرف
[illegible] موقعہ کا منتظر ہے۔ لاکھوں بیگناہ روسی
انسان ہلاک ہو رہے ہیں۔ بیچارے لڑنا نہیں چاہتے
لیکن بڑے آدمیوں کی عزت کا معاملہ ہے۔ بڑوں
کی عزت کے لیے چھوٹوں کو سر کٹوانے ہی پڑتے ہیں
سنت ہی اگر روسی گورنمنٹ ڈانواڈول ہو گئے
[illegible] پچکو چھوڑ دیوے۔ تو لاکھوں جانیں
بچ سکتی ہیں لیکن اسپر تو روس کے شاہنشاہ کی
[illegible] ہے۔ ایک ناک کو فرضی مصیبت سے بچانے
کے لیے لاکھوں گردنیں کٹوائی جا رہی ہیں۔ مغربی
[illegible] کیا درج کیا جاتا ہے کہ یہ [illegible] کا زمانہ ہے
لیکن مغربیہ کا عمل اسوقت اس امر کی شہادت
[illegible] دیتا۔ مہذب روسی اور مہذب جاپانی پوری
[illegible] انسانیت کو خیرباد کہہ کر اسوقت پورے

پورے درندے بن رہے ہیں۔ دیا کا نام ونشان
باقی نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا۔ دنیا
میں کہرام مچ رہا ہے۔ اور زیادہ مچیگا۔ لیکن
دونوں فریق میں سے ایک بھی ہٹنے کا نام نہ لیگا
نتیجہ یہ ہوگا کہ فاتح اور مفتوح دونوں ایک صدی
تک ہلنے کے قابل نہ رہیں گے۔ یہ سب کچھ سوچنے
کی طاقت دونوں ملک کے مدبروں میں موجود
ہے۔ لیکن بقول گوسائیں تلسی داس جی ؎

جا کو ودھ داڑن دکھ دینا
واکی مت پہلے ہی ہر لینا

ناگری بھاشا پھر پنجاب میں

یہ دلیل نئی نہیں ہے کہ اگر
سارے بھارت ورش کے اندر
کہیں اکشر ولکا پرچار ہو سکتا ہے تو وہ دیوناگری
اکشر ہی ہیں۔ اور اگر سارے بھارت کی زبان ایک بن
سکتی ہے تو وہ آریہ بھاشا ہی ہے۔ جسے عام لوگ
ہندی بھی کہا کرتے ہیں۔ بنگالی، بمبئی اور مدراس
کے اکثر حصوں کے حروف اور زبانوں کی مخرج سنسکرت
بھاشا ہے۔ اور آریہ بھاشا کا دارومدار بھی سنسکرت
پر ہے۔ اسلیے اسے ایک طرح ناگری بھاشا کہہ سکتے ہیں
ناگری بھاشا زبان مادری کے پرچار کا پنجاب میں
زیادہ زور دیا جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ اسجگہ آریہ سماج
کا بڑا زور ہے۔ جسکا سب سے پہلا فرض عام بات چیت
اور پتر بیوہار میں ناگری بھاشا کا پرچار ہے۔ ۲۹ اکتوبر
کے اخبار آریہ پترکا میں آریہ بھاشا کے پرچار پر بڑا
زور دیا گیا ہے۔ اور پنجاب میں بھی ایک ناگری پرچارنی
سبھا کی قائمی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ تجویز کچھ
نئی نہیں ہے۔ پرچارک کے کالموں میں کئی بار اس
قسم کی تجویزیں پیش ہو چکی ہیں لیکن نتیجہ کچھ بھی
برآمد نہیں ہوا۔ یہ تو محض کاغذی گھوڑے تھے
جن سے کسی مستقل نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔
لیکن عملاً کام کرنے کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ گروکل
سبھا اور دفتر۔ اُسکا حساب کتاب اور کل رجسٹر ناگری

آکشروں میں ہی رکھے جاتے ہیں۔ اسلئے ضروری تھا کہ
پتر بیوہار بھی سب کو سب انہیں اکشروں میں
کیا جاتا کہ میں نے دو تین مرتبہ کوشش کی کہ میں کسی
کو بھی پتر سوائے ناگری بھاشا کے نہ لکھوں۔ لیکن
افسوس سے دیکھا گیا کہ پنجاب کے آریہ سماجیوں نے آریہ بھاشا
کے جاننے کی ضرورت کو مانتے ہوئے بھی یہی عذر پیش
کیا کہ چونکہ دیوناگری اکشروں کے پڑھنے کا ابھیاس
نہیں ہے۔ اسلیئے ان کو پتر اردو میں لکھے جایا
کریں۔ [illegible] آریہ گوردکل، آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے اہلکاروں میں سے بھی کوئی دیوناگری اکشر
کو اچھی طرح پڑھ نہیں سکتا۔ اس معزز سبھا کا حساب
کتاب انگریزی میں ہوتا ہے۔ اور [illegible] اسلیئے اسمیں
وقت پڑتی ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ لالہ گیان چند جی
خزانچی صاحب نے سبھا کے ایک اجلاس میں بیان کیا تھا
کہ انگریزی طریقہ حساب کے مطابق وہی شخص حساب
ٹھیک رکھ سکتا ہے۔ جو اپنی لیاقت کے مطابق [illegible]
پاسو روپیہ ماہوار تنخواہ لیوے اور دیسی طریقہ پر
حساب ایک پندرہ روپیہ ماہوار کا منیب بڑی اچھی
حالت میں رکھ سکتا ہے لیکن باوجود خزانچی کی اس
سفارش کے بھی حساب انگریزی ہی میں ہے۔ اور سبھا کا
بہتر ہو کہ زیادہ تر اردو میں ہوتا ہے۔ پنجاب کے بہت
کم آریہ سماج ہیں جن کے پردھان یا منتری دیوناگری
اکشروں میں پتر بیوہار کر سکیں۔ کیا آریہ سماج کے لئے
یہ حالت قابل شرم نہیں ہے؟ اگر گورنمنٹ حکم دیدیوے
کہ کوئی سرکاری ملازم [illegible] کے نوکر نہ رہ سکیگا۔
اگر وہ لاطینی زبان کے چند فقرات نہ جانتا ہو تو
کیا ممکن ہے کہ کوئی بھی ان فقرات سے بے علم رہ سکیگا
پھر کیا آریہ [illegible] یہ درگھٹنا ہو گئی ہے کہ [illegible] کہ
ایک سال کے اندر اندر [illegible] دیوناگری اکشر
کا لکھنا پڑھنا سیکھ لیگا۔ ہر وقت مباحثوں کے لئے اور
ایک دوسرے کی تردید کی دھن میں خرچ ہوتا ہے۔ اگر
اُسکا چوتھا حصہ بھی ناگری بھاشا کی بھینٹ کیا جاتا
تو امید ہے کہ ایک سال کے اندر آریہ سماج کے جملہ سبھاسد آریہ بھاشا

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں بہتر ہو کہ یہ لگیں ہو جاویں۔

بہرنگے کہ خواہی جامی پوش

من انداز قدت را می شناسم

"مسلمانوں کے لئے مسیح بن گئی کہ مرزا صاحب کرشن بنگئے"

یہ الفاظ تھے کہ جو ہم نے گزشتہ اتوار کو ایک معزز تعلیمیافتہ مسلمان نوجوان کے منہ سے سنے۔ اُس وقت تو ہم اس کو ایک مذاق سمجھے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب قادیانی کا سیالکوٹ والا لیکچر ہمارے مطالعہ سے گزرا تو معلوم ہوا کہ محمدی نوجوان کے الفاظ مبنی تھے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اپنے اس تازہ لیکچر میں شد و مد سے دعوے کیا ہے کہ مجھے وحی ہوئی ہے کہ جیسے مسلمانوں کے لئے مسیح موعود ہے ویسے ہی ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار ہے۔ جو لوگ کہ مرزا صاحب کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں۔ وہ تو اس قسم کے دعوے کو ایک مجذوب کی بڑ سمجھ کر دل لگی میں اڑا دینگے لیکن ناواقف ہندو ضرور چونک اٹھینگے کہ "ایں چہ بوالعجبیست"۔ کہاں مرزا صاحب اور کہاں سری کرشن چندر جی ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور پھر بھلا ایک یون اس قسم کا دعوے کیونکر کر سکتا ہے کرشن چندر خود برہم تھے کیا مرزا صاحب بھی اپنے تئیں خود خدا مانتے ہیں کرشن چندر ویدوں کے ماننے والے تھے۔ کیا مرزا بھی ویدوں کا قائل ہے کرشن جی نے گیتا میں صاف تعلیم دی ہے کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔ آتما ازلی و ابدی ہے۔ تناسخ ٹھیک ہے۔ ورن آشرم مریادا درست ہے۔ اس تعلیم اور قرآن کی تعلیم میں دن رات کا سا فرق ہے۔ کیا مرزا نے قرآن چھوڑ کر ویدوں کی شرن لی ہے علاوہ ازیں پورانوں کی روسے بھی چوبیس اوتار ختم ہو چکے ہیں نہ کلنکی اوتار ہے جس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اور وہ آکر شمبل گاؤں وغیرہ میں ظاہر ہو نگے۔ نہ کہ کرشن جی۔ کرشن اوتار تو ہو چکا۔ لیکن اس قسم کے سوالات تو اس شخص سے ہو سکتے ہیں جو کہ نیک نیتی اور صدق دلی سے کوئی دعوے پیش کرے جس کی اپنی زندگی کا مقصد ہی مطلب پرستی اور شہرت ہو بھی بارک اسم

اور جس کی ساری عمر ہی نئے نئے سوانگ بھرنے اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں گذری ہو۔ اُس سے اس پیرایہ کے سنجیدہ سوالات کرنا ہی نادانی ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ ساری چال گذشتہ مقدمہ بازی کے نتیجہ کو دھوکہ انکے الہام کے صریح خلاف نکلی چھپانے اور مسلمانوں سے مایوس ہو کر بھولے بھالے ہندوؤں کو اپنے دام تذویر میں پھنسا کر اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے ہے۔ لیکن مرزا صاحب خوب یاد رکھیں۔ کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ اُن کے اس قسم کے سوانگ زیادہ عرصہ تک لوگوں کو دھوکہ میں ڈال سکیں پیغمبر شناس آریہ پتر نے انکی اندرونی تصویر کا ایسا ہو بہو فوٹو اُتار دیا ہے۔ کہ خواہ وہ کوئی روپ بھریں۔ ہندو مسلمان سب ہی ان کو فوراً پہچان لیں گے

آریہ بھائیوں کی سیوا میں

ضروری نویدن

یہ نویدن پتر ایسے وقت میں پہونچا جبکہ آخری دو کالمیاں چھپ چکی تھیں۔ چونکہ اس پتر کا اسی پرچہ میں نکلنا ضروری تھا۔ اسلئے ان کالموں میں جگہ دینی پڑی (د۔ پ)

اس سے پیشتر آپ صاحبان کی سیوا میں عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸- نومبر ۱۹۰۴ء بروز شکر شنیچر ایتوار۔ سوموار ہوگا۔ نگر کیرتن بروز شکر تاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء بوقت پانچ بجے شام کے شروع ہوگا۔ بھارت ورش کے چیدہ چیدہ اصحاب کے لیکچر و اپدیش اس اسبارک اُتسو پر ہونگے گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی افسران نارتھ ویسٹرن اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے اپنی اپنی لائن کا کرایہ لاہور سماج کے جلسہ میں شریک ہونے والے اصحاب کے لئے نصف کر دیا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے رعایتی

ٹکٹ کی میعاد دس روز اور اودھ روہیلکھنڈ کی پندرہ روز مقرر ہے۔ اس میعاد کے اندر ہی آپ آ جا سکتے ہیں۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر فوراً ارسال کئے جاویں گے۔ آریہ بھائیوں کو اس اُتسو میں شامل ہو کر جلسہ کو مفید بنانے کے لئے تن من دھن سے کوشش کرنی چاہئے۔ آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں اور اُن کے سکرٹری صاحبان سے خاص طور پر نویدن ہے۔ کہ وہ ضرور اپنی اپنی بھجن منڈلی سمیت نگر کیرتن میں شامل ہوں اور ساتھ ہی اُس کے جو جو بھجن گانا چاہیں کرپا کر کے پہلے سے اُن بھجنوں کی نقل بنام برج لال عاجز سکرٹری بھجن منڈلی لاہور آریہ سماج وچھووالی کے نام ارسال کر دیں تاکہ عین موقعہ کے مناسب بھجن تجویز ہو کر گائے جائیں۔ اور نگر کیرتن

پوری کامیابی کے ساتھ ہو

دوسرے بھجن منڈلیوں کے پاس اپنی منڈلی کے نام کے ماٹو تیار نہ ہوں۔ اور وہ جلسہ پر شریک ہونا چاہیں۔ تو کرپا کر کے پیشتر ہی اطلاع دیں۔ تاکہ اُن کی بھجن منڈلی کے نام کے ماٹو تیار کرائے جائیں۔ اور جن کے پاس ماٹو موجود ہوں وہ صرف ماٹو لے آویں بانس وغیرہ کا انتظام یہاں پر ہو جاویگا۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کس کس بھجن منڈلی کو طبلہ و باجا و ہارمونیم درکار ہوگا۔ اور کون کون ساتھ لاویگی۔ یہ سب تفصیل ہی سے معلوم ہونے کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو دقت ضرورت عین وقت پر جو دقت پیش آتی ہے وہ نہ آویگی۔ پنڈال میں باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کیواسطے جائے نشست کا انتظام پیشتر سے بہتر عمدہ ہوگا تاکہ لیکچر کی آواز بخوبی سب کو سنائی دے اور جو آتارہ کے ہی انتظام میں پوری کوشش کی رہی ہے۔ آیندہ جلسہ کے متعلق کل خط و کتابت بنام

اتمک ...

यानि शा सर्व भूतानां तस्यां जा
गर्ति संयमी। यस्यां जाग्रति
तानि सा निशा पश्यतो मुने:
"गीता"

جو سانسارک پرانیوں کی رات ہے۔ اُس
میں جاگتا ہے۔ اور جس وقت سانسارک
... جاگتے ہیں۔ وہ گیانی مُنی کی رات ہے"
... جنگ واکیہ ہے ؟ کیا یوگی دن کو
... اور رات کو دن بناتا ہے۔ ؟ دن کو سونا
... اور رات کو جاگنا تو لنڈن کے جینٹلمین آدمیوں
... بھی سنا جاتا ہے۔ اس ویش میں آلسی
... تو تین لوگ ہی دن کو رات اور رات کو دن
... جاتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یوگی دن
... اور رات کو دن بناوے ہے۔ لیکن جب غور
... جاوے تو معلوم ہوگا۔ کہ سنسار کے معمولی
... کے خلاف غیر معمولی آدمی ہی چلا کرتے
... معمولی گرہستھ پُرش اور سنتری پراہنہ کال
... سادھارن کریا کے پشچات کام دھندا
... دونوں وقت بھوجن کھاتے اور تو دس
... سو جاتے ہیں۔ لیکن لنڈن۔ یا کلکتہ۔ بمبئی
... لاہور کا جینٹلمین فرقہ معمولی نہیں ہے۔
... کی عادات غیر معمولی ہیں۔ اور اس لئے
... رات کو دن بناتے اور اُس وقت ناچ رنگ
... مشغول رہتے ہیں۔ یہ لوگ تو معمول سے گرے
... ہوئے ہیں۔ اور اس لئے غیر معمولی ہیں۔ لیکن
... حصہ انسانوں کا معمولی حالت سے اوپر
... ہوئے ہونے کی باعث غیر معمولی ہے۔
... برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ بھی ایک غیر معمولی
... ہے۔ برٹش سلطنت کے لئے قوانین بنانا

اسی معزز سبھا کا کام ہے۔ وہ کس وقت کام کرتی ہے؟
رات کو۔ غالباً اس لئے اس عمل کا رواج ہوا ہوگا
کہ اس وقت ساری سرشٹی کی نیند ہونے کے کارن
پارلیمنٹ کے ممبر شانتی سے رعایا کی بہبودی پر وچار
کر سکیں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس سوسائٹی
کے اندر بھی فیشنبل آدمیوں کے دخول نے اس کو
عملاً گرائے رکھا ہو۔ لیکن یوگی تو سانسارک پُرشوں
کی نسبت بہت اونچی سطح پر ہے۔ اُس کا تو کام ہی
ایسا نازک ہے کہ اُسے خواہ مخواہ معمولی انسانوں
کے طریقوں سے ٹھیک برعکس جانا پڑتا ہے۔ جو
وقت اپنا نوشتے کام کرنیکا ہے۔ اگر اُس وقت
یوگی جاگرت اوستھا میں ہو۔ اور اس اوستھا میں
معمولی دنیاوی ضروریات سے فارغ ہونے کا
کام کرے تو سانسارک پُرشوں کی اپرشادوں میں
آدمی کے سنسکار اُس پر بھی پڑیں۔ اس لئے جبکہ
سدا انشیہ سماج خواب غفلت میں پڑا ہوا ہوتا
ہے۔ اُس وقت یوگی جاگتا ہوا ساری ضروری
کریاؤں کو کرتا ہے۔ بلکہ جب سانسارک پُرشوں کا شور
بچ جاتا ہے۔ اُس وقت یوگی سادھی لگا کر اُن
کے ہر پرکار کے بُرے سنسکاروں سے بچنے کی کوشش
کرتا ہے۔ یہی اصول ایکانت سیون کا شاستر
کاروں نے بتلایا ہے۔ گرہستھ پُرشوں تک کو ندھیا
کیلئے ایکانت ستھان کی تلاش اسی لئے ہے۔ اس
انہم ہے میں وہ زور گیان پرماتما کی نزدیکی کسی قدر
حاصل کر سکیں پھر جبکہ یوگی کے سر پر بڑا بھاری بوجھ
منشیوں کے کلیان کا ہے۔ تو انکو کلیان کیلئے کب
سوچ سکتا ہے۔ اگر خود انہیں کی پرسرپا گھوڑ دوڑ
میں شامل ہو جاوے۔ جس سنیاسی کا کام سنسار کو ٹھیک
راستہ پر چلاتا ہے۔ اسے سنیاسی علیحدہ ہو کر اُن کی
رفتار پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یوگی کو ضرورت ہے
کہ شانت اوستھا میں ایکانت وچار کرے تا کہ منشیوں کی
سچی بھلائی کا راستہ انہیں دکھا سکے۔ لیکن سب سے بڑھکر
وجہ یوگیوں کی اس عمل کی یہ ہے۔ کہ جس سے پردہ پرماتما

کا اُم ست سنگ کر رہی ہوں تھوڑی سی اشانتی بھی
ساری عمل کی اثر کو زائل کر دیتی ہے۔ اسلئے وہ اپنا عمل
اُس وقت شروع کرتے ہیں جبکہ سانسارک پرانیوں
سے وگھن کا بھے (خوف) نہ ہو۔
یوگیوں کے دن کی رات اور رات کو دن بنانے یہ مطلب
نہیں ہے کہ یوگی سارا دن سوتا رہتا ہے۔ جس طرح
کی نیند سانسارک پُرشوں کو آتی ہے۔ اُس کی
یوگی کو ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ خود بخود اندریوں
اور من کو آرام دیتا ہے۔ یوگی پُرش سانسارک
پنچھیوں کی طرح بہت کم سوتے ہیں۔ یوگیوں کے دن
کو رات بنانیکا مطلب یہ ہے کہ منجملہ سادھن جو
وہ رات کو کرتے ہیں اور دن کو اپنے نج دھیان
میں ایسے مگن ہو جاتے ہیں کہ سانسارک پُرشوں
سے بات چیت کرتے ہوئے اور سانسارک بیوپاروں کو
کرتے ہوئے بھی وے سانسارک باتوں میں پھنستے
نہیں کیا یہ آشچریہ کی بات ہے جو دیکھو اُس سانسارک
پُرش کو جسے کسی خاص ویسن نے گھیرا ہوا ہے۔ کیا وہ
بات چیت کرتے ہوئے۔ ظاہر اپرایکت ساری کام
سے لگاؤ رکھتے ہوئے بھی اپنے ویسن کی دُھن میں
مست اندر سے ایک طرف لگی لگائے ہوئے محض جسم
اوپر کے کام نہیں کر رہا ہے۔ جب ویسن تو در کنار ہیں
میں پھنسے ہوئے پُرش بھی جب کہ سانسارک کام ظاہرا
کرتے ہوئے اپنی دُھن میں مست رہتے ہیں تو یوگی
کے باوجود سانسارک پُرشوں کے ساتھ ظاہر التعلق
رکھتے ہوئے بھی پرماتما کی سوروپ میں مگن چت یکیا
تعجب ہو سکتا ہے ! پربھو یا بھگتگن ! آؤ ہم سب
یوگیوں کی پیروی کرتے ہوئے رات کو دن اور دن
کو رات بنانا سیکھیں تا کہ ہم اُن اُونچ بھاؤں
کو جو کہ عقل و تمام خود بخود دیوے سنسکاروں کی
کارن اودھکر اوپر کی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔ دبا نسے
بچ سکیں اور دنیاوی جد و جہد کے بد نتائج سے
محفوظ ہو کر اپنے اُس اصلی گھر کی طرف قدم بڑھا
سکیں جہاں پہنچ کر پھر پاپ اور بیتو کا نشان تک دور ہو جاتا ہے

اوم شم

سچا دھرم عالمگیر ہے

تنبیہ

یوں تو دھرم ایک ہی ہے۔ اور اس لئے سچا۔ لیکن چونکہ فی زمانہ دھرم کے نام پر جھگڑوں سے ہزاروں دوکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ اس لئے دھرم کے ساتھ لفظ سچا کا استعمال کیا گیا ہے۔ تاکہ حق کے متلاشی کو جھرم سے بچایا جاوے۔

دھرم ایک ہے اس لئے عالمگیر ہے۔ دھرم دو ہو نہیں سکتے کیونکہ اگر انسان سب ایک ہی پرماتما کے سمجھے جاویں۔ اگر پرماتما کو ہی سب کا پتا سمجھا جاوے اور اس لئے انسانوں کو ایک دوسرے کے بھائی تو ایک ہی جنس کے اندر ایک ہی قسم کا دھرم یعنی فرض ادا ہونا چاہئے۔ عورت ہو خواہ مرد بچہ ہو خواہ بوڑھا۔ جوان ہو خواہ ادھیڑ۔ ہر ایک انسان کے پانچ گیان اندریہ پانچ کرم اندریہ اور گیارہواں من ضرور موجود ہے۔ اور کون انسان ہے جسکے اندر گیان کی سادھن کوئی آلہ حصول علم موجود نہیں خواہ کیسی ہی پستی کی حالت میں ہو جسم کی بناوٹ بھی انسان کی ایک ہی ہے۔ اگر بھوک لگنا انسان کا دھرم ہے تو سب کو بھوک لگتی ہے۔ اور پانی سب پیاس بجھاتے ہیں۔ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ جہاں انسان کی پیاس شدہ جل سے شانت ہوتی ہے۔ نواب و شاہ کی پیاس جواہرات جاسوتا یا زعفران وغیرہ سے دور ہوتی ہو۔ اچھا اور دو وقیق اگر جیو آتما کے گن ہیں۔ سکھ اور دکھ کو اگر جیو محسوس کرتا ہے تو سبھی۔ راجا اور پرجا۔ بادشاہ اور مفلس کے درمیان کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ ایسی حالت میں سب انسانوں کیلئے قدرتی فرائض ایک ہی ہو سکتے ہیں۔ مختلف اقسام کے نہیں ہیں یہ مانا کہ انسانوں کی دکھ یا سکھ کی حالتوں میں بلحاظ انکے کرموں کے درجوں کا فرق ہوگا۔ لیکن وہ دھرم جسکا دھارن کرنا ہی انسانی زندگی کو ٹھیک بنا سکتا ہے سب کیلئے ایک ہی ہوگا۔ اس کے پالن کرنے یا نہ کرنے کی حالتیں انسانوں کی مشابہت کی اور تمام وشاہ نہیں فرق ہو سکتا ہے۔

جب دھرم سب انسانوں کیلئے ایک ہے تو کیا وجہ ہے کہ دنیا میں انیک مت متانتر اور مذاہب کہاں سے آئے۔ اسکا جواب میں ایک مثال سے دونگا۔ فرض کرو کہ لاہور سے کلکتہ کو ایک ہی سیدھی سڑک جا رہی ہے۔ ایک ہی ساتھ ایکسو آدمیوں نے لاہور سے کلکتہ کیطرف چلنیکا ارادہ کیا سب کی خواہش کلکتہ پہونچنے کی ہے۔ لیکن رات اندھیری ہے۔ اور ہاتھ پسارا نہیں سوجھتا۔ کیا ممکن ہے کہ سب کے سب سیدھی سڑک پر ہی چل نکلیں ؟ ہرگز نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک دو اتفاق سے سیدھی سڑک پر اس حالت میں چل نکلیں۔ لیکن کوئی پورب کوئی پچھم کوئی اُتر کوئی دکھن۔ غرضیکہ چاروں طرف پگڈنڈیوں اور شاید جنگلوں میں ٹھوکریں کھاتے اور کانٹے چبھوتے چلے جاتے معلوم ہونگے جبکہ انکا راہبر کون ہوگا ؟ انکا اپنا آتما۔ پاؤں جس زمین کو قبول کریگا۔ ٹٹول ٹٹول کر وے اسی زمین پر پاؤں رکھینگے۔ لیکن پاؤں کی حالت بھی سب کی یکساں نہیں ہو سکتی۔ کوئی تربیت یافتہ پاؤں ہی ایسا ہو سکتا ہے۔ جو کہ سڑک کی ٹھیک پڑتال کر لے۔ اگر پاؤں فالج کا مارا ہوا ہے تو صاف زمین کو بھی بُرے راستہ سے تمیز نہیں کر سکیگا۔ اگر پاؤں میں جوتا کاٹنے والا ہے تو شاید اسکا دلیش کال پتھریلی اور کنکریلی زمین سے رلے۔ اسطرح کچھ عرصہ میں ان ایکسو مسافروں میں ہر ایک ایک علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور تب اپنے اپنے منزل مقصود پر پہونچنے کیلئے انکا کوئی راہبر نہ پاکر اُن میں سے ہر ایک بے اتفاق ہو کر کسی راہبر کی تلاش میں ادھر اُدھر آنکھیں گھماتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "جوئندہ یابندہ" چاروں طرف سے راہبروں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور آنکھیں اوپر اٹھا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک دعویٰ رہبری کرنیوالے کے ہاتھ میں چراغ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ چراغ مختلف اقسام کے ہیں۔ کسی کا چراغ مٹی کا کسی کا تانبے کا کسی کا تیل کا اور کسی کا ... اور کسی دیا تو کا بھی ... موافق ہے۔ کہ اُن میں روشنی بھی مختلف درجوں کی ہے۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ ہر ایک کے

ہاتھ میں چراغ ہے۔ اور وہ اُس چراغ سے روشنی کر کے کسی نہ کسی مسافر کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ مسافر کسی نہ کسی راہبر کے پیچھے میں پھنس جاتے ہیں اور کیوں نہ پھنسیں جبکہ اُن کے ہاتھوں میں روشنی کا سامان دیکھتے ہیں۔ جیسی سمجھ کہ وہ خود بھی ہو ویسی ہی راہبر اپنے اپنے پیرو مسافر کو کچھ دور تک سیدھی سڑک پر لیجاتے ہیں۔ جس کے باعث کہ مسافر اپنی حالت میں بہتری کیطرف تبدیلی دیکھ کر اپنے راہبر پر زیادہ تر وشواس کر لیتا ہے۔ لیکن ان راہبروں میں سے بھی سب کا منزل مقصود ایک نہیں ہے۔ بظاہر سب کلکتہ کیطرف جانے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن واقعی کلکتہ پہونچنے کا ارادہ انہیں سے بہت کم کا ہے۔ انہیں سے بھی اس راستہ سے واقف ہیں۔ کیونکہ چراغ کی روشنی ہر جگہ کو یکساں نہیں دکھا سکتی۔ اگر ایک جگہ کو روشن کرتی ہے تو دوسری جگہ اندھیرا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں جملہ مسافر اپنی منزل مقصود سے زیادہ سے زیادہ علیحدہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان چراغ دکھانیوالوں میں سے بعض ٹھگ ہیں جو موقع پاکر اپنے پیروں کا سارا دھن غائب کر دیتے ہیں بعض لٹیرے راستہ میں لیجا کر مسافر کی آنکھیں نکال ڈالتے ہیں اور جسکا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ وہ دیکھنے قابل ہی نہیں رہتا۔

لیکن مسافروں کو کلکتہ پہونچانے کی اندرونی خواہش منزل مقصود کے حصول کی جدوجہد کر رہی ہے۔ ایسی حالت میں گمراہ مسافر کسطرح پر اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں اس سطح کی دردناک حالت میں کچھ تعجب نہیں کہ دفعتاً پورب کیطرف سے ایک شعاع اٹھی اور آن کی آن میں ساری دنیا میں روشنی پھیل گئی سورج کے کرہ نے سارے غبار راہبروں کے چراغ مدہم کر دئیے اور مسافر آنکھ سے ہر طرف ہو کر سیدھی سڑک دیکھنے لگے۔ لیکن افسوس سورج نے نصف النہار ہونے پر بھی وہ بدنصیب مسافر جن کی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی
ہے۔ ۲۰ نومبر کو اگنی ہوتر کے پشچات اپدیش
ہوئے۔ مہتہ اودھیشٹاتا نے دوسری جماعت کے
برہمچاری دیو ورت کو شریمتی گنیشی بائی میڈل
دیا۔ یہ میڈل برہمچاری موصوف کو اول جماعت
میں سال گذشتہ کے امتحان میں اول ہونے کی
وجہ سے دیا گیا۔ تمغہ دینے کی اصلیت برہمچاری
کو سمجھائی گئی۔ برہمچاری نے وہ میڈل مکھیہ
اودھیشٹاتا کے پاس رکھنے کیلئے خود بخود دیدیا۔
اس کے بعد سمے و بھاگ سنایا گیا۔

سب ادھیاپک اپنے اپنے کام پر پہونچ گئے
ہیں لیکن لالہ لدھا رام صاحب جن کا اقرار ۳۱
اکتوبر تک پہونچ جانیکا تھا۔ اب تک تشریف
نہیں لائے۔ جموں کی ریاست سے غالباً وہ
رخصت ہو چکے ہیں۔ اور ان کے گھر کا مجھے پتہ نہیں
ہے۔ اگر کسی بھائی کو اسکا پتہ معلوم ہو۔ تو اُن کو
تاکید کر دیں۔ کہ وہ بہت جلد یہاں پہونچ
جاویں۔ اُن کی انتظار میں کام میں ہرج ہو رہا ہے۔

ششم جماعت کے برہمچاریوں نے پرشست
پاد بھاشیہ ختم کرنے کے بعد نیائے شاستر کا واتسیاین
بھاشیہ شروع کر دیا ہے۔ ساتویں جماعت میں
انگریزی پڑھنی تھی۔ وہ بھی کر رہے ہیں۔ جس
سے امید ٹپکتی ہے کہ سال آیندہ کے شروع میں
اول جماعت کے برہمچاری بجائے آٹھویں جماعت
کی پڑھائی شروع کر رہے ہیں گے۔

گنگا کی دھارا لہراتی ہوئی اب ہمارے پاس سے
گذرتی ہے۔ موسم بہت اچھا ہے۔ باوجود راستہ
میں دو جگہ گنگا حائل ہونے اور پل نہ بننے
کے بھی درشکوں کا ہجوم رہتا ہے۔ بعض سنتری بھی

پُرش اپنے پریم سے پریرے جایا کرتے ہیں کہ
میں حیران رہجاتا ہوں۔ منجملہ دیگر غیر معمولی
آدمیوں کے ایکدن ہردوار کے مہنت شبد پال
گری جی و سوامی شنکرانند جی برودہ مہاتما تشریف
لائے۔ اُن کیساتھ پشاور کے لالہ سرجن مل جی
معہ بہت سے آدمیوں کے تھے معلوم ہوا۔ کہ
ایک لاٹ سوامی آئے ہوئے ہیں۔ گروکل بارا
کے پرلے پار ہی ٹھہر گئے۔ کیونکہ جل سے نہ اُتر
سکے۔ میں اُن کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ آپ
وہی پرم ہنس اگمیہ سوامی ہیں جنہوں نے ولایت
انگلستان میں اپنے فن دم کشی کی دھوم مچا رکھی
تھی۔ آپ کے اندر دیش بھگتی کا بڑا جوش ہے
سوامی جی سے تھوڑی دیر ہی بات کا لابھ ہوئی
کیونکہ وہ بنارس کو واپس جانا چاہتے تھے
ان سادھو مہاتماؤں نے گروکل کی بڑی پرشنسا کی
ایک وچتر کہانی ضرور سنانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ
اس نے میرے دل پر بڑا اثر کیا۔ ۵ نومبر کی
صبح کو اپنے دفتر کے پاس کی کوٹھڑی میں ستیارتھ
پرکاش کے پرچے دیکھ رہا تھا۔ کہ کلرک نے خبر دی
کہ ایک مہاشے مجھے بہت جلد ملنا چاہتے ہیں۔
میں فوراً دفتر میں آیا۔ دیکھا کہ ایک پرانی فیشن
کے ایک دوکاندار بیٹھے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ بڑی شردھا
سے ملے۔ اور جل آدی کیلئے پوچھنے پر انھوں نے
جیب سے کچھ کاغذ نکالا۔ اور ایک نوٹ میز پر رکھ
کر کہا۔ "اپنی امانت سمبھالئے"۔ کچھ بعد دیگرے آٹھ سو
کے نوٹ نکالے۔ اور کہا۔ "گروکل کے جس کام میں
لگانا ہو لگائیے۔ سنکلپ کر چکا تھا اس لئے میں
اس کا محافظ تھا"۔ میں حیران۔ آخر کار میں نے
کہا مہاراج گروکل کے مکانات وغیرہ تو دیکھ
لیجئے۔ بولے۔ "دیکھنا کیا ہے سب دیکھ لیا میں
نے امانت آپکے پاس دیدی"۔ بڑی شردھا بھری نگاہیں
کرتے رہے۔ آخر مکانات اور برہمچاریوں کو دیکھکر
گئے تو اور بھی پرسن۔ لیکن بھاؤ یہ تھا کہ یہ دان ہر

لگیا جاوے لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا کیونکہ یہاں تو حساب درج
ہوتا ہے۔ ان مہاشے کا نام شیو رام ہے اور
پرالگپور ضلع کانگڑہ کے باشندے ہیں۔ آخر کار لالہ شیو رام
جی چلدیئے۔ لیکن ابھی دس منٹ نہ گذرے تھے
کہ ہانپتے ہوئے واپس آئے۔ اور نیچے بیٹھ کر ہم
کمر میں سے کھول کر دس روپیہ گن کر کے نمسکار روپیہ
دیتے ہوئے کیسے پرسن چت تھے!
مہاراج میں نے سنکلپ کیا تھا کہ خود مٹھائی بیچ کر
برہمچاریوں کو کھلاؤں گا لیکن راستہ کی کٹھنتا
کے کارن نہیں لا سکا۔ آج ہی مٹھائی بنوا کر
برہمچاریوں کو کھلا دیجئے"۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔
اس نظارہ نے میری طبیعت پر عجیب کام کیا۔ پرماتما
پر وشواس پیشتر کی نسبت ایسے نظارہ دیکھ کر زیادہ بڑھ
ہو جاتا ہے۔ پرماتما سب ہی کا حبیب اس کُل کا
مالک اور سہایک ہے تو انسان دو بیچارے اس کا
کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

اس اُودار دوکاندار سے تعلیم یافتہ۔ لائق آریہ
گریجویٹوں کو بڑا بھاری سبق لینا چاہئے۔ اس شخص
نے دان دیتے ہوئے ہرگز دریافت نہیں کیا کہ اس
کے روپیہ کیساتھ کیا سلوک ہوگا۔ یہ کیوں؟ اس کا
جواب میں اسی کی زبانی دیتا ہوں۔ "اس پوتر کام کو
دیکھکر وشواس کا نام نہیں رہتا۔ کام جو قومی گروکل کو
دو لائق گریجویٹوں کی خدمات کی ضرورت تھی۔ جو انگریزی
تاریخ جغرافیہ اور سائنس کے ماہر ہوں۔ جعفر
آریہ پترکا نے اس بات پر نوٹ دیا تھا کہ انگریزی کے
لائق استاد چاہئے۔ کیا کوئی مرد میدان آگے آویگا؟
جواب میں ایک بھی آواز سن رہا ہوں۔ جب
آپکے ہی گروکل میں بچے کا وشواس نہیں تو ہم
کیسے آگے بڑھنے کا خیال کریں"۔ ایسی اوشواس
کی آواز سن کر مجھے افسوس ہوتا ہے کیسا نکار میں کوئی
بھی آدمی دعوٰے سے کہ سکتا ہے کہ میں ہمیشہ کیلئے
جیتا رہوں گا۔ یا یہ کہ یقیناً کل تک جیوں گا۔
ہرگز نہیں۔ تو پھر اوشواس کیسا۔ ؟ میں بھی

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو باوجود چاروں طرف سے اوشواس کی آوازیں سننے کے ڈٹا ہوا یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ جب تک مجھ سے کام لیا جاوے۔ کام کرنیکو طیار ہوں پھر آپ لوگ کیوں وشواس کا آشر انہیں لیتے۔ اوشواس کو دور کیجئے۔ کام کی بزرگی کیطرف دیکھئے۔ فرگیوسن کالج پونا نہ فیشن کا کالج ہے۔ اُس کیلئے ۱۷ ماہوار پر پران جیسے سیوودوان کام کر رہے ہیں۔ گروکل کی نسبت مجھے لکھنے کیضرورت نہیں کہ وہ کیا ہے بہ نسبت پونا شہر کے گروکل کے جنگل میں خرچ بھی برائے نام ہی ہوتا ہے۔ یہاں ۵ روپیہ ماہوار میں ایک پرچارک سادگی سے گذارہ ہو سکتا ہے۔ میں منتظر ہوں کہ آیا کوئی تعلیمی تجربہ رکھنے والا گریجویٹ میدان میں نکلتا ہے یا نہیں۔

اکثر سبھائیں گروکل سے اپدیشکوں اور برہمچاریوں کے بھیجنے کی درخواستیں کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات آریہ پرتی ندہی سبھا کے منتری مہاشے بھی اُن کو اسی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اُن سب مہاشیوں کی سیوا میں ونئے پورو ک نویدن ہے۔ کہ اس گروکل کے برہمچاریوں کو اپنے کل سے باہر برہمچریہ کے زمانہ میں جانے کی اجازت نہیں اور یہاں کے ادھیاپک بھی اپنا کام چھوڑ کر باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ اسلئے یہاں سے اس بارے میں بیتر ہو بارنہ کیا کریں۔

گروکل کی آمدنی کا سماچار مدت سے شایع نہیں ہو سکا۔ اب از سر نو آمدنی کی فہرست درج کرنی شروع کیجاتی ہے۔ یکم نومبر سے آمدنی باقاعدہ درج ہوگی۔ اور اُس سے پہلے ۱۶۔ اگست سے شروع کرکے اخیر اکتوبر تک کی آمدنی بہ تدریج درج اخبار کیجاویگی۔

(۱) مہاشے مادھو رام جی بجیدپور ضلع اٹاوہ عا برائے مستقل فنڈ (۲) مہاشے ہرنام سنگھ جی ازکابو ملک برہما۔ دس روپے برائے مستقل فنڈ (۳) لالہ روڑا رام جالندھر۔ ایکروپیہ برائے مٹھائی۔ (۴) لالہ سیارام صاحب سائینس ماسٹر کپورتھلہ چار روپیہ برائے مندر فنڈ (۵) مہاشے ٹھاکر داس پرانند حیدرآباد سندھ عدد برائے مندر فنڈ عہ (۶) گپت دان از بمبئی ۵ برائے مندر فنڈ (۷) شریمتی گنگا دیوی دو روپے برائے مٹھائی۔ (۸) مہاشے شیو رام آٹھ سو روپیہ برائے تعمیر مندر (۹) مہاشے شیو رام جی موصوف دس روپیہ مٹھائی فنڈ (۱۰) پنڈت سوم دیو کی معرفت دس روپیہ چھ آنہ برائے تعمیر مندر (۱۱) پنڈت ہزاری لعل دو روپیہ۔ مستقل فنڈ (۱۲) لالہ نند لعل دو روپیہ برائے مستقل فنڈ (۱۳) مہاشے گجن رام جھنگ تین روپیہ مستقل فنڈ۔ (۱۴) مہاشے گوپال سنگھ سوات ضلع پشاور ۵ تعمیر مندر کیلئے۔ (۱۵) منشی بارو مل ڈپٹی مجسٹریٹ راجا رام پور ضلع پٹنہ کی دھرم پتنی عہ برہمچاریوں کے کپڑوں کیلئے۔

آمدنی گروکل از ۱۶ لغایت ۳۱۔ اگست ۱۹۰۷ء

(۱) لالہ دولت رام ساکن کندیاں ضلع میانوالی عہ۔ مٹھائی۔ (۲) مہاشہ ستیہ بھوشن لاہور عہ مٹھائی (۳) مہاشے ودھاوا رام جی مالاکنڈ۔ ۱۰ عدد۔ ایکروپیہ فنڈ۔ (۴) مہاشے کھیم چند جی بانی مت ۱۰ عدد ایکروپیہ فنڈ۔ (۵) مہاشے بھگت رام جی پراچی ضلع جھانسی۔ عہ ایکروپیہ فنڈ (۶) مہاشے ہرجس رائے شری گوبند پور مستقل فنڈ (۷) مہاشے رام چند پٹیالہ

ضلع انبالہ عہ مستقل فنڈ (۸) مہاشے گوپال مل تھولا ضلع میرٹھ ۔ عہ مستقل فنڈ (۹) ولد کھانڈ والا گہرا گوونا ضلع احمد آباد ۔ ۱۰ عدد مستقل فنڈ۔ (۱۰) شری راناصاحب جوبل مستقل فنڈ۔ (۱۱) مہاشے جگل رام جی ضلع مراد آباد عہ مستقل فنڈ۔ (۱۲) گوردت مل دسیراج ۔ نانگل ضلع گورداسپور عہ مستقل فنڈ (۱۳) مہاشے نتھو رام جی گنجوائی ضلع جالندھر ۵ مستقل فنڈ (۱۴) پیارے لال جی کوٹلہ ضلع کرنال عہ مستقل فنڈ۔ (۱۵) مہاشے رام گوپال تہیٹہ ضلع آگرہ۔ عہ مستقل فنڈ (۱۶) مہاشے برج لال نکودر ضلع جالندھر عہ مستقل فنڈ۔ (۱۷) مہاشے نانکچند دلہوزی ۵ عدد ایکروپیہ فنڈ (۱۸) مہاشے بہاری لعل نند رام رتہلت ۔ ضلع حصار عہ مستقل فنڈ (۱۹) مہاشے شیو کرشن لال کپورتھلہ عا مٹھائی (۲۰) مہاشے تمبا داس جی از نیوآ کل عہ۔ مستقل فنڈ (۲۱) مہاشے ٹیکچند جی از ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ مستقل فنڈ (۲۲) مہاشے بوٹا رام ہوڈلا ضلع جھنگ ۵ مستقل فنڈ۔ (۲۳) بہادر سنگھ جی ریاست پٹیالہ عہ مستقل فنڈ (۲۴) مہاشے تانی رام کنگ خورد ضلع جالندھر عہ واسطے خرید گائے (۲۵) مہاراجہ جرجیت مل کشمیر ۱۰ عدد ایکروپیہ فنڈ (۲۶) گپت دان ڈاکٹر بلدیو سہائے عہ مستقل فنڈ۔ (۲۷) مہاشے رام سہائے لاجا والا ضلع انبالہ سے مستقل فنڈ (۲۸) مہاشے بینظیر سنگھ کنگ خورد علاقہ کپورتھلہ عا مستقل فنڈ۔ (۲۹) مہاشے بہاری لعل معرفت بابو بلدیو پرساد وکیل بریلی ایکروپیہ مستقل فنڈ۔

دیوالی کی رات گروکل میں بڑا ہون یگیہ ہوا۔ اور روشنی بھی کیگئی۔ یگیہ شالا میں سب برہمچاری جمع ہوئے۔ اور یگیہ ادھشٹاتا نے روشنی دیا تند

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

(۱) مہاشہ بودھ راج جی لاہور - آپ کا مضمون جواب پکاری پرچارک میں نہیں چھپ سکتا۔

(۲) مہاشے رام سرن داس جی پھگواڑہ - کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ پرماتما پر بھروسہ رکھتے ہوئے نراش نہیں ہونا چاہئیے۔ سمے پاکر سب معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپکا پتر چھاپنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) لالہ امیں چند جی دوسانجھ بہڑا ایچ۔ آپ کی سیوا میں بھی وہی نویدن ہے۔ جو اوپر درج ہو چکا۔

(۴) لالہ بخشیش سنگھ جی ڈلہوزی اتکار بھی رو کے کس قدر ہوسکتا ہے۔ وہ ادھیکاریوں میں ہے۔ آپکی سپرٹ قابل تعریف ہے۔ آپ اپنا مضمون چھپوا کر کیا لیں گے جب ہی [illegible]

(۵) مہاشے لعل چند جی نکودر و شرقی افریقہ آپکا مضمون درج کرنے سے کوئی لابھ نہیں ہوگا۔ بلکہ پرسپر ورودھ بھاؤ بڑھنے کی سمبھاونا ہے۔ اسلئے بجائے اخباروں میں چھیڑ چھاڑ کرنے کے بہتر ہوگا۔ کہ جس سماج کی کارروائی آپ لکھ چکے ہیں۔ اس کے ادھیکاریوں کو پریتی پوروک سمجھا دیں (د۔ چ)

آریہ سماج لاہور

[illegible] سے موصول ہوا ہے۔ جس کو ہم بغیر کسی قسم کے حاشیہ کے ذیل میں درج کرتے ہیں

نقل ریزولیوشن

لالہ کاشی رام جی وید اور بھگت رُلیا جی دیگر استعفٰی دینے والے اصحاب آج سے تین سال تک سماج ہذا کی انترنگ سبھا کی ممبری و دیگر ادھیکاروں پر کبھی منتخب نہ کئے جاویں۔ اور اُن کو موجودہ ادھیکار و ممبری انترنگ سبھا سے علیحدہ سمجھا جاوے۔ اور کہ استعفٰی و اقرار نامہ جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ منجانب لالہ روشن لال جی۔ پنڈت رام بھیجدت جی ڈاکٹر پرمانند جی۔ لالہ شیو دیال جی۔ لالہ سیتا رام جی۔ لالہ جیون داس جی۔ لالہ کدار ناتھ جی۔ پنڈت امرناتھ جی سویکار کیا جاتا ہے۔

نقل اقرار نامہ

ہم و گی لالہ خوشی رام جی۔ لالہ شیو دیال جی۔ ڈاکٹر پرمانند جی۔ لالہ کدارناتھ جی۔ لالہ روشن لال جی پنڈت رام بھیجدت جی۔ بھگت رُلیا جی۔ لالہ سندر داس جی۔ لالہ وسوندھی رام لالہ سیتا رام۔ لالہ کاشی رام جی وید حسب ذیل اقرار نامہ و استعفٰی دینے کی تجویز کا فیصلہ ہوا۔ اور یہ اقرار ہوا۔ کہ دستخط کرنے والے صاحبان کے سوائے پنڈت امرناتھ جی۔ لالہ کاشی رام جی وید اور بھگت رُلیا جی کو درخواست کی جاوے۔ کہ وہ استعفٰی دیں آپ Retire اور اگر وہ صاحب نہ مانیں۔ تو اُن کی [illegible] کرانے کے لئے سبھاسدوں سے درخواست کی جاوے۔ اور ایسا کرنے کے لئے سبھاسدوں کی سیوا میں ہم پورا زور لگا دیں گے

[illegible] ہم مفصلہ ذیل اشخاص آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا کی ممبری اور آریہ سماج لاہور کے ادھیکاروں سے استعفٰی دیتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم تین سال تک آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا کے ممبر یعنی سبھاسد

نہیں بنیں گے۔ اور نہ ہی ہم لوگ آریہ سماج لاہور کے کسی ادھیکار کو سویکار کریں گے۔ اگر سبھاسد کبھی ہم میں سے کسی صاحب کو چن بھی لیں تو ہم ضرور استعفٰی دیدیں گے۔ اور نیز ہم میں سے جو لوگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبر یا ادھیکاری ہیں۔ وہ اُس سبھا کی ممبری و ادھیکار سے بھی استعفٰی دیتے ہیں۔ اس اقرار نامہ کا عملدرآمد بصورت اشد ضرورت اس حالت میں بند و منسوخ ہو سکتا ہے۔ (خواہ وہ ضرورت آریہ سماج لاہور کے متعلق ہو۔ خواہ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متعلق ہو۔ خواہ دونوں کے متعلق ہو) جبکہ ہم سب کا [illegible] اتفاق ہو۔ فقط مورخہ [illegible]

[illegible] اُن کے دستخط کرنے کے [illegible] کے پنڈت [illegible] کیا گیا اور بھگت [illegible] جی و لالہ کاشی رام جی [illegible] واسطے اُن کی [illegible] اقرار نامہ [illegible] سماج میں اُن کے Retire کرانے کی کوشش کی جاوے۔

[illegible]

روشن لال۔ رام بھیجدت۔ سیتا رام۔ کدارناتھ پرمانند۔ شیو دیال۔ جیون داس۔ امرناتھ [illegible] [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر بال مکند جی پردھان۔ لالہ گیان چند جی اُپ پردھان۔ لالہ [illegible] داس جی اُپ پردھان ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج ایف۔ آر۔ سی۔ ایس اینڈ [illegible] منتری۔ لالہ [illegible] جی جائینٹ سکریٹری۔ ڈاکٹر گوپال داس جی لالہ [illegible] ناتھ جی بی۔ اے۔ ماسٹر آتما رام جی ماسٹر درگا پرشاد جی کے دستخط ممبران

سیوک چرنجیو بھاردواج سکریٹری آریہ سماج وچھوالی لاہور

ساماجک جیون

منشیہ جس وقت ماتا کے گربھ میں آتا ہے اُس وقت سے ہی وہ جن سماج کا ممبر بنتا ہے۔ اس وقت سے لے کر موت تک اُس کا جیون منشیہ سماج میں گذرتا ہے۔ اسلئے جس چیز کے ساتھ ہمارا اتنا گہرا تعلق ہے۔ اُس کے قانون کو جاننا نہایت ہی لازمی امر ہے۔ ایک دانا کا قول ہے کہ آدمی کو پیدا ہوتے وقت جو سوسائیٹی ملتی ہے اگر وہ اس سوسائیٹی کو اپنی موت کے وقت تک اعلےٰ حالت میں نہیں بنا دیتا۔ تو سمجھو اُس کا جیون نشپھل گذرا۔ ہمیں جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر ہمارا وجود دوسروں کے لئے مفید نہیں اگر ہم گندے خیالات پھیلا کر ساماجک منڈل کو اپوتر کرتے ہیں تو سمجھو کہ ہم کوڑے سے بھی بدتر ہیں۔ بہت سے منشیہ یہ سمجھتے ہیں کہ عیاشی کے خیالات کا پرچار کرنا یا نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا۔ یا چوری ڈاکہ زنی آدمی کا کام ہی سوسائیٹی کے لئے مضر ہیں۔ مگر یہ خیال اُن کا بالکل ٹھیک نہیں۔ ایک آدمی سچ بولتا ہے اُس کا اصول ہے سچ بولنا۔ مگر وہ اگر اپنی ماتا کو باپ کی جورو کہہ کر پکارتا ہے۔ تو وہ سوسائیٹی کے اصول کو توڑتا ہے۔ اس واسطے جہاں ایک طرف سچائی کا پرچار کرنا فرض ہے۔ وہاں اس ڈھنگ کو جاننا بھی لازمی ہے جس سے کہ سوسائیٹی میں کھلبلی نہ مچے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ جو دل سے دوسروں کی سیوا کا بھاؤ رکھتے ہیں اس طریقہ کو نہ جاننے کی وجہ سے اُنہیں لوگوں کے دُکھ کا کارن بنتے ہیں جن کو کہ وہ حد سے زیادہ چاہتے ہیں۔ اور مدد کرنے کی خواہش کرتے ہیں بہت سے لوگ اس بات کا فخر کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ اُن کے دل میں آتا ہے۔ اُس کو وہ فوراً اُگل دیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک کو سچا اور صاف گو ہونا چاہئے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اُن کو ایسے بیہودہ لفظوں میں کہیں۔ جو فائدہ کی بجائے نقصان کریں۔ بعض آدمی بڑے نیک ہوتے ہیں۔ اُن کا چال چلن بڑا اچھا ہوتا ہے۔ مگر وہ کسی کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ جہاں رہیں گے جس کے ساتھ رہیں گے۔ اُس کے ساتھ لڑائی کر کے جدا ہوں گے۔ اُس کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سوسائیٹی کے طریقوں سے واقف نہیں ہوتے۔ ایسے آدمی جس کام کو اٹھاتے ہیں۔ کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرنا نہیں جانتے۔ وہ نہیں جانتے کہ سچائی کا اظہار کیسے کیا جاتا ہے۔ اُن آدمیوں کو جو ہمارے اردگرد ہیں خوش کرنے کے لئے کسی اصول کی قربانی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی نیک ارادے کافی ہیں۔ بلکہ اس کے لئے طریقہ مطالعہ اور ابھیاس کی ضرورت ہے۔ ایک مہربانی اور ہمدردی کا طریقہ عجیب کرشمہ کر دکھلاتا ہے۔ سچائی کو سختی کے ڈھنگ سے ظاہر کرنا بہادری نہیں ہے۔ بلکہ سخت کمزوری ہے۔ وہ آدمی اُس نقال کی مانند ہے جسنے کسی سادھو کو دیکھ کر اُس کی نقل اتارنا سیکھا ہو۔ مگر کبھی سادھوپن کے اصولوں پر عملدرآمد نہ کیا ہو۔ جو آدمی سچائی کو اس طرح ظاہر کرنے والا ہے سمجھو کہ اُس نے کسی سے فقط اصول سن لئے ہیں۔ مگر اُن پر کبھی عمل نہیں کیا۔ جب کسی سے بات چیت کرو مسکراتے ہوئے چہرے سے۔ میٹھے لفظوں میں اور محبت کی نگاہ سے کرو۔ یہ کافی نہیں ہے کہ ایک سوسائیٹی کو ہم محض دل سے چاہتے ہیں۔ بلکہ اُس کے ساتھ یہ نہایت ضروری بات ہے کہ ہم اپنی جہالت۔ کم عقلی۔ اور جلد بازی سے اُس کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تھوڑے سے اُتساہ اور پیار دلانے والے لفظ مُردوں میں جان ڈال دیتے ہیں۔ اگر ہم ایک آدمی کے منہ پر شکائیت اور پبلک میں تعریف کرتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں گنوں کو ہمیشہ لوگوں سے کہتے اور اوگن کو اس کے منہ پر کہتے ہیں۔ تو ہم اُس آدمی کی درستی کا موجب بنتے ہیں۔ مگر اگر برخلاف اس کے ہم پرائیویٹ اور پبلک ہر جگہ اس کے اوگن دکھاتے ہیں ہم اُس آدمی کو سوسائیٹی کے لئے ہانی کارک بنا رہے ہیں۔ اگر ہم اور طرف سے لاچار ہو جائیں۔ اور دیکھیں کہ اب اُس آدمی سے نہیں نبھے گی۔ تو اُس کو بھی سنجیدگی سے جدا کرو۔ مگر افسوس کے ساتھ کبھی غصہ یا بدمزاجی نہ ظاہر کرو۔ اگر تم غصے میں ہو۔ سوچو اور بہت غور کرنے کے بعد لفظ منہ سے نکالو۔ لفظ منہ سے نکلے ہوئے چبھتے ہوئے تیر کی مانند ہیں۔ جو دوسروں کے سینوں کو چاک کر دیتے ہیں۔ تیر کا زخم شاید بھر جائے۔ لفظوں کے زخم بڑے گہرے ہوتے ہیں جن کا ٹھیک ہونا دشوار ہے

ستیہ دیو

گروکل کی سیوا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۲) پنڈت ہربنس رائے صاحب ۔۔۔ اور۔ سیئر نہرو برادر پنڈت آتما رام جی ویدمی کی ضمانت روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۳) بابو جگل کشور صاحب اوورسیئر محکمہ نہر نے

روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

(۴) پنڈت لبھیا رام صاحب سب اوورسیر محکمہ بارگ اسٹری نے ۲۵ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے۔

(۵) پنڈت رام نرائن صاحب سب اوورسیر محکمہ بارگ ماسٹری نے ۲۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(۶) لالہ دیوی دیال صاحب سب اوورسیر محکمہ بارگ اسٹری نے ۲۵ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(۷) لالہ ٹھاکر داس صاحب سب اوورسیر نے ۲۵ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے۔

(۸) لالہ دیوان چند صاحب سب اوورسیر محکمہ نہر نے ۳۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ اگر یہ صاحبان بذات خود گروکل میں تشریف لے جا کر یا ڈاکٹر صاحبان گروکل کی سیوا کر سکیں گے۔ تو یہ روپیہ نقد وصول ہو جائے گا۔

(۹) لال ڈاکٹر کانشی رام صاحب کن پیشاور نے گروکل کی سیوا تین ماہ تک کر کے اپنی ہمت اور پریم کا عملی ثبوت دیا ہے۔ امید ہے اسی طرح مندرجہ بالا صاحبان بھی تن من دھن سے مدد دیکر ممنون فرماویں گے

(۱۰) دویم شریمان ٹھاکر نرسنگھ پرکاش صاحب صوبہ دار نمبر ۳۸ ڈوگرا پلٹن پیشاور چھاونی نے بروز جمعرات مورخہ ۲۷ ماہ اکتوبر کو ہفتہ وار جلسہ میں بھارت ورش کی موجودہ اور سابقہ حالت پر ایک اتی منوہر ویاکھیان دیا۔ آپ نے حاضرین کی توجہ عاشق بننے کے لئے بہت کچھ کھینچی

(۱۱) پیشاور شہر سماج میں گذشتہ اتوار کو برہمچاری کرپال سنگھ جی نے جنیؤ کی تائید میں ویاکھیان دیا۔ آپ نے پران اور دلیل کے ساتھ قران انجیل اور گرنتھ صاحب وغیرہ کتب کا مقابلہ ویدوں کے ساتھ کر کے دکھایا۔ کہ واقعی وید ہی الہامی پستک ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی کتاب نہیں۔ بعد ازاں ایشور کی ہدایت دربارہ جنیؤ ویدوں سے کوٹ کی۔ پشچات برہمچاری کے واکیہ دوارا پرگمٹ کیا۔ کہ جنیؤ تین تار والا ہونا چاہئے۔ اور بجائے چھ یا دو یا آٹھ تار والے جنیؤ کے صرف تین تار والا جنیؤ ہی رکھنی لوگیہ ہے۔ اور اس کے حق میں کئی ایک عمدہ دلیلیں دیں۔ اور بتلایا۔ کہ جنیو کا پہننا بہت ضروری ہے۔

ا۔ ف

آپ کا کرپا پاتر تارا چند منتری آریہ سماج پیشاور چھاونی

(۲)

ایسی اتم تجویز پر کیوں نہ دھیان ہوگا؟

میں اپنے ایک صیغہ آبپاشی کے سب اوورسیر مہاشے کی تجویز کو دربارہ تعمیر مکانات گروکل کانگڑی پڑھ کر اتی پرسن ہوا۔

واقعی میرے بھائی کی تجویز بہت اعلےٰ ہے جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے مہینے کی تنخواہ دیتے ہوئے دوسرے بھائیوں کے اُتساہ کو بڑھایا۔ اگر اسی طرح اور بھائی بھی کریں تو وہ دن دور نہیں کہ ہم گنگا کے تٹ پر کافی تعداد برہمچاریوں کے لئے اُتم اُتم کٹیا میں بنی ہوئی دیکھیں گے۔ جہاں میرے بھائی نے انجینیر سے لے کر مستری تک کی سیوا میں اس کاریہ کی تکمیل کے لئے خصوصیت کے ساتھ توجہ دلایا ہے میری تجویز میں اگر محکمہ انہار کے آریہ ڈپٹی کلکٹر۔ ضلعدار۔ امین۔ پٹواری بھی اس تجویز کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ایک مہینہ کی تنخواہ دے کر سہایتا کریں تو اتی اُتم ہے۔ اس وقت جوشیلی تقریروں وتحریروں کی ضرورت نہیں رہی۔ فقط عملی پہلو کا سوال ہے۔ میں ایک غریب امین اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرتا ہوا ایک مہینے کی تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ دیتا ہوں۔ اور یہ روپیہ آج میں نے بذریعہ منی آرڈر شریمان مکھیہ ادھشٹاتا گروکل کی سیوا میں بھیج دیا۔

ا۔ ف

ایک امین محکمہ نہر عملہ ریونیو

مردان میں سناتن دھرم سبھا کا شاسترارتھ سے گریز

مورخہ ۱۰ اکتوبر سے لے کر ۲۳ اکتوبر کی صبح تک خط وکتابت مابین آریہ سماج اور سناتن دہرم سبھا ہوتی رہی۔ آریہ سماج کی آخری چٹھی میں یہ فیصلہ تھا۔ کہ ہم اتوار کے روز دو بجے مقررہ جگہ پر پہونچ جاویں اگر دہرم سبھا والے وقت مقررہ پر شاستر کرنے کے لئے نہ آئی تو ان کا ہار ماننا سمجھا جائیگا۔ چنانچہ ہم دو بجے مقررہ جگہ پر حاضر ہو گئے سناتن دہرم سبھا نے صرف اپنا فرش بھیج دیا اب چونکہ سناتن دہرم سبھا کی طرف سے کوئی آدمی سوائے فرش کے نہ آیا تھا۔ اسواسطے ہم نے ایک بھجن کے بعد لکچر شروع کر دیا۔ دوران لکچر میں سناتن دہرم سبھا کے ایک ممبر نے چھوٹا ہوتے تا نیقام سکرٹری تھا

داخلت شروع کر دی۔ ان کے شور وغل کے سبب سے ہم نے لکچر بند کر دیا۔ اور عام اجازت دیدی۔ کہ آپ سوال کریں۔ ہم جواب دیتے ہیں۔ یا ہمیں اجازت دیں۔ ہم سوال کرتے ہیں۔ آپ جواب دیں۔ مگر یہاں تو یہی پچھتانا ہونا تھا۔ آریہ سماج نے ہماری فلاں شرط منظور نہیں کی۔ آریہ سماج کی طرف سے بار بار عرض کی جا رہی تھی۔ کہ وقت بے فائدہ جا رہا ہے۔ یا شاسترارتھ کرو ورنہ لیکچر سنو۔ مگر خود غرضی تیرا ستیاناش۔ تو یہ تفاوت کہاں تک ہونے دیتی ہے۔ تو ستیہ کہاں ظاہر ہونے دیتی ہے۔ انت میں جا ہے ستیہ کی ہی جے ہو گی۔ مگر تو اپنی رکاوٹ ضرور ہی راستہ میں ڈالے گی۔ اتنے میں سناتن دھرم کے پنڈت لیشیم ناتھ جی آموجود ہوئے۔ ہماری طرف سے پنڈت آتمارام جی نے سنسکرت میں چیلنج دیا کہ یدی کوئی سنسکرت کا ودوان ہے۔ تو میں وید منتر پڑھ کر سناتا ہوں جن میں کہ مورتی پوجا کا کھنڈن ہے۔ سناتن دھرم سبھا کے پنڈت جی کو اب موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ یا تو ان منتروں سے انکاری ہو دیں۔ ورنہ پبلک کو بتلا دیں۔ مورتی پوجا اگر سچ پوچھو تو ویدوں میں نہیں ہے۔ کیوں لوگوں کو ناحق دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ کیوں اپنی خود غرضی کے لئے سارے بھارت ورش کا ناش کر رہے ہو۔ مگر جواب کہاں۔ یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں تھا۔ پنڈت جی نے تو مون دھار لیا تھا اور کھڑے بھی نہ ہو سکے۔ کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ مگر اپنی پرانی عادت کے بموجب "بول سناتن دھرم کی جے" کے نعرے لگاتے ہوئے رفو چکر ہوئے۔ اس تھوڑی سی تقریر نیز پہلے تین دن کے شاسترارتھوں اور دھرم چرچاؤں نے پبلک کو بخوبی روشن کر دیا کہ واقعی مورتی پوجا کا ذکر ویدوں میں نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سب پوسٹ ماسٹر ملاکنڈ نے سماج کی ممبری منظور فرمائی۔ اور ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد پنڈت جی نے سماج مندر میں آکر ایک موثر اور مدلل لیکچر مورتی پوجا وشے پر دیا جس کا اثر حاضرین پر بہت عمدہ پڑا۔ اور جلسہ آرتی اور بھجنوں کے بعد ختم ہوا۔

ویدک دھرم کا سیوک
حکم چند منتری آریہ سماج مردان

دھرمسالہ میں پانچ عیسائیوں کی شدھی

گزشتہ اشاعت سے آگے

جہاں آریہ بھائیوں نے ان کی شردھا کو گرہن کیا۔ وہاں بہت سے پہاڑی بھائیوں نے بھی ... بھجن منڈلی نے منوہر بھجن گائے۔ تت پشچات دس یگیہ کے بانی سوامی میرے اتی پریمی متر شروھائے یوگیہ پنڈت بھگوان داس جی نے اپنے منوہر الفاظ میں داس اور آریہ سماج کا بہت مبالغہ اور تمام کا شکریہ ادا کیا۔ جس کا پرتی اُتّر ہمارے سماج کے یوگیہ منتری بابو نرائن داس جی نے دیتے ہوئے پنڈت جی اور تمام کو کہ جنہوں نے اس دھرم یگیہ کی پورنتا میں حصہ لیا تھا مبارکباد دی۔ اور آرتی ہو کر قریب ۱۲ بجے یہ یگیہ سمپورن ہوا۔ سنسکار کی سمانتی کرکے ابھی آریہ بھائی یگیہ شالا سے باہر نکلے ہی تھے۔ کہ ہمارے سکھ صاحبان پالم پور سے تشریف لائے۔ اور اپنی اخلاقی جرات سے [illegible]

کہا۔ کہ "لاؤ شدھی کا پرشاد"۔ چنانچہ مہاشہ یشپال جی نے انہیں دیا اور انہوں نے کھا لیا۔ جہاں ہم اپنے سکھ بھائیوں کی اخلاقی دلیری کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں ہم کو اپنے اُن آریہ بھائیوں اور پالم پور کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بزدلی پر سخت افسوس ہے۔ کہ باوجود تعلیم کا بے بہا خزانہ اپنے پاس رکھنے کے بھی ان کے اخلاق کی یہ حالت ہے۔ اسی لئے ہمارا یہ خیال پختہ ہوتا جاتا ہے۔ کہ دھرم شکشا کے بغیر اخلاق کی درستی باوجود تعلیم کے ہرگز نہیں ہوتی۔

اس کے بعد سب بھائی مہاشہ یشپال جی کو ہمراہ لے کر پالم پور کی طرف روانہ ہوئے۔ آگے آگے پہاڑی باجہ نرسنگھے بج رہے تھے۔ نقارہ بجتا جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے اوم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے یشپال جی کا جلوس بھجن کیرتن ہوتے ہوئے جا رہا تھا۔ راستہ میں بہت سے آدمی جلوس دیکھنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ انتظار کرتے ہوئے گئے کہ سنسکار نہ دیکھ سکے۔ یہ جلوس سدھ پور عیسائی گرام سے بھجن کیرتن کرتا ہوا اور وہاں ٹھہر کر اپدیش کرتا ہوا پالم پور شہر میں پہنچا۔ تماشائیوں کا عجیب اژدہام تھا۔ چونکہ آریہ بھائی بھوکے اور سفر سے بیاکل ہو رہے تھے۔ اس لئے زیادہ ٹھہر نہ سکے۔ ۳ بجے جا کر آرام پر پہنچے۔ جہاں سب نے ... کر پریتی بھوجن کیا۔ اس کے بعد کچھ وشرام کر کے پالم پور سماج کے سپتاہک جلسہ میں شریک ہوئے۔ وہاں بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مہاشہ یشپال جی نے عیسائی مذہب ... [illegible]

صاحب نے ظاہر کیا۔ کہ جو لوگ انجیل کی تعلیم کا
سہارا لے کر ترقی کے متلاشی ہیں۔ وہ سخت
غلطی پر ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا
عیسائی مذہب کے اندر فرقہ بندی کا زبردست
پرچار ہے۔ اور اس وقت ایک سو ستر یا زیادہ فرقہ
ان میں موجود ہیں۔ جس کے باعث ستیہ پرش
انجیلی تعلیم سے دن بدن برخلاف ہوتے جاتے
ہیں۔ کیونکہ انجیل کی تعلیم سائنس اور عقل اور
قانون قدرت دونوں کے بالکل برخلاف ہے
عیسائیوں کا آپس کا برتاؤ بالکل خراب ہے
ان کے اندر دشمنی اور بدی اور آپس کی
نکتہ چینی اور تمام برائیاں موجود ہیں
انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے چند ایک مثالیں
پیش کیں۔ اور بتلایا کہ پادری صاحبان اُن
ملازمان اور اپدیشکوں کو ملازم رکھ لیتے
ہیں۔ کہ جو دغا۔ فریب اور جھوٹھ سے کام
لیں۔ اور جھوٹھی ڈائریاں لکھ کر مشن کے
ہیڈکوارٹر میں بھیجیں اور سچائی سے دور بھاگنے
والے ہوں۔ ان تمام حالات کو ظاہر کرتے
ہوئے سامعین سے درخواست کی کہ وہ ہمیشہ
ان گندم نما جو فروش صورتوں سے بچیں۔ چونکہ
وقت کم تھا۔ اسلئے انہوں نے اپنا لیکچر بند کیا
پھر ان کے ختم ہونے کے بعد ہمارے رہنما
پنڈت دھرم دیو جی کا شدھی کے بارے میں
بڑا سارگربھت لیکچر ہوا۔ مہاشے جی نے منو جی
مہاراج کے شدھی کے ادھیکار سے بہت سے
شلوک سناتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ
آریہ سماج کا یہ نیا کام نہیں ہے۔ اور بہت
سے زمانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ ہر
زمانہ اور وقت پر شدھیاں ہوتی رہی ہیں
اور بند برادری کی موجودہ شدھیوں کا
ذکر کرتے ہوئے پہاڑ نواسیوں کو بھلی بھانتی
درشا دیا۔ کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ

رشی دیانند کا اُدیوگ نشٹ نہیں جاوے۔ یہ
ویاکھیان بڑا ہی دلچسپ تھا۔ جو لوگ سنسکار
میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ان سب کو
سنسکار کی مہماں ورشٹی ہی گئی۔ اور بعد بھجن اور
آرتی کے وہیں سے مہاشے لیش پال جی کی
برات سجائی گئی۔ اور حاضرین کو نمنترن
دیا گیا کہ وہ اُن کے وواہ سنسکار میں جو اس
رات تھا شامل ہوویں۔ برات ان کے گاؤں
کو جاتی تھی۔ مہاشے جی گھوڑے پر سوار تھے
اُن کے گلے اور سر پر پھولوں کی مالا پڑی
ہوئی تھیں۔ آگے آگے باجہ بج رہا تھا۔ اور اس کے
پیچھے مہاشے جی کی سواری تھی۔ اُن کے ساتھ
ہی بھجن منڈلیاں ہری لیش کا گائن کرتی جاتی
تھیں۔ خلقت کا ہجوم ساتھ تھا۔ اس موقعہ
کو غنیمت سمجھ چند غریب پہاڑی عورتوں نے بھی
گانا شروع کیا۔ ایک طرف حجام مہاشہ جی
کو شیشہ دکھلا رہا تھا۔ تو دوسری طرف
دروب حسب رواج پہاڑ سبز گھاس جو شبھ
موقعوں پر دیا جاتا ہے ایک آدمی دے
رہا تھا۔ عجیب سماں تھا۔ گویا لاکھوں کا ہجوم
ٹوٹنے لگا۔ ہمارے دھارمک پریمی بھائی
پنڈت بھگوان داس جی ان غریب پہاڑیوں
کو لاگ تقسیم کرنے لگے۔ اور جب سامرتھ
انہیں دان دیا گیا۔ اور برات کا جلوس
بڑی بھاری حاضری کے ساتھ پالمپور نگر
سے گذرا۔ اس قدر حاضری کی تھیں تعلیم یافتہ
اور نا تعلیم یافتہ قسم کے سجن شریک تھے
اور کبھی کسی امیر اور بڑے سے بڑے
ادھیکاری کی برات کے ساتھ نہیں ہوئی
ہوگی۔ دیسی لوگ انہیں خواہ کسی نظر سے
دیکھیں مگر رشی دیانند کے اُپکاروں کو کون
بھول سکتا ہے۔ بھجن کیرتن کرتے ہوئے
سب بھائی اردگرام میں پہونچے۔ اور جاتے

ہی کنیا نے پدھر کو سیو کیا۔ اور یگیہ منڈپ
میں بیٹھا۔ ودھی پورک آسن آدی
دینے کے پشچات وواہ سنسکار کی کارروائی
شروع ہوئی۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ
عین وواہ کے وقت شریمتی الیشہ دیوی
کو جن کا کہ پانی گرہن سنسکار ہونا تھا بخار نے
آگھیرا۔ تاہم سنسکار ودھی انوسار تمام وواہ
کی کرت کرائی گئی۔ اور ۱۲ بجے رات یہ سنسکار
سماپت ہوا۔ ور اور کنیا کی جو جو پرتگیائیں
تھیں۔ انہیں بڑے ہی واضح طور پر شریمان
پنڈت دھرم دیو جی نے عام پبلک کے روبرو
ور اور کنیا سے کہلوایا۔ اور کہا کہ وہ
اس پر کاربند رہیں گے۔ اور انہوں نے ہر
طرح سے اُسے سویکار کیا۔ مہاشے لیش پال
جی کی ساس اور مہاشے دھرم داس جی
اُن کے سسر آدی نے کنیادان کرتے ہوئے
ایک گائے بھی انہیں دان دی۔ اور آخر کو
بھجن منڈلی نے اپنے منوہر بھجنوں سے
سامعین کو جن کی تعداد رات کے ۱۲
بجے تک تین چار سو کے لگ بھگ ہوگی
آنند کیا۔ گاؤں کے ہی چند نوجوان مہاشیوں
نے ہارمونیم پر گانے کا شوق ظاہر کیا۔ کہا گیا
کہ ایشور وندنا کے بھجن گاویں۔ مگر ان کے ایشور
بھجن بھی عجیب ہی تھے۔
وہ
تو چلی جار او ہا پیاری رمجھا پیٹروں کی
پاٹیور باجے چھن چھن چھنن!
اتیادی انہیں اس سے روک دیا گیا
پھر ایک رام ودیا بھائی نے ایک سارنگی
پر جو وہ بھرے لائے تھے بھجن گایا۔ اور
ساتھ ہی شدھی کی درخواست کی۔ ایک
ہی کیا دو تین اور بھائیوں نے کہلا بھیجا۔
کہ ہمیں شدھ کیا جاوے۔ ان تمام کو سماج
کی اور سے یہی جواب دیا گیا۔ کہ وہ باضابطہ

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیوے۔ بعد ہ سے فراغت پا اور مبارک باد دیکر سب بہائی اپنے بہائیوں سے بغلگیر ہوکر اُسی وقت اپنے اپنے گہروں کو روانہ ہوئے ۔ اور مہاشے ایشر پال جی ۔ نے سہاپتی بہ دوا و سنسکار پر مبلغ دو روپیہ پنڈت جی کو اور مبلغ ایک روپیہ وید بہجا ۔ فنڈ کو دان دئے ۔ یہ سنسکار اس جہالت سے بہرے دیش میں سب سے پہلے ہوا۔

بہلوجی بخلاف الفت کے ان کی پوری بہلائی کب ممکن ہے ۔ مگر انت شکر ہے ۔ کہ مخالفت درمیان اور آربنہ میں نہیں ہوئی ۔ کنفو لعہد ہیں کہ جسے ہم مبارک سمجہتے ہیں ۔

آریہ بہائیو ! کیا تمہیں یہ موٹی سی مثال یاد نہیں ۔ کہ جب ایک ہاتھی گلیوں سے گزرتا ہے ۔ اُس کے پیچہے سینکڑوں کتے بہونکا کرتے ہیں ۔ مگر وہ اُس کے بل کو ابہو نہیں کر سکتے ۔ اور ہاتھی اپنے بل کو جانتا ہوا ۔ اپنے گمبہیر بہاؤ سے چلا جاتا ہے ۔ پس آریہ سماج روپی ہاتھی کے آگے نانا پرکار مت متانتر روپی اور ایسے وہ تمام پرشش کہ جو باوجود آریہ نام دہاری ہونے کے ہند و قوم کی پکار مچانے والے اور در اصل ہند و قوم کے دشمن خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں خواہ نا تعلیم یافتہ ۔ اگر آپ کے راستہ میں سدراہ ہوں تو آپ کو اپنے گمبہیر دہرم بہاؤ کا اور رشی کے سونپے ہوئے ہین نہیں ویدوکت رن کا دہیان رکہنا چاہئے ۔ اور اپنے فرض کی ادائگی میں پرماتما کا بہروسہ رکہتے ہوئے لگے رہنا چاہئے ۔ اس لئے اے دہرم سالہ سماج کے سبہاسدو ! اور کانگڑہ سماج و پالمپور سماج کے ہتیشیو یدی آپ کو اس کاریہ کے کرنے میں ذرا بہی کسی قسم کا گشٹ

ہی پہونچے تو اُسے بخوشی برداشت کرو لیونکہ آپ نے کوئی ادہرم نہیں کیا ۔ پتیقد کرنا ہمیشہ بہادروں کا کام ہوا کرتا ہے ۔ اور پس خوردہ کہانے والے جو ہوتے ہیں ۔ اُنہیں تم جانتے ہی ہو ۔ دوم قسم اقسام

ویدک دہرم کا سیوک

ٹہاکر داس چودہری خزانچی آریہ سماج دہرمسالہ

آریہ سماج بٹالہ کے سالانہ جلسہ کا برتانت

یہہ جلسہ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ آکتوبر ۱۹۰۴ء کو نہایت دہوم دہام اور بڑی غیر معمولی کامیابی سے سماپت ہوا ۔ جلسہ سے پیشتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے اجلاس پر جو کہ ستمبر میں ہوا تہا ۔ مہاتما منشی رام جی سے شامل جلسہ ہونے کی پرتگیا لی گئی تہی ۔ اور نیز شریمان برہمچاری نتیانند جی ۔ شریمان پنڈت گنپتی شرما جی سے بذریعہ خطوط رنیے پورو ک نویدن کر کے اُن سے اقرار شمولیت جلسہ کرا لیا تہا ۔ تنہا آریہ پرتی ندہی سبہا کی سیوا میں بہی لوگیہ اُپدیشک بہیجنے کی درخواست کی گئی تہی ۔ جلسے قریباً ایک ہفتہ پہلے سے ہی شریمان سوامی یوگیندر پال ۔ شریمان ماسٹر درگا پرشاد جی ۔ شریمان پنڈت دہرم دیو جی بٹالہ تشریف لے آئے تہے ۔ پرسہ مہاشیوں کے منوہر دیاکہیان موزخہ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ کو ہوئے جن کے ہر ایک لیکچر میں اوسط حاضری تین سو ہوتی رہی ۔ ۲۲ ۔ اور ۲۳ کو بعد اختتام لیکچر مولوی اللہ دتا وغیرہ نے چند اعتراضات

کئے ۔ جن کے معقول جواب سوامی یوگیندر پال جی نے دئے ۔ ۲۵ ۔ اکتوبر کی رات کی گاڑی میں شریمان پنڈت گنپتی جی ۔ اور ۲۶ کی نون کو شریمان برہمچاری نتیانند جی تشریف لائے ۔ اُکت مہاشیوں کے آگمن کی تتہی ۔ معلوم نہیں تہی اسلئے سٹیشن پر سماج اُن کا استقبال نہ کرسکی انیو سماج کے ادہکاریان اُن سے کشما کے خواستگار ہیں ۔ سماج منڈپ کے سجانے کے لئے لالہ مولا مل جی بہاگسو سے ۲۵ ۔ اکتوبر کو آگئے تہے ۔ جو اپنے کام میں بڑی سرگرمی سے مشغول رہے ۔ تاریخ جلسے کچہ دن پیشتر لالہ برج لال سکرٹری سناتن دہرم سبہا بٹالہ کی سیوا میں نوٹس دربارہ شاستر ارتہ اُن کی اچہیا انوسار بہیجا گیا تہا ۔ جو کہ اُنہوں نے سویکار کر کے اپنے پنڈتان ۔ پنڈت اُلا پرشاد آدی کو بلوا بہیجا ۔ جس سے کہ شاستر ارتہ کی پوری امید بندہ گئی ۔ اور شہر کے لوگوں کو جلسہ سے خاص دلچسپی ہو گئی ۔ ۲۸ ۔ اکتوبر کو قریباً ۳ بجے شام کے نگر کیرتن ریلوے سٹیشن سے شروع ہوا ۔ بہجن منڈلیاں ۔ بہاون پور ۔ بہوآسپور ۔ گورداسپور ۔ امرتسر ۔ سری ہرگوبند پور ہری لش گائن کرتی جا رہی تہیں ۔ اُپدیشک ہیں ۔ سوامی یوگیند ۔ پال ۔ لالہ رنجیت رائے ۔ پنڈت پورنانند ۔ لالہ فقیر چند ۔ لالہ حاکم رائے ویدک دہرم کا سندیہ لوگوں کو سناتے جاتے تہے ۔ ابہی بہجن منڈلیاں چکری بازار میں پہنچے ہو کر گندہ بڑے بازار تک نہیں پہونچی تہیں ۔ کہ بارش شروع ہو گئی ۔ جس کی وجہ سے گڑبڑ ہو گئی ۔ اور لوگ منڈپ کی طرف بہاگے ۔ پرنتو بہجن منڈلیاں بہاون پور و دہرم پور اسی او ستہا میں بہجن کیرتن کرتی ہوئی قریب ۵ بجے کے منڈپ میں پہونچیں ۔ چونکہ بارش رو

ہوا کے تیز ہونے سے چاندنیاں بھیگ گئیں
نہیں۔ [illegible] سی کل سامان خراب ہونے
کے ڈر سے اُتار لیا گیا۔ اسباب کے سنبھالنے
اور سامان کی حفاظت کرنے میں باہر سے آئے
ہوئے بھائیوں نے بہت سی سہایتا دی۔ ۱۱ بجے
تک برابر بارش ہوتی رہی جس سے بٹالہ
سماج کے ادھیکاریوں کو بڑی تشویش پیدا
ہوئی۔ لیکن پرماتما کی دیا سے آسمان کھل گیا
اور آندھی بند ہوگئی۔ اس سے بے فکر
ہو کر سبھاسدان آریہ سماج بٹالہ منڈپ میں
سو گئے۔ کہ علی الصباح کام شروع کریں گے
۶ بجے پنڈت گنج لال منڈپ میں کام کرانے کے
لئے گئے۔ وہ جاکر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ چاندنیوں
کی رسے کٹے پڑے ہیں۔ چاندنئیں گری پڑی
ہیں۔ جب سب نے ایسی حالت دیکھی تو سب
مایوس ہوگئے۔ کہ چاندنئیں جن پر دو دن خرچ
ہو گئے تھے۔ تین گھنٹہ میں کس طرح لگیں گی
لیکن کل بھائی پنڈت گنج لال کے پرشارتھ
سے اکٹھے ہوگئے۔ اور چاندنئیں ایک گھنٹہ
کے اندر اندر پھر ویسی کی ویسی کھڑی ہوگئیں۔
اس کام میں آریہ سماج بٹالہ پنڈت گنج لال جی
لالہ مولامل و دیگر ممبران آریہ سماج ہائے [illegible]
[illegible] گر۔ سری ہرگوبند پور کا مشکور ہے۔ کہ انہوں
نے اس کام میں ہمیں بڑی سہایتا دی۔ کل بھائیوں
کی کوشش سے سارا سامان و سجاوٹ منڈپ
درست ہوگیا۔ اور ۲۹ کی کارروائی شروع
ہوئی۔ ۷ بجے ہون ہوکر ۷½ سے ۹ بجے تک
بھجن ہوتے رہے اس کے پشچات ۱۰ بجے تک
شریمان ماسٹر درگا پرشاد جی کا پرچار تھا اور
[illegible] سرمن ہوا۔ اور سوامی یوگیندر پال جی
کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ جس کا بڑا اچھا اثر پڑا

(باقی آیندہ)

آریہ سماجک خبریں

ہم سے بہ مشتہر کرنیکی درخواست
کی گئی ہے کہ :-
سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور
کی تیاریاں گذشتہ اتوار سے
بڑی سرگرمی سے شروع ہوگئیں
موجودہ ادھیکاری وسبھاسدان
اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں
ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور ہر طرح
سے کوشش کی جارہی ہے۔ کہ اُتسو
گذشتہ سالوں کی طرح دھوم
دھام سے منایا جاوے۔ بیرون پنجاب
کی آریہ بھائیوں کو مثل سابق بڑے
اُتساہ اور پریم کیساتھ شریک جلسہ
ہونا چاہئے۔ اور رعایتی ٹکٹوں کے
سرٹیفکٹ حاصل کرنیکے لئے ڈاکٹر
چرنجیو جی سکرٹری سماج کو جلد مطلع کرنا چاہیے

مفصلات کی بھجن منڈلیوں
کو ۲۵ کی دوپہر تک پہونچ جانا ضروری ہے
تاکہ وہ نگر کیرتن میں شریک ہو سکیں
گذشتہ جنرل اجلاس میں آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کے موقعہ پر جو مفصلات
کی سماجوں کی پرتی ندھی ناراض
و مایوس ہوکر گئے تھے اُن کی سیوا
میں بالخصوص نویدن ہے کہ وہ اوشیہ
پدھاریں۔ ورنہ لاہور کے موجودہ
ادھیکاری و سبھاسدان کا اُتساہ
بھنگ ہوگا (وچ)

کراچی سے سکرٹری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ
مشہور بدزبان سادھو آلارام سناتنی اُپدیشک
مہرشی دیانند اور آریوں کو اپنے لیکچر میں
برملا بُرا بھلا کہنے کے جرم میں مقدمہ دائر ہے
شری مہاشے آریہ وکیلوں اور بیرسٹروں
سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں
کہ اگر کسی اور جگہ آلارام پر مقدمہ دائر ہوا ہو
تو وہاں کے آریہ پرش اُن کی مفصل کیفیت
سے ان کو جلد مطلع فرمادیں۔ جہاں تک ہمیں
معلوم ہے۔ ریاست کوٹ [illegible] سادھو صاحب
جرمانہ کی سزا پاچکے ہیں۔ اور اُن [illegible] [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک سال کے لئے جیلک کا حکم ہوا تھا۔ اُس سے پیشتر بھی سزا یاب ہو گئے تھے۔ جس کی کیفیت کئی سال ہوئے آریہ درت میں شائع ہوئی تھی۔

نگینہ سے مہاشے ام سروپ جی سکریٹری آریہ سماج اطلاع دیتے ہیں کہ مباحثہ نگینہ حصہ اول چھپ کر طیار ہے۔ جن مہاشیوں کی درخواستیں پیشگی موصول ہوئی تھیں۔ اُن کے نام روانہ کیا جا رہا ہے۔ قیمت ۵/ مع محصول ڈاک ہے مہاشے موصوف سے مل سکتا ہے۔

ونہر سالہ آریہ سماج کے عہدہ داران کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ لودھی رام جی پردھان۔ لالہ نہال چند اُپ پردھان۔ لالہ ہرنام داس جی سکرٹری۔ لالہ ہرکشن داس جی اُپ منتری لالہ ٹھاکر داس جی خزانچی۔ لالہ لچھمن داس جی اُپ خزانچی۔ لالہ لال چند پُستکادھیکش۔ لالہ گنگا رام جی و لالہ مولا مل جی ممبران انترنگ سبھا

مانڈلے سے مہاشے دوارکا داس جی سٹور کیپر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ اینڈ ایل کمپنی و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا برہما سوچنا دیتے ہیں کہ برہما پرتی ندھی سبھا کے اُپدیشک ... سب پرشا ... سبھا کے اُپدیشک نہیں رہے۔ اُپدیشک ... سے استعفیٰ دیکر اُنہوں نے ایک دفتر میں ملازمت کر لی ہے برہما پرتی ندھی سبھا کے لئے ایک یوگیہ اُپدیشک کی بہت جلد ضرورت ہے۔ درخواستیں پہونچ جانی چاہئیں۔ تاکہ جنرل میٹنگ میں پیش ہوسکیں۔

اٹک میں پنڈت آتما رام جی اُپدیشک نے ۲۶۔ اکتوبر کو سجا طری دو سو صغر سنی کی شادی پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

موزنڈہ سماج کے منتری مہاشے آتما رام جی کی کنیا کا نام کرن سنسکار پنڈت برہمدیال جی لالہ رامچند داس جی و لالہ دربارام جی نے کانپور سماج سے پدھار کر کرایا۔ کنیا کا نام ودیاوتی

رکھا گیا۔ اور ایک روپیہ دان دیا گیا۔

شیرکوٹ سے منتری آریہ سماج حکیم بنسی لال جی پردھان آریہ سماج کی بیوقت موت پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ حکیم جی بڑے پرشارتھی اور اعلے کریکٹر کے آریہ پرش تھے آپ کی بے وقت موت سے سماج کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ پرماتما پس ماندگان کو شانتی دیں۔

کوٹ علیی خاں۔ آریہ سماج کے پردھان لالہ گنگا رام جی کے پوتے کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ گروکل کو ایک روپیہ ودیا پرچار کو ایک روپیہ دان ملا

ٹھٹھ ندہ آریہ سماج میں جو فساد کلچر ڈووں نے مچا رکھا تھا۔ وہ رفع دفع ہو گیا۔ عدالت سے سماج کا قبضہ بحال رہا۔ اب سماج کے جلسے باقاعدہ آنند پورک ہوتے ہیں۔ جملہ خط وکتابت لالہ جیرام جی منتری آریہ سماج تار بابو فورٹ ڈی ٹی ایس کے نام ہونے چاہئیں۔

مردان بتاریخ ۱۴۔ اکتوبر لالہ چرنجیو جی نے رسالہ نمبر ۸ میں "مرتیو اور اُس کا بھے" پر ایک مدلل اور موثر ویاکھیان دیا۔ لیکچر سماپتی پر مہاشے بلونت سنگھ مہاشے کلونت سنگھ مہاشے جسونت سنگھ مہاشے پورن سنگھ۔ مہاشے درشن سنگھ۔ مہاشے مہنت سنگھ۔ و مہاشے کرم سنگھ جی

اشتہار

٢٩/١٧ ٣٠/١٦

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس و ارزاں مل سکتی ہیں خط وکتابت بنام پروپرائیٹر اپرانڈ یا ہوزیری فیکٹری ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑے معتبر کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہے جن اصحاب کو ضرورت ہو منگا سکتے ہیں۔

ورکیلئے کنیا کی ضرورت

۳۱/۱۶

ایک شخص مسمی ویدی دتا آریہ دوکان دار پیشہ بیوپار گندم وغیرہ ہزاروں روپیہ کا۔ عمر تخمیناً ۳۲ سال۔ اردو۔ ہندی بھاشا سے واقف قوم اروڑا اسٹیشن ... ضلع منٹگمری ایک ایسی کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۶ سے ۲۰ سال تک کچھ علم سے واقف نیک چال چلن ہو۔ ذات کی قید کوئی نہیں۔ مفصل حالات خط وکتابت کے ذریعہ دریافت فرماویں۔ اگر کوئی آریہ بھائی الیشور کا پیارا سیوک کے حالات سے واقف ہو۔ تو اس نیک کام میں سہایتا دیکر تمام عمر کے لئے احسان مند کریں

الملتمس

آریہ بھائیوں کا سیوک ویدی دتا آریہ دوکاندار

ورکیلئے کنیا کی ضرورت

۳۰/۱۶ ۴۴/۱۶

عمر تقریباً ۳۵ سال ذات جٹ سکھ (دھنگوڑا) پیشہ ڈاکٹری۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار۔ جائیداد معقول علاوہ زمین و جاہات کے ہر قسم کی بیماری وغیرہ سے آزاد کنیا کی عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو

الملتمس

ہری چند ہیڈ اسسٹنٹ پٹن نمبر ۵ چھاونی راولپنڈی

مہاتما منشی رام جی

کے لیکچر چھپکر طیار ہیں اور لیکچروں کی ...

...ات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کاریکا کا مع الفاظ و ترجمہ اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۔۔۔

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور مقاصد کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت مل سکتی ہے حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ مذہب ہے - متوازی کالم ہر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح و محققین یورپینہ علماء کی اضافانہ رائے درج ہیں۔ حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

اسلامی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے - ہر دو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۴۸ صفحہ قیمت مجلد ۔ ۸ر

اپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔
(۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپ نشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف و مصنفین (۵) کل اپ نشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۱۶۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

الشور درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی - اے پروفیسر آریہ کالج ملتان - جس میں جگہ جگہ وید و کتب پرانی نقل ہیں۔ قیمت ۴ر

سعدن التہذیب - یعنی انگریزوں سے ملنے کے قاعدے - سرکار دربار - سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت نیوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۔ ۶ر

مختلف ستیہ دھرم و ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سودھ گنیہ - نانک شاہی - اوداسی - گنج بخشی - رام لائی - ستھرا شاہی - گوبند سنگھی - نرملے - ناگا - بابالالی - پران ناتھی - سادہ سنت نامی - ستونرائنی - رام سنیہی - ستونیہ وادی - شرھا رامی - نانک - چاڑکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے - حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۱ر

نوٹ - اس قسم کے بہت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ ورش فلاسفی - یونانی فلاسفی قیمت ار بدھ کا مختصر جیون قیمت ار تمباکو یورپین محققین و ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ار:

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمن پرنتھوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ وہ کرپا کرکے منگوالیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاویگی۔

ویدک توحید - پرمیشور کی شناخت قیمت - سو کا	۱ر
فرق ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	۔
آریہ تہذیب پانی ۱۰۰	۲ر
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت پانی ۱۰۰	۸ر
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰	۔

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ۔
قیمت مجلد ۔

اشتہر ضروری

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مفت بلا ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے و جنتری مع فہرست دیگر بالتقسیم کرتے ہیں
المشتہر ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردوارہ لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کلیات الکھ دھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھ دھاری نمبر ا حکمت لیفری و عملی کیمیا نمبر ۲	۔
" نمبر ۲ علم الٰہی	۔
" نمبر ۳ - الہامیوں کی خیال افعال	۔
" نمبر ۱۵ - تہذیب الاخلاق	۱۲ر
" نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم و جان	۔
" نمبر ۲۰ - پرورش و تربیت اطفال نمبر ۲	۔
" نمبر ۲۱ - فنا و اسے الکھ دھاری	۔
" نمبر ۲۲ - صحت جسمانی و نفسانی	۔
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	۔
" نمبر ۳۰ موت اور اسکے بعد کے حالات	۸ر
" نمبر ۳۳ - شناستھو تجربی وغیرہ	۔
" نمبر ۳۴ - حکایات و روایات	۔
" نمبر ۳۹ دوح ملیتی	۵ر
" نمبر ۴۰ - تجارت و صنعت و ایجاد	۔
" نمبر ۴۸ - شغل مزاج بیلتی	۔
دھانا تیاگی	۔

نوٹ - دس روپیہ دس سے زیادہ کی خرید کو معقول روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا - الکھ پبلک کی قدر دانی پہ ہمارے سلسلہ کے باقی رسالے بھی زیر طبع

چھاپکر بسم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برھمچریہ گروکل آشرم و گرھست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری خراجات دستیاب کرانے کا بذریعہ اسیوسئیٹ بھارت انشیورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کروگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجائے گی۔ اس فنڈ میں داخلہ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطائیگی و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند مینیجر دیکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک یتنترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	[illegible]
یجروید بھاشیہ	[illegible]
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۲/۸
ستیارتھ پرکاش	[illegible]
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	[illegible]
سنسکار ودھی	۱/۸
نرکت	۱/۰
اشٹا دھیائی مول	۱/۸
آریہ بھوینے	۲/۳
پنچ مہایگیہ ودھی	۰/۱

سنسکرت واکیہ پربودھ	۰/۳
ویوہار بھانو	۰/۳
شاستر ارتھ فیروز آباد	۰/۱
وید ورودھ مت کھنڈن	۰/۳
سوامی نارائن مت کھنڈن	۰/۱
بھرانتی نوارن	۰/۱
ویدانت دھوانتی نوارن	۰/۱
میلہ چاندا پور	۰/۱
شاستر ارتھ کاشی	۰/۱
آریہ اودیش رتن مالا	۰/۱
گوکرونا ندھی	۰/۱
بھرم اچھیدن	۰/۱
انو بھرم اچھیدن	۰/۱
ہون منتر	۰/۱
سو منتویہ امنتویہ پرکاش	۰/۱
سو یکار پتر	۰/۱
ویدانگ پرکاش سمپورن	للعہ

پانچروپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۲/۳
ثبوت تثلیث وید	۰/۴
ویدانت دھوانت نوارن	۰/۳
سندھیا منظوم اردو	۰/۱
سندھیا نثر	۰/۱
گنجینہ بھجن	۰/۸
قادیانی مت درپن	۰/۱
سنگیت رتن پرکاش	۰/۴
آریہ ورت کا عروج	۰/۱
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۰/۱

مخزن اسرار حصہ اول	
حصہ دوم	
حصہ سوم	
سدا چار پربودھ	
پھول	

ناگری ٹائپ

ایک اشٹیرہ ستری کی یاترا قیمت مجلد	
پر بھوشن پرکاش	
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	
برہمچریہ مجلد	
ستری دھرم نیتی	
دیش ورن پرکاش	
گنجینہ بھجن	۰/۱

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا دکپڑا لنگی۔ ٹپکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لال ہی اے مینیجر کالکتھ مینو فیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسمیں کانگڑہ کی پر فضا سرزمین پر رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کا نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے۔ قیمت مجلد ۱/۸

راجکماری ایک لغریب ناول ہے جسمیں عیسائی مذہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقاید کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق دیتی ہے قیمت بھی بھرو پیا چرتر یہ ایک ناول ہے جسمیں ہندو بہروپیوں میں عشقیہ ساز و نیاز اور ظاہر بناوٹی کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور سوشل سبق دیا گیا ہے

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے مع محصول ڈاک ۴ روپیہ / طالبعلموں سے ۳ روپیہ }

ہر ایک سے پیشگی

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۹ نومبر

دھرم ویر کی یادگار

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا مع ایک چھپا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور سوامی دھرم پتی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کی ایک ایک جلد ان میں موجود ہونی چاہئیں۔ اور متمول آریہ اور دھرم بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اور یتیموں کو بچانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھراج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور لکھی جائیں۔ خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پانچ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو پندرہ فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس - مصنفہ ماسٹر ... ہندی اس گرنتھ میں پورانک تعادل کو لیکر دکھلایا گیا ہے کہ اسکے پوران بارہویں تیرہویں صدی میں بنائے گئے اور یہ کہ ہردوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے ... شنیوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو مضبوط کیا ہے۔ قیمت صرف ۶/

ویرانگنا - استریوں کے چرتر۔ مترجمہ شریمتی امرت کلا ... ۲۵ کے قریب ... ویرانگنا اور ستی دھرماتما استریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶/

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے مترجمان پنڈت رودردت نے یہ ... تیار کیا ہے قیمت ۳/ منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائیے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے۔ جس میں بھارت کی وکھیات ودوشی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسدھ کاریوں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ اِن جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے عملی وعلمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف منجملہ اُن جگت وکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ دروپدی۔ سنیوگتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جہانسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے راجیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمباد۔ گارگی دیاگولکیہ کا سمباد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمباد۔ لکھ کر مصنف نے برہمن دیویوں کے برہم گیان کا پریچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے اِن بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے۔ لیکن سب سٹ کے خریدار کو ۸ میں بیچا جاتا ہے۔

سندی ایڈیشن۔ ایک جلد چھپکر تیار ہے قیمت ۱۰ ر

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اُن داستانوں کو مطبوع کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک وجیہ بھاؤں کے بگاڑنے کا سبب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاووں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو عبرت انگیز و دلچسپ داستان بنا کر پڑھنے والے صاحبوں کے ہاتھوں میں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیو برت لال جی۔ نے پرلیمر اودھا ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ دیش کنیا کے آنے نیتی جان چانک کے کامیاب ہونے شہنشاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگستھنیز یونانی دوت کا آنا۔ دوستانہ طور پر صلح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا رکشنا سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگستھنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۴۸ صفحہ قیمت ایک آنہ (۱)

(۲) سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وواہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگ نکلنا وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳)

(۳) حیرت انگیز واقعات۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں بادل کی اولاد ہونے اور اُن کے سورت امل کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱)

(۴) مہربانو۔ نوشیرواں بادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۸ رکے ہیں چاروں خریدنے سے ۷ لیا جاوے گا۔ درخواست خریداری بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پوجیہ دیو کی زندگی بقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی ہردلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اِس قدر زیادہ اشاعت [illegible] پائی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر یورپین دانشمند [illegible] بن گئے۔ وہ کلیان دھرم ہے۔

جو مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں [illegible] چھپی اور یوروپ ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے [illegible] میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کی دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ دنیا کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے۔ حضرات [illegible] صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں [illegible] دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم کی [illegible] ہونے کے علاوہ یہ دراصل علم اخلاق۔ بے تعصبی در عالمگیر مذہب کی کتاب ہے۔ آپ نے اِس کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت کی داد دی ہے۔ اُس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے [illegible] ۲۲×۱۸ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱ [illegible] سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (ستیہ برت لال درمن)

ملنے کا پتہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر بھگت مولی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں بینتوں دشعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے ایک الجوب تحفہ ہے قیمت ۴ر علاوہ محصول ڈاک مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ... مطبوعہ ۴ مگھر سمت ۱۹۶۱ مطابق ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء شکروار شہر جالندھر نمبر ۳۲

واقعات و عقائد پیش کے

تبت کا صلحنامہ بھی عجیب صلحنامہ ہے۔ یہاں خوشبو لے دیا نے بیچ گئے۔ مشن کے سپاہیوں کے لئے تمغے ہی تجویز ہو گئے۔ اخبار پایونیر کی رائے میں یہ برٹش پالیسی کی بڑی بھاری فتح ہوئی۔ لیکن صلحنامہ ابھی پیکن کی ہوا کھا رہا ہے۔ اور چین کے بادشاہ کی والدہ اجرے دجو واقعی مالک سلطنت ہے اس صلحنامہ میں ہر جگہ بجائے تبت کے چین کا لفظ لکھا جانا چاہئے تھا۔ لیکن اس سے فائدہ کیا۔ سرکار برطانیہ نے ایک کاغذ پر تبت والوں کے دستخط کرائے ہیں اور اب اُس گیدڑ کے پروانہ کو ہاتھ میں لیکر وہ روس کو تبت کے معاملات میں دخل دینے سے روک سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ کہ جس کی لاٹھی اُسکی بھینس آج تک ویسا ہی صحیح ہے۔ جیسا کہ اُس زمانہ میں تھا جسکو وحشیانہ زمانہ کہا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ سے بڑھ کر اسوقت کوئی ہندوستانی رئیس ہندوستانیوں میں ہردلعزیز نہیں ہے۔ آپ امسال کوہ دارجیلنگ پر رونق افروز رہے ہیں مع مہارانی صاحبہ کے ۱۶۔ نومبر کو کلکتہ پہونچے ہونگے جہاں دیسی رؤسا کی طرف سے اُن کی عزت میں خاص جلسے ہوں گے۔ جس ہمت مردانہ سے مہاراجہ صاحب بہادر بڑودہ خوشامد کو لات مار کر اپنے دیش والوں کے برے بھلے میں شریک ہوئے ہیں۔ اُسکے لئے اُن کی جسقدر عزت کیجاوے تھوڑی ہے۔

بہادری کیساتھہ اخلاق کا بڑا بھاری تعلق ہے۔ یورپ میں مردہ لاشوں پر سے جو کچھ نقد وغیرہ برآمد ہو بہیشہ جنگ کی غنیمت سمجھی جایا کرتی ہے۔ لیکن جاپانیوں نے اسطرح کی غنیمت کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ روسی سپاہیوں اور افسروں کے جو اجرات گھڑیاں سنہری تمغے یا زیور۔ نقد۔ نوٹ۔ چک۔ سگار کیس یہاں تک کہ ریزگاری اور پیسے تک بحفاظت روسی کیمپ میں پہونچائے گئے۔ اس جنگ نے ظاہر کر دیا ہے کہ ایشیا کے لوگ کیسے با اخلاق ہو سکتے ہیں غلام ہندوستان کو اپنا اصلی اخلاق دکھانے کا کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ ورنہ اس کے اندر ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن سے بڑھکر بہادری اور خوش اخلاق کا ثبوت دنیا میں کوئی نہیں دے سکتا۔ لیکن گنگی گیا نہا کے ... رکیب نچوڑے

ریل کی سڑک یورپ میں کل دنیا سے زیادہ بنی ہوئی یورپ کی کل ریل کی سڑکوں پر سنہ ۱۹۰۱ء کے خاتمہ تک ۵۵ ارب سے زیادہ خرچ آ چکا ہے۔ حالانکہ باقی کل دنیا میں صرف ۴۸ ارب سے کچھ زیادہ خرچ آیا ہے اور اگر اس میں سے امریکا کو خارج کر دیں تو افریقہ اور ایشیا کے حصہ میں بہت تھوڑا خرچ آوے گا لیکن اگر ایک مرتبہ چین بیدار ہو جاوے تو شاید کل یورپ اُس کی ریل کی سڑکوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ لیکن اس کمبھ کرن کو جگاوے کون

امیریکا کی ریاست اوحیو کے شہر ٹولیڈو کی میونسپلٹی نے ایک قانون بنایا ہے۔ جسکی رو سے شرابی کو اُسیوقت ایک ہاتھ سے کھینچنے والی گاڑی میں بٹھلا کر سارے شہر کی گشت کرائی جاتی ہے۔ تاکہ شرابی کی حالت دیکھکر لوگوں کو عبرت ہو۔ اسپر شرابیوں نے یہ چال چلی کہ دن کا پینا موقوف کر کے رات کو بدمست ہو نے لگے اب میونسپل کاونسل حیران ہے۔ کہ رات کو پھرانے سے اصل مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ اگر دن کو جب ملزم کو ہوش آجاوے۔ تو اس کو سیر کرانا گویا خود خفیف ہونا ہے اب میونسپل کاونسل کی عقل چکر میں ہے کہ اس معمہ کو حل کیسے کریں۔

سنا خبر آئی ہے۔ کہ حضور لارڈ کرزن صاحب والیسرائے ہند ۲۶۔ نومبر کو لنڈن سے ہندوستان کی طرف روانہ ہو نگے۔ لیڈی کرزن اب مرض سے نجات سمجھی جاتی ہیں۔ گو ماروحہ اب تک سخت کمزور ہیں اور طاقت رفتہ رفتہ آ رہی ہے۔

میکاڈو شاہنشاہ جاپان کے جنم دن پر جاپان نے امسال خصوصاً بڑی شرح سے خوشیاں منائی ہیں اور کیوں نہ مناتے جبکہ وے سمجھتے ہیں کہ جاپان کا سارا عروج اسی ایک شخص کی بدولت ہے میکاڈو کی پرستش جاپانیوں کے ملی مذہب کا ایک حصہ ہے۔ اور جاپانکا غرور کیا جاتا ہے۔ یہی انکی فتح کا زبردست نشان ہے۔

نیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس کیساتھہ جو ہندوستانی دستکاری کی نمائش ہو گی اسکا انتظام امسال زیادہ تر خوبی کیساتھہ ہو گا۔ سو فیٹ اونچا ایک مینار بنیگا جسپر برقی روشنی ہو گی۔ دونوں طرف دو کمرے فی ۱۳۰ فیٹ لمبا اور ۶۰ فیٹ چوڑا ہونگے جسمیں پانسو سے زیادہ چیزیں آ رہیگی۔ عورتوں کی دستکاری خاص حصہ میں دکھلائی جاینگی۔ ایک خاص لیکچر ہال بنایا جاویگا جسمیں کہ قوانین صحت۔ سائنس۔ دستکاری۔ زراعت اور تجارت وغیرہ کے متعلق مضامین پر خاص لکچر سلسلہ وار ہونگے۔ جن میں بعض نمایشی اشیاء پر تفصیل وار بیان ہو گے دیسی صنعت کے دیکھنے کا یہ بہت عمدہ موقع ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ایسے موقع کو تمول ہندوستانی ہاتھ سے نہ دینگے۔ اور اس نمائش سے اپنے لئے خاص فائدہ حاصل کرنیکی کوشش [illegible]

شاہنشاہ ولیم والئے جرمنی بھی ہرفن مولا ہیں۔ آپ شکار کو گئے تھے۔ وہاں کل جماعت کے آپ ہی پادری بن گئے۔ اور خود دعا پڑھائی۔ اس خبر کو بعض انگریزی اخباروں نے بطور ایک عجوبہ کے لکھا ہے۔ میجر والدیو لیس ممالک متحدہ میں انسپکٹر تھے۔ اُن کا قاعدہ تھا۔ کہ دن بھر مقدمات کی تفتیش کے بعد رات کو تنہا کے بعد بھوجن کرتے اور پھر تلسی داس کرت رامائن کی کتھا کرتے اُن کے جملہ ماتحتوں۔ خدمتگاروں وغیرہ کے مقدمات سے تعلق رکھنے والی جملہ اشامیاں اسمیں [illegible]

ہوتیں۔ اس وقت پولیس - اور ملزم اور ساہوکار میں کوئی بھید نہ ہوتا۔ نشکار اور الیشور کی عبادت کا کوئی بھی تعلق ویدک دھرم کے پیروؤں کو معلوم نہیں ہوتا لیکن جس مذہب کی بنیاد ہی نشکار کھیلنے والے پیغمبروں پر ہو اور جس مذہب میں خدا تعالےٰ کیلئے انسانی قربانی کا ہونا بتلایا جاوے۔ اُس کے پیروؤں میں یہ عمل آنچہ پر جنگ نہیں سمجھا جا سکتا۔

جبکا وواہ اُسیکا پہرہ ملک فرانس میں جب رومن کیتھولک عیسائی مذہب رائج تھا۔ تو رومن کیتھولک سنتوں کے نام پر گلی کوچوں کے نام رکھے جاتے تھے اب لامذہبی کا زور ہے۔ اسلئے رومن کیتھولک سنتوں کے نام ہٹا کر اب لامذہبی کے اُستادوں کے ناموں پر گلی کوچوں کے نام رکھے جا رہے ہیں۔

علیگڈھ کالج میں عربی کی پڑھائی کیلئے گورنمنٹ نے خاص امداد فرمائی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ پروفیسر تو عربی کا یورپین ہو۔ اور اُسکا اسسٹنٹ مسلمان۔ یہ عجیب شرط ہے جس سے بہت اچھے مسلمان نکلیں گے۔

سنسکرت کی ترقی کیلئے ہندوؤں کو بھی اسی طرح پر خاص مدد دینے کا منشاء نواب لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے ظاہر فرمایا تھا۔ لیکن الہ آباد یونیورسٹی کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر حضور ممدوح نے فرمایا کہ ہندوؤں نے اُن سے مدد لینے کے لئے کوئی آمادگی نہیں دکھائی۔ اگر یہ غیر آمادگی آلسیہ دستی کا نتیجہ ہے تو مجھے افسوس ہے۔ لیکن اگر ہندوؤں نے یہ سمجھ کر سرد مہری دکھائی ہے کہ یوروپین کی معرفت سنسکرت کی ترقی واقعی ترقی نہ ہوگی۔ تو میرے دل میں اُنکی عقل کیلئے کچھ عزت پیدا ہوگی۔ کیا آنریبل مدن موہن مالوی کی سنسکرت یونیورسٹی کا سکیم آپ کی مراد تو نہیں پوری کریگا۔

دلائی لامہ صاحب تبت سے بھاگے پھرے جبکہ اُنہیں لاسا میں موجود رہکر اپنے پیروؤں کو آفتوں سے بچانا چاہیے تھا۔ اب سنا گیا ہے۔ کہ حضرت چین کے دارالخلافہ پیکن میں رونق افروز ہیں۔ میری رائے میں ایسے بزدل کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اب لاسا میں قدم رکھکر ان لوگوں

پر حکومت کرے جنہیں کہ ضرورت کے وقت اُسنے ترک کر دیا

فیشن کی لہر یورپ میں بڑی تیزی سے چل رہی ہے تمباکو کی برائیاں معلوم ہونے پر بھی لاکھوں آدمی باوجود سمجھ دار ہونیکے منہ سے دھواں نکالنا نہیں چھوڑنا چاہتے۔ ایسے شخصوں کے لئے فرانس کے پدارتھ ودیتاؤں نے ایک خوشبودار سگار بنائے ہیں۔ جن سے کہ تمباکو والا نقصان نہیں پہونچتا۔ لیکن کمیٹی حفظان صحت نے اسپر بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ اسکے اجزا دوسرے طور پر مفر صحت ہیں۔ بجائے قائمقام تلاش کرنے کے برائی کو یکلخت ترک کر دینا ہی مناسب ہے۔

پرانی باتوں کو حقیر مت سمجھو! جسوقت امساک بارش کے وقت آریہ پرش ہون پر زور دیتے ہیں۔ اُسوقت نیم تعلیم یافتہ انگریزی دان ہنس دیا کرتے ہیں۔ اور اُسپر مضحکہ اُڑایا کرتے ہیں۔ لیکن حسب ذیل خبر کو پڑھکر سب آمنا و صدقنا کہدینگے۔ امریکا کے اخبار نیویارک ٹربیون نے لکھا ہے۔ کہ اس ملک کے جنگی افسروں نے جنگ روس و جاپان غور سے مطالعہ کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ جب کبھی ایسی سخت لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں گولوں کی زیادہ بارش ہوئی ہو اُسیوقت بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک کے ساتھ سخت بارش ہوئی ہے۔ ہمعصر موصوف کا خیال ہے کہ توپ۔ بندوق۔ اور دیگر آگ چھوڑنے والے ہتھیاروں کے چلانے کا بلا واسطہ نتیجہ ایسی بارشیں ہوا کرتی ہیں۔ اسکو یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی میں بھی ایسے قدرتی واقعات پیش آئے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ آگ کے ذریعہ سے چاروں طرف دھواں پھیلنے کا نتیجہ بارش ہوتی ہے۔ تو اس سچائی سے گویا گریز کیا جاتا ہے۔ کہ روگ ناشک اور سگندھت پدارتھوں کے جلانے سے عمدہ بارش ہوتی ہے جس سے اناج وغیرہ اعلیٰ قسم کے پیدا ہوں۔

فرانس کی پارلیمنٹ میں بھی جسکا نام چیمبر آف ڈیپوٹیز ہے، انگلستان کی پارلیمنٹ سے کچھ کم نظارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ انگلش پارلیمنٹ لپا ڈگی تک کی نوبت پہونچ جاتی ہے۔ تو اسکے مقابلے میں فرانس کی چیمبر میں بڑے بڑے ذی رتبہ وزیر لہولہان ہوتے ہیں

حال میں وزیر صیغہ جنگی کچھ تقریر کر رہے تھے کہ سپوٹن صاحب ممبر چیمبر نے ان پر حملہ کرکے گھونسوں سے اُنکے چہرے کی وہ گت بنائی کہ لہولہان ہو کر جنرل انیڈرے صاحب زمین پر گر پڑے۔ ایسی تمثیلوں کو پیش کرکے ہمارے ولیش کی مذہبی سوسائٹیوں کو ممبر اپنی شانتی کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں لیکن اُنکو یاد رکھنا چاہیے کہ دنیاوی تحریکوں اور سچے دھرم میں فرق یہی ہے کہ دھرم کے اندر سے حیوانیت بالکل خارج کی گئی ہے۔

شملہ کالکا ریلوے پر اب تک ایک کروڑ روپیہ خرچ آ چکا ہے۔ اور ریلوے لائن کو شملہ بازار تک لیجانے کے لئے لاکھوں اور چاہئیں۔ لیکن تاہم اب تک راہ ٹانگوں کے ذریعہ سے جاتی ہے۔ اور وقت کا بھی کوئی حرج نہیں ہوا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ روپیہ کسی دیہات کے باشندوں کی آمد و رفت کی سہولت کے لئے خرچ کیا جاتا۔ لیکن گوروں کے تھوڑے سے آرام کے مقابلے میں غریب ہندوستانی رعایا کی کون پروا کرتا ہے۔

عیسائیوں نے ایک سوامی دھرمانند نامی پہاڑنسے ہیں۔ جن سے عیسیٰ کی مدح کے گیت گوائے جاتے ہیں چنانچہ اُن کی تقریروں کی بنیاد پر لارڈ ریڈسٹوک صاحب آنریری مشنری نے لنڈن کے سپکٹیٹر اخبار میں تین مضامین درج کرائے ہیں لارڈ موصوف سوامی صاحب کو جنم سے ایسے اعلیٰ ذات کا ہیں کہ برہمن بھی اُنسے بہت نیچے ہیں۔ برہمن سے اونچی کوئی بھی ذات ہندوستان میں نہیں سمجھی جاتی۔ پس برہمن سے اونچی تو کوئی اتی شودر ہی ہو سکتا ہے میں نے اس سوامی دھرمانند کا پہلے کبھی نام نہیں سنا۔ کیا عجب ہے کہ جس طرح پر تھیا صوفسٹوں کو گوٹ ہومی لال سنگ مل گئے تھے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کو برہمنوں سے بھی بہت اونچے پد پر بیٹھے ہوئے مشنری ہوا کی دھرمانند مل گئے ہوں۔ یہ صاف ہے کہ اسوقت کئی لوگ نوین ویدانتیوں کے ہمہ اوست کے مسئلہ کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لارڈ کرزن کی تعلیمی کمیشن کا اصلی مقصد

لارڈ کرزن نے جو تعلیمی کمیشن بٹھلایا تھا۔ اُسے خاص نتائج پر پہونچایا تھا۔ اُس کا اصلی مقصد بہت کم آدمیوں نے سمجھا ہے۔ لیکن حال میں ہی والیرائے ہند کی کونسل کے سابق ممبر مسٹر ٹامس ریلے صاحب نے ایک مضمون ایک عیسائی مشنری اخبار کے اندر چھپوایا ہے۔ جو کہ اِس مقصد کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ اُس مضمون میں ریلے صاحب نے بڑا زور اِس پر دیا ہے کہ نئے یونیورسٹی ایکٹ کا نتیجہ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئیے کہ ہندوستانیوں کے کھولے ہوئے پرائیوٹ یا امدادی سکولوں یا کالجوں کے ساتھ عیسائی مشنریوں کے کھولے ہوئے سکول اور کالج بھی بند ہو جاویں۔ صاحب موصوف کا کیا خیال ہے۔ کہ معمولی ہندوستانی تو درکنار جو تعلیم یافتہ ہندوستانی بائیبل سے منکر اور اس کی کہانیوں کا سائینس کے ہتھیار سے کھنڈن کرنا سیکھ چکے ہیں اُن کے لئے خصوصاً عیسائیت کی تعلیم پر زور دینا چاہئیے۔ عیسائیوں کے مختلف فرقہ بندیوں کی کمزوری اور مضبوطی دونوں کا بیان کر کے صاحب بہادر خاتمہ پر خلاقی تعلیم پر زور دیتے ہیں۔ اور اُس تحریر کے دوران میں لارڈ کرزن کی تعلیمی کمیشن کے اصل مقصد کو صاف کر جاتے ہیں مسٹر ٹامس ریلے لکھتے ہیں:" نئے قانون سے جن اخلاقی نتائج کی امید کیجا سکتی ہے۔ اُ نبیر میں کچھ الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ حالات موجودہ میں ہندوستان کا ایک کامیاب کالج محض پڑھائی کا کارخانہ اور اُس سے زیادہ نہیں ہے۔ انگریز پروفیسر اپنے طلباء سے لیکچر کے کمرے کے سوا اور کہیں نہیں ملتا ہے۔ کالج کے افسروں کو معلوم نہیں کہ اُن کے آدمی کہاں بود و باش رکھتے ہیں اور پڑھائی کے گھنٹوں کے علاوہ اُن کے چلن کی وہ کوئی ذمہ واری نہیں لیتے۔ اس ضروری شاخ مضمون پر اپنے ہندو رفیقوں کے ساتھ بحث کرتے ہوئے میں نے بعض اوقات اُنہیں اس امر کے ماننے پر رضامند نہیں پایا۔ کہ انگلستان کی یونیورسٹی کا آدرش ہندوستان میں کبھی پورا ہو سکتا ہے۔ وے اپنی روائیتوں پر ہی فخر کئے بیٹھے ہیں۔ اور وے اپنے لڑکوں کی اخلاقی تربیت کو انگریزی اور عیسائی ہاتھوں میں دینے میں تامل کرتے ہیں۔ لیکن ان آدمیوں کے ساتھ ہمارا بہت کچھ ساجھا ہے۔ جسطرح کہ ہم دیکھتے ہیں ویسے ہی وے بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ جماعہ مجلسی ترقی کا نتیجہ ہندوؤں کے گرہستہ میں خاص تبدیلی کا پیدا کرنا ہوگا۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ اُن کا اثر اپنے ہم وطنوں پر زیادہ مضبوط ہو جاویگا اور مفید بنایا جا سکیگا۔ اگر یونیورسٹی سسٹم کو اِسطرح تبدیل کیا جاوے کہ اُن کو اُن کے نوجوانوں کی اخلاقی تربیت میں انگریزوں کیسا تھ زیادہ تر نزدیکی کا رشتہ دیا جاوے "۔ یہ اقتباس مطلب کو واضح کر دینے کے لئے کافی ہے۔ لارڈ کرزن نے گہری نگاہ سے دیکھا۔ اور اس نتیجہ پر پہونچے کہ تلوار کے دباؤ سے ہندوستان کو قابو میں رکھنا مشکل ہے تعلیم شروع ہو چکی ہے۔ اِسکے پرواہ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر گورنمنٹ اپنے جملہ کالج بند کر دیوے تب بھی اسوقت ہندوستانیوں کے اندر تعلیم کا اِستقدر شوق پیدا ہو گیا ہے۔ کہ یہ سلسلہ اعلیٰ تعلیم کا جاری رہیگا۔ جب یہ حالت ہے تو سوائے اِسکے اور کوئی صورت برٹش گورنمنٹ کے استقلال کی نہیں ہو سکتی کہ تعلیمیافتوں کے خیالات کو ہی انگلستان یا عیسائیت کا غلام بنایا جائے۔ اسوقت لارڈ کرزن کی پولیٹیکل پالیسی نے امدادی سکول اور کالج تو درکنار جملہ پرائیوٹ کالج اور سکول دجو گورنمنٹ سے ایک پائی کی بھی مدد نہیں لیتے تھے ہی افسران سرشتہ تعلیم کے غلام بنا دئے ہیں۔ اور اگر کچھ عرصہ بعد یہ قانون پاس ہو جاوے کہ جو کالج کم از کم انگریزی زبان اور فلسفہ کے پڑھانے کے لئے انگریز پروفیسر نہ رکھیگا۔ اُسکا تعلق یونیورسٹی سے نہ رہیگا۔ تو کونسا کالج ہوگا۔ جو اس حکم کی عدولی کا حوصلہ کر سکے۔ اور انگریز پروفیسر کے کالج میں داخل ہوتے ہی کیا پرائیوٹ کالجوں کا یا ہی نہ ہٹ جائیگی۔ کیا کسی ہندوستانی پروفیسر یا پرنسپل کا بھی دباؤ انگریز پروفیسر کے برابر ہو سکیگا جب دماغ عیسائیت کے غلام بن گئے تو پھر کیا آریہ سنتان کی کوئی ہستی رہ سکیگی۔ ان وجوہات پر میں نے مدت سے غور کیا ہوا ہے۔ اور اسلئے اپنی دہرم کی حفاظت کے لئے جس دہرم سے بڑھ کر ایک آریہ کی کوئی بھی جائداد نہیں ہو سکتی۔ اپنے سناتن ویدک دہرم کی حفاظت کے لئے مجھے ضروری معلوم ہوتا تھا کہ اپنے پراچین طریقہ پر ودیا درشین کا ستھاپن نیت کیا جاوے اور موجودہ تہذیب کی چمک دمک سے اپنے بچوں کو علیحدہ رکھکر اُنہیں ایسی سادگی میں پرورش کیا جاوے کہ وہ ودیا کو محض ودیا کے لئے ہی حاصل کرنے کے لائق بن جائیں۔ میں اُسی اپیل کو شاید پچاسویں بار دوہراتا ہوں کہ جن پر سنز ہندوستانیوں دجو خصوصاً آریہ سنتانوں) کو یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اُسکا فرض ہے کہ گروکل کو بہت جلد ایسی مالی حالت میں پہونچا دیں کہ یہ باد مخالف کے جھونکوں کی نہ پرواہ کرتا ہوا اپنے چلانیوالوں کی حفاظت میں اُن کی بچوں کی ٹھیک سنسکار میں مدد دے سکے۔

ٹیڑھا جان سنگا سب کا ہو

ہندوستان پر پہلے ڈچ لوگوں نے حملے کئے پھر فرانسیسیوں نے آ دبایا اور خاتمہ پر انگریزوں نے اپنا ڈیرہ جمایا۔ مسلمانوں کے عہد میں پہلے سے ہی یہ غلام بنا چکے تھے۔ بس غلام اور ہندوستانی مترادف الفاظ بن گئے۔ ہندوستانیوں کی بدولت فارس وعرب والوں کو بھی یورپین لوگ حقیر سمجھنے لگے۔ روم کے تجربہ نے اُن کے دلوں میں ایشیائی لوگوں کے لئے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور بھی زیادہ حقارت پیدا کردی۔ چین کیساتھ تعلقات پیدا ہونے پر ایشیا کی ہی سہی عزت بھی جاتی رہی۔ لیکن آٹھ دس ماہ سے دُنیا کے خیالات میں سخت پلٹا آگیا۔ پہلے دس ایشیائیوں کے لئے ایک یورپین کافی سمجھا جاتا تھا۔ سارا ایشیا نیم وحشی تھا۔ لیکن جنگ سے معلوم ہوا کہ ایشیا کی ہمات میں بھی نئے نئے گُن سرایت کر گئے ہیں۔ انگلستان کے برمنگھم شہر میں ڈیوک آف آرگائل نے ظاہر کیا کہ انگلستان کے ہر ایک سکول اور ورکشن گھر میں شانہ سیکھنے کا سامان ہونا چاہئیے تاکہ آیندہ نسلیں بندوق کا ٹھیک نشانہ لگانا سیکھیں۔ جاپان کے حیرت انگیز شانہ بازوں نے سیکھے حالات پڑھ کر سنکر ڈیوک صاحب نے یہ رائے قایم کی ہے کوئی زمانہ تھا کہ ایشیائی مرد عورت سمجھے جاتے تھے لیکن اب انگلستان کے محکمہ جنگی سے فرمان جاری ہوئے ہیں جنکا مطلب یہ ہے کہ ہر سال چار فوجی کپتان یا لفٹنٹ منتخب کئے جایا کریں جنہیں دو سال جاپان میں رکھ کر جنگی تعلیم دلائی جایا کریگی۔ ساری دُنیا کی کاشی لنڈن بگڑ رہا ہے۔ لیکن اب ایشیا کا تخت پھر سے چمکنے لگا ہے۔ کہ یورپین قوم کی سرتاج قوم ضرور سمجھی ہوئی ہو آسکے آیندہ افسران فن جنگ سیکھنے کے لئے جاپان جایا کریں۔ کیا انقلاب ہے!! لیکن وجہ یہ ہے کہ جب تک کوئی انسان اپنے جوہر چھپا سکے رکھے اُسے کوئی نہیں جانتا۔ معمولی انسان ہماری کے اصل اصول سے واقف نہیں ہیں۔ اُن کے لئے زیرو زبر سب کچھ ہے۔ زیر و زبر کچھ نہیں۔ اسلئے گوسائیں تلسی داس جی نے خوب باموقعہ کہا ہے ؎

تیز جب جان سکا سکا ہو + بگر چندر ماگر سنی نہ راہو

خودغرضی انسان کو اندھا کردیتی ہے

جنوبی افریقہ کی ہماری سرکار دولتمدار نے جنوبی افریقہ کی ... نوآبادی کی

یہ بیان کی جاتی تھی کہ ہندوستانی رعایا سے سرکار انگریز کے ساتھ پال کر وگر کی گورنمنٹ ٹھیک برتاؤ نہیں کرتی۔ لیکن انگریزوں نے بوئروں سے ملک ٹرانسوال چھین لیا۔ نواب سرکار دولتمدار کی ہندوستانی رعایا کی ٹرانسوال میں اُس سے بھی بدتر حالت ہے اُسجگہ ہر ایک تعلیمیافتہ ہندوستانی کو بھی کُلی کا خطاب دیا جاتا ہے اور انگریزوں کو اپنے ہندوستانی بھائیوں کی صحبت بالکل نفرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر ٹرانسوال میں رہنے والے انگریزوں کو افریقہ کے اصلی باشندوں سے نفرت ہے۔ اخبار پائیونیر کا ایک نامہ نگار جنوبی افریقہ سے اسی معاملہ پر لکھتے ہوئے صاف الفاظ میں اقرار کرتا ہے۔ کہ خواہ انگریزی گورنمنٹ کی مشہور پالیسی یہی ظاہر کیجاتی ہے کہ اُن کا سب کیساتھ بلالحاظ رنگت وغیرہ کے ایک ہی سلوک ہے تاہم چونکہ رنگدار آدمیوں کے ساتھ برابر کا سلوک کرنے سے خطرہ ہے کہ ہر ایک کام یعنی تجارت۔ زراعت۔ حرفت وغیرہ میں دیسی لوگ یورپین لوگوں کو مات کر دیں گے۔ اسلئے رنگدار آدمیوں سے اُنکے ملک کو مستقل طور پر چھیننے کے لئے ضروری ہے کہ اُن کو بطور وحشیوں کے سمجھا جاوے۔ اور اُن میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ مہذب اور تربیت یافتہ حبشی کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جاوے۔ جیسا کہ ایک وحشی جاہل کیساتھ کیا جاتا ہے۔ میں نے اُس نامہ نگار کے سارے مضمون کو بغور پڑھا لیکن سوائے اسکے اور کوئی دلیل اُسنے پیش نہیں کی۔ میں حیران ہوں کہ اگر ہر ایک علم و ہنر و فن میں یورپین لوگوں کو خوف ہے کہ رنگدار آدمی اُنہیں شکست دے سکتے ہیں تو پھر اُن کی فضیلت کس بات میں ہے۔ اور اگر وہ بہ نسبت جاہل وحشیوں کے زیادہ تر لائق نہیں ہیں تو اُنکا کیا حق ہے کہ وہ وحشیوں کے ساتھ بطور غلاموں کے برتاؤ کریں۔

کچھ انگلستان پر ہی منحصر نہیں۔ یورپ کی تمام قومیں افریقہ کے باشندوں کیساتھ برتاؤ میں ایسا ہی عمل کرتی ہیں۔ اگر ایک یورپین قوم دوسری یورپین قوم کے افریقہ والوں پر ظلم کے پردہ کو فاش کرتی ہے۔ تو اُسکی تہ میں بھی کوئی خودغرضی ہی کام کرتی دکھائی دیگی۔ ورنہ بیچارے حبشی کے برخلاف سب آپس میں اتفاق کر لیتے ہیں۔

خودغرضی کی اس اندھی ... یورپین لوگوں تک ہی ... بڑھکر اظہار ہندوستانی ... ضمیہ یوں سے عورتوں کی لیاقت اور طاقت کی نسبت مس افی رد ... تھیں گھر کے اندر انکے حقوق ... رکھا ہے۔ اور جب یہ خود غلام بن گئے، تو شکایت کرتے ہیں۔ لیکن اُنکی شکایت بالکل بیجا ہے۔ جو شخص اندریوں کو قابو نہیں کر سکتا۔ وہ دوسرے پر حکومت کیسے کر سکتا ہے۔ جو شخص معمولی لذات نفسانی کا غلام بنا ہوا ہے۔ وہ آزاد کیسے رہ سکتا ہے کیونکہ کہ ہمیشہ ہم اپنے گزشتہ اعمال پر سنجیدگی سے غور کریں اور اُنکو آیندہ کیلئے درستی کی طرف رجوع ہونا چاہئیے اسکے کہ اپنی حالت کیلئے دوسروں کو ذمہ وار ٹھہرا کر اُنہیں کوستے۔

جاپان سے اتفاق کا سبق لینا کیا مشکل ہے

جاپان نے آریہ ... ہے بودھ دھرم ... خیالات لئے

کیا آریہ ورت کو اسوقت جاپان سے اچھے سے اچھے سبق نہیں سیکھنے چاہئیں۔ جو کچھ ایک انسان نے کیا اُسے دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے تو ہندوستان کا انگلش قوم سے ہی سبق لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ اُس حالت میں یہ ٹھیک ہو سکتا تھا کہ شاید یورپین لوگوں کے لئے ممکن ہے وہ ہندوستانیوں کے لئے ممکن نہ ہو سکے۔ لیکن جاپان تو خود ایشیائی اقوام سے ہے۔ جو کچھ روزانہ نہانے والے اور ڈھیلی پوشاک پہننے والے جاپانی کر گذرے ہیں کیا وہ ہندوستان کے لئے وہ ناممکن ہے۔ سوچئے! جاپان میں ہندوستان سے کچھ کم اختلاف مذہب نہیں۔ بودھ اور شنتو تو دو مشہور فرقے ہیں۔ اور ان میں بھی بہت سی تفریق در تفریق ہیں۔ ان لوگوں کے باہمی اختلاف مذہبی بھی ہیں۔ لیکن جب جاپان کا سوال درپیش آ جاتا ہے۔ تو سب یکزبان ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ... کے اندر یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے ...

ہی برابر ہونیکی امید نہیں۔ معاملہ سلجھانے کے واقعی ہے۔ اگر الجھن سے نکل سکے۔

آتمک سماچار

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो
कर्मणः। शरीरयात्रापि च ते न
सिद्ध्येदकर्मणः॥ (गीता)

...ہے سے کام کرنا اچھا ہی ہے۔ اسلئے تم ...اپنے فرائض کو ادا کرو۔ کرم کئے بغیر شریر ...یاترا بھی سدھ نہیں ہوتی۔ سنسار کا چکر دن رات ...رہا ہے۔ یہ عظیم چکر کسی وقت بھی آرام نہیں ...کرتی۔ انسان خواہ جاگتے ہوں یا خواب کی سیر ...کر رہے ہوں خواہ گاڑھی نیند میں بے خبر سو ...رہے ہوں۔ زمین اور سورج اور چاند اور نکشتر ...اپنے مقررہ محور پر برابر گھومتے رہتے ہیں ...پل کے لئے کوئی بھی گرہ کھڑا نہیں ہوتا۔ ...گرہوں میں سے ہمارے ہی نظام شمسی میں ...ایک گرہ بھی کھڑا ہو جائے۔ بالفرض اگر ہماری ...زمین اپنی گردش کو بند کر دیوے۔ تو کیا سورج ...اپنا چکر چلنا چھوڑ نہ ہو جاوے۔ اور اربوں انسان ...حیوان ایک دم میں اپنے مادی قالب سے علیحدہ ...ہو جاویں؟ اگر ہوا چلنے سے بند ہو جاوے یا جل اپنے ...رس کو تیاگ دیوے یا ...... لیکن یہ ...سکتا ہے۔ جڑ وستوئیں اپنے دھرم کو تیاگ ...نہیں سکتیں۔ آگ کا دھرم جلانا ہے۔ اس دھرم کو وہ ...نہیں ترک کرتی۔ اسیطرح ہوا۔ پانی اور دھرتی ...بھی اپنے دھرم کا تیاگ نہیں کرتا۔ اور اسیلئے ...سنسار کا چکر نہایت سادہ (باقاعدہ) چلتا رہتا ہے۔ ...انسان جڑ وستوؤں کے نشچت دھرموں پر وشواس ...کر کے اپنے کام اطمینان کیساتھ کر سکتا ہے۔ جب سارے ...جگت کی یہ حالت ہے۔ تو کیا چیتن منشیہ بغیر اپنے ...فرائض کو ادا کئے ہوئے سچے معنوں میں زندہ رہ

سکتا ہے؟ منشیہ کا ہی ایک حصہ اپنے مقررہ فرائض (دھرم) کو نہیں چھوڑتا۔ جڑ شریر اپنی اصلی حالت میں اپنے دھرم پر قایم رہنے کے لئے طیار ہے لیکن اُس کے اندر ایک چیتن پُرش کام کر رہا ہے اور وہ اُسے پرماتما کے مقرر کئے ہوئے نیم سے باغی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن کیا اس کوشش میں وہ کامیاب ہوتا ہے۔ سنسار کا عظیم کارخانہ رُک نہیں سکتا۔ یہ زبردست مشین معہ اپنے جملہ پُرزوں کے بڑا زبردست چکر کاٹ رہی ہے۔ اِسکے دائیرے میں آئے ہوئے ہر ایک چیتن سے تعلق رکھنے والی ہستیوں کو بھی چلنا پڑتا ہے۔ ورنہ مشین کے زبردست پیچ میں اگر ہڈی پسلی تک چکنا چور ہو جاتی ہیں۔ اِسلئے اے انسان! اے چیتن پُرش تو کہاں! بغیر چلے ہوئے اس سنسار میں تو زندہ نہیں رہ سکتا آلسیہ کو تیاگ کر سب سے پہلے بن سیکھ۔ کیونکہ اس جگہ میں یہ نسبت نہ چلنے کے چلنا اچھا ہے۔ لیکن کیا محض چلنے سے کام چل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ بعض اوقات بلا ہوا منشیہ مشین کے مخالف پُرزوں میں اپنے اعضا کو دیکر اُن کی جلد بربادی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اِسلئے شری کرشن دیو سمجھاتے ہیں کہ کرم کرنیکی خواہش سے متحرک ہو کر اپنے مقررہ فرائض کو ادا کرنا ہی انسان کو سنسار روپی چکر کے بھنور جال سے چھڑا سکتا ہے۔ پس انسان کو اپنے بچاؤ کے لئے لازمی ہے کہ اپنے فرض (دھرم) کا پالن کرے۔ وہ دھرم کیا ہے؟ کیا اس دھرم کو سمجھنے کے لئے انسان کو کہیں باہر جانے کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ آتما کے اندر ساکشی ملتی ہے کہ اُس کا دھرم کیا ہے آتما چیتن ہے۔ اور اِسلئے سوچھ روشن۔ مادی جسم جڑ ہے۔ اور اِسلئے دھندلا۔ اندھیرا۔ پرکرتی کی طرف شریر کو مائل ہونا چاہئے۔ نہ کہ آتما کو لیکن انسان یہی اصل اصول کیا ہے؟ آتما نہ کہ پرکرتی۔ پرکرتی کا تعلق اسکے ساتھ وقت سے ہو رہا ہے اور وقت سے دور ... اسلئے جن کرموں کے ذریعہ سے منشیہ پرکرتی کی

غلامی سے آزاد ہو کر روشنی کُل پرماتما کی طرف جا سکے۔ اُن کا مجموعہ ہی جیو آتما کا دھرم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پراچین رشیوں نے برہمہ گیان کو انسان کا سب سے پہلا فرض بتلایا۔ پرماتما پرکاش سوروپ کی طرف چلنے کے لئے ضروری ہے کہ صبح اور شام۔ کام اور آرام کے دونوں وقتوں میں آرنبھ پرماتما کی عبادت کیساتھ کیا جاوے کیونکہ اُس کی عبادت اُس کی نزدیکی کی کوشش ہی انسان کا منزل مقصود ہے۔ اور باقی جسقدر فرائض انسان کے وید آدی ستیہ شاستروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ وے سب اسی اُپاسنا میں محو کرنے کے لئے سادھن ہیں۔ جو پرماتما اہنسا دھرم کا آدھار سچائی اور آزادی کا منبع پاک اور گیان لئے ہے۔ اُس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے انسان کب بیٹھ سکتا ہے۔ جب تک کہ خود اہنسا شیل ستیہ برہمچاری شُدھ ہو کر وگیان کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اسی کی سدھی کے لئے یم اور نیم اسی کی سدھی کے لئے آسن اور پرانایام غرضیکہ دھرم مارگ کی ساری ودیا کیا پرماتما سے ہی یوگ حاصل کرنے کیلئے رشیوں نے مہیا کی ہے۔ اسلئے پریہ پاٹھک گن! آؤ تجربہ کار رشیوں کے قدموں پر بیٹھ کر ہم لوگ اپنے دھرم کو گرہن کرنیکی کوشش کریں۔ اور جڑ کا دلدل کو پرماتما کی کرپا کے مقابلہ میں تچھ سمجھتے ہوئے اور اپنے آپ کو پہچانتے ہوئے اُسی پربھو کی کرپا کے پاتر بننے کی کوشش کریں۔ جس کے وصال سے وہ آنند حاصل ہو سکتا ہے جس کی تلاش میں ہی ہم اگیانی لوگ دنیاوی لذتوں کے غلام بن کر روز بروز زیادہ تر اندھیرے کی طرف جھک رہے ہیں۔ آؤ اس مادی اندھیری زنجیر کو کاٹ دیں۔ تاکہ اپنے اصلی وطن برہمہ دھام کی طرف چل سکیں۔

اوم شم

سچا دھرم عالمگیر ہے

نمبر ۲

ٹھیک یہی حالت اندھیرے - مادہ کے میدان میں بھٹکتے ہوئے جیو آتما کی ہے - امیر ہو خواہ مفلس ذی علم ہو خواہ جاہل ہر ایک انسان اپنے عمل سے بتلا رہا ہے - کہ موجودہ حالت اس کی اصلی حالت نہیں ہے - جنہیں دنیا کی جملہ ثروتیں حاصل ہیں - وے ہی اپنی موجودہ حالت سے چھٹکارا پانے کیلئے ویسی ہی جد و جہد کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - جیسے کہ ایک ننگا بھوکھا منگا - جب جملہ انسانوں کا منزل مقصود اُن کی موجودہ حالت نہیں ہے - تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا اُن کا منزل مقصود ایک ہی ہے یا کہ ہر ایک کا منتہا و کیشیہ جُدا جُدا ہے - اِس اہم سوال کے حل کرنے میں انسانوں کے اعمال ہی ہمارے لئے سب سے بہتر راہبر ہو سکتے ہیں - جن انسانوں کی حالت آتما کے بیمار ہونے کے باعث ایسی گر گئی ہے کہ اُن کے اندر حس کی طاقت ہی باقی نہیں - رہی اُن کو علیحدہ کر کے اگر انسانوں کی حالت پر غور کی جاوے تو صاف دکھائی دیگا کہ ہر ایک انسان اپنی موجودہ حالت سے صرف اس لئے ناخوش ہے - کہ وہ اُسے دُکھوں سے پُر پاتا ہے بقول

نانک دکھیا سب سنسار

کی سچائی کے اندر ایک عالمگیر سچائی بھری ہوئی ہے - بلا شبہ بادشاہ اپنے محلوں کے اندر اپنے ولیعہد کے مرنے پر ویسا ہی دکھی ہوتا ہے - جیسا کہ کسان اپنی جھونپڑی میں اپنے اکلوتے بیٹے کے مرنے پر رنج و غم کے نعرے بلند کرتا ہے - جملہ انسانوں کی اپنی موجودہ حالت سے برگشتہ ہونیکا کارن جب ایک ہی ہے تو اُس حالت کے دور کرنے ہی منزل مقصود کیا ہے ؟ دُکھوں سے چھوٹنا - کیونکہ دکھوں سے چھوٹ کر جیو آتما اپنی اصلی حالت کو حاصل کر لیتا ہے جیسا صاف ظاہر ہوا کہ -

منتیہ مانتر کا اُدیشیہ ایک ہے

سب دُکھوں سے چھوٹ کر اُس حالت میں پہونچنا چاہتے ہیں جہاں پر کہ " न जाय न मृत्यु " نہ بڑھاپا ہے - اور نہ موت ہے - بلکہ دکھ اور سکھ سے علیحدہ جیو آتما آنند دھام میں وچرتا ہے ۔

جب جیو آتما ماتر کا منزل مقصود ایک ہے اور وہ مادہ کے اندر اندر مل نہیں سکتا - کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسی حالت میں انسانوں کو شانتی مل جاتی ہے تو اُس مقصود کیطرف چلنا ہر ایک انسان کا فرض ہے - اور اسی لئے جملہ انسان منزل مقصود تک پہونچنے کی جد و جہد کرتے نظر آتے ہیں - اور راستہ کی تلاش میں سرگردان دکھائی دیتے ہیں -

راستہ کدھر ہے ؟ یہ سوال ہر ایک انسان کی زبان پر ہے اسی لئے تو سنسار میں انیک مت متاثر دکھائی دیتے ہیں - لیکن اس سوال کا شافی جواب کیا کسی کو ملتا ہے ؟ جنکو اس سوال کا جواب مل گیا ہے - وہی شانت ہے ورنہ سب انسان ہاتھ پیر مارتے ہوئے کشمکش کی حالت میں پڑے دکھائی دیتے ہیں - جب منزل مقصود ایک ہے سیدھا راستہ بھی ایک ہی ہو سکتا ہے - لیکن زمانہ حال کی صلح کن سپرٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے - کہ منزل مقصود تک پہونچنے کے انیک راستے ہیں - اور اس لئے کسی کو بھی سیدھا راستہ تلاش نہیں کرنا چاہئے - یہ مسئلہ صحیح ہو سکتا اگر راستہ کی تلاش ان نئے ہر دلعزیزوں کو محض ایک دایرے کے اندر کرنی پڑتی - گو وہاں بھی ایک ہی مقام پر سب کا پہونچنا ذرا مشکل سا نظر آتا ہے - پرنتو کسی ایک مرکز پر پہونچنا منزل مقصود ہوتا - تو ممکن تھا کہ مختلف راستوں سے چل کر بھی اکثر لوگ اُسی مرکز پر پہونچ جاتے لیکن یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ کچھ آدمی مدتوں تک اس مرکز سے داہنیں بائیں ہی چکر کاٹتے رہیں - اور جب تک کہ کوئی دوسرا آدمی نہ پکڑ کر اُن کو اس مرکز کیطرف سیدھا نہ کر دے - اس گردش میں ہی دکھ اُٹھاتے رہیں - اگر انسانوں کا منزل مقصود اس سنسار روپی چکر کے اندر کہیں ہوتا - تب تو یہ ممکن تھا - کہ شاید کوئی آدمی اندھا دُھند چکر کاٹتا ہوا بھی اتفاقاً منزل مقصود تک پہونچ جاتا - لیکن ہر ایک انسان اپنے منزل مقصود کیطرف رُخ کرنا بھی ناممکن امر تھا - لیکن اس سنسار چکر میں تو منزل مقصود ہے ہی نہیں - اُس کا پتہ تو اس سطح پر نہیں لگتا - بلکہ اُس سے اونچے اُٹھ کر اس چکر سے بالکل آزاد ہونے پر اُس منزل پر پہونچنے کا امکان ہے - تب سوائے اس کے کہ سیدھا راستہ تلاش کیا جاوے - اور کوئی چارہ نہیں ہے - لیکن قبل اس کے کہ یہ پتہ لگائیں کہ اُس راستہ کے راہبر کون کون ہو سکتے ہیں - اور یہ نشچے کریں کہ اُن سب میں کامل راہبر کون ہے - ضروری ہے کہ یہ تحقیق کر لیا جاوے کہ آیا علاوہ چیتن جیو آتما اور جڑ جگت کے ان سے اوپر کسی اور ہستی کے ماننے کی ضرورت ہے یا نہیں - یہ مانا کہ بعض ناستک جیو آتما کو مادہ کی ہی ایک خاص حالت مانتے ہیں - لیکن آج کل کے بڑے سے بڑے سائنس دانوں کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے کہ ایک اگمیہ مہان شکتی ایسی ہے کہ جو ہر ایک وستو کے پیچھے کام کرتی محسوس ہوتی ہے - اُس شکتی کا ہر دن اُس عظیم طاقت کے ظہور کی پڑتال ہم پیچھے کریں گے لیکن آگے یہ مان کر چلیں گے کہ ایک انادی اور اننت مہان شکتی ایسی ہے جو ہر چیز کے پیچھے کام کرتی محسوس ہوتی ہے - اسی طرح یہ بھی مان کر آگے چلتے ہیں کہ خواہ جیو آتما مادہ کی خاص حالت کا ہی اظہار ہو لیکن ظاہرا جیو آتما اور مادہ کی ہستیوں میں نمایاں فرق ہے - ایک چیتن اور دوسرا جڑ - ایک میں گیان اور وچار دوسرا میں بالکل ابھاو ہے - محض اس قدر ابتدائی موٹے اصولوں کو مان کر آؤ ! ہم سب انسانوں کی منزل مقصود کا راستہ تلاش کرنے کے لئے لیکن اور قدرتی طور پر جو راہبر پرتیت ہوں اُن سے راستہ کا پتہ پوچھیں - اوم شم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل سماچار

چھوٹے برہمچاریوں کو اب گنگا میں سنان نہیں کرایا جاتا۔ اب پار سال کیطرح کنوئیں پر ہی برہمچاری سنان کرتے ہیں۔ صرف پانچویں اور چھٹی جماعت کے بڑے برہمچاری گنگا سنان کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے شریر ایسے عمل سے جفاکش بن کر مضبوط ہو رہے ہیں۔

چودہ پندرہ برہمچاریوں کو باری باری ڈکام ہو گیا تھا۔ جو گنگا سنان کے بند کرنے سے بند ہو گیا

اب برہمچاری آنند پور وک پٹھن پاٹھن میں لگے ہوئے ہیں۔ اپراتھنہ کال کا اُپدیش ہکیسہ دھیان نے پھر سے باقاعدہ شروع کر دیا ہے۔

گروکل کا پستکالیہ اب بہت اچھا ہوتا جاتا ہے گذشتہ ہفتہ میں تقریباً دو سو روپیوں کی نئی پستکیں داخل ہوئی ہیں۔ اگر وڈیا کے پریمی اچھے اچھے سنسکرت اور انگریزی کے گرنتھ گروکل کے پستکالیہ کی بھینٹ کریں تو یہ پستکالیہ تھوڑے عرصہ میں ہی بے نظیر بن سکتا ہے۔

تبت سے وائد کیشن۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے نایاب نسخے کتابوں کے لایا ہے۔ میرے ایک ہمراہ بھی تبت گئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے وہاں سے چار نسخے خرید نسخے ہاتھ کے لکھے ہوئے بھیجے ہیں وہ نسخے تو پالی زبان میں معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی خاص تبتی زبان میں ہیں۔

ہفتہ گزشتہ میں دو تین سطروں کا ہو بہو فوٹو اخبار میں دیا جاویگا۔ تاکہ جو مہاشے اس زبان کو سمجھتے ہیں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے ان نسخہ جات کے سمجھنے میں مدد دے سکیں۔

گنگا پر پل کشتیوں کا تیار ہو گیا ہے۔ بڑے پلی پر ... راستہ تو رپ دکن کو نے کو جاتا ہے ... سے اوتر کر گنگا کے کنارے کنارے جنیا ... پر

پہونچ کر سیدھی سڑک گروکل کو آتی ہے۔ کنکھل سے لالہ کرشن چندجی بزاز کی دوکان پر گروکل کی نسبت جملہ حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ اکثر گنگا کے پنڈے دیدہ دانستہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے بھی لالہ کرشن چندجی سے ہی کل حالات دریافت کرنے ٹھیک ہوں گے۔

اینٹوں کا بھٹہ جلد تیار ہونیوالا ہے جس کے بعد اینٹیں لے کر برابر ٹھیکہ دار کو روپیہ ساتھ ساتھ دینا ہوگا اس لئے جن سجن پُرشوں نے عمارت کے مختلف کاموں کے لئے سنکلپ کیا ہے۔ وے بہت جلد روپیہ روانہ کرنا شروع کر دیں تاکہ عمارت کا کام جلد جاری کیا جا سکے۔

تھوڑی سی بارش ۱۲ نومبر سے شروع ہو کر ہوئی ہے جس نے نہ صرف جو وغیرہ کی کھیتی کو ہی فائدہ پہونچایا ہے بلکہ خشک موسم کو تر بنایا ہے۔

دنیا کب ہنستی ہے؟

مہادیو اور پاربتی اپنے بیل سمیت جا رہے تھے پاربتی سوار اور مہادیو پیدل تھے۔ جو راہگیر ملتا کھڑا ہو جاتا۔ اور کہتا۔ "دیکھو ہٹی کٹی جوان عورت بیل پر چڑھی ہوئی ہے۔ اور بوڑھے مرد کو پیدل چلا رہی ہے" پاربتی نے عرض کی "مہاراج لوگ مجھ پر انگلی اٹھاتے ہیں آپ چڑھ لیجئے۔ میں پیدل چلونگی" مہادیو نے سمجھایا۔ کہ عوام کی پھبتیوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن پاربتی بضد ہوئی اور بیچارے مہادیو جی نندی ہی پر سوار ہو گئے۔ جو ملتا آنکھیں پھاڑ کر کھڑا ہو جاتا۔ اور کہتا۔ "کیا بزدلی پُرش ہے۔ نازک بدن عورت کو پیدل چلاتا ہے۔ اور خود بیل پر سوار ہے۔ شرم نہیں آتی" پاربتی نے کہا "مہاراج میں بھی بیل پر سوار ہو جاتی ہوں" دونوں سوار ہو کر اب جو ملتا وہ کہتا "معلوم ہوتا ہے۔ کسی سے مانگ کر بیل لائے ہیں۔ جو ایسی بے رحمی سے اس پر دو آدمیوں کا بوجھ لاد دیا ہے" مہادیو نے بہت سمجھایا کہ سنسار کی ایسی ہی گتی ہے۔ چپ چاپ چلے چلو۔ لیکن پاربتی نے پھر عرض کی کہ دونوں ہی پیدل چلیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اب آگے آگے نندی خالی پیٹھ اور اُسکے پیچھے مہادیو اور پاربتی۔ جو ملتا وہ کھڑا ہو کر ہنسنے لگتا۔ اور کہتا کیسے مورکھ ہیں۔ سواری ساتھ ہے۔ تھک گئے ہوں گے لیکن بیل کو خالی پیٹھ چھوڑ کر دونوں پیدل چل رہے ہیں۔ تب تو پاربتی نے صاف کہہ دیا کہ مہاراج اب میں آپ کو تنگ نہ کرونگی۔ سنسار کی اوستھا ہی ایسی ہے اسکو کوئی آدمی خوش کر ہی نہیں سکتا"۔ یہ نتیجہ خیز کہانی مجھے ان سچ کے خطوط اور اخبار کے نیچے بھیجے ہوئے مضامین کو دیکھ کر یاد آئی جن میں ان غلط افواہوں اور تحریروں کی تردید کرنیکی مجھسے استدعا کی گئی ہے۔ جنہیں کہ بعض گمراہ بھائی اپنے بچاؤ کے لئے میرے آریہ سماج سے استعفےٰ کے متعلق پھیلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ آریہ سماجوں نے میری علیحدگی پر جس طرح کا اظہار افسوس کیا ہے۔ اور بہت سے بھائیوں نے بذریعہ تحریر یا جس جس طرح کے جذبات کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر مجھے بھی واقعی ان کے درد میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ لیکن یہ خیال ان بھائیوں کا غلط ہے۔ کہ اگر میں خاموش رہونگا تو اس سے آریہ سماج کو نقصان پہونچے گا۔ یا سچے واقعات پر ہمیشہ کے لئے پردہ پڑ جائیگا۔

باقی رہی غلط افواہوں کی تردید کہاں ان کی تردید کرنے اور اصلی واقعات کو ظاہر کرنے سے کچھ نتیجہ نکلے گی؟ اگر آپ بھائیوں کو یقین ہے کہ میں وہ ہو کہا و بیٹھ کا عادی نہیں ہوں۔ تو آپ کو واضح کر دینا چاہئے۔ کہ میرا ہی تحریر میرے آتما کے بھاؤ کا ٹھیک عکس تھا۔ اگر کوئی قابل رحم گمراہ بھائی یہ مشہور کر کے اپنا دل خوش کر سکتا ہے۔ کہ میں پہلے سید نہ کیے ملنے کیوجہ سے آریہ سماج سے

علیحدہ ہوا ہوں۔ تو کیوں نہ اسکو اپنا دل خوش کرنے دیا جاوے۔ میں کسی بھائی کی دل آزاری کا باعث آپ نہیں بننا چاہتا۔

ہاں ایک غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ افسوس جو میں آریہ سماجوں کے جلسوں میں شریک ہونے سے پرہیز کر رہا ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ میں ان بھائیوں کی سیوا سے منحرف ہو گیا ہوں جنہوں نے کہ میرے ساتھ اپنے آتما دھرم پریم کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں اُن کی سیوا کے زیادہ قابل بننے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور جب برس چھ مہینوں میں کافی آتمک بل حاصل کر لونگا۔ تو انتظامی معاملات کو چھوڑ کر ہر طرح پر اُن کی سیوا کے لئے اُوقف ہونگا۔ بعض بھائیوں نے کمال نیک نیتی سے بذریعہ اخبارات یہ شک ظاہر کیا ہے۔ کہ جب میں آریہ سماج کا ممبر نہیں رہا ہوں۔ تب مجھے گرو کل کے انتظام سے بھی علیحدہ ہونا چاہئے۔ اگر اُن بھائیوں کا یہ خیال ہے کہ میں ڈیٹین کی وجہ سے گرو کل میں بیٹھا ہوں۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ میں اس جگہ بھی اپنی گذشتہ پرتگیا کا بندھا ہوا بیٹھا ہوں۔ یہ کسی سبھا کی ممبری نہیں ہے۔ جس سے محض اخبار میں مضمون لکھکر علیحدہ ہو سکوں۔ ہزاروں کی جائداد میرے سپرد ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں سے بھی قیمتی آتما جب تک اُس سبھا کی طرف سے جسنے مجھے مقرر کیا ہے۔ اور اپنے ریزولیوشن خاص کے ذریعہ سے میری تقرری ہمیشہ کے لئے کی ہے۔ کوئی صاحب باقاعدہ مجھ سے چارج لینے کے لئے نہ آوے۔ میں کس طرح پر یہ سارا سامان چھوڑ کر علیحدہ ہو سکتا ہوں۔ لیکن میرے بھائیوں کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ گرو کل کا ادھشٹاتا کے لئے آریہ سماج کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ اُسکے لئے محض رشی دیانند کے ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہوئے ان سب سدھانتوں کا ماننا ہی ضروری ہے۔ اور میری نسبت آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ میں رشی دیانند کا اس درجہ معتقد ہوں۔ کہ مجھے دیانندی کا خطاب دیا جا سکتا ہے۔

پیارے بھائیو!! دنیا کیا کہتی ہے؟ اسکی پرواہ کرو۔ کس کس کی کس کس پہلو سے تردید کرو گے؟ مجھے یہ سوچ کر شانتی ہے۔ کہ میں نے آریہ سماج کو مزید پارٹی سپرٹ اور گھوراتیا چار سے بچانے اور اپنے خاص بھائیوں کو گرنے سے محفوظ رکھنے کی خاطر آریہ سماج کی ممبری سے علیحدگی اختیار کی ہے اور اسلئے ایک آتما کی شانتی کے مقابلہ میں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ دنیا کیا کہتی ہے؟

منشی رام

سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور کے متعلق ضروری نویدن

اس پتر کے موصول ہونے سے پہلے ہاتھ کا بل چھپ چکے ہیں۔ اسلئے اسکو یہاں جگہ دینی پڑی ورنہ میں پیارے آریہ بھائیو اجبہاں میں گذشتہ ہفتہ میں آپ صاحبان کو یہ بتلا چکا ہوں کہ لاہور سماج کے موجودہ اوتسو کاری جلسہ کو بارونق بنانے کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور اگر آپ صاحبان نے اپنی تشریف آوری اور اُتسا ہ سے مدد دی تو ایشور کی کرپا سے یہ سالانہ یگیہ سمپورن ہوگا۔ وہاں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہزاروں کی تعداد اور اُنہی آریہ کے سارٹیفکیٹ جاری ہو رہے ہیں اور جن اصحاب کو ابھی تک نہ پہونچے ہوں۔ یا جنہوں نے ابھی تک درخواست نہ کی ہو وے کرپا کر کے جلدی ہی اطلاع دیویں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے بفضل سے کئی ایک اور دلکش بھجن گانیوالی بھجن منڈلیوں نے نگر کیرتن میں شامل ہونیکا وعدہ دیا ہے۔ اور برابر کوشش جاری ہے۔ کہ نگر کیرتن اسدفعہ خاص رونق سے ہو۔ اور جلسہ میں امید ہے کہ مفصلہ ذیل اصحاب کے اپدیش و ویاکھیان ہوں گے

پنڈت ستیارام جی شاستری راولپنڈی۔ مہاشے دھرمپال جی بی اے جالندھر۔ پنڈت دیوی دیال جی لالہ دیوراج جی جالندھر۔ لالہ ... ایم اے جالندھر۔ لالہ ... چند جی آریہ مسافر میگزین۔ پنڈت نند کشور جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔ مہاشے بخشی رام جی دینا نگر نواسی۔ پنڈت دولت رام جی اپدیشک پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ اجمیر۔ مسٹر جی ایل گو ونیا۔ اگزکٹو انجنیئر اینڈ کیمسٹ۔ پنڈت گنپتی شرما جی۔ لالہ ہیرالال جی بی اے ڈیرہ دون برہمچاری نتیانند جی۔ سوامی وشیشورانند جی۔ اس کے علاوہ شریمان بابو گھر پاشنکر ایم اے آگرہ نواسی۔ شریمان بابو گھنشیام سندر لال جی پلیڈر مین پوری۔ اور شریمان مہاتما منشی رام جی سے بھی ویاکھیان دینے کے لئے خط وکتابت ہو رہی ہے۔ پنڈت وشنو گمبھیر پرنسپل گندھرو مہا ودیالے دیہ گائین کریں گے۔

جو صاحبان باہر سے تشریف لاویں وہ نوٹ کر لیں کہ سٹیشن سے اُترتے ہی ہمارے والنٹیر اُن کے استقبال کے لئے حاضر ہونگے۔ والنٹیروں کے ہاتھوں میں جھنڈیاں اور گلے میں پٹیاں ہونگی اور سنا گیا ہے کہ ہمارے کا چڑو بھائی ہمارے مہمانوں کو اپنے ہاں لیجانے کے لئے خاص پرئتن کریں گے۔ اسلئے اصحاب میں خاص طور پر احتیاط رکھیں۔ اسٹیشن کے مقابل ہی سپرنٹنڈنٹ استقبالیہ کمیٹی کا خیمہ نصب ہوگا۔ باہر سے آنیوالے بھائی وہاں سے ہو کر اور ضروری ہدایات حاصل کر کے شہر کو روانہ ہوں۔ خیمہ کے آگے دیکھو والی آریہ سماج لاہور کا بورڈ ضرور دیکھ لیویں۔ نیز یہ بھی عرض کر دوں کہ اسدفعہ باہر آنیوالے بھائیوں کے آرام اور آسائش کا خاص فکر کیا جا رہا ہے۔ اور فیملی سمیت آنیوالے اصحاب کے لئے الگ مکان ہوگا۔

سیوک

موہن چند جائنٹ سکرٹری آریہ سماج لاہور وچھووالی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں

گرنتھ صاحب کی تعلیم

نمبر ۳

ایشور اوتار

(کرشن)

یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح سے یہ سنسکار پڑ گئے ہوں کہ سکھ لوگ ایشور اوتار کے قائل نہیں۔ اور پھر انہیں خیالات کے بموجب ہم ہمیشہ بات چیت کرتے رہتے ہوں۔ لیکن اصل حالات کا بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جبکہ ہم ان کے دہرم گرنتھ سے اس بات کا فیصلہ کریں۔ مختلف قسم کے شبد اوتار کے کھنڈن میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پرنتو اس وقت وہ موقعہ نہیں ہے کہ پہلے ان کی سماوچنا کی جاوے۔ گرنتھ صاحب کے اندر رام کرشن۔ نرسنگھ باون وغیرہ اوتاروں کا ذکر ہے۔ چونکہ ایک ہی بار سب کو لینے سے مضمون بہت لمبا ہو جاتا ہے۔ اسلئے پہلے کرشن اوتار کو لیتا ہوں۔ اور پھر بعد دیگرے سب کو لونگا۔ سکھوں کے سب سے پرتھم گورو (جن سے کہ اس مت کا آغاز ہوا ہے) نانک صاحب آدگرنتھ

سہسکرتی (سنسکرتی) اشلوک نمبر ۴ کے اندر یہ اپدیش کرتے ہیں:-

"...कु एको सर्व देवा देव देवतां आ
त्मा आत्मा श्री वासु देवस्य जे को
जाने भेव। नानक ताका दास है सो
ई नरञ्जन देव॥"

یہاں یہ بحث نہیں کہ مذکورہ بالا اشلوک سنسکرت کا ہے۔ یا کیا؟ - اور نہ ہی اس وقت یہ غرض ہے۔ کہ اس پر بحث کی جاوے۔ کہ یہ سی یہ سنسکرت نہیں اور نانک صاحب کو سنسکرت نہیں آتی تھی۔ تو کیوں بے فائدہ سنسکرت کی مٹی پلید کی۔ اس کو پاٹھک گن آپ وچاریں مجھے تو یہی موقع ملا تو خاص اس مضمون پر پھر کبھی مفصل بحث کروں گا۔ اور نانک صاحب کے علاوہ دیگر گوروؤں کو بھی معرض بحث میں لاونگا۔ خیر۔ اب اس وقت اس شبد کے پیش کرنے کا مدعا صرف اتنا ہی ہے۔ کہ نانک صاحب نے کرشن جی کی بڑی تعریف کرتے ہوئے اُن کو سب دیوتوں کا دیو ارتھات پرمیشور قرار دیا ہے۔ اور انت میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو ایسے کرشن کو جانتا ہے۔ نانک اس کا داس ہے۔ اور وہی پرمیشور نرنجن دیو ہے۔

گرنتھ صاحب کے اندر صرف کرشن جی کا نام لیکر ہی ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اُن کی آنکھوں کی۔ اُن کی بنسری۔ سر پر مور مکٹ، ہار، جسودھا کی دہی بھات کھلانے۔ اور گوبردھن پربت وغیرہ کی بابت بھی سب کچھ بھگلا لکھا ہے جیسا کہ پاٹھک گن کو اگلے شبدوں سے پتہ لگ جاویگا۔

چوتھے سکھ گورو رامداس صاحب اپنے سویوں میں مختلف جگہوں پر اُپدیش کرتے ہیں۔

شبد - واہگرو واہگرو واہگرو واہ جی

کمل نین مدھر بین کوٹ سین سنگ سوبھا کہت ماں جسودھا جس دہی بھات کھاہو جی۔ دیکھ روپ اتی انوپ موہ مہا مگ بھئی شبد جھنت کھیل پاہی جی۔

پیت وسن کند سدن پریہ سبت گھٹھ مال مکٹ سیس مور پنکھ چاہی جی۔ بے وزیر بڑے دھیر دھرم انگ الکھ اگم کھیل کیا آپن بھا ہی جی۔

سکھ صاحبان ہمیشہ واہگرو شبد کی بڑی مہما ہے۔ اور وہ اردم وغیرہ ایشور کے ناموں سے بھی بڑھ کر واہگرو شبد کو سمجھتے ہیں کیونکہ اس واہگرو میں چار اکشر ہیں۔ ایک वा دوسرا हि تیسرा ग اور چوتھا रु ہے۔ سکھوں کا اعتقاد سمجھئے یہ واسدیو کا वा اور ہری کا हि اور گوبند کا ग اور رام کا रु غرضیکہ واسدیو۔ ہری گوبند اور رام ان چاروں ناموں کے آدی کے اکشر لے کر واہگرو شبد بنایا ہے۔ آپ نے اس کے جاپ کا بڑا پھل ہے۔ اس واہگرو کی تعریف کرتے ہوئے رامداس صاحب اپدیش کرتے ہیں۔ کہ وہ واہگرو کیسا ہے۔ کمل نین ہے۔ ارتھات اس کی آنکھیں کمل کی سدرش ہیں۔ اور ماتا جسودھا نے اس کو دہی بھات کھلایا۔ پیلے وستر دھارن کئے ہوئے ہیں گلے میں مالا۔ سر پر مور مکٹ ہے وغیرہ وغیرہ ایسے سندر روپ کو دیکھ کر بڑا موہ اتپن ہوتا ہے۔ اس الکھ اگم پرمیشور نے جو کہ بڑے دھیر ہیں۔ اور جن کو اپنے کام کرنے میں کسی وزیر سے مشورہ لینا نہیں پڑتا۔ یہ کھیل اپنی اچھا (مرضی) سے رچ لیا ہے۔ اب آپ خیال فرما دیں کہ اب کیا کسر ہے۔ اس کے بعد ارجن صاحب پانچویں گورو کی بانی

کی پڑتال کیجئے اس میں سے علاوہ موٹ مکٹ اور مرلی منوہر کے گوبردھن پروت گوپیاں کاہن وغیرہ سب کچھ برابر ہوگا۔ ارجن صاحب کا اس کے متعلق جو خیال تھا۔ وہ اُن کی مندرجہ ذیل بانی سے صاف پرگٹ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

۱- ریشی کیش گوبردھن دھاری مُرلی منوہر ہر رنگا۔

۲- موہن مادھو کرشن مراری جگدیشور ہری جی اسر سنگھارے

(۳) بن مالا وبھوشن کمل نین سندر کنڈل مکٹ بین سنکھ چکر گدا ہے دھاری مہا سارتھی ست سنگا لہہ۔ آپے گوپی آپے کاہنا آپے گئو چراوتے بانا

ارتھات وہ جگدیشور کرشن مراری موہن مادھو مرلی منوہر کمل نین ہیں۔ کانوں میں اُن کے سندر کنڈل ہیں۔ سر پر مکٹ ہے۔ سنکھ چکر گدا اور پدم جس نے دھارن کیا ہوا ہے۔ (کیونکہ کرشن کو وشنو کا اوتار مانتے ہیں) اور وہ آپ ہی گوپی ہیں۔ آپ ہی کاہن ہیں۔ اور آپ ہی گئوؤں کو چرانے والے ہیں۔ غرضیکہ اُن کی ساری لیلا چند الفاظ میں مختصر طور پر ورنن کی گئی ہے۔

تیسرے گرو امرداس بھی ایسا ہی اُپدیش کرتے ہیں:-

تن من اتی سوہنا بھیٹیا کرشن مرار ۱۱
(آدگرنتھ صاحب۔ راگ سُوہی کی وار محلہ ۳- وکی پوڑی)

یعنی کرشن مراری کے ملنے سے تن اور من دونوں سُندر ہو گئے۔

اس قسم کے بہت سے شبد گرنتھ صاحب کے اندر خاص گروؤں کی طرف سے ملتے ہیں۔ جن کو بوجہ طوالت میں زیادہ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اب ناظرین کی توجہ دوسرے بھگتوں کے اُپدیش کی طرف دلاتا ہوں۔ اور وہ سب کچھ گرنتھ صاحب کے اندر موجود ہے گرنتھ صاحب کے اندر جو شبد داخل ہیں۔ خواہ وہ کسی کے ہوں سب کو ایک جیسا درجہ ہے کبیر بھگت راگ گوڑی بانی کبیر بھگت شبد ۶۶ آدگرنتھ صاحب کے اندر اس طرح فرماتے ہیں:-

بندرابن من ہرن منوہر کرشن چراوت گئو رے
جا کا ٹھاکر توہی سارنگ دھر موہے کبیرا نام دھرے

اس کا مطلب صاف ہے کہ کبیر صاحب کرشن کی تعریف کرتے ہوئے اس کو اپنا سوامی ٹھاکر ارتھات پرمیشور جانتے ہیں۔ ایسے ہی بھگت نامدیو صاحب فرماتے ہیں:-

دھن دھن اورام بین باجے
مدھر مدھر دُھن انحد گاجے رہاؤ
دھن دھن میڈھ رو ما ولی
دھن کرشن اوڑھے کاملی
دھن دھن تو مات دیوکی
جس گرہ رہیا کملا پتی
دھن دھن بن کھنڈ بندرابنا
جہ کھیلے سری نارائنا
بین بجاوے گودھن چرے
نامے کا سوامی آنند کرے

(آدگرنتھ صاحب راگ مالی گوڑا بانی نامدیو شبد ایک)

اس شبد کا مطلب بھی صاف ہے۔ یعنی ہے کمبل اوڑھنے والے کرشن تو دھن ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ مینڈھے کے بال بھی دھن ہیں۔ جن سے وہ کمبل بنا۔ ہے مات دیوکی تو بھی دھن ہے کہ تیرے گھر میں کملاپتی یعنی وشنو کرشن روپ ہو کر آیا۔ بندرابن بھی دھن ہے جس میں وہ کلول کرتا ہے۔ بین بجاتا ہے۔ اور گوئیں چراتا ہے۔ اور نامدیو کا سوامی ارتھات پرمیشور کرشن آنند کرتا ہے۔

اس کے علاوہ بھگت [illegible]
شبد [illegible]
[illegible]
ہری ہری کرت پوتنا تری
بال گھاتنی کپٹے بھری
سمرن در پدسُت آدھری
گیہیں کنس متھن جن کیا
جیا دان کالی کو دیا
پرنوے نامہ ایسو ہری
جاس جپت بھیے اپدا ٹری
(آدگرنتھ صاحب راگ گوڑی بانی [illegible])

اس شبد کا پوتنا تھا کالی آدی [illegible] لمبی لمبی پوراانک کتھاؤں کے ساتھ [illegible] ہے۔ جنہوں نے بھاگوت کو پڑھا [illegible] اُن کو بخوبی معلوم ہوگا۔ پوتنا استری [illegible] کو مارنے کی نیت سے آئی تھی۔ جو [illegible] ہوئی۔ اور آخر کار کرشن کے پرتاپ سے [illegible] سی مکتی ہوئی۔

کنس کی بابت بھی عام پرسدھ بات [illegible] اور بھاگوت کے اندر درج ہے۔ کہ کرشن [illegible] کنس کو کیسوں سے پکڑ کر پچھاڑا تھا [illegible] وغیرہ۔ سو یہاں نامدیو بھگت اپنے [illegible] میں یہی فرماتے ہیں۔ کہ ہے نامدیو [illegible] کا سمرن کر جنہنے کنس کو کیسوں سے پکڑ [illegible] پچھاڑا اور وغیرہ وغیرہ۔ اور وہ کرشن ہی [illegible]

پس صاف ظاہر ہے کہ وہ کرشن کو پرمیشور کا اوتار مانتے تھے۔ اور اُن کے صدق [illegible] سے بھگت تھے۔ آدگرنتھ صاحب کے [illegible] دسم گرنتھ صاحب میں بھی گوبند سنگھ صاحب نے اس کی بابت بہت صاف لکھا ہے۔ [illegible] کرشن کو اوتار مانا ہے۔ وہ شبد اس [illegible]

اب میں کہوں کرشن اوتار
جیس بھانتی وپ دھرو مرار
پرم پاپ تے ہم ورانی

... ت دوتہ ہیتر سدھانی
... سمدر ہو جہاں
برہما گیو ...
اکال پُرش آکھت سمجھیاں
کہو وشنو کیہ نکٹ بلا ہی
کرشن اوتار دھرو تم جاہی
اکال پُرش کے بچن تے سنتن ہیت سہائے
متھرا منڈل کے وکھے جنم دھرو ہری رائے
جے جے کرشن چرتر دکھائے
دسم بیچ سب بھاکھ سنائے
گیارہ سہس بانوے چھندا
کہے دسم پور بیٹھ انندا"

(دسم پادشاہی گرنتھ صاحب گوو ... مکٹیہ
واکیہ آکرشن اوتار)

گوبند صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب پرتھوی پر بڑا پاپ ہونے لگا۔ برہما اکال پُرش کے پاس کھیر سمندر میں گیا۔ پھر وشنو نے کرشن اوتار متھرا میں دھارن کیا۔ جو جو چرتر کرشن نے دکھائے وہ سب دسم گرنتھ صاحب میں کہہ دئے۔ ایسا ہی گوبند سنگھ صاحب فرماتے ہیں:۔

اس کے علاوہ گوبند سنگھ صاحب کے اور بھی شبد ہیں۔ جن سے کرشن کا اوتار سدھ ہوتا ہے میرے خیال میں جتنے شبد اوپر لکھے گئے ہیں۔ وہ اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ کہ گرنتھ صاحب کی تعلیم کے بموجب کرشن جی اوتار تھے

اتم

سومناتھ آریہ از گروکل بھومی

آریہ سماجک اُنتی کی ایک تجویز

उन्नति

اگر سماجیں اپنے سپتاہک اُتسو بروز اتوار کرتی ہیں جن میں معمولی بھجن وا اُپدیش وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ اس الپ سمے میں جلسہ میں شامل ہونے والے پُرشوں کو بھی بہت کم لابھ ہوتا ہے۔ اور استریں تو ان اُتسووں سے کچھ بھی لابھ نہیں اُٹھاتی ہیں۔ بلکہ اُتسو میں شامل ہونا بھی ان کے لئے بڑا کٹھن ہے۔ اس لئے میں اپنے وچار انوسار جملہ سماجوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اگر ہر روز رات ہی کو مناسب وقت مقرر کر کے مہرشی سوامی دیانند کرت پُستکوں کی یا دیگر اُپنشد آدی گرنتھوں کی کتھا کی جایا کرے۔ تو اس سے سروسادھارن کو بھی لابھ پہونچنے کی پوری آشا ہو سکتی ہے۔ اور کتنا ہی استریں بھی اس سمے پرویشٹ ہو کر اپنی اودیا کو دور کر سکتی ہیں۔ و نیز جن مہاشیوں کا وقت حقہ نوشی: اِدھر اُدھر کی باتوں میں صرف ہوتا ہے۔ اس شبھ کام میں صرف ہوگا اور جن لوگوں کو رات کے وقت فرصت ہوتی ہے اور جو لوگ سوامی کرت پُستکوں کی باریک باریک باتوں کو آپ نہیں سمجھ سکتے۔ اُن کو بہت ہی لابھ ہوگا۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں دیگر مذاہب کی غلط بیانیوں نے شک پیدا کر دئے ہونگے اُن کے شکوک بھی رشی کرت گرنتھوں کو سُننے سے دور ہوتے رہیں گے۔ اور سماجوں میں اس پرکار کا پربندھ ہو جانے سے ہر ایک پُرش کی آتما میں وہ تک بھاو اور ویدک شردھا کا اُنکر اُتپن ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور اگر اُترائین اور دکشنائین کی سماپتی پر شروتا گنوں سے وید پرچار فنڈ میں کچھ دان مانگا جایا کرے تو وہ بڑی شردھا سے دینے کو طیار رہیں گے اور ایسا کرنے سے وید پرچار فنڈ کو بڑی بھاری سہائتا ملیگی۔ اور اس طریق سے اگر کوئی کمزور سماج ہی اپنے ہاں پرچارک رکھنا چاہے تو اُسے کسی قسم کی تکلیف نہ اُٹھانی پڑیگی مثل مشہور ہے کہ جتنے چنے کی لکڑی ایک چنے کا بوجھ۔ اور جب سماجیں ایسا کریں گی۔ تو پرتی ندھی سبھاؤں کو دیگر ودیش ویشانتروں میں پرچار کے پربندھ کرنے کا بہت وقت مل جائیگا۔ امید ہے کہ پرتی ندھی سبھائیں میری اس تجویز پر غور فرما کر سماجوں کو پریرنا کریں گی۔ اور سماجیں بھی میری اس تجویز کے انوسار کام آرمبھ کرنا سویکار کریں گی

اوم شم

راقم

ویدک دھرم کا سیوک بہاری لال بھنڈاری ...
بارہ بنگا ضلع گورداسپور

یہ تجویز کوئی نئی نہیں ہے۔ کئی سماجوں میں اس پر عملدرآمد شروع ہوا۔ مگر مہینہ دو مہینہ سے زیادہ نہ چلا۔ تجویز کیسی ہی عمدہ ہو کیونکہ بغیر عملدرآمد کے کس کام کی۔ ضرورت اس وقت کرم پرادھینتا کی ہے۔ ایڈیٹر

آریہ سماج پونڈری کا چوتھا سالانہ جلسہ

حالات جلسہ سالانہ تحریر کرنے سے پیشتر یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ سماج ہذا اگرچہ شروع ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے متعلق ہے۔ مگر کچھ تو اس وجہ سے کہ ایک مخالفت کے موقعہ پر پنڈت لکھپت رائے وکیل حصار نے ممبران سماج ہذا کی امداد کی تھی۔ اور کچھ اس وجہ سے کہ ایک آریہ سبھاسد کا لڑکا مسمی رام کرشن دیانند کالج میں تعلیم پاتا ہے۔ سماج ہذا نے اپنے دو سالوں کے جلسوں کے موقعوں پر

Haridwar. Digitized by eGangotri

دونوں طرف یعنی آریہ سماج اور کالج پارٹی کے اُپدیشکوں وغیرہ کو مدعو کیا تھا۔ چونکہ ان ہر دو جلسوں میں اپیل مندر فنڈ کے لئے کیا گیا تھا۔ اسلئے اس سال جبکہ جلسہ سالانہ کی تجویز پیش ہوئی۔ تو باتفاق رائے یہ قرار پایا۔ کہ اس موقعہ جلسہ وید پرچار فنڈ کے لئے کرایا جاوے۔ اور اس غرض کے لئے پنڈت مُراری لال شرما جی کو سکندر آباد سے بلایا جاوے۔ اس تجویز کے قرار پانے کے بعد۔ جلسہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ اکتوبر کو مقرر کیا گیا۔ اور پنڈت شمبھو دت جی۔ پنڈت آتما رام جی۔ پنڈت منواری لال جی اُپدیشکان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ و آریہ اُپ سبھا کرنال۔ اور لالہ دوارکا داس وکیل انبالہ۔ پنڈت لکھپت رائے جی وکیل حصار۔ پنڈت آریہ مُنی جی۔ پنڈت امیں چند جی و پرتھوی ناتھ جی اُپدیشکان حصار۔ ماسٹر شادی رام اینگلو سنسکرت سکول انبالہ شریک جلسہ ہوئے۔ علاوہ ازیں ٹھاکر تیج سنگھ سکندر آباد۔ اور لوہانہ سماج کی منڈلیاں شریک جلسہ ہوئیں۔ اور تقریباً ۵۰۔ ۶۰ مہاشے کرنال کیتھل۔ فتح پور۔ صفیدوں۔ نرولہ۔ جیند۔ سینک۔ بہادرپور۔ سالون۔ لوہانہ۔ نگوان۔ شاہ آباد۔ اور دیگر دیہات گرد و نواح سے شامل ہوئے تھے۔

اول روز نگر کیرتن بہت رونق کیساتھ ہوا۔ ۱۶۔ اکتوبر کو ہون یگیہ ہونے کے بعد پنڈت آتما رام جی کا سرمن ہوا۔ پھر پنڈت پرتھوی ناتھ جی کا ویاکھیان ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد دوپہر ٹھاکر تیج سنگھ جی کے چند بھجن ہونے کے بعد دھرم چرچا کا وقت آیا۔ مگر کسی نے کوئی پرشن نہیں کیا۔ اسلئے پنڈت امیں چند جی کا لیکچر شروع کرا دیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت منواری لال نے مختلف موٹے مضامین پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں پنڈت لکھپت رائے جی کا لیکچر ... پر ہوا۔ پھر کچھ بھجن ہونے کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آریہ پُرشوں کی کانفرنس ہوئی جس میں میل ملاپ کے سوا کوئی مضمون پیش نہیں کیا گیا۔

اگلے روز پختہ طور پر معلوم ہوا۔ اور بعد ازاں لالہ رام کرشن طالبعلم نے بھی اپنی زبان سے کہا۔ کہ آج اپیل لالہ دوارکا داس جی کریں گے۔ اور دیانند کالج کے لئے ہوگا۔ اسپر سماج کے سبھا سدوں اور دیگر پُرشوں نے یہ اصرار کیا۔ کہ آج اپیل بموجب فیصلہ انترنگ سبھا وید پرچار فنڈ کے لئے ہونا چاہئے۔ اور لالہ منھن لال جی پردھان سماج ہذا نے ۱۷ تاریخ کے جلسہ کی کارروائی کا پروگرام جو ثبت و دستخط خود طیار کر کے پیش کیا۔ جس میں اپیل پنڈت شمبھو دت برائے وید پرچار فنڈ درج کیا گیا تھا مگر اسپر بجائے اسکے کہ انترنگ سبھا کے فیصلہ اور پردھان صاحب کے پروگرام کی تعمیل کی جاتی۔ لالہ رام کرشن نے پروگرام کو حاضرین کے سامنے چاک کر دیا۔ اور کہا کہ:۔

یہاں کی سماج میں پردھان اور منتری کچھ چیز نہیں ہیں سماج کا کُل کاروبار ہمارے ہاتھ میں ہے اور ہمکو اختیار ہے جو چاہیں سو کریں۔

علاوہ ازیں کچھ نازیبا الفاظ بھی کہے۔ جن کو سُن کر لوہانہ اور ہیرو سنجات کے تمام آریہ پُرش اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آپس میں وچار کرنے لگے۔ بہت دیر وچار کرنے کے بعد یہ تجویز قرار پائی۔ کہ اپنا سماج اور اپنا جلسہ اسی وقت علیحدہ کیا جاوے۔ چنانچہ اسی وقت علیحدہ شامیانہ وغیرہ کھڑا کر کے کارروائی جلسہ شروع کی گئی جسمیں آریہ پُرش اور بھجن منڈلی اور دیہاتی باشندگان کی تعداد کے آ جانے سے حاضری بہت کثرت سے ہو گئی۔ اول کچھ بھجن ہونے کے بعد پنڈت آتما رام جی کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں پنڈت منواری لال جی نے مختلف مضامین پر مختصر سا ویاکھیان دیا۔ پھر بعد دوپہر تیج سنگھ جی کے شریلے اور موثر بھجنوں نے لوگوں کو آکرشت کر لیا۔ پھر پنڈت منواری لال جی نے دھرم اُپدیش دیا۔ اس کے بعد پنڈت شمبھو دت جی نے دیدک زمانہ کے حالات اور اس وقت کے ... کے کرم اور اُپدیش۔ اب اور بھی وغیرہ کا ذکر کر کے آریہ سماج کے سدھانتوں کا ... اور اُن کے پرچار کے نتائج بیان کر کے وید پرچار فنڈ کے لئے بڑے زوردار اور منوہر الفاظ میں اپیل کی۔ اس دن حاضری پانچ سو سے بھی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ اور سب لوگ بڑے آنند اور توجہ کے ساتھ سُن رہے تھے۔ اپیل ختم ہونے کے بعد مبلغ ۳۰۲ عما روپیہ حسب ذیل چندہ ہوا۔ جس میں سے مبلغ ۲۸۶ نقد جمع ہوا اور مبلغ ۱۶ روپیہ وعدہ تھا۔ جو عنقریب وصول ہو جاویگا۔

وید پرچار فنڈ	۱۳۳
گروکل سکندر آباد و ہردوار	۵۰
یتیم خانہ بھوانی	۱۰
کنیا پاٹھ شالہ کیتھل	۵
گئوشالہ کیتھل	۵
متفرق	۲۸
کُل	۳۰۲

دو اشخاص نے جدید ممبر ہونا سویکار کیا۔ سبھا اور دیگر دیہاتی آریہ سبھاسد جو بوجہ زیادتی

...ناراض ہو کر سماج سے اُداسین ... فرشتہ مل ہو گئے۔ آخر ... کیرتن بھجن اور آرتی ... پنڈت ... تمام جی ... کے ساتھ جلسہ سماپت ... نے کے بعد شکریہ ... اور سماج ہذا کے ادھکاریان کا انتخاب ... آئندہ کے لئے حسب ذیل کیا گیا۔

... لال جی ٹھیکہ دار پردھان۔ لالہ دیو ... لال جی اپ پردھان۔ لالہ ہری رام جی منتری ... کندن لال جی خزانچی (دیکھو ازحاضری جلسہ کرنال)

... سماج ہذا کی مندرجہ بالا کارروائی ... کے اُن آریہ سماجوں کو سبق حاصل ... کرنا چاہئے۔ جو بلا وجہ سدھانت ہر ولعزیزی ... کی غرض سے دونوں طرف ہاتھ رکھنا ... چاہتے ہیں۔ اور آخیر میں اپنے جلسوں کے ... اور آنند کو ہاتھ سے کھو بیٹھتی ہیں۔

ایڈیٹر

آریہ سماج بٹالہ کے سالانہ جلسہ کا برتانت

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ہفتہ گذشتہ

... کے اُپدیشک لالہ نندلال جی ایک بجے منڈپ ... پہونچ گئے۔ اور بھجن کیرتن شروع ہوا۔ ... پنڈت کے مہاشیوں کے بھجن بڑے منوہر ... ۲ سے ۴ بجے تک دھرم چرچا کا وقت ... تھا کہ عین وقت پر سناتن دھرمی بھائی منڈپ ... میں تشریف لے آئے۔ اُن کے پنڈتوں کے ... واسطے سماج کی طرف سے منبر کرسی کا پربندھ ... کیا گیا۔ دھرم چرچا میں آریہ سماج کی طرف سے ... اعتراض کی گئی تھی۔ کہ سناتنی پنڈت مورتی ... پوجا ... ادھرم۔ وردن بیوستھا۔ چھوت ...

آدی وشیوں میں سے کسی مسئلہ پر بحث کرنا سویکار کریں تاکہ جن باتوں کا سناتن دھرم سبھا سے جھگڑا ہے۔ اُس کو سب لوگ سُنیں۔ اور مستفید ہوں۔ پرنتو دھرم سبھا کے لائق پنڈت جوالا پرشاد مراد آبادی نے ان وشیوں کو جان بوجھ کر چھوڑ کر ستیارتھ پرکاش پر یہ اعتراض کیا کہ سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ شادی کے وقت فوٹو ایک دوسرے کو بھیجنے چاہئیں۔ اور نیز گربھادھان کے وقت لکھا ہے۔ کہ مُنہ مُنہ کے سامنے ناک ناک کے سامنے آنکھ آنکھ کے سامنے رہے۔ وید میں کہاں لکھا ہے۔ وید منتر بتاؤ۔ ورنہ ستیارتھ پرکاش کو جھوٹا مانو گو یہ طرز مباحثہ عجیب اور نرالی تھی جس سے معترض کا منشا محض سمے کو ٹالنے کا تھا۔ پرنتو ہمارے لائق پنڈت شرمان گپتی جی نے معقول جواب ایک اسمبارہ میں یجروید سے منتر نکال کر دکھا دیا۔ اس پر پھر اعتراض ہوا۔ کہ وہی لفظ ہوں۔ جو ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں۔ اسپر ہمارے پنڈت جی نے شتپتھ براہمن سے جسکو کہ سناتنی یجروید مانتے ہیں۔ پرمان پیش کیا۔ سناتنی پنڈت جی ٹال مٹول کرنے لگے اتنے میں سمہ ختم ہوگیا۔ اس بحث کا اثر اچھا پڑا۔ اسوقت حاضری چار پانچ ہزار کی تھی۔ سناتنی پنڈت جی نے پہلا ہی سوال کیا تھا۔ کہ لالہ منشی رام جی مع کثیر التعداد پرشوں کے منڈپ میں آن پہونچے۔ مہاتما منشی رام جی کو لینے کے واسطے آریہ سماج کی طرف سے چند سبھاسدان آریہ سماج و شہر کے رئیس لالہ ملکھراج آدی ممبران میونسپل کمیٹی و نیز باہر سے آئے ہوئے بھائی گئے ہوئے تھے۔ اتفاق سے اُس دن گاڑی لیٹ تھی۔ جس بیقراری اور شوق سے آریہ سبھاسدان اور دیگر صاحبان (جو کہ تعداد میں تقریباً ۲۰۰ کے تھے) گاڑی کے منتظر تھے۔ وہ

دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ گاڑی کے پہونچتے ہی ابھی جبکہ وہ حرکت میں ہی تھی لوگوں نے پھول برسانے شروع کر دئیے۔ ابھی لالہ جی اُترنے بھی نہ پائے تھے کہ لوگوں نے ہار اُن کے گلے میں ڈالنے شروع کر دئیے۔ اور چاروں طرف سے پھولوں کی ورشا شروع ہوگئی۔ باہر سٹیشن سے آکر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اور اچھیسن گیٹ پر آن کر گاڑی ٹھرا دی گئی۔ اور پچھلے بھائیوں کی انتظاری کی گئی۔ جو کہ چند منٹ آگئے وہاں سے جانب منڈپ کے چلدئے تھے۔ آگے آگے لالہ جی اور چودھری ... داس جی پردھان ... امرتسر اور اُن کے پیچھے پیچھے بھجن منڈلی بھجن گاتی ہوئی (اگرچہ دیہال واپرچار جی لتسی آنند ہو) جا رہی تھی ... منڈپ پہونچتے ہی ویدک دھرم کی جے کا نعرہ بلند ہوا۔ اور منڈپ کے اندر جا پہونچے۔ اس شور کے سبب چند منٹ شاستر ارتھ بند ہوگیا۔ جلدی ہی خاموشی ہو جانے کی وجہ سے شاستر ارتھ پھر آرنبھ ہوگیا۔ شاستر ارتھ کی سماپتی پر شریمان برہمچاری نتیانند جی کا لیکچر نہایت عالمانہ اور مدلل ہوا۔ لائق لیکچرار نے قریب ایک گھنٹہ شاستر ارتھ کے وشے پر کثیر التعداد آدمیوں اور عورتوں میں لیکچر دیا۔ اسوقت ایسی خاموشی کا عالم تھا اور لوگ اس قسم کے محو تھے۔ گویا عالم سکتہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تت پشچات تقریباً ۸ بجے رات کو ضلع گورداسپور کے آریہ سماجوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس کا مضمون "ضلع گورداسپور میں پرچار کس طرح ہو سکتا ہے۔" تھا۔ سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ اُپدیشک اور بھجنیک رکھ کر کام آرنبھ کیا جاوے جس کے واسطے دھن بھی اکٹھا ہوگیا۔ ۲۰۔ اکتوبر صبح ۷ بجے ہون شروع ہوا۔ بعدازاں بھجن ہو کر مہاتما منشی رام جی کی منوہر پرارتھنا کے بعد مہاتما جی نے

سرمن شروع کیا۔ جس کی بٹالہ نواسی اب تک تعریف کر رہے ہیں۔ تت پشچات شریمان ماسٹر درگا پرشاد جی کا عالمانہ لیکچر صحت پر ہوا۔ بعد ازاں آریہ بھائی بھجن گاتے ہوئے۔ لالہ رام سرن داس سیکرٹری و الیس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ کیونکہ صبح کے بھوجن کا پربندھ سیکرٹری صاحبان کے تھا۔ وہاں پہونچ کر شریمان برہمچاری نتیانند جی۔ شریمان پنڈت گنپتی جی لالہ حاکم رائے جی کے ستری شکشا پر منوہر ویاکھیان ہوئے جن کا اثر ستریوں پر بہت اچھا پڑا۔ بھوجن سے فارغ ہو کر جب منڈپ میں پہونچے۔ تو سناتنی بھائیوں کی چٹھی بجواب ہماری چٹھی کے جو کہ ہمنے ۳۱۔ اکتوبر کو شاستر ارتھ کرنے کے لئے لکھی تھی آئی۔ جو کہ پنڈت پورنانند جی نے پڑھ کر حاضرین جلسہ کو سنائی۔ اس میں سکرٹری سناتن دھرم سبھا نے تحریر کیا تھا۔ کہ ہم مباحثہ کرنے کے واسطے تیار نہیں۔ جب تک کہ کوئی تہمت نہ ہو۔ اس کے جواب میں تحریر کیا گیا۔ اول تو پبلک ہی منصف ہونی چاہئے۔ اگر آپ نہیں مانتے تو تہمت پیش کریں۔ جس کا جواب آج تک کوئی نہیں آیا۔ اس کے بعد پنڈت گنپتی جی کا لیکچر شروع ہوا۔ جو کہ ایسا موثر تھا کہ ہر ایک شخص نے تعریف کی۔ تت پشچات شریمان برہمچاری نتیانند جی نے اپیل کی۔ جس کی تعریف لکھنا فضول ہے۔ جن صاحبان نے ان کے لیکچر سنے ہوئے ہیں۔ وہ خود اندازہ لگا سکتے ہیں اپیل کے اختتام پر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تقریباً ۷۶۹۰ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان ملا۔ جن میں سے ۲۰۲۳ نقد۔ ۲۵۰۰ روپیہ کا مکان۔ ۲۰۰۰ روپیہ کی اراضی ۱۱۶۷ روپیہ کا وعدہ جس میں سے بڑی رقم مندر فنڈ اور گروکل کی ہے۔ اس کے علاوہ گیارہ ہزار ولی اینٹ ملی جو کہ تقریباً ۹۶ روپیہ کی ہے۔

بعد ازاں مہاتما منشی رام جی کا نہایت فاضلانہ اور عالمانہ لیکچر ہوا۔ لائق لکچرار کے الفاظ لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوتے جاتے تھے اور ان کی دھارمک زندگی اور اعلےٰ طرز بیان لوگوں کو محو حیرت کر رہا تھا۔ ستریوں کی نشست کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ علاوہ شہر کی ستریوں کے باہر سے بہت سی ستریاں آئی ہوئی تھیں خاتمہ پر سب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ آنند پوروک سماپت ہوا۔

علاوہ دیگر صاحبان کے سماج ہذا لالہ رام سرن داس صاحب سیکرٹری۔ لالہ ستیارام سیکرٹری۔ لالہ نرنجن داس۔ لالہ لبھورام۔ لالہ رام رکھا مل سیکرٹری لالہ نہال چند سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے سماج کو بڑی مدد دی ہے۔ اور خاص کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جسنے لائق لیکچرار بھیج کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا بشمیر میں لالہ ہولا مل جی۔ پنڈت کنج لال جی۔ لالہ ملاوا رام جی۔ لالہ نند لال۔ پنڈت نند لال پنڈت سندر داس۔ لالہ مایا دھاری۔ لالہ منشی رام جی اور دیگر اور سب سبھاسدوں کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں جو کہ میرے جائز ناجائز دباؤ کو نظر انداز کر کے کام کرتے رہے اور اپنی ڈیوٹی سے نہ ہٹے۔ اور محکموں کی طرح جو کہ ان کی شان کے خلاف تھا کام کرتے رہے

راقم

شبھ نگہ بھنڈاری پردھان آریہ سماج بٹالہ

اوم

دھرم پرچار سبھا

عام دعوت

آریہ سماج لاہور کے ستائیسویں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بتاریخ ۲۸۔ نومبر بروز سوموار بوقت شام عام مباحثہ کے لئے ایک جلسہ کیا جاویگا۔

جس میں مختلف مذاہب کے بھائیوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اپنے شکوک کو ویدک دھرم پیش کریں جن کا جواب آریوں کی طرف سے دیا جاویگا۔ مباحثہ کے با قاعدہ بنانے کی غرض سے یہ مناسب معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ کی طرح جو جو صاحب جس جس مضمون پر مباحثہ کرنا چاہتے ہوں پہلے سے ہی مقرر کر کے مشتہر کر دئے جاویں۔ تا کہ طالبان حق کو زیادہ فائدہ پہونچ سکے اس لئے نوٹس کے ذریعہ سے تمام مذاہب کو اس مباحثہ میں محبت اور پیار سے سچ اور جھوٹ کے درمیان تمیز کرنے کی غرض دعوت دیکر درخواست کی جاتی ہے کہ جو صاحب جس مضمون پر مباحثہ (سمواد) کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ۲۳ نومبر تک اس امر کی تحریری اطلاع دیویں۔ جو صاحب اس تاریخ تک اپنے ارادے سے اطلاع نہیں دینگے ان کو اگر وقت پر سوال کی اجازت نہ دی جاویگی۔ تو ان کو شکایت کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ امید ہے کہ انصاف پسند اصحاب اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ

المشتہر

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج ایف۔ آر۔ سی۔ ایس ایڈنبرا ڈی۔ پی۔ ایچ۔ سکرٹری آریہ سماج وچھووالی لاہور

نوٹ۔ اس سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ و ایتوار ہوگا۔ اور نگر کیرتن سنگر کے روز ہوگا جس میں منڈلیاں و بیرہ وار ۲۴۔ تاریخ کو جاری ہونگی

آریہ سماجک خبریں

کرنال۔ بابوکشن سروپ آریہ سبھاسد و پریزیڈنٹ آریہ جنتری وڈایرکٹری کی تبدیلی کرنال سے دہلی ہوجانے کی وجہ سے ۲۷۔ اکتوبر کو جملہ آریہ سبھاسدوں نے الوداعی جلسہ کیا جس میں بابوصاحب کی جملہ کارروائیوں کا کہ جوکہ وہ اس جگہ بڑے پریم اور اتساہ سے سماج کی بہبودی اور ویدک دہرم پرچار کے متعلق کرتے رہے ہیں۔ کرنے کے بعد اُن کی جدائی پر افسوس ظاہر کیا گیا (۲) بتاریخ ۷۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز دیپ مالا آریہ سماج سندر کرنال میں ہردم پرچارک مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی یادگار میں خاص جلسہ کیا گیا۔ اول ہون وغیرہ کرنے کے بعد بابوکشن سروپ جی نے مرزید جیون (جیون چرتر ناگری) میں سے مہرشی کے کام پبلک اور شدھی والا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں مہرشی کا کام اور اُن کے پروپکار اور لیاقت کا حال بخوبی مندرج تھا۔ آخر میں مہرشی کے سورگ باش ہونے کے متعلق سنسکرت نظم اور چند عمدہ عمدہ بھجن گائے گئے بعد ہر فی ممبر بطور امداد ویدپرچار فنڈ جمع کیا گیا جس کے لئے مبلغ ۶ نقد وصول ہوئے۔

مظفرنگر میں وہاں کے بورڈنگ ہوس کے طلبا کے لئے ایک کلب قایم کیا ہے۔ جس کا نام آریہ سبھا رکھا گیا ہے۔ اس میں لالہ سنا چند کا یگیوپویت سنسکار پنڈت رامچند جی نے کرایا۔

لودہیانہ۔ جمنا پرشاد آریہ سکول کے ... سے ۱۳ لڑکے امتحان مڈل میں کامیاب ہوئے۔ اور سکول کا نتیجہ امتحانات عام طور پر بہت اچھا رہا۔ یہ سب بابوالیشور داس صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا کے پرشارتھہ کا نتیجہ ہے۔

(۲) لالہ اچھروارام اُپ منتری آریہ سماج پہلور جو تبدیل ہوکر لودہیانہ گئے ہیں۔ دن رات سماج کی اُنتی ... ف ہیں۔ پرماتما اُن کی پرشارتھ میں برکت دیوے۔

ترنتارن سے مہاشے ہریچند جی گرداور قانونگو لکھتے ہیں۔ کہ مورخہ ۱۱۔ ستمبر کو مہاشے الیشرداس کے لڑکے عزیز شانتی سروپ کا منڈن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ امرتسر سے مہاشے صاحب دیال جی پردہان آرین ڈبیٹنگ کلب اور پنڈت نراتنند جی اور مائی گنگا دیوی جی مع دیگر اکیس مہاشے گن مرد اور ستری کے شامل سنسکار ہوئے۔ چونکہ اس قصبہ ترنتارن میں دوسرا ہی موقعہ تھا۔ اس لئے ایک خاصہ مجمع رؤساء شہر واہل محلہ اور دیگر اہالیان شہر کا ہوگیا تھا۔ بعد سنسکار پنڈت جی نے اس سنسکار کی کچھہ ویاکھیا بھی کی اور شام کے وقت مہاشے صاحب دیال جی آدی کے لیکچر بھی ہوئے۔ مگر تاہم کوئی لائق پنڈت ایسے موقعہ پر نہ پہونچا۔ جس کی ازحد ضرورت تھی۔ پانچ روپیہ گرُوکل اور دو روپیہ پنڈت صاحب۔ اور ایک روپیہ مائی جی کو دیا گیا۔ اور سب ... اور رؤسا شہر کو پریتی بھوجن دیا گیا۔

مہاشے گندھیلا جاٹ ساکن ضلع گلگرانی نے اپنے پُتر کے پردیش سے گھر واپس آنے کی خوشی میں معرفت مہاشے آتمارام جی منتری آریہ سماج موہنڈہ پانچ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دئے۔ گرُوکل ۲/ روپیہ۔ ویدپرچار فنڈ ۱/ ... روپیہ۔ اناتھہ آلے اجمیر ایک روپیہ یہ رقم دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا میں وصول ہوچکی ہے۔ داتا کا دہرم بہاؤ قابل تعریف ہے۔

لالہ گیان چند سب پوسٹ ماسٹر رکھتی ساکن میانی کا دان اکتر کردہ بموقعہ رکھشا بندہن ازمیانی
براۓ کنیا مہاودیالے ۱/
براۓ کنیا اناتھہ آلے ۱/
اور اپنے بڑے بہائی کی طرف سے ایک روپیہ براۓ مٹہائی کنیا اناتھہ آلے و آشرم کل ۵
یہ روپیہ ملک ...... صاحب کی امداد سے اکتر کیا گیا تہا۔

کیرانہ ضلع مظفرنگر میں بہی ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء کو بال سبھا قایم ہوگئی۔ اور اس کا نام آریہ ودیا پرچارنی بال سبھا رکھا گیا ہے جس کے عہدہ دار حسب ذیل نیت ہوئے ہیں۔ لالہ مٹھن لال جی پردہان۔ پیارے لال جی منتری۔ لالہ آسارام جی خزانچی۔ مہاشے رامچند رسہائے جی اُپ خزانچی لالہ بنواری لال جی پُستکادہیکش

نجیب آباد آریہ سماج کا انتخاب عہدہ داران سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا ہے۔
پنڈت بال مکند جی پردہان۔ منشی جوالا پرشاد جی اُپ پردہان۔ بابو شیو نرائن جی منتری بابو ہرنگلال سنگھ جی اُپ منتری۔ پنڈت رام نرائن جی کوشادہیکش۔ پنڈت آنندی لال پُستکادہیکش۔ منشی لچھمی نرائن جی ممبر انترنگ سبھا

ہمارے سناتنی بہائی بہی گُن کرم سے انوسار شادی کرنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ واقعہ ۵۔ اکتوبر سنہ حال کو ایک برہمنی کی لڑکی کی شادی موضع رسول پور متصل کائین نور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ میں ایک زمیندار جاٹ کے ہمراہ کردی گئی۔ جس میں پہیرے دلوانے والا ایک پادہا ہندو برہمن مسمی چیکس باشندہ کائین نور تہا۔ اور ردلی

پکڑنے والا بھی ایک ہندو برہمن مسمی گوپی تھا۔
اور بچھوالا بھی ایک ہندو برہمن تھا۔

کیبا باری (کراچی) سے مہاشہ ایس
آر تحریر فرماتے ہیں:۔

ملک پال مانند بہیرہ نواسی نے اتوار کے دن
"ہمارے زوال اور انگریزوں کے عروج پر"
ویاکھیان دیا۔ زوال اور عروج کے اسباب و
بواعث اور کارن نہایت سنجیدگی سے ظاہر
کئے۔ اور اثر بھی عمدہ پڑا۔ ویاکھیان کے خاتمہ
پر اس مہاتما پُرش روتے ہوئے کھڑے ہوگئے
اور ظاہر کیا کہ ہم ماہواری چندہ گرو کل
کو دینے میں بہت خوشی رکھتے ہیں۔ اور نیز
ایک ستری نے بھی ۲ ماہوار گرو کل کی سہایتا
میں دینے کا وعدہ کیا۔ پنڈت جگت شرما اس
چندہ کو ہر ماہ کے انجام پر جمع کر کے گرو کل
کو بھیجا کریں گے۔

لائلپور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی
سے گذشتہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اکتوبر کو بمع رونق سمپورن
ہوا۔ باہر سے علاوہ بہت سے آریہ پُرشوں کے
شریمان لالہ دیوراج جی مہہ کنیا ودیالہ۔ لالہ
کاشی رام جی وکیل ملتان۔ ماسٹر آتما رام جی۔
پنڈت ستیارام جی شاستری ویدی۔ پنڈت دولت رام
جی۔ مہاشہ کیشب دیو جی۔ پنڈت برہم سنگھ جی
آدی اپدیشک کے لئے رونق افروز ہوئے تھے۔ ملتان کی
بھجن منڈلی کے ممبران اور خاص کر مہاشہ کنہیا لال جی نے اپنے
منوہر بھجنوں سے اتسو کی شوبھا کو دوبالا کر دیا۔
قریباً ۹ ہزار روپیہ نقد و وعدہ جات میں پرسنا پاگیا
جس میں سے زیادہ حصہ گرو کل فنڈ کا ہے۔ ۲۹ تاریخ
کی رات کی کانفرنس میں اس نہری علاقہ میں
پرچار کی خاطر لائلپور میں مذہبی سبھا قائم کرنے کی تجویز
پاس ہوئی اس جلسہ میں لوکل پتری پاٹھشالہ کھولنے کی بھی تجویز
کی گئی۔ جو گذشتہ ۷ نومبر کو کھولی جا
چکی ہے۔

آریہ جنتری و ڈائرکٹری

آریہ جنتری ۱۹۰۵ء کا پہلا حصہ مطبع میں چھپنے
کے لئے دیدیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ آریہ ڈائرکٹری
کا تقریباً طیار ہے لیکن اکثر سماجوں نے اپنے
حالات اب تک بھی نہیں بھیجے ہیں۔ براہ
مہربانی جوابی بھیجے ہوئے کارڈ میں درج
کر کے بہت جلد ارسال فرماویں۔ تاکہ ڈائرکٹری
مکمل شکل میں طیار ہو سکے۔ ورنہ ایک ہفتہ
کے بعد حالات درج نہیں ہو سکیں گے۔
اور ڈائرکٹری نامکمل شکل میں شائع کرنی
پڑے گی۔

المشتہر

منوہری لال از کرنال

اشتہار

۳۰/۱ — ۲۹/۱۲

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ
سے نہایت نفیس و ارزاں مل سکتی ہیں
خط و کتابت بنام پرو پرائیٹر اپر انڈیا
ہوزیری فیکٹری لودیانہ ہونی چاہئے ہمارے
پاس بڑے معتبر کارخانوں کی مشین جراب
و بنیان تیار کرنے کی بروقت برائے فروخت
موجود ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

۱/۱۲ — ۳۲/۱۶

ایک شخص مسمی دلیو ی دیتا آریہ دوکان دار
پیشہ بیوپار گندم وغیرہ ہزاروں روپیہ
کا۔ عمر تخمیناً ۲۲ سال۔ اردو ہندو گور مکھی

بہاشا سے واقف قوم اروڑہ
ضلع منٹگمری ایک ایسی کنیا سے شادی
کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۲ سے ۱۴ سال
تک کچھ علم سے واقف نیک چال چلن ہو۔ ذات
کی قید کوئی نہیں۔ مفصل حالات خط و کتابت
کے ذریعہ دریافت فرمائیں۔ اگر کوئی آریہ
بھائی ایشور کا پیارا سیوک کے حالات
سے واقف ہو۔ تو اس نیک کام میں
سہایتا دیکر تمام عمر کے لئے احسان مند کریں

المشتہر

آریہ بھائیوں کا سیوک دیوی دتا آریہ دوکاندار

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

۳۱/۱۶

عمر تقریباً ۲۵ سال ذات جٹ سکھ
دکھنگ گوڑا، پیشہ ڈاکٹری تنخواہ ساٹھ روپیہ
ماہوار جائداد معقول علاوہ زمین و
حیوانات کے ہر قسم کی بیماری وغیرہ سے
آزاد ہے۔ عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہ ہو
خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو۔

المشتہر

ہریچند ہسپتال اسسٹنٹ پلٹن نمبر ۵ چھاؤنی جالندھر

رہنمائے ترجمہ۔ انگریزی سیکھنے کے واسطے بہت
عمدہ کتاب ہے (۳/۱۶)

المشتہر ہیرا لال کتب فروش ہوشیارپور

رعایت

۳۲/۱۶

بموقعہ سالانہ جلسہ لاہور آریہ سماج بابو منشی رام
جی کے سات لیکچر مرتبہ لالہ ٹھاکر داس
ہزاری کی قیمت بجائے ۸ کے ۵ کردی
گئی ہے۔ المشتہر مینیجر۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ات کا سلسلہ

...سانکھ فلاسفی۔ قدیم اور سپنسر ... کی سانکھ کا کا ... اور سانکھ فلسفہ کے ضروری ضروریات ... ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸ ؍

...یوگ فلاسفی۔ یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا ... جسمیں یوگ کی نسبت رائیں۔ یوگ کے اغراض ... کا درشن ہے۔ راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں ... مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں ... سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے ... صفحہ قیمت ۱۰ ؍

...مذاہب کا مخرج یا ویدک مذہب ہے۔ متوازی ... مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی ... مشابہت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ ... کی منصفانہ رائے دی ہے۔ حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

...مذاہب کا مخرج ویدک دھرم ہے۔ ہندو ... مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات ... صفحہ قیمت مجلد ۵ ؍

...اپنشد۔ جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ ... (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح ... اپنشدوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اپنشد (۴) عام ... زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں ... مضامین کا عطر حجم ۔ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

...سنسکرت زبان کی عظمت۔ جسمیں ثابت کیا ... ہے کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت ... دنیا کی زبانوں کی ماں ہے۔ اور دنیا کی سب سے ... پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ... قیمت ۱ ؍

...ستیارتھ پرکاش ... مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے ... آریہ سماج ملتان۔ جسمیں جگہ بجگہ وید کے پرمان ... قیمت ۲ ؍

...تہذیب۔ یعنی انگریزوں ... مضمون ...

ملنے کے قاعدے۔ سرکار دربار۔ سبھا شادی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ رسم و رواج جو خاص بھارت نوجوانوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے۔ حجم ۔ صفحہ قیمت ۲ ؍

مختلف متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ۔ سودو ... گنج ... شاہی۔ اداسی۔ گنج بخشی۔ رملم لائی ستھرا شاہی۔ ... نرملے۔ ناگا۔ بابالالی ... پران ناتھی۔ سادہ سنت نامی۔ ... رام سنیہی۔ شونیہ وادی۔ شرھا رامی۔ نانک۔ چار واکیہ وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی وجہ اور تاریخ مندرج ہے۔ حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱۰ ؍

نوٹ: اس قسم کے ٹبت سے ٹریکٹ تیار ہیں آریہ ورشن فلاسفی۔ یونانی فلاسفی قیمت ۱ ؍ بدھ کا مختصر جیون قیمت ۱ ؍ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹر صاحبان کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱ ؍

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے۔ جن صاحبوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں۔ ۵۰ روپیہ کے منگوالیں ایک سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت ۔ ۱ ؍

فرقہ ہندو و اسلام میں تفاوت ۔ ۱۰۰ ؍

آریوں کی تہذیب ۱۰۰ پائی

ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱ پائی ۱۰۰

قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج قیمت ۱۰۰

ایڈیشن سنجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا میں پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ۔

قیمت مجلد ۔ ؍

آنند سرور

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ ۔ درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

مفت لکھکر ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر دلیسی پرچے کے نئے نمونے جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں۔ **المشتھر** ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردن لدھیانہ پنجاب۔

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ا حکمت قطری و علمی کجہان ہیں	۱
" نمبر ۲ علم الٰہی	۱
" نمبر ۳ ۔ الہامیہ عملی خیال افعال	۔
" نمبر ۵ ۔ تہذیب الاخلاق	۱۲
" نمبر ۹ ۔ صفائی و طہارت جسم و جان	۔
" نمبر ۲۰ ۔ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۔
" نمبر ۲۱ ۔ فسادات الکھدھاری	۔
" نمبر ۲۷ ۔ صحت جسمانی و افعالی	۔
" نمبر ۹ ۔ طعام و شراب	۔
" نمبر ۲۹ ۔ موت اور اسکے بعد کے حالات	۔
" نمبر ۳۳ ۔ شاستر ... و غیرہ	۔
" نمبر ۳۸ ۔ حکایات و روایات	۔
" نمبر ۳۹ ۔ دوج مکتی	۵
" نمبر ۴۰ ۔ تجارت صنعت و حرفت	۔
" نمبر ۴ ۔ متعلقہ راج منتی	۔
" دھانا تیاگی	۔

نوٹ ۔ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کی خرید کرنے والے کو فی روپیہ ایک آنہ کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی ہمارا حوصلہ ہے باقی نسخے بھی بہ تدریج ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چنانچہ بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گُرُکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب ہونیکا سہولت اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرنے سے ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرینگے۔ شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائے گی۔ اس فنڈ میں خلاف کمپنیوں کے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و مطابق ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کارناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر پنجاب برانچ بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت اُمولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اُسی اصلی قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۲۰
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۲
ستیارتھ پرکاش	۱
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۱
سنسکار ودھی	۱
نرُکت	۱۰/
اُپنشد بھیاس بھاوما	۳/
آریہ بھوینے	۳/
... بھاشیہ ودھی	۱۰/

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/
ووہار بھانو	۲/
شاستر ارتھ فیروزآباد	۱/
ویدویرودھ مت کھنڈن	۲/
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱/
بھرانتی نوارن	[illegible]
ویدانت دھوانتی نوارن	[illegible]
میلہ چاندپور	۱/
شاستر ارتھ کاشی	[illegible]
آریہ اودیشیہ رتن مالا	[illegible]
گوکرونا ندھی	۱/
بھرم اوچھیدن	۱/
انو بھرم اوچھیدن	[illegible]
ہون منتر	[illegible]
سوامنتویہ امنتویہ پرکاش	۱/
سویکار پتر	[illegible]
ویدانگ پرکاش سمپورن	[illegible]

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت مجلد	۳/
ثبوت تثلیث وید	۴/
ویدانت دھوانت نوارن	۳/
سندھیا منظوم اردو	/۱
ستیارتھ پرکاش	/۱
گنجینہ بھجن	۸/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ مت کا عروج	۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ ل	۴/

مخزن اسرار حصہ اول ..

حصہ دوم

سداچار پربودھ

بھولے ...

ناگری ٹائپ

ایک انٹیرہ ستری کی یاترا قیمت مجلد ..

پربھوشن پرکاش

جیون چرتر ہنومان حصہ اول

برہمچریہ مجلد

ستری دھرم نیتی

دیش درپن پرکاش

گنجینہ بھجن

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا دُکپڑا لنگی۔ ٹیکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لالہ ... بی اے منیجر یونائیٹڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا نیا ناول جسکا سین کانگڑہ کی پرفضا سرزمین میں رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی حکایت ہے۔ قیمت مجلد ۱۰/

راجکماری ایک نفریب ناول ہے جس میں مختلف مذاہب کے ایکٹروں سے مذہبی عقاید کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے۔ قیمت مجلد ۸/

بہروپیا چرتر - یہ ایک ناول ہے جس میں عجیب پیرایہ میں منتقلہ راز دنیا اور ظاہر باطن بہروپیوں کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور بہتر سبق دیا گیا ہے۔

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

ہر ایک ہے بہ پیسی

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ... / طالبعلموں سے ... }

جلد ۱۷ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | سنہ ... بکرمی

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا معہ ایک دلچسپ دیباچہ دھرم ویر کی تصویر شہید پنڈت لیکھرام اور انکی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرستانہ متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیں اس کتاب کا ایک نسخہ ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ اور متمول آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو اوپدیش پہنچانے کے لیے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) بھگت میگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ایجنسی لاہور

کمیشن — فی نسخے وکو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۵ فیصدی (۲) پچاس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی اور (۴) سو یا سو سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی۔

المشتہر

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے سستے گرنتھ

ہر دوار کا اتہاس مصنفہ ماسٹر بول چند جی اس گرنتھ میں پورانک گنگا دوار کو ٹھیک ٹھیک بتلایا گیا ہے کہ اسکا پوران بارھویں تیرھویں صدی میں بنا اور یہ کہ ہر دوار کا تیرتھ تین سو برس سے چلا ہے۔ مصنف نے انیک تمثیلوں اور پرمانوں سے اس گرنتھ کو پشٹ کیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر

ویرانگنا استریوں کے چرتر۔ مترجمہ شریمتی امرت کلا جی اس میں ۲۵ کے قریب جگت پرسدھ ویر انگنا اور ستی دھرما ستریوں کے جیون چرتر درج کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ۶ر

داروغہ جی خفیہ پولیس کے حالات درج کرتے ہوئے شریمان پنڈت رودر دت نے یہ اپنیاس طیار کیا ہے قیمت ۳ر منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پسنک ہے جس میں بھارت کی دکھیات ودوشنی دھرماتما اور بیر دیویوں کے آچرون اور اُن کے پرسیدہ کاریوں پر کچھ کچھ لکھے گئے ہیں۔ ان جملہ بارہ ٹریکٹوں میں اسّی سے زیادہ ستریوں کے عملی وعلمی مختصر سے کارنامے قلمبند ہیں۔ جہاں ایکطرف منجملہ اُن جگت دکھیات ستریوں کے مہارانی کیکئی۔ مدوری۔ دروپدی۔ سنیوگیتا پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا کماری جیالسی کی رانی آدی بہت سی کھشتریا بیر دیویوں کے راجسیہ سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی و یاگیہ ولکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک اور ودوشی سولابھا کا سمواد۔ لکھ کر مصنف نے بڑا ہی دیویوں کے برہم گیان کا پریچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت ۱۲ ہے۔ لیکن سب کے خریدار کو ۱۰ میں دیجاتی ہے۔

سندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۲ر

دلچسپ تواریخی غسا و دلکش داستان

آج کل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں اکثر داستانوں کو ملبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور بہت حد تک اوچھے بھاؤں کے بگاڑنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ نشان بنا کر پڑھنے والے صاحب کے ہاتھوں میں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کے لئے مہاشے شیوبرت لال جی نے پرنسپل مر ادکھاسنیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی جس میں چندر گپت کے راج حاصل کرنے۔ دیگر

کیا اور آنے نیتی دان چانک کے کامیاب ہونے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی سیگھتنیز یونانی دوت کا آنا۔ دونشرائط پر صلح کرنا۔

(۱) راجہ چندر گپت کا روکشنا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے وداہ (۲) یونانی سفیر میگھتنیز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں ہنا وغیرہ وغیرہ واقعات درج ہیں۔ حجم ٹریکٹ سائز ۔۔۔ قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۲) **سیواجی** اور روشن آرا دختر اورنگزیب کا وداہ۔ روشن آرا کا گرفتار ہونا۔ آپس کا میل سیواجی کا دربار میں آقید ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے بچکر بھاگنا وغیرہ وغیرہ حالات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ سائز۔ قیمت تین آنے (۳ر)

(۳) **حیرت انگیز واقعات**۔ مہارانا صاحب اودے پور کی نوشیرواں عادل کی اولاد ہونے اور ان کے مورث اعلیٰ کا مہربانو پارسی شاہزادی سے وداہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وداہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائز ۳۶ صفحے قیمت ایک آنہ (۱ر)

(۴) **مہربانو**۔ نوشیرواں عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وداہ کے حالات قیمت ۲ ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے میں ۷ر کے ہیں چاروں خریدنے سے ۶ر لیا جاویگا۔ **درخواست** خریداری بنام مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پانچ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدگی مذہب و فلاسفی کی پر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یورپ و امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی وہ کلیان دھرم ہے جس کتاب نے یورپ و امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا بچہ ہے وہ کلیان دھرم ہے جس مسیحی کتاب نے یورپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ ... پائی وہ کلیان دھرم ... کی وجہ سے اکثر یو... ... کتاب ... بن گئے ... یورپ و امریکن کھلم کھلا بدھ ... کلیان دھرم ہے۔

آج وہ مشہور کتاب کہ صرف انگریزی میں ... چھپی اور جسکا یورپ و ایشیا کی قریب قریب کل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی ... سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب تسلیم ... ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے ... میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اس کو اخبارات و اکثر ہندوستانی تعلیم یافتوں کی رائے ہیں یہ نہ صرف اعلیٰ ... دلچسپ و سبق آموز ہے۔ بلکہ مہاتما بدھ کے بہت بڑے مذہب کے ضخیم و صحیح حالات سے معمور ہے۔ ... صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں ... دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی معلم ... عمر کی ہونے کے علاوہ یہ در اصل علم اخلاق ... تعصبی در عالمگیر مذہب کی کتاب ہے آپ نے ... کتاب کی اشاعت سے جبکہ کی بڑی محنت کی ... ہے۔ اس کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے۔ ... ۱۸×۲۲ کی تقطیع ۲۴۰ صفحہ قیمت ۱ر ... سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ ... شیوبرت لال ورمن

ملنے کا پتہ۔ ستیہ دھرم پرچارک پریس

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر ... سوتی رام جی ساکن ... نے پنجابی زبان میں بیتوں و شعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب کو پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے ... الوربہ ٹپنک ہے قیمت ۲ ... علاوہ محصول ڈاک

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

... سکتی ہے ... المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۰ - اگہن سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۵ - نومبر ۱۹۰۴ء شکروار - جلندھر شہر | نمبر ۳۳

واقعات اور مفید ...

... کے دلائی لامہ جو وقت ضرورت اپنی ... کو بھول کر بھاگ گئے تھے - اور اپنی ... کو کسی پناہ کے چھوڑ گئے تھے ۔ اب ... نکلے ہیں - گورنمنٹ چین کے اعلے ... نے ان کو شہر اُرگا میں لیجا کر ایک ... میں مقیم کرا دیا ہے وہیں نہیں سمجھتا کہ ایک ... اپنے فرائض کو چھوڑ کر جسمانی خوف سے ... ہے۔ وہ ارک عزت کا کیسے مستحق ہو ... ہے۔ لیکن شاہی پالیسیوں کا دھرم سے ... ہے۔ اور پھر شناہت بھی چین کی ... ظاہر من الشمس ہے!

... جاپان نے علاوہ ایک ارب کی ... قرضہ لنڈن اور نیو یارک سے لینے کے ... کروڑ کا قرضہ خاص جاپان میں لیا ہے - درخواستیں ... روپیوں کیلئے مانگی گئیں لیکن چھتیس کروڑ ... کی درخواستیں آگئیں - اس سے معلوم ... ہے۔ کہ اتفاق کا نتیجہ دنیا میں بھی کیسا ... ہے برخلاف اس کے روس کو جرمنی اور ڈچ لینڈ ... قرضہ بھی ملا تو علاوہ شرح سود سخت ہونے کے ... جرمنی میں ہی بطور ضمانت اُن جہازوں ... کے رہیگا جو روس نے خریدنے کا انتظام ... گویا قرضخواہ ساتھ ہی ساتھ اپنا دیا ... روپیہ لیکر اُس کے بدلے اپنی کمائی ... فروخت کرینگے۔

... کی حالت ایسی ہوئی ہی تھی۔ جب کے ... میدان جنگ میں بھیجی جاتی ہے - ... رسپاہی اپنی مرضی کے خلاف میدان جنگ میں بھیجے جاتے ہیں۔ پس جہاں جاپان کے سپاہی خود بخود درخواستیں دے دے کر سرکٹ نے جاتے ... اور وہاں روسی سپاہی بغاوت کرتے ہیں۔ پولیس کو اُن پر ... سختی پڑتی ہیں۔ اور رعایا اور پولیس دونوں زخمی ... کئے جاتے ہیں ان دونوں قوموں کی باہمی حالت سے ... ہوئے ہندوستان کو بھی کچھ سبق لینا چاہئے۔

تعلیمی کمیشن جو لارڈ کرزن نے نامزد کیا ہندوستان کی تعلیمی حالت کی پڑتال کے لئے بیٹھایا تھا - اور جس کی رپورٹ بہت ہوئی شائع ہو چکی ہے۔ رفتہ رفتہ اپنی اصلیت ظاہر کرتا جاتا ہے ایک سابق ممبر کونسل ہند کے مضمون سے اخذ کر کے میں نے کچھ عبارت پیش کی تھی جس سے صاف ظاہر تھا کہ بورڈنگ سکولوں کا خیال اسلئے پیدا نہیں ہوا کہ بعض اُستادوں اور شاگردوں کا تعلق نزدیکی پیدا کرایا جاوے - بلکہ اسلئے انگریز پروفیسر کا اثر لڑکے کے نرم دل پر زیادہ ڈالنے کی کوشش کی جاوے۔ اب ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی یونیورسٹی یعنی الہ آباد یونیورسٹی کے سینٹ کے لئے ممبروں کے نام پڑھ کر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل مطلب تعلیمی کمیشن کا کیا تھا - اخبار پاینیر لکھتا ہے۔ کہ نئے انتخاب اور گورنمنٹ کی طرف سے تقرر کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ الہ آباد یونیورسٹی کی سینٹ کے **چالیس** ممبر تو یوروپین ہیں۔ اور ہندوستانی صرف ۳۵ - اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ سینٹ میں وہی قواعد پاس ہونگے۔ جنہیں صاحبان یوروپین اپنی بہتری کے استحکام کے لئے ضروری سمجھیں گے۔ خواہ ان کا اثر ہندوستانی طلبا کے چال چلن پر کیسا ہی پڑے۔ کیا اب بھی ہندوستانی اپنے خیالات کی حفاظت کرنا نہ سیکھیں گے۔ جبکہ اُن کے پاس سوائے خیالات کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے۔ جب آیندہ نسلوں کے واسطے سوچا بھی بذریعہ انگریزی کے ہی سیکھے جاینگے تو پھر ان کے اندر اپنے بزرگوں کے ورثہ سے کیا باقی رہیگا۔ ؟

آتما کو تسیم کے ذریعہ سے قابو کرنے کا گر جیسا انگلش قوم کو یاد ہے اُسکا نظیر دنیا میں نہیں: توپ و تفنگ کے طرف سے پیچھے بیچارے ملا جھنڈے والے جنیوں کو ڈرا کر اب ڈاکٹروں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ چاروں طرف سے جتنی بیمار انگریز ڈاکٹروں کے پاس علاج کے لئے آرہے ہیں۔ اور انگریزوں کی غلامی میں ہی آچکے۔ وہ آتما کی لہر دیکھتے ہوئے انہیں اپنا پیرو بنا لینے کے لئے طیار ہیں۔ عیسائی پادریوں نے یہ مسئلہ عملی طور پر سب سے بڑھ کر حل کیا ہے۔ ہندوستان کی نہ ہبی سہو سا بیٹیوں کو عیسائی پادریوں اور انگریزی افسروں کے عمل سے سبق لینا چاہئے۔ عوام کبھی بھی اس مذہب کو تسلیم کرنیکے لئے طیار نہیں ہونگے جس سے کہ سب سے پہلے ہیں اپنے تین انادی سے اعتقاد ارشٹک مسئلہ کے ذریعہ سے ہندو عوام کے دلوں کو تسخیر نہیں کیا تھا۔ بلکہ جن مجلسی اور اخلاقی برائیوں کے باعث کہ ہندو دکھ کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے اُن سے بچانے کی کوشش نے آریہ سماج کو ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ اب بھی اگر آریہ سماج کے ممبر جھگڑے رسے کو چھوڑ کر اپنے اصلی اندیشہ کو سمجھ جاویں تو ہندو تو درکنار مسلمان، عیسائی، جینی وغیرہ سب ان کی شرن میں آنے کے لئے طیار ہو جائیں گے۔

نیشنل کانگرس کے متعلق جو نمایش تیار ہو گی اُس کے ساتھ ہی ایک سو فیٹ کا مینار بنایا گیا تھا۔ جب اُسے اُٹھانے لگے تو تقریباً ۵۰ فیٹ کے زاویہ تک اوپر جا کر مینار ٹوٹ گیا تھا۔ اور کل بنا وٹ زمین پر آرہی۔ یہ شکر ہے کہ کسی آدمی کا نقصان نہیں ہوا۔ لیکن ہندو عوام ضرور اس کو شگون بد خیال ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کریں گے۔ نہر ہی لے لئے ہیں؟ یہ واقعہ کانگڑہ والوں
کی ہمت کے امتحان کے لئے ایک نیک شگون سمجھا جا سکتا ہے

ہندوستانیوں کی ضعیف الاعتقادی مشہور ہے
کہ گنگا نہر نہیں دیتی تھی۔ تب انجنیئر انگریز نے منتیہ (?)
کا بلی دان کیا۔ اور گنگا نے نہر دیدی۔ اس طرح کا معجزہ
تقریباً ہر ایک زبردست دریا کی نہر یا پُل کے متعلق
ہندوستان میں مشہور ملیگا۔ لیکن ضعیف الاعتقادی
میں روسی ہندوستانیوں کے بڑے بھائی نظر
آتے ہیں۔ ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے
کہ روس کے صوبہ چیرسن میں یہ روایت ہی
مشہور ہے۔ کہ موجودہ شاہنشاہ روس کا صرف
ایک ہی کان ہے۔ روایت یوں چلتی ہے
کہ ایک مرتبہ صوبہ چیرسن سے ایک جماعت زار روس کے
پاس فریادی گئی۔ زار نے کہا کہ روس کے ہر صوبہ کی
زمین کسانوں میں بحصہ مساوی تقسیم کر دونگا۔ اسپر
چیرسن کے ایک بہادر ممبر نے کہا "جیسے یقینی یہ امر ہے
کہ آپ اپنے کانوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ ویسے ہی یہ
امر بھی یقینی ہے۔ کہ آپ زمین کو تقسیم نہیں کرینگے"
اس پر زار روس نے اپنا ایک کان کاٹ کر میز پر
اپنے روبرو رکھ لیا۔ اور کہا "جیسا یقینی امر یہ
ہے کہ میں اپنے کان کو دیکھ رہا ہوں۔ ویسا ہی یقینی
امر یہ ہے۔ کہ میں زمین کو تقسیم کر دونگا"۔ نامہ نگار
لکھتا ہے۔ کہ کوئی بھی تحریر صوبہ چیرسن کے کاشتکاروں کو
یقین نہیں دلا سکتی کہ زار روس کے دو کان ہیں
شاید اگر زار خود جا کر انہیں اپنے دو کان ملاحظہ
کرائیں تو وے اپنے یقین کو بدل لیویں۔ لیکن
ایسے ضعیف الاعتقاد آدمیوں سے یہ بھی بعید
ہے۔ کہ شاید اپنی آنکھوں کا بھی بھرم بتلا کر اپنی
روایت کو قربان کرنے کے لئے طیار نہوں۔

جناب سینٹس ڈومنٹ ایک نیا ہوائی جہاز
طیار کر رہے ہیں۔ جو ایک ہفتہ تک برابر آسمان کا چکر
کاٹتا رہیگا۔ انسان کا دماغ کیا کچھ نہیں کر دکھاتا۔

راستی نام ہے ایک اخبار کا جو انگلستان سے نکلتا ہے
اُس کے ایڈیٹر اور مالک مسٹر لبوشیر مشہور آزاد طبع
ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ وہ بناوٹی تہذیب کی نہ پروا
کرتے ہوئے کھری بات بولنے اور لکھنے کے عادی ہیں
انہوں نے ویواہ (شادی) کی واقعی اصلاح کے
نسبت لکھتے ہوئے یہ رائے دی ہے "جو [illegible]
اور عورت بیاہ کے لئے [illegible] لازمی
ہونا چاہیئے [illegible] اپنے نام اپنے ضلع کے ویواہ
سمبندھی رجسٹر میں درج کریں۔ اُن کا فرض ہوگا
کہ حلفاً اپنا پورا بیان لکھوا دیں۔ مثلاً عورت کو حلفاً
بیان کرنا چاہیئے۔ کہ اُس کے سنہرے بالوں پر رنگ
نہیں چڑھایا ہوا ہے۔ یہ کہ اُسکے دانت ویسے ہی
ہیں جیسے کہ قدرت نے اُسکے استعمال کے لیے
دئے ہیں۔ اور یہ کہ اُسنے اپنے جسم کو مصنوعی
طریقوں پر بہتر نہیں بنایا ہے۔ اگر بعد ویواہ کے
شکایت ہو جاوے کہ مرد یا عورت نے اپنے چال چلن
وغیرہ کی نسبت غلط بیانات لکھوائے ہیں۔ تو اُنکا تعلق
معرفت عدالت کے فسخ ہونا چاہیئے۔ انگلستان میں تو
اس قانون کی ضرورت ہے۔ جہاں مرد اور عورت ایک
دوسرے کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ لیکن جہاں شوہر
اور بیوی کے والدین ایک دوسرے کو دھوکا دیکر
بیاہ کریں وہاں عدالت بھی کیا کر سکتی ہے۔

مہاراجہ بڑودہ کے کلکتہ پہونچنے پر بعض پنڈوں
کی طرف سے اسبات کی مخالفت کی گئی۔ کہ مہاراجہ صاحب
موصوف کو **کالی** کے بڑے مندر میں جانے کی اجازت
دیجاوے۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ سناتن دھرم کے سخت مخالف
ہیں۔ اُنہوں نے بہت ہی دلیرانہ اصلاح اپنے راج کی
مجلسی حالت میں کی ہے۔ اسلئے بعض پنڈوں کی مخالفت
بے معنی نہیں۔ اور یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ شری
مہاراجہ صاحب بہادر مورتی پوجا کو جہالت سمجھتے ہیں۔ تو
انہیں کالی کے مندر میں جانے سے فایدہ ہی کیا ہے

غلام بھلا کسکی رعیت! ہندوستانی فخر کیا
کرتے ہیں۔ کہ ہم سرکار برطانیہ کی رعایا ہیں۔ اسلئے ہمارے
حقوق گوروں کے برابر ہیں۔ ٹرانسوال میں گورے
صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ [illegible]
نہیں ہو سکتی۔ اور یہ [illegible]
تلوار کے زور [illegible]
[illegible] گیا اسلئے غلام ہے [illegible]
[illegible] ہیں۔ تلوار کے زور سے ہندوستان [illegible]
پھر کا ہے سے ہوا؟ یہ سوال ہے۔ جواب [illegible] انگریز
نے۔ دھوکے سے فتح کیا۔ بھلا دھوکے سے بھی
بر اعظم فتح ہو سکتا ہے؟ ہر کوئی سمجھدار جواب [illegible]
"ہندوستان اپنی باہمی پھوٹ سے فتح ہوا" [illegible]
وجہ معلوم ہو گئی تو اُسے دور کرنیکی کیوں [illegible]
کرتے۔ بجائے حقوق مانگنے اور اُنکے ذریعہ [illegible]
پھوٹ پھیلانے کے کیوں نہ سارا زور پھوٹ [illegible]
دور کرنے میں لگاؤ۔ جب پھوٹ دور ہو گی تب [illegible]
جگہ جمع ہو گی۔ تب داغ اکٹھے ہونگے اُسوقت حقوق
مانگنے کی ضرورت نہو گی حقوق تمہارے ساتھ
کھڑے ہونگے۔ تم حقوق کے لایق بنو [illegible]

نیو یارک میں کروڑ پتیوں کیلئے ایک ہوٹل بنا ہے
اُسمیں ایک آدمی کی رہائش اور خوراک کا خرچ [illegible]
صرف ۵۲۵ روپیہ۔ گویا ۳۰ دنوں کے مہینے کا خرچ
۱۵۷۵۰ روپیہ جنکے پاس فالتو روپیہ پڑا ہے [illegible]
سوائے اسکے کہ اسطرح اُس روپیہ کو ضائع کریں
اٹھارہ منزلہ یہ مکان ہے۔ اور ۱۳۰۰ کمرے اندر [illegible]
ہیں۔ پاخانہ تک میں چاندی کا کام ہوا ہے [illegible]
لاگت محض عمارت پر آئی ہے۔ اور ۴۵ لاکھ روپیہ
کا اس میں سامان ہے۔ اور امریکہ کے ایک شہر [illegible]
کی اس عیش و عشرت کے مقابلہ میں دنیا میں ہزاروں
لاکھوں شہر ہیں۔ جہاں کروڑوں بندگان خدا ایک وقت
کی روٹی سے بھی محتاج ہیں۔ کیا ہندوستانی امیر [illegible]
آنکھوں کے سامنے افلاس کے خطرناک نتایج دیکھتے ہیں
کچھ سبق لینگے اور بانٹ کھانیکا دھرم سیکھیں [illegible]
کو دور کرینگے۔ جو کہ بانٹ کھانیکے مسئلہ کو حل کر سکتی ہیں

ہر ایک مذہب کے اسوقت اپنے اصول ڈھیلے کر [illegible]
مانڈلے سے ایک بودھ اوٹھ وانا نامی لے اعلان [illegible]
کہ بودھ ہونیکے لئے کہیں رسوم کی پابندی لازمی نہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...کی گتی

اُدھم پدھ کا ... ہی ہے

امیریکا میں اسوقت ... پر سے لئے نیا انتخاب ہو رہا ہے ... وہاں مسٹر روسیولٹ ایک امیدوار تھے۔ اور ... خیالات رکہنے والے اُنکے ہندوؤں کی ... کس صاحب پیش کئے گئے تھے۔ دونو ... خوب مقابلہ ہوا۔ اپنے اپنے فریق کے امیدوار کے ... نے خوب زور لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر روسیولٹ ... بہاری کثرت رائے سے ممالک متحدہ امیریکا ... پریذیڈنٹ آیندہ تین یا پانچ برسوں کے لئے منتخب ... ہے۔ اگر یہ واقعہ ہندوستان میں ہوتا تو شاید ... پارکی طرح شکست یافتہ امیدوار کامیاب امیدوار ... ہزاروں طرح کے الزام لگاتا۔ اور اپنے گندہ خیالات ... اظہار سے پبلک خیالات پر بھی بُرا اثر ڈالتا۔ لیکن ... ہار کس نے مسٹر روسیولٹ کے انتخاب کی ... خبر پانے ہی حسب ذیل تار دیا! "قوم نے اپنی رائے ... ظاہر کردیا ہے کہ وہ بڑے زور شور سے آپکے ... حکومت کی نسبت رضامندی ظاہر کرتے ہیں۔ اور ... آپکو مبارکباد کہتا ہوں"! کیسی اعلیٰ سپرٹ ہے! کیسا ... ہے!! اسی اعلیٰ برتاؤ نے امیریکا کو ساری ... دنیا کی انسانی جماعتوں کا سرتاج بنایا ہے۔ اور اگر ... کوئی بھی قوم اپنے آپکو بیچی گری ہوئی حالت سے ... اٹھانا چاہتی ہے۔ تو اُسے بھی ایسے آدمی پیدا کرنے چاہییں

بہومی نہیں بدلی نشیب بدل گئے

جس ہندوستان کو قحط کا گھر کہا جاتا ہے اُس ہندوستان کے ... سرنو با موقع بارشیں ہوکر قدرت نے جتلا دیا ہے ... بھارت نواسیوں کے دکھوں کا کارن یہ بہومی نہیں ... اور ہوا اور پانی اب تک اُسی آریہ ورت کے ہیں ... ہمالے کی چوٹیوں پر بیٹھ کر رشیوں نے ساری دنیا ... بڑے بانٹنے والا اور شٹک ودیا کا بھنڈار

کہول دیا تھا۔ پھر کیا باعث ہے کہ یہاں قحط پر قحط نازل ہوتے ہیں؟ کیا باعث ہے کہ اسجگہ پر جہالت کا سمندر اُمڈا چلا آتا ہے؟ کیا باعث ہے کہ چاروں آہ و نالے کی آواز سنائی دیتی ہے؟ بہومی نہیں ... اور ... نہیں بدلے۔ ہمالے کی چوٹیاں ابھی ... لوگوں کو حیرت میں ڈال رہی ہیں۔ بلکہ شانتی اور ... ایڈیشن زبان حال میں دے رہی ہیں۔ پھر کیوں اشارہ ... کہ آدمی بدل گئے۔ کیا یہ بہومی پھر بھی آ... خطاب پا سکتی ہے؟ اسکا جواب یہاں کے باشندوں ...

جب تعلیمیافتوں کا یہ حال ہے تو

اخبار ایڈوکیٹ اور ہندوستانی دونوں کے ایک ہی مالک ہیں۔ اور وہی اُن اخباروں کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ کوئی زمانہ تھا کہ آریہ سماج اور گروکل کی تعریفوں کے پُل ان اخباروں میں باندھے جاتے تھے۔ لیکن گذشتہ فروری کے مہینے سے اِن دونوں اخباروں کا رخ یکایک بدل گیا۔ جو کی باتوں کو تو ہم نے نظرانداز کردیا۔ لیکن ایک حال کی تحریر نے میرے لئے ساری بہولی ہوئی دات کو تازہ کردیا ہے۔ اخبار ہندوستانی کی ۱۶- نومبر کی اشاعت میں گنگا پرشاد ورما نے اپنے صوبہ کے صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کی سپیچ کا ذکر کرتے ہوئے شکایت کی ہے کہ ہز آنر نے ہندوؤں کی تعلیمی سرگرمی کو اپنی سپیچ میں نظرانداز کردیا ہے۔ اور بہت سی سنسکرت کی پاٹھشالاؤں کا ذکر کرکے ہندوؤں کے سنسکرت سے پریم کا ثبوت دیا ہے۔ اس ضمن میں بیچارے گروکل کے ذکر کی ضرورت نہ تہی۔ لیکن پھر بھی بابو گنگا پرشاد ورما کہتے ہیں "ہم اس تجربہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں جو لالہ منشی رام صاحب پورانے گوروؤں کی طرح سے دامن ہمالیہ میں پاک دریائے گنگا کے کنارے بیٹھے ہوئے کر رہے ہیں۔ ان سرگرمیوں کو دیکھکر بعض اوقات سرگرم تعلیم دوست احباب کو خیال ہوتا ہے۔ کہ ہندو سنسکرت کی تعلیم کے لئے ضرورت سے زیادہ جوش دکہلا رہے ہیں۔ نرے پنڈاتوں کو پیدا کرنے سے ہمیں کیا حاصل ہوگا ... بغل میں داب کر گھی گھی انہوں نے بھیک مانگی تو اس سے ملک کا فائدہ نہیں ہوگا"

جس سپرٹ سے وہ الفاظ جنہیں میں نے ... دیا ہے لکھے گئے ہیں اُن کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اگر بابو گنگا پرشاد ورما جی نے گروکل کا سکیم پڑہا ہے جیسا کہ انہوں نے بارہا اقرار کیا ہے تو کیا وہ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ اُس سکیم کے مطابق تعلیم پائے ہوئے ... پتر بغل میں دبائے بھیک مانگتے پھرینگے؟ کیا یہی ایماندار اخبار نویسی کا نمونہ ہے؟ بابو گنگا پرشاد جی کے خیالات اسقدر کیوں تبدیل ہو گئے؟ فروری گذشتہ میں لکھنؤ گنیش گنج آریہ سماج کے جلسہ پر میں نے ویاکھیان دیا تہا۔ اُس میں بدقسمتی سے مجھے نیشنل کانگریس تھیوسوفیکل سوسائٹی کی خاص حرکتوں کا مجھے نوٹس لینا پڑا۔ بابو صاحب دونوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے مسٹر راناڈے۔ اور مسٹر تلک کی خاص کمزوریوں کا ذکر کرکے طریقہ تعلیم کے بدلنے پر زور دیا تہا۔ بابو صاحب سے یہ برداشت نہ ہوسکا اور اپنے اخباروں میں میری تقریر پر انہوں نے بیجا نکتہ چینی کی۔ میں اُن دنوں گروکل کے سالانہ جلسہ میں مشغول تہا۔ اسلئے وہ مضمون میری نظر سے نہ گذرا۔ اور جب میرے دوستوں نے اُس کی طرف میری توجہ دلائی تو زیادہ عرصہ گذر چکا تھا۔ اسلئے میں نے کچھ جواب نہ لکھا۔ لیکن میں اب بابو صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر نقول اُن کے (جسکے ساتھ میں متفق ہوں) مسٹر تلک اور مسٹر راناڈے ہندوستان کے بڑے آدمیوں اور نوجوانوں کے بڑے رہبروں میں سے تھے۔ تو کیا صرف اسوجہ سے کہ وہ مر گئے ہیں۔ اُنکے طریق عمل پر نکتہ چینی بند ہوسکتی ہے؟ مسٹر راناڈے میرے بہی ذاتی دوست تھے۔ مسٹر ... اور سوشل کانفرنس کے متعلق مجھسے اُنکی بڑی لمبی خط وکتابت رہتی تہی۔ میں اُن کے اوصاف کو جانتا اور اُن کی عزت کرتا ہوں لیکن کیا اسلئے اُنکی کمزوریاں زیادہ تر قابل افسوس نہیں ہیں۔ اور کیا اُنپر وچار ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرنا کوئی گناہ ہے۔ کیا سوامی دیانند کے آچرنوں کی پڑتال
کرنے پر ہیں نے کسی سے لڑائی کی ہے۔ یا آریہ سماج نے بھی
پہ کہا ہے۔ کہ ان کے جیون کی پڑتال نہ کرو۔ ہاں بڑے
آدمیوں کے جیون پر اگر کوئی جھوٹھا دھبا لگایا جاوے
تب وہ عمل ہر ایک انصاف پسند آدمی کی نظروں میں
معیوب سمجھا جاویگا۔ خیر ایہ وجہ ہے کہ بابو گنگا پرشاد
صاحب اسوقت گروکل کی نسبت اس قسم کے حقارت آمیز
کلمات لکھ رہے ہیں۔ جہاں آپ مسلمانوں اور عیسائیوں
کے دل دکھانے کو بلحاظ پالیسی کے پاپ سمجھتے ہیں
وہاں کیا آپ کے ہردل عزیز ہردے نے ایک ایسے
پلسٹی ٹیوشن کی نسبت جسنے ہزاروں آریہ سماجی اور
لاکھوں ہندوں سے پیار کرتے ہیں۔ غلط فہمی پھیلانے
وقت ذرا بھی دور اندیشی کیطرف توجہ کی! آپ اگر
گروکل کے طریقہ تعلیم کے برخلاف ہیں۔ تو پہلے اسکے
قواعد اور اصولوں کا بغور مطالعہ کیجئے۔ پھر تہذیب کے
ساتھ شریفانہ طور پر انپر اعتراض کیجئے۔ اُن کا جواب
لیجئے۔ پھر وچار کیجئے۔ تب آپ کسی نیک نتیجہ پر پہونچ سکینگے
معمولی لوگ روز اعتراض کرتے ہیں۔ اور جواب کا دل
میں خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جن اصحاب کا دعوے ہو
کہ وہ ہندوستانیوں کو اُن کے پولیٹکل اختیارات دلائینگے
اور جو روزمرہ ہر ایک جماعت کو اپنے عالمگیر اصولوں کے
مطابق اتفاق اور قومی ہمدردی کا اُپدیش اونچی ویدی
پر بیٹھکر دیتے ہوں اُن کی قلم سے اس قسم کے الفاظ
ایسے نہیں ہیں جن کا نوٹس نہ لیا جاوے۔ جب ہندوستان
کے تعلیمیافتوں اور پولیٹکل راہبروں کے عمل کے لوگ
اس قسم کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ تو عوام کی حالت پر دھیان
کرنے سے طبیعت گھبراتی ہے

ویدک اصول واقعی عالمگیر ہیں

امیریکا سے خبر آئی ہے کہ وہاں
کے بشپ پادریوں کی کمیٹی نے
صاف یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ
کسی طلاق یافتہ شخص کا بھی بیاہ نہیں ہونا چاہیے۔
آریہ پرسٹ کر کر ہندو جو کہ رورشٹ دھ ویدک دواہ کے
ودیش سے گرنے کے بعد بھی آریستان میں سے ان لوگوں

نے جو براہمن۔ کشتریہ اور ویشیہ ورن تھے کہلاتے تھے انہوں
نے کبھی بھی طلاق کو جائز قرار نہیں دیا۔ ویدک خیالات
طلاق کے سخت مخالف ہیں۔ اور عیسائی و مسلمان طلاق
گویا ہر دو مذاہب کو معقول اور عام پسند ہونیکی ایک دلیل
سمجھتے تھے۔ لیکن آزاد امیریکا ویشوں میں ایسے بھی حسن
قسم بہ پرچار ہوا۔ جہاں انگلستان صدیوں سے ... آزادی ...
کے لئے مشہور ہے ... ساتھ بیاہ کی رکاوٹ
... بیسویں صدی
سمبندھی قوم میں سے دور نہیں کر سکا۔ وہاں امیریکا
کو صاف اپنا پونا کے برخلاف اعلیٰ سے اعلیٰ فتویٰ پاس
کرا دیاں ہیں۔ بشپ پادریوں کی جماعت سے بڑھ کر عیسائی
مذہب میں اور کسی کا فتویٰ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ چھ سات
برسوں کا عرصہ گذرا کہ امیریکا کی ایک نوجوان پادری نے
ایک مطلقہ عورت سے بیاہ کرانے سے انکار کر دیا تب
اُسنے اپنے عمل کے لئے دلیل دی کہ جہاں اُن کے خداوند
مسیح نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ بدکار عورت کو علیحدہ کر دو۔ وہاں
یہ اجازت نہیں دی کہ اُسکا بیاہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسپر
قانونی کارروائی کی گئی۔ اُس نوجوان پادری کیطرف اور بھی
پادری شامل ہوتے گئے۔ اور رفتہ رفتہ معقول بحث شروع
ہوئی۔ اسوقت طلاق کے بعد وواہ کا مسئلہ بہت ہی بیہودہ
ثابت ہوا جس عورت یا مرد نے بدچلنی کی ہو۔ بیاہ کے قول
و قرار توڑ دیے ہوں اُسے پنر وواہ کی اجازت دینا سوائے
اسکے کہ بیچارہ کو بڑھاوے۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔
ویدک اصول اسوقت ایک دنیا کو تسخیر کر رہے ہیں۔ آپ
نظارے کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوتی ہے جبکہ ہم میں سے
بہت کمزور دل آدمی آریہ سماج کے انتظام کو درہم برہم
ہوتا دیکھ کر ویدک اصولوں کے پھیلنے سے ہراساں ہو
جاتے ہیں۔ ویدک اصولوں کی اشاعت کو بھلا ہی دیا
تب یہ دنیا ہمارے سر پر ہوگا کہ اعلےٰ سے اعلےٰ
موقعہ پاکر بھی ہم لوگوں نے اپنا فرض ادا کیا اور سچے
رشی کے سپاہی نہ بنے۔

ایک نامناسب واقعہ سے بھی سبق لو

ٹرانسوال (جنوبی افریقہ)
میں ایک معاملہ پر شورش پیدا
ہوا ہے۔ کہ ہندوستانیوں

کو ساوی حقوق نہیں ملنے چاہئیں
انگریز بے شرم ہو کر یہ کہتے ہیں
کی ہانک بعض لوگوں ...
آزادی کا ... اظہار دیتے ہیں کہ
... کالے اور گورے کے تعلقات میں
... سمجھا ہے۔ کالے آدمی کا آزادی اور برابری
سے کیا واسطہ۔ گو امپیریل برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ
ہند دکھلاوے کے لئے تحریروں میں ہندوستانیوں
کی جانب داری کا دم بھرتے ہیں۔ تاہم جب کبھی موقع
آیا تو وے بھی ڈھیلے ہو جاوینگے اور یہ فتوے
کر دیا جاویگا۔ کہ سوائے اسکے کچھ نہیں بن سکتی اور اس آزادی
صورت میں ہندوستانیوں کو ٹرانسوال کے اندر بھی ووٹ
نہ ہونے دو۔ اس کمینہ اور بے انصاف سپرٹ کے پھیلنے کی
وجہ کیا ہے؟ میری رائے میں تب تک انگریزوں کی خود غرضی
اور مستعد رہے اور انکے مقابلہ میں ہندوستانی سست
تب تک تو دنیا کو آزادی کی پکار سے نفرت کرتے رہے
لیکن جب اُنہیں انگریزوں سے محنت اور مستعدی کا
سبق سیکھ کر ہندوستانی اُن کا جائز مقابلہ کرنے لگے
تب بھی ایسے ہی انگریز زیادہ تر ... اور جفاکش
بن کر اپنی برتری کو قایم رکھنے کے قابل نہ بنے بلکہ
عشرت میں ڈوب جانے کی وجہ سے ہندوستانیوں
کو بے انصافی سے دبانے پر ہی زور دے رکھا ہے۔
میرٹن کی ... کی سپرٹ کہاں ہے!
میری رائے میں یہ بزرگی کا ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ اس
عمل سے صاف ثابت ہے کہ انگریز اسوقت ہندوستانیوں
کو محنت ... اور ... اپنا آپ
اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ ... کے اندر ...
عمل ہم بھی ہندوستانیوں کو سبق لینا چاہیے۔ ہماری
پاکیزگی اور دھرم کی قوموں کو ابتک ... ثابت ہوا کہ
ہیں۔ چیتر ... کے رنگ میں غلامی نہیں ہے۔ غلامی کا آغاز
اندریوں کے وش میں کر دینے سے شروع ہوتا ہے۔ جب
ہندوستانی شست کاہل اور گرے ہوئے عیاش بنے
رہینگے تب تک ہر ایک غیر کے پاؤں تلے کچلے جاوینگے
... راج ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... ساتھ یہ خبر درج
... درج ... آریہ سماج کے
... ہیں کہ حیدر آباد ...
... ہمارے لائق ودھرماتما آریہ ...
... مہاشے کشن بہادر جی
... عرصہ سے بعارضہ تپ دق بیمار
... کراچی سے حیدر آباد دکن کو واپس
... ہوئے بمبئی کے قریب دیہانت
... آپ حیدر آباد دکن کے ایک معزز
... وکیل تھے۔ اور ایک اعلےٰ کریکٹر
... مقبول آریہ پُرش تھے۔ آپ اپنی
... زندگی عالمانہ و یا کھیا نوں، فلسفانہ
... مباحثہ کے کارن حیدر آباد کے
... اور سمجھدار لوگوں میں بہت
... اور ان درشٹی سے دیکھے جاتے
... ہر سے آپ کو ویدک دھرم کی ترقی
... کا خیال تھا۔ چنانچہ آپ پورے طور
... کر چکے تھے۔ کہ اپنے پیشہ وکالت
... کر اپنی بقیہ عمر گروکل کی سیوا میں
... کریں گے۔ لیکن افسوس کہ ان کے
... ارادے دل کے دل ہی میں ہی رہے۔
ان کی ذات مبارک سے ہماری جو امیدیں
... تھیں۔ ان کو مہاشے جی کی بے وقت
... نے خاک میں ملا دیا۔ آپ نے سچے
... کی طرح بڑی دھیرج کے ساتھ
... وید منتروں کا اُچارن کرتے
... پران دیئے۔ ابھی قریب تین ہفتہ
... عرصہ گذرا ہوگا۔ کہ اُنہوں نے اپنی پیاری
... دھرماتما دھرم پتنی ماتا ... کے صدمہ
... آریہ بیروں کی طرح برداشت
... آپ ایک لڑکا جو کہ گروکل میں
... کو چھوڑ گئے ہیں۔ ہم ان
... بابو بخت بہادر جی اور حیدر آباد

سماج کے ساتھ شوک میں شریک ہوتے
ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔
کہ ان کے کنور بہادر جیسے پرمی انسان کی
... دھرماتما بھائی کے بے وقت بچھڑ جانے
سے ... صدمہ دیا گُل دلوں کو شانتی
پردان ... کریں

شنکا سماداں } مہاشے ہیرا سنگھ جی ...

... کیا یہ شنکا کرتے ہیں کہ کیا ایشور کو معلوم ... پیدا ہونا ہو چکی ہے" جواب میں نویدن ہے کہ پرماتما بھوت ... ورتمان تینوں کالوں کا ٹھیک ٹھیک گیاتا ہونے سے جانتا ہے کہ دنیا انادی کال سے اسکے انادی پربندھ انوسار ... پیدا ہوتی چلی آئی ہے۔ تھوڑے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اننت گیان جانتا ہے کہ اننت دفعہ ... پیدا اور نشٹ ہو چکی ہے۔ ایڈیٹر

آمدنی بمقام گروکل از یکم ستمبر

تا ۹ اکتوبر ۱۹۰۴ع

(۱) مہاشے درگا داس پھگواڑہ	للعہ	مستقل فنڈ
(۲) مہاشے رام سروپ حصار	...	"
(۳) رائے بدری ناتھ سب انجینیر دہلی	صہ	" "
(۴) مہاشے رام جیون - اجمیر	...	"
(۵) مہاشے ہر بھجرائے گوجرانوالہ	...	"
(۶) مہاشے ٹیک چند از ٹوبہ ٹیک سنگھ	...	"
(۷) مہاشے مولکرام جی رائے پور ضلع سہارنپور	...	مستقل فنڈ
(۸) مہاشے چیلا رام گیانچند مدراس	صہ	" "
(۹) مہاشے گنگا رام جی راج کامیہ	للعہ	"
(۱۰) مہاشے نند لعل جی ہاسپٹل اسسٹنٹ	...	ایکروپیہ فنڈ
(۱۱) مہاشے سندہ داس یعنی چند سیالکوٹ	...	خرید گاے
(۱۲) مہاشے شیو داس ملتان	عمہ	مستقل فنڈ

---

(۱۳) مہاشے سندر داس کوئٹہ	...	مستقل فنڈ
(۱۴) مہاشے نند لعل ہاسپٹل اسسٹنٹ	...	ایکروپیہ فنڈ
(۱۵) مہاشے بخت بہادر جی حیدر آباد	...	خرید گاے
(۱۶) مہاشے بارو مل جی سب اوورسیر ضلع جھنگ	۱۰۲	مستقل فنڈ
(۱۷) مہاشے سندر سنگھ جی بھور	...	ایکروپیہ فنڈ
(۱۸) لالہ ٹھاکر داس گیند تھالہ ضلع گورداسپور	...	مستقل فنڈ
(۱۹) مہاشے جگل کشور ضلعدار سرگودھا	...	"
(۲۰) شریمتی گنگا بائی معرفت دوارکا داس مراد آباد	...	"
(۲۱) ٹھاکر سردار سنگھ لکاوری ضلع ایٹہ	...	"
(۲۲) بابو لال جی وغیرہ ۳ صاحبان مرزاپور	...	مٹھائی فنڈ
(۲۳) مہاشے تُلیا رام اپدیشک آریہ سماج احمدپور ریاست بہاولپور	...	ایکروپیہ فنڈ
(۲۴) لالہ بانکے لال بی اے وکیل حصار	...	مٹھائی فنڈ
(۲۵) مہاشے بترتھ رام موہنچند جی شجاع آباد ضلع ملتان	...	مٹھائی فنڈ
(۲۶) معرفت منتری آریہ سماج پھگواڑہ ضلع جالندھر	...	مستقل فنڈ
(۲۷) مہاشے شیو رام سرگودھا	...	"
(۲۸) مہاشے امرناتھ مراد آباد	...	"
(۲۹) مہاشے ہر چند نوشہرہ ضلع پشاور	...	"
(۳۰) مہاشے جمنا داس ڈیرہ اسمٰعیل خاں	...	"
(۳۱) مہاشے فتح چند نجیب آباد	...	برہمچاریوں کی بوجن ...
(۳۲) مہاشے رامچند پنڈ انگوٹ	...	مٹھائی فنڈ
(۳۳) میجر ڈریو اورالائی	...	مستقل فنڈ
(۳۴) بابو عطر سنگھ آریہ سماج ...	...	"
(۳۵) مہاشے رام داس جی سکھر	...	"
(۳۶) مہاشے لچھمن جی اوورسیر نہر جھنگ نہر رہتک	...	"
(۳۷) مجلس شافنڈ میگھ ... دان کوہاٹ		

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیوتو کی قیمت وصول ہوئی ہے مارچ ۱۸۳ سے بیک فنڈ

(۴۰) ٹھاکر گوونہ سنگھ جی بقایادان الف ۱۴ ۱۲۰۰ ہزار مندر فنڈ

(۴۱) مہاشے چمن سنگھ جی بنوارہ ضلع میرٹھ للعہ مستقل فنڈ

(۴۲) لالہ سیوارام نشظہ کوٹہ عصہ ״

(۴۳) بابو گھنبیر چند گماٹھ پور صہ ״

(۴۴) مہاشے جیتا شنکر جی بمبی عصہ ״

(۴۵) مہاشے ہرنامداس کراچی عہ ״

(۴۶) منتری آریہ سماج جے پور معہ ایکروپیہ فنڈ

(۴۷) منتری آریہ ومیننگ کلب منی پور آسام دعہ ״

(۴۸) پرودان آریہ سماج مظفر نگر معرفت پنڈت دولت رام صہ مستقل فنڈ

(۴۹) پنڈت بلشی راج وزیرآباد عہ مٹھائی فنڈ

(۵۰) لالہ منشی رام محمود پور ضلع مرادآباد صہ مستقل فنڈ

(۵۱) منشی گورانند تا وکیل پٹیالہ صہ ״

(۵۲) مہاشے بدری پرساد رام نگر ضلع نینی تال عصہ ״

(۵۳) مہاشے نند لعل مداس ضلع سیالکوٹ صہ ویدپرچار فنڈ

(۵۴) ڈاکٹر سوہن لعل فیروزپور للعہ ایکروپیہ فنڈ

(۵۵) مہاشے جگت رام جی داودھر ضلع فیروزپور عصہ مٹھائی فنڈ

(۵۶) معرفت سردار چنچل سنگھ عہ مندر فنڈ

(۵۷) لالہ رام کرشن پانڈے جالندھر عہ بھنڈار کیلیے

(۵۸) سے گوشالہ مندر

(۵۹) مہاشے رام گوپال شنبو بخش جی کلکتہ لہ ایکروپیہ فنڈ

(۶۰) مہاشے ہرداری لعل جی حصار عہ ״

(۶۱) مہاشے رلیا رام جی اسٹیشن ماسٹر عباس پور صہ مٹھائی فنڈ

(۶۲) مہاشے اتندرام جی صہ پشکوں کیلیے

(۶۳) مہاشے رلیا رام جی صہ بھنڈار کیلیے

(۶۴) مہاشے رلیا رام جی موصوف ے گوشالا مندر

(۶۵) دہرم پتنی لالہ رلیا رام جی ے مستقل فنڈ

(۶۶) مہاشے لکھم چند جی نٹال جنوبی افریقہ للعہ ۱۴ تعمیر مندر کیلیے

(۶۷) مہاشے گپت لوکوآفس ہوبلی ے مرتی ۔۔۔

(۶۸) مہاشے رگھونا تھ ۔۔۔ صہ ״

مہاشے ۔۔۔ سمبندھی ۔۔۔ سندر سنگھ تھانہ ۔۔۔ کہ حلقہ اپنا ۔۔۔ بارپور ے ״

مہاشے لچھمن داس ریلوے کلسیہ عہ ״

(۶۹) مہاشے مینا مل گھگر عہ ״

(۷۰) دہرم پتنی گلاب رائے فتحپور ریاست جیپور عصہ ״

(۷۱) مہاشے بیوک لال جی متھرا عصہ ״

(۷۲) مہاشے پولو رام سب اوورسیئر نہر مقام ہیری صہ بھنڈار کیلیے

(۷۳) مہاشے رام رتن جی سررشتہ دار برائے ہون وجگن وعہ بھنڈار کیلیے

(۷۴) مہاشے رام جی جہلم عہ تعمیر مندر کیلیے

(۷۵) مہاشے نتھو سنگھ جی مظفر نگر للعہ ۱۲ ایکروپیہ فنڈ

(۷۶) گپت دان ۱۱ تعمیر مندر کے لیے

(۷۷) معرفت پنڈت کالو رام جی مسافر مینا نہر صہ واسطے تعمیر مندر

(۷۸) ״ عہ ایکروپیہ فنڈ

منشی رام
مکھیہ ادھشٹاتا گروکل

ریویو

سبزی ترکاری مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب قیمت فی جلد ۸ یہ کتاب بار سوم چھپی ہے۔ مصنف کا دعوی ہے کہ اس ۔۔۔ نظرثانی و اضافہ معقول ۔۔۔ میری رائے میں جناب ۔۔۔ صاحب نے یہ کتاب ۔۔۔ چھوڑی ۔۔۔ ان کیلیے بھی اس کا ۔۔۔ ابتدا ہے۔ میں نے اول ایڈیشن کا ریویو کرتے ہوئے بھی اس کتاب کی بہت تعریف کی تھی اس لیے کہ مصنف نے سبزی ترکاری اور ۔۔۔ کی نسبت خاص لیاقت حاصل کی ہے اور خاص لیاقت سے اردو دان پبلک تک بڑے مفید مضامین پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ کاشتکاری کے محکمہ میں لالہ دیوی دیال کو ۔۔۔ طرف سے خاص انعام بھی دو تمغوں کا ملا ہے درخواست خریداری منیجر ۔۔۔ کے نام بھیجئے۔ جہاں سے کہ اس کی اشاعت ہو رہی ہے۔

ہماری اپدیش ۔۔۔ از ٹھاکر گدادہر سنگھ جی ۔۔۔ قیمت فی جلد ۔۔۔ بزبان آریہ بھاشا ۔۔۔ کا پتہ:۔ لالہ سیتارام ۔۔۔ واقع کانپور میں چھپی۔ ٹھاکر گدادہر سنگھ جی کے ۔۔۔ کا ریویو دیتے ہوئے میں ان کی تحریر کی خوبی بیان کر چکا ہوں۔ یہ کتاب بھی اسی ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ پڑھنے والوں کو ٹھاکر صاحب کے ہر ایک لیکھ کیساتھ اتفاق ہو۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ انہوں نے خیالات بڑے اعلی ظاہر کئے ہیں جو ہر ایک ودیشن ۔۔۔ کی توجہ کے مستحق ہیں۔ بھاشا میں سنسکرت کے زیادہ الفاظ داخل ہونیکے باعث گو مصنف نے عذر خواہی کی ہے۔ لیکن میری رائے میں ان کے ایسے عمل ۔۔۔ بھاشا کو خوبصورت اور زوردار بنا دیا ہے۔ چھپائی وغیرہ نہایت عمدہ ہے۔ جو ہندوستانی ناولوں ۔۔۔ نیاسوں کے پڑھنے میں وقت ضایع کرتے ہیں ان کیلیے اس کتاب کا مطالعہ بڑی صحت بخش دوائی کا کام کر سکتا ہے۔

(منشی رام)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] اعمال

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः। स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥

॥ कृष्ण गीता ॥

"[illegible] پرش جیسا جیسا آچرن کرتا ہے ویسا ہی [illegible] آدمی ہی کرتا ہے۔ وہ سرشیٹھ پرش [illegible] پرمانک سمجھتا ہے۔ عوام بھی اُسی کے مطابق برتا[illegible] [illegible] ہیں۔"

[illegible] نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ بڑے آدمی [illegible] پر جو چلتے ہیں وہی راستہ ہے۔ جن ان لو [illegible] کو اُن کے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے عوام [illegible] کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اُن کا فرض ہے [illegible] کہ اُن عوام کو خرابیوں سے بچنے میں مدد [illegible]۔ اور ایسے سجن جن کو کہ پراچین آرش [illegible] آپت کا خطاب دیتے ہیں اپنے کرتویہ [illegible] ہیں۔ لیکن اگر کوئی آدمی اتفاق سے [illegible] وجود سینکڑوں کمزوریوں کے بھی عوام کی [illegible] میں چڑھ جاوے۔ تو اُسے بھی یہ سمجھ لینا [illegible] ہے۔ کہ اگر وہ پھر گر ےگا تو نہ صرف اُس پاپ [illegible] بھاگی بنےگا۔ جو کہ اُسنے خود کیا۔ بلکہ اپنے [illegible] دوسروں کو گرانے کا پاپ بھی اُسے [illegible] گا۔ جن آدمیوں کی بلا مستحق ہونے کے عوام [illegible] نظروں میں عزت ہونے لگ جاتی ہے۔ بعض [illegible] اوقات وے اسی خیال سے سدھر بھی جاتے [illegible] چنانچہ کالو بھگت کی نسبت روایت مشہور [illegible] کہ انہوں نے سرکاری چپراسی کے خوف [illegible] اپنے جرائم کو چھپانے کے لئے تلک۔ چھاپ [illegible] لگا کر بیراگی کا سوانگ بنا لیا تھا۔ چپراسی [illegible] اور اُن کی پرستش کرنے لگ گئے۔ تب

کالو جی نے حسب ذیل دوہا بنایا۔

بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال
جم ڈرپے کالو سے بھئے انو بھویال

اور اُسی دن سے گذشتہ بدعادتوں کو جو آب [illegible] دیگر جیسکو پر مشہور سمجھتے تھے اس کی بھگتی [illegible] تبدیل ہو گئے۔ جن کو دیگر انسان اپنا [illegible] امیر مان لیتے ہیں انکو بڑے احتیاط سے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ لیونارڈ [illegible] کے باعث ہزاروں لاکھوں اُنہیں [illegible] چھپنے اور اُنہیں کے مانے ہوئے [illegible] [illegible] سننے کے لیے طیار ہوتے ہیں [illegible]

رامچندر جی کی نسبت روایت ہے کہ جب وہ راون کے پنجہ سے شری سیتا جی کو چھڑا کر ہوائی کشتی پر سوار ہو کر اجودھیا میں آئے۔ اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کرنے لگ گئے۔ تو ایک دن رعایا کے حالات دریافت کرنے کے لیے بھیس بدل کے ایک گلی میں جا نکلے۔ ایک دھوبن شاید رات باہر رہی تھی۔ وہ واپس پر گھر آئی۔ دھوبی نے اُسے جواب دیدیا۔ کہ منو جی کے فرمان کے برخلاف گھر سے باہر رہنے کے باعث اب تو میری عورت نہیں اور کہا کیا میں بھی رامچندر ہوں جو سیتا کو اتنے عرصے کے بعد چپ چاپ اپنے گھر لے آئے۔ مشہور ہے کہ رامچندر نے ایسا خیال کیا کہ ان کے اس عمل کا اثر بُرا پڑتا رہیگا۔ نرا پرادھنی سیتا کو جنگل میں بھیج دیا۔ والمیک جی نے اپنے آشرم میں انکو پناہ دی اور وہیں لو۔ اور کش دونوں توام لڑکے پیدا ہوئے گو اس کہانی میں مہاراجہ رامچندر جی پر ایک انش میں انیائے کا دوش لگتا ہے۔ لیکن روایت کے جس پہلو سے کام لینا ہے اُس پر وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمیوں کی ذمہ واری بڑی نازک ہوتی ہے۔ عوام کی طرح اُن کو آزادی نہیں دی گئی ہے۔ کیونکہ اُن کے عمل پر دیگر ہزاروں لاکھوں کے اعمال کی درستی یا بگڑنے کا احتمال ہوتا ہے

قدیم روم کی کہانی کی بنیاد پر انگریزی میں بھی یہ مثل ہے کہ "قیصر کی بیوی شبہ سے بھی پاک ہونی چاہیے"۔ جس انسانی جماعت کو اندر کہ بُرے آدمیوں کے جیون نشٹ شدہ رہتے ہیں اس انسانی جماعت کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اور جس جماعت کو بُرے آدمی اپنے جیون کی حفاظت نہیں کرتے اپنی جماعت کو منجدھار میں ڈبو دیتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ شری کرشن جی بڑے بڑے آدمیوں کی تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ [illegible] نازک ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور دوسرے مہاتماؤں [illegible] منسک بنائیں۔ ہے پاٹھک گن! اپنے جیون پر ایک گہری نظر ڈالو۔ اور پھر بتلاؤ۔ کہ کیا ہم سب اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔ جو کہ ہمارے لئے ہمارے تجربہ کار بزرگوں نے قایم کیا تھا۔ ہم محض دکھلاوے کیلئے سندھیا کرنے بیٹھے۔ لوگوں نے تمہاری کیسی عزت کی۔ جن عوام میں شاید نصف سے زیادہ تم سے بڑھکر شدہ آچاری ہیں انہوں نے تم کو کس اونچی ویدی پر بٹھا دیا۔ سوچو کیا یہ تمہاری دھوکہ دہی کا نتیجہ ہے۔ یا کہ اُس شدھ سوروپ مہان پرماتما کا طفیل ہے۔ جیسے ہوا کہ تم سندھیا کا ہی اندر سے ڈھول اور نرا ادڑ کر رہے ہو۔ جس دھرم کے آڈمبر میں یہ شکتی ہے کہ تمہیں کچھ عرصہ کیلئے باعزت بنا سکتا ہے کیوں نہ اُس دھرم کو اُسکے اصلی روپ میں گرہن کرو۔ تاکہ تمہیں اصلی عزت اور روحانی سے بری آنند حاصل ہو سکے۔ دُنیا کے بڑے آدمیو! تمہاری آدرش سے گر جانے پر ہزاروں لاکھوں آتماؤں کا جو خون ہو گیا ہے اگر تم اُس کا واقعی اندازہ کر سکو تو تم کو معلوم ہو کہ تم نے سنسار میں کسقدر گھور اتیاچار کیا ہے۔ آہ! کتنے وشواسی بھگت تمہارے آچرنوں کے زوال کو دیکھ کر گمراہ ہو کر اور خندقوں کے اندر لنگڑے لولے ہو کر لہولہان آہ و نالوں کی آواز کو بلند کر رہے ہیں۔ اچھا مہابھارت کو پڑھ لیں کہ جس نے تو کیول جسموں کو منیت و نابود کر دیا تھا حال کا جنگ روس و جاپان تو بعض انسانوں کے جسموں اور

مراسلہ خاص نامہ نگار

رامائن پر وچار

نمبر ۱

آریہ ورت میں مہابھارت کے پہلے کا کوئی اتہاس یا چرتر مسلسل مل سکتا ہے تو وہ صرف [illegible] ہے۔ اور دنیا میں کوئی کتاب انسان کو اچھے خیالات اور آچرنوں کے سدھارنے کے لئے مل سکتی ہے۔ تو سب سے بہتر رامائن ہے۔ رامائن کی قدامت کی نسبت گو لوگ کوئی زمانہ قرار دیں لیکن اس سے سب کو اتفاق ہے۔ کہ وہ مہابھارت کے پہلے کی کتاب ہے۔ جس کتاب کے مضامین پر عاشق ہو کر بعض لوگوں نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ ثابت کریں کہ وہ یورپ سے بطور نقل ہو کے آریہ ورت میں پہونچی۔ گو وہ ناکامیاب کیوں نہ رہے ہوں۔ اس کتاب کی نسبت خاص آریہ ورت میں کیا حالت ہے۔ اسطرف بھی آریہ پرشوں کی توجہ ضرور ہے۔ خصوصاً اسوجہ سے کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے اسکی اس بھاگ کو جو پرکشپت نہیں پرمان مانا ہے۔ اور اب گروکل سکیم میں اس کو داخل کر دیا گیا ہے۔ آریہ ورت میں اسوقت رامائن کے نام سے بہت سی کتابیں مل سکتی ہیں۔ آنند رامائن۔ ادھیاتم اور ادھیاتم رامائن۔ مول رامائن رام رچتی وغیرہ وغیرہ۔ جن میں تلسی رامائن داخل نہیں۔ لیکن یہ کتابیں نوین اور غیر مستند ہیں۔ اور سب ایک دوسرے کے مخالف۔ ان کی جانچ اور پڑتال محض بیکار ہے۔ گو ان کا ستاتنیوں میں رواج زیادہ ہے۔ اس وجہ سے میں صرف والمیک رامائن ہی کی پریکشا کرونگا۔ اور اس کی حالت ظاہر کرونگا۔ کہ اسوقت کیا ہے۔ آریہ ورت میں قریب قریب ویدوں کے سوائے سب کتابوں میں جس طرح مداخل و مخارج کا عمل اب تک لوگوں کی طرف سے ہوا ہے۔ رامائن اس سے مستثنی ہی نہیں ہے۔ بلکہ بمقابلہ دوسروں کے بہت فوقیت لے گئی ہے۔ مہابھارت میں جس طرح پرمان مل گیا کہ اصلی کتاب ۲۴ ہزار شلوک میں تھی اور اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ موجودہ کتاب [illegible] چھ گنی کے زیادہ [illegible] رامائن میں اگر [illegible] جاتا تو شاید یہ کتاب اپنی اصلی [illegible] سے کم پڑھی ہوئی ثابت ہوتی کہ حلفاً [illegible] ٹی۔ رادھا کرشن راؤ ایم اے نے [illegible] سال [illegible] ین [illegible] سری [illegible] کے وشئے پر لکھے تھے۔ جن میں یہ بحث پیدا ہوئی تھی کہ رامچندر جی کی شادی کس عمر میں ہوئی۔ کیونکہ رامائن سے رامچندر جی کے بال بواہ کا ثبوت ملتا تھا۔ ان کی اشاعت کے بعد اسی کی جانچ پڑتال میں اور ایک صاحب نے جن کا نام ابھینکر ہے۔ والمیک رامائن ہی کی جانچ پڑتال شروع کی تھی۔ اور مختلف نسخے علاقہ بنگال و بمبئی اور مدراس وغیرہ وغیرہ کے ایک جگہ جمع کئے تھے۔ اور آخر اتنا تجربہ ایک رسالہ وید گیان وستار نمبر (۳۱) نمبر ۱۱ میں پرسدھ کر دیا ہے۔ جس میں وہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہر نسخہ کے صرف بال کانڈ کے مقابلہ سے یہ ثابت ہوا کہ (۲۵۰۰) دو ہزار پانسو شلوک میں صرف ۵۰ شلوک ان میں یکساں ملتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

میں نے رامائن کے دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ تداخل و تخارج کا عمل بمقابلہ دوسرے کانڈوں کے بال کانڈ میں کم ہوا ہے۔ اور پھر اسکی یہ حالت ہے تو بہت مشکل ہے کہ رامائن سے رامچندر جی کی صحیح سوانح عمری نکال سکیں کیونکہ یہ امر مشکل ہو گیا ہے۔ کہ کس نسخہ کو صحیح سمجھیں۔ اور اسکی جانچ کریں۔ تاہم باوجود ان تمام مشکلات کے اگر ہم بجائے اسکے کہ اپنی عمر اور جھگڑوں میں صرف کریں۔ ایسے مفید عام کاموں کو ہاتھ میں لیں تو پورا نہیں تو تھوڑا کام تو ضرور ہو سکیگا جو آئندہ پورا کرنے والوں کو مدد [illegible] گو مجھ میں نہ اتنی لیاقت [illegible] جانچ کر سکوں اور نہ [illegible] رامائن کا صحیح نسخہ [illegible] قابلیت ہے۔ کہ رامائن [illegible] اپنے سامنے پیش کر دوں۔ لیکن [illegible] [illegible] کرونگا کہ رامائن کے مختلف حصص کے [illegible] ہونگے کہ رامائن ہی سے ثبوت دیتا ہوا۔ دوسروں کے وچار کے لئے اسکو چھوڑ دوں۔ رامائن کے پرکشپت بھاگ کے دیکھتے وقت مجھے حیدر آباد کے حضرات شرابی اور کبابی کی نسبت ہوتا تھا۔ [illegible] دوسرے حضرات کی نسبت جسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے رامچندر جی کو پورا مانس بھکشک بنا رکھا ہے۔ اسوجہ سے آئندہ میں سب سے پہلے اسی وشئے کو لونگا۔ کہ کیا رامچندر جی مانس بھکشک تھے۔ اور رامائن میں مانس اور مدرا کا ذکر کہاں کہاں آیا ہے۔ اور اسکے بعد ترد بر اور پرکشپت ہونے کا ثبوت پیش کرونگا۔ اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا وشئے رامائن سے لیا کرونگا اور یہ میری پریکشا صرف اسی والمیک رامائن کی نسبت ہے۔ جو بمبئی میں چھپا ہوا ہے۔

راقم

کیشو راؤ پردھان آریہ سماج حیدر آباد دکن

گروکل کا تیسرا سالانہ جلسہ

حسب قاعدہ سال کے خاتمہ پر ہولیوں کی تعطیلوں میں ہوگا پھاگن کی پورنما کے دن نئے برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار کیا جائیگا اس سے تین دن پیشتر یہ جون [illegible] کا آرمبھ کیا جاویگا مفصل سمے وبھاگ کی سوچنا جلسہ سے ڈیڑھ ماہ پیشتر دیجاویگی جو دوست گروکل کے پریمی سجن سہایتا کرنا چاہتے ہیں ان کو ابھی سے طیاری کرنی چاہئے

منشی رام

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

شریمان لالہ منشی رام جی کے آریہ سماج کی ممبری سے مستعفی ہونے کے متعلق ایڈیٹر پرکاش وغیرہ کے اعلےٰ اور پوتر بھاؤ اور لیکھوں کے جواب میں ہمارے ہاں بہت سے پرشٹھت اور یوگیہ آریہ بھائیوں کے پُرزور مضامین آ رہے ہیں۔ اور آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ان میں نرم گرم ہر نوع کے لیکھ ہیں۔ اگرچہ ان میں واقعات کی بنا پر معقولیت سے بحث کی گئی ہے۔ لیکن ہم ان کے اندراج سے کوئی لابھ نہیں سمجھتے کیونکہ جن بھائیوں کے سمجھانے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ وہ اپنے ارادوں میں چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔ وہ خود ہی سمجھیں تو سمجھیں اخبار میں ان کی کارروائیوں اور منصوبوں کو طشت از بام کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہم فی الحال اس معاملہ کے متعلق کوئی لیکھ بھی پرچارک میں مُدرت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہاں جب سخت ضرورت محسوس کریں گے۔ تو خود ہی قلم اُٹھائیں گے۔ اور نامہ نگاروں کے لیکھوں کو بھی جگہ دینی پڑیگی۔ لیکن ایک لیکھ کو ہم نے جگہ دے دی ہے۔ وہ بھی اسلئے کہ ہمیں ذاتیات سے قطعی پرہیز کیا گیا ہے اور اپنے خیالات کا اظہار ایسی اعلیٰ سپرٹ میں کیا گیا ہے۔ کہ جسنے ہمیں لیکھ داتا کے سخت بغض ہونے پر اُن کا لیکھ شائع کرنے کے لئے مجبور کر دیا [illegible] ضرورت تو ہم اس لیکھ کے مُدرت کر [illegible] سمجھتے ہیں

ایڈیٹر

نا شکر گذار [illegible]

[illegible]

لالہ منشی رام جی نے آریہ [illegible] معاملات سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے مگر آریہ سماج کے ساتھ اُن کے دھارمک سمبندھ میں ذرا بھی کمی نہیں ہوئی بلکہ بقول اُن کے یہ سمبندھ یعنی آریہ سماج کے ساتھ اُن کا دھارمک سمبندھ آگے کی نسبت زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ استعفیٰ میں اپنی بہت ہی مختصر سرگذشت لکھتے ہوئے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اُس سین کا تیسرا پردہ ۱۶ - اکتوبر کو رات کے دس بجے گرا۔ جس نے اُن کے اندر اس قدر بھاری تبدیلی پیدا کر دی"۔ استھو اُن کا اختیار ہے۔ کہ اپنی مرضی اور حالات کے موافق جو راستہ بھی وہ اپنے لئے پسند کریں اختیار کر لیں۔ اس میں کسی کا ٹھیکہ یا بندش نہیں ہے۔ جو آتما کرم کرنے میں خود مختار ہے۔ اُس کا پھل ایشور کے آدھین ہے۔ جو کہ ایشوری نیم کے انوکول اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ اس نیم کے آدھین لالہ منشی رام جی بھی ہیں۔ اُنہوں نے نہ معلوم کس خیال سے اور کیا سوچ کر یہ کنارہ کشی کر لی ہے اخبار کے اندر اس کی وجوہات اُنہوں نے بیان نہیں کیں۔ اور نہ ہی اس کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کسی پر حملہ کیا ہے۔ یا کسی کو کلنکت کیا ہے۔ البتہ یہ الفاظ کہ "سین کا تیسرا پردہ ۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو رات کے دس بجے گرا"۔ بلاشبہ نوٹس لینے کے قابل ہیں کیونکہ وہ دن شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس کا دن تھا۔ اسلئے ان الفاظ کی تہہ میں پوشیدہ طور پر یہ ضرور ٹپکتا ہے۔ کہ [illegible] استعفیٰ کے وجوہات کا تعلق ضرور پرتی ندھی سبھا کے اس سالانہ اجلاس سے ہے۔ لیکن [illegible] بالکل پتہ نہیں چلتا کیا انرتھ ہوا یا کیا غضب ہوا۔ یہ ایشور جانیں یا سبھا کے اُسوقت کے حاضر سبھاسد۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیکر یہ بلاشبہ ماننا پڑیگا۔ کہ یہ الفاظ اپنے اندر ان معنوں کو لئے ہوئے ہیں۔ کہ جن سے سبھا کے ادھیکاریاں بالخصوص منتری اور پردھان مہاشے گن کی توجہ اس طرف مبذول ہونی چاہئیے تھی۔ میرے خیال میں لالہ منشی رام جی کے ان الفاظ کے جواب میں اس برے اثر کو دور کرنے کے لئے جو کہ ان الفاظ سے پبلک پر پڑنا ممکن ہو سکتا ہے۔ سبھا کے منتری مہاشے کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ پہلے ہی روئداد کے ساتھ سبھا کی کل کارروائی حرف بحرف چھاپ دیتے۔ جس سے پبلک کو مغالطہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا۔ اور لالہ منشی رام جی کی اس تحریر سے جو برا اثر کسی کے دل میں بیٹھا ہوا ہوتا وہ دور ہو جاتا۔ سبھا کے ادھیکاری اپنی ذمہ واری سے سرخرو ہو جاتے یہ ہلچل نہ پڑتی۔ اور لوگ اپنی سمجھ کے موافق طرح طرح کے نتیجے نہ نکالتے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے یا تو اسے اپنا فرض ہی نہیں سمجھا۔ اور یا سمجھتے ہوئے اسبات سے جان بوجھ کر تغافل کیا۔ خیر۔ خواہ کچھ بھی اسوقت موجودہ صورت یہ ہے۔ کہ ذمہ وار

کی طرف سے کچھ کارروائی نہیں ہوئی۔ البتہ ایک ممبر صاحب جو کہ اپنے آپ کو پرتی ندہی سبھا کا ممبر تحریر فرماتے ہیں۔ اس دیشہ میں قلم اُٹھاتے ہیں۔ یہاں اس تحریر سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں کسی کے بحث کو لے کر بیا یہ یا ناجائز طور پر اُس کے شخص طرفداری ظاہر کروں۔ لالہ منشی رام جی کا استعفیٰ باوجہ ہو۔ یا بلا وجہ۔ مجھے اس وقت یہاں اُس سے [illegible] نہیں ہے۔ اور دوسروں کی تحریر اِن مضمون کے متعلق سچی ہوں یا جھوٹی مجھے سے کوئی سروکار نہیں۔ میری غرض تو کیول اتنی ہے۔ کہ میں پبلک کو بالعموم اور اِس مضمون میں حصہ لینے والے صاحبان کو بالخصوص یہ جتلاؤں کہ اُن کو کیا کرنا چاہئے۔ کیا کر رہے ہیں۔ اور اُن کی اِس کارروائی سے پبلک کیا نتیجہ نکال رہی ہے۔ میں اصل مطلب کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ پرتی ندہی سبھا کے ممبر صاحب نے جنہوں نے کسی وجہ سے اپنا نام پوشیدہ رکھتے ہوئے سبھا کی کارروائی پبلک کے روبرو اخبار تیجکاری روزانہ پیش کی ہے۔ معافی مانگ کر عرض کرتا ہوں کہ وہ کارروائی چاہے سچی ہی کیوں نہ ہو۔ تو بھی پبلک کی نظر میں قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور اُس کے لئے وجوہات ہیں۔

اول یہ کہ اِس قسم کے نازک وقت میں ایسی ضروری بات پبلک کے سامنے بڑی سنجیدگی سے پیش کرتے ہوئے اپنا نام چھپا رکھنا چہ معنی وارد۔ دوسری وجہ میں نے اِس تحریر کو دو تین دفعہ پڑھا۔ میں اِس میں لالہ منشی رام جی پر وہی قلم سے اور بڑی دھیمی آواز میں لیکن صاف طور پر حملے دیکھتا ہوں۔ اور وہ ایسے غیر ضروری ہیں۔ کہ جن کا سبھا کی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان باتوں کے لکھنے کے بغیر بھی سبھا کی کارروائی بڑے پریم بھرے شبدوں میں ظاہر ہو سکتی تھیں۔ اور وہ باتیں بھی کوئی تحریری نہیں بلکہ ممبر صاحب کا اپنا ہی انومان ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوں۔ پرنتو یہ بھی ناممکن نہیں کہ وہ بالکل ہی غلط اور بے [illegible] ہوں۔ چونکہ اِس تحریر میں خود بخود ایک طور پر لالہ منشی رام جی پر [illegible] کیا گیا ہے۔ اِس سے پبلک [illegible] نکال رہی ہے۔ کہ اِس لیکھ کے لکھنے والے سمبندھی [illegible] ممبر صاحب لالہ منشی رام جی کے مخالف کہ حلف اُٹھا [illegible] جی انہوں نے یہ کوشش کی ہے [illegible] اُن کو رنگ چڑھا کر پبلک کو مغالطہ میں ڈالیں جس میں یہ بحث پیدا ہو۔ مطلب پورا ہو جائے۔ اور نام ہی کس عمر میں ہو گیا ہے۔ کہ یہی نام پر گٹ ہو گیا تو پبلک [illegible] اُن کو لالہ منشی رام جی کا ورودھی سمجھتی ہے۔ اسلئے اُن کی اس تحریر پر کوئی اعتبار نہیں کریگا۔ جس سے کہ اُن کا مطلب حل نہیں ہو سکیگا۔

تیسری وجہ اس مضمون کو قابل اعتبار نہ سمجھنے کی یہ ہے۔ کہ وہ مضمون کسی اور نگاری کی قلم سے نکلا ہوا نہیں ہے۔ اس وجہ سے مستند نہیں۔ خواہ وہ حرف بحرف سچا ہی کیوں نہ ہو ہمارے ممبر صاحب نے سبھا کے حالات بتلاتے ہوئے لالہ منشی رام جی کے استعفیٰ کے وجوہات کے ایک انگ کو تو پورا کر دیا۔ لیکن اس کی تہمیں ماسٹر آتما رام جی نے اپنے اخبار میں کی بھی لکھتے ہوئے متعلق ماسٹر جی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی کی یہ خواہش تھی۔ کہ وہ امسال شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کے پردھان نیت کئے جاویں۔ چنانچہ اس کو پورا ہوتا نہ دیکھ کر انہوں نے استعفیٰ دیدیا۔ مجھے یہ بحث یہاں نہیں چھیڑنی چاہئے۔ کہ لالہ منشی رام جی کی یہ آرزو تھی یا نہ تھی۔ اور ماسٹر جی کا ایسا لکھنا درست ہے یا نادرست۔

مارا چہ ازیں قصہ۔ میرا تو صرف یہ مطلب ہے کہ میں بتلاؤں کہ پبلک [illegible] اثر پڑا۔ واقعات [illegible] ہوتا ہے۔ کہ [illegible] وقت سے [illegible] رام جی ایک سے زیادہ [illegible] سبھا کے پردھان نہیت ہو چکے ہیں [illegible] نے کئی دفعہ اس پد سے استعفیٰ دیا [illegible] ان خیالات کے آدمی ہوتے تو وہ [illegible] پدوی کو کیوں چھوڑتے؟ جو جا [illegible] اب تو گرو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا [illegible] دے رہے ہیں۔ جو کہ بذات خود ایک [illegible] کام ہے۔ ماسٹر جی کے پاس لالہ منشی کی اس قسم کی کوئی تحریر نہیں ہوگی [illegible] انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہو۔ اور نہ ہی [illegible] ماسٹر جی سے کہا ہوگا۔ کہ وہ پردھان [illegible] ہیں۔ پس اِن دونوں صورتوں [illegible] ہوئے تیسری صورت یہی باقی رہ [illegible] کہ اُن کو بخیال خویش لالہ منشی رام جی [illegible] کے دوارا اس کا پتہ لگا ہو۔ کہ اسا [illegible] پردھان بنایا جاوے۔ پہلی دو [illegible] میں تو بلاشبہ لالہ منشی رام جی سے [illegible] طلب کیا جا سکتا تھا۔ مگر چونکہ ان دو [illegible] سے ماسٹر جی نے ایک بھی نہیں لکھی۔ [illegible] صورت ٹھیک ہو تو اُس کے جواب وہ [illegible] ہو سکتی ہیں۔ جن کے کہ ایسے خیالات ہیں [illegible] ہیں لالہ منشی رام جی پر کیا اعتراض ہے۔ [illegible] اعتراض کی گنجائش ایک صورت میں تو ہو [illegible] ہے۔ کہ لالہ منشی رام جی ہمیشہ سے سبھا کے پردھان رہے ہیں۔ اور اس پد کے ساتھ اُن کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس سے [illegible] ہونا وہ اپنی بدنامی سمجھتے ہیں۔ معترض [illegible] کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ حالات یہ ہیں۔ [illegible] لالہ صاحب سبھا کی پردھانی پد سے برطرف کئے گئے ہیں۔ اسلئے اُس کو برداشت [illegible]

...نے سبھا سے کیا بلکہ سماج ...ہی استعفی ... ل۔ اس صورت میں معترض ...صاحب کا اعتراض بھی ... درست ہوسکتا ہے لیکن جبکہ حالات قطعی اس ... خلاف ہیں یعنی وہ ہمیشہ سے سبھا کے پردھان نہیں رہے اور نہ ہی وہ پچھلے سال پردھان تھے۔ اور برخلاف اس کے وہ خود پردھان سے استعفی دیتے رہے ہیں ...قبل اس بات کو مان سکتی ہے۔ کہ چونکہ ان ...پردھان نہیں بنایا گیا۔ اسلئے وہ علیحدہ ہوگئے ہیں۔ ماسٹر جی کی اس تحریر کو پڑھکر کئی قسم کے اعتراض لوگ ماسٹر جی کی ذات کی نسبت ...تے ہیں جن کو سنتے ہوئے مجھے حیرانی ہوتی ہے۔ اور یہ تو تقریباً ناممکن ہے۔ کہ میں ...ان کو لکھ دوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ وہ ساری باتیں یا اُن میں سے کوئی ٹھیک ہیں یا غلط کیونکہ میں اس مطلب کے لئے آپ کے سامنے حاضر نہیں ہوا۔ ان کشمکش والی تحریروں کا ...جہ دکھلانا۔ میرا کام ہے۔ بفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ بقول معترض صاحبان لالہ منشی رام جی کا دم ہی ایسا ہے۔ جسنے کہ بڑے ...بڑے نمایاں کام کر کے دکھلائے ہیں۔ سماج ...ایک ایسے اعلےٰ سیوک کی اس طرح سے مٹی پلید کرنا ہمیں کہاں تک شکر گذار ثابت کرتا ہے اگر ہمارے پاس خوش قسمتی ایسے آدمی موجود ...ہیں۔ جو کہ ہر ایک قسم کی قابلیت اور لیاقت میں ...منشی رام جی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ...بے قسمت ہیں اور کیا چاہئے۔ لیکن اس ...نہیں ہونے چاہئیں۔ کہ جس شخص ...نے اپنی بڑی بڑی قربانیاں کر کے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ اور ...کرتا ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ موجودہ صورت میں ...ان کا ایک سیوا کا سلسلہ منقطع کیا ہو۔ ایسے ...آدمی پر ہم ایسے ایسے فضول اور بے بنیاد

حملے کریں۔ کہ جن کے کرنے سے پہلے ہمیں کئی دفعہ سوچنا چاہئے۔ زبان یوگیہ پرشوں کے پیدا ہونے کی حالت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم لالہ منشی رام جی سے یوگیہ پرشوں کی اعلیٰ خدمات کے بدلے سچے دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے کام میں سرگرم ... رہیں۔

لالہ منشی رام جی ... ان ... علیحدہ کرایا ہے محض اس خیال سے کہ مبادا ... قسم کی نئی پارٹی کی بنیاد پڑ ... ایسا ... اس اعلےٰ اور پویتر بھاؤ کی ... میں ... بدی ہم ان کی جدائی ... ہوں ... ایسے بے بنیاد اعتراض ... جس ... کام کرنے والوں کی کیا حالت ...

ہمارا رُخ کدھر سے کدھر پلٹ گیا۔ کل جس بات کے کارن لالہ منشی رام جی سماج کے شکریہ کا باعث بنے ہوئے تھے۔ اور فخر سمجھے جاتے تھے۔ اس سے پہلے جس کارگذاری کے باعث مہاتما منشی رام جی کا نام بدیں الفاظ یاد کیا جاتا تھا۔ کہ آریہ سماج کا بانی دیانند ہوا ہے۔ لیکن کلچرڈ زم روپی اژدہا کے منہ سے آریہ سماج کی رکشا کرنیوالا یدی کوئی ہوا ہے۔ تو ایک منشی رام۔ آج انہیں الفاظ کے ہم بڑی طرح یہ ارتھ کرتے ہیں۔ کہ کلچرڈوں سے بھی ہمکو منشی رام نے جدا کرایا۔ اور اب بھی اپنی عادت کے موافق پارٹی سپرٹ کی بنیاد ڈال رہا ہے۔ ہائے یہ کیسے شوک کا مقام ہے ایسرآتما اندر سے سا کشی دیتا ہے کہ یہ محض لفظ ہی ہیں اس بات کی شناکشی معترضوں کا ہی آتما نہیں دیتا ہوگا کیونکہ یہ بات پیشکش اس حد پر ہوتی ہے۔ کہ یدی وہ سچے دل سے یہ بات محسوس کرتے ہوں تو اب انکو کلچرڈوں سے کوئی دویش نہیں ہونا چاہئے حالانکہ برخلاف اس کے اُن کے سب سے زیادہ دویشی ساما حکب دُنیا میں وہی لوگ ہیں

کلچرڈوں سے اب تک ویسی ہی ہے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر منی لعنت کرنے والے لوگ اس بات کا کیا ادھکار رکھتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی پر یہ اعتراض کریں۔

بار بار اپنی طاقتوں کو دوسروں کے سپرد کرنے والے لالہ منشی رام جی آج اس جرم کے مرتکب گردانے جاتے ہیں۔ کہ وہ اور اُن کی پارٹی کے ... یہ چاہتے ہیں۔ کہ تمام طاقت انہیں کے ... میں رہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ ایک سے زیادہ دفعہ لالہ منشی رام نے یہ کوشش کی۔ اور باضابطہ سوال پیش کیا۔ کہ چونکہ ان کو اپنے خانگی معاملات کی طرف دھیان دینا نہایت ضروری ہوگیا ہے۔ اسلئے گروکل کا کمپیا ادھشٹھاتا کسی دوسرے صاحب کو نیت کر کے ان کو ہمیشہ کے لئے یا کم از کم سال ڈیڑھ سال کے لئے اس کام سے سبکدوش کیا جاوے۔ بار بار کہنے پر بھی آخر کار سبھا سے یہی جواب ملتا ہے۔ کہ اُن کی درخواست نامنظور۔ اُن کا استعفی نامنظور ایک اور سُنئے۔ کہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس میں باقاعدہ طور پر پیش ہو کر اس کے برخلاف فیصلہ ہوجانے کے باوجود بھی لالہ منشی رام جی پر یہ اعتراض ویسے کا ویسا ہی بنا ہوا ہے کہ وہ گوروڈم پھیلاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اول اس اعتراض کی گنجائش ہی نہیں ہے اگر ہو بھی تو پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد بالعموم اور معترض مہاشے بالخصوص پاپ کے بھاگی ہیں کہ انہوں نے باوجود علم ہونے کے بھی گوروڈم کا پرچار کرنیوالے بنجانے والے ایسے سخت خطرناک آدمی کو اب تک گروکل کے اندر رکھا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب سبھا سے اس بات کا فیصلہ ہوچکا ہے کہ سبھا کو انپر یہ گمان نہیں۔ تو پھر سبھا کے کسی اکیلے سبھاسد کو سبھا کے فیصلے کے برخلاف کس طرح سے استحقاق حاصل ہوسکتا ہے۔ کہ وہ مخالفانہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوال کو اس طرح سے پیش کر کے پبلک کو مغالطہ میں ڈالے۔ معترضوں کا فرض تھا۔ کہ جب سبھا کے اجلاس میں یہ سوال باقاعدہ پیش تھا۔ اس وقت اس کو پایہ ثبوت تک پہونچاتے۔

لالہ منشی رام جی نے جو آریہ سماج سے اپنا قطع تعلق کر لیا۔ اس میں انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا۔ اپنی بدھی کے انوکول انہوں نے سماج کی بہتر [illegible] بات میں سمجھی۔ کسی پر اعتراض نہیں [illegible] نکتہ چینی نہیں۔ اور کسی پر حملہ [illegible] یہاں تک کہ ان پر بھی جو طرح طرح کے حملے ہو [illegible] ہیں ان کا جواب تک دینے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ تو ایسی صورت میں میرے خیال میں یہ بڑی گری ہوئی بات ہے۔ کہ ہم ان کی اس خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھا دیں۔ بلکہ اس صورت میں ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ تمام جھگڑوں سے کنارہ کشی کر کے لالہ منشی رام جی اب گروکل کے کام کو پہلے کی نسبت بدرجہا اچھی طرح کر سکیں گے

باقی رہی یہ بات کہ لالہ منشی رام جی کے دل میں پردھان بننے کا خیال۔ سو یہ معترض صاحب کی بھی ایک وہمی بات ہے۔ سبھا کے پردھان بننے سے لالہ منشی رام کو عزت نہیں بلکہ میرے خیال میں سبھا کے پردھان پد کو لالہ منشی رام جی کے ساتھ تعلق ہونے سے فخر ہے۔ لالہ منشی رام جی نے جو عزت کہ لوگوں کے دلوں میں پیدا کی ہوئی ہے وہ اپنے کام سے کی ہے۔ میں اپنے مضمون سے ذرا پرے سے کچھ باہر چلا گیا ہوں۔ اور مجھے جانا بھی چاہئے تھا۔ کیونکہ میرا فرض ہے اور میرا ہی نہیں بلکہ ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ ایک ایسے یوگیہ آدمی کی علیحدگی کے وقت اس کے ساتھ پھر بھی ہماری طرف سے یہ سلوک ہو تو کتنے شوک کا مقام ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان خدمات کو یاد کر کے چند الفاظ بطور شکریہ کے ان کی خدمت میں پیش کئے جاویں۔ اسلئے اس سے

میں پھر اپنے اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ اور اپنے معترض بھائیوں کی توجہ اس طرف کھینچتا ہوں۔ کہ یہ ہی اس قسم کے اعتراضات اور حملے کسی دوسرے کی قسم سے ہوں تو کچھ بڑی بات نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہمیشہ سے ہوتا ہی [illegible] لیکن یہ آریہ سماج [illegible] مقام پر [illegible] ہوتے ہوئے ایسی تحریریں نکالنا سمبندھی [illegible] ہانی کارک ہے۔ پبلک پر اس کا نتیجہ کہ حلقہ اپنا [illegible] پڑتا۔ اور اس میں شاید ان کے [illegible] قسم کا فائدہ ہوتا ہو تو ہو [illegible] ہے۔ اس قسم کی تحریریں [illegible] جن میں یہ بحث پیدا [illegible] سماج کو ہی نقصان پہونچا ہے [illegible] کس عمر میں ہے [illegible] بلکہ [illegible] والے ذریعے پبلک کی نظر میں گر رہے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں آریہ سماج کی ہتک ہوتی ہے۔ سو اگر یہ منظور ہے۔ کہ یہ آگ بجھنے کی بجائے زیادہ مشتعل ہو کر گھر کے رہے سہے خانماں کو بھی جلا کر بھسم کر دے۔ تو آپ کی مرضی! اپنا سلسلہ جاری رکھیئے۔ ورنہ جلد کوئی اپاؤ سوچئے۔ کہ یہ آگ جتنا نقصان کر چکی ہے بس وہیں تک اپنا کام کر کے آئندہ کے لئے ختم ہو جاوے۔

ورنہ اس قسم کی تحریروں کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ لوگوں کے دل دکھے ہیں۔ اور آپس میں نقیض اور بھی بڑھ گیا ہے۔

کوئی صاحب میری اس تحریر سے کچھ کا کچھ مطلب نہ نکالیں میری غرض کیول یہ ہے کہ ہم کام کرنے والوں کی عزت کریں۔ اور ایسے اپاؤ سوچیں جن سے سماج کا کام دن بدن ترقی پر ہو۔ نہ ایسی علی [illegible] باتیں کریں۔ کہ جس سے سب کام [illegible] ہو جائے۔ سارے ہی بھائی ہیں میں ان کو نصیحت کے کلمات کیا لکھ سکتا ہوں

النہ

سومناتھ آریہ ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماج کی نسبت [illegible]
غلط فہمیاں

ڈاک متحدہ میں میرے ایک خاص دوست جو الہ آباد یونیورسٹی کے ایک لائق و فائق [illegible] اور ایک ممتاز اردو رسالہ کے قابل ایڈیٹر ہیں گو ان کو آریہ سماج سے تعلق نہیں۔ مگر خیالات بہت اچھے ہیں۔ حال میں ایک خط کے ذریعہ انہوں نے آریہ سماج کے متعلق مجھے کچھ لکھا تھا جس کا جواب میں نے مختصر طور پر دے دیا [illegible] سماج کے بارہ میں اسی قسم کی غلط فہمیاں دیگر لاتعلق اصحاب کے درمیان بھی پائی جاتی ہونگی۔ اس وجہ سے میں نے مناسب جانا کہ اس خط کا وہ حصہ جس میں سماج کی نسبت بحث ہے مشتہر کرا دیا جائے۔ تاکہ آپ [illegible] فہم و فراست کی ان کی جانب خاص توجہ منعطف ہو جاوے۔

" یہ مجھے آپ سے ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ منشی گنگا پرشاد صاحب ورما کا آریہ سماج سے تعلق ہے مگر یہ واضح نہیں ہوا۔ کہ وہ شخص ہمدرد [illegible] ہیں یا سبھاسد " سبھا یک (سبھاسد) [illegible] ہی بڑی تفاوت ہے۔

جو کچھ میں نے پہلے لکھا تھا۔ اس کے لفظ کے لئے ذمہ دار نہیں۔ اور اگر [illegible] ہو تو معاف [illegible] آر کیا ہوں۔ آپ کو میرے خیال میں آریہ سماج کی نسبت کس قدر معلومات خارجی طور پر [illegible] زیادہ پانچ سات سال سے معلوم ہوں گے۔ [illegible] سماج سے سوا [illegible] سال سے تعلق کا شرف حاصل ہے۔

کم از کم سنشاہی ہند میں آریہ سماج ایک خاص [illegible] ہے۔ اور چونکہ یہ کام کرنے والی جماعت ہے

... نے سبھا سے کیا بلکہ سماج
... ہی استعفی ... اس صورت میں معترض
صاحب کا اعتراض بہت ... درست ہو سکتا ہے
لیکن جبکہ حالات قطعی اس ... خلاف ہیں
یعنی وہ ہمیشہ سے سبھا کے پردھان نہیں ...
اور نہ ہی وہ پچھلے سال پردھان تھے۔ اور بر خلاف
اس کے وہ خود پردھان جی کے استعفی دیتے رہے ہیں
تو کب عقل اس بات کو مان سکتی ہے۔ کہ چونکہ اُن
کو پردھان نہیں بنایا گیا۔ اسلئے وہ علیحدہ ہو گئے
ہیں۔ ماسٹر جی کی اس تحریر کو پڑھ کر کئی قسم
کے اعتراض لوگ ماسٹر جی کی ذات کی نسبت
کرتے ہیں جن کو سنتے ہوئے مجھے حیرانی
ہوتی ہے۔ اور یہ تو تقریباً ناممکن ہے۔ کہ میں
ان کو لکھ دوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ وہ
ساری باتیں یا اُن میں سے کوئی ٹھیک ہیں یا غلط
کیونکہ میں اس مطلب کے لئے آپ کے سامنے
حاضر نہیں ہوا۔ ان کشمکش والی تحریروں کا
نتیجہ دکھلانا میرا کام ہے۔ بفرض محال اگر یہ
مان لیا جائے کہ بقول معترض صاحبان لالہ
منشی رام جی کا دم ہی ایسا ہے۔ جسنے کہ بڑے
بڑے نمایاں کام کر کے دکھلائے ہیں۔ سماج
کے ایک ایسے اعلےٰ سیوک کی اس طرح سے مٹی
پلید کرنا ہمیں کہاں تک شکر گذار ثابت کرتا
ہے اگر ہمارے پاس خوش قسمتی ایسے آدمی موجود
ہیں۔ جو کہ ہر ایک قسم کی قابلیت اور لیاقت میں
لالہ منشی رام جی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔
تو زہے قسمت ہمیں اور کیا چاہئے۔ لیکن اس
کے معنی نہیں ہونے چاہئیں۔ کہ جس شخص
نے اپنی بڑی بڑی قربانیاں کر کے ویدک
دھرم کے پرچار کے لئے آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ اور
برابر کرتا ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ موجودہ صورت میں
بھی سا ... سیوا کا سلسلہ منقطع نہ کیا ہو۔ ایسے
بے لوث آدمی پر ہم ایسے ایسے فضول اور بے بنیاد

حملے کریں۔ کہ جن کرنے سے پہلے ہمیں کئی دفعہ
سوچنا چاہئے۔ زبان یوگیہ پرشوں کے پیدا ہونے
کی حالت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم لالہ منشی رام
جی سے یوگیہ پرشوں کی اعلےٰ خدمات کے بدلے
تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے کام میں
شریک ... لائیں۔
لالہ منشی رام جی ... کہ علیحدہ کرایا ہے
محض اس خیال سے کہ مبادا ان ...
قسم کی نئی پارٹی کی بنیاد پڑ ... الیسا ہے ...
اس اعلےٰ اور ... ... میں ...
بدی ہم اُن کی جدائی کی ... ہوس ... لیے
ایسے بے بنیاد اعترا ... لگے
کام کرنے والوں کی کیا ہو ... جس ...
ہمارا رُخ کدھر سے کدھر پلٹ گیا۔ کل جس بات
کے کارن لالہ منشی رام جی سماج کے شکریہ کا باعث
بنے ہوئے تھے۔ اور فخر سمجھے جاتے تھے۔ اس سے
پہلے جس کارگذاری کے باعث مہاشے منشی رام جی
کا نام بدیں الفاظ یاد کیا جاتا تھا۔ کہ آریہ سماج
کا بانی دیانند ہوا ہے۔ لیکن کلچرڈ زم روپی
اژدہا کے منہ سے آریہ سماج کی رکشا کرنیوالا
یدی کوئی ہوا ہے۔ تو ایک منشی رام۔ آج انہیں
الفاظ کے ہم بڑی طرح یہ اڑتے کر رہے ہیں۔ کہ
کلچرڈوں سے ہی ہم کو منشی رام نے جدا کرایا۔
اور اب بھی اپنی عادت کے موافق پارٹی سپرٹ
کی بنیاد ڈال رہا ہے۔ ہائے یہ کیسے شوک
کا مقام ہے امیرا آتما اندر سے سناکشی دیتا ہے
کہ یہ محض لفظ ہی ہیں اس بات کی شناکستی
معترضوں کا ہی آتما نہیں دیتا کیونکہ یہ بات
پکش اس حد پر ہوتی ہے۔ کہ یدی وہ سچے
دل سے یہ بات محسوس کرتے ہوں تو اب انکو
کلچرڈوں سے کوئی دویش نہیں ہونا چاہئے
حالانکہ برخلاف اس کے اُن کے سب سے زیادہ
دویشی ... سا ... دُنیا میں وہی لوگ ہیں

کلچرڈوں سے اب تک ویسی ہی بلکہ اُس
سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر مخالفت کرنے والے
لوگ اس بات کا کیا ادھیکار رکھتے ہیں۔ کہ لالہ
منشی رام جی پر یہ اعتراض کریں۔
بار بار اپنی طاقتوں کو دوسروں کے سپرد کرنے
والے لالہ منشی رام جی آج اس جرم کے مرتکب
گردانے جاتے ہیں۔ کہ وہ اور اُن کی پارٹی کے
... یہ چاہتے ہیں۔ کہ تمام طاقت اُنہیں کے
... میں رہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ ایک
سے زیادہ دفعہ لالہ منشی رام نے یہ کوشش
کی۔ اور باضابطہ سوال پیش کیا۔ کہ چونکہ ان کو
اپنے خانگی معاملات کی طرف دھیان دینا نہایت
ضروری ہو گیا ہے۔ اسلئے گروکل کا کمبھ ... مانا
کسی دوسرے صاحب کو نیت کر کے ان کو ہمیشہ
کے لئے یا کم از کم سال ڈیڑھ سال کے لئے اس
کام سے سبکدوش کیا جاوے۔ بار بار چاہنے
پر بھی آخر کار سبھا سے یہی جواب ملا ہے۔ کہ
اُن کی درخواست نامنظور۔ اُن کا استعفی نامنظور۔
ایک اور سنئیے۔ کہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس
میں باقاعدہ طور پر پیش ہو کر اس کے برخلاف
فیصلہ ہو جانے کے باوجود بھی لالہ منشی رام جی
پر یہ اعتراض ویسے کا ویسا ہی بنا ہوا ہے۔
کہ وہ گوروکل کا دم پھیلاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں
کہ اول اس اعتراض کی گنجائش ہی نہیں ہے
اگر ہو بھی تو پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد بالعموم
اور معترض مہاشے بالخصوص ہو چکے ہیں گے ہیں
کہ اُنہوں نے باوجود علم ہونے کے بھی گوروکل
کا پرچار کرنیوالے بنجامن جیسے سخت خطرناک آدمی کو
اب تک گروکل کے اندر رکھا ہوا ہے۔ میری سمجھ
میں نہیں آتا کہ جب سبھا سے اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے
کہ سبھا کو انپر یہ گمان نہیں ہے۔ تو پھر سبھا کے
کسی ایک سبھاسد کو سبھا کے فیصلے کے برخلاف
کس طرح سے استحقاق حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ ... دنیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوال کو اس طرح سے پیش کر کے پبلک کو مغالطہ میں ڈالے۔ معترضوں کا فرض تھا۔ کہ جب سبھا کے اجلاس میں یہ سوال باقاعدہ پیش تھا۔ اس وقت اس کو پایہ ثبوت تک پہونچاتے۔

لالہ منشی رام جی نے جو آریہ سماج سے اپنا قطع تعلق کر لیا۔ اس میں انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا۔ اپنی بدھی کے انوکول انہوں نے سماج کی بہتری [illegible] بات میں آج بھی کسی پر اعتراض نہیں [illegible] نکتہ چینی نہیں۔ اور کسی پر حملہ [illegible] یہاں تک کہ ان پر بھی جو طرح طرح کے حملے ہو [illegible] ہیں ان کا جواب تک دینے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ تو ایسی صورت میں میرے خیال میں یہ بڑی گری ہوئی بات ہے۔ کہ ہم ان کی اس خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھاویں۔ بلکہ اس صورت میں ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ تمام جھگڑوں سے کنارہ کشی کر کے لالہ منشی رام جی اب گروکل کے کام کو پہلے کی نسبت بدرجہا اچھی طرح کر سکیں گے

باقی رہی یہ بات کہ لالہ منشی رام جی کے دل میں پردھان بننے کا خیال۔ سو یہ معترض صاحب کی بھی ایک وہمی بات ہے۔ سبھا کے پردھان بننے سے لالہ منشی رام کو عزت نہیں بلکہ میرے خیال میں سبھا کے پردھان پد کو لالہ منشی رام جی کے ساتھ تعلق ہونے سے فخر ہے۔ لالہ منشی رام جی نے جو عزت کہ لوگوں کے دلوں میں پیدا کی ہوئی ہے وہ اپنے کام سے کی ہے۔ میں اپنے مضمون سے ذرا پرے سے کچھ باہر چلا گیا ہوں۔ اور مجھے جانا بھی چاہئے تھا۔ کیونکہ میرا فرض ہے۔ اور میرا ہی نہیں بلکہ ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ ایک ایسے بزرگ آدمی کی علیحدگی کے وقت اس کے ساتھ بیجا ہماری طرف سے یہ سلوک ہو تو کتنے شرم کا مقام ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان خدمات کو یاد کر کے چند الفاظ بطور شکریہ کے ان کی خدمت میں پیش کئے جاویں۔ اسلئے اس کے

میں پھر اپنے اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ اور اپنے معترض بھائیوں کی توجہ اس طرف کھینچتا ہوں۔ کہ یدی اس قسم کے اعتراضات اور حملے کسی دوسرے کی قلم سے ہوں تو کچھ بڑی بات نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہمیشہ سے ہوتا ہی رہا [illegible] لیکن یوگیہ آریہ سبھاسد [illegible] مقام پر [illegible] سے تھوڑے ایسی تحریریں نکالنا [illegible] سمبندھی [illegible] ہانی کارک ہے۔ پبلک پر اس کا نتیجہ کہ خلاف اپنا [illegible] پڑتا۔ اور اس میں شاید ان کے [illegible] قسم کا فائدہ ہوتا ہو تو ہو۔ [illegible] ہے۔ اس قسم کی تحریریں [illegible] جن میں یہ بحث پیدا [illegible] سماج کو ہی نقصان پہونچا ہے [illegible] بلکہ [illegible] والے درجے پبلک کی نظر میں گر رہے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں آریہ سماج کی سخت ہانی ہے۔ سو اگر یہ منظور ہے کہ یہ آگ بجھنے کی بجائے زیادہ مشتعل ہو کر گھر کے رہے سہے خاناں کو بھی جلا کر بھسم کر دے۔ تو آپ کی مرضی! اپنا سلسلہ جاری رکھئے۔ ورنہ جلد کوئی اپاؤ سوچئے۔ کہ یہ آگ جتنا نقصان کر چکی ہے بس وہیں تک اپنا کام کر کے آئندہ کے لئے ختم ہو جاوے۔

ورنہ اس قسم کی تحریروں کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ لوگوں کے دل دکھے ہیں۔ اور آپس میں نقیض اور بھی بڑھ گیا ہے۔

کوئی صاحب میری اس تحریر سے کچھ کم کچھ مطلب نہ نکالیں۔ میری غرض کیول یہ ہے کہ ہم کام کرنے والوں کی عزت کریں۔ اور ایسے اپاؤ سوچیں جن سے سماج کا کام دن بدن ترقی پر ہو۔ نہ کہ ایسی جلدی بھی [illegible] باتیں کریں۔ کہ جس سے سب کام نشٹ بھرشٹ ہو جاوے۔ سارے ہی بدھیمان ہیں۔ میں ان کو نصیحت کے کلمات کیا لکھ سکتا ہوں

سومناتھ آریہ ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماج کی نسبت بعض غلط فہمیاں

ممالک متحدہ میں میرے ایک خاص دوست ہیں جو الہ آباد یونیورسٹی کے ایک لائق و فائق بی اے اور ایک ممتاز اردو رسالہ کے قابل ایڈیٹر ہیں گو ان کو آریہ سماج سے تعلق نہیں۔ مگر خیالات بہت اچھے ہیں۔ حال میں ایک نج کے خط میں انہوں نے آریہ سماج کے متعلق مجھے کچھ لکھا تھا جس کا جواب میں نے مختصر طور پر دیدیا ہے۔ غالباً سماج کے بارہ میں اسی قسم کی غلط فہمیاں دیگر لاتعلق اصحاب کے درمیان بھی پائی جاتی ہونگی۔ اسوجہ سے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس خط کا وہ حصہ جس میں سماج کی نسبت بحث ہے مشتہر کرا دیا جائے۔ تاکہ ارباب فہم و فراست کی ان کی جانب خاص توجہ منعطف ہو جاوے۔

"یہ مجھے آپ سے ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ منشی گنگا پرشاد صاحب ورما کا آریہ سماج سے تعلق ہے۔ مگر یہ واضح نہیں ہوا۔ کہ وہ محض ہمدرد سماج ہیں یا سبھاسد۔ "سبھا یک" (سبھاسد) میں بہت ہی بڑی تفاوت ہے۔

جو کچھ میں نے پہلے لکھا تھا۔ اس کے لفظ لفظ کے لئے ذمہ دار نہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو صراحت کر سکتا ہوں۔ آپ کو میرے خیال میں آریہ سماج کی نسبت کسقدر معلومات خارجی طور پر زیادہ ہوں گے۔ مجھے زیادہ پانچ سات سال سے معلوم ہوں گے۔ [illegible] سال سے تعلق کا شرف حاصل ہے۔

کم از کم شمالی ہند میں آریہ سماج ایک طاقت عظیم ہے۔ اور چونکہ یہ کام کرنے والی جماعت ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible]ات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور [illegible] کی سانکھیہ کارکا [illegible] اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری [illegible] حالات
حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸/
یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا مجموعہ جسمیں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض اور فوائد کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں کے متعلق مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں سنسکرت نہ جاننے والوں کو کافی واقفیت ملسکتی ہے
حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۱۰/
مسیحی مذہب کا منبع بدھ مذہب ہے - متوازی طور پر دو مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپ کی منصفانہ رائے درج ہیں - حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰/
پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے - ہردو مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات حجم ۹۰ صفحہ قیمت مجلد ۸/
اپنشد - جسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - (۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشد کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم ۶۰ صفحہ قیمت ۱۰/
سنسکرت زبان کی عظمت - جسمیں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱۰/
ایشور درشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے پلاحان آریہ سماج ملتان - جسمیں جگہ بجگہ ویدوکت پرمان دئے گئے ہیں قیمت ۴/
سعدی التہذیب یعنی انگریزوں کے [illegible]

ملنے کے قاعدے - سرکار دربار سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت نویسوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۰ صفحہ - قیمت ۲/

مختلف ستمد و ہندو پنتھوں کا تذکرہ

- سودو گنتھ نانک شاہی - اوداسی - گنج بخشی - رام لائی ستھرا شاہی [illegible] نرملے - ناگا - بابالالی پران ناتھی - سادہ ستنامی [illegible] رام سنیہی - شونیہ وادی - شرمھا رامی - نا[illegible] وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی [illegible] ہے - حجم ۹۸ صفحہ قیمت ۱/ [illegible]

نوٹ

اس قسم کے [illegible]
آریہ درشن فلاسفی - بوجہ [illegible] جس [illegible] کا مختصر جیون قیمت ۱/ تمباکو یورپ [illegible] الائینس ڈاکٹروں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ۱/

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمنوں نے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ کم از کم ایک سو منگوالیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجاویگی -

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت - ۱
فرقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰
اریہ مت تہذیب ۱۰۰
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت ۱۰۰
قدیم آریوں میں علم تجربہ کا رواج قیمت ۱۰۰

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لکچروں کا اردو ترجمہ -
قیمت مجلد ۱/

آنند سرود

جسمیں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مفت کیٹلاگ نصف آنہ کا ٹکٹ آنے سے لگا کر دیسی کپڑے کے نمونے و جنتری معہ فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں -
مشتہر ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردوں لدھیانہ پنجاب -

فہرست کلیات الکھدھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھدھاری نمبر ۱ } حکمت لطیفہ و علمی گیان نمبر ۲
نمبر ۲ علم الٰہی
نمبر [illegible] الہامیہ کی خیال افعال
نمبر ۵ - تہذیب الاخلاق
نمبر ۹ - صفائی و طہارت جسم و جان
نمبر ۳ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد
نمبر ۱۰ - فتاوائے الکھدھاری
نمبر ۲۷ - صحت جسمانی و اعمالی
نمبر ۹ - طعام و شراب
نمبر ۲۴ - موت اور اسکے بعد
نمبر ۳۳ - شاستر [illegible] وغیرہ
نمبر [illegible]
نمبر [illegible]
نمبر ۴ - تجارت صنعت و [illegible]
نمبر [illegible]
[illegible] تیاگی

نوٹ - [illegible] سے زیادہ [illegible] کو [illegible] دیا جاویگا [illegible] قیمت [illegible]

چھاپنے پر بہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ حیثیت گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب لانے کا بندوبست اپوتیہ بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) ... ہوسکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں کرے ... کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھجاے گی۔ ... فنڈ میں داخل کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت ... نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا پنشن و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کار ناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر و پکچوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ انہی اصلی قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ	۳۶
یجروید بھاشیہ	۱۶
رگویدادی بھاشیہ بھومکا	۲
ستیارتھ پرکاش	۱
ستیارتھ پرکاش بڑھیا کاغذ	۱۲
سنسکار ودھی	۱
نروکت	۱۰
اشٹادھیائی مول	۳
آریہ بھونے	۳
پنچ مہایگیہ ودھی	۱

سنسکرت واکیہ پربودھ	۳
ودیا ربھانو	۳
شاستراتھ فیروزآباد	۱
ویدوردھ مت کھنڈن	۳
سوامی نارائن مت کھنڈن	۱
بھرانتی نوارن	۱
ویدانت دھوانت نوارن	...
ہبلہ جانزاد ...	۱
... کاشی	...
سمبندھی ... رتن مالا	...
گوکرونانندھی ...	۱
...	...
آریابھون میں یہ بحث پیہ	...
شادی کس عمر میں ہو	...
سوتنترتا ... پرکاش	...
سوبکار ریتر	...
ویدانگ پرکاش سمپورن	...

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۱۵ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی۔ **المشتہر**

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فی جلد	۳
ثبوت تثلیث وید	۴
ویدانت دھوانت نوارن	۳
سندھیا منظوم اردو	...
سندھیا نثر	...
گنجینہ بھجن	۸
قادیانی مت درپن	۱
سنگیت رتن پرکاش	۴
آریہ ورت کا عروج	...
جیون چرتر مہمان حصہ اول	...

مخزن اسرار حصہ اول

سدا چار پر ...

ناگری ٹائپ

ایک اٹھرہ ستری کی یاترا قیمت فی جلد

پر بھوشن پرکاش

جیون چرتر مہمان حصہ اول

پر مجیہ ... مجلد

ستری دھرم نیتی

دیش درشن پرکاش

گنجینہ بھجن

اشتہار — ہمارے یہاں ہر قسم کا اودھیانہ ... دکیرا لنگی۔ ٹھپکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت ... وی۔ پی۔ اے منیجر ... کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گوسوامی

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا ناول ... جس میں کانگڑہ کی پر فضا سرزمین ... رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کے نوجوان اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی ... قیمت فی جلد ۸ر

راجکماری ایک دلفریب ناول ہے جس میں ... کے ایکٹروں سے مذہبی ... کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی ... قیمت فی جلد ...

بہروپیا چھتر — یہ ایک ناول ہے جس میں ... پیرایہ میں عشقیہ راز و نیاز اور ظاہر و باطن ... کی کیفیت ظاہر کرکے ایک اخلاقی اور ... سبق دیا گیا ہے۔

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

رجسٹرڈ نمبر ل ۳۹ — सिद्धस्य चतुर्था समीक्षा भवेत् — رجسٹرڈ نمبر ل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

سدھرم پرچارک

سالانہ قیمت { عام سے معہ محصول ڈاک ... طالبعلموں سے ...

ہر ایک سے پیشگی

جلد ۱۹ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | ۱۹ بکرمی ...

دھرم ویر یادگار

کلیات ...

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ بڑی چھوٹی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا معہ لیکچر دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر شہید پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت

ہر ایک گھر میں

جس کے سرپرست اپنے متعلقین کو محمدی اور عیسائی سنتوں کے پنجوں سے محفوظ رکھنا چاہیے اس کتاب کی ایک سے زیادہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں۔ اور آریہ اور ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ غربا کو ودیک دھرم پر لانے کے لئے اس کتاب کی سینکڑوں جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے (۱) منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (۲) جگت سنگھ راج صاحب ستیہ دھرم پرچارک ... کھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا دس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ... فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ... روپیہ فیصدی۔

المشتہر

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ہندی کے مفید گرنتھ

ہردوار کا اتہاس مصنفہ ... اس گرنتھ میں ... کو دکھلایا گیا ہے کہ ... ہر ... تیرتھ ... مصنفہ ... اس گرنتھ کو ... کیا ہے۔ قیمت صرف ۶/ ...

ویراگنا ... کے چرتر ... ۲۵ کے قریب ... دھرماتما ستریوں کے جیون چرتر ... کئے گئے ہیں۔ دیوناگری بھاشا میں قیمت ...

داروغہ جی خفیہ پولیس کے ... ہوئے شری ... پنڈت ... ہے قیمت ۳/ ... منیجر ستیہ دھرم پرچارک سے منگوائے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی شجاع عالم ستریوں کے کارنامے

یہ سٹ بارہ حصص اردو میں چھپ گیا ہے اور بلحاظ تواریخی واقعات کے یہ کتاب اپنے قسم کی پہلی ہی پستک ہے جس میں بھارت کی دیویات ودوشی دھرماتما اور ویر دیویوں کے آچرنوں اور اُن کے پرسدہ کارنیوں پر کچھ کچھ لیکھ لکھے گئے ہیں۔ ان جلد بارہ ٹریکٹوں میں اسی سے زیادہ ستریوں کے عملی وعلمی مختصر سے ... ہیں۔ جہاں ایکطرف سنجوگتا اُن جگت ... کی مہارانی کیکئی۔ مدودری۔ ... پدمنی۔ کرم دیوی۔ اہلیا بائی۔ کرشنا ... کی رانی آدی بہت سی کھشتریا ویر دیویوں ... سمبندھی حالات درج ہیں۔ وہاں دوسری طرف میتری و ہانگیہ ولکیہ کا سمواد۔ گارگی وباگو لکیہ کا سمواد۔ راجہ جنک کا اور ودوشی سولابھا کا سمباد۔ یکھ کر مصنف نے ہر ایک دیویوں کے برہم گیان کا پہچے دیا ہے۔ فرداً فرداً خریدنے سے ان بارہ حصوں کی قیمت عہ ہے۔ لیکن سٹ کے خریدار کو عہ میں دیجاتی ہے۔

ہندی ایڈیشن۔ ایک حصہ چھپکر تیار ہے قیمت ۶ر

دلچسپ تواریخی فسانہ و دلکش داستان

آجکل کے نوجوان ہمیشہ دلکش داستانوں کے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر جس پیرایہ میں ان داستانوں کو مبوس کیا جاتا ہے۔ وہ اخلاق پر اعلیٰ درجہ کا بد اثر ڈالنے اور ثبت حد تک اوچھے بھاؤں کے لگا رنے میں کا میاب ہوتی ہیں۔ ضرورت تھی کہ پوتر بھاؤوں اور اعلیٰ خیالات والے واقعات کو حیرت انگیز و دلچسپ فسانہ بنا کر پڑھنے والے اصحاب کے ہاتھوں کچھ پستکیں رکھی جاویں۔ جس کیلئے مہاشے شیو برت لال جی نے پرنسپل اودھ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے لئے یہ چار ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔ جنکی بہت سی جلدیں نکلتے ہی بک گئیں۔

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی یعنی ہندر گپت کے راج حاصل کرنے ۔ ریش

کتنا سر آنے نیتی دان چانک کے کامیاب سعی نے شاہ سلوکس سکندر اعظم کے داماد کی بھارت ورش پر چڑھائی میگھستینز یونانی دوت کا آنا۔ دو شرائط پر صلح کرنا۔ (۱) راجہ چندر گپت کا رکشا۔ سکندر اعظم کی پوتی سے وواہ (۲) یونانی سفیر میگھستینز کا مہاراجہ چندر گپت کے دربار میں رہنا وغیرہ وغیرہ واقعات ... ٹریکٹ سائیز ۸ھ صفحہ قیمت ... (۲) ... روشن آرا دختر اورنگزیب کا ... را کا گرفتار ہونا۔ آپکا سیل سیواجی کا سمبندھی ... ہونا اور روشن آرا کے ہمراہ دہلی سے کہ حلقہ اپنا ... لات ہیں۔ حجم ۸۰ صفحہ ٹریکٹ ... یں پہ ... ب شرقی۔ یعنے (۳) ...

(۳) ... میں پہ بحث پیدا ... فتحات۔ مہاراجہ صاحب ... اوی کس عمر میں ... ان عادل کی اولاد ہونے اور اُن کے مورث اعلیٰ کا مہر بانو پارسی شاہزادی سے وواہ کرنے و مہاراجہ باپا والی چتوڑ کے مختلف اقوام کی راج کنیاؤں سے وواہ کرنے کے حالات۔ ٹریکٹ سائیز ۳۰ صفحہ قیمت ایک آنہ ا

(۴) **مہر بانو۔** نوشیروان عادل کی پوتی کا مہارانا گوہ سے وواہ کے حالات قیمت ۲ر یہ چار ٹریکٹ فرداً فرداً خریدنے ہیں یہ رکھتے چاروں خریدنے سے ور لیا جاوے گا۔ **درخواست خریداری** بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

کلیان دھرم

پُھچھ دیو کی زندگی مقبول عام برگزیدہ کی مذہب و فلاسفی کی ہر دلعزیز جامع مستند کتاب۔

جس کتاب نے یوروپ امریکہ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچادی وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے یوروپ امریکہ کے باشندوں کو بدھ دھرم کا دلدادہ بنایا۔ وہ کلیان دھرم ہے۔ جس کتاب نے ڈنکے کی چوٹ ثابت کر دکھایا کہ مسیحی مذہب بدھ دھرم کا نتیجہ ہے وہ کلیان دھرم ہے۔ جس مسیحی کتاب نے یوروپ و امریکہ زبانوں میں اس قدر زیادہ ... پائی وہ کلیان دھرم ہے ... کی وجہ سے اکثر یورو ... بن گئے۔ وہ کلیان ... دھرم ہے۔ ... کتاب کہ صرف انگریزی ... چھپی یوروپ ایشیا کی قریب قریب ... میں ترجمہ کیا گیا۔ اور چینی جاپانی سیامی سلونی وغیرہ جسکو اپنے طریق کی اعلیٰ کتاب ... ہیں۔ اب بڑی محنت و جانفشانی سے ... میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اردو اخبارات ... تعلیم یافتوں کی رائے میں یہ نہ صرف ... دقیق امور ہے بلکہ دنیا کے ... ضخیم و صحیح حالات سے مامور ہے۔ ... صاحب بہادر بنارس تحریر فرماتے ہیں ... دلچسپ ہیں۔ دنیا کے ایک بڑے روحانی ... ہونے کے علاوہ یہ درحقیقت علم اخلاق ... نفسیلی ودعا انگیز مذہب کی کتاب ہے ... کتاب کی اشاعت سے پبلک کی بڑی خدمت کی ... ہے۔ اصل کے لٹریچر میں دلچسپ اضافہ کیا ہے ... ۲۲×۱۸ کی تقطیع ۲۰۰ صفحہ قیمت ... سی جلدیں رہ گئی ہیں۔ (مشیو برت لال ورمن)

ملنے کا پتہ۔ ستیہ دھرم پرچارک ...

مہرشی جیون چرتر

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جیون چرتر ... موتی رام جی ساکن میانوالی نے پنجابی زبان میں جیتوں دشعروں میں ادا کیا ہے۔ جن اصحاب ... پنجابی پڑھنے کا شوق ہے۔ اُن کے لئے ایک الجوب تحفہ ہے قیمت ۶ر علاوہ محصولڈاک

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مل سکتی ہے ۔ المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطبوعہ ۱۷ اگہن سمت ۱۹۶۱ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء - شکروار - جلندھر شہر | نمبر ۳۲

واقعات و معیدا لعبس

[illegible] متحدہ امیریکا کی گورنمنٹ نے بھی اپنی جہازی [illegible] لت سے دگنی کر لینیکا مصمم ارادہ کر لیا [illegible] موجودہ [illegible] صدی کو اعلیٰ تہذیب کی صدی کہا جاتا ہے اور [illegible] کا اعلیٰ نشان یہ ہے کہ امن اور صلح ساری دنیا [illegible] افریقی اور امریکی قومیں اسلئے وحشی سمجھی جاتی [illegible] بات بات میں آپس میں جھگڑا ہو جاتا تھا۔ لیکن اب [illegible] تہذیب کا دعوے کرنیوالی قوموں کا یہ حال ہے [illegible] کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں تہذیب کی ترقی ہو رہی ہے

[illegible] میں یہ خبر بڑی دلچسپ ہے کہ ہندوستان کی ریز [illegible] ہر سال ایک ماہ قواعد میں شامل ہونے کا [illegible] آئندہ سے وہ دو ماہ میں تبدیل ہو گیا [illegible] ایک قوم کو اپنی فکر لاحق ہو رہی ہے [illegible] تہذیب کس جانور کا نام ہے۔

[illegible] متحدہ آگرا و اودھ کی کونسل وضع قوانین [illegible] صوبہ کی میونسپل کمیٹیوں نے پھر پنڈت مدن موہن [illegible] کو ہی منتخب کیا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کی [illegible] تعریف کی حاجت نہیں کہ انپر ہر ایک قسم کا اعتبار کیا جاتا [illegible] ہندوستانیوں میں ایک خرابی ہے کہ وہ ادھکار [illegible] ازادانہ برتاؤ کو جواب دیدیتے ہیں۔ پنڈت [illegible] اس بیماری سے بری ہیں۔ [illegible] ہوتا ہے۔ کہ وہ آ [illegible]

[illegible] مہاراجہ صاحب ڈوڈھ کے متبنی بھائی [illegible] ممالک متحدہ امیریکا میں گئے ہوئے [illegible] مسٹر روزویلٹ صاحب پریذیڈنٹ ممالک متحدہ [illegible] ان کی کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ اسوقت جاپان [illegible] گورنمنٹ رشتہ جوڑ رہی ہے۔ شاہزادہ [illegible] ملاقات سے بھی جاپان کو فائدہ ہوگا۔ [illegible] گورنر جنرل ہند کی وفات کی

خبر ولایت سے آئی ہے۔ لارڈ برک صاحب ان فرمانروایان ہند سے ہیں جن کا نام اس ملک کے اندر محبت کیساتھ لیا جاتا ہے بسنہ ۱۸۶۸ء میں جب ہمارے موجودہ شاہنشاہ [illegible] سلطنت تھے۔ اور سیر ہندوستان کے لئے آئے تھے۔ اسوقت [illegible] برک صاحب کے درشن [illegible] بھی کئے تھے چہرے سے ہی [illegible] دل آدمی معلوم ہوتے تھے۔ ...

ہندوستان سے واپس جاکر لارڈ [illegible] کچھ نہ کچھ مدد ہندوستان کی ضرور [illegible] ہندوستانی انکو ہمیشہ کیلئے [illegible] کی موت پر سبکو افسوس ہوتا ہے [illegible] فائدہ بھی پہونچتا رہا ہو۔

علیگڈھ کالج کا ایک ڈیپوٹیشن ملک برہما میں گیا ہوا ہے جسکی روح رواں نواب محسن الملک صاحب ہیں۔ نواب صاحب کے ساتھ اور بھی بہت سے قومی عزت اصحاب شریک ہیں رنگون میں انہوں نے پہلا جلسہ کیا۔ امید ہے کہ سر سید میموریل فنڈ کیلئے ادہر سے بھی معقول رقم لا دینگے۔ اگر کہیں گورنمنٹ کالج کو اسطرح کے مددگار ملتے تو اسوقت تک کسقدر کام ہوتا۔ لیکن ہر ایک تحریک کی کامیابی کا انحصار اسکے مددگاروں کی لیاقت اور ہمت پر ہوتا ہے۔

پنجاب کے لئے ایک مادری زبان بنانے کا سوال مدت سے چھڑ رہا ہے۔ ہندی۔ گورمکھی۔ اردو کی لڑائی دیکھ کر انگریزوں نے یہ پیش کر دیا کہ حروف رومن (یعنی موجودہ انگریزی کے حروف) اور زبان ہندوستانی جاری کیجاوے۔ اب اسی مسئلہ پر پھر ایک خط جو گیندر سنگہ جی کا نکلا ہے۔ یہ مہاشے سکھی کی ترقی اس میں سمجھتے ہیں۔ کہ انگریزیت چاروں طرف پھیل جاوے۔ اگر حروف انگریزی پھیل گئے تو پہر سارے خیالات انگریزی ہو جانے میں کیا شک ہے اور جب خیالات انگریزی ہو گئے تو آپکی پٹڑیاٹیزم کس درخت کی شاخ پر ٹنگی رہیگی۔ اسکے زبان کے لئے دیوناگری حروف اور ہندی بھاشا کے سوائے اور کوئی ہی بھاشا

موزوں نہیں ہو سکتی۔ مسلمان بھی اسے بخوبی کام میں لا سکتے ہیں۔ اور یہاں کے مسلمانوں کیلئے یہ بھی بھاشا موزوں۔ کیونکہ رجپوت۔ گوجر۔ اہیر۔ لال خانی۔ خوجے وغیرہ وغیرہ مسلمان سب اسی سرزمین کی گود میں تو پلے ہوئے ہیں۔ ان سبکے پڑداوا [illegible] یہی اکثر کہتے اور یہی [illegible] تھے۔ یہ سب عرب اور خراسان سے تھوڑے [illegible] ہندوستانیوں کو بالاتفاق اپنی مادری [illegible] میں آنا چاہئے۔ اور اگر مسلمان تعصب [illegible] ہندوؤں کو تو اپنی ماتری [illegible] نہیں ہم [illegible] کر لی چاہئے۔

امیریکا میں ابھی ایک عورت مری ہے۔ جسکا بدن ۲۷ برسوں سے پتھر میں تبدیل ہو رہا تھا یہ بھی قدرت کا ایک کرشمہ ہے

جرمنی کے شاہنشاہ ولیم ہی ہر فن مولا ہیں۔ ممالک امیریکا کی نمائش سینٹ لوئیس میں حضور ممدوح کو ایک انعام پرانی چیزوں کی دریافت کے صلے میں ملا ہے۔

ممالک یورپ میں یہ مرض ہر ایک عورت کو دامنگیر ہے کہ وہ ہمیشہ نوجوان ہی بنی رہنا چاہتی ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ وہاں ہر عمر کی عورت شادی کی خواہاں رہتی ہے۔ اور مرد بوڑھی عورت سے شادی کرنا نہیں چاہتے۔ پس عورتیں اپنے چہرہ کی جھریاں اور بالوں کے رنگ وغیرہ تبدیل کرانے کیلئے بعض بے اصولے ڈاکٹروں کی شرن لیتی ہیں۔ اور ٹھگی جاتی ہیں۔ ایک عورت نے ایک دوسری عورت پر نالش کی کہ اسنے چہرہ درست کرنے کے بہانے سے اول عورت کو ٹھگ لیا۔ انگلستان کی تو یہ حالت ہے۔ اور ہندوستان میں مرد خضاب لگا لگا کر عورتوں کو دہوکہا دیتے پھرتے ہیں۔ میری رائے میں کثرت ازدواج ہی اس بیماری کیلئے ذمہ وار ہے۔ ورنہ ایسی گندی حالت میں مرد اور عورت دکہائی نہ دیتے۔

پورانے دفینہ روز مرہ نکلتے ہیں۔ اور مزید دفینوں کا ثبوت دیتے ہیں۔ قلعہ بالا حصار کابل کے مختلف جگہوں میں مشہور رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس جگہ دو لاکھ کا پورانا دفینہ نکلا ہے۔ جس میں زیادہ تر سکے ۱۸۳۵ء سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے ننشاء کے سمجھ ہیں۔ اُس ملک میں مادی فیضے تو بیشمار ہی نکلتے ہیں لیکن دماغی فیضے بہی اعلےٰ سے اعلیٰ ہیں۔ جنہیں افسوس کہ بہتیں لئے جارہے ہیں۔ اور بہارت واسی کچھ ہی کوشش اُن کو خود حاصل کرنیکے لئے نہیں کرتے شاید ہزاروں مسودہ جات موجود ہونگے۔ جو یورپ والوں کی دماغی فضیلت کا درفہ ہمارے لئے مخفوظ پڑا ہے لیکن کوئی ہی اُنہیں ہاتھ نہیں لگاتا۔ نہ معلوم کس زمانہ تک بہارت واسی کنبھ کرن کی نیند سوئے گا [illegible]

عیسائی مذہب کی بزرگی آگرا ہی [illegible] ہے پر مشہور الہیات کو بجایا ہے اگر ہجانے کی [illegible] کی بائبل سبہی کے [illegible] ایڈیٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال نے [illegible] کی کارگزاریوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اکثر لوگ [illegible] خائف ہیں۔ کہ چونکہ جینیاں بائبل پر اسوقت ہورہی ہیں اُن کے لحاظ سے اسوقت غیر عیسائی قوموں کے روبرو بائبل کا پیش کرنا بڑا وقت طلب ہے۔ صاحب موصوف نے مانا کہ بائبل الہام شدہ کہانیوں اور افسانوں کا ایک مجموعہ ہے کہ اُس صورت میں اُسے غیر عیسائیوں کے روبرو پیش کرنے میں اُس کی سند کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک بڑا مشکل معمہ گزشتہ لاٹ صاحب کے روبرو پیش ہوا لیکن لاٹ صاحب نے اسکا حل کم ازکم ہندوستان کے لئے تولاجواب سوچ لیا آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں ایسی دقت ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ جس قابلیت کے آدمیوں سے ہندوستان کے مشنریوں کو واسطہ پڑتا ہے۔ اُن میں نکتہ چینی کا مادہ ہی نہیں ہے۔ اور اگر کوئی برہمن اعتراض کر بیٹھا۔ تو اُسے جواب دیا سکتا ہے۔ کہ بائبل کے مطالعہ میں نکتہ چینی سے ہی چرچ اور عقیدہ کی مضبوطی۔ ہندوستان میں اسی پر منحصر ہے۔ کہ اُسکو قبول کرنیوالے جاہل ہندوستانی ہوتے ہیں۔ تو کسی کو مشنریوں سے کسی قسم کا بر خاش نہیں ہے جن لوگوں نے دہرم کے اصلی سروپ کو سمجھا ہے ان کا فرض ہے۔ کہ وے جاہل ہندوستانیوں کو بھی سچی روشنی دکھلادیں۔ تاکہ وہ بائبل کی طفلانہ تعلیم اثر سے بچ سکیں۔

علیگڈھ کالج کیلئے عربی کا خاص انتظام کرنیمیں مدد کا وعدہ کرتے ہوئے لاٹ صاحب ممالک متحدہ آگرا و اودھ نے بیان کیا تہا۔ کہ عربی کا پروفیسر انگریز ہوگا۔ اور اُسکے مددگار پروفیسر ہندوستانی رکھا جائیگا۔ ہم نے اس تجویز کے بیہودہ پن پر پہلے ہی اعتراض کیا تہا۔ اب پاینیر کے ایک نامہ نگار نے بھی اُسپر اعتراض کیا ہے۔ نامہ نگار کے اعتراض تو بڑے معقول ہیں۔ یہ سچ ہے کہ [illegible] کی وان کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے [illegible] وان نہیں بن سکتا۔ یہ [illegible] مسلمان مولوی کے مقابلہ میں اُسکا تلفظ صحیح [illegible] نہیں ہوسکتا۔ اور ہندوستانی مولوی کے حلقہ اپناہ [illegible] کی ہی بحث ہوگی۔ لیکن اِن اعتراضوں [illegible] کی ترقی سے نہیں ہے۔ بلکہ غرض [illegible] میں یہ بحث پیدا [illegible] طلبا کسی نہ کسی یورپین پروفیسر [illegible] کی کس عمر میں [illegible] ورنہ جو دلیل انگریزی زبان کے لئے انگریز پروفیسر کے تقرر کے لئے پیش کیجاتی ہے۔ کیا وہی عربی اور سنسکرت کی پروفیسری کیلئے مولوی اور پنڈت کی ضرورت نہیں جتلاتی؟ لیکن زبردستی کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ دلیل محض بیکسوں کو قابو کرنیکا آلہ ہی موجودہ مہذب زمانہ میں سمجھی جاتی ہے۔

امرتسر میں ہی نلوں کا پانی جاری ہوگیا۔ ۱۹- نومبر کو نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے پانی کے پمپ جاری کئے۔ اور اُس موقع پر ایک تقریر بہی کی۔ اُسی دن امرتسر میں ایک بڑا عالیشان ہسپتال کہولا گیا۔ وہ رسم بہی نواب ممدوح نے ہی ادا کی۔ اور خاتمہ پر خالصہ کالج کا نیا طیار شدہ مکان قابل استعمال قرار دیا گیا۔ آخری موقع پر لاٹ صاحب نے زور دیا کہ سکھوں کو مستقل طور پر خالصہ کالج کے لئے روپیہ اکٹھا کرتے رہنا چاہئے۔ خالصہ کالج۔ راجپوت کالج۔ علیگڈھ کالج اور اسی طرح کے دیگر کالجوں کو جو خاص مدد گورنمنٹ کی طرف سے اسوقت مل رہی ہے۔ اور جسطرح کہ حکام اعلےٰ اُن کی مدد کیلئے عوام پر خاص دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اُس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ اسوقت ملک کی ضرورت کیا ہے لیکن افسوس کہ سچے معنوں میں راج نیتی کو سمجھنے والے اصحاب ہندوستان میں بڑے نام ہیں۔ اور جب یہ حال ہے۔ تو دیش اُنتی ایک وہم سے بڑھکر نہیں ہے۔

وارمن فرقہ عیسائیوں [illegible] ایک سنہ عادت یہ ہے کہ [illegible] کرسکتا ہے۔ اس فرقہ [illegible] وٹی مندرا [illegible] نہ تہا۔ کیونکہ [illegible] سائی نٹیا دامیریکا میں [illegible] اس نئے عیسائی فرقہ کا پہلا اندرونقام [illegible] دارالخلافہ ملک سویڈن میں بن کر ختم ہوا [illegible]

ساری جہالت ہندوستان کے حصے [illegible] ایک انگریز نے مشاہدہ سے معلوم کیا ہے کہ [illegible] داٹلی کی فوج میں جہالت کا دور ہے [illegible] ہی پڑھے لکھے ملتے ہیں۔ مقابلتًا اس پہلو [illegible] ہی اچہا ہے۔

یہہ آزادی ہے یا اُپاستھ۔ جرمنی کے [illegible] میں ایک عورت کا بیاہ ہوئے ابھی پانچ مہینے [illegible] تہے۔ کہ اُسنے اپنے خاوند پر طلاق کا دعویٰ دائر کر دیا۔ اور اُسکے لئے وجہ کیا دی؟ یہ کہ اُسکے خاوند کے ہاتہ ہمیشہ میلے رہتے ہیں۔ ایسی آزادی [illegible] زمین پر آسمانی بادشاہت لانا چاہتا ہے [illegible] کرتے ہوئے ہندوستانیوں کو ہوناک ہی [illegible] مجبور ہیں۔ کے کسی حصہ میں ایک کسان کی نسبت روایت ہے کہ اُسنے ایک چہٹانک آلو کا بیج خریدا جسکی قیمت اُسنے ڈیڑھ سو روپیہ ادا کی۔ اُس بیج سے ۳۴ پونڈ آلو پیدا ہوئے جو فی پونڈ [illegible] کے حساب سے فروخت ہوئے۔ گویا اُس کسان کو [illegible] ہزار پانصد و ستر روپیوں کا منافع ہوا۔ اگر یہ گپ نہیں ہے۔ تو یورپ میں مادی ترقی [illegible]

روس کی قابل رحم حالت پر غور کرکے انگریز [illegible] کو یہ نیک صلاح دیتے ہیں کہ وہ جنگ کا خاتمہ صلح سے کرے۔ لیکن جیوں جیوں لوگ اس طرح کی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں تیوں تیوں گورنمنٹ روس زیادہ [illegible] اکہتی ہے۔ جاپان جب قرضہ لینا چاہتا ہے۔ [illegible] انداز سے بیسیوں گنا زیادہ قرضہ دینے کیلئے دیگر اقوام طیار ہوجاتی ہیں روس کو اسکے ہم مذہب اقوام میں سے بہی بغیر اعلےٰ کفالت کے ایک [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہر ملکے و ہر رسمے

ہر ملکے و ہر رسمے۔ بعض [illegible] زد عام ہے۔ جسکے اندر میری رائے میں نہایت [illegible] اسپرٹ بھری ہوئی ہے۔ اگر انسان کے ہر ایک عمل کے اندر برائی یا بھلائی پھیلانے کی طاقت موجود ہے [illegible] یہ کہ کسی عمل کو نہیں ٹال سکتے۔ کہ اس ملک کی رسم ہی ایسی ہے۔ رواج خواہ کتنا ہی پورانا کیوں نہ ہو۔ بدی کو جائز نہیں بنا سکتی۔ موجودہ انسانی قانون تک نے قرار دے دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بیوپار سے عموم کی صحت وغیرہ میں فرق پہونچاتا ہے۔ اور اسے اس بیوپار [illegible] آبادی کی گذرگاہوں سے علیحدہ لیجانے کی ہدایت ہو تو وہ عذر پیش نہیں کرسکتا کہ اسکو ایسا عمل کرتے ہوئے عرصہ گذر گیا ہے لیکن اسوقت کی تہذیب یافتہ دنیا کی عجیب حالت ہے۔ غریب ہندوستان کو رواج کا غلام بتلا کر اسکا مضحکہ اُڑاتے ہوئے اہل یورپ ہرگز نہیں سوچتے کہ ان کے اپنے گھر کی کیا حالت ہے۔ ایک ولایتی اخبار کی ایک خبر کا بجنسہ ترجمہ کر دیتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یورپ میں کس طرح پر رواج نے بداخلاقی کو جائز بنا دیا ہے۔ وہ کچھ عرصہ ہوا نیویارک (ملک امیریکا) کے اخباروں میں ایک اشتہار نکلا جس کا مطلب یہ تھا کہ ایک جوان فرانسیسی امیر کسی دولت مند اور خوبصورت امیر حسین لڑکی سے بخیال نکاح کے واقفیت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اُس میں یہ بھی درج تھا۔ کہ فلاں دن صبح کے دس بجے وہ گرینٹ صاحب (ایک سابق پریسیڈنٹ امیریکا) کی قبر پر خاص جگہ ایک گل بنفشہ کا گچھا اپنے بٹن کے سوراخ میں پہنے ہوئے کھڑا ہوگا۔ جو بیگم صاحبہ اُس کی تنہائی پر رحم کریں ان سے درخواست تھی۔ کہ اسی طرح کا گچھا پہنے ہوئے وہیں وہاں ملیں۔ تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔ وقت مقررہ پر مختلف عمروں اور حالتوں کی پچاس سے زیادہ عورتیں اس جگہ نمودار ہوگئیں جس سے قبر کے محافظوں کو حیرت سی ہوئی۔ لیکن جوان امیر کا پتہ ندارد۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بعد کو معلوم ہوا کہ یہ چٹکلا ایک فوٹوگرافر نے کیا تھا۔ تاکہ آسانی سے وہ اسقدر عورتوں کے فوٹو اُتار سکے۔ اسطرح بیہودہ ہوکر وہیں سے شریف عورتوں کے فوٹو اتار لیے گئے۔ [illegible] ملک میں ایک معمولی مضحکہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان [illegible] جاتا ہے۔ اگر دونوں طرف کی آپتہ [illegible] اس میں شبہ نہیں کہ ستریوں کے [illegible] کو یہ عمل دھبہ لگانے والا [illegible] اُن کی کمزوری سے فائدہ [illegible] پیدا کرنا اعلے درجہ [illegible] جس [illegible] برائی ہی رہیگی۔ خواہ رواج [illegible] متبرک بنانے کی کوشش کیوں نہ کرے۔ یہ تو ایک خیال ہے اس طرح کی صدہا مثالیں روزمرہ چاروں طرف سے روبرو آتی ہیں۔ اور ہم اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

ہندوستان کو رواج کی زنجیروں نے جکڑا ہوا ہے اور نہ معلوم کیوں صاحبان انگریز نے بھی اُن کو انہیں زنجیروں کے اندر جکڑے رہنے دیا۔ اس میں شبہ نہیں انگریز لوگ بھولوگوں کی زنجیریں کاٹنا ہی چاہتے ہیں۔ لیکن پورانی زنجیروں کو کاٹ کر ہمیں آزاد نہیں چھوڑنا چاہتے۔ بلکہ مغربی تہذیب کی نئی زنجیروں کے اندر جکڑنا چاہتے ہیں۔ اگر زنجیریں ہی پہنے رہنا ہے۔ تو پورانی زنجیریں کیا بری ہیں۔ میری رائے میں ایک پہلو سے غور کرنے پر پورانی زنجیریں اسقدر مہلک نہیں جیسی کہ نئی۔ پورانی زنجیریں کچھ نہ کچھ بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ اور شاید ہم ان کو جھٹکا دے کر ہی توڑ ڈالیں۔ لیکن نئی مضبوط زنجیریں نہایت زبردست ثابت ہوں گی۔ کہ اُن سے صدیوں تک چھٹکارا مشکل ہو جائیگا۔

وہاں کی ریاست کی کونسل کا ممبر کمشنر بریور بھی مدعو تھا۔ جب اُسے کہا کہ اگر اُسے معلوم ہوتا کہ تیرہ مہمان ہونگے۔ تو وہ ہرگز دعوت میں شریک نہ ہوتا۔ کہتے ہیں کہ اتنا کہتے ہی وہ زمین پر گر گیا اور مر گیا۔ یہ مختصر سی کہانی حیرت انگیز ضرور ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ تیرہ کے اکٹھے ہونے کی نسبت عیسائی قوموں کے اندر بڑی [illegible] ضعیف الاعتقادی پھیلی ہوئی ہے۔ اس [illegible] عیسائی لوگ اپنی ماتا کے دودھ کیساتھ [illegible] نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ باوجود اعلی [illegible] فلاسفی کے مطالعہ کے بھی [illegible] پیچھا نہیں چھوڑتا کمشنر بریور بھی کوئی معمولی آدمی نہ تھا لیکن تیرہ والی ضعیف الاعتقادی کا غلام تھا۔ تیرہ مہمانوں کو ایک جگہ دیکھتے ہی اُس کے دل پر سخت صدمہ گذرا ہوگا۔ منشیہ کا وشواس اُس سے جو چاہے کرا دے۔ وشواس کی شکتی سے انسان بڑی بڑی خاردار طاقتوں تک کو فتح کرسکتا ہے۔ پورانے سنسکار جاگ گئے۔ اِن پر اُسکا سخت صدمہ ہوا۔ موت کا نظارا سامنے سے پھر گیا اور کمشنر بریور کی جان فوراً تن سے نکل گئی۔ سنسکاروں کا اثر بڑا زبردست ہے۔ اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ ہم لوگوں نے جن اثروں کو اپنے والدین سے جذب کیا ہے۔ وہ ہمارے دلوں سے دور نہیں ہوسکتے۔ جب ہم لوگ سنسکاروں کے زبردست اثر سے واقف ہونگے۔ اور اُس سے اپنی رکشا نہیں کرسکتے تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنی اولاد کو خراب سنسکاروں کے اثر سے بچانے کی کوشش کریں؟ اگر یہ فرض ہر ایک انسان کا ہے تو سب کو دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ کس طرح ہم اپنی اولاد کو برے سنسکاروں کے اثر سے محفوظ کرسکتے ہیں

سنسکاروں کا اثر بڑا زبردست ہے

امیریکا کے کنیکٹیکٹ نامی شہر میں ایک دعوت تھی

آخر دوکاندار ہی ٹھہرے

انگلش قوم قدیم سے دوکانداروں کی قوم مشہور ہے۔ اسلیئے جانچ کر ترازو کے دونوں پلڑے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹھیک کہنے کی عادی ہے۔ جب جاپان نے شروع شروع میں بے نظیر بہادری کا نظارہ دکھایا۔ تو اس کی تعریف ہونے لگی۔ وجہ صاف تھی اسکو دہانا تھا جس سے کہ ہندوستان کی سرحد کو علت سے خوف لگا چلا آتا تھا۔ ہر ایک جاپانی چیز قابل تعریف تھی۔ یہاں تک کہ جس بہادری کی بدولت بیچارے بنگالیوں کو بزدلی کا دھبہ لگایا جاتا تھا۔ اس بہادری میں بھی نئی سے نئی اور اعلےٰ سے اعلےٰ خاصیتیں [illegible] لگ گئیں۔ جاپانیوں کا زیادہ [illegible] ہونے لگا۔ لیکن پھر سوچ ہوش [illegible] سمجھا سکے گی۔ چینی مل گئی تو غضب [illegible] کا مقابلہ کون کر سکیگا۔ اگر جاپانی [illegible] کے راہبر ہوئے۔ بس پھر کیا تھا۔ جاپانی محض حرنا جانتے ہیں۔ سپاہ ضرور اڑ کر لڑتی ہے۔ قاعدہ دان بھی ہیں لیکن اُن کے افسر غیر معمولی لیاقت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی یوروپین مخالف ایسی حالت میں ہوتا۔ تو روس کو اس سے بھی ٹکر کھا کر لوٹنا پڑتا ہے۔ ادھر روس کا مشہور وائس ایڈمرل امیر البحر الگزلف کہتا ہے۔ کہ جاپان نے جو کچھ کیا اُس سے بہت بڑھ کر کرتا تھا۔ لیکن اس سے پیشتر انگریز جرمنی اور فرانس کے ساتھ متفق ہو چکے ہیں۔ کہ جو کچھ جاپان نے کیا۔ روس کے مقابلہ میں اتنا بھی کوئی یوروپین طاقت نہیں کر سکتی تھی۔ سارے یوروپ کو ہلا دینے والا نپولین بونا پارٹ بھی جن روسیوں سے مُنہ کی کھا کر واپس گیا تھا۔ اُن کے وحشی پن کو دبانے والا ثابت ہونا جاپان کی ہمت کی داد ہے۔ انگریز نکتہ چینیوں کو سوچنا چاہئے کہ جب مٹھی بھر بوئروں سے اُن کا مقابلہ تھا۔ تو کیا اُن کے لارڈ رابرٹس۔ لارڈ کچنر نے کوئی نیا ہنر سپہ لاری کا دکھایا تھا۔ جاپان کے اندر اعلیٰ دماغ آدمی ہیں یا نہیں یہ سوال اس وقت طے نہیں ہو سکتا لیکن جیسا ساری دُنیا کی امید کے برخلاف جاپان نے ہر پہلو سے دنیا کو حیرت

میں ڈال دیا۔ تو یہ ہرگز دھوکے کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جاپان کے اندر اعلےٰ دماغ کام نہیں کر رہے۔ لیکن برٹش قوم کے ہاتھ میں تو ترازو ہے۔ کیا مجال کہ کوئی پلڑا جھک جاوے۔ تناسب طاقت قائم رہنا ضروری ہے خواہ دوست ڈوبے اور دشمن ترے [illegible] کی راج نیتی ہی ایسی [illegible] [illegible] ہی سمجھا تھا [illegible] انظارہ دیکھنے سمجھنا تھی [illegible] اس انظارہ کے سامنے کہ حلقاً اپنا [illegible] لینا ہی حکمت ہے۔ (منشی رام)

[illegible] سنہ [illegible] تلشمن [illegible] میں پیدا ہوا [illegible] [illegible] بحث پیدا اودی کس عمر میں [illegible]

پیڈو

پرشنوپنشد کا آریہ بھاشا انوواد بھاوارتھ سہت پنڈت بدری دت شرما کرت۔ جیسے پنڈت تلسی رام جی نے شودھ کر اپنے ینتر الیہ میں چھپوایا۔ انوواد سرل بھاشا میں اچھی کیا گیا ہے قیمت فی جلد ۲؍ اعلےٰ کاغذ پر ۵ ؍ فی جلد درخواست خریداری سوامی پریس میرٹھ کے نام بھیجئے۔

تہذیب الاسلام :۔ جلد اول۔ مصنفہ برہمچاری دھرمپال جی۔ بی۔ اے محمدی مذہب کو اپنے آتما کے لئے شانتی دایک نہ دیکھ کر اور دیگر مذاہب کی نسبت بھی کافی تحقیقات کرنے کے بعد پنڈت مہاشے دھرمپال جی نے سناتن ویدک دھرم کو گرہن کیا تھا۔ جن حالات میں وے بچپن سے ہی پلے تھے۔ اُن سے علیحدگی کی وجوہات اُنہوں نے ایک پبلک جلسہ بمقام گوجرانوالہ بیان کر دی تھیں وہ بیان ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپ گیا تھا جس پر اہل اسلام کی طرف سے بہت سی کتابیں

نکلیں۔ اُن سب کا جواب [illegible] میں برہمچاری دھرمپال [illegible] کیا ہے۔ اس سلسلہ [illegible] اور تین جلد [illegible] تیار ہیں۔ جن میں [illegible] زیر طبع ہے۔ مصنف نے [illegible] میں ہی بیان کر دیا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے اُنہیں سخت تنگ نہ کیا جاتا تو اس قسم کی کتاب لکھنے کا اُن کا خیال بھی نہ تھا۔ ہم نے اس کتاب کو پڑھا۔ اور مصنف کی محنت اور لیاقت کی داد دینے پر مجبور ہوا۔ جسقدر بدتمیزی کلمات اور گالیوں کی بوچھاڑ مسلمان مضمون نگاروں کی طرف سے ویدک دھرم۔ رشی دیانند اور مہاشہ دھرمپال پر اُن کے رسالجات میں ہوئی تھی۔ اُنکو برداشت کر کے شانتی سے جواب دینا دھرمپال جی ہی کا کام تھا۔ آپ نے ہر ایک پرانے اعتراض کو واضح کرنے کے لئے پہلے ہر ایک کے ساتھ مختصر تمہید دی ہے۔ جس کے بعد کل محمدی اعتراضوں کے جواب باصواب درج ہیں۔ دیگر محمدی معترضوں کی تحریروں میں کوئی نئی بات نہ دیکھ کر اور نیز گالی گلوچ کے کسی دلیل کا نشان تک نہ پا کر دھرمپال جی نے صرف مولوی ثناء اللہ امرتسری اور حکیم نور الدین بھیروی کی کتابوں کا جواب ہی کافی سمجھا ہے۔ اور واقعی اپنے جواب کو عام فہم بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ ہر ایک فصل کے شروع کرتے ہوئے ایک وید منتر دیا ہے جس کا جواب دینے میں لیا ہے۔ شروع میں لفظ اللہ کی پڑتال ایک نئے ڈھنگ سے کی ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ عبارت ایسی سلیس اور بیان ایسا دلچسپ ہے۔ کہ گھنٹوں پڑھتے ہوئے بھی طبیعت کو تکان نہیں ہوتا۔ ضخامت ۲۱۲ صفحے سرورق۔ قیمت فی جلد [illegible] درخواست خریداری [illegible] بنام منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک [illegible]

منشی رام

آریہ سماج لاہور کا ستائیسواں سالانہ جلسہ

عدیم الفرصتی کے باعث ہم خود اس اتسو کے حالات قلمبند نہیں کر سکے اسلئے ماسٹر ٹھاکر داس جی بھنڈاری امرتسر جو حالات برائے اندراج ارسال کرتے ہیں ان کو بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہم اپنی طرف سے کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ (ایڈیٹر)

جیسے صوبہ پنجاب میں لاہور مشہور و معروف شہر ہے ویسے ہی آریہ سماج لاہور صوبہ کی کل سماجوں میں مشہور سماج ہے۔ بلحاظ اپنی صفت کے اس میں [illegible] آریہ سماج کی بہبودی اور رفاہ عام کے کام بھی اسی خصوصیت سے ہوتے ہیں لیکن یہی عظیم الشان پاک [illegible] کا مرکز ہے۔ [illegible] دل شکنی اور قابل افسوس [illegible] بھی اسی [illegible] جاتے ہیں۔ جو کوئی تعجب نہیں۔ البتہ افسوس [illegible] ہے۔

اس کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج لاہور کے منتری و دیگر کارکن نے بابت درشن کی جملہ سماجوں کو عموماً اندر پنجاب اور نئے سماجوں کے پہلے [illegible] کو خصوصاً مدعو کیا لیکن باہر سے بہ نسبت سال گزشتہ ایک تہائی بھی [illegible] جمع ہوئے۔ اور چندہ بھی آدھا تہائی سب سے [illegible] کے [illegible] پا رہے ہیں۔ کس کو اس [illegible] اگر دانا چاہئے ہے۔ واقعات ہی ایسے ہو گئے [illegible] پیدا کرنے والے اب آپ ہی سمجھ لیجئے۔ کہ کون ہیں؟ [illegible] موجودہ حالت میں بقول بعض لاہوری بھائیوں [illegible] ہم غنیمت است۔ گزشتہ سالانہ جلسہ کی شان [illegible] اور کامیابی کہیں آریوں کو حیران تو نہیں [illegible] جس دلی جوش اور شوق کے ساتھ لاہور

[illegible] ۳ [illegible] کی تو میں تعریف کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ لیکن ایک شکایت بھی ہے۔ اور وہ یہ بھی۔ پنڈال میں نشست کے وقت چند ایک بھائی ناجائز رعب و داب سے اپنے بھائیو کی دل شکنی کا باعث ہوئے۔ خیر! گزشتہ سال کی پنڈال نہایت خوش اسلوبی اور سلیقہ کے ساتھ [illegible] ۲۵ نومبر کو ۲ بجے نگر کیرتن پنڈال واقعہ [illegible] منڈی [illegible] سے شروع ہوا۔ مشہور و معروف بھجن منڈلیاں سے شہر والوں کو آنندت کرتی جاتی [illegible] ٹھاکر پروین سنگھ اور پاٹھک [illegible] بھجن منڈلی دیگر لوگ [illegible] تو دوسری طرف لاہور [illegible] کی بھجن منڈلیاں حاضرین [illegible] کر رہی تھیں۔ بھجن منڈلیاں مشہور مشہور بازاروں سے گزرتی ہوئیں ساڑھے دس بجے پنڈال میں واپس پہونچیں۔ راستہ میں پرچار بھی ہوتا تھا۔ اور لوگوں تو جلسہ کا سندیسہ بھی سنایا جاتا تھا۔ نگر کیرتن ختم ہوا۔ اور لوگ اگلے روز کی کارروائی کے دیکھنے کا شوق دل میں لئے ہوئے اپنے اپنے ستھانوں کو پدھارے۔

کارروائی ۲۶ نومبر صبح

اول سوستی واچن شانتی پاٹھ اور ہون ہوا بعدہٗ بھجن اس کے بعد پنڈت وشنو دگمبر پرنسپل گندھرو مہاودیالیہ نے اپنی راگ ودیا سے حاضرین کو خوش کیا۔ تت پشچات سوامی وشیشورانند جی کا سرمن برہمچریہ پر ہوا۔ آپ نے کہا کہ پرانے زمانہ میں آدمی بنائے جاتے تھے۔ آجکل آدمی گھاس اور درختوں کی طرح پیدا کئے جاتے ہیں۔ ہمیں آدمی بنانا سیکھنا چاہئے۔ اس کے بعد بھجن ہو کر پنڈت بھگت رام جی کا اپدیش دھرم پر ہوا آپ نے جاتی کے اندر دھرم کی طاقت دکھلاتے ہوئے کہا کہ دھرم بذاتہ خود جڑ روپ ہے۔ دھرم

بہت طاقت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ [illegible] کے اختیار ہو۔ اپدیش دس بجے ختم ہوا۔ اب لوکل پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو شریمتی [illegible] جی دھرم پتنی ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے انعام تقسیم کرنا تھا۔ اول لالہ نذیر چند جی ایڈیٹر اخبار [illegible] دھرم پرچارک نے اپنی مختصر سی تقریر میں شریمتی جی کے ودیا سبھا اور کام کو کس طرح شریمتی جی [illegible] کے ساتھ [illegible] ذاتوں کے [illegible] رہیں۔ اور لوہ یا پتری پاٹھ شالہ [illegible] سے لیا پرگٹ کیا۔ پھر کنیاؤں نے [illegible] پھر شریمتی جی نے [illegible] بعد [illegible] آخر پر [illegible] شریمتیوں کی ادھوگتی کو ظاہر کیا اور [illegible] پر زور دیا کہ جب تک آپ ستری جاتی کو زندہ نہیں بناتے آپ کی اپنی اُنتی کے شکھر پر نہیں پہونچ سکتے۔ بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوپہر کی کارروائی

اول بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مسٹر بی ایل گوئیلا کا لیکچر انگریزی میں ہونا تھا کہ منتری نے بآواز بلند لوگوں کو سوچنا دی کہ چونکہ مسٹر موصوف اپنے لیکچر کے ساتھ ساتھ میجک لینٹرن سے جاپان کی تصویرات بھی دکھلائیں گے۔ اور یہ اندھیرے کے سوائے ہو نہیں سکتا۔ اسلئے آپ کا لیکچر شام کو ہوگا۔ اور اردو میں اب لالہ [illegible] لال جی [illegible] کا لیکچر [illegible] تھا۔ لیکن چونکہ لالہ صاحب کالج مینیجنگ کمیٹی [illegible] ہیں۔ اسلئے انہوں نے لالہ صاحب کو شمولیت جلسہ کی اجازت نہیں دی۔ جن کی بجائے لالہ نذیر چند جی ایڈیٹر آریہ مسافر لیکچر کے واسطے کھڑے ہو گئے۔

آپ نے ایک برجستہ پرجوش لیکن مختصر تقریر میں بیان کیا کہ آریہ سماج گورو ڈم کے سخت مخالف ہے۔ آریہ سماج کسی انسان کو [illegible] نہیں مانتا۔ جیسے محمدی یا عیسائی تو سوال پیدا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج انسانوں کو عزت دینے
کے لئے طیار ہے کہ نہیں۔ جسوقت آپ اُپنشدوں
آریہ اتہاسوں کے اندر جائیں گے تو دیکھیں گے۔
کہ جو رشی مُنی دیوتا کے نام سے پرسدھ تھے۔ اُن
کے آگے بڑے بڑے مہاراجے سر جھکاتے تھے اور عزت
جائز کرتے تھے۔ ہمارے روزانہ فرائض میں سے
ایک پتری یگیہ ہے۔ کہ گیا بلحاظ ودیا اور اعلٰے آچرن تو
اتہاس کے جو ہمارے بزرگ [illegible]
کرنی چاہئے۔ آریہ دھرم [illegible]
کرنا جو سنسار کا بھلا کرنے [illegible]
جائز عزت کرنا [illegible]
جہاں آریہ سماج رسول اوتار نہیں مانتا [illegible] نیتا
سماج مانتا ہے۔ کہ اُن پُرشوں کی جو اعلٰے بھاو
ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے دھرم کے اوپر اپنا سروسو
نچھاور کر دیا ہے۔ اُن کی جائز عزت ہونی چاہئے
جنہوں نے ویدک دھرم پر قربانیاں کیں۔ اُن کا
جائز شردھا کرنا ہمارا دھرم ہے۔ اور کہ سچے معنوں میں
پیروی ہونی چاہئے۔ سوامی دیانند میں وہ تمام
اوصاف تھے۔ جو کہ ایک سچے ہیرو کے اندر ہونی
چاہئیں۔ اسلئے اے پیارے بھائیو! آؤ ہیرو
کے جیون کو اپنے جیون کے اندر رکھیں۔"

پھر بھجن ہو کر مہاشے شام سندر لال جی بی اے
سکریٹری ناگری پرچارنی سبھا بنارس کا لیکچر
آریہ بھاشا میں ہوا۔ آپ نے درشایا کہ جب تک ہم ناگری
بھاشا کا پرچار نہیں کریں گے۔ اپنے بھاو اپنی
بھاشا میں ہرگز نہیں کریں گے۔ ہم کبھی اُنتی
نہیں کر سکتے۔ سوامی جی نے اپنی پستکوں کو
اسی خیال سے بھاشا میں لکھا۔ آریوں کو کوشش
کر کے ناگری کے پرچار کی اور دھیان دینا چاہئے
اور اپنا بیوہار اسی میں کرنا چاہئے۔"

اس کے بعد بھجن ہو کر پنڈت شیو شنکر کاویہ تیرتھ
کا لیکچر "تری دیو" پر ہوا۔ آپ نے کئی پرانوں
اور عجیب عجیب تحقیقوں سے درشایا کہ واستو میں
وشنو۔ برہما۔ مہادیو کوئی دیوتا نہیں تھے
پورانکوں نے ویدوں کے سچے ارتھوں اور
النکاروں کو نہ سمجھتے ہوئے وشنو۔ برہما۔ مہادیو
ایک فرضی دیوتا گھڑ لئے ہیں۔ لیکچر بلحاظ مضمون
اور تحقیقوں کے اتی اُتم گوڑھ آشے [illegible] ہوئے تھے
[illegible] سمبندھ
وحس کو من دھن مع لیکچر [illegible] رہنا تھا۔ شاید
جی کے جو کہ [illegible] کروں گا) ایک گھنٹہ تک
سمبندھی [illegible] لیکن پھر بھی پنڈت جی اپنے وسیع
کہ حلقہ اپنا [illegible] حسب دلخواہ پورا نہ کر سکے۔ جسکے
[illegible] کی بے سبب تھا۔ اس بعد پنڈت
[illegible] کا لیکچر "آریہ سماج کا
[illegible] سماج کا آدھار وید ہے۔
جو لاکھوں برسوں اور اسی بھارت ورش کے
ودوانوں نے لگائے ہیں۔ اُن کا بھی بھانت
پنڈت جی نے کھنڈن کیا۔ سندھیا کا سمے ہو
گیا تھا۔ اسلئے سب نے مل کر سندھیا کے
منتر اُچارن کئے جو ازاں شریمان برہمچاری نتیانند
جی "ایشور اُپاسنا" پر لیکچر دینے کے لئے
کھڑے ہوئے۔ برہمچاری جی کی ویاکھیان شکتی
سے جو پُرش واقف ہیں۔ اُنہیں معلوم ہے کہ
برہمچاری جی ایشور بھکتی کے مضمون کو کن کن
نئی تحقیقوں اور پرمانوں سے کیسے اچھے پیرایہ
میں بیان کیا کرتے ہیں۔ ابھی ایشور کی استتی کو
ہی سدھ کیا تھا۔ کہ وقت ہو گیا۔ اور برہمچاری
جی اپنے لیکچر کے اصلی مضمون کو شروع
ہی نہ کر سکے۔ تاہم ایشور بھکتی کے متعلق جو
کچھ انہوں نے کہا وہ انکی معلومات اور وسیع واقفیت کا پتہ
دیتا تھا۔ اس کے بعد شام ہو گئی۔ اور مسٹر
بی ایل گوریلا نے جاپان کی صنعت و حرفت
پر لیکچر دینا شروع کیا۔ درمیان میں تصویرات
بھی دکھائی جاتی تھیں۔ آپ نے جاپان کی ترقی
اور صنعت و حرفت کا راز بتایا۔ کہ جاپان نے
اپنے رنگ [illegible] تعلیم۔ چال چلن [illegible]
تبدیل کیا۔ [illegible]
باہم رشتہ [illegible] ان کو [illegible]
[illegible] کا [illegible] کی کل [illegible]
[illegible] زبان میں ترجمہ کرنا۔ اور [illegible]
طالب علموں کو اپنی بھاشا میں [illegible]
عملی طور پر کام کرنے کا موقعہ [illegible]
ترقی کا موجب تھا"۔ چونکہ [illegible]
شانتی سے ہر ایک بات سننے کے عادی [illegible]
اسلئے ختم ہونے سے پہلے ہی شور [illegible]
شروع ہو گیا۔ جسکے باعث [illegible]
کا تماشہ اور لیکچر ختم کرنا پڑا۔ اور [illegible]
۲۶۔ نومبر کی کارروائی ختم ہوئی

۲۷۔ نومبر کی کارروائی

(صبح)

سوستی واچن شانتی پاٹھ ہون [illegible] ہو
کر لالہ بخشیش رام جی ودیا نگری کا [illegible]
سبب ہے کہ باوجود سب پران [illegible]
پریتن کرنے کے بھی سُکھ نہیں"۔ [illegible]
بعد کنیا مہاودیالے کی کنیاؤں نے [illegible]
سُنانے کے بعد منوہر بھجن گائے۔ اور [illegible]
شریمتی سو بھدرا بائی جی لے [illegible]
لالہ دیو راج جی نے کہ کس طرح [illegible]
جوش و کوشش سے مہاودیالے میں [illegible]
اور کس پریم بھاو سے ودیالے میں بائی جی
کام کرتی ہیں۔ (سنائے) استری شکشا [illegible]
سی تقریر کی۔ بائی جی میں ویاکھیان دینے کی
شکتی بڑی اچھی ہے۔ اور وہ اپنے خیالات
لوگوں پر بہت اچھی طرح سے ظاہر کر سکتی
ہیں۔ جسوقت کنیا مہاودیالے کی کنیائیں
وید پاٹھ اور بھجن گائن کر رہی تھیں۔ تو دوسری
طرف تین بھائیوں کی شدھی یگیہ [illegible]
ہو رہی تھی۔ بائی جی کے لیکچر کے بعد [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ی شدھ ہونے والے بہائیوں
... [illegible] کیا (۱) منٹگمری کے
...سے لوگ ... ری (۲) ضلع لودیانہ
...والے ایک دہوبن ...
...بعد اپنی ستری کے ... ستری کی
...لودہانہ میں بہیجی گئی۔ (۳) لالہ ...
...ایک ماہ سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور مہاشے
...داری ڈیرہ دون نواسی کے درشن بہی کرائے
اور سید علی حال ستیہ پال جو کہ مبتالہ آریہ سماج
...جلسہ پر شدھ کئے گئے تھے۔ اور جن کا
اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ اُن کا اعلان کیا
گیا۔ اور کہا کہ مہاشے ستیہ پال جی خود اپنا مختصر
حال سُنائیں گے۔ مہاشے ستیہ پال نے اپنا
حال سُنایا۔ کہ وہ دہلی کے کن سیدوں کے اعلے
خاندان میں سے ہیں۔ اور کس طرح سے اُنہوں
نے مراد آباد میں عربی کی تعلیم حاصل کی۔ کس طرح
ان کے دل میں مذہب اسلام کی بابت شکوک
پیدا ہوئے۔ اور کن وسایل سے اُن کے خیالات
ویدک دھرم پر دڑھ ہوئے۔ اس کے بعد
شدھی کے واسطے ایک اور درخواست ایک
...م کے مسلمان مسمی عمرالدین ٹھیکہ دار لائل پور
کی سنائی گئی۔ یہ سب کارروائی دس بجے
ختم ہوئی۔ بعدازاں برہمچاری نتیانند جی
نے ویدپرچار فنڈ اور دیگر فنڈوں کے لئے اپیل کی
...پر وعدہ و نقد کل ملا کر ساڑھے پانچ ہزار
کے قریب چندہ ہوا۔ یہ سال گذشتہ کے چندہ
سے بہت کم تھا۔ آریہ سماج لاہور کو اس سے خاص
سبق لینا چاہیے۔ کہ چندہ کی کمی کا کیا باعث
ہے۔ اور ان کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ صبح
کی کارروائی ختم ہوئی

دوپہر کی کارروائی

...بجے ... لالہ دیوراج جی کا لیکچر "گرہستہ
آشرم ... انسان بنا سکتا ہے۔" پر ہوا۔
اس کے بعد مہاشے دہرم پال جی بی اے کا
لیکچر ہونا تھا۔ لوگ جوق در جوق آنے شروع
ہو گئے تھے۔ پنڈال میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی
بلکہ پنڈال کے باہر بھی آدمیوں کا ہجوم تھا۔
لیکچر شروع ہونے کو تھا کہ شور و غل ہونا شروع
ہو گیا۔ مہاشے جی کے لیکچر میں گھبن ڈالنے والے
...می تھے۔ منتظمان نے ہر چند کوشش
کی کہ شور ... عدد کسی طرح کم نہ ہوا۔ اور مہاشے
جی کا لیکچر ملتوی کرنا پڑا۔ بہت ... [illegible]
جی کا لیکچر سننے کے لئے بے صبر ... [illegible]
کچھ تو اُن کی بے صبری اور کچھ ... [illegible]
عنایت لیکچر ملتوی کر ... [illegible]
ملتوی ہوا۔ اور پنڈت ... [illegible]
ہوا۔ اُنہوں نے کہا کہ ... جس ... وید
میں جو پرمیشور کا گیان ہے۔ ... [illegible]
کرتے ہیں۔ لیکچر ختم ہوا۔ اور پھر مہاشے دہرم پال
جی اُٹھے پھر وہی حالت ہو گئی۔ شور و غل تھا اور
کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ہجوم تھا
اور دھکا پیل۔ لوگ کیڑوں مکوڑوں کی طرح کچلے
جا رہے تھے۔ آخر پلیٹ فارم سے پولیس پولیس
کی آواز آنی شروع ہو گئی۔ پولیس اور والنٹیرز
نے بڑی مشکل اور کوشش سے شور و غل بند
کرایا۔ اور لیکچر شروع ہوا۔ چار بجے کا وقت تھا
آپ نے انسانوں کی دو قسم کی حالتیں جاگرت
اور سُشپتی بتاتے ہوئے کہا۔ کہ پراکرتی سُشپتی کی اوستھا
کسی خاص ملک سے خصوصیت نہیں رکھتی۔ اُس
اوستھا سے جگانے کے لئے کٹھ پتلی کی طرح ناچ
نچانے کیلئے کچھ انسان پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے
انسانوں میں آپ نے اول مہاتما بدھ اور پھر
دیگر ملکوں کے انسانوں کا اشارتاً ذکر کرتے ہوئے
کہا کہ عرب کے ملک میں ایک چمکیلا ستارہ پیدا
ہوا۔ ستارہ چمکیلا تھا۔ مگر مسافر مار۔ اس ستارے
کو دیکھ کر کئی مسافر اپنی منزل طے کرنے کے لئے چل دئے
لیکن اُن کو ڈاکوؤں نے لوٹا۔ کئی راستہ بھٹکتے بھٹکتے
اپنی جان شیریں کھو بیٹھے۔ کہ یکایک ایک
بال برہمچاری ویدوں کے سورج کا جھنڈا ہاتھ
میں لئے ہوئے آتا ہے۔ اور چکا چوند کا عالم پیدا
کر دیتا ہے۔ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ گائے
اور شیر کو ایک گھاٹ پانی پلا دیں۔ لیکن وہ
نہیں جانتے کہ جب تک شیر کے اندر سے درندگی
کی عادت اور گائے کے اندر سے ڈرنے کی عادت
... یہ ممکن نہیں کہ ایک گھاٹ پانی پی سکیں
... [illegible] کا اتحاد ہونا مشکل ہے۔
... [illegible] خیالات میں تبدیلی نہ پیدا کی جاوے
... [illegible] گنگا رام کے تھے نہیں
... رشی کہلاتا تھا۔ مت سمجھو کہ میں
ہندوستان میں پیدا ہوا ہوں۔ مت سمجھو کہ ویدوں
کو صرف ہندوستان کے لئے پرماتما نے دیا گیا۔ بلکہ
منشیہ ماتر کے لئے۔ اگر کوئی تنگدل انسان رشی کے
ماتھے پر یہ الزام لگاتا چاہے۔ کہ وہ محض نرائن داس
بہگوانداس کے لئے پیدا ہوا تھا۔ تو یقین جانو۔ کہ
وہ رشی کو رشی پدوی سے گراتا ہے۔ تو سمجھو وہ
بتا رہا ہے۔ کہ گنگا رام کی جگہ پر عبدالغفور کو جگہ
نہیں ملتی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سوامی دیانند صرف
ہندوؤں کے لئے تھا۔ تو اسکو کیا ضرورت تھی
سوامی جی کا کیا حق تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کے نیچے
سے پٹڑی کھینچتا۔ سوامی جی کے بعد اصولوں
کی بجائے لوگ شخصی جھگڑوں میں پھنس گئے
کُتّوں کی طرح لڑنے لگ گئے۔ جو کہ اُن کی شایان
شان نہیں۔ ذاتی جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اصولوں
کے اوپر ذاتی جھگڑوں کو قربان کر دو۔" پونے
پانچ بجے لیکچر ختم ہوا۔ بھجن ہوئے۔ بعد ازاں
پنڈت گنپتی شرما کا لیکچر "جیو آتما کیا ہے" شروع
ہوا۔ لیکن لوگوں نے شور و غل کے باعث
پنڈت جی کو ناراض کر دیا۔ مجبوراً انہوں نے
لیکچر کا پہلو بدلا۔ اور ماقس کا کھنڈن بھی نہایت
کیا۔ پھر بھجن ہوئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۶ سے ۷ بجے تک لالہ راجکمار ایم. اے کا تحریری لیکچر انگریزی میں ہوا. مضمون لیکچر ویدک دہرم کی خوبیاں تھا. طرز بیان فصیح تھا. اور لائق لیکچرار نے اپنے فاضلانہ خیالات کو بڑی اُمتا سے حاضرین کے ذہن نشین کیا. بعد ازاں ڈاکٹر چرنجیو جی پردہان سماج نے گورنمنٹ میونسپل کمیٹی و والنٹیرز اور دیا کہیان داتاؤں وغیرہ کا شکریہ ادا کر کے جلسہ [illegible]

دوسرے دن صبح سماج مندر [illegible] کے مسلمان مہاشے محمد عمر الدین صاحب کی [illegible] شدھی [illegible] بعد ازاں پراشچت [illegible] اور پردہان سماج کے حسب [illegible] تقریر میں آریہ پُرشوں کی توجہ شدھی کے اصلی مقصد کی طرف منعطف کی. ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک استری سماج کا جلسہ جھنڈ ریپ ہوا. شام کے ۵ بجے سے ۱ بجے تک [illegible] اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مباحثہ ہوا. جس میں آریہ سماج کی طرف سے پنڈت گنپتی شرما نے بڑی معقولیت سے جواب دئے. مولوی ثناء اللہ بالکل لاجواب ہوا. حاضرین پر اعلےٰ اثر پڑا. حاضری ۱۰ ہزار کے قریب ہوگی. ۹ بجے کے بعد آنند [illegible]

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے. تیسرا ماہی امتحان شروع ہے. نتیجہ برادر ہو نے پر مشتہر کیا جاویگا. آئیندہ سال کے لئے جن مہاشیوں نے اپنے پُتروں کے داخلہ کی درخواستیں بھیجی ہیں. اُن کو اطلاع دی گئی تھی دسمبر کے مہینے میں اُن کے پُتر پرکشا کے لئے بلائے جاوینگے اور پندرہ دنوں کی مالسک تتبا شاریرک پرکشا کے بعد اُن میں جسقدر لوگیہ ثابت ہونگے. لئے جاویں گے یہ نمبر اس خیال سے لگائی گئی تھی. کہ میں نے [illegible] کے نیم بنا کر اپریل گذشتہ میں ہی سبہا کے دفتر میں بھیجے منظوری بھیجدئے تھے. لیکن اُن نیموں پر وچار [illegible]

اب تک اُنکے متعلق مضمون بھی کسی انتر نگ سبہا سے لئے نہیں رکہا گیا. پس سب درخواست کنندگان کی سیوا میں اسی اخبار کے ذریعہ سے نویدن ہے. کہ آپ لوگ اطمینان سے اپنے لڑکوں کو اپنے گہر ہی رکہیے جب کبھی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کا اجلاس بجٹ پاس کریگا. تب میں فیصلے کرونگا. کہ آئیندہ کے [illegible] کسقدر برہمچاری [illegible] خود طلب [illegible] ممبر [illegible] داخل کر سکونگا.

سمبندھی [illegible] پاریوں کے ولی پندرہ صد روپیہ یکمشت کہ حلف اپنا [illegible] اور دینے کی آمادگی ظاہر فرمائیں. سالانہ [illegible] سوا جو اصل خرچ ہر ایک برہمچاری میں [illegible] تیار ہوں [illegible] آجاوین میں یہ بحث پیدا [illegible] بشرطیکہ لڑکوں کی [illegible] کس عمر میں ہو [illegible] اور [illegible] نے کے میں اُنہیں خاص تعداد تک آئیندہ [illegible] منظور کر لونگا.

گُروکل کے آئیندہ سالانہ جلسہ کی نسبت اکثر سبہاسد دریافت کرتے ہیں. کہ آیا ہندوستان کی ریلوے کمپنیوں کے نام درخواست رعایت کرایہ کی بھیجی گئی ہیں یا نہیں. ایسے جملہ اصحاب اور پبلک کی آگاہی کے لئے یہاں درج کرتا ہوں کہ جسقدر بے انتظام ہجوم پچھلے سال رعایت کرایہ کی وجہ سے ہوا. اور جس طرح کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے. کہ بعض ناعاقبت اندیشوں نے اس رعایت کو اٹھایا. اُسکے لحاظ سے ضروری معلوم ہوا ہے کہ رعایت کے لئے بالکل درخواست نہ دی جاوے. ایسا کرنے سے صرف وہی اصحاب شریک جلسہ ہونگے جنکو گروکل کیساتھ واقعی پریم ہے اور تعداد مہمانان کی بھی اسقدر ہوگی جنکے لئے کہ جائے رہائش وغیرہ کا انتظام کسیقدر معقول ہو سکیگا نیز زیادہ ہجوم نہ ہونے سے پولیس اور ست سنگ کا خاص انتظام ہو سکیگا. مجھے یقین ہے کہ جو پریم عام ویدک دہرمیوں کو گروکل کیساتھ ہے. اُسکے لحاظ سے اب بھی در شک ہزاروں ہی کی تعداد میں آوینگے. اور جسقدر اطمینان سے گروکل کے کام اور اُسکی ضرورتوں کو [illegible]

سکینگے اُسیقدر اُنکا اُتساہ کیساتھ دان [illegible]

وارشکولتسب کی طیاریاں [illegible] شروع کر دی ہیں. [illegible] بچ سکے اُنہیں [illegible] اور میدان کافی [illegible] اُنکا حصہ پختہ رفتہ اچہا طیار ہو جاویگا.

اینٹوں کا بھٹہ تیار ہو رہا ہے. اب تک طیار نہیں ورنہ اگر خشت پختہ نکل آتیں تو عمارت کا کام زور شور سے جاری ہو جاتا. اور چاہ بھی بن گیا ہے. [illegible] کہ ہم جنوری تک لاکہ سے زیادہ خشت [illegible] تب زور شور سے کام شروع ہو گا.

وارشکولتسب کے متعلق پانی کا انتظام بھی [illegible] ہو گا. اسوقت تک کوٹھیاں [illegible] قابل ہو سکیگا. [illegible] پارسال جو صاحب [illegible] میں گنگا سے پانی لا دینے کا وعدہ کرتے [illegible] خط و کتابت کر رہا. نیز اس سال [illegible] چاہتا ہوں کہ [illegible] دھن ستقدر [illegible] آریہ بہائی [illegible] اُنکے انتظام کے لئے [illegible] دن بیشتر آ کر کام سنبہال لیں. اُن کی [illegible] لائق والنٹیر بھی چاہئیں. جو [illegible] سے آٹھ روز بیشتر ہی گروکل میں ہوں [illegible] کے خاتمہ کے چار دن بعد تک کام کر سکیں. جو [illegible] مدد دینا چاہیں. [illegible] لیکن سب سے بڑھ کر اُتسب کے انتظام کے لئے [illegible] ضرورت ہے. جیسے پردہان [illegible] آریہ پرتی ندہی سبہا [illegible] بہتر ہے معلوم ہوا ہے. کہ جنوری [illegible] سبہا کا جنرل اجلاس [illegible] ہو سکیگا. [illegible] پاس ہو چکا. معلوم نہیں ہو سکتا کہ آیا [illegible] منظوری بھی ہوئی یا نہیں. پس اگر [illegible] تجویز کرینگے جن اصحاب [illegible] پورا نے انتظام کیا ہی [illegible] خرچ اُتسب کے لئے چندہ [illegible] کر دیں. اُس حالت میں اُمید [illegible] بغیر انتظار سبہا کے [illegible] کرا دونگا.

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں [illegible] وار نہیں ہے

شریمان پردہان شریمتی آریہ پرتی ندہی [illegible] سبہا کی کارروائی بدیں غرض شائع ہونے کو ارسال فرماتے ہیں کہ سبہا ہذا کی کارروائیوں کی نسبت جو غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں وہ دور ہو سکیں لیکن افسوس کہ ہم چودھری جی کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ وہ صاف ہے کہ اگر انترنگ سبہا کی کارروائی کو شائع کر دیا جاوے۔ تو اسکے ساتھ ہی ان ہیبتناک نظاروں اور ان ناپاک منصوبوں کا ہو بہو نقشہ کھینچنا بھی ضروری ہوگا جو ان کارروائیوں سے خاص سمبندھ رکہتے ہیں۔ لیکن یہ بات جارے منصوبہ بازبہائیوں کو سخت ناگوار گذریگی اور غالب ہے کہ وہ سلف ڈیفنس ہی پہلے سے ہی پڑھ کر اتیاچار کر بیٹھیں۔ اسلئے فی الحال ہم نہ انترنگ [illegible]

گرنتھ صاحب کی تعلیم

نمبر ۴

ایشور اوتار

(نرسنگھ)

پرہلاد بھگت کی بابت جو کتھا کہ عام طور پر پرسدھ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا باپ ہرناکس ایک بڑا ہنکاری ناستک تہا۔ وہ ایشور وادیوں کا بڑا بہاری دشمن تہا۔ اس کا پتر پرہلاد دیو یوگ سے پرمیشور کا بڑا بہگت ہوا ہرناکس نے پرہلاد کو پرمیشور کا نام لینے سے روکا مگر وہ نہ رکا۔ آخرش ہرناکس نے اپنے پتر پرہلاد کو بہت دکھ دیا اور ایک گرم لوہے کے ستمبہ سے اوس کو باندہ کر مارنا چاہا۔ اس ستمبہ کو پہاڑ پرمیشور نے نرسنگھ اوتار دہارن کیا یعنی منہ شیر کا باقی سارا شریر منشیہ کا۔ نرسنگھ اوتار دہارن کرکے ہرناکس کو جان سے مار ڈالا۔ یہ مختصر قصہ اس طرح پر ہے۔ ایسا ہی کئی جگہ گرنتھ صاحب کے اندر موجود ہے۔ چنانچہ اصل شبد کو ملاخطہ فرمائیے۔ اور خود ہی اس سے [illegible] عدل [illegible]

[illegible]

ماتا پتا [illegible] پتر پرہلاد [illegible]

رام نام چھوڑ دیو جیو [illegible] الیہر [illegible]

پرہلاد [illegible] میں [illegible]

رام نام نہ چھ[illegible] ہاوس ملا [illegible]

سنڈ [illegible]

[illegible] جس [illegible]

پرہلاد آپ [illegible] پکارے

دشٹ سبہا میں منتر پکایا

پرہلاد [illegible] راکھا ہوا رگہو رایا

ہاتھ کہڑگ کر دہایا اتی اہنکاری

ہری تیرا کہاں تجھے لیوے ابہاری

کہن میں بہیانک روپ نکسیا

تھمب بہجار ہرناکس نکہہ بدر یا

پرہلاد جلیا ابار

صفت جنا کے ہری جی کارج سنوارے

نانک رام نام نستاری

(آدگرنتھ صاحب راگ بہیرو محلہ ۳ شبد ۱۰)

پرہلاد کو اوس کی ماتا نے سنڈ پانڈے جو کہ اس کو پڑہانے والا پادہا تہا۔ ہرچند سمجھایا پرنتو اس نے ایک نہ مانی۔ پہر سنڈا پادہانے شکایت کی کہ پرہلاد آپ بگڑ گیا ہے۔ اور ساتھ ہی تمام چاٹڑے یعنی لڑکے بگاڑ دیئے۔ اس کے اہنکاری باپ نے پرہلاد کو تلوار سے ڈرا کر کہا کہ بتلا تیرا ہری کہاں ہے۔ جو تجھکو آکر بچاوے کہ اسی وقت نرسنگھ روپ دہارن کرکے پرمیشور نے ہرناکس کو ناخنوں سے نوچ نوچ کر مار ڈالا۔ یہ مطلب مذکورہ بالا شبد کا ہے۔ ایسا ہی دیگر اور کئی شبدوں میں ہے۔ چنانچہ ذیل کا شبد بہی بتلاتا ہے۔

شبد

چیت اپر ہلاد لیوں گرزاٹہائی

کہاں تمہارا جگدیش گسائیں

جگ جیون داتا انت سہائی

جہاں دیکہاں تہاں رہا سمائی

تھمب اپاڑ ہری آپ دکھایا

[illegible] کاری دیتیہ آپ مار چہلایا

. . . .

[illegible] گی کار کر دا آیا

[illegible]

[illegible] دکھایا ۱۱

(آدگرنتھ صاحب راگ بہیروں اشٹ پدی محلہ ۳ شبد ۵۹)

مطلب صاف ہے کہ ستمبہ پہاڑ کر پرمیشور نے نرسنگھ روپ دہارن کر ہرناکس کو مارا اور پرہلاد کی رکشا کی۔

جو شروع کا شبد نمبر ۲۰ راگ بہیرو محلہ ۳ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے علاوہ نرسنگھ اوتار کے رام اوتار بہی سدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں پرہلاد کی بھگتی رام نام کے ساتھ تھی۔ اور وہ رام بہی رگہو رایا یعنی رگہو کل والا رام تہا اور تیسرے گورو صاحب بہی فرماتے ہیں کہ

نانک رام نام نستارے

ارتہات رام کا نام لینے سے ہی نستارا ہوتا ہے اور یہ گورو صاحب کی اپنی خاص رائے ہے اسی طرح ذیل کے شبد سے بہی رام اوتار اور نرسنگھ اوتار دونوں سدہ ہوتے ہیں۔

ہری جگ جگ بہگت اپایا

پیج رکہدا آیا رام راجے

ہرناکس دشٹ ہری ماریا

پرہلاد تاریا ؛ ؛ ۱۱

(آدگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۴ شبد ۲۰ چہنت [illegible])

اس شبد کا مطلب یہ ہے کہ راجا رام (جو کہ ایشور کا اوتار تہا) ہمیشہ اپنے بہگتوں کی عزت کی رکہشا کرتا رہا ہے۔

اس نے ہرناکس جیسے دشٹ کو مارا اور پرہلاد کو سنسار ساگر سے پار کیا اپنی موکش کا پد پراپت کرا دیا جیسا اسی طرح بہگت نام دیو کا کتھن ہے کہ جب پرہلاد کو اوس کا باپ دہ... ... آدمی ... طرح بچا سکے کہ ... نام ... اوس کے صاحب ... بچا سکے گی ... کال کر اس کو ... ... کچھ جو ... وادلوں کے ... پرمیشور نے ... ہرناکس ... خیانت ... ہی رکہشا کی اصل شبد ملاحظہ فرمائیے۔

سمپو کہڑگ کال بجے کو ہو مو ہیتا وجیہ نیتر ہر کی ہی
پیت پتمبر تر ہون دھن تخت بہی ہر ی ہا لکو
ہرناکس جن نکہ ہو دریو سر نر کئے سنہا نا
کہا نام دیو ہم نر ہری نر دھیاو ہو رام ابہو پد جاتا
(آدگرنتھ صاحب راگ بہیروں بانی نامدیو شبد ۹)
اسی پرکار اور کئی شبد ہیں جن کو میں طوالت کے
بہے سے چہوڑتا ہوں۔

کیول ایک شبد گوبند سنگھ صاحب کا پیش کر کے پہر اس اوتار کا پیچھا چہوڑوں گا۔ جس طرح اور جو کہانی کہ پہلے گوروؤں و بہگتوں نے لکہی ہے وہی کتہا گوبند سنگھ صاحب نے بہی لکہی فرق ہے تو صرف لفظوں کا چنانچہ گوبند سنگھ صاحب کا شبد ذیل میں درج ہے۔ آپ پڑہ کر نتیجہ نکالیں

شبد

پرہلاد بہگت لینو اوتار
شٹہ کرن کاج سنتن ادہار
چت سار پڑہن ہیو نرپال
پٹیا کہیو سکہدے گوپال
اک دوس گئے چٹ سار نرنگ
چت چوپ رہیو سب دیکہ سنگ
جو ٹیر ہیو دھ تے سن تاہی ہیو۔ نر ہیش نام گوپال ہیو

سن نام گوپال ہیو اسمرنگ
بن موہی سکلوں ہیچ در سرنگ
جیا ماہی دھر دشٹش یاد ہیو
جبر کیوں بہگوان کا نام ہیو
جل انگ ور تہاں گہ اک دہر ماننگ
راہ کا ہی گوپال کو نام پر پڑہو
... ...
سمبند ھی ... ... بین ...
کہ حلقاً اپنا ... چلے شٹش داسن کو
... ... آ پا ... کہ
... ...
... ...
... ... اک بار ...
او ی کس عمر میں ...
... ...
او لوک جیا چہ ہو اہر ی دے
راگ گنتھ صاحب پاتشاہی دس ... نرسنگھ
اوتار شری لکہہ واکیہ)
سو منا ہیچ ادیہ اڈگر دکل ہیو ی

مہاشے کنور بہادر جی کا بیوقت بچھوڑا

رائے کنور بہادر جی کی طبیعت قریب چھ ماہ سے علیل تہی۔ اور وہ لغرض علاج لاہور اور وہاں سے کراچی چلے گئے تہے۔ ان کی ماتا اور پتنی کا مزاج بہی ٹہیک نہ تہا۔ رائے صاحب کے حیدرآباد سے روانہ ہونے کے دوسرے روز ان کی وردھ ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اسکے بعد ایک مہینے میں ان کی دھرم پتنی جگدیوی کا بہی دیہانت ہوا جس کی کیفیت کچھ دنوں بعد اخبار میں آگئی تہی رائے صاحب کو اپنی بیماری کی حالت میں یہ دو سخت صدمے پہونچے۔ کراچی سے جب سے

تاروں کا سلسلہ اُن کی حالت ... شروع ہوا حیدرآباد ... چالکوں ... فکر پیدا ہوئی ... سنا گیا کہ مزاج ... ... ہے کہ وہ حیدرآباد تشریف ... دوست احباب نے اُنہیں جلد جلد آنے ... اور آخر وہ کراچی سے نکلے۔ یہاں آنے کی خبر چہار شنبہ کو تہی۔ اس روز ان کے لینے کا انتظام کیا گیا تہا۔ اور صبح سے سب ... لوگوں کی آنکہیں ریل کی طرف تہیں۔ ریل ... پانچ بجے پہونچتی ہے۔ ۸ بجے صبح ایک ... متعدد دوستوں کے نام تار پہونچے۔ معلوم یہ ہوا کہ بمبئی سے ... کا تار ہے۔ ... جب لفافہ کہولا گیا تو مضمون اور ہی ... کہ رائے صاحب کا بمبئی ... ریل ... دیہانت ہو گیا۔ اس خبر نے بڑی ... دی بازار ... ہر جگہ رائے صاحب کی ... پر اظہار افسوس شروع ہوا۔ حیدرآباد ... بیس بلا لحاظ مذہب خواہ ہندو ہوں یا مسلمان یا عیسائی رائے صاحب کی نیک ... اور اُن کی بے وقت موت پر ... سنائی دیتی تہی۔ شام کو سماج ... اور شنبہ کا دن پبلک طور پر اظہار افسوس کے لئے قرار پایا۔ نوٹس نکلا۔ اور اب ... تہی۔ وہاں بہی پہونچ گئی۔ چونکہ ان کا ... بہت اثر تہا۔ ٹہیک وقت پر لوگ ... اور سماج مندر کا صحن بہر گیا۔ اسوقت عام ... پر لوگوں کے چہرے سے افسوس ظاہر ہوتا ... پہلے پنڈت گوری شنکر جی سنسکرت ... حیدرآباد سماج نے رائے صاحب کو ... کس طرح سچا دہارمک جیون تہا بتایا ... مہاشے کاشی پرشاد جی منتری سماج نے رائے صاحب کے حیدرآباد آریہ سماج ... بتائے۔ بعدہ مہاشے سوناتہ ... صاحب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] پرتی نرہی نے اُن کے جیون [illegible] تھے ریفارمر تھے۔ [illegible] مہاشے [illegible] بتایا کہ وہ [illegible] ماسٹر جی تے رائے [illegible] کا نندم اور مہاشے [illegible] بہادر جی کے جیون سے [illegible] واقعات [illegible] گئے۔ آخیر میں مہاشے کیشور [illegible] بیان [illegible] پیش کیا۔ کہ رائے کنور بہادر جی آریہ سماج نے [illegible] کی یہ اچھا تھی کہ وہ سماج کو مندر بنوا دیں گے اور اسکی پورتی کے لئے وہ گرو کل کی جیوا کے لئے دوا نہ جا سکے۔ لیکن سماج مندر ہی [illegible] اور وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ ایسی حالت میں ان کی اچھا پورن کرنا ہم لوگوں کا کام ہے۔ اور اُن کے لئے یادگار بھی ہے۔ کیشور [illegible] جی کی پُر اثر تقریر نے بہت سے مہاشیوں کے دل میں [illegible] کہ وہ اس دھرم کاریہ میں ضرور سہایتا [illegible]۔ کہ ایک مہاشے اندرجیت جی نے جو سماج کے کوشادھیکش [illegible] ہیں۔ ایک تحریری مضمون لکھ کر پیش کیا۔ جس کا آشیہ یہ تھا۔ کہ ایک مکان جو شاہ راہ عام پر واقع ہے۔ اور جو سماج کے نہایت موزوں ہے۔ وہ خود سالمہ روپیہ [illegible] خرید کر کے مندر کے لئے رائے کنور بہادر جی کی یادگار میں دے دیتے ہیں۔ مہاشے اندرجیت جی کا اس دھرم بھاؤ کی اس وقت بڑی تعریف رہی اور جلسہ ختم ہوا۔

اب پھر اُن کی یادگار میں ویدک لائبریری سماج میں کھولنے کا وچار ہے۔ اور وہ کام بھی بہت جلد ہی شروع ہوگا۔ بہرحال رائے کنور بہادر جی کا سا جادو بھرا تاپُرش جو سماج سے چلا گیا۔ اُس کے نقصان کی تکمیل غیر ممکن ہے۔ اُن کے سرل [illegible] اور پُر اثر تقریر اور زبردست دلیلوں اور [illegible] سے حیدرآباد میں سماج کی بہت ترقی ہوئی تھی۔ آخیر زمانہ میں جو ان پر صدمات [illegible] اور نیز ان کے دیہانت سے حیدرآباد میں عام طور پر حیدرآباد پبلک اور خاص [illegible]

طور پر سماج پُرشوں کو بہت رنج اور افسوس ہوا۔ اُن کا پتر گروکل میں ہے۔ اور چھ ماس کی پتری اس کم عمری میں اپنے والدین کی محبت سے دور ہو کر رائے صاحب اُپ پرواں کی زیر حفاظت ہے۔ پرمیشور اُن کو شانتی دیں

[illegible] سکامت [illegible] عدکی [illegible] آریہ سماج

اس مرض کا کچھ [illegible]

ہے پا [illegible]

[illegible] جس [illegible]

کئی مقامات پر ایسا ہو چکا ہے! کہ جب آریہ سماج نے اپنا پہلا وارشک اُتسو منانا چاہا۔ اور تاریخیں مقرر کر کے پروگرام کارروائی جلسہ اور وقت نگر کیرتن سماچار پتروں اور خطوط و اشتہار کر دیا۔ بلکہ بہت محنت اور مشقت کر کے بہت سی طیاریاں بھی کر لیں۔ تو مخالفوں نے دھن میں عموماً جہلا ہوتے ہیں، محض ویدک دھرم پرچار کو روکنے کے لئے حکام ضلع کے نام اس مضمون کے تار اور عرضیاں دینی شروع کر دیں۔ کہ چونکہ آریہ سماج کے نگر کیرتن میں دوسرے مذاہب کے اعتقادات پر بھجنوں کے ذریعہ سے سخت حملے کئے جاتے ہیں کہ جن سے اشتعال پیدا ہو کر بلوہ اور فساد کا اندیشہ اور امن خلائق عامہ میں پورے خلل واقعہ ہونے کا خطرہ ہے۔ لہذا درخواست [illegible] گذاران کو امیدوار ہیں کہ آریہ سماج کا نگر کیرتن بند کر دیا جاوے! حکام ضلع ایسی درخواستوں کو تحقیقات کے لئے اکثر مقامی افسروں کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ چونکہ اس وقت ہر ایک جگہ پر آریہ پرشوں کے مقابلہ پر مخالف مذاہب کے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے

ہندو مخالف لوگ بے بنیاد اور لغو شور و غل مچا کر مقامی افسروں کے دلوں میں بھی بلوہ اور فساد کا پورا احتمال پیدا کر دیتے ہیں۔ جن کو مجبوراً رپورٹ کر دینی پڑتی ہے۔ کہ واقعی زیادہ تر آدمیوں کے بیانات سے واضح ہوا کہ اگر آریہ سماج نے نگر کیرتن کیا تو بلوہ اور فساد کا احتمال ہے۔ مقامی افسروں کی اس رپورٹ کے [illegible] حکام ضلع کے [illegible] سے احکام امتناعی [illegible] ہیں۔ اور بیچارے آریہ سماج کو [illegible] بنیاد درخواستوں پر نگر کیرتن [illegible] وارشک اتسو بند کر دینا پڑتا ہے [illegible] مخالف لوگ اپنی فتح اور کامیابی پر خوشی اور جے جے کار سے بلند کرتے ہوئے اشتعال انگیز الفاظ میں طعن و تشنیع دینے لگتے ہیں۔ اور بیہودہ تخیل اُڑا کر اور چڑچڑا کر شیل سبھاؤ آریہ پرشوں کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ ایسے ناجائز برتاؤ سے صرف اس آریہ سماج کو ہی نقصان نہیں پہونچتا۔ جس کو اس طرح اپنا وارشک اُتسو منانے سے روکا جاتا ہے بلکہ ارد گرد کی آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں پر سخت آزردہ کرنے والا اور ہمت و حوصلہ پست کرنے والا اثر پڑتا ہے۔ اور بخلاف اس کے مخالفین کا حوصلہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک واقعہ ایسا ہوتا ہے بس ہمیشہ کے لئے نظیر ہو جاتی ہے۔ جب کبھی وہ آریہ سماج نگر کیرتن کرنا چاہتا ہے۔ حاکم ضلع کا پہلا امتناعی حکم پیش کر دیا جاتا ہے۔ اور اسلئے وہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے اس آزادی سے بہرہ یاب ہونے سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس آزادی کے عطا کرنے سے بیاونیس انگلش گورنمنٹ بھارت سنتان کے لئے مایہ ناز اور پریم پاتر بنی ہوئی ہے۔ مخالفین کی کئی جگہ اس جبرا فتحیابی نے ایسا برا اثر پیدا کیا ہے۔ کہ اب جس جگہ آریہ سماج اپنے اول وارشک اتسو میں نگر کیرتن کرنا چاہتی ہے

نوٹیفکیشن مذکورہ بالا مضمون کی درخواست حکام ضلع کے بھیجے [illegible] رہتے ہیں۔ جس سے بہت سی آریہ سماجوں کو یا تو وار [illegible] اُتسو منانے کا حوصلہ ہی نہیں ہوتا۔ اور جو حوصلہ کرتے ہیں۔ تو ان کو دقت ضرور پیش آتی ہے۔ لہٰذا ایں خاکسار [illegible] پرارتھنا شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں گوروکل [illegible] آریہ سماج اپدیشکوں کے جملہ معزز ایڈیٹروں کی توجہ اس مہلک مرض کی طرف مبذول [illegible] کرتا ہوں کہ آپ کا یہ سب [illegible] فرض ہے۔ کہ آریہ سماجوں [illegible] بہت جگہوں پر [illegible] کی [illegible] کریں۔ اگر ذرا بھی توجہ فرمائیں [illegible] تو اس سے محفوظ ہونا ممکن ہے۔ کیونکہ اب سکندر اور اورنگ زیبی زمانہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سنتان اپنے دھارمک فرائض اور مذہبی رسومات ادا کرنے سے باز رکھے جا سکیں۔ اب وہ مبارک زمانہ ہے جس میں دیا نند کا راج اور نیائے پالک مہاراجہ شری ایڈورڈ ہفتم مہاراج راجیشور قیصر ہند راج کر رہا ہے۔ جس میں سب وہ برٹش حکومت ہے جس کے زیر سایہ شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ اب وہ مبارک راجیہ ہے جس میں ہر ایک مذہب ملت قوم و فرقہ کو اپنے مذہبی فرائض اور رسومات ادا کرنے کی پوری آزادی ہے۔ پس اگر جہلا اور خود غرض اشخاص کے بے جا واویلا اور شور و غل مچانے پر کسی آریہ سماج کو اس مبارک آزادی سے محروم کر دیا جاوے۔ تو سخت افسوس اور تعجب کی بات ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انصاف پسند حکام ضلع کو جن کے اجلاس سے ایسا افسوسناک حکم صادر ہوتا ہے۔ بوجہ کثرت تعداد مخالفین جو محض اپنی سوارتھ سدھی کے لئے آریہ سماج سے مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی پاک اور مفید تحریک اور اصلاحات [illegible]

میں فی الحال کسی حد تک رخنہ انداز ہوں گی۔ اصل کیفیت معاملہ کی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ انہیں واویلا کو سچا تصور کر کے بغرض قیام رکھنے امن نگر کیرتن کو روک دیتے ہیں۔ اگر حکام ضلع کو اچھی طرح واقف ہو جاوے۔ کہ آریہ سماج کے نگر کیرتن میں صرف ایشور کے بھجن اور گُر رتی سنگیت [illegible] پڑھے جاتے ہیں [illegible] مخالفت محض خود غرضی اور سمبندھی [illegible] دہرم پرچار کو روکنے کی غرض سے کہ صاف اپنا [illegible] ہے۔ تو یقین واثق ہے۔ کہ منصف [illegible] لغو عرضیوں پر ذرا بھی توجہ [illegible] شریمتی آریہ پرتی [illegible] میں یہ بحث پیدا [illegible] آریہ سماچار پتروں کے [illegible] کس عمر میں [illegible] ایڈیٹران کا خاص فرض ہے۔ کہ اپنی عادل گورنمنٹ سے ونے پوربک نویدن کریں کہ کسی آریہ سماج کو محض بربنائے مخالفت جہلا اور خود غرض اشخاص کے نگر کیرتن کرنے کی آزادی سے محروم نہ کیا جایا کرے۔ بلکہ اگر کسی جگہ مقامی افسران یا حکام ضلع کو فساد ہو جانے کا احتمال ہو۔ تو خاص انتظام حفظ امن رکھنے کے لئے کیا جایا کرے۔ نگر کیرتن کو روکنا آریہ سماج سی مہذب اور باعزت سوسائٹی کی سخت دل شکنی کرنا ہے۔ پورن آشا ہے۔ کہ شریمتی سبھائیں اور معزز ایڈیٹران اس نویدن پر خاص توجہ فرما کر اگر یہ مرض قابل علاج ہو تو علاج فرمائیں گے۔

راقم
ویدک دہرم کا سیوک سالگرام شرما منتری آریہ سماج کاندلہ

آریہ سماج کے راستے میں ایک سخت رکاوٹ

ہر جگہ اور ہمیشہ ہندوؤں وغیرہ کی طرف سے

آریہ سماج کے ساتھ سخت مخالفت کی [illegible] رہی ہیں۔ بھائیوں کی چال حکمت [illegible] اہل ہنود اور ہمیں کی [illegible] والوں سے [illegible] کی مخالفت [illegible] اپنے بچوں سے [illegible] سماج سب مخالفتوں کو اور ان کی وجہ سینکڑوں نقصانوں کو آریہ لوگ برداشت کرتے ہوئے بڑی سہن شیلتا سے ویدک دہرم کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ کونسا ایسا [illegible] جہاں کہ آریہ لوگوں کے ساتھ اس قسم [illegible] مخالفت نہ ہوتی ہو۔ یا کونسا ایسا آریہ [illegible] جو مخالفت کے بنا خواہ وہ کسی قسم کی ہو [illegible] سماج کے اندر اپنا جیون وتیت کر رہا ہو [illegible] سماج میں جانے سے بھائیوں نے بھائیوں کو روکا۔ ویدک دہرم کا پرچار کرنے والے [illegible] نے اپنے پتروں کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ رشی دیانند کے مشن کو پورا کرنے کے [illegible] پتنیوں نے اپنے پتیوں کو منع کرنے میں زور لگایا۔ جس کا نتیجہ کہیں اچھا کہیں برا ہوا۔ آخرش بالاجمال آریہ سماج کے حق میں اچھا ہی ہوتا رہا۔ بیچارے مخالف لوگ مخالفت کرتے کرتے تھک گئے۔ جتنے [illegible] مخالفت کے تیر انہوں نے آزمائے ان کی ایک پیش نہ گئی۔ ویدک دہرم کو انہوں نے بدی ایک طرف سے روکنے کی کوشش کی تو دوسری طرف سے [illegible] گنا زور کر کے پھوٹ نکلی۔ بے بس ہو کر [illegible] مگر آریہ سماج کی دن دگنی رات چوگنی [illegible] کو دیکھ کر حسد اور بغض کی آگ ان کو کب بیٹھنے دیتی تھی۔ آخرش انہوں نے سوچی کہ اپنی آواز آریہ سماج کی مخالفت میں [illegible] تک پہونچا دیں۔ سب کی خیر خواہ گورنمنٹ کو اس بات کا کیا پتہ کہ ہندو وغیرہ جو [illegible] آریہ سماج کی مخالفت میں شور مچا رہے ہیں

کہ درحقیقت مخالفوں کی بیہودہ
... واقعات پر مبنی ہے۔ جہاں کسی افسر حاکم سے ملنے کا
... وقت آریہ سماج کی مخالفت
... ہوتا ہے۔ مخالف ... اور ... گوئیوں سے
... شروع کر دیتے ہیں۔ اور ...
... ذہن نشین کر دیتے ہیں۔ کہ فی الواقع ... سماج
... پرچار سے ہماری فساد ہو جاویگا چونکہ فساد کو روکنا
... امن قائم رکھنا گورنمنٹ کا فرض ہے ادھر چونکہ
... گورنمنٹ کی اطاعت کو اپنے دھرم کا ایک انگ سمجھتے
... فوراً حکم کی تعمیل کر کے اپنے پرچار کو بند کر دیتا
... چال اکثر آریہ سماج کے سالانہ جلسوں کی موقعوں
... لوگ چلتے ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کی طرف سے
... پیروی نہیں ہوتی۔ اس لئے سب جگہ ...
... بہت سی جگہ مخالفت میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔
... ہوتا ہے کہ ویدک دھرم کے پرچار میں سخت
... ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ یدی ہم اپنی آواز ...
... گورنمنٹ تک پہونچا دیں۔ تو وہ ضرور انصاف
... دے۔ جبتک بچہ نہیں روتا اس وقت تک ماتا
... کو دودھ نہیں دیتی۔ ہماری گورنمنٹ کو کیا
... کی بجائے ایک بڑے تعلیمیافتہ اور مہذب گروہ
... مذہب کی اشاعت میں بیجا طور سے ... کوشش ہو رہی
... ہمارا دوش ہے کہ ہم نے ... ابتک اپنی گورنمنٹ
... کے پاس نہیں رویا۔ اور جب ہم اپنا دکھڑا اس کو
... گے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس پہ دھیان نہ دے
... بھی ایک بات ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک جگہ
... لیے اہل ثروت اور صاحب رتبہ با حوصلہ
... کہ وہ اس کام کو کرنیکا حوصلہ کریں۔ وہ
... بڑھکر بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ مخالفوں نے
... کی مخالفت کرتے ہوئے بے بنیاد باتیں افسران وقت
... تک پہونچا کر آریہ سماج کا پرچار بند کرا دیا۔ سالانہ
... کو بھی بند کرا دیا۔ جس کی وجہ سے کئی
... کے سالانہ جلسے رک گئے۔ اور ویدک دھرم
... بڑا دھکا پہنچا اور سماجک انسٹیٹیوشنوں کو
... کے کارن ہزاروں روپیوں کا مالی نقصان ہوا

جس سماج کیلئے نیز اپنے والدین کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس
دھرم کیواسطے بھائی بھائیوں سے کنارہ کر لیتے ہیں۔ اور جس سماج
کی خاطر سینکڑوں روپیہ کا مالی نقصان اور بڑی بڑی جسمانی
تکالیف کو برداشت کرتے ہیں انہیں ایسے پیارے آریہ سماج
کے پرچار کو مخالفوں کی جھوٹی اور بے بنیاد مخالفت کی وجہ سے
[illegible] رکاوٹ کے کارن بند کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت
اُنکے دل [illegible] ہوتا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے
لیڈروں بھدر پرشوں تتھا [illegible]
معزز کارکنوں کی خدمت میں نویدن ہے
دھیان اس طرف کریں اور اپنی آواز [illegible]
تک پہونچا دیں۔ یہ کام یدی [illegible]
ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سومناتھ آریہ از گڑھ [illegible]

گروکل سینکٹ پترا

اور کانگڑی

نمبر ۲

تخم گروکل

گذشتہ اشاعت سے آگے

ہندوستان کے کھتری اور اروڑے۔ جن کا کہ نکاس پنجاب
سے ہے پنجاب والوں سے رشتہ نہیں کر پاتے پنجاب کے
رہنے والے گوڑ برہمن جن کا نکاس ہندوستان خاص سے
ہے۔ رشتہ کرنیکے لایق نہیں سمجھے جاتے۔

چھوا چھوت اس کا یہاں نام و نشان بھی نہیں ہے۔
صفائی اور ویدک ... کی قید ہے اور ان شرائط کے ساتھ
اُن کو یہاں مذہب میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔

... سنسکرت والی۔ علم ایک طاقت ہے جسے کہ بنانے
تحریری سوچنے اور اچھے بھلے لینے کی شکتی حاصل ہوتی

ہے۔ سکرم اور گلگرم دونوں میں استعمال کی جاسکتی ہے
اور سب کے اوپر یہ روشن ہے کہ سنسکرت والی ہندوستان
خاص میں زیادہ ہے۔ مگر ... کی جگہ اردو یا روپیہ ہے
اور بجائے لابھ کارک ہونیکے ہزاروں برس سے ہانی کر رہی
ہے اور کرےگی۔ اس اردو یا رومی سنسکرت جاننیوالوں کا
ہی زیادہ شمار ہے۔ ہر گوشہ ہر مکان ہر گلی اور ہر کوچہ میں
یہ مہاتما پائے جاتے ہیں۔ ہر محلہ اور ہر شہر ... لوگوں کی
... ہیں۔ غرض اس اردو یا رومی سنسکرت
... کے فایدہ کی ہرگز امید نہیں ہو سکتی
... ستان خاص کے سنسکرت والوں کا
... ان میں سے مفید ...
... سنسکرت ... والوں کا تخمینہ
لگایا جاوے۔ تو مجکو یقین ہے کہ پنجاب میں زیادہ آدمی
ایسے پائے جاوینگے۔ کم از کم ویدانکول کرم کرنیوالے تو
ضرور ہی زیادہ ہیں۔ جو اردو یا رومی سنسکرت پنجاب کے
پوپ مہاتماؤں کے یہاں گر چہ ہی ہے۔ تو اوس
کے واسطے نقصان پہونچانے کے اتنے ذریعہ اور گنجایش
ہی نہیں ہے۔ او

اول تو اون کو یہاں پرمیشور کا درجہ ہی نہیں دیا جاتا
دوسرے اس ملک میں گمراہی کے حیلے ہی موجود نہیں
ہے کیونکہ اون سے شروع میں ہی ایک غلطی سرزد ہوئی
ہے۔ مثل ہندوستان کے انہوں نے اپنے ایشور کو
اس ملک میں اوتار لینے کا حکم نہ دیا۔ اور بیکنٹھ کے بھیجے
والے دریا انہوں نے اپنے ملک میں اوتارنے نہ دئیے
دینے والے دھام مثل دھرم وار۔ راج گھاٹ۔ شنو ...
... پریاگ۔ متھرا۔ بندرابن۔ گوکل کاشی۔ ایودھیا
جگناتھ پوری۔ جس کی اوٹ کا اردو یا رومی سنسکرت
کا درخت دور آچار کے پھول اور گلگرم کے پھل پیدا کرتا
ہے اور کر رہا ہے۔ انہوں نے ایجاد ہی نہیں کئے
اور اوتاروں اور تیرتھوں کے ذریعہ نقصان پہونچانے
کا موقعہ قدرتاً یہاں موجود ہی نہیں ہے غرض پنجاب
کی زمین بہ نسبت ہندوستان کے خاص کر عمدہ ...
ہے بلکہ ان کانٹوں سے بچی پاک ہے۔ جن ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نکثر بھی ہے کیونکہ پہلے ہے اور دوسرے شکتیاں جو کہ اوس کی ترقی کو روکتی ہیں۔ یہاں بدرجہا کم ہیں۔ اور دیا روپی سنسکرت جو کہ حصول خورد و نوش کا اچھا ذریعہ ہے۔ ہندوستان کے خاص پرپوپ مہاتماؤں کو چھوڑنا نہایت مشکل ہے۔ پنجاب والوں کو نہیں۔ کیونکہ وسیلے ذریعہ ان کے رواج نہ ہونے سے اون کی ہمت اور عادت ہو جاتی کہ نہیں۔ مذہبی بدپرچار کیواسطے بھی پنجاب میں اور جگہ سے زیادہ امید ہو سکتی ہے۔ پردہ اور شخصی آزادی۔ پنجاب میں پردہ [illegible] خاص کے کم ہے۔ اور شخصی آزادی [illegible] جتنے بکھیڑے ہندوستان خاص [illegible] پنجاب کی [illegible] مردوں کیساتھ لگے [illegible] والوں کے [illegible]

کمزور شاریرک وستھا۔ یہ سب کے اور سرزمین پنجاب کی تندرستی ہمیشہ سے اچھی ہے۔ اور یہاں کی ملک کے بچے ہوتے ہیں اور برسات کم ہوتی ہے قدرتاً ہوا اور پانی شفاف ہے۔ چھوٹی آیو کی شادی نے اون کو ایسا نربل نہیں کیا ہے جیسا کہ یہ رواج چند بڑے شہروں ہی میں ہے جو کہ ہندوستان خاص کے نزدیک نہیں پایا جاتا ہے علاوہ دیہاتوں اور شمالی شہروں میں چھوٹی عمر میں شادی ہی نہیں ہوتی۔ سرکار دولت مدار نے ایسی قوم کو اپنے سپاہی پیدا کرنے کا کھیت مقرر کیا ہے اور خیال اور کہ جس سے یہی اوجہ وفاداری۔ بہادری اور خوبصورت کے اون کے اوپر زیادہ مہربانی ثابت ہوتی ہے جس زمین سے کوئی بچ نہیں لیگا۔ اوس کی ضرور محبت اور مہربانی سے نگرانی کرے گا۔ جو خراج کہ دوسرے ملک کے حصوں میں ممکن ہوگا یہاں نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر عقد اتو کے جوان پیدا ہونا ناممکن ہیں خلاصہ یہ کہ قدرتی اور مصنوعی تندرستی کے سامان یہاں بہ نسبت ہندوستان خاص کے زیادہ موجود ہیں۔ اور امید ہے کہ ایسے ہی رہینگے۔

کامیابی کے لئے مندرجہ بالا اوصافوں کی ویدانکول قوم بننے کیلئے ضرورت ہے۔ کہ ہم سب صاحبوں کو شانتی سے بچار کرنا چاہئے۔ اور جیسا کہ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ دوسرے صاحب بھی ایسا ہی خیال کریں تو رائے متفق ہونا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ان باتوں میں پنجاب صرف ہندوستان خاص سے بڑھا ہوا ہی نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستان کے اہل ہنود سے کیونکہ مجھ کو اس کا ذاتی تجربہ ہے جب تک لوہا ہو تلوار بننا ممکن ہے یہاں لوہا موجود ہے جلا صیقل کی ضرورت ہے دوسری جگہ تو وہ شے ہی موجود نہیں ہے کہ جنسے کچھ [illegible] مدت تک تلوار [illegible] تاوار و مدار کل جڑ و [illegible] بدپرودہ رکھا اور مانا جاویگا۔ تو وید کی سمبندھی [illegible] بنایا جاوے کہ جگانے کی ضرورت ہی نظر کہ حلفاً اپنا [illegible] ثبوت کر چکا ہے کہ تن من دھن [illegible] میں چھ مو [illegible] بے نظیری [illegible] ملک کے آدمی زیادہ میں خیالی آزاد جن میں یہ بحث پیدا ہیتے۔ گرو کل اسکیم کو سوچنا انکی کس عمر میں [illegible] حالت کو سوچنا تا کہ جس سے دوسروں کو رکنے و عدم پیدا ہوا اور پنجاب کے فائدہ کے نقصان کے درپے ہیں۔ یہ بہی اسی پنجاب کا ہی کام تھا پہ تی زندگی پنجاب کی مالی حالت سے ہندوستان خاص کو شرم آنا چاہئے۔ سدہانتوں سے اور ودیا سے کوئی آدمی بڑھا ہوا ہوگا۔ کہ میوں سے اپنے بڑے پن کا ثبوت دے سکتا ہے سو پنجاب نے دیدیا ہے۔ یہ اہل ہنود کے حقیقیانہ زندگی بے مقررہ دینی اور دنیوی قواعد خورد و نوش جڑ و بینوں کی روحانی خیالات کیساتھ کھچڑی۔ ایسا گٹھور بھنور چکر ہے کہ حالانکہ ویدک سدہانت تو اوس کے سامنے کوئی شے ہی نہیں ہے اس لئے اس نے بڑی اور اچھوں کو ایسا غوطہ دیا ہے کہ پھر انہوں نے سطح پر آنے کا نام ہی نہیں لیا۔ اگر عقل کی آواز نہ سنی جاویگی اور تاریخی ثبوت سے آنکھ بند کی جاویگی تو یہی ور دناک نظارہ ایک روز آریہ سماج کا نظر آویگا۔ جن بھائیوں نے اوج اور تنزل ہندوستان کے مذہبوں کے شد دیکھے ہوں گے اون سے پرارتھنا ہے کہ مذہبی تواریخ کے متلاشی ہوں۔ اور یہ ہی کہنا پڑے گا

پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اہل ہنود میں ویدک سدہانتوں کے پھیلنے کیلئے دو رکاوٹیں ہیں

(۱) خورد و نوش کا روحانی مذہب سے اس درجہ کا [illegible] اس کو علیحدہ ہی کرنا مشکل معلوم [illegible] سنسکرت اول کی کنجی [illegible] پ مہاتماؤں کے [illegible] ہے کیونکہ انہوں [illegible] سے چیلوں کی مدت سے اس [illegible] ضرورتی ہے کہ اوس کا سدہار بھی اون کی [illegible] تقریباً باہر ہے۔ دوسرے بھی اود ہار ہونا ہندوستان خاص میں بہت مشکل ہے کیونکہ لاکھوں پوپ مہاتماؤں کی زندگی اوسی کے اوپر منحصر ہے۔ دہو کے کے مندر [illegible] اور مرکز متھرا۔ بندرابن۔ کاشی۔ ایودھیا۔ [illegible] جمنا وغیرہ ان کو ہندوستانی آریہ کتنے روزوں میں بند [illegible] گے جب ان ندیوں کے مکتی دینے والے اوصاف کو ختم کر سکیں گے۔ ہزاروں نربدہ اور اودیا والے آریہ [illegible] کو جو کہ اپنی بسر اوقات بھی اس کے ذریعہ میں کرتے [illegible] اون کے وسیلہ سے نوابانہ ٹھاٹھ سے رہتے ہیں ان کو [illegible] مفت خوری کے ایمانداری اور محنت اور جفاکشی کتنے دن کے اندر سکھلا سکیں گے تا کتنے دنوں میں [illegible] اس درجہ ودیا حاصل ہوگی۔ کہ بجائے نقصان کے فائدہ پہونچاویں۔

لاکھوں کا روپیہ کی بلا تکلیف کی آمدنی کہ جس میں [illegible] لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا ہی آوے۔ چھوڑ کر [illegible] اور دیوتاؤں کی پدوی کو تیاگ کے شاید بڑے کرم انکول شودر کی پدوی گرہن کرنا قبول کرینگے۔ اور [illegible] کا تیاگ کر کے خوشنما سنگ مرمر کے محل مندر [illegible] لذیذ غذائیں۔ پھولوں کی سیجیں۔ خوبصورت [illegible] راگوں اور باجوں کو چھوڑ کر۔ کمر ہمت باندھ کر [illegible] کیلئے آمادہ ہوں۔ داون بھائیوں کی توجہ پر [illegible] میرے اس خیال سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] قدم پر سچائی کیواسطے فاقہ کشی پر طیار ہوں۔ اور [illegible] ہوں گے جن سے کہ یہ دہرم انکول اپنا ہوجن اور [illegible] کر سکیں گے۔

باقی آئندہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کی خبریں

[آریہ] سماج گنگے بانگر کا دوسرا سالانہ جلسہ
۲۵ اکتوبر کو دہوم دہام سے ہوا۔ ...
...وب رونق رہی۔ سوامی یوگندر پال سادہو
...آنند۔ پنڈت دہرم دیو۔ پنڈت ہرنام سنگہ
...ہرنچندر۔ ماسٹر درگا پرشاد۔ سادہو
...بریہ۔ مہاشے حاکم رائے کے دہرم اپدیش
...ویاکہیان ہوئے۔ جن کا پربہاو اتم پڑا۔
...ہ کے قریب وعدہ و نقد مختلف فنڈوں
...کی سہایتا میں چندہ ہوا۔

[کہرو]ڑی سے مہاشے موہن لال جی سکرٹری
[آریہ] سماج تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث
...مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں کسی
...نے بالکل جہوٹ اور غلط چہپوا دیا ہے۔
...رجب کو ہروڑی کی جامع مسجد میں ایک
...مسلمان کیا گیا۔ حالانکہ یہاں پر کوئی ہندو
...ابہی مسلمان نہیں ہوا۔ سال گذشتہ نومبر
...ایک ہندو جوکہ ایک عورت کے پیچہے پتت
...ہو گیا تہا۔ اور تیسرا سال ہوا بلگرام میں ایک مسلمان
...عورت کے پیچہے مسلمان ہو گیا تہا۔ دوبارہ مسلمان
...کیا لیکن پہروہ ایک دہیمن نیچ قوم کی عورت
...کے ساتھ اُسی نیچ قوم میں شریک ہو گیا۔ نہیں
...معلوم ایسی جہوٹ خبروں کے چہپنے سے کیا لابہ
...ہمیں مہاشے ایسی غلط تحریروں پر وہیان نہ دیں۔
...ضلع سہارنپور۔ آریہ سماج کے منتری مہاشے
...کے پوگیہ سبہاسد مہاشے مولراج
...کی دہرم پتنی کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس
...کرتے ہیں۔ دوسرا سماچار یہ لکہتے ہیں کہ مہاشے
...لال جی اپدیشک اناتہ آلیہ اجمیر نے مع
...انہوں کے پرمارکر دیپر بہاوشالی دیاکہیان

ویئے۔ ۲۹ کو دلیپ اناتہ آلیہ کے لئے دان ملا۔
اناتہوں کے بہجنوں کا اثر لوگوں پر بہت
اُتم پڑا۔

کیتہل (ضلع کرنال) آریہ سماج کا مندر زیر تعمیر
ہے۔ مندر کی رجسٹری شریمتی آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب کے نام ہو چکی ہے۔ سماج کے ہفتہ وار
...بارونق ہوتے ہیں۔ ڈیبیٹنگ کلب کے
جلسے بہی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ جن میں ہر مذہب
و ملت کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ... پاٹہشالا
میں ۶۵ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ ...
ادہیاپکا کی سخت ضرورت ہے۔ ...

آریہ سماج سرسہ۔ سپتاہک ... ہوتے
باقاعدہ ہوتے ہیں۔ سبہا ...
دارت تک اُتسب کا ... جس ...
ہیں حسب ذیل سنسکار ہوئے ... ۔
۱۴۔ اکتوبر کو بابو کیول رام صاحب کلرک میونسپلٹی
سرسہ کے بیٹے کا ودیا آرمبہ سنسکار ویدک ریتی
سے پنڈت رام سروپ جی و پنڈت پورن چند جی
سبہاسد آن سماج سرسہ نے کرایا۔ بابو جی نے ایک
روپیہ گروکل۔ ۸ یتیم خانہ فیروزپور کو دان دیا
حاضرین کا پان اور لڈو سے ستکار کیا۔ ۱۷۔ اکتوبر
کو مہاشے سریرام جی ممبر سماج کے پتر کا منڈن
سنسکار ویدک ریتی سے پنڈتان موصوف نے
کرایا۔ مہاشے جی نے ایک روپیہ گروکل ہردوار
۸ اناتہ آلیہ فیروزپور اور ۸ کنیا اناتہ آلیہ جالندہر
کو دان دیا۔ حاضرین کا لڈوؤں اور پان سے
ستکار کیا۔
۳۰۔ اکتوبر کو پردہان سماج سرسہ لالہ کشوری رام
جی کے ایک پتر کا منڈن سنسکار۔ اور ایک
بچے کا ان پراشن سنسکار پنڈتان موصوف نے
کرایا۔ پردہان جی نے دو روپیہ گروکل۔ ایک روپیہ
یتیم خانہ فیروزپور۔ ایک روپیہ کنیا اناتہ آلیہ
جالندہر کو دان دیا۔ حاضرین کا لڈوؤں اور

پان سے ستکار کیا۔ یقین ہے کہ منڈلی سرسہ نے اس
موقعہ پر اچہا پرچار کیا۔

انتخاب عہدہ داران آریہ سماج چندوسی ضلع
مراد آباد سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔
بابو بہگوان داس جی پردہان۔ منشی رام سورد
جی اُپ پردہان۔ ... منتری۔ و بینی پال عرف نتہو لال اُپ منتری
لالہ گنپتی لال جی رئیس چندوسی کوشادہیکش
بابو رام جی لال بہار گو پستکادہیکش۔

... **ضرورت** ... پتری پاٹہشالہ کے لئے ایک
... کو ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ تک
... مع سارٹیفکیٹ بنام آریہ سماج
... سکرٹری
... پنجر کنیا مہاودیالے
... ... ہمسکر نورپدیں
ہے۔ اگر کوئی ادہیاپکا آپکے پاٹہشالا سے اس
غریب ... سہایتا کرنی چاہتی ہوں اُن کی درخواستیں
ضرور بہیجکر ممنون فرماویں۔ (منتری)

شدہی ایک مسلمان مسمی دین محمد جو پہلے قوم راجپوت
میں سے تہا اور جالندہر کے ضلع کا رہنے والا تہا
وہ کسی کارن سے تقریباً ڈیڑہ سال سے مسلمان ہو
گیا تہا۔ وہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۴ء بروز شکروار سماج مندر
مالیر کوٹلہ میں شدہہ کیا گیا۔ اور سنسکار پنڈت رام رتن
جی نے کرایا۔ بعد از سنسکار اصلی نام جو اُسکا پہلے تہا
یعنی جمیل سنگہ رکہا گیا۔ اُسکے ہاتہہ سے تمام حاضرین
کو مٹہائی تقسیم کرائی گئی۔ کسی قسم کی مخالفت شہر میں
نہیں ہوئی۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۴ء
سے یکم جنوری ۱۹۰۵ء تک ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۲۹ دسمبر
۱۹۰۴ء کو۔ ۳۰۔ ۳۱۔ دسمبر کو جلسہ اور یکم جنوری کو جلسہ استری
سماج و دہرم چرچا ہوگا۔

آریہ سماج بمبئی کا مہوتسب ۳۰۔ ۳۱۔
دسمبر و یکم جنوری کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اپدیشک
سوامی نتیانند جی۔ پنڈت تلسی رام جی۔ لالہ
آتمارام وغیرہ پر سدہ ودیا کہیان داتاؤں نے پدہارنے

کی پرتگیا کی ہے۔ اس مہوتسو کے بعد علاقہ بمبئی کاٹھیاواڑ۔ سندھ۔ حیدرآباد دکن۔ مہاراشٹر دراس آدی کے سماجوں کی پرتی ندہیوں کی ایک

آریہ کانفرنس ہوگی جس میں مفصلہ ذیل وشیوں پر وچار ہوگا۔

(۱) بمبئی پرانت کی سب سماجوں کی ایک پرتی ندہی سبھا قایم کرنا۔ (۲) اس سبھا کے جو نیم بمبئی سماج نے تجویز کئے ہیں اور جو سب سماجوں کو ... ان کے نیم (۳) وید پرچار فنڈ ... یوستھا کرنے کے بارہ میں وچار ... مناسب وشیہ سمجھا جا ... کرنے ... سبھا سے کی ... (۵) پرتی ندہی ... کے ہم ... والوں کے ... پرتی ندہی بھیجنے کا سب سماجوں کو ادھیکار ہوگا ... پرتی ندہیوں اور اپدیشکوں کے ستھان۔ بھوجن آدی کا پربندھ سماج کی طرف سے کیا جاویگا۔ سوائے ان کے جو کوئی آریہ بھراتا اس اتسو پر پدھارنے کی کرپا کرینگے۔ ان کے ستھان بھوجن آدی کا سب پربندھ سوچنا ملنے پر سماج کریگا۔ پرنتو اس کے لئے ایک روپیہ پیشگی ادا کرنا ہوگا۔

آپ کا درشن ابھلاشی۔ کلیان داس ... ایل۔ ایم۔ ایس۔ منتری آریہ سماج گرگام کاکڑ باڑی بمبئی۔

چھاونی ملتان آریہ سماج کے ادھیکاریوں کا انتخاب آیندہ سال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ بخشی گنپت رائے جی پردھان۔ مہاشے منی رام جی اپ پردھان۔ مہاشے گوپال داس جی منتری۔ مہاشے مدن موہن جی اپ منتری۔ مہاشے امر ... جی کوش ادھیکش۔ مہاشے ہر نام سنگھ جی پستکا ادھیکش۔ مہاشے جیون لعل جی۔ مہاشے سری کرشن جی۔ مہاشے مدن لال جی۔ مہاشے ٹھاکر ... مہاراج کشن جی۔ اور مہاشے ... رام جی انترنگ سبھا کے ممبران نیت ہوئے۔

۲۰ نومبر کو بخشی منگل سین جی وکٹرنری دفعدار سبھاسد آریہ سماج ہذا کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس شبھ اوسر پر ۳۰ کے قریب بھائی شامل ہوئے ۵ روپیہ دان دیا گیا

ضروری اطلاع

سمبندھی ... کہ حلقاً اپنا ... الاسلام کے مطالعہ کرنے ... خدمت میں اتنا عرض کر دینا ... کتاب ہذا میں کہیں ... جن میں یہ بحث ... موجود ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں ضرور درست کر دی جاویں گی (دھرم پال)

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں خط و کتابت پروپرائیٹر اپر انڈیا ہوزیری لودھیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑے معتبر کارخانوں کی مشین جراب و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک شخص مسمی دیوی دتا آریہ دوکاندار پیشہ میوہ۔ گندم وغیرہ ۵ ہزار روپیہ ... عمر تخمینا ۲۲ سالہ۔ مردم ہندی

گورکھی۔ بھاشا سے واقف۔ قوم ... اکاڑہ ضلع منٹگمری ایک ... کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر ۱۶ سے ... سال تک ہو۔ کچھ علم سے واقف ہو۔ نیک چلن ... ذات کی قید کوئی نہیں۔ مفصل حالات خط و کتابت کے ذریعہ دریافت فرماویں۔ اگر کوئی بھائی ایشور کا پیارا سیوک کے حالات سے واقف ہو تو اس نیک کام میں سہارا دے کر تمام عمر کیلئے احسان مند کریں۔

المشتہر آریہ بھائیوں کا سیوک دیوی دتا آریہ دوکاندار

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

عمر تقریباً ۳۵ سال ذات جٹ سکھ (کھنگورا) پیشہ ڈاکٹری تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار۔ جایداد معقول علاوہ زمین و جائداد کے ہر قسم کی بیماری وغیرہ سے آزاد ہے۔ عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر ہرچند ہاسپٹل اسسٹنٹ پلٹن نمبر ... چھاونی ...

رہنمائے ترجمہ۔ انگریزی سیکھنے کیواسطے عمدہ کتاب ہے

المشتہر۔ ... کتب فروش ہوشیارپور

اشتہار

لوو یانہ کلاتھ ہر قسم اور گرم کپڑے کے نمونے ... پر مفت اور سلے سلائے کپڑے ناپ ... روانہ کئے جاتے ہیں۔ المشتہر نانکی رام کلونت رائے کلاتھ مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودیانہ (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفید معلومات کا سلسلہ

سانکھیہ فلاسفی - قدیم اور سنسکرت کی سانکھیہ کارکا [illegible] اور سانکھیہ فلسفہ کے ضروری ضروری [illegible] حالات
[illegible] صفحہ قیمت مجلد ۱۲ / ۔

یوگ فلاسفی - یوگ ودیا کے متعلق معلومات کا [illegible] جس میں یوگ کی نسبت رائیں - یوگ کے اغراض [illegible] کا ورنن ہے - راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں [illegible] مصنف نے لوگوں کے خیالات ظاہر کئے ہیں [illegible] نہ جاننے والے ان کو کافی واقفیت ہو سکتی ہے
[illegible] صفحہ قیمت ۱۰ /

مذاہب کا منبع یا مذاہب کی ابتدائی [illegible] مذاہب کی مشابہت و مطابقت و باہمی مناسبت کی مختصر مگر بالتوضیح تشریح محققین یورپین علماء کی منصفانہ رائے درج ہیں - حجم [illegible] صفحہ قیمت ۱ / ۔

مذاہب کا منبع ویدک دھرم ہے - [illegible] مذاہب کی باہمی مطابقت و مشابہت پر مختصر حالات [illegible] صفحہ قیمت مجلد [illegible]

اپنشد - جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں -
(۱) وجہ تسمیہ (۲) لفظ اپنشد کی تشریح و تنقیح و تصریح (۳) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد (۴) عام کیفیت زمانہ تصنیف مصنفین (۵) کل اپنشدوں کے مضامین کا عطر حجم [illegible] صفحہ قیمت ۱۰ / ۔

سنسکرت زبان کی عظمت - جس میں ثابت کیا گیا ہے - کہ محققین علماء نے مان لیا ہے کہ سنسکرت دنیا کی کل زبانوں کی ماں ہے - اور دنیا کی سب سے پرانی کتاب وید مقدس اسی زبان میں لکھے ہوئے ہیں قیمت ۱ / ۔

الٹیو ورشن - مصنفہ لالہ کاشی رام جی بی اے [illegible] آریہ سماج ملتان - جس میں جگہ جگہ وید کے پرمان دئے گئے ہیں قیمت ۲ / ۔

معدن التہذیب یعنی انگریزی [illegible]

ملانے کے قاعدے - سرکار دربار سیر شادی وغیرہ کے متعلق ہیں - رسم و رواج جو خاص بھارت نویسوں کی واقفیت و معلومات کی خاطر قلمبند کی گئی ہے - حجم ۸۶ صفحہ - قیمت ۳ / ۔

مختلف ہندو پنتھوں کا تذکرہ - سودو [illegible] شاہی - اداسی - گنج بخشی رام رائی ستھرا شاہی - [illegible] - نرملے - ناگا - بابا لالی پران ناتھی - سادہ سنت مانی - [illegible] سینی - شوبنہ شادی - شرھارامی - [illegible] وغیرہ پنتھوں کے جاری ہونے کی [illegible] ہے - حجم ۸۶ صفحہ قیمت ۱ / ۔

نوٹ - اس قسم کے [illegible]

آریہ ورشن فلاسفی - یورپ جس [illegible] کا مختصر جیون قیمت ۱ / ۔ تمباکو یورپین محققین ڈاکٹر لوگوں کی رائے سے تمباکو نوشی کے نقصانات بالتوضیح دکھائے گئے ہیں - قیمت ۱ / ۔

ٹریکٹ سیریز

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر نے چند مفید ٹریکٹوں کو شائع کیا ہے - جن سماجوں یا انجمنوں کو اکٹھے ٹریکٹ بانٹنے ہوں - وہ کریا کرکے منگوالیں ایک سو سے کم تعداد منگوانے والوں سے ساتھ کوئی رعایت نہیں کیجا دیگی۔

ویدک توحید پر بیرونی شہادتیں قیمت -	[illegible]
فقہ ہنود و اسلام میں تفاوت ۱۰۰	[illegible]
ابدیت تناسخ [illegible] ۱۰۰	[illegible]
ہم ہندو ہیں یا آریہ قیمت [illegible] ۱۰۰	[illegible]
قدیم ہندوستان میں علم تحریر کا رواج قیمت [illegible] ۱۰۰	[illegible]

اپدیش منجری

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ لیکچروں کا اردو ترجمہ -
قیمت مجلد ۵ / ۔

آنند سرور

جس میں چیدہ چیدہ بھجن درج کئے گئے ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ - درخواست خریداری مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

مفت ایک ٹکٹ نصف آنہ کا گرہ سے لگا کر لیسی کپڑے [illegible] فہرست دیگر مال تقسیم کرتے ہیں [illegible] ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ [illegible] لدھیانہ پنجاب -

[illegible] پستکیں [illegible] ادھاری

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ / حکمت کیطری و عملی کیمیا نمبر	[illegible]
" نمبر ۲ علم الٰہی	[illegible]
" نمبر ۳ - الہامیو نکی خیالی فعال	[illegible]
" نمبر ۱۵ - تہذیب الاخلاق	[illegible]
" نمبر ۱۹ - صفائی و طہارت جسم و جان	[illegible]
" نمبر ۲۰ - پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	[illegible]
" نمبر ۲۱ - فتاوائے الکھ دھاری	[illegible]
" نمبر ۲۷ - صحت جسمانی و اخلاقی	[illegible]
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
" نمبر ۳۲ - موت اور اسکے بعد کے حالات	[illegible]
" نمبر ۳۳ - شاستر و جیوتش وغیرہ	[illegible]
" نمبر ۳۸ - حکایات و روایات	[illegible]
" نمبر ۳۹ روح لطیفی	[illegible]
" نمبر ۴۵ - تجارت و صنعت و [illegible]	[illegible]
" نمبر ۴۸ - متعلقہ [illegible]	[illegible]
دھانا تیاگی	[illegible]

نوٹ - [illegible] کو [illegible] دیا جا وے گا - اور پبلک کی قدردانی پر [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جہانتک ہم پہونچانے کی کوشش کیجاویگی۔

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گرہست آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اخراجات دستیاب کرانے کا بندوبست اسپیشل بھارت انشورنس ... سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی ... ہو سکتا ہے جسقدر پہلے ... کم ہوگی ... فنڈ میں داخلہ لیوا سکنے میڈیکل ... ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں ہیجان و عطائنن ... کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد کا رناموں کے لئے درخواست بنام گیان چند منیجر پنجوری بھارت بیمہ کمپنی لاہور بھیجو۔

مہرشی کرت پستکیں

آریہ سماجک لٹریچر کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے ان میں سے مہرشی کرت امولیہ گرنتھ ہی سب سے زیادہ بکتے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ویدک ینترالیہ اجمیر ہی میں چھپتی اور بکتی ہیں۔ اسی اصل قیمت پر یہ کتابیں ستیہ دھرم پرچارک پریس میں بھی مل سکتی ہیں۔

رگوید بھاشیہ ... ۔۔ ۵ ... ۳۶
یجروید بھاشیہ ... ۔۔ ۱۶
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ... ۱۲ر
ستیارتھ پرکاش ... ۱۲
ستیارتھ پرکاش بڑھیا سجلد ... ۲
سنسکار ودھی ... ۱۰ر
نرکت ... ۱۰ر
اشٹادھیائی مول ... ۳ر
آریہ بھوونے ... ۳ر
پنچ مہایگیہ ودھی ... ۱ر

سنسکرت واکیہ پربودھ ... ۲ر
ودیہار بھانو ... ۲ر
شاستراتھ فیروز آباد ... ۱ر
ویدوردوہ مت کھنڈن ... ۲ر
سوامی نارائن مت کھنڈن ... ۱ر
بھرانتی نواسن ... ۲ر
دیانند دگوجے ... بھرانتی نواسن ... ۲ر
... ۱ر
... ۲ر
سمبندھی ... کاشی ... ۳ر
گوکرونانیدھی ... رتن مالا ... ۲ر
... ۱ر
... ۱ر
... ۲ر
... ۱ر
سونتو یہ انتویہ پرکاش ... ۲ر
سوکار پتر ... ۱ر
ویدانگ پرکاش سمپورن ... ۲ر

پانچ روپیہ کے خریدار کو ان پستکوں پر ۸ فیصدی کمیشن ملیگا۔ اور دس روپیہ کے خریدار کو بیس روپیہ فیصدی

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مختلف اصحاب کی تصانیف اردو

تصدیق صداقت دھرم آریہ قیمت فیجلد ... ۳ر
ثبوت تثلیث وید ... ۴ر
ویدانت و سواتنتر اوارن ... ۳ر
ستیارتھ پرکاش ... منظوم اردو ... ۲ر
ستیارتھ پرکاش نثر ... ۱ر
گنجینہ بھجن ... ۴ر
تاریانی مت درپن ... ۱ر
سنگیت رتن پرکاش ... ۴ر
آریہ مت کا عروج ... ۱ر
جیون چرتر منوہان حصہ اول ... ۱ر

مخزن اسرار حصہ اول ...
حصہ دوم ... ...
سدا چار ... اردو ...
... بھجن ...

ناگری ٹائپ

ایک پتر ستری کی یاترا قیمت فیجلد ...
پربھو بھکتی پرکاش ...
جیون چرتر منوہان حصہ اول ...
برہمچریہ فیجلد ...
ستری دھرم نیتی ...
دلیش دھرم پرکاش ...
گنجینہ بھجن ...

اشتہار۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا وکٹوریا لنگی۔ ٹکہ وغیرہ کفایت سے ملسکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر وی پی ارسال ... منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

اخلاقی ناولوں کا سلسلہ

مصنفہ پنڈت گوبند سہائے جی گو ...

غریب الوطن حصہ دوم۔ اپنے طرز کا ناول ... میں کانگڑہ کی پر فضا سرزمین ... رکھا گیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجک خیالات کا ... اور ایک عصمت شعار خاتون کے پاکیزہ محبت کی ... قیمت فیجلد ۶ر

راج کماری ایک لغریب ناول ہے جس میں ... کسے ایکٹروں سے مذہبی عقائد کا ... کیا گیا ہے۔ حکایت اخلاقی سبق آموز ہے قیمت ...

بہروپیا چھتر۔ یہ ایک ناول ہے جس میں ... پیرایہ میں عشقیہ راز و نیاز اور ظاہر ... کی کیفیت ظاہر کر کے ایک اخلاقی اور ... سبق دیا گیا ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

جلد نمبر ۲۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — نمبر ۳

सद्धर्म प्रचारक

سدھرم پرچارک

(۳) [illegible] پرکٹ کرنا۔

(۴) دھرم [illegible] اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

[illegible] کا بے تعصب [illegible] کرنا۔

[illegible] مضامین شائع کرنا۔

سلسلہ ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | [illegible] ۱۹

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

[illegible] چندہ سالانہ مع محصول چندہ سالانہ بلا محصول

شرح اُجرت اشتہارات بتفصیل ذیل ہے

[illegible]	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اُجرت اور جنتلی [illegible] تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے [illegible] اُجرت لقیہ اشتہارات ہمراہ اخبار [illegible] نصف کی کیفیت۔ اُن کی اُجرت یکمشت آنی [illegible] آپ کا منیجر

جنگ چین

جناب [illegible] دل نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو اور نہ ڈرامہ جو نوجوانوں کے لیے زہر ہلاہل ہوا نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لیے دفع الوقتی کا ذریعہ ہوا اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لیے علمی بیضی کا موجب ہو!! بلکہ ایک مشہور آریہ جو فوجی عہدہ دار نے جو سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ پیش ترہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ یعنی خیز و دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں تصنیف کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے اور ایسی وضع قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے غرضیکہ کیسے روفادار [illegible] ہندوستان کے ہر بہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی لیفارمر حتیٰ کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لیے اس [illegible] کتاب کو پڑھنا چاہیئے کہ تحفہ اردو زبان میں [illegible]

[illegible] کے ایک مشہور [illegible] کے خرید [illegible] میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۵۰۰ صفحے سائز [illegible] گیر دھرم پرچارک نے بڑا تحصول ڈاک [illegible] المشتہر

منیجر مطبع ستہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

حال [illegible] اسلام وغیرہ وغیرہ سوالات کے اسلام کا جواب [illegible] مصنفہ [illegible] ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول [illegible] مولوی محمد عبد [illegible] صاحب۔ بی اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ چھپ گیا ہے۔

[illegible] مضامین [illegible] معلومات کا خزانہ [illegible] کا جواب۔ جوابات [illegible] ضخامت چار صفحہ سے زائد۔ کاغذ [illegible] چھپائی [illegible] قیمت با محصول ڈاک [illegible] ورنہ دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا۔

منیجر مطبع ستہ دھرم پرچارک جالندھر سے ملے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزان مل سکتی ہیں خط و کتابت بنام پروپرائٹر [illegible] یا حیون [illegible] سیری ٹیکٹھی لودیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس [illegible] معتبر کارخانوں کی مشینیں [illegible] تیار کرنے کی ہر وقت ہر [illegible] ہوں جن اصحاب کو [illegible] بھیجا جائے گی [illegible] والوں کے [illegible]

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور پہلے سلائی کپڑے ناپ پہنچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر [illegible] رام کونت رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودہیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتروں کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان [illegible] [illegible] وارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان ایڈیشنوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و [illegible] کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک و مانسک [illegible] ہوکر [illegible] سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۵؍

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

الموسوم بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ [illegible] رام جی [illegible] یوگ [illegible] کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اعلیٰ گرنتھ [illegible] دو جواب کے پیرایہ میں یوگ [illegible] اصول [illegible] [illegible] گیا ہے۔ کہ سادہ [illegible] سمبندھی [illegible] اس پستک کے مطالعہ سے کہ حلقاً اپنا [illegible] مصنف نے جا بجا یوگ [illegible] [illegible] ذاتی تجربات بھی درج [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] قیمت ایک روپیہ

[illegible] جالندھر شہر

ویسا نور وک سندھوی

[illegible] آمید امداد [illegible]

مصنفہ [illegible] جی رئیس [illegible] ضلع [illegible] حال میں ہی چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی وچھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت [illegible] صفحے۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک [illegible] گرنتھ ہے۔ [illegible] مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا [illegible] کے وہیان کی [illegible] ایسی قابلیت سے لکھی ہے۔ کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵؍

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ [illegible]

شرادھ وید ورودھ ہے۔ شرادھ [illegible] کا ہی ہو سکتا ہے۔ [illegible] جلد چھاپ کیا گیا ہے [illegible] اعلیٰ [illegible] منیجر [illegible] ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا [illegible]

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی [illegible] کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں [illegible] تھا۔ معہ ایک چھپا دیباچہ اور دھرم ویر کی [illegible] پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کے جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس [illegible] سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو [illegible] فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو [illegible] فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو [illegible] فیصدی اور (۴) [illegible] سے زیادہ جلدوں کے خریدار [illegible]

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو [illegible] گرد [illegible] آشرم و [illegible] آشرم میں [illegible] کرانے کیلئے ضروری اخراجات [illegible] کا بندوبست [illegible] بمبئے [illegible] کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی [illegible] کر کے ہو سکتا ہے۔ جسقدر [illegible] [illegible] کم ہوگی۔ [illegible] پہنچنے سے [illegible] دیگی۔ اس فنڈ [illegible] کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں [illegible] وظائف و ضمانت کا [illegible] بھی ہوتا ہے۔ مفصل [illegible] کے لئے مفت [illegible] لیا چند منیجر [illegible]

بمبئے کمپنی لاہور [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرم عالمگیر ہے

نمبر ۳

[illegible]

ہر ایک مذہب اور مذہبی فرقہ اور ہر ایک
مذہبی گروہ نے منزل مقصود کے راہبروں
کو بتانے کی کوشش کی ہے۔ میں بڑی خوشی سے
[illegible] کے بتلائے ہوئے نشانوں پر تفتیش کر کے
[illegible] میں نے غور کی ہے۔ اُن سے
لیکن جہاں تک [illegible] کے الفاظ کے اندر ہی موجود ہے
[illegible] اس ابتدائی نقص سے آریوں کے
[illegible] منوجی مہاراج کی جو بعض تحریریں
[illegible] وے بری پائی گئیں۔ اور اسلئے
[illegible] مہاراج کے فرمان کے مطابق منزل
مقصود کے راہبروں کی تلاش شروع کرتا
ہوں۔ منوجی نے منزل مقصود کے راستہ کا
دھرم رکھا ہے۔ اور یہ ہے بھی
[illegible] کیونکہ سوکشم جیو آتما کے چلنے کا راستہ
[illegible] سوکشم ہی ہو سکتا ہے۔ اس دھرم
[illegible] بتانے والی جسقدر ہستیاں ہوں اُن
[illegible] کو منزل مقصود کا راہبر کہہ سکتے ہیں۔

منوجی فرماتے ہیں

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्व
च प्रियमात्मनः। एतच्च
तुर्विधं प्राहुः साक्षाद्ध
स्य लक्षणम् ॥

[illegible] وید۔ سمرتی۔ سداچار اور اپنے آتما کے پریہ
[illegible] یہ چار دھرم کے
[illegible] لکشن ہیں جن سے دھرم جانا جاتا ہے
[illegible] منوجی کے فرمان کے مطابق سب سے اعلیٰ
[illegible] دھرم کا لکشن آتما پریہ ہوتا ہے۔ جسطرح پر
[illegible] جنگل میں راستہ کی تلاش میں سر
[illegible] مسافر کے [illegible] سب سے پہلا راہبر
[illegible] اپنا آتما ہوتا ہے جسطرح پر کہ وہ خود [illegible] کر

پیہر رکھتا تھا۔ اسی طرح پر اس سنسار روپی
اتھاہ جنگل کے اندھکار میں جگیاسو پُرش کی
دشا ہوتی ہے۔ سب سے پہلا ساکشی دھرم
کا اپنا آتما ہے۔ جب منشیہ کوئی کام کرنے کے
لئے طیار ہوتا ہے۔ تو آتما اندر سے اس کے
ساتھ [illegible] کا بھاو پرگٹ ہوتا ہے
جو گویا اُس کام کی عمدگی یا خرابی کی شہادت
ملتی ہے۔ اگر کوئی آدمی میرے ساتھ
انصافانہ برتاؤ کرے۔ تو آتما اُ[illegible]
فوراً نفرت کرتا ہے۔ یہ اندر [illegible]
آتی ہے۔ کہ وہ کام ادھرم [illegible]
مجکو سبق ملتا ہے۔ کہ اس قسم کا [illegible]
برتاؤ میں بھی کسی دوسرے سے [illegible]
نہ کروں۔ جس کام کے کرنے میں [illegible]۔ شنکا
یا شرم معلوم ہو اُس کی نسبت سمجھنا چاہئے کہ وہ
ادھرم کا کام ہے۔ اور جس کام کے خیال میں
لاتے ہی انسان نڈر ہو کر نسنک آنند اور
اُتساہ پیدا ہوتا ہے۔ اُسے دھرم سمجھنا چاہئے
لیکن بے خوف۔ شنکا اور شرم یعنی بھے۔
لجا۔ ایک طرف اور دوسری طرف۔ ابھے
نسنکتا۔ اور آنند اُتساہ جیو آتما کا اپنا سوا
بھاوک گُن نہیں ہے۔ اگر جیو آتما کا یہ
سوابھاوک گُن ہوتا تو سب کے اندر ایسا ہی
وجہ جو ایک ہی طرح کے بھے۔ شنکا یا اُتسا
وغیرہ کے خیالات اُٹھنے چاہئے تھے۔ لیکن
ایسا نہیں ہوتا۔ وہی عمل جسے ایک پُرش
کا آتما نسنک ہو کر کرتا ہے۔ دوسرے پُرش
کو شنکا کی لہروں میں غوطہ دیتا ہے۔ ایک آدمی
فاحشہ عورتوں کے ناچ کو رغبت سے دیکھتا ہے
اور بڑے فخر سے کہتا ہے ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

اُس کی رائے میں اُس کے آتما کی اُسوقت کی
شہادت کے مطابق فاحشہ عورتوں کا ناچ
دیکھنا زندہ دلی کا ثبوت ہے۔ لیکن دوسرا
آدمی اسی ناچ کو سخت گناہ سمجھتا ہے۔ اور
ناچ میں شریک ہوتے ہوئے اُس کے آتما
میں بھے۔ شنکا۔ اور لجا کے تینوں بھاو
پیدا ہوتے ہیں۔ ایک منشیہ جھوٹ کو پاپ
نہیں خیال کرتا۔ دوسرا جھوٹ بولنا اور کرنا
[illegible] کے خیال کو بھی پاپ سمجھتا ہے
[illegible] کا آتما دھرم کا لکشن سمجھا
[illegible] سے بھی بڑھ کر یہ [illegible]
[illegible] انسان کا آتما
[illegible] اعمال کی نسبت دو متضاد
دو متضاد خیالات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی
زندہ دل جو ناچ رنگ میں مشغول رہتا اور اسے
اچھا کام سمجھتا تھا۔ اب ناچ سے سخت متنفر
ہے۔ جب یہ حالت ہے تو منشیہ کا آتما دھرم
کا لکشن کیسے ہو سکتا ہے؟ اُس کی شہادت
کس طرح پر قابل اعتبار ہو سکتی ہے؟
لیکن کیا آتما کی شہادت بالکل ہی قابل اعتبار
نہیں؟ یہ دعوے غلط ہے۔ آتما کی شہادت
بھی کچھ وزن رکھتی ہے۔ لیکن اُس کا وزن کس
قدر ہے۔ اس تحقیقات کے لئے جیو آتما
کی اصلیت پر وچار کرنا چاہئے۔ اسوقت اس امر
پر بحث نہیں ہے۔ کہ آیا جیو آتما پرمیشور اور پرکرتی
(علت مادی) سے علیحدہ کوئی آزاد ازلی
اور ابدی ہستی ہے۔ یا کہ پرمیشور کی محض پھونک
سے پیدا شدہ یا علت مادی کی خاص حالت
سے برآمدہ ایک حادث وجود ہے۔ خواہ جیو آتما
کو کچھ ہی سمجھا جاوے تاہم اس سے کسی کو
انکار نہیں ہو سکتا کہ انسانی وجود کی زندگی
کی حالت میں اُس کی بناوٹ کے اندر ہی چیتنتا
کا اصول کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس
اصول یا ہستی کا نام پراچین رشیوں نے جیو آتما

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیکھا تھا۔ اِس امر کی بحث آیندہ کے لئے چھوڑ کر کہ جیو آتما کا اصلی سوروپ کیا ہے اِس وقت صرف اِس قدر تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ جس پر کہ آستک۔ ناستک اور مختلف اہل مذاہب تقریباً متفق ہیں کہ جیو آتما کی موجودہ حالت ایک چیتن ہستی ہے۔ جو کہ سارے جسم ... اور من کو حرکت دینے ... جیو آتما کی یہ حالت ... کہ وہ آئینہ کی ... آئینہ ہر ایک چیز کی ... میں دکھلا دیتا ہے۔ اُسی طرح جو نظارہ جیو آتما کے سامنے آتا ہے۔ اس کا بعینہ نقشہ اُس پر کھنچ جاتا ہے۔ لیکن جس طرح زنگ لگ کر دھندلا ہو جانے پر آئینہ اُن چیزوں کی صاف شکلیں ٹھیک طور پر دکھلانے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ جو کہ اُس کے بالمقابل لائی جاتی ہیں۔ یا اُن کو دوسری شکلوں میں دکھلا سکتا ہے۔ اسی طرح آتما بھی زنگ لگ جانے سے یعنی مایا کی انتشار اور جہالت کے باعث دھرم کے اصلی راستہ کو دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن جس طرح ہر مانجھ کر صاف کئے ہوئے آئینہ میں چیزوں کی شکلیں بالکل ٹھیک حالت میں نظر آتی ہیں۔ اُسی طرح ہر سنسکار کئے ہوئے جیو آتما کے اندر بھی ہر ایک نظارے کی اصلیت کی تصویر بڑی صاف اُتر آتی ہے۔ اِس معمولی تمثیل سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ جیو آتما دھرم کا گلشن تو ضرور ہے۔ منزل مقصود کا راہبر تو ضرور ہے۔ لیکن اپنی اصلیت کے لحاظ سے ہر حالت میں مشتبہ ہے ہری راہبری

کا کام نہیں دے سکتا۔ موجودہ مذاہب اور مذہبی فرقوں کے اندر ایسے بھی موجود ہیں۔ جو جیو آتما کو ہی منزل مقصود کا راہبر مانتے ہیں یا اگر کوئی اور راہبر مانتے بھی ہیں تو جیو آتما کو سب سے اعلیٰ راہبر سمجھتے ہیں ... برخلاف ان کے۔ ایسے بھی بیشتر ... موجود ہیں۔ جو کہ جیو آتما میں ... راہبری کی طاقت ہی نہیں دیکھتے ... ہستی کو ہی نکمی سمجھتے ہیں ... اور معقول شاہدوں ... جن میں یہ بحث پیدا ہوتا ہے۔ کہ دونوں ... کس عمر میں ... ہی پر ہیں جو جیو آتما ایک ... اور نے راہبر منزل مقصود کے راستہ کا ضرور ہے۔ کیونکہ جہاں صاف سنسکرت ہونے پر اس راستہ کو ٹھیک طور پر دیکھ سکتا ہے۔ اور اپنے کُل وجود کو اُس پر چلا سکتا ہے۔ وہاں ناپاک حالت میں اپنے جسم اور من اور عقل وغیرہ کو گہرے گڑھے میں گرا کر چکنا چور بھی کرا سکتا ہے

جب یہ حالت ہے۔ کہ اپنے آتما کی راہبری ہر حالت میں اعتبار نہیں کر سکتے۔ تو اُس سے بڑھ کر کوئی راہبر تلاش کرنا چاہیئے۔ اس خیال کے دل میں آتے ہی دونوں قسموں کے جیو آتماؤں میں تمیز کر کے انسان سنسکرت جو جیو آتماؤں کو اپنی راہبری کے لئے انتخاب کر لیتا ہے

(باقی آیندہ)

منشی رام

ضمیمہ دھرم پرچارک جالندھر

آمدنی بمقام گروکل

از ۱۰ اکتوبر لغایت آخیر اکتوبر

مہاشے بھگوان داس جی ... ہیڈ ... بلند شہر — عہ — منتھاکارن

مہاشے سیتا رام معہ دیگر صاحبان — عہ

بابو شیام سنگھ جی نینی تال — لعہ — انجمن ...

مہاشے جمنا داس جی ڈیرہ اسمعیل خاں — عہ — مستقل فنڈ

مہاشے لکشمن داس جی مظفر گڑھ — ۱۰ر — منتھائی فنڈ

مہاشے برج لال جی کوئٹہ — عا

مہاشے رامچندر جی چاولی والا لاہور — معہ

الیضاً — معہ — بھنڈارے کے

مہاشے جگت سنگھ جی برسی دی پسر خود — عہ — مستقل فنڈ

الیضاً — ۱۰عہ — برہمچاریوں کے ... ایک ان کے ...

بابو کلو سنگھ صاحب اوورسیر چک ... — عا — مستقل فنڈ

بابو گرد ہاری لال صاحب اوورسیر نہر میرٹھ پور علاقہ ... — عہ

مہاشے پرس رام جی مقام کالیو علاقہ شوپیو — سے — بھکشا ...

بابو گنگا رام جی اوورسیر منی پور آسام — عہ — منتھائی فنڈ

پنڈت بہاری لال جی ... خورد ضلع بلند شہر — عہ — ایک ...

مہاشے سوارام جی ... — عا — ... مستقل فنڈ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاشے ہوا رام جی ملتان	[illegible]	بھنڈار
مہاشے ہمیر چند جی لاہور	[illegible]	ایضاً
مہاشے کندلال جی سہارنپور	[illegible]	ایضاً
مہاشے نندلال کونیا ضلع ۔۔۔	[illegible]	۔۔۔
مہاشے گوکل چند جی کوہاٹ	[illegible]	مٹھائی فنڈ
ایضاً	[illegible]	اناتھالیہ اجمیر
پنڈت پربھولال جی اجمیر	[illegible]	مٹھائی فنڈ
رائے روشن لال بیرسٹر لاہور	[illegible]	بھکشا فنڈ
مہاشے اندرجیت حیدرآباد	[illegible]	ایک روپیہ فنڈ
مہاشے ورت راج جی ۔ بینگلہ ضلع ہوشیارپور	[illegible]	مستقل فنڈ
مہاشے رگھوراؤ جی ۔ حیدرآباد	[illegible]	”
لالہ وزیر چند جی	[illegible]	بھنڈار فنڈ
والدہ امرناتھ برہمچاری	[illegible]	بھکشا فنڈ
مائی پاربتی جی دھرم پتنی مہاشے سنت سنگھ اوورسیر	[illegible]	مندر فنڈ
بابو سورج پرشاد جی لکھنؤ	[illegible]	”
بابو امراؤ بہادر ”	[illegible]	”
مہاشے داسو درداس جی سنگوئی ضلع جہلم	[illegible]	مستقل فنڈ
لالہ لبھیا رام کپور تھلہ	[illegible]	بھنڈارا
منتری آریہ سماج چکراتہ	[illegible]	ایک روپیہ فنڈ
مہاشے امرچند پھلور	[illegible]	مستقل فنڈ
مہاشے کنہیا لال جی اجمیر	[illegible]	”
مہاشے شیو چرن داس جی ۔۔۔	[illegible]	”
مہاشے کالو جی گھیریاں ضلع ہوشیارپور	[illegible]	مٹھائی فنڈ
مہاشے ہرچند جی ساکن ایضاً	[illegible]	ایضاً
مہاشے ہیرو مل جی ساکن ایضاً	[illegible]	ایضاً
۔۔۔ برہمچاری ۔۔۔	[illegible]	”

معرفت پنڈت سوم دیو جی اپدیشک	[illegible]	گوشالہ مندر
مہاشے ہری سنگھ جی منتری آریہ سماج کوہاٹ	[illegible]	مستقل فنڈ
مہاشے تارا چند جی پیپوزئی جی ضلع جھنگ	[illegible]	ایضاً
ایضاً	[illegible]	ایک روپیہ فنڈ
رائے بہادر کشن سا جی نینی تال	[illegible]	[illegible]
مہاشے درگا سہائے جی نینی تال	[illegible]	[illegible]
منشی رام کھیا ۔۔۔	[illegible]	[illegible]

ریویو

گلزار نونہال یعنی تعلیم اطفال بطرز کنڈرگارٹن مرتبہ لالہ خزان چند چاولہ بی اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع امرتسر قیمت فی جلد ۸ آنہ۔ اس کتاب پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہی ظاہر ہوگا کہ جن والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا شوق ہے۔ اُن کے لئے یہ کتاب ایک مفید راہبر کا کام دے سکتی ہے۔

کنڈرگارٹن سسٹم یعنی مشاہدات قدرتی کے ذریعہ سے بچوں کی تربیت کے بانی فریڈرک فروبل صاحب ایک جرمن سجن تھے۔ بچپن میں ہی خاص ضرورت محسوس ہونے پر انہوں نے اس طریقہ تعلیم کو اپنے خیال میں جمایا۔ اور اپنی ساری عمر میں بڑی سے بڑی دقتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے اس طریقہ کو رواج دیا۔ کتاب زیر ریویو میں موجد کنڈرگارٹن کی سوانح عمری دیگر اس کے چند سبق مع شقوں کے دئے گئے ہیں

مولف نے اس کتاب کی ترتیب میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ اور اسے اس قابل بنا دیا ہے کہ جو والدین اپنے بچوں کو تعلیم دیتے ہوئے اُن کی جسمانی حالت کو درست رکھنا چاہیں وہ اس کے رہبر ہو کر اُن کے دماغوں کو نشوونما دیتے ہوئے اُن کی جسمانی حالت ۔۔۔ کر سکتے ہیں۔ بجائے کتابوں میں ۔۔۔ لڑکوں کو گندی کیبلوں ۔۔۔ دینے کے اگر اُن کے والدین ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ ۔۔۔ ل لڑا سکھا دیں۔ تو بچے عمدہ ہو کر لیکر مدرسوں میں داخل ہو کر بیقدر ۔۔۔ سے محفوظ ہو سکیں۔ اردو سکولوں کے اُستادوں کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ یہ کتاب رفاہ عام سٹیم پریس میں بڑی خوشخط چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ درخواست خریداری مولف کے نام بھیجئے

نیا علم شفا بخشی۔ یا امراض کی وحدانیت کا مسئلہ۔ اس کا ترجمہ مشہور و تجربہ کار منشی سوروپ جی بی اے ایل ایل بی گورنمنٹ پلیڈر متوطن بجنور۔ حصہ اول۔ قیمت فی جلد ۔۔۔ مطبوعہ قیصر ہند پریس جالندھر۔ ۔۔۔ اور چھپائی نہایت اعلیٰ ہے

اس کتاب کو میں انگریزی زبان میں پہلے سے پڑھ چکا ہوں۔ جرمنی کے لوئی کوہنی صاحب بڑے مشہور شخص ہیں۔ انہوں نے اپنے تجربہ سے یہ دریافت کر لیا ہے۔ کہ جملہ امراض کی بنیاد انسانی بناوٹ کے اندر فاسد مادہ کا داخل ہونا ہے۔ اپنے طریقہ علاج پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ اور اس کی تشریح کے لئے اور بھی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں۔ اس کتاب کا مہاشے کرشن سوروپ جی ۔۔۔ زبان

اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم اپنی تمہید میں لکھتے ہیں۔ کہ دس برس ہوئے اس طریقہ علاج کو مختلف قسم کے بیماروں پر آزما کر و نتیجہ اُنہوں نے اس کتاب کے ترجمہ کا حوصلہ کیا ہے۔ مسٹر کوہنی کے علاج کی بنیاد مختلف اقسام کے غسل ہیں جن پر عمل کرنے سے اُن کی رائے میں بیماری بھی باقی نہیں رہتی۔ میں نے اکثر دوستوں سے اس طریقہ علاج کی تعریف سنی ... [illegible] ہے میں مسٹر کوہنی کی ہدایات [illegible] ہوں لیکن کبھی اس طریقہ کو عمل [illegible] کی کوشش نہیں کی۔ [illegible] پسند خاطر بنانے میں کوئی دقیقہ [illegible] کاغذ موٹا نہایت اعلےٰ قسم کا استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب موٹی اور صاف ہے۔ اور چھپائی بھی عمدہ ہے۔ مترجم نے جگہ بہ جگہ اپنی طرف سے نوٹ دیکر مصنف کے مطلب کو واضح کرنے کی کوشش کی اور لفظی ترجمہ کرتے ہوئے بھی مصنف کے مطلب کو خبط نہیں ہونے دیا۔ ناول بینی کی نسبت (جس کا رواج آج کل بڑھتا جاتا ہے۔) ایسی کتابوں کا مطالعہ اُن لوگوں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے۔ جن کو کوئی خاص شغل نہیں ہے۔ اس کتاب کے دوم سوم و چہارم حصہ جات بھی زیر طبع ہیں۔ جن کا حال مترجم سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

(منشی رام)

بیس روپیہ نقد انعام:۔ میرے مستر کا برادر زادہ ۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۴ سے مفقود الخبر ہے۔ جو صاحب اسکو ڈھونڈ کے اور میرے پاس پہونچا دینگے انکو علاوہ کرایہ وغیرہ کے مبلغ عنہ روپیہ انعام دونگی۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ انگریزی ہندی اردو پڑھ لیتا ہے۔ نام گورداس کھتری بیٹا ساکن [illegible] ضلع جالندھر۔ عمر قریباً ۱۵ سال۔ پستہ قد۔ گول چہرہ۔ گندمی رنگ۔ آواز پتلی۔ دفعتاً سر پر کس کر باندھتا ہے۔ [illegible]

گروکل سماچار

زاید کنجوسوں کی جو میں لے ضرورت بیان کی تھی اُس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے۔ چنانچہ مہاشے بنواری لال جی وکیل نا ہن نے بیس روپیہ کو کپ فنڈ میں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ یوں تو دان [illegible] ہیں۔ لیکن جس شردھا سے کہ بعض ہمدرد سمبندھی [illegible] بھیجتے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ پانی پت کے حلقہ اپنا [illegible] جی خلف لالہ درباری لال جی بزاز [illegible] نے [illegible] بتری کی صحت یابی پر [illegible] [illegible] آ [illegible] جن میں یہ بحث پیدا [illegible] ہوئی کس عمر میں [illegible] فر کی معرفت جو پانصد روپیہ واسطے [illegible] گروکل وصول ہوا تھا۔ اُس کے درج کرنے میں غلطی ہو گئی تھی۔ جو خط درج کر کے رقم کر دی گئی تھی۔ پنڈت کالو رام جی نے ایک روپیہ تو ایک روپیہ فنڈ میں دئیے تھے اور پانصد روپیہ واسطے کمرہ کے۔ نیز پانصد روپیہ کے دانی کا نام رلا رام چھپ گیا۔ اُن کا نام اندر رام ہے۔ اب وہی مہاشے اندر رام جی نے یہ سن کر کہ ۵۰۰ روپیہ ایک کمرہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ مجھے لکھ کر بھیجا ہے۔ کہ وہ ۵۰۰ روپیہ کی دوسری قسط گروکل کے جلسہ پر بھیج دیں گے۔ ایسے اُدار شردھالو سجنوں کے سہارے پر ہی گروکل کے چلنے کی اُمید ہے۔

برہمچاریوں کی صحت بدستور اچھی ہے۔ پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ تیسرا ماہی امتحان یکم دسمبر سے ۹ دسمبر تک ہوتا رہا۔ نتیجہ آگے درج کیا جاتا ہے۔ چھٹی جماعت کے لئے ستیارتھ پرکاش کے وہی دس سوال تھے جو کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مقرر کردہ امتحان ستیارتھ پرکاش میں دئے گئے تھے۔

جب وہ امتحان ہونے والا تھا۔ تو چوتھی جماعت کے برہمچاریوں نے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں بھی امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دی جاوے۔ لیکن میں نے انہیں اس لئے اجازت نہیں دی تھی۔ کہ جس طرح پر انہیں پڑھائی کا موقع ہے اور کسی کو نہیں مل سکتا۔ پانچویں جماعت کی ریاضی کا نتیجہ اسلئے کسیقدر خراب نظر آتا ہے۔ کہ گذشتہ چار ماہ سے حساب کی مشق بند کر کے اُس جماعت کے برہمچاریوں نے اُسوقت بھی اُپدیشا دیا ہی پر زور دیا تھا۔ اب ۵۔ دسمبر سے پھر حساب کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ چھٹی جماعت کے برہمچاریوں نے بھی چار ماہ سے حساب کی مشق چھوڑی ہوئی ہے۔

مہاشے لدھا رام جی ٹرینڈ ٹیچر نے موجودہ حالت کو دیکھ کر آنے سے انکار کر دیا ہے۔ پنڈت گنیش اننت دھاریشور جی بھی واپس نہیں آسکیں گے کیونکہ اُن کی مالی حالت اچھی نہیں ہے۔ اور تنخواہ لے کر (خواہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو) وہ گروکل کی سیوا نہیں کرنا چاہتے۔ ایشور کرے کہ وہ جلد واپس ہوں۔ لیکن اس وقت ایک لائق ٹرینڈ استاد کی از حد ضرورت ہے۔ کیا ایک بھی ایسا تیسوی ٹرینڈ گریجویٹ نہ نکلے گا۔ جو اسوقت گروکل کو مدد دینے کے لئے آمادہ ہو۔ اسوقت تین گھنٹے روز مجھے پڑھائی کا کام کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ دیگر کاموں کا بوجھ بھی دبا رہا ہے۔ بابو پرتاپ سنگھ علاوہ سٹور کے کام کے چوتھی جماعت کے ادھشٹاتا ہیں اور اسپر بھی اب دو گھنٹے ریاضی پڑھانے کا کام کرتے ہیں۔ اسطرح سے کام کرنے والوں کی تندرستی بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ کیا پرمیشور پرو خواہش کرنے کے ایک بھی سہایک نہ نکلیگا؟۔ مجھے اسبات کی بھی تروشش نہیں ہونا پڑیگا۔ کیونکہ اندر سے صدا آتی ہے کہ دھرم کاریہ کی پرمیشور [illegible] سرگرمی کرتے ہیں۔

(منشی رام)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نتیجہ امتحان

ششماہی گروکل ہردوار (دکانگڑی)

[illegible]

چھٹی جماعت

نمبر شمار	نام برہمچاری	ویاکرن ...	...	کاویہ ۵۰	جواب مضمون سنسکرت میں ۲۵	حساب ۵۰	ستیارتھ پرکاش ۱۰۰	انگریزی ۵۰	میزان ۴۲۵
۱	... چندر	۸۳	۴۳	۴۲	۱۵	۳۲	۹۳	۴۳	۳۴۲
۱	...	۸۳	۲۵	۳۸	۱۴	۳۴	۸۱	۴۴	۳۱۹
۲	اندر ...	۴۷	۴۵	۳۵	۱۵	۲۷	۷۷	۳۸	۲۸۷

پانچویں جماعت کا پہلا حصہ

نمبر شمار	نام برہمچاری	اشٹادھیائی ...	بھٹی کاویہ ...	ترجمہ ۲۵	حساب ۶۰	ستیارتھ پرکاش ۱۰۰	میزان ۳۳۵
۱	...	۸۹	[illegible]	۲۰	۴۰	۸۱	۲۷۶
۱	وشنو ...	۸۵	۴۴	۱۳	۳۲	۹۱	۲۶۸
۲	برہم دت	۳۳	۳۷	۱۹	۳۹	۶۴	۱۶۹

پانچویں جماعت کا دوسرا حصہ

نمبر شمار	نام برہمچاری	ویاکرن	بھٹی کاویہ ۵۰	ترجمہ ۲۵	حساب ۶۰	ستیارتھ پرکاش ۱۰۰	میزان ۲۸۵
۱	کشن چند	۲۹	۲۰	۳	۵۵	۷۳	۱۹۰

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ ورم برہمچاری کے نمبر

نمبر شمار	نام برہمچاری	دیا کرن	بھٹی کاویہ	ترجمہ ۵۵	حساب ۵۰	ستیارتھ پرکاش ۵۵	میزان ۱۸۵
۲	نجیب دت	۲۷	۱۶	۱۳	۱۰	۵۵	۱۲۲
۳	چندرمنی	۱۹	۱۶	۱۵	۶	۱۷	۱۰۳

نمبر شمار	نام برہمچاری	اپنشد ویاسی اور امرن ۱۰۰	بھٹی کاویہ ۴۰	ناٹک ۵۰	اتہاس ۵۰	حساب ۵۰	میزان ۲۹۰
۱	وشنو متر	۷۳	۳۸	۴۴	۴۵	۵۰	۲۵۰
۲	برہمانند	[illegible]	۳۲	۳۶½	۴۶	۴۹	۲۲۲½
۳	بدھ شیر	[illegible]	[illegible]	۴۰	۳۹	[illegible]	[illegible]
۴	الشوروت	[illegible]	[illegible]	۳۶½	۴۹	۲۵	۲۰۶
۵	وشنو کمار	[illegible]	[illegible]	۳۴	۳۳	[illegible]	۲۰۳
۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۷	۲۶	[illegible]	۱۹۶
۷	ودیاساگر	۶۹	[illegible]	[illegible]	۳۹	[illegible]	۱۹۲
۸	وشنو جیت	۸۴	[illegible]	[illegible]	۴۱	[illegible]	۱۸۳
۹	دیوورت	۵۵	۲۴	۲۵	۴۳	[illegible]	۱۸۲
۱۰	جے دیو دوسرا	۵۱	۲۳	۴۵	۳۶	۲۴	۱۷۹
۱۱	کرشن چندر	۳۶	۱۷	۲۰	۳۸	۱۵	۱۲۶
۱۲	گروورت	۱۸	۱۷	۲۶	[illegible]	۲۴	۱۲۵
۱۳	رشی دیو	۴۲	۱۷	۱۹	۲۵	۲۳	۱۲۹
۱۴	بھیم سین	۳۸	۱۰	۲۰	۳۱	۱۲	۱۲۱
۱۵	سکھدیو	۳۰	۲۲	۲۰	۲۵	۱۸	۱۱۵

سمبندھی ... کہ حلقہ اپنا ... ستارہ سہانے ... یہ ... آہ جن میں یہ بحث پید... ی کس عمر میں ...

نوٹ۔ یہ برہمچاری سمجھدار ہے۔ لیکن اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ بیان کے اچھی طرح نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے کم نمبر پاتا ہے۔ (تعمیہ ادھشٹھاتا)

۱۶	لچھمن	۲۹	۱۲	۲۵	۲۷	۱۵	۱۰۸
۱۷	جیسہ لیوادل	۱۹	۸	۱۴	۳۶	۲۳	۹۰
۱۸	ودیانند	×	×	×	۲۹	۳۰	۵۹

نوٹ: باعث بخار نمبر ۱۸ تین اول مضامین میں امتحان نہ دے سکا

تیسری جماعت کا پہلا حصہ

نمبر شمار	نام برہمچاری	اپنشد ویاسی ہری ادا امرن اور ہتوپدیش ۱۰۰	ترجمہ ۴۰	حساب تقسیم مرکب تک ۵۵	میزان ۱۹۵
۱	ستیہ کام	۹۵	۳۳	۵۵	۱۰۳

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میزان ۱۹۵	حساب تقسیم مرکب ۵۵	ترجمہ ۴۰	اشٹادھیائی سے ہری اُداہرن دو اور بیاکرن ۱۰۰	نام برہمچاری	نمبر شمار
۱۵۲	۲۳	۳۵	۹۴	بدھ دیو	۱
۱۶۷½	۵۱	۴۴	۷۲½	پیران ناتھ	۲
۱۴۴	۴۲	۳۱	۷۱	چندر گپتو	۳
۱۴۲½	۵۰	۲۸	۶۴½	پریہ ورت	۴
۱۲۶½	۵۰½	۲۷	۴۹	بکرام	۵
۱۲۶	۴۴	[illegible]	۵۶	دھرم پال	۶
۸۹	۴۱	[illegible]	۳۴	شوبھیت گپتو	۷
۸۶	۳۰	[illegible]	۴۲	ولبھ راج	۸
۵۹	[illegible]	[illegible]	۲۷	ستیہ کیتو	۹
[illegible]	۲	[illegible]	۱۷	وید پرکاش	۱۰
۵۴	۲۰	[illegible]	۲۵	بھیشم	۱۱
۳۶	۱۵	۷	۱۴	کچھ رسیں	۱۲
					۱۳

تیسری جماعت کا دوسرا حصہ

میزان ۱۵۵	حساب ۵۵	اشٹادھیائی ۱۰۰	نام برہمچاری	نمبر شمار
۱۰۹	۴۴	۶۵	برت پال	۱
۹۵	۳۸	۵۷	ولبھ دت	۲
۸۶	۳۸	۴۸	یگیشور	۳
۷۲	۴۴	۲۸	پھوران دیو	۴
۵۳	۵	۴۸	میدھا تتھی	۵
۴۷	۱۲	۳۵	ستیہ پریہ	۶
۴۳	۷	۳۶	جگت پریہ	۷
۴۰	۵	۳۵	وشنو دت	۸
۴۴	۲۹	۱۵	پرم دت	۹
۳۵	۷	۲۵	یش پال	۱۰
۱۵	×	۱۵	ودیادھر	۱۱

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جماعت دوم

نمبر شمار	نام برہمچاری	اشٹادھیائی ۱۰۰	حساب ۳۰	لکھائی ۲۰	میزان ۱۵۰
۱	سوم کیرتی	۹۸	۳۰	۱۸	۱۴۶
۲	آتما نند	۹۰	۲۷	۱۷	۱۳۴
۳	گیان پرکاش	۸۹	۲۳½	۱۵	۱۲۷½
۴	بھو دیو	۸۳	۲۲½	۱۵	۱۲۰½
۵	امر ناتھ	۹۵	۱۷½	۷	۱۱۹½
۶	دیو برت	۶۸	۲۴½	۱۰	۱۰۲½
۷	کرشن [illegible]	۵[illegible]	۲۸	۱۷	۱۰۰
۸	[illegible]	[illegible]	۲۲½	۱۶	۹۹½
۹	دلیش بندھو	[illegible]	۲۰	۳	۸۹
۱۰	ستشی بھوشن	[illegible]	۲۷	۶	۸۴
۱۱	دیناتک راؤ	۳۰	۳۰	۱۴	۷۴
۱۲	جگناتھ	۴۰	۱۹½	۱۲	۷۱½
۱۳	کرشن کمار	۳۴	۷½	۱۸	۶۰½
۱۴	ودیا ساگر	۴۰	۱۵	۱۴	۶۹
۱۵	شانتی سوروپ	۴۵	۱۰	۲	۵۹
۱۶	بلدیو	۳۰	۲۰	۳	۵۳
۱۷	پاکپہ ولک	۲۵	۱۵	۴	۴۴

جماعت اول حصہ اول

نمبر شمار	نام برہمچاری	ورن اُچارن ۳۵	دیوناگر بالبودھ	اشٹادھیائی ۱۵	لیکھ ۲۰	حساب ۲۰	میزان ۹۵
۱	ارجن دیو	۳۵	۷	۱۵	۱۹	۱۶	۸۹
۲	اوم پرکاش	۲۵	۸	۱۵	۱۸	۲۰	۸۹
۳	جگت ناتھ	۲۵	۸	۱۵	۱۴	۲۰	۸۹
۴	سکھ راج	۱۵	۸	۱۵	۱۴	۲۷	۷۴
۵	دیو دت	۲۲	۷	۱۵	۱۵	۱۵	۶۹
۶	[illegible]	۱۲	۶	۱۹	۱۶	۹	۶۶
۷	[illegible]	۱۵	۳	۱۱	۱۵	۲۰	۶۶
۸	جیون پرکاش	۱۲	۷	۱۵	۱۶	۲۰	۶۰
۹	سوم دت	۲۰	۶	۱۹	۱۴	۱۰	۶۲
۱۰	[illegible]	۵	۷	۱۵	۱۸	۱۸	۶۲
۱۱	[illegible]	۱۰	۷	۱۵	۱۸	۱۴	۶۲
۱۲	وشنو دت	۱۳	۶	۱۵	۱۵	۱۴	۶۱
۱۳	ودیا پتی	۱۵	۷	۱۰	۱۲	۱۵	۵۶
۱۴	روپ دت	۱۵	۶	۱۵	۶	۱۰	۵۳
۱۵	ستیانند	۱۲	۸	۱۵	۶	۱۳	۵۲
۱۶	برہم دت	۶	۵	۱۲	۱۹	۱۰	[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مرتبان مہاشہ دولت رام جی ہمدرد لالہ آریہ پرتی ندھی سبھا بر ماجولالہ تقیر چند جی آدی انیک مہاشیوں کے پُر نور مضامین جن میں کہ ہتکاری کی لیلا کو ہیلی اکاری بوگٹ کیا گیا ہے ہمارے اندراج پرچارک ہمارے پاس آئے پڑے ہیں یدہم ان میں سے کسی کو بھی پرچارک میں جگہ دینے کو طیار نہیں ہیں۔ ہم آریہ بھائیوں سے صاف لفظوں میں یہ نویدن کردینا اچیت سمجھتے ہیں کہ وہ ٹرانی جھگڑے کے متعلق کوئی مضمون پرچارک میں بھیجنے کی تکلیف نہ اوٹھاویں اخبار و نہیں اس قسم کے مضامین بھیجنے کا شوق ہو تو بہتر ہوگا کہ وہ اپنے وچاروں کو قلمبند کر کے شریمان منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں روانہ کر دیا کریں ایسا کرنے سے شاید کوئی اتم پھل نکل آوے۔ اگرچہ آشا بہت کم ہے کیونکہ جھگڑوں کو جاننے والے بہت سے سجن اس مرض سے پاک نہیں ہیں جیسے کہ معلوم ہوا کرتے ہیں چند مضمون بہ بھائی بھائی صاحبان آریہ پرتی ندھی سبھا کی جڑ اور نیں تل دینے میں جتن مصروف ہیں۔ ایڈیٹر

گرنتھ صاحب کی تعلیم

نمبر ۳

ایشور اوتار

(رام)

اس میں شک نہیں کہ رام ایک ایسا شبد ہے۔ جس کے ارتھ سنسکرت کے قاعدہ کے بموجب سرو ویاپک پرمیشور کے بھی ہیں۔ اور اس لفظ سے راجہ دشرتھ کے پتر اور سیتا کے پتی اور رگھوکل میں

اُتپن ہوا رام بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک منش جو کہ ایشور اوتار کا بالکل قایل نہیں یدی وہ اپنے مُکھ سے رام شبد کہے۔ تو بلا شبہ اُس کا مطلب صاف طور پر یہی ہو سکتا ہے۔ کہ رام کا شبد کہنے سے اس کی مراد اُس سرو ویاپک پرمیشور سے ہے لیکن یہ حق اُس آدمی کو حاصل نہیں جو کہ ایشور اوتار کا قایل ہو۔ اور نہ صرف یہی بلکہ راجہ رامچندر کو ہی پرمیشور مانتا ہو۔

گرنتھ صاحب کے مطالعہ سے [illegible] سکتا ہے۔ کہ اس میں راجہ رام کو [illegible] مانا ہے۔ چنانچہ ان شبدوں [illegible] ہدیہ ناظرین کرتا ہوں [illegible] پتہ لگ جاوے۔ [illegible]

گرنتھ صاحب کی تعلیم جس [illegible] کہ نرسنگھ اوتار کا ورنن ہے۔ راگ بھیرو محلہ ۳ شبد ۲۰ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ وہاں صاف طور پر

"پرہلاد کارن رگھوبر دھارا"

یہ شبد لکھے ہیں۔ جس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ پرہلاد کارکھشک رگھوپتی ارتھات رگھوکل میں اُتپن ہوا رامچندر روپ پرمیشور ہے اس کو کہتے ہوئے اس سے آگے اس شبد میں ہے کہ "نہکب رام نام نستارے"

ارتھات رام نام ہی سے نستارا ہو سکتا ہے اور وہ رام کون ہے؟ وہی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی رگھوکل میں اُتپن ہوا راجہ دشرتھ کا پتر

اور علاوہ ازیں ذیل کے شبد کا بھی نرسنگھ اوتار میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

ہری جگ جگ بھگت اپایا
پیج رکھدا آیا رام راجے
ہرناکس دشٹ ہری ماریا
پرہلاد تاریا

یہ شبد چوتھے گرو رامداس صاحب کا

قول ہے۔ جس میں انہوں نے صاف طور پر مانا ہے۔ کہ ہر ایک سمے میں رام راجہ پرمیشور بھگتوں کو اُتپن کر کے عزت رکھتا آیا ہے۔ اس رام راجہ پرمیشور نے ہرناکس کو مار کر پرہلاد کی رکھشا کی۔ یہاں اس شبد میں رام سرو ویاپک پرمیشور سے مراد نہیں۔ بلکہ راجہ رام سے ہے جو کہ دشرتھ کا پتر سیتا کا پتی اور لکشمن کا بھائی تھا۔ علاوہ ازیں بھگت نامدیو صاحب [illegible] صاحب راگ رام کلی بانی نامدیو [illegible] میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

[illegible] راجہ رامچندر پرلو سے [illegible] (رام) [illegible] نامدیو راجہ دشرتھ [illegible]

جو پرمیشور ہیں۔ اُس کے نام کو جپ کر امرت رس پیو۔

اس پرکار کبیر بھگت گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔

"ببھیکھن رگھوپتی راجیہ"

یعنی افسوس کہ راجہ رامچندر جو رگھوپتی ہیں ان کا نام سمرن نہیں کیا۔ ارتھات ان کی بھگتی نہیں کی۔ اب اس کے متعلق جو کچھ خیالات گوبند سنگھ صاحب کے ہیں۔ وہ ذیل کے شبدوں سے صاف ظاہر ہو جاویں گے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

شبد

دوہرا

یہ گتھا جگ جانت ان سب کوئی جاگرت نیت
کہت بس رگھوبر کیا سکل ہی پرمی سمیت

چوپائی

جو یہ کتھا سنے اور گاوے
دکھ پاپ تنے نکٹ نہ آوے

. . . .

. . . .

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(ذکر گرنتھ صاحب بادشاہی دس رام اوتار)

گوبند سنگھ رگھوبر رامچندر کی اتنی تعریف کرتے ہیں۔ کہ رام کتھا سب کو نتیہ ہی کہنی چاہیئے۔ اور یہ کتھا جُگ جُگ میں اٹل ہے۔ بلکہ یہاں تک اس کتھا کی تعریف ہے۔ کہ جو کوئی اس کتھا کو سُنے اور گاوے۔ دُکھ اور پاپ اس کے قریب نہیں آ سکتا۔ دس [illegible] شے میں گوبند سنگھ صاحب [illegible] پیش کرتا ہوں۔

[illegible]

بہت کال بیتت بھئے جبے
اُس رِشن پرگٹ بھئے تبے

. . . .

او تار وشنو رگھو نائتھ ہرنگ
چرراج گرو سنگھ سوار و ونگ

. . . .

دوسم گرنتھ صاحب رام اوتار (صفحہ ایک) تات پریہ اس شبد کا یہ ہے۔ کہ جب دُشٹ لوگ بہلے پُرشوں کو بہت تنگ کرنے لگے۔ تب پرمیشور نے رامچندر کا اوتار دھارن کیا۔ دُشٹوں کا سنگھار کیا۔ اور پرجا کا سُکھ پوروک پالن کیا۔ مذکورہ بالا شبدوں کے علاوہ اور بھی بہت سے شبد گرنتھ صاحب کے اندر اس وشے میں پائے جاتے ہیں۔

شبد

دیو اپاہن تار یا سے
رام کہت جن اکیسے نہ ترے (رہاؤ)
تاری لے گنگا بن روپ گبجاں ھیا دھ اجامل تاریا لے۔
چرن دو دھک جن تیو گمت بھئے چول جل جن رام کہے۔

واد گرنتھ صاحب بانی گوڑی نام دیو جی (بھگت نام دیو اس شبد میں کہتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے لنکا پر پانی پر پتھروں کو پانی پر تیرا دیا تھا۔ جو لوگ رام کا نام لیتے ہیں۔ وہ کیسے اس سنسار ساگر سے پار نہیں ہوں گے اور تماشہ اس شبد پر سے ہوں گے۔ اس رام چندر کا نام لینے سے گنگا پار ہو گئی۔ اور اجامل پاپی [illegible] ہو گئی۔ بھگت صاحب کہتے ہیں [illegible] سمبندھی [illegible] رام کا نام لیتا ہے۔ پھر [illegible] کہ حلقاً اپنا [illegible] پھر [illegible] لے۔ گنگا اور اجامل کہتا [illegible] [illegible] سہائے تلشی [illegible] راجہ رامچندر کے ساتھ سمبند [illegible] [illegible] ب شری [illegible] لوگ رامچندر جی کو [illegible] جن میں یہ بحث پید[illegible] [illegible] بیتے تھے۔ بس انتا کی کس عمر میں [illegible] [illegible] کہا [illegible] ہے۔

راقم
سوشنا تھ آریہ از گرد کل بھوٹی

کاشی آریہ سماج کو مضبوط بناؤ

پیارے آتری گن! کاشی وہ نگر ہے۔ جو سنسکرت ودیا کی پراپتی کے لیے خصوصیت رکھتا ہے۔ اور اسلئے ہر جگہ کے پُرش اسی نگر میں ودیا دھین کے لیے آیا کرتے ہیں۔ پرنتو اوروں کو چھوڑ کر آریہ ودیارتھیوں کو جو کشٹ یہاں اُٹھانا پڑتا ہے۔ وہ پرچارک کے ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کاشی کے منتری اور دیگر مہاشیوں کی طرف سے اکثر اپیلیں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن اب تک بجز چند بیدرد پُرشوں کے اور کسی نے ادھر طرف دھیان

نہیں دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ ودیارتھیوں کو ودیا دھین کے سمے کاشی میں دو باتوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اول صرف خوراک وغیرہ۔ دوم مکان سکونت۔ سوال کے لیے بدقسمتی سے دونوں کا ابھاو ہے۔ صرف خور و نوش کو جانے دیجئے۔ یہاں [illegible] کا اپنا مندر نہیں ہے۔ پھر ودیارتھیوں کے کسی قسم کے آرام کے انتظام کا خیال کرنا خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

دوسرا اکثر پرچارک میں کاشی کے متعلق [illegible] پڑھتے رہا ہوں۔ حال میں ایک سرکاری کام کے لیے کونے سے چل کر بہار بنگال کی طرف جا رہا ہوں۔ [illegible] دو تین یوم یہاں ٹھہرا۔ اور سماج مندر تلاش کیا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک چھوٹی بہت ہی کوٹھری چپراسی کے رہنے کے لیے ہے۔ باقی صاف میدان پڑا ہوا ہے۔ اسی میں آریہ بھائی جلسے وغیرہ معمولی کر لیا کرتے ہیں۔ [illegible] ہے پھر سے ول پر [illegible] مندر پیدا کیوں [illegible] میں نے پہر شیتی سوامی دیانند جیسے جیوں [illegible] ہیں کاشی میں سات اثر جب حملہ کرنے کا ذکر [illegible] تھا۔ جہاں آریہ سماج کے بانی رشی نے کیا مقام سمجھ کر اسقدر کام کیا تھا۔ وہاں ہماری سرد مہری نے یہ کیا کہ معمولی دیہاتی کی طرح سماج مندر بھی نہ بنایا۔ ضرورت تو یہ تھی کہ سب سے پہلے اور نہایت مضبوط پرچار کا قلعہ کاشی میں طیار ہوتا۔ اسی کو اپدیشکوں کی طیاری اور تعلیم کا مرکز قرار دیا جاتا۔ لیکن برعکس اس کے ڈاڑھی چاول کی کھچڑی جدی جدی پکائی جانے لگی۔ جبکہ نتیجہ سامنے موجود ہے۔ کہ مندر بہت نہ ضرورت کے موافق پرچار ہوا۔ اور نہ ہی ودیارتھیوں کے پٹھن پاٹھن کے لیے کوئی انتظام ہوا ہے۔ جیسے جیسے ضرورت

[illegible] طیار ہوتے ۔
... کوشش ہیتی آریہ پرتی ندہی سبھا
... ہے ۔ کہ ایک ودیارتھی کو ششیا پانچ روپیہ
... ماہوار اس شرط پر دیا جاتا ہے ۔ کہ وہ تعلیم سے
فارغ ہوکر راجپوتانہ میں اُپدیشک کا کام کریں
... میں نے چند آریہ پرشوں سے اُن کا
... دریافت کیا ۔ تو سب نے لاعلمی بیان کی ۔
... ایک نظیر ہے ۔ اسی طرح کاشی میں صدہا
ودیارتھی گپت طور پر اپنی آتما کا خون کر کے
... ہوئے ہیں ۔ اور جس طرح بنتا ہے ۔
... ودیا پڑھ رہے ہیں ۔ اور اس سب کشٹ
کا پہلا کارن مکان کا نہ ہونا ہے ۔
اگر آریہ ودیارتھیوں کے لئے ایک جگہ رہائش
کے لئے ہوتا تو خیال کیجئے ۔ کہ کسقدر آپس
میں ایک دوسرے سے پریم واقفیت خیالات
کا فائدہ اور پرسپر سہائتا کرنے کا موقع
... اور ویدک دھرم کا پرچار بھی ہوتا ۔
ان کمیوں کا باعث اگر کارکنان آریہ سماج کاشی
کو ٹھہرایا جاوے تو درست نہ ہوگا ۔ کیونکہ یہاں
کے شریمان پردھان اور منتری اور دیگر
ارکان جہاں تک ان کی طاقت میں ہے ۔
بہت اُدیوگ کر رہے ہیں ۔ اور معلوم ہوا کہ
قریب ایک ہزار روپیہ کے چندہ بھی ہو چکا ہے
لیکن سوال یہ ہے ۔ کہ کیا کاشی جیسے نگر میں اس
قدر روپیہ کافی ہو سکتا ہے ۔ جہاں سے کہیں
بڑے بڑے کام کرنے ہیں ۔ اگر کوئی معمولی
جگہ ہوتی تو اسی قدر روپیہ سے کام نکل جاتا
اور باہر سے امداد کی ضرورت نہ پڑتی ۔ لیکن
یہ جگہ وچتر ہے ۔ یہ ودیا کا کیندر ہے ۔ مخالفت
بھی کم نہیں ۔ ایسی حالت میں ہم سب کا فرض
ہے کہ مدد دیکر یہاں وہ عالیشان عمارت
تیار کرادیں ۔ جس سے پورے طور پر دھرم
کا پرچار ہو ۔ اور ودیارتھیوں کو کشٹ دور ...

کہ وہ اطمینان کے ساتھ ودیا دھین کر سکیں ۔
آج کل اُپدیشکوں کی جس قدر ضرورت ہے
وہ آریہ پبلک سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ اول
تو اُپدیشک ملتے نہیں ۔ اگر ملتے ہیں ۔ تو ادھ
کچرے اور بناوٹی ۔ جس سے بجائے فایدہ
کے نقصان ہوتا ہے ۔ اور پھر بھی اُپدیشک
پیدا کرنے کا کوئی مکمل انتظام نہیں ۔
بعض بھائی کہیں گے ۔ کہ ہر ایک ... پرتی ندہی
نے قریباً اُپدیشک کلاس کھولی ...
کھولنے کا فکر کر رہی ہیں ۔ پھر ... الیسا کہنا
کیوں ہانک دی ۔ اس کا اُتّر ... یہ ہے ... چند ...
... ہوس ... لیے
اُپدیشک پاٹھ شالا کھ[illegible]
فائدہ حاصل نہیں ہوا ۔ جس [illegible] ہی
گوجرانوالہ اُپدیشک پاٹھ شالا کے چند ودیارتھیوں
کے نام شمار کئے جا سکتے ہیں ۔ باقی بمنزلہ صفر
کے ہیں ۔ کچھ کام گروکل سکندرآباد نے
بھی کیا ہے ۔ لیکن اُن سے کیا ہماری ضرورت
کا چہارم حصہ بھی رفع ہوا ؟ ۔ ہرگز نہیں ۔
پس ہمارا فرض ہے ۔ کہ ہم ایک مکمل انتظام
کریں جس سے ہر سال ہمکو کافی تعداد اچھے
اُپدیشکوں کی مل سکے ۔ اور یہ کام بہت کم
صرفہ میں کاشی میں ہو سکتا ہے ۔ دوسری جگہ
نہیں ۔ اول تو ودیارتھیوں کے صرف کھانے
پینے اور مکان کے کرایہ کا صرفہ ہے ۔ ودیا پڑھائی
کا کوئی صرفہ یہاں نہیں پڑتا ۔ لیکن اگر ایسا
بھی ہو تو بھی جو پنڈت مہاشے کہ یہاں سے
باہر سو سوا سو روپیہ پر مشکل جانے پر رضامند
ہوں گے ۔ وہ یہاں ۲۵ پچیس پر بخوشی کام
کرنے پر طیار ہوں گے ۔ اس صورت میں اگر کل
پرتی ندہی سبھاؤں کی اُپدیشک پاٹھ شالائیں
توڑ کر سب کی ایک مشترکہ جنرل اُپدیشک
پاٹھ شالا کاشی میں کھولی جاوے ۔ اور اُن
سب ودیارتھیوں کی نگرانی اور سدھانت ...

کو سمجھانے اور لیکچر کی طرز سمجھانے کے
لئے ایک دو یوگیہ آریہ پنڈت یہاں رکھے
جاویں ۔ تو میری سمجھ سمتی میں ہر سال معقول
تعداد اُپدیشکوں کی طیار ہو کر نکلا کریگی
اور ان پاٹھ شالاؤں کے ٹوٹنے سے جو
اُدھیاپک وغیرہ کی تنخواہ سے بچت ہو وہ
ودیارتھیوں کی تنخواہ میں خرچ کیا جاوے
... کہ اس سے بہت لابھ ہوگا ۔
... امید ہے کہ ہمارے معزز آریہ
... غور کریں گے ۔ اگر پرتی ندہی
... انتظام بہت جلد
... ہو سکتا ہے ۔ اور یہ فرض ... کا
کا ہی ہے ۔ کیونکہ وہ آریوں کی قائمقام
ہیں ۔ کاشی میں صدہا ودیارتھی ورڈھ
آریہ گپت موجود ہیں ۔ جن کو تھوڑی سہائتا
دینے پر کام شروع کیا جا سکتا ہے ۔ اور وہ
چند روز میں اچھے اُپدیشک بن سکتے ہیں
راقم

آریوں کا داس
جیدا رام منیجر گوشالہ سبھا سد آریہ سماج کوٹہ
راجپوتانہ

اس کے لئے کنیائیں بھی تیار ہی ملیں گے

یہ سوال کئی دفعہ پبلک کے سامنے آ
چکا ہے ۔ کہ جیسا لڑکوں کے لئے گروکل
کھولا گیا ہے ۔ ویسا ہی گروکل کنیاؤں
کے لئے بھی جلد کھلنا چاہئے ۔ کیونکہ گروکل
سے نکلے ہوئے برہمچاریوں کے لئے ویدی
اچھی کنیائیں ... [illegible] ... ہم ... کہ گریست ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشرم کسی پرکار سے سکھدائی نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں گروکل کا بہت پریشرم ویرتھ چلا جاویگا۔ بلکہ کئی صورتوں میں نشٹ ہو جاویگا۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ گروکل کے پریشرم کو سپھل کرنے کا ایک ماتر سادھن کنیاؤں کا گروکل ہے پرنتو اس سے پہلے کہ ہم کنیاؤں کے لئے گروکل کھولنے کا یتن کریں۔ [illegible] ہے کہ پہلے یہ وچار کرلیں [illegible] اس کے لئے کافی سا [illegible] لڑکوں اور لڑکیوں [illegible] سے کی۔ [illegible] رہتا ہے۔ [illegible] ہماری [illegible] سبھا سوسائیٹیاں کل کریڈ ولیجیشن پاس کرتیں اور لڑکوں کے گروکل کی طرح جھٹ پٹ کنیاؤں کا گروکل کھول بھی دیں۔ بلا شبہ لڑکوں کے گروکل کے واسطے بھی کئی قسم کی ضرورتیں پوری کرنی پڑتی ہیں۔ اور بہت سی ذمہ واریاں ہیں۔ لیکن وہ سب کبھی نہ کبھی کسی صورت میں تکمیل کو پہنچ سکتی ہیں۔ کیونکہ اس کے اندر کام کرنے والے پرش ہیں۔ لیکن کنیاؤں کیلئے پہلے تو استریوں کی ضرورت۔ کنیاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں کی اوشیکتا۔ ان کے لئے پردہ دار مکان چاہئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ خیر مکانات کی بابت تو چنداں جھگڑا نہیں۔ یہ تو روپیہ کا سوال ہے۔ جو کہ جھٹ پٹ اس مشکل کو حل کرسکتا ہے۔ لیکن بڑا بھاری اور مشکل سوال تو یہ ہے کہ ان کے انتظام کرنے کے لئے استریاں کہاں سے آئیں گی۔ یدی ان میں پرشوں کا دخل رہا۔ تو اس کا نام گروکل رکھنا گیا بیتے ۔۔ اس صورت میں تو کنیا مہا ودیالے جالندھر اپنا کام کر رہا ہے۔ باقی رہا تعلیم اور انتظام کے متعلق اختلاف رائے۔ تو یہ بڑی بات نہیں۔ ودیالے کا سب انتظام کسی خاص آدمی کے سپرد نہیں۔ بلکہ سب کچھ باقاعدہ اور باضابطہ سبھا کے آدھین ہے۔ اس میں اکثرت رائے یا اتفاق سے ہر ایک بات کا نشچے ہو سکتا ہے۔

میرے بہت سے دوستوں کا یہ خیال ہے کہ کنیا مہا ودیالے کو ہی گروکل بنا دیا جاوے اور اس کے طریقہ تعلیم میں ضرورت کے موافق خاص خاص تبدیلیاں کر دی جاویں۔ نسندیہہ یہ [illegible] کی بات نہیں۔ اگر کنیا مہا ودیالے کی کمیٹی سمبندھی [illegible] باتوں پر وچار کر کے کسی خاص فیصلہ کہ حلفاً اپنا [illegible] ہوے۔ تو یہ خیال پورا ہو سکتا ہے سالانہ [illegible] شہری [illegible] بھی وہی کی وہی بنی رہتی ہیں [illegible] جن میں یہ بحث [illegible] سبھا نے فیصلہ کر کے مکان کو شہر سے باہر کر لیا۔ اور پاٹھ ودھی میں بھی تبدیلی کر لی۔ لیکن منتظم اور ادھیاپکاؤں کا سوال پھر بھی ویسا ہی بنا رہا۔ ہمارے پاس ہر گیہ استریاں اول تو ہے ہی نہیں۔ اور یدی ہیں بھی تو ضرورت سے بہت ہی کم۔ جو کہ کنیاؤں کا بھلی پرکار پربندھ کر سکیں۔ اور اشٹادھیائی اتہاس گنت پدارتھ ودیا آدی پڑھانے والی استریوں کی بابت کہنا ہی کیا ہے میرا خیال ہے کہ اس قسم کی ادھیاپکائیں بالکل نایاب ہیں۔ جب ہماری ایسی دشا ہے۔ تو پھر کنیاؤں کا گروکل کہاں؟۔ لیکن چونکہ یہ خیال شاستر سے وِرُدھ نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے شاستر بڑے زور سے اس کی تاکید کرتا ہے۔ اس لئے اس کا کھلنا نہایت ضروری ہے۔ بس اگر سچ مچ اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہو۔ اور یدی آپ کے سامنے فی الواقع یہ سوال پیش ہے۔ کہ گروکل کے برہمچاریوں کے لئے ستاگن کرم سوبھاؤ والی کنیائیں کہاں سے آویں گی۔ اور یدی گرہست آشرم کے گورو کو سچے دل سے محسوس کرتے ہو۔ اور یدی یہ سوال بڑے زور سے آپ کے [illegible] میں پیدا ہو رہا ہے۔ تو سب کا فرض ہے [illegible] آج ہی اس کی تیاری شروع کر دیں [illegible] اپنا خیال ہے۔ کہ ہم نے اس وقت تک اس کی تیاری بھی شروع نہیں کی۔ اگر آج سے [illegible] سوال کو حل کرنے کی تیاریاں کی جاویں تو کئی برس محض تیاری میں لگیں گے [illegible] کے بعد ہم اس پوتر انسٹی ٹیوشن کی بنیاد [illegible] لو گیہ ہو سکیں گے۔ ورنہ نہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی تیاری کون کرے اور کہاں کرے۔ سو یہ کسی اکیلے آدمی کا [illegible] نہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اسی قسم کے خیالات کی دھن میں فیروز پور آریہ سبھاسدوں نے کوشش کی۔ لیکن باقاعدہ کام نہ ہونے کی وجہ سے کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ ہمارے وسائل اس قدر نہیں ہیں کہ ہم میں سے اکیلا اکیلا آریہ سبھاسد اس اہم کام کو اپنے ذمہ لے۔ یا ضرورت کے موافق دھن خرچ کر سکے۔ یہ کام سبھا سوسائیٹیوں کے [illegible] ان کو یدی وہ چاہیں تو سرانجام دے سکتی ہیں۔ جہاں تک مجھے مختلف مقامات میں آریہ سبھاسدوں سے بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس سے مجھے یقین ہے۔ کہ بہت سے آریہ سبھاسد اس وقت ایسے موجود ہیں جو کہ کنیاؤں کے گروکل کی ضرورت [illegible] موافق اپنی کنیاؤں کو داخل کرانے کے [illegible] طیار رہیں۔ اور ان کنیاؤں کو وہ اپنے گھر [illegible] بھی علی ضروریات کو نظر انداز نہیں کرنا [illegible] اور ایسی استریاں بھی مل سکتی ہیں۔ [illegible] یدی ان کو سکھایا جاوے۔ تو [illegible] متعلق خاص شکشا کا [illegible] پربندھ [illegible] کو سنبھالنے کے لئے تیار ہو سکتی ہیں۔ [illegible] کوئی خاص انتظام ہو۔ جس کے لئے [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ودیالے جلندھر کے اور کوئی جگہہ
...سکتی۔ اس بات کو مدنظر رکھہ کر یدی
...کے کارکن ودیالے کے
...ودیالے جلندھر
...کوئی ایسا انتظام کر دیں جس سے کہ یہہ
...ہو سکے۔ تو علاوہ اس بڑے بھاری
...کے لئے راستہ صاف ہونے کے ودیالے
...طرف پبلک کی ہمدردی اور بھی زیادہ
...کھنچ سکتی ہے۔ موجودہ صورت میں
...ہی۔ گنت۔ پدارتھہ ودیا آدی
...ادمی ہی سکھلا سکیں گے۔ لیکن چونکہ
...پہلے ہی آدمی پڑھالے ہیں۔ ان مضامین
...بھی بدی ادھیاپکوں کا انتظام کر لیا
...۔ تو موجودہ صورت سے زیادہ قابل
...نہیں ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں
...شاستر کے سدھانت کے برخلاف ہے
...وں کو آدمی پڑھا دیں۔ لیکن کیا کیا
...جاتا ہے؟
...آگیا تو ساودھان سے کے لئے
...ہے۔ اور یہ آپت کال ہے۔ ودیا تیر
...تو ہے نہیں۔ بہر صورت آدمیوں
...پڑیگی۔ جو کہ اس انتظام کے بنا کبھی
...نہیں آسکتی۔ آج پڑھا و چاہے دس برس
...بہر صورت پہلے پہل ستریوں کو آدمیوں
...دلانی پڑیگی۔ جب یہ صورت ہے تو
...گنوانا دیر تھہ ہے۔ اور جب تک یہ نہیں
...اس وقت تک کنیاؤں کا گروکل کھلنا
...ممکن ہوگا۔ اسلئے میں کنیا مہاودیالے
...سبھا کی توجہ بڑے زور سے دلاتا ہوں۔
...اس نے بہتری شکشا کا بیڑا اٹھایا
...اور اس کا مضمون خاص یہی ہے۔
...کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف دھیان
...سبھا ... کر تو یہ لوپالن
...تو ... آریہ پرتی ندھی سبھا اور

ضرور دھیان دے ... بصورت دیگر صرف
لڑکوں کے لئے گروکل قایم کر کے اس کا وہ
مطلب پورا نہیں ہوگا۔ جسکے لئے کہ لڑکوں کا
گروکل کھولا گیا ہے۔

راقم
سوسناتھہ آریہ از گروکل بھومی

آریہ سماجک خبریں

جلندھر شہر آریہ ... سالانہ جلسہ تاریخ ۲۴۔ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ نگر کیرتن کا جلوس ۲۴ کی دوپہر کو سماج مندر سے روانہ ہوگا۔ مفصل کی بھجن منڈلیوں کو ۲۴ کی صبح تک ضرور جلندھر پہونچ جانا چاہئے۔ لایق و مشہور و یاکھیان داتاؤں کو اتسو پر پدھارنے کا

نمشترن دیا گیا ہے۔

(۲) امسال طاعون کا شہر میں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اسلئے امید ہے کہ بیرونجات کے آریہ بھائی اسی اتساہ اور پریم کے ساتھہ اس اتسو میں شریک ہوں گے۔ جیسے کہ وہ پہلے ہوا کرتے تھے۔ ضلع جلندھر کے آریہ بھائیوں سے خاص طور پر نویدن ... ور ورشن دیں۔ اس موقع ... ک دھرم پرچار کے متعلق ... بندھ کرنے کی سخت ... اور کنیا ... ور سبھاسدوں کو اس موقع پر دھن سے خاص امداد دینی چاہئے۔ ضلع جلندھر کے آریہ بھائیوں کی وشیش سہایت کا مستحق دوابہ ہائی سکول بھی ہے۔ ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ جلندھر سماج اپنے اتسو کی کامیابی میں غیر معمولی ادیوگ اور خوشی سے کام لیکر آریہ پبلک کے دلوں سے اس خیال کو دور کر دیں۔ کہ جلندھر تو اسی آریہ بھائیوں میں پہلے کا سا دھرم پریم اور جوش نہیں رہا۔

بوڑھانہ آریہ سماج کے اپ منتری مہاشے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے آریہ سماج کے اپ پردھان چودھری گوپال سہائے صاحب نے سماج ہذا کی امداد کرنا سویکار کیا ہے۔ اسلئے اب امید ہے کہ سماج ہذا کو انتی ہوگی۔ اپ پردھان صاحب کی پریرنا سے چودھری گیاسی رام صاحب نے اپنے پتا کے دیہانت پر ۵ روپیہ ہماری سماج کے پاٹھشالہ کو دان دئے۔ سماج ہذا ہر دو صاحبان کا از حد مشکور ہے۔ اور آشا ہے کہ ہر دو چودھری صاحبان کا ہت دھرم کاریہ میں ایسا ہی رہیگا۔ تو آریہ

سماج بڈھانہ کو غیر معمولی ترقی نصیب ہوگی

بیرون دیہالی قصبہ بڈھانہ آریہ سماج منعقد ہوا جس میں
چوہان مہاشے کیول رام ودیارتھی ہلاہر نواسی
نے سوامی جی کے جیون چرتر پر لیکچر دیا۔

مختلف صاحب نے ایک روپیہ چندہ مشن فنڈ
کے لئے دیا۔ چرتی مذہبی لاہور کو روانہ کر دیا گیا
چونکہ یہ سماج کمزور ہے اور ابھی باقاعدہ قائم
نہیں ہوا ہے۔ اسلئے کسی لائق اپدیشک مستقل
[illegible] جی وغیرہ کی [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
ماہ ۵ نومبر کو [illegible] سماج سے کی۔
[illegible]
[illegible] اولیں کی چھوٹی بجرد
[illegible] نے شروتا ؤں پر اثر اچھا خوب بنا
بیس روپیہ دان یتیموں کے لئے ملا۔

(۲) منشی بیدلو سہائے ساکن گنگوہ نائب مدرس
مدرسہ رڑکی عین عالم شباب میں ۲۲ اکتوبر
کو مرض طاعون کی بھینٹ ہوئے۔ قریباً دو ماہ
کی کنیا اور دو ہوا گواتی دکھ میں چھوڑ گئے۔
جسکو اپنے ورثہ آریہ سماجی کا اتی شوک ہے
پرماتما ان کے پس ماندگان کو شانتی پردان کریں

آریہ سماج امروہہ ضلع مراد آباد کا دوسرا
سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۱ کو
بڑے سمارو کے ساتھ آنند پورک سماپت ہوا
حاضری تینوں روز ۵۰۰ نشیطوں کی ہوتی رہی
پنڈت مراری لال جی شرما۔ سوامی نتیانند جی
ناتھ بہارت سیوک۔ سوامی سچدانند جی۔
پنڈت مصری رام جی اُپدیشک۔ مہاشے چودہری
جیون چند جی آنریری اپدیشک اور تین
بھجن منڈلیاں پدہاری تھیں۔ باہر سے آئے
ہوئے مہاشے پچاس کے قریب تھے۔ تین روز
تک مختلف مضامین پر بڑے منوہر ویاکھیان
ہوئے۔ آریہ سماج کے جلسے کا تو بہا و امروہہ
کی ہندو مسلمان پبلک پر بہت ہی زیادہ پڑا

مبلغ لّٰلٰلہ روپیہ اُپدیشک اور للہ روپیہ کا وعدہ
گرو کل یا پتہ پروٹیکشن کے لئے اور للعہ روپیہ
وقت جلسہ اور قریباً صہ روپیہ بعد جلسہ کے
دانشمند اتھ آنا اجمیر کے واسطے بھجن منڈلی
اکٹ انعام آئے کو اور تین روپیہ ویدپرچار فنڈ
کو اور مبلغ للعہ گروکل سکندرآباد کو روانہ ہوا
اور گو امروہہ میں کوئی استری سماج نہیں ہے۔
لیکن سماج کی ہمتی سے مائی گنگا دیوی جی
دھرم پتنی ماسٹر ہانسراج جی کے دوارا
سمبندھی [illegible] سے بلا لیا گیا۔ اور جس سے تواریخ مذکور
کہ حلقاً اپنا [illegible] نے پتی ورت دھرم اور ستیہ دھرم
مال [illegible] وغیرہ کے وشئے پر دالش
[illegible] ان میں یہ بحث پر بہت پریشرم اور محنت کے
ساتھ اپدیش دیا۔ اور اسکا وہاں بھی بہت
اچھی طرح استریوں کا کیا۔ اسکے علاوہ پنڈت
مہاشے جی ادہیاپک پاٹھشالہ آریہ سماج امروہہ
و ماسٹر رام سروپ سنگھ جی سبھاسد آریہ سماج
امروہہ کی دھرم پتنیوں نے بھی استریوں کے
اپدیش میں بہت سہائتا ماسٹر جی موصوف کی
دھرم پتنی کے ویاکھیان میں ہوئی۔ اور استریوں
پر بہت اچھا اثر ہوا۔ استریوں کی حاضری ایک
ایک سو تینوں روز ہوئی۔

ظفروالہ ضلع سیالکوٹ سے مہاشے مہرچند
جی لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ظفروال کا نام ونشان
عرصہ سے اُڑ چکا ہوا تھا۔ مگر اب پرمیشور کی
کرپا سے پھر یہاں پر سماج ستھاپت ہوا ہے
اور عہدہ داران ذیل منتخب ہوئے ہیں۔
لالہ خوشی رام جی پردھان۔ لالہ مہرچند جی منتری
لالہ بیلی رام جی اوپ منتری۔ لالہ ملکھی رام جی خزانچی
پستکادھیکش۔ لالہ بدری لال جی پستکادھیکش
لالہ رام جی ممبر انترنگ سبھا۔ باقی بیس
صاحبان ممبران ہیں۔

ہروال آریہ سماج کا انتخاب برائے سال
آئندہ حسب ذیل ہوا۔ بابو ہتھو رام جی
پردھان۔ تارا سنگھ جی اُپ پردھان۔ بابو
منتری۔ مہاشے آتما سنگھ اُپ منتری۔ بابو
حکم چند جی خزانچی۔ سردار شیر سنگھ جی
پستکادھیکش۔ منشی شیر رام جی
نند رام و بابو دیوان چند صاحب اور
بابو ہربنس لال صاحب اور دیگر ممبران انترنگ
سبھا نیت ہوئے۔ جملہ خط وکتابت
ہرج لال منتری کے نام سے ہونی چاہئے۔

فیروزپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۲۹ و ۳۰ - اکتوبر کو بڑی رونق دکامیابی
کے ساتھ سماپت ہوا۔ سماج مندر جو بابو گوال
لال صاحب ایم - اے خلف الرشید رائے
بہادر گنگو مل صاحب مرحوم کا عطیہ ہے۔ دو
منتروں وغیرہ سے بھلی پرکار آراستہ کیا
گیا تھا۔ پنڈت واسدیو کی بھجن منڈلی کی
سے نگر کیرتن میں خوب رونق رہی۔ پنڈت
نند کشور جی۔ پنڈت بھودیو جی۔ پنڈت
لال چرن جی اگنی ہوتری۔ پنڈت ہرنارائن
پرشاد جی۔ پنڈت وشنو دت جی۔ پنڈت
پراگ دت جی۔ پنڈت تلسی رام جی مصرا
اور پنڈت بھگوان دین جی پردھان آریہ پرتی
ندھی سبھا نے وقتاً فوقتاً گرد ھر سنگھ جی کے مختلف
مضامین پر دھرم اپدیش و ویاکھیان ہوئے
جنتا کا پربھاو بہت اُتم پڑا۔ بہت سے ٹریکٹ
سماج کی طرف سے تقسیم کیے گئے۔

آریہ سماج بازار چکوال دن بدن ترقی کر
رہا ہے۔ ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہو رہے ہیں
لالہ ایشر داس سبھاسد سماج کے منتر کا جاپ کرکے
و نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ منتری
مہاشے اُپدیشک کی سخت ضرورت بتلاتے ہیں

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ انتخاب
حسب ذیل ہوا۔ پنڈت گوردین داس جی پردھان

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...نے منگت رائے منتری - مہاشے دیویدتا مل
...منتری - بابو نہال چند خزانچی - ماسٹر خوشی رام
...مہاشے کنہیا لال جی اسسٹنٹ
...ممبران - بابو راوھاکشن جی ایم - اے -
...وکیل و لالہ گنیش داس جی ممبران انترنگ سبھا
...خط و کتابت متعلقہ سماج منتری کے نام
...ہونی چاہیے - بروز دیوالی آریہ سماج مندر
...کو خوب سجایا گیا تھا - لالہ دولت رام آوی
...انھوں نے پہلے بھجن گائے - پھر لالہ نند لال
...نے مہرشی دیانند کے جیون پر اپدیش دیا
...حاضرین کی تعداد اس قدر تھی کہ مکان بھر گیا

آریہ سماج نیروبی (برٹش ایسٹ افریقہ)
...ہفتہ وار جلسہ منعقدہ ۲ - اکتوبر میں بھجن
...ایشور پرارتھنا کے بعد مہاشے بہاری لال
...گ دیدآوی مہاشیہ بھومکا سمیت لکھا کی
...مہاشے سالگ رام جی شرما نے ایشور - جیو
...پرکرتی کی قدامت پر ویاکھیان دیا - بھجن
...ہو کر جلسہ سماپت ہوا -

منڈی داول خاں (۱) مہاشے بیر بھان ممبر
آریہ سماج کے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک
...رتی سے ہوا - اس شبھ اوسر پر مہاشے جی
نے پانچ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو
دان دیا - اور ممبران و بھجن منڈلی کو پرتی
بھوجن دیا - حاضری قریب ۱۵۰ کے تھی -
(۲) بروز دیوالی سماج مندر میں بھجن و جیون
...کتھا مہرشی دیانند کے جیون پر ویاکھیان
ہوا - اور روشنی کی گئی -

ٹھول سے لالہ میلا رام جی منتری آریہ سماج
تحریر فرماتے ہیں یہاں سنا ہے کہ خوشی کا مقام
ہے - کہ ایشور کی پرم دیا سے ہار ... دیش
...مہاراجہ صاحب کشمیر کے ہاں ایک تاریخ ... کو
...ولایت لڑکا (شاہزادہ) تولد ہوا - تین
...فیقوں کی سلامی سر ہوئی - اس

راجیہ میں ہر ایک جگہ ہر ایک قسم کی خوشیاں
منائی جا رہی ہیں - ہاں جموں میں ہر ایک سپاہی
خاص جلسہ کر کے خوشی کا اظہار کرتا اور مہاراجہ
صاحب کو بذریعہ تار مبارک بادی دی - جس
کے جواب میں مہاراجہ صاحب نے بذریعہ تار
بہت بہت شکریہ ادا کیا - چنانچہ آریہ سماج نے
بھی خاص طور پر ۹ بجے شام تک دو گھنٹہ آریہ
مندر میں روشنی کی - بھجن اور اپاسنا کر کے
ایشور سے پرارتھنا کی کہ ٹکا صاحب چرآیو
ہوں اور پورن برہمچریہ دھارن ... ایشور کے ...
دھرم تتھا نیتی سے پالن کرنیوالے ... میں ... دی ...
مہاراجہ کو بذریعہ تار مبارک ... ہوں ... لیے
جس کے جواب میں صاحب ... بذریعہ
تار آریہ سماج کا بہت شکریہ ادا کیا -

(میلا رام منتری)

نوشہرہ چھاؤنی بخشی تیرتھ رام جی رسالدار رسالہ گائیڈ
مردان نے ایک مہاشے سب اوورسیر کی تجویز در
بارہ تعمیر عمارت گروکل کے ساتھ ہمدردی ظاہر
فرماتے ہوئے ۱۰۰ روپیہ اس فنڈ میں دان
دیے - گو یہ اپیل خصوصاً سب اوورسیروں
اور سیروں وغیرہ کی سیوا میں تھی - لیکن انہوں
نے موجودہ ضرورت کو محسوس کر کے اپنی طرف سے
یہ دان بغیر کسی کی پریرنا کے دیا ہے - آپ کا
ہاتھ ہمیشہ سماجک فنڈوں کے لیے فیاضی سے
کھلا رہتا ہے - پرماتما ایسی دھرم مورتوں
کو سدیوا اپنی کرپا کا پاتر بناویں -

مجیٹھہ - ۲۳ - اکتوبر کو لالہ چانن مل خزانچی آریہ
سماج مجیٹھہ کے پتر کا مونڈن سنسکار سوامی
یوگیندرپال جی نے کرایا - لالہ چانن مل جی نے
آریہ بھراتوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا - اور
مبلغ چار روپیہ مفصلہ ذیل سماجک فنڈوں
کو دان دیا - گروکل عہ - ویدپرچار فنڈ عہ
کنیا اناتھ آلے عہ مجیٹھہ آریہ سماج عہ

اور سوہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۱۶ کو لالہ چانن مل
کے بھائی لالہ ہیرا لال کی پتری کا وواہ سنسکار
پنڈت گنپتی جی شرما نے کرایا - وواہ کے موقعہ
پر سوامی یوگیندرپال جی بھی تشریف فرما تھے
لالہ ہیرا لال کے سمدھی لالہ ہرچرن داس وکیل
ریاست فریدکوٹ جو اپنے پتر کو بیاہنے آئے تھے - اپنے ہمراہ
پنڈت نرسنگھ داس اپدیشک سناتن دھرم سبھا
بٹالہ کو لائے تھے - پنڈت مذکور نے لالہ ہرچرن داس
کو ... جنہوں نے اپنے لڑکے کا وواہ کرنے پر
لالہ ہیرا لال کے بھائی لالہ منشی ...
... پر بلوایا چنانچہ مہاشے
... لے کر برات کے
... اور لالہ ہرچرن داس نے ویدک
ریتی سے وواہ کرنے پر بہت ہی اعتراض کئے
سوامی جی نے بہت سمجھایا - آخر لالہ منشی مل نے
انہیں صاف کہدیا کہ لالہ صاحب خواہ کچھ ہو
وواہ ویدک ریتی سے ہوگا - اس پر پنڈت
نرسنگھ داس کچھ کہنے لگے - سوامی یوگیندرپال جی
نے کہا کہ پہلے آپ جس کام کے واسطے آئے ہیں
وہ پورا کر لیں - یعنی ملنا سنسکار تھ پہلے کر لیں -
وواہ پیچھے کیا جاویگا - کچھ دیر کے بعد لالہ
ہرچرن داس نے منظور کر لیا اور وواہ بہت آنند
پوروک ہوا - اس کا اثر بہت ہی اچھا پڑا - اور
لالہ ہیرا لال نے مبلغ ۲۵ روپیہ مفصلہ ذیل
فنڈوں کو دان کیے -

گروکل	عہ
ویدپرچار فنڈ	عہ
کنیا اناتھ آلے	عہ
مجیٹھہ آریہ سماج	عہ

اور نیز لالہ ہرچرن داس نے بھی ۲۵ روپیہ
دان کیا -

یتیم خانہ فیروزپور	عـہ
گروکل	عہ

کنیا مہا ودیالے . . . . ۵ ہ
اور ان کے ایک رشتہ دار نے ۵ روپیہ ڈی۔
اے۔ وی کالج کو دان دئے۔ اور نیز لالہ ہیرالال
ہماری سماج کے سہایک ہیں۔ جنہوں نے ممبروں
سے بڑھ کر کام دکھلایا ہے۔

ضرورت

۲۵/۱۶ ۲۸/۱۶

(۱) ایک خزانچی کی۔ جو جوان۔ فارسی اور گورمکھی عمدہ لکھ
پڑھ سکتا ہو۔ خوشخط تنخواہ ۱۰ سے [illegible]
کرایہ آمد و خوراک مفت۔
(۲) ایجنٹ۔ جو کارروائی عدالت [illegible] سے کی۔ [illegible] کرسکے
بھی انگریزی [illegible]
خوب جانتا ہو۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ معہ خوراک [illegible]
جسکو منظور ہے تو عوض خوراک ۵ الوینس ملے گا
درخواستیں بنام سنت سنگھ۔ گنیش داس ٹھیکہ
داران کہوست کالرا بمقام کہوست۔ بلوچستان آنی
چاہئیں۔

ضرورت

اینگلو سنسکرت ہائی سکول بہیرہ کیلئے ایک سینیئر ورنیکولر
ٹیچر کی ضرورت ہے جو بورڈنگ ہوس کا سپرنٹنڈنٹ
بھی بننا منظور کرے۔ تنخواہ ۱۵ ماہوار۔
(۲) بہیرہ کا پتری پاٹھ شالہ کیلئے دو اودھیاپکاؤں کی
ضرورت تنخواہ ۱۰ اور ۸ روپیہ ماہوار درخواستیں بہ پتہ
ذیل آویں۔

ضرورت

بہیرے ایک دت بعمرہ ۲۳ سال ملازم بٹھنڈہ سٹیشن
بمشاہرہ ۶۰ روپیہ ماہوار قوم کے کھتری ہے ایک ایسی
کھتری قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس
کی عمر ۱۴ اور ۱۸ سال کے درمیان ہو درخواستیں
مشتہر کے نام آویں زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت
(المشتہر گلزاری لعل نیو ہیڈ اسسٹنٹ بعنوان گورہ ریاست
بیکانیر)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۳۵/۱۶

ایک سولہ سالہ کہتری کنیا کے لئے ایک ایسے
ور کی ضرورت ہے۔ جس میں ذیل کی صفات
ہوں۔ عمر ۲۰ اور ۲۵۔ سال کے درمیان۔ ذریعہ
معاش معقول ہو۔ بلکہ خود پیدا کرتا ہو۔
آریہ سماج کا ممبر ذات پات کی قیود سے بری
خوبصورت۔ نیک چلن نیک سیرت۔ شادی
سمبندھی [illegible] سے گن کرم سوبھاؤ انوسار ہوگی
کہ حلفاً اپنا [illegible]ت کی کوئی قید نہ ہوگی۔ درخواستیں
[illegible] تک آنی چاہئیں۔ بمقام
[illegible] سونت لالہ بھولا ناتھ خزانچی
[illegible] لالہ ہرنام داس [illegible] ایجنٹ
و منتری آریہ سماج دھرم سالہ۔

جوہر حکمت

۳۵/۱۶ صفحہ ۲۶/۱۶ قیمت ۱ روپیہ

یہ کتاب علم طب میں بے نظیر ہے۔ اس کی ولایت
میں تعریف چھپی ہے۔ اب تک چار ہزار جلدیں
فروخت ہو چکیں۔ اب بہت ترمیم و اضافہ کے
ساتھ پھر چھپی۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید کمپونڈر۔ عطا
عیالدار اور سب کو پاس رکھنی چاہئے۔ اس میں
تمام بیماریوں کا علاج پرہیز اسباب۔ علامات
تشخیص بندی واقسام وغیرہ سب بقاعدہ ڈاکٹری
یونانی و مصرانی کے بالمقابل بیان کی ہیں۔ اسی
طرح ہر ایک رگ و پٹھے و ہڈی کا نام۔ بیماری
اور دوا کا نام اور تشریح اصطلاحات اوزان پیمانے
وغیرہ چار زبانوں میں بتلائے ہیں۔ سنسکرت فارسی
انگریزی اردو میں اسکے علاوہ تمام ضروری باتیں
مثلاً و تحقیق اصول حفظ صحت ہر موسم کی۔ انگریزی
ادویات پیٹنٹ۔ ادویات بدیسی سنتھی۔ آلات

جراحی۔ فصد نبض قارورہ۔ احتیاط حمل
حفاظت زچہ و بچہ۔ زہر و کشتے۔ سب کو بیان
مفصل لکھا ہے۔ کہ پھر کسی سے پوچھنا نہ پڑے
قدیم حکما کے مشہور چٹکلے۔ فرنگیوں کی جدید
تحقیقاتیں وغیرہ۔ دریا کوزہ میں بند کیا ہے
آٹھ باب ہیں۔ اشتہار کے موافق نہ ہو تو دام
واپس دیں گے۔

ملنے کا پتہ ودیا ساگر ڈپو علیگڑھ

خبردار

گھبرائیے نہیں۔ یہ بھی ایک کتاب ہے۔ یہ کتابوں کا
عطر کیئے۔ مثل انگریزی سائیکلوپیڈیا کے اسمیں دنیا
بھر کی معلومات اور ہر قسم کی علمیت کا خزانہ کیجا جمع ہے
اسکو ہر وقت جیب میں رکھو تاکہ سفر میں اکیلی پچاس
کتابوں کے برابر کام دے۔ جو بات کسی مضمون کی پوچھو
بتلا دے۔ جو غریب آدمی ہر مضمون کی بہت سی کتابیں
نہیں خرید سکتے وہ اپنا سب مطلب اس ایک ہی
سے نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ تمام ضروری باتیں جنسے
اکثر کام پڑتا ہے۔ یا جو ہر کسی کے جاننے کے قابل ہیں
سب اسمیں موجود ہیں۔ قانون کی ضروری باتیں خرچ
عدالت و میعاد وغیرہ۔ تار ڈاک چنگی ریل نہر وغیرہ
کے قواعد مختصر۔ پیمائش کے قاعدے۔ حساب کے
گر۔ اوزان و پیمانے و سکے وہر ملک کے۔ جنتری
و تنخواہ وغیرہ کے نقشے۔ تواریخی یادداشت۔ مشاہیر
زمانہ کا پتہ۔ ہر جگہ کی عجائبات۔ مشہور ممالک
ہر شہر کی دستکاریاں و پیداوار۔ باغبانی
و زراعت کی موسمی کارروائیاں۔ ہدایات
حفظ صحت۔ بیماریوں کے سہل علاج۔ ادویہ
کی تاثیر و شناخت۔ غذا مفید و مضر۔ اصول
قیافیہ۔ شگون۔ معنی خیز کہاوتیں۔ حقیقت
ریفرن۔ تجربہ وغیرہ [illegible]
مشکل الفاظ انگریزی فارسی سنسکرت [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ مطبع دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اردو ۔۔۔ عہ/
سنسکار ودھی اردو ۔۔۔ ۳/
رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا اردو ۔۔۔ ۱۲/

تصانیف بابو وشو برت لال ایم اے

ویدک دھرم ۔۔۔ ۔۔۔ چہ
انتخابات دلچسپ و دلفریب مذہبات ہر چہار ترکیب ۔۔۔ ۶/
بحث ۔۔۔ ۔۔۔ ۶/
مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے ۔۔۔ ۱۰/
ویدانت فلاسفی ۔۔۔ ۔۔۔ ۸/
سنسکرت زبان کی عظمت ۔۔۔ ۔۔۔ ۲/
اپنشد ۔۔۔ ۔۔۔ ۱/
ویدک درشن و یونانی فلاسفی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱۱/
اصول ہنود و اسلام میں توافق ۔۔۔ —
بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے ۔۔۔ حصص ۱۲/
پہلا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ عہ/
التہذیب ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۴/
فلاسفی ۔۔۔ ۱۰/
مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے ۔۔۔ ۵/
۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۱/
مستند ہندو پنتھوں کا تذکرہ ۔۔۔ ۶/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج ۔۔۔ ۲/
عبارت ۔۔۔ ۸/
سنسکار کی سندھیا ۔۔۔ ۶/

فہرست کلّیات الکھ دھاری

کلّیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں	عہ/
" نمبر ۲ علم الٰہی	عہ/
" نمبر ۳ الہامیوں کے خیالی افعال	سے/
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۲/
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۴/
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	عہ/
" نمبر ۲۱ اقوال الکھ دھاری	[illegible]
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و اشغال	[illegible]
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	[illegible]
" نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات	۸/
" نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ	عہ/
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات	عہ/
" نمبر ۳۹ راج نیتی	۵/
" نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۴/
دعاۃ تیاگی	۸/

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

رنجکاری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۷/ حصہ دوم ۶/
بہروپیا چرتر ۸/ دلچسپ تاریخی فسانجات ۶/

مختلف آریہ سماجک کتب

اپدیش منجری	۵/
یگیہ کا پہلا انگ	۲/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱/
لیکچر بابو منشی رام جی	۶/
جنگ چین	عہ/

اشٹانگ یوگ پرکاش	عہ/
کلّیات آریہ مسافر	عہ
تہذیب الاسلام حصہ اول	حصہ/
تصدیق صداقت دھرم آریہ	۴/
اثبات تناسخ	۳/
ویدانت و سوانت نوارن	۳/
جیون لابھ سندھیا	۱/
ایشور رتن	۴/
ملہار و گو تیھ قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم	۳/
[illegible] رگ پر لاہیل گیس	۲/
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴/
ستیارتھ پرکاش اردو	۹/
قادیانی مت درپن	۱/
سنگیت رتن پرکاش	۴/
آریہ مدت کا عرشیج	۰/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۸/
" " حصہ دوم	۸/
مخزن اسرار حصہ اول	۱۲/
" حصہ دوم	۱۴/
سدا چار پر بودھ	۱/
پھول	۵
درخت	عہ
سبزی ترکاری	عہ
گھاس چارہ	عہ
مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی	۴/
آنند سرودر	۱

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سیدّھ زندگی	فیصدی	عہ
پرماتما کی سرودیا پکتا	"	عہ
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر	"	عہ/

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انسانی زندگی کا مقصد	فیصدی	۶/
اخلاقی و روحانی صحت	"	۶/
ہوروتی براہمن و بہوشیہ پران	"	۶/
انسانی سوسائیٹی کی بناوٹ	فی جلد	۱/
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج	"	۲/
بائبل کو کس نے لکھا	"	۱/
بہوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح	"	۲/
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲	"	۱/

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک [illegible]

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا	۲/	بھرسو چھپید ...	۲/
بال اپدیش شکشا	۱/	آریہ سماج کے نیم اپنیم	۱/
سندھی دشٹے	۵/	اشٹ ادہیائی مول	۱/
نامکا	۳/	سنسکرت واکیہ پربودھ	۱/
کارکیہ	۳/	دوہار بہانو	۳/
سامہاسک	۳/	ہون منتر	۱/
ستری نادہت	۱/	شاستر ارتھ میلا چاند پور	۱/
اپدیہ آرتہیہ	۱/	شاستر ارتھ کاشی	۱/
سوور	۱/	ویدانت دہوانت نوارن	۱/
اکہیاتک	۳/	آریہ بہونے	۳/
پاری بہاشک	۳/	بھرانتی نوارن	۱/
دھاتو پاٹھ	۴/	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	۲/
گن پاٹھ	۳/	بڑھیا کاغذ	۳/
نگھنٹو	۳/	پنچ مہا یگیہ ودہی	۱/
اونادی کوش	۸/	آریہ اپدیش رتن مالا	۱/
نروکت	۸/	الوکرتا کا چاروں ویدوں	۲/
چاروں وید مول {کاغذ سادہ}	۵/	سودیکا رہستر	۱/
سنسکار ودہی	۸/	یجروید بہاشیہ سپورن چار حصہ	۲۶/
رگوید بہاشیہ ...	۳۶/	گوکرنا ندہی	۱/
وید ودہ وصیت کھنڈن	۲/	انوبہرم اچھیدن	۲/

آریہ دہرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج — ۶/

ست پتھ براہمن — ۱۱۰/

دیگر متفرق کتب ہندی

بہارت کی پرسیدہ دہرماتما اور بیر ستریاں حصہ اول	۱/
اتہاس اہر ودار	۲/
داروغہ جی ناول	۲/
آرش پتری یگیہ	۲/
سمبندھ ...	۴/
کہ حلفاً اپناؤ ...	۱/
سائنس ہے ...	۱/
... ب ... از پنڈت آریہ منی	۱/
... از پنڈت آریہ منی	۱/
ستری دہرم نیتی	۱۰/
جیون چرتر ہرش لال حصہ اول ۹/ - ایضاً حصہ دوم	۹/
دلیش ورن پرکاش	۱/
دو مہوا اپنہر وواہ	۳/
ورن ویوستہا	۲/
لائیبل کیس ستیہ دہرم پرچارک پر	۱۲/
شرہمنی دہرم دیوی کا اپدیش	۲/

کتب انگریزی

اے فیو سپیشلٹیز آف دی آریہ سماج	۲/
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج	۱۰/
ورکس پنڈت گورودت	۱۲/

کتب گورمکھی

اپدیش بہگتی

سندھیا سٹیک

ستیہ واوچار

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا ولایتی کپڑا - انگی - پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت ارسال ہونگے۔ الشتہر لاہوری لال بی پینجر کارخانہ ... گنگی ... جالندھر

آریہ دہرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر

مولفہ مہاشہ ام ... بی اے

جو کہ آریہ بہاشا میں بڑی آب و تاب کے ساتھ ویدک یسرالیس اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ لائق مولف نے اس گرنتھ کو عمدہ بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ صرف تہوڑی سی جلدیں باقی ہیں جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمائیں

ورنہ

دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا

پڑیگا

قیمت ۶/ — مینیجر مطبع ستیہ دہرم پرچارک جالندھر

مینیجر ستیہ دہرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

رجسٹر نمبر ایل ۲۹ मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे رجسٹر نمبر ایل ۲۹

सद्धर्मप्रचारक

سد دھرم پرچارک

(۱) ... کا پرچار اور ... کا بے تعصب ہو کر ... کرنا۔
(۲) ... آنکہ ... مضامین شایع کرنا۔
(۳) ... کی ... ہمدردی ... چرچا ... کرنا۔
(۴) ... ویدک دھرم ... اور دیگر مضامین پر ... کرنا۔

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۹ ... بکرمی

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

... چندہ سالانہ بلا محصول ... چندہ سالانہ با محصول ...

شرح اجرت اشتہارات بہ تفصیل ذیل ہے

تعداد جگہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
...	...	...	...
...	...	...	۱۰۰
...	...	...	...
کالم	...	...	...

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت ... بحساب ... فی سطر کالم شمار کی جاوے گی۔ اجرت ... اشتہارات ہمراہ اخبار ... پیشگی ... آنی چاہیئے ...

آپ کا منیجر

جنگ چین

جناب ... دل ... ہے کہ ... ہو ... کو ... کے لئے ... ہوا نہ ... ہے کہ بیکاروں کو ... الوقتی کا ذریعہ ہوا اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے ... کا موجب ہو بلکہ ایک مشہور ... جو فوجی عہدہ دار نے جو ۱۹۰۰ء کے عالمگیر ... تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشمدید ... بیان ... ہے ... کو حیرت ... جس کا ایک ... کے خاتمہ پر چین جاپان اور ... کا مقابلہ کرتے ہوئے ... بحث کی گئی ہے اور یہی ... ہندوستان کی ترقی کے ... ہندوستان کے ... ہندوستان کے ... کی آواز ... ایک ... کتاب کو پڑھنا چاہتے ... اردو زبان میں ...

دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط ... طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۲۵ صفحے سائز ... قیمت ایک روپیہ چار آنے بلا محصولڈاک ... المشتہر

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

رسالہ نور الدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ بجواب ترک اسلام کا جواب الجواب مصنفہ ... مصنف ترک اسلام ... مولوی محمد عبد الغفور صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ... چھپ گیا ہے۔

... طرز بیان ... معلومات کا خزانہ ... ضخامت چار صد صفحہ ... قیمت بلا محصول ایک روپیہ ... دوسری ایڈیشن کاغذ ... منیجر ...

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں خط و کتابت بہ معرفت مینیجر آپٹو اینڈ یا ... سیکرٹری ... لودیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑی ... معتبر کارخانوں کی مشینیں ... تیار کرنے کی ہر وقت ... ہوں حسب الحساب ... بجھے کی ...

اشتہار

لودیانہ کا بنا ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور پہلے سال سے کپڑے ناپ پر پہنچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔
المشتہر ناتھی رام کونت رائے مرچنٹ سنڈ کمیشن ایجنٹ لودیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر دل کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ستات ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا ازبس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوترتا کا شردھالو بن کر اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۵/

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

الموسوم بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ بخشیش رام جی دیناگری یوگی و دویا سے جگیا سُوں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادھارن جگیاسو آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے کہ حقاً اپنا ... سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگیہ سادھن کے نسخے اپنے ذاتی تجربات بھی درج ... قیمت ایک روپیہ

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر مشتہر

وشنا لوک سندھوی

(زبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ ماسٹر جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال میں ہی چھپ کر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵/

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پتری مگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

شرادھ وید ورودھ ہے۔ شرادھ صرف جیون کا ہی ہو سکتا ہے۔ متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی اعلےٰ ہے قیمت ...
مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھ کر سستا سودا اور کیا ہوگا صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی تصانیف کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۰۰۰ صفحوں کا تھا۔ مع ایک لچھپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خرید نے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پانچ فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲ فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار ۲۰ فیصدی

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ حیثیت برہمچریہ گروکل آشرم و گورنمنٹ آشرم میں پڑھانے کیلئے ضروری اخراجات و شادی کا بندوبست صرف بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی (وسند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے۔ جسقدر پہلی عمر میں پالیسی لی جائیگی اسی قدر شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جاویگی۔ اس فنڈ کیواسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ داران وعطائش و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد کے منگوانے کیلئے خط و کتابت کیجئے منیجر ... بیمہ کمپنی لاہور سے ...

... دھرم پرچارک جالندھر

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۹ پوہ سمت ۱۹۶۱ بکرمی - مطابق ۲۳ - دسمبر ۱۹۰۴ء - بنگرورا - جالندھر شہر | نمبر ۳۷

واقعات اور مفید رائیں

روس کی رعایا کو گیا بات لگ گئی ہے جو بیٹھی تھی۔ جنگ میں روس کو شکست پر شکست کھا تے دیکھ کر رعایا نے بموقع غنیمت سمجھا اور قانونی و انتظامی اصلاحوں کے لیے شور مچایا۔ شاہنشاہ روس نے بھی اسوقت رعایا کی دلجوئی مصلحت سمجھ کر کانفرنسیں شروع کر دی ہیں۔ لیکن اسوقت میں جبکہ دونوں طرف سے دھوکے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ اصلاح کیا خاک ہو سکے گی؟۔

سرکاری مشن کابل کی طرف چلتے چلتے دارالخلافہ کابل تک پہونچ گیا ہے۔ شاید اسی کے مبادلہ میں امیر صاحب کابل نے اپنے ولیعہد سردار عنایت اللہ خان کو ہندوستان کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سیر کرتے ہوئے کابل کے ولیعہد تاریخ ۲۸ - دسمبر کو کلکتہ پہونچ جائینگے۔ جہاں وہ ہیسٹنگز ہاؤس میں گورنمنٹ کے مہمان ہوں گے۔ سردار صاحب کی عمر اسوقت ۱۷ برس کی ہے۔ لیکن دنیا کی اونچ نیچ سے واقف بتلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی سواری بڑی شان و شوکت سے نکالی جائیگی۔ یہ نشانات ہیں اس امر کے کہ سلطنت کابل اور سلطنت برطانیہ کے تعلقات کچھ زیادہ گہرے ہونے والے ہیں

جاپانیوں کا اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے ساتھ بسا پریم بتلایا جا رہا ہے کہ جو جاپانی عیسائی ہو گئے ہیں وہ بھی میکاڈو کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں جیسی کہ شنٹو مذہب کے پیرو۔ لیکن حال میں ہی مشتہر کیا گیا ہے کہ ایک جاپانی استاد نے میکاڈو کی تصویر کے آگے سر جھکانے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ عیسائی کو سوائے خدا کے اور کسی کی عزت نہیں کرنی چاہئے۔ اسپر ایک جاپانی نامہ نگار اخبار ٹائمز لنڈن کو لکھتا ہے۔ کہ جب ہماری گرنمنٹ کیوقت ٹوپی اتارنے سے عیسائیت میں فرق نہیں آتا۔ تو میکاڈو کی تصویر کے آگے جھکنے سے ہی بت پرستی نہیں ہو سکتی۔ اس ایک مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی بھی آخر دوسرے انسانوں کی طرح ہی ہیں لیکن کہا جا سکتا ہے۔ کہ کیا کابل میں گدھے نہیں ہوتے

لارڈ کرزن بہادر والیسرائے ہند کے عہدہ پر واپس آ گئے ہیں۔ ۹ - دسمبر کو آپ بمبئی کی بندرگاہ پر اترے۔ اور اسیوقت بمبئی کارپوریشن کی طرف سے ایک خیر مقدم کا ایڈریس پڑھا گیا۔ جسکا جواب حضور والیسرائے بہادر نے اپنی معمولی امید سے بھری ہوئی تقریر میں دیا۔ وہاں سے چل کر لارڈ کرزن بہادر گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اسمرتبہ حضور ممدوح اکیلے آئے ہیں کیونکہ گذشتہ بیماری نے لیڈی کرزن کو ایسا کمزور کر دیا ہے۔ کہ وہ سفر کی تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتی تھیں لارڈ کرزن لفظوں میں تو ہمیشہ ہندوستان کیساتھ کمال ہمدردی کا دم بھرتے ہیں۔ اور اگر ان کے کرتوت بھی ویسے ہی ہوں تو ہندوستان سچ مچ آریہ ورت ہی بن جاوے۔ لیکن اگر ایسا ہو تو انہیں پاس اس اطمینان سے بیٹھے کون؟

چینیوں میں قمار بازی کی عادت عام ہے۔ حال میں ہی ملک برہما میں چینی قمار بازوں کے اڈے پر پولیس کا دھاوا اور جسپر چینیوں نے بلوہ بھی کیا۔ خیر۔ عوام تو در کنار یوروپ اور انگلینڈ کے تو روسا تک نے قمار بازی کو ایک سوشیل انسٹیٹیوشن بنا رکھا ہے لیکن گورنمنٹوں کی طرف سے کھلم کھلا قمار بازی کا سلسلہ کم جاری ہے۔ لیکن چین نے یوروپ سے لاٹری کا سبق لیتے ہوئے تمام سلطنتوں کو مات کر دیا ہے۔ اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ چین نے اپنے گذشتہ جنگ کے ہرجانے کی ادائیگی کی یہ سبیل سوچی ہے کہ تقریباً نو کروڑ روپیوں کے انعام رکھکر لاٹری ڈالی جاوے اور اسکی بچت سے ہی لاٹری باز یوروپین قوموں کا زبردست ہرجانہ ادا کیا جاوے۔ چین نے یوروپین قوموں کی تقلید بھی بڑی بیڈھب طرح پر شروع کی ہے۔

جاپان اور چین میں بڑا ہی تو تفاوت ہے۔ جاپان یورپ کی قوموں کی نیک عادات کی تقلید کرتا ہے۔ لیکن چین مفصلہ ذیل آیا ٹھیکی پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ چین میں اب تک کیسی خونخوار سپرٹ موجود ہے۔ ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار شنگہائی سے لکھتا ہے۔ کہ اسوقت وہاں لو آرمیو کو شہر میں بند کر کے شاہراہ عام پر چھوڑا ہوا ہے ... ان کی باہر ہے اور ایک اینٹوں کے چبوترے ... [illegible] ... انکے گلے میں لکڑی کا طوق ہے۔ اس ... [illegible] ... کھڑے کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں ہوکا رکھا جاتا ہے۔ جب سب اینٹیں نکل جائیں گی تو دونوں کی گردنیں بیچ میں پھنس جائیں گی۔ اور وہ تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔ ہاتھوں اور پاؤں میں ان کے بیڑیاں ہیں۔ اور سورج کی کرنیں ان پر انہیں تپا تی رہتی ہیں جہاں جاپان میں انسانیت کی طرف رجحان وہاں چین میں حیوانیت کی طرف زیادہ تر رخ ہے۔

ہماری مہربان گورنمنٹ برطانیہ کا سب سے سخت دشمن جرمنی ہے۔ جرمنی میں دن رات انگلستان پر حملہ کی طیاریاں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک جرمنی فوجی افسر نے ایک ناول لکھا ہے جسمیں روس کا حملہ ہندوستان پر کرا کے اور جرمنی سے اسے مدد دلا کر ہندوستان تو درکنار سب جرمنی علاقہ جات انگلستان سے چھین لیے ہیں۔ اور اسے تیسرے درجہ میں تنزل کر کے پھینکا ہے گالی دینے پر ہمیشہ کمزور آدمی اتارو ہوا کرتے ہیں اسوقت جرمنی کی طاقت نہیں ہے کہ برطانیہ اعظم سے ٹکر کھا سکے

امریکا کے عالیشان شہر نیو یارک کے ٹرینٹی چرچ کی سالانہ آمدنی تین کروڑ روپیہ ہے۔ عیسائی چرچ تو درکنار دنیا کا کوئی مذہبی مٹھ اس عیسائی مٹھ کا مقابلہ نہیں کر سکتا سچا دھرم مٹھوں کے اندر قیام نہیں پکڑ سکتا۔ اور اسلئے دھرم کے سچے شیدائیوں کیلئے لازمی امر ہے کہ مٹھ سے دھرم کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مضمون کی چار دیواری میں بند کر کے بیسے بجا دیں۔ پراچین آریہ بیٹھے۔ برہم کی رکشا کرتے تھے کہ دے دُنیاوی دولت اور شہرت پر لات مار دیتے تھے

آزادی پسند انگریز ایک تو صرف درجہ سوم اور درمیانہ میں اپنے لئے علیحدہ کمرے مانگتے تھے۔ لیکن اب درجہ دوم میں سے بھی چاہتے ہیں کہ خاص کمرے یورپین اصحاب کے لئے ریزرو کئے جایا کریں۔ پائنیر میں کسی غضوط درجہ دوم کے مسافروں کے نکلے ہیں جن میں ہندوستانیوں کی نسبت بڑے تحقیر آمیز کلمات لکھے ہیں۔ خصوصاً [illegible] چونکہ ہندوستانی کمرے کے اندر [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] استعمال کرتے ہیں [illegible] پڑا کہ پانی محض ہاتھ منہ دھونے کے لئے استعمال کیا جاوے کسی اور غرض کے لئے اس سے نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ ہندوستانی آبدست بھی اسی پانی سے لیتے ہیں تاکہ انگریزی تہذیب کے مطابق آبدست لینا گناہ ہے اور کاغذ سے ہاتھ گندے کرنا صفائی۔ لیکن کیا ان یورپین کو معلوم نہیں ہے کہ ہندوستانی لوگ آبدست کے لئے پانی اپنے لوٹوں میں علیحدہ رکھتے ہیں اور اس لوٹے کو عمدہ طرح سے مانجنے کے سوائے اسکو دیگر طرح استعمال نہیں کرتے۔ تعجب ہے کہ نہانے کو لازمی نہ سمجھنے والے اور آبدست کی جگہ کاغذ کا استعمال کرنیوالے یورپین صاحبان ہندوؤں کو صفائی کا سبق دینے کا دعوے کریں۔ ہمیں تو خوشی ہوگی اگر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے علاوہ سب ریلوے کمپنیاں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے کمرے علیحدہ علیحدہ کردیں۔ لیکن غضب تو یہ ہے کہ جس کمرے پر یورپین کا نام ہو اس میں ہندوستانی کو گھسنا نہیں ملتا لیکن جس کمرے پر فقط ہندوستانیوں کے لئے لکھا ہو اس میں یورپین زبردستی گھس آتے ہیں۔ ہردوار پسنجر محض ہردوار کے سفر کرنیوالوں کیلئے مخصوص ہے لیکن راستہ میں اس کے درجہ دوم کے کمروں کا ہی یورپین سپاہی ستیاناس کر دیتے ہیں۔ ریلوے کمپنیوں کو زیادہ تر آمدنی ہندوؤں سے ہوتی ہے اگر وہ زور سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مستعد ہوں تو ریلوے کمپنیاں کچھ نہ کچھ اُن کے آرام کا بھی خیال کریں۔

بمبئی ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر لارنس جنکنز صاحب کی لیڈی صاحبہ کو شیر اور چیتوں کے شکار کا بہت شوق ہے۔ چنانچہ اس موسم سرما میں شمالی ہند میں شیر کے شکار کے لئے جانے کا ارادہ رکھتی ہیں! ایسی ماؤں کے لڑکے کیوں نہ بہادر ہونگے۔ ہندوستان کے آدمی کب بہادر بن سکتے ہیں۔ جبکہ اُن کی مائیں پاؤں کی آہٹ سے ڈر جاتی ہیں

ولایت کا مشہور پہلوان سینڈو آجکل ہندوستان میں آیا ہوا ہے۔ اُس کی تعریف سُن کر گاموں پہلوان [illegible] شاگرد مرحوم لوٹا رستم ہند نے اُسے کشتی کا چیلنج اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے ذریعہ سے دیا ہے جسمیں انہوں نے کہا ہے کہ سینڈو کا وزن تو محض چار من ہے۔ لیکن اُسکے اُستاد لوٹا کا اُس من وزن تھا۔ اور اُس نے اپنے سے قریباً دوگنے ۸ من کے رحیمی پہلوان کو کشتی میں زیر کیا تھا۔ بوجھ اُٹھانے میں خواہ سینڈو کیسے ہی کرتب دکھلائے لیکن میری نسبت میں ہندوستان کے پہلوان کیا تھے اس لئے گذرے زمانہ میں بھی ایسے لئے [illegible] نہ ملانا تو ٹیڑھی کھیر ہے اگر سینڈو نے کشتی کرنا منظور کر لیا تو یہ بھی عجیب لطف رہے ہوگا

تبت کے دار الخلافہ شہر لاسا میں کچھ مسلمان بھی آباد ہیں۔ جو اردو اور فارسی سے بھی واقف ہیں۔ تبت مشن کا ایک مسلمان ممبر بتلاتا ہے کہ اُس کی دعوت پر لاسا کے مسلمان بڑی خوشی سے شریک ہوئے اور انہوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ اگر برٹش گورنمنٹ نے لاسا کے ساتھ ڈاک کا سلسلہ جاری کیا تو وے ہندوستانی اخبارات بھی منگایا کریں گے۔ اسوقت سے سلسلہ تعلق شروع ہوکر اب امید نہیں کہ ٹوٹے

ڈچ قوم کے سر رشتہ تعلیم نے یہ تجویز کی ہے کہ سکولوں کے طلباء کے لئے ایک خاص اخبار جاری کیا جاوے اس میں شبہ نہیں کہ دنیا کی خبروں کی صحیح واقفیت اور نباتات کی اصلی صورت کو جاننے سے دماغ میں خاص تبدیلی پہنچتی ہے لیکن عام اخبار ایسے نہیں کہ لڑکوں کے ہاتھوں میں اطمینان سے دئیے جا سکیں۔ بہتر ہو کہ [illegible] کے طلباء کے لئے بھی کوئی خاص اخبار نکالا جاوے جس میں طلاق اور عشق بازی وغیرہ کے مضامین سے بالکل پرہیز کر کے محض واقعات کی بنا پر لڑکوں کو [illegible] کی تعلیم ہو۔ اور اُس کا ترجمہ ہر ایک زبان کے [illegible] ہوا کرے تاکہ ہر صوبہ کے لڑکے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

فرانس کے اعلے درجہ کے محقق سائنس دانوں میں سے ڈاکٹر کیوری بھی ہیں جنہوں نے ریڈیم کے متعلق نئی دریافتیں کی ہیں۔ انکی سائنس کی تحقیقات میں انکی دھرم پتنی خوب مدد دیتی ہیں۔ اب گورنمنٹ فرانس نے شریمتی مادام کیوری جی کو سرکاری ملازمت میں مستقل کیا ہے۔ فرانس میں عورتوں کے حقوق ترقی کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے دیش میں اب تک ایسے مقامات موجود ہیں جہاں عورتوں کو انسانیت کے اصل اصول سے بھی بے بہرہ سمجھا جاتا ہے۔

امریکا کے شہر واشنگٹن میں ۱۵۰ طالب علم لڑکے اور لڑکیاں ایسے ہیں جن کی سگرٹ نوشی کی عادت سخت نقصان دہ حالت تک پہونچی ہوئی ہے افسوس کیساتھ دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں بھی یورپین مرض کو ترقی ہوتی جاتی ہے۔ [illegible] جالندھر کا سفر کرتے ہوئے دس گیارہ سال سکول کے طالب علم لڑکے کو اپنے ہاتھ سے سگرٹ بنا کر پیتے دیکھا۔ لاہور سے جالندھر تک اُس نے [illegible] کر پانچ سگرٹ ختم کئے جن کا ایک کش بھی ضایع نہیں دیا۔ ایسی بد عادات سے لڑکوں کو بچانے کے [illegible] ہے کہ اُن کی تربیت بچپن سے ہی گروکل [illegible]

شاہ ایڈورڈ ہفتم نے حکم دیا ہے کہ جب سٹرالی کروگر کی لاش پریٹوریا میں دفن کرنے کے لئے جاوے اسوقت شاہی سلامی توپوں کی سر کیجاوے۔

مدراس میں تعلیم صنعت و حرفت ترقی [illegible] ہوتی ہے۔ امسال [illegible] ہزار [illegible] امتحان میں [illegible] ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے مدراس والے حرفت کی [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو دھرم پرچارک جلندھر

سنسار کی گتی

دنیا محدود چکر میں ہی گھوم رہی ہے

انگریزی کا ایک محاورہ ہے "ایسا وسیع جیسی کہ دنیا" لیکن اگر غور سے مشاہدہ کیا جاوے تو دنیا کا دائرہ بہت ہی تنگ ہے۔ یہ خیالات میرے دل میں ایک معمولی خبر پڑھکر پیدا ہوا۔ ۱۰ دسمبر کے پائونیر میں لکھا تھا۔ اٹالیہ کے صوبے لگوریہ میں پورٹو موریزیو کے نزدیک ایک سن رسیدہ بھیکمنگا مرا جو اپنے ایک بھتیجے کے لئے جو امیریکا میں بوٹ صاف کرنیکا کام کرتا ہے ۱۸۰۰ پونڈ یعنی ۲۷۰۰۰ روپیہ چھوڑ مرا ہے۔ وہ ایک جھونپڑی میں کانٹی میں تہا اور روزمرہ پانچ شلنگ تک کا سے لے کر اپنا اچھی طرح گزارہ کیا کرتا تھا۔ تو اتنے پورنا کے مندر کے پاس ایک بنگالی بوڑھیا کو دیکھ بڑھیاؤں میں بیٹھا دیکھتا تھا۔ ان عورتوں کا گذارہ مفت آئی چاول پر تھا۔ جو دانہ دانہ روز کے ویشنوں کی چادر میں ڈال جاتے تھے۔ جب یہ بڑھیا مری تو اس کا چاولوں کے دانے بیچ بیچ کر بارہ سو روپیہ نکلا جو خزانہ سرکاری میں داخل ہوا۔ کیونکہ اٹالیہ کے محلہ منگی کی طرح شاید اس کے کوئی بھتیجہ نہ تہا۔ اور اگر انگلینڈ یا امیریکا کی سیر کی جاوے تو وہاں بھی اہل قسم کے بھکمنگے نکل پڑیں گے۔ جن کے مرنے کے بعد ان کی دولت کا پتہ لگتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ زبان طرز ہر دو کوس پر بدل جاتا ہے۔ اور سینکڑوں کوسوں کے بعد تو زبان بھی دوسری بدل جاتی ہے۔ جسکا سمجھنا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر انسانوں کی عادات اطوار معاشرت وغیرہ کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو مشہور تہذیب یافتہ اور مشہور وحشیوں میں فرق بہت تھوڑا نظر آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو دنیا کو فراخ بتلانا بیمانا سیح ہے۔ پس زیادہ فکر کی ضرورت نہیں اگر اس سچائی کو انسان تک سمجھ لیویں اور ایک ہی اتہک پیتا کی اولاد سمجھ کر ایک دوسرے کو بھائی کا درجہ دینے کو طیار ہو جائیں تو یہ سنسار بجائے دکھ ساگر بننے کے آنند دھام بن جاوے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سچائی کو انسانوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس نیک کام کے کرنے میں انہیں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں انکو اپنا فخر سمجھتے ہیں؟

گزرشتہ دور جہاں گنج گنج

فارسی شاعر کی بیان کی ہوئی کہانی کیسی درست ہے۔ صراف کی دوکان پر ایک روپیہ سے اسکی تھیلی کا نہ پہنچ جو سنت الوجود گیا تھا۔ اسے کیا تعجب ہوا جبکہ شام تک اسکا روپیہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو نہ لا سکا۔ بلکہ خود ہمیشہ کے لئے غایب ہو گیا۔ یہی حالت ہندوستان کی غریب رعایا کی ہے مہربان گورنمنٹ کتنی کوشش کرتی ہے۔ کہ انپر کا بوجھ ہلکا ہو۔ لیکن غریب کے پاس فارغ البالی کیسے ٹھہرے گورنمنٹ نے تار خبر کا نرخ کم کر دیا کہ اس سے غربا کو فایدہ ہو۔ غربا کو ایسا تار خبر دینے کا شوق چرایا کہ بات بات پر تار خبر بھیجنے لگے۔ اور نتیجہ اخذ کیا گورنمنٹ کا خزانہ زیادہ تر بھرنے لگا۔ آمدنی آگے سے کہیں بڑھ گئی۔ پارسال ہردوار کے ڈاکخانہ میں ایک لڑکا چپڑاسی تہا جسکی تنخواہ شاید چھ روپیہ تھی۔ سہارنپور سے دو روپیہ خرچ کو منگوا جاتا تہا۔ پرلیس میں ماسٹر کی مہر کا تار لکھوانے آیا۔ میں نے سمجھایا کہ ریکارڈ والد سے بھی پہنچ جاویگا لیکن وہ بولا "جناب حضور کی بات ہے مجھے روپیہ جلد چاہئے" دو روپیہ کے لئے ۲ روپیہ کی تار دوبارہ بھیجنے والے نے اپنی آرڈر کمیشن کا دیا ہوگا۔ اور خبر بھی جلد نہ پہونچی ہوگی۔ سرکار والا تبار نے ایک ہزار روپیہ سے کم آمدنی والوں کا انکم ٹکس معاف کر دیا۔ لیکن اب ظاہر ہوا ہے۔ باوجود اسکے انکم ٹیکس کی آمدنی کم نہیں ہوئی بلکہ زیادہ ہے۔ تحصیلداروں نے جو ہندوستانی ہی ہوتے ہیں بڑی کارگذاری دکھلائی۔ یہاں تک کہ جب گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے یہ کارروائی کی اسکو ٹک ہوگیا۔ اور اب پروانہ جاری ہوا ہے کہ اس امر کا خاص خیال رہے کہ جن اشخاص کی آمدنی ایکہزار سے کم ہے انہیں خواہ مخواہ ایکہزار کی آمدنی والوں کے زمرہ میں نہ شامل کیا جاوے۔ سچ ہے خزانہ ہی روپیوں کو کھینچ سکتا ہے۔

یہ مرض عالمگیر ہے

پروشیا کی سلطنت میں "وان" ایک امیری خطاب ہے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے ہی دیا جاتا ہے۔ وہاں اس وقت تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ سینکڑوں آدمی جن کے [illegible] نہیں ہے۔ اپنے ناموں کے ساتھ لفظ "وان" کا استعمال [illegible] اسلئے گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ فہرستوں کی پڑتال کر کے دیکھا جاوے کہ کون کون اشخاص بغیر استحقاق کے اس خطاب کا استعمال کرتے ہیں۔ اور بعد کافی اطلاع دینے کے اگر وے باز نہ آویں۔ تو انہیں سزا دیجاوے۔ ہم اس دیش میں یہ دیکھ کر حیران ہوں کہ سینکڑوں ہزاروں آدمی اپنے آپ کو گورے صاحب ظاہر کرتے ہیں حالانکہ ان کو گورے صاحب کہلانے کا ایسا ہی استحقاق ہے۔ جیسا کہ راجہ صاحب کہلانے کا۔ ممالک متحدہ کے کالے صاحبان کے اندر عام رواج ایک دوسرے کو گورے صاحب کہنے کا ہے۔ حیدرآباد دکن میں ہر ایک ہندو رئیس کو راجہ کہتے ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان رئیس کو نواب۔ حالانکہ گورنمنٹ وقت کی طرف سے نواب یا راجہ کا خطاب بہت ہی کم ملتا ہے۔ بلکہ مظفر الدولہ، محسن الملک، مظفر جنگ، وغیرہ کے خطابات دئے جاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پروشیا کی بیہودہ سلطنت میں بغیر استحقاق خطابات استعمال کرنیوالے بیہودہ لوگوں کو سزا کی دھمکی دی جاتی ہے۔ بمقابلہ اسکے موقع پسند برٹش گورنمنٹ ایسے آدمیوں کا نوٹس لینا ہی ضروری نہیں سمجھتی۔ اور اپنی سرپرست گورنمنٹ کی پیروی میں اب دیسی ریاستیں بھی اس قسم کی خلاف ورزیوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھی پروا نہیں کرتے۔ ورنہ زمانہ گذشتہ میں ویسی رؤسا بھی پردہ شینی سے کچھ کم ہنرمند نہ تھے۔ اور نوابی ... خاندانی ... قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کی جدوجہد کیا کرتے تھے۔ ممالک متحدہ کے خاص خاص شہروں میں بڑی نازک دوپلیا ٹوپی پہننے کا رواج ہے۔ جیسے آپ ... بالوں میں ٹانک دیا کرتے ہیں۔ ... کے موسم گرما میں مجھے معہ چند دوستوں کے ریاست رامپور کے دارالخلافہ شہر رامپور میں جانے کا اتفاق ہوا۔ میرے دوست چونکہ بریلوی تھے۔ اسلئے سب نے دوپلیا ... ٹوپیاں سر پر لگائی ہوئی تھیں۔ ... کی ... بعد ... حوالہ قلعہ کے دروازہ پہونچے ہی سوائے نوابی خاندان کے کسی کو بھی دوپلیہ ٹوپی اوڑھنے کا حق نہیں تھا۔ بیچارے شوقین نوجوانوں کو میری طرح سر پر عمامہ باندھنا پڑا۔ جو شائد اُن کا پہلا ہی تجربہ تھا لیکن سُنا ہے۔ کہ اس رواج میں بڑی بھاری ترمیم ہو گئی ہے۔ ملک کی زمین پر تو گورنمنٹ کا حق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض تو تلوار کے زور سے ملک فتح کرتے ہیں۔ اور بعض گورنمنٹیں جن کی بنیاد ملک والوں کی کثرت رائے پر پڑتی ہے۔ وہ بطور رعایا کے وکیل کے انتظام کرتی ہیں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ محض الفاظ پر کوئی گورنمنٹ کیسے اپنا حق جما سکتی ہے۔ کیا گورنمنٹ کے ملازم ہر وقت ایسے خطابات کے صحیح یا غلط استعمال کی نگرانی کر سکتے ہیں؟ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ لیکن ایک بات صاف ہے۔ کہ اِل ان ہر جگہ ایک سے ہوتے ہیں۔ صرف ہندوستان کے گرے باشندے ہی اپنے آپ کو اپنی لیاقت سے اعلےٰ ثابت کرنے کی جدوجہد نہیں کرتے۔ بلکہ یورپ کے تہذیب یافتہ جنٹلمین بھی اس مرض کے شکار نظر آتے ہیں۔ انگلستان میں ہر شخص جو کچھ روپیہ کما کر امیر بن جاتا ہے "بدرم سلطان بود" ثابت کرنے کے لئے ... ہیر مارتا ہے۔ اور۔

ماہران فن خطابی، کو ہزاروں وپئے اپنی منو کا مناسب دہ کرتا ہے۔ یہی ظاہری نمائش اِن لوں کی بربادی کا باعث ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔ اور اگر اس کے نتیجہ سے ہندوستانی نہ بچے تو اُن کی بھی یہی دُرگتی ہوتی ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ خطابوں کے لالچ میں پھنس کر ہزاروں ہندوستانیوں نے نہ صرف اپنے ملک کی بیغرضانہ خدمت کو جواب دیا۔ بلکہ سینکڑوں نے وشواس گھات سے بیسیوں اعلیٰ تحریکوں کا ستیاناش کر دیا۔ ہندوستان کے تنزل کا ایک سبب یہاں کی بیہودہ ظاہری نمائش بھی ہے۔ اور جب تک اس کی محبت میں یہ لوگ پھنسے رہیں گے۔ تب تک ترقی کی پہلی منزل پر بھی قدم رکھنا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ مرض حسد اور بغض کا پیدا کرنے والا ہے اور اُن کے درمیان میں آتے ہی سچے **اتفاق** کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ جو کہ اصلی ترقی کی جان ہے۔ کیا آریہ سماج کے ممبر اس سچائی پر سنجیدگی سے وچار کریں گے؟ ....

(منشی رام)

ریویو

جاپان کا سنکشپت اتہاس۔

دیوناگری اکشروں میں۔ از پنڈت رام نارائن۔ مصر بی۔ اے۔ ممبر ناگری پرچارنی سبھا بنارس قیمت فی جلد ۶ر۔ یہ نہایت دلچسپ کتاب ایک لائق آدمی کی قلم سے نکلی ہے۔ جاپان کی مختصر تواریخ درج کر کے زیادہ تر حصہ کتاب میں جاپان کی موجودہ بزرگی کے باعث بیان کئے گئے ہیں۔ اسوقت اخباروں کے کالم جاپان کے بیانات سے اس قدر پر ہوتے ہیں۔ کہ پڑھنے والوں کو شائد جاپان کی تجارت تعلیم۔ انتظام ملکی وغیرہ کے حالات کچھ نہ معلوم ہوں۔ لیکن اِن سب کو آریہ بھاشا میں ایک جگہ جمع کر کے اس سے ہندوستان کے لئے معنے خیز نتائج نکالنے میں مصنف کتاب ہذا نے آریہ بھاشا جاننے والی عوام پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک ہندوستانی کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ جاپان کے حالات سے سبق لینے کا خیال دل میں جاگزین ہو۔ چھپائی نہایت عمدہ ہے جسکے باعث خواہ مخواہ کتاب پڑھنے کو طبیعت چاہتی ہے۔

ویاپر کاش مصنفہ بابو رام سروپ اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور۔ قیمت ۲ر۔ گوشت اور شراب کے استعمال سے جو نقصانات ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کی نظم و نثر سے جتلائے گئے ہیں۔ لیکن اصل مقصد اس کتاب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وشنوئی فرقہ کے پیرووں پر ظاہر کیا جاوے کہ اُن کے آچاریہ جانبہ جی کے فرمان کے مطابق مانس بھکشن مہاپاپ ہے چنانچہ جانبہ جی کی بانیوں سے اِن کی بُرائیاں ثابت کی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی وشنوئی فرقہ کو گنتر ثابت کرنیکی کوشش ہوئی ہے۔ میری رائے میں یہ دونوں سوالات ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسلئے ایک جگہ اِن کو جمع نہیں کرنا چاہئے تھا۔

مباحثہ نگینہ مابین آریہ سماج نگینہ و اہل اسلام حصہ اول۔ مرتبہ آریہ سماج نگینہ۔ محلہ لشنوی بارے ضلع بجنور۔ قیمت فی جلد ۵ر۔ درخواست خریداری منتری آریہ سماج نگینہ کے نام بھیجئے۔ اس رسالہ کا نام حصہ اول اسلئے رکھا ہے۔ کہ اس میں صرف وہ مباحثہ شامل ہے جو اسلامی مولویوں اور آریہ اپدیشکوں کے درمیان تحریری ہوا۔ لیکن سکریٹری آریہ سماج ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ اگر مسلمان صاحبان نے تقریریں شائع کیں تو وہ بھی شائع کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتم وچار

महा इन्द्रो पाण्‍ड्रोजसा पर्जन्यो
वृष्टिमाँ इव स्तोमै वंत्सस्य
वावृधे उरुग्राम गृहीतेनि
महेन्द्राय लैब ते वेनिम
हेत्राय त्वा ॥

...وہام ڈھونڈو۔ پربتوں پر جاؤ۔
...روں میں تلاش کرو۔ ڈنڈگ آرنیہ
...جاہو۔ جل میں ڈبکی لگاؤ۔ پاتال میں پہونچو
...پنچی بن کر آکاش میں پرواز کرو۔ جب تک
...ہم وئیم ٹھیک نہیں۔ ہاں جب تک
...ساون ستھن نہیں تم پرماتما کا درشن
...ہیں سکتے۔ اسلئے جاؤ یم نیم کا ابھیاس
...ی کرو۔ وہ سوتہ سدھ پرماتما آپ ہی
...یں درشن دیں گے۔ اس کے جاننے کا اور
...ی مارگ نہیں۔ ایسے وہ نہیں ملتے۔
...کھانے اور بھبوتی رمانے سے وہ نہیں
...لے۔ ..نگ رلیوں اور سنسارک گھٹاؤں
...سے ان کا درشن نہیں ہو سکتا۔ وہ جب ملیں گے
...اپاسنا گیان وگیان کی منزلیں
...طے کرنے کے بعد ہی ملیں گے۔ اگرچہ اُن
...کی پراپتی اتینت کٹھن پرتیت ہوتی
...پرنتو ہمارا انت ان کی پراپتی سے
...ہو سکتا ہے۔ لا کھ یتن کریں۔ اور
...براہمرخاک چھانیں انت کو اُن کی
...شرن میں آکر ہی ہم کو آرام ملے گا۔
...کیوں نہ ہم ابھی سے اُن کے دربار تک ہی
...ماری نہیں۔ اُن کی نکٹ سبھی سے
...دار سے سمپورن بھرم سنشے مٹ
...سکھ پراپت ہو سکے گا۔ پرنتو۔ اُن
...ورشنوں کے لئے جو یتن ہم کریں گے

اُس میں ہی پار پڑ نہیں آنند ہی آنند ملے گا۔ وہ شانتی نکیتن ہی سمپورن سکھوں کا بھنڈار ہے اُس سے بیمکھ رہ کر جیو آتما کبھی کچھ کشٹ نہیں اٹھاتا۔ اور کبھی کبھی پاپ کرم نہیں کرتا۔ اُس کے پاس جاؤ وہ اندروں کے بھی اندر مہیندر ہیں سب پرکار کا دھن سب راجا مہاراجاؤں کو اُنہوں نے ہی دیا ہے۔ سورج۔ چاند۔ اگنی۔ جل اور وایو اُنہیں کی ستا سے اپنے اپنے دھرم کو نبھا رہے ہیں۔ سرو جنیتا۔ دھاتا۔ ودھاتا یوگ بل کے داتا ہیں۔ یوگیراج اُنہیں کا آشرے لے کر سب لسارک پرشوں کو وسمت کرنے والی شکتیوں کو پرگٹ کرتا ہے۔ اور پھر انی ماتر کو سم درشٹی سے دیکھتا ہوا۔ موہ شوک سے وُکت ہو جاتا ہے۔ یوگ کا نیکش مارگ وستر دھارا ہے۔ جس پر سے پار اُترنا بہت کٹھن ہے۔ پرنتو وکرال مہا وکرال دبورت اور چنچل من جو بے بس ہو کر جیو آتما کو کو مارگ میں لے جاتا ہے یوگ روپی کنڈگ سے ہی دش میں آسکتا ہے۔ جو پرانی نشکام ہو کر اس نیکش دھار پر چلنے کا اُتسا ہ رکھتے ہیں۔ اُن کا من پھر کوئی بادھا نہیں کرتا۔ کوئی دُکھ نہیں دیتا۔ سرکشی چھوڑ دیتا ہے۔ اور سیدھا ہو کر یوگ مارگ میں سہایتا دیتا ہے۔ اندریوں کو وشیوں کے پیچھے۔۔ دوڑنے نہیں دیتا۔ اور آتما کو ڈانوا ڈول ہونے دیتا ہے بلکہ پریہ برتی اور پریہ کام ہو کر آتما کو پرماتما تک پہونچا دیتا ہے

یہ یوگ ہی ہمارے کلیان کا ہیتو ہے اسے دھارن کرو۔ چت کو شانت کرو ایکانت سیون کرو۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ کہ اے اندروں کے اندر۔ اے جیوتیوں کی جیوتی۔ اے پربھوؤں کے پربھو!!! موکش دلانے والے ایشوریہ کی پراپتی کے لئے آپ کا دھیان کرتے ہیں۔ پربھو آپ کا مہاتم اور بہت اور آپ کے گن انت ہیں۔ آپ مہا بلیوں کے مہا بلی۔ اور انت پراکرم والے ... راج آپ ہی کو جان کر مہاں سے مہان کی اُنتی پراپت ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے درشن سے شانت کرو آپ شانتی دھام۔ مکت دھام ہماری سہرم گتی ہیں۔ سنسار کا کوئی پدارتھ سکھمر نہیں۔ کیول آپ ہی اچل ہیں۔ اس لئے ہم بارمبار آپ سے یاچنا کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اپنی شرن میں لے کر ہمیں اکشے سکھ کے بھاگی بنائے

اوم شم

تہذیب الاسلام
مفت

مذکورہ بالا رعایت کے متعلق گذشتہ پرچہ میں چند سطریں لکھی جا چکی ہیں رعایت بالا صرف

کالج کے طلباء

کے لئے ہی ہے۔ سکولوں کے لڑکوں کی درخواستیں منظور نہیں کی جاویں گی۔

المشتہر

منیجر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتمک وشیہ

وید بھگوان کی آگیا ہے۔ کہ پرماتما کو تم پرتیکش برہم کہہ کر پکارو۔ برہم وتیا رشی ہی اس کی آگیا دیتے ہیں۔ پرنتو سانسارک پُرشوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ پرماتما کو پرتیکش مانتا تو درکنار اس کی ہستی میں بھی اُن کی بُدھی کو سندیہہ ہوتا ہے۔ یہ کیوں؟ اس کا اُتر بھی خود وید ہی دیتا ہے ... دوالوں کے لئے تو آتینت نکٹ ہے ... کی۔ ... بڑھہ کر اُن کے نزدیک ... اور کوئی پدارتھ پرتیکش نہیں۔ پرنتو مورکھوں کے لئے وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جس پرکار سوریہ کا پرکاش ہوتے ہوئے بھی چکشو ہین پُرش سوریہ کے درشن نہیں کر سکتا اسی پرکار وہ پُرش ہی جس کے کہ آتمک چکشو پرکاش رہت ہیں۔ اُس پرتیکش برہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور اُس کے پرکاش سے سکھ لابھ نہیں کر سکتا۔ وہ دیا بھنڈار بھگوان پت پرانی ماتر کو سوریہ وت سم درشٹی سے دیکھتا ہے۔ پرنتو اُس سے اپنا کلیان وہی بھاگوان کرا سکتے ہیں۔ جو اس کو سمجھتے اور جانتے ہیں کیونکہ جو مندمت مورکھ اُس کو جانتے ہی نہیں۔ وہ اس کی آگیا کا پالن کرنے میں کب پرورت ہو سکتے ہیں۔ اسلئے گیانی پُرش ہی اس کو پرتیکش دیکھ سکتے ہیں۔ جس پرکار سوریہ کے پرکاش کے گن اُس پُرش پر تیارتھ روپ سے پرگٹ نہیں ہوتے۔ جو کہ اس کی ودیا کو نہیں سمجھتا اسی پرکار پرکاش سوروپ پرماتما کی منگل جیوتی کو بھی انسان کے گیان نیتر اوَلوکن نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وے نیتر اس کے نیموں کے انوکول چلائے جا کر کھولے نہ جاویں۔ اسلئے ہم کو نتیہ پرتی نمر بھاو سے اس پرم پِتا کو سچے ہردے سے نمسکار کرتے ہوئے یاچنا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمارے گیان نیتروں پر سے اودیا اندھکار کے پردے کو ہٹا کر ہمیں اپنی منگل جیوتی کا نظارہ دکھاویں۔ تاکہ ہم اندرونی و بیرونی جگت کے سرو پدارتھوں میں اس کی اد بھت جیوتی کا پرکاش دیکھ کر بے ساختہ کہہ اُٹھیں

پرم پِتا تم سچ مچ پرتیکش برہم ہو

پرکاش

پنجاب میں اردو اخبارات کی تعداد میں روزافزوں ترقی ہے۔ مگر ابھی تک اس قسم کے اخبارات کی از حد ضرورت ہے۔ جو ملکی۔ مجلسی اور دیگر معاملات پر آزادانہ رائے زنی کر لیں۔ چند اخبارات کا مقصد صرف یہی ہے۔ کہ خاص فرقہ اور خیالات کے اشخاص کی جا و بیجا حمایت کی جاوے۔ اس قسم کے اخبارات عوام میں تنگدلی اور عناد و فساد کو پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ اور اخبار نویسی کا اعلےٰ پیشہ انہی حضرات کی بدولت قدر و منزلت کے لائق نہیں سمجھا جاتا۔

اخبار نہ صرف ایڈیٹر کے اپنے خیالات ظاہر کرنے کا ذریعہ ہے۔ بلکہ عوام کے خیالات کی رو کو سیدھے راستہ پر لیجانا اخبار کا پرم اُدّیش ہونا چاہیئے۔ ملکی و مجلسی و مذہبی معاملات میں خصوصاً بڑی لاپرواہی کی جاتی ہے۔ اول تو عوام ان الفاظ کے مفہوم سے ہی بہت کچھ ناواقف ہیں۔ اور اگر شاذ و نادر ان پر روشنی ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ تو وہ ادھوری اور نا مکمل ہوتی ہے ان کمیوں کو محسوس کر کے ضرور ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا اخبار جاری کیا جاوے جو ان نقائص سے حتے الوسع پاک صاف ہو۔ اور عوام کی ... کوشش اور پاکیزہ بنا سکے۔ ہم اس اعلیٰ ... کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ چونکہ کئی لائق ... اور دیگر تعلیم یافتہ اصحاب نے ہمیں مدد دینے کا وعدہ دیا ہے۔ اسلئے ہم ان کی حوصلہ افزائی پر

پرکاش

نامی ہفتہ وار اخبار لاہور سے نکالنے کا ارادہ کیا ہے یہ اخبار ۱۸×۲۲ کی تقطیع کے ۱۲ صفحوں پر ... جنوری سے سنیچر وار کو شائع ہو کر ... قیمت ... پرکاش میں دنیا بھر کے مفید و دلچسپ ... ہونگے۔ پولٹیکل و سوشل معاملات پر آزادانہ رائے زنی کیجاویگی۔ سچائی و راستی کے مقابلہ میں کسی خاص فرقہ و شخص کی مطلق رعایت نہ ہوگی۔ مذہبی معاملات پر ہمیشہ متانت و سنجیدگی سے بحث کی جاویگی ہندوستان بھر کی سوشل و مذہبی مجلسوں اور ... کی کارروائی تازہ بتازہ درج اخبار ہوگی۔ آریہ سماج کے متعلق خاص مضامین قابل اور اہل الرائے اشخاص کے لکھے ہوئے درج کئے جاینگے۔ آریہ سماج کے اُصول اور سوامی دیانند کے مشن کو عوام الناس میں پہنچانا ... خاص یتن کیا جاویگا۔ سماج کے متعلق جس قدر غلط فہمیاں چند کوتاہ اندیش اشخاص کی ... پھیل رہی ہیں۔ اُن سب کے دور کرنے کی کوشش کیجاویگی۔ الغرض اخبار کو دلچسپ بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جاویگا۔ اور حتے المقدور عوام کے مذاق کے مطابق مضامین بہم پہنچانے کا پربندھ کیا جاویگا مگر ہمارے اُدّیش کا پورا ہونا پبلک کی قدردانی پر منحصر ہے۔ جوں جوں اس کی اشاعت میں ترقی ہوگی

پرکاش

کا حجم اور ضخامت بڑھا دی جاویگی۔ اور مضامین ... میں معقول اضافہ ہو سکیگا۔ امید ہے کہ پبلک ہمیں اس ... اعلےٰ اُدیش کے پورا کرنے میں سہایتا دے گی خریداری کی درخواستیں مع قیمت بنام منیجر ... پرکاش

المشتہر لشبہ ناتھ بی اے منیجر پرکاش

گروکل سماچار

برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ ویایام بھی ٹھیک ہوتا ہے شام کے وقت کوڈی وغیرہ کھیلوں میں برہمچاریوں کو بڑا آنند آتا ہے۔

گروکل دہارا اب تک چل رہی ہے۔ اور کسیقدر مستقل معلوم ہوتی ہے۔ اگر اسی طرح وارشکو تسب چلتی رہی تو امسال پانی کی تکلیف نہ ہوگی۔ بارش خفیف سی پہلے ہوئی۔ اس کے بعد ۱۶ - دسمبر کی رات کو خوب بادل جھم گئے۔ اور ۱۷ کی صبح سے اسقدر سخت بارش شروع ہوئی کہ سورج بھگوان کا سامنے بند ہو گیا۔ سارا دن اور آدھی رات تک زور کی بارش ہوئی۔ جس سے گنگا کا جل بہی بڑھ آیا۔ ۱۸ - کی صبح کو مطلع کسیقدر صاف ہو گیا۔ یہ بارش اس جگہ بہت ہی با موقع ہوئی ہے۔ موسم کا گرمی کے کاشتکاران بڑے آنند میں ہیں۔ کیونکہ گندم اب خوب ہوگی۔ گروکل کے کھیت جو بہی خوب لہرا رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ مویشیوں کے لئے چارہ بہت اچھا ہو جاویگا۔

برہمچاریوں کے درمیان میں چلے جانے سے بعض اوقات بڑی دقت ہوتی ہے۔ جیتنے سماج کے کام کرنیوالے ہیں سب کے سب کچھ نہ کچھ دنیاوی تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے انہیں بعض اوقات فوراً اپنے مذہبی کام سے علیحدہ ہو جانا پڑتا ہے۔ میری رائے میں جن سجنوں کو وقت ملے۔ اور اپنے دل پر بھی ایسا زور ہو کہ دیگر تعلقات کو توڑ لینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ انہیں ضرور گروکل کی سیوا کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ میں ان صاحبان کا بڑا مشکور ہوں۔ جو کہ باوجود دنیاوی تعلقات

کی زیادتی کے بہی بغیر کسی معاوضہ کے اپنا کبہہ خرچ کر کے گروکل کی سیوا کر رہے ہیں لیکن پہر بہی اس جگہ کام کرنے والوں کی بڑی بہاری ضرورت ہے۔

گروکل میں دان کی آمدنی کی فہرست

۶ - نومبر ۱۹۰۴ء تک دی جا چکی ہے۔ اسکے بعد حسب ذیل روپیہ ۳۰ - نومبر ۱۹۰۴ء تک دان میں وصول ہوا

نمبر شمار	نام دانی	رقم	کس مد میں
۱	گپت دان	عہ	مٹہائی فنڈ
۲	مہاشے موہن لال جی اہلمد جنگلات کوئٹہ	عہ	ایضاً
۳	مہاشے رام رتن جی سب اورسیر	عہ	ایضاً
۴	مہاشے دیوی چند جی سرنجو سندپوری	عہ	ایضاً
۵	مہاشے بہولا ناتہ جی کلکتہ	للعہ	مندر فنڈ
۶	مہاشے ہیرا نند جی پوسٹماسٹر ڈیرہ غازی خان	للعہ	ایکروپیہ فنڈ
۷	مہاشے چمن لال بہاولپور	عہ	بہنڈار فنڈ
۸	مہاشے کہیانداس ڈیرہ اسمعیلخان	عہ	ایضاً
۹	مہاشے منتول گوپال سہائے ساہوکاران لائل پور	عہ	مٹہائی فنڈ
۱۰	مہاشے سوداگرمل سٹیشن ماسٹر انجرا	للعہ	مستقل فنڈ
۱۱	مہاشے بیلی رام پٹواری ضلع جہنگ	عہ	ایضاً
۱۲	مہاشے گورکہہ سنگھ امیدوار پٹواری کقیں لوہ لبنڈی	عہ	ایضاً
۱۳	مہاشے گلاب سنگھ اورمافتیپور علاقہ جے پور	عہ	ایضاً
۱۴	مہاشے باہری لال جی اُپدیشک منتری آریہ سماج سہارنپور	عہ	ایکروپیہ فنڈ
۱۵	لالہ بواداتامل ٹہیکہ دار رنساوال ضلع مظفرگڈہ	سے	بہنڈار
۱۶	بہائی موہن لال جی منٹگمری	عہ	مندر فنڈ
۱۷	مہاشے بیلی رام گوڈس کلرک منٹگمری	عہ	"
۱۸	مہاشے ابورام پوسٹمین گوگیرا	عصہ	"
۱۹	مہاشے بابو رام گوڈس کلرک [illegible]	عصہ	مٹہائی فنڈ
۲۰	[illegible] داس ودیارتہی بورڈ سکول ملتان	عصہ	"
۲۱	مہاشے ترلوک سنگہہ جی محمد پور ضلع جہنگ	عصہ	"
۲۲	مہاشے شو بہانند جی ملتان	للعہ	بہنڈار فنڈ
۲۳	مہاشے لکشمنداس ڈنڈوت کالری ضلع جہلم	عہ	مستقل فنڈ
۲۴	ایضاً	عہ	مٹہائی فنڈ
۲۵	پنڈت رامچند خلف لالہ درباری لال بزاز پانی پت	للعہ	مستقل فنڈ
۲۶	مہاشے جگناتھ لورمل مہاشے رام چندر جی	عہ	بہنڈار
۲۷	ہیڈ کلرک محکمہ جنگلات ریاست ناہن	عہ	مستقل فنڈ
۲۸	ایضاً	عہ	بہنڈار
	معرفت بابو گرمچند سب ڈویژنل آفیسر چیانڈا ممالک متوسط بہ تفصیل ذیل	۱۰۰	شفید فنڈ
	پنڈت راجا رام سب اورسیر	للعہ	
	مہاشے نارائن داس ٹہیکہ دار	للعہ	
	بابو لکہی رام سب اورسیر	۱۰	
	بابو گنگا سنگہ سب اورسیر	۱۰	

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بابو ہتو رام سب اوورسیئر مختلف اشخاص سے | معہ | للعہ

نمبر	نام	رقم	مد
۳۰	مہاشے مہاراج مل معرفت آریہ سماج راہوں	صہ	مستقل فنڈ
۳۱	مہاشے مہنت سنگھ جی موضع جبہار ضلع بجنور	صہ	״
۳۲	راو راجہ تیج سنگھ جودھپور معرفت آریہ سماج اجمیر	للعہ ۱۵ آر	״
۳۳	مہاشے رام سروپ گپت پوسٹ ماسٹر منگلور	عہ	״
۳۴	مہاشے کشن ہوشن جی لاہور	[illegible] ۱۲ آر	[illegible] فنڈ
۳۵	مہاشے نانک چند جی نیروبی	صہ	امانت
۳۶	معرفت پنڈت کاشی ناتھ آریہ سماج لاہور	۶ ۳ر	مستقل فنڈ
۳۷	پنڈت لالہ رام زمیندار راہوں ضلع کرنال	صہ	مندر فنڈ
۳۸	لالہ ہربنس لال مقام ہنجبر پیپلی بھیت	صہ	گوشالا مندر
۳۹	مہاشے برج بہاری لال [illegible]	۔	مٹھائی فنڈ
۴۰	مہاشے کشن سنگھ حسن پور ضلع بجنور	عہ	״
۴۱	مہاشے گرداس سنگھ جی ایضاً	عہ	״
۴۲	مہاشے امراؤ سنگھ جعفر پور ضلع سہارنپور	عہ	״
۴۳	مہاشے نہال چند عرضی نویس گوجرانوالہ	عہ چاندی کی	مستقل فنڈ
۴۴	مہاشے رگھوبیر چند معرفت لالہ ہیرانند پوسٹ ماسٹر ڈیرہ غازیخان	للعہ	[illegible] فنڈ
۴۵	مہاشے رلیا رام سب اوورسیئر چنیوٹ	صہ	[illegible] فنڈ
۴۶	لالہ ہیرا مل وہیرا کوٹ ضلع لودھیانہ	عا	مستقل فنڈ
۴۷	مہاشے لکھو رام ودیارتھی بہاولپور	عہ	״
۴۸	مہاشے چرنجیو لال پا لوٹہ ریاست ناہن	عہ ۴ر	گوشالہ مندر
۴۹	مہاشے سندر سنگھ نمبردار چک نمبر ۹	للعہ ۴ر	مستقل فنڈ
۵۰	مہاشے جگن ناتھ تھاپر لاہور	للعہ	بھنڈارہ
۵۱	مہاشے سیتا رام جی پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ	صہ	مندر فنڈ
۵۲	مہاشے جے گوپال مستخوال بہاولپور	صہ	״
۵۳	گپت دان	صہ	״
۵۴	مہاشے چونی لال ودیارتھی لاہور	عہ	مستقل فنڈ
۵۵	مہاشے بہاری لال بی اے معرفت منتری آریہ سماج بیاور	عہ	״
۵۶	مہاشے بھوپ رام خان گڑھ ضلع مظفر گڈھ	عہ	״
۵۷	چرنجیو لال اسپیشل اسسٹنٹ فیروز آباد	للعہ	[illegible] فنڈ
۵۸	مہاشے گمبھیر سنگھ طالب علم مراد آباد	عہ	״
۵۹	پنڈت ہاشی رام وزیرآباد	صہ	مستقل فنڈ
۶۰	״	۶	مٹھائی فنڈ
۶۱	مہاشے نند لال جی وزیرآبادی	عصہ	״
۶۲	مہاشے تلسی داس جی ملتان	عہ	مندر فنڈ
۶۳	مہاشے تیرتھ رام ٹھیکہ دار ملتان		
۶۴	مہاشے نند لال ہاسپٹل اسسٹنٹ ہیرا	عا	[illegible] فنڈ
۶۵	مہاشے نانک چند خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ	عا	مستقل فنڈ
۶۶	مہاشے جگن ناتھ لائبریرین جے پور	عصہ	״
۶۷	گپت دان	۔	مستقل فنڈ
۶۸	مہاشے ہزاری لال نقشہ نویس جونپور	عصہ	مستقل فنڈ
۶۹	گیان پرکاش برہم چاری		
۶۹	کی ماتا جی	عا	[illegible] فنڈ

منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل

دریافت طلب

ہمارے پاس دو قطعہ منی آرڈر دیل کے اصحاب سے در چندہ پرچارک ارسال کئے ہیں۔ مگر فرستندگان نے اپنا پتہ اور رول نمبر بالکل نہیں لکھا ہیں کرپا کرکے اپنے پتہ اور رول نمبر سے مطلع فرماویں۔

اسمائے فرستندگان

لالہ گیان چند صاحب بتاریخ ۸۔ دسمبر ۱۹۰۴ء ۱۵ آر

مہاشے پرسیوپال ۱۶۔ دسمبر عہ

آریہ سماج مالیر کوٹلہ

کا سالانہ جلسہ ۳۰۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۴ء و یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے۔ اور نگر کیرتن ۲۹۔ دسمبر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں

آچار

आचार: परमो धर्म:

...ن سے بھائی کہا کرتے ہیں کہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ گذر کرنے کے لئے چالاک ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وے کسی حد تک راستی پر ہیں لیکن اُن کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ منشیہ سماج میں امن سے زندگی بسر کرنے کے لئے آچار کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ آچار کی تعریف کرتے ہوئے ستیارتھ پرکاش کے دسویں سمولاس میں رشی دیانند لکھتے ہیں:۔

ویدیہ بھاشنا دی کرموں کا آچرن کرنا ...دی وید اور سمرتی میں کہا ہے آچار ہے ...کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم منو سمرتی کے اشلوک جلدی سے پڑھ کے سُنا سکتے ہیں۔ ...جاننے کی نسبت کرنا اعلےٰ ہے۔ اور حقیقت ...اچاری پُرش اُن اشلوکوں کو اصل میں حیات ...جوان کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ وہ منشیہ ...سنسار کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ انگریزی میں ایک ...کہاوت ہے۔

Golden deeds make
Golden days.

...منش کا امتحان اُس کے اخلاقی پہلو سے کیا ...جاتا ہے۔ کیبل ایک انگریزی لیکھک کہتا ہے:۔ ...عزت تمہارا آتما اُساہت کرو تو ہو کر لے کہ ...تمہارا دھرم ہے۔ اور وہ کر لو کہ کبھی اُس کے کرنے ...انکار نہیں کریں گے۔ اور تم ہر ایک سکھ

کو حاصل کرنے کی ودھی اس کو جانو"

ہماری وِدّیا اس سے ٹھیک اُس فوٹوگراف کے سدرِش ہے جس میں اخلاقی مضامین بھرے گئے ہوں اور سبھاؤں میں لوگوں کو حیران کرنے کے لئے کام میں لایا جائے۔ اگر ہم فرض کو عین موقع پر نہیں کرتے۔ اگر ہم امتحان کے موقع پر اُن اعلےٰ اصولوں کے سچا ہونے کا ثبوت نہیں دیتے۔

سچ مچ ہمارے جیسا نیچ کوئی پُرش نہیں ہے سداچاری پُرشوں کے لکشن کرتے ہوئے ورڈس ورتھ مہا پُرش یہ کہتے ہیں:۔

"وہ پُرش بزدلانہ خوف سے الجھنوں میں نہیں پڑتا۔ جہاں فرض بلاتا ہے۔ وہ پورن وشواس سے آگے بڑھتا ہے۔ اُس فرض کو پورا کرنے میں ہزاروں مصیبتوں کا سامنا کرتا ہے۔ اور پرماتما پر وشواس کرتا ہوا سب کٹھنائیوں پر فتح پاتا ہے"

جیون کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کس بات کی ضرورت ہے؟ دھن کی ضرورت نہیں طاقت بھی کام نہیں آسکتی۔ چالاکی سے بھی وہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ شہرت سے بھی کامیابی منہ نہیں دکھلائیگی۔ آزادی بھی اسکا ذریعہ نہیں ہے نیز اچھی صحت بھی کافی نہیں۔ بلکہ جیون کے اُدیش کو پورا کرنے کے لئے اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ سداچار ہے۔ اور وہی ایک طاقت ہے جو ہمکو وشیوں کے دُکھوں سے بچا سکتی ہے؟

"اُپنشد ہمکو مہاتما بننے کی شکشا دیتا ہے۔ آہا!! کیسے سُندر شبد ہیں۔ جو ہردے پر لکھنے یوگیہ ہیں انگریزی میں آچار کے لئے Character کا شبد ہمارے کانوں کو پیارا معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک منشیہ راگی شکشا و پدارتھ وگیان شاستر کا جاننے والا نہیں ہے۔ پرنتو ہم لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کے لئے ہمارا یہ بہانہ نہیں چل سکتا کہ ہمیں

قدرت نے اُس کے لئے نہیں بنایا۔ ایمانداری سنجیدگی۔ محنت میں استقلال۔ وشیوں سے کنارہ کشی۔ فراخ دلی۔ نشٹھا۔ بُری باتوں سے پرہیز اور دور اندیشی ایسی صفتیں ہیں۔ جو ہماری اپنی طاقت میں ہے۔ اُن گُنوں کے لئے ہمارا کوئی عذر ہو سکتا ہے۔ اور عملی کی بات یہ ہے کہ دوسرے پہلو میں منشیہ جاہے کتنی ہی ترقی کرے۔ وہ کبھی مہان نہیں ہو سکتا اگر اُس میں گُن نہیں ہیں۔ کیا ہم اسی لئے پیدا ہوئے ... بدہ قسمت کو کوسیں۔ قانون قدرت کو بدنام کریں۔ کمینہ پن کھیں خوشامد و مکاری سے ضمیر کا خون کریں۔ بار بار جسم کی خم زور کا بہانہ کریں۔ دنیا کو کوشش کرنے کی فکر کرتے ہوئے من میں آشانتی کا بیج دیں۔ ایشور نے ہمیں کرم کرنے میں آزاد کیا ہے۔ اس کام کو کبھی نہ کریں۔ جس میں شرم کا لیش آوے۔ جس وقت ہم کسی غریب آدمی کو دان دیتے ہیں۔ ہم کبھی اس کو یہ نہیں کہتے کہ تم اُسکے ساتھ جا کر جوا کھیلو۔ یا چاہو گھر میں جاکر میں خرچ کر کے۔ پھر کیوں ہم اُسکے برعکس اُسی دھن سے جو ہمارے پاس ہے اُنہیں بُرا کیے کاموں کو کرتے ہیں۔ اور ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔ ہمیشہ اعلےٰ آدمیوں کی طرف ہماری نگاہ جاتی ہے۔ لارڈ بیکنس فیلڈ کہتے ہیں۔ "جو شخص اوپر نہیں دیکھتا وہ نیچے کی طرف دیکھیگا۔ اور وہ روح اوپر اُٹھنے کا حوصلہ نہیں کرتی۔ ضرور ہی ادھوگتی کو پراپت ہوگی۔ منشیہ جنم ترقی کرنے کے لئے ہے۔ آلسی ہونے کے لئے نہیں۔ ہمیں اُس کاریہ کے پورا کرنے کے لئے جس کے واسطے یہ جنم ہے۔ آگے بڑھنا چاہئے۔ نہیں تو ہمارے جیسے بردھکار ... وہ ظاہرا ترقی جو بُرے طریقوں سے کی جاوے حقیقت میں زوال ہے۔ ہمارے جسم سلطنتوں کی مانند ہیں اُن کے حکمراں ہیں جیسے سلطنت

کی بد انتظامی سے راجہ اپنا ناش کر لیتا ہے ٹھیک اس جسم کو قابو نہ رکھنے سے ہم اپنا ناش کر لیتے ہیں۔ اسلئے سب سے پہلا قدم جو زندگی کے میدان میں ہمیں رکھنا ہے۔ وہ اپنے اوپر فتح پانا ہے۔ اس ڈھنگ پر چلنے سے ہمیں کبھی ناامیدی کا سامنا نہ ہوگا۔ رسکن سا مشہور لیکھک کہتا ہے۔

"ہم جو خیال کرتے ہیں جانتے ہیں۔ یقین کرتے ہیں۔ آخر میں ہمارے لئے اتنا مفید ثابت نہیں ہوگا۔ جتنا کہ ہم عمل کرتے ہیں"

انگلش زبان کا ایک شاعر کہتا ہے۔ کہ دانائی کہاں سے مل سکتی ہے؟ اور علم کا گھر کون ہے؟ وہ خود ہی جواب میں کہتا ہے۔ کہ منشیہ اُن کی قیمت نہیں جانتا۔ یہ سمندر کی گہرائی میں نہیں مل سکتیں روپیہ خرچ کرنے پر ان کا حاصل کرنا دشوار ہے۔ موتیوں اور ہیروں کے دام بھی تلاش کریں تو علم نہیں مل سکتا۔ مگر کہاں یہ دو چیزیں ملیں گی؟ وہ کہتا ہے کہ ایشور سے بھے کرنا دانائی ہے۔ اور برائیوں سے بچنا یہ سچا علم ہے۔ ایماندار اور ستیہ وادی ہو۔ دیانت داری حقیقت میں سچی حکمت عملی ہے ستیہ ایک ایسی طاقت ہے جسکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اسی لئے رشی کہتے ہیں۔

सत्यं बलं महाबलम्। नास्ति सत्यात्परो धर्मः नानृतात्पातकं परम्।

صداقت کا بڑا بھاری بل ہے۔ ستیہ سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں۔ اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں"۔ بلوٹارچ سا دانا کہتا ہے۔ "سچائی کو چھوڑ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ آدمی پہلے ایشور سے نفرت کرتا ہے اور پھر آدمی سے خوف کھاتا ہے"

افسوس! کیسی ہٹ اور سفاچاری ہے۔ ہم اپنے آپ کو آستک کہتے ہیں۔ ناستکوں کو ایشور منوانے کے لئے اتنے مباحثے کرتے ہیں۔ پرنتو کبھی دن رات جھوٹ بولتے ہوئے اپنی ناستکتا کا ثبوت نہیں دے رہے۔ مرحوم میکسمولر صاحب کہتے ہیں۔ منشیہ بننے کے لئے بہت سی صفتیں درکار ہیں۔ جو اس کو جیون اُدیشیہ پورا کرنے کے یوگیہ بناتی ہیں۔ لیکن اُن میں ایک گُن سب سے پردھان ہے۔ جس کے بنا آدمی آدمی نہیں ہے۔ جس کے بنا کوئی پُرش مہان نہیں ہوا۔ جس کے بنا کوئی بڑا کام نہیں ہو سکتا۔ اور وہ گُن ستیہ وادی۔ ستیہ وانی اور ستیہ کاری ہوتا ہے۔ تمام سچے مہاں پُرشوں کو دیکھو۔ کیوں ہم اُن کو مہان اور سداچاری کہتے ہیں۔ اسلئے کہ وے اپنے جیون میں ایک نمونہ تھے اور ویسے ہی بن گئے تھے۔ جیسا اُن کا کتھن تھا جیون اُدیشیہ کی پورتی کے لئے آچار سب سے بڑا سادھن ہے۔ سداچاری پُرش جس جاتی و دیش میں اُتپن ہوتے ہیں وہ جاتی و دیش دھنیہ ہے۔ اتہاس ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ کیسی جاتی کی اُنتی کے سبب اُس کے سداچاری پُرش ہوتے ہیں۔ نپولین بوناپارٹ کہتا ہے۔ کہ اخلاقی طاقت کی جسمانی طاقت سے جنگ کے موقعہ پر بھی دہ نسبت ہے۔ جو کہ ایک کو دس سے۔ جاتیوں کی طاقت محنت اور سبھی تمام ششیلیں کے آچار پر منحصر ہے۔ ذہن کی ادھکتا جاتی کے لئے اُتنی مفید نہیں جتنی کہ اخلاقی طاقت عمدہ دماغ والے پُرش تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ مگر سداچار کے خاص گُن کے بنا وہ وشواس پاتر نہیں ہو سکتے۔ لارڈ جارج ہنسل نے ایک دفعہ ایک سچ بات کہی تھی۔ کہ انگلستان کے لوگوں کا یہ دستور ہے۔ کہ دماغ والے لوگوں سے ہر کام میں صلاح مشورہ لیتے ہیں۔ مگر وشواس اُنہیں پر کرتے ہیں۔ جو سداچاری ہیں۔

جو پُرش یہ چاہتے ہیں کہ ہم حاکم نہیں لیڈر بنیں۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ حکم ماننا سیکھیں۔ جب تک پُرش آگیا پالن نہیں سیکھتا نائک نہیں بن سکتا۔ قواعد جسم کے اور ذہن کے دونوں عمدہ ہیں۔ اور اُن کا ساتھ ساتھ انتظام ہونا چاہئے۔ اگر ایک پُرش کو ایک ایسی جگہ مل گئی ہے۔ جہاں اُسے حکومت کرنا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ منصف اور مہربان ہو۔ بعض آدمی ہمیشہ طاقت کی آرزو کیا کرتے ہیں۔ سول سروس کا امتحان پاس کرنے کو انگلستان جاتے ہیں۔ مضبوط ہونے کے لئے اکھاڑے میں کشتی کرتے ہیں۔ پرتشٹھا حاصل کرنے کو دھن اکٹھا کرتے ہیں۔ ودیا کو کامل حاصل کرنے کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ طاقت حاصل کرنے کے ارادے کے پہلے اُن ذمہ داریوں کو جو اس کے ساتھ ہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کیونکہ طاقت ذمہ داریوں کا مجموعہ ہے۔ طاقت حاصل کرکے یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہیں کیا کرنے کی اچھیا ہے۔ بلکہ یہ کہ تمہارا کیا کرنا فرض ہے۔ یہ راستہ سنسار میں سکھ اور شانتی پھیلانے کا ہے۔ پرماتما نے اس سرشٹی میں جو پدارتھ رچے ہیں وہ سب ہماری بھلائی کے لئے ہیں۔ ہمارے اپنے برے کرموں سے وہ ہم کو دکھدائی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض آدمی دنیا کو دکھ کا گھر سمجھتے ہیں۔ یہ اُن کی اپنی کمزوریاں ہیں۔ ایپکٹیٹس کہتا ہے

"دنیا اگر ایک منشیہ دکھی ہے۔ یہ نہیں کا اپنا قصور ہے۔ پرماتما نے تمام منشیوں کو سکھی ہونے کے لئے بنایا ہے"۔ پاپوں کی سزا ملتی ہے۔ کون پاپ کرتا ہے؟ جیو آتما۔ کیونکہ یہ کرم کرنے میں آزاد

کہ یاد رہے کہ پھلوں کا داتا ایشور ضرور ہے
اسلئے اپنے جیون کو سکھ کے مارگ میں لگانے
کے لئے جو شاہی سڑک ہے. وہ سداچار ہے
سداچاری ہونے کے لئے مہاں پُرشوں کا
جیون مہاتماؤں کا سنگ. عمدہ اخلاقی کتابوں
کا مطالعہ. خیالات کی پوترتا. بُری باتوں
سے قطعی نفرت. اگر دو لفظوں میں کہیں
تو رشی تغلق کے یم اور نیم کا سیون پُرش
کو سداچاری بناتا ہے. اچھے گن ہمیں اسلئے
گرہن نہیں کرنے چاہئیں. کہ لوگ ہماری
تعریف کریں گے. یا یہ کہ ہماری عزت ہوگی
سزا کے خوف سے بُرائیوں کو مت چھوڑو
اسلئے اُن کو تیاگو کہ ہمارا آتما کلیشت
ہوگا. اور ہم اپنے اُدیش سے نیچے گر جائینگے
بعض پُرش یہ کہہ دیتے ہیں. کہ ہم مکمل تو
ہو ہی نہیں سکتے. رشی لوگ بھی گر گئے
یہ اُن کی بھول ہے. ہمارا دھرم ہے کہ ہم اس
پران پرمیہ کی اور چلیں. دنیا کے سب
کاموں کو ہم کس زور شور سے کرتے ہیں
حالانکہ جانتے ہیں کہ وہ چند روزہ ہیں
پرنتو جن کا اُدیش مہان ہوتا ہے. وہ
بلکہ مہان ہوئے ہیں. چاہے اس جنم
بلا نہ ہوئے ہوں. اسلئے ہم سب کو استقلال
سے رشیوں کے لکھے ہوئے سداچار روپی مارگ
پر چلنے کا یتن کرنا چاہئے.

راقم

ستیہ دیو از کاشی

رامائن پر وچار
نمبر ۳

رامچندر جی سیتا کو چترکوٹ پرورت سند آکنی
ندی اور جنگل کے مختلف نظارے دکھاتے
ہوئے جب آشرم میں واپس پہونچے. تب
اُنہوں نے آشرم میں جن چیزوں کو دیکھا.
اس کا ذکر اجودھیا کانڈ کے سرگ ۹۵ کے
شلوک ۳۴ میں یوں لکھا ہے.
لچھمن جی نے دیکھا کہ دس ہرن شُدھ بان
سے مارے ہوئے. اور دھوپ میں سکھانے کو
پڑے ہیں. ۳۴.
لچھمن جی کا یہ کام دیکھ کر رامچندر جی خوش
ہوئے. اور سیتا جی سے کہا کہ آپ بلی دان
کرنا چاہئے. ۳۵.
تب سیتا جی نے پہلے بھوتوں کو حصہ دیا.
اور بعد دونوں بھائیوں کو گوشت اور شراب
پروسا. ۳۶.
اُن کی ترپتی ہونے کے بعد باقی ماندہ سے
کچھ تھوڑا سا سیتا جی نے محض زندہ رہنے
کے لئے کھا لیا. ۳۷.
پھر جو کچھ باقی بچا اُس کو سیتا جی رام چندر جی
کے کہنے پر دھوپ میں بیٹھی سکھلاتی تھیں
اور کوؤں سے اُس کو بچاتی تھیں. ۳۸
پھر سرگ ۹۶ میں ذکر آتا ہے.
پہاڑوں سے بہتی ہوئی ندیوں کو بتانے کے
بعد مختلف اقسام کے گوشت بناتے ہوئے
سیتا جی کو آنند دینے والے رام چندر
پہاڑ پر بیٹھ گئے. (۱)
بہرحال یہ گوشت خوش ذائقہ ہے. اور یہ
پوتر ہے. اور یہ انگار پر بنایا ہوا ہے.
وغیرہ وغیرہ کہتے ہوئے سیتا جی کے ساتھ
رامچندر بیٹھ گئے (۲)
پھر آرنیہ کانڈ کے سرگ ۴۵ میں یہ ذکر آتا ہے
رامچندر جی مصنوعی ہرن کو مار کر لچھمن کو
واپس گئے اُسوقت (شلوک ۲۷)
رامچندر جی نے اور ایک پرشت مرگ مارا.
اور اُس کا گوشت لے کر جلد اپنی جگہ
(لچھمن ستھان) میں واپس چلے)
پھر آرنیہ کانڈ کے سرگ ۴۷ میں ذکر آتا ہے. کہ
جب راون سنیاسی کا بھیس بنا کر سیتا جی
کے پاس گیا. سیتا جی نے اُس کا ستکار
کر کے ٹھہرنے کے لئے کہا. (شلوک ۲۳)
رورو اور گوہ اور سوروں کو مار کر بہت سا
گوشت ساتھ لے کر نیز اور دوسری جنگلی
چیزیں ساتھ لے کر میرا شوہر ابھی واپس آئیگا
(پھر جواب) وقت تک آپ یہاں تشریف رکھیں
پھر آرنیہ کانڈ سرگ ۶۸ شلوک ۳۲ سے آگے
یہاں رام چندر جی سیتا جی کی تلاش میں نکلے
ہیں. راستہ میں اُن کی گردھ راج سے
ملاقات ہوئی. جس نے سیتا جی کے چھوڑانے
میں راون سے لڑائی میں سخت زخم کھائے
تھے. اور جو قریب المرگ تھا. وہ رامچندر جی
سے تمام حالات بیان کر دینے کے بعد
مر گیا. اور رام چندر جی نے اس کا آخیری
سنسکار اور کریا کرم کیا ہے.
پھر رامچندر جی اپنے بھائی لچھمن جی کو ساتھ
لئے ہوئے بہت سے مرگوں کو مار لائے.
اور اُس کو ٹکڑے کر کے گھاس زمین پر بچھائی
(۳۲)
اُن جانوروں کا گوشت باہر نکالنے اور
اس کے ٹکڑے کر کے رام چندر جی نے اس ہرے
گھاس پر گردھ راج کو ارپن کئے (۳۳)
اس کے بعد رام چندر جی تلاش کرتے کرتے
کبندھ کے قریب جا پہنچے. اور وہاں کبندھ
سے ملاقات ہوئی. کبندھ نے رامچندر جی
کو کشکندھ کا ٹھیک پتہ بتایا. اور بالی
سگریو کے تمام حالات بیان کر دئے.
اور یہ بھی کہ دیا کہ وہاں ایک پنپا سرودر
رہتے ہیں.

ہے رامچندر وہاں بہت سے مرگ اور پنچھی ہیں
اسوقت تک شکار وہاں کسی نے نہیں کیا۔
اس وجہ سے وہ آدمیوں سے ڈرتے نہیں
ہیں۔ وہاں تم اون چربی دار جانوروں کو
کہایا کرو۔ (۱۳)

ہے رامچندر لچھمن جی عمدہ عمدہ مچھلیاں مارکر
لمبے کی سیخ پر بھون کر میزان کی جلد اور پر
تکا نکال کر کھایا کریں گے۔ (۱۴)

کشن کود ہ کانڈ سرگ ۱۷ میں رام چندر جی نے
جب بالی کو مارا تھا۔ اسوقت [illegible] نے رامچندر
جی سے کہا کہ تو نے مجھے ناحق مارا ہے۔ کیونکہ
پانچ نخن [illegible] والے جانوروں سے صرف شلیک
شو [illegible] اور گو دھہ ششش اور کورم بھی
برہمن اور کشتریوں کو کھانا جائیز ہے۔

راقم
کیشو راؤ پردھان آریہ سماج حیدرآباد دکن

کب برما میں کوئی سماج مندر نہیں بنیگا؟

میرا اوپر کا تعجب انگیز عنوان پڑھ کر بھارت
ورشی اور اچنبھے والے آریہ چونک پڑیں گے۔
کہ یہ کیا تحریر کر دیا جہاں پرانی مذہبی سبھا
قائم ہو چکی ہو۔ سالانہ جلسے رچا رہی
ہو۔ آریہ منتری میں عرصہ دراز سے پانچ
سے زیادہ سماجیں بھی دکھائی گئی ہوں۔
ایسی خوفناک سنساہٹ کے پیچھے چند
[illegible] اخباری دنیا میں حیرانگی ہوتی ہوگی
کہ وہاں کوئی سماج مندر نہیں ہے۔ درحقیقت
آپ کا چونک پڑنا بجا ہوگا۔ دراصل آپ کی
حیرانگی بجا ہوگی۔ فی الحقیقت برما نواسی

آریوں پر پرماد اور آلسیہ کا دھبہ لگایا جاویگا
حقیقتاً برما نواسی بھائیوں کا ویدک دھرم کی
سیوا سے غافل اور لاپروا ہونا ثابت ہو جائیگا
لیکن ستیہ اگرچہ لاکھ پردوں میں کیوں نہ
چھپایا جاوے۔ وہ اُن کو بھی چیر کر اپنا چمتکار
دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خود بخود اپنی جیوتی
کی نورانی شعاعیں اُن پردوں میں چھپانے
والوں پر ڈالے بغیر نہیں رہیگا۔ تو پھر جب حقیقت
ہی یہی ہے۔ تو کیوں نہ ہم پہلے ہی اس کو پرگٹ
کرنے کا حوصلہ کریں۔ پیارے بھائیو۔
بالکل سچ ہے۔ کہ باسوائے چھپنیہ دو ہ بھی
معمولی سا) اور کبھی بھی سماج کے پاس مندر
نہیں ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے معزز ہسپتل
اسسٹنٹ۔ ٹھیکہ دار اور سیٹھ وغیرہ وغیرہ کثیر التعداد
میں عرصہ تیرہ تیرہ چودہ چودہ سال سے برما
کے سرسبز باغوں میں براجمان ہو رہے ہیں۔ جن
میں سے تقریباً خاصی تعداد میں ایسے ہی بہدر
پرش ہیں۔ جنہوں نے کافی سے زیادہ روپیہ کما
تا حال کا بھار رہے ہیں۔ سیکڑوں میں ہی جمع کیا
بری ناچ تماشوں میں ہی صرف کیا۔ اینک
پرکار کی دیگر فضولیات میں ہی تباہ و برباد
کیا لیکن آج تک کسی بہدر پرش نے دہرم ارتھ
سماجوں کے لئے اپنی علو الہمتی کا ثبوت دیا ہو۔
کسی نے بھی اپنی دولت کے دیگر ناجائیز اسراف
میں سے ہی سہی چند دن کی بچت سے ہی ویدک
دھرم کی سیوا میں اپنی یادگار قائم کر دی ہو۔
بھارت ورش کی کسی کھنڈ میں سماج مندر بنوا
دینا کو معمولی بات تصور کی جاتی ہو۔ لیکن
لیکن سماج مندر یہاں بنوا دینا نہ صرف
دہرم کا ایک انگ ہی پورا ہو نہیں بلکہ یہ
سماج مندر سے ویدک دھرم کی استقامت اور
مضبوطی کے علاوہ دیگر ست شاستروں کے مسافر
بھی [illegible] ان کے حق میں [illegible] ہو سکتے ہیں۔ دیگر
[illegible] دھرم سمبندھی بھی [illegible]

تھا۔ اس کا تو لکھنا ہی کیا ہے۔ دور اندیش
دور دراز ملکوں کے لئے ان فوائد کا لحاظ
جما اور اس پر وچار کرنا کچھ بھی مشکل نہیں
بہلا کل روپیہ اپنی گرہ سے گرا دینا ذرا
ٹیڑھی بات ہے تبیعت پڑے۔ جس کے
لئے حوصلہ کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں
اُس کے لیئے تو بلا شک و شبہ کوئی نرالی ہی
پوتر روح غیر معمولی حوصلہ سے میدان میں
قدم بڑھا سکتی ہے۔ لیکن اگر افسوس ہے تو
یہ ہے۔ کہ کسی ذی عزت اور بارعب آریہ نے
آلسیہ کو تیاگ چندہ جمع کرنے کا بھی پرشرم
تک نہیں کیا۔ اگر وہ لائق بھائی اپنی رائیگاں
جارہی عمر کا تھوڑا سا حصہ بھی ان چند روزہ
فضولیات اور غفلت کی گہری نیند سے جاگ
ویدک دھرم کی سیوا میں کوئی باقاعدہ کام
کرتے۔ تو ایک سماج مندر کی بجائے کئی
اور عالیشان آشرم تیار کر لینا بھی کوئی بڑی
بات نہیں تھی۔ اون کے اصل یوتر عمل سے اونکی
اس دنیا کے بیٹے سے یہ سیٹھ جی صاحبان ویدک
دھرم کی سیوا کیلئے ذہن کامل جانا یقینی امر
وہاں باقاعدہ نتیجوں۔ کام کرنیوالے اُپدیشکوں
کا بھی مہیا ہوتے رہنا کوئی بھی ناممکن بات
نہیں تھی۔ دیگر ویدک فنڈوں کے لئے بھی کافی
امداد بہم پہنچ سکتی تھی۔ مگر افسوس اس وقت
تک ہی غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے زور
شور سے خراٹے مار رہے ہیں۔ جاگنے کا نام
نہیں لیتے۔ حالانکہ اون کی موجودگی میں کئی
یہاں کئی نئی ریلوے لائنیں کھلیں۔ ہزاروں
روپیہ کے ٹھیکے ٹھیکیوں تک نے ہاتھ رنگے۔
ہمارے کئی ایک ان ہی بارعب آریوں کی
خاصی تعداد بھی ان نیک کاموں پر کام کرتی
رہی۔ جن کے اشارہ ہوتے ہی ہزاروں
جمع ہو سکتے تھے۔ لیکن کبھی حسرت کا مقام ہے

...سب کچھ ہو نے پہ بھی کسی مہاتما کا
...پوتر فرض کی جانب رجوع تک نہیں
...عرصہ تین سال سے کچھ زیادہ بیت ہو گیا
...جب سے میں برما میں آیا ۔ میری موجودگی
...ہی بھمو ۔ سینگا پینگ اور مانڈلے میں
...میں قایم ہوئیں ۔ بھمو اور مچینہ کی سماجوں
...لانہ جلسے بھی رچا سکتے ۔ بھمو کے سالانہ
...پرتی ندھی سبھا ۔ مگر لہ سرو سماں)
...قایم ہوئی سینگا پینگ سماج کے پریذیڈنٹ
...صاحب نے انگریزی [illegible]
...چھپوا ادھر اُدھر بانٹ چند سال زمین
...آسمان کے قلابے ملا دیئے قدیمی دوستوں کے
...غفلت کی چادر میں منہ ڈھانپ لیا ۔
...رنگون سماج کی ڈسٹرکٹ سبھا نے
...دس ہزار کبھی بیس ہزار کبھی پچاس ہزار
...ریزولیوشن بھی پاس کروا دیئے ۔ مانڈلے
... سماج نے بھی شروع
...چند ہفتے پبلک کی توجہ اپنی طرف
...لیکن عملی کام جو آج تک ان متذکرہ
...داتوں پر ہوا ہے ۔ اگر میں اس کا سلسلہ
...آپ کے آگے رکھوں تو سوائے اس کے
...آپ کے دل خراش ہوں ۔ وشواس کہ اور سچے
...ان کے دلوں پر سخت چوٹ لگے ۔ برمانواسی
...اور اس سبب کیا عملی و گری یافتہ ثابت
...اور فائدہ بھی کیا ہو سکتا ہے ۔ کوشش
...برمانواسی بھائی اب بھی جاگ پڑیں ۔
...وہ بھی پرشش جن کو ہم اپنا لیڈر تسلیم
...ہر وقت لیا رہیں ۔ غفلت کی نیند سے
...کھولیں لیکن وقت [illegible]
...عرصہ سے آوازیں مار رہے ہیں ۔ چیختے
...پکار رہے ہیں ۔ ہاتھ پاؤں جوڑ رہے ہیں
...ٹک آید بھجنگ آید بھیتاں بھی سنا
...لیکن ان کے کان پر جوں تک نہیں

رینگتی ۔ خراٹے مار سے چلے جا رہے ہیں ۔ کروٹ بدلنے کا نام نہیں لیتے ۔ ہم کریں تو کیا کریں ان سے تو میری رائے میں کمبھ کرن ہی اچھا تھا ۔ جو چھ مہینے کی لگاتار نیند کے بعد چھ مہینے کا لگا پکا پیٹ بھرنے کو جاگا کرتا تھا ۔ انہوں نے تو شاید اس کے بیچ میں خلل ڈالنے کی شرط لگائی ہوئی ہے ۔ دیکھیں تو بھلا پہلے کون اٹھتا ہے ۔ . . . .

بزرگو! بھائیو اور دوستو!! ۔ ایشور کے لئے اب بھی مان جاؤ ۔ ہار مان جانا ہی منشیہ کا دھرم ہے وقت پر جاگنا ۔ کسی کے بھلا برا سمجھانے پر سمجھ جانا ہی منشیہ کا اعلٰے فرض ہے ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں سنہ ۱۹۰۲ء میں جب میں نے پہلے پہل آپ کی میٹھی اور گہری نیند میں خلل ڈالنے کو ایک مضمون نکالا تھا ۔ جس کا ہیڈنگ برمانواسی خفتہ آریوں کے جگانے کو ایک سود بانہ آواز تھی ۔ اس میں میں نے اپنے آفریقہ نواسی بھائیوں پر چند جابر نکتہ چینیوں کی ہلکی پرکار بوچھاڑ کی تھی ۔ کیا خوشی کا مقام ہے ۔ کہ اس وقت سے لے آج تک ہاں وہی ۔ ممباسہ ۔ نیروبی ۔ کجورڈ ۔ وغیرہ میں سماجیں بھی قایم ہو گئی ہیں ۔ نیروبی سماج خوب دھوم دھام سے اور گرو خرچ سے اپنا پہلا سالانہ جلسہ بھی رچا چکی ہے ۔ نیروبی سماج مندر کے لئے دو ہزار روپے کے قریب دھن اکٹھا ہوا ۔ اس کی عمارت کا بنیادی پتھر بھی رکھا گیا ہے لیکن آپ ہیں کہ وہی خراٹے سنائی دیتے چلے جا رہے ہیں ۔ آپ سے لوگ پیچھے سو کر پہلے جاگ پڑے ہیں لیکن آپ کو حیا دامنگیر نہیں ہوتا ۔ مبارک ہیں وہ پوتر آتمائیں جو صبح کے بھولے ہوئے ہی شام کو گھر آ جاتے ہیں ۔ لیکن آپ شاید پہلے ہی سے پھر کہیں بھولے ہو گئے ۔ اس لئے

.. .. ..

شک نہیں ۔ آپ ہیں بڑے ہوشیار ۔ پیچھے کا فکر ہی کیوں رکھنا ۔ بھلا لیجئے میں آپ کی معزز توجہ تھوڑی دیر کے لئے اخباری دنیا کی طرف کھینچتا ہوں ۔ دیکھئے جو منشیہ سماچار مورخہ ۵ ۔ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء ڈاکٹر سنتوکھ سنگھ جی کا دھارمک دان چھ ہزار روپیہ کی خوشخبری سنا کر آپ کی سیوا میں آیا تھا لیجئے وہی منشیہ سماچار مورخہ ۱۹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء ایک اور دھارمک اور اودار دل بھائی کے دان کی خوشخبری سنا کر آپ کے ہاتھوں میں آیا ہے ۔ کیا آپ نے پڑھا ہے؟ کہ شری جیان لال گمر پارام جی ساہنی نے پندرہ ہزار روپیہ سے ایک عالیشان مکان خرید کر راولپنڈی سماج کو دان دیا ہے ۔ آپ نے ضرور پڑھا ہوگا ۔ پڑھے بغیر تو آپ نہیں رہ سکے ۔ دھنیہ ہیں ۔ دھنیہ ہیں وہ آتمائیں جو اپنی زندگی پوتر کرنے کو دنیاوی جاہ و حشمت کو جائز طور پر استعمال کر رہی ہیں ۔ اے بوڑھے بھارت کے ہونہار نوجوانو! رشی منیوں کے قابل بچو بچو! جاگو ۔ اٹھو ۔ پیارے بھائیو ہوشیار ہو جاؤ ۔ آپ کی عزیز آیو سونے میں رائیگاں کھوئی چلی جا رہی ہے ۔ جس وقت کال اپنی ہیبت ناک شکل دکھلا سہارا جسم چھین لے گی جس کے آرام اور آسائش کے لئے انیک پرکار کے اپرادھ اور انرتھ کی ناؤ میں سوار ہو غافل ہوئے چلے جا رہے ہو ۔ آپ مارے ڈر کے غرق ہو ہو جاؤ گے ۔ اس کی ہیبت اور وحشت سے بے ہوشی کا عالم طاری ہو جائے گا ۔ اس وقت یہ دھن جس کی حد سے زیادہ محبت میں گرفتار ہو کر سو رہے ہو ۔ خواہ کتنی ہی تعریفیں کیوں نہ پیش کرو ۔ ایک منٹ بھی زائد آیو نہ بخش سکے گی پیارو! آلسیہ کو تیاگو ۔ اپنی عزیز آیو کی قدر کرو ۔ اگر اپنا اور سنسار کا بھلا چاہتے ہو ۔ تو آدرش مہاپرشوں کی قدم بقدم پیروی کرو جن کی نیک روحیں ہماری اُنتی کے لئے تن من سرو سو قربان کر گئے ہیں ۔ کسی نے بھی جاگتے تو جگاتے ہوئے نہیں کہا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تمہیں کو جگاتا گمارل بچارا
تمہیں کو تو شنکر نے رو رو پکارا!
ہوا نانک بھی آخر کو قرباں تمہارا!
دیانند نے تم پہ سروسو وارا

مگر خواب غفلت تمہاری ہی ہے۔ ہوئی صبح پر استراحت ہی ہے
اے آریہ ورت کے نوخیز پودو! غفلت کو تیاگو
استراحت کو دور پھینکو۔ اپنے قدیمی بزرگوں کی
پیروی کرو۔ سنبھلو۔ آنکھ کھول کر دیکھو تو تم ہی
حال میں ہی تمہارے لائق بھائیوں شریمان
ڈاکٹر سنتوکھ سنگھ جی اور شریمان کرپارام
جی ساہنی نے کیا بے نظیر سبق آپ کو سکھلایا
ہے۔ آؤ دھنا ڈیہ شور بیرو۔ دھرم رکشا اور
دھرم کی حفاظت کے لئے ہر ایک کسی سماج مندر
کی بنیاد رکھو۔ آہا وہ کونسا روشن گھڑا ہوگا۔ وہ
کون دھرم بیر ہوگا۔ جو مانڈلے یا رنگون میں اپنے
پوتر ہاتھ سے ویدک مندر کا بنیادی پتھر رکھ
لوک اور پرلوک کے لئیش کا بھاگی بنے گا۔ ویدک
دھرم کے علاوہ پرچار کے ایک حصے کی کمی پوری
کر دکھلائیگا۔ آہا وہ بھی کونسا رشی پتر ہوگا۔
جو کسی ایک ہی دھناڈیہ پرش کے میدان میں
نہ نکلنے پر ہم ادنےٰ اور غریب سیوکوں کا اگوا-
بن سماج مندر کے لئے دھن اکٹھ کرنے کے لئے
پرتگیا کریگا۔ ہمکو اپنا سیوک سمجھ پیچھے چلاویگا
وید پرچار فنڈ، ڈیرہ اور سماج مندر کی بھاری
ضرورت درپیش ہے۔ وید پرچار کے بغیر اپدیش
کا کام نہیں ہوسکتا۔ یوگیہ اپدیشکوں کا بغیر
کامیابی کے ملنا بالکل کٹھن ہے۔ وید پرچار کے
بغیر ویدک دھرم کی چمکیلی کرنیں برما کے کندروں
اور غاروں تک نہیں پہونچ سکتے۔ جسکے لئے
رشی کی ہدایت ہے۔ اس فنڈ کی جس قدر ضرورت
ہے۔ اس پر میں ایک علیحدہ مضمون لکھوں گا۔
لیکن جہاں وید پرچار فنڈ یوگیہ اپدیشک
پیدا کر دکھلاویگا۔ وہاں سماج مندر آریہ سماج

اور پرتی ندہی سبھا کی مضبوطی اور مستقل قائمی
کر دکھلاویگا۔ وہاں سماج مندر کی بھی اشد
ضرورت ہے۔ جسکے لئے طفلان مکتب کا مشتہری
کرنا ہرگز ہرگز کارآمد نہ ہوگا۔ جب تک وہ یوگیہ
اور باری آریہ اپنا ساہ حالفت سے اس
دھرم یگیہ میں اپنی شریر روپی آہوتی نہیں ڈالتے
جن پر اس وقت بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ سماج مندر
کے بغیر بلا روک ٹوک اپنے تمام سنے کارے روزانہ
فرائض باہمی میل و ملاقات کا سلسلہ نہیں رکھ
سکتے انکے بغیر کسی نیک سنگت کا باقاعدہ
پیدا ہوجانا مشکل ہے۔ اور نیز وہ لائبریری
جو دھرم کا پرچار کرنے کا ایک اعلے ذریعہ ہے
نہیں قائم کر سکتے۔ اور نہ سبھا کے دفتر کا باقاعدہ
بندوبست ہو سکتا ہے۔ متلاشی روزگار وغیرہ
بھائیوں اور سبھا کے اپدیشکوں کی رہائش کا بھی
کوئی بندوبست نہیں ہوسکتا۔ اسوقت جو مکان
مانڈلے سماج نے کرایہ پر لیا ہے۔ ستر روپیہ ماہوار
اس کا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ پھر بھی مکان اپنی حسب
مرضی نہیں مل سکتا۔ رنگون سماج تو بیچاری مدت
سے ٹھوکر کھائی کر رہی ہے (باقی آئندہ)

راقم
ویدک دھرم کا ادنے سیوک
فقیر چند سٹیشن ماسٹر برما ریلوے

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج بھیرہ کے عہدہ داران کا انتخاب
حسب ذیل ہوا ہے
پنڈت گوکل چند صاحب پردھان۔ لالہ لکھو رام جی
اپ پردھان۔ لالہ کرپارام جی منتری۔ بھگت رام
جی اپ منتری۔ بخشی ویلکھ جی محرر کمیٹی خزانچی
لالہ ہریرام جی سیٹھ ٹھیکیدار پستکادھیکش

ماسٹر آتما رام۔ لالہ ایشر داس عرائض نویس
پرتشٹھت ممبران

بستی شیخ ضلع جلندھر آریہ سماج کے ممبر
لالہ دیوی چند جی نے اپنی پتری کے وواہ سنسکار
پر مبلغ ۵ روپیہ کا سنسکرت آریہ ودیارتھی آشرم
کے لئے دان دئے۔ نیز لالہ گنج لال جی ممبر آریہ
سماج مردان ساکن ساہنیوال ضلع لودھیانہ
برادر کلاں لالہ اچھر رام جی نے وواہ پر لالہ
دیوی چند جی نے مبلغ ۱۰ روپیہ بہ تفصیل
ذیل دان دئے۔
گروکل کانگڑی ہردوار
وید پرچار فنڈ
کنیا مہاودیالے جلندھر
کنیا اناتھ آلے جلندھر
اناتھ آلے اجمیر
آریہ سماج مردان

چندوسی آریہ سماج کے عہدہ داران کا
انتخاب واسطے سال آئندہ حسب ذیل ہوا ہے
بابو بھگوان داس جی پردھان۔ بابو بیدن لال
جی اپ پردھان۔ منشی رام سروپ جی منتری
دین دیال عرف بنو لال جی اپ منتری۔
لالہ گنیشی لال جی رئیس چندوسی خزانچی۔ بابو رام
جی لال جی پستکادھیکش۔

(۲) ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو بابو روپ سنگھ جی
سبھاسد آریہ سماج کے پتر کا نام سنسکار
ویدک ریتی سے ہوا۔ آپ نے اس موقعہ پر ۱
سماج کو دان دیا۔
(۳) ۱۸ اکتوبر کو لالہ تلسی رام جی پسر لالہ
رام چند جی ممبر آریہ سماج کا دیہانت ہوگیا
لالہ تلسی رام جی نے ۱۰ آریہ سماج چندوسی
اور ۱۰ روپیہ گروکل بدایوں کو دان دئے

ہمارے پرشارتھی بھائی لالہ ہیرانند جی
پوسٹماسٹر ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ:-

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صاحبان ذیل کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ کہ
انہوں نے گروکل کے لئے چندہ دیا۔ اچھو بذریعہ
...آرڈر شریمان تکھیہ ادھشٹھاتا جی کی سیوا میں
بھیجا ہے۔ اسی طرح اگر اور مہاشے گن عوقت علاقہ
پنڈی بھٹیاں اور خاص پنڈی بھٹیاں میں کوشش
کرتے ہیں۔ اور جو بہت سا دھن ریونیہ کا مول
ہیں دیر تھ لنٹ کرتے ہیں۔ ادھر دان دیں
...کے بھاگی بنیں۔ دانی مہاشیوں کے نام
یہ ہیں

شریمان بھائی گوروت سنگھ جی چرنداس جی معہ
...چالا داس جی داوڑا ۵؎
...بھیمن داس جی داوڑا ۱۱؎
...پشن داس جی داوڑا ۵؎
سردار جواہر سنگھ جی جونیجہ ۵؎
...وردھا مل آیا رام گاندھی ۵؎
...گوپال داس جی داوڑا ۵؎

...صاحبان باشندگان کوٹ بنگہ تھانہ
پنڈی بھٹیاں ضلع گجرانوالہ کے ہیں۔

سیکریٹری آریہ سماج چھاونی فیروزپور لکھتے
ہیں۔ بابو راد ھاکشن جی پردھان سماج ہذا کی
...امرت سر کو ہو گئی۔ آپ کی جدائی کا سماج
کو نہایت افسوس ہے۔ آپ سماج کی ترقی میں بہت
کوشش فرماتے تھے۔ خصوصاً سماج مندر کے واسطے
...کی چندہ میں خاص کوشش فرماتے تھے۔
...نومبر ۱۹۰۵ء کو جملہ ممبران کی جانب سے
...وداعی دعوت لالہ مراری لال جی اسسٹنٹ
...سرجری کے مکان پر دی گئی۔ سردار گنگندہ
...سنگھ جی پردھان منتخب ہوئے۔
...مندر سماج ہذا قریب نصف کے تیار ہو
چکا ہے۔ تعمیر جاری ہے۔ قریب دو ہزار کے
روپیہ تک صرف ہو چکا ہے۔ دو ہزار کے
...صرف کا اندازہ ہے۔ دھارمک مہاشے
...ایسے ورمیا امداد فرمائیں تو جلد ایک عالیشان

مندر تیار ہو جاویگا۔ دانی صاحبان ضرور
توجہ فرمائیں۔ اگر کوئی سادھو مہاتما جو دیش بھرمن
کی نسبتی نہ کرتے ہوں مندر میں ٹھہر کر اپنے اپدیشوں
سے لوکل اشخاص کو فیض یاب کرنا چاہیں۔ تو
کمیٹی سے خط و کتابت کریں۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کا سالانہ جلسہ
۳۰۴۔۵۔۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔
نگر کیرتن تیسری تاریخ کو ساڑھے چار بجے شروع
ہوگا۔ ۶ مارچ کو مباحثہ و خاص جلسہ۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں نے ۸ دسمبر
عید کے دن ایک نومسلم برہمن کو شدھ کیا
جو کئی اسباب سے مسلمان ہو گیا تھا۔ پرشارتھ کے
ساتھ باقاعدہ پرائشچت کرایا گیا۔ ۱۰۰ آدمی
موجود تھے۔

آریہ سماج فیض آباد کے ادھیکاریوں کا انتخاب
حسب ذیل ہوا۔
بابو گوکل چند جی پردھان۔ منشی راجکرن لال ریڈیو
ایجنٹ اُپ پردھان۔ منشی منوہر ناتھ جی بی اے
منتری۔ منشی چھوٹو لال و بابو رام سرن سنگھ اُپ
منتری۔ بابو گوپال لال ایم اے خزانچی۔ پنڈت
بھیم راج مہتہ لائبریرین
دیوالی کی صبح کو سماج مندر میں ہون ہوا۔ اور بابو
نورنگ مل نے رشی کے جیون چرتر پر ایک موثر
ویاکھیان دیا تھا۔

ڈیرہ غازیخاں سے مہاشے ہیرانند جی
پوسٹ ماسٹر تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے اسی اہولیہ
پتر دوار اسب آریہ بھائیوں کی سیوا میں نیویدن
کیا تھا۔ کہ پنڈی بھٹیاں ضلع گجرانوالہ اور اُسکے
نواح میں پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ درخواست
کی تھی کہ دو بھائی ویاکھیان داتا ایک ہارمونیم
بجانے والا اور ایک طبلہ بجانے والا بھائی
کرپا کر کے ویدک دھرم کی سیوا کے لئے اپنے آپکو
والنٹیر کریں۔ یہی پرچار منڈلی اگر پریم سے

کام کریگی۔ تو اوشیہ پنڈی بھٹیاں میں سماج
قایم ہو جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پرماتما کی کرپا سے
سینکڑوں ہزاروں اندھکار میں پڑے ہوؤں کو
پرکاش کی اور لاویگا۔ پرنتو کیسے شوک کا مقام
ہے۔ کہ قریب ایک ماہ ہونے کو آیا ہے۔ لیکن اب
تک سوائے ایک مہاشے لالہ دیوی چند جی بہرانا
دھرم سال نواسی کے کسی بھائی نے اس طرف
خیال نہیں کیا۔ میں پھر اپنے دھرم بھائیوں کی
توجہ اس طرف کھینچتا ہوں۔ اس منڈلی۔۔۔
میں شامل ہونے والے بھائی مجھسے پتر ویہار
کریں۔

برنالہ سماج کی جنرل میٹنگ میں انتخاب ادھیکاریان
حسب ذیل ہوا۔
لالہ نارین دت جی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست
پردھان۔ لالہ شوچرن داس جی سٹیشن ماسٹر
اُپ پردھان۔ برتی چند سنصرم بندوبست
منتری و پُستکادھیکش۔ لالہ رام دتا مل مختار
اُپ منتری۔

شاہجہانپور کے پنڈت بدری دت شرما وید
کی بھتیجی کا وواہ سنسکار پنڈت باشی رام صاحب
پنشنر انسپکٹر ڈاکخانجات ساکن وزیر آباد ضلع
گوجرانوالہ کے پُتر پنڈت ہرشچندر جی کے ساتھ
واقعہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء کو سنسکار ودھی
انوسار ہوا۔ اس وواہ میں کوئی پورانک رسومات
نہیں ہوئیں۔ اور نہ کچھ لین دین کا ذکر ہوا۔ پنڈت
باشی رام صاحب موصوف نے مبلغ ۔۔ روپیہ
دان دیا جو درج ذیل ہے۔

گروکل کانگڑی	عہ
ویدپرچار فنڈ	عہ
آریہ سماج وزیر آباد	۵؎
کنیا مہاودیالہ جالندھر	۵؎
آریہ سماج شاہجہانپور	۵؎
یتیم خانہ گجرانوالہ	۵؎

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک پاٹھ شالا آریہ سماج شاہجہانپور عـــــہ
آریہ ڈیبیٹنگ کلب شاہجہانپور عـــــہ
کنیا پاٹھ شالا دہرہ دون عـــــہ
دکشنا پنڈتان عـــــہ

دو روپیہ امانت میں ہیں جن پنڈتان کو اشد ضرورت ہوگی ان کو دیئے جاوینگے۔

۳۹/۱۶ کنیا کیلئے ور کی ضرورت ۳۶/۱۶

ایک کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۴ سال کی ہے اور گورمکھی جانتی ہے۔ ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سے ۲۵ سال کی ہو۔ صحت عمدہ آریہ خیالات اور گذارہ معقول رکھتا ہو۔ نیز فرقہ دہراں کہتریاں میں سے کسی ذات کا ہو خط و کتابت بنام رام چند سٹن اکونٹنٹ دفتر پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ ہو

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک ادوڑہ جنٹلمین کے لئے جس کی عمر قریباً ۲۲ سال ہے۔ جو ایک شریف اور دولتمند گھرانہ سے ہے۔ برسر روزگار ہے۔ اور معقول آمدنی اور جائیداد رکھتا ہے ایسی کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر کم از کم ۱۴ سال کی ہو۔ خوبصورت اور کوئی انگ ہین نہ ہو۔ پڑھی لکھی ہو۔ اور کسی اچھے گھرانے کی ہو۔ باقی حالات کے لئے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر محکم چند اوورسیر کوئٹہ

۳۹/۱۶ کھتری بھائیوں کی خدمت میں گذارش

جملہ کھتری صاحبان کی خدمت میں عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کی سیوا میں خصوصاً عرض کی جاتی ہے۔ کہ فدوی نے آج تک اپنا بواہ نہیں کرایا۔ یعنی کنوارا ہے۔ عمر تخمیناً ۳۵ سال تعلیم ورنیکولر مڈل تک پیشہ دوکان بزازی ساکن حافظ آباد لون منڈی۔ آریہ سماج کا وائس پریذیڈنٹ ہے۔ اور ویدک دھرم کا پابند ذات چوپڑہ کہتری ہے۔ اب خواہش ہے کہ گرہست کرکے کل امورات دنیاوی ویدک دھرم کے انکول انجام دے اسلئے آپ صاحبان سے بادب التماس ہے کہ جس کہتری بھائی کو میری خانہ آبادی منظور ہو۔ وہ شادی کا بندوبست کر سکتا ہے۔ دلہن کی عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو۔ اگر تعلیمیافتہ ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ امور خانگی سے اچھی طرح واقفیت رکھتی ہو۔ ذات چوپڑہ کے سوا اور کوئی ذات ہو۔ امید ہے کہ میری اس درخواست پر حسن توجہ فرماکر جواب باصواب سے مطلع کرینگے جواب نیچے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

نوٹ فدوی کی دوکان عرصہ ایکسال سے حافظ آباد میں ہے۔ اگر کسی مہاشے نے ہمارے خاندان کی نسبت کوئی امر دریافت کرنا ہو تو موضع جاچک نیہ ضلع گوجرانوالہ جہاں بندہ کی سکونت ہے دریافت فرما سکتے ہیں۔

المشتہر امرنت رام جنرل کلاتھ مرچنٹ وائس پریذیڈنٹ آریہ سماج حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۳۵/۱۶ ضرورت ۳۵/۱۶

ایک خزانچی کی۔ جو جوان۔ فارسی اور گورمکھی عمدہ لکھ پڑھ سکتا ہو۔ خوشخط۔ تنخواہ ۲۵ روپیہ سے ۳۰ تک نیز مع خوراک مفت (۲) ایک ایسے منشی کی جو کاروائی عدالت سے واقف ہو اور ہندی انگریزی فارسی میں سے کسی ایک جانتا ہو خوشخط ہو۔ تنخواہ ۲۵ سے ۳۰ مع خوراک اگر باہر رہیگا تو اور ۵ روپیہ ملے گا۔ تو عوض تنخواہ ۵ الاؤنس ملے گا۔ درخواستیں بنام سنت سنگھ گنیش داس ٹھیکہ دار نمک کھیوڑہ سالٹ کالونی مقام کھیوڑہ بلوچستان ایجنسی

۳۹/۱۶ کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سولہ سالہ کہتری کنیا کیلئے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جسمیں ذیل کی صفات ہوں عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ذریعہ معاش معقول خود پیدا کرتا ہو۔ آریہ سماج کا ممبر ذات پات کی تمیز بری۔ خوبصورت۔ نیک چلن و نیک سیرت شادی ویدک ریتی سے گن کرم سوبھاؤ انوسار ہوگی۔ جہیز ذات پات کی کوئی قید نہ ہوگی۔ درخواستیں بہ ذیل ۳۱۔ دسمبر تک آنی چاہئیں۔ بمقام فیروزپور چھاؤنی معرفت بھولا ناتھ عرائض نویس بنام لالہ ہرنام داس ناگرہ اسسٹنٹ منتری آریہ سماج دھرمسالہ

۳۷/۱۶ بالودھوا کیلئے ور کی ضرورت

ودھوا کی عمر قریب ۱۲ سال خاندانی قوم بھٹناگر کائستھ ہندی پڑھی۔ سگھڑ اور سوبھاؤ کی بہت اچھی اکشت یونی۔ بواہ کے تھوڑے عرصہ بعد ودھوا ہو گئی۔ ودھوا کے ایک رشتہ دار جو گورنمنٹ اسسٹنٹ سرجن ہیں اُس کا پنر ووباہ ویدک ریتی انوسار کسی ہم قوم لڑکے ور کے ساتھ جو خاندانی اور معقول آمدنی رکھتا ہو کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی درخواست مع مفصل حالات خاندان۔ عمر اور آمدنی وغیرہ کے بنام سکرٹری ودھوا ادھار سبھا آریہ سماج جالندھر روانہ فرمائیں جو بھی درخواست کا جواب چاہیں مہربانی کر کے جوابی کارڈ ارسال فرمائیں۔ ورنہ جواب کی شکایت معاف۔ درخواست کا جواب صرف اسکو دیا جاویگا جس کی درخواست منظور ہوگی

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

- ستیارتھ پرکاش اردو ترجمہ — عہ/
- ویوہار بھانو اردو — ۳/
- رگویدادی بھاشیہ بھومکا اردو — ۱۲/

تصانیف بابو شوبرت لال ایم اے

- ...بیان دھرم ....
- دلچسپ ولچسپ افسانہ جات ہرچیار ٹریکٹ — ۶/
- ...بلند .... — ۷/
- ...مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے — ۱۰/
- ...فلاسفی .... — ۷/
- سنسکرت زبان کی عظمت .... — ۲/
- ...پند .... — ۱۰/
- ...درشن ویونانی فلاسفی .... — ۱۲/
- ...اہل ہنود و اسلام میں توافق — ۵/
- ...بھارت کی شجاع و عالم استریاں کے کارنامے ۱۲ حصص — عہ/
- ...جلد .... — ۱/
- ...التہذیب .... — ۷/
- ...فلاسفی — ۱۰/
- ...مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے — ۵/
- .... — ۱/
- ...و ستعدد ہندو منتھوں کا تذکرہ — ۱۰/
- ...آریوں میں علم تحریر کا رواج .... — ۱۰/
- ...عبادت — ۸/
- ...سندھیا — ۶/

فہرست کلّیات الکھ دھاری

- کلّیات الکھ دھاری نمبر ۱ } حکمت نظری و عملی کے بیان میں — عہ/
- ” نمبر ۲ علم الٰہی — عہ/
- ” نمبر ۳ الہامیوں کے خیالات افعال — ۱۲/
- ” نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق — ۱۲/
- ” نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان — ۳/
- ” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد — ۱۲/
- ” نمبر ۲۱ حق وامے الکھ دھاری — ۱۲/
- ” نمبر ۲۷ صحت جسمانی و اخلاقی — ۶/
- ” نمبر ۲۹ طعام و شراب — ۳/
- ” نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات — ۸/
- ” نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ — ۱۲/
- ” نمبر ۳۸ حکایات و روایات — ۸/
- ” نمبر ۳۹ راج نیتی — ۵/
- ” نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد
- ” نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی — ۱۲/
- ” دھات تیاگی — ۸/

نوٹ: دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدر دانی پر اس سلسلہ کے باقی بھی از سر نو چھپا کر بہم پہونچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

- راجکماری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۱/ حصہ دوم ۱/
- بہروپیا چرتر ۸/ دلچسپ تاریخی فسانجات ۶/

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

- اپدیش منجری — ۵/
- یگیہ کا پہلا انگ — ۲/
- سورگ میں سبجکٹ کمیٹی — ۱/
- لیکچرز بابو منشی رام جی — ۷/
- جنگ چین — ۱۲/

- اشٹانگ یوگ پرکاش — عہ/
- کلّیات آریہ مسافر — ۵
- تہذیب الاسلام حصہ اول — عہ/
- تصدیق صداقت دھرم آریہ — ۱۲/
- اثبات تناسخ — ۱۲/
- ویدانت و سوانت نوارن — ۱۲/
- جیون لابھ سندھیا — ۱۰/
- الیشور درشن — ۸/
- ملہمان وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم — ۱۲/
- ستیہ دھرم پرچارک پر لائیبل کیس — ۱۲/
- ثبوت تثلیث وید — ۱۲/
- سندھیا منظوم اردو — ۱/
- سندھیا نثر اردو — ۵/
- قادیانی مت درپن — ۱/
- تثلیث رتن پرکاش — ۱۲/
- آریہ ورت کا عروج — ۵/
- جیون چرتر مہاتمان حصہ اول — ۸/
- ” ” حصہ دوم — ۸/
- مخزن اسرار حصہ اول — ۱۲/
- ” حصہ دوم — ۱۲/
- سدا چار مہا بدھ — ۱/
- پھول — ۵/
- درخت — ۱۲/
- سبزی ترکاری — ۸/
- گھاس چارہ — ۸/
- مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی — ۶/
- آنند سرود — ۱/

صیغہ آریہ پستک پرچار قایم کردہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

- سنہا پلی زندگی فیصدی — عہ/
- پرماتما کی سرود یا پکتا ” — عہ/
- مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ ” — عہ/ ۸/

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انسانی زندگی کا مقصد فیصدی	۶/
اخلاقی و روحانی صحت "	۶/
سور و لی براہمن و بھوشیہ پران "	۶/
انسانی نوسائٹی کی بناوٹ فی جلد	/-
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج "	۲/
بائبل کو کس نے لکھا "	۱/
بھوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح "	۲/
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر۲ "	۱/

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۱۲/	بھرم چھیدن	۲/
پنچ مہایگیہ ودھی	۱/	آریہ سماج کے نیم اپنیم	۲/
سندھیا وندن	۵/	اشٹادھیائی مول	۳/
نامکا	۴/	سنسکرت واکیہ پربودھ	۲/
کارکیہ	۳/	ویوہار بھانو	۲/
سامانک	۳/	ہون منتر	/-
سنسکرت نام	۱/	شاستر ارتھ میلا چاندا پور	۱/
آریہ ادیشیہ رتن مالا	۱/	شاستر ارتھ کاشی	۲/
سنسکار	۱/	ویدانت دھوانت نوارن	۱/
اکھیاتک	۲/	آریہ بھونے	۳/
پارسی بھاشا	۳/	بھرانتی نوارن	۱/
دھاتو پاٹھ	۴/	ستیارتھ پرکاش ساد کاغذ	[illegible]
گن پاٹھ	۳/	بڑھیا کاغذ	۲/
نگھنٹو	۳/	سنسکار ودھی	۱/
اوناوی کوش	۸/	آریہ ادیشیہ رتن مالا	/-
نروکت	۱۰/	الو کی چاروں وید	[illegible]
چاروں وید مول کاغذ سادہ	۶/	سرلیکھ ریتھر	/-
		یجر وید بھاشیہ سمپورن چاحصہ	۱۶/
سنسکار ودھی		گوکرنانِدھی	۸/ ، ۱/
رگوید بھاشیہ حصہ	[illegible]	انو بھرم اچھیدن	
وید ورودھ مت کھنڈن	۲/		

آریہ دھرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر
سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج } ۶/

نخت پنت براہمن ۱/

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی تپسیہ دھرما تما ادو بیر ستریاں حصہ اول	۶/
اتہاس ہیرو دار	۶/
دارو غہ جی ناول	۳/
آرش پتری یگیہ	۳/
ہرنیہ چیتریہ	۴/
گنجینہ ہمچن	۸/
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	۱۲/
گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	۱۲/
سنسکرتی دھرم نیتی	۱۰/
جیون چرتر مہرشی حصہ اول ۹/ ایضاً حصہ دوم	۹/
ولیشی ورن پرکاش	۱/
دو ہوا ابنیشد وداہ	۳/
ورن ویوستھا	۲/
لائف کیس ستیہ دھرم پرچارک پریس	۱۲/
شرینی دھرم دیوی کا آپدیش	۲/

کتب انگریزی

اے فیو سپیشلیٹیز آف دی آریہ سماج	۲/
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج	۱۰/
درکس پنڈت گرودت	۱۲/

کتب گورمکھی

الیشور بھگتی
سندھیا سٹیک
ستیہ و ادوچار

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودیانہ کا کپڑا - لنگی - پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر
لاہوری مل بی منیجر کاتھ بینو فیکچرنگ کمپنی لودھیانہ

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی شاردا

جو کہ آریہ بھاشا میں بڑی آب و تاب کیساتھ ویدک یتر لیہ اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے - کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی - لایق مولف نے اس گرنتھ کو اسم بنانے میں بہت پریشرم کیا ہے - تھوڑی سی جلدیں باقی رہگئی ہیں - صرف تھوڑی سی جلدیں رہگئی ہیں جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمایے

ورنہ
دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا
پڑیگا ۔

قیمت ۶/ منیجر ستیہ دھرم پرچارک

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

سیدھرم پرچارک

جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | [illegible] ۱۹۰۵

دہلی کے ایک مشہور مطبع میں چھپنے کا غذ پر خوشخط [illegible]
میں طبع کرا دی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے سایز [illegible]
ہدیہ ... علاوہ محصولڈاک ۔ المشتہر

مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

رسالہ نور الدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ بجواب آریہ سماج ...
جواب الجواب مصنفہ شریمان سوامی درشنانند جی ...
مصنف ترک اسلام سابق مولوی محمد عبد الغفور صاحب بی اے
ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ چھپ گیا ہے۔
صداقتوں کا گلدستہ طرز بیان شستہ مضامین برجستہ
معلومات کا خزانہ حق و باطل کا پیمانہ ۔ جوابات محققانہ ۔
ضخامت چار سو صفحہ سے زائد ۔ کاغذ بہتر لکھائی چھپائی عمدہ
قیمت بلا محصولڈاک ایک روپیہ ۔ جلد خرید کیجئے ورنہ
دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا ۔

جنگ چین

جناب نیئل صاحب ... کہ گذشتہ قم ... ہوا ...
کہ ... کے لیے ... ہو ... افسانہ ... کر
یہ دفع الوقتی کا ذریعہ ہو اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ... طلبا
کے لیے علمی ... کا موجب ہو بلکہ ایک مشہور ... جو فوجی عہدہ
دار نے جو سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ ... تیرہ ماہ تک چین میں رہا
چشم دید ... نہایت ہی سنجیدہ یعنی خیز ... دلچسپ واقعات کو حیرت
انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جسمیں ... کے خاتمہ پر چین
جاپان اور روس کا مقابلہ کرتے ہوئے ... کی گئی ہے
اور ایسی ... قابلیت اور ... سے ہندوستان کی ترقی کے
ذرایع ... کو ... ہے
سنٹرل ... کے ... اور ہندوستان کے ہر ... خواہ ...
اور ... لیڈر ... مزاج متنفس کو
ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے
لیے ایک ... کتاب کو پڑھنا چاہیئے ۔ کتاب اردو زبان میں

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

... چندہ سالانہ محصول ... چندہ سالانہ محصول

شرح اجرت اشتہارات بہ تفصیل ذیل ہے

	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... ماہ بماہ کے اشتہارات کی اجرت ...
... نی سطر کا م شمار کرکے
اجرت ... اشتہارات ... ہمراہ اخبار ...
... اجرت پیشگی ...
... آپ کا منیجر

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں تعداد وکتابت بنام پروپرائیٹر آریہ انڈ یا ہوزری میری ڈیکٹری لودیانہ ہونی چاہیے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے معتبر کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوتی ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور سیلے سلائے کپڑے ناپ پہنچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناگتی رام گورنمنٹ لائیسنس مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودہیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر دل کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان مہاتما کے لیکچروں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا لازمی ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پتر تا کا شردھالو ہو کے اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۵؍

مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

المعروف بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ ابجشیش رام جی دیناگنجری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ شاستر کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جابجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ .... قیمت ایک روپیہ

مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

وستار پورک سندھیا ودھی

(بزبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع [illegible] حال میں ہی چھپ کر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک انمول گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵؍

المشتہر مینجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پنتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

شرادھ ویدوں دھرم ہے۔ شرادھ مرتکوں کا ہی ہو سکتا ہے۔ متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی اعلیٰ [illegible]

مینجر سکیم ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھ کر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ معہ ایک لجیسٹا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پانچ فی روپیہ (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲½ فیصدی اور (۴) سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار [illegible]

المشتہر مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہتر پرورش اشرم و گرومت اشرم میں بھیجنے کیلئے ضروری اخراجات و شادی کا بندوبست کرنے کیلئے بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی وصول کریں۔ [illegible] شرح بہت کم ہوگی۔ [illegible] کی ضرورت نہیں [illegible] منافع و ضمانت کا قاعدہ [illegible] بعض [illegible] درخواست بنام مینجر [illegible]

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۶ پوہ سمت ۱۹۶۱ مطابق ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء شکروار شہر جالندھر | نمبر ۳۸

واقعات اور مفید رائیں

مرحوم مسٹر راناڈے کی یادگار میں جو آگو نوک
انسٹیٹیوٹ پونا میں قائم ہونے والا ہے اُسکے لئے
... ہزار روپیہ کا سرمایہ جمع ہو گیا ہے۔ اسی
انسٹیٹیوٹ کے بانیوں کا یہ بھی منشا ہے کہ لائق
... طالب علموں کو صرف کے مرکزوں میں بھیج کر
... ایسے فنون سکھائے جاویں جن کے لئے
ہندوستان میں میدان موجود ہو۔ یہ خیال مقتضائے
... اور مسٹر راناڈے کے دلی مقصد کے عین
مطابق ہے۔

ریاست ٹراونکور کے دیوان صاحب نے
... سرکیولر جاری کیا ہے جس میں اُن سکولوں
... جنہیں گورنمنٹ ٹراونکور کی طرف سے مالی
... ملتی ہے۔ ممانعت کی گئی ہے۔ کہ پڑھائی کے
... گھنٹوں میں مذہبی تعلیم دیا کریں۔ عیسائی
مشنری اس حکم سے بہت گھبرا گئے ہیں۔ معلوم ہوتا
... کہ اس طرح دکن میں عام طور پر مشنریوں کا
... ہے۔ اسی طرح اس ہندو ریاست سے بھی
عیسائی مشنریوں کو بہت ہی مالی مدد ملتی رہی ہے۔
... کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر عیسائیوں کو اپنے
... مشن پیارا ہے۔ تو ہندو ریاست سے مدد
... بند کر دیں اور پھر چاہے اپنے سکولوں میں
... گھنٹوں میں جتنا چاہیں مذہبی تعلیم جاری رکھیں۔ کوئی
... روکنے والا نہیں ہے۔ لیکن یہ انصاف نہیں کہ
ہندو ریاست سے مالی مدد لے کر اس روپیہ کو
ہندوؤں کی مذہب کی بیخ کنی کے لئے ہی
... کیا جاوے۔

... مدراس کے مشہور کرشن سوامی آئنگر نے
... ایک تقریر میں تھیوسوفی کی مذہبی سنتھوں

اور علاقوں کی آمدنیوں میں سے بقدر ۱/۴ حصہ
بھی ہر سال قومی تعلیم پر صرف کے لئے دیا جاوے
تو بڑی بھاری رقم مد تعلیم کے لئے جمع ہو سکتی
ہے۔ مدراسی تو چاہتے ہیں کہ اس طرح کا قانون
پاس ہو جاوے۔ لیکن اگر لگاتار کوششیں کی جاویں
اور اپنے ملک کے ساہوکاروں کو راستہ دکھلا
کر منفعت لینے کی کوشش کی جاوے۔ تو ان کے
سنتھوں کے ذریعے سے واقعی بڑی بھاری مدد
اصلی تعلیم کو مل سکتی ہے۔ میری رائے میں انگریزی
فیشن کے سکولوں اور کالجوں ... کو مدد
دینے کا خیال تو شاید ہی کسی چیدہ ساہوکار کے
دل میں پیدا ہو لیکن اگر گروکل کے لئے مدد کی درخواست
باقاعدہ کی جاوے۔ تو بہت سے مہذب ساہوکار ضرور
اس کی مدد کے لئے طیار ہو جائیں۔ لیکن افسوس
یہ ہے کہ گروکل کے ایسے مددگار کم ہیں جنہیں ہر
وقت دھن ہی اس کی لگی رہے۔

سنسکرت کی تعلیم میں اسوقت کچھ ترقی نہیں
ہو رہی۔ کل ملک ہندوستان میں سال سنہ ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ء
میں ... ۱۲۹ اشخاص سنسکرت پڑھ رہے تھے حالانکہ
اس قدر لڑکے تو ایک بڑی ڈسٹرکٹ میں زیر تعلیم
ہوا کرتے ہیں۔ جب تک سنسکرت کو اول زبان بنا کر
اُسکے ساتھ انگریزی زبان اور سائنس نہ سکھائی
جاویگی۔ تب تک اس قسم کے آدمی پیدا نہ ہوں گے
جو کہ سنسکرت زبان کی تعلیم کا عام پرچار کر سکیں۔

تھیاسوفیکل سوسائٹی کی توجہ جب سے استری
شکشا کی طرف مسز اینی بیسنٹ نے کھینچی ہے۔ تب
سے سوسائٹی کی معرفت بڑا مفید کام ہو رہا ہے
چنانچہ ۱۲ اکتوبر کو مدرو گوڑی (علاقہ مدراس) میں
ایک استری پاٹھ شالا کا افتتاحی جلسہ ہوا جس کے لئے
پچیس ہزار روپیوں کا سرمایہ جمع کیا جا رہا ہے۔ کوئی
زمانہ تھا کہ آریہ سماج کی طرف سے نئی

پاٹھ شالائیں کھولی جاتی تھیں لیکن آجکل بہت
عرصہ کے بعد کسی آریہ استری پاٹھ شالا کے کھلنے
کی خبر ملتی ہے۔ عرصہ کے بعد اخباروں میں آریہ
کی استری پاٹھ شالا کی حالت درست کرنے کی طرف
رغبت نظر آتی ہے۔ جسکے متعلق وہاں کے
انسپکٹر مدارس نے مہتہ جیمنی بی۔ اے پلیڈر
کی تعریف کی ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ سماجوں میں
بلا شور و شر کام ہو رہا ہو۔ اور مجھے معلوم نہ ہو
بہر صورت استری شکشا کے کام میں آریہ سماج
کو بہ نسبت سابق بہت زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے
استری شکشا (تعلیم نسواں) کی طرف
اسوقت گورنمنٹ وقت کی بھی بڑی بھاری
توجہ کھینچ رہی ہے۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں
ایک خاص کمیشن زیر نگرانی رکھے جا رہی۔ اِین
مِس ... صاحب انسپکٹر مدارس مقرر کی گئی ہے
جسکا کام یہ ہوگا۔ کہ استری شکشا کے متعلق حالات
کو دریافت کر کے گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کریں
کہ کن کن وسائل سے استری شکشا کو آگے کی طرف
حرکت مل سکتی ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس امسال
بڑی کامیابی سے ختم ہوگا۔ سر ہنری کاٹن سابق
چیف کمشنر ملک آسام اس سال کانگریس کے
صدر انجمن قرار پائے ہیں۔ انگلستان سے
آپ کی رخصت کے وقت جو جلسہ کیا گیا اُس
میں بڑے بڑے جلیل القدر اور عالی دماغ انگریز
موجود تھے۔ جنہوں نے بڑی بھاری ہمدردی
کانگریس کے مشن کے ساتھ ظاہر کی۔ بعض
مقرران نے جن میں ممبران پارلیمنٹ بھی
شامل تھے۔ یہ رائے ظاہر کی کہ کانگریس کی
تجاویز کو سر ہنری کاٹن سے خود لینا لارڈ
کرزن کا فرض ہے۔ چونکہ مسٹر ... موقع

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پر ہوتی اُن سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ انگلستان میں کانگریس کی جد و جہد کا ایک خاص نتیجہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور جس کوشش کے ساتھ کہ اینگلو انڈین اخبارات اس واقع کے اثر کو دور کرنے کی جد و جہد کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے دن شاید کچھ اچھے آنے والے ہیں۔

بنگال میں سال گذشتہ کے اندر ۱۴۸۸۷ لڑکیاں زیر تعلیم تھیں گویا تین فی صدی سے کچھ کم لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں۔ یہ حالت تسلی بخش نہیں سمجھی جاتی لیکن پنجاب اور ممالک متحدہ میں یہ اوسط بھی نہیں ہے۔ استری سکشا کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

بمبئی کی نمائش حرفت وغیرہ جو کہ زیر سرپرستی انڈین نیشنل کانگریس کھولی گئی ہے۔ ۱۵ دسمبر سے باقاعدہ ملاک کے لئے کھلی ہوئی ہے۔ کل ستر ہزار اشیاء نمائش کے اندر موجود ہیں۔

راجہ شیو پرشاد سی۔ ایس۔ آئی مرحوم کے پسر راجہ ستچت پرساد سنگھ کا دیہانت گورکھپور میں ہوا جہاں پر کہ شاید ان کے تعلقات تھے۔ جو کہ ان کے والد بزرگوار کو گورنمنٹ سے ملے تھے راجا ستچت پرساد سنگھ میرے زمانہ تعلیم میں بنارس کالج میں پڑھتے تھے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ قلم کی نسبت علم برداری زیادہ کر سکتے تھے۔ اپنے پہلوانی شوق کی وجہ سے ہی انہوں نے باوجود منیا ہونے کے اپنے نام کے ساتھ لفظ سنگھ لگایا ہوا تھا۔ طبیعت میں اُن کے بہادری کے آثار اُس وقت نظر آتے تھے ایک پورانے دوست کی موت کا حال سن کر واقعی افسوس ہوتا ہے۔

ہندوستانی ریاستوں میں بھی انگریزی والنٹیروں کی فوج سنی جاتی ہیں۔ حیدر آباد دکن میں پہلے تھی۔ اور اب مہاراجہ کشمیر نے قائم کی ہے۔ کیا یہ انگریز کشمیر کے راجیہ کی اندرونی حفاظت کے لئے لڑا کریں گے یا اپنے ہم ملک گورنمنٹ کے پیر کشمیر میں مضبوط جمانے کا کام دینگے ہندوستانی ریاستوں میں والنٹیر فوج کے ممبر بھی اُنہی ریاست کے باشندگان ہونے چاہئیں۔ ورنہ اس کا نام والنٹیر فوج نہ رکھنا چاہیئے۔

فرانس میں ایک ماہر علم طبیعات نے ایک ایسا کمبل ایجاد کیا ہے۔ جس میں بجلی کی تاروں میں ملا کر جنتے ہیں۔ چاہے کیسا ہی موسم سرد ہو۔ مگر اس کمبل میں سردی مطلق نہیں لگتی۔ اور اس کے آگ میں جلنے کا خوف ہے۔ کیونکہ گرمی سخت پڑتے ہی تار ٹوٹ جاتے ہیں۔ ایسے روشن دماغوں کو دیکھ کر یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ انسانی دل و دماغ میں کیسی کچھ سامرتھ ہے۔ چونکہ ودیا سے ان شکتیوں کا پرکاش ہوتا ہے۔ اور اودیا سے ناش۔ اسلیئے جہاں جہاں ودیا کی روشنی چمکتی ہے۔ وہیں اس قسم کے طبائع انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ جو صحیفہ فطرت کا مطالعہ کرتے ہوئے سرشٹی کے پدارتھوں کے حقیقی اوصاف کا عکس اپنی نرمل و سوکشم بدھیوں میں دھارن کر کے اس قسم کی عجیب و غریب ایجادیں اور اختراعیں کرتے ہیں۔ کہ جو سادھارن لوگوں کی سمجھ میں ہی نہیں آسکتیں۔

ایک مشہور مغربی ڈاکٹر کی رائے ہے۔ کہ جالی کاڑھنا۔ موزہ یا لیس بننا یا کشیدہ کاڑھنا اُن لوگوں کے لئے مفید ہے۔ جن کے ہاتھ بوجہ وجع مفاصل سخت پڑ گئے ہوں۔ یا اکڑ گئے ہوں۔ ایسے کاموں سے ہاتھوں کے رگ و پٹھوں میں پھرتی آجاتی ہے۔

شہر راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

(۱) شریمان لالہ کرپا رام جی ساہنی۔ بہیرہ نواسی پردھان آریہ سماج راولپنڈی شہر نے ایک نہایت عالیشان مندر آریہ سماج راولپنڈی کے لئے طیار کرایا ہے۔ اُس کے پرویش کا جلسہ نہایت دھوم دھام سے ۹۔ فروری ۵ ء بروز لسپنت (بسنت) دیروار ہوگا۔ اُس کے ساتھ ہی سالانہ جلسہ۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ اور ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۵ ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۱۰۔ فروری کو جلسہ ۱۱ و ۱۲ فروری اور مباحثہ ۱۳۔ فروری کو ہوگا۔ اس لئے سب سنیاسی مہاتماؤں۔ پنڈتوں اور لیکچراروں اور آریہ بھائیوں سے ونے پوروک نویدن ہے۔ کہ کرپا کر کے اس خاص جلسہ میں ضرور درشن دیں۔ کیونکہ یہ جلسہ سچے اُپکار کا ایک نمونہ اور نہایت دھوم دھام سے ہوگا۔ اِن بھائیوں سے بھی جو راولپنڈی سماج کے سبھاسد رہ کر مختلف قسم کی رکاوٹوں اور تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے ویدک دھرم کی اشاعت کے لئے تن من دھن سے سیوا کرتے تھے۔ اور اب اِسوقت اپنی نوکری وغیرہ کے کارن یہاں سے چلے گئے ہوئے ہیں۔ اُن سے خاص طور پر نویدن ہے کہ اس دھرم اُتسو پر پدھار کر رونق کو دوبالا کریں۔

ویدک دھرم کا سیوک

کیول رام ... منتری ...

...سنسار کی گتی

...جاماسپہر
...اندا فتن

دسمبر کے دوسرے ہفتے کے انگریزی اخبارات میں دو تین ... کے اندر ہی کئی قسم کی خبریں دیکھنے میں ... جنہوں نے میرے دل میں عجیب طرحوں ... ات پیدا کر دیئے۔ اول خبر تو یہہ دیکھنے ... ملک سکسنی کی پارلیمنٹ کے اندر ... ہوا۔ مخالف پارٹی نے گورنمنٹ پارٹی ... یوں کو منہ کھولنے تک کی اجازت نہ دی ... نے ارنے کو طیار ہو گئے۔ بازاریوں ... فضیحتی ہوئی۔ اس سے پہلے فرانس ... منٹ کی نسبت خبر سنی جا چکی تھی۔ کہ ... نے وزیر صیغہ جنگ مہاشئے انیڈری ... برگرٹ ہونے تک گھسے مارے تھے۔ جس سے ... وہ ہر گردہ گر گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے ... باز ممبر نے اب خودکشی کر لی ہے۔ انگریزی ... میں گو یہاں تک نوبت نہیں پہونچی۔ لیکن ... ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں ... کر کے ہندوستان کے بعض ہمدردوں ... ہیں۔ کہ خیالات کا اختلاف ہی زندگی کی ... پولیٹیکل معاملات کو سمجھنے کی سمجھ ... ت ہے۔ اور اس میں نہیں کہہ سکتا ... یورپ کی ترقی کی وجہ یہی ہے۔ ... پارلیمنٹوں کے اندر ہی جنگ و جدل ... لیکن ... قسم کے خیالات مذہبی ... کے لیڈروں کے اندر ہی کام ... خیالات کا اختلاف ... ۱۰ ... نوبت ...

لوگوں کے خیالات زبردستی ایک کر دئے جاویں لیکن اگر دو اشخاص کے مذہبی خیالات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ تو ضروری نہیں کہ دونوں ایک ہی سوسائٹی میں رہ کر ایک دوسرے کی ہتک کرتے ہوئے دہرم کا نام بدنام کریں۔ خیالات کے اختلاف کے باعث جو حالت مذہب کی یورپ میں ہو چکی ہے۔ اس کی تواریخ کے مطالعہ سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حال میں سکاٹلینڈ کے شہر ڈاالکینہ کے چرچ کی نسبت ایک عجیب خبر اخباروں میں درج دیکھی گئی۔ مسٹر براؤن وہاں کے پادری ہیں لیکن ان کے ممبران چرچ کی کثرت رائے ان کے برخلاف ہے۔ کثرت رائے نے اپنی طرف سے ایک اور پادری لاکر اتوار کو ویدی پر کھڑا کر دیا۔ دونوں پادری صاحبان کا ایک ہی وقت وعظ دینے کی کوشش کرنا ہی ایک دلچسپ نظارہ ہوگا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر دلچسپ نظارہ وہ تھا۔ جبکہ دوسرے اتوار چرچ کے ممبران کی کثرت رائے نے پادری لڑون کے برخلاف اپنے میں سے ایک پچیس سالہ نوجوان کو کھڑا کر دیا۔ پادری صاحبان اور اس نوجوان کے اندر جو جنگ ہوا اسے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید اسی قسم کے نظاروں سے سبق لے کر برہمو سماج کے اندر وہ افسوسناک نظارہ دکھائی دیا تھا جبکہ بابو کیشب چندرسین کی ویدی پر مسٹر موزمدار کے چڑھنے کی وجہ سے لاٹھی سونٹے تک نوبت پہونچی تھی۔ اس کے بعد آریہ سماج کے اندر بھی کسی قدر ویسا ہی افسوسناک نظارہ دکھائی دیا۔ اور وہ نظارا سچ مچ ممالک یورپ کے نظاروں کی اونچائی تک پہونچ جاتا۔ اگر آریہ سماج کے مدبرانیٹ تحریروں کے لالچ کو لات مار کر اپنے آدیشیہ پر کتنی بدھ

نہ ہو جاتے۔ پولیٹیکل پارلیمنٹوں اور دہارمک سوسائٹیوں کی بناوٹ میں بڑا فرق ہے۔ اور جو لوگ اس فرق کو بھول جاتے ہیں وے دہرم کو اُنت نہیں کر سکتے۔

ہندوستان کا مستقبل کیا ہونا چاہئے

سر ہنری کاٹن صدر انجمن نیشنل کانگرس نے اپنی پریسیڈنشل سپیچ میں اس اہم سوال کا جواب دیا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ انگریزی راج کا موجودہ طریق اُن قومی خیالوں کے پورا ہونے کے بعد قایم نہیں رہ سکتا۔ جو خود انگریزی راج کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ایک بہت بڑے قابل شخص نے کہا تھا۔ کہ میرے خیال میں وہ وقت دور نہیں ہے۔ کہ جب انگلستان کو اپنی خوشی یا مجبوری سے اپنا ہاتھ ہندوستان کے پولیٹکل میدان سے دفعتاً کھینچ لینا ہوگا۔ لیکن میرا خیال ہندوستان کے مستقبل کی نسبت ایسا نہیں کوئی معقول شخص اسبات کی صلاح نہیں دیگا۔ کہ انگلستان کو اپنا ہاتھ کھینچ لینا چاہئے۔ تعمیر کا کام آہستگی کیساتھ ہوا کرتا ہے۔ کئی سال گذر جائیں گے جب ہمیں کبھی امید کرنی چاہئے کہ تعمیر کا کام تکمیل پر پہونچے گا۔ بایں ہمہ یہ ایسی پالیسی ہے جسے ہم ہر وقت مدنظر رکھیں گے۔ ہندوستان کے محب الوطن ایک جایز فخر کیساتھ اپنی گذشتہ تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ ہندوستان پھر ایک ایشیائی قوم کی فہرست میں اپنا نام درج کرائیگا۔ اسی معیار کے لئے وہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اور یہ معیار خواہ دیر کے بعد حاصل ہو خواہ کسقدر نامکمل صورت میں مگر حاصل ضرور ہوگا۔" بلاشبہ ان خیالات سر ہنری کاٹن کی وہ باریک بینی اور دور اندیشی ٹپکتی ہے جسکی تہ کو ظاہر پرست طبیعتیں نہیں پہونچ سکتیں جو لوگ ظاہری انقلابوں اور تبدیلیوں کو دیکھ کر نتایج نکالنے کے عادی ہیں۔ اُن کی لئے خواہ سر ہنری

مرسلہ خاص نامہ نگار

تھیاسوفی کا پول

برسوں گھومتے گھومتے میں کارمائیکل لائبریری میں پہونچا۔ تو ایک مترنے کہا کہ آپنے اشتہار دیکھا تو۔ میں نے کہا کہ اشتہار کیسا؟ آپنے اشتہار میرے ہاتھ میں دیا۔ جس کا ہیڈنگ یہ تھا۔

The Theosophic Bubble

یعنے "تھیاسوفی کا پول"۔ پنڈت راجارام بھاسکر نیڈکر جو بمبئی سے خاص اسی مطلب کے لئے آئے تھے۔ کہ تھیاسوفی کا پول کھولا جائے اُن کا لیکچر ٹون ہال میں بروز بدھ وار بتاریخ ۱۴۔ دسمبر بوقت پانچ بجے شام کے ہوگا۔ طبیعت میں ایک عجیب قسم کے خیالات کا تار بندھنا شروع ہوا۔ خیر وہاں سے لوٹ کر جب گھر پہونچا۔ جوں توں رات کاٹی۔ صبح کام سے فرصت پاکر شہر کی طرف روانہ ہوا۔ تو لوگوں میں اس ایجیٹیشن کو دیکھا۔ بنارس شہر میں کچھ عرصہ سے تھیاسوفی کا بڑا زور ہے۔ بڑے بڑے رئیس یہاں تھیاسوفسٹ ہیں۔ شام کے ۵ بجے کے قریب لیکچر سننے کے لئے میں ٹون ہال میں پہنچا ہندو کالج۔ گورنمنٹ کالج۔ مشن ہائی سکول کے لڑکے جوق در جوق چلے آرہے تھے۔ شہر کے اچھے اچھے لوگ گاڑیوں میں سوار چلے آرہے تھے۔ مسٹر بھاٹے کے پروپوزل سے پنڈت کیدارناتھ بی اے پلیڈر کو پریزیڈنٹ بنایا گیا ہے۔ آپنے ہی اخبار پائینیر میں تھیاسوفیکل سوسائٹی اور ہندو کالج کے کارکنوں سے ایسے ایسے سوال کئے تھے۔ کہ ناک میں دم کر دیا تھا۔

پریزیڈنٹ نے لیکچرر کو پبلک سے انٹروڈیوس کرایا۔ خیر ساڑھے پانچ بجے کے قریب لیکچر شروع ہوا۔ لائق لیکچرار نے سب سے پہلے تھیاسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد رکھنے والے مہاتما الکاٹ اور شریمتی میڈم بلیوسکی کی شروع زندگی کے حالات سنائے۔ اور تھیاسوفیکل سوسائٹی کے اُپدیش کو برہم ودیا کا پرچار۔ پراچین گرنتھوں کا اُدھار ریفنٹیہ مانز میں پیار آدی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ برہم ودیا کا پرچار کرنیوالے رشی لوگ پراچین کال کے کیسے تھے۔ اور اُنہوں نے جو سادھن برہم ودیا کی پراپتی کے بتلائے ہیں۔ اُن میں سے کس کس کو کہاں تک سوسائٹی کے بانیوں نے کیا ہے جن کا آچار نہیں جن کے سنسکار درست نہیں۔ وہ بھلا برہم ودیا کے کٹھن سوالوں پر بحث کریں۔ اور بتلایا کہ کس طرح ایک فرضی نام کوٹ ہومی لال سنگہ رکھ کر لوگوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔ کہ مہاتما لوگ تبت پر رہتے ہیں۔ اور اسپر طرہ یہ کہ کوٹ ہومی کی فوٹو پیش کرتے ہیں۔ اُس فوٹو کو نہ جانے کس قسم کے فوٹوگرافر نے کس عجیب کیمرے سے لیا تھا۔ ہاں ایک لال سنگ نرملا سادھو پنجابی ہے جسکی عمر اسوقت ۶۰ برس کی ہے اُس کے خط وخال اُس فوٹو سے بہت ملتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس غریب کا فوٹو لیکر کرنل الکاٹ جیسے چلتے پرزے نے یہ ڈھونگ رچا ہے۔ مہاتما لوگ انڈے سے چائے کے پیالے لاتے ہیں۔ بھلا وہ مہاتما ہیں یا بازیگر ہیں۔ اور لائق لیکچرار نے بتلایا کہ رشی لوگ ان باتوں کو یعنے معجزوں کو کیسی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور بنا پورن برہمچریہ کے یوگ کی باتوں کو سمجھنا کہاں تک مشکل ہے۔ اور اُسنے کہا کہ آرش گرنتھوں یا پراچین گرنتھوں کے پرچار کا تو اُدیش ہے مگر وید جسکو ہر ایک ہندو پرمیشور کرت مانتا ہے اُس سے جان ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ وید وید نہیں وید تو مہاتماؤں کے پاس ہیں۔ جس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ ویدوں سے انکار کرتے ہوئے اپنی گھڑنت کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اُسنے یہی بتلایا کہ یہ لوگ کہاں تک بہکا گئے ہیں۔ مورکھ ہے۔ کہ ستیہ سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں ہے جہاں ریگ سود پرچار کے واسطے آوے۔ تو اُس سے کوشش کرکے اُسی کا نام تھیاسوفی ہے؟ یوروپ میں جاکر ہندوستان کی تھیاسوفیکل سوسائٹی پرتی ندھی مسز بسنٹ جسنے سنسکرت تو کیا ہندی بھی پورن تیا نہیں پڑھی۔ ویدک سدھانتوں پر لیکچر دیتی ہے۔ اور اس سال عیسائیوں کے ساتھ تناسخ میں صاف کہدیا کہ میں اخبار میں کھلے طور پر بحث کرنا نہیں چاہتی۔ کیسی شرمناک بات ہے مسز بسنٹ کے جیون چرتر کا حال بتلاتے ہوئے لیکچرار نے اسبات کو سدھ کیا۔ کہ مسز صاحبہ کی پوزیشن کیسی خوفناک ہے۔ اور جب جب آپنے رائیں بدلی ہیں۔ کن کن وجوہات سے مسز صاحبہ نے مدراس میں لیکچر دیا تھا جسمیں یہ کہا تھا۔ کہ کلیگ میں وید لوپ ہو گئے ہیں۔ بھلا اس روشنی کے زمانہ میں اس بدکار آنکھوں میں دھول ڈالنا ہم لوگوں کی سخت جہالت بتلاتا ہے۔ ہم لوگوں کو چاہئے کہ عقل سے کام لیں۔ ہندو کالج نام رکھ کر اُس میں تھیاسوفی کی تعلیم دینا یہ اُن لوگوں کی دیانت داری ہے۔ ان کا لیکچر سوا گھنٹے تک رہا۔ اور یہ لیکچر بہت جلد ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہوگا۔ اور لوگوں میں بانٹا جاویگا۔ ان کا لیکچر ابھی ختم ہی ہوا تھا۔ کہ بابو ستیا رام بی۔ اے جو بابو بھگوان داس ایم اے مشہور تھیاسوفسٹ کے بھائی ہیں چلا اُٹھے کہ میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ پریزیڈنٹ نے کہا کہ یہ موقع سوال کا نہیں۔ کل یا دوسرے دن موقع دیا جاویگا اور ابھی اس میٹنگ کی کارروائی ختم نہیں ہوئی بھلا وہاں کون سنتا تھا۔ ہندو کالج کے دو لڑکے جو تھیاسوفیکل سوسائٹی کے ممبر ہیں بڑے زور سے چلاتے ہوئے پیشانی پر بچے دیئے ہوئے اُٹھے پڑے۔ اور بعض تبکی وہ وقت ا...

(باقی آئندہ)

آتمک درشنیہ

اساڑھ ماس کی تیز دھوپ پڑ رہی ہے۔ سوریہ کی تیکشن کرنیں جیٹھ کے ہردے کو بیدھن کر شریر کے اندر جلن پیدا کر رہی ہیں۔ ریگستان کے لق و دق میدان میں جہاں برکش کا نام و نشان ہی نہیں ایک غریب الوطن یاتری جا رہا ہے۔ پیاس کی شدت سے حلق خشک ہو رہا ہے۔ آنکھیں گرمی کے مارے پتھرا گئی ہیں۔ دفعتاً ایک ہرے ہرے برکشوں کا ہی دار جھنڈ اسے درشٹی پڑتا ہے۔ یہ یاتری اس طرف قدم بڑھاتا ہے۔ نکٹ پہونچ کر ان برکشوں کے تلے ایک قدرتی سرودر جل سے بھرا دیکھتا ہے۔ جل ایسا نرمل ہے کہ یدی بال بھی اندر گر جائے تو تہ تک دکھائی دیتا ہے۔ تھکا ماندہ مسافر دگدھ ہردے کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے اس سرودر کے تٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔ شیتل پون کے جھونکے اس کی ویاکلتا کو دور کرتے ہیں۔ بیساختہ ایک انجلی بھر جل لے کر پیتا ہے۔ ویاکلتا بالکل دور ہو جاتی ہے۔ ہردے شانت ہو جاتا ہے۔ اس سنسار روپی میدان میں بھی منشیہ کی یہی حالت ہے۔ اپنے اصلی وطن کو بھولا ہوا پرانی انیک کلیشوں سے پیڑت اس سنسار میں بھرمن کر رہا ہے۔ پاپ روپی سوریہ کی کرنیں اس کے ہردے کو جھلس کر سمسان بھومی کے سمان بنا دیتی ہیں۔ پرنتو جب آتما روپی سبزہ زار کے اندر پرماتما کے تلیہ پریم کے امرت سے سرودر کا درشن کرتا ہے۔ ایسے امرت جل کا پان کرتا ہے اس سے پاپ کی اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ اور ویاکلتا کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔

اسلئے اے دکھوں سے دکھیت اور کلیشت پرانیو! یدی تم اپنے ہردے کو شانت کرنا چاہتے ہو یدی تم انکھنڈ سکھ چاہتے ہو کہ سانسارک وشے واسناؤں سے ملین اور پاپ اگنی سے دگدھ ہردے شانتی اور سنتوش کو دھارن کرے تو اس پریم سے پرم پتا کی بھکتی و برہم روپ سرودر سے نت امرت پان کیا کرو۔ اس کے بنا سچی شانتی کی اپلبدھی نہیں ہو سکتی۔ ایک ماتر سچدانند پرماتما ہی آنند اور شانتی کا بھنڈار ہے۔ برہمانڈ انیک انت ۔ ونوں اور درشیوں والی بدھی کی سرشٹی اپنے ایک نیم سے اپنے پتی اور نرماتا کی ادبھت شکتیوں کا اظہار کر رہی ہے۔ کاریہ جگت کی ایک ایک رچنا اپنے بنانے والے کی مہماں کو درشا رہی ہے۔ پھر برہمانڈ کو سمجھے بنا کاریہ جگت میں من دوارا چکر بنا کب سمبھو ہے کہ ہم اس برہمانڈ پتی تک پہونچ سکیں ایک ایک پرمانو اور انو کے اندر وہ پرماتما دیاپک ہو رہا ہے۔ پھر نراکار شدھ برہم کو کس بتی سے جان سکتے ہیں۔ جب یہ اس کی کھوج ایک ایک پتو میں نہ کیجاوے۔ یوگی جن سدیو اس سے جڑنے کے فراق میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اس کے سہاس کو جیون کا ادیش سمجھتے ہیں۔ پرنتو جب وہ ان کے ساتھ یوگ کرتے ہیں۔ جب ان کو ان کی سمیپتا پراپت ہوتی ہے تو ان کے ہردے میں اپنے بھائیوں کی دشا دیکھ کر دیا کا بھاو اتپن ہوتا ہے۔ وہ ان کو اگیان ساگر میں غوطے کھاتے دیکھ کر ان کے لئے ویاکل ہو جاتے ہیں۔ جگت کے ایک ایک پدارتھ میں جگت پتا کی ستا کو اپنے اودیا اندھکار میں پھنسے ہوئے بھولے بھالے بھائیوں کو درشاتے ہیں ایشور کے ساتھ سچا سمبندھ جوڑ کر دلو اور رشی اس جگت پتا کی رچنا دُں

کو دیکھتے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ سبا رگ ہے وہ دیش۔ دھن ہے وہ سماج جس میں ایسے رشی اور دیو اتپن ہو کر اپنے بھائیوں کے اودیا اندھکار کو دور کرنے کا ادیوگ کرتے ہیں۔ یہی وہ مہاں پرش ہوتے ہیں۔ جو کہ پر اپکار میں اس قدر رت ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کے اپکار میں ہی اپنا اپکار سمجھتے ہیں۔ دھنیہ ہیں وہ مہاتما جن جو کہ سروریہ اتم پد پرماتما کے پریم میں مگن ہو کر اس کے سمیپ نواس کرتے ہیں۔ ان کو یہ اوستھا تب پراپت ہوتی ہے جب کہ ان کو ہر ایک وستو کا پدارتھ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب تک ایشور پریم اور آنند کے لکشنوں کا گیان نہیں ہوتا۔ تب تک ان کی طرف رچی کب ہو سکتی ہے۔ لیکن کیول گیان ہی پرم پد کی پراپتی کے لئے کافی نہیں ہے۔ گیان کے ساتھ ہی سد کرموں کا سیون کرنا بھی اوشیک ہے۔ نہ صرف سد کرموں کا سیون بلکہ جاگتے ہوئے خبردار رہتے ہوئے ان کی پیروی کرنا اس ارتھ میں ضروری ہے۔ ارتھات پرماتما کی پراپتی کے لئے نہ کیول یہی کافی ہے۔ کہ اس کی پراپتی کے مارگ کا پورن گیان ہو۔ بلکہ اس گیان کے انکول آچرن ہی کیا جاوے۔ کیول رکاوٹوں سے بچنا ہی کافی عمل نہیں ہے بلکہ رکاوٹوں سے بچ کر پرشارتھ سے سیدھے چلے جانا کرتویہ ہے۔ ایسے سجن پرش جو اپنے گیان اور کرتویہ کو ایک کرتے ہیں وے ہی اس پرم ادیشہ کو لابھ کرتے ہیں لیکن جب تک ایک سوکشم وستو کو پورن روپ سے اپنے ہردے میں ایشور کے لئے پرکاشت نہ کیا جائے تب تک اس کی پراپتی ٹھیک

گروکل سماچار

برہمہ چاریوں کی صحت بدستور اچھی ہے بارش خوب ہو چکی ہے۔ اِسلئے سردی تر پڑتی ہے گنگا کی گروکل دھارا اب تک بہہ رہی ہے۔ اگر اسی طرح چلتی رہی تو وارشکوتسب کے وقت پانی کی تکلیف نہ ہوگی

وارشکوتسب کے انتظام کی نسبت اکثر بھائیوں کے خطوط آئے ہیں۔ جنہیں ایک فائل میں رکھا جا رہا ہے۔ اُن سب سے فائدہ اُٹھایا جائیگا۔ اور وارشکوتسب کے نزدیک مکمل ہدایت نامہ چھپواکر تقسیم کیا جاوے گا دوکانوں کا بھی کافی پربندھ ہوگا۔ جس قدر مہمانوں کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ اُن کے لئے چھپر بھی کافی سے زیادہ بنوائے جاویں گے جلسہ کا کل انتظام گروکل کی ہی طرف سے کیا جاوے گا۔ لیکچر ہال بھی خاص طور کا بنوایا جاویگا۔ تاکہ بڑا ہجوم بھی دیا کھیان سُن سکے۔ اور اُس کا انتظام بھی بہتر کیا جاویگا کام کرنے کے واسطے صرف دو صاحبوں نے پیشتر سے آنے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر باہر سے کافی والنٹیر نہ آئے تب بھی گروکل کے موجودہ آدمی کوشش کریں گے۔ کہ سب انتظام ٹھیک ہو جاوے جلسہ کے اخراجات کے لئے پہلا چندہ مظفر نگر سے آیا ہے۔ امید ہے کہ جلسہ کی کامیابی کے خواہاں بھائی چندہ بھیجنا شروع کر دیں گے

گروکل میں جو دان آتا ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے اخبار میں نہیں درج کیا جاتا تھا۔ اسلئے بہت سی آمدنی درج اخبار نہیں ہوئی تھی۔ اب چونکہ آخیر نومبر تک کی آمدنی درج ہو چکی ہے۔ اسلئے اس ہفتے دسمبر کی آمدنی بابت ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء درج کی جاتی ہے

آئیندہ کوشش کی جاویگی کہ ہفتہ وار آمدنی درج کی جایا کرے۔

نمبر شمار	نام داتا	رقم	نام مد
۱	مہاشے نتھو رام جی سرویئر	سعہ	مستقل فنڈ
۲	مہاشے رامچندر جی محرر رجسٹری خورجہ	للعہ	؍؍
۳	پنڈت تلسی رام کانپور	عسہ	؍؍
۴	مہاشے شیو رکھن لال جلال آباد	عہ	؍؍
۵	مہاشے تیرتھ رام ٹھیکیدار لوٹی	سہ	مندر فنڈ واسطے کمرہ پنشالہ
۶	گپت دان	صہ	مندر فنڈ
۷	مہاشے بھولا ناتھ بلند شہر	صہ	ناسک چندہ
۸	مہاشے رامجی داس بستی شیخ	للعہ	مندر فنڈ
۹	مہاشے گوکل داس لاہور	عسہ	؍؍
۱۰	الیف	عہ	شاہی فنڈ
۱۱	مسٹر جیو سنگھ جگن سنگھ کوئٹہ	عسا	؍؍
۱۲	لالہ بھائی رام ٹھیکہ دار ملتان	صہ	؍؍
۱۳	مہاشے آتما رام منزل مظفر گڈھ	عسا	؍؍
۱۴	مہاشے اندر سنگھ سنام	عا ایک اینٹ چاندی	مستقل فنڈ
۱۵	مہاشے کنج بہاری لال نارووال	لعہ	؍؍
۱۶	مہاشے سلطانی رام سود موگا	عا	؍؍
۱۷	مہاشے گلاب رائے کی دھرم پتنی فتحپور ضلع جے پور	عہ	؍؍

نمبر شمار	نام داتا	رقم	نام مد
۱۸	گپت دان		
۱۹	گپت دان	صہ	[illegible]
۲۰	ٹھاکر گووند سنگھ جی پانور	عہ	[illegible]
۲۱	لالہ چونجی لال کنکھل	عہ	[illegible]
۲۲	ٹھاکر داس گپت ہلدور	عکا	[illegible]
۲۳	مہاشے آنند سروپ نائب تحصیلدار مظفر گڈھ	للعہ	[illegible]
۲۴	مہاشے جانکی داس پٹواری گیندن پور ضلع بجنور	للعہ	[illegible]
۲۵	مہاشے گنگا رام پٹواری ہلوارہ	صہ	[illegible]
۲۶	مہاشے مہاراج سنگھ ٹیچر گوالیار	عہ	[illegible]
۲۷	گپت دان	عکا	[illegible]
۲۸	مہرشی نرسی رام ٹیچر فیروز پور	صہ	[illegible]
۲۹	مہاشے پربھودیال رڑکی	عہ	[illegible]
۳۰	پنڈت رام بھجدت بی اے لاہور	عسا	[illegible]
۳۱	مہاشے کشوری لال ڈاکٹر لکھنؤ	عہ	[illegible]
۳۲	مہاشے کیدار ناتھ ڈپٹی مجسٹریٹ نہرمین پوری	لعہ	[illegible]
۳۳	مہاشے نندا رام بیر کھیڑا	لعہ	؍؍
۳۴	مہاشے اچھرو رام عہدہ تسلہ فیروز پور شہر	عہ	؍؍
۳۵	مہاشے نقیر چند برہ ریوے	للعہ ۱۵	؍؍
۳۶	گپت دان	عہ	مندر فنڈ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لالہ چھجو مل و بارو مل بگادھری	عہ	گوشالہ مندر
پنڈت سری کشن جی لتان چھاونی	للعہ/	ستیاہی فنڈ
مہاشے دتا بھائی ڈاکخانہ سب جج باغل کوٹ	سے/	مستقل فنڈ
مہاشے نقیر چند والہ چک	۱۰/آہر	"
مہاشے گمبھیر سنگھ دادوپور	عہ	ایکروپیہ فنڈ
مہاشے تلسا رام پردھان آریہ سماج جتوئی	عـہ	الیٹ فنڈ
آریہ سماج مظفرگڈھ	صہ/	"
مہاشے ایشور داس ڈومن	؎	[illegible]
لالہ بارو مل سب اورسیئر کاہنہ ڈویژن	۱۰۲/۶	[illegible] فنڈ
دھرم پتنی پنڈت بالکشن ولیل	صہ/	ستیاہی فنڈ
مہاشے بھوانی پرساد گپت بلدر	صہ/	"
مہاشے بھیا داس جی بوشہر	عہ	مستقل فنڈ طلبا
مہاشے تلسی رام بدایون	للعہ	"
مہاشے بیج ناتھ دہلی	عہ	"
مہاشے شام سنگھ جی نینی تال	۱/عہ	ایکروپیہ فنڈ

منشی رام کلپ ادھشٹاتا گوروکل

ریویو

راجپوت گزٹ - اس نام کا ایک ماہواری سماچار پتر زیر اہتمام ٹھاکر سکھرام داس جی لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ ایڈیٹر اس کے ارمان دہلوی ہیں۔ جو لوگ فی زمانہ راجپوت کہہ کر پکارے جاتے ہیں۔ ان کا سدھار و اودھار اس نئے ہمعصر کا خاص مقصد ہے۔ مضامین کے لحاظ سے یہ پرچہ قابل قدر ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ سب عمدہ۔ چندہ سالانہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنہ

جیون تت - یہ نام دیو لوگ باشی دھرم جیون کے جانشین کا ہے۔ جس نے کہ حال میں ہی دیو آشرم واقعہ انار کلی لاہور میں جنم دھارن کیا ہے۔ ہمارے پاس اس کا پہلا نمبر برائے ریویو بھیجا گیا ہے۔ ایڈیٹر اس کے بہائی دیوورتن جی نیت کئے گئے ہیں۔ جو کہ ہر رنگ میں مسٹر اگنی ہوتری کے انگ سنگ رہے ہیں مہینے میں دو بار یہ پرچہ شائع ہوا کرے گا۔ خاص مقصد اس کا اگنی ہوتری شاہی گورو ڈم کا پرچار اور آریوں کے ساتھ ہی پورانی حاسدانہ چھیڑ چھاڑ کے سوائے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ سماج پر تخت لینے چلے کمر کے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بڑی بڑی امیدیں دلائی گئی ہیں۔ مرحوم دھرم جیون اور اس نئے جیون تت میں اگر کچھ فرق معلوم ہوتا ہے۔ تو صرف یہ ہے کہ دھرم جیون کے کالم تو بار بار ہم کی مصنوعی اور نمائشی پرارتھناؤں اور بہن بھائیوں کے ناچ گود کے عشق الٰہی کے جلسوں سے پر ہوا کرتے تھے۔ اور جیون تت میں پرماتما کے خلاف

علانیہ بغاوت کا جھنڈا لہرا گیا ہے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اس پرچہ کے صفحے ۴ و ۵ پر باوجود پرماتما کے وجود سے صاف انکاری ہونے کے تت جیون کا آرمبھ اوم سے کیا گیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک ناستک اخبار کا پرماتما کے نج نام اوم سے اپنی پیشانی کو مارک کرنے کا کیا ادھکار ہے۔ کیا اس قسم کی صریح مکاری کا نام ہی تو جیون تت نہیں ہے

گر ہمیں مکتب است و ایں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ درخواست خریداری بنام منیجر

پرلوارک ڈائری- تیار کردہ لالہ کاشی رام جی وید لاہور۔ قیمت چار آنہ

یہ ایک خوب صورت مجلد پاکٹ ڈائری ہے جو کہ روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی یادداشتوں کے اندراج کے لئے گھر میں اور سفر میں کار آمد ہو سکتی ہے۔ درخواست خریداری بنام منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لاہور۔

فہرست چندہ

یہ فہرست چندہ زیر عنوان "گوروکل کی سیوا" ۱۹ اسوج سمت ۱۹۶۱ کے پرچہ میں درج ہو چکی ہے چونکہ اس میں بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں اسلئے ہم اپنے پرستار بھی پنڈت کالو رام جی پرچارک آریہ سماج مہامنیر کی لگاتار درخواستوں پر اون کی درست کرکے بھیجی ہوئی فہرست کو شایع کرتے ہیں اور دیری کیلئے معافی کے خواستگار ہیں۔

ایڈیٹر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسمائے چندہ دہندگان	گروکل بلڈنگ	گروکل فنڈ	جالندھر بورڈ سکول	آریہ سماج مندر	متفرقات
لالہ اندر رام ٹھیکہ دار ڈلہوزی	۵۰۰ -صہ	+	صہ/	عہ	صہ عہ
سیٹھ ڈنش سوداگر	+	+	عہ +	+	عہ/
لالہ نانک چند ٹھیکہ دار	+	+	+	صہ/	صہ/
لالہ ایشور داس سب اوورسیئر		عہ/		۸/	عـ
مسٹر ٹبس جج سب ڈویژنل آفیسر	+	عـے	صہ/	صہ/	عہ
چودھری روڑ چند ٹیلر ماسٹر	+	+	+	عہ/	عہ/
نتھو مل سالک رام ساہوکاران	+	صہ/	صہ/	صہ/	عہ
ڈلہوزی بازار کولیکشن	+	عہ	+	+	عہ
ڈاکٹر ٹیک چند صاحب	+	+	ے	عہ	صہ/
لالہ مہر چند گماشتہ کمسریٹ	+	+	عہ	+	۳عہ/
سب کنڈکٹر ٹیک صاحب	+	+	+	عہ	۳عہ/
لالہ مہر چند گماشتہ کمسریٹ	+	+	عہ/	+	۳عہ/
سب کنڈکٹر ٹیک صاحب	+	+	+	عہ/	۳عہ/
پنڈت کاہن چند سپرنٹنڈنٹ گورداسپور	+	+	+	عہ/	۳عہ/
لالہ بنسی دھر ولپراج ملتان	+	+	+	عہ/	۳عہ/
لالہ ہر دیال سوداگر ڈلہوزی	+	+	+	عہ	عہ
لالہ موتی رام سوداگر	+	عہ	+	+	عہ
سیٹھ ڈی ایم مہربان جی	+	عہ/	+	+	۲عہ/
لالہ چرنجی لال میونسپل کلرک	+	عہ/	عہ/	+	عہ
لالہ جگن ناتھ سگنیلر	+	+	+	عہ/	۳عہ/
لالہ جیتو رام تانگہ ایجنٹ ڈلہوزی	+	+	+	عـ	۳عہ/
لالہ نہال چند عرائض نویس	+	+	+	عہ/	عہ
لالہ رنجیت رائے بزاز	+	+	+	عہ	عہ
لالہ نانک چند وکیل چنیوٹ	+	عہ/	عہ	عہ	صہ/
سارجن سندر داس صاحب	+	عہ/	+	+	عہ
باوا دیوا سنگھ بیدی	+	+	+	+	عہ
بابو شام لال ریڈر گورداسپور	+	عہ/	+	+	عہ
بابو لیکھ رام ایس ڈی او بکلوہ	+	عہ/	عہ/	صہ/	صہ/
لالہ بیجا ناتھ ٹھیکہ دار بکلوہ	+	عہ/	عہ/	عہ/	عہ/
بھائی ٹھیکہ دار قصور	+	عہ/	عہ/	عہ/	عہ/
پیراں بخش ٹھیکہ دار	+	عہ/	عہ/	عہ/	عہ
بسیون بازار کی اگراہی	+	+	عہ	+	عہ
بابو دینا ناتھ صاحب	+	صہ	صہ	+	عہ
لالہ جے کشن داس امرت سر	+	صہ/	+	+	صہ/
بھائی رام سنگھ امرت سر	+	+	صہ/	صہ/	عہ
پنڈت لچھمن داس وکیل راجپورہ			صہ/	صہ/	عہ
	*	صہ/	+	+	۲۶۹ عہ
	۵۰۰۰	عہ ۶۲	۲۳	[illegible]	سما لوہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

...یڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

...م نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار
...تے ہیں. کہ باوجود کئی بار صاف صاف
...لفظوں میں نویدن کر دینے کے بھی آریہ بہائی
...ٹرے سمبندھی مضامین برابر روانہ کئے
...جاتے ہیں. اور ان کی طرف سے سخت تقاضا
...ہوا ہے. کہ ان کے لیکھوں کو ضرور ہی پرچارک
...میں جگہ دی جاوے. ہم ان بھائیوں سے
...نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں. کہ
...ساہوکار کے مضامین چھاپنے سے سوائے
...نی کے کوئی بھی لابھ نہیں اسلئے ہم کسی حالت
...میں بھی ایسے مضامین کو درج اخبار کرنیکے لئے
...تیار نہیں ہیں. کسی کی ناراضگی یا رضا جوئی کے
...خیال سے پرچارک اپنے اُدیش کو ہرگز نظرانداز نہیں کرسکتا
...نیز ان لیکھ داتاؤں کی عبارت غلط اور بے محاورہ ہوتی
...ہے جو بڑے پریشرم سے بھی درست نہیں ہوسکتی اب تک ؎

برہما میں ویدک دھرم کیسے پھیلے ؟

نمبر ۱

...یہ ایک اب پیچیدہ اور اہم سوال ہے. جس پر
...عام آریوں کو بالعموم اور برہما نواسیوں کو بالخصوص
...بڑی سنجیدگی اور متانت سے بحث کرنی چاہیئے
...ہر ایک ویدک اور پرتشٹھت آریوں کا یہ ایک اُتم فرض
...ہے. کہ اپنی اپنی آزاد رائیں اخبار دوارا پرگٹ
...کریں. تاکہ جہاں ادنےٰ سے اعلےٰ منشیہ اور
ودّوان سے وِدّوان بھائی اپنی یوگیتا سے اس
فراموش شدہ مشکل پر روشنی ڈال سکیں. وہاں
اونے سے ادنےٰ اور معمولی لیاقت سے معمولی
لیاقت والے بھائی بھی ان کے عالمانہ وچاروں
سے لابھ اٹھا سکیں میں سہائتا کر سکیں. یہی
ایک سوال ہے. جس کی ناسمجھی اور اشکچت
اوستھا نے آج تک برہما میں کوئی بھی نتیجہ خیز
عمل ظہور میں نہیں آنے دیا. اسی ایک سوال کو
آج تک برہما نواسیوں نے ایسی لاپرواہی اور
غفلت کے پردوں میں چھپایا ہوا ہے. کہ اس
کو دنیا کی ہوا تک نہیں لگنے دی. یہی ایک حل
طلب مشکل ہے. جس کے حل نہ ہونے نے بڑی
بڑی زہرناک رکاوٹیں ان بجدر پُرشوں کے
مارگ میں حائل کی ہوئی ہیں. جو دل و جان سے
برہما میں ویدک دھرم کی روشنی پھیلانا چاہتے تھے
اور اب بھی چاہتے ہیں. اس اہم سوال
چار نے جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا مصداق
بنا آج تک اس بھومی کو ویدک سورج کی روشن
کرنوں سے محروم رکھا ہوا ہے. جس جس جگہ
اتفاق سے کبھی ویدک دھرم کا جھنڈا گاڑا
بھی گیا. پھر انہیں جگہوں سے ہی سال چھ چھ
ماہ کے اندر اندر پھر اکھاڑنا پڑا ہے
جس کی زندہ مثالیں ٹانٹ میو. کتھا. چوسہ
اور سیگائنگ وغیرہ وغیرہ ہیں. کیونکہ جہاں
کہیں کسی جوشیلے اور دھارمک آریہ کا چند
دن نواس ہوگیا. اس نے اپنی طبیعت کے
قدرتی سیلان سے برتیر جاکر اس جگہ آریہ سماج
ستھاپت کرنے کا پریشرم کیا. لیکن اس کے
غیر حاضر ہوتے ہی وہاں سے آریہ سماج کو
اپنا بورڈ اٹھا لینا پڑا. اس کے کارن یہی
ہوسکتے ہیں. کہ آریہ سماج کے باقیماندہ ممبر ابھی بیدورکن
حرکت کے کھو جانے سے ہمیشہ کے لئے سوچا
ہی پسند کرتے تھے. جو ان کی آتمک شکتی کی
کمزوری اور ویدک دھرم سے ظاہری
پیار کا فی الپہ ثبوت ہے. یا دوسری کسی
اس جیسی یا اس سے بھی زبردست حرکت تحریک
یک درشن و اُپدیش نہ ہونے کے کارن ویدک
دھرم کو بستر البوریا باندھنا پڑا ہے. جو ہماری
کم ہمتی اور غفلت کو صاف صاف ظاہر کئے
بغیر نہیں رہ سکتا. اس ضروری اور دھارمک
سوال کو حل کرنے کے لئے کیوں ہمارے یوگیہ
بھائیوں نے آج تک توجہ نہیں کی. یہ ایک
دوسرا حیرت انگیز نکتہ ہے. جس سے پرتیت پڑتا
ہے. کہ ان کی اس سوال کیطرف دلچسپی نہیں
ورنہ اس قدر ناکامیابیوں کا منہ ہرگز نہ دیکھنا
نصیب ہوتا. آخر ایسے نازک اور ذمہ دار سوال
کے حل کرنے کو ایک کمزور اور بے سروسامان حرکت
پیدا ہوئی. یعنی میمیو آریہ سماج کے چند جوشیلے
اور ناتجربہ کار آریوں نے سالانہ جلسہ رچا دیا.
ایسی طفلانہ اور جوشیلی اوستھا میں وہاں ہمارے
ایک بزرگوار کے دماغ میں اس سوال کی قسمت
کا فیصلہ کر دینا سوجھا. جس کی آواز کے
نکلتے ہی باقی آریہ سبھاسد ہاں ہاں کرتے ہوئے
اس کے گرد جمع ہوگئے. آن کی آن میں بغیر
کچھ وچار کے. بغیر کوئی نیم باندھے اتنے بھاری
کام کو چند جوشیلے اور ناتجربہ کار نوجوانوں کی
(Shamnhal) جماعت کے حوالے
کر دیا گیا. جس کے ادھکاری اور ممبر بھی خود
ہی ہمارے بزرگوار نے درمنٹ میں منتخب
کر سامنے رکھ دئیے. بس پھر کیا تھا. ویدک
دھرم کی جے". کے نعرے بلند ہوگئے.
کاش کہ اس ناٹک میں کوئی یوگیہ اور وچارشیل
آتما ہی موجود ہوتی. ہوتی بھی تو کس نے سننی
تھی. وہاں تو پنجابی مثل "آپے میں رجی پجی آپے
میرے بچے جیون،، پر عمل ہو رہا ہے. خود ہی
پردھان بن گئے. خود ہی سیکرٹری صاحب منتخب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو گئے۔ خود ہی سدا نند جی مالک کے لئے خزانچی بھی مقرر کر دیا گیا۔ چند بچارے غیر موجود الوقت آریوں کے نام بھی اراکین سلطنت کی فہرست میں گھسیٹ لئے گئے۔ غرضیکہ اس عجیب و غریب ناٹک نے اس ضروری سوال کو اپنے اس نادھین ہیں اُتار کر دکھلایا۔ یہ نرالی حرکت ایسی تھی کہ قریب قریب بالکل عالم بیہوشی اور بیخودی میں پڑی رہی۔ باوجود خفتی کا عالم طاری رہنے کے سیکرٹری صاحب تو مارے تھکاوٹ کے چکنا چور ہو گئے۔ لیکن شکر کا مقام ہے کہ جلدی ہی چار پانچ آدمیوں کی ایک عجیب گروہ نے سیکنگ کے ایک عالیشان مکان میں جہاں ایک ہونہار شخص کو گدی نشین کر سکرٹری صاحب کو ریلیو کر دیا۔ وہاں ریزولیوشن بازی کی بھی وہ بوچھاڑ کی کہ توبہ ہی بھلی۔ اُس کے بعد پھر اس عجوبہ روزگار گروہ نے مانڈلے میں دل کھول کر ریزولیوشن پاس کئے لیکن نتیجہ برآمد ہو اسی پبلک سے مخفی نہیں۔ ناظرین مجھے معاف فرمائیں کہ میں اپنے مضمون سے کسی قدر باہر چلا گیا ہوں۔ مگر اس قدر باہر جانا میرے لئے ضروری ہی تھا۔ ورنہ اس نئے نمونہ کی حرکت کا پکا حلیہ بھی آپکی نذر ہوتا اور آپکے لئے اس ضروری سوال کو وچار نے کے لئے مارگ بھی بالکل صاف ہوتا۔ گو یا اس قدر باہر چلا جانا میری نادانی میں شمار نہیں کیا جا سکتا گو بعض چلبلی اور نا عاقبت اندیش نکتہ چین طبیعتیں میری اس تحریر کو پڑھ کر کشیدہ خاطر ضرور ہونگی لیکن میں اُن کی خاطر نہ تو اپنے مضمون کو بگاڑ سکتا ہوں۔ نہ ہی اصل واقعات پر پردہ ڈال سکتا ہوں۔ نہ ہی آستی مجھے ایسا اپرادھ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ یعنی آریہ سماج کی بے مثال کی پیروی کرتے ہوئے پنجنیہ سماج کے لائق اور قابل بھائیوں نے اپنا

پہلا اجلاس رچانے کو نمبر دوم حاصل کیا یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ پرماتما نے اپنی دیا سے اس سوال کو حل کرنے کے لئے یہ دوسرا اتم موقعہ پیدا کر دیا۔ ہماری متذکرہ بالا حرکت کے چند کارکن اپنی ہر اول بدھ پٹ لئے کو اس موقع پر تشریف لے گئے لیکن ہائے بد خوبی قسمت۔ وائے بر حال ما۔ وہاں کلچرڈ اور مہاتما کی قابل ترک تفریق نے ہمارے یوگیہ بھائیوں کو سوارتھ کی اندھیری خندق میں گرا دیا۔ بجائے اسکے کہ باہم محبت اور پریم سے اس سوال کے کسی پہلو پر بحث ہوتی۔ اُلٹا بے اتفاقیوں اور بزدلانہ حرکتوں سے اس سوال کو اور بھی کھٹائی میں ڈالا گیا۔ ہائے منہ بہا گیا یہ چند آریوں کی نہایت ہی قلیل تعداد اپنی الگ الگ گروہ بنا کر سرگوشیاں کرنے لگے غرضیکہ یہاں بھی مہاتما اور کلچرڈ کی ضرر رساں کدورت نے نہ ہم کہیں کے نہ کھیلنے ریوڑی کے کے مثل پر ہمارے چند یوگیہ بھائیوں کو ورطہ کر دیا۔ اپنی اُچیہ اوستھا کے ابھمان میں پڑ اس نرالی حرکت کے کارکنوں کو نظر حقارت سے دیکھا۔ بجائے اسکے کہ اپنی اعلیٰ حالت کا فائدہ اُن کے مربی اور سرپرست بن کے اُٹھاتے اُلٹے عجیب و غریب لفظوں میں ان بیچاروں کی آؤ بھگت کی۔ اُن کے لئے سہولت پیدا کرنے کی بجائے اُنکے لئے ناقابل گذر رکاوٹیں ڈال دیں۔ المختصر اس موقعہ پر بھی اس سوال کو پرکاش کرنے اور اُسکے دکھ نوارنے کو سوارتھ سدھی نے دکھن ڈال دیا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک کوئی بھی ایسا موقع برآمد نہیں ہوا۔ جو اس اہم سوال کو بغور سوچنے کے لئے مفید ہوتا۔ نہ ہی آئیندہ ابھی جلدی اور کوئی صورت نظر آتی ہے۔ پس میں اپنی تُچھ بدھی انوسار یہ موقعہ لانے کے لئے سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ جس

قدر جلد ممکن ہو سکے ہمارے سب یوگیہ اور پرتشٹھت آریوں کی قابل قدر توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول ہونی سب سے اول فرض ہے۔ اور نہایت ہی ہوشیاری کا ساتھ اس مشکل کے حل کے لئے مختلف پہلوؤں سے بحث کیجاوے۔ تاکہ ویدک دھرم کا جھنڈا بھی عمدہ سے عمدہ کامیابی کے ساتھ اس ارض میں گاڑا جا سکے جس کے لئے ہم آریہ سماج کی ممبری قبول کرتے ہوئے پرتگیا کر چکے ہیں کا پالن اعلیٰ دھرم ہے۔ پرتگیاؤں کے پالن سے دھرم کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ حفاظت کیا ہوا دھرم خود محافظ ہوتا ہے۔ راجرشی منو جی مہاراج فرماتے ہیں۔

धर्मो रक्षति रक्षितः

پس سب سے مقدم بات یہ ہے کہ ویدک دھرم کے پھیلانے اور اُس کے وچار کے لئے ایک ویدک دھرم کنفرنس یا آریہ کنفرنس کی بنیاد ڈالنی چاہئیے۔ اس کے قواعد اور ضوابط اُن بھارت ورشی کانفرنسوں سے اخذ کئے جاویں۔ جو اس وقت مختلف کاموں کے سُدھارنے کے لئے آریہ ورت میں کام کر رہی ہیں جن کی ترمیم و تنسیخ بھی ہم حسب ذیل کر سکتے ہیں۔ یہ آریہ یا ویدک دھرم کنفرنس ہر سال کسی منور گروہ حصے میں یہاں کسی جگہ ہوا کرے۔ تاکہ ہر کہ و مہ اس میں شامل ہو اپنی اپنی وچاروں کا اظہار کر سکے۔ خصوصاً وہ آریہ پرشی جی ویدی سے اس کنفرنس میں شامل ہوویں گے۔ وہ کسی بکسی پولیٹیکل غرض کے لئے آریہ دھرم سے کسی مستقل سبھا یا سماج کے ادھکارہ تو سوا کیا کر سکتے ہیں۔ نہ ہی کسی طرح وہ آزادی سے رائے دینا پسند کرتے ہیں۔ جس وجہ سے عموماً سبھا اور نہ سماج اُن کے لائق وچاروں سے ہمیشہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اور جو تک یہ

ویدک کانفرنس بطور میلہ کے ہوا کرے گی
جس میں شامل ہو جانے سے اُن کی کسی بھی
مشکل غرض میں خلل یا فرق نہیں آ سکتا۔ اس
کانفرنس کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی کچھ عرصہ پہلے
ہی مقرر کر دی جاوے۔ یا ایک آریہ کانفرنس
ختم ہوتے ہی سال آئندہ کے لئے وہیں پر انتظامیہ
کمیٹی کے ممبر منتخب کر لئے جایا کریں۔ تاکہ انتظام
باقاعدہ اور مکمل ہوا کرے۔ جہاں یہ
کانفرنس ہو وہاں کی مقامی آریہ سماج آریہ بھائیوں کی آمد و رہائش
وغیرہ کا بندوبست کرے۔ وہاں اُس کے
مفصلہ ذیل فرائض بھی ہونے چاہئیں۔
(۱) آریہ کانفرنس کے منعقد کرنے کی اغراض
اور اس کی تاریخ اور جگہ کا کم از کم دو ماہ پہلے
آریہ اخباروں میں نوٹس لکھانا شروع کر دے
(۲) یہ نوٹس لکھاتے ہی کانفرنس کے اخراجات
کے لئے بعض بعض جگہ کے بھائیوں کے نام ایک
اپیل خاص روانہ کرے۔
(۳) اپدیشکوں اور پرتشٹھت آریوں سے خاص
خط و کتابت کرے۔
(۴) کانفرنس کے اختتام پر اپدیشکوں اور پرتشٹھت
آریوں کی بیش بہا وچاروں کی ایک رپورٹ
تیار کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا کے حوالے کر دیوے
تاکہ پرتی ندھی اپنی انترنگ سبھاؤں میں اُن
وچاروں پر مناسب عمل درآمد کر سکے۔ وغیرہ وغیرہ
برہم دیش نواسیوں کی یہ کانفرنس بطور ایک سالانہ
جشن کے ہوگی جس میں مجھے پوری پوری تسلی
ہے کہ ہر ایک آریہ اس میں شمولیت کے لئے
اپنا دھرم پر شتبھ کریگا۔ کیونکہ یہ امر تو روزِ
روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ یہاں کی سبھائیں فی الحال
اس قدر کمزور ہیں۔ کہ فرداً فرداً سالانہ جلسہ
کرانا بالکل اُن کی طاقت سے بعید ہے۔ پس
اس مجوزہ کانفرنس کے متعلق جس قدر اور ترمیم
وغیرہ کی ضرورت ہو۔ آریہ بھائیوں کو چاہئے

کہ اپنے سنجیدہ وچاروں کو اخباروں میں پرکٹ
کر دیا اور کرائیں۔ تاکہ ہر ایک کو سوچنے کا موقعہ
ملے۔ عام رائے ہو جانے پر کام شروع ہو جاوے
تاکہ خاطر خواہ کامیابی ہو۔ جہاں بڑی نمرتا
سے اپنے برہما نواسی بھائیوں کی سیوا میں نویدن
کرتا ہوں۔ وہاں ستیہ دھرم پرچارک اور آریہ
گزٹ کے دھارمک ایڈیٹروں سے درخواست
کرتا ہوں۔ کہ اس مضمون کے متعلق جس قدر
بحث اُن کے اخباروں میں جگہ پانے کو روانہ
کیجاوے۔ وہ اپنی فیاضی اور رحمدلی سے
اپنے اپنے اخباروں میں درج فرمایا کریں۔
تاکہ کامل وچار ہو کر ویدک دھرم کا پرکاش
برہما دیش میں پھیلے۔ برہما دیش جو سالہا سال
سے استک پن اور انیک پرکار کے گھور
اتیاچاروں کی تنگ و تاریکی میں پڑا پڑا
کشٹ اٹھا رہا ہے۔ ویدک دھرم کا امرت پی کر
شانتی حاصل کرے۔ پرماتما کی اگیا
کبھی پورن ہو سکے۔ کیونکہ پرماتما کی اگیا ہے۔

यथेमां वाचे कलयाणी माव
वादि जनेभ्यः इतयदि : ।।

پس اے برہما نواسی آریہ بھائیو! اے یوگیہ
اور لایق ہیرو! جو پہلے سے میدان میں
قدم بڑھاؤ۔ پہلے پہلے بیشک ہر ایک
کاریہ کٹھن پرتیت ہوتا ہے۔ پھر خصوصاً دھرم
کا تو ہر ایک کاریہ بے انیک کشٹ اٹھائے۔ بغیر
پرشرم کئے نہیں طے ہو سکتا۔ یہ سب سے
کڑی اور کٹھن منزل ہے۔ لیکن ہمت کے آگے
کوئی مشکل نہیں۔ آپ کے دڑھ وشواس کے
آگے کچھ حقیقت نہیں رکھ سکے گی۔ آپ کے
نیک اور دھارمک ارادوں سے اس کی تکمیل
ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ آؤ۔ دوڑو!
راستی کے پرچار کو۔ کچھ دھرم روپی بازار سے
نیک سودا خرید کر لیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس

کے الفاظ ضرور کچھ اثر کریں گے۔ اور آپ
رشی رِن اُتارنے کے لئے ویدک دھرم کے پوتر
یگیہ میں اہوتیاں ڈالیں گے۔۔۔۔۔۔

(باقی آئندہ)

ویدک دھرم کا ایک ادنےٰ سیوک
فقیر چند سٹیشن ماسٹر ژوب برہما

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تیسری شدھی

عرصہ بارہ ۱۲ سال کا گذرا ہے۔ کہ آریہ
سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان
نے لالہ تُلسی داس باشندہ ڈیرہ کو عیسائی ہوئے
پندرہ سال ہو چکے تھے۔ شدھ کر کے اپنے
میں ملا لیا تھا۔ اس شہر میں ولبھاچاری
وشنومت والوں کی ایک بڑی بھاری آبادی
ہے۔ اس واسطے اس سماج کا شدھی کے میدان
میں پہلا قدم رکھنا ان کی سخت مخالفت کا باعث
ہوا۔ حتّٰی کہ عدالت تک پہنچا۔ اور وہاں سناتن
دھرم سبھا کے پنڈتوں اور آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان
کے درمیان اس بارہ میں ایک بڑا شاستر ارتھ
ہوا۔ آخیر میں سناتن دھرم سبھا کے پنڈتوں کو
صداقت کے آگے سر جھکانا ہی پڑا۔ پرنتو شوک
کہ لالہ تلسی داس ہندوؤں کے درمیان رہتے
ہوئے چند معمولی تکالیف کو برداشت نہ کر سکے
اور پھر عیسائیوں کے جال میں پھنس گئے۔ دوسری
شدھی جو لالہ ٹھاکر دت جی کی کوشش اور
اُتساہ سے ہوئی۔ وہ ماسٹر عبدالصمد کی تھی
اسوقت اُن کا نام شُدھ سنکلپ رکھا گیا
چنانچہ آج تک یہ مہاشے آریہ خیالات کے ہیں
اور عربی فارسی بڑے لائق ہیں۔ اگر یہ صاحب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تحریر کے کام کو ہاتھ میں لیویں۔ تو ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ بہت اچھی طرح سے کر لیں گے۔

تیسری شدھی بنوں انہی دنوں ہوئی ہے۔ اس میں پنڈت دھرم چند جی کو جو اپنی سخت بیماری کی حالت میں مسلمان لوگوں کے ہاتھ سے کچھ کھا بیٹھنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور اس سبب سے مسلمان سمجھے جاتے تھے۔ شدھ کیا گیا۔ پنڈت دھرم چند جی کچھ عرصہ تک اس کوشش میں رہے۔ کہ کسی طرح اپنے اوپر سے یہ تہمتی خطاب دور کریں۔ مگر سناتن دھرم سبھا ڈیرہ کی طرف سے ہمیشہ پس و پیش ہوتی رہی۔ آخر وہ آریہ سماج کی شرن میں آیا۔ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں نے ۹۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو بوقت ۱۲ بجے دن کے مندر آریہ سماج میں ایک بڑے ہون یگیہ کے بعد اس کو شدھ کیا۔ اس موقع پر لالہ نیلی رام جی پلیڈر نے دو ڈھائی سو کی حاضری میں مضمون شدھی پر ایک موثر ویاکھیان دیا۔ جس میں انہوں نے دلیلوں اور پرمانوں سے سامعین کے ذہن نشین کر دیا۔ کہ اس قسم کی شدھیاں ہر زمانے میں ہوتی رہی ہیں اور اب بھی ہونی چاہئیں۔ ان کی دلچسپ اور پر مضمون تقریر کا یہاں تک اثر ہوا کہ حاضرین میں ہر ایک خواہ وہ ہندو خیالات کا تھا۔ خواہ خالصہ دھرم کا پیرو تھا۔ پریم اور شوق کے ساتھ پنڈت دھرم چند جی کے ہاتھ کی تقسیم کردہ مٹھائی دوبارہ لے لے کر کھا رہا۔ اسوقت کا نظارہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ ویدوں کے سدھانت جو اب سے چند سال پہلے ہمارے ہندو بھائیوں کو زہر قاتل معلوم ہوتے تھے۔ اب وہ سوامی دیانند اور آریہ سماج کی برکت سے امرت کے سمان پرتیت ہو رہے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ اس سے پہلے سناتن دھرم سبھا ڈیرہ اسمٰعیلخاں نے بھی اس قسم کے چند پتت لوگوں کو شدھ کر کے اپنے میں ملا لیا تھا۔ ہم اس کام میں ان کو اپنا

سبھاسد جانتے ہوئے انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات میں زیادہ بل پرگٹ کریں۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ودھوا اودواہ } ہندوؤں کے جہالت اور بہت سے کارن ہیں۔ وہاں ایک بال وواہ (صغر سنی کی شادی) کی کمبخت رسم بھی ہے اس شہر میں بھی اس بدبخت رواج نے ہزارہا خاندان تباہ کر رکھے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اور اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلانا دھرم خیال کرتے ہیں۔ اس کے مقابل میں ہمارے ہت رکھی بھائیوں کے پاس اس سے زیادہ اور کوئی علاج نہیں کہ ان بیچاری بال ودھواؤں کی پھر شادی کر کے ان کے غم کو قدرے ہلکا کیا جائے۔ چنانچہ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رکن لالہ گنیش داس ورما نے اپنی لڑکی کا پنر وواہ لالہ آسانند کلرک توچی کے ساتھ کر کے اپنی برادری اور شہر والوں کی سخت مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے اپنی دردھتا کا بے نظیر ثبوت دیا۔ اسی طرح ہمارے مہربان لالہ نرائن داس صاحب بی۔ اے وکیل نے اپنی ہمشیرہ کا پنر وواہ لالہ بالکا رام صاحب کلرک کے ساتھ کر کے اپنے آتمک بل کو پرگٹ کیا ایشور کی کرپا سے ہر دو خاندان آباد اور سرسبز دکھائی دے رہے ہیں۔ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں نے بھی ایسے کاریوں میں حصہ لیا۔ مگر حال میں ڈیرہ نواسیوں کو ہمارے لائق اور معزز ممبران شریمان لالہ بھوانی داس صاحب پیلانی وکیل کو خصوصاً اور ساتھ لالہ گودھا رام جی پردھان آریہ سماج ڈیرہ کا عموماً تہ دل سے مشکور ہونا چاہئے، جن کی ہمت اور کوشش سے یہ کام کیسے طور پر ہونے لگا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں کی بات ہے

کہ ان ہر دو صاحبان کی کوشش سے لالہ گنیش رام داس ہوجہ کی لڑکی کا پنر وواہ ہو گیا۔ شریمان لالہ بھوانی داس جی کو ہر وقت ہندو سوسائٹی کی اصلاح اور بہتری کا خیال لگا ہوا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان کے نیک ارادوں میں برکت دیں۔

دان } لالہ پیارا رام منگلانی ڈیرہ وال کی ماتا نے اپنی مرتو کے سمے ایک مادہ گاؤ گروکل کانگڑی کی بھینٹ کی تھی جو اس سماج کی طرف سے نیلام ہو کر مبلغ بائیس روپیہ میں فروخت ہوئی۔ چنانچہ مبلغ مذکورہ بالا اور مبلغ ۱۰ رقم کمیشن مہا ودیالیہ جالندھر جو لالہ گنیش دت جی نے ٹانک سے روانہ کئے تھے۔ یہاں کے منتری مہاشے بروقت اپیل بتقریب جلسہ آریہ سماج لاہور دے۔

جلسہ } آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں نے اپنے جلسہ کی تاریخ ۳۔۴۔۵۔۶ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء مقرر کی ہے۔ ۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کی شام کو نگر کیرتن ۴۔۵ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو کارروائی جلسہ اور ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو جو پنڈت لیکھرام جی کے پرلوک گمن کا روز ہے دھرم چرچا اور ان کی یادگار میں لیکچر ہوں گے۔

شکریہ } ہم لالہ چمن لال جی حکیم۔ اور لالہ گودھا رام جی پردھان آریہ سماج ڈیرہ کے از حد مشکور ہیں۔ جنہوں نے مبلغ ۵ اور ۵ کا انعام مقرر کر کے پانچ امیدواروں کو امتحان ستیارتھ پرکاش کے دینے کے واسطے اسوقت راغب کیا جبکہ امتحان میں صرف پندرہ روز کا عرصہ رہ گیا تھا۔ اور اب ہم کو نتیجہ نکلنے پر کمال خوشی ہوئی ہے۔ جبکہ ان پانچ امیدواروں کی کوشش اور کامیابی کی داد دئے بغیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے پندرہ روز کی
میعاد کے اندر محنت کرکے کامیابی حاصل
کی ہے۔ اور ۲۰ روپیہ انعام کے مستحق ہوئے ہیں

راقم
سادھو سنگھ سیکرٹری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ایک بہن کی اپیل

اپیل شریمتی ہردیوی جی سمپادکہ بھارت بھگنی لاہور کی ارسال کردہ بڑی خوشی سے پرچارک میں ہم درج کرتے ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں کہ جن سے یہ اپیل کی گئی ہے وہ اس کو دھیان پوروک پڑھ کر اپنے کرتویہ کو پالن کرنے کا ضرور یتن کریں گے

میرے پیارے بھائیو! آپ اصحاب کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ستری شکشا (تعلیم نسواں) کے نہ ہونے سے آپ کے گھروں میں کتنی اشانتی رہتی ہے۔ جس کے دور کرنے کے لئے میں دیکھتی ہوں کہ آپ صاحبان کوئی خاص کوشش نہیں کرتے ہیں۔ ستری شکشا کے پرچار کے لئے میں پندرہ سال سے رسالہ بھارت بھگنی پتر کا ہندی زبان و دیوناگری حروف میں ۶ سالانہ چندہ پر نکال رہی ہوں۔ جس کے چلانے کے لئے دو ہزار روپیہ گھر کے خرچ کر چکی ہوں۔ لیکن میں اپنی بہنوں کی خاطر اس پترکا کو ۶ سالانہ پر ہی جنوری ۱۹۰۵ سے پندرہ روزہ کرنا چاہتی ہوں۔ اور آپ سے فقط یہی اپیل کرتی ہوں کہ اے میرے بھائیو!! کہ آپ جہاں اپنی ترقی و بہبودی کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں وہاں اپنی استریوں (ماتاؤں) بہنوں لڑکیوں اور ماتاؤں کی حالت پر رحم کر کے اُن کے سدھارنے کے لئے ۲ر ماہوار خرچ کر کے اس ستری شکشا (تعلیم نسواں) کا پرچار کرنے والے پتر کا ضرور خریدیں۔ تاکہ آپ کے گھر سورگ دھام بن جاویں۔ یہ پتر کا ۲۲ × ۲۹ کے سائز پر ۲۴ صفحہ کی چھپتی ہے۔ جو ۶ سالانہ پر پندرہ روز کے بعد بھیجنے سے ہمارے گھر کا اور بہت سا روپیہ خرچ ہوگا۔ لیکن میں یہ سب نقصان اپنی بہنوں کی خاطر اُٹھاتی ہوں آپ لوگ ایک پرچہ مفت بطور نمونہ پنڈت ہیمراج ویدوشارد منیجر بھارت بھگنی لاہور سے منگا کر ملاحظہ کریں۔ خود خریدار بنیں۔ اور اپنے دوستوں کو بھی بنا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں

راقم
آپ کی بہن
ہردیوی ایڈیٹرس بھارت بھگنی لاہور!

آریہ سماجک خبریں

جالندھر شہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر کو نہایت پُر رونق سماپت ہوا۔ نگر کیرتن جو ۲۴ دسمبر کو ہوا گذشتہ دو تین سال کی نسبت زیادہ شاندار اور بارونق تھا۔ ٹھاکر ہردین سنگھ جی۔ مہاشے برج لال جی۔ و لالہ کنہیا لال و لالہ ٹیک چند جی ملتان نواسی کے بھجنوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ پنڈت گنپتی شرما جی۔ پنڈت دولت رام۔ سوامی ستیانند جی۔ مہاشے دھرمپال جی۔ چودھری خوب چند جی کے منوہر دیاکھیان اور اُپدیش ہوئے۔ لالہ وزیر چند جی نے اپیل کی ۶۵۰۰ روپیہ کے قریب نقد کنیا مہاودیالے اور سنار فنڈ آری کے لئے دان ملا۔ اور تین ہزار کے قریب سنار فنڈ کے لئے وعدے ہوئے۔ آخری دیاکھیان مہاشے کنور سین جی ایم اے بیرسٹرایٹ لاء ماڈل ٹاؤن کا ستری شکشا پر ہوا۔ ۲۵۰ کے قریب ستری پُرش بیرونجات سے شریک جلسہ ہوئے۔ رونق دونوں دن خاصی رہی۔ سوموار کو ستری سماج کا جلسہ اور بروز منگل بال سماج کا جلسہ کنیا مہاودیالے کے مکان میں ہوا۔

عہدہ داران آریہ سماج بہرامپور کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پردھان لالہ گھسیٹا مل۔ اُپ پردھان لالہ گوبند مل منتری ماسٹر دیپ رائے۔ اُپ منتری لالہ گیان چند کوشادھیکش لالہ چونی لال۔ پُستکادھیکش لالہ جمعیت رائے۔ چند نئے ممبروں نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۷ - ۱۸ - دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ نگر کیرتن اس سال بڑی رونق سے ہوا۔ ٹھاکر ہردین سنگھ جی۔ شانتو رام سرود ہیا و بھجن منڈلی بھجنوں نے اہل شہر پر بڑا اثر پیدا کیا لودھیانہ میں ایسی کامیابی سے پہلے کبھی نگر کیرتن نہیں ہوا۔ پنڈت رام بھجدت لالہ وزیر چند جی۔ پنڈت دیو ویدیالنکار۔ ماسٹر درشن کا پرساد جی سوامی ورشنانند جی۔ پنڈت دولت رام جی اور لالہ دیوراج جی کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔ گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں کا بنایا ہوا ہاتھ کا کام دکھلایا گیا۔ لڑکیوں نے ایک مور اور ایک بارہ سنگا خصوصیت سے بڑا نفیس طیار کیا تھا۔ شریمتی سوبھدرا بائی جی نے تقسیم انعام کی۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی تھی۔ بڑا اچھا پربندھ ہوا۔ پنڈت رام بھجدت جی نے اپیل کیا۔ جس پر

بیش پندرہ سو روپیہ نقد اور ایک صدر روپیہ کا وعدہ مختلف فنڈوں کے لئے ہوا۔

منٹگمری سماج کا جلسہ بھی ۱۹ تاریخ کو بڑی کامیابی سے ہوا جس میں ۳۸ روپیہ چندہ بھی ہوا۔

ہریلی میں ان دنوں طاعون کا زور رہے۔ بموجب آریہ سماج کے کچھ آنے ہی ممبر بڑے جوش اور استقلال سے کام کر رہے ہیں۔ وے عام ہندوؤں تک کے مُردوں کو مرگھٹ تک لیجانے میں دریغ نہیں کرتے۔

دم بافسوس لدھیانی آریہ سماج کے رد آئیگیہ سبھاسد بابو رام پرشاد جی گوڈ نیشم ٹھ ادم سبھا کے ہیر رام جی اس موذی مرض کے شکار ہو گئے۔ بہرحال پس ماندگان کو شانتی دیں ہر دو مہاشیوں کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرنے کے لئے سماج مندر میں خاص جلسہ کیا گیا

ملتان سے آپ منتری آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں۔ بتاریخ ۱۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو مندر آریہ سماج میں لالہ دیوی داس صاحب وربانی کے لڑکے کا ملک دھرم چند صاحب کی بہن کے ساتھ ویدک ریتی سے وواہ سنسکار ہوا۔ ہر دو صاحبان ڈیرہ اسمٰعیل خان سے صرف اسی غرض کے لئے یہاں تشریف لائے تھے کیونکہ وہاں برداری کی مخالفت بہت سخت تھی ور اور بد ہو (کنیا) کی عمر پچیس اور سولہ برس کے قریب قریب معلوم ہوتی تھی۔ صحت بہت اچھی تھی۔ غرضیکہ کل شرائط قریباً پوری تھیں۔ وواہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس سماج کی طرف سے بہت سے لوگ شامل ہوئے۔ عوام کے دلوں پر اچھا اثر ہوا۔ آخیر پر طرفین سے مفصلہ ذیل دان مختلف فنڈوں میں دیا گیا

ور کی طرف سے

ویدپرچار فنڈ کے لئے . . . . . عہ
لوکل سماج . . . . عہ/

پنڈتوں کی دکشنا کے لئے . . . . عمر

کنیا کی طرف سے

گرد کل . . . . عہ

وید پرچار فنڈ . . . . عہ

کنیا مہا ودیالے . . . . عہ

یتیم خانہ گجرانوالہ . . . . عہ

کنیا پاٹھ شالے جالندھر . . . . عہ

ڈی اے وی کالج لاہور . . . . عہ

یتیم خانہ فیروزپور . . . . عہ

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کے منتری مہاشے لکھتے ہیں کہ۔

چونکہ لالہ شیو رام منتری کا استعفیٰ ۱۸۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ کی انترنگ سبھا میں منظور ہو چکا ہے اسلئے لالہ نتھو رام ورما آپ منتری کو منتری نیت کیا گیا۔ آئندہ بجائے جب ہر منتری موصوف کے نام ہوا کرے۔

آریہ سماج کوٹ اَدو کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ و ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ کو ہوگا۔ تاریخہائے حسب الحکم شری بہتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب تبدیل ہوئی ہیں وِدوان مہاتما درشن دیہ پدھاریں (منتری)

آریہ سماج بڑاڈلہ ضلع گورداسپور کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو آنند پوروک سماپت ہوا۔

آریہ سماج بڈھانہ ضلع مظفرنگر کے منتری لکھتے ہیں کہ سماج مذکور نے ۲۳۔ نومبر کو ندی ہرنند پر بموقعہ گنگا اسنان ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لالہ راجا رام صاحب نے دھرم کا ہتو ظاہر کیا ہمارے سناتنی بھائی اب تک ہرنند میں سے گنگا جی کی شکتی منتقل ہو جانا مانتے ہیں۔ اور اس کا مہاتم بھی بنا لیا ہے ایک ایشور کو چھوڑ کر نئے نئے پرمیشور گھڑ لئے ہوئے بھائیوں کو سناتن ویدک دھرم کی طرف آنے کی پریرنا کریں۔ سماج مذکور کے ہفتہ وار جلسے رونق سے ہوتے ہیں۔ لالہ راجا رام لالہ رادھے لال۔ ماسٹر بہاری لال۔ چودھری گوپال سہائے صاحب سماج کو امداد کرتے ہیں پرماتما دھرم کاریوں میں ان صاحبان کا اُتساہ بڑھاوے۔

۲۔ و ۳ دسمبر سنہ الیہ سے ۵۔ دسمبر تک قصبہ کیرانہ ضلع مظفرنگر میں لالہ سالگرام جی قانون گو کے پتر کے وواہ سنسکار کے موقعہ پر ویدک دھرم کا بڑی دھوم دھام کے ساتھ پرچار ہوا آریہ سماج مندر خوب صورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ ۳۔ دسمبر کو قصبہ کے بازاروں میں اور گلی کوچوں میں بارونق نگر کیرتن ہوا۔ پنچ سالہ آریہ سماج کی بھجن منڈلی اور ماسٹر نتھو سنگھ جی اور لالہ ..... ضلع مظفرنگر کے منوہر اور دلکش بھجنوں کا اُتم اثر پڑا۔ تین دن تک آریہ سماج مندر میں ہزاروں مہاشیوں کی تعداد میں شریمان پنڈت بلسی دھر پاٹھک۔ چودھری خوب چند جی ماسٹر سالگ رام جی شرما۔ پنڈت سنودت جی اُپدیشک ضلع مظفرنگر۔ پنڈت پورنانند جی آنریری اُپدیشک اور پنڈت شیو شرما جی ادھیاپک سنسکرت پاٹھ شالا کاندھلہ کے مختلف وشئوں پر منوہر اور پربھاوشالی اُپدیش و ویاکھیان ہوتے رہے بیچ بیچ ماسٹر نتھو سنگھ جی اپنے پرپریت بھجنوں سے حاضرین کو مگن کرتے رہے۔ اس وواہ سنسکار پر منشی سالگ رام جی نے بتفصیل ذیل دان آریہ سماجک فنڈوں کو دیا۔

آریہ سماج مندر فنڈ کیرانہ . . . . . . عہ
آریہ سنسکرت پاٹھ شالا کیرانہ ۵
وید پرچار فنڈ ضلع مظفرنگر . . . . . عہ
وید پرچار فنڈ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا متحدہ ۵

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...گروکل کی لائبریری متفرقہ .... عہ
...گروکل کا ہمگری .... عہ
...گروکل بداؤن .... عہ
...ٹ سکول ہدایون .... عہ
...پنہا ودیالے جلندہر .... عہ
...ال سبھا مظفر نگر .... عہ
...یتیم خانہ اجمیر .... عہ
...یتیم خانہ بریلی .... عہ
...یتیم خانہ میرٹھ .... عہ
...گروکل سکندرآباد .... عہ

صہیعہ

میزان

...دسمبر کو شریمان ڈاکٹر الیشری پرشاد جی
...منتری آریہ سماج کیرانہ کی دہرم پتنی نے اپنے
...مکان پر ایک بڑا ہون کرایا۔ سماپتی پر شریمان
...پنڈت منی دہرجی پاٹھک نے سنتری شکشا
...پر ایک منوہر ویاکہیان دیا۔ منتری کیرانہ سماج
...کی دہرم پتنی کو ویدک دہرم سے خاص پریم ہے
...دلوی کے پرشارتھ سے کیرانہ میں ستری
...سماج بڑی رونق سے ہوتا ہے۔ جس میں
...ستریاں جمع ہو کر ویدک دہرم
...پاٹھشالا سے لابھ اٹھاتی ہیں۔

...کی کیفیت سے سکریٹری آریہ سماج تحریر
...فرماتے ہیں۔ بھجن منڈلی پنڈت باسدیو شرما
...سماچک پرشش اچھی طرح سے واقف
...آریہ سماج پہلی بہت میں اور تین ماہ
...موجود ہے۔ اگر کوئی سماج ان کو بلانا
...ہو تو پندرہ روز پیشتر ان سے بلانے کی
...ٹھاکر سنگھ جی منتری آریہ سماج پہلی بہت
...اور جو صاحب پندرہ روز پیشتر اطلاع
...دینگے ان کو کسی قسم کی شکایت کا
...موقع نہ ہوگا

آریہ سماج متصل ریاست پٹیالہ میں واقعہ ۷
...سنہ ۱۹۰۰ کو پنڈت آریہ ورت جی نے ویدک

دہرم کی فضیلت پر قریب ڈیڑہ سو کی حاضری میں ایک منوہر ویاکہیان دیا۔ شروتاگنوں نے نہایت پریتی سے سنا اور اثر بہت عمدہ پڑا۔ سماج ہذا شریمان رائے صاحب بھگت رام جی ساہنی اسسٹنٹ انجینیر کا تہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے پنڈت جی کو بلوا کر اس جگہ اپدیش کروایا۔ اور خود تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ واقعی شریمان رائے صاحب کا اتساہ قابل تعریف ہے۔ وضاحت ایسی کر پر حسب ذیل دان سماج ہذا کو ہوتا۔

شریمان رائے صاحب بھگت رام جی ... عہ
ڈرہمائی صاحب کا ہن سنگھ کھیکہ وار ... عہ

لالہ شب لال اپدیشک مع چار انانتہ انانتہ آلیہ اجمیر پانی پت کو تشریف لے گئے تھے آریہ سماج پانی پت نے سماجک پرشوں اور دیگر رئیسان شہر پانی پت سے بنانے رادہا ... انانتہ آلیہ اجمیر چندہ اکٹھا کیا۔ عہ الیپ جمع ہوا۔ ... لالہ شب لال اپدیشک کو نذر دیا گیا۔ ... کا وعدہ ہے

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں شریمان پنڈت بھگت رام جی اپدیشک کی کوشش سے ۱۷-۱۸ دسمبر کو مختلف گراموں کے ۱۶ استری پرش بالک اور کنیا میگھ قوم کے شدھ کر کے آریہ بنائے گئے۔ اور گایتری منتر سنا کر ارتھ کا اپدیش کیا گیا۔ آریہ سماج کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ کو نیز جیوت کیا گیا

مہاشئے کاہن چند پردھان۔ لالہ لبھا رام اُپ پردھان لالہ گنگا رام منتری۔ لالہ بلرام داس اُپ منتری۔ پنڈت لیکھو رام خزانچی۔ لالہ ڈولا رام پستکا دہکش نیت کئے گئے

سنگھے پور علاقہ جموں۔ کوٹلی ٹھنڈاں۔ کوٹلی آریان کوٹلی لوہاراں مغربی اور شیر کوٹ کے ستری پرش شدھ ہوئے ہیں۔ ۳۵ ممبر درج رجسٹر ہوئے

مبلغ ... روپیہ ماہواری چندہ ہوا اور ایک روپیہ وصولی بھی ہو گیا

آریہ سماج قصبہ پہلاود کے عہدہ داروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

منشی ... چند جی پردہان۔ سا ... جیون لال جی اُپ پردہان۔ مہاشئے ... جی منتری لالہ کلیان رنت اُپ منتری۔ بھگوت پرشاد جی زمیندار خزانچی۔ رام کشن جی صراف پستکادہکش۔ پنڈت ... ابرٹ جی۔ ... تارام جی۔ لالہ ... جی۔ لالہ شنکر لال جی زمیندار لالہ گنیش لال جی زمیندار ممبران انترنگ سبھا

نوٹ۔ یہاں دو سماج ہیں۔ معلوم نہیں ہے کہ یہ انتخاب کس سماج کا ہے۔ (ایڈیٹر)

اٹیہ ... سے منتری آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں
۔۔۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ کو پچاس آدمیوں کی حاضری میں پنڈت گنیت رائے جی پردہان آریہ سماج اٹیہ اور مہاشئے سوم پرکاش جی کے لیکچر بموقعہ بازار سوامی دیانند اور ان کے کام پر آدھ آدھ گھنٹہ تک تاثیر ہوئے۔ بعدہ مہاشئے اوم پرکاش جی کا لیکچر ویدک دہرم اور پورانک مت کے مقابلہ پر جو کوشش دوارہ قصبہ کو پرکاشت کر دیا تھا۔ ایک گھنٹہ بہت پرتاثیر ہوا۔ حاضرین پر عمدہ اثر ہوا۔

(۲) ۶۔ دسمبر کو بموقعہ بازار شریمان سوامی دیانند اپدیشک گروکل بداؤن کا اپدیش دو سو آدمیوں کی حاضری میں ایشور ہستی پر ہوا۔ یہاں کے جینی صاحبان نے ایک پورانک پنڈت رامچندر کو ہکا کر پرشن کرنے کے لئے کھڑا کر دیا۔ جن کا اُتر سوامی جی نے بہت عمدہ طرح سے دیا۔ تو پنڈت جی گھبرا گئے۔ جب سوامی جی نے پنڈت جی سے دریافت کیا کہ اولاد انس کہاں تہا یا نہیں تو پنڈت جی نے کہا کہ معلوم نہیں۔ جب کا اثر پبلک پر بہت اچھا پڑا۔ اور غریب پر پنڈت جی کی قلعی کھل گئی۔ جب ... ہوا۔ اور دو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روپیہ سوامی جی کو گروکل بدایوں کے لئے دئے گئے۔

(۳) ۷ دسمبر کو آنند سوامی جی نے سماج مندر میں پرارتھنا اُپاسنا کرا کر ہون کرایا۔ بعدہٗ سوامی دیانند کا سچا جیون چرتر پڑھ کر سنایا اثر اچھا ہوا۔ لالہ سولراج جی نے اکبر روپیہ انیٹ سماج کو دان دیا۔ اُکت مہاشے اور سوامی جی کا سماج ہذا شکریہ ادا کرتا ہے۔

یاد رکھو کہ

پرکاش

کا پہلا پرچہ

۷ جنوری کو بروز سنیچر لاہور سے نکلیگا۔ پہلے پرچہ میں مضامین ہونگے

(۱) ہم۔ پرکاش کا اجرائے

(۲) لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے متعلق چند خیالات

(۳) آریہ سماج میں خانہ جنگیاں نمبر

(۴) تہذیب الاسلام (ریویو)

۵ پنڈت وشنو لال جی بی اے کا ایک اعلےٰ اور پُر لیاقت مضمون

آریہ سماج کے متعلق

۶ ان مضامین کے علاوہ سنسار بھر کے سماچار واقعات اور مفید رائیں۔ ہندوستان بھر کی تحریکوں کے جلسہ اوران پر ایڈیٹر کی رائے درج اخبار ہوگی

پہلا پرچہ منگوانے پر ہمارے بیان کی صداقت ہوجاویگی

خریداری کی درخواستیں جلد بھیجیں تاکہ ٹکٹ کو نامیدی نہ ہو قیمت مفصل۔ لوکل قیمت پیشگی۔ بشمبر ناتھ بی اے منیجر پرکاش

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۳۶/۱۶ ۳۹/۱۶

ایک کنیا کیلئے جس کی عمر ۱۴ سال کی ہے۔ اور جو گورمکھی جانتی ہے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سے ۲۵ سال کی ہو۔ صحت عمدہ آریہ خیالات اور گذارہ معقول رکھتا ہو نیز فرقہ وہر ان کتریاں میں سے کسی ذات کا ہو۔

خط وکتابت بنام رام چند مُن اکونٹنٹ دفتر پولٹیکل ایجنٹ کوئٹہ ہو۔

اشتہار

(یکدفعہ)

میں نے گروکل فنڈ میں سبلغ الصاحبہ روپیہ یکلخت دیا ہوا ہے۔ اور

کانگڑی میں مجھے ایک لڑکا بلا فیس تعلیم دلانے کا استحقاق حاصل ہے۔ میں اس استحقاق کو قیمتاً فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ درخواستیں صاحب ذیل پتہ پر آویں۔ شنکر داس معرفت حاکم رائے وسیل گجرانوالہ

کھتری بھائیوں کی خدمت میں گذارش

۳۶/۱۶ ۳۹/۱۶

جملہ کھتری صاحبان کی خدمت میں عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کی سیوا میں خصوصاً عرض کی جاتی ہے۔ کہ خدوی نے آجتک اپنا بواہ نہیں کیا یعنی کنوارا ہے۔ عمر تخمیناً ۲۵ سال تعلیم ورنیکولر مڈل تک پیشہ دوکان بزازی ساکن حافظ آباد نون منڈی آریہ سماج کا والنٹیر اور ویدک دھرم کا پابند ذات چوپڑہ کھتری ہے اب خواہش ہے کہ گرہست کرکے کل امورات دنیاوی ویدک دھرم کے انکول انجام دے اس لئے آپ صاحبان سے باادب التماس ہے کہ جس کھتری بھائی کو میری خانہ آبادی منظور ہو وہ شادی کا بندوبست کرسکتا ہے۔ دلہن کی عمر ۱۵ سال سے کم نہو۔ اگر تعلیمیافتہ ہو تو بہتر ہے ورنہ امور خانگی سے اچھی طرح واقفیت رکھتی ہو ذات چوپڑہ کے سوا اور کوئی ذات ہو امید ہے کہ میری اس درخواست پر توجہ فرماکر جواب باصواب سے مطلع کرینگے

جواب نیچے پتہ پر ارسال فرمائیں

نوٹ۔ فدوی کی دوکان ۶ صد یکسال کی جائداد ہے اگر کسی مہاشے نے ہمارے خاندان کی نسبت کوئی امر دریافت کرنا ہو تو موضع جلالپور ضلع گوجرانوالہ سے دریافت فرمالیں

المشتہر اننت رام عبرل گلاب چند آریہ سماج حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

- ستیارتھ پرکاش اردو ترجمہ — عہ ر
- بیوہار بھانو اردو — ۳ ر
- رگویدادی بھاشیہ بھومکا اردو — ۱۲ ر

تصانیف بابو شوبرت لال ایم اے

- مہان دھرم .... — چہ
- دلچسپ و لطیف افسانہ جات ہر چہار ٹریکٹ — ۶ ر
- الفا مجلد .... — ۷ ر
- مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے — ۱۰ ر
- سانکھیہ فلاسفی .... — ۴ ر
- سنسکرت زبان کی عظمت .... — ۲ ر
- اپنشد .... — ۱۰ ر
- آریہ درشن و یونانی فلاسفی .... — ۱ ر
- افراد ہنود و اسلام میں توافق
- بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے — ۱۱ حصص عہ
- الفا مجلد .... — ۱ ر
- معدن التہذیب .... — ۴
- یوگ فلاسفی — ۱۰ ر
- پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے — ۴ ر
- سنبادگو .... — ۱ ر
- مختلف مستعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ — ۶ ر
- قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج .... — ۷ ر
- فلسفہ عبادت — ۸ ر
- دستور و برکت سندھیا — ۹ ر

فہرست کلیات الکھ دھاری

- کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ (حکمت النظری و عملی کے بیان میں) — عہ ر
- ” نمبر ۲ علم الٰہی — ۸ ر
- ” نمبر ۳ الہامیوں کے خیال افعال — ۲ ر
- ” نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق — ۱۱ ر
- ” نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان — ۳ ر
- ” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد — ۱۲ ر
- ” نمبر ۲۱ قواعد الکھ دھاری — ۸ ر
- ” نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی — ۲ ر
- ” نمبر ۲۹ طعام و شراب — ۳ ر
- ” نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات — ۸ ر
- ” نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ — ۴ ر
- ” نمبر ۳۸ حکایات و روایات — عہ ر
- ” نمبر ۳۹ راج نیتی — ۵ ر
- ” نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد
- ” نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی — ۶ ر
- دھات تیاگی — ۸ ر

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی کتب بھی از سر نو چھپا کر ہم پہونچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

- راجکماری ۱۲ ر، غریب الوطن حصہ اول ۶ ر، حصہ دوم ۶ ر
- ہیر ودیا چترہ ۸ ر، دلچسپ تاریخی فسانجات ۶ ر

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

- اپدیش منجری — ۵ ر
- یگیہ کا پہلا انگ — ۸ ر
- سورگ میں سبجکٹ کمیٹی — ۱ ر
- لیکچرز بابو منشی رام جی — ۶ ر
- جنگ چین — ۸ ر

- استھانگ یوگ پرکاش — عہ ر
- کلیات آریہ مسافر — ۳
- تہذیب الاسلام حصہ اول — عہ ر
- تصدیق صداقت دھرم آریہ — ۸ ر
- اثبات تناسخ — ۳ ر
- ویدانت و سوانت نوار — ۳ ر
- جیون لابھ سندھیا — ۱۰ ر
- ایشور درشن — ۳ ر
- طہارت وید و قرآن کی سوانح محمدی و تعلیم — ۸ ر
- ستیہ دھرم پرچارک پر اپیل کیس — ۸ ر
- ثبوت تثلیث وید — ۳ ر
- سندھیا منظوم اردو — ۱ ر
- سندھیا شرارد — ۵ ر
- قادیانی ستیہ درپن — ۱ ر
- سنگیت رتن پرکاش — ۸ ر
- آریہ ورت کا طرشچ — ۸ ر
- جیون چرتر مہنتوان حصہ اول — ۱۹ ر
- ” ” حصہ دوم — ۸ ر
- مخزن اسرار حصہ اول — ۲ ر
- ” حصہ دوم — ۲ ر
- سدا چار بدھ وعدہ — ۱ ر
- پھول — ۳
- درخت — ۳
- سبزی ترکاری — ۳
- گل اس چارہ — ۳
- مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی — ۶ ر
- آنند سرود — ۱ ر

دیگر آریہ پستک پرچار قائم کردہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

- مسائل زندگی فیصدی — ۵ ر
- پرماتما کی مسرو دیا پکتا — ۵ ر
- مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر — ۵ ر

انسانی زندگی کا مقصد فیصدی	۸
اخلاقی وروحانی صحت "	۸
موروثی براہمن وبہوشیہ پران "	۸
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ نئی جلد	۲
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج "	۳
بائیبل کو کس نے لکھا "	۱
بہوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح "	۳
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ "	۱

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۱۲	سنسکار چندریکا	
ویدانگ پرکاش		آریہ سماج کے نیم اپنیم	
سندھیا وشٹھ	۵	اشٹادھیائی اصول	۳
نامکا	۲	سنسکرت وا کیہ پربودھ	۳
پنچ مہا یگیہ	۲	ویوہار بھانو	
ستیارتھ پرکاش	۲	ہون منتر	
سنسکرت ودیا درپن	۱۰	شاستر ارتھ میلا چاندا پور	۱
ویدیہ آریہ ابھی وینے		شاستر ارتھ کاشی	
ستودر	۱	ویدانت دہوانت نوارن	۱
اکشیا تب		آریہ بھوین	۲
پارسی بھاشا بھاس		بھرانتی نوارن	۱
وید انو پاٹھ	۲	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	
گن پاٹھ	۳	بھرمیا کاغذ	
نگھنٹو	۲	پنچ مہا یگیہ ودہی	۱
ادنادی کوش	۲	آریہ ادیشیہ رتن مالا	
نرکت	۲	الوکھنا چاروں وید	
چاروں وید مول		سرلیکا ودھی	
کاغذ سادہ		یجروید بھاشیہ چوتھا حصہ	
سنسکار ودھی		گوکرونا ندھی	۱
رگوید بھاشیہ حصہ	۳۶	الزبہرم سچیدان	
وید ورودھ مت کھنڈن	۲		

آریہ دہرم ابند رجیون یعنی جیون چرتر } سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج ۔۔ ۱۲

شت پت براہمن ۔۔ للعہ

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدھ دہرماتما اور بیر ستریاں حصہ اول	۶
اتہاس ہررودار	۶
وارد وغہ جی ناول	۳
آرش پتری یگیہ	۳
برہمچریہ	۴
گنجینہ بھجن	۹
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	
گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	
ستری دہرم نیتی	۱۰
جیون چرتر مہرشی کا حصہ اول ۹ ۔ ایضاً حصہ دوم	۹
ولیشن وران پرکاش	۱
دودھو اپنیر ووداہ	۳
ورن ویوستھا	۲
لائیٹل کیس ستیہ دہرم پرچارک پر	۱۲
شریمتی دیرم دیوی کا اپدیش	۲

کتب انگریزی

اے نیو سپلیمنٹ } آف دی آریہ سماج	۳
ٹیچنگس آف دی } آریہ سماج	۱۰
ورکس پنڈت گورو دت	۱۲

کتب گورمکھی

الیشور بھگتی

سندھیا ستیک

ستیہ وداچار

اشتہار ۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا اودیانہ کپڑا ۔ لنگی ۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہوریل الی منیجر کاٹھ منو فیکچرنگ کمپنی

آریہ دہرم ابند جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی

جیون چرتر

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی

جو کہ آریہ بھاشا میں بڑی آب و تاب کے ساتھ ویدک یتر اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے ۔ کاغذ نفیس اعلیٰ درجہ کی ۔ لایق مولف نے اس کو ہر ایک پہلو سے مکمل بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے ۔۔ مہورت سے صرف تہوڑی سی جلدیں باقی ہیں شایقین جلد منگوا لیویں ورنہ دوسری جلد کی طلب پر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہو گا

قیمت ۔۔ ملنے کا پتہ مینیجر ستیہ دہرم پرچارک

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جلد نمبر ۲۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — جلد نمبر ۲۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۱) ... ستیہ پر پرودرمیہ ستیہ کا بے تعصب نے کرنا۔ (۳) کبھی کبھی دہرماتاؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا۔
... آنک انتی وشیکٹ مضامین شایع ہونا۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پر کاشت کرنا۔

۱۹ جون ۱۹۰۴	سے ہفتہ وار شنکر کے دن شایع ہوتا ہے	جالندھر شہر (پنجاب)	۱۶

دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور معتبر ... میں طبع کرائی گئی ہے قیمت ... صفحے سائز ... بلا محصولڈاک ... المشتہر

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

رسالہ نورالدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ کے جواب ... جواب الجواب مصنفہ شریمان مہچاری دھرم پال بی۔ اے مصنف ترک اسلام سابق مولوی محمد عبدالغفور صاحب۔ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ چھپکر تیار ہے۔
صداقتوں کا گلدستہ۔ طرز بیان شستہ مضامین ... معلومات کا خزانہ حق و باطل کا پیمانہ۔ جوابات ... ضخامت چار سو صفحہ سے زاید۔ کاغذ ... لکھائی چھپائی ... قیمت بلا محصولڈاک ایک روپیہ ...
دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا۔

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے منگوائیے

جنگ چین

جناب! یاد دل نہیں ہے کہ گنہ تم تھا جو فروش ہوا! نہ درا ما ہم کو نوجوانوں کے لئے زہر قاتل ہوا! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہوا! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے علمی بدہضمی کا موجب!!! بلکہ ایک مشہور کرنیل جو فوجی عہدہ دار نے جو سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ میں تیرہ ماہ تک چین میں رہا تھا۔ یہ مگر نہایت ہی سنجیدہ بعضی خیز بعجیب واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں تصنیف کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی قابل بحث کی گئی ہے۔ اور ایسی وضع قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرایع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سلطنت انگلشیہ کے ہر وفادار و ہندوستان کے ہر بہی خواہ محب وطن اور مذہبی لیفارمر ہندی کو مذاق اور بابت کے حسب مزاج متفقین ہندوستان کے متعلق سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک ضروری کتاب کو پڑھنا چاہئے کتاب ... اردو زبان میں

شرح چندہ اخبار

... چندہ سالانہ معہ محصول چندہ سالانہ بلا محصول

...

شرح اجرت اشتہارات بہ تفصیل ذیل ہے

	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت ادھنکی ... سے نرخ تین آنے فی سطر کالم شمار کر کے ... اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار ... فی ہزار ... تک اجرت بحث ... آپ کا — منیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں خط و کتابت بنام پروپرائٹر آنچ انٹ یا حبیب ن مہیری فیکٹری لودیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے معتبر کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور سِلے سلائے کپڑے ناپ پہونچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناتھی رام کلونت رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودھیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر دل کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ستسنگ ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا ازبس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوترتا کا شردھالو بن کر اپنی آتمک دھانک بھوک مٹا سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۵ر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر

دولت وامن

المعروف

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ ۵ ایگزیکٹیو رام جی دینا نگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اُتم گرنتھ ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے۔ کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جابجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ . . . . قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر

وِستار پُوروک سندھیا ودھی

(زبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک انمول گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے۔ کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵ر

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

شرادھ صرف دید وروحہ ہے شرادھ جیون کا ہی ہو سکتا ہے۔ ستیارتھ وید منتروں کا ... کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی اعلی ...

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی نہایت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ معہ ایک دلچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو للعہ فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) ایکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار ...

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ ہمراہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کیلئے ضروری اخراجات وغیرہ لازمی کا بندوبست صرف بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی و سند حاصل کرکے ہو سکتا ہے جسقدر چھوٹی عمر میں پالیسی لی جائیگی شرح کم ہوگی۔ ... سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں لینے کیواسطے ڈاکٹری امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ ... وعدہ ... ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے درخواست بنام منیجر ... بیمہ کمپنی لاہور بھیجو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ پوہ سمت ۱۹۶۱ بشکریہ ورت جالندھر | نمبر ۳۹

واقعات اور مفید رائیں

امسال انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس بنارس میں دھوم دھام سے ہوا. جیسا بیان کیا جاتا ہے کہ بلحاظ گرمجوشی اور رونق کے گذشتہ تمام اجلاسوں سے یہ جلاس بڑھ چڑھ کر رہا. حاضرین کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جاتی ہے. جو کہ بمبئی جیسے غدار شہر میں کوئی تعجب کی بات نہیں. ۷۰۰ ڈیلیگیٹ مختلف حصص ملک سے شریک اجلاس ہوئے. سربرآوردہ تعلیم یافتوں. معزز ہندوستانی رئیسوں اور بہت سے آزاد پیشہ سرکاری عہدہ داروں کے علاوہ تین سو معزز لیڈیاں بھی تھیں. جنہوں نے ایک دلکش گیت سنگر دیش انتی کے لئے دردناک اور پرجوش اپیل کی. حسب دستور بڑے بڑے مدبروں اور سپیکروں کی وہاں زوردار تقریریں ہوئیں. اور ریزولیوشن پاس کئے گئے. لیکن دسمبر ختم ہوا. اور اس کے ساتھ ہی تمام جوش و اثر کا بھی خاتمہ سمجھنا چاہیئے. گذشتہ تجربہ تو یہی بتلاتا ہے آئندہ کی پرماتما جانے

لیجئے پورٹ آرتھر بھی فتح ہو گیا. محصورین قلعہ نے جاپانیوں کے روبرو سے ہتھیار ڈال دئے. اور اپنے تئیں ان کے رحم پر چھوڑ دیا اس طرح پر اگر جاپانی روسیوں کے قابو میں آتے تو ایشور جانے ان کی کیا گتی ہوتی لیکن جاپان کے فرشتہ سیرت شاہنشاہ نے تاکیدی حکم نافذ فرمایا ہے. کہ روسی قیدیوں کے ساتھ مطلق کسی قسم بدسلوکی نہ ہونے پاوے. ان کے ساتھ وہی اعلے درجہ کا مہذبانہ برتاؤ کیا جائے. جو کہ جاپان کی شایان شان ہے.

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس خوشی کی بات ہے کہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے کچھ اصلی کارروائی بھی کرنے لگی ہے. امسال لکھنؤ کے اجلاس میں تین نئے فنڈ جاری کئے گئے. دو علیگڈھ کالج میں زبان عربی اور سائنس کی دو فیکلٹیز قایم کرنے کے لئے. اور تیسرا خود کانفرنس کے مستقل کام اور آرگنیزیشن کے استحکام کے لئے. دوسری اغراض کے لئے بھی بہت سا نقد اور وعدہ چندہ ہوا. لیکن خاص مقصد سب کا اشاعت تعلیم ہے. بڑی بڑی رقمیں تھیں. راجہ محمود آباد نے ۲۵۰۰۰ سائنس کی تعلیم کے لئے بیگم بھوپال نے ۲۴۰۰۰ روپیہ استری شکشا کی ترقی میں خرچ کرنے کے لئے دیا. راجہ تصدق رسول صاحب نے ۲۰۰۰۰ روپیہ ایک عربی لائبریری قایم کرنے کے لئے عطا فرمایا. گروکل کے ہی خواہوں کو اپنے محمدی بھائیوں کے جوش و لگن و ہمت مردانہ سے خاص سبق حاصل کرنا چاہئے. جس بعد شک ہے ہمارے محمدی بھائی اس وقت اپنی ترقی و بہبودی کے لئے مقدور بھر سعی کر رہے ہیں اگر وہ ٹھنڈا نہ پڑ گیا. تو ان کا مستقبل بامید نظر آتا ہے.

سوامی رام تیرتھ نے ۲۷ دسمبر کو متھرا میں جمنا کنارے ایک لیکچر میں اپنے امریکہ کے تجربات اور ہندوستان کی ضروریات بیان فرمائیں. کچھ عرصہ کے بعد آپ کا ارادہ ہمالیہ کے لق و دق جنگل میں تنہائی کی زندگی بسر کرنے کا ہے. سوامی صاحب کے مذہبی خیالات چاہے کیسے ہی ناقص ہوں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ ایک راہ گم پرکرتی کے پد اُپکاری ودوان ہیں. اور امریکہ میں رہ کر جو اُپکار انہوں نے اپنے ہموطنوں پر کیا ہے اس کے لئے وہ دلی شکر گذاری کے مستحق ہیں.

مہرشی دیانند کے پورانے شش پنڈت شیام جی کرشن ورما ایم اے نے جو کہ چند سال سے انگلینڈ میں مقیم ہیں. مرحوم ہربرٹ سپنسر کی یادگار میں پانچ سفری فیلوشپ بنام "ہربرٹ سپنسر فیلوشپ" قایم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے. ان کے لئے وہ دو ہزار روپیہ کے پانچ وظیفے ہندوستانی گریجوایٹوں کو انگلینڈ میں تکمیل تعلیم ختم کرنے اور اپنے تئیں کسی آزاد پیشہ کے لائق بنانے کے لئے دیا کریں گے. ایک زاید فیلوشپ وہ مہرشی دیانند کی یادگار میں بھی قایم کرنا چاہتے ہیں. دو دو وظیفے وہ ہر سال دیں گے. اگر تین سال کے تجربہ سے کوئی سکیم کامیاب ہوئی تو ان کا ارادہ ہے کہ وہ ان کو ہمیشہ کے لئے مستقل کر دیں. ایک خاص شرط مسٹر شیام جی یہ لگانا چاہتے ہیں. کہ جو طلبا یہ وظایف حاصل کریں گے وہ اپنی تعلیم ختم کرنے کے بعد جب ہندوستان میں واپس پہونچیں گے تو وہ سرکاری ملازمت کرنے کے مجاز نہ ہوں گے.

دس بارہ برسوں سے ہم مسٹر شیام جی کی ان تجویزوں کو سن رہے ہیں. شکر ہے. کہ اب انہوں نے ان کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے. مہرشی کے اپکاروں کا مسٹر شیام جی نے اور کوئی صلہ نہیں دیا تو
این ہم غنیمت است

جاپان نے بیچارے روس کو دو کوڑی کا کر دیا ہے. وہ صرف دنیا کی شاہی طاقتوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی لڑائیوں میں ہی ذلیل نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی اپنی رعایا نے ہی بغاوتوں اور سازشوں سے اُس کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ جنگ جاپان سے پیشتر کہاں وہ رعب وداب کہ کسی کی مجال نہ تھی۔ کہ شاہ روس کی مرضی کے خلاف چوں تک کر سکے۔ کہاں اس قدر بیباکی کہ روس کے آزادی پسند لوگ جا بجا جلسے کر کے ڈرا اور دھمکا رہے ہیں۔ کہ یا تو ہمیں ہمارے حقوق دئے جاویں۔ ورنہ خیر نہیں۔ حال میں سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک عظیم الشان جلسہ دعوت کے بہانے سے کیا گیا۔ کہ جس میں ۱۰۰۰ ڈیلیگیٹوں نے شریک ہو کر لڑائی کی سخت مخالفت کا اظہار کیا۔

زیمسٹوس کی کانگریس میں مشہور لیڈروں اور عالم پروفیسروں نے یک زبان ہو کر ایک کانسٹی ٹیوشن کی ضرورت ظاہر کی۔ جہاں روس میں سخت کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور راجا و پرجا دونوں سخت اشانتی میں مبتلا ہیں۔ وہاں جاپان کی رعایا اپنے بادشاہ کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتی ہے

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

کیوں صرف اسلئے کہ جاپان میں انصاف کا راج ہے روس میں زبردستی اور نادرشاہی کا دور دورہ ہے۔ شاہ جاپان اور جاپانیوں کا پت پُتروت سمبندھ ہے۔ شہنشاہ روس اور رعایا روس کا مالک و غلام کا۔

ایک اور محمدی نے اسلام ترک کر کے ویدک دہرم قبول کیا۔ آپ کا اسلامی نام فدا حسین تھا نیا نام لعل چند رکھا گیا ہے۔ آپ اسلامیہ پرائمری سکول ایبٹ آباد میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ ویدک دہرم کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے آئے جسکا جی چاہے۔ لیکن دہرم اور صداقت کا پیار اُس کے دل میں ہونا چاہئے۔ دوسروں کی یہاں پوچھ نہیں ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے اجلاس میں ایک ریزولیوشن یہ پاس کیا ہے۔ کہ چونکہ انگلینڈ میں جنرل انتخاب ہونیوالا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ کانگریس مختلف صوبوں کے اعتباری اور تجربہ کار پرتی ندھیوں کا ایک ڈیپوٹیشن انگلینڈ بھیجے۔ جو کہ انتخاب کنندوں پارلیمنٹ کے امیدواروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو ہندوستان کے حقوق کی طرف توجہ دلائے اور ڈیپوٹیشن کے اخراجات کے لئے کم ازکم تیس ہزار روپیہ کا ایک فنڈ کھولا جاوے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔

روسی جرنیل سٹوسل نے جب دیکھا۔ کہ اگر پورٹ آرتھر جاپانیوں کے حوالے نہ کر دیا گیا اور جنگ جاری رہی تو بیس ہزار روسی سپاہی جو قلعہ میں ہیں اُن میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچیگا تو جنرل نوگی کے پاس یہ پیغام بھیجا۔ کہ میں قلعہ چھوڑنے کو تیار ہوں۔ شرائط طے کرنے کے لئے کمشنر مقرر کئے جاویں۔ پورٹ آرتھر میں ۱۵۰۰۰ بیمار اور زخمی ہیں اور صرف ۵۰۰۰ تندرست ہیں۔ جاپانی جرنیل نے فوراً سٹوسل کی درخواست منظور کر کے اپنی طرف سے کمشنر مقرر کر دئے۔ دونوں جانب کے مدبر اکٹھے ہوئے اور روسیوں نے جاپانیوں کی پیش کردہ شرائط کو منظور کر کے متابعت قبول کی۔ میکاڈو نے فوراً جنرل **نوگی** کو تار دیا۔ جس میں جنرل سٹوسل کے بہادرانہ ڈیفنس کی بڑی تعریف کی۔ اور حکم دیا کہ تمام فوجی تعظیم و تکریم سے اُس کا استقبال کیا جاوے۔ جبکہ ایک فاتح بہادر اپنے مفتوح دشمن کی عزت کرتا ہے۔ تو اس سے فاتح کی اعلےٰ درجہ کی اُدارتا اور نیک دلی کا اظہار ہوتا ہے۔ جاپان کی اس قسم کی اعلیٰ خوبیوں نے ہی تو اُن کے دوست و دشمن سب کو ان کا گرویدہ بنا رکھا ہے۔

مسٹر منوہر لال صاحب ایم اے کو جو کہ ان دنوں سنٹ جونز کالج کیمبرج میں سرکاری وظیفہ پر تعلیم پا رہے ہیں۔ سنہری تمغہ ایٹ سنہ ۱۹۰۴ء انعام میں ملا ہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کا ایم اے پاس کرنے کے بعد سنہ ۱۹۰۰ میں داخل کیمبرج کالج ہوئے تھے گزشتہ پانچ سالوں میں انہوں نے کئی تمغے اور وظائف حاصل کئے۔ پروفیسر الفریڈ مارشل کی زوردار سفارش پر گورنمنٹ نے وہی وظیفہ جو اُن کو اب تک ملتا رہا تھا تا اختتام تعلیم دینا منظور فرمایا ہے۔

مرزا حبیب حسین بی اے ایک طباع مسلمان نوجوان کو اردو مختصر نویسی کی ایجاد کے صلہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی طرف سے ایک طلائی تمغہ عطا کیا گیا اور سرپرستی کا ریزولیوشن پاس کر کے موجد کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اردو کے حامیان کو مسٹر ممدوح کا مشکور ہونا چاہئے۔

ایڈووکیٹ لکھنؤ مہاراجہ بڑودہ کی سپیچ کا جو کہ انہوں نے سوشل کانفرنس کے اجلاس میں دی۔ ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ ہر ایک وچارشیل کو یہ معلوم کر کے رنج ہوتا ہے۔ کہ اس سرزمین میں جہاں کہ ویدانت لوگوں کا دہرم ہے۔ انسان انسان سے نفرت کرتا ہے۔ اور مرد عورت پر جبر روا رکھتا ہے۔ گو کہ ان میں سے ہر ایک اس کی تصویر بلکہ حصہ و جزو ہے۔ جسکو کہ ہم نمسکار کرتے اور اُس سے دعا مانگتے ہیں۔ ہمارا معزز ہمعصر ابھی پکا ویدانتی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب یہ سمجھتا ہے۔ کہ آتما پرماتما ایک ہی ہے تو ہر انسان کا جو جی چاہے سو کرے۔ اس خود خدا بننے کی تعلیم نے ہی تو پرشارتھ کی جڑ کاٹ کر ہند کو غارت کیا

ستیہ دھرم پرچارک

گروکل کی نسبت ایک یورپین مشنری کی رائے

(عرصہ ایک سال سے زیادہ کا گذرتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب ایم ڈی مشنری چرچ مشنری سوسائیٹی بنوں نے سادھوانہ لباس میں ہندوستان کے ایک بڑے حصے کی سیر بائیسکل پر کی۔ چنانچہ انہوں نے اس سیر میں گروکل ہردوار بھی دیکھا جس کی نسبت ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے سفرنامہ کی ایک کتاب میں (جس کو انہوں نے "سفرنامہ ابن السبیل" کے نام سے شائع کیا ہے) مندرجہ ذیل سطور میں اپنی رائے درج فرمائی ہے۔ جو کہ گروکل کے پریمیوں کی دلچسپی کے لئے درج کی جاتی ہے۔

دوسرے دن (۲۰ جنوری) ہم لوگ گروکل کی طرف روانہ ہوئے۔ جو ہردوار سے بفاصلہ ۴ میل اور کانگڑی سے ایک میل اس جنگل میں واقع ہے۔ جو ایک متمول شخص نے دان کیا۔ اور کہ جہاں اب گروکل کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس جگہ دریائے گنگا کا پاٹ کہ جس میں پانی بہتا ہے۔ صرف ۱۵۰ گز چوڑا اور ۳ فٹ گہرا ہے۔ اور باقی ۲ میل پتھریلی زمین ہے۔ اس جنگل کو جہاں اب گروکل واقع ہے۔ خاردار جھاڑیوں سے بالکل صاف کیا گیا ہے۔ اور اب یہ جگہ بہت اچھی اور خوب صورت معلوم ہوتی ہے۔ یہاں میں لالہ منشی رام صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مینیجر گروکل سے ملاقی ہوا۔ جنہوں نے علاوہ گروکل کے تمام انتظامات۔ طریقہ تعلیم انسٹیٹیوشن سے آگاہ کرنے کے کہا ناہی کیلا یا تعلیمی معاملات میں ایک نرالے قسم کا تجربہ ہونے کی وجہ سے آریہ سماج کے گروکل کی سیاحت کرسچن ایجوکیشنلسٹ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ کیونکہ عموماً جملہ سکولوں۔ کالجوں اور دیگر درسگاہوں کا لب لباب یا مقصد اعلیٰ تا حال یہ رہا ہے۔ کہ طلباء کو گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدوں یا اور خود مختار پیشوں پر ممتاز ہونے کے قابل بنائیں۔ بایں ہمہ اس میں خلل انداز ہونے کے بغیر اگر باقاعدہ مذہبی تعلیم دی جاتی۔ یا مسیحی مذہب کے ساتھ مکمل طور پر واقفیت کرائی جاتی۔ تو نہ صرف اعلیٰ معیار پر پہونچتے۔ بلکہ اس کے نتائج پر اپنے آپکو مبارکباد بھی کہتے۔ لیکن دینی تعلیم کی تحصیل کے لئے یونیورسٹی کے امتحانات کو بالائے طاق رکھنا اور طلباء کو نہ صرف مذہبی جوش سکھلانا بلکہ اپنے مذہب میں کامل دستگاہ پہنچانا میرے خیال میں فی زمانہ اس ملک میں ایک اعلیٰ ترین معیار اور دیگر سکولوں کے طریقہ تعلیم سے بالکل علیحدگی اختیار کرنا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میرزائیوں نے بھی قادیان میں ہائی سکول بنانے کی بہت کوشش کی ہے۔ اور اگرچہ وہاں زبان عربی کی تحصیل اور قرآن کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے لیکن یونیورسٹی کے امتحانات پاس کرانا ہی ان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور یوں اس کا سکول ہر پہلو ہر امر میں دیگر درسگاہوں کی مانند ہے۔ لیکن آریہ سماج کے لیڈر لالہ منشی رام نے بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد قابل تحسین مستقل مزاجی اور غور سے مذکورہ بالا خیالات کو پھلدار بنانے کے لئے موجودہ زمانہ میں ایک ایسے سکول کی بنیاد ڈالی کہ جس میں تمام معاملات مذہبی دائرہ کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دئے گئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ گروکل میں ہر قسم کی تعلیم نہایت عمدہ طور پر دی جاتی ہے لیکن سنسکرت زبان کی تحصیل کو سب پر ترجیح ہے۔ چونکہ آج کل موجودہ سکولوں اور کالجوں کا طریقہ تعلیم ان کی اپنی مذہبی کتب کے متضاد تھا۔ اسلئے انہوں نے قطعی طور پر ترک کر دیا۔ لیکن گروکل کے پاس شدہ طلباء یا تو اپنے مذہب کے لائق اپدیشک بنیں گے۔ اور یا بالغیر یونیورسٹی کی اسناد حاصل کرنے کے اپنی اپنی لیاقت پر زندگی کی لڑائیاں لڑیں گے۔ اس عظیم کام کی کامیابی کی نسبت ہر ایک شخص اپنی اپنی رائے قائم کر سکتا ہے لیکن اس دلیر لیڈر کا جس نے ہندوستان ایسے بد رسومات کے کرم خوردہ ملک میں ایک ایسی مثال قائم کی۔ اور ساتھ ہی اس ماہرانہ حکومت کا جس نے اس کو کامیابی کے زینے پر پہنچایا میں ضرور مداح ہوں۔ اس انسٹیٹیوشن کی بنیاد دو اصولوں پر منحصر ہے اول تو یہ انسٹی ٹیوشن کسی قصبے یا شہر بلکہ آبادی سے فاصلہ پر قائم ہو۔ تاکہ طلباء بازاری سوسائیٹیوں کے ناپاک اثر سے بالکل محفوظ رہیں۔ دویم یہ کہ طلباء اپنی مذہبی کتب کو کامل طور پر سمجھنے کی لیاقت حاصل کریں ان ہی وجوہات کے باعث گروکل ایک وسیع جنگل کے درمیان قائم کیا گیا۔ لیکن ساتھ ہی ایک ایسی جگہ پر کہ جسے اہل ہنود اپنا متبرک تیرتھ مانتے ہیں۔ اور کہ جہاں طلباء روزمرہ گنگا کے پوتر جل سے اشنان کر سکتے ہیں۔ طلباء کو گردونواح کے مواضعات میں جانے کی سخت ممانعت ہے۔ البتہ کبھی کبھی اپنے اتالیق کی نگرانی میں سب کسی پہاڑی کی سیر کے لئے جاتے ہیں۔ آٹھ برس کی عمر سے ۲۵ برس کی عمر تک طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اور والدین اپنے لڑکوں کو گروکل میں داخل کرتے وقت صاف اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ۲۵ برس کی عمر سے پہلے انہیں گھر نہ لائیں گے۔ گویا اٹھارہ برس

تک وہ دنیوی ناپاکیوں سے علیحدہ ہوکر لائق مذہبی اُستادوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ طلباء اپنے گھر نہیں جاسکتے۔ البتہ والدین گروکل میں اگر سال میں دو تین مرتبہ اپنے لڑکوں سے ملاقات کرنے کے لئے آدھ آدھ گھنٹہ کی اجازت پاتے ہیں۔ اب رہا دوسرا دعا اُسے حاصل کرنا کچھ ایسا مشکل نہیں۔ کیونکہ اول تو لائق پنڈتوں کی صحبت میں رہنا اور

پھر اٹھارہ سال متواتر تعلیم پانا یہ ایسے امور ہیں جنہیں دیکھ کر وثوق سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ طلباء اس عرصہ میں سنسکرت زبان میں عمدہ مہارت حاصل کرینگے۔ موسم سرما میں ساڑھے چار بجے اور موسم گرما میں چار بجے علی الصباح گھڑیال بجتا ہے۔ جسکے بجتے ہی تمام طلباء اُٹھ کر اپنے بستر تہ کرتے ہیں۔ اور پھر موسم سرما میں کنوئیں کے تازہ پانی سے اور موسم گرما میں نصف میل کے فاصلہ پر جاکر دریائے گنگا کے پانی سے غسل کرتے ہیں۔ اور ۶ بجے سے ۷ بجے تک مذہبی عبادت یعنی سندھیا پرارتھنا۔ پرانایام اور اگنی ہوتر (ہوان) کیا جاتا اور وید منتر گائے جاتے ہیں۔ اور اتالیق طلباء کو نصیحت کرتا ہے۔ اس سے فراغت پانے کے بعد ہر ایک برہمچاری کو کافی مقدار دودھ دیا جاتا ہے۔ یہ دودھ اُن گائیوں سے دوہا جاتا ہے جو خاص گروکل کے برہمچاریوں کے لئے لوگوں نے دان کی ہیں۔ اور کہ جو گروکل کے متعلقہ کھیتوں میں چرا کرتی ہیں۔ ½ ۷ بجے سے ½ ۱۰ تک برہمچاری سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور سکول کے بعد کھانا دیا جاتا ہے ہفتہ میں دو بار ترکاری یا حلوا ملتا ہے۔ اور گوشت وغیرہ کھانے اور پکانے کی وہاں سخت ممانعت ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ½ ۱۱ بجے تک آرام کرتے یا دل بہلانے کے لئے رخصت ہوتی ہے۔ ½ ۱۱ بجے پھر سکول کا گھنٹہ بجتا ہے اور سکول سے چھٹنے کے بعد ۴ بجے دودھ کی کافی مقدار پھر دیجاتی ہے۔ بعد ازیں ہر ایک برہمچاری حسب خواہش فٹ بال یا دیگر کھیل کھیلتا ہے۔ اور شام کے وقت سب کے سب پھر عبادت کے لئے

جمع ہوتے ہیں۔ اور صبح کی طرح سندھیا۔ پرارتھنا۔ پرانایام اور اگنی ہوتر کرنے کے بعد شام کا کھانا دیا جاتا ہے۔ کھانے سے پیشتر وید منتر برکت کیلئے گائے جاتے ہیں۔ کھانا کھا چکنے پر ہر ایک برہمچاری خوابگاہ کو جاتا اور دن کا پڑھا ہوا سبق زبانی دوہراتا ہے۔ یا اُستاد اگر کوئی مذہبی یا تاریخی واقعہ یا کوئی نصیحت آمیز قصہ سناتا ہے۔ مگر سب زبانی۔ رات کو پڑھنے کی سخت ممانعت ہے۔

اُسکے بعد ۹ بجے تک سب طلباء اپنے اپنے بستر پر دراز ہوکر نیند کے مزے لیتے ہیں۔ اس دستور العمل کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے۔ کہ طلباء شکل و شباہت میں قوی مضبوط اور تنومند نکلیں گے۔ اور بیماری وہاں کم ہوتی۔ یہاں طلباء اسوقت خاطر مطمئن اور دیگر سکولوں کے طلباء کی نسبت زیادہ خاموش معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے مودب اور خوش خلق ہونے میں کلام نہیں۔

سونے کیلئے چارپائیاں لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی ہیں۔ کہ جنپر گدے بچھائے جاتے ہیں۔ خوابگاہیں صاف اور ہوادار ہیں۔ غرضیکہ اس انسٹی ٹیوشن کا انتظام ہر امر میں خبرداری اور دور اندیشی سے کیا گیا ہے۔ کتابوں کی فہرست اس جگہ لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم اتنا بتاتے ہیں کہ یہاں وہی مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ جو دیگر سکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ لیکن سنسکرت اور مذہبی تعلیم لازمی ہے۔ بڑی جماعتوں میں انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ گروکل کے پاس شدہ طلباء انگریزی اور دوسرے مضامین میں اگرچہ یونیورسٹی کے بی اے پاس شدہ کے برابر نہ ہوں گے لیکن سنسکرت میں ایم اے سے بھی دو چار قدم آگے ہی رہیں گے۔

ایک معزز عیسائی مشنری کی اس نرکپش رائے کو پڑھ کر ان لوگوں کے منشاء کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جو دن رات گروکل کے متعلق طرح طرح کی غلط افواہیں پھیلا کر اس ننھے پودے کو جڑ سے اُکھیڑنے کے لئے دل ہی دل میں پیچ و

تاب کھا رہے ہیں۔ پر تھا نہیں...

بھارت دھرم مہا منڈل کا سمبندھ اوتار لیا

آریہ سماج تو اس وقت سے ہی اس سوال کا صحیح جواب دے چکا ہے۔ جبکہ مہا منڈل نے ہردوار میں گنگا تٹ پر اوتار لیا اور اب تک جو کاروائیاں وقتاً فوقتاً اس اور اُس کے حامیتی سناتن دھرمیوں سے ظہور میں آتی رہی ہیں وہ آریہ سماج کی تائید مزید ہی کرتی ہیں۔ بہت سے تعلیم یافتہ ہندو مہا منڈل کے اصلی سروپ سے تا حال ناواقف ہیں۔ اُن کو بتا دیا مہا منڈل نے ہندوؤں کے اُدھار و شدھار کے اوتار لیا ہے۔ آریہ سماج کیساتھ اگر اُسکی مخالفت تو وہ عارضی ہے۔ لیکن کلکتہ کے ہندی اخبار مورخہ ۲۵ دسمبر میں سیکرٹری برہمن سبھا کلکتہ نے پترا اپنی ایک خاص چٹھی آریہ سماج کے متعلق کا اعلان چھپا ہے۔ اس میں اُنہوں نے صاف لفظوں میں بیان کیا ہے۔ کہ آریہ سماج سناتن دھرمیوں کی بیخ کنی کے لئے ہی بھارت دھرم مہا منڈل نے جنم لیا ہے۔

ع جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

آریہ سماج بھی تو یہی کہتا ہے کہ مہا منڈل کی نیت سوار نظر ہے۔ ہندوؤں کی بہتری یا بہبودی کے کارکنوں اور اپدیشکوں کو مطلق خیال نہیں۔ بلکہ کی خواہ اس سے ہوکر جو کچھ ہو اُن کی بلا سے۔ اور اسی کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ اور اس وقت آریہ سماج کی بیخ کنی پر کمر بستہ ہیں۔ جو کچھ گھبرا کر پرچار کر رہا ہے۔ سنبستان کی ویرم کے اُن سد ہاتوں کو پھیلا کر شی ستان کو

آتمک درشٹیہ

…دل طرف دُکھ ہی دُکھ کے نظارے
…کو اندر باہر درد ناک و جگر پاش
…ہی اور واویلے سُن کر کس کا ہردا کمپایمان
…نہیں ہوتا۔ کمزور انسان بعض اوقات
…بھیانک درشٹوں کے اثر سے ویاکل
…ہو کر بھرم میں پڑ جاتا ہے۔ کہ سنسار
…کے نظارے کیوں دیکھنے میں آتے ہیں
…پرماتما تو آنند سروپ ہیں۔ اُن کا سبھاؤ
…دیالو ہے۔ وہ تو دُکھوں اور کلیشوں
…کا ناش کرنے والے ہیں۔ اُن کے راجیہ
…میں اشانتی کیوں نظر آتی ہے۔ اُنکے پُتر
…پُتر ہاں امرت کے پُتر کیوں دُکھوں
…سے ویاکل ہوئے ہُوہُو کار مچا رہے ہیں۔
…یہ اوستھا تب ہی تک رہتی ہے جب
…تک انسان کا آتما ستیہ وِدیا کی روشنی
…سے منور نہیں ہوتا۔ گیان کی روشنی
…آتما کے اندر جھلکتے ہی اُس کے گیان چکشوؤں
…کے آگے سے اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اندھکار
…میں ٹھوکریں کھاتا ہوا جن نظاروں کو دیکھ کر
…وہ اشانت ہوتا تھا۔ انہیں کے اندر
…شانتی اور سنتوش پاتا ہے۔ سارے
…برہمانڈ میں پرماتما کے اٹل نیائے کا راجیہ
…دریا کا سنچار۔ آگے پیچھے۔ دائیں
…بائیں۔ اوپر نیچے۔ اندر باہر سب ستھانوں
…میں انوبھو کر کے [illegible] ہو جاتا ہے۔ کہ سنسار
…میں جو کچھ استیہ اور امنگل نظر آرہا ہے۔ یہ
…سب ہمارے اپنے ہی کرموں کا پھل ہے
…ہماری ہی کرتوتوں سے اس سنسار
…کو نرک دھام بنا رکھا ہے۔ ہماری شکایت

بیجا ہے۔ کیونکہ انسان جو کچھ کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے پرماتما نے اُسے آزاد چھوڑ رکھا ہے۔ سارا برہمانڈ اُس کے آزاد وِچرنے کے لیے ہے اُس کے لیے کوئی روک ٹوک نہیں۔ اگر وہ اوِدیا جال میں پھنس کر سچّی سوتنترتا کے لطف سے بانچھت ہو رہا ہے۔ تو یہ اُس کی اپنی اوِدیا کا کارن ہے۔ پرماتما انیائی نہیں۔ کہ جیووں کی سوتنترتا کو چھین لیں۔ اگر سوتنترتا اُن سے چھن جاوے۔ تو اُن کی ہستی نیستی برابر ہے۔ جس پرکار کسان وہی کاٹتا ہے۔ جو کچھ کہ بوتا ہے۔ کانٹے بو کر وہ گندم کی فصل نہیں کاٹ سکتا۔ یا گندم بونے سے اُس کو کانٹے پراپت نہیں ہوتے۔ ویسے ہی کوئی جیو بُرے کرم کر کے اچھے کرموں کا پھل جو سُکھ ہے اسکو پراپت نہیں ہو سکتا۔ نہ اچھے کرموں کے بدلے اسکو دُکھ جو بُرے کرموں کا نتیجہ ہے مل سکتا ہے۔ غرضیکہ اس سنسار روپی کھیت میں جیسے کرم روپی بیج بوئے جاتے ہیں ویسا ہی پھل پراپت ہوتا ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

شاستر بتلاتے ہیں کہ پرماتما ستیہ۔ تپ سمیک گیان اور برہمچریہ سے پراپت ہونے یوگیہ ہیں۔ وہ ہمارے انتر آتما ہیں۔ ان کو ڈھونڈھنے کہیں باہر نہیں جانا ہے۔ وہ جیوتی سے اس شریر کے بھیتر انتہکرن میں بھی براجمان ہیں۔ ان کو اندریوں کے غلام وشیے بھوگوں میں پھنسے ہوئے جن نہیں پا سکتے۔ اُن کا درشن وہ جن کر سکتے ہیں۔ جن کے سمپورن دوش کشین ہو گئے ہیں جن کے من میں وشے واسنا نہیں ہے۔ سچ مچ جب تک ہم من بانی کرم سے ستیہ کا بیوہار نہیں کرتے تپسوی نہیں ہوتے۔ برہمچریہ کا سیون ہم نہیں کرتے برہم گیانیوں کے ست سنگ دوارا تتو گیان کو پراپت نہیں ہوتے جب تک کہ سرو پرکار کے انتریہ و باہیہ دوشوں سے رہت ہو کر برہم دھام کے پاتر نہیں بنتے۔ ہم اس ادبھت سروپ کی سندر چھبی نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ سرو پرکار سے پوتر ہوئے بنا اس پرماتما کے دربار تک ہم نہیں پہونچ سکتے ملین آتماؤں کی وہاں گنتی نہیں۔ اسلئے جب تک ہمارے آتما پوتر نہ ہوں ہم اُس پرم پُرش کو نہیں پا سکتے۔ کہ جو پوتر سروپ ہے۔ آتما کے بنا کسی وستو کی وہاں رسائی نہیں۔ کیونکہ وہ اندریوں کی گنتی سے پرے ہے۔ من، بدھی بانی آدی کوئی بھی وہاں تک نہیں جا سکتا سب راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں ہاں یہ سب کے سب آتما کے سہایک ضرور ہیں۔ اور ان کے پوتر ہوئے بنا جیو آتما بھی پوتر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جو جیو آتما کو پوتر کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں ساتھ ہی من بدھی آدی شدھ کرنے کی بھی بھاری آوشیکتا ہے۔ اسلئے پرماتما کی پراپتی کے ادھیکاری بننے کے لئے جگیاسو کو دیرگھ کال سے اپنے شریر کو پوتر یعنی آروگیہ بنانا چاہیئے۔ من کو شُدھ کرنے کے لئے ستیہ کا سیون کرنا چاہیئے۔ ستیہ گیان سے بدھی کو نرمل کرنے کے لئے گیانی پُرشوں کا ست سنگ کرنا چاہیئے۔ اور آتما کو ودیا تپ سے مانجنا چاہیئے۔ جب یہ پوتر ہو گئے تو سرو دوش خود ہی کشین ہو جائیں گے۔ اور اندریاں بھی وش میں ہو جائیں گی۔ اُس سمے سچے جتی کہلانے کے ادھیکاری ہو کر پرماتما کے پریم میں مگن ہوئے اُن درشنوں سے ترپت ہوں گے

جیسے رتھ میں جُتے ہوئے منہ زور سرکش

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گھوڑے سا رتھی کو مارگ میں گرا دیتے ہیں۔ ویسے ہی ہرنے والی اندریوں دوارا کھنچ کر پارتھ گیان سے ہین رہ کر منشیہ نشٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ اِن اندریوں میں سے جب کوئی اندری اپنے وشے کی طرف جاتی ہے۔ تب منشیہ کا انتشکرن اُسی وشے بھوگ کی کامنا کرتا ہے۔ اس پرکار جس منشیہ کے انتشکرن میں بھوگوں کا پربھاو پڑتا ہے۔ اُسی منشیہ کی اُس وشے کو بھوگنے میں اچھا پرورت ہوتی ہے۔ جیسے پتنگ دیپک کے سروپ پر موہت ہو کر اُس میں گرتے ہیں۔ ویسے ہی وشے روپ کامنا کے بان سے بدھ کر لوبھ کی پرچنڈ اگنی میں گر کر پھر وہی مورکھ الگیانی منشیہ اچھیا انوسار اہار وہار کے مہا موہ روپی سکھ میں ڈوب کر آتم تتو کو نہیں جانتا۔ اسلئے جو لوگ وشیوں کو تیاگتے ہیں۔ اور اُن کے وشیوں کو چھوڑتے ہیں۔ وہی سچے ولکت کہلا سکتے ہیں وہی واستوک سوتنترتا کا آنند بھوگتے ہیں جن آدمی انتیہ پدارتھوں کا موہ ایسے پُرشوں کے ہردے میں نہیں اُتپن ہوتا۔ جیسے کنول کے پتے پر جل نہیں ٹھہرتا۔ اسی پرکار اگیانی پُرش سنسار کے پدارتھوں میں رہتا ہوا بھی ان کے موہ میں نہیں پڑتا۔

آریہ سماج کے سالانہ جلسے

آریہ سماج ملتان شہر ۲۱-۲۲-۲۳- اپریل
نگر کیرتن ۲۱- کو ہوگا۔

پشاور شہر ۲۲-۲۳- اپریل سنہ رواں

مونڈیا ۳-۴-۵- فروری " "

ویدک دہرم کی خصوصیتیں

نمبر ۱

اگرچہ شکاگو کی مذہبی کانفرنس کی طرح دنیا کے چھوٹے بڑے تمام مذہبوں کی ایک عالمگیر کانگریس کر کے اُن کے سامنے یہ سوال پیش کیا جائے۔ کہ دھرم یا مذہب انسان کے لئے لازمی چیز ہے۔ یا کہ اختیاری۔ تو بلاشبہ تمام یک زبان ہو کر یہی جواب دیں گے۔ کہ **لازمی**۔ پھر اگر اُن سے پوچھا جائے کہ لازمی کیوں ہے؟۔ تو اس کا بھی وہ سب ایک ہی جواب دیں گے۔ وہ یہ کہ چونکہ انسان فطرتاً سُکھ کا متلاشی ہے۔ یہ خواہش تب ہی سے اس کے اندر موجود ہے۔ جب سے کہ اس کا وجود ہے۔ اور جس کے ذریعہ اُس کی یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اُسی کا نام دہرم یا مذہب ہے۔ اِسلئے انسان کے وجود کے ساتھ ہی دہرم کا ظہور بھی ماننا لازم آتا ہے۔ جیسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اگر اُن کی پیدائش کے ساتھ ہی سورج موجود نہ ہوتا۔ انسان کی زندگی کا قایم رہنا ناممکن تھا۔ اس کے پیدا ہوتے ہی ہوا۔ جل اور غذا وغیرہ زندگی قایم رکھنے کے لئے ضروری سامان اُس کے بنالے اور اس دُنیا میں بھیجنے والے کی طرف سے مہیا نہ ہوتے۔ اسی طرح پر انسان اپنی روحانی وجسمانی سُکھ پراپتی کی خواہش کو پورا کرنے کے ناقابل ہوتا۔ اگر اُس کے اس دُنیا پر ظہور کے ساتھ ہی اس کی اس خواہش کی سیری کے سامان مہیا نہ کئے جاتے۔ لیکن اگر اس کے بعد اُن سے یہ سوال کیا جاوے۔ کہ جب دہرم انسان کے لئے لازمی چیز ہے۔ اور اُس کا ظہور انسان کے اس دنیا میں پیدا ہونے کے ساتھ ہی ماننا پڑتا ہے۔ تو کیا آپ اپنے اپنے مذہب کی طرف سے یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ وہ اس شرط کو پورا کرتے ہیں۔ تو وہ بغلیں جھانکتے رہ جائیں گے۔ اور جواب دینے میں پس وپیش کریں گے۔ کیونکہ اگر وہ اس سوال کا جواب ہاں میں دیں۔ تو اُن کو اپنے اپنے مذہب کا ظہور ابتدائے آفرینش سے ثابت کرنا پڑیگا۔ جس کو کہ وہ تین کال میں بھی ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ سوائے ویدک دہرم کے دنیا میں جتنے مذہب یا پنتھ اس وقت پر چلت ہیں۔ یا پرچلت رہ چکے ہیں خاص خاص انسانوں نے خاص خاص وقتوں میں اُس وقت پرچلت کئے جبکہ منشیہ جاتی کے اندر دہرم کے اصول کم و بیش پھیلے ہوئے تھے۔ جس مذہب کے بانی نے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی اُس نے اپنی واقفیت کے مطابق دہرم کے پرانے اصولوں کے ساتھ کچھ اپنی نئی باتیں ملا کر ایک نئے مذہب کا ڈھانچہ کھڑا کر دیا۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ ویدک دہرم کے سوا بعض دنیاوی مذاہب کا بھی دعوے ہے کہ ہمارا وجود ابتدائے آفرینش سے ہے۔ لیکن اس دعوے کو وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہونچا سکتے۔ جبکہ وہ دنیا کی پیدائش کا زمانہ اتنا قلیل مانتے ہیں۔ کہ جس سے کم از کم ہزاروں سال پیشتر اس دنیا پر انسان کے وجود اور دہرم کے دُنیا دی اصولوں کے پرچلت ہونے کی زبردست سے زبردست شہادتیں ملتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کا یہ دعوے اِسلئے بھی نہایت کمزور بھی ہے۔ کہ جن روایتوں یا قصے کہانیوں کی بنا پر وہ اپ یقین رکھتے ہیں۔ وہ بذاتہ خود علم و عقل کے سراسر خلاف ہونے سے ناقابل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہونے کے علاوہ کسی ایسے دہرم کے
کو کا پتہ نہیں دیتی کہ جو انسان کو ابتداے
آفرینش میں پرماتما کی طرف سے عطا کیا گیا ہو
اور اگر کچھ پتہ ملتا ہے۔ تو صرف پارسیوں
کی اپاشو نداوستھا ہیں جو کہ ویدک دہرم
کو ہی قدیم دہرم ثابت کرتی ہے۔ پس بنیادی
مذاہب اپنے اس دعوے کو کہ دہرم
انسان کے لئے لازمی چیز ہے۔ پایۂ ثبوت
تک پہونچانے کی بجائے دہرم کا دنیا میں
انسان کی ظہور کے بہت عرصہ بعد ظاہر
ہونا بتلاتے ہیں۔ جس سے کہ دہرم جیسا
کہ مادہ پرستوں کا عقیدہ ہے۔ انسان
کے ہزاروں برسوں کے تجربوں اور مشاہدہ
کا نتیجہ ثابت ہوتا ہے۔ گویا جبکہ انسان
کی آتمک و مانسک شکتیوں کا ایک خاص
حد تک بکاس ہوگیا۔ اس وقت اس کو
ان اصولوں کا علم حاصل ہوا۔ جو کہ مذہب
کے بنیادی اصول کہے جا سکتے ہیں۔
ایسا ماننے سے دہرم ایک انسانی گھڑت
ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اُن لاکھوں اور
کروڑوں انسانوں کو دہرم کی ذمہ داریوں
اور دہرم پالن کے نتیجے سے بالکل ناواقف
اور محروم ماننا پڑتا ہے۔ کہ جو دہرم کے
بکاس سے قبل اس دنیا پر ہوچکے
پس ویدک دہرم ہی میں یہ خصوصیت
ہے۔ کہ جو انسان کے لئے دہرم کو ایک
لازمی چیز نہ صرف مانتا ہی ہے۔ بلکہ ثابت
بھی کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا ظہور ابتداے آفرینش
انسان اس وقت ہوا۔ جبکہ انسان نئی آبادی ایک
ہی جگہ پر تھی۔ اگر ویدوں کا ظہور پرماتما
کی طرف سے اس وقت نہ ہوتا تو انسان
کو کچھ کر جاننا اور کرنا لازمی ہے۔ خود
انسان کو اس کا علم حاصل ہونا ناممکن تھا

کیونکہ ہزاروں سالوں کے تجربوں اور
مشاہدوں سے ثابت ہوچکا ہے۔ کہ انسان
بغیر تعلیم کے خود بخود کوئی ترقی نہیں کرسکتا
اور کہ انسانی عقل کم زور و خطا پذیر ہونے
کے باعث بغیر نبیت گیان کے ان روحانی
ذہنی اور جسمانی صداقتوں کی تہ تک
نہیں پہونچ سکتا۔ کہ جو خالص مذہب
کا جزو اعظم ہیں۔ علاوہ ازیں جبکہ
دنیا کے تمام مذاہب میں جو عالمگیر صداقتیں
ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی اُن کے
ہادیوں یا بانیوں کی ایجاد نہیں ہے
بلکہ سب کی سب مجموعی حالت
میں ویدک دہرم کے اندر موجود ہیں
اور ویدک دہرم کسی انسان کا پرچلت
کیا ہوا نہیں ہے۔ جیسا کہ خود اس
کے نام سے ظاہر ہے۔ تو ایسی عالمگیر
صداقتوں کا اور ان سے بھی بڑھ کر
اُن روحانی صداقتوں کا کہ جو
ویدک دہرم سے ہی مخصوص ہیں۔
اس وقت دنیا میں موجود ہونا۔ کہ
جس کو دنیا کی نابالغی کا زمانہ مانا
جاتا ہے۔ ویدک دہرم کے سناتن
اور الیشوری بدہان ہونے کا ایک
زبردست ثبوت ہے۔ کہ جس کے
سامنے ہر ایک حق پسند کو سر تسلیم
خم کرنا پڑتا ہے۔
پس صرف ویدک دہرم ہی میں یہ
خصوصیت ہے۔ کہ وہ دہرم کو انسان
کے لئے ایسا ہی ضروری ثابت کرتا
ہے۔ جیسے کہ اس کی جسمانی زندگی
کے قیام کے لئے ہوا۔ کہ جس کے بغیر
انسان ایک دم بھی زندہ نہیں رہ سکتا

شوک! شوک!! شوک!!!

ہمارے پُرشارتھی بھائی لالہ گنپت رائے
جی منتری آریہ سماج جلال آباد بتاریخ
۲۳۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو دو بجے
رات کے اپنے روتے بلکتے ہوئے بچوں
کو چھوڑ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوگئے
آپ کا جیون جلال آباد آریہ سماج کے
لئے تو بڑا ہی لابھ دایک تہا۔ جبکہ آپ
اپنے تمام دنیاوی کاموں پر ہر ایک کاریہ
کاریہ کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ ہر دل عزیز
ایسے کہ آپکے مرتیو پر ہر چھوٹے بڑے کی
آنکھوں سے بے تحاشا آنسو نکل پڑے۔
بیمار ہوتے ہی آپ اپنے چچا سے ایک رقت انگیز
فقرہ فرمایا تہا۔ ”پیمانہ عمر لبریز شد و اُمید
زیست منقطع“۔ مرحوم نے چھوٹے بڑے
آٹھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ ہمیں ان کے تمام
متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ ایشور
سب کو شانتی دیں

آریہ جنتری!!

خریداران آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۵ء کی خدمت میں
اطلاعاً گذارش ہے۔ کہ جنتری مذکور بزبان اُردو
و ناگری چھپ رہی ہیں۔ اور یقیناً ۱۵۔ جنوری
تک تیار ہوکر ۲۰۔ جنوری تک خریداران کی سیوا
میں ارسال ہوگی۔ جنتری مذکور ماہ دسمبر میں پیشتر
شایع کرنیکی از حد کوشش ہوئی۔ مگر منجملہ بہت سی
مجبوریوں کے دو امور ایسے ہیں کہ جن کے باعث جلد
شایع نہ ہوسکی۔ اول بابو دیو شاستری کا با قیماندہ
جیون چرتر اور چند اور ضروری انسٹی ٹیوشنوں
کا حال بہت دیر سے موصول ہوا۔ دوم آریہ ڈائرکٹری

مکمل الااالحسنات نہ کیونکہ بہت سے نئے اور مفید حالات ایزاد کرکے ازسر نو جدید طریقہ پر مرتب کیا گیا۔ جسکی خوبی جنتری کے شایع ہونے پر خریداران کو معلوم ہوگی۔ اور دیری کی شکایت رفع ہوجائیگی۔ خریداران
کشا کریں۔ دکھشن سروپ ایڈیٹر و منیجر آریہ جنتری۔ (از دہلی)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریویو

بھگتی اور بدھ مت:۔ یہ ۔۔۔ مضمون کا ایک دلچسپ رسالہ ہے۔ جس میں کہ ماسٹر آتما رام صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر دیو ہائی سکول جالندھر نے بھگتی اور بدھ مت کے متعلق کچھ ایسے انوکھے خیالات پیش کئے ہیں۔ جن کی تنقیص ۔۔۔ پرمانوں سے نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی عقلی دلائل سے۔ تاہم ایک متلاشی طبیعت کی آپچ ہونے کے باعث اس کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ قیمت ۶ پائی۔ مصنف سے ہی مل سکتا ہے۔

چھوٹی رامائن:۔ اس ۲۸ صفحوں کے رسالہ میں مہاراجہ دشرتھ۔ بسشٹ۔ جنک۔ لچھمن بھرت۔ رامچندر۔ ہنومان۔ کیکئی۔ سیتا۔ راون اور بھبھیکشن کے مختصر سے حالات درج ہیں۔ قیمت ایک آنہ۔ منیجر بھارت بھنڈار لونگ بھاٹی دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے۔

متعہ اور نیوگ:۔ از مہاشے یوگندر پال جی قیمت ایک آنہ۔ اس دلچسپ اور مفید ٹریکٹ میں مختصر طور پر نیوگ کا اصلی سروپ بتلایا گیا ہے۔ اور متعہ کے متعلق قرآن اور دیگر اسلامی کتب مقدسہ و تاریخوں سے اس کثرت سے حوالجات درج کئے گئے ہیں کہ ان کو مطالعہ کر کے کوئی بھی حق پسند انکار نہیں کر سکتا۔ کہ متعہ کا حکم قرآن و احادیث میں صاف موجود ہے اور حضرت محمد صاحب اور ان کے جانشین پیشوایان اسلام کا اس پر برابر عملدرآمد رہا ہے۔ اور اہل شیعہ اب تک اس کو حکم الہی سمجھتے ہوئے اس کے کاربند ہیں۔ محمدیوں کی جانب سے جو اعتراض نیوگ کی غلط تعبیر کر کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ متعہ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ یہ ریویو کر کے منیجر بھارت بھنڈار لاہور سے مل سکتا ہے۔

تنقیح مول بھارت:۔ از شریمان پنڈت بھگت رام جی آریہ اپدیشک۔ اس میں مہابھارت کی محققانہ پڑتال کی گئی ہے۔ اور اندرونی و بیرونی شہادتوں سے اس کا محرف ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ایک آنہ۔ یہ بھی بھارت بھنڈار لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

رپورٹ سٹ گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا لودھیانہ بابت سنہ ۱۹۰۲ و سنہ ۱۹۰۳ء۔ رپورٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پاٹھ شالا اسم بامسمیٰ کو دیوبیا نہ آریہ سماج کے دھرماتما سبھاسد لالہ گنیشی لال جی مرحوم کی یادگار میں استھاپت کی گئی جس کی خاص تحریک مرحوم بھائی کی دھرم پتنی کی طرف سے ہوئی۔ جس نے کہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو مبلغ ۵۰۰ روپیہ نقد دان دیکر لودھیانہ سماج کو مستعد کیا کہ وہ اپنے مرحوم بھائی کی خواہش کو جلد پورا کر کے اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کرے۔ شریمتی سومنگلی جی دھرم پتنی شریمان ڈاکٹر چرنجیو جی پردھان آریہ سماج لاہور نے اس پاٹھ شالا کے قائم ہوتے ہی آنریری طور پر اس پریم اور گرمجوشی سے کام کرنا شروع کیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں پاٹھ شالا کی حالت قابل تسلی ہو گئی۔ اور وہ ان خطروں سے نکل گئی۔ جن کا کہ سماج کو قائم کرتے وقت اندیشہ تھا۔ انتظام اس پاٹھ شالا کا سماج کی ایک اپ سبھا کے ماتحت ہے۔ لالہ امراؤ سنگھ جی جس کے پردھان۔ اور پنڈت لچھمن داس جی منتری ہیں۔ چوتھی جماعت تک پڑھائی ہوتی ہے۔ جس میں ۴۷ کنیا ئیں شکشا پاتی ہیں کمیٹی کی طرف سے امتحان ہوتے ہیں۔ سالانہ امتحان کا نتیجہ تسلی بخش رہا۔ حساب کتاب صاف باقاعدہ ہے۔ ورزش اور کھیلوں کا معقول پربندھ ہے۔ ہاتھ کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ دھرم شکشا ہر روز دی جاتی ہے اور کنیاؤں کو دھرماتما اور سوشیلا بنانے کا کافی ادیوگ اختیار کیا جاتا ہے۔ اور ادھیاپکائیں کرتی ہیں۔ کنیاؤں ۔۔۔ ایک بالا سماج بنا رکھا ہے جس کے جلسے ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع لودھیانہ اور دیگر کئی سرکاری عہدہ داروں نے پاٹھ شالا کا معائنہ کر کے جو رائیں دی ہیں۔ وہ ظاہر کرتی ہیں کہ پاٹھ شالا اپنی حیثیت کے موافق اچھا کام کر رہی ہے۔ اور اگر اس کے کارکنان اسی پرکار اتساہ اور لگن سے کام کرتے رہے۔ تو کسی دن ایک بھاری پاٹھ شالا بن کر لودھیانہ کی استری جاتی کو بڑا لابھ پہونچاوے گی۔

آشرم بیوستھا:۔ یہ ایک ۲۴ صفحوں کا اردو پمفلٹ ہے۔ جس میں سرل ریتی سے چاروں آشرموں کی بیان اور ضرورت جتلائی گئی ہے مصنف اس کے بابو کرم چند جی سٹیشن ماسٹر جوہی (افریقہ) ہیں۔ منیجر آرین پرنٹنگ اور پبلشنگ کمپنی لاہور سے ۔۔۔ مل سکتا ہے۔

آریہ سنگیت:۔ مصنفہ سردار کشن سنگھ ٹھیکہ دار ہیرپا تحصیل بھیرہ۔ معمولی قسم کے بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ مضمون کے لحاظ سے بھی اچھے ہیں۔ لیکن علم عروض سے سردار صاحب بالکل کورے معلوم ہوتے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ کتاب چھپوانے سے پیشتر سردار صاحب اس کو کسی فن شاعری کے استاد سے اصلاح کروا لیتے۔ قیمت بھی ۱/ زیادہ ہے۔ مصنف سے مل سکتی ہے۔

نوٹس ضروری

ایک یوگیہ ودشی کنیا کیلئے جو کنیا مہاودیالہ کی اعلی جماعت تک پڑھی ہوئی ہے اور بڑی سوشیلا ہے

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگار کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

راولپنڈی صدر بازار آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

امسال ماہ حال کی ۹-۱۰-۱۱-۱۲ تاریخ بڑی دہوم دھام سے آریہ سکول واقع صدر بازار راولپنڈی میں منایا گیا۔ اس میں دور دور سے ودوان اپدیشک پدھارے۔ شریمان سوامی نردوگا پرشاد جی۔ شریمان ماسٹر آتما رام جی۔ شریمان کیشب دیو جی۔ پنڈت دولت رام جی۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی۔ شریمان پنڈت گنڈا رام جی۔ اپدیشک ستھا ہور اپدیشس لالہ شیورام جی پیشاور نواسی بھجن منڈلی ٹھاکر پروین سنگھ جی۔ لالہ حکم چند جی نوشہرہ نواسی۔ اور لالہ برج لال جی پرچارک لاہور سے تشریف فرما ہوئے۔ ۹ تاریخ کی شام کو ۵ بجے سے ۹ بجے تک دس بھجن منڈلیوں سے صدر بازار میں بڑی رونق کے ساتھ نگرکیرتن ہوا۔ صدر بازار میں یہ نگرکیرتن اپنی قسم کا پہلا ہی تھا۔ بعض بعض بھجن منڈلیوں کے ساتھ آدمیوں کا اس قدر ہجوم ہو جایا کرتا تھا۔ کہ راہ گذروں کو راستہ گذرنا دشوار معلوم ہوتا تھا۔ لوکل سکول اور دیگر بھجن منڈلیاں بھی نگرکیرتن میں شریک تھیں۔ ٹھاکر پروین سنگھ اور لالہ برج لال جی حاضر کے طبع زاد پر مضمون بھجن لوگوں کے کشش کرنے میں جادو کا کام کرتے تھے۔ پیشاور کی بھجن منڈلی جو زیر اہتمام لالہ شیورام جی تھی نہایت عمدگی سے بھجن گاتی رہی۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی کے برمچریہ وغیرہ وشیوں پر زوردار اپدیش لوگوں کی توجہ کو کھینچتے تھے لالہ حکم چند جی نوشہرہ نواسی کے بھجن بھی نہایت موثر تھے۔ نگرکیرتن میں روشنی کا پربندھ اور دیگر انتظام جو کہ مہاراج پنڈت سیتا رام جی شاستری اور پنڈت گنڈا رام جی کے زیر اہتمام رہا نہایت اعلےٰ اور قابل تعریف تھا۔

۱۰ تاریخ کی صبح کو ہون اور جھنڈے کے پشچات پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کر کے اپنا سرمن دیا۔ جو کہ نہایت موثر اور دلکش تھا۔ بعد ازاں پنڈت ہرنام سنگھ جی کا ویاکھیان دھرم ورشا پر ہوا جس میں کہ لائق ویاکھیان داتا نے نہایت عمدگی سے موجودہ زمانہ کی خرابیاں اور دھرم ورودھ چال چلن کو بتلاتے ہوئے جڑ پدارتھوں کے فانی سنیوگ سے دل کو ہٹا کر عقل کل اور سرور دائم پرماتما کے ساتھ پیوستہ ہونے کے اعلےٰ معراج کو جتلایا۔ بعد ازاں ایک بھجن کے پشچات صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ پہر ۲ بجے سے پہلے ہی لوگ خیمہ کے نیچے جوق در جوق اکھٹے ہونے شروع ہوئے۔ لالہ برج لال کے بھجن کے بعد مہاشے کیشب دیو جی کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون زبانوں کی پیدائش اور اُن کا مقابلہ تھا۔ جس میں سنجیدہ لیکچرار نے نہایت خوبی سے بتلاتے ہوئے کہ ویدک دھرم عالموں میں تو وید اور اُن کی زبان یعنی سنسکرت کی اُتمتا اور تمام زبانوں اور علوم کی جڑ بذریعہ برہان قاطع ثابت کرتے اور کم علم لوگوں میں چال چلن کی صفائی اور عملی زندگی سے نمونہ بن کر دکھلانے پھیل سکتا ہے۔ اور اپنے لیکچر میں سنسکرت زبان کو تمام دیگر مروجہ زبانوں کی ماں ثابت کرتے ہوئے بہ حیثیت شدہ اقوال سے انگریزی اور فلاسفی کے محققوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مہاشے جی نے مغربی دنیا میں ویدوں کے پرچار کی ضرورت کو جتلایا۔ اس کے بعد پنڈت بھگت رام جی اپدیشک ریاست شاہ پور کا ویاکھیان ہوا۔ جس میں کہ ودوان پنڈت جی نے نہایت خوبی اور خوش بیانی سے جتلایا کہ وید منتروں کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے نہ صرف سنسکرت زبان میں اُستاد ہونے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اُس سے کہیں بڑھ کر پوتر من اور شدھ آتما کی اوشکتا ہے مرچ اور آم ہمیشہ ایک ہی جل سے ایک ہی قسم کی زمین میں سینچے جاتے ہیں لیکن مرچ کا پھل ہمیشہ کڑوا اور آم ہمیشہ شیریں ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک ہی دیش میں پیدا ہوئے۔ ایک ہی زبان کو پڑھنے والے اور ایک ہی وید کے پیرو ہو کر بھی ملین آتماؤں کے اندر وید کا سچا پرکاش کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس ویاکھیان کے خاتمہ پر بھجن ہونے کے بعد ماسٹر درگا پرشاد جی پلیٹ فارم پر آئے۔ کہ جن کے منوہر بھجنوں کو سننے کے لئے حاضرین کبھی سے انتظار کر رہے تھے۔ آپ نے نہایت متانت سے انسانی دماغ پر مختلف سنسکاروں کے اثر کو جتلاتے ہوئے ہمیشہ عمدہ عادات اور پاک خیالات دھارن کرنے کی بڑائی کو جتلایا۔ مضمون نہایت فاضلانہ تھا۔ اسوقت حاضرین کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ تھی۔

۱۰ تاریخ کی شام کو پھر شہر میں سول ہسپتال سے نگرکیرتن شروع ہوا۔ جس میں آرسشل سابق روشنی اور انگریزی باجے وغیرہ کا انتظام

نہایت قابل تحسین تہا۔ شہر نواسیوں پر ٹہا کر پروین سنگہ جی اور لالہ برج لال جی اور لالہ حکم چند جی نوشہرہ نواسی کے بہجنوں نے نہایت اثر کیا پنڈت ہرنام سنگہ جی کے اپدیش لوگ ہمہ تن گوش ہوکر سنتے اور انکی پرسنشا کرتے تہے

۱۱ تاریخ کی صبح کو حسب معمول ہون کے پشچات پیشاور بہجن منڈلی کے عمدہ بہجن ہوئے۔ اور پرارتہنا کے بعد پنڈت بہگت رام جی و پنڈت دولت رام جی نے وید منتر اچارن کئے۔ اور سپرنٹنڈنٹ دولت رام جی کا نہایت موثر اور دلچسپ پرسن ہوا بعدازاں پنڈت ہرنام سنگہ جی کا نہایت موزون و یاکہیان تعلیم نسوان پر ہوا جس میں لائق ویاکہیان داتا نے ہندو جاتی کی استریوں کی لاعلمی کو موجودہ زمانہ میں آریہ دہرم کی ترقی کے راستہ میں بڑی بہاری سدراہ بتلایا۔ اور مثال وادارا نہایت سنجیدہ طریقہ پر ظاہر کیا کہ دریائے زندگی میں مرد کا ساتہی یعنی عورت بوجہ اپنی کم علمی کے ڈوبانے کا باعث ہوتی ہے۔ لہذا تعلیم نسوان کی طرف توجہ دینا اور ان کو علم کا زیور پہنانا نہ صرف ان کی اپنی ہی زیب و زینت اور فخر کا باعث ہے۔ بلکہ ڈوبتی ہوئی قوم کو دریائے فنا سے نکال کر کنارہ سلامتی پر پہنچانا ہے۔ اور یہی ایک بہارت ورش کے عروج اور ترقی کا ایک اعلےٰ راز ہے چند بہجنوں کے بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ بعد دوپہر قریب ۲ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ بہجن ہونے کے بعد لالہ شو رام جی ایڈیشنل ونواسی کا ویاکہیان ہوا۔ آپ نے نہایت خوش بیانی سے اپنشدوں کے منتروں سے آپس میں پریم اور پرسپر سہایتا کرنے کا اتم اپدیش کیا۔

اس کے بعد بنگالی مہاشیوں نے اپنے عجیب و غریب سارنگی سے نہایت عمدہ اور دلکش

شری الاپیں۔ بعدازاں پنڈت بہگت رام جی کا نہایت اتم ویاکہیان ہوا۔ جس کا وشے بہگوت گیتا تہا۔ اس ویاکہیان کے ختم ہونے پر ماسٹر درگا پرشاد جی کا لیکچر ہوا۔ جس میں کہ لائق بزرگ نے بتلایا کہ زمانہ قدیم میں ویدوں کا پرچار اس قدر تہا کہ بچپن ہی سے لڑکوں کی ویدوں کی تعلیم شروع ہو جاتی تہی۔ یہ لیکچر نہایت موثر تہا۔

اس کے بعد شریمان ماسٹر آتما رام جی امرتسری کہ جن کا انتظار عرصہ سے پبلک بڑی بے قراری سے کر رہی تہی۔ پلیٹ فارم پر تشریف فرما ہوئے۔ سب کی توجہ ان کی طرف کہنچ گئی فاضل لیکچرار نے نہایت موثر اور مشرح الفاظ میں ویدوں کے ظہور کا نظارہ پبلک کی آنکہوں کے سامنے کہینچ دیا۔ تمام علوم و فنون کا منبع۔ تمام ترقی کا سرچشمہ۔ ایشوری قانون اور گیان یعنی وید مقدس کے عام پرچار کے لئے حاضرین سے اپیل کی۔ اور اچہی طرح سے بتلایا کہ ویدوں کی رکشا کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ فرض اعلےٰ ہے۔ اور بیان کیا کہ ویدوں کی امرت روپی تعلیم کے سوائے نیم مردہ بہارت ورش میں کبہی بہی زندگی آنے کی آشا نہیں ہے۔ رشی دیانند کے مشن کو پورا کرنا اور گہر گہر۔ شہر بشہر۔ ملک بملک اور دیش ودیشانتروں میں وید کی اعلےٰ تعلیم کو پہیلانا منشیہ ماتر کا پرم دہرم ہے۔ ماسٹر جی نے نہایت مدلل طور پر بتلایا کہ کیوں بہارت ورش عام دنیا کا انتخاب ہے۔ اور کیوں وید ہمالیہ پہاڑ پر نازل ہوئے۔ ماسٹر جی کی تقریر کے بعد روپیہ آنا شروع ہوا۔ قریب سترہ ۱۷۰۰ سو روپیہ کے جمع ہوا جس میں سے تیرہ ۱۳۰۰ سو سے زیادہ نقد وصول ہوئے۔

باقی آئندہ۔ راقم کرشن سہائے استہاپک آرین سماج ...

کا خاص ویاکہیان ہوا۔ جس کا مضمون ... میں ویدوں کا استقبال" تہا۔ اس لیکچر میں ماسٹر جی نے بہت سی نئی اور دلچسپ ... باتوں کو حاضرین کے سامنے پرگٹ کر کے ... سے ثابت کیا۔ کہ کس طرح سے سارے ... مسائل ویدک دہرم کے عالمگیر اصولوں کے ... بقدم پیچہے آرہے ہیں اور وہ زمانہ دور نہیں جب کہ مغربی ودوان وید بالاتفاق ... وخطا اور منبع جملہ علوم قرار دیویں گے ... سنسکرت کی عظمت اور اس کے عالمگیر ... کی تشریح انگریزی محققوں کی کتابوں کے حوالوں سے مشرح طور پر بیان کی۔ مغربی فلاسفروں کی تحقیقات کی رو سے ... کو حرکت دینے والی ایک علیحدہ طاقت کو ازلی ظاہر ... ہوئے آپ نے سروبہوم اصول یعنی پرکرتی جیو اور ایشور کے انادی ہونے کے ثبوت ... اسکے بعد بہجن ہوکر کارروائی ختم ہوئی۔ ... کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک صرف دہرم چرچا کا ... تہا جو کہ نہایت انتظام کے ساتہ پنڈت بہگت ... جی و ماسٹر آتما رام جی نے نہایت مدلل اور ... اتر دئیے کئی دفعہ پریسیڈنٹ کی طرف سے ... مسلمان اور عیسائی بہائیوں کو پرشن کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔ لیکن کوئی بہی ...

غرضیکہ دہرم چرچا ختم ہوا۔

اسکے بعد سکرٹری سماج نے جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر چہاؤنی۔ اور رائیزادہ امیر چند صاحب کوتوال و دیگر صاحبان کا کہ جنہوں نے ... سہایتا اس جلسہ کے سرانجام دینے میں دی تہی شکریہ ادا کیا۔ باہر سے آئے ہوئے مہاشیوں ... اور اپدیشکوں کو بہی دہنیہ واد دیا۔ ... انت اور ... معلوم ہوتا ہے۔ ... جلسہ ایک غیر معمولی کامیابی کے ساتہ ... چندہ کی تعداد سماج کے ... کے ...

اسکے ابہت ارتھہ کا ثبوت ہے۔ لطف یہ ہے
کہ آریہ سماج کے ادہکاریوں نے اس دفعہ
کوئی ڈیپوٹیشن بن کر پبلک سے چندہ نہیں
مانگا۔ بلکہ ممبران سماج نے اپنے پرشارتھہ
اور عملی مثال سے اپنی حیثیت سے بڑہ
کر دان دیا۔ ہر قسم کا انتظام خوراک وغیرہ کا بہی
نہایت عمدہ تہا۔ مستورات کے لئے علیحدہ نشست
کا انتظام کیا گیا تہا۔ اور ایک خاصی تعداد مستورات کی
شریک جلسہ ہوتی رہی۔

راقم
آپ کا شبہ چنتک
سعد اللہ سکریٹری آریہ سماج راولپنڈی صدر بازار

تہیاصوفی کا پول

گزشتہ اشاعت سے آگے

اور ستیارام جی ذلگا کر دیتے۔ مگر معاً پولیس آگئی
اور ہندو کالج کے ایک پروفیسر جو بڑے نیک
اور اس کی طرف گئے ہیں۔ ہندو کالج کے
لڑکوں کو ڈانٹ بتلائی۔ اور سب شانتی ہوگئی
پریسیڈنٹ کی آگیا سے ساد ہو سو مدیو جی
کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے لائق لیکچرار کا مقصد
اردو میں اچھے ڈہنگ سے بیان کیا کہ حاضرین جلسہ
عش عش کرنے لگے۔ اور بہت عمدہ اثر جیسہ بہار
لوگوں پر پڑا۔ سب لوگ کہہ رہے تہے کہ یہ!
دہرم کی آڑ میں دہوکہ دے رہے ہیں۔ اور
سب تہیاصوفیکل سوسائٹی کو کوس رہے تہے
اس کے بعد مجھے پر دہان جی نے کچھ دید دل
کا رشٹ میں کہنے کی آگیا دی۔ میں نے صاف
لفظوں میں کہا کہ دید ایشور دیہ گیان ہے۔ اسکو
ہر وقت سمدہ کرنے کو تیار رہوں۔ اور جو
لوگ تہت پر مہاتماؤں کے پاس دید دں کا ہونا
بتلاتے ہیں۔ وے کرپا کر کے بتلائیں کہ تبت تو
اب مسٹر ینگ ہسبنڈ نے فتح کر لیا۔ وے مہاتما
اور کوٹ ہومی لال کہاں ہیں؟ خیر اس طرح
بڑے زور وشور سے میٹنگ ہوئی۔ میں تو
اس کے بعد چلا آیا تہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔
کہ ۹ بجے تک میٹنگ رہی۔ سنا گیا ہے کہ
تہیاصوفسٹ لوگ اس بات کی کوشش کرینگے
کہ ٹون ہال ان لوگوں کے لیکچر دینے کے لئے
نہ ملے ابہی Convention
میں دس روز میں اثنا میں بہت سے لیکچر
تہیاصوفی کے خلاف سنا ہے کہ ہوویں گے۔
اور کنونشن پر آنے والے لوگ اپنی آنکھوں
سے دیکھیں گے۔ کہ کاشی میں تہیاصوفی کی
کیسی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ اور کس
ایمانداری سے تہیاصوفسٹ لوگ کام
کر رہے ہیں۔ پہلے ہندو لوگ مسز اینی بسنٹ
کو سرسوتی کا اوتار سمجہتے رہے۔ مگر اب آنکہیں
کہلیں پرماتما کرے کہ ہمارے ہندو بہائی اب بہی
سمجہیں

راقم
ستیہ دیو ودیارتہی از کاشی

کوٹا میں شاستر ارتھہ

اس شہر میں ایک پورانک پنڈت مسمی آتمارام
نے آپنے بہولے بہائی سناتن نام دہاری ہندو
کو یہ یقین دلایا کہ کوئی آریہ سماج کا پنڈت
مجہہ سے مباحثہ کی طاقت نہیں رکہتا۔ میں نے
آریہ سماج کے بڑے بڑے پنڈتوں کو ہرا
دیا ہے۔ اتنیا دی اس کے ابہمان کو دیکہہ کر
منتری سناتن دہرم سبہا مارے خوشی کے پہولے
نہیں سماتے تہے۔ اور جابجا آریہ پنڈتوں
کو شاستر ارتہہ کے لئے چیلنج دیتے پہرتے تہے
چنانچہ آپ بابو جیوا رام جی کے مکان پر پنڈت
گنپتی شرما جی کے پاس آئے۔ اور شاستر ارتہہ
کے واسطے خواہش ظاہر کی۔ دونوں طرف
کی سمتی سے شاستر ارتہہ کے نیم بہی طے ہوگئے
اور تاریخ بہی شاستر ارتہہ کے لئے نسچت ہوگئی
دہرم سبہا کی طرف سے مرتک شرادہہ کا مضمون
پیش کیا گیا۔ کہ آریہ سماج کے پنڈت سوال کریں
اور پنڈت آتمارام جی اُتر دیں گے۔ جو کہ منظور
کیا گیا۔ تاریخ مقررہ کو جائے مقررہ پر قریباً
۵۰۰ کی حاضری ہوگئی۔ جس میں دیوان ریاست
کے علاوہ بڑے بڑے حکام ریاست موجود تہے
مباحثہ ہونے سے پیشتر منتری دہرم سبہا کہڑے
ہوئے اور طے شدہ قواعد کا ذکر تک نہ
کرتے ہوئے نئے نیم پیش کر کے بولے۔ کہ اگر منتری
آریہ سماج ان پر دستخط کر دیں۔ تو مباحثہ
شروع ہو۔ گو اس قسم کی کارروائی نیم ورُدہ
تہی۔ لیکن اس خیال سے کہ دہرم سبہا اسی بات
کو لیکر کہیں شاستر ارتہہ بند نہ کر دے۔ آپ نے
بہی دستخط کر دیئے۔ اصل بات یہ تہی۔ کہ پنڈت
آتمارام اور ان کی دہرم منڈلی کا خاص منشا
یہ تہا۔ کہ جسطرح ہو سکے۔ شاستر ارتہہ نہ
ہونے پاوے۔ اور اسی باعث سے یہ سب
لوگ منتری دہرم سبہا سے ناراض ہو گئے تہے
ان لوگوں نے۔ چاہا کہ نئے نیموں پر نہ آریہ سماج
راضی ہوگا۔ اور نہ شاستر ارتہہ ہونے پائیگا
لیکن جب ان نیموں پر دستخط ہو گئے۔ تب تو
یہ لوگ گہبرائے۔ اور ایک نیا جہگڑا منتری
دہرم سبہا لے کر کہڑے ہوئے۔ وہ یہ کہ
آریہ سماج ایک فہرست ان گرنتہوں کی دے
کہ جن کو وہ پرمان میں پیش کریگا۔ منتری سبہا
کی اس کارروائی کو دیکہہ کر دیوان صاحب نے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

کہ یہ شاستر ارتھ کا وقت ہے۔ نہ کہ نیم طے کرنے کا۔ اگر نیم طے نہیں ہوئے تھے۔ تو ہم لوگوں کو کیوں بلایا گیا۔ اس پر منتری صاحب کچھ ٹھنڈے پڑے۔ لیکن ایک اور پنڈت سہمی گوکل داس بیچ میں کود پڑے۔ اُن کو بھی روکا گیا۔ کہ ہم پنڈتوں کا شاستر ارتھ سننے آئے ہیں۔ تم لوگ مت بولو۔ استو تب پنڈت گنپتی شرما کھڑے ہو کر مختصر طور پر شیوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ آریہ سماج ویدوں کو سوتہ پرمان اور انیہ رشی کرت گرنتھوں کو پرتہ پرمان مانتا ہے اور ان ہی گرنتھوں کے پرمان پیش کئے جائینگے اور مرتک شرادھ کے وشے میں تین سوال پیش کئے۔

(۱) پتر کس کا نام ہے۔ جیو کا۔ شریر کا یا دونو کے ملاپ کا۔

(۲) شرادھ لفظ چاروں ویدوں میں سے دکھلایا جاوے۔

(۳) موجودہ ریتی شرادھ کرنے کی کب سے چلی اس کا ودھان کسی رشی کرت گرنتھ میں دکھلایا جاوے

آخر پنڈت آتما رام سناتنی۔ ابھی نیم طے نہیں ہوئے۔ لیکن شاستر ارتھ شروع کر دیا گیا آریہ سماج چار چھوٹی چھوٹی کتابیں وید مانتا ہے وید انفت ہیں۔ دو ایک منتر پیش کئے۔ کہ ان میں پتروں کا شرادھ کرنا لکھا ہے۔ وغیرہ آریہ پنڈت نے بھی دھر یجر وید بھاشیہ کی بھومکا سے یجر وید کی اتپتی بتلائی۔ اور بتلایا۔ کہ وید اصل میں چار سنگھتاؤں کا نام ہے۔ اور ایشور کرت ہیں مہی دھر کا کھنڈن کیا۔ اور فرمایا۔ کہ پتر شبد کے آنے سے مرتک شرادھ سدھ نہیں ہو سکتا۔ میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا گیا سناتنی پنڈت نے پنڈت جوالا دت کی کتاب سے نقل کئے ہوئے پتر کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ میں دو ہزار منتر اپنے ثبوت میں پیش کر سکتا ہوں۔

اس کے اُتر کے لئے پنڈت گنپتی شرما کھڑے ہوئے ہی تھے۔ کہ سناتنی منڈلی نے کھڑے ہو کر تالی بجا دی۔ اور سناتن سبھا کی جے پکار دی۔ اور ایسے بھاگے کہ کسی سے بات تک نہ کی۔ اُن کی یہ حرکت دیکھ کر لوگوں پر اصلیت کھُل گئی۔

پنڈت آتما رام جی کا آریہ پنڈت کی تقریر کے سمے بار بار بیچ میں بولنا اور سب ناظرین کو مورکھ بتلانا اور یہ کہنا کہ میں کن لوگوں کے سامنے ماتھا پھوڑوں" وغیرہ وغیرہ ایسی حرکات تھیں کہ عام لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ مہاتما نہ صرف ودیا سے ہی بے بہرہ ہیں۔ بلکہ سبھا میں گفتگو کرنے کی بھی تمیز نہیں رکھتے۔

پنڈت گنپتی شرما اور پنڈت شو شنکر جی کے ویاکھیان سلسلہ وار ہوئے۔ جن کا اثر یہ ہوا کہ آئندہ کے لئے مانو سناتن سبھا کا بھی خاتمہ ہو گیا

راقم

گوروودت سبھاسد آریہ سماج کوٹا

ایک سو روپیہ انعام

چونکہ متعدد اخبارات میں یہ خبر پڑھی گئی ہے۔ کہ مسمی تیجا المعروف دیوان چند آریہ ولد کرم چند قوم کھتری لیڈر سکنہ سنگوئی ضلع جہلم مسلمان ہو گیا ہے۔ اور آریہ صاحبان کو مباحثہ کے لئے چیلنج دے رہا ہے۔ چنانچہ ۲۶۔ نومبر کو لاہور میں اس قسم کا اشتہار بھی اس کی طرف سے تقسیم ہو رہا ہے۔ اس چیلنج کو منظور فرماتے ہوئے مباحثہ کے وقت شریان پردھان جی نے باواز بلند اس نو مسلم عبد الرحمن کو للکارا کہ مباحثہ کے لئے تشریف لاویں لیکن افسوس کہ صدائے برنخواست

اس جعلی آریہ نالہ دیوان چند نو مسلم کا مفصل حال آریہ مسافر میگزین میں جلد چھپ جاویگا کہ یہ حضرت کس قماش کے آدمی ہیں۔ کیا کبھی آریہ سماج کے ممبر رہے ہیں۔ یا کسی رجسٹر کے ممبر رہے ہیں۔ بہرحال فی الحال اسی قدر اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اُس شخص کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو صرف یہ ثابت کر دے۔ کہ اس نو مسلم عبد الرحمن کا سابق نام دیوان چند آریہ۔ اُس کے باپ کا نام کرم چند اور اُس کی ذات کھتری کپور۔ اور اُس کی سکونت سنگوئی ضلع جہلم ہے اور یہ کسی آریہ سماج کا ممبر رہ چکا ہے۔

راقم

گنپت رائے کھاریاں ضلع گجرات

پرسپر پریم کا ابھاؤ کیوں ہے؟

ازروئے پیدائش انسانی ہستیاں ملتی ہیں۔ بلحاظ انسانیت بلالحاظ رنگ روپ ایک جاتی ہیں۔ اور قدرت نے بھی مادہ بناوٹ انسانی اور روحانی پاکیزگی میں کسی قسم کی تفاوت نہیں رکھی۔ مگر آشچریہ کا مقام ہے کہ باہمی انسانوں میں اُنس اور ہمدردی و پرسپر پریم کا ابھاؤ کیوں ہے۔ ان امورات پر غور کرنے سے دنیا کا مشاہدہ ہیں

بنا تا ہے۔ اگرچہ بہ لحاظ پیدائش انسانیت
قدرتی بناوٹ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ لیکن
اختلافات خیالات انسانی کا تقاضا ہے۔ کیونکہ
انسانی خیالات کی خود غرضی سے پیشوایان
مذہب نے انسانی گروہ میں جو خیالات بھر
دئے اُن کی وجہ سے اتفاق رائے دور ہو کر
نفاق کی جڑ مضبوط ہو گئی۔ اسلئے طبائع انسانی
مرض ایرشا و دویش میں مبتلا ہو گئیں۔ بضرورت
رفع اس مرض کے بھارت ورش میں یکے
بعد دیگرے چند ریفارمران مذہب نے مختلف
اوقات میں جنم دھارن کر کے اس مسئلہ صلح کُل
کا پرچار کیا۔ لیکن مذہبی مسائل کے زبردست
پیچوں سے کامیابی کا مُنہ دیکھنا نصیب نہ
ہوا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں مغربی سوج
کی تہذیب نے مادی پدارتھوں کی چکا چوند سے
جہاں بھارت باسیوں کے دلوں کو تسخیر
کر لیا تھا۔ تو دوسری جانب پیروان مذہب مسیح
نے آئینہ مسئلہ ہمدردی انسانی کا دکھلا کر باصلاح
تہذیب مذہبی بھارت ورش کا بیڑا اٹھایا جس پر
بڑھیا بھارت ماتا کی سنتان نے پدارتھ ودیا
کے کرشمات کو دیکھ کر انگریزی قوم کی عظمت
کو محسوس کیا۔ لیکن اُن کے دلوں میں جو اپنے
بزرگوں کی عجیب و غریب کارناموں کی عزت
بذریعہ اتہاس پورانوں کے گھر کر چکی تھی۔ اس
نے عیسائی دھرم کی لایعنی باتوں کو بخیال خود
بیہودہ قرار دیا۔ پھر بھی بعض بعض کمزور آتمائیں
دنیاوی عیش و عشرت کے پنجہ میں گرفتار ہو کر
اپنے دھرم کو تلانجلی دینے لگ گئیں۔ دیو یوگ سے
ایسا انقلاب ہوا کہ گجرات دیش میں ایک گوشہ
پرکاری آتما کا ظہور ہو گیا۔ تو جس نے منشیہ جاتی
کی درد دشا دیکھ کر اول برہم آشرم کے گوترو کو
اختیار کر کے اکھنڈ برہم آشرم کا برت دھارن
کیا۔ بعد ازاں ہزارہا طرح کی تکالیف اور
آتمک تکلیفات کو سہن کرتے ہوئے پراچین رشی
کرت شاستروں کا آندولن شروع کیا۔ اور اپنے
وشواس کو اس نتیجہ پر لایا۔ کہ جب تک تمام سرشٹی
کے منشیہ اُن مذہبی خیالات کو جو انسانی دماغوں
کا اختراع ہے۔ ترک کر کے ایشوریہ گیان ویدک
دھرم کی شرن میں نہ آویں گے۔ تب تک منشیہ
جیون کو سپھل نہیں کر سکتے۔ وہی الہامی کتابیں کہ
جن کو اہل مذاہب نے کلام اللہ مان رکھا ہے۔
وہ کلہم انسانی دماغوں کا نچوڑ ہے۔ چونکہ انسانی
دماغ بوجہ محدود الخیال ہونے کے اُس
سروداپک پرماتما کے قانون قدرت کا مقابلہ
نہیں کر سکتے۔ صرف وید ہی ایشوریہ گیان ہونے
کا فخر رکھتے ہیں۔ اسلئے اُس بال برہمچاری نے
بھارت باسیوں کو خواب غفلت سے بیدار کر
ویدروپی ایشوریہ گیان کا پرکاش کر دکھایا۔
اور ڈنکہ کی چوٹ پکار کر کہہ دیا کہ بہ لحاظ پیدائش
و پاکیزگی روح کل دنیا کے منشیہ بھراتا ایک جاتی
ہیں۔ پس تم لوگ گن۔ کرم۔ سوبھاؤ کیت ورن
بیوستھا مانتے ہوئے اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں
کو ہم خیال بنا کر گلے لگاؤ اور ویدانوسار انیت
کا جامہ پہن کر پرمیشور پریم بھاؤ سے منشیہ جیون کو
سپھل کرو۔ اگر تم اپنے دلی خیالات کو دھرم کے
لباس میں ظاہر کرو گے تو کدا پی کال تم لوگ
مذہبی کٹہرے سے باہر نکل کر دھرم کا سچا راستہ
اختیار نہیں کر سکتے۔ ہے سرو شکتیمان پرماتمن
ہمیں بل دو۔ کہ ہم ستیہ چکشو کلسیکشا سے
تیرے گورو کو سمجھتے ہوئے تیری آگیا کا پالن کریں
اور ہم لوگ شخصی خیالات کی زہریلی تعلیم کی
جڑ کاٹ کر اس مہرشی کے بتائے ہوئے ویددھرم
کی پیروی کرنا سیکھیں
اوم شانتیہ شانتیہ۔ شانتیہ

راقم

ایشور داس از جودھپور

آریہ ساماجک خبریں

ہردوئی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ضلع میں ویدک دھرم پرچار ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے لے کر ۹۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء تک ختم ہوا۔ اس پرچار میں سماجوں کے سالانہ جلسے اور ۱۱ نئے قصبوں اور دیہاتوں میں بھجن و دیاکھیان ہوئے ان مقامات علی گڈھ کی بھجن منڈلی کے بھجن۔ اور شریمان پنڈت بھگوانندین جی پردھان سبھا و کنور مسال سنگھ جی اُپ پردھان سبھا۔ پنڈت شب لال جی و پنڈت نند کشور جی۔ سادھو شوانند جی۔ پنڈت بھو دیو جی۔ پنڈت ہنومان پرساد جی۔ ٹھاکر گجادھر سنگھ جی۔ پنڈت رام پرساد و منشی اندرجیت جی کے ویاکھیان ہوئے چار مقاموں پر جلد سماج قائم ہونے کی امید ہے اس پرچار میں قریب ساٹھ نئے سبھاسد جوش میں بڑھے۔ ۵۰۰۰ آدمیوں کے کانوں میں ویدک دھرم کی آواز پہونچی۔ ایک ہزار گرد وکل کے لئے اور ایک ہزار کی جائیداد خاص ہردوئی سماج کو دان ملا۔ جن جگہوں میں پرچار اور اُتسو ہوئے حسب ذیل ہیں۔

موضع بہور میں ٹھاکر لائق سنگھ کی ہمت سے پرچار ہوا۔

آریہ سماج پلیا کا سالانہ جلسہ ہوا۔

قصبہ سانڈی میں منشی شیو دیال سنگھ سکرٹری میونسپل بورڈ کے اہتمام سے پرچار ہوا۔

آریہ سماج باون کا سالانہ جلسہ ہوا۔

موضع کسرانواں میں مہاشے کہری نندن کے اُدیوگ سے پرچار ہوا۔

آریہ سماج خاص ہردوئی کا سالانہ جلسہ ہوا۔

میلہ ہردیو گنج میں ٹھاکر ہردیو بخش سنگھ کے انتظام

سے پرچار ہوا۔
قصبہ ملکرام میں پنڈت رگھبر دیال جی وکیل
کے اہتمام سے پرچار ہوا۔
آریہ سماج نمبر کا سالانہ جلسہ ہوا۔
ریلوے گنج ہردوئی میں پنڈت خوب چند جی کی
محنت سے پرچار۔
موضع سوتھا میں ٹھاکر مہندر بخش سنگھ کے
اُدیوگ سے پرچار۔
موضع گجیوا پور میں پنڈت گرو بخش کے
پریشرم سے پرچار
تحصیل سندیلہ میں ٹھاکر [illegible] گنج کے
پریشرم سے پرچار
کچونہ میں بابو گوری شنکر وکیل کے
اُدیوگ سے پرچار
آریہ سماج بھروانی بھی سالانہ جلسہ۔
قصبہ بھانی میں لالہ بھیری لال سیکرٹری
میونسپل کمیٹی کے پریشرم سے پرچار
آریہ سماج شاہ آباد کا اُتسو۔
آریہ سماج [illegible] کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج ہردوئی کے عہدہ داران کا انتخاب
سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔
رائے صاحب بابو کیدار ناتھ تعلقہ دار پردھان
رائے صاحب بابو جگل کشور انجینیئر اپ پردھان
شری یُت پنڈت [illegible] وکیل
اپ پردھان۔ بابو موہن لال ایم اے منتری
پنڈت رام پرشاد اپ منتری۔ بابو [illegible]
[illegible] پُستک ادھیکش۔ منشی شنکر لال پُستکالیہ
ادھیکش۔ پنڈت [illegible] پنڈت بھگوان دین
[illegible] لال۔ بابو [illegible] پرشاد۔ [illegible]
[illegible] لال منشی گنگا بشن۔ پنڈت
[illegible] رام انترنگ سبھا کے
سبھا سد مقرر ہوئے۔
پھلور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۸

۲۹ ماہ دسمبر کو غیر معمولی کامیابی سے نگر کیرتن
سماپت ہوا۔ [illegible] ٹھاکر [illegible] سنگھ
اور لالہ [illegible] لال جی کے منوہر بھجن [illegible] پنڈال
واسیوں کے ہردے ایک بار تو لا ہی دیئے۔
شری [illegible] لال منشی رام جی۔ سوامی ستیانند جی
ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت گنپتی شرما جی۔ لالہ [illegible]
چودھری خوب چند جی کے پربھاؤ شالی ویاکھیان
اور اپدیش ہوئے۔ دونوں دن سناتنیوں
کی خاص درخواست پر دو دو گھنٹے اُن کے [illegible]
[illegible] مہاشے شام لال اپدیشک کے
ساتھ ماسٹر آتما رام جی اور پنڈت گنپتی شرما جی کا
شاستراتھ ہوا جس میں سناتنی پنڈت نے
وہ نیچا دیکھا کہ [illegible] سناتنیوں کو بھی آریہ سماج
کی جیت کا اقرار کرنا پڑا۔ ماسٹر آتما رام جی کی
اپیل پر چار سو روپیہ نقد چندہ ہوا۔ ایک مکان
مالیتی ۲۵۰۰ روپیہ لالہ [illegible] ناتھ جی پردھان
آریہ سماج کی دھرم پتنی نے [illegible] کو دان
دیا اور پچاس روپیہ کا وعدہ تھا۔ حاضرین کی
تعداد دو ہزار تک پہونچ جاتی تھی۔ غرضیکہ
اُتسو بڑی ہی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا جس
کے لئے ہم [illegible] سماج کے [illegible] بھائیوں کو
مبارکباد دیتے ہیں۔
مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا اُتسو۔ ۳۰ و ۳۱ دسمبر
کو تھا۔ ۲۹ کو پھلور سے بھجن منڈلیاں مالیر کوٹلہ
پہونچ گئی تھیں۔ جنہوں نے دھوم دھام سے
نگر کیرتن کیا۔ [illegible] سناتنیوں کو جنہوں
نے کہ پنڈت دین دیال وغیرہ کو اس موقع پر
خاص [illegible] بلوایا تھا۔ شاستراتھ کے لئے
چیلنج دیا گیا۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ پنڈت
گنپتی شرما جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ سوامی ستیانند جی
پنڈت دولت رام جی آدی کے عالمانہ ویاکھیانوں
کا بڑا ہی [illegible] اثر پبلک پر پڑا۔ ۲۵۰ روپیہ
مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔

پھلور [illegible] سے لالہ [illegible] رام جی وکیل [illegible]
آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] سماج کا سالانہ
جلسہ اچھی رونق اور کامیابی [illegible]
۱۵ دسمبر کی شام کو نگر کیرتن کیا گیا [illegible]
دھرم دیو جی عین موقع پر پہونچ گئے۔ ان کے
موقعہ موقعہ اپدیشوں سے اچھا اثر ہوا۔ [illegible]
دھرم دیو جی کے علاوہ پنڈت [illegible]
ماسٹر لچھمن داس جی [illegible] پنڈت رام [illegible]
[illegible] جلسہ [illegible]
[illegible] عالمانہ ویاکھیانوں سے [illegible] واسیوں
کو بہت لابھ پہنچا۔ اپیل پر قریباً [illegible]
نقد اور وعدہ چندہ اسیوقت لکھا گیا۔
دیانند اناتھالیہ اجمیر۔ [illegible]
دیانند یتیم خانہ اجمیر کے جلسہ منعقدہ ۱۲ [illegible]
سنہ ۰۴ء ۱۹ [illegible] رزولیوشن نمبر ۴ کے مطابق
۲۴ دسمبر کو بوقت شام [illegible] بجے آٹھ یتیم [illegible]
اناتھ آلیہ اجمیر سے جدا کئے گئے۔
(۱) مہادیو [illegible] ناتھ آلیہ سکول کی چھٹی جماعت تک
پڑھا۔ درزی کا کام کرتا اور آٹھ روپیہ ماہوار پاتا
(۲) بودھراج۔ انگریزی مڈل کا امتحان پاس
[illegible] ناتھ آلیہ سکول [illegible] ماسٹر [illegible]
میں کلرک کا کام کرتا ہے۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار
(۳) بھگوان داس۔ تعلیم پانچویں جماعت تک
[illegible] روپیہ ماہوار پاتا ہے۔
(۴) بہاری لال تعلیم چوتھی جماعت [illegible]
(۵) [illegible] سنگھ [illegible] کا کام کرتا ہے تنخواہ [illegible]
(۶) [illegible] رام تیسری جماعت [illegible] پریس [illegible]
کرتا ہے۔ تنخواہ [illegible]
(۷) [illegible] پانچویں جماعت تک [illegible]
کام کرتا ہے۔ تنخواہ [illegible]
(۸) کالو رام۔ چھٹی جماعت تک [illegible] پریس
میں چپراسی کا کام کرتا ہے۔ تنخواہ [illegible]
ذات نمبر [illegible] کے علاوہ باقی پانچوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ہے کہ ہم کو چاری کی جاتی ہے

یتیم خانہ۔ اور کارخانہ دیا نند یتیم خانہ میں بہت سے انا تھوں کو ... تنخواہیں کارخانہ سے ملتی ہیں۔ اور وہ ... کے نام پر جمع کی جاتی ہیں۔ علیحدہ ... روپیہ علیحدہ جمع ... کے حوالے کئے گئے۔

... ان کو سنجیدہ کر کے بالکل خود مختار ... بلکہ سو تنتر تا سے سنسار میں ... کی ضروری شکشا کے لئے ... اور وہ پرہت ماشر یمان ماسٹر کنہیا لال صاحب ... وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج اجمیر تھا ان ... دیا نند اینگلو ویدک ہائی سکول اجمیر ... سپردگی میں دیا جنہوں نے ایک مخصوص ستی ... ان کو آیا دیکھا اُس کا نام دیا نند ... رکھا ہے۔ ماسٹر صاحب موصوف نے ... اُن کا سبھاگ ذیعتبم اتفاقات آیا ... کہ جس سے آئندہ اُن کے زیادہ لائق بننے ... ہے۔ انا تھوں کے باہمی میل جول اور پریم ... کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگ سکے گا ... کی وداعی کے وقت جب کہ ... نے ایک ... تقریر میں اُن کا ساتھ چھوٹ جانے والے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے متعلق اپنی امیدوں کا بیان کیا۔ تو تقریباً کل انا تھ اس جدائی کو ... کر کے آبدیدہ ہو گئے۔ اور درحقیقت ... جب کہ جانتے تھے کہ انا تھوں کے منہ سے ... فصیحت کے ساتھ آج تک کبھی ... سے ایک طرح سے خاتمہ ہو رہا تھا۔ بہت ... اور ... لوگ اُن کو لے کر اُن کے نواس ... سیکشن ... ماسٹر کنہیا لال صاحب پہلے ... منتظر تھے۔ سامان سنبھال کر ... کا ... کرایا۔ (پریسیڈنٹ اناتھالیہ کمیٹی)

... بچوں کی ... بیماری ... کی خوشخبری آریہ سماج جام کے ممبران

کے تجویز کی ہے کہ جام پور کے ہر محلہ کے اندر جس قدر ممبران رہتے ہوں وہ مل ملا کر شام کے وقت باری باری سے ہون یگیہ رچایا کریں۔ اور تمام ممبران اُن کے ساتھ شامل ہو کر بھجن وغیرہ گا کر اس خوشبو سے آنند حاصل کیا کریں۔ چنانچہ یہ تجویز مکمل طور سے قرار پا گئی ہے۔ اور محلہ ... ہوا ... گاڑھی ... گلیاں۔ محلہ کھتری ڈیرہ میں ہون یگیہ رچائے جا چکے ہیں۔ اور بعد ہون یگیہ کے اپدیش بھی کیا جاتا ہے۔ اپدیش میں صفائی اور وچار کی اصلاح اور فوائد ہون یگیہ بتلائے جاتے ہیں۔ اپدیش چودھری جیمنی داس جی پلیڈر کا۔ ماسٹر وچیہ رام جی دیوان ... ہا ... ہیں ... رام جی۔ ... ہون یگیہ کے پیچھے اور پیچھے ... رام جی ... جنہوں سے ستری اور پُرش حاضرین کو بہت آنند کیا ہے۔ حاضری روز بروز زیادہ رہی۔ ابھی تک یہ کام جاری ہے۔ اور اب محلہ چودھریان میں ہون شروع ہے۔ اب کئی ستری بھائیوں کے اس ہون یگیہ میں شریک ہو جانے کی امید ہو گئی ہے۔ اور قوی امید ہے کہ پنچایت جام پور بھی آریہ سماج کو بیس پچیس روپیہ سے مدد دے گی۔ اور ہون یگیہ جاری رہا کریں گی۔ ایشور بہت جلد اُن کے دل میں پریرنا کرے۔ آریہ بھائیوں کا یہ کام بہت عمدہ اور کھلے دل سے ہوگا۔ ایشور کرپا کر کے اس بیماری کا ناش کریگا۔

۲۸ دسمبر کو ڈاکٹر ... سنگھ صاحب کے ہاں ... سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ ... روپیہ آریہ ... کو دان دینے کا وعدہ فرمایا اور حاضرین ... سے شکار کیا

کھتری بھائیوں کی خدمت میں گذارش

جملہ کھتری صاحبان کی خدمت میں عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کی سبھا میں خصوصاً عرض کی جاتی ہے کہ فدوی نے آج تک اپنا ودواہ نہیں کرایا یعنی کنوارا ہے۔ عمر ... سال تعلیم ورنیکولر مڈل تک پیشہ دوکان خوردہ فروشی حافظ آباد منڈی آریہ سماج کا ... اور ویدک دھرم کا پابند اور ... اب خواہش ہے کہ گرہست کر کے ... دنیاوی ویدک دھرم کے ... آپ صاحبان سے با ادب التماس ہے کہ جو کھتری بھائی کو میری ... منظور ... کا ... نسبت کر سکتا ہے۔ دلہن کی عمر ... سال سے کم ہو۔ اگر تعلیم یافتہ ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ اس ... سے اچھی ... اور کوئی ذات ہو امید ہے کہ ... پر توجہ فرما کر جواب با صواب سے مطلع کریں گے

جواب ... ارسال فرما

نوٹ۔ فدوی کی دوکان عرصہ ... سال سے حافظ آباد میں ہے۔ اگر کسی صاحب نے ہمارے خاندان کی نسبت کوئی امر دریافت کرنا ہو تو موضع ... ضلع گوجرانوالہ جہاں بندہ کی سکونت ہے دریافت فرما سکتے ہیں

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۳۶ ۱۲ ۳۹ ۱۲

ایک کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ اور ... گڑ مکھی جانتی ہے۔ ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سے ۲۵ سال کی ہو۔ صحت عمدہ آریہ خیالات اور گذارہ معقول رکھتا ہو نیز فرقہ ... آنکھیں ... ان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک ویش اگروال لڑکی کو نرگیا کیلئے ور کی ضرورت ہے - کنیا کی عمر چودہ برس - سوشیلا - جسمانی صحت بہت اچھی ہے - ہندی بھاشا پڑھتی ہے - ور اگروال خاندان سے اٹھارہ سے پچیس برس تک کا - روزگار کی صورت یا قابلیت مناسب رکھتا ہو - خط و کتابت بہ پتہ ذیل - بھگت رام سیکنڈ ماسٹر تحصیل فیروزپور

بمبئی شہر کا سب مال

بڑی کفایت سے اور کمیشن پر ہم سے منگوائیے - اگر بیچنا ہو تو بھیج دیجئے - نیز سوامی جی کی تصویر اور دیگر عمدہ تصویروں کے پوسٹ کارڈ سو عدد سیکڑہ پر خرید لیجئے آرڈر میں اس اخبار کا حوالہ ہونا چاہئے - حکم چند - ایشر داس جنرل سپلائرز کالبا دیوی بمبئی

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرا ایک دوست ذات اروڑہ چاولہ - ساکن کامونکی ضلع گوجرانوالہ جس کی عورت کا تقریباً دو سال سے دیہانت ہو گیا ہے - اور اس سے کوئی بچہ نہیں - ور کی عمر ۲۰ سال و خوبصورت نوجوان برسر روزگار لکھا پڑھا سکتا ہے - آریہ خیالات رکھتا ہے - کنیا بدھوا خوبصورت ہو رنگ میں نہ ہو آریہ خیالات کی نیک چلن و امورات خانگی سے واقف ہو وے - مہاشہ گن کرم بھاو سے ہو گا - زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں - درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہئیں -

ڈاکٹر رام رکھا مل صاحب لکھپور کھیم اسسٹنٹ میانمیر

اخلاقی جرات

میرے ایک دوست کھتری پنجابی - نیک چلن تندرست - لایق - برسر روزگار ہیں جنکی آمدنی ماہوار ڈھائی سو روپیہ ہے - اور جن کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ ہے - اور آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر ہیں بوجہ فوت ہو جانے اپنی پہلی استری کے اخلاقی جرات بہمکر باندہ کر باوجودیکہ کنواری کنیاؤں کے ناطے اون کو ملتے ہیں کسی کھتری قوم کی بال بدھوا سے جو اکشت یونی ہو - اور نیک چلن خوبصورت سگھڑ بھی ہو - بیاہ کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت راقم سے بپتہ ذیل پر ہو - اور درخواستیں آخر جنوری تک آنی چاہئیں -

پورن چند بی اے ایل ایل بی - وکیل لدھیانہ

ایک معزز خاندان

کی بال بدھوا کنیا جو شادی ہونے کے ایک دن بعد ہی سسرال نہیں گئی - اس کیلئے ایسے ور کی ضرورت ہے - جو ذات کھتری پنجابیوں میں سے ہو رہنے والا - لاہور - امرتسر - جالندھر کا ہو - برسر روزگار ہو نیک چلن - اور اعلیٰ خاندان کا ہو - عمر ۲۵ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو - کنوارا ہو یا رنڈوا ہو - خط و کتابت بہت جلدی معرفت ذیل پتہ پر ہونی چاہئے -

مینجر اخبار بھارت بھگنی پتر کالو ہاری منڈی لاہور -

بدھوا کیلئے ور کی ضرورت

پنڈت بلیشور شرما بھاردواج کھتری آریہ سماج گھنڈہ کا بیاہ گنی کرم انوسار مہاشہ گنیش سنگھ جی ورما فوٹوگرافر گوتم گوتر کی حیدرآباد دکن کی پتری سے معرفت ۱۸ نومبر کو ہوا تھا - لیکن دیو یوگ

سے پوری دو ماہ کے بعد معرفت ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۲۱ کو بلیشور جی کا دیہانت ہو گیا - اب میں اپنی پتری کا پنر بیاہ کسی اور کسی مہاشہ سے گن کرم انوسار بلا قید ذات پات کے کرنا چاہتا ہوں - لڑکی ہندی پڑھی لکھی ہے - خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہونی چاہئے

المشتہر

گنیش داس فوٹوگرافر فیل خانہ متصل ... ڈیوڑھی بھوانی بخش کا بازار - حیدرآباد دکن

کستوری

اگر کسی صاحب کو خالص کستوری کی ضرورت ہو تو ہمارے ذریعہ سے طلب کر سکتے ہیں -

المشتہر جوالا داس جنرل مرچنٹ کلو -

(ایک) نوٹس

دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول میرٹھ کے لئے ماسٹروں کی ضرورت ہے - ایک ہیڈ ماسٹر جو ... پاس ہو جس کی تنخواہ للعہ سے شروع ہو گی - ایک اسسٹنٹ ٹیچر جو ایف اے پاس ہو - جس کی تنخواہ عنعہ سے شروع ہو گی - آریہ سماجی اور ... وان کو ترجیح دی جاوے گی - کام اچھا کرنے پر ترقی ... جاوے گی - درخواستیں ذیل کے پتہ سے مع اسناد ... جاویں -

المشتہر آنند لال سیکرٹری دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول کمیٹی میرٹھ شہر - بذریعہ ڈاکٹر ...

ودھوا وواہ کی ضرورت

ایک صاحب از قوم ... کالیسنہ ... گرال ... عمر ۳۰ سال آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ... بال ودھوا سے اپنا پنر وواہ کرنا چاہتے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ مطبع دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرستی جی

ستیارتھ پرکاش اردو عہ/

... دیا بھاشیہ بھومکا اردو ۱۲/

تصانیف بابو شوبرت لال ایم اے

دھرم ... چہ

لطائف دلچسپ افسانہ جات ہر چہار ٹریکٹ ۶/

... ۷/

مذہب کا تخرج بدھ دھرم ہے ۱۰/

... فلاسفی ... ٤/

سنسکرت زبان کی عظمت ... ۲/

... ۱۰/

درشن ویونانی فلاسفی ... ۱/

... ہندو و اسلام میں توافق

... کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے ۱۲ حصص

... ۱/

... التہذیب ... ٤

... فلاسفی ۱۰/

... مذہب کا تخرج وید کے دھرم سے ۵/

... ۱/

... سنت و سادھو و مہنتوں کا تذکرہ ۱۰/

... آریوں میں علم تحریر کا رواج ... ۰/

... عبارت ۸/

... سندھیا ۶/

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت فطری و علمی کے بیان میں ۱۰/

" نمبر ۲ علم الٰہی

" نمبر ۳ الہامیوں کے خیال و اقوال

" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق

" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان ۳/

" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد

" نمبر ۲۱ اقتدارائے الکھ دھاری

" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی

" نمبر ۲۹ طعام و شراب ۳/

" نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات ۸/

" نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ

" نمبر ۳۸ حکایات و روایات

" نمبر ۳۹ راج نیتی ۵/

" نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد

" نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی

دھات تیاگی ۸/

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی کتب بھی از سر نو چھپا کر ہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

ادبکاری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۶/ حصہ دوم ۶/

بیر دھیا چرتر ۰/ دلچسپ تاریخی ف نجات ۶/

مختلف آریہ سماجوں کی کتب

اپدیش منجری ۰/

یگیہ کا پہلا انگ ۲/

شدھی ... سبجکٹ کمیٹی ۱/

لیکچر بابو منشی رام جی ۶/

جنگ چین ۲/

استھاپنگ یوگ پرکاش عہ/

کلیات آریہ مسافر

تہذیب الاسلام حصہ اول عہ/

تصدیق صداقت دھرم آریہ ۳/

اثبات تناسخ ۳/

ویدانت و سوانت نوارن ۳/

جیون لابھ سندھیا ۱/

الیشو ودھین ۴/

مطابق وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم

ستیہ دھرم پرچارک پر لائیبل کیس ۸/

ثبوت تثلیث وید

سندھیا منظوم اردو ۱/

سندھیا نثر اردو

قادیانی ست درپن ۱/

سنگیت رتن پرکاش

آریہ ورت کا عروج

جیون چرتر رشیان حصہ اول ۸/

" " حصہ دوم ۸/

مخزن اسرار حصہ اول

" حصہ دوم

سدا چار پربودھ ۱/

پھول

درخت

سبزی ترکاری

گھاس چارہ

مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی ۱/

آنند سرور ۱/

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مسائل زندگی فیصدی

پرماتما کی سروویاپکتا "

مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ "

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

الف) فی زندگی کا مقصد	فیصدی	؏
اخلاقی و روحانی صحت	"	؏
سود ویدی پڑا ہمن و بہوشیہ پُران	"	؏
ب) فی عنو سانیٹی کی بناوٹ	فی جلد	۔/
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج	"	۔/
پولس کو کس نے لکھا	"	۱/
بہوشیہ پُران اور عیسیٰ مسیح	"	۔/
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۶	"	۱/

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	؏	بھرم وچھیدن	۔/
بن اچارن شکشا	۔/	آریہ سماج کے نیم اُپنیم	۔/
سندھی وشے	۵/	اشٹادھیائی مول	۳/
نامِکا	۴/	سنسکرت واکیہ پربودھ	۲/
کارکیہ	۳/	ووہار بھانو	۳/
سماسک	۴/	ہون منتر	۔/
سترین تادھت	۱۰/	شاستراتھ میلا چاند پور	۱/
اویہ آرتھیہ	۱۰/	شاستراتھ کاشی	۔/
ستر	۱۰/	ویدانت دھوانت نوارن	۱/
ایکیاتک	۔/	آریہ بھجن لے	۔/
پارسی بہاشک	۳/	بھرانتی نوارن	۱/
دہیاتو پاٹھ	۴/	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	؏
گن پاٹھ	۴/	بڑھیا کاغذ	؏
اُنادی کوش	۳/	سنسکار ودھی	۱/
نگھنٹو	۸/	آریہ اُودیش رتن مالا	۔/
نرکت	۴/	گوکرونا ندھی	؏
چاروں ویدوں کا غذ سادہ		سوامی جی کا جیون چرتر	۔/
		نجر وید بھاشیہ پہلا حصہ	۔/
سنسکار ودھی		گوکرونا ندھی	۱/
رگوید بھاشیہ		الو بھرم وچھیدن	۔/
وید ورودھ مت کھنڈن	۲/		

آریہ دھرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج — ؏

شت پتھ براہمن — ؏

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدھ استری اور پُرسش حصہ اول — ۶/

اتہاس ہرو دار — ۶/

داروغہ جی ناول — ۳/

آرش پتری یگیہ — ۳/

برہمچریہ — ۴/

گنجینہ بھجن — ۶/

ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی — ؏

گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی — ؏

ستری دھرم نیتی — ۱۰/

جیون چرتر مہرشی حصہ اول ۹/ ایضاً حصہ دوم — ۹/

ویشیش ورن پرکاش — ۱/

ودھوا پنر وواہ — ۳/

ورن ویوستھا — ۲/

لائبل کیس ستیہ دھرم پرچارک پر — ۱۲/

شریمتی دھرم دیوی کا اُپدیش — ۲/

کتب انگریزی

اے فیو سپیچز آف دی آریہ سماج — ۲/

ٹیچنگ آف دی آریہ سماج — ۱۰/

ورکس پنڈت گورودت — ۱۲/

کتب گورمکھی

اپدیش ہرکھتی

سندھیا ستیک

ستیہ وادچار

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا - لنگی - پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہوری مل بی منیجر کاٹھ منو فیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی

جیون چرتر

مولفہ مہاشہ ام بلا س جی صاحب

جو کہ آریہ بھاشا میں بڑی آب و تاب کے ساتھ ویدک پریس اجمیر میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ لائق مولف نے اس گرنتھ کو اہم بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ صرف تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمایئے

ورنہ

دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا

پڑیگا۔

قیمت ؏ — منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک

زیر اہتمام منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

جسٹر نمبر ایل ۳۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — ل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۳) کبھی کبھی دیہاتوں کے بیچ ویدک دھرم کا پرچار کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا۔

... ستیہ کا بے تعصبانہ کرنا۔ ... اتنی دھرم سمضامین شایع کرنا۔

جلد | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۹ جنوری سنہ ۰۶

دہلی کے ایک مشہور مطبع میں چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے سائیز ۲۰×۲۶ قیمت ایک روپیہ محصولڈاک … المشتہر

مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

رسالہ نورالدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ بجواب ترک اسلام کا جواب الجواب مصنفہ شریمان برہمچاری دھرم پال جی بی۔ اے مصنف ترک اسلام سابق مولوی محمد عبدالغفور صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسلامی ہائی سکول گوجرانوالہ چھپکر تیار ہے۔ صد فنون کا گلدستہ طرز بیان شستہ مضامین برجستہ معلومات کا خزانہ حق و باطل کا پیمانہ۔ جوابات محققانہ۔ ضخامت چار صفحہ … کاغذ ولایتی لکھائی چھپائی عمدہ قیمت … محصولڈاک علیحدہ جلد خریدئیے ورنہ دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا۔

نوٹ۔ مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے منگوا سکتے ہو

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو! نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ جیوتشی جی نے جو ۱۹۰۰ء کے عالمگیر غدر میں تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز و عجیب و غریب واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فصاحت کی گئی ہے اور ایسی وضع قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے … ہندوستان کے ہر بہی خواہ … اور … چینی … سنجیدہ مزاج متنفس … ہندوستان کے … سپاہی کی آواز اور … سننے … سمجھنے کے لئے ایک مرتبہ اس کتاب کو پڑھنا چاہئے … زبان ہے

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

	چندہ سالانہ پیشگی	چندہ سالانہ بعد
…	للعہ	…

شرح اجرت اشتہارات بتفصیل ذیل ہے

	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
…	۱۸۰	[illegible]	[illegible]
…	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
…	[illegible]	[illegible]	[illegible]
… کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت … فی سطر کا شمار کر کے لی جاتی ہے۔ اجرت تقسیم اشتہارات ہمراہ اخبار کے … فی ہزار … آپ کا مینیجر

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزان مل سکتی ہیں خط و کتابت پروپرائٹر آپسی انٹ یا حیون سیری فیکٹری لودیانہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے معتبر کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور سِلے سلائے کپڑے ناپ پہونچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناتھی رام کھونت رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودہیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر دل کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ستات ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوترتا کا شردھالو بنت کچھ اپنی آتمک و مانسک ہوک مٹا سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۵/

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر

دولت دارین

الموسوم بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ ایچشیش رام جی دیناتگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے۔ کہ ساداہرن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ .... قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر

وِستار پوروک سندھیا ودھی

(زبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے۔ کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

شرادھ وید ورودھ ہے۔ شرادھ صرف جیون کا ہی ہو سکتا ہے۔ متنازعہ وید منتروں پر خوب وچار کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی اعلیٰ ...

منیجر سنیع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کہاں ملیگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۰۰ صفحوں کا تھا۔ معہ ایک اپنے دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پیسے فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ... فیصدی اور (۴) ... یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار ...

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہتر ... دھرم و گرہست ... کرانے کیلئے ضرور ... لاہور ... بھارت انشورنس ... لاہور کے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی ... حاصل کرنے ... مطلب ... شرح کم ہوگی۔ ... شروع ... لیز ... ، ... ہمیشہ کا کاروبار بھی ... کار ... خواہش ... منیجر ... ہیڈ ... لاہور بھیجو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک جالندھر

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۵ء مطابق یکم ماگھ سمت ۱۹۷۱ شکروار - جالندھر شہر | نمبر

واقعات اور مفید اسئ

ہلی کے حامی و معاون اس خبر کو دلچسپی
ے پڑھیں گے۔ کہ امسال سوشیل کانفرنس کے شانہ
بشانہ کے ساتھ ستریوں کی بھی ایک کانفرنس
ہوئی۔ جس میں کہ ہزار کے قریب دیویوں نے
حصہ لیا۔ ان میں بہت سی ہندو و مسلمان معزز
گھرانوں کی پردہ نشین (سمی) خاتونوں کے علاوہ
رانیاں اور بیگمات بھی تھیں۔ پردھان پد کے
ان کو اس ودیشی کے مشہور سندھ ہارک
مہرباں تھی مسٹر رانڈے جج ہائی کورٹ بمبئی
کی دھرم پتنی نے گرہن کیا تھا۔ جنہوں نے
ستری جاتی کے اُدھار و سدھار کے لئے
ایک پر سوز اپیل کی۔ مسٹر بدرالدین طیب جی
جج ہائی کورٹ بمبئی کی تعلیم یافتہ پتریوں
اور کئی دیگر دیویوں نے بھی ستری جاتی
کی اُنتی و سدھار کے متعلق دلچسپ تقریریں
کیں۔ ستری جاتی کے سدھار سمبندھی کئی
تجاویز پر بحث بھی ہوئی۔ اور ریزولیوشن پاس
کئے گئے۔ اگر یہ کانفرنس محض نمائشی نہیں
تھی۔ اور ستریوں نے برضا و رغبت اس
میں حصہ لیا تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اب
سوشیل کانفرنس کے پاس کردہ ریزولیوشن
کوئی عملی نتیجہ بھی پیدا کر سکیں گے۔

افسوس کہ لاہور کے مشہور ڈاکٹر رحیم خاں
خان بہادر کا اسی برس کی عمر میں دفعتاً
انتقال ہو گیا۔ آپ ایک بڑے
لائق۔ تجربہ کار اور ہردلعزیز
ڈاکٹر تھے۔ میڈیکل کالج کے طلباء جن کے
درمیان کہ آپ نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ
گذارا۔ آپ کی زندہ دلی کو کبھی نہیں بھول
سکیں گے۔ یہ وہی بزرگوار تھے جنہوں
نے کہ مہرشی دیانند تو اپنی آتوشی (زمانہ) رائیش اور
دیا کھیالوں کیلئے بخوشی دینی منظور کی تھی
جبکہ فراخ دلی پر ہم سلانیوں نے مہرشی
کو اپنے مندر سے نکال دیا تھا۔ اور اسی
قسم کا سلوک ہندوؤں اور سکھوں
وغیرہ کی جانب سے ہوا تھا۔ ہم مرحوم
ڈاکٹر صاحب کے پس ماندگان سے ہمدردی
کا اظہار کرتے ہیں۔

سردار عنایت اللہ خاں ولیعہد
کابل کی سپیشل ٹرین جب کانپور اور الہ آباد
کے مابین گذر رہی تھی۔ تو سردار صاحب
کے ایک مصاحب کی بندوق کھڑکی میں سے
گر گئی۔ مگر پٹھان سردار بھی ساتھ ہی چلتی
گاڑی سے کود پڑا۔ دو میل پر جا کر گاڑی
ٹھہری۔ اور واپس آئی تو دل چلا پٹھان بندوق
ہاتھ میں لئے چلا آتا تھا۔ اگرچہ اُس کے چوٹیں
سخت آئی تھیں۔ اُس نے کہا کہ ناحق ٹرین
واپس لائے۔ میں پا پیادہ کلکتہ جا پہنچتا۔

امریکن بھی بلا کے آدمی ہیں۔ نت نئی
ایجادیں کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب
ہو گیا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جب کہ دُھن کے
ایسے پکے ہیں۔ کہ جس بات کا ارادہ کرتے ہیں
ہاتھ دھو کر اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔
اور کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ حال میں ہی دو
امریکن موجدوں نے ایک ایسی دوربین
ایجاد کی ہے۔ کہ جس کی امداد سے انسانی
آنکھ سمندروں کی گہرائی عمق اور عجائبات
کو دیکھ سکتی ہے۔ اور جہازوں کے غرق شدہ
مال و اسباب کا بھی پتہ لگ جاتا ہے۔
یہ نئی ایجاد علمی اغراض کے لئے نہایت ہی
مفید ثابت ہونے کے علاوہ بحری معرکوں
میں بھی کارآمد ہوگی۔

گورداسپور کی دو سالہ مقدمہ بازی
میں میرزا غلام احمد قادیانی اور ایک حواری
پر جو جرمانہ ہوا تھا۔ وہ اپیل میں معاف ہو
گیا۔ اب میرزا صاحب خوب اُچھلیں کودیں گے
اور اس عدالتی فیصلہ کو اپنی پیغمبری کا
ایک عالی شان نشان قرار دیتے ہوئے
بڑی بڑی لمبی چوڑی ڈینگیں ہانکیں گے
لیکن اس نتیجہ سے پہلے پیغمبر صاحب
نے ایسی مون سادہ رکھی تھی۔ کہ گویا
کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ اگر حضرت کو
اپنی رہائی کا یقین کامل ہوتا۔ تو اسی وقت
للکار کر مشتہر کرتے کہ جو جرمانہ مجھ پر ہوا ہے
وہ بہر صورت معاف ہو جائیگا۔ اڈیٹروں
کی طرح موقعہ کا انتظار کرنا اور دور رُخی
باتیں کرنا چہ معنی دارد۔

ہمارے محمدی بھائیوں کی طرف سے
آریہ سماج کے خلاف درجنوں ٹریکٹ
و رسالے نکل چکے ہیں۔ جو کہ پرلے درجہ
کی گندہ بیانی اور فحش کلامی سے پُر ہیں
اور ان میں آریوں کو برملا گالی گلوچ
سے یاد کیا گیا ہے۔ اور سخت ہتک اور
توہین کی گئی ہے۔ اگر یہ رسالے گورنمنٹ
کے نوٹس میں لائے جاویں۔ اور ان
کے مصنفوں پر آریہ پُرشوں کی طرف
سے مقدمے کئے جائیں تو ہم وثوق سے
کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک بھی
سزایاب ہونے سے نہیں بچ سکتا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن آریہ لوگوں نے کبھی ادہر خیال تک نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ایسا کرنا ایک دہارمک سوسائیٹی کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں لیکن جب آریہ سماج کی طرف سے دین محمدی کے خلاف کوئی معمولی سا ٹریکٹ یا کتاب بہی شایع ہوتی ہے۔ تو وہ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔ اور سیدھے عدالت تک پہونچتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی آگرہ کے مسلمانوں نے ایک معمولی دو صفحوں کے ٹریکٹ کی بناء پر آریہ سماج آگرہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ جس کی پہلی پیشی ۱۱ ماہ حال کو تھی۔ نتیجہ تو جو کچھ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ لیکن اس میں اب شبہ نہیں رہا۔ کہ ہمارے محمدی بہائی جائز طور پر اپنے دین کی حفاظت کرنے کے ناقابل ثابت ہوئے ہیں۔

یوروپ میں ایک شخص الفریڈ ٹروبیٹ نامی باشندہ بلوگنا مختلف دیشوں اور جاتیوں کی ۴۰۰ زبانیں بول سکتا ہے۔ اور اب بہی نئی نئی زبانوں کو سیکھنے کے سوا اور کچھ اس کو کام نہیں ہے۔ چودہ سال کی عمر سے اُسکو یہ سودا پیدا ہوا۔ اسوقت سے برابر اسی دُہن میں مصروف ہے۔ ہر ایک ملک میں جاکر چند یوم قیام کرتا۔ اور جہٹ وہاں کی زبان سیکھ لیتا ہے۔ اب اُس کا ارادہ ہے۔ کہ امریکا جاکر ریڈ انڈین کی بولی سیکھے۔ ایسے ہی دُہن کے پکّے انسانوں کی زندگیوں سے اس بلند خیالی کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ

مشکلے نیست کہ آساں نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

مشہور ٹیمپرنس ریفارمر ڈاکٹر ایوانس کی طاعون کے متعلق یہ نئی رائے ہے کہ موسمی بخار کی طرح طاعون کا باعث بہی مچھر ہیں۔ جو دلائیل انہوں نے اپنے خیال کی تائید میں پیش کی ہیں۔ ان کا لب لباب یہہ ہے۔ کہ ناریل کے تیل کی بو سے مچھر بہاگتے ہیں۔ اور جہاں اس تیل کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ وہاں طاعون نہیں ہوتا ہے۔ جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ابہی تک طاعون کے متعلق جتنی تھیوریاں پیش کی گئی ہیں۔ سب کی سب ادہوری اور الٹکل پچّو ہیں۔

امسال انڈین نیشنل کانگریس کے ریزولیوشنوں کی نقل گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کرنے کی بجائے مسٹر ہنری کاٹن صاحب پریسیڈنٹ کانگریس خود وائسرائے سے ملاقات کرکے اُن کی خدمت میں پیش کریں۔ لیکن وائسرائے صاحب نے کانگریس کی اس درخواست کو نامنظور فرمایا ہے۔ اور اس کے جو وجوہات انہوں نے اپنی چٹھی بنام مسٹر ہنری کاٹن میں درج فرمائے ہیں۔ وہ اگرچہ بہت نامعقول نہیں تو معقول بہی نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ لارڈ کرزن مسٹر ہنری کاٹن سے بحیثیت پریسیڈنٹ کانگریس ملاقات کرنے سے کتراتے ہیں۔

انگلینڈ میں بوہیمیا کے رہنے والی دو توام عورتیں وارد ہیں۔ جو کہ آپس میں جُڑی ہوئی ہیں۔ اُن کی عمر ۲۶ سال کی بیان کی جاتی ہیں۔ برّاعظم کی ایک ریلوے پر اُن کو دو ٹکٹ خریدنے پڑے۔ لیکن جہاز والوں نے ایک ہی ٹکٹ کے دام چارج کئے۔ دونوں بہنیں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے بڑی آسانی سے چلتی ہیں۔ بلحاظ پسند ناپسند اور دماغی طاقتوں کے وہ دونوں دو مختلف وجود ہیں۔ اگر ایک یا چاہتی ہے۔ تو دوسری سوجانا چاہتی ہے۔ ایک بیٹھی چیزیں پسند کرتی ہے۔ تو دوسری اُن سے نفرت کرتی ہے۔ انگلینڈ میں ان کے جانے کا مقصد بذریعہ نمائش روپیہ کمانا ہے۔ اگر یہ ہندوستان میں آویں۔ تو وہ بذریعہ نمائش سارے انگلستان کے برابر روپیہ کما سکیں۔ کیونکہ عجائب پرست ہندوؤں کی بھینٹ پوجا سے ضرور ہاتھ رنگ لیں۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ کوئی دیوی کا بہگت اُن کی مورتی بھی کسی مندر میں ستھاپت کردے۔

امسال کانگریس کے اجلاس میں ایک ودیارتی نے کسانوں کی خستہ حالت پر گھبراتی اور مرہٹی میں ایک دلچسپ تقریر کی جس میں کسانوں کی درد بہرا دکھڑا روتے ہوئے اُس نے پُردرد الفاظ میں اپیل کی کہ جب اس عظیم الشان اجلاس میں بڑے بڑے انگریز الیمر اور دیش بھگت ودوان جمع ہیں۔ تب ضرور ہی سب لوگ کسانوں کی دردشا ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ اور سرکار ہماری قابل رحم حالت پر ترس کہائیگی اس نے یہ بہی کہا ہے کہ تو رو جی دادا بہائی سے امید ہے۔ کہ وہ ہماری مصیبت زدہ حالت کے مدعی ہیں کوشاں ہوں گے۔ اگر کانگریس میں اسی طرح زور دیا گیا کہ وہ لوگ داخل ہوسکیں جن کے لئے کانگریس کی پکار ہے۔ تو کانگریس عوام کا سچا وکیل ہوسکتا ہے۔ کانگریس کے کارکنوں کی طرف سے خاص کوشش اس بارہ میں ہونی چاہئے۔ کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنی دیشی بہاشا میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ حاصل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرم پرچارک

ویدک دھرم کی خصوصیتیں۔ نمبر ۲

اُن ناستکوں ملحدوں یا دہریوں کسی مذہب و ملت کے پابند نہیں ہیں برائے نام دھرموں یا مت متانتروں اس زندگی سے پرے اور کوئی زندگی مانتے۔ دنیا کے چھوٹے بڑے تمام مذاہب روح کو کسی نہ کسی صورت میں غیر فانی مانتے یعنی اُن کا عقیدہ ہے کہ اس جسم انسانی ایک ایسی شے موجود ہے۔ جو کہ غیر فانی اس جسم کے زائل یا تباہ ہو جانے پر کی ہستی قایم رہتی ہے۔ اور وہ اپنے یا بُرے اعمال کی جزا و سزا کسی نہ کسی سے ضرور بھگتی ہے۔ خواہ بذریعہ تناسخ بہشت و دوزخ وغیرہ خاص خاص مقامات داخل ہو کر اگر بغور دیکھا جاوے۔ تو یہی مذہب کی جڑ بنیاد ہے۔ جیسے عمارت بنیاد کے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ ویسے ہی بغیر اسی عقیدہ کے اپنی ہستی کو قایم رکھ سکتا۔ مذہب کو اگر بمنزلہ جسم کے جاوے۔ تو یہ عقیدہ بجائے جان کے لیکن تعجب کہ ایسے اہم مسئلہ کے متعلق مذاہب کی تعلیم اسپٹی غلط اور گمراہ والی ہے۔ کہ اس کو مانتے ہوئے مذہب ہستی قایم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ سوائے ویدک دھرم اور اُن گنتی کے مت متانتروں جو کہ براہ راست ویدک دھرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ جیو آتما کے متعلق وہی رکھتے ہیں۔ جن کی تعلیم کہ ویدک فلاسفی دیتی ہے۔ عیسائی۔ محمدی۔ براہمو وغیرہ

مذاہب نے روح یا جیو آتما کی اصلیت و ماہیت کو قطعی نہیں سمجھا ہے۔ وہ مادہ پرستوں کی طرح روح کو جسم کے ساتھ پیدا شدہ مانتے ہیں۔ اگر فرق ہے تو یہ کہ فریق اول الذکر روح کو فانی مانتا ہے۔ جبکہ فریق موخر الذکر اس کے غیر فانی ہونے کا قایل ہے۔ مادہ پرست روح کو مادی مرکبات کا نتیجہ ایک حرکت۔ نسبت یا کیفیت مانتا ہے۔ یہ مذاہب باوجود مادہ سے پیدا شدہ ہونے کے روح کو جسم سے علیحدہ ایک غیر مادی وجود یا ہستی مانتے ہیں۔ لیکن اپنے اپنے دعوے کی تائید میں یہ دونوں فریق جو دلائل پیش کرتے ہیں۔ اگر ان پر بیلاگ ہو کر وچار کیا جاوے۔ تو مادہ پرست کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔ وہ ایک ہی ضرب سے ان مت وادیوں کے ہوائی قلعوں کو چکنا چور کر دیتا ہے۔ جبکہ وہ ان سے موجودات کے اندر کوئی ایسی نظیر طلب کرتا ہے۔ جس کی بناء پر یہ دعوے کرنا ممکنات میں سے ٹھہر سکے کہ کوئی مرکب یا پیدا شدہ چیز غیر فانی ہو سکتی ہے۔ ان مذاہب کے پاس اس زبردست سوال کا کوئی بھی تسلی بخش جواب نہیں ہے۔ کیونکہ موجودات کے کسی بھی صیغہ میں ملاحظہ کرو۔ آپ کو ایک بھی شہادت اس قسم کی نہیں ملے گی۔ جو کہ کسی پیدا شدہ شے کو غیر فانی ثابت کرتی ہو۔ نہ ہی انسانی دماغ اس صریح ناممکن الفہم خیال کا تصور باندھ سکتا ہے جب یہ حال ہے تو سوائے اندھا دھند وشواس کر لینے کے انسانی دل و دماغ ایسے خلاف تجربہ بات خیال کو کیسے قبول کر کے بخوبی مطمئن ہو سکتا ہے یہ مذاہب اس گورکھ دھندہ کو اور بھی الجھا دیتے ہیں۔ جبکہ روح کو باوجود مادی جسم کے ساتھ پیدا شدہ ماننے کے اس کے غیر فانی ہونے کی دلیل اُس کا غیر مادی ہونا ضروری خیال کرتے ہوئے روح کو کلام اللہ۔ خدا کی پھونک۔

سنسکاروں یا خیالات کا مجموعہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہوئے مرض زیر علاج کو اور بھی مہلک بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ علم و عقل کے سامنے یہ عقیدہ بھی ویسے ہی بے بنیاد اور بے سرو پا ہے کہ ایک پیدا شدہ وجود کو غیر فانی فرض کر لینا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ مذاہب دنیا کے حق میں لوگوں کو مذہب کی اصلی ضرورت کا قایل کرنے کے بجائے اُن کو مذہب سے نفرت کرنے کا بھاری باعث ہوئے ہیں۔ اور انہیں اپنی اس کمزوری کی پردہ پوشی کے لئے اس قسم کے ڈھکوسلے گھڑنے پڑے ہیں۔ کہ "مذہب میں عقل کو دخل نہیں۔" "یہ اسرارات الٰہی ہیں۔ جن کو انسانی عقل سمجھ نہیں سکتی۔" "ایمان ہی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔" وغیرہ۔ باطل پرستی اور جہالت کی عملداری میں تو اس قسم کے خیالات اپنا سکہ جما سکتے ہیں۔ لیکن سچائی اور علم کے راجیہ میں اُن کی ہستی قایم نہیں رہ سکتی یہی وجہ ہے۔ کہ جبھی سائنٹیفک تحقیقات کا چکر زور سے گھومنے لگا ہے۔ اور ویدک فلسفہ کی نورانی کرنوں نے از سر نو انسانی دل و دماغ کو منور کرنا شروع کیا ہے۔ دنیا کے مذاہب کے کیمپوں میں سخت کھلبلی مچی ہوئی ہے ہر مذہبی کیمپ میں یہی شکایت ہے کہ لوگ بے دین اور لا مذہب ہو رہے ہیں۔ اور ناستک پن پھیل رہا ہے۔ اپنی اپنی سمجھ کے موافق روک تھام کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ لیکن دہریت کا زور ہو رہا ہے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ آتما جس کی ہستی پر کہ سچے دھرم کا سارا دارومدار ہے اس کی نسبت ان مذاہب نے سخت بھرانتی گیان پھیلا رکھا ہے۔ روح کے متعلق اُن کے جو خیالات ہیں۔ اُن کو لے کر وہ ان زبردست مادی تھیوریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے کہ جو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگرچہ پایہ صداقت سے گری ہوئی ہیں۔ لیکن اُن مذاہب کے پیش کردہ عقاید بہ صورت (وہی صورت) مضبوط اور پائیدار ہیں۔ یہ فخر صرف ویدک دھرم کو ہی حاصل ہے۔ کہ جیوآتما کو ایک ازلی وابدی قایم بالذات ہستی مانتا اور ثابت کرتا ہے۔ جبکہ دہریہ پرست مادی فلسفہ (مادہ پرست مادی فلیسوفیوں) کی ایک ہی وار سے دھجیاں اُڑا دیتا ہے۔ جبکہ وہ جیوآتما کو ایسا ہی اصلی درجہ ثابت کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ مادہ کو مانتے ہیں۔ چونکہ ویدک دھرم جیوآتما کو جسم کے ساتھ یا اُس سے پہلے کوئی مرکب یا پیدا شدہ شئے تو مانتا ہی نہیں۔ اسلئے مادہ پرستوں کا وہ وار جس سے کہ وہ روح کو پیدا شدہ ماننے والوں کے عقیدہ کو ایک ہی ضرب سے نیست و نابود کر کے اُن کے مسلمہ مذہب کی بنیادوں کو جڑ سے ہلا دیتا ہے۔ ویدک عقیدہ پر نہیں چل سکتا۔ بلکہ اُلٹے کہ وہ ویدک سدھانت میں کوئی خامی نکال سکے، یا اُس کے بالمقابل اپنی کسی عقیدے کی فضیلت یا برتری ثابت کر سکے۔ اُسے اُلٹا اُس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ وہ اُن حقائق متعارفہ کو تسلیم کرتا ہوا کہ "نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی" اور "معلول میں وہی ہوتا ہے۔ جو کہ علت کے اندر موجود ہوتا ہے"۔ چیتنتا (ادراک) کو مادہ کا ذاتی خاصہ یا کسی مادی مرکب کا نتیجہ ثابت نہیں کر سکتے۔ ہم بڑے اطمینان سے دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں موجودہ زمانہ کے روشن ضمیروں اور اعلیٰ دماغوں کے گہرے خوض اور بلند پروازیوں سے بہت سی روحانی و ذہنی صداقتوں کا انکشاف دنیاوی مذاہبوں کی ندامت اور رسوائی بلکہ بیخ کنی کا باعث بن رہا ہے۔ وہاں ویدک صداقتوں کی تائید مزید میں کئی نئی شہادتیں بہم پہونچانے کا کارن ہو رہا ہے۔ یہ کوئی کم خوشی کا مقام نہیں ہے۔ کہ اب سے چوتھائی صدی پیشتر دنیا کے بڑے بڑے عالموں اور سائینس دانوں کا جو بھاری میلان مادہ پرستی کی طرف تھا۔ اُس کا رخ یکدم پلٹ گیا ہے۔ اور اس وقت سینکڑوں نرکش ودوان مختلف مہذب ممالک میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جو کہ آریہ رشیوں کی طرح جیوآتما کو مادہ سے بالکل علیحدہ ایک ازلی وابدی ہستی یا ستتا ماننے لگے ہیں۔ اگرچہ اُن میں سے بعضوں کے خیالات ابھی ادھورے ہیں۔ لیکن وہ صداقت کے پاس ہو کر گذر گئے ہیں۔ اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر اسی پرکار اندولن جاری رہا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ جیوآتما کے متعلق ایک ماتر ویدک سدھانت ہی دنیا کے آئندہ مذہب کا بنیادی پتھر بنیگا۔ پس یہ خصوصیت ویدک دھرم ہی میں ہے۔ کہ جو **جیوآتما** کو ایک ازلی وابدی قایم بالذات ہستی ثابت کرتا ہوا سچے دھرم یا خالص مذہب کی ایسی مضبوط بنیاد قایم کرتا ہے۔ کہ جس کو کوئی بھی انسانی دماغ نہیں ہلا سکتا۔ دنیاوی مذاہب نے روح کو غیرفانی مانتے ہوئے نصف صداقت کا اقرار کیا ہے۔ لیکن ویدک دھرم روح کو ازلی وابدی مانتا ہوا مکمل سچائی کا اظہار کرتا ہے۔ دنیاوی مذاہب کا روح کے غیرفانی ہونے کے بارے میں صرف وشواس ہی وشواس ہے۔ وہ اس کو پایۂ ثبوت تک پہونچانے میں قاصر ہیں لیکن ویدک دھرم پہلے آتما کی ستا کو ثابت کرتا ہے۔ اور پھر دھرم کو انسان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ دنیاوی مذاہب جیوآتما کے اصلی سروپ سے واقف ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور نہ اُن کے ہاں کوئی ایسے سادھن ہیں کہ جن سے انسان اپنے آپ کو پہچان سکے۔ لیکن ویدک دھرم جیوآتما کے سروپ سے واقف ہونا، دھرم پر سچا وشواس پیدا کرنے اور جیون لکشیہ کی پہچان کے لئے لازمی ٹھہراتا ہے۔ اور یوگ ودیا کو اس کا سادھن بتلا کر ہر ایک انسان کو موقعہ دیتا ہے۔ کہ اپنے وشواس کو حق الیقین کے درجہ تک پہونچا سکے۔

ضروری نوٹس

ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کتاب **تہذیب الاسلام جلد اول** کی کل دو سو جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ جن صاحبان نے حصہ اول خریدنا ہو۔ وہ جلدی خرید کر لیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں اون کو افسوس کرنا پڑے۔ یا بے صبری بھرے خطوط سے شکایت کرنی پڑے۔ پہلے حصہ کا دوسرا ایڈیشن جلد ہی نکالنے کا فی الحال ہمارا کوئی وچار نہیں ہے۔ دوسری جلد چھپ رہی ہے گو ہم پختہ وعدہ نہیں کرتے۔ مگر تاہم امید ہے کہ فروری کے پہلے ہفتے میں نکل جاویگی۔ براہ مہربانی کوئی صاحب پیشگی قیمت بھیجنے کا قصد نہ کریں۔

المشتہر
منیجر ستیہ دھرم پرچارک
جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کی ورتمان اوستھا پر ایک نظر

آریہ سماج کے نیموں کو غور سے مطالعہ کیا جاوے۔ تو ایک بات صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ آریہ دہرم جیون دہرم ہے۔ آریہ سماج کا پہلا نیم ایشور کو سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان کا آدی مول بتاتا ہے۔ یہ نیم صاف طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ پرمیشور محض ایک ایمان کی چیز نہیں۔ بلکہ جاننے کے لائق چیز ہے جس کے لئے ہم کو وید آدی ستیہ شاستروں اور نیچر کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ محض ایشور پر ایمان رکھنا کچھہ معنی نہیں رکھتا جب تک اسکو جان کر ہم اپنے جیون میں دھارن نہیں کرتے

دوسرا نیم ہم کو ایشور کی صفات بتلاتا ہے۔ تاکہ ہم ان صفات کے مطابق اپنا جیون بنا دیں۔ تیسرا نیم تو آریہ سماج کی جان اور روح ہے۔ اس وقت اس ہدایت پالن نہیں کیا گیا جہاں . . . ویدوں کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا آریوں کا پرم دہرم ہے۔ وہاں وید شاستر کا پڑھنا تو درکنار۔ بعض آریہ سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش کو بھی ہندی میں پڑھ نہیں سکتے۔ جس وقت لوگ آریہ سماج کے ممبر بنتے ہیں۔ ان سے نیموں پہ عمل کرنے کے لئے دستخط نوکرا لئے جاتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی اس بات کا آریہ سماج کی طرف سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نیا ممبر سچے دہرم گرنتھوں کا مطالعہ کرتا ہے یا نہیں۔ سکول میں جب ایک لڑکا شامل ہوتا ہے۔ تو اس کو پڑہائی کی کتابیں خریدنی پڑتی ہیں۔ ورنہ اس کا سکول میں داخل ہونا فضول ٹھہرتا ہے اسلئے جب ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دہرم ہے"۔ تو اس "پرم دہرم" کو زندہ صورت دینے کے لئے کیوں کوشش نہ کی جاوے۔ یہہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ بہت سے لوگ آریہ سماج کے ممبر تو بنجاتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی زندگی کسی قسم کی قیود کے ماتحت رکھی نہیں جاتی۔ اسلئے وہ جھٹ ہی چلے جاتے ہیں اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ آریہ سماج کا ممبر بننے سے ان کو خاص قسم کی تبدیلی اپنی زندگی میں کرنی پڑیگی۔ تو انکو ممبر بنتے وقت سنجیدگی برتنی پڑے اور پھر وہ سرسری طور پر ممبری کو چھوڑ بھی نہ دیں۔ لہذا جو آدمی آریہ سماج کا نیا ممبر بنے کم از کم اس سے یہ وعدہ لینا لازمی ہونا چاہئے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کو خرید کر پڑھیگا اور ساتھ ہی ہندی شروع کریگا۔ اور یہ کسی ادہکاری کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ نئے ممبروں کی ترقی کا خیال رکھے۔

چوتھا اور پانچواں نیم آریہ دہرم کو دوسرے مذہبوں سے خاص طور پر تمیز کراتا ہے۔ آج تک کسی مذہب نے صاف طور پر اپنے پیرووں کو ہر وقت سچائی کے اختیار کرنے اور جھوٹھ چھوڑنے کے لئے تیار رہنے کا اپدیش نہیں دیا۔ یہ وصف ویدک دہرم میں ہی ہے۔ کیونکہ وہ ستیہ سروپ ہونے سے ہمکو سچائی کا عاشق بناتا ہے۔

پانچواں نیم ہم کو یہ شکشا دیتا ہے کہ سب کام دہرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کا وچار کر کے کرنے چاہئیں۔ جہاں دوسرے مذاہب عقل پر چابی لگاتے ہیں۔ آریہ دہرم ہمیشہ وچار یعنی بدھی سے کام لینے کی ہدایت کرتا ہے۔

چوتھا اور پانچواں ہر دو نیم ہم کو سچی آتمک آزادی کا اپدیش کرتے ہیں۔

چھٹا نیم "سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ" بتلاتا ہے۔ یہہ نیم کیسا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج محض ہندوؤں کے لئے نہیں۔ آریہ دہرم قومی دہرم نہیں۔ بلکہ سارے جگت کا دہرم ہے۔ جو لوگ آریہ سماج کے نیموں کو نیک نیتی سے مان کر سماج میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ ذرا سوچیں۔ کہ وہ اس نیم کو نظرانداز کر کے آریہ سماج کو کس تاریکی میں لے جا رہے ہیں افسوس کہ آریہ سماج کے اکثر ممبر ابھی تک اس نیم پر صرف دستخط کرتے ہیں لیکن آریہ سماج کی طرف سے جیسی چاہئے کوشش نہیں کی جاتی کہ اس نیم پر عمل کو آریوں کی زندگی میں ڈھالا جاوے کیا اس نیم پر محض دستخط کرا لینے سے ہماری شاریرک سماجک اور آتمک اُنتی ہو جاویگی۔ یہ نیم سنسکاروں کی فلاسفی کی چابی ہے۔ کیا آریہ سماج اپنے ممبران کی جسمانی روحانی اور مجلسی حالت کا خیال کرتا ہے۔ موجودہ حالت میں تو آریہ سماج کا پروگرام محض ہفتہ میں دو گھنٹوں کے لئے اکٹھے ہو کر بھجن گانا اور لیکچر دینا ہے۔ مجلسی پہلو میں آریہ سماج کے ممبروں کا تعلق

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک کلب کے ممبروں سے بڑھ کر نہیں
دکھ درد کے موقعہ پر آریہ سماج
کے ممبر ایک دوسرے کی ہمدردی کا چنداں
خیال نہیں کرتے۔ آریہ پریوار ایک دوسرے
کے ساتھ شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ اور
اگر ملتے ہیں۔ تو وہ بھی غیروں کی طرح
جسمانی اور روحانی ترقی کا کوئی بندوبست
سماج کی طرف سے نہیں۔ یوگ اور شاہن
کے شبد بھجنوں میں تو آتے ہیں۔ لیکن ان
کی زندگیوں میں لانے کی کوئی کوشش
نہیں۔ جو آدمی آریہ سماج میں داخل
ہوتا ہے۔ وہ تھوڑے عرصہ میں باقی
آریہ سماجیوں کی طرح بحث کرنا سیکھ
کر اپنے آپ کو کسی کا محتاج نہیں سمجھتا
لیکن اگر چھٹے نیم کو سچ مچ زندگی میں لانا
آریہ سماج کے احاطے میں آجاوے۔ تو
ایک آدمی آریہ سماج میں داخل ہوتے
ہی اپنے تئیں پرانے سے پرانے ممبروں
کا ہمسر نہ سمجھنے لگ پڑے۔ یہی وجہ ہے
کہ عام طور پر آریہ سماج کی ممبری میں شردھا
اور پریم کا بھاؤ جیسا ہونا چاہئے ویسا نہیں
ساتواں نیم ہم کو زیادہ واضح طور پر بتلاتا
ہے۔ کہ ہم کو سب سے یتھا یوگ دھرمانوسار
پریتی سے برتنا چاہئے یہ چھٹے نیم کی تشریح
ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ ہم کو دوسروں کے ساتھ
تعلقات میں "نیائے" "دھرم اور پریم" کو مکھیہ
رکھنا چاہئے۔
آٹھواں نیم بھی آریہ دھرم سے ہی مخصوص
ہے۔ یہ منوہر شکشا دیتا ہے کہ ہم اپنے
سے اختلاف رائے رکھنے والوں کی اودیا
اور ان کے بجھ کو پریم پورک دور
کرنے کی کوشش کریں۔
نواں نیم ہم کو دوسروں کی بھلائی میں اپنی
بھلائی سمجھنی چاہئے۔ خود غرضی کو دور کر
کے سروا اپکار کی سپرٹ پیدا کرتا ہے۔
دسواں نیم ہم کو سماجک سروہتکاری
نیموں پر پابند اور ذاتی تعلقات میں آزادی
بخشتا ہے۔ لیکن اس نیم کے معنے ہی کب سمجھ میں
آسکتے ہیں۔ جب تک سماج کو کلب سے
بڑھ کر وقعت حاصل نہ ہو۔ سماجک جیون
کے ابھی تک ہم معنی ہی نہیں سمجھے۔ ہم تو
ابھی تک اپنی اپنی برادریوں کی اینٹیں
ہیں۔ جب یہ بات ہے۔ سماجک نیموں
پر پابندی کے معنے کیا کر سکتے ہیں۔ جب
کہ سماج سچ مچ "سوسائٹی" ہو تو سماجک
نیموں کی خلاف ورزی کیسے ہو۔ موجودہ
حالت میں تو ہمارے تعلقات بالکل سطحی
ہیں۔ ہم ایت وار کے دن ایک دوسرے
کے منہ دیکھتے ہیں۔ آریہ پریواروں کا باہم
ملنا تو درکنار ایتوار کو بھی آریہ سماج
کے مندر عموماً مسجدوں کی طرح آدمیوں
کے ملنے کی جگہ نہیں۔
کاش کہ ورن آشرم برہمچریہ سنسکار اور بیاہ
وغیرہ کے نظارے جو ہفتہ وار یا سالانہ
جلسوں پر حاضرین کے کانوں کو محو حیرت
کرنے کو کئے جاتے ہیں۔ وہ آریہ لوگوں کے
جیون میں۔ سچ مچ نظارے بن کر نظر بھی
آویں۔ لیکن یہ تب تک کب ہو سکتا ہے
جب تک کہ آریہ سماج کلب کی حالت سے
نکل کر سچ مچ کا سماج نہ بن جاوے۔
(ڈبلیو۔ ایس)

آریہ مسافر میگزین

بابت ماہ اکتوبر روانہ ہو چکا ہے۔ مہتمم

کی روانگی کے لئے بند کیا جا رہا ہے
نومبر کا چھپ کر طیار ہے۔ دسمبر کا پرچہ
کی صرف پانچ کاپیاں باقی رہ گئی ہیں
جو کہ تین چار روز تک چھپ جائیں گی
جنوری کا رسالہ لکھا جا رہا ہے۔ امید
ہے کہ فروری کے پہلے ہفتے تک یہ
تمام پرچے یکے بعد دیگرے ضرور خریدار
مہاشیوں کی سیوا میں پہنچ جاویں گے
اور آئندہ پورے طور پر کوشش کی
جاوے گی۔ کہ رسالہ وقت پر طیار ہو کر
نکلا کرے۔ اب لکھائی چھپائی کا معقول
انتظام ہو گیا ہے۔ اور دیگر رکاوٹیں
بھی دور ہو گئی ہیں۔ خریدار مہاشے اطمینان
رکھیں۔ اور بے قاعدگی کے لئے [illegible]
کو دل سے دور کریں
(۲) آریہ مسافر کا حساب ہم نے "دی
پیپلز بینکنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی
کی شاخ موجودہ شہر جالندھر سے کھول دیا
گیا ہے۔ اسلئے آئندہ جملہ منی آرڈروں
اور ویلیو پی ایبلوں کا روپیہ منیجر صاحب
بینک وصول کیا کریں گے۔ اور رسیدوں
پر منیجر بینک کے دستخط کافی سمجھے جائینگے
منی آرڈر بھیجنے والے مہاشیوں کی
سیوا میں تاکیدی درخواست ہے۔ کہ
منی آرڈر کے ساتھ کے کوپن پر اپنا
نام اور پتہ ضرور لکھا کریں۔ اور صاف
صاف لکھا کریں۔ تا کہ حساب میں کسی طرح
کی دقت نہ ہونے پاوے۔

المشتہر
دریچند منیجر آریہ مسافر جالندھر

آریہ متر سبھا امرتسر چاہ کوریاں کا جلسہ
وارشکوتسب ۲۷-۲۸-۲۹ جنوری کو ہوگا۔ منتظم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتمک وچار

پاپ روپی سمندر سے کیسے پار اتر سکتا ہے

...ں کی دلدل میں پھنسا ہوا جیو ایک پاپ سے
...ی پرین کرتا ہے۔ تو دوسرے میں پھنس جاتا ہے
...ے نکلتا ہے۔ تو تیسرے میں جا پڑتا ہے
...بدتر حالت میں اسکو سدھ بدھ نہیں رہتی
...دائی ہوکر چلانے لگتا ہے۔ کبھی ہمت ہار کر
...ش ہو جاتا ہے۔ پھر اٹھتا ہے اور سنبھلنے کے لئے
...پاؤں ارتا ہے۔ لیکن کیچڑ میں پھنسے ہوئے
...کی طرح ایک پاؤں پاپ روپی کیچڑ سے نکالتا
...دوسرا باہر نہیں آتا۔ اسی گھبراہٹ میں نراشا
...یہاں تک آگھیرتی ہے۔ کہ وہ اپنا کلیان اسی
...لیتا ہے۔ . . . . . کہ تبدیلی حالت
...کوئی تردد ہی نہ کرے۔ ... کے بڑے
...ان پاپوں کو ہی اپنے آتما کا بھوجن بنا کر وہ
...بے پرواہی سے پاپ کرموں میں پرورت ہوتا
...گویا اس کے نزدیک پاپ پن میں کوئی بھید
...نہیں رہا۔ ایسا مندبھاگی پرش جہاں پاپی
...بن کر پاپ کرموں کا پھل دکھ پر دکھ
...ایسا کلیش ساگر میں غوطے کھاتا ہے۔ وہاں
...اور گرو کے پرانیوں کو بھی دہشت کرتا ہے
...کیا وہ پاپوں کے جال سے چھٹکارا نہیں پا سکتا؟
...کے ادھار کا کوئی سادھن ہی نہیں ہے۔؟
...ستو میں ایسا ہی ہو۔ اگر پاپیوں کے پری تران
...ادھار ہی نہ ہو۔ اگر گرے ہوئے اٹھ
...سکتے۔ تو پھر وہ ہمیشہ بھٹکتے ہی رہیں۔

اگر بھٹکے ہوئے ہمیشہ گمراہی میں پڑے رہیں۔ تو کوئی بھی جیو بھی شدھ گتی کو پراپت نہیں ہو سکتا کیونکہ جیو الپگیہ ہے۔ وہ کرم کرنے میں سوتنتر ہونے سے ایک اوستھا میں نہیں رہ سکتا۔ کبھی وہ پن آتما ہے تو کبھی وہ پاپ آتما بن رہا ہے۔ کبھی وہ پرماتما کا بھگت دھرمی ہوکر پوترتا کو دھارن کر رہا ہے تو کبھی وشے بھوگوں کی ہین واسناؤں میں پھنسا ہوا پتت نظر آتا ہے۔ اگر گر کر اٹھنے کے لئے ناممکن ہو تو پھر جپ تپ آدی کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ یہ سب کرم پاپیوں کے ادھار کے لئے ہی تو ہیں۔ اسلئے اگر تم سب پاپیوں سے زیادہ پاپی بھی ہو تو نراش مت ہو۔ تم پاپ ساگر سے پار اتر سکتے ہو۔ لیکن کیسے؟ کسی پیر پیغمبر پر وشواس لانے سے نہیں۔ کسی کی سفارش سے نہیں۔ کسی دیوی۔ دیوتا کو بھینٹ دینے سے نہیں۔ کسی تیرتھ پر سنان کرنے سے نہیں۔ کوئی برت یا روزہ رکھنے سے نہیں۔ نشچے روپ سے سمجھ جاؤ کہ اس پاپ روپی سمندر سے تم اگر پار اتر سکتے ہو۔ تو کیول گیان روپی نوکا سے۔ گیان کو پراپت ہو کر ہی تم آگامی پاپ کرموں سے بچ سکتے ہو۔ اور جو ملین سنسکار روپی بیج تمہارے آتما کے اندر موجود ہیں ان کو گیان اگنی سے دگدھ کر سکتے ہو۔ اور کئے ہوئے پاپ کرموں کا پھل بھوگتے ہوئے بھی ان کے آگامی پاپوں میں پرورت کرنیوالے بداثر سے سوتنتر ہو سکتے ہو اور تب کرموں کا یتھاوت انوشٹھان کر سکتے ہو۔ تم قدم قدم پر گیان کے محتاج ہو پتت سے پتت اوستھا سے ابھرنے اور موکش پراپتی تک سب اوستھاؤں میں گیان روپی نوکا کی تمہیں ضرورت ہے۔

پرم جیوتی کی درشن پانا چاہتے ہو تو سادھن سمپن بنو!

ویدادی ستیہ شاستروں میں بدھان ہے۔ اور وید ودیا رشی ساکشی دیتے ہیں۔ کہ پرم جیوتی ہردا کاش کے اندر براجمان ہے۔ پرنتو اسکے درشن وہی پرش کر سکتے ہیں جو کہ سادھن سمپن ہیں۔ کیونکہ ہر ایک وستو سادھن سے ہی سدھ ہوتی ہے۔ پرم جیوتی کے الٹکن کے بھی سادھن ہیں۔ ان کا جو پرانی پالن نہیں کرتا۔ وہ کیسا ہی ودوان بڑھی مان اور چتر کیوں نہ ہو۔ اس پرم پرش کو نہیں جان سکتا۔ سادھن کونسے ہیں۔؟ اس پرشن کا اتر بھی وہی برہم وشیا دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے خود انہی کی سادھنوں دوارا پرم جیوتی کے درشن کئے ہیں۔ جب ہم ان کی شرن میں جاتے ہیں۔ تو وہ ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ امرت پترو! ستیہ۔ تپ۔ یتھارتھ گیان۔ اور برہمچریہ کے نتیہ سیون سے وہ پرم جیوتی پراپت ہونے کے یوگیہ ہے۔ جب تک کہ منشیہ اپنے من۔ بچن اور کرم سے ساکشی نہیں دیتا۔ کہ وہ ہر ایک پدارتھ کو جیوں کا تیوں سمجھنے کی ابھلاشا رکھتا ہے۔ وہ ستیہ پرائن نہیں ہو سکتا! وہ کیونکر آگے بڑھ سکتا ہے۔ پس اس کٹھن مارگ کی یاترا کا پرتھم سادھن ستیہ کا آلمبنا برت دھارن کرنا ہے ستیہ کے سروپ کو جب یتھاوت جان لیا تو پھر تپ کا آرمبھ ہوگا۔ تپ نام ہے انوشٹھان کا پرنتو جب تک ستیہ استیہ کا نرنے کرکے ستیہ کو گرہن نہ کر لیا ہو تب تک انوشٹھان ہی نشپھل ہے۔ کیونکہ یدی اودیا میں پڑ کر الٹ انوشٹھان کر بیٹھے تو مکتی مارگ سے دور ہی دور ہوتے جاوینگے۔ انوشٹھان کرتے کرتے ہر ایک ستیہ کی نسبت تجربہ بڑھیگا۔ پہلے تو کیول ستیہ کو انوبھو ہی کیا تھا۔ پرنتو انوشٹھان سے اس انوبھو کئے ہوئے ستیہ کا گیان بڑھنا آرمبھ ہوا اب یتھارتھ گیان کا سمے آیا۔ جب یتھارتھ گیان سے ہردا سوچھ اور اجل ہو گیا تب پرم دھام کی پراپتی کا گر ہاتھ آیا۔ پتہ لگا کہ برہمچریہ ہی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویرج اور پراکرم مئے کے نکٹ پہونچنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اِسی سے ٹھیک طور پر نشچے ہو گیا۔ کہ آنند سانسارک پدارتھوں کے بھوگ میں نہیں۔ کنتو رکشت کئے ہوئے ویرج میں ہے۔ اس اوستھا کو پراپت ہو کر ایشور پرایَن پُرش اندریوں اور من سب کو بشی بھوت کرنے کا سامرتھ حاصل کر لیتا ہے۔ پرنتو جہاں اِن کٹھن سادھنوں کو سلسلہ وار سمجھنے کی اوشیکتا ہے۔ وہاں اِن کا سیون نشچیہ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایک کو دوسرے کی سہایتا سے بل ملتا ہے۔ پرم جیوتی کے درشنوں کے ابھیلاشی بھگت جنو!۔ وہ جیوتی تمہارے اندر ہے۔ اُسے انوبھو کرنے تتھا اُسے ساکشات کرنے کی سمپورن شکتیاں بھی تمہارے انگ سنگ ہیں۔ پھر کیسے مورکھ تم ہو۔ کہ اندھکار میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے دیاکل گھومتے ہو! یدی سچ مچ تم پرکاش سروپ کے درشن کرنا چاہتے ہو۔ تو شردھا وان ہو کر آؤ۔ پرم پتا تمہیں سوچھ اور پوتر کرنے۔ تمہیں جیوتی مان اور نربل بنانے کے لئے ہر سمے تیار ہیں۔ کمی کیول سادھن سمپن ہونے کی ہے۔ کیا تم اس کمی کو پورا کر کے کرتارتھ نہیں ہو گے؟

ایشوری نیموں کا پرچار سنسار میں کرو!

یدی تم اپنا کلیان چاہتے ہو۔ تو ایشوری نیموں کا پرچار ہان کرو۔ سرشٹی نیم

کی پابندی سے شریر اور اندریوں کو نشٹ کرتے ہوئے وچار دکھن کرموں کے بدلے تمہیں منشیہ جنم پراپت ہوا ہے اس کو وچار کر شریر کے چلانے والے ہر ایک نیم کو سمجھو۔ "تاکہ تم پرماتما کی آگیا انوسار کام کرتے ہوئے اس شریر کو اپنے لئے بندی گرہ بنانے کے بجائے اس سے سوتنترتا کی تجاویز سوچ سکو۔ پرنتو سمرن رکھو کہ جب تک تم ان نیموں کا پالن کیول اپنے شریر تک ہی محدود رکھو گے۔ تب تک تم اس بندی گرہ سے رہائی کے یوگیہ نہیں بن سکتے۔ اسلئے اپنے کٹمب و پریوار میں بھی اُنہیں اصولوں کا پرچار کرو۔ ان کے جیون شدھ بناؤ۔ اُن سے ہمدردی و پریم کا برتاؤ کرو۔ پرنتو تمہارا اپنا کٹمب خواہ کیسا ہی دھارمک ہو جب تک تم اڑوس پڑوس میں گیان کے پرکاش سے اندھکار کا ناش نہیں کرتے تم خود ہی سکھ سے نہیں بیٹھ سکو گے۔ اسلئے سارے سنسار کی بھلائی اور کلیان کے لئے یتن کرو۔ سب کے سکھ اور منگل کے لئے کام کرو۔ کیونکہ منشیہ کا منشیہ سے بڑا گہرا سمبندھ ہے۔ ہاں پران دھاری ماتر کا ایک دوسرے سے بڑا گاڑھا رشتہ ہے۔ اِسلئے سارے سنسار کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھتے ہوئے وید اُکت نیموں کا بلا دیش کال اور اوستھا بھید کے پرچار کرو تاکہ اس مرت لوک پر شانتی کا راجیہ آوے۔ اور تمہارا جیون سپھل ہو۔

توکس مارگ میں جانا چاہتے ہو!

سانسارک یدھ جس میں شستر دھاریوں کے خون کی ندیاں بہانا شوربیرتا اور دھرم کی اُنتی سمجھی جاتی ہے۔ کچھ کٹھن نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا مارگ جہاں ایک طرف کانٹوں سے پُر ہے۔ وہاں دوسری طرف اُن کے دور کرنے میں کوئی بندھن نہیں۔ پرنتو وہ مارگ جس میں نسنشیہ سرو تھا ورجت ہے۔ جس میں پراپی ماتر کو سم درشٹی سے دیکھنے کا اُپدیش ہے جس میں ہنسا کرنا ہی پراپی کی اُنتی ہے بڑا ہی کٹھن ہے۔ اسی لئے اس مارگ کو تتو درشی رشیوں نے کھنڈے کی دھار سے اُپما دی ہے۔ اسی جیون میں یہ مارگ طے کرنا پڑتا ہے۔ سنسار یاترا میں چلتے چلتے کبھی نہ کبھی سے ہر ایک منشیہ ایک ایسی جگہ پہونچتا ہے۔ جہاں سے دو مارگ صاف دکھائی پڑتے ہیں۔ ایک ہنسا کا ہی ہنسا اور اسلئے دکھ دوسرے میں دیا کرموں کا انوشٹھان اور اسلئے سکھ ہی سُکھ۔ پھر ہے بتلاؤ ہو جنو! تم کرم کر لئے ہیں سوتنتر ہو بولو کس مارگ میں جانا چاہتے ہو

دریافت طلب

۱۰ جنوری سن ۱۹۰۵ء کو ایک منی آرڈر مبلغ ... کا موصول ہوا ہے لیکن منی آرڈر کوپن پر فرستندہ کا نام درج نہیں پس جس صاحب نے منی آرڈر بھیجا ہے مطلع فرما دیں تاکہ ان کے ... جمع کیا جاوے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ کمار سبھائیں

آجکل جہاں آریہ سماج کی ترقی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ وہاں آریہ نوجوانوں میں پراچین رشیوں کا خون چمکتا نظر آرہا ہے۔ جابجا آریہ ینگ کلب۔ ویدک پرچارنی سبھا۔ آریہ کمار سبھا۔ آریہ متر سبھا۔ قایم ہو رہی ہیں۔ گو ان میں سے ہر ایک سبھا کا تعلق اپنی اپنی سماج سے وابستہ ہے لیکن کوئی باقاعدہ انتظام ان کا آریہ سماجوں کی طرح نہیں ہے۔ میں ان سبھاؤں کی کارروائی کیلئے منتری مہاشیوں کی سیوا میں چند ایک تجاویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ دھیان دے کر وچار کرینگے۔

(۱) جہاں جہاں یہ سبھائیں یا کلب قایم ہیں ان میں سے ہر ایک کے تقریباً مختلف نام ہیں بعض ایسے بھی شہر ہیں جہاں اس قسم کی دو دو سبھائیں ہیں۔ وہاں ہر جگہ صرف ایک نام آریہ کمار سبھا ہونا چاہئے۔ جہاں دو سبھائیں ہیں۔ اگر ان کے ممبران ممبر ہیں تو دونوں کی ایک سبھا بن جانی چاہئے۔ اگر ان کے ممبران ابھی چھوٹے بچے ہیں۔ تو ان کا نام آریہ بال سبھا ہونا چاہئے بلکہ ضرورت زیادہ کوئی بھی سبھا کہیں نہ موجود ہونی چاہئے۔ اور ان کا انتظام اس طرح پر ہونا چاہئے۔ کہ ہر ایک آریہ بال سبھا آریہ کمار سبھا کے ماتحت ہو۔ یعنی اس سبھا کے ممبران ان کو مدد دیں۔ اور ہر ایک آریہ کمار سبھا لوکل آریہ سماج کے ماتحت ہو اور اپنے معاملات میں اس سے مدد لیوے۔

(۲) پنجاب میں جتنی کمار سبھائیں۔ اور بال کمار سبھائیں ہوں ان سب کے نیم ایک ہی ہونے چاہئیں۔ جس طرح کہ آریہ سماج کے نیم بھی ایک ہی طرح کے ہیں۔ اور یہ نیم کس طرح مقرر ہونے چاہئیں۔ اس کی بابت آگے بتلاؤنگا۔

(۳) آریہ پرتی ندہی سبھا کی طرح ایک جنرل آریہ کمار سبھا ہونی چاہئے۔ جس کا صدر مقام پرتی ندہی کے صدر مقام میں ہو۔ اور اس کے ممبران جملہ کمار سبھاؤں کے برگزیدہ اشخاص ہوں جس کے قواعد وغیرہ وہ اکٹھے مل کر طے کریں۔ اور جو جو تجویز وہ طے کرنی چاہیں۔ وہ اپنے اجلاس میں فیصل کر کے آریہ پرتی ندہی سبھا کے آگے پیش کریں۔ اگر وہ منظور کرے تو ساری کمار سبھاؤں میں اس کا عملدرآمد ہو۔ کمار سبھا کے نیم وغیرہ بنانا بھی جنرل سبھا کے سپرد ہے

(۴) ہر ایک کمار سبھا کا کام صرف آریہ سدہانتوں کا پھیلانا ہو۔ بحث مباحثہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ کیونکہ اس کے لئے تو آریہ سماج موجود ہے۔ اور جنرل آریہ کمار سبھا ایک اخبار آریہ کمار پتر کا نام اردو میں جاری کرے۔ جس میں صرف کمار سبھاؤں کی کیفیت آمدنی وغیرہ ہوا کرے۔ اور سبھا کی کوشش سے یہ اخبار جاری ہو وغیرہ وغیرہ

اس قسم کی اور بھی بہت سی تجاویز ہیں اگر کمار سبھائیں اور اخبارات ان اور لیے تجاویز پر کچھ وچار یں۔ تو نیک نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ میں خصوصاً لاہور کی آریہ کمار سبھا سے ملتجی ہوں کہ وہ اپنی رائے علیحدہ یا اسی اخبار میں مطلع فرماویں

(رام رتن پال شرما جائنٹ سکریٹری آریہ کمار سبھا جالندھر)

گروکل کی سیوا

گروکل کے پریمیوں کو گذشتہ سال ڈاکٹر بال کی خدمات جو کہ انہوں نے گروکل میں پیش کی تھیں۔ روشن ہونگی۔ غالباً اب بھی امید ہے کہ امسال بلکہ آیندہ ہر سال اسی طرح پرچار تمہ کرتے رہینگے۔ جس کا وہ نیک داد آریہ لوگوں کو کرنا چاہئے۔ اگر اسی طرح ہر ایک پیشہ ور صاحبان اپنا اپنا کام متعلقہ گروکل سنبھال لیں۔ تو جو کچھ آجکل یا آئیندہ اخراجات کا بوجھ لوگوں کو محسوس ہوگا۔ سب دور ہو جائیگا ایک تجویز گذشتہ کسی پرچہ میں ایک سب اور سیر مہاشے جی نے پیش کی تھی جس پر اسپیر محکمہ متعلقہ کے مہاشے گنوں نے عملاً تعمیل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگر ایسا ہی مکانات کا بنوانا اور سیر مہاشیوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ تو تھوڑے عرصہ کے اندر گروکل کے مکانات مکمل ہو جائیں گے۔ لیکن کیا دیگر پیشہ ور لوگ خاموش بیٹھے رہیں گے۔ کیا ان کے متعلق وہاں کوئی کام نہیں ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ گروکل کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کریں۔ اندرونی حفاظت کا تو بیڑا لالہ منشی رام جی نے مقامی کر کے لالہ خوشی رام آدی دو دیگر مہاشیوں نے عموماً اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ کہ ہم لوگ کام کرنے کو بوجہ انکار روپیہ شروع سے ہر مہاچاریہ کو سپرد کر دیں۔ ودیا گرہن کراویں لیکن بیرونی حفاظت یعنی شہر کی حفاظت اور بجا کا بوجھ پورا پورا کام کسی نے اپنے ذمہ نہیں لیا۔ کسی نے خاص

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

توجہ دے کر آگے قدم رکھا۔ جب تک شاریرک رکشا نہیں ہوتی۔ تب تک آتمک حالت کبھی سدھر نہیں سکتی۔ کیونکہ آج کل زمانہ کے اندرونی و بیرونی دشمنوں نے اودھم مچا دیا ہے۔ جس کی حفاظت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے جہاں میں اندرونی دشمنوں کا ذکر کرتا ہوں۔ وہاں گرو کُل کے برہمچاریوں کو بیرونی دشمنوں سے بچانے کے لئے آریہ پرشوں کو تکلیف دیتا ہوں۔ بیرونی حفاظت کے لئے ایک معمولی سی تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ جو جو مہاشے گن ملٹری پولیس۔ رجمنٹ۔ توپخانے وغیرہ میں ملازم ہو کر بیرونی دشمنوں سے رعایا کا بچاؤ کرتے ہیں۔ اور اُن کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ کیا وہی صاحبان گرو کُل کے برہمچاریوں کے بیرونی دشمنوں کا انتظام نہیں کر سکیں گے۔ اور اپنا فرض ادا نہیں کریں گے۔ یعنی اُن کا فرض ہے کہ خود کمربستہ ہو کر پہرہ دیویں۔ اور جو کسی آدمی کا کام دیویں۔ گویا اُن ملازمان کے اخراجات جو بالخصوص محافظت کے لئے مقرر ہیں اُن کے ذمہ دار یہ لوگ ٹھہریں۔ جب دوسرے تمام پیشہ در بھائی اپنے اپنے فرائض انجام دینے لگیں گے۔ تو کیا ہم لوگ اپنے فرائض منصبی کو چھوڑ دیویں گے۔ امید ہے کہ ادھشٹھاتا جی تنخواہ کا اندازہ لگا کر سالانہ اخراجات صرف اُن ملازمان کا اندازہ درج اخبار فرمائیں گے جو حفاظت کی خدمات انجام دے رہے ہیں مگر تاکہ ملٹری پولیس رجمنٹ وغیرہ کے سامانک پرش اس کام کو اپنے ذمہ لیں اور اپنے منصبی فرائض ادا کرتے ہوئے سبکدوشی حاصل کریں

راقم

بھگت رام ڈپٹی انسپکٹر آگمہ برلیس ڈسٹرکٹ ڈسپیسٹر کارنج

آریہ سروویشک سبھا کی ضرورت

میں نے دو ایک اخباروں میں پڑھا ہے کہ سوامی شردھانند جی ایک شدھی سبھا قایم کرنے والے ہیں۔ آریہ سماج میں کوئی پرش ایسا نہیں جو اس ضرورت کو محسوس نہ کرتا ہو۔ مگر اس ورشہ میں ایک معاملہ غور طلب ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کیا شدھی سبھا ایک علیحدہ سبھا ہو یا آریہ پرتی ندھی سبھا کے زیر اہتمام کام کرے پیشتر اس کے کہ میں اپنی رائے دوں۔ میں بڑے ادب سے سوامی جی اور وچارشیل بھائیوں کی توجہ رگ وید کے منڈل نمبر ۱۰ ادھیا ۱۲ سوکت ۱۹۱ کی طرف مبذول کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس میں ایشور اُپدیش کرتا ہے کہ ہمارے سب کام پرسپر مل کر اور وچار سے ہوں۔ گویا اس سے ایک بڑا بھاری معنی خیز اور مفید نتیجہ آریہ سماج کے حق میں نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس کی ہدایت ہمارے سنہری اصول نمبر ۱۰ میں موجود ہے۔ میری رائے میں ایک سروویشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ضرورت کئی دفعہ محسوس ہو چکی ہے۔ پرنتو عملی طور پر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جس کا مول کارن آریوں کا پکشپات ہے۔ بھلا کوئی پرش آریہ سماج میں ایسا ہے۔ جو یہ کہے کہ آریہ سروویشک سبھا کی ضرورت نہیں۔ جب آریہ سروویشک پرتی ندھی سبھا قایم ہو جائے۔ جس کا قایم ہونا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ جہاں ارادہ ہے

وہاں تکمیل کو پہنچنا کچھ مشکل نہیں۔ پھر ... ساری تحریکیں پہل وا ایک ہو سکتی ہیں ... یاد ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ آریہ بھراتری سبھا قایم ہوئی تھی۔ لیکن افسوس کہ اب شاید ... نام ہی رہ گیا ہے۔ کیا کوئی آریہ کہہ سکتا ہے کہ آریہ بھراتری سبھا کی ضرورت نہیں ... ضرورت تو ضرور ہے۔ لیکن کامیابی کا ... وہ کام دیکھتا ہے۔ جو پرسپر وچار سے کیا ... کیا آریہ سماجی لوگ آپا پنتھی بن کر ... باتیں شخصی طور پر کرتے ہوئے کبھی امید کر سکتے ہیں۔ کہ اصول نمبر ۱۰ کی تعمیل ہو سکتی ... ہرگز نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آریہ سماج میں آریہ بھراتری سبھا کی ضرورت ہے ... شدھی سبھا کی ضرورت ہے۔ اور اَنیک ضرورتیں ہیں۔ لیکن کیا یہ ضرورتیں اس طرح پوری ہو سکتی ہیں۔ جس طرح کہ ہم ... کر رہے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اسلئے یہ ... اور سب سے اہم کام ہے۔ کہ آریہ سروویشک پرتی ندھی سبھا قایم کی جاوے۔ پھر ... انیک اُپ سبھائیں مثلاً بھراتری سبھا شدھی سبھا وغیرہ وغیرہ آسانی سے ... ہو کر اپنا اپنا کام کر سکتی ہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم انیک اُپ سبھائیں بنائیں۔ ... ان سب کو علیحدہ علیحدہ رجسٹری کرائیں کیوں نہ ایک ہی سروویشک سبھا بنا کر اس کو رجسٹری کرا دیں۔ پھر دیکھئے کتنی ... ہوتی ہے۔ کیونکہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ ایک امر اور بھی وچار طلب ہے یعنی شدھی کا کام بغیر شدھی سبھا کے ... ہو رہا ہے۔ اسی طرح آریہ بھراتری ... کا کام بھی چل رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی دھیان رہے۔ کہ بے قاعدہ یہ کام ... رہے ہیں۔ جیسے ویدوں کا وجود ...

...ت ہے مہابھارت تک خوب عروج
...بعد ازاں صدیوں تک ہم ویدوں
...ہمیسے ناواقف رہے۔ آج ایک مہرشی
...اُدوگ سے دیکھئے ویدوں کی عظمت کیسی ظاہر ہو
...ہے۔ لیکن اس کا سبب باقاعدہ کام
...ہوتا ہے۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ بجلی ہمارے
...میں ہی ہیں اور ولیشوں میں بھی۔ انگریز
...پشں میں آکر ان سے کیا کیا کام لے
...ہیں۔ اور ہم اُن کے استعمال کے اصولوں
...بالکل امی ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے۔
...برہم کے پہلے لکشن یعنی دھرتی
استقلال) سے کام کر لیتے ہیں۔ اور ہم
...اصولے پن سے اندھا دھند

...کا نتیجہ چھتک ویدک دہرم کا ادنے سیوک
...آپ چند۔ کلرک پلٹن نمبر ۵۲ سکھ کوہاٹ

آریہ ساماجک خبریں

ویدک سنسکار

مہاشے منوہر سنگھ جی پردھان آریہ سماج گوہا...
ضلع بجنور نے موضع سیاؤں میں جاکر منشی ہمت
سنگھ کار ندہ رائے بہادر رنجیت سنگھ کے پنتر
کا نام کرن سنسکار باوجود سخت مخالفت کے
ویدک ریتی سے کرایا۔ اور دو سو پتری
پُرشوں کی حاضری میں ایک پربھاوشالی ویاکھیان
دیا۔ حاضرین کو حلوا تقسیم کیا گیا۔ پچاس
ستری پُرشوں نے جو پہلے سخت مخالف تھے
بھوجن پایا۔ حسب ذیل دان ہوا۔

گرو کل کانگڑی .. .. عہ
گرو کل بدایوں .. .. ؎
اناتھالیہ اجمیر .. .. عہ
نو کل سماج .. .. عہ
پنڈت شنکر لال کرم کرتا .. .. ؎
متفرق .. .. عہ

کوٹ اُدو (مظفر گڑھ) ۴۔ نومبر کو
لالہ آتشن داس جی سبھاسد آریہ سماج کے
پتا کا انتیشٹی سنسکار باوجود برادری کی سخت
مخالفت کے ویدک ریتی سے ہوا۔ اس جگہ یہ
پہلا ہی سنسکار تھا۔ لوگوں پر اثر بہت ہی اعلیٰ
پڑا۔

سکندر آباد۔ مہاشے سنت رام جی
کی دہرم پتنی کا سیمنتونین سنسکار۔ سنسکار
ودہی انوسار ہوا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشے
جی نے سات روپیہ کی سامگری سے ہون کیا۔
چودہ روپیہ دان دیا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں
سے ستکار کیا۔

بہرامپور:۔ مہاشے سنت رام کہتری
سبھاسد آریہ سماج کا انتیشٹی سنسکار باوجود
سناتنیوں کی سخت مخالفت کے پنڈت دیو دیال
و مہاشے گوردھن داس نے ویدک ریتی سے
کرایا۔ مرحوم بھائی مرنے سے پہلے ۱۶۰
روپیہ سماج کو دان دے گیا۔ پسماندگان نے
۱۵۰ روپیہ علاوہ اس دان کے مرنے سنسکار
کے پشچات مختلف ساماجک فنڈوں میں
دان دیا۔ پرماتما پسماندگان کو شانتی
پردان کریں۔

کلاچی (ڈیرہ اسمعیل خاں) ۲۵۔ دسمبر
کو پنڈت مول چند آپ منتری آریہ سماج کے
بالک کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے
ہوا۔ ممبران کلاچی سماج کے علاوہ ۱۵ ایسر
برادرہ سناتنی بھی شریک اُتسو ہوئے۔

چونکہ یہ پہلا ہی اُتسو تھا۔ جاتیوں نے
سخت مخالفت کی۔ وہ کوئی شریک اُتسو نہیں ہوا
مستورات کو شوں پر بیٹھ کر سنسکار دیکھتی رہیں
بالک کا نام جے چند رکھا گیا۔ لہ روپیہ مختلف
فنڈوں کو دان دیا گیا۔

نیروبی (مشرقی افریقہ) ۲۲۔ اکتوبر کو
مہاشے دولت رام کے پتر کا نام کرن سنسکار
ویدک ریتی سے ہوا۔ وکرما دتیہ نام رکھا گیا
حاضری تیس کی تھی۔ مٹھائی سے ستکار کیا گیا
مہاشے دولت رام جی نے ۱۷ روپیہ مختلف
ساماجک فنڈوں کو دان دیا۔ افریقہ میں
یہ چوتھا سنسکار تھا۔ پرماتما کی کرپا سے یہاں
کے تقریباً سارے پنجابی بابو آریہ خیالات
کے ہو گئے ہیں۔ اسلئے امید ہے کہ آئندہ کوئی
سنسکار اویدک نہیں ہوگا۔

(۲) ۶۔ نومبر کو سماج کے نئے مندر میں پرویش
کیا گیا۔ چونکہ یہ پہلا ہی دن تھا۔ جب کہ اول ہی
اول ویدک دہرم کا جھنڈا براعظم افریقہ میں
گڑا۔ اس خوشی میں اس روز بڑی دھوم دھام
سے جلسہ کیا گیا۔ حاضری ۲۵۰ کے قریب
تھی۔ خاص چندہ کر کے پرتی بھوجن دیا گیا
مہاشے متھرا داس جی۔ پنڈت سالگ رام
شرما جی۔ مہاشے رام رتن جی۔ اور مہاشے
لبنت رام جی۔ و مہاشے گوردت سنگھ جی
نے بھجنوں سے حاضرین کو خوب آنندت کیا
مہاشے بدری ناتھ منتری سماج نے پرارتھنا
کرائی۔ اور پردھان سماج نے نئے مندر
میں پرویش کرنے پر خوشی کا اظہار کیا
اور جن مہاشیوں نے تعمیر سماج مندر میں
خاص مدد دی تھی۔ ان کا سماج کی طرف سے
شکریہ ادا کیا گیا۔ پنڈت سالگ رام جی
نے ایک پربھاوشالی ویاکھیان آریہ سماج
اور اُس کے اصولوں پر دیا۔ خالصہ صاحبان

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نے بھی شریک جلسہ ہو کر امداد دی۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں

مبارک پور (مظفر نگر) ۲۵۔ اکتوبر کو پنڈت منورتھ اُپدیشک سماج ضلع نے ۱۳ اصحاب شیول کی یگیوپویت سنسکار کرایا۔ اور دو پر بھجن کی دیاکھیان دئے۔ آٹھ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان اُس موقع پر ملا۔

(۲) ۱۳۔ اکتوبر کو لالہ بیج لال جی کے پُتر کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ صاحب نے چھ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا۔

جامپور میں چودھری جیمنی داس جی بی۔ اے وکیل پردھان آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے بھائی کا وواہ بڑی دھوم دھام سے ویدک ریتی انوسار ہوا۔ پنڈت جیون لال جی و بابو گوپال کشن جی و چودھری جیمنی جی کے پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوکے بھجنوں کا خوب آنند رہا۔ چودھری صاحب نے [illegible] مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا۔ شروع سے آخیر تک سب کارروائی ویدک ریتی سے بڑے اُتساہ کے ساتھ ہوئی جس کا اثر نگر نواسیوں پر بڑا اچھا پڑا۔

۲۸۔ نومبر کو ڈاکٹر ستیا نند سنگھ صاحب کے لال چتسون سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک ماہ کی تنخواہ مبلغ [illegible] روپیہ آریہ مندر کے لئے دان دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور دیگر حاضرین کا منہ میٹھا کیا گیا

وہیر کہ ضلع امرتسر میں پنڈت پورن چند جی شرما نے تمام سنسکار ودھی (اردو) کی لڑکی کی شادی ویدک ریت سے ہوئی۔ اور اس میں جملہ قبیح رسومات کو قطعی بند کیا گیا۔ اس خوشی میں پنڈت جی نے دس جلد سنسکار ودھی کی مفت تقسیم کیں۔

برنالہ:۔ ۷۔ نومبر کو شریمان لالہ نارائن داس جی کے پُتر کا نام کرن سنسکار بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ شہر کے تمام معززین و چودھری و دیوان گوپال چند صاحب مجسٹریٹ و بابو اچھرو رام صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ بندوبست باہر سے رائے بھگت رام صاحب اسسٹنٹ انجنیئر مع پریوار۔ بھدوڑ سے لالہ دھالی رام و لالہ رونق رام بھٹنڈہ سے لالہ جیرام و بھگوان دین و ٹہیل سے لالہ سالگ رام وغیرہ شریک ہوئے۔ لاہور سے پنڈت پورنا نند جی۔ و آریہ منی جی دو مہم ولیہ جی مالیر کوٹلہ سے پنڈت رام رتن جی پدھارے۔ ٹھیک ۸ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ شریمان پنڈت صاحبان نے سندھیا ہون وغیرہ ختم کر کے نام کرن سنسکار کی کارروائی شروع کی۔ اس وقت حاضری قریباً تین صد آدمی کی تھی۔ بعد ختم ہونے کارروائی کے پنڈت آریہ منی جی نے یگیہ کے متعلق دیاکھیا کرتے ہوئے نام کرن سنسکار کی اصلیت بتلاتے ہوئے ویدوں کی عظمت کو دکھایا اور اُس کی ضرورت بھی جتلائی۔ جس پر لالہ صاحب نے [illegible] روپیہ اور اُن کی ستری نے [illegible] روپیہ دان دیا۔ ان کے علاوہ دیگر حاضرین نے بھی دان دیا۔ جس کی میزان ۱۹۹ روپیہ نقد ہے۔ اس کے بعد پردھان جی نے آئے ہوئے بھائیوں اور شہر والوں کا بہو جن سے ستکار کیا۔ جو قریب چار صد ہو گئے ہونگے۔ اس کے بعد تیسرے پہر کو بازار میں پہلے بھجن ہو کر شریمان پنڈت پورنا نند جی کا دیاکھیان سنسکار پر ہوا۔ جو بہت مدلل تھا۔ اس کے بعد پنڈت آریہ منی جی نے دھرم وشے پر دیاکھیان دیا۔ اُس وقت حاضری دو صد کی تھی۔ بعد ازاں یہ جلسہ برخاست ہوا۔

خاتمہ کے بعد لالہ رونق رام جی منتری بھدوڑ سماج نے ایک عمدہ اور سرگباشی سنسکاروں کی عظمت پر پڑھی۔ اور شریمان لالہ شو چرن داس جی کی پُتری نے ایک بھجن سنگیت عمدہ دیاکھیان پورانے اور نئے سنسکاروں پر دیا۔ اور بتلایا کہ آریہ سماج سے پہلے کیا نام رکھے جاتے تھے۔ اور اب کیسے معتبر نام جیسے کہ اسی بالک کا نام وشو [illegible] رکھا گیا ہے۔ اور کیسی عمدہ ویدک پرتھا ریتی سے رکھا جاتا ہے۔

سالانہ جلسے جو ہو چکے

سیہ والہ ضلع منٹگمری آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳۔ اکتوبر کو کامیابی کے ساتھ ہوا۔ گجرات کی بھجن منڈلی و [illegible] کی بھجن منڈلی نے اپنے منوہر کیرتن کر کے منوہر بھجنوں سے لوگوں کو سنتشٹ کیا۔ پنڈت للتا پرشاد و بابو ... جی کے منوہر دیاکھیان اُپدیش ہوئے۔ پنڈت سہاوتی لال جی برکا کی اپیل پر ... پنڈت للتا پرشاد جی کی اپیل پر ۳۱ مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ ویشن ... صاحبان نے آریہ سماج کی سیوا بہت کی۔ سودھی شیر سنگھ پنشنر تحصیلدار ... جنھیں ... ہیں مختلف سماجوں سے شریک جلسہ ہوئے۔ رات کو جاتے ہیں ... لوگ پنڈالوں سے ... سماج ... ہوگا۔

جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں بھاگیرتھی آریوں و سابق اوڈ ... سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷۔ نومبر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... بابو کرم چند جی ہیڈ ماسٹر فتح پور ہٹری
... کے ساتھ ہوا۔ پنڈت ... لال دت جی
... ویاکھیان ہوئے۔ اور منشی قادر بخش
... صاحب نے ... سے لوگوں کو
... کے قریب ... ۵۰
... مقامات سے شریک جلسہ ہوئے
... بھی آریوں کی اُنتی کے متعلق
... ہی ہوئی۔ ... دیوتاؤں نے
... کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے
... ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے
... منشی لال جی صاحب نائب تحصیلدار
... شاہ صاحب فارسٹر ...
... سید عارف علی صاحب ... شکریہ
... انہوں نے جلسہ کے متعلق بڑی مدد
... اور شریک جلسہ ہوتے رہے۔

شہرہ پنوال

(امرتسر) آریہ سماج ... سالانہ جلسہ دھوم دھام سے ... پنڈت گنپتی جی شرما۔ برہمچاری ... دت جی۔ پنڈت لتا پرشاد جی۔ حکیم ... رام جی۔ لالہ رام دیو جی۔ و پنڈت ... کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے ... بھجن منڈلیوں نے اپنے منوہر بھجنوں سے ... کو خوب ہی آنند دیا۔ ایک روز ... اور دوسرے روز سکھوں سے مباحثہ ... مسلمانوں کو بھی مباحثہ کے لئے وقت ... لیکن کوئی میدان میں نہ نکلا۔ سکھوں نے دنگہ فساد کرنا چاہا۔ لیکن خیر ... پنڈت گنپتی شرما جی کی اپیل پر ۱۴۸ ... مختلف ساماجک فنڈز کے لئے چندہ ہوا۔

شاستر ارتھ

لیتل (ضلع کرنال) میں آریہ سماج کا ایک پورانک پنڈت اور ایک عیسائی پادری صاحب کے ساتھ کئی روز تک مباحثہ ہوتا رہا۔ پورانک پنڈت کے ساتھ مورتی پوجا پر اور پادری صاحب کے ساتھ الہام پر بحث ہوئی۔ دونوں لاجواب ہو گئے۔ لوگوں پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ چار معزز ... نے سماج کی ممبری منظور کی۔

قائمی نئے سماج

ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور میں ۲۱ نومبر کو آریہ سماج قائم ہوا۔ جس کے ادھیکاری حسب ذیل منتخب ہوئے۔ پنڈت لچھمن داس جی صراف پردھان۔ بابو گوپال داس جی ... اپ پردھان۔ بابو دیوی چند جی طرف خزانچی۔ پنڈت لچھمن داس جی سکریٹری ماسٹر ... رام جی پستک ادھیکش۔ منتری مہاشہ اپدیشک کی سخت ضرورت بتلاتے ہیں اور پرتی ندھی سبھا سے جلد انتظام کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

دھرم پرچار

پنڈت برکت رام جی پرچارک آریہ پرتی ندھی پنجاب نے ۱۳ و ۱۴ دسمبر کو بہلول پور (گجرات) آریہ سماج میں قریب ۱۵۰ آدمیوں کی حاضری میں دو پربھاوشالی ویاکھیان دیئے۔ گو اس سماج کو قائم ہوئے قریب دو ماہ ہی ہوئے ہیں تاہم کام اچھا چل رہا ہے۔ ستیارتھ جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ۳۶ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کو سالانہ جلسہ دھوم دھام سے ہو چکا ہے۔

بھوپال (ممالک متوسط) میں پنڈت رشی رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی ممالک متوسط نے ۱۰، ۱۱ و ۱۲ دسمبر کو تین ویاکھیان مختلف وشیوں پر دیئے۔ جن کا اثر اچھا پڑا۔ اہنسوں و پورانکوں کی شنکاؤں کا سمادھان کیا گیا۔ پورانکوں نے آخری لیکچر میں بہت کولاہل مچایا۔ لیکن جب شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا گیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

حسب تھرا گاؤں۔ پنڈت دولت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چار یوم تک بازار میں کتھا کی۔ جس کا پربھاؤ سر و سادھارن پر بہت اچھا پڑا۔ کٹر سے کٹر ہندو بھی بڑی شردھا سے کتھا میں شریک ہوتے رہے۔ سماج جو کہ سست پڑا ہوا تھا جاگ اٹھا۔

پائل ریاست پٹیالہ میں آریہ پنڈت ورت جی سابق خوشحال سنگھ جی امرتسری نے تین دن متواتر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور لوگوں کا شنکا سمادھان کرتے رہے آپ کے ویاکھیانوں کا اثر لوگوں پر بڑا اچھا پڑا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے متعلق

نوگاؤں علاقہ بندھیلکھنڈ میں ۶ سولہ سال سے آریہ سماج قائم ہے لیکن پرچار نہ ہونے کے باعث سست ہو رہا ہے۔ حال میں ہی پنڈت بلدیودت جی اپدیشک وہاں تشریف لیگئے تھے۔ لیکن دو ویاکھیان دے کر ہی واپس چلے آئے۔ مہاشہ دسن پرکاش جی نے صوبہ کی پرتی ندھی سبھا سے بڑے زور کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ جلد کسی لائق اپدیشک کو بھیج کر سماج کو سرسبز کیا جاوے۔

اوہنہ تحصیل ریواڑی ضلع گوڑگانوہ سے مہاشہ جناداس جی ویش سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں پر کئی ایک بھدر پرش آریہ خیالات کے ہیں۔ اگر کوئی اپدیشک مہاشہ پدھار کر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرچار کریں۔ تو امید ہے کہ یہاں سماج قایم ہو جاوے گا۔ لہٰذا شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے نویدن ہے کہ شیگھر کسی اوپدیشک کو وہاں بھیجنے کا پربندھ کرے۔

انتخاب عہدہ داران

آریہ سماج ٹکا ٹکا۔ لالہ جھجھورام جی پردہان لالہ بدھ رام جی منتری۔ لالہ کشن چند جی کوشادھیکش لالہ سرجا مل جی پستکادھیکش۔ لالہ رادھاکشن جی و لالہ کرپا رام جی پر[illegible]نت سبھ۔

آریہ سماج بھابڑہ ضلع شاہ پور۔ لالہ حاکم رائے پردہان۔ سردار ہرنام سنگھ اوپ پردہان۔ مہاشہ لیکھرام منتری۔ لالہ جیون مل اوپ منتری لالہ میا داس جی خزانچی۔ لالہ کیشو رام جی ٹھیکہ دار پستکادھیکش۔

آریہ سماج قاضی پہاڑنگ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ لالہ گلزاری مل صاحب پردہان۔ لالہ روڈا مل اوپ پردہان۔ لالہ دیوان چند منتری لالہ رام چند اوپ منتری لالہ دولت رام کوشادھیکش لالہ آتما رام و لالہ مکند رام پستکادھیکش۔ سماج مندر جلد بننے کی امید ہے۔

آریہ سماج مبارک پور (مظفر نگر) پنڈت ہرگلال سنگھ پردہان چودہری ہیرا سنگھ اوپ پردہان لالہ جے لال منتری۔ پنڈت رام چند اوپ منتری پنڈت سیو رام پستکادھیکش۔ لالہ شنکر لعل خزانچی۔

آریہ سماج پھگواڑہ۔ لالہ لوہلو مل صاحب رئیس ... پردہان لالہ متھرا داس کپور منتری لالہ درگا داس صاحب ورما اوپ منتری

(۲) ستپتا یک جلسے متواتر ہوتے ہیں اور آنند پورک ہوتے ہیں۔ نیز عام لوگوں کا سماج کے ساتھ پریم بڑھ رہا ہے۔

آریہ سماج نوشہرہ [illegible]

لالہ امین چند جی پردہان۔ لالہ رام لال جی منتری۔ لالہ اننت رام جی خزانچی نیت ہوئے

متفرق

مہاشے نولکشور سکریٹری آریہ سماج صدر بازار دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک لڑکا جس کا نام بیجو لال عرف درگا پرشاد ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ڈاکٹر چھیدی لال عیسائی شدہ کا لڑکا بیان کرتا ہے۔ میرا مبلغ یک صد روپیہ کا مال لے کر چلا گیا ہے۔ اگر کسی آریہ بھائی کو وہ لڑکا ملے تو مجھے پتہ دیویں۔ حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۶ سال رنگ گندمی۔ قد لمبا۔ چہرہ لمبا۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ خاکی پٹی کا کوٹ مع پتلون۔ سر پر مخمل کی ٹوپی کشتی نما۔ گلوبند سیاہ۔ اوپر چادر سبز رنگ کی جو مال وہ چرا کر لے گیا ہے اس میں ایک انگوٹھی ولایتی سونے کی جس میں ہیرا جڑا ہوا ہے۔ اور ایک انگوٹھی جس میں نیلم اور اس کے آس پاس موتی ہیں۔ اور میرے نام کے یہ حروف ہیں۔ N. K. R. B. H.

نیروبی (مشرقی آفریقہ) دسہرہ کے روز ایک خاص جلسہ کر کے بہاری ہون کیا گیا۔ اور مہاشے بہاری لال جی کا سری رامچندر کے جیون چرتر پر ویاکھیان ہوا۔

نوشہرہ (پشاور) میں آریہ سماج راولپنڈی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن شدھ پرچار کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کو گیا مہاشے کالی سرن جی نے دھرم وشے پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ پنڈت دیا رام جی نے منوہر بھجنوں اور لاونیوں سے حاضرین کو آنندت کیا۔ اور پنڈت آتما رام جی نے اپیل کی ۱۲ روپیہ نقد اور [illegible] روپیہ کا وعدہ ہوا۔ حاضرین دو سو کے قریب تھی

راہوں۔ سناتن دھرم سبھا کے مشہور بدزبان اور منہ پھٹ اپدیشک مسمی شام لال ہوشیارپوری نے دہرم سبھا میں آریوں کو خوب گالیاں دیں۔ اور ہندوؤں کو سماج کے خلاف بڑھکا کر فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن منتری سماج نے وہیں پر اُن کے لیکچر کی زور شور سے تردید کی۔ اور اُپدیشک مذکور کی اچھی طرح سے قلعی کھولی۔

موضع سرحد تحصیل گوجر ضلع سکھر (سندھ) ایک نہال خان زمیندار ہے جو کہ مدت سے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا کرتا ہے۔ پولیس کے دفعدار عربی خان کا گوٹھ خوری پر مباحثہ ہوا۔ ہوتے ہوتے معاملہ یہاں تک پہونچا۔ کہ دفعدار صاحب نے کہا کہ ستیارتھ پرکاش جھوٹا ہے۔ اور میرا سنہری حرفوں میں لکھا ہوا قرآن سچا ہے۔ اس کو آگ اور پانی کا بھی کوئی اثر نہیں پہونچ سکتا گو کہ نہال خان نے ستیارتھ پرکاش کی نسبت اس قسم کا دعوے نہیں کیا تھا۔ لیکن قرآن و ستیارتھ پرکاش دونوں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا۔ دونوں کتابیں جل گئیں۔ دفعدار صاحب اور اُن کے ساتھی مسلمان شرمندہ ہوئے۔ مسلمانوں میں جوش پھیلا۔ مولوی ملاؤں کو بلوا کر شرع کا حکم دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فتوے دیا کہ قرآن کو جلانے والا کافر ہے۔ جس شخص نے قرآن جلایا ہے۔ اُسے زندہ آگ میں جلانا واجب ہے۔

(۲) ایک گوسائیں پھلاج پوری نامی نے اپنے مندر میں سے مورتیاں اٹھا کر باہر پھینک دیں۔ اور ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ شروع کر دیا۔ نہال خاں اپنی عورت اور بچے اور رشتہ داروں کو ستیارتھ پرکاش

...سے اُپدیش کرتا ہے۔ اور
...نے اُسے برادری سے خارج
...

...رام ریلوے سٹیشن ہاتھرس

...ہیرالال جی منتری آریہ سماج
...سبھا ...کی تحریر فرماتے ہیں
...وید صاحب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ
...وید گرنتھوں میں لکھا ہے۔ کہ
...کھانڈ میں ہڈی اور خون پڑتا ہے۔
...مہاماری (پلیگ) پھیلتی ہے۔ اور
...گرنتھوں میں سے ایک کا نام ...سنگھتا
...بذریعہ معتبر انگریزی کتب
...ہو چکا ہے۔ کہ ولایتی کھانڈ میں ہڈی
...پڑتا ہے۔ اور وید وں۔ ڈاکٹروں
...وغیرہ کی یہ رائے ہے کہ ولایتی کھانڈ
...ورش میں پلیگ وغیرہ بیماریاں
...طرح کے نقص پیدا ہوگئے ہیں۔ لہذا
...اور دیگر ویدوں۔ پنڈتوں وغیرہ
...ہے۔ کہ یہ تحریر فرما دیں۔ کہ
...گرنتھوں میں ایسا لکھا ہے۔ اور وہ
...کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو
...

...سماج رام نگر ضلع نینی تال کے لئے

...اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو سنسکرت
...لیاقت رکھتا ہو۔ اور اُپدیش کا کام
...سکتا ہو۔ آریہ سماج کے ...ماننوں
...پر ماننے والا ہو۔ اور اُس ہی نثر
...جاننے سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔
...دی جاوے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت
...رہائش مفت۔ درخواست بنام بدری
...منتری آریہ سماج۔ درخواست پر کسی
...آریہ سماج کے دستخط ہونے ضروری

پائل ریاست پٹیالہ میں عرصہ چند ماہ کا
ہوا۔ کہ ڈاکٹر نتھا ورسنگھ جی اُدیوگ سے
سماج قائم ہوا تھا۔ سماج ہذا کے ہفتہ وار جلسے
باقاعدہ رونق سے ہوتے ہیں۔ حاضری بھی
۵۰ کے قریب ہو جاتی ہے۔ تعداد ممبران
پندرہ کے قریب ہے۔ سماج کی طرف سے ایک
چھوٹی سی پبلک لائبریری کھولی گئی ہے۔
ایک سناتنی پنڈت تلک رام نے سماج کے
خلاف لیکچر دئے۔ لیکن جلد پول کھل گئی جبکہ
شاستراتھ سے اُسنے انکار کر دیا۔ مہاشے
ردلی چند نے اپنے فرزند کے چوڑاکرم سنسکار
پر جو پورانک ریتی سے کیا۔ ایک روپیہ پائل
سماج کو دان دیا۔ اور بہت سی فضول رسمیات
کی اصلاح کی۔

آریہ سماج کوٹہ (راجپوتانہ) ۲۴- دسمبر
سنہ ۱۹۰۴ء کو مہاشے راجارام جی سبھاسد
آریہ سماج آگرہ کا دواہ مہاشے تلسی پرشاد جی
ممبر آریہ سماج کوٹہ کے گھر پر ایک لڑکی سے
ہوا۔ جسکو بچپن سے مہاشے موصوف نے
پرورش کیا تھا۔ ورکی ذات ویش اور لڑکی
کی جاٹ تھی۔ سنسکار کے موقعہ پر آریہ سماج
کے سبھاسد بہت سے ہندو معززین
موجود تھے۔ علاوہ اس کے کالستھ گھرانوں
کی بہت سی عورتیں جمع تھیں۔ وید منتروں
کے اُچارن اور موقعہ بموقعہ پر منتروں
کی ویاکھیا نی لفظوں پر بھی ویدک سنسکار
کی خوبی جتلا رہی تھی۔ لوکل سماج کی
بھجن منڈلی اور ستریوں کے بھجنوں نے سنیم سہت
بھجن رونق کو اور بھی دوبالا کر رہے تھے
سنسکار کرتا پنڈت سری رام جی ودیارتھی
اُپدیشک پاٹھشالا آگرہ تھے۔ اس موقعہ
پر دونوں طرف سے دان مختلف فنڈوں
کے واسطے دیا گیا۔ کنیا کی عمر قریباً ۱۵ برس
اور ورکی تیس برس کی تھی۔

(۲) یکم جنوری کو سماج مندر میں پنڈت دیشنکر
جی ناگر متھرا نواسی کا لیکچر "سنتھا وید گان"
ہوا۔ مضمون لیکچر دواہ سنسکار تھا۔

(۳) ۴- جنوری کو پنڈت بلدیو سہائے
جی کا لیکچر بال ودھوا دواہ پر ہوا

بجنور سے مہاشے گنگا پرشاد جی منتری
سماج لکھتے ہیں۔ کہ حسب ریزولیوشن انترنگ
سبھا آریہ سماج بجنور منعقدہ ۵- جنوری
سنہ ۱۹۰۵ء پبلک کو سوچنا دی جاتی ہے
کہ بجائے بابو دھرم داس جی کے
پنڈت چتر بھوج جی پردھان اور بجائے بابو
ہرپرشاد جی نویدن کرتا منتری نیت ہوئے
ہیں۔ جملہ خط وکتابت عہدہ داران حال کے
نام سے ہونی چاہئے۔ ونیز ہر قسم کی رقوم
و دیگر مال و اسباب جو دان شدہ بھیجا جاوے
وہ خاص اُن ہی کے نام آنا چاہئے۔

امروہہ ۳۰- دسمبر کو مقام ہلدور ضلع
بجنور سے ساہو ٹھاکر داس صاحب رئیس کے
کے بھتیجہ کی برات امروہہ میں نجانہ ساہو نند
کشور صاحب پر وہاں دیرم سبھا گئی تھی۔
ساہو ٹھاکر داس کے اُتساہ اور ورڈ ...سے
یہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور حسب ذیل
دان ساہو ٹھاکر داس نے دیا۔

گروکل کانگڑی	للعہ
گروکل سکندر آباد	۵
مندر فنڈ آریہ سماج امروہہ	۱۲
اناتھ آلئے بریلی واجمیر و ویشن یتیم خانہ میرٹھ وگنہا اناتھ آلئے جبند پر	۵
برہمنان	۱۲

گروکل سکندر آباد کا روپیہ اسوقت پنڈت مراری لال
جی شرما جو اسوقت وہاں موجود تھے لے لیا ہے
اور سماج کا روپیہ دست بدست سماج کو مل گیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مقرہ کل کا ٹکڑی اور ستیم خاصیات کا روپیہ معرفت لالہ رام سرن صاحب آریہ دھام پور ضلع بجنور لواسی کے روانہ کیا گیا ہے۔ پرماتما قوم اور بدھو کی چرآیو کرے۔

(۲۳) ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ تشریف لائے۔ آریہ سماج امروہہ کی طرف سے بخدمت صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع مراد آباد ایک جلد پنڈت گورودت جی ایم اے کے ورکس کی پیش کی گئی۔ اور صاحب موصوف کو چٹھی کے ذریعہ ایک جلد ہز آنر کی سیوا میں ایک ریشمی رومال میں لپیٹ کر بھیجی گئی۔ اور اس جلد پر سنہری انگریزی حروف میں کندہ کرایا گیا کہ یہ جلد ہز آنر کی خدمت میں آریہ سماج امروہہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے اس موقعہ پر آریہ سماج امروہہ کے دروازہ پر ویلکم اور جھنڈیاں اور وید منتر بھی لگائے گئے۔ اور ہز آنر کے اوپر آریہ ممبران کی طرف سے پھول برسائے گئے۔ جس سے ہز آنر بہت خوش ہوئے

(رام سروپ منتری آریہ سماج امروہہ)

بے نشان کا پتہ

آریہ سماج پانی پت کے ممبر لالہ کانشی رام جی کا حقیقی بھائی عرصہ ایک ماہ ہوا کہیں چلا گیا ہے جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

عمر ۲۳ سال نام جگول۔ رنگ گورا بائیں رخسار پر داغ کا نشان ہے۔ حلوائی کا کام جانتا ہے۔ غالباً کسی دوکاندار حلوائی کا ملازم ہوگا۔ جو صاحب پتہ لگا کر مطلع کریں گے۔ اُن کا مشکور ہونگا اور مبلغ ۵ روپیہ پرچار فنڈ کو ۵ روپیہ اور گورو کل کو ۵ روپیہ دان دونگا۔

المشتہر

کھیم چند سیکرٹری آریہ سماج پانی پت

اخبار سیوک

لاہور جو چند ایک وجوہات کے باعث تھوڑے دنوں کے لئے بند تھا اب پھر ۱۵ جنوری سے جاری ہوگا۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اور مضامین عمدہ ہوں گے۔ بہت سے لائق گریجویٹ اصحاب نے قلمی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سائز بھی پہلے سے بڑھا دیا گیا ہے۔ غرضیکہ اخبار پہلے سے ہر طرح عمدہ ہوگا۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک صرف دو روپیہ علاوہ تسپر بھی جن صاحبان کا سالانہ چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر ماہ جنوری اور فروری سنہ ۱۹۰۵ء کے اندر ہمارے دفتر میں پہونچ جاویگا۔ ان کو ایک نہایت ہی عمدہ اور نفیس ٹھیک وقت دینے والی ٹائم پیس مفت نذر ہوگی

المشتہر

آپ کا داس ایڈیٹر سیوک لاہور

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک ویش اگروال گرگ گوتر کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا بعمر ۱۴ برس سوشیلا۔ جسمانی صحت بہت اچھی ہے۔ ہندی بھاشا پڑھتی ہے۔ ور اگروال خاندان سے اٹھارہ سے پچیس برس تک کا روزگار کی صورت یا قابلیت مناسب رکھتا ہو۔ خط و کتابت بپتہ ذیل

و بھگت رام سیکنڈ ماسٹر چھاؤنی فیروزپور

بمبئی شہر کا سبل

بڑی کفایت اور کم کمیشن پر ہم سے منگوائے اگر بھیجیں ہو تو تصحیح دیجئے۔ نیز سوامی جی کی تصویر اور دیگر عمدہ تصویروں کے لئے کارو ۳ سنیکڑا ہر خرید لیجئے۔ آرڈر میں اس اخبار کا حوالہ ہونا چاہئے۔ ایشر داس جنرل سپلائرز

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرا ایک دوست ذات اروڑہ چاولہ ساکن کاموں کی ضلع گجرانوالہ جس کی عورت کا دو سال سے دیہانت ہو گیا ہے۔ اور اس سے کوئی بچہ نہیں۔ ور کی عمر ۲۵ سال خوبصورت نوجوان برسر روزگار لکھ پڑھ سکتا ہے۔ اپنے خیالات رکھتا ہے۔ کنیا بابد ہو خوبصورت ہو انگ ہین نہ ہو۔ آریہ خیالات کی نیک چلن اور امورات خانگی سے واقف ہو و ۱۵ گن کرم سوبھاؤ سے ہوگا۔ زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں

درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

ڈاکٹر رام رکھا مل صاحب ہسپتال اسسٹنٹ

سیانیہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موقوف مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اُردو — عہ ر

...بھاشیہ اُردو — ۳ ر

...بھاشیہ بھومکا اُردو — ۱۲ ر

تصانیف بابو شوبرت لال ایم اے

...دھرم . . . . چہ

... دلچسپ افسانہ جات ہر چہار برتیت — ۶ ر

...بلند . . . . — ۵ ر

... کا مخرج بدھ دھرم ہے — ۸ ر

...نا مسفی . . . . — ۱ ر

سنسکرت زبان کی عظمت . . . . — ۲ ر

...بلند . . . . — ۱ ر

...درشن و یونانی فلاسفی . . . . — ۱ ر

...ہنود و اسلام میں توافق — ہ

...کی شجاعت و عالم ستریوں کے کارنامے ۱۱ حصص علی

...بلد . . . . — ۱ ر

...انتہذیب . . . . — ۶

...نامسفی — ۱ ر

...مذہب ... وید کی دھرم ... — ۵ ر

. . . . — ۱ ر

...سندر ... کا تذکرہ — ۱ ر

...اور ... میں علم تحریر کا رواج . . . . — ۵ ر

...صورت — ۹

...سنسکار کی سندھیا — ۶ ر

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و عملی کے بیان میں	عہ ۱ ر
,, نمبر ۲ علم الٰہی	عہ ر
,, نمبر ۳ الہامیوں کے خیال افعال	۱ ر
,, نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱ ر
,, نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳ ر
,, نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	عہ ۱ ر
,, نمبر ۲۱ قواعد الکھ دھاری	۶ عہ ر
,, نمبر ۲۷ صحت جسمانی و انفعالی	تے
,, نمبر ۲۹ طعام و شراب	۳ ر
,, نمبر ۳۶ موت اور اُس کے بعد کے حالات	۸ ر
,, نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ	عہ ر
,, نمبر ۳۸ حکایات و روایات	عہ ر
,, نمبر ۳۹ راج نیتی	۵ ر
,, نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد	
,, نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۶ ر
,, دھات تیاگی	۸ ر

نوٹ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی بھی از سر نو چھپوا کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

اکبابی ۱۲ ر غریب الوطن حصہ اول ۶ ر حصہ دوم ۶ ر

ہیرو بیا چرتر ۸ ر دلچسپ تاریخی فسانہ نجات ۶ ر

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اُپدیش منجری	۵ ر
یگیہ کا چلا اِکب	۴ ر
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱ ر
لیلا ... بابو منشی رام جی	۶ ر
...	عہ ر

استثنائے لوگ پرکاش	عہ ر
کلیات آریہ مسافر	۵
تہذیب الاسلام حصہ اول	عہ ر
تصدیق صداقت دھرم آریہ	۳ ر
اثبات تناسخ	۳ ر
ویدانت دھوانت نوارن	۳ ر
جیون لابھ سندھیا	۱ ر
ایشور درشن	۴ ر
مہمان وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم	۲ ر
ستیہ دھرم پرچارک پرلامیل کیس	۸ ر
ثبوت تثلیث وید	۴ ر
سندھیا منظوم اردو	۱ ر
سندھیا نثر اردو	۱ ر
قادیانی ست درپن	۱ ر
سنگیت رتن پرکاش	عہ ر
آریہ ورت کا عروج	۱ ر
جیون چرتر شیوان حصہ اول	۸ ر
,, ,, حصہ دوم	۸ ر
مخزن اسرار حصہ اول	۳ ر
,, ,, حصہ دوم	۳ ر
سدا چار بودھ	۱ ر
پھول	ہ
درخت	ہ
سبزی ترکاری	۸ ر
گھاس چارہ	۸ ر
مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی	۱ ر
آنند سروور	۱ ر

صیغہ آریہ پستک پرچار قایم کردہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سامائل زندگی فیصدی	عہ ر
پرماتما کی سرود یا اُپچتا	عہ ر
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر	عہ ر
	۸ ر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انسانی زندگی کا مقصد فیصدی ۱۲
اخلاقی و روحانی صحت " ۱۲
سوروتی براہمن و بھوشیہ پران " ۱۲
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ فی جلد ۱ر
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج " ۱ر
بائبل کو کس نے لکھا " ۱ر
بھوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح " ۱ر
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر۲ " ۱ر

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۱۲	بھرم وچھیدن	۸ر
پنچ مہایگیہ ودھی	۸ر	آریہ سماج کے نیم اپنیم	۸ر
سندھیا ودھی	۵ر	اشٹادھیائی مول	۳ر
نامکا	۴ر	سنسکرت واکیہ پربودھ	۱ر
کارکیہ	۲ر	ویوہار بھانو	۲ر
سامایک	۴ر	ہون منتر	۸ر
ستری ناوہت	۱ر	شاستراتھ میلا چاندپور	۱ر
ادیہ آرتھیہ	۱ر	شاستراتھ کاشی	۸ر
سور	۱ر	ویدانت دھوانت نوارن	۱ر
اکھیاتک	۱۲	آریہ بھونے	۴ر
پاری بھاشک	۳ر	بھرانتی نوارن	۱ر
دھاتو پاٹھ	۴ر	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	۱۲
گن پاٹھ	۳ر	بڑھیا کاغذ	۶
گھنٹو	۳ر	پنچ مہایگیہ ودھی	۱ر
اونادی کوش	۸ر	آریہ اودیش رتن مالا	۸ر
نروکت	۳ر	الوکک کا چاروں وید	۱۲
چاروں وید مول	۱۲	سوریکا رہتر	۸ر
کاغذ سادہ		یجروید بھاشیہ بھاشیہ سمپورن چاروں حصہ	۱۲
سنسکار ودھی	۸ر	گوکرونا ندھی	۱ر
رگوید بھاشیہ حصہ	۱۲	اتو بھرم وچھیدن	۸ر
وید ورودھ مت کھنڈن	۲ر		

آریہ دھرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج ۱۲
ستیارتھ پرکاش براہمن ۱۲

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدھ دھرماتما اور سیر سنسکرتاں حصہ اول ۶
اتہاس ہردوار ۶ر
داروغہ جی ناول ۳ر
آرش پتری یگیہ ۳ر
برہمچریہ ۴ر
گنجینۂ بھجن ۹ر
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی ۱۲
گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی ۱۲
ستری دھرم نیتی ۱۰ر
جیون چرتر مہاتماں حصہ اول ۹ر الیضاً حصہ دوم ۹ر
ولیش ورن پرکاش ۱ر
ودھوا ئینر وواہ ۳ر
ورن ویوستھا ۲ر
لائبل کیس ستیہ دھرم پرچارک پر ۱۲ر
شرمیتی دھرم دیوی کا ایڈریس ۲ر

کتب انگریزی

اے فیو سپیشیلٹیز آف دی آریہ سماج ۲ر
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج ۲ر
ورکس پنڈت گورودت ۱۲ر

کتب گورمکھی

الیٹور بھگتی
سندھیا سٹیک
ستیہ واد وچار

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودیانہ کا لاچا وکپڑا۔ لنگی۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہوری مل ... منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودیانہ پنجاب

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی ...

جو کہ آریہ بھاشا میں بڑی آب و تاب کیساتھ ویدک پریس اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ لایق مولف نے اس گرنتھ کو ... بنانے میں ہمایت پریشرم کیا ہے ... ہو رہا ہے۔ صرف تھوڑی سی ... جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمایئے ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت عہ ۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

رجسٹر نمبر ایل ۳۹ — मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे — رجسٹر نمبر ایل ۳۹

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جالندھر (پنجاب) سے ہفتہ وار شنکر ... کے دن شایع ہوتا ہے

سنہ ۱۹ بکرمی

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

چندہ سالانہ معہ محصول چندہ سالانہ بلا محصول

اجرت اشتہارات بہ تفصیل ذیل ہے

	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... کالم یا کم جگہ کے اشتہارات کی اجرت ... فی سطر کا ... کر کے

اجرت بقسم اشتہارات ... اخبار ...

جنگ چین

جناب! یہ دل نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو! نہ دوا ہو کہ نوجوانوں کے لیے زہر ہلاہل ہو! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لیے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لیے علمی بدہضمی کا موجب ہو!! بلکہ ایک مشہور آریہ جیوت ... نے جو ... کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید حالات ہی سنجیدہ معنی خیز و دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فصاحت کی گئی ہے ... ایسی وضع قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ... کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار دلی ... ہوتی ہے ... ہندوستان کے ہر ... خواہ ... ہی لیاقت کہ ... کے ... ہندوستان ... کی آواز ... سننے اور سمجھنے کے ... زبان میں ...

نئی ... مطبع میں ... کاغذ ... ضخامت ۲۲۵ صفحے ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک ... ملنے کا پتہ

المشتہر

منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

... اسلام ... بجواب ... اسلام کا جواب ... مصنفہ شریمان سوامی ... پال جی بی اے ... مصنف ترک اسلام ... مولوی ... صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول ... دیا ہے۔ صداقتوں کا ... معلومات کا خزانہ ... جوابات ... ضخامت چار صفحہ سے زیادہ ... کاغذ بہتر ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک ... جلد خرید کیجئے ورنہ دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں خط وکتابت بخدمت پروپرائٹر آنچو اینڈ یا حیون سیری فیکٹری لودیانہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے مشہور کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

اشتہار

لودیانہ کا تھا ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور پہلے ۔۔۔ کے کپڑے ناپ پہنچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناتھی رام کھونت رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودھیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اُردو)

جن پوتر دل کو اُبھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساتھ ویکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوترتا کا شردھالو بن کر اپنی آتمک و مانسک بہبود کر سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۵ر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر

دولت دارین

المعروف بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ ایجوکیشنسٹ رام جی دینا نگری یوگ و دیا کے جگیا سوں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے۔ کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

وستار پوروک سندھیا ودھی

(شہ بالغہ ہندی آمیز اردو)

معنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال میں ہی چھپ کر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک انمول گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے۔ کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ قیمت ۵ر

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پنتری یگیہ

(آریہ بھاشہ میں)

معنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

شرادھ وغیرہ دو حصہ۔ شرادھ جیونوں کا ہی ہو سکتا ہے۔ منتر وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے۔ دو بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھ کر سستا سودا کہیں نہ ملے گا صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی تصانیف کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ معہ ایک لمبے دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خرید نے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پانچ فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو پندرہ فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو بیس فیصدی

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ تحریر گروکل آشرم و گرہست آشرم میں داخل کرانے کیلئے ضروری اخراجات و شریہ زندگی کا بندوبست حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ اس کمپنی کے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی وصول کرتے ہو سکتا ہے۔ جس میں تھوڑی ... شرح کم ہوگی ... شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ ... کمپنی میں ... مفصل لوائد و قواعد ... کا کاغذ ... طلب کیجئے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

واقعات اور خبرائیں

...ش اس موسم سرما میں غیر معمولی ہوئی ہے۔ دسمبر ...ہینوں کے اندر دو بار سخت بارش ہوئی۔ پہاڑ ...رف کی خبریں لگاتار آرہی ہیں۔ گروکل ہوئی ...رف کا دور سے نظارہ بڑا ہی خوبصورت اور ... دکھائی دیتا ہے۔ امید ہے کہ فصل ربیع بھی فصل ...ی کی طرح بہت اچھی ہوگی۔

...منٹ انگریزی کی ملازمت کے لئے جو مقابلہ ...ان تعلیمیافتوں کے لئے مختلف لوکل گورنمنٹوں نے ...ے ہوئے تھے وہ بند ہوتے جاتے ہیں۔ وجہ شاید ...ین فرقوں کے آدمیوں کو گورنمنٹ کی ملازمت ...م وقت مناسب سمجھتے ہیں وے مقابلہ میں اکثر ...رہ جاتے ہیں۔ میری رائے میں حکام انگریزی ...لطی میں اگر وے سمجھتے ہیں کہ خاص رعایت سے ...ماں فرقہ اپنی قسمت کا فیصلہ اُن کے ساتھ ...نگا۔ غلاموں کی شکر گذاری پر جو لوگ اعتبار کرتے ...وہ ریت پر قلعہ بناتے ہیں۔ پس انگریزی گورنمنٹ ...ے گذشتہ قواعد کے مطابق محض لیاقت جسمانی و ...ی و اخلاقی کو ہی اپنی عنایات کا معیار بنا کر ...ازمت کے لئے ملازم رکھنے چاہئیں۔

...انسوال کی کانوں میں جب ہزار چینی مزدور کام ...تے ہیں۔ بحیثیت ہندوستانی مزدوروں کو اس ...ک میں کبھی پیٹ پالنا نہیں ملتا۔

...ایک پرائیویٹ اور امدادی کالج کی طرف ...وئی نہ کوئی اخبار نکل رہا ہے۔ اور جن کی طرف سے ...ئی اخبار نہیں نکلتا۔ وے جلد نکالنے کی طیاری ...رہے ہیں۔ لیکن افسوس اس قسم کے اخبار نویس ...ن اخباروں میں جو محض طلباء کے فائدے ...ئے جاری کئے گئے ہیں۔ دوسرے مذاہب پر

حملے بیجا طور پر کر کے اپنے طلباء کی طبیعتوں کو بگاڑنے کا باعث بنتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اگر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب گروکل کے برہمچاریوں کے فائدہ کے لیئے کوئی اخبار جاری کرے گی۔ تو اس میں اس امر کا لحاظ رکھے گی۔ کہ برہمچاری قبل از وقت مت بھید کے جھگڑوں میں پھنس کر اپنا انمول سمے ویرتھ نہ گنوا دیں۔

بمبئی کے تعلیمی ماہوار رسالہ انڈین ایجوکیشن کے دسمبر کے پرچہ میں اُس رسالہ کے انگلستانی نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے۔ کہ وہاں کے سمجھدار لوگوں میں اسوقت یہ خیال زور سے کام کر رہا ہے۔ کہ پرائمری سکولوں کے اندر ہفتہ میں ایکبار اُس عیسائی فرقہ کے پادری کو خاص سبق ندہبی دینے کا موقع دیا جاوے جس فرقہ کے والدین کے لڑکے کہ اُس سکول میں پڑھتے ہوں اسی خیال میں سرگردان ہندوستان کے مختلف مذاہب کے والدین ہیں اس مشکل کو بھارت ورش میں اگر کسیقدر حل کیا ہے۔ تو گروکل نے اور آئندہ بھی اگر اس مسئلہ کے خوش اسلوبی سے حل ہونیکی امید ہوسکتی ہے۔ تو وہ بھی گروکل سے ہی۔ لیکن افسوس کہ ایسی بے نظیر انسٹیٹیوشن کو مدد دینے کے لیے باقاعدہ کام کرنے والے بہت تھوڑے آدمی ہیں۔

ریاست بڑودہ میں ۸۱ ، ۱۳ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں گویا فیصدی ۹½ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ یہ اوسط بمقابلہ بعض انگریزی علاقوں کے بہت زیادہ ہے

آریوں کے پراچین شاستروں کے احکام کے مطابق آٹھ برس کی عمر کے بعد ہر ایک لڑکا یا لڑکی پڑھنے کے لئے بھیجنا لازمی تھا۔ یورپ اور امیریکا کی اقوام نے جو سبق آج سیکھا ہے۔ وہ آریہ ورت کے ایک ایک بچہ کے حفظ تھا۔ لیکن آج بدبخت ہندوستان میں تعلیم کی قدر ہی کچھ نہیں رہی۔ بڑودہ میں مہاراجہ صاحب نے ۱۶۰ ایسے سکول کھولے ہوئے ہیں۔ جہاں تعلیم لازمی ہے۔ اگر والدین لڑکوں کو نہ بھیجیں تو اُن پر جرمانہ ہوتا ہے۔ یہ تجربہ ہندوستان میں اس وقت نیا ہے۔ اور اس کی کامیابی یا ناکامیابی پر تعلیم کی آئندہ حالت کا بہت کچھ انحصار ہے

کلکتہ میں یوروپین لیڈیوں کے ایک جلسہ میں یہ طے ہوا کہ عیسائی اور ہندو لڑکیوں کے لئے ایک کرسچین کالج کھولا جاوے۔ جس میں زیادہ تر زور عیسائی ندہبی تعلیم پر دیا جاوے۔ کلکتہ کے ہندؤں کے اندر عیسائیت کا زیادہ زور ہوگا۔ ورنہ اس طرح کھلم کھلا ہندو لڑکیوں کے لئے کرسچین کالج کی قائمی کی بات چیت نہ ہوتی۔ افسوس کہ ہندو تو در کنار آریہ سماجی لوگ بھی کافی انتظام اپنی لڑکیوں کو سچی ویدک تعلیم دینے کا نہیں کرتے۔

گذشتہ سال میں جو ۳۱۔ دسمبر کو ختم ہوا ہے انگلستان کے اکیلے شہر لنکاشائر نے ویڑھ کروڑ کا زیادہ کپڑہ ہندوستان کو برآمد کیا۔ یہ تحقیقات بڑی دلچسپ ہوگی کہ اس میں سے ہندوستان کو کسقدر حصہ بہ نسبت گذشتہ برسوں کے لنکاشائر کی نذر کرنا پڑا۔

خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب کا دفعتاً ۷۔ جنوری کو لاہور میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی عمر اسی (۸۰) برس کی تھی۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ اس بڑی عمر تک بھی آپ کو کبھی ایک دن بھی بیمار نہیں رہنا پڑا۔ جس رات آپ کا انتقال ہوا۔ اسی شام کو ایک مریض کو دیکھنے تشریف لے گئے تھے یہ سب نتیجہ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب کی نیک چلنی اور ریاضت کا تھا۔ جب شری سوامی دیانند سرستی جی لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو آپ نے اپنا مکان جو اسی وقت طیار ہوا تھا۔ شری سوامی جی کی رہائش کے لئے دیا تھا۔ ایسے شخصوں کی کی زندگی سے نوجوانوں کو خاص سبق لینا چاہیئے اور ہر طرح کی بدپرہیزیوں سے بچنا چاہیئے۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

امیریکہ ایک امیر مسٹر روکفیلر صاحب نے بڑے دن پر یونیورسٹی آف چکاگو کو پانچ لاکھ پونڈ یعنے ۷۵ لاکھ روپیہ اسلئے دان دیا کہ اس کی آمدنی سے ایک انجنیرنگ کالج کھولا جاوے۔ جس قوم کے لیڈر اس فراخدلی سے اشاعت علوم و فنون میں کوشاں ہوں وہاں ہر طرح کی کامیابی کیوں نہ ہاتھ باندھے کھڑی رہے۔

یوروپ کے ایک شہر میں پانی کی قلت ہو گئی لوگوں نے سوڈا واٹر سے دہونے کا کام لیا اور شراب چہرے پر مل کر حجامتیں کرانی شروع کیں۔ عرب کے ریگستان میں پانی کی قلت کے باعث دیندار مسلمان بالو سے وضو کرتے ہیں۔ ہر ملکے و ہر رسمے

طاعون کا اب شدت پر زور ہی سمجھنا چاہیئے کچھ نہ کچھ فرق اس کے زور میں پڑ جاتا ہے ایک ہفتہ میں طاعون سے بائیس ہزار سے زیادہ موتوں کا ہونا بھی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ دن دور ہے جبکہ طاعون کا بیج ناش ہو جاوےگا

بیگم صاحبہ بھوپال اپنے مرحوم خاوند کی یادگار میں ایک نیا شہر موسوم احمد آباد بسانے لگی ہیں۔ شاہی محل بن رہا ہے۔ اور بنانے والوں کو زمین مفت ملیگی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آریہ سماج بھی اپنی ضروریات کا خیال کر کے ایک نیا آریہ نگر بسانیکی کوشش کریں

خالصہ بہادر سے بڑھ کر سرکار انگریزی کی نمک حلالی کا دم بھرنے والا آج کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ اتفاق سے مانڈلے (ملک برہما) سے خبر آئی کہ ایک حوالدار دہرم سنگہ نامی نے ایک انگریز آفیسر کو مار ڈالا۔ اسپر سنگہ بہادروں نے باظہار نمک حلالی دہرم سنگہ کی کرتوت پر نفرت ظاہر کی۔ پٹیالہ سنگہ سبہا نے اپنے جلسہ کے ساتھ ہی دہرم سنگہ کی پلٹن کے کمان افسر کو تار دی۔ جواب آیا کہ دہرم سنگہ دہلی کا راجپوت مونا سکھ نہیں ہے۔ امید ہے کہ خالصہ بہادر نے بھی اس مذاق کا لطف دوسروں کے ساتھ اٹھایا ہوگا۔

جنگ کیسے مہلک ہیں۔ اس امر کا اندازہ پروفیسر مہاچیٹ صاحب کے حساب سے لگ سکتا ہے جنہوں نے اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ صدی میں ایک کروڑ چالیس لاکھ کے قریب آدمی جنگوں میں مارے گئے

برہسپتی ستارے کے گرد پانچ چاند گہومتے دکہائی دیا کرتے تھے۔ اب مسٹر آک نجومی نے ایک چھٹا چاند برہسپتی کے گرد چکر لگانیوالا دریافت کیا ہے۔ انسان کی عقل کو درست رکھنے کیلئے جیوتش ودیا سے بڑھکر کوئی نسخہ نہیں ہے۔

عمارت تاج آگرا کی حفاظت اور مرمت پر سال گذشتہ میں گورنمنٹ ہند نے ۹۷٫۸۹۹ روپیہ خرچ کیا۔ لارڈ کرزن کو پرانی عمارتوں کی حفاظت کا بڑا شوق ہے

سوامی رام تیرتھ جی کی نسبت شہر قاہرہ کا ایک اخبار رقمطراز ہے۔ کہ سوامی صاحب بوقت واپسی ہندوستان اس شہر میں بھی ٹھہرے تھے جہاں انہوں نے مسلمان عالموں سے بات چیت کی اثنائے گفتگو میں انہوں نے مانا کہ دنیا میں ایسے آدمی ہیں جو کہ خدا سے روشنی پاکر انسانوں کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے مذہب کے ساتھ مذہب اسلام کی یگانگت کا اظہار کیا سوامی رام تیرتھ جی ہمہ اوست کے مسئلہ کے قائل ہیں۔ اور مسلمان صوفی سب کے سب ان کے ساتھ اتفاق کر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا مذہب صوفی ازم سے زیادہ تر تنگ دایرہ کے اندر محدود ہے۔ اور اس لئے اس قسم کے زبانی جمع خرچ کے باوجود بھی اہل اسلام کو ان کے تعصبات سے نکالنے کی کوشش بہت کم مفید ثابت ہوئی ہے۔ جب تک متوں کے غلاموں کے اندر سے تعصبات کو دور نہیں کیا جاتا۔ تب تک سچائی کے قبول کرنے کے لائق نہیں بن سکتے۔

جاپان کے جیلخانوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اخبار نویس لکھتا ہے۔ کہ جس طرح عام گھر باغات میں بنے ہوئے ہیں ویسے ہی جیلخانہ ہے۔ دن کو جملہ قیدی کھلے میدان میں کام کرتے ہیں۔ باوجود نگرانی زیادہ نہ ہونے کے کوئی قیدی بھاگنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کا باعث یہ بھی ہے کہ جاپان کی پولیس بڑی ہوشیار ہے ہر ایک قیدی کو اسکے کام کے منافع کا کچھ حصہ ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے تین قسم کا حساب جیل میں قیدی دیا جاتا ہے۔ قیدی کو سزا کیا دیجاتی ہے ایکطرح اسکی اخلاقی حالت کو سدہار کی کوشش کیجاتی ہے۔ جبتک کہ کوئی قیدی رہا نہیں کیا جاتا۔ جبتک کہ اسکے رشتہ دار یا دوست اسکی نیک چلنی کی ذمہ داری نہ لیں سچ سچ جاپان ہر کام میں قابل تقلید بن رہا ہے۔

سائینس اور حرفت کی تعلیم کی ترقی کے لئے جو انجمن کلکتہ میں قائم ہوئی ہے۔ اسکی طرف سے پندرہ وظائف ۲۵ روپیہ سے لیکر ۱۲۵ روپیہ ماہوار تک دئے جانے منظور ہوئے ہیں۔ ان وظائف سے بعض طالب علم جرمنی۔ امیریکا۔ انگلینڈ اور جاپان وغیرہ ملکوں میں خاص تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجے جائیں گے کیا ہی اچھا ہو اگر وہ یورپ میں بھیجنے سے پیشتر ایسے طلباء کو تعلیم اس قسم کی دیجاوے کہ وہ مغرب کی مادی ترقی کا چمتکار دیکھ کر چندھیا نہ جاویں۔ بلکہ پرکرتی کو تماشے اوہین بنانے میں کامیاب ہو کر آویں

انڈین نیشنل کانگریس کو سر ہنری کاٹن وغیرہ اصحاب انگریز نے صلاح دی ہے کہ وہ اپنا ایک ڈیپوٹیشن ولایت میں بھیجیں۔ تاکہ آیندہ انتخاب پارلیمنٹ کے وقت ایسے ممبر پارلیمنٹ میں جا سکیں جو ہندوستان کے دوست ہوں۔ اسپر اخبار انڈین نیشن کے لایق ایڈیٹر نے بڑی معقول صلاح دی ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ لبرل پارٹی کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑنے سے ہندوستان کا کچھ فائدہ نہیں۔ سب پارٹیوں کے آدمی ایسے نکالے جائیں جو ہندوستان کے دوست ہوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

...آتما کی ہستی ...کی شہادت

...مدت سے یہ خیال رہا ہے۔ کہ سائنس کی نظروں میں جیو آتما یا روح ...ہستی بالذات نہیں ہے۔ ابھی بہت زمانہ ...ہوا۔ کہ لارڈ **کیلون** آجکل کے مشہور ...سائنس دان نے روح کی ہستی کی نسبت ...پورا اقبال کیا تھا۔ اسی طرح نامکمل ...پروفیسر بوس صاحب اور چند ایک ...سائنس دانوں نے بھی محض مادہ سے ...پرواز کرنیکی کوشش کی۔ لیکن حال ...ایک امیریکا کے **میسیچیوسیٹز** نامی ...میں پروفیسر ایلمر گیٹس صاحب نے جیو آتما ...دکھلا رہا ہے۔ پروفیسر موصوف نے ...چوہے پر تجربہ کیا ہے۔ چوہے کو مارنے ...بعد کسی چیز کا سایہ خاص طیار کئے ہوئے ...پر پڑا۔ جو جسم کے علاوہ کوئی ایسی چیز ...کہ جسم سے علیحدہ ہونے سے چوہے کے ...جان باقی نہ رہی۔ زندہ چیز کے سوائے ...پڑ نہیں سکتا۔ اور اسلئے پروفیسر صاحب ...نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ فوٹو چوہے کے ...آتما کا ہوگا۔ **ڈاکٹر گیٹس** صاحب نے ...کرنیں ایسی نکالی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ...تعداد میں تجربے کرنے کے بعد ...جیو آتما کا اثر کسی حد تک کم ہو جاوے ...جیو آتما کے ماننے والے مت وادی لوگ ...کوشش کر حیران ہوں گے۔ کہ جیو آتما ...کیسے پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اس تعلق میں ...سوامی دیانند سرسوتی جی کی رائے قابل ...ہے۔ جو شریر سے علیحدہ ہونے پر جیو آتما کے ساتھ کارن شریر کا بنے رہنا مانتے ہیں جاہل سے لے کر فلاسفر تک اپنی ہستی کو محسوس کرتے ہوئے اس وچار سے کبھی ہی مکت نہیں ہو سکتے۔ کہ اُن کی اصلیت کیا ہے۔ اور یہی وچار کسی نہ کسی زمانہ میں جیو آتما کو اپنی آزاد ہستی سے خبردار کرتی ہے۔

دنیا کا دائرہ بہت تنگ ہے

کسی قوم کا ستارہ کسی وقت اوج پر ہوتا ہے اور دوسری قوم کا غروب پوشاک۔ اور دیگر ظاہری نمائشوں کے غلاف کے اندر۔ بعض اوقات انسان کے اصلی جوہر چھپے ہوئے رہتے ہیں۔ ورنہ انسانوں کی خصلت میں باوجود اختلاف آب وہوا وغیرہ کے بھی بہت کم فرق دیکھنے میں آتا ہے۔ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا شہر نہ ہوگا۔ جہاں کوئی نہ کوئی اس قسم کی ماں رہتی ہو۔ جو اپنے بچوں کی خاطر گلی محلہ والوں کا قافیہ تنگ کرنیکی عادی ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ مرض ہندوستان کی جاہل عورتوں کے ہی دامنگیر ہے۔ اور ان کی یوروپین تہذیب یافتہ بہنیں اس مرض سے بری ہوں گی۔ لیکن میں نے ایک انگریزی اخبار میں دیکھا ہے۔ کہ امیریکا کے نیو جرسی شہر میں ایک مسز ووڈ رہتی ہیں۔ جنہوں نے اپنی زبان درازی سے اپنے جملہ پڑوسیوں کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ اُن کی شہرت یہاں تک پہونچی ہے۔ کہ مسز صاحبہ کو لڑاکی ہونے کے جرم میں ماخوذ کیا گیا ہے۔ اس جرم کی سزا وہاں کے قانون کے مطابق یہہ ہے کہ مجرم کو ندی میں خوب غوطے دیے جاویں۔ اس سرد موسم میں شمالی ممالک میں ندی کا غوطہ کچھ معنی رکھتا ہے۔ یہہ اُن مثالوں میں سے ایک ہے۔ جو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ چہرے کی رنگت کا فرق انسانی دلوں کو نہیں بدل دیتا۔ بلکہ اخلاقی اور روحانی کا تعلق جسمانی خوب صورتی یا بدصورتی کے ساتھ بالکل نہیں ہے۔

[illegible]

شاہنشاہ ولیم قیصر جرمنی بھی عجیب قماش کے آدمی ہیں۔ ہر ایک کام میں دخل دینا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ افسوس کہ مسیح کی بیسویں صدی میں پیدا ہوئے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اپنے پیغمبر کی موت کے سو دو سو سال بعد ہی پیدا ہوتے۔ تاکہ اُن کا حوصلہ پورا ہو جاتا۔ اس وقت کوئی بھی بادشاہ دنیا کا راہبر نہیں بن سکتا۔ سکندر کا زمانہ نہیں۔ اور نپولین سی لیاقت شاہنشاہ ولیم کے نزدیک نہیں پھٹکنے پائی۔ بس اپنے دل ہی کو خاص طور پر پورا کر لیتے ہیں۔ جنگ روس اور جاپان کے درمیان ہوئی جنرل **نوگی** نے فتح پائی اور پورٹ آرتھر سر کر لیا جنرل **سٹوسل** نے کمال بہادری سے اُس قلعہ کی حفاظت کی تھی۔ دونوں کی بہادری کی داد اُن کے شاہنشاہوں نے دی لیکن شاہنشاہ ولیم کو افسوس ہوا۔ کہ اُن کو کسی نے کیوں نہ پوچھا۔ جھٹ دونوں باہمی مخالف جنرلوں کو اپنی طرف سے عنایات خسروانہ کا مشکور بنایا۔ اور خطابات خاص عطا کر کے روس اور جاپان دونوں ملکوں کے بادشاہوں کو تار کے ذریعہ سے مطلع کر دیا۔ شاہنشاہ جرمنی جب سے تخت نشین ہوئے ہیں۔ تب سے اُنکے دل میں جنگ کی اُمنگ اُٹھ رہی ہے۔ کیا یہ اُمنگ کوئی پورا کرے گا؟ میری رائے میں ہمارے شاہنشاہ سلامت کو قیصر جرمنی سے اپنی پرانی رشتہ داری کا خیال کر کے اپنے بھتیجے کے حوصلہ کو پورا کرنا چاہئے۔ اور اُسے موقع دینا چاہئے۔ کہ

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ وہ بھی میدان کارزار میں دو چار ہاتھ دکھلا دے۔

پورٹ آرتھر کی فتح سے خاص سبق

پورٹ آرتھر فتح ہو گیا جس قلعہ کی غیر معمولی مضبوطی کا اقرار

آج دنیا کی تمام جنگجو قومیں کر رہی ہیں۔ وہ قلعہ جاپانیوں نے روس جیسی بہادر قوم سے چھین لیا۔ جو کشت و خون اس قلعہ کے ارد گرد ہوا اُسے نظر انداز کر کے جن ہزاروں بہادروں کے خاندانوں کے لاکھوں زن و بچے تباہ ہو گئے ان کا خیال نہ کر کے اگر محض پورٹ آرتھر کی فتح کے نتیجہ پر غور کریں۔ تو ہمارے لئے اس سے بھی ایک خاص سبق مل سکتا ہے۔ جب بوئیر گورنمنٹ کے ممبران اپنے دار الخلافہ پریٹوریا کو خود بخود چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور ایک چلتی ہوئی گاڑی میں پال کروگر نے کار سلطنت شروع کر دیا تھا۔ اسوقت لارڈ رابرٹس کے پریٹوریا میں داخل ہونے پر انگریز قوم نے دیوانوں کی طرح خوشیاں منائی تھیں۔ لیکن جس قلعہ کے مقابلہ کا قلعہ دنیا کی تاریخ میں صرف سیباسٹوپول بتلایا جاتا ہے۔ جس قلعہ کی ہستی پر دونوں جنگجو قوموں کی عزت اور ہستی کا سوال تھا اس قلعہ کو فتح کر کے جاپان کی کیا حالت ہے؟ کیا جاپانی آپے سے باہر ہو گئی ہیں۔؟ کیا ٹوکیو کے گلی کوچوں میں وہ ناچ رنگ منائے جا رہے ہیں؟ کیا فتح کی مستی جاپانیوں کے سر پر سوار ہو گئی؟ وہی ہمت ہے۔ اور وہی رفتار ہے۔ جو قوم فتح اور کامیابی کی وقت آپے سے باہر نہیں ہو جاتی اُسی سے امید ہو سکتی ہے کہ مصیبت اور شکست کے وقت بے دل نہ ہوگی۔ ہمت نہ ہاریگی۔ مستقل مزاج رہیگی۔ جاپانیوں کے اس موجودہ زمانے میں

غیر معمولی عمل سے ہندوستانیوں کو خاص سبق لینا چاہئے۔ ذرا سی کامیابی سے پھولے نہیں سماتے۔ اور یہی باعث ہے کہ بار بار منہ کی کھا کر گرتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر ایک سوسائٹی کی یہی حالت دکھائی دیتی ہے۔ کانگریس کو لیجئے ہر تیسرے سال اسکو سسکتی حالت میں رہنے کے لئے کسی نہ کسی نئے تحفہ کی ضرورت ہے۔ امسال اگر مسٹر ہی کاٹن پریزیڈنٹ بن کر تشریف نہ لاتے تو شاید کانگریس پنڈال میں بڑی بھاری سستی دکھائی دیتی۔ ایک پریزیڈنٹ کو چیئرز پر چیئرز دیکر اپنی کامیابی سمجھ لینا اور پھر اگلے سال کے لئے گھر جا کر سو جانا اور امید یہ رکھنا کہ اس ملک کی پولیٹیکل حالت بدل جائیگی۔ سوشیل سوسائٹیوں کا تو ذکر ہی کیا کیا جاوے۔ ہاں مذہبی سوسائٹیوں پر امید کیجا سکتی ہے۔ کہ اُنکے اندر سنجیدگی اور مستقل مزاجی کام کر رہی ہوگی۔ لیکن اُن کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ مجھے دیگر مذہبی سوسائٹیوں کا ذکر نہیں کرنا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے اندر اسوقت صاف گوئی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جس سوسائٹی کی خدمت میں کہ میں نے گذشتہ بیس برسوں کا زمانہ صرف کیا اور باوجود اس کی ممبری سے علیحدگی کے بھی جس سوسائٹی کی بہبودی کے خیال اور خدمت کو اب بھی اپنا فخر سمجھتا ہوں اُسکی حالت دیکھ کر خیال آتا ہے کہ کاش کہ آریہ سماج کے سبھاسد جاپان سے سبق لیتے۔" نگر کیرتن اگر مزوکمن سماپت ہوا تو ہم پھولے نہیں سماتے خواہ ایک ہی راہرو پر کسی قسم کا دھرمک اثر بھی نہ ہوا ہو۔ خواہ واقعی چندہ کتنا ہی کم آیا ہو۔ ہم حکمت عملی سے سال بھر کی آمدنی کی نمائش کر کے نہ صرف پبلک کو ہی مغالطہ میں ڈال لیتے ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی مغالطہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمارا اپدیشک خواہ اپنے منتریوں کا ہی خاک اُڑا دے۔ وہ معمولی شلوکوں کے صحیح ارتھ نہ جاننے کے موقع ٹال آوے۔ تو ہمارے اخبار آریہ سماج

کی مباحثہ میں کامیابی کا ڈنکا بجا دیتے ہیں۔ لیکن جاپان ہمیں سبق دیتا ہے کہ جھوٹی نمائش سے بیڑا پار نہیں ہو سکتا۔ اگر ذاتی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو واقعات کو نظر انداز نہ کرو۔ آریہ سماج کے بعض ممبروں کا یہ اور چند اپنے اُن ممبروں کی کوششوں پر بھی پانی پھیر دیتے ہیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ معمولی سی دقت کا سامنا ہونے پر بھی آریہ سماج کے اکثر ممبر گھبرا جاتے ہیں۔ اور جہاں استقلال اور برداشت سے کامیابی ممکن ہو وہاں چال بازی سے کام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آریہ سماج کا صادق دوست ہوں اور اسلئے امید کرتا ہوں کہ آریہ سماج کے سبھاسد میرے اس لیکھ سے ناراض نہ ہونگے۔ بلکہ اگر اس میں کچھ سچائی ہے تو اُسے قبول کر کے آریہ سماج کو واقعی ویدک دھرم کو پرچار کرنیوالی سوسائٹی بنانے کی کوشش کریں گے۔

یہ ایک کام ہے جسکی طرف دھیان نہیں

پروفیسر میکس مولر نے سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ کا سلسلہ جاری کر کے اُسکے اندر تمام مشرقی قوموں کے مذاہب کی کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں شایع کرایا۔ پہلے عیسائی پادری ناراض تھے۔ کیونکہ بائبل کی مہما کو گھٹانے کے لئے ایسا عمل سمجھتے تھے۔ لیکن میکسمولر نے ترجمے اسطرح کرائے کہ آج بائبل سی کہانیوں کی کتاب ان سب کی شرومنی سمجھی جاتی ہے۔ دیگر اقوام کی مذہبی کتابوں کے ترجموں کی نسبت میں کچھ رائے نہیں دے سکتا۔ لیکن جو ترجمے آریوں کے بعض پراچین پستکوں کے اس سلسلہ میں شایع ہوئے ہیں وہ بہت غلط ہیں۔ اور اکثر جگہوں میں بعض مغربی عالموں نے منشا اُنکے اندر اپنے خیالات گھسیڑنے کی لئے غلط اصول ترجمہ کے قایم کر رکھے ہیں۔ افسوس کہ آریہ سماج کو وید۔ اپنشد۔ ترمیم۔ اور تنسیخ سے ہی فرصت نہیں ملتی پھر اپنے دھرم گرنتھوں کے ٹھیک ارتھوں کو نمایاں کرنے کا خیال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ایک ایسی جگہ تھی جہاں کہ یہ کام عمدگی سے ہو سکتا تھا

ویدک دھرم کا ناگیر

نمبر ۴

...پوں اس کے کہ میں راہبر نمبر ۲ کی نسبت بیان
...ان شروع کروں کہ آیا وہ کہاں تک مکمل راہبر
...ہو دیکھتا ہے۔ ضروری معلوم دیتا ہے کہ منوجی
...ی قول سے ہی ہر کروں کہ رشی موصوف منزل
...دھرم کے راہبروں کا بیان کرتے ہوئے مکمل
...ہبر کو سمجھتے ہیں۔ رشی فرماتے ہیں:-

वेदो ऽ खिलो धर्म मूल म्
शीले च तद्विदाम्। आचार
साधू नामा त्मन स्तुष्टि रेव च-

...ی ویدہی دہرم کا مول ہیں۔ سمرتی جو ان
...یعنی ویدوں کے انوکول ہو۔ سادہو پرشوں
...کے آچار اور اپنے آتما کی تُشٹی ہی، اس شلوک
...کا مول منوجی نے وید کو بتلایا ہے۔ اس کا وچار
...ناسب جگہ پر کیا جاوے گا۔ لیکن یہاں صرف
...سقدر بتلانا ضروری ہے۔ کہ ویدوں تک پہونچنے
...سے قبل منوجی نے تین ادنے درجہ کے راہبر بتلائے
...ہیں۔ اور چونکہ انہیں مکمل نہیں مانا۔ اسلئے
...ید کو آخری راہبر بتلایا ہے۔ راستہ صاف
...رکے اب آئیے۔ پھر اپنے آتما کی شہادت کو مکمل
...راہبر نہ دیکھ کر اُس کی تائید کے لئے دوسرے
...سنسکرت یعنی بھلا پائے ہوئے آتماؤں کی تلاش
...کریں۔

...اور اس تلاش میں بڑی احتیاط کے ساتھ
...کام کرنیکی ضرورت ہے۔ جہاں اپنے آتما کی شہادت
...رنیز آتما کی حالت کے بہتر یا بدتر ہونے کے قابل
...یا ناقابل اعتبار ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اپنے آتما
...کی اندرونی خرابی کسی کے اپنے سے چھپ نہیں سکتی

وہاں دوسرے آتما کی اصلی اندرونی حالت
کا محض ظاہری اسباب سے معلوم کرنا بڑا ہی مشکل
امر ہے۔ لیکن پھر بھی دا تربیت یافتہ آتما کیلئے
دہرماتما پرشوں کے آچرنوں سے کچھ نہ کچھ رہبری
کی امید ہو سکتی ہے۔ آچرنوں سے بڑھ کر معلم
عوام کے لئے کوئی ہو نہیں سکتا۔ اور جب آتما کی
نگری ہوئی اوستھا ہو۔ تو اُس سے بڑھ کر اسے
اُبھارنے والی کوئی طاقت نہیں ہے۔ مثل
مشہور ہے کہ "ایک ایک اور دو گیارہ"
اکیلا آتما ممکن ہے پر ہونچکر مشتبہ حالت میں رہتا
ہے۔ لیکن اگر اُس کے وچار کے ساتھ کسی
ایک عالم باعمل کا وچار ملجاوے تو اُس کے
خیالات کو بڑی بھاری مضبوطی مل جاتی ہے
اور وہ زندگی کی منزلوں میں کسی قدر اطمینان
کیساتھ پاؤں رکھ سکتا ہے۔
لیکن دھرم کی یہ منزل بڑی ہی خطرناک ہے
جہاں آتما آزاد ہے۔ اُسے دوسروں پر بھروسہ
دلانا اُس کی آزادی کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔
ممکن ہے کہ جسپر بھروسہ کیا جاوے۔ وہ بڑی
حد تک برائیوں سے پاک ہو۔ اور نیک نیتی
سے دیگر آتماؤں کی راہبری کرے۔ لیکن یہ
بھی ممکن ہے کہ نالیشی مہا آتما
واقعی گندم نما جو فروش ہو اور مکاری سے
اُن پرشوں کو ڈبونے والا ثابت ہو۔ جو کہ اس کے
دام میں پھنس چکے ہوں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ
ممکن ہے کہ سداچاری پرش کہیں خاص ایسی
کمزوریوں کا شکار ہو۔ کہ اُن کے باعث اپنے
پیچھے چلنے والوں کو اُلٹے راستے لیجانے والا ثابت
ہو جاوے۔ ان اور ایسے ہی دیگر گڑھوں سے
خبردار کرنے کیلئے منوجی مہاراج نے فرمایا ہے
(دیکھو منو ادھیائے ۲ شلوک اول)

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नि
त्यम द्वेषरागिभिः। हृदयेना
भ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तं नि
बोधत ॥

"راگ و دویش سے علیحدہ عالمان باعمل
جسپر نتیہ و روزانہ عمل کریں اور جسے اپنے
ہردے سے فرض جانا جاوے وہی دھرم
ماننے اور کرنے کے لائق ہے"
اس ہدایت کے اندر منوجی نے دوسری منزل پر
پہونچنے ہوئے جگیاسوؤں کو ان خطروں سے
خبردار کیا ہے جن کے لگنے سے دھرم کا کھوج
بجائے اُن کا مددگار ہونے کے اُلٹا انہیں دھرم
کے راستہ سے علیحدہ لیجانیوالا ثابت ہو سکتا ہے
منوجی فرماتے ہیں کہ جہاں اپنے آتما کی شہادت کسی
کام کے کرنے کے لئے ملجاوے جب جیو آتما کے اندر
بیخوف اُتساہ کی دہونی اُٹھتی ہو اس وقت یہ
جانچنے کیلئے کہ آیا وہ فی الواقع شہادت قدرتی شہادت
ہے یا کہ دھوکے میں ڈالنے والا چھلاوا۔ ضروری ہے
کہ اپنے آتما کے ڈھونڈے ہوئے راستہ کی تصدیق
عالمان باعمل کے اعمال کے ساتھ ملا کر کیجاوے
لیکن اس تصدیق میں بھی دھوکا ہو سکتا ہے بعض
عالم خاص طرحوں کی کمزوریوں کے اندر مبتلا ہوتے
ہیں۔ اس کمزوری میں پھنس کر وہ خود عمل
کرتے ہیں۔ وہ راہبر کامل کا کام نہیں دیسکتا۔ کسی
چیز سے خاص نفرت ایک سداچاری پُرش کو ہو
سکتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کا عمل اُلٹے راستے
پر لیجانیوالا ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک ستیہ وادی
پرماتما کی اُپاسنا کرنیوالا ودوان ہے۔ لیکن
اُسکو گلاب کے پھول سے نفرت ہے۔ وہ گلاب
کی خوشبو کو برداشت نہیں کر سکتا۔ آپکے سامنے
گلاب کا پھول اُسکے ناک کے بالمقابل کیا جاتا ہے
وہ ناک سکوڑ کر علیحدہ ہو جاتا اور بڑی خفگی کا
اظہار کرتا ہے۔ کیا آپ کو بھی گلاب کا پھول دیکھتے
ہی اس قسم کی حرکت کا اظہار کرنا چاہئے۔ ایک
ایسا ہی باعمل آدمی سرخ مرچوں کا دلدادہ ہے

Digitized by eGangotri

پاکھنڈ ای کا بڑا اجارہ اوری بھی ہے ۔ تمہاری ہر تجربہ کی ار ستھا ہے ۔ کیا تمہیں بھی ان چیزوں کا استعمال کا شوق سے کرنا چاہئے ۔ ؟ ابھیاس کو خاص حالتوں میں ڈھیلا کر دینے کی وجہ سے بڑے بڑے مہاتما بعض اوقات معمولی کمزوریوں پر بھی قابو نہیں کر سکتے ۔ ایسے تپسی جو پربھو کے لئے ہر ایک قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے طیار ہیں ۔ انس ہکلش کے ایسے غلام دیکھے گئے ۔ کہ اگر ان کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تو سن کر کمال تعجب ہوتا ۔ بڑے بڑے معقول پسند آدمی دیکھے گئے جو شہرت پسندی کی کمزوری میں پھنس کر جہاں معقول آدمیوں کی ہنسی کے باعث بنے وہاں عوام کو شہرت پسندی کی مرض کے اندر گرفتار چھوڑ گئے ۔ سچے اور انصاف پسند آدمیوں کو جو دنیا کے ہر طرح کے خوف اور لالچ سے آزاد تھے بعض اوقات کام کے غلام بنے ہوئے دیکھا گیا ۔ ہر جگہ آزادی کا اظہار کرتے ہوئے جہاں کام کا دخل درمیان میں آیا جلد سچائی اور انصاف پسندی رفوچکر ہو گئی ۔ اعلیٰ درجہ کے انصاف پسند شرابی حاکم جو اپنے باپ کی خاطر بھی انصاف کا خون کرنے کے لئے طیار نہ تھے ۔ اپنے ہم پیالہ دوستوں کی خاطر سفیدی کو سیاہی بنانے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں ۔ یہ تو ان پُرشوں کا حال ہے جو کہ خاص خاص برائیوں کے غلام بن رہے ہیں لیکن بعض اوقات نیک خیالات کی بنیاد پر بھی انسان آدرش سے گرا ہوا دکھائی دیتا ہے میرے ایک دوست ڈپٹی صاحب تھے جو بڑے راستباز اور دیانت دار تھے ۔ لیکن ان میں کمزوری یہ تھی کہ وہ انسانوں میں بھی دیانت دار ہی مشہور رہنا چاہتے تھے ۔ اور اسلئے اگر کسی مقدمہ میں ان کا کوئی دوست یا واقف فریق ہوتا تو مقدمہ اسکے برخلاف فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے خواہ وہ سچا ہی کیوں نہ ہوتا ۔ مقدمہ

والوں نے اُنسے اپنے حق میں فیصلہ لینے کا بڑا عمدہ ڈھنگ دریافت کر لیا تھا ۔ اگر مدعی کو خواہش ہوتی کہ مقدمہ اُسکے حق میں فیصلہ پاوے تو وہ اپنے کسی دوست سے استدعا کرتا کہ وہ ڈپٹی صاحب کے مکان پر جا کر علیحدگی میں مدعا علیہ کی سفارش کرے ۔ فیصلہ کے روز ایسی حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ڈپٹی صاحب کا فیصلہ مدعا علیہ کے برخلاف سنائی دیتا ۔ بعض دیانت دار حاکموں کو ان پبلک کاموں کی خاطر اپنی دیانت داری کی باگ کو ڈھیلا کرنا پڑا جن پبلک کاموں کے ساتھ ان کا خاص تعلق ہو چکا تھا ۔ کہاں تک لکھا جاوے انسانی کمزوریاں اعلےٰ سے اعلےٰ آدمیوں میں پائی جاتی ہیں ۔ یہاں تک کہ دنیا کے بڑے بڑے ریفارمر اور لاکھوں کروڑوں سے تسلیم کئے گئے پیغمبر بھی ان کمزوریوں سے بری نہ تھے ۔ اگر ان میں عام کمزوریوں کے قابو کرنیکی شکتی تھی تب بھی وہ اپنے زمانہ کے بڑے ہی مضبوط سنسکاروں کو دور نہ کر سکے ۔ حضرت عیسےٰ مسیح سا پارسا اور رحم کرنے والا آدمی بھی اپنے زمانہ کی شراب اور مانس کے استعمال کی بد عادت سے نہ بچ سکا ۔ اور اسلئے اُن برائیوں سے اپنے پیروؤں کو نہ بچا سکا حالانکہ اپنی پرارتھناؤں میں اپنے پرماتما سے شانتی ہی مانگتا رہا ۔ حضرت محمد صاحب سا دھرماتمی اور سادہ دل انسان بھی اپنے زمانہ کے برے رواج میں جکڑا ہوا اور اسکے سنسکار سے متاثر کثرت ازدواج کی بدرسم کا شکار خود ہوا ۔ اور اسلئے اپنے پیروؤں کو اسی گڑھے میں ڈال گیا جس سے آزاد ہونیکے لئے اسوقت کے بڑے بڑے فاضل مسلمان ہاتھ پیر مار رہے ہیں ۔ کرشن کیا تھا ؟ یہ دیکھنے کے لئے گیتا کو پڑھنا چاہئے ۔ لیکن اگر کرشن کے آچرنوں کا اندازہ بھاگوت سے بھی لگایا جاوے تو کون انکار کر سکتا ہے کہ کرشن کی نسبت بیان کی ہوئی کمزوریوں نے کروڑوں ہندوؤں کو ہر زمانہ میں سخت کمزور بنا کر کام کا شکار بنا دیا سخت بیچار میں ڈوبے ہوئے ہندوؤں کو میں نے

اس خیال سے اپنے آپکو تسلی دیتے ہوئے معلوم کیا ہے کہ جب رادھا اور گوپیوں کی پاک عورتیں کام کا شکار ہو رہی ہیں ۔ پاسکیں تو ہماری بساط ہی کیا ہے ۔ جب کسی پڑھے ہندو سے بیچار یا چوری یا دھوکہ بازی کا کوئی مذموم کام سرزد ہوتا ہے ۔ تو اس خیال سے اپنے من کو تسلی کرتا ہے ۔ کہ جب کرشن سے ایشور اوتار بھی منشیہ کا جامہ پہن کر ان دوشوں سے نہیں بچ سکے تو ہماری کیا حقیقت ہے ۔ اسلئے منوجی بتلاتے ہیں ۔ کہ سداچار دوسروں کا ذریعہ دھرم کا راستہ تلاش کرنیکا ہے ۔ جب کسی ایسے پُرش کے کسی فعل کی تقلید کرنا چاہو تو پہلے بخوبی دریافت کر لو کہ آیا وہ خاص کمزوریوں کے باعث کہیں خاص اشخاص یا کہیں خاص چیزوں یا حالتوں سے خاص قسم کی محبت یا کسی خاص قسم کی نفرت کا عادی تو نہیں ہے ۔ لیکن اس خاص محبت یا نفرت کا پتہ کیونکر لگے ؟ اس سوال کا جواب بھی منوجی نے اپنے اُسی شلوک میں دیدیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس کریا کا سیوق یعنی جن افعال پر عمل رضامندی سے کیا جاتا ہے اُنکا اثر کرنیسے پتہ لگ سکتا ہے کہ ایک عالم با عمل کا اعلےٰ آچرن ڈسٹرکٹ کیا ہے ۔ راگ اور دویش کا عمل ہر وقت بر خیر نہیں ہوتا ۔ ان کا عمل بعض خاص وقت اور خاص چیزوں پر ہوتا ہے اسلئے سداچار کو اپنا راہبر بنانیکے لئے سدا پار کے آچرن کے خاص عملوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے ۔ اور جہاں تک اسکے عام آچرنوں کی پیروی کرنیکی کوشش کرنی چاہئے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سداچار کو راہبر بنانے وقت سب سے ادنےٰ لیکن سب سے اول راہبر کو بالکل ترک کر دینا چاہئے ۔ رشی خبردار کرتے ہیں ۔ کہ ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ اس امر کا تحقیق کرنیوالا ابھی تو اپنا آتما ہی ہو سکتا ہے ۔ کہ آیا سداچاری مہاتما کا عمل روزانہ عمل قابل تقلید ہے ۔ یا کہ کوئی غیر معمولی عمل خاص کمزوری کا باعث اور قابل ترک کرنیکے ہے ۔ جبتک ہر آدمی اپنے آتما کا ہر ایک راہ تب ہی سچے راہبر کا کام دیسکتا ہے ۔ اگر بھولا ہوا انسان خود راہبر کی نیت کو سمجھنے کے قابل ہو ۔ اسی طرح آتما بھی روحانی دولت میں ہی ہرگز منزل مقصود پر پہنچنے کی امید نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس راستے کے پیرو

میری زندگی کی نشیب و فراز

نمبر ۱

دیباچہ:- ہر ایک انسان کی زندگی کے اندر ... ایسے حالات ہوگذرتے ہیں۔ جن کی اصلیت کا انکشاف ... دیگر انسانوں کیلئے مشکل کے وقت رہنمائی ... کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایسے انسانوں ... آدرش کہلانے کے لائق ہو۔ ضروری نہیں ... انسان کسی خاص بزرگی کے مالک ہوں ... ادنےٰ انسان کی زندگی ہیں ایسے نظارے ... دیتے ہیں۔ کہ جن کے اظہار سے عوام کو اپنی ... کی رفتار کے لئے بعض اوقات بڑی مفید ... ملتی ہیں۔ اسی خیال سے نہ کہ کسی تکبر کے ... متحرک ہو کر میں اپنی زندگی کے بعض نظارے ... ناظرین کرتا ہوں۔ بذات خود میری ناکامیاب ... دوسروں کے لئے محض ایک عبرتناک سبق ... ہے۔ لیکن اپنی خوش قسمتی سے میرا تعلق بعض ... لائق اور سربرآوردہ بزرگ ہستیوں سے رہا ہے ... متعلق خاص حالات کا اظہار میرے ناظرین ... خاص طور پر مفید ہو سکتا ہے۔

تمہید:- قدرتی امر ہے کہ کوئی انسان اپنے یا ... متعلق کسی قسم کے خیالات بیان کرے۔ اُسکے ... ہی ہوتا ہے۔ کہ جن انسانوں یا چیزوں کا اس ... کے اندر بار بار ذکر آتا ہو ان کا مختصر ذکر پہلے ہی ... ہو جائے۔ تاکہ بار بار کے اعادہ سے بچ کر اپنے مخاطبین ... صفحوں پر اُسکا بیان بوجہ نہ معلوم ہو ... اس اصول کو مدنظر رکھ کر نہ کہ کسی گھمنڈ کے خیال ... سے میں اپنے وطن اور ولدیت کا مختصر بیان اس جگہ ... ضروری سمجھتا ہوں

میرا وطن:- میرے والد بزرگوار کے خاندان کی ... رہائش اُسوقت پنجاب کے ضلع جالندھر کا ... قصبہ تلون تھا جبکہ میں سمت ۱۹۱۵ بکرمی کے پھاگن ماس کی کرشن ترئیودشی کو پیدا ہوا تھا۔

اصلی وطن انسانوں کا گو یہ دُنیا نہیں ہے۔ اور دُنیا کی بے ثباتی پر مضامین لکھنے والے گو اُن انسانوں کو بے عقل سمجھتے ہیں۔ جو کہ زمین اور اینٹ اور پتھر اور لکڑی وغیرہ کے مجموعہ کو اپنا وطن سمجھ بیٹھے ہیں۔ تاہم دُنیا داروں نے وطن اس جگہ کا نام رکھ چھوڑا ہے۔ جہاں پر کسی انسان کی پیدائش ہو۔ لیکن میری رائے میں جائے پیدائش کو وطن اسلئے کہا جاتا ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کا بڑا حصہ اپنی پیدائش کے مقام پر ہی بسر کرتا ہے۔ اس معیار پر اگر میری زندگی کو دیکھا جاوے تو **تلون** کو میں اپنا وطن نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ۷۴ برس کی عمر میں سے سب ملاکر بمشکل چار سال سے زیادہ عرصہ میں نے اُس مقام پر نہیں بسر کیا۔ مگر باینہمہ قصبہ **تلون** میری جائے پیدائش ہے۔ یہ مقام عین دریائے ستلج کے مغربی کنارہ پر واقع ہے اور ابھی ... پورانے فیشن کا اثر بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ بدقسمتی یا خوش قسمتی سے ریل کی کوئی بھی سڑک اُسکے پاس ہو کر نہیں گذری۔ سب سے نزدیک ریلوے سٹیشن تلون کے لئے پھلور کا ہے جس سے اوائل عمر سے لیکر جوانی کی حالت تک مجھے اسی وجہ پر بہت کچھ تعلق رہا ہے۔

خیر تلون قصبہ کہلاتا ہے۔ اسلئے نہیں کہ اس کی آبادی موضعوں سے زیادہ یعنی پانچ ہزار سے کم ہی اس کی آبادی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اسمیں میونسپل کمیٹی تک نہیں ہے، لیکن چونکہ اس موضع میں اہل قلم بود و باش رکھتے رہے ہیں۔ اور پختہ عمارات دیکھنے میں بیشتر آتی ہیں اسلئے اہل قلم باشندوں نے خود بخود اس کا نام قصبہ رکھ لیا ہوگا۔ یہ تو میرا خیال ہے، لیکن اس قصبہ کے کھتری اور برہمن باشندوں کا خیال کیا ہے! وے بالاتفاق تلون کو شہر کے نام سے پکارتے ہیں۔ نورمحل چار میل کے فاصلہ پر تلون سے دگنا قصبہ ہے۔ اُسجگہ پولیس کا تھانہ ہے میونسپل کمیٹی ہے۔ نورجہاں بیگم کی مشہور سرائے بھی اسجگہ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص نورمحل سے تلون کو جاتا ہو۔ اور اُس سے پوچھو کہ کہاں جاتا ہے۔ تو جواب ملیگا۔ "شہر کو جاتا ہوں"۔ اور فوراً سمجھ لیا جاویگا۔ کہ یہ شخص تلون کو جا رہا ہے۔ اس کا باعث شاید آجکل کے تعلیم یافتہ عجائب سمجھتے ہوں لیکن کسی برادری کے پرانے چودھری سے پوچھئے۔ فوراً جواب دیگا۔ کہ دوابہ بست جالندھر (وہ زمین جو کہ ستلج اور بیاس دونوں کے درمیان ہے اُسے دوابہ بست جالندھر کہتے ہیں) میں ہمیشہ سے اڑھائی شہر ہی مانے گئے ہیں۔ باقی باوجود اپنی آبادی کی کثرت اور دولت وحشمت کے بھی اُن کے مقابلہ میں دیہات سمجھے گئے ہیں۔ **پورا شہر بجواڑہ پورا شہر تلون**۔ اور نصف شہر ہدیاباد یہ تینوں مقامات بلحاظ اپنی آبادی وغیرہ کے نہیں بلکہ بلحاظ اپنی کرتوت[1] کے شہر سمجھے جاتے تھے دوسرے شہروں کو جانے دیجئے تلون کی نسبت روایت مشہور ہے۔ کہ دو تین سو برس گذرے ایک ساہوکار نے اپنی لڑکی کے لئے ور تلاش کرنے کے لئے تلون آدمی بھیجا۔ اور ساتھ ہی شگون کے لئے زعفران کے ... لدے ہوئے دس اونٹ بھیجے۔ لڑکی والے حجام کی دریافت پر تلون والے ساہوکار نے مٹی کے تغار میں زعفران کو ڈلوا دیا لڑکی والے کا حجام تو گھبرا گیا۔ لیکن جب برات چڑھنے کے دن نزدیک آئے تو لڑکے کے والد کے دل میں بڑا نخوت کا خیال پیدا ہوا۔ اُس نے اپنے گھرانے کے مرد و زن سے کہا: "میں اول درجہ کی کرتوت کے لئے تیار ہوں۔ اگر اس سے پہلے کی بڑی سے بڑی کرتوت یاد ہو تو بتلاؤ۔" اور تو سب خاموش رہے لیکن ایک بوڑھی براہمنی نے اُسکے روبرو لاکر

[1] پنجاب میں کرتوت سے مراد بیاہ شادیوں پر بے تحاشا روپیہ لٹانا اور گھر پھونک تماشا دیکھنا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک بڑا سو روپیہ کی قیمت کا موتی رکھ دیا اور کہا "تمہارے دادا کے وقت ایک بیاہ تھا۔ جس میں منجملہ دیگر سچ مچ ساٹھ لڑکیوں کے میں بھی گانے کے لئے جایا کرتی تھی۔ گا کر گھر جاتے وقت روز رات کو دلہا کی ماں ہمیں ایک ایک کٹورا موتیوں کا تل چاول کی جگہ دیا کرتی تھی۔ ان میں سے ایک یہ موتی میرے پاس موجود ہے۔ اگر طاقت ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کر لوٹ کرو" مشہور ہے کہ اُس گھمنڈی ساہوکار کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ اسی طرح کی اور بھی روایتیں تلون کی کر لوٹ کی نسبت مشہور ہیں۔ لیکن میں اس خوف سے انہیں یہاں درج نہیں کرتا۔ کہ مبادا دوسرے کرنولی شہروں کے باشندے سمجھیں کہ میں نے یہ سب روایتیں اپنی جنم بھومی کو خواہ مخواہ بزرگ بنانے کی خاطر اُن سے چرائی ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی روایتیں کم و بیش ہر ایک پرانے شہر قصبہ یا گانوں کی نسبت مشہور سُنی جاتی ہیں لیکن قطع نظر ان روایتوں کے میں نے اپنے بعض بزرگوں کو بڑے اطمینان کے ساتھ کہتے سُنا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں تلون ایک بڑا بھاری شہر تھا۔ مجھے میرے ایک بزرگ نے ایک فارسی قلمی نسخہ دکھلایا تھا جس میں تلون کی نسبت یہ درج تھا۔ کہ اس میں اس قدر آبادی اور دولت تھی کہ روز شام کو ۳۶۰ پالکیاں امیروں کی باہر نکلتی تھیں۔ (اس وقت امیر پالکیوں میں بند ہو کر سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور اُسے تفریح سمجھتے تھے) ان روایتوں میں خواہ زیادہ تر مبالغہ سے کام لیا گیا ہو۔ اور ان میں سے کسی کا کوئی بھی حصہ درست نہ ہو۔ لیکن ایک چشمدید واقع ہے۔ جس سے ان روایتوں کی کسی قدر تصدیق ہوتی ہے۔ میرے پتا نے جو اراضیات خرید کی تھیں ان میں سے ایک ٹکڑہ اراضی کا تلون کی آبادی کی حد سے تقریباً ½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں کھدائی کرا کے خندق لگواتے ہوئے میرے روبرو ایک پرانی عمارت کی بنیاد نکلی تھی۔ جس کی اینٹیں ڈیڑھ فیٹ لمبی اور نو انچ چوڑی سے کم نہ تھیں۔ لیکن میں کہاں جا لگا۔

"تلون کیا تھا"؟ اس سے نہ معلوم اس وقت کیا مطلب ہے۔ "تلون کیا ہے"؟ واسطہ اس سے ہے۔ ہم لوگوں کے بزرگ کیا تھے؟ گوتم۔ کناد۔ کپل۔ پتنجلی۔ جیمنی۔ ویاس۔ رام۔ بھرت۔ کرشن وغیرہ وغیرہ کیا تھے؟ اس کے محض بیان سے کیا فایدہ؟ ہم کیا ہیں۔ کہ سب تحت الثرا میں پڑے ہیں مطلب اس سے ... مختصر یہ کہ میری جائے پیدائش موضع (غلط العام) قصبہ تلون ہے۔ جس میں پانچ ہزار سے کم آبادی ہے۔ اور جس کے اندر کہ نہ صرف نئی روشنی کا ہی دخل کم ہے۔ بلکہ جس کے زن و مرد بڑے سے بڑے وہار کے اور سادا جاپ پیاول کے جھگڑوں سے ہی بچنے کے عادی نہیں ہیں

(منشی رام)

ہم پھر کہتے ہیں

کہ

اس وقت تہذیب الاسلام جلد اول کی

کُل اکیس پچیس کاپیاں

باقی رہ گئی ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں جلد خرید لیں۔ ورنہ بعد ازاں اگر کوئی بھائی کتاب نہ ملنے کی شکایت کریں گے۔ تو ہم ذمہ وار نہیں ہوں گے دوسرا ایڈیشن نہیں معلوم کب تک نکلے

المشتہر

مینیجر

آریہ مسافر

کے خریداروں کی سیوا میں

نویدن

آریہ مسافر بابت ماہ ستمبر کل روانہ ہو چکا ہے۔ اکتوبر کا پرچہ اس سے پہلے بھیجا جا چکا ہے۔ نومبر کا پرچہ ایک ہفتہ کے اندر اندر روانہ ہوگا۔ دسمبر کا چھپ چکا ہے۔ وہ بھی جلد روانہ ہوگا۔ جن مہاشیوں کے نام پچھلے سال کا بقایا ہے اُنکے نام ستمبر کا رسالہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ کرپا کر کے منظور کریں

…و کُل سماچار

…سماچار کے لئے سجنوں کے ہردے
…ہیں۔ اسلئے گذشتہ دو ہفتوں
…رنظ اسی تاکید سے پرکاشت ہو رہے ہیں
…ل سماچار سے کوئی بھی پرچہ پرچارک
…جانا چاہئے۔

…چاریوں کی صحت عموماً اچھی
…ان کے سرخ چہرے اور ان کی
…چال ڈھال ان کی حالت کی شاہد ہے
…تصدیق اس جگہ پر رائے ٹھاکر دت
…ری شنکر لال رلا رام وغیرہ بہت سے
…سجنوں نے کی تھی۔

…ی کا حال بلحاظ ہماری ضروریات
…ہے۔ باوجود ریاضی اور پدارتھ
…غیرہ کے استاد کی عدم موجودگی
…ر دو متعلقین نے کچھ نہ کچھ بوجھ
…ٹ کر ہتھا شکتی برہمچاریوں کی
…میں فرق نہیں آنے دیا ہے۔ جسکے
…ان کا مشکور ہوں۔ سالانہ امتحان
…مارچ کے اول ہفتہ میں ہوگا۔

…نے اسال عجیب رنگ ڈھنگ
…ہیں۔ ساون بھادوں کی طرح اس
…بارش ہوئی ہے۔ ذراسی دھوپ
…بادل امڈتے ہیں۔ اور جھم کر دو دو
…دن تک برستے ہیں۔ اب زیادہ بارش
…کی فصل کے لئے نقصان دہ
…ہوگی۔ لیکن جس کے قانون کے مطابق
…ہوتی ہے۔ وہ ہم لوگوں کی نسبت
…تا ہے۔ اسلئے ہم لوگوں کی شکایت
…ب۔

گنگا کی گروکل دھارا اب تک اُسی طرح بہ رہی ہے۔ یہ آثار اچھے ہیں۔ اور اگر اسی طرح دو ماہ تک برابر بہتی رہی تو اسال سالانہ جلسے میں پانی کی تکلیف تو کیا ہوگی۔ آرام کے ساتھ ہی نظارہ بھی اعلیٰ رہیگا۔ ایک طرف یعنی پورب کی طرف پہاڑوں کی سبزی پشچم کی طرف گنگا کی شوبھا دھارا اور اُس کے ساتھ کنارہ کی شوبھا اور باقی دونوں طرف جنگل کا بھیانک لیکن اعلےٰ درشیہ جلسے کی رونق کو دوبالا کر سکے گا۔ لیکن

جلسہ کب ہوگا؟ یہ سوال مجھ سے بار بار پوچھا جاتا ہے۔ میرے پاس اس مہینہ کے شروع سے ہی سینکڑوں خطوط آ رہے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہزارہا ستری پرش جلسے پر شریک ہونے کے شائق اُس کی نسبت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ اُن کو کیا جواب دوں۔ عرصہ بہت تھوڑا ہے۔ گروکل کے پریمیوں کی طبیعتیں دیاکل ہیں۔ اور میرے پاس اب تک کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے۔ لیکن ہزاروں سجنوں کی بیتابی کو دیکھ کر اصل حالات اُن کے روبرو رکھ دیتا ہوں۔ میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ پارسال کے جلسے کے اخراجات کے لئے پندرہ سو روپیہ منظور ہوا تھا۔ اسال اب تک آریہ پرتی ندھی سبھا کا جلسہ ہی نہیں ہوا۔ پھر بجٹ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جس سبھا کے میں ماتحت ہوں۔ اس کی طرف سے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کہ ہر سال جلسہ سالانہ ہوا کرے۔ لیکن چونکہ کوئی ممانعت بھی نہیں ہے اسلئے میں نے جلسہ سالانہ کا نوٹس دے دیا تھا بجٹ کی عدم موجودگی کا حل اس طرح کیا تھا۔ کہ آپ لوگوں سے روپیہ کے لئے اپیل کی تھی۔ تاکہ سالانہ جلسے کے اخراجات کے لئے روپیہ موجود ہونے پر اس کے لئے طیاری شروع کر دی جاوے۔ نہ صرف یہی بلکہ طیاری بھی چھپر اور صفائی زمین وغیرہ کا کام جاری بھی ہو گیا تھا۔ لیکن جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ اجلاس کی امید کی نسبت ملتوی روز اول ہے۔ وہاں آپ صاحبوں کی طرف سے بھی میری اپیل کا جواب تقریباً نفی میں ملا۔ اب تک صرف ۲۵ روپیہ آئے۔ اس کا مطلب صاف یہی ہے کہ آپ میں سے کئی سجنوں نے پرائیویٹ خطوط میں ظاہر کیا۔ لیکن افسوس آپ لوگوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ آپ کے ایسے عمل سے وہ لوگ جنہیں آپ گروکل کے مخالف خیال کرتے ہیں اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوں گے۔ اسوقت حالت یہ ہے کہ ابھی پرتی ندھی سبھا کا جلسہ بلایا نہیں گیا۔ اور اگر امید … تو وسط فروری سے پہلے ہو نہیں سکتا۔ اور اگر اسوقت تک کا انتظار کیا جاوے۔ تو جلسے کی طیاری ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جلسہ کی طیاری جاری رکھوں گا۔ گو ممکن ہے۔ کہ اس طیاری میں جو صرف ہوگا اس کا بڑا حصہ مجھے ادا کرنا پڑے۔ پارسال خیمہ جات کے واپس پہنچنے میں بڑی دقت ہوئی تھی۔ اور بعض جگہوں سے شرمندہ ہونا پڑا۔ اسلئے میں خود کوئی خیمہ نہیں منگاؤں گا۔ صرف لیکچر ہال کے لئے شامیانے منگائے جاویں گے۔ اگر گروکل کے دو خیمے اور سات آٹھ چھولداریاں لگائی جاویں گی۔ باقی جو صاحب اپنے لئے خیمے لاویں گے۔ یا اپنے آدمی کی معرفت پہلے بھیجیں گے۔ اُن کے البتہ لگوا کرا دینے کا انتظام گروکل کی طرف سے کیا جاوے گا

کرایہ کی رعایت۔ کے لئے درخواست دینے کا میرا ارادہ ہرگز نہیں تھا۔ لیکن پنجاب اور … متحدہ وغیرہ کے آریہ سماجوں سے پاس ہو کر جو ریزولیوشن آرہے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا …

Haridwar. Digitized by eGangotri

کہ اگر رعایتی کرایہ کی درخواست نہ دی گئی۔ تو ہزار ہا پریمی سجن جو گروکل کے جلسے کے لئے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ محروم رہ جاویں گے۔ بعض جگہوں سے خاص خاص آدمی راستہ دیکھنے آئے۔ اور کہہ گئے کہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ آدمیوں نے انہیں خرچ دے کر اس لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ یہاں سے راستہ دیکھ جاویں اور جلسہ کے موقعہ پر ان کے راہبر بن کر آویں۔ جملہ سجن طیار ہیں۔ کہ قواعد سخت بنا کر کوشش کی جاوے۔ کہ کوئی شخص بھی رعایتی کرایہ کے سرٹیفکیٹ کا ناجائز استعمال نہ کر سکے۔ ان حالات میں میں نے اپنے پہلے ارادہ کو بدل لیا ہے۔ لیکن چونکہ جس سبھا کے میں ماتحت ہوں اس کی طرف سے نہ جلسہ کا منایا جانا ہی پاس ہوا۔ اور نہ بجٹ۔ اسلئے میں نے ارادہ بدلتے ہی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ وہ شریمان پردھان جی سے مصلاح ہو کر رعایت کرایہ کے لئے درخواستیں نارتھ ویسٹرن۔ اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے افسروں کے نام بھیج دیویں۔ اسلئے جو سجن اسبارہ میں کچھ دریافت کرنا چاہیں انہیں چاہئے۔ کہ بجائے میرے نام خطوط روانہ کرنے کے شریمان منتری سبھا سے دریافت فرمایا کریں۔ تاکہ انہیں جواب جلد اور سہولیت سے مل جاوے۔

سالانہ جلسہ اس سال اگر ہوا۔ تو ۱۸۔ مارچ سے شروع ہوگا۔ اور ۲۰۔ مارچ تک رہیگا مفصل پروگرام پیچھے سے شائع کیا جاوے گا اس وقت صرف اس قدر بتلانا ضروری ہے کہ ویدآرنبھ سنسکار کی تاریخ ۲۰۔ مارچ ہوگی اور اس سنسکار کے بعد ہی کامیاب برہمچاریوں کو انعام تقسیم کئے جاویں گے۔ لیکن ایک امر کی نسبت میں یقیناً کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔

کیا آئندہ سالانہ جلسہ پر کچھ برہمچاریوں کے ویدآرنبھ ہوں گے؟ اس سوال کا جواب دینا میرے لئے بڑا ضروری ہے۔ کیونکہ ایک سو سے زیادہ درخواست کنندگان ہر وقت تنگ کر رہے ہیں۔ پہلے۔ ان سے اقرار تھا کہ دسمبر کے درمیانی حصہ میں ان کے لڑکے واسطے انتخاب کے بلائے جاویں گے۔ لیکن اس وقت تک سبھا کا جلسہ ہی نہ ہوا پھر یہ خیال کر کے کہ شریمان پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جلد سالانہ میٹنگ بلا دیں گے۔ میں نے اقرار کیا تھا۔ کہ ۱۵ جنوری کے آغاز میں درخواست کنندگان کو اپنے لڑکوں کو لانے کی اجازت دی جاوے گی۔ اب پھر امید وار مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ اور میری افسر سبھا کے اجلاس ہونے کی کوئی امید نہیں ہے پس جملہ درخواست کنندوں سے التماس ہے کہ بجائے خطوط لکھ کر اپنا وقت ضائع کرنے کے شریمتی پرتی ندھی سبھا کے پردھان جی اور منتری جی کو لکھیں۔ میں نے کسی گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ میں ان درخواست کنندوں کے لڑکے داخلہ کے لئے منظور کر سکتا ہوں۔ جو پندرہ سو روپیہ نقد یکمشت دیویں۔ یا ۲۵ روپیہ ماہوار فیس دینا منظور کریں۔ میں نے اس سلسلہ پر اندر سے غور کیا۔ اور قواعد وضوابط کو دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ پندرہ سو روپیہ یکمشت دینے والوں کے لڑکے تو بشرط جسمانی اور دماغی صحت ٹھیک ہونے کے میں لے سکتا ہوں۔ لیکن سولہ روپیہ ماہوار فیس منظور کرنے پر بھی کسی درخواست کنندہ کے لڑکے کو میں نہیں منظور کر سکتا ہوں۔ یہ اختیار محض انترنگ سبھا کو ہے پس اگر سبھا کا کوئی اجلاس ۱۵۔ فروری تک نہ ہوا۔ اور بجٹ نہ پاس ہونے کی وجہ سے گورکل میں کوئی نیا برہمچاری معمولی یا غیر معمولی فیس پر نہ لے سکا۔ تو ویدآرنبھ سنسکار کے ہونے کی سمبھاونا اسی حالت میں ہے جبکہ کوئی سنرکشک اپنے لڑکے کو پندرہ سو روپیہ یکمشت دیکر داخل کرنا قبول کرے ایسی مشتبہ حالت میں سرو سادھارن کو میں کوئی یقینی جواب نہیں دے سکتا۔ سالانہ جلسہ کے ہونے یا نہ ہونے کا انحصار ایک ایسی طاقت پر ہے۔ جس پر میرا کوئی اختیار نہیں۔

گروکل شروع سے ہی اپنے بہی خواہوں کی اڑائی ہوئی افواہوں کا شکار رہا ہے لودھیانہ کے ڈاکٹر چیت رام جی کا پُتر سنگھراج گذشتہ سالانہ جلسہ پر اُس کے دادا شریمان دیوان مول چند جی کی طرف سے داخل کیا گیا۔ ۲۰۔ دسمبر کو دفعتاً برہمچاری کا چچا دیوان صاحب کا خط لایا۔ جس کی نقل ذیل میں درج ہے۔

"میرا مصمم ارادہ تھا کہ جلسہ لاہور سے ہو کر گروکل پہونچوں گا۔ لیکن لودھیانہ میں آکر بڑے کشٹ میں ہو گیا۔ والدہ عزیز سنگھراج سخت بیمار ہو گئی ہے اس کی حالت ابتر ہے۔ سارا حال اس کا زبانی برخوردار سورج بھان حامل ہذا عرض کریگا۔ پس دست بستہ نویدن ہے کہ عزیز کو ایک ہفتہ کے واسطے ہمراہ برخوردار مذکور روانہ فرما دیں۔ تاکہ میری اس . . . . عذاب سے رہائی ہو . . . اگر پرماتما کو منظور ہے۔ تو میں خود عزیز کو ہمراہ لیکر وہاں پہونچوں گا۔"

لالہ سورج بھان کی زبانی بھی ان کی بھاوج کی حالت نازک معلوم ہوئی۔ اور اسلئے

...ی چاری کو اُن کے ساتھ جانے کے لیے
...یا۔ بوقت رخصت برمہ چاری نے اپنے
...بھیوں اور اپنے آچاریہ آدیکا کے ساتھ
...پریم کا اظہار کیا۔ وہ بتلاتا میرا کام نہیں
...لالہ سورج بھان نے کسی سے اس کا ذکر
...ہوگا تو وہی مہاشے محسوس کرتے ہوں گے
...واپس نہ آیا۔ میں نے دو خطوط دیوان
...صاحب کے نام بھیجے۔ لیکن قبل اس کے
...میرے خطوط اُن کو لودھیانہ ملتے۔ معتبر
...ذریعہ سے معلوم ہوا کہ دیوان صاحب
...راضی ہوکر اپنے گھر کو علاقہ بہاول پور
...میں چلے گئے تھے۔ لیکن ڈاکٹر چندر بھان
...جی نے حسب ذیل خط میرے نام بھیجا۔
...نمستے۔ آپ کے کرپا پتر پتا جی کے
...نام پہونچے۔ وہ ہم نے اُن کو فیروز پور
...ریاست بہاول پور میں بھیج دیئے ہیں۔ کیونکہ
...ان کو کئی دن ہوئے وہ تشریف وہاں لے
...گئے ہیں۔ ستنگھراج کی ماتا کو کسیقدر
...آرام ہے۔ مگر وہ اُس کو اب گرودکل میں بھیجنا
...پسند نہیں کرتی۔ بہت کوشش کی گئی ہے۔ آپ
...معاف فرما دیں۔ زیادہ کیا لکھوں ...
...ستنگھراج برابر سندھیا وغیرہ کرتا ہے اور
...رات کے وقت زمین پر سوتا ہے۔ گرودکل
...کی تعلیم اس کو ایسی جلدی نہیں چھوڑے گی
...مگر ہاں ہم جیسے پاپیوں کی سنگت میں
...اگر گرودکل کے لابھ سے محروم رہیگا"
...اس خط وکتابت پر مجھے کسی حاشیہ چڑھانے
...کی ضرورت نہیں ہے۔ سوال ہوگا۔ کہ اس
...معاملہ کو ظاہر کرنے کی کیا ضرورت۔ جواباً
...منجملہ ان خطوط کے جو بعض برہمچاریوں
...کے سرپرستوں کی طرف سے میرے پاس
...آئے صرف ایک خط کا اقتباس پیش کرنا
...کافی ہوگا۔ جو لالہ جگن ناتھ جی ساکن فرمل

سنرکشک ستنیہ پریہ برمہ چاری نے بھیجا
تھا "لاہور کے عزیز ستنیہ رام ہرادوہ ستنیہ
پریہ برمہ چاری کا پتر آیا کہ گرودکل میں
ہل چل مچی ہوئی ہے۔ **چند** برمہ چاری
لودھیانہ میں واپس آگئے۔ اور لاہور
میں آنے والے ہیں۔
جب سے اُس کا پتر پڑھنے میں آیا ہے۔ نہ رات
کو نیند نہ دن کو چین ہے۔ اس واسطے ادب سے
آپ کی سیوا میں اس بات کا پتہ دریافت
کرنے کو پہونچا۔ میرے پہونچنے سے
پیشتر جناب گرودکل کو تشریف لے گئے تھے
اب بذریعہ پتر جناب کی سیوا میں نویدن
ہے۔ کہ بہت جلدی مفصل حالات سے مطلع
فرماویں۔ جہاں تک ہو سکے اُس چنگاری
کو جلد بجھانے کی کوشش کریں۔ جو ہماری بدقسمتی
سے گرودکل میں آن پڑی ہے۔ میں نے بزرگوار
لالہ جیون داس جی کو دانم لالہ جیون داس
جی کے داماد ہیں) سیوا میں دست بستہ
نویدن کیا ہے۔ کہ اس ہل چل کو بند کریں
.... آپ جیسے بُدھی مانوں
کے ہوتے ہوئے ہمیں نشچے ہے۔ کہ پرماتما
اس اگنی کو شانت کریں گے۔ ورنہ پرتی
ندھی سبھا کیا پھر بھی اطمینان رکھتی ہے۔ کہ
اگر یہ سلسلہ چل گیا۔ (تو) ہمارا یقین اور
وشواس اسی طرح بنا رہیگا۔؟ ہرگز
نہیں .... اس وقت
بھارت ورش کی ٹکٹکی گرودکل پر لگی ہوئی
ہے۔ بھارت کی اُنتی واونتی کا ہونا گرودکل
پر موقوف ہے۔ کیا اس وقت گورکشک کول
کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ اس وقت گرودکل
روپی گئو کی رکشا کریں۔ کرپا کرکے میرا
یہ پتر اس اجلاس میں پیش کریں۔ چونکہ
گرودکل بھومی میں گرودکل پر وچار کے لئے

منعقد ہوا ہے۔ ....(۱)
یہ خط ۵ جنوری کو پہونچا تھا۔ اس لئے
پرودھان سبھا کے چلے جانے کے باعث
انہیں نہیں دکھلایا جا سکا۔ لیکن میں نے
۷ جنوری کو اس کا جواب حسب ذیل بھیجا
(۲) لودھیانہ سے دیوان مول چند جی
کے پتر سمپت ان کا پتر آیا تھا۔ کہ ستنگھراج
برمہ چاری کی ماتا بہت بیمار ہے۔ اتہ برہمچاری
کو بھیج دیویں۔ اُن کے لکھے انوسار چھٹی
دے کر برہمچاری بھیجا گیا۔ پرنتو جانے کے
سمے بہت روتا تھا۔ کہ نہ بھیجا جاؤں۔ اب
اب ڈاکٹر چندر بھان جی لکھتے ہیں۔ کہ برہمچاری
کی ماتا بھیجنا ہی نہیں چاہتی۔ اتہ نراشس
ہو کر اب کیا کیا جاوے۔ یہ برہمچاری
بڑا ہونہار تھا۔
(۲) لالہ بھولا ناتھ جی (لالہ جیون داس
جی کے پتر کا نام ہے) لاہور سے اپنے پتر دل
کو لینے کے لئے آئے تھے۔ پرنتو اب نہیں لے
جانا چاہتے ہیں۔ اس کا ریہ واہی کے وشے
میں آپ انہیں سے پتر بیوہار کریں"
چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ افواہ دور تک پھیل
چکی ہے۔ اسلئے میں نے اصل حالات درج
کر دئے

اپنی پرتگیا انوسار میں تو یہاں بیٹھا
ہی رہوں گا۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے سبھاسدوں کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے
تاکہ میرے یہاں رہنے سے گرودکل کو پورا فائدہ
پہونچ سکے۔ جب آپ کی سبھا کا اجلاس ہی
نہیں ہو سکتا۔ اور جو امور گرودکل کی
بہبودی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔
ان پر جلد وچار بھی نہیں ہو سکتا۔ تو آپ
کو ہرگز امید نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ گرودکل
کی تکمیل کی طرف آپ ایک قدم بھی اٹھا

سکیں گے۔ دسمبر کی تعطیلات میں جو جلسہ ہونے والا تھا۔ اس میں ایک ضروری تجویز پیش کرنے کا نشچے کر کے میں گیا تھا۔ لیکن نراش واپس آنا پڑا۔ تجویز یہہ تھی کہ سبھا اعلان دیدیوے۔ کہ اگر اگست سنہ ۱۹۰۵ء کے خاتمہ تک علاوہ جائیداد وغیرہ ایک لاکھ روپیہ سرمایہ میں ایزاد ہو جاوے تو گروکل میں بھوجن بستر کا خرچ (۸) روپیہ ماہوار لینا بھی بند کر دیا جاویگا۔ ایسے نشچے کی اشد ضرورت اُس وقت معلوم ہوگی۔ جب آپ لوگ سنینگے کہ بعض برہمچاریوں کے سرپرستوں کی موت کا حال سُنیں گے۔ لیکن یہہ اور دیگر ضروری تجاویز پیش کی گئے روبرو کی جاویں۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر برہمچاریوں کا داخلہ بالکل بغیر فیس کے کر دیا جاوے تو سینکڑوں ایسے دانی موجود ہیں۔ جو اپنی اسوقت کی خاموشی کو خیرباد کہہ کر دہن سے بڑی بہاری مدد کریں گے۔ میرا فرض محض خبردار کرنے کا ہے۔ اپنا نفع نقصان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ممبروں اور آریہ سماجوں کی انتظامی کمیٹیوں نے دیکھنا ہے۔

(منشی رام)

آمدنی گروکل

از ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۹۰۴ لغایت جنوری سنہ ۱۹۰۵

مہاشے گنگا رام و نند رام چاند پور ضلع بجنور	عہ	ایکریڈیپنڈنٹ فنڈ
مہاشے کرم چند جی کہدروالہ ضلع جہنگ	عہ	ایکریڈیپنڈنٹ فنڈ
گپت دان	۸	مندر فنڈ
معرفت مہاشے خوشحال رام جی	وعہ	مستقل فنڈ
مہاشے رگہو نندن لال جی مقام سیلون	عہ	"
مہاشے گردہاری لال عطار شاہجہانپور	لیے	"
مہاشے لچہمن داس راجپند لوہٹیا دہلی	صہ	"
مہاشے مرلیدہر جی چکوانی ضلع سہارنپور	عہ	"
مہاشے جمنا داس سٹیشن ماسٹر محراب پور	صہ	مندر فنڈ
مہاشے مدن لال جی پٹیالی گنہ گا ضلع ایٹہ	عہ	"
مہاشے خوشحال رام جی	صہ	ایکریڈیپنڈنٹ فنڈ
مہاشے شنکر داس جی سب اوورسیر بستی	لعہ	مستقل فنڈ
رائے بہادر سوہن لال ہرت پور	صہ	شادی فنڈ
ودیا ساگر برہمچاری کی ماتا	عا	"
لالہ ہیراج کہتری ملتان	وعہ	خرچ ودیالے
رائے گوری شنکر پٹیالہ	عہ	بھنڈار
لالہ کرم چند دودہی چند امرت سر	عہ	"
لالہ امرائو سنگہ لودہیانہ	عا	"
رائے گوری شنکر پٹیالہ	وعہ	مستقل فنڈ
رائے گوری شنکر پٹیالہ	صہ	سنسکاری فنڈ
معرفت رائے ٹھاکر دت جی	للعہ	بھنڈار
مہاشے دیوان چند ٹوبہ ٹیک سنگہ	صہ	سنسکاری فنڈ
لالہ کہنیا لال سلمہ والہ دہلی	عہ	مستقل فنڈ
ٹھاکر جیت سنگہ دریا ٹہلہرا	عہ	"
مہاشے تولا رام گوردہالی	اسہ	"
الفیشا		سنبہ پرچھ بیولن سالگری
روہی دت برہمچاری کی ماتا	عقلہ	بخشش فنڈ
مہاشے توہی رام بی اے بیکنہر	عقلہ	بھنڈار
مہاشے بھگت رام داوُدہر	للعہ	"

منشی رام مکھیہ ادھشٹاتا گروکل

ضروری نویدن

ستیہ دہرم پرچارک اور پستکوں کی خریداری کی درخواستیں براہ برلالہ وزیر چند جی مینیجر کے نام بھیجیے۔ اور انہیں سے دیگر معاملات پریس کی نسبت خط و کتابت کیجیے۔ میرے نام جو خطوط آتے ہیں وے بھی میں انہیں کو بھیج دیتا ہوں

(منشی رام)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آریہ ماجک دنیا

سالانہ انتخاب

[...]وار (راجپوتانہ) ۸۔ جنوری کو سبھا کا جلسہ [...] رونق سے ہوا۔ جس کے پشچات آئیندہ [...] کے لئے ادھیکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہو [...] پچ سنگھ رئیس کناڑی پردھان۔ ڈاکٹر [...]رام منتری۔ مہاشے متھرا پرشاد خزانچی [...] رشنگ بہاری لال پستکا دھیکش [...] جیوارام۔ مہاشے جیون لال۔ مہاشے [...]م سروپ۔ مہاشے موہن لال۔ مہاشے مولچند [...] شام لال۔ مہاشے درگا پرشاد۔ [...]شٹھت ممبران۔

[...]یہ سماج لیہ[...] مہاشے جگت رام جی [...]دھان۔ ٹھاکر راج جی اپ پردھان۔ سانجی رام [...] سیکرٹری لالہ فضول خزانچی۔ دینا ناتھ جی [...] پرچار۔

[...]یہ سماج نارووال لالہ جھنڈا مل [...]پردھان۔ لالہ بودھا مل شاہ جی اپ پردھان [...] خوشی رام جی اپ منتری۔ پنڈت تلسی رام [...] پستکا دھیکش۔ لالہ بیلی رام جی کوشا دھیکش [...] بسنت رام جی۔ لالہ منڈھا مل جی و [...] لالہ کرپا رام جی انترنگ ممبر درج [...] گئے۔

[...] آریہ سماج۔ لالہ گنگا رام جی پردھان [...] کیول کرشن جی اپ پردھان۔ لالہ [...] منتری۔ لالہ موہن لال جی خزانچی [...] بسنت رائے جی۔ لائبریرین۔ لالہ خوشی رام

لالہ دھرم چند ممبران انترنگ سبھا نیت ہوئے

پھلور آریہ سماج:۔ لالہ روڑا مل تھاپر پردھان۔ بابو نند لال جی پارسل کلرک اپ پردھان لالہ رام نارائن دگل منتری۔ لالہ چھجو مل جی اپ منتری۔ لالہ امر چند جی اگروال خزانچی۔ بابو دھرم چند جی گنگارڈ پستکا دھیکش لالہ بدری ناتھ کھوسلہ۔ ڈاکٹر لوڑندا مل لال بیلا رام دگل۔ باوا نرنجن سنگھ صاحب پرتشٹھت ممبران

آریہ سماج کلاسوالہ (تحصیل پسرور) لالہ گنگا داس مل سوپرنٹنڈنٹ۔ لالہ اتم چند پردھان مہاشے ہری رام اپ پردھان۔ پنڈت اننت رام منتری۔ لالہ نتھا مل اپ منتری و خزانچی۔

کھیم کرن آریہ سماج:۔ لالہ چونی لال میونسپل کمشنر پردھان۔ لالہ بشنداس میونسپل کمشنر اپ پردھان۔ منشی رام سرن منتری۔ منشی کیسر داس اپ منتری۔ مہتہ چونی لال نمبردار کوشا دھیکش۔ لالہ کرم چند پستکا دھیکش منشی رام سرن آئیندہ سال کے لئے پرتی ندھی نیت ہوئے۔

دھرم پرچار

تحصیل پسرور میں مہاشے جگن ناتھ سوامی بڑے اتساہ سے دھرم پرچار کر رہے ہیں۔ ۱۵۔ دسمبر کو آپ نے پسرور میں پرچار کیا۔ بعد ازاں کلاسوالہ میں پسرور۔ ڈسکہ۔ وقاضی بھاڑنگ وغیرہ کے سماجک بھائیوں کی سہائیتا سے کئی روز تک پرچار کر کے نیا سماج قائم کیا۔ دو لیکچر ڈسکہ میں ہوئے۔ یہاں پر ایک پنڈت میگھراج نے شاستراتھ سے صاف انکار کر دیا۔ پھر سوکن ونڈ میں پرچار کیا۔ اثر اچھا ہوا۔ جلد سماج قائم ہونے کی امید ہے۔

خان گڑھ (ضلع مظفر گڑھ) پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک نے دو یوم تک دھرم پرچار کیا۔ پورانکوں نے سخت مخالفت کی لیکن ناکامیاب رہے۔ ہندو و مسلمان سب بڑے شوق سے ویاکھیان سنتے رہے۔ باوجودیکہ پورانکوں نے منادی کرا دی تھی کہ جو شخص آریہ سماج کے ویاکھیان سنے گا یا آریوں سے بحث مباحثہ کرے گا۔ وہ سیاپا کا بھاگی ہوگا۔

نئے سماج

مہاشے جگن ناتھ سوامی پرچارک نے کئی دن تک لگاتار پرچار کر کے کلاسوالہ تحصیل پسرور میں ۲۳۔ دسمبر کو نیا سماج قائم کیا۔ پسرور۔ ڈسکہ۔ قاضی بھاڑنگ کے آریہ بھائیوں نے [...] مل کر دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا۔ مہاشے جگن ناتھ اور لالہ دیوان چند و پنڈت یگیہ دت جی کے اثر دار میں موقعہ بموقعہ ویاکھیان ہوئے۔ نو نام کو ہون ہو کر سماج ستھاپت کیا گیا۔ بارہ ممبر اور دس سبھا رجسٹر درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ کئی آدمیوں نے السن چھوڑ دینے کی پرتگیا کی۔ پورانکوں کی طرف سے سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن سماجک لوگ دھرم پر دڑھ ہیں۔

مٹے وال (ضلع امرتسر) میں منتر سبھا امرتسر کے اُدیوگ سے پنڈت گورو دت وسا دھو ستیا رام جی کے اپدیشوں سے یکم جنوری کو نیا سماج قائم ہوا جس کے ادھیکاری حسب ذیل منتخب ہوئے

مہاشے موہن لال پردہان۔ مہاشے متھرا داس اُپ پردہان۔ لالہ نرنجن داس منتری۔ لالہ امرناتھ اُپ منتری۔ کل ۱۶ ممبر درج رجسٹر ہوئے۔

پسرور (ضلع سیالکوٹ) میں دوبارہ آریہ سماج قایم ہوا۔ جس کے ادہکاری نمن لکہت نیت ہوئے۔ لالہ دینا ناتھ جی پردہان ماسٹر سوہنا ل اُپ پردہان۔ مہاشے منگل دیو منتری۔ پنڈت جمنا داس اُپ منتری۔ لالہ گنڈا ل خزانچی۔ باوا دنال لائبریرین۔

سالانہ جلسے جو ہو چکے

آریہ سماج کوٹ آدو۔ (ضلع مظفر گڈھ) کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰۔ ۳۱۔ دسمبر بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ۲۹۔ دسمبر کو نگر کیرتن بڑی رونق سے ہوا۔ ادر پنڈت دہرم دیو جی۔ پنڈت جوالا دت جی وحکیم گوپال کرشن جی مولوی فاضل کے موثر اُپدیش اور ویاکہیان ہوئے۔ دونوں دن پورالکوں کے ساتھ نیوگ شرادھ اور مورتی پوجا پر بحث ہوئی۔ جس میں سناتنیوں نے نیچا دیکھا۔ لوگوں پر اعلا اثر پڑا۔ حاضری ایک ہزار تک ہوتی رہی۔ بیرونجات سے ڈیڑھ سو کے قریب آریہ بہائی شریک جلسہ ہوئے۔ پنڈت دھرم دیو جی کی اپیل پر ۱۲۶ روپیہ مختلف فنڈوں کے لئے نقد و وعدہ ہوا۔ علاوہ ازیں للعہ روپیہ کی زمین سماج مندر کے لئے دان ملی۔

بمبئی آریہ سماج کا مہوتسو جو نیشنل کانگرس کے جلسہ کے موقعہ پر رچایا گیا تہا۔ غیر معمولی رونق کے ساتھ سماپت ہوا۔ قدوسجہ سے زیادہ ... ملک کے دور و دراز حصوں سے شریک اُتسو ہوئے۔ چار دن تک آریہ ودوانوں کے فصیح اور عالمانہ ویاکہیان **فرامجی انسٹیٹیوٹ** میں دہوم دہام سے ہوتے رہے۔ اسی موقع پر ایک خاص کانفرنس ہو کر از سرنو آریہ پرتی ندہی سبہا کی بنیاد رکہی گئی۔ جس کا نام **بمبئی پردیش آریہ پرتی ندھی سبہا** رکہا گیا۔ وید پرچار فنڈ قایم کیا گیا۔ جس کے لیے ساڑھے سات ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا۔ ادہکاریان پرتی ندہی سبہا حسب ذیل منتخب ہوئے۔ ڈاکٹر ٹی سی کھنڈوالا ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پردہان مسٹر جے ناراین ایچ۔ ڈی۔ مسٹر پی۔ این ڈاکٹر بی۔ اے پرنسپل ٹریننگ کالج اُپ پردہان مسٹر رنچھوڑ داس بھون منتری۔ مسٹر ایم ٹی ولال اُپ منتری۔ مسٹر تربہون بہوتا بہائی مسٹر جیٹھا لال گروہر لال آڈٹ ونیکش۔ پنڈت بال کرشن شرما کوشادہیکش۔ علاوہ ازیں سبہا سے انترنگ سبہا کے چنے گئے۔ ۵ سماجیں فی الحال سبہا میں شامل ہوئی ہیں۔ بمبئی سماج کے آریہ بہائیوں کا پرشارتھ قابل تعریف ہے اگر اسی ارادہ سے کام ہوتا رہا تو مہاراشٹر اور دکہشن میں اب زور شور سے ویدک دہرم کا پرچار ہوگا۔ پرماتما برکت دے

آریہ پرتی ندہی سبہا مالک متحدہ کا سالانہ جلسہ ایام کرسمس میں بمقام شاہجہانپور بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا ۲۷ پرتی ندہی شامل جلسہ ہوئے۔ مختلف وشیوں پر وچار ہو کر اوچت کارروائی ہوئی۔ اگلا اُتسو مظفر نگر میں ہونا نیت ہوا

ویدک سنسکار

افضل گڈھ (ضلع بجنور) بتاریخ ۲۹ دسمبر مہاشے مراری لال جی بہٹنوری کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ مہاشے جی نے دو برہمنوں کو دو دو روپئے دکہشنا اور آریہ بہائیوں کو پریتی بہوجن دیا۔

انبالہ چہاونی آریہ سماج کے منتری مہاشے دولت رام جی نے اپنے پوتے کے نام کرن سنسکار پر جو ویدوکت ہوا حسب ذیل دان دیا:۔

گئو رکہا	۵
وید پرچار	صہ
کنیا مہاودیالیہ جالندہر	۴
دیانند اناتھ آلیہ اجمیر	للعہ
لوکل سماج	عہ
کل	۵عہ

سیالکوٹ کے لالہ حویلی شاہ نے اپنی پُتری کے وواہ سنسکار پر جو سنسکار ودہی انوسار ہوا للعہ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا

ہونیوالے سالانہ جلسے

مشنری جلد دیانند اناتھالے اجمیر کا دسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶ و ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ کو اناتھالے کے مکان واقع قیصر گنج میں ہوگا۔ اس موقعہ پر ییتیموں کی بہتری کی ضرورت۔ سالانہ رپورٹ مینیجنگ کمیٹی کا انتخاب وغیرہ ہوں گے۔ ایسلئے ہمدردان و بہی خواہان یتیم خانہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس موقعہ پر ضرور تشریف لادیں اور تاریخ روانگی سے مطلع فرمادیں۔ تا کہ مکانیت وغیرہ کا انتظام کیا جاوے
دگریش چندر بی۔ اے سیکرٹری،

مظفر گڑھ۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
پانچ سال کے بعد ۲۹-۳۰-۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء
کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۸-اپریل
کو ہوگا۔ آریہ پر... سبھا ... ل۔ اپدیشک
اور بھجنیک مہاشیوں کی سیوا میں پدھارنے
کے لئے خاص طور پر لوبدن ہے۔ (منتری)

آریہ سماج موضع بہادپور تحصیل پانی پت
ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹۔
جنوری سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔ اس موقع پر
جاٹ زمیندار گرد و نواح وغیرہ کے بکثرت
جمع ہوں گے۔ کرپا کر کے سب اپدیشک پنڈت
اور آریہ بھائی و شائقین دھرم ضرور شریک
ہو کر مشکور کریں۔ پنڈت گنپتی شرما اور
چودھری خوب چند جی کی اس جلسہ میں خاص
ضرورت ہے۔ جس جگہ موجود ہوں وہاں کے
سماجک بھائی ان کو ۲۵ جنوری سے پیشتر
کرنال یا پانی پت ضرور بھیج دیویں۔ کرایہ
ادا کر دیا جائے گا۔ (منتری)

(۲) آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ ۴
و ۵۔ مارچ کو ہوگا۔ کرپا کر کے سب
مہاشے تشریف لاویں۔ (منتری)

ویدک دھرم کے پریمیوں کو مژدہ دیا جاتا
ہے۔ گروکل بدایون کا سالانہ اتسو
۴-۵-۶ مارچ کو ہوگا۔ اس موقع
پر اندھی سبھا کا انتخاب اور شدھی
کی ویوستھا پر وچار ہوگا۔ اور ستیارتھ
پرکاش میں جو اشدھیاں چھپنے یا چھاپنے
والوں کی لاپرواہی سے رہ گئی ہیں ان
کے تعلق پر بھی وچار ہوگا۔ ایک بہت
بڑا شاستراتھ بھی ہوگا۔ آریہ پبلک
کو اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے
تمام آریہ ودوانوں کو بلایا گیا ہے۔ ان
کو کرایہ آمد و رفت تھرڈ کلاس کا دیا جائے گا۔

آریہ سماج فاضلکا ضلع فیروز پور
کا پہلا سالانہ جلسہ بتاریخ ۴ و ۵۔ مارچ
سنہ ۱۹۰۵ کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۳۔ مارچ کو

آریہ سماج اعظم گڑھ:- ۴۔ ۵
فروری کو اور نگر کیرتن بتاریخ ۳۔ فروری

آریہ سماج حافظ آباد:- ۱۹-۲۰-فروری
اور نگر کیرتن بتاریخ ۱۸۔ فروری۔

آریہ سماج بہادپور (تحصیل پانی پت) ۲۷-۲۸ و ۲۹
جنوری کو۔ نگر کیرتن ۲۷۔ کو

آریہ سماج کرنال:- ۴۔ ۵۔ مارچ اور نگر کیرتن
بتاریخ ۳۔ مارچ۔

آریہ سماج رام نگر:- ۲۷۔ ۲۸ و ۲۹ جنوری

آریہ سماج سرسہ:- ۱۳-۱۴ فروری

آریہ سماج شہر ملتان:- ۲۱-۲۲۔ مارچ
نگر کیرتن ۲۰۔ مارچ

آریہ سماج پشاور شہر:- ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴
مارچ۔

آریہ سماج شرقپور (ضلع لاہور) ۲۱-۲۲
و ۲۳ اپریل کو ہوگا۔

متفرق

بوڑاڈلہ (ضلع گورداسپور) آریہ سماج
کے ہفتہ وار جلسے بارونق ہوتے ہیں۔ لوہڑی
کے دن بازار میں بھاری ہون کے بعد کئی
گھنٹوں تک دھرم اپدیش اور ویاکھیان ہوئے
بھنڈاریوں کی برادری نے خاص طور پر
سماج کو سبھاستیا دینی منظور کی ہے۔ پورانک
پنڈت بر جدیو کے مقابلہ میں پنڈت ہرشچندر
جی کے ویاکھیان زور و شور سے ہو رہے ہیں
شاستراتھ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ لیکن صاف
انکار۔ لوگوں کا پریم سماج کے ساتھ دن
بدن بڑھتا جاتا ہے۔

نوشہرہ آریہ سماج کے سبھاسد لالہ لوٹا رام
نے اپنے بھائی کی شادی کی خوشی میں مبلغ پانچ
روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا
اور مہاشے شمبھو ناتھ جی سوداگر صدر بازار
نے ایک جوڑی کیڑتال اور ایک لیمپ قیمتی ۳ روپے
سماج ہذا کو دان دیا۔ سماج ہذا ہر دو مہاشیوں
کا مشکور ہے۔

آریہ سماج شکر گڑھ نے دیوالی اور لوہڑی
ہر دو تیوہاروں پر شہر میں نگر کیرتن کیا۔
اور ہون کے بعد مہاشے جیدیال جی پردھان
سماج اور پنڈت ترلوک ناتھ جی کے اپدیش
ہوتے رہے۔ پردھان جی کی دھرم پتنی لچھمی
کنیا ناتھ آلئے جالندھر کو مٹھائی کے لئے دان ۳ روپے دیا
لاہور سے مہاشے نندلال جی منتری آریہ سماج
چھاؤنی انبالہ تحریر فرماتے ہیں کہ مہاشے دلیا رام
جی جو کہ سوامی جی کے سمے کے پرانے آریہ ہیں
ایک ماہواری رسالہ نکالنا چاہتے ہیں۔ جو ہر
ماہ کی پندرھویں تاریخ کو نکلا کرے گا۔ اس میں
آریہ سدھانتوں پر وچار ہوگا۔ آریہ بھائیوں
سے سہایتا کے لئے اپیل کرتے ہیں۔

موضع بھرت گڑھ (ضلع انبالہ) پرائمری
سکول کے ہیڈ ماسٹر منشی دیوراج جی نے اپنے
سکول کے امتحانات کا نتیجہ خاطر خواہ نکلنے پر
معرفت مہاشے آتما رام جی اتالیق فرزندان
سردار رندھیر سنگھ صاحب رئیس حسب ذیل دان
دیا۔ گروکل ۲ روپے۔ ایک روپیہ انا تھالے اجمیر
مہاشے آتما رام جی اس علاقہ میں پرچار کی سخت
ضرورت بتلاتے ہیں۔ منتری پرتی ندھی سبھا
دھیان دیں۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب بہادر والئی
کلسیہ نے جو کچھ عرصہ سے ڈیرہ بسی میں
رونق افروز ہیں۔ ۱۳۔ جنوری کو آریہ سماج

اور ستاتن سبھا کی بھجن منڈلیوں کو اپنے ہاں بلوا کر اُن کے بھجن سنے۔ سا ماجک بھجن سن کر شرحان بہت پرسن ہوئے۔ اور مہاشے گیتا لیس کے بھجنوں سے بہت پرسن ہو کر دو روپیہ انہیں کو انعام دیا۔ اور اُنہیں نے گردوکل کو دان کر دئے۔ سناتنیوں نے فضول بھجن بولنے شروع کر دئے۔ اسلئے بیچ میں ہی روک دئے گئے۔ مہاراجہ صاحب کا دھارمک انٹرسٹ قابل تعریف ہے۔

جنول:- بتاریخ ۱۵ جنوری مہاشے دولت رام حلوائی نے اپنے مکان پر ہون کرایا۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ اور حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ شام کو ہفتہ وار جلسہ میں لالہ گوردیپا راجی کی پرارتھنا کے بعد ماسٹر گوبند رام جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب آریہ مسافر نے "سچا دھرم عالمگیر ہے"۔ یہ مضمون پڑھ کر سنایا۔

مقدمہ جین مت سمکشا کا فیصلہ ۶ جنوری کو سنایا گیا۔ جو حسب ذیل ہے:- پنڈت شمبھو دت پر پانچسو روپیہ اور راجپندر چھاپہ والے پر ڈھائی سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور رام نشن کا مچلکہ میعادی ایک سال ما ہ کا زیر دفعہ ۵۶۳ لیا گیا۔ اس فیصلہ کی نقل واسطے اپیل حاصل کی گئی ہے۔

رنگون آریہ سماج نے ایک خاص جلسہ کر کے ۶۰ کی حاضری میں ایک مسلمان کو شدھ کیا۔ کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔

دوابہ ہائی سکول جالندھر

دوابہ ہائی سکول دوابہ نواسیوں کی کوشش اور ہمت کا نتیجہ ہے۔ اس سکول کو اس کے طالب علم اپنا سکول کہ سکتے ہیں۔ اس کی پڑھائی کا اندازہ اس کے سال بسال کے نتایج سے لگ سکتا ہے۔ جو ہمیشہ بہت عمدہ نکلتے رہے ہیں۔ گذشتہ سال لوکل سکولوں میں دوابہ ایم۔ بی سکول کے سب سے اعلےٰ رہا۔

اس کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے۔ جسکے حسن انتظام کا یہ کافی ثبوت ہے۔ کہ اس میں سب سے زیادہ بورڈروں کی تعداد ہے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب طالب علموں سے نہایت پیار سے سلوک کرتے ہیں۔ اور ایک پائی تک فضول خرچ نہیں ہونے دیتے۔ بورڈروں کی صحت پر خاص توجہ کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر سکھدیو جی لڑکوں کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں۔ لڑکوں سے باقاعدہ ورزش کرائی جاتی ہے۔

اب اس سکول کے لئے فورتھ ہائی کلاس کھولی گئی ہے۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ اسلئے بیرونجات کے طلباء کو جلدی آکر داخل ہونا چاہئے۔ تاکہ ان کی پڑھائی میں کسی قسم کا ہرج واقع نہ ہو۔

برہدارنیک اور چھاندوگیہ اُپنشد کا بھاشیہ

ودت ہو کہ چھاندوگیہ اور برہدارنیک اُپنشد جو سب سے کٹھن اور بڑے ہیں۔ اور جن کے بھاشیہ کرنے تتھا چھاپنے کا حوصلہ پہلے کوئی نہیں کرتا تھا۔ اس کمی کو پورا

کرنے کیلئے عرصہ دراز سے ویدک یینترالیہ اجمیر نے ودوان پنڈتوں کو رکھ کر اور سینکڑوں روپے خرچ کر کے بھاشیہ کروایا ہے۔ جس میں چھاندوگیہ جس کے بھاشیہ کرتا پنڈت شیو شنکر جی شرما کاویہ تیرتھ ہیں بالکل تیار ہے۔ اور برہدارنیک جس کے بھاشیہ کرتا پنڈت پربھو دیال جی (جنہوں نے پانچ درشنوں پر خود بھاشیہ کیا ہے) ہیں۔ اور جس کے سنشودھک پنڈت شیو شنکر جی تتھا دیگر پنڈت ہیں۔ زیر طبع چھپنے والا ہے۔ اب ان بھاشیوں کو دیکھنے کی پبلک کو بڑی چاہنا (؟) اچھا ہے۔ اسلئے یہ نشچے کیا گیا ہے۔ کہ یکم فروری ۱۹۱۰ء سے یہ دونوں بھاشیہ دس دس فارم ماہوار یعنی ۸۰ صفحوں کے انکوں میں نکلا کرینگے تاکہ لوگ آسانی سے پڑھ اور خرید سکیں۔ نفع کا بالکل خیال نہ کر کے صرف دھرم پرچار کی غرض سے ان کی قیمت نہایت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ یعنی تین تین روپے ایک اُپنشد کے۔ ڈاک محصول ۶/ ۔ اگر ایک انک دس دس فارموں کا کوئی خرید ے۔ تو اُسے ۴ آنہ فی انک اور ۲/ محصول ڈاک دینا پڑیگا۔ جن مہاشیوں کو مکمل اُپنشد لینا ہو وہ ایک ایک اُپنشد کا دام تین تین روپے مع ۶/ محصول ڈاک پیشگی بھیجدیں۔ بغیر پیشگی مولیہ کے پستک کسی کو نہیں ملیگا۔

المشتہر منیجر ویدک پریس اجمیر

ضرورت:- اُپ پرتی ندھی ضلع گورداسپور کے واسطے ایک لایق اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری اُپ پرتی ندھی سبھا ضلع گورداسپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti…

فہرست موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اردو ترجمہ
دیوار بھاشیہ اردو
رگویدادی بھاشیہ بھومکا اردو

تصانیف بابو شوبرت لال ایم اے

نجات اور دھرم . . . .
دلچسپ واقعات و لطیف مذہبیات ہر چہار ترتیب
الہام الہی . . . .
ہر مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے
سانکھیہ فلاسفی . . . .
سنسکرت زبان کی عظمت . . . .
اُپنشد . . . .
آریہ درشن و ویدانتی فلاسفی . . . .
فدا اہل ہنود و اسلام میں توافق
بھارت کی شجاع و عالم مستورات کے کارنامے
ایضاً جلد . . . .
معدن التہذیب . . . .
یوگ فلاسفی
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے
بنیاگو . . . .
مختلف و متعدد ہندو مہنتوں کا تذکرہ
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج . . . . .
فلسفہ عبادت
دستور سندھیا

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ { حکمت نظری و عملی کے بیان میں }
" نمبر ۲ علم الہی
" نمبر ۳ الہامیوں کے خیالات و اقوال
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال و زن و مرد
" نمبر ۲۱ اقوال الکھ دھاری
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و انفعالی
" نمبر ۲۹ طعام و شراب
" نمبر ۳۶ موت اور اس کے بعد کے حالات
" نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات
" نمبر ۳۹ راج نیتی
" نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد
" نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی
دعا ت تیاگی

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور ہر ایک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی کتب بھی از سر نو چھپا کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

اُجگاری ۱۲ر غریب الوطن حصہ اول ۶ر حصہ دوم
ہیرو مہیا چرتر ۸ر دلچسپ تاریخی فسانجات

مختلف آریہ سماجک کتب

اُپدیش منجری
یگیہ کا پہلا انگ
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی
لیکچرز بابو منشی رام جی
جنگ جین

استھانگ یوگ پرکاش
کلیات آریہ مسافر
تہذیب الاسلام حصہ اول
تصدیق صداقت دھرم آریہ
اثبات تناسخ
ویدانت و سدھانت نوادر
جیون لابھ سندھیا
الشیو وید بھن
مطابقت وید و قرآن کی سنتیہ مہرشی دیانند تعلیم
ستیہ دھرم پرچارک پر لا ایبل کیس
ثبوت تثلیث وید
سندھیا منظوم اردو
سندھیا تشریح اردو
قادیانی مت درپن
سنگیت رتن پرکاش
آریہ ورت کا عروج
جیون چرتر مہاتما حصہ اول
" " حصہ دوم
مخزن اسرار حصہ اول
" حصہ دوم
سدا چار پر دو حصہ
پھول
درخت
سبزی ترکاری
گھاس چارہ
مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی
آنند سرووہ

صیغہ آریہ پستک پرچار قایم کردہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سدا ابدی زندگی　　فیصدی
پرماتما کی سرود یا پکتا
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر

انسانی زندگی کا مقصد فیصدی
اخلاقی و روحانی صحت
سورونی براہمن و بہوشیہ پران
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ فی جلد
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج
بائبل کو کس نے لکھا
بہوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۶

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا	بھرم وچھیدن
برن اچارن شکشا	آریہ سماج کے نیم اپنیم
سندھی وشے	اشٹادھیاہی مول
نامکا	سنسکرت واکیہ پربودھ
کارکیہ	دو ہار بہانو
سامانسک	ہتون منتر
ستریتی نادہت	شاستر ارتھ بیلاچا پور
اویہ آرتھیہ	شاستر ارتھ کاشی
سنکروہ	ویدانت دھوانت نوارن
بکہیاتک	آریہ بہونلے
پاری بہاشک	بھرانتی نوارن
دھاتو پاٹھ	ستیارتھ پرکاش ساکاغذ
گن پاٹھ	بھرمیا کا اظ
نگھنٹو	پنچ مہایگیہ ودہی
اوناد کوش	آریہ اودیش رتن مالا
نیروکت	الوکھنا چاروں ویدوں پر
چاروں وید مول ساکاغذ سادہ	سولکا رپٹر
سنسکار ودہی	یجروید بہاشیہ سمپورن چاحصہ
رگوید بہاشیہ	گوکرنا ندھی
وید ورودھ مت کھنڈن	الوبہرم سچھیدن

آریہ دھرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج
مت پنت براہمن

دیگر متفرق کتب ہندی

بہارت کی تپسیدھ دہرماتما اور بیر ستریاں حصہ اول
اتہاس ہردوار
دارو دھرمی ناول
آرش پتری یگیہ
برہم چریہ
گنجینہ بہجن
ویدانت آریہ بہاشیہ از پنڈت آریہ منی
گیتا بہاشیہ از پنڈت آریہ منی
ستری دہرم نیتی
جیون چرتر مہاتما حصہ اول ۹ر ۔ ایضاً حصہ دوم ۹ر
ولیش ورن پرکاش
دو دہوا اپیشر ودواہ
ورن ویوستہا
لائیل کیس ستیہ دہرم پرچارک پر
مشرمیتی دہرم دیوی کا اپدیش

کتب انگریزی

اے نیو سپیشل پیپرز آف دی آریہ سماج
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج
ورکس پنڈت گورودت

سنیہ دھرم پرچارک کے خریدار

کتب گوشکی

قیمت فی جلد
ایشور بہگتی
سندھیا ستک
ستیہ دو اوچار

اشتہار ۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا تانہ دکپڑا ۔ لنگی ۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت ۔ المشتہر
لاہوریل ابی ۔ مینیجر کاٹن مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی

جو کہ آریہ بہاشہ میں بڑی آب تاب کیساتھ ویدک پریس اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے ۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی ۔ لایق مولف نے اس گرنتھ کو اس قابل بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے ۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے ۔ صرف تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمایئے ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ۔

قیمت

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar

ओ३म्

رجسٹر نمبر ل ۲۹ मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे رجسٹر نمبر ل ۲۹

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۱) دین مقدسہ کا پرچار و ستیہ کا بے تعصب ہے کرنا۔ (۲) کبھی کبھی دہریہ مخالفوں کے بیہودہ جبر کو ... پرگٹ کرنا
(۳) آریہ سماج کی ... اخلاقی و نیک مضامین شایع کرنا۔ (۴) دہرم سمبندھی اور دیگر مضامین پر کاشت کرنا۔

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے | ۱۵ جنوری ... ۱۹

شرح چندہ اخبار (پیشگی)

خریداران چندہ سالانہ معہ محصول چندہ سالانہ بلا محصول

... ۔ ... ۔ ...

شرح اجرت اشتہارات بتفصیل ذیل ہے

...	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
...	...	...	...
...	...	...	۱۰۰
...	...	...	...
...	...	...	...

... کالم یا نصف ... اشتہارات کی اجرت اور بھی ... کم ہو ... سطر کالم ... اجرت نصف تیمت اشتہار ... ہماہ اخبار کی ... اس کی نصف قیمت آتی ...

جنگ چین

جناب بائبل نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو! نہ ڈرامہ ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ جیوتی فوجی عہدہ دار نے جو ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ میں تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید حالات ہی سنجیدہ یعنی خیز و دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے اور ایسی وضع قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع ... کہ پڑھنے والے کو بے اختیار دوبارہ پڑھنے کی ... ملکی ... وفادار ہندوستان کے ہر ایک خیر خواہ ... اور مذہبی ... کی ... سے ... ہندوستان ... آواز اور مشورہ سننے ... سمجھنے کے ... سے ... کتاب کو پڑھنا چاہئے ... زبان میں

دہلی کے ایک مشہور مطبع میں ... کاغذ پر ... نہایت ... طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۲۵ صفحے ... قیمت ... روپیہ بلا محصول ڈاک ... المشتہر

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

ہمارا نور الدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ بجواب ... اسلام ... جواب الجواب مصنفہ شریمان ... سوامی دھرم پال جی بی اے مصنف ترک اسلام دیانتی مولوی محمد عبد الغفور صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ چھپکر تیار ہے ... صداقتوں کا مکمل ... طرز بیان شستہ ... مضامین ... معلومات کا خزانہ ... حق و باطل کا پیمانہ ... جوابات ... ضخامت چار سو صفحے سے زائد۔ کاغذ ... چھپائی ... قیمت بلا محصول ڈاک ... روپیہ ... خریدنے ... دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا پڑے گا ...

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے منگوائیے

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزان مل سکتی ہیں خط و کتابت بمعرفت منیجر آریہ انڈ یا ہوزری فیکٹری لودیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے معتبر کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

التماس

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت بھیجے جاتے ہیں کپڑے ناپ پہنچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر نانکی رام گوبند رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر دلوں کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان مہاتما کے لیکچروں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا ازبس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوتر آتما شردھا اور بھگتی کو اپنا آتمک دھارمک جیون بنا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۵/

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

المعروف بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ ایگزیکٹیو رام جی دینا نگری یوگ ورا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادہ طبیعت یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ . . . . . . قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

وِستار پوروک سندھیا ودھی

(بزبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ لالہ جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۱۲۴ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک

آرش پنتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ وید اور دیگر شاستروں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرتک

شردھا دھرم و وید درد رکھنے والے اور دھرم پریمیوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ منترارتھ۔ منتروں پر دھیان کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی [illegible]

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

شہیدت آریہ مسافر

اپنے پاس رکھیں

اس شہید کا بہت سا سودا دیا گیا

صرف دو روپیہ میں ۱۲ چھوٹی بڑی پستکیں کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ علاوہ ایک دلچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور دان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پانچ فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی اور (۴) ایک سو سے زیادہ جلدوں کے خریدار [illegible]

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۵ ماگھ سمت ۱۹۶۱ مطابق ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء شکروار جالندھر شہر | نمبر ۴

واقعات اور مفید رائے

ہندوستانیوں کے خلاف افسوس کہ انگریزوں کی آواز اٹھتی ہے۔ حالانکہ اپنی رعایا کی بہبودی مدنظر ہی سرکار انگریزی کا فرض ہونا چاہیئے۔ جہاں جن نوآبادیوں میں ہندوستانی کو کھڑا ہونا نہیں ملتا وہاں ان نوآبادیوں میں جہاں ہندوستانی بسے ہیں ان کی قدر ہی کی گئی ہے۔ جزیرہ جمیکا۔ ایک آزاد سلطنت امریکا کے پاس واقع ہے۔ جس کا گورنر انگریز ہے جو سرکار برطانیہ کے ماتحت ہے۔ اس سلطنت کے اندر کے باشندے ۸ لاکھ سے کم ہیں۔ ہندوستانیوں کی غیرمنقولہ جائیداد ۴ لاکھ روپیوں کی موجود ہے ہندوستانی محنتیوں اور کاریگروں کی وہاں کے گورنر صاحب بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ ان کا استقلال قابل داد ہے۔ بات یہ ہے کہ حوصلہ افزائی سے ہر ایک ہندوستانی آدمی کام کے قابل بن سکتا ہے۔

ہماری سوسائٹی میں کسقدر ترقی کی ضرورت ہے اس کا اندازہ نہیں لگ سکتا۔ جب تک ان افسوسناک واقعات پر غور نہ کی جاوے۔ جو کہ ہندوستان کے اندر روز روز سننے میں آتے ہیں۔ بمبئی میں ایک مزدوروں کے خاندان میں ساس اور سسر نے اپنی بہو کو چمٹے گرم کرکے داغ دیا۔ قصور بیچاری کا یہ تھا کہ باہر سے کام کرکے آئی تھی۔ ساس نے کہانے کو کہا۔ جواب ملا کہ بیماری کی وجہ سے نہیں کہاؤنگی۔ ساس آگ بہبوکا ہو گئی۔ اور اسے باندھ کے اپنے شوہر کی مدد سے بیچاری معصومہ کا جسم داغ دیا۔ میں یہ خبر اخبار میں پڑھ ہی رہا تھا۔ کہ ایک بہن کا خط آیا۔ جس نے ۱۰؎ روپیہ گؤ رکشا کے لئے بھیجتے ہوئے لکھا کہ یہ دان اس کی بہن کے مرنے پر بھیجی گئی ہے۔ جو کہ اپنی ساس کے بیرحمانہ سلوک سے جاں بحق ہوئی ہے۔ اس دیش کے اندر ابھی اندھیر کا بڑا زور ہے

لیکن افسوس کہ روشنی دکہلانے والے بہت کم ہیں

روس کی ساری جہازی طاقت جو بالٹک فلیٹ کی شکل میں جاپان کی طرف چلدی تھی ہنوز نہر سویز سے بھی گذرنے پائی تھی۔ کہ جس پورٹ آرتھر کے بچانے کے لیئے وہ روانہ ہوئی تھی۔ وہ پورٹ آرتھر ہی روسیوں کے قبضہ سے جاتا رہا۔ لیکن اس فلیٹ نے چلتے ہی جو بیہودہ پن کا نظارہ دکہایا تھا۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ تہا کہ روس کے اندر سنجیدگی سے جاپان کا مقابلہ کرنیکی طاقت نہیں ہے۔ جن مچہلیوں کی کشتیوں کو جاپانی تارپیڈو سمجہہ کر روسی امیرالبحر نے گولہ اندازی شروع کر دی تہی۔ ان کے مالکوں اور زخمی ملاحوں اور مقتولوں کے رشتہ داروں نے دعوے دائر کیا ہے۔ کمیشن میں مختلف ممالک کے طرف چند جہاز ران شامل ہیں۔ اس کمیشن کے روبرو یہ ثابت کرنے کے لیئے کہ جاپانی تارپیڈو مچہلی والوں کی کشتیوں میں موجود تہے۔ روسی ایجنٹ انگریز ملاحوں کو بر ملا رشوتیں دیکر ورغلانے اور جہوٹھ کہلونے کی کوشش کریں گے۔ جب مہذب گورنمنٹوں کا یہ حال ہے تو پھر ایسی مہذب گورنمنٹوں کی رعایا جہوٹھ اور فریب کو کب نفرت کی نگاہ سے دیکھ سکتی ہے

صوبہ بہار میں ایک دردناک واقعہ ستی کا حال میں سنائی دیا ہے۔ ایک برہمنی اپنے پتی کی چتا میں جل کر اسکے ساتھ خاک ہو گئی۔ عدالت سیشن سے اسکے لڑکے کو پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اور باقی چھ ہمراہیوں کو بھی تین برس سے لیکر نو ماہ تک کی قید سخت کی مختلف سزائیں دی گئیں۔ مدت ہوئی جب قانون ستی بنایا اس میں مدد دینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد بہت کم وقوعات ستی کے سننے میں آئے ہیں۔ کبھی کبھی بہار سے وقوع کے قسم کی خبریں آ ہی جاتی ہیں۔ ان وقوعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی مذموم خیال

اودیا کی وجہ سے مذہبی رسم کا درجہ لے لیتا ہے۔ تو اودیکشی سوسائیٹی کے ہاتھ میں نہیں ہے بہتر ہے کہ آریہ سماج کے ممبر اپنے فرض کو سمجہیں۔ اور اپنے اندر سچے پروپکار کی سپرٹ کو جذب کر کے بجائے بہار سے کے تعلقوں سے کام لینے کے خود سیوک بننے کی کوشش کریں۔ میری رائے میں اس قسم کی اودیا کا جال بغیر سچے سنیاسیوں کے کوئی کاٹ نہیں سکتا اور اسلیئے جو لوگ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہیں انہیں سنیاس کے یوگیہ اپنے آچرن بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے

فیشن کی زنجیر توڑ دی۔ لنڈن کی بار نہتا کلب کے پریسیڈنٹ مسٹر کارل چینٹیل صاحب نے اپنی کلب کی طرف سے لنڈن کے لارڈ میئر وغیرہ کو دعوت دی۔ انگریزوں کے ہاں دعوتوں میں قاعدہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے تقریریں کیا کرتے ہیں۔ مسٹر کارل نے سب مہا شیوں کی سپیچیں لکہوا منگائیں۔ اور انہیں ایک پمفلٹ کی شکل میں چہاپ دیا جس میں کہانے کے اقسام بھی درج تہے۔ جب کسی مہاشے کی سپیچ کا موقع آتا وہ کہدیتا کہ فلاں صفحہ پر میری سپیچ پڑھ لو۔ اس طرح پر بیہودہ وقت کے ضائع ہونے سے بچ کر چینٹیل نے اپنے نرالاپن کا ثبوت دیا۔ نہ معلوم یورپین لوگ کہانے کے وقت اسقدر بولنے کے کیوں عادی ہیں۔

جزیرہ گرین لینڈ میں جہاں کے باشندے بہت ہی بونے ہیں۔ کچھ امریکا کے اصلی باشندے بہ کر آگئے ہیں۔ جو سات فیٹ سے ۹ فیٹ تک لمبے ہیں۔

لنڈن میں برقی روشنی عام ہے۔ اسلیئے لوگ لیمپ وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے لیکن بعض اوقات دفعتاً کلا کے بند ہو جانے سے سب گہروں میں اندھیرا ہو جاتا۔ ایک بیمار نے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ میرے ڈاکٹر اپریشن کرنے کو طیار تہا کہ دفعتاً روشنی غائب ہو گئی۔ اگر اپریشن شروع ہو گیا ہوتا۔ اور درمیان میں

رشنی گل ہو جاتی۔ تو نہ معلوم پھر کیا دشا ہوتی
اس واقع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نئی مادی ترقی اور
تہذیب ہر حالت میں سکھدائی ہی نہیں۔ شاید اس
کی وجہ سے انسانوں کو سکھ کی بجائے دکھ زیادہ
ہو پہنچتے ہیں۔

ہندوستان کی ریل گاڑیوں میں تیسرے درجہ
کے مسافروں کے لئے معمولی کھانے پینے کا سامان رکھنے
رکھنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ گاڑیوں کے ساتھ دو ڈبے زائد
ہونگے جن میں دوکاندار چیزیں فروخت کریں گے
اس سے امید ہے کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کو
بڑا آرام ملیگا۔

ہندوستانیوں کو ایک قوم بنانے کا مسئلہ ہر
ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی کے روبرو اسوقت بڑے
زور سے آرہا ہے۔ اور سوچنے والے ہندوستانیوں
نے سمجھ لیا ہے۔ کہ جبتک سارے ملک کی ایک زبان
نہیں ہو جاتی تب تک اس مید میں کامیابی کی کوئی
صورت نظر نہیں آتی جبراستیں۔ تو قدرتی طور پر
اختلاف ہونا ہی تھا۔ کہ کونسی زبان سارے ہندوستان
کی زبان ہو سکتی ہے۔ لیکن اس امر پر کثرت رائے
ہندوستانیوں کی متفق ہے۔ کہ زبان خواہ کوئی استعمال
ہو لیکن حروف سارے ملک میں ایک قسم کے رائج
ہونے چاہئیں۔ حال میں مسٹر جسٹس شاردا چرن
مترجم ہائی کورٹ کلکتہ نے یونیورسٹی انسٹیٹیوشن
کی زیر سرپرستی ایک مضمون پڑھا تھا۔ جس میں
معقول دلائل سے ثابت کیا تھا۔ کہ دیوناگری کے اکشر
کل بھارت ورش کے لئے ذریعہ اظہار خیالات کا
بن سکتے ہیں۔ گو صاحبان انگریز مدت سے کوشش
کر رہے ہیں کہ رومن حروف جن کے ذریعہ سے
انگریزی لکھی جاتی ہے۔ ہندوستان کے حروف
بن جاویں۔ لیکن اس کوشش میں بقول مسٹر جسٹس
مترکے نہ کامیابی ہوئی اور نہ ہونے کی امید ہے
سرگرو داس بنرجی اس جلسہ کے صدر انجمن تھے
انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو حل کرنیکے لئے
ہندوستان کے عالموں کی ایک سبھا بلائی جاوے
یہ سب لوگ تو کونسلیں کریں گے ہی۔ لیکن افسوس
کہ آریہ سماج اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔ میں پھر پنجاب
کے آریہ سماجیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ہر ایک
ممبر کم سے کم یہ پرتگیا کرے کہ ایک سال کے اندر اندر
دیوناگری اکشروں میں پتر بیوہار کرنا سیکھ لیگا
اور پھر اس پرتگیا کو پورن کر کے رشی دیانند کے
پرشٹ رتنہ کو سپھل کریں۔

پورٹ آرتھر پر جس بہادر روسی نے اپنی بہادری
اور استقلال سے روئے زمین کو حیرت میں ڈال
دیا تھا اُس کا نام جنرل **سٹوسل** ہے۔ جب
جاپانیوں کے قبضے میں بڑے مضبوط قلعے آگئے
اور جنرل موصوف کو یقین ہو گیا۔ کہ اب سوائے
جانیں گنوانے کے اور کچھ مقابلہ نہیں ہو سکتا
تو اُسنے اپنی فوج وغیرہ کی جانیں بچا لیں لیکن
اسپر بھی اب شور ہو رہا ہے۔ اور روسی سپاہ
کی طرف سے یہ ظاہر کرنیکی کوشش ہو رہی ہے
کہ جنرل سٹوسل نے خواہ مخواہ گھبرا کر پورٹ آرتھر
جاپانیوں کے حوالہ کر دیا۔ دنیا میں کوئی خوش
قسمت آدمی ہوگا۔ جو اپنے ہم جنسوں سے انصاف
کی امید رکھ سکے۔ ورنہ سوائے اپنے آتما اور
کوئی بھی فرائض ادا کرنیوالے کا ٹھیک ساکشی
نہیں ہو سکتا۔

لہاسہ (دارالخلافہ تبت) سے انگریزی فوج
کا ایک دستہ اتر کے حصہ کے جغرافیہ کی تحقیق
کرنے کی غرض سے گھومتا ہوا ہندوستان کو واپس
آیا ہے۔ تبتی بیچاروں نے تو کیا سر اُٹھانا تھا۔
پہلے سے ہی ملا چھپا جانتے تھے۔ یہ مشن بعض عمدہ
تحقیقاتیں کر کے آیا ہے۔ یہ نشچے ہو گیا ہے کہ
ایورسٹ پہاڑ سے اونچا اور کوئی پربت نہیں
ہے۔ اس اونچائی ۲۹۰۰۰ فٹ سے زیادہ ہے
مشن نے برہم پتر ستلج اور گنگا وغیرہ ندیوں
کے سرچشمے بھی دیکھے۔ اور کیلاش پربت کے بھی
درشن کئے۔ جسکے گرد ہندو لوگ پریکرما طواف
کرنے جایا کرتے ہیں۔ کیلاش پربت کی اونچائی
بیس ہزار فیٹ بتلائی جاتی ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ
اس پربت کی زیارت کو مدت سے ہندو لوگ
جایا کرتے ہیں۔

صومالی لینڈ کا ملا بڑا ہی مشہور آدمی ہے کہ جو
انگریزی کی زبردست طاقت کا مقابلہ کرنیکے
باعث اُسنے خاص شہرت حاصل کی ہے۔ اس شخص
نے بمثل دیگر مضبوط دل آدمیوں کے یہ دکھلا دیا ہے
کہ اپنے ارادہ کا پکا انسان بڑے سے بڑے مہیب
حملوں کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے۔ حال میں ہی
گورنمنٹ برطانیہ کی صلاح سے بادشاہت اٹلی
نے اپنے دو ایجنٹ ملا موصوف کے پاس صلح کی شرائط
طے کرنے کے واسطے بھیجے تھے۔ ان دونوں افسروں
کا بیان ہے۔ کہ وہ ملا کے پاس تھے۔ اس شرط پر صلح
کرا آئے ہیں۔ کہ سلطنت اٹالیہ کا افریقہ کی جس جس
زمین پر قبضہ ہے۔ اُسپر ملا خود بھی دست درازی
نہ کریگا۔ اور دوسروں کو بھی نہ کرنے دیگا بشرطیکہ
گورنمنٹ اٹالیہ اس خطہ زمین کا بادشاہ اسے
قبول کرے۔ جسپر کہ اُسکا قبضہ ہے اس صلح کے
معنی یہ ہیں کہ افریقہ کے مشرقی حصہ میں ملا کا مقابلہ
کرنیوالی کوئی بھی سلطنت نہیں ہے۔ اٹالیہ کی طرف
سے سینئر پسٹولزا۔ اور سینئر سینار گئے تھے۔ انکا
بیان ہے۔ کہ جس راستہ سے انہیں ملا کی ملاقات
کے لئے لے جایا گیا اس کے دونوں طرف ہزاروں آدمی
کھڑے تھے۔ اُن میں ایک بھی السا
دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لیکن جب قلعہ کے پاس پہنچے
تو بڑے خوفناک شکل کے آدمی ہتھیار باندھے کھڑا
دئے۔ ملا کی اردل کے سوار خصوصاً بڑے قدآور
اور مضبوط اُس سے پچیس تیس برس کے جوان تھے
ان کی پوشاک صرف ایک چوغہ سفید تھا اور اپنے
کندھوں کے گرد انہوں نے رنگدار کمبل ڈالے ہوئے
تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوار بڑے
مفلس اور اپنا جسم سامان ساتھ رکھتے ہیں

سے مقابلہ بتایا ہے خونریز اور وحشی ظاہر کیا تھا۔ لیکن کیا وحشی خونریز اسقدر قتل پیدا کر سکتا ہے۔ قدرت پر بیٹھ کر کے انسانی مصنوعی حالتوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے ہی دنیا کی
اندھی ممی کی طرح حملہ کر سکتے اور کر سکتے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنا کی گتی

بیدھے لفظوں میں گروکل کی ضرورت مان لو

گزشتہ دنوں کے اخباروں میں پڑھا گیا تھا۔ کہ کھیلوں کے موقعہ پر نامناسب برتاؤ کرنیکے باعث دیانند اینگلو ویدک کالج کے طلباء دو برس کے لئے کھیلوں کے جلسوں سے محروم کئے گئے۔ اور شاید ایک دو طلباء کو کچھ سالوں تک امتحانوں سے خارج کیا گیا۔ پنجاب میں یہ جھگڑا ہوا تھا ہے۔ بمبئی سے اب خبر آئی ہے۔ کہ وہاں بھی عام کھیلوں کے جلسوں میں طلباء گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ یہ معمولی کمزوری ہے جو ہمیشہ غلاموں کے پہلے پہل آزادی کی جھلک دیکھنے پر پیدا ہوتی ہے۔ اسپر رائے زنی کرتے ہوئے بمبئی سے "رسالہ تعلیم ہند"، جو ایک طرح پر گورنمنٹ کی سرپرستی میں نکلتا ہے لکھتا ہے۔ "لیکن ہمیں یقین ہے کہ اس دوا سکول ماسٹروں کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ والدین کے ہاتھ میں۔ بمبئی کے سکول عموماً ڈے سکول (جن میں محض دن میں لڑکے پڑھنے جاتے ہیں) ہیں۔ اور لڑکوں کے چال چلن پر ان کے گھر کا اثر زیادہ تر موثر ہوتے ہیں"۔ کیا یہ الفاظ صاف طور پر گروکل کے لئے اپیل نہیں کر رہے ہیں۔ اسی پرچہ میں بمبئی کے کالجوں کے لئے بورڈنگ ہوس کی ضرورت جتلاتے ہوئے بڑے شہروں میں اُن کے لئے جو قباحتیں ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور آخرکار لکھا ہے:-

"بمبئی سے گنجان شہر میں آشرموں کے لئے مناسب مقامات نہیں مل سکتے۔ اور اس دعوے کے لئے یہ نہایت عمدہ دلیل ہے۔ کہ

کالج کبھی بھی بڑے شہروں میں نہیں

قائم ہونے چاہئیں"

اس سے بڑھ کر اپیل گروکل کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن واقعات اس سے بھی بڑھ کر شہادت دیتے ہیں۔ کہ بہت جلد گورنمنٹ وقت کو بھی کسی قدر ترمیم کے ساتھ گروکل کا طریقہ تعلیم کی پیروی کرنی پڑیگی۔ مدراس میں امسال ۱۰ امیدواران امتحان بد چلنیوں کے لئے خارج کئے گئے "ایک ایم اے کلاس کے طالب علم کو آئندہ امتحانوں سے خارج کیا گیا ہے۔ دو بی اے کے طلباء نے اپنی عمر میں غلط لکھوا کر دھوکا دیا اور اسلئے دو برسوں کے لئے امتحانوں میں شامل ہونے سے محروم کیئے گئے"۔ یہ واقعات موجودہ طریقہ تعلیم کی نسبت یہ اظہار ضرور کرتے ہیں کہ یہ تعلیم اخلاق کو درست کرنے میں ناطاقت ثابت ہوئی ہے۔ تقریباً تین برسوں کے تجربہ نے مجھے یقین دلا دیا ہے۔ کہ جب تک برہمچریہ کے نیموں پر باقاعدہ چلا کر بچوں کو تعلیم نہیں دی جاتی۔ تب تک تعلیم کا اثر صحت بخش اخلاق پر نہیں ہو سکتا۔ اور جس رُخ ہوا اسوقت چل رہی ہے اس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں ہے جبکہ پراچین آریہ رشیوں کی دانائی کے آگے تربیت اور تعلیم کے پہلو میں بھی مہذب یوروپ کو سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔

اُلٹی گنگا بہی بہا کرتی ہے

کوئی زمانہ تھا کہ ساری دُنیا اپنے خیالات کی درستی کے لئے بھارت ورش کے رشیوں کے قدموں پر بیٹھا کرتی تھی۔ اُسوقت ساری دُنیا کے لوگ بھارت ورش کی طرف ہی چلے آتے تھے۔ عرصہ تک ویسی حالت رہی لیکن زمانہ آیا کہ گنگا اُلٹی بہنے لگی پہلے آمد کا رخ بند ہوا پھر باہر کے لوگ اس ملک کے گیان روپی اِیشور ج کو بھول کر محض زن۔ زمین اور زر کے لئے آنے لگے۔ حتیٰ کہ اس مردم خیز خطہ کو سرکر کے غلام بنا لیا۔ زمانہ پھر بدلا۔ یوروپ نے یورش کی۔ غلاموں کے پاس بچا کچھ نہ تھا۔ اگر کچھ تھا۔ تو وے اپنے ورثہ سے بیخبر تھے۔ انگریزوں نے اُن کو اس سے بھی خبردار کیا۔ اور اپنی لیاقت سے انہیں ایسا چوندھیا دیا کہ سچ مچ اُلٹی گنگا بہنے لگی۔ اب ہر ایک ہندوستانی تعلیم یافتہ کا رُخ لنڈن اور نیویارک کی طرف ہے۔ لیکن کچھ عرصہ گنگا کا بہاؤ پھر سیدھا ہونے لگا ہے۔ اگر بدیشی ہم سے کچھ سیکھنا چاہتے تو بھارت نواسی خود اُنہیں سکھانے جاتے ہیں۔ ویکانند گئے۔ دیرمپال گئے۔ گاندھی گئے۔ اور اب سوامی رام تیرتھ وہاں سے ہوکر واپس آرہے ہیں۔ ہندوستان کے ہر ایک مذہبی فرقہ نے یوروپ اور امریکا میں کام کیا اگر اس دوڑ میں پیچھے رہے تو آریہ سماجی۔ لیکن آریہ سماجیوں کو اُن ممالک میں سب سے پہلے جانا چاہئے تھا بعض فیلسوف طبیعتوں کا خیال ہے کہ ویکانند وغیرہ کو اسلئے کامیابی ہوئی کہ وے کسی خاص سدہانت کے پرچارک نہ تھے۔ عام طرح پر ویدانت کے مسئلہ کو سنا کر سب کو رضامند کر لیتے تھے۔ آریہ سماج کو کوئی بھی کامیابی اُن ممالک میں نہ ہوگی۔ ان لوگوں کی رائے ہے سچ پوچھے تو سوامی ویکانند اور سوامی رام تیرتھ وغیرہ کو کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی جب اُن کے خیالات ہی نشچت نہ تھے۔ تو وہ ان خیالات کیسے اتفاق کسے کرا سکتے تھے۔ اور جو کچھ کامیابی انہیں ہوئی وہ محض اسلئے کہ وہ یوگ کے انگوں کا زبانی پرچار کرتے تھے۔ ہمہ اوست کے مسئلہ کو ساتھ لے کر ایشور اپاسنا میں سچی شردھا نہیں ہو سکتی۔ دیہا ہمیں سچی شردھا اتپن کرانے کے لئے ایشور اور جیو کے سروپ کا سمجھانا لازمی ہے۔ اور یہ آریہ سماج کے سدہانتوں کو سمجھے ہوئے اپدیشک کر سکتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے وید اور ایشور کا یوروپ اور امریکا کے تعلیم یافتہ اصحاب سے منوانا اسمبھو ہے۔ اُن لوگوں کا وید پر وشواس ہی نہیں ہوگا۔ ورنہ جو شخص وید کی سچائیوں کو آپت اُپدیش دوارا سمجھ کر ویدمت انویائی ہوا ہے اُس یہ بیشک نہیں ہو سکتا۔ کہ یوروپ اور امریکا میں ویدک

دھرم کی آواز کو کوئی نہ سُنے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ویدک دھرم کو اُن لوگوں کے سامنے پیش کرنیوالا خود اس کے سامنے عمل کرنیوالا ہو۔ دیکھیں آریہ سماج خواب غفلت سے کب جاگتا ہے۔ اور اپنے فرض کو سمجھتا ہے۔

امیر لکا کے پیغمبر کا نئے فیشن کا معجزہ

امیر لکا کے پیغمبر ددی کا حال ہیرے ناظرین اپنی کالموں میں اکثر پڑھتے رہے ہیں۔ انہوں نے جو شہر قایم کیا ہے۔ اس کا نام بھنسے رکھا گو یا بائیبل کا لیکہ پورا ہوگیا۔ حال میں پیغمبر صاحب نے ایک گزرے ہوئے ولی کا سوانگ بھرا۔ اور اس طرح بیرو دو ہزار لڑکوں میں گئے۔ لوٹکے دھوکے میں آگئے جس کے بعد پیغمبر صاحب نے بہروپ کا سامان اُتار ڈالا۔ اور لڑکوں سے کہا۔ وہ کوئی ولی ہی نہ تھا۔ نئے فیشن کے پیغمبروں کے معجزے بھی عموماً نئے فیشن کے ہونے چاہئیں۔ مرزا سلطو و تیز کے پیغمبر صاحب اپنے معجزے کا ذکر کرنا ہی نامناسب سمجھتے ہیں جہاں آزادی نے آجکل انسانوں کو بڑی گمراہیوں سے نکالا ہے۔ وہاں ساتھ ہی بے اصولے آدمیوں کو سادھوں کو ٹھگنے کا بھی بڑا عمدہ موقع دیا ہے۔ اور یہ حالت محض نیم وحشی قوموں تک ہی محدود نہیں بلکہ مہذب قومیں اس مرض کی زیادہ تر شکار ہیں۔

یورپ میں سنجیدگی کا معیار بھی دوسرا ہے

جس طرح یورپ کی پارلیمنٹوں میں طعن تشنیع سے بڑھ کر ممبران دھینگا مشتی تک آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی سنجیدہ مجلسوں میں اس ملک کے اندر آج سے چالیس پچاس سال پہلے ہی ایسا عمل کرتے تو انہیں دیوانہ یا ذلیل کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن اب شیم کی بیٹری میں ہندوستانی بھی اپنی پولیٹیکل اور سوشل کمیٹیوں ہی نہیں بلکہ مذہبی کمیٹیوں کے اندر تک بیہودہ کشمکش کو تہذیب کا نشان سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یہی حالت یورپ کے مذاق کی ہے۔ مذاق تو یہاں کے نوجوان بھی کرتے ہیں۔ لیکن حال میں ہی ایک انگریزی اخبار میں پڑھا گیا۔ کہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کی میعاد کے خاتمہ پر کُل ممبران نے مل کر ایک ممبر کے سر پر ردّی کا ٹوکرا رکھ دیا۔ شاید کاروبار کے خاتمہ پر ان واضعان قانون نے اپنی ہولی منائی ہوگی۔ اس میں شبہ نہیں کہ زندہ دلی انسان کی زندگی کو بڑھاتی ہے۔ اور دل کو خوش کرنے والا مہذب مذاق روا بھی ہے۔ لیکن اس طرح کی ہتیا پائی کے مذاق تہذیب کے پایہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن ہر ملکے وہر رسمے۔ ہم لوگ اسپر رائے ہی کیا لگا سکتے ہیں۔

شخصی حکومت بھی مفید ہو سکتی ہے

ایک شخص کا بغیر خیال لیاقت اور اوصاف حمیدہ کے لاکھوں آدمیوں کا حاکم محض خاص خاندان میں جنم لینے کی وجہ سے بن جانا ہے تو بالکل بے انصافی اور خطرناک۔ لیکن اگر ایسا خود مختار حاکم دل اور فعل کا نیک ہو تو اُس سے بڑھ کر رعایا کے لئے اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ میں نے ۲۰ جنوری کے پائونیر میں حسب ذیل تار خبر پڑھی "ریاست نابھا نے ایک قانون اس مضمون کا پاس کیا ہے کہ قرض دینے والے دسا نیو کار کاشتکاروں سے ۱۰ فی صدی ماہوار سے زیادہ وصول نہ کر سکیں۔ اس قانون کا اثر گذشتہ زمانہ تک جائیگا جن زمینداروں نے موجودہ مہاراج کے گدی پر بیٹھنے کے بعد بذریعہ ڈگری ہائے عدالت کے ۱۰ ر سے زیادہ سود ادا کیا ہے۔ اُن کو درخواست دینے پر زائد دیا ہوا سود واپس ملیگا۔" اس خبر کو پڑھ کر مجھے تعجب نہیں ہوا۔ کیونکہ میں نابھا نریش کے حالات مدت سے سنتا رہا ہوں۔ جسوقت شادی غمی کے اخراجات میں کمی لازمی قرار دی تھی اُسوقت مہاراجہ صاحب کا یہاں تک عمل تھا۔ کہ اگر کوئی برات نابھ کا حالیفہ ساتھ لے کر ان کی ریاست کے اندر سے گذر جائے تب بھی اُس سے جرمانہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس عمل کو بلاشبہ انگریزی تعلیم یافتہ لوگ سکھاشاہی سے بدنام کریں گے۔ لیکن دوسری طرف اُس اصلاح کا خیال نہ کریں گے۔ جو ہزاروں گھروں کو قرض سے بچانے میں کامیاب ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نابھا نے دو دھوا دواہ کو اپنے راجیہ میں بہت کچھ رواج دیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ غریبوں کے دواہ کے لئے دین کی مزدوری دیجاتی ہے۔ بر ہمچریہ پر جسقدر وشواس نابھا نریش کو ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ گرُوکل کے حالات سن کر مہاراجہ صاحب ہمیشہ پرسن ہوتے تھے۔ ایک موقع تھا کہ نابھا سے بڑی بھاری مدد کی امید تھی۔ لیکن جو لوگ مدد لینے کے لائق ہی نہ ہوں۔ ان کو مدد کہاں سے مل سکتی ہے۔ میرا وچار مدت سے ہو رہا تھا۔ کہ ایسے شردھ ہردے سجن نریش کے درشن کروں۔ اور اپنے وچاروں کو اُن کے سنمکھ رکھوں۔ لیکن حالات ہی ایسے رہے۔ کہ مجھے اب موقع ہی نہ ملا۔ مہاراجہ صاحب نابھا کی اکیلی ہی مثال نہیں ہے۔ آریہ سماج کے مشن اور گرُوکل کے مقاصد کے ساتھ نہ معلوم کتنے نریش ہمدردی کا خیال رکھتے ہوئے ہم لوگوں کے اعمال سے ناراض ہو کر بے پروا ہو گئے۔ سچ ہے۔ جہاں ایک انسان کو اس کے کرموں کے پھل ملتے ہیں۔ وہاں ایک جماعت کو اُس کے ممبروں کے مجموعی کرموں کا پھل اوشیہ ملتا ہے۔ اور اُس کے لئے شانتی ہونا ایشور سے منحرف ہونا ہے۔

(منشی رام)

ضرورت ہے

گرُوکل کے لئے ایک لائق کلرک کی جو چٹھی پتر کا کام اردو بھاشا اور انگریزی دونوں میں کر سکتا ہو اور ساتھ ہی کسیقدر اردو بھی جانتا ہو۔ درخواستیں مع اسناد وغیرہ کے ذیل کے پتہ سے آنی چاہئیں۔ آریہ سماج

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

سچا دھرم عالم گیر ہے

نمبر ۵

دھرم مارگ کے پہلے دونوں راہبر کسی امر پر متفق ہی ہو جاویں تاہم اطمینان سے آگے قدم رکھنے کے لئے ان سے زیادہ معتبر کسی تیسرے راہبر کی ضرورت ہونی چاہئے۔ تیسرا راہبر سچا گو منوجی کی نظروں میں کمل راہبر نہیں ہے: تاہم اول الذکر دونوں کی نسبت زیادہ تر مستقل مزاج ہے۔ اسکو منوجی نے سمرتی کے نام سے پکارا ہے۔ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے

धर्मशास्त्रं तु वै स्मृतिः

سمرتی دھرم شاستر کو کہتے ہیں۔ یعنی جس شاستر کو دھرم کا سیدھا مارگ بتلانے کے لئے بنایا گیا ہو۔ پس صاف ظاہر ہوا کہ جہاں پہلے دونوں راہبر ایسے تھے جو کہ پل پل کے اندر اپنے انتہ کرن میں تبدیلیاں پیدا کر سکتے تھے وہاں تیسرا راہبر ان کی نسبت کم از کم مستقل مزاج ضرور ہے۔ کیونکہ جب کوئی خیال قلمبند کر دیا جاوے تو اس کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اُسیقدر ساد ہنوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کا پریوگ کرتے ہوئے انسان کو کافی وچار کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور اسلئے **راگ** اور **دویش** بھی ان خیالات کو آسانی سے نہیں بدلوا سکتے۔

لیکن قبل اس کے کہ اس تیسرے راہبر کی مضبوطی اور کمزوری پر بحث کیجاوے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ دھرم شاستر کا نام سمرتی کیوں رکھا گیا۔ موجودہ منوسمرتی کے کچھ نسخوں میں حسب ذیل شلوک ملتا ہے جو اس سوال کے اوپر بڑی بھاری روشنی ڈالتا ہے منوسمرتی کے دوسرے ادھیا ء میں حسب ذیل شلوک ہے،

श्रुतिं पश्यन्ति मुनयः स्मरन्ति तु यथा स्मृतिं। तस्मा
...

"مراقبہ میں بیٹھ کر برھمگیانی لوگ جب قدرت کے کرشمہ پر اعلیٰ وچار کرتے ہوئے اُسکے عقدہ کو کھول لیتے ہیں۔ اور پھر عام حالت میں اپنی یادداشت سے اُسکی نسبت اپنے خیالات قلمبند کر لیتے ہیں اسکو سمرتی کہا جاتا ہے"۔ عام آدمیوں کی عام حالت کے اندر بنائی ہوئی پستک کا نام سمرتی نہیں ہے اور اسلئے سمرتی کی نسبت یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بنانے والے کی خاص کمزوریوں سے (اگر کوئی ہوں) بھری ہوگی۔

گوتم منی نے اپنے نیائے سوتروں میں پرمانوں کا ذکر کرتے ہوئے شبد پرمان کو بھی خاص رتبہ دیا ہے لیکن شبد کی تعریف یہ کی ہے:۔

आप्तोपदेशः शब्दः॥

یعنی آپت جو اپدیش ہو۔ وہ شبد مستند سمجھنا چاہیئے۔ اس سوتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے واتسائن منی جی فرماتے ہیں۔ کہ "جو پورا عالم باعمل۔ دھرماتما پرُوپکاری۔ سچا۔ پرُسنارتھی اپنے حواسوں کو قابو کئے ہوئے منشیہ جیسا اپنے آتما میں جانتا ہے اور جس سے خود سُکھ پاتا ہے۔ اُسکے اظہار کی خواہش سے متحرک ہو کر عوام کو اُپدیش دیوے اسکا نام آپت ہے۔"

اس تعریف سے ہی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عام آدمیوں کی تصانیف دھرم کے راستہ کے متلاشی کے لئے راہبری کا کام نہیں دے سکتیں۔ یہ صرف خاص عالمان باعمل کی تصانیف کو ہی ہو سکتا ہے کیونکہ سامنیہ پرش بغیر خود روشنی حاصل کئے دوسروں کو راستہ دکھانے کے لئے مستعد نہیں ہوا کرتے۔

یہ تیسرا راہبر بلاشبہ پہلے دو راہبروں کی نسبت زیادہ تر اعلے ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی راہبری پر پورا یقین نہیں ہو سکتا۔ سمادھی اوستھا کا وچار رشیوں کا اُسوقت کیلئے ضرور مرہبرانت ہوتا ہے قدرت کے کرشموں کے راز جسوقت اُن پر کھلتے ہیں اُسوقت تحقیقاً اُن کا گیان شدھ اور صاف ہوتا ہے۔ لیکن جب اُس حالت سے علیحدہ ہو کر اسوقت کی حالت کے محض سمرن کو قلم بند کرنے لگ جاتے ہیں۔ اُس وقت اُنکی حالت پھر کسیقدر اس اعلیٰ حالت سے مختلف ہوتی ہے۔ اور اس لئے اُن کے بیان کے اندر بعض غلطیوں کا رہ جانا اور اُن سے پڑھنے والوں کا غلط نتیجہ پر پہونچنا بھی ممکنات سے ہے۔ اور پھر انسان کی طاقتوں اور اوصاف کے محدود ہونے کے باعث بھی بھرم پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ **الپ آتما** ایک ہی وقت میں گیان کے سموہ کو پرتکاش نہیں کر سکتا۔ اور اسلئے اسکے بیان میں ایسی کمی رہ سکتی ہے جس سے پڑھنے یا سُننے والوں کو بھرم پڑ سکے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ احتمال ہوتا ہے کہ آپت پرشوں کی تصانیف کے اندر زیادہ وقت گذرنے پر معمولی آدمیوں کی طرف سے اسقدر دست اندازیاں ہوئی ہیں کہ اس امر کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ آیا مصنف کا اصلی خیال کیا ہے۔ اسلئے اس تیسرے راہبر کے ملنے پر بھی کسی اور سر بہرانت راہبر کی ضرورت باقی رہجاتی ہے۔

لیکن کیا کوئی چوتھا راہبر بھی ہو سکتا ہے؟ چیتن کی راہبری چیتن ہی کر سکتا ہے۔ جڑ محض چیتن کے سمجھنے کے لئے درشٹانت دتمثیل ماتر کا کام دیسکتا ہے۔ بذات خود راہبر نہیں بن سکتا۔ اور چیتن سوائے اپنے اور دیگر جیو آتما و ایشور کوئی دکھلائی نہیں دیتا۔ پھر آخری اور مکمل راہبر کی تلاش کہاں کریں؟ یہ سوال ہر ایک جیو آتما کے اندر اس مرحلہ پر پیدا ہوتا ہے اور اُسوقت وہ وچار کرتا ہے کہ اپنی خود راہبری کو اپنی کمزوریوں کے خوف سے چھوڑ کر شدآچار اور شبد کی شرن لی تھی۔ جب اُنکی راہبری کے اندر بھی ایسا ہی شبہ باقی ہے تو کیوں نہ اپنے اوپر ہی بھروسہ کیا جاوے۔ کیوں نہ اپنے اندر کی آواز پر ہی قدم اُٹھایا جاوے! کیوں نہ اپنی قدرتی آزادی کا پورا فایدہ اُٹھایا جائے! اِس قسم کے اور اِن سے بھی بڑھ کر خیالات انسان کے اندر چکّر

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۲

میرا خاندان ۔ رشی دیانند کی ٹیک بابت سے آج تاریخ کی جب سے شروع ہوئی ہے۔ اُسکے تھوڑے عرصہ بعد ہی ہندوؤں کی موجودہ ذات پات کی تفریق کا میں قائل نہیں رہا تھا۔ میرے لئے ایک شخص کا ایسے خاندان میں پیدا ہونا جس کو براہمن یا کشتری کہتے کا خطاب مروجہ رواج میں دیا گیا ہو اس امر کا ثبوت نہ تھا کہ وہ شخص فی الحقیقت براہمن یا کشتری ہے۔ اسلئے یہ تو خیال ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ اپنے خاندان کا حال لکھنے سے میری مراد یہ ہے۔ کہ میں اپنے آپ کو کسی ایسے ورن کا ادھیکاری ثابت کرنے کی کوشش کروں جسکے قابل کہ میرے اعمال و افعال نہیں ہیں۔ میری مراد اپنے خاندان کے مختصر حالات کو یاد کرنے سے صرف یہ ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کی خصوصیتوں کے مطالعہ سے دریافت کروں کہ خاندانی سنسکاروں نے مجھے موجودہ حالت تک پہونچنے میں خاص پہلوؤں میں مدد دی ہے لیکن اگر میری مراد اپنے آپ کو کسی اونچے ورن کا ادھیکاری ہی ثابت کرنیکی ہوتی تب میرے خاندان کی ذات مجھے مدد نہیں دے سکتی تھی کیونکہ یہ سوال زمانۂ حال کے محققوں کے روبرو اب تک مشتبہ حالت میں ہے۔ کہ آیا کھتریوں کو کشتریہ ورن میں شمار کیا جاوے یا کہ اُنہیں بنیوں میں داخل کیا جاوے۔ پنجاب میں تو کھتری خاص طور پر مہذب سمجھے جاتے ہیں۔ اور اصلی کشتریوں کی یادگار اُنہیں کو قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن صوبجات ممالک متحدہ آگرا و اودھ اور صوبہ بہار میں کھتریوں کی نسبت ایسے خیالات مشہور ہیں جن کے باعث ایک کھتری کو عام طور پر اپنی ذات کا اظہار کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اسوقت علمی ترقی عام ہونے کے باعث اگر ان صوبہ جات کے خیالات بدل گئے ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن جن ایام میں (۱۸۷۵ء سے ۱۸۷۷ء تک) کہ میں کاشی میں (بنارس میں) اور اُس کے گرد و نواح میں زیادہ تر بود و باش رکھتا تھا۔ اُن دنوں کھتریوں کی نسبت ایک ایسی ضرب المثل مشہور تھی جس کے باعث کہ بعض اوقات سفر میں اپنی ذات کا اظہار کرنے سے دے رُکتے تھے۔ المختصر اپنے خاندان کے حالات کو یہاں درج کرنے سے میری مراد محض یہی ہے جو کہ میں نے اوپر بیان کی ہے۔ گو ہندوستان تو درکنار روئے زمین کے انسانوں کے اندر اپنے آپ کو رئیس ابن الرئیس ثابت کرنے کا مرض پھیلا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ علاوہ چند برگزیدہ عالموں کے ہر انسان پدرم سلطان بود کی شیخی بگھارنے میں مشغول ہے۔ اور اسلئے مجھ پر بھی اسی کمزوری کا شک ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسے شکوک کو رفع کرنیکی کوشش جو کہ اِس سے بڑھ کر کمزوری ہے۔ اسلئے زیادہ معذرت کو بالائے طاق رکھ کر میں پھر اپنی کہانی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

جس خاندان کے اندر میں پیدا ہوا تھا۔ اُس کی ذات کھتری تھی۔ کھتریوں میں اول تو بڑے متعدد فرقے ہیں اور پھر اُن میں اس قدر تقسیم در تقسیم ہے کہ مجھے آج تک پُرانے سے پُرانے کھتری کی زبانی بھی اُن کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوئی۔ جس طرح پر کہ گنگا کی بالو کے ریزے شمار کرنے ناممکن ہیں اسی طرح پر کھتریوں کی نسبتاً بیحد ذاتوں کی حد لینے کی کوشش بیفایدہ ہے۔ میرے بزرگوں کی ذات وج تھی۔ یہ ذات پہلے پنج ذاتیوں کے فرقہ کا ایک حصہ تھی۔ لیکن کھتریوں کے ایک ریفارمر جسکا کہ نام لوجا تھا نے جب سے کوشش کرکے بوجاہی یا بادشاہی فرقے کے اندر بیشمار ذاتوں کو شامل کر دیا تب سے وج بھی بوجاہیوں میں شامل سمجھی جاتے ہیں۔ میری اوپر کی تحریر کھتریوں سے ناواقف ناظرین کے لئے بھول بھلیاں سے کم پیچیدہ نظر نہ آئیگی۔ اور اسلئے کھتریوں کے فرقہ ہائے کھوکرائین اور سرین اور بوجاہی اور پانچ گھر اور بارہ گھر اور چار گھر اور اڑھائی گھر (سوا گھر آج تک سننے میں نہیں آیا) اور ان کی درمیانی تقسیموں کی پڑتال پر قلم اُٹھانا میرے احاطۂ منصب سے باہر ہے۔ تھاپر۔ سوندھی۔ بھنگل۔ بھٹی۔ مہندرو۔ کپور۔ ملہوترے۔ چوپڑے۔ جلوٹے۔ کھوسلے۔ بھسین۔ ٹنڈن۔ قم کھٹر کھڑے۔ سوری وغیرہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ اس امر کی تحقیقات خالی از دلچسپی نہیں اور نہ ہی یہ تفتیش غیر مفید لیکن اس تفتیش اور تحقیقات کے لئے اسوقت میرے پاس فرصت نہیں۔ اور اسلئے میں اپنی کہانی کے سلسلہ کو ایک قدم آگے لے چلتا ہوں

میرے بزرگ وج (غلط العام بج) کھتری کہلاتے تھے تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ تلون اس خاندان کا اصلی مسکن نہ تھا۔ اصل وطن اس خاندان کا بجواڑہ تھا۔ جو پنجاب کے شہر ہوشیار پور سے تقریباً تین میل کی دوری پر ایک قصبہ ہے۔ یہ وہی قصبہ ہے جسکا شمار دوابہ کے اڑھائی شہروں میں کیا جاتا ہے۔ اسکا نام ہی بجواڑہ اسلئے مشہور ہوا ہے۔ کہ اسکے اندر بج فرقہ کے کھتری بڑے آدمی تھے۔ بجواڑہ سے اُجڑ کر میرے بزرگ تلون میں آئے۔ جہاں پر کہ ان کی ننھسال تھی۔ میرے بڑے بزرگ کے نانا آپ ہی فرقہ کے کھتری تھے اُنہوں نے اپنے دوہتوں (دوہتوں) کو تو اپنے مکان میں چھوڑا۔ اور پاس کے ایک گاؤں بلگہ نامی میں خود جا بسے اسطرح پر میرے بزرگوں کا قیام تلون میں ہوا۔

میں نے اپنے پردادا سے پہلے کسی بزرگ کا نام حال نہیں سُنا۔ میرے پردادا کا نام لالہ سکھانند تھا۔ ان کے چار لڑکے تھے جن میں میرے حقیقی دادا لالہ گلاب رائے بیچ درجہ پر تھے۔ اُن سے بڑے لالہ کنہیا لال بڑے آدمی ہو گذرے ہیں۔ جن کا ذکر آگے ہی آویگا۔ کیونکہ اُن کا میرے پتاجی کیساتھ خاص پریم تھا۔ سب سے بڑے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لالہ ناک چند تھے اور سب سے چھوٹے لالہ مہتاب رائے تھے لالہ ناک چند اور لالہ کنہیا لال نے مل کر ایک شوالہ اور ٹھاکر دوارہ بنایا تھا جس میں ان کے پتا رہتے اور ہری بھجن کیا کرتے تھے۔ لالہ سکھانند جی کی نسبت نہ صرف اپنے بزرگوں سے بلکہ اپنے جنم بھومی کے دیگر سن رسیدہ لوگوں سے بھی سنتا رہا ہوں۔ کہ جہاں دیہات کے معزز سے معزز لوگوں میں بات بات میں گالی دینے کا رواج تھا۔ اور اب تک ہے۔ وہاں لالہ سکھانند جی کی زبان سے کسی شخص نے گالی نہیں سنی۔ اگر کسی عزیز کی کسی حرکت پر غصہ آتا تو سوائے اسکے ان کی زبان سے کوئی لفظ نہ نکلتا تھا۔ "سیانیاں کی کردا ہیں" یعنی "بے عقلمندی کیا کرتا ہے"۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ ان کے ان معمولی الفاظ کا اثر بہت بڑا ہوا کرتا تھا۔ چونکہ میرے دادا کا دھرم کی طرف بڑا رجحان تھا اسلئے وہ اصولوں کے مطابق شیو کی پوجا میں رہا کرتے تھے لیکن سیتارام کی بھگتی بھی ان کے دل میں کچھ کم نہ تھی میرے پتاجی بتلاتے تھے کہ چودہ برس کی عمر میں انہوں نے اپنے دادا سے ہی شیو آدی پانچ دیوتوں کی نتیہ پوجا کرنی سیکھی تھی۔ اور پوجا کا سامان نوا کر اسوقت سے ہی اپنے پاس رکھتے تھے۔

میرے بزرگ ان ایام میں ریاست کپورتھلہ میں ملازم تھے لالہ کنہیا لال ریاست کپورتھلہ کی طرف سے مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب کے دربار میں وکیل تھے۔ اسجگہ ان کا بڑا رسوخ تھا۔ شاید انہیں کے ذریعہ سے کل خاندان کے آدمی ریاست کپورتھلہ میں ملازم ہو گئے میرے دادا لالہ گلاب رائے مہاراجہ نونہال سنگھ کی رانی شریمتی ہیرا دیوی کی ڈھیوڑی کے منشی تھے اور اپنی صاف گوئی کے لئے مشہور تھے۔ جب مہاراجہ نونہال سنگھ صاحب کے مرنے کے بعد سردار بکرما سنگھ اور کنور سوچیت سنگھ جی کو کپورتھلہ سے باہر آنا پڑا تو میرے دادا بھی ان کے ساتھ آئے تھے۔ اسجگہ کی ایک روایت سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کن اوصاف کے آدمی تھے۔ لالہ گلاب رائے روز ۴ بجے صبح کے اٹھتے تھے۔ اور سنان آدی سے فارغ ہو کر بھجن کرتے اور اسکے بعد اپنے کام میں مشغول ہو جاتے موسم سرما تھا۔ فارغ ہو کر روز دو ڈیڑھ گھنٹوں تک زور زور سے بھجن گایا کرتے تھے۔ گو سردار صاحبان کے آرام میں خلل آتا تھا لیکن لالہ گلاب رائے کی ایسی عزت تھی کہ ان سے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ ایک دن سردار صاحب نے کہا "لالہ جی پرمیشور کا نام آپ من میں کیوں نہیں لیتے"۔ جواب دیا "میرے من میں تو ہر دم پرماتما بستے ہیں۔ لیکن جو لوگ مخمور ہو کر بھجن وقت بیہوش سوئے رہتے ہیں انہیں خبردار کرنے کے لئے زور سے بھجن کہتا ہوں"۔ اسکے بعد ان کو کسی نے کچھ نہیں کہا۔ سردار صاحبان نے خود سونے کا کمرہ بدل لیا۔ اپنے دادا کو میں نے ۶۰ سے زیادہ کی عمر میں دیکھا تھا۔ اور مجھے اب تک یاد ہے کہ ان کا چہرہ سرخ اور بدن چست اور مضبوط تھا۔ اس سے زیادہ ان کی نسبت لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ یہ اعلےٰ درجے کے دیانت دار اور سچے سمجھے جاتے تھے

میرے پتا کا نام ناک چند تھا۔ ان کا جنم سنہ ۱۸۲۶ء میں ہوا۔ یہ اپنے چند بھائیوں میں سب سے بڑے تھے ۱۴ برس کی عمر سے ہی انہوں نے شیو پوجن کرنا اور اپنے خیالات کے مطابق مذہبی فرائض کو ادا کرنا شروع کر دیا تھا۔ ودواہ ان کا حسب معمول خاندان چھوٹی عمر میں ہو گیا تھا۔ اور اپنے خاندان کے رواج کے مطابق تعلیم بھی انہوں نے میانجی کے پاس ہی فارسی ہان کی پائی تھی۔ ہمارے خاندان کے استاد نور محل کے سید خاندان کے لوگ رہے ہیں۔ جو طبابت اور شطرنج بازی دونوں میں گرد و نواح کے اندر مشہور تھے۔ ان میں سے مولوی نور علی شاہ میرے پتا جی کے استاد تھے۔ میرے پتا کے اندر احسان ماننے کا مادہ بہت کچھ نشو و نما پائے ہوئے تھا۔ چنانچہ جب وہ سنہ ۱۸۸۲ء میں پنشن یاب ہو کر اپنے وطن کو واپس آئے تھے تو اس سے پہلے ہی میانجی کو بلوا بھیجا تھا۔ اور مرتے دم تک ان کی خدمت کرتے رہے۔ بیاہ شادی میں جہاں کل گرد و نواح جاتے اور ان کی جیب کی ایک طرف بچھائی جاتی وہاں فرش سے علیحدہ استاد جی کا تخت بھی پڑا ہوتا

تعلیم گو معمولی فارسی زبان کی ہی ملتی تھی۔ تاہم میرے پتاجی نے خاص طبیعت پائی تھی۔ سترہ یا اٹھارہ برس کی عمر میں وہ تلاش روزگار کے لئے کپورتھلہ میں پہونچے اسوقت لاہور انگریزوں کے قبضہ میں جا چکا تھا۔ اور لالہ کنہیا لال وکالت سے علیحدہ ہو کر شہر کپورتھلہ کی کوتوالی کا چارج لے چکے تھے۔ میرے پتا اپنے تایا جی کے پاس پہونچے ریاستوں کے اندر قانون وغیرہ کی پابندی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اور اسوقت بہت ہی کم تھی۔ اسلئے بغیر ملازمت میں آئے ہی میرے پتاجی کو انکے تایا لالہ کنہیا لال جی مقدمات کی تفتیش کے لئے بھیج دیا کرتے۔ اور یہ بے ضابطگی ہی آخر کار انکو برسر روزگار کرنے کا باعث ہوئی ایک دن رانی صاحبہ کے یہاں چوری ہو گئی۔ کوتوال صاحب کے پاس رپورٹ پہونچی۔ وہ خود ایک بڑے مقدمہ کی تفتیش میں مشغول تھے۔ اپنے بھتیجے ناک چند کو بھیجا کہ جا کر تحقیقات کرے۔ میرے پتا کی طبیعت میں ملزم کو تاڑنے کا مادہ پہلے سے ہی موجود تھا انہوں نے تھوڑی سی تحقیقات کرنیکے بعد نتیجہ کر لیا تھا کہ رانی صاحبہ کے ایک خاص ملازم نے چوری کی ہے۔ چنانچہ تشدد کے لئے اسے الٹا ٹنگوا دیا۔ اور خوف دلا کر اس سے دریافت کرنا شروع کیا۔ بندھے ہوئے ملازم کی آہ و زاری کی آواز اوپر تک جانے لگی۔ رانی صاحبہ تک خبر پہونچی اور انہوں نے کوتوال صاحب کے پاس سخت شکایت بھیجی کہ تمہارا بھتیجا بجائے چوری کا پتہ لگانے کے الٹا ہمارے ملازم پر تشدد کر رہا ہے۔ کوتوال صاحب گھبرائے اور ایک آدمی کو اپنے بھتیجے کی طرف دوڑانے کو ہی تھے۔ کہ بھتیجہ صاحب ہی آن پہونچے۔ کوتوال صاحب نے غصہ ہو کر جواب طلبی کی اور کہا کہ کیا مجھکو بھی بدنام کراؤ گے۔ جواب "دیکھ لیجئے تشدد کے بغیر ہی یہاں مال برآمد ہو سکتا تھا"۔ یہ ملزم حاضر ہے۔ اور یہ اسکے ساتھ مال مسروقہ ہے۔ جو اسی نے برآمد کرایا ہے۔ یہ خبر جب رانی صاحبہ تک پہونچی تو انہوں نے مہاراجہ صاحب سے ذکر کیا

اور دوسرے دن ہی تشدد سے مال برامد کرنیوالے لالہ اتمک چند کو موضع کالا کی تہانہ داری کا پروانہ ملگیا اوپر کی داستان کو پڑھ کر یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ پولیس کی طرف سے جو تشدد دوران تحقیقاتوں میں ہوتا ہے - میں اُسے مناسب یا جایز سمجھتا ہوں میرا مطلب صرف یہ جتلانے کا تہا - کہ تحقیقات اور نتیجہ برامد کرنے کا مادہ میرے پتا کے اندر چہوٹی عمر سے ہی موجود تھا - ورنہ تشدد کی نسبت تو آئیندہ زندگی میں میرے پتا نے خود اپنی رائے بدل لی تہی - جیسا کہ ہم آگے چل کر معلوم ہوگا موضع کالا میں ہی ایک جلوٹا کہتری کے گہر میرے پتا کا وواہ ہوا تھا - گویا اپنے سُسرال کے موضع ہی کوتوال بن کر پہنچ گئے - اُسوقت مہاراجہ کپورتہلہ کے دیوان دانشمند صاحب تہے - جن سے لالہ کنہیا لال کی نا چاقی تھی - اسی وجہ سے وہ میرے پتاجی سے بہی کچھ عداوت کرنے لگے - ایک دن بات چیت میں اُنہوں نے میرے پتاجی کو دبانا چاہا - جواب ترکی بہ ترکی پایا - پس فیصلہ کر دیا - کہ کالا میں تھانہ کی ضرورت نہیں - تھانہ دوسری جگہ تبدیل کیا جاوے - پتاجی نے استعفی دیدیا - اور روزگار کی تلاش میں آگے چلے - سیالکوٹ میں پہونچ کر ٹھگی ڈکیتی کے محکمہ میں خزانچی بن گئے - وہاں ہی اپنی صاف گوئی کی وجہ سے ایک بڑے افسر کو دشمن بنا لیا - اور استعفے دیکر چلے آئے - پھر امرتسر کی تحصیل میں محرر ہوئے - اُسوقت وہاں سوبہارام لنگڑا تحصیلدار تہا - اور بازار رشوت کا گرم رہتا تہا - میرے پتا بتلایا کرتے تہے - کہ پہلے کچھ دن وہ ترغیب سے بچے رہے - لیکن لوگ اُن سے کام کرانے آتے تہے - انہوں نے بار بار تنگ کیا کہ بیوپاریوں کو بہی نذریں بطور رشوت کے دینی شروع کر دیں - اور اس سکے کی نسبت سینے ایک آزاد و شہادت ملی تہی - ایک دفعہ مجہکو لاہور کا سفر کرتے ہوئے امرتسر

کے سٹیشن پر ایک بوڑھا اروڑہ سکھ میرے ساتھ بیٹھا تھا - بات چیت میں میرا مسکن پوچھا تلون کا نام سُن کر میرے پتاجی کا نام لیا - وہ شخص اُن کا اُنہیں دنوں کا واقف تھا - جبکہ وہ امرتسر کی تحصیل میں محرر تہے - اروڑہ سکھ نے میرے پتا کی بڑی تعریف کی - اور بتلایا کہ جب سوبہارام پر رشوت کا مقدمہ ہوا - اور دیگر اہلکار تحصیل کے بہی ماخوذ ہوئے - اُسوقت تمہارے پتا پر کسی نے گواہی نہ دی - اور نہ شکائیت کی میں ... نے پوچھا وہ کب
وہ ... رشوت
نہیں ... لیتے تھے
جواب ملا - اس ... وقت رشوت کون نہیں لیتا تہا - لیکن یہ ظلم کر کے نہیں لیتے تھے - جو خوشی سے دے جاوے - اُس سے لیتے تھے اور اگر اُس کا کام نہ ہووے تو لی ہوئی نذر لوٹا دیتے تھے " میں اُسوقت اس عجیب اصول کو سُن کر حیران ہوا - لیکن اُسیوقت مجہکو اپنے بزرگ دادا لالہ کنہیا لال کی نسبت سُنی ہوئی روایت یاد آئی - لالہ کنہیا لال جی کی تعریف کرتے ہوئے اُن کے پُرانے ملازم کہا کرتے تہے " مہاراج اُن کا کون مقابلہ کر سکتا ہے - سینکڑوں ہزاروں روپیہ لیکر پوجا پر سے اُٹھتے تھے " گویا پوجا پاٹھ کا وقت رشوت لینے کا وقت تھا - کہاں دیوتا کی پوجا اور کہاں رشوت کا بازار گرم !! - لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہ تہا وہ زمانہ تو دور رہا - ابہی تیس برس نہیں گذرے

تہذیب الاسلام
جلد دوم
چھپ کر طیار ہے - ضخامت چار سو صفحہ سے زائد قیمت بلا محصول ایک روپیہ اس نوٹس کے بعد جسقدر روز مستقل آئیں گی - اُن کی تعمیل ۲۳ فروری سے فوراً کی جاویگی کوئی صاحب پیشگی قیمت ارسال نہ کریں
المشتہر
سپنجر ستیہ دھرم پرچارک پریس

کہ اکثر اوقات ریل کے سفر میں عجیب طرح کی گفتگوئیں سُنا کرتا تھا - آج انگریزی کی بدولت ریل میں ایک دوسرے سے سیدھے سوالات کرنے کا کم حوصلہ ہوتا ہے - لیکن جس وقت کا میں ذکر کرتا ہوں اُسوقت حسب ذیل گفتگو ریل کے سفر میں عام طور پر سننے میں آتی تھی :-

پہلا مسافر " جناب کس محکمہ میں کام کرتے ہیں ؟ "
دوسرا مسافر " جی مصنفی میں ناظر ہوں "
پہلا " بھلا آپ کو مشاہرہ کیا ملتا ہے "
دوسرا " یہی کوئی پندرہ روپیہ ماہوار "
پہلا مسافر " (دوسرے مسافر کی شان و شوکت کو دیکھ کر) بھلا پندرہ روپیوں میں کیا گذارہ ہوتا ہوگا - اور اوپر سے کیا آمدنی ہو جاتی ہے "
دوسرا مسافر " جناب اوپر سے ہی کوئی سو سوا سو ماہوار مل رہتے ہیں "

اس اوپر کی آمدنی کو اسوقت رشوت اور پاپ اور مذموم سمجھا جاتا ہے - لیکن جس زمانہ میں لوگ پوجا میں ہزاروں لے کر اُٹھا کرتے تہے - اسوقت تک رشوت لینے والوں کے بڑے بڑے افسر اور آقائے نامدار بھی جانتے تہے کہ اوپر کی آمدنی منشی لوگوں کا حق ہے امرتسر سے سوبہارام گردی میں رخصت لے کر جو چلے تو میرے پتاجی واپس نہ گئے - اور دوسری جگہوں میں تلاش روزگار کرنے کے کچھ مدت بعد گہر کو ناکام واپس آ گئے - گہر پر کچھ دنوں تک رہ کر لاہور کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں چوکیداروں کے بخشی مقرر ہو گئے - ابھی تین ماہ ہی یہاں کام کیا تہا - کہ سنہ ۵۷ کے غدر کی خبریں چاروں طرف سے مشہور ہو گئیں - اور معلوم ہو کہ پنجابیوں سے صاحبان انگریز اسوقت خوب کام لے رہے ہیں اپنی حالت کی بہتری کے لیے موقع غنیمت سمجھ کر میرے پتاجی نے ایک گھوڑا خرید لیا - اور اپنی ملازمت سے استعفے دیکر ایک نوکر ساتھ لے سیدھے غدر کے مرکز کی طرف روانہ ہوئے - اس خیال پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

گروکل سماچار

مہاشے بھگت رام جی ڈپٹی انسپکٹر اٹک نے اُن ... کی سالانہ تنخواہیں کی میزان مانگی تھی ... جو گروکل کی حفاظت کے کام میں لگے ہوئے ہیں ... ان کا کل خرچ سالانہ ۲۰۴۲ روپیہ ہے۔ اگر اس ... ہی اور جوڑ دئے جاویں۔ تو پانصد روپیہ سالانہ کام حفاظت کا ہمیشہ کے لئے عمدہ ہو تا رہیگا۔ لیکن بجائے اسکے کہ ملازمین ملٹری وغیرہ ... سالانہ پانصد روپیہ جمع کریں۔ اگر ایک مرتبہ ... سارے بھارت ورش میں اپیل کرکے دس ہزار روپیہ گروکل ڈاہیہ رکش کوش "یعنی گروکل کی بیرونی حفاظت فنڈ کے لئے جمع کر دیویں تو بیرونی حفاظت کا کام ہی مستقل ہو جاوے اور ... کُل سرمایہ دانیوں کی خاص یادگار رہنا ہے۔

برہمچاریوں کی صحت اور تعلیم کی نسبت ... ئی بات لکھنے کے لائق نہیں ہے۔ گو بارش ... موسم سرما میں زیادہ ہوئی ہے۔ تاہم سردی ... کم پڑی ہے۔

بارش کی وجہ سے عمارت کے کام میں ہی ... حرج واقع ہوا ہے۔ لالہ پرمیشری داس جی دھرم شالہ ... بنوانے کے لئے تشریف لے آئے تھے۔ مزید عمارت ... دھرم سالہ کی بنیادیں ہی گو لا پتھروں سے بھری ... تھیں لیکن چونکہ اینٹوں کے بھٹے میں آگ نہیں ... لگائی اسلئے دھرم سالہ کا کام بند ہے۔ لیکن گذشتہ ... پزاوہ کی اینٹوں سے پرلوار والے ادھیاپکوں ... اور ادھشٹھاتاؤں کے لئے مکانات بن رہے ... ہیں۔ امید ہے کہ یکم فروری تک پختہ اینٹیں ملنی شروع ہو جاویں گی۔ (منشی رام)

فہرست آمدنی گروکل از یکم لغایت ۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء

نام	رقم	مد
مہاشے ٹھاکرداس جی میرپور براستہ جہلم	عـہ	مندر فنڈ
ساہوبلبشیشر ناتھ جی رئیس نگینہ . . .	صـہ	مٹھائی فنڈ
مہاشے جگت رام جی سٹیشن ماسٹر بھوئی	صـہ	مستقل فنڈ
مہاشے اننت رام اگر وال لاہور	عـہ	ایضاً
مہاشے مکندلال پیارے لال محمد پور ضلع بجنور	صہ	"
مہاشے جے لال بی اے پلیڈر شملہ	ما	مندر فنڈ
مہاشے مادہو کرشن شملہ	عـــا	مٹھائی فنڈ
مہاشے کھیم چند بنوں	صہ	مستقل فنڈ
مہاشے بدیو سنگھ ہلال آباد ضلع میرٹھ	صـہ	ایضاً
مہاشے مانک چند ویکسینیٹر مانا والا ضلع گوجرانوالہ	صـہ	"
مہاشے ہیرا لال جی پانونڈ	دصـہ	ایکسپریہ فنڈ
مہاشے موہن لال پٹواری چک ۳۶ علاقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	دصـہ	"
مہاشے گوپی ناتھ سب اوورسیر حصار	دعـہ	مندر فنڈ
مہاشے رامچند سب اوورسیر ملٹری ورکس آگرہ چھاؤنی	صـہ	"
لالہ جیون داس جی لاہور	للعہ	ضمیمہ
پنڈت بھیرو مل جی اجمیر	عـہ	مستقل فنڈ
مہاشے جمنا داس کپور ڈیرہ اسمعیلخاں	عـہ	مستقل فنڈ
مہاشے گلاب رائے فتحپور ضلع جے پور	صہ	"
سکریٹری آریہ سماج پھلور	مالصہ	"

(منشی رام کمہیہ ادہشٹھاتا گروکل)

ریویو

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک ٹریکٹوں کا سلسلہ آریہ پُستک پرچار نام سے چھپ رہا ہے۔ جسکے اول سے ۸ اور ۹ سے ۱۱ نمبر تک واسطے ریویو کے مجھے اُس محکمہ کے ادہشٹھاتا شریمان لالہ وزیر چند جی نے دئے۔ میں نے ان کا مطالعہ کیا۔ گو یہ ٹریکٹ مختلف اصحاب کے لکھے ہوئے ہیں۔ تاہم لالہ وزیر چند جی نے ان کے ترتیب دینے اور چھپوائی کی نگرانی میں جو محنت کی ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ ہر ایک ٹریکٹ علیحدہ اپنے مضمون کے آریہ سماج کے کسی نہ کسی مسئلہ یا دستور العمل کی تائید میں لکھا گیا ہے۔ مصنفوں نے عموماً ان مضامین کو دلچسپ اور عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے۔ ٹریکٹ نمبر ۸ میرے پاس نہیں پہونچا۔ شاید سہو سے رہگیا یا میرے پاس آکر گم ہو گیا۔ باقی ٹریکٹ نمبر وار حسب ذیل ہیں

(۱) مسائل زندگی یجروید ادھیائے ۳۴ کے منتر ۲ کی ویاکھیا جو بزبان انگریزی پنڈت گنگا پرساد جی ایم اے نے چھپوائی تھی اس کا ترجمہ اردو با محاورہ ہے۔

(۲) پرماتما کی سروویاپکتا۔ یعنی یجروید ادھیائے ۴۰ کے منتر نمبر ا کی ویاکھیا۔

مراسلات

(۳) مہرشی دیانند کی تعلیم ۔ حصہ اول یعنی بچوں کی تربیت ۔ اردو تعلیم از رائے ٹھاکر دت دھون جس میں دی ہوئی رشی کی رائے کی تشریح

(۴) ایضاً حصہ دوم یعنی درس تدریس جس میں رائے صاحب نے ان اعتراضوں کا جواب بھی دیا ہے ۔ جو لالہ لاجپت رائے صاحب نے سری سوامی دیانند جی مہاراج کی سکیم پر کیئے تھے ۔

(۵) قدیم آریہ ورت میں فن تحریر ۔ پنڈت شیام جی کرشن ورما مشہور سنسکرت سکالر کے ایک لیکچر کا اردو ترجمہ

(۶) بائیبل کو کس نے لکھا ۔ حصہ اول جس میں پرانے عہد نامہ کی محققانہ پڑتال کی گئی ہے ۔

(۷) انسانی زندگی کا مقصد ۔ یعنی یجروید ادھیائے ۳۱ کے منتر ۱۸ کی دیاکھیا از رائے کنور بہادر جی سورگباشی بڑی فاضلانہ ہے ۔ منتر اور ادھیائے کا پتہ ٹرکیٹ میں درج ہونا چاہیئے تھا

(۹) مورتی برہمن اور بھوشیہ پران ۔ مولف مہاشے رگھو ناتھ سہائے جی نائب تحصیلدار ریاست بھرتپور ۔ بھوشیہ پران کے ادھیائے ۲۶ سے ہم تک کا ترجمہ دیکر ثابت کیا ہے ۔ کہ پرانوں میں بھی ورن ۔ گن ۔ کرم سے مانے گئے ہیں ۔ نہ کہ جنم سے

بھوشیہ پران میں عیسیٰ مسیح و محمد ۔ اس پمفلٹ میں اس نے بھوشیہ پران سے اتنی بات پیش کئے ہیں جس میں دو بھاگ زائد کر کے ز... حالات کے جملہ واقعات سنسکرت شلوکوں میں درج کئے گئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پران کیسے کیسے بنائے جاتے ہیں ۔

(۱۰) انسانی سوسائیٹی کی بناوٹ ۔ یجروید ادھیائے ۳۱ کے منتر ۱ کی دیاکھیا جو پنڈت گنگا پرساد جی ایم اے نے کی تھی اس کا اردو ترجمہ ہے ۔

نوٹ ۔ ان میں سے کسی کتاب کی قیمت بھی سو ق...

موہن بھوگ

خالصہ سماچار مطبوعہ ۴ ۔ جنوری میں بھائی موہن سنگھ جی وید ترنت رن نے مجھے سوم رس پان کرایا ہے جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں ۔ لیکن افسوس کہ وہ سوم رس چونکہ کشپات کے مٹکے سے نکال کر دیا گیا تھا ۔ اسلئے بالکل خراب ہو گیا ۔ اس میں تمام کشپات کی سخت درگندھی آنے لگی ۔ اور تاثیر میں بھی نکما ہو گیا ۔ اسلئے مجھے اُسنے بڑا نقصان پہونچایا ۔ خیر ۔ کچھ بھی ہو ۔ ویدوں کی دوائی الٹی پڑے چاہے سیدھی ۔ اُن کی کچھ نذر ضرور کرنا چاہیئے ۔ اسلئے اپنے وید موہن سنگھ جی کے لئے موہن بھوگ طیار کر کے پیش کرتا ہوں ۔ اور دوائیوں کی تاثیر کے کارن یہ موہن بھوگ کچھ کڑوا ہو تو ہو ورنہ میں نے تو بڑی کوشش اس بات کے لئے کی ہے ۔ کہ شانتی آدی اوشدھیوں کے ونگر جُز لا کر اس کے کڑوے پن کو دور کر دوں ۔ اس موہن بھوگ کی تاثیر بڑی ہی اعلےٰ ہے ۔ چاہے کتنے ہی برسوں کی گرمی خشکی آدمی کے دماغ کو چڑھی ہوئی ہو اس کو یہ موہن بھوگ فوراً دور کر دیتا ہے ۔ یہ میں نے کئی بار تجربہ کیا ہے ۔ لیکن اس میں ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ اسکو پرہیز کیساتھ سیون کیا جاوے اور پرہیز صرف کشپات سے ہے ۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ ان سکھ صاحبان کو کیا ہو گیا ۔ ان کے ساتھ بات نہیں حیثیت نہیں کوئی جھگڑا نہیں ۔ پھر بھی خواہ مخواہ دشمنی ...

لوگوں کے گلے پڑتے پھرتے ہیں ۔ نہ معلوم ان کے دل میں کیا سمایا ہوا ہے ۔ وسا وا سنگھ جی سے گئے موہن سنگھ جی آموجود ہوئے ۔ اور اسپر طرفہ یہ کہ بلا مطلب خامہ فرسائی کی ۔ عورتوں کی طرح طعن وتشنیع و تکرار وقت خراب کرتے ہیں ۔ اس بات کو مانتے ہوئے کہ تمام بات چیت اپنے آریہ صاحبان سے کر رہا ہوں ۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کی چنگاریاں خالصہ دھرم پر پڑتی ہیں ۔ کیا عجیب معاملہ ہے ۔ خالصہ دھرم ہوا گویا مٹی کے تیل کا گودام ہوا ۔ کہ بس چنگاری پڑی اور جل کر راکھ ہو گیا بھائی صاحب ! اگر چنگاریاں پڑتی ہیں ۔ تو پڑنے دو آپ کا ان سے کیا بگڑتا ہے ۔ ؟ اور یدی آپ ان چنگاریوں سے نقصان سمجھتے ہیں ۔ تو اندر والی جل سے ان کو بجھانے کی کوشش کرو ۔ خواہ مخواہ لوگوں کو طعن و تشنیع دینا اور گالیاں نکالنا اخلاق اور تہذیب کے برخلاف ہے ۔ جتنی تکلیف آپ نے سوم رس تیار کرنے میں گوارا فرمائی ۔ اگر اس کا چوتھا حصہ بھی تکلیف میرے کسی لیکھ کے جواب دینے میں برداشت کرتے تو کچھ کام ہو جاتا ۔ ورنہ اپنے گرنتھ صاحب پر نشچے کر کے خاموش ہی ہو رہتے کہ یہ تو پرمیشور ہی سب کو دیتا ہے ۔ کوئی آپ کچھ نہیں کر سکتا ۔

(۱) جیوں نانک آپ چلائیدا تو ہی کرنا
(آدگرنتھ صاحب ۔ راگ مارو کی وار محلہ ۳)

(شبد ۲۲)

(۲) جیت کو لا گوت تہی لاگو تیسے کرم کمایو
آدگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ گھر ۳ ۔ اشٹ
پدیاں شبد ۱)

یا آپ مذکورہ بالا کے مطابق سمجھ لیجیے کہ جو کرم بھی کوئی کرتا ہے ۔ وہ کرم پرمیشور آپ ہی کراتا ہے ۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا ۔ بلکہ کوئی وجہ اس نتیجہ پر پہونچنے کی نہیں ہے ۔ کہ آپ نے شانتی کی اور ... تب ایک ... سخت دشمنی بھرا کا ...

ورنا آپ کو کسی صورت میں مناسب نہیں تھا۔ آپ نے
ملزم فرمایا ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے آریوں کے
بارہ میں چند پستکیں مثلاً سادھو دیانند کے نیوگ
کی دردناک حالت وغیرہ وغیرہ طبع ہو چکی ہیں۔ جن
کا جواب آج تک آریوں نے نہیں دیا۔ اور نیز
دوسری بات یہ آپ نے مان لی ہے۔ کہ تحریر
و تقریر میں آریہ لوگ آپ کے گوروؤں کی توہین
کرتے ہیں۔ سو یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ دیکھئے! آریوں
میں سے کس قدر شانتی اور کشما ہے۔ کہ باوجودیکہ
آپ نے تحریری اور تقریری ہمیں سخت سے سخت
گالیاں دیں۔ تو بھی ہم خاموش ہیں۔ اس سے
بڑھ کر آریوں کی طرف سے شانتی کا ثبوت آپ
اور کیا مل سکتا ہے؟ یہ فیصلہ آپ کی ہی زبان
سے ہے۔ آپ ہی فریق ثانی اور آپ ہی ہمارے
منصف۔ اس حالت میں بھی جو سلسلہ کہ میں نے گرنتھ
صاحب کی تعلیم کے متعلق اخبار میں جاری کیا ہے۔
وہ صرف اپنے بھائیوں کی توجہ دلانے کی غرض
سے ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ہی گرنتھ صاحب کی
تعلیم نمبر ۱ میں لکھ چکا ہوں۔ آپ صاحبان سے
مجھے کوئی بھی سروکار نہیں ہے۔ آپ جائز
و ناجائز تحریری اور تقریری ہر طرح سے
آریہ لوگوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن آریہ لوگ
پھر بھی خالصہ صاحبان کی تمام سختیوں کو
شانتی سے برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا خیال
ہے۔ کہ آپ اب نہ سمجھیں گے پھر سمجھیں گے۔ آپ
کا گرنتھ صاحب کی طرح ہمارا خیال نہیں ہے۔ کہ
کسی کو پرمیشور نے ہی بھلا یا ہوا ہے۔ اور اب آپ
کبھی ہی نہیں سکتے۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

(۱) پربھو بھلائے او جھڑ پائے نشیں سب گمان
آدگرنتھ صاحب۔ راگ سارنگ محلہ ۵ چوپڑے
گھرا۔ شبد ۱۔ ٹیک ۲۔)
(۲) آپ بھلائے کسے کہو جائے
آدگرنتھ صاحب۔ راگ بسنت محلہ ۱۔ اشٹ پدیاں
گھرا۔ دو تکیاں شبد ۳ ٹیک ۵۔

(۳) نرنکار آکار ہے آپے آپ بھرم بھلائے
کر کر کرتا آپے دیکھے جت بھاوے تت لائے
آدگرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۳۔ چوپڑے
گھرا۔ شبد ۱۔ ٹیک ۲۔)
(۴) اک آپے بھرم بھلائی ان بن نہچل کام۔
آدگرنتھ صاحب۔ راگ مارو کی وار محلہ ۳۔ شلوک ۱۴

یہ آپ صاحبان کا ہی مت ہے۔ کہ پرمیشور ہی لوگوں
کو بھرم میں ڈال کر کوئیں میں ڈوباتا ہے۔ اور برخلاف
اس کے آریوں کا یہ سدھانت ہے۔ کہ منشیہ کرم
کرنے میں خود مختار ہے۔ اس خیال کو لے کر ہم نے
یہ سوچا ہوا ہے۔ کہ آپ شانتی سے ہی سیدھے
راستے پر آجاویں تو اچھا ہے۔ ورنہ جیسا برتاؤ
کہ سکھ صاحبان آریہ لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں
یدی آریہ لوگ بھی ذرا نظر اٹھا لیں تو بس اب
تک بالکل صفائی ہو گئی ہوتی۔ اور ڈھول
کی پول چھپی ہوئی نہ رہتی۔ مگر آپ نے تو برعکس
ہی کام کر کے دکھلایا۔ آپ اور شانتی کا اپدیش
کریں۔؟۔ دیکھ لو آگ پانی کا میل ہے۔ خالصہ
جی تو ٹھہرے کچھ ٹھنگ۔ بھلا خالصہ جی میں
شانتی کہاں؟۔ اور یہ اس بات کا تو پھل ہے
کہ آپ نے پلایا تو سوم رس الٹی الگنی بھڑکا دی
جو کہ میں نے بمشکل تمام شانت کی۔ پیارے
موہن سنگھ جی نے تحریر شروع کرتے ہی بڑا زور
مارا ہے۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ اب طوطا پنجرے
سے نکل گیا۔ یعنی سکھ ہندوؤں کے دام تزویر
سے نکل گئے۔ بھائی! مجھے اس سے کیا؟ آپ
چاہیں کچھ رہیں۔ سکھ رہیں یا ہندو! یہ سوالی
تو تمام دھاری برہمنوں اور بھائی جیوؤں
کے لئے سنجیدہ ہے۔ کیونکہ یدی آپ سکھ صاحبان
ہندو رہے تو تمام دھاری برہمن دیوتا کھیر پوڑی
اڑا دیں گے۔ اور یدی سکھ ہندو نہ رہے
تو بھائی جی کڑاہ پرشاد کے چھٹے لگا دیں گے۔

ہم تو دونوں صورتوں میں خالی رہ جاوینگے
ع ما را چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت
پرنتو پھر بھی آپ سے ایک پرشن پوچھ ہی
لیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آپ نے پرکس حوصلہ
سے لکھ دیا۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ پہلے گھر میں تو
فیصلہ کر لیا ہوتا۔ بلا شبہ تت خالصہ صاحبان
تو آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھا لیں گے۔ لیکن ذرا
دوسرے سکھ صاحبان کو تو پوچھ لیا ہوتا۔
کہ وہ آپ کو کیا الٹا سا جواب دیتے ہیں۔ معلوم
ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس مضمون پر با وانرائن سنگھ
صاحب وکیل امرتسری کا ٹریکٹ نہیں پڑھا۔ اور
یدی پڑھا ہے تو آپ بھول گئے ہیں۔ ورنہ آپ
کو ان کی رائے کا ضرور پتہ ہوتا۔ علاوہ ازیں
آپ نے خالصہ پرکاش اخبار کو شاید ملاحظہ
نہیں فرمایا۔ جس کے کالم کے کالم صرف اس بحث میں
سیاہ ہوئے پڑے ہیں۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ ان سب
باتوں کو جانے دیجئے۔ ذرا اپنے مشہور و معروف
سکھ لیڈر بابا کھیم سنگھ صاحب بیدی کو تو پوچھ
دیکھئے کہ وہ اپنی کیا رائے دیتے ہیں۔ دغیرہ وغیرہ
آپ کے گھر میں بہت سے ثبوت اس مضمون میں
آپ کے ہی برخلاف ہیں۔ غرضیکہ ابھی تو آپ کے
گھر میں ہی کھچڑی پک رہی ہے۔ آپ حوصلہ
سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ پرنتو
آپ اور آپ کے آجکل کے لیڈر بھی کیا کریں جب
آپ کے مت کے بانی اور جن کی کلام پر آپ کے دین
و دنیا کا انحصار ہے۔ وہی اس بات کا فیصلہ
نہیں کر سکے۔ تو اور کسی کا کیا دوش ہے؟۔ سن
آئے سو لے گا دو۔ ذرا خیال فرمائے۔ آپ تو کہتے
ہیں۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ لیکن آپ کے بابا نانک
صاحب اپنے آپ کو ہندو کہنے سے انکار نہیں کرتے
آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ جب بابا نانک
صاحب مکہ وغیرہ میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں
کے رہنے والے لوگوں نے بابا صاحب سے

دریافت کیا کہ آپ کون ہیں ؟ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا

ہندو کہاں تاں مارئے مسلمان بھی نا
پنچ تتو کا پتلا کھیلے غیبی مانہہ

اتنا تو صاف پرگٹ ہے۔ کہ بابا نانک صاحب مسلمان نہیں تھے۔ لیکن بلاشبہ ہندو ضرور تھے جس کو وہ مارے ڈر کے پیچدار بات میں کہہ گئے ورنہ وہ یدی اپنے آپ کو صاف ہندو کہہ دیتے۔ تو لوگ ان کو مار ڈالتے۔ جیسا کہ شبد سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یدی ہندو کہہ دوں تو جان سے ہی مارا جاؤں۔ موت کے بھئے سے انہوں نے ایک ڈھنگ سے جواب دیدیا۔ اور سچے کے سچے رہے۔ جیسا مسلمان ہونے سے بابا نانک صاحب نے صاف انکار کیا تھا۔ یدی وہ ہندو بھی نہ ہوتے تو پھر جواب دینے میں کیا تکلیف تھی۔ اور اس شبد کے بنانے کی بھی تکلیف نہ ہوتی۔ صاف کہہ دیتے کہ ہندو نہیں۔ اور برخلاف اس کے یدی وہ ہندو مسلمان دونوں ہی نہ تھے اور بقول آپ کے وہ سکھ تھے۔ تو وہ مذکورہ بالا شبد کی بجائے ذیل کا شبد یا اس جیسا بنا دیتے کہ :- ع

ہندو تو میں ہوں نہیں مسلمان بھی نا
سکھوں کا گرو پیر ہوں رہوں سکھ گھر

پرنتو انہوں نے یہ بھی نہیں کہا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ بابا نانک صاحب اپنے آپ کو ہندو مانتے تھے۔ یا اس کی وضاحت زیادہ تر ان الفاظ سے ہو سکتی ہے۔ کہ بابا صاحب موصوف نے اس وقت ہندو پن سے کم سے کم انکار نہیں کیا۔ بلکہ ایک طرح سے اقرار ہی کیا ہے۔ خواہ وہ پیچیدہ لفظوں میں ہی کیوں نہ ہو۔ اور لیجئے۔ گوبند سنگھ صاحب کی مسلمانوں کے ساتھ لڑائیاں اظہر من الشمس ہیں۔ سکھ صاحبان ایسا کہتے ہیں۔ کہ وہ دھرم کی خاطر لڑے

پرنتو یہاں یہ سوال نہیں کہ ان لڑائیوں کا کارن کیا ہوا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان کا خیال کسی حد تک ٹھیک ہو۔ پرنتو کم از کم میں سرو ست اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ استو۔ یہاں اس سے بحث نہیں پھر کبھی دیکھا جاویگا۔ یہاں تو صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ وہ گوبند سنگھ صاحب اپنے چھکوں میں صاف طور پر تحریر فرماتے ہیں :-

سگل جگت میں خالصہ پنتھ گاجے
جگے دھرم ہندو سگل بھنڈ بھاجے

مطلب صاف ظاہر ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ علاوہ ازیں دسم گرنتھ صاحب کا ملاحظہ فرمائیے۔ وہاں آپ کو ذیل کا شبد ملے گا :-

"تلک جنجو راکھا پربھ تاکا
کینا بڑا کلو میں ساکا"

مذکورہ بالا شبدوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں کوئی فرق نہیں ہے اب لیجئے الٹا ہاتھ چلا دیتا ہوں۔ کیونکہ گرنتھ صاحب کی کرپا سے یہ تو اپنے ہی آدھین ہے۔ دودھاری تلوار ہے۔ چاہے کسی طرف سے کاٹ لو۔ مذکورہ بالا شبدوں سے صاف پتہ لگتا ہے کہ سکھوں کے گورو صاحبان نے یگیوپویت اور تلک کی رکشا کی ہے۔ اور ہندو دھرم کو بچایا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے بڑی بڑی مصیبتیں سہیں اور خونریز لڑائیاں لڑیں۔ اب ملاحظہ فرمائیے۔ گرنتھ صاحب کس صفائی سے یگیوپویت کو توڑتا ہے۔ اور تلک کو ہندوؤں کے ماتھے پر سے دھوتا ہے :-

(۱) دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھی ست وٹ
ایہہ جنیؤ جیو کا ہئی تاں پانڈے گھت
نا اوہ تٹے نہ مل لگے نہ اوہ جلے نہ جائے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے
جگت نہ اندری تگ نہ ناری

بھل کے ٹھگ پوے وچ واڑ جی
تگ نہ جوہا تگت نہ اکھیں
تگ نہ پیریں تگ نہ ہتھیں
بے تگا آپہی وتے
وٹ دہ گے اوراں گھتے
(آدگرنتھ صاحب راگ آساکی وار محلہ ۱ - شبد ۱۵)

(۲) تگ مالا تارک بلا ٹمک
سب پھوکٹ نشچے کر منگ
(آدگرنتھ صاحب آساکی وار محلہ ا شبد ۱۲)

یہ گرنتھ صاحب کا ذکر ہے۔ اور خالصہ صاحبان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جو کہ پول دینے سے پہلے ہاتھ سے یگیوپویت پر صاف کرتے ہیں۔ بقول شخصیکہ ع

کوئی بناوے کوئی گراوے دیکھو یہ قدرت کے کھیل

اور سچ مچ بقول گرنتھ صاحب پرمیشور نے بھی تو یہ سب کھیل جن کے بخول خانہ ہی کیا ہوا ہے :-

(۱) کر کر دیکھے کھیل اپارا
(آدگرنتھ صاحب مارو سولہے محلہ ۵)

(۲) میرے پربھو ساچے کھیل رچایا
(آدگرنتھ صاحب مارو سولہے محلہ ۳ - شبد ۱۲ پہلا)

(۳) آپے کھیل کرے سب کرتا۔
(آدگرنتھ صاحب مارو سولہے محلہ ۳ - شبد ایک ۵)

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ بابا نانک صاحب نے کہیں بھی ہندو پن سے انکار نہیں کیا اور علاوہ ازیں گوبند سنگھ صاحب کے چھکوں میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ جگے دھرم ہندو سگل بھنڈ بھاجے لکھا ہے۔ اب آپ ذیل کا شبد پڑھئے اور ان تمام باتوں کے برخلاف ہندو پن سے کورا جواب آپ کو ملیگا :-

جپ کیجے پاؤ نیر تھ پوجا
ایکو سیوا اور نہ دوجا
پوجا کرو نہ نماز گذارو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGan

ایک نرنکار سے ہر دے نمسکار
نہ ہم ہندو نہ مسلمان
الدرام کے پینڈ پران

آدگرنتھ صاحب۔ راگ بھیروں محلہ گھر اشبد ۳

اب بھائی موہن سنگھ جی آپ ہی سوچئے

ہوئی گر بڑا کچھ کہہ رہے ہے۔

بھائی صاحب! دو آدمیوں کا شعر کسی خاص تن سے ملتا ہے۔ یہاں تو آپ کے گرنتھ صاحب میں چوالیس مختلف صاحبان کی بانی درج ہے اور بھائی بنوں کی کھاری بیڑ آدگرنتھ صاحب میں پینتالیس کی بانی لکھی ہوئی ہے۔ دھنا جاٹ۔ سین نائی۔ نامدیو چھینبا۔ کبیر جولاہا روداس چمار۔ وغیرہ وغیرہ۔ آیا اور گرنتھ صاحب کے اندر۔ بھلا بھر پرسپر درود ھر اور گڑبڑا دھیائی نہ ہو تو کیا ہو۔ ؟

خالصہ جی! آپ اس بات سے ناراض کیوں ہونے ہیں؟ یہ آپ تو جو اہی کرتا ہے۔ لو مہاراج پہلے اپنے گھر کو ٹٹول لو۔ رو بہر ہیں خواہ مخواہ وفل درمعقولات دے کر اس سے زبان کو تنگ نہ کرو۔ ورنہ تنگ آید بجنگ آید۔

راقم
سوسناتن آریہ انڈ گوکل چوکی

دھرم پرچار منڈلی
پنڈی بھٹیاں

پنڈی بھٹیاں پرچار منڈلی:۔ یہ تیسری دفعہ ہے کہ میں پنڈی بھٹیاں اور اُس کے علاقہ میں پرچار کے متعلق ستیہ دھرم پرچارک

دوار انویدن کر رہا ہوں۔ اس سے پچھلی دفعہ اکت پتر مورخہ ۶ پوہ سمہ ۱۹۶۱ کا صفحہ ۷۔ کالم ۲ و ۳ ملاحظ فرماویں۔ مجھے شوک کے ساتھ پھر یاد دلانا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک اس منڈلی میں شامل ہونے کے لئے کسی بھائی نے تکلیف نہیں کی۔ اور میری رخصت گذرتی جاتی ہے۔ میں منڈلی کی تکمیل کے انتظار میں اپنے کسی خانگی کام کو بھی نہیں شروع کر سکتا۔ اس خیال سے کہ مبادا اسکام کو درمیان میں ہی چھوڑنا پڑے۔ میں پھر نہایت زور سے اپنے دھرم بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ کرپا کر کے بہت جلد بلا کسی مزید خط وکتابت کے منڈلی مذکور میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے آویں سواری اور کھانے پینے کا انتظام میرے ذمہ ہوگا۔ لیکن اور کسی قسم کے سفر خرچ کا میں ذمہ وار نہیں ہوں گا۔ کیونکہ سب بھائیوں کا فرض ہے کہ ویدک دھرم کی اُنتی کے لئے یتن کریں۔

سواری سے میری مراد مرشد بلوچیاں ریلوے سٹیشن سے پنڈی بھٹیاں تک اور پنڈی بھٹیاں کے علاقہ میں بھرمن کرنے کے لئے سواری کا مہیا کرنا ہے۔

اسوقت صورت یہ ہے۔ پنڈی بھٹیاں اور اُس کے گرد و نواح میں نوین ویدانت کے پرچارک سادھوؤں نے بے طرح طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے۔ اور پرچار کی شردھا وید وں شاستروں اور کرم کانڈ سے بالکل اُڑا رہے ہیں۔ اچھے اچھے گھروں کی ستریاں اُن کے اُپدیش روپی جال میں پھنس کر اپنے پتی برتا دھرم کو نشٹ بھرشٹ کر رہی ہیں۔ نتیجہ بڑا بھیانک آگے آنے والا ہے۔ گرہستیوں کے گھروں میں کولاہل مچ رہا ہے۔ لوگ ویدک دھرم سے پتت ہوتے جاتے ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ میری پکار تو کوئی بھائی دھرم کی سیوا کے لئے والنٹیر ہوا۔ اور نہ

شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا نے ہی کوئی توجہ کی۔ اگر یہی حال ہے تو میں نہیں جانتا کہ ستنا تک دنیا میں آریہ سماج کے چھٹے نیم پر کہاں تک عمل ہوتا ہے۔ یا شائد پنڈی بھٹیاں وغیرہ کو سنسار سے باہر سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ سنسار کا اُپکار تو ہمارا خاص مقصد ہے۔ لیکن ہم اس پر عمل کرتے ہوئے اس علاقہ سے محض بے خبر ہیں۔ اب مجھ کو کسیقدر یقین ہو گیا ہے۔ کہ واقعی ساماجک یوگیہ پرش جن میں اُپدیشک صاحبان بھی شامل ہیں۔ اس مقام یا علاقہ سے واقعی کتراتے ہیں۔ جہاں کہ اُن کی سیوا اچھی طرح سے نہیں ہوتی۔ اگر یہ خیال میرا غلط ہے۔ تو کیا یہ اتینت شوک کا مقام نہیں کہ نزدیکی ضلعوں یعنی گجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ لائل پور وغیرہ وغیرہ سے ایک بھی منڈلی جس میں اُپدیشک و بھجنیک و ہارمونیم بجانے والے صاحب ہوں آج تک نہیں بن سکی۔ آپ ہی انصاف کیجئے۔ کہ یہ اُنتی کے آثار ہیں؟ یا برخلاف۔ اگر اُنتی کے آثار نہیں تو کیا آپ کا دھرم نہیں۔ کہ آپ فوراً پرچار منڈلی میں شامل ہو کر مجھے مدد دیں۔ اور آیندہ کے لئے مجھ جیسے درقہ باہیں۔ دھن ہین اور بل ہین آدمی کو ویدک دھرم کی سیوا کے لئے درغی کریں۔ اور پریم بڑھا دیں۔ میں اپنے پُرشارتھی دھرم بھائی مہاشے جیمنی جی پلیڈر بی اے لائل پور کا دھنیہ واد کرتا ہوں کہ جنہوں نے مہاشے پنڈت نندلال جی اُپدیشک کو بھیج کر مجھے ممنون کیا۔ اُپدیشک جی ۵۔ ماہ حال کو یہاں پدھارے اُس دن سے آج یعنی ۱۰ جنوری تک برابر اُن کے ویاکھیان کوٹ تک کے مختصر سے بازار میں ہوتے رہے۔ روزمرہ رات کو دھرم سالہ میں اُپدیشک ہے کتھا بھی ہوتی رہی۔ حاضری بھی قریباً پچاس کس کی ہوتی رہی۔ جو ایسی جگہ کے لئے بہت ہے اور خصوصاً ایک آریہ اُپدیشک کے لئے خصوصاً

شنتے کے لئے۔ .. ہ حال گو میرے پیارے بھراتا مہاشے خوشی رام جی درماجو نیچہ ساہوکار ورئیس موضع بہا کے گرہ پر پنڈت جی نے ایک وِدیارتھی وشیشر داس جی کو جو یہاں کے پروہت کیرت چندر جی کے پُتر ہیں۔ اور کاشی سے آئے ہیں۔ ہون کرایا۔ اُکت مہاشے جی نے دو روپیہ نقد پنڈتوں کو دکشنا دی۔ اور حاضرین کیا بلکہ گانوں بھر کے ہندو بھائیوں کا حلوا سے ستکار کیا۔ پرماتما کی لیلا اپرم پار ہے۔ جنہوں نے کوٹ نکہ جیسی جگہ میں لالہ خوشی رام جیسا رتن شریمان سردار گوروت سنگھ صاحب درماجو نیچہ رئیس کے گرہ میں اُتپن کیا۔ سردار صاحب مذکور نے واقعی پچھلے جنم میں بڑے ہی شُبھ کرم کئے ہوں گے۔ جو اُن دیالو پرماتما نے اُنہیں علاوہ اور ایشور یہ کے خوشی رام روپی امولیہ رتن اور کُل دیپک بخشا ہے۔ لالہ خوشی رام جی ہمارے علاقہ میں ہر دلعزیزی اور دہرم بہاؤ اور پرُوپکار میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ستری شکھشا پر ویاکھیان سُن کر اور یہاں کے موجودہ رواج یعنے کنیاؤں کو لڑکوں کے ساتھ ایک جگہ اور ایک وقت میں پڑھانا معیوب سمجھ کر کنیا پاٹھ شالا کے لئے چار سو روپیہ نقد دسا دان دینے کا پرن اور پرتگیا کر کے مجھے آگیا دی کہ میں یوگیہ ادھیاپکہ کی تلاش کروں ایشور مہاراج ایسے سجن پُرش کو چرآیو اور پورن ایشوریہ دیویں۔

اس موقعہ پر لالہ دوہا دائل جی اور آیا رام جی گاندھی ساہوکاران کا دھرم بہاؤ اور پرُوپکار پرشنسنیہ ہے۔ جنہوں نے پُتری پاٹھ شالا کے لئے کافی مکان اپنی لاگت سے بنا دینا سوئیکار کیا۔ ایشور مہاراج اُن کا پریم ویدک دہرم کی طرف بڑھا دیں۔ اور ان کو اُنتی بخشیں

یہاں کے اور سب بھائیوں کا پریم بھی دہنیہ واد کے یوگیہ ہے۔ جنہوں نے باقاعدہ ویاکھیان اور کتھا سُننے سے ہمارے پرچار میں مدد دی ہے جس میں زیادہ تر حصہ خاندان داودرا۔ تیسیرہ اور باتھوا کے صاحبان ہیں۔ انت میں میں پھر اپنے ساماجک اُپدیشکوں اور دیگر پریمی آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ وہ جلدی جلدی پرچار منڈلی کو مکمل کر کے باقاعدہ آکر کام کریں۔ کیونکہ کوٹ نکہ کے پرچار نے آشا بندھا دی ہے۔ کہ نتیجہ ہی نتیجہ اچھا نکلے گا۔ شریمتی پرتی ندہی سبہا کے منتری مہاشے بھی جلدی میرے نویدن پتروں پر غور کر کے کافی امداد دیویں۔

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

راقم
ویدک دہرم کا سیوک بیر آنند پوشا سٹر نخصتی

ضروری اعلان

مطبع ستیہ دھرم پرچارک کے متعلق ٹائپ کا پریس از سر نو جاری کرنے کا ارادہ مصمم ہو گیا ہے۔ اسلئے دو پریس مین اور سات یا آٹھ کمپوزیٹر اس کارخانہ کے لئے درکار ہیں۔ کمپوزیٹر ایسے ہونے چاہئیں جو دیو ناگری اور انگریزی دونوں قسم کے حروف پر کام کر سکیں درخواستیں سیدھی میرے نام آنی چاہئیں تنخواہ کا فیصلہ مجھ سے خط و کتابت کرنے سے ہوگا

المشتہر منشی رام مالک مطبع
پتہ
مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل۔ برستہ ہردوار

کیا اینڈ جلد گروکل کانگڑی پر ریل کے کرایہ میں رعایت نہ ہوگی

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ کہ جو آج کل آریہ پبلک میں خصوصاً اور دیگر گروکل کے پریمیوں میں عموماً مختلف طریقوں سے بات چیت ہو رہی ہے۔ گروکل کے پریمی نہائت شوق سے اس بات کے منتظر تھے۔ کہ کب منتظمان گروکل کی طرف سے اسبات کی آگاہی ملتی ہے کہ ریلوے افسران نے گذشتہ سالوں کی طرح ریل کا کرایہ نصف کر دیا ہے۔ اور کب وہ اپنے پریوار اور دیگر سمبندھیوں سمیت گروکل کے درشن کرتے۔ اور گروکل کے ہتبو اور دیگر ویدک سدھانتوں پر بڑے بڑے عالموں کے ویاکھیان سُن کر آنندت ہوتے ہیں۔ نہ ہی نہیں۔ بلکہ بعض نراش ہوئی ہوئی آتمائیں پھر سے اُتساہت ہو کر اپنے جیون کو اُنت کرنے کا ساہس کرتی ہیں۔ اور ساتھ ہی گروکل متعلقہ اتحاد اور پرشارتھ سے گروکل روپی برکش کو دھن روپی جل سے سینچ کر پہلے سے بڑھ کر پھولت ہونے کا موقعہ دیتے ہیں۔ مگر بعض حین گذشتہ سال کے گروکل اتسب کی رونق کو دیکھ کر اس بات کی آشا باندھ چکے تھے۔ کہ

بہت جلد ایشور بھی کرپا اور مہرشی ... کے پرتاپ سے ہردوار کے برائے نام کنبھ

سچ مچ کی کُمبھ

کی شکل اختیار کر رہے گئے۔ اور اُن کا یہ وچار تھا کہ ابھی سے آریہ سماج کے لیڈروں کو نہایت سنجیدگی سے اس اُتسب کو واستوک معنوں میں کمبھ کی پدوی دینے کا یتن کرنا چاہیے۔ یعنی جس طرح سے پراچین سمے میں ہردوار جیسے دھنیہ ستھانوں پر رشی منی و مہاتما لوگ خاص خاص دنوں پر آتے اور اُن کے دھرم اپدیش سُنتے اور گوڑھ مسائل کا حل کرنے کے لئے دور دور دیشوں کے گرہستی لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ اسی طرح سے اس موجودہ گروکل اُتسب سے حتے الوسع یہ اعلےٰ مقصد پورا کیا جاوے۔ مگر افسوس!!

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال!!!

ایک تو ذاتی رنجشوں سے باہمی فساد اور اس کے نہایت ہی مکروہ اور ساودھارن پبلک کو نراش کرنے والے نتائج سے آریہ سماج کے مشن کو نقصان عظیم پہونچنا۔ اور دوسری طرف گروکل کے پریمیوں کا چند ہفتہ گذشتہ کے پرچارک کے ذریعہ سے

اعلان

کو پڑھنا کہ اب کی دفعہ گروکل اُتسب پر ریل کا کرایہ نصف ہوگا۔ اور نہ ہی اس کے لئے کوشش کی جاوے گی۔ کیونکہ اس قدر جم غفیر کا پربندھ نہایت دقت طلب ہے۔ اور یہ کہ جس کو گروکل سے پریم ہوگا وہ اوشیہ ہی شامل ہوگا۔ وغیرہ۔

یہ ایسے واقعات ہیں کہ جن پر غور کرنے سے اکثر اصحاب ضرور اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ دن پرتی دن آگے کو قدم بڑھانے کے بجائے آریہ لوگ پیچھے کو پاؤں ہٹا رہے ہیں بجائے اسکے کہ ہم اس سال گوروکل اُتسب کو گذشتہ سال کی نسبت بڑھ چڑھ کر کامیابی سے منائیں ہم اُلٹا ہمت ہار کر اس اُتسب کو ایک معمولی آریہ سماج کے اُتسب کے درجہ پر لانا چاہتے ہیں۔ یہ کیوں؟ کیا اسلیئے کہ ادھشٹھاتا صاحب گروکل ہمت ہار بیٹھے ہیں۔ اور وہ اس گروکل کے اتسب کو گذشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر کرنا پسند نہیں کرتے۔ میں کہوں گا نہیں۔ بلکہ اس کی اور بہت سے وجوہات ہیں۔ جن پر اس وقت بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔ یوں سچ پوچھئے تو کئی اصحاب کو اب کی دفعہ گروکل اُتسب کے ہونے میں ہی شبہ تھا۔ یہ ادھشٹھاتا صاحب کی ہی ہمت کا نتیجہ ہے۔ کہ اُنہوں نے اُتسب کے ہونے کا نوٹس دے دیا۔ مگر حیرانی یہ ہے کہ سارے کام متعلق جلسہ گروکل ادھشٹھاتا صاحب کی ذات سے کرائے جانے کی امید کی جاتی ہے۔ اور شاید تجربہ سے ادھشٹھاتا صاحب بھی کسی اور پر کسی ذمہ واری کے کام کو ڈالنے کا ساہس اور اعتبار نہیں کرتے ورنہ کئی ایک کام اس پرکار کے ہیں کہ جن کو ادھشٹھاتا صاحب بوجہ دوری کے آسانی سے انجام نہیں دے سکتے۔ مگر مقامی اصحاب آسانی سے انجام دے سکتے ہیں۔ البتہ ادھشٹھاتا صاحب یا بعض دیگر ذمہ وار ادھیکاریان کی معمولی توجہ دینے سے کسی اور مقامی یوگیہ سبھاسد کو آگیا دے کر کام پورا ہو سکتا ہے۔ مگر جہاں ہر ایک کام محض ادھشٹھاتا صاحب کی ذات سے ہونا مفہوم ہو۔ وہاں جائے تعجب نہیں ہے کہ کوئی ایک کام ادھورے ہی رہ جاویں

میرے خیال میں زیادہ تر یہی وجہ اس سال ریل کے کرایہ میں رعایت نہ ملنے اور نہ اُس کے لئے پرشارتھ کرنے کی ہوگی۔ ورنہ اغلب ہے کہ پرشارتھ کرنے سے ہمیں اس کام میں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہو۔ اس جگہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کیا ریل کے کرایہ میں رعایت نہ ہونے سے ہی گروکل کا آگامی اُتسب کامیابی سے نہ ہوگا۔ اور کیا گروکل کے ساتھ لوگوں کا اس قدر کم پریم ہے۔ کہ وہ چند روپیوں کی رعایت کو اپنے پریم پر فوقیت دیں گے۔ اور کیا بڑی بھیڑ بھاڑ سی جمع کر کے نمائشی اڈمبروں سے آریہ سماج یا گروکل کی کوئی عظمت قایم ہوگی۔؟ اور سب سے آخیری سوال یہ ہے کہ ریلوے حکام کی جب رعایت کرنے کی مرضی ہی نہیں۔ تو اُن کے ساتھ کس کی پیش جا سکتی ہے۔

میری ناقص عقل میں مذکورہ بالا سوالات میں سے کوئی بھی وزنی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ حالات پر نگاہ ڈالنے سے اس بات سے شاید ہی کوئی انکار کرے گا کہ عام طور پر لوگوں کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ نیز یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہمارا دھرم کے ساتھ برائے نام ہی پریم ہے۔ سرو سادھارن کو دھارمک کاموں کی طرف رُچی دلانے کے لئے کئی پرکار کے یتن کرنے پڑتے ہیں۔ اور کئی جائز ترغیبیں دینی پڑتی ہیں۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ نصف کرایہ ریل کی ترغیب کئی پرشوں کو ویدک دھرم کا درڑھ پریمی بنانے میں کارگر ہوئی ہے۔ اگر نصف کرایہ نہ ہوتا تو شاید دسواں حصہ بھی خلقت کانگڑی میں گذشتہ اتسب کے موقعہ پر

جمع نہ ہوتی۔ اور میرا پختہ خیال ہے۔ کہ اس سال بھی اگر ریل کا کرایہ نصف نہ ہوا تو بہت کم درشک جمع ہوں گے۔ اور کم لوگوں کے جمع ہونے سے جہاں گُرُدکل کو کم دہن پراپت ہوگا۔ وہاں ویدک دہرم کا سندیسہ بھی بہت کم لوگوں تک پہونچے گا۔ بس اس سے صریح نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ریلوے کرایہ میں رعایت کا ہونا جلسہ کی ہر طرح سے بڑی بھاری کامیابی کا موجب ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ چند روپیوں کی کرایہ میں رعایت سے کیا گُرُدکل کا پریم کم وقعت رکھتا ہے۔ اس کے جواب میں میں تو بلا دریغ کہنے کے لئے طیار ہوں کہ نسندیہہ سروسادہارن کا پریم دہن سے بہت ہی ادہک ہے۔ اور اس کا عملی ثبوت ریل کا کرایہ نصف ہونے سے پہلے سال کے جلسہ کی رونق کا خیال کرنے سے مل سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں کہ نیک کام کے لئے بھاری مجمع کا وہاں اکٹھا ہونا۔ اور وہاں ہر طرح سے بخوبی ویدک دہرم کا پرچار ہونا۔ بہت سے دہن کا اکٹھا ہونا۔ اس ورشٹیہ سے کئی آتماؤں پر اُتم اثر کا پڑنا ایسے نشکش کام ہیں۔ کہ جن کی بزرگی سے کوئی بھی عقلمند انکار نہیں کرسکتا۔ نیز اچھے مقصد پورا کرنے کے لئے یتن کرنا کوئی پاپ بھی نہیں۔ البتہ سب سے زیادہ ضروری وچارنیہ سوال یہ ہے۔ کہ اگر ریلوے افسران ہی کرایہ ریل میں رعایت نہ دینا چاہیں۔ تو پھر اُن کے ساتھ کس کی پیش جاسکتی ہے۔ اس کے جواب میں میں اتنا عرض کروں گا۔ کہ بلا پرشارتھ کرنے کے کوئی بھی کام سدھ نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی آریہ سماج کے دشمن نے ریلوے حکام کو اسبات کا مغالطہ دیا ہے

کہ منتظمان گُرُدکل کو پچھلے تجربے سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ بعض ریلوے ملازمین یا دیگر لوگوں نے ناجایز طور پر اس رعایت کا فایدہ اٹھایا ہے۔ تو اس کا آیندہ کے لئے تدارک کرنا چاہئے۔ اور توجہ دینے سے بخوبی تدارک ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر ریلوے افسران کے روبرو اصلی واقعات کو رکہا جاوے تو وہ کبھی بھی ہماری کونسیشن کا حق نہیں کہو دیں گے اور یہ سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ کہ ریلوے کے اعلےٰ حکام اصلی واقعات پر غور کرنے سے ایک معمولی غلط فہمی کو درست نہ کریں۔ اور ناحق ہی جہاں آریہ لوگوں کی بڑی بھاری تعداد کی دل شکنی کا موجب ہوں۔ وہاں خزانہ سرکاری میں بھی ایک بڑی معقول رقم داخل ہونے سے روکیں۔ ریلوے کونسیشن کا صاف اور صریح مطلب ہی یہ ہے۔ کہ بہت لوگ سفر کریں۔ پس اگر گذشتہ سال بڑی تعداد مسافران نے ریل پر سفر کیا۔ تو اس سے ریلوے کا کیا نقصان ہوا۔ اگر بالفرض کسی نے ناجایز فایدہ بھی اُٹھایا تو اس کا تدارک ہونا چاہئے۔ نہ کہ آیندہ کے لئے کونسیشن ہی بند ہونا چاہئے۔ باقی رہا یہ امر کہ ادہشٹھاتا صاحب کے لیکھ کے مطابق کہ اس قدر جم غفیر کا انتظام ہونا کٹھن ہے۔ وغیرہ۔ تو اس کے جواب میں میرا یہ ہی نویدن ہے۔ کہ ہمیں اپنا انتظام کرنے کی قابلیت بڑھانا چاہئے۔ نہ کہ اپنی ناقابلیت پر سنتشٹ ہوکر خاموش ہو رہنا چاہئے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر ادہشٹھاتا صاحب گُرُدکل کرپا درشٹی سے میرے لیکھ کی چہ بھاؤ بیان دیں گے تو اس میں شک

نہیں کہ ان کی توجہ اور کسی لائق آریہ پُرش کے ذمہ اس کام کی سپردگی کی آگیا ضرور نیک نتیجہ پیدا کریگی۔ اور اگر بالفرض پوری کوشش کے باوجود بھی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلے۔ تو بھی ہمیں کوئی افسوس نہ ہوگا۔ مگر بغیر پرشارتھ کئے۔ ہی ہمیں ہمت ہارنا ٹھیک نہیں میرا اپنا وچار ہے کہ یدی ادہشٹھاتا صاحب کی اچھیا ہے کہ بموقعہ گُرُدکل اتسب ریل کے کرایہ میں رعایت حاصل کرنی چاہئے۔ تو اس مسئلہ کے مطابق کہ جو

خود اپنی مدد کرتے ہیں ایشور ضرور اُن کی مدد کرتا ہے۔ ریلوے کے کرایہ میں ضرور حسب دستور سابق رعایت ہوگی!

ستیا رام آریہ از لاہور

ضرورت!

لالہ حاکم رائے سیکرٹری ... آریہ ... ایک لائق آریہ حکیم کی ضرورت ہے۔ جس کو تنخواہ مبلغ ... روپیہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔ مبلغ ... روپیہ ضمانت نقد دینی ہوگی۔ تمام درخواستیں ... تک منیجر آریہ اوشدھالیہ ... کے نام ... روانہ کی جائیں۔ المشتہر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب جو مطبع دھرم پرچارک جالندھر شہر سے بہ قیمت فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اردو
ویوار بھانو اردو ۳
رگوید ادی بھاشیہ بھومکا اردو ۱۲

تصانیف بابو ... لال ایم اے

... دھرم ...
آریہ ... واقعات دلچسپ ...
...
... مذہب کا مخرج ...
... فلاسفی ...
سنسکرت زبان کی عظمت ...
اپنشد ...
آریہ درشن وید ... فلاسفی ...
... اسلام میں ...
بھارت کی ... مذہب ...
...
... التہذیب
... فلاسفی
... مذہب کا ... وید ...
...
... ہند ... تذکرہ
... آریوں ...
... بھارت

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبرا
...
نمبر ... الہی
نمبر ۳ ... خیال ...
نمبر ۵ تہذیب الاخلاق
نمبر ۹ ... جسم ...
نمبر ... پرورش ...
نمبر ... الکھ دھاری
نمبر ۲۷ صحت جسمانی ...
نمبر ۲۹ ...
نمبر ۳۲ ...
نمبر ۳۴ ...
نمبر ۳۰ حکایات ...
نمبر ۳۲ ...
نمبر ۵۴ تجارت ...
نمبر ... فلاسفی
... تیاگی

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور ... کی قدر دانی ... باقی ... کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

... حصہ اول ... حصہ دوم
... دلچسپ تاریخی ... نجات

مختلف آریہ سماجوں کی کتب

اپدیش منجری
...
...
... منشی رام جی
...

استھانی ... پرکاش
کلیات آریہ مسافر
تہذیب الاسلام حصہ اول
تصدیق ... دھرم آریہ
ابطال ...
ویدانت ...
جیون ... سوامی دیانند
...
ملہمان ... قرآن کی ...
... پرچارک ...
ثبوت ... وید
...
... اردو
... درپن
... پرکاش
آریہ ... کا ...
جیون چرتر ... حصہ اول
" " حصہ دوم
... حصہ اول
" حصہ دوم
...
پھول
درخت
سبزی ترکاری
گھاس ...
مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی
...

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

... فیصدی
...
مہرشی دیانند کی تعلیم ...

انسانی زندگی کا مقصد	فیصدی	۸ر
اخلاقی و روحانی صحت	"	۸ر
سوروتی براہمن و بھوشیہ پُران	"	۸ر
انسانی مُوسایٹی کی بناوٹ	فی جلد	۲ر
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج	"	۳ر
بائبل کو کس نے لکھا	"	۱ر
بھوشیہ پُران اور عیسیٰ مسیح	"	۲ر
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲	"	۱ر

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۱۲ر	بھرمو چھیدن	۱ر
برن اچارن شکشا	۱ر	آریہ سماج کے نیم اُپنیم	۱ر
سندھی وشے	۱ر	اشٹادھیائی مول	۳ر
نامکا	۴ر	سنسکرت واکیہ پربودھ	۱ر
کارکیہ	۳ر	دوہار بھانو	۳ر
سامانک	۳ر	بھون منتر	۳ر
سترین تادہت	۱ر	شاستر ارتھ میلا چاند پور	۱ر
اَویہ آرتھ	۱ر	شاستر ارتھ کاشی	۱ر
ستور	۱ر	ویدانت دھوانت نوارن	۱ر
اکھیاتک	۸ر	آریہ بھونے	۳ر
پاری بھاشک	۳ر	بھرانتی نوارن	۱ر
دھاتو پاٹھ	۴ر	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	[illegible]
گن پاٹھ	۴ر	بڑھیا کاغذ	[illegible]
نگھنٹو	۳ر	پنچ مہایگیہ ودھی	۱ر
اونادی کوش	۸ر	آریہ اُدیش رتن مالا	۱ر
نرکت	۱۰ر	رگوید آدی بھاشیہ بھومکا چاروں ویدوں کی	۱۲ر
چاروں وید مول کاغذ سادہ	[illegible]	سولہ سنسکار	۳ر
سنسکار ودھی	۸ر	یجروید بھاشیہ سمپورن چار حصہ	[illegible]
رگوید بھاشیہ حصہ	[illegible]	گوکرونانِدھی	۱ر
وید ود بہت کھنڈن	۲ر	اَدھرم بھیدن	۲ر

آریہ دھرم اِندر جیون یعنی جیون چرتر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج		[illegible]
ہفت پت بُراہمن		[illegible]

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدھ دھرماتما اور بیر ستریاں حصہ اول	[illegible]
اتہاس ہردوار	۲ر
داروغہ جی ناول	۳ر
آرش پتری یگیہ	۳ر
برہمچریہ	۴ر
گنجینۂ بھجن	۹ر
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	[illegible]
گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	[illegible]
ستری دھرم نیتی	۱۰ر
جیون چرتر مہاتما حصہ اول ۹ر - ایضاً حصہ دوم	۹ر
ولیش ورن پرکاش	۱ر
ودھوا اُپنر وواہ	۳ر
ورن ویوستھا	۲ر
لائبل کیس ستیہ دھرم پرچارک پر	۱۲ر
شرمیتی دھرم دیوی کا اُپدیش	۲ر

کتب انگریزی

اے فیو سپیشلٹیز آف دی آریہ سماج	۲ر
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج	۱ر
ورکس پنڈت گورودت	۱۲ر

کتب گورمکھی

الیشور بھگتی
سندھیا ستیک
ستیہ دِودیچار

اشتہار - ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کا کپڑا - لنگی - پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر لاہوری مل لال مینیجر کلاتھ فیکٹری لودھیانہ پنجاب

آریہ دھرم اِندر جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی

جو کہ آریہ بھاشا میں بڑی آب و تاب کے ساتھ ویدک پریس اجمیر میں چھپ کر شایع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ لائق مولف نے اس گرنتھ کو اعلیٰ بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے ... صرف تھوڑی سی رہ گئی ہیں جتنی جلدیں درکار ہوں جلدی طلب فرمایئے

ورنہ

دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا

پڑیگا

قیمت ...

ایڈیٹر ... مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सद्धर्म प्रचारक

ستیہ دھرم پرچارک

(۳) اپنی ہی دھرم ماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا
(۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پر کاشت کرنا

ویدک دھرم کا پرچار ... کا بے تعصب ہے کرنا
... آتمک اُنتی و شکشا ... شایع کرنا

سلسلہ ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شایع ہوتا ہے	۱۶ جنوری ۱۹

شرح چندہ اخبار

خریداران چندہ سالانہ معہ محصول ... ششماہی معہ محصول

... سے ... ہے

... سے

شرح اجرت اشتہارات بتفصیل ذیل ہے

	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... اشتہارات کی اجرت ...
... فی سطر ... شایع کرنے
... اجرت ... اشتہارات ...
... اصل قیمت ...
... آپ کا ...

جنگ چین

جناب یہ بالکل نہیں ہے کہ گمنام قلم نا چیز فروش ہوا نہ در ماہر
کے نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہوا نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کی
... کا ذریعہ ہوا! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا
کے لئے ... ہو جیسا!! بلکہ ایک مشہور آریہ ... فوجی عہدہ
... کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہا
... یہ ... عجیب و غریب ... واقعات کو حیرت
... جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین
جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی فاضلانہ بحث کی گئی ہے
اور ... سے ہندوستان کی ترقی کے
... اپنے ... اختیار ...
... ہندوستان کے ہر ... خواہ ...
... ترقی ...
ہندوستان کے ... کی آواز ... سننے ... کے
... ہیں

ہلی کے ایک مشہور مطبع میں ... کاغذ پر ... خوشخط ...
میں طبع کرا دی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے ...
قیمت ... بلا محصول ڈاک ... المشتہر
منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تہذیب الاسلام

جلد اول

رسالہ نور الدین و ترک اسلام وغیرہ وغیرہ کے جواب ... اسلام ...
جواب الجواب مصنفہ شریمان ... ایم ... بی ...
مصنف ترک اسلام سابق مولوی محمد عبد الغفور صاحب ... اے
ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ ...
... کا گلدستہ ... مضامین ...
... کا خزانہ ... کا پیمانہ ... جوابات محققانہ
ضخامت ... صفحہ سے زائد ... کاغذ ...
قیمت بلا محصول ڈاک ... خرید ...
دوسری ایڈیشن کا منتظر ہونا ...

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر ...

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس اور ارزاں مل سکتی ہیں خط و کتابت بمعرفت پروپرائیٹر اپرٹو اینڈ یا جیون سیرا ہی فیکٹری لودیانہ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے مشہور کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان تیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہوں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونے درخواست پر مفت اور پہلے سلائے کپڑے ناپ پہونچنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناتھی رام کونت رائے مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودھیانہ (پنجاب)

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

(بزبان اردو)

جن پوتر ونکو آبھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنے والے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساٹھ ویکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا ازبس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھ کر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم و پوتر تا کا شردھالو بن کر اپنی آتمک و مانسک ہوک مٹا سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۵/

منیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

الموسوم بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ وبخشیش رام جی دیشا بھگری یوگ نم ودیا کے جگیاسوں کے لئے یہ ایک اہم گرنتھ ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادہ لوح یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جابجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں.......... قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

وستار لوروک سندھیا

(بزبان ہندی آمیز اردو)

مصنفہ مالک جوالا سہائے جی رئیس سیانی ضلع ہٹاوہ پر لودھ حال میں ہی چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی و چھپائی بہت بڑھیا۔ ضخامت ۲۱۲ صفحہ۔ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک انمولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سال تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے۔ کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵/

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک

آرش پنتری یگیہ

(آریہ بھاشا میں)

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک

ستیہ دہرم پرچارک جالندھر شہر

شرادھ وید ورودھ ہے۔ شرادھ جیون کا ہی ہو سکتا ہے۔ متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۲/

منیجر مطبع ستیہ دہرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا اور کیا ہوگا صرف دو روپیہ میں ۳۲ چھوٹی بڑی اپدیشک کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا تھا۔ معہ ایک لچسپ دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور ان کی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خرید نے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ (۱) دس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو پیسے فی صدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فی صدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی اور (۴) ایک سو یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی

المشتہر منیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہم پہنچ کر گروکل آشرم و گورنمنٹ اسکول میں پڑھانے کیلئے ضروری اخراجات مہیا کرنا کا بندوبست صرف بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی دستخط کر کے ہو سکتا ہے۔ جسقدر جلد عمر میں لی جاوے پریمیم کم ہوگی۔ نہ پڑھنے سے خرچ نہیں دیا جائے گا اگر خدانخواستہ کیلئے ملازمت امتحان کی ضرورت نہیں۔ حصص کمپنی میں بیمہ جات وغیرہ رقومات کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل حالات کیلئے سکے ٹری صاحب سے خط و کتابت کیجئے یا منیجر برانچ کمپنی جالندھر

بیمہ کمپنی لاہور

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۲ - ماگھ سمت ۱۹۶۱ مطابق ۳ - فروری سنہ ۱۹۰۵ء بشکروار جلندھر شہر | نمبر ۴۳

واقعات اور مفید رائیں

بمبئی احاطہ کے مقام مہووا کے ایک دہار مک پرش نے دان دیتے ہوئے جو سچا نمونہ دکھلایا ہے۔ وہ بہت قابل قدر ہے۔ وہاں کی سنسکرت پاٹھ شالا کے تقسیم انعام کے جلسہ پر مسٹر منجی ناتھو نے ساٹھ ہزار کی غیر منقولہ جائیداد اُس پاٹھشالہ کے ٹرسٹیوں کے نام خیرات میں لگانے کی غرض سے منتقل کردی۔ اور حاضرین سے استدعا کی کہ اس سے پہلے جو کمی اُنکی طرف سے پبلک خدمات کے ادا کرنے میں رہی ہے اُسے معاف کریں۔

جیلخانہ میں شادی۔ مدراس میں رومن کیتھولک پادریوں نے بنگال کے کلین برہمنوں کو بھی مات کر دیا۔ بنگال میں غدر کے زمانہ میں کلین برہمنوں کو اپنی لڑکیوں کی شادی میں بڑی دشواری ہوتی تھی۔ چونکہ بن بیاہی عورت کے لئے مرنا بمقابلہ بیوہ ہوکر مرنیکے پرانے بنگالی عقائد سے گناہ کبیرہ سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا اکثر کلین برہمن مرتے مرتے شادی کرلیا کرتے تھے۔ یہ رسم بنگال سے مٹی جاتی ہے۔ مگر رومن کیتھولک فرقہ نے ہنوز اس بارہ میں ترقی نہیں کی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ایک رومن کیتھولک عیسائی کو قتل کے جرم میں پھانسی ہوئی تھی پادریوں نے سزائے پھانسی ملتوی کرائی کہ مجرم کی شادی ٹھہری ہوئی تھی جو فسخ نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ جیلخانہ میں دلہن لائی گئی۔ اور قبل پھانسی کے شادی ہوگئی۔ لہٰذا آزاد ہے کہ دوسری شادی کرلے۔ یہ بہ کارروائی مذہب کے نام سے ہوئی۔ ہندوستانی

غلطی کس سے نہیں ہوتی؟ اب یہ ظاہر ہورہا ہے کہ جنرل سٹوسل کا قلعہ پورٹ آرتھر دیدینا غلطی تھی چشمدید شہادت اخباروں میں شائع ہورہی ہے۔ کہ پورٹ آرتھر میں روسی سپاہ کے پاس کھانے اور سامان جنگ کی کچھ کمی نہ تھی۔ جنگجو فوج بھی تندرستی کی حالت میں ۲۴ ہزار سے زیادہ تھی۔ پھر جنرل سٹوسل کا ہتھیار چھوڑ دینا اور خود بجائے اپنی فوج کے مع فوج قربان ہونے کے انہیں چھوڑ کر اپنی تلوار لے کر چلتے بننا بہادری کا معراج نہیں سمجھا جاتا۔ بہرصورت جنرل سٹوسل کی تعریف جو عام طور پر ہورہی تھی۔ اُس شہرت میں اب فرق آرہا ہے۔ لیکن جاپانیوں کی سنجیدگی قابل تقلید ہے۔ جنہوں نے ان باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔

شہزادہ ویلز ولیعہد انگلستان کے سیر ہندوستان کے لئے آنے کی خبر پختہ ہوتی جاتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ قبل اس کے کہ گورنمنٹ ہند کا دفتر کلکتہ سے شملہ کو آئندہ گرمیوں میں جاوے۔ شہزادہ موصوف کی روانگی کی تاریخ پختہ طور پر معلوم ہوجائیگی شہزادہ ویلز تو سیر ہندوستان کیلئے بہت جلد تشریف لانے والے تھے۔ لیکن دہلی دربار نے ہندوستانی راجوں مہاراجوں کو اب نچوڑا تھا کہ اُن میں کچھ برسوں کے لئے دم باقی نہیں رہا تھا۔ دم تو اب بھی کم ہے۔ لیکن قرض وغیرہ لیکر کیسی نہ کسی طرح نمک حلالی کا ثبوت دے ہی دیں گے شہزادہ ویلز اگر اپنے والد کی رعایا کے سچے خیرخواہ ہیں تو انہیں خود اعلان دیدینا چاہئے۔ کہ اُن کی آمد پر کسی ہندوستانی رئیس کو بھی معمول سے زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ ہر ایک شہر اور جگہ کو وہ اصلی حالت میں دیکھ سکیں گے۔ جو کہ سیر کا اصلی مدعا ہونا چاہئے۔ اور ساتھ ہی ہندوستانی راجے مہاراجے بھی اخراجات سے محفوظ ہوکر شہزادہ بہادر کو دعائیں دیں گے۔ اور جب اُنکے تخت پر بیٹھنے کا وقت آئیگا۔ تو اُن کے لئے اپنا خون بہانے کے لئے خوشی سے طیار رہوں گے۔

انڈین نیشنل کانگریس اور اُس کے متعلق نمایش صنعت و زراعت دونوں میں خسارہ نہیں رہا۔ استقبالیہ کمیٹی کے جلسہ میں سر پھیروزشاہ مہتا نے بتلایا۔ کہ دونوں کے اخراجات نکال کر بہت سا روپیہ بچ رہے گا جو امید ہے کہ کانگریس کی آئندہ اغراض پر خرچ کیا جاویگا۔ کانگریس کے متعلق ہر ایک انتظام ظاہر کررہا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ انتظامی لیاقت موجود ہے۔ کسر صرف اسقدر ہے۔ کہ اُن کے حاکموں کے ہمقوم لوگ اس خوف سے اپنی لیاقت کے اظہار کا موقع نہیں دیتے۔ کہ مبادا وہ انگریزوں کا لگا لگایا ٹکڑہ نہ چھین لیں۔ اسمیں شبہ نہیں۔ کہ باوجود ہر قسم کی لیاقت رکھنے کے بھی ہندوستانیوں میں مستقل مزاجی اور ہمت کے اوصاف نایاب ہیں۔ اگر اُن کو ذمہ واری کے عہدوں پر مقرر کیا جاوے۔ تو امید ہوسکتی ہے۔ کہ استقلال اور ہمت اُن کے اندر خود بخود آجاوے

مدراس کے لارڈ بشپ نے ہندوستانیوں کی تعلیمی حالت پر ایک اعلیٰ درجہ کے رسالہ میں مضمون لکھتے ہوئے ظاہر کیا کہ یونیورسٹی کی تعلیم میں واقعی ترقی تب ہوسکے گی جبکہ یا تو طلبا کی تعداد فی جماعت محدود کردی جاوے یا اعلیٰ لیاقت کے لڑکوں کو دوسروں سے علیحدہ کر دیا جاوے۔ گورنمنٹ اور یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے سکولوں اور کالجوں میں یہ انتظام بہت مشکل سے ہونا ممکن ہے۔ البتہ ایسی درسگاہوں میں جن کا مقصد محض یونیورسٹی کے امتحان دلانے ہی نہ ہو اُس قسم کی اصلاح ممکنات سے ہے۔

روسیوں کی حالت کیسی افسوسناک ہوگی۔ جبکہ اُن کے فوجی سپاہی اپنی فوج سے بھاگ کر ہندوستان تک میں پناہ لینے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں جیسے سینڈر۔ اور جنیکب ٹیرکس نامی دو روسی مدراس میں ۱۶ - جنوری کو پہونچے ہیں۔ جو اپنے آپ کو روسی فوج سے بھاگے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ ان کی اطلاع کرنے کے لئے ایک خاص پولیس کانسٹبل مقام ترچنا پلی سے اُنکے ساتھ آیا تھا۔

جاپانیوں کی بہادری پر جہاں دنیا عش عش

کر رہی ہے وہاں اُن کی دانائی اور انتظام پر بھی حیرت پھیلی ہوئی ہے۔ منچوریا میں سردی سخت پڑتی ہے جسم تو ڈھکا جا سکتا ہے۔ لیکن سوائے صافہ پہننے والے پنجابیوں کے کان کو کس طرح سردی سے محفوظ کیا جاوے۔ جاپانی سپاہیوں نے ابھی تھوڑی ہی سردی محسوس کی تھی کہ کانوں کی حفاظت کے لئے خاص قسم کے بالوں والے لاکھوں پروٹیکٹر محکمہ کمسریٹ نے بھیج دیئے۔ یہ پروٹیکٹر کہاں سے آئے۔ دو سال ہوئے چین کے ساحل پر طاعون کا زور رہا۔ جاپان کو پلیگ سے بچانے کے لئے چوہوں کا مروانا شروع ہوا۔ اُن چوہوں کے چمڑے کمسریٹ والوں نے جمع کر کے پروٹیکٹر بنوا چھوڑے تھے۔ جو اب کام آ رہے ہیں۔ جاپانی منتظم ہی بلا کے ہیں۔ جو ذراسی چیز بھی ضائع نہیں جانے دیتے

احاطہ بنگال میں پچیس ہزار سے زیادہ آدمی کوڑھ کی مرض میں مبتلا ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بنگالیوں کو مچھلی کھانے کی عادت اس مرض کی زیادتی کا باعث ہے۔ جرمن کے شہر وائینا میں اس امر کی تحقیقات ہو رہی ہے کہ آیا یہ مرض مچھلی کے ذریعہ سے انسان پر اثر کر سکتا ہے یا نہیں۔ میری رائے میں بجائے اس تحقیقات کے اگر ڈاکٹر لوگ متفق ہو کر ساری دنیا میں ماس بھکشن (گوشتخوری) کے برخلاف اپنی آواز اٹھائیں تو دنیا داروں کو ہر قسم کے ماس سے پرہیزگار رہنا کر انہیں صدہا قسم کی بیماریوں سے بچا دیں گے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا جبکہ یہ یقین کیا جاتا تھا کہ بعض جگہوں میں سوائے گوشت کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسلئے ڈاکٹروں کو بھی خلق خدا کے بھلے کے لئے اپنی رائے کو بدل لینا چاہیئے

پورٹ آرتھر کی فتح کا اثر سرکار انگریزی کے تعلقات پر بھی خاص ہوگا۔ چین کی بندرگاہ وی ہی وی پر انگریزوں کا قبضہ اس شرط پر ہے کہ جب تک روسی پورٹ آرتھر پر قابض ہیں تب تک وی ہائی وی سرکار برطانیہ کے قبضہ میں رہے۔ اب چونکہ روسی پورٹ آرتھر سے رخصت ہو گئے ہیں۔ شاید چین سرکار برطانیہ سے بھی سوال کرے کہ کیوں نہ ہائی کو وی ہائی وی

سے بیدخل کیا جاوے۔ لیکن امید نہیں کہ چین اس موقع پر بھی چوں وچرا کرے۔

پنجاب میں نہر کے ذریعے سے آبپاشی کو بڑھانے کے لئے ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیوں کی منظوری گورنمنٹ ہند نے سکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا سے کرائی ہے اس خبر کو سن کر پنجاب کے زمیندار پھولے نہیں سماتے گورنمنٹ کو تو اس سودے میں یقیناً ٹوٹا گھاٹا نہیں ہوگا۔ کیونکہ نہر چناب اور جہلم نے ثابت کر دیا ہے کہ اپنا خرچ کیا ہوا سرمایہ سود معقول کے گورنمنٹ بہت جلد وصول کر سکتی ہے۔ لیکن میری رائے میں رعایا کا بڑا بھاری نقصان ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ مالی فائدہ زمینداروں کو ضرور ہوگا۔ لیکن کل علاقہ پنجاب کے دیہاتیوں کی صحت شہر والوں سے بھی بدتر ہو جاویگی۔ آج بار میں پرانے قوی ہیکل جوان دکھائی نہیں دیتے۔ جس بار میں بیماری کا نام نہ تھا۔ جہاں کی عورتیں مینڈھوں کیا بھینسوں کو لڑا سکتی تھیں اس بار میں ہیضہ اور ملیریا جوانوں کے چہرے پیلے بنا رہے ہیں کانگریس اور دیگر پولیٹیکل سوسائیٹیاں اوپر کی سطح پر ہی گھوم رہی ہیں۔ اس ملک کی ضرورت تک بہت کم آدمی پہونچتے ہیں۔ گورنمنٹ کیساتھ معاملہ کرنے کے لئے کانگریس کو چھوڑ کر ہندوستان کے ہر صوبہ میں ایک ایسی کمیٹی کی ضرورت ہے جس کے ممبروں نے وہاں کے باشندوں کی اصلی ضرورت کو اپنا خاص مطالعہ بنایا ہو۔

پڑوسی کو کانا کرنے کے لئے جس عقلمند نے اپنی دونوں آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔ اُسیکے پریوار کے ایک جرمن روڈلف کیک نے خودپھانسی لے لی اور میز پر یہ لکھ کر رکھ گیا کہ میں نے یہ فعل اپنی جورو کے تہوار بڑے دن میں وگھن ڈالنے کے لئے کیا ہے۔ انسان کہاں تک گر سکتا ہے اسیلئے رشیوں نے ہدایت کی ہے کہ ستیہ اور دھرم کا ابھیاس ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔

جاپانی زخمیوں کی مدد کے لئے جو فنڈ ہندوستان میں کھولا گیا ہے۔ اس کی تعداد ۹۰ ہزار روپیوں سے زیادہ تک پہونچ چکی ہے۔ جو ہمدردی ہندوستانیوں کی طرف سے

زبانی ظاہر کیجاتی ہے۔ اور جو تعلق بروئے عہدنامہ جاپانیوں کو سرکار برطانیہ کیساتھ ہے اُسکے لحاظ سے یہ رقم بہت تھوڑی ہے۔ انگریزوں کو خصوصاً اس موقع پر زیادہ تر اظہار ہمدردی کرنا چاہیئے۔

پائونیر کا ایک نامہ نگار انڈین نیشنل کانگریس کو صلاح دیتا ہے۔ کہ بجائے ہر سال بڑے دن کی تعطیلوں میں دھواں دھار تقریریں کرنے کے جن کا نتیجہ کچھ نہیں ہوتا کیوں نہ وہ لوگ اپنی مجوزہ اصلاحیں ہندوستانی ریاستوں میں نافذ کرا کے وہاں کی حالت اچھی کرا دیں۔ جب انگریزی علاقہ میں ہی کانگریس کی کوئی نہیں سُنتا جہاں کہ اپیل پر اپیل کے محکمے موجود ہیں۔ تو بھلا ہندوستانی ریاستوں میں ان بیچاروں کی آواز کون سنے گا جہاں کہ پولیٹیکل ایجنٹ کا اختیار گورنر جنرل سے بڑھکر ہے۔ بمبئی میں بیچارے سُریندر بابو وغیرہ بھلا تقریریں تو کھلے طور پر کر گئے۔ ہندوستانی ریاستوں میں تو شاید زبان کھولتے ہی گرفتار کر لئے جاویں اس قسم کے رائے دہندہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ایسی ریاستوں کی ہی کمائی کھاتے ہیں۔

روسیوں کو منچوریا میں بعض جاپانی جلد کی بیعت کا بھی سامنا ہے۔ اسجگہ ایک مشہور فوجی لیڈر تسیان نامی ہے جسنے بکسروں کے ہو دار ہونیکے وقت سے ہی روسیوں کا ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ اس شخص کو روسیوں نے بارہا فوج کے ذریعہ سے گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن یہ شخص ہمیشہ ہی اُنکے جالوں کو چیر کر چلا جاتا رہا۔ اخباروں نے اس شخص کو منچوریا کے ڈی ویٹ کا خطاب دیا ہے۔ جاپانی فتح کے ساتھ ساتھ ہی یہ شخص روسیوں کا قافیہ تنگ کئے رہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جاپان کیا تھا چین کے ڈاکو دل تک کی ہمدردی ہے پھر روسی بمقابلہ روسیاہ ہوتے تو تعجب تھا۔ تبت کے عہدنامے پر خاہ پانے بجائے گئے تھے تخفے بھی بھیجے ہیں۔ خطابات عطا ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی سرکار انگریزی کا کمشنر مینی فشنر سے ملکر عہدنامے کی شرائط طے کرے گا ہماری سرکار ایسے معاملات میں بڑی سخی ہے۔ لیکن جاپان بڑی سے بڑی فتح کو بھی معمولی سمجھتا ہے۔ لسبہ ہی کو مذا اب ہانکا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

سنسکاروں کے اثر کی آج دنیا قائل ہے

جس وقت سوامی دیانند نے الفاظ ذیل لکھے تھے "گربھ ... ہے کہ جو گربھا دھان سے لیکر انتیشٹی (؟) تک ودیا ہو ... کا اپدیش کرے"، اُس وقت اس فقرے کو پڑھ کر انگریزی تعلیم یافتہ ہنستے تھے۔ اور گربھا دھان کے سنسکار کے اپدیش کے ماننے والے کو پرانی ضعیف الاعتقاد وہمی کہلاتے تھے۔ دیانند کی گرہستھ آشرم سمبندھی ہدایتوں کو ایک وہمی کے وہم سے بڑھکر وقعت نہیں دیتے تھے۔ لیکن آج ساری دُنیا نہ صرف ان ہدایتوں کو ہی ماننے کے لئے طیار ہے۔ بلکہ آریہ ورت کے پراچین رشیوں کے سدھانت کی حرف بحرف پیروی کرنے کو طیار ہے۔ مدراس کے تعلیمی اخبار ریویو کے رسالہ ماہ دسمبر میں سر جیمس ٹامسن کے لیکچر میں سے ایک فقرہ دیا ہے جس میں انہوں نے یورپین لڑکوں کے والدین کو نصیحت کی ہے۔ سر جیمس فرماتے ہیں:—

اگر تم اس کے بچے تعلیم سے بخوبی فائدہ اٹھاویں تو ان کے والدین ایسے ہونے چاہئیں جنہوں نے ان کو صحیح و سالم جسم بخشے ہوں۔ جو ان کے جسموں کو مناسب غذا پہونچا سکیں۔ اور جو نہ صرف اُن کو عمدہ تعلیم کا راستہ بتلا سکیں بلکہ انہیں اس حالت میں رکھ سکیں۔ . . . . اسپر ریویو مذکور کا ایڈیٹر امیریکا کے مشہور ڈاکٹر او۔ وینڈل ہومس کے ایک قول کو درج کرتا ہے۔ جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ایک عورت نے اپنے بچے کی ... ت دریافت کیا۔ کہ اب اسکی تعلیم شروع کیجاوے۔ ڈاکٹر نے جواب دیا "اس کی پیدایش سے ایک صدی پیشتر سے"۔ جب تک والدین پیدایش سے اپنے چال چلن کو درست کر کے صحیح الجسم اور ... دماغ اولاد پیدا کرنے نہ جیسے آئے ہوں تب تک تعلیم کیا ہو سکتی ہے۔ کھیت بار بار جوتنے اور کھاد ڈالنے سے طیار کیا جاتا ہے اسکے اندر بیج بونے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اُس زمین میں بیج بونے سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جاپان کے اندر تیس برسوں کے اندر ہی سب سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن سچ پوچھئے تو یہ سامان وہاں صدیوں سے طیار ہو رہے تھے۔ دو ہزار سے زیادہ برسوں کے اندر اس قوم کو فتح کرنیوالا ابھی کوئی پیدا نہ ہوا۔ جفاکشی اور اپنے دیش کے لئے قربان ہونے کی عادت صدیوں سے مضبوط ہو رہی تھی۔ یورپین خیال تھا۔ لیکن اندر سپرٹ صدیوں میں بیج کر ڈالی گئی تھی۔ ساری دنیا کا اتہاس یہی سبق دے رہا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو پراچین رشیوں کے نقش قدم پر چلنے کے دعویداروں کو کیا اپنے سنسکار درست کر کے آیندہ نسلوں کے سلسلہ کو درست کرنیکی کوشش میں نہیں لگ جانا چاہئے۔ ساری دنیا کے مہذب آدمی ویدوں کی سپرٹ کے ماننے کے لئے طیار ہیں لیکن ویدوں کی تعلیم کے ذارث عمل کو ضروری ہی نہیں سمجھتے۔ ہر ایک آریہ پتا اور ماتا کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس قدر کمزور، بدچلن اور بد دماغ اولادوں پیدا کرتے ہیں اسی قدر اپنے دیش کی اُنتی کو پیچھے ڈالتے جا رہے ہیں۔

خوش قسمت قوم جس کی پرارتھنا بھی گورنمنٹ کے اختیار ہے

رائے بہادر ... صاحب بی۔ اے

ممالک متحدہ میں مشہور آدمی ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے وہ معتمدوں میں سے ہیں۔ آپ کا یہ خیال نہایت عمدہ ہے کہ اگر ہر مذہب و ملت کے آدمی دل سے اپنی اپنی طور پر پرارتھنا کریں۔ تو شاید پرماتما طاعون کی بلا کو اُن کے سروں سے ٹال دیں۔ رائے صاحب نے اس غرض کے لئے گورنمنٹ سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ ایک خاص دن مقرر کر کے اعلان دیدے کہ اُس دن سب لوگ خواہ کسی مذہب یا مذہبی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ خدا تعالےٰ کی درگاہ میں اس بلا کے ٹالنے کے لئے پرارتھنا کریں۔ اس سچائی کو رائے صاحب نے مانا ہے کہ جب تک لوگ دل سے پرارتھنا نہ کریں گے تب تک یہ بلا ٹل نہیں سکتی ہے اور لوگوں کو دل سے پرارتھنا کرنیکی تحریک گورنمنٹ کے فرمان سے کرانا چاہتے ہیں۔ صاحب موصوف کے لئے تو مہترانا کرنا۔ رازق وغیرہ سب کچھ گورنمنٹ ہی ہے۔ لیکن کیا ان کا سنجیدگی سے یہ یقین ہے۔ کہ گورنمنٹ کا سخت سے سخت فرمان بھی لوگوں کی طبیعتوں کو سچی پرارتھنا کی طرف راغب کر سکتا ہے۔ اگر رائے صاحب کا یہ منشا ہو کہ اس تحریر کے صلہ میں گورنمنٹ سے کوئی نیا خطاب مل جاوے تو شاید اُن کی مراد بر آوے۔ لیکن اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی اس تجویز سے سچی پرارتھنا لوگوں کے دلوں سے نکل سکیگی تو ان کی سادہ دلی کا یہ ثبوت ہے۔ افسوس ہم لوگ ایسے گر گئے ہیں۔ کہ پرماتما کے حضور میں پرارتھنا کرنے کے لئے بھی ہمیں گورنمنٹ کے کوڑے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے خوف ہے کہیں جلد وہ دن دیکھنا نصیب ہو۔ جبکہ لوگ کھانا پینا اور ایک دوسرے کو وعدت دینا بھی گورنمنٹ کے حکم پر ہی موقوف کر چھوڑیں۔ اس قسم کی تحریروں کے اندر ایک خاص مذاق ہے کہ جسکو افسوس ان تحریروں کے مصنف محسوس نہیں کرتے

ایسے دھرم پر ہی دنیا قایم ہے

جرمنی کے شہر ہمبرگ سے یہ خبر آئی ہے۔ جس کو سُن کر ہر ایک ... رشیوں اور دھرم پر وشواس رکھنے والوں کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔ ایک بارہ سالہ لڑکی کو یہ معلوم ہوا کہ اس کی بچی بہن نہیں بچ سکتی جب تک اُسپر اپریشن کرنیکے لئے تازہ انسانی گوشت نہ مل سکے۔ اُس بارہ سالہ لڑکی نے خوشی سے اپنا پندرہ انچہ مربعہ گوشت اپنی بہن کی جان بچانے کی خاطر ڈاکٹر کو کٹا لینے دیا۔ اور اُف تک نہ کی۔ آہ اگرچہ ہوئے بھارت ورش! تیرے اندر ایسے شورویر موجود تھے۔ کہ جو جانوروں کی خاطر اپنے اُنگ کاٹ کاٹ کر خوشی سے پھینک دیا کرتے تھے۔ آج کیا تیرے اندر ایک بھی ایسا بہادر ہے جو اس جرمن بارہ سالہ لڑکی کا مقابلہ کر سکے! ایسی تمثیلوں کو دیکھ کر ہی پرماتما کے انصاف پر وشواس اکھڑا ہوا پھر سے جم جاتا ہے۔

چٹھری اور دودو! مشکل ہے

میں ۲۷ جنوری کے ... ٹریبیون میں جب ذیل خبر چھپی ہے مقام ... ملک سویٹزرلینڈ کی چھاونی کے سکول ... نے ایک سرکیولر جاری کیا ہے جس میں طلبا کے والدین سے شکایت کی ہے

کی وجہ بچّوں کے گھر میں آزادی سے دلیسی شراب کے استعمال کرنیکے لڑکے اور لڑکیاں اکثر سخت مدہوشی کی حالت میں سکول جاتے ہیں ، چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کا شراب کے نشہ میں چور ہوکر سکول جانا گو بعض ہندوستانیوں کے لئے ایک حیرت ناک نظارہ ہو لیکن اس میں کب شبہ ہوسکتا ہے ۔ کہ پبلک سکولوں کے اُستادوں کی ہر ملک اور ہر قوم میں یہی شکایت سننے میں آتی ہے ۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے چال چلن ویسے نہیں ہوتے جیسے کہ اُستاد چاہتے ہیں ۔ اور اسلئے استاد اُن کی مناسب تعلیم و تربیت میں کامیاب نہیں ہوسکتے ۔ ایک سکول میں اگر ایک جماعت کو ایک ہی اُستاد پانچ گھنٹوں تک تعلیم دے ۔ تو زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹوں تک اس کی نصیحت کا اثر رہ سکتا ہے برخلاف اسکے باقی دن رات والدین اور گھر کے دیگر رشتہ داروں کا اثر پڑتا ہے ۔ اور وہ اثر بچے آسانی سے اپنے اندر جذب کرتے ہیں ۔ کیونکہ اسکی تعلیم زیادہ تر عمل کے ذریعہ سے ہوتی ہے ۔ میں نے طریقہ تعلیم او تربیت پر ایک عالمی تصنیف کے اندر یہ شکایت پڑھی تھی کہ اکثر اوقات سکول ماسٹر کو بڑی دقت یہ ہوتی ہے ۔ کہ وہ بچوں کو ایک طرح کی تعلیم دیتا ہے ۔ اور برخلاف اس کے گھر والے دوسری قسم کی تعلیم دیتے ہیں ۔ بس اُستاد کو اگر اسقدر فرصت ہے ۔ کہ سکول کے کام میں مغز کھپانے کے بعد لڑکوں کے والدین کو راہ راست پر لانے کے لئے بھی وقت دے سکے تب وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوسکتا ہے ۔ جسطرح سویٹزرلینڈ کے اوپر ذکر کی ہوئی جہاں تک کے لڑکے بدمست ہوکر سکول میں آتے ہیں اسیطرح کیا ہندوستانی لڑکے دوسری بُرائیوں کو ساتھ لیکر اپنے گھروں سے سکولوں میں نہیں آتے ۔ تو پھر اُستاد اُن کی اصلاح کیسے کرسکتے ہیں ؟ جو لڑکے گھر میں بڑے بزرگوں کے منہ سے فحش سے فحش گالیاں سنتے ہیں وہ بجائے سکول ماسٹر کی نصیحت سے فائدہ اُٹھانے کے کیا اُلٹا اور لڑکوں کو گالی گلوچ نہ سکھا دیگا ؟ سکولوں کے اندر خواہ کیسی ہی اخلاقی ریڈروں کا سلسلہ کیوں نہ جاری کیا جاوے ۔ ہندوستانی لڑکوں کے دل اور دماغ اعلیٰ نہیں ہو سکتے ۔ جب تک کہ ان کو گھروں کے اثر سے علیحدہ رکھکر تربیت نہ کیا جاوے

گھروں میں رہکر ماں باپ کے وسیلن کو پورا کرنا اور ساتھ ہی سچی تعلیم بھی حاصل کرنا ! "چپڑی اور دو دو" ناممکن ہے

الیشور پریم کا ایک نمونہ دور ہو گیا

افسوس مہرشی دیویندر ناتھ ٹھاکر آدی برہمو سماج کے پتامہا کے مرنے سے الیشور پریم کا ایک نمونہ بھارت واسیوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا خبر آئی ہے کہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء کو مہرشی دیویندر ناتھ نے بھوتک شریر کا تیاگ کیا ۔ یوں تو ان کی موت کے لئے افسوس ہونا نہیں چاہئے ۔ کیونکہ شریر روپی بندھن سے چھوٹنا مہاتماؤں کے لئے خوشی کا مقام ہوا کرتا ہے ۔ لیکن ایسے آدرش جیون کے اپنے میں سے اُٹھ جانے پر عام لوگوں میں ضرور شوک ہوا کرتا ہے ۔ دیویندر ناتھ ٹھاکر بھی گو مورتی پوجا کے برودھی اور ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادی کے دشمن تھے ۔ تاہم تعلیم یافتہ ہندوؤں تک نے اُن کے اگادہ الیشور پریم اور اُن کے دھارمک جیون کو دیکھ کر اُنہیں مہرشی کا خطاب چپ چاپ دیدیا تھا ۔ آریہ سماج کیساتھ مہرشی دیویندر ناتھ کو پچھلے دنوں میں خاص پریم تھا ۔ دور آریہ سماج و برہمو سماج کو ملکر کام کرنیکے لائق بنانیکی غرض سے ہی اُنہوں نے اپنے ایک پیارے پوتے بابو بلیندر ناتھ ٹھاکر کو دو بار لاہور بھیجا تھا ۔ لیکن افسوس کہ وہ سوشیل نوجوان بہت جلد ہی ہم سے جدا ہو گیا تھا ۔ مدت سے کان اور آنکھوں کی طاقت کم ہونے کے باعث مہرشی ایکانت سیون اپنے گھر میں ہی کیا کرتے تھے ۔ اگر کوئی درشنوں کو جاتا تو بڑے پریم سے ملتے اور ایک وید منتر کا اشارہ پانے پر الیشور پریم میں مگن ہوکر بیسیوں شرتیاں بول جاتے ۔ میرا کلکتہ جانیکا کئی بار و چار محض مہرشی کے درشنوں کے لئے ہوا تھا ۔ عام طور پر لوگ اس موقع پر مہرشی دیویندر ناتھ کے پریوار آدی اور برہمو سماج کے ممبروں کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرینگے اور اُن کے افسوس میں شریک ہونگے ۔ لیکن میں اُن کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اُنکے کل اور اُنکے سماج میں ایک مہاتما اُن کی رہنمائی کے لئے اپنا آدرش جیون چھوڑ گیا ۔

روس میں ہلچل

ایک بزرگ نے لکھا ہے " ہر ایک اصلاح کے وقت انسانی جماعت کے اندر بھونچال سا آجاتا ہے ۔ تو پ تفنگ ، گردش زمان اور انسانی زبردست سے زبردست بجا طیاں کچھ عرصہ نشو و نما کے بعد سچی اصلاح ظہور پذیر ہوتی ہے ۔ روس کی رعایا صدیوں سے اپنے بادشاہوں کے ظلم و ستم سے نالاں چلی آتی ہے کتنے تعلیمیافتہ ، خوب صورت عالی نژاد نوجوان مرد اور عورت صحرائے سائبیریا کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں ۔ کتنے ہزار مرد اور عورت غضب طور پر سولی چڑھائے جا چکے ہیں مگر جن کے دلوں میں اپنے ملک اور اپنی قوم کی خدمت کا جوش موجزن تھا ۔ شاید اس کی اصلی اصلاح کے لئے ہی جاپانی چیونٹیوں کو ان ہاتھیوں کے مقابلہ میں پرمیشور نے فتحیاب کیا ۔ ادھر جنگ میں ہزاروں کٹ رہے ہیں ۔ ادھر خاص روس میں لوگوں کے منہ سے روٹی چھڑائی جا رہی ہے ۔ لوگ تنگ آگئے ۔ چالیس ہزار ایک پادری فادر گیپن ہی کی سرکردگی میں اپنی عرضداشت لے کر زار روس کی حضور میں پہنچنے چلے ۔ بے شک قسم ہی لیڈر کا ہی کام ہے کہ بادشاہی ظلم کو روکنے کی کوشش کرے ۔ پراچین بھارت ورش میں بھی براہمن ہی ظلم و ستم کا مقابلہ کیا کرتے تھے جنکے سامنے بڑے بڑے مہاراجا دھیراج براہمن کے شیر ہی بھر گولی کو دیکھ کر کانپ اُٹھتا تھا ۔ وہ براہمن تھے ! لیکن خیر اموقت کے چالیس ہزار سائلوں کا نظارہ ہی عجیب ہے ۔ زار ، ظالم اُنسے آنکھیں نہیں ملا سکتا ۔ بھاگ کر چھپ جاتا ہے ۔ اور اپنی سیاہ قزاقوں کی سپاہ ۔ کون کا خون بہانے کے لئے چھوڑ جاتا ہے ۔ سپاہ بندوق چلاتی ہے سینکڑوں کو زخمی کر کے بیسیوں کو مار ڈالتی ہے ۔ عوام اپنے دکھ سے سپاہ کو پیچھے ہٹا دیتے ہیں ۔ لیکن پھر گولی اُنپر چلائی جاتی ہے اور ہزاروں لاشیں تڑپنے لگتی ہیں ۔ سینٹ پیٹرسبرگ دارالحکومتِ روس ، کی گلیوں میں خون ہی خون نظر آرہا ہے ۔ ماسکو میں بھی یہی حالت سننے میں آتی ہے ۔ اور زار روس چاہتا ہے کہ دنیا سارے ملک میں پھیل چلی ہے ۔ اور زار روس چھپ کر ہوا بیٹھا ہے ۔ کمین گاہ سے ہی گولے چلا رہا ہے ۔ یعنی بڑے خطرناک ظالم کو سینٹ پیٹرسبرگ کا گورنر جنرل بنا کر اُسے پورے اختیار بانٹ دیئے اور چھوڑ نے کے دیکھ

چادرِ ہم عالمگیر ہے

نمبر ۹

...ین اس نازک وقت میں اگر عقلِ سلیم اعتدال کی حالت میں ...ی ہے تو جگیاسو (طالبِ حق) کے اندر ایک ادر سوال پیدا ہوتا ...یں زندگی اور موت کا راز دریافت کرنیکی زبردست ...نی میرے اندر اس لئے پیدا ہوئی تھی کہ مجھے سندیہہ وہمی ...در کی سنجہ تا میں چھوڑ دیوے! اور پھر وہ اپنے اندر کی ...ھوں کو ذرا زیادہ کشادہ کر کے دیکھتا ہے۔ ایک طرف ...ادی محدود چیزیں دیکھتا ہے اور انکی بیرونی شکلوں ...ھنے کی طاقت اپنے اندر دیکھتا ہے۔ اور دوسری طرف ...چیزوں کی بناوٹ کے اندر کسی پنہان طاقت کا خیالی ...دیکھتا ہے۔ انسان پانی کو بہتے ہوئے دیکھتا ہے ...ی کے بہاؤ کا رُخ دریافت کر سکتا ہے۔ اُس کے اندر ...یاس کو شانت کرنیوالا جو رس ہے اُسے محسوس کر سکتا ...لیکن عالم سے عالم یہ کب معلوم کر سکتا ہے کہ جل کے ...شانت کرنے کی طاقت کیوں ہے؟ پدارتھ ودیا کا عالم ...رجہ کا کیوں نہ ہو وہ کب معلوم کر سکتا ہے۔ کہ دو مختلف ...ہواؤں کے ملنے سے پانی کیوں پیدا ہو جاتا ہے؟ ان ...دونوں ہواؤں کے اندر ملکر رقیق بن جانیکی طاقت ...کسنے عطا کی؟ انسان پہاڑوں کی چوٹیوں تک کی ...خبر لاتا ہے لیکن کیا کسی عالم نے آج تک پہاڑ بنانے ...کی شکتی کا اپنے اندر سے اظہار کیا؟ آگ۔ اور پانی ...اور ہوا۔ اور زمین اور خلا ان سب کی ماہیت کو کسی ...حد تک انسان دریافت کر سکتا ہے لیکن یہ یقینی امر ...ہے کہ آج تک کسی انسان نے ان میں سے ایک کو بھی ...پیدا نہیں کیا۔ ان تتوں کی سوکشم اوستھا تو درکنار ...انگنت چاند انگنت سورج اور بیشمار زمینیں خلا کے ...اندر چکر کاٹ رہی ہیں۔ کوئی دوسرے کے گرد اور ...کوئی محور پر۔ کیا آج تک کسی انسان نے ایک چاند بھی ...بنا کر کھڑا کر دیا جو کہ جملہ کروں کے اندر چھوٹا ہے

انسانوں نے چاند اور سورج کی چمک دکھلا کر لوگوں کو دھوکھا دینا چاہا لیکن خود چاہِ ضلالت میں گر پڑے۔ انکو تو جانے دیجئے۔ ایک انسان کی بناوٹ کو ہی لے لیجئے۔ باریک بین ڈاکٹر آنکھ اور کان اور ناک اور معدہ اور انتڑیاں وغیرہ ہر ایک جزو انسانی کی اندرونی حالت کو معلوم کر لیتا ہے لیکن وجود آنکھوں اور ناک وغیرہ کا قائم مقام تلاش کرنے اور کسی حد تک انسانوں کو تسلی دینے کے بعد بھی ایک کمزور ایسا پیدا ہوا ہے۔ جنہوں نے جنم کے اندھے کو آنکھ بخش دی ہو۔ جنم کے بہرے کو کان بخش دیے ہوں۔ الجھی ہوئی بناوٹ کے اندر آنکھ سی نازک بناوٹ کو کس نے ڈالا! کیا خود بخود جڑ مادہ پتلی وغیرہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا ناممکن ہے کبھی خیال میں نہیں آ سکتا! بس یہ نظارے ہمیں مجبور کر کے اس نتیجہ پر پہونچاتے ہیں کہ جیو آتما کی طاقت سے جو کام باہر ہیں اور جیو آتما کے اندر بھی جنہے خاص طور پر اندر یوں سے کام لینے کی طاقت کو داخل کیا ہے۔ وہ

مہا آتما

کوئی اور ہی ہے۔ اُسی نے آندھی کو طاقت بخشی ہے کہ ہزاروں درختوں کو گراتی اور سینکڑوں گھروں کو اُن کے رہنے والوں کے پاپوں کا پھل دیتی ہوئی ان بیماریوں کو اُڑا کر لیجاتی ہے جو انسانوں کو ان کے اعمال کی سزا دینے کے لئے پھیلا کرتی ہیں اُسی نے اگنی کو طاقت بخشی ہے کہ آن کی آن میں جہاں ایک طرف شہر کے شہر اور جنگلوں کے جنگل صاف کر دیوے۔ وہاں دوسرے انسانوں کی مادی آنکھوں کو روشنی بخش کے انکو مادی اور روحانی ثروت کے جمع کرنے کے قابل بنا دے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے آتما کو مکمل راہبر نہ پاتے ہوئے سداچاری عالمان باعمل کو بھی بعض اوقات خاص کمزوریوں میں پھنسکر اپنے پیروؤں کو راہِ راست سے گمراہ کرتا دیکھتے ہوئے آپ سمجھوں

میں بھی بھول کی سمبھاونا کو انوبھو کرتے ہوئے جب جگیاسو کا ہردے دیاکل ہو جاتا ہے تب اُس کے اندر کی آنکھیں واقعی کھلتی ہیں۔ اور آگ اور ہوا اور زمین اور آکاش کے علاوہ سورج اور چندر اور تاگن کے اندر ایک ہی اٹل نیم کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر اسے یقین ہو جاتا ہے۔ کہ میرے اندر زندگی کا اصلی مقصد دریافت کرنے اور اُس کے سیدھے راستہ پر چلنے کی بردست خواہش اس لئے نہیں ڈالی گئی کہ وہ پوری نہ ہو کیونکہ جہاں محدود انسانی عقل قاصر ہے وہاں دوسری بیحد طاقت کی رہنمائی کی تلاش کرنی چاہئے اور اس **وشواس** کی اوستھا میں پہونچکر شردھالو بھگت کی نگاہ دفعتاً سورج پر پڑتی ہے۔ اور اُس کے اندر سے بے اختیار یہ آواز نکلتی ہے" جس پرم آتما نے انسانی مادی آنکھیں بنانے سے بیشتر ہی اُس کو راستہ دکھلانے کے لئے مادی سورج کی روشنی کو پیدا کیا۔ کیا اُسنے عقل کی اندرونی آتمک آنکھوں کو پیدا کر کے اسکی رہنمائی کے لئے کوئی آتمک سورج پیدا نہیں کیا؟" اس سوال کا سامنے آنا ہی تھا کہ شردھا آگے سے دوگنی ہو گئی۔ لہٰذا یہ پرم آتما نے انسانی عقل کی راہبری کے لئے

گیان روپی سوریہ

کا اوستھا پرکاش کیا ہوگا۔ اُسی گیان روپی سوریہ کا نام منو جی نے **وید** رکھا ہے۔ وید کے معنے ہی گیان ہیں۔ جس طرح جملہ حرکت (کریا) کا بھنڈار پرم آتما ہے۔ اُسی طرح جملہ گیان یعنی (**وید**) کا بھنڈار بھی وہی ہے۔ وہی مکتی مارگ کے مسافر کے لئے سیدھا راستہ ہے آؤ ہم پریم سے ملکر اُس ویدک گیان مارگ کی تلاش کریں۔

(منشی رام)

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۳

ناظرین حیران ہونگے کہ میں نے ٹٹو کی خصوصیت کیوں بیان کی کیا کوکا ٹٹو مبارک سمجھا گیا ہے اور کیا میں ایسی ضعیف الاعتقادیوں کا شکار ہوں۔ میں تو اس قسم کی ضعیف الاعتقادیوں کا شکار نہیں ہوں۔ لیکن کوکا ٹٹو ہمارے خاندان میں ضرور مبارک سمجھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب میرے والد صاحب اعلیٰ اعلیٰ گھوڑوں پر سواری کرسکتے تھے اسوقت بھی وہ کانا ٹٹو اصطبل میں بندھا رہا۔ اور جب پتاجی نے میرے دادا کو تیرتھ یاترا کے لئے روانہ کیا تو انہی کانے ٹٹو کو ان کے ہمراہ تیرتھ یاترا کے لئے بھیجا تھا۔

اُس کانے ٹٹو پر سوار ایک نوکر کو لاہور سے ہمراہ لے کر میرے پتاجی بغیر گھر والوں کو خبر دئے دہلی کی طرف روانہ ہوئے لیکن دریائے ستلج کے گھاٹ پر پہونچ کر انکی ملاقات ایک سکھ سردار سے ہوئی جو دو سو سواروں کا دستہ لئے انگریزوں کی مدد کے لئے جا رہا تھا۔ سردار صاحب بڑے خلق سے پیش آئے اور میرے پتاجی کو اپنے ہمراہ ہو لینے کے لئے مدعو کیا۔ اسطرح پر سردار صاحب کے سواروں کے ساتھ ابھی دو منزلیں ہی طے کی تھیں کہ راستہ میں سردار صاحب کو ایک خاص حکم ملا۔ جسکے باعث کہ انہوں نے بجائے دہلی کی طرف کوچ کرنے کے حصار کی طرف رُخ کر لیا۔ حکم میں درج تھا کہ حصار کے شہر کو باغیوں نے گھیر لیا ہے۔ اور تھوڑی سی فوج اور افسران سرکاری اندر محصور ہیں۔ ڈبل کوچ کر کے سردار صاحب کا دو سو سوار کا دستہ حصار کے نزدیک پہونچا اور چونکہ باغی لگاتار چھ سات دنوں کے حملوں سے ناکامیاب ہو کر کسی قدر ہٹ کر دو کا دل آف وار آئندہ حملے کے لئے مشورہ کر رہے تھے۔ اسلئے یہ موقعہ غنیمت سمجھ کر سردار صاحب کے سواروں کو شہر کے اندر داخل کیا گیا۔ اسی وقت دوسری طرف سے کچھ پیدل فوج آئی جو اسیطرح شہر داخل کی گئی۔ لیکن ان تھوڑے سے جوانوں کا اندر داخل ہونا ہی تھا کہ باغیوں کے جھنڈ کے جھنڈ فصیل شہر کے گردا گرد آکر پھر جمع ہو گئے۔ فوج کو تو کیمپ دیا گیا لیکن میرے پتاجی کے لئے کوئی ٹھیرنے کی جگہ نہ تھی۔ شہر میں شور و شر مچا ہوا تھا۔ اہالیان شہر خوف زدہ ادھر اُدھر بھاگتے پھرتے تھے۔ میرے پتا کانے ٹٹو پر سوار۔ کوئی دوسرا کام نہ دیکھ کر شہر کی گشت میں مصروف ہوئے۔ اس تلاش میں کہ کوئی جگہ ٹھیرنے کے لئے مل جائے۔ ٹٹو گو کانا تھا لیکن بڑا مضبوط اور چالاک تھا۔ پتاجی مصروف گشت ہی رہے تھے کہ دوسری طرف سے حصار کے چیف آفیسر مسٹر لیون گھوڑا مارتے ہوئے آئے۔ پتاجی نے سلام کیا صاحب گھبرائے ہوئے تھے۔ بولے "ول فوج بہت آیا ہے۔ کیا تم رسد کا سامان کر سکتا ہے" صاحب نے پتاجی کو کوئی ملازم سرکار سمجھا تھا۔ پتاجی نے جواب دیا "حضور کے اقبال سے سب انتظام ہو جاویگا" اور کانے ٹٹو کو ایڑی لگائی۔ ٹٹو ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ دو تین کوچوں سے گزر گئے۔ تو ایک مکان سے پوری وغیرہ بننے کی گند آئی۔ پتاجی تو صاحب بہادر کے حکم کی وجہ اپنے آپ کو افسر سرکاری سمجھنے لگ گئے تھے فوراً ٹٹو کو روک دیا۔ ایک آدمی ڈیوڑھی سے نکلا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ شہر کے چودھری کے گھر کسی خاص تہوار پر برہم بھوج تھا لیکن باغیوں کے شور و شر کے باعث کوئی برہمن بھوجن جیمنے کو نہیں آیا ہے۔ پتاجی نے فوراً چودھری کو بلایا اور سمجھایا کہ برہمن تو کوئی آئیگا نہیں کیوں نہ فوج کی دعوت کر کے سرکار میں نیک نام ہو۔ چودھری بڑا خوش ہوا۔ اور پتاجی صاحب کا حکم بتلا کر کچھ کہار جمع کر لائے۔ اور دوپہر تک بجائے رسد کے بنا بنایا بھوجن کل فوج کو آکر کھلا دیا۔ صاحب بہادر بڑے خوش ہوئے۔ اور پوچھا۔ کہ تنخواہ کیا ہے۔ جواب ملا کچھ نہیں "تلاش روزگار کے لئے آج ہی شہر میں داخل ہوا ہوں" اسپر صاحب نے انکا نام نوٹ بک میں درج کر لیا اور انہیں فوج کے پڑاؤ پر رہنے کو جگہ مل گئی۔ دوپہر کے بعد سرکاری فوج نے باغیوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ سوار گو تین سو سے زیادہ نہ تھے لیکن ایک انگریز فوجی آفیسر نے انہیں تیار کر کے شہر کی فصیل کے اندر کی سڑک پر چکر دیا۔ باغیوں نے سمجھا کہ بیشمار سوار اندر سے نکل رہے ہیں۔ سب سے پہلے سوار نکلے اور گھوڑے کدا کر باغیوں پر جا ٹوٹے۔ پتاجی بتلاتے تھے۔ کہ باغیوں کا اسقدر ہجوم تھا۔ کہ اگر وہ ایک بار دھکیلتے تو ایک سوار بھی زندہ باقی نہ رہتا لیکن باغی ششدر سے رہ گئے۔ اور گھبرا کر بھاگ نکلے۔ آن کی آن میں میدان صاف ہو گیا۔ سینکڑوں باغی مارے گئے اور بیسیوں گرفتار ہوئے۔

رات کو سب گئے۔ صبح کو صاحب بہادر نے میرے پتاجی کو طلب کیا۔ حصار کا کوتوال اُس وقت ایک مسلمان تھا جسکی سازش سے باغیوں نے حصار پر حملہ کیا تھا۔ وہ بھی موجود تھا۔ صاحب بہادر نے اُسکی پیٹی کرچ اُسیوقت اُتروا لی۔ اور خود میرے پتاجی کو پہنا کر انہیں حصار کا کوتوال بنا دیا۔ حصار میں کوتوالی کا کام سنبھال کر میرے پتاجی نے لوگوں کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ سب اُنکے مداح تھے۔ کچھ دنوں تک تو رشوت سے بچے رہے لیکن جب ایک طرف سے یہ حالت ہوئی کہ بلا وجہ لوگ سینکڑوں روپیہ لے لے کر آنے لگے اور دوسری طرف یہ خیال آیا کہ لڑکی کا وِواہ کرنا ہے جسپر خاندان کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے ہزاروں روپئے خرچ کرنے پڑیں گے۔ تو میرے پتا جی ترغیب کے شکار ہوئے۔ اور رشوت کا روپیہ لینا شروع کر دیا۔ اس جگہ یہ بتلانا ضروری ہے کہ میرے پتاجی کو ان کے پتا نے علیحدہ کر دیا تھا۔ اور اس لئے میری سب سے بڑی بہن کے وِواہ کی فکر میں میری ماتا نے انہیں پریرنا کرکے دولت کمانے کے لئے باہر بھیجا تھا۔
اس واقعہ کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ میری رائے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

…ہیں لوگ اپنے اصولوں سے زیادہ تر نمائش کے غلام بنکر رہتے ہیں۔ اگر انسان اپنی ضروریات کو کم کرلے اور دُنیا کی بناوٹی واہ واہ یا نفرت کی پرواہ نہ کرے۔ تو بہت کم انسان معمولی حالت میں اپنے آتما کی آواز کے برخلاف کام کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔ اور شیخی کی ناک رکھنے کا خیال نہ ہوتا۔ تو میرے پتا جی ہرگز رشوت لینا پسند نہ کرتے لیکن منو جی نے ٹھیک کہا ہے:

विभि क्षत् किंनक रोति पापम।

"افلاس کونسا پاپ انسان سے نہیں کراتا!"

اور افلاس کا خیال بھی محض ایک سمجھ کا پھیر ہے۔ ہمیں سینکڑوں لکھ پتی دیکھے جو اپنے آپ کو مفلس سمجھتے تھے۔ اور دُنیاوی دولت سے محروم چند ایک سادھو دیکھے۔ جو اپنے مقابلہ میں بادشاہوں کی حیثیت نہیں سمجھتے تھے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؏

تونگری بدل است نہ بمال

خیر۔ کرتوت کی کمزوری میں پھنسکر کچھ دنوں تو میرے پتا جی رشوت لیتے رہے لیکن جب دو ڈھائی ماہ کے اندر ہی دو ہزار روپیہ دواد کے لئے گھر کو روانہ کردیا۔ تب طبیعت کے اندر ہلچل مچی۔ دھرم کا خیال آیا اور رشوت سے یکدم ہاتھ کھینچ لیا۔ اس عمل کا نتیجہ بھی برعکس نکلا۔ اگر پہلے سے ہی رشوت نہ لیتے تو شاید کسی کو خیال بھی پیدا نہ ہوتا لیکن رشوت لینے کے بعد دفعتاً ہاتھ کھینچ لینے سے ماتحتوں کو خوف ہوا۔ اور اُنہوں نے بہتر ترغیبیں ڈالنا چاہا۔ اور جب کامیاب نہ ہوئے۔ تو برخلاف سازشیں شروع کردیں۔ ایک طرف تو پتا جی کو اس پولیس کی ملازمت سے اس لئے نفرت ہوئی۔ کہ اُن کو ہر وقت خوف رہنے لگا۔ کہ مبادا پھر رشوت کی عادت نہ پڑ جاوے اور دوسری طرف اپنے کام سے بھی نفرت ہوئی۔ باغیوں کے سر ہونے کے بعد روز دوڑیں جاتیں اور جس قدر باغی گرفتار ہوتے کے بعد تحقیقات پر قابل پھانسی سمجھے جاتے۔ انہیں پھانسی دلوانا بھی کوتوال کا ہی کام تھا۔ جسوقت پھانسی کے چڑھنے والوں کے زن و بچے آکر روتے۔ تو انکا دل رقت سے بھر جاتا۔

پتا جی کے دل میں یہ خیالات اُٹھ ہی رہے تھے اور وہ کوتوالی سے علیحدہ ہونے کا کوئی ڈھنگ سوچ ہی رہے تھے۔ کہ ایک عام اشتہار انہیں ملا جس میں درج تھا کہ میرٹھ میں ملٹری پولیس کے رسالے بھرتی ہو رہے ہیں۔ درخواست واسطے ایک ترپ (Troop) بھرتی کرنے کے لئے بھیجی جو منظور ہوئی اور حصار کی کوتوالی سے استعفیٰ دیدیا۔ افسر اعلیٰ نے بہت سمجھایا تحصیلداری کا عہدہ جلد دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن ان کو رشوت کی ترغیب سے بچنے اور قصاص کے کام سے رہائی پانے کی دُھن لگی ہوئی تھی ایک رئیس صاحب نے اپنے علاقہ سے گھوڑے خریدنے میں رخنہ ڈالا۔ پس میعاد نوٹس کے گذرنے پر راستہ میں گھوڑے خرید کرتے۔ اور سوار وغیرہ بھرتی کرتے ہوئے لدھیانہ پہونچے اور وہاں نئے بھرتی کئے ہوئے ترپ کا کیمپ لگاکر خود تلون کو اپنے جملہ بھائیوں کو لینے گئے۔ اپنے حقیقی اور چچیرے تقریباً کل بھائیوں کو ہمراہ لیکر چلے۔ جسوقت اپنے گاؤں سے سب بھائیوں کو لے کر نکلے تو لوگ کہتے تھے۔ "یہ کھتری اپنے بھائیوں کو بھائے میں گلانے کو لیچلا ہے" آخرکار ترپ میرٹھ پہونچا۔ جہاں پر کہ میرے پتا اپنے بھرتی کئے ہوئے ترپ کے رسالدار مقرر کئے گئے۔ اور سوائے عہدہ نائب رسالداری کے جو ایک پہلے امیدوار کو دیا گیا۔ باقی کل عہدہ کے لئے آدمیوں کا نامزد کرنا میرے پتا پر چھوڑ دیا گیا۔ دو ماہ تک میرٹھ میں قواعد سیکھ کر یہ ترپ سہارنپور کو وہاں کے باشندوں کے ہتھیار لینے کے لئے روانہ ہوا۔ اور وہاں تین ماہ تک کام کرکے بریلی کی مہم پر جانیکا حکم ہوا اسوقت تک میرے والد بذریعہ ایک اردو کتاب کے جسمیں اصول جنگ اور قواعد درج تھے۔ جنگی قواعد سے خوب ماہر ہو چکے تھے۔ چنانچہ بریلی پہونچنے پر وہ تین ترپوں کے رسالدار میجر مقرر ہوگئے اور دو دو سال کے پرانے افسروں کو قواعد کرانے کا کام انکے سپرد کیا گیا۔

بریلی میرے پتا کے ترپ کے پہونچنے سے پیشتر ہی فتح ہو چکا تھا۔ پھر جنگی ہیبت ہوتے ہوتے نیپال کی ترائی میں سرجو ندی کے کنارے یہ تینوں ترپ بھیجے گئے۔ سیلا گھاٹ پر باغیوں سے ایک لڑائی بھی ہوئی۔ اُس لڑائی میں واقع ہوگیا کہ پتا جی اگر جنگی فوج میں پہلے سے ہوتے۔ تو ایک بہادر افسر فوجی ثابت ہوتے۔ گھبرائے ہوئے تھے فوج کے سپاہی روز کوچ میں بھی روز صبح کا نہانا اور پوجا پاٹھ نہ چھوڑتا۔ سرجو کے دوسرے پار باغی تھے۔ اور گولی ہر وقت چلتی تھی۔ رسالدار میجر کو خواہ پینے کو پانی نہ ملے لیکن سنان اور پوجا کے لئے پانی علی الصباح ہی آجاتا تھا۔ اس لڑائی سے فارغ ہوکر جب کہ باغیوں کو گرفتار کیا اور جب واپسی پر جن نیلا گھاٹ پہونچے تو تلون سے آدمی خط لیکر پہونچا جس میں میری پیدائش کا حال لکھا تھا۔ میرے تین بڑے بھائی اور دو بڑی بہنیں تھیں۔ میرے بعد میرے پتا کے کوئی سنتان نہیں ہوئی گویا میں اپنے پتا کا سب سے چھوٹا پتر تھا۔ پلٹن پہونچکر اس خوشی کا جشن ہوا۔ وہاں سے دستہ رسالہ کا بریلی کو روانہ ہوا جہاں پر کیمپ لگایا گیا۔ چھ ماہ بعد ملٹری پولیس تخفیف میں آگئی۔ میرے پتا نے بجائے انعام میں اراضی قبول کرنے کے پولیس کی انسپکٹری قبول کرلی۔ اور پولیس لائینس کی افسری انکو

گروکل سماچار

ایک روپیہ فنڈ کا روپیہ جو مہاشے بھیجیں اُنہیں لازم ہے کہ اپنے منی آرڈروں کے کوپنوں پر صاف طور پر درج کر دیا کریں کہ ایک روپیہ فنڈ کیلئے دھن بھیجا جاتا ہے اور ساتھ ہی کتاب کا نمبر بھی درج کر دیا کریں تاکہ اندراج میں تکلیف نہ ہو۔

افسوس۔ اس فنڈ کو گروکل کے پریمیوں نے تقریباً بھلا دیا ہے۔ بہت سے ایسے سجن ہیں جنہوں نے کتابیں منگوا کر پھر خبر تک نہیں لی۔ بہت سے مہاشیوں نے شاید آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں روپیہ بھیجدیا اور اس دفتر میں اطلاع تک نہیں دی۔ میں نے اس لئے ارادہ کر لیا ہے کہ جن مہاشیوں کی طرف سے کوئی سوچنا نہیں آئی اُنکے نام معہ اُن کی اپنی کتاب کے نمبر سمیت درج اخبار کرنا شروع کر دوں تاکہ جہاں انکو ایک طرح کی چتاونی ملے وہاں دیگر بھدر پرش بھی اُنکی توجہ اپنے فرض کی ادائگی کی طرف کھینچ سکیں۔

ڈاکٹر چندربھان جی کے پوسٹ کارڈ کی نقل ۱۷ جنوری کے پرچارک میں درج ہو چکی ہے۔ اسکے درج ہونے سے پیشتر ہی میں ڈاکٹر صاحب کو لکھ چکا تھا کہ وہ اپنی دھرم پتنی کو سمجھاویں۔ اُسکے جواب میں جو پتر ڈاکٹر صاحب کا آیا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر آریہ سنتان کی آئندہ بہتری کیلئے سوچنے والے اصحاب خاص طور پر توجہ کریں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔ ” میں افسوس کرتا ہوں کہ آپکے پتروں کا جواب جلدی نہیں دے سکا اور زیادہ افسوس کرتا ہوں کہ میں شنکرراج کو آپکی سیوا میں نہ رکھ سکا۔ میں نے بہت کوشش کی اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ پورے طور میری حالت سے واقف ہوتے تو مجھکو قابل معافی سمجھتے۔ جس طرح دس دس مہینے کاٹے ہیں صرف میں ہی جانتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب تک ستری گروکل یا کوئی تعلیم کا ستھان کافی نہ ہو پرشوں کا شمار نہیں ہو سکتا بلکہ بہت گھر اسی اگیان کے کارن دکھوں کا سامان بن رہے ہیں۔......

البتہ شنکرراج کے آنے سے میرے جیون میں پہلے سے زیادہ چستی اور وقت کی قدر ہو گئی ہے جس کا دھنیہ واد میں آپکو دیتا ہوں “

گذشتہ بارش کے بعد سخت سردی پڑی ۲۴ جنوری کی رات کو توکسیقدر برف بھی پڑی اس سردی کے باعث گئوشالا کی گئوؤں اور بچھڑوں کو بڑی تکلیف ہوئی چار بچھڑے چھوٹے اور دو بوڑھی گائیں مر گئیں یہ حالت گئوؤں کی زبان حال سے گئوشالا مندر کیلئے اپیل کر رہی ہے مگر افسوس کہ جن مہاشیوں نے خاص پرتگیا سے گئوشالا کے لئے روپیہ جمع کرنے کا وعدہ کیا تھا وے سب سست پڑے ہوئے ہیں جو کسیقدر روپیہ گئوشالا کے لئے سیدھا یہاں آیا تھا وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں واپس جا چکا ہے اور جو سبھا کے خزانہ میں سیدھا آیا وہ مجھے معلوم نہیں لیکن جو روپیہ سبھا کی کوش میں ہے اسے بغیر منظوری بجٹ کے خرچ نہیں کیا جا سکتا اور بجٹ بغیر سبھا کے اجلاس کے ناممکن ہے اسلئے میں سجن بھدر پرشوں کو صاف بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر مطابق نقشہ گئوشالا کے روپیہ میرے پاس سیدھا پہنچ جاوے تو مکان گئوشالا کا شروع کیا جا سکتا ہے۔ میں نے نقشہ بنوایا ہے گئوشالا کے چار حصے ہونگے ہر ایک حصہ پر تین تین ہزار روپیہ خرچ ہوگا اور اس کے علاوہ کُل بنیاد پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ مشترکہ لگیگا جس حصے کیلئے روپیہ پہنچ جاویگا وہی بنوانا شروع کر دونگا۔

گروکل کی موجودہ کل عمارت کے ساتھ کسیقدر ایسی ہی اور عمارت بنوانے کا ارادہ ہے وہ سب آشرم کے کام آویگی اسکے پاس ہی پاٹھشالہ کے لئے جگہ تجویز کر کے اسکے نقشہ کا خاکہ بنوا لیا گیا ہے اور بنیادیں کھدنی شروع ہو گئی ہیں اس میں دو بڑے کمرے ہونگے ایک لیبکالی کیلئے اور دوسرا سائنس روم دونوں پر اڑھائی اڑھائی ہزار روپیہ خرچ ہوگا چار کمرے ایسے ہونگے جن پر فی کمرہ بارہ بارہ سو روپیہ خرچ آویگا۔ آٹھ کمرے ایسے ہونگے جن پر فی کمرہ ایک ایک ہزار روپیہ خرچ ہوگا اور دو کمرے ایسے ہونگے جن پر پانچ پانچ سو روپیہ خرچ آئیگا۔ دروازہ پاٹھشالہ کے احاطہ کا ایسا بنیگا جس پر ڈیڑھ سو روپیہ صرف ہوگا اگر یہ عمارت طیار ہو جاوے تو بارہ برس تک کی سکیم کے لئے پاٹھشالا کا مکان کافی ہوگا گویا پھر اونچی چھ جماعتوں اور دیگر خاص جماعتوں کیلئے ودیالے کی عمارت بنانی باقی رہ جائیگی جسکا نقشہ کُل ہندوستان کی درسگاہوں کا ملاحظہ کر کے بن سکیگا اور پختہ مستقل آشرم کیلئے بھی اطمینان سے نقشہ بن سکیگا

ان کمروں میں سے پانچ پانچسو کے کمروں کیلئے تو تین صاحبوں کے روپیہ داخل ہے جنہیں تین کمرے بن سکینگے ایک ایک ہزار کے دو کمروں کے لئے بھی دو اصحاب کا روپیہ پہلے سے ہی جمع ہے۔ آج نئی خوشخبری سناتا ہوں۔

لیبکالے کے کمرہ کیلئے کلکتہ کے ایک بھدر پرش نے جنکا نام اُنکی اجازت سے پھر ظاہر کیا جاویگا اڑھائی ہزار روپیہ دینا منظور کر لیا ہے جسمیں سے ایک ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹ بھیج دیئے ہیں اور وعدہ کیا ہے کہ جسدن لیبکالے کی عمارت شروع ہو جاوے اطلاع پہنچنے پر وہ اسی دن باقی کا ڈیڑھ ہزار روپیہ بھی ایکدم سے روانہ کر دینگے مجھے تین چار مہاشیوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے کمروں کیلئے تخمیناً دان دینے کا وعدہ کیا تھا ان کی سیوا میں نویدن ہے کہ خود بخود اپنا وعدہ کیا ہوا روپیہ روانہ کر دیویں۔ اسکے علاوہ اس سماچار پتر کے پاٹھکوں سے پرارتھنا ہے کہ اگر خود کوئی کمرہ بنوا سکتے ہیں تو خود بوجھ اپنے سر لیں ورنہ دیگر دھنی مقدور ہمت ور بھدر پرشوں کو پریرنا کریں کہ وے ایک ایک کمرے کا بوجھ اپنے اوپر لیکر پاٹھشالا کی عمارت کو مکمل کرا دیویں۔ ہر ایک کمرہ کے باہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں

آریہ ورت کس طرح پُنر جیوت ہوگا؟

آریہ ورت کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لئے اس وقت چاروں اطراف سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں سبھا اور سوسائٹیاں قائم ہو کر اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ سب کا مدعا نیک اور دیش کی بھلائی کے واسطے ہے۔ لیکن باوجود اس ہمہ آریہ ورت کو اس کی موجودہ خطرناک اوستھا سے بچانے کے لئے خاص کوششوں کی ضرورت ہے۔ جن کے مطالعہ کے واسطے آریہ پُرشوں کو ہمہ تن مصروف ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ مضامین میں ہم اُن وسائل پر بحث کریں گے جو کہ ہم اپنی رائے میں آریہ ورت کے اُدھار کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔

پہلی ضرورت

مغز

جس دیش میں مغز درست نہیں ہے۔ وہ دیش کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ آریہ ورت کی موجودہ سنتان کا مغز برہمچریہ کے نہ ہونے سے بالکل خراب ہو چکا ہے۔ چھوٹی عمر کی شادی اور ویواہ کی ویدک مریادا کے بگڑ جانے سے ہندوستان اتینت ادھوگتی کو پراپت ہو گیا ہے۔ باہمی نفاق وغیرہ وغیرہ دوشوں کا کارن یہی ہے۔ کہ لوگوں میں برہمچریہ کے نہ ہونے سے اعلےٰ اعلےٰ خیالات ہی نہیں پیدا ہوتے۔ اور اعلےٰ اعلےٰ خیالات کس طرح سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جبکہ اوائل عمر میں جاہل اور حیوان سے نوجوانوں کے مغزوں کی حالت درست نہ رہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ آج کل کے نوجوانوں کی صحت بالکل خراب و خستہ ہے۔ کالجوں کے کالج پھر جائیے۔ بہت کم طالب علم ملیں گے۔ جن کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہو۔ کہیں بدہضمی کی شکایت۔ کہیں حافظہ کی کمزوری۔ کہیں آنکھ کی بینائی کی کمی۔ اور کہیں پیشاب کی زیادتی۔ گویا کہ فی صدی شاید ۹ یا ۱۰ نوجوان نکلیں۔ جو تندرست دکھائی دیتے ہوں۔ اور یہ رہی سہی تندرستی گرہستھ میں داخل ہونے پر دنیاوی تفکرات۔ باہمی میاں بی بی کی رنجش کے کارن۔ روپیہ کی کمی اور دیگر مختلف جھگڑوں اور فسادوں کے دائمی فکر و غم سے کافور ہو جاتی ہے۔

پھر کیوں ایسے بودے

اور نکمّی بنیاد کے مغز آپس میں لڑیں جھگڑیں اور سبھا اور سوسائٹیوں میں شور مچائیں کیوں نہ حیوان اور ضعیف ذہن مغز آریہ سدھانتوں پر غوغا مچائیں۔ اول تو آریہ سدھانتوں کے گوڑھ آشئوں کا سمجھنا مشکل اور پھر اُن کا فیصلہ ہمارے ہاتھ!

سدھانتوں میں گڑبڑ نہیں ہے۔ جس سے ہماری سوسائٹی کے اندر شور مچ رہا ہے یہ ویریہ ہین مغزوں کی کمزوری کا باعث ہے۔ کہ ہم بڑے سے بڑے آریہ سدھانتوں پر نشچت نہیں ہو سکتے۔ اور یہی سبب ہے کہ بعض اوقات ہمارے اندر کئی قسم کے شکوک پیدا ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی سدھانت کو درست مانتے ہیں۔ اور کبھی غلط۔ اور یہ دقت کبھی بھی رفع نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہماری سوسائٹی کے اندر لائق اور دانا آدمیوں کا ابھاو رہیگا۔ چاہے کتنی ہی پارٹیاں کیوں نہ بن جائیں۔ افسوس کہ دوبارہ یہ سوال آریہ سماج کے سامنے آرہا ہے۔ اور اسی طرح پر کئی بار آتا رہے گا اگر سوسائٹی کی موجودہ حالت نے ترقی نہ کی مغز کی کمزوری نے نہ صرف آریہ سماج میں ہی نفاق کی آگ کو سلگایا۔ بلکہ اس وقت سارے دیش میں اس کے بدنتائج کا اثر پھیل رہا ہے۔ جس سے اس دیش کی آئندہ ترقی زیادہ خطرے میں ہے۔ اس لئے آریہ ورت کی ورتمان دشا کو دیکھ کر ضروری معلوم دیتا ہے۔ کہ جو لوگ اس دیش کی ترقی کے خواہاں ہیں وہ بنیاد کو پختہ بناویں۔ اس بنیاد کی درستی سے سب کچھ درست ہو جاویگا جھگڑے کم ہوں گے۔ اور محبت بڑھے گی۔ ملک کو آرام اور چین ملے گا۔ والدین اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں نہ کریں۔ جہاں تک ہو سکے اُنہیں برہمچریہ کا اُپدیش دیں۔ بُری اور خراب عادات سے بچائیں۔ ویدک یعنی سوئمبر وواہ کو پھر سے جاری کریں۔ تاکہ گرہست کا آرام بڑھے۔ اور لوگ سُکھی رہیں۔

کیا ہندو اور مسلمان اس اصول کو گرہن کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک قدرتی اصول ہے کسی دیش نے دنیا میں ترقی نہیں کی۔ جس میں

بال ودواہ کی خطرناک رسم مروج ہو۔ اپنے پڑوسی جاپان کو ہی دیکھ لیجئے۔ کہ اُس نے پھولکر ترقی کی۔ بچپن کی شادی کا وہاں نام ونشان تک نہیں ہے۔ یوروپ اور امریکہ وغیرہ ولائتوں کا حال پڑھیئے۔ اُن کے ہاں کے ویوہار دیکھ لیجئے۔ کتنی بڑی عمر میں شادی کرتے ہیں۔ اُن کے باہمی جھگڑے اور فساد کم ہیں۔ اور ہم جو ویدوں کے معتقد ہیں۔ روزمرہ سِدّھانتوں کے بارے میں لڑمرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اپنے آپ کو مذہب کے لحاظ سے اُن سے اعلےٰ جانتے ہیں یہاں تک کہ بعض بھائی اُنہیں ملیچھ کہتے ہیں۔ اور ناستک کا خطاب بھی دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اِن تمام باتوں کے وہ ہم پر راجیہ کرتے ہیں۔ گو وہ ویدوں کو نہیں مانتے۔ لیکن میں اُن کی موجودہ حالت سے کہہ سکتا ہوں کہ یوروپ اور امریکہ کے مخلوق بہ نسبت ہمارے ویدوں کو زیادہ مانتے ہیں اور اُن پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہ ہی سبب ہے کہ وہ ہم پر راجیہ کرتے ہیں یہ سب کچھ برہمچریہ اور گرہستہ کو قدرتی طور پر بسر کرنے سے نصیب ہو رہا ہے۔

ذراسی بات سے دیکھ لیجئے۔ گنوار سے پروفیسر ہندوستان کے لڑکوں کو پڑھانے آتے ہیں۔ اور وہ قوم جس کے برہمچاری تن تنہا صرف اتنا ہی فکر اپنے ساتھ لے کر غیر قوموں میں اپنا مشن پرچار کرنے کے لئے اور اپنے راجیہ کو بل دینے کے لئے ہزاروں کوسوں سے سفر کر کے اِنہ دیشوں میں جائیں۔ جہاں کا استریں چالیس چالیس سال تک کی عمر میں بغیر شادی کا نام لئے کہیں اور کنواری رہتی ہیں ستان کو برہمچریہ کا اُپدیش دیں۔ اگر ہم پر راجیہ نہ کریں۔ تو اور کیا کریں اور وہ قوم جو صغرسنی کی شادی کے بھیانک رواج سے تباہ ہو چکی ہو جن کا گرہستہ بجائے سورگ دھام بننے کے دہرم نرک دھام بن رہا ہو۔ جن کا راجیہ پاٹ ہزاروں برسوں سے چھن گیا ہو۔ جن کی خوراک غلامی ہو۔ جو اپنے خاندان اور بزرگوں کی عزت کو کھو بیٹھے ہوں اور جن کا شیوا سوائے لڑنے اور جھگڑنے کے اور کچھ نہ ہو۔ اگر دوسری قوموں سے راجیہ نہ کئے جائیں۔ تو اور کیا ہو سکتا ہے پیارے آریہ ورت کے سجن پُرشو! وقت ہے۔ کہ اپنی موجودہ درودشا کو دیکھئے۔!! اور اُس کے علاج کے واسطے سامان پیدا کیجئے۔ فضول بحثوں کو چھوڑ دیجئے اور مل کر کام کرنیکو غنیمت سمجھئے۔ جب گھر کو آگ لگی ہوئی ہو۔ تو آگ کے بجھانے کے سامان پیدا کرنے چاہئیں۔ نہ کہ مکان سجانے اور زیب وزینت دینے کی فکر میں ہونا چاہئے۔ جب گھر کو ہی آگ لگ جائیگی۔ تو سارا سامان بھسم ہو جائے گا پھر کیا ترقی ہو جائیگی۔ وقت نہیں ہے۔ کہ ہم Metaphysical doctrine کی بحثوں میں لڑمریں۔ بلکہ وقت اس بات کا ہے۔ کہ ہم یک زبان اور یک دل ہو کر ان قبیح رسموں اور خرابیوں کو دور کریں جو سوسائٹی کی بنیاد کو کیڑے کی طرح سے کھا رہی ہیں

باقی آئندہ

ساقی

جمنا داس

یہ کمی کب دور ہوگی

آریہ بزرگو اور مترو! میں آپ کی توجہ ایک ایسے ضروری امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس پر آریہ سماج جیسی دھارمک سوسائٹی کی ترقی کا مدار ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ آریہ سماج کی بُنیاد ڈالی جانے سے پیشتر آریہ بھاشا تقریباً اپنی جگہ ملیچھ بھاشاؤں کو دے رہی تھی۔ اور آریہ سماج کی بنیاد پڑتے ہی اس میں جان آنے لگی۔ یہ رشی کے اُپدیش کا نتیجہ ہے۔ کہ جس کے لئے بھارت باسیوں کو اُن کا احسان مند ہونا چاہئے اور اُن کے بعد آریہ سماج کے لیڈروں نے زبانی اور عملی حتی الوسع دیوناگری کے پرچار کا سلسلہ ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ مگر اب نہیں جیسا ہونا ضروری ہے۔ تجربہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ ملک میں جتنی اردو انگریزی کی کثرت ہے۔ اُتنی دیوناگری کی نہیں۔ پنجاب میں تو یہ کمی خاص کر مضبوط جگہ پکڑے ہوئے ہے۔ جہاں کہ عام کاروبار بھی دیوناگری سے بگڑی ہوئی بھاشاؤں میں کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دوکانداروں کا بہی کھاتہ۔ اور خط وکتابت تو بالکل ہی اردو وغیرہ میں ہوتی ہے۔ اگر دیوناگری کا پرچار ایسا ہی ڈھیلا رہا تو کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کمی جلد دور ہو۔ آریہ پرشوں کا یہ اُدیش کہ دیش اُنتی کے لئے ایک زبان کا ہونا ضروری ہے بہت کٹھن معلوم ہوتا ہے تاوقتیکہ اُس کے پرچار کا پورا پورا بندوبست نہیں ہوتا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ دیوناگری کل ملک
میں جلد اپنا قدم جما دے۔ اور اس کا پرچار
سب جگہ ہو سکے۔ اس کا جواب مختلف
پہلوؤں سے دیا جا سکتا ہے۔ ایک جواب
اس کا یہہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک ضلع
کا سماج ایک دیوناگری پرچارنی کلب
اپنے ماتحت کھولے اور اس کا کام
نوجوان سماجیوں کے سپرد کرے۔ جن کا
یہہ فرض ہو کہ وہ ہندی بھاشا کا پرچار
عام لوگوں میں خواہ جوان خواہ عمر رسیدہ سب
کے یہہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ وہ
ہندی بھاشا ضرور پڑھیں۔ اور اس
مطلب کے لئے وہ اور ہندو سوسائیٹیوں
کے نوجوانوں سے بھی مدد لے سکتے ہیں
بلکہ اس پوتر کام کے لئے مجھے امید ہے
کہ وہ ضرور ہاتھ بٹائیں گے۔ اور اس
طرح وہ سال کے خاتمہ پر رپورٹ دیویں
کہ کتنے آدمیوں کو انہوں نے ہندی سکھلائی
مختصر طور پر یہہ تجویز ختم ہوئی۔

دوسری تجویز میری رائے میں یہہ ہونی
چاہئے کہ ہر ایک ہندو مذہبی اخبار ہندی
میں نکلے۔ (مگر پنجاب کے ہندو کب مانیں گے)
کم از کم تمام آریہ سماجی اخبار تو ہندی
میں نکلیں۔ اور ایسا کرنے میں میری رائے
میں ان کو کوئی نقصان بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ
جتنے ان اخباروں کے گراہک ہیں وہ
کل ہی آریہ سماجی ہوں گے۔ اور یہہ بات
ناممکن ہے۔ کہ آریہ سماجی ہندی میں
اخبار ہونے سے خریداری سے منکر ہو
جاویں گے۔

ان دونوں باتیں سدھ ہو جاتی ہیں
کہ چھوٹے بھی اور بڑے بھی۔ جن گراہکوں
کو ہندی نہیں آتی ہوگی۔ وہ پندرہ
بیس دن میں بخوبی اخبار پڑھنے کے
قابل ہو سکیں گے۔ جیسا کہ میرا ذاتی
تجربہ ہے۔" کیا اردو انگریزی پندرہ
بیس روز میں آدمی سیکھ کر اخبار پڑھنے
کے قابل ہو سکتے ہیں؟" جواب تاقیامت
نفی میں ملیگا۔ پھر کیوں نہ ایسی عمدہ
اور آسان بھاشا کو فروغ دیویں۔ یہاں
میں یہہ افسوس ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا
کہ ستیہ وادی" نامی اخبار جس کو مہاتما
منشی رام جی نے نکالا تھا۔ کافی گراہکوں
کے نہ ہونے کی وجہ سے خسارہ اٹھا کر بند
ہوا۔ کیا آریہ سماج کافی ہندی نہ جاننے
والوں کی جانچ اس بات سے نہیں ہوتی
خیر میں اس اوپر کی تجویز کی طرف مہاتما
منشی رام جی کی توجہ کھینچتا ہوں۔ کہ وہ پرچارک
کو ضرور دوسرا جامہ پہنا دیویں۔ جبکہ
پرچارک کے مضمون کی بھاشا تقریباً ہندی
ہندی ہوتی ہے۔ اور اردو میں ادا کی جاتی
ہے۔ اور امید ہے کہ پرچارک کے تمام گراہک
اس تبدیلی کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک
انگریزی اخبار ہے۔ وہ بھی انگریزی ہیں۔ جو ضرور
ہے۔ مگر میں شریمان رائے ٹھاکر دت صاحب
پردھان اور جملہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے
ممبروں کی سیوا میں یہ عرض کرتا ہوں
کہ گروکل ہردوار سے ضرور ایک ہندی کا
اخبار جاری ہو۔ جس کا بڑا بھاری مدعا یہ
ہو کہ وہ گروکل کی ضرورت کو پبلک میں
جتلا دے۔ اور اس کا پہلا پرچہ جب نکلے
جبکہ اس کی خریداری کی درخواستیں کم
از کم چھ یا سات ہزار آ لیویں۔ اگر قیمت
سستی ہوگی۔ تو عجب نہیں کہ اس سے دگنی
درخواستیں نہ آ جاویں۔ اس مطلب کے لئے
آریہ پترکا اور ستیہ دھرم پرچارک میں
اور دیگر آریہ اخباروں میں مضمون نکلیں
اور اس طرح سے امید ہو سکتی ہے۔ کہ دھڑا
دھڑ درخواستیں آویں گی۔ اور نیز یہہ
بھی درخواست ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی
سبھا کی کل کارروائی ہندی بھاشا میں
ہووے۔ اور اس سے ضروری ہے۔ کہ
مفصل کی سماجیں بھی ہندی میں اپنا حساب
کتاب و خط و کتابت رکھیں۔

میں نے اپنے دل کا بھاؤ ظاہر کر دیا ہے اور
امید ہے کہ میری ٹوٹی پھوٹی عبارت پر
دھیان نہ دیتے ہوئے آریہ سماج کے رتن
میرے مدعا کو سمجھ کر اپنی اپنی رائے ضرور
دیوناگری کے پرچار کے بارہ میں پرچارک
دوارا ظاہر فرما دیں گے۔ خاص کر لالہ
گوپال داس جی ڈنگہ نواسی کہ جنہوں
نے امتحان ستیارتھ پرکاش کی تجویز
نکالی تھی

اوم شم

راقم
آپ کا شبھ چنتک رام چند از شملہ

آریہ مردم شماری

تحریک دربارہ مردم شماری آریہ صاحبان
ستیہ دھرم پرچارک ملاحظہ سے گذری
درحقیقت ہمارے بھائی کا یہہ خیال بہت
ہی وسیع ہے۔ جو عالی ترین ترقی آریہ
سماجوں کی ظاہر کر کے بہت سے اقسام
نقص یعنی جھگڑے وغیرہ جو اکثر آریہ

. . . پرشنوں کے سامنے پیش آتے رہتے ہیں۔ رفع ہو جاویں گے۔ لیکن اس کی تکمیل آریہ سماجوں نے پورے طور پر کی۔ لیکن اس قدر گذارش ہے کہ نقشہ باصراحت ہونا چاہیے۔ یعنی جس قدر نقشہ باصراحت ہوگا۔ اسی قدر فائدہ متصور ہے حتی الوسع کوئی دقیقہ باقی نہ رکھنا چاہیئے۔

(۱) ہر ایک سماج اپنی مردم شماری حسب نمونہ ذیل کر کے ایک پرت اپنی سبھا کے دفتر میں رکھے اور دوسری پرت مع گوشوارہ ضلع کی سماج میں بھیج دیوے۔ ضلع کی سماج کل سماجوں کے گوشوارہ کی میزان لگا کر ضلع کا گوشوارہ مرتب کر کے پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیوے

(۲) جہاں آریہ سماج قایم نہیں ہے۔ اور آریہ پرش موجود ہیں۔ تو جس ممبر یا سماج کو ان سے آگاہی ہو۔ وہ ان کی مردم شماری اپنی سماج میں کرا دیوے۔ اور خانہ کیفیت میں نوٹ کرا دیوے۔ ضلع کا سماج ایسے نوٹ کی پوری طور سے جانچ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ ایسے اشخاص دوبارہ سہ بارہ شمار میں آجاویں۔

کیفیت یا دیگر قابل ذکر	تعلیم	پیشہ	مقام پیدائش	گوتر مع ورن	ذات مع فرقہ	عمر	مرد و عورت	بیاہا بن بیاہا رنڈوا اور رانڈ	نام مع تشریح تعلق آریہ سماج	نمبر شمار خاندان	نمبر شمار مع تفصیل گھرانہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

نوٹ - خانہ نمبر ۳ میں تشریح اس امر کی کہ وہ ممبر ہے۔ یا سہایک۔ یا ادھیکاری۔ اگر ادھیکاری ہے۔ تو اس کا ادھیکار۔ خانہ نمبر ۷ میں ذات جیسے ویشیوں میں۔ اگروال۔ اوسوال۔ کھڑے وال۔ استوگی۔ وغیرہ۔ اور برہمنوں میں۔ گوڑ۔ سارسوت وغیرہ۔ جس نام سے وہ مشہور ہیں۔ خانہ نمبر ۱۰ میں صراحت اس امر کی کہ نوکر سرکار یا خانگی۔ یا ملازم آریہ سماج ہے۔ خانہ نمبر ۱۱ میں جملہ اقسام زبان جن کو وہ جانتا ہے۔ علاوہ بریں اور جو بات رہ گئی ہو بغور ملاحظہ کر کے اس کی تشریح کر دینا واجب ہے۔ فقط

راقم آپ کا شبھ چنتک۔ لچھمن پرشاد ممبر آریہ سماج جہانگیر پور ڈاکخانہ (؟) ضلع مراد آباد

ایک سناتنی پنڈت کی لیلا

کچھ دن ہوئے سہر میں ایک پنڈت لکھمی چند مع پانچ سادھوؤں کے وارد ہوئے۔ اور لطف یہ کہ اپنی تعریف کے اشتہار بھی آپ ہی گھر سے بنوا لائے۔ یعنی بڑے لمبے چوڑے چھپے ہوئے اشتہار جن میں مضمون کہ نوین پنتھوں کے ہاتھی تب ہی تک گرجتے ہیں۔ جب تک شاستری لکھمی چند کا سنگھ گرجنا نہیں و اکھیان نہیں سنا وغیرہ وغیرہ۔

سادھوؤں نے بازاروں میں یہ غلط فہمیاں پھیلانی شروع کر دیں۔ کہ اجی جناب! آریہ سماجی تو ہمارے پنڈت جی سے گھبرا گھبرائے پھرتے ہیں۔ وہاں کے آریہ سماجی ان سے ہارے۔ اور وہاں کی آریہ سماج ہی ان کے منوہر اپدیشوں سے ٹوٹ گئی۔ حصار کی نواح کے آریہ سماجوں میں انہوں نے اتنے آدمیوں کے یگیوپویت پہنوا دیئے ذخیرہ وغیرہ خیر خزانچی صاحب کے شوالے میں ان کے لیکچر کا آرمبھ ہوا۔ جس میں معزز تو تھے چند ہی تھے مگر کل شہر کے برہمن۔ اور تھوڑے سے مہاجن اور لڑکے جمع ہوئے۔ لیکچر شروع ہوا۔ ایک

ایک وید شاستر پڑھے ہوئے پنڈت جی نے آریہ سماج اور اس کے بانی مہرشی دیانند کو ہی زیر مشق لیا۔ فرمایا۔ دیکھو صاحب! سماجی کہتے ہیں کہ ہم مورتی پوجا نہیں۔ پرنتو دیکھو ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ ماتا پتا آچاریہ کی پوجا یعنی ستکار کرو کیوں صاحب! یہ کیا نہیں مورتی پوجا؟ (سب برہمن یک زبان) ہوا ہوا۔ دیکھو جی کہاں سے نکتی لائے ہیں۔ دھن ہو مہاراج

بول سناتن دھرم کی جے

(دو دیم) آریہ سماجی آریہ سماج مندر میں سوامی دیانند کی مورتی کو رکھتے ہیں۔ ہوئے کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مورتی پوجک ؟

سب برہمن "بلہارے بلہارے۔ اجی سماجی ان سے کیا شاستر ارتھ کریں گے۔ یہ پنڈت جی تو ان کے گھر کے بھیدی ہیں"۔

ہیں ہم۔ جہاں آریہ سماج کا مندر دیکھو گے ان کے بورڈ پر پہلے (اوم) لکھا ہوا پاؤ گے۔ کیوں جی یہ مورتی پوجا نہیں تو اور کیا ہے۔ ؟

اب برہمن با آواز بلند، جو بولے گا سو نہال ہوگا۔ بول سناتن دھرم کی جے اور آریوں کی چھے۔

پھر پنڈت جی فرمانے لگے۔ آج میرا مضمون مورتی پوجا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو چار آریہ سماجی میرے اس لیکچر میں موجود ہیں۔ اسلئے میں اُن کی بھی سیوا کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی جو کچھ کہوں گا زبانی کہوں گا! پرمان مانگیں گے تو پرمان بھی دوں گا۔ سوامی دیانند جی پہلے گئے ساتھ بھوگ کرنا لکھ گئے ہیں میرے آریہ سماجی چمکیں نہیں سنتیہ کہہ رہا ہوں۔

سوامی دیانند جی آدمی پشوؤں کے ساتھ بھوگ کرنا لکھ گئے ہیں۔

سوامی دیانند تو یہاں تک لیکن گائے کا مارنا لکھ گئے ہیں۔ استیادی

اتنا سنتے ہی آریہ سماج سرسہ کے ایک ممبر کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ اگر آریہ سماج کی تعلیم ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ سنگھ وت پنڈت فرماتے ہیں۔ تو میں پنڈت جی کے پرمان دینے پر سنبدھ وسبھا میں پرویش کروں گا۔ آپ نے جو جو متھیا دوش آریہ سماج پر لگائے ہیں۔ آریہ سماج کی کسی کتاب میں دکھلا دیں

پنڈت لکھمی چند پورا آنگ کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا ہم نہ کہتا تھا۔ کہ آریہ سماجی ضرور چمکیں گے سو وہی بات ہوئی۔ اب میں کہتا ہوں کہ پانچ پانچ سو روپیہ کی شرط ہار دو۔ تو ابھی وقت تمہاری ہی کتابوں سے دکھلا دوں گا

(آریہ سماجی) مہاراج شرط ہاری ہارا کرتے ہیں۔ آپ پانچ سو پانچ سو لیکر رہتے ہیں۔ میں ان باتوں کے سچ ہونے پر تن من آپ کے ارپن کر دوں گا کیا تن من ارپن کرنے میں کوئی باقی رہ جاتا ہے۔ ؟

پنڈت لکھمی چند جی کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ پہلے اور بیل کا حوالہ تو میں اس چھوٹی سی سبھا میں نہیں دکھلا سکتا۔ کیونکہ یہ باتیں میں کبھی بڑی سبھا کے لئے رکھتا ہوں۔ مگر گائے کا مارنا یجروید بھاشیہ ادھیائے ۱۵ منتر ۴۶ میں دیکھو۔ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

چنانچہ پنڈت جی نے خود کتاب ہاتھ میں لیکر پڑھنا شروع کیا۔ ناظرین گائے کا مارنا میرے منہ سے نکل گیا۔ اصل میں سوامی جی نے نیل گائے کا مارنا لکھا ہے۔

آریہ سماجی۔ پہلے زمانہ میں لوگ کہا کرتے تھے کہ جھوٹ بولنے والے مرجایا کرتے ہیں۔ مگر اب تو بخار بھی نہیں آتا۔ کہاں گائے۔ کہاں نیل گائے نیل گائے کو تو آپ سب لوگ جانتے ہی ہیں کہ روز یا گو یہ جیسے گائے سے کوئی بھی مناسبت نہیں۔ بلکہ فصلوں کا جانی دشمن ہوتا ہے۔ نہ گائے کی شکل نہ گائے کے گُن

باقی آئندہ

راقم

دت۔ رام نگری از امرتسر

اپنا پیٹ پالنے کا یہ وطیرہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماجک سرکل میں دورہ لگاتے ہیں۔ اور جہاں کہیں سماج مندر دیکھا وہاں پر بوریا بچھونا لگا دیا۔ اور ایک نسخے کے خرچ سے منتری آدمی پر پرگٹ کرتے ہیں کہ ہم آریہ ہیں۔ شدھ ہردے رکھنے والے آریہ بھائی کہاں یہاں سے یتھا شکت خوب ہی آدر ستکار کرتے ہیں۔ حضرت کا اگر موقع لگا تو کچھ لے بھاگے۔ ورنہ دوسرے تیسرے دن نمرتا پوروک عرض کیا۔ کہ ہمیں فلاں جگہ جانا ہے۔ خرچ ختم ہو گیا ہے۔ کرایہ پاس نہیں اگر ہو سکے تو کسی سے دلوا دیجئے۔ ہم اپنے مقام پر پہنچ کر بھیج دیں گے۔ اور اگر زیادہ نرلج ہوئے تو برہمن کا روپ دھر خیرات ہی کے نام سے بچارے بھائیوں کا مال ڈکارا چاہتے ہیں۔ اور ڈکار بھی جاتے ہیں۔ ایسی مثالیں بہت جگہ وقوع میں آئی ہیں۔ کہ اپنے آپ کو آریہ ظاہر کر کے خوب مال اڑائے اور آخر میں رولن بھی ہمیں گئے۔ چنانچہ اسی طرح کا ایک واقعہ ہنوز آریہ سماج برٹی میں ظہور میں آیا۔ کہ ایک سوامی جی مہاراج ایک سبز رنگ کا وردی لے اوڑھے ہوئے منتری سماج کو دریافت کرتے ہوئے آن پدھارے۔ اتفاق سے سماج کے پردھان منشی مراری لال سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ کی بڑی آدبھگت کی۔ اور فوراً سماج مندر میں آپ کو ستھاپت کیا۔ سوامی جی نے بھی دال دال چلتا دیکھا۔ خوب سماج کے شیشی بنے۔ اور سوامی دیانند جی مہاراج کی تعریف کے پل باندھ دیئے۔ اور دس پانچ صلواتیں دھرم سماجیوں کو بھی سنا دیں۔ اسم مبارک آپ نے ستیانند سرستی فرمایا۔ دوپہر ہو چکا تھا۔ سماجی ہو گئے تھے۔ ایک سماجی بھائی منشی کندن لعل جی نے بھوجن پان کرایا اور سوامی آنند تت ہو سماج

ایک ضروری نویدن

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے مکار لوگوں نے

میں پڑ رہے اتنے میں اور وقت گذرا ممبران
سماج اپنے اپنے اسکولوں اور دفتروں سے
آگئے شام تک مختلف سدھانتوں پر بات چیت
ہوتی رہی تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا کہ
میں بنارس جانا چاہتا ہوں خرچ رہا نہیں
ہے۔ کرایہ کی سہایتا آپ کر دیں لیکن اس
وقت چند ایسی مجبوریاں پیش آئیں جنکی
وجہ سے سوامی جی کی مالی مدد ناممکن تھی
پھر فرمایا کہ سماج کے کوش سے ہی دیدو
پردہان جی نے عرض کیا کہ ہم بغیر منظوری
انترنگ ستا روپیہ کوش سے نہیں دے سکتے
اسی وقت بابو رتن بہاری لعل اپسٹک
آدھکش آریہ سماج بھٹور تشریف لائے۔
آپ نے بڑی حیرت سے سوامی جی کے
چہرہ کی طرف دیکھا اور سوامی جی سے
کہنے لگے کہ اب آپ آریوں میں گھسے یہ الفاظ
تھے کہ جنہوں نے سب لوگونکو حیر کر دیا اور
سوامی جی کی مورتی تھی قابل دید تھی۔
اپسٹک آدھکش سے معلوم ہوا کہ فرید پور
سے آتے ہوئے راستہ میں ملے تھے جہاں
انہوں نے دہرم سماجیونکے درمیان
آریوں کو اور سوامی دیانند یونکو سینکڑوں
گالیاں سنائیں تھیں جب سوامی جی مہاراج
کے یہ گن سنے تو اُن سے دفنے پوربک نویدن
کیا گیا کہ اب سماج کا دروازہ آپ کے
واسطے وا نہیں ہو سکتا اور آپ کرپا کر
کے اسوقت یہاں سے چلے اور ہماری
نشست میں رہنے اتنا سنتے ہی سوامی
جی چوکڑی بھول گئے اور کچھ تھوڑے اصرار
کے بعد گٹھری مٹھری بغل میں دبا کے
چلتے بنے۔ حسن اتفاق کہ ایک روز شام
کو پیلی بھیت جاتے ہوئے سوامی جی
مہاراج سے بھینٹ ہوئی۔ میں اور آپ
پردہان اور تین ممبر اور اس درجہ میں موجود
تھے میری گاڑی میں بیٹھے تھے۔ پیشتر اوپ
پردہان نے جو مجھے ایک اسٹیشن پہلے سوار
ہوئے تھے آپ کی بات چیت ہوئی اور
آپ راہ بھر آریوں پر گالیونکی بوچھاڑ
کرتے آئے جب اس درجہ میں میں بھی
پہنچا تو میری صورت دیکھکر سوامی جی
حیران ہوئے کہ یہاں بھی افشا راز ہوگا
چنانچہ میں نے کرپا ندہان سے عرض کیا
کہ آپ تو خوب اس روز چال چلے تھے
تو آپ نے فرمایا کہ ہم تمہارے سماج کا
بھید لینے گئے تھے میں نے کہا کہ سماج
میں کس بات کا آپ بھید لینے گئے تھے
اور پھر روپیہ کی درخواست کی تو آپ ائیں
بائیں شائیں کرنے لگے۔ پاس بیٹھنے والوں
نے آپ کو خوب ہی ذلیل کیا پھر آپ نے
کچھ اعتراضات بھی کئے جنکا کہ جواب با
ثواب پایا آخر یہ نوبت ہوئی کہ وہ درجہ
چھوڑ دوسرے میں جا بیٹھے۔

مہاشیوں! کیا ایسی مثالیں آپ کے سامنے
سے نہیں گذریں۔ کہ ہماری سماج کا دھن
ان گندم نما جو فروشوں کے پیٹ میں اس
طرح جاوے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے
کہ ایسے دھوکہ بازوں سے بچنے کے لئے
کوئی معقول تدبیر نکالیں فی الحال میں اپنی
ایک رائے اس بارہ میں شری متی پرتی
ندھی سبھاؤنکی خدمت میں پیش کرتا
ہوں کہ پرتی ندی سبھا اپنی ایک مُہر طیار
کرے اور اسکا نمونہ تمام ماتحت آریہ
سماجوں میں بھیجا وے۔ اور ساتھ ہی تحریر
ہو کہ کوئی کاغذ سماج کے متعلق بلا اس
مہر کے نہ بھیجا جاوے اور اسی طرح اگر
کوئی یہاں سے کسی جگہ سے کہیں تشریف
لے جاویں اور وہاں کے سماج میں ٹھیرنا چاہیں
تو پہلے مقام کی سماج کے منتری سے اس
مہر کا سارٹیفکٹ اپنے ہمراہ لاویں کیونکہ
سوائے مشہور سماجک بھائیونکے ہم سب
کم ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں
اور بدمعاش دھوکہ بازوں نے راست
بازونکا بھی اعتبار کھو دیا ہے اس لئے میں
بہتر سمجھتا ہوں کہ اگر پرتی ندہی اپنی ایک
خاص مہر طیار کرکے تمام ماتحت سماجونسے
اس کا استعمال کراوے۔ اور ایک سرکلر
جاری کرے کہ جب تک پرتیندھی کی
مہر کی سفارشی چٹھی منتری کی طرف سے
اس شخص کے پاس نہ ہو تب تک وہ سماج
میں نہ ٹھیرایا جاوے اور جب تک اُپدیشک
کا سارٹیفکٹ لیکچرار کے پاس نہ ہو اُس
وقت تک آریہ سماج کے پلیٹ فارم
پر نہ لیکچر دیسکے۔ اوم شم

لالتا پرشاد سیکرٹری آریہ سماج بھٹور

گروکل کا تیسرا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ کے متعلق آخر کار میری درخواستوں
اور اخباری تحریروں کا کچھ پھل تو نکلا ۲۹
جنوری ۱۹۰۵ء کے دوپہر کو میرے پاس پردہان
جی کا حسب ذیل تار آیا "منظوری بجٹ کی
اُمید پر تمکو گروکل کے جلسہ کے اخراجات
کا اختیار دیا جاتا ہے بیس برہم چاریوں کے
داخلہ کا انتظام کرو مہربانی کرکے رعایت
کرایہ کیلئے سیدھی درخواست بھیجدو میں دورہ
پر ہوں" اسکا جواب میں نے اسی وقت
بذریعہ تار حسب ذیل دیا "دو محض جنرل

اجلاس کو ہی بجٹ منظور کرنیکا اختیار ہے
آپ کے اختیار دینے کے کچھ معنی نہیں نئے
برہمچاریوں کو بغیر آخری بجٹ کے داخل نہیں
کر سکتا ہوں۔ ۱۵ فروری سے پیشتر عام جلسہ
نہ ہوائے گا۔

اور اخبار میں خبر بھیجنے کے بعد آریہ پتر کا جسمیں
درج تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس
۱۶ اور ۱۷ فروری کو ہوگا۔ پس اب کوئی شک
نہیں رہا کہ ۱۷ فروری تک بجٹ کا کچھ نہ کچھ فیصلہ
ضرور ہو جاویگا اور اسکے مطابق عملدرآمد ہوگا
گو جو پریم گروکل کے ساتھ آریہ سماجوں کا
ہوا ہے اسکے خیال سے یقین ہے کہ ۱۶ اور
۱۷ فروری کے جلسہ میں کم از کم بیس نئے
برہمچاریوں کا داخل کیا جانا حسب منشاء
مجوزہ بجٹ پیش کردہ کمیٹی ادھشٹاتا کے منظور
ہو جاویگا تاہم آخری فیصلہ اُسوقت کے لئے
چھوڑ کر جلسہ کے متعلق اُسوقت جو جو کارروائیاں
ہو چکی ہیں یا جو ہونی چاہئیں اُنکا ذکر سلسلہ
وار کر دیتا ہوں:۔

(۱) صاحبان ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اودھ روہیلکھنڈ
ریلوے۔ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کی خدمت
میں درخواستیں واسطے حصول رعایت کرایہ
بھیجی گئی ہیں۔ درخواستیں منظور ہونے پر
سارٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے چھپوائے جاوینگے
اور اُس وقت آریہ سماجوں کے منتریوں کی
درخواستوں پر سارٹیفکیٹ بھیجے جاویں گے
جو آریہ مہاشے درشکوں کی حیثیت پر آنیکا ارادہ کریں
وے اپنے نام اپنی سماج کے منتریوں کے پاس
لکھا دیں تاکہ ہر ایک آنیوالے کے نام سے
سارٹیفکیٹ دیا جاوے اور اس طرح پر سرٹیفکیٹ
کے ناجائز استعمال کو روکا جاوے جو سجن
آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں (عام اس سے کہ
وہ ہندو مسلمان عیسائی، پارسی وغیرہ کسی
فرقہ یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) اور گروکل

سالانہ جلسہ میں نیک نیتی سے شریک ہونا
چاہتے ہیں وے اپنی درخواست سیدھی میرے
نام بھیجدیں۔ بشرط اطمینان اس دفتر سے سرٹیفکٹ
انکے نام سیدھا جاری کیا جاویگا۔

(۲) ہشتم برہمچاریوں کے داخلہ کیلئے درخواست
کنندوں کی درخواست پر غور ہو کر جو تو عریا
ناقابل منظوری ہے اُن کی اطلاع دیدی گئی
ہے۔ باقی درخواست کنندوں کو اطلاع دیدی گئی
ہے کہ اپنے پتروں کو ساتھ لیکر ۱۵ مارچ
تک گروکل بھومی میں پہنچ جاویں چونکہ درخواستیں
زیادہ ہیں اور داخل صرف بیس برہمچاری
ہو سکتے ہیں اسلئے مقابلتاً جو علمی دماغی اور
جسمانی صحت کے قابل داخل ہونے کے ہونگے
انہیں کو لیا جاویگا پس جن مہاپرشوں نے
اپنے داخل کرنے کے ارادہ کو بدل لیا ہے
انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے اطلاع دیویں
اور باقی سب اپنی تاریخ آمد سے مطلع کریں
تاکہ اسکے مطابق انتظام کیا جاوے۔

(۳) گروکل کے جلسہ میں شمولیت کے لئے
آریہ پرشوں اور آریہ اپدیشکوں کے نام خاص
نمنترن بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ہے۔
جلسہ آریہ بھدر پرشوں کی طرف سے ہی تو
جلسہ منایا جاتا ہے پس جملہ آریہ سماج کے
ممبر اور آریہ سماجوں کے ادھیکاری و آریہ پرتی
ندھی سبھاؤں کے ممبر و ادھیکاری و اپدیشک
و سنیاسی مہاتما اپنے آپ کو نمنترت سمجھیں
اور جو گرہست یا سنیاسی اپدیشک
ویاکھیان دینے کا وچار کریں وے اپنا مضمون
لکھکر بھیجدیں کہ پروگرام بناتے وقت وچار
ہو کر انکے نام پروگرام میں درج کئے جاسکیں۔

(۴) پروگرام مارچ کے پہلے ہفتہ میں شائع
کیا جاویگا اور دیگر ہدایتیں وقتاً فوقتاً اخبارات کے
ذریعہ سے دی جاتی رہینگی۔

(۵) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جلسہ ۱۶،
۱۷ فروری میں جو نتیجہ ہوگا وہ بھی اخبارونکے
ذریعہ سے ظاہر کر دیا جاویگا تاکہ اُسکے لئے
طیاری کرنیوالوں کیلئے اطمینان سے کام
کرنیکا موقع ملے۔ منشی رام کنبیہ ادھشٹاتا گروکل

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک مہاشہ سبھاسد آریہ سماج کوٹا (راجپوتانہ)
ذات پات کے بندھن کو توڑ کر وواہ کرنا
چاہتے ہیں۔ اُن کی ہندو ذات بھارگو
(ڈھوسر) ہے۔ عمر ۲۵ و ۳۰ کے درمیان
ہے پہلے شادی نہیں ہوئی۔ جسمانی صحت
بہت عمدہ ہے۔ ملازمت میں تحریر اول
عشقہ روپیہ ماہوار کے نوکر ہیں۔ زیادہ
حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں
کنیا کنواری یا بال ودھوا ہو ہندو رسم و
رواج کی پابند نہ ہو آریہ خیالات رکھنے والی
کم از کم ہندی لکھ پڑھ سکتی ہو۔ مراسلت
گوروت ہاسپٹل اسسٹنٹ صدر ہاسپٹل
کوٹا (راجپوتانہ)

ضرورت

ایک لڑکا عمر چوبیس سال قوم کائستھ ہے
وجوہ تندرست بچہ اور مشہور خاندان کا
برائے بیاہ ہوا بیاہ چاہتا ہے اس شرط پر کہ
لڑکی پڑھی ہوئی ہوشیار خوبصورت نیک
چلن ہو جن صاحب کو یہ سمندھ کرنا منظور
ہو سیکرٹری آریہ سماج شیرکوٹ ضلع بجنور
سے بذریعہ تحریر حالات دریافت کرلیں۔
ذریعہ معاش آمدنی جائداد ایک ہزار روپیہ
سالانہ اور لڑکا مڈل پاس ہے قانونگوئی
امتحان کی کوشش کر رہا ہے۔ نفرت اور
ادھم جاتی سے قوم کی قید نہ ہوگی۔

ایک کھتری ویش کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک لائق نیک چلن کنوارے دوست بعمر

قریب پچیس سال جو کہ ایک سرکاری دفتر میں ایک معزز عہدے پر فی الحال چالیس روپیہ ماہوار پر ملازم ہیں۔ اور آئیندہ ترقی کی پوری امید ہے کسی بھاٹیہ ذات کی کنواری یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ شادی کسی اور دوج ذاتی کی کنیا سے بھی ہو سکتی ہے مفصل حالات کیلئے مجھ سے خط و کتابت ہو

المشتہر

مول چند ریڈر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ پرنٹنگ آفس۔ نولکھا لاہور۔

ضرورت

دو لالہ ٹھاکر رائے ڈگسٹنا ل دیر بارتھ آریہ اوشدھالیہ بھرام پور کو ایک لائق حکیم کی ضرورت ہے جسکو تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار سے لیکر ۳۰ تک حسب لیاقت دیجاویگی مبلغ ۱۰۰ روپیہ ضمانت نقد دینی ہوگی تمام درخواستیں یکم مارچ ۱۹۰۵ء کے پہلے معہ اسناد و بنام منیجر اوشدھالیہ مذکور آنی چاہئیں مشتہر ٹھاکر داس گوردھن داس منیجر اوشدھالیہ مذکور

ضرورت

میرے ایک پتر کیلئے ایک بنہوا سے بواہ کی جسکی عمر ۱۶ سے ۲۲ سال ہو خواندہ اور اچھے خاندان سے ہو ضرورت ہے جسکی عمر ۳۰ سال تک اور سیر ملک نہر ہے پہلی استری کا ڈیڑھ سال سے دیہانت ہو چکا ہے۔ المشتہر

لالہ بھولا ناتھ مختار منٹگمری

ضرورت

سسر دیسا ہارن سے نو ین ہے کر

مسمی ہر نام داس ذات کھتری ساکن حافظ آباد حال پٹواری ریاست کپورتھلہ بعمر ۵۰ سالہ جسکی استری اب تھوڑے عرصہ سے فوت ہو گئی ہے کسی بیوہ کے ہمراہ شادی کرنا چاہتا ہے اس بارہ میں تمام خط و کتابت جس نے کرنی ہو وہ ہمراہ سیکرٹری آریہ سماج کپورتھلہ کریں۔ المشتہر

آریہ سیوک کاداس تھولو مل سیکرٹری آریہ سماج کپورتھلہ و مختار

ضرورت

دو میرے ایک متر ممبر آریہ سماج قاضی پہاڑنگ تحصیل پسرور۔ ایک متر ممبر آریہ سماج جینوالا تحصیل ظفر وال بال دو ہواہ بواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں لیکن کھتریونکے دائرہ سے باہر جانا نہیں چاہتے۔ عمر پہلے کی ۲۵ سال کے قریب دوسرے کی ۳۰ سال کے اندر ہوگی پیشہ دو نو لکا ساہوکارہ پہلا مڈل تک تعلیمیافتہ دوسرا پرائمری پاس کردہ ہے مفصل حالات مجھ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ آپکا داس دیوان چند منتری آریہ سماج قاضی پہاڑنگ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

ضرورت

ایک جنا گرکائیت منیر دو۔ آبادی عمر قریب ۲۷ سال آمدنی کم از کم پچاس روپیہ ماہوار زیادہ کی تعداد ایک بدھوا سے پنر بواہ کرنا چاہتا ہے بدھوا کی عمر ۱۶ سال سے زیادہ ۲۴ برس تک خواہ کتنی ہی ہو اگر اپنے قوم اور فرقہ کی ترجیح دیجاویگی دوسری اچھی قوم سے ہر تو بہا شا یا کوئی ایک علم اچھا پڑھی نیک چلن سشیل سو بھاؤ بیٹے گھر کی ہو اور کسی دوامی بیماری یا عضوی نقص سے بری اور

اور گھر کے سب کام سے واقف ہو بانی کے لئے خط و کتابت منیجر صاحب ست دھرم پرچارک سے کرنی چاہئے۔ فقط

آپکا داس جانکی پرشاد ادھیاپک کالج اور برہما۔

ضرورت

ایک نوٹس جو منجانب جہاشہ گنیش سنگھ جی فوٹوگرافر حیدر آباد دکن نسبت تلاش ایک برکے مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۵ء کے اخبار میں شائع ہوا تھا اسکے متعلق مزید حالات اور ہیں۔ کنیا کی عمر ۱۶ برس کی ہے۔ سروپ وان ہے گورا رنگ۔ آرگیہ شریر سے تندرست سابق نوٹس جو ماہ نومبر چھپ گیا ہے اسکی جگہ ماہ فروری چاہئے اور مشتہر کا نام گنیش سنگھ جی کی جگہ گنیش داس چھپ گیا تھا اصل گنیش سنگھ فوٹوگرافر حیدر آباد دکن ہے

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک بارہ سالہ کپور کھتری کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے لڑکا بعمر ۱۸ اور ۲۰ برس کے درمیان تندرست خوبصورت نیک چلن آریہ خیالات برسر روزگار ہو تو آمدنی معقول ہونی چاہئے اگر پڑھتا ہو تو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ شادی پوری عمر میں ویدوکت ہوگی تحاریر پتہ ذیل پر آنی چاہئیں المشتہر

نند لال منتری آریہ سماج جالندھر شہر

ضرورت

میرے ایک دوست مادھو پرشاد کھتری ساکن بارہ بنکی ملک اودھ محافظ دفتر کچہری اپنی بھتیجی کی شادی جو کہ بال بدھوا ہے جسکی عمر ستاں برس کی ہے کھتری قوم کی کسی ذاتی کے شخص کے ساتھ جو کہ تندرست و تعلیمیافتہ ہو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ مطبع شدھ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

- ستیارتھ پرکاش اردو ۔۔۔ عہ
- ویوہار بھانو اردو ۔۔۔ ۳
- رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو ۔۔۔ ۱۲

تصانیف بابو شیو برت لال ایم اے

- کلیان دھرم ۔۔۔
- تاریخی واقعات دلچسپ لچھیانہ جات ہرچہار ترجمہ ۔۔۔ ۲
- الہام مجسم ۔۔۔
- ہر مذہب کا عروج جلد دوم ۔۔۔
- سائنس فلاسفی ۔۔۔
- سنسکرت زبان کی عظمت ۔۔۔ ۲
- اپنشد ۔۔۔ ۱
- آریہ درشن دیوتا کی فلاسفی ۔۔۔ ۱
- فقرات ہنود و اسلام میں توافق
- بھارت کی شجاع و عالم مستورات کے کارنامے
- الہام مجمل ۔۔۔
- معدن التہذیب ۔۔۔
- یوگ فلاسفی ۔۔۔
- پارسی مذہب کا عروج ویدک دھرم سے ۔۔۔ ۵
- نباکو ۔۔۔ ۱
- مختلف مشہور ہندو مقتدوں کا تذکرہ ۔۔۔
- قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج ۔۔۔
- فلسفۂ عبادت ۔۔۔ ۸
- دستعمبھ رگ سنہیا ۔۔۔ ۶

فہرست کلیات الکھ دھاری

- کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ { حکمت ظاہری و عملی کے بیان میں } ۔۔۔
- " نمبر ۲ علم الہی ۔۔۔
- " نمبر ۳ الہامیوں کے خیال افعال ۔۔۔
- " نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق ۔۔۔
- " نمبر ۱۶ صفائی و صحت جسم و جان ۔۔۔ ۳
- " نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد ۔۔۔
- " نمبر ۲۱ فقرات الکھ دھاری ۔۔۔
- " نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی ۔۔۔
- " نمبر ۲۹ طعام و شراب ۔۔۔ ۳
- " نمبر ۳۰ موت اور اس کے بعد کے حالات ۔۔۔
- " نمبر ۳۲ مشاہیر و عیرہ ۔۔۔
- " نمبر ۳۴ حکایات و روایات ۔۔۔
- " نمبر ۳۹ مسائل منتی ۔۔۔
- " نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد ۔۔۔
- " نمبر ۴۸ متفرق انتخاب ۔۔۔
- " دھات متیاکی ۔۔۔

نوٹ: دس روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی ہر چہ زودتر چھپوا کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

- اچکاری ۱۲ ۔ غریب الوطن حصہ اول ۶ حصہ دوم ۶
- ہیرو دیا چتر ۸ ۔ دلچسپ تاریخی فسانجات ۱

مختلف آریہ سماجک کتب

- اپدیش منجری ۔۔۔
- جگیہ کا پہلا انگ ۔۔۔
- سوریک میں سبجکٹ میٹی ۔۔۔ ۱
- لیکچرز پنڈت منشی رام جی ۔۔۔
- جنگ چین

- اشٹانگ یوگ پرکاش ۔۔۔
- کلیات آریہ مسافر ۔۔۔
- تہذیب الاسلام حصہ اول ۔۔۔
- تصدیق صداقت دھرم آریہ ۔۔۔
- اثبات تناسخ ۔۔۔ ۳
- ویدانت و صداقت نوادرات ۔۔۔
- جیون لالہ سند بھلی ۔۔۔ ۱
- الہامی دھن ۔۔۔
- مضامین وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم ۔۔۔
- شدھ دھرم پرچارک پر اسپیل کیس ۔۔۔
- ثبوت تثلیث وید ۔۔۔
- سندھیا منظوم اردو ۔۔۔ ۱
- سندھیا نثر اردو ۔۔۔
- قادیانی تحف درپن ۔۔۔ ۱
- سنگیت رتن پرکاش ۔۔۔
- آریہ ورت کا عروج ۔۔۔
- جیون چرتر شیوا جی حصہ اول ۔۔۔ ۸
- " " حصہ دوم ۔۔۔ ۸
- مخزن اسرار حصہ اول ۔۔۔
- " حصہ دوم ۔۔۔
- سدا بہار بدھ ۔۔۔ ۱
- پھول ۔۔۔
- درخت ۔۔۔
- جنتری ترقی زندگی ۔۔۔
- گی اس جادہ ۔۔۔
- مہرشی جیون چرتر زبان پنجابی ۔۔۔
- آنند سر ددھ ۔۔۔

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا

- ساتھی زندگی ۔ فی صدی ۔۔۔
- پرماتما کی صورت ۔۔۔
- مہرشی دیانند کی تعلیم ۔۔۔

انسانی زندگی کا مقصد فیصدی
اخلاقی و روحانی صحت
سوروتی براہمن و بھوشیہ پران
انسانی خوشحالی کی بنیاد فی جلد
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج
بائبل کو کس نے لکھا
بھوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۶

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا		بھرم اچھیدن	
برن اچارن شکشا		آریہ سماج کے نیم اپنیم	
سندھی وشے		اشٹادھیائی مول	
نامکا		سنسکرت واکیہ پربودھ	
کارکیہ		ووہار بھانو	
سامانک		ہون منتر	
سترین تادھت		شاستر ارتھ میلا چاند پور	
آکھیات		شاستر ارتھ کاشی	
سور		ویدانت دھوانت نوارن	
اکھیاتک		آریہ بھونے	
پاری بھاشک		بھرانتی نوارن	
دھاتو پاٹھ		ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	
گن پاٹھ		بڑھیا کاغذ	
اُنادی کوش		پنچ مہایگیہ ودھی	
نگھنٹو		آریہ اودیشیہ رتن مالا	
نیرکت		گوکرونا ندھی	
چاروں وید مول		سنسکار ودھی	
کاغذ سادہ		یجروید بھاشیہ	
رگوید بھاشیہ		انوبھرم اچھیدن	
وید ورودھ مت کھنڈن			

آریہ دہرم اینڈ جیون یعنی جیون چرتر
سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

فتح پتر براہمن

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسدھ دیویاں اور بیر استریاں حصہ اول
اتہاس ہیرو وار
دارو غہ جی ناول
آرش پنتری یگیہ
برہمچریہ
گنجینۂ بھجن
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی
گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی
استری دہرم نیتی
جیون چرتر جیوتی حصہ اول ایضاً حصہ دوم
ولیشن ورن پرکاش
ودھوا اینیر وواہ
ورن ویوستھا
لائبل کیس ستیہ دہرم پرچارک پر
شریمتی دہرم دیوی کا اُپدیش

کتب انگریزی

اے فیو سپیچز (A few speeches)
آف دی آریہ سماج
ٹیچنگ آف دی
آریہ سماج
ورکس پنڈت گرودت

کتب گورمکھی

ایشور بھگتی
سندھیا سٹیک
ستیہ ہواد بچار

اشتہار ۔ ہمارے یہاں ہر قسم کا اودیہ کا کپڑا ۔ لنگی ۔ پٹکا ۔ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے
نمونہ جات درخواست آنے پر مفت المشتہر
لاہوری لال بنیجر ککا ٹیکسٹ فیکٹری لدھیانہ پنجاب

آریہ دہرم اینڈ جیون

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا
جیون چرتر
مولفہ مہاشہ لالہ پرس رام جی

چونکہ آریہ بھاشا میں یہ بڑی کتاب ہے جو ویدک پریس اجمیر میں چھپ کر شائع ہوا ہے ۔ کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی ۔ لائق مولف نے اس گرنتھ کو اسم بامسمیٰ بنانے میں بڑا پریشرم کیا ہے ۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے ۔ صرف تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں جلد منگوائیے جلدی طلب فرمایئے

دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا

پچھتاؤگے

قیمت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹) ورنہ عدم تعمیل معاف فرمائیے ओ३म् تعمیل حکم کے لئے بحوالہ نمبر چٹ مطلع فرمائیے (رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۹)

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा

ست دھرم پرچارک

(۳) کبھی کبھی دھرماتماؤں کے جیون چرتر پرکاشت کرنا
(۴) دھرم کلیان اور دیگر مفید مضامین پرکاشت کرنا

[illegible]

جلد ۱۹ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | ۱۰ جنوری ۱۹[illegible]

اشتہار

ستیارتھ پرکاش جلد اول و دوم

[illegible]

آریہ دھرم اندھ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت ۱۲؍

مولفہ مہاشہ رام داس جی سارڈا

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

وستار پوروک سندھیا ودھی

زبان ہندی آسینز اردو

مصنف ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی وچھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۲۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵؍

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

جنگ چین

جناب! یہہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلباء کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ راجپوت فوجی عہدہ دار نے سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز و دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے ہر بہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر حتی کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئے کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے سائز ۲۶×۲۰ قیمت ایک روپیہ بلا محصول ڈاک

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو

جن پوتر دل کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساتھ ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم وپوتر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے قیمت فی جلد ۵؍

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

المعروف بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنف لالہ گنپشی رام جی ودیا نگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک انمول گرنتھ ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ . . . . قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشا میں

مصنف پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرتک شرادھ وید ورودھ ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہوسکتا ہے جو متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۸؍

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۰۰۰ صفحوں کا تمام ایک دلچسپ نیا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور

جلد ۱۶ } مطبوعہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۲۹ ماگھ سمبت ۱۹۶۱ بکرمی شکروار ۔ جالندھر شہر نمبر ۴۲

واقعات اور مفید رائیں

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب نے بابو گنگا پرشاد ایڈیٹر و مالک اخبار ایڈووکیٹ کے توجہ دلانے پر فیصلہ کر دیا ہے کہ اس لائن کی گاڑیوں پر بجائے لفظ Natives کے جو کلمہ حقارت سمجھا جاتا ہے آئیندہ لفظ انڈین Indian لکھا جایا کریگا۔ بابو گنگا پرشاد نے منجملہ دیگر پبلک خدمات کے یہ بھی ہندوستانی پبلک کی بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ یہ امر قابل تسکین ہے کہ افسران گورنمنٹ بعض اوقات ان اصحاب کی تجاویز کی قدر کرتے ہیں جن پر کہ پبلک کا بھی اعتماد ہے

[illegible] سے خبر آئی ہے کہ جج صاحب کی عدالت کی چھت میں جو روشندان تھا وہاں سے چودہ گلہریاں اور ایک چوہا مردہ نکالے۔ عدالت کا کمرہ خالی کی گئی کیونکہ اس کمرہ میں طاعون کے معاملات ہو چکے ہیں۔ اب یہ کہا جاتا ہے کہ پلیگ کے کیڑے بھی سفر کرتے ہیں یا پچھڑوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ اب یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ یہ کیڑے اُڑ کر چھت کو بھی چمٹ جاتے ہیں

بنگال کے بابو سریندر ناتھ بنرجی نے جب مہاراجہ شیواجی کے جنم دن کا جلسہ منانے کے لئے بنگالیوں کو صلاح دی تھی تب بھی اخبار پائنیر نے بنگالیوں کی اس کو پر مضحکہ اڑایا تھا کیونکہ مرہٹوں کے نہ اندیش ان کے حملوں سے حفاظت کے لئے کلکتہ میں انہیں کے نام کی کھائی کھودی گئی ہے۔ اب پھر پائنیر مضحکہ اڑاتا ہے کیونکہ بابو سریندر ناتھ بنرجی نے مہاراج گوبند سنگھ جی کا جنم استہان پٹنہ بتلا کر ان سے بنگال کا گاڑھا رشتہ جوڑا ہے۔ کیا انگریز بھول گئے کہ نارمن لوگوں کے انگلستان پر فتح پانے کے پیچھے باہمی ہیرلڈ۔ ڈین اور سیکسن لوگوں میں کس قدر نقیض تھا۔ اور نارمنوں کے آنے پر باہمی کیلئے صلح ہوگئی۔ اور اس کے ایک صدی بعد نارمن سیکسن کا بھید بھی دور ہوگیا۔ پائنیر کو اپنے آباؤ اجداد کی پیروی میں چاہئے تھا کہ ہندوستان اور انگریزوں تک میں بھید دور کرنے کی کوشش کرے لیکن افسوس وہ برخلاف اس کے ہندوؤں میں ہی نقیض پیدا کر کے خوش ہوتا ہے۔ خواہ مرہٹے بنگالیوں کو لوٹتے تھے۔ اور خواہ سکھ مولوں پر ظلم کرتے تھے۔ لیکن آج مرہٹوں اور سکھوں اور راجپوتوں میں کوئی بہادر پیدا ہو تو وہ سارے دیش کا مشترکہ ہے۔ اس کی عزت کرنے پر ہندوستانی پیچھے نہیں جا سکتے۔ اگر کسی طرح پر ہندوستانیوں کے اندر سے نفاق دور ہو جائے تو ایسے پائنیر تو اُن کا کچھ بگاڑ سکتے نہیں۔ لیکن [illegible] دور کرنے کے لئے پہلے اعلیٰ درجہ کا انتظام ہونا چاہئے۔

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے انتظام کی ہر طرف سے تعریف ہو رہی ہے۔ آجکل لکھنؤ کے ریلوے سٹیشن پر ایک "انکوائری آفس" کھلا ہوا ہے۔ جہاں کہ ایک ریلوے کا افسر ہر وقت ہر امر میں دریافت کرنیوالوں کے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ ہر ایک غریب الوطن نا واقف آدمی اطمینان سے وقت وغیرہ دریافت کر سکتا ہے۔ میری رائے میں لاہور کے سٹیشن پر ضرور اس قسم کا "انکوائری آفس" کھلنا چاہئے۔ کیونکہ اسجگہ بڑی بڑی دور کے لوگ جمع ہوتے اور پشاور۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ دہلی بنارس وغیرہ کے سفر کے لئے روز چلے رہتے ہیں۔ شاید اگر لاہور والے اپنی دقت کو پیش کریں تو وہاں کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ بھی کچھ کم توجہ نہ دیں۔

ولائیت میں ایک فرقہ کرشچن سائنس ہے جسکا دعوے ہے کہ اس کے ممبر صرف دعا سے بیماروں کو آرام کر دیتے ہیں اُن میں سے ایک جوڑا مسٹر اور مسز کانجر ہیں جنہوں نے مشہور کر دیا ہے کہ شہنشاہ چین کی ماں (جو واقعی شاہنشاہت کرتی ہے) کو انہوں نے عیسائی بنا لیا ہے۔ اور وہ ملکہ عنقریب اپنے تبدیل مذہب کا اظہار کرنے والی ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو عیسائیت کا شاید چین میں زور ہو جائے۔ اور جاپان کی سب کری کرائی دھری دھرائی رہ جاوے۔ ایک عورت کا تبدیل مذہب کرنا تو کچھ نہیں لیکن جاہلوں کے اندر ایک ملکہ کا تبدیل مذہب کچھ معنی رکھتا ہے۔ لیکن مجھے شک ہے کہ یہ خبر محض گپ ثابت ہوگی۔

جاپان کے قبضہ کئے ہوئے نئے جزیرہ کوریا میں دار السلطنت سیول سے فوسن تک نئی ریلوے تیار ہوکر ۵ نومبر گذشتہ کو جاری ہو گئی۔ سیول سے چونکہ شہر کی تعمیر جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جون تک فوسن سے یالو تک ریلیں جاری ہوں گی جس کے معنے یہ ہیں کہ کوریا کا تصرف دشمن سے محفوظ کرنا ہی آسان امر ہو جائیگا۔ بلکہ کوریا کی تجارت میں بھی بڑی ترقی ہوگی۔

ہمارے گورنمنٹ بھی عجیب چیز ہے۔ اس وقت برٹش قوم جاپان کی دوست ہے۔ اسلئے انگریزوں کی جاپانیوں سے کمال ہمدردی ہے۔ ثبوت کے لئے ایک اخبار نے ایک عجیب واقعہ پیش کیا ہے۔ فرانس سے روس کی دوستی ہے۔ پیرس دار الخلافہ فرانس کے ایک ہوٹل میں ایک انگریز شراب کے نشہ میں تھا۔ کچھ فرانسیسی کلرک گفتگو کر رہے تھے۔ جن میں سے ایک نے باواز بلند کہا کہ جاپانی کبھی بھی پورٹ آرتھر پر قبضہ نہیں کر سکیں گے۔ بدمست انگریز کے ہاتھ میں [illegible] کا ایک چاقو بھی آگیا۔ جس سے کہ اسنے ان کلرکوں پر حملہ کر دیا۔ لڑائی میں اس کے سر پر بہت سی چوٹیں بھی لگیں اور مشکل اسے اسکے ڈیرے میں پہنچایا گیا۔

انگلستان میں برابر نہانے کی عادت غیر معمولی سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ یارکشائر کے بندرگاہ پر ایک کلب ہے جس کا وہی شخص ممبر ہو سکتا ہے جو سارا سال بلا ناغہ نہاتا رہے۔ نئے سال کے آغاز پر وہ سب اکٹھے نہائے۔ اور پانی سے نکلتے ہوئے ان کی تصویر لی گئی۔ ان میں سے مسٹر بینیٹ ۲۸ سال سے اور مسٹر ٹریل ۳۶ سال سے بلا ناغہ نہاتے

رہے ہیں۔ اگر سارا سال نہانے والوں کی تصویریں ہندوستان میں لینی شروع کریں۔ تو غالباً چار کروڑ مردوں اور چھ کروڑ عورتوں کی تصویریں تو ضرور اُتارنی پڑیں۔ کیونکہ سوائے چند انگلستان وغیرہ سے واپس آئے ہوئے مسٹروں کے اور شاید کچھ ہزار آزاد خیالوں اور چند لاکھ حد درجہ کے سُست آدمیوں کے کوئی بھی ہندو نہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک چیز کی قیمت بخیال اُس کی نایابی کے پڑتی ہے۔ چنانچہ گروکل کی عمارتوں کی بنیاد کے اندر اس قسم کے پتھر بے تحاشا ڈالے جاتے ہیں جو نئی لاہور اور امرتسر میں بڑی قیمت پر فروخت ہو سکیں

دُنیا کے مسلمان حضرت سلطان روم کی زر سے مدد کر رہے ہیں۔ کہ دمشق کے راستہ سے مکہ شریف تک ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ اطور چندہ کے پہونچ چکا ہے۔ ہندوستان سے محض ایک اخبار وطن نامی کی معرفت ۱۰۷۵۰۰ جا چکا ہے راس ریل کے کھلنے سے ممکن ہے۔ کہ عرب کے باشندوں کی طرز معاشرت میں بھی بڑا بھاری فرق آ دیگا۔ بمبئی کے بعض مسلمان سوداگر کہتے ہیں۔ کہ اگر سلطان المعظم ان میں سے ایک کو جو باشندہ جدہ ہو ہے ہیٹ کے لئے ریل کے بورڈ ڈائرکٹروں میں شامل کردیویں تو ایک چالیس میل کی شاخ وے محض اپنے خرچ سے کھولنے کے لئے طیار ہوں گے۔ لیکن اس درخواست کی منظوری کی کم امید ہے۔ ترکوں کی ضبن اور رشوت خوری کی عادت مشہور ہے۔ اور اسلئے انگریزی اخباروں کی رائے میں یہ درخواست مناسب ہے۔ کچھ ہی ہو مسلمانوں کی باہمی ہمدردی ہندوؤں کے لئے ایک سبق ہونا چاہئے۔ باوجود گرے گرے کی پکار کے بھی مسلمانوں کے اندر جسقدر اتفاق ہے۔ اسکا عشر عشیر بھی ہندوؤں کے اندر نہیں۔ حتےٰ کہ آریہ سماج بھی ابتک اس سے کوسوں دور ہے۔ جو مسلمانوں کے اندر پائی جاتی ہے کاش آریہ سماجی مسلمانوں سے ہی کچھ سبق لینے جاویں تو دور ہو انڈین نیشنل کانگرس کے متعلق جو نمائش حرفت و زراعت کی بمبئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے اینگلو انڈین اخبارات اُس کو محض بمبئی کی نمائش "کہتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ نیشنل کانگریس بھی حرفت اور زراعت کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس نمائش کے متعلق اخبار پاؤنیر نے حیرت ظاہر کی ہے کہ جہاں دُنیا کی دیگر نمائشوں کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا وہاں بمبئی کی نمائش میں پانچ ہزار روپیہ بچ رہنے کی امید ہے۔ یہ بحیثیت پاؤنیر کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اور سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جب تک کہ آنکھیں کھول کر مشاہدہ نہ کیا جاوے۔ اس بچت کے اندر صریح ثبوت اس امر کا موجود ہے۔ کہ کانگریس سچ مچ عوام ہندوستانیوں کی تحریک ہے۔ جس کام سے عوام کی محبت ہو اس کے لئے روپیہ کی کمی نہیں رہا کرتی

ہندوستان میں کوئی قوم ہے یا نہیں؟ یہ ایک عجیب پیچیدہ سوال ہے۔ اور اس کا حل ہر ایک اپنے تعصبات اور اپنی خود غرضی کے مطابق کرتا ہے۔ دہلی دربار میں لارڈ کرزن نے بھی مان لیا کہ ہندوستانی قوم بن رہی ہے۔ اور بڑی حد تک بن چکی ہے۔ سر ہنری کاٹن کا خیال ہی ہے کہ ہندوستان ایک قوم بن رہا ہے۔ اور کانگرس والوں کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن دونوں خیالوں میں زمین آسمان کا فرق ہے جہاں لارڈ کرزن محض اسلئے قوم کی بنیاد کا تصور باندھتے ہیں کہ جملہ ہندوستانی ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہیں۔ وہاں سر ہنری کاٹن کا خیال ہے کہ انگریزی تعلیم نے ایک قوم بنادی ہے۔ اور کانگرس والوں کا خیال یہ ہے کہ ایک ہی قسم کی تکالیف سے دُکھ پاکر ہندوستانی ایک جھنڈے تلے آرہے ہیں۔ میری رائے میں تینوں رائیں ایک قوم بنانیکے ناکمل ہیں۔ جب تک کہ محض دھرم کے خیال سے اپنے فرض کو سمجھ کر اس کی ادائیگی کے لئے ہندوستانی ایکدل نہیں ہوتے تب تک ایک قوم کا ہونا مشکل ہے۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ ایک دھرم اور ایک ہی زبان سارے بھارت ورش کے اندر مروج ہو۔ وہ دن خواہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو جبتک سے لایا نہیں جاتا تب تک ہندوستان میں ایک قوم کا خیال محض وہم ہے۔

مقام منڈلے دیک برہما کے بودھ لوگ بُدھ دیو کی ایک تصویر بنوانے لگے ہیں جسکی اونچائی ۳۰ فٹ ہوگی قد آدم سے پانچ گنی تصویر بنانے سے شاید بدھ دیو کے دیوت میں ترقی دکھلانی مقصود ہے۔ یہ تصویر بہیر کی نہایت عمدہ بن رہی ہے۔ جسپر غالباً ایک لاکھ روپیہ لاگت آویگی۔ اسوقت تصویر کتر نے والوں کے کھانے پینے کا سامان اعلیٰ سے اعلیٰ ٹھہر والے پہونچا رہے ہیں۔ بت پرستی کو دور کرنیکے لئے ابھی بڑی سخت جد و جہد کی ضرورت ہے

مدراس کے سرشتہ تعلیم کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے زنانہ پرائیویٹ سکولوں میں تو کوئی لڑکی نہیں پڑھتی البتہ فرانسیسی زبان پڑھنے والیوں میں ایزادی ہوئی ہے۔ اسپر اخبار پاؤنیر کے ایڈیٹر کو شک ہو رہا ہے کہ شاید پردہ نشین ہندوستانی عورتیں کہیں فرنچ ناولز کی شائق نہ بن گئی ہوں۔ چونکہ تعلیم کا انتظام غالباً دوسروں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اسلئے یہ تو یقین نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستانی لڑکیوں نے خود بخود ہی گندے فرنچ ناولز کے مضمون کو جان کر انکی ترغیب میں محض زبان فرانسیسی شروع کی ہو لیکن اس خبر سے حیرت ضرور ہوتی ہے۔ اگر ہندو مسلمانوں کی لڑکیاں اپنے ولیوں کی اجازت سے زبان فرانسیسی سیکھتی ہیں۔ تو انگریزوں کے لئے اس امر کی تحقیقات بڑی دلچسپ ثابت ہوگی۔ پنجاب میں کپور تھلہ کے مہاراجا صاحب فرنچ کے بڑے دلدادہ ہیں۔ یہاں تک سُنا گیا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو فرانسیسی دایہ سے پرورش دلوائی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجکمار اور راجکماریاں فرانسیسی زبان تو بڑی عمدگی سے بولتے ہیں۔ اور ہندوستانی گوار شاہی لہجہ میں بول سکتے ہیں۔ اگر کپور تھلہ کی نسبت یہ خبر صحیح ہے تو ہندوستانیوں کی ایک قوم بنانے والوں کے لئے یہ بھی ایک حل طلب معمہ ہے

جزیرہ گرین لینڈ کا ایک ایسکیمو جو موجودہ تہذیب کا مطالعہ کرنے کے لئے کوپن ہیگن (دارالخلافہ ڈنمارک) میں گیا اُسنے سُنا کہ موجودہ تہذیب کا پھیلانے والا یورپ ہی ہے۔ پس اُسنے موجودہ تہذیب کے سب سے بڑے انجن سے کام لینا چاہا۔ پورا ایک ولنیں آئے ہی پر لیس کھولکر ایک اخبار نکال ڈالا۔ چالیس سال سے وہ اخبار چلا رہا ہے۔ جسمیں وہ کسی سے مدد نہیں لیتا رہا۔ خود ہی خبریں اکٹھی کرتا ہے۔ خود ہی انہیں کمپوز کرتا۔ خود ہی چھاپتا

باقی نہ رہا ہو۔ لیکن جب وے پورے جوبن پر تھے۔ تو انہیں کا دم غنیمت سمجھا جاتا تھا۔ (منشی رام)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

جدی کوٹھی وچ دانے
اُسدے کملے بھی سیانے

یہ پنجابی ضرب المثل مشہور ہے۔ دولتمند بیوقوف بھی عقلمند سمجھا جاتا ہے اور مفلس عقلمند کو بھی اسکی عقلمندی کی داد نہیں ملتی۔ انگریزوں کو ہندوستان میں حکومت شروع کئے ہوئے سو برس کے قریب ہو چکا۔ اور یوروپین قوموں کی آمد و رفت شاید تین صدیوں سے جاری ہے۔ اُسی وقت سے یہ لوگ ہندوستان کے پہلوانوں کی کشتی اور اُنکے پٹہ باندوں کی پہیر گدکا وغیرہ فنون دیکھتے آئے ہیں۔ لیکن کسی انگریز کی اس طرف توجہ نہ ہوئی۔ آج جاپان کی فتح ہوئی ہے۔ تو اُس کے فن کشتی کی تقلید سارا یوروپ کرنا چاہتا ہے۔ یوروپین قوموں کی سرتاج گورنمنٹ امریکا ہے۔ جسکا موجودہ پریسیڈنٹ دنیا کے جملہ حکمرانوں کا سرتاج سمجھا جاتا ہے۔ اُس پریسیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر ٹن سیکرٹری صیغہ جنگی بحری کی سفارش پر اجازت دی ہے۔ کہ امریکا کے کالج فن جنگ بحری میں جاپان کی ورزش کشتی مروج کیجاوے۔ اس بات کا دریافت کرنا بڑا دلچسپ ہے۔ کہ یوکاما اور دیگر شہری پہلوانوں کے حالات دیکھ اور سُن کر بھی انگریزوں نے اپنی فوجوں میں کبھی ہندوستانی کشتی کو رواج دینے کی کوشش نہ کی۔ اور جاپان باوجود ملک غیر ہونے کے قابل تقلید سمجھا گیا۔ وجہ صاف ہے۔ باوجود فنی ہرا چمتکار دکھلانے کے بھی ہندوستان کی کشتی قابل قدر نہیں کیونکہ اس کشتی نے ہندوستانیوں کو پولیٹیکل غلامی سے نہ بچایا۔ جاپانی کشتی قابل تقلید سمجھی گئی کیونکہ اُسنے یوروپین طریقہ جنگ کو اپنے ہمراز بنا کر یوروپ کی سب سے زبردست جنگی قوم اور جنگی بیڑے کا ناک میں دم کر دیا۔ اسوقت تو جاپان کی کمزوری بھی قوت سمجھی جاتی ہے۔ جب محض بنگالی ہی بہات خور مشہور تھے بہات بزدلی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ آج چونکہ جاپانی بہات کہا کر دنیا کے سب سے زبردست کو شکست دے رہے ہیں اسلئے بہات کے اندر نئے نئے اوصاف نظر آ رہے ہیں۔ دنیا میں اُسی قوت طاقت کی عزت ہے۔ جو کہ دوسروں کو اپنا لوہا منا سکے۔ اپنے پیٹ کے اندر ابھی موٹی طاقت کو ماننے کے لئے کوئی طیار نہیں

محض کتابی علم عجایب پرستی کو دور نہیں کر سکتا

اسوقت سمجھا جاتا ہے کہ انگریزی تعلیم نے ہندوستانیوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور وے نئی روشنی سے منور ہو رہے ہیں۔ لیکن ہردوار کے آس پاس تین برس سے رہتے ہوئے مجھے تجربہ ہو گیا ہے۔ کہ انگریزی تعلیم سے جو واقعی فایدہ اُٹھانا چاہئے تہا۔ وہ اسوقت کے تعلیم یافتہ اصحاب نہیں اُٹھا رہے ہیں۔ انگریزی لٹریچر اور انگریزی خیالات سے اگر کوئی تعلیم یافتہ ہندوستانی عموماً اور آریہ سنتان خصوصاً اُٹھا سکتے ہیں تو وہ اس قوم کی مستعدی شائستگی اور تحقیق کا شوق ہے۔ لیکن افسوس کہ بجائے انگریزی کی ان نیک خصلتوں کی پیروی کرنے کے ہندو تعلیم یافتہ اصحاب بجائے پُرانے فیشن کی عجایب پرستی کے نئی قسم کی عجایب پرستی کے پیچھے پڑ رہے ہیں یہ خیالات میرے دل میں اخبار پایونیر میں چھپے ہوئے ایک خاص مضمون کو پڑھ کر ہر پیدا ہوئے جسمیں ہمالیہ کے رشی کا عنوان دیکر کسی ہندوستانی انگریزی دان نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ اپنے آپ کو مدراسی ظاہر کر کے بتلایا ہے۔ کہ کس طرح ہردوار میں ایک تعلیمیافتہ مدراسی پجاری انہیں لا کس طرح ہمالیہ میں اُسنے رشیوں کا پتہ دیا۔ اور کس طرح ہندوستانی نامہ نگار معہ تین دیگر تعلیم یافتہ مدراسیوں کے ہمالیہ کے رشیوں کی تلاش میں چلے کس طرح ہردوار سے کنکھل اور وہاں سے گنگا کے پُل پر اور اس کے بعد گنگا پار کس طرح چاندی کی روشنی میں ساری رات چلتے چلتے چار ہزار فٹ کی بلندی پر چار بجے صبح کے ایک بوڑھے رشی کو بیحس و حرکت برف میں ننگے لیٹے دیکھا دوسرا جوان تھا لیکن اُسی طرح لیٹا ہوا تھا۔ اور چوتھا ہاتھ اور پاؤں کے بل اُلٹا کھڑا شنبہ کو امید کی طرف کئے حیوان کی شکل بن رہا تھا۔ طرز تحریر سے پایا جاتا ہے۔ کہ شاید لکھنے والے نے یوگ سادہن کا مضحکہ اڑانے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ اور ہٹھ یوگ کی کریاؤں کی حالت بھی ایسی ہی ہے۔ لیکن اگر کسی شخص نے یہ واقع بھی ظاہر کرنے کی نیت سے لکھا ہے۔ تو اُسنے پبلک کو دہوکہا دیا ہے کیونکہ کنکھل سے اس پار آنے کا پُل پانچ چندی کے پاس ہے یا گروکل کے پاس اور وہاں سے جو ترائی کا جنگل ہے اُسکا مفصل حال مجھے معلوم ہے۔ یہ تحریر خواہ مضحکہ آمیز ہو یا سنجیدہ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے شعبدوں کی تلاش میں اکثر انگریزی کے تعلیمیافتہ اسطرف آیا کرتے ہیں۔ رشی کیش یا تپوبن وغیرہ کی طرف جاتے ہوئے جو الف وہ دکہاتے ہیں لوٹتے ہوئے اُسیقدر اُن ستھانوں کی مذمت کرتے ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ پہر بھی کوئی اچھا سبق نہیں سیکھتے۔ چنڈی کے پہاڑ کے نیچے کالکانند وام مارگی کا مکان ہے۔ بیسیوں گریجویٹ اور سرکاری اعلیٰ عہدہ دار سخت ضعیف الاعتقادی کے شکار آتے اور اُس انانی کہوپڑی میں کہانے والے کے ساتھ شراب نوشی میں شریک ہوتے اور وام مارگ کی رسوم ادا کرتے ہیں۔ گذشتہ کُنبھ پر میں نے لکھا تہا کہ مہاراجہ صاحب دربھنگہ پردھان شری بہارت دھرم مہامنڈل بھی کالکانند کے ہی مہمان تہے۔ اور اب بھی کئی مرتبہ معلوم ہوا ہے کہ ہندو راجے تک کالکانند کے یہاں ٹھہر کر بھینسے اور بکرے وغیرہ بلیدان کراتے اور بھیروی چکر کی پوجا کر کے ہزاروں روپیہ کالکانند کو دان دیتے ہیں میں نے ایک دن کالکانند کے یہاں رہنے والا ایک سادہو رام کشن چند کی دوکان پر کنکھل میں دیکھا وہ ننگا تہا۔ صرف ایک چولا پہنے تہا۔ جو معلوم ہوا کہ چنڈی پر جا کر اُتار دیتا ہے۔ ایک شخص سے خط پڑھوا رہا تہا۔ امرتسر کی کسی بھگتنی کا خط تہا جس میں بڑی شردہا کا اظہار تہا۔ اُسوقت بھی شراب پئے تہا۔ اسیوقت ایک جوان بھنگن آئی اور اُس سے مذاق ہوا۔ معلوم ہوا کہ عام طور پر لوگ اُسکو بدچلن جانتے ہیں۔ سخت نفرت آمیز مرض بھی اُسے ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ معززین سب اُس کی خاطر کرتے ہیں۔ ہندوؤں کے اندر عقیدہ صوفی کی

Digitized by eGangotri

بدولت باوجود اعلیٰ تعلیمیافتہ ہونے کے بھی ہر ایک ضعیف الاعتقادی کو فیلسوفی مسئلہ اور پرانوں کی ہر ایک گندی کہانی کو الہامی ثابت کرنیکا مرض ایسی جگہ پکڑ گیا ہے کہ اسوقت مفت خوروں اور بدچلن سادہوؤں کو محض تعلیم یافتہ اصحاب اپنی عادت کو کسیقدر بدل لیویں تو مفت خوروں کی بہت سی مکاری کا خاتمہ ہوجاوے۔

کیا عیسائیت ہندوستان میں زور پکڑ رہی ہے

اس سوال کا جواب باوجود بارہا عملی طور پر ملنے کے اور باوجود بعض بے تعصب یوروپین اصحاب کے اقبال کے بھی عیسائی پادری اب تک یہی راگ الاپے جاتے ہیں کہ عیسائیت ہندوستان میں ضرور کامیاب ہوگی۔ حال ہی میں مدراس کے لارڈ بشپ نے رسالہ "نیٹ اینڈ ویسٹ" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جسکا عنوان ہے "ہندوستانی عیسائیت کا مستقبل" اس مضمون میں پادری صاحب نے ان مسلمہ وجوہات کی تردید کی ہے جو کہ اہل الرائے اشخاص عیسائیت کے ہندوستان میں ناکامیاب ہونے کے متعلق دیا کرتے ہیں۔ لشپ صاحب یہ تو مانتے ہیں۔ کہ اسوقت عیسائی مذہب اعلیٰ درجہ کے ہندوؤں پر اپنا کچھ بھی اثر نہیں ڈال رہا۔ وہ یہ بھی معناً مانتے ہیں۔ کہ اسوقت نیچ ذات کے آدمیوں پر ہی عیسائیت کا اثر پڑتا ہے۔ کیا یہ امر واقع صاف ظاہر نہیں کرتا کہ ہندوستان میں اس وقت اگر کوئی عیسائی ہوتا ہے۔ تو وہ دھرم کی تلاش میں نہیں مذہب تبدیل کرتا۔ بلکہ محض ظالم پیٹ کی خاطر اپنے مذہب کو بدلتا ہے۔ مجھے جالندھر کا ایک واقعہ یاد ہے۔ جو کہ آج کل کے تبدیل مذہب کا ایک نمونہ ہے گذشتہ قحط کے وقت پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک گرجا بن رہا تھا۔ ایک چمار کو معلوم ہوا کہ اسجگہ ٹوکری کا کام ہے۔ لیکن عیسائی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ چمار کا نام لودا فرض کر لیجئے۔ بیچارہ مصیبت کا مارا لفظ عیسائی کو اپنی لیاقت کے موافق غلط "عیسائی" سمجھ کر ٹھیٹ انچارج پادری صاحب کے پاس پہونچا اور بولا "ہجور عیسائی ہون آیا ہاں" یعنی عیسائی ہونے آیا ہوں جو سابق بھنگی حال عیسائی اُسے ورغلا کر لایا تھا اُسنے صاحب کو کہہ دیا کہ یہ شخص عیسائی مذہب کو دل سے پیار کرتا ہے۔ پادری صاحب نے امتحاناً پوچھا۔ "ول جانتا ہے مسیح کیوں سولی پر چڑھا" فوراً جواب دہ ہوا۔ "کچھ برا کام کیا ہوگا۔ صاحب نے اُسے جھڑک کر علیحدہ کر دیا لیکن دو دن بعد وہی لودا کچھ باتیں حفظ کر کے پاس ہوگیا۔ اور ٹوکری کا کام کرنے لگ گیا۔ اور کون جانتا ہے کہ وہ اسوقت "بھائی بہای" بنا ہوا مشن جاب اُڑا رہا ہو۔ لیکن لشپ صاحب اس امر کے قایل نہیں۔ وہ اپنی رائے کے موافق پہلی وجہ عیسائیت کی ناکامیابی کی یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ہندو لوگ نیچرل ریلیجن سے ناواقف ہیں۔ نیچرل ریلیجن سے اُن کی مراد ایشور کو کرتا ہرتا ماننے سے ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمہ اوست کی تعلیم نے لوگوں کو عیسائیت کی طرف رجوع نہیں ہونے دیا۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ہمہ اوست کی تعلیم کو تو ویدانتی لوگ ٹھیک بائیبل کی تعلیم کے مطابق مانتے ہیں۔ باپ اور بیٹا ایک ہیں یہ عیسائیت کی تعلیم ہے۔ جیو اور برہم ایک ہیں یہ تو نوین ویدانت کی تعلیم ہے۔ اسلئے لشپ صاحب کا یہ خیال خام ہے کہ ہمہ اوست کی تعلیم عیسائیت کے سدراہ ہوئی ہے۔ پرماتما کو پرش کیول عیسائی ہی مانتے۔ اُن سے بڑھ کر آریہ سماج پرماتما کو پرش مانتا ہے۔ لیکن آریہ سماجی ایک بھی عیسائی نہیں ہوتا۔ دوسری رُکاوٹ لشپ صاحب کی رائے میں ہندوؤں کی ذات پات کا بندہن ہے لیکن میرا علم یہ ہے کہ اب تک جو ہندو عیسائیوں کے دام میں پھنسے ہیں وے ذات پات کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے آدمی تھے۔ کون نہیں جانتا کہ براہمو سماج کے ممبر ذات پات کے بندھنوں سے آزاد ہیں۔ لیکن ان میں سے لارڈ لشپ صاحب کو ایک بھی چیلا نہ ملا ہوگا۔ ہندوؤں میں عام طور پر تعلیمیافتہ لوگ ذات پات کے بندھنوں سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن عیسائی مذہب کی طفل کہانیاں انہیں تسلی نہیں دے سکتیں۔ لشپ صاحب کا خیال ہے کہ عیسائی ہوکر بھی ہندوؤں کو تبدیل مذہب کے بعد اپنی پورانی ذات کا تعصب نہیں بھولتا۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ ذات کا بندہن عیسائیت کے لئے رُکاوٹ ہے۔ بلکہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی ہوکر بھی ذات کے تعصب میں پھنسے رہنے والے مذہب کے لئے عیسائی نہیں بنے بلکہ محض روٹی یا دنیاوی عزت کے لئے۔ جیسے ایک مسٹر مصطفیٰ صاحب عیسائی کو دیکھا جو پیشتر سکھ تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ان کی لڑکی کا دواہ اُس شخص کے ساتھ کریں جو سکھ سے عیسائی ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اُنہوں نے جالندھر میں ایک کالج کا طالب علم منگوایا اور اُسے عیسائی بنانے کا انتظام کیا۔ لڑکی کو بھی دکھایا۔ مجھے درمیان میں ہی خبر ہوگئی۔ وہ نوجوان میرے پاس لایا گیا۔ جبکہ اُسے اپنے دھرم کے اصول سمجھائے تو دریافت پر معلوم ہوا کہ عیسائی مذہب پر اُسکا اعتقاد نہیں۔ تب اُسے اپنی افسوسناک حالت سے خبر ہوئی۔ اور وہاں سے مصطفیٰ صاحب کی امید بر لائے بغیر ہی چلا گیا۔ اس قسم کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ جن اصحاب نے تبدیل مذہب کیا ہے اُنکو محض سچ کی تلاش نہ تھی مسیح کا اوتار لینا کوئی رُکاوٹ نہیں ہوسکتی کیونکہ یہاں بجائے ایک کے دس اور چوبیس اوتار ہو چکے ہیں۔ اور لو تو ہر ایک گاؤں میں کوئی نہ کوئی اوتار موجود رہتا ہے۔ بڑی بھاری عیسائی مذہب کی ناکامی اکثر باریک بینوں نے اس خیال کی ہے۔ کہ عیسائی پادری ہندوؤں کے روبرو کوئی تیاگ کا آدرش نہیں پیش کر سکتے۔ ٹینس اور شکار کھیلنے اور عیش زندگانی میں مصروف انسانوں کو ہندو لوگ اپنا راہبر نہیں بنا سکتے لیکن لشپ صاحب کے خیال میں یہ ٹھیک نہیں۔ وہ خیال فرماتے ہیں کہ ہندو لوگ نیکی کرنے بیماروں کو راضی کرنے اور جاہلوں کو تعلیم دینے کے کاموں کو بھی دنیوی کام ہی سمجھتے ہیں۔ اُن کا مذہب کی نسبت خیال دگرگوں ہے اسلئے عیسائی ناکامیاب رہتے ہیں۔ اگر بیماروں کو آرام کرنا مذہبی فرض نہ سمجھا جاتا۔ تو ہندو سنیاسیوں کو ہندو گرو نہ مانتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یوروپین پادریوں کا طرز معاشرت ایسا نہیں ہے۔ کہ ان کو بے تعلق شک ظاہر کر سکے۔ اور اسلئے وے ہندوؤں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے اگر یہ ٹھیک نہ مانا جاوے تو کمتی فوج والوں کی خاص وقت کے لئے کامیابی بے معنی ہوجاتی ہے۔ کمتی فوج والے محض اسلئے کامیاب ہوئے کہ وے بھگویں کپڑے (پہنتے ہیں مگر ہندوستان) میں ابطور مذہب کے بائیبل کو کامیابی نہیں ہوسکے گی۔ ہاں روٹی اور عزت اور عیاشوں کے لئے خاص لوگ عیسائی بھی ہوتے رہیں گے۔ اور مسلمان بھی بنتے رہیں گے۔

(منشی رام)

سچا دھرم عالمگیر ہے

نمبر ۷

وید کیسے ہے؟ پرمیشور کا گیان چونکہ گیان ایک صفت ہے۔ اسلئے موصوف کیساتھ رہتا ہے پرماتما کا گیان پرماتما کیساتھ رہتا ہے۔ ہاں وہ منشیوں کی ہدایت کے لئے اس کا پرکاش کرتا ہے۔ یہیں سب سے پہلا سوال وید کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسکا اظہار کب ہوا۔ اور اس سوال کے جواب کے لئے پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کہ وید کا پرکاش کب ہونا چاہئیے۔

لیکن قبل اسکے کہ وید کی تلاش شروع کریں۔ قبل اسکے کہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ ان مختلف کتب کو دنیا کے مختلف حصوں کے اندر الہٰی گیان یعنی وحی مانا گیا ہے ان میں واقعی کوئی کتاب ایسی ہے جسے وید کا خطاب دیا جاوے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امر کی تحقیق کیجاوے کہ ایشور کی طرف سے گیان کا ظہور انسان کی ہدایت کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔ اور اس امر کی تحقیقات کے ضمن میں ہی پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا گیان انسان کا جبلی وصف ہے۔ یا کہ وہ اسے باہر سے حاصل کرتا ہے۔ یا سنسکرت کی اصطلاح میں اس خیال کو اس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ کہ آیا گیان انسان کا سوابھاوک گن ہے یا نیمتک۔ اگر گیان درحقیقت انسان کا سوابھاوک گن ہے۔ اگر علم انسان کی فطرت میں ہی موجود ہے۔ تو اس کی تلاش کے لئے باہر جانے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن انسانی تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ گیان بغیر حاصل کئے ہوئے نہیں آتا۔ ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا سیکھتا چلا آیا ہے۔ کوئی انسان ہی خود بخود عالم نہیں بن جاتا بلکہ علم اسی سلسلہ سے حاصل ہوتا چلا آیا ہے۔ اور جب علم جیالوجی کی تحقیقاتوں کے مطابق اس دنیا کی کسی وقت ایسی حالت تھی کہ اس میں انسانی سرشٹی نہ تھی۔ اور کوئی خاص وقت آیا جب کہ انسانی سرشٹی کا ظہور ہوا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ سب سے پہلے انسانوں نے گیان کہاں سے پایا؟ اس سوال کا جواب رشی دیانند جی نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں حسب ذیل دیا ہے "کوئی بھی انسان وید کے پڑھے اور سنے بنا عالم نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ اس زمانہ میں بھی کسی شاستر کو پڑھ کر اپدیش سن کر اور دانا انسانوں کے باہمی برتا کو دیکھ کر ہی انسان عالم ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی آدمی کی اولاد کو تنہائی میں رکھ کر صرف اسے کھانا پانی باقاعدہ دیویں۔ اور مرتے دم تک اسکے ساتھ بولنے کا برتاؤ نہ کریں۔ جس طرح کہ اسے کچھ بھی ٹھیک علم نہیں ہوتا۔ اور جسطرح کہ جنگلی آدمیوں کی اپدیش کے بغیر حیوانی خصلت دکھائی دیتی ہے۔ اسیطرح ویدوں کے اپدیش کے بغیر آغاز آفرنیش سے اب تک انسانوں کی خصلت ہو جاتی پھر کتب کی تصنیف کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

" معترض ایسا مت کہو۔ ایشور نے انسانوں کو سوابھاوک گیان (جبلی علم) دیا ہے۔ جو کہ سب کتابوں سے اعلےٰ ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ویدوں کے الفاظ۔ معنی اور تعلق کا علم بھی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس (جبلی علم) کی ترقی ہونے پر لوگ کتابیں بھی تصنیف کر لیں گے پھر یہ ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ وید کی پیدائش ایشور سے ہوئی!

" محقق جو پہلے بلا تعلیم کے تنہائی میں حفاظت کئے گئے بچے اور جنگلی آدمیوں کی مثال دی تھی۔ کیا انہیں پرمیشور نے جبلی علم نہیں دیا ہے؟ پھر وے ہم سے یا دیگروں سے تعلیم حاصل کئے بغیر اور ویدوں کے پڑھے بنا ہی عالم کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ بغیر تعلیم حاصل کئے صرف سوابھاوک گیان سے کبھی بھی نشاد نہیں ہو سکتا جس طرح کہ ہم لوگ بھی دیگر عالموں کی تعلیم اور ان عالموں کی مصنفہ کتابوں کا گیان اور طرح بہ طرح کے علم حاصل کر کے ہی نئی تصانیف بنانے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر ایشور کے گیان کی سب انسانوں کے لئے لازمی طور پر ضرورت پڑتی ہے۔ آغاز آفرنیش میں پڑھنے پڑھانے اور کتابیں تصنیف کرنے کا کوئی سلسلہ نہیں تھا۔ جبکہ ایشور کے اپدیش کے بغیر کسی علم ہی امکان نہیں ہے۔ تو کس طرح کوئی آدمی کتاب تصنیف کر سکتا۔ انسانوں کو نیمتک (حاصل کئے ہوئے) گیان میں آزادی نہیں ہے۔ اور صرف سوابھاوک گیان سے علم کا حصول ناممکن۔ اور جو یہ کہا تھا کہ سوابھاوک گیان ہی افضل ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ وہ سوابھاوک گیان تو صرف سادھن کوٹی میں (گیان حاصل کرنے کا آلہ) ہے۔ آنکھ کی طرح جس طرح کہ من کے شامل حال ہوئے بغیر آنکھ کچھ دیکھ نہیں سکتی اسی طرح پرمیشور کے گیان وید اور دیگر عالموں کی ہدایات کے شامل حال ہوئے بغیر صرف سوابھاوک گیان سے کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔"

اس لمبے اقتباس کے لئے مجھے کسی معذرت خواہی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس تحریر سے سوال زیر بحث پر بڑی بھاری روشنی پڑتی ہے۔ جس طرح کہ آج یہ امر زیر بحث ہے کہ آیا علم کی بنیاد صرف ذاتی تجربہ اور انسانوں کے آلہ علم یعنی عقل پر ہے۔ یا کہ پرمیشور کی طرف سے بذریعہ الہام کے انسانوں کی ہدایت کے لئے ملا ہے اسی طرح گذشتہ زمانوں میں بھی عقلمند انسان اس مسئلہ پر غور کرتے رہے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو اکثر ذاتی تجربوں سے حل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ سارڈناپلس یا اسرحدن بادشاہ قدیم ملک اشیریا کی نسبت روایت ہے کہ انسان کی قدرتی زبان دریافت کرنے کے لئے اسنے ایک بچہ کو بارہ سالوں تک علیحدگی میں پرورش کیا اور پھر جب اسے باہر نکالا تو اسنے آتے ہی ایک لفظ بولا جو کہ ملک فریجیا کی زبان میں روٹی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بادشاہ سلامت نے اسپر بڑی خوشی منائی اور فیصلہ دیدیا کہ فریجیا کی زبان ہی قدرتی زبان ہے۔ لیکن بعد مزید تحقیقات پر معلوم ہوا کہ ایک بکری کی آواز اس لڑکے کے کانوں تک پہونچا کرتی تھی۔ اور چونکہ بکری کی آواز ٹھیک فریجیا کی زبان کے اس لفظ کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جو کہ روٹی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اسلئے یہ غلط

نتیجہ بادشاہ نے نکالا۔ پھر اکبر بادشاہ کی نسبت مشہور ہے کہ اُسنے بھی اسی طرح ایک بچہ کی حفاظت کی تھی۔ اور نتیجہ آخرکار یہ نکلا تھا۔ کہ وہ لڑکا بالکل علم نہیں رکھتا تھا اور نہ کسی قسم کی سمجھنے کے لائق آواز نکال سکتا تھا

اخبار پایونیر مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء میں ایک خبر چھپی تھی کہ ایک شخص آرسٹن نامی حاکم ضلع ہنس نے ضلع اودھ اور امیرتس کی سرحد پر مقام دلشن کے ایک مزدور کے بچّہ کو پکڑا جسے کہ بھیڑیوں نے پالا تھا وہ لڑکا جانور کیطرح ہاتھوں اور پاؤں کے بل چلتا تھا۔ بھیڑیوں کی طرح ہی گُھرگُھراتا اور اُسی جانور کی طرح اُس کی طرز معاشرت تھی۔ علاوہ اس طرح کی بہت سی کہانیوں کے جو کہ میں نے اخباروں اور کتابوں میں ملاحظہ کیں۔ میں نے بچشم خود یتیم خانہ بریلی میں ایک لڑکے کو دیکھا۔ جسے کہ ایک بھیڑیوں کی غار سے نکال کر بریلی کے سررشتہ دار صاحب لائے تھے۔ جب وہ لڑکا لایا گیا غالباً اس کی عمر ۱۲ سال کی تھی۔ جانوروں کی طرح چلتا تھا۔ کچا گوشت کھاتا تھا اور کچھ بھی بول نہیں سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ چھ مہینوں کے بعد اُسنے صرف ٹانگوں کے بل چلنا شروع کیا پھر کھانے میں فرق ہو تا گیا۔ لیکن جبوقت میں گیا۔ بہت کم بولتا تھا اور ابھی تک وحشیوں کی طرح انسانوں سے بھاگتا تھا۔ اوپر کی کل تمثیلیں ظاہر کرتی ہیں کہ علم بغیر سکھلائے خود بخود محض مشاہدوں یا ذاتی تجربوں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ حال کے فلاسفر لوگ جہاں اس امر کے قائل ہیں۔ کہ گیان کو ایک سے دوسرا حاصل کرتا ہے۔ وہاں اس مسئلہ کے آخری قدرتی نتیجہ سے گھبرا جاتے ہیں۔ سوامی دیانند اس نتیجہ سے گھبراتے نہیں بلکہ اس کو بڑے عجز سے قبول کرتے ہیں جب یہ امر درست ہے کہ گیان بغیر حاصل کئے نہیں آتا۔ اور جب ساتھ ہی اُسکے یہہ بھی ایک امر واقع ہے۔ کہ ابتداء آفرنیش سے برابر سلسلہ وار ایک سے دوسرا گیان حاصل کرتا آیا۔ تو سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب پہلے انسانی سرشتی ہوئی تو اُس وقت گیان کہاں سے آیا؟ جڑ ادی چیزوں سے گیان برآمد نہیں ہوسکتا تھا

حیوانوں سے حاصل ہو نہیں سکتا تھا۔ خود انسان کے اندر گیان موجود نہ تھا۔ پھر سوائے اسکے کہ پرمیشور سے گیان کا پرکاش ہو۔ اور کہاں سے گیان کا آغاز مانا جاسکتا ہے۔!

اوپر کی دلیل اور اُس کا ثبوت تو ان لوگوں کا جواب شافی ہے۔ جو کہ الہام کی ضرورت کو ہی نہیں مانتے۔ لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں جو کہ الہام کی ضرورت کو مانتے ہوئے بھی سوابھاوک گیان کی ترقی سے ہی سنتشٹ ہو جاتے ہیں اور الہام کو ترقی پذیر سمجھتے ہوئے وید دل کے الہام کی بزرگی کو محسوس نہیں کرتے۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ انسان کے اندر سوابھاوک گیان موجود ہے۔ وہ بیج کی طرح ہے۔ وہی ترقی کرتے کرتے ایک بڑا وسیع علم کا ... درخت بن سکتا ہے۔ اس کا جواب رشی نے بڑی علمیت اور لیاقت سے دیا ہے۔ اور ستشاستروں کی مدد سے ویاکل آتماؤں کی بالکل شانتی کردی ہے انہوں نے بتلایا ہے۔ کہ گیان بذات خود انسان کے اندر موجود نہیں ہے۔ بلکہ گیان کی سادہن کوٹی (یعنی آلہ حصول علم) موجود ہے۔ اسلئے ترقی یا تنزل آلہ علم میں ہوتی ہے۔ گیان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ میں اسجگہ پر زمانہ حال کے اُن بعض خدا پرستوں کی غلطی کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ الہام کی ضرورت کو مانتے ہوئے بھی سوابھاوک گیان کی اصلیت کو نہ سمجھتے ہوئے الہام کو ترقی پذیر مان کر خوش ہو بیٹھتے ہیں۔ اور ایشوریہ گیان کے ماننے والوں کو تنگ خیال وغیرہ ناموں سے منسوب کرتے ہیں۔

جو لوگ الہام کو ترقی پذیر سمجھتے ہیں۔ اُنہیں پہلے لفظ الہام کی تعریف کرنا لازمی ہے۔ اگر الہام کے معنی اس گیان کے ہیں۔ جو کہ پرمیشور کی طرف سے کسی انسان کے ذریعہ سے دیگر انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا پرمیشور کا بھیجا ہوا گیان کبھی ترقی پذیر ہو سکتا ہے۔ اگر پرمیشور مکمل ہے۔ اگر اُس کی ذات میں ترقی کی گنجائش نہیں۔ تو اس کا گیان بھی مکمل ہونا چاہیے پس صاف ظاہر ہے کہ اُس کا گیان ترقی نہیں کرسکتا تو پھر کیا ترقی کا مسئلہ غلط ہے؟ ہرگز نہیں لیکن اس کا اطلاق نامکمل پر ہوتا ہے۔ نہ کہ مکمل پر۔ یہ بات مسلمہ ہے۔ کہ گیان یعنی علم انسان کا سوابھاوک گُن نہیں ہے۔ یعنی انسان کے اندر موجود نہیں ہے۔ بلکہ نیمتک گُن یعنی حاصل کیا ہوا وصف ہے۔ انسان کے اندر صرف گیان کی سادہن کوٹی یعنی گیان حاصل کرنے کا آلہ جسے بدھی اور عقل وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں موجود ہے۔ یہی بدھی یا عقل ترقی کرتی رہتی ہے۔ اور جیسوں جیسوں بدھی زیادہ تر سوکشم یعنی لطیف ہوتی ہے تیئوں تیئوں علم الٰہی زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لائق بنتی ہے۔ پس ترقی کا مسئلہ عقل انسانی یا بدھی پر صادق آتا ہے۔ نہ کہ ایشوریہ گیان پر وہ گیان تو سدا ایک رس رہتا ہے۔ زیادہ واضح طور پر سمجھانے کے لئے صرف ایک مثال کافی ہوگی۔ وید جو کہ سب سے پرانا گیان ہے بتلاتا ہے کہ جو لوگ کرم کرتے ہوئے بھی کرموں کے بندھن میں نہیں پھنستے وہی دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں انسانی عقل نے کبھی بھوگوں کو ذریعہ نجات سمجھا۔ کبھی کرموں کے تیاگ سے پاپ روپی اگنی کی شانتی چاہی۔ کبھی منت سماجت سے کام نکالنا چاہا اور کبھی رشوت کی ڈالیوں سے مطلب برآری۔ لیکن کیا سچا گیان کبھی کم یا زیادہ ہوا؟ یہ سچائی ہمیشہ سورج کی طرح روشن رہی۔ کہ نشکام کرموں کے کرنے سے دکھوں سے نجات ملتی ہے لیکن اُس گیان روپی سورج کے آگے اودیا روپی بادل آجانے کے باعث اگر کبھی زیادتی ہوئی تو بدھی روپی آنکھوں میں یعنی گیان کی سادہن کوٹی میں نہ کہ گیان میں۔ چونکہ انسانی عقل پرتیکش یعنی ہیرونی اندریوں سے گرہن ہونے کے لائق چیزوں پر دھیان کرتے کرتے پروکش یعنی پوشیدہ رازوں کو جاننے کے لائق بنتی ہے

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۴

پہلا نظارہ - یہاں تک میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سُنا سنایا ہوا ہے۔ اس سے آگے اپنے تجربے بیان کروں گا۔

پہلا نظارہ جو تین برس کی عمر میں میرے مشاہدہ میں آیا اس صفائی سے میری آنکھوں کے روبرو پھر رہا ہے کہ میں اُسے من وعن بیان کر سکتا ہوں جب میں نوجوانی کی عمر میں دوسری بار بریلی میں آیا۔ باوجود پولیس لائینس کی جگہ بدل جانے اور جملہ عمارات کے مسمار ہو جانے کے بھی میں نے اپنے لڑکپن کی یادداشت سے اس موقعہ کو پہچان لیا تھا۔ جہاں میرے پتا کا بنگلہ بنا ہوا تھا۔ اس مقام کے پاس سے اب شہر بریلی سے ریل کے سٹیشن کو راستہ جاتا ہے۔ ایک اونچائی پر تین کانسٹبلوں کے لئے بارکیں بنی ہوئی تھیں۔ اور چوتھی طرف سڑک تھی۔ بیچ میں لائینس انسپکٹر کی کوٹھی تھی۔ کوٹھی کے سڑک والے بازو میں ایک احاطہ کیا گیا تھا۔ جس کے اندر رسوئی کے کمرے تھے۔ سڑک کے پاس نیچے کی طرف ایک مولسری کا درخت تھا۔ جو کہ لائنس کے رہنے والوں کی ہر ایک خفیہ حرکت کا ایک طرح نگاشت ہد تھا۔ جس دن کا میں ذکر کرتا ہوں ہولیوں کا موسم اور تیسرے پہر کا وقت تھا۔ میں احاطہ سے باہر مولسری کے درخت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک بانکی گھوڑی پر سوار میرے ایک جوان رشتہ دار نظر پڑے۔ لیکن عجیب حالت میں پگڑی گلے میں لٹک رہی تھی۔ اور بدن ایک طرف کو جھکا ہوا گویا قریب گرنے کے تھے۔ کہ ہمارے ایک نوکر نے اُنہیں اُتار لیا۔ اور مدد کے لئے ایک کانسٹبل کو ساتھ لیکر دونوں آدمی اُنہیں اُٹھا کر احاطہ کے اندر لے گئے اور چارپائی پر لٹا دیا۔ صبح کو چوڑی دار پاجامہ کسے

چاندنی کا جوڑا پہنے - چکن جالی کے تنگ کُرتے کے اوپر تنزیب کا کُھلا انگرکھا زیب تن کئے۔ بانکی پگڑی باندھ کر شہر کو گئے تھے۔ اور اب تنزیب اور چکن جالی پارہ پارہ ہے۔ پگڑی دھول میں لپٹی ہوئی ہے مٹی اور لال رنگ کی آمیزش ایک عجیب نظارہ بن رہی ہے۔ صبح جو چہرہ بشاش نظر آتا تھا۔ اب ڈراونا معلوم دیتا ہے۔ ہاتھ پیر اِدھر اُدھر مار رہے ہیں۔ منہ سے پان کی سُرخی چہرے اور داڑھی پر بہہ رہی ہے۔ اور بدن سے سخت بدبو آ رہی ہے۔ میں بھی اندر آ کر چارپائی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور یہ عجیب نظارہ دیکھنے لگا۔ کانسٹبل کے باہر جاتے ہی بنگلہ کے کمرے سے میری ماتا جی نکل آئیں۔ اپنے بزرگ رشتہ دار کا نام یہاں نہیں لکھ سکتا مبادا اُن کی اولاد کو رنج پہنچے۔ صرف اس قدر لکھنا کافی ہو گا۔ کہ چونکہ میرے پتا اُس جگہ سب سے بڑے تھے۔ اسلئے میری ماتا کو سب لوگ ماتری وت سمجھتے تھے۔ ماتا جی نے آتے ہی شرابی کے سر پر پانی ڈالنے کی آگیا دی۔ اور آپ ہی پانی کا لوٹا لانے کے لئے چلیں۔ ایک قدم چلتے ہی مجھ پر نگاہ پڑی۔ اُسوقت ماتا کے چہرے میں جو تبدیلی واقع ہوئی اُسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ وہ خفگی اور دیا کا ملا ہوا بہاؤ جو شرابی کو دیکھ کر چہرہ پر نمودار ہوا تھا بالکل دور ہو کر چہرہ پر تفکر اور گھبراہٹ کے آثار دکھائی دینے لگے۔ الفاظ اس تبدیلی کو بیان نہیں کر سکتے۔ مجھے فوراً گود میں اُٹھا لیا اور گھبرا کر نوکر سے کہا "اسے کیوں یہاں آنے دیا" نوکر ابھی کچھ جواب دینے کو ہی تھا کہ مجھے بنگلہ کے کمرے میں لے گئیں۔ اور کوشش کی کہ میں نظارے کو بھول جاؤں۔ میں نے اسوقت کچھ پرشن بھی کیا تھا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ لیکن اُنہوں نے مجھے کھیل میں مصروف کر دیا۔

میری ماتا آج کل کے معنوں میں تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ پڑھنا لکھنا اُنہیں نہیں آتا تھا۔ اُنہوں نے کتابوں کے اندر سنسکاروں کے اثر کا حال ہرگز نہیں پڑھا تھا۔ لیکن اُن کا گھبرا کر

بیٹے کو دیکھ اُٹھا لینا بے معنی نہ تھا۔ قدرت نے ہر ایک ماتا کے اندر اپنے بچوں کے لئے یہی پریم کا بہاؤ پیدا کیا ہے وہ پریم ماتا کو اپنے بچے کی حفاظت سکھا سکتا ہے۔ کیا اوپر کی تمثیل ظاہر نہیں کرتی کہ جاہل سے جاہل دل بھی جب پریم سے پریرا جاتا ہے۔ تو اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات اُسکے اندر پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں۔ سنسکاروں کی فلاسفی دوسروں کو سمجھانے کے لئے میری ماتا کے پاس شاید الفاظ نہ ہوں۔ لیکن ظاہر ہوتا تھا کہ سنسکاروں کے بد اثروں کو وہ محسوس ضرور کرتی تھیں۔ اور اسلئے اپنی اولاد کو بُرے سنسکاروں سے بچانے کی اپنی سمجھ اور لیاقت کے مطابق کوشش کرتی تھیں۔ کاش کہ ماتا کے پریم کا ہاتھ ہی عالم جوانی تک میرے سر پر رہتا! بریلیاں دو ہیں۔ ایک رائے بریلی۔ اور دوسری بانس بریلی میں اسجگہ بانس بریلی کا ذکر کرتا ہوں۔ دوسری بریلی کیساتھ رائے کی صفت برابر لکھی جاتی ہے جس بریلی کا میں ذکر کرتا ہوں اُس کیساتھ صفت کا لفظ نہ ہونے سے بھی بانس بریلی ہی سمجھی جاتی ہے۔ بانس کے لفظ کا اس بریلی کیساتھ استعمال بھی ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بریلی میں بانس کے لٹھ بڑے اچھے بنتے ہیں۔ اور وہاں کے لٹھ باز بھی مشہور ہیں۔ ایک اور واقعہ بھی مجھے یاد پڑتا ہے۔ میرے پتا ہر ایک مہینے کے خاتمہ پر ستیہ نارائن کی کتھا کرایا کرتے تھے۔ ایک کتھا میں کوٹ پتلون ڈانٹے رومی ٹوپی پہنے ایک معزز آدمی کرسی پر موجود تھا۔ کتھا کے خاتمہ پر سب کے ٹیکا لگایا گیا۔ اُسکو چھوڑ گئے۔ ترکی ٹوپی والے نے خود ٹیکا لگانے والے کو بُلا کر بڑا لمبا ٹیکا لگا لیا۔ اور کتھا کا پرشاد بھی لیا۔ یہ شخص **ظاہر بیگ** نامی شہر بریلی کا کوتوال تھا۔ اصل باشندہ روم کا تھا۔ اور غدر ۱۸۵۷ء میں کچھ مدد دیتے ہوئے آ کر بریلی کا کوتوال بنا۔ یہ شخص گو جنم کا مسلمان تھا۔ تاہم پکا دینداد مسلمان معلوم ہوتا تھا۔ میرے پتا سے اسکی بڑی محبت تھی۔ ستیہ نارائن کی کتھا میرے پتا باقاعدہ اپنے پنشن کے زمانہ تک کراتے رہے۔ ستیہ نارائن کی کتھا کا گہرا ہو کے ابھی

تھوڑے ہی سال ہوئے تھے۔ مشہور یہ ہے کہ دوا بیت جالندھر میں ستیہ نارائن کی کتھا لکھوا کر پہلے پہل میرے پتا نے چھپوائی تھی۔ یہ افواہ خواہ غلط ہو لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ موضع تلونڈی میں ستیہ نارائن کی کتھا میرے پتا نے پہونچائی تھی۔

مجھے معلوم نہیں کہ اُسوقت بریلی میں انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا تھا یا نہیں۔ لیکن میرے بڑے بھائیوں کو پڑھانے کے لئے ایک مولوی مقرر کیا گیا تھا۔ جیسے بڑے بھائی اُس کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ میں بہت چھوٹا تھا اسلئے مکتب میں جُھانے کے لائق نہیں سمجھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بریلی میں انگریزی کا مدرسہ خواہ جاری بھی ہو تا تب بھی پتاجی اپنے لڑکوں کو میانجی کے ہی سپرد کرتے کیونکہ خود جو عروج پایا تھا وہ سب میانجی کی ہی بدولت تھا۔ اس پڑھائی کی نسبت بھی مجھے ایک واقع یاد ہے جسے شاید نمائش کے خیال سے ہی لکھنے میں مجھے تامل نہیں ہے۔ جو سبق میانجی میرے بھائیوں کو پڑھاتے انہیں بعض اوقات بخوبی یاد نہ ہوتا تھا۔ اور جب کبھی میانجی اُنہیں مارتے تو میں سامنے کھڑا ہو کر فر فر سنا دیتا اس شوقیہ کارگذاری کے صلہ میں کبھی کبھی مجھے انعام بھی ملا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت بھی میرا حافظہ تیز تھا۔ ایک امر سے مجھے پتاجی نے آگاہ کیا تھا۔ وہ یہ کہ اُس چھوٹی عمر میں بھی میں اُنکے ہوئے سبق کو لفظ بہ لفظ ہی نہیں رٹا کرتا تھا۔ بلکہ درمیان میں بجائے اصلی الفاظ کے اپنی طرف سے الفاظ کا پیوند لگایا کرتا تھا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد کا تجربہ بھی مجھے یہ بتلاتا ہے۔ کہ رٹو طوطا بننے کی طاقت مجھ میں کبھی بھی نہ تھی۔

بریلی میں ملٹری پولیس کا بیڑا ٹوٹنے پر جہاں میرے والد معمولی فوج پولیس میں انسپکٹر مقرر ہوئے وہاں اُنکے سکھ آفسر کے پرانے میجر ارل صاحب ضلع بریلی کی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ انہیں صاحب بہادر کے متعلق میں نے ایک واقع چند سال گذرے درج اخبار کیا تھا۔ اخبار کا وہ پرچہ تو میرے روبرو اسوقت نہیں ہے۔ لیکن وہ واقعہ جس طرح کہ میرے پتاجی نے بیان کیا تھا اب تک یاد ہے۔ بن ایسا گھاٹ کا جنگل تھا میجر آرل مع اپنے دو سرداروں یعنی رسالدار میجر نانک چند اور رسالدار امراؤ سنگھ کے بیٹھے ہوئے تھے۔ شام کا وقت تھا۔ کہر کھو لکر کچھ میگیاں ہو رہی تھیں۔ دفعتاً صاحب بہادر نے کہا "دیکھو سردار صاحب! ایک سوری کے ساتھ تین بچے ہیں!" دونوں سردار بولے "صاحب سوری تو کوئی دکھائی نہیں دیتی" صاحب نے ایک مسلمانی عورت کی طرف اُنگلی اُٹھائی جس کے ساتھ تین بچے چلے آتے تھے۔ اور میٹرے میں بھیک مانگتی تھی۔ اور کہا "وہ دیکھو یہی کچھ سراغ لینے ہی آئی ہوگی۔" بہرحال پتاجی نے جواب دیا "آج حضور انپر بے اعتبار اشتباہ کرتے ہیں۔ لیکن زمانہ کہیگا۔ جب ہم لوگ حضور کے نزدیک نہ پہنچنے پاوینگے اور یہی سور سب کچھ ہوں گے" صاحب نے کہا "یہ نہیں سکتا کیا آپ لوگوں کا احسان سرکار انگریزی کبھی بھولے گی؟" یہ بات منجملہ دیگر بہت سی باتوں کے ہوئی اور بھول گئی۔ زمانہ بدل گیا۔ میجر آرل کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو چکے تھے۔ رسالدار نانک چند اسی ضلع کی پولیس کے انسپکٹر تھے۔ لیکن گورنمنٹ انسپکٹر آف پولیس ایک مسلمان صاحب ہوئے۔ رسالدار امراؤ سنگھ بجائے پولیس میں آنے کے تحصیلدار بن گئے۔ اور عرصہ تین چار سال کے بعد بریلی اپنے پرانے رسالدار میجر کو ملنے آئے دونوں ملکر اپنے پرانے میجر آرل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میجر صاحب غسل خانہ میں تھے۔ اسلئے دونو سردار کرسیوں پر برآمدے میں بیٹھ گئے۔ اور اطلاع ہو گئی۔ ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے کہ گورنمنٹ انسپکٹر صاحب آئے۔ اور بلا تکلف صاحب کے غسلخانہ میں ہی داخل ہو گئے۔ آدھ گھنٹہ بعد صاحب نے دونوں سرداروں کو بلایا۔ ڈرائنگ روم میں ملاقات ہوئی۔ اور صاحب بڑے تپاک سے پیش آئے۔ اسپر سردار امراؤ سنگھ نے میرے پتا کو ان کہے کی بات یاد دلائی۔ میرے پتا نے منع کیا لیکن سردار امراؤ سنگھ صاحب کی توجہ صاف الفاظ میں اسطرف کھینچی۔ سردار امراؤ سنگھ بولے "حضور کو شاید بن لیبے کی سوری والی داستان یاد ہو گی اسوقت رسالدار میجر نے ٹھیک کہا تھا۔ کہ جن کو آج آپ سور کہتے ہیں کل وہ آپکے نزدیک ہوں گے اور ہم لوگ دور" صاحب نے کچھ دبے الفاظ میں معذرت کی اور ضروری سرکاری کام کا بہانہ کیا۔ یہ واقعہ ایک دیگر امر پر روشنی ڈالتا ہے۔ میرے پتا نے تو اس پہلو سے اُس کا ذکر کیا کہ باوجود پہلے انگریزوں کے مخالف ہونے کے مسلمان لوگ اپنی خوشامدی عادت کی بدولت انگریزوں کے نزدیک ہو گئے۔ لیکن میرا خیال کچھ اور ہی ہے۔ ہندو ذات پات کے بندھنوں کے اندر ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ اُن کا انگریزوں کی صحبت میں مجلسی طور پر اُن کے نزدیک ہونا ایک مشکل امر ہے۔ سنسکرت اور انگریزی شاعری اور خیالات اُٹھانے کے طرائق ایسے ایک دوسرے کے نزدیک ہیں۔ کہ اصل میں انگریزوں کا ہندوؤں کے ساتھ ہی زیادہ انس ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جہاں ایک فریق دوسرے علمی اور اخلاقی لیاقت بدرجہا کم رکھنے والے کو اپنے شودروں سے بھی بدتر سمجھے۔ حتیٰ کہ اس سے ہاتھ لگا نے شدھی کے لئے اُسے دھونا ضروری سمجھے اُسکے ساتھ سوشل برتاؤ کہیں بے تکلفی کیسے ہو سکتی ہے!۔ یہی وجہ دیکھا ہے۔ کہ جہاں ہندو اور انگریز کے ملنے جلنے کے درمیان یہ مصنوعی رکاوٹیں موجود نہیں ہیں۔ وہاں انگریز بہ نسبت مسلمان کے ہندو سے ملکر خوش ہوتے ہیں۔ اسلام پر ہندو و تعلیم یافتہ اصحاب کو خاص طور پر توجہ پھیرنی چاہئے۔

ماتا کی اس پہلی کوشش کے سوائے جبکہ اُسنے مجھے بُرے سنسکاروں سے بچانے کی کوشش کی اور کوئی واقعہ مجھے یاد نہیں ہے۔ جب کہ میرے اخلاق کو اُس وقت خاص سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔ مجھے کچھ طور پر عام لڑکوں میں کھومنے اور اُن کے بُرے یا بھلے اثروں سے متاثر ہونے کی آزادی تھی۔ چونکہ

یہی تیز طبیعت لڑکا سمجھا جاتا تھا۔ اسلئے میرے والد کے تابع ماتحت رات دن مجھے لاڈ لڈانے میں مصروف رہتے۔ اور اس طرح میری عادت کو بگاڑنے کی کوشش کرتے۔
ع اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی
والی ضرب المثل مجھ پر صادق آ رہی تھی۔ اوپر بیان کئے ہوئے واقعات کے علاوہ اور کوئی واقعہ بریلی کے متعلق مجھے یاد نہیں پڑتا۔ بہت سی کہانیاں مجھے ہوش سنبھالنے پر بتلائی گئیں لیکن چونکہ اُن کا مجھے خیال تک نہیں ہے۔ اسلئے درج کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

بریلی میں ہی میرے پتاجی کے ساتھ اُسی مسلمان کورٹ انسپکٹر کا ایک مقدمہ ہو گیا۔ اُس مقدمہ میں صاف ظاہر ہو گیا کہ رشوت خوروں کے ساتھ میرے پتا کی کبھی بن نہیں سکے گی۔ جس رشوت کی ترغیب سے بچنے کے لئے حصار میں پولیس کی نوکری چھوڑنی پڑی تھی۔ گو اُسی کی شرن میں پھر آنا پڑا۔ تاہم بریلی میں میرے پتا نے ایک حیرت انگیز ثبوت کا دے لیا۔ مسلمان کورٹ انسپکٹر نے مقدمہ تو میرے پتا پر اُٹھایا۔ لیکن وہ بے لوث تھے۔ اسلئے اُن کا بال بیکا نہ ہوا۔ وہ خود ایک مقدمہ میں ماخوذ ہو کر خراب ہوا۔ (منشی رام)

ریویو

کرشی کوشش (کھیتی کا خزانہ) دیوناگری اکشروں میں۔ از چودھری ہیرا سنگھ ورما۔ سیکنڈ ماسٹر سکول رواہت کا نپور۔ اس کتاب میں سوال و جواب کے طریقہ پر کھیتی کے متعلق بہت سے مضامین کا ذخیرہ بھر دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲/ ۴۔ درخواست خریداری مصنف کے نام جانی چاہئیے۔

دیانند اناتھ آلئے اجمیر کی نویں سالانہ رپورٹ بڑی دلچسپ ہے۔ وہ اناتھ آلئے کا انتظام ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے جن پر پبلک کا بڑا اطمینان ہے۔ سال کے خاتمہ پر تعداد یتیمان ۲۰۶ تھی۔ تیرہ ہزار روپیوں کی مالیت کے مکانات رہائش کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ عام تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کو دی جاتی ہے۔ یتیم خانہ کے متعلق ایک کارخانہ ہے جس میں دری۔ نواڑ۔ قالین سازی وغیرہ سکھائی جاتی ہیں۔ دریوں کی نسبت تو میں بھی شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ دیگر جگہوں کی نسبت عمدہ بنتی ہیں۔ کیونکہ گروکل کے لئے جو دریاں اس اناتھ آلئے کے کارخانہ سے منگائی گئی تھیں وہ ارزاں اور عمدہ ثابت ہوئیں۔ رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ صحت یتیموں کی بہت اچھی رہی سال زیر ریویو میں کل ۱۱۵۹۶ روپیہ چھ آنہ آمدنی ہوئی۔ اور ۱۰۰۸۸ روپیہ ۹ آنہ ۱ پائی خرچ ہوئے۔ گویا پندرہ سو سے کچھ کم روپیہ آمدنی سے بچ رہا۔ اس کے علاوہ سترہ ہزار سے کچھ زیادہ پہلے کی بچت ہے۔ ایک اپدیشک اناتھ آلئے کے لئے دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اور اس کی مدد کے لئے ایک اخبار موسوم بہ اناتھ رکشک ہے۔ جو اناتھ آلئے کے حالات عوام تک پہنچانے کا کام کرتا ہے۔ یہ اناتھ آلئے ہر ایک فراخ حوصلہ انسان کی ہمدردی کا مستحق ہے۔ (منشی رام)

سنسکرت پربودھ حصہ پرتھم بھاگ مولفہ پنڈت بدری دت شرما۔ قیمت فی جلد تین آنہ سوامی پریس میرٹھ سے ملتی ہے۔ اپسٹک کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گرنتھ کار نے نوین اور پراچین ڈھنگ کی پستکوں کا ادلوکن کیا ہے۔ پستک بھاشا والوں کے لئے اُپیوگی سمجھ کر لکھی ہے۔ اس میں چار ادھیائے ہیں۔ پہلے میں ورن ویویچن (?) لیش دوسرے میں سندھی و شیشے۔ تیسری میں نام اور چوتھی میں

سمجھا گیا۔ گرنتھ کار نے سمجھا ہے کہ ویاکرن کی ضرورت کو یہ گرنتھ تھوڑا بہت بھاشا جاننے والوں کے لئے پوری کرے گا لیکن اُن کی یہ بھول ہے۔ بھاشا پستکوں سے کسی پرکار بھاشا والوں کو سہائتا ہو لے پر بھی ویاکرن کے مرم کو جاننے کے لئے پنڈت کی اوشیکتا بنی ہی رہتی ہے۔ گرنتھ کار نے کہیں کومدی کے انوسار سمجھ اِدھر اُدھر کر کے اور کہیں اشٹادھیائی کے سوتروں کے انوسار اور کہیں دیگر پرکار سے اِس گرنتھ کا سنگرہ کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں جس وشے کا تتو نہ سمجھا جاوے وہاں تک اُس وشے میں پستک لکھنا لوگوں کو بھرم میں ڈالنا ہے۔ گرنتھ کار نے کئی ایک ستھانوں پر اشدھیاں کی ہیں مثلاً

(۱) صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں جو ٹھہر بولے جاویں۔ وے ہرسو (ह्रस्व) کہلاتے ہیں کیا اگر ہل (हल) اکثر ٹھہر بولے جاویں تو ہرسو (ह्रस्व) ہو جاویں گے۔

(۲) صفحہ ۷ پر پدوں کو ملا کر پریوگ کرنے کا نام سمہتا (संहिता) بتلایا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ اکشروں کے अतिशयित (نہایت نزدیکی) کا نام سمہتا (सामीप्य) ہے۔ کیا یہ ایک پد میں سمہتا نہیں ہوتی؟ اسی سمہتا کے اُداہرن میں "अग्नि" شبد کا نپنسک لنگ میں پریوگ کرنا بھاری اشدھی ہے۔ اسی صفحہ پر اُنہوں نے نیم میں یہ لکھا ہے "جن دونوں کے ستھان اور پریتن سمان ہوں" ٹھیک نہیں ہے۔ جب تک کہ پریتن کو نہ دکھایا جائے۔ یہ پرکار اشدھی ہے۔ اسی طرح اسی صفحہ پر اوسان کا لکشن دیاکرن کے अवसान انوسار اشدھ ہے۔ ورنوں کا انتم اکشر یا ورنوں کا ابھاو अवसान کہلاتا

مطبوعہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۲۶

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

(۳) صفحہ ۸ پر لکھا ہے "دو ورنوں کے پرسپر ملاپ کا نام سندھی ہے" یہ لکشن بھی ٹھیک نہیں۔ سندھی संहिता संहिता دونوں مرادف الفاظ ہیں۔ سنہتا کا لکشن اوپر لکھ دیا ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر دونوں کو ملا کر य् - या آدی اولیش بنانا بھی اسنگت ہے۔

इष्वास شبد کا ارتھ بان نہیں۔ بلکہ دھنش (کمان) ہوتا ہے۔ इषु شبد کے ارتھ بان کے ہیں۔ نمونہ کے طور پر محض اتنی ہی اشدھیاں دکھلائی گئی ہیں۔ ان اشدھیوں کی موجودگی میں یہ گرنتھ ویاکرن سیکھنے والوں کے لئے بے خطا راہبر ثابت نہیں ہو سکتا

(بھیم سین شرما از گرو کل)

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ دار نہیں

آریہ متر سبھا امرتسر کا پہلا سالانہ جلسہ

یہ سبھا امرتسر میں تقریباً تین سال سے بڑے زور شور سے اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کا خاص مدعا دوکاندار اصحاب اور نوجوانوں میں دیوناگری اور ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ اس سبھا کے بانی مبانی اپکاری سوامی سیتا رام جی ہیں۔ آپ صبح سے شام تک ہر روز دو بار رفیقوں کو سنسکرت پڑھاتے ہیں قریب دو سو کے دوکاندار اور دیگر اصحاب سوامی جی سے ستیارتھ پرکاش اور سندھیا وغیرہ پڑھ چکے ہیں۔ چونکہ امرتسر آریہ سماج عرصہ چار سال سے بوجہ اپنی کمزوری کے سالانہ جلسہ نہیں کر سکا تھا اسلئے سبھا ہذا کے پرشارتھی ممبروں نے مناسب سمجھا کہ آریہ متر سبھا کا پہلا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے کر کے امرتسر آریہ سماج کی اس کمزوری کو پورا کیا جاوے۔ اسلئے باقاعدہ طور پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں ایک زبردست چٹھی کے ذریعہ اور ایک خاص آدمی کو بھیج کر سالانہ جلسہ کی ضرورت ظاہر کی گئی۔ اور نیز کافی طور پر اپدیشک بھیجنے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ اسکے علاوہ سوامی درشنانند جی سرسوتی۔ سوامی ستیانند جی۔ برہمچاری دھرم پال جی۔ اور پنڈت دھیل داس جی کی خدمت میں بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے التماس کی گئی تھی جس میں سوائے برہمچاری دھرم پال جی کے سب تشریف لائے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کامیابی سوامی درشنانند جی کی بدولت آریہ متر سبھا کو ہوئی۔ شاید اُس کا عشر عشیر بھی کسی آریہ سماج کو آج تک نصیب نہ ہوئی ہوگی جس کے لئے جہاں کہ ہم سوامی جی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ وہاں ساتھ ہی جملہ آریہ سماجیوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ ایسے ودوان پر اپکاری مہاتماؤں کی قدر کیا کریں۔ مگر تس پر بھی ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کے انتظام پر افسوس ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جس سبھا پر ہم کو اس قدر ناز تھا۔ اس کے بے قاعدہ انتظام نے ہمیں عین موقعہ پر صاف جواب دیا۔ مختصر یہ کہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کوئی اپدیشک نہیں آیا تھا۔ ۲۶ - جنوری کو بیان پور۔ نوشہرہ پنواں۔ گوندوال وغیرہ کی چند بھجن منڈلیاں اور دیگر آریہ پرش تشریف لے آئے تھے۔ ۲۷ - تاریخ کو نگر کیرتن ہونے والا تھا۔ جس کے لئے نوجوان ممبروں نے دس روز پہلے سے ہی سامان طیار کر رکھا تھا۔ مگر بدقسمتی سے ۲۷ - جنوری کو رات سے ہی اس قدر زور شور سے مینہ برسنا شروع ہوا کہ دن اور رات میں ایک گھنٹہ بھی بارش بند نہ ہوئی۔ مجبوراً نگر کیرتن بند کرنا پڑا۔ اور وہ مکان جو پہلے جلسہ کے لئے طیار کیا گیا تھا۔ بارش کی وجہ سے تبدیل کرنا پڑا۔ اور اس کی بجائے بابو کنہیا لال صاحب وکیل کے تھیٹر ہال میں ۲۸ - تاریخ کو منڈپ بنایا گیا۔ اسلئے ۲۸ کی صبح کا وقت منڈپ کی طیاری میں ضائع ہو گیا۔ ایک بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے نوشہرہ پنواں کی بھجن منڈلی نے ایک نہایت ہی موثر بھجن گایا۔ اس کے بعد سناتن دھرم سبھا سے بال ودھوا وواہ پر شاستر ارتھ کا وقت تھا۔ اسلئے پر دھان سبھا نے باآواز بلند کہا کہ اگر کوئی سناتن دھرمی پنڈت مباحثہ کے لئے طیار ہو تو سامنے پلیٹ فارم پر تشریف لائے اس پر لالہ رلیا رام اپدیشک۔ سناتن دھرم سبھا مع ایک دیگر پنڈت کے جو مباحثہ کے لئے طیار ہو کر آئے تھے۔ پلیٹ فارم پر اُلجھتے ہوئے۔ لالہ رلیا رام نے ابتدائی تقریر میں ہی مضمون مقررہ پر بحث کرنے سے گریز کیا۔ پھر کہا گیا کہ اگر کوئی اور صاحب بال ودھوا وواہ پر بحث کرنا چاہے تو کرلے اسپر اُن کے ہمراہی پنڈت جی نے شاستر ارتھ شروع کیا۔

آپ نے فرمایا۔ جبکہ ایک دفعہ والدین لڑکی کے دان کا ثواب لے چکے ہیں۔ اب اُن کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس کی شادی کسی دوسرے آدمی کے ساتھ کریں۔ جس کا جواب آریہ سماج کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ کسی چیز ملکیتی کا جو اپنے ہر فعل میں سُتنتر ہو۔ کسی دوسرے شخص کو دان کرنے کا کوئی حق نہیں چونکہ منشیہ کا دان سُتنتر ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔ لہذا دعوے غلط ہے۔ دوسرے وہ کام جو لقا بھی ہو اور شُبھ نہ کیا جاوے۔ قانونی طور

پر بھی ناجائز ہونے کی وجہ سے دوبارہ کیا جاتا ہے اسلئے چونکہ بچپن کی شادی لڑکی کی خوشی ورضامندی سے نہیں کی جاتی لہذا دوبارہ ہونی چاہئے۔ پھر پنڈت صاحب نے کاملشی ناتھ۔ دُوالاشلوک پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے شاستروں میں بال ودھوا کا دودان ہے۔ جواب دیا گیا کہ کاملشی ناتھ کے ان شلوکوں کی سناتن دھرم کے بڑے بڑے پنڈتوں مثلاً شوکبار شاستری وغیرہ نے متفق الرائے ہو کر تردید کرتے ہوئے یہ ارتھ کیا ہے۔ کہ شادی سولہ۔ اٹھارہ اور بیس برس میں کرنی چاہئے۔ اسپر پھر آپ نے چند لایعنی اعتراض مسئلہ نیوگ پر کئے۔ اور کہا کہ ہمارے بڑوں میں سے کسی نے بھی اس پر عمل نہیں کیا۔ جب ویاس اور پانڈو راجا وغیرہ کا نام بتایا گیا۔ تو جواب دیا گیا کہ انہوں نے اس عمل سے اولاد پیدا نہیں کی تھی۔ بلکہ محض اچھیا سے پیدا کی تھی۔ جیسا کہ ناسکیت ناک سے پیدا ہوا تھا۔ اور کشو کنا سے پیدا ہوا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پنڈت صاحب! یہ محض گپوڑہ ہے۔ اور خلاف قانون قدرت ہے۔ پہلے آپ اس کا ثبوت دیجئے۔ اب پنڈت صاحب نے مباحثہ سے گریز کیا۔ اور خود بخود بیٹھ گئے۔ اس بحث کا اثر سماج کے لئے بہت اچھا رہا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اس مضمون پر کہ وید الہامی ہے یا قران۔ مباحثہ شروع ہوا۔ اس مباحثہ میں مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابو طراب صاحب تھے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے سوامی درشنانند جی سرسوتی تھے۔ یہ مباحثہ ایک ایسی جماعت سے تھا جس نے شانتی کی الف۔ بے بھی نہیں پڑھی۔ مگر پھر بھی سوامی صاحب نے جس لیاقت اور دانائی سے مباحثہ کو ختم کیا اس سے نہ صرف ہندو اور آریہ پبلک ہی متاثر ہوئی۔ بلکہ مسلمانوں کے دلوں پر بھی چوٹ لگی۔ اس کے بعد سوامی جی نے اسی مضمون پر الہام کی ضرورت بتلاتے ہوئے ویدوں کا الہامی ہونا نہایت ہی دلچسپ تقریر سے ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ آریوں کو محض اسی بات پر ہی لٹو نہ ہونا چاہئے۔ کہ اُن کے اصول سب سے اچھے ہیں۔ بلکہ اُن پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ کیونکہ جب آپ دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ورن بیوستھا گُن کرم سے ہونی چاہئے۔ تو کیا آپ کا یہ آریہ نام گُن کرم سے ہے۔ یہاں تو یہ ٹھیک مثال صادق آتی ہے " خود را فضیحت۔ دیگراں را نصیحت۔ بعدازاں آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن ۲۹ جنوری کو ہون۔ پرارتھنا اور سرمن کے بعد سکھ صاحبان سے (کہ یہ سکھوں کے گرو ویدوں کے ماننے والے تھے) مباحثہ شروع ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت گُرودت جی اور سکھوں کی طرف سے بھائی موہن سنگھ جی عطار تقریر کرتے تھے۔ ابتدائی تقریر میں پنڈت گُرودت جی نے گرنتھ صاحب سے یہ ثابت کیا۔ کہ گُرو صاحبان ویدوں کے ماننے والے تھے۔ اور جہاں تک اُن سے ہو سکا انہوں نے اپنے آچرنوں کو ویدوں کے انوکول رکھا۔ اس کے بعد بھائی موہن سنگھ جی نے اُنہیں جوابوں کا اُلٹا ارتھ کر کے جواب دیا کہ گُرو صاحبان ویدوں کو نہیں مانتے تھے۔ بلکہ جہاں تک اُن سے بن سکا اُنہوں نے ویدوں کا کھنڈن کیا۔ اور وید کے ماننے والے کو مورکھ اور دنیا پرست بیان کیا ہے اس کے بعد پنڈت صاحب نے کہا کہ آپ کے گُروؤں نے لکھا ہے۔ کہ "وید کتیب کہو مت جھوٹھے جھوٹھا وہ جو ناہیں بچارے۔ پھر آپ کیوں انکار کرتے ہیں۔ بھائی صاحب نے جواب دیا کہ اس کا یہ ارتھ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ ویدوں کو ہی مت جھوٹھا مت کہو بلکہ اُس کے بچارنے والے کو بھی جھوٹھا کہو بھائی صاحب کی اس تقریر سے ہندوؤں کو نئے تت خالصہ مت کی اصلیت اچھی طرح سے ظاہر ہو گئی۔ اس مباحثہ کے بعد پنڈت گُرودت جی نے اُسی مضمون پر ایک دلچسپ لیکچر دیا صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد دوپہر کے پھر کارروائی جلسہ شروع ہوئی یہ وقت سناتن دھرمیوں کے ساتھ اس مضمون پر (کیا بھاگوت آدی اٹھارہ پوران دھرم پستک ہیں) مباحثہ کا وقت تھا۔ اس وقت سناتن دھرمیوں کی موجودگی میں باوجود بار بار پکارنے کے کسی شخص نے مباحثہ کرنے کی دلیری نہ کی۔ تب سوامی ستیانند جی نے ایک نہایت ہی دلکش اور پُرجوش لیکچر پورانوں کی تعلیم پر دیا۔ آپ کے لیکچر نے پبلک پر بہت ہی اچھا اثر کیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کیساتھ اس مضمون پر (مادہ انادی ہے) مباحثہ کا وقت تھا۔ اس وقت حاضری قریب ڈھائی ہزار کے تھی۔ اسلامی گروہ میں سے دو مولوی اس مباحثہ کے لئے طیار ہو کر آئے تھے اول مولانا ثناءالله صاحب۔ دوسرے مولانا ابو طراب صاحب۔ ہر دو اصحاب کی منظوری سے وقت مباحثہ تقسیم کیا گیا۔ آریہ سماج کی طرف سے سوامی درشنانند جی سرسوتی تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے پہلے مولانا ثناءالله صاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے جو اس مباحثہ میں پیچ وتاب کھائے وہ حاضرین جلسہ کو اچھی طرح سے معلوم ہیں۔ جب آپ بالکل لاچار ہو گئے۔ تو آپنے حسب معمول وقت کو شعر بازی اور مذاق میں ٹالنا چاہا۔ اتنے میں آپ کا وقت ختم ہو گیا۔ بعدازاں مولانا ابو طراب صاحب نے اُسی مضمون پر مباحثہ شروع کیا۔ آپ مولانا ثناءالله صاحب کی نسبت اچھی تقریر کرتے ہیں۔ اس فلاسفی کے مباحثہ کو منطقی طور پر سرانجام دیا گیا۔ اس مباحثہ میں جہاں پر نرکش مولانا صاحب نے سوامی صاحب کی لیاقت کا لوہا مان لیا پر پبلک نے بھی آریہ سماج کے اٹل

نیموں کے ساتھ لیکچر ختم کیا۔ اس کے اختتام پر ایک
تعلیم یافتہ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ کہ ایسے منطق
اور فلاسفی کے مباحثے قدیم زمانے میں ہوا کرتے تھے
اس کے بعد شریمان لالہ دیوراج جی نے بھارت ورش
کی وردت کالت کھینچتے ہوئے تعلیم نسوان پر ایک
دلسوز لیکچر دیا۔ آپ نے تاریخی واقعات بیان کرتے
ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک ہماری استریاں ان پڑھ
رہیں گی۔ اس دیش کا سُدھار ہونا امر محال بلکہ
ناممکن ہے۔ پھر ایک بھجن کے بعد پنڈت ربیل داس جی
نے ایک دلچسپ لیکچر آریہ سماج کی موجودہ حالت پر
دیا۔ جس میں ہم لوگوں کو کرم کانڈ کرنے کی اپیل کی
گئی تھی۔ اس کے بعد پھر وہاں سبھا نے منتری سبھا
کی طرف سے پنڈت ربیل داس جی۔ سوامی ستیانند
جی۔ سوامی درشنانند جی۔ پنڈت گرودت جی۔ اور
مقصلات کی بھجن منڈلیوں کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں
بعد آرتی ہو کر جلسہ نہایت خیر و خوبی سے سماپت ہوا۔

چونکہ سوامی درشنانند جی کی ہر دو روز کی تقریروں
سے امرتسر نواسی بہت متاثر ہوئے تھے۔ اسلئے
لوگوں نے درخواست کی کہ سوامی جی کو ایک روز
اور رکھ کر لیکچر کرائے جاویں۔ باوجودیکہ سوامی
جی بوجہ کثرت کار کے نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ مگر
پھر بھی آپ نے مہربانی فرما کر امرتسر نواسیوں
کی درخواست کو منظور کر لیا۔ اور سوموار شام
کے چھ بجے آپ کا لیکچر نئی اور پرانی تعلیم کے مقابلہ
پر ہوا۔ آپ نے دوران تقریر میں گروکل کی ضرورت
جتلاتے ہوئے اُس کا طریقِ تعلیم بتلایا۔ اور فرمایا
کہ جب تک گروکل سے سوامی دیانند جی سے بال
برہمچاری طیار ہو کر نہ آویں گے سنسار کا اُدھار
نہیں ہوگا۔ اور نیز آپ نے کہا کہ جس قوم میں دھرم
اور حفاظت نہ ہو۔ وہ قوم مُردہ ہے۔ اسلئے جہاں
پر ہمیں دھرم بڑھانے یعنی شدھی کرنے کی کوشش
کرنی چاہئے۔ وہاں پر اُن کی حفاظت کا بھی پورا
بندوبست کرنا چاہئے۔ آپ نے اپنی طیار کردہ

شدھی سبھا کا ذکر کرتے ہوئے اُس کے اصول
سنائے جس پر امرتسر کے قریب کے آدمی شدھی
سبھا کے ممبر بن گئے۔
منگل کے روز آپ نے ایشور درشن پر لیکچر دیا۔
آپ نے بہت ہی زبردست دلائل سے ایشور
کی ہستی کا ثبوت دیتے ہوئے اُس کی پراپتی کے
سادھن بتلائے۔ غرضیکہ آپ کے ہر دو لیکچروں
کا اثر بہت اچھا رہا۔

آریہ منتر سبھا کی طرف سے مبلغ ۳۰ روپیہ
نقد اور بھنان لٹھے وغیرہ کے گروکل بدایون کو دان
دیئے گئے۔ اور مبلغ ۲۵ روپیہ وید پرچار فنڈ
اور ۲۵ روپیہ گروکل ہردوار کو بھیجے جاویں گے
اور نیز آریہ منتر سبھا کی طرف سے ایک دو یارتھی
کو گرامہ دیگر گروکل بدایون میں داخل کرنے
کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جنہوں پر بابو بالمکند جی
نے سبھا کو جلسہ کے لئے مکانی طور پر مالی مدد
دی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے جلسہ کے کُل
انتظام کو اچھی طرح سے سر انجام دیا ہے۔ جس کے
لئے سبھا تہ دل سے اُن کا دھنیہ واد کرتی ہے۔
اُن کے علاوہ لالہ خوشی رام جی۔ لالہ منشا رام داس
جی۔ اور لالہ نہال چند جی بھی شکریہ کے مستحق
ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے باوجود اپنے کام کے
ہرج ہو جانے کے بھی جلسہ کے کام
کو بہت ہی اچھی طرح سے انجام دیا۔ پرماتما
انہیں ہمت دیں۔ تا آئندہ سال اس سے
بھی بڑھ کر جلسہ کریں۔

اوم شم

اقسم

آپ کا سیوک
تہیٹا رام امرت سری

آریہ سماجک دُنیا

شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا کا جنرل اجلاس
بتاریخ ۱۸ و ۱۹ فروری بمقام
لاہور نشچت ہوا ہے سبھا
ہذا کی اندرونی حالت جیسی
کچھ ہو رہی ہے۔ وہ سماجوں
سے مخفی نہیں۔ پس ایسی
اوستھا میں سبھا کیساتھ
سمبندھ رکھنے والی جملہ
آریہ سماجوں کا فرض منصبی
ہے کہ اپنے اپنے پرتی ندھی (یا پرتی ندھیوں)
کو ضرور اس اجلاس میں
شریک ہونے کے لئے
روانہ کریں۔ تاکہ پرتی ندھیوں

کی معقول تعداد پہونچ جانی چاہئے تاکہ سب کارروائی بھلی پرکار نربگھن ہو سکے اس موقع پر اگر سماجوں نے ذرا بھی لاپروائی کی تو نتیجہ بڑا ہی بھیانک نظر آتا ہے سماجوں کے پرتی ندھیوں کو ہر قسم کے پکشپات اور لحاظ ملاحظہ کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دھرم انوسار صلاح مشورہ اور رائوں سے سماج کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لئے خاص اُدیوگ کرنا چاہئے

ڈبلیو۔ سی ایڈیٹر

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا

کا اجلاس

منعقدہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء بوقت ۴ بجے شام

حاضرین۔ لالہ رام کشن جی۔ لالہ کیدار ناتھ جی۔ لالہ کاشی رام جی وید۔ لالہ جیون داس جی لالہ رلا رام جی۔ لالہ روشن لال جی۔ لالہ سیتا رام جی۔ پنڈت رام بھجدت جی

پچھلے جلسہ ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کی کارروائی پڑھی گئی اور منظور ہوئی

نام سماج	نام پرتی ندھی	حکم انترنگ سبھا
پپلور	ڈاکٹر سکھدیو جی	چونکہ کاغذات مکمل نہیں ہیں اسلئے نامنظور

اس وقت لالہ سیتا رام جی اور پنڈت رام بھجدت جی تشریف لائے۔

نام سماج	نام پرتی ندھی	حکم انترنگ سبھا
راولپنڈی شہر ۲	لالہ دُنی چند جی	منظور
	لالہ لبھو داس جی	منظور
شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ ۳	لالہ بوٹا رام جی	منظور
بٹالہ ضلع گورداسپور ۴	رائے شو سنگھ جی	منظور
۵	لالہ لبھو رام جی	منظور
۵	ڈاکٹر جمنا داس جی	زیر تجویز
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	لالہ کرم چند وکیل	منظور
دہوود چک ضلع گورداسپور	پنڈت ہریش چندر جی	منظور
جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں	مہتہ جیمنی بی اے	منظور
کیم کرن ضلع لاہور	ماسٹر رام سرن داس جی	منظور
بہرام پور ضلع گورداسپور	لالہ دھنپت رائے جی	منظور
مجیٹھہ ضلع امرتسر	پنڈت بالاجی دت جی	واپس ہو کیونکہ چندہ سبھا سدوں کا بابت پچھلے سال یعنی سنہ ۱۹۰۳ء سے اگست سنہ ۱۹۰۴ تک وصول نہیں دکھلایا گیا ہے۔
کوئٹہ	رائے کھن لال جی	منظور ہوئی۔ اُن کے اقرار نامہ پر دستخط کرلئے گئے۔ باقی ممبر پہلے منظور ہوچکے ہیں
ملتان چھاونی	لالہ مدن لال جی	منظور

کانگ — لالہ کشن چند جی

جوگی چیمہ ضلع گوردا سپور — لالہ اچھر چند

بیان پور ضلع گورداسپور — لالہ نتھو رام جی

دریافت کیا جاوے۔ چندہ ماہوارہ ۱۲ آنہ درج ہے۔ ۱۲ آنہ کی بجائے ۱۲ آنہ کیوں وصول کیا ہے۔ ۱۲ آنہ وصول ہونا چاہیے

منظور

واپس کیونکہ پوراوٹ نش نہیں پہونچا

کریمچند اسسٹنٹ سکرٹری

سالانہ انتخاب

بنول آریہ سماج کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے لالہ دولت رام پردہان۔ لالہ نند رام اپ پردہان لالہ گورندیپارا منتری۔ لالہ جیٹھا نند اپ منتری۔ لالہ پرسرام خزانچی۔ لالہ خوشحال رام لائبریرین۔ لالہ سندر داس۔ لالہ جہانگی رام لالہ گنگا رام پرلشٹھت ممبران

آریہ سماج بٹالہ۔ لالہ ہری کشن دت جی پردہان۔ لالہ دولت رام جی اپ پردہان لالہ بالک رام جی منتری۔ لالہ پیچرام اپ منتری لالہ رام شرن داس پستکادھیکش۔

بھٹنڈہ آریہ سماج:۔ رائے کہن لال جی اسسٹنٹ انجنیر پردہان۔ مہاشے لچھمن داس جی کلرک دفتر انجنیر اپ پردہان۔ لالہ جیوا رام جی ٹیلیگراف کلرک ڈی ٹی ایس دفتر منتری۔ مہاشے نرسنگ لال جی کلرک دفتر ڈی ٹی ایس اپ منتری مہاشے کلیان داس جی کلرک دفتر انجنیر پستکادھیکش مہاشے خوشی رام رام سروپ گلزار بابو ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ ہنگو انداس جی کلرک انجنیر دفتر۔ خزانچی

امرتسر آریہ سماج: لالہ دُنی چند صاحب پلیڈر پردہان۔ ماسٹر آتما رام صاحب اپ پردہان بابو سرب دیال صاحب منتری۔ لالہ ہردیال جی اپ منتری۔ حکیم فتح چند جی خزانچی۔

دھاریوال آریہ سماج ضلع سیالکوٹ

لالہ جنڈا سہائے جی پردہان۔ لالہ لوٹانتھ جی اپ پردہان۔ پنڈت رام ناتھ جی۔ منتری پنڈت جویلی رام جی اپ منتری۔ پنڈت بیلی رام جی پستکادھیکش۔ لالہ بیلی رام جی کوشادھیکش

سہارنپور آریہ سماج:۔ بابو جمنا داس جی پردہان۔ لالہ سنت لال اپ پردہان لالہ درگا پرشاد منتری۔ لالہ بہاری لال اپ منتری۔ لالہ رام سہائے کوشادھیکش۔ منشی ولیت رائے پستکادھیکش

مالیرکوٹلہ آریہ سماج:۔ لالہ ساون رام جی ناظم ریاست مالیرکوٹلہ پردہان۔ لالہ نبپت رائے جی سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات مالیرکوٹلہ اپ پردہان

. . . . اپ پردہان

لالہ سندر لال کہوسلہ کلرک کارخانہ خودٹی مالیرکوٹلہ منتری۔ سردار گوردت سنگہ صاحب سررشتہ دار تحصیل ارنج گرایان اپ منتری۔ لالہ نتھو رام جی خزانچی و پستکادھیکش۔ لالہ نبسی لال جی۔ پنڈت کیول کشن جی۔ پنڈت پرکھہ دیال جی۔ پنڈت دین دیال جی پٹواری۔ ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے اور لالہ لبھو رام جی لودہیانہ نواسی پرتی ندھی۔

راہوں ضلع جالندہر آریہ سماج۔ لالہ رام رتن جی پسر لالہ نتھو لال رئیس و میونسپل کمشنر پردہان منتری لالہ سندر مل جی بزازہ اپ منتری پنڈت ریلو رام جی۔ پستکادھیکش پنڈت شیو دت جی

آپ پستکادھیکش پنڈت رام لعل جی شرما خزانچی لالہ گنگا رام صراف

ہونیوالے جلسے

ملتان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۱-لغایت ۲۳- اپریل ہے۔ نہ کہ مارچ میں جیسا کہ ستیہ دہرم پرچارک ۲۰- جنوری میں غلطی سے چھپ گیا ہوگیا ہے۔

کانپور آریہ سماج کا وارشکتسب ۴ و ۵ مارچ کو تعطیل شیوراتری میں منعقد ہوگا لہذا سنیاسی اپدیشک و دیگر آریہ بھائیوں کی سیوا میں التماس ہے کہ رونق افروز ہو کر جلسہ کی رونق دوبالا کریں۔ اور اپنی تشریف کی تاریخ سے قبل از وقت مطلع فرماویں۔ (منتری)

حافظ آباد۔ آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۸، ۱۹ و ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوگا تمام سجن جن دہرم کے متلاشی ضرور تشریف لاکر لابھ اٹھاویں۔ (منتری)

اعظم گڈھ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بوجہ پلیگ کے ملتوی کرو یا گیا ہے۔ بعد سرو مہاشیوں سے پرارتھنا کی جاوے گی۔ (منتری)

سنبھل آریہ سماج۔ ضلع مرادآباد کا سالانہ جلسہ ۳-۴-۵ مارچ کو قرار پایا ہے۔ جس میں اسلامی مولویوں کا جواب کافی طور پر دینے کو شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے شریمان سوامی پورنانند جی کو بھیجنے کا اقرار کیا ہے۔ اور نیز سوامی جی موصوف نے بھی آنے کا وعدہ فرمایا ہے اور پورانک پنڈتوں کے جواب دینے کو شریمان پنڈت تلسی رام جی سوامی تشریف لادیں گے۔ اور پرتی ندہی سبھا پشچموتردیش نے شریمان پنڈت لبھ لال جی کو آنے کی آگیا دی ہے۔ چونکہ اس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سال مسلمان بھائی اور ہندو بھائیوں کا شدھی کا سامان کرنے کا پورا ارادہ ہے۔ جن کو انہوں نے اظہار بھی کیا ہے۔ اسلئے اب کے ان لوگوں کو کافی جواب دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہذا دھرم کے پریمیوں کو اس جلسہ میں تشریف لاکر ضرور دھرم لابھ اُٹھانا چاہئے۔ (منتری)

ڈیرہ اسمعیل خاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے

جوہمال ضلع متھرا آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ تاریخہائے ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ مارچ کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ اس موقع پر پنڈت اور اُپدیشک صاحبان اور آریہ بھائی تشریف ارزانی فرما کر اس سماج کو ممنون و مشکور فرماویں۔ (منتری)

اگر اس عرصہ میں دہلی آگرہ ریلوے لائن جو کہ قریب بنائی گئی ہے کھل گئی تو تشریف لانے والوں کو سٹیشن کوکھیرہ پر جو کہ اس سماج سے قریب دو میل کے ہے اُترنا ہوگا۔ ورنہ آگرہ۔ علی گڈھ۔ بھرت پور کے اطراف والوں کو متھرا اور دہلی کی طرف والوں کو اسٹیشن ریلوے کوسی پر اُترنا ہوگا۔ ہر دو جگہ سے سواری یکہ بآسانی سماج ہذا تک مل سکتی ہے

کوئٹہ آریہ کمار سبھا کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخہائے ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ و ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۱۴۔ اپریل کی شام کو ہوگا۔ سندھ کے جملہ سماجوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ کرپا کرکے اپنے جلسے ان تاریخوں پر نہ رکھیں۔ (منتری)

میرٹھ کی آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶ و ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے۔ کرپا کرکے سب بھگنی اس شبھ اَوسر پر پدھار کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھا دیں اور آگمن کی تتھی سے دو چار دن پہلے سوچت کریں۔ تاکہ ٹھہرنے وغیرہ کا انتظام بخوبی ہو سکے یہ جلسہ صرف استریوں کا ہوگا۔ آدمی نہیں جانے پاوینگے

اس اوسر پر شریمتی جی [illegible] دیوی جی اُدھیاپکا آریہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کا وواہ سنسکار بھی ویدک ریتی سے ہوگا (سرسوتی دیوی)

ویدک سنسکار

لالہ مول چند صاحب پردھان آریہ سماج [illegible] (گورداسپور) کے پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت [illegible] جی نے ویدوکت ریتی سے کرایا موقعہ مذکور پر حسب ذیل دان ہوا۔ گروکل عہ۔ وید پرچار فنڈ عہ۔ لوکل سماج عہ۔ سماجک پُرشوں کو مٹھائی بھوجن کرایا گیا۔ اور باقی حاضرین کا پتاشوں سے ستکار کیا گیا۔

لائل پور ۱۱ تاریخ حال کو لالہ [illegible] رام جی [illegible] محکمہ نہر کے پتر کا جیوپیت سنسکار۔ پنڈت نند لال جی نے بنگلہ [illegible] میں کرایا۔ لائل پور سے بہت جینتہ رام جی و لالہ ہیرانند واسن جی شامل سنسکار ہوئے۔ لالہ موصوف نے عہ روپیہ اور ان کے متر لالہ بھگوانداس نے پانچ روپیہ اور لالہ [illegible] نے دو روپیہ دان مختلف سماجک فنڈوں میں اس موقعہ پر دیئے۔

سرگودھا ضلع شاہ پور۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء کو ڈاکٹر جواہری لعل کی ۹ ماہ کی لڑکی گذر گئی۔ سنسکار ودھی کے مطابق ہوا۔ افسوس آریہ سماج کے برگزیدہ اشخاص ابھی تک اس اوستھا کے بچے یا تو دفنا دیتے ہیں۔ یا جل پرواہ کر دیتے ہیں۔

اس بارہ میں ڈاکٹر صاحب کی جرات قابل تقلید ہے۔ امید ہے کہ آئندہ آریہ سماجک پرش اس پر دھیان دیا کرینگے۔

ہریانہ ضلع ہوشیارپور (۱) بتاریخ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۰۵ لالہ متھراداس جی سگنیلر انچارج راولپنڈی کے پتر کا نام کرن سنسکار بحضور استری پرشوں کی حاضری میں پنڈت گنڈا رام جی و لالہ تارا چند جی سبھاسد آریہ سماج راولپنڈی نے کرایا۔ اور بالک کا نام دھرم دیو رکھا۔ پرماتما بالک کو چرنجیو کرے لالہ متھراداس جی نے اس موقعہ پر بتفصیل ذیل دان دیا۔ گروکل عہ کانگڑی۔ لوکل عہ۔ پرچار فنڈ آریہ سماج ہریانہ ۔ بھگوتی پتری پاٹ شالہ ہریانہ ۔

(۲) پنڈت سانگا رام جی [illegible] خزانچی کے پتر کا نام کرن سنسکار بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء سوا سو استری پرشوں کی حاضری میں پنڈت گنڈا رام جی و لالہ تارا چند جی نے کرایا۔ اور بالک کا نام ستیہ پال رکھا۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بالک کو چرنجیو کرے۔ لوکل سماج کو ایک روپیہ دان ملا

(۳) مورخہ ۵۔ جنوری ۱۹۰۵ء کو لالہ دولت رام جی [illegible] ماسٹر لارنس پور کی پتری کا بواہ سنسکار دو صد استری پرشوں کی حاضری میں ۹ بجے رات سے بارہ بجے رات تک ویدوکت ریتی سے ہوا۔ سنسکار کے کرانے والے پنڈت دیوی دیالو جی اُدھیاپک کنیا مہاودیالہ جالندھر اور پنڈت کشور چند جی ہریانہ اور پنڈت گوجر مل لودھیانوی تھے۔ اس موقع پر مندرجہ ذیل دان۔ ور اور کنیا پکش سے ہوا۔

لوکل پرچار فنڈ آریہ سماج ہریانہ عہ روپیہ۔ بھگوتی پتری پاٹ شالا [illegible] روپیہ۔ گروکل [illegible] کنیا مہاودیالہ عہ روپیہ۔ آریہ سماج لدھیانہ عہ روپیہ۔ دکھشنا پنڈت دیوی دیالو جی [illegible] روپیہ۔ کرایہ پنڈت دیوی دیالو جی عہ۔ دکھشنا پنڈت گوجر مل جی [illegible]۔ دکھشنا پنڈت کشور چند جی [illegible] روپیہ۔ یتیم خانہ فیروزپور عہ روپیہ۔

کل میزان ۷۵ روپے [illegible] ہوئے۔ بواہ سنسکار کے وقت اور دیگر ایام میں بھجن منڈلی لوکل سماج کے عمدہ موثر اور دلکش بھجن ہوتے رہے۔

ملتان شہر بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۰۵ء بروز بدھوار لالہ رادھا کشن راجپال جی کی پتری کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ قریباً ۲۰ سبھاسد آریہ سماج موجود تھے۔ کنیا کا نام گیان دیوی

رکہا گیا - لالہ موصوف نے عہ، گوروکل کانگڑی عہ آریہ سماج ملتان شہر اندرون لوہاری دروازہ عہ ر لوکل پتری پاٹھ شالا اور عہر آریہ استری سبہا ملتان شہر کو دان دیا اور حاضریں کا مٹھائی سے ستکار کیا فقط

سرگودہ ۲۶ ماہ پوہ کو لالہ الشیر داس کے پوتے کا نام کرن سنسکار ویدوکت ریتی سے ہوا - لڑکے کا نام دیودت رکہا گیا - پرماتما اسکو چرنجیو رکہے - لالہ صاحب نے دان حسب ذیل دیا گوروکل عہ - سماج سرگودہا ع ۸

آریہ ڈائرکٹری و جنتری ۱۹۰۵ء ایکنڈ

اردو جنتری تیار ہے - ناگری امسال چہپ نہیں سکی - وجوہات اردو کی ایڈیشن میں درج کر دیگئی ہیں - ضخامت ۱۲۵ صفحہ - کاغذ عمدہ - اور خوبصورت چہپی ہوئی - قیمت حسب معمول ۴ر اور محصولڈاک ایک آنہ فی جلد علاوہ ہے - جن اصحاب نے کمیشن حاصل کرنیکے لئے دس جلدیں یا زیادہ ہندی اور اردو دونوں بہاشاؤں میں طلب فرمائی تہیں انکی خدمت میں فقط اردو جنتری ہی ارسال ہونگی - اگر وہ صاحب بعد میں اور جلدیں منگائیں گے تو دوسری مرتبہ بہیجتے وقت کمیشن کل جلد و نیز وضع کر دیا جاویگا - جو صاحب محض ناگری جلد کے خریدار ہیں باطلاع آئندہ انکی خدمتمیں اردو جنتری ارسال ہوگی

کشن سروپ مینیجر آریہ ڈائرکٹری دہلی

پہر کہوگے دیا نہیں نوٹس لالکیفہ)

یعنے ہم نے ستیارتھ پرکاش اردو ترجمہ پنڈت کرپارام شرما حال سوامی درشنانند سرسوتی جی کی جس کی قیمت اصل عہ فی جلد ہے - دو ماہ کیلئے نصف قیمت یعنی ۸ر جلد مقرر کر دی ہے - تو جو مہین سے ۲۵ جلد اکٹہی خریدینگے انکو عہ میں دیجاویگی

المشتہر مگن لال ورما مینیجر آریہ پستکالہ بجنور

جلسہ ویش کانفرنس

بارہواں اجلاس ویش کانفرنس بمقام بنارس ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء کو منعقد ہوگا امید ہے کہ خیرخواہان قوم اس موقعہ پر ضرور شریک جلسہ ہونگے کانفرنس میں شریک ہونے والوں کیلئے حکام اودھ روہیلکہنڈ ریلوے نے ایک جانب کے کرایہ میں دونوں جانب کا ٹکٹ دینا منظور کر لیا ہے بشرطیکہ اون کا سفر اوس لاین پر پچاس میل سے زیادہ ہو اور ان کے پاس سکرٹری کا دستخطی سرٹیفکیٹ ہو جو صاحب شریک ہونا چاہیں دفتر ویش مہاسبہا میرٹھ سے سارٹیفکیٹ منگوالیں۔

المشتہر
خادم قوم راماچندرپال جائنٹ سکرٹری ویش مہاسبہا میرٹھ

نمائش صنعت و حرفت

بارہویں اجلاس ویش کانفرنس میں ایک نمائش ہوگی جس میں ویش صاحبان کی ایجاد کردہ اور عمدہ بنائی ہوئی چیزوں پر انعام دیا جاویگا جسکی تعداد دوصد روپیہ تک ہوگی۔

جو صاحب کوئی چیز نمائش مذکورہ بالا میں بہیجنا چاہیں وہ پانچویں مارچ تک سکرٹری ریسپشن کمیٹی ویش کانفرنس بنارس کے پاس ارسال فرماویں اگر اپنے ہمراہ لانا چاہیں تو اوس کے مفصل حالات سے تاریخ مذکور تک اطلاع بخشیں - المشتہر

راماچندرپال جائنٹ سکرٹری ویش مہاسبہا

نوٹس

۳ر سے ۱ر - مہربان قوم ویش اگروال ساکن ادہیانہ جو بعہدہ اسسٹنٹ سرکار انگریزی پر ممتاز ہیں اور جن کی عمر اب قریبا ۴۰ سال ہے - اور کنوارے ہیں - اپنی ایک ہم قوم بال بدہوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں گوتر انسل ہے - جو صاحب اپنی بدہوا کا پنرویواہ کرنا منظور کریں نیاز مند سے خط و کتابت کریں

نیاز مند بہاری لال سکرٹری بدہوا بواہ سہایک سبہا دہلی۔

ضرورت

ایک مہاشے جی راجپوت قوم کے ہیں عمر ۲۵ سال روزگار معقول - اخلاق پسندیدہ تعلیم انٹرنس تک - لڑکی کیلئے لازمی ہے کہ بیوہ ہو - ہندی جانتی ہو ذات کہتری دیگر حالات کے بارہ میں لالہ ٹھاکر رام صاحب معرفت پوسٹماسٹر راولپنڈی سے خط و کتابت ہونی چاہئے

مہتہ ٹہاکر رام آریہ

لالہ تیلو رام مختار کپورتھلہ سے

دریافت فرماتے ہیں کہ کوئی صاحب کتب فروش قانونی یا کوئی مطبع والا مجہے پتہ دے سکتا ہے کہ ایکٹ قانون انتقال شرح اردو کسی کے پاس برائے فروخت موجود ہے - اور اوس کی کیا قیمت ہے - اور کس صاحب کا مولفہ ہے اور کس سنہ کا ہے - آپ ضرور بضرور اوس کو دیویں مجہے سخت ضرورت ہے

منشی تیلو رام مختار کپورتھلہ

ادہیاپکہ کی ضرورت

کوٹ نکہ تہانہ منڈی بہٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں پتری پاٹھ شالا کیلئے ایک ادہیاپکہ کی ضرورت ہے جو کنیا مہاودیالہ جالندہر کی پاٹہ ودہی انوسار مڈل تک پڑہا سکے۔

تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ میرے ساتہہ بہتر بیوہار کیسے ہو سکتا ہے۔

پتہ ہیرانند پوسٹماسٹر بہاولپور رختی بمقام منڈی بہٹیاں - ضلع گوجرانوالہ

آن کی دھرم پستکیں کا جیون چرتر مفت اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۲ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی اور (۴) ایکصد یا اُس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی

المشتہر منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گرو کل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اسباب سرمایہ ازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے جس قدر پہلی عمر میں کر دی گئی شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطار نیس و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگانے کے لئے درخواست بنام گیا چند منیجر و ایکچوری بھارت انشورنس بیمہ کمپنی۔ لاہور

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس مل سکتی ہیں خط و کتابت پروپرائٹر ہیرا ناتھ کیا جیوز سیلوی فیکٹری لودھیانہ ہونی چاہیے ہمارے پاس بڑے بڑے کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اُردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش اُردو	عہ
دیوہار بھانو اُردو	۴/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اُردو	۱۲/

تصانیف بابو شیو برت لعل ایم۔اے

کلیان دھرم	۱۲
تاریخی واقعات دلچسپ پنجاب سر بہار ایکٹ	۱/
ایضاً مجلد	۱۰/
مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے۔	۶/
سانکھیہ فلاسفی	۲/
سنسکرت زبان کی عظمت	۲/
اُپ نشد	۱۰/
آریہ درشن و یونانی فلاسفی	۱/
فقہ اہل ہنود و اسلام میں توافق	—/
بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے ۱۲ حصہ	
ایضاً مجلد	۱۲/
معدن التہذیب	۲/
یوگ فلاسفی	۶/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	۵/
تنباکو	۱/
مختلف و مستند ہند و پنتھوں کا تذکرہ	۶/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	۰/
فلسفہ عبادت	۸/
دستار پور وک سند میا	۶/

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و علمی کے بیان میں	۱۰/
" نمبر ۲ علم الہی	۱۲
" نمبر ۱۴ الہامیوں کے خیالات و افعال	۴/
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۳/
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۲/
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۰/
" نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	۶/
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	۴/
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	۳/
" نمبر ۳۶ موت اور اُس کے بعد کے حالات	۸/
" نمبر ۳۷ شاستر سمرتی وغیرہ	۱۲/
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱۲/
" نمبر ۳۹ راج نیتی	۵/
" نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی	۶/
" دہات تیاگی	۸/

نوٹ۔ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی

ناولز

راجکماری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۶/ حصہ دویم ۱۲/

بھرو پیا چرتر ۸/ دلچسپ تاریخی فسانجات ۶/

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اُپدیش منجری	۵/
مسلم الاخلاق	۱/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱/
لیکچر بابو منشی رام جی	۶/
جنگ چین	۱۲
استانگ یوگ پرکاش	۱۲

Haridwar. Digitized by eGangotri

کلیات آریہ مسافر ۲/۸
تہذیب الاسلام جلد اول و دوم فی جلد ۱/
تصدیق صداقت دہرم آریہ ۳/
اثبات تناسخ ۳/
ویدانت دہوانت نوارن ۳/
جیون لابھ سندھیا ۱/
ایشور درشن ۲/
مہمان وید و قران کی سوانح عمری اور تعلیم ۳/
ستیہ دہرم پرچارک پرلائبل کیس اردو ۸/
ثبوت تثلیث و وید ۴/
سندھیا منظوم اردو ۱/
قادیانی ست درپن ۱/
سندھیا نثر اردو ۱/
رنگیت زین پرکاشن ۴/
آریہ ورت کا عروج ۱/
جیون چرتر ہنومان حصہ اول ۸/
" " حصہ دوم ۸/
مخزن اسرار حصہ اول ۴/
" حصہ دوم ۲/
سداچار پربودھ ۱/
پھول ۵/
درخت
سبزی ترکاری ۵/
گہاس چارہ ۵/
آنند سرور ۱/

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
مسائل زندگی فی صدی
پرماتما کی سرود یا پکا "
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ "
انسانی زندگی کا مقصد "

اخلاقی و روحانی صحت فی صدی
موروثی برہمن و بہوشیہ پران "
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ فی جلد ۱/
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج ۱/
بائیبل کو کس نے لکہا؟ ۱/
بہوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح ۱/
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ ۱/

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا		چہوٹو سندھیا	
ہون آچار ان نتگنا		آریہ سماج کے نیم اپنیم	
سندھی وشے	۵/	ستیارتھ کا مول	
نامکا	۴/	آریہ دہرم اپنا جیون	
کار تیکیہ	۳/	اپنی جیون چرتر سری	
سہاسک	۴/	سوامی دیانند سرسوتی	
ستر پن ناد ہتا	۱/	تہی مہاراج	
رد یہ ارتھ	۱/	سنسکرت واکیہ پربودھ	۲/
سوور	۱/	ووہار بہانو	۲/
اکہیاتک		بیون منتر	
پارسی بہاتنک	۳/	شاستر ارتھ سیالکوٹ	۱/
دہاتو پاٹھ	۴/	شاستر ارتھ کاشی	
گن پاٹھ	۳/	ویدانت دہوانت نوارن	۱/
نگہنٹو	۲/	آریہ بہونے	۲/
ادناری کوش	۸/	بھرانتی نوارن	۱/
نروکت	۱/	ستیارتھ پرکاش بہاشہ کاغذ	
چاروں وید مول کاغذ سادہ		ستیارتھ پرکاش کاغذ	
سنسکار ودہی	۸/	پنچ مہایگیہ ودہی	۱/
رگوید بہاشیہ ۹ حصہ		آریہ ادیشیہ رتن مالا	
وید ورودہ مت کہنڈن	۲/	اونکار کا چاروں وید	
شت پتہ براہمن		سدیکا دہتر	
		یجروید بہاشیہ ۱۶ حصہ	

گوکرنا ندہی
پانچ دہرم سہ چھین
دیگر متفرق کتب ہندی

بہارت کی چیدہ دہرماتما اور پیر ستریاں حصہ اول	۶/	گیتا بہاشیہ	
		آریہ منی	
اتہاس سرد دار	۶/	ستری دہرم نیتی	۱/
دادہ ترجمہ نادل	۳/	جیون چرتر ہنومان حصہ اول	۴/
آرش پتری یگیہ	۳/	ایضاً حصہ دوم	۴/
برہم چریہ	۴/	درشن دہرم پرکاش	۱/
گنجینہ بہجن	۲/		
ویدانت آریہ بہاشیہ		درشن پرچہ	
ارتہ متی آریہ متی		ستیہ دہرم	
شریمتی دہرم دیوی کا انتقال		برہمچاری	

کتب انگریزی

اے فیو سپیچیز		انگلش ٹرانسلیشن آف آریہ سماج	
آنند دی آریہ سماج			

کتب گورمکہی

الشو ہ بگتی		ستیارتھ پرکاش	
تنکہ مہاسنسکار			

اشتہار

عمدہ بانات کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونہ و فہرست پرمفت اور خط معلوم کرنے پر ناپ بنانے کی ترکیب جاسکتے ہیں۔
المشتہر ناہتی رام کلوفٹ رواتے مرچنٹ اینڈ ایجنٹ لودہانہ پنجاب

اشتہار

ہمارے یہاں ہر قسم کا لدھیانہ کا کھدر کپڑا، لنگی، پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے۔ نمونہ بابت درخواست آنے پر مفت۔
المشتہر لاہور بیل بی۔ اے۔ نیجر کلاتھ میپنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

(۱) ویدک مت ستیہ کا پرچار اور ستیہ ستیہ کا بے تعصب نرنے کرنا
(۲) علم طبعی ۔ سبھاؤں کی ۔ آتشک آنی وغیرہ مضامین ۔

(۳) کبھی کبھی دھرم اتما دُکھیوں کے جیون چرتر پرکاش کرنا
(۴) دھرم کی بابت اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا

جلد ۱۲ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | ۱۹ اپریل ۱۹

الاشتہار

[illegible]

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت ۸/

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی سارڈا

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

وستار پوروک سندھیا ودھی

زبان ہندی آمیز اردو

مصنف ملک جوالا سہائے جی رئیس پیانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی وچھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۲۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئیے۔ قیمت ۸/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہوا نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفعہ الوقتی کا ذریعہ ہو!!! اور نہ کوئی ویسی علمی کتاب ہے کہ طلباء کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ راجپوت فوجی عہدہ دار نے سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ

معنی خیز دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے ہر بہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر حتی کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئیے کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۳۵ صفحے سائز ۲۰×۲۶ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو

جن پوتروں کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساتِ ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم وپوتر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے

قیمت فی جلد ۵/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

المو سوم بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنف لالہ بخشیش رام جی دیناننگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اُتم گرنتھ ہے سوال وجواب کے پیرایہ میں یوگ کے اصول اٹھوں کا بیان ایسے سادہ طور پر کیا گیا ہے کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ .... قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشا میں

مصنف پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرتک شرادھ وید وردودھ ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہو سکتا ہے جو تنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۲/

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

تصنیفات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۵۰۰ صفحوں کا تھا مع ایک دلچسپ نیا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور

دھرم پرچارک جالندھر

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۷ پھاگن سمت ۱۹۶۱ مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ شکروار۔ جلندھر شہر | نمبر ۵۰

معذرت!

شری مان لالہ منشی رام جی بوجہ شمولیت وارشک اُتسو آریہ سماج راولپنڈی و نیز اجلاس شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس ہفتہ کے پرچارک کے لئے مضامین نہیں بھیج سکے۔ اور دو دن کے لئے لاہور جانے کے کارن نیازمند ایڈیٹر بھی کوئی مضمون نہیں لکھ سکا۔ یہی وجہ اخبار کے دیر سے نکلنے کی ہوئی امید ہے۔ کہ پاٹھک گن معاف فرماویں گے

المشتہر
ایڈیٹر

مذہب اور سائنس

(از مہاشے گنگا پرساد جی رجنور)

اگر ہم زمانہ پر غور کریں تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک مدت سے انسانی اصولوں کی دو قسمیں چلی آئی ہیں۔ ایک وہ اصول ہیں جن کو آج کل کے لغت میں سائنٹیفک کہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جن کو کہ مت متانتر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مذہب اور سائنس دراصل مترادف ہی کیوں نہ ہوں۔ آج کل متضاد ہو گئے ہیں ہمارا عمل ہمیں آج بتلا رہا ہے۔ کہ سائنس اور مذہب میں زمین و آسمان یا مشرق و مغرب کا فرق ہے۔

سائنس اور مذہب کا مقابلہ کرنے سے پیشتر کچھ سوالات ہیں جن کے حل کئے بغیر اس مضمون پر ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے۔ فی زمانہ دنیا میں بہت سے مذاہب پھیلے ہوئے ہیں اور بہت سی سائنس بھی موجود ہیں۔ جہاں آجکل ایک دو مذاہب روز نئے بن کر طیار ہو جاتے ہیں۔ وہاں سائنسوں کی تعداد بڑھانے میں بھی لوگ پوری کوشش سے کام کر رہے ہیں اگرچہ آج کل سارے مذاہب کے پیرؤں کی یہ کوشش ہو رہی ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کریں کہ اُن کے ذاتی مذہب بالکل سائنس سے اتفاق کرتے ہیں۔ تاہم ہم اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اس حالت میں بھی لفظ مذہب لفظ سائنس کے مترادف نہیں ہو سکتا۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جتنے مذاہب سنسار میں ہیں وہ سب ایک دوسرے سے مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ دین اسلام کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ سارے مذاہب کو چھوڑ کر اصول اسلام کی وعظ کرتا ہے۔ دین عیسوی سے یہ مطلب ہے کہ لوگ سارے مذاہب کو خیرباد کہہ کر حضرت عیسےٰ پر ایمان لاویں ایک شخص دین اسلام قبول کرتا ہوا دین عیسوی میں نہیں رہ سکتا۔ دوسرا دین یہودی کو قبول کرتا ہوا دین اسلام کا قائل نہیں رہ سکتا جس نے بُدھ مذہب کی پیروی اختیار کی وہ تو دیگر مذاہب کے برخلاف ہو گیا۔ جس نے ہندو مذہب کو گرہن کیا اور سارے مذاہب سے منہ موڑنا پڑا۔ مگر سائنس کا حال اس سے بالکل ہی نرالا ہے۔ آجکل جتنی قسم کی سائنس دنیا میں موجود ہیں اُن میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہو۔ اگرچہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک سائنس اپنے اپنے صیغہ تک رہ کر اس کی تشریح کرنا اور اس کے اصولوں کا بیان کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ مگر ایسا کبھی بھی نہیں پایا جاتا کہ کسی سائنس کا ایک اصول بھی دوسرے سائنس کے کسی اصول سے متضاد ہو۔ ایک شخص astronomy (علم نجوم) کے ہر ایک اصول کو مانتا ہوا بھی Psychology (علم نفس)، اور فزیالوجی (علم طب) کے ہر اصول کا قائل ہو سکتا ہے۔ جو شخص Biology (علم حیات) میں خاص دلچسپی رکھتا ہے اُس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اور سارے علوم کی طرف سے منہ موڑ لے۔

یہ ایک عجیب بات ہے جو مختلف سائنسوں میں پائی جاتی ہے کہ جہاں ایک مذہب دوسرے مذہب کے رد کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں ایک سائنس دوسرے سائنس کو مستحکم بنانے کی فکر کرتا ہے۔

Digitized by eGangotri

جہاں ایک مذہب کو دوسرے مذہب کو نقصان پہنچانا ہے۔ وہاں ایک سائنس کا دوسرے سائنس سے فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں مختلف مذاہب ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ وہاں ایک سائنس دوسرے سائنس سے دوستی پیدا کرتا ہے۔ جہاں ایک مذہب دوسرے مذہب کو نیست و نابود کرنے پر طیار ہے۔ وہاں ایک سائنس کا دوسرے سائنس پر انحصار ہے۔ جہاں ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے پیروؤں سے نفرت کرتے ہیں۔ اور اُن کو کافر مشرک وغیرہ ناموں سے ملقب کرتے ہیں۔ وہاں ایک سائنس کا ماہر دوسرے سائنس کے جاننے والے کی قدر و منزلت کرتا ہے۔ جہاں انسان کے لئے صرف ایک ہی مذہب کی ضرورت ہے۔ وہاں ساری سائنسوں کی اشد حاجت ہے۔ ایسی حالت میں ہمارا یہ کہنا کہ سائنس اور مذہب مترادف ہیں بالکل غلط ہوجاتا ہے جب ہمکو آجکل کی علمی لغت سے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ سائنس اور مذہب کے ایک معنی نہیں تو معلوم ہونا چاہئے کہ ان دونوں سے علیحدہ علیحدہ کیا مطلب ہے۔

اگر ہم اپنے خیالات کی جانچ پڑتال کریں۔ تو ہم انہیں قدرتاً دو حصوں میں منقسم ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ ایک جن کو کہ علم کہتے ہیں۔ اور دوسرے جن کو اعتقاد۔ علم ہمارے اُن خیالات کا نام ہے۔ جو کہ قدرت کے اصولوں اور واقعات سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔ اور جن کا انحصار اُن واقعات کے مشاہدہ پر ہے۔ اعتقاد صرف چند من گھڑت خیالات ہوتے ہیں جن میں سے ممکن ہے۔ بہت سے صحیح ہوں مگر کوئی ضرورت نہیں کہ وہ واقعات دنیا سے مطابقت ہی رکھتے ہوں۔ علم کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسے مختلف دلیلوں سے ثابت کریں۔ اور بعد غور و خوض کے یہ دکھلا سکیں کہ یہ خیالات قدرتی واقعات سے کسی طرح علیحدہ نہیں جا سکتے۔ جبکہ اعتقادات کے ثابت کرنے کی کوئی حاجت ہی نہیں۔ اور نہ وہ سب کے سب ثبوت کو پہونچ سکتے ہیں۔ علم کو ہم قدرتی الفاظ میں سچائی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ کوئی خیال جو کہ واقعات کے مطابق اور سچا نہیں علم نہیں کہلایا جا سکتا۔ مگر برخلاف اس کے اعتقاد کا کچھ ٹھیک نہیں۔ یہ تو چند خیالات کا مجموعہ ہے۔ یہ بحث نہیں کہ وہ قدرتی اصول کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ جب ہمارا دل کسی بات کو بغیر کسی دلیل کے مان لیتا ہے۔ تو اُسے اعتقاد کہتے ہیں۔ مگر علم وہ ہے جو باقاعدہ دلائل و تجربات اور ثبوتوں سے مانا جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اعتقاد اور علم دونوں کا ہمارے دلوں میں یکساں یقین ہوتا ہے۔ ایک وحشی شخص کو جو کہ مختلف طلسمات وغیرہ کا معتقد ہے۔ ان واہیات باتوں کا اتنا ہی یقین ہے۔ جتنا کہ عالم آدمی کو کشش زمین کا۔ ایک جاہل جو الٹا کبھی پہاڑ میں جوالا دیوی کے رہنے کا اتنا ہی پختہ یقین رکھتا ہے۔ جتنا کہ ایک عالم زمین کی اندرونی گرمی کے نکلنے کا۔ ہمارے بہت سے بھولے بھائی سورج گرہن اور چندر گرہن کو اسی مضبوطی کے ساتھ راہو اور کیتو وغیرہ راکشوں کے غصہ سے منسوب کرتے ہیں جس مضبوطی سے کہ ایک نجومی سورج و چاند و زمین کی گردش کو اس کا سبب بتلاتا ہے۔ اگر ہم یقین کے لحاظ سے دیکھیں تو علم اور اعتقاد دونوں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ مگر کیوں؟ وہ دونوں ہمارے خیالات ہیں۔ جو ہماری عملی زندگی پر ایک بڑا بھاری اثر ڈالتے ہیں۔ مگر آگے چل کر ہمکو بڑا تفاوت معلوم پڑتا ہے۔ اگر ہم مذکورہ بالا چند مثالوں پر غور کریں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اعتقاد ہم اُن خیالات کو کہتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی طرح بغیر وچارے ہوئے ہمارے دل میں آجاتے ہیں۔ مگر علم اُس چیز کا نام ہے جسکو انسان نے کمال محنت مشقت اور جانفشانی کے ساتھ بڑے بڑے تجربات کر کے مدتوں میں حاصل کیا ہے۔ سب سے بڑا تفاوت جو ان چیزوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے۔ کہ صرف اعتقاد رکھنے والے انسان اپنے اعتقاد کے ثبوت میں کچھ پیش نہیں کر سکتے۔ اور عالم لوگ اپنے ہر خیال کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ دلائل دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اعتقاد کو لوگوں نے اپنی آسانی کے لئے بغیر کسی محنت و مشقت کے مان لیا ہے جبکہ تحصیل علم کے لئے عالموں کو بڑی دماغی مشقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کسی مندر سے دریافت کیا جاوے کہ پرتی پد یا چتردشی کے روز کسی جگہ جانا کیوں نقصان دہ ہے۔ تو وہ سوائے اسکے اور کچھ جواب نہیں دے سکتا کہ ایسا کہا جاتا ہے۔ اور ایسا میرا اعتقاد ہے جبکہ ایک عالم اپنی ہر ایک بات کو ثابت کر سکتا ہے۔ ایک جاہل اس بات کو مانتا ہوا بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ گئو زمین کے سینگوں کے ہلنے سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر ایک عالم بہت سے ثبوتوں سے بتلا سکتا ہے۔ کہ اس کا سبب زمین کی اندرونی گرمی ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم اپنے سارے علم کو اعتقاد کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ علم کو ہم مانتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف سارے اعتقادات کو علم نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان میں بہت سے ایسے ہیں۔ جن کو ہم کوئی اور وشہد جانا ہوا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اعتقاد اور علم پیدا کیسے ہوتے ہیں۔ ہم دنیا میں رہتے ہیں۔ اور صد[illegible] قسم کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے۔ [illegible] دھوپ نکلتی ہے۔ یکایک بادل آجاتے [illegible] مینہ برسنے لگتا ہے۔ شام ہوجاتی ہے وہ آفتاب جس نے کہ صبح آکر سارے جہان میں اجالا پھیلا دیا تھا۔ اب چھپ گیا۔ اندھیرا ہو گیا کچھ نظر نہیں آتا۔ ہاں رات ہی کیسی خوفناک چیز ہے۔ تھوڑی دیر بعد چاند نکل آیا۔ ستا[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں روشنی ہو گئی۔ یہ ساری باتیں جس کی نظر سے گذرتی ہیں اس کے دل میں خواہ مخواہ یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں ان ساری باتوں کا علم حاصل کروں۔ سورج کیا ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ کہاں سے آتا ہے۔ اور کہاں ڈوب جاتا ہے۔ بادل کیا ہے۔ کیسے بنتا ہے۔ اور کیونکر برستا ہے۔ رات کیا چیز ہے۔ چاند کیا ہے۔ روشنی کیا۔ زمین جس پر کہ ہم رہتے ہیں کیا ہے۔ اس کی کیسی صورت ہے۔ کس کے آدھار ہے۔ کبھی دن کبھی رات کیونکر ہو جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب یہ سوالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ تو آدمی ان کے حل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر حل کرنے کے بھی دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ منشیہ اپنی ساری توجہ اس طرف لگاکر بدل و جان کوشش کرتا ہے۔ قدرت کے مختلف نظاروں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ تجربے کرتا ہے اور بہت سی پریشانیاں برداشت کر کے کسی ایک قانون قدرت کو دریافت کرتا ہے۔ بہت سے نجومیوں نے راتوں جاگ کر ستاروں کا ملاحظہ کیا۔ اور اُن کی گردش مطالعہ کرتے رہے صدہا تکالیف برداشت کیں۔ اُن کے مشاہدہ کے لئے انواع و اقسام کے آلات بنائے گئے۔ اُس وقت بمشکل تمام یہ دریافت ہوا کہ سورج ایک ستارہ ہے۔ جسکے گرد دیگر سیارے گردش کرتے ہیں لوگوں نے ساری دنیا کا سفر کیا۔ مصیبت سہی زمین کے گرد گھومے۔ دیگر ثبوتوں کی کھوج کی۔ تب معلوم ہوا کہ زمین گول ہے۔

بمشکل تمام اپنا دل و دماغ خرچ کر کے اسباب کا پتہ لگایا کہ زمین میں ایک قسم کی کشش ہے۔ جس کو کشش زمین کہنا چاہئے۔ یہ ایک طریقہ ہے جس سے کہ اشیاء کی واقفیت ہوتی ہے۔ اور مذکورہ بالا سوالوں کا جواب ملتا ہے۔ جو معلومات کہ ہمکو اس قسم کوشش کرنے سے ہوتی ہیں اُن کا نام علم ہے۔ مگر برخلاف اس کے ایک اور طریقہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص کسی قسم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر تھوڑی ہی اپنے دل کو ان سوالات کے حل سے تشفی دینا چاہتے ہیں۔ بجائے ان تحقیقات اور تجربات کے عمل میں لانے کے صرف اپنے من گھڑت جوابات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ سورج صبح کو نکلتا ہے۔ اور شام کو چھپ جاتا ہے۔ تو فوراً جواب دیتے ہیں کہ یہ ایک چشمہ سے آتا ہے۔ اور چشمہ میں ہی غائب ہو جاتا ہے۔ اِدھر اُدھر دیکھا اور کہہ دیا کہ زمین چپٹی ہے۔ یا پہاڑ وغیرہ کی میخوں پر قائم ہے۔ جب کسی آتش فشاں پہاڑ وغیرہ کو دیکھا اور بغیر سبب دریافت کئے ہوئے کہہ اُٹھے کہ یہ کوئی دیوی وغیرہ کی طاقت ہے۔ جو کہ اپنا غصہ ظاہر کرتی ہے اس قسم کے خیالات کا نام اعتقاد ہے۔ اور یہ انسان کی کم علمی۔ کم لیاقتی۔ کاہلی اور سستی وغیرہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جب ہم کو معلوم ہو گیا کہ علم محققوں اور کوشش کرنے والوں کی موروثی جائیداد ہے اور اعتقاد کاہلوں اور ناخواندہ جاہلوں کی ایجاد ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ سائنس اور مذاہب کا علم اور اعتقاد سے کیا تعلق ہے۔

سائنس کیا ہے؟ سائنس صرف ایک شے کے ساتھ دوسری شے کا ٹھیک ٹھیک تعلق دریافت کرنے کا نام ہے۔ قدرت میں بہت سے اصول یا نیم کام کر رہے ہیں۔ اور سارے اصولوں کی تحقیقات کرنا اُن کا باہمی تعلق دریافت کرنا وغیرہ ہی سائنس کہلاتی ہے۔ اور علم کے معنی بھی یہی ہیں۔ کیونکہ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں چیز کا ہمکو علم ہے تو اُس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ ہمنے اُس چیز کا دیگر اشیاء سے تعلق دریافت کر لیا ہے۔ اور قدرت میں ہمنے اس کی ٹھیک جگہ دریافت کر لی ہے۔ مثال کے لئے اگر ہم یہ کہیں کہ ہم آدمی کا علم رکھتے ہیں یا کہیں کہ آدمی ایک حیوان ناطق یا عقل ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ ہمنے لفظ حیوان کے معنے بخوبی سمجھ لئے ہیں۔ اور آدمی اور دیگر حیوانات کا ایک دوسرے سے تعلق و مناسبت دریافت کر لی اسی طرح اگر ہم کہیں کہ ہمکو کشش زمین کا علم ہے تو کشش زمین میں وہ کشش ہے۔ جو ساری اشیاء کو اپنے مرکز کی جانب کھینچتی رہتی ہے۔ تو اس سے یہ مطلب ہے کہ ہمنے ساری کششوں کا علم دریافت کر لیا ہے۔ زمین کو جانتے ہیں اور اب زمین اور کشش کا باہمی تعلق دریافت کر لیا۔ اسے علم کہتے ہیں اور جب ہمکو بہت سے اصولوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ تو وہی اصول مجموعی طور پر سائنس کہلاتے ہیں۔ ہم اس بات کو اوپر بیان کر چکے ہیں۔ کہ علم اُن خیالات کا نام ہے کہ جو انسان بڑی کوشش اور مشاہدے اور تجربے کر کے حاصل کرتا ہے۔ اور دلائل اور ثبوتوں کی مدد سے مستحکم بناتا ہے۔ اسلئے اس سے ثابت ہے کہ سائنس کی بنیاد ذاتی تجربات اور تحقیقات پر ہے۔ جو کہ قوانین قدرت پر مبنی ہیں۔ بخلاف اسکے مذہب چند اعتقادات کا مجموعہ ہے۔ جس میں بہت سے سچ ہوتے ہیں اور بہت سے جھوٹ۔ اعتقادات کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ بلکہ بعض اوقات تو ثبوتوں کو اعتقادات کا [illegible] کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر مذاہب کا یہ قول ہے کہ مذہب میں عقل کو دخل نہیں کیونکہ ان مذاہب کی بنیاد کے وقت ہی عقل سے کچھ تعلق نہیں رکھا گیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان مذاہب میں نتائج بھی وہی ظہور میں آتے ہیں۔ جن کا وقوع میں آنا عقل کی موجودگی میں لازمی جانا گیا ہے۔ یہ ہم اوپر صاف کر چکے ہیں کہ اعتقادات کی بنیاد انسانی کاہلی اور سستی پر ہے۔ سائنس لوگوں نے خون جگر پی پی کر دریافت کی ہیں۔ مذاہب لوگوں نے من مانی باتوں سے گھڑے ہیں۔ سائنس میں عقل کو دخل ہے اور مذہب میں عقل کو دخل نہیں۔ بائبل میں علم کو تکلیف کا باعث بتلایا گیا ہے۔ نہیں نہیں دین عیسوی کی بنیاد ہی لاعلمی پر رکھی گئی ہے۔ لہٰذا اگر ہم کہیں کہ دین عیسوی سائنس کے خلاف ہے۔ تو اس میں کچھ جھوٹ نہیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لئے بھی ہم یہی

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہہ سکتے ہیں۔ قرآن شریف کے ناظرین کو یہ بات محسوس ہو چکی ہوگی۔ اور جو شخص ضد بھی کرتے ہونگے وہ تعصب ہے اُس کی نسبت تو بغیر مبالغہ کے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ قرآنی خیالات دلائل سے کوسوں دور ہیں۔ اگر ہم مصنف قرآن محمد صاحب کی زندگی پر ایک نظر ڈالیں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت کو ان باتوں میں سے ایک کا بھی تجربہ حاصل نہیں ہوا جو عالموں اور محققوں کو ہونا چاہئے۔ مصنف قرآن فرماتا ہے۔ کہ جبوقت سورج لپیٹا جاوے اور جبوقت تارے گدلے ہو جاویں۔ جبوقت کہ آسمان کی کہال اُتاری جاوے (سورۃ التکویر آیت ۲-۳-۱۱) اب فرمائے کہ مصنف قرآن نے کس روز سورج کا مشاہدہ کیا۔ اور دریافت کیا کہ سورج مثل چٹائی کے لپیٹا جا سکتا ہے بہلا محمد صاحب کس روز دوربین یا خوردبین وغیرہ آلات لے کر ستاروں کی تحقیقات کے لئے بیٹھے تھے کم ازکم اُن کی سوانح عمری سے تو اسکا پتہ لگتا۔ سورج کوئی چٹائی یا بچھونا نہیں۔ تارے کوئی چشمہ نہیں کہ گدلے ہو جاویں گے۔ آسمان کو تو آپنے کوئی بکرا یا بھیڑ سمجھ لیا جس کی کہال اُتاری جاویگی۔ علی ہذا یہ باتیں آپ نے جاہلوں کے بہکانے کے لئے من سے گھڑی ہیں۔ اس لئے باطل اعتقادات سے زیادہ اُن کی قدر نہیں کیجا سکتی (سورۃ الفطار آیت ۱-۲-۳-۴) میں فرمایا ہے کہ جس وقت آسمان پھٹ جاوے۔ اور جبوقت تارے جھڑ جاویں۔ آپ بتلائے کہ اس سے محمد صاحب کی کونسی تحقیقات ٹپکتی ہے۔ سوائے اسکے کہ اُنہوں نے ستاروں کو کسی چھت میں لگے ہوئے جھاڑ - یا فانوس تصور کر لئے ہوں۔ اسی طرح مصنف بائبل صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اُس پر بیٹھا تھا دیکھا۔ جس کی حضور میں زمین و آسمان بھاگے۔ اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی۔

(مکاشفات باب ۲۰ - آیت ۱۱ و ۱۲)

اب فرمائے زمین و آسمان کس جانور کا نام ہے جو بھاگ نکلا۔ یہی باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ جیسے قرآنی صاحب تھے ویسے ہی انجیلی نکلے۔

پھر مکاشفات باب ۶ و ۱۳ میں مرقوم ہے۔ کہ آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ گویا آپ نے آسمان کو ایک درخت قرار دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ۔ راقم مضمون نے ویدک دھرم کو مذاہب کے زمرہ میں شامل نہیں کیا چونکہ سارا مضمون نکل چکا ناظرین کوئی رائے قائم نہ کریں
ایڈیٹر

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا

سالانہ اجلاس ۱۶ - ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو نروگھن سماپت ہوا۔ ۴۶ کے قریب پرتی ندھی مختلف سماجوں سے شریک جلسہ ہوئے۔ لصدارت رائے ٹھاکر دت صاحب پردھان ۱۶ - کی شام کو کارروائی شروع ہوئی۔ مہتہ جیمنی جی نے تجویز پیش کی کہ حسب دستور سابق جو سماجوں کی درخواستیں مکمل ہیں۔ لیکن انترنگ سبھا میں پیش نہیں ہو سکیں اُنہیں اس اجلاس میں پیش کر کے منظور کیا جاوے پردھان صاحب نے اس تجویز کے خلاف قاعدہ بتلا کر نامنظور فرمایا۔ لبعد ازاں پنڈت رام بھجدت جی نے ایک مختصر مگر برجستہ تقریر میں ضرورت ظاہر کی۔ کہ شریمان لالہ منشی رام جی اور لالہ خوشی رام جی کو سبھا کی طرف سے بلوا کر اُن سے مشورہ لیا جاوے پردھان جی نے یہ تجویز بھی نامنظور فرمائے اور وجہ یہ بتلائی کہ چونکہ لالہ منشی رام جی اپنی من مانی بات کرتے ہیں۔ اسلئے میری رائے میں اُن کو بلوانے کی ضرورت نہیں۔ اس تجویز کے گر جانے پر انتخاب کا سوال پیش ہوا۔ لالہ رلا رام جی نے ایک طول طویل تقریر میں کئی قسم کی دہمکیاں دیتے ہوئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک کمیٹی موجودہ پرتی ندھیوں میں سے بنا کر اُن کے سامنے انتخاب کا سوال پیش کیا جاوے۔ وہ اس سوال پر غور کرتی ہوئی اس تجویز کا ہر طرح سے خیال رکھے جو کہ کانگڑی میں چند آریہ پُرشوں نے منظور کی تھی۔ اس کے مخالف مہاشے بشمبر ناتھ و مہتہ جیمنی وغیرہ مہاشیوں نے کی اور بتلایا کہ چونکہ فہرست مضامین میں یہ تجویز درج نہیں ہے اسلئے پیش نہیں ہو سکتی پرتی ندھیوں کو اپنی آزاد رائیوں سے انتخاب کرنا چاہئے۔ اس کے بعد پنڈت رام بھجدت جی نے اس امر کی ضرورت جتلائی کہ لالہ منشی رام اور لالہ خوشی رام کو بلایا جاوے کیونکہ اقرار نامہ کا تعلق زیادہ تر لالہ منشی رام کے ساتھ ہے۔ اس سفارش کی تائید لالہ دولی چند جی ایم اے پلیڈر امرتسر نے کی۔ اور اتفاق رائے سے لالہ منشی رام اور لالہ خوشی رام کو پردھان سبھا نے ان الفاظ میں تشریف لانے کی استدعا کی "چونکہ سبھا سر دستی سے آپسے یہ درخواست کرتی ہے کہ آپ تشریف لائیں۔ اسلئے میں مشکور ہونگا اگر آپ جتنا جلدی ہو سکے تشریف لاویں"۔ یہ چٹھی آٹھ بجے سے کچھ منٹ اوپر لکھی گئی تھی۔ اور لالہ منشی رام جی اور لالہ خوشی رام جی ۹ بجے سے پہلے تشریف لے آئے۔ لوگ کہا تا کہتے ۹ بج گئے ۱۰ بج گئے لیکن رائے صاحب تشریف نہ لائے۔ تب لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید انکا آنیکا ارادہ نہیں۔ اسپر ڈاکٹر پرمانند جی پردھان بنائے گئے اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اتنے میں مسٹر روشن لال جی بی اے بیرسٹر و لالہ رلا رام جی آدی مہاشے تشریف لائے انہوں نے بتلایا کہ رائے صاحب جلسہ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اسپر سبھا کی طرف سے اُنکی خدمت میں درخواست کی گئی کہ وہ جلسہ میں تشریف لاکر مشکور فرمائیں۔ لیکن رائے صاحب نے تحریری جواب بھیجا کہ وہ آج رات نہیں آسکتے۔ جب یہ جواب آچکا اس کے بعد مہاشے منشی رام نے اُٹھ کر تمام حالات سنائے جو گورو کل میں اور راولپنڈی میں پیش آئے۔ اور انہوں نے بتلایا کہ وہ کوئی علاج نہیں بتا سکتے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ بھاشا
میں
ایک ڈرن دھرم گرنتھ کی ضرورت

اس وقت آریہ دھرم کی ترقی کی خبریں چاروں طرف سے آ رہی ہیں۔ ہم سُنتے ہیں۔ کہ نیچ ذاتوں کے لوگ آریہ دھرم کی بڑے شوق سے شرن لے رہے ہیں۔ یہ لوگ اس وقت یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر کی ہدایت کے بموجب ویدوں کے پرکاش کو سب جگہ پہونچا رہے ہیں۔

آریہ دھرم منشیہ ماتر کے اُدھار کے لئے ہے مسلمان عیسائی وغیرہ ہندوؤں کی طرح اس سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اب اس پر اعتراض کرنے والا کوئی نہیں رہا۔ اگر کوئی ہے تو اس کی آواز کو سننے والا کوئی نہیں۔ اس اصول کی پیروی میں سب سے اول ڈاکٹر چرنجیوجی نے ڈھیر ذاتوں کو آریہ دھرم میں پرویش کیا۔ اور ان کے آچار ادیہوہار کو آریہ بنایا۔ اس کے بعد لاہور آریہ سماج نے رھتیہ سکھوں کو ویدک دھرم میں لیا۔ اور اُن کو یگیوپویت پہنا کر ثبوت دیا۔ کہ وہ دوجنما بن سکتے ہیں۔ اُن کے بعد مہتہ جیمنی بی۔ اے پلیڈر۔ اور لالہ گنگا رام بی۔ اے پلیڈر کی کوششوں سے اوڈ وغیرہ دیگر نیچ ذاتوں کے لوگوں کو آریہ سماج میں شامل کرکے آریہ سماج نے دکھلایا کہ وہ یجروید کے مندرجہ بالا منتر کو مُردہ نہیں رہنے دینا چاہتے۔ اسی طرح اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو اس وقت آریہ سماج جیسا کہ پہلے اس کو تمسخرانہ طور سے کہا جاتا تھا۔ محض بابوؤں سکولوں کا سماج نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت اس میں کثرت سے ایسے لوگ گئے ہیں۔ اور شامل بھی ہو رہے ہیں۔ جن کو دن کا بہت سا حصہ روٹی کمانے میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو کسی غیر زبان کو سوائے مادری زبان کے نہ بول سکتے ہیں۔ اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ اُن کی طرف سے یہ آواز نکل رہی ہے۔ کہ اُن کی دھارمک بھوک کو کسی طرح پست ہو جائے۔ اُن لوگوں کو برطرف رکھ کر آریہ سماج میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اپنی دھرم پُستکوں کی تعلیم سے محض اُمّی ہیں۔ ۲۷۔ اگست کے آریہ پتر کا بمبئی گجرات کا ایک نامہ نگار اس بات کی شکایت کرتا ہے۔ کہ جو نیچ ذاتوں کے لوگ آریہ سماج میں شامل کئے گئے ہیں۔ اُن کی تعلیم کا بندوبست ہونا چاہئے۔ وہ آریہ سماج کے اصولوں اور سنسکاروں سے محض اُمّی ہیں۔ میرے خیال میں کوئی آریہ سماجی نہیں کہتا۔ کہ آریہ سماج کا ممبر ہونے سے آدمی کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ وہ کرموں کا پھل ماننے والا ہے۔ کیسے مان سکتا ہے۔ شوبھاراج کہتے ہیں۔ کہ "شرتی اور سمرتی پکار پکار کہتی ہے۔ کہ آچار پرم دھرم ہے"۔ جب یہ بات ہے۔ تو آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ ان لوگوں کو سچ مچ دوسرا جنم یا نیا جنم دے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوؤں کی نیچ ذاتوں یا دیگر مذاہب کے ساتھ راہ و رابطہ رکھنے کے برخلاف نفرت محض جذبات پر مبنی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شخص شک نہیں کر سکتا۔ کہ نیچ ذاتوں کے لوگوں کا طرز رہائش بھی ایسی قسم کا ہے۔ کہ وہ نفرت پیدا کرتا ہے۔ اگر چوڑھے اور چمار عیسائی بن کر ہندوؤں کے نزدیک صاحب لوگ بن کر قابل عزت بن جاتے ہیں۔ تو آریہ سماج کو بھی ان کے جیون میں سداچار لانے کی لئے کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب آریہ دھرم شکشا اودویا کا دھرم ہے۔ اور اس میں شامل ہونے سے ایک آدمی کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک ایک آدمی اس کی شکشا کو جان کر اس پر عمل نہ کرے۔ تو عام آدمیوں کے لئے خاص کر کاروباری لوگوں کے لئے۔ اگر ان کی ضرورت سے شروع کر کے دیا گیا۔ رشتہ کلپ گرنتھ وغیرہ کی تعلیم پاکر ویدوں کی شکشا کو پانا موجودہ حالات میں اگر ناممکن نہیں۔ تو اس کے محال ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔

سوامی دیانند کی زندگی کے کام نے ہمارے لئے اس مسئلہ کو صاف کر دیا ہے۔ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کو بالکل ہندی میں۔ اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کو ہندی اور سنسکرت دونوں میں ترجمہ کیا۔ آریہ زمانہ میں کبھی ویدوں کے بھاشیہ کرنے کو یا اُن کی آشا کو مختلف لباس میں ظاہر کرنے کو بُرا نہیں بتلایا گیا۔ آریہ سماج میں مشکل سے کوئی آدمی ہوگا۔ جو سوامی جی کی زندگی کے کام کے ہوتے ہوئے یہ کہے۔ کہ وید آدی ستیہ شاستروں کو عام فہم زبان میں نہیں کرنا چاہئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آریہ سماج اُپدیشکوں سے کام لیتا ہے۔ لیکن ہر طرف سے اُپدیشکوں کی اس قدر مانگ ہو رہی ہے کہ اُپدیشکوں کا ہم پہونچنا مشکل ہو رہا ہے۔ بعض جگہ سال بھر میں ایک دفعہ ہی اُپدیشک نہیں جا سکتا اگر آریہ سماج کے وجود کی ہستی محض اُپدیشکوں پر ہوتی۔ تو آریہ سماج کبھی کا ختم ہو جاتا۔ اس وقت جو آریہ سماج کی رکشا کر رہا ہے۔ وہ سوامی جی کا ستیارتھ پرکاش ہے۔ جو چالیس ہزار کے قریب چھپ چکا ہے۔ اس کتاب کی لگاتار مانگ ظاہر کر رہی ہے۔ کہ سوامی جی کس طرح کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ستیارتھ پرکاش ایک رستہ بتلاتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہمارے دلوں کے اندر ایک بھوک پیدا کرتا ہے جس کے لئے وہ خود بھی ایک حد تک خوراک مہیا کرتا ہے۔ لیکن جیسے کہ ایک بیمار آدمی کو بیماری سے اُٹھ کر زیادہ بھوک لگتی ہے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش ہم کو وہم۔ تعصب۔ بغض کی بیماری سے بچا کر ہم میں وید آدی ستیہ شاستروں کی از حد بھوک پیدا کرتی ہے۔ اس بھوک کو وہی لوگ محسوس

Haridwar. Digitized by eGangotri

کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے کہ ستیارتھ پرکاش کو پہلی دفعہ پڑھا ہے۔ آریہ سماجیوں کے متعلق مخالف لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہہ "وید وید" پکارتے ہیں۔ لیکن جب کہ ان کو ویدوں سے کوئی واقفیت نہیں ہے۔ لیکن مخالف لوگ اس بھوک کو جو کہ آریہ سماجیوں سے "وید وید" کہلاتی ہے۔ محسوس نہیں کر سکتے۔ اب اس بھوک کو مٹانے کے لئے ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک دھرم پستک" تیار کرنی چاہیئے۔ جو ہماری دھارمک بھوک کی سیری کا سامان بہم پہونچاوے۔ جیسا کہ ہر ایک آدمی کے لئے زرعی پیدا کرنے کا ہر ایک سامان کرنا محال ہے۔ ویسے ہی ہر ایک آدمی کے لئے ویدوں کو تعلیماً پڑھنا محال ہے۔ چار ورنوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا اسی بات کی تائید کرتا ہے۔ موجودہ حالت میں چند لوگ ہی اپنی ساری عمر وید آدی ستیہ شاستروں کو ارپن کر کے اس کو عام لوگوں کی زبان میں کر کے عام لوگوں کو جو دوکاندار ہیں یا ہل جوتتے ہیں۔ جو کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ جو دیواریں بناتے ہیں۔ مستفید کر سکتے ہیں ہر ایک آدمی وید آدی ستیہ شاستروں کو عمر بھر پڑھ کر بھی ایک جیسے مستفیض نہیں ہو سکتے اس میں شک نہیں کہ ترجمہ اصل کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اول الذکر آخر الذکر کے ماتحت ہی رہیگا لیکن جو لوگ وید کو خود تعلیم پڑھتے ہیں۔ وہ بھی لوانے لئے وید کو اپنی زبان میں کر رہے ہیں۔ اور جیسا کہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص زبادانی میں یکساں قابلیت نہیں رکھ سکتا۔ تو عالم اور فہیم آدمیوں کا وید آدی ستیہ شاستروں کے مستند ترجمہ کو پیش کرنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وید آدی ستیہ شاستروں کو اصل میں پڑھنے کے لئے ایک گروہ کی ہمیشہ ضرورت رہیگی جو اصل کو زندہ رکھیں گے۔ اور اس طرح ترجمہ اصل کے ماتحت رہیگا۔ اور جو ترجمہ میں غلطیاں

رہیں گی۔ وہ آہستہ آہستہ زمانہ کے ساتھ ساتھ درست ہوتی جاویں گی۔ مجھے اس وقت بائیبل کے پہلے مترجم ٹنڈیل کا کہنا یاد آتا ہے کہ "میرے ترجمہ سے ہل جوتنے والا لڑکا لاٹ پادری سے زیادہ بائیبل کو جاننے لگا" سوامی جی کے اپنے پستکوں کو ہندی میں لکھنے سے ہم اس بات کی سچائی کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ایک عام آریہ سماجی آریہ شاستروں کی بابت معمولی پنڈت کی نسبت کہیں زیادہ واقفیت رکھتا ہے اس لئے میں یہہ نہیں خیال کر سکتا۔ کہ اس وقت کوئی آدمی اس قسم کی ضرورت کو محسوس نہ کرتا ہو۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ اس پستک میں کیا کیا مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہہ پستک عام لوگوں کی دھارمک ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ جو کم فرصتی کی وجہ سے سنسکرت ودیا میں کمال حاصل کر کے اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پڑھنے کے ناقابل ہیں۔ اس لئے اس پستک میں (۱) رگ یجر۔ سام۔ اتھروید کے منتروں کا کثیر مجموعہ ہونا چاہیئے۔ اس میں سوامی جی کے یجروید۔ ورگ وید بھاشیہ کا ہندی ترجمہ شامل کر سکتے ہیں۔ جس کو ساماجک پنڈت اور لائق آدمی عام فہم ہندی میں لکھ سکتے ہیں۔ اور نیز اور بہت سے نئے منتر ساتھ شامل کر دینے چاہئیں۔ جن پر پورانک پنڈتوں کے ساتھ شاستر ارتھ ہونے کی وجہ سے غور و توجہ کی گئی ہے۔ اس طرح سے یہہ حصہ کتاب کا آریہ سماج میں ویدک سکالرشپ کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتا جاویگا۔

(۲) گیارہ پراچین اپنشدوں اور گیتا کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ ہم اس حصہ میں دیویندر ناتھ ٹیگور جی کے برھم دھرم کے ویاکھیان جو بیدیہ منتروں اور اپنشدوں پر دئے گئے ہیں مد نظر رکھ کر آریہ

ودوانوں کے شامل کر کے اپنی فراخدلی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ آریہ سماج اپنی بھجن پستکوں میں دوسروں کے بھجن شامل کر کے اپنی اس سپرٹ کا ثبوت پہلے سے دے رہا ہے اسی طرح ہمیں دوسروں کی محنتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(۳) منو وغیرہ کے دھرم شاستر سے ہم ایک کثیر حصہ اس کتاب میں دے سکتے ہیں۔ اور جو شلوک عام اخلاق اور دھرم کے برخلاف ان سمرتیوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ چھوڑ دینے چاہئیں۔

(۴) اتہاس اس پستک کا خاص حصہ ہونا چاہیئے۔ ہم کو رامائن اور مہابھارت۔ اور راجستھان وغیرہ سے اس حصہ کو تیار کرنے میں مدد لینی چاہیئے۔ ہم اس حصہ میں سوامی دیانند۔ پنڈت گرودت۔ پنڈت لیکھرام پنڈت تلسی رام۔ لالہ سائیں داس جی وغیرہ کے مختصر جیون چرتر دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح یہ حصہ زمانہ کے ساتھ آریہ دھرم کو از سر نو زندہ کرنے والوں کی زندگی کے واقعات کے ساتھ بڑھ کر نئی روح پھونک سکتا ہے

(۵) آریہ ودوانوں کے جو اعلےٰ اعلےٰ مضامین نکل چکے ہیں۔ ان کو بھی ایک حصہ میں جگہ دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ ضائع نہ ہو جاویں۔

(۶) اس میں آتما۔ اور دل کو ابھارنے والے بھجن رکھے جا سکتے ہیں۔ اس حصہ میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ بھجن سوسائیٹی پر بہت بڑا اثر ڈالتے ہیں۔ موجودہ حالت میں ہماری بھجن پستکیں بڑی نامکمل ہیں۔ ان میں ویراگ کے بھجن اس کثرت سے ہیں۔ اور پاپ اور برائی کے مقابلے پر اور دھرم ید دھ کے لئے ابھار پیدا کرنے کے لئے اس قدر کم بھجن ملتے ہیں۔ کہ شبہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسکاروں کے موقع پر مذاق نہ ہونے کے سبب لوگ دیہراگی بھجن شروع کر دیتے ہیں۔ ہم کو فراخدلی سے گرنتھ صاحب کا بہت سا حصہ اس بھجن میں شامل کر کے ستیہ کے گرہن اور استیہ کو چھوڑانے کے لئے سدا طیار رہنا چاہئے۔ یہ دھرم پُستک آریہ دھرم کی تعلیم کا ان سائیکلوپیڈیا ہو گی۔ نہ صرف یہ خود اُپدیش کا کام کرے گی۔ بلکہ اُپدیشکوں کو امداد دے گی۔ اس قسم کی پُستک کی مانگ نہ صرف آریوں کو ہی ہو گی۔ بلکہ آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے اسے بہت خریدیں گے یہ پُستک آہستہ آہستہ گرنتھ صاحب۔ بھاگوت وششٹ وغیرہ کی ضرورت کو مٹا دے گی یہ کام نہایت ضروری ہے۔ کاش کہ آریہ سماج کے کارکن ایسے کاموں پر اپنا وقت دے سکیں۔ ان حصوں کی تیاری کا کام مختلف آریہ ودوانوں یا . . . . کو اُن کے مذاق کے مطابق بانٹنا چاہئے۔

یہ پُستک ناگری حروف میں ہونا چاہئے۔ تاکہ عام لوگ اس کے پڑھنے کے لئے اسی طرح سے دیوناگری سیکھیں۔ جس طرح پنجاب کے لوگ گرنتھ صاحب کے لئے گورمکھی سیکھتے ہیں: اُسی طرح یہ آریہ بھاشا کے پرچار کا بڑا بھاری ذریعہ ہو گی۔

نوٹ۔ چھٹے حصہ میں آریہ بزرگ منشی کیول کشن جی پنشنر کی آریہ ۔۔۔ کی نظم نہایت موزون ہے۔ اگر وہ باقی بھی بہت سے منتروں کو نظم میں کر دیں۔ تو یہ ان کا اُپکار بہت مفید ہو گا۔

کاشی ناتھ بی اے
از جالندھر

ہندو قوم کی چیر پھاڑ

منقول از ہندوستان لاہور

از لالہ کاشی رام صاحب بی اے

ہندوستان کے ناظرین عنوان بالا کو دیکھ کر چونکیں گے اور وہ اصحاب جو ہندو ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ شاید خفا ہونگے کہ اُن کی قوم کے ساتھ چیر پھاڑ کا لفظ استعمال کرنے سے کیا مطلب ہے؟ چیر پھاڑ بیماروں اور مردوں کی ہوا کرتی ہے۔ کیا ہندو قوم بیمار یا مردہ ہے؟۔ عنوان بالا کو دیکھ کر قریباً ہر ایک ہندو کے دل میں اس قسم کے سوالات کا پیدا ہونا قدرتی ہے۔ لیکن جب ناظرین اس مضمون کو آخیر تک پڑھ لیں گے۔ تو خود ہی کہہ اُٹھیں گے۔ کہ عنوان بالا سے بہتر اس کا عنوان مشکل تھا۔

ہاں ہاں۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ ہندو قوم اگر مردہ قوم نہیں ہے۔ تو کم از کم ایک بیمار قوم ضرور ہے۔ اور بیمار بھی اسقدر۔ کہ جب تک قومی جراح اس پر عمل جراحی نہیں کریں گے۔ جب تک اُس کی چیر پھاڑ نہیں کریں گے صحت حاصل ہونی ناممکن ہے۔ ہرچند کہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔ لیکن شاید لفظی چیر پھاڑ کرنے سے آپ مجھے نہیں روکیں گے۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ ہندو قوم کتنے گروہوں پر مشتمل ہے۔ ہندو قوم کے دائرے میں کتنے فریق ایک دوسرے کا سہارا لئے ہوئے کھڑے ہیں؟۔

اگر آپ جینیوں۔ سکھوں۔ برہموؤں وغیرہ کو جن کا تمدن باوجود ہندوؤں کا تمدن سمجھے جانے کے درا صل اُن کے تمدن سے بالکل مختلف ہے۔ نکال دیں تو اس نہایت قلیل التعداد جماعت کے بعد ہندو قوم کا جزو اعظم ان گروہوں پر مشتمل پایا جائیگا۔ برہمن۔ کھتری۔ ویش شودر۔ یعنی اس جزو اعظم میں کوئی تو اپنے آپ کو برہمن کہیگا۔ کوئی کھتری۔ کوئی ویش۔ اور کوئی شودر۔ ایسا ایک بھی شخص نہ ہوگا جس کے نام پر ان چار ذاتوں میں سے ایک نہ ایک کا اطلاق نہ ہو سکتا ہو۔

لیکن جب ایک طرف ان برہمن۔ کھتری۔ ویش اور شودر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اُن کے اعمال و افعال کو۔ تو بیحد حیرت ہوتی ہے۔ اور بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے۔ کہ دنیا میں اگر کوئی بے اصول قوم ہے تو وہ ہندو ہیں۔ اگر کسی کا نام غلطی میں ڈالنے والا ہے۔ تو وہ ان برہمن۔ کھتریوں ویشیوں کا ہے۔ اور اگر کوئی قوم اپنی پرانی رسوم پر آنکھیں بند کر کے چلنے والی ہے۔ تو وہ ہندو قوم ہے۔

آپ میرے اس دعوے کو سن کر گھبرا نہ جائیں۔ میں ابھی اس کے ثبوت میں واقعات اور دلائل پیش کرتا ہوں۔ منوجی مہاراج نے قدیم آریاؤں کو جن کی نسلیں آج اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں۔ اُن کے اعمال و افعال کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ اصطلاح میں اسے ورن آشرم کہتے ہیں۔ اول برہمن۔ دوم کھتری۔ سوم ویش۔ چہارم شودر۔ جو لوگ تو ودیا، علم، حاصل کرنے اور تعلیم پانے اور تعلیم دینے کو ہی اپنا اصلی زندگی قرار دیتے تھے۔ وہ برہمن سمجھے جاتے تھے۔ ہتھیار پہننے اور لڑنیوالا گروہ کھتری کہلاتا تھا۔ جن کا کام ملک کی حفاظت کرنا تھا۔ تاجر پیشہ لوگ ویش اور خدمت وغیرہ کرنیوالے شودر کہلاتے تھے۔ برہمن کھتری ویش۔ شودر پتا خاندانی اوصاف و طوالت پر منحصر نہ تھا۔ بلکہ جس شخص کا جو کام تھا وہی اس کی ذات تھی اس معیار کے مطابق ذرا دیکھئے کہ آج برہمن کون ہے کھتری کون اور ویش کون؟ اور شودر کون؟ آج کون لوگ ہمارے ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ گورے سپاہی پٹھان۔ گورکھے۔ اور سکھ۔ اس لحاظ سے اگر کسی کو اپنے نام کیساتھ کھتری کا لفظ ایزاد کرنیکا اختیار ہونا چاہئے تو وہ انصافاً گورے سپاہی اور پٹھان ہیں۔ نہ کہ آج کل کے برائے نام کھتری۔ جن کے لئے ملک کی حفاظت کرنا تو کجا۔ گورنمنٹ خوشی سے انہیں چپڑاسیوں اور کنسٹبلوں میں بھی جگہ نہیں دیتی۔ کھتریوں کے بعد برہمن مہاراج آتے ہیں۔ اور جب دیکھا جاتا ہے۔ کہ تمام بڑے بڑے کالجوں اور ہائی سکولوں میں تعلیم کا کام یورپین

Digitized by eGangotri

پروفیسروں اور عیسائی پادریوں کے سپرد ہے۔ تو نتیجے معنوں میں یہی لوگ برہمن کی اپدوی کے مستحق ہیں۔ اگر برہمن دیوتاؤں کے سامنے کہا جائے کہ ان کے شاستر کے احکام کے مطابق اصل برہمن و پادری اور مشنری صاحبان ہیں تو وہ بغل میں آکر کوئلہ ہو جائیں گے۔ مگر آپ انصاف کیجئے کہ ان دونوں میں دراصل خطاب کا مستحق کون ہے؟ باقی رہے ویش یعنی تاجر صاحبان۔ ہندوستان میں آجکل تجارت کا رواج بڑھتا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں میں زیادہ۔ کیونکہ مسلمانوں سے زیادہ ہندو مالدار اور منتظم ہیں۔ لیکن آپ دیکھئے کہ جتنے بڑے بڑے تجارتی کارخانے اور کام ہیں وہ ہندوستانیوں کی نسبت انگریزوں کے ہاتھ میں زیادہ ہیں۔ سب سے بڑی ویش ہماری گورنمنٹ ہے (اور گورنمنٹ سے مراد انگریز صاحبان ہیں) جس کے ہاتھ میں ریل، تار، ڈاک وغیرہ کئی عظیم الشان تجارتی کارخانے ہیں۔ غرض ویش بھی اگر ہیں تو انگریز صاحبان۔ باقی رہا چوتھا اور آخری طبقہ شودروں یعنی خدمتگاروں کا۔ سو خدا کے فضل سے قریباً تمام اہل ہنود شودر ہیں۔ کیونکہ سرکاری دفتروں، کارخانوں، دفتروں میں اور پرائیویٹ نوکریوں میں تمام ادنیٰ اسامیاں آپ ان ہندوؤں سے مسلمانوں کی شرکت کے ساتھ ہی پُر دیکھیں گے۔

آج صدہا برہمن باورچی کا کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ پھر بھی برہمن ہیں۔ ہزارہا کھتری انگریز صاحبان کی اردلی اور چپراسی بن کر نہایت کمینہ سے کمینہ کام کرتے ہیں ہیں۔ نوکروں کو جوٹھے برتن صاف کرتے دیکھا ہے۔ لیکن بزعم خود وہ پھر بھی کھتری ہیں۔ اور تمام قوم ان کا کھتری ہونا تسلیم کرتی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر غلط فہمی اور قومی خود پسندی کی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ جب مسٹر رزلی کمشنر مردم شماری ہند نے سرکاری کاغذات میں آج کل کے کھتریوں کو ویش کے لفظ سے تعبیر کیا۔ تو تمام کھتری کمیونٹی میں جوش کا دریا امڈ آیا تھا۔ کیا اس سے زیادہ مضحکہ خیز گستاخی کی مثال کبھی دیکھنے میں آئی ہے؟ وہ لوگ بھی دفتروں میں پانچ روپیہ کے چپراسی اور دن رات انگریزوں کے بوٹ کھاتے رہتے تھے۔ مسٹر رزلی کی تحریر کے جواب میں چاہتے تھے۔ کہ سرکاری طور پر انہیں ضرور کھتری تسلیم کیا جائے۔ ورنہ ان کی قومی توہین ہوگی۔ اُف!!۔ اس سے زیادہ مذاقیہ گستاخی کچھ ہو سکتی ہے!!!

آریہ سماج سے امید تھی۔ کہ وہ ہندو قوم کو اس ذات کے گورکھ دھندے سے نجات دے گا لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ جو لوگ اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہیں۔ وہ بھی کھتری، برہمن اور ویش کے فرضی دائرہ میں مقید ہیں۔ اگر ایک آریہ سماجی کھتری ہے تو وہ کھتری کے ہاں ہی شادی کرتا ہے برہمن برہمن کے ہاں اور ویش ویش کے گھر۔ صرف لالہ منشی رام ایک شیر مرد تھا۔ جس نے کھتری ہو کر اپنی دختر نیک اختر کی شادی ایک اروڑہ نوجوان کے ساتھ کی۔ مگر لالہ منشی رام کی پیروی کرنے والے جوانمرد کتنے نکلے ہیں!؟۔ تمام ہندو قوم ذات کی فرضی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ اپنے تئیں ان سے آزاد کرے ہندو دست ان کے مترجمہ ناظرین۔ آپ میں سے جو لوگ ہندو ہیں۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ اب جب کہ آپ نے مضمون پڑھ لیا ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ کھتری ہیں۔ برہمن یا شودر یا ویش؟

تہذیب الاسلام کے شائقین کو

ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ تہذیب الاسلام جلد اول کا پہلا اڈیشن بالکل ختم ہو چکا ہے۔ جو صاحبان پہلی جلد کے لئے درخواستیں بھیج رہے ہیں ان کو دوسرے اڈیشن کی انتظار کرنی چاہئے امید ہے کہ دوسرا اڈیشن گروکل کے جلسہ تک چھپ جائیگا

یہ بھی یاد رہے کہ دوسری جلد ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے۔ نصف کے قریب ختم ہو چکی ہے۔ شاید ایک ماہ کے اندر یہ بھی ختم ہو جاوے۔ جو صاحبان اس نادر و دلچسپ کتاب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ان کو جلد درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ ورنہ پہلی جلد کی طرح دوسری اڈیشن کا منتظر ہونا پڑیگا۔ تیسری جلد زیر طبع ہے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

کیا آریہ پُرش دھیان نہیں دیں گے

آریہ سماج میں اُپدیشکوں اور دوانوں کی کمی اظہر من الشمس ہے۔ اسی باعث کہیں علاقہ ... اور کہیں ... اور دیگر علاقہ جات سے اُپدیشکوں کی مانگ کی صدائیں آ رہی ہیں۔ بعض مشہور شہر اور قصبہ جات ایسے ہیں۔ جہاں آج تک کوئی اُپدیشک نہیں پہنچا۔ لیکن ایسی حالت ہی ہے کہ دھرم کی پیاسی آتمائیں تڑپ تڑپ کر سرد ہو گئی ہوں گی۔ کئی ایسی سماجیں بھی ہیں۔ کہ جن کی قسمت میں سال میں صرف ایک دفعہ ہی اُپدیشک کے درشن ہوئے ہوں گے۔ اور وہ بھی متواتر دلسوز اپیلوں سے۔ ایسی ناموزوں حالت کے کون ذمہ دار ہیں۔ کیا اُپدیشکوں کا قصور کہا جائے نہیں قصور تمہارا ہے! لاپروائی ہے تو تمہاری ورنہ تو ہمارا یہ اور خیالات کی بلند پروازی ... ارادہ تو ... سنسار بھر میں ویدک دھرم کے اصولوں کو چار دانگ عالم میں پھیلائیں لیکن ... بانی ... خرچ۔ دیکھئے آپ نے بھارت ورش کی ہی سُدھ نہیں لی۔ ... ودیشوں کا آپ کیا کریں گے۔ باتوں باتوں میں تو ہم زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ لیکن کام کے وقت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہتے ہیں۔ ویدک ... کے لئے دردناک اپیلیں تو ہمیں کرنی آتی ہیں۔ روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن صرف کرنا نہیں آتا۔ اُپدیشک رکھنے نہیں آتے (جن اُپدیشکوں کو وہ بھی انگلیوں پر گن لیجئے) عرصہ سے ہم کام کرتے دیکھتے آئے ہیں۔ وہی ہمارے دھرم پھیلانے کی پونجی ہیں۔ اور بس۔ آج تک کسی نئے اُپدیشک کا نام تک نہیں سُنا۔ کہ جس نے اس پوتر میدان میں قدم رکھا ہو۔ کسی اُپدیشک یا کسی مقرر کے ہمیشہ کے لئے جدا ہونے پر اُن کی خانہ پُری ہوتے ہمارے مقدر میں دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہی حال رہا تو کوئی دن ایسا بھی آئے گا۔ کہ آپ کی راس پونجی ختم ہو جائے اور آپ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ او ہو! اُپدیشک ختم ہو گئے۔ غلطی ہو گئی۔ بھول ہو گئی۔ کہ پہلے ہی سے خرچ کا حساب نہ کر رکھا) خیر اس کی نسبت زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بیدار مغز پردھان ڈاکٹر ... ہو کے بھارت کی سُدھ لینی منظور ہو گی) اس کا خود انتظام کریں گے۔ ایسا انتظام انہیں سے متعلق ہے۔ خواہ وہ اپنے برتاؤ سے اُپدیشکوں کی تعداد بڑھائیں۔ اور خواہ موجودہ تعداد کو گھٹائیں۔ مگر آج جو ایک ضروری امر آریہ پُرشوں کی سیوا میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور جس پر توجہ نہیں بلکہ عملدر آمد ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ وہ زور ہی ہے۔ اگر آریہ پُرشوں نے اس کو اپنی مشہور لاپروائی کی بھینٹ کیا۔ تو وہی مثل ہو گی کہ

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

پنڈت گنپتی شرما جی ... کی ودیا اور وکترتا سے شاید ہی کوئی آریہ پُرش کم واقف ہوں گے۔ آپ درشنوں کے ودوان اور اعلیٰ درجہ کی موثر تقریر کرنے والے ہیں۔ آپ کی وکترتا میں سامعین کے دلوں کو تسخیر کرنے والی ایک خاص صفت ہے۔ ایسی علمیت اور قابلیت رکھتے ہوئے بھی آپ ایک سادہ مزاج پُرش ہیں۔ ابھیمان کا لیش ماتر بھی نہیں۔ پنڈت جی کی خوبیوں سے وہی پُرش واقف نہیں ہوں گے جنہوں نے ایک دفعہ بھی آپ کا لیکچر سُنا ہے امرتسر میں آپ کے دو لیکچر خاص طور پر ہندوؤں کے مندر میں نہایت کامیابی سے ہوئے۔ جہاں بالخصوص ہندوؤں نے آپ کے لیکچر کی تعریف کی اور متاثر ہوئے۔ کلکتہ اور بمبئی جیسے تعلیم یافتہ شہروں میں لیکچر دس دس ہزار آدمیوں کی حاضری میں پنڈت جی کی جادو بیانی کی ایک بین دلیل ہے۔ آپ ویدک دھرم پر ایسے فدا ہیں۔ کہ باوجود متواتر بخار آنے کے قریب ایک گھنٹہ آرام ہونے پر کام کرنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس قدر جانفشانی۔ عرقریزی اور دماغ سوزی کے پرتی ندھی سبھا سے آپ ایک حبہ تک نہیں لیتے۔ جنوری میں پنڈت جی امرتسر تشریف لائے۔ تو اس وقت بھی بیمار تھے آپ دھارمک جوش میں رنگے ہوئے اپنی صحت کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔ گو ایسا جوش قابل تعریف ہے اور مبارک۔ لیکن یہ ایک خطرناک نقص ہے۔ بخار کہنہ ہے۔ اگر دس روز آرام و عارضی رہا۔ تو گیارھویں دن پھر بخار نے آگھیرا۔ آریہ پُرشوں نے ایک طرح سے پنڈت جی کو اپنی صحت سے آگاہ بھی کر دیا۔ ... پرواہ نہیں کرتے۔ سنا گیا ہے کہ آجکل بھی پنڈت جی بخار سے بیمار ہیں اور شاید جھنگ میں مقیم ہیں۔ اے آریہ پُرشو! تمہارا مقدم اور اعلیٰ فرض ہے۔ کہ جو پُرش اپنا جسم و دماغ تمہارے حوالے کر دے۔ تم خود اس کی حفاظت کرو۔ اسلئے مجملہ آریہ پُرشوں اور سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ کوئی آریہ سجن یا سماج اس کام کا بیڑا اٹھا دیں پنڈت جی کو ایک عرصہ اپنے پاس ٹھہرا کر نہایت احتیاط سے کسی لائق ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کرا دیں اور جب تک حکیم اور صحت انکو اجازت نہ دے

Digitized by eGangotri

خواہ پنڈت جی کسقدر کیوں نہ اصرار کریں ہرگز
ہرگز اونہیں اوپدیش کا نام نہ کرنے دیں۔ کیا
ہی اچھا ہو اگر شریمان کمیٹی وشیشا گوروکل
کانگڑی اس پر خاص توجہ دیں۔
ویدک دھرم کا سیوک ٹھاکر بھنڈاری

ستجگ کی آمد آمد

آہا کیسا من پرسن ہو رہا ہے دل کو کیسی شانتی اور ٹھنڈک ہو رہی ہے چت آنند میں بھرپور ہو رہا ہے آنکھوں میں طراوت اور کلیجہ بلیوں اچھل رہا ہے آپ پوچھینگے کہ یہ کیوں۔ ناظرین یہ اس واسطے کہ پرچہ ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء میں ایک ایسا وچتر لیکھ پڑھا ہے کہ جس سے ست یگ کی آمد آمد کے چنہ پرتیت ہوتے ہیں ست یگ میں جہاں اور سب عمدہ گنوں کا سورج نصف النہار پر چمک رہا تھا وہاں ساتھ ہی استری جاتی گیان کرم اوپاسنا و گیان کانڈ میں اُنتی کرتی ہوئی دھرم پر اروڑھ ہو کر ست یگ کے نام کو شوبھائمان کر رہی تھی اُسی سمے میں ایک دفعہ راجہ جنک کی سبھا میں شریمتی گارگی دیوی نے دھرم کے مباحثہ میں یاگیہ ولکیہ آدی مہاشیوں کو وجے کیا تھا اب وہی زمانہ میری آنکھوں کے آگے پھر گیا جبکہ میں نے اخبار مذکور میں دیکھا کہ ۴۶ ودوانوں نے ستیارتھ پرکاش کا امتحان دیا کہ جن میں سے صرف ۵ کامیاب ہو کر تمغہ انعام حاصل کر سکے منجملہ جن کے پانچواں نمبر پیاری بہن شریمتی گارگی دیوی صاحبہ لکھنو کا ہے کہ جنہوں نے ۱۰۰ نمبروں میں سے ۷۰ نمبر حاصل کر کے [illegible] روپیہ کا تمغہ حاصل کیا۔ کیا یہ ہماری ہرش کا مقام نہیں ہے کہ ۴۶ ودوان پرشوں میں سے ایک استری نے دھرم کے مباحثہ میں وجے پایا۔ اور اپنے نام کو پورانی گارگی کی طرح اسم بامسمیٰ ظاہر کیا۔ میں اس دیوی اور اسکے ماتا پتا کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ پرماتما کرپا کریں کہ ایسی دھارمک دیویاں ہمارے ملک میں بہت سی اُتپن ہوں تاکہ کلجگ اپنا بوریا بندھنا اٹھا کر ہمارے جلدی رفو چکر ہو اور ستجگ اپنی راجدھانی قایم کر کے ہمکو پرپھلت کرے۔ اس سندر درشیہ کو دیکھ کر میرا آتما خوشی میں آ کر فوراً بول اٹھا کہ جو دیوی امتحان ستیارتھ پرکاش سال ۱۹۰۸ء میں کامیاب ہو اُسکو میری طرف سے دس روپیہ کا تمغہ دیا جاوے (مہتمم صاحب امتحان یا ایڈیٹر صاحب اخبار ہٰذا مطلع فرماویں کہ اس پتہ پر دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر واسطے تیاری تمغہ کے بھیج دیں)

نیازمند — نول چند شرما۔ انسپکٹر پولیس تھانہ
نکورو مشرقی افریقہ

ریاست پٹیالہ میں ویدک دھرم پرچار کی ضرورت

بھراتری گن۔ اسوقت جسقدر کہ دھرم کی پیاس لوگوں کو ویاکل کر رہی ہے۔ اور جہاں کہیں ویدک دھرم کی برشا ہوتی ہے وہاں پر لوگ جس آنند اور خوشی سے اس کو گرہن کرتے ہیں۔ آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں ہے گو اس کے ساتھ ہی دیاکل آتماؤں کو سچے مارگ سے پرتھک کرنے کے لئے نانا پرکار کی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ اور انیک طرح کی تجاویز سوچی جاتی ہیں۔ لیکن جس خوشی سے کہ صاف دل اور پریمی پرش ان ساری تکالیف کو سہہ کر برداشت کرتے ہیں۔ اُس سے پرتیت ہوتا ہے کہ ویدک دھرم کی ابھلاشا بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور یہ حالت نہ صرف شہروں میں ہی ہے بلکہ عام دیہات میں۔ اسی طرح جب ہم گذشتہ سمے کے لئے اپنی جائے رہائش ریاست پٹیالہ کی سماجک اوستھا پر وچار درشٹی سے دیکھتے ہیں تو ایک عجیب سین نظر آتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ ساری ریاست بھر کے اندر ایک پٹیالہ سماج ہی تھی۔ اور باہر لوگ سماج کے نام کو اول تو جانتے ہی نہ تھے اور جو جانتے تھے۔ وہ اس کے پرچار کو سننے سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن اس عرصہ میں چند طالب علموں کے جوش سے ایک چھوٹی سی سماج سرہند میں قایم ہو گئی۔ جو سال دو سال کے پیچھے بند ہو گئی۔ اور ہمارا پرچار صرف دارالخلافہ ریاست کے اندر ہی رہا۔ اور کچھ عرصہ کے لئے تو وہاں بھی۔ جبکہ ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے فساد اٹھایا تھا سماج کی باگ ڈھیلی ہو گئی لیکن تاہم وہاں پہ پرچار برابر ہوتا رہا۔ اور سبھاسد حتی الوسع کوشش کرتے رہے۔ اسی عرصہ میں بھٹنڈہ اور برنالہ میں سماجیں ستھاپت ہو گئیں۔ اور شریمتی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے برائے نام منڈل بھی بن گئے۔ گو باقاعدہ پرچار نہیں ہوا۔ لیکن سو فیصدی پرچار کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس ریاست میں قریباً ۱۲ آریہ سماج ہیں جن میں سے بعض کے اوہکاری بڑے جوشیلے اور کام کرنیوالے ہیں۔ انہی باتوں پر وچار کر کے پچھلے سال برنالہ سماج کے وارشکوتسو پر کانفرنس میں اُپ سبھا کی تجویز ہوئی تھی تو ایسے متعلق دیگر سماجوں سے خط و کتابت کرنیکا کام لالہ نرائن داس جی منڈل ادہشٹھا مجھے ہی سپرد ہوا تھا۔ مگر کئی کارنوں سے (جو برنالہ کے لوکل حالات اور بھٹنڈہ سماج کا باہمی فساد کلچرڈ دل کے ساتھ) اس کام میں کامیابی نہ ہوئی۔ جسکی وجہ سے انترنگ سبھا برنالہ سماج نے لوکل اُپدیشک کا وچار کیا۔ اور میں نے بحیثیت منتری سماج دیگر سماجوں سے خط و کتابت شروع کی جسکا نام [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کچند سماجوں نے مدد دینی سویکار کی۔ اور آریہ سماج برنالہ نے ایشور پر وشواس کر کے بھم سنگھ سے شریمان پنڈت رام رتن جی کو پرچارک مقرر کر لیا لیکن اسوقت تک نہ تو کسی سماج نے روپیہ سے مدد کی۔ اور نہ انتظام کے متعلق اپنی رائے سے ہمنا نہ کیا جسکی وجہ سے سماج کے ادھکاری بڑے حیران ہیں کہ اسوقت کس جوش سے ضرورت جتلائی جاتی تھی۔ اور اب کیا حالت ہے۔ اب میں بڑے ادب کے ساتھ اُن سماجوں کے منتری مہاشیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ کرپا کر کے اس اہم کام میں ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔ تاکہ پھر ہم آئندہ کام کرنے کے لئے اُدیت ہوں۔ جس عرصہ میں جو کام کہ پنڈت جی نے کیا ہے۔ گو اسکی تفصیل لکھنی اس جگہ مشکل نہیں مگر اختصار یہ ہے :- دیوالی کے بعد دو یوم کے قریب تو بنوں کے جلسہ پر گئے۔ جہاں سبھا کی زوردار درخواست پر بھیجنا پڑا تھا۔ باقی عرصہ میں ایک ودوان ویدک ریتی سے ایک شدھی دو یگیوپویت سنسکار کرائے۔ کلیاں میں نیا سماج قائم کیا جلوانہ کے سماج کو دوبارہ تر و تازہ کیا اور ایک گاؤں میں آٹھ ممبر سماج کے بنائے۔ جو مالیر کوٹلہ میں ممبر ہو گئے۔ اور کئی دیگر دیہات میں پرچار کیا۔ اسکے علاوہ شریمان پنڈت آریہ برت جی نے عرصہ دو ماہ سے اپنا وقت آنریری طور پر اس سماج کو دے رکھا ہے جنہوں نے پائل میں اور شہنہ میں سماج قائم کر دی ہیں۔ جہاں پر بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ اور بھدوڑ اور گہل اور سنام سماج میں پرچار بھی کئی کئی روز تک کیا ہے۔ اور عنقریب دھنولہ اور سماج قائم ہونے والے ہیں۔ اس مختصر سے برتانت سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جو کچھ کام اس فنڈ سے اس سماج سے کیا ہے۔ لیکن یہ کام تبھی سمپورن ہو سکتا ہے جبکہ سب سماجیں اس اُپدیشک فنڈ کی اُنتی کے لئے سہایتا دیں۔ ورنہ اکیلا برنالہ سماج سے اسقدر بوجھ اُٹھانا اسمبھو ہے۔ ہمنے جو کچھ کیا ہے وہ ریاست کی سماجوں کے بھروسہ پر کیا ہے۔ اسلئے اگر آپ کو پرچار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اپنے ویدک دھرم کی رکھشا منظور ہے۔ تو کرپا کر کے روپیہ سے حسب وعدہ اور اپنے سمہ سے متعلقہ انتظام سہایتا کریں۔ تاکہ آئندہ ہمارا حوصلہ کام کرنے کا ہو۔

ویدک دھرم کا ادنیٰ سیوک

منتری آریہ سماج برنالہ

گروکل کے متعلق غلط فہمی

شریمان اڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک۔ نمستے ستیہ دھرم پرچارک کی گزشتہ اشاعت میں جو مہاتما منشی رام جی نے دیوان موتی چند کے پوتے شنگھراج کے گروکل سے واپس آنے کے متعلق تحریر کیا تھا۔ مجھے اُس سے بہت کلیش پہونچا تھا۔ کیونکہ دیوان موتی چند صاحب میرے ایک پرم متر پُرش ہیں۔ دیوان صاحب ریاست بہاولپور کے باشندہ ہیں۔ پر وہ اوستھا میں آپ دردہ آریہ پُرش ہیں۔ گروکل کی محبت اُن کے روم روم میں سمائی ہوئی ہے۔ اور دن رات اُن کو سماج کی بہبودی کا خیال رہتا ہے وہ اچھے شردھالو بھگت ہیں اور میرے ساتھ اُن کو اتینت پریم ہے۔ ہمنے ستیہ دھرم پرچارک میں اُن کے پوتے کے گروکل سے واپس آنے کے بارہ میں نوٹ پڑھکر اُنسے دریافت کیا تو آپنے حسب ذیل جواب دیا ہے :-

شریمان مہاشیہ ورمہ جی۔ نمستے شنگھراج کی والدہ وضع حمل کے باعث سخت بیمار ہو گئی تھی جنے لدھیانہ میں بھوچکر شنگھراج کو بلوایا۔ اسکو دیکھ کر میں بہت پرسن ہوا سنسکرت کا پر بھاو اسکے اوپر اچھا پڑ چکا تھا۔ اچال کے اندر سنسکاروں کی تبدیلی بہت کچھ ہو چکی ہے۔ ایک لائق لڑکا بنکر آیا تھا۔ مینے مہاتما منشی رام جی کا بہت کچھ شکریہ ادا کیا۔ ایشور انکی عمر دراز کرے۔ پرنتو ماتا پتا کے دل میں یہ بات سمائی ہوئی تھی۔ کہ اسکو گروکل میں واپس نہیں بھیجا جاویگا۔ ماتا کی طرف سے سخت موہ کا کارن تھا۔ پتا اسکا چندر بھان ویدک خیالات سے ناواقف ہے۔ جیسے مہاتما منشی رام جی نے آریہ سماج سے استعفا دیدیا۔ میرا لڑکا چندر بھان بھی ناامید ہو گیا تھا۔ اور انہنے اس خوف سے کہ کہیں گروکل ٹوٹ نہ جاوے لڑکے کو واپس بھیجنے سے کوتاہی کی۔ اسواسطے میں سخت ناراض ہو کر لدھیانہ سے چلا آیا۔ اور میرے دلکو بہت صدمہ پہونچا کہ میں دو ہفتہ اسی جالندھر میں بیمار رہا۔ کبھی دفعہ اکیلا رات آنسو بہاتا رہا سینہ کے اندر درد شروع ہو گیا۔ مہاتما جی۔ میرے ساتھ تو یہ واقعہ موت سے بھی زیادہ گزر چکا ہے میری اسوقت ایک خط و کتابت برخوردار چندر بھان ڈاکٹر کے ساتھ بند ہے لیکن میرا کیا چارہ۔ ایشور کو یہی منظور تھا۔ کہ ہمارا سدھار نہ ہو۔ اب تک میں اس خیال میں لگا ہوا ہوں۔ کہ کسی طرح شنگھراج واپس جاوے۔ یہ لڑکا بہت غریب لائق ہونہار ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر چندر بھان سے خط و کتابت کر کے واپس ہونے کی تجویز فرما دیں تو میں آپکا دھنیاواد ادا کرونگا۔ میرے دلکو بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے۔ آپ خود جاکر برخوردار چندر بھان کو گروکل کے حالات سے واقف کریں۔ ضرور بہر حال واپس کرنے کی تجویز فرما دیں۔ ۔ ۔ میں آپکا تابعدار خادم ہوں اسوقت آپکی ٹھیک تصویر میرے سر دست کے سامنے کھڑی ہے۔ لیکن صرف اسی تکلیف کے کارن زور نہیں پہنچ سکا۔ بہر حال معاف فرماویں۔ ۔ ۔ لیکن ۔۔۔ دیکھئے اب کسی طرف خیال نہیں۔ کہ میرا لڑکا واپس گروکل [illegible]

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے

آریہ سماج کے بانی سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ... ریاوی نہیں لوحت کو چھوڑ کر جو شاندار نہ لوش کن معیوب طریقے سے نہ موڑ بجوف سچائی کے اظہار کا بیڑہ اٹھایا تھا بھی ہے اُن کے حجت سے سخت تحاشا وجود کئی معاملات مذہبی میں اختلاف کے بھی سچائی کے مقابل سر بسجود ہوئے اور یہ مقولہ کہ سچائی کی سدا جے ہوتی ہے" اُس ثابت ہو چکا جن مورتیوں کو سا کشات پشو اور بھگوان بتلایا جاتا تھا یعنی خاص خاص منتروں کے ذریعہ خاص خاص دیوتا (ایشور) بلالو سمجھ) جنکا آکر تا پوجا تاکیا جاتا تھا۔ وہی مورتیاں صرف دھیان لگانیکا ذریعہ کہی جانے لگیں۔ جو شرادھ مرنے پتروں کو آتی چل بستر آدمی پہنچا دینیکا راہ راست آسمان راستہ بتلایا اور سمجھا جاتا تھا وہی دان کا بہانہ ماتر رہگیا۔ گنگا جمنا وغیرہ ندیونکی مہاموکش سے اتر کر صرف جل کی پوترتا آ ٹھیری۔ چاردھام اور پانچ نام کی اصلیت بھی چشم ہا اور حقش رسا سے پوشیدہ نہ رہی۔ غرض کوئی مذہبی مسائل اور کوئی رسم و رواج ایسا باقی نہ رہا جسکی ماہیت کم از کم دانا اور بینا شخصوں سے چھپی رہی ہو اور اس پر غور نہ کیا گیا ہو۔ یہ بات دیگر ہے کہ خود غرض لوگ (ہرکہ شک آرد کافر گردد) کا ورد کرنیوالوں کو کسی خاص وقت کیلئے سچائی سے محروم رکھیں اور کیا ہو کیوں ہے کہ ضروری سوالات کو دھرم میں دخل کی بیوقوفی بدلکر دبا دیویں لیکن روئی کے انبار میں دبائی ہوئی آگ کیطرح آج نہیں کل ضرور سچائی

کا بھوکا لگکر جھوٹ کا بھانڈا پھوڑیگا۔

غالباً ۱۸۹۰ء ہوگا جبکہ مراد آباد آریہ سماج نے ایک عیسائی شخص کو ویدک طریقہ پر شدھ کر کے گورکشک بنایا اسکے ذیل میں جو تکلیفیں مراد آباد آریہ سماج کے سبھاسدوں کو اپنے مخالف بھائیوں کے ہاتھوں اٹھانی پڑیں۔ ان کو میں سمجھتا ہوں ہر ایک آریہ پرش جسکو کہ کبھی کسی ایسے موقعہ پر شرکت یا کام کرنیکا موقعہ ملا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ساہو شیام سندر لعل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ جیسے معزز صاحبوں کو بھی (جہانتک مجھے شائد ہے) کئی بار مراد آباد چھوڑنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور اگر آریہ سماجوں کے مدبر سالانہ جلسہ کے ذریعہ مراد آباد کی پبلک کو (جیسا اکثر انبوہ کثیر کا ہی دباؤ پڑتا ہے) نہ دباتے تو شاید ایسا ہی ہوتا۔ لیکن وہی مراد آباد آریہ سماج ۱۹۰۴ء میں چودہ برس بعد ایک عیسائی خاندان کو شدھ کر کے دن دہاڑے آریہ بناتا ہے۔ دن میں دس دس شدھ کرکے کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

اب تک شدھ ہوئے بھائیوں کی تعداد کا صحیح اندازہ شاید کوئی نہ لگا سکے کیونکہ اسوقت تک کوئی ایسا طریقہ استعمال نہیں کیا گیا لیکن اسمیں شک نہیں کہ ان کی تعداد ہزاروں سے کیا کم ہوگی آریہ سماج کا فرض صرف شدھ کر چھوڑنا ہی ہے دیکھو اس سے زیادہ بھی اسپر غور کرنا ضروری ہے اسی وچار نے جہانتک میں سمجھتا ہوں سوامی درشنانند جی کو آرٹ اسکول کیطرف متوجہ کیا ہے جسمیں شدھ شدہ لوگ کام کرینگے۔ کیونکہ سب شدھ ہونیوالے مہاشے محمد عمر الکھدھاری یا مہاشے دھرم پال صاحب بی۔ اے۔ جیسے سچے دھرم آتما اور نفس کش ہی نہیں ہوتے

گذشتہ برسوں سال اہل اسلام (معاف کیجئے) باوجود شدھ ہو چکنے آریہ سماج دونوں سے نا اُمید بنتی داننوکی جبہہ بنگر رہیں لیکن سچائی سے ایک قدم جنبش نہ کریں۔ کتنے ہی گوسائیں پر سرام جیسے جلد باز اور معمولی تکلیف پر دھرم کو قربان کرنے والے آرام طلب بھی ہوتے ہیں۔ جو اسوقت جوش میں آکر شدھ ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعد میں قدرداں نہ ہوئی اور گھر کے گھر نہ کہیں کے نہ آسکے۔

آپ شاید مجھپر سوال کرینگے کہ اگر کوئی شخص شدھ ہو کر واپس چلا جاوے تو آریہ دھرم کو کیا نقصان ہے نقصان ہے۔ ایک شخص نے ادھرم کی زندگی اختیار کی اور دھرم سے تعلق باثر غلط فہمی پیدا ہونیکا مجرب نسخہ بلکہ نیز اب تباہ ہوگیا آپ کہینگے اسمیں ہمارا کیا اختیار ہے اختیار ہے۔ اور اسی کیلئے آپکی توجہ درکار ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے اس ادا گون کے عموماً سبب ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ انکے ساتھ ہمدردی کا مناسب برتاؤ نہیں کیا جاتا جس سے اکثر کم ہمت گھبرا کر میدان چھوڑ بھاگتے ہیں۔ دوسرے ان کی واقفیت متعلقہ ویدک دھرم کا کوئی ذریعہ نہیں۔ سچائی کا شیدا (شدھ ہونے والا) ملتبہ ہی کبھی منتہی بنا دیا جاتا ہے۔ اور اسی زعم میں لبا اوقات اپنے خلاف نہایت ہی نامناسب بات بھی اور سکی دلشکنی کا باعث بنتی ہے۔ اگر بدقسمتی سے کہیں۔ ایسے ہی دل چلے آریوں سے واسطہ پڑ گیا تو بھی کشمکش واپسی کا ذریعہ بنجاتی ہے۔

ہمارے خیال میں اگر شرمیتی برتی نہ ہی سچائی کی جانب سے شدھی کا کام کسی متفقہ کوشش کی بنا پر کھڑا کیا جاوے تو بڑی آسانی سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ماجک دُنیا

دھرم پرچار

علی پور ضلع مظفر گڈھ ۔ ایک ماہ ہوا شریمتی نعمتے بائی جی دھرم پتنی دیوان رتن لال جی اپنے میکے موضع خان گڈھ میں تشریف لے گئیں۔ اس عرصے میں برابر اس موضع میں پرچار کیا۔ ہر روز شام ...... موضع کی ہندو استریوں کو اکٹھا کر کے کتھا سناتی رہیں۔ اور گاہے گاہے ہون بھی کرتی رہیں۔ جس میں اکثر استریاں شریک ہوتی تھیں چنانچہ بستر نچل(?) نے لوہڑی کے دن ایک بڑا ہون کرایا۔ جس میں شریمتی جی نے دان کے مہاتم پر اُتم اُپدیش دیا استریوں نے سہار گرو کل کے لئے دان دیا۔ شریمتی جی علی پور آریہ پتری پاٹھ شالا کی ودیا پائی ہوئی ہیں۔ شریمتی جی اس سے بھی بڑھ کر دھرم کی روشنی پھیلانے میں کامیاب ہوں۔ ایشور سے یہ پرارتھنا ہے۔ ابھی تک شریمتی جی اسی گاؤں میں مقیم ہیں۔ ہر روز کتھا کرتی ہیں۔ اور استریوں میں دھرم کے خیالات پھیلا رہی ہیں۔

شریمتی مہا گونتی دیوی ادھیاپکا پتری پاٹھ شالہ علی پور۔ تقریب شادی ایک رشتہ دار کے موضع جتوئی میں تشریف لے گئیں تھیں۔ ۸ یوم اُن کا قیام جتوئی میں رہا۔ استریوں کو دھرم کی پریرنا کرتی رہیں۔ چودھری ستیا پال جی نے اپنے گھر پر شریمتی جی سے ہون کرایا جس کے بعد شریمتی جی نے استری شکشا پر کتھا کی۔ بہت عمدہ اثر استریوں پر ہوا۔ شریمتی جی جہاں اپنے اوقات میں مفت پاٹھ شالا علی پور کی ہیلپ(?) کرتی ہیں۔ جہاں جانا ہوتا ہے۔ استریوں میں پرچار بھی کرتی ہیں۔ ایشور اُن کے دھرم بھاؤ میں دن بدن ترقی دیویں۔

لوہڑی کے دن پتری پاٹھ شالا علی پور میں ہون ہوا اور شریمتی سشیلا دیوی جی ادھیاپکا نے کتھا کی۔

خانقاہ ڈوگران (ضلع گوجرانوالہ)

میں بتاریخ ۱۲۔ جنوری سنہ ۱۹۶ء کو شریمان لالہ ہیرانند جی پوسٹ ماسٹر ڈیرہ غازی خان رخصتی مع پنڈت نند لال جی کے پدھارے۔ بروز لوہڑی نگر کیرتن اور ہون ہوا اسی اثنا میں ماسٹر لچھمن داس جی رام نگری اُپدیشک بھی خانقاہ ڈوگران میں آ گئے تھے۔ شام کو بعد اختتام نگر کیرتن سماج مندر میں ہون اور پریتی بھوجن ہوا۔ جو سب سماجک بھائیوں نے مل کر کیا اثنا نگر کیرتن میں مبلغ ایک روپیہ دان منشی برکت رام محرر کمیٹی نے اور مبلغ دو روپیہ دان جناب لالہ کرم چند صاحب منصف خانقاہ ڈوگران نے ہون کے لئے بھجن منڈلی کو دیئے۔ علی الصباح بروز ہولی(?) یعنی یکم ماگھ کو منشی برکت رام محرر کمیٹی کے لڑکے کا اَن پراشن سنسکار تھا۔ بعد ہون اور بھجن کے جملہ موجودہ بھائیوں کا شرینی از قسم لڈو وغیرہ سے ستکار کیا گیا۔ اور پنڈت صاحب موصوف کو ایک روپیہ بطور دکشنا کے دیا گیا۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے سماج مندر میں باقاعدہ ہوتے ہیں ماسٹر لچھمن داس جی کی تحریک سے ایک جنرل جلسہ ممبران آریہ سماج کا پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سمبندھ جوڑنے کا اسی دن ہوا۔ چنانچہ تقاضا چندہ اتفاق کر کے فارم مجوزہ سبھا موصوف بذریعہ رجسٹری سیکرٹری سبھا میں شریمان منتری پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور بھیجی گئی۔ اور دشانس سال سابقہ مبلغ تین روپیہ ارسال کئے گئے ہیں۔ انتخاب ممبران و عہدہ داران برائے سال آئندہ اب جلدی ہونے والا ہے۔

ہفتہ گذشتہ میں لالہ ایشور داس جی ایجنٹ سنگھ پیپر کمپنی مقیم خانقاہ ڈوگران نے مبلغ ۵ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو اور گرو کل برید دار(?) کو دان دیئے گئے۔ جو بذریعہ منی آرڈر ہر دو مقامات کو بھیجے گئے ہیں۔ (ارجن داس منتری)

دھرم سال آریہ سماج :-

دھرم سال سماج نہایت لگن(?) سے اپنا کام کئے جاتا ہے۔ جہاں اس کے ستسنگ جلسے باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں استری سماج کا جلسہ بھی ہر ستیاہ ہوتا ہے۔ ماہ جنوری گذشتہ میں پنڈت للتا پرشاد صاحب اُپدیشک بھاگ پور جاتے ہوئے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُن کا ایک ویاکھیان ورن آشرم کے مضمون پر بڑی بھاری حاضری میں سماج کی طرف سے کرایا گیا اور بہت ہی عمدہ ہوا۔ دوسرا ویاکھیان آپ کا کلچرڈ سماج کے ستسنگ جلسہ میں ہوا۔ اس میں انہوں نے آریہ لوگوں کو ویر بھاؤ تیاگنے کی بڑے پُر زور الفاظ میں پریرنا کی۔ چونکہ موسم زیادہ خراب تھا اس لئے انہیں یہاں زیادہ نہیں ٹھہرایا گیا۔

(۲) اسی ماہ میں ہمارے سماج کے منتری ماسٹر لچھمی چند جی کے پتا مہاشے کا دیہانت ہو گیا۔ جن کا مرتک سنسکار چودھری ٹھاکر داس جی نے کرایا۔ اس سنسکار پر ماسٹر جی نے اخلاقی دلیری سے کام لیا۔ اور کوئی رسم اویدک نہیں ہونے دی۔ ماسٹر جی چکوال آریہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ اُن کی اخلاقی ہمت کی جہاں میں تعریف کرتا ہوں وہاں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ مہان پتا اُن کے اور اُن کے سمبندھیوں کے آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ویدک دھرم میں اُن کی رُچی کو دن بدن بڑھا دیں۔ ماسٹر جی تین روپیہ دان بھی دے۔ یعنی ایک روپیہ کلچرڈ سماج کو اور تین روپیہ آریہ سماج دھرم سالہ کو۔ اسی ماہ میں ہمارے سماج کے امیٹڈ منتری لالہ گنگا رام جی کی تعلیم یافتہ پتری کا اس کی سسرال میں اچانک دیہانت ہو گیا۔ کہ جس سے لالہ صاحب اور اُن کے تمام سمبندھیوں

کو جب یہ صدمہ پہونچا۔ اور آریہ بھائیوں کو
بھی اس واقعہ سے رنج پہونچا۔ چنانچہ اظہار
ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کر کے لالہ صاحب
کی خدمت میں بھیجا گیا۔ لالہ صاحب کی دوسری
پتری شریمتی وروتی جی نے مبلغ چار روپیہ
گرکل کانگڑی کو برائے تقسیم شیرینی برہمچاریان
کے دان دئے جو گرکل کو بھیجدے گئے۔ اور
ایک لوٹا اور ایک گلاس سنسکرت پاٹھشالا دھرم سالا
کو دان دئے گئے۔ لالہ صاحب اور ان کے سمبندھیوں
کو پرماتما شانتی دیویں۔

(۳) دفتر سالانہ سماج نے اپنے ۲۹۔ جنوری ۱۹۰۵ء
کے اجلاس میں حسب ضابطہ اپنی طرف سے دو
نفر یعنی ٹھاکر دیال ایک ممبر ٹھاکر داس سیکر
سماج ہذا اور دوسرے لالہ وزیر چند جی ایڈیٹر
آریہ مسافر میگزین ممبران آریہ سماج جالندھر
منتخب کر کے ان کے نام دھرم وغیرہ بعہدہ
ممبری سیوا میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لاہور بھیجے ہیں۔ آشا ہے کہ شریمتی سبھا اب ان کی
ممبری منظور فرماوے گی۔

(۴) چونکہ موسم سرما کی وجہ سے صبح کے وقت
سماج کے اجلاس بڑی دقت سے سماج مندر میں
ہوتے ہیں۔ اسلئے سماج نے تا حال آزمائشی طور
پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سماج کے اجلاس
بجائے صبح آٹھ بجے کے شام کے دو یا تین بجے
سے نئے سماج مندر واقع گردوارہ ماسٹر لچھمن داس جی
میں ہوا کریں۔ آشا ہے کہ اب ممبران سماج اور پبلک
کو کوئی شکایت کا موقع نہیں رہے گا۔ منتری سماج
کی پوری تن دہی سے کام نہیں کرتی۔ جیسا کہ اُسے
کرنا واجب ہے۔ اور باوجود منتری اور اپ منتری
تعلیم یافتہ ہونے کے سماج کے حالات اخباروں
میں شائع نہیں ہوتے۔ کہ جس سے گیات ہو سکے
اور انیہ آریہ بھائیوں کا اُتساہ بڑھے۔ اسلئے
بڑے ادب سے اور زور کے ساتھ لالہ ہرنام داس
جی منتری۔ اور لالہ ہرنام کشن داس جی اپ منتری
کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ تن من دھن سے
سماج کی بہتری کے لئے یتن کریں۔ اور سماج کے
حالات کو ضرور اخباروں میں دیا کریں۔ کہ جس سے
بجائے کام کرنے والوں کے حوصلے بجائے پست
ہونے کے بڑھا کریں۔

(ٹھاکر داس خزانچی آریہ سماج دھرلہ)

آریہ کمار سبھا کوئٹہ نے پرچار کی غرض سے
لوہڑی کے روز بازار میں لالہ کرم چند جی حلوائی
کی دوکان کے آگے ایک خاص جلسہ کیا۔ پہلے لالہ
کرم چند جی حلوائی و دیگر چند ایک سہاشیوں کے
پُرشارتھ سے ایک بڑا ہون ہوا۔ شریمان پنڈت
کانشی رام جی و لالہ رام چند و لالہ بوٹا رام جی کھڑے
ہو کر وید منتر اُچارن کر رہے تھے۔ اور تین مہاشے
سامگری کے تھال آگے رکھے ہوئے کھڑے ہو کر
آہوتیاں ڈال رہے تھے۔ اس وقت عجیب سماں
بندھ رہا تھا۔ لوگوں کا خاصہ ہجوم تھا۔ ہون کے
ہو چکنے کے بعد کمار سبھا کے چند ایک ممبران
نے اپنے منوہر بھجنوں سے حاضرین کو محظوظ کیا
بعد ازاں لالہ بوٹا رام جی امرت سری نے ہون کے
فوائد پر ایک مختصر سی تقریر کی۔
لالہ کرم چند جی ودیارتھی نے چند برجستہ الفاظ
میں لوگوں کو بتایا۔ کہ ان کو لوہڑی یا ایسے دیگر
تیوہاروں پر کیا کرنا واجب ہے۔ اور لوہڑی کی
اصلیت بھی بیان کی۔ تقریر پنجابی زبان میں
ہونے کی وجہ سے موثر تھی۔ چند شیریں بھجنوں
کے بعد لالہ حکم چند جی منتری آریہ سماج نے کام
اس کے مشن اور ودیارتھی کے پر اُپکار کی طرف دلائی۔
اس ساری کارروائی کا پبلک پر نہایت ہی اچھا
اثر پڑا۔ چونکہ باوجود سخت سردی کے برابر دین
دے کر اُپدیشوں اور بھجنوں کو سنتے رہے۔ بلکہ
خواہش مند ظاہر ہوتے تھے۔ کہ کارروائی جاری
ہی رہے۔ لیکن چونکہ رات بہت چلی گئی تھی۔ اسلئے
آرتی ہو کر جلسہ برخاست کیا گیا۔

(ٹھاکر داس منتری آریہ کمار سبھا کوئٹہ)

آریہ سماج نارووال ضلع سیالکوٹ کے
ہفتہ وار جلسے کئی کارنوں سے بند ہو گئے تھے
لیکن پنڈت برکت رام جی شرما اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پُرشارتھ
سے سماج میں از سر نو زندگی پڑ گئی ہے۔ ۱۰۔ اور ۱۲
جنوری کو بڑی دھوم دھام سے پنڈت جی کا لیکچر
ویدک دھرم پر ہوا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا
پڑا۔ ۱۲۔ جنوری کی شام کو تیوہار لوہڑی پر پنڈت
حویلی رام اپ منتری کی دوکان میں پنڈت برکت رام
جی نے ہون کرایا۔ بعدہ بھجن ہو کر سندھیا کرائی
حاضری ۱۵۰ سے کم نہ تھی۔ نت پشچات ۷ بجے شام
کے نگر کیرتن آرمبھ ہوا۔ آگے آگے اوم کا نشان
لہراتا جاتا تھا۔ اسکے بعد انگریزی باجہ۔ بعدہ
ہارمونیم۔ طبلہ کے ساتھ بھجن منڈلی گائن کرتی
جاتی تھی۔ اور موقع بہ موقع موثر ویاکھیان
بھاگوت آدی پرانوں کے کھنڈن پر برکت
رام شرما جی دیتے جاتے تھے۔ رات کے دس بجے تک
گلی کوچوں میں نگر کیرتن ہوتا رہا۔ جس کا اثر یہ ہوا
کہ تمام شہر میں سماج کا سکہ بیٹھ گیا۔ اور نئے
ممبر بھی درج رجسٹر ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔

(منتری)

متفرق

آریہ سماج کلکتہ نے مہرشی دیوندر ناتھ
ٹیگور کی مرتیو کے متعلق تجویز پاس کی ہے۔ کہ
پنڈت شنکر ناتھ اور بابو ... چند دونوں صاحب
آریہ سماج کی طرف سے بمقام جوڑہ سانکو جا کے
رانی ... مہاراج کے پتروں کی سیوا میں
آریہ سماج کلکتہ کی طرف سے اظہار افسوس کریں
لائل پور سے لالہ بھگت رام جی اپ منتری ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماج حسب ذیل ریزولیوشن برائے اندراج پرچارک ارسال فرماتے ہیں :-

مہتہ جیمنی جی نے تجویز پیش کی کہ گوروکل سنی منگری کے سالانہ جلسہ کے اخراجات کے واسطے مبلغ ۲۵ روپیہ اکٹھے کرکے روانہ کئے جاویں۔ اور لالہ پرتم داس جی نے تائید کی۔ اور سرب سمتی سے پاس ہوا۔ اور لالہ بھوانی داس جی نے تجویز پیش کی۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل ساہابک اخباروں میں درج ہونے کے لئے روانہ کیجاوے۔ تاکہ دیگر آریہ سماج بھی اس کی پیروی کریں۔ لالہ جگت رام نے تائید کی۔ اور سرب سمتی سے پاس ہوا۔

آریہ سماج کوہاٹ کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اور گذشتہ ۲۶ جنوری کو ہر دو بیشپ وار جو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں دولا رام جی ڈاکٹر نے اپاسنا کی اور سندھیا مدھر سور کے ساتھ گاین کرنے کے بعد لالہ نند گوپال جی سٹیشن ماسٹر نے ویدانت شاستر سے کتھا سنائی۔ اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا

(۲) ۳۱- اکتوبر کو ایک غیر معمولی جلسہ میں تجویز ہوئی کہ منشیہ سدھار کی تجویز کے مطابق گو یہ سماج ابتدائی حالت میں ہے۔ تو بھی ۱۰ روپیہ آیندہ گوروکل کے اخراجات کے لئے ضرور دیوسے۔ بشرطیکہ پرتی ندھی سبھا کی رقم ناکافی ہو۔ ورنہ ۱۰ روپیہ مستقل فنڈ میں دان دئے جاویں۔

(۳) کچھ عرصہ ہوا کہ ہماری سماج کے پریدھان مہتہ بھگوان داس جی سب اور سیر کا دیہانت ہوگیا ہے۔ مہتہ جی سماج کی انتی دل سے چاہتے تھے۔ اور ہماری سماج کے مندر فنڈ کے لئے یک صد روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ سماج بذا ان کی مرتیو پر افسوس کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ان کے پس ماندگان کے دل تصدیر سے شانت ہوں۔

ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور میں ۱۱- نومبر کو سماج قایم ہوا۔ جو پرچارک میں شایع ہوچکا سماج کا قایم ہونا سراسر لالہ گنیا لال صاحب پردھان سماج بھیرا ملتان پور کے پرشارتھ کا پھل ہے لالہ صاحب اپنے کسی کام کے واسطے قصبہ مذکور میں آئے تھے۔ گو وہ کام ابھی تک نہیں کیا۔ کہ پرتھم تساہتی سماج کی سوجھی۔ چنانچہ سماج قایم ہوگیا۔ اور لالہ صاحب نے ۵۰ روپیہ مندر فنڈ میں دان دینے کا وعدہ کیا جس سے سبھا سدان سماج کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اسی روز سے سماج بذا مکان کی خرید میں کوشش کر رہا ہے۔ اس سماج میں ہمیں ساتھ پنڈت لچھمن داس صاحب۔ بابو دیوی چند صاحب۔ بابو گوپال داس صاحب صراف سا ہو کار ہیں۔ سماج مندر کا بن جانا ان کے ہاتھوں کوئی بات نہیں ہے۔ یقین ہے۔ عنقریب مندر کے واسطے زمین خرید لی جاویگی۔ ایشور ہمارے بھائیوں کو ان کے دھرم کاریوں میں سہایتا دیویں۔ (لچھمن داس منتری)

ملتان شہر سے لالہ کاشی رام جی وکیل تحریر فرماتے ہیں :-

نیک مردوں کا مال ومتاع رفاہ عام کے لئے ہوا کرتا ہے۔ چند یوم ہوئے کہ لالہ چیتن آنند جی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب کے گھر میں فرزند ارجمند تولد ہوا۔ لالہ صاحب موصوف نے اس تقریب میں مبلغ پانصد روپیہ کالج کے خیر میں دان کیا۔ اگرچہ لالہ صاحب موصوف کالج پارٹی کے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس موقع پر ہمارے سماج کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ یعنی ان کی فہرست میں گرد کل۔ کنیا مہاودیالے۔ اور لوکل آریہ سماج کو بھی شامل کیا۔ آپ کی ہمت سے ملتان میں ایک اینگلو سنسکرت ہائی سکول متعلق دیانند اینگلو ویدک کالج جاری ہے۔ جس میں آپ علاوہ کوشش فرمانے کے چندہ کے اپنی جیب خاص سے بھی معقول رقم سالانہ دیا کرتے ہیں۔ آپ کنیا پاٹھ شالا متعلقہ بورڈ سکول کے شروع سے ممبر ہیں۔ اور استری شکشا میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔

اب میں آپ کو ایک اور سچے اور بے غرضانہ دان کی تفصیل سے مطلع کرنا چاہتا ہوں۔

لالہ پرمانند صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب جو سب سے پرانے آریہ اور رئیس شہر ملتان کے ہیں آپ کے والد لالہ آتما نند صاحب لگا ہی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشن خوار سورگباشی اپنی حیات میں اپنی سالم پنشن کا دسواں حصہ خیرات اور گپت دان میں صرف کردیا کرتے تھے۔ اور اپنے سالا وقت یاد حق میں صرف کیا کرتے تھے بخشی صاحب موصوف ماہ گذشتہ میں سورگباش ہوئے ہیں۔ ان کے خلف الرشید لالہ پرمانند صاحب موصوف بھی علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ کے ہمیشہ سے فیاض طبع ہیں۔ آپ نے دیانند کالج اور آریہ سماج مندر واقعہ شہر ملتان میں معقول امداد دی ہے۔ آپ ہر دو سماجوں کے سالانہ جلسوں پر معقول امداد دیتے ہیں۔ گو آپ آریہ سماج کے باہمی نفاق کی وجہ سے آریہ سماج کی ممبری سے علیحدہ ہوگئے تھے۔ (الا سامانجک کاموں میں ہمیشہ ہمدردی دکھلاتے رہے ہیں) تازہ خبر یہ ہے۔ کہ چند یوم ہوئے آپ کے دل میں بے غرضانہ طور پر یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ آپ اپنی سالم آمدنی ماہواری وکالت ماہ جنوری گذشتہ دھرم کے کاموں میں ارپن کریں۔ چنانچہ آج آپنے حساب کرکے مبلغ ۹۳۰ روپیہ اپنی سالم آمدنی ماہ مذکور بلا وضع اخراجات شمار کی۔ اور چند احباب کے مشورہ سے رقم مذکور حسب ذیل فنڈوں میں دینا تجویز کیا۔ چنانچہ اسی وقت رقم مذکور کو تقسیم کرکے بھجوا دیا۔ اور مبلغ ۲۲ روپیہ بابت آریہ سماج ملتان شہر میرے پاس بھجوا دئے۔ تفصیل یہ ہے :-

الف۔ خیرات بذریعہ رشتہ داران	۲۲۵ روپیہ
ب۔ ودھوا سہایتا یعنی امداد بیوگان	
(۱) ودھوا سہایک فنڈ متعلقہ آریہ کنیا پاٹھ شالا ملتان	۵۰

دو جو اسبا ایک فنڈ متعلقہ آریہ کنیا پاٹھ شالا لاہور	۲۰
(۳) ،، دیگر مقام	۳۰
(۴) مختلف بھوگتاں ملتان	۲۳
کل	۱۱۵

(ج) یتیم خانجات :-

یتیم خانہ فیروزپور	۲۵
کنیا اناتھ آلے جلندھر	۲۵
،، ،، لاہور	۵
،، ،، امرتسر	۵
،، ،، بھوانی	۵

تعلیم

تعلیم نسواں :- (الف)

آریہ کنیا پاٹھ شالا ملتان	۳۰
انعام	۱۰

تعلیم ذکور (ب)

دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور	۱۳۰
گوروکل کانگڑی (ہردوار)	

امداد غریب طلبار

دو وظائف سرکاری ملتان دو روپیہ ماہوار	للعہ
ایک وظیفہ اینگلو سنسکرت ہائی سکول ملتان	۲۴
ایک طالب علم سنٹرل ہندو کالج بنارس برائے ایک سال	
ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور	۲۵
ہیمراج پریم دیوی خیراتی شفاخانہ ملتان	
ملتانی سرائے متھرا کی تعمیر میں امداد کے لئے	۲۰
مرمت شوالہ دیوان صاحب ملتان	۲۰
متھرا وغیرہ	۴۰
دو بکس سفید پوش	

مختلف دان :-

دھرم سالہ بھائی دیال	
،، بھائی ہیرالال	
گوشالہ ملتان	
گیان کھنڈ ملتان	
سیتا رام دوالہ فقیر	

ہونیوالے سالانہ جلسے

گرزال آریہ سماج ۳ - ۴ - ۵ - مارچ	۱۹۰۵ء
حافظ آباد آریہ سماج - ۱۹ - ۲۰ - فروری	۱۹۰۵ء
مظفرگڑھ ،، ،، ۲۹ - ۳۰ - اپریل	،،
پشاور ،، ،، ۲۱ لغایت ۲۴ ،،	،،
فیروزپور ضلع لاہور ،، ۲۱ ،، ۲۳ ،،	،،
ملتان شہر ،، ،، ۲۱ ،، ۲۳ ،،	،،
گوروکل ہردوار ،، ۲۸ ،، ۳۱ مارچ	،،
ابوہر ،، ،، ۲۵ ،، ۲۷ فروری	،،

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک ولیش اگروال گرگ گوتر کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا بعمر چودہ برس سوشیلا سیانی صحت بہت اچھی ہے۔ ہندی بھاشا پڑھتی ہے اور اگر وال خاندان سے اٹھارہ سے پچیس برس تک کا روزی کی صورت یا قابلیت مناسب رکھتا ہو۔ خط و کتابت بہ پتہ ذیل۔

(بھگت رام سکنہ ماسٹر چھاؤنی فیروزپور)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک بارہ سالہ کھتری کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا بعمر ۱۸ و ۲۰ سال کے درمیان ہندو خوب صورت نیک چلن آریہ خیالات برسر روزگار ہو تو آمدنی معقول ہونی چاہیے۔ اگر پڑھا ہو تو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ شادی پوری عمر میں ویدک ہوگی۔ درخواستیں بپتہ ذیل ہونی چاہئیں۔ المشتہر نند لال منتری آریہ سماج شہر جالندھر

برائے فروخت

ہمارے کارخانہ میں جرابیں کی جرابوں کی مشین جو کہ حال میں ہی ولایت سے آئی ہیں۔ تیار برائے فروخت موجود ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد خرید فرماویں۔ نیز ہمارے ہاں ہیورڈ ٹائلر کمپنی لنڈن کی سوڈا واٹر کی تقریباً نئی مشین صرف چند ماہ استعمال شدہ مع کل سامان مکمل برائے فروخت موجود ہے جملہ خط و کتابت بنام جی۔ ایم باہری مینیجر باہری اینڈ کمپنی لودہیانہ ہونی چاہئے۔

ضرورت

ہمارے کارخانہ میں چند ایسے ہندو خصوصاً آریہ ایجنٹاں کی ضرورت ہے۔ جو کپڑا سینے کی مشین وغیرہ اضلاع سیر دنجات میں فروخت کیا کریں۔ اور اردو میں خط و کتابت بخوبی طور پر کرنے کے قابل ہوں۔ نیز دو سو پچاس روپیہ نقد لطور ضمانت اور حساب روپیہ کی حاضر ضامن دینے کے لئے طیار رہیں۔ درخواستیں بہت جلد بنام جی۔ ایم۔ باہری اینڈ کمپنی لودہیانہ آئیں

بینتان کا پتہ

میرا ایک پتر بنام ہرگنی داس پٹیالہ نواسی جن کو کہ سنسکرت پڑھنے کا از حد شوق ہے اور کوئی دن سے پٹھن ہی کرتے رہے ایک ماہ سے اپنے گھر سے چلے گئے ہیں یہاں سے پنجاب اخبار سالانہ جلسہ دیکھنے گئے تھے پرچارک کے خریدار ہیں۔ چٹ کا نمبر ۳۴۹ ہے۔ ان کا قد درمیانہ رنگ گورا جسم پتلا ہے۔ عمر تقریباً ۲۲ سال ہے۔ گیتا وغیرہ پڑھے ہیں۔ اچھی طرح لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ سالانہ جلسہ ہوا پڑی ہے۔ پتہ نہیں ہیں۔ اگر کسی آریہ سماج کو ان کا پتہ لگے تو براہ راست اطلاع دیں۔ آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے معلوم ہو دیں۔ ان کو ہر وقت دھیان رکھیں کیونکہ جلد جاویں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن کی دھرم پتنی کا جیون چرتر سُمت الکھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱/۴ فیصدی (۲) پچیس یا اُس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۸/ فیصدی اور (۴) ایکصد یا اُس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۰ فیصدی

المشتہر منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی وشادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اسباب سرمایہ لازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی وشادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے جسقدر پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہو گی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا رنیس و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگانے کے لئے درخواست بنام گیا چند منیجر ڈائیرکٹری بھارت انشورنس بیمہ کمپنی ۔ لاہور

اشتہار

جُراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس مل سکتی ہیں خط و کتابت بروپرائٹر ہوپر اینڈ ہیوز سلیوی نیلگری لودھیانہ ہونی چاہئے ہمارے پاس بڑے بڑے کارخانوں کی مشینیں جُراب و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اُردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش اُردو	۱۲
ویوہار بھانو اُردو	۳/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اُردو	۱۲/

تصانیف بابو شیو برت لعل ایم-اے

کلیان دھرم	۱۲
تاریخی واقعات دلچسپ و لچسپ فسانجات ہر چہار حصے	۶/
ایضاً مجلد	۷/
سیہ مذہب کا منبع بدھ دھرم ہے۔	۲/
سانکھیہ فلاسفی	۲/
سنسکرت زبان کی عظمت	۲/
اُپنشد	۱۰/
آریہ ورشن و یونانی فلاسفی	۱/
فقہ اہل ہنود و اسلام میں توافق	۳/
بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے ۲ حصہ	
ایضاً مجلد	۱۲
معدن التہذیب	۲/
یوگ فلاسفی	۶/
پارسی مذہب کا منبع ویدک دھرم ہے	۳/
تمباکو	۱/
مختلف و مستند و ہندو پنتھوں کا تذکرہ	۶/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	۰/
فلسفہ عبادت	۸/
وستار پورک سندھیا	۶/

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و علمی کے بیانیں	۱۲ ۱/
” نمبر ۲ علم الٰہی	۱۲
” نمبر ۳ - الہامیوں کے خیالات و افعال	۴/
” نمبر ۱۵ تہذیب الاطفال	۱۳
” نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۱/۳
” نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲
” نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	۶/
” نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	۴/
” نمبر ۲۹ طعام و شراب	۳/
” نمبر ۳۶ موت اور اُس کے بعد کے حالات	۸/
” نمبر ۳۷ - شاستر سمرتی وغیرہ	۱۲
” نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱۲/
” نمبر ۳۹ راج نیتی	۵/
” نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد	
” نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۶/
” دھات تیاگی	۸/

نوٹ - دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی

ناولز

راجکماری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۶/ حصہ دوم ۶/
بہروپیا چرتر ۸/ دلچسپ تاریخی فسانجات ۶/

مختلف آریہ سماجک وغیرہ کتب

اُپدیش منجری	۵/
معلم الاخلاق	۱/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱/
لیکچر بابو منشی رام جی	۶/
جنگ چین	۱۲
اسٹانگ یوگ پرکاش	۱۲/

Digitized by eGangotri

کلیات آریہ مسافر — [illegible]
تہذیب الاسلام جلد اول و دوم مجلد — [illegible]
تصدیق صداقت دھرم آریہ — /۸
اثبات تناسخ — /۸
ویدانت دھوانت نوارن — /۸
جیون لامبھ سندھیا — /۱۰
الہیبور درشن — /۴
مہاتمان وید وقران کی سوانح عمری اور تعلیم — /۱۲
ستیہ دھرم پرچارک پولیٹیکل کیس اردو — /۸
ثبوت تثلیث وید — /۴
سندھیا منظوم اردو — /۱
قادیانی مت درپن — /۱
سندھیا ... اردو — /۰
رنگیت تن پرکاش — /۸
آریہ ویدوں کا عروج — /۰
جیون چرتر مہاتمان حصہ اول — /۰
" " حصہ دوم — /۰
مخزن اسرار حصہ اول — /۸
" حصہ دوم — /۸
سداچار پربودھ — /۱
پھول — [illegible]
درخت — [illegible]
سبز ... کاری — /۸
گھاس چارہ — /۸
آنند سرور — /۱

صحیفہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سائل زندگی — پنڈت... — [illegible]
پرماتما کی سرو ویاپکتا — " — [illegible]
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ — " — [illegible]
انسانی زندگی کا مقصد — " — [illegible]

روحانی و روحانی بحث — پنڈت... — [illegible]
مورتی پوجا و بہشت و دوزخ — " — [illegible]
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ مجلد — /۳
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج — /۰
بائیبل کو کس نے لکھا؟ — /۱
بہشت و چراغ اور عیسیٰ مسیح — /۰
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ — /۱

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	[illegible]	بھرمو چھید	[illegible]
برن اچارن شکشا	[illegible]	آریہ سماج کے نیم اپنیم	/۰
سندھی وشے	/۷	استھاد مہا مول	[illegible]
نامکا	/۴	آریہ دھرم ابھا جیون	
کارکیہ	/۳	یعنی جیون چرتر سری	
سماس	/۴	سوامی دیانند سرسوتی	
سوربن تادت	/۱۰	جی مہاراج	
ردیہ ادستھو	/۱	سنسکرت واکیہ پربودھ	/۸
سوور	/۱۰	ویوہار بھانو	/۲
اکھیاتک	[illegible]	ہون منتر	[illegible]
پارسی بھاشک	/۳	شاستر ارتھ میلا چاند پور	/۱
دھاتو پاٹھ	/۴	شاستر ارتھ کاشی	[illegible]
گن پاٹھ	/۳	ویدانت دھوانت نوارن	/۱
نگھنٹو	/۳	آریہ بھونیہ	/۳
ادناری کوش	/۸	بھرانتی نوارن	/۱
نرکت	/۱۰	ستیارتھ پرکاش جلد کاغذ	
چاروں وید مول / کاغذ سادہ	[illegible]	" بڑھیا کاغذ	
سنسکار ودھی	/۸	پنچ مہایگیہ ودھی	/۱۰
رگوید بھاشیہ ۶ حصہ	[illegible]	آریہ ادیشیہ رتن مالا	[illegible]
وید ورودھ مت کھنڈن	/۲	گوکرونا ندھی / چاروں ویدوں	
شت پت براہمن	[illegible]	سویکار پتر	
		یجروید بھاشیہ سمپورن حصہ	[illegible]

گوکرونا ندھی — /۱
بالو دھرم مع جین — [illegible]

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدھ دھرماتما اور ویر استریاں حصہ اول	/۶	گیتا بھاشیہ ارنپت	
		آریہ منی	[illegible]
		استری دھرم نیتی	/۱۰
اتہاس تیمردوار	/۶	جیون چرتر مہاتمان حصہ اول	/۹
دارو غہ جی ناول	/۳	ایضاً حصہ دوم	/۹
آرش نیتری گیہ	/۱	ویدک دھرم پرکاش	/۱
برہم چریہ	/۴		
گنجینہ عجیب	/۰		
ویدانت آریہ بھاشیہ / ارنپت آریہ منی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شریمتی دھرم دیوی کا اپدیش	/۲	[illegible]	

کتب انگریزی

اے فیو سپیچز آف دی آریہ سماج	[illegible]	[illegible]	/۱
		[illegible]	/۱۲

کتب گورمکھی

اپدیش بھگتی		ستیارتھ پرکاش	[illegible]
منتر بھاشیہ			

اشتہار

ہر وبائی کلائی ہر قسم اور کپڑے سے کیسے مونہ دیکھئے پر مفت اور خط سلا سے کپڑے ناپ بھیجئے چھپ دوا جاتے ہیں۔
المشتہر ناتھی رام کلونت رائے مرچنٹ ایڈیٹرز ایجنٹ لودہانہ پنجاب۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لدھیانہ کا کپڑا لنگی ... وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ بابت درخواست آنے پر مفت
المشتہر لاہور مل ... کپنی لودھیانہ (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹) تعمیل کے لیے جواب پرچہ مطلع فرمائیے ورنہ عدم تعمیل معاف فرمائیے

ओ३म्

ست دھرم پرچارک

(۱) وید گت مت کا پرچار اور ستیہ ستیہ کا بیان تعصب سے پرہیز کرنا (۲) شاستر و سنسکرت کی ترقی و شکتی شائع کرنا

(۳) کبھی کبھی دوسرا... (۴) دھرم کے بلند اصول ... کا انکشاف کرنا

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | [illegible]

الاسلام

[illegible]

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت عہ

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی سارڈا

المشتھر مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

وستار پوروک سندھیا ودھی

زبان ہندی آمیز اردو

مصنفہ ملک جولاسہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی وچھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۲۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک امولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵ر

المشتھر مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہوا نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلباء کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ راجپوت فوجی عہدہ دار نے سنہ ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہا چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ

معنی خیز دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے ہر بہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر حتی کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئے کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے سائز ۲۰×۲۶ قیمت ایک روپیہ بلامحصول ڈاک المشتھر

مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو

جن پوتروں کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان سات ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم ویر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے قیمت مجلد ۵ر

المشتھر مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

المعروف بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ بخشیش رام جی وینا نگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سادہ طور پر کیا گیا ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جابجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ .... قیمت ایک روپیہ

مینجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشا میں

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرتک شرادھ وید وردھ ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہوسکتا ہے جو تنا زعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۲ر

مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار کو

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۵۰۰ صفحوں کا ہے معہ ایک عجیب نیا دیباچہ اور دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۱۴ پھاگن سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۶۱ء۔ شکروار۔ جالندھر شہر | نمبر ۴۶

نقل کارروائی جنرل جلاس شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منعقدہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۵ء

مہربان من ور ایڈیٹر ستیہ دہرم پرچارک ۔ نمستی ۔ آپکی سیوا میں کارروائی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس منعقدہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کی نقل بھیجکر نویدن ہے کہ آپ کرپا کرکے درج اخبار فرمادیں۔ اور مشکور کریں ۔

حاضرین

نمبر شمار نام ممبر نام آریہ سماج جسکی طرف سے پرتی ندھی ہیں

۱۔ لالہ دولی چند	امرتسر
۲۔ لالہ سربدیال جی	"
۳۔ لالہ صاحب دیال جی	"
۴۔ لالہ نرائین دت جی	برنالہ
۵۔ لالہ دہنپت رائے جی	بہرام پور
۶۔ لالہ جوگ دھیان جی	پانی پت
۷۔ لالہ نند لال جی	پٹیالہ
۸۔ پنڈت سیتا رام شاستری	پشاور
۹۔ لالہ رام کرشن جی پلیڈر	جالندھر شہر
۱۰۔ مہتہ جیمنی جی پلیڈر	جام پور
۱۱۔ لالہ ٹھاکر داس جی بھنڈاری	جلالپور
۱۲۔ لالہ پوٹا مل جی	"
۱۳۔ لالہ جگت رام جی چوپڑہ	ممی
۱۴۔ لالہ بھگوتی پرساد جی	لاہور
۱۵۔ لالہ کرم چند جی وکیل	ڈیرہ "
۱۶۔ رائے ٹھاکر دت جی پردھان۔	ڈیرہ اسمعیل خاں
۱۷۔ لالہ چھجو داس جی	رام نگر
۱۸۔ لالہ گنگا رام پلیڈر	سیالکوٹ
۱۹۔ لالہ گوبند تا مل جی	شرقپور
۲۰۔ لالہ بوٹا مل جی	شیخوپورہ
۲۱۔ لالہ منگو رام جی	علی پور
۲۲۔ لالہ بسنت رام رتڑہ	گورداسپور
۲۳۔ لالہ ہیرا نند جی	کھیوڑے بانگر
۲۴۔ لالہ رلا رام جی	گوجرانوالہ
۲۵۔ پنڈت رام بھجدت جی پلیڈر	لاہور
۲۶۔ ڈاکٹر پرمانند جی ڈنٹسٹ	"
۲۷۔ ڈاکٹر بالمکند جی اسسٹنٹ سرجن	لاہور
۲۸۔ لالہ جیون داس جی پنشنر	"
۲۹۔ لالہ سندر داس جی	"
۳۰۔ رائے روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لا	"
۳۱۔ لالہ رتن چند جی	مظفرگڑھ
۳۲۔ لالہ مدن لال جی	چھاؤنی ملتان
۳۳۔ لالہ تارا سنگھ جی	مردان
۳۴۔ پنڈت وشمبر ناتھ جی بی۔ اے۔	ڈوالہ بانگر
۳۵۔ لالہ بیہو رام جی مینجر	مالیر کوٹلہ
۳۶۔ لالہ نرائین داس جی بی۔ آئی پلیڈر۔	چھاؤنی جالندھر
۳۷۔ لالہ موہن لال جی	شرقپور
۳۸۔ ڈاکٹر رام رکھا مل جی	میانمیر
۳۹۔ لالہ ودیا بھاسکر المعروف فقیر چند جی	شملہ
۴۰۔ سردار سوچیت سنگھ جی	چھچینہ
۴۱۔ پنڈت ہریشچندر جی۔ ودھو چک ضلع گورداسپور	
۴۲۔ لالہ بیہو رام جی	بٹالہ
۴۳۔ رائے شو سنگھ جی	"
۴۴۔ لالہ اچھر چند جی۔ جوگی چیمہ ضلع گورداسپور	
۴۵۔ پنڈت سوراج جی	قادیان
۴۶۔ لالہ حاکم رائے جی بی۔ اے	گوجرانوالہ
۴۷۔ لالہ کاشی رام جی مختار	نوانشہر ضلع جالندھر
۴۸۔ لالہ منشی رام جی	جالندھر شہر

یادداشت

۱۔ مہتہ جیمنی جی نے سبھا کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے نویدن کیا۔ کہ بعض صاحبان اپنا نقشہ پرتی ندھی کا ہمراہ لے کر آئے ہیں۔ اور بعض کے نقشے پہلے سے سبھا کے دفتر میں آچکے ہیں۔ جو تا حال پڑتال نہیں ہوئے مناسب ہے کہ اُن کے نقشوں کی پڑتال ہو کر انکا پرتی ندھی ہونا سویکار کیا جاوے۔ اسپر کئی ایک اعتراض ہوئے۔ آخر پردھان صاحب نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ قواعد کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم آج تک کل ۹۵ پرتی ندھی انترنگ سبھا میں سویکار ہو چکے ہیں۔ جن میں سے اسوقت تک اڑتیس پرتی ندھی جلسہ ہذا میں موجود ہیں اس تحریر کے بعد صاحبان ذیل شریک جلسہ ہوئے لالہ ودیا بھاسکر شملہ۔ سردار سوچیت سنگھ چھچینہ پنڈت ہریشچندر ودھو چک۔ لالہ بیہو رام بٹالہ۔ رائے شو سنگھ بٹالہ۔ لالہ اچھر چند جوگی چیمہ۔ پنڈت سوراج قادیان۔ لالہ حاکم رائے بی۔ اے۔ گوجرانوالہ لالہ کاشی رام مختار نوانشہر۔

لالہ رلا رام جی نے مندرجہ ذیل تجویز انگریزی میں پیش کی :-

"Resolved that the compact arrived at Kangri on 30th December '07 and circulated by the President A. P. Sabha Panjab among the members of the Sabha be laid before the Sabha and the Sabha be kindly requested to consider the recommendation therein contained and to take such steps as it may deem necessary to carry them out."

ترجمہ۔ جو قرارداد باہمی بمقام کانگڑی بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ہوئی تھی۔ اور جسکو اب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ممبران سبھا میں مشتہر کر دیا۔ وہ سبھا کے اس اجلاس میں پیش کیجاوے اور بعجز ایک سبھا سے درخواست کیجاوے کہ انکی تجاویز مندرجہ پر غور کر کے ان پر عمل درآمد کرانے کے لئے مناسب کارروائی کرے۔

لالہ دیوان چند امرتسری نے اسکی تائید کی۔

پنڈت رام بھجدت جی نے تجویز کی اور اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ کہ اس موقعہ پر سبھا کے ممبر صاحبان سبھا کی طرف سے ایک چٹھی لالہ منشی رام جی اور لالہ خوشی رام جی کو سبھا میں تشریف لانے کے لئے لکھیں تاکہ انتخاب سبھا کا باہمی اتفاق سے ہو کر آئندہ سبھا کی کارروائی عمدہ طرح سے ہو سکے۔ چنانچہ پردھان صاحب نے چٹھی لکھ دی۔ اسکو لکھنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ دستخط ٹھاکر دت پریذیڈنٹ ۹ فروری

اب اسوقت جبکہ دس بجے پر بیس منٹ ہو چکے تھے۔ کارروائی پھر شروع ہوئی۔ چونکہ رائے ٹھاکر دت صاحب پردھان سبھا شریک جلسہ نہیں ہوئے۔ اسلئے اتفاق رائے سے قرار پایا۔ کہ بالفعل ڈاکٹر پرمانند صاحب میر مجلس قرار پا کر پچھلی کارروائی سنائی جائے۔ اور رائے صاحب کو بلانے کے لئے میر مجلس صاحب کی طرف سے چٹھی لکھی جاوے۔ چنانچہ کارروائی گذشتہ پڑھی جا کر منظور ہوئی۔

لالہ منشی رام جی اور لالہ خوشی رام جی دونو صاحبان حسب طلب سبھا کے جلسہ ہذا میں شریک ہو گئے۔ اس موقعہ پر رائے ٹھاکر دت صاحب پردھان سبھا کا جواب یہ آیا۔ کہ آج رات کو حاضری سبھا سے معاف رکھا جاوے۔

"L. Ralla Ram proposed as follows:- That a select committee be now appointed to suggest names and afterwards to advise the Sabha about the compact already before the Sabha & the election generally."

ترجمہ: لالہ رلا رام جی نے بتائید لالہ گنگا رام جی پلیڈر سیالکوٹ یہ تجویز پیش کی کہ اب چند منتخب ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کیجاوے۔ تاکہ جو قرارداد سبھا کے روبرو پہلے پیش ہو چکی ہے۔ اسپر غور کر کے عام انتخاب کے متعلق نام تجویز کرے۔ یہ تجویز کثرت رائے سے گر گئی۔ جیسا کہ تفصیل ذیل مندرجہ ذیل سے ظاہر ہو گا۔

حق میں: پنڈت رام بھجدت۔ ڈاکٹر پرمانند۔ ڈاکٹر رام رکھا مل۔ لالہ سردیال۔ لالہ دونی چند۔ لالہ جیا مل۔ لالہ بسنت رام رنڈھیرا۔ لالہ ملا رام۔ لالہ گنگا رام۔ ماسٹر لچھمنداس۔ لالہ بھگوتی پرساد۔ لالہ جوگ دھیان۔ لالہ کانشی رام۔ پنڈت جیدیا رام شاستری۔ لالہ کمر اسے۔ لالہ جیونداس۔

برخلاف: لالہ موہن لال۔ لالہ روشن لال۔ لالہ گورانداتا مل۔ لالہ جگت رام۔ لالہ بوٹا مل۔ بھائی تارا سنگھ۔ لالہ رتن چند۔ لالہ سنگو رام۔ لالہ اچھر چند۔ لالہ کیشن داس۔ پنڈت ہرکشن چند۔ لالہ وِدیا بھاسکر۔ رائے تیج سنگھ۔ پنڈت سومراج۔ مہتہ جیمنی۔ لالہ بہو رام۔ لالہ بوٹا مل۔ لالہ ہیرانند۔ لالہ نندن لال۔ لالہ نند لال۔ لالہ نرائن دت۔ پنڈت لکشمبر ناتھ۔ لالہ نرائن داس۔ لالہ رام کرشن وکیل۔ لالہ بہو رام۔

کوئی رائے نہ دی: لالہ کرم چند۔ سردار سوچیت سنگھ۔ لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری۔ لالہ رام سرنداس۔ لالہ سندر داس۔

دوم۔ تجویز مذکورہ کے گر جانے کے بعد پنڈت رام بھجدت نے بذریعہ ایک لمبی تقریر کے یہ تجویز پیش کی کہ لالہ منشی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کانگڑی کو سبھا کے پردھان پد پر نیت کیا جاوے اور انکی جگہ لالہ خوشی رام جی کو مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کانگڑی کا مقرر کیا جاوے۔ اس تجویز کی تائید میں لالہ جیونداس پنشنر اور نیز دو ایک اور صاحبان نے تقریریں کیں۔

اس کے بعد ووٹ لینے سے پیشتر لالہ دونی چند اور لالہ صاحب دیال و لالہ بسنت رام رتڑہ اجازت لیکر چلے گئے۔

سب سے پہلے پردھان سبھا کے انتخاب کیواسطے ووٹیں لینی قرار پائیں۔ چنانچہ ذیل میں نتیجہ انتخاب بابت عہدہ پردھان سبھا درج ہے:۔ حق میں لالہ منشی رام جی کے۔ حق میں رائے ٹھاکر دت جی کے۔ حق میں پنڈت رام بھجدت جی کے۔ منجملہ ۳۴ ووٹوں کے ۳۰ ووٹ سے لالہ منشی رام جی پردھان سبھا مقرر ہوئے۔ چنانچہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُنھوں نے پردھان سبھا کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا:۔

سوم۔ نتیجہ ووٹ برائے تقرر تین اُپ پردھانوں کے۔ حق میں ڈاکٹر پرمانند جی کے۔ حق میں پنڈت رام بھجدت جی کے حق میں لالہ رام کرشن جی کے۔ حق میں رائے ٹھاکر دت جی کے حق میں لالہ رلارام جی کے جنھیں رائے روشن لال جی کے۔ کثرت رائے سے ڈاکٹر پرمانند جی۔ پنڈت رام بھجدت جی۔ اور لالہ رام کرشن جی پلیڈر اُپ پردھان مقرر ہوئے۔

چہارم۔ اڑتیس ووٹ سے رائے روشن لال جی منتری مقرر ہوئے۔

پنجم۔ چونتیس ووٹ سے پنڈت لشمبر ناتھ بی اے۔ اُپ ناد ھکش مقرر ہوئے۔

ششم۔ چونتیس ووٹ سے ہی لالہ سندر داس جی کوشادھکش مقرر ہوئے۔

ہفتم۔ ممبران انترنگ سبھا کثرت رائے سے حسب ذیل مقرر ہوئے:۔

ڈاکٹر بالمکند جی ۴۳ ووٹ۔ رائے ٹھاکر دت جی ۴۳ ووٹ۔ رائے شیو سنگھ جی ۳۰ ووٹ۔ لالہ نرائن داس جی بی اے ۴۸ ووٹ۔ لالہ شیو دیال جی ایم اے ۴۷ ووٹ۔ لالہ جیون داس پنشنر ۴۲ ووٹ مہتہ جیمنی جی ۴۵ ووٹ۔ لالہ کانشی رام وکیل ملتان ۴۵ ووٹ۔ لالہ رلارام جی ۴۴ ووٹ۔ لالہ امراؤ سنگھ ۴۴ ووٹ۔ رائے مکھن لال جی ۲۲ ووٹ پنڈت سیتا رام جی شاستری ۱۹ ووٹ۔ لالہ کرپارام ساہنی ۱۸ ووٹ۔ سردار سوچیت سنگھ ۱۷ ووٹ۔

ہشتم۔ چونکہ گروکل کے موجودہ مکھیہ ادھشٹھاتا کو پردھان سبھا مقرر کیا گیا ہے۔ اس لیئے لالہ جیون داس جی نے بتائید لالہ روشن لال جی کے یہ تجویز کیا۔ کہ لالہ خوشی رام جی کو مکھیہ ادھشٹھاتا گروکل کا نگرانی کا مقرر کیا جاوے اور اُن سے درخواست کی جاوے۔ کہ جسقدر جلد ہو سکے گروکل میں جا کر کام اپنا سنبھالیں۔

سرو سمتی سے نشچیہ ہوا کہ لالہ خوشی رام جی کو مکھیہ ادھشٹھاتا مقرر کیا جاوے

دستخط انگریزی لالہ منشی رام پردھان سبھا

سرو سمتی سے نشچیہ ہوا۔ کہ جلسہ ہذا کی کارروائی کل دس بجے صبح کے لئے ملتوی کی جاوے

دستخط انگریزی لالہ منشی رام جی پردھان سبھا

دوسرے دن کی کارروائی

کارروائی جلسہ عام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منعقدہ ۱۷۔ فروری ۱۹۰۵ء

حاضرین

(۱) مہاشئے منشی رام جی پردھان سبھا
(۲) لالہ روشن لال جی منتری سبھا
۳۔ لالہ رام کشن جی اُپ پردھان سبھا۔
۴۔ ڈاکٹر پرمانند جی — ایضاً
۵۔ لالہ نند لال جی — ایضاً
۶۔ لالہ لبھو رام جی
۷۔ لالہ نرائن دت جی
۸۔ لالہ رتن چند جی
۹۔ لالہ منگو رام جی
۱۰۔ لالہ تارا سنگھ جی
۱۱۔ لالہ دھنپت رائے جی
۱۲۔ لالہ جگت رام جی
۱۳۔ پنڈت ہریش چندر جی۔
۱۴۔ لالہ ہیرا نند جی
۱۵۔ لالہ کرم چند جی بی۔ اے
۱۶۔ رائے شیو سنگھ جی۔
۱۷۔ پنڈت مول راج جی
۱۸۔ مہتہ جیمنی جی۔ بی۔ اے
۱۹۔ لالہ لبھو رام جی
۲۰۔ لالہ اچھر چند جی۔
۲۱۔ لالہ بوٹا رام جی
۲۲۔ لالہ بوٹا مل جی
۲۳۔ لالہ رام سرن داس جی
۲۴۔ لالہ رام سرن داس جی راولپنڈی والے
۲۵۔ پنڈت امرناتھ جی۔
۲۶۔ لالہ سندر داس جی۔
۲۷۔ لالہ جیون داس جی پنشنر
۲۸۔ ڈاکٹر بال مکند جی۔
۲۹۔ ڈاکٹر رام رکھا مل جی
۳۰۔ لالہ لشمبر ناتھ جی بی اے
۳۱۔ لالہ ودیا بھاسکر جی
۳۲۔ لالہ بھگوتی پرشاد جی
۳۳۔ لالہ موہن لال جی
۳۴۔ لالہ مدن لال جی ملتان نواسی
۳۵۔ پنڈت رام بھجدت جی
۳۶۔ پنڈت سیتا رام جی شاستری
۳۷۔ لالہ گنگا رام جی پلیڈر
۳۸۔ لالہ نرائن داس جی بی اے

اول۔ رپورٹ سبھا کے کاغذات کو پردھان سبھا نے پڑھ کر سنایا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ رپورٹ نامکمل ہے۔ نشچیہ ہوا کہ انترنگ سبھا رپورٹ کو مکمل کر کے چھپواوے۔

دوم بجٹ آمدنی و خرچ بابت سال آئندہ پیش ہوئے۔ ابھی وچار ہو رہا تھا۔ کہ لالہ روشن لال جی اجازت لے کر چلے گئے۔ سرو سمتی سے نشچیہ ہوا کہ وید پرچار کا بجٹ معہ نوٹہائے کے پاس کیا جائے۔

(اس وقت لالہ جیون داس جی۔ لالہ روشن لال جی۔ پنڈت رام بھجدت جی سبھا کے ایک ضروری کام کے لئے تشریف لے گئے۔)

سوم۔ سرو سمتی سے نشچیہ ہوا۔ کہ بجٹ آمدنی و خرچ لیکھرام میموریل فنڈ بابت سال ۱۹۰۴-۵ء بعد ترمیم پاس کیا جاوے

چہارم۔ سرو سمتی سے پاس ہوا۔ کہ بجٹ آمدنی و خرچ گور و دت میموریل فنڈ۔ ٹھاکر دیوی فنڈ و بھجیا پر نوادن فنڈ بابت ۱۹۰۴-۵ء

پاس کیا جاوے۔

پنجم۔ سرو سمتی سے نشچے ہوا کہ بجٹ آمدنی و خرچ گروکل بعد ترمیم ضروری کے پاس کیا جاوے (اس وقت لالہ جیون داس پنڈت رام بھج دت۔ رائے روشن لال جی تشریف لے گئے واپس آکر شریک جلسہ ہوئے۔)

ششم سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ لالہ گوکل داس جی سب سٹور کیپر دفتر اگزیمینر لاہور آڈیٹر سبھا کے مقرر کئے جاویں۔

ہفتم۔ سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ بجائے رائے بیجا رام صاحب مرحوم کے رائے ٹھاکر دت صاحب ٹرسٹی سبھا کے مقرر کئے جاویں۔ اور ٹرسٹیوں سے درخواست کی جاوے۔ کہ بینکوں کے ڈیپازٹ کی رسیدوں کی تجدید کرا دیں (اس موقع پر مہتہ جیمنی جی اور ڈاکٹر بالمکند جی اجازت لے کر تشریف لے گئے)

ہشتم۔ لالہ سرسوتی پرشاد جی کی درخواست بدیں مضمون کہ ان کے بھتیجے داسی لال کو گروکل میں داخل کیا جاوے پیش ہوئی۔ اور سرو سمتی سے نشچے ہوا کہ درخواست منظور کی جاوے

(۲) پنڈت میلا رام شاستری کی درخواست واسطے داخل کرانے اُن کے پتر رتنی سروپ کے پیش ہو کر منظور ہوئی۔

(۳) درخواست لالہ پرمیشوری داس کی واسطے داخل کرنے برج بھوشن اُن کے پتر کے پیش ہو کر معلوم ہوا۔ کہ عمر اس کی آٹھ سال چھ مہینے کی ہے۔ نشچے ہوا کہ مکھیہ ادھشٹھاتا جی اگر لڑکے کو بعد ملاحظہ گروکل میں داخل ہونے کے لائق سمجھیں۔ تو داخل کر لیویں۔

(۴) لالہ گنگا رام جی بہلول پور کی درخواست بشرح صدر

(۵) درخواست مہاشے سندر سنگھ جی گوراں کے پتر سالگ رام کے لئے پیش ہو کر بشرح صدر فیصلہ ہوا۔

(۶) درخواست مہاشے جیگل کشور کی اُن کے پتر کے لئے پیش ہو کر منظور۔

(۷) درخواست مہاشے گوبند رام دجول کی واسطے اپنے پتر سیو رام کے پیش ہو کر منظور ہوئی۔

(۸) درخواست شمبھو سہائے واسطے اپنے پتر کے پیش ہو کر منظور۔

(۹) لالہ بوٹا مل " " "

(۱۰) " بلونت سنگھ " " "

(۱۱) " کشن چند " " "

(۱۲) نتھو رام " " "

نہم پنڈت رام بھجدت جی نے بتائید لالہ سیو رام جی کے یہ تجویز پیش کی کہ سابقہ ادھکاریان اُن کی کارکردگی کی بابت شکریہ ادا کیا جاوے اتفاق رائے سے یہ تجویز منظور ہوئی۔

دستخط منتری سبھا — دستخط پردھان سبھا

کارروائی آریہ پرتی ندھی انترنگ سبھا پنجاب

(منعقدہ ۷ افروری ۱۹۰۵ء)

حاضرین

مہاشے منشی رام جی پردھان سبھا۔
رائے روشن لال جی منتری سبھا۔
پنڈت رام بھج دت جی۔ لالہ رام کشن جی ڈاکٹر پرمانند جی۔ رائے ٹھاکر سنگھ جی لالہ جیون داس جی۔ لالہ سندر داس جی لالہ بشمبر ناتھ جی

اول۔ ویدک پستکالئے سب کمیٹی کے ممبران حسب ذیل تجویز ہوئے جن کو اختیار بڑھانے اور دو ممبروں کو بڑھا دیا گیا۔

(۱) لالہ بشمبر ناتھ پستکا دھیکش۔
(۲) لالہ شو دیال ایم اے۔
(۳) لالہ جیون داس پنشنر۔

دوئم۔ آریہ پتر کا گیا ادھشٹھاتا پد پر سرو سمتی سے لالہ شیو دیال جی ایم اے مقرر کئے گئے۔

سوئم۔ مینیجر آریہ پتر کا سوال پھر پیش ہو

چہارم۔ پنڈت چیت رام جی کو آریہ پتر کا اڈیٹر مقرر کیا جاوے

پنجم آریہ مسافر میگزین کے ادھشٹھاتا لالہ نرائن داس جی بی اے۔ مقرر کئے جاویں۔ اور لالہ رام کشن جی پلیڈر اس کے اڈیٹر ہوں

ششم۔ گروکل کا آڈیٹر لالہ کانشی رام کو مقرر کیا جاوے۔

ہفتم ویدک پاٹھ شالا گوجرانوالہ کے ادھشٹھاتا لالہ دلا رام جی اور ان کے آڈیٹر لالہ کانشی رام جی وید کو مقرر کیا جاوے

ہشتم۔ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کے ادھشٹھاتا لالہ وزیر چند جی مقرر کئے جاویں۔

دستخط لالہ منشی رام جی پردھان سبھا

دستخط رائے روشن لال صاحب

المشتہر

آپ کا شبھ چنتک
روشن لال بی اے سکرٹری سبھا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صرف تن ہی جواب کے ارپن ہے

آریہ سماج کی ممبری سے میری علیحدگی کے باعث آریہ بھائی دکھی تھے جن حالات میں مجبوراً مجھے آریہ سماج کی ممبری سے استعفیٰ پیش کرنا پڑا تھا۔ اُن کا علم انہیں زیادہ تر اضطراب میں ڈال رہا تھا۔ حالانکہ انہیں بخوبی چال چلن سے پھسلنے کے لیے میں نے ایسا عمل اختیار کیا تھا۔ میں ۱۶ - فروری کے جلسہ میں جبکہ نیا انتخاب ہونے والا تھا۔ میں شامل نہ ہوا۔ لیکن تقریباً آٹھ بجے رات کے آریہ سماجوں پنجاب کی پرتی ندھی جماعت نے بالاتفاق مجھے اپنے اجلاس میں طلب کیا۔ جس آرگنیزیشن کی خدمت بجالاتے ہوئے ہی میں نے ہر طرح کی عزت حاصل کی تھی۔ اور جس کی رکشا کے لیے کہ میں نے کبھی بھی اپنی طرف سے کوئی کوشش اُٹھا نہیں رکھی تھی۔ اُس کی آگیا کا بھنگ کرنا میرے لیے ناممکن تھا۔ میں تقریباً ۹ بجے ہی شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اجلاس کے روبرو حاضر ہوا۔ میرے جانے سے پیشتر جو گفتگو ہوئی۔ اُس سے مجھے آگاہی نہیں اور میرے پہونچنے پر جو کارروائی ہوئی اُس کے بیان کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ مختصر یہ پرتی ندھیوں کی تقریروں سے ظاہر ہوتا تھا کہ آریہ سماجوں کی حالت نازک ہے۔ اور اُس نازک حالت سے آریہ سماجوں کو بچانے کے لیے میری خدمات کی ضرورت ہے۔ بعض آریہ سماجوں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کئے گئے تھے کہ مجھے پردھان بننے کے لیے مجبور کیا جاوے۔ میں نے اپنی مجبوری کے متعلق حالات عرض کر دئے تھے لیکن باوجود اس کے انتخاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے ہی سال رواں کے لیے پردھان منتخب کیا گیا۔ میں وقت تک عجیب کشمکش کی حالت میں تھا۔ لیکن جب سمجھا کہ میں آریہ بھائیوں کی استانتی سے بچانے کے لیے ہماری خدمات کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ تو میرے لئے سوائے اسکے کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ

عام رائے کے روبرو سر تسلیم خم کروں

میں نے جو جواب اُسوقت کے پرتی ندھیوں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ وہی بطور پیغام اپنے جملہ آریہ بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ دھن میرے پاس ہے نہیں جس سے آریہ سماج کو سہایتا دے سکوں۔ وِدیا اس درجہ کی رکھتا نہیں ہوں کہ آپ کو زندگی کا مقصد سمجھا سکوں صرف تن ہے جو آپ کے ارپن کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس موقع پر طرح بہ طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جاویں گی۔ لیکن جیسا کہ میں نے سبھا میں وعدہ کیا ہے۔ میں رکاوٹوں کی پروا نہ کرتا ہوا ایشور پر تا بھروسہ کرتے ویدک دھرم کی سیوا میں دردھ رہنے کی کوشش کروں گا۔ ذمہ واری بہت بڑی ہے حالت سنہ ۱۹۳۰ء سے بھی نازک تر ہے۔ لیکن

جس سہرا ہو

نے اُسوقت آریہ دھرم کی رکشا کی تھی وہی اس وقت بھی آتماؤں کو شدھ کریں گے۔ اور مجھے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مدد دیں گے

خاص ضروری نوٹیں

(۱) پردھان پد کی سنجیدہ ذمہ داریوں کا بوجھ میرے سر پر رکھ کر ضروری تھا۔ کہ مجھے گروکل کے مکھیا ادھشٹھاتا پد سے سبکدوش کیا جاتا چنانچہ لالہ خوشی رام جی میری بجائے گروکل کے مکھیا ادھشٹھاتا مقرر ہوئے ہیں۔ چونکہ لالہ خوشی رام جی پہلے بھی میری غیر حاضری میں گروکل کا انتظام کرتے رہے ہیں۔ اسلئے امید ہے کہ ان کی نگرانی میں گروکل کا کام باقاعدہ چلتا رہیگا

(۲) لالہ خوشی رام چونکہ پنشن کے کاغذات کی روانگی کے انتظار میں فوراً مجھ سے گروکل کا چارج نہیں لے سکتے تھے۔ اسلئے میں سبھا کے جلسے سے فارغ ہوتے ہی گروکل بھومی میں آگیا ہوں۔ اور سالانہ جلسہ کے اختتام تک برابر یہیں کام کرتا رہوں گا اسلئے جملہ آریہ سماجوں کے ادھکاریوں اور سبھا سدوں سے نویدن ہے۔ کہ اگر اس عرصہ میں سبھا کی طرف سے ان کے کسی حکم کی تعمیل میں تاخیر واقع ہو تو کرپا کر کے معاف فرمادیں۔ لالہ روشن لال بی اے سیکرٹری بھی اپنے کام کے لئے نئے ہی ہیں چارج لینے پر میں نے دیکھا تھا۔ کہ آپ منتری بھی نئے ہی ملازم رکھے گئے ہیں۔ اور اکونٹ کلرک بھی چند روز سے ہی کام کرنے لگے ہیں ایسی حالت میں ممکن ہے کہ آپ مہاشیوں کو بہت سی شکایات کے موقع ملیں۔ لیکن مجھے آشا ہے۔ کہ آپ اُن کمیوں کے لئے جو واقع ہوں اور بیکاریوں کو کشما کریں گے۔ گروکل کے جلسہ کے خاتمہ پر میں لالہ خوشی رام جی کو چارج دے کر لاہور پہونچوں گا۔ اور جہاں تک میری بدھی اور شکتی مدد دے سکے گی میں پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر کو درست کرنے کے بعد آپ بھائیوں کی سیوا میں مصروف ہوں گا۔

(۳) مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر آریہ سماجوں میں سبھا کے متعلق مختلف فنڈوں کا روپیہ رکا پڑا ہے جن آریہ سماجوں میں اس طرح کا روپیہ رکا ہوا ہے ان کے منتری مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ سب روپیہ جلد سبھا کے دفتر واقع لاہور میں روانہ کر دیں۔ (۴) اسوقت سبھا کے پاس اُپدیشک بہت کم ہیں۔ یکم اپریل کے بعد میں اس حالت میں ہونگا کہ پرچار کے کام میں وسعت دینے کا وچار کر سکوں۔ کوئی بھائی پرچار کے کام میں مدد دینے کا خیال رکھتے ہوں۔ تو مجھ سے خط و کتابت ابھی شروع کر دیں۔

منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

Digitized by eGangotri

گروکل کا تیسرا سالانہ جلسہ

(۱) سالانہ جلسہ کی طیاریاں اب اچھی طرح سے شروع کر دی ہیں۔ چھپر طیار ہو رہے ہیں۔ دیگر جملہ انتظام بھی کئے جا رہے ہیں۔

(۲) گروکل ۔ ۔ برابر جاری ہے۔ اور امید کامل ہے کہ سالانہ جلسہ تک برابر اسی طرح چلتی رہے گی۔ جس کے باعث جل کی تکلیف نہیں ہوگی

(۳) اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی طرف سے رعایت کرایہ کی منظوری آ گئی ہے۔ سرٹیفکیٹ چھپنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ آ جانے پر حسب درخواست آریہ سماجوں کے منتریوں اور دیگر بھدر پُرشوں کو بھیجے جاویں گے۔ سرٹیفکیٹوں کا بھیجنا ۸ مارچ سے شروع کیا جاویگا۔ اس سے پہلے کوئی درخواست نہیں آنی چاہیے

(۴) نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے پہلی درخواست پر نامنظوری کا حکم آیا تھا۔ اس کے بعد لاہور کے کچھ معزز آریہ بھائی ڈیپوٹیشن لے کر خدمت میں صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے حاضر ہوئے تھے۔ جس پر صاحب موصوف نے وعدہ کیا تھا کہ صاحب منیجر بہادر سے اجازت لے کر وہ رعایت منظور فرما دیں گے۔ چنانچہ ابھی خبر آئی ہے کہ کرایہ میں رعایت انہوں نے منظور فرما لی ہے سرٹیفکیٹ چھپوا کر جلد روانگی کا پربندھ کیا جاوے گا۔

(۵) ان دو ریلوے لائینوں کے سوائے روہیلکھنڈ کماؤں ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بھی رعایت کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جواب آنے پر مطلع کیا جاوے گا۔

(۶) یاتریوں کو چاہیے کہ جس تاریخ سے ٹکٹ ملنے کی اجازت ہو اُسی تاریخ سے ٹکٹ لینے شروع کر دیں تا آپ سب بھائیوں کو آسانی سے ٹکٹ مل سکیں۔ ہر دوار پہونچکر گروکل کے سیوکوں سے ہدایات لیتے ہوئے گروکل بھومی میں پہونچیں۔ جملہ ہدایات تحریری سیوکوں کے پاس موجود رہیں گی۔

(۷) جیسا کہ پہلے مشتہر ہو چکا ہے۔ امسال گروکل کی طرف سے محض چھپروں کا انتظام کیا گیا ہے اگر کوئی بھائی اپنا خاص خیمہ لانا چاہیں تو یا تو اپنے آدمی کے ہمراہ روانہ کر دیں۔ یا اگر آدمی پیشتر سے نہ بھیجنا چاہیں۔ تو اپنی روانگی سے صرف تین روز پیشتر گڈس ٹرین میں روانہ کر دیں۔ اور ریلوے رسید ہمراہ لادیں۔ یہاں پر چھکڑا لانے کا انتظام ہو جاویگا۔ گروکل کی طرف سے خیمہ لگانے کے لئے میخیں وبجا دیگی اور قلی مہیا کئے جاویں گے۔

(۸) حلوائیوں اور روٹی والوں کی دوکان والوں سے امسال کسی قسم کا ٹیکس نہیں وصول کیا جاوے گا۔ لیکن ایسی دوکان والوں کو اپنے لئے چھپر یا جھونپڑی وغیرہ کا انتظام خود کرنا ہوگا اور نرخ مقرر کردہ کمیٹی اوبھٹھاتا گروکل کے مطابق اشیاء فروخت کرنی ہوں گی۔ دیگر قواعد انتظام ماننے ہونگے۔

(۹) دیگر کوئی دوکان دار بغیر منظوری مکھیہ ادھشٹھاتا کے اپنی دوکان نہیں لگا سکے گا۔ اور اُسپر اُسے حسب حیثیت ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

(۱۰) جلسہ ۱۸ مارچ سے ۲۱ مارچ تک منایا جائیگا جیسا کہ پہلے ظاہر کیا جا چکا ہے۔ لیکن پروگرام گروکل بھومی میں پہونچ کر ملیں گے

(۱۱) **ضرور متوجہ ہوجئے**۔ سالانہ جلسہ کے خرچ کا اندازہ دو ہزار روپیہ تک لگایا گیا ہے۔ اگر آپ لوگ یہ رقم خاص طور پر پوری کر دیں گے۔ تو اس خرچ کے لئے اکیرو بیہ فنڈ یا مستقل سرمایہ کو ہاتھ نہ لگانا پڑے گا۔ جلسہ کے متعلق امسال ایک بڑا خرچ ہوگا۔ جس کے لئے جسقدر خاص چندہ ہوگا اسیقدر اس میں اضافہ ہوگا۔

(۱۲) یہ جلسہ چونکہ ایک ایسے انسٹیٹیوشن کے تعلق میں منایا جاتا ہے۔ جسکا مدعا سنسار کے اندر شانتی اور آنند پھیلانے کا ہے۔ اسلئے آشا ہی کہ جو بھدر پُرش تشریف لاویں گے۔ وہ شانتی اور آنند بھاؤ لے کر ہی اس جلسہ میں شریک ہونگے۔ اور اپنے شدھ بھاؤں سے گروکل کے برہمچاریوں کو بھی متاثر کرنے کی کوشش کریں گے۔

گروکل کے ہتیشیوں سے خاص التماس

سارا سال گروکل کے لئے کچھ بھی کام نہیں ہو سکا۔ جس انسٹی ٹیوشن کے لئے ویدک دھرمی دل کھول کر دان دینے کے لئے طیار ہیں۔ اس کے لئے کوئی بھی بھکشا دان مانگنے نہ گیا جس پوتر کل کے لئے سینکڑوں شدھ آتماؤں کی ضرورت ہے اسکے لئے سارے سال کے اندر ایک آتما نے بھی کام کرنیکا بھاؤ محسوس نہ کیا۔ اب تیسرا سالانہ جلسہ سامنے ہے کیا آپ بھائیوں کا فرض نہیں کہ دل کھولکر دان کی ورشا کریں اور اپنی اُدارتا سے ثبوت دیں کہ جس انسٹیٹیوشن سے پُرانے زمانہ میں منشیہ بنا کر سنسار میں بھیجے جایا کرتے تھے اسکے لئے آپ میں کسقدر اتم سنسکاروں کا بھاؤ موجود ہے جو لوگ دوبدھا اندھکار میں پھنس کر گروکل کے مخالف بن رہے ہیں انکو آپ لوگ اپنے دھرم بھاؤ کے عملی اظہار سے گروکل کا حامی بنالیں۔ مجھے آشا ہے کہ آپ میں سے ایک ایک بھائی آج ہی گروکل کے لئے بھکشا شروع کر دیگا اور سالانہ جلسہ پر روپیوں کا ڈھیر لگا کر آپ سب ثابت کر دینگے کہ دھرم کا کام روپیہ کے ابھاؤ سے اٹک

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۵

بریلی سے شاید ۱۸۶۳ء میں میرے پتا کی تبدیلی ایک درجہ ترقی لیکر بدایوں کو ہوگئی۔ اسجگہ وہ کورٹ انسپکٹر آف پولیس مقرر ہوئے۔ تقریباً تین برس تک مجھے اپنے پتا جی کیساتھ بدایوں میں رہنا پڑا مجھے بخوبی یاد ہے کہ اسجگہ کچہری میں مجھے قلم اور کاغذ وغیرہ خوب ملا کرتے تھے۔ پتا جی کے اردلی (غلط العام اردلی) کے ساتھ میں کچہری جاتا ہر شخص فوجی سلام کی فرمائش کرتا۔ مجھے ایک چھوٹی سی جالی کرچ دی گئی تھی۔ اور میں اُس کا دلی کھول کر استعمال کرتا تھا۔ فرمائش ہوتے ہی دائیں ہاتھ سے کرچ کھول کر بائیں ہاتھ سے فوجی سلام کرتا اور پھر کرچ نیام میں کر لیتا بچوں کی حرکتوں سے عموماً سن رسیدہ لوگ خوش ہوا کرتے ہیں۔ اور وہی وجہ مجھ سے عام محبت کی تھی۔ اسجگہ میں نے اپنے چچا اودھو رام جی کو پہلے پہل دیکھا۔ میرے پتا سے یہ تیسرے درجہ پہ عمر میں تھے۔ میرے پتا اپنے سب بھائیوں میں بڑے تھے۔ اودھو رام جی خاص قابل ذکر ہیں وواہ ہو کر ان کی دھرم پتنی مر گئی تھی۔ اور چونکہ وے چھٹپن سے ہی سادہ مزاج تھے۔ اسلئے پھر وواہ کی اچھا نہیں ہوئی تھی۔ جہاں میرے چار دیگر چچا وواہ کر کے گرہستی بنے وہاں اودھو رام جی نے بہت عرصہ کے بعد سنیاس لے لیا تھا۔ اور پھر کبھی گھر کی طرف رخ نہ کیا۔ ان کی طبیعت میں باوجود سادگی کے فرض کا بڑا خیال رہتا تھا۔ چنانچہ ان کی نسبت ایک روایت ایسی دلچسپ ہے کہ میں اسے سنائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سہارنپور میں جب میرے پتا ہتھیار لینے کے کام پر تعین تھے۔ تو اُن کے رسالہ کے ساتھ ہی گوروں کی پلٹن اور توپخانہ بھی مقیم تھا۔ اودھو رام جی شام کو باہر سے واپس آرہے تھے۔ راستہ گوروں کی بارگ میں سے تھا۔ ایک گورا پہرے پر کھڑا تھا۔ اودھو رام کو آتے اُسنے نہ دیکھا۔ اسلئے "ہو کمز دیئر" کا آوازہ اُسنے نہ کیا۔ اودھو رام جی کو تبلایا گیا تھا۔ کہ اگر اُن کو "ہو کمز دیر" کہہ کر چیلنج دیا جاوے تو جواباً اُنہیں "فرنٹ" کہنا چاہئے۔ خیر گورا تو اپنا فرض بھول گیا (شاید اس وجہ سے بھی کہ رسالدار میجر کے ہاں اُنہیں رہتے دیکھا تھا) لیکن اودھو رام جی اپنے فرض کو کب بھولتے تھے۔ گورے کے پاس جا کر اُس کے کان پر منہ لیجا کر زور سے بولے "پھنٹ" گورا چونکا اور جھٹ گرفتار کر کے اُنہیں حوالات میں کر دیا۔ جب یہ دو تین گھنٹوں تک گھر نہ گئے۔ تو پتا جی نے آدمی تلاش کو بھیجا۔ جس نے جا کر گورے سے ان کو رہائی دلوائی۔ لیکن اودھو رام جی وہیں ڈٹ گئے بولے میں نہیں جاؤں گا۔ میں اس کے افسر سے پوچھوں گا۔ کہ اسے "حکمدر" کیوں نہیں سکھلائی حالانکہ میں نے "پھنٹ" کہدیا۔ ایک طرف رسالدار میجر کا اردلی منتیں کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اودھو رام جی ہلتے نہیں۔ آخرکار بصد مشکل وہاں سے ہلے۔ خیر یہ تو ایک روایت ہے۔ اس طرح کی بہت سی روایتیں چچا اودھو رام جی کی نسبت مشہور ہیں۔ جن کا بیان ضروری نہیں۔ لیکن ایک شبہ ناظرین کو ہوگا جس کا دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں یعنی "ہو کمز دیئر" کا "حکمدر" کیسے بن گیا۔ واضح ہو کہ "ہو کمز دیئر" کے معنے ہیں "کون آتا ہے؟" اس کا بگاڑ ہندوستانی جہلا نے "حکمدر" بنایا۔ اسی طرح پر شروع عملداری انگریزی میں ہندوستانی سپاہیوں نے فوجی ہر ایک بولی کو اپنے خاص لہجہ میں ادا کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ جب کوئی نیا فوجی افسر ولایت سے آتا تھا۔ تو اُسے پہلے پہل ہندوستانی جاہل سپاہیوں کی شاگردی کرنی پڑتی تھی۔ اور پھر ایک فوجی بولی کے بالمقابل غلط العام بولی کو سیکھنا پڑتا تھا۔ بھلا "سٹینڈ ایٹ ایز" کو کون شخص "ٹنڈیل پیچ" کی گہرائی کے اندر دریافت کر سکتا ہے۔ اور "بچن" کا نعرہ سُن کر کون انگریزی پڑھا ہوا "اٹینشن" کا لفظ خیال میں لا کر متوجہ ہو سکتا ہے۔ مجھے اپنی جنم بھومی کے پاس کے موضع اُپل کا رہنے والا ایک سپاہی ایک مرتبہ کاشی میں ملا تھا نام اُس سپاہی کا رن سنگھ تھا۔ اُس کی بولیاں سُن کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ پڑ جاتے تھے وہ سنجیدگی سے سوٹا کندھے پر رکھ کر میرے اور میرے بھائیوں کے روبرو کھڑا ہو جاتا اور اپنی عجیب بولی میں جملہ مراتب قواعد جنگی کو طے کرتا۔ ایک بولی اُسکی نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور اُس شخص کو بڑا ہوشیار سمجھوں گا جو اس معمہ کا حل بتلا دے۔ رن سنگھ بولی دیتا تھا "ٹینگن ٹینگن پھیر اپھیر ٹینگن کوک مار"۔ "کیو ٹیک مارچ" "ٹکا کوک مار" تو سمجھ میں آگیا۔ لیکن باقی کون سمجھ سکتا ہے "لپ ہول" کے اندر "لفٹ ہوئیل" کا پتہ شاید کوئی لگا سکے۔ لیکن "ڈزبر" کی اصلیت کا پتہ کون لگا سکتا ہے؟

.... میں کہاں تھا اور کہاں چل نکلا۔ اوپر کے جملہ معترضہ کے لئے معافی مانگ کر بغیر کسی مزید قیل و قال کے اپنے آپ کو بدایوں سے بنارس لے چلوں گا۔ ایک درجہ اور ترقی پاکر میرے پتا ۱۸۶۶ء میں کاشی تبدیل ہو گئے۔ اب تک مجھے کسی قسم کی بھی کتابی تعلیم نہیں دی گئی تھی یہ سچ ہے۔ کہ میں اپنے بھائیوں کے سبق

بچے میں گرو دیسے ہی بہت سی عبارت حفظ کر لیا کرتا تھا۔ لیکن باقاعدہ مکتب میں بٹھایا نہیں گیا تھا۔ کاشی میں ہی تقریباً ڈیڑھ سال تک آزاد رہنے کے بعد مجھے سنتن سکول میں مع اپنے بڑے بھائی لالہ آتمارام جی کے داخل کیا گیا تھا کہ جہاں ذریعہ دیوناگری اکشروں کے تعلیم ملنی شروع ہوئی۔ کاشی میں پہلی مرتبہ میرے پتاجی تین سال سے کچھ زیادہ رہے۔ اُس عرصہ میں چونکہ میری عمر بہت چھوٹی تھی۔ اسلئے وہاں کے حالات بھی مسلسل بیان نہیں کر سکتا۔ تاہم بعض حالات بیان کروں گا۔ جس سے وہاں کی طرز معاشرت پر بڑی بھاری روشنی پڑے گی سب سے پہلا واقعہ جو مجھے یاد ہے۔ وہ میری مگا (؟) ...ہ بڑی صفائی سے یعدر(؟) ہے۔ کیونکہ مصیبت تو بچپن کی بھی کبھی نہیں بھولا کرتی۔ جو گنیہ سے برہمنال کو جاتے ہوئے ایک عالیشان مکان نیا طیار شدہ تھا۔ جس کے مالک کا نام گوری شنکر وہ مکان پتاجی نے کرایہ پر لیا تھا۔ اُس وقت میری ماتاجی اور میرے بڑے بھائی وہاں مع ایک مزدورنی اور دو نوکروں کے رہتے تھے۔ پتاجی چونکہ وزٹنگ پولیس انسپکٹر تھے۔ اسلئے انہیں زیادہ تر دورے پر رہنا پڑتا تھا۔ ماتاجی نے اتنے بڑے مکان اکیلے رہنا مشکل سمجھ کر مکان کا کچھ حصہ بلا کرایہ ایک پنجابی پریوار کو دیدیا تھا۔ ہم لوگوں کے پڑوس سے اداسی دور ہوتی ہے۔ لیکن یہ رعایت ہم بچوں کے لئے اُلٹی پڑی۔ اُس پنجابی پریوار کی گرہستی کا نام شاید نہال دیوی تھا۔ کاشی کی چھوت چھات مشہور ہے۔ نہال دیوی اُس چھوت چھات کی طرف سے اول درجہ کی وکیل تھی۔ جس طرح پر کہ نئے عیسائی یا مسلمان شدہ ہندو کو ذرہ تازہ جوش نئے مذہب کا اُسے سخت متعصب بنا دیتا ہے اُسی طرح پر نہال دیوی ایک نو مسلم کی طرح چھوت چھات کے قانون کی پابندی کے لئے کسی موقع و محل میں تمیز نہیں کیا کرتی تھی۔ اور زیادہ تر اس کے اس وہم کے شکار ہم دونوں بھائی ہوا کرتے تھے کاشی میں سارے شہر کے نیچے سے نل چلتے ہیں اور جائے ضرور کا کل میلا انہیں نلوں کے ذریعہ سے گنگا میں مل جاتا ہے۔ لیکن فراغت کے بعد ہر ہندو اپنی دھوتی دھو لیتا ہے۔ موسم سرما تھا۔ اور نہال دیوی ہم دونوں بھائیوں کو مادر زاد ننگا کر کے پاخانہ جانے کی اجازت دیتی۔ اگر پیر موری پر پڑ گیا۔ فوراً نہانے کا حکم ہوتا۔ اگر کہیں آتے جاتے کوئی چھینٹا پڑ گیا۔ تو فوراً کپڑے دھونے کا فرمان جاری ہوتا۔ اس مجلسی ظلم سے نہ صرف ہم بچے ہی تنگ آ گئے تھے۔ ماتاجی بھی سب سے زیادہ دق ہو رہی تھیں۔ آخرکار ایک دن ایسا آیا کہ چھوت چھات کی حد ہو گئی۔ موسم سرما ٹھیک شام کا وقت ہوا سخت سرد چل رہی تھی۔ میں کھیلتا کودتا پھرتا تھا۔ کہ میرا پیر ایک مٹی چراغ کی ٹھیکری سے چھو گیا۔ نہال دیوی نے شور مچا دیا "چھو گیا! چھو گیا!! نہلاؤ! نہلاؤ!!" میری ماتاجی دوڑیں "کیا آفت آئی؟" دریافت پر معلوم ہوا کہ نہال دیوی کو شک ہے۔ کہ چراغ کو کتا لے کر اڑاتا اسکی چونچ سے چھوٹ کر چراغ ٹوٹ گیا۔ اُسکے چھوٹے ٹکڑے سے میرا پیر چھو گیا لاکلام مجھے اُسیوقت نہانا چاہئے۔ ماتاجی اُسجگہ چون وچرا ہی کیا کر سکتی تھیں۔ جبکہ اُسوقت کے بڑے سے بڑے دولت او عقل کے مالک بھی اس مذہبی ظلم کے آگے سر جھکا رہے تھے (باقی آئندہ)

ستیہ دھرم پرچارک جلندھر

گروکل السوسیوایشن رعایت

گروکل کانگڑی ہردوار کا چوتھا ارنگک اتسو ۱۸۔ لغایت ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء گروکل بھومی میں بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے ہردو لائنوں کے حکام نے گذشتہ سالوں کی طرح مہربانی فرما کر کرایہ میں رعایت منظور فرمائی ہے۔ جسکے بموجب گروکل اُتسو میں شریک ہونے والے سٹیشن روانگی سے ہردوار تک صرف ایک طرف کا کرایہ ادا کر کے واپسی ٹکٹ حاصل کر سکیں گے لیکن رعایتی ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے جو سرٹیفکیٹ اس سال دئے جاویں گے۔ وہ لوکل سماجوں کے سیکرٹریوں کی معرفت جاری ہوں گے جن کا فرض ہوگا۔ کہ وہ صرف ایسے اشخاص اور اُن کے سمبندھیوں کو سرٹیفکیٹ فارم اپنے ہاتھ سے پُر کر کے دیں جو کہ گروکل کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں اور صرف گروکل کے جلسہ میں شریک ہونے کی غرض سے ہردوار جاتے ہوں۔ جناب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ بہادر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تاکید کی ہدایت فرمائی ہے کہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی ہرگز نہ ہونے پائے بحالت دیگر نتیجہ رعایت کا جاری رہنا ناممکن ہیں جملہ سماجوں کے سکرٹری مہاشیوں کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ ایسے اشخاص کو ہرگز سرٹیفکیٹ نہ دیں کہ جو کسی اور مطلب سے ہردوار جانے والے ہوں۔ اگر کسی ... مہاشے نے اس قاعدہ کی خلاف ورزی کی اور دیکھی گئی تو آئندہ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ذرا توجہ مبذول فرمائیے

سہی سکتا۔ اور اُپدیش سے کسی وقت انسان کے دل میں یہ جوش اور اُتساہ پیدا ہو جاتا ہے کہ انسانی فرض یہ دہرم کرنا چاہیے اُسکے کرنے میں اپنی ہستی تک کو مٹا دیوے۔ مگر ہر کام ضروری ہے اُسے مقدم جانے۔ ایسا ہی شخص کامیابی کا مکھ دیکھتا ہے۔ جو لگتا ہے۔ وہی کھیلتا ہے۔ چنانچہ ایسے اُتم خیال کے پیدا ہونے سے وہ کاریہ آرنبھ کر دیتا ہے اور جتنے دن حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔ پرماتما کامیابی کی صورت دکھلاتا ہے۔ جیسے ماتا بچہ کو روتے ہوئے پھڑکتے ہوئے اپنے پیروں تک جب آتے دیکھتی ہے۔ اور جان لیتی ہے۔ کہ اب اُس کی سامرتھ ختم ہو گئی۔ اُس نے اپنے پُرشارتھ بھر کام کر لیا۔ تو جھٹ اسے اُٹھا کر چھاتی سے لگا کر دودھ پلاتی ہے۔ اسی طرح جب پرماتما دیکھتا ہے۔ کہ اُس نے اپنے پُرشارتھ بھر کام کر لیا۔ تب ضرور مدد کرتا ہے۔ اور وہ کامیاب ہو کر آنند مناتا ہے۔ دنیا میں آج تک جنہوں نے پورن ریتی سے باقاعدہ پُرشارتھ کیا ضرور کامیاب ہوئے۔ اور ہوں گے۔ کیونکہ ؎

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

جس کی صدہا نظیریں ہر جگہ موجود ہیں۔ کہ اُس سچے پُرشارتھ کی روکنے والی بڑی بڑی اعلیٰ طاقتیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ مگر وہی اُتساہ جب رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ کسی سخت مقابلہ کے سامنے آ جانے یا کوئی وگھن پڑ جانے سے رُک جاتا یا الگ ہو جاتا ہے۔ تب وہ کامیابی ناکامیابی سے بدلنے لگ جاتی ہے۔ ورنہ کام کرنے والے کے لئے

"ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست"

سکام نمران سنسار کا میدان خالی پڑا ہوا ہے۔ کام کرنے والا چاہئے۔ جو کوئی سچے پُرشارتھ اور صدق نیت سے پرمیشور کے سہارے سے کام کرتا ہے۔ کامیابی اُس کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی رہتی ہے۔ انسان گو الپگیہ ہے مگر سروگیہ پرمیشور کی سہایتا لے کر سب کچھ کر سکتا ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ قبل کامیابی ہونے کے امتحان کیا جاتا ہے۔ کہ آیا اس کو سچا پریم اور رِت ہے۔ یا کیول نمائش اور شہرت پسندی ہی ملحوظ ہے۔ اسلئے جیسے برادری کسی نیک کام کرنے والے کو جو اُس کی برادری میں پہل کرتا ہے۔ امتحاناً چھوڑتی ہے۔ کہ آیا اُسے اس کام سے سچا پیار ہے۔ یا برادری کا خوف ہے اگر وہ برادری کی پروا نہیں کرتا۔ تو برادری اُس پر دل و جان نثار کرتی ہے۔ اسی طرح اُس منزل مقصود کے چلنے والے کا۔ کامیابی کے ڈنکے بجانے والے کا امتحان ہوتا ہے۔ کام کرنے والے کے رستہ میں بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ مثلاً لوگوں کے جا و بیجا طعن و تشنیع۔ جھوٹے الزام خود تو کرتے نہیں مگر نکتہ چینیوں کے عادی احسان فراموش۔ سارے اُپکاروں اُس کی تکلیفوں۔ قربانیوں کا تو ذکر نہیں کرتے بلکہ ہو کر سدا عیبوں کی تلاش پر نظر۔ اپنی آنکھ کا شہتیر نہ سوجھے پر دوسروں کے تنکے پر نظر اگر وہ ان رکاوٹوں سے نہ گھبرا کر اپنی منزل مقصود کی طرف سے نہیں ہٹتا اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا۔ نہ بوچھاڑوں سے گھبراتا۔ نہ ان کی پاداش کی فکر کرتا۔ وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ اور پرماتما ہی اس کی مدد کرتا ہے اگر وہ ان کے ہی صاف کرنے میں لگ گیا۔ تو ہی منزل مقصود دور ہو جاتی ہے۔ وہ کہ جو نکتہ چینی ہیں۔ احسان فراموش ہیں۔ جو ایسے بیتشیول (؟) کام کرنے والوں سے دور و دھ کرتے ہیں اور ایسے الزام لگاتے ہیں۔ جو اُن سے منسوب کرنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ جو دہرماتما ہیں ان کا یہ خیال

عیبوں سے کچھ غرض نہیں مطلب ہنر سے ہے
چنتے ہیں پھول ہم شجر خار دار سے

وہ واقعی چشم پوشی اور یقینی دوستوں پر بھی اپنے لڑکے اپنے بھائی کے عیبوں کی طرح چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ اور اس کو ایکانت میں تحقیقات کرتے وہ رجب حق الیقین اور عین الیقین کے درجہ کو پہونچ جاتے ہیں۔ سب اُس کو سمجھاتے ہیں۔ نہ کہ مشتبہ حالت میں جس کا قانوناً یہ ملزم کو پہونچتا ہے۔ اس کو ان نہ ملامت بنا کر متہم کر دیتے ہیں۔ پس یہی خیال سب کے ساتھ برتنا چاہیئے۔ نہ کہ کوتہ اندیشی سے چلتے ہوئے کاموں میں رکاوٹیں ڈال دینا۔ ایسی کارروائی سے معمولی خیال والا تو اُس کاریہ کو چھوڑ کر علیحدہ ہی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُلٹی مخالفت کرنے لگتا ہے۔ اور اس کا اثر تو بڑی بڑی اعلیٰ طبیعتوں پر بھی موثر ہوئے بنا نہیں رہتا۔ اسلئے پیارے مترو! ذرا سوچو تو ہی کہ آج کیا آگ ولیش کے اندر لگ رہی ہے۔ ایسے جا و بیجا الزاموں کی بدولت کیسی مخالفت پھیل رہی ہے۔ کبھی ایکانت میں بیٹھ کر آدریہ سدھانت پر۔ اور ویدک فلاسفی پر غور کرو تو سہی کہ ہم اور آپ میں سے کتنے پُرش بہہ چاری نہیں ہیں۔ اور آدریہ اُپدیش۔ ستیارتھ پرکاش ہی کا ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں بہمچار کی تعریف میں بتلایا ہے۔ کہ اگر سولہ برس سے کم استری کے ساتھ بھوگ کیا جائے۔ یا پچیس برس سے کم عمر میں پُرش مباشرت کرے۔ یا گربھنی رجالہ سے بھوگ کرے یا اپنی ہی استری سے چار کال

پرگیہ کرے۔ یا زیادہ بھوگ کرے۔ یا دوسری
ان بیاہتا استری سے وشے کرے۔ بھبچاری ہے
تاں یہ اور بات ہے کہ اپنا آنکھا۔ ٹاٹا۔ بنوا۔ دوسرے کا
لڑکا ڈھینگر۔ سچ ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

اسلئے اپنا وقت محض عیب جوئی میں کھونے والو! ذرا فرماؤ تو سہی۔ اگر ہم اور آپ کو کوئی بھبچاری کہدے۔ جو واقعی ہے۔ تو کیا دل نہ دکھے۔ کیا ہم ایمانداری سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم میں سے کتنی کے اصحاب شاید فی زمانہ شاذ ہی نکلیں گے جو ان عیوب سے بری رہے ہوں۔ یا شاید اُس کے ایک چھوٹی بہت سی ہستیاں ہیں۔ جھوٹے کو جتیا رہتا لائیں۔ تو کیا دل خوش ہوگا؟ اسلئے سرا بنیٹ ہیں وہی جنہوں نے اب آئندہ کو چھوڑ دیا۔ یا اپنے دوشوں کو کم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ اب چھوڑ دینے سے وہ الزام بالکل نابود نہیں ہو جاویگا۔ یہ تو کوئی ضرور کہیگا کہ فلاں پہلے رشوت لیتا تھا۔ مگر اب نہیں لیتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ سے ہی رشوت ستانی سے پاک ہے۔ یہ بات رشیوں تک کی زندگی میں نہیں دیکھی جاتی۔ دیکھئے وشوامتر درباسا کے غصہ کا ذکر آج تک مشہور ہے۔ اسلئے پیارے متروں یہ نہیں کہتا کہ آپ ان عیبوں کی اصلاح نہ کریں۔ ضرور کریں۔ مگر آپ اصلاح چاہتے ہیں۔ یا ان کو علیحدہ کردینا۔ انہیں شوق دہن سمجھنا۔ آپ کا منشا ہے۔ روزانہ دیکھا جاتا ہے کہ دوسروں کی گالیوں کی اتنی پرواہ نہیں ہوتی کہ اپنوں میں سے جو ذرا بھی بات خلاف کہتا ہے تو ناگوار گذرتا ہے۔ کیونکہ ہم میں ابھی وہ مادہ ہی پیدا نہیں ہوا ہے کہ اپنوں کے ناز سہیں اُن کا ادب کریں۔ اُن کی باتوں کا برا نہ مانیں جب یہ حالت ہے تو کیوں نہیں اُن کے عیب کو تنہائی میں پیار محبت سے دوستانہ۔ برادرانہ طریقے سے اُس کا ہت مدنظر رکھ کر۔ اُس کے عیب اُس کو دکھلا کر کہتے۔ یا سمجھاتے یا پبلک میں کسی کا نام نہ ظاہر کرکے نہ کسی کی جانب مخاطب ہوکر عام طور پر سبق سناتے جس سے جب صاف آئینہ منہ کے سامنے آئے گا۔ خود ہی جس کے چہرے پر داغ ہوگا۔ اُسے دکھلائی دینے لگے گا۔ اور خود ہی اُس کا آتما اپنے پاپوں کا سمرن کرکے گلانی کرے گا۔ اور چند بار ایسا ہونے سے وہ پاپ بھی چھوٹ جاوے گا۔ اور اپنا آدمی بھی ہاتھ سے بے ہاتھ نہ ہونے پاوے گا۔ ایسا تو کرتے نہیں۔ بلکہ اُسے طشت از بام کرنے کی غرض سے پبلک میں یا عام اور خاص جلسہ میں پیش کردیتے ہیں۔ اور آپ اُسے اپنا مخالف جانی خیال کر بیٹھتے ہیں۔ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بس یہ ہمارا جانی دشمن ہے۔ اب ہم کبھی ایک ہونگے نہیں۔ ایسا سمجھ کر دل دکھانے والے سخت الفاظ سے کام لیا جاتا ہے۔ یا یہ ہوتا ہے کہ جسے ہم اپنا ہتیشی سمجھے ہوئے ہیں۔ بس جو کچھ اُس نے جھوٹ سچ آکر کہدیا بلاکم وکاست اُسے باور کرلیتے ہیں۔ اور اُسے بالکل آمنا وصدقنا سمجھتے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ شاید تحقیقات کی جاوے تو اور کوئی بات برآمد ہو۔ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔ کا مضمون نہ ہو شاید وہ اس کا بیان اس نے اوروں ہی سے سنا ہو۔ یا مضمون کا ٹکڑہ ہی دیکھا پڑھا ہو۔ اُس سے ہی تو دریافت کریں تا کہ من وعن واقعی بات سمجھ میں آجانے سے اظہار رائے میں غلطی نہ ہو۔

انہیں وجوہات سے کسی سماج میں پھیلا ہے ہم نظر نہیں آتا۔ آج ہم دوسری سماجوں کی گھر بیٹھے ہوئے تعریف سنتے ہیں۔ جاکر دیکھتے ہیں۔ تو وہی ڈھاک کے تین پات۔ اور جو ان آفات سے بچے ہیں۔ انکی بنا پر مہاتما کی تہنیت دیا ہے۔ اسلئے ہے دیانا تو آپ اس بیماری کو دور کیجئے۔ ہم نراہ مان پکارتے ہوئے پرارتھی ہیں۔ آپ اس روگ کی لوزتی پریم پریتی کی اوشدھی سے کیجئے۔ اور کم سے کم ہمارا اتنا تو سینہ سیاہ نہ ہو کہ ہم بلا چشمدید بلا درجہ یقین کو پہونچے ہوئے محض اشتباہ کی حالت میں خود دوسروں پر الزام لگائیں اور ان کی عزت خراب کرنے پر دل وجان سے مستعد و آمادہ نہ ہو جائیں۔ گوکہ سعدی

کسانانکہ بر راہ لطف انگشتند
ہمانا ہمانا لطف بر دگیش نخند

چاند پر تھوکا ہوا اپنے ہی منہ پر پڑتا ہے ہر کسی کو تجربہ ہوا ہوگا۔ کہ اگر کسی عزیز سے تنہائی میں اس کے کئے ہوئے پاپ کی بابت پوچھا جاتا ہے۔ تو وہ اقرار کرتا اور نادم ہوتا ہے۔ باز آنے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر جب اس کا ذکر پبلک میں آتا ہے۔ تو ماننا تو درکنار اور جانی دشمن ہو جاتا ہے۔ اس کو چھپانے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھ کر۔

بات ہی نیابت کہلاتی ہے
بات ہی دلخراش کہی جاتی ہے

تلسی میٹھے بچن سے سکھ اپجے چہوں اور
بسی کرن یہ منتر ہے تج دو بچن کٹھور

سخن جو و بات ہر سخن برو بات
اگر حنظل خوری از دست خوشخو
به از شیرینی از دست ترشرو

سچ تو یہ ہے کہ تلوار۔ توپ جو کام نہیں کرسکتی وہ بات کام کر جاتی ہے۔ اسلئے میری پرارتھنا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ور کیجئے۔ اور اس کی اصلاح پر توجہ
...دل توڑ لیتے۔ دل یا کسی چیز کا توڑ دینا
...آسان ہے۔ مگر بنانا ہی کٹھن ہے ؎

کہ سہل است لعل بدخشاں شکست
شکستہ نہ آید دگر بار بست

...ہو ذاتی کو بیچ میں گھسیٹے ہیں۔ قاتل
...ہیں کہ دیجئے۔ جب کہ جرم ثابت ہو جاتا ہے
...پھر بھی کچھ دنوں بعد پھانسی دی جاتی ہے
...مہلت اپیل دی جاتی ہے۔ تم تحقیقات
...اور اسلئے ہر فرد بشر پر خصوصاً آریوں
...پر خصوصاً لازم ہے کہ چھٹے نیم پر دستخط کرتے
...سے آریہ سماج جیسی پوتر سوسائٹی کے
...اندر آپ داخل ہوئے۔ مگر افسوس کہ دینی
...بندھو۔ دیش وغیرہ جو ممبر ہے اور آپ
...کے اندر بند ہوتے ہوئے موجود تھے ساتھ
...لئے۔ مہربانی فرما کر اُن کی اصلاح کیجئے
...اور سوامی کی قربانی اور دیش بھگتوں
...کی عرق ریزی پر دھیان دیجئے۔ دل
...دکھانے والے اور بھی حملے نہ کیجئے ؎

دوستی ہی تو لگی جاتی ہے ایک تمہ...
دشمنی تم سے کریگے ترے دشمن کب تک

...ضروری ہے کہ یہ عیب جوئی۔ الزام لگانے
...کی عادت۔ متہم کرنے کی عادت کا سمبندھ اپنے
...اور بڑی محنت اور پریشرم سے پیدا کر
...لیا ہے۔ پرنتو یہ سنسکار ہے۔ سولہ
...سنسکاروں سے باہر ہے۔ اسلئے اس کے دور
...کرنے دبانے بھلانے کی کوشش کیجئے۔ یہ نہ
...سمجھئے کہ یہ ذاتی خاصہ ہے دور نہیں ہو سکتا

جو جا کو پڑ و سو بھا جو نا جاوے
نیم نہ میٹھا ہوئے سینچ گڑ گھی سے

...بلکہ یہ نیمتک سنسکار ہے۔ تبھی تو بہت
...پریشرم سے پیدا کرنا بتلایا ہے۔ ذاتی ہوتا تو
...اس کے پیدا کرنے کے واسطے پریشرم کی ضرورت...

ندھی۔ دوسرے یہ بھی سوچو کہ ہم نے اور
آپ نے تو سبھا کو تبدیل کرنے اور اصلاح
کی ضرورت کو محسوس کر کے ہی آریہ سماج کی شرن
لی ہے۔ اگر اصلاح اور سدھار کی ضرورت نہ ہوتی
تو سماج میں نام لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی
دیکھو تو ان حرکتوں کی بدولت کیسے کیسے دیش
ہتیشی بھرت ماتا۔ سماج کے بہو شن اپنے کام سے
ہٹ گئے اور آپ کی نکتہ چینیوں اور اعتراضوں
بیجا حملوں کی بدولت علیحدہ ہوتے جاتے ہیں
گو اس آگ کے شعلے ساری ہی سماجوں میں
مشتعل معلوم ہوتے ہیں۔ پرنتو پنجاب کی
سر زمین میں لیس۔ ماندگان دیش ہتیشی شدھیان
کی امداد کی بدولت دیانباندی کا مادہ پیدا
ہو رہا ہے۔ وہ مخالفت میں بھی کام کرتے ہیں
مگر ہمارے ہاں تو مرنے کے بعد وارثان
کی امداد تو درکنار۔ اس کی زندگی ہی میں
اس کے احسانات پر دھول ڈال کر۔ کمر ہمتی
ہو کر جا و بیجا الزام لگانے سے باز نہیں رہتے
دور کیوں جائے گا۔ شری یت پنڈت بھگونت دین
جی پر دھان بھارتی ندھی سبھا نے جس جوش کے
ساتھ کام گروکل کی امداد کیا تھا۔ اگر تم ان کے
اُن کو بڑھاتے رہتے تو بہت جلد ایک عمدہ مرتبہ
بہم پہونچ کر گروکل کی رت کو ایک عمدہ حالت
میں دکھلا سکتے تھے۔ کام کرنے پر سب کچھ
ہو جاتا ہے۔ کام کرنے والوں کے دل سے اتحاد
ہے۔ جو کام کرے وہ کس برتے پر۔ ہم یہ بھی نہیں
سوچتے کہ کون آدمی کس طریقہ پر کام انجام
دے سکتا ہے۔ میں نے اپنے ذریعہ سے معلوم کیا ہے
کہ پنڈت جی نے رام نگر ضلع بارہ بنکی میں ملازمت
کر لی ہے۔ اور جب انہوں نے ملازمت کر لی۔ تو
اب وہ گروکل کا ویسا کام ہرگز انجام نہیں دے
سکتے۔ جیسا کہ سوتنترتا کی حالت میں کرتے تھے
اور جہاں تک سنا ہے۔ ان کے نوکری کرنے کے

اسباب میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان
کے ان دکھ بیجا حملوں اور اعتراضوں سے
تنگ کیا گیا ہے۔ میں موجودہ حالت کو دیکھتا
ہوا۔ بالفعل بلا ان کے کام کئے۔ علیحدہ گروکل
کا کام چلنا محال ہی نہیں بلکہ دشوار گذار
سا پرتیت ہو رہا ہوں۔ جس کی بابت علیحدہ
لکھنے کی ضرورت ہو چکی ہے۔ پبلک دیتے ہی
بلا کام دیکھے روپیہ دینے کو تیار نہیں ہوتی
کبھی اس کے بعد ان کو گروکل نے پنڈت جی کی
بدولت گورنمنٹ بدل تھی۔ اور کچھ روپیہ فراہم
ہونے لگ گیا تھا۔ اور ہو جانے کی امید تھی
اس پر بھی لوگ کام ٹھہر نے ہوتے دیکھنے کے منتظر
تھے۔ اب اگر پھر بھی سستی ہو گئی۔ کچھ دنوں
اور سو یا تو پھر جا گنا عشر ہم ختم ہو جائے گا
اس لئے پنڈت جی صاحب سے پرارتھنا ہے
کہ وہ اپنی جانب دھیان دیں۔ بیجا حملوں
کی نہ پرواہ کریں۔ کیونکہ کام کرنے والے ہی
پر حملے۔ اعتراض ہوا کرتے ہیں۔ آپ نے اس
دیش اُپکار اور اپنا فرض اپنی سمجھ کر اگر
اس کام کو ہاتھ لگایا ہے۔ تو اُسے کر کے درمیان
میں ہی نہ چھوڑ دیجئے۔ اور پبلک اور سرکار
کتان ہو دھولیش سے یہ مجھ گذارش ہے
کہ اگر ان کو گذارہ ضرور نروان کے لئے ملازمت
کی ضرورت تھی تو سماجیں تجویز کریں۔ یا کار کن لیا
عمل کریں۔ اور کافی وافی گذارہ پنڈت جی کو
نذرانہ کے طور پر پیش کش کیا کریں۔ بڑے
ہرش کی بات ہوگی جو صاحب جس طریقہ سے کام
کر سکتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جاوے
ایک ۲۵ ہزار یا ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ
سے ان کو مدد دے۔ اور اگر اس کو اس کے
نرواہ کے لئے ہزار دو ہزار روپیہ دیا
جاوے تو کیا قباحت اور ہانی ہے۔ مہینہ
دو مہینہ سال دو سال ہی اگر سب کو کام

کرنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ آپ نے سال بھر کام کیا آپکا ہمیشہ اسی طور پر کام کرنا مجھے مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ اگر ان کے ذرائع معاش ایسے ہوں جن کی مجھے خبر نہیں۔ تو کوئی مشکل نہیں معاف کیا جاؤں۔ اس لئے آپ سے جلد کام چھوڑا کر سبھا کا کام لینے کا یتن کیا جاوے۔ علاوہ حصول روپیہ کے ان کے دماغ سے بھی آپ اتنا کام نہیں لے سکتے جو ہر وقت اس کام میں مشغول رہتے ہوئے لے سکتے ہیں۔ کیونکہ دماغ جس کام اور خیال میں محو رہتا ہے۔ اس کی بابت اس کے اندر بڑے بڑے عمدہ خیالات اور وچار وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہتے ہیں اور زیادہ کام کرنے سے قوت متخیلہ بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ نمستے۔

اگر اس دلیرانہ تحریر میں کوئی لفظ خلاف شان ادا ہو گیا ہو۔ تو معاف کیا جاؤں۔ دلی منشاء میرا کسی کی دل شکنی نہیں ہے۔

راقم

اندر چندر اپ پردہان آریہ سماج شاہجہانپور

کلیات آریہ مسافر

یہ امر قابل بحث نہیں رہا۔ کہ دہرم بیر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے کس قدر احسان ہم پر ہیں اور کس طرح سے اس شیر نر نے جگہ بجگہ ویدک دھرم کے ناد کو بجاتے ہوئے مخالفان دہرم کے وہ دانت کھٹے کئے۔ کہ پھر عمر تک مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اس کی تحریرات نے اسلامی کیمپ کے وہ چھکے چھوڑا دئے۔ کہ بیچاروں کو ایک جھوٹہ یا نہیں جگہ عدالت کی شرن لینی پڑی۔ لیکن اس محقق کی عالمانہ تحقیقات نے جو معتبر اسلامی کتب کے حوالہ جات پر مبنی تھی۔ عدالت سے بھی ان کو شکست فاش دلوائی۔ گویا عدالت سے دہرم بیر کی تصانیف کے مستند ہونے کا فتویٰ پاس ہو گیا۔ لیکن سب سے بڑھ کر ان تصانیف کی صداقت دہرم بیر کا بزدلانہ قتل سے تصدیق ہوتی ہے جس سے ان تصانیف پر دہرم بیر کے خون سے مہر لگ گئی ہوئی ہے۔ اور زبان حال سے پکار پکار کہہ رہی ہیں۔ کہ میرا جواب سوائے قتل کے اور نہیں ہو سکا۔ واقعی مہاتما منشی رام جی کا کہنا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کہ "لیکھرام کی کتب کا جواب دینا لوہے کے چنے چبانا ہے"

میرا یہ منصب نہیں کہ میں ان تصانیف پر ریویو کر سکوں اور نہ مجھ میں لیاقت ہے کہ اچھے وار الفاظ میں اپیل کر سکوں۔ لیکن اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ لیکھرام کی کتب کا مطالعہ کرنے والا آریہ قرانی وکرانیوں کو اس طرح چپ کرا سکتا ہے۔ کہ گویا وہ برسوں سے خاموش ہیں اور پھر لطف یہ کہ باوجود مذہبی کتب ہونے کے ایسی دلچسپ ہیں۔ کہ ناول سے بڑھ کر ان کے مطالعہ میں شوق بڑھتا ہے۔ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں نے قریب ایک درجن کے کلیات آریہ مسافر خرید کر دوستوں کی خدمت میں پیش کیں۔ جس سے وہ نہایت ہی مستفید ہوئے ہیں۔ موثر ایسے کہ جس محمدی بھائی نے بھی اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اگر وہ آریہ نہیں ہوا۔ تو کم از کم وہ اسلام سے ہاتھ دہو بیٹھا ہے۔ میں نے ایک مسلمان دوست ڈاکٹر کو کلیات آریہ مسافر کی ایک جلد خرید کر دی۔ دو ماہ بعد جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ایک عیسائی کتب خانہ میں تناسخ کی تائید پر بحث کرنے لگ گئے۔ اور کئی اسلامی عقائد کی تردید کرنی شروع کر دی۔

ایک وقت تھا۔ کہ دہرم بیر کی کمل تصانیف دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔ کسی کے پاس ایک کتاب تھی۔ اور کسی کے پاس دو۔ اور پھر شاید ۳۳ کتب بصد مشکل مل بھی جائیں تو قیمت ۵۰ روپے خرچ ہوتی تھی۔ ہماری اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مہاتما منشی رام جی نے زر کثیر خرچ کر کے جملہ ۳۳ کتب دو ہزار چھپوا کر نہایت سستی قیمت صرف دو روپیہ پر فروخت کرنی شروع کی تھی۔ لیکن کیسے شوک کا مقام ہے۔ کہ ابھی تک صرف چار ہزار سے زیادہ فروخت نہیں ہوئیں۔ اور میرا خیال ہے کہ ان میں ضرور بڑے غیر آریہ خریدار ہوں گے۔ ظاہرا تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت میں دو تین ہزار سے زیادہ آریہ اردو خواں نہیں ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہم دل سے دہرم بیر کی قدر نہیں کرتے۔ اور اس کی وصیت کی کہ "آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو"، مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ جس حالت میں ہم نے آریہ مسافر کی ہی تصانیف کو تاحال خود نہیں خریدا کیا۔ اور اس کی اشاعت میں کوشش نہیں کی۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اور تحریر کا کام کریں گے۔ میں نے گروکل والا ہور آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر دیکھا ہے۔ کہ آریہ پرش چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ ہی ایک ایک دو دو روپیہ کے خرید لیتے ہیں۔ جن کے مضامین کلیات آریہ مسافر سے ہی مصالح لے کر تحریر کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ دو روپیہ خرچ کر کے کل معلومات کا ذخیرہ لینے پر وہ طیار نہیں ہیں۔ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے سب کے پاؤں ہوتے ہیں۔ اس لئے میری مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ۶ مارچ دہرم بیر کی یادگار کا دن نزدیک آگیا ہے۔ اس روز ایک ایک جلد خود خرید فرما دیں۔ اور دو دو مترون کو خریدنے کی تحریک کر کے آریہ مسافر کی سچی یادگار کو قائم کریں۔ ورنہ ایک دن آوے گا

لیکچر بازی سے کچھ بھی میرے خیال میں فائدہ نہیں
سال کے بعد ایک دن تھوڑا عرصہ لیکھو رام کے
گن گانے سے اگر آپ پرسن ہو سکتے ہیں۔ تو تمام
سال گن گا کر شاید آپ پھولے نہ سما دیں گے۔ اسلئے
اگر تمام سالی آریہ مسافر کو خریہ یاد کرنا منظور
ہے۔ تو اس کی کلیات خرید کر مطالعہ فرماویں۔
دو روپیہ معمولی رقم ہے۔ سکریٹری صاحبان
آریہ سماج ہائے سے خصوصاً فریادن ہے۔ کہ وہ
اپنی اپنی لائبریریوں کے لئے ایک ایک جلد آریہ مسافر
کی منگوالیں۔ ۶۔ ۷۔ مارچ کو اپنی اپنی آریہ
سماج کے ممبروں کو ایک ایک جلد خریدنے کی
تاکید فرماویں۔ تاکہ ہم آریہ مسافر کی وصیت
پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض سے سبکدوشی
حاصل کریں۔

میری آریہ سماج کے ودیارتھی اور پرانے کاری
مہاشیوں سے گذارش ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے
ہیں۔ کہ دنیا کے مت متانتروں کی اصلیت
عوام پر بخوبی ظاہر ہو۔ تو کلیات آریہ مسافر
کی فروختگی میں دل سے کوشش کریں۔ اور
اگر ہو سکے تو طالب علموں کو خرید کر مفت
دیویں۔ کیونکہ ویدک دھرم کی اشاعت کا
ایک بڑا بھاری ذریعہ یہ بھی ہے۔

راقم

نیازمند گنپت رائے از کہاریاں

نادر موقعہ

جو صاحب ریاستوں کی ٹکٹیں استعمال شدہ ارسال
کریگا یعنی ۳ پیسہ۔ ار سے لیکر عہ تک یکصد ٹکٹیں روانہ
کریگا دو روپیہ سینکڑہ دونگا۔ ۱/۴ پائی والی درکار نہیں
ماسوا اسکے ریاستی مختلف کا نرخ عہ سینکڑہ دونگا
ہر روپیہ والے کے ۸ گویا عہ روپیہ سینکڑہ

المشتہر

ہر جی رام سیکرٹری آریہ سماج گورداسپور

آریہ سماج کی دنیا

ہونیوالے سالانہ جلسے

وارشک اتسو گروکل کانگڑی
ہردوار ۱۹ لغایت ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۵

اجمیر آریہ سماج کا چوبیسوالی سالانہ جلسہ
بتاریخ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۵
ہوگا۔ آریہ استری سماج کے اتسو بھی انہیں دنوں
میں ہوں گے۔ نگر کیرتن ۲۶ فروری کو بروز
اتوار ہوگا

ابوہر (ضلع فیروزپور) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ
۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ فروری کو ہوگا۔ آریہ پرش
درشن دیں۔ دولت رام پردھان

سکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱
۱۲۔ اپریل کو نشچت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۸۔ اپریل
کو ہوگا۔ سب مہاشے درشن دیں۔ (حاکم رائے منتری)

متھرا آریہ سماج کا وارشک اتسو ۲۴۔ ۲۵
۲۶۔ مارچ کو ہوگا۔ آریہ بھائی اور اپدیشک
درشن دیں۔ (منتری)

بھدوڑ آریہ سماج (ریاست پٹیالہ) کا پہلا
سالانہ جلسہ ۵۔ ۶۔ مارچ کو ہونا قرار پایا
ہے۔ نگر کیرتن ۴۔ مارچ کو ہوگا۔ چونکہ بھدوڑ
اول درجہ کا پوپ گڑھ ہے۔ اسلئے سنیاسی
مہاتماؤں اور اپدیشکوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ
ضرور پدھار کر کرتارتھ کریں۔ (رونق رام منتری)

ویدک سنسکار

نوشہرہ پنواں۔ اس جگہ ایک شادی
ویدک ریتی سے ہوئی۔ کنیا لالہ اننت رام خزانچی
کی تھی۔ برات موضع موڑھاں والہ سے آئی تھی
موقع شادی پر لالہ اننت رام نے مبلغ لیتے
روپیہ کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے۔ اور دوسری
طرف سے مبلغ دو روپیہ آریہ سماج کو دان ملا
دوسری ۲۲۔ ماگھ کو دختر لالہ گنپت کی برات موضع
گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور سے آئی تھی۔ یہ
شادی بھی ویدک ریتی سے ہوئی۔ کنیا کے چچا
لالہ نندلال صاحب نے مبلغ ۵ روپیہ دان
دیا۔ شادی کرانے والے پنڈت کو دو روپیہ
لوکل سماج کو ایک روپیہ۔ سودیشی والوں کو
ایک روپیہ۔ یتیم خانہ فیروزپور کو ایک روپیہ
(دیس چند پردھان)

۲۶۔ ماگھ سمت ۱۹۶۱ کو سوامی درشنانند (پنڈت
کرپا رام) جگراؤں کے فرزند ارجمند کی شادی
دختر پنڈت کانشی رام پٹواری شانکر تحصیل نکودر
سے ویدک ریتی سے ہوئی۔ پنڈت گوبرل جی
نے وواہ سنسکار کرایا۔ اور پنڈت کرپا رام جی
نے اس موقع پر ... روپیہ مختلف سماجک
فنڈوں کو دان دیا

پنڈدادن خاں ۱۳۔ ماگھ سمت ۱۹۶۱ مطابق
۲۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء کو دیوان منگل سین چوپڑہ
کی شادی ہوئی جس پر انہوں نے حسب ذیل دان دیا

یتیم خانہ فیروزپور	عہ
یتیم خانہ بریلی	۲
یتیم خانہ اجمیر	۲
پنڈت سماج	عہ
پنڈت سماج بھیرہ	عہ
ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ایک ہزار روپیہ وعدہ فی سال	
کنیا مہاودیالیہ جالندھر	للعہ
آریہ سماج پنڈدادن خاں	۲
... ...	
سماج بھیرہ	۲

بوراٹول ضلع گورداسپور آریہ سماج کے . . . . . لایق پردھان شرماں

لالہ پوہومل جی کے نوزائیدہ فرزند کا نام کرن سنسکار ہوا۔ بالک کا نام بلونت رکھا گیا۔ دان بھی حسب توفیق دیا گیا۔ اور دوسرے ان پردھان جی کے بھائی لالہ بھگوان داس جی کے تین لڑکوں کا چوٹا کرم (?) سنسکار کیا گیا۔ ہر دو سنسکار پنڈت ہرشش چندر جی شرما نے کرائے۔ اینگلو سنسکرت مڈل سکول کے تمام طلباء اور ٹیچروں اور سماجک پرشوں کو ہر دو اصحاب نے پریتی بھوجن دیا۔ پرماتما ان پرشوں کے اتساہ کو بڑھاوے۔ اور بالکوں کو دھرم بل پردان کریں۔

امرتسر۔ ۱۲- فروری سنہ ۱۹۰۵ء بروز ایتوار کو اُپ نین سنسکار پسر لالہ نانک چند صاحب سکرٹری آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا ویدک ریتی سے ہوا۔ مبلغ سات روپیہ دان مختلف فنڈوں کو دیا۔ اور لڈو تقسیم کئے گئے

ویدپرچار فنڈ .. .. عہ

گروکل کانگڑی .. .. .. عہ

لوکل سماج .. .. .. عہ

کنیا مہاودیالہ جالندھر .. .. .. عہ

جہانسی۔ بابو کندن لال جی گپت ڈپٹی مینیجر محکمہ جنگلات کے دو لڑکوں میں سے ایک کا اَن پراسن سنسکار ایک لڑکے اور ایک بھتیجے کا یگیوپویت سنسکار بروز بسنت پنچمی ۹- فروری کو ویدک ریتی سے ۶۰-۷۰ ستری پرشوں کی حاضری میں ہوا۔ سنسکار کرانے والے پنڈت بلدیو دت جی شرما اپدیشک سٹینڈنگ آف کالج کمیٹی جہانسی تھے۔ اس موقعہ پر حسب ذیل دان دیا گیا۔ اور جملہ ستری پرشوں کا لڈوؤں اور پان سے ستکار کیا گیا۔

لوکل سماج جہانسی .. .. عہ

یتیم خانہ بریلی .. .. عہ

ویدک کالج ممالک متحدہ آگرہ و اودھ .. عہ

گروکل کانگڑی .. .. عہ

گروکل سکندرآباد .. .. .. عہ

دیانند اینگلو ویدک کالج .. .. .. عہ

سنسکار کرتا پنڈت جی کو .. .. .. عہ

دان

لالہ رگھبر دیال صاحب پردھان آریہ سماج و پتری پاٹھ شالا تیتردن نے اپنے چچا زاد بھائی مسمی موتی رام کی شادی میں مبلغ پچاس روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیا۔

پتری پاٹھ شالا تیتردن . . . . . عہ

آریہ سماج تیتردن . . . . عہ

پتری پاٹھ شالا کتھلں . . . . . . عہ

یتیم خانہ بریلی و فیروزپور و اجمیر عہ

گروکل کانگڑی۔ بدایون۔ سکندرآباد عہ

خرچ منی آرڈر . . . . عہ

لالہ بینی پرشاد صاحب ممبر آریہ سماج تیتردن نے اپنے پتر دونی چند کی شادی میں پانچ روپیہ آریہ سماج تیتردن اور پانچ روپیہ پتری پاٹھ شالا تیتردن کو دان دیا۔

لالہ مول راج ساکن جھنجانہ نے اپنی شادی میں مبلغ دس روپیہ پتری پاٹھ شالا تیتردن کو دان دیا۔ اور لالہ جھنڈو مل ساکن چوک والی نے اپنے لڑکے کی شادی میں مبلغ پانچ روپیہ پتری پاٹھ شالا تیتردن کو دان دیا۔

ہم ایسے سجنوں کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ پرماتما ان کی شردھا کو دوگن کرے۔ جو ایسے کارخیروں میں دان کرتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج تیتردن)

چندوسی۔ بتاریخ ۲۹- جنوری سنہ ۱۹۰۵ بروز ایتوار رائے جوتی پرشاد صاحب رئیس جگا دہری کے یہاں سے برات بذریعہ سپیشل ٹرین ساہو بدری پرساد صاحب و ساہو شیام سندر صاحب رئیسان چندوسی کے ہاں آئی یہ شادیاں لالہ رگھونندن پرساد و بینی پرساد کے صاحبزادوں کی تھیں۔ رائے صاحب نے بموقعہ مذکور مبلغ ۵ ہزار حسب ذیل دان دیا۔ رائے صاحب نے باوجود پورانک خیالات کے تھوڑی سی توجہ گروکل پر بھی مبذول فرمائی اسلئے ہم انہیں دھنیہ واد دیتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ پرمیشور ان کی رچی دھرم کاریوں کی طرف بڑھاوے

ایک وظیفہ اُس طالب علم کو دیا جاویگا جو چندوسی کا رہنے والا ویش اگروال انٹرنس میں تعلیم پاتا ہو اور سنسکرت ضرور پڑھے دو ہزار روپیہ کے سود سے

تمغہ اُس طالب علم کو دیا جاویگا جو چندوسی کا باشندہ ویش اگروال مڈل میں تعلیم پاوے امتحان میں سب سے اول رہے یا جسکو کمیٹی مناسب سمجھے ایکہزار کے سود سے

ہر دو رقومات کے لئے ایک کمیٹی قائم ہو گی جس کے ممبران ساہو بدری پرساد رئیس چندوسی۔ رائے جوتی پرساد صاحب رئیس جگا دہری۔ بابو جوالا پرساد صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ چندوسی ہوں گے بمنظوری گورنمنٹ سے لیجاویگی۔

برائے تعمیر کمرہ میرٹھ . . . . . . عہ

برائے تعمیر کمرہ یتیم خانہ میرٹھ . . . . عہ

بریلی کالج . . . . عہ

گاندھرو پاٹھ شالا لاہور . . . . . . عہ

دھرم سبھا چندوسی . . . . عہ

ہندو کالج بنارس . . . . عہ

گروکل بدایون . . . . عہ

گروکل سکندرآباد . . . . عہ

گروکل کانگڑی . . . . عہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا پاٹھ شالا چندوسی ۵

(دین دیال از چندوسی)

سالانہ انتخاب

دھوڈہ (ضلع سیالکوٹ) آریہ سماج :- مہاشے دساوا سنگھ پردھان ۔ مہاشے مول راج منتری مہاشے نتھو مل پستکادھیکش ۔ مہاشے جے گوپال کوشادھیکش

آریہ سماج چھاؤنی سیالکوٹ :- مہاشے جیوا رام پردھان ۔ مہاشے دیوکی نندن منتری ۔ مہاشے بال مکند پستکادھیکش ۔ مہاشے گنپت رائے کوشادھیکش ۔ پنڈت رام سروپ اُدھیاپک سماج ۔

آریہ سماج پنڈدادن خاں :- مہاشے گورسہائے پردھان ۔ مہاشے ٹھاکر داس و مہاشے بوٹا شاہ اُپ پردھان ۔ بخشی بھگوان داس منتری ۔ مہاشے ایشر داس اُپ منتری ۔ مہاشے ہربھگوان خزانچی ۔ مہاشے رام لبھایا لائبریرین

آریہ سماج موگہ ضلع فیروزپور ۔ جلسہ انترنگ سبھا منعقدہ ۱۹۰۵ء - فروری سنہ ۱۹۰۵ میں انتخاب عہدہ داران سماج حسب ذیل ہوا پنڈت لیشن لال بی اے ایل ایل پلیڈر پردھان ۔ لالہ چیلہ رام جی بی اے اُپ پردھان ۔ لالہ نند لال جی منتری ۔ مہاشے نگین چند اُپ منتری مہاشے سلطانی رام جی خزانچی ۔ مہاشے مولچند لائبریرین ۔ مہاشے دھنی رام ۔ مہاشے برج لال لالہ بھگوان چند ۔ پنڈت ملکھی رام ۔ ڈاکٹر مہتر داس ممبران انترنگ سبھا ۔

پائل (علاقہ پٹیالہ) آریہ سماج :- ڈاکٹر بختاور سنگھ پردھان ۔ لالہ سندرام کمپونڈر اُپ پردھان ۔ مہاشے منشی رام محرر پیشی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چند ولبت منتری ۔ مہاشے انعدرسی دراُپ منتری ۔ لالہ پیارے لال کوشادھیکش ۔ لالہ سندرام کمپونڈر پستکادھیکش

دھرم پرچار

بھٹنڈا پنجاب ۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ء مہاشے کیول رام دو یارتھی موضع منولی سے پرچار کرتے ہوئے ڈبوالی پدھارے اور اُسی دن ایک منوہر ویاکھیان دیا ۔ بعد ازاں دو گھنٹہ تک مہاشے کیول رام و لالہ گنیش داس نے بھجن گائے ۔ جن کا شروتاگنوں پر اچھا پربھاؤ پڑا ۔ اگلے روز باوجود طبیعت ناساز ہونے کے ۔ پرچار کا کام نہ چھوڑا ۔ تیسرے دن کسی قدر آرام ہوا ۔ اور اُسی دن سماج کا ہفتہ وار جلسہ بھی تھا جس میں آپ نے ایک ویاکھیان منشیہ کرتویہ کے مضمون پر دیا ۔ ۶۰ کے قریب حاضری تھی اُس کے بعد دو گھنٹے تک بھجن ہوئے ۔ جس میں کہ سناتن دھرمی بھی موجود تھے ۔ اور بڑے شوق سے سنتے رہے ۔ اس کے بعد لالہ گنیش داس جی کے بھجن ہوئے ۔ جو کہ گئورکشا کے بارے میں تھے ۔ (گوبند رام منتری)

اٹک :- بڑے دنوں میں آریہ سماج راولپنڈی شہر کا ایک ڈیپوٹیشن واسطے پرچار یہاں آیا جس میں لالہ کالی سرن جی اُپ پردھان ۔ لالہ کیول رام جی منتری ۔ لالہ گنگا رام جی ۔ پنڈت دیارام جی ۔ ممبران ۔ پنڈت آتما رام جی لوکل اُپدیشک آریہ سماج راولپنڈی شامل تھے ۔ پہلے روز لالہ کالی سرن جی کا ایک موثر لیکچر ہوا ۔ اُس کے بعد پنڈت دیارام جی نے کھڑتال کے بھجنوں سے نہایت آنند کیا ۔ حاضری اس قدر ہوتی تھی کہ تمام بازار بھر جایا کرتا تھا ۔ دوسرے روز بھی اسی طرح کا لیکچر ہوا ۔ اور پھر ڈیپوٹیشن آگے کو چلا گیا ۔ اس کے بعد پورانک مت والوں کا جوش چمکا ۔ حالانکہ آریہ سماج کے لیکچر میں کسی قسم کا کھنڈن نہیں تھا ۔ لیکن اُنہوں نے اپنا جوش ٹھنڈا کرنے کے واسطے دھرم سبھا بھی بنالی ۔ اور پشاور سے ایک پنڈت وشیشر ناتھ نامی کو بھی منگالیا پنڈت جی نے آتے ہی ایک لیکچر مضمون دیانند مت کھنڈن پر دیا ۔ جس میں ایک چالاکی کھیلی سوا روپیہ کا پرشاد منواکر سب ہندوؤں کو ٹھاکر دوارہ میں لے گئے ۔ تاکہ وہ لیکچر آریہ سماج کا نہ سُن سکیں ۔ لوگوں کے دلوں میں ان غلط فہمیوں کے وہم جو کہ پورانک پنڈت نے پھیلائے تھے جمے رہیں ۔ پھر اُن دنوں میں آریہ سماج کے ایک ممبر خزانچی مہاشے ڈھیرا شاہ جی راولپنڈی گئے ۔ اور پنڈت آتما رام اُپدیشک اور پنڈت دیارام جی بھجنیک کھتریاں کو ہمراہ لائے ہر دو صاحبان نے خوب پرچار کیا ۔ پریذیڈنٹ چیلنج دیتے رہے کہ کسی پورانک کو شاسترارتھ کی طاقت ہے تو آئے بلکہ کسی دیگر مقام سے بذریعہ تار بلا سکتے ہیں تو بلالے ہم آنے جانے کے خرچ کے بھی ذمہ دار ہیں ۔ مگر کوئی پورانک سامنے نہ آیا ۔ سادھک پنڈت تاں واپس چلے گئے ۔ تین سناتنی معزز اشخاص آریہ سماج کے ممبر بنے ۔ سماج ہذا آگے سے زیادہ مضبوط ہے ۔ چار یوم بعد پنڈت ہرنام سنگھ اُپدیشک یہاں آئے اور پر بھاؤ شالی ویاکھیان دئے پہلے دن سناتن دھرم سبھا کا سکرٹری آیا اور دو چار سوال بھی کئے مگر پنڈت جی نے اچھی طرح جواب دئے ۔ پنڈت جی کے ویاکھیانوں کا اثر بہت اچھا رہا ۔ سو کے قریب حاضری ہو جاتی تھی یہاں کا آریہ مندر بازار میں ہے ۔ اسکے پریذیڈنٹ مہاشے بھگت رام جی ڈپٹی انسپکٹر پولس ۔ سکرٹری بابو کرتا رام سب اوورسیر ملٹری ورکس اور خزانچی لالہ دیوی دتا ساہوکار ہیں ۔ انترنگ سبھا کے ممبر بھی معزز اشخاص ہیں ۔ (کرتا رام شرما سکرٹری)

Digitized by eGangotri

کرنال ۳-۴-۵ مارچ کو سالانہ جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔ سماج ہذا نے بدیں خیال کہ چونکہ یہ مقام گردو نواح کی سماجوں کا سنٹر ہے۔ اکثر سماجیں زیادتی اخراجات کے باعث سالانہ جلسہ کرنے سے مجبور رہتی ہیں۔ لہذا قرار مناسب یہ فیصلہ کیا کہ سماج ہذا کی طرف سے بذریعہ ٹھیکہ دار وغیرہ صرف کھانا مہیا کرانے کا انتظام کیا جاویگا اور خرچ خوراک پر سہ خود ہوگا۔ تاکہ دیگر سماجیں اس نظیر کی پیروی کرکے سالانہ جلسہ کرنے میں پس وپیش نہ کریں۔ (منتری)

راولپنڈی ۱۰ فروری کو آریہ سماج کے نئے مندر میں جو لالہ کرپا رام جی نے پندرہ ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوا کر سماج کو دان کیا بڑی دھوم دھام سے پرویش ہوا ایک ہزار ستری پرشوں کو پرتکلف دعوت دی گئی۔ تحریک تن نہایت کامیابی سے ہوا ۱۱-۱۲ کو غیر معمولی رونق سے جلسہ ہوا راولپنڈی کے لئے یہ موقع ایک نظیر رہے گی۔ لالہ منشی رام جی کی زبردست اپیل پر ۳۶۲۴ روپیہ مختلف فنڈات کے لئے چندہ ہوا۔ جس میں سے ۱۲۳۶ روپیہ سب سے بڑا حصہ گوروکل کے لئے تھا۔ ۱۳ کو ستری سماج کا جلسہ ہوا جس میں ۱۵۰ چندہ ہوا۔ سوامی درشنانند۔ برہمچاری نتیانند۔ مہاشے دھرمپال جی اودی کے لیکچروں کا اثر اچھا پڑا (منتری)

شوک سماچار

مہاشے بلدیو سہائے جی آریہ سبھاسد پیوٹھا ساکن کرپانی کی کنیا کا ۵ جنوری کو طاعون سے دیہانت ہوگیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ مہاشے بلدیو سہائے جی نے ۱۵ روپے مختلف سماجک فنڈات کو دان دئے۔

افسوس کہ ستری بال کنیا بورڈنگ ہاؤس

پیچھے گوجرانوالہ ضلع علی گڑھ کے اودیوگی پرچارک سیٹھ لکشمی چند جی کا بعارضہ بخار دیہانت ہوگیا۔ سیٹھ جی نے گایتری منتر پڑھتے ہوئے پران تیاگے۔ پرماتما پسماندگان کو شانتی دیوے۔

واقعہ ۱۹ دسمبر کو آریہ سماج گرام سیرلوپ ضلع دہرہ دون کے آپ سبھاپتی بابو فتح چند اور دو بیٹے پہلے ان کے چھوٹے بھائی پنڈت درگا دت سالق کو شانتی بخش آریہ سماج ہذا نے اس جہان فانی سے رحلت کی۔ اس بھیانک مرتیو سے ان کے کٹمبیوں اور خصوصاً اس آریہ سماج کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ بابو فتح چند دو چھوٹے بالک ایک لڑکا ایک لڑکی پیچھے چھوڑ گئے۔ ایشور ان کی مدد کرے۔

ضرورت

اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو درڈھ آریہ ہو۔ اور مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کو دھرم شکشا دے سکے۔ سنسکرت اور بھاشا جانتا ہو۔ اگر انٹرنس پاس شدہ ہو تو اس کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل

بھیم داس ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ

ایک بھاٹیا کنیا کے لئے ورکی ضرورت

کنیا بعمر ۱۴ سالہ تعلیم پا رہی ہے۔ ور از قوم بھاٹیا تندرست نیک چلن بعمر ۲۳ سے ۲۵ سال تک۔ گذارہ معقول رکھتا ہو۔ خط وکتابت خشتہر سے ہو۔ المشتہر ... بھاٹیا نگر ... (illegible)

انعامی مضمون

پانچ روپیہ انعام اس صاحب کو دیا جاویگا جو تعلیم نسواں کی ضرورت اور اس کی اشاعت کے آسان ذریعے سے اپنا مضمون لکھ کر راقم کے پاس ۱۵-۱۰ مارچ سے پیشتر بھیجیں گے ضخامت مضمون پرچارک کے دو صفحے کے برابر ہو۔ یا کچھ زیادہ۔ اگر دیگر مضمون بھی قابل قدر ہوں گے۔ تو ان کو کتابی صورت میں بطرف وہاں شائع کر دیا جائیگا۔ نامہ نگاروں کو مناسب ہے کہ تاریخ مذکورہ کے اندر اندر اپنے اپنے مضمون صاف خوشخط مع پورے پتہ راقم کے پاس بھیج دیویں۔

المشتہر { رگھوناتھ پرساد وٹ منتری
کنیا پاٹھ شالا کمیٹی نجیب آباد ضلع بجنور

کنیا کیلئے ورکی ضرورت

ایک بارہ سالہ گیوڑ کھتری کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا بعمر ۱۸ تا ۲۰ سال کے درمیان تندرست خوبصورت نیک چلن آریہ خیالات برسر روزگار ہو تو آمدنی معقول ہونی چاہئے اگر پڑھتا ہو تو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ شادی پوری عمر میں ویدک ریت ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر نند لال منتری آریہ سماج (illegible)

وگیاپن

ایک بھاٹیا ور کی آوشیکتا

میرے ایک متر جو درڈھ آریہ ہیں ان کی کنیا کیلئے جو سوشیل نیک پڑھی ہوئی ہے بیاہی جانے والے کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ ... (illegible)

اُن کی دھرم پتنی کا جیون چرتر شُفنت الکھمی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۲½ فیصدی (۲) پچیس اور اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۸¾ فیصدی اور (۴) ایکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فیصدی

المشتہر منیجر سطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اسباب سرمایہ لازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرکے ہو سکتا ہے جس قدر پہلی عمر میں کروگے شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطا رنیس و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگانے کے لئے درخواست بنام گیا چند منیجر و ایکچوری بھارت انشورنس بیمہ کمپنی - لاہور

اشتہار

جُراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس مل سکتی ہیں خط و کتابت بروپرائٹر ہیرا انڈیا ہیوزسیلوی نیلڑی لودھیانہ ہونی چاہئے ہمارے پاس بڑے بڑے کارخانوں کی مشینیں جُراب و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اُردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اُردو ترجمہ	۱۲
ویوہار بھانو اُردو	۳/
رگویدآدی بھاشیہ بھومکا اُردو	۱۲/

تصانیف بابو شیو برت لعل ایم۔ اے

کلیان دھرم	۱۲
تاریخی واقعات دلچسپ پنجاب بہ چہار جلد	۶/
ایضاً مجلد	۷/
بیچ مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے۔	۶/
سانکھ فلاسفی	۵/
سنسکرت زبان کی عظمت	۲/
اُپنشد	۱۰/
آریہ درشن و یونانی فلاسفی	۱/
فقہ اہل ہنود و اسلام میں توافق	۳/
بھارت کی شجاع و عالم ستریوں کے کارنامے ۲ حصہ	۱۲
ایضاً مجلد	۱۲/
معدن التہذیب	۵/
یوگ فلاسفی	۶/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	۳/
تمباکو	۱/
مختلف و مستند ہندو پنتھوں کا تذکرہ	۶/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	۱۰/
فلسفہ عبادت	۸/
دستار پورک سندھیا	۶/

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و علمی کے بیانیں	۱۰/
" نمبر ۲ علم الٰہی	۱۲
" نمبر ۴۔ الہامیوں کے خیالات و اعمال	۳/
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۴
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۲/
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲/
" نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	۲/
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و افعالی	۳/
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	۳/
" نمبر ۳۶ موت اور اُس کے بعد کے حالات	۸/
" نمبر ۳۷۔ شاستر سمرتی وغیرہ	۱۲
" نمبر ۳۸ حکایات و روایات	۱۲/
" نمبر ۳۹ راج نیتی	۵/
" نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۸ متعلقہ راج نیتی	۲/
" دہات تیاگی	۸/

نوٹ - دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی

ناولز

راجکماری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۶/ حصہ دوم ۶/
بھروپیا چرتر ۸/ دلچسپ تاریخی فسانجات ۶/

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اُپدیش منجری	۵/
مسلم الاخلاق	۱/
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱/
لیکچر بابو منشی رام جی	۶/
جنگ چین	۱۲
استانگ یوگ پرکاش	۵/

کلیات آریہ مسافر ۔۔ ۶/۸
تہذیب الاسلام جلد اول و دوم فی جلد ۔۔ ۸/
تصدیق صداقت دھرم آریہ ۔۔ ۳/
ثبات تناسخ ۔۔ ۲/
ویدانت دھوانت نوارن ۔۔ ۳/
جیون لابھ ستیارتھ ۔۔ ۱/
ایشور درشن ۔۔ ۴/
ملہمان وید و قران کی سوانح عمری اور تعلیم ۔۔ ۳/
ستیہ دھرم پرچارک پر لائبل کیس اردو ۔۔ ۸/
ثبوت تثلیث وید ۔۔ ۴/
سندھیا منظوم اردو ۔۔ ۱/
قانونی مت درپن ۔۔ ۱/
سندھیا نثر اردو ۔۔ ۹/
رنجیت رتن پرکاش ۔۔ ۴/
آریہ ورت کا عروج ۔۔ ۱۰/
جیون چرتر مہربان حصہ اول ۔۔ ۸/
" " حصہ دوم ۔۔ ۸/
تحفۃ الاسلام حصہ اول ۔۔ ۳/
" حصہ دوم ۔۔ ۲/
سندھیا چار پرکار ۔۔ ۱/
پہیلی ۔۔ ۸/
دو رخت ۔۔ ۸/
سبزی ترکاری ۔۔ ۸/
گھاس چارہ ۔۔ ۸/
آنند سروور ۔۔ ۱/

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سماجی زندگی ۔۔ مہندی
پرماتما کی سرودیاپکتا ۔۔ "
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ ۔۔ "
انسانی زندگی کا مقصد ۔۔ "

اخلاقی اور روحانی صحت ۔۔ مہندی
موروثی برہمن و بہوشیہ پران ۔۔ "
انسانی سوسائٹی کی بنا ڈالی ۔۔ فی جلد
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج ۔۔ ۱۰/
بائیبل کو کس نے لکھا؟ ۔۔ ۱/
بہوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح ۔۔ ۱۰/
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ ۔۔ ۱/

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۔۔ ۱/۸
برن اچارن شکشا ۔۔ ۸/
سندھی وشئے ۔۔ ۵/
نامکا ۔۔ ۴/
کارکیہ ۔۔ ۳/
سامامک ۔۔ ۴/
ستریہ تادھت ۔۔ ۱۰/
آریہ ارتھ ۔۔ ۱/
سودر ۔۔ ۱۰/
اکھیاتک ۔۔ ۱/۴
پاربی بھاتک ۔۔ ۳/
دھاتو پاٹھ ۔۔ ۴/
گن پاٹھ ۔۔ ۳/
نگھنٹو ۔۔ ۳/
ادناری کوش ۔۔ ۸/
نروکت ۔۔ ۱۰/
چاروں وید مول
کاغذ سادہ ۔۔ ۸/
سنسکار ودھی ۔۔ ۸/
رگوید بھاشیہ ۹ حصہ ۔۔ ۳۶
وید ورودھ مت کھنڈن ۔۔ ۲/
شت پتھ براہمن ۔۔ للعہ

کچھ موجیبان ۔۔ ۸/
آریہ سماج کے نیم اپنیم ۔۔ ۱۰/
استادھیائی سول ۔۔ ۳/
آریہ دھرم ابھیاس جیون
یعنی جیون چرتر سری
سوامی دیانند سرسوتی
جی مہاراج ۔۔ ۱/۴
سنسکرت واکیہ پربودھ ۔۔ ۲/
ویوہار بھانو ۔۔ ۲/
بھجن منتر ۔۔ ۲/
شاستر ارتھ سیلا چاندپور ۔۔ ۱/
شاستر ارتھ کاشی ۔۔ ۸/
ویدانت دھوانت نوارن ۔۔ ۱/
آریہ بھونے ۔۔ ۳/
بھرانتی نوارن ۔۔ ۱/
ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ ۔۔
" بڑھیا کاغذ ۔۔
پنچ مہا یگیہ ودھی ۔۔ ۱/
آریہ ادیش رتن مالا ۔۔ ۲/
اوکرمنکا چاروں وید کا ۔۔
سویکار پتر ۔۔
یجروید بھاشیہ سمپورن ۱۴ حصہ ۔۔ ۱۴

گو کرنا ندھی ۔۔ ۱/
ناظر دھرم سمت پنیدان ۔۔ ۸/

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسدھ
دھرماتما اور ویر ستریاں
حصہ اول ۔۔ ۶/
اتہاس ہرودار ۔۔ ۶/
دارو غہ جی ناول ۔۔ ۳/
آرش پتری یگیہ ۔۔ ۲/
برہم چریہ ۔۔ ۴/
گنجینہ بھجن ۔۔ ۸/
ویدانت آریہ بھاشیہ
اپنشد آریہ منی ۔۔ ۱/۴
شریمتی دھرم دیوی کا اپدیش ۔۔ ۲/

گیتا بھاشیہ اپنشد
آریہ منی ۔۔ ۱/۸
ستری دھرم نیتی ۔۔ ۱/
جیون چرتر مہربان
حصہ اول ۔۔ ۹/
ایضاً حصہ دوم ۔۔ ۹/
ودیش گمن پرکاش ۔۔ ۱/
ودھوا دیو شیکشا ۔۔ ۲/
لائف گیسن شیو دھرم ۔۔ ۱۲/

کتب انگریزی

اے فیو سپیچیز
آف دی آریہ سماج ۔۔ ۴/
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج ۔۔ ۱/
ورکس پنڈت گرودت ۔۔ ۱۴/

کتب گورمکھی

ایشور بھگتی ۔۔ ۲/
سندھیا سٹیک ۔۔ ۱/
ستیارتھ پرکاش ۔۔ ۲/

اشتہار

لودہانہ کا لاٹھہ ہر قسم اور کپڑے کے تھان و خوبصورت پر مفت اور سلے سلائے کپڑے ناپ بھیجنے پر روانہ کئے جاتے ہیں ۔
المشتہر ناہتی رام سوکھ راج منچنٹ ایجنٹ اینڈ ایجنٹ لودہانہ پنجاب ۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لدھیانہ کا کھدر کپڑا لنگی ۔ چیک وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ بذریعہ درخواست آنے پر مفت
المشتہر لاہوری مل بی ۔ اے مینیجر کلاتھ مینیوفیکچرنگ کمپنی لودہیانہ (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

تعمیل کے لئے بحوالہ نمبر چٹ مطلع فرمائے ورنہ عدم تعمیل فرماویں

ओ३म् ॥

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

ओ३म्

ओ३म्

ستیہ دھرم پرچارک

چندہ سالانہ

عام خریداروں سے مع محصول ڈاک للعہ بلا محصول ہے

طالبعلموں سے مع محصول ڈاک ہے بلا محصول ہے

(۱) ویدک ستیہ دھرم کا پرچار اور تعصب نہ کرنا۔ (۳) مہاتماؤں کے جیون چرتر ۔۔۔

(۲) ۔۔۔ سماج کی ۔۔۔ مضامین ۔۔۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین ۔۔۔

جلد ۱۲	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار ۔۔۔ کے دن شائع ہوتا ہے	۔۔۔ ۱۹ سمت

الہام الاسلام

مصنفہ ۔۔۔ برہمچاری دھرم پال جی بی اے

جلد اول و دوم

۔۔۔ عبدالغفور صاحب ۔۔۔ آپ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول ۔۔۔ اسلامی کیمپ میں ہلچل مچا دی ۔۔۔ جس کا نام تہذیب الاسلام رکھا گیا ہے ۔۔۔ دوسری جلد بھی ۔۔۔ جاری ہے ۔۔۔

۔۔۔ دوسرے ایڈیشن کا انتظار

فی جلد ۔۔۔

آریہ مہا پرش جیون

یعنی

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت ۸/

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی سارڈا

المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

وشار پورک سندھیا ودھی

زبان ہندی آمیز اردو

مصنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے۔ کاغذ لکھائی وچھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۲۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہ امولیہ گرنتھ ہے لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئیے

قیمت مجلد ۵/ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو۔ نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلباء کے لئے نقلی بدہضمی کا موجب ہو۔!!! بلکہ ایک مشہور آریہ راجپوت فوجی عہدہ دار نے ۱۹۰۰ء کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں

چشم بد مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز و دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین وجاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے ہر سچی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر حتی کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئیے۔ کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۳۵ صفحے سائیز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ایک روپیہ بلا محصولڈاک ۔/۱ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو۔ جن پوتر دل کو ابھارنیوالے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساتویں یاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا ازبس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم دپوتر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک اننت بہبود سنا سکتا ہے قیمت مجلد ۵/ المشتہر

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دولت وارین

الموسوم اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ بخشیش رام جی وینا نگری یوگ ودیا کے

جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے سوال جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے مصنف نے جا بجا یوگیہ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۱/

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشیہ میں۔ مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرتک شرادھ ویدوردھ ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہوسکتا ہے جو متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۲/

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۱۲۰۰ صفحوں کا مع ایک دلچسپ نیا دیباچہ اور آریہ دھرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور آنکی دھرم پتنی کا جیون چرتر مفت۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے (۱) دس یا زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۶/۱ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو دس روپیہ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲/۱ فیصدی اور (۴) یکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۵ فیصدی

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۱ پھاگن سمت ۱۹۶۱ مطابق ۳ - مارچ ۱۹۰۵ء شکروار - جالندھر شہر | نمبر ۴۷

واقعات اور مفید رائے

بارش نے سارے ہندوستان میں سخت سردی کر دی۔ لاہور سی جگہ میں بھی کسی قدر برف پڑ گئی۔ جیکب آباد جہاں پر گرمی ۱۲۸ درجہ تک ہوا کرتی تھی۔ اس قدر سرد ہو گیا تھا۔ کہ پارہ ۱۸ درجہ پر تھا۔ کلکتہ میں بھی سردی کا زور رہا یہ جاڑا اس سال غیر معمولی ہے۔ پہاڑوں پر برف بھی بہت زیادہ پڑی ہے۔ کوہ منصوری پر ۱۲ فیٹ برف پڑنا بھی ایک تعجب ہے۔ عام حالات میں برف پڑنے کے بعد بارش بند ہو جایا کرتی ہے لیکن یہاں بادل اس کے بعد بھی چھائے رہے۔ دیگر ممالک سے خبریں برابر آ رہی ہیں۔ کہ اس سال سردی سخت پڑی ہے۔

محکمہ ڈاک خانہ میں تجویز ہو رہی ہے کہ رجسٹری کی رسوم بجائے ۲ کے ۱ کر دی جاوے۔ اس رعایت سے بھی ڈاک خانہ کو فائدہ ہی رہے گا۔ جس طرح پر کہ تار خبر کی قیمت کم کرنے سے فائدہ رہا ہے۔ رجسٹری کی فیس ایک آنہ ہوتے ہی رجسٹریوں کی تعداد چوگنی ہو جاوے گی۔ کیونکہ یہاں کے لوگ عجایب پرست ہیں۔ جو لوگ محض نیلام میں سستی چیزیں دیکھ کر غیر ضروری چیزیں خریدنے کے عادی ہوں اُن کو رعایت میں بھی گھاٹا ہی رہے گا۔

روس کے مشہور کاونٹ ٹالسٹائی ستر برسوں سے زیادہ عمر میں بھی جوانوں سے بڑھ کر ہمت رکھتے ہیں۔ ان کے گھر کے پاس کے ہسپتال میں آگ لگ گئی جس میں ۱۲۴ بیمار تھے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ اطلاع ملتے ہی ٹالسٹائی موقعہ واردات پر پہونچا۔ اور آگ بجھانے میں مدد دینے کے سوائے سب بیمار لوگ باہر نکال لئے۔ گو اُن میں سے چھ خوف زدہ ہو کر مر گئے تھے۔ تاہم جو کام اس عمر میں کاونٹ موصوف نے کیا۔ اُس سے اُس کے اعلیٰ آچرنوں کا پتہ لگتا ہے۔ کاش کہ ہندوستان میں سینکڑوں اس قسم کے سچے مہاتما ہوتے تا کہ اس گرے ہوئے دیش کا بیڑا پار ہوتا۔

دوسرے ملکوں کے انسانوں کی کمزوریوں کا حال پڑھ کر اپنے ملک والوں کی کمزوری ہی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اور پتہ لگتا ہے کہ انسان ایک ہی قسم کے تتوں کی بناوٹ ہیں۔ چھوٹے ہوتے ناظرین میں سے بہت ایسے ہونگے جن کو پہ دل گیندا کے گودا کھانے کی عادت رہی ہو۔ اب بھی بچوں کو اس عادت کا غلام دیکھا کرتا ہوں۔ اسوقت اخباروں سے معلوم ہو رہا ہے کہ روسی سپاہیوں کو سورج مکھی کے بیج کھانے کی بڑی بُری عادت پڑی ہوئی ہے۔ اپنے لشکر کے اس ویسن کو پورا کرنے کے لئے سُنا گیا ہے۔ کہ ملکہ روس نے تقریباً پانچ لاکھ روپیوں کی قیمت کے تخم سورج مکھی خرید کر میدان جنگ میں بھیجے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر ارکو ایک فرانسیسی محقق نے پتہ لگایا ہے کہ بیجوں سے بیج علیحدہ کرنے کے عمل سے عام صحت کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ انسانی کمزوری تو ہر جگہ قدرتی ہے لیکن بیچارے بدنصیب روسیوں کو اسوقت ویسن بھی ایسے پڑے ہوئے ہیں۔ جو اُن کے ملک والوں کے لئے ہی مضر ثابت ہو رہے ہیں۔ برخلاف اس کے جاپانیوں کا زیادہ نہانے کا ویسن ان کے لئے میدان جنگ میں بھی مفید ثابت ہو رہا ہے۔

روس کے کاونٹ ٹالسٹائی نے تین برس ہوئے اپنے مرنے کی امید پر ایک مراسلہ زار روس کے نام لکھا تھا۔ جس کی بجنسہ نقل اس وقت اخباروں میں چھپ رہی ہے۔ اُس مراسلہ میں پی - او ٹالسٹائی نے زار کو "پیارے بھائی" کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ اور زار سے اپنے فرائیض سے خبردار کیا ہے۔ زار روس دیسے تو آدمی نیک سُنا جاتا ہے۔ لیکن اُس کی کمزوری کے باعث اس کے مصاحب اُسے مناسب اصلاح نہیں کرنے دیتے۔ کیا خوش قسمت ہے جاپان کا مکاڈو جسے صلاح کار بھی خدا ترس اور ملک دوست ملے ہیں۔

رپورٹ سررشتہ تعلیم اضلاع بنگال سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس صوبہ کے اندر تعلیم سنسکرت کے اندر تنزل ہو رہا ہے۔ بنگال کے ٹول جن میں ہر سال ۱۷ ہزار ۱ سو ودیارتھی تعلیم پاتے تھے۔ اب ۳۷ سو ۸۰ ودیارتھیوں سے زیادہ کے نام نہیں دکھلا سکتے۔ بنگال کی یہ حالت افسوس ناک ہے کیونکہ وہاں ہر فن مولیٰ تعلیم یافتہ اصحاب سے ہی ملکی ترقی کی بڑی بھاری امید کیجایا کرتی ہے

مدراس میں ایک سنسکرت نظم کا پورانا نسخہ تانبے پتر پر لکھا ہوا ملا ہے۔ اکشر تو **تلگو** کے ہیں اور زبان سنسکرت ہے۔ لکشمی کے جنم کا یہ اتہاس تقریباً پچاس صفحوں پر لکھا ہوا ہے۔ لگبھگ دو سو برس کا پورانا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس کہ اب تک سنسکرت کا خزانہ محض بدیشی ہی تلاش کر رہے ہیں۔ پراچین آریوں کی سنتان کو اس طرف ضرور متوجہ ہونا چاہئے۔ خصوصاً آریہ سماجیوں کا فرض ہے کہ اُن میں سے بعض لایق اصحاب سنسکرت کے انتخاب کی پڑتال میں لگیں

علی گڈھ کالج کے متعلق ایک کیڈٹ کور قایم کرنے کا وچار ہو رہا ہے۔ جسکے افسر وہاں کے یورپین پروفیسر ہوں گے۔ علی گڈھ کالج کے لئے یہ بڑی بھاری عزت کا باعث ہوگا۔ کوئی زمانہ تھا کہ اہل اسلام ہی غدر ۵۷ کے بانی سمجھے جاتے تھے۔ انگریز لوگ اُن سے پرہیز کرتے تھے۔ اِن جملہ خیالات کو مرحوم سر سید احمد خان صاحب نے پلٹا دیا تھا۔ اب زمانہ ہے کہ ہندو

Haridwar. Digitized by eGangotri

گورنمنٹ کے دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ اور مسلمان دوست۔ ہندو کالجوں میں رشک پیدا ہو رہا ہے اور وے بھی ایسی ہی عزت چاہتے ہیں۔ میری رائے میں یہہ کوئی رشک کرنے کا مقام نہیں ہے اگر صاحبان انگریز مسلمانوں کو ہی قابل اعتبار سمجھتے ہیں تو اس میں ہندوؤں کو کوئی کلام نہیں ہونا چاہئے۔ خواہ زمانہ بھی ثابت کرے کہ ہر کسی پر وشواس کرنا ٹھیک نہیں ہوا کرتا۔ مہاراجہ جنرل سر پرتاب سنگھ سے بڑھکر سرکار انگریزی سے کون معزز ہوا ہے۔ یہاں ہندو اور مسلمانوں کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ

جسے پیا چاہے وہی سہاگن
کیا سانولی کیا گورا رے

پرارتھنا سے پلیگ دور کرنے کا نسخہ [illegible] ناتھ صاحب نے پیش کر دیا۔ پائونیر میں اس پر خاصہ مباحثہ شروع ہو گیا۔ جو اب تک ختم نہیں ہوا۔ میری رائے میں جو لوگ پرارتھنا سے پلیگ کو دور کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں انہیں اپنا نسخہ استعمال کرنے دیا جاوے اور جو اصحاب اس کی سختیاں دور کرنے کی کوئی اور تدابیر عمل میں لانا چاہتے ہیں ان کو اس پر عمل کرنے دیا جاوے۔ وقت کی قلم فرسائی سے کچھ مطلب حل نہیں ہو سکتا۔

بمبئی کے پورٹ ٹرسٹی اور [illegible] درجہ کے [illegible] لوگوں کی طرف سے کچھ عرصہ ہوا۔ یہہ شکایت پیش ہوئی تھی کہ وہاں کے ہندو اور پارسی نوجوان آفیسران انگریزوں کی عورتوں کو اکیلا پاکر دق کرتے ہیں۔ اس کا جواب بعض ہندوستانی اخباروں نے یہ دیا تھا۔ کہ ہندوستانی اور یورپین کے گروہ سے بڑھکر عورتوں کو دق کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض کمینہ مزاج کے انگریز ہندوستانی عورتوں کو بہت ہی سخت تنگ کرتے ہیں اور ان کے ساتھ [illegible] کرتے ہوئے بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کی اپنی پیدائش بھی کسی دیوی کے ہی بطن سے ہوئی ہے۔ لیکن یہ امر ہندوستانی یا پارسی نوجوانوں کی بد اطواریوں کے لئے کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ اپنے ناظرین سے میرا خاص التماس ہے کہ وے ستری جاتی کی خاص عزت کرنا سیکھیں۔ اور منوجی کے اس بچن کو نہ بھولیں کہ جہاں ستریوں کی عزت ہوتی ہے وہیں دیوتا لوگ نواس کرتے ہیں

عرب میں اس وقت ایک خاص تحریک پیدا ہوئی ہے جس کا مدعا یہہ ہے کہ ملک عرب اور اس کے متعلقہ ممالک محض عرب والوں کے ہی قبضہ میں ہیں ان پر دیگر ممالک کے باشندے دست درازی نہ کریں۔ اس تحریک کے متعلق ہر شہر و قصبہ کے اندر سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اور اصل مقصد اس تحریک کا یہہ ہے۔ کہ ایک عرب کی عظیم الشان سلطنت قائم کیجاوے جس کا انتظام جاپان اور انگلستان کی گورنمنٹوں کے اصول پر ہو۔ یورپین طاقتوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ اس نئی تحریک میں دخل نہ دیویں۔ اپنی نئی مجوزہ گورنمنٹ کا رکن اعظم یہہ لوگ کسی عربی سلطان کو بنانا چاہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی کامیابی نے ہر ایک بدنظم ملک کو اپنی حالت درست کرنیکا حوصلہ دیا ہے۔ یہہ شور اور ولولہ ہر ایک ملک میں پیدا ہوگا۔ لیکن ایک ملک اس کے اثر سے محروم رہیگا۔ جس کو دس ہزار برسوں سے زیادہ عرصہ غلامی کا طوق پہنے گذرنے لگا ہے۔

امیر صاحب کابل کی توجہ انگریزی تعلیم کی طرف اپنی تخت نشینی کے دن سے ہی کھنچی ہوئی ہے عرصہ ہوا کہ انہوں نے انجمن اسلامیہ کے کالج واقعہ لاہور کی مدد کی تھی اور کابل میں کالج قایم کرنے کی غرض سے کچھ مسلمان پروفیسر طلب کئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ انجمن اسلامیہ کے کالج کو علاوہ آٹھ ہزار روپیوں کے سالانہ عطیہ بخشنے کے امیر صاحب نے تیس ہزار روپیہ نقد مستقل فنڈ کے لئے بخشدیا ہے۔ اب انجمن کے ہاتھ میں ستر ہزار روپیہ مستقل فنڈ میں موجود ہے۔ اور انجمن نے تجویز کی ہے کہ اس فنڈ کو دس لاکھ تک پہونچایا جاوے۔ جو لوگ بولتے کم کام زیادہ کرتے ہیں وے کامیابی حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ آریہ سماج کو بھی ان سے سبق لینا چاہئے

کابل میں امیر صاحب کی کوشش سے باوجود سخت مخالفتوں کے ہند کے نمونہ پر ایک کالج قایم ہو گیا ہے۔ جسمیں اسوقت ۱۵۰ طالبعلم تعلیم پاتے ہیں ان طلبا میں امیر صاحب کے اپنے لڑکے بھی شامل ہیں

آجکل بابو سریندر ناتھ بنرجی بنگال کے مشہور فصیح اللسان نئے نئے بہادروں کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ شری مہاراج گووند سنگھ جی کو ہی بنگالی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کر رہے بلکہ بنگال کی پرانی روایتوں میں سے بھی نئے بڑے آدمیوں کا نشان دکھلا رہے ہیں۔ اخبار بنگالی میں مہاراجا ستیارام کا جیون چرتر نکلا ہے جو کہ اورنگزیب کے وقت میں بنگال کے ایک مانڈلیک راجہ تھے۔ اورنگزیب کے ظلم سے تنگ آکر انہوں نے مخالفت کا جھنڈا بلند کیا تھا۔ اور ہر ہندو ستم رسیدہ کے وہ مائی باپ تھے۔ ان کی انتظامیہ لیاقت کی بھی بڑی تعریف سنی جاتی ہے۔ اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مظلوموں کو ظالم کے پنجہ سے بچانے میں انہوں نے پران دئے تو ان کے لئے عزت کا خیال بڑھ جاتا ہے۔ ہندوستانی تعلیمیافتہ اصحاب اگر اپنا فالتو وقت اپنے قرب و جوار کے چھپے ہوئے اتہاس کے روشن کرنے میں صرف کریں تو معلومات کا نمایاں ذخیرہ اکٹھا ہو سکتا ہے۔

تبت کا ڈلائی لاما سرگردان و پریشان پھرتے پھرتے اور چین کے دربار سے بھی دھکے کھانے کے بعد اب منگولیا میں پہونچا ہے۔ ۲۷۔ نومبر کو ہزاروں کی بھیڑ بھاڑ کے ساتھ لیکر ڈلائی لاما نے مقام ارگا دار الخلافہ منگولیا میں پناہ لی۔ دو سو اونٹوں پر اسکا اندوختہ جو ہمراہ ہی تھا سامان لدا ہوا تھا۔ باوجود سخت سردی وغیرہ کے بیس ہزار آدمی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

نیک صلاح قبول کرو خواہ دینیوالا کوئی ہو

جسوقت لارڈ کرزن وائسرائے ہند کی

..ونوکیشن سپیچ پایونیر میں شائع ہوئی تھی۔ میں اُسے ..ڑھ نہیں سکا تھا۔ کیونکہ خاص کام میں مصروف تھا ..اس سپیچ پر ہر قسم کی نکتہ چینیاں ہو چکی ہیں۔ ممکن ہے ..پہلے دن لیجسلیٹو کاونسل میں مسٹر گوکھلے سے جھاڑ کھا کر ..لارڈ کرزن نے بدلا لینے کیلئے ہی کلکتہ یونیورسٹی کے ..گریجویٹوں کو مشورہ دیا ہو۔ لیکن جہاں تک اس سپیچ ..کو غور سے پڑھا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ لارڈ ..کرزن نے نہایت ہی نیک صلاح دی ہے۔ جسپر عمل ..کرنے سے ہمارے نوجوان اپنے ملک کے سچے سیوک بن سکتے ہیں ..پہلی نصیحت لارڈ کرزن کی یہ ہے کہ کسی حالت میں بھی ..سچائی کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ یہ دعوے لارڈ ..موصوف کا غلط ہے۔ کہ سچائی کی نسبت اعلی بہاو پہلے ..مغرب میں پیدا ہوا۔ اور وہاں سے مشرق میں آیا۔ آریہ ..شاستروں میں ستیہ سے بڑھ کر کوئی دھرم ہی نہیں ..بتلایا گیا۔ جہاں یوگ شاستر میں دوسرا یم ستیہ بتلایا گیا ہے ..وہاں ساتھ ہی اس کا مہاورت دھارن کرنیکی ہدایت ..ہے یعنی کسی دیش میں کسی اوستھا کے اندر بھی کبھی پرانی ..کا استیہ نہ بولنا چاہئے۔ نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ ہی من ..میں استیہ وچار کرنا چاہئے۔ میری رائے میں آریہ ورت ..کی ستیہ کے بلئے علے آدرش کا موجب ہے۔ لیکن "پدرم ..سلطان بود" کی شیخی سے اس وقت کیا مطلب برآری ..ہو سکتی ہے۔ ہمیں سچائی کا سبق اگر اپنے حکام سے ..سیکھنا پڑے تو کوئی شرم کی بات نہیں۔ اونے لیاقت کے ..لوگ اعلےٰ انسانوں پر قدرتاً حکومت نہیں کر سکتے۔ اگر ..انگریزوں میں ہم سے بڑھکر سچائی کے لئے پیار نہ ہوتا تو ..وہ ہرگز ہم پر حکومت نہ کر سکتے۔ پس اگر بھارت نواسی ..سچ مچ آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ تو انہیں سچائی کے

آدرش کی طرف چلنا چاہئے۔ اور اس ضمن میں ہر طرح کے مبالغہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دوسری نصیحت لارڈ کرزن کی نوجوانوں کے لئے یہ تھی۔ کہ وے آزاد طور پر سوچنے کی عادت ڈالیں۔ تقلید پرستی میں جو انہوں نے اپنی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے اُسے پھر سے سنبھالیں۔ میری رائے میں اس نصیحت کی اسوقت بڑی سخت ضرورت ہے۔ جبکہ ہمارے تعلیمیافتہ اصحاب کو ہر نئی کتاب نئے نئے مذہب کو اختیار کرنیکی ترغیب دیتی ہے۔ تیسری نصیحت لارڈ کرزن کی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ لفاظی سے پرہیز کرو۔ اور عمل پر زور دو۔ اس پر کسے شک ہے۔ کہ گذشتہ دس بیس صدیوں سے شدید جال نے آریہ ورت کو تباہ کر دیا ہے۔ اور اسوقت بھی لفاظی ہزاروں پردوں کو ڈھکنے والی شکتی سمجھی جاتی ہے۔ دسمبر کی تعطیلوں میں دھواں دھار تقریریں کر کے اور بہ ہندوستان کے تعلیم یافتوں نے سمجھ لیا کہ سال بھر کے لئے اپنا حب الوطنی کا فرض ادا کر چکے۔ دور کیوں جاؤں مجھے آریہ سماج کے اندر ہی اس نصیحت کی سخت ضرورت نظر آتی ہے۔ ایک نوجوان آریہ سماج کے مسئلوں پر بحث میں اگر ایک آدمی کو بھی چپ کرا دیتا ہے۔ تو اُسے ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ وہ پنچ مہایگیوں میں کسی ایک فرض کا ادا کرنا بھی اپنے اوپر فرض سمجھے۔ بحث مباحثہ میں محو کر آریہ سندھیا اگنی ہوتر وغیرہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اسلئے میری رائے میں لارڈ کرزن کی آ.. نصیحت سے آریہ سماجسٹ پرشوں کو خاص سبق حاصل کرنا چاہئے۔ چوتھی نصیحت لارڈ کرزن کی یہ ہے کہ عام رائے کو درست کرنیکی کوشش کیجائے۔ جاہلوں کی یہاں کثرت ہے۔ اور ان کی کوئی رائے نہیں ہو سکتی۔ پس تعلیم یافتہ معدودے چند کو ہی پبلک رائے کا ذمہ لینا پڑیگا۔ اس ذمہ واری کو ہندوستانی تعلیم یافتہ کس طرح پر نباہتے ہیں۔ اس کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ میری رائے میں نصیحت خواہ کہیں سے آوے شکریہ کے ساتھ قبول کر لی چاہئے۔ مسٹر گوکھلے

کی طاقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ جس نے لارڈ کرزن سے زبردست مدبر کو بھی مجبور کیا کہ وہ عورتوں کی طرح طعنوں پر اُتر ے بغیر اپنی گورنمنٹ کو الزام سے بری نکر سکے ..میں مسٹر گوکھلے کی شکتی پر موہت ہوتا ہوں۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی اس امر کو بھلا نہیں سکتا۔ کہ محض زبانی قیل و قال کسی قوم کو بھی اُبھار نہیں سکتی۔ جو اپنی اندریوں کو اپنے بس میں نہیں کر سکتا۔ وہ دوسروں پر کب حکومت کر سکتا ہے۔ بس دوسروں کی سیوا کا مستحق بننے کے لئے پہلے خود سیوک بننے کی ضرورت ہے۔ پرماتما کرے کہ ہم سب سچائی کو ہر جگہ سے قبول کرنیکی قابلیت حاصل کریں۔

روس کی خطرناک حالت کا دنیا پر اثر

روس کی افسوسناک حالت بدستور چلی جا رہی ہے زار روس پر رعایا کو بالکل اعتبار نہیں رہا۔ باوجودنت نئے اقراروں کے روس کے مزدوری پیشہ لوگ اپنے شاہنشاہ سے ناامید ہو بیٹھے ہیں۔ دارالخلافہ روس سے پھر وہی کشمکش اور وہی جد وجہد کی آواز اُٹھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ نہ معلوم کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات صریح نظر آتی ہے۔ کہ اگر شاہنشاہ روس نے جاپان کے ساتھ فوراً صلح نہ کر لی تو وہ دن دور نہ ہوگا جبکہ اُسے اندر اور باہر دونوں سے مایوس نہ ہونا پڑیگا۔ گھر میں لڑائی ٹھان کر بیرونی دشمن کے مقابلہ پر جانا عقلمندی کا کام نہیں ہے۔ اسوقت زار روس اگر ایک ساحرہ عورت کو اپنا مخبر نہ بنائے ہوتے اور اپنی الہامیت پر کچھ مدار رکھتے۔ تو رعایا کا جوش اسوقت اُنکے خاندان کو کچلنے کے خیال میں لگ رہا ہے۔ اُلٹا جاپان کو پھیپا کر نہیں لگ جاتا۔ جبوقت لاکھوں مزدوروں اور ہزاروں تعلیم یافتہ اصحاب "حقوق حقوق!!" کی پکار مچاتے ہوئے شاہنشاہ کے محل معلی کی طرف جا رہے تھے۔ اگر بجائے توپ و تفنگ سے اُن کا استقبال کرنے کے شاہنشاہ روس سے روک سکتا۔ اور اگر اس ہجوم کثیر میں سے کوئی ناعاقبت اندیش شاہنشاہ کو مار بھی ڈالتا۔ تب بھی اس کا نام

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمیشہ کے لئے عزت سے قایم رہتا۔ اور اُس کا خون شاید آیندہ کے جلد کشت و خون کو بند کرنے میں کامیاب ہوتا۔ جو لوگ انسانوں کی راہبری کرنے کے دعویدار ہیں۔ عام اس سے کہ وہ راہبری پولیٹیکل شاہی سڑک کے لئے ہو۔ یا کہ مذہبی تنگ راستہ کے لئے۔ اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ پرماتما پر اعلےٰ درجہ کا وشواس رکھنے والے ہوں۔ اور اُس کے ساتھ ہی اپنے آتما کی طاقت پر بھی بھروسہ رکھتے ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس شخص کا بھروسہ ایشور پر ہے۔ اُسکا اپنے آتما پر بھی پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ روس کی بحالت سے ہر کام کرنے والیکو سبق لینا چاہئے۔ عوام ہمیشہ انصاف اور محبت سے قابو میں آتے ہیں۔ نہ کہ ظلم اور نخوت سے۔ خیر۔ روس کے لئے گو اس تحریک کا اثر کچھ ہی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ہل چل ساری دُنیا کو ہلا دے گی۔ اور روس کی اصلاح کے ساتھ نہ معلوم کن کن کی کایا پلٹ دیگی۔

آریوں کے لئے ایک خاص بستی کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوا اخبارِ اردو میں چرچا دیکھا گیا تھا کہ پارسی لوگ اپنی خاص آبادی اپنے سابق وطن کی طرف کہیں قایم کرنا چاہتے ہیں۔ جو حالت پارسیوں کی بلحاظ مذہب اور طرز معاشرت وغیرہ کے ہے۔ اگر ٹھیک ویسی ہی نہیں تو اُس سے ملتی جُلتی آریہ سماجسٹ پُرشوں کی ہے۔ پارسیوں کو خواہ کسی خاص آبادی کی اسقدر جلد ضرورت نہو۔ لیکن آریوں کو اپنی خاص آبادی علیحدہ قایم کرنے کی خاص ضرورت ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ پورانک ہندوازم کے دایرہ اثر سے آریہ سماج اب تک باوجود چہارم حصہ صدی کی جدوجہد کے نہیں نکل سکی۔ گُن کرمانوسار ورنوں کا شور اب تک زبان تک ہی محدود ہے۔ ویدک کرم کانڈ ابھی تک نزدیک پھٹکنے نہیں پایا۔ سنسکاروں کے موقعوں پر آئے دن پُرش گرجاتے ہیں۔ ہر شخص برادریوں کی مخالفت برداشت نہیں کرسکتا۔ طرز معاشرت وہی گرا ہوا۔ ایسی حالت سے نکلنے کے لئے ضروری تہا۔ کہ آریہ پُرشوں کی ایک خاص بستی ہوتی۔ جہاں پر کہ وے ایک دوسرے سے مل کر اپنے دھرم کے فرمانوں کی پیروی کر سکتے۔ دھرم کے سادھارن دس لکشنوں پر چلنے کے لئے موجودہ ہندوسوسائٹی کے اندر جو دقتیں ہیں۔ اُن کا اندازہ وے لوگ ہی لگا سکتے ہیں۔ جن کی آنکھیں کسی قدر کُھل چکی ہیں۔ میری رائے میں وقت آچکا ہے۔ جبکہ آریہ پُرشوں کو عملی جیون کے پرچار کے لئے اپنی خاص نئی آبادی قایم کرنی چاہئے۔ اس نئی مجوزہ آبادی کے لئے میری رائے میں جنگل کا یہ علاقہ نہایت موزوں ہے۔ جس کے اندر گُروکل قایم کیا گیا ہے۔ اگر پچاس آریہ پُرش ایک ایک ہزار روپیوں کے پچاس حصے قایم کرکے ایک کمپنی بنا دیں۔ اور وہ کمپنی سب سے پہلے زمین خریدنے کی کوشش کرے۔ تو میری رائے میں یہاں اس قدر سرمایہ کے اندر چار پانچ گانو خریدے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد خاص اصولوں کے اوپر ویدوں کی ہدائیت کے مطابق ہوادار مکانات بنائے جاویں۔ اور خاص اصولوں پر اُس آبادی میں آریہ پُرشوں کو شریک ہونے کی اجازت دی جاوے۔

اس قسم کی کوشش سے کچھ امید پڑ سکتی ہے کہ کسی زمانہ تک ہم لوگ ویدک دہرم کے پختہ ثبوت کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ تقریر اور تحریر کا زمانہ اب بہت دور چلا گیا۔ اب عمل کا زمانہ ہے ہوائی قلعے بہت بنا چکے۔ مضامین بہت لکھے جا چکے۔ اب ایک دوسرے پر وشواس کرکے عمل کرنے کا وقت ہے۔ اگر اس تجویز پر سنجیدگی سے دچار کرنے والے دس بھائی بھی نکل آویں تو میں اخباری بحث سے اس مضمون کو علیحدہ کرکے اس کے متعلق خاص مشورہ دینے کے لئے طیار ہوں گا۔

جاپانی ورزش کا بیان ایک کتاب میں

امریکہ کے مسٹر مین کانن صاحب نے جاپانیوں کی جسمانی ورزش پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جو اس وقت ہندوستان میں چار روپیہ فی جلد کے حساب سے فروخت ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے اندر مصنف نے اپنے ذاتی تجربہ سے جاپانیوں کی کثرت کا طریقہ بیان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی جتلایا ہے۔ کہ اُن کے داؤں پیچ ایسے زبردست ہیں کہ یورپین طریقہ کثرت کا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مجھے یقین ہے۔ ہندوستانی ہزاروں روپیہ اس کتاب کی خریداری میں صرف کرینگے لیکن مجھے شک ہے کہ کتاب کے خریدنے والوں میں سے دس فی صدی بھی اپنے جسم کو مضبوط کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ جو داؤں پیچ اس کتاب میں درج ہیں۔ اور جو طریقے جسم کو مضبوط کرنے کے جاپانیوں میں رایج ہیں۔ اُن کا ہندوستان میں اب تک رواج ہے، لیکن افسوس کہ ہندوستانی اپنے یہاں کے موجودہ خزانوں سے بے بہرہ ہیں۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ جسپر عمل ہونے سے اپنے یہاں کے موجودہ جسمانی علم کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ جہاں کہیں کوئی پہلوان یا فن پھری۔ گدکا اور لکڑی کا جاننے والا ہو۔ اُس کے مفصل حالات سے دہلی کے آریہ بھائی مجھے سوچت کریں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ ان سب کی لیاقت وغیرہ دریافت کرکے اُن کی لیاقت سے آریہ سماجسٹ پُرشوں کو خصوصاً اور باقی ہندوستانی بھائیوں کو عموماً فایدہ پہونچانے کی کوشش کی جاوے اگر ہر جگہ کے پہلوانوں اور گدکا بازوں سے فایدہ اُٹھانے کے لئے لوکل کمیٹیاں بن جاویں اور اُن کا ہر ایک ممبر اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے جسمانی ورزش کو سب سے اول فرض

میری زندگی کے نشیب و فراز

(نمبر ۶)

گوری شنکر والے مکان کو چھوڑ کر تاجی نے لاہور ہی محلہ میں مکان لیا۔ خوش قسمتی سے مکان بڑا ہوادار تھا کیونکہ اسکے تین طرف سڑک اور گلی تھی۔ اور چوتھی طرف کھنڈر پڑا ہوا تھا۔ اس مکان میں قریباً اڑھائی برس میری زندگی کے گذرے۔ میرے پتاجی چونکہ اکثر دورے پر رہتے تھے۔ اس لئے مجھے زیادہ تر واسطہ ماتاجی سے ہی پڑتا تھا۔ میری ماتا میں ایک خصوصیت تھی۔ جو انہیں دوسری استریوں میں تمیز کرتی تھی۔ اُنکی کوشش ہمیشہ یہ رہا کرتی تھی۔ کہ کوئی شخص بھی انکی وجہ سے دکھی نہ ہو۔ نمرتا اُن کے اندر اعلیٰ درجے کی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ مدت تک انہوں نے اپنی باہوں میں چاندی کا چوڑا ہی رکھا۔ اور جب پتاجی کی کمائی کی بدولت دوسروں کے اصرار پر انہوں نے طلائی کو کھڑون (پنجابی قسم کے کڑے) کی جوڑی بنوائی تو اپنے گاؤن تلون میں عرصہ تک اس لئے نہ پہنیں کہ مبادا دیگر عورتیں انہیں گھمنڈی سمجھکر برا مانیں۔ ماتاجی کی ہمیشہ یہ کوشش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ بزرگوں سے اشیرواد حاصل کریں اپنی سنتان سے انہیں از حد پیار تھا۔ اور جس نگاہ سے انکی سنتان انکو دیکھتی رہی اور انکے مرنے کے بعد اب تک انہیں یاد کر کے جو بھاؤ انکے بیٹوں اور بیٹیوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اس بھاؤ سے کم نہیں ہیں۔ جو کہ انگریزی کتابوں میں بعض نیک یورپین والدین کی نسبت درج ملا کرتا ہے۔ پتاجی کے دل میں گو آخری دنوں میرے لئے ایسی محبت ہو گئی تھی۔ کہ اسکا خیال میری طبیعت پر بڑا صحت بخش اثر پیدا کرتا ہے۔ تاہم ماتاجی کے پریم کا مقابلہ وہ محبت بھی نہیں کر سکتی۔ اس پریم کا بیان کرنا مشکل ہے۔ سب سے پہلے میں نے اس ناقابل بیان پریم کو کاشی میں محسوس کیا تھا۔ میری عمر اسوقت شاید سات برس کی تھی۔ میرے پتا نے اسوقت تک مجھے کبھی نہیں مارا تھا۔ لیکن چونکہ پتا کے اکثر گھر سے باہر رہنے کے کارن مجھ میں کچھ آوارگی سی آ گئی تھی۔ ایکدن جبکہ پتا گھر تھے میں نے کچھ شور مچایا۔ پتاجی کسی مقدمہ کو مرتب کر رہے تھے۔ ناراض ہو کر سخت جھڑکا دیا۔ چونکہ یہ پہلا ہی موقع تھا مجھے کسی نے جھڑکا دیا۔ اس لئے مجھے ناگوار گذرنا قدرتی امر تھا لیکن چونکہ ایسا عمل پتاجی کی طرف سے ہوا۔ جو کہ ہمیشہ مجھے پیار کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس لئے زیادہ تر صدمہ ہوا اور میں نے غصہ میں آ کر سیڑھی میں لگی ہوئی رسی کو اپنے گلے میں ڈالکر کہنا شروع کیا "پھانسی لیلونگا پھانسی لیلونگا۔" پتاجی نے آ کر ایک تھپڑ لگایا اور رسی سے میرا گلا علیحدہ کر کے مجھے گھسیٹ لائے۔ گو میں محض ڈر رہا تھا لیکن پتاجی کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خائف تھے کہ مبادا مجھے نقصان پھونچے۔ اسوقت میں نے سخت رونا شروع کیا روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں ماتاجی باہر گئی ہوئی تھیں۔ آتے ہی میرے رونے کی آواز سنی اور فوراً گود میں اٹھا لیا۔ ایکدم آنسو اور ہچکی سب بند گویا جادو ہو گیا۔ مجھے یاد نہیں کہ ماتا نے کیا کیا میں بیان نہیں کر سکتا کہ انہوں نے کیا کیا لیکن جو شانتی کہ میں نے اُسوقت محسوس کی اسے کبھی بھول نہیں سکتا آہ! ماتا کے اگادھ پریم کو کون بیان کر سکتا ہے۔ اس پریم کو محض محسوس ہی کر سکتے ہیں۔ اسی لئے تو آریہ شاستروں نے سارے برہمانڈ کے دھارن کرنے والے پرماتما کو انکی روپ سے بیان کر کے اسے ماتری بھاؤ سے یاد کیا ہے۔ مبارک ہیں وے جنہوں نے جننی کا پریم محسوس کیا ہو۔ کیونکہ جگت جننی کی گود میں جانیکا راستہ وہی تلاش کرتے ہیں۔ ماتاجی کا اپنا سوبھاؤ گو ایسا تھا کہ انہیں سچ مچ دیوی کہ سکتے ہیں لیکن چونکہ انہوں نے تعلیم اور تربیت باقاعدہ نہیں پائی تھی۔ اس لئے اپنی سنتان کی تربیت میں عملی حصہ نہیں لے سکتی تھیں۔ پتاجی کی گھر سے غیر حاضری اور ماتاجی کا تعلیم سے بے بہرہ ہونا میرے لئے نقصان دہ ثابت ہوا مجھے اُس وقت ہر کام میں ماتاجی کو دھمکانے کی عادت ہو گئی۔ روایت ہے کہ ایک لڑکا بیماری کی حالت میں ماں سے لڈو مانگتا تھا حکیم جی کے منع کرنیکے باعث ماتا نے دینے سے انکار کیا۔ لڑکا دیوار پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور دھمکی دینے لگا۔ کہ اگر لڈو نہ دوگی۔ تو دیوار پر سے کود پڑونگا ایک پٹھان کا اتفاق سے دیوار کیساتھ کے کوچہ سے گذر ہوا۔ پٹھان نے اصل معاملہ کو تاڑ کر کہا "کود تو کیسے کودتا ہے" لڑکا جواب دہ ہوا "چلو اپنے راستے لگو ہم تو اپنی ماں کو ڈراتے ہیں۔" اُن دنوں یہ روائت مجھ پر صادق آتی تھی لیکن مجھے کوئی پٹھان نہیں ملا تھا۔ یہ حالت میری تقریباً ایکسال تک رہی آخرکار ایکدن میری حرکت پر ماتا کو بڑا دکھ ہوا انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا لیکن انکی دکھی حالت مجھ پر ظاہر ہو گئی میں نے انکو ایکطرف بیٹھے آنسو بہاتے دیکھا مجھ سے نہ رہا گیا اور گود میں بیٹھکر میں اسقدر رویا کہ رونا مشکل ہو گیا آخرکار ماں بیٹے کے درمیان صلح ہو گئی اور مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ محض ماتا جی کی خاطر میں نے وہ دھمکی دینے کی حرکت چھوڑ دی یا کم از کم ماتاجی کو میری ایسی حرکت سے پھر دکھی ہونا نہیں پڑا +

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ پتاجی چھوٹی عمر سے ہی شیو کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اور سارا سامان پوجا کا اُنکے ساتھ رہا کرتا تھا۔ بچوں کا قاعدہ ہے کہ جیسا کہ عمل انکے بزرگ کریں۔ وے بھی اسی کی نقل کیا کرتے ہیں۔ جہاں شرابیوں کے لڑکے شراب کی مصنوعی محفل گرم کیا کرتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے بعض دھارمک ممبروں کے لڑکے بھی سنبھیا لگا کر ایشور پرارتھنا کے بعد لکچر دینے کی نقل اُتارتے سنے ہیں بنارس میں میرے بڑے بھائی آتمارام جی بھی میرے ہمراہ رہتے تھے۔ باقی دونوں بڑے بھائی تلون میں تھے۔ ایکدن گنگا اشنان سے واپسی کے وقت راستہ کے ایک ویران مندر میں ہم دونوں دو شیو لنگ کے پتھر اٹھا لائے پتاجی کو معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئے کیونکہ انکی رائے میں جو دیو مورتی پران پرتشٹھا کر کے مندر میں ستھاپت کی جا چکے اس کا اکھاڑنا پاپ تھا ناراض ہو کر پوچھا "کیوں دیو مورتی کو اکھاڑ لائے" بھائی صاحب تو خاموش رہے لیکن میں نے جواب دیا "آپ روز پوجا کرتے ہیں۔ کیا ہم لوگ پوجا نہ کریں ہم اپنی پوجا کے لیئے مورتیاں لے آئے ہیں۔" پتاجی نے حکم دیا کہ مورتیاں مندر میں واپس کی جاویں۔ لیکن چونکہ اس حکم کے بعد پتاجی دورے پر چلے گئے۔ اس لئے ہم

سچا دھرم عالمگیر ہے

(نمبر ۵)

اگر آدمی جہان کی بناوٹ کا غور سے مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ایک ایسا جگت کا اپادان کارن (علت مادی) جسے پرکرتی وغیرہ ناموں سے بھی موسوم کرتے ہیں کبھی بھی مختلف شکلیں اختیار نہ کرتا اگر اسکے اندر ایک عالمگیر حرکت کام نہ کرتی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ الہام کے ترقی پذیر ہونے کا مسئلہ برہمو سماج اور اوسکی دوسری شاخوں نے اسی پرکرتی کے مشاہدہ سے اخذ کیا ہے۔ انہوں نے مادہ کو بے شکل حالت سے ترقی کرتے کرتے باقاعدہ شکل وغیرہ حاصل کرتے دیکھکر اذعان کیا کہ اسیطرح پر الہام بھی ترقی پذیر ہوتا ہوگا۔ لیکن درشٹانت کو گھٹاتے (مثل کو صادق لاتے) ہوئے انہوں نے سخت غلطی کہائی جیسے میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مادہ اکیلا کچھ نہ بن سکتا اگر ایک عالمگیر حرکت اس کے اندر کام کرتی ہوئی موجود نہ ہوتی۔ اب دیکھنا ہے کہ مادہ اور حرکت ان دونوں میں ترقی پذیر کون ہے۔ معمولی عقل والا آدمی بھی یہ جواب دیگا۔ کہ مختلف شکلیں اختیار کرتا ہوا مادہ ہی ترقی کرتا ہے نہ کہ حرکت۔ حرکت تو ایکرس ہمیشہ ایک ہی اصول پر ایک کام کرتی رہتی ہے۔ اسکا گھٹنا بڑھنا کچھ معنے ہی نہیں رکھتا۔ ترقی یا تنزل دنیا کے اندر ہوتے ہیں کبھی لطیف اور کبھی کثیف حالت میں مادہ ہی محسوس ہوتا ہے نہ کہ حرکت اگر اسی مشاہدے کو روحانی دنیا پر گھٹائیں تو معلوم ہوگا۔ کہ ترقی یا تنزل بدھی میں ہوتے ہیں نہ کہ گیان میں۔ انسانوں کی بدھیاں گیان سے پرے ہی جاکر انسانوں کے بھاونوں کے مطابق ترقی کرتیں یا تنزل میں گرتی ہیں۔ گیان ایکرس بنا رہتا ہے پس صاف ثابت ہوگیا کہ نہ گیان ترقی پذیر ہے اور نہ حرکت بلکہ بدھی اور مادہ ترقی پذیر ہیں۔ گیان اور حرکت یعنی کریا क्रिया کا تو پرماتما سے ظہور ہوتا ہے۔ اور سب پرلے سے دونوں اسی میں لین ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ کٹھ اپنشد میں لکھا ہے۔

यस्य ब्रह्म च क्षत्रञ्च उभे भवत ओदनः। मृत्युर्यस्योपसेचनं क इत्था वेद यत्र सः॥

یہ گیان اور کریا جس کے پرلے میں دونوں بھوجن ہو جاتے اور موت (سنیوگ وبوگ کا اصول) جسکا بھوجن کیساتھ جل ستھانی ہوتا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ برہم ایسا ہے؟

کریا سے اسجگہ مطلب سرشٹی کا نہیں ہے محض گیان کا دو چار ہے گیان کو ہی کہتے ہیں پس جب ثابت ہو کہ گیان کا کبھی ادبھو ہوتا ہے۔ تو کب شک ہو سکتا کہ ویدوں کا ظہور گیان سے برہم سے ہوا!

(باقی آئندہ)

تعلیم مفت ہونی چاہیئے

آریہ پرتی ندھی سبھا کے گذشتہ اجلاس میں میری طرف سے یہ مضمون پیش کیا گیا تھا۔ کہ اگرچہ مہاودیالیہ کے اندر گورکل کے سرمایہ میں ایک لاکھ روپیہ اور جمع ہو جاوے اور آئندہ روپیہ برابر آتا رہنے کی امید ہو تو آئندہ سال سے برہمچاریوں میں فیس کی آمدنی کی کوئی مد نہ رکھی جاوے۔ معاملہ چونکہ بڑا گمبھیر تھا اور وقت تھوڑا۔ اس لیئے بجائے اسکے کہ اس مسئلہ پر بحث ہوتی مجھے سبھا کی طرف سے زبانی ہدایت ہوئی کہ میں سب سے پہلے فہمیدہ آریہ پرشوں کے خیالات کا پتہ لگاؤں۔ اور پھر اپنے خیال کو پختہ کر کے انترنگ سبھا کے آئندہ کسی اجلاس میں اس معاملہ کو پیش کروں۔ اس کے بعد کام کی تکمیل تو میں کرونگا۔ اور اگر موقع ملا تو آریہ سماج کے سنجیدہ بزرگوں سے ملکر اس معاملہ پر صلاح لونگا لیکن ایک غلط فہمی ہے جو دور کرنا چاہتا ہوں۔ برہمچاریوں کے سرپرستوں سے جو پوری فیس دیتے ہیں۔ ان سے دس روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے جو محض انکے بھوجن وستر پر خرچ ہوتا ہے۔ کتب اور تعلیم پر جو خرچ آتا ہے وہ سب سبھا کرتی ہے چنانچہ جب لاہور میں رائے بہادر کالی پرشن رائے نے اس معاملہ میں شبہ ظاہر کیا تھا تو لالہ کانشی رام جی وید نے انکے اعتراض کا یہی جواب دیا تھا۔ لیکن محض یہ جواب سبھا کی طرف سے کافی نہیں ہے۔ مہاشہ آریہ پتر کا نے اس سوال پر اپنے گذشتہ پرچہ میں خاص طور پر بحث کی ہے۔ اس مسئلہ کا حل کہ آیا اس وقت گورکل میں تعلیم مفت ہونی چاہیئے یا نہیں خالی از مشکلات نہیں ہے۔ لیکن ایک امر صاف ہے جن لوگوں نے بڑے اشتیاق کیساتھ اپنے بچوں کو گورکل میں داخل کیا تھا۔ اگر انکی حالت بدلجاوے یا انکی موت کے باعث برہمچاریوں کا گذارہ دینے والا کوئی نہ رہے تو ایسی حالت میں کیا برہمچاریوں کو مجبور کیا گیا ہے وہ رخصت کرالیں یا برہمچاریوں کو محض روپیہ کے الحاق سے ترک کرا دیا جاوے؟ ایسے سبھا کی خدمت میں کچھ گذشتہ تجاویز پیش کی تھیں اب لالہ کانشی رام وید جی کے فوت ہونے سے انکے بھائی لالہ کلیانداس جی کی موت کا حال معلوم ہوا۔ لالہ کلیانداس جی اپنے محکمہ میں دیانتداری کے لیئے اپنی آپ ہی نظیر تھے ایسے آدمی کے لیئے اچھی زندگی میں ہی اپنے پریوار کی پرورش سے بچاکر روپیہ جمع کرنا مشکل تھا۔ پھر انکی موت کے بعد انکے لڑکوں کی فیس کا انتظام گو انکے بھائی کریں گے لیکن کیا اگر ہی اپنے فرائض ادا کرنے نہیں ہیں؟ میرا اس تمثیل کے پیش کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ اس خاص واقعہ پر فیس جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ جب رائے کنور بہادر جی کے دوستوں نے سنا ہے نہیں سمجھا کہ انکے دوست کے مرنے کے بعد انکے لڑکا کا پرتی ندھی سبھا پر بوجھ ثابت ہو تو لالہ کلیانداس جی کے بھائی کب گوارا کریں گے کہ انکے بھتیجے کے لیئے کوئی شخص تکلیف گوارا کرے۔ لیکن اگر گورکل میں تعلیم مفت ہو جاوے۔ تو کسی شخص کیلئے بھی باعث شرمندگی نہیں ہو سکتی۔ مہاشہ آریہ پتر کا نے اس معاملہ پر کیفیت مفصل بحث کی ہے اور تعلیم مفت کرنیکا سب بڑا کر عمدہ نتیجہ بتلایا ہے کہ جسمانی اور دماغی صحت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لحاظ سے اعلیٰ اُتسو کے ایسی حالت میں نہ انتظام ہو سکیں گے۔ مجھے اس وقت ان وجوہات کے جتلانے سے مطلب نہیں ہے۔ جس شخص سے مجھ کو امید ہو وہ یہ کہ اگر گروکل سے پیچھی اپنا فرض ادا کرنا سیکھیں اور رہنگی اپنی پوری طاقت لگا گروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیں۔ تو سبھا کو اس معاملہ پر سنجیدہ وچار کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے مجبور ہو کر فیس کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ ورنہ اگر اس قدر سرمایہ جمع ہو جاوے کہ اس کے سود سے کام چل سکے۔ تو سبھا فوراً اس عدہ پریہ ماہوار فیس کا لینا بھی بند کر سکتی ہے ✤

موت سے سبق لو

میں لالہ کلیان داس جی کو دل ہی نہ سکا۔ کہ ان کی موت کی خبر آئی ہے۔ اُن کے دو بیٹے گروکل کے برہمچاری ہیں۔ بڑا تو کل کا سناتک ہے۔ پرماتما ہم سب کو یہ دھن دے کہ ان دونوں بھائیوں کو انکے پتا کے مقصد کے مطابق نہیں وید دھرمی بنانے میں ہم کامیاب ہوں۔ پتا جی کی روح کو شانتی پرماتما دیں۔ اور ہم ان کے انوچر ✤

لالہ گنپت رائے جی ان پرشوں میں سے ہیں۔ جنکی دریڑھتا اور اُتساہ ویدک دھرم سے کبھی کم ہی نہیں ہوا۔ اُن کے عزیز بھائی ہریش چندر بی اے کی موت کا حال ابھی آریہ پترکا سے معلوم ہوا ہے۔ نہ معلوم گنپت رائے جی نے کیسی امیدیں باندھی تھیں۔ جن سب کا خاتمہ ہو گیا لالہ دسوندھی رام جی خزانچی لاہور آریہ سماج کے ہونہار بالک کے دیہانت کی اُن کے ساتھ ہی خبر آئی ہے۔ شاید لالہ دسوندھی رام لڑکے کو گروکل کے لئے تیار کر رہے ہوں گے۔ کتنے گھروں میں کہرام مچ رہا ہوگا۔ مجھے آشا ہے کہ ان سب کے سمبندھی جو ویدوں پر وشواس رکھنے والے ہیں۔ ان مصیبتوں کو شانتی سے برداشت کریں گے۔ لالہ کاشی رام جی کے پتر سے مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک سچا آریہ کس طرح بڑی سے بڑی مصیبت کا سامنا کر سکتا ہے۔ لیکن پیارے ناظرین! کیا ان موتوں سے تمہارے لئے کوئی سبق نہیں ہے جو کون کہہ سکتا ہے کہ کل میں چل بستا ہے اس لئے اگر دھرم کی دولت اکٹھی کرنی ہے۔ تو اسکے لئے کل کی انتظار مت کرو۔ بچے اور جوان اور بوڑھے سب چلے جا رہے ہیں۔ تم بھی نہ معلوم کس گھڑی چلنے والے ہو۔ پھر کیوں نہ اس دھن کو اکٹھا کرو۔ جو دوسرے جنم میں بھی تمہاری سہائتا کر سکتا ہے ✤

دھرم ویر کو مت بھولو

اس لئے نہیں کہ ایسے عمل سے کچھ اس جیو آتما کو فائدہ پہونچے گا۔ جس کے بھوتک شریر کا نام لیکھرام تھا۔ نہ اس لئے کہ تمہارے اس عمل سے لیکھرام کے سمبندھیوں کو کچھ فائدہ پہونچیگا یا شکریہ ادا کرو خواہ نہ کرو۔ لیکن یاد رکھو۔ ویروں کے سمرن سے اپنے آتما کے اندر بے خوفی کا بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ ۶ مارچ کے دن دھرم ویر کے جیون پر وچار کرو۔ مبالغہ کیساتھ نہیں بلکہ سرل بھاو سے اوسکی کمزوریوں اور اس کی مضبوطیوں کو اپنے روبرو رکھو اور سوچو۔ کہ جب اسقدر کمزوریاں رکھنے والا انسان دھرم پر پورا وشواس کرکے اس طرح سے اپنی زندگی کو اس پر نیوچھاور کر سکتا ہے۔ تو کیا اس کے نقش قدم پر چلکر تم اپنے جیون کو بہتر نہیں بنا سکتے۔ جب ویدک دھرم کے پریم میں مگن ہو کر تمہارا ایک بھائی قاتل کی چھری سے باہر نکلی ہوئی انتڑیوں کو ہاتھ میں تھام کر بھی ویدک دھرم کے پرچار کا ورد کر سکتا ہے۔ تو کیا تم اس کے مشن کے پورا کرنے کے لئے خاص اس دن اپنی آمدنی کا کچھ حصہ نہیں نکال سکتے؟ سوچو! لیکن اسپر عمل بھی کرو ✤

(منشی رام)

گوروکل کا سرمایہ کیونکر بڑھ سکتا ہے

گذشتہ آریہ پترکا میں رائے گوری شنکر صاحب سیٹلمنٹ آفیسر ریاست پٹیالہ کا خط ایجوکیشنل فنڈ کی نسبت نکلا ہے۔ میں نے سال میں دس ہزار روپیہ بذریعہ چندہ فنڈ کی رسیدوں کے جمع کرنے کے لئے اپیل کی تھی رائے صاحب نے اس پر بہار ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر سال میں ایک روپیہ فنڈ کے ذریعہ ایک لاکھ روپیہ بھی نہ جمع ہو جاوے۔ تو آریہ پرشوں کے اتساہ پر بڑا بھاری دھبہ ہے جس وقت میں نے وہ اپیل لکھا تھا۔ اس وقت کچھ او شواس سا مجھ کو بھی ہے سمجھتا۔ مگر اب وہ او شواس نہیں ہے۔ رائے صاحب کی تجویز ہے کہ اگر چار ہزار آدمی ایک ایک پچیس روپیوں والی رسید لیکر سال بھر کام کریں۔ تو بڑی آسانی سے ایک لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے لیکن کیا اس سال کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ رائے گوری شنکر جی اپیل کر رہے ہیں۔ کہ آئندہ سالانہ جلسہ تک بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ میں جانتا ہوں جس لگن سے رائے صاحب نے گروکل کے لئے سال بھر کام کیا ہے۔ دیگر جگہوں میں بھی کئی بھائی اتساہ سے کام کر رہے ہیں بہت جیمنی جی کے کام کی رپورٹیں بار بار میرے پاس آ رہی ہیں۔ اگر ہر ایک بھائی اپنی اپنی جگہ اتساہ اور پریم سے کام کرنا شروع کر دیوے۔ تو گروکل کے جلسہ تک ایسی رقم جمع ہو سکتی ہے ✤

Digitized by eGangotri

گرُوکل کا تیسرا سالانہ جلسہ

آخری ہدایتیں

جلسہ کی نسبت یہ آخری ہدایتیں اخبار میں شایع ہو رہی ہیں - اُن کے بعد جملہ معاملات کی نسبت دفتر گرُوکل سے دریافت کرنا چاہئے ..

(۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے بھی کرایہ ریل نصف ہو گیا ہے - جملہ آریہ سماج ہائے پنجاب و دیگر ممالک کے منتری مہاشیوں سے نویدن ہے کہ جسقدر سرٹیفکیٹ رعایتی کرایہ کے اُنہیں مطلوبہ ہوں اُنکی تعداد لکھ کر درخواست دفتر گرُوکل میں بھیجدیں یہاں سے سرٹیفکیٹ فوراً اُنکی خدمت میں بھیجے جاویں گے لیکن ہر درخواست کیساتھ منتری جی کو یہ عبارت لکھنی ہوگی "میں باور کرتا ہوں کہ جن اصحاب کیلئے رعایتی کرایہ کے سرٹیفکیٹوں کی میں نے درخواست کی ہے - وے گرُوکل کے جلسہ میں نیک نیتی سے شریک ہونیکے لیئے جانے والے ہیں" ہر ایک سرٹیفکیٹ میرے قلم سے دستخط ہونگے اور سکرٹری صاحب کا فرض ہوگا کہ قبل سرٹیفکیٹ کسی صاحب کے نام جاری کرنے کے اُن لوگوں کے نام اور پتے سرٹیفکیٹ میں اپنے قلم سے لکھیں - جو کہ اس سرٹیفکیٹ کا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں - اس میں یہ قید نہیں ہے کہ جلسہ میں شریک ہونیوالا آریہ سماجی ہی ہو مسلمان - عیسائی - ہندو - جین وغیرہ ہر گرُوکل کا پریمی شریک جلسہ ہو سکتا ہے - بشرطیکہ سفر کا مقصد گرُوکل کے جلسہ میں شمولیت کا ہو - (۲) جو اصحاب آریہ سماجوں سے دُور ہیں یا آریہ سماجوں کے منتریوں سے سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتے : یا جن اصحاب سے ہیں ذاتی طور پہ واقف ہوں - اُنکی درخواست براہِ راست آنے پر میں اُن کے نام سرٹیفکیٹ رعایتی جاری کر دونگا - لیکن اُنکی طرف سے اُن مہاشیونکی فہرست معہ پتہ آنی چاہئے جو کہ شامل جلسہ ہونا چاہتے ہیں تاکہ اُن کے نام اس دفتر سے بھر کر بھیجے جایا کریں - (۳) حلوائی اور رسوئی کی دوکان کھولنے کی ہر ایک شخص کو اجازت دیجاویگی - اور اُن سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاویگا - چھپر - تھونی وغیرہ کا سب انتظام اُن دوکانداروں کو خود کرنا ہوگا مگر اُن سب کو نرخ مقرر کردہ مکھیہ ادھشٹھاتا گرُوکل کے مطابق اشیاء فروخت کرنی ہونگی - اور اگر معلوم ہوا کہ اشیاء فروختنی مُضر صحت ہے . تو مکھیہ ادھشٹھاتا کو اختیار ہوگا کہ اسکی فروخت بند کر دیوے - (۴) مگر اشیاء کے فروخت کی دوکان کھولنے سے پیشتر بھی اجازت لینی ضروری ہے - چُرٹ - سگریٹ - سوڈا واٹر وغیرہ مُضر صحت اشیا بیچنے کے خواہشمند ہرگز درخواست نہ کریں - کُتب وغیرہ و دیگر سامان کے فروخت کی دوکانوں کو اجازت دیجاویگی - لیکن اگر کسی کتاب کی فروخت اخلاق کے برخلاف سمجھی جاویگی تو اُسکا مشتہر ہونا فوراً بند کیا جاویگا - اِن دوکانداروں سے بھی کوئی کرایہ نہیں لیا جاویگا - لیکن دوکان بنانے کا بندوبست اُنکو بھی خود ہی کرنا ہوگا - اور مکھیہ ادھشٹھاتا کے مرتبہ قواعد کی خلاف ورزی پر انکو بھی اُن کتب کیمپ سے علیحدہ کیا جاسکیگا - (۵) یاتریوں کے لیئے چھپر تیار ملیں گے منتظم کیمپ کی اجازت سے جو اُنکو جگہ ملیگی اُس میں اُترنا چاہئے - گھڑوں اور تیل بتی کا انتظام گرُوکل کی طرف سے ہوگا - باقی انتظام اُن مہاشیوں کو اپنی طرف سے کرنا ہوگا - اگر کچھ تکلیف ہو تو اُسکی نسبت مینیجر انچارج کیمپ سے برادرانہ طور پر گفتگو ہونی چاہئے اور اگر وہاں سے خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے تو مکھیہ ادھشٹھاتا کو مطلع کرنا چاہئے - (۶) جو اصحاب اپنے لیئے علیحدہ خیمے بھیجنا چاہیں اُن کو چاہئے کہ اپنے ملازم کی معرفت خیمہ روانہ کریں خیمہ کے نصب کرنے کے لیئے میخیں یہاں سے مہیا کر دی جاویں گی - اور قُلی بھی گرُوکل سے ہی دیئے جاویں گے - لیکن خیموں کو لانے اور واپس لیجانیکا کُل انتظام لانیوالوں کو خود کرنا ہوگا - (۷) اِس امر کی سخت احتیاط رکھنی ہوگی کہ چھپروں کے اندر آگ بالکل نہ جلائی جاوے - جو مہاشے اپنی روٹی علیحدہ بنانا چاہیں گے اُن کے لیئے گنگا کی کنار پر ایک احاطہ بنا دیا جاویگا : تاکہ اُنکو پانی کی بھی تکلیف نہ ہو - چھپروں میں حقہ اور چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی پرہیز ہونا چاہئے - بہتر تو یہ ہے کہ جس طرح عام ہندو لوگ تیرتھوں پر جا کر کسی نہ کسی چیز کا استعمال چھوڑ دیتے ہیں - اسی طرح حقہ نوشی کو ایک مُضر وَلیسَن سمجھ کر گرُوکل کے یاتری (اگر ہمیشہ کے لیئے نہیں تو) کم از کم جلسہ کے دنوں کے لیئے حقہ نوشی کو بالکل جواب ہی دیدیویں - اس سے گرُوکل سچ مچ تیرتھ ہی بنجاویگا - (۸) احاطہ گرُوکل کے اردگرد یاتری مہاشے اگر مقررہ وقتوں پر ہی تشریف لاویں گے - تو برھمچاریوں کو تکلیف نہ ہوگی نیز جب برھمچاری باہر سنان سندھیا یا بھرمن وغیرہ کے لیئے جاویں - تب بھی اگر یاتری اُنکے پیچھے پیچھے بھاگنے سے پرہیز کریں گے - تو برھمچاریوں پر جلسہ کا بُرا بھاو خراب نہ پڑیگا : (۹) برھمچاریوں کے سنرکشکوں کے اپنے برھمچاریوں سے ملنے کے لیئے خاص دن ہی اجازت ہوگی - اُن سے دنئے پور وک نویدن ہے کہ سوائے اُس دن کے وے مکھیہ ادھشٹھاتا سے درخواست برھمچاریوں کو ملنے کی نہ کریں - جلسہ کے وقت دیگر سینکڑوں مردوں اور عورتوں کو برھمچاریوں کو پرچیت کرانے میں اُنکی اپنی اولاد کا ہی نقصان ہے (۱۰) جلسہ کا پروگرام ۱۷ مارچ کی شام کو ہی بانٹ دیا جائیگا - اور اُسی کے مطابق کارروائی ہوگی - (۱۱) ۱۸ - ۱۹ - اور ۲۰ مارچ کو ایک بڑا ہون ہوگا - اُسکے لیئے جو مہاشے سامگری یا روغن زرد لاویں گے وہ سب اُس میں ڈالدیا جاویگا - (۱۲) گنگا کی گرُوکل دھارا اب تک بدستور چل رہی ہے - امید ہے جلسہ تک اس میں ہی پانی زیادہ ہو جاویگا - ذرہ جل کی تکلیف نہ ہوگی جسقدر اوشواس نے اس سال آپکو گھبراہٹ میں رکھا ہے

۴ اُمید ہے کہ آپ اسی قدر زیادہ جوش کے ساتھ اس سال کے گرُوکل وارشکوتسب کو سپھل بنانے کی کوشش کریں گے (منشی رام مکھیہ ادھشٹھاتا گرُوکل)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تخمینہ بجٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۰۴ اور سنہ ۱۹۰۵ء

تخمینہ آمد

نام بجٹ	نمبر شمار	تفصیل	کل رقم روپیہ	کل رقم آنہ	کل رقم پائی	میزان روپیہ	میزان آنہ	میزان پائی	کیفیت
۱ [illegible]	۱	انکم بابت سال گزشتہ	۵۵۳۸	۰	۰				
	۲	بقایا انکم	۵۰۰	۰	۰				
	۳	چار آنہ مشن فنڈ	۱۰۰	۰	۰				
	۴	آٹا فنڈ	۶۰	۰	۰				
	۵	آریہ پتر کا	۳۳۰۰	۰	۰				
	۶	ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۱۰۰۰	۰	۰				
	۷	ویدک لائبریری	۴۰	۰	۰				
	۸	متفرقی سرکلر	۶۰	۰	۰				
	۹	دہلی ڈپو	۵۱۲۶						محض اندراج کے لئے
	۱۰	سود	۷۰۰						
	۱۱	ویدک آشرم گوجرانوالہ	۸۰۰						
	۱۲	پردیشک مشن	۸۹۳						
	۱۳	اصل زر سے وصول کرنا	۲۷۲۲			۲۱۰۳۹			
[illegible]	۱	آریہ مسافر میگزین	۳۶۰۰						
	۲	فنڈ جمع شدہ	۱۰۰	۰	۰				
	۳	فروختگی کتب	۳۰	۰	۰				
	۴	سود	۸۶۱	۰	۰				
	۵	اصل زر سے وصول کرنا	۲۷۰۰	۰	۰	۷۲۹۱	۰	۰	

Haridwar. Digitized by eGangotri

تخمینۂ آمد

نام بجٹ	نمبر شمار	تفصیل	کُل رقم روپیہ	کُل رقم آنہ	کُل رقم پائی	میزان روپیہ	میزان آنہ	میزان پائی	کیفیت
بجٹ متفرق	۱	پنڈت گورودت میموریل فنڈ	۱۳۲	۰	۰				
	۲	ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۴۴	۰	۰				
	۳	پریم دیوی ہوم کرن بھنڈا	۳۶	۰	۰				
	۴	وبھچار لوارن فنڈ	۷۷	۰	۰				
						۲۷۹			
بجٹ گروکل	۱	آمدنی فیس	۱۱۰۰۰	۰	۰				
	۲	جلسہ فنڈ	۱۰۰۰						
	۳	موضع کانگڑی	۱۴۰۰	۰	۰				
	۴	اراضی امروہہ	۷۶	۰	۰				
	۵	اراضی اجنالہ	۲۴	۰	۰				
	۶	سود	۹۰۰	۰	۰				
	۷	آمدنی برائے عمارت گروکل	۱۰۰۰۰	۰	۰				
	۸	دفتر اور پاٹھشالہ کے مکان کے لئے	۱۰،۰۰۰	۰	۰				
	۹	خاص عطیہ ٹھاکر گوبند سنگھ جی	۴۰۰۰	۰	۰				
	۱۰	عمارت فنڈ سے وصول کرنا	۴۰۰۰	۰	۰				
	۱۱	خاص عطیہ سے وصول کرنا برائے سرکیٹ لالہ جوالا سہائے جی	۳۰۰	۰	۰				
	۱۲	ایک روپیہ فنڈ اور متفرق وقتوں کی آمدنی	۱۴۶۰۰						
						۵۵۸۰۰	۰	۰	

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تخمینہ خرچ

نام بجٹ	نمبر شمار	تفصیل	کُل رقم روپیہ	کُل رقم آنہ	کُل رقم پائی	میزان روپیہ	میزان آنہ	میزان پائی	کیفیت
	۱	اُپدیشکوں کی تنخواہ	۴۰۰۰	۰	۰				نوٹ (۱) اپدیشکوں کے سفر خرچ ۸۰۰ روپیہ [illegible] سے۔ (۲) سالانہ [illegible] کی گئی۔ (۳) [illegible] اخراجات [illegible] جائیں گے۔ (۴) [illegible]
	۲	اُپدیشکوں کا سفر خرچ	۱۲۰۰	۰	۰				
	۳	ویدک لائبریری	۶۰۰	۰	۰				
	۴	دفتر خانہ	۱۰۰۰	۰	۰				
	۵	دفتر کا خرچ	۸۰۰	۰	۰				
	۶	ویدک آشرم گوجرانوالہ	۱۶۰۰	۰	۰				
	۷	ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۱۰۰۰	۰	۰				
	۸	آریہ پتر کا	۳۷۰۰	۰	۰				
	۹	دہلی دربار	۵۱۲۶	۰	۰				
	۱۰	سبھا کی جائداد کی حفاظت وغیرہ	۴۰۰	۰	۰				
	۱۱	امتحان ستیارتھ پرکاش	۷۰	۰	۰				
	۱۲	پرودیشک مشن	۸۹۳	۰	۰				
	۱۳	اُپسیتھ پرچار	۱۵۰	۰	۰				
	۱۴	لوکل پرچارکوں کے لئے امدادی جلسہ	۵۰۰	۰	۰				
	۱	آریہ مسافر میگزین	۳۰۰۰	۰	۰				
	۲	اُپدیشک کی تنخواہ	۷۲۰	۰	۰				
	۳	اُپدیشک کا سفر خرچ	۳۰۰	۰	۰				
	۴	پنڈت جی کی ماتا کے لئے امداد	۱۲۲	۰	۰				
	۵	کرایہ مکان	۲۴	۰	۰				
	۶	شُدھی ٹریکٹ	۲۰۰	۰	۰				
	۷	برائے دفتر	۱۸۰	۰	۰				
	۸	پنڈت تلسی رام جی کی دھرم پتنی کے لئے امداد	۸۵	۰	۰				
	۹	لالہ چرنجی لال جی کی ودھوا استری کے لئے امداد	۶۰	۰	۰				
	۱۰	قاتل کی گرفتاری کے لئے انعام	۱۲۰۰	۰	۰				
	۱۱	اخراجات مقدمہ	۱۵۰۰						
						۷۲۹۱			

تخمینہ خرچ

نام بجٹ	نمبر شمار	تفصیل	کل رقم روپیہ	آنہ	پائی	میزان روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
چندہ مستقل	۱	پنڈت گورودت میموریل فنڈ	۱۳۳	-	-				
	۲	شریمتی ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۴۴	-	-				
	۳	شریمتی پرمیشوری میموریل فنڈ	۳۶	-	-				
	۴	ودھیا پرچار فنڈ	۷۷	-	-				
						۲۹۰	-	-	
خرچ مستقل	۱	۱۱۰ برہمچاریوں کے سامان کا پربندھ	۱۱۰۰۰	-	-				
	۲	تعلیمی اخراجات	۶۵۰۰	-	-				
	۳	سامان	۱۰۰۰	-	-				
	۴	موضع کانگڑی	۱۴۰۰	-	-				
	۵	باغ	۴۰۰	-	-				
	۶	گھوڑے	۳۰۰	-	-				
	۷	جلسہ	۳۰۰۰	-	-				
	۸	اپدیشک وغیرہ اور چھپائی کتب	۱۳۰۰	-	-				
	۹	ڈیپوٹیشن	۱۰۰۰	-	-				
	۱۰	ادھیاپکوں و ادھشٹھاتا کے اخراجات سفر	۳۰۰	-	-				
	۱۱	دفتر خانہ	۱۰۰۰	-	-				
	۱۲	کتابوں کی تیاری کے لئے	۳۰۰۰	-	-				
	۱۳	اخراجات ہسپتال	[illegible]	-	-				
	۱۴	لالہ دیوان چند جی کے پنشن کی ادائیگی	۳۰۰	-	-				
	۱۵	عمارت گئو شالہ	۱۰۰۰۰	-	-				
	۱۶	ویایام شالہ	۲۵۰۰	-	-				
	۱۷	مکانات برائے ادھیاپکان و بھنڈار	۴۰۰۰	-	-				
	۱۸	مکانات برائے پاٹھ شالہ و دفتر	۱۱۰۰۰	-	-				
						۵۵۸۰۰			

منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک دنیا

ویدک سنسکار

موضع کائنور میں پردھان راجی داس کے ہاں سیمنتونین سنسکار ہوا۔ سنسکار میں روپڑ سے منتری گوبند رام و لالہ منشی رام جی۔ مورنڈہ سماج سے منتری آتمارام و لالہ روڑا مل پردھان شامل ہوئے۔ منتری پربھو رام سماج نے سنسکار کرایا۔ گروکل کانگڑی۔ کنیا اناتھ آلے جالندھر۔ روپڑ سماج اور لوکل سماج کو ایک ایک روپیہ دان ملا۔

(۲) عرصہ ایک ماہ کا ہوا۔ کہ مہاشے گمبھیر رام سبھاسد آریہ سماج کائنور کے ہاں پتر کا نام کرن سنسکار شری مان پربھدیال جی منتری نے کرایا۔ گروکل کانگڑی۔ اور کنیا اناتھ آلے جالندھر کو چار چار آنہ دان دیا۔

۱۰۔ جنوری کو لالہ راجی داس پردھان سماج نہا کی لڑکی کا نام کرن سنسکار پنڈت کیول رام اپدیشک سماج نے کرایا۔ ایک روپیہ کنیا اناتھ آلے جالندھر کو دان دیا۔ مورنڈہ سے لالہ روڑا مل پردھان شریک ہوئے تھے۔ سنسکار میں آئے ہوئے بھائیوں کا پریتی بھوجن سے ستکار کیا گیا۔

چکوال:۔ ۲۵۔ جنوری کو لالہ ایشر داس کی پتری کا وِواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ برات کے موقعہ پر ٹھیٹ آنندپور وک بھجن منڈلی نے بھجن گائے۔ پھر رات کے دس بجے کے قریب ویدی پر بیٹھ کر بھجن منڈلی نے سمہ اسکول گیت گائے تت پشچات ماسٹر بودھراج ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول چکوال اور بابو دُم لبھایا مل مختار

اور دو سناتنی پنڈتوں نے وِواہ سنسکار کرانا شروع کیا۔ جب وواہ کی ریتی ختم ہوئی۔ تو لالہ کشن چند والد دُلہن نے حسب ذیل دان دیا۔

گروکل کانگڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

کنیا مہا ودیالے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

یتیم خانہ فیروزپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

اینگلو سنسکرت ہائی سکول چکوال ۔ ۔ ۔ للعہ

دکشنا پنڈت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

آریہ سماج چکوال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

پشاور آریہ سماج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

بڑے شوک کا مقام ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کو باری باری دو کارڈ تحریر کئے۔ مگر کوئی پنڈت نہ بھیجا۔ انتی کیا خاک ہو گی۔

(۳) ۹۔ فروری کو لالہ رام داس کے لڑکے کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ماسٹر بودھراج اور پنڈت گوکل چند جی نے سنسکار کرایا۔ لالہ رام داس نے حسب ذیل دان دیا۔

گروکل کانگڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

یتیم خانہ فیروزپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

کنیا مہا ودیالے جالندھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ہرو سماج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ڈی اے وی کالج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

(ہیرانند اپ پردھان)

ہریانہ ڈاکٹر خوشی رام صاحب ممبر آریہ سماج لودھانہ کا وواہ سنسکار ویدی انوسار ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے مبلغ ۳۵ روپیہ بہ تفصیل ذیل سماجک فنڈوں میں دان دیا۔ اور اپنے گھر پر منتروں کا مٹھائی سے ستکار کیا۔

بھگوتی پتری پاٹھ شالا ہریانہ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

کنیا مہا ودیالے جالندھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

کنیا اناتھ آلے جالندھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

گنیشی لال آریہ پتری پاٹھ شالا لودھانہ ۔ ۔ ۵ روپے

مندر فنڈ آریہ مندر لودھانہ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

گروکل دان روپی فنڈ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

یتیم خانہ فیروزپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

پنڈت گوبند رام جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

میزان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۵ روپے

چپلورہ۔ ۲۔ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو لالہ بدری ناتھ پردھان آریہ سماج چپلور کے لڑکے کا چوڑاکرم سنسکار پنڈت دیوی دیالو جی پنڈت شری پت رائے جی نے ویدک ریتی سے کرایا جالندھر سے سکرٹری آریہ کمار سبھا معہ چار ممبران سبھا مذکور۔ اور لودھیانہ سے لالہ شیو پرشاد جی منتری و لالہ بھاگ سنگھ جی اپدیشک نورنگ رائے جی بھی وقت پر تشریف لے آئے تھے۔ لالہ بدری ناتھ جی نے حاضرین کا قریب ۴۰ کے تھے لڈوؤں سے ستکار کیا اور مندرجہ ذیل سماجک فنڈوں کو دان دیا

کنیا مہا ودیالے جالندھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

کنیا اناتھ آلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

گروکل کانگڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

لوکل سماج فنڈ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

پنڈتوں کو دان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

لالہ بدری ناتھ جی نے سماجک بھائیوں کو پریتی بھوجن بھی کھلایا۔ اور ہر قسم کی مخالفت کی کوئی پروا نہیں کی۔

سنت رام کی سماج مندر میں پنڈت دیوی دیالو جی کا دیاکھیان "ویدک سنسکار کیوں ضروری ہیں" کے مضمون پر قریب پچیس آدمیوں کی حاضری میں ہوا

آریہ پرتی ندھی سبھا کے متعلق

شری متی سبھا کی سیوا میں عرض ہے کہ اور ادہر تھا تا اپدیشک جماعت اور بدایوں سماج کے منتظم پرچارک کی خدمت میں خصوصاً عرض ہے کہ اسلام نگر سماج میں کس کارن سے اپدیشک نہیں بھیجا جاتا۔ عرصہ تین برس میں ایک دفعہ

پنڈت نرنجن دیو جی تشریف لائے تھے۔ جس کو عرصہ ڈیڑھ برس کا ہوا ہوگا۔ تب سے کوئی اپدیشک تشریف نہیں لایا۔ کیا یہ سماج دفتر سبھا میں درج نہیں ہے۔ یا دفتر سے خارج کر دی گئی ہے۔ پرمیشور کے نیم انوسار ہی سال بھر میں ایک دفعہ موسم برسات میں ایک دفعہ کل زمین پر پانی برس جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس سماج کا نمبر سال بھر میں بھی نہیں آتا۔ کیا یہ بھی کبھی دیکھا جاتا ہے کہ سماجوں کی حالت کیوں خراب ہے۔ سال بھر میں کسی اپدیشک کا دورہ ہوا یا نہیں۔ سماج زندہ ہے یا مردہ۔ وہ راج پاکسان کہاں تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو اپنی رعیت کی پرورش اور کھیت کی حفاظت سے بالکل غافل ہوتا ہے اور پھر یہ خواہش ہو کہ بہت سا دھن اور بہت سا غلہ مل جاوے۔ زیادہ کیا لکھوں

رام چرن لال سبھاسد آریہ سماج

دھرم پرچار

پنڈی بھٹیاں:- مہاشے ہیرا نند جی پوسٹ ماسٹر پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے متواتر ستیہ دھرم پرچارک دوارا نویدن کرنے پر دو پرچارک ... سمت ۱۹۶۱ (مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۵) شریمان منتری جی پی ... مہاشے پنڈت نند لال جی اپدیشک کو پرچار کے لئے بھیجا۔ پنڈت جی ۱۰ جنوری کو کوٹ نکہ سے مہاشے ہیرا نند جی کے پاس پہنچے۔ چنانچہ ... میں بتاریخ ۱۱ جنوری بوقت سہ پہر روزانہ دو ویاکھیان ہوتے رہے۔ اور رات کو اندر کی دھرم سالہ میں کتھا ہوتی رہی ویاکھیان دھرم وشے اور ستری شکشا وغیرہ پر عام فہم اور موثر ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شریمان لالہ خوشی رام جی ورما ساہوکار نے جو ویدک دھرم کے بڑے پریمی سجن ہیں دھرم سالہ میں کنیاؤں کو لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا معیوب اور ویدوں کی آگیا کے برخلاف سمجھ کر علیحدہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے دینا منظور کیا۔ اور لالہ دوکاندار صاحب مختار لالہ آیا رام گاندھی ساہوکار نے پاٹھ شالا کے لئے مکان بنوا دینا منظور کیا۔ پنڈت نند لال نے پنڈی بھٹیاں میں ۱۱ جنوری صبح کو مہاشے ہیرا نند کے مکان پر ہون کرایا۔ ۱۲ ماہ مذکور کو پنڈت جی نے بہمراہی مہاشے ہیرا نند خانقاہ ڈوگران پہنچ کر مہاشے جی موصوف کے چھوٹے بھائی لالہ جگت رام ورما کے پتر کا انپراشن سنسکار کرایا۔ ۱۳ کو پنڈت جی موصوف بجانب لائلپور چلے گئے۔ جہاں سے وہ یہاں پر ۳۰ کی شام کو واپس آ گئے۔ ۳۱ کو منڈی میں دھرم وشے پر ویاکھیان ہوا۔ حاضرین کی تعداد دو سو تک رہی۔ کیونکہ اس قصبہ میں آریہ دھرم کے پریمی بہت کم ہیں۔ چونکہ مہاشے ہیرا نند جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں ایک سے زیادہ بار اپدیشک مہاشے کی اور بھجنیک سجنوں کے لئے نویدن کیا ہوا تھا۔ اسلئے ۱۲ تاریخ کی شام کو شریمان پنڈت دولت رام جی اپدیشک مع ٹھاکر ہردین سنگھ جی و چندن سنگھ جی بھجنیک کے یہاں پدھارے۔ چنانچہ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو لالہ لبھو داس جی کالڑہ ساہوکار کے ہاں ہون کرایا۔ شریمان پنڈت دولت رام کے دھرم وشے پر نہایت ۷ فروری تک عام ویاکھیان ہوتے رہے۔ پہلے ہی روز لالہ لبھو داس جی نے قریباً ۱۵۰ کی حاضری میں اپنے مذہب کا تیاگ کیا۔ لالہ دولت رام کالڑہ نے بھی اپنے چچا لالہ لبھو داس کی پیروی کی جس کی ۵ فروری کو پرماتما کی کرپا سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گیا۔

اسی تاریخ کو منشی لال ٹھاکر داس جی نے اپنے گرہ پر ہون کرایا۔ مندرجہ ذیل صاحبان نے ممبری آریہ سماج ہذا قبول کی۔ اور باقاعدہ فارم ممبری پیش کئے

انتخاب حسب ذیل ہوا:-

مہاشے لبھو داس جی ساہوکار پردھان
مہاشے ڈاکٹر جمعیت رائے جی اپ پردھان
مہاشے دولت رام جی منتری۔ مہاشے گیان چند اپ منتری۔ مہاشے ٹھاکر داس جی خزانچی
مہاشے ٹھاکر داس جی گھمترہ پستکا دھیکش
مہاشے ہیرا نند جی۔ مہاشے آسا نند جی۔ لالہ ہرنارائن جی کالڑہ۔ مہاشے نوبت رائے جی
مہاشے سیتا رام جی پوسٹ ماسٹر مہاشے بوٹا لال جی۔ مہاشے جانکی لال جی۔ مہاشے کرم چند جی کمپونڈر۔ مہاشے جیون داس جی زرگر
پرتشٹھت ممبران۔

پنڈت دولت رام جی مع ہمراہیان ۷ فروری کو سالانہ جلسہ راولپنڈی پر تشریف لے گئے۔ ... آج ۱۴ فروری تک پنڈت نند لال جی کے ویاکھیان بوقت سہ پہر منڈی میں ہوتے ہیں۔ رات کو کتھا ہوتی ہے۔ ... کی شام کو بھی پنڈت ... اپدیشک سبھا آ گئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ علیل تھے۔ اسلئے ان کا کوئی ویاکھیان نہیں ہوا۔

۷۔ ماہ حال سے لالہ ٹھاکر داس جی کالڑہ خزانچی سماج نے اپنی بیٹھک جو ان کی دکان واقعہ چوک کے اوپر ہے۔ عارضی سماج مندر سماج کے لئے دے دی ہے۔ سماج مندر کے لئے چندہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ پرماتما

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی کرپا سے آشا ہے کہ سماج مندر شنکری الحال
کام چلانے کے لئے طیار ہو جاویگا۔ اور سماج
کا الحاق آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے
ساتھ کیا جا کر رجسٹری ہو گیا ہے۔
(کشیان چند اُپ منتری)

منے والی (ضلع امرتسر) آریہ سماج۔ عرصہ
ایک ماہ سے قایم ہے۔ یہاں پرچار کی سخت
ضرورت تھی۔ چنانچہ ہماری درخواست اور
سماج کی حالت پر غور کرتے ہوئے شری یان
پنڈت آریہ منی بہادر واج امرت سری
حال آنریری اُپدیشک آریہ سماج برنالہ علاقہ
ریاست پٹیالہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو تشریف
لائے۔ اور ان کے چار لیکچر ہوئے۔ جن کا بہت
لوگوں پر بہت اُتم پڑا۔
۱۲۔ فروری کو خاص اشخاص کی حاضری
میں ایک لیکچر ہوا۔ دوران لیکچر میں ایک شاستر
ارتھ ایک پوراک پنڈت سے نوین وید انت مت پر
ہوا۔ جس میں پنڈت جی کی تقریر بن کر اوہ
شاستر ارتھ ہونے پر آریہ سماج کو بڑی کامیابی
ہوئی۔ وے پنڈت جی جنہوں نے شاستر ارتھ
کیا تھا۔ آریہ سماج کے ممبر بنے۔ بلکہ چند
اور بھی ممبر ہوئے۔ اس شاستر ارتھ کا اثر
بہت اچھا ہوا۔ اور مہاشے رادھا رام جی
زمیندار نے سماج مندر کے لئے ایک مکان خام
قیمتی یک صد روپیہ دان دیا۔ جس کے لئے
سماج اُن کی مشکور ہے۔ (مرلیدھر منتری)

سامانا ریاست پٹیالہ میں شری یان پنڈت
رام رتن جی و ٹھاکر چرن سنگھ ۱۷۔ جنوری
سنہ حال کو تشریف لے گئے۔ ۱۸۔ جنوری
کو دیاکھیان کا نوٹس دیا گیا۔ اُسی روز
اکادشی دلی کا دن تھا۔ سناتن دھرمیوں
نے ۵ بجے سبھا لگانی شروع کر دی۔ حالانکہ
چار بجے سبھا سماج کی لگا کرتی تھی۔ اور تمام لوگوں

کو آریہ سماج کے دیاکھیان میں جانے سے منع کر دیا۔
ہمارے ہاں کارروائی شروع ہوئی۔ ٹھاکر
جی کی کرتالوں کا کھڑکنا تھا۔ اور بھجن کا
شروع ہونا تھا۔ کہ لوگ جوق در جوق آنے
شروع ہو گئے۔ دو صد کے قریب حاضری
ہو گئی۔ پھر پنڈت جی کا دیاکھیان شروع ہوا
جس کا اثر بہت اچھا پڑا۔ اسی پرکار چار روز
متواتر دیاکھیان اور ٹھاکر جی کے بھجن ہوتے
رہے۔ حاضری کثرت سے ہو جاتی تھی۔ ٹھاکر
جی کے بھجنوں نے لوگوں کے دلوں پر بھاری
اثر پیدا کیا۔ پرچار کا اثر شہر پر بھی بہت
اچھا پڑا۔ چار آدمیوں نے اور سماج کا
سہایک ہونا سویکار کیا ہے۔ امید ہے کہ
بہت جلد یہاں سماج قایم ہو جائے گا۔ مہاشے
لچھمی چند و حکیم تلک رام یہاں پر بڑے اُتساہی
آریہ پرش ہیں۔

تجیپٹھہ کچھ عرصہ ہوا کہ مہاشے دھرم دت سابق
محمد عمر الدین ٹھیکہ دار لائل پور اپنی جنم بھومی
قصبہ تجیپٹھہ میں تشریف لے گئے۔ اور آریہ کینی
کے مکان میں ٹھہرے۔ آپ نے حسب لیاقت
دین اسلام کی تردید میں ایک لیکچر بھی دیا
تین روز ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ مہاشہ لال
پوراتک لوگوں نے اُڑا دیا۔ کہ سناتن
پرش مسلمانوں کے ساتھ کھانا بھی لیتے ہیں
اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے سماج کی
جانب سے پنڈت گرو دت جی پراگیہ چکشو
کو امرت سر سے بلایا گیا۔ جنہوں نے دو روز
ٹھہر کر زبردست دلیلوں اور شاستر کے پرمانوں
سے ثابت کر دیا کہ شدھی وید ورودھ نہیں
ہے۔ بلکہ وید انوکول ہے۔ شاستر ارتھ
کے لئے شہر میں منادی کرائی گئی تھی لیکن ایک
پوراتک پادہ کے کوئی بھی مقابلہ میں نہیں آیا
جس نے چند فضول سوال کئے کافی جواب پاکے

اور خاموش ہو گیا۔ مگر تسپر بھی پوراتک
لوگ تا ہنوز ہمہ تن در کاسہ ہیں۔ اور
آریہ پرشوں پر برادری سے خارج کرنے
کے آوازے کس رہے ہیں۔ بھلا جن کے
ہاتھ میں ستیہ روپی ڈھال ہو۔ ان کا کوئی
کیا بگاڑ سکتا ہے۔

متفرق

دھوڈہ (ضلع سیالکوٹ) ایک تھوڑے
عرصہ سے سماج قایم ہے۔ یہ دن بدن ترقی
کر رہا ہے۔ ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ترقی
سے ہوتے ہیں۔ تعداد ممبران دو درجن
کے قریب ہے۔ مہاشے جگو پال۔ مہاشے
شنکر داس و مہاشے ہیرا نند نے سناتن دھرم
سبھا کو تیاگ کر آریہ سماج کی ممبری قبول
کی۔ سماج مندر بہت جلد بننے والا ہے
اُپدیشک کی سخت ضرورت ہے۔ منتری
پرتی ندہی دھیان دیں۔

جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے ممبران نے
علاقہ میں طاعون پھیل جانے کے کارن اگنی ہوتر
ہون کرانا شروع کیا ہوا ہے۔ چنانچہ تمام آریہ
سے یہ ہون حسب تجویز شہر والوں کے شروع
کر دیا ہے۔ سب سماجی بھائی بڑے پریم سے
ہر روز بطور دورہ ہر ایک بھائی کے گھر جا کر
سوستی واچن آدی منتروں دوارہ ہون کرتے
ہیں۔ اور بھجن بھی ہوتے ہیں۔ اس میں ہر
حسب ذیل دان بھی ملا ہے۔
نیہا رام کی وِدھوا گرو کل کے لئے
جیتہ رام ڈمریجہ
ہیرا نند ودیارتھی
چودھری تلک رام پردھان
لالہ کرم چند سب اوورسیر گنڈا مہادیوال

لالہ تلسی داس ٹھیکیدار کنیا مہا ودیالے عہ
لالہ دیوراج ڈرافٹسمین عہ
لالہ دیو داس جوگی گرُوکُل عہ

اور ایک مہاشے نے دواہ کے اُتسو پر لالہ جانکی رام صاحب گرداور قانونگو کی ہدایت سے مبلغ ۵ روپیہ گرُوکُل کو دان کیا ہے۔ جو جلدی بھیج دا دیں گے۔ اور کتنی ہی جہاں پنڈت رتن چند کی لالہ میرا نند دو بار بھی روزانہ کرتے ہیں۔ اشر اچھا ہوتا ہے اور ہون بھی ہر روز ایک گھر میں ہوتا ہے۔ لیکن بہت دنوں سے کوئی اُپدیشک نہیں آیا حالانکہ چند خطوط بھی منتری پرتی ندھی سبھا کو بھیجے گئے

پنڈی بھٹیاں (ضلع گجرانوالہ) آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ مہاشے ٹھاکر داس جی خزانچی سماج کی بیٹھک میں ہوا۔ وہ جگہ جہاں کبھی کبھی شراب کا دور چلا کرتا تھا۔ آج پرمیشور کی کرپا سے ہون کے باعث خوشبو سے سگندھت ہوئی۔ ہون کے بعد بھجن ہوئے۔ اور شریمان پنڈت نند لال جی نے پرارتھنا کے بعد ایک دیاکھیان شروع کیا۔ اس وقت حاضری قریباً ۲۰ کے تھی۔ جن میں سے پندرہ ممبران سماج تھے۔ گو یہ حاضری معمولی تھی۔ مگر چونکہ اس قصبہ میں ویدک دھرم کے پریمی بہت کم ہیں۔ اس لئے بلحاظ اس امر کے یہ تعداد قابل تھی۔ دیاکھیان ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ تک دھرم وشے پر ہوا۔ پہلے ہی جلسہ میں مہاشے کرپا رام کھتری نے سماج کی ممبری قبول کی۔ ۔ ۔ ۔
اگر ممبران سماج کے یہی خیال رہے۔ اور سب سے بڑھ کر پرماتما کی دیا و دیگر پرشارتھ حالی رہی تو یقیناً نتیجہ بہت ہی شبھ ہوگا۔
دیاکھیان کے بعد بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ شریمان پنڈت نند لال جی

کے دیاکھیان علاوہ اتوار کے ہر روز شام کو منڈی میں ہوتے رہتے ہیں۔

(دولت رام منتری)

۲۶/۱۹ **ضرورت** ۲۶/۱۹

اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو درڑھ آریہ ہو۔ اور مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کو دھرم شکشا دے سکے۔ سنسکرت اور بھاشا جانتا ہو۔ اگر انٹرنس پاس شدہ ہو تو اس کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں بہ پتہ ڈیل چھمن داس ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ

۲۶/۱۹ **ایک بھاٹیا کنیا کیلئے ورکی ضرورت**

کنیا بعمر ۱۴ سالہ تعلیم پا رہی ہے۔ ور از قوم بھاٹیا تندرست نیک چلن بعمر ۲۳ سے ۲۵ سال تک گذارہ معقول رکھتا ہو۔ خط و کتابت مشتہر سے ہو۔ المشتہر رام بھیا زرگر ڈیرہ اسمٰعیل خان

کنیا کیلئے ورکی ضرورت

ایک بارہ سالہ کپور کھتری کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا بعمر ۱۸ و ۲۰ سال کے درمیان تندرست خوب صورت نیک چلن آریہ خیالات کا برسر روزگار ہو تو آمدنی معقول ہونی چاہئے۔ اگر پڑھتا ہو تو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ شادی پوری ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

المشتہر نند لال منتری آریہ سماج جالندھر شہر

۲۶/۱۹ **وگیاپن** ۲۶/۱۹

{ ایک کنیا کے لئے ور کی آوشیکتا }

میرے ایک مِتر جو اروڑہ آریہ ہیں اُن کی کنیا کے لئے جو سوشیلہ لکھی پڑھی عمر میں ۱۴ سال کی ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۸ اور ۲۵ کے درمیان ہو۔ کسی سماج کا سبھاسد ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ برسر روزگار ہو مانس اہاری نہ ہو۔ بہتر ہے کہ میری معرفت ہو

نوٹ۔ جواب صرف اُن کو دیا جاوے گا جن کی درخواست منظور ہوگی

آپ کا ہتیشی

دولت رام پردھان آریہ سماج بنوں صوبہ سرحدی

۲۶/۱۹ **نادر موقع** ۲۶/۱۹

جو صاحب ریاستوں کی ٹکٹیں استعمال شدہ ارسال کریگا یعنی ۲ پائی اور ۱ آنہ ایکسر عہ ٹکٹ یکصد ٹکٹیں روانہ کریگا۔ دو روپیہ سینکڑہ دونگا ۲ پائی والی درکار نہیں ... ریاستی ٹکٹوں کا نرخ عہ سینکڑہ دونگا۔ دو روپیہ والے کے ہر گویا صہ سینکڑہ

آک ... تھ

ہرجی رام سیکرٹری آریہ سماج گوجرانوالہ

مطبع

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں ہر قسم کی چھپائی کا کام بڑے احتیاط سے ہوتا ہے۔ اور کام وقت پر مل سکتا ہے

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہرگز نہیں مرتے

موت کیا ہے؟ شریر اور آتما کا ویوگ پھر اس کے کیا معنی کہ "ہرگز نہیں مرتے"؟ سنئے!! سنیوگ اور ویوگ کا چکر ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ آتما اور شریر کا سمبندھ اور ویوگ بھی ہوتا ہی رہتا ہے۔ دو دوستوں اور شترو کا ویوگ بھی ہوتا رہتا ہے۔ صبح اور شام۔ دن اور رات کا سنیوگ اور ویوگ بھی نتیہ دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان دو دوستوں اور شتروں کا ویوگ ایسا ویوگ تھا جسکو موت کہہ سکیں۔ جب کہ ہم اُن کو پھر سے ہم صحبت و ہم جلیس دیکھتے ہیں۔ یا جبکہ ہر بارہ گھنٹے کے بعد وہی شام اور رات اور وہی صبح و مسا ہمارے سامنے آموجود ہوتے ہیں جناب! ایسے شریر اور آتما کا ویوگ جب کہ ایسے شریر اور آتما کے مابین واقع ہو کہ جن کا سنیوگ ہر وقت اور ہمیشہ نہ صرف اُس کے دوستوں اور رشتہ داروں کے ہی بلکہ عوام کی محبت اور تعریف کے ساتھ پیش نظر رہتا ہو یا رہ سکتا ہو۔ ہرگز ایسا ویوگ نہیں کہلا سکتا۔ جس کو موت کہہ سکیں۔ کیا؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ برہما آدک رشی۔ یا جنک جیسے راجہ یا ہریش چندر جیسے داتا مر گئے؟ ہرگز نہیں جب تک اُن کی ودیا۔ دھرم۔ اور دان لوگوں کے دلوں سے باہر نہیں جاتا۔ اُس وقت تک اُن کے شریر اور آتما کے سنیوگ کا چتر سوریہ اور چندرمان کے ساتھ ساتھ دنیا میں پرکاش کرتے رہے گا۔ بس مبارک ہے وہ سوسائٹی۔ وہ دھرم اور وہ گوردوارتا جو انسانوں کو ہمیشہ زندہ رہنے والا بنا سکے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آریہ سماج کا سر نسبتاً اس وقت سب سے اونچا نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اُس نے انسانوں کو مرنا بھلا کر زندہ رہنا سکھلایا ہے۔

اس وقت ہم صرف دان کے ہی متعلق ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں دان کی سپرٹ قدرتاً موجود ہے۔ آریہ سماج کا کیا! منہ ہے جو مقابلہ کر سکے۔ میں کہوں گا۔ ذرا سوچئے۔ اور پھر سوچئے۔ ہندوؤں کا دان بالعموم آریہ سماج کے وجود سے پہلے کن باتوں کے لئے تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ یا تو ایسے مکانوں کے لئے تھا۔ جن میں بجائے دینی و دنیوی ترقی کے اُلٹا تنزل کے سامانوں کے اکثرتا کا زیادہ امکان تھا۔ یا ایسے لوگوں کے لئے جو سوسائٹی کو زیادہ تر گراتے چلے جاتے تھے۔ یہی حال عیسائیوں وغیرہ کا ہے۔ بیشک اُن کے کروڑپتی لاکھوں کا دان کرتے ہیں۔ مگر کس کے لئے؟ ان اور صرف اُن لوگوں کی امداد کے لئے جو دنیا کے خون اور گوشت سے ہی پیٹ بھرنے سے دن رات کام رکھتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ جملہ مت متانتر اپنے اپنے متوں کو اُتم سمجھ کر دان کرتے ہیں۔ لیکن یہ ڈیفنس بڑے ہی بھولے پن کا ہے۔ جن دانوں کا نتیجہ دنیا کو مصائب و الم سے بھر دینا ہو۔ وہ خواہ نیک نیتی سے ہی کیا جائے۔ اُتم نہیں کہلا سکتا۔ کیوں کہ یہ اُن کے اگیان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو مہا پاپ ہے۔ جب کہ اگیانتا اور ناواقفیت دنیاوی قانون میں قابل معافی نہیں تو کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دھرم کی رو سے قابل معافی ہو۔ تو پھر کیا آریہ سماجیوں کا دان اگیانتا سے رہت ہے۔ میں کہوں گا کہ ہاں! وجہ بھی سُن رکھئے۔ آریہ سماجی جو دان کرتے ہیں۔ وہ محض پرُ اُپکار آرتھ کرتے ہیں۔ استریوں اور پرشوں کی تعلیم و پرورش اور جیو رکشا یعنی ستیہ ودیا کے پرچار کیلئے ہی اُنکا دان مخصوص ہوتا ہے۔ آہا لاکھوں اور ہزاروں کا دان میرے خیال میں اس لاکھوں اور ہزاروں کے دان سے وہ تھوڑا دان زیادہ قابل تعریف ہے جو کروڑوں کی حیثیت والوں کی بجائے تھوڑی حیثیت والے اپنی حیثیت سے بڑھکر کریں مثلاً اگر کسی کے پاس پانسو روپیہ ہیں۔ اور اس میں سے وہ ۵۰ روپیہ دان کرتا ہے۔ تو اس سے زیادہ عمدہ وہ دان ہے۔ جو ۵۰ کی حیثیت والا بقدر ۵ کے کرتا ہے۔ کیونکہ اس ۵ روپیہ والے کم دان کا نیک کاموں میں جانا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ وہ ۵۰ روپیہ والا کروڑوں والے سے نیکیوں کا زیادہ عاشق ہے۔ العرض آریہ سماج نے جہاں رشی دیانند اور ودیارتھی گورودت جیسے امرجیو بلحاظ ودیا اور دھرم کے دنیا میں پیش کئے ہیں۔ وہاں دان کے صیغہ میں بھی متعدد نظیریں موجود ہیں۔ مثال کیلئے میں ایک رسمی پانچ سات یوم کا واقعہ سناتا ہوں۔ سنئے۔

شریمان پنڈت رتی رام جی آریہ سماج پانی پت ضلع کرنال کے نہایت ہر دلعزیز خاموش طبیعت اور از حد پریمی اور بڑے پرشارتھی پردہان تھے آریہ سماج کا کوئی بڑے سے بڑا میلہ یا جلسہ ایسا نہیں ہوا جہاں کہ آپ چپ چاپ شامل نہ ہوئے ہوں۔ آپکی استری شریمتی لچھمی دیوی جی بھی پچھلے گوروکل کے جلسہ سے ان کی بنا پر ہی آریہ سماج کی پریمی ہو گئی تھیں اُنھوں نے پانی پت میں استری سماج بھی کھول رکھی تھی آپکے پریم سے شہر میں ایسا اثر پڑا تھا کہ براتوں میں بالعموم بجائے فحش راگوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور بچوں کے اکثر سماجک بھجن ہی دیگر مذاہب
کی استریاں بھی گانے لگ پڑی تھیں ایک
ہفتہ ہُوا کہ یہ دیوی اپنے پتا کے گھر سے بیمار ہو
کر پانی پت آئی تھی مگر اپنی حالت غیر دیکھکر اپنا
کل سرمایہ جو دو صد روپیہ نقد کے قریب تھا
گوروکل کانگڑی کے لئے دان کر گئی اور
افسوس کہ اسی دن اس کا شریرپات ہو گیا
اس کا مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے
پنڈت صاحب موصوف نے کرایا تین روز
بعد یکایک پنڈت جی مرض نمونیہ کا شکار
ہوئے اگلے روز انہوں نے اپنی برادری
اور چند دیگر سجن پرش اکٹھے کر کے ظاہر کیا کہ
وہ چونکہ کوئی اولاد نہیں رکھتے ہیں۔ اسلئے
اپنے ترکہ کی بابت جو تقریباً عہ ۲۰۰۰ روپیہ
کی مالیت ہے۔ وصیت کرنا چاہتے ہیں۔
لوگوں کا دل بھر آیا۔ لیکن انہوں نے فوراً
عرضی نویس کو بلا کر دو وصیت نامہ تیار کرائے
ایک بحق اپنے ایک رشتہ دار کے اور
دوسرا بحق شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کے۔ شریمتی پرتی ندھی سبھا والے
وصیت کی رو سے سبھا موصوف حسب ذیل
جائداد کی مالک ہوئی۔

اراضی زرعی لگ بھگ بیگہ ۔ مالیتی عہ دو ہزار روپیہ	حق مرتہنی اراضی زرعی ۔ بیگہ مالیتی عہ
حویلی کلاں پختہ ۔ مالیتی للعہ ۱۲۰۰ روپیہ	احاطہ مع پختہ چاہ ۔ مالیتی صرف پانصد روپیہ

برائے مفاد آریہ پرش سماج استری سماج پانی پت
اراضی زرعی۔ برائے مفاد گوروکل کانگڑی
مالیتی ایک ہزار روپیہ
کل مالیتی عہ روپیہ (نوٹ یہ قیمت
موجودہ بازاری قیمت سے بہت کم ہے۔
پنڈت جی نے غالباً اصلی قیمت درج وصیت
کی ہے)

آریہ پرش کیا ایک ایسے شخص کی طرف
سے اتنا بڑا دان بستر مرگ پر جس کا کہ نام
بھی بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ آپ کو
کوئی سبق نہیں دیتا۔ گو پنڈت صاحب موصوف
اب بحیثیت کنڈائی ہم لوگوں کے درمیان
نہیں ہیں۔ مگر ان کا ہر وقت پریم سے بھرا
ہوا پورتشا رہتی چہرہ ہمکو خبردار کر رہا ہے
کہ "ایشور پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں وید
پرچار میں مستعدی اور ایمانداری سے کام
کرتے چلا جانا چاہئے۔ ایسی آتمائیں آریہ
پبلک میں موجود ہیں۔ جو گو خود ہر وقت آپکی
امداد نہ کر سکیں۔ مگر آپ کو اس قابل کر دیں۔
کہ آپ دوسروں کی امداد کے نسبتاً کم محتاج
رہتے ہیں"۔ آریہ سماج پانی پت کو گو یہ بہت
بڑا صدمہ ہوا ہے۔ کہ انکا ایسا لائق پریذیڈنٹ
اور استریوں کی سدھارک ان سے ایک
ہی ہفتہ میں جدا ہو گئی مگر اس کے لائق
اور سرگرم ممبروں کو اب زیادہ سرگرمی اور
اتساہ سے کام لینا چاہئے۔ اور پنڈت جی کی
وصیت کو پورے طور پر مفید بنانے کا فکر کرنا
چاہئے۔ نیز پنڈت صاحب موصوف کا اس
وصیت کے بعد ایشور پریم میں مگن ہو جانا
اور اپنی بے ہوشی تک بھجن شانتی پاٹھ اور
گیان سنبدھی وارتا لاپ کی بارہا تاکید۔
بذات خود آپ کے لئے ایک ایسا نظارہ تھا
کہ میرے خیال میں اس سے بڑھکر اور ہو
ہی نہیں سکتا۔ پرماتما کریں کہ ہمارے معزز
پنڈت صاحب کی آتما اور بھی اُتم سادھنوں
سے دنیا کو مفید بنانے کے جلد قابل ہو۔
پیارے ناظرین۔ اسکو پڑھکر کیا آپ کہہ سکتے
ہیں۔ کہ پنڈت رتی رام مر گئے۔ ہمیں تو یہی
کہنا ہوگا کہ ہرگز نہیں۔ ایسے پرش ہرگز نہیں مرتے
آپکا خادم جوگندھیان۔ از کرنال۔

آریہ مسافر

بابت اشاعت ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء روانہ ہو چکا ہے
اور بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۰۵ء بھی اس
ماہ میں ضرور خریداروں کی سیوا میں پہنچ جائیگا
جن صاحبان کی خدمت میں براہ وصولی زر
چندہ رسالہ ہذا بھیجا جائے بخیال نقصان
کارخانہ واپس نہ فرمائیں۔ اگر کسی قسم کا شک
حساب میں ہو تو پیکٹ کو بطور امانت رکھکر
مینیجر سے شک رفع کر لیں۔
(۲) رسالہ ہذا کی ترقی کا دارومدار آپ
صاحبان کی ہی قدردانی پر منحصر ہے اس کی
ترتیب مضامین میں خاص اصلاح کی گئی
ہے۔ دیگر سقم بانے کا بھی تدارک کیا گیا
ہے۔ سوائے اسکے اسے باتصویر کر دیا ہے
اس لئے خاص طور پر نویدن ہے۔ کہ آپ
خریداران رسالہ ہذا کے بڑھانے کی
خاص کوشش فرماکر مینیجر کو مشکور فرمائیں۔
(۳) مارچ کا پرچہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں
بہرصورت خریداروں کی سیوا میں پہنچ جاویگا
اور آئندہ رسالہ ٹھیک وقت پر نکلا کریگا۔
کچھ عرصہ سے کلرک کی عدم موجودگی کے باعث
باہر سے آئے ہوئے خطوط کی تعمیل باقاعدہ نہیں
ہوتی رہی لیکن اب ایک لائق اور تجربہ کار کلرک
کا انتظام ہو گیا ہے۔ اسلئے امید ہے کہ آئندہ
خریدار مہاشیوں کے ہر ایک حکم کی تعمیل فی الفور
ہوا کریگی اور ایڈیٹر کو جو اپنا بہت سا وقت دفتر
کے کام میں دینا پڑتا تھا اس سے بے فکر ہو کر
وہ رسالہ کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے میں
اپنا وقت لگا سکیگا۔ آریہ مسافر کے ممبروں کو اب
خاص کوشش سے اسکی اشاعت بڑھا کر
کارکنوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ مینیجر

[illegible] مینیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹)

تعمیل کے لیے بحوالہ نمبر جٹ مطلع فرمائیے

ورنہ عدم تعمیل معاف فرمائیے

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹)

ओ३म्

ست دھرم پرچارک

(۱) وید وکت ستیہ کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصب نرنے کرنا

(۲) اخبار برگ ـ سماچار ـ آتم آتمک و شیتک مضامین شائع کرنا

(۳) [illegible] دھرماتماؤں کے جیون چرتر پرکاش کرنا

(۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مضامین پرکاشت کرنا

جلد ۱۲ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | [illegible] ۱۹

تہذیب الاسلام

جلد اول و دوم [illegible]

[illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ دھرم اینڈ جیون

یعنی

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت ۸/

مولفہ مہاشہ رام بلاس جی سارڈا

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

وستار پوروک سندھیا ودھی

زبان ہندی آسان اردو

مصنف ملک جوالا سہائے جی رئیس بیانی ضلع شاہ پور حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی چھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۲۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہ ایک اَمولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرارتھنا کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت ۵/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو! نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلباء کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!!! بلکہ ایک مشہور آریہ رجپوت فوجی عہدہ دار نے ۱۹۰۰–۱۹۰۱ء کے عالمگیر جنگ پر تیرہ ماہ تک چین میں رہ کر چشمدید مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے ہر ہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر حتیٰ کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج متنفس کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی ادا اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئے کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۳۵ صفحے سائز ۲۰×۲۶ قیمت ایک روپیہ

بلا محصولڈاک المشتہر

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو

جن پتروں کو ابھارنے والے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان ساتھ ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا نوجوان ہر ایک دھرم ویر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک و مانسک بھوک مٹا سکتا ہے

قیمت مجلد ۱۲/

المشتہر منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

دولت دارین

موسومہ بہ

اشٹانگ یوگ پرکاش

مصنفہ لالہ بخشی رام جی ودیا اُنگری یوگ ودیا کے جگیاسوؤں کے لئے یہ ایک اُتم گرنتھ ہے سوالی و جواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ مصنف نے جا بجا یوگ ودیا کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں .... قیمت ایک روپیہ

منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشا میں

مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی اس میں وید آدی ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرتک شرادھ وید ورودھ ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہو سکتا ہے جو متنازعہ وید منتروں پر وچار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی اعلیٰ ہے قیمت ۱۲/

منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

دھرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھ کر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جن کا حجم تقریباً ۲۵۰۰ صفحوں کا ہے معہ ایک دلچسپ دیباچہ اور سدھرم ویر کی تصویر نیز منشت لیکھرام اور

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۸ - پھاگن سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۵ء شکروار - جالندھر شہر | نمبر ۴۸

واقعات اور مفید رائیں

جاپان۔ اسوقت بحری اور بری دونوں طرح کی فوج کے بڑھانے میں مصروف ہے۔ جہازوں پر جہاز اسوقت جاپان اپنے ہی بندرگاہوں میں تیار کر رہا ہے۔ اور اگر اس میں اُسے کامیابی ہوگئی تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ جاپان کی بحری طاقت کا بھی مقابلہ کرنے والی یورپ کے اندر کوئی ایک طاقت نہ بچیگی۔ ایک طرف روس کا شور و شر اور اندرونی فساد اور دوسری طرف جاپان کے اندر ایکدل و ایکزبان ہوکر رعایا میں اتحاد و شانتی فتح کا صاف پتہ لگ رہا ہے۔ کہ کسکو نصیب ہوگی بری فوج بھی خوب بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ جنرل کاداہیورا کے ماتحت ایک پانچواں لشکر تیار ہو رہا ہے۔ یہ جنرل کاداہیورا کہیں سے نیا کود پڑے آج تک انکا نام پبلک کے روبرو نہیں آیا تھا۔ نہ معلوم ایسے چھپے رستم کتنے پڑے ہیں۔ جاپان کے استقلال او سنجیدگی سے خاص سبق لینے کی ضرورت ہے۔

تبت کے لیے بجائے رزیڈنٹ کے اب چینی گورنمنٹ نے ایک تاتاری جنرل کا مقرر کرنا تجویز کیا ہے۔ اس تجویز سے معلوم ہوتا ہے کہ گو چین اسوقت ایک طرح سے خاموش ہے لیکن تبت کو زیادہ تر اپنے دائرہ اثر کے اندر لانے کے لیے تیار ہے۔ چنانچہ اسوقت بھی چین کا مقرر کردہ کمشنر انگریزی کمشنر کے ساتھ کلکتہ میں عہدنامہ تبت کی نسبت بات چیت کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سرکار کا روپیہ اور آدمیوں کی قربانی وہ پھل نہیں لائیگی جسکی اُمید ہوسکتی ہے۔ میری رائے میں بجائے تاتاری جنرل کے رحم پر چھوڑے جانے کے تبت والوں کے لیے سرکار انگریزی کی حکومت زیادہ تر مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

انگلستان کے ایک زندہ دل باشندہ نے اُس ملک کے تمام بشپ پادریوں کو ایک گشتی خط بھیجا جس میں بیان کیا کہ اُن کے خاندانی ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ آج کوئی بھی **بشپ** معجزوں کا قائل نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی اُسنے اجازت دی ہے کہ اُس کے دعوی کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے انگلستان جملہ بشپ پادریوں کو تکلیف دیجاوے۔ شاید اس مذاق کو بشپ صاحبان نے سمجھا نہیں اور اس لیے سب نے جواب بھیجے کسی نے بھی معجزوں پر ایمان لانے سے انکار نہیں کیا۔ گو طرز جواب جداگانہ ہے۔ بعض نے تو محض اس الزام سے انکار پر ہی اکتفا کیا۔ لیکن بعض بشپ صاحبان نے اس قسم کا ناپاک دعوی کرنیوالے ڈاکٹر کی خوب گت بنائی۔ لیکن ان جملہ تحریروں کے اندر سے ایک خاص حالت کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ چند ایک جواب نمونہ کے لیئے درج کرکے نتیجہ نکالنا بہتر ہے۔ بشپ صاحب الائی فرماتے ہیں یہ میں محض اپنی نسبت جواب دیتا ہوں کہ میں (معجزوں پر) یقین رکھتا ہوں"اسی طرح ناروچ کے بشپ صاحب لکھتے ہیں کہ اُنکی نسبت یہ بیان بالکل غلط ہے۔ اس قسم کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے بشپ صاحبان بھی ہوں گے جو کہ معجزوں پر ایمان نہ رکھتے ہوں میری رائے میں اس قسم کے سوالات کا جواب دیا جانا ہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ بائیبل کی کہانیاں اب سمجھدار لوگوں کی تسلی کے لیے کافی نہیں سمجھی جاتیں گو مدتوں کا تعصب اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔

موسم اب تک عجیب ڈانواڈول حالت میں ہے باوجود مارچ شروع ہوجانے کے ابتک آسمان ابر سے بھرا دکھائی دیتا ہے۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے علاقہ جات میں تو فصل بالکل ماری گئی ہے۔ نرخ اسقدر گراں ہو رہا ہے کہ قحط کے آثار نظر آرہے ہیں۔ جس سے پڑتا ہے ہی رکھشا کریں گے۔ اگر اب بھی موسم درست ہو جاوے تو شاید پنجاب دیگر صوبوں کو قحط سے بچا لیوے لیکن اگر پنجاب پر بھی اس موسم کا اثر زیادہ پڑا تو قحط میں شبہ ہی کیا ہے (ایشور نہ کرے) اگر قحط پڑگیا تو اُس کے لئے ہندوستانیوں کو خود تیار رہنا چاہیے اور سب سے بڑھکر دھرمی سوسائیٹیوں کو اناتھوں کے صرف آتماؤں کو ہی نہیں بلکہ اُن کے جسموں کو بھی بچانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

ٹرانسوال میں چینی قلیوں کی بھرتی برابر جاری ہے۔ اسوقت پچیس ہزار سے زیادہ کا دستہ ٹرانسوال میں پہونچایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کی بام کی طاقت سے ٹرانسوال والوں کی تسلی نہیں ہوئی

کالے گورے کا سوال برابر تکلیف دیتا رہیگا۔ جب تک کہ کالے گوروں کی تہذیب سیکھیں گے۔ بلکہ گوروں کے اندر مادی تہذیب کی جگہ قدرتی تہذیب نہ لیگی۔ آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے اُن جہازوں کی معرفت ڈاک منگانے سے انکار کردیا تھا جنمیں کالے جہازی کام کرتے ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنا فیصلہ نہ بدلا تو آئندہ ڈاک کا انتظام مشکل ہوجاویگا۔ انگریز قوم کے اندر استقلال بڑا ہے۔ اگر وہ اپنے ہٹ پر ہیں تو نقصان مالی کرکے بھی نہ چھوڑیں گے۔ اپنے حاکموں کے اس استقلال سے ہندوستانیوں کو بھی کچھ سبق لینا چاہیے۔

تبت مشن کے اخراجات کی نسبت فیصلہ ہوگیا ہے کہ اُس کا سارا بوجھ ہندوستان پر ڈالا جاویگا میں نہیں سمجھتا کہ اس میں چون و چرا کی گنجائش ہے راج انگریزی ہے۔ اس لیے حکام وقت اپنی سلطنت کے جس حصہ سے چاہیں خاص مشنوں کے اخراجات دلویں۔ محکوم ہندوستانیوں کا کیا حق ہے کہ اُس میں چون و چرا کریں۔

امیر کابل کا عمل اسوقت ظاہر کر رہا ہے کہ

انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی غلطیوں سے بڑا بھاری فائدہ اُٹھایا ہے۔ کابل میں سامان حرب کے ایسے کارخانے کھولدیئے ہیں کہ باہر کے دست نگر نہیں رہے۔ فوج کا سامان سب انہیں ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اعلیٰ درجہ کی مدبرانہ پالیسی کے برتاؤ سے اپنی پرانی رعایا کو دور دور سے کابل میں جمع کر رہے ہیں۔ جن افغانوں کے بزرگ آوارہ پھرتے تھے اُنکو کابل میں باعزت واپس آنیکی اجازت دی۔ ایک ایسا جادو ہے جس کا اثر آئندہ کے وقت ہی معلوم ہوگا۔ میر آغا ایک کوہستانی رئیس ہے جو مدت سے بھاگ کر ہندوستان میں آیا ہوا ہے۔ اُس کے کئی رشتہ دار ہندوستان کی پولیس میں ملازم ہیں۔ میر آغا پر گورنمنٹ ہند بڑی مہربان رہی ہے اور پنجاب میں اُسے کچھ مربعے بھی ملے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ امیر صاحب نے اُسے واپس آنے کی اجازت دی ہے۔ اور اب کافی زاد راہ اُس کے لئے بھیجا جاویگا۔ اس طرح کے سلوک کر کے امیر حبیب اللہ خاں نے پٹھانوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ بلاشبہ رموز حکمرانی کسی خاص فرقہ یا مذہب کی میراث نہیں بلکہ اسکی کامیابی حکمران کی اپنی لیاقت اور متانت پر منحصر ہے۔

طاعون کا زور گو بہت کم ہو گیا ہے تاہم ابتک لوگوں میں اس کا خوف بہت طاری ہے۔ بریلی میں پلیگ کا شور مچتے ہی ہزاروں آدمی لکھنؤ وغیرہ کی طرف بھاگ نکلے تھے۔ جہالت کا ہمارے ملک میں بڑا زور ہے ورنہ پلیگ کے خوف سے ایک شہر سے دوسرے شہر کو ہجرت کرنا سخت غلطی ہے۔ اگر بھاگنا ہو تو جنگل کی راہ لینی چاہئے۔ جہاں کچھ عرصہ کی بود و باش سے پلیگ کے اثر کو دور کیا جا سکتا ہے ؎

بنگال کے لاٹ صاحب بڑے ہی نرم دل اور شریف مشہور سُنے جاتے ہیں۔ ایک سب ڈپٹی کلکٹر بغیر اجازت اپنا سٹیشن چھوڑ گیا تھا۔ اور بغیر ٹکٹ کے سفر کرتا پکڑا گیا۔ معطلی کے حکم کے بعد غالباً موقوف ہوتا۔ کہ سر اینڈریو فریزر صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال نے اُسکو بلا کر اجازت دی کہ اپنی صفائی میں جو کچھ کہنا ہو کہے۔ سب ڈپٹی کلکٹر نے اپنے آپکو حضور کے رحم پر چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاٹ صاحب سے معافی لے کر وہ آفیسر خوش و خرم اپنے گھر واپس آیا آخر لاٹ صاحب بنگال ایک دھارمک آدمی کے پُتر ہیں۔ پِتا کا اثر پُتر کے چلن پر اوشیہ ہوتا ہے ؎

سردی تو اس موسم میں سخت پڑی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے سردی کی رپورٹیں خاص جگہوں سے دیتے ہوئے مبالغہ سے زیادہ کام لیا ہے پہلے اخباروں میں پڑھا تھا کہ اجمیر کی انا گر جھیل پر ایک ایک انچ پانی جم گیا تھا اور کل اجمیر کے تالاب جوہڑ وغیرہ جم گئے تھے۔ لیکن ایک راستگو کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط شائع کی گئی تھی ہاں بیشک اس قسم کا موسم سرما بہت کم آدمیوں کی ہوش میں گزرا ہے۔ لیکن اس کے معنی نہیں ہیں کہ ہندوستان کی آب و ہوا کے اندر بالکل فرق آ گیا ہے افسوس کہ اخبار کے نام کے ساتھ ہی مبالغہ کا بڑا گہرا تعلق سمجھا جاتا ہے جسکے باعث اخباروں کی عزت عام نگاہ میں کم ہو رہی ہے ؎

برٹش پارلیمنٹ کا ٹرم جلد ختم ہونے پر آ رہا ہے لبرل فرقہ گو باہمی تنازعات کے باعث کمزور ہو رہا ہے تاہم اُمید ہے کہ اُسکی وزارت سے کام لینا پڑیگا ایسے وقت میں ہندوستانی پھر خاموش ہو رہے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ لبرل فرقہ کا ستارہ اوج پر ہوتے ہی ہندوستان کے دکھ دور ہو جاویں گے یہی اُمید سر ہنری کاٹن صاحب گزشتہ اجلاس کانگریس کے پریسیڈنٹ صاحب نے دلائی تھی لیکن مجھے اُمید نہیں ہے۔ کہ برٹش پارلیمنٹ میں پارٹیوں کی تبدیلی کا کچھ بھی اثر ہندوستان کے اوپر پڑے ہماری تو بقول گوسائیں تلسی داس کے یہی حالت رہے گی۔ کہ:

کوئی نرپ ہوئے ہمیں کا ہانی
چیری چھوڑ نہ ہوبے رانی

جاپان کی بہادری۔ اور استقلال کا موجب سارا یورپ مان رہا ہے۔ اس امر پر بحث کرتے تھے کہ بندوق کا نشانہ لگانے میں کون قوم بڑھی ہوئی ہے اور روس کیساتھ جاپان کی نشانہ بازی کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ انگریز مضمون نویسوں کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بہادری میں جاپانی بے نظیر ہیں اور موت کا مقابلہ کرنے میں فرد۔ یہ بے نظیر بہادری کہاں سے آئی۔ یہ استقلال کن سادھنوں کا نتیجہ ہے یہ سوالات ہیں جنپر بھارت نواسیوں کو غور سے سوچنا چاہئے۔ آریہ شاستر موت کی اصلیت کو بار بار بتلاتے ہیں اور جگیاسو کو اُس کے لئے تیاری کا سامان دکھلاتے ہیں۔ میری رائے میں ہمارے اندر شکشا کے سامان تو کافی موجود ہیں محض ابھیاس کی کمی ہے۔ لیکن یہ کمی ایسی ہے کہ جسکو اعلیٰ سے اعلیٰ فلاسفی بھی پورا نہیں کر سکتی پس بھارت نواسیوں کو ہر کام میں ابھیاس کا سبق سیکھنا چاہئے۔

جنگلات کی ضرورت کو انگریزوں نے اب محسوس کیا ہے۔ آریوں کے بزرگ سایہ دار درخت کا کاٹنا پاپ بتلاتے تھے اور جنگلوں کی بہت پرورش کرتے تھے۔ جب صاحبان انگریز آئے تو اسے ہندوستانیوں کی جہالت اور وحشی پن کا نتیجہ بتلایا لیکن جب ملک بارش کے سوائے لکڑی کا خاتمہ ہونے لگا تب عقل آئی اور وہی وحشی پن کا کام خود شروع کر دیا محکمہ جنگلات جاری ہوا اور لاکھوں کے خرچ سے جنگلوں کی حفاظت ہونے لگی۔ چنانچہ ڈیرہ دون کا مدرسہ جنگلات مشہور ہے۔ اب مدراس گورنمنٹ نے بھی دس ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے لئے صرف کرنا منظور کیا ہے جس سے ڈپٹی رینجر اور فارسٹروں کا ایک ٹریننگ سکول کھولا جاویگا۔ میری رائے یہ ہے کہ بڑے بڑے ہندوستانی زمینداروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقہ جات میں کم از کم اپنی ملکیت کا چوتھا حصہ ضرور جنگل میں تبدیل کریں اور اُس جنگل میں اعلیٰ قسم کی لکڑی کے درخت اُگا دیں تاکہ ملک کی کھوئی ہوئی بہبود عمدہ حالت پر پھر آ جاوے ؎

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہندوستان کی اعلیٰ تعلیم کے راستہ میں رکاوٹ

مدراس کے بشپ صاحب نے جو مضمون انگلستان کے مشہور اخبار موسوم "انیسویں صدی اور بعد" میں ہندوستان کی اعلیٰ تعلیم کے بارے میں چھپوایا ہے۔ اسپر ہر ایک اینگلو انڈین اخبار نے کچھ نہ کچھ لکھنا مناسب سمجھا ہے۔ بشپ صاحب کی رائے میں پہلی رکاوٹ اس ملک میں اعلیٰ تعلیم کے راستہ میں یہ ہے کہ مذہبی تعلیم کا تعلق دنیاوی علوم کی تعلیم کے ساتھ بالکل نہیں ہے۔ بشپ صاحب کا یہ فرمانا ایک حد تک تو صحیح ہے لیکن اگر مذہبی تعلیم سے انکی مراد مت متانتروں کی تعلیم سے ہے تو میری رائے میں ایسی مذہبی تعلیم اصلی تعلیم میں کچھ بھی مدد نہیں دیسکتی۔ البتہ دھارمک تعلیم کی ضرورت ہے۔ لفظ دھرم مترادف ہے "فرض" کا۔ سو انسانی فرائض سے جو شخص واقف نہیں ہے۔ وہ زندگی کے مقصد کو کب پورا کر سکتا ہے۔ اس قسم کی دھارمک تعلیم اس طریقہ پر نہیں ہو سکتی۔ جس طریقہ پر کہ مشن سکولوں یا مسلمانوں اور ہندوؤں کے فرقہ بندی کے سکولوں اور کالجوں میں دیجاتی ہے۔ اجمیر کے سوجپنیں کالج میں ایک پنڈت یا مولوی رکھکر آدھ گھنٹہ اس سے طلباء کو پوران یا قرآن سنوا دینے سے کوئی بھی طالب علم دھارمک نہیں بن سکتا۔ دھارمک تعلیم کا دائرہ بڑا فراخ ہے اس کے اندر جملہ اقسام کی جسمانی دماغی اور روحانی تربیت آجاتی ہے۔ پس جب تک کہ استاد اعلیٰ جسمانی اور روحانی طاقتوں سے موصوف نہوں اور جب تک کہ وہ اپنی ان طاقتوں کا دن رات اپنے شاگردوں پر اثر ڈال سکیں تب تک نہیں کہا جا سکتا ہے کہ طلباء کو دھارمک تعلیم مل رہی ہے۔ لیکن اس قسم کی دھارمک تعلیم کا بندوبست موجودہ پردیسی گورنمنٹ نہیں کر سکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ مجھے گروکل کی کامیابی کی زبردست امید ہے۔ حالانکہ اس انسٹی ٹیوشن کی کامیابی کے راستہ میں جو رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں ان کا کچھ حد و حساب نہیں ہے۔ دوسری رکاوٹ تعلیم کے راستہ میں بشپ صاحب یہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک مضمون ہندوستانیوں کو انگریزی میں پڑھنے پڑتے ہیں۔ اور انگریزی بوجہ غیر زبان ہونے کے ہندوستانیوں کے لئے بذات خود ایک معمہ ہے۔ بشپ صاحب جاپان کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جہاں ہر ایک علم و ہنر کی کتاب کا جاپانی میں ترجمہ کر لیا گیا ہے میری رائے میں زبان سنسکرت اور اسکی شاخوں کے بولنے والوں کے لئے اس مشکل کا حل بھی گروکل ہی کرے گا۔ کیونکہ جو ودیارتھی ودیا کو محض ودوان بننے کی خاطر پڑھ رہے ہیں اور جنکی ضروریات دنیاوی بہت محدود ہیں وے اگر اس کام میں دل سے لگ جاویں تو ہر ایک سائنس اور فلاسفی کی کتاب کا ترجمہ کر کے دکھلا سکتے ہیں۔ تیسری رکاوٹ جو بشپ صاحب نے بتلائی ہے ہندوستانی یونیورسٹیوں کی خاص بناوٹ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جہاں ہر ایک درجہ اور لیاقت کے لڑکے کے لئے ایک ہی جماعت ہے وہاں ہونہار لڑکوں کی ترقی پورے نشو و نما کی حالت میں نہیں پہونچ سکتی۔ اس لئے بشپ صاحب کی رائے میں ہر ایک درجہ کے دو حصے ہونے چاہئیں تاکہ تیز طبع لڑکوں کی ترقی کے اندر رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ اس غرض کو پورا کرنے سے بھی موجودہ یونیورسٹیوں سے تعلق رکھنے والے انسٹی ٹیوشن مجبور ہیں۔ گروکل کے اندر احتیاط سے کام کرنے پر یہ مشکل بھی دور ہو سکتی ہے۔ میری رائے میں جسقدر تعلیم دوست لوگ موجودہ طریقہ تعلیم میں نقص نکالتے ہیں۔ وے سب گروکل کی بڑی بھاری خدمت کر رہے ہیں۔

چشم ما روشن دل ما شاد

نئی انگریزی تعلیم کے حامیوں کو

گروکل کے طریقہ تعلیم کی بے معلوم تائید کرتے دیکھ کر مجھے دیگر تحریکوں کا دھیان آتا ہے۔ جو کہ ملک سے مختلف حصوں کے اندر پھیل رہی ہے۔ میرے پاس ابھی خط آیا ہے کہ لیجیسلیٹو کونسل کے ایک وکیل ممبر اپنی وکالت وغیرہ کو خیرباد کہکر ایک عالیشان گروکل کی بنیاد ڈالنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ان آنریبل جنٹلمین کی مدد میں ایک مہاراجہ صاحب بھی کھڑے ہو گئے ہیں جو آغاز میں ہی کافی زمین اور دو لاکھ روپیہ سرمایہ کے لئے دیں گے۔ میرے نامہ نگار نے اس خبر کو سنکر تشویش ظاہر کی ہے۔ کہ مبادا گروکل واقعہ ہردوار کو کچھ نقصان پہونچے۔ لیکن مجھے اس خبر کے سننے سے بڑا آنند ہوا ہے مجھے اس تحریک کے اندر ایک رشی کے پورشارتھ کی سپھلتا نظر آتی ہے۔ اگر سوامی دیانند سے ہمدردی خیالات رکھنے والے سناتن دھرمی خود سوامی دیانند کی سکھشا پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاویں تو آریہ سماج کے لئے اور کیا چاہئے۔ میں اس زہریلی تھالہ سپرٹ کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جو کہ بعض ہندو اور آریہ بھائی سوارتھ میں پھنسکر الٹنوفت پھیلا رہتے ہیں۔ ویدوں سے بے بہرہ بعض جاہل ہندو بھائی اگر صبیعت کو نہ دیکھکر آریوں کی مخالفت کریں تو آریہ سماج کے سبھاسدوں کو اپنا گمبھیر بھاؤ نہیں چھوڑ دینا چاہئے۔ مجھے اس دن کے جلد آنے کے آثار نظر آتے ہیں۔ جبکہ ہندو تو درکنار مسلمان اور عیسائی تک گروکل کے طریقہ تعلیم کی پیروی کریں گے۔ اس قسم کے ودیالیوں اور مدرسوں کا نام خواہ کچھ ہی کیوں نہ رکھا جاوے لیکن یہ امر صاف ہے کہ ان اصولوں پر چلے بغیر لوگ اپنی سنتان کا ٹھیک شد ھار نہیں کر سکتے۔ یورپین اصحاب سے خصوصاً امید ہے کہ جب ایک مرتبہ انہیں اس طریقہ تعلیم کے فوائد معلوم ہو جاویں گے تو وے اسکی پیروی میں کبھی بھی دریغ نہ کریں گے۔ جسطرح پر کہ اسوقت مرتک سنسکار کی رسم میں تبدیلی کرنے پر ان لوگوں نے ذرا بھی تعصب کا ثبوت نہیں دیا۔

تہذیب اور وحشیانہ پن کا خاص تعلق

جن انسانی جماعتوں کو وحشی پن کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اُن میں نئے خیالات بڑی مدت کے بعد اثر کرتے ہیں۔ اگر اُن کے اندر کسی خاص خیال کے پھیلانے کی کوشش کیجاوے تب بھی وے خیال مدت بعد اُن کے اندر سرعت کرتے ہیں۔ لیکن تہذیب کا دعویٰ ہی یہ ہے کہ ہر خیال ایسے ملکوں کے اندر آندھی کیطرح پھیل جاتا ہے جاپان سے روس کی مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ روس نے وہ بجٹ پاس کیا جو اُسکی جہازی طاقت کو بہت جلد دگنی کر دیوے۔ اسکے بعد نہ معلوم کیوں جرمنی کے سر پر یہ وحشت سوار ہوئی کہ برطانیہ اعظم جرمنی پر حملہ کرنے کی تاک میں ہے۔ جرمنی میں ہلچل مچگئی اور اُنہوں نے بھی ٹھان لی کہ برطانیہ اعظم کے برابر بحری طاقت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور برطانیہ اعظم پہلے ہی اپنی بحری طاقت کے بڑھانے میں لگ رہی ہے۔ ان سب حرکتوں کو دیکھ کر ممالک متحدہ امریکا کے پریسیڈنٹ روزویلٹ صاحب کو بھی یہ سوجھی کہ اپنی بحری طاقت کم از کم دو طاقتوں کے مقابلہ کی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نئی دنیا کے وہ سرتاج ہیں۔ اسپر فرانس بھی چوکنا ہوا چنانچہ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ اُس ملک کے وزرا نے تجویز کی ہے کہ آئندہ تیرہ برسوں تک ہر سال تقریباً سات کروڑ روپیہ زائد خرچ محض بحری طاقت بڑھانے پر خرچ کیا جاوے۔ اسوقت چوبیس بڑے جہاز جمہوری سلطنت فرانس کی طرف سے بننے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ چڑھکر یہ خبر ہے کہ امیر حبیب اللہ خاں صاحب بھی سمندر پر کسی بندرگاہ کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ امیر عبدالرحمٰن خاں صاحب مرحوم کی وصیتوں میں سے ایک وصیت اپنے ولیعہد کو یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے تبادلہ میں یا کسی اور خدمت کے صلہ میں گورنمنٹ ہند سے سندھ سمندر کنارے کا کوئی ٹکڑہ حاصل کر کے اپنی سوداگری کے لئے نکاس پیدا کریں۔ اور اخبار پایونیر کی تحریر صحیح ہے تو اسوقت امیر صاحب گورنمنٹ ہند کے ساتھ خاص سلسلہ جنبانی اسی معاملہ میں کر رہے ہیں۔ میں اُسدن کا منتظر ہوں جبکہ نیپال کے مہاراجادھیراج کسی بندرگاہ کی تلاش میں ہمالیہ کی چوٹیوں پر سے اُتریں گے۔ مہذب دنیا میں ایک خیال بجلی کی طرح پھیلتا ہے اور اس لئے کون کہہ سکتا ہے کہ جس حالت کو تہذیب کا خطاب دیا جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ اعلیٰ حالت ہی ہوا کرتی ہے ٭

آخر ہوگی صلح ہی لیکن کب؟

بازاری گپ چاروں طرف پھیل رہی ہے کہ روس کی طرف سے اب جاپان کو صلح کا پیغام جاویگا۔ اور بازاری گپ ہی اسے کیوں کہا جاوے جبکہ صاف معلوم ہو چکا ہے کہ شاہنشاہ روس کی خاص اندرونی کونسل میں صلح کی شرائط بھی طے ہو چکی ہیں لیکن جہاں ایک طرف دارالخلافہ روس میں صلح کی چھیڑ چھاڑ ہے وہاں بدنصیب کروپیٹکن اپنی عزت بچانے کے لئے منچوریا میں گولہ اندازی کر رہا ہے لیکن اسوقت بھی جاپانیوں کو ہی فتح نصیب ہو رہی ہے۔ اسوقت تک غالباً تین لاکھ سے زیادہ آدمی دونوں ملکوں کا قتل یا زخمی ہو چکا ہے۔ ہزاروں قیدی ہیں اور نہ معلوم کتنے لاکھ زن و بچوں پر ان بربادیوں کا اثر پڑ چکا ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ صلح کے ایام تک کسقدر خلق خدا اور تباہ ہو چکیگی۔ لیکن ہوگا آخر کیا؟ صلح! کیونکہ جس طرح انسان کی طاقت محدود ہے۔ اسیطرح اُسکے عمل کے نتیجے بھی محدود ہی ہوا کرتے ہیں۔ بیحد زمانہ تک لڑتے جانے میں انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اگر اس سچائی کو مدنظر رکھکر روس شروع میں ہی صلح کر لیتا تو اسقدر تباہی دنیا میں کیوں پھیلتی؟ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اس ظاہرا بربادی کے اندر روس کی کیا بھلائی ہونیوالی تھی جسکی وجہ سے اُس ملک کے شاہنشاہ اور اُس کے مشیروں کی عقل کے روبرو پردہ پڑگیا تھا۔ اگر اسقدر جرار فوج جنگ کے لئے منچوریا نہ بھیجی جاتی تو شاید روسی عوام کا حوصلہ نہ پڑتا کہ وے اصلاح کے لئے اُس طرح پر اپنی رائے کا اظہار کرتے جس طرح پر کہ اسوقت کر رہے ہیں۔ اور شاہنشاہ روس کیسا سادہ ہے کہ جو حقوق رعایا کچھ دنوں کے بعد شاید اُس سے زبردستی چھین لیگی اُن کو دینے میں پس و پیش کر کے خواہ مخواہ اپنی رعایا کی نظروں سے گر رہا ہے جاپان کی فتح اور روس کی افسوسناک حالت کا نقشہ شاید ہر ایک شہر اور قصبہ میں دکھلائی دیتا ہے۔ لیکن افسوس کہ حضرت انسان اُن سے کچھ سبق نہیں لیتے۔ جو زندگی کہ اپنے انسانی بھائیوں کی آسائش بڑھانے اور اُنکی خوشی سے خود خوش ہونے کے لئے دی گئی ہے۔ اُسے اس طرح پر برباد کرنا عقلمندی کی نشانی نہیں ہے۔ اور اس لئے باوجود تہذیب کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کی پکار کے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسانوں کی مجموعی عقل نے کچھ زیادہ ترقی کی ہے۔ دنیا منتظر ہے کہ آیا اب بھی روس کی آنکھیں کھلتی ہیں یا نہیں آخر ہوگی صلح ہی۔ لیکن کب۔ کیا اسوقت جبکہ بربادی انسانوں کو حیوان بنا دیگی؟ ٭

تہذیب الاسلام جلد دوم
ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے
تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں بہت جلد
خریداری کے آرڈر روانہ فرماویں ورنہ
دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ جلد اول
کی دوسری ایڈیشن عنقریب تیار ہو کر شائع ہو چکی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

شنکر ہے سناتنی بھی جاگے

مسٹر رومیش چندر دت کی ”ہسٹری اف اینشینٹ سویلیزیشن“ کا ترجمہ ہندی اتہاس پر کاشک سبھا کی طرف سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اُس کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہو چکا ہے۔ اُس کے چھاپنے والی سبھا کا ایک سبھاسد میں بھی ہوں۔ مسٹر دت نے اپنی کتاب میں بہت سا انرتھ کیا ہوا ہے۔ جسکا نوٹس آج سے برسوں پیشتر میں لے چکا ہوں۔ اور اس لئے جو لوگ میری تحریروں سے واقف ہیں۔ اُن کے لئے یہ امر صاف ہوگا کہ میری شمولیت اس کام میں اس لئے نہیں ہوئی کہ میں مسٹر دت کی تحریروں سے متفق ہوں۔ بلکہ اسکی غرض کچھ اور ہی تھی۔ اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے معصر ونکٹیشور نے لکھا ہے ”اس سبھا کے ممبروں میں جب ماننیہ مالویہ اور پنڈت چندر دھر گولیری بی۔ اے جیسے ودوان سناتن دھرمی اور ممبئی سنسکرت نگیہ ہنسراج اور لالہ منشی رام اور لاجپت رائے جیسے کٹر آریہ سماجی موجود ہیں تب ہم اسکا کھنڈن کر کے پیشتر ان چاروں مہاشیوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ پستک انہیں ماننیہ ہے یا نہیں؟ انہیں یدی وید اناوی اور ایشور پرنیت ماننیہ ہیں تب تو ہمیں اس کے کھنڈن کا بھار انہیں چاروں پر ڈال دینا چاہئیے کیونکہ سبھا کے کچھ اگرہی ممبروں پر ان کے کھنڈن کا ادبکا اثر ہوگا۔۔۔“ میں اپنے معصر کو صاف الفاظ میں جتلانا چاہتا ہوں کہ میری نسبت انکا خیال بالکل غلط ہے جس وقت بابو شیام سندر داس بی۔ اے نے اس سلسلہ ترجموں کی بابت مجھ سے مدد کرنے کے لئے پرینا کی تھی۔ اُس وقت میں نے انہیں صاف لکھدیا تھا کہ مسٹر دت نے بہت سے انرتھ کئے ہیں جنپر نوٹ دینے کی اگر اجازت ہو تو میں شریک ہو سکتا ہوں میرے اس خط کے جواب میں جو خط بابو شیام سندر داس جی کا آیا تھا وہ اس وقت مجھے نہیں ملا ہے کیونکہ جملہ سبھا کی خط و کتابت تلاش نہیں کر سکا لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے اُس کا بھاؤ یہ تھا کہ کتاب کے چھپنے پر جو اعتراض ہونگے انکو جگہ دیجاویگی۔ میری غرض اس ترجمہ سے محض وہی تھی جو کہ ہمعصر ونکٹیشور نے اپنی طور پر بر آمد کی ہے ہمعصر موصوف لکھتے ہیں ”وہ انگریزی انگریزوں کی بنائی ہوئی انیک پستکیں ایسی ہیں جن میں کیول اپنی انکلوں کے بل سے ہندوؤں کے شاستر کے ارتھ کا انرتھ کیا گیا ہے پرنتو وے باتیں انہیں انگریزی جاننے والے دیشیوں کے پاس تک پہنچاتی ہیں جو انگریزی کی اونچ شکشا پاکر ورن مالا کے دو چار اکشر اپنے ساتھ لگا لینے کے سوائے سنسکرت کا پورا گلہ ابھی نہیں جانتے۔ ایسی دشا میں سبھا لینے چاہئے۔ یہ پوچھی اس اُدیشیہ سے نہ پرکاشت کی ہو کنتو ہم مانتے ہیں کہ اس نے اسے چھپوا کر سنسکرت اور ہندی والوں کو اس کے کھنڈن کا اچھا اوسر دیا ہے اور اسکے لئے ہم اسے دھنیہ واد دیتے ہیں“ میں اپنے ہمعصر کو یقین دلاتا ہوں کہ میری غرض ایسے ترجمہ میں مدد دینے سے زیادہ تر یہ بھی تھی کہ ہندو سبھا کے بڑے بڑے پنڈت بھی اپنی آنکھ سے دیکھیں کہ بدیشیوں نے اور ان کے پیچھے چلکر اس دیش کے انگریزی تعلیم یافتوں نے اپنے شاستروں کو کس طرح پر بدنام کیا ہے۔ باوجود مت بھید ہونیکے ہندو دھرم سبھا کے بیسیوں مکھیا پنڈت میرے مترہیں جنہیں میں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور جہاں تک مجھے علم ہے وے بھی مجھپر خاص نظر عنایت رکھتے ہیں۔ میں ہمیشہ انہیں اکساتا رہتا ہوں کہ وے ویدوں کے ماتھے سے وہ کلنک اوتارنے کی کوشش کریں جو کہ پچھمی سنسکرت دانوں نے اسکے گلے مڑھے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وے ذرا بھی نہ ہلے مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ ہمعصر ونکٹیشور نے اپنے ہمت پنڈتوں کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے آگے میرا ہمعصر خود بھی اُن سے ناراض سا دکھائی دیتا ہے ہمعصر موصوف لکھتا ہے ”جب سوار بھاگ نیدہ پرشنکا جیسی پستک کے وشئے میں بڑا بھاری آندولن ہو کر ٹائیں ٹائیں فش ہو گئی۔ تب ہندوؤں کا برتمان ڈھنگ دیکھتے ہوئے ہمیں پوری آشا تو نہیں ہے کہ دے لیکا یوگیہ مارگ سے کھنڈن کر سدا کے لئے ایسی پستک کے پرکاشت ہونے کا مارگ روکیں گے پرنتو اس کام میں ہمارے آریہ سماجی بھائیوں کا بھی ہاتھ ہے اس کارن سے کچھ کام نکلآئے تو کچھ اشچریہ نہیں ہے ۔۔۔“ میں چاہتا ہوں کہ میرے سناتنی ہمعصر اکثر ایسے بے تعصب بھاؤ سے پریرے جایا کریں تاکہ سناتن دھرم ہندو سبھا اور آریہ سماج کے پیرو ایکدوسرے کے ساتھ اُن باتوں میں ملکر کام کر سکیں جنمیں کہ وے ایکدوسرے سے متفق ہیں اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ایکدوسرے پر اختلاف رائے کے لئے محض اوچھا کتاکش نہ کئے جاویں۔ اسکو یہ معاملہ تو دیگر ہے۔ لیکن میں اپنے ہمعصر کی اطلاع کے لئے اپنی ایک تصنیف میں سے کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں تاکہ انہیں اور دیگر ہندو بھائیوں کو معلوم ہو جائے کہ ڈاکٹر راجیندر لال متر اور مسٹر دت وغیرہ کی تصانیف کی نسبت میرے خیالات کیا ہیں۔

۱۸۹۸ء میں ایک کتاب میں نے چھپوائی تھی جسکا نام رکھا تھا ”صبح اُمید۔ جلد اول“ اس سلسلہ کی بہت سی جلدیں شائع کرانیکا ارادہ تھا لیکن افسوس کہ کام کا رخ بدلجانے کے باعث میں اپنا دلی منشا پورا نہ کر سکا۔ اس کتاب میں ویدوں کے بہاشیہ کاروں کی پڑتال شروع کی تھی جس کے بعض حصوں کو بجنسہ یہاں درج کرتا ہوں۔

”جن بھارت ورشیہ ودوانوں نے ویدارتھ میں انقلاب کیا ہے۔ انمیں سے سب سے پہلا نام راجہ ڈاکٹر راجیندر لال متر ایل ڈی کا ہے ہم نے انکی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ اور انکی اُس تصنیف کو خصوصاً بڑے غور سے پڑھا جو کہ انڈو آرئینز کے نام سے پرسدھ ہے جہاں کہیں وید منتروں کا ترجمہ پیش کرنے کا موقعہ آتا ہے راجہ صاحب صرف پروفیسر ولسن کے ترجمہ پر ہی اکتفا

کرنے میں اور اگر اُن وید منتروں کے ولسن کرت معنوں کی پشٹی کی ضرورت ہوتی ہے تو براہمن گرنتھوں کے پرمان دیتے ہوئے بھی اُن براہمن واکیوں کا سوتنتر ترجمہ کرنے کا حوصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ ڈاکٹر ہوگ ڈاکٹر راتھ اور دیگر یوروپین سنسکرت والوں کے ترجموں پر ہی پورا وشواس رکھتے ہیں۔ یہ پہلا نقص ڈاکٹر راجیندر لال کی تصانیف میں ہے۔ دوسرا بڑا بھاری نقص یہ ہے کہ ویدک سدھانتوں کی پڑتال کرتے ہوئے وے بھول جاتے ہیں کہ پرچلت ۱۸ پوران ویدک زمانہ تو کیا اُپنشدوں اور سوتر کاروں ..... کے زمانہ کے بہت عرصہ بعد بنائے گئے تھے اور ایسے ویدک خیالات کو پورانوں کے فسانوں سے صاف کرنے کی کوشش ویسی ہی بیہودہ ہے جیسی کہ ہربرٹ سپنسر کی فلاسفی کو توریت اور زبور کی بعید از قیاس کہانیوں سے۔ تیسرا نقص راجہ صاحب کی تصانیف میں یہ ہے کہ وے یوروپین سنسکرت والوں میں سے بھی صرف ایک خاص فرقہ .. .. کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس لئے جسطرح پرکہ مت وادیوں کو اپنے مت کے سدھانتوں کا تعصب ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے اپنے دائرہ سے باہر والے کسی یوروپین سنسکرت دان کی تحریر کو وے بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔"

اس تحریر کے بعد میں نے صفحات ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ پر ایک مثال دیکر ثابت کیا ہے کہ نہ صرف راجہ راجیندر لال متر میکس میولر کے علاوہ دیگر یوروپین سنسکرت والوں سے اختلاف رکھتے تھے بلکہ ولسن اور میکس میولر آدی کی ہٹ دھرمی میں سائن کو بھی جواب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک منتر کا ارتھ کرتے ہوئے یہ اعتراض سائن پر کیا ہے کہ وہ عظیم مفسر ایک ہی وید منتر تین مختلف معنی کرتا ہے جبکہ وہ تینوں ویدوں میں آتا ہے اسپر میں نے صفحہ ۳۵ پر حسب ذیل لکھا تھا۔

"راجہ راجیندر لال کی یہ تحریر نہ صرف ہمارے اس دعوی کو پایہ ثبوت تک پہونچاتی ہے کہ راجہ صاحب نے میکس میولر آدی اپنے مربیوں ... کی غلامی میں پھنسکر اپنے آتما کا خون کیا ہے بلکہ اس لیکھ سے راجہ صاحب کی تصانیف کی سند کی نسبت ایک چوتھا اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ راجیندر لال متر وید ارتھ کے ابتدائی اصولوں تک سے واقف نہیں تھے واضح ہو کہ ہر ایک وید اپنے مضمون کے لحاظ سے اپنے آپ میں مکمل ہے اور اس لئے ایک وید منتر جو کہ ایک وید میں بلحاظ ایک مضمون کے آکر ایک معنی دیتا ہے وہی منتر دوسرے وید میں بلحاظ اُس وید کے مختلف مضمون کے مختلف مطلب کا اظہار کرتا ہے پس ایک ہی منتر تین ویدوں میں تین مختلف معنی کا اگر اظہار کرے تو اس میں سائنا چاریہ کی غلطی سمجھنا ظاہر کر رہا ہے کہ راجیندر لال متر کو یہ لیاقت نہ تھی کہ وے وید ارتھ میں ہاتھ ڈال سکیں"

اس کے بعد مسٹر دت کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے میں نے اپنی کتاب کے صفحات ۳۶ و ۳۷ پر لکھا تھا۔

"رومیش چندر دت نے بھی جہاں زبان انگریزی میں اپنی لیاقت کمال تک پہونچا دی وہاں ویدک لٹریچر کے میدان میں اُنہوں نے غیروں کی جستجو پر ہی بھروسہ رکھکر چلنا چاہا اور اس لئے اُنکی تصانیف کا ایک سرسری مطالعہ ہی یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ اُنہوں نے ویدوں کا مطلب سمجھنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ..."

"رومیش چندر دت ... اگر سائنا چاریہ کے بھاشیہ کو خود مطالعہ کرتے اور سچے ودیارتھی بنکر اُس کا ہی مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے تو ہمیں اُمید پڑتی ہے کہ یوروپین ودوانوں کی نسبت وید منتروں کے جوہر معنی کو زیادہ نرمدگی سے سمجھ سکتے اور بعض شبہات کے بادلوں کو ویدک سورج کے ارد گرد سے ہٹا سکتے۔ لیکن افسوس کہ اِن بھارت کے ستاروں نے بجائے سورج سے روشنی حاصل کرنے کے کہدیوت کی سرن لی اور اسی لئے گو یوروپین محققین اپنی مطلب سیدھی کے لئے اُنکی تعریف کر رہے ہیں تاہم بھارت سنتان کی نظروں میں اُنکی ساری کوششیں رائیگان جانے والی ثابت ہو رہی ہیں۔ رومیش چندر دت نے مغربی دنیا کے مترجموں پر یہاں تک وشواس کیا کہ اُنکا اصل سے مقابلہ کرنیکی ضرورت ہی نہیں سمجھی چنانچہ وہ اپنی کتاب ... ... کے دیباچہ میں پروفیسر میکس میولر کے سلسلہ "سیکرڈ بکس اف دی ایسٹ" کی تعریف کرتے ہیں اور اُن کے ترجموں کی درستی کی داد دیتے ہوئے فرماتے ہیں "میں اس موقعہ پر اپنا بڑا بھاری اظہار احسانمندی نسبت اس سلسلہ کی اُن جلدوں کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں جنکا تعلق کہ ہندوستان کی تاریخ کے ساتھ ہے۔ میں نے کھلے طور پر اُن کے حوالے دئے ہیں۔ لیکن لفظی تبدیلی کی کہیں کہیں آزادی خود بخود لے لی ہے" ناظرین کتاب شاید سمجھیں گے کہ یہ لفظی تبدیلیاں مسٹر دت نے اصل سنسکرت کے گرنتھوں کی مدد سے کی ہیں لیکن مسٹر دت ایسے احسان فراموش یا گستاخ نہیں ہیں کہ اپنے یوروپین عقل دینے والوں کے ترجموں کا اپمان کریں۔ وہ صاف الفاظ میں آگے چلکر فرماتے ہیں۔

"اور میں نے اِن اصل سنسکرت گرنتھوں کو دیکھنے کی کم ضرورت سمجھی ہے جو کہ اس دیانت دار اور بیش قیمت سلسلہ میں ترجمہ کئے گئے ہیں"

اِن سے زیادہ اقتباسات پیش کرنیکی گنجائش نہیں ہے۔

یہ ہے میرے خیالات ۱۸۹۵ء میں اور اسوقت بھی اِن تصانیف کی نسبت میرے خیالات ایسے ہی ہیں۔ میں کچھ عرصہ سے آریہ ورت کے پراچین اتہاس کے لئے مصالحہ اکٹھا کر رہا ہوں جسمیں مسٹر دت کے پھیلائے ہوئے خیالات کا بھی کھنڈن ہے نہ معلوم مجھے کب شانتی سے بیٹھنا ملیگا۔ تاکہ برسوں کے جمع کئے ہوئے نوٹوں کو ایک مرتبہ ترتیب دے سکوں"

منشی رام

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میری زندگی کے نشیب و فراز

۲۳ مارچ کے پرچارک میں کاتب کی غلطی سے
یہ مضمون ادھورا چھپا تھا جسکے لئے نیازمند
ایڈیٹر شریمان لالہ منشی رام جی راقم مضمون سے
اور ناظرین پرچارک سے معافی کا خواستگار ہے۔ ایڈیٹر

شاید کبیر صاحب کی نسبت روایت ہے کہ جب اُن کو کہا گیا کہ کاشی میں

جیتے کنکر تیتے شنکر

یعنی ہر کنکر شیو ہے اور کہ جو شخص کاشی میں مرتا ہے وہ شیو روپ ہی ہو جاتا ہے۔ تو اُن کے دل میں وچار پیدا ہوا کہ اگر محض کاشی میں مرنے کی وجہ سے ہمیں مکتی ملتی ہے تو ہمارے نیک کاموں اور ہماری ریاضت کا کیا فائدہ ہوا چنانچہ ایسے وچاروں سے برییت ہو کر کبیر جی کاشی سے باہر چلدئے اور ارادہ کیا کہ کسی ایسے ستھان میں چلکر رہیں جہاں کی سرزمین کو پُورانک لوگ پاپ بھومی بتلاتے ہیں۔ کاشی سے آگے ایک کرم ناشا ندی بہتی ہے جسکی نسبت روائیت ہے کہ اُس کے پار جانے سے اتم کرم کئے ہوئے ناش ہو جاتے ہیں اور دھارمک یوگی پرش بھی وہاں مرا ہوا نرک کو جاتا ہے۔ اسی کرم ناشا کو عبور کرکے پار جانے کا ارادہ کبیر صاحب رکھتے تھے کہ کاشی کے سوامی شری وشوناتھ جی مہاراج بوڑھے براہمن کا روپ دھارن کرکے کبیر جی کے آگے جا کھڑے ہوئے اور اُنسے کاشی چھوڑنے کا باعث پوچھا۔ کبیر جی نے اپنے من کی سنکلپ وکلپ سب بیان کرائے۔ اسپر بوڑھے براہمن نے استدعا کی کہ ایک مرتبہ میرے ساتھ کاشی کی سیر لو۔ پھر جدھر چاہنا چلے جانا۔ کبیر جی نے منظور کیا اور دونوں پھر سے کاشی میں داخل ہوئے۔ اب بوڑھے براہمن نے ہر ایک مندر اور شیو مورتی کی طرف کبیر جی کی خاص توجہ کھینچی۔ کبیر جی نے خاص مندروں میں دیکھا۔ کہ خوب جل اور بیل پتر چڑھ رہے ہیں۔ اور آرتیاں اُتر رہی ہیں۔ لیکن کئی مندروں میں مہادیو کی مورتی پر کتوں کو پیشاب کرتے دیکھا۔ بعض ستھانوں کی شیو مورتیوں کو اُکھڑ کر نردبان میں گرے ہوئے دیکھا۔ اس طرح کے مختلف نظارے دکھلا کر بوڑھے براہمن نے کبیر جی کو سمجھایا کہ کاشی میں جو مریگا وہ ہوگا تو شیو روپ ہی لیکن اُنمیں بھی کرمانوسار بھید ہوگا۔ یہ کہانی گو فضول ہے لیکن اس کے اندر سے ایک بڑی گہری سچائی کا پتہ لگتا ہے یعنی جسطرح قرآن محمد صاحب پر ایمان لانیوالوں کے سوائے سب کی عقل پر مُہریں لگانے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اعمال کو ہی انسانوں کی عاقبت کا فیصلہ کرنیوالا قرار دیتا ہے۔ اسی طرح پرپوران بھی جل سے مقل آدمی کی بدولت مکتی کا وعدہ کرکے خاتمہ آخر کار کرموں پر ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ رام بھگتی اور رام نام کے محض سمرن سے ہی مکتی بتلانے والے گوسائیں تلسی داس جی کو بھی آخر کار ماننا پڑا ہے کہ:-

کرم پردھان وشو کر راکھا
جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

اوپر کے واقعہ سے یہ امر تو ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے پتا جی سے دھرم سمبندھی معاملات میں دلچسپی لینا میں نے لڑکپن سے ہی سیکھ لیا تھا۔ پڑھائی ہی کچھ نہ کچھ ہوتی ہی رہی۔ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ میری تعلیم دیوناگری اکھشروں کے ابھیاس سے شروع کی تھی۔ اس قدر بتلانے کی اور ضرورت ہے کہ حافظہ اچھا رکھنے کے باعث میں جو ستوتر آدمی لیتا وہ فوراً بغیر محنت کے کنٹھ کر لیتا اور بغیر مطلب بھی اُسے لوگوں کے روبرو پڑھتا رہتا۔ پہلے تو پتا جی نے ہمیں آزاد طور پر چلنے دیا۔ لیکن ایک رات گشت میں اُنہوں نے جو نظارا دیکھا اُسنے اُن کے خیالات ہماری تربیت کی نسبت بدل دئے۔ کاشی ایک بڑا بھاری شہر ہے جس کے اندر اُن دنوں دس تھانے اور اُسی قدر تھانہ دار تھے میرے پتا جب دورے سے واپس شہر میں آتے تو رات کو گھوڑے پر سوار شہر کا گشت کرنا بھی اُن کا فرض ہوا کرتا تھا۔ ایکدن رات کو گشت کرتے ہوئے اُنہیں ایک

اچھا کیا گیا ہے

دروازے میں عجیب نظارا دکھائی دیا۔ ایک لیمپ جلتا تھا اور اُسکی روشنی سے صاف نظر آتا تھا کہ گویا ایک انسان پھانسی لے کر مر گیا ہے۔ کھونٹی پر رسا بندھا تھا جو اُس آدمی کی چوٹی میں مضبوط باندھا گیا تھا اور آدمی بے حس و حرکت تھا۔ پتا جی نے گھوڑا دوڑا دیا تاکہ شاید قاتل کا پتہ لگ جائے۔ گھوڑے کی ٹاپ گونجتے ہی لاش ہلنے لگی اور پتا جی کے پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایک لڑکا اپنا سبق یاد کرتا ہے۔ پتا جی گھوڑے پر سے اُترآئے اور طالب علم سے کیفیت دریافت کی۔ اُسنے جواب دیا کہ امتحان نزدیک ہے پڑھتے پڑھتے نیند آجاتی تھی اُسے روکنے کے لئے یہ رسی کھونٹی سے باندھ کر اپنی چوٹی میں باندھ رکھتا ہوں۔ جب اونگھتا ہوں تو سر کو جھٹکا لگتا ہے اور پھر جاگ کر پڑھنے لگ جاتا ہوں۔ پتا جی نے اس واقعہ کو دیکھتے ہی دوسری صبح میری اور میرے بھائی کی تعلیم کی نگرانی سخت کر دی اور ایک اُستاد گھر پر پڑھانے کے لئے مقرر کرکے ہم دونوں کو بھی رات کی پڑھائی کا عادی بنایا۔ کیونکہ اُنہیں یقین ہو گیا تھا کہ علم بغیر محنت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ اسوقت طریقہ تعلیم کی نسبت کیسے غلط خیالات رائج تھے اور اُنکی بدولت کس قدر طلبار کی حالت خراب ہوئی ہوگی۔ اس واقعہ کو میرے پتا جی نے بارہا بیان کیا تھا۔ اور اُن کا یقین تھا کہ جو طالب علم تعلیم کا پروانہ وار عاشق نہیں بنجاتا۔ وہ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خیال تو صحیح ہے لیکن اس خیال پر عمل کرکے محض طلبار کے دماغوں پر بوجھ ڈالنا اور اُن کے لئے طریقہ تعلیم سہل کرنے کی کوشش نہ کرنا ہی ملک کے معلموں کا ہی حصہ ہے:-

نمبر ۷

اپنی تعلیم کا ذکر کرتے مجھے اپنے یگیوپویت (جنیو) سنسکار کا خیال آتا ہے۔ کاشی میں ہی مجھے یگیوپویت پہنایا گیا تھا۔ پرانی برہمچریہ آشرم میں اپدیش کی رسم کو بگاڑ کر جس حالت میں گرایا گیا ہے۔ اُس سے کون پڑھا لکھا ہندو ناواقف ہے۔ چند گھنٹوں کے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اندر ہی ... بار نیچے سنسکار کرنے کے بعد سماورتن اور اگر اُس ... جاتا ہے جیسکے خاتمہ پر بھائی بند اڑوسی پڑوسی ضرورت ہو تو بدھائی دینا شروع کر دیتے ہیں وید آرمبھ سے پہلے پڑھتے ہوئے بالک کو کھڑاؤں پہنا ڈنڈا ہاتھ میں اور پترا بغل میں دے کر اُس سے کہلایا جاتا ہے "میں کاشی پڑھنے کو چلا ہوں"، ابھی قدم آگے نہیں بڑھتا کہ بہن ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور یہ کہہ کر کہ "بھائی یہیں پڑھا لیں گے" واپس لے آتی ہے اور فوراً کچھ واکیہ پڑھ کے لڑکے کو کپڑے پہنا دیئے جاتے ہیں اور لڑکا اب قابل ہو جاتا ہے کہ

پٹ تیری منگنی اور پٹ تیرا بیاہ ۔

گو آخری مسئلہ مجھ پر لفظ بلفظ صادق نہیں آتا تاہم میرے یگیوپویت سنسکار میں وہی ناٹک ہوا تھا جس کا اوپر بیان کر چکا ہوں۔ جب شبھ ساعت پہنچی جا چکی تو پتا جی کو خیال آیا کہ بغیر بہن کی موجودگی کے یگیوپویت کیسے ٹھیک اُترے گا۔ یہ خیال اس لئے پیدا ہوا کہ میری دونوں بہنوں میں سے ایک بھی اُس وقت کاشی میں موجود نہ تھی۔ چنانچہ اُس خاص موقعہ کے انتظام کے لئے میرے لئے بہن بھی مہیا کی گئی۔

قائم مقامی کا خیال ہندو سماج کے اندر پورا ہے اِس خیال کے رواج دینے کا فخر انگریزوں کو نہیں ہو سکتا کسی ہندو کے یہاں خاص پوجا کے دن جائیے فرض کیجئے کہ سونے چاول کے دھوپ اور چراغ جلانے کا سامان اور مٹھائی وغیرہ کچھ بھی موجود نہ ہو تو پادھا جی مہاراج ان چیزوں کی عدم موجودگی میں بھی سارا کام [illegible] کر دکھلا ہی لیتے ہیں۔ ذرا دھیان سے سنئے پادھا جی کیا کہہ رہے ہیں۔ "... ساودھان ہو جائیے یجمان۔ پہلے گنیش پوجا ہونی چاہئے ... چندن سے [illegible] گنیش کی شکل بنائی ... شری گنیشائے نمہ۔ پانی چھوڑ دیجئے۔ چندنم ...... اوہ۔ چندن نہیں ہے۔ اچھا چندن ستھانے اکشتم ..... کیا پھول بھی نہیں ہے؟ اچھا پُشپ ستھانے اکشتم ... کیا لڈو بھی نہیں ہے۔ اچھا ستھانے وید ستھانے اکشتم ..... وغیرہ وغیرہ"۔ جس چیز کی ضرورت ہو اکشت کی جگہ اکشت پوری کر سکتا ہے۔ لیکن دکشنا ستھانے اکشتم۔ کبھی کسی پادھا جی کو کہتے نہیں سُنا۔

خیر آریہ ستھان کے اندر مدت سے وکالتاً کام کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ اسوقت تک پُرانے فیشن کے ایسے رئیس موجود ہیں جو سندھیا بندھن پوجا پاٹ سب کچھ اُجرت پر کرا لیتے ہیں ایسی سوسائٹی میں حقیقی بہن کی عدم موجودگی میں بھی کام ہونا مشکل نہ تھا۔ کاشی میں دیوان تاراچند کا باڑا مشہور ہے۔ اِن دیوان صاحب کے رشتہ داروں میں سے ایک لالہ سریدیال تھے پنجابی رئیس ہونے کے باعث ہمارے گھر میں انکی مستورات کی آمد و رفت تھی۔ انکی پتری اسموقعہ کے لئے میری بہن بنائی گئی۔ یگیوپویت سنسکار کا ناٹک سر انجام ہوا۔ لیکن ایک مشکل پھر راستہ میں آن کھڑی ہوئی پنجاب میں تو جب کبھی بھائی پڑھنے کے لئے تیار ہوتا تو کہتا تھا کہ کاشی پڑھنے کے لئے جاتا ہوں کاشی میں ہوتے ہوئے کہاں کی تیاری کرے۔ یہ دقت بھی ہمارے پنجابی پادھا جی نے دور کر دی مجھ سے کہا گیا کہ کشمیر پڑھنے کے لئے جاتا ہوں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر بھی ودیا کا گھر کسی زمانہ میں سمجھا جاتا تھا۔ راج ترنگنی وغیرہ گزشتہ مہاراجہ صاحب کشمیر کا بڑا کتب خانہ اس امر کے شاہد ہیں۔

المختصر میں پترا بغل میں دبا کر فرضی کشمیر کو چلا بہن نے فوراً روک لیا کہ یہیں پڑھا لیں گے اور قصہ ختم ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مجھے جنیو کا ایک انگ (یعنی محض تین تار) ہی پہنایا گیا تھا۔ دوسرے انگ کے پہنانے کا ذکر اپنی جگہ آویگا۔ اور اسی جگہ میں اُسکی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کرونگا۔

یگیوپویت کے وقت جو دیوی میری بہن بنائی گئی تھی کاشی سے علیحدہ ہونے کے بعد میں اُسے بھول گیا تھا لیکن جب چار برس گزرنے پر پھر کاشی آنا پڑا تو اپنی دھرم بہن کے پھر درشن کئے جن کے بعد مدت تک اُنکے حالات سے بےخبر رہا۔ لیکن عرصہ پانچ چھ سال سے پھر اُن کے درشن ہوئے اور اُن کے پریوار کے ساتھ میرا وہی برتاؤ ہے جو اپنی حقیقی بہن کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اپنی بہن کے پتا لالہ سریدیال جی کی ایک بات مجھے خاص طور پر یاد ہے۔ کیونکہ اُس سے ایک خاص نصیحت ملتی ہے۔ جب میں دوسری مرتبہ کاشی گیا تو انہوں نے پیچوان حقہ پیتے پیتے میرے آگے کر دیا اُسوقت تک یہ بدعادت میرے گلے نہیں پڑی تھی پینے سے انکار کیا۔ اسپر اُنہوں نے اصرار کیا کہ اگر میں پینے کا عادی ہوں۔ تو انکار نہ کروں۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی نسبت بتلایا کہ وہ بھی اپنے بزرگ سے چوری حقہ پیتے تھے۔ ایکدن حقہ نوشی میں مشغول تھے کہ اُن کے بزرگ آن پہونچے گھبراہٹ میں انہوں نے پیچوان کو ایک طرف زور سے پھینک دیا۔ اور حقہ گر کر فرش کا کچھ حصہ جل گیا۔ اسپر اُن کے بزرگ نے ہدایت کی کہ جو کچھ کرنا ہو علانیہ کرنا چاہئے۔ چھپکر جو کام کیا جاتا ہے اُس سے دوہرا نقصان ہوتا ہے۔ میں نے اپنے بزرگ کی اس نصیحت کو مانکر عرض کر دی کہ میں واقعی حقہ نہیں پیتا۔ جسپر وہ بہت خوش ہوئے۔

بنارسی ٹھگ سارے ہندوستان میں مشہور ہیں جب دوسری بار اور پھر تیسری بار مجھے کاشی جانے کا اتفاق ہوا۔ اُسوقت بنارسی ٹھگوں اور [illegible] کے حالات مجھے زیادہ تر وضاحت کے ساتھ معلوم ہوئے لیکن پہلی مرتبہ بھی ایک خاص واقعہ مجھے یاد آتا ہے جسکا ذکر خالی از لطف نہیں ہے۔ ایک پنجابی برہمن بیوہ گلاب دیوی نامی ہمارے یہاں رسوئی بنانے کا کام کرتی تھی روز صبح بھوجن بناتی تھی۔ اور رات کا بھوجن بنا کر اپنے گھر چلی جاتی۔ پہلے صبح چوکے کا کچھ کام کر لیتی۔ اور اُسکے بعد گنگا سنان کو جاتی۔ گنگا سے واپس آکر بھوجن بناتی۔ ایکدن وہ گنگا سے واپس نہ آئی۔ دس بجے تشویش ہوئی

سونپی گئی۔ ماتا جی نے پتا جی سے شکایت کر دی اور ایک سپاہی کو گلاب دیوی کی تلاش کے لیے بھیجا۔ سپاہی نے تلاش میں بڑھیا براہمنی کو ایک گلی کے دروازہ پہ کھڑے دیکھا۔ اُسنے جاتے ہی انٹ شنٹ بتلائی تو سادہ لوح بڑھیا بولی "بیٹا ایک لڑکا میرا انت پوجا لینے اندر گیا ہوا ہے۔ اب تک نہیں آیا۔ حالانکہ اندر سے بہت سے آدمی نکل چکے ہیں اور سب سے میں پوچھتی رہی ہوں" زیادہ دریافت پر سپاہی سارا معاملہ تاڑ گیا۔ کاشی میں اکثر گلیاں ہیں جن کے باہر پھاٹک لگے ہوئے ہوتے ہیں گو اب پھاٹک بند نہیں ہوتے۔ تاہم چوکھٹ اور کواڑ پرانے اب تک لگے ہوئے ہیں۔ جس سے باہر کے آدمی کو یہی گمان ہوتا ہے۔ کہ پھاٹک کے اندر کوئی بڑا محل ہے۔ گلاب دیوی ستان کر کے واپس آ رہی تھی کہ ایک چائیاں اسے ملا اور کہا "ماں جی گھر کے اندر اننتوں کی پوجا ہو رہی ہے جس میں براہمنی کا انت پوجا جاتا ہے۔ اُسے چھ دکشنا ملتی ہے اور انت واپس ملتا ہے تم بھی دو تو پجوا لاؤں" بڑھیا نے لالچ میں پھنسکر انت چائیں لڑکے کے حوالہ کیا اور وہ لیکر پھاٹک کے اندر داخل ہوا۔ لڑکا تو انت لیکر نہ معلوم کس گلی میں جا پہونچا۔ بڑھیا بیچاری چھ روپیوں کے انتظار میں ہی کھڑی رہی۔ سپاہی نے بڑھیا کو آگے بڑھا کر جب اندر کا نظارا دکھلایا تو اُسکے پاؤں تلے سے مٹی نکل گئی اور لگی دہائی دینے آخرکار اُسے روتی پیٹتی حالت میں واپس لایا گیا اور ماتا جی نے اُسے نیا انت بنوا دیکر شانت کیا۔ اُسی زمانہ کا اسی قسم کا ایک واقعہ بھی مجھے یاد ہے۔

اُداسی سادھوؤں کا ایک ڈیرا کاشی میں کہیں مقیم ہوا۔ دو بنارسی ٹھگ بھلے مانسوں کی شکل بنا کر گلے بھگت بنے ہوئے مہنت جی کے پاس پہونچے اور شردھا سے سنتوں کی سیوا کی ابھلاشا پرگٹ کی۔ مہنت جی بولے کہ جو تمہاری شردھا ہو سنتوں کی سیوا کرو۔ ٹھگوں نے التماس کی۔ کہ ہم ساری سنگت کو کھیر اور پوڑے کھلانا چاہتے ہیں۔ کچھ آدمی ساتھ کر دیجئے تو دودھ وغیرہ سب سامان ہمیں پہونچوا دیں۔ مہنت جی بڑے پرسن ہوئے اور اکیس سے زیادہ کی جماعت کے لیے دو بڑے پیتل کے ٹبلوہے دودھ کے لیے تیار کرائے۔ ٹھگوں نے عرض کی کہ چار ٹبلوہے لے چلئے ہم شردھا سے سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر کیا تھا۔ جھٹ اداسی جی جنگ سادھو چار ٹبلوہے لیکر روانہ ہوئے ایک عالیشان محل کے روبرو پہونچتے ہی پھاٹک پر ٹھگوں نے سادھوؤں کو کھڑا کر دیا اور ٹبلوہے لیکر اندر داخل ہوئے اور وعدہ کر گئے کہ سب سامان آدھ گھنٹہ میں لیس ہو کر آتا ہے۔ سادھو کھڑے رہے اور اُس پھاٹک سے لوگوں کی آمدرفت شروع ہوئی۔ سادھوؤں نے ہر قسم کے آدمی آتے دیکھ کر اندازہ کیا کہ کسی بڑے گھر کے وہ مہمان ہوئے ہیں کیونکہ اس قدر آدمی یہاں سے کاروبار کر کے نکل رہے ہیں۔ آدھ گھنٹہ گزر گیا۔ ایک گھنٹہ گزر گیا۔ جب دو گھنٹے بھی گزر گئے تو سادھوؤں کو تشویش ہوئی اب جو شخص دکھلائی دے۔ سادھو اُس کو ٹوک کر کہیں "بھگت ٹبلوہے لے کر دودھ لینے گئے تھے ابھی تک لوٹے نہیں"۔ لیکن راہرو کچھ سمجھیں ہی نہیں اور اپنے راستے لگے چلے جاویں۔ آخرکار محلہ کے پولیس مین نے دس بارہ چکروں میں انہیں وہیں کھڑے دیکھ کر اُن پر شک کیا لیکن دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ خود ٹھگے گئے ہیں اُسنے سادھوؤں کی آنکھیں کھولیں جس پر سادھو بیچارے روتے پیٹتے اپنے ڈیرے کو روانہ ہوئے بنارس میں اس قسم کے واقعات اکثر ہوا کرتے تھے۔ گو اسوقت وہاں کے باشندوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت سابق بنارسی ٹھگوں کا انتظام بہت اچھا کیا گیا ہے لیکن جب تک میں خود جا کر تجربہ سے تصدیق نہ کروں مجھے یقین نہیں آتا۔ کہ بنارسی ٹھگ بالکل معدوم ہو گئے ہوں۔

بڑھیا گلاب دیوی بہت سادہ مزاج عورت تھی اور بعض حرکات اسکی لوگوں کو ہنسی کے مارے لٹا دیتی تھیں۔ میرے پتا چونکہ گشت کو جایا کرتے تھے اور جسقدر راؤنڈس گشت کے لیے کانسٹبلوں، جمعداروں۔ اور سب انسپکٹروں کے کٹتے تھے وہ سب انہیں کے ماتحت کام کرتے تھے۔ اس لیے روز کا Parol اُن کے یہاں سے ہی ایک پرچی پر لکھا ہوا جاتا تھا۔ اور وہ پیرول ہر روز اُن کا ایک اردلی واپس لاتا تھا۔ لفظ پیرول کا بگاڑ کاشی کے سپاہیوں نے قدرتی طور پر پیرول کرنا ہی تھا۔ ادھر کاشی میں ایک بھاجی ہوتی ہے جسکا نام پیرورہ ہے پنجابی عورتوں نے قدرتی طور پر اُسکو بگاڑ کر پرول یا پرول بنا ہی لینا تھا۔ ایک دن صبح ہی کانسٹبل نے آ کر نیچے سے آواز دی "پیرول لے جاؤ" مترانی جی فوراً ایک ٹوکری لیکر گئیں اور سپاہی کے روبرو کر کے کہا کہ اس میں ڈال دے۔ سپاہی حیران ہوا کہ یہ کیا وحشت ہے۔ لیکن بغیر چون و چرا کے پیرول کی تختی ٹوکری میں رکھ دی۔ مترانی جی چیں بجبیں ہوئیں جب ادھر سے ایک فرمائشی قہقہہ پڑا تو وہ کچھ پانی ہو گئیں۔ اوپر آئیں اور اپنی غلطی کا حال کہکر ہنس پڑیں۔

میرے گریجویٹ ہونے کے بعد میری بھتیجی بھی کاشی آ گئی تھیں اُنکی طبیعت نے بہت کچھ گُن میری ماتا سے گرہن کئے تھے۔ مجھ پر اُنکی خاص مہربانی تھی۔ عمر میں وہ مجھ سے شاید پانچ یا چھ برس بڑی تھیں۔ انہیں دنوں مشہور ہوا۔ کہ ایک بڑا نامی ٹھگ آیا ہے جو دھکو مشغل اپنے دونوں طرف

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلاسے رکھتا ہے۔ اُس کے جادو کے پیچ سے جو پنڈت روبرو جاتا ہے۔ دب جاتا تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ماتا جی ہمیں اُن دنوں نہیں جانے دیتی تھیں۔ مبادا ہم دونوں بھائی اُس جادوگر کے پنجے میں نہ پھنس جاویں۔ گو جیون چرتر میں اُس وقت سوامی دیانند کا کاشی میں جانا درج نہیں لیکن پتا جی سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ شُہرت سوامی دیانند کی تھی۔ اور ماتا جی کو کیا معلوم تھا کہ باوجود اُن کی احتیاط کے اُنکا لڑکا آخر کار اُسی جادوگر کے اثر سے متاثر ہوگا!!

(منشی رام)

ریویو

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی آئیل پینٹنگ کی روغنی تصویر۔

لالہ لال چند کھوسلہ معرفت کھوسلہ والا سرین گلی لاہور سے منگائیے۔

اس تصویر کی ایک کاپی لالہ لال چند جی نے میرے پاس بھیجی تھی جو میں نے گُروکل میں لگادی ہے۔ تصویر اعلیٰ قسم کی ہے۔ اور قابل قدر ہے کیونکہ اس کا اتہاس عجیب ہے۔ امرتسر کے ماسٹر چرنجی لال جی سے آریہ پرش عموماً واقف ہیں۔ مرحوم بمبئی کے آرٹ سکول میں ماسٹر تھے اور اعلیٰ درجہ کے مصور تھے۔ ویدھرم پرچارنی سبھا کے بانی بھی آپ ہی تھے۔ اپنے ماسٹر چرنجی لال کی زندگی میں اُن سے درخواست کی تھی کہ وہ سوامی جی کے جیون چرتر (ودھیا پرکاش) کو باتصویر بنانے میں مجھے مدد دیویں۔ جنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے شری سوامی جی کی ایک آئیل پینٹنگ کا خاکہ شروع کیا تھا۔ افسوس کہ اپنے شروع کئے ہوئے کام کو ختم کئے بغیر ہی ماسٹر چرنجی لال جی کا دیہانت ہوگیا۔ اُن کے چھوٹے بھائی لالہ لال چند جی نے اب دیگر مصوروں کی مدد سے اُس تصویر کو ختم کیا ہے۔ اور اُسکی کئی کاپیاں چھپوائی

ہیں۔ قیمت تصویر پر نہیں لکھی گئی لیکن ایسی تصویر کے لئے قیمت کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر آریہ گھر کے لئے یہ تصویر ایک طرح کی شوبھا ہو سکتی ہے۔

سندھیا کے منتروں کا سرل آریہ بھاشا

میں انوواد مع پھید سہت۔ قیمت فی جلد ۲ر۔

لالہ میگھ راج جی سابق لائبریرین لاہور نے ایک دوکان کھولی ہے جس کا نام ہے "نارتھ انڈین جنرل ایجنسی" اسکے متعلق ایک بڑا ابھاری کُتب خانہ بھی فروخت کُتب کے لئے کھولا ہے۔ اُنکی طرف سے یہ پہلا سولہ صفحوں کا ٹریکٹ چھپوایا گیا ہے مفت تقسیم کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے کیونکہ ہر ویدک دھرمی کو باقاعدہ سندھیا سکھانا اور سندھیا کے باقاعدہ عمل کے لئے پریرت کرنا آریہ سماج کا دھرم ہے۔

لوکل

جالندھر ڈسٹرکٹ ٹورنیمنٹ اس سال بڑے زور شور سے ہوا ہے۔ کرکٹ کے مقابلہ میں اینگلو سنسکرت کو شیلڈ ملی ہے۔ دھرم سبھا سکول کے لڑکوں نے کرکٹ کھیل میں بڑے جوہر دکھائے۔ دوآبہ ہائی سکول کے کرکٹ ٹیم نہائیت ہی بے تیاری کی حالت میں تھی دوابہ ہائی سکول کے فٹ بال ٹیم کو اگرچہ فٹ بال شیلڈ نہیں ملی لیکن پبلک اچھی طرح آگاہ ہے کہ فٹ بال کے میچ میں کس سینہ زوری اور بیقاعدگی کو برتا گیا۔ ہم کو امید ہے کہ آئیندہ سال اس قسم کی بیقاعدگی نہ ہوگی پبلک کے دلوں میں دوآبہ ہائی سکول جیتا ہے۔ وکٹر اسکول جس نے فٹ بال کے میچ میں خوب ہاتھ دکھائے تھے۔ رسہ کشی کا انعام لیگیا دوآبہ ہائی سکول باقی کھیلوں میں تمام سکولوں سے بڑھ چڑھ کر رہا ہے۔ سپورٹس چیمپین پرائیز اس سال رکھا گیا تھا جو دس روپیہ کا تھا دوآبہ ہائی سکول کے ایک طالب علم نے حاصل کیا۔ ہم گزشتہ

دوڑ میں دوآبہ کا ایک لڑکا فسٹ اور ایک تھیرڈ نکلا۔ اگز کی دوڑ میں دوابہ کا لڑکا تھیرڈ نکلا۔ اونچی چھلانگ میں دوابہ کے لڑکے کے تین برابر کے انعاموں میں سے دو لیگئے یعنی چھلانگ میں دوآبہ کا لڑکا دوم نکلا۔ اگز کی دوڑ میں دوآبہ کی پرائمری کا ایک فسٹ اور ایک تھیرڈ نکلا۔ جیمنسٹک کے کھیلوں میں دوآبہ کا لڑکا فسٹ نکلا جسکو اس سال کا خاص انعام ملا ہے دوآبہ ہائی سکول کے لڑکوں نے اکتیس روپیہ نقد کا انعام حاصل کیا ہے جتنا انعام اور کسی سکول کا نہیں نکلا۔ دوآبہ ہائی سکول میں اس سال کھیلو کا زیادہ انتظام کیا جارہا ہے۔

بستی شیخ میں بتاریخ ۵ فروری بروز ایتوار لالہ پرمانند اگروال ممبر آریہ سماج بستی شیخ کے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار ویدوکت ہوا حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا اور حسب ذیل دان دیا۔ گورو کل کانگڑی ۵ء کنیا اناتھالیہ ۵ء کنیا مہاودیالہ ۵ء آریہ سماج بستی شیخ ۵ء وکٹیرا ۵ء بڑی خوشی کی بات ہے کہ آریہ کمار سبھا کے کارکن پنڈت مہاشہ ستیہ دان جی ودیارتھی سابق سکرٹری حال پردہان کمار سبھا کو اُن کے امتحان ستیارتھ پرکاش میں پنجم نمبر پر رہنے پر آریہ سماج جالندھر شہر کیطرف سے مبلغ ۵ء انعام ملا۔

باوجود سناتن دھرم سبھا کی جھیڑ چھاڑ اور مخالفت کے کمار سبھا ترقی پر ہے اور اُسکے ہفتہ وار جلسے غیر معمولی رونق کیساتھ کوٹ پنج پیر میں ہوتے ہیں محلہ والوں کی مخالفت اب نہیں ہے۔

گزشتہ ماہ میں لالہ بھگت رام جی پوسٹل پنشنر کی ۱۴ سالہ پوتری کنیا کا جو کنیا مہاودیالہ میں چھٹی جماعت تک تعلیم پاچکی ہے بواہ سنسکار ویدوکت ریتی سے ہوا ور انٹرنس پاس پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہے اور دونوں طرف سے قریباً ۹۰ روپے مختلف فنڈوں کو دان ملا۔

گزشتہ اتوار کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون کے بعد مہاشہ ودیا چند جی نے بشمبر ناتھ کی لڑکی اور لیکھ رام

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

میری بھی سُن لو

دھارمک دُنیا کے اندر منشیہ سنسار کے اصول کو لے کر جو لوگ انیک پرکار کے خیالات دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ اِن میں ویدک دھرم کو سرو اُتم ماننے والے سماجک یا آریوں میں سے کسی کو اس بات سے انکار نہیں کہ بھارت ورش یا تمام دنیا کا سُدھار تب تک ہونا ممکن نہیں جب تک کہ ہر چہار اطراف میں سنسکرت ودیا کا پرچار نہ ہو جاوے۔ ہم آریوں ہندوؤں مسلمانوں یا کرسچنوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں کو سُن سنا کر تھوڑے منشوں میں کتنی ہی لیاقت کیوں نہ پیدا کر لیں۔ پرنتو ویدک سدھانتوں کے جاننے میں ہم اُس وقت تک بالکل کورے ہیں۔ جب تک ہم کو کم از کم آریہ بھاشا کے سمجھنے کا گیان نہ ہو۔ جب کہ ہمارے تمام گرنتھ ویدوں سے لے کر شاستروں پرینت سنسکرت ودیا میں لکھے پائے جاتے ہیں۔ جب کہ تمام پراچین رشیوں کے علاوہ سوامی دیانند کی تصنیف بھی اسی زبان میں پائی جاتی ہے۔ تو کیا مان لیں۔ کہ انگریزی اردو بھاشا کی بھاشاؤں کو دیکھ کر ہم نے رشیوں کے سدھانتوں کو جان لیا۔ آج دھارمک دُنیا کے اندر اور خاص کر ہندوؤں تتھا آریوں کے درمیان جو اختلاف پائے جاتے ہیں۔ وہ آج ہی مٹ جائیں۔ اگر ان ہر دو قسم کی سماجوں میں رشی کرت پُستکوں کے دیکھنے کا پرچار ہو۔ کیوں کہ موجودہ دھارمک نو۔ لو۔ مین کی حالت اُس اندھے پُرش سے بالکل ملتی پائی جاتی ہے۔ جو اپنے نیتروں سے ہین ہونے کے کارن چوک میں کھڑا گھر کا راستہ پوچھ رہا ہو۔ اور لڑکے اُس کے چڑانے یا اپنی کھیل بنانے کی خاطر مختلف دشائیں بتلائیں۔ ویسی ہی ہماری حالت ہے۔ ہم ودیا روپی چکشوؤں سے بالکل کورے ہونے کے کارن جب دھارمک دُنیا میں قدم بڑھانا چاہتے ہیں۔ تو انیک مت متانتروں کے مجاور ہمیں چڑانے یا اپنی کھیل بنانے کی خاطر ادھر اُدھر بہکاتے نظر آتے ہیں۔ کوئی جنت کے حور و غلمان شراب و کباب اور قسم قسم کے میوہ جات بتلاتا نظر آتا ہے۔ کوئی سورگ اپسرائیں کنتر۔ گندھرب۔ اور کیل برکش کے لوبھ دکھلاتے ہیں۔ کوئی اپنے پیتا کا راج بتلا کر انیک پرکار کے رنگ رنگیاں کا بکھان بتلاتا ہے۔ پرنتو ہم ودیا رہت بھولے بھالے پُرش یہ نہیں جانتے کہ ہمارے رشیوں نے برہم گیان کے آگے تمام سانسارک سکھوں کو کاگ وشٹا کے تُلیہ مان رکھا تھا۔ دیکھو کٹھ اُپنشد میں جم اور نچکیتا کا سمواد۔ جو برہم گیان کے سُکھ کے آگے تینوں سکھ لوک کے پدارتھوں کی پرواہ نہیں رکھتا۔ لیکن دوش کس کا؟۔ دوش ہمارا ہے۔ کہ ہم اپنا علاج نہیں کر سکتے۔ اور جس مذہب کے لیڈر کا لچھے دار لیکچر سنتے ہیں۔ جی للچاجاتا ہے اور گنگا گئے تو گنگا داس۔ جمنا گئے تو جمنا داس کی مانند فوراً اسی مذہب کا کلمہ پڑھ کر اپنے منشیہ جنم کا ستیاناش کر دیتے ہیں۔ اگر ہم ودیا روپی جوتی سے تمام مت متانتروں کی پُستکوں سے ستیہ استیہ کا نرنے کر کے ستیہ کا گرہن کریں۔ تو معلوم ہو کہ حور و غلمان شراب و کباب کے اندر کبھی سچا آنند نہیں بلکہ یہ وشئے بھوگ ہونے کے کارن مہان دُکھوں کی پراپتی کرنے والے ہیں۔ اگر مان لیں کہ حور و غلمان شراب و کباب میں ہی آنند ہے۔ تو وام مارگ تو اس کا پرچارک ہی ہے۔ پھر جنت یا سورگ میں بھی ہم کو وام مارگی ہو کر رہنا پڑیگا۔ اور جو صاحب اپنی پُستکوں سے جنت میں حور و غلمان یا شراب و کباب آدی وشئے بھوگوں کا ہونا بتلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ خداوند کریم کی خدائی میں اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں وہ وام مارگیوں سے کبھی کم نہیں ہو سکتے کیوں کہ وام مارگیوں کا یہی اصول ہے۔ کہ

मद्यं मांसंच मीनंच मुद्रामैथुन मेव च। एते पञ्चमकाराः स्युर्मोक्ष दाहि युगे २॥

شراب و کباب اور خاص کر مچھلی کا ماس (کیونکہ یہ قدرت سے حلال ہے) مدرا اور استری ہی پرم دکھ کے دینے والے ہیں۔ اس واسطے اے دھرم کے متلاشیو! دھرم روپی امرت سے اتنش کرن کو شانت بنانے کے جگیاسو جان لو۔ کہ وشئے بھوگوں میں ہرگز ہرگز آنند نہیں ہے۔ جب تک ہم وشیوں سے من کو الگ نہیں کر لیتے جب تک ہماری اندریاں ہمارے وش میں نہیں ہو جاتیں۔ تب تک آتمک سکھ کہاں اور ہمارا من کبھی ہمارے وش میں نہیں ہوگا ہماری اندریاں ہمیں تب تک آرام نہیں کرنے دیں گی۔ جب تک ہم حور و غلمان کے خیالات کو دل سے ہٹا کر پرم گیان پراپتی کی جگیاسا نہیں کرتے۔ برہم گیان کی پراپتی کیسے ہوگی۔ جب کہ ہم آپت پرشوں کی پُستکوں کا سہایتا لو جھتا

بکریں۔ اور اُن رشی کرت گرنتھوں کے
پڑھنے کے واسطے ضروری ہے۔ کہ ہم آریہ
بہاشا سے گیان رکھتے ہوں۔ جن لوگوں کا
خیال ہے کہ ہم رشی کرت گرنتھوں کے ترجموں
سے ہی رشیوں کے سدھانتوں کا گیان پ
پاویں گے۔ وہ ان خیالات کو دل سے بھلا دیں
جب کہ سوامی دیانند کی سنسکرت کا بہاشیہ
کرنے والے اپنے مطلب کی ملاونی سے
نہیں چوکے تو ہزاروں برسوں کی بنائی پستکوں
کے بہاشیہ کرنے والے انیک مت متانتروں
کے ٹیکاکاروں کی دھینگا دھینگی کیسے مان لیں
بنابراں ضروری ہے کہ ہم آریہ بہاشا کو
جانتے ہوں۔ تاکہ ہم کو مت متانتروں کے
ٹیکاکار اپنے پھندوں میں پھنسا نہ سکیں
جو لوگ کہتے ہیں کہ سنسکرت ودیا کا جاننا
نہایت مشکل ہے۔ اور نہایت محنت پر بھی
اس کی پراپتی آسان نہیں۔ وہ غلطی پر ہیں
اگر ہم ایک یا دو برس دل سے محنت کریں
تو آریہ بہاشا کا جان لینا چنداں مشکل نہیں

باقی آئندہ

راقم

بیمراج از فیض آباد

ویدک دھرم پریکشا

(۱) آئندہ سے ستیارتھ پرکاش پریکشا
کا نام ویدک دھرم پریکشا رکھا گیا ہے۔ تاکہ
آریہ سماج کے کل لٹریچر پر یہ نام حاوی ہو
سکے۔ پس جو سنہ ۱۹۰۴ء میں دھرم پریکشا ہوئی
تھی۔ اس کو ویدک دھرم کی پرتھم پریکشا سمجھنی
چاہئے۔

(۲) سنہ ۱۹۰۳ء میں دو پریکشا ہوں گی۔
ایک پرتھم پریکشا۔ اور دوسری دوتیہ
پریکشا۔ ناگری اور اردو دونوں زبانوں میں

(۳) پرتھم پریکشا میں ہر شخص شامل ہو سکے گا
خواہ وہ کسی مذہب کا مرد ہو۔ یا عورت بلا
قید عمر۔ لیکن دوتیہ پریکشا میں صرف وہی
شامل ہو سکیں گے۔ جو ستیارتھ پرکاش پریکشا
سنہ ۱۹۰۴ء میں پاس ہو چکے ہیں۔

(۴) ہر دو پریکشا میں دو دو پرچے تین تین
گھنٹے کے ہوں گے۔ پرتھم پریکشا کا پہلا پرچہ
ستیارتھ پرکاش کے پہلے دس سمولاس میں
اور دوسرا پرچہ آخیری چار سمولاس میں
اور آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں ہوگا۔ دوتیہ
پریکشا کا پہلا پرچہ رگ وید آدی بہاشیہ
بھومکا میں اور دوسرا پرچہ کل ستیارتھ
پرکاش اور آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں ہوگا۔

(۵) دونوں پریکشاؤں میں کسی ایک دھارک
وشے پر مضمون بھی لکھایا جاوے گا۔

(۶) دونوں پریکشائیں ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر
سنہ ۱۹۰۵ء بروز سنیچر وار و اتوار مندرجہ آریہ
سماجوں کے مقامات ذیل میں ہوں گی۔

ممالک متحدہ میں

میرٹھ۔ بریلی۔ آگرہ۔ الہ آباد۔ بنارس
گورکھپور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ شاہجہان پور
اور دیگر صوبجات کے لئے سنٹر امتحان درخواستیں
آنے پر مقرر کئے جاویں گے۔

(ب) ان کے علاوہ جس ضلع سے کم از کم
دس امیدوار شریک ہوں گے۔ وہی ضلع
کا صدر مقام سنٹر ہو سکتا ہے۔

ہر دو پریکشاؤں میں شریک ہونے کے لئے
درخواستیں ممالک متحدہ کی منتری نجبا ورسنگہ
ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہان پور کے نام اور
باقی کل منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لاہور کے نام روانہ ہونی چاہئیں۔ اور طبع شدہ
فارم درخواست ان دونوں کے پاس
و نیز ہر شہر مندرجہ بالا آریہ سماجوں کے
سکرٹری کے پاس سے مفت مل سکتی ہیں۔

(۷) ہر دو پریکشاؤں میں شریک ہونے کی
درخواستیں طبع شدہ جابجا ۳۱۔ اگست
سنہ ۱۹۰۵ء سے قبل اوپر لکھا ہوا سکرٹری
مرقوم الصدر کے پاس روانہ ہونی چاہئیں
اور ہر درخواست کے ساتھ ایک روپیہ فیس
داخلہ بھیجنا چاہئے۔ بلا فیس کوئی داخل نہ
ہوگا۔

(۸) پاس شدوں کو سرٹیفکیٹ عطا ہوں گے
اور جو تمغے انعام جن صاحبوں کی طرف سے
دئے جاویں گے۔ وہ بذریعہ اخبار مشتہر کئے جاویں گے

(۹) ممتحنوں کے نام بھی بذریعہ اخبار
شائع کئے جاویں گے

راقم

آپ کا شبھ چنتک ڈاکٹر دیو کی نندن

گوروکل کانگڑی ہردوار کے سمبندھ میں

پیشتر جو ایک شخص کا وچار ایک ودیارتھی کو
وظیفہ دینے کا تھا۔ اور اُس کا نوٹس اخبار
ستیہ دہرم پرچارک میں دیا گیا تھا وہ ایسے چند
وجوہات سے ملتوی ہو گیا ہے اسلئے جملہ
مہاشیونکی سیوا میں نویدن ہے کہ با امید
اس وظیفہ کے اپنے پتر کو گوروکل میں بھیجنے کی
تکلیف نہ اوٹھا دیں۔

ایڈیٹر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ساماجک دُنیا

ہونیوالے سالانہ جلسے

(۱) آریہ سماج نوشہرہ کا پانچواں سالانہ جلسہ بموجب ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء کو ہونا قرار پایا ہے اُپدیشکوں بھجن منڈلیوں اور دیگر بھائیوں سے نویدن ہے کہ درشن دیکر کرتارتھ کریں۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہاشے سے خصوصاً نویدن ہے کہ وہ وقت پر اپدیشکوں کے بھیجنے کا پربندھ کریں (منتری)

(۲) **آریہ سماج ملتان** شہر کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳-اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۱ اپریل کو نگر کیرتن ہوگا۔ اور ۲۲ و ۲۳ کو جلسہ ۲۴ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ لائق اُپدیشک و آریہ بھائی درشن دیں۔ (منتری)

(۳) **پشاور شہر آریہ سماج** کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱-اپریل کو ہوگا۔ ۲۴-اپریل کو چھاؤنی سماج میں اُپدیش و لکچر ہوں گے۔ اپدیشک و آریہ گن جلسہ میں شامل ہوکر کرتارتھ کریں (سرجن مل منتری)

(۴) **امرتسر** آرین ڈبیٹنگ کلب کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸ و ۱۹ و ۲۰-اپریل ۱۹۰۵ء ہونا قرار پایا ہے۔ اس لئے سنیاسی مہاتماؤں او اُپدیشکوں سے پرارتھنا ہے کہ ضرور پدھار کر کرتارتھ کریں۔ (نانکچند سکرٹری)

(۵) **بھرتپور آریہ سماج** (راجپوتانہ) کا تیسرا سالانہ جلسہ بہ تاریخ ۲۱ و ۲۲-۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء شکر سنیچر۔ اتوار کو قرار پایا ہے سنیاسی مہاتما اُپدیشک صاحبان آریہ بندھو مہاشے و دیگر مہاشے ہتیشی سماج کی سیوا میں بنے پوروک نویدن ہے کہ اس اوسر پر پدھار کر اپنے شُبھ آگمن سے اس سماج کو کرتارتھ فرماویں۔ نگر کیرتن ۲۱ کی شام کو ہوگا۔ اور عرض ہے کہ یہ مقام آگرہ سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر راجپوتانہ مالوہ ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ جو صاحبان اپنی تشریف آوری اور ٹرین کے وقت سے اطلاع بخشیں گے اُنکے واسطے سواری وغیرہ کا انتظام اسٹیشن پر موجود ملیگا۔

(ہیرالال سکرٹری آریہ سماج)

(۶) **آریہ سماج سیالکوٹ** کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ ماہ اپریل ۱۹۰۵ء بروز ویر۔ شکر۔ سنیچر ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۰-اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔ جلوس ۴ بجے شام کی گاڑی پر اُترنے والے آریہ بھائیوں کو ساتھ لیکر ریلوے اسٹیشن سے چلکر شہر میں داخل ہوگا پھلوار سہت پدھارنیوالے بھائیوں کے لئے اُتارے کا خاطرخواہ انتظام کیا جاوے گا۔ چونکہ بلحاظ شُدھی میگھان یہ سماج ایک خاص حیثیت حاصل کر چکا ہے اس لئے اس کے جلسہ کی رونق اور کامیابی کا بھی بیرونجات کے آریہ بھائیوں کو ویسا ہی خاص خیال رکھنا واجب ہے۔ نگر کیرتن میں آریہ سماج کے سچے سیوک اور شردھالو بھگت شدھ شدھ میگھ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہونگے۔ لہذا نگر کیرتن میں بھجن منڈلیوں کی تعداد کو حتی الوسع وسعت دینے کا باہر سے آنیوالے بھائیوں کو خاص فکر رکھنا لازم ہے۔ اور چونکہ یہ جلسہ ملتان اور پشاور سماج کے سالانہ جلسوں کے دو دن پہلے ہوگا اس لئے اُن جلسوں میں شریک ہونیوالے بھائی بڑی سہولیت کے ساتھ اس اُتسو کی شمولیت سے لابھ اُٹھا سکیں گے۔ اور نیز چونکہ ان تاریخوں پر غالبًا اور کسی سماج کا جلسہ نہ ہوگا۔ اس لئے پورن نشچے ہے کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بلحاظ حالات بالا امسال ہمیں مُنہ مانگے اُپدیشک اور لیکچرار مہیا کرکے کرتارتھ کرتی ہوئی ہمارے خاص شکریہ کی مستحق ہوگی۔ شری سوامی وشیشورانند سرسوتی۔ شری برہمچاری نتیانند جی۔ شری سوامی ستیانند جی۔ شری سوامی درشنانند جی کی سیوا میں خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ کرپا کرکے اس اوسر پر اپنے شُبھ آگمن سے سیالکوٹ نواسیوں کو جو کہ سالہائے سال سے آپکے درشنوں کے لئے ترس رہے ہیں۔ کرتارتھ کریں۔

(گنیشداس ورما جائنٹ سکرٹری)

(۷) **آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں** کا سالانہ جلسہ جو کہ ۲۳ و ۲۴ مارچ کو بوجوہات چند در چند نہیں ہو سکا ۲-۳-۵-اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ بھائی و لائق اپدیشک صاحبان درشن دیں (منتری)

(۸) **آریہ یوون پرچارنی سبھا مظفرگڑھ** کا جلسہ بتاریخ ۲۲-۲۳ و ۲۴ ماہ اپریل ۱۹۰۵ء وقت تعطیل گڈ فرائیڈے و سٹرڈے ہونا قرار پایا ہے اور بڑے بڑے مہاتماؤں سے خط و کتابت کی گئی ہے۔ آشا ہے کہ سب سجن جن تشریف لاکر سبھا ہذا کو ممنون کریں گے اور لابھ اُٹھاویں۔

(بشمبر سہائے منتری)

(۹) **آریہ سماج دھامپور**۔ ضلع بجنور شتھگت ہونے کے کارن سال گذشتہ میں جلسہ نہیں ہوئی تھی۔ لیکن بڑی خوشی کا موقعہ ہے کہ امسال بفضل رائے بہادر چودہری رنجیت سنگھ صاحب رئیس دھامپور کی سہائتا سے تاریخ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جلسہ ہونا نشچت ہوا ہے۔ سب اُپدیشک مہاشیوں و سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ اس شُبھ اوسر پر ضرور کرپا کر درشن دیکر کرتارتھ کریں۔ (شنبھوناتھ منتری)

(۱۰) **مظفرگڑھ** آریہ سماج جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو مقرر ہوا ہے بھجن منڈلیوں و اُپدیشکوں و پنڈتوں سے خصوصاً و دیگر مہاشیوں سے عموماً التماس ہے۔ کہ شامل جلسہ ہوکر جلسہ کی شوبھا بڑھاویں۔ (اودھوداس اسسٹنٹ سکرٹری)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج چونیاں ضلع

التوائے جلسہ

قصور کا سالانہ جلسہ

جو تاریخ ہائے ۸ و ۹ و ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء میں ہونا قرار پایا تھا وہ بوجہ پھیل جانے وباء طاعون کے فی الحال ملتوی کیا گیا۔ لہٰذا نویدن ہے کہ کوئی مہاشے جلسہ کے لحاظ سے تاریخ ہائے مذکورہ پر سماج میں تشریف لانے کی تکلیف نہ اٹھاویں۔ (منتری)

سالانہ جلسے ہو چکے

آریہ سماج موضع جلوانہ علاقہ ریاست پٹیالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۹ و ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء بڑی رونق سے ہوا جس میں رائے صاحب لالہ جگت رام جی اسسٹنٹ انجنیئر اور سوامی پرکاشانند جی پنڈت رام رتن جی، پنڈت آریہ برت جی بھردواج اور منشی دھنپال جی وغیرہ تشریف لائے اور ویاکھیان دئے جن کا اثر بہت اچھا پڑا۔ ایک سنیاسی سادھو نے پنڈت رام رتن جی سے چند سوال کئے جن کے معقول جوابات دئے گئے۔ اور ایک ساتنی پنڈت نے پنڈت آریہ برت [illegible] کئے جن کے معقول جواب [illegible] سائل لاجواب ہو گیا۔ جلسہ کا اثر بہت اچھا پڑا۔

ویدک سنسکار

لوپیٹی ضلع بجنور (شریمان ٹھاکر ہردیال سنگھ جی پردھان آریہ سماج لوپیٹی) کے برادر زادہ کا نواسنسکار بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس سنسکار میں شریمان سوامی یوگیندر پال جی و پنڈت گنگا دت جی چودھری خوب چند جی وغیرہ اپدیشک و پنڈت باسدیو سہ بھجن منڈلی کے شریک ہوئے۔ اپدیشکوں نے اپنے منوہر ویاکھیانوں دوارا۔ اور باسدیو جی موصوف و جھجو سنگھ لوپیٹی نواسی نے بھجنوں دوارا سامعین کو جو کہ لوپیٹی۔ شادہ سیدوارہ۔ قصبہ چاندپور وغیرہ دیگر اہل برادری شریک شادی ہونے گئے بہت ہی اچھا اثر ڈالا۔ ویدک دھرم کی جے ہوئی۔ خصوصاً ٹھاکر گلاب سنگھ جی رئیس شادہ کا ادیوگ قابل تعریف ہے۔ موضع سیدوار میں مخالفوں نے اپنے سناتن دھرم کو ڈھیلوں وغیرہ سے پرچار کیا لیکن اسموقعہ پر آریہ بھائیوں نے اپنے دس لکشنوں میں سے دھیریہ کو خوب نباہا۔ اسموقعہ پر ٹھاکر گلاب سنگھ جی و ٹھاکر منوہر سنگھ جی پر وہاں آریہ سماج [illegible] نہایت ہمدردی سے نگر کیرتن کو پورا کیا۔ مختلف فنڈوں میں حسب ذیل دان دیا گیا جن میں ٹھاکر شیام سنگھ جی اپ منتری لوپیٹی خاص و [illegible] یاد کئے گئے ہیں۔ تفصیل دان ۔۔ گوروکل بدایوں [illegible] اناتھ آلہ اجمیر للعہ اناتھ آلہ بریلی [illegible] ویدک سماج لوپیٹی عطہ - پتری پاٹشالہ لوپیٹی [illegible] پتری پاٹشالہ سیدوار للعہ۔ وید پرچار فنڈ للعہ پاٹشالہ [illegible] شنکر دت [illegible] مبلغ اسی روپیہ اپدیشکوں اور بھجن منڈلی کو دکشنا وغیرہ میں دئے سوائے ان کے مبلغ [illegible] روپیہ پنڈت باسدیو نے پانچ [illegible] فیس مقررہ کے لئے۔ (منتری)

آریہ سماج وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور

میں مورخہ ۳ پھاگن کو مہاشے متھرا سنگھ کی پتری کا بیاہ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت دولت رام جی نے کرایا۔ اور مبلغ چار روپیہ دان ہوا۔ برادری والوں نے سخت مخالفت کی۔ لیکن ناکام رہے۔ مہاشے متھرا سنگھ کی ہمت قابل تعریف ہے۔ (منتری)

شدھی

لالہ نوبت رام تہیجہ سکنہ نگھیانہ ضلع جھنگ ریلوے گارڈ لائن ملتان لائل پور جنہوں نے کہ [illegible] جنوری ۱۹۰۵ء کو بمقام ملتان بجائے اپنے سناتن دھرم کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ مورخہ ۲۳ - فروری ۱۹۰۵ء کو دوکان مہتہ بہادر چند صاحب وکیل نگھیانہ آریہ سماج کی طرف سے شدھ کئے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے لالہ سوایا رام صاحب پردھان و لالہ ہیرانند صاحب سمنہ وکیل عدالت تھے۔ ہون کی سماپتی پر لالہ نوبت رائے نے ساری برادری سے معافی مانگی۔ اور بیان کیا۔ کہ یہ کام بہت غلطی سے کیا تھا۔ اب مجھے پھر برادری میں شامل کر لیا جاوے۔ برادری نے بڑی خوشی سے منظور کیا بعدازاں صاحب موصوف نے اپنے ہاتھ سے حلوا تقسیم کیا۔ جو کہ برادری نے بڑی خوشی سے تناول کیا۔ مفصلہ ذیل اصحاب نے اپنے چھوٹے بھائی کے پھر ملنے پر حسب ذیل دان دیا۔

- لالہ پربھدیال صاحب پروپرائیٹر اخبار گوروکل کے لئے ...... مہ
- چودھری گنگا رام صاحب سیٹھی گوروکل کے لئے ...... عہ
- چودھری ہری چند صاحب نقلنویس گوروکل کے لئے ...... عہ
- لالہ رام لال صاحب بھاٹیہ گوروکل کے لئے ۴
- سردار جودھ سنگھ صاحب مختار ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کیلئے ...... عہ

گوروکل سمبندھی

جو مہاشے گوروکل کے جلسہ میں شامل ہوں وہ اپنے سماج کا نام ایک بورڈ پر لکھ کر اپنے ہمراہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے باہر ضرور آویزاں فرماویں۔ تاکہ پنڈال اور ست سنگ ہونے میں آسانی ہوجاوے۔ اور پتہ لگانا مشکل نہ پڑے ؞

برج بھوکھن لال منتری آریہ سماج اوہو ضلع مرادآباد ؞

۲ - مہاشے بلونت سنگھ جی شرما اپ منتری آریہ سماج بوڈھانہ ضلع مظفر نگر لکھتے ہیں۔ کہ:۔ چونکہ گرودکل کا میلہ پرانے زمانہ کے تیرتھوں کی طرح شکل پکڑ گیا ہے۔ اور اس میلہ پر ہنا بر حاصل کرنے ست اپدیش کے ایک بڑا بھاری ہجوم اکٹھا ہوگا۔ جیساکہ پچھلے سال کے میلہ نے یقین دلادیا ہے۔ اور وہ ستھان پر مجھی ریلوں کا ہے۔ اسواسطے آریہ سماجک بھدر پرشوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج جو اس میلہ پر شرکت ہو بھوجن کا پورا بندوبست کرکے آنا چاہیے۔ تاکہ اُس پوتر جگہ کی ہوا خراب نہ ہووے۔ جوکہ بھلوگوں کا عین فرض ہے ؞

شوک سماچار

افسوس کہ آریہ سماج ننگلہ بیرپور ضلع میرٹھ کے پرشارتھی منتری مہاشہ گھاسی رام جی کا انتقال ہوگیا۔ آپ بڑے دھرماتما اور سچے آریہ تھے۔ آپکی بیوقت بچھوڑے سے سماج ہذا بھاری دھکا لگا ہے۔ اور جملہ سبھا سدان سخت اظہار افسوس کرتے ہیں۔ پرماتما اسکے پس ماندگان کو شانتی پردان کرے۔

شرمیان بابو جانکی پرشاد جی پردہان آریہ سماج پیلی بھیت کے چچا کا دیہانت ۱۸ - فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ پرشست مہاشے جی نے مرتک سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا۔ گو صاحبان برادری و دیگر مہاشیوں نے مخالفت

کی۔ مگر بابو صاحب نے اپنے استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور بڑی مستقل مزاجی اور مقابلہ کے ساتھ انتشٹی سنسکار کرایا۔ اور اس پر کاردان دیا۔ گرودکل بدایون ۶/ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی ۶/ گوشالہ پیلی بھیت ؞

منشی بخت بہادر جی ممبر آریہ سماج پیلی بھیت کی دھرم پتنی کا دیہانت ۱۳ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی انوسار پرشست مہاشے جی نے کرایا۔ اور مختلف فنڈ ہائے کو اس پر کاردان دیا۔ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی ۶/ - پتری پاٹھ شالا کائتھ ۶/ - ایک یتیمہ کی شادی میں ۸/ آریہ سماج پیلی بھیت ۸/۔ گرودکل بدایون ۸/ ؞

آریہ سماج بہوڑ بریلی کے جملہ ممبران بابو جگمہا پرشاد جی ممبر آریہ سماج کی استری کی بیوقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ ستھری بیٹی جی استری سماج کی ایک ہتیشی تھیں ان کا اس وقت مرنا جبکہ اپنے پتی کے درشن بھی نہ کرسکیں نہایت شوک دایک ہے پرماتما بابو صاحب کو شانتی دیں ؞

تصحیح

بھٹنڈہ آریہ سماج کا جو سالانہ انتخاب پرچارک کے کسی گزشتہ پرچہ میں شایع ہوچکا ہے اُس میں سکرٹری کا نام بجائے مہاشے جیرام کے جیوارام غلطی سے چھپ گیا بھٹنڈہ سماج کے نام جملہ خط و کتابت مہاشے جیرام جی سکرٹری آریہ سماج ہونی چاہیے ؞

سالانہ انتخاب

آریہ سماج جلوانہ ریاست پٹیالہ لالہ سیرام

جی منصرم پردھان۔ سردار گلاب سنگھ جی اپ پردھان۔ پنڈت رادھاکشن جی منتری۔ لالہ منشی رام جی پٹواری اپ منتری۔ لالہ منشی رام جی دوم خزانچی۔ سردار الوکھ سنگھ جی لپستکالدھکش مقرر ہوئے۔ اپیل پر مبلغ ۱۳ روپیہ گرودکل پرچار فنڈ کے لئے چندہ ہوا۔ آریہ سماج جلوانہ رائے صاحب لالہ بھگت رام ساہنی کا بہت شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ جنہوں نے علاوہ لکچر کے مالی امداد بھی دی اور گورمکھی ٹریکٹ مفت تقسیم کئے ؞ (منتری)

آریہ کمار سبھا جالندھر شہر کا انتخاب

(۱) پردھان لالہ سیوارام جی کلرک (۲) اپ پردھان مہاشے ستیہ ورت جی ودیارتھی (سابق لالہ اچھرو رام جی) (۳) منتری - ودیارتن یا تیرتھ رام (۴) اپ منتری لالہ گنگا دھاری جی (۵) پستکادھکش - ودیارتن پاراشر (۶) کوشادھکش پنڈت دیودت شرما ؞

لالہ دیوی چند جی - لالہ خوشی رام جی - لالہ پھیرو رام جی - پنڈت بھگوانداس جی انترنگ ممبران ؞

کنیا کے لئے ورکی ضرورت

ورکی عمر ۲۴ سال کھتری سہگل بی - اے تک تعلیم یافتہ بشاہرہ ۶۰ روپیہ ماہوار مستقل نوکر جھنگ ڈپٹی پوسٹماسٹری کسی کنواری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں - جس کی عمر ۱۴ اور ۱۸ سال تک ہو۔ کچھ ہندی بھاشا یا گورمکھی پڑھنا جانتی ہو۔ سوشیل سبھاؤ اور روپ وتی ہو۔ ذات کوئی کھتری ہو۔ یا ہی خط و کتابت معرفت گیان چند ہاسپٹل اسسٹنٹ بھوانی پلیگ ڈیوٹی بھوانی ضلع حصار ہونی چاہیے

رعایت

٥ ہ ١٦ — ١٦ ہ

گروکل ہردوار کے جلسہ کی تقریب میں سوامی جی اور دیگر تصویروں کے بڑے پوسٹکارڈوں میں خاص رعایت۔

٥ ہزار یا زیادہ	ہزار	سینکڑا	
عصہ فی ہزار	عصہ فی ہزار	١٢/	بڑھیا کارڈ دو رنگے
١٥/ "	عصہ "	٢/	بڑھیا یک رنگے۔

رنگین لفافے چٹھی کے کاغذ اور گھٹیا پوسٹکارڈ بھی مل سکتے ہیں۔ ٥٠ ہزار یا زیادہ کے خریدار کو اور بھی رعایت ہوگی۔ دیگر بمبئی شہر کا سیمپل منگوانے ہوں تو بھیج دیجئے

اگر اپنی تصویروں کے کارڈ چھپوانے ہوں تو نرخ دریافت کر لیجئے۔

حکم چند ایشورداس مارواڑی بازار بمبئی

~~~~~~

ضرورت

ایک ١٥ سالہ کنیا کیواسطے یوگیہ ور کی تلاش ہے ذات بونجاہی کھتری ہے۔ معزز خاندان ہے کنیا کی ناگری کی تعلیم اچھی ہے۔

ور یوگیہ اور معزز خاندان سے ہونی چاہئے۔

درخواستیں پتہ ذیل پر آویں

امراؤ سنگھ وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج لودھیانہ

~~~~~~

ضرورت

میری عمر ٢٩ سال بعہدہ سٹیشن ماسٹر بتنخواہ ١٠٠ماہوار ملازم ہوں استری ٦ ماہ سے مرتیو ہو گئی ہے کسی یوگیہ ودھواہ سے جو کہ براہمن یا کھتری کل سے ہو پنر بواہ کرنا چاہتا ہوں درخواستیں نیچے کے پتہ پر میرے نام پر آویں

المشتہر

برکت رائے سٹیشن ماسٹر ہیوکی

ضرورت

میری پتری کا بواہ پنڈت بیشورجی منتری آریہ سماج بھٹنڈہ گن کرم انوسار ہوا تھا پرنتو پنڈت موصوف کا دیہانت قریباً بواہ سے ١٠ ماہ بعد ہو گیا اب میں اپنی پتری کا پنر بواہ گن کرم انوسار بلا قید ذات پات کے کرنا چاہتا ہوں لڑکی کی عمر اس وقت ١٦ سال دیوناگری پڑھی لکھی۔ سروپ وان گھر ازنگ تندرست اور نیک چلن ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہونی چاہئے۔

المشتہر گنیش سنگھ فوٹوگرافر حیدرآباد خلیلخانہ اودھے بھان کی دیول۔ بھوانی بخش کا باڑہ

~~~~~~

ضرورت

ایک ایسے یوگیہ اور تجربہ کار اپدیشک کی ضرورت ہے جو کہ علاوہ دھرم سمبندھی اور سماجک اپدیشوں اور کاریونکے خاصکر سماج کے انتظامی معاملات و مذہبی مباحثہ میں بخوبی طور پر بحث کر سکے اور حسب ضرورت سماجک سمبندھی کاریونکے چلانیکے مت قانون یعنی موجودہ زمانہ کے مطابق اور گورنمنٹ کے قانون یعنے دفاتر کے کوڈ سے

مدد لیکر سماج کے ہر ایک صیغہ کیلئے ضروری قواعد طیار کر سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت مبلغ ٢٥ تا ٣٠ روپیہ ماہوار تک دی جاویگی

المشتہر پردھان آریہ سماج پشاور صدر

~~~~~~

پنچال پنڈتا

دیوناگری اکشروں میں ایک ۴٢ صفحہ کا ماہواری رسالہ استری شکشا کے پرچار اور استری جاتی کے ادھار کیلئے جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ اعلیٰ لٹریری قومی اور سماجک مضامین کے علاوہ طرح طرح کے مضامین گرہست آشرم وغیرہ استری جاتی کے متعلق اور استریوں کے جیون چرتر وغیرہ درج ہوتے ہیں قیمت بلا محصول ڈاک دو روپیہ سالانہ

منیجر پنچال پنڈتا جلندھر شہر۔

~~~~~~

وگیاپن

٦ ہ ١٦ — ١٦ ہ

(ایک کنیا کیلئے ور کی آوشیکتا)

میرے ایک مترجو ارورہ آریہ ہیں اُن کی کنیا کیلئے جو سوشیلہ لکھی پڑھی عمر میں ١٤ سال کی ہے ایسے ور کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس اور پچیس کے درمیان ہو کسی سماج کا سبھاسد ہو۔ تعلیم یافتہ ہو بر سر روزگار ہو ہلنس ہاری نہ ہو۔ پتر بیوہار میری معرفت ہو نوٹ جواب صرف انکو دیا جاویگا جنکی درخواست منظور ہوگی۔ آپ کا ہتیشی

دولت رام پردہان آریہ سماج بنوں صوبہ سرحدی

~~~~~~

ضرورت

٦ ہ ١٦ — ٨ ہ ١٦

اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ کیلئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو درڑھ آریہ ہو۔ اور مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کو دھرم شکشا دیسکے۔ سنسکرت اور بھاشا جانتا ہو۔ اگر انٹرنس پاس شدہ ہو تو اوس کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل لچھمن داس ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ

~~~~~~

ایک بھاٹیا کنیا کے لیے ور کی ضرورت

٦ ہ ١٦ — ١٦ ہ

کنیا بعمر ۱۴ سالہ تعلیم پا رہی ہے ور از قوم بھاٹیا تندرست نیک چلن بعمر ٢٣ سے ٢٥ سال تک گذارہ معقول رکھتا ہو۔ خط و کتابت مشتہر سے ہو۔ المشتہر رام بھجا زرگر ڈیرہ اسمٰعیل خاں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri
~~~~~~

آن کی دھرم پستکوں کا جو ستیارتھ پرکاش وغیرہ خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے۔ دس روپیہ یا زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۱۲ فیصدی (۲) پچیس یا اس سے زیادہ کتابوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی (۳) پچاس یا زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فیصدی اور (۴) ایکصد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۳۳ فیصدی

المشتہر منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کے لئے ضروری اسباب مہیا کرنا لازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کر کے ہو سکتا ہے جسقدر پہلی عمر میں کرو گے شرح کم ہوگی عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و عطار نیس و ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگانے کے لئے درخواست بنام گیا چند منیجر ڈائیرکٹری بھارت انشورنس بیمہ کمپنی۔ لاہور

اشتہار

جراب ہر قسم و بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس مل سکتی ہیں خط و کتابت بہ پتہ ماسٹر اپرانٹیا ہیوزسیلوی میلٹری لودھیانہ ہونی چاہئے ہمارے پاس بڑے بڑے کارخانوں کی مشینیں جراب و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر برائے فروخت

کتب اردو

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی جی

ستیارتھ پرکاش اردو مترجمہ ستیارتھ پرکاش آریہ	۱۲؍
ویوہار بھانو اردو	۲؍
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو	۱۲؍

تصانیف بابو شیو برت لعل ایم۔اے

کلیان دھرم	۸؍
تاریخی واقعات دلچسپ و لچسپ پنجاب ہر ہار کیتا کر	
ایضاً مجلد	۷؍
مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے۔	۶؍
سانکھیہ فلاسفی	۷؍
سنسکرت زبان کی عظمت	۲؍
اپنشد	۱؍
آریہ درشن و یونانی فلاسفی	۱؍
فقہ اہل ہنود و اسلام میں توافق	۳؍
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے	۱۲؍
ایضاً مجلد	۸؍
معدن التہذیب	۲؍
یوگ فلاسفی	۶؍
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	۵؍
تمباکو	۱؍
مختلف و متعدد ہندو پنتھوں کا تذکرہ	۶؍
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	۲؍
فلسفہ عبادت	۸؍
دستار پورک سندھیا	۶؍

فہرست کلیات الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و علمی کے بیانمیں	۱۲؍
" نمبر ۲ علم الٰہی	۸؍
" نمبر ۳۔ الہامیوں کے خیالات و اقوال	۳؍
" نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۲؍
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۱؍۳
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	۱۲؍
" نمبر ۲۱ فتاوائے الکھ دھاری	۸؍
" نمبر ۲۷ صحت جسمانی و انفاقی	۲؍
" نمبر ۲۹ طعام و شراب	۲؍
" نمبر ۳۲ موت اور اس کے بعد کے حالات	۴؍
" نمبر ۳۳۔ شاستر سمرتی وغیرہ	۸؍
" نمبر ۳۴ حکایات و روایات	۸؍
" نمبر ۳۹ راج نیتی	۵؍
" نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۴ متعلقہ راج نیتی	۶؍
" دہات تیاگی	۸؍

نوٹ۔ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی از سر نو چھاپ کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی

ناولز

راجکماری ۱۲؍ غریب الوطن حصہ اول ۶؍ حصہ دوم ۶؍
بہروپیا چترہ دلچسپ تاریخی ناولجات ۶؍

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اپدیش منجری	۵؍
معلم الاخلاق	۱؍
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱؍
لیکچر بابو منشی رام جی	۶؍
جنگ چین	۸؍
اسٹانگ یوگ پرکاش	۱۲؍

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کلیات آریہ مسافر ۶ر

تہذیب الاسلام جلد اول و دوم فی جلد ۸ر

تصدیق صداقت دھرم آریہ ۳ر

اثبات تناسخ ۳ر

ویدانت دھوانت نوارن ۳ر

جیون لامبہ سندھیا ۱ر

ایشور درشن ۴ر

ملہمان وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم ۳ر

ستیہ دھرم پرچارک پرلائیبل کیس اُردو ۸ر

ثبوت تثلیث وید ۴ر

سندھیا منظوم اُردو ۱ر

قادنی ست ورن ۱ر

سندھیا نثر اُردو ۱ر

سنگیت رتن پرکاش ۴ر

آریہ ورت کا عروج ۱ر

جیون چرتر مہرمان حصہ اول ۸ر

" حصہ دوم ۸ر

مخزن الاسرار حصہ اول ۳ر

" حصہ دوم ۲ر

سداچار پربودھ ۱ر

پھول ۸ر

درخت ۸ر

ہرپاتر کاری ۸ر

گھاس چارہ ۸ر

آنند سرودر ۱ر

صیغہ آریہ پستک پرچار قائم کردہ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مسائل زندگی فی صدی ۸ر

پرماتما کی سرودیا پکتا " ۸ر

مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ " ۸ر

انسانی زندگی کا مقصد " ۸ر

اخلاقی و روحانی صحت فی صدی ۸ر

مورورثی برہمن و بھوشیہ پران " ۸ر

انسانی سوسائٹی کی بناوٹ فی جلد ۱ر

قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج ۱ر

بائیبل کو کس نے لکھا؟ ۱ر

بھوشیہ پران اور عیسیٰ مسیح ۱ر

مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ ۱ر

کتب ہندی

مطبوعہ ویدک پریس اجمیر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۱ر — پنچ مہا یگیہ ودھی ۸ر

برن اچارن شکشا ۸ر — آریہ سماج کے نیم اپنیم ۱ر

سندھی وشئے ۵ر — اشٹادھیائی مول ۲ر

نامکا ۴ر — آریہ دھرم اپدیش جیون

کارکیہ ۳ر — سوامی ویرانند چرتر

سامانک ۴ر — سوامی دیانند سرسوتی

ستریں تادھت ۱ر — جی مہاراج

بروپہ ارتھ ۱ر — سنسکرت واکیہ پربودھ ۲ر

سوور ۱ر — ویوہار بھانو ۲ر

آکھیاتک ۲ر — ہون منتر ۸ر

پاربی بھاشک ۳ر — شاستراریہ میلا چاندپور ۱ر

دھاتو پاٹھ ۴ر — شاستراریہ کاشی ۸ر

گن پاٹھ ۳ر — ویدانت دھوانت نوارن ۱ر

نگھنٹو ۲ر — آریہ بھونے ۲ر

ادناری کوش ۸ر — بھرانتی نوارن ۱ر

نرکت ۱ر — ستیارتھ پرکاش بھاشا کاغذ عمدہ

چاروں وید مول — " کاغذ سادہ

کاغذ سادہ — پنچ مہا یگیہ ودھی ۱ر

سنسکار ودھی ۸ر — آریہ ادیش رتن مالا ۸ر

رگوید بھاشیہ ۹ حصہ — گوکرونا ندھی

ویدوردھ مت کھنڈن ۲ر — سوی کار پتر

شت پت براہمن ۱ر — یجروید بھاشیہ ۸ حصہ

گوکرونا ندھی ۱ر — پانچ مہا یگیہ ودھی ۸ر

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پر سدھ دھرماتما اور ویر استریاں حصہ اول ۶ر — گیتا بھاشیہ اپنشد آریہ منی ۸ر

اتہاس ہردوار ۶ر — استری دھرم نیتی ۱ر

داروغہ جی ناول ۳ر — جیون چرتر مہرمان حصہ اول ۶ر

آرش پتری گیہ ۳ر — ایضاً حصہ دوم ۶ر

بر مچریہ ۳ر — اپدیش ورن پرکاش ۱ر

گنجینہ بھجن ۸ر — ورن ویوستھا ۳ر

ویدانت آریہ بھاشیہ، اپنشد آریہ منی ۴ر — ویدک دھرم ۲ر

شریمتی دھرم دیوی کا اپدیش ۲ر — پتر پہاڑک پر

کتب انگریزی

اے ہوم ٹیچنگ، آنند ری آریہ سماج ۲ر — ٹیچنگ آف دی آریہ سماج ۱ر، ویکس پبلک گوڈوٹ ۱ر

کتب گورمکھی

ایشور بھگتی، سندھیا سٹیک ۸ر — ستیارتھ پرکاش ۸ر

اشتہار

لودیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑے کے نمونہ درخواست پر مفت اور میلے مالے کپڑے نا پا پہنچے پہ روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر ناہتی رام گلونت رائے مرچنٹ ایڈ ایجنٹ لودیانہ پنجاب۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لدھیانہ کا تھرو کپڑا۔ لنگی۔ پٹکہ وغیرہ کفایت سے مل سکتا ہے نمونہ بابت درخواست آنے پر مفت

المشتہر لاہور سل بی۔ اے نیچر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹ (نوٹس) تعمیل کے لیے بحوالہ نمبر چٹ مطلع فرمائیے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف ۔ منیجر
ستیہ دھرم پرچارک

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹

ओ३म्

ओ३म्

ओ३म्

سالانہ چندہ

عام خریداروں سے معہ محصول ڈاک للعہ بلا محصول ۳ روپے

طالبعلموں سے معہ محصول ڈاک ستہ بلا محصول ڈاک

ستیہ دھرم پرچارک

اغراض

۱۔ ویدک ست سنیتہ دھرم کا پرچار اور ستیہ ساہتیہ کا بے تعصبانہ کرنا

۲۔ شاریرک، آتمک، سماجک ادنی و شہرک مضامین شائع کرنا

جلد ۱۶	جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے	سمت ۱۹

تہذیب الاسلام

جلد اول و دوم

مصنفہ پنڈت بھگوان برہمچاری دھرم پال جی

آریہ دھرمیندر جیون

یعنی

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر ہندی

قیمت ۸/۱
مولفہ مہاشہ رام بلاس جی ساردا
المشتہر مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر

وستار پورک سندھیا ودھی

زبان ہندی نیز اردو
مصنفہ لالہ جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہپور
حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی چھپائی بہت بڑھیا ضخامت ۱۴۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے یہ انمولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کی متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں دوارا پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ قیمت مجلد ۱۲
المشتہر مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر شہر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو نہ ڈراما ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو۔ نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!! بلکہ ایک مشہور ... [illegible]
قیمت ... [illegible]

رہا۔ چشمدید مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز دلچسپ واقعات کو عبرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس سے ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین و جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہی فاضلانہ بحث کی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے بہی خواہ مدبر سوشل اور مذہبی ریفارمر تمنا کہ ہر زرق اور ملت کے سنجیدہ مزاج شخص کو ہندوستان کے مشہور نباہی کی آواز اور مشورہ سننے اور سمجھنے کے لئے ایک دفعہ ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہئے۔ کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۲۵ صفحے سائز ۲۰×۳۰ قیمت ایک روپیہ علاوہ ڈاک۔ المشتہر
مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو جن پوتر دلکو اچھارنیوالے اور ویدک دہرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلسلیس اور عام فہم پیرایہ میں ان سات لیکچروں دوارا اظہار کیا گیا ہے ان کے مطالعہ سے ہر ایک متلاشی حق کا مستفید ہونا از بس ضروری ہے۔ ان اپدیشوں کو پڑھکر کیا بوڑھا کیا جوان ہر ایک دہرم پوتر کا شردھالو بہت کچھ اپنی آتمک اننت کیھوک بڑھا سکتا ہے قیمت مجلد ۱۰ المشتہر
مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر شہر

دولت وایمان

المیسورت ... [illegible]

بھگیاشنوں کے لئے یہ ایک اتم گرنتھ ہے سوال وجواب کے پیرایہ میں یوگ کے آٹھوں انگوں کا بیان ایسے سلیس طور پر کیا گیا ہے کہ سادھارن یوگیتا کا آدمی بھی اس پستک کے مطالعہ سے لابھ اٹھا سکتا ہے مصنف نے جابجا یوگیوں وغیرہ کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی درج کئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ
المشتہر مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر

آرش پتری یگیہ

آریہ بھاشا میں مصنفہ پنڈت بھگت رام جی کاغذ نفیس چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ اس میں وید آرش اور شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ زندہ شرادھ وید ودت ہے شرادھ جیتوں کا ہی ہو سکتا ہے۔ جو منتر وید منتروں پر چار کیا گیا ہے وہ بہی ... قیمت ۳
مینیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندہر

دہرم ویر کی یادگار

کلیات آریہ مسافر

اپنے پاس رکھو

اس سے بڑھکر سستا سودا کیا ہوگا

صرف دو روپیہ میں ۳۳ چھوٹی بڑی ضخامت کی کتابیں جنکا حجم تقریباً ۷۰۰ صفحوں کا ہے ایک دلچسپ دیباچہ اور آریہ دہرم ویر کی تصویر نیز پنڈت لیکھرام اور آپکی دہرم پتنی کا جیون چرتر مع۔ اکٹھی خریدنے والوں کو کمیشن حسب ذیل دیا جاتا ہے دس یا زیادہ کتابوں کے خریدار ... [illegible]

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۵ چیت سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء شکروار جالندھر شہر | نمبر ۴۹

واقعات اور مفید رائیں

ہندوستان کی چاء آج کل روس میں زیادہ جا رہی ہے۔ لارڈ کرزن نے باغات چاء کے یوروپین مالکوں کو صلاح دی تھی کہ وے ہندوستانیوں کو چاء نوشی کا عادی بنا دیں تاکہ انہیں کافی منافع ہو سکے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہندوستان کے مالک لارڈ کرزن بجائے اپنی غریب رعایا کو ایک نئے ویسن میں پھنسانے کے دیگر ممالک کے شوقین چاء نوشوں کو ہندوستانی چاء کا مشتاق بنانے میں کوشاں ہوتے۔

اخبار پائونیر کا خاص نامہ نگار ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) کے شہر جوہانسبرگ سے اطلاع دیتا ہے کہ اس علاقہ میں ہندوستانیوں کے برخلاف سخت حرکت ہو رہی ہے گورے ہندوستانیوں کی اس جگہ سے نکال دینے کے درپے ہیں۔ ہندوستانی کے لئے مترادف لفظ قلی کا استعمال کیا جاتا ہے جس پر پریٹوریا میں چینی مزدوروں کی بھرتی پر بھرتی ہو رہی ہے۔ وہاں ہندوستانی رعایا حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے بھی سخت حقارت اور دشمنی کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے۔ اخبار پائونیر کا نامہ نگار ان حالات پر سخت افسوس ظاہر کرتا ہے لیکن ساتھ ہی ہندوستانیوں کو خبردار کرتا ہے کہ وے ٹرانسوال کی طرف آنیکا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ ہندوستانی خواہ شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی رعایا ہونے کا کتنا ہی کیوں نہ فخر کریں۔ لیکن غلام آخر غلام ہی ہیں۔ کیسے شرم کی بات ہے کہ اگر ٹرانسوال میں مسٹر دادا بھائی نوروجی۔ یا مسٹر ڈبلیو سی بونرجی یا مسٹر رومیش چندر متر یا مہاراجہ بڑودہ یا مہاراجہ جنرل سر پرتاب سنگھ جاویں۔ تو انکو قلی سے بڑھکر خطاب نہیں دیا جا سکتا۔ میری رائے میں اپنے ہم ملک بھائیوں کی تکالیف دور کرنیکی نیت سے اگر دس میں مشہور برگزیدہ ہندوستانی پریٹوریا میں جا بیٹھیں اور امپیریل گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ ہند کو دخل دینے کے لئے اسطرح مجبور کریں تو نتیجہ صحت بخش پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اس قسم کی قربانی کا مادہ ہم لوگوں میں بھی موجود نہیں تو ہم کیوں اس سلوک کی شکایت کریں جو کہ ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

طلاق کی رسم پر یورپ میں اکثر اوقات کوئی نہ کوئی آواز اٹھتی ہے۔ لیکن چونکہ ایسی آواز بمقابلہ صدیوں کے تعصب کے کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے اسکا نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ امریکا کے کچھ پادریوں نے بدچلنی کے لئے طلاق یافتہ عورتوں کے بیاہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اس سے بھی طلاق میں تنزل نہ ہوا۔ ساری دنیا میں مشہور ہے کہ ملک امریکا میں عورت اور مرد کے رشتہ کو آسانی سے توڑ ڈالنے کے سامان قانون نے ہی مہیا کر دئے ہیں۔ چنانچہ پریسیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے اس امر کی رپورٹ مانگی ہے کہ آیا کس قدر طلاق فی سال عمل میں آتے ہیں اور کن وجوہات پر۔ طلاق کے لئے خواہ کیسی ہی بے بدل دلیلیں پیش کیجاویں تاہم اسکا اثر عام اخلاق پر نہایت ہی خراب پڑتا ہے۔ اگر پریسیڈنٹ روزویلٹ کی تحقیقات کا نتیجہ طلاق کی آسانی کے راستہ میں کچھ رکاوٹ پیدا کرے تو ملک امریکا کو اپنے آپکو خوش قسمت سمجھنا چاہئے۔ لیکن میری رائے میں طلاق کی برائیوں کا دور کرنا مشکل ہے جب تک کہ بیاہ کے آدرش کو کسی قدر اونچی حالت پر نہ پہنچایا جاوے اور یہ تب ہو سکتا ہے جبکہ ستری اور پرش ایک دوسرے کی مدد سے زندگی کا مقصد یعنی پرماتما کی پراپتی کے لئے درڑہ برت دھارن کر کے گرہستھ آشرم میں پرویش کریں۔

اسوقت کی سردی عالمگیر ہے چنانچہ امریکا کے پچھمی حصوں میں گرمی کا پارہ صفر کے درجے سے ۴۶ تک گرا ہوا دیکھا گیا ہے۔ یہ عالمگیر تبدیلی موسم کی ظاہر کر رہی ہے کہ اسکے اسباب بھی عالمگیر ہیں۔

اس عالمگیر سردی کے باعث ایسا پالا پڑا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ باغ اجاڑستان بن گئے ہیں۔ مقام ٹمپا صوبہ فلاریڈا ممالک متحدہ امریکا سے خبر آئی ہے کہ کل نارنگیوں کو وہاں پالا مار گیا۔ اپنے ملک میں بھی بڑے افسوس سے دیکھا گیا کہ آموں کے درخت ٹھٹھر مارے گئے ہیں۔ پھلواڑیوں کا جو ناش اس سال ہوا ہے وہ شاید ہی کبھی پہلے ہوا ہو۔ کیلے سب جھلسے گئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر سائنس وغیرہ سب کے منہ بند ہو جاتے ہیں اور پرماتما کی مہما کے روبرو سر جھکانا پڑتا ہے۔

لنڈن پولیس کی تعریف نہ صرف میں نے کتابوں میں ہی پڑھی ہے۔ بلکہ وہاں سے لوٹے ہوئے دوستوں سے بھی سنی ہے۔ میرے ایک نے مجھے بتلایا کہ لنڈن میں اگر راستہ بھول جاؤ تو ڈیوک سے بھی اپنا دل کھولنے میں پرہیز کرو۔ لیکن پولیس مین پر پورا اعتبار کر کے اپنا حال اسے سنا دو۔ تمہارا ہرگز نقصان نہ ہوگا۔ گو جاپان پولیس کی بہت تعریف کیجاتی ہے۔ تاہم میری نظر میں وہ لنڈن پولیس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسوقت لنڈن میں بدیسی بہت زیادتی سے گھوم رہے ہیں۔ انپر نگرانی رکھنے اور انکو لنڈن کے بچوں سے بچانے کے لئے لازمی تھا کہ پولیس مین انکی بولی کو سمجھ سکیں۔ اسوقت انگریزی اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ لنڈن پولیس نے اس دقت کو محسوس کر کے اسکا مقابلہ کیا ہے۔ اور پولیس والوں نے عموماً بدیسیوں کی بولی سیکھ لی ہے۔ اب صاحب چیف کمشنر پولیس شہر لنڈن نے تجویز کی ہے۔ کہ بدیسیوں کی زبان کے ساتھ اس طرف کے کام کرنیوالے پولیس مینوں کو زبان جرمن بھی سکھائی جاوے۔

جاپان کی فتح محض روس پر ہی نہیں ہوئی بیماری

دُنیا کے دماغ کو جاپان نے فتح کرلیا ہے پریسیڈنٹ روسویلٹ نے غالبًا جاپانی میکاڈو کی جسمانی طاقت اور فن پہلوانی کا حال سُنکر از سرِ نو مکہ بازی کا سبق لینا شروع کردیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جاپانی طریقہ ورزش جسمانی موسوم بہ جیجو جیٹسو کا بھی پریسیڈنٹ نے ابھیاس شروع کرادیا۔

پریسیڈنٹ روسویلٹ خود فن جیجو جیٹسو کے ماہر ہیں اور اپنے حربی کالج میں اس طریقہ ورزش کو جاری کردیا ہے۔ اب امید کیجاتی ہے کہ انگلینڈ میں بھی امریکہ کے اس عمل کی تقلید ہوگی۔ حال ہی میں جاپانی کُشتیوں کی نمائش بمقام چیلسی (ملک انگلستان) ہوئی جسمیں جاپانی کُشتیوں کے پروفیسروں نے بڑے بڑے جاندار انگریز فوجیوں کو تھوڑی دیر میں چِت کردیا۔ اب یہ امید پڑی ہے کہ انگلستان بھی جاپانی داؤ پیچوں کو اپنے اندر جاری کرے گی۔ جب ساری دُنیا کی یہ حالت ہے تو ہندوستان کو کیا کرنا چاہیے۔ ہندوستانیوں کو تلاش کرکے اپنے پرانے پٹھے اور گتکے بازوں کو تلاش کرنا چاہیے اور انکی حوصلہ افزائی کرکے اس فن کو جہاں تک ہوسکے محفوظ کرنا چاہیے۔

انگلستان کی پارلیمنٹ کا عام انتخاب بہت ہی نزدیک ہے۔ نہ معلوم کس دن خبر آجائے کہ ڈپوٹیشن چلدیا کیونکہ کنسرویٹو وزارت اب کسی دن کی مہمان نظر آتی ہے۔ اس موقعہ پر انگلستان والوں کو ہندوستان کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک خاص ڈپوٹیشن انگلستان کو جائیگا۔ مدراس کی مہاجن سبھا نے اس ڈپوٹیشن میں شمولیت کے لئے اپنی طرف سے (۱) دیوان بہادر کرشن سوامی راؤ (۲) مسٹر سی سنکر نائیر اور (۳) وی کرشن سوامی آئیر کو اختیار دیا ہے کہ ایک مناسب وکیل منتخب کردیں۔ بمبئی نے مسٹر گوکھلے کو اور بنگال نے آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کو منتخب کیا ہے۔ اور ان صوبوں کی طرف سے اِن سے بڑھکر اور کوئی لائق اور مناسب وکیل ہو نہیں سکتے۔ اِن کے علاوہ امید ہے کہ شاید دوسرے صوبہ جات سے بھی

کچھ وکیل ولایت کو روانہ ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی سنیگا۔ لیکن خیر کرے ہمارے پولیٹکل راہبروں کا خیال صحیح نکلے اور انگلستان میں کچھ جگہیں ایسی نکلیں جو اپنا وکیل پارلیمنٹ میں بھیجتے ہوئے اس امر کا خیال رکھیں کہ وہ کہاں تک ہندوستان کے حقوق کی وکالت کریگا۔

گزشتہ پانچ برسوں کے اندر ہندوستان کے اندر دیگر ممالک سے کم از کم تین لاکھ روپیوں کی لاگت کا پتھر سالانہ آتا رہا ہے۔ جب ہندوستان کے اندر ہر ایک قسم کے پتھر کا نمونہ موجود ہے۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہاں کے رؤسا کیوں اپنی عمارتوں کے لئے باہر سے پتھر منگاتے ہیں۔ اِن میں سے بیان کیا جاتا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا پتھر محض اٹلی سے آتا ہے۔ جنہوں نے مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے محل وغیرہ ملاحظہ کئے ہیں وے بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے مہاراجگان محض شوقیہ میں آکر دیگر ممالک کے پتھر اپنے یہاں اکٹھے کر لیتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہمارے رؤسا اور مہاراجے اپنے ہی ملک کے کاریگروں کی قدر افزائی کرکے انہیں دیگر ممالک کے کاریگروں کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتے۔

جاپان میں اسوقت ۷۲۵۰۰ روسی قیدی ہیں کہا جاتا ہے کہ روسی قیدی بڑے آنند سے رہتے ہیں اور اپنے فاتح قوم کے عمدہ سلوک کے ثنا خواں ہیں۔ اسوقت یہ روسی قیدی اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتے ہونگے۔ کیونکہ روس کے گشت و خون سے علیحدہ ہیں۔ ہاں ان میں سے جو سچے دیش بھگت ہیں وے ضرور اپنے ملک کے حالات سُنکر پژمردہ ہونگے۔

پالیہ نیر نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مہاراجا صاحب نابھا اسوقت دودھا دواہ کے سوال میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس اصلاح کو رواج دینے کی غرض سے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے ہندؤوں کا مشورہ دریافت کرنے کے لئے ایک خاص

مہاشے صاحب روانہ کیا ہے جو لاہور اور امرتسر سے گزر چکا ہے معلوم ہوتا ہے کہ نابھا کے ہندؤوں کا ہر ایک فرقہ مہاراجا صاحب کے ساتھ اس نیک اصلاح میں متفق ہے۔ مہاراجہ صاحب نابھا اُن بزرگوں میں سے ہیں جو اپنی رعایا کی عزت کے مستحق بنجاتے ہیں۔

لارڈ کرزن نے جو نصیحت ہندوستانی نوجوانوں کو اپنے کانووکیشن ایڈریس میں کی تھی۔ اُسپر صرف ہندوستانی اخباروں نے ہی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ بعض انگریزی اخباروں نے بھی لارڈ موصوف کو آڑے ہاتھوں لیا ہے لیکن اسکے متعلق جو ایک لطیفہ امرت بازار پتریکا کے ایڈیٹر نے درج کیا ہے۔ اُسے میں اخبار پرتاپ کے کالموں سے یہاں نقل کرتا ہوں۔

"کلکتہ کا اخبار امرت بازار پتریکا رادی ہے کہ جہاں لارڈ کرزن نے ستیہ کا آدرش پچھم میں اعلیٰ بتلایا ہے وہاں وہ اس مسئلہ پر اوائل عمر میں عمل نہیں کرتے تھے۔ لارڈ کرزن نے یہاں آنے سے پہلے ایک کتاب موسوم بہ Problems of the East لکھی تھی جسمیں وہ خود ایک جگہ جھوٹھ بولنے کا اعتراف کرتے ہیں۔ کوریا کے سلطان کے ساتھ ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں "ولایت سے چلتے وقت مجھے یقین دلایا گیا تھا کہ ایشیائی لوگ کم عمر انسان کی قدر نہیں کرتے۔ اس لئے جب میں کوریا کے سلطان کے حضور پیش ہوا اور اُسنے حسب دستور میری عمر دریافت کی تو حالانکہ میری عمر ۳۳ برس کی تھی میں نے اپنی عمر چالیس برس بتلائی جسپر اُسنے حیران ہوکر پوچھا کہ کیا تمہاری عمر اتنی تھوڑی ہے۔ مینے کہا کہ ہاں سفر وغیرہ کی وجہ سے میری صحت اچھی ہے۔ دوسرا سوال اُسنے پوچھا کہ کیا تمہارا شاہی خاندان سے کچھ تعلق ہے۔ مینے جواب نفی میں دیا۔ اسپر سلطان کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار نمودار ہوگئے تو مینے فوراً کہہ دیا کہ میں ابھی تک کنوارا ہوں جس سے جو میں ملا آپکے انتخاب ہوتے دو ... گئے ہیں"×

× یہ فقرات شاید کسی وجہ سے اس کتاب کی دوسری ایڈیشن سے کاٹ دئے گئے ہیں۔ آہ! دُنیا کیسی گری ہوئی ہے۔ لارڈ کرزن کو چاہئے تھا کہ اپنی جوانی کی اس حرکت کو یاد کرکے کبھی ہندوستانیوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار گتی

ویدک اصولوں کی ایک فتح

ویدک تعلیم کے مطابق ہر ایک انسان جسے ماتا کے گربھ میں پرورش پاکر جنم لیا ہے اور جسے اپنے پتا کی حفاظت میں نشو نما پائی ہے اپنے سر پر یہ فرض رکھتا ہے کہ عمدہ اولاد پیدا کرے اسی طرح پر اسکی تعلیم اور تربیت کا انتظام کرے۔ اس فرض کا

پتری رن

पितृ ऋण یعنی فرض پدری شاستروں میں بیان کیا گیا ہے۔ گو سنیاسی کو اس قید سے آزاد کیا گیا ہے کیونکہ وہ سارے دنیاداروں کا رکھشک ہوتا ہے کی وجہ سے اس عمل سے ہی فرض پدری سے بری ہے تاہم ہر گرہستی کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اولاد پیدا کرے اسکی تعلیم اور تربیت میں لگے۔ جسکے معنی یہ ہیں کہ کسی گرہستی کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ بیاہ کرنے سے پرہیز کرے۔ گو کسی شخص کا بھی بیواہ جبراً کیا نہیں جا سکتا تھا۔ تاہم ایسا گرہستی جو بیواہ نہ کرے۔ اس زمانہ میں جبکہ آریہ شاستروں کا راجیہ تھا۔ اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اس شاستر پر آگیا کو انگریزی پڑھے ہندوستانی مدت تک زمانہ وحشی پن کا بقایا بتلاتے رہے اور فری لو اور آزاد زندگی کی تعریفوں کے پل باندھتے رہے لیکن اب آزاد قوم امریکا کے آزاد طبع پریسیڈنٹ مسٹر روزویلٹ نے اس تجربہ سے اشتہار دیا جس میں کہ اُسنے کنواری زندگی کو گرہستی کے لئے نامناسب زندگی بیان کیا۔ اور اُن وواہت جوڑوں کی زندگی کو تو پاپ جیون بیان کیا جو کہ بیواہ کرنے کے بعد اولاد پیدا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس تجربہ کا اثر یہاں تک ہوا کہ آج اخباروں میں حسب ذیل لکھا نظر آتا ہے۔

"مسٹر اور مسز جیارج ڈینول مقام اوماہا سے واشنگٹن (دار الخلافہ ممالک متحدہ امریکا) کو جارہے ہیں۔ اس امر کے ثابت کرنے کے کہ پریسیڈنٹ روزویلٹ صاحب کا خوف اُنکی حالت میں کم از کم پیدا ہو گیا ہے۔ پتی کی عمر ۴۳ برس کی ہے اور پتنی کی عمر ۳۰ سالہ لیکن اُن کے ۱۲ بچے ہیں جن میں لونڈیوں کے جڑواں ہیں۔ دونوں پتی اور پتنی کو وہائٹ ہوس (یعنی محل صاحب پریسیڈنٹ) میں جانے کی اجازت ملی ہے۔ وہ ۳۸ برس کی عورت کے ۱۲ بچے تو رہتے ہیں۔ اور ویدک دیس ہندوستان کی مریادا کا الٹنگھن کئے ہوئے ہے۔ لیکن اس میں سندیہہ نہیں کہ ویدک تعلیم کا ایک انگ اس مثال سے پورا ہوتا ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ جب امریکا والوں کی توجہ دوسرے پہلو کی طرف پہنچے گی تو وے سنتان پیدا کرتے پر دس کی حد ضرور لگا دیں گے۔"

اس خبر کے علاوہ ٹیکساس کے اندر یہ قانون پاس ہوا ہے کہ ہر ایسے شخص پر جو اکیس سال کی عمر کے بعد کنوارا رہے۔ ایک خاص ٹیکس لگایا جانا چاہئے۔ یہ قانون محض اس خیال سے لگایا جارہا ہے کہ امریکا کی آبادی کہیں کم نہ ہو جاوے اور یہ ملک ہمیشہ ساری دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے۔ لیکن زمانہ آویگا جبکہ اس خود غرضی کے اصول سے بری ہو کر بھی امریکا والے "پتری رن" کی بزرگی کو سمجھیں گے۔

ایماندار آدمی اعتقاد کے منطقی نتیجہ تک پہونچے ہیں

عیسائیوں کا اعتقاد ہے کہ آخرت کے دن مردے قبروں سے اٹھیں گے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ فرق دونوں میں صرف اسقدر ہے کہ جہاں محمدیوں کی رائے میں آخرت کے دن محمد صاحب کی شفاعت سے مدد ملیگی وہاں مسیحیوں کے عقیدے کے مطابق اس آخرت کے دن حضرت مسیح اپنے باپ خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھکر شفاعت کریں گے۔ اس عقیدے کے ساتھ یہ خیال وابستہ ہے کہ جو شخص قبر سے نکلکر پہلے حضوری میں پیش ہوگا وہ برتر ہیگا لیکن آج تک کسی مسلمان یا عیسائی کو نہ سوجھی کہ آخرت کے دن وہ کسطرح قبر میں سے جلد اٹھکر اپنے شفیع کا دامن سب سے پیشتر پکڑ سکے گا۔ یہ دریافت اب ایک دیندار مسیحی کے حصہ آئی ہے مقام آرکنی کے مسٹر طامس صاحب وصیت کرگئے ہیں کہ اُن کا جنازہ جالیدار لکڑی کا بنایا جاوے تاکہ آخرت کے روز وہ آسانی سے اُٹھکر اپنے شفیع کے پاس سب سے پہلے حاضر ہو سکے۔ اسپر اُس کے رشتہ داروں اور دیگر عیسائیوں نے عذر کیا۔ شاید اِن لوگوں کو یہ خیال آگیا ہوگا۔ کہ اُن کے بزرگ جو جالیدار جنازہ کے اندر بہتیرے دفنائے گئے۔ ٹھنڈی ہو جاویں گے۔ اس مقدمہ کی بذریعہ مدد جیوری کے سشن جج نے تحقیقات کی اور قرار دیا کہ مسٹر مذکور کو پورا اختیار ہی وصیت کرنے کا تھا۔ میں ادہورے مذہبی عقیدہ کا قائل نہیں ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی عقیدہ کا قائل ہے تو اُسے اُسپر نیک نیتی سے عمل کرنا چاہئے۔ ورنہ ایسے عقیدہ کو جواب دے دینا چاہئے۔ جبتک اُسپر عمل کے لئے وشواس نہ ہو۔ پرچین آریہ ورت گرگر یہ دیش ہند و ستھان بنا۔ اگر اسکو اسپر لوٹ عروج پر پہونچا سکیں گے تو میری رائے میں وے اشخاص جو کہ اپنے آتما کی آواز کے برخلاف کام نہ کرنے والے ہوں اور اسوقت ہوا یہ چل رہی ہے۔ کہ اپنے دیش کی بھلائی کی خاطر اپنے عقیدوں اور اپنے آتما کی آواز کو بھی قربان کر دو۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ جو انسان اپنے آتما کی آواز کے برخلاف کام کرتا ہے وہ کبھی بھی زندہ اثر نہیں ڈال سکتا۔ اور زندہ اثر کے بغیر ملک میں زندگی آ نہیں سکتی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پچاس برسوں میں کیا کچھ تبدیلی نہیں ہو سکتی

مسٹر شیام جی کرشن ورما ایم - اے بیرسٹری سوامی دیانند جی کے ششیہ ہیں جس اونچے درجہ پر اسوقت وہ پہونچے ہوئے ہیں سب رشی دیانند کی بدولت ہے۔ اسوقت وہ گو آریہ سماج کے سبھاسد نہیں تاہم اپنے گرو کی پوری عزت کرتے ہیں۔ انہوں نے مدت سے لنڈن کی بود و باش اختیار کی ہوئی ہے۔ گزشتہ کانگریس پر انہوں نے چھ وظیفے ایسے گریجویٹوں کو دینے کا وعدہ کیا تھا جو یورپین ممالک میں اپنی تعلیم ختم کرنے کے لئے جانا چاہیں انمیں سے ایک وظیفہ سوامی دیانند جی کے نام پر اور پانچ ہربرٹ سپنسر کے نام پر ہیں۔ اس وقت مجھے ان وظیفوں سے مطلب نہیں۔ کہ آیا ان سے کون فائدہ اٹھائیگا بلکہ مطلب ایک ننھے چار صفحوں کے ماہوار پرچہ سے ہے جو "انڈین سوشیالوجسٹ" کے نام سے مسٹر شیام جی نے لنڈن سے جاری کیا ہے۔ اس پرچہ کے خیالات بڑے آزادانہ ہیں۔ اسکے جنوری کے نمبر میں ایک تصویر کا حال ہے جو کہ لنڈن کی نمائش ہندوستان میں رکھی ہوئی ہے۔ یہ اودے پور کے دربار کی تصویر ہے جو ۱۸۵۵ء میں ہوا تھا درمیان میں گدی پر مہارانا سروپ سنگھ جی بیٹھے ہیں۔ انکے دائیں ہاتھ پر بوٹ وغیرہ اتارے ہوئے جو پگڑی باندھ کر کرنل سر ہنری لارنس ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ معہ دیگر معزز انگریزوں کے بیٹھے ہوئے ہیں اور بائیں ہاتھ پر ریاست کے ٹھاکر صاحبان متمکن ہیں۔ اس تصویر کے متعلق جو نوٹ درج ہیں ان میں ایک نوٹ کے اندر اسوقت کے برٹش افسروں کی حالت کا اسوقت سے مقابلہ کرکے تعجب ظاہر کیا گیا ہے۔ پچاس برس ابھی نہیں گزرے تھے کہ سر ہنری لارنس کا جانشین مہارانا اودے پور کو اپنے یہاں طلب کر سکتا ہے۔ اس تبدیلی پر مسٹر شیام جی تعجب ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ مہارانا امر سنگھ جی کے وقت بہادر پرتاپ کی تیغ کا اثر کسیقدر موجود تھا۔ اس کے بعد وہ اثر دور ہوتا چلا گیا جسطرح کشمیر میں مہاراجہ رنبیر سنگھ کے زمانہ تک گلاب سنگھ کی شمشیر کا اثر موجود تھا لیکن موجود مہاراجہ صاحب کے گدی نشین ہوتے ہی آلسیہ اور پرماد نے وہ سارا اثر دور کر دیا۔ جسقدر زور اپنے پورانے جاہ و حشم کے بیان کرنے میں لگایا جاتا ہے جسقدر طاقتیں محض زبانی طور پر اپنی بڑائی جتلانے میں صرف کیجاتی ہیں۔ اگر ان سے نصف کوشش بھی اپنی آئندہ نسلوں کے جسم اور دماغ اور آتما کے مضبوط بنانے میں لگائی جاوے تو نتیجہ اسوقت سے کہیں بہتر نکل سکے۔ یہ خیال غلط ہے کہ بدیسی راج ہونے کے باعث ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے اسوقت تک ہمارے حکام کا اگر عذر ہے۔ تو یہ کہ ہندوستانی لوگ ان حقوق کے لائق نہیں ہیں جو کہ وہ مانگتے ہیں۔ اور میری رائے میں بڑی حد تک ہمارے حکام اب تک راستی پر ہیں۔ ہاں گو اس ملک میں خاص خاص آدمی اعلیٰ سے اعلیٰ لیاقتوں والے موجود ہیں۔ لیکن جب تک ملک کا بڑا حصہ اپنی جسمانی - دماغی و اخلاقی حالت کے لحاظ سے بہ نسبت اپنے حکام کے بہتر درجہ تک نہ پہنچ جاوے۔ تب تک عام قاعدہ کے رو سے ہندوستانیوں کو خاص خاص حقوق سے محروم رکھنا ہمارے حکام کے لئے ایک قدرتی امر ہے۔ بھیکھ منگے کو کچھ نہیں ملتا۔ لیکن لائق آدمی کے لئے سب کچھ خود بخود حاضر ہوتا ہے۔ شاعر نے سچ کہا ہے۔

بن مانگے موتی ملیں مانگی ملے نہ بھیکھ

ہندوستان کو کس دان کی ضرورت ہے

بمقام میلاپور (علاقہ مدراس) میں ایک ہائی سکول مرحوم مسٹر پی سوبرامنیم کے نام پر کھلا ہوا ہے۔ اس کا سرمایہ اسی شخص نے بہم پہونچایا تھا جسکے نام پر کہ وہ سکول چل رہا ہے - ۱۳- جنوری گزشتہ کو اس سکول کا انتفاقی جلسہ ہوا جسمیں خاص حصہ آنریبل مسٹر سوبرامینا ایر جج ہائی کورٹ مدراس نے لیا۔ اپنی افتتاحی سپیچ میں جسٹس سر سوبرامینا نے دان کی نسبت بڑی معقول تقریر کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں دانی لوگ اکثر مندروں اور دھرم شالاؤں کے بنانے میں اپنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں دھرم شالاؤں کی بہت کم ضرورت ہے۔ میری رائے میں جسوقت ریل نہ تھی اور مسافرت میں لوگوں کو بہت نزدیک جگہوں میں اترنا پڑتا تھا اسوقت ہر دس میل کے اوپر خواہ دھرم شالہ بنائی جاتیں تو بیجا تھا لیکن اب جبکہ ریل میں بیٹھکر انسان دنوں کا سفر بغیر دھرم شالاؤں میں شب باشی کے کر سکتا ہے۔ اسوقت سوائے خاص خاص جگہوں کے جہاں زیادہ تعداد میں انسان اکٹھے ہوتے ہیں کسی دھرم شالا کی بھی ضرورت نہیں ہے جج صاحب موصوف نے مندروں کی نسبت فرمایا کہ انکی تعداد ضرورت سے زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ جج صاحب کی اس تقریر کے اندر بڑی بھاری سچائی بھری ہوئی ہے۔ اسوقت بہت کم آدمی نشکام بھاؤ سے مندر بنواتے ہیں۔ ورنہ ایسی حالت نہ ہوتی کہ جس شہر کے اندر پورانے دس مندر خراب و خستہ حالت میں پڑے ہیں انکی مرمت کو چھوڑکر ہر شخص اپنی شہرت کے لئے نئے مندر کی بنیاد رکھتا جیسے بعض جگہوں میں ناسکوں کو اس لئے موتیوں کا مندر بناتے دیکھا کہ انکے حسن لطف کی رئیس نے عالیشان مندر کی بدولت شہرت حاصل کی جج صاحب نے آخری رائے دی کہ اگر مندروں اور دھرم شالاؤں کی طرف سے خیرات کے بڑے حصہ کا رخ خرچ تعلیم کی طرف بدل جائے تو اس ملک میں سائنس اور فنون کی تعلیم میں بڑی ترقی ہو سکتی ہے۔ چونکہ اسوقت کے ہندو زیادہ تر شہرت پسندی کے مرض میں گرفتار ہوکر مندروں اور دھرم شالاؤں پر کروڑوں روپیہ برباد کرتے ہیں۔ اس لئے انکو اس غیر ضروری دان سے ہٹاکر ودیا دان کی طرف متوجہ کرنا ہندو جماعت کے لیڈروں کا کام ہے۔

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۸

بنارس میں پہلی مرتبہ ہی میرے پتاجی نے سنگرام سنگھ باغی کی گرفتاری میں خاص حصہ لیا تھا۔ مجھے اس واقعہ کی نسبت ذاتی طور پر تو صرف اس قدر یاد ہے کہ اُن دنوں ماتاجی بڑی بیقرار رہا کرتی تھیں۔ جن دنوں سنگرام سنگھ کو گھیرنے کے کام پر پتاجی کی تعیناتی ہوئی تھی اور اس کے سوائے یہ یاد ہے کہ ہم لڑکوں کو زخمی سنگرام سنگھ دکھلانے کے لئے ایک جگہ لے گئے تھے۔ مجھے اسکے سوائے اُس باغی کا چہرہ تک یاد نہیں۔ مگر اُسکی ساری کیفیت پتاجی سے و نیز بقیہ شہر کاشی میں رہکر دیگر واقف کاروں سے سُنی ہوئی ہے جو عام فسانوں سے کم دلچسپ نہیں ہے سنگرام سنگھ کسی گاؤں کا راجپوت تھا۔ اور اپنی زندگی معمولی زمینداروں کی طرح بسر کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی پولیس کے آدمی نے کسی خاص بہانے سے اُسکی غیر حاضری میں اُس کے گھر کی تلاشی لی۔ اور اُسکی عورت کو بے عزت کیا۔ سنگرام سنگھ جب گھر واپس آیا تو حالات معلوم ہوئے۔ فوراً اُس پولیس مین کے افسر کے پاس فریادی گیا۔ وہاں اُسکے ساتھ دھیان نہ دیا گیا۔ بہادر راجپوت کی برداشت کی حد گزر گئی۔ پورانی تلوار گھر میں چھپائی ہوئی تھی۔ اُسے ہاتھ میں لے پہلے اپنی عورت کا کام تمام کیا۔ اسکے بعد جاکر پولیس مین کو ایک وار میں ہی ختم کیا اور جنگل کی راہ لی۔ بغاوت کی یہ کوئی انوکھی کہانی نہیں اور اس لئے شاید اسکی سچائی میں ذرا بھی کو ویسا ہی شک ہو جیسا کہ ہر ایک گاؤں کی دھرم شالہ کے معجزہ کی نسبت ہوا کرتا ہے۔ تاہم کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی۔ جسکے باعث کہ سنہ [illegible] آغاز ہی میں بنارس۔ جونپور۔ اور اعظم گڑھ کے علاقوں کے اندر ایک ڈاکو نے ایسقدر کہرام مچایا۔ کہ اسے باغی کا معزز خطاب دیا گیا۔ سنگرام سنگھ تلوار کا بڑا دھنی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ تلوار ہاتھ میں لے کر اکیلا دس بارہ کو سامنے کھڑا نہیں ہونے دیتا تھا اُس کے کارناموں نے ایک اعلیٰ درجہ کا بندوقچی ہاتھی سنگھ نامی اُس کے ساتھ ملا دیا تھا۔ ہاتھی سنگھ کی یہ تعریف کیجاتی ہے۔ جو سُنی جاتی ہے کہ دشمن کے جس انگ میں گولی مارنا مقصود ہو اُسی پر سیدھا نشانہ لگاتا تھا۔ اسی طرح کچھ عرصہ میں تقریباً بیس پچیس ہمراہی اور ہو گئے اور سنگرام سنگھ ایک خاصے دستے کا مالک ہو گیا۔

سنگرام سنگھ کی نسبت اسی طرح کی روایتیں مشہور ہیں۔ جو کہ دوسرے ممالک میں ایسے باغیوں کی نسبت مشہور ہوتی ہیں۔ جسطرح کی روایتیں انگلستان کے رابن ہڈ کی نسبت مشہور تھیں۔ امیروں و ظالموں کو لوٹنا اور غریبوں مفلسوں کو بخشش سے مالامال کرنا اُسکی عادت میں داخل تھا۔ اُس کے نام کی دہل ایسی تھی کہ جس ساہوکار پر جو ٹیکس لگا کر کہلا بھیجا اُسکی مجال نہ تھی کہ وہ جنگل میں اسقدر توڑے نہ بھیجے اور اگر وہ دغا سے اسیوقت کے لئے پولیس کو بھی خبر کر دے تو اس پولیس اور اُس دولتمند کے لئے ایک آفت نازل ہو جاتی تھی ناچ دیکھنے کی خواہش ہوئی فوراً ہرکارہ کاشی کی مشہور طوائفوں کے پاس بھیجا۔ کیا مجال کہ کوئی انکار کرے جنگل میں منگل ہو گیا لیکن باوجود اس بیخوف کارروائی کے سنگرام سنگھ نے اپنا دستور العمل یہ رکھا تھا کہ اگر آدھی رات تک ایک جگہ سوتا تو اُس کے بعد پانچ کوس پر صبح کی نیند لیتا۔ سنان آدمی اُس سے دو چار کوس کے فاصلہ پر اور جگہ کرتا اور رسوئی وہاں سے پانچ کوس چلکر ملیا کرتی۔ غرضیکہ ایکدن میں ہی پانچ مقامات تبدیل کرتا جسکے باعث کہ پولیس کا بڑا دستہ اُسکی گرفتاری کے لئے پہنچ نہیں سکتا تھا۔ اور اس باغی کی گرفتاری آسان نہ تھی۔ جب اس کے ڈاکوں میں زیادہ نڈر بیخوفی کا اظہار ہونے لگا۔ تو بنارس کے انگریز پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اُسکی گرفتاری کا ارادہ کیا اور تقریباً ڈیڑھ سو آدمی پولیس کا لے کر جنگل کو چل دئے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر نے جس جگہ کی نسبت سنگرام سنگھ کی موجودگی کی خبر پائی تھی۔ اُس دائرے کو گھیر کر خود معہ دو پیدل اردلیوں کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ گھوڑا آہستہ آہستہ جا رہا تھا کہ دفعتاً دو آدمیوں نے اردلیوں کو گرا کر دبا لیا۔ اور ایک نے صاحب کو گھوڑے سے گرا کر پستول دکھلائی۔ دھمکی کے اندر صاحب بہادر سے اُنکی گھڑی۔ زنجیر اور جیب سے نوٹ روپیہ وغیرہ سب رکھوا لئے اور اُن کے گھوڑے کے زین کے تھیلوں میں رکھی ہوئی پستولوں کے جوڑے کو سنبھال کر ڈاکو نے صاحب کو سلام کیا اور کہا کہ سنگرام سنگھ کی گرفتاری کے لئے اس بے پروائی سے مت آیا کرو۔ یہ شخص خود سنگرام سنگھ تھا صاحب بہادر نے آزاد ہو کر جیوں گھوڑا دوڑایا تو اپنے بنگلہ میں ہی دم لیا اور اُن کے ساتھ گیا ہوا پولیس فورس بھی بیرنگ واپس آیا۔

سنگرام سنگھ نے اب پولیس پر بھی خوب دست درازیاں شروع کیں۔ یہاں تک کہ شہر بنارس تک دھاوے کرتا اور لوٹ مار کر کے واپس چلا جاتا۔ اُن دنوں بنارس کی کوتوالی کی گدی پر بابو عالم سنگھ کوتوال تھے۔ عالم سنگھ بڑا لائق پولیس افسر سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ اُسکو پرانے نوابی وقت کا بھی تجربہ تھا۔ اور صاحبان انگریز اب تک ہندوستانیوں کے ساتھ ٹھیک برتاؤ کرنا جانتے نہ تھے۔ بنارس کی کوتوالی اسوقت بیچ بیچ گدی سمجھی جاتی تھی اور بہت عرصہ بعد تک سمجھی جاتی رہی کیونکہ پورانے وقتوں سے کوتوال یہاں کا کرتا دھرتا ہوا کرتا تھا۔ بنارس کی کوتوالی کی خاص تعریف تو میں اسوقت کرونگا۔ جب اُسکا موقعہ آویگا۔ لیکن اس جگہ صرف اس قدر جتلانا مقصود ہے کہ بنارس کا کوتوال معمولی پولیس افسر نہیں سمجھا جاتا۔ اسیوجہ سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بابو عالم سنگھ کوتوال کو حکام نے یہ بات پر آمادہ کیا کہ وہ سنگرام سنگھ کی گرفتاری کا انتظام کریں بابو عالم سنگھ نے بڑی شیخی سے کہا کہ ایک ماہ کے اندر ہی اُسے گرفتار کر کے پیش کریں گے۔ سنگرام سنگھ کے مخبر چاروں طرف چھوٹے رہتے تھے۔ جنہوں نے اُسے اس امر سے بھی آگاہ کر دیا۔ پس ابھی عالم سنگھ کو وعدہ کئے پورے چار دن نہیں گزرے کہ بنارس کی کوتوالی کے دفتر بورڈ پر ایک اشتہار چسپاں ملا جس میں عالم سنگھ کو ایک چھوٹی کے نام پر چیلنج تھا کہ سنگرام سنگھ کے مقابلہ پر آؤ [illegible] اور اپنی چھوٹی کے جوہر دکھلاؤ۔ عالم سنگھ جب شیخی باز معلوم ہی ہو چکا ہے۔ تو یہ بھی یقین کرنا چاہیئے کہ وہ بزدل تھا۔ وہ اس نوٹس سے گھبرا گیا اور گھر لینے کے دینے پڑ گئے۔ ہر وقت متفکر رہنے لگا۔ اس کے چند دنوں بعد ہی چندر گرہن لگنے والا تھا۔ جس طرح سوریہ گرہن کے اشنان کا مہاتم بنارس میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اسی طرح چندر گرہن کے اشنان کا مہاتم کاشی شنکر [illegible] پر ہے۔ شنکر کا گھاٹ کے پاس ہی جلسایین گھاٹ ہے۔ یہاں مردے جلائے جاتے ہیں ان دونوں گھاٹوں کے درمیان میں ایک اونچی جگہ برج بنا ہوا ہے جس پر کرسیاں ڈلوا کر بنارس کا کوتوال اس موقعہ ہجوم کا انتظام کرتا ہے۔ جو لوگ چندر گرہن [illegible] گنگا گھاٹ پر جمع ہوتے ہے اُس وقت یاتری ہر ایک گھاٹ پر یہاں تک جلسایین گھاٹ پر بھی اشنان کرتے ہیں۔ سنگرام سنگھ نے ایک خط عالم سنگھ کے نام پہلے سے بھیج دیا تھا جس میں کہا تھا کہ میں گرہن کا اشنان کرنے آؤں گا۔ اگر کوتوالی کا [illegible] ہے تو مجھے گرفتار کر۔ ٹھیک گرہن کے وقت سنگرام سنگھ کے کچھ ہمراہی بیس بیس کے سنگرام سنگھ کی ماتا کو اشنان کے لیئے اپنے گھیرے میں لے کر جلسایین گھاٹ کو گئے۔ ان کے پیچھے ایک گنوار محض کمبل اوڑھے جا رہا تھا۔ جب سب گرہن کا اشنان کر کے لوٹے۔ عالم سنگھ نے خاص

پہرے کھڑے کیئے تھے۔ تاکہ سنگرام سنگھ کو بھی پہچان کر اُسے گرفتار کریں۔ جب لوٹنے پر بھی کسی کو شک نہ ہوا اور سنگرام سنگھ کی ماتا کو درمیان میں لئے ہوئے سمجھے ہمراہی گزر گئے تو کمبل والا گنوار دفعتاً برج کی طرف بڑھا اور عالم سنگھ کے پاس جا کر بولا۔ وہ سمجھ سنگرام سنگھ اشنان کر کے جاتا ہے۔ عالم سنگھ جو کہ کرسی پر ایک پاؤں رکھے کھڑا تھا اس طرح چونکا گویا بجلی گر پڑی۔ وہ کچھ بولنے کو ہی تھا کہ سنگرام سنگھ نے چھری کا ہاتھ تیزی سے بڑھایا۔ کوتوال گھبرا کر پیچھے ہٹا اور کمبلی والا ہجوم میں غائب ہو گیا۔ ایک منٹ میں عالم سنگھ باخبر ہوا اور فوراً سپاہیوں کو حکم دیا کہ کمبلی والے کو گرفتار کر لو۔ فوراً دوڑو۔ وہ گیا سنگرام سنگھ! آہ لیکن کمبلی والا کہاں ملتا تھا۔ اُسے نہ معلوم زمین نگل گئی۔

سنگرام سنگھ کے دھاووں سے سرکاری افسر تنگ آ گئے۔ آخر کار پولیس ضلع بنارس نے اپنی بڑی بھاری بدنامی سمجھ کر ایک مرتبہ بڑی مشکل سے پتہ لگا کر سنگرام سنگھ کو جا گھیرا۔ اس وقت اس کے ساتھ پچیس آدمی تھے اور پولیس کے دو سو سے زیادہ لیکن سنگرام سنگھ کو اونچی جگہ کا مکان ہاتھ آ گیا تھا۔ سب کے پاس بندوقیں تھیں۔ باڑھ پہ باڑھ اس محفوظ مکان سے آنے لگی۔ ہاتھی سنگھ کے پاس بڑی اعلیٰ بندوق تھی۔ اسنے نشانے تاک تاک کر افسروں کو چننا شروع کیا۔ پولیس کے دو سو جوان اس شیر مرد کے مقابلہ میں ٹھیرنے کی تاب نہ لا کے پیچھے ہٹ کر کچھ کونسل کرنے لگے کہ سنگرام سنگھ اس گھیرے میں سے نکل گیا۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہونچی۔ کہ راستہ چلنا بند ہو گیا سرکاری ملازم تحصیلوں کے لیئے مشکل سے جا سکتے تھے۔ پس بنارس۔ جونپور۔ اور اعظم گڑھ۔ ان تینوں ضلعوں کے اندر انتظام کے لیئے سات سو (?) کے قریب نئی پولیس بھرتی کی گئی۔ اور پولیٹکل پولیس

کے ایک ہزار سے زیادہ آدمی سنگرام سنگھ کی گرفتاری کے لیئے تعینات کیئے گئے۔ انہیں بنارس کے پولیس انسپکٹر بابو نانک چند بھی شریک تھے۔ جب ہر طرف سے راستہ گھیرا گیا تو سنگرام سنگھ کے کچھ ہمراہی اس مشکل زندگی سے تنگ آ کر اس سے علیحدہ ہو گئے۔ صرف ہاتھی سنگھ اور پانچ دیگر ہمراہی چھ سات دنوں تک بھوکے سنگرام سنگھ کے ہمراہ گنگا میں چل چل کر اور آس پاس کی گڈھوں میں شب باشی کرتے ہوئے رہے۔ آخر کار تنگ آ کر وہ سب ایک جگہ پانی سے باہر نکلے جس کا نام مجھے یاد نہیں ہے۔ اتفاق سے وہی تھانہ پر میرے پتا جی کا آنا ہوتا تھا۔ ابھی تو پاؤں جمے ہو نگے۔ کہ ایک شخص سمیپ سے آگے مشتبہ حالت میں گزرا۔ پتا جی کو شک ہوا۔ وہ سپاہی بھیجکر اسے پکڑوا منگایا۔ پہلے وہ خاموش تھا لیکن اسکی حالت سے معلوم ہوا کہ چند دنوں کا بھوکا ہے۔ اسے بھوجن کا لالچ دیا گیا۔ اور میرے پتا کی دریافت پر اُس نے بتلا دیا کہ سنگرام سنگھ اپنے پانچ ہمراہیوں کے ایک گڈھے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اُسے بھوجن کے لیئے بھیجا ہے۔ اس شخص کو معافی کا وعدہ دیکر پتا جی گھوڑے پر سوار ہوئے اور ایک ہیڈ کانسٹیبل اور کچھ کانسٹیبل مسلح ساتھ لیکر اُس باغی کو جیتے گو وہ سرکاری بنا پکڑے [illegible] کر کے گڈھے کی طرف چلے۔ سنگرام سنگھ نے ان سب کو دیکھ کر ہمراہیوں سمیت پانی کے چھپروں کا راستہ لیا۔ پتا جی نے گھوڑا آگے بڑھایا۔ لیکن وہ غائب ہو گئے۔ آگے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چھپر تھا اور اسکے چاروں طرف کوئی دکھائی نہ دیا۔ یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہاتھی سنگھ ان کے ساتھ ہے۔ اسکے نشانے سے سب ڈرتے تھے اور جھونپڑی کے نزدیک کوئی نہ جاتا تھا۔ آخر کار پتا جی کو ایک بات سوجھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سنگھ اصل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تشتری ہے ہمیشہ چمار کے گھر میں ہرگز نہ مرے گا
اس لئے جھونپڑی میں آگ لگا دو۔ چمار واویلا
مچانے لگا۔ اسے نقصان کا معاوضہ دینے کا
اقرار کیا گیا اور ایک طرف سے چھپکر ایک سپاہی نے
آگ دیدی۔ ابھی آگ کے شعلے بلند ہی ہونے لگے
تھے کہ چھ سات آدمی باہر نکلے۔ ایک باڑھ چھوڑی
گئی اور سب کے زخم لگے۔ پانچ تو گر گئے جنہیں
شاید وہ اسیوقت مر گئے۔ لیکن سنگرام سنگھ گولی
پہ گولی کھا کر بھی کھڑا رہا۔ پتا جی نے اسپر
گولی چلانے کا حکم بند کر دیا۔ اس عرصہ میں
باغیوں نے بندوق لگانی چاہی۔ لیکن پانی میں
بارود سب تر ہو گیا۔ تلوار کی نم کے مارے
یہ حالت ہو گئی تھی کہ نیام سے باہر نہیں ہوتی تھی
جب سب ہتھیار نکمے ثابت ہوئے تو بہادر راجپوت
نے بندوق کو الٹا لٹھ کی طرح اٹھا لیا اور چونکہ
گولی بند تھی اس لئے بجلی کی طرح سپاہیوں پہ پڑا
آن کی آن میں تین چار بچھا دئے اور بڑھکر جو ایک
ہاتھ پتا جی کے گھوڑے کی گردن پہ مارا تو گھوڑا
وہیں بیٹھ گیا معمولی گھوڑا اس زبردست
ضرب کو ہرگز نہ برداشت کر سکتا لیکن یہ گھوڑا
عربی نسل کا تھا اس لئے بچ رہا۔ اب تو پتا جی
کی کنستر توڑ کی سپرٹ نے بھی جواب دیا۔ کہ اس
تقریباً نہتے آدمی پہ نہ صرف انہوں نے گولی
چلائی۔ بلکہ چاروں طرف سے باڑھ چھوڑی گئی اور
بہادر سنگرام سنگھ چکرا کر گر پڑا۔ پھر اس کا باندھ
لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ چارپائی پہ مشکیں کس کر اسے
کیمپ میں لایا گیا۔ اور انگریز افسر کو خبر دی گئی
صاحب بہادر فوراً تشریف آور ہوئے۔ اور
سب معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ صاحب بہادر کی تو ایک درجہ ترقی ہوئی اور
ایک ہزار روپیہ انعام ملا اور پتا جی کو صرف دو
صد روپیہ انعام سے ہی ٹالا گیا۔
سنگرام سنگھ جب زخمی لایا گیا تو کہتے ہیں
کہ اس کے جسم میں ۵۰ گولیوں کے زخم تھے۔ ایک
گولی ران کے آر پار ہو گئی تھی لیکن ایسی حالت
میں بھی جب ایک انگریز نے اسے دیکھ کر کہا
"ویل سنگرام سنگھ آخر تم پکڑا گیا" تو بہادر
نے جواب دیا "اس طرح پکڑنا بہادری نہیں
میرے ہاتھ میں ایک تلوار دیدو اور مقابلے میں
آدمی کھڑے کر دو۔ پھر دیکھوں مجھے کون پکڑ
سکتا ہے" مجھے ابھی تک یاد ہے کہ سنگرام سنگھ کو
پکڑنے کے بعد پتا جی نے اسکی حالت پر افسوس
ظاہر کیا تھا اور اس کے بعد جب میں بڑا ہوا
اور پتا جی نے اس واقعہ کا میرے روبرو ذکر
کیا ہمیشہ افسوس کیا کرتے کہ کیوں انہوں نے
ایسے بہادر کی گرفتاری میں کشتری دھرم کے برخلاف
کار روائی کی۔ اور کہتے "وہ پیٹ انسان سے کیا
نہیں کراتا"۔
بہادر سنگرام سنگھ! کاش کہ تیری زندگی اسی
بہادری سے مقبول طور پر اپنے ہم جنسوں کی خدمت
میں صرف ہوتی۔ تو نے وہ کیا جو تیری ناتربیت
یافتہ عقل نے تجھے بتایا لیکن کون شک کر سکتا
ہے کہ تیرے اندر سچا کشتریہ کا کام کر رہا تھا!۔
سنگرام سنگھ کا انجام وہی ہوا۔ جو کہ کوئی گورنمنٹ
اپنی آئین سے باغی کے ساتھ کیا کرتی ہے لیکن
معلوم ہوا ہے کہ انگریز حکام کو بھی موت سے
پہلے اس کے ساتھ ہمدردی ہو گئی تھی۔
اس فسانہ کو یہیں چھوڑ کر میں بنارس کے اس
زمانہ کے اتہاس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔
سنگرام سنگھ کی گرفتاری کے ساتھ تعلق رکھنے کے
باعث میرے پتا کی شہرت محکمہ پولیس میں پھیل چکی
تھی اور اس لئے جب شہر باندا (واقعہ بندیلکھنڈ)
کے گرد و نواح اور اس ضلع کے اندر ڈاکہ زنی کی
وارداتوں کا زور ہوا تو میرے پتا کی تبدیلی ضلع
باندا کو ہو گئی۔ باندا میں ہم لوگ کس راستے سے
گئے اور کیونکر پہونچے۔ اس بارے میں میرا حافظہ
کام نہیں دیتا لیکن اسقدر یاد پڑتا ہے کہ جب
ہم شہر باندا میں پہونچے تو میرے منجھلے ماموں
میا سنگھ ہمارے ہمراہ تھے۔ اور اس لئے میں یہ ذکر
کرتا ہوں کہ جب میرے پتا جی رسالہ بھرتی کے سوار ہوئے
تھے تو میرے بڑے ماموں گھیپا سنگھ ان کے ساتھ
گئے تھے میرے سب سے چھوٹے ماموں کا نام [illegible]
تھا جو بعد میں پولیس میں ملازم ہو گئے اور باوجود ان پڑھ
ہونے کے تھانیدار ہو کر مرے۔ ماموں میا سنگھ جی بے
پڑھے جوان تھے لیکن وہ بھی ان پڑھ۔ چونکہ ان کا
ذکر پھر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے یہاں
اسی قدر درج کرتا ہوں کہ میرے پتا کے ساتھ
مدت تک رہنے کے بعد وہ سادھو ہو گئے تھے اور
پھر ان کا پتہ نہ چلا۔ ماموں گھیپا سنگھ جی
نے تو پولیس کی نوکری چھوڑ کر کاشی میں دوکان
کر لی تھی لیکن ماموں میا سنگھ جی ہمارے ہمراہ
باندا گئے۔ مجھے چونکہ ماتا جی کا زیادہ پریم تھا
اور میں تھا بھی سب سے چھوٹا اس لئے ماموں
جی کا بھی مجھ سے پریم تھا وہی مجھے اور بھائی
آتما رام جی کو داخل کرانے کے لئے باندا کے سرکاری
سکول میں لے گئے۔ اسوقت انٹرنس وغیرہ کے
امتحان کی پخ نہ تھی اور سکول صرف چھ جماعتوں
میں منقسم تھا۔ ہم دونوں کا امتحان لینا چاہا۔
لیکن ہم دیوناگری اکشر جانتے تھے اور وہاں کی
تعلیم کا ذریعہ اردو زبان تھی۔ بھائی صاحب تو
پڑھنے لگ گئے لیکن مجھے کاشی کے عالیشان مکانوں
سے ایسا پریم ہو چکا تھا کہ میرا دل باندا کے
چھپروں والے مکان میں نہ لگا۔ جب ہم پہونچے
ہی پولیس لائینس کے پاس پتا جی نے ڈیرا کیا
تھا۔ میرا دل خصوصاً اس لئے بھی نہیں لگتا تھا
کہ ماتا جی اسوقت ہمراہ نہ تھیں۔ ماموں میا سنگھ
ہمارے ماسٹر سے کہتے کہ میری لیاقت زیادہ ہے
لیکن ماسٹر مسکرا کر کہتا کہ بدھو کا پڑھ نہیں سکیگا
میں ماسٹر کی اس رائے سے ناراض نہیں ہوا تھا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چاہتا تھا کہ اسی بہانہ پر ماسٹر مجھے جماعت سے خارج کر دے لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب ماتا جی وطن سے آ گئیں تو میرا دل پڑھنے میں لگنے لگا۔ اور اس عرصہ تک سررشتہ تعلیم نے بجائے چھ کے دس جماعتوں تک سکول کی تعلیم کو بانٹ کر اسی طرح پر جماعتوں کی تقسیم کا حکم دیا۔ اس نئی تقسیم میں میرے بھائی صاحب مجھ سے علیحدہ ہو گئے کیونکہ میں آٹھویں جماعت کے قابل سمجھا گیا اور وہ نویں کے۔ اس کے بعد گو دیوناگری اکشر مجھے نہیں بھولے اور دیوناگری اکشروں کی کتابیں پڑھنے کے باعث ابھیاس بنا رہا۔ تاہم ذریعہ تعلیم اردو ہونے کے باعث سنسکرت زبان میں ترقی کرنیکا کوئی موقعہ نہ رہا۔ (منشی رام)

گُرُوکُل سماچار

کل سے گُرُوکُل بھومی کے اندر جہاں ایک طرف خاص بڑا ہجوم شروع ہوگا۔ وہاں دوسری طرف مختلف کانفرنسوں اور جلسوں کا بھی آغاز ہوگا اس موقعہ پر جو مہاشے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں۔ ان سے تو امید ہی کیجاتی ہے کہ وے بڑے شدہ بھاو سے اس استھان پر رہیں گے اور اپنے نیک مشوروں اور قابل قدر مدد سے گرُوکُل کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی کریں گے لیکن جو بھائی کسی مجبوری سے جلسہ میں شمولیت کے لئے نہیں آ سکے ان کی ہمدردی کی بھی ہمیں سخت ضرورت ہے۔ کیا ہم ان سے یہ آشا نہ رکھیں کہ وے اپنی اپنی جگہوں پر ان چار دنوں کے اندر برابر گرُوکُل کیلئے دھیان اکٹر کریں اپ اس پرم بھاو سے تھوڑا کام کیا ہوا بھی بڑی بھاری سہایتا دیگا۔ ۲۰ - مارچ کی شام تک معمولی طور پر مانگنے کے بعد ۲۱ - مارچ کو جبکہ گرُوکُل کے لئے برہمچاری

ودیارمبھ سنسکار کے بعد بھکشا کے لئے کیمپ میں گھومیں گے۔ آپ لوگ بھی جہاں کہیں بیٹھے ہو ان کے لئے بھکشا کرو۔ اور اسطرح پریم سے کئے ہوئے کام کے نتیجے کو گرُوکُل کے ارپن کرو۔ میں ۲۲ - مارچ سے ہی آپ کے منی آرڈروں کا انتظار کرنا شروع کر دونگا اور اس طرح سے جو دھن میرے پاس ۳۱ - مارچ تک پہونچتا رہیگا۔ اسے جلسہ کی کامیابی کے اندر ہی شمار کرونگا۔ یہ بھی میعاد اس لئے مقرر کی ہے کہ بعض بھائی شاید برہما وغیرہ مقاموں سے دھن بھیجیں گے۔

۳ - برہمچاریوں کی پریکشا ہو چکی ہے لیکن اس کے اخبار میں شائع کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اور برہمچاریوں کے سرپرستوں سے کشما مانگی جاتی ہے۔ پریکشا کا نتیجہ بہت جلد رپورٹ کے اندر شائع کیا جاوے۔

۳ - برہمچاریوں کی صحت ایشور کی کرپا سے اچھی ہے۔ اور پڑھائی کا انتظام بھی آئندہ سال کے لئے کسی قدر بہتر ہو جاویگا۔ کیونکہ کچھ لائق استاد بہت جلد آنیوالے ہیں جن کے یہاں آ جانے پر اطلاع دیجاویگی۔

۴ - لیکن باوجود ان سب کوششوں کے پاٹھ شالا کے لئے خاص مکانوں کا ابھاو انتظام میں بڑا مخل ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے میں اخبار کے ذریعہ سے مشتہر کر چکا ہوں کہ اڑھائی ہزار سائینس کے کمرے کے لئے۔ پندرہ پندرہ سو چار کمروں کے لئے ایک ایک ہزار آٹھ کمروں کے لئے پانچ پانچ صد روپیہ دو کمروں کے لئے درکار ہے۔ اس کے علاوہ پاٹھ شالا کی دیگر عام عمارت کے لئے جو دس ہزار کی منظوری بجٹ میں ہوئی وہ روپیہ بھی جمع ہونا چاہیئے۔ اسکے علاوہ اندازاً اڑھائی ہزار روپیہ پاٹھ شالا کے دو منزلہ دروازے کے لئے خرچ ہوگا۔ ان سب قوم کی طرف میں پرچارک کے ناظرین کی پھر توجہ دلاتا ہوں

مجھے امید ہے کہ جو سجن گرُوکُل کے واُتسو میں شریک ہونگے وے تو ضرور ان ضروریات کی طرف متوجہ ہو کر یتھا شکتی سہایتا کریں گے ہی لیکن جو سجن اس اُتسو میں شریک نہیں ہو سکے انہیں بھی پرارتھنا ہے کہ وے اپنے گھروں میں پڑتال کریں کہ آیا ان کے پاس کوئی فالتو روپیہ تو نہیں پڑا جسے کسی کفالت پر رکھنے کی ضرورت ہے اور اگر ایسا کوئی روپیہ ان کے پاس پڑا ہو۔ تو کیا اُسکو گرُوکُل روپی بینک سے بڑھکر اور کفالت مل سکتی ہے۔ سوچئے اور آتما کی آواز کو سنئے۔ (منشی رام)

ناظرین اخبار سے رخصت کی درخواست

جہاں دیگر اخبارات معمولی سے معمولی بہانہ پر اپنے خریداروں سے رخصت مانگنے کے عادی ہیں وہاں ستیہ دھرم پرچارک کو یہ فخر حاصل ہے کہ اُسنے کبھی بھی اپنے معاونین کی خدمت میں کوتاہی نہیں کی اور نہ رخصت پر رخصت مانگیں لیکن جہاں چاروں طرف سے ہزاروں ستری پرش گرُوکُل کے واُتسو میں شریک ہونے کے لئے آ رہے ہوں۔ وہاں پرچارک کے ایڈیٹر کو اس دھرم مہوتسو سے محروم کرنا شاید آپ لوگ بھی پسند نہ کریں گے۔ پس ۲۴ - مارچ ۱۹۰۵ء کو پرچارک کا کوئی پرچہ نہیں نکلیگا۔ اس کے بعد پرچارک آپ سجنوں کی سیوا میں ۳۱ - مارچ کو ہی حاضر ہوگا۔ گو ایک ہفتہ کی جدائی آپکو شاق گزرے گی۔ تاہم میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کشما کا پھل آپ کو بھی نہ کبھی مل ہی رہیگا۔ زیادہ تر وجہ ایک ہفتہ کی رخصت مانگنے کی یہ بھی ہے کہ منتری ماں لالہ منشی رام جی کی مصروفیت انہیں پرچارک کے

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

جملہ آریہ بھائیوں کی خدمت میں ہدایت اور سیکرٹری کی التماس وقابل غور جملہ آریہ سماج پنجاب

ابھی پورے تین ہفتے مشکل سے ہوئے ہوں گے کہ جب سے میں نے بحیثیت سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام کرنا شروع کیا ہے جو دقتیں کہ مجھے پیش آرہی ہیں اُن سے آریہ بھائی عموماً ناواقف ہیں۔ اور اس لئے اُنکی خدمت میں عرض کرنا ضروری ہے۔

دقت نمبر ۱۔ اسسٹنٹ سکرٹری جدید ہے اور صرف ڈیڑھ ماہ سے کام کرتا ہے آدمی اچھا معلوم ہوتا ہے مگر ہنوز اُسے خود دفتر کا و پچھلے حالات سے واقفیت نہیں ہے۔ اور اسکا امتحان بی۔ اے تو بہت قریب ہے۔ اس لئے زیادہ وقت نہیں دیسکتا ہے۔ چپراسی ندارد۔ چپراسی رخصت پر گیا ہے اور اُسکی جگہ کوئی آدمی نہیں ہے۔ لائبریری کے چپراسی سے دونوں کام لئے جاتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے نوکروں سے بھی کام لیتا ہوں۔ جنہیں لازم ہے فوراً کام ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے۔ چارج دینے کا دستور معلوم نہیں ہوتا ہے۔

دو کلرک رخصت پر ہیں جنمیں سے ایک حال ہی میں واپس آیا ہے۔ اور کہ وہ بعد انقضا ے میعاد رخصت آیا اور پریذیڈنٹ صاحب سے قاعدے کے موافق اُس کے موقوفی کا زبانی حکم دیدیا تھا۔ مگر مینے مجبوراً اُنکو از سرنو کام کرنے کی اجازت دیدی ہے اکاونٹس کلرک بھی نیا ہے۔ گویا از سرنو جملہ کاموں میں تازہ جان ڈالنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

دفتر کا تو یہ حال ہے اور ہمارے آریہ بھائیوں کے جوش کی یہ کیفیت ہے کہ اگر جواب خط میں ذرا دیر ہوئی تو گھبرا گئے پھر تار پر تار آنے کا تار لگ گیا۔ گو جواب میں دیری ہونا لازمی ہے کیونکہ اکثر اُپدیشکان کی طلبی کے خطوط ہوتے ہیں۔ اس لئے کچھ وقفہ ملنا لازمی ہے کیونکہ اُپدیشک واضح ہو کہ لاہور میں یا دفتر پرتی ندھی میں ایک بھی نہیں رہتا ہے۔ مگر اُپدیشک سے لکھکر دریافت کرنا ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ تمکو فلاں سماج میں جانا ہوگا۔ اکثر اُپدیشک صاحب بیمار یا ناراض ہو بیٹھے ہیں اور پیشتر اس کے کہ اُنکا استعفے امنظور ہو۔ کام سے صاف جواب ہے۔ اس میں نام نامی ماسٹر آتمارام صاحب اڈیٹر ہتکاری سب سے پہلے اور لچھمنداس کا اُسکے بعد لکھنا پڑتا ہے جنکی تحریر ولفظ پریذیڈنٹ صاحب مہاتما منشی رام جی کے بسبب کم سے کم مہینہ نہ ہونے کی اول شکایت ہو چکی ہے۔ اور اس لئے امید نہ تھی کہ وہ سب کام کریں گے۔ علاوہ پنجاب کی سماجوں کے باہر کی سماجیں مثل اجمیر آگرہ والہ آباد وغیرہ پنجاب سے اُمید مدد رکھتے ہیں اور یہ سبھا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ برادرانہ محبت و آریہ سماج کے مشن کا لحاظ کرتے ہوئے اُنکی بھی سہایتا کرے اور کسی سماج کا سوال خالی حتی الامکان نہ جانے دے پھر کئی جلسے خاص پنجاب میں بھی اس موقعہ پر متواتر موجود۔ اس لئے سوائے منتظم پر بھائیوں کی درخواستیں کہ پنڈت دو جلد بھیجو۔ ان سب درخواستوں پر لحاظ کیا جاتا ہے اور سکرٹری و نیز صاحب پریذیڈنٹ فوراً فکر کرتے ہیں کہ اُپدیشک یا پنڈت بہم پہونچائے جاویں مگر ہمارے التناہی آریہ بھائی دھرم کے لکشنوں کا یہ دفتر ہر وقت اپنے سامنے نہیں رکھتے ہیں کہ:

دھرتی کشما دمو استیم شوچم
اندریہ نگرہ ۔ دھی ۔ ودیا ستیم
اکرودھو دشکم دھرم لکشنم

ان سب میں پہلا دھرتی ہے بغیر دھیرج کے کام میں چلنا ہے اور سماجوں اور سماجی بھائیوں کو وشواس کرنا چاہئے کہ اُن کے خطوط پر پوری توجہ دیجاتی ہے۔ اور اگر دیری ظہور میں آتی ہے تو وہ بوجہ خاص مجبوری کے ہے اور جلدی میں گھبراہٹ کے علاوہ مالی نقصان سماجوں کا تار پر اور پھر یہاں سے جوابی تاروں وغیرہ پر خواہ مخواہ ہوتا ہے اور کام کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مثلاً فیروز پور چھاؤنی کا جلسہ پہلا جلسہ تھا کہ جسکی نسبت دقت پیش آئی ہماری فرنٹیر سماج اول تو بہت دور ہیں جہاں خط دیر میں پہونچتا ہے دوم پریذیڈنٹ صاحب گروکل کے جلسہ کی وجہ سے کانگڑی تشریف رکھتے ہیں جہاں کہ تار نہیں ہے ہر دوار ہوکر تار جاتا ہے۔ اور اُس کے پہونچنے میں بھی دیری ہوتی ہے میں نے فوراً تار و خط پنڈت صاحب کو دئیے اور انہوں نے برھچاری دھرم پال وایک اُپدیشک کو فوراً روانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کیا۔ ادھر ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے فرسی تار آیا کہ کل تک جواب ہو ورنہ جلسہ ملتوی جوابی تار دیا گیا کہ انتظام ہو رہا ہے۔ مگر ہمارے بھائیوں نے یہی مصلحت سمجھا کہ جلسہ ملتوی کریں۔ اور میری رائے میں بھی اُن کا ایسا کرنا مناسب تھا لیکن فضول روپیہ کرایہ اُپدیشکان پر جو بھیجے گئے بیفائدہ رائیگان گیا۔ انہیں مشکلات کے ساتھ ایک سب سے بڑی اور بھیانک مشکل جس میں کراچی سماج کے بھائی گھبرا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ساد ہو آلارام سنہ وہاں جاکر پرچار کرنا شروع کر دیا ہے اور سناتنی بھائی یہ سمجھکر کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر

پیران خرید کر اور ان میں سے گندے فقرے چن کر درخواستیں دیجاویں کہ یہ فحش کتابیں ہیں اور انکے رکھنے والوں و فروخت کرنیوالوں کو سزا دیجاوے ۔ ہمارے ہندو بھائی ذرا جگناتھ کے مندر کی مورتیوں کو بھی جو مندر کے طاقوں میں بنی ہیں جا کر ملاحظہ کریں اور پھر دیکھیں کہ آریہ سماج ان کو کہاں تک بدچلنی و بد اخلاقی کے دھبہ سے بچانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ کراچی سماج کے لایق سکرٹری پر جھوٹا دعویٰ فروخت ستیارتھ پرکاش دکھانے کے لئے منتری سوامی جی مہاراج کو مجبور اًایکہ طوعاً کرہاً اپنے قلم سے لکھنے پڑے اب کراچی سماج کے بھائی چاہتے ہیں کہ میں وہاں حاضر ہو کر انکی خدمت کروں ۔ مجھے یہ بدل منظور بھی ہے ۔ مگر ساتھ ہی سبھا کا کام اور میری ہمیشہ بیمار رہنے والی دھرم پتنی کی صحت کا خیال اور اس کا لحاظ بھی سماجی بھائیوں کو ضرور ہے وہ یقین سمجھیں کہ مجھے سماج سے سچا پریم ہے اور یہی خواہش ہے کہ سماج کا عروج طریقہ سے ہو مگر وجہ ج سے کام لینا پڑتا ہے ۔ ان سب مشکلات کے دفعیہ کے لئے جملہ سماجوں سے اور نیز سماجی بھائیوں سے جو علاوہ پنجاب کے اور پرانتوں سے گروکل کے جلسے پر تشریف لاویں گے ایک کانفرنس کر کے اس کا حل کرنا چاہئے ۔ کہ کیا طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے یہ مشکلات آئندہ نہ رہیں ۔ علاوہ اپدیشکان کے آنریری اپدیشک کون کون صاحب سوپکار کرتے ہیں اور باہمی تقرر تاریخ جلسہ مختلف سماج کا کیا بہترین طریقہ ہوگا ۔ میں نے کامل ارادہ کر لیا ہے کہ اس سال خاص کوشش سے سبھا و سماج کے کام کو انجام دوں مگر بلا سماجی بھائیوں کے پریم سے میری مدد کرنیکے یہ کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی ہمارے لئے لازم ہے ۔ پرسپر پریم و وشواس کی خاص ضرورت ہے

تاکہ اودھکاری اچھی طرح خدمت کر سکیں ۔ کراچی سماج پر جو مقدمہ ہے اسکے لئے بھی سوچنا ضرور ہے ۔ کہ آیندہ کیا کرنا لازم ہے ۔ ۲۸ تاریخ مقرر تھی مگر اس روز مجسٹریٹ ہی بیمار ہو گیا اور وہ پیش نہیں ہوا ہے ۔ دوسری تاریخ کی اطلاع نہیں ہوئی ہے ۔ تار بجواب پردھان صاحب کراچی کے سٹی مجسٹریٹ کو دیا جاوے گا ۔

حتی الامکان تاروں کا سلسلہ سماجوں کی طرف سے بند ہونا چاہئے ۔ تاوقتیکہ خاص ضرورت نہ ہو کیونکہ اس سے سب حال صاف صاف ظاہر نہیں ہوتا ہے اور خطوط مشرح آنے چاہئیں ۔ تار سبھا کی طرف سے جانا اچھا معلوم ہوتا ہے آج تار پشاور سماج کا ملا کہ ۸ اسے ۲۲ تک پروین سنگھ کو پشاور بھیجو ۔ اب ۱۸ اسے ۲۲ مارچ تک گروکل کا جلسہ ہے ۔ اگر ۸ اسے ۲۲ اپریل ان کا مقصد ہے تو تار دینا کیا ضرور تھا غرضیکہ آریہ بھائیوں کو بہت سوچ سمجھ کر شانتی و پریم سے سب کام کرنا چاہئے اور اوروں کے فایدہ میں اپنا فایدہ مدنظر رکھنا چاہئے ۔ اوم شانتی شانتی شانتی ۔

روشن لال

سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

ایک نویدان

یہ موضع چارسدہ شہر پشاور سے قریباً بیس میل دور بجانب شمال مشرق واقعہ ہے ۔ جو ایک چھوٹا سا مشہور قصبہ ہے ۔ آبادی یہاں کی غالباً دس ہزار سے زاید ہوگی جنمیں قریباً ایک ہزار کے ہندو آبادی ہے قصبہ کے اندر تین دھرم سالہ سکھوں کی طرف سے اور دو ٹھاکر دوارہ مورتی پوجکوں کی طرف سے قایم ہیں ۔ جہاں پر کہ ہر روز دونوں وقت صبح اور شام بھجن کیرتن ہوا کرتا ہے ۔ کبھی کبھی کتھا بھی ہوا کرتی ہے ۔

قصبہ کے نزدیک دریائے اباز سے بہہ رہا ہے آب ہوا عمدہ ہے ۔ لوگوں کی طبیعت عموماً سکھی دھرم کی طرف راغب ہے ۔ اس لئے بعض بعض برہمن بھی یہاں کے سکھ بنے ہوئے ہیں ۔ آریہ سماج کا پرچار گو ظاہر اطور پر پنجاب میں بہت ہی کچھ کیوں نہ بتلایا جاتا ہو ۔ لیکن فی الحقیقت بہت کم ہے ۔ اور وجہ اسکی ظاہر ہے ۔ کہ ممبران کا عملی زندگی کی طرف کم خیال ہے ۔ اپدیشکان عموماً ریل کے کنارے کنارے یا بڑے بڑے شہروں میں گھوم جاتے ہیں اور مفصلات میں آنیکی بالکل کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں ۔ جہاں پر کہ کوئی بابو یا لالہ سماجک خیالات کا ہو وہاں جا پہنچے لیکن جہاں آریہ سماج کا نام بھی لوگ نہیں جانتے ۔ وہاں پر جانا انکے لئے مشکل بلکہ ناممکن ہے ۔ لوگوں کے خیالات کو پلٹنا اور نئے خیالات قایم کرنا کوئی معمولی بات نہیں ۔ اور نہ ہی ایک یا دو روز میں ایسا ممکن ہے ۔ بلکہ جب تک کوئی اپدیشک لگاتار اپدیش نہ کرے ۔ اس جگہ پر نیک خیالات پیدا نہیں ہو سکتے ۔ بیچارے اپدیشک صاحبان کا ایک پیر اگر پشاور میں ہے تو دوسرا کوئٹہ کی طرف ۔ ایسی حالت میں کب خیال ہو سکتا ہے کہ لوگ آریہ سماج کی طرف مایل ہیں ۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا اگر یوگ سمجھے ۔ تو اس جگہ پر ایک ایسے اپدیشک کی سخت ضرورت ہے ۔ جو سکھی دھرم سے بخوبی واقف ہو ۔ اور جو ایک معقول عرصہ تک یہاں پر اپدیش کرے ۔

اب مفصلات کو جانے دیجئے ۔ بڑے بڑے نگروں کا حال سنئے ۔ کل پنجاب میں لاہور کو چھوڑ کر ایسے دس شہر بھی مشکل سے نکلیں گے ۔ جنکے ممبر ایک سو سے زاید ہوں ۔ شہر پشاور کا ہی حال دیکھئے جہاں پر کہ بیس سال سے سماج قایم ہے ۔ اور جسکی سبھاسد تیس سے بڑھکر نہیں ۔ پھر ایسی حالت میں آریہ دھرم کو عالمگیر دھرم فرض کر لینا صرف خیالی بات نہیں

تو اور کیا ہے۔ اسکا باعث گو اور بھی ہو لیکن میرے نزدیک ممبران میں ہمدردی کا نہ ہونا ہے۔ ایک بھائی اگر بیمار ہے تو دوسرا اُسے پوچھتا تک نہیں۔ اگر ایک پر مصیبت ہے تو دوسرے کو پرواہ نہیں۔ اگر ایک دولتمند ہے۔ تو وہ غریبوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر ایک بھائی کے پاس دوسرے بھائی کا کام ہو۔ تو وہ اغلباً اسکا کام نہیں کرے گا۔ یا عذر کرے گا۔ اور برخلاف اُس کے کسی غیر مذہب والے کا کام اُس کے پاس آجاوے۔ تو اپنی دیانتداری اور بے تعصبی کے ثبوت کے اظہار کے لیے سب سے پہلے کرے گا۔ میری پندرہ سالہ سماجک زندگی میں جب سے کہ میں آریہ دھرم میں داخل ہوا میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا۔ جو کہ سماج میں آئے اور سرگرمی سے اُنہوں نے کام کا شوق ظاہر کیا۔ لیکن جونہی کہ وہ کسی دُنیاوی تعلقات میں پھنسے اور سماج سے گئے گزرے۔ ایسے آدمیوں کی سماج نے کچھ پرواہ نہ کی نئے آدمی جو سماج میں داخل ہوتے ہیں۔ اُن کو آریہ دھرم سے واقف کرنے اور اُسپر پختہ رہنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا ہے۔ اور نہ ممبران باہمی میل جول نئے ممبران سے رکھتے ہیں۔ کوئی صاحب اگر سماج میں نہ آوے۔ تو مناسب ہے کہ صاحب پریزیڈنٹ یا سکرٹری خود اُس سے دریافت فرماوے۔ آٹھویں دن سماج ہوئی۔ اور ابھی آرتی ختم نہیں ہوتی ہے کہ ممبران بھاگ نکلے۔ ایک دوسرے کو ملنے یا بات چیت کرنیکا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ اور اس لیے یہ تمام قباحتیں آریہ دھرم کی ترقی میں مانع ہیں۔ اگر ایک آریہ پر پرشن ہو۔ کہ تمہارے فرائض کیا ہیں۔ تو وہ کچھ جواب نہیں دے سکتا۔ نہیتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ٹریکٹ سوسائیٹی کے ادھشٹاتا صاحب سے نویدن ہے۔ کہ ایک ٹریکٹ جسکا نام "آریہ کے فرائض" ہو۔ بہت جلد نکالیں جسمیں تشریح آریہ دھرم کے پانچ مہایگیوں اور دیگر فرائض کا اندراج ہو۔ یہ ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں اردو۔ ہندی۔ گورمکھی میں شایع کیے جاویں۔ گو آریوں کے فرائض آریہ سماج کے اصول اور دیگر پستکوں میں درج ہیں لیکن ہمیں صرف مول ماتر ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھ سمجھانے کے لیے نئے ممبر کے لیے کوئی صاحب وقت نہیں دیتا ہے۔ جب کبھی کوئی سماج کا ممبر بنے۔ ٹریکٹ مذکور اسکو دیا جاوے۔ اور اسکے ہر ایک اندراج کی بابت اسکو سمجھایا جاوے۔ اس سے یقین ہوسکتا ہے۔ کہ نیا ممبر آریہ دھرم میں مضبوط ہوگا۔ ایک آریہ کے فرائض معمولی نہیں ہیں۔ اُسکے کندھوں پر دھرم اور دیگر باتوں کا بہت سا بوجھ ہے۔ لیکن یہ بوجھ اکثر ممبران کو معلوم تک بھی نہیں ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اس ٹریکٹ کے پڑھنے سے ممبران میں بہت کچھ حوصلہ اور ہمت بڑھادیگی۔

معمولی معمولی سکھوں نے دھرم کی خاطر اپنی جانیں دیدیں۔ لیکن اپنے دھرم پر مضبوط رہے کیا ایسے آریہ سماج کے ممبر ہو نہیں سکتے۔ جنکو سماج کے کام پر اگر تکلیف بھی پہونچے۔ تو خوشی سے برداشت کریں۔ آریہ سماج کے لائق اور ہمدرد پُرشوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ مے معروضات بالا پر غور فرماویں۔

نیازمند
چرنجیت لعل دھون جالندھر چھاؤنی

موضع بھاوپور تحصیل پانی پت

پانی پت کے علاقہ غزنی میں شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا کرنال نے اس سال جو پرچار کرایا اُسکا نتیجہ یہ جلسہ تھا۔ سبھا موصوف نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ مواضعات میں آیندہ آریہ سماج قایم نہ کیا جاوے اور کہ جو لوگ ویدک دھرم کو قبول کریں اُن کو نزدیک ترین آریہ سماج کا ممبر بنا دیا جاوے اسی لیے موضع بھاوپور میں آریہ سماج قایم نہیں کیا گیا تھا۔ یہ ایک معمولی گاؤں ہے اور تینچ پنچ آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ جنوری گزشتہ میں چودھری رتی رام نمبردار و چہارکس دیگر نے جلسہ کی خواہش ظاہر کی اور اخراجات کا کفیل ہونا منظور کیا۔ چنانچہ ۲۸ لغایت ۲۹ م جنوری ۱۹۰۵ء یہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ حاضری ایک ہزار سے لیکر تین ہزار زمینداران کی ہوتی رہی جن میں اکثر جاٹ لوگ بھی تھے۔ اس جلسہ میں کرنال اور پانی پت سماجوں نے خاص امداد کی اور اس لیے اُپ سبھا کی طرف سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ شری سوامی یوگیند پال جی۔ پنڈت شمبھو دت جی۔ پنڈت دھرم دیو جی سیشربان پنڈت مراری لعل جی شرما سکندرآباد نواسی۔ شری پنڈت بھوپتر جی سنتر۔ و دو پنڈتان دیگر پنڈت بنواری لال جی شرما و پنڈت پربھودت جی شرما۔ و پنڈت ہرنام سنگھ جی شرما اُپدیشکان موجود تھے۔ پنڈ سنانتنی پنڈت مثل پنڈت رتی رام و گنگارام وغیرہ بھی برائے بحث مباحثہ شامل ہوئے۔ مگر باقاعدہ شاستر ارتھ سے انکار کرکے محض سوال وجواب کرتے رہے۔

۲۸ و ۲۹ م ہر دو روز بیشتر وقت سوال وجواب ہی ہوتے رہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دھرم دیو و پنڈت بھومتر شرما و پنڈت مراری لال شرما جواب دیتے رہے۔ آخرالذکر صاحب نے جس عمدگی متانت اور تفصیلی طور پر جواب دئے وہ اُنہیں سے مخصوص ہے۔ ہر قدم پر پوراننک پنڈت شرمندہ ہوتے رہے۔ اور زمینداران نے اُنکی ناقابلیت بہانتک محسوس کی۔ کہ آخر اُن کو چپ ہونا پڑا اثر نہایت اعلیٰ اور امید سے باہر تھا۔ چند زمینداران وغیرہ کا یگیوپویت سنسکار بھی ہوا۔ چندہ بہ تفصیل ذیل نقد ہوا۔ ویدپرچار فنڈ ... گروکل سکندرآباد ... گروکل کانگڑی ... یتیم خانہ اجمیر ... گروکل اگر و پرتی ندھی سبھا ... اُپتری پاٹھ شالہ ... میزانکل ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورنمنٹ اداران کو یہ معلوم نہ تھا کہ کچھ دان بھی کرنا ہوگا تاہم بلحاظ آبادی دیہات کے چندہ عمدہ ہوا۔ میں اپنے کنڈر دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باوجود سخت مصروفیت کے ہمارا ہاتھ بٹایا اور نہایت قیمتی امداد دی ہے۔

صاف ـــــــ ہ

جوگ دھیان

استری ساہتیہ پرچار فنڈ

پاٹھک گنوں کو معلوم ہے کہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کے سمبندھ میں ایک فنڈ کھولا گیا تھا۔ جس کا نام استری ساہتیہ پرچار فنڈ رکھا گیا تھا اور منتری سبھا کے آٹھ نو سات ہزار روپیہ کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ اس فنڈ کا مقصد یہ تھا کہ استریوں کے لئے درسی و دیگر کتب کے ابھاؤ کو دور کیا جاوے اور استری سکشا کے کام میں جو ایک سخت رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ اسکا انتظام کیا جاوے اگرچہ اس ضروری کام کے لئے ابھی تک سات ہزار کی رقم بھی اکٹھا نہیں ہوئی۔ لیکن کام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ودیالہ کمیٹی نے صرف تین ہزار روپیہ سے ہی کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ چند ایک کتابیں شایع بھی ہو چکی ہیں۔ لالہ دیوراج جی کو اس سلسلہ میں چند کتابیں لکھنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ ٹیکسٹ بک کمیٹی نے دو صد روپیہ کا خلعت بھی تجویز کیا تھا۔ اب پنجاب کے صاحب ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے اپنی گشتی چٹھی نمبری ۵ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء میں حکم دیا ہے کہ پنجاب کی کل کنیا پاٹھشالاؤں میں ودیالہ کی پہلی پاٹھاولی پڑھائی جاوے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ اس پستک کے سوائے اور کوئی کتاب اس جماعت کے لئے استعمال نہیں ہوگی تاوقتیکہ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی طرف سے اپنی کتابیں شایع نہ کیجاویں۔

پبلک کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس سے بڑھکر اس امر کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ استری ساہتیہ بھنڈار واقعی ایک نہایت ہی مفید اور ضروری کام ہے جسکی طرف پبلک کی جسقدر توجہ ہو تھوڑی ہے۔"

آپکا شبھ چنتک
بدریداس منتری کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر

ویدک دھرم پریکشا

۱- مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی ویدک تعلیم کی طرف سروسادھارن کی رُچی بڑھانے کے لئے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و ممالک متحدہ نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں سالانہ امتحان لینے کا انتظام ۱۹۰۴ء سے کیا ہے۔

۲- آیندہ سے موجودہ "ستیارتھ پرکاش پریکشا" کا نام "ویدک دھرم پریکشا" ہوگا تاکہ آریہ سماج کے کل لٹریچر پر یہ نام جاری ہو سکے پس گزشتہ ستیارتھ پرکاش پریکشا کو "ویدک دھرم کی پرتھم پریکشا" سمجھنا چاہئے۔

۳- ۱۹۰۵ء میں دو پریکشائیں ہونگی۔ ایک "پرتھم پریکشا" اور دوسری "دوتیہ پریکشا" ناگری اور اردو دونوں زبانوں میں۔

۴- "پرتھم پریکشا" میں ہر شخص شامل ہو سکیگا خواہ وہ کسی مذہب کا مرد ہو یا عورت بلا قید عمر لیکن "دوتیہ پریکشا" میں صرف وہی شامل ہو سکیگا جو "ستیارتھ پرکاش پریکشا" پاس کر چکا ہے۔

۵- ہردو پریکشاؤں میں دو دو پرچے تین تین گھنٹے کے ہونگے۔

۶- "پرتھم پریکشا" کا پہلا پرچہ ستیارتھ پرکاش کے پہلے دس سمولاس میں اور دوسرا پرچہ اخیری چار سمولاس اور آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں ہوگا۔ اور "دوتیہ پریکشا" کا پہلا پرچہ کل رگویدادی بھاشیہ بھومکا میں اور دوسرا پرچہ کل ستیارتھ پرکاش اور آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں ہوگا۔

دونوں پریکشاؤں میں کسی ایک دھارمک وشیے پر مضمون بھی لکھایا جاویگا۔

۷- دونوں پریکشائیں یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار مندر آریہ سماج ہائے مقامات ذیل میں ہونگی۔

(ممالک متحدہ) میرٹھ۔ بریلی۔ آگرہ۔ الہ آباد۔ بنارس۔ گورکھپور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ شاہجہانپور۔ اور دیگر صوبجات کے لئے سینٹر امتحان درخواستیں آنے پر مقرر کئے جاوینگے۔

نوٹ جس ضلع سے کم سے کم دس امیدوار شریک ہونگے۔ وہی ضلع کا صدر مقام سینٹر ہو سکیگا ہے۔

۸- ہردو پریکشاؤں میں شامل ہونے کے لئے درخواستیں طبع شدہ فارم پر ۳۱- اگست تک۔ ممالک متحدہ کی بابت منشی بختاور سنگھ ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور کے نام روانہ ہو جانی چاہئیں۔ باقی سب جگہوں کی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام۔

طبع شدہ فارم ہردو صاحبان موصوف کے پاس سے مفت ملینگے۔

(۹)- ہردو امتحان میں ہر درخواست کے ساتھ ایک روپیہ فیس داخلہ پہونچنا چاہئے۔ بلا فیس کوئی داخل نہ ہوگا۔

۱۰- پاس شدہ کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے سارٹیفکٹ عطا ہونگے۔ اور جو تمغے و انعام جن صاحبان کی طرف سے دئے جاوینگے وہ بذریعہ اخبارات مشتہر کئے جاوینگے۔

بختاور سنگھ ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور
ادھشٹھاتا پریکشا وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ

آریہ سماجک دنیا

نارووال پنڈت برکت رام جی شرما اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لکچر بڑی دھوم دھام سے شہر میں ہو رہے ہیں۔ خاصکر مسلہ برار پر تقریباً دس ہزار کی حاضری میں پنڈت جی کے لکچر بڑے زور و شور سے ہوتے رہے۔ پنڈت خوشی رام جی اپ منتری سماج نارووال و پنڈت بھگوانداس جی منتری آریہ سماج کوہاٹ بھی شکریہ کے لائق ہیں۔ جنہوں نے پنڈت جی کے ساتھ ملکر ویاکھیانوں میں مدد دی ہے۔

شاہ آباد (ضلع کرنال) میں سوامی یوگیندر پال جی نے یکم فروری ۱۹۰۵ء سے ۸ فروری تک مختلف مضامین پر لکچر دیئے اور تمام مذاہب کے پیروؤں کو چیلنج بھی دیئے۔ ایکروز یعنی ۵۔ فروری کو پنڈت سریرام تھانیسری سے مورتی پوجا پر بازار میں شاستر آرتھ ہوا جس میں پنڈت مذکور نے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔ کہ مورتی پوجا بچوں کی طرح گڈیوں کا کھیل ہے۔ اثر عمدہ ہوا۔ پھر ۸ فروری کو مسلمانوں سے متعلق نیوگ پر بحث ہوکر جیو۔ مادہ پر بحث شروع ہوئی چونکہ شام کے ۵ بجے کا وقت تھا۔ اسلئے مباحثہ بند کیا گیا۔ اور سوامی جی ایک ضروری کام سے چلے گئے۔

۱۱۔ فروری کو پنڈت لالتا پرشاد اگنی ہوتری جی تشریف فرما ہوئے۔ اُسی وقت دیگر مذاہب اور خاصکر مسلمانوں کو نوٹس دیئے گئے لیکن کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔

۲۴۔ کو ویدک دھرم اور دیگر مذاہب کا مقابلہ پر لکچر منڈی میں لکچر دیا۔ لوگوں پر عمدہ اثر ہوا۔ پنڈت جی نے پاربسال متواتر ۳ لکچر دیئے تھے۔ اسلئے لوگ انکی لیاقت سے واقف تھے۔ عام پبلک نے لکچر سُنا۔ بہت تعریف کی۔

پرا گپور ضلع کانگڑہ سے مہاشے بھاگمل منتری آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ پنڈت لالتا پرشاد جی اپدیشک بموقعہ شادی کنیا لالہ حضوری مل جی پہونچے لالہ صاحب حضوری مل کے پریوار میں سب لوگ آریہ اور اُنہی کے ہیں۔ پنڈت جی کے لگاتار اُپدیش مختلف مضامین پر ہوتے رہے جن کا اثر علاوہ اور بہت سے شبھ اثروں کے یہ ہوا۔ کہ بموقعہ شادی مذکورہ وہ دان جو موجودہ زمانہ میں برہمنوں کے گھروں میں بلا امتیاز مستحق غیر مستحق کے تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور دہل کے نام سے نامزد تھا۔ وہ شہر کی بیواؤں میں بلا تمیز ذات وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ آئندہ کے لئے اس دہل کا رواج قائم رہنے کے لئے علاوہ موجودہ زمانہ کے برہمنوں کے دستخط کے کل معزز اشخاص کے دستخط بھی ہوگئے ہیں۔ اور بیواؤں کی فہرست بھی بن گئی ہے۔ پرماتما اس نیک کام میں انکو پریرنا کرے۔

(۲) سماج مندر کے لئے مبلغ پندرہ روپیہ دان لالہ دیوان چند کی طرف سے ملا۔ سماجی بھائیوں کی توجہ اس طرف پھیرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس فصلی سماج کے دھبہ کو جو واقعی اسم بامسمیٰ ہے دُور کرنے کی کوشش فرماکر اسکو اصلی سماج کی عظمت سے سرفرازی بخشکر عزت حاصل کریں۔

(۳) روح رواں اثر اُپدیش کا میرے خیال میں یہ ہوا کہ لالہ شیام جی جنہوں نے مبلغ آٹھ سو روپیہ گپت دان گروکل میں دیا تھا۔ اور وہ ستیہ دھرم پرچارک میں گروکل کی مہما کے ستروں کا نتیجہ تھا۔ ایام اُپدیش پنڈت جی میں اپنی پوری مضبوطی تک پہونچ گیا۔ کیونکہ لالہ شیام جی کے خیالات پہلے گروکل کے متعلق تو درست تھے ہی۔ مگر آریہ سماج کے اصولوں کے متعلق کچھ گڑبڑ سی تھی۔ پنڈت جی کے اُپدیش نے آپکو ایسا فیض پہنچایا کہ انکو اب کچھ آریہ کہنے میں دل کو رکاوٹ ہرگز نہیں معلوم ہوتی (چنانچہ لالہ صاحب موصوف نے ان اصولوں کی صداقت کو گرہن کرکے موجودہ لوپ لیلا کی رکاوٹ عملی طور پر دکھائی ہے۔ اور اپنے بھائی چارہ میں برملا سینکڑوں آدمیوں کی موجودگی میں اپنے آخری سنسکار کے لئے ویدک ریتی کی وصیت فرمائی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ میرے آخری سنسکار میں پنڈ وغیرہ ہرگز نہ دئیے جاویں) ان کا ایک پریوجن گروکل کے متعلق ہے۔ جو پرماتما پورا کریں گے۔

پنڈت جی کے ویاکھیان پر کوئی پورانک بھائی سامنے نہیں آیا۔ حالانکہ کئی بار بذریعہ نوٹس وغیرہ چیلنج بھی دیا گیا تھا۔ پنڈت للتا پرشاد جی علاوہ جوشیلی تقریروں کے جو اُن کو کسی گمراہ کے دیکھنے پر کرنی پڑتی ہیں۔ اپنے سرلیشٹ آچار کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر کر گئے ہیں۔ کہ بچہ بچہ تک اُن کو یاد کرتا ہے۔

افسوس ہے کہ اس سرشیشٹ کاریہ میں دفعتاً الجھن پڑ گئی۔ یعنے پنڈت جی کی دھرم پتنی کی مرض طاعون میں مبتلا ہونے کی وحشت انگیز خبر پہونچی جس پر فوراً پنڈت جی کو جانا پڑا۔ پرماتما کا شکر ہے انکی دھرم پتنی کی صحت کی خبر پہونچ گئی ہے۔ بموجب تحریک پنڈت للتا پرشاد جی سماج ہذا کا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہونے کا سمبندھ ہو رہا ہے۔ جو غالباً جلد عمل میں آ جاویگا۔

بستی شیخ (جالندھر) بتاریخ ۵ فروری بروز آئیتوار لالہ بھگت رام اگروال ممبر آریہ سماج بستی شیخ کے لڑکے کا چوڑاکرم سنسکار ویدوکت ہوا حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور حسب ذیل دان دیا۔ گروکل کانگڑی ۱ء کنیا مہا ودیالہ ۱ء۔ آریہ سماج بستی شیخ ایکروپیہ۔ دکشنا پنڈت آٹھ آنہ۔

نیروبی (افریقہ) آریہ سماج کے ماہ جنوری کے کل ستسنگ جلسے بحاضری ۲۵ سے ۳۰ آنند پورک ہوتے رہے۔ اِس ماہ میں مہاشے لچھمن داس

مہاشے یودھراج - مہاشے تیرتھ رام - ....
مہاشے دولت رام اور پنڈت شبھ رام جی سماج کے
۵ نئے سہایک ہوئے۔ اور بہت سی رقومات سماج
کو بطور دان پراپت ہوئیں۔ مہاشے رام دتہ مل جی
جھنگ نواسی نے اپنی دھرم پتنی کی شفایابی پر عہ
مہاشے نانکچند جی سابق سکول ماسٹر انڈین سکول
نیروبی نے عہ برائے پستک سماج مندر اور عہ
برائے فرشی چادر۔ مہاشے شام داس جی سٹیشن
ماسٹر عہ۔ مہاشے متھرا داس جی اس ماہ میں بھی
عہ باہر کے سٹیشنوں سے اکٹھا کر کے لائے۔
مہاشے سنت سنگھ جی نے سماج کے سالانہ جلسہ پر ۳۵
روپیہ کی رقم مختلف فنڈوں میں دان کی تھی۔ آپ سماج
کی انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ سماج کو ہر طرح سے معقول
سہایتا دے رہے ہیں۔ مندر کے لئے ایک عالیشان
لیمپ کے واسطے عہ روپیہ دان کئے۔ سماج مہاشے
جی کا دل سے شکور ہے۔ پرماتما مہاشے جی کو اس سے بھی
ادہک اتساہ پردان کریں۔ مہاشے ٹیک داس جی انڈیا
تشریف لیجاتے وقت دو روپیہ دان دے گئے۔
مہاشے ایشر چند جی کا جو مہاشہ آریہ سماج کے سبھاسد
تھے۔ اور یہاں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے دیہانت
ہو گیا۔ اتی شوک ہے۔ پرماتما انکے سمبندھیوں کو
شانتی پردان کریں۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔
اور تین روز تک برابر ہر شام کو انکے مقام پر شانتی
پرکرن اور سوستی واچن کے پاٹھ کے ساتھ ہون
ہوتا رہا۔ (انتری)

بہلولپور (ضلع گوجرات) پنڈت لبھا رام اپدیشک
سناتن دھرم سبھا جلالپور جٹاں نے ۱۵ فروری ۰۵ء
کو اپنے لکچر میں ظاہر کیا۔ کہ ہندو لفظ پراچین ہے
جب منشی مہر سنگھ جی خزانچی آریہ سماج بہلولپور نے اعتراض
کیا۔ کہ ہندو لفظ کب سے بنا ہے۔ تب پنڈت جی
نے جواب دیا۔ کہ ہندو مہابھارت کے یدھ کے
بعد اور ہندو لفظ اندو سے نکلا ہے اور اندو
چندر بنسی خاندان سے بنا ہے۔ سورج بنسی
خاندان کی بابت کچھ نہیں بتلاتے۔

۱۶ - کو جب پنڈت جی کو چٹھی دی گئی۔ کہ ہمارے
ساتھ شدھی پر مباحثہ کریں۔ اور زبانی بھی
کہا گیا مگر انہوں نے حاضرین کے روبرو صاف
کہدیا۔ کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے۔ اور آریہ سماج سے
معافی چاہتے ہیں۔ مباحثہ نہ ہوا۔ اور ۱۶ کو چودھری
صاحبان کو بھی چٹھی دیگئی۔ کہ نماز عید کے بعد
پریم پور وک ہمارے ساتھ مباحثہ کر لیں لیکن
انہوں نے بھی صاف انکار کر دیا۔

جگراواں۔ باوجود اس کے کہ جگراواں سماج
بہت شتھل ہو گئی ہے اور یہاں کے ممبر لیبہ روزگار
باہر چلے گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی شریمان پنڈت
دولت رام جی کے اپدیش سے لوگ ایسے پرسن
ہوئے کہ آریہ سماج سے بہت ہی پریم کرتے ہیں
لالہ شادی رام سکرٹری آریہ سماج نے اپنے گرہ
میں پرویش ہونے کے موقعہ پر بہت ہون کرایا
جس میں ہمارے معزز ہندو برہمن بھی شامل
تھے۔ حاضرین کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ ہون کرانے
والوں کو ایک ایک روپیہ دکشنا دی گئی۔ چار
براہمنوں کو چار روپیہ دئے گئے۔ اور آریہ
سماج کو دس روپیہ بتفصیل ذیل دئے گئے۔
مندر فنڈ عہ۔ گروکل عہ وید پرچار عہ۔

کپورتھلہ میں شریمان پنڈت گنپتی جی
شرما نے عرصہ قریباً تین ہفتہ تک قیام کیا۔
اور دو عالمانہ لکچروں سے (جو کہ رندھیر کالج
میں ہوئے) کپورتھلہ پبلک کو بہت آنند
کیا۔ پنڈت جی کی طبیعت علیل ہو جانے سے
زیادہ لیکچر نہ دے سکے۔ ہاں مکان پر بہت
سے شرفاء پنڈت اپنے شنکا سمادھان سے
مفاد اٹھاتے رہے۔ چونکہ ان دنوں کپورتھلہ
سناتن دھرم سبھا کا جلسہ تھا۔ اس لئے
سکرٹری پبلک ڈبیٹنگ کلب کپورتھلہ نے
منتری سبھا کو ایک نوٹس تحریری دیا اور اسے
شہر میں لگا دیا کہ موقعہ بڑا غنیمت ہے۔ اور
آریہ سماج کے پنڈت گنپتی جی شرما آئے ہوئے
ہیں۔ پھر پنڈت گنپتی جی شرما نے سکرٹری
پبلک ڈبیٹنگ کلب کپورتھلہ کی درخواست
کو منظور کر کے جواب میں تحریر بھیج دیا کہ ہم ہر وقت
شاسترارتھ کے لئے تیار ہیں۔ اور خاص کر
پنڈت صاحب نے اپنے لیکچر میں یہ کہہ دیا
کہ ہم شاسترارتھ کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور
ہم کو وہی جگہ وہی مدھستھ یعنی پریزیڈنٹ
وہی وقت منظور ہوگا۔ جو کچھ کہ سناتن دھرم
سبھا پسند فرمائے۔ لیکن پنڈت سری کرشن
جی مہاراج شاستری پٹیالہ نواسی (جو کہ پہلے
پنڈت گنپتی جی شرما سے مراد آباد میں مباحثہ
کر چکے ہیں) بوجہ ضروری کام کے لاہور تشریف
لے گئے۔ اور گوسائیں رگھبر دیال صاحب
ودیا نت بھوشن و سری رام وغیرہ شاستری نے
مباحثہ کے لئے کچھ طیاری وغیرہ کی۔ لیکن
جس وقت سب آ گیا سردار رام سنگھ جیوں والیہ
منتری سناتن دھرم سبھا لالہ بدری ناتھ سکرٹری
آریہ سماج نیم مباحثہ وغیرہ طے کرنے کے واسطے گئے۔ تو
انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ ہم مباحثہ
نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ شریمان پنڈت گنپتی جی شرما
کے کپورتھلہ تشریف لانے سے آریہ سماج کا
بہت اتم پرچار ہو گیا۔ لیکن پنڈت جی جیسے شدھ
آچاری ودوان کا آدرش کا سماج کی طرف سے
بہت خراب ہوا۔ اور انکو آتے ہی ایک شرابی
کے گھر میں جہاں کہ پنڈت جی فرماتے تھے۔ کہ
ہم کو مانس پکنے کی بو آتی رہی تین چار یوم تک
نواس کرنا پڑا۔ آخر پنڈت جی بیماری کی حالت
میں موضع شیخوپورہ میں بر مکان بابو خوشی رام صاحب
پردھان آریہ سماج اور بعد میں بر مکان مہاشے
تیلو مل صاحب مختار تشریف رکھتے رہے۔ پنڈت
صاحب موصوف واقعی بڑے عالم اور شریف ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تہذیب الاسلام جلد دوم مفت

جس اوار چیت رئیس نے تہذیب الاسلام جلد اول کی پچاس جلدیں مسلمان طلبار کالج میں مفت تقسیم کرنے کا خود بخود ارادہ ظاہر کرکے اس نادر دلچسپ تصنیف کی قدردانی کا اظہار فرمایا تھا۔ انہوں نے ہی اب ۵۰ جلدیں حصہ دوم کی مسلمان کالج سٹوڈنٹوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے جو کالج سٹوڈنٹ مسلمان اس کتاب کے مطالعہ کا دلی شوق رکھتے ہوں وہ جلد درخواست کرکے حصہ دوم طلب فرماویں۔ کالج کے سوائے اور کسی درخواست کنندہ کو کتاب کسی صورت میں بھی مفت روانہ نہیں کیجاویگی۔ درخواستیں بنام منیجر ستیہ دھرم پرچارک شہر جالندھر

حصار ۲۰ فروری کو سماجمندر میں لالہ کلیانداس سٹیشن ماسٹر کی بیوقت مرتیو پر اظہار افسوس کے لئے خاص میٹنگ ہوئی۔ چونکہ مرحوم سچے آریہ پرش تھے اس لئے انکی مرتیو سے سماج کو خصوصاً رنج ہوا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ مرحوم کی روح کو پرماتما شانتی پردان کریں اور لالہ کاشی رام صاحب ویدادر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کریں انت میں دو رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) لالہ کاشی رام جی کو اس کارروائی کی ایک نقل بھیجی جاوے جس میں آریہ سماج حصار تہ دل سے ان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔

(۲) اس کارروائی کی ایک ایک نقل آریہ گزٹ آریہ مسینجر آریہ پترکا اور ستیہ دھرم پرچارک میں شائع کرائی جاوے۔ (وزیر پریذیڈنٹ)

لوکل

بتاریخ ۶ مارچ بروز سوموار دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کے دن خاص جلسہ سماج مندر میں کیا گیا جسمیں آریہ مسافر کی شہادت کے گیتوں کے بعد پہلے مہاشے کاشی ناتھ جی بی۔ اے نے چند منٹ تک آریہ مسافر کے جیون پر تقریر کی۔ بعد ازاں مہاشے وزیر چند جی ایڈیٹر آریہ مسافر نے دھرم ویر کے جیون اور اپکاروں پر ایک پرجوش سوشل لیکچر دیا۔

۸ ماہ حال کو جالندھر میں خوب زور وشور سے بارش ہوئی۔ موسم کی عجیب حالت ہے۔ ایک دن دھوپ نکلتی ہے تو دوسرے دن بادل گھر آتے ہیں ہیمونتہ بارش کی وجہ سے امسال خصوصاً فصلوں کو بھاری نقصان پہونچا ہے۔ ابھی تک شہر میں طاعون سے امن ہے۔ کبھی کبھی ایک دو واقعات ہوجاتے ہیں اگر یہ مہینہ بخیریت گزر گیا تو امید ہے کہ اس سال طاعون کا زور نہیں ہوگا۔

کیا ہی اتم موقع ہے

پچھلے سال کی طرح پھر جلسہ گروکل ہولی کے دنوں میں بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ ہزاروں درشک مختلف مقامات سے پدھاریں گے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ اس جلسہ پر لوگ خاص اتشاہ سے شامل ہوتے ہیں بات یہ ہے کہ اس جگہ اس آشرم کا زبانی نہیں بلکہ کرم دوارہ پرتی پادن ہوتا ہے۔ کہ جیسے ودیارتھی جانی کا شدھ حال برہمچریہ یعنی برہمچریہ آشرم جسمیں دو کہیہ کر تو یہ جنیندری رہنا اور ودیا ابھیاس کرنا ہیں۔ اور چونکہ یہ قدرتی ہے۔ کہ آپ بھی گوروکل کے درشن برہمچاریوں کے درشن اور کہیہ ادھشٹاتا مہاتما منشی رام جی کے اپدیشوں سے ان دونوں نیموں کے پالن پر اُدیت ہونگے۔ اس لئے دوسرے نیم کا خیال کرتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ آپکی سہولیت کے لئے سماج ساحب کتابوں کی قیمت خاص طور پر تخفیف کردے۔ چنانچہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس رعایتی قیمت پر لاہور آریہ سماج کے گزشتہ سالانہ جلسے پر کتابیں فروخت ہوئی تھیں۔ وہی فہرست جو کہ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء میں اخبار ستیہ دھرم پرچارک۔ ہتکاری اور آریہ پترکا میں بطور ضمیمہ نکلی تھی ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء تک سب کے لئے اور آریہ سماجوں کے لئے (کیونکہ ان دو مہینوں میں کئی آریہ سماجوں کے جلسے ہونے ہیں) جاری ہوگی اب ہم پوری آشا رکھتے ہیں۔ کہ آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ اور کیا گروکل کانگڑی میں (کیونکہ ہم گزشتہ سال کی طرح وہاں کتابیں لیجاوینگے) اور کیا لاہور سماج سے اس رعایتی قیمت پر سب کتب خریدنے میں توقف ہرگز نہ کریں گے۔ اگر فہرست کتب درکار ہو۔ ایک پیسہ کا کارڈ لکھ دیں۔ فوراً مفت ارسال کیجاویگی۔ چند ایک کتابوں کی قیمت یہاں لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ فرماویں:۔

کتب زبان اردو

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
آریہ گائین لپتک	۶ر	۵ر
کلیات آریہ مسافر	۴	۱۵ر
ستیارتھ پرکاش	عہ	۱۵ر
دواہ آورش مصنفہ ماسٹر آتمارام جی	۱۲ر	۱۱ر
جنگ چین	۴	۳
اشٹانگ یوگ پرکاش	عہ	۱۵ر
تہذیب الاسلام حصہ دوم	عہ	عہ
مصنفہ برہمچاری دھرم پال جی۔		
وشار پوروک سندھیا	۶ر	۶ر
ملاپ جوالا سہائے جی والی		
مکمل واقعات مہابھارت	عہ	۸ر

بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے ۔ ۔ ۱۵/

کُتب ہندی

ستیارتھ پرکاش		۱۵/
سنسکار ودھی	۸/	۶/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۴/	
گیتا بھاشیہ پنڈت آریہ منی کرت	۸/	۸/
چاروں وید مول		۸/
سیتا چرتر	۴/	۴/
ناری سو دیشا پرورتک		۱۵/
منوسمرتی پنڈت تلسی رام والی		۴/
جیون چرتر ہنومان جی دو قسم		۴/
جیون چرتر سوامی دیانند سرسوتی }		
از پنڈت رام بلاس والا }	۴/	۶/

کُتب گورمکھی

ستیارتھ پرکاش	۲/	گھٹکر
ہنومان پہلا حصہ	۲/	۹/
عیسائی مت نردپن	۲/	۱/

متفرق ضروری اشیائے

تصویر سوامی جی رولدار گولڈن پتی	۲/	۷/
وید منتر رولدار	۶/	۳/
ہون سامگری فی سیر	۱۰/	۱۰/
دھوپ	۲/	۲/
گروپ فوٹو	۲/	۷/
تصویر سوامی جی پنڈت لیکھرام } مہاتما منشی رام وغیرہ وغیرہ فی }	۶/	۴/

سیوک مہر سنگھ لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور ؛

ضرورت

دیانند بورڈنگ ہوس جمیر کے لئے ایک تجربہ کار یوگیہ آریہ سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ خط و کتابت نیچے لکھے پتہ سے
المشتہر چونی لال گپتا منتری دیانند بورڈنگ ہوس جمیر

رولونکو ہنسانیوالی کتاب غم غلط ہر مہاشے کو ۱۵ اپریل سنہ ۶ء تک مفت ملیگی اپنے متروں کو بھی خبر کردو۔ آج ہی ڈاک میں درخواست ڈالو المشتہر نانو مل اگروال مینجر قیصر ہند بک ایجنسی لودھیانہ پنجاب ؛

رعائت

$\frac{49}{16}$ $\frac{50}{16}$

گروکل ہردوار کے جلسہ کی تقریب پر سوامی جی اور دیگر تصویروں کے بڑے پوسٹکارڈوں میں خاص رعائت ؛ سینکڑہ ہزار ۵ ہزار یا زیادہ
بڑھیا کارڈ دو رنگے ... فی ہزار ... فی ہزار
بڑھیا یکرنگے ...
رنگین لفافے چٹھی کے کاغذ اور گھٹیا پوسٹ کارڈ بھی ملسکتے ہیں ۵۰ ہزار یا زیادہ کے خریدار کو اور بھی رعائت ہوگی۔ دیگر بمبئی شہر کا سیمپل منگوائے اور چھپنا ہو تو بھیج دیجئے ؛ اگر اپنی تصویر کے کارڈ چھپوانے ہوں تو نرخ دریافت کریجئے ؛
حکم چند الیشر داس مارواڑی بازار بمبئی

ضرورت

$\frac{48}{16}$ $\frac{51}{16}$

ایک ایسے یوگیہ اور تجربہ کار اپدیشک کی ضرورت ہے جو کہ علاوہ دھرم سمبندھی اور سماجک اپدیشوں اور کاریوں کے خاصکر سماج کے انتظامی معاملات و مذہبی مباحثہ میں بخوبی طور پر بحث کر سکے اور جب ضرورت ہو تو سبھا کا لیڈر کے چلانے کی سب قابلیت موجودہ زمانہ کے مطابق اور گورنمنٹ کے قانون یعنی دفاتر کے کو دیکھ کر لیکر سماج کے ہر ایک صیغہ کے لئے ضروری قواعد تیار کر سکے تنخواہ حسب لیاقت مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار تک دیجاویگی ؛
المشتہر پردھان آریہ سماج پشاور صدر

پنچال پنڈتا

دیوناگری اکشروں میں ایک ۴۴ صفحہ کا ماہواری رسالہ استری شکشا کے پرچار اور استری جاتی

کے ادھار کے لئے جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے ۔ اعلیٰ سٹار رِک آتمک اور سماجک مضامین کے علاوہ طرح طرح کے مضامین گرہست آشرم وغیرہ استری جاتی کے متعلق اور استریوں کے جیون چرتر وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ قیمت مع محصولڈاک ۱ روپیہ سالانہ ؛
المشتہر
مینجر پنچال پنڈتا جالندھر شہر

وگیاپن

(۱) (۳)

(ایک کنیا کیلئے ور کی اپیکشا)

میرے ایک متر جو ورڈہ آریہ ہیں۔ انکی کنیا کے لئے جو سوشیلہ لکھی پڑھی عمر میں ۱۴ سال کی ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے جسکی عمر بیس اور پچیس کے درمیان ہو کسی سماج کا سبھاسد ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ برسر روزگار ہو مانس اہاری نہ ہو۔ پتر بیوہار میری معرفت ہو (نوٹ) جواب صرف ان کو دیا جاویگا جنکی درخواست منظور ہوگی ؛ آپکا ہتیشی
دولت رام پردھان آریہ سماج نوشہرہ سرحدی

ضرورت

ایک ایسے ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ انٹرنس پاس ہو۔ دوسری زبان سنسکرت بھاشا ہو پڑھانے کے قواعد سے واقف سداچاری آریہ سبھاسد یا سہایک آریہ سماج ہو۔ آگرہ کے نزدیک ایک گاؤں میں رہنا ہوگا۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت نیچے لکھے پتہ پر مشتہر سے کریں ؛ المشتہر
موتی رام رام چند بیلن گنج آگرہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(۳) پچاس یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فیصدی اور (۴) ایک صد یا اس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۳۳ فیصدی ۔۔

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

تعلیمی شادی فنڈ

اپنے بچوں کو برہمچریہ گروکل آشرم و گورنمنٹ آیتھرم میں پرورش کرانے کے لئے ضروری اسباب و سرمایہ لازمی کا بندوبست اس وقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ جس قدر پہلی عمر میں کرائیں گے شرح کم ہوگی۔ عمر بڑھنے سے شرح بڑھ جائیگی۔ اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کمپنی میں بیمہ جان و بطور ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ مفصل قواعد منگوانے کیلئے درخواست بنام گیان چند۔ منیجر ڈائیرکٹر بھارت انشورنس کمپنی لاہور

اشتہار

جو اعلیٰ قسم کی بنیان ہمارے کارخانہ سے نہایت نفیس بن سکتی ہیں۔ خط و کتابت پروپرائیٹر اپر انڈیا ہیر زسیری فیکٹری لودھیانہ ہونی چاہئے ہمارے پاس بڑے بڑے کارخانوں کی مشینیں جرابیں و بنیان طیار کرنے کی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

فہرست کتب

موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

ستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش اردو
دیوتا ر بھانو اردو
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو

تصانیف بابو شیو برت لال ایم اے

کلیان دھرم
تاریخی واقعات و دلچسپ فسانجات مرتبہ چار ٹریکیٹ
ایضاً مجلد
مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے
سانکھیہ فلاسفی
سنسکرت زبان کی عظمت
اُپنشد
آریہ درشن و یونانی فلاسفی
تقابل ہنود و اسلام میں توافق
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے ۲ حصہ
ایضاً مجلد
سدھ انتہذیب
یوگ فلاسفی
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے
تمباکو
مختلف و متحدہ ہندو پنتھوں کا تذکرہ
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج
فلسفہ عبادت
دستار پد وک سندھیا

تصانیف الکھ دھاری

کلیات الکھ دھاری نمبر ۱ حکمت نظری و علمی کے بیان میں
نمبر ۲ علم الٰہی
نمبر ۳ الہامیوں کے خیالات و افعال
نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق
نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان
نمبر ۲۱ شفائے الکھ دھاری
نمبر ۲۳ صحت جسمانی و افعالی
نمبر ۲۹ طعام و شراب
نمبر ۳۲ موت اور اس کے بعد کے حالات
نمبر ۳۷ شاستہ بیرونی دغیرہ
نمبر ۳۸ حکایات و روایات
نمبر ۳۹ سراج یقینی
نمبر ۴۰ تجارت صنعت و ایجاد
نمبر ۴۸ متعلقہ سراج یقینی
وفات تیاگی

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اگر پبلک کی قدردانی ہوئی اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی ازسر نو چھپا کر بہم پہنچانے کی کوشش کیجاویگی۔

ناولز

مہا بھکاری ۳ اسے غریب الوطن حصہ اول دوم
بہروپیا خرتہ ۸ ۔ دلچسپ تاریخی فسانجات

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اُپدیش منجری
معلم الاخلاق
سورگ میں سبجکٹ کمیٹی
لیکچر بابو منشی رام جی
جنگ چین
اشٹانگ یوگ پرکاش
کلیات آریہ مسافر
تہذیب الاسلام جلد اول دوم مجلد
تصدیق صداقت دھرم آریہ
اثبات تناسخ
ویدانت دھوانت نوارن
جیون لابھ سندھیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ملہان ویدوان کی سوانح عمری اور تعلیم	۴ر
ستیہ دھرم پرچارک پہلا ایڈیشن اردو	۸ر
ثبوت تثلیث وید	۴ر
ششپیا منظوم اردو	۱ر
قادیانی مت درپن	۱ر
سندھیا منتر اردو	۲ر
شکشا دن پرکاش	۴ر
آریہ ورت کا عروج	۲ر
جیون چرتر شو دان حصہ اول	۸ر
" " حصہ دوم	۸ر
مخزن اسرار حصہ اول	۴ر
" حصہ دوم	۲ر
سندھیا اپدیش	۱ر
پھول	۱ر
دیت	۸ر
شری گیتا ماہاتمی	۴ر
تماشا چارہ	۸ر
آنند سروپ	۱ر

صیغہ آریہ پستک چار

قایم کردہ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سماجی زندگی مفید	۸ر
پرماتما کی سرو ویاپکتا "	۱ر
مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۱ "	۸ر
انسانی زندگی کا مقصد "	۸ر
اخلاقی و روحانی صحت مفید	۸ر
سودلی برہمن و سیوستیہ پوترانی "	۸ر
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ مجلد	۲ر
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج	۲ر
بائیبل کو کیسے لکھا	۱ر
یسوع اور عیسیٰ مسیح	۲ر

مہرشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲ — ۱ر

کتب ہندی کی سٹاک و پلبیر بک ایجنسی

بدھی بھگتی بھگو	۴ر	بھرمو چھیدن	۲ر
یجر آچار بالکسا	۲ر	آریہ سماج کے نیم اپنیم	۲ر
ویدی دھرم	۵ر	انشٹا دھیائی مول	۳ر
نکا	۴ر	آریہ دھرم ایندر جیون	
سوکرمیہ	۳ر	یعنی جیون چرتر شری	۴ر
مہاسک	۴ر	سوامی دیانند سرسوتی	
برہن ناد رتن	۱ر	جی مہاراج	
مہیہ ارتھ	۱ر	سنسکرت و آریہ بھاشا	۱ر
سوم	۱ر	ولیوہار بھانو	۲ر
آریا نٹک	۴ر	بھون منتر	۲ر
پائی بھاشک	۳ر	ناستک مت کھنڈن	۱ر
دیانند پانڈو	۴ر	شاستر ارتھ کاشی	۲ر
گیہ پاٹھ	۳ر	وید انند سوامی لوازن	۱ر
نمسکو	۳ر	آریہ بھجن سنگرہ	۳ر
اداری کوش	۸ر	بھرانتی نواون	۱ر
نزکت	۱۰ر	ستیارتھ پرکاش سادہ کاغذ	۸ر
چندوں ویدول		" بڑھیا کاغذ	
کاغذ سادہ		پنچ مہا یگیہ ودھی	۱ر
سنسکار ودھی	۸ر	آریہ بودھنی رتن مالا	۲ر
رگوید بھاشیہ ۹ حصہ		الوکر ہتکا بہار لو وید نکا	۸ر
وید و سودہ مت کھنڈن	۲ر	سوبکا پتر	
ستیارتھ ہرچہ پرہمن		یجروید بھاشیہ سپورن	
گوکرنا ندھی	۱ر	انو بھرم سمچھیدن	۲ر

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پرسیدہ		گیتا بھاشیہ از	
دستہا ودیہ ستریاں	۶ر	پنڈت آریہ منی	۸ر
حصہ اول		شری درم نیتی	۱۰ر
اتہاس مہوداد	۶ر	وادانند جی ناول	۲ر

جیون چرتر شو دان حصہ اول	۱ر
الفیا حصہ دوم	۹ر
ولیش اپدیش پرکاش	۱ر
ویاخیان آریہ بھاشیہ	
از پنڈت آریہ منی	۸ر
شریمتی دھرم ولوپتی پدیتی	۲ر

آرش تیہری گیہ	۳ر
برہمچریہ	۳ر
تگنینہ بھجن	۲ر
ورن بیوستھا	۳ر
ستیہ دھرم پرچارک پرم پہلا ایڈیشن	۱ر

کتب انگریزی

سے فیوسیشیلٹ آف دی آریہ سماج	۴ر
ٹیچنگ آف دی آریہ سماج	۱ر
ورکس بنگ نادت	۲ر

کتب گورمکھی

الیشو بھگتی	ستیہ دچار
سندھیا ٹیک	۲ر

اشتہار

لودھیانہ کلاتھ ہر قسم اور کپڑا سب کے نمونہ درخواست پر مفت اور ہدیہ سلٹ کپڑے تا بیرون پنجاب روانہ کئے جاتے ہیں۔ المشتہر دھنی رام جانسنگ مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ لودھیانہ پنجاب۔

اشتہار ہمارے یہاں ہر قسم کا لودھیانہ کلاتھ و کپڑا لنگی ٹپکہ وغیرہ کفایت سے ملتا ہے۔ نمونہ جات درخواست آنے پر مفت۔ المشتہر لاہوریل بی۔ اے۔ منیجر کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی لودھیانہ

سکولوں کو ٹشنیاں خیالی [illegible] دس پر پانچ ذی ایک مفت ملتی۔ [illegible] آج ہی ڈاک میں درخواست کرو۔ المشتہر کاول منیجر تیجوہ سندر بک ایجنسی لودھیانہ پنجاب

مطبع ستیہ دھرم پرچارک میں چھپائی کا کام عمدہ اور کفایت سے ہو سکتا ہے

مہاشے ونیر چند منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹ (نوٹس) تعمیل کے لئے بحوالہ نمبر چٹ مطلع فرمائیے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔ منیجر ستیہ دھرم پرچارک

ओ३म्

ओ३म् ओ३म्

پیشگی

سالانہ چندہ

عام خریداروں سے مع محصول ڈاک [illegible] بلا محصول [illegible]

طالبعلموں سے مع محصولڈاک [illegible]

جلد ۱۶ | جالندھر شہر (پنجاب) سے ہفتہ وار شکر کے دن شائع ہوتا ہے | نمبر ۱۴

تہذیب الاسلام

جلد اول و دوم

مصنفہ مہاشہ دھرم پال جی بی۔ اے

سابق مولوی عبدالغفور صاحب بی۔ اے

یہ وہ نادر و دلچسپ کتاب ہے کہ جسکی قریباً تین ہزار جلدیں تھوڑے ہی عرصہ میں فروخت ہو چکی ہیں اور چاروں طرف سے مانگ برابر آرہی ہے۔ پبلک کی قدردانی کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جلد اول کا پہلا ایڈیشن چند ہی ہفتوں کے اندر ختم ہو گیا۔ دوسرا ایڈیشن حال ہی میں چھپکر تیار ہوا ہے۔ دوسری جلد کو شائع ہوئے دو ہی ماہ ہوئے ہیں۔ کہ اب قریب الاختتام ہے۔ پہلی جلد کو سہ بارہ اور دوسری کو دوبارہ اسوقت نکالنے کا ارادہ ہے۔ جبکہ ایک مرتبہ تمام جلدیں شائع ہو جائیں۔ تیسری جلد زیر طبع ہے جو کہ یکم مئی تک تیار ہو جاوے گی۔ جلد اول و دوم جن صاحبان نے مطالعہ سے ابھی تک نہیں گذریں۔ وہ جلد درخواستیں بھیجکر منگوالیں ورنہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اور نئی ایڈیشنوں کی انتظار کرنی پڑے گی جو نہ معلوم کب نکلیں۔ قیمت فیجلد بلا محصولڈاک عہ مجلد عہ

ملنے کا پتہ یہ ہے

منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر

قیمت فیجلد عہ — چار سو صفحے حجم — ملنے کا پتہ — منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

فلسفہ عبادت

چھپکر تیار ہے عمدہ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی قیمت فی جلد مسئلہ عبادت کے ہر پہلو پر اس میں سنجیدگی و متانت کے ساتھ لطیف بحث کی گئی ہے۔ ویدک طریق عبادت کا مقابلہ دنیاوی مذاہب کے طریقوں سے کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ ویدک طریق ہی ایک ماتر عبادت کا سچا طریق ہے۔ اس دعویٰ کو قدیم و جدید عالموں و محققین کی شہادتوں سے پایہ ثبوت کو پہنچایا گیا ہے۔ اور عبادت کے متعلق تمام اہم سوالات کا حل کیا گیا ہے۔ تھوڑی سی جلدیں چھاپی گئی ہیں۔ مینیجر

مشہور و معروف و دقیق ترین اپنشد

موسوم

برہدارنیک اپنشد کا اردو ترجمہ

حصہ اول

حصہ اول۔ جو کہ بڑی محنت اور قابلیت سے کیا گیا ہے۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ دقیق سے دقیق اور لطیف سے لطیف خیال کو عام فہم اور سلیس پیرایہ بیان میں ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ہر ایک شرتی کا پدچھید دیکر لفظی ترجمہ اس ڈھنگ پر کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا ترجمہ کی مدد سے متن کو سمجھ سکتا ہے۔ شنکر بھاشیہ کی غلطیوں اور خامیوں کو حسب قاعدہ بطریق مناسب پرگٹ کیا گیا ہے۔ اور جہاں کہیں کوئی خاص شنکا پیدا ہو سکتی تھی اس کا سمادھان کیا گیا ہے۔ سب سے بڑھکر خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ ویدک سدھانت کے عین مطابق ہے۔ صرف ۵۰۰ کاپیاں چھاپی گئی ہیں۔ برہم ودیا کے پریمیوں کے لئے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ قیمت فی جلد [illegible]

مینیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

کلیان دھرم

جو صاحب مہاتما بدھ کی زندگی اور ان کی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اس [illegible] کو ضرور منگوا کر مطالعہ کریں۔ اس مضمون پر اردو زبان میں ایسی جامع کتاب اور کوئی اب تک شائع نہیں ہوئی۔ جس انگریزی کتاب کا یہ ترجمہ ہے۔ اس کا مصنف امریکہ کے چیدہ اور قابل قدر فاضل مصنفوں میں سے ہے جس کی تصانیف انگریزی دان دنیا میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ پہلے اس نادر کتاب کی قیمت ۱۲ فی کاپی تھی۔ اب صرف **ایک روپیہ** کر دی گئی ہے۔ تھوڑی سی کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے منگوائیے۔

آریہ مہیندر جیون

یعنی

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا

جیون چرتر

بزبان آریہ بھاشا

اس امولیہ گرنتھ کی صرف پندرہ جلدیں ہمارے ہاں باقی رہ گئی ہیں۔ مصنف کے پاس کوئی جلد برائے فروخت باقی نہیں ہے۔ جلد منگوا لیجئے ورنہ یہ بیش قیمت گرنتھ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیگا

قیمت ۱۲ مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

کلیات آریہ مسافر

مجموعہ جملہ تصانیف تعدادی ۳۳ مصنفہ و مولفہ سورگباشی دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر معہ مختصر جیون چرتر پنڈت جی اور آپکی دھرم پتنی شریمتی لکشمی دیوی جی کے۔ یہ وہ زبردست تصانیف ہیں کہ جنہوں نے مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اور ہر ایک حق پسند کو سرگباشی پنڈت جی کی اعلیٰ درجہ کی علمیت و فضیلت کا لوہا ماننا پڑا۔

قیمت [illegible]

المشتہر مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

جنگ چین

جناب! یہ ناول نہیں ہے کہ گندم نما جو فروش ہو۔ نہ ڈرامہ ہے کہ نوجوانوں کے لئے زہر ہلاہل ہو۔ نہ فسانہ ہے کہ بیکاروں کے لئے دفع الوقتی کا ذریعہ ہو!! اور نہ کوئی درسی علمی کتاب ہے کہ طلبا کے لئے علمی بدہضمی کا موجب ہو!! بلکہ ایک مشہور آریہ راجپوت فوجی عہدہ دار نے سنہ ۱۹۰۰ء کی عالمگیر جنگ پر جو تیرہ ماہ تک چین میں رہا، چشم دید مگر نہایت ہی سنجیدہ معنی خیز دلچسپ واقعات کو حیرت انگیز پیرایہ میں قلمبند کیا ہے جس میں ہر ایک بیان کے خاتمہ پر چین و جاپان اور ہند کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی آزادی و قابلیت سے بحث کی ہے۔ اور ایسی واضح قابلیت اور عمدگی سے ہندوستان کی ترقی کے ذرائع اخذ کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ سرکار انگلشیہ کے وفادار اور ہندوستان کے سچے خیرخواہ پولیٹکل اور مذہبی رہنما مرشد کہ ہر مذاق اور ملت کے سنجیدہ مزاج شخص کو ہندوستان کے مشہور سپاہی کی آزاد اور شورش سے پاک مشورے اور نصیحت کے لئے ضرور اس کتاب کو پڑھنا چاہیئے۔ کتاب ہذا اردو زبان میں دہلی کے ایک مشہور مطبع میں سفید چکنے کاغذ پر خوشخط اور موٹے حروف میں طبع کرائی گئی ہے ضخامت ۳۲۵ صفحے سائز ۲۰×۲۶ قیمت ۱۲ مع محصول ڈاک۔

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

مہاتما منشی رام جی کے لیکچر

بزبان اردو جن لوگوں کو اچھا بننے اور ویدک دھرم میں شردھا پیدا کرنیوالے لطیف خیالات کا سلسلہ [illegible] عام فہم پیرایہ میں ان سات ویاکھیانوں دوارا اظہار کیا گیا ہے۔ [illegible] کے مطالعہ سے [illegible] ہونا از بس ضروری ہے [illegible] جوان ہر ایک دھرم وپوتر [illegible] کو [illegible] قیمت فی جلد ۵

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۶ | مطبوعہ ۲۶ چیت سمت ۱۹۶۱ بکرمی مطابق ۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء شکروار جالندھر شہر | نمبر ۵۲

واقعات اور رسائل

وشودیانند ودیالیے ایک خاص پاٹھ شالا کلکتہ میں مارواڑیوں کی طرف سے کھولی گئی تھی۔ جو سوامی وشودیانند جی کی یادگار میں جاری ہوئی ہے ہمعصر بھارت مترسے معلوم ہوا کہ اسکا چندہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ میں نے سمجھا تھا کہ دو لاکھ نقد ہو گئے لیکن جب آگے چلکر پڑھا کہ اسکے وصول کرنے اور آئیندہ چندہ لکھوانے پر زور دینا چاہیئے۔ تو میری خوشی اپنی بڑھی ہوئی حد سے گر گئی۔ اس ودیالیے سے سنسکرت کی کچھ اُنتی ہونے کی امید ہے۔ اسلیئے مجھے اسکے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ میری رائے میں اب اقراروں کی مد کو بھولکر پروپکار کے کاموں میں جو ہو سکے نقد دینے کا ہی رواج ہونا چاہیئے۔

آریہ دھرم کا پرچار اسوقت چاروں طرف ہو رہا ہے ہر جگہ اسکے بیج کو قبول کرنے کیلئے بھومی طیار ہے۔ افسوس ہے تو صرف یہ کہ کاشتکار بیج بونے والے بہت کم ہیں۔ ملّا جو ہیں۔ اُنہیں سے بھی کثرت اناڑیوں کی ہے۔ مجھے اپنے پرانے متر مہاشئے شری فہمی سائنجی سے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ ملک کرناٹک کے ضلع دھارواڑ کے قصبہ ہوبلی میں ایک سجن سوامی مادھوانند سرسوتی نامی آریہ دھرم کے پرچار میں بڑے پریشرم سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ویدک دھرم کیلئے کام کرتے ہوئے اسقدر کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ ایک ہفتہ وار اخبار وہاں کی مقامی بھاشا میں ۷۔ مارچ سے نکالنا شروع کیا ہے۔ مہاشئے شری فہمی اس سائنجی نے اپنے پتر میں اس اخبار کے مضامین کی فہرست دی ہے اور اس اخبار کا پہلا پرچہ بھی میرے نام بھیجا ہے۔

اس اخبار کی بھاشا گو میرے لئے یونانی زبان سے بھی زیادہ ترعجیب ہے۔ تاہم اپنے نامہ نگار کی تحریر سے جو مضامین پہلے نمبر میں درج معلوم ہوئے۔ اُن سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اخبار آریہ دھرم کا سندیسا ملک کرناٹک کے اندر پہنچانے میں ضرور کامیاب ہوگا پہلا نمبر اوم کے ویاکھیا سے شروع ہوتا ہے۔ اور دھرم کے دس لکشنوں کا وستار کرتے ہوئے آریہ سماج کے نیموں کی شکشا دیتا ہے۔ اور پھر وید دھرم کی ضرورت جتلاتے ہوئے ایک مشہور سجن چیتر اور چرتر کو درج کرتا ہے۔ اسی اخبار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نواب صاحب ہوبلی کے بھائی جناب محبوب جان صاحب نے ایک مکان جسکا سالانہ کرایہ ایکسو روپیہ رہا تھا مرمت کراکے آریہ دھرم سبھا ہوبلی کے سپرد کر دیا ہے۔ اور مہاشئے راجیا اناتیلی والے نے ایک چھاپہ خانہ آریہ سماج کے سپرد کر دیا ہے۔ اخبار میں برہمچاری دھرم پال جی کے بھی مختصر حالات درج کئے ہیں۔ اور اسکے علاوہ دھارمک اخلاقی اور سوشیل بہت سے نوٹ ہیں۔ ایڈیٹر اس اخبار کے مسٹر رام چند دیو جی جادھو ہیں۔ یہ سارا کام مہاشئے مادھوانند جی مہاراج کی بدولت ہو رہا ہے۔ اور آشا ہے کہ اگر سوامی جی موصوف کو اور کام کرنے والے ملے تو اُس علاقہ میں بھی ویدوں کا ڈنکا بڑے زور سے بجیگا۔

ستری شکشا کی اُنتی کے لئے جسقدر سخت کام کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور کبھی محسوس نہیں ہوئی گرو کل سے پریم رکھنے والے اسی فکر میں ہیں کہ اگر کنیاؤں کو مناسب تعلیم نہ دی گئی تو گرو کل سے نکلے ہوئے برہمچاریوں کا گرہستھ آشرم میں پردیش کیسے سکھدائی ہو سکیگا۔ انگریزی تعلیم جیُوں جیُوں مردوں میں ترقی کرتی جاتی ہے۔ تیُوں تیُوں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر لڑکیوں کو اعلےٰ تعلیم نہ ملی تو تعلیمیافتہ اصحاب کے گھر جنگ کے میدان بنے رہینگے ایسی حالت میں استری شکشا کا کام جس کسی جگہ سے ہو وہی غنیمت ہے پنجاب میں کنیا مہاودیالیے کو آریہ سماجک حلقہ میں خاص نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اسکے اغراض کو پورا کرنے کے لیئے ایک دیوناگری اکشروں میں **پانچال پنڈتا** نامی رسالہ ہے۔ بلحاظ مضامین و ترتیب وغیرہ یہ رسالہ استریوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ لیکن افسوس کہ اس سے فائدہ اُٹھانے والے بہت کم اصحاب ہیں۔ جس ملک میں استری شکشا کی اسقدر ضرورت محسوس ہو رہی ہو اُس میں استریوں کے متعلق شکشا دینے والے ایک ایسے رسالہ کی اشاعت کی تعداد محض سات یا آٹھ سو جلدیں ہونا تعجب کی بات ہے۔ استریوں کو تو معلوم بھی نہیں کہ ہمارے لیئے کیا کیا سامان موجود ہیں لیکن جن مردوں کو پانچال پنڈتا کا حال معلوم ہے۔ کیا اُن کا فرض نہیں ہے کہ وے اس رسالہ کی اشاعت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر ہر ایک آریہ اپنے رشتہ دار استریوں کے ہاتھ میں اس اخبار **کی ایک کاپی دینا اپنا فرض سمجھ** لیوے تو ممکن ہے اسکے کارکنان اسکو زیادہ ترمفید بنانے کی کوشش کریں

کنیا آشرم جالندھر کے نیموں میں خاص تبدیلی کیگئی ہے۔ جو قابل غور ہے آئیندہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بجائے چھ آنے کے سات روپیہ ہر ایک کنیا ؤں کے سرپرستوں سے لیا جایا کرے گا سوائے اسکے غیر حاضر کنیاؤں کے والدین سے بھی ایک روپیہ ماہوار (شائد کرایہ مکان کے متعلق) لیا جایا کرے گا۔ میری رائے میں بجائے فیس زیادہ کرنے کے کنیا مہاودیالے کے کارکنوں کو مناسب تھا کہ مکان کرایہ کے لئے خاص چندہ آپس میں کر لیتے اور فیس میں ایزادی کر کے غریب آدمیوں کو کنیا مہاودیالے کے فائدہ سے محروم نہ کرتے۔ ایسے بڑے اور مفید انسٹیٹیوشن محض بیوپار کے اصول پر نہیں چل سکتے۔ بلکہ زیادہ تر یہ خیال ہونا چاہئے کہ کس طرح پر مستحق کنیائیں اچھی تعلیم پا سکیں گی۔

ایک اور نیم ہے جو کارکنان ودیالیہ کے غور کا محتاج ہے۔ کنواری کنیاؤں کے ساتھ ودھواؤں اور ویواہتا استریوں کا تو اس کرنا کسی حالت میں بھی مناسب نہیں ہے۔ اس بارے میں اخبار میں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ تر لائق ڈاکٹروں کی رائے لینی ضروری ہے۔ لڑکیوں کے لئے گیارہ برس کی عمر سے سولہ سال کی عمر تک کا زمانہ بڑا نازک ہے۔ اگر لڑکوں کو دنیاوی ہر ایک طرح کے تفکرات سے علیحدہ رکھکر تعلیم دینے کی ضرورت ٹھیک طور پر اسوقت محسوس ہوئی ہے۔ تو یہ ضرورت لڑکیوں کی حالت میں زیادہ تر ضروری معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ کنیا مہاودیالے کے کارکن خود دور اندیش ہیں اور ان کے لئے محض ایک اشارہ ہی کافی ہو سکتا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے لالہ شہلرام سے

پنجاب کا کون اخبار پڑھنے والا واقف نہیں ہے۔ آپ نے ولائت جانے سے پیشتر بمبئی سے سبق لیکر اپنے نام کے ساتھ اپنے پتا کا نام لگا کر مسٹر شہلرام گنگا رام کا خطاب لے لیا تھا۔ ہر تحریک میں آپ خاص حصہ ہی لیا کرتے ہیں۔ یہ شعر شاید کسی نے آپ کی شان میں ہی کہا تھا کہ

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش میں لگی ہی کرن آفتاب کی

کہاں تو سادھوؤں کو راہ راست پر لاتے پھرتے تھے۔ اور کہاں کلکتہ کی ٹاؤن ہال میٹنگ میں جا شور مچایا جب جلسہ کرنے والوں کا خیال ہی نہ تھا کہ پرجوش سپیچیں کرائی جاویں تو نہ معلوم دخل در معقولات سے کیا حاصل تھا۔ مسٹر شہلرام کو چاہئے تھا کہ اپنی فصاحت کو کسی اور وقت کے لئے محفوظ رکھ چھوڑتے ایسا معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کی وجہ سے نہ صرف آپ پر ہی بعض بگڑے دلوں نے بیجا جسمانی حملے کئے۔ بلکہ اور لوگوں پر بھی آپ کی بدولت وا ہوا جہاں اس طرح کے حملوں سے حملہ آوروں کو بہادری کا خطاب نہیں ملسکتا۔ وہاں ایسی شورش میں حصہ لینے سے مسٹر شہلرام جی بھی پسندیدہ شہرت نہیں حاصل کر سکتے۔

روس اور جاپان کے درمیان صلح کی

خبریں گرم ہیں۔ یا یوں کہئے کہ صلح کی سرد خبریں سنائی دیتی ہیں۔ اور اب سوائے صلح کے روس کے پاس چارہ بھی کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر کچھ عرصہ پہلے ہی صلح ہو جاتی لیکن انسانی خاصہ ہے کہ

جبتک سوا ن تب تک آسا

خیر اگر اب بھی صلح ہو جاوے۔ اور شہنشاہ روس اپنی رعایا کے دکھ درد دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں تو ایک عالیشان قوم بچ سکتی ہے۔ لیکن خوف یہ ہے کہ پیرو ہی جنگ ختم کر کے سارا زور شاہی فتوح کا خانہ جنگی پر ہی صرف ہونے لگیگا۔

جاپان کی روانگی کا اثر ہندوستانی

تعلیم یافتوں پر بہت کچھ پڑ رہا ہے۔ بیسں انگریزی تعلیم یافتہ جنٹلمین کو دیکھو جاپانی چوغہ پہنے ہی نظر پڑتا ہے۔ لیکن ایسے جنٹلمینوں کی حالت اس کوے کی طرح ہے جس نے مور کی پنکھ پہنکر دوسروں کو دھوکا دینا چاہا تھا جاپانی چوغہ کس کام کا جبکہ اسکے اندر وہی انڈینوں کا غلام دل اور وہی کمزور جسم موجود ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر بجائے جاپانی چوغوں پر روپیہ خراب کرنے کے جاپانی طریقہ ورزش جسمانی و دماغی کی پیروی میں وقت اور روپیہ صرف کیا جاتا!

مشک کی نسبت سب جانتے ہیں کہ ایک قسم کے ہرن کے نافہ نکالا جاتا ہے اس مشک کے لئے ہزاروں کیا لاکھوں ہرن سالہا سال سے مارے جاتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ تبت میں مشک ہرن بہت زیادہ ہیں۔ شاید اسیلئے سرکار انگریزی اس ملک اپنا دائرہ اثر بڑھانا چاہتی ہے۔ اور بڑھا رہی ہے۔ اس سے پیشتر تبت کا مشک لداخ کے راستے ہندوستان میں آتا تھا۔ اب تبت سے سیدھا حاصل ہوا کریگا۔ مشک ہرن کشمیر اور چمبہ میں بھی بہت ہیں۔ اور اسلئے ان ریاستوں سے بھی نافہ مشک بڑی تعداد میں آیا کرتے تھے۔ لیکن ان ریاستوں نے مشک ہرن کا شکار حکماً بند کر دیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ان ہر دو ریاستوں کے ایسا کرنے جلدی کرنیکا باعث کیا ہے۔ تاہم ایک حیوان کی جان بچانیکا اجر ہاں کے حکمرانوں کو ضرور ملیگا۔ مگر جو کمی ان

سنسار کی گتی

ویدک تعلیم کا زبردست اثر

عیسائیوں کا ایک چھوٹا سا اخبار ’’روڈی ہیمی ٹینی‘‘ ہے اسمیں کسی عیسائی نے دعوے کیا تھا۔ کہ عیسائیوں کی پرارتھنا کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی پرارتھنا نہیں ٹھیر سکتی اس پر ایک معقول پسند ویدک دھرمی نے ظاہر کیا کہ جس پرارتھنا میں ’’روز کی روٹی‘‘ مانگی گئی ہو اسکا مقابلہ ویدک پرارتھنا سے کرنا جسمیں بدھی کو شبھ کاریوں میں پریریا کرنے کی پرارتھنا ہو ٹھیک نہیں اسپر جواب کی تاب نہ لاتے ہوئے عیسائی ایڈیٹر نے بتلایا ہے کہ ’’روز کی روٹی سے‘‘ مراد مادی روٹی نہیں بلکہ مراد ’’روح القدس‘‘ ہے جب تک کہ یورپین سنسکرت کے ودوانوں کیلئے سر ولیم جونس نے وید کا پتہ نہیں لگایا تھا۔ تب تک روٹی کے معنی روح القدس نہیں سمجھے جاتے تھے اور نہ ہی ایسا سمجھنے کی ضرورت تھی کیونکہ عیسائیت کے مقابلہ میں کوئی آتمک تعلیم موجود نہ تھی لیکن اپنشدوں کے پرکاش نے عیسائیت کے مذہب کو ہی تبدیل کر دیا اور تب ضرورت ہوئی کہ مادی خیالات سے پُر الفاظ پر روحانیت کا خول چڑھایا جاوے مسیح کے جسم سمیت آسمان پر اٹھ جانے کے معنی اب کچھ اور کئے جاتے ہیں اور عیسائیوں کی تو بات ہی کیا ہے محمدی مت کے بعض مولوی خدا کے فرشتوں اور تخت وغیرہ سے بھی منکر ہو رہے ہیں لیکن اصل اصل ہی ہے اور نقل نقل۔ قرآن اور بائیبل دونوں کے اندر پیشور کو ہر جگہ موجود بتلایا ہے یعنی ان خیالات کے اظہار کیلئے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن سروویاپک پرماتما کو یعقوب سے کشتی لڑوا دینے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا گیا اور نہ خدا کو خاص آسمان کا باشندہ بتلانے میں ذرا بھی دریغ کیسا گیا لیکن جب وید سے یہ سروویاپک کا خیال پہلے گیا انہیں ہر خیال اسکے مطابق ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ ویدک تعلیم نے دنیا کو حرکت تو دیدی ہے۔ اب اس حرکت سے ٹھیک نتیجہ پیدا کرنا ویدک دھرمیوں کا کام ہے جسکے لئے افسوس ہے کہ مناسب کوشش نہیں کیجاتی۔

لارڈ کرزن نے بھڑوں کا چھتا چھیڑ لیا

جس اخبار میں دیکھو لارڈ کرزن کی سچائی والی سپیچ کا ہی ذکر نظر آتا ہے۔ کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں زبردست پروٹیسٹ میٹنگ ہوئی مدراس کی میٹنگ کے متعلق یہ ناز کیا جاتا ہے کہ کانونسل کے پریسیڈنٹ نے قانونی کانفرنس کا جلسہ ملتوی کر دیا تاکہ اُسکے ہندوستانی ممبر پروٹیسٹ میٹنگ میں شریک ہو سکیں پرمان پر پرمان پیش کئے گئے کہ سچائی کا آدرش ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں اعلٰے سے اعلٰے درجہ ہے لیکن اس سارے شور و شر سے نتیجہ کیا نکلا کیا اس قسم کے جلسوں اور اس قسم کی تحریروں سے خوف زدہ ہو کر لارڈ کرزن نے معافی مانگ لی ہے؟ کیا ان جلسوں کا نتیجہ کبھی یہ ہوگا کہ ہندوستانی سیکرٹری آف سٹیٹ لارڈ کرزن پر اظہار ناراضگی کا کرے؟ اگر نہیں تو ان جلسوں سے حاصل کیا ہوا؟ جواب ملیگا کہ **دل کا بخار نکلگیا**۔ ٹھیک ہے دل کا بخار نکل گیا۔ یا یوں کہئے کہ اندرونی جوش نکل پڑا۔ لیکن کیا اندرونی جوش کا نکل جانا مفید ہے کیا بجائے اسکے کہ اندرونی جوش باہر نکلکر سرد ہو چکے۔ یہ بہتر نہ ہوتا کہ وہ جوش برابر ہمارے لوگوں کے اندر بجلی سا رکھتا اور ہمیں اپنی کمزوریوں کی پڑتال کی طرف متوجہ کرتا یہ سچ ہے۔ کہ سچائی کے سچے ارتھ اگر معلوم ہو سکتے ہیں۔ تو آریہ شاستروں سے اور آریوں کے سماج سے پہلے نہ ہدایت نامہ وید ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ سچائی کا پہلا سبق مغربی قوموں نے ہزاروں برس پیشتر آریہ ورت سے ہی سیکھا تھا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ باوجود اس امر واقع کی آج کیوں آریہ سنتان دروغ گو سمجھی جاتی ہے؟ یہ ایک مسئلہ ہے جسکا حل زیادہ تر مفید ہوگا بجائے ہزاروں پروٹیسٹ میٹنگز کرنے کے کہ اگر ہم لوگ اپنے بزرگ رشیوں کے نقش قدم پر چلتے رہتے۔ اگر ہم لوگ ویدک آدرش سے گر کر غلام اور مسکا او بزدل نہ بنجاتے اگر ہم لوگوں کے اندر وہی بہاؤ کام کر رہے ہوتے جنہوں نے کہ آریہ ورت کو استاد زمانہ بنایا ہوا تھا۔ تو لارڈ کرزن کا کب حوصلہ پڑتا کہ وہ اس بیباکانہ طور پر تیس کروڑ سے زیادہ انسانوں کو اس قدر سخت الزامات کا شکار بناتے شاید اس حالت میں لارڈ کرزن خود یہاں سے سبق سیکھنے کے خواستگار ہوتے۔ میری رائے میں لارڈ کرزن پر اظہار ناراضگی کے لئے جلسے کرنا بذات خود بڑی بھاری کمزوری کا ثبوت ہے یہ زمانہ باتوں کا نہیں۔ یہ کام کا زمانہ ہے شاعر نے سچ کہا ہے ؏ جات پات پوچھے نہ کوئے

ہر کو بھجے سو ہر کو ہوئے

جب تک ہم لوگوں کے اندر غلامی کے بھاؤ موجود ہیں۔ تب تک ہر راہ چلتا ہمیں ٹھوکروں سے گھور سکتا ہے۔ اسوقت بھارت سنتان اندریوں کی غلامی میں جکڑی ہوئی ہے۔ بھلا جو اپنے اندریوں کو قابو میں نہیں لاسکتے وے دوسروں کی رہنمائی کا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ لارڈ کرزن کا ہمیں مشکور ہونا چاہئے۔ کہ اُنہوں نے ہمیں اندریوں کی غلامی کے خطرناک نتائج سے عملاً خبردار کر دیا۔ کاش کہ ہم لارڈ کرزن کے الفاظ کو بھول جاویں اور محض اس نتیجہ کی طرف رجوع ہوں جو ان کی زبردست سپیچ سے برآمد ہوتا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آدمی کہاں ہیں؟

ایک ہمعصر لکھتا ہے۔ ودآنریبل

مسٹر سنکران نیئر کے ہائی کورٹ مدراس کے جج مقرر ہونے سے اس خیال کی تصدیق ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کانگریس کے سربرآوردہ لیڈروں کو اعلےٰ عہدے ضرور دیتی ہے۔ ایک لاہوری ہمعصر کا خیال ہے کہ کانگریس کا لیڈر بننا ہائی کورٹ کی ججی کا زینہ ہے۔ اس سے پہلے مسٹر جسٹس تیلنگ مرحوم اور مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی۔ مسٹر جسٹس راناڈے مرحوم اور مسٹر جسٹس چندر واکر لیڈران کانگریس جج بنائے جا چکے ہیں۔ جن میں مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی اور مسٹر سنکران نیئر تو کانگریس کے پریسیڈنٹ بھی ہو چکے ہیں" اس کی وجہ ہمعصر موصوف یہ دیتا ہے اور بات یہ ہے کہ گورنمنٹ صرف لیاقت کو دیکھتی ہے۔ ان کی قانونی لیاقتیں غیر معمولی ہیں اور یہ لوگ خواہ جس ملک میں ہوتے اُسکے لئے موجب فخر و مباہات ہوتے میرے ہمعصر کا یہ خیال تو صحیح ہے۔ کہ گورنمنٹ محض لیاقت کی قدر کرتی ہے۔ لیکن نہ معلوم ان واقعات کے دوسرے پہلو پر اُن کی نگاہ کیوں نہیں پڑی اگر یہ صحیح ہے کہ جن کانگریس کے لیڈروں کو گورنمنٹ نے جج بنا کر کانگریس سے چھین لیا اُن میں غیر معمولی لیاقتیں تھیں۔ تو کیا ایسے لیڈروں کا فرض نہ تھا کہ دنیاوی عزت اور حشمت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وے اپنی غیر معمولی لیاقت سے اپنے ملک کو ہی فائدہ پہنچاتے جیسا کہا جا سکتا ہے کہ جج بنکر بھی وے اپنے ملک کے لئے مفید ثابت ہوئے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ جج تو جو ہوگا وہی انصاف کریگا لیکن ایک ملک کی پولیٹیکل ترقی کے لئے غیر معمولی کام کرنے والے بہت کم آدمی نکلا کرتے ہیں۔ اگر کانگریس اپنے ایک بھی لیڈر پر ایسا اثر نہ ڈال سکی کہ اُس کی خاطر وہ معمولی آدمی کی عزت کو جواب دے سکے تو نہیں کہا جا سکتا کہ کانگریس کی بناوٹ کے اندر کوئی ایسی طاقت کام کرتی ہے۔ جو کہ آخر کار اس دیش کو موجودہ گری ہوئی حالت سے اُبھار سکیگی۔ بھارت ورش میں دولت کی کمی نہیں۔ گو یہ دیش سخت افلاس کی حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہاتھی لیٹے گا تو کہاں تک۔ اب تک جس انسانی جماعت کے اندر تین کروڑ مفت خوروں کی معقول پرورش کا سامان موجود ہو اسکے پاس دولت کی کمی نہیں کہی جا سکتی۔ دماغ بھی ایسے اعلےٰ اب تک موجود کہ باوجود صدیوں کی غلامی کے دُنیا کو حیرت میں ڈال سکتے ہیں۔ لیکن آدمیت اور شے ہے۔ علم ہے کچھ اور چیز ہے افسوس کہ آدمی نہیں ہیں۔ ورنہ یہاں کیا کچھ نہیں پس بڑا بھاری حل طلب مسئلہ جو بھارت نواسیوں کے روبرو ہے۔ یہ ہے کہ آدمی کہاں سے آویں۔ مبارک ہوگا وہ دن جب بھارت کے جملہ ریفارمر بالاتفاق اس مسئلہ کے حل کیطرف رجوع ہونگے +

کانگریس کاشی میں

کانگریس کا کاشی میں ہونا

قافیہ بندی کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے لیکن کاشی اور کانگریس کا کچھ سمبندھ دکھائی نہیں دیتا خیر آجکل تعلق کا زیادہ تر لحاظ نہیں رکھا جاتا اور اسلئے یہ میسل بھی نامناسب نہیں سنسکرت وِدیا کا جہاں مخزن تھا اور ایک زمانہ میں خیالات جہاں کے عالمگیر تھے وہاں صدیوں سے تعصب اور تنگدلی کا راجیہ رہا شاید کانگریس کی برکت سے ہی یہ تنگدلی فراخ حوصلگی سے تبدیل ہو جاوے آئندہ دسمبر کے اجلاس کانگریس کیلئے بڑی بھاری طیاریاں ہو رہی ہیں اور امید ہے کہ علاوہ پولیٹیکل جلسوں کے تھیاصوفی وغیرہ کی طرف سے بڑے بڑے عالیشان جلسے ہوں ایسے موقعہ پر آریہ سماج کو بھی خاموش نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے بیدار مغز پردھان پنڈت بھگوان دین جی اس موقع پر اپنے معمولی پرشارتھ سے کام لینگے اور کاشی میں پرچاروں کے لئے خاص ستھان حاصل کرکے اُس ستھان کے یوگیہ انتظام کرینگے۔ میری رائے میں ابھی سے کاشی پرچار کے لئے ہر سپانت سے دہن اکیٹھا کرنا چاہیئے اور جملہ پرتی ندھیوں کے مقرر کردہ وکلاء کی سب کمیٹی قائم کرکے انتظام میں مشغول ہونا چاہیئے۔ آریہ ودوانوں اور اپدیشکوں کو بھی اس موقع کے لئے خاص طیاریاں کرنی چاہئیں تاکہ ویدک سشکشا کی دھونی ہزاروں کانوں تک پہنچ سکے میری رائے میں اس موقعہ پر دولیش یا پردھ کی سپرٹ سے کام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اگر ہمارے سناتنی بھائی اُس اُپکار کا خیال کریں جو کہ شری سوامی دیانند جی نے اُن پر اُن کے جگانے میں کیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے لیڈر ملکر اُس موقعہ پر وچار کریں کہ آیا انہیں اپنے آپ کو ایسے تیسرے اشخاص سے محفوظ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ جو کہ ان کی آپس کی نااتفاقی کا فائدہ اٹھا کر ویدک دھرم کو دوشت کرنے میں مشغول ہیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتمک نظارے

سمرتھ کو نہیں دوش گسائیں

کاشی نگر میں نواس کرتا تھا ویاس جی لکھا کرتے تھے۔ بیوپاریوں کے لئے نرک کا ٹھیکہ جتر کھینچکر ناری کو بیچے مجبیت کر دیا۔ نرکم تھے۔ ناری گو بہت نفتیں گو توہمات کی زنجیر سے میں نکل چکا تھا تاہم اس دیاکھیان نے مجھپر بھی اثر کیا اور ردی سے ردی مذہب کی نسبت بھی کچھ اچھے خیالات نے دلمیں جگہ پکڑی اتفاق سے چند گھنٹہ بعد شہر کو مجھے ویاس جی کے مکان کے پاس سے گذرنے کا اتفاق ہوا عورت کے چلانے کی آواز میرے کان میں پڑی۔ اس کی آواز نے تکلیف کو بھلا دیا اور میں بیدریغ ویاس جی کی بیٹھک میں داخل ہوا۔ نظارہ جو مقابل ہوا افسوسناک تھا۔ ویاس جی ایکطرف کھڑے ہوئے اور ایک دویہ مورتی دیوی کر دودھ اور بچے سے متحرک جھلنے کی کوشش میں مشغول۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ صبح کے ویاکھیان سے متاثر ہو کر دیوی ویاس جی کیلئے بھینٹ لیکر آئی تھی ان کی دست درازی پر انہیں دیوی نے صبح کا اپدیش یاد کرایا۔ جواب میں ویاس جی نے گوسائیں تلسی داس جی کا وہ مصرعہ پڑھ دیا جو اوپر درج ہوا ہے۔ دیوی چپ ہو رہی۔ اس جیج نے ایسے عجیب شکتی رمان کی جیب بل سے وہ دشٹ پشاچ کے چنگل سے رہا ہوئی۔ سنسار میں گوسائیں تلسی داس کے اس دوہے کی تشریح کر کے کتنے دشٹ اپنا پیٹ پوجن سدہ کرتے ہیں۔ کیا گوسائیں تلسی داس جی کا یہی مطلب تھا؟ ہرگز نہیں۔ پڑھئے وہ کیا لکھتے ہیں۔

بہا آنو کرشانو سمرت سنتی کہا ہیں
رتن کو منت کہت کو ڈر نا نا ہیں

سورج اور آگ جملہ رسوں کو کھاتے ہیں گنگا بھی اور ڈرگندھی انکے روبرو ایک برابر ہے۔ لیکن انکو کوئی بھی برا نہیں کہتا۔ اسیطرح

شبہ اور اشبھہ سیتل سب بہہ ہیں۔
سرسری کو دو نہ اپاؤں کہہ ہیں

گنگا میں گندے اور پاک ہر طرح کے نالے شامل ہوتے برسات میں ہر طرح کی ناپاکی بہا کر گنگا کی لہریں لیجاتی ہیں۔ لیکن گنگا اس سے اشدھ نہیں ہوتی اسکے بعد تلسی داس جی فرماتے ہیں۔

سمرتھ کو نہیں دوش گسائیں
روی۔ پاوک۔ سرسری کی نائیں

سنسار میں سچائی موجود ہے۔ سرشٹھ اور دشٹ دونوں طرح کے پرش اسکو دیکھتے ہیں۔ لیکن نتیجہ اپنے مطلب کے مطابق برآمد کرتے ہیں۔

ہے منشیو! امرت پتر وا سوریہ کی طرح آدیتیہ یدکے اوپکاری نیوتا کی جملہ برائیوں کے اندر سے گذرتے ہوئے اور ان سے سنسار کو بچاتے ہوئے بھی تم خود ان برائیوں کے اندر پھنسکر انکے شکار نہ ہو۔

سورج اگر دشٹ کے اندر لپت ہو جاتا تو اسکے درگندھ کو کیسے دور کر سکتا۔ آگ اگر پدارتھوں کے اندر پھنس جاتی تو انہیں کیونکر شدھ کر سکتی اور گنگا کی سوچھ دھارا اگر اپنے اندر آئی ہوئی چیزوں کو خود بہو گئے کے لئے طیار ہوتی تو وہ خود کیسے شدھ رہ سکتی! اتھو سنسار میں ہی سدا لپت مت رہو۔ بلکہ سنسار سے اونچے اٹھکر سنسار کو موجودہ حالت سے اوپر اٹھانے کی کوشش کرو۔

اس دروازہ پہ سر کو جھکا دو

ابھیاس کا شانتی پد سبق ملچکا ہے سادھن تم نے کرنے شروع کر دیئے۔ ہیں۔ شاید کیول گیان تک بلی بھی شاید تم حاصل کر چکے ہو۔ شاید کہ اور مانسک شکتیاں بڑھ رہی ہیں۔ غلامی سے نکلکر راج کے کی تیاری کر رہے ہو۔ داستو کو چھوڑ کر شاید پربھوتا کی گدی پر بیٹھنے لگے ہو۔ تمہارے اندر کس قدر بل محسوس ہو رہا ہے۔ اکڑ کر چلنے لگ گئے ہو۔ خبردار ہو جاؤ۔ تم اس دروازے پر پہنچ گئے ہو جس کے اندر تیز پرکاش ہے دروازہ اس جگہ کا تنگ ہے۔ اکڑ کر چلو گے تو منہ کی کھاؤ گے آنکھیں اوپر اٹھاؤ گے تو پرکاش تمہیں اندھا کر دیگا اس دروازہ پر سر کو جھکا دو۔ انسان پر دوش لگایا گیا ہے۔ کہ وہ ثروت اور عروج کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ مردم شناس تلسی داس نے لکھا ہے۔

نہیں کوؤ اس اپجیو جگ ماہیں
پربھتا پائے جاہے مدنا ہیں۔

یہ عروج کا نشہ بڑا زبردست ہے۔ اس سے بچو۔ پیر ذرا لڑکھڑایا تو ایسے گڑھے میں گر جائیگا۔ کہ جہاں سے نکلنا دشوار ہو جائیگا۔ اس نشہ سے کیسے بچیں؟ یہ سوال پیدا ہوگا جواب میں مہاتماؤں نے بتلایا ہے۔ کہ پرمیشور پر پورن وشواس سے ہی انسان اس نازک مرحلہ کو طے کر سکتا ہے شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جن ہری بھگتی ہردے نہیں آنی
جیوت شو سمان تے پرانی

یعنی پرماتما کی بھگتی جس ہردے کے اندر نہیں ہے۔ وہ ہردہ سمسان بھومی کے سمان ہے۔

اوم شم

میری زندگی کے نشیب و فراز

نمبر ۹

باندا میں میرے پتاجی تقریباً تین برس رہے۔ اس عرصے کے درمیان میں برابر باندا سکول میں تعلیم پاتا رہا جس مکان میں زیادہ حصہ جیون کا باندا میں گذرا وہ ٹھیک چوک کے اندر واقع تھا چاروں طرف سے اس مکان کے چار دروازے جاری تھیں دروازہ ایک گلی میں کو نکلتا تھا جسکے پاس سے مشرقی سڑک جاری تھی اس دو منزلہ مکان کا ایک ایک کمرہ مجھے یاد ہے۔ اس مکان کا اثر مجھے پر اسقدر رہا کہ جوانی کی عمر تک جب کبھی کسی مکان کے متعلق کوئی روایت سنی۔ تو اسکے لئے آدرش اسی باندے والے مکان کو بنایا باندا کے پاس کین ندی بہتی ہے۔ اسکے کناروں پر سیر کیلئے جانا مجھے یاد ہے۔ خشک پہاڑی کا نظارہ ابھی نہیں بھولا اور بھورا گڑھ کا قلعہ بھی آنکھوں کے روبرو پھرتا ہے۔ سکول میں گو انگریزی کے علاوہ میری دوسری زبان اردو اور فارسی تھی لیکن ہندی پستکوں کا مطالعہ میرے لئے جاری رہتا تھا۔ کیونکہ پتاجی کا شی سے مہابھارت کا ہندی ترجمہ نظم میں چھپا ہوا لے آئے تھے۔ جب پتاجی دورے پر ہوتے تو تعطیل کے دن اکثر مہابھارت کے یدھ کے سب پرب میں ختم کر دیا کرتا پتاجی اکثر دورے میں رہتے تھے۔ کیونکہ سارے ضلع کے تھانوں پر یہی سپرنٹنڈنٹ پولیس افسر تھے۔ اس جگہ کا ایک خاص واقع قابل بیان ہے جسنے میرے پتاجی کی زندگی میں بھی ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی تھی۔

امر مسلمہ ہے کہ ممالک متحدہ بہار اور وسط ہند کے اضلاع میں گوسائیں تلسی داس جی کی رامائن کا بڑا پرچار ہے۔ انگریز مترجموں اور مصنفوں نے رامائن کو ان ممالک کی مستند دھرم پستک بیان کیا ہے۔ میرے پتا گو چودہ برس کی عمر سے ہی بلاناغہ شیو آدی کی پوجا کیا کرتے تھے لیکن اسوقت تک رام بھگتی کا رس انہیں معلوم نہیں ہوا تھا۔ شیو جی کا جیون چرتر کچھ ایسا شانت نہیں ہے۔ کہ اسکے مطالعہ سے یا ان کی پوجا سے شانتی کا بھاؤ پیدا ہو سکے شیو کے تو کلیان کاری کہیں اور شیو سورو سپ پرماتما سے بڑھکر شانت بھی کون ہوگا۔ جبکہ وہ شانتی کی ساگر ہیں لیکن پرانک کتھاؤں نے شیو کو بھیانک رودر روپ سے ہی بیان کیا ہے۔ میرے پتاجی شیو بھگتی میں تت پر ہونے کے باعث سے ہی شاید کرودھ کو روک نہیں سکتے تھے ان کے اندر بہادری کے خیالات کے ساتھ ساتھ کرودھ کا الشتی اور کم بقا اتفاقاً میں بیمار ہوا۔ حکیم کو بلانے کا خیال پیدا ہوا۔ کسی نے پنڈت مدھو بھگت کی تعریف کی۔ بھگت جی بلائے گئے۔ ان کے علاج سے مجھے روگ سے رہائی تو طبیب اور مریض کے متعلقین کا ایک خاص واسطہ ہو جایا کرتا ہے۔ ہمارے گھر کے حالات بھگت جی کو معلوم ہوئے۔ اور ان کے ہم لوگوں کو بھگت جی نے پتاجی کو نمنترن دیا کہ رات کو ان کی کتھا میں شریک ہوں میں بھی پتاجی کے ساتھ گیا بھگت جی کو ٹیوں کی دکان کرتے تھے۔ ہر رات دوکان کی حالت تبدیل ہو جاتی تھی اور بھگت جی کھیا نجوں وغیرہ سے پہلے بھجن کہتے اور پھر بھگت جی بڑے مدھر سور سے رامائن کے دوہے چوپائی بولکر ان کی ویاکھیا کرتے وہ سے عجیب آنند کا سماں ہوا کرتا۔ میں اکثر پتاجی کیسا تھ کتھا سننے جاتا اور بہت متاثر ہو کر واپس آتا بھگت جی کے اندر ایسی شکتی دلوں کو ہلا دینے کی تھی نرات کے پیدا ہوئے تھے ان کی کہانی بھی عجیب تھی پہلے اول درجہ کے فطرتی اور عیاش رہتے تھے بیہودہ مقامات پر جاتے اور بہت کڑیوں کے تجوید گناہ بنائے۔ آخر کار اکبر تبہ رامائن کے اُتر کانڈ کی کتھا سنی گوسائیں تلسی داس کی پر ستکھ پہلے بانی کو سنکر پاپ سے نفرت پیدا ہوئی۔ اسیوقت جیون میں پلٹا آگیا کوٹیوں کی دوکان کھول لی سب کا علاج مفت کرنا شروع کیا اور ہر رات رامائن کی کتھا کا ابھیاس آرمبھ ہوا ہر ایک چوپائی کی ویاکھیا وغیرہ کرنے کے علاوہ بھگت جی دروشانتوں سے اخلاقی سبق دیا کرتے تھے۔ اور اپنا گذارہ محض دکان کی کمائی پر کیا کرتے تھے۔ جسقدر پہلے بدچلن تھے۔ اس سے بڑھکر عوام کے وشواش پاتر تھے۔ کتھا کے وقت امیر کبیر اور غریب مفلس سب یکساں آسن دیتے۔ پنڈت مدھو بھگت سیاہ فام لاغر بدن اور کسید قدر لمبے تھے۔ لیکن آنکھوں میں عجیب تیج رکھتے تھے۔ چہرہ انکا باوجود سیاہ ہونے کے دوسروں کی طبیعت اپنی طرف کھینچتا تھا میں نے انہیں کبھی بھی رنجیدہ خاطر نہ دیکھا ہمیشہ کھلی پیشانی لوگوں سے ملتے۔

پنڈت مدھو بھگت کے ست سنگ کا پتاجی پر بڑا اثر ہوا رامائن کا پاٹھ شروع ہو گیا اور یہ اثر میرے پتا کی زندگی کے خاتمے تک رہا ایسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ دن بھر پولیس کا کام کرنے کے بعد میرے پتا رات کو ملازم اور متعینہ سپاہی اور جمعدار تھانہ دار اور خدمتگار سب کو یکساں آسن دیکر رامائن کی کتھا ارشید سنایا کرتے۔ بلا شبہ تلسی داس نے بڑی بھاری اوڈیا کے زمانہ میں لاکھوں اشخاص کو شانت کر کے جو اپکار کیا ہے بھلا نہیں جا سکتا

ناتھ گوسائیں جی کے خیالات توہمات
میں پھنسے ہوئے تھے لیکن باوجود ایسے
توہمات میں پھنسے ہونے کے بھی پاکیزگی
اور شیلی کی نئی جس موثر طریقہ پر انہوں نے
بیان کی ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ سرنگار
رس کے بیان میں پاکیزگی کی حد سے تجاوز
نہ کرنا گوسائیں تلسی داس جی کا کام تھا۔
رامائن نے محض پتا جی کو ہی متاثر نہیں کیا
بلکہ میرے دل کو بھی قابو کر لیا ہے۔ ہمیشہ
رامائن کو ختم کرنے کا مجھے اچھا ابھیاس ہو
گیا لیکن میری طبیعت کو اتنا رام چندر
اور بھرت آدی نے نہیں کھینچا جس قدر
کہ ہنومان کے بھگتی بھاؤ نے تسخیر
کر لیا۔ میں باندا میں ہنومان کا
اپاسک بن گیا۔ ہنومان چالیسا
حفظ کر کے ہر روز اس کا پاٹھ کرتا اور
منگل کے دن نمکین چیزوں سے
پرہیز کرتا ہوا سورج کے سامنے ایک
ٹانگ کے بل کھڑا ہو رامائن کے سندر
کانڈ کا پاٹھ کثرت سے کیا کرتا ہیں
نے اپنی زندگی میں شاید سو بار سے
کم رامائن کو نہ پڑھا ہوگا لیکن جب جب
رامائن کو پڑھا تب تب ہی رامچندر
کے بن باس کے نظارے نے آنسو
گرا دیئے۔ سب سے اعلیٰ نظارہ
میرے لئے رامائن میں سیتا جی کا
رام چندر کے ساتھ بن کو روانہ ہونا
ہے۔ کاش کہ سیتا سی پتی برتا دیوی
استریاں بھی بھارت ورش میں
اس وقت موجود ہوتیں!
ستی دیویوں کے سہارے سے
جو دیش سب دیشوں کا سرتاج
بنا ہوا تھا وہ دیشوں کا اپمان

کرتے ہے اس وقت رسائل کو جا رہا
ہے۔ منگل کے برت کا ذکر کرتے ہوئے
مجھے اپنے پتا کے اردلی کانسٹبل کا
دھیان آگیا ہے۔ منگل کے دن مجھے
شردھا کے ساتھ برت رکھتے دیکھ
کر اردلی کا بھی دل للچایا اور اس نے بھی
منگل کا برت شروع کر دیا۔ یہ کانسٹیبل
ٹھیٹھ جیسا مہاراج تھے۔ خوب کس کر
دھوتی باندھا کرتے اور چونکہ ہمارا رسویا
بھاگ گیا تھا اس لئے رسوئی کا کام کر کے
روٹی بھی یہ ہمارے یہاں ہی کھایا کرتے
چھوت چھات میں درجہ اول کے تھے۔
چوکے کے باہر کے آدمیوں یعنی لوگوں
کو بھوجن دیتے اور خود خاتمہ پر سارے
بھوجن کا صفایا کر جاتے۔ یہ سب کچھ
پرہیز تو تھا لیکن مجھے ماس اہاری
پتا جی کئی مرتبہ ان سے پرسشن
کرتے کہ جانور کا ماس کھانے سے
جب تمہارا براہمن پن دور نہیں ہوتا تو
کشتریہ کا ہاتھ لگنے سے براہمن پن
کیوں بھاگ جاتا ہے۔ اور اس جگہ
میں یہ بتلا دوں کہ جہاں کاشی میں پتا
جی ماس نہیں کھاتے تھے وہاں باندا میں
پہنچ کر انہوں نے ماس بھکشن شروع
کر دیا تھا۔ رامائن پر شردھا رکھتے ہوئے
بھی رامچندر جی کی نسبت شکاریاں
ان کے دل کو تسکین دے دیا کرتا
تھا۔

باندہ کی ایک رسم مجھے اس وقت نہیں
بھولتی۔ کیونکہ اس کے متعلق ایک کہانی
ہے۔ میرے پتا گھوڑے پر جا رہے تھے
کہ ایک کچے مکان کے اندر سے ایک
استری کے آہ و زاری کی آواز آئی۔ پتا
جی نے فوراً پہنچ کر تحقیقات شروع کی
مالک مکان نے بیان کیا کہ
بیوی بیاہ ہو کر آئی ہے اسکو پیڑی
پہنائی گئی ہے یہ پیڑی پیروں میں
بیڑی کی طرح ڈالی جاتی ہے۔ ہر ایک
وواہتا استری کے پاؤں میں چار سیر پختہ
وزن کی لکڑی کی بیڑیاں ڈالی جاتی
ہیں۔ جو تقریباً آٹھ انچ چوڑے تختے
سے چپٹی ہوں ٹخنوں کے ساتھ جکڑ
جاتی ہیں۔ اور جب تک عورت کا خاوند
جیتا ہے اسی طرح پہنے رہنی پڑتی
ہیں۔ پیڑی پہنانے وقت عورتوں
کی سخت چیخیں نکل جاتی ہیں لیکن
یہ سہاگ کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔
میرے ایک رشتہ دار باندہ میں
مذاقیہ کہا کرتے تھے کہ بندیل کھنڈی
لوگ اپنی عورتوں کو بھاگ جانے سے
بچانے کے لئے ان کے پیروں میں
یہ بیڑیاں پہنا دیتے ہیں۔
باندہ میں ایک اور نظارہ دیکھنے میں آیا
تھا۔ جو اور کہیں نہیں دکھلائی دیا
دوکانوں پر بجائے مردوں کے عورتیں
بیٹھی تھیں اور خرید و فروخت کیا
کرتی تھیں۔ اس وقت شاید نئی تہذیب
نے کچھ تبدیلی پیدا کر دی ہو لیکن میری
رائے میں اس طرف کی عورتیں اسی لئے
مضبوط بھی نظر آتی تھیں کہ ان کو کھلی
ہوا میں بیٹھنے اور کاروبار کرنے سے روکا
نہیں جاتا تھا۔

منشی رام

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(مرسلہ خاص نامہ نگار)

طاعونی پیغمبر کی امت میں پلیگ اور انسانی ہمدردی

نہایت ہی قلق اور رنج سے کہا جاتا ہے کہ امسال پھر تھوڑے دنوں سے قادیان میں پلیگ نمودار ہے اور قریباً ۴ کے لگ بھگ زن و مرد اس مرض موذی سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

یوں تو ہر واحد کی موت موجب افسوس اور انسانی ہمدردی کی مقتضی ہے۔ مگر تین چار موتیں نہایت ہی عبرت کا باعث ہیں۔

سب سے اول میاں عبداللہ عرف بستو احمدی کی موت ہے یہ شخص مرزا کے خاص مریدوں اور پکے معتقدوں میں سے تھا اسکے اعتقاد کا یہ حال تھا کہ وہ حقیقت اپنے دل میں وشواس رکھتا تھا کہ مجھے ہرگز پلیگ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ میں مرزا صاحب کا باایمان مرید ہوں بیچارے کو ۹ اپریل تاریخ کو گردن پر خفیف سی گلٹی نمودار ہوئی۔ جسکو تو ہیں خیال عمداً چھپائے رکھا کہ ظاہر ہو جانے پر مبادا مرزا صاحب کے الہام میں فرق آئے مگر یہ نامراد کب چھپائی جا سکتی تھی اگلے روز سخت بخار ہو گیا جسپر اسنے اپنے والد کو بغرض دوا میرے پاس بھیجا میں نے پوچھا کہ بخار کے ساتھ کوئی اور عارضہ (پھوڑا وغیرہ) تو نہیں اسکے باپ نے بتلایا کہ نہیں مریض صرف بخار ہی بتلاتا ہے خیر میں نے حبوب حدوار اور بید مشک وغیرہ جو اسکے لئے مناسب سمجھا استعمال کو کہا اور تاکید کی کہ پھوڑا وغیرہ ہو تو اطلاع دینا مگر شام تک مجھے کوئی اطلاع نہ پہنچی دوسرے دن معلوم ہوا کہ عبداللہ کو پھوڑا بھی ساتھ ہے۔ اور وہ اسکو بخار سے بھی ایک روز پہلے کا بیان کرتا ہے۔ اسکے والد نے اس اخفا کی وجہ پوچھی تو بیچارے نے صاف طور پر بتلا دیا کہ میں نے صرف اسلئے نہیں بتلایا تھا کہ مرزا صاحب کی بدنامی ہوگی (یہی ناہ پیر کی پاسداری ہو تو ایسی ہو) اب آپ مولوی نورالدین صاحب کو میری بیماری کی اطلاع کر دیں اور میری طرف سے انکساری کا اظہار کر کے علاج کی استدعا کریں مگر افسوس کہ اسکے والد کی نہایت گریہ و زاری پر بھی اسکی قابل رحم حالت پر مولوی صاحب نے رحم نہ کیا اور دو ٹوک جواب دیا کہ ہم نہیں جاتے اسکے والد نے معقول فیس دینے کا بھی وعدہ کیا۔ مگر ہائے جان کیسی پیاری ہے۔ کوئی بھی نہ گیا۔ آخر اسکا والد دوسرے دن مرزا صاحب کے پاس پہنچا اور اپنے بیٹے کا سارا حال بیان کیا اور دیکھنے کیلئے نہایت منت و خوشامد کی مگر یہ سب بے سود تھا (مرزا صاحب تو خود میری منزل پر تنبوئی لگائے ڈیرہ جمائے بیٹھے ہیں گھر میں چوہا تک گھسنے نہیں دیتے دائیں بائیں انگیٹھیاں جلتی اور فنائل چھڑکتے رہتے ہیں) اوپر سے ایک دوائی کی شیشی بھیجدی اور کہلا بھیجا کہ جاؤ تمہارے بیٹے دو دفعہ آگے بھی دعا مانگی ہے۔ اور اب پھر لگتے ہیں یہ دوائی پلاؤ شفا ہو جائیگی ہم نہیں جا سکتے۔ بیچارہ ہر طرح سے مایوس ہو کر گھر میں واپس آیا اور بیٹے کو اسکے پیر کا پیغام آ سنایا۔ مگر اسکا یقین دیکھئے کہ جب اپنے باپ سے دعا کا نام سنا فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور باپ سے کہنے لگا کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کی خالی دعا ہی سب گناہوں کی معافی کیلئے کافی ہے چہ جائیکہ آپ نے اپنے دست مبارک سے دوائی بھی ہمراہ بھیجی ہے۔ سنا ہے کہ اسکے باپ نے دوائی کھلا دی اور ۱۵ منٹ میں بیمار جان بحق ہوا۔ بھئی واہ مستجاب الدعوات اسی کا نام ہے۔

دوم بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر کے بیٹے کو پلیگ ہوئی اسکے والدین کے سوائے کسی احمدی نے خبر تک نہیں لی ایڈیٹر الحکم نے بجائے پلیگ کے سخت بخار اپنی اخبار میں تحریر کیا۔ مگر بابو صاحب نے چپکے چپکے گھر تبدیل کر لیا اور بڑی مسجد میں ڈیرا جمایا شاید ان کا خیال ہوگا کہ خدا کے گھر میں طاعون نہیں ہوگی۔ مگر پلیگ بڑی موذی ہے بیت اللہ میں بھی آگھسی اور اگلے دن بابو صاحب خود سخت بیمار ہو گئے۔ بابو صاحب کو پلیگ آتے ہی چھاتی سے خون آنے لگ گیا انہوں نے بھی ہر چند مرزا صاحب و مولوی نورالدین صاحب و میاں قطب الدین صاحب و دیگر حاجیان سے التجا کی بھیجی کہ میری خبر لیں مگر کوئی نہ آیا اور سنا گیا ہے احمدیوں کو حضرت جی نے حکم دے دیا ہے کہ کوئی مسجد میں نہ جائے سنا ہے کہ مسجد سے حجرہ کا ڈول بھی اٹھا کر لے گئے تا کہ وہاں کوئی نماز بھی نہ پڑھے بابو صاحب کی دو بیبیاں اور ایک سالہ انکے پاس مسجد میں تھے جنکے سوائے کوئی احمدی خبر تک لینے نہ آتا تھا سنا ہے کہ اس کس مپرسی کی حالت میں مسافر بابو کی بی بی نے احمدیوں سے مایوس ہو کر ایک آریہ سماجی حکیم کو بلا بھیجا کی الحال انہیں بہت کچھ تشفی و تسلی کر کے انکو بلا دینے کا وعدہ کیا مگر افسوس کہ ان کی اس جد و جہد میں ہی بابو صاحب اس جہان سے چل بسے۔ اور جنازہ انکے سالے اور ایک چوکیدار و دو مزدوروں کے طفیل سے باہر نکالا گیا ورنہ میت کے پڑا رہنے کا اندیشہ تھا۔ خدا نہ کرے کہ اس سال دو مہینوں کی نسبت احمدی زیادہ گھبرائے ہوئے ہیں ۲۰ اپریل کو بازار سے سودا خریدنے تک کا حکم بند کر دیا گیا ہے۔ اور احمدی دھڑا دھڑ باہر بھاگے جا رہے ہیں افسوس کشتی نوح بھی نہ بچی اور طاعون کی طغیانی کا سیلاب مرزا کی کشتی نوح بھی توڑ کر بہا لے گیا۔ اب اگر مرزا صاحب یہ تمنا کریں کہ یہ لوگ اپنے ایمان کی شاہی کے سبب سے پلیگ کا نشانہ ہوئے ہیں تو مرنے والے بیچارے نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ خیر یہیں یہ معلوم کر کے بڑا ہی افسوس ہوا کہ میت کو بلا غسل باہر لیجانے کا حکم دیا۔ جو اسکے رشتہ داروں نے مانا الغرض مرزا صاحب اور مولوی صاحب وغیرہ متوفی کے جنازے تک میں شامل نہیں ہوئے جنازہ بھی آریوں نے پرے سے ہی پڑھ دیا اور یہیں تک بے مروتی نہیں کی بلکہ مرحوم کی بیویوں کو فوراً مسجد سے نکل جانے کا حکم صادر فرمایا اور جبراً قادیاں سے نکلوا دیا حیف اس بیکسی پر اس قدر بے مروتی پیغمبری کا دعوےٰ اور شفاعت کا وعدہ کرنے والے سے یہ سلوک آپ ہی کی شایاں ہے۔ مگر ترسم نہ رسی بکعبہ اے مرزا - ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است فقط

(سومراج از قادیان)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ سماج بھدوڑ ریاست پٹیالہ کا پہلا سالانہ جلسہ

۵-۶ مارچ ۱۹۰۵ء کو بڑی کامیابی کے ساتھ نروگھنتا سے ہُوا۔ پٹیالہ سے شریمان میاں جنیجے جی۔ بابو رگھبیر دیال جی۔ پنڈت رامیشر پرشاد جی اور بابو بھیا لال جی۔ ولالہ سنگت رائے جی آدی۔ برنالہ سے شریمان لالہ نرائن دت جی۔ بابو پرتھوی چند جی بمعہ بھجن منڈلی گمل سے لالہ سالگرام جی و بابو پرتھوی چند جی شحنہ ضلع لدھیانہ سے شریمان رائے بھگت رام جی اسسٹنٹ انجنیر بابو عطر چند جی۔ اور لالہ راماس جی و لالہ بوٹا رام جی معہ بہت سے اوراحباب کے جگراؤں سے پنڈت مراری لعل جی مالیر کوٹلہ سے بابو تلسی رام جی و پنڈت نورنگ رائے جی آدی چار پانچ بھائی لودیانہ سے لالہ بھگوان سنگھ جی اور فیروزپور سے سردار نرائن سنگھ جی رونق آرائے جلسہ ہوئے۔ اگرچہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کوئی اپدیشک نہیں دیا لیکن پھر بھی لالہ نرائن دت جی پردہان آریہ سماج برنالہ اور لالہ جیو رام جی اودھشٹاتا گروکل پرچار بھاگ۔ آریہ سماج برنالہ کی سرتوڑ کوشش سے شریمان پنڈت دیوی دیالو جی اودھیاپک کنیا مہاودیالہ جالندھر شریمان پنڈت رام رتن جی۔ شریمان پنڈت آریہ برت جی بھاڈوواج۔ سوامی پرکاشانند جی مہاراج اور دیوان جیون داس جی مہاتما ڈیرہ دون نواسی کی تشریف آوری اور پنڈت رامیشر پرشاد جی و پنڈت نورنگ رائے جی کی شمولیت سے کارروائی جلسہ میں کسی قسم کا وگھن نہیں پڑا نگر کیرتن ۴ مارچ کو شام کے ۵ بجے سے شروع ہو کر رات کے ۹ بجے ختم ہُوا تین بھجن منڈلیاں آگے پیچھے ہری کیرتن کرتی جاتی تھیں جنکے ایشور استتی۔ آیا سنا پرتھنا ستت اپدیش اور بھجنوں نے کرتے کرتے انکو لوگوں کے دلوں کو موم کر دیا۔

۵ مارچ کو صبح کے ۸ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ ہون سوستی واچن اور شانتی پاٹھ کے بعد شریمان پنڈت دیوی دیالو جی کا ایک منوہر اپدیش ہُوا پھر ایک بھجن ہونے کے بعد شریمان لالہ سنگت رائے جی نے ایک پُراثر لیکچر دیا اور صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ اُسی وقت دھرم سبھا والوں کو دھرم چرچا کیلئے چٹھی لکھی گئی شام کو ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک دھرم چرچا کا وقت تھا کوئی دو بجے کے قریب لالہ ٹھاکر داس جی ساہوکار پردہان دھرم سبھا و پنڈت بھگت رام جی و پنڈت بالک رام جی معہ بہت سے ممبروں کے تشریف لائے۔ انکے پاس خاطر سے دھرم چرچا کے وقت میں ½ گھنٹہ ایزادی کیگئی۔ اسوقت حاضری کوئی ہزار بارہ سو آدمی کی تھی۔ پنڈت بھگت رام جی نے مندرجہ ذیل سوال کئے۔

(۱) ستیارتھ پرکاش میں جو تھیں بایو وکیں الا منتر بھاگوت کے نام سے لکھا ہے۔ بھاگوت میں نہیں ملتا۔

(۲) پرہلاد کی کہانی بھی ستیارتھ پرکاش میں بھاگوت کے عین مطابق نہیں ہے۔

(۳) وید پڑھت برہما سے چاروں وید کہانی گرنتھ صاحب میں ہرگز نہیں ہے۔

(۴) ترو شٹپ کا لکشن کس کوش میں لکھا ہے۔ اور تبت میں سرشٹی اُتپتی کیسے مانی جائے

ایسے ہی دو ایک اور سوال تھے جو صاف نوٹ نہ ہو سکنے کے باعث مجھے بھول گئے۔

ان سب سوالوں کے پرتی اتر سے پنڈت جی کی سیوا کیگئی۔ پہلے سوال کے جواب میں تو پنڈت آریہ برت جی نے بھاگوت نکالکر شلوک پنڈت جی سے ہی پڑھوا دیا۔ اور دھرم سبھا والوں کی سیوا میں نویدن کیا گیا کہ اب آپ جسقدر چاہیں وقت لے سکتے ہیں۔ خوب پرشنوتر کیجئے۔ اور دل کے شنکے مٹائیے۔ لیکن پنڈت جی نے فرمایا کہ ہم کل ان جوابات پر اپنے اعتراض پرکٹ کرینگے کیونکہ آج ہم تیار نہیں ہیں پس دھرم چرچا ختم ہوتے ہی ایک بھجن ہو کر شریمان پنڈت رام رتن جی کا ویاکھیان آتمک دکھوں کی نورتی کیونکر ہو سکتی ہے۔ کے وشے پر ہوا۔ اسکے بعد شریمان پنڈت دیوی دیالو جی نے کرم اور اُن کے پھل کی ودوتاپورن ویاکھیا کی کہ سب آپ کی ودوتا کا لوہا مان گئے۔ رات بعد چار پانچ بھجن ہو کر ۵ مارچ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۶ مارچ کو بھی ۸ سے ۹ بجے صبح تک ہون سوستی واچن اور شانتی پاٹھ ہُوا۔ اسکے بعد پنڈت رام رتن جی نے پرارتھنا کرائی اور پھر سوامی پرکاشانند جی کا ایک منوہر سرمن ہُوا سرمن ختم ہوتے ہی ایک بھجن ہو کر شریمان پنڈت نورنگ رائے جی کا لیکچر شری سوامی دیانند جی کے اُپدیش پر ہُوا۔ آپکے پیارے الفاظ نے بہت اچھا اثر ڈالا یہ لیکچر ۱۲ بجے ختم ہُوا۔ اگرچہ صبح کا پروگرام ختم ہونے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے۔ لیکن چونکہ آج دھرم بیر پنڈت لیکھرام جی کے قتل کا دن تھا اسلئے شریمان شودیال جی ایم اے کے بھائی۔ شریمان بابو ہری چند جی نے دھرم بیر کے جیون میں سے چند باتیں بتلائیں اور سامعین کو اُن کے جیون سے سبق سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد لیکھرام جیسے بیر جی ستیں پن دکھلاؤ بھجن ہُوا اسکے

بعد شریمان رائے بھگت رام جی کی تجویز سے سب آریہ بھائیوں نے باہم اشنان ندیوں میں کیا کرایا اور صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ کھانا کھا چکنے کے بعد ایک بجے سب بھائی منڈپ میں آموجود ہوئے۔ چونکہ پروگرام میں آج بھی ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک دھرم چرچا کا وقت تھا۔ اسلئے دھرم سبھا والوں کی انتظاری شروع ہوئی۔ ان کے آنے سے پہلے جناب محمد حسین صاحب مہتمم بندوبست برنالہ نے سرشٹی اُتپتی پر دو سوال کئے جن کا جواب شریمان پنڈت دیوی دیالو جی نے بڑی معقولیت سے دیکر مہتمم صاحب کا گھر پورا کر دیا۔ ۲½ بجے دھرم سبھا والے پنڈتوں کے بڑے بڑے دو پستکوں سمیت منڈپ میں تشریف لائے اور آتے ہی چلاتے ہوئے نوالہ کو چبانے لگے یعنی پنڈت بھگت رام جی نے اپنے سوال ۱ کو دوہرایا۔ پنڈت دیوی دیالو جی نے جواب دیا کہ تری وشٹپ کا ارتھ جیسا کہ امر کوش وعلاوہ آپ مانتے ہیں سورگ ہے اور ہم مہا بھارت کے پرمان سے ملک تبت کو سورگ مانتے ہیں۔ اور جسطرح سے سنسکرت تیت کا بگڑ کر پنجابی تھ بنگیا ہے۔ اسیطرح تری وشٹپ کا بھی تبت بنا ہے۔ ایسی اور بہت سی نظائر بھوگول ودیا میں موجود ہیں۔ اگر آپ اسکو نہیں مانتے تو اپنے مانے ہوئے سورگ کا کوئی نشان بتائیں لیکن پنڈت جی نے کوئی جواب نہ دے کر یہی کہا کہ ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اسی بات چیت میں دھرم چرچا کا وقت ختم ہو گیا اسکے بعد رپورٹ سالانہ پڑھی گئی پھر ایک بھجن ہو کر شریمان پنڈت دیوی دیالو جی نے استری شکشا کی ضرورت ایسے زوردار الفاظ میں ظاہر کی کہ ایک آن کی آن میں لوکل پتری پاٹھ شالا کیلئے کافی رقم جمع ہو گئی۔ سب سے پہلے شریمان رائے بھگت رام جی اسسٹنٹ انجینئر نے سخنہ آریہ سماج کی طرف سے پچاس روپیہ چندہ دیا۔ ان کا چندہ دینا تھا کہ ہر طرف سے دریائے سخاوت امنڈ پڑا کل ۱۹۰؎ ۹ر چندہ بہ تفصیل ذیل ہوا۔

لوکل پتری پاٹھ شالا	گوروکل فنڈ
نقد ۱۱ۂ ۹ر وعدہ ۵؎	نقد ۱۲؎ وعدہ کمپنی ۵؎
ویدک پرچار فنڈ نقد	اودر کوٹ ۲؎
کنیا اناتھ آلہ جالندھر نقد ۳؎ ۔ وعدہ	
کنیا مہاودیالہ جالندھر وعدہ ۲؎	تین عدد کپڑے
آریہ سماج برنالہ نقد ۳؎	آریہ سماج کھیل
آریہ سماج سخنہ پتری پاٹھ شالا	لگان قیمتی ۵؎
وعدہ ۲؎	لوکل سماج ۶؎

اس موقعہ پر دیوان جیون داس جی مہاتما کا جوش خصوصیت سے قابل ذکر ہے جنہوں نے باوجود ۱۰؎ کے وعدے اور ۱۰؎ نقد دان دینے کے اپنا انکوٹھ بھی آریہ سماج برنالہ کو دان کر دیا جسکو ماسٹر چرنداس جی نے مبلغ ۶؎ میں خرید کر پھر گوروکل کو دان دے دیا۔ جو شریمان پنڈت رام رتن جی کی معرفت گوروکل کو بھیجا گیا ہے۔ میں ڈوگرمل چپراسی برنالہ کا ذکر کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا جنہوں نے اپنی حیثیت سے بہت بڑھ چڑھ کر دان دیا۔ آپنے دو روپیہ اپنے پاس سے اور ۳؎ بھکشا کر کے دینے کے سوا اپنا کرتہ صدری اور رومال بھی کنیا اناتھ آلہ جالندھر کو دان کر دیا۔ اور جیبیں تو تقریباً جملہ اصحاب نے جھاڑ دیں پرماتما سب آریہ بھائیوں کے دھرم اُتساہ کو دن بدن ترقی دے اور گوروکل جیسے مفید انسٹیٹیوشنوں کیلئے پاکٹیں جھاڑنے کی پریرنا کرے۔

چندہ ہو چکنے کے بعد شریمان پنڈت رام رتن جی نے پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا اور آریہ سماج کے نیموں کی مفصل تشریح کر کے شروتاگنوں پر بہت اچھا اثر ڈالا پھر شریمان رائے بھگت رام جی نے بیرونجات کے آئے ہوئے بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

(۱) منڈپ کی سجاوٹ اور آریہ بھائیوں کے باہمی پریم نے مخالف لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا۔

(۲) اس جلسہ میں امید سے کئی گنا زیادہ کامیابی ہوئی۔ چھ نئے ممبر بنے۔ جن میں سے چار شہر کے بیادرده اور معزز آدمی ہیں۔

(۳) بیرونجات کے بھائیوں کے لئے بھوجن کا پربندھ سماج کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لیکن ۶ مارچ کی شام کو شریمان لالہ بارو لال جی مختار عام سردار اچل سنگھ صاحب مرحوم رئیس بھدوڑ نے جو آج ہی سماج کے ممبر بنے تھے جملہ آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن کرایا اور اپنے سچے پریم کا ثبوت دیا۔

(۴) آخر میں سماج شریمان رائے بھگت رام جی اسسٹنٹ انجینئر اور آریہ سماج برنالہ کے ادھیکاریوں کا تہ دل سے ممنون و مشکور ہے کیونکہ آپنے اس موقعہ پر سماج ہذا کو غیر معمولی مدد دی۔ موٹروں کے تیار کرنے میں سہائتا دینے کے کارن میں ماسٹر عبدالرحمان سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول بھدوڑ کا بھی ممنون ہوں۔

کرپا پاتر رونق رام شاد منتری آریہ سماج بھدوڑ

ملک برہما سے ایک اپیل

اے بھارت نواسی آریہ کے نام سے اپنے آپکو پکارے جانے والے بھائیو کیا آپ کو کچھ معلوم ہے۔ کہ آپکے کچھ بھائی اس چھوٹے سے دیس یعنی ملک برہما کہلانے والی زمین میں بھی بس رہے ہیں اور ان میں سے بہت سی تعداد تو ایسے بھی ہونگی کہ جو اپنی دائمی روزی کا سلسلہ یہاں ہونے کے باعث مدتوں سے ہندوستان یعنی آریہ ورت کی زمین کے بود و باش بلکہ درشنوں سے بھی محروم ہیں۔ ان میں سے کچھ کا سبب تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنا اہل بچہ یہاں لے آئے ہیں۔ باقی کچھ ایسے ہیں۔ جو اجنبی ملک میں ہے۔ گھر گرہستی ہو کر بال بچہ والے بن گئے اور چونکہ ہندوستان میں زیادہ تر دو کی سرسبزی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن کے کم ہیں یا بعض کے بالکل نہیں ہیں۔ اس لئے مدتیں اُن کو گذر گئیں کہ اُنہوں نے آریہ ورت کا پانی بھی نہیں پیا اور بہت سی تعداد ایسی بھی ہے۔ جو کہ تین یا چار سال میں ایکمرتبہ آریہ ورت کے درشن بھی ماہ دو ماہ کے لئے کرآتی ہے۔ لیکن ان بھائیوں کو بھی یہاں سے جاکر آریہ ورت میں جو وقت گذرتا ہے اس تھوڑے سے وقت کو یقیناً وہ اپنے دنیوی کاموں مثل شادی بیاہ کی رسوم انکے مونڈن وغیرہ ۔ راضیات کے جھگڑوں اور طرح طرح کے دنیوی انتظامات میں ہی صرف کرتے ہونگے دوسری طرف یعنی پبلک اوپکار کے کاموں یا اُپدیش اور سماج کے لیکچروں کے سُننے میں آنکا دل بالکل تھوڑی تعداد کے سوا نہیں جاتا ہوگا۔ سبب کیا کہ جتنی جلد ہوسکے وہ اپنے ضروری کاموں کو ہی ختم کرپاتے ہونگے اور اپنے اپنے برہما ملک کی نوکری۔ ٹھیکہ داری۔ دوکانداری وغیرہ وغیرہ سلسلہ روزی کے کاموں کی نگرانی کو اپنے آپ سے بہت دن تک طرح طرح کے نقصانوں کے گمان سے کبھی زیادہ مدت جدا نہ کرتے ہونگے بلکہ نہیں کرتے ہیں۔ تو اس حساب سے آپکے ان کل برہما نواسی بھائیوں کی تعداد آریہ سماج کی زندگی اور آخرت دونوں کو سودھار دینے والے اُپدیشوں کی آواز اپنے کانوں تک جانے سے بالکل محروم ہے اُنہوں نے اُن لیکچروں کو اُنکے سُننے سے دلوں پر بجلی کا سا اثر ہوتا ہے۔ اور فوراً جاگ کر جہنم کو پہنچا دینے والے کانٹوں دار بھیانک بھومی اور طرح طرح کی مصائب اپنے اوپر لانے والے راستہ میں اپنے آپ کو بہت دور نکل گئے پاکر فوراً اس راستے کو چھوڑ کر سیدھے اور سکھدائی پگڈنڈی پر پھر کر دنیا اور آخرت اچھی طرح انجام کرنے والی سڑک کے متلاشی ہوجاتے ہیں۔ مدتوں سے آواز تک نہیں سُنی ہے اور بعضوں نے تو کبھی بھی ایسے اُپدیشوں کے کرنے والے مہاتماؤں کی شکل تک نہیں دیکھی ہوگی پنجاب کی چھوٹی چھوٹی بستیوں میں بھی سماجیں بنتی چلی جاتی ہیں آنکا کیا سبب ہے۔ میٹھی میٹھی بانی والے عالم باعمل اپدیشکوں کے اپدیشکوں کا ہی سبب ہے۔

گو کئی پراوپکاری مہاتماؤں کے سبب سے کئی سماج برہما میں بھی مثل رنگون مانڈلہ مچینا وغیرہ میں بنگئے ہیں۔ لیکن پانچ چھ سماج جو بنگئے ہیں وہ صرف نام کے ہی سماج ہیں وہ ایک مہاتما ایسے ہیں جو جہاں رہتے ہیں۔ پراوپکار میں دل سے لگے رہتے ہیں۔ اور اسی سبب سے جہاں اُنکے قدم جاتے ہیں سماج قائم ہو جاتا ہے۔ اور اپنی طاقت تک وہ مہاتما لوگ اس سماج کی جڑوں کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ کوشش اُن کی موجودگی تک ہی رہتی ہے۔ اُن مہاتما لوگوں کے تبدیل سے پھر وہ سماج ہُوا نہ ہُوا برابر ہو جاتا ہے جہاں جہاں وہ مہاتما لوگ موجود ہوں وہاں بھی سماجیں ترقی اور روشنی نہیں پکڑ سکیں جبکہ آجکل بھارت ورش میں ترقی ہی اسکا سبب کیا ہے۔ صرف اچھے اچھے لیکچراروں اور مہاتماؤں اپدیشکوں اور سینا سیوں کے منوہر ویاکھیانوں کی آواز کا کان میں نہ پڑنا ہے۔ یہاں کی سماجیں ابھی اتنی کمزور ہیں کہ سب ملکر بھی اپنے لئے ایک اُپدیشک کے دوامی اخراجات و تنخواہ و سفر وغیرہ برداشت نہیں کر سکتیں اور ایک چھوٹے سے مندر کی بنیاد اپنے لئے نہیں ڈال سکتیں اس پر بھی برہما پرتی ندھی سبھا کی بڑی ہمت ہے کہ کسی نہ کسی طرح بندوبست کر کے اُپدیشک کے اخراجات کا بوجھ اُٹھانا چاہ کر اپدیشک ملنے کے لئے نوٹس دیا ہے۔ مگر اسپر بھی افسوس آجتک برہما میں کسی اُپدیشک کے درشن نصیب نہ ہوئے جبکا جہاں تک مجھے سبب معلوم ہے۔ وہ مجھے کسی اچھے اُپدیشک کا یہاں آنا منظور نہ کرنا ہے معلوم ہوتا ہے افسوس کیا آریہ ورت نواسی بھائیوں کے مقابلہ میں ہم لوگوں کا اُپدیشکوں میں سے کوئی حصہ بھی نہیں پڑتا۔ آریہ ورت کی پرتی ندھی سبھاؤں اور مہاتما سنیاسیوں اور آنریری اُپدیشکوں کے ادھر متوجہ نہ ہونے سے ہم لوگوں کا ہی بڑا نقصان نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ بھارت ورش کے سماجوں اور بھارت نواسی آریہ بھائیوں کا بھی کسقدر نقصان ہو رہا ہے جیسا میں آگے عرض کرتا ہوں۔ کُل برہما ملک میں ابھی انگریزی سرکار کا انتظام ہوئے پوری طرح سے بیس بائیس برس سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہے۔ اور دستور کی بات ہے ایک راج کے انتظام یا راج کی تغیر و تبدل میں بہت سے نئے نئے آدمیوں کے لئے طرح طرح کے نئے محکموں اور قسم قسم کے ٹھکوں اور آمد و رفت نئی نئی تجارتی چیزوں کے باعث سینکڑوں قسم کی آسامیاں اور تجارت اور قسم قسم کے نئے پیشے اور دوکانیں کھلجاتے ہیں۔ اور نئی جگہ میں اس قسم کے کام کرنے والوں کو یافت بھی معقول ہوتی ہے۔ اور اسی سبب سے ملک ملک کے آدمیوں کی اس نئے انتظام کی جگہ میں ضرورت ہونے کے باعث بہت سی نئی آبادی ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے اس برہما ملک میں بہت آدمی ملک ملک کے آکر آباد ہوگئے ہوئے ہیں اور جن میں سے ہندوستان کے باشندے ایک بڑی تعداد میں ہونگے۔ میرے خیال میں ہندوستانی باشندوں میں ہندو بہت زیادہ ہیں۔ اور ان میں سے وید دھرم کے پیرو یعنی آریہ لوگ بہت ہی ہونگے۔ مگر خاص ایسے اشخاص جو کسی نہ کسی سماج کے ممبر ہوں ایکہزار سے کم نہونگے بلکہ زیادہ ہوں تعجب نہیں۔ اور ان میں سے بہت ہی کم تعداد چھوٹی روزی والوں کی ہوگی کیونکہ سا ما جک ممبر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جتنے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ تر سب اور سیر سو پروائزر ٹھیکہ دار دوکاندار یا کوئی اور معقول روزگار والے ہیں۔ اور وہ ویدمت کے پیرو جو آریہ سماج کو اپنا ایک زبردست دھرم کا مددگار خیال کرتے ہیں۔ لیکن ممبر سماج کے نہیں ہیں۔ زیادہ تر تجار اور دوکاندار نظر آتے ہیں اور چونکہ دنیا کے آدمیوں کا دستور ہے کہ جو معاملات واقعات اور ضروریات اُنکے پیش نظر رہتی ہیں یا جنسے ہمیشہ واسطہ پڑتا ہے۔ اُنکا ہردم انکو خیال رہتا ہے اور پیش نظر نہ ہونے یا واسطہ نہ پڑنے سے بڑے بڑے ضروری فرض خاصکر دہرم کے معاملات ڈھیل میں پڑجاتا کیا یاد تک نہیں آتے ہیں۔ تو اس سبب سے میرا خیال ہے کہ بہت ہی کم ایسے مہاتما ہونگے جنکی آمدنی کا کوئی حصہ بھی ہمیشہ سلسلہ وار بلاناغہ ویدک دہرم کی امداد میں جاتا رہتا ہو یا یہیں صرف ہوتا رہتا ہو تو اس حساب سے برہما ملک کے کل ویدک دہرم کے بھائیوں کو یہاں تو پیش نظر کوئی بات نہ ہونے یا یاد نہ آنے سے اپنے ملک جانے کے وقت دنیوی دھندوں میں غلطاں پیچاں رہنے کے باعث میرے خیال میں بہت ہی کم انہیں دہرم کے کاموں میں شامل ہونے کا حصہ ملتا ہوگا مجھے یہ دیکھکر بڑا افسوس آتا ہے۔ کہ اودیکاریاں پرتی ندھی سبھا اور سماجونکے اور گورو کل اور کنیا پاٹ شالاؤں اور یتیم خانوں اور کالجوں وغیرہ کے مینجر بہت سے کام روپیہ نہ ہونے سے ادھورے لئے بیٹھے ہیں اور جگہ جگہ اور طرح طرح کے دھن اکٹھا کرنے میں تدبیریں کر رہے ہیں اور ان تدبیروں میں سے اس ایک تدبیر کا کسیکو خیال بھی نہیں آتا اس لکھنے سے میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ضرور ہی یہاں سے قارون کا خزانہ ہاتھ آسکتا ہے۔ لیکن نہیں۔ میری اوپر لکھی ہوئی عرض پر اگر بچار ہیں تو بھی امداد کی امید ہے۔ جو جو مہاپرش کبھی بھی دہرم کے کام میں ہاتھ بٹانے میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ کیا اُن کو کچھ خیال نہ ہوگا کچھ ہی سہی جو امداد ملے سو اچھا اور پھر اسکے ساتھ ہی یہ بہتری ہے کہ لیکچرار اور اُپدیشک جو اس کام کے لئے یہاں آوینگے اُن کے منوہر اپدیشوں سے اس ملک میں جگہ جگہ سماجیں قائم ہو جاوینگے اور ہمیشہ دہرم اپدیش کے سُننے سے سب آریہ بھائیوں کو اپنی اُنتی اور پراوپکار کی طرف خیال ہو جاویگا اور بہت سے ایسے بھائی اپنے دیش میں ہونگے جو اکیلے خود مختار رہنے اور کشادگی سے اُن کی آمدنی ہونے سماجوں کے نہ ہونے اور دہرم اپدیش کے نہ سُننے اور نو وقت آغاز جوانی کے باعث اپنے آچرنوں کو بگاڑ بیٹھے ہیں جن میں جیسے میں ایک ہوں کہ پہلے پہلے میں نے اپنی عادتیں بہت دن تک بگاڑے رکھیں اور مدت تک اپنی عادات سے نقصان اٹھا کر جب دل پر ایک اخبار کے ایک اُپدیش سے چوٹ لگی تب اسی دن سے کتنے ہی سماجک اخبار منگانے شروع کئے اور ویدانت دھرم پُستکوں کا مطالعہ کیا تب مشکل سے بھولی ہوئی کانٹے دار بگ ڈنڈی کے سرے پر جو سیدھے راستہ والی سڑک میں واقع ہے پہنچا اور اس بیچ میں میری بہت ہی منزل کھوئی ہوئی جو مشکل سے دن بچنے سے پہلی منزل مقصود پر پہنچنے دیگی۔

اگر اور زیادہ نہیں تو میرے خیال میں دو چار اچھے اچھے بدوان سنیاسی اور آنریری اُپدیشک فی الحال یہاں تشریف لاکر جگہ جگہ اُپدیش کرنے میں کم خرچ فائدہ بسیار والے قول کو تو ضرور ہی سچا دیکھینگے ورنہ فی الحال سماجیں اور پرتی ندھی سبھا تو یہاں کی ایسی ہیں کہ آنکو معلوم ہے کہ سماج مندروں کے بنانے کو جب بھی بڑا الجھا ہے اور یہ بھی امید ہے کہ اگر اُپدیش کرنے والے اور روپیہ خرچ کرنیکی کوشش کرنے والے ہوں تو روپیہ بھی اتنا اکٹھا ہو سکتا ہے۔ کہ کئی مندر بنجاویں۔ لیکن جس حال کہ کوئی پرتاثیر بچن والا اُپدیشک یا لیکچرار نہیں ہے جنکے اُپدیش سے بچے سہانگ ایسے ایسے شخص بھی ہو جاویں جنکے لئے وقت نکالنا کچھ مشکل نہیں ہوتا اور نیز مدد دہن نکو دینے والے داتے بھی بہتیرے پیدا ہو جاویں۔ دستور کی بات ہے کہ ہر کام کاج میں روپیہ کی ضرورت ہونے سے ہمیشہ اخراجات نئے نئے بڑھ جاتے ہیں۔ اور اودہار بھی نہیں ملتا اور بڑے کاموں کے کرنے کو روپیہ ادہار بھی لیجاتا ہے۔ اور کام جو ضروری بھی ہوں وہ فضول ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جب تک اچھی اچھی بدوان اُپدیشک یہاں نہ ہو جاویں اور پہلے تمام بڑے بڑے شہروں میں خوب دہرم اپدیش نہ ہو تب تک یہاں سماجونکی اُنتی اور برہما میں ویدک دہرم کا پھیلنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور دوسری سماجوں یا گورو کل یتیم خانے وغیرہ کی امداد تو کہاں ایک اور بات میں دیکھتا ہوں کہ رنگون مانڈلے میں بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں ہندو دھناڈھ اور اچھے خیالات والے آدمی ہیں اور بعض بڑے بڑے بدوان بھی ہیں۔ لیکن ویدوکت دہرم کا اُپدیش انہوں نے کبھی نہیں سُنا بلکہ بیہودہ اور جاہل آدمیوں یا پورانک پنڈتوں سے آریہ سماج کے برخلاف باتیں سنتے ہیں۔ تو باوجود بڑی بڑی تعداد یہاں ایسے اشخاص اور نیز جو جو صاف دل اور دھرم کو پیار کرنے والے ہیں۔ اور سچے دھرم کے متلاشی بھی ہیں سماج کی طرف کوئی رخ بھی نہیں کرتے۔

میری سمجھ میں یہاں ایسے دھناڈھ دھرماتما اور دہرم کے کاموں کی طرف رجوع کرنیوالے سینکڑوں سیٹھ ساہوکار ٹھیکہ دار سرکاری ملازم ایسے موجود ہیں جو ہمیشہ اپنی سمجھ اور پورانک پنڈتوں کے احکام کے مطابق ہمیشہ بہترا روپیہ دہرم کاجوں میں صرف کرتے رہتے ہیں اور صرف کرنے کو طیار ہیں

(باقی آئندہ)

آریہ سماجک دنیا

ہونیوالے سالانہ جلسے

آریہ سماج

دہام پور ضلع بجنور کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوگا امسال سالانہ اُتسو شریمان رائے بہادر چودھری رنجیت سنگھ جی رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ دہامپور کی خاص پریرنا سے نیت کیا گیا ہے۔ یوگیہ اُپدیشکوں اور ویاکھیان داتاؤں کا پدہارنا نہایت ضروری ہے چودھری صاحب کی تھوڑے ہی کال سے سماج کی طرف رچی ہوئی ہے۔ اگر یہ اُتسو کامیابی سے ہُوا تو سماج کو بھاری لابھ پہنچنے کی دڑھ آشا ہے۔

علیگڈھ آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ بتواریخ ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ سنیاسی مہاتما اپدیشک بھجن منڈلی و دیگر آریہ اصحاب کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ ضرور اس موقعہ پر تشریف لاکر اپنی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق بخشینگے۔

+ اگر کسی مہاشے کو برہمچاری نیتانند جی و پنڈت گنپتی شرما جی کا پتہ معلوم ہو تو براہ نوازش اس سماج کو مطلع فرما دیں۔ اور اگر کہیں اتفاق سے مذکورہ بالا اصحاب اس تحریر کو خود پڑھیں تو ان سے گذارش ہے کہ وہ ضرور اس موقعہ پر پدھاریں اور اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے مطلع فرما دیں۔ (منتری) پنڈت جی یہاں ہی ہیں

آریہ بھون پرچارنی سبھا مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل کو ہوگا۔

امرتسر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ہونا نشچت ہُوا ہے۔ اور منتری مہاشہ سب آریہ بھائیوں اور اُپدیشکوں سے پدھارنے کی درخواست کرتے ہیں۔

آریہ سماج گجرات کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہونا قرار پایا ہے سب بھائیوں کی سیوا میں اور بالخصوص اُپدیشک اور سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا میں وِنے پُوروک پرارتھنا ہے کہ اس مبارک موقعہ پر تشریف لاکر ممنون کریں۔ چونکہ کئی سال کے بعد جلسہ رچایا گیا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کی سہائتا کی ازحد ضرورت ہے۔ گجرات بھائی جو دیگر سٹیشنوں پر رہتے ہیں۔ بالخصوص مرتی نوٹس (منتری)

کپورتھل آریہ سماج کا چوتھا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱ اپریل کو بروز شکروار ہوگا۔

نرسنگھ پور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳ اپریل کو ہونا نشچت ہُوا ہے۔ اس ورش اُتسو سادھارن نہیں ہے۔ بلکہ عام طور پر آریوں اور پبلک میں اثر ڈالنے والا ہوگا۔ تمام آریہ بھائیوں اور اُپدیشکوں کی سیوا میں سوِنے نویدن ہے۔ کہ اپنے شبھ آگمن سے اُتسو کی رونق کو بڑھا دیں۔ جو مہاشہ پدھارنے کا ارادہ رکھتے ہوں تاریخ روانگی وغیرہ کی ایک ہفتہ پہلے سوچنا دیں۔ واضح ہو کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نرسنگھ پور کا بھی سالانہ جلسہ اس موقعہ پر ہوگا۔ (منتری)

آریہ سماج سنام ریاست پٹیالہ کا پہلا اُتسو اب بوجہ پلیگ بجائے سکیم دو بیساکھ کے ۱۲ و ۱۳ ہاڑ سمت ۱۹۶۲ مطابق ۲۵ و ۲۶ جون کو ہوگا نگر کیرتن ۱۱ ہاڑ مطابق ۲۴ جون کو ہوگا سنام خاص ریلوے سٹیشن ہے امید ہے اس موقعہ پر اپدیشک و سادھو مہاشہ ضرور ہی درشن دینگے۔ (منتری)

کنیا مہاودیالہ جالندھر کا تقسیم انعام کا جلسہ ۱۲-۱۳ اپریل کو بمقام کنیا مہاودیالہ ہوگا جسمیں جناب ڈبلیو بل صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب چیرمین ہونگے۔

آریہ سماج سکھر ۸ - ۹ - ۱۰ اپریل

آریہ سماج سیالکوٹ ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اپریل

آریہ سماج پشاور ۲۱ تا ۲۴ اپریل

آریہ سماج شرقپور ۲۱ تا ۲۳ اپریل

آریہ سماج ملتان ۲۱ تا ۲۳ اپریل

آریہ سماج بھوپالوالہ ۲۲ - ۲۳ اپریل

آریہ سماج مظفر گڑھ ۲۹ تا ۳۰ اپریل

گوروکل سیوا

مندرجہ ذیل اصحاب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے ون روپی فنڈ گوروکل میں چندہ عطا کیا ہے۔ اور پنڈت جے کشن جیو ہاسپٹل اسسٹنٹ جام پور خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس رسید بک کے پُر کرانے میں بڑی امداد دی ہے بلکہ دو اور رسید بکیں منگوا کر چندہ جمع کر رہے ہیں۔ پرماتما ایسے دھرماتما پرشوں کو اُتساہ اور ہمت دے۔ تاکہ جلد گوروکل فنڈ کی پورتی ہو

للعہ بعد منہائی ۴ر فیس منی آرڈر ۱۲ ادھشٹاتا گوروکل کے پاس بھیجے گئے ہیں۔

چودھری جیمنی داس وکیل — عصہ

دھنارام عصہ ۔ پنڈت جیون مل عصہ

لالہ سندر داس جیو سب اورسیر — عصہ

لالہ جودھا رام جیو — عہ

لالہ پرشوتم داس — عصہ

لالہ کرپا رام جیو داروغہ — عصہ

لالہ منگھر یا لعل صاحب تحصیلدار — عار

لالہ چمنداس جیو — عصہ

لالہ ٹیکچند داروغہ جنگی داجل — عصہ

پنڈت جے کشن جیو عصہ، لالہ موہن لعل جیو — عصہ

لالہ بلاقی داس جیو سب اورسیر — عصہ

دیوان تلسی داس جیو — عصہ

چودھری لیکھ رام — عصہ

لالہ بھگوتی دیال جیو سب اورسیر — عار

لالہ جسونت رائے جیو — عصہ

لالہ بہاری لعل جیو . عصہ

لالہ گردہاری لعل . عصہ

لالہ پنوں لعل عصہ۔ لالہ بلدیو سہائے جیو۔ عصہ
(دھنا رام ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان)
سمن سلکھت دہن مہاشہ کاشی رام جی سب اور
سیر مرید والہ جمع کرکے بھیجتے ہیں۔

(۱) پنڈت رگھبیر سنگھ ڈپٹی کلکٹر	۵ - - ۰ - -
(۲) لالہ گنپت رائے ضلعدار	۷ - - ۰ - -
(۳) لالہ کاشی رام سب اورسیر	۱۶ - - ۰ - -
(۴) لالہ جوت رام سب اورسیر	۵ - - ۰ - -
(۵) لالہ مہر و ٹھیکہ دار	۵ - - ۰ - -
(۶) سردار سیر سنگھ ٹھیکہ دار	۵ - - ۰ - -
(۷) بابو کاشی رام سگنیلر	۱ - - ۰ - -
(۸) ڈاکٹر فقیر چند	۱ - - ۰ - -
(۹) بابو لوک ناتھ کلرک	۵ - - ۰ - -
(۱۰) لالہ بشن داس منشی	۱ - - ۰ - -
(۱۱) لالہ سودھا رام مستری	۱ - - ۰ - -
(۱۲) سردار نورنگ سنگھ پٹواری	۱ - - ۰ - -
(۱۳) بیجے رام پٹواری	۱ - - ۰ - -
(۱۴) بابو نند لعل	۲ - - ۰ - -
(۱۵) سردار دیپ سنگھ	۱ - - ۰ - -
(۱۶) لالہ میلا رام	۱ - - ۰ - -
(۱۷) لالہ کشن چند	۱ - - ۰ - -
(۱۸) سردار گوپال سنگھ	۱ - - ۰ - -
(۱۹) لالہ پنگو مل	۱ - - ۰ - -
(۲۰) لالہ میتا رام	۱ - - ۰ - -
(۲۱) سردار اندر سنگھ مستری	۱ - - ۰ - -
میزان کل	۴۴ - - ۰ - -
منی آرڈر کمیشن	- - ۱۱ - ۰ - ۰
رقم جو دفتر گوروکل میں وصول ہوئی	۴۱ - ۵ - -

یہ ہیں فہرست ان مہاشوں کی آپکی سیوا میں بھیجتا ہوں کہ جنہوں نے میری پرتگیا پوران کرنے میں مدد دی ہے۔ اور میں ان صاحبان کا دھنیاواد کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس شبھ کام میں مجھے امداد دیکر کرتارتھ کیا ہے۔ روپیہ میں سے ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء کو بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا ہے۔

(دونی چند اپ پردہان آریہ سماج میلسی)

دونی چند داصلباقی نویس عصہ۔ لالہ مرلیدہر آرتس قانونگوئے عصا۔ شیخ غلام حسین نائب شرف عصہ۔ بہائی سوبہا سنگھ سیاہ نویس عصہ۔ لالہ رام داس پٹواری عصہ۔ سردار دینا ناتھ صاحب تحصیلدار عصہ۔ لالہ گوردتہ مل محرر جوڈیشل عصہ۔ لالہ جتہ رام واصلباقینویس عصہ۔ لالہ رادہا کشن گرداور عصہ۔ لالہ بدھاوا رام عصہ۔ پنڈت سکہرام عصہ۔ پنڈت شمبو سہائے اورسیر عصہ۔ لالہ سوتو رام عصہ۔ لالہ عطر چند واصلباقی نویس عصہ۔ سردار مہر سنگھ واصلباقینویس عصہ۔ لالہ موتا مل صاحب عصہ۔ لالہ عصہ۔ لالہ کرپا رام شرف عصہ۔ چوہدری نرائن سنگھ صاحب عہ۔ چوہدری بھگوان سنگھ صاحب للعہ۔ لالہ رام چند نائب شرف عصہ۔ لالہ چمن لعل عصہ۔ چوہدری شام سنگھ عصہ۔ لالہ گوبند رام سیاہ نویس عصہ۔ لالہ رام لعل محرر رجسٹری ۸۔ خزانچی ۸۔ لالہ تیرتھ رام صاحب مختار عصہ۔ لالہ دونی چند گرداور عصہ۔ لالہ تولا رام صاحب داروغہ عصہ۔ لالہ صاحب عصہ۔ لالہ کشن چند کلرک عصہ۔ چوہدری جیت مل صہ۔ بھائی لکھن سنگھ سیاہ نویس عصہ۔ لالہ رام تامل عصہ۔ لالہ کرپا رام مستری عصہ۔ لالہ گوپال داس محرر عصہ۔ منشی الہ دتا صاحب نائب تحصیلدار للعہ۔ لالہ گنپت رائے آنجہانی قانونگوئے عصہ۔ پنڈت گنگا رام صاحب تحصیلدار عہ۔ ٹھاکر داس ذیلدار عہ۔ دیوان دہرم چند صاحب نائب تحصیلدار عصہ۔ لالہ ریل داس ماسٹر عصہ۔

میزان کل للعہ

کہ گذشتہ ایام میں ڈونیشنس وان روپی قسمت عہ و عصہ ۵۹۱ ۵۹۲ گوروکل سے منگوائی تھیں ایشور کی کرپا سے مبلغ ۵۰ روپیہ بتفصیل ذیل اپنے معدودے چند احباب کی سیوا میں شردہان ناتہ دھتیاتی گوروکل پہنچادیئے گئے۔

میں اپنے ان مہربانوں کا جنہوں نے خوشدلی دیکر سہائتا دی۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسپیشل ڈاکٹر نندلال جی شلانگ و بابو منشی رام و پنڈت ہری نرائن صاحب اور نسیم آسام کا خاص طور پر شکر گذار ہوں جنہوں نے میرے اس پوتر کام میں سہائتا دی امید ہے کہ آیندہ بھی اسی پرکار سہائتا دیتے رہینگے۔

فہرست چندہ دہندگان

بابو منشی رام جی اورسیر	عسہ
بھگت رگھپت رائے بھاگیت رائے	صہ
لالہ کشن چند دیارتھی جہجہی	صہ
بابو اوتم چند ٹیلیگراف ماسٹر	صہ
ڈاکٹر خوشی رام ہاسپٹیل اسسٹنٹ	صہ
بابو بخشی رام صاحب	ہے
ڈاکٹر نندلال جی عا۔ لالہ پورن چند سب ایجنٹ	عا
لالہ فتح چند صاحب ساہوکار رتہ پتارہ	عا
لالہ پورن چند وکیل لدہیانہ	عا

لالہ پوہلو مل اورسیر عا۔ بابو کیسر لعل جی بی اے عصہ۔ لالہ کرپا رام لچھمن داس عصہ۔ لالہ رادہا کشن چند تحصیل سمرالہ عصہ۔ مولوی عبد الہادی ہائی سکول عصہ۔ لالہ بہاری لعل پٹیالہ عصہ۔ لالہ سیوا رام پٹیالہ عصہ۔ لالہ آتما رام عرضی نویس عصہ۔ کل میزان عہ

نوٹ اسکے علاوہ ایک سو روپیہ چاندی معہ ایک اسکا چاندی دان کردہ لالہ فتح چند میلی سیٹھ ہندو بھی گوروکل میں پہنچا دیا گیا ہے۔

(۲) اور بابت کتاب مبلغ ... (جو کہ لالہ فقیر چند طالب علم کو دیئے تھے) گذشتہ سالانہ جلسہ پر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک دھرم کا سیوک

لبھو رام [illegible] آشرم لدھیانہ

آریہ سماج ہیلاں (ضلع گجرات) کی معرفت ایک استری شریمتی ہیرا دیوی والدہ کاکا رام نے ایک گائے اور نقد ۵ روپیہ واسطے گوروکل دان دیئے۔ اور اس سماج نے ایک پاٹ شالا قائم کی ہے۔ جسکا گذارہ بھکشا پر ہے۔ اچھی طرح سے چل رہی ہے۔

نئے سماج

منڈی [illegible] ضلع گوجرانوالہ میں بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۰۶ء کو جدید سماج قائم ہوا۔

للہ ضلع جہلم میں ایک سماج تو پہلا تھا کئی دیا اور [illegible] صاحب سندر داس [illegible] کر رہے تھے ہی مگر ان کی کوشش کا پھل صرف یہ ہی نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ ایک "آریہ کمار سبھا" بیکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قائم ہوئی انتخاب حسب ذیل ہوا۔

پردھان	[illegible] رام [illegible] ودیارتھی
منتری	[illegible] رام [illegible] طالب علم
خزانچی	لالہ ہری رام سکھ [illegible]
پستک آدھکش	لالہ برج لعل [illegible]

انترنگ سبھا کے ممبر لالہ رام بھایا و لالہ [illegible] و لالہ سیتا رام و لالہ منوہر لعل و [illegible] چند جی منتخب ہوئے۔ پہلے پہل سب مہاشوں نے ملکر ہون کرنے کو [illegible] سمجھا جو کہ لالہ رام آسرا [illegible] کے پرشاد رکھنے ختم ہوا۔ بعد ازاں [illegible] منڈلی نے اپنے منوہر بھجنوں سے آنند کر دیا۔ [illegible] پرارتھنا کر کے سبھا کے [illegible] ختم ہوئی پرمیشور اس سبھا کی رکشا کریں۔ اور ہم سب بھائیوں کو بل اور شکتی دیں۔ تاکہ ہم اسکی من تن اور دھن سے رکشا کریں۔ ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو بمقام [illegible] ضلع مظفرگڑھ [illegible] ایک نیا سماج قائم ہوا چودھری جیت رام پردھان چودھری [illegible] منتری گوبند رام خزانچی اور [illegible] ممبر ہوئے۔

گمشدگان کی تلاش

میرا لڑکا مسمی گورچرن داس اور ایک لڑکا مسمی گھوریال کیا تھا مگر بلا اطلاع میری تلاش روزگار کے خیال سے کہیں چلا گیا ہے۔ اور اپنی سسرال سے اپنی دھرم پتنی کو ساتھ لے گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو انکا پتہ ملے تو انکو بحفاظت اپنے پاس رکھیں اور مجھے تار دیویں خرچ جو آویگا میں ادا کر دونگا۔

حلیہ گورچرن داس عمر ۱۹ سال سر [illegible] رنگ گندمی [illegible] یکا رنگ کے [illegible] پیاری یا کوری ململ سفید کوٹ [illegible] رنگ۔ یا کوٹ گردن سیاہ رنگ۔ واسکٹ ڈبل زین خاکی۔ پاجامہ لٹھہ جوتی بادامی پوٹھوہاری۔ [illegible] قمیص سفید۔

حلیہ دھرم پتنی گورچرن داس۔ عمر ۱۴ سال

حلیہ گھوریال عمر ۱۷-۱۸ سال رنگ گورا ساتھ گورچرن داس [illegible] جسم [illegible] زبان میں لکنت۔

گورچرن داس نے امتحان [illegible] کلریکل [illegible] دیا ہے۔ گھوریال [illegible] ہائی کلاس کا طالبعلم ہے۔ آپکا نیاز مند [illegible] رام [illegible] ماسٹر [illegible] ہائی سکول امرتسر۔

پنچ مہایگیوں پر اعتراضات

سندھیا اگنی ہوتر بلی ویشو پتری اور اتتھی ان پانچ یگیوں کی [illegible] ضرورت [illegible] اور سناتن [illegible] بھری ہے۔ جو [illegible] مگر چونکہ [illegible] نے ان کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا اسلئے انکا عملی طور پر [illegible] نظر آتا ہے۔ [illegible] مفصل اور [illegible] طور پر کتاب [illegible] انجام [illegible] اس [illegible] بھاری [illegible] کر کے [illegible] آریہ [illegible] صرف ۵ میں ملتی ہے۔ [illegible] اشتہار [illegible] ہی اعلان دیا تھا کہ پنچ مہایگیہ [illegible] سے تیار کرا کر چھپوا [illegible] اب اس [illegible] عملی طور پر [illegible] موقعہ [illegible] سرو [illegible] کی سیوا میں [illegible] کچھ [illegible] اعتراضات انکو پنچ مہایگیوں کے متعلق [illegible] کر کے اگر [illegible] جولائی ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے میرے پاس بھیجدیں تاکہ ان سب کا جواب باصواب دیا جاوے۔ آشا ہے کہ آپ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاوینگے اور وقت گذر جانے کے بعد شکایت نہیں کرینگے۔

[illegible] کتابیں آجکل رعایتی قیمت پر ملتی ہیں فہرست منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ سیوک [illegible]

لائبریرین آریہ سماج [illegible] لاہور

برہدارنیک اور چھاندوگیہ اپنشد کا بھاشیہ

ودت ہو کہ چھاندوگیہ اور برہدارنیک اپنشد جو سب سے کٹھن اور بڑے ہیں۔ اور جن کے بھاشیہ کرنے کا حوصلہ پہلے کوئی نہیں کرتا تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے [illegible] درکار ہے۔

ویدک یتر [illegible] لیے

امیر نے ودوان پنڈتوں کو رکھکر اور سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے بھاشیہ کر دیا ہے۔ [illegible] چھاندوگیہ جسکے بھاشیہ کرتا پنڈت شیو شنکر جی [illegible] ہیں۔ بالکل تیار ہے [illegible] جسکے بھاشیہ کرتا پنڈت پربھو دیال جی (جنہوں نے پانچ درشنوں پر خود بھاشیہ کیا ہے) ہیں اور جس کے [illegible] پنڈت شیو شنکر جی تھا [illegible] پنڈت ہیں۔ [illegible] والا ہے۔ اب ان بھاشیوں کو دیکھنے کی پبلک کو بڑی [illegible] ہے۔ اسلئے یہ نتیجہ کیا گیا ہے کہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے یہ دونوں بھاشیہ دس دس فارم کے [illegible] کے انچل میں نکلا کریں تاکہ لوگ آسانی سے [illegible] خرید سکیں نفع کا [illegible] خیال نہ کر کے صرف دھرم پرچار کی غرض سے ان کی قیمت نہایت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ یعنی تین تین روپیئے ایک اپنشد کی [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دس فارموں کا کوئی خریدے۔ تو اُسے ۱۴ فی
انک اور ۲ محصولڈاک دینا پڑے گا۔ جن مہاشیونکو
مکمل اُپنشد لینا ہو۔ وہ ایک ایک اُپنشد کا دام تین
تین روپے معہ ۱۲ محصولڈاک پیشگی بھیجدیں بغیر
پیشگی مولیہ کے پُستک کسی کو نہیں ملیگا۔

المشتھر منیجر ویدک پریس اجمیر

پنچال پنڈتا

دیوناگری اکشروں میں ایک ماہواری رسالہ
استری شکشا کے پرچار اور استری جاتی کے ادہار کیلئے
جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے۔ اعلےٰ شاریرک آتمک
اور ساماجک مضامین کے علاوہ طرح طرح کے مضامین
گرہست آشرم وغیرہ استری جاتی کے متعلق اور استریونکے
جیون چرتر وغیرہ درج ہوتے ہیں قیمت دو روپیہ سالانہ۔

المشتھر منیجر پنچال پنڈتا جالندھر شہر

ایک کنیا کیلئے ور کی اوشکتا

میرے ایک متر جو دردھ آریہ ہیں اپنی کنیا کیلئے جو
سوشیل لکھی پڑھی عمر میں ۱۴ سال کی ہے۔ اپنے ور کی
ضرورت ہے جسکی عمر بیس و پچیس برس کے درمیان ہو
کسی سماج کا سبھاسد ہو تعلیمیافتہ ہو برسر روزگار ہو۔
مانس آہاری نہ ہو۔ پتر بیوہار میری معرفت ہو۔
(نوٹ) جواب صرف اُسکو دیا جاویگا جنکی درخواست منظور ہوگی
ایک ہتیشی دولت رام پردہان آریہ سماج بنوڑ صوبہ سرحدی

ضرورت

ایک ایسے یوگیہ اور تجربہ کار اُپدیشک کی ضرورت ہے جو
کہ علاوہ دہرم سمبندھی اور سماجک اُپدیشوں اور کاریونکے
خاصکر سماجکے انتظامی معاملات و مذہبی مباحثہ میں بخوبی
طور بحث کر سکے اور حسب ضرورت سماجک سمبندھی کاریونکے
چلانے کیلئے مت قانون یعنی موجودہ زمانہ کے مطابق اور
گورنمنٹ کے قانون یعنی دفاتر کے کوڈ سے مدد لیکر سماجکے

ہر ایک صیغہ کیلئے ضروری قواعد طیار کر سکے تنخواہ حسب
لیاقت مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار تک دیجاویگی۔

المشتھر پردہان آریہ سماج پشاور صدر

ضرورت

ایک مہاشہ از قوم وکشنی اروڑہ گوتر گوگلہ بعمر ۲۰ سالہ
پیشہ دوکان ڈاکٹری سے ساٹھ روپیہ ماہوار آمدنی
کے علاوہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ رکھتے ہیں کسی ایسی وکشنی
اروڑہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو بعمر ۱۴ سال سے
کم نہ ہو اور ساگوتر نہ ہو خط و کتابت مشتہر سے نیچے لکھے
پتہ سے ہونی چاہیے۔ المشتھر جمناداس
اوپ پردہان آریہ سماج دہلی صدر بازار

ضرورت ایک ماسٹر انگریزی میں جو کہ انٹرنس
پاس ہو۔ واسطے خواندگی طلبار کے ضرورت ہے
اگر کسی صاحب کو ملازمت کرنی منظور ہو تو حسب
ذیل پتہ سے خط و کتابت کریویں اور تنخواہ خشک
ماہیانہ مبلغ ۱۵ یا ۲۰ روپیہ دیجاوے گی
خط بمقام قصبہ سیانہ ضلع بلند شہر سیوا میں
لالہ موتی رام وجوالا پرشاد کے پہنچے۔

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر کیلئے جو کہ دیش اگروال۔ گوئل گوتر
ہے کنیا کی ضرورت ہے۔ بر خاندانی اور برسر روزگار
ہے آریہ خیالات اور صحت جسمانی اچھی رکھتا ہے۔ عمر
۲۳ سال ہے۔ تمام خط و کتابت معرفت موتی رام کلرک
ایس۔ ٹی سیکشن اگزامینر آفس لاہور ہونی چاہیے۔

اشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تیسرے درجہ کے مسافروں کی اطلاع کے لئے
مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۰۴ع سے ایک درجہ
سوئم کی گاڑی سرہند سے بوقت ۹ بجکر ۵ منٹ اوپر
صبح روانہ ہوگی جو بوقت ۹ بجکر ۶ منٹ اوپر صبح ہردوار
پہنچیگی اور ہردوار سے بوقت ۹ بجکر ۱۲ منٹ اوپر صبح
روانہ ہوکر بوقت ۹ بجکر ۱۶ منٹ اوپر صبح بمقام سرہند پہنچیگی

دستخط سی۔ ایل۔ لبکوس
قائمقام ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

ضرورت آریہ سماج کنکھل کو اپنی پرائویٹ پاٹھ
شالا کیلئے ایک لیسے شدہ آچاری انٹرنس پاس ماسٹر کی
ضرورت ہے کہ جسکی دوسری زبان سنسکرت ہو خط
و کتابت لالہ استمدی لعل پردہان آریہ سماج کنکھل سے ہو۔

ضرورت ایک تعلیمیافتہ ۲۲ سالہ برسر روزگار
میر راجپوت تندرست آریہ کیلئے ایک لکھی پڑھی شوسشیلا
گرہست کے کاروبار سے واقف بعمر ۱۵ یا سولہ سالہ
سے بواہ کی ضرورت ہے خط و کتابت لالہ دھنی رام
کلرک سنیٹری پبلک کمپنی امرتسر سے ہووے۔

ضرورت بچوں کی تعلیم کیلئے ایک لائق استاد
کی ضرورت ہے۔ علاوہ انگریزی کے زبان سنسکرت
سے واقف آریہ خیالات والے کو ترجیح استاد
صاحب بوقت فرصت کام سب اوورسیری
پیمائش وغیرہ بھی سیکھ سکتے ہیں تنخواہ کا فیصلہ لالہ
لچھمنداس صاحب اوورسیر موضع نگر داسٹا گہانہ بارہ
ضلع الہ آباد سے ہووے۔

وستار پورک سندھیا ودھی

زبان ہندی آمیز اردو

مصنفہ ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی ضلع شاہپور
حال ہی میں چھپکر آئی ہے کاغذ لکھائی چھپائی بہت
بڑھیا ضخامت ۱۴۴ صفحہ ایشور بھگتوں کے لئے
بیامولیہ گرنتھ ہے۔ لائق مصنف نے سندھیا کے
متعلق اپنے بیس سالہ تجربہ کی بنا پر سندھیا منتروں
و پرماتما کے دھیان کی ودھی ایسی قابلیت
سے لکھی ہے کہ جس سے ہر ایک ایشور پریمی
کو لابھ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی جلد ۵

المشتھر منیجر ستیہ دہرم پرچارک جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

تصانیف شری سوامی دیانند سرسوتی

ستیارتھ پرکاش اردو	۱
ویدوں کا بھاشیہ اردو	۳/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو	۱۲/

تصانیف پنڈت شیوبرت لال ایم اے

کلیان دھرم	
تاریخی واقعات دلچسپ نجات چہار ٹکٹ	۶/
ایضاً مجلد	۷/
مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے	۶/
سانکھیہ فلاسفی	
سنسکرت زبان کی عظمت	۲/
اپنشد	۱/
آریہ درشن و یونانی فلاسفی	۱/
تمدن اہل ہنود و اسلام میں توافق	
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے زمانے کا حصہ	
ایضاً مجلد	
معدن التہذیب	
یوگ فلاسفی	۱/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	
مہاتما گوتم	۱/
مختلف مستند ہندو شخصوں کا تذکرہ	۲/
قدیم آریوں میں علم تحریر کا رواج	
اشٹ پاٹھی کا اردو ترجمہ	

تصانیف الکھدھاری

کلیات الکھدھاری نمبر ا — ہفت نظری علمی بیان میں	
نمبر ۲ علم الٰہی	
نمبر ۳ مہاتماؤں کے خیالات و افعال	

حکمت نمبر ۱۵ تہذیب الاخلاق	۱۲/
" نمبر ۱۹ صفائی و طہارت جسم و جان	۳/
" نمبر ۲۰ پرورش و تربیت اطفال زن و مرد	
" نمبر ۲۱ ثنا و وصف الکھدھاری	
" نمبر ۲۲ صحت جسمانی و افعالی	
" نمبر ۲۶ طعام و شراب	۳/
" نمبر ۳۰ موت اور اسکے بعد کے حالات	۸/
" نمبر ۳۴ شاستر سمرتی وغیرہ	
" نمبر ۳۸ حکایات و تمثیلات	
" نمبر ۳۹ راج نیتی	۵/
" نمبر ۴۵ تجارت صنعت و ایجاد	
" نمبر ۴۹ متعلقہ راج نیتی	
" مہاتما تیاگی	۸/

نوٹ دس روپیہ یا دس سے زیادہ کے خریدار کو پچیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور پبلک کی قدردانی پر اس سلسلہ کے باقی نمبر بھی از سر نو چھپا کر بہم پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔

ناولز

ستیہ بھاری ۱۲/ غریب الوطن حصہ اول ۴/ حصہ دوم ۶/	
بیر پیا چوہڑہ دلچسپ تاریخی مناجات	۶/

مختلف آریہ سماجک و دیگر کتب

اپدیش منجری	۵/
معلم الاخلاق	
دور گرمیں سنگیت کلی	۱/
تیکھیا پرشنی رام جی	۶/
جنگ چین	
استھاپنہ یوگ پرکاش	
کلیات آریہ مسافر	

تہذیب الاسلام جلد اول	
ایضاً جلد دوم	
تصدیق صداقت دھرم آریہ	۳/
اثبات تناسخ	۲/
ویدانت و ہوا نت لوزان	۳/
جیون لابھ سندھیا	۱/
ایشور درشن	۲/
فلسفہ عبادت	
برہدارنیک اپنشد	
وشال پورک سندھیا	
نیم آریہ سماج معہ درخواست فارم ممبری	
ایضاً انگلیش کاغذ بڑھیا طرف نیم	
طرف درخواست فارم ممبری قلم جلی	
درخواست فارم لکھ کلاں قیمتی	۴/
ایضاً خورد قیمتی	۲/
ایضاً بہت چھوٹے ہاتھوں پر تقسیم کرنیکی قیمتی	۱/
کہہان وید و قرآن کی سوانح عمری اور تعلیم	۲/
ستیہ دھرم پرچارک پرپہلا ٹائیٹل گیس معہ	
ثبوت تثلیث وید	۴/
سندھیا منظوم اردو	۱/
قادیانی مت درپن	۱/
سندھیا نثر اردو	
بدھ آدرش	۱۲/
جیون چرتر جوان حصہ اول	۸/
" حصہ دوم	۸/
مجموعہ اسرار حصہ اول	۳/
" حصہ دوم	۲/
سدا چار پر اپدیش	۵/
اجتقول	
ورخت	

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبزی ترکاری ۸/
اکھاس حپارہ ۸/
آنند سرود ۱/

سیغہ آریہ پستک پرچار

قائم کردہ

شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مسائل زندگی نمبر دوئی	۸/
پرماتما کی سر دہیا پکا	۸/
رشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲	۸/
انسانی زندگی کا مقصد	۸/
اخلاقی و روحانی صحت	۸/
... ویدک شیہ اپدیش	۸/
انسانی سوسائٹی کی بناوٹ فی جلد	۱/
قدیم آریوں میں فن تحریر کا رواج	۱/
... کرنے کتھا	۱/
... اور ...	۱/
رشی دیانند کی تعلیم نمبر ۲	۱/
...	۱/

کتب ہندی مجموعہ ویدک پریس اجمیر

رگ وید ادی بھاشیہ بھومکا	۸/	بھرم چھیدن	۱/
...	۸/	آریہ ...	۱/
...	۵/	... ودیا اصول	۱/
...	۱/	آریہ دھرم ...	۱/
...	۱/	...	۱/
...	۱/	... ویانند سرسوتی	۱/
...	۱/	... سماج	۱/
...	۱/	سنسکرت واکیہ پربودھ	۲/
...		...	۲/
...	۸/	...	۱/
پاری ...	۱/	شاستر ...	۱/
... پتر	۱/	شاستر ... کاشی	۱/

گن پاٹھ	۳/	ویدانت و ...	۱/
نگھنٹو	۳/	آریہ ...	۳/
اونادی کوش	۸/	...	۱/
نروکت	۱/	ستیارتھ پرکاش ... کاغذ	۱/
چاروں وید سنگھتا کاغذ سادہ	۸/	بڑھیا کاغذ	۱/
		پنچ مہایگیہ ودھی	۱/
سنسکار ودھی	۸/	آریہ ... رتن مالا	۱/
رگ وید بھاشیہ		...	
وید ...	۲/	...	
شت پتھ برہمن		...	۱/
گوکرونا ندھی	۱/	...	۱/

دیگر متفرق کتب ہندی

بھارت کی پر ... دہرماتما ... حصہ اول	۲/	گیتا بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	۸/
اتہاس ہر دوار	۸/	ویدانت بھاشیہ از پنڈت آریہ منی جی	۸/
جیون چرتر ... حصہ اول	۹/	ستری دھرم نیتی	۱/
		دارو غہ جی ناول	۳/
ایضاً حصہ دوم	۹/	آزش پتری یگیہ	۳/
دیش ... پرکاش	۱/	برہمچریہ	۴/
ویدانت آریہ بھاشیہ از پنڈت آریہ منی	۸/	گنجینہ بھجن	۶/
		...	۲/
شریمتی دھرم دیوی کا اپدیش	۱/	ستیہ دھرم پرچارک پریس ...	۱/

کتب انگریزی

...		... آریہ سماج	۱۰/
... آریہ سماج		... پنڈت گرودت	۱۲/

کتب گورمکھی

ایشور بھگتی	۱/	ستیہ وچار	۱/
سندھیا ...	۱/		

بھجن پستکیں ہندی و اردو

گنجینہ بھجن اردو	۶/	آریہ ...	۶/
ہندی	۶/	آنند سرود اردو	۱/

مفت تقسیم کرنے لائق ٹریکٹ

شریمان پنڈت لیکھرام جی کا مختصر جیون چرتر	فی جلد ... فی صدی ...
تم ہندو ہو یا آریہ	...
قصہ اہل ہنود و اسلام میں ...	...
قدیم آریوں میں علم تحریر کا شوق	...

تعلیمی و شادی فنڈ

اپنے بچوں کو بہ ... گرو کل آشرم و گرہست آشرم میں پرویش کرانے کیلئے ضروری اسباب و سرمایہ لازمی کا بندوبست۔ اسوقت بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور سے تعلیمی و شادی فنڈ کی پالیسی (سند) حاصل ہو سکتی ہے جسقدر پہلے پالیسی ... کم ہوگی ... اس فنڈ میں داخلہ کے واسطے میڈیکل امتحان کی ضرورت نہیں ہے اس کمپنی میں بیمہ جان و ... ضمانت کا کاروبار بھی ہوتا ہے مفصل قواعد منگانے کیلئے درخواست بنام ... بھارت انشورنس کمپنی لاہور

اشتہار

جملہ ہر قسم ... بھارت کے کارخانہ سے نہایت نفیس ... خط و کتابت ... ہمارے پاس ... کارخانوں کی ... فروخت ... جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں۔

اشتہار

... ہر قسم ... کے نمونہ درخواست پر مفت ...

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1904

Done

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri